مجموعۂ کامل

ترجمۂ تاریخ واقدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

مشتمل بر چہار حصہ

حصۂ اول ترجمۂ مغازی الرسول

جسکا نام تاریخی مغازی الصادقہ ہے یعنے کیفیات غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حصۂ دوم وسوم فتوح الشام والمصر

جو بباعث مزید خواستگاری مومنین و طلبگاری طالبین کئی مرتبہ علحدہ بھی چھپکر شائع ہوا

حصۂ چہارم ترجمۂ فتوحات عجم

جسمین حالات محاربہ ممالک عجم وعراق صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بالتفصیل بیان ہین

اطلاع۔ جلد اول ترجمۂ مغازی الصادقہ وجلد دوم وسوم ترجمۂ فتوح الشام والمصر جو ایک مین شامل ہے وجلد چہارم فتوحات عجم علحدہ علحدہ بھی مطبع سے خریدارون کو ملسکتی ہے

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور سی آئی ای مقام کانپور مین چھاپا گیا

اگست ۱۸[illegible]ع

اِطّلاع

اِس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرماسکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اِس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ مین کتب تاریخ عربی وکتب اخلاق عربی وکتب تفسیر وکتب حدیث وکتب فقہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب تاریخ عربی

کنز الدقائق - خرد محشی مصنفہ عبداللہ بن احمد النسفی -

فوائد بہیہ فی تراجم الحنفیہ - مع تعلیقات سنیہ جسمین حالات تاریخی فقہاء محدثین مع اسم اور کنیت اور لقب کے مفصل مرقوم ہین مصنفہ مولوی محمد عبد الحی لکھنوی -

ملا مسکین - حاشیہ شرح وقایہ مصنفہ ملا اخوند مسکین کتاب البیوع سے تا کتاب الوصایا

تقریب التہذیب مع رسالہ مغنی کہ حاشیہ پر پورا چڑھا ہے اسمین راویان احادیث کے نام وکنیت ولقب بیان ہین اہل حدیث کو یہ کتاب کارآمد ہے مصنفہ ابن حجر عسقلانی علم اسماء رجال مین ہے

عمدة الرضاعة - فی مسائل الرضاعة بچونکے دودھ پلانیکی حد میعادی از راہ شریعت -

کتب اخلاق عربی

حاشیہ خیالی محشی - بر شرح عقائد نسفی -

احیاء العلوم عجب جامع کتاب ہے [illegible] اخلاق کا اسمین جو شرح [illegible] ہے

انواع طبقات شرف انسا[illegible] یاب ہوا بطرز مفید عام اسکا ترجمہ بھی اردو مین ہو کر اس مطبع مین چھپا ہے چار جلد مصنفہ حضرت ابو حامد بن محمد الغزالی رح یہ مجموعہ چار جلد مین ہے

۱ - جلد اول مین کتاب العلم وکتاب اسرار الطہارت اسرار الصلواة والزکوة والصوم والحج اور ترتیب اوراد کا ذکر ہے

۲ - جلد دوم مین آداب النکاح آداب کسب معاش وحلال وحرام وآداب خوة وصحبت ومعاشرت وآداب عزلت وآداب سفر وآداب سماع الامر بالمعروف والنہی عن المنکر وآداب معیشت واخلاق النبوة کا بیان ہے -

۳ - جلد سوم مین ریاض نفس [illegible] اخلاق کا بیان ہے اور تدبیر صلاح شہوت شکم وغیرہ وکتاب آفات اللسان حسد ومذمت دنیا وبخل وحب المال والجاہ والریا ومذمت کبر وغرور کا بیان

۴ - جلد چہارم مین توبہ اور صبر وشکر اور رجا وخوف اور فقر وزہد اور توحید وتوکل اور محبت وانس اور اخلاص وصدق اور مراقبہ اور محاسبہ اور تفکر اور موت کا ذکر ہے -

شرح عقائد نسفی محشی از ملا سعد الدین تفتازانی

کتب تفسیر

خلاصة الکشاف معروف بہ اعراب القرآن مصنفہ ناعلوم الاسم مع رسالہ فتح الخبیر مصنفہ ولی اللہ بن عبد الرحیم ان دونون کتاب مین قرآن کے اعراب کی تحقیق بنا بر مسائل نحو کے خوب لکھی ہے اور کتب [illegible]

تفسیر سراج المنیر مصنفہ عالم متبحر مولانا محمد شربینی حسب نقل از چھاپہ مصر چار جلد مین -

۱ - جلد اول از سورۂ فاتحہ تا سورۂ توبہ -

۲ - جلد دوم - از سورۂ یونس تا سورۂ فرقان -

۳ - جلد سوم - از سورۂ شعرا تا سورۂ جاثیہ -

۴ - جلد چہارم - از سورۂ احقاف تا سورۂ ناس

فہرست کتاب مغازی الصحابہ یعنی مغازی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

تمت

بعون خلاق کون ومکان فضل خالق زمین وزمان جل شانہ
مغازی الصادقہ
ترجمہ اردو
مغازی الرسول
مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین بہ طبع زیب مطبوع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس خداوند جہان جوہر تیغ زبان و فسان دم سیف بیان نعت و ثناے سرور انبیا سپر نمازیان راہ خدا و مغفر سربازان طریق رضا + مودت اہل بیت رسالت موجب فوز مرتبۂ شہادت + محبت اصحاب امجاد باعث حصول ثواب جہاد سلام اللہ و رضوانہ علیہم اجمعین اما بعد پس بندہ ہیچمدان بشارت علیخان ابن علی مردان خان ابن مردان علیخان اسکنہما اللہ بالجنان خدمات عالیات مین ناطقان زبان دان کے عرض کرتا ہی کہ کتاب مغازی سلطان حجازی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شیخ الاجل امام العدل محمد ابن عمر والواقدی علیہ الرحمہ جو بہترین کتب تواریخ ہی چنانچہ بعض علماے عظام نے ترجمہ لفظی اسکا مثل ترجمہ تحت اللفظ کے لکھا ہی اور اسی طرح اکثر ترجمات ہین جو کتب عربیہ سے مثل معانی نحویہ زبان فارسی یا اردو مین منتقل کیے گئے ولیکن فہم مطالب انسے متعسر بلکہ اصل متن سے بھی مشکل تر ہی لہذا راقم بے بضاعت نے بفرمایش سرآمد اقران و اماثل سرگروہ اماجد و معادل جناب منشی نولکشور صاحب دام حشمتہ کے ترجمہ اصل کتاب سے بطریق نقل بالمعنی حسب محاورہ اہل زبان و زمرۂ اعیان ذیشان کے ضبط تحریر کیا تا بے تکلف پڑھا جاوے اور بلا دقت سمجھ مین آوے اور اسکا نام سروش غیبی سے مغازی الصادقہ الہام ہوا جسکے اعداد حروف مکتوبی سے تاریخ تالیف سنہ ۱۲۸۹ ہجری ہویدا ہی اور واضح ہو کہ کتاب مغازی عمدۃ السیر ہی جسکی سیر ہم خرما و ہم ثواب ہی یعنی اہل ذوق کو مزہ شجاعت کا ملے اور اہل شوق کو لطف تواریخ کا حاصل ہو امید سیرت اہل بصیرت سے یہ ہی کہ بچشم الطاف و عطا نظر فرماوین اور غلط و خطا سے درگذر کرین اب شروع کرتا ہون ترجمہ اصل متن سے توفیق خداوند ذو المنن سے کہ محمد بن عمرو

سلہ مغازی الصادقہ [illegible] موصوف باصفت بقول [illegible]

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ فلاں ابن فلاں راویوں کثیرہ نے مجھ سے نقل روایت کی کہ بعض اُنکے اپنی روایت میں بعض سے
زیادہ تر حافظ و ضابط تر ہیں پس کل وہ حدیثیں جو اُن لوگوں نے مجھ سے روایت کیں میں نے وہ سب لکھی ہیں چنانچہ
رسول خدا صلعم تاریخ بارھویں ربیع الاول روز دوشنبہ کو مدینے میں تشریف لائے اور بعضوں کے نزدیک دوسری تاریخ
تھی مگر ہمارے نزدیک تاریخ بارھویں ثابت و محقق ہے اور لشکر اسلام میں اول لوا وہ تھا جو کہ رسول خدا صلعم نے
واسطے حمزہ بن عبد المطلب رض کے ماہ رمضان میں ساتویں مہینے ہجرت سے بروقت مقابلہ قافلہ قریش کے آراستہ کیا تھا
بعد ازان لوا عبیدہ بن الحارث جب ماہ شوال میں آٹھویں مہینے ہجرت سے لشکر کشی طرف رابغ کے ہوئی تھی
اُس وقت تیار ہوا اور رابغ قدید کی راہ پر جحفہ سے دس منزل ہے بعد ازان ماہ ذی قعدہ میں نوین مہینے
ہجرت سے رسول خدا صلعم نے لشکر کو بسرکردگی سعد بن ابی وقاص طرف خرار کے روانہ کیا و بعد ازان ماہ
صفر میں گیارھویں مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم بقصد غزوہ مقام ابوا روانہ ہوئے جب وہاں پہونچے تو نوبت
حرب کی نہیں پہونچی تھی وہ لوگ مفرور ہو گئے تھے تب وہاں سے واپس آئے اور اُس صفر میں پندرہ روز باہر رہے بعد ازان ماہ
ربیع الاول میں تیرھویں مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے عزم غزوہ بواط کا کیا اور مقام بواط جحفہ سے قریب واقع ہے وہاں ایک
قافلہ کا قصد کیا کہ اُس میں امیہ بن خلف وغیرہ قریش بھی تھے اور دو ہزار اونٹ اُس قافلہ کے ساتھ تھے مگر وہ لوگ نکل گئے تھے ہاتھ نہ آئے
تب حضرت نے مراجعت فرمائی بعد ازان اسی ماہ ربیع الاول میں تیرھویں مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے غزوہ کیا بطلب
کرز بن جابر الفہری کے اور بدر تک پہونچ کر پھر آئے و بعد ازان ماہ جمادی الثانی میں سولھویں مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے
اُن قریش کے قافلوں پر قصد کیا جو شام کو جاتے تھے اور اسی کو غزوہ ذی العشیرہ کہتے چنانچہ وہاں سے جب پھر آئے تو عبد اللہ
بن جحش کو ماہ رجب میں سترھویں مہینے ہجرت سے طرف نخلہ کے بھیجا بعد ازان تاریخ سترھویں رمضان المبارک کو روز جمعہ کو
انیسویں مہینے ہجرت سے غزوہ بدر واقع ہوا بعد ازان سریہ یعنی لشکر قلیل طرف عصماء بنت مروان کے بھیجا گیا کہ عصماء کو
عمیر بن عدی بن خرشہ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُنکو عبد الوہاب نے اُنھوں نے کہا مجھ سے حدیث
بیان کی محمد بن شجاع نے اُنسے محمد بن عمر نے اُنسے عبد اللہ بن الحارث بن الفضل نے اُنھوں نے سُنا اپنے باپ سے کہ
پچیسویں رمضان کو انیسویں مہینے ہجرت سے عمیر نے عصماء کو قتل کیا تھا بعد ازان ماہ شوال میں بیسویں مہینے ہجرت سے
ایک سریہ طرف سالم بن عمیر کے جسنے ابو عفک کو قتل کیا تھا بھیجا گیا بعد ازان نصف شوال میں بیسویں مہینے ہجرت سے
غزوہ قینقاع کا کیا بعد ازان ماہ ذی الحجہ میں بائیسویں مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے غزوہ سویق کا کیا بعد ازان ماہ محرم میں
تیئسویں مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے مقام کدر میں غزوہ بنی سلیم کا کیا بعد ازان شہر ربیع الاول میں پچیسویں مہینے
ہجرت سے سریہ یعنی جماعت قلیل واسطے قتل ابن الاشرف کے بھیجا گیا بعد ازان شہر ربیع الاول میں پچیسویں مہینے ہجرت سے
بمقام نجد جسکو ذو امر کہتے ہیں غزوہ غطفان واقع ہوا بعد ازان سریہ عبد اللہ بن انیس کا طرف سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی

روانہ ہوا عبد اللہ نے کہا جس روز ہنے مین لشکر لیکر مدینہ سے چلا ہون تو روز دوشنبہ تاریخ پانچوین محرم کی تھی اور
تیتیسوان مہینا ہجرت سے تھا اور اکتسوین تاریخ محرم روز شنبہ کو مین واپس آیا چنانچہ اٹھارہ شب باہر رہا بعد ازان
شہر جمادی الاول مین ستائیسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے غزوہ بحران کا کیا بعد ازان شہر جمادی الثانی مین
اٹھائیسوین مہینے ہجرت سے ایک لشکر بسر کردگی زید ابن حارثہ طرف قردہ کے بھیجا گیا کہ وہان ابو سفیان بن حرب
تھا بعد ازان شہر شوال مین بتیسوین مہینے ہجرب سے غزوہ نبی صلعم بمقام اُحد واقع ہوا بعد ازان ماہ شوال مین
تیتیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ نبی صلعم بمقام حمراء الاسد ہوا بعد ازان شہر محرم مین پینتیسوین مہینے ہجرت سے
لشکر بسر کردگی ابو سلمہ بن عبد الاسد واسطے بنی اسد کے طرف قطن کے بھیجا گیا بعد ازان بماہ صفر چھتیسوین مہینے
ہجرت سے غزوہ بیر معونہ کا ہوا کہ اُس لشکر کے سردار منذر بن عمرو تھے بعد ازان اسی ماہ صفر مین کہ چھتیسوان مہینا
ہجرت سے تھا غزوہ الرجیع واقع ہوا جسمین سپہ سالار لشکر مرثد تھے بعد ازان ماہ ربیع الاول مین کہ سینتیسوان مہینا
ہجرت سے تھا کہ غزوہ نبی صلعم کا بنی نضیر سے واقع ہوا بعد ازان بماہ ذی قعدہ کہ بیتالیسوان مہینا ہجرت سے
تھا آنحضرت صلعم نے غزوہ بدر الموعد کا کیا بعد ازان بماہ ذیحجہ کہ چھیالیسوان مہینا ہجرب سے تھا کہ سریہ ابن
عتیک کا طرف ابی الحقیق کے بھیجا گیا پھر جسوقت سلام بن ابی الحقیق قتل ہوا تو یہود گھبرائے ہوے خیبر مین
پاس سلام بن مشکم کے گئے اُسنے انکار کیا اس بات سے کہ اُسکا سردار بنے بعد اُسیر بن رازم اُنکے ہمراہ لڑنے کو
اُٹھ کھڑا ہوا بعد ازان ماہ محرم مین کہ سینتالیسوان مہینا تھا حضرت صلعم نے غزوہ ذات الرقاع کا کیا بعد ازان
ماہ ربیع الاول مین سینتالیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ دومۃ الجندل کا درپیش ہوا بعد ازان ماہ شعبان سن پانچ مین
یعنی پانچوین سال غزوۃ المریسیع واقع ہوا بعد ازان بماہ ذوالقعدہ سن پانچ مین جنگ خندق واقع ہوئی بعد ازان
آخر ذوالقعدہ و اوائل ذیحجہ سن پانچ مین غزوۂ نبی صلعم ساتھ بنی قریظہ کے واقع ہوا بعد ازان ماہ محرم سن ششم مین
سریہ ابن اُنیس کا واسطے سفیان بن خالد بن نبیح کے بھیجا گیا بعد ازان اسی ماہ محرم سنہ ششم مین سریہ محمد بن مسلمہ کا
قرطا کی طرف بھیجا گیا بعد ازان بماہ ربیع الاول سنہ ششم مین غزوہ آنحضرت صلعم کا مقام غابہ مین بنی لحیان سے ہوا
بعد ازان ماہ ربیع الثانی سنہ ششم مین غزوہ نبی صلعم کا پھر مقام غابہ مین واقع ہوا و بعد ازان اسی ماہ ربیع الثانی
سنہ ششم مین لشکر بسالاری عکاشہ بن محصن کی طرف غمر کے بھیجا گیا بعد ازان اسی ماہ و سنہ یعنی ربیع الآخر سنہ ششم مین
لشکر محمد بن مسلمہ کا طرف ذی القصہ کے روانہ کیا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سن مذکورہ مین ایک سریہ جسکا سردار ابو عبیدہ
بن الجراح تھے ذی القصہ کی طرف بھیجا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سنہ مذکور مین ایک سریہ بسالاری زید بن حارثہ کے
واسطے بنی سلیم کے جموم مین روانہ کیا گیا اور جموم ما بین بطن نخل و نقرہ کے واقع ہی بعد ازان ماہ جمادی الاول
سنہ ششم مین سریہ زید بن حارثہ کا عیص کی طرف بھیجا گیا و بعد ازان ماہ جمادی الثانی

سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا طرف مقام طرف کے روانہ کیا گیا اور طرف مدینے سے چھتیس (۳۶)
میل کے فاصلہ پر واقع ہی بعد ازان ماہ جمادی الثانی سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا حسمیٰ کو بھیجا گیا اور حسمیٰ
عقب پر وادی القرے کے واقع ہی بعد ازان ماہ رجب سنہ ششم مین پھر لشکر زید بن حارثہ کا طرف وادی القرے
روانہ کیا گیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ششم مین ایک سریہ جسمین عبد الرحمن بن عوف سالار تھے بجانب دومۃ الجندل
کے بھیجا گیا بعد ازان اسی ماہ شعبان سنہ ششم مین علی علیہ السلام نے غزوہ فدک کا کیا و بعد ازان ماہ رمضان
سنہ ششم مین زید بن حارثہ مع لشکر طرف ام قرفہ کے بھیجے گئے (اور ام قرفہ ایک کنارہ وادی القرے کا ہی جو اسکے
پہلو مین واقع ہی) بعد ازان ماہ شوال سنہ ششم مین جہاد ابن رواحہ کا ساتھ اسیر بن زارم کے واقع ہوا و بعد ازان
شوال سنہ ششم مین سریہ کرز ابن جابر کا عرنین کی طرف بھیجا گیا بعد ازان ماہ ذی قعدہ سنہ ششم مین رسول خدا صلعم
نے غزوہ حدیبیہ کا کیا بعد ازان ماہ جمادی الاولی سنہ ہفتم مین غزوہ خیبر کا ہوا پھر خیبر سے طرف وادی القرے کے پھرے
اور وہان پہونچکر سنہ ہفتم مین قتال کیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہفتم مین لشکر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا طرف
تربہ کے روانہ ہوا بعد ازان اسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کا جانب نجد کے
بھیجا گیا بعد ازان اسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ بشیر بن سعد کا جانب فدک بھیجا گیا و بعد ازان ماہ رمضان
سنہ ہفتم مین سریہ غالب بن عبد اللہ جانب میفعہ کے بھیجا گیا (اور میفعہ کنارے نجد کے واقع ہی) بعد ازان ماہ شوال
سنہ ہفتم مین پھر سریہ بشیر بن سعد کا جانب جناب روانہ ہوا بعد ازان ماہ ذیقعدہ سنہ ہفتم مین آن حضرت صلعم
عمرۃ القضیہ بجا لائے بعد ازان ماہ ذیحجہ سنہ ہفتم مین آن حضرت صلعم نے ابن ابی العوجا اسلمی سے جہاد کی بعد ازان
ماہ صفر سنہ ہشتم مین غزوہ غالب بن عبد اللہ کا کدید مین ہوا (اور کدید عقب قدید کے واقع ہی) بعد ازان
ماہ ربیع الاول سنہ ہشتم مین سریہ شجاع بن وہب کا طرف بنی عامر بن الملوح کے واقع ہوا بعد ازان ماہ ربیع الاول
سنہ ہشتم مین غزوہ کعب بن عمیر الغفاری کا جانب ذات اطلاح کے واقع ہوا (اور اطلاح ناحیہ شام مین بلقا سے
ایک شب کی راہ ہی) بعد ازان اسی سال مین غزوہ زید بن حارثہ موتہ کی جانب واقع ہوا بعد ازان ماہ
جمادی الثانی سنہ ہشتم مین غزوہ بسر کردگی عمرو بن العاص کے طرف ذات السلاسل کے واقع ہوا بعد ازان رجب
سنہ ہشتم مین غزوہ الخبط جسمین ابو عبیدہ بن الجراح امیر تھے واقع ہوا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہشتم مین سریہ
خضرہ جسکے امیر ابو قتادہ تھے روانہ ہوا (اور خضرہ نواح نجد مین بستان ابن عامر سے بیس میل پر واقع ہی
بعد ازان رمضان سنہ ہشتم مین سریہ ابی قتادہ بطن اضم کی جانب گیا بعد ازان تاریخ سترھوین رمضان سنہ ہشتم کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ عام الفتح کا کیا یعنی فتح مکہ بعد ازان پچیسوین رمضان سنہ ہشتم کو بت عزی گرایا گیا کہ اسکو
خالد بن الولید نے ہدم کیا و بعد ازان ماہ رمضان ہی مین بت سواع کو عمرو بن العاص نے ہدم کیا بعد ازان

ماہ رمضان ہی سنہ ہشتم مین بت مناۃ کو سعد بن زید الاشہلی نے ہدم کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین
خالد بن الولید نے غزوۂ بنی جذیمہ کا کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کا کیا
بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین رسول خدا صلعم نے جہاد طائف کا کیا اور اسی سال یعنی سنہ ہشتم مین لوگون نے
حج خانہ کیا اور واقدی نے کہا کہ بعد ازان رسول خدا صلعم نے جہاد تبوک کیا اور یہ آخر غزوات تھا
اور ابو اسحاق نے کہا کہ اول غزوہ حضرت صلعم کا غزوۂ ابوا ہی بعد ازان غزوۂ بواط بعد ازان غزوہ عشیرہ ہی
اور عبد اللہ بن محمد نے کہا مجھے خبر دی وہب نے اُنکو شعبہ نے ابو اسحاق سے اُنھون نے کہا مین زید بن ارقم کے
پہلو مین موجود تھا کہ کسی نے اُنسے تعداد غزوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھی اُنھون نے کہا اُنیس غزوے کیے
لوگون نے کہا تو کتنے غزوون مین حضرت کے ہمراہ رہا ہی اُنھون نے جواب دیا سترہ جہاد مین شریک رہا ہون
ابو اسحاق نے کہا مین نے پوچھا جملہ غزوات مین سے پہلا غزوہ کون سا تھا اُنھون نے کہا غزوہ عشیرا ور بعضون نے
روایت کی ہی کہ جب رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائے ہین تو اول سریہ یعنی لشکر مختصر جو رسول خدا
صلعم نے مدینے سے روانہ کیا تھا وہ تھا کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بجمعیت تیس ۳۰ سوار انصار کے بھیجے گئے تھے
چنانچہ اُن لوگون نے ابو جہل کو جا لیا کہ وہ تین سو سوارون سے سرزمین جہنیہ مین قریب سیف البحر کے پڑا تھا
ناگاہ مجدی بن عمرو الجہنی درمیان فریقین کے آگیا اسواسطے کہ وہ میان جہنیہ و انصار کے حلیف تھا یعنی
اُنکی مدد و کمک پر ہم عہد و ہم سوگند تھا بالآخر اہل اسلام بلا جنگ و قتال واپس آئے بعد ازان رسول خدا صلعم نے
خروج فرمایا اور راہ رضوی سے جو واقع سرزمین بنی کنانہ ہی مقام بواط مین پہونچے پھر وہان مردمان بنی ضمرہ سے
مصالحہ کیا اس شرط پر کہ نہ وہ لوگ حضرت کی اعانت کرین اور نہ حضرت پر کسی اور کی مدد کرین و بعد ازان رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے شش رہط سے یعنی چھ قوم کے آدمیون سے ایک لشکر مختصر بنا کر روانہ کیا اور اُنپر عبیدہ
بن الحارث بن عبد المطلب کو سالار کیا اور اُنکے لیے ایک نشان آراستہ کیا پھر جب عبیدہ حضرت سے
وداع و رخصت کے لیے گئے تو حضرت کے رنج مفارقت مین اُنکی آنکھین بھر آئین تب حضرت نے اُنکو بٹھا لیا یعنی
روانگی اُنکی موقوف رکھی اور بجاے اُنکے عبد اللہ بن جحش الاسدی کو مقرر کیا اور عبد اللہ کو ایک نوشتہ لکھ دیا
اور اُنکو حکم کیا کہ اس نوشتہ کو ابھی نہ پڑھنا مگر بعد دو شبون کے پڑھنا پھر جب عبد اللہ مع لشکر روانہ ہوے
تو بعد دو شب دن کے اُس حکمنامہ کو پڑھا ناگاہ اُسمین یہ لکھا تھا کہ خدا کے نام و برکات سے تو طرف مقام
نخلہ کے جا اور اپنے اصحاب مین سے کسی پر اپنے ہمراہی کے لیے جبر و زیادتی نہ کیجیو اور واسطے امتثال امر
میرے یا یہ کہ واسطے میرے کام کے تو چلا جائیو اور اُنمین سے جو کچھ شخص تیری اطاعت کرین اُنکو ہمراہ لے
یہان تک کہ جب درمیان نخلہ کے تو پہونچے تو وہان قریش کے قافلون کا انتظار کیجیو الغرض جب عبد اللہ نے

وہ حکمنامہ پڑھا تو استرجاع کیا یعنی کہا انا للہ و انا الیہ راجعون (یعنی یہ استرجاع باعتبار تحمل امر اہم کے کیا) اور پیچھے ملایا اپنے استرجاع کے کلمہ سمعاً و طاعۃً للہ و للرسول کو یعنی استرجاع کے ساتھ ہی کلمہ سمع و طاعت کہا کہ مین نے بگوش قبول سُنا اور طاعت خدا اور رسول بجالایا بعد ازان انہون نے اصحاب سے کہا کہ تم مین سے جو کوئی میری ہمراہی چاہے تو چلے اور جسکو لوٹ جانا منظور ہو وہ چلا جاوے اور مین تو ہر آئینہ بنا بر تعمیل حکم رسول خدا صلعم کے جانے والا ہون یہ سُن کے قوم مین سے دو آدمی پھر پڑے ایک سعد بن ابی وقاص الزہری اور دوسرا عتبہ بن غزوان جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اور بنی زہرہ قبیلہ بنی مازن بن منصور سے تھے یا یہ کہ وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا جانب بنی مازن بن منصور سے آخر یہ دونون طرف بحران کے گئے جو حدود بنی سلیم سے ہے پھر وہ دونون وہان مقیم رہے اور عبد اللہ بن جحش مع اپنے ہمراہیون کے آگے چلے جب درمیان نخلہ پہونچے تو وہان ملاقات ہوئی یعنی مقابلہ ہوا عمرو بن الحضرمی اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ اور نوفل بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان سے چنانچہ عمرو بن الحضرمی تو مارا گیا اور قاتل اُسکا واقد بن عبد اللہ التمیمی تھا جو بنی ثعلبہ بن یربوع سے تھا اور عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان یہ دونون اسیر ہوے مگر نوفل بن عبد اللہ اپنے گھوڑے پر درمیان سے بھاگ نکلا اور دوسرے روز مکہ مین جا پہونچا اور اُسی روز چاند رجب دیکھا گیا چنانچہ نوفل نے وہ ماجرا جو اُسکے یارون پر گذرا تھا اہل مکہ سے بیان کیا ولیکن اُن لوگون کو استطاعت طلب و تلاش قوم کی نہ تھی یعنی تدارک اسکا اُنکے امکان سے باہر تھا اور وہان سے اصحاب مستطاب مع اپنے غنیمت و اپنے اسیرون کے روانہ ہوے تا آنکہ بحضور نبی اللہ صلعم فائز ہوے اور واقعات اہل نخلہ بیان کیا پھر اُن اصحاب باوفا نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ صبح کو اُس قوم پر ظفریاب ہوے اور شام کو ہلال رجب نظر آیا پس ہم نہین جانتے ہین کہ لڑنا اور فتح پانا ہمارا داخل رجب ہوگا یا آخر روز جمادی الآخر مین شامل ہے۔ مصنف کتاب لکھتا ہے کہ اس باب مین ذکر نزول آیت کا عنقریب آتا ہے اور کہا راویون نے کہ قریش نے دربارۂ فداء اپنے اصحاب کے یعنی واسطے سر بہا دینے اور چھوڑ الیجانے عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان کے حضور مین رسول خدا صلعم کے آدمی بھیجے حضرت نے جواب دیا جب تک ہمارے دونون صحابی یعنی سعد بن ابی وقاص و عتبہ بن غزوان ہمارے پاس نہ پہونچینگے ہم فداء دونون قیدیون کا نہ لیوینگے یعنی اِن دونون کو نہ چھوڑینگے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابو بکر بن اسمعیل بن محمد نے اپنے باپ اسمعیل سے اُنھون نے کہا سعد بن ابی وقاص ذکر کرتے تھے کہ ہمنے عبد اللہ بن جحش کے ساتھ مدینے سے کوچ کیا یہان تک کہ جا پہونچے بحران مین (اور بحران ایک گوشہ ہے معدن یعنی مسکن بنی سلیم کا) پھر ہمنے وہان سے اباعرنا کو روانہ کیا (یعنی آگے بھیجا) اور ہم لوگ بارہ مرد تھے اور دو دو آدمی ایک ایک اونٹ پر آگے پیچھے سوار تھے اور مین عتبہ کے اونٹ پر اُسکا زمیل اور ردیف تھا

یعنی پیچھے بیٹھنے والا تھا ناگاہ وہان ہمارا اونٹ گم ہوگیا تو ہمنے وہان دو روز اونٹ کی تلاش مین قیام کیا اور
اصحاب ہمارے چلے گئے تھے پھر ہم بھی اُنکے نشان پر پیچھے پیچھے چلے مگر اُنکی راہ سے ہمنے خطا کی اور وہ لوگ مدینے مین ہمسے
کئی روز پیشتر داخل ہوگئے اور ہم لوگ بمقام نخلہ حاضر نہ تھے آخر ہم لوگ خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے
اور یہان سب گمان کرتے تھے کہ ہم لوگ مارے گئے (ولقد اصابنا) اور ہم لوگون نے اس سفر مین سختی بھوک کی بہت اُٹھائی تھی
جبکہ ہم ملیحہ سے نکلے تھے اور درمیان ملیحہ اور مدینہ کے فاصلہ شش بُرد کا ہی (اور ایک بُرد بارہ میل کا ہوتا ہی) اور درمیان
ملیحہ اور معدن کے ایک شب کی راہ ہی اور اسی قدر ہا بین معدن بنی سلیم اور مدینہ کی مسافت ہی راوی نے کہا غرض ہم لوگ
ملیحہ سے باری باری سواری پر نکلے اور ہمارے ساتھ کچھ کھانا نہ تھا یہان تک کہ مدینے پہونچے راوی نے کہا ایک سائل نے
پوچھا ای ابو اسحاق ملیحہ اور مدینہ مین کتنی مسافت ہوگی اُنھون نے کہا تین روز کی راہ ہی اور جب ہم مین سے کوئی
بھوکھا ہوتا تھا تو درخت طباق کھاتا تھا اور اُسپر پانی پی لیتا تھا یہان تک کہ جب ہم لوگ مدینے مین
پہونچے تو ہمنے چند آدمیون کو قریش سے دیکھا کہ وہ اپنے اصحاب کا فدیہ دینے آئے تھے اور رسول خدا صلعم نے
انکار کیا تھا (یعنی اُنکا فدا لینے سے) اور فرمایا مجکو اندیشہ ہی اپنے دونون صحابی کا کہ یکایک ہم سب جا پہونچے)
راوی کہتے ہین کہ آن حضرت صلعم اُنسے فرماتے تھے کہ اگر تمنے میرے اُن دونون صحابی کو قتل کیا ہوگا
تو مین بھی تمھارے ان دونون اصحاب کو قتل کرونگا اور فدا اُن دونون کا ہر ایک کی عوض چالیس اوقیہ
چاندی مقرر تھی اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی عمر بن عثمان الجحشی نے اپنے باپ سے اُنھون نے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے اُنھون نے کہا کہ
عبد اللہ کا نام جاہلیت مین مربع تھا پھر جب کہ عبد اللہ بن جحش نخلہ سے پھرے تو مال غنیمت سے خمس نکالا
اور باقی اپنے اصحاب کے درمیان تقسیم کر دیا چنانچہ اسلام مین جو خمس نکالا گیا تو اول خمس وہ تھا جسکو عبد اللہ نے
نکالا تا آنکہ بعد اُسکے یہ آیت نازل ہوئی واعلموا انما غنمتم من شی فان للہ خمسہ یعنی آگاہ ہو تم اس بات سے
جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو تو خمس اُسکا خدا و رسول کے لیے ہی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن یحیی بن سہل نے محمد بن سہل بن ابی حثمہ سے اُنھون نے رافع بن خدیج سے اُنھون نے
ابی بردہ بن نیار سے اُنھون نے بیان کیا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنائم اہل نخلہ کو ملتوی رکھا یعنی اُسکو
تقسیم نہین کیا اور طرف بدر کے تشریف فرما ہوے یہان تک کہ جب بدر سے مراجعت فرمائی اُسوقت وہ غنیمت
مع غنائم بدر تقسیم کی اور ہر قوم کو حق اُنکا عطا کیا اور راوی کہتے ہین کہ نازل ہوا قرآن یعنے یہ آیت
یسئلونک عن الشهر الحرام یعنی لوگ سوال کرتے ہین تجھسے حال شہر حرام کا پس حقتعالے نے اپنی
کتاب مین اُنسے بیان فرمایا کہ قتال شہر حرام مین حرام ہی جسطرح سابق سے ہی اور جو لوگ مسلمین مین سے

قتال شہر حرام کو حلال جانتے ہین تو یہ گناہ بہت زیادہ ہی اُن لوگون کے گناہ سے جو مومنین کو راہ خدا سے
روکتے ہین یعنی قریش (اصل یہی جا بے عن سبیل اللہ کے عن رسول اللہ ہی یعنی روکتے ہین راہ رسول اللہ سے تاکہ
لوگ رسول اللہ کی طرف نہ جاوین) یہانتک کہ وہ سختی کرتے ہین اور قید رکھتے ہین لوگون کو ہجرت کرنے سے طرف
رسول اللہ علیہ السلام کے اور یہی گناہ بہت زیادہ ہی قریش کے کفر کرنے سے ساتھ خدا کے اور اُنکے روکنے سے
مسلمانون کو مسجد حرام سے دربارۂ حج و عمرہ کے اور فتنہ و گمراہی مین ڈالتے ہین اُنکو عداوت دین سے
درحالانکہ حقتعالے فرماتا ہی وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ یعنی لوگون کو فتنے مین ڈالنا گناہ سخت تر ہی
قتل کرنے سے راوی نے کہا مراد فتنہ سے اساف و نائلہ دونون بُت ہین یعنی شرک ان بتون کا
ساتھ خدا سے عزوجل کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر و زہری کے عروہ سے روایت
کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے قبل نزول سورۂ براۃ کے دیت عمرو بن الحضرمی کی اپنے پاس سے دی تھی اور
شہر حرام کو حرام رکھا تھا جیسا کہ قریش پہلے سے اُسکو حرام جانتے تھے یہانتک کہ حقتعالی نے سورۂ براۃ
نازل فرمائی۔ اور دوسری روایت مین واقدی نے ابوبکر بن ابی سبرہ اور عبدالمجید بن سہل کے واسطے سے
کریب سے روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا مین نے ابن عباس سے استفسار کیا کہ آیا رسول خدا صلعم نے
دیت ابن الحضرمی کی دی تھی اُنھون نے کہا ایسا نہین ہی پس ابن واقد نے کہا ہمارے نزدیک مجتمع علیہ یعنی
جس بات پر لوگون کا اجماع ہی وہ یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نے دیت اُسکی نہین دی تھی اور اسی
لشکر مین جو نخلہ کو بھیجا گیا تھا عبداللہ بن جحش موسوم بامیر المومنین ہوے تھے اس بات کو مجھسے ابومعشر نے
بیان کیا نام اُن لوگون کے جو عبداللہ بن جحش کے لشکر مین ہمراہ اُنکے گئے تھے وہ آٹھ آدمی تھے
عبداللہ بن جحش۔ و ابوحذیفہ بن عتبۃ بن ربیعۃ و عامر بن ربیعۃ و واقد بن عبداللہ التمیمی و عکاشہ بن محصن
و خالد بن ابی البکیر و سعد بن ابی وقاص و عتبۃ بن غزوان اور عتبہ جنگ نخلہ مین حاضر نہین تھا اور بعضون نے
کہا ہی کہ وہ سب بارہ آدمی تھے اور بعض نے کہا تیرہ آدمی تھے اور ہمارے نزدیک آٹھ آدمی ثابت ہین۔

بدر القتال یعنی جنگ بدر

راوی کہتے ہین جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو معلوم ہوا کہ قافلہ قریش کا شام سے پھرا ہی
تو حضرت علیہ السلام نے بقصد اُس قافلے کے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور دس روز پیشتر اپنے خروج کے
مدینے سے ایسا کیا کہ طلحہ بن عبیداللہ اور سعد بن زید کو واسطے تجسس و تفحص حال قافلہ کے روانہ کیا تاکہ
یہ دونون پاس کشد الجہنی کے موضع نخبار مین جو مضافات حوراء سے ہی جا اُترے (اور نخبار قریب
ذی المروہ کنارے دریا کے ہی) چنانچہ کشد نے اُن دونون کو اجازت دی کہ اپنے یہان ٹھہرایا او

اُتارا اور یہ دونون اُسکے پاس ایک گوشۂ خفیہ مین برابر مقیم رہے یہان تک کہ وہان گذر قافلے کا ہوا تب
طلحہ اور سعید دونون ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اور قوم کی طرف نظر کی اور جو کچھ اونٹون پر بار تھا دیکھتے تھے
اور اُن اونٹون کے مالک یعنی اہل قافلہ کہنے لگے اے کشد تو نے محمد کے جاسوسون مین سے کسیکو دیکھا ہی
کشد نے کہا اعوذ باللہ محمد کے جاسوس تمھارے مین کہان سے آئے پھر جب وہان سے قافلہ چلا گیا تو وہ دونون رات کو
وہین رہ گئے اور صبح کو دونون روانہ ہوے اور کشد بھی نگہبانی و رہنمائی کے واسطے اُنکے ہمراہ چلا یہانتک کہ
دونون کو ذوالمروہ مین جا اُتارا اور قافلے والے دریا کے کنارے کنارے چلے اور جلدی کرتے تھے اور رات و دن
چلے جاتے تھے اس خوف سے کہ کوئی اُنکے طلب و تلاش مین آتا ہو پس طلحہ بن عبید اللہ اور سعید دونون
مدینے مین اُس روز پہونچے کہ آن حضرت صلعم قریش سے بدر مین ملاقات کر چکے تھے پھر جب ان دونون نے حضرت کو
مدینے مین نہ پایا تو مدینے سے نکلے اور تربان مین پہونچکر حضرت سے ملاقات کی (اور تربان درمیان مین ملل و سیالہ کے
بر سر راہ واقع ہی اور وہ منزل و مسکن اونیہ شاعر کا ہی) اور بعد اسکے جب کشد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا
تو سعید اور طلحہ نے حال کشد سے حضرت کو مطلع کیا کہ اُسنے ہم دونون کو پناہ دی اور مدد کی پس حضرت علیہ السلام نے
اُسکو مقرب کیا اور اُسکا اکرام کیا اور فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہی کہ موضع ینبع کو تیرے لیے جاگیر کر دون کشد نے عرض کی،
مین بڈھا ہون میری عمر آخر ہو چکی ولیکن اُسکو میرے برادرزادہ کے نام سے کر دیجیے چنانچہ حضرت علیہ السلام نے
ینبع کو اُسکے برادرزادے کے لیے جاگیر کر دی راوی کہتے ہین کہ آن حضرت علیہ السلام نے مسلمین کو طلب کیا
اور فرمایا یہ قافلہ قریش کا جو آیا ہی اسمین اُنکا مال کثیر ہی کیا عجب ہی کہ حقتعالی اُسکو تمھارے تئین غنیمت مین
عطا کرے یہ سُن کے ہر شخص خروج مین تعجیل کرنے لگا اور باپ بیٹے مین واسطے خروج کے قرعہ ڈالا جاتا تھا چنانچہ
قرعہ ڈالنے والون مین سعد اور اُنکے باپ خیثمہ تھے کہ ان دونون باپ بیٹے نے بنابر خروج طرف بدر کے عمل
قرعہ کا کیا تب سعد نے اپنے باپ سے کہا اگر یہ خروج سواے جنت کے اور کسی نفع کے واسطے ہوتا تو وہ مین آپ کے
لیے گوارا کرتا مگر مین اپنے اسطرف کے جانے مین امیدوار شہادت کا ہون خیثمہ نے کہا ای فرزند تو
مجھی کو جانے دے اور تو اپنی عورات مین انکی حفاظت کے لیے توقف کر مگر سعد نے انکار کیا تب خیثمہ نے کہا
ہر آینہ ہم مین سے کسی کو مقیم رہنا عورتون کے پاس ناگزیر ہی پس دونون نے قرعہ ڈالا تو سعد کا نام نکلا آخر سعد
ہمراہ گئے اور بدر مین شہید ہوے اور اکثر مردم حضرت کی ہمراہی سے باز رہے اور وہ اُن لوگون مین سے تھے جو
حضرت کے خروج کو طرف بدر کے ناپسند کرتے تھے اور اس باب مین کلام کثیر اور اختلاف بسیار ہی جو کوئی جانے سے
باز رہا وہ ملامت نہین کیا گیا اس لیے کہ اُسکے زعم مین لوگ قتال و جہاد کے لیے نہین نکلے تھے بلکہ واسطے تاراج
قافلے کے نکلے تھے چنانچہ اُس قوم تک نے تخلف کیا جو اہل نیات اور صاحب بصیرت تھے کیونکہ اگر اُنکو اس امر کا

مطلنہ ہوتا کہ یہ قتال ہی تو وہ تخلف نکرتے اور تخلف کرنے والون مین سے ایک اُسید بن حضیر تھے چنانچہ
جب آن حضرت صلعم بدر سے پھر کر مدینے مین تشریف لائے ہین تو اُسید نے عرض کی حمد ہی اُس خدا کی جسنے
آپ کو مسرور کیا اور آپکو دشمنون پر مظفر و منصور کیا قسم ہی اُس ذات پاک کی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا
مین نے اپنی جان کو آپ کی جان سے عزیز کر کے آپ کی ہمراہی سے تخلف نہین کیا اور نہ مجکو یہ گمان تھا
کہ آپ اعدا سے ملاقات و مقابلہ کرینگے بلکہ مجکو مطلنہ سواے اسکے نہ تھا کہ یہ خروج واسطے قافلے کے ہی تب
حضرت علیہ السلام نے اُسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہی اور غزوہ بدر اول غزوہ تھا کہ اسمین حقتعالی نے
اسلام کو عزیز و غالب کیا اور اہل شرک کو ذلیل و مغلوب کیا غرض کہ رسول خدا صلعم مع اپنے ہمراہیون کے
مدینے سے طرف بدر کے روانہ ہوے جب نقب یعنی درہ بنی دینار پر پہونچے تو لقع مین اُترے اور لقع بیوت و
وبستی سُقیا کی ہی (لقع نقب یعنی درہ بنی دینار ہی مدینے مین اور سقیا متصل ہی آبادی مدینہ سے) اور روز
خروج یکشنبہ تھا بارھوین تاریخ ماہ رمضان کی- اور اُسی مقام پر خیمہ گاہ لشکر کا ہوا اور وہین جائزہ و ملاحظہ
مبارزون جنگ آورون کا ہوا اور جو لوگ ملاحظہ عالی مین پیش کیے گئے اُنمین عبد اللہ بن عمرو تھے اور
اسامہ ابن زید و رافع ابن خدیج و براا بن عازب و اُسید ابن حضیر و زید بن ارقم و زید بن ثابت یہ سب تھے
مگر آنحضرت صلعم نے ان سب کو پھیر دیا اور اُنکو اجازت ساتھ چلنے اور جنگ کرنے کی نہ دی واقدی علیہ الرحمہ نے
حدیث بیان کی بواسطہ ابو بکر اور اُنکے باپ اسمعیل کے اور عامر اور اُنکے باپ کے واسطے سے اُنھون نے کہا
قبل ازانکہ ہم لوگ ملاحظہ مین رسول خدا صلعم کے پیش کیے گئے تھے مین نے اپنے بھائی عمیر بن ابی وقاص کو دیکھا
کہ وہ لشکر مین چھپا رہتا تھا یعنی سامنے حضرت کے نہین آتا تھا مین نے پوچھا اے برادر تجکو کیا ہوا کہ تو سامنے
حضرت کا نہین کرتا اُنھون نے کہا مین ڈرتا ہون کہ رسول خدا صلعم مجھے دیکھ کر صغیر سن سمجھینگے تو مجکو ہمراہی سے
واپس کردینگے وحالانکہ مین ساتھ چلنا چاہتا ہون کیا عجب ہی کہ حقتعالی مجکو شہادت نصیب کرے راوی نے کہا
پھر جب عمیر ملاحظہ حضرت مین پیش کیے گئے آخر وہی ہوا کہ آپ نے کم عمر دیکھ کر فرمایا تو پھر جاتب عمیر رونے لگے پس حضرت
علیہ السلام نے اُنکو اجازت دی چنانچہ سعد کہتے تھے کہ باعث کم سنی عمیر کے پرتلہ اُسکی تلوار کا مین نے خود باندھ دیا تھا
وبالآخر وہ بدر مین شہید ہوا اور اُسوقت عمر عمیر سولہ برس کی تھی اور واقدی نے بواسطے سے ابو بکر بن عبد اللہ
اور عباس بن عبد الرحمان اشجعی کے حدیث بیان کی کہ جناب رسول خدا صلعم نے اُوس روز اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ
اُنکے کنوؤن سے پانی پیوین اور آپنے بھی اُنھین کے کنوے سے پانی پیا اور دوسری روایت مین واقدی
علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد العزیز بن محمد کے عمرو بن ابی عمرو سے روایت بیان کی کہ اُس روز اول جس شخص نے
اُنکے کنوے کا پانی پیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد العزیز بن محمد اور

ہشام اور اُنکے باپ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ذکر کی کہ بعد اس وزکے کہ حضرت نے
اُنکے کنوین کا پانی نوش فرمایا پھر حضرت کے لیے آب شیرین بستی بیوت سُقیا سے منگایا جاتا تھا اور
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی ذیب نے مقبری سے اُنھون نے عبداللہ
بن ابی قتادہ اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ نے قریب بیوت السقیا کے
نماز پڑھی اور اُس وز اہل مدینہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ
دَعَاکَ لِاَھْلِ مَکَّةَ وَاَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَدْعُوْکَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَةِ اَنْ تُبَارِکَ لَھُمْ فِیْ صَاعِھِمْ وَمُدِّھِمْ
وَثِمَارِھِمْ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ وَاجْعَلْ مَا بِھَا مِنَ الْوَبَاءِ بِخُمٍّ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا
کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُکَ مَکَّةَ یعنی اے میرے پروردگار تحقیق کہ ابراہیم تیرے بندے تیرے خلیل تیرے
نبی نے اہل مکہ کے حق مین تجھسے دعاے برکت کی تھی وہر آینہ مین محمد تیرا بندہ اور نبی تیرا اہل مدینہ کے حق مین
تجھسے دعاے خیر کرتا ہون کہ تو اُنکو برکت عطا کر اُنکے وزن صاع مین اور وزن مُد مین اور اُنکے میوون
اور والون مین اے میرے پروردگار مدینہ کو ہمارا محبوب و مرغوب کر اور دور کر جو کچھ اُسمین قسم وبا سے ہو طرف
خم کے (اور خم جحفہ سے دو میل پر واقع ہی) اور اے میرے پروردگار درمیان دو سنگستان مدینہ کے مین نے
حرم مقرر کیا (یعنی درمیان اُن دونون کے خونریزی وغیرہ حرام ہی) جسطرح ابراہیم تیرے خلیل نے
مکے کو حرام مقرر کیا تھا (یعنی امن) راوی کہتے ہین کہ عدی بن ابی الزغبا وبسبس بن عمرو
بیوت السقیا سے حاضر حضور رسول خدا صلعم ہوے اور کہتے ہین کہ اُسی روز عبداللہ بن عمرو حرام بھی خدمت
شریف مین حاضر ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ منزل و مقام کرنا آپکا اس جگہہ اور ملاحظہ کرنا آپکا یہان
جائزہ اپنے اصحاب کا مجکو نہایت خوش آیا اور مین نے اس سے فال نیک تفاؤل کی ہی کیونکہ یہ مقام
ہم بنی سلمہ کا منزل و ماوی ہی یہین درمیان ہمارے اور اہل حسیکہ کے ہوا تھا جو کچھ ہوا تھا (حسیکہ الذباب
وذباب ایک پہاڑ ہی ناحیۂ مدینہ مین کہ یہود اُسکو خار ریز کرتے تھے واسطے انسداد اپنے دشمنون کے
یا اُسکو خارستان مغیلان کا کیا تھا اور وہین اُنکی بڑی بستی تھی) پس اسی مقام مین ہمنے بھی اپنے
اصحاب کا جائزہ حاضری لیا تھا اور جو لوگ طاقت سلاح رکھتے تھے یعنی لائق جنگ تھے اُنکو اجازت رزمگاہ کی
دی تھی اور جو لوگ تحمل سلاح سے عاجز یعنی قابل ہتھیار باندھنے کے نہ تھے اُنکو یہین سے پھیر دیا تھا بعد ازان ہم لوگ
طرف یہود حسیکہ کے روانہ ہوے اور اُن دنون یہود حسیکہ سب یہود سے غالب تر تھے چنانچہ ہمنے جسطرح چاہا اُنکو قتل کیا
پس آج تک ساری قوم یہود ہمسے زیر و مغلوب ہین اسوجہ سے یا رسول اللہ مجکو امید ہی اس بات کی کہ جب
ہم لوگ اور قریش طرفین سے مقابل ہونگے تو اسوقت حقتعالی آپکی آنکھون کو اُنسے ٹھنڈھا کریگا

اور خلاد بن عمرو بن الجموح کہتے تھے کہ بعد اُس شب کے جب دن ہوا تو مین خُرِبا مین اپنے اہل کی طرف گیا
تب عمرو بن الجموح اُنکے باپ نے اُنسے کہا کہ مین نے تمکو طلب نہین کیا یعنی مجھکو تمھاری طلب تھی اسلیے
کہ تم جاپہنچے خلاد نے کہا کہ رسول خدا صلعم بقیع مین لوگون کا جائزہ حاضری لیتے تھے تب عمرو نے کہا کہ
کیا نیک فال ہی واللہ مین امید رکھتا ہون کہ تم غنیمت حاصل کروگے اور مشرکین قریش پر ظفر یاب ہوگے
کہ ہر آینہ یہ وہی ہماری منزل ہی جبس روز ہم طرف حُسَیکہ کے گئے تھے اور رسول خدا صلعم نے نام حُسَیکہ کا
بدل کر سُقیا نام رکھا تھا خلاد کہتے ہین میرے دل مین خیال تھا کہ مین سُقیا کو خریدونگا یہان تک
کہ سعد بن ابی وقاص نے اُسکو بعوض دو اونٹون کے خرید لیا اور بقول بعضے سات اوقیہ سے خرید لیا
چنانچہ حضور مین حضرت صلعم کے ذکر کیا گیا کہ سعد نے سقیا کو خرید لیا ہی فرمایا یہ بیع نفع کریگی راوی
کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے اخیر روز یکشنبہ تاریخ بارھوین رمضان کو بیوت السقیا سے کوچ کیا
اور لشکر مسلمین ہمراہ حضرت کے روانہ ہوا اور وہ تین سو پانچ آدمی تھے اور آٹھ آدمی پیچھے رہ گئے تھے
مگر انکو بھی غنیمت سے حصہ و اجر دیا گیا اور لشکر مین ہمگی چالیس اونٹ تھے کہ ایک ایک پر دو دو اور تین تین
اور چار چار آدمی آگے پیچھے اُترتے چڑھتے جاتے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام
اور مرثد یا بجاے مرثد کے زید بن حارثہ ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور حمزہ بن عبد المطلب و زید بن حارثہ
و ابو کبشہ و آنسہ مولی النبی یہ چارون ایک اونٹ پر تھے اور عبیدہ بن الحارث اور طفیل و حصین دونون بیٹے
حارث کے اور مسطح بن اثاثہ یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور یہ اونٹ عبیدہ بن الحارث کا تھا اور وہ آبکش تھا
کہ اُسکو ابن ابی داؤد المازنی سے خرید کیا تھا اور معاذ و عوف و معوذ پسران عفرا اور اُنکے مولا ابو الحمرا یہ سب
ایک اونٹ پر تھے اور ابی بن کعب و عمارہ بن حزم و حارثہ بن النعمان یہ سب ایک اونٹ پر اور خراش بن الصمہ
و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و عبد اللہ بن عمرو بن حرام ایک اونٹ پر و عتبہ بن غزوان و طلیب بن عمیر ایک اونٹ پر
کہ وہ اونٹ عتبہ بن غزوان کا تھا اور اُسکا نام عبس تھا اور مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ و مسعود
بن ربیع ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ مصعب کا تھا اور عمار یاسر و ابن مسعود ایک اونٹ پر و عبد اللہ بن
کعب و ابو داؤد المازنی و سلیط بن قیس ایک اونٹ پر اور اونٹ عبد اللہ کا تھا اور عثمان و قدامہ و عبد اللہ
پسران مظعون اور سائب بن عثمان ایک اونٹ پر آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور ابو بکر و
عمر و عبد الرحمان بن عوف ایک اونٹ پر اور سعد بن معاذ اور بھائی و بھتیجا اُنکا حارث بن اوس اور حارث
بن انس ایک اونٹ پر کہ اونٹ سعد بن معاذ کا آبکش تھا اُسکا نام ذیال تھا اور سعد بن زید و سلمہ بن سلامہ
و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن خزمہ یہ سب ایک پر جو آبکش سعد بن زید کا تھا اور زاد راہ

سواے ایک صاع تمر کے نہ تھا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبید بن یحیی نے معاذ
بن رفاعہ سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے طرف بدر کے نکلا اور
تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر چڑھتے اُترتے چلے جاتے تھے چنانچہ مین اور میرا بھائی خلاد بن رافع اپنے
ایک اونٹ پر سوار تھے اور ہمارے ساتھ عبید بن زید بن عامر بھی تھے اور ہم لوگ آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے
یہان تک کہ جب ہم روحا مین پہونچے یکبارگی ہمارا اونٹ ہمکو لیکر گر پڑا اور بیٹھ گیا کہ وہ بہت تھک گیا تھا
اُسوقت میرے بھائی نے کہا ای میرے پروردگار تیرے لیے مجھپر نذر واجب ہی کہ اگر تو ہمکو پھر مدینے کی طرف
پھر لاوے تو مین اُسکو قربانی کرونگا رفاعہ کہتے ہین کہ اُس حالت مین گذر رسول خدا صلعم کا ہمپر ہوا ہم لوگون نے
عرض کی یا رسول اللہ ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہی تب حضرت نے پانی طلب کیا اور ایک ظرف مین وضو کیا اور اُسمین
کُلیان کین اور فرمایا اِس اونٹ کا منھ کھولو تو ہمنے اُسکا مُنھ کھولا چنانچہ حضرت نے وہ پانی اُسکے منھ مین ڈالا
بعد ازان اُسکے سر پر اور اُسکی گردن پر اور اُسکے شانون اور کوہان پر بعد ازان اُسکے استخوان پُشت پر
دُم تک چھڑکا بعد ازان فرمایا تم دونون سوار ہو جاؤ اور آن حضرت علیہ السلام روانہ ہو گئے پھر ہم حضرت سے
جا ملے مقام منصرف کے نشیب مین اور وہ اونٹ ہمارا ہمکو لے بھاگا بالآخر جب ہم بدر سے پھر کر مصلّے مین پہونچے ہین
تو وہ اونٹ ہمارا پھر بیٹھ گیا تب ہمارے بھائی نے اُسکی قربانی کی اور گوشت اُسکا تقسیم کر دیا اور للہ دیا اور
محمد بن عمر واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحیے بن عبد العزیز بن سعید بن سعد بن عبادہ نے اپنے
باپ سے اُنھون نے کہا کہ سعد بن عبادہ نے راہ بدر مین بیس اونٹون پر باری باری سوار کرائے گئے تھے اور
محمد بن عمرو واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابوبکر بن اسمعیل نے اپنے باپ سے اُنھون نے سعد بن ابی وقاص
سے اُنھون نے کہا ہم لوگ جب ہمراہ رسول خدا صلعم کے بدر کو چلے تو ہمارے ساتھ ستر شتر تھے اور لوگ آپس مین
ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور اصحاب نبی صلعم مین
سب سے زیادہ مین بڑی مصیبت مین مبتلا تھا کہ پیادہ پا چلتا تھا اور تیر چلاتا تھا یہان تک کہ جانے اور آنے مین
ایک قدم بھی سوار نہین ہوا اور رسول خدا صلعم جسوقت جدا ہوے بیوت السقیا سے تو دعا کرتے تھے
اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمۡ حُفَاۃٌ فَاحۡمِلۡھُمۡ وَعُرَاۃٌ فَالۡبِسۡھُمۡ وَجِیَاعٌ فَاَشۡبِعۡھُمۡ وَعَالَۃٌ فَاَغۡنِھِمۡ مِنۡ فَضۡلِكَ یعنی اے
میرے پروردگار یہ لوگ یعنی مسلمین پا پیادہ ہین انکو سوار کر دے یعنی اُنکو سواری عطا کر اور یہ لوگ
برہنہ ہین انکو لباس پہنا اور یہ گرسنہ ہین انکو سیر کر اور یہ محتاج ہین اُنکو اپنے فضل سے غنی کر راوی نے
کہا بالآخر انمین سے کوئی خالی نہ پھرا مگر یہ کہ جو کوئی سواری چاہتا تھا اُسنے سواری پائی کہ ہر شخص کو
ایک ایک اور دو دو شتر دستیاب ہوے اور جو لوگ برہنہ تھے وہ صاحب لباس ہوے اور جو گرسنہ تھے

انھون نے زاد مشرکین سے طعام وافر حاصل کیا اور جو نادار تھے وہ قیدیون کے سر بہا پانے سے مالدار
ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے قیس بن ابی صعصعہ کو پیادون پر افسر کیا تھا اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن
زید بن عوف بن مبذول تھا اور حضرت نے وقت کوچ کے بیوت السقیا سے قیس کو حکم کیا تھا کہ مسلمین ہمراہی کا
شمار کرلیوین لہذا قیس نے سب کو لب چاہ ابی عتبہ ٹھہرا کر اُنکا شمار کیا بعد ازان خدمت جناب مین تعداد
مردم عرض کی اور ایسا ہوا کہ آن حضرت علیہ السلام بیوت السقیا سے کوچ کرکے بطن العقیق مین گئے بعد ازان
مکتمن کی راہ چلے یہانتک کہ بطحاء ابن ازہر جا نکلے اور وہان زیر درخت نزول اجلال فرمایا اور ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوئے واسطے چُننے اور فراہم کرنے پتھر کے پھر نیچے اُسی درخت کے ایک مسجد بنائی یعنی
پتھرون سے ایک حد مسجد کی گھیر دی پھر اُسمین رسول خدا صلعم نے نماز پڑھی اور روز دوشنبہ کی صبح کو حضرت وہین
تشریف رکھتے تھے اور دوسری صبح کو وادی ملل مین گئے (اور تربان درمیان حفیرہ اور ملل کے واقع ہی)
اور سعد بن ابی وقاص نے کہا جب ہم لوگ تربان مین تھے اُسوقت آن حضرت صلعم نے مجھسے فرمایا
ای سعد اس آہو کو دیکھ سعد نے کہا پھر مینے تیر کمان سے جوڑا اور حضرت نے اُٹھکر سر مبارک درمیان میرے شانے اور کان کے رکھا
اور فرمایا مار تیر اور دعا کی اَللّٰھُمَّ اَسَدِّدْ رمیتہ یعنی یا اللہ اُسکے تیر کو نشانے پر لگادے سعد نے کہا پس اُس دعا سے میرے تیر نے
گردن آہو سے خطا نکی اُسوقت حضرت نے تبسم فرمایا اور مین اُس کی طرف دوڑا اور اُسکو جیتا پایا کہ اُسمین رمق جان باقی تھی تب مین اُسکو
ذبح کرکے اُٹھا لایا اور سامنے حضرت کے رکھا چنانچہ آپ نے حکم کیا کہ وہ درمیان اصحاب کے تقسیم کیا گیا
اور محمد بن عمر **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ محمد بن بجاد کے سعد سے روایت کی کہ لشکر مسلمین مین دو گھوڑے
تھے ایک گھوڑا مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور ایک گھوڑا مقداد بن عمرو البہرانی کا جو حلیف بنی زہرہ کے
اور بعضے کہتے ہین کہ وہ گھوڑا زبیر کا تھا وحال آنکہ دو ہی گھوڑے تھے اور ہمارے نزدیک بلا اختلاف
دو گھوڑون مین ایک گھوڑا مقداد کا تھا چنانچہ دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ چند رواۃ کے
مقداد بن عمرو سے روایت کی ہی کہ مقداد نے کہا روز بدر میرے پاس ایک گھوڑا تھا اُسکا نام سبحہ تھا
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی سعد بن مالک الغنوی نے اپنے اباء سے کہ مرثد بن ابی مرثد
الغنوی روز بدر اپنے گھوڑے پر سوار تھے اُسکا نام سیل تھا۔ الغرض رواۃ کثیر بیان کرتے ہین کہ پس گروہ
قریش شام مین اپنے قافلے سے جا ملے اور وہ قافلہ ہزار شتر کا تھا اور اُنپر متاع گران بہا بار تھا کیونکہ مکے
مین کوئی قریشی ایسا باقی نہ تھا اور نہ کوئی قرشیہ کہ جسکا مال بمقدار مثقال یا زائد از مثقال کے نہو مگر یہ کہ اول
ہر ایک نے وہ مال ہمراہ قافلے کے بھیجا تھا یہانتک کہ ایک عورت نے ایک شی یعنی ناقہ محمولہ مال بھیجا تھا چنانچہ
کہتے ہین کہ اُس قافلے مین البتہ پچاس ہزار دینار نقد تھا اور بعضون نے کچھ کم کہا ہی اور کہتے ہین کہ اُس

قافلے مین اکثر مال ابی احیحہ آل سعید بن العاص کا تھا اور وہ مال یا تو از آن خاص اُن آل کا ہو اور قوم سے بطریق قرضہ جمع کرکے نصف منافع پر دیا تھا و بہر کیف اکثر قافلہ آل سعید بن العاص کا تھا یا یہ کہ اکثر مال اُس قافلے مین اُنھین کا تھا اور کہتے ہین کہ اُس قافلے مین بنی مخزوم کے دو سو شتر اور پانچ یا چار ہزار مثقال سونا تھا اور ہزار مثقال سونا حارث بن عامر بن نوفل کا تھا اور دو ہزار مثقال امیہ بن خلف کا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے ہشام بن عمارہ بن ابی الحویرث سے نقل حدیث کی ہی کہ اُس قافلے مین دس ہزار مثقال سونا بنی عبد مناف کا تھا اور تجارتگاہ اُنکی طرف غزہ کے تھی جو زمین شام سے ہی اور اُس قافلے مین بہت سے عیرات یعنی کاروان شتران عوام قریش کے تھے اور محمد بن عمر **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ عبد اللہ بن جعفر و ابو عون مولی المسور کے مخرمہ بن نوفل سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا جب ہم شام مین پہونچے (یعنی ہمراہ قافلہ قریش کے) تو قبیلہ جذام سے ہمکو ایک شخص ملا اُسنے ہمسے خبر کی کہ محمد بقصد ہمارے قافلے کے ہماری گذرگاہ پر پیش آئے ہین اور منتظر ہماری مراجعت کے ہین اور باشندگان سیانہ راہ سے حلف لیا ہی اور اُنسے مصالحہ کر لیا ہی مخرمہ نے کہا کہ تب ہم وہان سے ڈرتے ہوے نکلے اور خوف کمینگاہ کا رکھتے تھے پس جب ہم شام سے روانہ ہوے تو ضمضم بن عمرو کو واسطے خبر کے آگے بھیجا یا یہ کہ واسطے اطلاع قریش کے روانہ کیا اور عمرو بن عاص بیان کرتا تھا کہ جب ہم زرقا مین تھے (اور زرقا ملک شام مین معان کے کنارے اور عادت سے دو منزل پر واقع ہی) تو ہم لوگ نیچے نیچے کے راہ چلے جاتے تھے ناگاہ ایک شخص قبیلہ جذام سے ہمکو ملا اور اُسنے کہا کہ محمد نے قصد تمھارا کرکے تمھاری گذرگاہ پر معہ جمعیت اپنے اصحاب کے پیش آئے ہین ہمنے کہا ہمکو معلوم نہین ہی اُسنے کہا ہان ایسا ہوا کہ محمد ایک مہینا مقیم رہکر یثرب کو پھر گئے تھے اگر وہ تمھارے مقابل آتے تو اُس عرصہ مین تم لوگ سبکسار و سبکبار تھے اور اب وہ ضرور تمسے پیش آوینگے کہ وہ تمھاری مراجعت کے انتظار مین اور تمھارے دنون کو شمار کر رہے ہین پس تم اپنے قافلے کو بچاؤ اور تم اپنی راے مین فکر کرو واللہ مجھے ایسا نہین دیکھتا ہون کہ تمھارے ساز و رخت اور گھوڑے اونٹ اور جمعیت مردم سے کچھ باقی بچے پس لازم ہی کہ اپنے امر کو درست کرو اور لوگون کو جمع کرو یہ سُنکے اہل قافلہ نے ضمضم کو جو ہمراہ قافلہ تھا طرف مکے کے روانہ کیا اور یہ وہ شخص ہی کہ کنارے دریا کے رہا تھا اور قریش اسکو ہمراہ لیتے آئے تھے اور اُسکے پاس دو اونٹ بھی تھے چنانچہ قافلے والون نے اجرت اُسکی بیس مثقال طلا مقرر کی اور ابو سفیان نے اُسکو حکم کیا کہ تو جاکر قریش مکہ کو خبر کر کہ محمد ہمارے قافلے پر آئے ہین اور اُسکو امر کیا کہ جب تو مکے مین داخل ہو تو اپنے اونٹ کا کان کاٹ ڈالیو اور کاٹھی اُلٹی کسنا اور پیش و پس سے اپنا پیراہن چاک کر ڈالیو و بصدا سے بلند الغوث الغوث یعنی فریاد ہی فریاد شور کیجیو (مترجم کہتا ہی ایام جاہلیت مین یہ دستور عرب تھا کہ حالت اضطراب

واستغاثہ مین ایسا کیا کرتے تھے اور بعضے برہنہ ہو جاتے تھے انکو عُریان نذیر یعنی برہنہ ڈرانے واسلے کہتے تھے) اور بعضون نے کہا کہ ضمضم کو تبوک سے بھیجا تھا اور اُس قافلے مین قوم قریش سے تیئس آدمی تھے انمین عمرو بن العاص و مخرمہ بن نوفل تھا

ذکر خواب دیکھنے عاتکہ بنت عبد المطلب کا شکست لشکر قریش کی اور مجادلہ کرنا ابو جہل کا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے

راوی نے کہا کہ قبل پہونچنے ضمضم کے مکے مین عاتکہ بنت عبد المطلب نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ انکو اُس خواب نے گھبرا دیا اور اُنکے دل کو صدمۂ عظیم ہوا تب اپنے بھائی عباس بن عبد المطلب کو بلا بھیجا اور کہنے لگین اے میرے بھائی واللہ مین نے آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہے کہ مین اُسکو بہت بُرا جانتی ہون اور مین خوف کرتی ہون کہ تمھاری قوم کو اُس سے مبادا ضرر و مصیبت پہونچے پس جو کچھ مین بیان کرون تم اُسکو مخفی رکھو مین نے ایک شتر سوار دیکھا کہ وہ آیا ہے اور ابطح یعنی بطحا مین ٹھہرا ہے و بصداے بلند شور کرکے کہتا ہے اے آل غدر اے قوم بیوفا تم اپنی قتل گاہ کی طرف روانہ ہو تین روز کی مدت مین اور اس بات کو تین بار پکارا تب مین نے لوگون کو دیکھا کہ اُسکے پاس جمع ہوے بعد ازان وہ شتر سوار مسجد کعبہ مین داخل ہوا اور لوگ اُسکے پیچھے تھے ناگاہ اُسنے اپنے شتر کو پس کعبہ ٹھہرایا اور اسی طرح تین بار پکارا بعد ازان وہ اونٹ اُسکو بالاے کوہ ابو قبیس چڑھا لیگیا تو وہان بھی اُسنے تین بار اُسی طرح شور سے پکارا بعد ازان اُسنے ابو قبیس سے ایک بھاری پتھر اُٹھا کر لڑھکایا کہ وہ لڑھکتے ہوے جب زیر کوہ پہونچا تو پاش پاش ہوگیا پس باقی نرہا کوئی بیت بیوت مکہ سے اور نہ کوئی وارد و رمکہ سے یعنی کوئی گھر مکے کے گھرون مین باقی نہ بچا کہ اُس پتھر کا ایک ٹکڑہ وہان نہ پہونچا ہو چنانچہ عمرو بن العاص ذکر کرتے تھے (یعنی بعد اسلام کے) کہ مین نے یہ سب کچھ بچشم خود دیکھا مین نے ایک ٹکڑا اُس صخرۂ بو قبیس کا جو گر کر پارہ پارہ ہوگیا تھا اپنے گھر مین بھی دیکھا اور یہ واقعہ بڑی عبرت کا تھا ولیکن ارادۂ الٰہی مین اُس وقت اسلام لانا مجکو نصیب نہ تھا پس اسلام میرا تا ارادۂ باری تعالے موخر و ملتوی رہا راوی کہتے ہین کہ محلات و مکانات بنی ہاشم و بنی زہرہ کے کسی گھر مین اُس صخرہ سے ایک ریزہ نہین گرا اور کہا راویون نے کہ عباس رضی اللہ عنہ یہ خواب سن کر عاتکہ سے کہنے لگے کہ ان ہذہ لرؤیا یہ ایک خواب رویاے صادقہ سے ہے (مترجم کہتا ہے کہ اس جملہ سے یہ معنی بھی محتمل ہے کہ یہ ایک خواب ہی خواب خیال چنانچہ یہ کہنا اُنکا سہل انکاری سے بنا بر رفع اضطراب عاتکہ کے تھا) پس عباس وہان سے مغموم چلے اثناے راہ مین ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کہ اُنکا دوست تھا ملاقات ہوئی اُس سے ذکر اس خواب کا کیا اور تاکید کتمان کی کردی مگر یہ بات لوگون مین فاش ہو گئی چنانچہ

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ صبح کو مین واسطے طواف خانہ کعبہ کے گیا وہان مردم قریش بیٹھے ہوے ذکر خواب عاتکہ کر رہے تھے اور انمین ابوجہل بھی تھا وہ مجھے دیکھ کر کہنے لگا کہ عاتکہ نے یہ خواب دیکھا ہی مین نے کہا وہ کیونکر ہی اُسنے کہا اے اولاد عبد المطلب کیا تم ابھی راضی نہین ہوے کہ تمھارے مرد تو نبی بنے اور اخبار غیب بیان کرتے ہین یہان تک کہ اب تمھاری عورتین بھی نبی بنتی ہین اور خبرین غیب کی بیان کرنے لگین عاتکہ گمان کرتی ہی کہ اسنے خواب مین ایسا کچھ دیکھا ہی پس جو کچھ اُسنے دیکھا ہی ہم تین روز تک تمھارا انتظار کرتے ہین اگر کہنا اُسکا حق ہوگا تو قریب ہی کہ اس عرصے مین واقع ہوگا اور اگر تین روز گذر گئے اور کچھ وقوع مین نہ آیا تو تمپر لکھا جائیگا یعنی ثابت و مشتہر کیا جائیگا کہ عرب مین تم لوگ اہل خاندان کذب و فریب ہو تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے مصفر استہ یعنی اے گوز مارنے والے تو ہی سزاوار کذب و ملامت ہی ابوجہل نے کہا جب درمیان ہمارے تمھارے دربارۂ مجد و شرف کے معارضہ ہوا تو تمنے کہا ہمارے یہان خدمت سقائی ہی ہمنے کہا کہ ہم کچھ پروا و اعتراض نہین کرتے کہ تم حاجیون کو پانی پلاتے ہو پھر تمنے کہا ہم مین خدمت دربانی کی ہی تو ہمنے کہا کیا جاے اعتراض ہی کہ تم دربانی خانہ کعبہ کی کرتے ہو پھر تمنے کہا کہ ہم میزبانی اور دعوت طعام کرتے ہین تو ہمنے کہا ہم اس بات پر بھی کچھ اعتراض نہین کرتے کہ تم طعام داری کرتے ہو اور لوگون کو کھانا کھلاتے ہو بعد ازان تمنے کہا کہ ہم مین جود و سخاوت ہی تو ہمنے کہا تھا کہ ہم کچھ باک نہین کرتے کہ تم جمع و مُہیا رکھتے ہو اپنے پاس اُسقدر کہ اُس سے ضعفا کو دیتے ہو پس ہر گاہ ہم بھی لوگون کو کھانا کھلاتے تھے اور تم بھی کھلاتے تھے اور لوگ جمع تھے اور ہم تم مجد و شرف مین مسابقت کرتے تھے پس ہم تم مثل اُن دو گھوڑون کے تھے جو بازی مین برابر دوڑتے ہین اُسوقت تمنے کہا ہم مین نبی ہی اور اب تم کہتے ہو کہ ہم مین ایک عورت بھی نبی ہی (یعنی غیب کی خبر دینے والی مراد عاتکہ سے) قسم ہی لات و عزےٰ کی ایسا کبھی نہین ہو سکتا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ واللہ یہ باعث میری غیرت کا نہ تھا مگر یہ کہ مین نے اس بات سے تجاہل و انکار کیا کہ عاتکہ نے خواب دیکھا ہی آخر جب شام ہوئی تو نہ باقی رہی کوئی ایسی عورت جسکو علاقہ ہوا ولاد ہونے مین عبد المطلب کے مگر یہ کہ وہ سب آئین اور جمع ہوئین اور کہتی تھین کیا تم لوگ اس فاسق خبیث یعنی ابوجہل کی باتون کو گوارا کرتے ہو کہ یہ تمھارے مردون کی توہین تو کرتا ہی تھا بعد ازان اب تمھاری عورتون تک نوبت پہونچائی اور تو اے عباس سُنتا ہی اور تجکو اس بات کی غیرت نہین آتی۔ یہ سن کے عباس نے کہا مین خاموش نہین رہا مگر اسلیے کہ شر نہو مگر قسم ہی خدا کی صبح کو مین پھر اُسکے پاس جاؤنگا اگر پھر اُسنے اعادہ تمھاری توہین کا کیا تو مین تمھارا بدلہ اس سے لونگا۔ پھر جب صبح ہوئی بعد اُس دن کے جسکی شب کو عاتکہ نے خواب دیکھا تھا تو ابوجہل بولا آج ایک روز ہوا

یعنی پہلا دن ہوا بعد ازان جب دوسری صبح ہوئی تو کہا آج دو دن ہوے پھر جب تیسری صبح ہوئی تو کہنے لگا
آج تین دن پورے ہوے اب کوئی دن باقی نہین ہی حضرت عباس کہتے ہین جب تیسری صبح ہوئی تو مین گھر سے
نکلا اور مین سخت غضبناک تھا کیونکہ مجھے خیال تھا کہ اُس سے یہ امر فوت ہوگیا تھا تو مین چاہتا تھا کہ اُسکا تدارک
کرون اور مجکو یاد تھا غیرت دلانا عورتون کا اُنکی باتون سے جو کچھ مجھسے کہتی تھین چنانچہ مین ابوجہل کی طرف
متوجہ ہوا اور وہ مرد لاغر اندام ترش رو تیز زبان شوخ چشم تھا پس ناگاہ وہ مجھے دیکھکر شتاب روی طرف
باب بنی سہم کے نکل گیا مین نے کہا اسکو کیا ہوا خدا اُسپر لعنت کرے کیا عاجز ہوکر اس خوف سے ٹل گیا کہ مین
اُسکو شتم و شماتت کرونگا پس اسی حال مین یکایک اُسنے آواز ضمضم بن عمرو کی سُنی کہ وہ کہتا تھا اے گروہ
قریش اے آل لوی بن غالب اپنے لطیمہ یعنی مالہاے محمولہ شتران کو بچاؤ کہ محمد اسی کے تاراج کو آے ہین فریاد کو
فریاد کو پہونچو واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تم اُنکو سلامت پاؤگے چنانچہ ضمضم درمیان وادی کے اسطرح
استغاثہ کر رہا تھا اور اپنے شتر کے دونون کان کاٹ ڈالے تھے اور اپنے پیراہن کو پیش و پس سے
چاک کر ڈالا تھا اور اُلٹی کاٹھی اونٹ پر کسی تھی اور ضمضم نے اُسی حالت استغاثہ مین یہ بھی بیان کیا کہ قبل داخل ہونے
مکے کے مین نے اپنے اسی ناقے پر سوتے ہوے خواب مین دیکھا گویا کہ وادی مکہ مین سیلاب خون کا
پستی سے بلندی کو بہتا ہی پس مین گھبرا کر ڈرا ہوا چونک پڑا اور جاگ اُٹھا اور قریش کے حق مین بد معلوم ہوا
اور میرے دل مین یہ تاویل آئی کہ یہ خواب قریش کی جانون پر مصیبت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جس شخص نے
اُس دن صداے استغاثہ بلند کی تھی وہ ابلیس تھا کہ بصورت سراقہ بن جعشم قبل ضمضم کے آواز دیکر قریش کو
اُنکے قافلے کی طرف آمادہ روانگی کیا تھا پھر بعد اُسکے ضمضم آیا اُسنے فریاد کی اور عمیر بن دہب کا قول تھا کہ
ضمضم کے امر عجیب سے کوئی امر اعجوبہ تر مین نے کبھی نہین دیکھا اور اُسکی زبان سے شور و فریاد نہین کیا
مگر شیطان نے کہ ہمکو ہمارے امور مین کچھ چارہ نہوا یہانتک کہ ہم لوگ بہر کیف حالت شدت و رخا مین اپنے
اپنے قافلے کی مدد کو نکل پڑے اور حکیم بن حزم کا یہ مقولہ ہی کہ جو شخص ہمارے پاس آیا تھا اور فریاد لایا تھا
وہ انسان نہ تھا بلکہ وہ شیطان تھا کہ ناگزیر ہمارے تئین قافلے کی مدد کے لیے لے گیا لوگون نے پوچھا اے
ابو خالد یہ امر کیونکر واقع ہوا اُسنے کہا مین خود اُس سے نہایت متعجب ہون کہ سواے کوچ کرنے کے ہمکو
اپنے امور مین کچھ چارہ نہوا اور راوی کہتے ہین کہ پھر قریش تہیہ سامان کوچ مین مصروف ہوے اور
ایک دوسرے سے بے پروا تھا یعنی کوئی کسی پر بند نہ تھا ہر ایک بجاے خود تیاری سفر مین مشغول ہوا اور
جانے والون مین دو طرح کے لوگ تھے کہ یا خود بنفسہ چلنے پر مستعد تھے یا اپنے بدلے دوسرے کو مقرر کیا اور حال
قریش یہ تھا کہ خواب عاتکہ سے ڈر گئے تھے اور بنو ہاشم اُس خواب سے خوش تھے اور بعضے کہنے والے کہتے تھے

ہرگز یہ بات نہین ہی کہ تم ہمکو جھوٹھا جانتے ہو اور خواب عاتکہ کا غلط سمجھتے ہو غرضکہ قریش تین روز بقول بعض کے
دو روز تیاری کرتے رہے اور اپنے اپنے ہتھیار نکالے اور مزید بران خرید کیے اور اُنکے مقدور والون نے
عاجزون کی اعانت کی آور سہیل بن عمرو درمیان مردمان قریش کھڑا ہو کر کہنے لگا اے گروہ قریش دیکھو یہ محمدؐ
اور چند مردم بے دین جو تمھارے ہی جوانون مین سے اُنکی ہمراہ ہین اور اہل یثرب یہ سب واسطے تعرض تمھارے
کاروان شتران اور بقصد تاراج لطیمہ قریش کے آئے ہین (لطیمہ بمعنی تجارت یعنی مال تجارت و بقول ابن ابی الزناد
لطیمہ وہ سب مال ہی جو واسطے تجارت کے اونٹون پر لادا جاتا ہی و بقول بعضون کے لطیمہ خاص عطر کو کہتے ہین)
پس جس کسی کو سواری درکار ہو تو سواری میرے پاس موجود ہی اور جسکو حاجت خرچ کی ہو وہ مجھسے خرچ
لیوسے آور اسی طرح زمعہ بن الاسود کھڑا ہوا اور کہنے لگا قسم ہی لات وعزی کی اس سے زیادہ تر کوئی امر عظیم
تمپر کبھی نازل نہوا ہوگا کہ محمد اور اہل یثرب قصد تاراج تمھارے عیر کا کرین اور اسمین تم سب کا مال ہی چاہیے کہ
تم سب جمع ہو کر چلو اور تم مین سے ایک بھی تخلف نکرے اور جسکے پاس خرچ نہو مجھسے لے واللہ اگر محمد اس
عیر کو لوٹ لینگے تو پھر ہرگز اُنکو خوف تمھارا نرہیگا مگر یہ کہ یہان تمپر قصد کرینگے اور اسی طرح طعیمہ بن عدی نے کلام کیا
کہ اے گروہ قریش واللہ کوئی امر عظیم تر اس سے تمپر نازل نہوا ہوگا کہ کاروان تمھارا اور لطیمۂ قریش کا یون
تاراج کیا جاوے اسمین تم سب کا بہت سا مال اور متاع گران بہا ہی واللہ مین کسی مرد یا عورت کو بنی عبد مناف مین سے
ایسا نہین جانتا ہون جسکا مال بوزن نش کے نہو یا زیادہ مگر یہ کہ وہ سب اسی قافلے مین ہی پس جسکے پاس زاد نہو تو
ہمارے پاس زاد موجود ہی کہ ہم اُسکو سواری اور زاد دیوینگے چنانچہ اُسنے لوگون کو بیس اونٹ سواری مین دیے
اور اُنکو خرچ دیا اور اُنکے پیچھے اُنکے اہل وعیال مین مدد و معاونت خرچ مقرر کر دی و بعد ازان حنظلہ و عمرو
دونون پسران ابی سفیان کھڑے ہوے اور لوگون کو واسطے خروج کے برانگیختہ کرنے لگے ولیکن کسی سے
وعدۂ خرچ وسواری کا نہین کرتے تھے تب لوگون نے کہا تم دونون بھی وعدہ خرچ وسواری کا کیون نہین کرتے جیسا کہ
سہیل وغیرہ تمھاری قوم نے دعوت قوم طرف خروج کے خرچ وسواری سے کی ہی اُن دونون نے کہا بخدا کہ ہمارے پاس
کچھ مال نہین ہی اور جو کچھ مال ہی تو ابو سفیان کا ہی اور نوفل بن معاویہ الدیلی پاس قریش اہل دول کے گیا و دربارۂ مدد
خرچ وسواری خروج کرنے والون کے کلام کرنے لگا چنانچہ اس باب مین عبد اللہ بن ربیعہ سے کلام کیا اُسنے کہا یہ
پانسو دینار حاضر ہی اسکو خرچ کر جسطرح تیری رای مین آوے پھر اسی طرح نوفل نے کلام کیا حویطب بن عبد العزی سے
چنانچہ اُس سے بھی دوسو یا تین سو دینار لیے پھر یہ سب خرید سلاح وسواری مین خرچ کیے راوی کہتے ہین
کہ قریش مین سے کوئی پیچھے نہین رہا مگر یہ کہ بعضون نے بجاے اپنے کسی اور کو اجرت پر مقرر کر کے بھیجدیا
بعد ازان قریش پاس ابو لہب کے گئے اور کہنے لگے کہ ہر آئینہ صنادید قریش مین سے تو ایک سردار ہی اگر تو ہمراہ ہی

گروہ سے باز رہیگا تو اور لوگ تیرے اعتبار پر عدم خروج سے سند پیش کرینگے پس تو خروج کر خواہ اپنی عوض کسی اور شخص کو مقرر کرکے ہمراہ کردے یہ سن کے ابو لہب نے جواب دیا قسم لات وعزی کی نہ مین خود جاؤنگا نہ بدلے اپنے کسی کو بھیجونگا تب پاس ابو لہب کے ابو جہل آیا اور کہنے لگا اے ابو عتبہ واللہ ہم لوگ خروج نہین کرتے مگر از روے قہر وغضب کے کہ یہ واسطے حمایت دین تیرے اور تیرے بزرگون کے ہے اور اندیشہ ہوا ابو جہل کو کہ شاید ابو لہب مسلمان ہوجاوے پس ابو لہب کلام ابو جہل سن کر خاموش ہو رہا مگر نہ خود گیا نہ کسی اور کو اپنی طرف سے بھیجا اور ابو لہب کو خروج سے کوئی امر مانع نہ تھا مگر یہ کہ وہ خواب عاتکہ سے خوف زدہ تھا کیونکہ وہ کہتا تھا کہ خواب عاتکہ کا ہاتھ پکڑنے والا ہے یعنی یقینی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اُسنے بجاے خود عاص بن ہشام بن المغیرہ کو بھیجا تھا کیونکہ عاص اُسکا قرضدار تھا لہذا ابو لہب نے اُس سے کہدیا کہ تو میری طرف سے جا کہ زر قرضہ میرا تیرے لیے معاوضہ ہے چنانچہ عاص اُسکی طرف سے روانہ ہوا **راوی** کہتے ہین عتبہ وشیبہ نے اپنی زرہ وغیرہ ساز حرب کو باہر نکالا تو اُن دونون کی طرف عداس نے دیکھا کہ وہ دونون درستی اپنی زرہون اور تیاری آلات حرب کی کرتے ہیں تو پوچھا کہ تم دونون کا کیا ارادہ ہے اُنھون نے کہا کیا تو نے اُس شخص کو نہین دیکھا یعنی اُسکو نہین جانتا جسکی طرف ہمنے تجکو انگور اپنی زمین طائف کا دیکر بھیجا تھا عداس نے کہا ہان مین اُنکو جانتا ہون تب وہ دونون بولے کہ ہم خروج کرتے ہین تا اُس سے مقابلہ کرین یہ سُن کے عداس رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم دونون نہ جاؤ کہ بخدا وہ البتہ رسول خدا ہے مگر اُن دونون نے نہ مانا اور خروج کیا اور عداس بھی اُن دونون کی ہمراہ گیا اور انھین کے ساتھ بدر مین مارا گیا

ذکر قرعۂ قریش کا واسطے خروج بدر کے وبر آنا منع وعمل بر خلاف کا

راوی کہتے ہین کہ قریش جمع ہوکر پیش ہبل بُت کے گئے اور واسطے خروج کے تفاؤل بالازلام کرنے لگے (مترجم کہتا ہے کہ استقسام بالازلام عمل تیرون کا ہوتا ہے کہ اُسپر کچھ نقش کرکے اُس سے بطور قرعہ واستخارہ کے تفاؤل کرتے ہین) چنانچہ امیۃ بن خلف نے یہی عمل بطلب حکم یا منع کے کیا تو تیر منع خروج کا برآمد ہوا تب سب نے قیام واقامت پر اجماع واتفاق کیا مگر ابو جہل نے باصرار تمام اُنکو آمادہ خروج کیا اور کہا نہ ہم تفاؤل کرینگے اور نہ اپنے قافلے سے تخلف کرینگے اور جب زمعہ بن الاسود مکہ سے نکل کر روانہ ہوا اور ذی طوی مین پہونچا تو اپنا تیر ترکش سے کھینچ کر اوس سے تفاؤل کیا تو تیر مانع خروج کا نکلا تب غیظ وغصے مین آکر دوسری بار اعادہ اُس فال کا کیا پس مثل اول کے نکلا اُسوقت زمعہ نے اُس تیر کو توڑ ڈالا اور کہنے لگا مثل آج کے مین نے ایسا تیر کاذب نہین دیکھا اور وہ اسی حالت مین تھا کہ اُسکے پاس سہیل بن عمر کا گذر ہوا تو کہنے لگا اے ابو حکیمہ مجھے کیا ہوگیا ہے کہ مین تجکو خشمناک پاتا ہون

تب زمعہ نے سہیل سے وہ ماجرا بیان کیا تب سہیل نے کہا ای شخص تو اپنے ارادے پر روانہ ہو کہ ان تیرون سے کوئی چیز زیادہ جھوٹھی نہین ہی اور عمیر بن وہب نے بھی مجھسے جو کیفیت ان تیرون کی بیان کی وہ مثل اسی کے ہی جیساکہ تو کہتا ہی کہ اسنے بھی ایسا ہی کچھ دیکھا تھا بعد ازان قریش اپنے اسی ارادے پر روانہ ہوے اور ایک روایت مین واقدی نے سعید سے روایت کی ہی کہ ابوسفیان بن حرب نے ضمضم سے کہدیا تھا کہ جب تو قریش کے پاس پہونچے تو اُنسے کہدینا کہ استقسام بالازلام یعنی عمل فال تیرون کا نکرین اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے انھون نے ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے اُنھون نے بیان کیا کہ مین نے حکیم بن حزام سے سُنا وہ کہتا تھا کہ مین نے کبھی ایسا کسی سفر کا قصد نہین کیا کہ وہ مجھے اس سفر بدر سے زیادہ ناگوار رہا ہو اور کسی سمت کے جانے مین کبھی مجھے ایسا اضطراب پیدا نہین ہوا جیسا بدر کے جانے مین قبل از خروج میرے تئین انکسا ظاہر ہوا بعد ازان وہ کہتا ہی کہ پھر ضمضم آیا اور پیش مردم صیحہ و فریاد کرنے لگا تب مین نے تفاؤل تیرون کا کیا تو ہر بار وہ ہی نکلتا تھا جو مجکو ناگوار تھا بعد ازان مین اپنے ارادے پر نکلا یہان تک کہ جب ہم لوگ مرالظہران تک پہونچے تو وہان ابن الحنظلیہ نے چند اونٹون کو نحر کیا ناگاہ اُنمین سے ایک اونٹ نحر کیا ہوا بھاگا اُسمین جان تھی یعنی ہنوز وہ ذبح نہین ہوا تھا پس وہ تمام لشکر مین بھاگتا پھرا یہان تک کہ لشکر کے خیمون مین سے ایسا کوئی خیمہ باقی نہ بچا جسمین اسکا خون نہ پہونچا ہو چنانچہ یہ میری فال کی بدشگونی ظاہر ہوئی بعد ازان مین نے قصد باز رہنے اور پھر آنے کا کیا بعد ازان مین ابن الحنظلیہ کی شامت و بدیمنی کو یاد کرتا تھا اور یاد دلاتا تھا مگر وہ مجھے نہین چھوڑتا تھا آخر مین اپنے سامنے چلا پس حکیم کہتا تھا کہ جسوقت ہم ثنیۃ البیضا مین پہونچے (اور ثنیۃ البیضا یعنی بیضا کا ٹیلہ کہ مدینے سے آتے ہوے فتح کو جاتے ملتا ہی) ناگاہ مین نے دیکھا کہ عداس اُس ثنیہ پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ چلے جاتے تھے دونون بیٹے ربیعہ کے یعنی عتبہ و شیبہ پاس عداس کے پہونچے (اور وہ دونون اُسکے آقا زادے تھے) چنانچہ عداس نے دوڑ کر ان دونون کے پانون رکاب مین پکڑ لیے یعنی اُنکی رکابین پکڑ لین اور کہنے لگا میرے باپ مان تم دونون پر فدا ہون واللہ وہ بے شبہہ رسول اللہ ہی تم دونون نہین جاتے ہو مگر انکے جاتے ہو طرف اپنی قتل گاہون کے اور وہ یہ کہتا تھا اور اُسکی دونون سے اسکے رخسارون پر جاری تھا حکیم کہتا ہی کہ مین نے وہان بھی ارادہ کیا کہ پھر آؤن مگر ناچار آگے چلا اور جسوقت عتبہ و شیبہ چلے گئے اور عداس اُس ٹیلے پر بیٹھا تھا تو اُسکے پاس گذر عاص بن منبہ بن الحجاج کا ہوا اُسنے وہان توقف کر کے عداس سے پوچھا تو کیون روتا ہی اُسنے کہا مین روتا ہون اسلیے کہ میرے دونون آقا اور سردار اور اہل وادی یعنی سردار اہل دیار کے اپنی قتل گاہون کی طرف

نکلے ہین کہ مقاتلہ کرینگے رسول اللہ سے تب عارض نے کہا کیا محمد رسول اللہ ہین یہ سُن کے عداس شدت سے
کانپنے لگا اور اُسکے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے پھر وہ رونے لگا اور کہا ہان واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہین
کہ مبعوث ہوے ہین طرف کافہ خلائق کے حکیم کہتا ہی کہ پھر اُسی وقت عاص بن منبہ اسلام لایا و بعد ازان آگے چلا
لیکن شک مین تھا یہان تک کہ اُسی شک و شبہہ پر مشرکین کے ہمراہ مارا گیا اور کہتے ہین کہ عداس پھر آیا اور
بدر کو پھر نہین گیا اور بعضے کہتے ہین کہ حاضر بدر رہا اور اُسی قتل ہوا راوی کہتا ہی ہمارے نزدیک قول اول
ثابت تر ہی پھر راوی نے کہا اور سعد بن معاذ قبل واقعہ بدر کے مکے کو گئے اور امیہ بن خلف کے پاس اُترے ناگاہ
اُسکے پاس ابو جہل آیا اور سعد کو دیکھ کر امیہ سے کہنے لگا تو نے اُسکو اپنے یہان اُتارا کہ یہ اُن لوگون مین سے ہی
جنھون نے محمد کو اپنے یہان جگہ دی اور ہمسے آمادہ حرب ہین یہ سُن کے سعد بن معاذ نے کہا جو چاہو سو کہو کیا
تمھارے قافلے کی آمد و رفت ہماری طرف سے نہین ہی (یعنی ہم بھی اُسوقت سمجھ لیوینگے) اُمیہ نے کہا ایسی بات
ابو حکم یعنی ابو جہل کو نہ کہو کہ وہ سردار اہل دیار کا ہی تب سعد نے کہا اے اُمیہ تو تو یہ کہتا ہی اور مین نے واللہ محمد سے
سُنا ہی وہ فرماتے تھے کہ مین اُمیہ بن خلف کو ضرور قتل کرونگا امیہ نے کہا کیا تو نے یہ بات محمد سے خود سُنی ہی اُنھون نے
کہا ہان مین نے خود سُنا ہی اُسوقت سے اُمیہ کے دل مین ہراس غالب ہوا پھر جب لوگ جانے والے اُمیہ کے
لیجانے کو آئے تو اُسنے اُنکے ہمراہ چلنے سے طرف بدر کے انکار کیا تا آنکہ اُمیہ کے پاس عُقبہ بن ابی معیط اور
ابو جہل دونون ملکر آئے اور عقبہ کے ہاتھ عود سوز اُسمین بخور تھا یعنی بخوردان تھا اُسمین خوشبو کی چیزین
سُلگاتے تھے اور ابو جہل کے پاس سرمہ دانی اور سلائی تھی چنانچہ عقبہ نے وہ بخوردان اُمیہ کے پاس رکھ دیا اور کہا لے
اسکی خوشبو سونگھ کہ تو عورت ہی اور ابو جہل نے سرمہ دانی اور سلائی پیش کی سُرمہ لگا کیونکہ تو زن ہی اس سے
زینت کر اُسوقت اُمیہ کو غیرت آئی کہنے لگا کہ میرے لیے ایک شتر تیز رو خرید کرو تب لوگون نے
شتران بنی قُشیر سے اُسکے لیے ایک اونٹ بقیمت تین سو درہم کے خرید کر دیا چنانچہ اُس اونٹ کو مسلمانون نے
روز بدر غنیمت مین پایا تھا اور خُبیب بن یساف کے حصے مین آیا تھا راویون نے کہا اور اُن جانے والون کے
قافلے مین کوئی شخص بڑا اکروہ جاننے والا جانے کو زیادہ حارث بن عامر سے نہ تھا اور وہ کہتا تھا کاشکے
قریش عدم خروج پر عزم بالجزم کرتے اگرچہ مال میرا اور سارا مال بنی عبد مناف کا بھی اُس عیر مین تلف ضائع ہو جاتا
تو ہو جاوے لوگ کہتے تھے کہ تو اعیان قریش مین سردار قوم ہی کیا تو قریش کو جانے سے روکتا ہی اُسنے کہا
مین قریش کو خروج پر عازم جازم دیکھتا ہون اور مین کسی کو نہین دیکھتا ہون کہ اُسکو کوئی چارہ تخلف بغیر
کسی عذر بالغ کے ہو اور قریش کے خلاف کرنے مین بھی بد جانتا ہون بلکہ جو باتین مین نے اسوقت کہی مین
نہین چاہتا ہون کہ وہ اُسکو معلوم کرین و باینہمہ بدفالی و بدشگونی ابن حنظلیہ کی قوم مین مشہور ہی و

حال آنکہ مین خوب جانتا ہون کہ وہ اپنی قوم کو اہل یثرب سے بچاتا ہی پس یہ کہکے اُسنے اپنا سارا مال درمیان
اپنی اولاد کے تقسیم کردیا اور اُسکے دل مین یقین ہو گیا کہ اب مکے مین پھر آنا نہو گا بعد ازان پاس حارث
بن عامر کے ضمضم آیا اور وہ حارث کا ممنون احسانات تھا پس اُسنے کہا اے ابا عامر مین نے ایک خواب دیکھا ہی
کہ اُسکو بہت برا جانتا ہون کہ مین اپنے ناقے پر ایسا سو گیا تھا گویا کہ مین جاگتا تھا تو مین نے دیکھا کہ گویا تمھارے
اس میدان مین سیل خون پستی سے بلندی کو رواں ہی حارث نے کہا کوئی کبھی کسی طرف ایسا ناخوش نہین نکلا کہ
کہ اُسکو مجھسے زیادہ اسطرف کا جانا ناگوار گزرا ہو پھر ضمضم نے اُس سے کہا میری راے یہ ہی کہ تو بیٹھ رہ اور ان لوگون کی
ہمراہ نہ جا حارث نے کہا اگر قبل از خروج مین تجھسے یہ بات سُنتا تو ایک قدم آگے نرکھتا پس اب اس بات کو تو
مخفی رکھ تا وہ نہ جانین کیونکہ جو کوئی اُنکے ساتھ چلنے سے باز رہیگا تو وہ میری طرف اتہام کرینگے اور مجکو اُسکا باعث
جانینگے اور ضمضم نے بطن یاجبج مین اس بات کو حارث سے ذکر کیا تھا راوی کہتے ہین کہ قریش مین جو اہل راے
و اہل شوری تھے وہ بدر کے جانے سے کارہ و ناخوش تھے چنانچہ شام کو بعضے بعض پاس مشورہ کرنے کو گئے اور جو لوگ
بدر کے جانے مین تراخی و تاخیر کرتے تھے اُنمین سے حارث بن عامر تھا اور اُمیہ بن خلف اور عتبہ و شیبہ دونون بیٹے
ربیعہ کے اور حکیم بن حزام و ابو البختری و علی بن اُمیہ بن خلف و عاص بن منبہ یہ سب سستی کرتے تھے یہانتک کہ
ابو جہل اُنکو طعن و تشنیع بجبن و نامردی کرتا تھا اور عقبہ بن ابی مُعیط و نضر بن الحارث بن کلدہ وغیرہ دربارہ
خروج کے تائید کلام ابو جہل کی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کام عورتون کا ہی یعنی تکاسل و تماہل کرنا عادات
نسوان سے ہی آخر سب نے چلنے پر اتفاق کیا اور قریش آپسمین کہتے تھے کہ اپنے دشمنون مین سے کسی اپنے پیچھے نہ چھوڑو یعنی
مسلمانون مین سے کوئی یہان خفیہ نرہنے پاوے راوی کہتے ہین کہ جو بات کہ حارث و عتبہ و شیبہ کی کراہت خروج پر
دلالت کرتی ہی وہ یہ تھی کہ انمین سے کسی نے کسی کو نہ سواری دی نہ کسی کی مدد خرچ کی اور نہ کسی کو اپنے
ساتھ سوار کرینگے بلکہ اگر کوئی شخص حلیف انکا یا عدید یعنی شریک حلیف اُنکے پاس آتا تھا اور اُنسے سواری
وغیرہ طلب کرتا تھا تو وہ جواب دیتے تھے کہ اگر تیرے پاس کچھ مال ہو اور جانا بدر کا تو چاہتا ہو تو جا اور نہین تو
رہجا یہانتک کہ یہ قول اُنکا جملہ قریش جانتے تھے پھر جب کہ قریش نے خروج پر اتفاق کیا تو اُسوقت قریش نے
عداوت بنی بکر کو جو درمیان انکے اور اُنکے تھی یاد کیا اور جنکو چھوڑے جاتے تھے اُنکی نسبت بنی بکر سے خوف
و اندیشہ کرنے لگے اور سب سے زیادہ تر خوف زدہ عتبہ بن ربیعہ تھا کہ وہ بار بار کہتا تھا اے معشر قریش جس
شخص پر تم قصد رکھتے ہو اگر تمنے اُسپر ظفر پائی تو کیا حاصل کیونکہ جو لوگ پیچھے چھوڑے جاتے ہین اُنپر
مین امین اور مطمئن نہین ہون اسلیے کہ پیچھے نہین رہے جاتے ہین مگر عورتین اور بچے اور مردم نادار پس تم لوگ
اپنی اپنی رایہ سے فکر کرو اُسوقت ابلیس از روے تلبیس سراقہ بن جعشم المدلجی کی صورت بنکر قریش کے پاس آیا

اور کہنے لگا اے گروہ قریش تم لوگ میرا اشرف و مرتبہ میری قوم مین خوب جانتے ہو پس ہرآئینہ مین تمھارا
حامی و ضامن ہون اس بات کا کہ قبیلہ کنانہ تمھارے یہان کوئی برائی لاوین یہ سُن کے عتبہ خوش و مطمئن ہوا
اور ابوجہل نے عتبہ سے کہا اب تو کیا چاہتا ہی کہ یہ شخص یعنی سراقہ سردار کنانہ کا ہی ارادہ و اُن لوگون کی نسبت
جنکو ہم پیچھے چھوڑے جاتے ہین ہمارا پشت پناہ ہو تب عتبہ نے کہا اب کچھ باک و اندیشہ نہین مین چلتا ہون
اور جو خصومت کہ درمیان بنی کنانہ اور قریش کے تھی اس بات مین تھی جسکو یزید بن فراس اللیثی نے شریک
بن ابی نمر سے اور اُسنے عطاء بن یزید اللیثی سے سُن کر بیان کیا ہی کہ ہرآئینہ ایک لڑکا حفص بن الاخیف کا جو
از جملہ بنی معیص بن عامر بن لوی کے تھا بتلاش ناقہ گم شدہ اپنے گھر سے نکلا اور اُس لڑکے کے سر پر گیسو تھے
یعنی کاکلین اور وہ اچھی پوشاک پہنے اور خوبصورت تھا چنانچہ موضع ضجنان مین گذرا اُسکا پاس عامر بن یزید
بن عامر بن الملوح بن یعمر کے ہوا پس عامر نے اُس سے پوچھا ای لڑکے تو کون اور کسکا اور کس قبیلے سے ہی اُسنے
بتایا مین حفص بن الاخیف کا بیٹا ہون تب عامر طرف بنی بکر کے مخاطب ہو کر بولا اے بنی بکر کیا تم مین سے
کسی کا خون اوپر قریش کے ہی اُنھون نے کہا ہان تب عامر بولا کیا ایسا کوئی شخص نہین ہی کہ اسکو عوض اپنے
آدمی کے قتل کرے کہ معاوضہ برابر اور پورا ہو جاوے یہ سُن کے بنی بکر مین ایک شخص اُس لڑکے کے پیچھے
دوڑا اور بدلے اُس خون کے جو قریش پر تھا اُس لڑکے کو قتل کیا چنانچہ اس بات مین قریش نے بہت کچھ کلام کیا
عامر نے کہا البتہ ہمارے یہان کا خون درمیان تمھارے باقی تھا سو تم عوض لے چکے پس اب تم کیا چاہتے ہو کیونکہ
اگر تم معاوضہ چاہتے ہو تو حال یہ ہی کہ جو خون ہمارے یہان کا سابق تمھارے یہان ہوا وہ تم برابر سمجھو اور تمھارے
یہان کا تھا وہ برابر سمجھین سو ایسا ہو چکا اور اگر چاہو یہ سمجھو کہ یہ خون بدلا ایک آدمی کا ایک آدمی تھا تو یہی ہو چکا اور
اگر چاہو کہ جو کچھ پیشتر ہمنے کیا اب تم ہمسے درگذر کرو اور جو کچھ سابق تمنے کیا اب ہم تمسے درگذر کرین تو ایسا کرو
بہر کیف خون اس جوان نے قریش پر تخفیف و سبکساری کی یعنی عوض معاوضہ ہو گیا کہ بالآخر قریش نے اُسکے
خون سے درگذر کیا اور کہنے لگے کہ عامر سچ کہتا ہی واللہ ہمارا آدمی اُنکے آدمی کی عوض مارا گیا پس طلب خون سے
باز رہے پس اسی عرصے مین اُس جوان کا بھائی مکرز بن حفص کہ مر الظہران مین تھا پایا کہ اُسنے عامر بن یزید کو
دیکھا کہ وہ اپنے ناقے پر سوار تھا اور وہ سردار بنی بکر کا تھا پھر جب مکرز نے اُسکو دیکھا تو اپنے دل مین
کہنے لگا کہ اب عوض اپنا کیون نہ لون بعد عین کے یعنی بعد معاینہ کرنے کے جدا تجھ مکرز نے اُسکا ناقہ
بٹھا دیا اور وہ تلوار اپنی پیٹے تھا تو مکرز نے اُسکی تلوار کھینچ لی اور اُسکو قتل کیا بعد ازان [illegible]
آیا اور تلوار عامر کی جس سے اُسکو قتل کیا تھا کعبہ کے پردہ سے لٹکا دی جب صبح ہوئی تو قریش نے تلوار عامر کی
دیکھ کر پہچانی اور معلوم کیا کہ مکرز نے اُسکو قتل کیا ہی اور قبل از قتل عامر کے بھی مکرز کی [illegible]

کہ وہ اس فکر مین ہی چنانچہ بنوبکر نے مارے جانے سے عامر اپنے سردار کے بہت جزع وفزع کی اور
باہم آمادہ ہوے اس بات پر کہ اعیان قریش سے دو یا تین سرداروں کو بدلے عامر کے قتل کرین چنانچہ
آدمی اُنکے اسی امر پر آمادہ ہوکر آئے تھے اور اسی فکر مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ اسی اثنا مین قریش کو خروج
طرف بدر پیش آیا پس خوف اُن لوگون کا نسبت زنان و فرزندان کے جنکو مکے مین چھوڑے جاتے تھے قریش پر
غالب ہوا پھر جب کہ سراقہ نے بزبان ابلیس کہا جو کچھ کہا (مترجم کہتا ہی بلکہ جو کچھ ابلیس نے کہا بزبان
سراقہ کے کہا) تب لوگ مطمئن ہوے اور قریش نے بہ شتابی تمام کوچ کیا اور کنیزین گانے والیان دف
بجانے والیان ہمراہ لین کہ منجملہ اُن گانے والیون کے سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام بن عبد المطلب کی اور عزہ کنیز اسود
بن المطلب کی اور کنیز اُمیہ بن خلف کی تھی کہ یہ سب جس نہر و چشمہ سار پر مقام ہوتا تھا گاتی بجاتی تھین
اور قریش وہان کھانے کے اونٹون کو نحر و ذبح کرتے تھے اور اُنکے ہمراہ حبشی غلام تھے کہ وہ پیش پیش
لشکر نیزہ بازی و پٹہ بازی کرتے چلتے تھے اور قریش نو سو پچاس مرد مقابل و مبارز سے نکلے تھے
اور سو گھوڑے اُنکے ہمراہ تھے کہ اتراتے اور نموداری کرتے جاتے تھے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے نے مذمت بطر و ریا
کی قرآن مین فرمائی ہی ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارھم بطرا و رئاء الناس یعنی مثل اُن لوگون کے
تم نہو اپنے گھرون سے اتراتے اور نموداری کرتے نکلے تھے اور ابو جہل کہتا تھا کیا محمدؐ اور اُنکے اصحابؓ کو
یہ گمان ہی کہ جسطرح وہ اہل نخلہ پر غالب آئے تھے ہم پر بھی ظفر یاب ہونگے عنقریب اُنکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم اپنے
قافلے کی حمایت کرکے بچاتے ہین یا نہین اور قریش مین جو اہل دول تھے اُنکے پاس گھوڑے تھے چنانچہ اُنمین سے
بنی مخزوم کے ساتھ تیس گھوڑے تھے اور اس لشکر مین سات سو اونٹ سواری کے تھے وہ سب زرہ پوش تھے اور
سب وہ سو تھے اور سوائے اُنکے پیادون مین بھی اکثر زرہ پوش تھے **راوی** کہتے ہین کہ ابو سفیان قافلہ لیکر روانہ
ہوا جب قافلہ مدینے سے قریب ہوا تو خوف شدید اُنپر غالب ہوا تب لوگون نے ضمضم کو مع چند نفر روانہ کیا یعنی
اسلیے کہ اہل مکہ کو خبر کرے پھر جب وہ رات آئی جسکی صبح کو بدر پر پہونچینگے تو عیر یعنی اونٹون نے طرف چشمۂ بدر کے
رخ کیا اور آخر شب تھی کہ عقب بدر سے اہل عیر آتے تھے اور ارادہ رکھتے تھے کہ اگر کوئی معترض نہوا تو صبح کو بدر پر پہونچینگے پس
عیر یعنی اونٹون نے اہل عیر کو قرار و آرام لینے ندیا کیونکہ وہ چھوٹے ہوے چشمۂ بدر پر دوڑے چلے جاتے تھے آخر اُن اونٹون کو
عقال کیا یعنی چھانٹ دیا اور بعضون کو دوہری عقال سے باندھ دیا کہ وہ حنین کی راہ پر چلے جاتے تھے تا کہ چشمۂ بدر پر
وارد ہون درحال آنکہ اُن اونٹون کو پانی کی خواہش نہ تھی کیونکہ کل روز گذشتہ پانی پلائے گئے تھے اور اہل کاروان
کہتے تھے کہ جب سے ہم نکلے ہین ایسی نوبت عجیب کبھی نہین پہونچی یعنی ایسا ماجرا اونٹون کا کبھی نہ دیکھا تھا کہ اس رات کو
ہمپر ایسی تاریکی طاری ہوئی کہ ہمکو کچھ دکھائی نہین دیتا تھا اور بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغباء یہ دونون یاس

مجدی کے بدر مین واسطے تفحص خبر کے گئے جب چشمہ بدر پر نازل ہوے تو اپنے اونٹون کو قریب پانی کے بٹھایا
پھر ان دونون نے اپنی مشکون مین پانی بھرا اور پیا اور اونٹون کو پلایا اُسوقت ان دونون نے دو چھوکریون کی
باتین سُنین اور وہ دونون چھوکریان حواری قبیلہ جُہنیہ سے تھین اور انمین سے ایک کا نام برزہ تھا
اور وہ اپنی دوسری ساتھی سے بابت چند درمون کے جو اُسپر قرض تھے تقاضا کرتی تھی اور وہ دوسری اُس سے
وعدہ کرتی تھی کہ کل یا پرسون قافلہ کاروان جو روحاء مین اُترا ہی یہان پہونچیگا یعنی بروقت آنے اُس
قافلے کے مین قرضہ ادا کرونگی اور مجدی بن عمر اس لڑکی کی بات سُنکر بولا تو سچ کہتی ہی پھر جب بسبس اور
عدی نے یہ باتین سُنین تو وہان سے روانہ ہوے اور پھر کر حاضر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوے
اور مقام عرق الظبیہ مین دونون نے حضرت سے ملاقات کرکے کیفیت بدر گزارش کی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے
کہا مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی سے اُنھون نے باپ دادا سے اور یہ عبد اللہ
ایک منجملہ بکائین کے تھے یعنی رقت قلب سے بہت بکا کرتے تھے اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ موسی نبی علیہ السلام ہمراہ ستر ہزار بنی اسرائیل کے وادی روحاء کے نالون مین جاتے تھے اور مسجد مین جو
درمیان عرق الظبیہ کے واقع ہی نماز پڑھتے تھے (اور عرق الظبیہ روحاء سے جانب مدینہ دو منزل پر واقع ہی اور
مدینہ روحاء کو جاتے ہوے بائین طرف پڑتا ہی) غرض کہ ابو سفیان اُس شب کی صبح کو بدر مین پہونچا اور
وہان قافلہ کاروان بھی آیا ہوا تھا تو وہ مکینگاہ سے خوف زدہ ہو کر مجدی سے دریافت کرنے لگا کہ تو
بتعلیم اپنے کسی کو جانتا ہی جو وہ جاسوسی کو آیا ہوا اور بخدا کہ مکے مین کوئی مرد و عورت وہ نہین جسکے پاس سے
ایک نش مال یا زیادہ اُس سے ہمارے ساتھ نہ آیا ہو (نش نصف اوقیہ بیس درہم کا وزن ہوتا ہی) اور اگر تو حال
ہمارے دشمنون کا ہمسے چھپاویگا تو قریش مین سے کبھی کوئی آدمی تجھسے صلح نکریگا جب تک کہ دریا مین تری
بقدر تر ہونے صوف کے باقی رہیگی یعنی ایسا کبھی نہوگا تب مجدی نے کہا بخدا مین نے کسی کو ایسا یہان
نہین دیکھا جسکو مین نہ پہچانتا ہون بلکہ یہان سے درمیان تری اور یثرب کے کوئی دشمن نہین ہی اور اگر
یہان سے یثرب تک کوئی دشمن ہوتا تو مجھسے کبھی مخفی نرہتا اور ایسا نہین ہی کہ مین تجھسے اُسکو پوشیدہ رکھتا
مگر ہان مین نے دو سوارون کو البتہ دیکھا تھا کہ وہ اس جگہ وارد تھے اور اشارہ بجاے اونٹ بٹھانے
بسبس و عدی کے کیا کہ اُن دونون نے اس جگہ اونٹ بٹھائے تھے اور شربہ اپنی سے بھر لیا تھا بعد ازان یہان سے
پھر گئے پس ابو سفیان مناخ پر یعنی جس جگہ اُن دونون نے اونٹ بٹھائے تھے آیا اور اُن دونون کے اونٹون کی
مینگنیان اُٹھا کر توڑنے لگا ناگاہ اُسمین سے خستہ خرما نکلا تو ابو سفیان بولا واللہ اہل یثرب کے اونٹون کا
یہی چارہ ہی یہ لوگ محمد و اصحاب محمد کے جاسوس تھے مجکو معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ بہت قریب ہین پھر وہان سے

اپنے قافلے کا روان کو پھیر کر راستہ کنارہ دریا کا لیا اور بدر کو بائین ہاتھ چھوڑ دیا اور جلدی جلدی چلے جاتے تھے
اور قریش جو مکے سے چلے تھے وہ ہر چشمہ سار پر اترتے تھے اور وہان کھانا کھلاتے تھے اور اونٹون کو نحر و
ذبح کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ اسی طریق سے سرگرم سیر تھے یعنی چلے جاتے تھے ناگاہ عتبہ و شیبہ یہ دونون
پیچھے رہ گئے اور وہ دونون باہم باتین کرتے تھے پس ایک نے دوسرے سے کہا کیا تجکو رویاے عاتکہ یاد نہین ہی
ہر آینہ مین تو اس سے ڈرتا ہون اور دوسرا کہتا تھا ہان مجکو بھی یاد ہی اس حال مین ابو جہل اُنکے پاس
جا پہونچا اور پوچھا تم دونون کیا باتین کرتے ہو اُنھون نے کہا ہم خواب عاتکہ ذکر کرتے ہین ابو جہل نے کہا
کیا تعجب کی باتین ہین بنی عبد المطلب سے کہ وہ اکتفا نہین کرتے ہین اس بات پر کہ اُنکے مرد پیغمبر نبی
بنائے جاوین یہانتک کہ اُنکی عورتین بھی پیغمبر نبی بنائی جاتی ہین یعنی اب اُنکی عورتین بھی نبوت کرنے لگین
اور خبرین غیب کی بیان کرتی ہین آگاہ ہو واللہ جسوقت ہم مکے مین پھر آوینگے تو البتہ بنی عبد المطلب کے ساتھ
کرینگے جو کچھ کرینگے تب عتبہ نے کہا کہ ہر آینہ ہمارے اُنکے صلہ رحم اور قرابت قریبہ ہی پھر ان دونون یعنی عتبہ و شیبہ
مین سے ایک نے دوسرے سے کہا آیا تیرا ارادہ ہی کہ ہم پھر چلین تب ابو جہل بولا کیا تم دونون بعد خروج کے
پھر لوٹ جاؤگے اور کیا تم اپنی قوم کو رسوا اور اُنسے قطع کروگے وحال آنکہ تم بدلہ لینا اپنی آنکھون سے
دیکھتے ہو کہ عنقریب ہی اور کیا تم دونون گمان اس بات کا کرتے ہو کہ محمدؐ اور اُنکے اصحابؓ تمسے مقابلہ کرینگے اور
غالب آوینگے ہرگز واللہ ایسا نہوگا آگاہ ہو بخدا کہ میرے ساتھ میری قوم سے ایک سو اسی آدمی ہین جو خاص
میرے گھر والے ہین جس جا مین مقام کرتا ہون وہ بھی وہین مقام کرتے ہین اور جب مین کوچ کرتا ہون تب
وہ بھی کوچ کرتے ہین اگر تم دونون پھر جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ تب ان دونون نے کہا واللہ تو نے اپنی قوم کو
مفت ہلاک کیا بعد ازان عتبہ نے شیبہ اپنے بھائی سے کہا یہ شخص یعنی ابو جہل شامت زدہ ہی اور قرابت ہمارے سے
اسکو وہ علاقہ نہین ہی جو ہمکو اُنسے تعلق ہی وباوجود اسکے ہمارا بیٹا بھی اُنکی ہمراہ ہی پس تو ہمارے ساتھ
لوٹ چل اور اسکی باتون کو چھوڑ یہ سن کے شیبہ نے کہا ای ابو الولید گھر سے بعد چل نکلنے کے اگر اب ہم پھر جاوینگے
تو واللہ ہمپر گالیان پڑینگی آخر وہ دونون ہمراہ قافلہ چلے گئے بعد ازان وہ سب شام کو بمقام جحفہ پہونچے تا آنکہ
جہیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف وہان سویا اور بعد بیداری کے کہنے لگا کہ مین نے ایک خواب
دیکھا ہی اور مین اُس حالت مین کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے گھوڑے پر سوار
آیا ہی اور اُسکے ساتھ ایک شتر بھی ہی اور وہ میرے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ عتبہ و شیبہ دونون پسران
ربیعہ مارے گئے اور زمعہ بن الاسود و اُمیہ بن خلف و ابو البختری و ابو الحکم و نوفل بن خویلد مع دیگر مردم اشراف
قریش سے کہ اُنکے بھی نام لیے یہ سب قتل ہوے اور سہیل بن عمرو اسیر ہوا اور حارث بن ہشام اپنے بھائی سے چھوڑ بھاگا

اور کوئی کہنے والا کہتا تھا واللہ مین یقین کرتا ہون کہ تم لوگ اپنے مقتل کی طرف عود نکلے ہو بعد ازان مین نے
اُس سوار کو دیکھا کہ اُسنے اپنے اُس شتر کے جو اُسکے ہمراہ تھا سینے مین سنان ماری اور اُسکو لشکر مین چھوڑ دیا
پس خیام لشکر سے کوئی خیمہ ایسا نہ بچا جسمین کچھ خون اُسکا نہ پہونچا ہو چنانچہ ذکر اس خواب کا ابو جہل سے
کیا گیا اور لشکر مین بھی اس خواب کی شہرت ہوئی تب ابو جہل نے کہا یہ دوسرا نبی ہے اولاد مطلب سے قریب ہے
کہ کل حال کھل جائیگا کہ کون مقتول و مغلوب ہے ہم ہین یا محمد اور اصحاب اُنکے اور قریش نے جہیم سے کہا کہ تیرے
خواب مین شیطان تجھسے کھیلتا ہے قریب ہے کہ جو تو نے دیکھا ہے خلاف اُسکے کل تو دیکھ لیگا کہ اکابر اصحاب
محمد قتل کیے جاوینگے اور اسیر ہونگے بعد ازان عتبہ شیبہ اپنے بھائی کو علٰحدہ لیجا کر کہنے لگا آیا پھر چلنے مین
تیری کیا راے ہے کیونکہ یہ خواب جہیم کا بھی مثل رویاے عاتکہ اور موافق قول عداس کے ہے واللہ ہمسے عداس نے
جھوٹھ نہین کہا ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی اگر محمد کاذب ہونگے تو ہر آینہ عرب بہت ہین بجاے ہمارے
اُنکو کافی ہونگے اور اگر وہ اپنے دعوی مین صادق ہین تو ہم یہان سے جدا ہو جانے پر البتہ اُنکے نزدیک
بہترین عرب ہونگے اسلیے کہ ہم اُنکے یگانہ ہین تب شیبہ نے کہا جو کچھ تو کہتا ہے یون ہی ہے ولیکن ایسا ہو سکتا ہے
کہ ہم اہل لشکر کے سامنے سے پھر کر چلے جاوین ناگاہ جسوقت وہ دونون باہم باتین کر رہے تھے کہ ابوجہل آیا
اور پوچھنے لگا تم دونون کیا ارادہ کرتے ہو اُنھون نے کہا پھر جانے کا مشورہ کرتے ہین کیا تو خیال نہین کرتا
کہ خواب عاتکہ اور رویاے جہیم بن الصلت دونون موافق قول عداس ہین تب ابو جہل نے کہا واللہ تم
اپنی قوم کو رسوا اور اُنسے قطع کرتے ہو اُنھون نے جواب دیا واللہ تو خود بھی ہلاک ہو اور اپنی قوم کو بھی
ہلاک کیا آخر دونون اسی بات پر ساتھ رہے پھر جب ابو سفیان اپنے کاروان کو وہان سے بچا کر نکال لے گیا
اور اُنکے محفوظ رہنے سے مطمئن ہوا تو قیس بن امرئ القیس جو اہل کاروان کے ہمراہ مکے سے آیا تھا
اور ساتھ تھا اُسکو ابوسفیان نے طرف قریش کے جو مکے سے کمک لیے چلے جاتے تھے روانہ کیا تا اُن لوگون کو
پھیر لیجاوے اور اُنسے کہدیوے کہ کاروان تمھارا بسلامت محفوظ رہا اب تم اپنے تئین اہل یثرب کے قابو مین یعنی
اپنی جانون کو اُنکے ہاتھون مین نہ دو کیونکہ سواے اسکے تمھاری حاجت نہ تھی بلکہ تم واسطے حمایت و حراست
اپنے عیر اور مال کے نکلے تھے سو حقتعالے نے اُسکو نجات دی پس اگر وہ لوگ پھر جانے سے انکار کرین تو چاہیے کہ
ایک خصلت یعنی اس ایک بات سے انکار نکرین کہ گاینون کو اپنے ساتھ سے پھیر دادین اسلیے کہ جنگ مین
گرانی و آسانی اور کسر و انکسار دونون واقع ہوتے ہین پس قیس نے جا کر قریش کو پیغام پہونچایا اور اُنکو فہمایش کی
مگر اُنھون نے پھر جانے سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ البتہ گاینون کو ہم پھیر دیتے ہین آخر اُن کنیزون کو جحفہ سے
پھرا دیا اور قیس قاصد پھر کر مقام ہدہ مین ابو سفیان کو مل گیا (اور ہدہ سات میل پر ہے عقبہ عسفان سے

اور انتالیس میل ہو سکتے ہیں پھر اُسنے ابوسفیان کو عدم مراجعت اور کوچ قریش سے خبر دی اُسنے کہا واقوماہ
یعنی افسوس ہی حال قوم پر یہ کام عمرو بن ہشام کا ہی کہ پھر جانا اُسی کو ناگوار ہوگا بس ہر آیینہ اُسنے لوگون کی سرشکنی
اور خود سرکشی کی کہ یہ سراسر منقصت و شامت ہی کیونکہ اگر اصحاب محمدؐ اس گروہ کو پا جاوینگے تو سکے تک ہمارا
پیچھا کرینگے اور راوی کہتے ہین کہ وہ گائنین جو لشکر ابوجہل کے ہمراہ آئین تھین ایک سارہ تھی کنیز عمرو
بن ہشام اور کنیز اُمیہ بن خلف تھی اور عزّہ کنیز اسود بن المطلب کی تھی اور ابوجہل کہتا تھا کہ واللہ ہم ہرگز
نہ پھر جاوینگے جب تک داخل بدر نہونگے اور اُن دنون بدر مین موسم ہلے جاہلیت سے موسم یعنی مجمع تھا کہ
عرب وہان جمع ہوتے تھے اور وہان بازار لگتا تھا لہذا ابوجہل نے چاہا کہ پہونچنا ہمارا وہان تک عرب سنین
یعنی ہمارے ارادے اور اولو العزمی کو جانین اور ہم بدر مین تین دن مقام کرین اور وہان اونٹون کو ذبح کرین
اور لوگون کو کھانے کھلاوین اور شراب پیین اور گانیون کا گانا سُنین تاکہ عرب یہ حشمت و شوکت
ہماری دیکھ کر ہمیشہ ہماری بہادری اور مردانگی سے ہیبت کرینگے اور ایسا ہوا کہ جب قریش مکّہ سے روانہ ہوئے تھے
تو فرات بن الحیان العجلی کو طرف ابی سفیان بن حرب کے روانہ کیا تا اُسکو اُنکے کوچ اور روانگی اور جمعیت
لشکر کی خبر کرے چنانچہ فرات خلاف رستہ ہوگیا ابوسفیان سے اسلیے کہ ابوسفیان دریا کی ترائی ترائی
گیا اور فرات شارع عام پر چلا پھر لشکر مشرکین سے جحفہ مین آکر مل گیا اور وہان کلام ابوجہل کا سُنا
وہ کہتا تھا ہم ہرگز نہ پھرینگے تب فرات نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اُنکو یعنی ابوسفیان وغیرہ کو تیری
کچھ پروا نہین ہی پس جو شخص بدلہ پانا عنقریب دیکھ کر یا عوض لینے کے پھر جاویگا البتہ وہ کمزور و ناتوان ہی
آخر فرات نے ابوسفیان کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہمراہ قریش ہولیا چنانچہ وہی فرات روز بدر بہت زخمی ہوکر
پاپیادہ بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ آج کے دن سے زیادہ کوئی امر سخت مین نے نہین دیکھا بے شبہہ فال حنظلیہ کی
منحوس و نامبارک ہی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن جعفر نے اُم بکر بنت المسور سے
اُسنے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا اخنس بن شریق ایک مرد اعرابی تھا اور وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا اُسنے
کہا ای بنی زہرہ خدا نے تمھارے کاروان کو بچا لیا اور تمھارا مال با امن تمام پہونچا دیا اور مخرمہ بن نوفل
تمھارے سردار کو سلامت رکھا و حال آنکہ تم اسی واسطے نکلے ہو کہ مخرمہ اور اُسکے مال کی حفاظت کرو
سو خدا نے اُسکو محفوظ رکھا اب سوا اِسکے نہین ہی کہ محمدؐ ایک شخص ہی تم مین سے اور وہ تمھارا خواہرزادہ ہی
اگر وہ نبی ہی تو تم لوگ اُسکے سبب بڑے سعید و نیکوکار ہوگے اور اگر وہ کاذب ہی تو اُسکے قتل کے لیے متولی ہونا
تمھارے قافلے کا بہتر ہی اس سے کہ تم اپنے خواہرزادے کے قتل پر متولی ہو پس لازم ہی کہ تم پھر جاؤ اور
الزام نامردی کا میرے ذمے رکھو تمکو کیا ضرورت ہی کہ بغیر کسی وجہ کے صرف اس شخص کے کہنے سے عزم و بیع کرتے ہو

اور یہ شخص تو اپنی قوم کو ہلاک کرنے والا ہی اور بہت جلد اُنکو فساد مین ڈالنے والا ہی آخر بنی زہرہ نے
اُسی کی اطاعت کی اور اُسکا کہنا مانا کیونکہ وہ اُنمین مطاع و معزز تھا اور وہ سب اُسکو مؤتمن و معتمد جانتے تھے
تب اُن لوگون نے کہا پھر ہم کیا حیلہ کرین کیونکر یہان سے چلے جاوین اخنس نے کہا کہ ہم تم سب ہمراہ قوم کے
چلتے ہین جب شام ہوگی تو مین اپنے اونٹ سے گر پڑونگا تو اُسوقت تم یہ کہنا کہ اخنس کو سانپ نے کاٹا ہی پھر
جب قوم چلنے کو کہین تو تم کہیو کہ ہم اپنے صاحب سے کیونکر مفارقت کرین تا آنکہ ہمکو معلوم ہو کہ وہ زندہ ہی یا اگر
مر جاوے تو اُسکو دفن کرین پس جب وہ لوگ چلے جاوینگے تو ہم تم پھر چلینگے الغرض بنو زہرہ نے یون ہی کیا (پھر
جب اِن لوگون کو پھرتے ہوے بمقام ابوا صبح ہوئی اُسوقت لوگون کو ظاہر ہوا کہ بنو زہرہ لوٹ گئے) پس
بنی زہرہ مین سے ایک بھی ہمراہ قوم حاضر نتھا **راوی** لکھتا ہی کہ یہ سب بنی زہرہ سَو آدمی تھے یا سَو سے
کم ہون ہمارے نزدیک یہی ثابت تر ہی کہ کم از سَو تھے + اور بعض کہنے والے نے کہا تین سو تھے اور **واقدی**
علیہ الرحمۃ نے بالواسطہ روایت کی ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُنھون نے کہا کہ ہمراہ گروہ قریش کے
بنو عدی بھی نکلے تھے یہانتک کہ وہ لوگ ثنیۂ لفت یعنی لفت کی چڑھائی پر پہونچے پھر جب آخر شب وقت سحر ہوا
تو بنو عدی دریا کے کنارے کنارے مکے کی طرف پھر چلے ناگاہ ابو سفیان اُنکو مل گیا اُس نے کہا اے بنو عدی
تم لوگ کیونکر پھرے جاتے ہو نہ ہمراہ کاروان کے ہو نہ لشکر کے ساتھ ہو کیا ماجرا ہی اُنھون نے کہا تو ہی نے
قریش سے کہلا بھیجا کہ مکے کو پھر جاؤ پس جسکو پھرنا منظور تھا وہ پھر گیا اور جسکو ہمراہ لشکر جانا منظور تھا وہ ساتھ
چلا گیا چنانچہ بنو عدی مین سے کوئی ہمراہ لشکر بدر مین حاضر نہین ہوا + اور بعضون نے کہا ہی کہ ابو سفیان نے
بنی عدی سے بمقام مر الظہران کے ملاقات کی تھی اور وہین یہ باتین کہی تھین اور **واقدی** نے کہا کہ بنو زہرہ جحفہ سے
پھر گئے تھے مگر بنو عدی رستے سے لوٹ گئے تھے اور بعض نے کہا مر الظہران سے اور یہان رسول خدا صلعم تاریخ
چودھوین رمضان وقت صبح بمقام عرق الظبیہ وارد ہوے تھے اور وہان ایک اعرابی جانب تہامہ یعنی پستی و ترائی کی
طرف سے آیا اُس سے اصحاب رسول خدا صلعم نے پوچھا تجھے کچھ حال ابو سفیان بن حرب کا معلوم ہی اُسنے کہا مجھے
ابو سفیان کا حال کچھ معلوم نہین ہی تب اصحاب نے کہا آؤ خدمت رسول اللہ مین حاضر ہو کر سلام کر اُسنے کہا
کیا تمھارے درمیان مین اللہ کا کوئی رسول ہی اُنھون نے کہا ہان اُسنے کہا تم مین کون شخص رسول اللہ ہی
لوگون نے اشارہ کیا کہ یہ رسول اللہ ہین اُسنے کہا اگر تو صادق ہی تو اس میرے ناقہ کے پیٹ مین کیا ہی
اُسوقت سلمہ بن سلامہ بن وقش بول اُٹھے کہ تو نے اس اونٹنی سے مجامعت کی ہی تو وہ تجھسے حاملہ ہی چنانچہ آنحضرت
صلعم کو یہ کلمہ سلمہ کا ناگوار گذرا کہ اُس سے منھ پھیر لیا پھر حضرت وہان سے روانہ ہوے اور شب چہارشنبہ نیمۂ شہر رمضان کو
روحا مین تشریف لائے اور بیر روحا کے قریب نماز پڑھی (یعنی نماز شب) **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا

مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبد العزیز نے ابان بن صالح سے انھون سعید بن المسیب سے انھون نے
کہا جب رسول خدا صلعم نے دوسری رکوع سے سر اٹھایا تو عند القنوت کا فرون پر یون کی کہ اللھم لا تفلتن
ابا جھل فرعون ہذہ الامۃ اللھم لا تفلتن زمعۃ بن الاسود اللھم واسخن عین ابی زمعۃ بزمعۃ
اللھم واعم بصرۃ ابی زمعۃ اللھم لا تفلتن سھیل اللھم انج سلمۃ بن ہشام وعیاش بن ابی ربیعۃ
والمستضعفین من المومنین یعنی اے میرے پروردگار تو ابو جہل کو نہ چھوڑ کہ وہ فرعون اس
امت کا ہی اے پروردگار تو زمعہ بن الاسود کو بھی نہ چھوڑ اے پروردگار تو ابو زمعہ کی آنکھون کو رلا
زمعہ کے مارے جانے سے اے پروردگار ابو زمعہ کی آنکھین اندھی کر اے پروردگار مخلصی نہ دے
سہیل کو اور اے پروردگار نجات دے سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور مسلمانان سست
عقیدت کو یعنے بے عقلون اور عاجزون کو اور حضرت علیہ السلام نے ولید بن الولید کے لیے اسدن
تو دعا نکی تا آنکہ وہ بدر مین اسیر ہوا ولیکن جب وہ بعد واقعہ بدر کے مکے کو چلا تب اسلام لایا پھر ارادہ
کیا کہ مدینے کو جاوے مگر قید کیا گیا اسوقت حضرت علیہ السلام نے اسکے حق مین دعا فرمائی اور سعد
بن المسیب راوی نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب سے مقام روحا مین فرمایا کہ
یہ روحا سجاسج ہی یعنی یہ وادی روحا تمام وادیون عرب سے افضل ہی اور راوی کہتے ہین کہ
خبیب بن یساف ایک مرد شجاع تھا اور اسلام سے انکار کرتا تھا پھر جسوقت آنحضرت صلعم نے
بدر کی طرف خروج کیا تو خبیب اور قیس بن محرث یہ دونون بھی ہمراہ نکلے اور وہ دونون اپنی قوم کے
دین پر تھے پھر یہ دونون مقام عقیق مین حضرت سے جا ملے اور خبیب اسوقت زرہ وغیرہ ساز حرب مین
سراپا مقنع یعنی چھپا ہوا تھا تو حضرت نے اسکو زیر خود سے یعنی خود کی جھالر مین سے پہچانا اور طرف سعد
بن معاذ کے کہ وہ پہلو مین چلے جاتے تھے ملتفت ہوے اور فرمایا کیا یہ خبیب بن یساف نہین ہی انھون نے
عرض کی ہان یا رسول اللہ یہ وہی ہی تب خبیب نے آگے بڑھکر رکاب ناقہ نبی صلعم کی تھامی حضرت نے اس
اور قیس بن المحرث سے کہ لوگ اسکو قیس بن الحارث بھی کہتے تھے فرمایا کہ تم دونون ہمارے ساتھ کیون آئے ہو
اُن دونون نے کہا تم ہمارے خواہر زادے اور ہمسایہ ہو تو ہم اپنی قوم کے ساتھ واسطے مال غنیمت کے نکلے ہین
فرمایا جو شخص ہمارے دین مین نہین ہی وہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ چلے تب خبیب نے کہا تحقیق کہ میری قوم
مجھکو خوب جانتی ہین کہ مین جنگ مین سخت جفاکش اور بڑا دشمن کش ہون پس مین آپکے ساتھ ہوکر واسطے
حصول غنیمت کے جنگ کرونگا مگر اسلام نہ لاؤنگا حضرت نے فرمایا ایسا نہین ہوسکتا مگر یہ کہ تو اسلام قبول کر
تب قتال کر بعد ازان پھر جب مقام روحا مین حاضر حضور ہوا تو عرض کی کہ اب مین اللہ رب العالمین کا

اسلام

اسلام لایا یعنی خالصاً للہ دین اسلام قبول کیا اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم بے شبہہ رسول اللہ ہو یہ سنکے
حضرت علیہ السلام مسرور ہوے اور فرمایا اب تو ہمراہ چل چنانچہ اُسنے جنگ بدر وغیرہ مین بڑی بہادری
ومردانگی کی اور قیس بن الحرث نے اسلام لانے سے انکار کیا اور مدینے کو پھر گیا پھر جب آن حضرت
علیہ السلام نے بدر سے مراجعت فرمائی اُسوقت قیس بھی اسلام لایا بعد ازان حاضر اُحد ہوکر شہید ہوا اور
راوی کہتے ہین کہ جب آن حضرت علیہ السلام رمضان مین بعزم بدر روانہ ہوے تو ایک دو دن
روزہ رکھکر افطار کیا اور لوگون کو بھی سفر مین روزہ رکھنے سے منع کیا مگر لوگون نے افطار نکیا
بعد ازان پھر حضرت کے حکم سے منادی نے ندا دی کہ ای گروہ نافرمان مین نے افطار کیا ہی تم بھی افطار کرو

ذکر آمد لشکر قریش ومشورت رسول خدا صلعم با اصحاب باوفا وآمادگی غازیان جان فدا وبشارت فتح وغنیمت حسب تمنا

واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم مدینے سے روانہ ہوے
اور قریب بدر پہونچے تو حضرت کے پاس خبر روانگی قریش کی پہونچی اور آپ نے اصحاب سے بیان کیا اور لوگون سے
مشورت چاہی تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوے اور کلام پسندیدہ کیا بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ
اُٹھے اُنھون نے بھی پسندیدہ کلام کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ قریش ہین بخدا کہ یہ بڑے معزز ہین چنانچہ جب سے
انکی عزت اور اُنکو غلبہ ہی کبھی ذلیل ومغلوب نہین ہوے اور بخدا کہ جب سے یہ لوگ کافر ہین کبھی ایمان
نہین لائے اور واللہ انکے معزز لوگ کبھی اسلام نہ لاوینگے اور ضرور آپ سے مقابلہ کرینگے پس آپ بھی اپنے
سامان مین مستعد ہو جیے اور اپنی تیاری کیجیے بعد ازان مقداد بن عمرو نے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ
آپ اسلیے امتثال امر خدا کے تشریف لے چلیے ہم بھی آپ کے ہمراہ ہین واللہ ہم آپ سے وہ باتین نہ کہینگے
جو بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے کہی تہین اذهب انت وربک فقاتلا یعنی موسی علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے
کہا کہ تو جا اور تیرا مربی یعنی ہارون جاوے پھر تم دونون ملکر مقابلہ کرو اور ہم بھی تمھارے ساتھ مقابلہ کرنے والے
ہین اور قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا اگر آپ ہمکو طرف برک الغماد کے لیجاوین تو ہمراہ آپ کے
ہم چلے جاوین (اور برک الغماد نام مقام ہی عقب مکہ پر پانچ منزل ہی اور وہ درمیان ساحل
یعنی اُس ترائی مین ہی جو دریا سے ملی ہی اور یہ مکے سے آٹھ منزل جانب یمن کے واقع ہی)
یہ کلام مقداد سن کے حضرت نے فرمایا تو خیر پر ہی اور اُنکے لیے دعاے خیر فرمائی کہ جزاک اللہ خیرا
بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ مجھے مشورہ دو اور اس گروہ سے مراد انصار تھے اور حضرت
علیہ السلام کو گمان تھا کہ انصار سواے درمیان مدینے کے بیرون مدینہ نصرت کرنے کو نہ جاوینگے

اسلیے کہ اُنھون نے حضرت سے شرط کرلی تھی کہ جس نہج سے یا جن سے ہم اپنی جان اور اولاد کی حراست وحمایت کرتے ہین اُسی طرح آپ سے بھی دفاع دشمن کرینگے (اور حال یہ تھا کہ وہ لوگ ہمیشہ مدینہ سے اُٹھتے تھے باہر نہین جاتے تھے) اسلیے حضرت نے اُنکی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ مجھکو مشورہ دو اُسوقت سعد بن معاذ اُٹھ کھڑے ہوے اور عرض کی کہ مین انصار کی جانب سے جواب دیتا ہون کہ یا رسول اللہ گویا کہ آپکے ارادے مین یہ خطاب ہماری طرف ہی فرمایا سچ ہی تب معاذ نے کہا اگر آپ ایسے امر کےلیے خروج کرین کہ شاید اُسمین وحی آپ کو نہ آئے یعنے اگر آپ بغیر حکم وحی کے بھی خروج کرین تب بھی ہم ہمراہ آپکے حاضر ہین اسواسطے کہ ہم آپکے ساتھ ایمان لائے ہین اور ہمنے آپ کی تصدیق کی اور ہمنے گواہی دی ہی اس بات کی کہ جو کچھ آپ لائے ہین وہ سب حق ہی اور ہمنے آپ کو قول دقرار دیا ہی اور سمع وطاعت پر عہد کیا ہی یعنی فرمان آپکا بگوش جان سُنینگے اور بسر وچشم بجالاوینگے پس آپ چلیے جہان آپکا ارادہ ہو قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر پیش آوے یہ بحر یعنی دریا سمندر اور آپ اُسمین در آوین تو ہم بھی اُسمین آپکے ساتھ گھس جاوین اور ہم مین سے کوئی باقی نرہ جاویگا پس آپ جس سے چاہتے ہو مصالحت کیجیے اور جس سے چاہیے مباینت کیجیے یعنی جسکو چاہیے نزدیک کیجیے جسکو چاہیے دور کیجیے اور ہمارے مال سے جسقدر اور جو چاہیے لیجیے اور جو کچھ آپ لیوینگے وہ ہمارے نزدیک اُس مال سے بہتر ہوگا جو کچھ آپ نہ لیوینگے قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی مین اس راستے پر کبھی نہین گیا اور نہ مجھے کچھ حال اس جنگ کا معلوم ہی اور ہمکو اُسکا خوف بھی نہین ہی اگر کل کے روز دشمن ہمسے مقابلہ کرینگے تو ہم لوگ ہنگام جنگ بڑے صابر ہین اور وقت مقابلہ کے بڑے ثابت قدم ہین کیا بعید ہی کہ حقتعالے ہمسے کوئی ایسا کام آپ کو دکھلادے جس سے آپ کی آنکھین ٹھنڈی ہون اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمیر بن قتادہ سے اُنھون نے محمود بن لبید سے کہ سعد نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی قوم سے اپنے پیچھے مدینے مین ایسے لوگ چھوڑ آئے ہین کہ ہم آپکے چاہنے والے اُنسے زیادہ نہونگے اور آپ کی اطاعت کرنے والے اُنسے زیادہ نہونگے یعنی وہ لوگ ہمسے زیادہ آپکے محب ومطیع ہین اور جہاد مین اُنکو بڑی رغبت ہی اور نیت اُنکی خالص ہی (یعنی جہاد اُنکی بطمع غنیمت نہین ہی) پس اگر اُنکو گمان اس بات کا ہوتا کہ آپ ضرور مقابلہ دشمنون کا کرینگے تو وہ آپ سے پیچھے نرہ جاتے ولیکن اُنکو گمان ہوا کہ یہ خروج واسطے تاراج کاروان کے ہی سو اب ہم آپکے لیے ایک شامیانہ یہان ایستادہ کردیتے ہین اور آپ کی سواریان یعنی اسپ وناقہ بھی اسی جگہ تیار و مہیا کردیتے ہین بعد ازان ہم لوگ دشمن کے مقابلے کو آگے بڑھتے ہین اگر حق سبحانہ تعالے نے ہمکو دشمنون پر غالب وفیروزمند کیا تو یہ عین

(حاشیہ: مصالحت = اتفاق و آشنائی، مباینت = قطع و جدائی)

ہماری تمنا ہی جیسا ہم چاہتے ہیں اور اگر مبادا امر دگرگون ہوا تو آپ ان سواریوں پر جو یہ سوار ہو کر ان لوگوں سے
جا ملیے جو پیچھے رہ گئے ہیں (یعنی وہ آپ کی اطاعت و اعانت میں بہت زیادہ جہد و کوشش کرینگے) حضرت نے
یہ کلام سعد سُن کے فرمایا جزاک اللہ خیرا اور فرمایا اے سعد حقتعالی چاہیگا تو اسمیں بہتری کریگا (یعنی جو کچھ تم
کہتے ہو ضرورت اُسکی نہوگی) راوی کہتے ہیں کہ جب سعد اپنے کلام سے فارغ ہوئے تو رسول خدا صلعم نے
فرمایا کہ برکات خدا کی توقع اور توکل پر روانہ ہو کہ ہر آینہ حقتعالی نے دونوں گروہوں میں سے ایک کا مجھسے
وعدہ کیا ہی (یعنی یا ظفر لشکر ابوجہل پر یا تاراج کاروان ابوسفیان پر) اور فرمایا واللہ گویا کہ میں قتلگاہ قوم کو
دیکھتا ہوں اور سعد نے کہا حضرت نے ہمکو اُس دن ذرا انکی قتل گاہوں کو دکھلا دیا کہ یہ مقتل فلان کا ہی اور یہ قتلگاہ
فلان کی ہی اور سوا اسکے ہر ایک کی قتلگاہ کو بتا دیا سعد نے کہا پس تو ہم کو یقین حاصل ہوا کہ بالفعل قتال
ہوگی اور عیر یعنی کاروان ابوسفیان کا [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] فتح حاصل
تھی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسمٰعیل بن عبد اللہ بن عطیہ بن عبد اللہ بن انیس نے
اپنے باپ سے سُن کر کہ اسی فور سے یعنی جس دن خبر لشکر مشرکین پہونچی رسول خدا صلعم نے حکم تیاری کا دیا تھا
لشکر اسلام کا کیا اور وہ تین علم تھے اور ہتھیاروں کو نکلوایا اور درست کرایا اور جب مدینہ سے چلے تھے تو کوئی
علم منعقد یعنی تیار نتھا پھر حضرت نے [illegible] یعنی درہ [illegible] سے چلا اور درمیان
جبیرتین کے پہونچے اور مابین دونوں موضع [illegible] نماز پڑھی و بعد ازاں داہنی طرف روانہ ہوئے پھر بائیں
طرف وادی کا رستہ لیا جب خیف المعترضہ پر پہونچے تو وہاں [illegible] المعترضہ میں [illegible] ہوئے یہاں تک کہ
مقام تیا پر پہونچے اور وہاں سُفیان ضمری [illegible] اور رسول خدا صلعم بہت جلد جاتے تھے [illegible] قتادہ بن نعمان اور ابو ظفر
ہمراہ تھے اور بعض نے کہا عبد اللہ بن کعب المازنی تھا اور بعض [illegible] معاذ بن جبل تھے [illegible] جب سفیان الضمری
مقام تیا پر ملا تو حضرت نے فرمایا تو کون ہی تب ضمری نے کہا تم کو کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا تو ہمکو بتا تو
ہم تجکو بتا دیں ضمری نے کہا کیا یہ بات اس بات پر موقوف ہی [illegible] میں بتاؤں تو تم بتاؤ گے فرمایا
ہاں تب ضمری نے کہا پوچھو کیا پوچھتے ہو حضرت نے فرمایا حال قریش ہمسے بیان کر ضمری نے کہا مجھے خبر
معلوم ہوئی ہی کہ وہ لوگ فلانی روز فلانی تاریخ مکہ سے روانہ ہوئے ہیں پس جسنے مجھکو خبر دی ہی اگر وہ
سچا ہی تو وہ اب [illegible] وادی کے قریب ایک جانب میں ہونگے تب حضرت نے [illegible] کہ ہمسے خبر محمد اور
انکے اصحاب کی بیان کر اُسنے کہا میں نے خبر پائی ہی کہ وہ لوگ بھی فلان روز یثرب سے چلے ہیں اگر خبر
سچا ہی تو یہ لوگ بھی اب اسی وادی میں کسی جانب ہونگے پھر ضمری نے پوچھا پس تم کون ہو حضرت علیہ السلام نے
فرمایا ہم اس چشمہ ماء سے ہیں اور ہاتھ سے اشارہ طرف عراق کے کیا تو ضمری [illegible]

بعد ازان حضرت علیہ السلام اپنے اصحاب کی جانب تشریف فرما ہوے اور دونون فریق مین سے کوئی یعنی فرقہ مسلمین و فرقہ مشرکین مین سے ایک دوسرے فریق کی منزل و مقام سے مطلع نہ تھا اسلیے کہ اُنکے درمیان مین بڑے بڑے تودے اور ٹیلے ریگ بیابان کے تھے اور آن حضرت صلعم نے مقام دبہ مین نماز پڑھی بعد ازان سیر مین جبال کی نماز پڑھی پھر ذات [illegible] بعد ازان [illegible] نماز پڑھی بعد ازان خیف عین العلا مین پھر خیبر مین مین نماز پڑھی بعد ازان وہان دو پہاڑون کو دیکھ تو پوچھا ان دونون پہاڑون کا کیا نام ہی لوگون نے کہا مسلح و مخری نام ہی فرمایا ان دونون پر کون رہتے ہین لوگون نے کہا بنو النار و بنو حراق تب حضرت خیبرتین کے قریب سے پھر گئے اور روانہ ہوے یہان تک کہ مقام خیرف کو طی کیا اور اُسکو بائین طرف چھوڑتے ہوے معترضہ مین پہونچے وہان بسبس و عدی بن ابی الزغبا [illegible] حضرت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور یہ دونون جو کہ خبر لینے کو بھیجے گئے تھے تو دونون نے آکر حضرت سے خبر بیان کی اور آن حضرت علیہ السلام نے قریب بدر وقت عشا شب جمعہ کو مقام کیا اور تاریخ سترھوین ماہ رمضان کی تھی چنانچہ آن حضرت صلعم نے وہان سے علی و زبیر و سعد بن ابی وقاص و بسبس بن عمرو کو واسطے تفحص حال کے اوپر چشمۂ آب کے روانہ کیا اور ان لوگون سے اشارہ کیا کہ طرف ظریب کے جاؤ امید ہی کہ نزدیک اس قلیب کے جو ظریب سے ملا ہوا ہی وہان خبر پاؤگے اور قلیب چاہ ہی زیر ظریب اور ظریب پہاڑی ہی پس یہ لوگ جانب ظریب کے گئے چنانچہ اُن لوگون نے اُس چاہ پر جسکا پتہ رسول خدا صلعم نے بتایا تھا قریش کے شتران آبکش کو پایا ساتھ قریش کے سقے تھے پس بعض نے بعض سقون سے ملاقات کی تو اکثر اُنمین سے بھاگ گئے اور ان بھاگنے والون مین سے ایک وہ جو بھاگ گیا عجیر تھا کہ پہلے اُسی نے قریش کو خبر رسول خدا صلعم اور اصحاب کی پہونچائی اور آکر پکارا اے آل غالب یہ ابن کبشہ یعنی محمد صلعم اور اُنکے اصحاب آگئے ہین اور تمھارے سقون کو گرفتار کر لیا ہی یہ خبر سُن کر تمام لشکر گھبرا گیا اور بل چل پڑ گئی حکیم بن حزام نے بیان کیا کہ ہم اپنے [illegible] گوشت شتر کا کباب بریان کر رہے تھے ناگاہ ہمنے یہ خبر سُنی تو کھانا ہمسے چھوٹ گیا اور [illegible] سے بعض کے پاس دوڑے اور عتبہ بن ربیعہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو خالد مین کسی کو نہین جانتا کہ وہ اپنے آنے مین ایسا حیران ہوا جیسا مین اپنے آنے مین پشیمان ہون وہ آئینہ کی طرح روشن ہمارا تو سچ کیا اور ہم اس قوم کی طرف اُنکے ملک مین اُنھین پر سرکشی کرتے ہوے آئے ہین پھر اُسنے کہا خیر یہ ایک امر تقدیری تھا مگر میرے نزدیک جو کوئی اس شوم ابن الحنظلیہ کی اطاعت و پیروی کرتا ہی وہ بے عقل ہی اے ابو خالد آیا تجکو بھی اندیشہ اس بات کا ہی کہ یہ قوم ہم پر شب خون مارینگے مین نے کہا البتہ مین بھی اس سے امین نہین ہون اُسنے کہا اے ابو خالد پھر تیری کیا رائے ہی مین نے کہا ہم لوگ تمام شب باعزت و بیداری کرین اسمین تمھاری جو رائے ہو عتبہ نے کہا یہ رائے بہت خوب ہی حکیم نے کہا پس ہمنے رات بھر

تا شمع نگہبانی کی ابوجہل نے کہا یہ کیا تھا یہ کلام عتبہ کا ہی کہ وہ قتال کرنا محمد اور اُنکے اصحاب سے بد جانتا ہی
یہ بات نہایت تعجب کی ہی کیا تم لوگون کو یہ گمان ہی کہ محمد اور اُنکے اصحاب تمھارے لشکر سے مقابلہ کرینگے بجز اسکہ
ہین اپنی قوم کو علحدہ ایک طرف بھیجتا ہون پھر تم مین سے کوئی ہماری نگہبانی نکرے آخر ابوجہل ایکطرف ہوگیا
اور اسوقت ترشح بارش کی ہو رہی تھی اور عتبہ کہنے لگا کہ یہ شخص نہایت ناکارہ اور شوم ہی اور عقل اسکی رذیل ہی
حالانکہ اصحاب محمد نے تمھارے سقون تک کو گرفتار کرلیے ہین غرض اُس شب کو جو کہ یسار غلام عبید بن سعید
بن العاص اور اسلم غلام منبہ بن الحجاج و ابو رافع غلام امیہ بن خلف گرفتار ہوے تھے یہ سب پیش نبی
صلعم حاضر کیے گئے اور حضرت اُسوقت مصروف بنماز تھے چنانچہ اُن غلامون نے کہا ہم سقے ہین قریشکے اُنھون نے
ہمکو پانی لانے کے لیے بھیجا تھا اور یہ بیان اُنکا اصحاب کو ناپسند ہوا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ سچ سچ ظاہر کرین
کہ ہم غلام ابی سفیان کے ہین اور کاروان کے ہمراہیون مین سے تھے تا آنکہ اصحاب اُنکو مارنے لگے پھر جب اُن
غلامون کو ایذا مارکی پہونچی تو وہ کہنے لگے ہم غلام ابوسفیان کے ہین اور ہمراہ کاروان کے تھے اور وہ کاروان
ان ٹیلون کے تلے ہی آخر جب اُن غلامون نے خوف سے ایسا کچھ بیان کیا تو اصحاب نے زدوکوب سے ہاتھ
روک لیا اس عرصہ مین رسول خدا صلعم نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ جب اُن غلامون نے تمسے سچ کہا
تو تم اُنکو مارنے لگے اور جب جھوٹھ کہا تو تم باز رہے تب اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ غلام ہمسے بیان
کرتے ہین کہ قریش یہان آئے ہین حضرت نے فرمایا یہ سچ کہتے ہین درحقیقت قریش اپنے کاروان کے بچانے کو
آئے ہین کہ اُسکے لوٹے جانے کا تمسے اندیشہ رکھتے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام اُن سقون کی طرف متوجہ
ہوے اور فرمایا قریش کہان ہین اُنھون نے کہا ان تودون کے پیچھے ہین جسے آپ دیکھ رہے ہین فرمایا وہ لوگ
کتنے ہونگے اُنھون نے کہا بہت کثرت سے ہین فرمایا شمار مین کسقدر ہونگے اُنھون نے کہا ہم شمار اُنکا نہین جانتے
فرمایا کتنے اونٹ روز نحر کرتے ہین اُنھون نے کہا ایک روز دس اونٹ ذبح کرتے ہین ایک روز نو اونٹ
تب آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ مابین ہزار اور نو سو کے ہین پھر آنحضرت صلعم نے سقون سے پوچھا کہ مکے سے
کون کون چلا ہی اُنھون نے کہا جنکے پاس خرچ تھا اُنمین سے کوئی باقی نہین رہا کہ نہ آیا ہو یہ سنکے آنحضرت صلعم
لوگون کی جانب متوجہ ہوے اور فرمایا ہذہ مکہ اَلقَت اَفلاذ کَبِدِہا یعنی مکہ نے کلیجے کے ٹکڑون کو سامنے
ڈالدیا ہی اس سے کنایہ ہی کہ جملہ اعزہ باشندہ مکے کے نکل پڑے ہین بعد ازان پھر حضرت نے اُن
غلامون سے پوچھا کہ کوئی اِن قریش مین سے لوٹ بھی گیا ہی وہ بولے ہان ابی بن شریق بنی زہرہ کو
پھیر لے گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ابن شریق اُنکا راہبر ہوا اور خود راہ پر نہ آیا اگرچہ یہ بات ہی کہ مین اُسکو
دشمن خدا اور دشمن کتاب اللہ نہین جانتا ہون پھر آن غلامون سے پوچھا کہ بھلا بنی زہرہ کے سوا

اور بھی کوئی پلٹ گیا ہی وہ بورے نان بنو عدی بن کعب بھی چلے گئے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے
اپنے اصحاب سے فرمایا کہ دربارۂ منزل و مقام یہان کے تمھارا مشورہ ہی اُسوقت حباب بن المنذر نے عرض کی
یا رسول اللہ آپ فرمائیے کہ اگر یہ منزل وہ مقام ہی کہ خدا نے آپکو یہان اترنے کا حکم کیا ہی تو ہمکو سزاوار نہین ہی
کہ ہم یہان سے آگے بڑھین یا پیچھے ہٹین اور اگر یہ مشورہ رائے سے ہی تو جنگ خدع و کید ہی یعنی لڑائی مین
چال کرنا اور دھوکا دینا ہی اس صورت مین یہ مقام اُترنے کا نہین ہی بلکہ آپ ہم سب کو قریب چشمۂ قوم کے
لیچلیے کہ مین وہان سے اور وہان کے کنوئون سے واقف ہون وہان ایک کنوان ہی مین اُسکو پہچانتا ہون
کہ اُسکا پانی نہیت شیرین ہی اور اُسمین بہت پانی ہی کہ وہ کم نہین ہوتا پس وہان ہم ایک حوض بناکر بھر لینگے
اور اُسمین سے شربی اور کٹورے چھوڑ دینگے پھر اُسمین سے پانی پیئین گے اور لڑینگے اور اُس کنوے کے
سوا سے اور جو کنوے ہین اُنھین بند کر دینگے اور واقدی نے بواسطۂ راویون کے بیان کیا کہ اُسوقت
یعنی وقت مکالمہ خباب بن المنذر کے جبرئیل علیہ السلام پاس نبی صلعم کے نازل ہوئے اور کہا رائے
وہی ہی جسکا مشورہ خباب نے دیا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے خباب تیرا مشورہ موافق رائے
کے ہی پس حضرت نے وہان سے کوچ کیا اور جو کچھ خباب نے کہا تھا وہ سب کیا گیا اور واقدی نے
بواسطہ عبید بن یحییٰ وغیرہ کے روایت کی کہ جب حضرت علیہ السلام نے اُس مقام سے کوچ کیا
تو حق تعالےٰ نے پانی برسایا اور وہ میدان ریگستان تھا کہ تمام ریگ زمین پر جم گئی تو ہملوگون کو چلنا
اُس سے بہت آسان ہوا اور قریش کی طرف تمام کیچڑ ہو گئی کہ اُنکو چلنا دشوار ہو گیا اور درمیان فریقین کے
ٹیلہ ریگ کا حائل تھا راوی کہتے ہین کہ اور اُس شب کو مسلمین پر نیند غالب ہوئی یہان تک کہ وہ سب
خوب سوئے اور بارش نے اُنکو کچھ ایذا نہین پہونچائی زبیر بن العوام نے کہا اُس شب کو ہمپر ایسی نیند غالب
ہوئی کہ مین ہرچند اپنے تئین سخت و مضبوط کرتا تھا مگر زمین پر گر پڑتا تھا پھر تاب اُٹھنے کی نرکھتا تھا
اور یہی حال رسول خدا صلعم اور سارے اصحاب کا شدت نیند مین تھا اور سعد بن ابی وقاص نے کہا
مین نے اپنے تئین دیکھا یعنی اپنا ایسا حال دیکھتا تھا کہ اگر کوئی میرے سینے مین دھکا مارتا تو مجھے
کچھ خبر نہوتی یہانتک کہ مین گر پڑتا اور اسی طرح رفاعہ بن رافع بن مالک نے کہا کہ جب مجھپر نیند غالب ہوئی
تو مجکو احتلام ہوا تا آنکہ مین نے آخر شب غسل کیا اور راوی کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم نے بعد گرفتاری
سقون کے اسطرف کو کوچ کیا تھا تو عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو واسطے تفحص احوال مشرکین کے بھیجا تو یہ
دونون گرد لشکر مشرکین کے پھر کر خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوئے اور بیان کیا یا رسول اللہ قوم مشرکین بہت
مضطر اور خوف زدہ ہین اگر اُنکے گھوڑے بولتے ہین تو اُنکے منھ پر مارتے ہین کہ اُنکے بولنے پر تاخت مسلمین سے

اندیشہ کرتے ہین اور باوجود اسکے آسمان اُنپر شدت کی بارش برسا رہا ہی وبعد ازان جب صبح ہوئی
تو منبیہ بن الحجاج کہ وہ نقش پا خوب پہچانتا تھا کہنے لگا کہ یہ نقش قدم ابن سُمیہ اور ابن ام عبد اللہ کے ہین
مجھے معلوم ہوا کہ محمدؐ ہمارے یہان کے احمقون اور یثرب کے احمقون کو جمع کرکے لایا ہی شعر لَم یَترُکِ الجُوعُ
لَنَا مَبِیتاً ٭ لَا بُدَّ اَن نَمُوتَ اَو نُمِیتُ ٭ یعنی گرسنگی نے ہمکو ساری رات سونے نہ دیا ضرور ہی کہ ہم مرجاوین
یا مارین یعنی سواے جنگ کے چارہ نہین ہی ابو عبد اللہ نے کہا مین نے قول منبیہ بن الحجاج یعنی لَم یَترُکِ الجُوعُ
لَنَا الخ محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ سے ذکر کیا اُسنے کہا قسم ہی زندگانی کی البتہ وہ لوگ بہت گرسنہ تھے
کیونکہ مجھسے میرے باپ نے نوفل بن معویہ سے سُنکر بیان کیا وہ کہتا تھا کہ ہمنے اُس شب کو دس اونٹ نحر کیے تھے
اور ہم اپنے خیمون مین گوشت کو ہان وکلیجی اور پسندے بریان کرتے تھے اور شبخون سے خوف زدہ تھے
پس ہم رات بھر نگہبانی کرتے رہے یہانتک کہ صُبح روشن ہوئی اُسوقت مین نے منبیہ سے سُنا کہ بعد پھیلنے
روشنی کے وہ کہتا تھا یہ نشان قدم ابن سمیہ اور ابن مسعود کا ہی اور مین نے اُس سے یہ کہتے ہوے سُنا
لَم یَترُکِ الخَوفُ لَنَا مَبِیتاً ٭ لَا بُدَّ اَن نَمُوتَ اَو نُمِیتُ ٭ یعنی ہمکو خوف نے نہ چھوڑا کہ ہم شب گزاری کرین ضرور ہی کہ
ہم مرین یا مارین اور کہا اے گروہ قریش صبح کو وقت جنگ جب ہم لوگ محمدؐ اور اُنکے اصحاب سے مقابلہ
کرین تو تم اپنے ان جوانون کو باقی رکھو اور اہل یثرب سے خوب مقابلہ کرو کیونکہ اگر ہم اُنکو یہان سے
مکے مین بچا لیجاوینگے تو وہ اپنی ضلالت پر مطلع ہوکر نادم ہونگے اور پھر کبھی اپنے دین آبائی سے نہ پھرینگے

ذکرِ نزولِ لشکرِ اسلام قریب بچاہ بدر و ترتیب صفوف و آمد لشکرِ قریش

اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اُنھون نے محمود
بن لبید سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم چاہ بدر پر نازل ہوے تو حضرت کے لیے ایک عریشہ سائبان
شاخہاے خرما سے تیار کیا گیا اور اُسکے دروازہ پر سعد بن معاذ تلوار کھینچ کر کھڑے ہوے اور اندر اوس
عریشہ کے جناب رسالت مآب مقیم ہوے اور حضرتؐ کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور واقدی
علیہ الرحمہ نے بواسطہ یحیے بن عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی اُنھون نے کہا کہ قبل آنے قریش سے
رسول خدا صلعم اور اصحاب ترتیب صف کرتے تھے پس اُسوقت قریش آپہونچے کہ رسول خدا صفوف اصحاب
آراستہ کر رہے تھے اور اصحاب نے ایک حوض تیار کیا تھا اُسمین وقت سحر سے پانی بھر رہے تھے اور اُسمین
آبخورے ڈال دیے تھے تا وقت تشنگی بلا زحمت اُس سے سیراب ہون اور رسول خدا صلعم نے علم لشکر مصعب
بن عمیر کو عطا کیا تھا چنانچہ عمیر مصعب اُس علم کو لیکر آگے بڑھے اور جس جگہ رسول خدا نے برپا ہونا علم کا
چاہا تھا اور بتایا تھا وہان لیجا کر نصب کیا اور یہان رسول خدا صلعم کھڑے ہوے ملاحظہ صفوف کر رہے تھے

پس حضرت نے رُخ صفون کا بسمت مغرب کیا اور آفتاب کو پس پشت رکھا اور مشرکین نے آفتاب کو اپنے سامنے کیا تھا اور نزول حضرت کا عدوہ الشامیہ مین تھا اور مشرکین عدوۃ الیمانیہ مین اُترے تھے (نہر یا وادی کے دونون طرف سے ہر طرف کو عدوہ کہتے ہین چنانچہ حضرت جس طرف اُترے تھے وہ عدوہ وادی جانب شام تھا اور جدھر مشرکین تھے وہ عدوہ وادی جانب یمن تھا) اُسوقت اصحاب مین سے ایک ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر نزول آپکا اس مقام پر بموجب وحی الٰہی کے ہی تو آپ اُسکو بجا لائیے والا میری رائے یہ ہی کہ آپ بالاے وادی صعود کیجیے اسلیے کہ مین دیکھتا ہون ایک آندھی بلندی وادی سے آتی ہی مجھے معلوم ہوتا ہی کہ وہ آپ کی نصرت کے لیے بھیجی گئی ہو تب حضرت نے فرمایا ابتو مین اپنی صفون کو مرتب کر چکا ہون اور علم لشکر قائم کر چکا اب اسکو مین نہ بدلونگا بعد ازان حضرت نے اپنے پروردگار سے دعاے نصرت کی اُسوقت پاس حضرت کے جبرئیل نازل ہوے اور یہ آیت لائے إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یعنی جب تم اپنے پروردگار سے استغاثہ کرتے تھے تو اُسنے تمھاری فریاد سن لی کہ ضرور مین تمھاری مدد کرونگا ہزار فرشتون پیہم آنے والون سے راوی نے کہا مراد مردفین بعد بعض کے بعض ہی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر سے روایت کی اُنھون نے کہا کہ اُس روز جب رسول خدا صلعم ترتیب تعدیل صفوف کرتے تھے تو سواد بن غزیہ صف سے آگے بڑھا حضرت نے چوبدستی اُسکے پیٹ مین لگا کر اُسکو پیچھے ہٹا دیا اور فرمایا اے اسود صف سے ملجا اسود نے کہا آپ نے میرے پیٹ مین مارا قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپکو حق مبعوث کیا مجکو اس ضرب کا عوض و قصاص دیجیے حضرت علیہ السلام نے اپنا بطن اقدس کھول دیا اور فرمایا بدلہ لے اُسنے شکم مبارک سے اپنا سینہ لپٹا کر اُسپر بوسہ دیا حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ تونے کیا باعث اسکا کیا تھا اُسنے کہا آپ دیکھتے ہین کہ حکم خدا آچکا مجکو اپنے قتل کا اندیشہ ہوا لہذا مین نے چاہا کہ آخری ملاقات آپ سے ملون اور آپ سے معانقہ کرون اور راوی کہتے ہین كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم يُسَوِّي الصُّفُوفَ وَكَأَنَّمَا يُقَوِّمُ بِهَا الْقِدَاحَ یعنی اس روز رسول خدا صلعم نے صفون کو چوبدستی برابر و ہموار کیا تھا گویا لوگ ایسے کھڑے تھے جیسے تیر نے گڑے تھے یا یہ کہ صفون کو ایسا مستوی کیا تھا کہ اُس سے تیر راست کرین اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے ایک شخص بنی اود سے روایت کی اُسنے کہا مین نے علی علیہ السلام سے سُنا کہ وہ درمیان مسجد کوفہ خطبے مین فرماتے تھے بَيْنَا أَنَا أَمِيحُ فِي قَلِيبِ بَدْرٍ (امیح بمعنی مستقی یعنی پانی بھرتا تھا و متح بمعنی ڈول نکالنا) یعنی ہنگام درپیش جنگ بدر کہ مین چاہ بدر سے پانی کھینچ رہا تھا ناگاہ ایک ایسی آندھی آئی کہ مین نے ویسی شدت کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان وہ جاتی رہی پھر ایک اور آندھی آئی کہ ویسی بھی سواے پہلے کے اور کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان ایک اور آندھی آئی کہ

ویسی کبھی سواے پہلی والی کے اور کبھی نہ دیکھی تھی پس صف اول تو جبرئیل علیہ السلام تھے کہ ہزار فرشتون سے
ہمراہ رسول خدا صلعم حاضر ہوے اور صف ثانی میکائیل علیہ السلام با جماعت ہزار ملائک واہنے رسول خدا صلعم اور
ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نازل ہوے تھے اور صف ثالثہ سرافیل علیہ السلام با جمعیت ہزار ملک بائین طرف حضرت کے آئے اور
مین بھی بائین طرف موجود تھا پھر جس وقت حقتعالی نے مشرکین کو شکست دی رسول خدا صلعم نے مجکو اپنے گھوڑے پر
سوار کیا تو وہ میری سواری مین اڑ گیا اور جب وہ دفعۃً چل نکلا تو مین اُسکی گردن پر آ پڑا اُسوقت مین نے اپنے
پروردگار سے دعا کی تو اُسنے مجھے گرنے سے روک لیا تا آنکہ مین سیدھا ہو بیٹھا اور مجھے گھوڑون سے کیا کام تھا
مین تو صاحب غنم تھا یعنی بکریان چرانے والا تھا پھر جب مین سیدھا ہوا تو مین تیغ زنی کرنے لگا یہان تک کہ میرا
ہاتھ یہان تک یعنی تا بغل خون مین رنگین ہو گیا راوی کہتے ہین کہ اُس روز میمنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور
افسر سوار ان مشرکین کا زمعہ بن الاسود تھا اور دوسری روایت مین ہی کہ خیل مشرکین پر حارث بن ہشام
افسر تھا اور اُنکے لشکر میمنہ پر ہبیرہ بن ابی وہب سالار تھا اور سرگروہ لشکر میسرہ زمعہ بن الاسود تھا اور بعض نے
کہا میمنہ پر حارث بن عامر تھا اور میسرہ پر عمرو بن عبد تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے دوسرے طرق سے روایت
کی ہی کہ روز بدر لشکر نبی صلعم مین نہ میمنہ والے افسر کا نام معلوم ہوا نہ میسرہ والے کا اور یہی حال میمنہ و میسرۂ لشکر
مشرکین کا تھا کہ ہمنے اُسمین بھی کسی افسر کا نام نہین سنا اور ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی ثابت ہی
اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن قدامہ نے عمر بن حسین سے اُنھون نے کہا کہ روز بدر
علم لشکر نبی صلعم سب علمون سے بڑا وہ تھا جو درمیان مہاجرین کے مصعب بن عمیر کے ہاتھ مین تھا اور لواء جماعت
خزرج خباب بن المنذر کے پاس تھا اور نشان گروہ اوس کا سعد بن معاذ کے ساتھ تھا اور مشرکین کے یہان بھی
تین نشان تھے ایک نشان بردار تو ابو عزیز تھا اور دوسرے کا نشان بردار نضر بن الحارث تھا اور تیسرا نشان بردار
طلحہ بن ابی طلحہ تھا اور راوی کہتے ہین کہ روز بدر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان کیا چنانچہ
بعد حمد و ثنا کے مسلمین کو حکم جہاد کرتے تھے اور اُنکو آمادہ کرتے تھے اور اجر و ثواب جہاد سے ترغیب دیتے تھے اور اس خطبہ مین
ارشاد فرمایا کہ اما بعد حمد و ثنا کے مین تمکو اُس امر پر آمادہ کرتا ہون جس امر پر تمکو حقتعالے نے آمادہ کیا ہی
اور مین تمکو منع کرتا ہون اُس بات سے جس سے تمکو خدا نے منع کیا ہی وہر آئینہ شان خدا عز و جل
بہت عظیم ہی وہ تمکو حکم بحق کرتا ہی اور تمسے راست بازی چاہتا ہی اور اہل خیر کو جزاے خیر ملی قدر مراتب
اُنکے اپنے پاس سے عطا کرتا ہی اور وہ اہل خیر ایسے ہین کہ ہمیشہ اُسی ذکر خیر مین مشغول رہتے ہین اور اُسی مین وہ
باہم یکدیگر تفاضل و سبقت ڈھونڈھتے ہین اور تم لوگ ایسے مقام حق پر ہو کہ خدا اُسکو قبول نہین کرتا مگر اُس
شخص سے جو اُسکو خالصاً لوجہ اللہ یعنی واسطے خوشنودی خدا کے ڈھونڈھتا ہو اور ہر آئینہ مقامات خوف و

خطر مین صبر و وشی ہی کہ اُسی کے سبب خدا رفع رنج کرتا ہی اور بسبب اُسی کے غمون دنیا سے نجات دیتا ہی اور اُسی سے
تم نجات آخرت حاصل کرتے ہو اور حال یہ ہی کہ تمھارے درمیان نبی خدا کا موجود ہی کہ ڈراتا ہی تمکو غضب خدا سے
اور حکم کرتا ہی تمکو رضاے خدا کا پس لازم ہی کہ تم شرم و حیا کرو آج کے دن اس بات سے کہ حقتعالے تمھارے
ایسے کامون پر نگاہ کرے جس سے تمپر غضب نازل کرے یعنی تم شرم و لحاظ رکھو اُس کام سے جسکے سبب تمپر
غضب نازل نہو چنانچہ حقتعالے نے فرمایا ہی لَمَقْتُ اللّٰہِ اَکْبَرُ مِنْ مَقْتِکُمْ اَنْفُسَکُمْ یعنی غضب خدا بہت بڑا ہی
تمھارے غضب کرنے سے اپنی جانون پر اے قوم دیکھو اور فکر کرو کہ حقتعالے تمکو جس کام کا حکم کرتا ہی اپنی
کتاب مین اور جو نشانیان دکھلاتا ہی تمکو اپنی نشانیون سے اور عزت دیتا ہی تمکو بعد ذلت کے پس چاہیے کہ
اُس سے متمسک رہو یعنی اُسکو مضبوط تھامے رہو تو اُسکے سبب پروردگار تمھارا تمسے راضی رہیگا اور ان تمامو
مین تم اپنے پروردگار کے کامون کو پورا کرو اور امتحان مین پورے نکلو تاکہ تم مستوجب و مستحق اُسکی رحمت
و مغفرت کے ہو جسکا تمسے خدا نے وعدہ فرمایا ہی و ہر آینہ وعدہ خدا برحق ہی اور قول اُسکا واقع ہی اور عذاب
اُسکا سخت ہی اور سواے اسکے نہین ہی کہ ہم تم سب سامنے خداے حی القیوم کے حاضر ہین اور اُسکی طرف
ہماری پشت پناہ ہی اور ساتھ اُسی کے اعتصام ہی یعنی ہم اُسی کے دست بدامان ہین اور اُسی پر ہم توکل رکھتے ہین
اور اُسی کی طرف پھر ہماری بازگشت ہی پس خداے تعالے ہماری اور سب مومنون کی مغفرت کرے اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر اور عاصم بن عمرو بن یزید بن رومان سے **روایت** کی کہ
اُنھون نے جب رسول خدا صلعم نے قریش کو جانب وادی سے آتے ہوے دیکھا پہلے جو شخص نظر آیا وہ زمعہ
بن الاسود تھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور پیچھے اسکے اُسکا بیٹا آیا اور زمعہ اپنے گھوڑے کو کاوے دینے لگا
اور اس سے ارادہ اُسکا یہ تھا کہ آگے قوم کے اپنے فر و شکوہ کی نمود کرے اُسوقت رسول خدا صلعم نے یہ دعا کی
کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھپر کتاب نازل فرمائی اور تو نے مجھے حکم کیا جہاد کا اور تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی
ایک گروہ کا دونون گروہون مین سے یعنی غنیمت عیر یا فتح یابی لشکر مشرکین پر وحال آنکہ وعدہ تیرا خلاف نہین ہوتا ہی
اے میرے پروردگار یہ قریش آئے ہین تکبر اور نخوت کرتے ہوے تجھسے لڑنے کو اور تکذیب کرتے ہین تیرے رسول کی
اے میرے پروردگار مین تجھسے نصرت مانگتا ہون جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی اور اے میرے پروردگار تو اُنکو
کل صبح کو شکست دے اور ہلاک کر اور اُسوقت عتبہ بن ربیعہ شتر سرخ پر سوار سامنے آیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ
اس قوم سے اگر کسی مین خیر ہی تو صاحب شتر سرخ مین ہی اگر قوم مشرکین اُسکا کہنا مانتے تو راستی پر رہتے اور
واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن مالک سے **روایت** کی کہ جب گذر لشکر قریش کا
طرف ایما بن رحضہ کے ہوا تو اُسنے اپنے بیٹے کو دس جزائر یعنی کھانے کے اونٹ دیکر بطریق ہدیہ جانب

قریش کے روانہ کیا تھا اور کہلا بھیجا کہ اگر تمکو حاجت ہو تو مین تمھاری مدد کے لیے سلاح اور اپنے لوگون کو بھیجون
کہ ہم لوگ تمھاری کمک کے واسطے مستعد ہین اور ہم اس کام کی آرزو رکھتے ہین چنانچہ قریش نے جواب بھیجا کہ تو نے
صلہ رحم کیا یعنی قرابت کو قائم رکھا اور جو کچھ تجھپر لازم تھا وہ تو نے ادا کیا اور قسم ہی زندگانی کی اگر یہ لڑنا ہمارا
آدمیون سے ہی تو ہمکو اُنسے کچھ ضعف و عجز نہین ہی یعنی ہم اُنکو کافی ہین اور اگر یہ لڑائی ہماری حسب زعم محمدؐ کے
خدا سے ہی تو مجال کسی کی خدا سے لڑنے کی نہین ہی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے خفاف
بن ایما بن رحضہ سے **روایت** کی ہی کہ خفاف نے کہا میرے باپ کو اصلاح فیما بین مردم سے زیادہ کوئی بات
محبوب و مرغوب نہ تھی کہ وہ متوکل و آمادہ اسی بات پر رہتے تھے پھر جب قریش بدر جاتے ہوے ہماری طرف گذرے
تو میرے باپ نے مجھے دس اونٹ اُنکے لیے ہدیہ دیکر بھیجا اور مین اونٹون کو ہانکتے آگے چلا اور میرے پیچھے سے
میرا باپ بھی چلا آخر مین نے وہ اونٹ حوالہ قریش کیا انھون نے اونٹون کو ذبح کرکے سب قبیلون مین تقسیم کردئیے
بعد ازان میرا باپ عتبہ بن ربیعہ کے پاس گیا اور وہ اُس عرصہ مین لوگون کا سردار تھا چنانچہ اُس سے پوچھا
اے ابوالولید اس سفر کا کیا باعث ہوا عتبہ نے کہا مجکو معلوم نہین بخدا کہ مین اس آنے مین مجبور تھا تب میرے
باپ نے کہا تو سردار گروہ کا ہی کہان سا امر تجکو مانع ہی کہ تو لوگون کو پھیر لیجاوے اور اپنے خلیفون کے خون کا
تحمل کر یعنی تیرے حلیف جو نخلہ مین مارے گئے تھے اُنکے خون بہا کا تو بذات خود متحمل ہو اور اپنے پاس سے دے اور
بدلہ اُس کاروان کا جو نخلہ مین مسلمان لوٹ لے گئے تھے تو اپنے ذمے تحمل کر اور اپنی قوم پر تقسیم کر دے بخدا کہ ان
لوگون کو محمدؐ اور اُنکے اصحاب سے سواے اس بات کے اور کچھ دعوی و طلب نہین ہی اور اے ابوالولید واللہ یہ لڑائی
تم لوگ محمدؐ اور اُنکے اصحاب سے نہین کرتے ہو مگر اپنی جانون سے یعنی اپنی جانون کو ہلاک کرتے ہو اور **واقدی** نے
بواسطہ ابن ابی الزناد کے ابی الزناد سے **روایت** کی اُسنے کہا ہمنے کسی کو ایسا نہین سُنا کہ سواے عتبہ بن ربیعہ کے
کوئی بغیر صرف زر سردار قوم بنا ہو یعنی عتبہ محض اپنے حسن تدبیر اور دانائی سے بلا صرف مال کے سردار قوم ہوا تھا
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ موسی بن یعقوب و ابوالحویرث کے محمد بن جبیر بن مطعم سے **روایت** کی
اُنھون نے کہا جب قوم بمقابل یکدیگر نازل ہوئی اُسوقت رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پاس
قریش کے بھیجا یعنی براے اتمام حجت تب عمر رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ تم لوگ یہان سے اپنے وطن کو پھر جاؤ اسلیے کہ
مرتکب ہونا اس امر کا یعنی جنگ کرنا غیرون کا مجھسے میرے نزدیک خوشتر ہی اس بات سے کہ تم لوگ جنگ کرو ہمسے اور
اسی طرح جنگ کرنا ہمارا تمھارے غیر سے مجھے خوشتر ہی اس بات سے کہ ہم جنگ کرین تمسے یہ سُنکے حکیم بن حزام نے کہا
کہ اس شخص نے انصاف پیش کیا ہی چاہیے کہ اُسکو قبول کرو واللہ بعد عرض اس انصاف کے پھر اُسپر نصرت و ظفر نپاؤگے
یعنی پھر ایسا موقع اور ایسی بات منصفی کی ہاتھ نہ آویگی تب ابوجہل بولا واللہ بعد ازان کہ خدا نے ہمکو اُنپر قابو و دسترس دیا

تواب ہم ہرگز یہان سے یون ہی نہ پھرجاوینگے کہ بعد معائنہ اپنے غلبہ کے ہم اپنا عوض نہ لیہین اور راوی کہتے ہین
کہ پھر چند آدمی قریش سے آگے بڑھے یہانتک کہ وارد حوض مسلمین ہوے اور اُن لوگون مین حکیم بن حزام بھی تھا
تب مسلمین نے قصد اُنکے تخلیہ یعنی ارادہ اُنکے دفع کا کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا چھوڑدو اُنکو یعنی اُنسے مزاحم و
متعرض نہو آخر وہ لوگ اُس چشمہ پر آئے اور اُسمین پانی پیا اور جس جس نے اُسمین سے پانی پیا وہ مارا گیا سواے
حکیم بن حزام کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابو اسحاق وغیرہ کے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے
اُنھون نے کہا حکیم بن حزام نے دو مرتبہ ہلاک ہونے سے نجات پائی اسلیے کہ ارادہ باریتعالے مین اُسکے واسطے
بہرہ مندی اخیر سے تھی چنانچہ ایک اُسوقت جب رسول خدا صلعم بعزم ہجرت اپنے گھر سے سامنے مردم چند قریش کے
برآمد ہوے تھے اور وہ لوگ بقصد آن حضرت علیہ السلام تاک مین بیٹھے تھے تب حضرت نے سورہ یس پڑھکر
مشت خاک اُنکے سرون پر پھینکی پس اُنمین سواے حکیم بن حزام کے کوئی نہ بچا تھا اور دوسرے روز بدر جب مشرک
وارد حوض مسلمین ہوے پس جو جو اُس روز وارد حوض ہوا وہ قتل ہوا سواے حکیم کے اور جب قوم مشرکین کو اطمینان
فی الجملہ حاصل ہوئی تو اُنھون نے عمیر بن وہب الجمحی کو جو مرد قداح اندازہ مین تھا بھیجا تا اندازہ و شمار لشکر اسلام کا
کرے چنانچہ اُسنے اپنے گھوڑے کو گرد لشکر جولان کیا اور زیر وادی اُترا اور بلندی پر چڑھا اسلیے کہ شاید
مسلمانون کی کوئی مدد یعنی مردم دیدبان و جاے بلند دیدبانی یا کمینگاہ ہو بعد ازان واپس آیا اور بیان کیا
کہ مسلمانون کی یہان نہ مدد ہے نہ کمین اور جمعیت مردم کچھ زیادہ تین سو آدمی ہونگے اور اُنکے ساتھ ستر شتر اور دو گھوڑے
ہین بعد ازان اُسنے کہا اے گروہ قریش سختیان اُنکے موت کی اُٹھانے والیان ہین اور شتران یثرب موت آنے والی
کے اُٹھانے والے ہین یعنی اُنکے اونٹون پر بار موت لدا ہوا ہے اور یہ وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارون کے سواے
کوئی جاے امان و پناہ نہین رکھتے کیا تم اُنکو نہین دیکھتے ہو کہ یہ لوگ خاموش بیٹھے ہین اور زبانین مانند زبان مار کے لبون پر
پھرتے ہین گویا ذوق شہادت مین ہونٹ چاٹتے ہین واللہ مین ایسا نہین دیکھتا کہ کوئی اُنمین مارا جاوے
جب تک وہ کسی کو مار نہ لیوے پھر جب کہ وہ بقدر اپنے عدد و شمار کے تم مین سے قتل کرلیوینگے یعنی جتنے وہ ہین
اُتنے ہی تم مین سے مارینگے تو پھر زندگی کا کیا مزہ ہے اور پھر زیست نتیجہ نہین تو بس چاہیے کہ اس بارہ مین تم باہم
مشورہ کرو اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے
اُنھون نے بیان کیا کہ جسوقت عمیر بن وہب نے قریش سے یہ کلام کیے تو اُن لوگون نے ابو اسامہ الجشمی کو
براے تفحص احوال روانہ کیا اور وہ سوار تھا پس گرد لشکر اسلام پھر کر واپس آیا قریش نے پوچھا تو نے کیا دیکھا
اُسنے کہا وہان نہ مین نے جلد دیکھا نہ عدد نہ حلقہ نہ کراع یعنی نہ سامان سلاح وغیرہ ہے نہ کثرت نہ جمعیت نہ گھوڑے
ہین ولیکن واللہ مین نے اُس قوم کو ایسا دیکھا کہ وہ اپنے اہل کی طرف ارادہ پھر جانے کا نہین رکھتے ہین اور مین نے دیکھا

اُس قوم کو کہ وہ سب طالب موت ہین یعنی مرنے پر تیار رہین اور وہ اپنی تلوارون کے سوائے اور کوئی جائے امن
وامان نہین جانتے ہین وبعد ازان ابو اسامہ نے کہا مین ڈرتا ہون کہ اُنکی کوئی کمینگاہ ہو یا اُنکے دیدبان ہون
کہ جائے دیدبانی مین چھپے بیٹھے ہون پس وہ پستی وادی مین اُترا اور بلندی پر چڑھا اور پھر واپس آیا اور خبر دی کہ
وہان نہ کمین ہی نہ دیدبان ہین اب جو تمھاری رائے ہو مشورہ کرو اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُنھون نے عروہ سے اور بیان کیا محمد بن صالح نے عاصم بن عمر و بن رومان سے
پس یہ سب کہتے ہین کہ جب حکیم بن حزام نے کلام عمیر بن وہب کا سُنا تو لوگون کے درمیان گیا او رعتبہ بن ربیعہ کے
پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو خالد تو بزرگ قریش اور اُنکا سردار ہی اور تمین تو مطاع ہی کہ وہ سب تیرا کہنا
مانتے ہین آیا تجھسے کوئی ایسا امر خیر ہو سکتا ہی کہ وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک یادگار رہے جیسا تونے روز عکاظ کیا تھا
(عکاظ مقام بازار عرب تھا ایام جاہلیت مین کہ وہان باہم محاربہ واقع ہوا تھا اور اُس روز عتبہ سردار مردم تھا)
پس عتبہ نے کہا اے ابو خالد وہ کون سا امر ہی حکیم نے تو لوگون کو پھیر لیجا اور اپنے حلیفون کا خون بہا جو نخلہ
مین مارے گئے اور بدلہ اُس مال کا جو محمد کے اصحاب کاروان نخلہ سے لوٹ لے گئے ہین تو اپنے ذمے کر لے اور
اپنے پاس سے دے کیونکہ قریش سوائے اس خون بہا اور عوض اُس لوٹ کے اور کچھ محمد سے دعوی وطلب نہین رکھتے ہین
تب عتبہ نے کہا مین نے اس بات کو قبول کیا او رتجکو اس بات کا گواہ کرتا ہون بعد ازان عتبہ اپنے ناقے پر
سوار ہو کر درمیان مشرکین قریش کے گیا اور کہنے لگا اے قوم میرا کہنا مانو کہ محمد اور اصحاب محمد سے مقابلہ نکرو اور
اس امر کو میرے سر باندھو یعنی خون بہا حلیفون کا اور لوٹ کاروان کی میرے ذمے رکھو اور لوٹ جانے کی نامردی
وبدنامی میرے نام لگاؤ کیونکہ اُن لوگون مین بعضے وہ لوگ ہین جنکی قرابت ہمسے بہت قریب ہی او رعلاوہ ہر شخص تم مین سے
جو اپنے باپ بھائی کے قاتل کو دیکھیگا تو وہ موروث کینہ خواہی کا رہیگا اور ہمیشہ یہ خونریزی جاری رہیگی اور تم ان لوگون کے
قتل پر قادر نہوگے یہان تک کہ وہ جتنے ہین لا اقل اُسقدر تو تم مین سے قتل کرینگے وعلاوہ مین ایمن نہین ہون
اس بات سے کہ تمکو شکست وہزیمت ہو اور تمکو اُنسے دعوی وطلب نہین ہی بجز اسکے کہ تم عوض خون کا چاہتے ہو اور
بدلہ اُس کاروان کا جسکو اُنھون نے تاراج کیا ہی یعنی نخلہ مین اور مین ذمہ اُسکی مکافات کا کرتا ہون وہ سب
مجھپر ہی اے قوم اگر محمد کاذب ہین تو ذوبان عرب اُنکو کافی ہونگے (ذوبان یعنی صعالیک عرب یعنی عوام
وخار تگران) اور اگر وہ بادشاہ ہی تو تم لوگ اپنے خواہر زادے کی سلطنت مین فراخ روزی ہوگے اور اگر
وہ نبی ہی تو تم اُسکے سبب بہترین مردم ہوگے اے قوم تم میری نصیحت کو رد نکرو اور میری رائے کو بیوقوفی
نہ سمجھو پھر جب ابو جہل نے کلام عتبہ کا سُنا تو حسد سے کہنے لگا کہ اگر لوگ خطبہ عتبہ کا سُن کر پھر جائینگے تو وہ
سردار قوم کا ہو جاویگا اسلیے کہ عتبہ ساری قوم مین بڑا گویا اور وسیع البیان ہی اور وجاہت وسرداری ہمین

سب سے بہتر ہی پس عتبہ نے کہا اے قوم مین تمکو قسم دیتا ہون خدا کی دوبارہ ان لوگون کے جنکے چہرے شمع کے
مانند روشن ہین تو انکو تم مقابل کرتے ہو انکے چہرون سے جنکی صورتین سانپون کی سی ہین یعنی ان شمع خون کو
کیون سامنے انہی شکلون کے کرتے ہو پھر جب عتبہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو ابوجہل قوم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا
کہ عتبہ تم لوگون کو ایسی باتون کا مشورہ اسلیے دیتا ہی کہ اسکا بیٹا محمدؐ کے ساتھ ہی اور محمدؐ اسکا ابن عم ہی وہ نہین چاہتا
کہ اسکا بیٹا اور اسکے چچا کا بیٹا مارا جاوے پھر عتبہ سے مخاطب ہو کر بولا کہ واللہ تیرا جادو پر ہوگیا اور جب دونون
حلقے رکاب سے مل گئے یعنے دونون لشکر مقابل ہوگئے تو نامرد ہوگیا اور اب تو ہمارے درمیان سے بازرہا جاتا ہی
اور ہم لوگون کو بھی پھیرتا ہی ایسا نہین ہو سکتا واللہ ہم ہرگز نہ پھرینگے جب تک کہ خدا درمیان ہمارے اور
محمدؐ کے کچھ حکم فیصل کرے یہ سُن کے عتبہ غضبناک و خشمگین ہو کر بولا اے مصفر استہ یعنی لے گوز مارنے والے
عن قریب تمکو معلوم ہوگا کہ ہم مین اور تم مین کون بڑا نامرد اور کون بڑا اصلح ہی اور قریب ہی کہ قریش
نامرد اور مفسد قوم کو پہچان لینگے اور یہ میری رائے تھی کہ مین نے امر کیا اور تو اُم عمرو کو لاولدی کی خوشخبری دی
بعد ازان ابوجہل پاس عامر بن الحضرمی کے جو برادر مقتول نخلہ کا تھا گیا اور کہا یہ تیرا حلیف یعنی عتبہ چاہتا ہی کہ
لوگون کو پھیر لیجاوے اور تو اپنا عوض خون اپنی آنکھون سے دیکھتا ہی کہ سامنے اور عنقریب ہی اور یہ عتبہ
لوگون مین تفرقہ ڈالتا ہی اور اسنے خون تیرے بھائی کا اپنے ذمے لیا یعنی اسکے خون بہا کا تحمل خود کیا ہی
اور اسکو گمان ہی کہ تو اپنے بھائی کا خون بہا لیکر راضی ہو جائیگا کیا تجکو شرم نہین آتی کہ تو اپنے بھائی کی دیت
لیگا اس حالت مین کہ اب تو اپنے بھائی کے قاتل پر قادر ہو چکا ہی اُٹھ کھڑا ہو اور لوگون کے سامنے
اپنی شرم اور عذر اپنا بیان کر آخر عامر بن الحضرمی مستعد ہوا اور ایسا کیا کہ اپنے چوتڑ کھول کے خاک ڈالی اور نام
اپنے بھائی مقتول کا لیکر فریاد کرنے لگا کہ واعمراہ اور ان حرکات سے ارادہ اسکا یہ تھا کہ عتبہ کو شرمندہ کرے
کیونکہ درمیان قریش کے وہ اسکا حلیف تھا آخر وہ رائے لوگون کی جس پر انکو عتبہ نے آمادہ کیا تھا فاسد ہوگئی
یعنی بدل گئی اور عامر نے حلف کیا کہ یہان سے نہ پھرونگا جب تک کہ اصحاب محمدؐ مین سے کسی کو قتل کردون
اور مشرکین نے عمیر بن وہب کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کو متفرق و منتشر کردے تا آنکہ عمیر سوار ہوا اور مسلمین مین
درآیا تاکہ انکی صف کو توڑ دیوے مگر مسلمین اپنی صفون مین ثابت قدم و قائم رہے اور وہان سے نہ ہٹے اور ابن الحضرمی
آگے بڑھا اور قوم پر حملہ کیا آخر کو جنگ شروع ہوگئی اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے
روایت کی ہی [illegible] ابوجہل نے لوگون کی رائے کو برہم کردیا اور درمیان انکے پہلے جو باعث جنگ
ہوا وہ عامر بن الحضرمی تھا پس جسدم وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مقابلے پر آیا تو اول جو اُس سے لڑنے کو
لشکر اسلام سے نکلے وہ [illegible] تھے چنانچہ عامر نے انکو شہید کیا اور گروہ انصار مین سے جو شہید ہوے

تو اول قتیل حارثہ بن سراقہ تھے جنکو حبان بن العرقہ نے شہید کیا اور بعض نے کہا کہ اول قتیل انصار مین عمیر
بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم العقیلی نے شہید کیا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مین نے کیون مین کسی سے
نہین سُنا کہ وہ سواے حبان بن عرقہ کو کتا ہو یعنی انصار مین سے جو اول قتیل ہی اُسکا قاتل ہوے حبان کے
دوسرا نتھا راوی کہتے ہین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بعہد خلافت اپنے اپنی مجلس مین عمیر بن وہب سے
فرماتے تھے کہ اے عمیر تو وہی ہی کہ روز بدر اندازہ و شمار ہم لوگون کا مشرکین کی جانب سے کرتا تھا کہ
بالاے وادی چڑھتا تھا اور اُسکی نشیب مین اُترتا تھا گویا مین تیرے گھوڑے کو دیکھتا تھا کہ وہ گرد بگرد
پھر رہا تھا اور تو مشرکین کو ہمارے یہان کی خبر دے رہا تھا کہ وہان نہ کمینگاہ ہی اور نہ دیدبان ہین اُسنے
کہا ہان واللہ یہ سچ ہی یا امیر المؤمنین اور مین شرمندہ و پشیمان ہوتا ہون اسلیے کہ واللہ مین وہی ہون جو اُس
روز اُن لوگون مین سے باعث جنگ ہوا ولیکن حقتعالے نے ہمکو اسلام عطا کیا اور ہدایت فرمائی اور جو مجھ
مجھ مین شرک تھا وہ بہت زیادہ ہی اس سے جو مین نے کیا یعنی خبر دینا مشرکین کو احوال مسلمین سے یہ سُن کے
حضرت عمر رضہ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور راوی کہتے ہین کہ عتبہ نے حکیم بن حزام سے کلام کیا اور یہ کہا کہ
سواے ابن الحنظلیہ کے اور کسی کے نزدیک خلاف نہین ہی یعنی میری راے سے پس تو اُسکے پاس جا اور
میرا پیام پہونچا کہ ہر آینہ عتبہ اپنے حلیف کا خون بہا خود اپنے ذمہ لیتا ہی اور اُس کاروان کا بھی ضامن
ہوتا ہی جو نخلہ مین تاراج ہوا چنانچہ حکیم کہتا ہی کہ مین ابوجہل کے پاس گیا تو اُسوقت اُسکے سامنے اُسکی
زرہ رکھی ہوئی تھی اور اُسمین وہ خوشبوئین ملتا تھا مین نے اُس سے کہا کہ عتبہ نے مجھکو تیرے پاس بھیجا ہی
تو وہ مجھپر غصے سے متوجہ ہوا اور کہنے لگا کیا عُتبہ کو سواے تیرے کوئی نہین ملا جو وہ اُسکو میرے پاس بھیجتا
تب مین نے کہا آگاہ ہو واللہ اگر اُسکے سواے کوئی اور شخص مجھکو بھیجتا تو مین اِس کام کے لیے نہ آتا
ولیکن مین آیا ہون واسطے اصلاح کرانے درمیان حرم کے اور ابوالولید سردار قوم کا ہی پس ابوجہل یہ سُن کے
دوبارہ غضب مین آیا اور کہا تو بھی کہتا ہی کہ وہ سردار قوم ہی پیچ کہا مین اُسکو رئیس قوم کہتا ہون
یا کہ سارے قریش اُسکو رئیس کہتے ہین تب ابوجہل نے عامر کو حکم کیا کہ وہ اپنے بھائی کے قصاص کے لیے
پیش قوم برہنہ ہوکر فریاد کرے اور خود کہنے لگا اے قوم عتبہ بھونکتا ہی اُسکو ستو پلاؤ یعنی شدت گرسنگی مین
وہ ایسی ایسی باتین کہتا ہی یہ سُن کے سارے مشرکین کہنے لگے عتبہ بھوکھا ہی اُسکو ستو پلاؤ پس یہ باتین
جو مشرکین عتبہ کے ساتھ کرتے تھے تو ابوجہل خوش ہوتا تھا یعنی اُسکی تفضیح و توہین سے مسرور ہوتا تھا
حکیم کہتا ہی تب مین عتبہ بن الحجاج کے پاس گیا اُس سے بھی مین نے وہ کلام کیا جو ابوجہل سے کہا تھا
تو مین نے اُسکو ابوجہل سے بہتر پایا کہ اُسنے کہا جس بات کے لیے تو آیا ہی اور جس بات کا عتبہ طالب ہی

بعد ازان حکیم نے کہا پس مین عتبہ کے پاس پھر گیا تو مین نے اُسکو کلمات قریش سے غیظ و غضب مین پایا اسلیے
کہ وہ تمام لشکر مین پھر چکا تھا اور مشرکین کو فہمایش کرتا تھا کہ قتال سے باز رہین اور ان لوگون نے باز رہنے سے
انکار کیا تھا لہذا عتبہ غصے مین تھا اور اپنے ناقے سے اُتر کر اپنی زرہ پہنی اور لوگون نے اُسکے لیے ایک خود
باندازہ سر اُسکے تلاش کیا تو لشکر مین کہین ایسا خود نہ ملا جو اُسکے سر پر درست آوے اسلیے کہ وہ بزرگ سر
تھا جب ایسا خود نہ ملا تو اُسنے سر پیچ باندھا بعد ازان باہر نکلا اور اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کے
آگے چلا ناگاہ ابو جہل مادہ اسپ پر سوار صف مین کھڑا تھا پھر جسوقت عتبہ کا سامنا ہوا تو عتبہ نے اپنی
تلوار کھینچی لوگون نے کہا واللہ یہ ابوجہل کو قتل کریگا مگر اُسنے گھوڑی ابو جہل کے کوچون پر تلوار ماری
کہ وہ گھوڑی تڑپ کر گر پڑی مین نے کہا آج کا سا ماجرا مین نے نہین دیکھا پھر عتبہ نے ابو جہل سے کہا
پیدل ہو آج سواری شغل کا دن نہین ہے اور ساری قوم تیری پیادہ ہے پس ابو جہل اُترا اور عتبہ نے کہا
عنقریب تو جانیگا کہ ہم مین سے کون بدخواہ اپنی قوم کا ہے بعد ازان عتبہ نے مبارزطلبی کی اور رسول خدا
صلعم اپنے عریشہ مین تھے اور اصحاب اپنی صفون مین قائم تھے پس اُسوقت حضرت بباعث غلبہ نیند کے لیٹ گئے تھے
اور صلعم کہا تھا کہ جبتک مین تمکو اذن جہاد نہ دون تم لوگ قتال نہ کیجیو اور اگر مشرکین تمھارے قریب آوین تو
انکو تیر مار کر دفع کرنا مگر تلوار نہ کھینچنا جبتک کہ وہ تمکو گھیر لیوین چنانچہ جسوقت مشرکین مقابل ہوے اور عتبہ
طالب مبارزہ ہوا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ قوم بہت قریب آگئے اور ہمسے بھڑ گئے ہین اور
جنگ یا رسول خدا صلعم کو اُوسوقت حضرت خواب دیکھ رہے تھے کہ خدا نے حضرت کو جمعیت مشرکین کی
خواب مین قلیل دکھلائی اور بعض اصحاب کی نگاہون مین بھی انکو تھوڑا دکھلایا پس حضرت فوراً بیدار ہوے اور
اپنے دونون ہاتھ اٹھائے ہوے اپنے پروردگار سے حسب وعدہ اُسکے دعا سے فتح کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اے
پروردگار اگر جماعت مسلمین مغلوب ہو جاوینگے تو شرک غالب ہو جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ
اُسوقت عرض کرتے تھے کہ واللہ البتہ حقتعالے آپ کو فتح دیگا اور ضرور آپکا منہ روشن کریگا اور اُسوقت
ابن رواحہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپ کو مشورہ دیتا ہون وحال آنکہ رسول خدا صلعم امر الٰہی کو بہتر
جانتے ہین اور عظیم تر ہین اس بات سے کہ انکو مشورہ دیا جاوے یعنی وہ مشورہ مردم سے مستغنی ہین اور وہ
مشورہ ابن رواحہ کا یہ تھا کہ حقتعالے بزرگ تر و برتر ہے اس بات سے کہ آپ اُسکو وعدہ یاد دلاوین حضرت نے
جواب دیا اسے ابن رواحہ کیا مین حقتعالے سے اُسکے وعدے کو طلب نکرون کہ وہ خلف وعدہ
نہین ہے غرضکہ عتبہ بقصد قتال آگے بڑھا تب اُس سے حکیم بن حزام نے کہا اے ابو الولید جلدی نہ کر ٹھہر جا
کہ تو جس امر سے اورون کو روکتا تھا وہ کام پہلے تو ہی کرتا ہے اور خفاف بن ایما نے بیان کیا کہ مین نے اصحاب

نبی صلعم کو دیکھا کہ روز بدر وہ اپنی صفین آراستہ کیے ہوے باہم راجع یعنی ملے ہوے تھے پھر مین نے آنکا دیکھا
کہ وہ تلوار نہین نکالتے تھے بلکہ اُنکے ہاتھون مین کمانین کھنچی ہوئی بعضے بعضے تیر چلا رہے تھے اور اپنی صفون مین
قریب قریب اسطرح ملے ہوے تھے کہ درمیان اُن صفون کے کچھ شگاف نہ تھا اور دوسرون نے اُسدم تلوار
میان سے لی جب مشرکین بہت قریب آگئے تھے پس مجکو اس بات سے بہت تعجب ہوا آخر مین نے بعد اس
واقعہ کے مہاجرین مین ایک شخص سے باعث پوچھا اُسنے کہا ہم لوگون کو رسول خدا صلعم نے حکم کیا تھا کہ تم تلوار
نہ کھینچیو جب تک کہ مشرکین ہمپر آپڑین اور ہمکو گھیر لیوین اور راوی کہتے ہین کہ جب طرفین سے لوگ
مقابل ہوے اور اسود بن عبد الاسد مخزومی جسوقت حوض مسلمین کے قریب آیا تو کہنے لگا مین نے خدا سے
عہد کیا ہی کہ مین جاکر حوض مسلمین سے ضرور پانی پیونگا پھر اُسکو یا تو مین توڑ ڈالونگا یا قریب اُسکے مارا جاؤنگا
یعنی یا تو مارا ہی جاؤنگا یا اُسکو توڑ ہی ڈالونگا آخر اسود حملہ کر کے حوض سے قریب آیا تب اُسکے روکنے کو حضرت حمزہ
بن عبد المطلب آگے بڑھے اور اُسکو ایک ایسی تلوار ماری کہ اُسکا ایک پاؤن کٹ گیا مگر وہ اُچھل کر حوض مین
جا ہی پڑا اور اپنے دوسرے پاؤن سے جو سالم تھا حوض کو بگاڑ دیا اور اُس سے پانی بھی پی لیا اور حضرت حمزہ بھی
اُسکے پیچھے لگے ہوے برجستہ جا پہونچے اور اُسی حوض کے اندر اُسکو قتل کیا اور سارے مشرکین اپنی صفون مین سے
یہ حال دیکھ رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ مسلمان غالب رہینگے بعد ازان لوگون مین ایک دوسرے سے مقابلہ ہونے لگا

ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلعم کا انصار کو قتال کرنے سے سب کے پہلے اور حکم کرنا مہاجرین کو واسطے مقابلے مشرکین کے اور غالب آنا علی و حمزہ وغیرہ کا رضی اللہ عنہم

پھر جب کہ عتبہ و شیبہ اور ولید یہ تینون اپنی صفون سے باہر نکلے اور مبارز طلب کیا تو اُنکے مقابلے کو انصار
مین سے تین جوان برآمد ہوے کہ وہ معاذ و معوذ و عوف پسران عفرا بنی الحارث سے تھے اور بعضون نے کہا
اُنمین تیسرا شخص عبد اللہ بن رواحہ تھا اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ثابت یہ ہی کہ وہ تینون پسران عفرا تھے
پس آنحضرت صلعم کو پسران عفرا کے نکلنے سے حیا آئی اور ناپسند ہوا کہ اول قتال مشرکین سے درمیان انصار کے
واقع ہو بلکہ منظور ہوا کہ یہ شوکت واسطے فرزندان عم اپنے اور واسطے اپنی قوم کے ہو لہذا پسران عفرا کو حکم کیا
کہ اپنی صفون مین پھر جاوین اور اُنکے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ جزاکم اللہ خیرا بعد ازان مشرکین کے
کسی منادی نے پکار کر کہا اے محمد ہمارے مقابلے کو ہماری قوم سے ہمارے ہمسرون کو بھیجو یعنی قبائل قریش
مین سے جو تمھارے ساتھ ہین اُنکو بھیجو تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے بنو ہاشم اُٹھو اور قتال کرو اور
خیال کرو کہ ہرگاہ مشرکین واسطے باطل کے لڑتے آئے ہین اور چاہتے ہین کہ نور خدا کو بجھا دیوین تو
چاہیے کہ تم اُس حق پر قتال کرو جسکو نبی تمھارا تمھارے پاس لایا ہی یہ سُن کے حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور علی

بن ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہم اُٹھ کھڑے ہوے اور بجانب میدان
متوجہ ہوے اور ان لوگون کے سرون پر بیضیں تھے یعنی خود ہاے جہاز دار کہ وہ انکو نہین پہچان سکتے تھے تب
عتبہ نے کہا کچھ تم لوگ کلام کرو تاکہ ہم تمکو پہچانین اسلیے کہ اگر تم ہمارے ہمسر ہوگئے تو ہم تمسے مقابلہ کرینگے یہ سُن کے
حضرت حمزہ نے جواب دیا کہ مین ہون شیر خدا اور شیر رسول کا تب عتبہ نے کہا ہان یہ ہمسر بزرگ ہی اور بولا کہ مین
بھی اپنے حلیفون کا شیر ہون اور یہ دونون تمھارے ساتھ کون ہین حمزہ نے کہا علی بن ابیطالب اور عبیدہ
بن الحارث وہ بولا یہ دونون بھی ہمسران بزرگ ہین چنانچہ ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے سُن کر نقل
کیا کہ ہمنے عتبہ سے ایسا کلمہ حقیر کبھی نہین سُنا تھا جو کہ اُسنے کہا انا اسد الحلفا یعنی حلفا را الاجمہ یعنی مردم
فریادی بعد ازان عتبہ نے اپنے بیٹے ولید سے بولا اُٹھ اے ولید پس ادھر ولید کھڑا ہوا اور اُدھر علیؓ اٹھے
اور حضرت کوتاہ قد تھے پھر دونون نے باہم یکچند تیغ زنی کی آخر علی علیہ السلام نے ولید کو قتل کیا
بعد ازان اُدھر سے عتبہ آیا اور ادھر سے حمزہ چلے اور دونون نے بایکدیگر وار تلوار کیا آخر حضرت
حمزہ نے عتبہ کو قتل کیا بعد ازان شیبہ کھڑا ہوا اور اُسکے مقابلے پر عبیدہ بن الحارث اُٹھے اور وہ اُس
عرصہ مین درمیان اصحاب نبی صلعم کے بہت سن دار تھے تا آنکہ شیبہ نے نوک تلوار کی عبیدہ کی پنڈلی پر ماری
کہ پر گوشت کٹ گیا تب حمزہ اور علیؓ نے شیبہ پر حملہ کرکے اُسکو بھی قتل کیا اور دونون صاحب مل کر عبیدہ کو
زخمی اُٹھا لائے اور صف کے ایک کنارے اُتار دیا انکی پنڈلی کا گودا اخون کے ساتھ بہا جاتا تھا اُسوقت عبیدہ نے
کہا یا رسول اللہ کیا مین شہید نہین ہون فرمایا البتہ تو شہید ہی تب عبیدہ نے کہا واللہ اگر ابوطالب زندہ
ہوتے تو وہ خوب و بہتر جانتے کہ ہم اُنکے قول کے زیادہ تر مستحق ہین جسوقت اُنھون نے یہ اشعار پڑھے تھے
كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللهِ نُخْلِي مُحَمَّدًا + وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُونَهُ وَنُنَاضِلِ + وَنُسْلِمُهُ حَتَّى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ + وَنَذْهَلَ
عَنْ اَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ یعنی تم جھوٹے ہو قسم خانہ کعبہ کی کہ ہم محمدؐ کو تنہا چھوڑ دینگے وحال آنکہ
ابھی ہمنے نہ نیزے مارے نہ تیر چلائے اور مصرعہ ثالث مین نسلمہ بھی جواب قسم معطوف ہی نخلی پر یعنی
اور تم جھوٹے ہو قسم ہی بیت اللہ کی کہ ہم چھوڑ دینگے محمد کو یہان تک کہ ہم مارے جاوینگے گرد اُسکے
اور بھول جاوینگے ہم اپنے فرزندان اور زنان کو اور یہ آیت انھین دونون کے حق مین نازل ہوئی
هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ یعنی یہ دونون اپنے پروردگار کے واسطے مخاصمہ و معارضہ کرتے ہین
اور حمزہ رضی اللہ عنہ عمر مین نبی صلعم سے چار برس زیادہ تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت
صلعم سے تین برس بڑے تھے اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت عتبہ بن ربیعہ نے میدان مین مبارز طلبی
کی تھی تو ابو حذیفہ بیٹے عتبہ کے اپنے باپ سے لڑنے کو اُٹھے مگر رسول خدا صلعم نے اُنکو روک لیا

فرمایا تو بیٹھ جا پھر جب اور لوگ عتبہ سے لڑنے کو گئے تو ابو حذیفہ نے اپنے باپ کو قتل پر اُن لوگون کی
اعانت کی اور واقدی نے بواسطۂ رواۃ کے روایت کی ہی کہ شیبہ اپنے بھائی عتبہ سے تین برس
بڑا تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر بن راشد او زہری کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے
روایت کی ہی کہ روز بدر جب ابوجہل دعاے فتح مانگتا تھا اور یہ کلمات کہتا تھا اَللّٰھُمَّ اَقْطَعُنَا
لِلرَّحِمِ وَآتَانَا بِمَا لَا نَعْلَمُ فَاَحِنْہُ الْغَدَاۃَ اسے پروردگار جسنے ہم مین قطع یعنی قرابت شکنی کی ہی
اور ہمارے پاس وہ باتین لایا جو ہم نہین جانتے ہین تو اُسکو کل صبح کو ہلاک کر چنانچہ حقتعالے نے
اس بات مین یہ آیت نازل فرمائی اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَکُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَھُوْا فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ یعنی اگر تم
حکم فیصل چاہتے ہو تو حکم فیصل تمکو آ چکا اور اگر باز رہوگے تم اپنے شر سے تو یہ تمھارے حق مین بہتر ہوگا
اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ عمر بن عقبہ کے شعبہ مولے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ
شعبہ نے کہا مین نے ابن عباس سے سُنا وہ کہتے تھے جب لوگ آمادۂ جنگ ہوے اُسوقت حضرت
صلعم پر اندکے بیہوشی طاری ہوئی یعنی وہ حالت جو وقت نزول وحی ہوا کرتی ہی پھر جب وہ حالت
مرتفع ہوئی تو حضرت نے مؤمنین کو خوشخبری دی کہ جبرئیل مع لشکر ملائک میمنہ لشکر پر نصرت کو
آئے ہوے ہین اور میکائیل بالشکر دگر میسرہ پر نازل ہین اور اسرافیل ساتھ اور ایک لشکر ہزار فرشتون کے
وارد ہین اور اُس روز ابلیس صورت سراقہ بن جعشم مدلجی کی بنکر مشرکین کو اغواے جنگ کرتا تھا اور اُنکو
ورغلاتا تھا کہ ان لوگون مین کوئی تمپر غالب نہ آویگا مگر جسوقت اُس دشمن خدا یعنی ابلیس نے جنود ملائکہ
معائنہ کیا تو اپنے پچھلے پاؤن ہٹا اور کہنے لگا مین تمسے بری بیزار ہون کیونکہ جو کچھ مین دیکھتا ہون تم
نہین دیکھ سکتے ہو پس جسوقت اُسکا یہ کلام حارث بن ہشام نے سُنا تو اُسکو سراقہ سمجھ کر اُس سے لپٹ گئے
اور اُسنے حارث کے سینے پر دھکا مارا تو حارث گر پڑے اور ابلیس چلا گیا کہ وہ اپنے لیے پناہ نہین دیکھتا تھا
یہان تک کہ وہ دریا مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ اے پروردگار تو نے اپنا وہ
وعدہ جو مجھسے کیا ہی پورا کر (یعنی وعدۂ مہلت تا قیامت) اور ابوجہل اپنے اصحاب کے آگے اور اُنکو جنگ پر
اُبھارنے لگا اور اُنسے کہنے لگا کہ تم دھوکے مین نہ آؤ اس بات سے کہ سراقہ بن جعشم تمسے باز رہا اور
بھاگ گیا کیونکہ سواے اسکے نہین ہی کہ وہ محمد اور اُسکے اصحاب کی میعاد و مصالحہ پر تھا عنقریب اُسکو
معلوم ہوگا کہ جب ہم پھرتے ہوے مقام قدید مین جاوینگے تو دیکھو ہم اُسکی قوم کے ساتھ کیا کرتے ہین
اور تم لوگ قتل ہونے عتبہ اور شیبہ اور ولید سے بھی ہول و خوف مین نہ پڑو اسلیے کہ اُنھون نے طیش
دینے مین آکر وقت جنگ بہت جلدی کی اور قسم ہی خدا کی کہ آج ہم نہ پھرینگے یہان تک کہ محمد اور اُنکے

اصحاب کو رسیون مین باندھ لاوینگے پس اُسوقت مین کسی کو تم مین ہرگز نیا ؤن یعنی رخصت ندونگا
کہ وہ اُنمین سے کسی کو قتل کرے لیکن اُنکو قید و بند مین گرفتار رکھو تاکہ ہم اُنکو زچ کرین اور یاد دلادین
اُن باتون کو جو اُنھون نے کہا ہی کہ اُنھون نے تمھارا دین چھوڑا اور جسکو تمھارے باپ دادا پوجتے تھے
اُس سے منحرف ہوگئے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ ابن ابی حبیبہ وغیرہ رواۃ کے حضرت عائشہ
ام المومنین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے شعار
مہاجرین کا یا بنی عبد الرحمن مقرر کیا (یعنی جو کوئی یہ کلمہ کہکر آواز دیتا تھا تو معلوم کیا جاتا تھا کہ وہ
مہاجرین مین سے ہی) اور شعار خزرج کا یا بنی عبید اللہ مقرر کیا تھا اور شعار قبیلہ اوس کا یا بنی عبد اوس
واقدی نے بواسطہ رُواۃ کے زید بن علی سے روایت کی ہی کہ روز بدر شعار رسول خدا کا یا منصور امت
تھا اور راوی کہتے ہین کہ قریش مین سے سات نوجوان تھے کہ وہ اسلام لائے تھے اور اُنکے باپون نے
اُنکو قید کر رکھا تھا چنانچہ وہ لوگ بھی اپنے اپنے پدر کے ہمراہ مین آئے تھے اور وہ سب شک و شبہات
مین تھے یعنی ہنوز اسلام اُنکا کامل نتھا از انجملہ قیس بن الولید بن المغیرہ تھا اور ابو قیس بن الفاکہہ
بن المغیرہ اور حارث بن زمعہ اور علی بن امیہ ابن خلف و عاص بن منبہ بن الحجاج اور وداور تھے پھر جب
یہ لوگ بدر مین آئے تو قلت اصحاب نبی صلعم دیکھ کر کہنے لگے کہ اُنکے دین نے اُنکو مغرور کر دیا ہی اور
یہ لوگ اب مارے جاوینگے چنانچہ اس مقدمہ مین حقتعالے فرماتا ہی کہ اِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم
مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ یعنے مردم منافق اور جنکے
دلون مین مرض ہی یعنی شرک و شک ہی وہ کہتے ہین کہ ان مسلمانون کو اُنکے دین نے مغرور و بے پروا کر دیا ہی
و حال آنکہ جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ رکھتا ہی تو حقتعالے غالب صاحب حکمت ہی بعد ازان حقتعالے
حال کفار کا بدترین مذمت سے ذکر کیا اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ
عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ اسکے آسرہ قولہ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ
خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ یعنے قوم کفار پیش خدا بدترین جانورون مین ہین پس وہ ایمان
نہ لاوینگے اور یہ وہ ہین جنسے تو نے عہد مقرر کیا بعد ازان اُنھون نے عہد شکنی کی بار بار اور
ڈرتے نہین ہین اگر تو اُنکو ہنگام جنگ پاوے تو بھگا دے اُنکے پیچھے والون کو شاید کہ وہ
عبرت پذیر ہون اور راوی نے کہا کہ من خلفہم سے مراد یہ ہی کہ قبائل عرب سے جو پیچھے قریش کے
ہین وہ سب قتل کیے جاوین وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
اور اگر وہ واسطے صلح کے جھکین تو تو بھی اُنکی طرف مائل ہو مگر توکل و تکیہ خدا ہی پر رکھ کہ وہ بڑا سننے جاننے والا ہی

راوی نے اِس آیت کی تفسیر مین بیان کیا ہی یعنے اگر وہ لوگ زبانی بھی اقرار کرین کہ ہم مسلمان
ہین تو چاہیے کہ تو اُنسے یہ اقرار محض اُنکا قبول کرلے وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْکَ فَاِنَّ حَسْبَکَ
اللّٰہُ ہُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ
جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَہُمْ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ یعنے اور اگر وہ
اِس اقرار مین ارادہ فریب دینے کا رکھتے ہون تو حقتعالے تیری جانب سے اُنکو کفایت
کرتا ہی کہ وہ ایسا خدا ہی جسنے تیری مدد کی اپنی نصرت اور نصرت مؤمنین سے اور مسلمین کے
دلون کو باہم مؤلف و متفق کر دیا اگر تو مال تمام دنیا کا سارا خرچ کرتا تو بھی اسطرح تالیف قلوب
اُنکی تو نکر سکتا ولیکن حقتعالے نے درمیان اُنکے ایسی الفت ڈالدی ہی کہ وہ غالب حکمت والا ہی
راوی نے تفسیر مین اس آیہ کے کہا ہی یعنے الفت ڈالی ہی اُنکے دلون مین قبول اسلام پر اور
واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد الرحمان بن محمد بن ابی الرجال و عمر بن عبد اللہ کے محمد بن
کعب القرظی سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر حقتعالے نے مؤمنین کو ایسی قوت و توانائی
عطا فرمائی تھی کہ اگر صبر و استقامت کرین تو وہ بیس آدمی سو مشرکین پر غالب رہین اور روز بدر
حق سبحانہ تعالے نے دو ہزار فرشتون سے اُنکی تائید کی پھر جب کہ حق سبحانہ تعالے نے بعلم ظہوری معلوم
کیا کہ مسلمانون مین ناتوانی ہی تو اُسنے تخفیف کی یعنی مقابلہ دہ چند سے کم کرکے دو چند پر مقرر رکھا
پھر جب کہ رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو حق مین اُن لوگون کے جو دعوی اسلام بشک کرتے تھے
اور وہ بدر مین مارے گئے اور حق مین اُن ساتون آدمیون کے جنکو بعد لانے اسلام کے شک تھا اور اُنکو
اُنکے باپ نے روک رکھا اور آخر کو وہ اُس روز مشرکین کے ساتھ مارے گئے کہ اُنمین ایک ولید بن عتبہ بن
ربیعہ تھا کہ ذکر ان لوگون کا حدیث ابن ابی حبیبہ مین مذکور رہا اور حق مین اُن مسلمانون کے جو مکے مین رہ گئے
اور استطاعت و توفیق ہجرت کی نہوئی تھی پس ان سب کے حق مین خدائے عز و جل نے یہ آیت نازل فرمائی
اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىہُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِہِمْ قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا
اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَةً فَتُہَاجِرُوْا فِیْہَا الآیۃ یعنی جو لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہین
نافرمانی کرنے سے تو فرشتے جب اُنکی روحین قبض کرتے ہین اُسوقت کہتے ہین تم کس خیال و غفلت مین تھے
وہ کہتے ہین ہم دنیا مین ناتوان اور بے بس تھے تو فرشتے کہتے ہین کیا زمین خدا کی وسیع نہین ہی کہ تم اُس مین
چلے جاتے اور راوی نے کہا جب مہاجرین نے اُن مسلمانون کو جو مکے مین رہ گئے تھے ہجرت کرنے کے لیے
لکھ بھیجا تو جندب بن ضمرة الجندعی نے کہا کہ مکے مین میرے رہ جانے سے کوئی عذر و حیلہ میرا پیش خدا

پیش رفت نہ جائیگا اور ہر چند وہ مریض تھا اپنے عزیزون سے کہنے لگا مجکو یہان سے لے چلو کیا عجب ہی کہ
مجھے صحت ہو جاوے لوگون نے کہا کس طرف تو جایا چاہتا ہی اُسنے کہا تنعیم کی طرف تب وہ اُسکو تنعیم مین
لیگئے اور درمیان تنعیم و مکہ کے چار میل کا فاصلہ ہی مدینے کے راستے پر اُسوقت جندب یہ کہتا تھا
اَللّٰھُمَّ اِنِّی خَرَجْتُ اِلَیْکَ مُھَاجِرًا یعنی اے پروردگار مین تیرے واسطے وطن چھوڑکر نکلا ہون پس حقتعالی نے
اُسکے باب مین یہ آیہ نازل کیا وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ
فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ الآیۃ یعنے جو شخص اپنے گھر سے بارادہ ہجرت و ترک وطن واسطے خدا و
رسول کے نکلتا ہی و بعد ازان اُسکو موت آجاتی ہی تو اجر و ثواب اُسکا پیش خدا ثابت ہو جاتا ہی
پھر جب کہ اُن مسلمانون نے جو مکے مین تھے یہ بات دیکھی اور سُنی (یعنی پیام مہاجرین اور ہجرت
جندب اور نزول آیت سے مطلع ہوے) تو اُنمین سے جو استطاعت خروج رکھتے تھے وہ نکل گئے اُسوقت
ابوسفیان مشرکین مین سے کچھ لوگون کو ہمراہ لیکر اُن مسلمانون کی تلاش مین نکلا پھر اُنکو گرفتار کرکے
پھیر لیگیا اور اُنکو قید کیا پس وہ لوگ آفت مین مبتلا رہے پھر جو لوگ اس مصیبت و بلا مین گرفتار تھے اُنکے
حق مین حقتعالے نے یہ آیہ نازل کیا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَا اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ
فِتْنَۃَ النَّاسِ کَعَذَابِ اللّٰہِ تا آخر آیۃ اور دو آیتین بعد والی یعنی لوگون مین بعضے ایسے ہین جو
کہتے ہین کہ ہم خدا کے ساتھ ایمان لائے ہین مگر جب اُسکو راہ خدا مین کچھ ایذا پہونچتی ہی تو وہ فتنہ مردم کو
گویا عذاب خدا کا سمجھتا ہی چنانچہ مہاجرین نے اس آیت کو پاس مسلمانان مکہ کے لکھ بھیجا پھر جب اُنکو وہ
نوشتہ پہونچا اور جو کچھ اُنکے حق مین نازل ہوا تھا اُنکو معلوم ہوا تب اُن لوگون نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ
عَلَیْنَا اَنْ لَّا نَعْدِلَ بِکَ اَحَدًا یعنی اے پروردگار ہر آیئنہ ہم تیرے لیے اپنے اوپر نذر وجب کرتے ہین
اس بات کی کہ اگر تو یہان سے ہماری مخلصی کرے تو ہم تیرے ساتھ کسی کی برابری یعنی شرک نکرینگے
آخر وہ لوگ باہر نکلے اور یہ نکلنا اُنکا دوسری بار تھا چنانچہ ابوسفیان اور مشرکون کو ہمراہ لیکر اُنکی
تلاش مین نکلا یہ لوگ اُنکے پانے سے عاجز رہے کہ وہ بھاگ کر پہاڑون مین ہو رہے تب ابوسفیان
وغیرہ مکے مین واپس آبنئے اور نہایت سختی کرنے لگے اُن مسلمانون پر جنکو پہلے پکڑ لے گئے تھے اور اُنکو مارکی
ایذا دینے لگے اور زبردستی کرتے تھے ترک اسلام پر اُسی عرصے مین ابن ابی سرح مدینے مین چلا آیا اور
قریش سے بیان کرنے لگا کہ محمد کے پاس کوئی وحی نازل نہین ہوتی ہی مگر یہ کہ ابن قمطہ غلام نصرانی محمد کو
جو کچھ تعلیم کرتا ہی مین اُسکو بحکم محمد لکھا کرتا تھا اور جیسا چاہتا تھا بدل کر لکھدیتا تھا پس حقتعالے نے
اس بارہ مین یہ آیت نازل فرمائی وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُہٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْہِ

اعجمی وہذا لسان عربی مبین یعنے ہم خوب جانتے ہین جو وہ کہتے ہین کہ اُسکو ایک بشر تعلیم کرتا ہی
وحال آنکہ زبان اُس شخص کی جسکی طرف پھیرتے ہین اور نسبت دیتے ہین وہ غیر عرب ہی اور یہ قرآن
عربی خالص ہی اور جن مسلمانون کو ابوسفیان اور اُسکے ہمراہی گرفتار کرکے لے گئے تھے اور وہ مبتلاے
مصیبت ہوے تھے اُنکے حق مین حقتعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان
پہلے اس آیت سے وعید ہی واسطے کفار کے بعد ازان فرمایا مگر وہ لوگ جو مجبور کیے گئے یعنے کفر
اُنکا بالاجبار ہی ولیکن قلب اُنکا جازم ثابت ہی ایمان پر یعنی پس وہ مستثنے ہین کفار سے غرض کہ
ابن ابی سرح اُن لوگون مین سے ہی جنکو شرح صدر ہی کفر سے یعنے وہ دل کشادہ ہین واسطے
کفر کے بعد ازان حقتعالے نے حق مین اُن لوگون کے جو ابوسُفیان کے پاس سے بھاگ کر حضور مین
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے جنھون نے صبر کیا عذاب پر بعد فتنہ کے یہ آیہ نازل فرمایا
ثم ان ربک للذین ہاجروا من بعد ما فتنوا الی آخر الایہ یعنے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے
صبر کیا ایذا اُن پر بعد فتنہ ابوسُفیان کے بعد ازان رب تیرا واسطے اُن لوگون کے جنھون نے
وطن چھوڑا بعد مصیبت پانے کے وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہی محمد بن عمر الواقدی
رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو اسحق بن محمد نے اسحاق بن عبد اللہ سے اُنھون نے
عمر بن الحکم سے اُنھون نے کہا اُس روز نوفل بن خویلد بن العدویۃ نے پکار کر کہا اے گروہ
قریش بہ تحقیق کہ یہ سراقہ وہ سراقہ نہین ہی یعنے اب وہ تمھارا دوست نہین ہی اُسکی قوم کو
تم خوب پہچانتے ہو اور اُن لوگون کا تمسے باز رہنا ہر جگہ جانتے ہو پس چاہیے کہ اُس قوم سے
خوب لڑو اور مین جانتا ہون کہ پسران ربیعہ یعنے عتبہ وشیبہ نے جنگ کرنے مین بڑی جلدی
کی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے رافع سے روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا ہر آئینہ
ہم لوگ اُس روز ہنکارنا ابلیس کا باعث ہزیمت کفار کے اور واے واویلا اسکی سُنتے تھے
اور وہ صورت سراقہ بن جعشم کی بنکر ظاہر ہوا تھا یہان تک کہ وہ بھاگا یعنے جنود ملائکہ
دیکھ کر گریزان ہوا اور سمندر مین گھُس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ یا رب
ما وعدتنی یعنے اے پروردگار وفا کر جو تونے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت فرمایا ہی وبعد ازان
جب قریش مکّے مین آئے تو سراقہ کو ملامت وسرزنش کرتے تھے کہ تونے روز بدر ایسا ایسا
کیا تھا اُسنے قسم کھائی کہ مین نے ہرگز ایسا نہین کیا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ
رواۃ کے شیخ عراک سے روایت کی ہی اور عراک صیاد ماہی گیر تھا قبیلہ حی سے اُس روز

وہ کنارۂ دریا پر تھا اور اوپر سے نشیب دریا کی طرف دیکھتا ہوا شکار ماہی مین مشغول تھا تو وہ
کہتا ہو کہ مین نے ایک شور واویلا و واحسرتا کا سُنا کہ تمام دشت و وادی صداے فغان سے پر تھا
اُسوقت متحیر ہو کر مین ادہر اُدہر دیکھنے لگا تو ناگاہ مجھے سراقہ بن جعشم نظر آیا مین اُسکے قریب
گیا اور مین نے اُس سے پوچھا کہ میرے باپ مان تجھپر فدا ہون یہ تیرا کیا حال ہو آ تنے مجھے کچھ جواب
نہ دیا بعد ازان مین نے اُسکو دیکھا کہ دریا مین کود پڑا اور اپنے دونون ہاتھ پھیلا کر کہنے لگا اے
پروردگار جو تو نے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت کیا ہو اُسکو وفا کر تب مین نے یہ حال دیکھ کر اپنے
دل مین خیال کیا کہ قسم ہو خانہ کعبہ کی سراقہ مگر دیوانہ ہوگیا اور یہ حال ہو وقت غروب آفتاب کا
روز بدر ہنگام شکست مشرکین کے اور اُس روز علامت و نشانی ملائکہ کی یہ تھی کہ عمامے نور کے سبز و سرخ
و زرد اُنکے سرون پر بندھے ہوے شملے اُسکے شانون پر لٹکتے تھے اور اُنکے گھوڑون کی پیشانیون پر پشمینے کی
چوٹیان چھوٹی تھین اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے محمود بن لبید سے روایت کی ہو کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے بتحقیق کہ ملائکہ نشانیان لیئے اور دیان باندھے آئے ہین چاہیئے کہ تم بھی نشانیان
باندھو تب اصحاب نے اپنے مغفرون اور کلاہون مین پشمینہ باندھ لیا تھا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث
نقل کی موسے بن محمد نے اپنے والد سے انھون نے کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین چار شخص نشانیان
باندھے ہوے معرکۂ جنگ مین نظر آتے تھے مثل حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہ وہ روز بدر پر شتر مرغ
اپنے خود مین لگائے تھے اور علی علیہ السلام سر بند پشمینہ سفید باندھے تھے اور زبیر زرد پٹکہ سر پر باندھے تھے
اور زبیر کہتے تھے کہ روز بدر ملائکہ ابلق گھوڑون پر سوار نازل ہوے تھے اور اُنکے سرون پر عمامے زرد
رنگ بندھے تھے اسلیئے اُس روز زبیر نے زرد سر پیچ باندھا تھا اور ابو دجانہ کا سر بند سرخ رنگ تھا
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے موسےٰ سہیل سے روایت کی ہو اُنھون نے کہا مین نے
سہیل بن عمرو سے سُنا وہ بیان کرتا تھا کہ مین نے روز بدر چند اشخاص سفید پوش کو ابلق گھوڑون پر
سوار نشانیان باندھے ہوے دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل اور اسیر کررہے ہین اور ابو اُسید الساعدی
بعد نابینا ہونے کے کہتے تھے کہ اس عرصہ مین اگر مین تمھارے ساتھ بدر مین ہوتا اور میری آنکھین بھی
بینا ہوتین تو مین تمکو شعب جبل مین وہ درہ جسمین سے مین نے ملائکہ کو نکلتے دیکھا تھا دکھا دیتا
اور اسمین مجکو کچھ شک وشبہہ نہین ہوا اور وہ بیان ایک شخص کا بنی غفار مین سے نقل کرتے تھے کہ اُسنے
کہا روز بدر مین اور میرا ابن عم آگے بڑھا اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور اسوقت ہم دونون مشرک تھے اور بدر کے
دونون ٹیلون مین سے جو تودۂ ریگ کا جانب شام واقع ہو ہم دونون اُسی کے کنارے پر تھے اور قرینہ جنگ کا

دیکھ رہے تھے کہ جسکی طرف شکست ہو تو اُسکی لوٹ مین لوٹنے والون کے شریک ہوکر ہم بھی لوٹین ناگاہ ہمنے
ایک ٹکڑہ ابر دیکھا کہ وہ ہمسے قریب آیا پھر اُسمین سے مین نے شور گھوڑون کا اور صدا ہتھیارون کی یعنی ٹھنا نا
اور کھڑکھڑانا سُنا اور یہ بھی مین نے سُنا جیسے کوئی کہتا ہے اَقدِم حَیزُوم یعنے اسے حیزوم آگے بڑھ (حیزوم
اسپ و نام اسپ) چنانچہ حال میرے ابن عم کا یہ ہوا کہ ہیبت سے پردہ اُسکے دل کا پھٹ گیا وہ فوراً مر گیا اور
مین بھی قریب بہلاکت پہونچا اور بے حس و حرکت ہو گیا اور جب وہ ابر چلا تو مین اُسکو تکتا تھا تا آنکہ وہ پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے گیا اور مین بھی اُس جگہ سے چلا آیا پھر اُس ابر مین کچھ شور نہ تھا اور واقدی
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی خارجہ نے بواسطہ اپنے والد ابراہیم بن محمد بن ثابت بن قیس بن
شماس کے اُنھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ روز بدر ملائکہ مین سے کون کہنے والا تھا
کہ اقدِم یا حیزُوم یعنے آگے بڑھ اسے حیزوم گھوڑے جبرئیل نے کہا یا محمد مین آسمان کے سارے فرشتون کو نہین پہچانتا ہون
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابی رہم سے روایت کی اُنھون نے کہا مین اور میرے چچا کا بیٹا
ہم دونون چشمہ بدر پر تھے پھر ہمنے جب قلت اصحاب محمدؐ اور کثرت احزاب قریش کی دیکھی تو ہمنے باخود صلاح کی
کہ جسوقت دونون جماعت مقابل ہونگے تو ہم لشکر محمدؐ مین ملجا دینگے آخر ہم لوگ حضرت کے بائین والی جماعت کی طرف
چلے اور ہم کہہ رہے تھے کہ یہ لوگ چوتھائی قریش سے ہین پس اسی عرصہ مین کہ ہم یہ کہتے ہوے میسرہ لشکر پر چلے جاتے تھے
ناگاہ ایک ابر آکر ہمپر چھا گیا ہمنے آنکھ اُٹھاکر جو دیکھا تو آواز آدمیون کی اور ہتھیارون کی سُنی اور ایک کو سنا
کہ وہ اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اسے حیزوم آگے بڑھ اور اُسے ہمنے یہ کہتے ہوے سُنا رُوَیداً تتام اُخراکم
یعنے ٹھہرے چلو کہ تمہارے پیچھے والے آگے آجاوین پس یہ لوگ رسول خدا صلعم کے میمنہ پر نازل ہوے بعد ازان مثل
اسی کے ایک اور ابر آیا اور رسول خدا صلعم کے ساتھ شامل ہوا پھر اُسوقت جو ہمنے طرف رسول خدا صلعم و اصحاب کے
نگاہ کی تو یہ لوگ قریش سے دوچند نظر آئے اور ہنگام مشاہدۂ نزول ابر و استماع صدائے ہیبت کے میرے چچا کا بیٹا تو صدمہ
خوف سے مر گیا اور مین بے حس و حرکت ہو گیا آخر مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کی اور اسلام قبول کیا
اور راوی کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سوا ے روز بدر کے شیطان کسی روز ایسا نہین دیکھا گیا
کہ وہ ذلیل و حقیر تر و پشیمان و پُر خشم زیادہ یوم عرفہ سے ہوا ہو اسلیے کہ اُسنے نزول رحمت خدا و عفو گناہان عظیم بندون سے
معائنہ کیا تھا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ شیطان نے روز بدر دیکھا تھا فرمایا کیا اُسنے نہین دیکھا تھا کہ
جبرئیل جنود ملائکہ لائے ہین اور راویون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر فرمایا کہ دیکھو یہ جبرئیل آندھی لیے ہوے
آتے ہین اور گویا کہ وہ ہیئت و صورت مین دحیہ کلبی دکھائی دیتے ہین پس مین منصور و فیروزمند ہوا صبا سے جیسا ہوا
اور قوم عاد ہلاک ہوئی دبور سے تو رد ہوا ہے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عبدالرحمان بن عوف سے

روایت کی کہ انھون نے کہا مین نے روز بدر پاس رسول خدا صلعم کے دو مردون کو دیکھا کہ ایک داہنے ہی
اور ایک بائین اور وہ دونون قتال شدید کر رہے تھے پھر ایک اور تیسرا آیا عقب پر حضرت صلعم کے بعد ازان ایک اور
چوتھا آیا آگے حضرت کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے سعد سے روایت کی ہی انھون نے
کہا روز بدر مین نے دو مردون کو دیکھا کہ وہ حضرت کی طرف قتال کر رہے ہین ایک داہنے دوسرا بائین سے
اور مین حضرت علیہ السلام کو دیکھتا تھا کہ وہ کبھی اسکو دیکھتے تھے کبھی اسکو دیکھتے تھے اور فتح وظفر آلہی سے سرور
ہوتے تھے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے صُہیب سے روایت کی کہ انھون نے کہا روز بدر مین نے بہت سے
ہاتھ کٹے ہوئے دیکھے اور بہت سے جراحات اندرونی دیکھے کہ اُن زخمون نے خون نہین دیا تھا اور واقدی نے
بواسطہ رواۃ ابی بُردۃ بن نیار سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ روز بدر مین تین سر کاٹ لایا اور روبرو
جناب رسول خدا صلعم کے رکھا اور عرض کی یا رسول اللہ انمین دو سرون کو تو مین نے کاٹا ہی مگر تیسرا سر تو مین نے
ایک شخص بعض یعنی سفید پوش یا گورے رنگ دراز قد کو دیکھا کہ اُسنے اس سر والے کو قتل کیا اور سر اُسکے آگے
پھینک دیا تو مین اسکو اٹھا لایا یہ سُن کے حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہ فلان ملک تھا اور ابن عباسؓ کہتے تھے
کہ سوا روز بدر کے ملائکہ نے اور کہین نہین قتال کی ہی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت کی انھون نے کہا کہ روز بدر فرشتے اُن لوگون کی صورت بنا کر آئے جنکو تم پہچانتے تھے تا
مسلمانون کے دلون کو مستقل و مطمئن کرین چنانچہ مین اُنکے پاس گیا مین نے سُنا کہ وہ مسلمانون سے یہ کہتے تھے
اگر گروہ مشرکین ہمپر حملہ کرینگے تو ہمارے سامنے ثابت و قائم نہ رہ سکینگے کیونکہ وہ کچھ مال نہین ہین اور
اُنکی کچھ حقیقت نہین ہی اور یہ بموجب ارشاد حقتعالی کے ہی اِذْ یُوحِی رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰئِکَۃِ اَنِّی مَعَکُمْ
فَثَبِّتُوا الَّذِینَ اٰمَنُوا الی آخر الآیۃ یعنی جب تیرے پروردگار نے فرشتون کو وحی کی کہ ہر آینہ مین تمھارے
ساتھ ہون تم مسلمانون کو تقویت اور تسلی دو اور واقدی نے موسی بن محمد سے روایت کی ہی کہ سائب بن
ابی حُبَیش الاسدی بعہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ آدمیون مین سے مجکو کسی نے اسیر نہین کیا
لوگون نے کہا پھر کسنے تجکو اسیر کیا تھا اُسنے کہا جب قریش بھاگے مین اُنکے ساتھ بھاگا اُسوقت ایک شخص گورا رنگ
دراز قد ابلق گھوڑے پر سوار ہوا سے اُترا یعنی ما بین آسمان و زمین سے آیا اور مجکو مضبوط باندہ دیا بعد ازان عبد الرحمان
بن عوف میرے پاس آیا اُسنے مجھے بندھا ہوا پایا تب عبد الرحمن لشکر مین پکارنے لگا کہ اسکو کسنے اسیر کیا ہی مگر
کوئی نہ بولا کہ مین نے اسکو قید کیا ہی یہان تک کہ مجھے پیش رسول خدا صلعم لیگئے اور آنحضرت علیہ السلام نے مجسے فرمایا اے
ابن حُبیش تجھے کسنے قید کیا ہی مین نے کہا مین نہین جانتا ہون اور مجھے ناگوار ہوا کہ جسنے مجھے اسیر کیا ہی اسکا وہ حال
بیان کرون جو مین نے بچشم خود دیکھا تھا مگر رسول خدا صلعم نے خود فرمایا کہ فرشتون مین سے ایک فرشتہ

بزرگ نے اسکو اسیر کیا ہی پھر فرمایا آپ بصرہ گونگا لانے اس قیدی کو لیا آخر عبدالرحمان مجکو لے گیا اور وہ کلمہ حضرت علیہ السلام کا ہمیشہ مجکو یاد رہا اور قبول اسلام مین تاخیر ہوئی یہان تک کہ مجھے اسلام نصیب ہوا اور واقدی بواسطۂ رواۃ کے حکیم بن حزام سے روایت کی ہی اُسنے کہا روز بدر مین نے دیکھا کہ وادی خلص مین ایک کالا کمل ساتنو دار ہوا اور سارا افق آسمان اُس سے ڈھک گیا (وادی خلص ایک گوشہ ہی مقام روثیہ کا) ناگاہ وہ وادی پر از نملہ ہو گیا کہ وہ سب مانند سیل کے روان ہوئین اُسوقت میرے دل مین خیال آیا کہ یہ کوئی شی ہی جو واسطے تائید محمدؐ کے آسمان سے نازل ہوئی ہی آخر معلوم ہوا کہ وہ فرشتے تھے پھر تھوڑی دیر نگذری تھی کہ شکست کفار ہوئی

ذکر امتناع قتل ابو البختری وغیرہ اور پھر قتل ہونا انکا حالت لاعلمی مین

راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے قتل ابو البختری سے منع فرمایا اسوجہ سے کہ وہ ایک زمانے مین واسطے دفاع ایذاے رسول خدا کے ہتھیار لگا کر حمایت کو نکلا تھا اور کہتا تھا کہ آج کے دن جو کوئی محمدؐ سے با یذا پیش آویگا مین اُسکو قتل کرونگا پس حضرتؐ نے اس بات کی شکر گزاری کی اور احسان مندی مین روز بدر اُس سے منع قتل فرمایا تھا چنانچہ ابو داؤد مازنی نے بیان کیا مین نے ابو البختری سے ملاقات کر کے کہا کہ رسول خدا صلعم نے تیرے قتل کرنے سے منع کیا ہی بہتر ہی کہ تو ہاتھ اپنا دے (یعنی براے اسیری) اُسنے جواب دیا کہ تو مجھسے کیا چاہتا ہی یعنے اس کلام سے میرے ساتھ تیری کیا غرض ہی کیونکہ اگر محمدؐ نے میرے قتل کرنے سے منع کیا ہی تو مین نے اُنسے دفع بلا کی تھی ولیکن ہاتھ دینا میرا بس قسم ہی لات وعزیٰ کی مکے کی عورتین تک جانتی ہین اس بات کو مین ہرگز اپنا ہاتھ نہ دونگا اور مین جانتا ہون کہ تو مجھسے باز نرہیگا تو مگر مجھسے جو تیرا ارادہ ہو آخر ابو داؤد نے اُسکو تیر مارا اور کہا اَللّٰھُمَّ سَھْمُکَ اے پروردگار یہ تیرا تیر ہی اور ابو البختری تیرا بندہ ہی یعنی قبضۂ قدرت مین ہی پس اس تیر کو تو مقتل پر پہونچا دے (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہی جہان صدمہ و زخم سے آدمی مرجاتا ہی) اور حال یہ تھا کہ ابو البختری زرہ پوش تھا مگر تیر نے زرہ توڑ کر اُسکو قتل کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ابو البختری کو مجذر بن زیاد نے نادانستہ قتل کیا یعنی وہ اُسکو پہچانتا نتھا اور مجذر نے اس مضمون کا شعر کہا ہی جس سے قتل کرنا اُسکا ثابت ہوتا ہی اور اسی طرح حضرت رسول خدا صلعم نے قتل کرنے سے نسبت حارث بن عامر کے منع کیا اور فرمایا تھا کہ اُسکو اسیر کرو قتل نکرو اسلیے کہ وہ خروج بدر سے بہت کارہ تھا (یعنی قریش اُسکو باکراہ و اجبار لائے تھے) چنانچہ خُبیب بن یساف سے اُسکا مقابلہ ہو گیا اور یہ اُسکو پہچانتے نتھے پس لاعلمی مین اُسکو قتل کیا پھر جسوقت آن حضرت صلعم کو اسکے قتل ہونے کی خبر معلوم ہوئی تو فرمایا اگر پہلے سے مین اُسکو پاتا کہ وہ اسیر ہوتا اور قتل نکیا جاتا تو مین اُسکو چھوڑ دیتا کہ وہ اپنے اہل عیال مین چلا جاتا اور اسی طرح حضرت صلعم نے قتل زمعہ بن الاسود سے منع فرمایا تھا کہ مگر ثابت بن الجذع نے ناشناسائی مین اُسکو قتل کیا

ذکر سرگرمی معرکہ قتال و ظہور فتح و ظفر بنزول ملائک از پیش ملک المتعال

اور راوی کہتے ہین جسوقت ہنگامہ حرب شدید گرم تھا تو رسول خدا صلعم اپنے دونون ہاتھ اُٹھائے ہوے حق سبحانہ تعالے سے نصرت اور وعدہ ظفر طلب کر رہے تھے اور کہتے تھے خداوندا اگر گروہ مشرکین مجھپر غالب آوینگے تو شرک پھیل جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے واللہ یا رسول اللہ حقتعالی ضرور آپ کی نصرت کریگا اور روے مبارک روشن کریگا چنانچہ حق سبحانہ تعالے نے ہزار فرشتے بہم کفار پر نازل کیے اسوقت حضرت علیہ السلام ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے اے ابو بکر خوش ہو یہ جبرئیل عمامہ ردا باندھے ہوے اپنے گھوڑے کی باگ اُٹھائے ہوے مابین آسمان و زمین یعنی ہوا سے نظر آئے ہین اور جب مین پر اُترے تو تھوڑی دیر مجھسے غائب ہے پھر حاضر آئے ہین اسطرح کہ اُنکے سامنے کے دانت یعنی چہرہ اُنکا گرد آلود ہے اور کہتے ہین کہ فتح و نصرت خدا کی جسے تو نے خدا سے طلب کی وہ تیرے لیے آپہونچی ہے اور راوی کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلعم منجانب پروردگار مامور ہوے کہ ایک مشت سنگریزے لیکر کفار پر پھینکا اور یہ دعا پڑھی شَاهَتِ الْوُجُوهُ اَللّٰهُمَّ اَرْعِبْ قُلُوْبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ یعنے سنگریزے پھینکتے وقت فرمایا انکے منھ بگڑ جاوین یعنی انکا کالا منھ ہو اے پروردگار انکے دلون مین ہیبت ڈال اور انکے پانون کو ڈگادے کہ بھاگ جاوین بالآخر وہ دشمنان خدا ایسے بھاگے کہ کسی شی کو مُڑ کر ندیکھتے تھے اور اہل اسلام اُنکو خاطر خواہ قتل کرتے تھے یا اسیر کر لیتے تھے اور اُن مشرکین مین سے کوئی ایک بھی ایسا باقی نہ بچا تھا جسکا مُنھ اور آنکھین اُسکی کنکریون سے پر نہون اور وہ نہین جانتا تھا کہ آنکھون سے کدھر دیکھے یعنی اُسکی آنکھین کسی طرف کھلتی نہ تھین اور اُنکو ملائکہ و مومنین قتل کر رہے تھے اُس روز عدی بن ابی الزغبا نے یہ شعر کہا اور پڑھا شعر

اَنَا عَدِیٌّ وَالسَّحِلُ ✽ اَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْفَحَلِ ✽ یعنی مین عدی ہون اور یہ میری زرہ ہے کہ مین اُسکو پہنے ہوے چلتا ہون چال شیر نر کی راوی کہتا ہے مراد سحل سے زرہ ہے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ درمیان جماعت کے عدی کون شاہی ہے ایک شخص نے قوم مین سے عرض کی یا رسول اللہ مین عدی ہون فرمایا ابن فلان نے وہ کیا شعر پڑھا ہے اُسنے کہا مین وہ عدی نہین ہون جسنے شعر کہا ہے بعد ازان عدی بن الزغبا نے کہا یا رسول اللہ وہ عدی مین ہون فرمایا تو نے کیا شعر کہا ہے اُسنے کہا وَالسَّحَلُ اَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْفَحَلِ حضرت علیہ السلام نے پوچھا سحل کیا چیز ہے اُسنے عرض کی زرہ ہے (یعنے ہمارے یہان ذرع کو سحل کہتے ہین) بعد ازان حضرت نے اُسکی مدح کی اور فرمایا کیا خوب آدمی ہے جو عدی بن الزغبا ہے اور راوی کہتے ہین کہ عقبۃ بن ابی مُعیط جب مکے مین تھا اور آن حضرت صلعم بر سبیل ہجرت مدینے مین تشریف لائے تھے تو عقبہ نے یہ اشعار کہے تھے قطعہ یَارَاکِبَ نَاقَةِ الْقَصْوَاءِ هَاجَرَنَا

عمّا قلیلٍ ترانی راکب الفرسِ + اعل رمحی فیکم ثم انہلہ + والسیف یاخذ منکم کل ملتبس
یعنے اے سوار ناقہ قصوا کے اب ہمنے بھی مکے سے ہجرت کی ہی عنقریب ہی کہ تو مجکو گھوڑے پر سوار دیکھیگا
کہ مین اپنے نیزے کو تمہارے خون سے سیراب کرونگا اور پھر سیراب کرونگا یعنی بار بار نیزے مارونگا اور
ہماری تلوار سارا ساز و رخت تمہارا سلب کریگی یعنی چھین لیگی **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا ان شعار کو میرے سامنے
ابن ابی الزناد نے پڑھا اور کہا جسوقت یہ اشعار حضرت رسول خدا صلعم کو پہونچے تو فرمایا اللّٰہم کبہ لمنخرہ واصرعہ
یعنے اے پروردگار اسکو سرنگون اوندھے منھ گرا اور ہلاک کر **راوی** نے کہا کہ روز بدر عقبہ کے گھوڑے نے
شوخی کی اور اسکو گرا دیا چنانچہ عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے اسکو پکڑ کر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
حاضر کیا حضرت نے عاصم بن ثابت ابی الاقلح کو حکم کیا انھون نے اسکی مشکین باندھ کر قتل کیا

ذکر قتل امیہ و ابوجہل وغیرہ سرداران لشکر قریش و سیری کفار و بہادری اصحاب کرام و ظہور بعض معجزات آنحضرت صلعم و غنیمت عظیم

مروی ہی عبد الرحمان بن عوف سے کہ روز بدر بعد گریز کفار کے مین زرہون کو جمع کرنے لگا اسوقت
امیہ بن خلف نے مجھسے ملاقات کی اور وہ ایام جاہلیت مین میرا دوست تھا اور اُس زمانے مین میرا نام عبد عمرو تھا
اور بعد اسلام میرا نام عبد الرحمان ہوا پس وقت ملاقات کے اُسنے مجھے پکارا ای عبد عمرو مین نے اُسکو کچھ جواب
ندیا تب اُسنے کہا مین تجکو عبد الرحمان اسلیے نہین کہتا ہون کہ مُسیلمہ یمامہ مین بنام رحمٰن پکارا جاتا تھا لہٰذا مین
تجکو اس نام سے نہین پکارتا ہون آخر وہ مجکو بنام عبد الالٰہ پکارا کرتا تھا چنانچہ روز بدر جب مین نے اُسکو دیکھا
تو وہ گویا کہ جمل اورق ہی یعنے شتر خاکستر گون اور اُسکے ہمراہ علی اُسکا بیٹا تھا پھر امیہ نے مجھے پکارا یا عبد عمرو
مین نے اُسکو کچھ جواب ندیا تب اُسنے مجھے پکارا اے عبد الالٰہ تو مین نے جواب دیا اُسنے کہا اگر تمکو حاجت دودھ
پینے کی یعنے احتیاج مال ہو تو مین تیرے لیے تیری ان زرہون سے بہتر ہون تب مین نے کہا آؤ تم دونون میرے
ساتھ چلو پھر مین اُن دونون کو اپنے آگے آگے لیچلا اُسوقت امیہ نے کسی قدر اپنے تئین امن مین دیکھا تو اُمیہ مجھسے
پوچھنے لگا کہ آج مین نے ایک شخص کو تمھارے درمیان دیکھا تھا کہ اُسکے سینہ و سر پر بطور نشان پر شتر مرغ
بندھا تھا وہ کون شخص ہی مین نے کہا وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے وہ کہنے لگا یہی وہ شخص ہی جسنے میرے ساتھ بڑی
بڑی سختیان کی ہین پھر اُسنے پوچھا وہ شخص حداح قصیر یعنی بزرگ شکم کوتاہ قد جو نشان سرخ پیچہ سرخ باندھے تھا
کون ہی مین نے کہا یہ ایک مرد ہی انصار مین سے اسکا نام سماک بن خرشہ ہی امیہ نے کہا اس سے بھی مین نے
بہت ایذا پائی یا عبد الالٰہ آج کے روز ہم تمھارے لیے جزر ہوگئے یعنے شتران کشتنی و خوردنی ہوگئے عبد الرحمان نے کہا
اسی اثنا مین کہ وہ میرے آگے آگے قدم اُٹھائے اور لمبے قدم چلا جاتا تھا اور اُسکا بیٹا بھی ہمراہ تھا ناگاہ
نگاہ بلال کی اُسپر پڑی اور وہ اسوقت اپنا آٹا گوندھ رہے تھے پھر اُنھون نے گوندھنا چھوڑ دیا اور اپنے ہاتھ کا

آئے اور زور سے پکار کر یہ کہنے لگے اور پکارتے جاتے تھے اے گروہ انصار امیہ بن خلف سرغنہ اہل کفر ہی اگر یہ
بچ گیا تو مین نہ سمجھونگا بس اُن کے لوگ امیہ کی طرف دوڑ پڑے جس طرح ناقہ نوزائیدہ بلبلاتی ہوئی اپنے بچے کی طرف
دوڑتی ہی یہانتک کہ امیہ گر پڑا اور مین بھی اُسکے بچانے کو اُسپر اوٹ گیا مگر خباب بن المنذر نے بڑھ کر اپنی
تلوار نیچے سے ڈالی کہ ناک امیہ کی نوک کٹ گئی پھر جب وہ قطع بینی سے آگاہ ہوا تو کہا اے بیٹے ہمارے
اور اُنکے درمیان سے تو جدا ہو جا عبد الرحمان نے کہا اسوقت مجھے قول حسان کا یاد آیا اوعن ذلک الانف
جادع یعنے کیا وہ اس بات سے ناک کٹا ڈالا ہی بعد ازان خبیب بن یساف اُسکی طرف بڑھا اور اُسکو قتل کیا
اور امیہ نے بھی خبیب کو ایک ایسی ضرب تلوار ماری کہ ہاتھ اُنکا شانے سے جدا ہو گیا مگر حضرت رسول خدا صلعم نے
اپنے دست مبارک سے اُنکا ہاتھ شانے سے ملایا کہ وہ متصل ہو گیا اور زخم بھر آیا اور برابر ہو گیا بعد ازان
خبیب بن یساف نے بعد اس واقعہ کے دختر اُمیہ بن خلف سے عقد نکاح کیا ایک روز اس زوجہ نے نشان
اُس ضربہ کا دیکھ کر بولی لا یشلل اللہ ید رجل فعل ہذا خدا شل نکرے ہاتھ اُس شخص کے جسنے یہ کام کیا یعنی خدا
اُس سے یعنے اُسکے باپ سے درگذر کرے یا یہ معنی ہین کہ کیا شل نکرے خدا ہاتھ اُس شخص کے جسنے یہ کام کیا
خبیب نے کہا مین نے بھی اُسکے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اُسکی پسلی تک اُتر آئی وحال آنکہ وہ زرہ
پہنے ہوئے تھا اور مین کہتا تھا لے اس وار کو کہ مین ابن یساف ہون اور مین نے اُسکے ہتھیار لیے اور
اُسکی زرہ کٹی ہوئی تھی لی بعد ازان علی بن اُمیہ میرے مقابلے پر آیا تو اُسکا سامنا حباب نے کیا اُسکا پاؤن
کاٹ ڈالا پھر اُسنے ایک ایسی چیخ ماری کہ مثل اُسکے کبھی کوئی شور نہین سُنا گیا تھا پھر عمار برسر وقت پہونچے
انھون نے ضرب شمشیر سے کام اُسکا تمام کیا اور بعضے کہتے ہین کہ عمار قبل زخمی ہونے اُسکے آئے پھر دونون نے
باہم چپقلش کی اور بایکدیگر وار کیے آخر عمار نے اُسکو مار لیا اور پہلی روایت ثابت تر ہی کہ عمار نے اُسکو بعد قطع
پاؤن کے قتل کیا اور در بارۂ قتل امیہ کے ہمنے سوا اسکے اور روایت بھی سُنی ہی واقدی نے بواسطہ رواۃ کے
رفاعہ بن رافع سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ روز بدر جب ہمنے اُمیہ بن خلف کو گھیر لیا اور وہ قریش مین
[illegible] دار تھا اور میرے ہاتھ مین برچھا تھا اور اُسکے پاس بھی برچھا تھا پھر ہم دونون نے باہم نیزہ بازی کی
یہانتک کہ نوک دونون کے نیزون کی ٹوٹ گئی پھر ہم دونون نے تلوار لی کہ بایکدیگر خوب تیغ زنی ہوئی
تا آنکہ تلوارین بھی کُند ہو گئین بعد ازان مین نے اُسکی بغل زرہ سے خالی دیکھی کہ اُس جگہ سے زرہ پھٹی تھی
تب مین نے نوک تلوار کی اُسکی بغل مین بھونک دی تو وہ قتل ہو گیا اور تلوار جو مین نے کھینچی تو وہ چربی آلودہ
تھی اور راوی نے کہا ہمنے دوسری روایت بھی اس بارہ مین سُنی ہی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی
محمد بن قدامۃ بن موسے نے اپنے باپ سے انھون نے عائشہ بنت قدامہ سے عائشہ نے بیان کیا کہ صفوان

بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہا یا قدام روز بدر میرے پدر کا ہاتھ تو نے قطع کیا قدامہ نے
کہا ایسا نہین ہوا واللہ مین نے یہ کام نہین کیا اگر مین ایسا کرتا بھی تو بھی قتل مشرک سے عذر جواہ نہوتا تب
صفوان نے کہا اے قدام پھر روز بدر کسنے میرے باپ کا ہاتھ قطع کیا اُسنے کہا مین نے چند جوانان انصاری کو دیکھا
کہ وہ امیہ کی طرف بڑھے انمین معمر بن حُبیب بن عبید بن الحارث بھی تھا اُسی کو مین نے تلوار اُٹھاتے اور مارتے دیکھا
صفوان نے کہا وہ ابو قرد ہی یعنے بندر کا باپ اور یہ اسلیے کہ معمر ایک شخص کریہ منظر تھا چنانچہ اس بات کو
حارث بن حاطب نے سُنا وہ اسپر غصہ ہوا اور مادر صفوان کے پاس گیا کہ وہ کریمہ بنت معمر بن حُبیب تھی پھر بیان
کیا کہ صفوان ہمکو ایذا رسانی سے نہ ایام جاہلیت مین چھوڑتا تھا اور نہ اب اسلام مین چھوڑتا ہی کریمہ نے کہا
وہ کیا بات ہی حارث نے کہنا صفوان کا کہ معمر کو ابو قرد کہا تھا بیان کیا تب مادر صفوان نے غصہ ہوکر کہا اے
صفوان تو معمر بن حُبیب کی مذمت کرتا ہی اور اُسکو بد کہتا ہی وحال آنکہ وہ اہل بدر سے ہی واللہ مین سال بھر تیری
عزت و توقیر نکرونگی صفوان نے کہا اے مادر واللہ پھر کبھی ایسا کلمہ نکہونگا اور مین نے تو یہ کلمہ بے ساختہ کہا تھا
میرے دل مین کچھ اسکا خیال نتھا اور دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ محمد بن قدامہ در قدامہ نے عائشہ
بنت قدامہ سے روایت کی ہی کہ جسوقت مادر صفوان بن امیہ نے حباب بن المنذر کو مکہ مین دیکھا تو لوگون نے
مادر صفوان سے کہا یہ وُہی شخص ہی جسنے روز بدر علی بن اُمیہ کا پانون قطع کیا تھا مادر صفوان نے کہا مجھے معاف کرو
ایسے شخص کے ذکر سے جو اوپر شرک و کفر کے مارا گیا حقتعالے نے علی بن امیہ کو خباب بن المنذر کے ہاتھ سے خوار
ذلیل کیا اور خباب کو حقتعالے نے قتل علی بن امیہ سے مکرم کیا کیونکہ خباب جسوقت مکے سے نکلا اسلام پر تھا
پس اُسنے اُسکو غیر اسلام پر قتل کیا اور راوی کہتے ہین زبیر بن عوام بیان کرتے تھے کہ روز بدر عبیدہ بن سعید
بن العاص مجکو ملا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار اور زرہ کامل یعنے دامن دار تا پا پہنے تھا اُسمین سے سواے
اُسکی دونون آنکھون کے اور کوئی عضو دکھائی نہین دیتا تھا اور اُسکے پاس ایک چھوٹی لڑکی تھی اور وہ بیمار تھی
کہ آزار سے اُسکا پیٹ بڑا تھا چنانچہ عبیدہ اُس لڑکی کو گود مین اُٹھائے ہوے لوگون سے پکار کر کہتا تھا
أنا ابو ذات الكرش انا ابو ذاتِ الكرش یعنی مین باپ ہون اطفال خرد سال کا زبیر کہتے تھے اور اُسوقت میرے
ہاتھ مین برچھی تھی مین نے اُسکی آنکھ مین ماری تو انی برچھی کی اٹک گئی پھر مین نے اُسکے رخسارہ پر پانون رکھ کر
برچھی کو کھینچکر کھینچی کہ حلقہ آنکھ کا نکل آیا چنانچہ وہ برچھی رسول خدا صلعم نے لے لی اور وہ مثل نیزۂ نشان کے پیش پیش
رسول خدا صلعم اُٹھایا جاتا تھا اور اسی طرح آگے آگے ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے بھی رہا کرتا تھا اور کہا زبیر نے جسوقت
اہل اسلام پھر گئے اور باہم مختلط ہوگئے تو عاصم بن ابی عوف بن صبیرۃ السہمی مانند گرگ کے آگے بڑھا اور کہتا تھا
اے گروہ قریش تمپر لازم ہی کہ قاطع رحم و قرابت اور پراگندہ کنندۂ جماعت اور غیر معروف باتین لانے والے کو یعنی

محمد کو باقی چھوڑو کہ اگر وہ بچ گیا تو پھر ہم نہ بچینگے اُسوقت ابودجانہ اُسکے مقابلے پر آئے پھر دونون مین خوب
تلوار چلی آخر ابودجانہ نے اُسکو قتل کیا اور ابودجانہ وہان ٹھہر کر رخت وسلاح مقتول کا اُتارنے لگے
اس عرصہ مین کہ وہ رخت اُسکا کھینچ رہے تھے کہ گذر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُس طرف ہوا تو اُنھون نے
سلب رخت سے اُنکو منع کیا اور کہا اُسکا اسباب چھوڑ دے جب تک کہ دشمنون کو ہم دفع کرین اور مین
اس بات کا شاہد رہونگا کہ یہ اسباب تیرا ہی ہے اور اسی وقت معبد بن وہب نے بڑھ کر ابودجانہ کو ایسی ضربت
تلوار کی ماری کہ وہ بیٹھ گئے جسطرح اونٹ بیٹھ جاتا ہی بعد ازان پھر کھڑے ہوے اور آگے بڑھے اور چند ضربات
شمشیر معبد پر لگائین مگر تلوار اُنکی کچھ اُسکو کارگر نہوئی یہان تک کہ معبد ایک غار مین جو اُسکے سامنے
تھا اور وہ اُسکو دیکھتا نتھا گر پڑا اور اُسی کے اوپر ابودجانہ بھی کود پڑے پھر اُسکو ذبح کرنے کے طور پر ذبح کیا
اور اُسکا اسباب اُتار لیا اور راوی کہتے ہین جب روز بدر ہوا اور بنی مخزوم نے قتل ہونا ہر ایک مقتول کا
دیکھا تو اُنھون نے کہا نسبت ابوالحکم یعنے ابوجہل کے ہمکو اندیشہ ہی اسکو تنہا نہ چھوڑو کہ ہر آئینہ پسران ربیعہ
جنگ مین جلدی کر گئے اور اپنی شجاعت پر نازان ہوے وحال آنکہ اُنکی قوم نے اُنکی کچھ حمایت نہ کی پھر
پھر بنی مخزوم نے مجتمع ہوکر ابوجہل کو حلقہ مین کر لیا جسطرح قاطر درمیان گلہ شتران کے پھر سب نے باہم مشورہ کیا
کہ زرہ ابوجہل کی کسی اور شخص کو اپنے لوگون مین سے پہنا وین چنانچہ زرہ ابوجہل کی عبداللہ بن المنذر بن
ابی رفاعہ کو پہنائی آخر علی علیہ السلام نے اُسپر حملہ کرکے قتل کیا اور وہ اُسکو ابوجہل سمجھے تھے اور وقت
قتل کے فرمایا اس ضربت کو کہ مین اولاد عبدالمطلب ہون پھر بعد قتل اُس جگہ سے پھر آئے بعد ازان بنی مخزوم نے
وہ زرہ ابوقیس بن الفاکہہ بن المغیرہ کو پہنائی اُسکو حمزہ بن عبدالمطلب نے ابوجہل جانکر حملہ کیا آخر
اُسکو قتل کیا اور کہا لے اس ضربت کو مین پسر عبدالمطلب ہون بعد ازان وہ زرہ حرملہ بن عمرو کو پہنائی گئی تو اُسپر
علی علیہ السلام نے حملہ کرکے قتل کیا اور ابوجہل اپنی جماعت مین تھا بعد ازان لوگون نے ارادہ کیا کہ وہ زرہ
خالد بن الاعلم کو پہناوین مگر اُسنے اُسدن اُسکے پہننے سے انکار کیا چنانچہ معاذ بن عمرو بن الجموح نے کہا مین نے
ابوجہل کو دیکھا کہ وہ حلقہ مردم مین جسطرح درمیان گلہ شتران کے تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ نسبت ابوجہل کے
ہمکو اندیشہ ہی اُسکو تنہا نچھوڑو اُسوقت مین نے جانا کہ ابوجہل یہان ہی تب مین نے اپنے دل مین خیال کیا
کہ یا تو آج مین اُسی کے پاس مرونگا یا اُسی کو مارونگا بس مین قصد اُسکا کرکے چلا یہان تک کہ اُسکی نمود نے
یا اُسکی نا آزمودہ کاری نے مجھکو اُسپر قدرت دی کہ مین نے حملہ کیا اور ایک ایسی ضربت ماری کہ اُسکا پانون کٹ کر
جدا جا پڑا جسطرح خستہ خرما زیر سنگ سے چھٹکا اور ابوجہل جاتا ہی بعد ازان اُسی کا بیٹا مجھپر آیا اور میرے شانے پر
تلوار ماری کہ میرا ہاتھ شانے سے کٹ گیا مگر کچھ پوست باقی رہگیا کہ ہاتھ لٹکنے لگا اور مین اس ہاتھ کو پیچھے سے پوست مین

لگا تھا اُس معرکہ مین کھینچتا پھرا پھر جب مجکو اُس سے اذیت شدید ہوئی تو مین نے اپنا پانؤن اُس ہاتھ پر رکھکر کھینچا
تا آنکہ مین نے اُسکو الگ کر دیا پھر مین عکرمہ کے پاس گیا تو مین نے اُسکو دیکھا کہ وہ جاے امن و پناہ اپنے لیے
ڈھونڈھتا تھا اگر اُسوقت میرا ہاتھ ہوتا تو مجکو امید تھی کہ اُس روز مین اُسکو بھی قتل کرتا راوی نے کہا کہ معاذ نے
زمان عثمانؓ مین وفات پائی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہی انھون نے کہا
مجھسے عبدالرحمن بن عوف نے حدیث بیان کی کہ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن عمرو بن الجموح کو
تلوار ابی جہل کی عطا کی اور وہ آجتک آل معاذ بن عمرو مین موجود ہی کہ اُسمین کچھ رخنہ بھی ہی یعنے تھوڑی سی ٹوٹی ہی
اور عطا فرمائی تھی بعد اسکے کہ حضرت علیہ السلام نے عکرمہ بن ابی جہل سے پوچھوا بھیجا کہ تیرے باپ کو
کسنے قتل کیا تھا اُسنے کہا میرے باپ کو اُس شخص نے قتل کیا ہی جسکا ہاتھ مین نے قطع کیا ہی تب حضرت صلعم نے معاذ کو
تلوار ابوجہل کی مرحمت فرمائی کہ اُنکا ہاتھ عکرمہ نے قطع کیا تھا اور واقدی نے ثابت بن قیس سے روایت کی
کہ اُنھون نے نافع بن مطعم سے سنا وہ کہتے تھے کہ اولاد مغیرہ کو اس بات مین کچھ شک نہ تھا کہ تلوار ابوالحکم کی
معاذ بن عمرو بن الجموح کو ملی کہ اُنھون نے روز بدر اُسکو قتل کیا تھا اور واقدی نے بواسطہ ابواسحاق کے
یونس بن یوسف سے روایت کی اُنھون نے کہا مجھسے بیان کیا اُس شخص نے جس سے بیان کیا معاذ
بن عمرو نے کہ رسول خدا صلعم نے معاذ کو واسطے لینے ساز و رخت ابی جہل کے حکم دیا معاذ کہتے ہین کہ مین نے
اُسکی زرہ اور تلوار لی و بعد ازان اُس تلوار کو مین نے بیچا اور واقدی نے کہا کہ دربارۂ قتل ابی جہل اور
سلب رخت اُسکے اور طرح بھی روایت سُنی ہی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبدالرحمان بن
عوف سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے رات کو ہماری صفون کو آراستہ کیا کہ صبح تک ہم اپنی صف مین
حاضر تھے ناگاہ مین نے دو نون جوان دیکھے کہ ہر ایک کے گلے مین تسمہ اُسکی تلوار کا لٹکا تھا پھر اُنمین سے ایک
میری طرف مخاطب ہوکر بولا اے چچا ان قریش مین ابوجہل کون ہی مین نے کہا اے میرے بھتیجے تو اُسکے ساتھ کیا
کریگا اُسنے کہا مین نے سُنا ہی کہ وہ رسول خدا صلعم کو گالیان دیتا ہی تو مین نے حلف کیا ہی کہ اگر مین اُسکو دیکھونگا
تو قتل کرون یا اُسکے پاس مارا جاؤن تب مین نے اُسکو طرف ابوجہل کے اشارہ کیا بعد ازان اُس دوسرے
لڑکے نے بھی مثل اُسی پہلے کے خطاب کیا تو اُسکو بھی مین نے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا پھر مین نے اُن دونون سے
پوچھا تم دونون کون ہو انھون نے کہا ہم دونون حارث کے پسر ہین پھر مین نے اُن دونون کو دیکھا کہ وہ
طرفۃ العین ابوجہل کی تاک سے غافل نہ تھے یہان تک کہ جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ دونون نوجوان اُسکی
طرف گئے اور قتل کیا پر اُسنے بھی اُن دونون کو قتل کیا خدا رحم کرے اُن دونون پر اور واقدی نے بواسطہ
رواۃ کے عبدالرحمان بن عوف سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا روز بدر مین نے اپنے داہنے بائین اُن

دونون نوجوانون کو دیکھ کر اپنے دل مین خیال کیا کاش ان دونون نوجوانون مین کوئی میرے ہمراہ ہوتا تو
وہ خوب تائید کرتا پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ انہین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا ان قریش مین
ابوجہل کون ہے مین نے کہا وہ ہے جسے تو سامنے دیکھتا ہے یکایک وہ طرف ابوجہل کے ایسی شتابی سے نکلا جیسے
شیر جھپٹتا ہے پھر اسکے پاس اسکا بھائی بھی جا ملا اور مین انہین تلوارون کی وارین دیکھ رہا تھا بعد ازان مین نے
رسول خدا صلعم کو دیکھا کہ وہان پہونچکر لاشون مین پھر رہے ہین اور وہ دونون نوجوان بھی ساتھ ہین اور
واقدی نے کہا مجھے خبر دی محمد بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ابی مالک نے اپنے والد سے سنکر کہ دربارہ کمسنی دونون
پسران عفرا کے جو کچھ لوگ کہتے ہین میرے والد کو انکار تھا بلکہ وہ کہتے تھے کہ روز بدر انمین جو چھوٹا تھا وہ
پینتیس ۳۵ برس کا تھا پس یہ جوان تسمہ اپنی تلوار کا اپنے گلے مین ڈالے تھا اور واقدی نے کہا کہ قول اول ہمارے
نزدیک ثابت تر ہے یعنے صغر سنی واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے ربیع بنت معوذ سے روایت
کی ہے اسنے کہا کہ بعہد عمر بن الخطاب مین ہمراہ زنان انصار کے پاس اسمار بنت مخربہ مادر ابی جہل کے گئی اور
اسکا بیٹا عبداللہ بن ابی ربیعہ یمن سے اسکے پاس عطر بھیجا کرتا تھا اور وہ بیچتی تھی میرے ہاتھ سوا عطیہ کے
جو بطریق تحفہ کے دیتی تھی چنانچہ ایک بار ہم عطر مول لے رہے تھے پھر جب اسنے میری شیشی مین عطر ڈالا تو
اسکا وزن کیا جیسا میرے ساتھیون کے عطر کو وزن کیا اور کہا تم اپنے نام سے میرا حق یعنے قیمت مال لکھادو
مین نے کہا بہتر ہے تو اپنے پاس بنام ربیع بنت معوذ کے یعنے میرے نام سے لکھ لے جب اسمانے نام معوذ کا
سنا تو کہنے لگی اے سر سونڈی تو بیٹی ہے اس شخص کی جو قاتل ہے اپنے آقا اور سردار یعنے ابی جہل کا مین نے کہا
نہین بلکہ مین بیٹی اس شخص کی ہون جو قاتل تھا اپنے غلام کا تب اسمانے کہا واللہ مین تیرے ہاتھ کبھی کچھ
نہ بیچونگی مین نے کہا مین بھی واللہ کبھی کچھ تجھ سے مول نہ لونگی کہ بخدا یہ عطر تیرا نہ طیب ہے نہ عرف یعنے خوب
خوشبودار نہین اور نہ بدبو بعد ازان ربیع اپنے بیٹے سے کہنے لگی اے فرزند مین نے کبھی کوئی ایسا عطر نہین
سونگھا جو اس سے زیادہ خوشبودار ہو لیکن اے فرزند مجکو اسکے کلام سے غصہ آگیا اور راویون نے کہا ہے
جب اوزار حرب اتارنے گئے یعنے جب خاتمہ جنگ ہوا تو رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ ابوجہل تلاش کیا جائے
ابن مسعود نے کہا مین تلاش مین گیا تو مین نے جو اسکو پایا اسوقت تک اسمین رمقے جان باقی تھی جب
مین نے اپنا پانون اسکی گردن پر رکھ کر شکر خدا کیا کہ الحمد للہ الذی اخزاک یعنے حمد ہے اس خدا کا جسنے تجھے
ذلیل و خوار کیا اسنے جواب دیا نہین خراب کیا خدا نے مگر عبد ابن ام عبد کو یعنے اس غلام کو جو بیٹا ہے مادر غلام کا
تو چڑھا ہوا ہے ایسے مقام بلند پر ایسی سختی سے اے بکریون کے چرانے والے بیان کر کہ آخر فتح کسکی ہوئی مین نے
کہا فتح اللہ و رسول کی ہے پھر ابن مسعود نے کہا کہ جانب قفا اسکے سر سے خود سرک گیا تب مین نے کہا اے ابوجہل

مین تیرا قاتل ہون اُسنے کہا تو بھلا وہ غلام نہین ہی جسنے اپنے آقا و سردار کو قتل کیا تو آگاہ ہو کہ جو کچھ مصیبت
تیرے قتل کرنے سے میری ذات پر واقع ہوئی زیادہ اُس سے نہین ہی کہ شخص ناکس و ناہنجار میرے قتل پر
متسلط ہو غرض کہ عبد اللہ نے اُسکو ایک ایسی ضربت ماری کہ سر اُسکا آگے آپڑا پھر اُسکو اُٹھا لیا اور اُسکے
تن پر جو نظر کی تو اُسکے پہلو پر نشان کوڑے کے دیکھے پھر اُسکی زرہ و خود اور اُسکا ہتھیار اُتار لیا اور پیشگاہ
رسول خدا صلعم کے لاکر حاضر کیا اور عرض کی یا نبی اللہ قتل ہونے سے دشمن خدا ابی جہل کے خوش ہو جیسے
حضرت نے فرمایا کیا تو سچ کہتا ہی ای بد اللہ قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہی البتہ قتل ہونا
اُسکا مجھکو خوشتر آیا ہی پانے سے شتران سرخ کے عبد اللہ نے کہا پھر مین نے خدمت شریف مین ذکر اُس
نشان کا کیا جو اُسکی پشت پر مین نے دیکھا تھا فرمایا یہ نشان تھا ملائک کے کوڑون کا اور فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ ایک وقت ابن جدعان کے گھر ضیافت مہمانی تھی وہان ابو جہل کو زخم خراش پہونچا تھا اسطرح
کہ مین نے اُسکو ایک دھکا دیا تھا تو زانو اُسکا چھل گیا تھا تم اُس خراش کو جاکر دیکھو اگر وہ مقتول ابو جہل ہی
تو وہ نشان اُسمین پاؤگے اور بعضون نے کہا ہی کہ وقت بیان ابن مسعود کے ابو سلمہ بن عبد الاسدی
المخزومی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حاضر تھا اُسکے دل مین دعوی عبد اللہ پر بنسبت قتل ابی جہل کے
شک گذرا تو وہ ابن مسعود کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کیا تو نے ابو جہل کو قتل کیا ہی ابن مسعود نے کہا
ہان اللہ نے اُسکو قتل کیا (یعنے میرے ہاتھ سے) پھر ابو سلمہ نے کہا تو ہی اُسکے قتل پر قادر ہوا ابن مسعود
بولے ہان مین نے ہی اُسکو مارا وہ کہنے لگا اگر ابو جہل چاہتا تو تجکو اپنی آستین مین ڈال لیتا ابن مسعود نے
کہا بخدا مین نے ہی اُسکو قتل کیا اور اُسکا رخت و ساز تن سے اُتار لیا ابو سلمہ نے پوچھا بھلا اُسمین کوئی
علامت بھی تھی کہا ہان ایک داغ سیاہ اُسکے داہنی ران مین اندر طرف تھا تب ابو سلمہ نے بیان ابن
مسعود کا راست جانا پھر ابو سلمہ نے کہا تو نے ابو جہل کو برہنہ کیا وحال آنکہ اُسکے سوائے کوئی قرشی برہنہ
نہین کیا گیا ابن مسعود نے جواب دیا کہ واللہ قریش اور حلیفان قریش مین ابو جہل سے زیادہ تر کوئی
دشمن خدا اور رسول نہ تھا اور مین کوئی عذر تیرا پذیرا نہین کرتا ہون اسلیے کہ تو اُسکی حمایت کرتا ہی پس ابو سلمہ
چپ ہو رہا اور بعد ازان لوگون نے اُس سے سُنا کہ وہ دربارۂ ابی جہل کے اپنے کلام سے استغفار بخدا
کرتا تھا اور رسول خدا صلعم قتل ابی جہل سے بہت مسرور تھے اور کہتے تھے اَللّٰھُمَّ اَنْجَزْتَ مَا وَعَدْتَنِیْ فَتَمِّمْ
عَلَیَّ نِعْمَتَکَ ای پروردگار تو نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ وفا کیا پس اپنی نعمتون کو مجھ پر تمام کر راوی نے
کہا آل ابن مسعود کہتے تھے کہ سیف ابی جہل کی سیم کوفتہ یعنے چاندی لگی ہوئی یا چاندی چڑھی ہوئی جسکو
عبد اللہ بن مسعود نے اُس روز غنیمت مین پائی تھی ہمارے پاس ہی الغرض اجتماع اقوال ہمارے

اصحاب کا یہ ہی کہ معاذ بن عمرو اور دونون پسران عفرا نے ابوجہل کو گھیرا اور زخمی کیا اور آخر رمق مین عبد اللہ
بن مسعود نے اُسکا سر کاٹا پس یہ سب کے سب اُسکے قتل مین شریک تھے اور راویون نے کہا ہی کہ
رسول خدا صلعم اوپر مقتول پسران عفرا کے کھڑے ہوے فرماتے تھے خداوندا دونون فرزندان عفرا پر
رحم کر کہ اِن دونون نے قتل مین فرعون اس امت اور سرغنہ پیشوایان کفر کے شرکت کی ہی لوگون نے عرض کی
یا رسول اللہ اُسکے قتل مین اِن دونون کے ساتھ اور کون شریک تھا فرمایا ملائک شریک تھے اور آخر کو
ابن مسعود نے اُسکو زخمی قتل کیا پس یہ بھی اُسکے قتل مین شریک ہوا اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث
بیان کی معمر نے زہری سے انھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے ای پروردگار تو کافی ہو میری جانب سے
نوفل بن خویلد کو یعنے اُس سے انتقام کر اور اُس روز نوفل آگے نکل کر شور کرتا تھا یعنے اپنی جماعت کو
پکارتا تھا اور وہ خوف زدہ تھا اسلیے کہ اُسنے قتل ہونا اپنے اصحاب کا دیکھا تھا اور ایسا ہوا کہ اوائل مین
جسوقت مشرکین اور مسلمین مقابل ہوے تو وہ بآواز بلند شور کرتا تھا کہ ای گروہ قریش یہ آج کا دن روز
بلندی اور نیکنامی کا ہی اور جب اُسنے دیکھا کہ قریش بھاگ نکلے تو انصار کو پکارنے لگا کہ ہمارے خون سے
تمھاری کیا غرض ہی کیا تم خیال نہین کرتے ہو کہ کسکو تم قتل کرتے ہو کیا تمکو دودھ پینے کی حاجت نہین ہی یعنے
کیا تمکو مجھ سے متمتع ہونے کی احتیاج نہین ہی یہ سُنکے جبار بن صخر نے نوفل کو اسیر کر لیا اور اُسکو اپنے آگے
آگے لے چلا اور نوفل جبار سے باتین کرتا جاتا تھا اُسوقت اُسنے علی کو اپنی سمت آتے دیکھ کر پوچھنے لگا ای برادر انصاری یہ
کون شخص ہی قسم ہی لات و عزی کی مین اس شخص کو دیکھتا ہون کہ وہ میرے قصد پر میری جانب چلا آتا ہی جبار نے
کہا یہ علی بن ابی طالب ہی تب نوفل نے کہا مین نے مثل آج کے کوئی ایسا مرد تیز و چالاک اُسکی قوم بھر مین نہین
دیکھا تا آنکہ علی علیہ السلام نے اُسپر حملہ کیا اور ایسی تلوار ماری کہ اُسکی سپر مین در آئی پھر اُسکو سپر سے کھینچ کر اُسکے
دونون پائون پر ضرب لگائی کیونکہ دامن زرہ اُسکی کمر سے لپٹی تھی یا زرہ نیمہ تھی یعنے کمر تک اونچی تھی پس حضرت نے
اُسکے دونون پائون کاٹے بعد ازان اُسکو قتل کیا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین کسکو حال قتل نوفل بن
خویلد کا معلوم ہی علی علیہ السلام نے جواب دیا یا رسول اللہ مین نے اُسکو قتل کیا یہ سُنکے آن حضرت صلعم نے تکبیر کی اور
فرمایا وہ خدا ایسا ہی جسنے میری دعا کو اُسکے بارہ مین قبول فرمائی اور اُس روز عاص بن سعید آگے بڑھ کر لوگون کو واسطے
قتال کے اغوا کرتا تھا اُسوقت درمیان اُسکے اور علی کے ملاقات ہوئی تو علی نے اُسکو قتل کیا چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ سعید اُسکے بیٹے سے کہتے تھے کہ مین تجھکو اپنی طرف کشیدہ خاطر دیکھتا ہون گویا تجھکو گمان ہی کہ مین نے تیرے باپ کو
مارا ہی و حال آنکہ مین قتل مشرک سے عذر خواہی نہین کرتا ہون و بلکہ مین نے عاص بن ہشام بن المغیرہ سے
اپنے خال کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہی سعید نے جواب دیا اگر تو ہی اُسکو قتل کرتا تو قتل کرنا تیرا البتہ باطل پر تھا

یعنے اسلیے کہ وہ باطل پر تھا اور تو حق پر تھا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قریش بہترین مردم ہین از روے عقل کے اور بہترین امانت مین کوئی شخص نالائق انکے برائی کی نہ کریگا مگر یہ کہ خدا اسکو اوندھے منھ گراویگا یعنے ذلیل کریگا اور علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ روز بدر جب دن چڑھا اور ہم لوگ اور مشرکین مقابلے مین باہم بھڑ گئے اور صفین ہماری اور انکی مل گئین تو مین پیچھے ایک شخص کے انمین سے بقصد جنگ چلا اسوقت مین نے دیکھا کہ ایک اور شخص مشرکین مین سے اور سعد بن خثیمہ یہ دونون ایک تودۂ ریگ پر باہم جنگ کرتے تھے یہان تک کہ اس مشرک نے سعد بن خثیمہ کو مار لیا اور وہ مشرک زرہ وغیرہ ساز حرب مین ڈھکا ہوا تھا اور گھوڑے پر سوار تھا پھر وہ اپنے گھوڑے سے اترا اور مجھے اسنے پہچانا مگر مین نے اسکو نہین پہچانا کہ وہ وردی پہنے تھا پھر وہ مجھ سے پکار کر کہنے لگا اے ابن ابی طالب لڑنے کو ادھر آ پھر مین اسکی طرف مڑا اور وہ آگے بڑھ کہ مجھ پر آیا و چونکہ مین کوتاہ قد تھا تو مین نیچے کو پیچھے ہٹا تاکہ وہ بلندی سے میری طرف اتر آوے کیونکہ مجھے ناگوار ہوا کہ وہ میرے اوپر آپڑے اور مجھکو قابو مین کر لیوے تب وہ بولا اے ابن ابی طالب تو بھاگ چلا پھر جب کہ دونون قدم میرے مل گئے (یعنے مین چلنے اور ہٹنے سے ٹھہرا) اور قدم ایک جا جم گئے تو وہ میری طرف بڑھا اور قریب آکر اسنے مجھے تلوار ماری مین نے وار اسکا سپر پر روکا پس تلوار اسکی سپر مین گڑ گئی مین نے فرصت پاکر اسکے شانے پر کہ وہ زرہ پوش تھا تلوار ماری تو وہ تھرا گیا اور میری تلوار نے اسکی زرہ کاٹی مجھے گمان ہوا کہ میری تلوار عنقریب اسکا کام تمام کریگی کہ ناگاہ چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے دیکھی تو مین نے اپنا سر نیچا کر لیا دفعۃً وہ تلوار اسپر آپڑی کہ کاسۂ سر اسکا مع خود کاٹ گئی اور وہ صاحب شمشیر بولا لے اس ضربت کو مین ابن عبد المطلب ہون اسوقت مین نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حمزہ ابن عبد المطلب تھے تب اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عکاشہ بن محصن سے روایت کی ہے انھون نے کہا روز بدر میری تلوار ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلعم نے مجکو ایک چھڑی عنایت فرمائی تو یکایک وہ ایک شمشیر دراز ہو گئی صاف و صیقل کی ہوئی کو اسی سے مین برابر جنگ کرتا رہا یہان تک کہ مشرکین کی شکست ہوئی پھر ہمیشہ وہ تلوار تا مرگ اسی کے پاس رہی اور واقدی نے بواسطہ اسامہ بن زید کے داؤد بن الحصین سے روایت کی کہ انھون نے چند اشخاص بنی عبد الاشہل سے سنکر بیان کیا کہ روز بدر تلوار سلمہ بن اسلم بن حریش کی ٹوٹ گئی پس وہ بیکار یعنے نہتے رہگئے کہ انکے پاس اور کوئی ہتھیار نہ تھا تب رسول خدا صلعم نے ایک شاخ شاخہاے سبز سے کہ آپ کے ہاتھ مین تھی اسکو عطا کی اور فرمایا اس سے جنگ کر چنانچہ وہ لکڑی بہترین تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اسی کے پاس رہی یہان تک کہ وہ روز جنگ جسر ابی عبیدہ کے شہید ہوے اور راوی نے کہا کہ اسی عرصے مین حارث بن سراقہ لب حوض حاضر تھے ناگاہ ایک تیر آیا کہ وہ بہت تیز تھا

جسر ابی عبیدہ پر جو جنگ کہ واقع ہوئی تھی ۱۲

حارث کے سینے پر لگا پس لوگون نے شام تک وہ ہی پانی خون ملا ہوا پیا چنانچہ جب مدینے مین خبر قتل
حارث کی اُنکی مادر و خواہر نے سنی تو اُنکی والدہ نے کہا واللہ جب تک رسول خدا صلعم تشریف نہ لاوینگے
مین حارث کے غم مین نہ روونگی اسلیے کہ مین حضرت سے پوچھونگی اگر میرا بیٹا جنت مین ہی تو مین اُسکے لیے
نہ روونگی اور اگر وہ دوزخ مین ہی تو روونگی وَلعمر اللہ فاعو لنہ اور قسم ہی خدا کی کہ پھر مین اُسکو چلا چلا کے
روونگی یا معنی تعویل یعنے مین نے اس غم کو اپنے دل پر بار کر رکھا ہی یعنے موقوف رکھا ہی آخر جب رسول خدا
صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو مادر حارث خدمت والا مین آئی اور عرض کی یا رسول اللہ صلعم حارث کا
جو میرے دل پر ہی آپ خوب جانتے ہین مین نے چاہا کہ اُسکے غم مین بکا کرون پھر مین نے اپنے دل مین کہا
کہ مین ایسا نہ کرونگی تا وقتیکہ رسول خدا صلعم سے یہ بات پوچھ نہ لونگی کہ اگر حارث جنت مین ہی تو اُسپر بکا
نہ کرونگی اور اگر جہنم مین گیا تو اُسکے ماتم مین گریہ و زاری بشور و شیون کرونگی یہ سُنکے حضرت نے فرمایا ہبلت
یعنے تو بے فرزند ہو یا تو اپنے فرزند کے غم مین روے کیا جنت ایک ہی بلکہ بہت سی جنتین ہین قسم ہی اُس
خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی البتہ حارث فردوس برین مین ہی اُسنے کہا تو پھر مین اب کبھی اُسکے لیے
بکا نہ کرونگی اور رسول خدا صلعم نے ایک کاسہ پانی کا طلب کیا اُسمین دست اطہر دھویا اور اُسمین دہن
اقدس سے کلی ڈالی پھر وہ کاسہ مادر حارث کو مرحمت کیا تب اُسنے وہ پانی پی لیا اور بقیہ اپنی دختر کو دیا
کہ اُسنے بھی پیا بعد ازان دونون کو حکم کیا کہ کچھ پانی اپنے گریبانون کے اندر چھڑک لو اُن دونون نے
یون ہی کیا اور حضرت علیہ السلام کے حضور سے رخصت ہو کر اپنے گھر مین آئین چنانچہ مدینے مین کوئی عورت
زیادہ ان دونون عورتون سے خنک چشم و دل شاد نہ تھی اور راوی کہتے ہین کہ ہبیرہ بن ابی وہب نے
جب شکست قوم کی دیکھی تو اوندھے منھ گرا اُسکو کسی نے پڑ کیا کہ وہ قدرت اُٹھنے کی نہ رکھتا تھا اُسوقت
اُسکے پاس ابو اسامہ الجشمی حلیف اُسکا آیا اُسنے اُسکی زرہ تن سے جدا کرکے اُسکو اُٹھا لیگیا اور بعضون نے
کہا ہی کہ ہبیرہ کو ابو داؤد مازنی نے تلوار سے مارا کہ اُسکی زرہ تک کاٹ گئی اور وہ منھ کے بل گرا کہ پھر زمین
جنبش نہ کرسکا اور ابو داؤد وہان سے چلے گئے تب یہ حال ہبیرہ کا دونون پسران زہیر جشمی یعنے ابو اسامہ
اور مالک نے دیکھا اور یہ دونون جشمی اُسکے حلیف تھے چنانچہ ان دونون نے لوگون کو اُسکے پاس سے
بزور تلوار ہٹایا اور اُسکو قاتلون کے ہاتھ سے بچایا پھر اُسکو ابو اسامہ اُٹھا کے بھاگا اور بچا لیگیا اور لوگون
اُس سے دفع کرتا جاتا تھا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اُن دونون کتون نے جو حلیف تھے اُسکی
حمایت کی مثل ابو اسامہ کے کہ گویا وہ رقل تھا یعنے کلہ دراز اور بعضون نے کہا ہی کہ جس شخص نے
اُسکو تلوار ماری تھی وہ مجذر ابن زیاد تھا اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی موسی بن یعقوب نے

اپنے عم سے انھون نے کہا مین نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے سُنا اُسنے کہا مین نے مروان بن الحکم سے
سُنا کہ اُسنے حکیم بن حزام سے حال بدر کا سوال کیا مگر شیخ بیان اِس حال سے انکار کرتا تھا آخر اُسنے اِس
بات مین اصرار کیا تب حکیم نے کہا جب ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمنے مقاتلہ کیا اُسوقت مین نے ایک صدا سُنی
کہ کوئی چیز آسمان سے زمین پر واقع ہوئی جیسے طشت مین پتھر گرتا ہو اُسوقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک مُشت بھر کر اُن لوگون پر پھینکی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن ثعلبہ بن
صعیر سے روایت کی ہو اُسنے کہا مین نے نوفل بن معویۃ الدیلی سے سُنا وہ کہتا تھا جب روز بدر ہم شکست
پاکر بھاگے ہین تو ہم اپنے آگے اور پیچھے ایک ایسی صدا سُنتے تھے جیسے سنگریزے طشت مین گرتے ہین
پس اِس آواز سے سخت ہیبت ہم پر طاری تھی اور حکیم بن حزام بیان کرتا تھا جب روز بدر ہم لوگ شکست
پاکر بھاگے ہین تو مین دوڑتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ خدا ہلاک کرے ابن الحنظلیہ کو وہ کہتا ہی کہ دن تمام ہوا
وحال آنکہ ابھی دن اُسی قدر رہی جو تھا حکیم کہتا ہی غرض میری اس بات سے یہ تھی کہ مین چاہتا تھا کسی طرح
رات ہو جاوے تا قوم ہماری طلب وتلاش سے باز رہین اور ایسا ہوا کہ اُسوقت حکیم کو عبداللہ اور
عبدالرحمان پسران عوام مل گئے کہ وہ دونون اپنے اونٹ پر سوار تھے چنانچہ عبدالرحمان نے اپنے
بھائی سے کہا آؤ ہم اُتر پڑین اور ابوخالد کو سوار کردین وحال آنکہ عبیداللہ لنگڑا تھا تب عبیداللہ نے کہا
تو دیکھتا ہی کہ میرے پاؤن نہین ہین مین کیونکر چلونگا عبدالرحمان بولا واللہ ایسے شخص کو سواری دینی
اسوقت ضرور ہی کہ اگر ہم مرجاوینگے تو ہمارے پیچھے ہمارے عیال کی وہ کفالت کریگا اور اگر زندہ رہے
تو وہ ہم سب کو سواری دیگا آخر عبدالرحمان اور اُسکا بھائی لنگڑا دونون اونٹ سے اُتر پڑے اور حکیم کو
سوار کردیا اور خود دونون پیچھے پیچھے اونٹ کے چلے جاتے تھے جب قریب مکہ مرالظہران مین پہونچے
تو حکیم کہنے لگا واللہ مین نے یہان وہ امر دیکھا تھا کہ مثل اُسکے اگر کوئی عاقل دیکھتا تو ہرگز یہان سے آگے
نہ جاتا کہ بدبخت ابن الحنظلیہ نے یہان چند اونٹ ذبح کیے تھے تو کوئی خیمہ کسی کا باقی نہ بچا تھا جسپر خون اونٹون کا
نہ پہونچا ہو یہ سُنکے وہ دونون بھی کہنے لگے البتہ ہم دونون نے بھی یہ ماجرا دیکھا تھا ولیکن ہم نے تجکو اور اپنی
قوم کو جاتے دیکھا تو ہم بھی تمھارے ہمراہ چلے گئے کیونکہ ہمکو تمھارے ساتھ مین کچھ اختیار نہ تھا اور واقدی
نے بواسطہ رواۃ کے مخلد بن خفاف سے روایت کی کہ اُسنے اپنے والد سے سُنکر بیان کیا کہ قریش کے
ساتھ زرہین بہت سی تھین پھر جب وہ شکست پاکر بھاگے تو اُنھون نے زرہون کو پھینکنا شروع کیا اور
مسلمین اُنکا پیچھا کیے تھے اور جو کچھ وہ ڈالے جاتے تھے یہ لوگ اُسے اُٹھاتے جاتے تھے پھر خفاف نے
کہا مین بھی اُس روز تین زرہ پڑی ہوئی اپنے اہل مین اُٹھا لایا اور بعد اس واقعہ کے وہ ہمارے یہان رہین

چنانچہ ایک شخص قریش نے اُن زرہون مین سے ایک زرہ کو ہمارے پاس رکھکر بھیجاتا اور بولا یہ زرہ حارث
بن ہشام کی ہے اور واقدی نے بواسطہ محمد بن ابی حمید کے عبداللہ بن عمرو بن امیہ سے روایت کی ہے
اُسنے کہا مین نے اپنے والد عمرو بن امیہ سے سُنا وہ کہتے تھے مجھ سے بیان کیا اُس شخص نے جو اُس روز
بھاگنے والون مین تھا یہ کہ مین اُس روز اپنے دل مین کہتا تھا مین نے ایسا امر کبھی نہین دیکھا کہ سب مرد
عورتون کو چھوڑکر بھاگ گئے اور راوی کہتے ہین کہ ایک شخص قباث بن اشیم الکنانی کہتا تھا مین ہمراہ
مشرکین کے بدر مین حاضر ہوا اور مین اصحاب محمد کو جو دیکھتا تھا تو وہ میری نگاہ مین قلیل نظر آتے تھے
اور جو آدمی اور گھوڑے ہمارے ساتھ تھے وہ بکثرت معلوم ہوتے تھے مگر با این ہمہ وہ سب جب بھاگے
تو مین بھی اُنکے ہمراہ بھاگا اور مین دیکھتا تھا کہ مشرکین ہر طرف بھاگے جاتے ہین تو مین اپنے دل مین کہتا تھا
کہ مین نے مثل اسکے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ عورتون کو چھوڑکر بھاگے جاتے ہین اُسوقت ایک اور شخص
جو میرے ہمراہ تھا اور وہ بھی میرے ساتھ بھاگا جاتا تھا ناگاہ ایک مرد ہمارے پیچھے پیچھے آنکلا مین نے
اپنے ساتھی سے پوچھا یہ آدمی بھی تیرے ساتھ آتا ہے اُسنے کہا نہین واللہ یہ میرے ہمراہ نہین ہے تا آنکہ اُس
شخص نے میرے ہمراہی کو زخمی کیا اور مین نکل گیا اور موضع غیقہ مین قبل طلوع آفتاب پہونچا (موضع غیقہ
مقام سُقیا سے جانب یسار واقع ہے اور درمیان غیقہ اور مقام فُرع کے ایک شب کی راہ ہے اور وہان سے
مدینہ آٹھ برد ہے اور ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہے) اور مین اپنے ہمراہیون کا راہبر تھا اور مین شارع عام پر
نہین چلتا تھا اس خوف سے کہ پیچھے کوئی بطلب وتلاش ہمارے آتا ہو سو مین نے راستہ بدل دیا اور
راہ سے کج ہوکر چلا چنانچہ مقام غیقہ مین ایک شخص میری قوم سے مجکو ملا اُسنے مجھ سے پوچھا تیرے پیچھے کی کیا
خبر ہے مین نے کہا کچھ نہین سوائے اسکے کہ ہم لوگ مارے گئے اور قید ہوے اور باقی بھاگ آئے آخر تیرے
پاس کوئی سواری بھی ہے تب اُسنے مجکو ایک اونٹ پر سوار کردیا اور کچھ زاد راہ بھی دے دی تا آنکہ مین جحفہ
مین پہونچکر راستے پر ہولیا اور مکے مین پہونچا اور مین نے حیسمان بن حابس الخزاعی کو مقام غمیم مین دیکھا تھا
تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص آگے جاتا ہے تا کہ مکے مین قریش سے خبر ہلاکی وتباہی قوم کی بیان کرے اگر اُسوقت
مین چاہتا تو اُس سے پہلے مکے مین پہونچتا مگر مین نے اُس سے راستہ اپنا کاٹ لیا تا آنکہ وہ مجھ سے پہلے
دن کو پہونچ گیا تھا پھر جسوقت مین مکے مین پہونچا اور قریش کو خبر اُنکے مقتولون کی پہونچ چکی تھی تو وہ لوگ
خزاعی کو لعن کررہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ شخص خبر اچھی نہین لایا ہے بعد ازان مین مکے مین مقیم رہا پھر جبکہ
جنگ خندق بھی ہوچکی ہے تو مین نے خیال کیا کہ اگر مین مدینے مین جاتا تو مین دیکھتا کہ محمد کیا کہتے ہین اور
میرے دل مین اسلام متمکن ہوچکا تھا آخر مدینے کو مین گیا اور وہان لوگون سے رسول خدا صلعم کو استفسار

کیا انھون نے کہا وہ دیکھو مسجد کے سایہ مین اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہین تب مین اُس مجمع مین آیا اور سامنے سے حضرت علیہ السلام کو مین پہچانتا نہ تھا چنانچہ مین نے سلام علیکم کہا حضرت نے فرمایا یا قباث بن اشیم روز بدر تو ہی کہتا تھا ما رایت مثل ہذہ الامر فر منہ الا النساء یعنے مین نے مثل اس امر کے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ بھاگ گئے سوائے عورتون کے یعنے عورتون کو چھوڑکر مین نے کہا اشہد انک رسول اللہ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ تو رسول اللہ ہو کیونکہ یہ بات مین نے کبھی کسی سے نہین کہی تھی اور زبان سے مین نے یہ کلمہ اصلا نہین نکالا تھا بلکہ مین یہ بات صرف اپنے دل مین کہتا تھا پس اگر آپ نبی نہوتے تو حق تعالی آپ کو اِس کلام پر مُطّلع نہ کرتا آپ مجھ پر توجہ فرمائیے کہ مین آپ سے بیعت کرتا ہون تب حضرت نے مجکو عقائد اسلام تعلیم کیے اور مین اسلام لایا ہو رراوی کہتے ہین کہ جسوقت مسلمانون نے اور مشرکون نے اپنی صفین آراستہ کی تھین یعنے جب طرفین سے بمقابلہ پیش آئے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جو جسکو قتل کرے اُسکے لیے کذا وکذا یعنے ایسا ایسا امر ہو اور جو کوئی اسیر کریگا کسی کو اُسکے واسطے یہ یہ اجر ہو پھر جسوقت مشرکین کی شکست ہوئی اور وہ گریزان ہوے تو لشکر اسلام مین لوگ تین فرقہ ہوگئے ایک فرقہ تو گرد خیمۂ رسول خدا صلعم کے حاضر باش رہے اور اُس خیمہ مین ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اور ایک فرقۂ غارت و تاراج پر جا پڑے اور ایک فرقہ درپے طلب دشمن تعاقب کرتے چلے گئے آخر وہ لوگ اکثر دشمنون کو اسیر کرلائے اور مال غنیمت بھی لا کے پھرے چنانچہ سعد بن معاذ جو منجملہ حضار خیمہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اُنھون نے کلام کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو تعاقب وطلب دشمن سے اس بات نے نہین روکا کہ ہم مال سے بے پروا ہین یا دشمنون کے مقابلہ مین ہم نامرد ہین بلکہ ہمکو اس خوف نے منع کیا اور باز رکھا کہ اگر ہم آپ کے مقام کو خالی چھوڑ دیوین تو مبادا کوئی غول سوار خواہ پیادہ مشرکین کا آپ پر آپڑے اور حال یہ ہو کہ جو لوگ گرد خیمہ آپ کی نگھبانی کو رہگئے وہ وجوہ الناس یعنے رودار و ممتاز ہین مہاجرین وانصار مین سے کہ انمین سے ایک بھی آپ کی خدمت سے جدا نہوا اور ما ورائے انکے کثرت مردم کی بہت ہو اگر مال غنیمت سارا آپ ان سب کو دیدیوینگے تو آپ کے اصحاب کے لیے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ رہیگا اور حال یہ ہو کہ اسیر وقتیل تو بہت ہین اور مال غنیمت کم ہو اور شرح مین کہتا ہو کہ اخیر کلام سعد سے مراد یہ ہو کہ ہرگاہ سرپیا اسیرون کا اور رخت وساز مقتولون کا جو کہ کثیر التعداد ہو وہ ہی لوگ پاوینگے جو حکم مین من قتل قتیلا ومن اسر اسیرا کے ہین یعنے جنھون نے جسکو قتل کیا یا اسیر کیا اور پھر غنیمت قلیلہ مین بھی وہ سہیم ہین تو واسطے اُن اصحاب کے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ بچیگا) چنانچہ اس باب مین درمیان مردم اختلاف پڑا پس حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ یعنے دربارہ مال غنیمت کے لوگ تجھ سے سوال کرتے ہین
تو اُنسے کہدے کہ غنیمت مال خدا و رسول کا ہی آخر الامر جب لوگ بدر سے چلے اور غنیمت سے اُنکو
کچھ وصول نہوا تو بعد اُسکے حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ
یعنے تم لوگ آگاہ ہو اس حکم سے کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اُسکا خمس خدا اور رسول کے واسطے ہوگا
چنانچہ بعد نزول اس حکم کے رسول خدا صلعم نے مال غنیمت درمیان مردم تقسیم کر دیا اور واقدی
علیہ الرحمۃ نے بواسطۂ رواۃ کے عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ ہم لوگون نے
سارا انفال مال واسطے خدا و رسول کے سپرد کر دیا یہانتک کہ اُس غنیمت بدر سے رسول خدا صلعم نے
بھی خمس نہین لیا بعد ازان یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ حضور رسول خدا
صلعم نے بعد بدر کے مسلمین سے طلب خمس کیا اُس مال سے جو اول غنیمت مین حاصل ہوا تھا اور
واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عکرمہ سے روایت کی ہی اُسنے کہا لوگون نے دربارۂ غنیمت بدر کے
باہم دیگر اختلاف کیا یعنے آپسمین جھگڑا لڑا تب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ ساری غنیمت جو لوگون کے
پاس ہی علے لیجاوے اور بیت المال مین جمع رہے چنانچہ اُسمین سے کسی کے پاس کچھ باقی نہ رہا مگر یہ
کہ سب جمع ہو گیا اُسوقت اہل شجاعت یعنے لڑنے والون نے یہ جانا کہ یہ مال مخصوص ہمین لوگ
پاوینگے اور سواے ہمارے اور دن کو جو اہل ضعف ہین یعنے جنکو یاراے جنگ نہ تھا نہ ملیگا بعد ازان
رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اموال غنیمت درمیان مردم برابر تقسیم کیا جاوے تب سعد نے عرض کی یا
رسول اللہ سواران قوم جنھون نے لوگون کی حمایت کی کیا اُنکو آپ حصہ برابر اُن لوگون کے دینگے جو ضعیف
و عاجز قابل جنگ نہین ہین حضرت نے فرمایا تیری مادر تیرے ماتم مین روئے تم لوگ فیروزمند و ظفریاب
نہین ہوتے مگر اپنے انھین ضعفا کی دعا سے اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد الحمید بن
جعفر نے اُنھون نے کہا مین نے موسی بن سعد بن زید بن ثابت سے سوال کیا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے
دربارہ اسیران مشرکین اور رخت سلاح وغیرہ قتلے کے اور درباب انفال غنیمت کے کسطرح حکم کیا تھا اُنھون نے
کہا اُس روز نقیب بحکم حضرت علیہ السلام کے ندا دیتا تھا کہ جس کسی نے کسی کو قتل کیا ہو اُسکا رخت و ساز
اُس قاتل کے لیے ہو اور جسنے جسکو اسیر کیا ہو وہ اُسی کا بندی ہی یعنے اُس قیدی کا سربہا اُسی شخص کے واسطے ہی
پس ہر قاتل کو اُسکے قتیل کا اسباب دیا گیا اور جو کچھ تاراج لشکر مین دستیاب ہوا یا جو کچھ بغیر جنگ ہاتھ لگا
وہ سب درمیان مردم اُسی عرصہ مین تقسیم کیا گیا پھر مین نے عبد الحمید بن جعفر سے پوچھا کہ رخت و ساز ابی جہل کا
کسکو ملا اُنھون نے کہا ہمارے نزدیک اسمین اختلاف ہی چنانچہ بعض نے کہا کہ اُسکا اسباب معاذ بن عمرو بن الجموح نے لیا

اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابن مسعود کو دیا تب مین نے عبد الحمید سے کہا تجھے اس بات کی کسنے خبر دی یعنے تو نے کس سے سُنا اُنھون نے کہا جسنے مجھ سے بیان کیا کہ وہ اسباب حضرت نے معاذ بن عمرو کو دیا تو اسکی خبر مجکو خارجہ بن عبد اللہ بن کعب نے دی ہی اور جس شخص نے پایا ابن مسعود کا نقل کیا تو اس روایت کو مجھ سے سعد بن خالد القارظی نے ذکر کیا اور راویون نے کہا ہی کہ زرہ ولید بن عتبہ کی اور خود و کلاہ اُسکا یہ سب علی علیہ السّلام نے لیا اور سلاح عتبہ کا حضرت حمزہ رضی اللہ نے پایا اور زرہ شیبہ بن ربیعہ کی عبیدہ بن الحارث کو ملی یہان تک کہ اُسکے ورثہ کے پاس باقی تھی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے محمد بن سہل بن حثمہ سے روایت کی اُنھون نے کہا رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ جملہ قیدی اور تمام رخت و ساز مقتولون کا اور جو کچھ غنیمت سے جسکو دستیاب ہوا ہی سب اُنھیں کو پھیر دیا جاوے بعد ازان جمع کیا گیا اور درمیان مردم درباره اسیرون کے قرعہ ڈالا گیا اور اسباب قتیلون کا مخصوص اُن قاتلون کو تقسیم کیا گیا جنھون نے معرکہ مین قتل کیا تھا اور جو کچھ غنیمت لشکر سے ہاتھ لگا تھا وہ سب درمیان مردم تقسیم کر دیا اور ہمارے نزدیک ثابت تر یہ بات ہی کہ جو کچھ جنکے لیے حضرت علیہ السلام مقرر و تجویز کر چکے تھے وہ بدستور اُنکو سپرد کیا اور اُسی عرصہ مین جو غیر مقرر تھا وہ درمیان مردم برابر تقسیم کیا گیا اور جب مال غنیمت جمع کیا گیا تھا تو اُسپر جو شخص مہتمم مقرر ہوا تھا وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو المازنی تھے اور واقدی نے دوسری روایت مین بواسطہ رواۃ کے ابو حثمہ سے نقل کیا ہی کہ نبی صلعم نے مال غنائم کو بمقام سیر تقسیم کیا تھا (اور سیر ایک گھاٹی ہی کوہ صفراء مین) اور بعضون نے کہا ہی کہ رسول خدا صلعم نے مہتمم مال غنیمت کا حباب بن الارث کو کیا تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے حارثہ انصاری سے روایت کی ہی کہ جب مال غنیمت جمع ہوا اُسمین اونٹ تھے اور جنس متاع اور قسم فرش اور لباس تھا تو ان سب کو درمیان لوگون کے تقسیم کیا پس بعضون کو ایک ایک اونٹ ملا مع اسباب اُسکا اور کتنون کو دو دو اونٹ اور کسی کو صرف قسم فرش اور مال غنیمت کے تین سو سترہ بخش ہوے تھے اور پیدل تین سو تیرہ تھے اور دو گھوڑون کے سوار اُنکے چار حصے لگے یعنے دوہرا حصہ اور آٹھ آدمی جو غیر حاضر تھے اُنکے حصے بھی رسول خدا صلعم نے عطا کیے کہ وہ سب مستحق حصہ بدر تھے اُنمین سے تین شخص مہاجر تھے جنمین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین ایک تو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول خدا صلعم اُنکو پاس رقیہ اپنی دختر کے چھوڑ آئے تھے کہ وہ بیمار تھین اور اُنھون نے وفات پائی جسدن کہ زید بن حارثہ مدینہ مین خبر فتح لائے تھے اور دوسرے طلحہ بن عبد اللہ اور تیسرے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل تھے کہ ان دونون کو رسول خدا صلعم نے واسطے تجسس کاروان کے بھیجا تھا سو یہ دونون موضع حوراء تک پہونچے تھے (حوراء عقب ذی المروہ کنارہ دریا کے واقع ہی اور درمیان

ہوا اور ذی المروہ سے دو شب کی راہ ہی اور درمیان ذی المروہ اور مدینے کے فاصلہ آٹھ برد کا یا کچھ کم ہوگا
اور ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہی) اور انصار مین سے ایک ابولبابہ تھے کہ رسول خدا صلعم انکو مدینے مین
اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور دوسرے عاصم بن عدی تھے انکو حضرت نے اہل قبا اور اہل عالیہ پر خلیفہ مقرر
کیا تھا اور تیسرے حارث بن حاطب کہ انکو درمیان بنی عمرو بن عوف کے کسی امر پر مامور کیا تھا چوتھے
خوات بن جبیر پانچوین حارث بن الصمہ کہ یہ دونون مقام روحا مین چھوڑے گئے یا یہ کہ یہ دونون بیمار ہوگئے
تھے پس یہ لوگ ہین کہ ہمارے نزدیک انکی غیر حاضری اور حصہ پانے مین کچھ اختلاف نہین اور مروی ہی کہ
رسول خدا صلعم نے سعد بن عبادہ کو بھی سہم غنیمت عطا کیا درحالیکہ وہ بھی غیر حاضر تھے اور جسوقت قتال بدر سے
فارغ ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ سعد بن عبادہ اگرچہ حاضر بدر نہین ہوا لیکن اسکو اسمین رغبت بہت تھی اور یہ اسطرح
ہوا کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے مدینے مین لوگون سے بیعت جہاد لی ہی تو سعد بن عبادہ محلہ انصار مین جاکر انکو
خروج پر تاکید کرتے تھے اور وہین کسی مقام مین انکو سانپ نے کاٹا تھا اسوجہ سے وہ حاضری سے باز رہے تھے سو
انکو بھی حصہ ملا اور سعد بن مالک الساعدی کے لیے بھی حصہ لگایا گیا اسلیے کہ وہ بدر چلنے کی تیاری کرچکے تھے دفعۃً
بیمار ہوگئے اور بعد روانگی حضرت کے وہ مرگئے اور انھون نے خدمت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وصیت بھی
کی تھی (یعنے دربارہ حصہ اپنے واسطے اہل وعیال اپنے) اور ایک مرد انصاری اور کسی دوسرے کو بھی حصہ ملا یہ
سب چار آدمی ہین کہ انکے بارہ مین اجتماع اہل حدیث کا ویسا نہین ہی جیسا ان آٹھون پر اتفاق ہی اور واقدی نے
بواسطہ ابن ابی سبرہ کے یزید بن یعقوب سے روایت کی ہی کہ ہرآئنہ رسول خدا صلعم نے چودہ قتیلون کا بھی سہم
جو بدر مین شہید ہوے عطا کیا چنانچہ یزید بن طلحہ نے ذکر کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن سعد بن خیثمہ بیان کرتے تھے کہ جسوقت
رسول خدا صلعم تقسیم غنائم کرتے تھے تو ہم نے اپنے والد کا سہم بھی پایا کہ اسکو عویم بن ساعدہ ہمارے پاس لے
آئے تھے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن مکنف سے روایت کی ہی انھون نے کہا مین نے
سائب بن ابی لبابہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہرآئنہ رسول خدا صلعم نے مبشر بن عبدالمنذر کا بھی حصہ عنایت
کیا کہ وہ حصہ ہمارے پاس معن بن عدی لے آئے تھے اور تعداد ان اونٹون کی جو روز بدر دستیاب ہوے
ایک سو پچاس اونٹ تھے اور آدم یعنے ادیم یا گندم وغیرہ غلہ واسطے تجارت کے لدا تھا وہ سب اسدن مسلمانون کے
ہاتھ لگا اور اس اسباب غنیمت مین جو اسوقت حاصل ہوا تھا ایک چادر پیچیدہ تھی سرخ رنگ وہ گم ہوگئی تھی تو بعض نے
مسلمین مین سے یہ بات کہی کیا ہوا جو ہم اس قطیفہ کو نہین دیکھتے ہین یعنے وہ نظر نہین آتا اور نہین ملتا شاید رسول خدا
صلعم نے لیا ہو پس اس بات پر حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ الی آخرہ یعنے نبی کے لیے
یہ بات سزاوار نہین ہی کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور اسوقت ایک شخص رسول خدا صلعم کی خدمت مین آیا اور عرض کی

یا رسول اللہ فلان شخص نے وہ قطیفہ چرا لیا ہی تب حضرت نے اُس آدمی سے پوچھا اُسنے انکار کیا کہ مین نے
ایسا نہین کیا پھر مخبر نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانی جگہ کھودی جاوے پس حضرت علیہ السّلام نے
حکم کیا تو وہان کھودا گیا ناگاہ وہ چادر نکل آئی اُسوقت ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ فلان شخص کے
حق مین استغفار کیجیے اور اُس کہنے والے نے دو مرتبہ یا چند بار عرض کیا حضرت علیہ السّلام نے فرمایا
دَعُوْنَا مِنْ اَبِیْ حَزْرٍ یعنے فرمایا مجکو باز رکھو ابی حزر سے یعنے اُس شخص کے ذکر سے مجھے معاف کرو اور لشکر
اسلام مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا تو مقداد کا جسکا نام سبحہ تھا اور ایک گھوڑا زبیر کا اور بعضے کہتے ہین
وہ گھوڑا مرثد کا تھا اور مقداد کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر میرا حصہ غنیمت سے دیا اور میرے
گھوڑے کا بھی حصہ عطا کیا اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اُس روز گھوڑے کا دوہرا حصہ لگایا اور
ایک حصہ اُسکے سوار کا بھی عنایت کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابو عفیر محمد بن سہل سے روایت
کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر ابو بردہ بن نیار ایک گھوڑا لوٹ مین لائے اور وہ گھوڑا زمعہ بن الاسود کا تھا آخر
وہ انھین کے سہم مین آیا اور اُس روز مسلمانون کو دس گھوڑیان لوٹ مین ہاتھ لگین اور بہت سے ہتھیار
اور سواریان ہاتھ آئین اور اُنمین ناقہ ابو جہل کا بھی تھا کہ اُنکو رسول خدا صلعم نے غنیمت مین سے خود لیا اور
اکثر اُسی پر سوار ہو کر جہاد کرتے تھے یہان تک کہ روز حدیبیہ اُسکو ہدی کعبہ کر دیا بعد ازان اُن دنون مشرکین نے
اُس ناقہ کو بعوض سو ناقون کے درخواست کیا حضرت نے فرمایا اگر مین نے اُسکو نامزد ہدی کعبہ نہ کر دیا ہوتا تو البتہ
مین بدل لیتا اور رسول خدا صلعم کے لیے مال غنیمت سے قبل از تقسیم کے حق صفی مقرر تھا اور واقدی نے
بواسطہ رواۃ کے ابن عباسؓ سے اور دوسرے طرق مین سعید بن المسیب سے روایت کی ہی کہ ان دونون نے
کہا کہ ذوالفقار تلوار کو رسول خدا صلعم نے بدر مین مال غنیمت سے لیا تھا کہ وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی اور جس
تلوار سے حضرت نے روز بدر جہاد کی اُسکا نام عضب تھا وہ سعد بن عبادہ کی تھی کہ اُنھون نے وہ تلوار اور
ایک زرہ جسکا نام ذات الفضول تھا حضرت کی خدمت مین نذر کی تھی اور واقدی نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے
صالح بن کیسان سے روایت کی وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلعم نے جب بدر کو خروج کیا تو کوئی تلوار حضرت کے
ہاتھ مین نہ تھی اور اول تلوار جو حضرت نے باندھی تو وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی کہ روز بدر غنیمت سے ہاتھ آئی
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابو اُسید الساعدی سے روایت کی ہی کہ جب روبرو سے ابی اُسید کے ذکر
ارقم بن ابی ارقم کا آجاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ اُس سے مجکو وہ رنج و افسوس ہی جو کسی سے نہین لوگون نے پوچھا
آخر باعث اسکا کیا ہی اُنھون نے بیان کیا جب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ مسلمین نے جو کچھ لوٹ مین پایا ہی وہ سب
پھیر دیوین یعنے حاضر کرین تو مین نے بھی تلوار ابن عائذ المخزومی کی جو لوٹ مین پائی تھی داخل کر دی اور اُسکا نام مرزبان تھا

اور اُسکی بڑی قدر و قیمت تھی اور مجھے آرزو تھی کہ وہ پھر مجھی کو ملے ناگاہ ارقم نے رسول خدا صلعم سے اُسی کو مانگا
اور حضرت کی یہ عادت تھی کہ جو کوئی کچھ مانگتا تھا تو انکار نہین کرتے تھے چنانچہ وہ تلوار اُسکو دیدی ہی اور پھر
ایسا ہوا کہ میرا بیٹا یقعہ گھر سے باہر نکلا تو اُسکو غول بیابانی نے اُٹھا لیا اور اپنی پیٹھ پر لاد کر اُٹھا لیگیا اور درمیان
اس ذکر کے ایک شخص نے ابو اُسید سے پوچھا کیا اُس زمانے مین غیلان بھی تھے اُنھون نے کہا ہان اُسوقت تو
تھے مگر اب ہلاک ہو گئے ناگاہ صحرا مین میرے بیٹے کو ابن ارقم ملا تو میرا بیٹا اُسکو دیکھکر خوش ہوا اور اُسنے رو کر
استغاثہ کیا اُنھون نے پوچھا تو کون ہی غول بولا اُسکو مین نے اپنی گود مین پالا ہی اور وہ غول اُس سے بازی
کرتا تھا اور لڑکا اُسکو جھوٹھا کہتا تھا پس ارقم نے اُسپر کچھ التفات نہ کی ہی اور پھر ایسا ہوا کہ میرے گھر سے گھوڑا
میرا رسی توڑا کر نکل گیا اور مقام غابہ مین ارقم کو ملا اُنھون نے اُسکو پکڑا اور اُسپر سوار ہو کر آتے تھے جب قریب
مدینہ پہونچے تو گھوڑا اُنسے چھڑا کر بھاگ گیا تب وہ میرے پاس عذر خواہی کو آئے اور کہا وہ گھوڑا مجھ سے چھڑا کر
بھاگ گیا پھر مین اُسکے پکڑنے پر قادر نہوا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے سعد بن عامر سے روایت
کی ہی کہ روز بدر مین نے تلوار عاص ابن منبہ کی رسول خدا صلعم سے مانگی حضرت نے مجھے عطا کی اور
میرے ہی باب مین یہ آیہ نازل ہوا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ اور راوی کہتے ہین کہ جو چند غلام مملوک
بدر مین حاضر ہوے تھے اُنکو حضرت علیہ السلام نے غنیمت سے حصہ نہین دیا وہ تین غلام تھے ایک
غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا تھا اور غلام عبد الرحمان بن عوف کا اور غلام سعد بن معاذ کا اور رسول خدا
صلعم نے شقران اپنے غلام کو اسیرون پر مُہتمم مقرر کیا تھا سو اُن تینون غلامون نے ہر ایک قیدی سے اسقدر
مال پایا کہ اگر وہ آزاد ہوتے تو تقسیم غنیمت مین اتنا نہ پاتے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے سعد بن عامر سے
روایت کی ہی اُنھون نے کہا مین نے سہیل بن عمرو کو روز بدر تیر مارا تو اُسکی رگ عرق النسا کٹ گئی پھر
مین نے اُسکا پیچھا کیا اُسکے نشان خون پر یہان تک کہ مین نے اُسکو پایا اُس حال مین کہ مالک بن دخشم نے
اُسکو پکڑ لیا تھا اور وہ اُسکے سر کے بال تھامے تھے تب مین نے کہا یہ میرا بندی ہی کہ مین نے اُسکو تیر مارا ہی اور
مالک نے کہا یہ قیدی میرا ہی کہ مین نے اُسکو گرفتار کیا ہی مگر رسول خدا صلعم نے اُسکو ان دونون سے خود لے لیا
آخر مقام روحا مین مالک کی حراست سے سہیل نکل بھاگا تب مالک نے لوگون مین اُسکے بھاگ جانے کا
شور کیا اور اُسکی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم نے حکم کیا جو شخص سہیل کو پاوے فوراً قتل کرے ناگاہ خود
آن حضرت صلعم نے اُسکو پایا مگر قتل نہین کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عاصم سے روایت
کی ہی اُنھون نے کہا کہ ابو بردہ بن نیاز نے مشرکین مین سے ایک شخص کو گرفتار کیا اُسکا نام معبد بن وہب تھا
اور وہ بنی سعد بن لیث سے تھا اور اُس برس مین عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بردہ سے ملاقات کی اور اُنکو دربارہ

قتل قیدی کی تاکید کرتے تھے بلکہ وہ جسکے پاس کسی اسیر کو دیکھتے تھے تو اُسکو حکم بقتل اسیر کرتے تھے اور
یہ ماجرا قبل متفرق ہونے لوگون کے تھا پھر معبد بن وہب اسی حالت مین کہ وہ ابی بردہ کے پاس قید تھا حضرت
عمر رضی اللہ سے مخاطب ہوکر بولا ای عمر کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تم ہم پر غالب ہو ہرگز نہین قسم ہے لات و عزی کی
تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا البتہ بندگان خدا جو مسلم فرمان بردار ہین ہمیشہ غالب ہین مگر تو ایسا
کلام کرتا ہے و حال آنکہ تو ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہے یہ کہکے اُسکو ابی بردہ سے لے لیا اور اُسکو قتل کیا اور بعضون نے
کہا کہ خود ابو بردہ نے اُسکو قتل کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عامر بن سعد سے روایت کی ہے
کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلعم نے فرمایا سعد کو اُسکے بھائی کے قتل ہونے کی خبر نہ کرو نہین تو سارے
اسیرون کو جو تمہارے پاس قید ہین مار ڈالیگا اور واقدی نے بواسطہ روات کے یحیی بن ابی کثیر سے روایت
کی ہے انھون نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے تھے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کے اسیر کو بزور چھین نہ لیوے
اسلیے کہ اُسکو قتل کرے اور جسوقت مردم مشرکین بندی مین آئے تو سعد بن معاذ کو ناگوار ہوا (یعنے بلکہ
مارا جانا اُن قیدیون کا گوارا تھا) چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ای ابو عمرو گویا کہ اسیر ہونا ان اسیرون کا تجھپر بہت
شاق گذرا عرض کی ہان یا رسول اللہ البتہ یہ مجکو شاق ہوا کیونکہ یہ اول جنگ تھی کہ ہمارا اور مشرکین کا مقابلہ ہوا لہذا
مین نے چاہا کہ خدا تعالی ان مشرکون کو ذلیل و خوار کرے کہ ہم انکو قتل کرکے خون بہا دین اور اُسی روز نضر بن الحارث
کو مقداد نے اسیر کیا تھا پھر جسوقت رسول خدا صلعم بدر سے نکل کر مقام اُثیل مین پہونچے تو وہان سارے قیدی
حضور مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیش کیے گئے اُسوقت حضرت علیہ السلام نے نضر بن الحارث کی طرف
نظر کی اور دیر تک اُسکو دیکھتے رہے تب نضر بن الحارث نے ایک شخص سے جو اُسکے پہلو مین کھڑا تھا کہنے لگا کہ
واللہ محمد مجکو قتل کرینگے کیونکہ میری طرف ایسی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ اُنکی آنکھون مین مجکو اپنی موت نظر آتی ہے
اُس شخص نے جواب دیا واللہ یہ بات نہین ہے مگر تجھپر رُعب غالب ہے تب نضر نے مصعب ابن عمیر سے کہا
ای مصعب منجملہ اُن لوگون کے جو یہان موجود ہین تو مجھ سے از روے صلہ رحم کے قریب تر ہے تو اپنے صاحب
یعنے محمد صلعم سے میرے بارہ مین کلام کر کہ میری قوم مین سے جو کچھ کسی کے ساتھ کرین اُسی طرح میرے ساتھ بھی کرین
اور اگر تو میرے حق مین یہ کلام نہ کریگا تو واللہ وہ ضرور مجھے قتل کرینگے مصعب نے جواب دیا مین کیونکر تیری سفارش
کرون تو وہ ہے کہ درباب کتاب اللہ و درباب نبی اللہ ایسا ایسا یعنے بد و ناسزا کہتا تھا اُسنے کہا ای مصعب تو ایسا کچھ کر کہ
میری قوم مین سے جو امر کسی کے لیے کیا جاے وہی میرے واسطے کیا جاے کہ اگر وہ سب قتل کیے جاوین تو مین بھی قتل
کیا جاؤن اور اگر وہ رہائی پاوین تو مین بھی رہائی پاؤن مصعب نے کہا تو بہت ستاتا تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
اُسنے کہا آگاہ ہو ای مصعب مگر اسطرح تجکو اسیر کرتے قریش تو میرے جیتے جی تو قتل نہ کیا جاتا مصعب نے کہا

واللہ ہر چند میں تجکو سچا نہیں جانتا و لیکن اگر تو یہ بات سچ بھی کہتا ہو تو بھی میں مثل تیرے نہیں ہون کہ تیری حمایت
کرون کیونکہ اسلام نے قطع کر دیا عہود قرابت جاہلیت یا معاہدہ فیما بین کو بعد تمھارے خروج و نقض عہود کے تب
مقداد نے کہا یہ میرا قیدی ہی آن حضرت صلعم نے مقداد کو حکم کیا کہ اسکو قتل کر اور فرمایا اللّٰھم اغن المقداد من فضلک
یعنے خداوندا مقداد کو غنی کر اپنے فضل سے پس علی بن ابی طالب علیہ السلام نے نضر بن حارث کو در حالیکہ وہ اسیر
تھا قتل کیا تلوار سے بمقام اثیل اور جب اسیر ہوا سہیل بن عمرو تو کہا رضی اللہ عنہ نے شاید مراد راوی علی بن
ابی طالب سے ہو کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ انکے دندان پیشین کھینچ ڈالیے تا زبان اسکی جو باہر نکلی رہیگی تو
اسکو پھر قدرت باقی نہ رہیگی کہ آپ پر کبھی خطبہ توہین بیان کرینگے حضرت نے فرمایا کہ مین اسکے تئین اس قسم کی عقوبت
یعنے قطع اعضا نہ کرونگا تا نہو کہ حق تعالی میرے لیے ایسی عقوبت کرے اگرچہ نبی ہون و علاوہ کیا عجب ہی کہ وہ کھڑا
ہوگا اس مقام پر جو تجکو ناگوار نہوگا پس ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات آن حضرت صلعم کی مکے مین پہونچی تو سہیل کھڑا
ہوا جیسا ہوا وہ خطبہ جو ابو بکر رضی اللہ عنہ مدینے مین پڑھ رہے تھے گویا سہیل انکو سن رہا تھا یعنی جسوقت یہ خبر
یعنے کیفیت کلام سہیل حضرت عمر نے سنی تو کہا اشھد انک رسول اللہ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شک تو
رسول خدا ہی مراد حضرت عمر کی اس کلام سے یہ تھی جو کہ نبی صلعم نے حال سہیل سے خبر دی تھی کہ لعلہ یقوم مقاما لا
تکرہہ یعنے وہ کھڑا ہوگا اس مقام پر جو ناگوار نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات سرور کائنات وہ کھڑا ہوا مکہ مین
پڑھتا ہوا خطبہ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ اور علی علیہ السلام در بیان حدیث کہتے ہین کہ آئے جبرئیل روز جنگ بدر
خدمت مین نبی صلعم کے اور منجانب حق تعالی حضرت صلعم کے لیے درباره اسیران بدر اختیار دیا کہ انکو قتل کرین
خواہ انسے سربہا لیوین تو اسقدر مسلمان یعنے جتنے اسیرون سے سربہا لیا جائیگا سال آیندہ شہید ہونگے تب حضرت
صلعم نے اپنے سب اصحاب کو طلب کیا اور فرمایا ابھی جبرئیل آئے ہوئے ہین اور درباره اسیرون کے تمھین
اختیار دیتے ہین کہ خواہ انکی گردنین مارین خواہ انسے بہا سے سر لیوین تو درین صورت شہید ہونگے سال آیندہ
تم مین سے بعدد انھین اسیرون کے جتنے فدا لوگے لوگون نے کہا بلکہ ہم فدیہ لینا قبول کرتے ہین کہ اس سے اعانت
اپنی چاہتے ہین اور جو کہ شہید ہونگے ہم مین سے تو داخل ہونگے ہم جنت مین یعنے فدیہ لینے مین فائدہ دنیوی
تو یہ ہی کہ توسع و رفاہ حال حاصل ہوگی اور شہید ہونے مین جزاے اخروی یہ ملیگی کہ فائز جنت ہونگے پس
آن حضرت صلعم نے حسب خواہش اصحاب کے سربہا لینا اسیرون سے قبول کیا و لیکن سال آیندہ یعنے جنگ
احد مین اصحاب مین سے اسقدر شہید ہوے جتنے بأخذ فدیہ رہا ہوے تھے اور کہا راویان حدیث نے کہ
جب اسیران بدر محبوس ہوے تھے تو ان بندیون کی حراست پر شقران مولی رسول خدا کے مقرر ہوے
و چونکہ مسلمین انپر کچھ رفق و نرمی کرنے لگے تھے تو ان لوگون کو کچھ بھروسا اپنی زندگی کا ہوا تب ان قیدیون نے

کہا آیا تو ہم جانے پاتے ابوبکر کے پاس تو اسکو پاس صلہ رحم ہم قریش کا ضرور ہوتا کیونکہ اُس سے برگزیدہ تر
نزدیک محمدؐ کے ہم کسی کو نہیں جانتے ہین راوی کہتے ہین کہ وہ قیدی ابوبکر کے نزدیک بھیجے گئے اور
ابوبکر اُنکے پاس آئے تو اُن لوگون نے کہا ای ابوبکر ہم مین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچا کی اولاد ہین اور ہمارے
دور والے بھی جنسے اگلی پشتون مین قرابت تھی وہ بھی ہمارے قریب اور قرابت دار ہین تو ہماری سعی مین کلام کر
اپنے صاحب یعنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ ہم پر احسان کرین اور ہمکو امان دیوین خواہ ہم سے سر بہا لیوین
ابوبکر نے کہا اچھا انشاء اللہ تعالی مین خیر مین کوتاہی نہ کرونگا پھر ابوبکر خدمت مین رسول خدا صلعم کی آ گئے لوگون نے
کہا ان قیدیون کو پاس عمر بن الخطابؓ کے بھیجو کہ بے شک وہ ایسا ہی شخص ہے کہ ہر آئنہ تم لوگ بھی جانتے ہو پس ہمکو
باور نہین ہے کہ وہ تم پر فساد کریگا بلکہ عجب نہیں کہ وہ تم سے ستر مفاسد کرے پس بھیجے گئے قیدی نزدیک حضرت عمرؓ کے
اور آئے وہ رضی اللہ عنہ اُنکے پاس تب اُن قیدیون نے وہی کلام اُنسے کیا جو کچھ ابی بکرؓ سے کیا تھا تب حضرت عمر نے
جواب دیا کہ مین کوتاہی نہ کرونگا تمکو بُرائی سے تمہارے حق مین بعد ازان وہ بھی گئے خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی تو دیکھا ابوبکر کو اور لوگون کو گرد آن حضرت صلعم کے اور ابوبکرؓ ملائم و نرم دل کر رہے ہین حضرت صلعم کو اور اُنکے
غضب کو قیدیون سے فرد اور کم کرتے جاتے ہین اور کہتے ہین یا رسول خدا فدا ہون میرے باپ مان آپ پر یہ لوگ قریش
آپ کی قوم ہین انمین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچا زادے ہین اور اُنکے دور والے بھی اوروں کی نسبت آپ سے قریب
ہین انپر احسان کیجیے اور انکو امان دیجیے احسان و امان ہو خدا کا آپ پر یا فائدہ و فدا لیجیے انسے تا نجات دیوے انکو خدا
بطفیل آپ کے آتش جہنم سے پس لیجیے انسے کہ جو کچھ لیجیے گا وہ آذوقہ ہوگا واسطے مسلمین کے تو کیا عجب ہے کہ حق تعالی متوجہ
کر دیوے اُنکے دلون کو بعد ازان اُٹھ کھڑے ہوے ابوبکر اُس جگہ سے اور ایک کنارے ہو رہے اور رسول خدا صلعم
خاموش تھے کچھ جواب ابوبکر کو نہ دیا تھا کہ آئے عمر اور بیٹھے اُس جگہ جہان پہلے ابوبکر بیٹھے تھے پھر عرض کی یا رسول خدا
یہ سارے اسیر دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی آپ کی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور وطن سے نکالا آپ کو قتل کیجیے انکو کہ یہ
سب سرغنہ کفر اور پیشوایان ضلالت ہین حق تعالی انکے مارے جانے سے اسلام کو بسیط کریگا اور اہل شرک کو خوار کریگا
چنانچہ اسپر بھی سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہ عمر کو بھی کچھ جواب نہ دیا پھر رجوع کی ابوبکر نے اپنے اول مقام پر اور عرض کی
یا رسول اللہ فدا ہون آپ پر میرے باپ مان یہ لوگ آپ کی قوم ہین انمین آبا و ابنا و اعمام و بنو اعمام و اخوان ہین اور
انکے دور والے بھی جنسے اگلی قرابت تھی آپ سے قریب ہین پس احسان کیجیے انپر اور امان دیجیے انکو یا سر بہا لیجیے انسے کہ یہ
آپ کے اصل یگانہ آبائی اور آپ کی قوم ہین آپ اول قاتلین انکے نہو جیے حق تعالی ان لوگون کو ہدایت کرے تو بہتر ہے
اس سے کہ انکو ہلاک کرے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات مین بھی خاموش ہو رہے اور کچھ نہ فرمایا پس ابوبکر ایک کنارے
اُٹھ گئے پھر آئے عمر اور بجاے ابی بکر جہان سے وہ اُٹھ گئے تھے آ بیٹھے اور عرض کرنے لگے یا رسول خدا آپ کیا انتظار کرتے ہین ان لوگون کے

بارہ مین انکو قتل کیجیے کہ حق تعالی مبسوط دیگا اسلام کو اور خوار کریگا مشرکین کو یہ لوگ دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی
آپ کی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور جلاء وطن کیا آپ کو یا رسول خدا مسلمانون کو انکے مارے جانے سے خوشدل کیجیے
اگر یہ لوگ قادر ہوتے اسلحہ سے ہم پر تو کبھی نہ کوتاہی و کمی کرتے ہمارے قتل مین پس آنحضرت صلعم نے سکوت کیا اور
کچھ جواب نہ دیا چنانچہ عمر وہان سے اٹھ گئے اور کنارے جا بیٹھے پھر تیسری بار اعادہ کیا ابوبکر نے اور کلام کرنے لگے
جیسا کہ پہلی اور دوسری دفعہ کہا تھا پھر حضرت صلعم نے کچھ جواب نہ دیا اور ابوبکر کنارے ہو رہے پھر اٹھے عمر تیسری دفعہ اور
کلام کیا مثل اپنے اگلے کلام کے اور حضرت صلعم نے بھی کچھ جواب نہ دیا بعد ازان برخاست کیا رسول خدا صلعم نے اور
داخل ہوے اپنے مکان مین اسمین تھوڑی دیر توقف کرکے پھر برآمد ہوئے اور لوگ دربارۂ قیدیون کے خوض و
غور مین تھے کوئی تو کہتا تھا بات وہی درست ہی جو ابوبکر نے کہی او راور لوگ کہتے تھے بات وہی ہی جو عمر کہتے ہین چنانچہ
جب رسول خدا صلعم برآمد ہوے تو فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو حق مین ان دونون صاحبون کے یعنے ابی بکر و عمر کے ان دونون کو
تو بجاے خود چھوڑ دو کیونکہ ان دونون کے لیے مثل ہی مثل ابی بکر کی مثل میکال کی ہی کہ وہ جو نازل ہوا کرتے ہین زمین پر تو
خوشنودی خدا و آمرزش واسطے بندون کے لیے ہوے آتے ہین اور انبیا مین مثل ابی بکر کی مثل ہی ابراہیم کی کہ وہ
اپنی قوم کے حق مین نہایت نرم دل و شیرین زبان تھے شہد سے زیادہ چنانچہ انکی قوم نے جب انکے لیے آگ کو
مشتعل کیا اور انکو اسمین ڈالا تو زیادہ اس کلمہ سے اور کچھ نہ کہا کہ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
یعنے تفو تم پر اور اسپر جسکو سواے خدا کے تم پوجتے ہو کیا تم بے عقل ہو اور اس حال مین خدا سے رجوع کی تو بس یہ کہا
کہ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنے جسنے میری پیروی کی وہ مجھی مین سے ہی یعنے وہ میرا ہی اور جسنے
میری نافرمانی کی پس تو آمرزگار اور رحم کرنے والا ہی اور مثل ابی بکر کی مثل عیسی کی ہی کہ وہ اپنی امت کے حق مین
خدا سے کہتا تھا کہ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یعنے اگر تو ان لوگون پر عذاب
کریگا تو یہ تیرے ہی تو بندے ہین اور اگر انکے لیے آمرزش کریگا تو ہر آئنہ تو بڑا حکیم ہی اور مثل عمر کی ملائک مین ہی مثل
جبرئیل کی کہ وہ نازل ہوتے ہین زمین پر غضب و قہر خدا لیے ہوے اوپر دشمنان خدا کے اور انبیا مین مثل عمر کی
مثل ہی نوح کی کہ وہ نہایت سخت تھے اپنی قوم پر زیادہ تر پتھر سے جب کہا انھون نے رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ
الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یعنے خدایا نہ چھوڑ روے زمین پر ان کافرون مین سے کسی کو بسنے والا پس نوح نے ایسی بددعا کی
اس قوم پر کہ خدا نے ساری زمین کو غرق کر دیا اور مثل عمر کی جیسے مثل موسی کی جب کہا انھون نے رَبَّنَا اطْمِسْ
عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ یعنے ای پروردگار ہمارے مٹا ڈال انکے مالون کو
جو باعث انکی سرکشی کا ہی اور سختی ڈال انکے دلون مین اسلیے کہ یہ ایمان نہ لاوینگے جب تک دیکھینگے عذاب دردناک
و بعد ذکر ان مثالون کے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہر آئنہ تمھارے یہان ناداری ہی و محتاجی ہی پس ہر گز نہ چھوٹیگا

تم سے کوئی شخص ان قیدیون مین سے مگر سربہا دیکر یا قتل ہونے سے تب کہا عبد اللہ بن مسعود نے یا رسول خدا سوائے
سہیل بن بیضا کے یعنے یہ شخص مستثنیٰ کیا جاوے قیدیون مین سے ذکر کیا واقدی نے کہ سہیل وہم ہی راوی کا کیونکہ وہ مہاجرین
حبشہ مین سے ہی حاضر بدر نہین ہوا بلکہ وہ بھائی ہی سہل کا جسکا ذکر ابن مسعود نے کیا اور کہا کہ مین نے اُسکو دیکھا تھا
مکہ مین کہ اظہار اسلام کرتا تھا پس سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہا عبد اللہ نے کہ کبھی نہین گذری تھی مجھ پر کوئی ایسی
گھڑی جو سخت تر ہو مجھ پر اُس گھڑی سے چنانچہ مین دیکھنے لگا آسمان کی طرف خوف کھاتا ہوا اس بات سے کہ مجھ پر آسمان سے
پتھر گرین اسواسطے کہ مین نے سبقت کی کلام کرنے مین بذکر سہیل پیش خدا اور رسول پس رسول خدا صلعم نے سر اپنا بلند کیا
اور فرمایا الا سہیل بن بیضا یعنے آن حضرت صلعم نے بھی بقول عبد اللہ کے اُسکو مستثنیٰ کیا تب عبد اللہ نے کہا کہ کوئی ایسی
ساعت خوشوقتی کی مجھ پر نہین گذری کہ ٹھنڈھی ہوئی ہو آنکھ میری زیادہ اُس ساعت سے جب کہ فرمایا اس بات کو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنے دربارہ استثناء سہیل بن بیضا بعد ازان فرمایا کہ حق تعالی ہر آئینہ سخت کر دیتا ہی دلون کو
اپنے بارہ مین یہان تک کہ وہ دل سنگ سے بھی سخت تر ہو جاتا ہی اور حق سبحانہ نرم کر دیتا ہی دلون کو اپنے امر مین یہان تک
کہ وہ مسکہ سے بھی ملائم تر ہو جاتا ہی پھر قبول کیا رسول خدا صلعم نے سربہا اُن قیدیون سے اور فرمایا اگر نازل ہوتا عذاب روز
بدر کے تو نجات نہ پاتا کوئی اُس عذاب سے سوائے عمر کے اسلیے کہ وہ کہتے تھے قتل کرو اسیرون کو اور سربہا نہ لو اور سعد بن معاذ
بھی یہی کہتے تھے کہ قتل کیے جاوین قیدی اور فدا نہ لیا جاوے اُنسے واقدی نے کہا مجھ سے بیان کیا معمر نے اُسنے نقل کی
زہری سے اُسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے سُنی حدیث اپنی والدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے روز بدر کہ اگر مطعم بن عدی
زندہ ہوتا تو مین اس قوم نا ہنجار کے تئین اُسی کو بخشتا اور واسطے مطعم بن عدی کے اجرت تھی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جسوقت پھر آتا تھا وہ طائف سے کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیر نے سعد بن المسیب سے اُسنے کہا کہ امان دی رسول خدا
صلعم نے روز بدر اسیرون مین ابا عزہ عمرو بن عبد اللہ بن عُمیر الجمحی کو اور یہ مرد شاعر تھا پس آزاد کر دیا اُسکو حضرت صلعم نے
تب اُسنے کہا میرے پانچ بیٹیان ہین اُنکے لیے میرے پاس کچھ نہین ہی پس کچھ اُنکے واسطے مجھے دیجیے یا محمد چنانچہ عطا کیا اُسکو رسول
خدا صلعم نے تب کہا ابو عزہ نے کہ مین آپ سے عہد واثق کرتا ہون کہ مقاتلہ نہ کرونگا آپ سے اور جمع نہ کرونگا لوگون کو آپ پر کبھی
پس رخصت کر دیا اُسکو رسول خدا صلعم نے چنانچہ جب خروج کیا قریش نے طرف احد کے تو صفوان بن امیہ پاس ابی عزہ کے
گیا اور کہا نکل ہمارے ساتھ اُسنے کہا مین نے محمد سے عہد و میثاق کیا ہی کہ مین آنسے کبھی مقاتلہ نہ کرونگا اور نہ اُسپر لوگون کو جمع
کرونگا کبھی کہ مجھ پر اُسنے احسان کیا اور مجکو امان دی اور سوائے میرے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہین کیا یہان تک کہا اُسکو
قتل کیا یا اُس سے سربہا لیا تب صفوان بن امیہ نے اس بات کی ضمانت کی کہ اگر تو قتل کیا جائیگا تو تیری بیٹیان میرے
بیٹون کے ساتھ ہونگی اور اگر زندہ رہیگا تو اسقدر مال کثیر دونگا کہ عیال تیرے نکھا سکینگے پس اس وعدہ پر ابو عزہ صفوان کے
ساتھ نکلا اور عرب کو بلا کر جمع کرتا تھا بعد ازان جب روز احد ابو عزہ ہمراہ جمعیت قریش کے نکلا تو اتفاقاً لشکر اسلام مین اسیر

ہوگیا اور اُسکے سوا قریش مین سے کوئی اور قید نہ ہوا تب ابو عزہ نے کہا ای محمد مین نے بخوشی اپنے خروج نہین کیا بلکہ بجبر
ہمراہ قریش آیا ہون میری بیٹیان ہین اُنکا کوئی نہین مجھ پر احسان کیجیے مجکو امان دیجیے فرمایا رسول خدا صلعم نے ای ابو عزہ وہ عہد و
میثاق جو تو نے ہم سے کیا تھا کہان ہی واللہ اب ایسا نہوگا کہ تو مکے مین جاکر اپنے مُنھ پر ہاتھ پھیر کر لوگون سے یہ بات کہے کہ مین نے
محمد کو دو بار فریب دیا راوی نے کہا کہ فلان فلان روات کثیر نے مجکو خبر دی سعد بن المسیب سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ ہر آئنہ مومن ایک پتھر سے دوبارہ گزند نہین اُٹھاتا یعنے ایک دغاباز سے دو دفعہ دھوکا نہین کھاتا اور عاصم بن ثابت سے
اسکو اور قتل کر پس عاصم آگے بڑھا اور قتل کیا اُسکو کہا راویون نے کہ حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ غار یا سے عمیق یعنے
گڑھے گہرے کھودے جاوین بعد ازان حکم کیا حضرت صلعم نے کہ سارے مقتول اُس غار مین ڈالے جاوین سوا سے امیہ
بن خلف کے کہ وہ فربہ اندام تھا بعد قتل اُسی روز پھول گیا تھا جب لوگون نے ارادہ کیا کہ اُسکو غار مین ڈالین تو گوشت
اُسکا الگ ہونے لگا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا اسکو چھوڑ دو یعنے یون ہی پڑا رہنے دو اور دیکھا رسول خدا صلعم نے کہ مُردہ
عتبہ کا غار کی طرف کھینچا جاتا ہی اور یہ شخص فربہ تھا اُسکے چہرے پر چیچک کے داغ تھے پس اُسکے بیٹے ابی حذیفہ کا چہرہ متغیر
ہوگیا آن حضرت صلعم نے فرمایا ای ابو حذیفہ یہ حال اپنے باپ کا دیکھ کر تجکو بہت ناگوار گذرا اُسنے کہا واللہ ایسا نہین یا
رسول اللہ ولیکن مین اپنے باپ مین جو عقل و شرافت دیکھتا تھا تو مجکو امید تھی کہ وہ عقل اُسکو بطرف اسلام ہدایت
کریگی مگر جب کہ عقل نے اسکو قبول اسلام سے غلطی مین ڈالا یعنے ہرگاہ اُسنے اس امر مین خطا کی اور مین نے اُسکو ایسی
خواری مین دیکھا تو اُسکی خطا نے مجکو غیظ و غضب مین ڈالا جسکا نتیجہ ایسا کچھ ہوا ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ واللہ یہ شخص بڑا صیاد
و رحیم تر تھا بہ نسبت غیر کے اپنی قوم مین اور کارہ تھا اس امر سے جو اُسکو پیش آیا و لیکن مرگ سے ناچار ہوا فرمایا رسول خدا
صلعم نے شکر خدا کہ اُسنے مُنھ ابو جہل کا زیر خاک دبایا اور اُسکو مٹی مین ملایا اور ہمارے دلون کو چین و آرام دیا پھر جب وہ
سب مقتول غار مین باہم اکٹھا مل گئے اور رسول خدا صلعم اُنپر گشت کرتے تھے یعنے گرد اُنکے دیکھتے پھرتے تھے اور وہ
لوگ خندق مین ڈالے جاتے تھے اور ابو بکر اُن مقتولون مین سے ایک ایک کو بتاتے جاتے تھے کہ یہ فلان وہ فلان ہی
اور رسول اللہ حمد و شکر خدا کرتے تھے اور کہتے تھے حمد کرتا ہون اُس خدا کا جسنے وفا کیا جو مجھ سے وعدہ کیا تھا و ہر آئنہ
اُسنے مجھ سے وعدہ ایک گروہ کا دو گروہ مین سے کیا تھا لقولہ تعالی اذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم یعنے جس وقت
خدا نے ہم سے دو طائفون مین سے ایک کا تم سے وعدہ کیا کہ وہ تمھارے لیے ہی چنانچہ جب اصحاب کو خبر قافلہ ابی سفیان
کی معلوم ہوئی کہ جمعیت قلیل ہی اور مال کثیر تب سب نے ارادہ مقاتلہ اور غارت مال کا کیا اسی اثنا مین ابو جہل قافلہ
قریش لیکر واسطے کمک ابی سفیان کے نکلا اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ مقاتلہ ابی جہل کا کیا
اور فرمایا حق تعالی تم سے وعدہ ایک کا دونون طائفون مین کرتا ہی مگر نصرت پانا ابی جہل پر بہتر ہی واسطے دفع شوکت
کفار کے پھر سب مجتمع ہوے ارادہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور مقاتلہ کیا ابو جہل سے تو ستر نفر اُسکے مارے گئے

اور ستر اسیر ہوے واقعہ جنگ بدر مین راوی نے کہا کہ بعد ازان کھڑے ہوے رسول خدا صلعم اہل غار پر اور آہمین
ایک ایک کو پکارنے لگے کہ ای عتبہ بن ربیعہ و ای شیبہ بن ربیعہ او رای امیہ بن خلف او رای ابو جہل بن ہشام آیا
تم نے دیکھ لیا کہ جو کچھ تم پر وعید کی تھی خدا نے وہ سچ ہوئی اور ہر آئینہ ہم نے تو جو کچھ ہم سے خدا نے سچا وعدہ کیا تھا وہ
پورا کیا تم لوگ بری قوم اپنے نبی کے تھے کہ تم نے تو میری تکذیب کی اور لوگون نے میری تصدیق کی اور تم نے
مجھے وطن سے نکالا اور لوگون نے مجھے جگہ دی اور تم لوگون نے مجھ سے مقاتلہ کیا اور لوگون نے میری نصرت کی لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ
جنکو ندا دیتے ہین وہ تو مر گئے حضرت صلعم نے فرمایا تحقیق کہ انکو معلوم ہوا ہی کہ جو کچھ آپنے خدا نے وعدہ وعید کیا تھا وہ سچ ہوا اور کہا
راویون نے کہ جسوقت اس قوم نے ہزیمت پائی اور منھ پھیر ا تو ہنگام زوال شمس تھا پس حضرت نے بدر مین قیام کیا
اور حکم کیا عبد اللہ بن کعب کو کہ مال غنائم کو اپنے قبضے اور حفاظت مین لے اور اسکو اٹھوا اور لدوا لے اور حضرت صلعم نے ایک
اور شخص کو اسکا معین مقرر کیا پھر حضرت صلعم نے نماز عصر بدر مین پڑھی بعد ازان اسوقت وہان سے روانہ ہوے اور اثیل مین پہونچے
اثیل ایک وادی ہی طول اسکا تین میل اور درمیان اثیل اور بدر کے دو میل کا فاصلہ ہی پس گویا کہ حضرت صلعم بدر سے چار
میل پر جا کر قبل غروب آفتاب ٹھہرے اور وہان اترے اور شب باش ہوے اور حضرت کے اصحاب کو خستگی تھی مگر
بہت خستگی نہ تھی اور فرمایا حضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے کہ کون شخص آج کی شب ہماری حفاظت یعنے شب نگہبانی کریگا پس
سب تو خاموش رہے مگر ایک شخص کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا تو کون ہی یعنے تیرا کیا نام ہی اسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا تو
بیٹھ جا پھر اعادہ کیا حضرت نے اپنے کلام کو یعنے کون نگہبانی شب کریگا پھر وہی شخص کھڑا ہوا فرمایا تو کون ہی اسنے
کہا ابن عبد قیس حضرت نے فرمایا تو بیٹھ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ایک اور شخص کھڑا ہوا فرمایا تو
کون ہی اسنے کہا ابو سبع پھر ایک ساعت کے بعد حضرت نے فرمایا تم تینون آدمی کھڑے ہو جاؤ تب تنہا ذکوان بن
عبد قیس کھڑا ہوا حضرت صلعم نے فرمایا تیرے دونون ہمراہی کہان ہین جو دوسری اور تیسری بار کھڑے ہوے تھے
اسنے کہا یا رسول اللہ مین نے ہی رات کی نگہبانی قبول کی تھی حضرت صلعم نے فرمایا خدا تیری نگہبانی کرے پس اس
رات کو اسی شخص نے نگہبانی کی مسلمین کی یہان تک کہ جب آخر شب ہوئی تو کوچ ہوا اور راوی نے کہا بعض کا یہ بھی
قول ہی کہ جب حضرت صلعم نے نماز عصر ادا کی تھی اثیل مین تو جسوقت ایک رکعت حضرت نے پڑھی تبسم کیا اور بعد فراغ
سلام کے لوگون نے سبب تبسم سے سوال کیا فرمایا ابھی میرے پاس میکال آئے تھے انکے شانون پر گرد تھی انھون نے
تبسم کیا اور کہا کہ مین تلاش و گرد آوری قوم مین مصروف تھا اور کہا راوی نے کہ جسوقت قتال اہل بدر سے
فراغ ہوئی تو جبرئیل خدمت رسول خدا صلعم مین آئے اس حال سے کہ اسپ مادہ پر جسکے بال گوندھے ہوے تھے
سوار تھے اور دو مادیان گرد و غبار آلودہ تھی اور کہا ای محمد حق تعالی نے مجھے آپ پاس بھیجا تھا اور حکم کیا تھا کہ تا وقتیکہ
آپ کی آپ سے جدا نہ ہون آیا آپ راضی ہوے فرمایا ہان مین راضی ہون اور جب قیدی سامنے حضرت صلعم کے

بمقام عرق ظبیہ پیش کیے گئے تو حضرت صلعم نے عاصم بن ثابت بن ابی اقلح کو حکم کیا کہ قتل کر عقبہ بن ابی معیط کے
تئین جسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے یہ سنکے عقبہ کہنے لگا واویلاہ ای گروہ قریش ان لوگون مین سے
جو یہان موجود ہین مین کس بات پر مارا جاتا ہون حضرت صلعم نے جواب دیا اسواسطے تو قتل کیا جاتا ہی کہ تو عداوت
رکھتا ہی خدا اور رسول سے اُسنے کہا ای محمد آپ کا احسان بہت بڑا ہی میری قوم مین سے جو کچھ کسی کے ساتھ کیا جاوے
وہ ہی میرا بھی حال کیجیے اگر اُنکو قتل کیجیے تو مجھے بھی قتل کیجیے اور اگر انپر احسان کیجیے تو مجھ پر بھی احسان کیجیے اور
اُنسے سربہا لیجیے تو مین بھی ایک اُنمین سے ہون ای محمد میرے لڑکون کا کفیل کون ہوگا فرمایا آتش جہنم پھر فرمایا
ای عاصم اسکو قتل کر پس آگے بڑھا عاصم اور اُسکو قتل کیا پھر رسول خدا صلعم نے اُس مقتول کی طرف خطاب
کر کے فرمایا کہ واللہ تو بڑا بدذات آدمی تھا مین نہین جانتا ہون کسی کافر کو کہ ایسا منکر خدا اور رسول ہو منکر کتاب خدا
اور ایسا موذی نبی اللہ کا ہو پس مین شکر کرتا ہون اُس خدا کا جسنے تجھکو قتل کیا اور میری آنکھون کو ٹھنڈھا کیا
تیرے قتل سے اور جب لوگ فروکش ہوے بمقام سیر شعب جو حد صفرا مین واقع ہی تو رسول خدا صلعم نے اُس
مقام مین تقسیم غنائم کی درمیان اپنے اصحابؓ کے راوی نے کہا کہ مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے کہ جب زید بن حارثہ
و عبد اللہ بن رواحہ اُثیل سے چل کر خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوے وہ روز یک شنبہ تھا کہ وقت ضحی
یعنے پہر دن چڑھے پہونچے تھے اور یہ دونون اپنے گروہ مین سے آگے تھے اور جدا ہوا عبد اللہ زید سے بمقام عقیق
اور عبد اللہ نے اپنے شتر پر چڑھے ہوے ندا کرنی شروع کی کہ ای گروہ انصار خوش ہو سلامتی پر رسول خدا صلعم کی
اور قتل مشرکین اور اُنکے اسیر ہونے پر کہ مارے گئے دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور مارا گیا ابو جہل
اور قتل ہوے زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف اور منجملہ اسیرون کے سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا قید ہوا
اور وجہ لقب یہ ہی کہ اُسکے دندان پیشین دراز تھے مثل درندون کے اور وہ زبان دراز دریدہ دہن بھی تھا عاصم
بن عدی نے کہا کہ مین نے عبد اللہ کے پاس جا کر بطریق سرگوشی کے کہا کہ ای ابن رواحہ جو تو کہتا ہی کیا یہ سچ ہی اُسنے
کہا ہان واللہ سچ ہی اور کل صبح کو انشاء اللہ تعالی رسول خدا صلعم تشریف لاوینگے اور اُنکے ساتھ قیدی بھی بند سے
ہوے ہونگے بعد ازان عبد اللہ بمقام عالیہ انصار کے مکانات پر گیا اور عالیہ وہ مقام ہی جہان عمرو بن عوف و خطمہ
و وایل نے اپنے منازل بنا کیے ہین پس اُسنے اُنکے گھر گھر بشارت دی اور اطفال شور مچا کر کہتے تھے کہ ابو جہل فاسق
مارا گیا یہان تک کہ وہ لڑکے محل گذرتے ہوے بنی امیہ بن زید تک گئے پھر زید بن حارثہ نے بھی بسواری قصوی ناقہ
نبی صلعم کے پہونچ کر اہل شہر کو بشارت دینی شروع کی پس جب زید مقام مصلے پر پہونچا تو اپنے شتر پر سے چلا کر کہا کہ
ہر آئنہ عتبہ و شیبہ دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور ابو جہل و ابو البختری و زمعہ بن الاسود و امیہ بن
خلف یہ سب مارے گئے اور بہت اسیر ہوے اُنمین سہیل بن عمرو جسکا لقب ذو الانیاب تھا اسیر ہوا پس

لوگون نے بنسبت زید کے تکذیب کرنی شروع کی اور کہنے لگے کہ زید جو خبر عجیب لایا ہی وہ رخنہ اندازی اور فوج بھگانے کی باتین ہین یہان تک کہ لوگون کو اس بات نے اندیشہ مین ڈالا کہ وہ خوف کرنے لگے اور آنا زید کا اسوقت ہوا تھا جب رقیہ بنت رسول اللہ کو لوگ بقیع مین دفن کر چکے تھے تب منافقین مین سے ایک شخص نے اسامہ بن زید سے کہا کہ صاحب تمھارا یعنے محمد اور اصحاب اُسکے سب قتل ہوے اور انھین منافقین مین سے ایک اور شخص نے ابولبابہ بن عبد المنذر سے کہا کہ تمھارے لوگ ایسے متفرق اور پریشان ہوگئے کہ پھر کبھی جمع نہین ہو سکتے و تحقیق کہ مارا گیا محمد مع اصحاب اپنے اور دلیل قتل ہونے محمد کی یہ ہی کہ یہ ناقہ اُسی کا ہی ہم اسکو پہچانتے ہین اور یہ زید نہین جانتا ہی کہ وہ کیا کہتا ہی یعنے مخبوط الحواس ہی یا یہ کہ نہین معلوم کیا کہتا ہی رعب سے یعنے خوف زدہ آیا ہی اور آیا ہی ڈرانے والا ابولبابہ نے کہا تیری بات کو خدا جھوٹھا کریگا اور یہود کہتے تھے کہ زید باتین بنا کر لایا ہی اسامہ بن زید نے کہا کہ مین اپنے باپ کے پاس خلوت مین گیا اور مین نے کہا ای ابا جو آپ کہتے ہین کیا یہ سچ ہی انھون نے کہا بیٹا واللہ یہ سچ ہی تب میرے دل کو قوت حاصل ہوئی اور مین اپنے دل مین قوی ہو کر اُس منافق کے پاس گیا اور کہا تو بدخبری رسول خدا صلعم سے مسلمین کو لرزان و ترسان کیا چاہتا ہی تحقیق کہ وہ تیرے سامنے آتے ہین اور جب آوینگے تو بے شک تیری گردن مارینگے اُسنے کہا ای ابو محمد مین یہ بات نہین کہتا ہون مگر مین نے لوگون سے سُنی ہی کہ وہ لوگ ایسا کچھ کہتے ہین بعد ازان قیدی آپہونچے اور اُن پر شقران غلام رسول خدا کے نگہبان تھے اور وہ قیدی جو شمار کیے گئے تھے انچاس نفر تھے و در اصل ستر قیدی تھے اسپر اجماع ہی جسمین کچھ شک نہین اور لوگ حضرت صلعم سے ملاقات کو آئے روحا مین مبارکبادی دیتے ہوے ساتھ فتح خدا کے پھر اسی طرح ملاقات کی آن حضرت سے اشراف قبیلہ خزرج نے تب کہا سلمہ بن سلامۃ بن وقش نے وہ کیا ہی جسکی مبارکبادی تم ہمکو دیتے ہو واللہ ہم نے جو قتل کیا تو بڈھون کل سرون کو جنکے سر کے بال کنگھی سال سے گر گئے تھے پس یہ سُنکر رسول خدا صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا ای میرے برادرزادے وہ لوگ ایسے گروہ تھے کہ اگر تو انکو دیکھتا تو اُنسے ہیبت کرتا اور اگر وہ تجکو حکم کرتے تو اُنکی تو اطاعت کرتا اور اگر تو اُنکے کردار شایستہ کو ساتھ اپنے کردار کے دیکھتا تو حقیر جانتا تو اپنے کردار کو مگر باوجود اسکے یہ لوگ بد تھے حق مین اپنے نبی کے سلمہ نے کہا مین پناہ مانگتا ہون ساتھ خدا کے غضب خدا و غضب رسول خدا سے بے شک یا رسول اللہ آپ ہمیشہ مجھ سے درگذر کرتے آئے ہین جب سے ہم نے روحا مین ابتدائی سکونت کی ہی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مکردہ بات جو کہ تو نے اعرابی سے کہی تھی کہ تو واقع ہوا اپنے ناقہ پر یعنے جماع کیا کہ وہ ناقہ تجھ سے حاملہ ہوئی ہی یہ کلمہ فحش زبان پر تو لایا اور تو نے وہ بات کہی جسکی تجھے خبر نہین و لیکن جو کہ تو نے دربارہ اس قوم کے کہا کہ نہین قتل کیا ہم نے مگر بڈھون کو پس بے شک تو نے قصد کیا کہ اس نعمت کا انعام خدا سے انکار کرے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اُسکی معذرت

قبول کیا کہ وہ محتاج ترین اصحاب مین سے تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیرہ نے زہری سے کہ جب
ابو ہند البیاضی مولی فروہ بن عمرو نے آن حضرت صلعم سے آکر ملاقات کی اور اُسکے ساتھ ایک مشک مین حمیس تھا یعنے
خرما بریان بروغن و پرورندہ بماست تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ابو ہند ایک مرد انصار مین سے ہے اُسکو نکاح دو اور اُس سے
نکاح لو یعنے مناکحت فیما بین قبول کرو اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو فلان فلان رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن ابی سفیان سے
اُسنے کہا اور ملاقات کو آیا اُسید بن حضیر اور کہا یا رسول اللہ حمد ہے اُس خدا کی جسنے ظفریاب کیا آپ کو اور ٹھنڈا کیا آپکی
آنکھون کو واللہ یا رسول اللہ تخلف میرا بدر سے اس ظن پر نہ تھا کہ آپ بمقابلہ عدو جاتے ہین بلکہ میرے خیال مین
یہ تھا کہ جنپر آپ جاتے ہین وہ عیر یعنے قافلہ ہے اور اگر مجکو ظن اس بات کا ہوتا کہ آپ واسطے مقاتلہ دشمن کے جاتے ہین
تو ہرگز مین پیچھے نہ رہجاتا پس آن حضرت صلعم نے فرمایا تو سچ کہتا ہے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان و فلان
راویان بسیار نے حبیب بن عبد الرحمان سے اُسنے کہا جب عبد اللہ بن انیس تربان مین حضرت صلعم کی
ملاقات کو آیا تو کہا یا رسول اللہ مین حمد خدا کرتا ہون آپ کی سلامتی پر اور آپ کی ظفریابی پر یا رسول اللہ مین راتون کو
چلتا تھا حالت تب مین پس اُسنے مجھ سے مفارقت نہ کی تھی کل تک کہ مین آپ کے پاس حاضر ہوتا حضرت صلعم نے
فرمایا خدا تجکو اجر عطا کرے اور کہا راوی نے کہ سہیل بن عمرو جب تھا شقوق مین اور شقوق کہ فیما بین سقیا و ملل کے
واقع ہے تو تھا سہیل ساتھ مالک بن دخشم کے تب سہیل نے کہا مجھے جانے ضرور کو جانے دے تب مالک بھی اُسکے ہمراہ
کھڑا ہوا سہیل نے کہا مجھے شرم آتی ہے تو ٹھہر جا تب اُسنے توقف کیا اور سہیل اُسکے ساتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر سامنے چلا جب
چلا گیا اور دیر ہوئی تو مالک آگے بڑھا اور لوگون مین شور و غوغا کیا تو لوگ اُسکی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم
بھی ایک طرف اُسکی تلاش مین چلے اور حکم دیا کہ جو شخص اُسکو گرفتار کرے وہ ہی اُسکو قتل کرے پس اتفاقاً خاص رسول اللہ
صلعم نے اُسکو درمیان مقام سمرات کے پالیا تب حکم کیا کہ اُسکے دونون ہاتھ اُسکی گردن سے باندھے گئے اور اُسکو اپنے
ناقہ کے ساتھ لے لیا پس تھوڑی دور چلے تھے کہ مدینہ مین پہونچے اور اسامہ بن زید ملاقات کو آئے راوی کہتا ہے
کہ مجھے خبر دی راویان بسیار نے جابر بن عبد اللہ سے کہ جب اُسامہ بن زید واسطے ملاقات رسول خدا صلعم کے حاضر
ہوے اُسوقت حضرت صلعم قصوی اپنے ناقہ راحلہ پر سوار تھے تو اسامہ کو اپنے آگے بٹھا لیا اور سہیل کے ہاتھ اُسکی
گردن مین بندھے تھے پھر جب اسامہ نے سہیل کی طرف دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابو یزید ہے فرمایا ہان یہ
وہ ہی ہے جو مکہ مین روٹیان بانٹتا تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسنے کہا ہم سے
حدیث بیان کی واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے عبد الرحمان بن عبد العزیز نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے
اُسنے یحیی بن عبد الرحمان بن سعد بن زرارہ سے اُسنے کہا داخل ہوے رسول خدا صلعم مدینہ مین اور
جسوقت کہ لائے گئے قیدی تو سودہ بنت زمعہ آل عفرا کے یہان ماتم داری مین عوف و معوذ کے تھین

اور یہ واقعہ قبل واجب ہونے حجاب کے تھا سودہ نے کہا جب ہم لوگ ماتم خانہ سے اپنے اپنے گھر کو آئے تو
ہم لوگون نے سنا کہ قیدی لوگ آئے ہین تب مین نکلی اپنے گھر کے ایک طرف کو تو اسی جا پر رسول خدا صلعم بھی
آپہونچے تھے اور یکایک یہ دیکھا کہ ابو یزید کے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین اس گھر کے کنارے آگیا ہے و اللہ
جسوقت مین نے اُنکے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا تھا مین قدرت رکھتی تھی یہ کہتی ای ابو یزید تم نے آپ
اپنے ہاتھ بندھانے کیون اچھی موت نہ مرے یعنے لڑکر کیون نہ مر گئے کہ اکرام ہوتا پس واللہ مجھے خوف مین نہین ڈالا مگر
صدائے رسول خدا صلعم نے جانب اُس بیت سے کہ ای سودہ علی اللہ و علی رسول اللہ یعنے تو آمادہ حرب کرتی ہے خدا
و رسول خدا پر مین نے کہا یا نبی اللہ قسم ہے اُسکی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر مجھکو قدرت حاصل ہوتی جسوقت کہ
مین نے ابو یزید کو ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا تھا تو وہ ہی کہتی جو مین نے ابھی کہا واقدی نے کہا مجھ سے
حدیث بیان کی خالد بن الیاس نے اُسنے کہا مجھ سے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم نے اُسنے کہا کہ خالد بن ہشام بن المغیرہ
و امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ یہ دونون منزل ام سلمہ مین آئے اور ام سلمہ بیچ مناحۃ آل عفرا کے تھین یعنے ماتم داری مین
عوف و معوذ کی اُسوقت کسی نے اُن ماتم دارون سے کہا کہ قیدی لائے گئے پس نکلین ام سلمہ اور گئین قیدیون کے
پاس مگر اُنسے کچھ کلام نہین کیا یہان تک کہ وہان سے پھرین تلاش کرتی ہوئی رسول خدا صلعم کو کہ وہ اُسوقت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تھے پس ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے عمزادے جو بندی مین آئے ہین
چاہتے ہین داخل ہونا اپنا میرے پاس اسلیے کہ مین اُنکی مہمانی کرون اور اُنکی تیمارداری و سربراہی کرون اور
پریشانیون سے اُنکی خاطر جمع کرون و حال آنکہ مین نہین چاہتی کہ ایسا کرون یہان تک کہ آپ سے اجازت حاصل
کرون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان سب باتون مین کوئی امر مجکو ناگوار نہین ہے ان امور سے جو تجھے منظور ہو وہ کر

واقدی نے کہا مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُسنے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے استوصوا بالاسیری خیرا
یعنے قبول وصیت کرو اسیرون کے لیے امور خیر مین تب ابو العاص ابن الربیع نے کہا کہ مین چند آدمیون کے ساتھ
تھا اور وہ انصار مین سے تھے حق تعالی اُنکو جزائے خیر عطا کرے کہ جب ہمارے تئین وقت طعام شام آتا تھا یا وقت
طعام چاشت ہوتا تھا یعنے جب ہمارے شام کے کھانے کا وقت یا صبح کے کھانے کا وقت آتا تھا تو وہ لوگ
مجھے تو روٹیان کھلاتے تھے اور وہ سب آپ تمر کھاتے تھے کیونکہ اُنکے ساتھ روٹی کم تھی اور تمر اُنکی زاد راہ تھے
یہان تک کہ اُنمین اگر کسی کے ہاتھ مین کوئی روٹی کا ٹکڑا بطریق حصہ آجاتا تھا تو وہ بھی مجھی کو دے دیتا تھا اور اسی طرح
ولید بن الولید بن المغیرہ نے بھی مثل اسی کے بیان کیا اور مزید برآن یہ بھی کہا کہ وہ ہمین اپنے اوپر لادے چلتے تھے
سواری سے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد نے اُس سے واقدی نے اُس سے مجھے
محمد بن عبد اللہ نے زہری سے کہ لائے گئے تھے قیدی ایک روز پیش از تشریف آوری نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اور بعض کہتے ہین کہ قیدی اُسی روز آخر وقت آئے تھے جس روز اول وقت رسول خدا صلعم داخل ہوئے تھے
یعنے جس روز پہلے آن حضرت صلعم پہونچے اُسی دن آخر روز قیدی آئے اور راوی کہتے ہین کہ جب قریش بدر
کی طرف متوجہ و عازم ہوئے تو کچھ لوگ جو اُنسے پیچھے رہگئے اُنمین چند جوان افسانہ خوان تھے شبہاے ماہ مین
بمقام ذی طوی داستان گوئی کرتے تھے چنانچہ جب رات ہوتی تھی تب وہ سب آپسمین اشعار پڑھتے تھے
اور باتین کیا کرتے تھے اسی عرصہ مین اُن لوگون نے اپنے قریب ایک آواز سُنی کہ کوئی شخص باواز بلند اشعار مین
گاتا ہی اور رو دکھلائی نہین دیتا ہی مضمون اشعار کا یہ ہی کہ حنیفیون یعنے مسلمانون نے بدر مین وہ مصیبتین ڈالین
اور دکھلائین کہ اُس سے ارکان درایوان کسریٰ و قیصر قریب ہین کہ زلزلہ مین آوین فریاد مین آئے اُس سے
سخت جبال اور زاری کرتے ہین قبائل مابین و نیر اور خیبر کے اور اخشبان دونون پہاڑ مکے کے شور کرتے ہین
اور زنان حرہ بیوہ سر برہنہ ہو کر چھاتی پیٹتی ہین حسرت سے راوی کہتا ہی کہ ان اشعار کو میرے سامنے
عبد اللہ بن ابی عبیدہ ابن محمد بن عمار بن یاسر نے پڑھا پس اُن جوانون نے جب آواز سُنی اور کسی کو نہ دیکھا تو
وہان سے اُسکی تلاش مین نکلے جب کسی کو نہ دیکھا تو پھر آگے چلے گھبرائے ہوئے یہان تک کہ مقام حجر کے مقابل
ہوئے وہان چند مشائخ کو پایا کہ اُنمین سے چند بزرگ سار تھے یعنے افسانہ خوان تب ان لوگون نے انکو اُس خبر سے
مطلع کیا اُنھون نے انسے کہا جو کچھ تم کہتے ہو حق ہی کہ بتحقیق محمد اور اصحاب اُسکے موسوم بحنیفیہ ہین اور وہ لوگ
اُس روز تک اسم حنیفیہ نہین جانتے تھے پس اُن جوانون مین جو ذی طوی مین تھے کوئی ایسا باقی نہ رہا جو
یہ بات سُنکر بیتابا سے شدت تپ نہوا ہو چنانچہ وہ لوگ وہان دو تین رات مقیم رہے تھے کہ حیسمان بن
حابس الخزاعی خبر اہل بدر اور اُنکے مقتولین کی وہان لائے اور اُن لوگون کو ماجراے قتل عتبہ و شیبہ پسران
ربیعہ سے اور قتل پسران حجاج و ابی البختری و زمعہ پسر اسود کی خبر دینے لگے راوی نے کہا کہ صفوان بن امیہ
بمقام حجر بیٹھا کہتا تھا کہ یہ شخص یعنے حیسمان جو کلام کرتا ہی نہین جانتا ہی یعنے مخبوط ہی بھلا اُس سے میرا حال تو
پوچھو تب لوگون نے کہا اے حیسمان تجکو کچھ صفوان کا حال معلوم ہی اُسنے کہا ہان یہ شخص مقام حجر مین ہی اور مین نے
اُسکے باپ و بھائی کو بدر مین مقتول دیکھا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ سہیل بن عمرو اور نضر بن الحارث اسیر
ہوئے لوگون نے کہا یہ کیونکر تجکو معلوم ہوا کہ وہ دونون اسیر ہین اُسنے کہا مین نے اُن دونون کو رسیون مین
بندھا ہوا دیکھا ہی اور راوی نے کہا کہ جب نجاشی کو ملک مین خبر مقتل قریش اور بشارت فتح پہونچی حق تعالیٰ نے
اپنے نبی کو مظفر و منصور کیا تو نجاشی دو سفید کپڑے پہنے ہوئے اپنے گھر سے نکلا اور زمین پر بیٹھ گیا
بعد ازان جعفر بن ابی طالب اور اُنکے اصحاب کو بلوایا اور کہا تم مین سے کون جانتا ہی کہ بدر کدھر ہی اُن
لوگون نے اُسکو اُسطرف کا نشان بتلایا تب نجاشی نے کہا مین بھی اُس سمت کو پہچانتا ہون اکثر مین نے اُسکے حوالی مین

بھیڑین جرائی ہین کہ وہ بعضی نہر کی ترائی مین سے ہی ولیکن مین نے چاہا کہ تم سے تثبت و تحقق بہم پہونچاؤن تحقیق کہ
حق تعالی نے اپنے رسول کو نصرت دی ہی بدر مین پس مین حمد خدا کرتا ہون اس بات پر تب سپاہیان ہمراہی نے
کہا خدا اصلاح کرے بادشاہ کی یعنے آپ کی خیر ہو ہر آئنہ یہ امر عجیب ہی تو نے کبھی ایسا نہین کیا کہ دو کپڑے پہنکر زمین پر
بیٹھا ہو اسنے کہا مین اُس قوم مین سے ہون کہ جب اُنکے لیے حق تعالی کوئی نعمت مہیا کرتا ہی تو وہ تواضع و فروتنی زیادہ
کرتے ہین و بنا بر بعض قول کے اُسنے یہ کہا کہ جب عیسی بن مریم علیہ السلام کو کوئی نعمت حاصل ہوتی تھی تو وہ تواضع زیادہ
کرتے تھے اور جب قریش نے مکے مین مراجعت کی تو ابو سفیان بن حرب اُٹھین کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے گروہ قریش تم
اپنے مقتولون کے لیے بکانہ کرو اور نہ کوئی زن نوحہ خوان اُنپر نوحہ خوانی کرے اور نہ کوئی شاعر اُنپر مرثیہ پڑھے کہ ظاہر کرین
جزع و فزع کو پس ہر آئنہ تم جسوقت اُنپر نوحہ کروگے اور اشعار پڑھکر روؤگے تو یہ بات تمھارے غیظ و غصہ کو زائل کریگی
پس مین عداوت محمدؐ اور عناد اُسکے اصحابؓ سے یہ کلام تمھارے ساتھ کرتا ہون و علاوہ اگر محمدؐ اور اُسکے اصحابؓ کو خبر تمھارے
نوحہ و بکا کی پہونچیگی تو وہ لوگ شماتت کرینگے پس طعنہ زنی اُنکی بہت بڑی مصیبت ہوگی اور کیا عجب ہی تم بدلہ خون کا
لوگے پس سر کا تیل اور شانہ اور صحبت نسوان مجھ پر حرام ہی جب تک کہ پھر محمدؐ سے جنگ کرون پس خاموش رہے قریش
ایک مہینا کہ نہ بکا کیا کسی شاعر نے اور نہ نوحہ کیا اُنپر کسی زن نوحہ خوان نے چنانچہ جب قافلہ قیدیون کا مدینہ مین پہونچا
تو خدا نے اس ذلت سے گردنین مشرکین و منافقین اور یہود کی جھکا دین اور کوئی یہود و منافق مدینہ مین ایسا
باقی نہ رہا جسکی گردن واقعہ بدر سے نہ جھکی ہو اور کہا عبد اللہ بن نبتل نے کاش ہم بھی نکلے ہوتے رسول خدا صلعم کے ساتھ
تو مال غنیمت پاتے اور صباح واقعہ بدر سے یعنے بعد اس واقعہ کے حق تعالی نے فرق کر دیا درمیان کفر و اسلام کے اُن لوگون کو
دونون امر مین تمیز حاصل ہوئی اور اسی درمیان مین یہود کہتے تھے کہ یہ وہ شخص ہی یعنے آن حضرت صلعم کہ ہم اُسکو منصف
بعون اللہ پاتے ہین آج سے جو علم اُسکا اُٹھیگا وہ غالب ہوگا اور کعب ابن اشرف نے کہا آج سے زیر زمین ہونا بہتر ہی رہنے
بالائے زمین سے یعنے اِس زندگی سے مرنا بہتر ہی کیونکہ یہ قریش جو بزرگترین خلائق اور سرداران مردم اور شاہان عرب
اور صاحبان حرم اور اہل امن و امان تھے کہ مبتلائے مصائب ہوے و بعد ازان کعب مکے کو چلا گیا اور ابی وداعہ
بن ضبیرہ کے یہان اُترا اور وہان سے اشعار ہجو مسلمین کے اور مرثیے مقتولان قریش کے جو بدر مین مارے گئے بھیجنا
شروع کیا چنانچہ یہ ابیات بھیجے جسکا مضمون یہ ہی۔ چکی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی اور بھی واسطے شل
بدر کے شور و شیون و اشکباری ہی کہ سرداران مردم اگر قتل کیے گئے حوالی بدر مین تو بعید نہین کیونکہ اکثر بادشاہ جنگ مین
مارے جاتے ہین اور لوگ کہتے ہین کہ ہم ذلیل ہوے باعث غضب اُنکے یعنے شماتت مسلمین سے کہ ہر آئنہ کعب بن اشرف
جزع کرتا ہی لوگ سچ کہتے ہین مگر کاشکے زمین جسوقت وہ لوگ مارے گئے تھے تو اپنے اہل کو یعنے کل اہل زمین کو خسف
کر ڈالتی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی مجھے خبر ہوئی ہی کہ حارث بن ہشام لوگون مین معروف با مور خیر ہی اور لوگون کو

جمع کرتا ہے تاکہ زیارت و ملاقات کرے جمعیت کو ہمارا لیکر تیرب و اتوان سے اور سعی نہین کرتا ہے اور پردستور قدیم کے مگر بڑا
دلیر واقدی نے کہا کہ ان ابیات کو عبد اللہ بن جعفر و محمد بن صالح و ابن ابی الزناد نے میرے پاس لکھ بھیجا تھا کہا
رواۃ نے کہ بعد پہونچنے ان ابیات کے رسول اللہ صلعم نے بلایا حسان بن ثابت کو جو بڑے شاعر تھے اور اسکو ابیات
کعب اور اسکے مقام سے خبر دی کہ وہ ابی وداعہ کے یہان گئے ہین مقیم ہے پس حسان نے ہجو اسکی اور انکی جو اسکے
پاس تھے کرنی شروع کی یہان تک کہ کعب مدینے کو پھر آیا اور جب کہ اسنے ان ابیات کو مکے سے بھیجا تھا تو اسکو لوگون نے
اس سے لیکر بطریق مرثیہ خوانی پڑھتے تھے اور چھوکرون اور چھوکریون مین سے جو ان لوگون کے پاس آئے ان
ابیات کو مکے مین پڑھتے تھے بعد ازان لوگون نے اسکا مرثیہ کیا پس قریش نے اپنے مقتولون پر ایک مہینے
نوحہ خوانی کی اور کوئی گھر مکے مین ایسا باقی نہین رہا جسمین ماتم برپا ہوا ہو اور عورتون نے اپنے سرون کے بال
نوچ ڈالے اور ایسا ہوا کہ مقتولین قریش مین سے کسی کا ناقہ یا گھوڑا لایا جاتا تھا اور عزادارون کے سامنے کھڑا کیا جاتا تھا
تو لوگ اسکے گرد نوحہ خوانی کرتے تھے۔ اور حال عورتون کا یہ ہوا کہ کوچون مین اور تنگ گلیون مین نکل پڑین تو پردے
ڈال دیے اور راستے بند کر دیے اور وہان نوحہ کرتی پھرتی تھین اور خواب عاتکہ و جہیم بن صلت کی تصدیق کرتی تھین
اور یہ ہوا کہ اسود بن عبد المطلب کی آنکھین اپنے بیٹون کے مارے جانے سے جاتی رہی تھین اور سخت اندوہ و قلق مین تھا
اور چاہتا تھا کہ اپنے بیٹون پر روئے مگر قریش اسکو رونے سے منع کرتے تھے تب اسود ایک دن درمیان مین اسنے
غلام سے کہا کرتا تھا کہ شیشۂ شراب میرا ہمراہ لے اور مجھے لیچل اس درہ اور راہ پر جہان ابو حکیمہ یعنے اسکا بیٹا گیا تھا
پس وہ غلام اسکو اس راستے پر نزدیک اس درہ کے لاتا تھا اور وہ وہان بیٹھتا تھا اور غلام اسکو شراب پلاتا تھا یہانتک
کہ نشے مین آکر ابی حکیمہ اور اسکے بھائیون پر روتا تھا بعد ازان اپنے سر پر خاک اڑاتا تھا اور کہتا تھا اپنے غلام سے مخفی رکھ
میرے حال کو تا قریش معلوم نہ کرین کیونکہ ہر آئنہ مین دیکھتا ہون قریش کے تئین کہ وہ اپنے مقتولون پر رونے کو
جمع نہین ہوتے واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی مصعب بن ثابت نے عیسی بن معمر سے اسنے عبد اللہ بن
زبیر سے اسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انھون نے کہا کہ جب قریش بعد قتل ہونے اہل بدر کے مکے کو پھرے تو کہتے تھے
کہ اپنے مقتولون پر بکا نہ کرو کہ یہ خبر محمد اور انکے اصحاب کو پہونچیگی تو وہ تمکو شماتت کرینگے اور ان اسیرون کے پاس
جو تم مین سے محبوس ہین کسی کو وہان نہ بھیجو کہ وہ قوم تم سے حصول مطالب کرینگے آگاہ ہو کہ باز رہو بکا سے اور کہا رضی اللہ
عنہا نے کہ اسود بن مطلب اپنے تین بیٹون کے غم و الم مین مبتلا ہوا ایک زمعہ دوسرا عقیل تیسرا حارث بن زمعہ پس چاہتا تھا
کہ ان قتلا پر بکا کرے اسی خیال مین وہ تھا کہ یکایک رات کو اسنے آواز ایک عورت نوحہ کرنے والی کی سنی چونکہ اسکی آنکھین
جاتی رہی تھین تو اپنے غلام سے کہا آیا قریش اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین کاش کہ مین بھی ابی حکیمہ یعنے زمعہ پر
بکا کرون کہ ہر آئنہ سینہ و جگر میرا جل گیا ہے تب غلام دریافت کے لیے گیا اور پھر آکر جواب دیا کہ یہ ایک عورت ہے

جو روتی ہی اسواسطے کہ اُسکا شتر گم ہو گیا ہی پس اُسوقت اسود اشعار پڑہنے لگا جسکا مضمون یہ ہی کہ وہ عورت روتی ہی
اسلیے کہ اُسکا شتر گم ہو گیا ہی اور بیداری رات کی اُسکے تئین سونے سے منع کرتی ہی پس بکا نہ کر شتر پر و لیکن بکا کر و فخر
بدر پر جسنے بڑے کلے والون کو خوار کیا اگر بکا کرتی ہی تو بکا کر عقیل پر اور بکا کر حارث پر جو شیرون کے شیر تھے اور
بکا کر اُنکے لیے کہ اُنمین سے کسی کا نظیر و مثل نہ تہا اور نہ ابی حکیمہ کا کوئی مثل و نظیر تہا اور بکا کر اُنکے لیے جو بدر میں
سردار تھے بنی حصیص و بنی مخزوم ذگروہ ابی الولید آگاہ ہو کہ بعد اُن لوگون کے بہت ایسے لوگ سردار ہو گئے
کہ اگر واقعہ روز بدر کا نہوتا تو وہ سردار نہوتے اور کہا رواۃ نے کہ زنان قریش گئین ہند بنت عتبہ کے یہان
اور کہنے لگین کہ تو بکا کیون نہین کرتی ہی اپنے باپ و بھائی و چچا اور اپنے گھر والون پر اُسنے کہا ای سر مونڈی آیا
اُنکے لیے مین بکا کرون کہ یہ خبر محمد اور اُسکے اصحاب کو پہونچیگی تو وہ لوگ تشنیع و طعن کرینگے ہمکو اور زنان بنی خزرج
واللہ ہرگز بکا نہ کرونگی جب تک بدلہ قتل کا لیا جاوے محمد و اصحاب محمد سے اور اپنے سر مین تیل ڈالنا مجکو حرام ہی
جب تک غزوہ کیا جاوے محمد سے واللہ اگر مین جانتی کہ میرے دل سے غم جاتا رہیگا تو بکا کرتی ولیکن بکا اس
غم کو دور نہ کریگا مگر یہ کہ مین اپنی آنکھون سے بدلا قتل احبا کا دیکھون چنانچہ جس روز سے کہ اُسنے حلف کیا تا واقعہ
اُحد وہ اپنی اُسی حالت پر رہتی تھی کہ نہ استعمال روغن سر کیا نہ فرش ابی سفیان اپنے شوہر کے قریب گئی اور
جب نوفل بن معویۃ الدیلی کے پاس کہ وہ اپنے اہل مین تھا جنکے ساتھ حاضر موقع بدر ہوا تھا یہ خبر پہونچی کہ قریش
اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین تو وہان سے آیا اور کہا ای گروہ قریش تمہاری عقلین سبک ہو گئین اور تمہاری
راے نے غلطی کی اور تم لوگون نے اپنی عورتون کی اطاعت کی عجب ہی کہ مثل تمہارے مقتولون کے بکا کیے
جاوین یعنے ایسے بہادرون کو روئین جو اعظم ترین بکا سے باوجود اس بات کے غیظ تمہارا عداوت محمد و اصحاب محمد سے
جاتا رہیگا پس لازم نہین ہی کہ غیظ و غصہ تم سے جاتا رہے تا وقتیکہ اپنے دشمن سے اپنا بدلا پاؤ چنانچہ ابو سفیان بن
حرب نے یہ کلام اُسکا سُنا تو کہا ای ابو معاویہ آجتک ماتم داریان زنان بنی عبد الشمس کی اُنکے مقتولون پر منع
کی گئی ہین اور بکا نہین کراتا ہی کوئی شاعر مگر اُسکو باز رکھتا ہون یہان تک کہ ہمارا بدلا محمد اور اصحاب سے لیا جاویگا
اسواسطے کہ ہم نے عوض خون اپنے قتیلی کا نہین پایا اور ہم کینہ خواہ ہین کہ ہمارا بیٹا حنظلہ مارا گیا اور ایسے سرداران
وادی کے قتل کیے گئے جنکے گم جانے سے یہ وادی ویران ہی واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی معاذ
بن محمد انصاری نے عاصم بن عمیر ابن قتادہ سے اُسنے کہا جب مشرکین قریش مکے کو پھرے اور قتل ہوے تھے
بڑے بڑے بزرگوار اُنکے تو عمیر بن وہب بن عمیر الجمحی مقام حجر مین پہونچا اور پاس صفوان بن امیہ کے آکر بیٹھا
صفوان نے کہا قبح اللہ العیش بعد قتلی بدر یعنے بعد مقتولین بدر کے خدا عیش کو منغص کرے عمیر بن وہب نے
کہا سچ ہی واللہ بعد اُنکے زندگانی مین کچھ بہتری نہین اور اگر مجھ پر دین ایسا نہوتا کہ ادا کرنا اُسکا اپنے امکان مین

نہین ہوتا تا اور نہوتے عیال کہ آنکے لیے کچھ چھوڑنا نہوتا البتہ طرف محمد کے مین قصد کرتا تا اسکو قتل کرون بشرطیکہ انکھ بھر
اسکو دیکھون یعنے بشرطیکہ میری آنکھون کے سامنے پڑے کیونکہ مجکو یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ وہ بازارون مین آمد و شد
رکھتا ہے پس میرے لیے انکے نزدیک ایک باعث ہے کہ مین کہونگا اپنے بیٹے قیدی کے پاس آیا ہون چنانچہ صفوان
اسکی ان باتون سے خوش ہوا اور کہا ای ابوامیہ آیا ہم تجکو ایسا کام کرنے والا دیکھینگے یعنے تو اس کام کو انجام دیگا
اسنے کہا ہان قسم ہے برب کعبہ مین اس کام کو کرونگا تب صفوان نے کہا تو دین تیرا مجھ پر ہے اور عیال تیرے میرے
عیال کے ساتھ ہین اور تو خوب جانتا ہے کہ مکے مین کوئی شخص توسع کرنے مین ساتھ عیال کے مجھ سے زیادہ نہین ہے
عمیر نے کہا ای ابووہب مین اس امر کو خوب جانتا ہون صفوان نے کہا تیرے عیال میرے عیال کے ساتھ ہین
نہ مجھے وسعت نہو کسی شی کی درحالیکہ مین آنسے عاجز رہون یعنے اپنے حق مین دعاے بد کرتا ہے کہ اگر مین انکی
کفالت سے کوتاہی کرون تو مجکو کچھ میسر نہووے اور دین تیرا مجھ پر ہے پس عمیر کو صفوان نے اپنے ناقہ پر سوار
کیا اور اسکو زاد و راہ دیا اور صرف اسکے عیال کا مثل مصارف اپنے عیال کے جاری کیا اور امر کیا عمیر کو کہ
اپنی تلوار کو تیز کرلے اور زہر مین بجھا لیوے بعدازان عمیر مدینہ کو چلا اور صفوان نے کہدیا کہ اس راز کو چند روز
مخفی رکھیو یہان تک کہ مین بھی مدینے مین پہونچون چنانچہ عمیر گیا اور صفوان نے کسی سے اسکا ذکر نہین کیا تب
عمیر مدینے مین باب مسجد پر پہونچا اور اپنے ناقہ کو بٹھایا اور اپنی تلوار کو گلے مین لٹکا کر طرف رسول خدا صلعم کے
عازم ہوا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہ چند اصحاب مین بیٹھے ہوے باتین کررہے تھے اور نعمت خدا کو جو
بدر مین آنپر متوجہ ہوئی تھی باہم یاد کررہے تھے عمیر کو مسلح دیکھا گھبرائے اور اپنے اصحاب سے کہا پکڑو اس کتے کو
یہ وہی دشمن خدا ہے جسنے روز جنگ بدر درمیان ہمارے فریب و فساد برپا کیا تھا اور قوم کو حزن مین ڈالا تھا اور ہمارے
مقدمہ مین ایک بلندی پر چڑھا اور اتر کر ہمارے احوال سے قریش کو خبر دیتا تھا کہ نہ انکے یہان عدد جمعیت ہے
نہ کمینگاہ ہے پس اصحاب نے آگے بڑھ کر اسکو گرفتار کیا واقدی نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خدمت مین
رسول خدا صلعم کے گئے اور عرض کی یارسول اللہ یہ عمیر بن وہب مسجد مین تلوار باندھے داخل ہوا تھا اور یہ وہ غدار
خبیث ہے جس سے مجھے اصلا اطمینان نہین ہے حضرت صلعم نے فرمایا اسکو میرے سامنے لاؤ پس عمرؓ گئے اور اسکی
تلوار کا تسمہ پکڑکر ایک ہاتھ سے گرفت کرلیا اور دوسرے ہاتھ سے قبضہ پکڑلیا اور حضرت صلعم کے حضور مین
اسکو حاضر کیا جب حضرت نے اسکو دیکھا تو فرمایا ای عمر تامل کر اور جب عمیر حضرت صلعم کے قریب آیا تو اسنے کہا
انعم اللہ صباحا یعنے خدا آپ کی صبح بخیر کرے حضرت نے فرمایا حق تعالی نے ہمکو تیری تحیت یعنے تیری دعاء خیر سے
مستغنی کیا ہے تحیت ہماری سلام ہے کہ یہ تحیت اہل جنت کی ہے اسنے کہا یہ عہد آپکا جدید ہے حضرت نے فرمایا
حق تعالی نے اس تحیت کو ہمارے لیے خیر جاودانہ قرار دیا ہے پس ای عمیر تو یہان کیون آیا ہے اسنے کہا مین اپنا اسیر ولانے

پاس آیا ہون جو آپ کے یہان قید ہین کہ اُنہین ہم سے قرابت رکھتے ہین اور وہ ہماری اصل قوم ہین حضرت
صلعم نے فرمایا تیری تلوار کا کیا حال ہی اُسنے کہا خدا اس تلوار کو خوار کرے اور تلوارون سے کیا یہ ہمارے کچھ
کام آئی روز جنگ بدر کے مگر جب مین یہان آکر اُترا تو بھول گیا کہ میرے گلے مین لٹکی رہگئی اور قسم ہی مجکو اپنی
زندگانی کی کہ میرا قصد اور ہی سوا اسکے جو آپ کو گمان ہوا ہی تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ بیان کر کس ارادے سے
تو یہان آیا ہی اُسنے پھر کہا کہ مین اپنے اسیرون کے پاس آیا ہون فرمایا پھر کیا شرط تو نے کی تھی حجر مین صفوان بن
امیہ سے پس گھبرا گیا عمیر اور کہنے لگا وہ کیا شرط مین نے اُس سے کی تھی یعنے مین نے تو کچھ شرط نہین کی تھی فرمایا
تو نے اس سے میرے قتل کی شرط کی ہی اس بات پر کہ وہ تیرے دَین کو ادا کرے اور تیرے عیال کی کفالت کرے
وحال آنکہ حق تعالی درمیان تیرے اور تیرے قصد کے حائل ہی عمیر نے کہا اشہد انک رسول اللہ یعنے مین
گواہی دیتا ہون کہ تو رسول خدا ہی اور بے شک تو سچا ہی واشہد ان لا الہ الا اللہ اور مین گواہی دیتا ہون اس
بات کی کہ سوا خدا کے کوئی دوسرا معبود نہین یا رسول اللہ مین آپ کے وحی کی جو آسمان سے نازل ہوتی ہی
تکذیب کرتا تھا وحال آنکہ یہ بات جو درمیان میرے اور صفوان کے ہوئی تھی اور آپ نے اسکی خبر دی تو سوا
میرے اور اسکے اُسپر کسی کو اطلاع نہ تھی اور اُسنے مجکو حکم کتمان کیا تھا اس بات کو مگر خدا نے آپ کو اُسپر مطلع کردیا پس
مین ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول اُسکے کے اور مین نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہین یعنے جو کچھ آپ کہتے ہین
وہ سب حق ہی حمد ہی اُس خدا کی جو مجھے اس راہ پر ہانک لایا تب اہل اسلام اس بات سے خوش ہوئے کہ خدا نے
اُسکو ہدایت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اُسکو دیکھا تھا تو میرے نزدیک خوک اُس سے بہتر تھا
اور اُسوقت میرے نزدیک یہ شخص میری بعض اولاد سے محبوب تر ہی حضرت صلعم نے حکم کیا کہ تم لوگ اس برادر کو
قرآن تعلیم کرو اور اسکے قیدی کو اسکے لیے رہا کردو عمیر نے کہا یا رسول اللہ مین نور خدا کے بجھانے مین جہد کرنے والا
تھا ولیکن حمد ہی خدا کی کہ اُسنے مجھے ہدایت کی پس مجکو اذن دیجیے کہ مین قریش سے مکہ مین جاکر ملون اور اُنکو طرف
خدا کے اور طرف اسلام کے طلب کرون کیا عجب ہی کہ حق تعالی اُنکو ہدایت کرے اور ہلاکت سے اُنکو نکالے
پس حضرت صلعم نے اُسکو اجازت دی تو وہ چلا اور مکہ مین پہونچا اور حال صفوان کا یہ تھا کہ جو سوار مدینے کی طرف سے
آتا تھا اُس سے عمیر کی خبر دریافت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کوئی خبر مدینے مین تم نے پائی ہی اور قریش مکہ سے کہا
کرتا تھا کہ خوشی سناؤ تم لوگ ساتھ ایسے امر کے جس سے واقعہ بدر تمکو بھول جائیگا پس ایک شخص مدینے سے
آیا صفوان نے اُس سے حال عمیر کا دریافت کیا اُسنے کہا وہ اسلام لایا یہ سنکر صفوان نے اور سب مشرکون نے
اُسپر لعن کی اور کہا کہ عمیر بد دین ہوگیا پس صفوان نے حلف کیا کہ عمیر سے کبھی کلام نہ کریگا اور نہ اُسکو کچھ نفع دیگا
اور اسکے عیال کو چھوڑ دیا اُسی حال مین عمیر آنیہ داخل ہوا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی [illegible]

نہین رہا تا اور نہوتے عیال کہ انکے لیے کچھ چھوڑ نا ہوتا البتہ طرف محمد کے مین قصد کرتا تا اسکو قتل کرون بشرطیکہ انکو پھر
اسکو دیکھون یعنے بشرطیکہ میری انکھون کے سامنے پڑے کیونکہ مجکو یہ خبر معلوم ہوئی ہو کہ وہ بازار ون مین آمد و شد
رکھتا ہو پس میرے لیے انکے نزدیک ایک باعث ہو کہ مین کہونگا اپنے بیٹے قیدی کے پاس آیا ہون چنانچہ صفوان
اسکی ان باتون سے خوش ہوا اور کہا ای ابو امیہ آیا ہم تجکو ایسا کام کرنے والا دیکھینگے یعنے تو اس کام کو انجام دیگا
اسنے کہا ہان قسم ہو برب کعبہ مین اس کام کو کرونگا تب صفوان نے کہا تو دین تیرا مجھ پر ہو اور عیال تیرے میرے
عیال کے ساتھ ہین اور تو خوب جانتا ہو کہ مکے مین کوئی شخص توسیع کرنے مین ساتھ عیال کے مجھ سے زیادہ نہین ہو
عمیر نے کہا ای ابو وہب مین اس امر کو خوب جانتا ہون صفوان نے کہا تیرے عیال میرے عیال کے ساتھ ہین
مجھے وسعت نہو کسی شی کی درحالیکہ مین انسے عاجز رہون یعنے اپنے حق مین دعاے بد کرتا ہو کہ اگر مین انکی
کفالت سے کوتاہی کرون تو مجکو کچھ میسر نہووے اور دین تیرا مجھ پر ہو پس عمیر کو صفوان نے اپنے ناقہ پر سوار
کیا اور اسکو زاد راہ دیا اور صرف اسکے عیال کا مثل مصارف اپنے عیال کے جاری کیا اور امر کیا عمیر کو کہ
اپنی تلوار کو تیز کرلے اور زہر مین بجھا لیوے بعد ازان عمیر مدینہ کو چلا اور صفوان نے کہدیا کہ اس راز کو چند روز
مخفی رکھیو یہان تک کہ مین بھی مدینے مین پہونچون چنانچہ عمیر گیا اور صفوان نے کسی سے اسکا ذکر نہین کیا تب
عمیر مدینے مین باب مسجد پر پہونچا اور اپنے ناقہ کو بٹھایا اور اپنی تلوار کو گلے مین لٹکا کر طرف رسول خدا صلعم کے
عازم ہوا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہ چند اصحاب مین بیٹھے ہوے باتین کررہے تھے اور نعمت خدا کو جو
بدر مین آنپر متوجہ ہوئی تھی باہم یاد کررہے تھے عمیر کو مسلح دیکھا گھبرائے اور اپنے اصحاب سے کہا پکڑو اس کتے کو
یہ وہی دشمن خدا ہو جسنے روز جنگ بدر درمیان ہمارے فریب و فساد برپا کیا تھا اور قوم کو حزن مین ڈالا تھا اور ہمارے
مقدمہ مین ایک بلندی پر چڑھا اور اتر کر ہمارے احوال سے قریش کو خبر دیتا تھا کہ نہ انکے یہان عدد جمعیت ہو
نہ کمینگاہ ہو پس اصحاب نے آگے بڑھ کر اسکو گرفتار کیا واقدی نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خدمت مین
رسول خدا صلعم کے گئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ عمیر بن وہب مسجد مین تلوار باندھے داخل ہوا تھا اور یہ وہ غدار
خبیث ہو جس سے مجھے اصلا اطمینان نہین ہو حضرت صلعم نے فرمایا اسکو میرے سامنے لاؤ پس عمرؓ گئے اور اسکی
تلوار کا تسمہ پکڑ کر ایک ہاتھ سے گرفت کرلیا اور دوسرے ہاتھ سے قبضہ پکڑ لیا اور حضرت صلعم کے حضور مین
اسکو حاضر کیا جب حضرت نے اسکو دیکھا تو فرمایا ای عمر تامل کر اور جب عمیر حضرت صلعم کے قریب آیا تو اسنے کہا
انعم اللہ صباحا یعنے خدا آپ کی صبح بخیر کرے حضرت نے فرمایا حق تعالی نے ہمکو تیری تحیت یعنے تیری دعاے خیر سے
مستغنی کیا ہو تحیت ہماری سلام ہو کہ یہ تحیت اہل جنت کی ہو اسنے کہا یہ عہد آپکا جدید ہو حضرت نے فرمایا
حق تعالی نے اس تحیت کو ہمارے لیے خیر جاودانہ قرار دیا ہو پس ای عمیر تو یہان کیون آیا ہو اسنے کہا مین اپنے اسیر دلانے

پاس آیا ہون جو آپ کے یہان قید ہین کہ انمین ہم سے قرابت رکھتے ہین اور وہ ہماری اصل قوم ہین حضرت
صلعم نے فرمایا تیری تلوار کا کیا حال ہی اُسنے کہا خدا اس تلوار کو خوار کرے اور تلوارون سے کیا یہ ہمارے کچھ
کام آئی روز جنگ بدر کے مگر جب مین یہان آکر اترا تو بھول گیا کہ میرے گلے مین لٹکی رہگئی اور قسم ہی مجکو اپنی
زندگانی کی کہ میرا قصد اور ہی سواے اسکے جو آپ کو گمان ہوا ہی تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ بیان کر کس ارادے سے
تو یہان آیا ہی اُسنے پھر کہا کہ مین اپنے اسیرون کے پاس آیا ہون فرمایا پھر کیا شرط تو نے کی تھی حجر مین صفوان بن
امیہ سے پس گھبرا گیا عمیر اور کہنے لگا وہ کیا شرط ہی مین نے اُس سے کی تھی یعنے مین نے تو کچھ شرط نہین کی تھی فرمایا
تو نے اُس سے میرے قتل کی شرط کی ہی اس بات پر کہ وہ تیرے دین کو ادا کرے اور تیرے عیال کی کفالت کرے
وحال آنکہ حق تعالی درمیان تیرے اور تیرے قصد کے حائل ہی عمیر نے کہا اشهد انک رسول اللہ یعنے مین
گواہی دیتا ہون کہ تو رسول خدا ہی اور بے شک تو سچا ہی واشهد ان لا الٰہ الا اللہ اور مین گواہی دیتا ہون اس
بات کی کہ سواے خدا کے کوئی دوسرا معبود نہین یا رسول اللہ مین آپ کے وحی کی جو آسمان سے نازل ہوتی ہی
تکذیب کرتا تھا وحال آنکہ یہ بات جو درمیان میرے اور صفوان کے ہوئی تھی اور آپ نے اسکی خبر دی تو سواے
میرے اور اسکے اُسپر کسی کو اطلاع نہ تھی اور اُسنے مجکو حکم کتمان کیا تھا اسرار کو مگر خدا نے آپ کو اُسپر مطلع کر دیا پس
مین ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول اُسکے کے اور مین نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہین یعنے جو کچھ آپ کہتے ہین
وہ سب حق ہی حمد ہی اُس خدا کی جو مجھے اس راہ پر ہانک لایا تب اہل اسلام اس بات سے خوش ہوے کہ خدا نے
اُسکو ہدایت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اُسکو دیکھا تھا تو میرے نزدیک خوک اُس سے بہتر تھا
اور اُسوقت میرے نزدیک یہ شخص میری بعض اولاد سے محبوب تر ہی حضرت صلعم نے حکم کیا کہ تم لوگ اس برادر کو
قرآن تعلیم کرو اور اسکے قیدی کو اسکے لیے رہا کر دو عمیر نے کہا یا رسول اللہ مین نور خدا کے بجھانے مین جہد کرنے والا
تھا ولیکن حمد ہی خدا کی کہ اُسنے مجھے ہدایت کی پس مجکو اذن دیجیے کہ مین قریش سے مکہ مین جا کر ملون اور اُنکو طرف
خدا کے اور طرف اسلام کے طلب کرون کیا عجب ہی کہ حق تعالی اُنکو ہدایت کرے اور ہلاکت سے اُنکو نکالے
پس حضرت صلعم نے اُسکو اجازت دی تو وہ چلا اور مکہ مین پہونچا اور حال صفوان کا یہ تھا کہ جو سوار مدینے کی طرف سے
آتا تھا اُس سے عمیر کی خبر دریافت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کوئی خبر مدینے مین تم نے پائی ہی اور قریش مکہ سے کہا
کرتا تھا کہ خوشی سناؤ تم لوگ ساتھ ایسے امر کے جس سے واقعہ بدر تمکو بھول جائیگا پس ایک شخص مدینے سے
آیا صفوان نے اُس سے حال عمیر کا دریافت کیا اُسنے کہا وہ اسلام لایا یہ سنکر صفوان نے اور سب مشرکون نے
اُسپر لعن کی اور کہا کہ عمیر بددین ہو گیا پس صفوان نے حلف کیا کہ عمیر سے کبھی کلام نہ کریگا اور نہ اُسکو کچھ نفع دیگا
اور اسکے عیال کو چھوڑ دیا اُسی حال مین عمیر اُنپر داخل ہوا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی اور بہت

رسول خدا سے اُنکو خبر دی چنانچہ اُسکے ساتھ گروہ کثیر ایمان لائے راوی نے کہا مجھے خبر دی فلان فلان رواۃ
کثیر نے کہ جب عمیر بن وہب اپنے اہل مین پہونچا اور صفوان بن امیہ کے پاس نہ گیا تب اظہار اسلام کا کیا اور لوگون کو
طرف اسلام کے دعوت کی پس یہ خبر پہونچی صفوان کو اُسنے کہا مین نے اُسی وقت پہچانا تھا جب وہ قبل داخل ہونے
اپنے گھر کے اول میرے پاس نہین آیا یہ ایک شخص ہے کہ ہمارے پاس سے اُلٹا پھرا اُسطرف جہان سے مخلصی پائی تھی
اور مین اُس سے کبھی اپنی جانب سے کلام نہ کرونگا اور نہ کبھی اُسکو نفع دونگا اور نہ اُسکے عیال کو تب عمیر پاس صفوان کے
حجر مین گیا اور خطاب کیا کہ اے ابو وہب مگر اُسنے اُس سے مُنھ پھیر لیا پھر عمیر نے کہا تو منجملہ ہمارے سردارون کے
سردار ہے تو ہمکو بتا کہ جس امر پر ہملوگ تھے کہ پتھر پوجتے تھے اور اُسکے لیے ذبح حیوان کرتے تھے آیا یہی دین ہے
اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ یعنے مین گواہی دیتا ہون اُس خدا کی کہ سوائے اُسکے کوئی خدا
نہین ہے اور بے شک محمد بندہ اور رسول ہے خدا کا پس صفوان نے کسی کلمہ سے اُسکو جواب نہ دیا۔ المطعمون
یعنے تقسیم کنندگان طعام جنکے ساتھ قافلہ قافلہ کی روٹی مقرر تھی پس منجملہ مطعمون کے عبد مناف مین تو حارث ابن
عامر بن نوفل و شیبہ و عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے تھے اور بنی اسد مین سے زمعہ بن اسود بن المطلب بن اسد و نوفل
بن خویلد بن العدویہ تھے اور بنی مخزوم مین سے ابو جہل تھا اور بنی جمح مین سے امیہ بن خلف تھا اور بنی سہم مین سے
نبیہ و منبہ دونون بیٹے حجاج کے تھے راوی نے کہا کہ سعید بن المسیب کہتے تھے کہ نہین روٹی دیتا تھا کوئی
بدر مین مگر یہ کہ مقتول ہوا یعنے ہر کوئی جو بدر مین قافلہ قافلہ کو اپنے ہمراہ روٹی کھلاتے تھے وہ سب مارے گئے
راوی نے کہا کہ ان لوگون کے باب مین ہم پر اختلاف واقع ہے اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہے اور لوگون نے
اور چند اشخاص کا ذکر کیا ہے کہ اُنمین سے سہیل ہے و ابو البختری وغیرہ راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو
عبد الوہاب نے اُس سے حدیث بیان کی واقدی نے اُنھون نے کہا مجھ سے روایت کی ہشام بن
عمارہ نے عثمان بن ابی سلیمان سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ مین خدمت
مین رسول خدا صلعم کے بوقت سر بہا لیے جانے اسیرون کے مدینہ مین گیا پس مین بعد نماز عصر کے مسجد مین
لیٹ رہا کیونکہ مجکو ماندگی بہت پہونچی تھی یہان تک کہ مین سو گیا تب نماز مغرب نے مجھے بیدار کیا کہ رسول خدا
صلعم جسوقت نماز مغرب مین سورہ والطور و کتاب مسطور پڑھنے لگے تو مین گھبرا کے اُٹھ کھڑا ہوا اور حضرت کی
قرات خوب سنتا تھا یہان تک کہ مسجد سے باہر نکلا پس وہ اول روز تھا کہ اسلام میرے قلب مین داخل ہوا
اور راوی نے کہا کہ خبر دی مجھے فلان فلان رواۃ کثیرہ نے کہ چودہ آدمی قریش مین سے بیچ فداے اصحاب اپنے
آئے تھے یعنے واسطے سر بہا دینے عوض رہائی اپنے اصحاب کے اور کہا راوی نے بعد نقل اسناد رواۃ کثیرہ کے
کہ بمقدمہ سر بہاے اسیران پندرہ آدمی مکے سے آئے اُنمین سے پہلے مطلب بن ابی وداعہ آیا پھر بعد اُسکے سب

تین شعبون مین آئے اور کہا راوی نے باسناد کثیرہ کہ رسول خدا صلعم نے سر بہا بدر کا چار ہزار درم واسطے ہر شخص کے
مقرر فرمایا اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان وفلان رواۃ نے اسحاق بن یحییٰ سے اُسنے کہا مین نے پوچھا
نافع بن جبیر سے کہ کسقدر سر بہا مقرر تھا اُسنے کہا سر بہا اُنکے اعلیٰ درجہ کا چار ہزار تین ہزار تک دو ہزار تک ایکہزار تک
یہان تک کہ جس قوم کے پاس کچھ مال نہ تھا اُنپر رسول خدا صلعم نے احسان کیا اور حضرت صلعم نے بمقدمہ
ابی وداعہ کے فرمایا کہ مکہ مین اسکا بیٹا بڑا دانشمند ہی اُسکے پاس مال ہی اور وہ ناگزیر فدیہ اپنے باپ کا دینے والا ہی پس
اُس سے چار ہزار فدیہ لو اور اسیرون مین سے جس سے اول فدا لیا گیا ابو وداعہ تھا اور یہ اسواسطے کہ جب بیٹا اُسکا
مطلب نکلے سے اپنے باپ کے واسطے مدینہ کو تیاری جانے کی کرنے لگا تو قریش نے دیکھکر اُسکو کہا کہ تو سب سے
پہلے جلدی نہ کر ہم ڈرتے ہین کہ ہمارے اسیرون کے باب مین تو ہم پر فساد ڈالیگا کیونکہ محمد کو ہماری ہلاکت منظور ہی
تو وہ سر بہاے اسیران مین ہم پر غلو وگرانی کرینگے پس اگر تجکو وسعت ومقدرت ہی تو تیری قوم کو وہ مقدرت نہین ہی
جو تجکو ہی مطلب نے کہا مین نہ چلونگا جب تک اور لوگ جاوینگے چنانچہ اُسنے اُنسے فریب کیا کہ جب وہ غافل ہوئے
تو رات کو اپنے ناقہ پر سوار ہوکر نکلا اور چار شب مین مدینہ کو پہونچا اور چار ہزار سر بہا اپنے باپ کا دیکر چھڑالایا پس
قریش نے اُسکو اس بات پر ملامت کی اُسنے کہا مین ایسا نہ تھا کہ اپنے باپ کو اُس قوم کے ہاتھ مین اسیر چھوڑدون
اور تم لوگ سورہنے والے اور باز رہنے والے کام سے یعنے غافل وکاہل ہو ابو سفیان نے کہا یہ لڑکا نوجوان خودرائے
ہم پر فساد ڈالنے والا ہی واللہ مین سر بہا نہین دینے والا ہون عمرو بن ابی سفیان یعنے اپنے بیٹے کا اگرچہ وہ سال بھر
وہان پڑا رہے یا چھوڑدیوین اُسکو محمد واللہ مین تم سے زیادہ نادار نہین ہون ولیکن مین مکروہ جانتا ہون اس بات کو
کہ داخل کرون تم پر وہ امر جو شاق ہو تم پر حال آنکہ عمرو بھی شامل اسیرون تمھارے کے ہی

نام ان لوگون کے جو بمقدمہ اسیرون کے آئے تھے

بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط وعمرو بن الربیع برادر ابی العاص تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے
جبیر بن مطعم اور بنی عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ بن معبد
وخالد بن الولید وہشام بن ولید بن المغیرہ وفروہ بن السائب وعکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے اُبی بن خلف و
عمیر بن وہب اور بنی سہم سے المطلب بن ابی وداعہ وعمرو بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے مکرز بن حفص
بن الاخیف راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد وفلان وفلان رواۃ کثیرہ کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ
جب اہل مکہ نے بمقدمہ فداے دینے اسیرون کے لوگون کو روانہ کیا تو زینب بنت رسول خدا صلعم نے بھی بمقدمہ
سر بہاے ابی العاص بن الربیع اپنے شوہر کے ایک شخص کو بھیجا اور اسی مقدمہ مین ایک اپنا قلادہ یعنے حمیل جو
حضرت رضی اللہ عنہا کی تھی بطریق سر بہا بھیجا اور راوی کہتے ہین کہ وہ قلادہ مہرہ یمانی کا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

زینب کو بھیجا کر ابو العاص کے پاس بھیجا تھا اور یہ جب عقد ابو العاص کا ساتھ زینب بنت خدیجہ کے ہوا تھا چنانچہ جب حضرت صلعم نے اُس قلادہ کو دیکھا تو پہچانا اور دلگیر ہوئے یعنے دل بھر آیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یاد کیا اور اُنپر رحمت بھیجی اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تمھاری رائے ہو یہ کہ رہا کردو اسیر زینب یعنے ابو العاص کو اور پھیر دو زینب کو اُسکی متاع یعنے قلادہ تو ایسا کرو تب اصحاب نے کہا بہت خوب یا رسول اللہ پس چھوڑ دیا ابو العاص کو اور پھیر دی زینب کو اُسکی متاع کے تئین اور عہد لیا نبی صلعم نے ابی العاص سے اس بات کا کہ جاکر زینب کو یہان رخصت کردیوے اُسنے وعدہ کیا اور بمقدمہ فدا ے ابی العاص کے بھائی اُسکا عمرو بن الربیع بھیجا ہوا زینب کا آیا تھا اور جس شخص نے ابو العاص کو اسیر کیا تھا وہ عبد اللہ بن جبیر بن النعمان تھا جسکا بھائی خوات بن جبیر تھا

ذکر سورۂ انفال

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ راوی نے کہا جب رسول خدا امام نے روز بدر غنیمت حاصل کی تو لوگون نے باخود باہم اختلاف کیا اسطور پر کہ ہر گروہ نے دعوی کیا کہ بابت اس غنیمت کے بڑے حقدار ہم ہین تب یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی و در بارہ قولہ تعالی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا یعنے یقینًا و در بارۂ قولہ تعالی اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یعنے یقینًا و در بارۂ قولہ تعالی کَمَآ اَخْرَجَکَ رَبُّکَ مِنْ بَیْتِکَ بِالْحَقِّ یعنے جب امر کیا تیرے پروردگار نے واسطے خروج کرنے طرف بدر کے وہی حق تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے محمد بن عباد بن جعفر المخزومی سے در بارہ قولہ تعالی مِنْ بَیْتِکَ راوی نے کہا یعنے مدینہ سے و در بارۂ قولہ تعالی وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکٰرِھُوْنَ یُجَادِلُوْنَکَ فِی الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَیَّنَ کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ یعنے اصحاب مین سے بعض قوم کے تئین خروج دو م رسول خدا صلعم کا طرف بدر کے ناگوار معلوم ہوا اور کہتے تھے ہم لوگ قلیل ہین یہ خروج خلاف رائے ہے چنانچہ اس باب مین لوگون کے درمیان اختلاف بسیار واقع ہوا و در بارۂ قولہ تعالی وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ یعنے جسوقت رسول خدا صلعم قریب بدر کے تھے اور ارادہ قافلہ پر رکھتے تھے تو جبرئیل حضرت کے پاس آئے اور خبر دی کہ لشکر قریش مکہ سے چلا ہے پس وعدہ کیا ہے خدا نے آپ سے کہ یا قافلہ پر جاؤ یا مقابلہ قریش کا کرو کہ ہم تمکو اُنسے بہرہ مند کرینگے چنانچہ جب لشکر اسلام قریب بدر تھا تو لوگون نے سقون کو پکڑا اور اُنسے خبر قافلہ کی پوچھی وہ لوگ خبر لشکر قریش کی بیان کرنے لگے پس اصحاب اس بات کو مکروہ جانتے تھے یعنے اُنکے مقابلہ نہین چاہتے تھے کہ اسمین کھٹکا اور خطر ہے اسلیے قافلہ کو چاہتے تھے کہ وہ بے خلش ہے و در بارۂ قولہ تعالی وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ یعنے خدا غالب کریگا دین کو اور استیصال کریگا کفار کا

۱۲۰

یعنے وہ لوگ جو بدر مین مارے گئے لیحق الحق یعنے تا غالب کرے حق کو اور خوار کرے باطل کو جو کفار
لائے تھے سامان جنگ وغیرہ ویکرہ المجرمون یعنے قریش اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم
بالف من الملائکۃ مردفین یعنے بعض ملائکہ بعد بعض کے یعنے پی در پی وہم وما جعلہ اللہ الا بشری ای
یعنے تعداد ان فرشتون کی جنکی خبر سنیں کو دی گئی تھی اور تاکہ وہ لوگ یقین کرین کہ ہر آئنہ خدا انکے
مدد کرتا ہے اذ یغشیکم النعاس امنۃ منہ یعنے آوے گی تمکو نیند جب امن پاوگے دشمن سے آخر اس امن کو
خدا نے تمہارے دل مین ڈال دیا وینزل علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہ جبکہ بعض اصحاب کو جنب
ہوا تھا ویذہب عنکم رجز الشیطان یعنے وسوسہ شیطان کہ نماز پڑھتے تھے اور غسل جنابت نہین کرتے تھے
ولیربط علی قلوبکم یعنے ساتھ طمانینت کے ویثبت بہ الاقدام کیونکہ مقام ریگستان کا تھا پس محکم کیا
قدم کو لغزش سے اذ یوحی ربک الی الملائکۃ انی معکم فثبتوا الذین امنوا پس ملک بصورت انسان
متمثل ہو کر کہتے تھے ہم ثابت قدم ہین یعنے تم بھی ثابت رہو کہ قریش کوئی چیز نہین ہین سالقی
فی قلوب الذین کفروا الرعب یعنے ہاتھ انکے کانپتے تھے اس واقعہ سے اور ترسان ولرزان تھے
جانت اضطراب مین مثل سنگریزون کے طشت مین فاضربوا فوق الاعناق یعنے اعناق
جمع عنق گردن واضربوا منہم کل بنان یعنے دست وپا ذلک بانہم شاقوا اللہ ورسولہ یعنے جن
لوگون نے ساتھ خدا کے کفر کیا اور رسول خدا کا انکار کیا وقولہ تعالی فذوقوہ یعنے بدر مین
قتل اور آخرت مین عذاب نار اذا لقیتم الذین کفروا زحفا الی قولہ وبئس المصیر یعنے روز بدر فلم
تقتلوہم ولکن اللہ قتلہم یعنے بنا بر قول ایک شخص کے اصحاب نبی صلعم مین سے کہ مین نے فلان کو
قتل کیا وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یعنے جس وقت نبی صلعم نے مشت خاک طرف
کفار کے پھینکی تھی یہان تک کہ انہون نے حضرت کو سامنے سے جاتے نہین دیکھا ولیبلی المومنین منہ
بلاء حسنا یعنے نصرت خدا کی واسطے مومنین کے بروز بدر ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح قول ابوجہل اللہم
اقطعنا للرحم واتانا بما لا یعرف فاحنہ یعنے اے خدا جو ہم مین سے قطع رحم کرتا ہے اور وہ باتین
ہمارے پاس لایا ہے جو پہچانی نہین جاتی پس ہلاک کر اسکو تمین وان تنتہوا یہ خطاب ہے ان
لوگون سے جو باقی رہگئے تھے قریش مین سے فہو خیر لکم یعنے اسلام قبول کرو وان تعودوا یعنے
واسطے قتال کے نعد یعنے واسطے قتل تمہارے ولن تغنی عنکم فئتکم شیئا یعنے قریش نے کہا تھا
کہ ہمارے لیے مکہ مین جماعت ہے کہ خوب جنگ کرینگے محمد سے پس ہم فائز ہونگے اس سے یا ایہا الذین
امنوا اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون یعنے بابانا حضرت کا یہ آیہ نازل ہوا اور زاہد

کہ عتاب کیا خدا نے لوگون کے تئین اس بات پر لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم یعنے باہم نفاق وخیانت نہ کرو اور
جو چیز تمہارے سپرد ہو ادا کرو واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنۃ یعنے جب کسی کے پاس مال کثیر ہوتا ہی تو فساد اسکا عظیم ہوتا ہی
اور جسکے سبب کثرت اولاد ہوتی ہی تو وہ اپنے تئین غالب تصور کرتا ہی وقولہ تعالی یجعل لکم فرقانا یعنے مخرج و رستگاری واذ
یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک یعنے مکہ مین قبل ہجرت کے جسوقت حضرت ارادہ خروج کا طرف مدینہ کے
رکھتے تھے واذا تتلی علیہم آیاتنا قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا الی آخر الآیۃ واذ قالوا اللہم ان کان ہذا ہو الحق من عندک
فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم اس بات کا کہنے والا نضر بن الحارث تھا پس نازل کیا حق تعالی نے
اسکے حق مین اس آیہ کو یعنے افبعذابنا یستعجلون فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین یعنے روز بدر وما کان اللہ
لیعذبہم وانت فیہم یعنے اہل مکہ وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون یعنے نماز بجا لاتے ہین بعد از ان اس بات سے اعراض
کرکے فرمایا وما لہم الا یعذبہم اللہ وہم یصدون عن المسجد الحرام یعنے ہم عذاب کرینگے انپر عذاب ہزیمت وقتل بدر سے
وقولہ تعالی فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون یعنے یوم بدر ان الذین کفروا ینفقون اموالہم لیصدوا عن سبیل اللہ الی قولہ
ثم یغلبون یعنے جسوقت وہ لوگ طرف بدر کے نکلے حسرت وندامت کرتے ہوے واسطے اپنے قافلہ کے جسکے لوٹے جانے کا
اندیشہ تھا تو فرمایا کہ مغلوب ہونگے یعنے مقتول ہونگے بدر مین قل للذین کفروا ان ینتہوا یغفر لہم ما قد سلف یعنے اگر وہ
لوگ ایمان لاوینگے تو اعمال گذشتہ انکے بخشے جاوینگے وان تعودوا تو تم دیکھ چکے ہو ان لوگون کو جو قتل کیے گئے بدر مین
وقاتلوہم حتی لا تکون فتنۃ یعنے باقی نرہے شرک ویکون الدین کلہ للہ کہ بھول جاوین اساف ونائلہ کو جو یہ دونون
دو بت ہین واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل
یعنے جو چیز خدا کے لیے ہی وہی واسطے رسول کے ہی اور جو چیز واسطے ذی القربی کے ہی وہ قرابت رسول اللہ کی ہی وما انزلنا
علی عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان یعنے روز بدر فرق کیا گیا درمیان حق وباطل کے اذ انتم بالعدوۃ الدنیا یعنے
اصحاب نبی صلعم جب کہ نازل تھے بدر مین اور مشرکین قریش بالعدوۃ القصوی تھے کہ درمیان مین ان لوگون کے
تودہ ریگ تھا والرکب اسفل منکم یعنے سواران ابو سفیان کا متصل تھا دریا سے جو زیر بدر ہی ولو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد یعنے

لامحالہ قافلے آگے قافلے کے آئے یعنے قافلہ شتر سواران یکے قبل از دیگرے آگے پیچھے نکل جاتے لیہلک من ہلک
عن بینۃ یعنے قتل کیا گیا وہ شخص جو قتل کیا گیا ہو عذر و حجت سے یعنے جو کہ تہ حجت ہو و یحییٰ یعنے جو زندہ رہا انمین سے عذر
و حجت پر اذ یریکہم اللہ فی منامک قلیلا یعنے اس روز جب خواب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تو وہ لوگ قلیل نظر آئے
حضرت کی نگاہ مین و لو اراکہم کثیرا لفشلتم یعنے رعب مین آجاتے تم و لتنازعتم یعنے تم باہم اختلاف کرتے و لکن اللہ سلم
یعنے اختلاف فیما بین سے انہ علیم بذات الصدور یعنے تمھارے ضعف قلوب کو یا ایہا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا
واذکروا اللہ کثیرا یعنے جمع ہو کر تم سب کے سب پس فرار نہ کرو بلکہ تکبیر خدا کرو و لا تنازعوا فتفشلوا و تذہب ریحکم واصبروا
یعنے سیف پر حق تعالی فرماتا ہے کہ تکبیر کرو خدا کی اپنے دلون مین اور اظہار نہ کرو تکبیر کا کیونکہ اظہار تکبیر کا حرب مین جبن ہوتا ہے
و لا تکونوا کالذین خرجوا من دیارہم بطرا و رئاء الناس و یصدون عن سبیل اللہ یعنے مخرج قریش سے طرف بدر کے
و اذ زین لہم الشیطان اعمالہم و قال لا غالب لکم الیوم من الناس و انی جار لکم یہ سارا کلام سراقہ بن جعشم کا تھا
فرماتا ہے حق تعالی کہ جس امر مین کہ لوگ مشورہ کرتے تھے اس روز ابلیس بصورت سراقہ ظاہر ہوا فلما تراءت الفئتان
یعنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و قریش نکص یعنے ابلیس چونکہ وہ دیکھتا تھا ملائکہ کو کہ قتل کرتے ہین اور اسیر کرتے ہین
و قال انی بریء منکم انی اری ما لا ترون کہ اسنے دیکھا ملائکہ کو و اذ یقول المنافقون و الذین فی قلوبہم مرض غر ہؤلاء
دینہم یعنے کچھ لوگ تھے کہ اقرار کیا تھا اسلام کا پھر جب قلیل نظر آئے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسکی نگاہ مین تو
ذلیل و حقیر سمجھا انھون نے اور یہ کلام کیا پس مارے گئے اسی حالت کفر پر یضربون وجوہہم و ادبارہم یعنے انکے سرین کو
کہ ادبار کنایہ ہے سرین سے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیر کے مجاہد و اسامہ بن زید
اور اسامہ نے اپنے باپ سے روایت کی کداب آل فرعون یعنے مثل کردار آل فرعون و در بارہ قولہ تعالی ان
شر الدواب عند اللہ الذین کفروا الی قولہ و ہم لا یتقون یعنے قینقاع و بنی النضیر و قریظہ کہ یہ تینون نام قبیلہ کا ہے
فاما تثقفنہم فی الحرب فشرد بہم یعنے قتل کر انکو و اما تخافن من قوم خیانۃ آخر آیہ تک نازل ہوا در بارہ بنی قینقاع
کے تب رسول خدا صلعم اس آیہ کو انکے پاس لیگئے و اعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ یعنے تیراندازی وغیرہ و من رباط الخیل
یعنے باندھو گھوڑون کو کہ وہ صہیل کرتے ہین اور نمایش کیے جاتے ہین و آخرین من دونہم لا تعلمونہم اللہ یعلمہم
یعنے خیبر والے و ان جنحوا للسلم فاجنح لہا تا آخر آیہ یعنے قریظہ و ان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک اللہ ہو الذی ایدک
بنصرہ یعنے قریظہ و نضیر جب کہ انھون نے کہا تھا کہ ہم اسلام لاوینگے اور آپ کی اتباع کرینگے یا ایہا النبی حسبک اللہ

ومن اتبعک من المومنین یا ایہا النبی حرض المومنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون نازل ہوئی یہ آیت
بدر میں بعد ازان منسوخ ہوگئی بقولہ تعالی الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین
پس حاصل تھا یہ امر کہ نہیں فرار کرتا تھا ایک آدمی دو آدمی سے ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض یعنے
اسیر لینا مسلمین کا بدر میں اعنے لوگون کو اسیر رکھنا تریدون عرض الدنیا یعنے سرمایا واللہ یرید الآخرۃ یعنے خدا ارادہ رکھتا ہے
کہ وہ قتل کیے جاوین لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم یعنے حلال کردینا غنیمت کا آگے سے ہوچکا ہے فکلوا
مما غنمتم حلالا طیبا یعنے حلال کرنا غنیمت کا ان الذین امنوا وہاجروا وجاہدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ والذین اووا
ونصروا مراد ہے ان قریش سے جنھون نے ہجرت کی قبل بدر کے اور جگہ دی اور نصرت کی انصار نے اما قولہ تعالی والذین
امنوا ولم یہاجروا ما لکم من ولایتہم من شیء حتی یہاجروا یعنے درمیان تمھارے اور انکے وراثت نہیں ہے جب تک کہ وہ
بھی ہجرت کرین یعنے اپنا وطن ترک کرین وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینہم میثاق یعنے
مدت معین اور عہد والذین کفروا بعضہم اولیاء بعض الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر یعنے کفار میں سے
کسی کو دوست نہ سمجھو کہ وہ سب آپسمین ایک کا دوسرا ایک ہے بعد ازان وراثت فیما بین مہاجرین کے تئین آیت میراث نے
منسوخ کردی واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ ان اللہ بکل شیء علیم و دربارہ قولہ تعالی یوم نبطش البطشۃ
الکبری یعنے یوم بدر فسوف یکون لزاما یعنے یوم بدر او یاتیہم عذاب یوم عقیم یعنے یوم بدر حتی اذا فتحنا علیہم بابا ذا عذاب
شدید یعنے یوم بدر سیہزم الجمع ویولون الدبر یعنے یوم بدر وان عسی ان یکون قد اقترب اجلہم پس تھی وہ مدت مگر اندک
یہان تک کہ واقع ہوئی جنگ بدر وذرنی والمکذبین اولی النعمۃ ومہلہم قلیلا یہ آیہ اندک پیش از جنگ بدر نازل ہوا
واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا یعنے یوم بدر واصبر حتی یحکم اللہ وہو خیر الحاکمین ایک روز پیش از یوم بدر ومن یولہم
یومئذ دبرہ یعنے خاص بروز بدر اور ہر آئنہ یہ امر انکے لیے قرار پاچکا تھا کہ جب بیس آدمی دو سو کے مقابل ہون تو
فرار نہ کرینگے پس جب کہ وہ فرار نہ کرینگے تو غالب ہونگے بعد ازان انسے تخفیف تکلیف کی گئی چنانچہ فرمایا ان یکن منکم
مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین پس منسوخ ہوئی پہلی آیت پس ابن عباس کہتے تھے کہ جو شخص فرار کرے دو آدمی سے تو گنہگار

اُسنے فرار کیا اور جو کوئی فرار کرے تین آدمی سے تو یہ فرار نہین ہی در بارہ قولہ تعالیٰ اَلَم تَرَ اِلَی الَّذِینَ بَدَّلُوا نِعمَۃَ اللّٰہِ کُفراً وَّ اَحَلُّوا قَومَھُم دَارَ البَوَارِ مراد اس آیۃ مین قوم قریش ہین روز بدر و قولہ تعالیٰ حَتّٰی اِذَا اَخَذنَا مُترَفِیھِم بِالعَذَابِ یعنے بسیف روز بدر و قولہ تعالیٰ وَ لَنُذِیقَنَّھُم مِّنَ العَذَابِ الاَدنٰی دُونَ العَذَابِ الاَکبَرِ عذاب ادنیٰ یعنے سیف روز بدر راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو ہریرہ سے دربارہ قولہ تعالیٰ اَخَذنَا مُترَفِیھِم بِالعَذَابِ اُسنے کہا یعنے یوم بدر اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے بطرق اسناد دیگر رواۃ کے مجاہد سے اُسنے کہا مراد ہی سیف سے روز بدر اور کہا راوی نے خبر دی مجھے محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ بسیار کے عمر بن عثمان مخزومی سے اُسنے عبد الملک بن عبید سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی بن کعب سے دربارہ قولہ تعالیٰ یَاتِیَھُم عَذَابُ یَومٍ عَقِیمٍ اُسنے کہا مراد ہی روز بدر سے

ذکر اُن لوگون کا جو اسیر ہوے تھے مشرکین مین سے

واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے کہ اسیر کیے گئے بنی ہاشم مین سے عقیل بن ابی طالب محمود نے کہا اُنکو اسیر کیا تھا عبید بن اوس الظفری نے اور اسیر کیے گئے نوفل بن الحارث و جبار بن صخر اور عتبہ جو حلیف بنی ہاشم کا تھا یعنے ہم عہد و ہم قسم تھا اس بات پر کہ دونون مین جسپر کوئی قتال واقع ہو دوسرا اُسکی کمک و مدد کرے اور وہ بنی فہر سے اور بنی المطلب بن عبد مناف سے تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابی الحویرث سے اُسنے کہا اسیر ہوے بنی المطلب بن عبد مناف سے دو آدمی ایک سائب بن عبید و عبید بن عمرو بن علقمہ کہ ان دونون کو سلمہ بن اسلم بن حریش اشہلی نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا خبر دی مجکو محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمد نے اُسکو واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے بیان کیا اس بات کو ابن ابی حبیبہ نے عبد الرحمان بن عبد الرحمان الانصاری سے کہ کوئی ان دونون یعنے سائب و عبید سے قیدیون مین مقدم نہ تھا اور یہ دونون نادار تھے کچھ مال نہ رکھتے تھے پس نبی صلعم نے ان دونون کو بغیر فدیہ رہا کر دیا اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط قید مین بمقام صفرا قتل کیا گیا اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے بحکم نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اُسکو قتل کیا اور اُسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے اور دیگر منجملہ اسیرون کے حارث بن ابی وجرہ تھا کہ اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور دربارہ فدیہ دینے اُسکے ولید بن عقبہ بن ابی معیط آیا تھا اور فدیہ اُسکا چار ہزار درہم لیا گیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو عفیر سے کہ جب حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے واسطے پھیرنے قیدیون کے تو جس شخص کو اسیر کیا تھا سعد بن ابی وقاص نے اول مرتبہ بعد ازان جب باہم قرعہ کیا لوگون نے قیدیون پر تب بھی وہ سعد کے حصہ مین آیا

اور عمرو بن ابی سفیان جسکو علی نے اسیر کیا تھا قرعہ سے حصہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا اُسکو حضرت صلعم نے
ساتھ سعد بن النعمان بن اکال کے جب وہ عمرہ کرنے چلا تھا بھیجا تھا پس وہ مکہ مین محبوس ہوگیا اور ابو العاص
بن الربیع کو اسیر کیا تھا خراش بن الصمہ نے راوی نے کہا مجھ سے اس بات کو بیان کیا اسحاق بن خارجہ بن
عبد اللہ نے اپنے باپ سے اُسنے کہا واسطے فدیہ ابی العاص کے اُسکا بھائی عمرو بن الربیع آیا تھا اور اپنے بھائی ابی العاص کو
اور ابو ریشہ اپنے حلیف کو فدیہ دیکر چھڑا لیگیا اور عمرو بن الازرق کو بھی عمرو بن الربیع چھڑا لیگیا اور وہ حصہ مین تمیم
مولی خراش بن صمہ کے تھا اور عقبہ بن الحارث الحضرمی کو عمارۃ بن حزم نے قید کیا تھا اور وہ از روے قرعہ کے
حصہ مین ابی بن کعب کے آیا تھا اُسکو عمرو بن سفیان بن امیہ نے فدیہ مین لیا اور ابو العاص بن نوفل بن عبد شمس کو
اسیر کیا تھا عمار بن یاسر نے اُسکے فدا کے لیے اُسکا برادر عم زاد آیا تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عدی
بن الخیار تھا کہ اسکو خراش بن صمہ نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے
اُس سے حدیث بیان کی محمد نے اُس سے واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے بیان کیا اس بات کو ایوب بن النعمان نے
کہ منجملہ قیدیون کے عثمان بن عبد شمس بن ابی عتبہ بن غزوان حلیف قریش کا تھا اُسکو حارثہ بن النعمان نے
اسیر کیا تھا اور ایک ابو ثور تھا کہ ان لوگون کو جبیر بن مطعم نے فدیہ مین لیا تھا اور ابو ثور کو مرثد الغنوی نے تین
آدمیون مین قید کیا تھا اور بنی عبد الدار بن قصی سے ابو عزیز بن عمیر تھا جسکو اسیر کیا تھا ابو الیسیر نے بعد ازان قرعہ
کیا گیا اسیرین پس وہ حصہ مین محرز بن نضلہ کے آگیا اور ابو عزیز کے برادر مادری و پدری یعنے حقیقی مصعب بن عمیر تھے
اُنھون نے محرز سے کہا کہ دونون ہاتھ ابو عزیز کے مضبوط باندھ لے یعنے اسکو قابو مین رکھ کہ اسکی مادر مکے مین
بڑی مالدار ہی تب ابو عزیز نے کہا ای میرے بھائی تو میرے حق مین اُسکو ایسی وصیت کرتا ہی مصعب نے کہا
وہ ہی میرا بھائی ہی قریب تر تجھ سے پس اُسکی مادر نے اُسکے لیے چار ہزار فدیہ بھیجا اور یہ بعد اسکے کہ اُسنے دریافت
کیا تھا کہ کسقدر زیادہ تر فدیہ دیا جاتا ہی قریش کا لوگون نے کہا چار ہزار اور منجملہ قیدیون کے اسود بن عامر بن الحارث
بن السباق تھا جسکو حمزہ بن عبد المطلب نے اسیر کیا تھا پس دربارہ فدیہ اُسکے طلحہ بن ابی طلحہ دو ہزار دینار سے
آیا تھا اور بنی اسد بن عبد العزی مین سے سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد تھا اُسکو عبد الرحمان بن عوف نے
اسیر کیا تھا اور منجملہ اُنکے حارث بن عائد بن اسد تھا جسکو حاطب بن ابی بلتعہ نے اسیر کیا تھا اور سالم بن شماخ تھا اُسکو سعد
بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا پس ان سب اسیرون کے فدیہ مین عثمان بن حبیش نے آنکر تینون کے فدیہ مین چار ہزار داخل کیا
اور بنی تیم سے ملک بن عبد اللہ بن عثمان تھا اُسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے اسیر کیا تھا مگر وہ بحالت قید مدینہ مین مرگیا اور
بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن المغیرہ تھا اُسکو سواد بن غزیہ نے اسیر کیا تھا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ تھا وہ بلال کا اسیر تھا
اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ تھا جو چھڑا بھاگا تھا روز جنگ نخلہ کے جو درمیان مکہ و طائف کے واقع ہی

اور اُسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ تمیمی نے روز جنگ بدر پس عبد اللہ نے کہا حمد ہے خدا کا کہ اُسنے غالب کیا تجکو مجھپر کیونکہ تو نے
تو مجھپر اچھا گا تھا اول مرتبہ مین روز نخلہ پس ان سب کے فدا مین عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے اقدام کیا اور ہر ایک
کے لیے چار ہزار فدیہ دیا اور منجملہ قیدیون کے ولید بن الولید بن المغیرہ تھا کہ اُسکو عبد اللہ بن جحش نے اسیر
کیا تھا پس اُسکے فدیہ کے واسطے اُسکے دونون بھائی خالد بن الولید و ہشام بن الولید آئے پس باز رہا و بجائے
خود رہا عبد اللہ بن جحش میان تک کہ اُن دونون نے چار ہزار فدا دیکر لے لیا و لیکن ارادہ ہشام کا اس مقدار
تک نہ تھا بلکہ تین ہزار تک ارادہ رکھتا تھا اتب خالد نے اپنے بھائی ہشام سے کہا کہ آیا وہ تیری مان کا بیٹا نہین ہے
یعنے کیا برادر حقیقی نہین ہے واللہ اگر انکار کیا جاتا اسقدر سے اس اس مقدار تک تو بھی مین ایسا کرتا بعد ازان وہ
دونون اُسکو لیکر چلے جب پہونچے ذوالحلیفہ مین جو میقات احرام ہے اہل مدینہ کا پس یکایک ولید بن الولید اپنے
بھائیون سے چھٹ بھاگا اور حاضر ہوا خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قبول اسلام کیا لوگون نے کہا تو نے
قبل فدیہ کے قبول اسلام کیون نہ کیا تھا اُسنے کہا مجکو ناگوار ہوا اسلام لانا اپنا تا وقتیکہ فدیہ دون جسطرح فدیہ دیگئی میری
قوم تب اسلام لائی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے کہ اس حدیث کو نقل
کیا یحییٰ بن المغیرہ نے اپنے باپ سے اُسنے خبر دی مثل اُسکے جو مذکور ہوا سوائے اس بات کے کہ اُسکو اسیر کیا تھا
سلیط بن قیس المازنی نے اور منجملہ قیدیون کے قیس بن سائب تھا جسکو اُسکے غلام ابن حسحاس نے اسیر کیا تھا اور
چندروز تک اپنے پاس اُسکو محبوس رکھا اس مظنہ سے کہ اُسکے پاس مال ہے چنانچہ فروۃ بن السائب برادر قیس کا واسطے
فدیہ قیس کے آیا اور وہ بھی چندروز مقیم رہا بعد ازان چار ہزار درہم کہ مع نقد و جنس تھا فدا دیکر اُسکو لیگیا اور قیدیون
مین قبیلہ بنی ابی رفاعہ سے صیفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور اسکا کچھ مال نہ تھا اُسکو کسی نے
مسلمین مین سے اسیر کیا تھا چنانچہ وہ چندروز پاس مسلمین کے نظر بند رہا پھر رہا ہوا اور قیدیون مین سے ابو المنذر بن ابی رفاعہ
بن عائذ تھا کہ دو ہزار درہم سر بہا اُسکا لیا گیا اور اسیرون مین عبد اللہ تھا جسکی کنیت ابو عطا ابن سائب بن عائذ
بن عبد اللہ تھی کہ اسکا ایک ہزار درہم فدیہ لیا گیا اور اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور قیدیون مین
مطلب بن حیطب بن الحارث بن عبید بن عمر بن مخزوم تھا یہ وہ شخص ہے جسکو ابو ایوب انصاری نے اسیر کیا تھا
اُسکا کچھ مال نہ تھا کہ بعد چند روز کے رہا کیا گیا اور اسیرون مین خالد بن الاعلم حلیف قریش کا تھا قبیلہ عقیلی
کہ وہ یہ شعر پڑھا کرتا تھا لسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا + ولکن علی اقدامنا تقطر الدماء + ہم وہ نہین ہین کہ ہماری
پس پشت پر ہمارے زخمون سے خون جاری ہو ولیکن ہم وہ ہین کہ ہمارے قدمون پر لوگون کے قطرات
خون ٹپکین چنانچہ اسکے فدیہ کے لیے عکرمہ بن ابی جہل آیا اور اُسکو حباب بن المنذر بن الجموح نے اسیر کیا تھا اور یہ سب
آٹھ اسیر تھے اور قیدیون مین بنی جمح سے عبد اللہ بن ابی بن خلف تھا اور اُسکو فروۃ بن عمرو البیاضی نے

اسیر کیا تھا اور باب فدیہ اُسکے باپ اُسکا اُبی بن خلف آیا تھا پس فروہ نے ایک مدت تک اُسکو باز رکھا اور
قیدیون مین ابو عزہ عمرو بن عبد اللہ بن وہب تھا جسپر احسان کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور
اُس سے حلف لیا تھا کہ آپ پر کسی کے لیے لوگون کو جمع نہ کرے پس حضرت صلعم نے اُسکو بغیر فدیہ چھوڑ دیا چنانچہ پھر وہ روز
جنگ اُحد گروہ مشرکین مین سے قید ہو کر قتل کیا گیا اور قیدیون مین وہب بن عمیر بن وہب بن خلف تھا کہ اُسکے
فدیہ کے واسطے اُسکا باپ عمیر بن وہب بن خلف آیا تھا جب کہ اُسکو صفوان نے طرف رسول خدا صلعم کے
بھیجا تھا پس عمیر اسلام لایا تو اُسکے بیٹے کو حضرت نے بغیر فدیہ چھوڑ دیا اور اُسکو رفاعہ بن رافع الزرقی نے اسیر
کیا تھا و منجملہ قیدیون کے ربیعہ بن دراج بن العنبس بن وہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا وہ نادار تھا تو اُسے
کچھ لیکر چھوڑ دیا اور اسیرون مین فاکہ مولی اُمیہ بن خلف تھا اُسکو سعد ابی وقاص نے اسیر کیا تھا یہ سب چار آدمی
تھے اور اسیرون مین اولاد سہم بن عمرو سے ابو وداعہ بن ضبیرہ تھا اور اول جس اسیر کا فدیہ لیا گیا وہ یہی تھا اُسکے
فدیہ کے واسطے اُسکا بیٹا مطلب آیا تھا اور چار ہزار درم فدیہ اُسکا دیا تھا اور اسیرون مین فروہ بن خنیس بن حذافہ
بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ ثابت بن اقرم نے اُسکو اسیر کیا تھا اُسکے فدیہ کے باب مین عمرو بن قیس آیا تھا کہ چار
ہزار درم اُسکے فدا مین دیا تھا اور اسیرون مین حنظلہ بن قبیصہ بن حذافہ بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ
اُسکو عثمان بن مظعون نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین حجاج بن الحارث بن سعد تھا اُسکو عبد الرحمان بن عوف نے
اسیر کیا تھا و ناگاہ اُسکو پکڑ لیا تھا ابو داؤد المازنی نے یہ سب چار آدمی تھے اور اسیرون مین اولاد مالک بن
حسل سے سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک تھا اُسکے فدیہ کے باب مین مکرز بن حفص بن
الاخیف آیا تھا اور سہیل کو مالک ابن دخشم نے اسیر کیا تھا اور اشعار پڑھے جسکا مضمون یہ ہے کہ مین نے اسیر کیا
سہیل کو کہ تمامی مردم مین سے مجکو سوائے سہیل کے اور کسی کی تلاش نہ تھی اور قبیلہ خندف جانتے ہین کہ
ہر آئینہ جوان مرد سہیل جوانمردی انکا جبکہ اُس سے تظلم و استغاثہ کرتے ہین بہرحال آنکہ مین نے یہ تلوار اُسکو ماری
کہ وہ خم ہو گیا یعنے عجز سے جھک گیا پس ایسے صاحب شہرت کو قتل کرنا مین نے اپنے دل پر جبر کیا پس جب کہ
مکرز آیا تو درباره سہیل کے منتہائے رضائے مسلمین اعلی درجہ کا فدیہ چار ہزار درم قرار پا گئے تب مسلمین نے کہا
حاضر کر اُسنے کہا بہت اچھا مگر ایک شخص کو اُس شخص کی جگہ محبوس رکھو اور اُسکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے وطن سے جا کر
زر بہا بھیج دیگا تب عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزناد نے کہا کہ اسی کو اُسکے بدلے رکھو
پس مکرز کو محبوس رکھا اور سہیل کو رہا کیا چنانچہ سہیل نے جا کر مکہ سے زر فدا اپنا بھیج دیا اور اسیرون مین عبد
ابن زمعہ بن قیس بن نصر بن مالک تھا کہ اُسکو عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین عبد الرحمان
تھا اُسکا نام پہلے عبد العزی تھا تب رسول اللہ صلعم نے بعد اسلام کے اُسکا نام عبد الرحمان رکھا اور وہ عبد الرحمان

اشعار
اسرت سہیلا فلا ابتغی
بہ غیرہ من جمیع الامم
وخندف تعلم ان الفتی
فتاها سہیل اذا یظلم
ضربت بذی الشفر حتی انثنی
واکرہت نفسی علی ذی العلم

بن مشنوین وقدان بن قیس ہی اسکو نعمان بن مالک نے اسیر کیا تھا یہ سب تین آدمی تھے اور اسیرون مین
بنی فہر سے طفیل بن ابی قنیع و ابن مجدم تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے
محمد بن یحییٰ بن حبان سے اُسنے کہا وہ سب اسیر جو شمار کیے گئے وہ پچاس ۴۹ تھے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی
محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابن المسیب سے اُسنے کہا کہ ستر آدمی قید تھے اور ستر آدمی مقتول
تھے اور ابن عباس سے بھی مثل اسی کے منقول ہی اور راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان
رواۃ کے زہری سے اُسنے کہا کہ شمار قیدیون کا ستر سے زیادہ تھا اور تعداد مقتولون کی بھی ستر سے زائد تھی
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے عبد الرحمان بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ
اُسنے کہا روز جنگ بدر چوہتر آدمی اسیر ہوے تھے

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو طعام داری کرتے تھے اپنے ہمراہیون کی اثنا راہ بدر مین

واقدی نے روایت کی عبد اللہ بن جعفر سے اُسنے محمد بن عثمان الیربوعی سے اُسنے عبد الرحمان بن سعید بن
یربوع سے اُسنے کہا طعام داری کرنے والے بدر مین نو آدمی تھے از انجملہ بنی عبد مناف مین سے تین شخص تھے
حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد مین سے دو شخص
زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن العدویہ اور بنی المخزوم سے ایک ابو جہل بن ہشام تھا
اور بنی جمح سے ایک امیہ بن خلف تھا اور اولاد سہم سے دو شخص تھے نبیہ و منبہ دونون بیٹے حجاج کے اور کہا
راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اس سے حدیث بیان کی محمد نے واقدی نے
کہا مجھ سے روایت کی اسمعیل بن ابراہیم نے موسیٰ بن عقبہ سے اُسنے کہا اول جسنے نحر کیا دس شتر واسطے
قافلہ کے بیچ راہ ظہران کے وہ ابو جہل تھا بعد ازان امیہ بن خلف نے عسفان مین نو شتر ذبح کیے اور سہیل
بن عمرو نے بمقام قدید دس شتر ذبح کیے پھر متوجہ ہوے وہ لوگ پانی کی طرف جانب دریا تو راستہ
بھول گئے پس وہان ایک روز مقام کیا چنانچہ نحر کیا اُن لوگون کے لیے شیبہ بن ربیعہ نے نو شتر بعد ازان
صبح کو جحفہ مین داخل ہوے وہان عتبہ بن ربیعہ نے لوگون کے لیے دس شتر ذبح کیے بعد ازان بمقام ابوا
پہونچے تو قیس الجمحی نے اُن لوگون کے واسطے نو شتر ذبح کیے بعد ازان فلان نے دس شتر نحر کیے اور نحر کیا
اُنکے لیے حارث بن عامر نے نو شتر بعد ازان ابو البختری نے آب بدر پر یعنے چاہ پر پہونچکر دس شتر ذبح کیے
اور اسی مقام پر مقیس نے بھی نو شتر ذبح کیے بعد ازان مشتغل بحرب ہوے پس کھاتے رہے اپنے پاس کے
زاد و توشہ سے اور کہا ابن ابی الزناد نے کہ واللہ میرے ملنہ مین مقیس ایک شتر پر بھی قدرت نہین رکھتا تھا
اور واقدی قیس جمحی کو نہین پہچانتا ہی اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی عبد الوہاب نے باسناد فلان وفلان

رواۃ کثیرہ کے ام بکر بنت المسور سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا طعام داری مین بہت سے لوگ
شریک ہونے سے تھے مگر نسبت ایک شخص کی طرف دیجاتی تھی اور باقی غیر مشہور تھے واقدی سے روایت
کی عبد اللہ بن جعفر سے اُسنے کہا مین نے سوال کیا زہری سے کہ کسقدر لوگ مسلمین سے شہید ہوے بدر مین
اُسنے کہا چودہ آدمی بعد ازان اُسنے مجھے شمار کرادیا پس وہ وہ لوگ ہین جنکا مین نے نام لیا راوی نے
کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے باسناد فلان رواۃ کے عاصم بن عمرو بن رومان سے مثل خبر
مذکور کے اور کہا چھ مرد مہاجرین مین سے تھے اور آٹھ انصار مین سے چنانچہ بنی المطلب بن عبد مناف مین سے
تو عبیدہ بن الحارث تھے اُنکو شیبہ بن ربیعہ نے قتل کیا اور اُنکو رسول خدا صلعم نے صفرا مین دفن کیا اور
بنی زہرہ مین سے عمیر بن ابی وقاص تھے اُنکو قتل کیا تھا عمرو بن عبد نے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے
باسناد رواۃ کثیرہ اسمعیل بن محمد سے اُسنے کہا کہ اور شہداء بدر مین عمیر بن عبد عمرو ذو الشمالین تھے یعنے
اُنکے دست چپ مین بھی زور برابر دست راست کے تھا کہ دونون ہاتھ کی قوت سے برابر کام کرتے تھے
اسلیے حضرت نے اُنکو خطاب ذو الشمالین کا دیا اور بعضے کہتے ہین اُنکے بائین ہاتھ مین ایک دوسرا ہاتھ
بطریق غدد کے نکلا تھا اسواسطے وہ ذو الشمالین مشہور تھے لیکن صحیح شق اول ہے اُنکو اسامہ جشمی نے قتل کیا
اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر حلیف بنی سعد بن بکر تھے اُنکو قتل کیا مالک بن زہیر جشمی نے
اور شہید ہوے مہجع مولی عمر اُنکو عامر بن الحضرمی نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ
کثیرہ کے زہری سے اُسنے کہا کہتے ہین کہ اول قتیل جو شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع مولی عمر تھے اور
بنی الحارث بن فہر سے صفوان بن بیضا تھے اُنکو قتل کیا طعیمۃ بن عدی نے راوی نے کہا مجھ سے اس حدیث کو
بیان کیا محرز بن جعفر بن عمرو نے جعفر بن عمرو سے کہ انصار مین بنی عمرو بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر تھے
جنکو شہید کیا ابو ثور نے اور سعد بن خیثمہ تھے جنکو شہید کیا عمرو بن عبد نے اور بعضے کہتے ہین کہ طعیمۃ بن
عدی نے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سرقہ تھے جنکو تیر مارا تھا حبان بن العرقہ نے کہ اُنکے
گلو مین لگا تو شہید ہوے واقدی نے کہا مین نے دو شخص اہل مکہ سے سُنا کہ وہ ابن العرقہ کہتے تھے
یعنے بالفتح اور بنی مالک بن النجار سے عوف و معوذ دونون پسر عفرا کے تھے کہ ان دونون کو ابو جہل نے
شہید کیا اور بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن الحمام بن الجموح تھے اُنکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے کہا راوی نے
کہ مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیر کے کہ اول قتیل جو شہید ہوے انصار مین سے بیچ اسلام کے وہ عمیر
بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم نے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اول قتیل حارثہ بن سراقہ ہین جنکو تیر مارا
حبان بن العرقہ نے اور بنی زریق مین سے رافع بن المعلی ہین اُنکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور

بنی الحارث بن الخزرج مین سے یزید بن الحارث بن یسحم ہین جنکو شہید کیا نوفل بن معویۃ الدیلی نے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباسؓ سے اُنھون نے کہا کہ انسہ مولی النبی صلعم بدر مین شہید ہوے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زبیر بن عدی سے اُسنے عطا سے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہدا بدر پر نماز جنازہ پڑھی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباسؓ سے مثل اس حدیث کے اور واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی یونس بن محمد الظفری نے اُسنے کہا میرے باپ نے مجکو چار قبرین دکھلائین بمقام سیر شعب کے تنگناے صفراے اور کہا یہ لوگ مسلمین سے شہدا بدر ہین اور تین قبرین بمقام دبہ تھین جو زیر عین المستعجلہ واقع ہے اور قبر عبیدہ بن الحارث کی مجھے دکھلائی بمقام ذات اجدال ایک گوشۂ تنگ مین جو نیچے عین الجدول کے واقع ہے اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو عبدالوہاب نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ سے اُنھون نے کہا کہ معاذ بن ماعص زخمی ہوے تھے بدر مین اور اُسی زخم سے وفات کی مدینہ مین اور عبید بن السکن جسوقت چلے تھے یعنے بدر سے تو بیمار ہوے اور وفات پائی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے سعید بن عمرو سے اُنھون نے کہا کہ اول انصاری جو شہید ہوے مسلمین مین سے وہ عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے کہ اُنکو عامر بن الحضرمی نے بدر مین شہید کیا اور مسلمانون مین اول جو شخص شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع تھے اُنکو شہید کیا عامر بن الحضرمی نے اور نیز انصار مین سے عمیر بن الحمام تھے اُنکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے اور بعضے کہتے ہین کہ انصار مین شہید اول حارثہ بن سراقہ ہین جنکو حبان بن العرقہ نے تیر سے شہید کیا۔

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو قتل کیے گئے بدر مین

بنی عبد شمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب تھا اُسکو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے داؤد بن الحصین سے اُسنے کہا کہ منجملہ مقتولین مشرکین کے حارث بن الحضرمی تھا اُسکو عمار بن یاسر نے قتل کیا اور عامر بن الحضرمی تھا اُسکو قتل کیا عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور مقتولین مین عمیر بن ابی عمیر اور پسر اُسکا اور دو غلام اُنکے تھے کہ سالم مولی ابی حذیفہ نے عمیر بن ابی عمیر کو قتل کیا اور عبیدہ بن سعید بن العاص کو زبیر بن العوام نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہ عاص بن سعید کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقبہ بن ابی معیط کو جب کہ وہ صفرا مین قید تھا تو عاصم بن ثابت نے بحکم نبی صلعم بسیف قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کو حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور شیبہ بن ربیعہ کو عبیدہ بن الحارث نے قتل کیا و چونکہ ضربت عبیدہ سے وہ زخمی ہوگیا تھا تو اُسپر حمزہ اور علی نے تیز دستی سے حملہ کرکے کام اُسکا تمام کیا اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا

اور عامر بن عبد اللہ کو جو حلیف تھا قریش کا اور قبیلہ انمار سے تھا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری
روایت میں جو داؤد بن الحصین سے منقول ہے عامر بن عبد اللہ کو سعد بن معاذ نے قتل کیا یہ سب بارہ آدمی قتل
ہوئے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل کو خبیب بن یساف نے قتل کیا اور طعیمہ
بن عدی کو حمزہ بن عبد مناف نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے اور بنی اسد سے ربیعہ بن اسد کو ابو دجانہ
نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے اسنے کہا ربیعہ بن
اسد کو ثابت الجذع نے قتل کیا اور حارث بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقیل
بن الاسود بن المطلب کو حمزہ و علی نے شریک ہو کر قتل کیا واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی ابو معشر نے
اسنے کہا کہ عقیل بن الاسود کو تنہا علی نے قتل کیا اور ابو البختری عاص بن ہشام کو مجذر بن زیاد نے قتل کیا
اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ کثیرہ عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ ابو البختری عاص بن ہشام کو ابو داؤد المازنی
نے قتل کیا اور ایک روایت میں ابو ایوب بن النعمان نے اپنے باپ سے نقل حدیث کی ہے کہ ابو البختری کو ابن الیسر نے
قتل کیا اور نوفل بن خویلد بن اسد جسکو ابن العدویہ کہتے ہیں ضربت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے قتل
ہوا اور واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے اس سے ابن ابی حبیبہ نے
داؤد بن الحصین سے اس نے حدیث بیان کی عمرو بن عاتکہ ابی الاسود نے ان پانچ مقتولوں کو اور بنی عبد الدار بن قصی
سے نضر بن الحارث بن کلدہ کو جب وہ اثیل میں قید تھا تو علی بن ابی طالب نے بحکم نبی صلعم تلوار سے قتل کیا اور زید
بن ملیص کو بھی جو مولی عمیر بن ہاشم بن عبد مناف ابن عبد الدار کا تھا علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور دوسری
روایت میں باسناد رواۃ بسیار یعقوب بن عتبہ سے منقول ہے کہ زید بن ملیص کو بلال نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل
ہوئے اور بنی تیم سے عثمان بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری روایت میں رواۃ کثیرہ سے منقول ہے
کہ عثمان بن مالک کو صہیب نے قتل کیا اور واقدی نے کہا مجھ سے اس حدیث کو بیان کیا موسی بن
محمد نے اپنے باپ سے کہ یہ دو آدمی قتل ہوئے اور ابو جہل جو بنی مخزوم بن یقظہ سے ہے و بعد ازان بنی المغیرہ
بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے ہے اسکو معاذ بن عمرو بن الجموح اور معوذ و عوف دونوں بیٹے عفرا کے
ان تینوں نے ملکر زخمی کیا اور عبد اللہ بن مسعود نے اسکا کام تمام کیا اور عاص بن ہشام بن المغیرہ کو
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اسکو رواۃ کثیرہ نے
نافع بن جبیر سے اور محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے مثل روایت مذکورہ کے اور
کہا یزید بن تمیم التمیمی کو جو حلیف قریش کا تھا قتل کیا عمار یاسر نے اور دوسری روایت میں باسناد
رواۃ کثیرہ عبد اللہ بن ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے نقل کی اسنے کہا کہ بعضے کہتے ہیں یزید بن تمیم کو علی

علیہ السلام نے قتل کیا اور ابو سافع الاشعری حلیف قریش کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور حرملہ بن عمرو
بن ابی عتبہ کو علی نے قتل کیا ابو عبیدہ راوی نے کہا اس بات پر ہمارے جمیع اصحاب کا اتفاق ہی
اور بنی الولید بن المغیرہ سے ابو قیس بن الولید کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے خبر دی
مجھکو محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے کہ بنی الفاکہ بن المغیرہ سے ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ
کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا جعفر بن عمرو نے کہ اسحاق بن خارجہ نے مجھ سے بیان کیا کہ
ابو قیس بن الفاکہ کو حباب بن عمرو بن المنذر نے قتل کیا اور بنی امیہ بن المغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ کو
علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ اور مقتولین مشرکین بدر مین
رفاعہ بن ابی رفاعہ تھا بنی عایذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے جو منجملہ بنی رفاعہ ہی کہ اسکو امیہ بن
عایذ بھی کہتے ہین اسکو سعد بن الربیع نے قتل کیا اور ابو المنذر بن ابی رفاعہ کو معن بن عدی العجلانی نے
قتل کیا اور عبد اللہ بن ابی رفاعہ کو علی بن ابی طالبؑ نے قتل کیا اور زہیر بن ابی رفاعہ کو
اسید الساعدی نے قتل کیا اور واقدی نے کہا اس حدیث کو بیان کیا ابی بن عباس بن سہل نے
اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ سائب بن ابی رفاعہ کو عبد الرحمان بن عوف نے قتل کیا اور بنی
ابی السائب سے کہ وہ صیفی بن عایذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہی سائب بن ابی السائب تھا
اسکو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور اسود بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کو حمزہ
بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی اس بات کی ہمارے سب اصحاب نے
بالاتفاق کہ واسطے قریش کے دو شخص حلیف تھے قبیلہ طی سے ایک عمرو بن سفیان تھا اسکو یزید بن
رقیش نے قتل کیا اور دوسرا اسی کا بھائی جبار بن سفیان تھا اسکو ابو بردۃ بن نیار نے قتل کیا اور
بنی عمران بن مخزوم سے حاجز ابن سائب بن عویمر بن عایذ تھا اسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے
قتل کیا اور عویمر بن عایذ بن عمران بن مخزوم کو نعمان بن ابی مالک نے قتل کیا یہ سب اونیس آدمی قتل
ہوے اور بنی جمح بن عمر بن ہصیص سے امیہ بن خلف تھا اسکو خبیب بن یساف اور بلال نے شریک ہوکر
قتل کیا اور راوی نے کہا ہمکو خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے اسنے
کہا امیہ بن خلف کو ابو رفاعہ بن رافع بن مالک نے قتل کیا اور علی بن امیہ بن خلف کو عمار بن یاسر نے
قتل کیا اور اوس بن المعتبر بن لوذان کو عثمان بن مظعون و علی بن ابی طالب نے شریک ہوکر قتل کیا
اور دوسری روایت مین عائشہ بنت قدامہ سے مذکور ہی اسنے کہا کہ اوس بن المعتبر کو عثمان بن
مظعون نے قتل کیا اور منبہ بن الحجاج کو ابو الیسر نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علی نے اور بعضے کہتے ہین

ابو اسید الساعدی نے اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اسکو محمد نے اسکو
واقدی نے اُس سے حدیث بیان کی اُبی بن عباس نے اپنے باپ سے اسنے ابو اسید سے
اسنے کہا منبہ بن الحجاج کو مین نے قتل کیا اور نبیہ بن الحجاج کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا
اور عاص بن منبہ کو بھی علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور ابو العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم کو
ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ کے وارد ہے کہ واقدی نے کہا مجھ سے
حدیث بیان کی ابو معشر نے اپنے اصحاب سے کہ انھون نے کہا کہ ابو العاص بن قیس کو علی علیہ السلام نے
قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عاصم بن ابی عوف بن ضبیرہ
بن سعید بن سعد مقتول ابو دجانہ کا تھا یہ سب سات آدمی تھے اور معویہ بن قیس حلیف قریش کا جو عامر
عامر بن لوی سے جو منجملہ بنی مالک بن مالک بن حسل کے تھا اسکو عکاشہ بن محصن نے قتل کیا اور معبد بن وہب حلیف
قریش کا جو قبیلہ کلب سے تھا اسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین بھی عاصم سے منقول ہے کہ
اسکو ابو دجانہ نے قتل کیا پس جملہ مقتولین از روے شمار کے اونچاس ۴۹ آدمی تھے انمین سے کتنون کو امیر المومنین
علی علیہ السلام نے قتل کیا اور بائیس مرد اور تھے جو قتل کرنے مین شریک تھے

نام اُن لوگون کے قریش اور انصار مین سے جو حاضر بدر ہوے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا صلعم نے انکا حصہ غنائم سے عطا کیا تھا یہ سب تین سو تیرہ مرد تھے

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اسنے عکرمہ سے
اسنے ابن عباس سے انھون نے کہا کہ بیس مرد موالی و غلامون سے حاضر بدر ہوے تھے اور کہا راوی نے
مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اسکو محمد نے اسکو واقدی نے اُس سے حدیث بیان کی
عبد اللہ بن جعفر نے اسنے کہا مین نے عبد اللہ بن حسن سے سنا وہ کہتے تھے کہ بدر مین جو لوگ حاضر
ہوے تھے وہ قرشی تھے یا انصار یا حلیف قرشی یا حلیف انصار یا موالی ان لوگون کے یعنے بندگان
آزاد و غیر آزاد پس بنی ہاشم سے تو محمد رسول خدا صلعم بذات طیب و مبارک اور حمزہ بن عبد المطلب
اور علی بن ابی طالب اور زید بن حارثہ و ابو مرثد کناز بن حصین الغنوی و مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دونون حلیف
حمزہ تھے و انسہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ابو کبشہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حاضر بدر تھے
شقران مملوک رسول خدا صلعم اور انکو کچھ حصہ سہام سے حضرت صلعم نے نہین دیا تھا اور یہ اسیرون پر تعینات تھے

پس ہر ایک شخص نے ایک اسیر انکو حوالہ کیا چنانچہ انکو حاصل ہوا زیادہ اُس سے جو کچھ کسی کو قوم مین حاصل ہوا
چنانچہ یہ سب غیر حاضران بدر جنھون نے سہم پایا سوائے شقران کے آٹھ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھ سے
حدیث بیان کی عبد العزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نے
جعفر بن ابی طالب کو سہم اور اجر انکا عطا کیا اور ہمارے اصحاب نے ذکر انکا نہین کیا ہے اور صدر کتاب مین نام
انکا داخل نہین ہے یعنے کتاب مجاہدین بدریین اور بنی المطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن الحارث بن المطلب عبد مناف
تھے اور حصین بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف وطفیل بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف ومسطح بن اثاثہ بن
عباد بن المطلب بن عبد مناف یہ چارون حاضرین بدر سے تھے اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عثمان بن عفان
بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس حاضر بدر نہ تھے بلکہ تخلف انکا واسطے نگہبانی رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوا انکا
مگر سہم اور اجرت انکی حضرت صلعم نے عطا فرمائی تھی اس خبر کو بالاتفاق سب نے ذکر کیا ہے اور حضار بدریین ابو حذیفہ بن عتبہ
بن ربیعہ وسالم مولی ابی حذیفہ تھے اور حلفائے قریش مین بنی غنم بن دودان سے عبد اللہ بن جحش بن رئاب تھے اور عکاشہ
بن محصن و ابو سنان بن محصن و سنان بن ابی سنان بن محصن وشجاع بن وہب وعقبہ بن وہب وربیعہ بن اکثم ویزید بن رقیش و
محرز بن نضلہ بن عبد اللہ تھے اور حلفائے قریش مین بنی سلیم سے مالک بن عمرو ومدلاج بن عمرو وثقاف بن عمرو اور قبیلہ طی سے
سوید بن مخشی حلیف قریش تھے واقدی نے کہا اس حدیث کو مجھ سے ابو معشر وابن حبیبہ نے داؤد بن
الحصین سے بیان کیا اُسنے کہا بعض نے مجھ سے نقل کی کہ عبد اللہ بن جعفر الزہری وہی ارشد بن حمیرہ ہے اور ابو مخشی
اُسکی کنیت ہے اور وہ بنی اسد بن خزیمہ مین اُنکے اقربا سے ہے اور کہا داؤد بن الحصین نے کہ ہمکو ہمارے بعض اصحاب نے
خبر دی کہ صبیح مولی العاص جب تیاری بدر جانے کی کر چکا تو بیمار ہو گیا پس اُسنے اپنے شتر پر بجائے خود ابا سلمہ بن
عبد الاسد کو سوار کر کے ساتھ کر دیا کہ وہ ہمراہ حضرت صلعم کے جملہ مشاہد مین حاضر رہا یہ سب سولہ آدمی ہین سوا
صبیح کے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن اہیب بن نسیب بن مالک بن الحارث
بن مازن بن منصور بن عکرمہ تھے برادر سلیم کے اور بنی مازن سے حباب مولی عتبہ بن غزوان تھے یہ دونون شخص
حاضر بدر تھے اور بنی اسد بن عبد العزی سے تین شخص حاضر تھے ایک زبیر بن العوام دوسرے حاطب بن ابی بلتعہ
حلیف قریش تیسرے سعد مولی حاطب اور بنی عبد بن قصے سے طلیب بن عمیر بن وہب تھے راوی مصنف
کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو فلان وفلان رواۃ نے اسمعیل بن محمد سے وفلان وفلان رواۃ نے
عائشہ بنت قدامہ سے اُسنے کہا کہ بنی عبد الدار بن قصے سے دو شخص حاضر تھے مصعب بن عمیر وسویبط بن حرملہ بن
مالک بن عمیلہ بن السباق بن عبد الدار اور بنی زہرہ بن کلاب سے عبد الرحمان بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث
بن زہرہ تھے اور سعد بن ابی وقاص بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھے اور عمیر بن ابی وقاص تھے اور حلیفان قریش

ملین سے عبد اللہ بن مسعود الہذلی اور مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن زہیر بن ثعلبہ
بن مالک بن الشرید بن فاس بن ذریم بن القین بن اہود بن بہرا تھے اور یہی وہ ہین کہ بعضے انکو مقداد بن الاسود
بن عبد یغوث بن عبد بن الحارث بن زہرہ کہتے تھے اور خباب بن الارث بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن
سعد تھے مولی ام سباع بنت انمار کے اور دوسری روایت مین مسعود بن الربیع بن القارہ و ذوالیدین بن عمیر بن عبد
عمرو بن نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک بن اقصی قبیلہ خزاعہ مین سے یہ آٹھون آدمی حاضر تھے اور بنی تیم سے ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ تھے کہ نام انکا عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہے اور طلحہ بن عبید اللہ تھے
کہ رسول اللہ صلعم نے سہم انکا بھی لگایا تھا اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر اور صہیب بن سنان یہ
پانچون شخص حاضر تھے اور بنی مخزوم بن یقظہ سے ابو سلمہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم اور شماس
بن عثمان بن الشرید اور ارقم بن ابی الارقم و عمار بن یاسر و معتب بن عوف بن الحمراء حلیف قریش قبیلہ خزاعہ سے
پس یہ پانچون آدمی بھی حاضر تھے اور بنی عدی بن کعب سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عبد العزی
بن رباح اور زید بن الخطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ انکو اور طلحہ کو رسول خدا صلعم نے واسطے دریافت خبر قافلہ
یعنے واسطے سراغ رسانی کے بھیجا تھا اسوجہ سے طلحہ کو باوجود غیر حاضری بدر کے سہم و اجورہ دیا گیا اور عمرو بن سراقہ بن
المعتمر بن انس بن اداہ بن رباح و از جملہ حلفاے قریش قبیلہ بنی سعد بن لیث سے عاقل بن ابی البکیر تھے جو شہید ہوے
بدر مین اور خالد بن ابی البکیر تھے کہ وہ بھی روز واقعہ رجیع شہید ہوے و اناس بن ابی البکیر و عامر بن ابی البکیر و مہجع
مولی عمر جو اہل یمن سے تھا اور حولی اور بسیر اسکا کہ یہ دونون حلیف قریش تھے اور عامر بن ربیعہ العنزی جو بطن
یعنے گروہ کمتر ہی قبیلہ ربیعہ سے اور وہ حلیف قریش تھے اور واقد بن عبد اللہ التمیمی حلیف قریش کہ یہ سب نو آدمی
حضار بدر سے تھے اور بنی جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون و قدامہ بن مظعون و عبد اللہ بن مظعون و سائب
بن عثمان بن مظعون و معمر بن الحارث یہ پانچون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ بن
قیس اور بنی مالک بن حسل سے عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزی و عبد اللہ بن سہیل بن عمرو کہ یہ مشرکین کے
ساتھ آئے تھے اور طرف مسلمین کے آگئے و وہب بن سعد بن ابی سرح تھے واقدی نے کہا روایت کی مجھ سے
فلان فلان رواۃ نے زہری سے اس سے حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے اسنے داؤد بن الحصین سے اسنے
عکرمہ سے اسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اسمعیل بن محمد سے کہ منجملہ حضار بدر کے ابو سبرہ
بن ابی رہم تھے اور عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو و سعد بن خولہ اہل یمن سے حلیف قریش اور حاطب بن عمرو
بن عبد شمس بن عبد ود تھے کہا راوی نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ یہ لوگ چھ آدمی تھے سواے حاطب کے
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عبد اللہ بن سہیل اپنے باپ کے ہمراہ نکلے اور

خرچ پر روز بدر کا باپ کے ساتھ تھا اور باپ اسکا اپنے دین پر تھا جب لشکر اسلام قریب ہوا تو عبداللہ مسلمین میں آملا
اور قبل قتال خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا اس بات سے باپ اسکا غیظ و طیش مین
آیا تب سہیل نے کہا کہ حق تعالیٰ اس امر مین اسکے لیے اور میرے لیے خیر کرے اور بنی الحارث بن فہر سے ابو عبیدہ
تھے اور نام انکا عامر بن عبداللہ بن الجراح تھا و صفوان بن بیضا و سہیل بن بیضا و عیاض بن زہیر و سعد بن ابی
سرح و عمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چھ جوان کہ بنی ضبہ سے تھے حاضر بدر تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث
بیان کی نافع بن ابی نافع ابوالمصعب و ابن ابی سبرہ ہشام بن عروہ سے انھنے اپنے باپ سے انسنے کہا کہ
روز بدر حصے قریش کے ستر بخش تھے اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی موسی بن محمد نے
اپنے باپ سے انسنے کہا قریش چھیاسی آدمی تھے اور انصار دو سو ستائیس تھے کہ مجموعاً تین سو تیرہ آدمی
ہوے اور دوسری روایت مین قریشی تہتر آدمی تھے اور انصار دو سو چالیس تھے چنانچہ انصار مین بنی
عبدالاشہل سے سعد بن معاذ بن النعمان بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل تھے و عمرو بن معاذ
بن النعمان تھے و حارث بن اوس بن معاذ بن نعمان و حارث بن انس بن رافع بن امرء القیس تھے اور بنی عبد
بن کعب بن عبدالاشہل بن زعورا سے سعد بن مالک بن عبد بن کعب اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن
بشر بن وقش و سلمہ بن ثابت بن وقش و رافع بن یزید کرز بن سکن بن زعورا بن عبدالاشہل اور حارث بن خزمہ
بن عدی بن ابی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف جو حلیف قوم بنی حارثہ سے تھے اور اہل قواقلہ سے بھی انکا
علاقہ تھا اور انھین مین انکا گھر تھا اور محمد بن مسلمہ خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث قبیلہ بنی حارثہ سے
تھے اور سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ تھے جو شہید ہوے روز جنگ جسر ابی عبید ۱۴ سنہ چودہ مین اور
ابوالہیثم بن التیہان تھے اور عبید بن التیہان یہ دونون حلیف انصار تھے اور قبیلہ بلی سے تھے اور عبداللہ
بن سہل تھے یہ سب پندرہ آدمی تھے اور بنی حارثہ بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے
مسعود بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ تھے اور ابو عبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم
بن حارثہ اور حلفاے قوم مین سے ابو بردہ بن نیار قبیلہ بلی سے تھے یہ تینون شخص حاضر بدر تھے کہا راوی نے
مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابو عبس سے و دیگر راوۃ نے عاصم بن عمر سے انسنے محمود بن لبید سے
مثل روایت مذکور کے اور کہا کہ منجملہ انصار کے عبدالمجید بن ابی عبس بن محمد بن ابی عبس بن جبر تھے اور بنی ظفر بنی
سواد بن کعب سے قتادہ بن النعمان بن زید و عبید بن اوس بن مالک بن سواد تھے اور بنی زراح بن کعب سے
نصر بن الحارث بن عبد زراح بن ظفر بن کعب تھے اور حلفاے قریش مین سے دو شخص قبیلہ بلی تھے ایک
عبداللہ بن طارق بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعداللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے جو شہید ہوے

واقعہ رجیع مین اور آنکے برادر مادری معتب بن عبید بن اناس بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو
بن الحاف بن قضاعہ تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اُنکو رواۃ کثیرہ نے ابی عیس
و محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اُسنے محمود ابن لبید سے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابی حبیبہ نے داؤد
بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر
بن زبیر تھے کہ شہید ہوے بدر مین اور رفاعہ بن عبد المنذر و سعد بن عبید بن النعمان بن قیس بن عمرو بن امیہ
بن زید بن امیہ و عویم بن ساعدہ و رافع بن عنجدہ کہ عنجدہ اُنکی مان کا نام تھا و عبید بن ابی عبید و ثعلبہ بن حاطب و
ابولبابہ بن عبد المنذر کہ انکو رسول خدا صلعم مدینہ مین عامل مقرر کرکر آئے تھے اور انکو روحا سے پھیر دیا تھا اور غنائم سے
انکا حصہ عطا ہوا تھا اور حارث بن حاطب کہ انکو بھی حضرت صلعم نے روحا سے پھیر دیا تھا اور حصہ انکا انکو عطا ہوا یہ سب
نو آدمی تھے اور بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے عاصم بن ثابت بن قیس اور قیس
جسکی کنیت ابوالاقلح بن عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ ہے اور عاصم روز جنگ رجیع شہید ہوے تھے اور انکو الشاعر
جو مشہور ہے اولاد عاصم بن ثابت سے ہے و معتب بن قشیر بن ملیل بن زید بن العطاف و ابوملیل بن الازعر بن
زید بن العطاف کہ انکے اولاد نہ تھی و عمیر بن معبد بن الازعر انکے بھی اولاد نہ تھی و سہیل بن حنیف بن واہب بن
عکیم بن الحارث بن ثعلبہ یہ سب پانچ شخص تھے اور بنی عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف بن انیس بن قتادہ
بن ربیعہ بن خالد بن الحارث بن عبید بن زید تھے جو روز اُحد شہید ہوے اور وہ شوہر تھے خنسا بنت خدام خماعہ
کے انکے اولاد نہ تھی اور حلفاے انصار سے معن بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ قتل ہوے روز جنگ
یمامہ اور ربعی بن رافع اور ثابت بن اقرم مقتول ہوے روز جنگ طلیحہ اور عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن الحارث بن
عدی بن الجد بن العجلان و زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ انکے اولاد نہ تھی اور عاصم بن
عدی بن الجد بن العجلان جب یہ شخص ہمراہ چلا تھا تو رسول خدا صلعم نے اسکو لوٹا دیا طرف مسجد ضرار کے کہ وہان کے
لوگون کی کچھ خبر پہونچی تھی چنانچہ وقت تقسیم غنیمت کے حضرت صلعم نے حصہ اور اجورہ عاصم کا عطا کیا اور سالم
مولی ثبیتہ بنت یعار کہ وہ روز جنگ یمامہ قتل ہوا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے عبد اللہ
بن جبیر بن النعمان تھے جو شہید ہوے روز جنگ احد کہ انکو رسول خدا صلعم نے روز احد تیر اندازون پر امیر کیا تھا اور عاصم بن
قیس و ابوضیاح بن ثابت و ابوحیہ کہ یہ شخص بدر مین نہ تھا اور سالم بن عمیر کہ یہ شخص بکائین مین تھا اور حارث بن النعمان
بن ابی خزمہ و خوات بن جبیر بن النعمان کہ روحا مین کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے یہ سب آٹھ
آدمی تھے اور بنی جحجبا ابن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عمرو سے منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن الجلاح بن حریش
بن جحجبا بن کلفہ تھے اور انکی کنیت ابوعبیدہ تھی انکے اولاد نہ تھی مگر احیحہ کے اولاد تھی غیر منذر سے اور حلفاے قوم مین

بنی انیعف سے ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن تیحان تھے اور نام ابوعقیل کا عبد العزی تھا کہ رسول خدا صلعم نے
عبد الرحمان عدو الاوثان نام رکھا تھا اور وہ روز جنگ یمامہ شہید ہوئے اور نسب انکا یہ ہے ابوعقیل بن عبداللہ
بن ثعلبہ بن تیحان بن عامر بن انیعف بن جشم بن عائذ اللہ بن تیم بن ہراش بن عامر بن عقیلہ بن قسمیل بن قسران
بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ پس یہ دو شخص تھے اور بنی غنم بن السلام بن امری القیس بن مالک بن الاوس
بن حارثہ سے سعد بن خیثمہ تھے جو شہید بدر ہوئے و منذر بن قدامہ و مالک بن قدامہ و ابن عرفجہ و تمیم مولی بنی غنم بن
السلام یہ سب پانچ شخص تھے پس یہ سب اوس اور بنی معویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جابر بن عتیک
بن الحارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن معویہ و مالک بن ثابت بن نمیلہ حلیف قوم قبیلہ مزینہ سے اور نعمان
بن عصر حلیف قوم قبیلہ بلی سے اور حارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن امیہ کہ یہ تابعین بلی میں سے نہ تھا یعنے
ہونا انکا بلی ثابت نہیں اور بنی مالک بن النجار بن عمرو بن الخزرج سے جو منجملہ بنی غنم ابن مالک سے اور منجملہ بنی ثعلبہ
بن عبد عوف بن غنم کے ہیں ابو ایوب تھے کہ نام انکا خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ تھا جو زمین روم میں مر گئے تھے
زمانہ معویہ میں اور بنی عسیرہ بن عبد عوف سے ثابت بن خالد بن النعمان بن خنسان بن عسیرہ سے تھے اور
بنی عمرو بن عبد عوف سے عمارہ بن حزم بن زید تھے اور سراقہ بن کعب بن عبد العزی بن غزیہ بن عمرو بن عبد تھے
اور بنی عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک سے حارثہ بن النعمان تھے اور سلیم بن قیس بن قہد اور نام قہد کا خالد بن قیس
بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم تھا اور بنی عائذ بن ثعلبہ بن غنم سے سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ ابن ثعلبہ
بن غنم تھے اور عدی بن ابی الزغبا تھے اور نام ابی الزغبا کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن بدیل بن سعد بن
عدی بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہنیہ تھا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی زید بن ثعلبہ
بن غنم سے مسعود بن اوس بن زید تھے اور ابو خزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ تھے اور رافع بن الحارث
بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ سب تین آدمی تھے اور بنی سواد بن مالک بن غنم بن عوف سے عوف و معوذ و معاذ
پسران حارث بن رفاعہ بن سواد اولاد عفرا کہ یہ دختر عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کے تھے اور نعیمان بن عمرو بن
رفاعہ بن حارث بن سواد تھے اور عامر بن مخلد بن سواد تھے اور عبداللہ بن قیس بن خالد بن خالدہ بن الحارث بن
سواد تھے و عمرو بن قیس بن سواد و قیس بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد و ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد اور
عصیہ حلیف قوم اور ایک شخص قبیلہ جہنیہ سے جسکو ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عمرو بن غنم بن الربعہ
بن رشدان بن قیس بن جہنیہ کہتے تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن ابی عبیدہ نے
اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے سنا ربیع دختر معوذ بن عفرا سے وہ کہتی تھی کہ ابو الحمرا مولی حارث بن رفاعہ کا
حاضر بدر تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے انکو عبد الوہاب نے انکو محمد نے انکو واقدی نے انہوں نے کہا مجھ سے

حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یہ بارہ آدمی تھے مع
ابی الحمرا پس جملہ حضار بدر بنی غنم بن مالک بن النجار سے تینتیس آدمی تھے مع ابی الحمرا اور بنی عامر بن مالک بن النجار
سے بعد ازان بنی عمرو بن مبذول سے بعد ازان بنی عتیک بن عمرو بن مبذول سے ثعلبہؓ بن عمرو بن محصن بن عمرو
بن عتیک تھے یعنے ثعلبہ قبیلہ بنی عامر سے تھے پھر اسی سلسلہ مین طرف عمرو کے کہ وہ نامی تھا نسبت دی گئی
بعد ازان اسی سلسلہ مین عتیک سے کہ وہ بھی سرغنہ قبیلہ تھا نسبت پائی اور سہلؓ بن عتیک بن النعمان بن
عمرو بن عتیک اور حارثؓ بن صمہ بن عمرو بن عتیک جو کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے روحا مین مگر رسول خدا
صلعم نے حصہ و اجورہ انکا غنیمت سے عطا کیا تھا اور شہید ہوے دفعتہ بیر معونہ مین پس یہ تین آدمی ہوے اور
بنی بن عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو حدیلہ ہین بعد ازان بنی قیس بن عبید بن زید بن رفاعہ بن معویہ بن عمرو بن
مالک سے ابیؓ بن کعب بن قیس بن عبید تھے اور انسؓ بن معاذ بن انس بن قیس ابن عبید کہ یہ دونون آدمی حاضر
بدر تھے اور بنی عدی بن عمرو بن مالک بن النجار سے اوسؓ بن ثابت بن المنذر بن حرام برادر حسان بن ثابت
تھے اور ابو شیخؓ تھے جنکا نام ابیؓ بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو تھا اور ابو طلحہؓ تھے انکا نام زید بن سہل بن الاسود
بن حرام تھا یہ سب تین شخص تھے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ بن الحارث بن عدی بن مالک تھے
جو شہید بدر ہوے اور عمروؓ بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی تھے اور کنیت عمرو کی ابو حکیمہ تھی اور
سلیطؓ بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر تھے اور ابو سلیطؓ تھے جنکا نام اسیرہ بن عمرو بن عامر بن
مالک تھا وہ روز احد شہید ہوے اور عمروؓ تھے جنکی کنیت ابو خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن خنسا
بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھی اور عامرؓ بن امیہ بن زید بن الحسحاس بن مالک بن عدی بن عامر تھے و محرزؓ
بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی تھے و ثابتؓ بن خنسا بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھے
جو روز بدر شہید ہوے اور سوادؓ بن غزیہ بن اہیب حلیف القوم قبیلہ بلی سے یہ سب نو آدمی ہوے اور بنی حرام
بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار سے قیسؓ بن السکن بن قیس بن زید بن حرام تھے اور کنیت قیس کی
ابو زید تھی اور ابو الاعورؓ کعب بن الحارث بن جندب بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب تھے اور سلیمؓ بن ملحان
و حرامؓ بن ملحان بن خالد بن زید بن حرام تھے یہ سب چار آدمی تھے اور بنی مازن بن النجار سے بعد ازان بنی عوف
بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے قیسؓ بن ابی صعصعہ تھے اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید
بن عوف بن مبذول تھا واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد نے عبد اللہ بن
عبد الرحمان سے کہ قیس کو نبی صلعم نے مشاۃ یعنے پیادون پر مقرر کیا تھا اور عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن
عوف بن مبذول بن غنم بن مازن تھے کہ روز بدر حضرت صلعم کی طرف سے مغانم یعنے مال غنائم پر مقرر تھے اور عصیمؓ

حلیف القوم تھے بنی اسد سے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی خنسا بن سنان بن عمرو بن غنم بن مازن سے عمیر تھے جنکی کنیت ابو داؤد بن عامر بن مالک بن خنسا تھی اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مبذول تھے یہ دو آدمی اور بنی ثعلبہ بن مازن سے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن تھے اور بنی دینار بن النجار سے بعد ازان بنی مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار سے نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے اور ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے و سلیم بن الحارث بن ثعلبہ تھے کہ وہ برادر مادری تھے نعمان و ضحاک پسران عبد عمرو کے اور کعب بن زید تھے جو جنگ خندق مین شہید ہوئے اور معرکہ روز بیر معونہ مین درمیان مقتولان سے زخمی اٹھوائے گئے تھے اور جابر بن خالد بن عبد الاشہل بن حارثہ تھے اور سعید بن سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھے اور بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعب بن زید بن مالک تھے و بجیر بن ابی بجیر حلیف القوم تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی الحارث بن الخزرج سے بعد ازان بنی امرئ القیس بن ثعلبہ سے سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس تھے جو شہید ہوئے احد مین اور عبد اللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس تھے جو روز موتہ شہید ہوئے و خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس تھے جو روز جنگ بنی قریظہ شہید ہوئے اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر بن مالک تھے جو یوم احد شہید ہوئے اور یہ خسر تھے ابی بکر کے کہ دختر خارجہ کی زوجہ ابی بکر تھی چنانچہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج سے بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن جلاس تھے جو روز عین التمر ہمراہ خالد بن الولید شہید ہوئے و سبیع بن قیس بن عنسہ بن امیہ بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج تھے اور عبادہ بن قیس بن مالک تھے اور سماک بن سعد تھے اور عبد اللہ بن عبس بن عمیر اور یزید بن الحارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج تھے اور انھین یزید کو بعضے فسحم بھی کہتے تھے چنانچہ یہ سب چھ آدمی ہوئے اور بنی جشم بن الحارث بن الخزرج سے اور اسکے بنی اخی سے کہ اخی اسکا زید بن الحارث بن الخزرج تھا اور یہ دونون توامان تھے یعنے بنی جشم اور بنی زید برادران توامان سے خبیب بن اساف بن اساف اور عتبہ بن عمر بن خدیج بن عامر بن جشم و عبد اللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن الخزرج بن الحارث تھے اور یہ عبد اللہ وہ ہین جنھون نے خواب مین اذان دیکھی تھی اور برادر انکے حریث بن زید تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی شعیب بن عبادہ نے بشیر بن محمد سے اسنے اپنے باپ سے کہ حریث بے شک حاضر بدر تھے اور ہمارے اصحاب کا اسی بات پر اتفاق ہے اور سفیان بن بشر بھی حاضر بدر تھے یہ سب پانچ آدمی ہوئے اور بنی جدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج سے تمیم بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارہ تھے اور عبد اللہ بن عمیر بنی جدارہ سے اور یزید بن المزین

اور عبد اللہ بن عرفطہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی الابجر بن عوف بن الخزرج سے عبد اللہ بن الربیع بن قیس بن عباد بن الابجر تن و احد تھے اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک سے تھے بنی عوف بن الخزرج سے بعد ازان عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن الخزرج سے اور یہ لوگ بنو الحبلی کہلاتے تھے اسلیے کہ سالم بزرگ شکم تھا اسوجہ سے وہ حبلی مشہور تھا اور مادر ابی کی سلول ایک عورت تھی اور اوس بن خولی بن عبد اللہ بن الحارث بن عبید بن مالک تھے یہ دونوں شخص حاضر تھے اور بنی جزء بن عدی بن مالک بن سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی تھے اور رفاعہ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم بن غنم تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبد اللہ حلیف القوم اور وہ اہل یمن سے تھے اور عقبہ بن وہب بن کلدہ حلیف انکے بنی عبد اللہ بن غطفان سے تھے اور سعد بن عباد بن قشعر بن القدم بن سالم بن غنم تھے اور انکی کنیت ابو خمیصہ تھی اور عاصم بن العکیر انکے حلیف تھے یہ سب چھ آدمی تھے اور بنی سالم بن عمرو بن عوف بن الخزرج سے بعد ازان بنی العجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبد اللہ بن نضلہ بن مالک بن العجلان تھے وعتبان بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن العجلان تھے ومُلیل بن وبرہ بن خالد بن العجلان وعصمہ بن الحصین بن وبرہ بن خالد بن العجلان یہ چار آدمی تھے اور بنی اصرم بن فہر بن غنم بن سالم سے عبادہ بن الصامت بن اصرم تھے اور برادر حقیقی انکے اوس بن الصامت تھے اور بنی دعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد تھے اور یہ نعمان باسم قوقل بھی مشہور تھے واقدی نے کہا اسلیے نام انکا قوقل رکھا گیا تھا کہ جب کوئی شخص انکی ہمسائگی کرتا تھا تو اس سے کہتے تھے کہ قوقل با علا یثرب و اسفلہا یعنے یثرب کی بلندی و پستی مین امن سے رہو اسواسطے انکا لقب قوقل مشہور ہوا اور بنی قریوش بن غنم بن سالم سے امیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم تھے اور بنی دعد سے دو شخص تھے اور بنی مرضحہ بن غنم بن مالک سے مالک بن الدخشم ایک شخص تھا اور بنی لوذان بن غنم سے ربیع بن ایاس تھے اور برادر انکے ورقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم تھے اور عمرو بن ایاس حلیف انکے اہل یمن سے تھے اور انکے حلفا مین قبیلہ بلی سے وبعد ازان بنی عصینہ سے المجذر بن زیاد بن عمرو بن زمزمہ ابن عمرو بن عمارہ تھے اور عبدہ بن الحسحاس بن عمرو بن زمزمہ تھے و بحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ تھے اور انکے برادر عبد اللہ بن ثعلبہ بن اصرم اور حلیف انکے بن بہرا جنکو عتبہ بن ربیعہ بن خلف بن معویہ کہتے ہین چنانچہ یہ سب آٹھ شخص تھے اور بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج سے اور بنی زید بن ثعلبہ بن الخزرج سے ابو دجانہ تھے جنکا نام سماک بن خرشہ بن لوذان بن عبد ود بن ثعلبہ تھا جو روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور منذر بن عمرو کہ وہ رسول خدا صلعم کی طرف سے قوم پر امیر تھے

اور روز جنگ بیر معونہ شہید ہوے پس یہ دونوں آدمی حاضر بدر تھے اور بنی ساعدہ سے بعد ازان بنی البدی بن عامر بن عوف سے ابو اُسید الساعدی تھے جنکا نام مالک بن ربیعہ بن البدی تھا اور مالک بن مسعود کہ یہ بھی منسوب بطرف بنی البدی تھے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمد نے اُسکو واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اُبی بن عباس بن سہل نے اپنے باپ سے اُسنے اُسکے جد سے اُسنے کہا کہ جب سعد بن مالک نے طرف بدر کے خروج کی تیاری کی تو بیمار ہوکر مر گئے کہ اُنکی قبر نزدیک دار ابن فارطہ کے واقع ہے پس حصہ و اجر اُنکا رسول خدا صلعم نے عطا کیا تھا اور واقدی نے کہا کہ مجھ سے روایت بیان کی عبد المہیمن نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ سعد بمقام روحا میں مرے اور اُنکا حصہ حضرت صلعم نے عطا کیا تھا اور وہ بنی البدی سے تھے اور بنی طریف بن الخزرج بن ساعدہ سے عبد ربہ بن حق بن اوس بن قیس بن ثعلبہ بن طریف تھے و کعب بن حمان بن مالک بن ثعلبہ حلیف القوم قبیلہ غسان سے تھے و ضمرہ بن عمرو بن کعب بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرزعہ بن عدی بن غنم بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہنیہ تھے اور زیاد بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرزعہ بن عدی بن عمرو بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہنیہ تھے اور بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن زید بن عمرو بن عبید بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہنیہ یہ پانچ آدمی تھے اور بنی جشم بن الخزرج سے جو منجملہ بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن یزید بن جشم ہیں و بعد ازان منجملہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ ہیں خراش بن صمہ بن عمرو بن الجموح بن حرام تھے اور عمیر بن حرام تھے اور تمیم مولی خراش بن صمہ تھے و عمیر بن الحمام بن الجموح تھے جو روز بدر شہید ہوے اور معاذ بن الجموح و معوذ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام تھے اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام تھے اور اُنکی کنیت ابو جابر تھی وہ جنگ اُحد میں شہید ہوے و حباب بن المنذر بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب تھے اور خلاد بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام تھے اور حبیب بن الاسود مولی اُن لوگون کے اور ثابت بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ تھے جنکو جذع بھی کہتے ہین اور عمیر بن الحارث بن ثعلبہ بن حرام یہ سب گیارہ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یحیی بن اسامہ سے اُسنے دونون پسران جابر سے اُنھون نے اپنے باپ سے کہ حاضر ہونا معاذ بن صمہ بن عمرو بن الجموح کا بدر مین متفق علیہ نہین ہی اور بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے بعد ازان منجملہ بنی خنساء بن سنان بن عبید سے بشر بن البراء بن معرور بن صخر بن سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے اور عبد اللہ بن الجد بن قیس بن صخر بن خنساء تھے اور سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے و عتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنساء تھے اور حمزہ بن الحمیر تھے اور کہا راوی نے مین نے سُنا کہ وہ ہی خارجہ بن الحمیر ہی اور عبد اللہ بن الحمیر یہ دو نون

سہ ۱
اہل کتاب میں ... ۱۲

حلیف القوم تھے قبیلہ اشجع بنی دہمان سے اور بنی نعمان بن سنان بن عبید بن عبد بن عدی بن غنم سے
عبد اللہ بن عبد مناف بن النعمان بن سنان تھے اور نعمان بن سنان مولی انصار تھے اور جابر بن عبد اللہ
بن رباب بن النعمان تھے اور خالیدہ بن قیس بن نعمان بن سنان تھے جنکو سبدہ بن قیس بھی کہتے ہین اور یہ
چار آدمی تھے اور بنی خناس بن سنان بن عبید بن عدی سے یزید بن المنذر بن سرح بن خناس اور برادر اسکا
معقل بن المنذر بن سرح بن خناس تھے اور عبد اللہ بن النعمان بن بلذمہ بن خناس یہ تین شخص تھے اور بنی خنساء
بن عبید سے جبار بن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید بن واحد تھے اور بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاک بن حارثہ بن
ثعلبہ بن عبید تھے اور سواد بن زید بن ثعلبہ بن عبید تھے اور بنی عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عبد اللہ بن قیس
بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور برادر انکے عبید بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے
اور بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے و بعد ازان منجملہ بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ تھے اور کنیت یزید کی
ابو المنذر تھی اور سلیم بن عمرو بن حدیدہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ تھے اور عنترہ مولی سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور بنی
عدی بن نابی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عامر بن عدی بن ثعلبہ بن غنمہ بن عدی و ثعلبہ بن غنمہ تھا ابو الیسر اور نام
انکا کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد تھا و سہل بن قیس بن ابی کعب بن القین تھے جو شہید ہوئے احد مین
اور معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب تھے اور ثعلبہ و عبد اللہ دونون پسران انیس تھے اور اُن دونون نے
بنی سلمہ کے بتون کو توڑا تھا اور بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے
بعد ازان منجملہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد اور حارث بن قیس بن خالد
بن مخلد تھے اور جبیر بن ایاس بن خالد بن مخلد تھے اور سعد بن عثمان بن خالد بن مخلد تھے اور انکی کنیت ابو عبادہ
تھی اور عقبہ بن عثمان بن خالد تھے اور ذکوان بن عبد قیس بن خالد بن مخلد تھے اور مسعود بن خلدہ بن عامر
بن مخلد یہ سب سات آدمی تھے اور بنی خالد بن عامر بن زریق سے عباد بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن
زریق تنہا تھے اور بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے اسعد بن یزید بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر تھے
اور فاکہ بن بشر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ تھے اور معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ تھے اور برادر اُسکے
عائذ بن ماعص تھے اور مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ تھے جو شہید ہوئے بیر معونہ مین یہ سب پانچون
آدمی حاضر بدر تھے اور بنی العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رفاعہ بن رافع بن مالک بن العجلان تھے
اور خلاد بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور عبید بن زید بن عامر بن العجلان یہ سب تین آدمی تھے اور بنی
حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے رافع بن المعلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن
حارثہ بن ثعلبہ بن عدی بن مالک تھے اور برادر انکے ہلال بن المعلی جو بدر مین شہید ہوئے اور یہ دونون حاضر بدر تھے

اور بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیادؓ بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامرؓ بن عدی
بن امیہ بن بیاضہ تھے و فروہؓ بن عمرو بنؓ وذفہ بن عبید بن عامر و خالدؓ بن قیس بن مالک بن العجلان بن علی
بن عامر بن بیاضہ تھے و رخیلہؓ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی تھے اور بنی امیہ بن بیاضہ سے
حلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ تھے و غنام بن اوس بن غنام بن اوس
بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ تھے۔

ذکر مارے جانے عصما بنت مروان کا

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ عصما بنت مروان
بنی امیہ بن زید کی جو زوجہ یزید بن حصن الخطمی کی تھی رسول خدا صلعم کو بدزبانی سے ایذا دیتی تھی اور توہین اسلام
کرتی تھی اور لوگون کو رسول خدا صلعم پر آمادہ شر کرتی تھی اور اشعار پڑھتی تھی جسکا مضمون یہ ہے قباست بنو
مالک تا آخر اشعار یعنے برے ہوگئے بنو مالک و بنات مالک اور قبیلہ عوف اور بنو خزرج یعنے یہ سب
برے و بیدل ہوگئے کہ تم لوگ مطیع ہوگئے ان مسافرون کے جو تم سے مغائرت رکھتے ہین پس وہ مرادی
ہین نہ مذحج ہین تم اسکو یعنے محمد کو بعد قتل اپنے رئیسون سردارون کے باقی چھوڑتے ہو جسطرح شوربا سے پختہ
باقی چھوڑا جاتا ہے یعنے جسطرح بوٹیان کھا کر شوربا چھوٹ رہتا ہے یہ کنایہ ہے توہین و تحقیر شے سے چنانچہ اصحاب
مین سے جو عمیر بن عدی بن حارثہ بن امیہ الخطمی تھے انکو جسوقت یہ خبر پہونچی کہ عصما شان مین نبی صلعم کے
ایسے کلمات کہتی ہے اور لوگون کو ابھارتی ہے تو انھون نے دعا کی اور یہ نذر مانی کہ خداوند امیرے لیے
مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہے کہ اگر رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائین تو مین عصما کو قتل
کرونگا اور اسوقت رسول خدا صلعم بدر مین تھے پس جب حضرت صلعم نے بدر سے مدینے مین مراجعت
فرمائی تو عمیر بن عدی نصف شب کو عصما کے پاس اسی کے گھر مین پہونچے اور وہ عورت سوتی تھی اور اسکے
گرد چند نفر پسران اسکے سوتے تھے اور اسکے لڑکون مین سے ایک لڑکا شیرخوار تھا جسکو وہ دودھ پلاتی تھی وہ
بھی مان کے سینے پر تھا تب عمیر نے اس عورت کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولا کیونکہ عمیر اعمی تھے پس اس شیرخوار کو اس
عورت سے جدا کرکے تلوار اپنی اس عورت کے سینے پر رکھی کہ پشت تک اتر گئی تب عمیر نے وہان سے نکل کر نماز
صبح کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینے مین جاکر پڑھی جب حضرت علیہ السلام سلام سے پھرے تو عمیر کی طرف
متوجہ ہوکر فرمایا کیا تو نے بنت مروان کو قتل کیا اسنے عرض کی ہان یا رسول اللہ میرے باپ مان فدا ہون
آپ پر اور عمیر خائف تھے اس بات سے کہ قتل عصما رسبادا خلاف مرضی حضرت کے واقع ہوا ہو بعد اسکے
عمیر نے عرض کی یا رسول اللہ اس قتل سے مجھ پر کچھ لازم آویگا یعنے گناہ یا قصاص فرمایا حضرت نے لا تنتطح فیہا عنزان

یعنے اس مقدمہ مین دو بھیڑین بھی آپسمین سینگون سے نہ لڑینگی ذکرنا یہ اس مثل سے یہ ہی کہ یہ واقعہ دو بھیڑون کے
باہم لڑنے سے بھی خفیف تر ہی پس یہ کلمہ یعنے یہ مثل اول حضرت ہی سے سننے مین آئی پیشتر کبھی کسی نے اسکو
نہین کہا تھا عمیر نے کہا کہ بعد ازان آنحضرت صلعم اُن لوگون کی طرف جو گرد تھے متوجہ ہوے اور فرمایا جب چاہو
کہ دیکھو ایسے شخص کو جو غائبانہ نصرت خدا اور رسول کی کرتا ہو تو عمیر بن عدی کو دیکھو تب عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا دیکھو اس اندھے کو جسنے اپنے تئین طاعت خدا مین بیچا ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای عمر اسکو اندھا نہ کہو
بلکہ وہ بینا ہی پھر جب عمیر رسول خدا صلعم کے حضور سے پھرے تو اثناے راہ مین معلوم کیا کہ پسران عصما ایک
جماعت کے ساتھ عصما کو دفن کر رہے ہین پس اُن لوگون نے جب عمیر کو مدینے کی طرف سے آتے دیکھا
تو سب اُنکے پاس آئے اور کہنے لگے ای عمیر آیا تو نے عصما کو قتل کیا ہی عمیر نے کہا ہان مین نے قتل کیا ہی اور یہ آیہ تمثیلاً
پڑھی فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ یعنے جو شر و فساد سے تم سے میرے حق مین ہو سکے وہ تم کرو اور مجھے مہلت
نہ دو یعنے تم میرے ساتھ کچھ نہین کر سکتے ہو پس قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی اگر تم لوگ
بھی وہی کلمہ کہتے جو کچھ عصما کہتی تھی تو ہر آئنہ تمکو بھی اسی تلوار سے مارتا یہان تک کہ مین مرتا یا تمکو قتل کرتا
پس اُسی روز سے بنی خطمہ مین اسلام ظاہر ہوا اور انمین سے بعض اشخاص ایسے بھی تھے کہ اپنی قوم کے
خوف سے بظاہر استخفاف اسلام کرتے تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ حسان بن ثابت نے
جو اشعار مدح مین عمیر کے کہے تھے وہ ہمارے سامنے عبد اللہ بن حارث نے پڑھے اشعار بَنِي وَائِلٍ وَبَنِي
وَاقِفٍ + وَخَطْمَةَ دُونَ بَنِي الْخَزْرَجِ + مَتَى مَا دَعَتْ أُخْتُكُمْ وَيْحَهَا + بِعَوْلَتِهَا وَالْمَنَايَا تَجِي + فَهَزَّتْ فَتًى مَاجِدًا عِرْقُهُ +
كَرِيمَ الْمَدَاخِلِ وَالْمَخْرَجِ + فَضَرَّجَهَا مِنْ نَجِيعِ الدِّمَاءِ + قُبَيْلَ الصَّبَاحِ وَلَمْ يَحْرَجِ + فَأَوْرَدَكَ اللهُ بَرْدَ الْجِنَانِ + جَذْلَانَ
فِي نِعْمَةِ الْمَوْلِجِ + یعنے ای بنی وائل اور ای بنی واقف اور ای بنی خطمہ ہمسایہ بنی الخزرج کے جسوقت تمھاری
خواہر عصما نے واے ہو اُسپر اپنے شوہرون کو بلایا درحالیکہ مرگ خود اُسکی طرف متوجہ تھی پس وہ
عورت ایک ایسے جوان کی رگ حمیت کو جنبش مین لائی جو بزرگ منش ہی اور وہ نیک مداخل و نیک
مخارج یعنے اُسکا آغاز و انجام کار دونون بخیر ہی چنانچہ اُس جوان نے آخر اُس عورت کو رنگ خون مین رنگین
کیا اور یہ امر کچھ پہلے صبح سے تھا اور اس کام مین اُسکو کچھ باک نہ تھا پس ای عمیر حق تعالی تجکو خنکی جنت مین
وارد کرے اسطرح کہ تو خوشدل رہے نعمتہاے وافرہ متوالیہ سے اور واقدی نے کہا کہ مجھ سے
روایت کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ تاریخ قتل عصما پچیسوین ۲۵ رمضان اٹھاروان
مہینا ہجرت سے تھا اور وہی روز مراجعت حضرت کا تھا بدر سے مدینے مین

ذکر مارے جانے ابو عفک کا

واقدی

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی سعید بن محمد نے عمارہ بن غزیہ سے انھون نے ابو مصعب اسمٰعیل بن مصعب بن اسمٰعیل بن زید بن ثابت سے انھون نے اپنے شیوخ سے کہ ابو عفک ایک شخص تھا بنی عمرو بن عوف سے اور وہ کبرسن تھا چنانچہ جسزمانہ مین رسول خدا صلعم مکے سے ہجرت کر کے مدینے مین تشریف لائے ہین اسوقت عمر اُس شخص کی ایک سو بیس برس کی تھی اور وہ اسلام مین داخل نہوا تھا اور وہ لوگون کو حضرت کی عداوت پر آمادہ کرتا تھا پس جب کہ حضرت علیہ السلام نے جنگ بدر کے واسطے خروج کیا اور وہان سے مظفر و منصور مدینے مین مراجعت فرمائی تو وہ شیخ حسد و بغاوت مین اشعار پڑھتا تھا اشعار قَد عِشتُ حِیناً وَمَا اَن اَرىٰ + مِنَ النَّاسِ دَاراً وَلَا مَجمَعاً + اَبَرَّ عُقُولاً وَاٰتیٰ اِلیٰ + مُنِیبٍ سِرَاعاً اِذَا مَا دَعَا + فَسَلَّبَهُم اَمرَهُم رَاکِبٌ + حَرَاماً حَلَالاً لِشَتّیٰ مَعاً + فَلَو کَانَ بِالمُلکِ صَدَّقتُم + وَبِالنَّصرِ تَابَعتُم تُبَّعاً + یعنے مین اُسوقت تک زندہ رہا اور مین نے کسی مکان و کسی مجمع مین ایسے آدمی نہین دیکھے جو عقلون سے خالی ہین اور دوڑ کر آنے والے ہین طرف پریشان کرنے والے کے جسوقت وہ بلاتا ہی یعنے محمد صلعم پس اُسنے ان لوگون کے امر کو سلب کر لیا یعنے انکا دین بدل ڈالا کہ وہ مرتکب ہی حرام حلال مختلف کا باہم پس اگر یہ بات ہی کہ تم لوگون نے باعث اُسکے بادشاہی کے اُسکی تصدیق کی ہی اور باعث غلبے کے اُسکی تبعیت کی ہی تو تصدیق و تبعیت تبع کی کی ہوتی کہ وہ اولی تر ہی راوی کہتا ہی کہ سالم بن عمیر بنی النجار سے جو بڑے باکی تھے انھون نے کہا مجھپر نذر واجب ہی کہ مین ابو عفک کو قتل کرونگا یا اُس سے پہلے مین خود مرجاؤنگا پس سالم نے چندے تامل کیا اور حیلہ ڈھونڈھتا تھا یعنے گھات مین رہا یہان تک کہ ایک شب گرم تاب موسم گرما مین ابو عفک بیرون مکان درمیان بنی عمرو بن عوف یعنے اُنکے محلے مین سوتا تھا کہ سالم بن عمیر جا پہونچے اور تلوار اُسکے پیٹ مین بھونک دی کہ فرش تک در آئی تب دشمن خدا نے شور کیا اُسوقت اتباع اُسکے طرف اُسکے دوڑے اور اُسکو گھر مین اُسکے اُٹھا لے گئے اور دفن کر دیا اور کہنے لگے کسنے اسکو قتل کیا اگر قاتل کو ہم جانتے تو اُسکو بھی اسکے بدلے قتل کرتے واقدی نے بواسطہ معن کے رقیس سے روایت کی ہی کہ ابو عفک ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے قتل ہوا اور نہدیہ عورت جو مسلمان تھی اُسنے حال مین ابو عفک کے یہ اشعار پڑھے اشعار تُکَذِّبُ دِینَ اللّٰہِ وَالمَرءَ اَحمَداً + لَعَمرُ الَّذِی اَمنَاکَ اِذ بِئسَ مَا یُمنِی + حَبَاکَ حَنِیفٌ اٰخِرَ اللَّیلِ طَعنَةً + اَبَا عَفَکٍ خُذهَا عَلیٰ کِبَرِ السِّنِّ + فَاِنِّی وَاِن اَعلَم بِقَاتِلِکَ الَّذِی + اَبَاتَکَ حِلسَ اللَّیلِ مِن اِنسٍ اَو جِنِّی + یعنے اے ابو عفک تو تکذیب کرتا تھا دین خدا کی اور اُس شخص کی جسکا نام احمد ہی قسم ہی اُسکی جسنے تجھے ہلاک کیا پس اس صورت مین کہ تو تکذیب کرتا تھا بری موت نے تجھکو مارا اُس مرد حنیف یعنے سالم نے آخر شب ایک ضربت ماری اور کھا لے اس ضربت کو اپنے بڑھاپے مین شاعر نے کہا البتہ مین جانتا ہون تیرے قاتل کو جسنے تجھے فرش شب پر سلایا یا یہ کہ قاتل ملازم شب تھا یعنے ہنگام شب تجھے سلایا یعنے قتل کیا کہ وہ انسان ہی یا جن ہی یہ جملہ متعلق ہی اعلم سے اے تیرے قاتل کو

جسنے ایسا کام کیا مین جانتا ہون کہ وہ انسان نہین ہے۔

غزوہ قینقاع

روز شنبہ نیمہ شوال بیسوان مہینا ہجرت سے کہ محاصرہ اُنکا تا ہلال ذیقعدہ رہا محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر حارث بن فضیل نے اُسنے ابن کعب القرظی سے اُسنے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو ہمگی قوم یہود نے حضرت صلعم سے درخواست کی کہ درمیان اُنکے اور حضرت کے ایک نوشتہ بطریق عہدنامہ لکھا جاوے چنانچہ لکھا گیا اور حضرت صلعم نے کل قوم کو جو باہم حلیف یکدیگر تھے ملحق و مجتمع کرکے درمیان اپنے اور اُنکے عہد امان مقرر کر دیا اور چند شرطین اُنپر قائم کی گئین اور منجملہ اُن شرائط کے ایک یہ ہے کہ حضرت پر دشمن کے ساتھ غلبہ اور چڑھائی نہ کرین پس جب کہ رسول خدا صلعم اعراب بدر پر فتحیاب ہوکر مدینے مین تشریف لائے تو یہود نے بغاوت کی اور عہود فیما بین کو قطع کیا چنانچہ بعد عہد شکنی اُنکے حضرت صلعم نے سفیر اپنا اُنکے پاس بھیجا اُسنے سب قوم کو جمع کیا تب حضرت نے پہلے اُنسے کلام بدعوت اسلام کیا چنانچہ فرمایا اے گروہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ بتحقیق مین رسول خدا ہون پس تم سب اسلام قبول کرو قبل اس سے کہ تم پر مثل ہلاکت قریش کے واقع ہو تب اُن لوگون نے جواب دیا اے محمد تو مغرور نہو ظفر یابی سے اہل بدر پر کہ تو نے اُس قوم انبوہ کثیر پر غلبہ پایا واللہ کہ بیشک ہم لوگ اہل حرب ہین اگر تو ہم سے مقاتلہ کریگا تو تجکو خوب معلوم ہو جائیگا کہ تو نے کبھی ہم ایسون سے قتال نہ کیا ہوگا چنانچہ اس عرصہ مین کہ وہ لوگ بعد اظہار دشمنی و عہد شکنی کے برسر عناد تھے اتفاقاً ایک زن اجنبیہ عربیہ جسکے دونون جانب سر سے بال جھڑے تھے اور وہ انصار مین سے کسی شخص کی زوجہ تھی بازار قینقاع مین آئی اور اپنا زیور بنوانے کے لیے پاس ایک زرگر کے بیٹھی تھی کہ ناگاہ ایک شخص یہود قینقاع مین سے آیا اور اُس عورت کے پس پشت بیٹھا اور اُس عورت کو خبر نہ تھی پس اُسنے دامن پیراہن اُس عورت کا پیچھے سے اُلٹ کر ایک کانٹے سے پیٹھ پر کپڑے مین اٹکا دیا پس وہ عورت جب وہان سے اُٹھی تو اندام نہانی اُسکا کھل گیا پس لوگون نے اُسکی اس بے پردگی سے مضحکہ کیا تب ایک مرد مسلمین مین سے اُٹھکر اُس یہودی کے پیچھے جسنے عورت کو برہنہ کیا تھا دوڑا اور اُسکو قتل کیا بعد ازان بنو قینقاع جمع ہوے اور اپنی جمعیت جمع کرکے اُس مرد مسلم کو قتل کیا اور اُس عہد کو جو فیما بین اُنکے اور رسول خدا صلعم کے تھا پس پشت ڈالا اور آمادہ حرب ہوے اور اپنے قلعہ گڑھی کی پناہ مین جا بیٹھے پس رسول خدا صلعم نے طرف اُنکے لشکر بھیجا اُس لشکر نے اُنکا محاصرہ کیا پس اول جسنے اُن یہود پر لشکر کشی کی اور اُنکو آوارہ زمان کیا وہ رسول خدا صلعم تھے اور یہود مین سے جسنے اول محاربہ کیا ہے رسول خدا صلعم سے وہ یہود قینقاع تھے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ترجمہ آیہ اگر اندیشہ کرے تو اُنکے شب خون مارنے یا عہد شکنی کا تو ڈال تو بھی طرف اُنکے شب خون کہ یہ طریق مساوات ہے تا اُنکو

غدر باقی نہ رہے تحقیق کہ حق تعالیٰ خائنین عہد شکن کو دوست نہیں رکھتا فقط پس رسول خدا صلعم نے بعد نزول
اس آیۃ کے طرف اہل قینقاع کے لشکر کشی کی کمان ہمزہ وغیرہ سے تھے کہ لشکر نے انکو انہیں کے قلعہ مین پندرہ شبانہ روز
سخت محاصرہ مین رکھا یہان تک کہ حق تعالیٰ نے انکے دلون مین ہیبت ڈالی تب محصورین نے درخواست کی کہ
آیا ہم لوگ اپنے حصن سے اتر آوین اور چلے جاوین حضرت نے فرمایا یون نہین کہ تم نکل کر چلے جاؤ مگر یہ کہ ہمارے حکم پر آجاؤ
حاضر ہو پس وہ لوگ حکم و اطاعت رسول خدا صلعم پر قلعہ سے باہر آئے حکم ہوا کہ انکو باندھ لو پس باندھے گئے جسطرح باندھ
باندھے جاتے ہین اور رسول خدا صلعم نے ان بندیون پر منذر بن قدامۃ السالمی کو مقرر کیا تھا اس عرصہ مین ابن ابی قیدیون کے
پاس آیا اور کہا انکو کھول دو منذر نے کہا کیا تم ہم کو رسول خدا نے بندھوایا ہے آکے تم کھلواتے ہو واللہ جو کوئی انکو کھولیگا مین
اسکو قتل کرونگا تب ابن ابی برہم ہو کر پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور حضرت کے دامن پیراہن پر پیچھے سے ہاتھ ڈالا اور کہا ای
محمد میرے موالی اور اقارب سے حسن سلوک کیجیے پس حضرت اسپر غضبناک ہوے کہ چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا خدا تجھے
ہلاک کرے میرا دامن چھوڑ دے اسنے کہا نہ چھوڑونگا جب تک میرے موالی کے ساتھ احسان کیجیے کہ انمین چار سو آدمی زرہ
پوش ہین اور تین سو برہنہ ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنھون نے روز جنگ حدائق و روز جنگ بغاث ردیون اور حبشیون سے
ہماری حمایت کی تھی ان دونون مقام مین محاربہ فیما بین اقوام واقع ہوا پس تیرا ارادہ کیا یہ ہے کہ ان لوگون کو ایک ہی دن
قتل کر ڈالے ای محمد مین وہ شخص ہون کہ اندیشہ کرتا ہون گردش انقلاب اور ہزیمت سے اور یہ قول اسکا انی اخشی الدوائر
بطریق تخویف ہے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ان لوگون کو کھول دو خدا انپر اور اسپر لعنت کرے چنانچہ جب ان
بندیون کے بارہ مین ابن ابی نے کلام کیا تو رسول خدا صلعم نے ان سب کو قتل کرنے سے چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ یہ سب
مدینے سے نکالے جاوین پس جب وہ لوگ نکالے جاتے تھے تو پھر ابن ابی اپنے حلیفون کو ہمراہ لیکر اسی ارادہ پر
آیا کہ انکے مقدمہ مین حضرت صلعم سے کلام کرے تا وہ لوگ اپنے گھرون مین بدستور آباد رہین اسوقت در دولت پر
عویم بن ساعدہ بطریق دربانی حاضر تھے پس ابن ابی جب دروازہ پر پہونچا اور چاہا کہ اندر داخل ہو تو عویم نے
اسکو رد کیا کہ جب تک تیرے بارہ مین اذن رسول خدا نہوگا تو اندر جانے نہ پاویگا مگر ابن ابی نے نہ مانا اور اندر چلا
تب عویم نے اسپر حملہ کر کے سر اسکا دیوار سے ٹکرایا کہ خون بہنے لگا پس یہود نے جو اسکے حلیف تھے باہم غوغا کرنے لگے
اور کہا ای ابو الحباب اب اس شہر اس گھر مین جہان تجکو یہ صدمہ پہونچا وہان ہم ہرگز نہ رہینگے اور نہ اس بات پر قادر
ہین کہ اپنے اس ارادے سے باز رہین تب ابن ابی انپر شور کرنے لگا اور اپنے چہرے کا خون پونچھتا جاتا تھا اور
کہتا تھا واے ہو تم پر قرار پکڑو اور مستقل رہو پھر وہ لوگ آپسمین غوغا کرنے لگے کہ ہم ہرگز نہ رہینگے اس مقام پر جہان سے
تجکو گزند پہونچا ہی اور نہ ہمکو قدرت ہے کہ اپنے ارادے کو ترک کرین اور یہ لوگ یہود مین بڑے شجاع تھے
بعد ازان ابن ابی نے انکو حکم کیا کہ پھر قلعہ مین چلے جاوین اور جھوٹا وعدہ کیا کہ مین بھی تمہارے ساتھ قلعہ مین

داخل ہونگا مگر آنسے دغا کی کہ آنکے ساتھ نہین گیا پس وہ لوگ اپنے قلعہ مین جاگزین ہوے اسطور پر کہ نہ تیر چلایا نہ
مقاتلہ کیا یہان تک کہ حکم رسول خدا صلعم مین اس صلح پر پھر قلعہ سے اتر آئنگے کہ مال آنکا مال رسول خدا ہی پس جب کہ
انھون نے دروازہ قلعہ کھول دیا اور قلعہ سے اتر آئے تو محمد بن مسلمہ آنکو شہر بدر کر آیا اور مال آنکا ضبط کر لیا چنانچہ
آنکے اسباب حرب مین سے رسول خدا صلعم نے تین کمانین پسند کر لین ایک کمان جسکو کتوم کہتے تھے کہ بعد ازان
وہ ہی جنگ احد مین ٹوٹ گئی اور ایک کمان جسکو روحا کہتے تھے اور ایک کمان جو بیضا کہلاتی تھی اور آنکے سلاح
مین سے دو زرہین لین ایک کا نام صغدیہ تھا اور دوسرے کو فضہ کہتے تھے اور تین تلوارین لین ایک کو سیف قلعی
کہتے تھے اور ایک کو بتار اور ایک اور تھی اور تین برچھیان لین اور آنکے قلعہ مین ہتھیار بہت تھے اور اسباب
زرگری کا بھی بہت تھا کہ اکثر انمین زرگر تھے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے آنکی زرہون مین سے ایک زرہ مجکو
مرحمت فرمائی اور سعد بن معاذ کو بھی ایک زرہ جسکو سحل کہتے تھے عنایت فرمائی اور آنکے پاس زمین و زراعت نہ تھی
اور آنکے کل اسباب سے جو دستیاب ہوا تھا خمس رسول خدا صلعم نکال کر باقی صحابہ پر تقسیم کیا گیا اور جب رسول خدا صلعم نے
حکم کیا تھا عبادہ بن صامت کو تا آن لوگون کو جلاے وطن کرے تو اہل قینقاع کہتے تھے کہ اے ابو الولید تو تو بنی الاوس
اور بنی الخزرج مین سے ہی اور ہم لوگ تیرے موالی و مددگار ہین تو ہم سے اسطور پیش آتا ہی تب عبادہ نے آنکو
جواب دیا کہ جسوقت تم لوگ محاربہ کرتے تھے تو مین نے خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر عرض کی تھی کہ یا
رسول اللہ مین آن لوگون سے اور آنکے حلیف ہونے سے بری و بیزار ہو کر آپ کی طرف آیا ہون اور ابن ابی و
عبادہ بن صامت انھین مین سے تھے اور حلیف ہونے مین دونون بمنزلہ شخص واحد کے تھے اسوجہ سے عبد اللہ بن
ابی نے آس سے کہا کہ تو بیزار و جدا ہو گیا اپنے موالی کے حلیف سے یہ تو نے کیا کام کیا یعنے تو نے برا کام کیا پس آسکو یاد
دلائی اکثر مقامات جسمین وہ مبتلا ہوے تھے و از کید یگر رفع بلا کی تھی تب عبادہ نے کہا کہ اے ابو الحباب طبیعتین
بدل گئین اور اسلام نے عہود سابقہ کو مٹا ڈالا و اللہ تو باز رہنے والا ہی ایسے امر سے کہ قریب ہی انجام آسکا تو فردا
دیکھیگا اور جب عبادہ آن لوگون کو زجر و تاکید کوچ کر جانے اور نکل جانے کی کرتا تھا تو اہل قینقاع نے طلب
مہلت و درخواست دم لینے کی کی عبادہ نے کہا آج سے روز تمھارے لیے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے تین ساعت
یا ثلث یوم کی مہلت ہی مین آسپر ایک ساعت زیادہ نہین کر سکتا اور اگر ایسا حکم نہوتا بلکہ مین خود مختار ہوتا تو تمکو
دم بھر دم نہ لینے دیتا پس جب کہ وہ تین ساعتین یا ثلث یوم گذر گئے تو آنکو نکالا اور آپ بھی آنکے پیچھے چلا یہانتک کہ
وہ لوگ روانہ بسمت ملک شام ہوے تو عبادہ کہتے جاتے تھے کہ دور سے دور تر اور منتہی سے منتہا چلے جاؤ چنانچہ عبادہ
آنکے پیچھے عقیب اذرعات تک جا کر لوٹ آئے اور وہ لوگ اذرعات مین پہونچے اور وہ ایک موضع ہی ملک شام مین
اور قریب ہی شام سے اور مروی ہی کہ بروقت نکالے جانے کے اہل قینقاع بحضور رسول خدا صلعم یہ عذر کرتے تھے

کہ اے محمد لوگون یہ ہمارا دین ہی حضرت نے فرمایا جلد نکل جاؤ اور چھوڑ دو جو کچھ ہو آدمی راویان اخبار نقل کرتے ہین کہ دربارہ نکالے جانے اہل قینقاع بابت عہد شکنی کے ہمنے سوا ے حدیث ابن کعب کے دوسری روایت بھی سنی ہی کہا واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی محمد نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے کہا کہ بتحقیق رسول خدا صلعم نے جب بعد فتح بدر سے مراجعت فرمائی تو لوگون کو حسد عظیم ہوا اور کینہ درونی ظاہر کرنے لگے پس جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوے وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ جب جبرئیل تبلیغ اس آیہ سے فارغ ہوے تو حضرت صلعم نے اُنسے کہا کہ البتہ مین ان لوگون سے خوف و اندیشہ رکھتا ہون پس حضرت نے بعد تبلیغ اس آیہ کے اُنپر لشکر کشی کی یہان تک کہ وہ لوگ حکم رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے اور اس بات پر صلح ٹھہری کہ مال انکا مال رسول خدا ہی اور اُنکے زنان و فرزندان اُمنین کے ہین واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن القاسم نے اپنے باپ ربیع بن سُبرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ مین ہمراہ شام سے آتا تھا جب مقام فلیتین مین پہونچا کہ ناگاہ بنی قینقاع سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے فرزندان و زنان کو اونٹون پر سوار کیے ہوے چلے جاتے تھے مین نے اُنسے حال پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ ہمکو ہمارے وطن و مسکن سے نکال دیا اور مال و منال ہمارا چھین لیا مین نے کہا تم لوگ کہان کے ارادے سے جاتے ہو کہا شام کو جاتے ہین سُبرہ نے کہا جب یہ لوگ وادی قرے مین پہونچے تو وہان ایک مہینا قیام کیا بعد ازان یہود وادی قرے نے پیدلون کو سوار اور زاد راہ سے تقویت کرکے اذرعات مین جو ایک موضع ہی شام مین پہونچا دیا اور وانھون نے وہین بود و باش کی مگر بقاء اُنکی بہت تھوڑے دنون رہی کہ تباہ و ہلاک ہوگئے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحیے بن عبداللہ بن ابی قتادہ نے عبداللہ بن ابی بکر بن خرم سے اُسنے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابو لبابہ بن عبدالمنذر کو تین بار مدینے پر خلیفہ کیا ایک وقت بدر القتال دوسرے بنی قینقاع تیسرے غزوہ سویق مین اور غزوہ سویق ماہ ذیحجہ مین ہجرت سے بائیسوین مہینے واقع ہوا کہ خروج کیا تھا رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ پانچوین تاریخ ذیحجہ کو اور پانچ روز مدینے سے حضرت غائب یعنے باہر رہے تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ نے زہری سے اور اسحاق بن حازم نے محمد بن کعب سے اُسنے کہا جب مشرک بدر سے شکست پاکر مکے کو پھرے تو ابو سفیان نے تیل ڈالنا سر مین یعنے زینت کرنا اپنے اوپر حرام کیا یہان تک کہ محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے اپنی قوم کا بدلا لیوے چنانچہ بنا بر حدیث زہری کے دو سو سوار ہمراہ لیکر مکے سے نکلا و بنا بر حدیث ابن کعب کے چالیس سوار ہمراہ تھے یہان تک کہ وہ سب چلے نجد کی راہ سے اور وقت شب پاس بنی النضیر کے پہونچے پھر شبا شب پاس حیی بن اخطب کے گئے اور اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا تاکہ اخبار نبی و اصحاب کی

اُس سے دریافت کیں اُسنے انکار کیا کہ دروازہ اُنکے لیے نہ کھولا اور نہ اُنسے ملاقات کی پھر اُسی شب کو پاس سلام ابن مشکم کے گئے اور اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا اُسنے انکے لیے دروازہ کھولا اور اُنکی مہانداری کی اور ابوسفیان کو بطریق مہانی شراب پلائی اور اخبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب سے اُسکو خبر دی جب صبح ہوئی تو ابوسفیان وہان سے نکلکر بمقام عُریض پہونچا تو وہان ایک شخص انصاری کو پایا کہ وہ مع اپنے مزدور کے اپنے کھیت مین مشغول تھا پس ابوسفیان نے اُس انصاری اور اُسکے مزدور کو قتل کیا اور عریض مین دو گھر انصاریون کے اور اُنکی کھیت جلا دیے پھر جب اُسنے یہ دیکھا کہ قسم اُسکی درباب ترک زینت و بدلا لینے کی اُتر گئی تو وہان سے بخوف یادش کردار اپنے بھاگ گیا پس یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی حضرت نے اپنے اصحاب کو مامور کیا کہ وہ واسطے تعاقب ابوسفیان کے نکلے اور حال یہ تھا کہ ابوسفیان اور اصحاب اُسکے سبکبار رہتے تھے کہ بفور استماع آمد لشکر اسلام سبکی ہی سے مفرور ہو جاتے تھے یہان تک کہ مشک اور تھیلے ستو کے جو اکثر خورش اُنکی اور زاد روزمرہ تھی وہ بھی ڈال جاتے تھے کہ مسلم جب اس مقام پر گذر کرتے تھے تو اُٹھا لیجاتے تھے اسیوجہ سے اُس غزوہ کا نام غزوہ سویق ہوا اور جب رسول خدا صلعم نے مع لشکر مدینے کو مراجعت فرمائی تو ابوسفیان اشعار پڑھتا تھا جو حدیث زہری مین منقول ہین جسکا[1] مضمون یہ ہی کہ مسلم بن مشکم نے حالت تشنگی مین مجکو ایام کیست یعنے شراب سرخ پلائی اور سیر کیا اور وہ ابن مشکم ابوعمرو ہی جو صاحب جود ہی اور گھر اُسکا یثرب مین ہی کہ وہ امیدگاہ و پناہ تمام بہترین عطا کا ہی ؛

ذکر غزوہ قرارۃ الکدر

واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد نے زہری سے اُسنے کہا کہ غزوہ قرارۃ الکدر جسکو قرقری بھی کہتے ہین ساتھ بنی سلیم و غطفان کے ماہ ذیحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ نیمہ محرم تیئسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور آنحضرت پندرہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اُسنے یعقوب بن عتبہ سے اُسنے کہا کہ باعث خروج رسول خدا صلعم مدینے سے طرف قرارۃ الکدر کے یہ تھا کہ حضرت برانگیختہ و برہم اس بات سے ہوے تھے کہ انکو خبر مجمع غطفان و سلیم کی پہونچی تھی کہ وہ لوگ بطریق بغاوت قرارۃ الکدر مین جمع ہین پس حضرت نے اُنپر لشکرکشی کی اور اُنکی راہون کو مسدود کیا اور جب وہان پہونچے تو آثار اُنکے چارپایون کے اور نشان آمد و رفت اُن مویشیون کا وہان دیکھا مگر کسیکو اُس میدان مین نپایا تب حضرت نے چند آدمی کو اپنے اصحاب مین سے بلندی وادی پر روانہ کیا اور خود مع چند اصحاب تبلاش اُنکے بطن وادی مین متوجہ ہوے چنانچہ اُس وادی مین چرواہون کو دیکھا کہ اُنمین ایک لڑکا تھا اُسکا نام یسار رتھا اُنسے خبر باغیون کی دریافت کی تو یسار نے کہا کہ مجھے اُن لوگون کی خبر معلوم نہین ہی پانچوین روز پانی پلانے والے وارد ہو چکے ہین

[1] [illegible]

اور آج بارہ چوتھے روز پانی پلانے والوں کی ہے اسواسطے وہ لوگ طرف پانی کے بلندی وادی پر چڑھ گئے ہین
اور ہم لوگ عزاب ہین یعنے بے نماز ہین انمین او متوں ہین یعنے رہنے والے ہین اور ہانک لانے والے چوپایون
کے جب وہ چراگاہ مین دور چلے جاتے ہین پس رسول خدا صلعم نے اُن چوپایون کو ہمراہ ہنکوا لیا اور مدینے کو
پھرے جب وہان پہونچکر نماز صبح پڑھی تو دیکھا کہ وہی یسار لڑکا چرواہے کا نماز پڑھ رہا ہی پھر حضرت صلعم نے
لوگون کو حکم تقسیم غنایم کا کیا لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہر آئنہ ہمارے قوی لوگ تو سارے چوپائے ہانک لائے
ہین اور ہم مین وہ لوگ ہین جو اپنے حصہ سے ضعیف ہین یعنے ضعیف الجثہ ہین فرمایا حضرت نے آپسمین تقسیم کر لو
لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ کے لیے وہ غلام ہی جسکو آپ نے نماز پڑھتے دیکھا ہی پس آسے ہم آپ کو دیتے
ہین کہ وہ آپ کے حصہ مین ہی حضرت نے فرمایا تم سب اس بات مین خوش ہو انھون نے کہا ہم سب
کی خوشی ہی پس حضرت نے اُس غلام کو اپنے حصہ مین قبول کیا اور اُسکو آزاد کیا اور یہ ہوا کہ جب
لوگون نے مقام غزوہ سویق سے کوچ کیا اور رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور غنیمت تقسیم
کی گئی تو ہر شخص کو اصحاب مین سے سات سات شتر حصہ مین ملے اور اہل حصہ دو سو آدمی تھے اور دوسری
روایت مین واقدی نے کہا مجھے **حدیث** بیان کی عبدالصمد بن محمد السعدی نے حفص بن عمر بن ابی طلحہ
سے اُسنے اُس سے جسنے اُسکو خبر دی اُسنے ابی اروی الدوسی سے اُسنے کہا مین ہمراہ لشکر اُن لوگون
مین تھا جو اونٹون کو ہانک لائے تھے پس جب ہم لوگ صرار مین پہونچے اور صرار ایک مقام ہی مدینہ سے
تین میل کے فاصلہ پر تو وہان جملہ شتر پانچ حصہ کیے گئے اور شتر پانسو تھے پس اُسمین سے سو شتر خمس نکالکر
باقی چار سو تقسیم کیے گئے مسلمین پر کہ ہر ایک کے حصہ مین دو دو شتر آئے اور واقدی نے کہا مجھے
حدیث بیان کی عبداللہ بن نوح نے اُنسے ابی عفیر نے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم ابن مکتوم کو
مدینے مین خلیفہ مقرر کر گئے تھے یعنے بروقت خروج جانب غزوہ سویق کے چنانچہ ابن مکتوم اہل مدینہ کو
جمع کر کے پہلوے منبر مین کھڑے ہو کر خطبہ بیان کیا کرتے تھے اور منبر کو اپنے بائین جانب کرتے تھے

ذکر قتل ابن الاشرف کہ قتل اُسکا ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے ہوا ہی

واقدی نے کہا مجھے **حدیث** بیان کی عبدالحمید بن جعفر نے انھون نے یزید بن رومان و معمر سے ان دونون
نے زہری سے اُسنے ابن کعب بن مالک اور ابراہیم بن جعفر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے
پس ہر ایک نے حدیث بیان کی عبداللہ بن جابر سے بطرق رواۃ اپنے اپنے کے پس جس امر پر لوگون کا اجماع
و اتفاق ہوا وہ یہ ہی کہ ہر آئنہ ابن الاشرف شاعر تھا اور شان مین پیغمبر خدا صلعم اور اُنکے اصحاب کی ہجو کیا
کرتا تھا اور کفار قریش کو مسلمین پر آمادہ شر کرتا تھا اپنے شعرون مین پھر جب رسول خدا صلعم سے

سے مدینہ مین تشریف لائے اور اہل مدینہ باہم مختلط تھے بعضے اُنمین سے مسلم تھے جو دعوت اسلام پر جمع ہو
گئے تھے اُنمین سے اہل جمعیت و اہل حصون تھے اور اُنمین حلیف بھی تھے واسطے دو قبیلہ اوس و خزرج کے پس رسول
خدا صلعم جب مدینے مین تشریف لائے تو اُن سب کی نیکوخواہی چاہی اور اُنکو مصالحۂ باہمی پر طلب کیا اور
اُسوقت حال یہ تھا کہ اگر کوئی مسلم تھا تو اُسکا باپ مشرک تھا اور سارے مشرک اور یہود اہل مدینہ رسول
خدا صلعم اور اصحاب کو بایذاے شدید ستاتے تھے پس حق تعالے نے اپنے نبی اور تمام مسلمین کو اس
بات پر امر بصبر فرمایا اور فرمایا کہ اُنسے عفو کرو اور اُنھین لوگون کے باب مین یہ آیہ نازل ہوئی وَلَتَسْمَعُنَّ
مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ
الْأُمُورِ ترجمہ ہر آئینہ تم لوگ سنتے ہو اگلے اہل کتاب یعنے یہود سے اور مشرکین سے ایذاے کثیر یعنے
بدزبانیان اُنکی و حال اُنکہ صبر کرنا تمھارا اور تقوے رکھنا لازم ہے کیونکہ یہ امر غالب امور ہے بفقط آور اُنھین لوگون
کے باب مین خدا نے نازل کی یہ آیت وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الآیہ ترجمہ یعنے آرزو کرتے ہین اکثر مردم
اہل کتاب مین سے کہ بعد ایمان کے تمکو کفر کی طرف پھیرین باعث حسد دردلی کے پس جبکہ ابن الاشرف
ایذارسانی نبیؐ اور اصحاب نبی سے باز نہ آیا اور غلبہ مسلین کی خبر اُسکو پہونچی تھی چنانچہ جب زید بن حارثہ بدر سے
خوشخبری فتح لائے کہ مشرکین قتل ہوے اور اکثر اسیر ہوے و بالآخر ابن الاشرف نے بچشم خود دیکھا د بندی
بندھے ہوے آئے ہین تو سرنگون اور ذلیل ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ واے تمپر واللہ آج کے روز شکم
زمین تمھارے لیے بہتر ہے پشت زمین سے یعنے زمین پر چلنے سے قبر مین جانا بہتر ہے کہ ایسے لوگ سرداران
مردم قتل کیے گئے اور اسیر ہوے پس تمھارے نزدیک کیا ہے اور کیا تمھاری رائے ہے لوگون نے کہا ہم
جب تک زندہ ہین ہمکو محمدؐ سے عداوت ہے اُسنے کہا تم کیا ہوے کہ ہر آئینہ قوم اُسکی غالب آئی اور ظفریاب ہوئی
ولیکن مین قریش کے پاس جاتا ہون اور اُنکو برانگیختہ و آمادۂ جنگ کرتا ہون اور اُنکو اُنکے مقتولون کو یاد
دلاکر رُلاتا ہون کیا عجب ہے کہ وہ لوگ نادم ہوکر خروج کرین تو مین بھی اُنکے ہمراہ خروج کرون پس ابن الاشرف
یہ کہکر مدینے سے چلا اور مکے مین پہونچ کر پاس ابو وداعہ بن ضبیرۃ السہمی کے جسکی زوجہ عاتکہ بنت اُسید بن ابی
العیص تھی مقیم ہوا اور قریش کے مرثیے مین اشعار کہتا تھا شعر طَحَنَتْ رَحَا بَدْرٍ لِمَهْلِكِ أَهْلِهِ + وَلِمِثْلِ بَدْرٍ تَسْتَهِلُّ وَ
تَدْمَعُ + قُتِلَتْ سَرَاةُ النَّاسِ حَوْلَ حِيَاضِهِمْ + لَا تَبْعُدُوا إِنَّ الْمُلُوكَ تُصَرَّعُ + وَيَقُولُ أَقْوَامٌ أَذَلَّ بِسُخْطِهِمْ
إِنَّ ابْنَ أَشْرَفَ ظَلَّ كَعْبًا يَجْزَعُ + صَدَقُوا فَلَيْتَ الْأَرْضَ سَاعَةَ قُتِّلُوا + ظَلَّتْ تَسِيخُ بِأَهْلِهَا وَتُصَدَّعُ
كَمْ قَدْ أُصِيبَ بِهَا مِنْ أَبْيَضَ مَاجِدٍ + ذِي بَهْجَةٍ يَأْوِي إِلَيْهِ الضُّيَّعُ + طَلْقِ الْيَدَيْنِ إِذَا الْكَوَاكِبُ
أَخْلَفَتْ + حَمَّالِ أَثْقَالٍ يَسُودُ وَيَرْبَعُ + نُبِّئْتُ أَنَّ بَنِي أُمَيَّةَ كُلَّهُمْ

تخشعوا لقتل ابی الحکیم وجدّع + ذات نبارزبیعۃ عندہا ومنبہ + ہل نال مثل المہلکین تبّع + یعنے
بچکی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی + اور لازم ہے واسطے ایسے اہل بدر کے کہ شور وفغان
اور اشک روان کرین + کیونکہ قتل کیے گئے سرداران مردم گردچشمۂ سار بدر کے + اور یہ بعید نہین
ہے اسلیے کہ اکثر ملوک ہی مارے جاتے ہین + اور اکثر اقوام ارذال اپنے غصہ اور غیظ مین کہتے ہین
کہ ہر آئینہ کعب ابن اشرف بے صبر ہوگیا + سچ کہتے ہین حال یہ ہے کہ جسوقت وہ لوگ قتل ہوئے کاش
زمین اُسوقت پھٹ جاتی اور خسف کرلیتی اپنے اہل کو + اور البتہ قتل ہوے بدر مین وہ لوگ جو بہترین
برترین مردم تھے + اور وہ ایسے خوبیوان والے تھے کہ مردم حاجتمند انکی طرف پناہ پاتے تھے +
اور وہ لوگ کشادہ دست تھے جب ستارے غائب ہوتے ہین یعنے ہر صبح سخاوت کرنے والے
تھے + پھر جو لوگ بھاری بوجھ اُٹھانے والے ہین وہی سرداری کرتے ہین اور آزمائے جاتے ہین م
مجھے خبر پہونچی ہے کہ بنی المغیرہ سب کے سب بسبب مارے جانے ابو الحکیم کے ڈرگئے ہین اور ناک کاٹی
گئی یعنے نکٹے وخوار ہوگئے + چنانچہ درجواب اسکے حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہکر مکے مین بھیج دیے
شعر بکت عین کعب ثم عل بعبرۃ + منہ وعاش مجدّعا لایسمع + ولقد رایت ببطن بدر منہم
قتلی تسح لہا العیون وتدمع + فابکی فقد ابکیت عبدا راضعا + شبہ الکلیب للکلیبۃ یتبع +
ولقد شفی الرحمان منہم سیدا + واہان قوما قاتلوہ وصرعوا + ونجا وافلت منہم من قلبہ
شعف یظل لخوفہ یتصدع + ونجا وافلت منہم متسرعا + فل فلیل ہارب یتہزع + +
یعنے کعب کی آنکھین روئین اور بہائے گئے اشک + اُسکی آنکھ سے یعنے رویا اور آنسو بہایا اور زندہ رہا
نکٹا پھرا یہ کنایہ ہے کہ وہ ذلیل وخوار جیا + اور ہم نے بدر کے میدان مین مشرکین کے + ایسے مقتولون
کو دیکھا کہ اُنکے لیے بہت سی آنکھین روتی ہین + اور رو تو ای کعب کہ تو نے شیرخوارون کو رولایا ہے
مانند پلّون کتّے کے کہ وہ پیچھے کتیا کے ہوتے ہین یعنے ہرگاہ تو نے زنان مشرکین کو اُنکے مقتولون کا مرثیہ
بیان کرکے رولایا تو انکے بچے بھی مثل سگ بچون کے کتیا کے ساتھ رودئے + اور البتہ خدا نے ہمارے
سردار یعنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اُنکی طرف سے تشفی خاطر عطا کی + اور سزاوار ہلاکت کیا
اُس قوم جنھون نے اُس سید سردار سے مقاتلہ کیا وحال آنکہ وہ مارے گئے + اور انہین سے
وہ شخص بچگیا اور نکل بھاگا جسکا دل پژمردہ اور خوف سے پارہ پارہ تھا + اور اسیطرح بچ گیا
اور نکل بھاگا وہ شخص جو برباد ہونے والا + اور شکست پاکر فرار کرنے والا اور تیز بھاگنے
والا تھا جب وہ گریز کرتا تھا + بعد ازان رسول خدا صلعم نے حسان کو بلوایا اور فرمایا کہ کعب فلانی

جگہ یکے مین اترا ہی تب حسان نے اشعار ہجو کہکر وہان بھی بھیجنا شروع کیا شعر اَلَا اَبْلِغَا عَنِّی اُسَیْدًا رِسَالَۃً + فَخَالُکَ عَبْدٌ بِالسَّرَابِ مُجَرَّبٌ + لَعَمْرُکَ مَا اَوْفَی اُسَیْدٌ بِجَارِہٖ + وَلَا خَالِدٌ وَلَا الْمُفَاضَۃُ زَیْنَبُ + وَعَتَّابُ عَبْدٌ غَیْرُ مُوفٍ بِذِمَّتِہٖ + کَذُوبٌ شُؤُوْنُ الرَّاسِ قِرْدٌ مُدَرَّبٌ + اَلَا اَبْلِغَا الخ

(مترجم کہتا ہی اَبْلِغَا تثنیہ ہی کہ عرب اپنے اشعار مین اکثر خطابات مین استعمال صیغہ تثنیہ کا کرتے ہین اور کبھی وزن شعر کی رعایت سے الف زائد لاتے ہین) یعنے آگاہ ہو کہ اسیدؔ کو میری طرف سے یہ پیام پہونچادو + کہ خال تیرا غلام اور مکر و فریب مین آزمودہ تھا + قسم ہی زندگانی کی کہ اسید اپنے ہمسایہ اور اپنے ذمیون کے ساتھ وفا کرنے والا نتھا + اور نہ خالد ایسا تھا اور نہ مفاضنہؔ زینب ایسی تھی (مفاضہ یعنے عورت بڑے پیٹ والی) اور عتاب بھی غلام بیوفا تھا اپنے ذمیون سے + اور وہ بڑا کاذب اوندھی کھوپڑی والا اور سکھلایا ہوا بندر تھا۔ غرض کہ جب اشعار حسان بن ثابت جسمین مذمت کعب اور اسید بدر رعاتکہ کی تھی عاتکہ کو پہونچی تو اسنے اسباب کعب کا اپنے گھر سے باہر نکال دیا اور کہا مجکو اس یہودی سے کیا کام ہی کیا تو نہین دیکھتا کہ حسان نے کیسی تفضیح ہماری کی ہی چنانچہ کعب وہان سے اپنا اسباب اٹھا لیگیا اور دوسری قوم کے پاس اٹھ گیا تب حضرت علیہ السلام نے حسان کو بلواکر فرمایا کہ کعب فلان فلان جگہ اترا ہی پس حسان ہمیشہ ان لوگون کی ہجو کہتے تھے یہان تک کہ انھون نے بھی اسکا رخت اقامت اپنے یہان سے پھینک دیا پھر جب کہ کعب نے کہین ٹھکانا نہ پایا تو مدینے مین چلا آیا جب رسول خدا صلعم کو اسکے آنے کی خبر ہوئی تو حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اکْفِنِی ابْنَ الْاَشْرَفِ بِمَا شِئْتَ فِی اِعْلَانِہِ الشَّرَّ وَ قَوْلِہِ الْاَشْعَارَ کہ اے پروردگار میری تو کفایت و مکافات کر میری جانب سے ابن اشرف کو جسطرح تیری مشیت ہو اس بارہ مین کہ اسنے اعلان شر اور اشتہار اپنے اشعار کا کیا ہی بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا کون میری جانب سے اسکو کفایت کریگا اسواسطے کہ اسنے مجکو بہت ایذا دی ہی تب محمد بن مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اس سے انتقام کرونگا کہ اسکو قتل کرونگا فرمایا اچھا تو ہی اس کام کو کر پس محمد بن مسلمہ نے بانتظار موقع وقت چندروز درنگ کی اور کھانا پینا چھوڑ دیا تب حضرت نے انکو بلایا اور فرمایا ای محمد کیا تو نے ترک آب و طعام کیا ہی انھون نے کہا ہان یا رسول اللہ اسواسطے کہ مین نے آپ سے قول کیا مین نہین جانتا ہون کہ مین اسکو وفا کرسکونگا یا نہین حضرت نے فرمایا ذمہ تیرا صرف کوشش کرنے مین ہی یعنے تجکو فقط جہد لازم ہی ولیکن انجام کار بدست خدا ہی اور فرمایا سعد بن معاذ سے اس باب مین مشورہ کر پس مجتمع ہوے محمد بن مسلمہ اور چند اشخاص قبیلہ اوس سے انمین عباد بن بشر اور ابو نائلہ

ملہ اسید پدری ککا زوجہ ابی وداعہ جسکے گھر مین کعب مہمان تھا ۱۲

ملہ مفاضہ لقب زینب مادر خالد ۱۲

سلکان بن سلامہ اور حارث بن اوس اور ابو عبس بن جبیر تھے اور ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم
اسکو قتل تو کرینگے مگر ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اس سے کچھ باتین کرینگے کیونکہ ہمارے تئین اس سے کرنی ضرور ہونگی
(یعنے خدع وحیلہ) حضرت نے فرمایا اچھا باتین کرو پس ابو نائلہ پاس کعب کے گئے جب اسنے انکو دیکھا تو
شان انکی اسکو دگرگون نظر آئی اور ترسان وہراسان ہوا اس بات سے کہ ایسا نہو اسکے پیچھے لوگ کمینگاہ
مین ہون پس ابو نائلہ نے کہا کہ تیری طرف میرے تئین ایک حاجت پیش آئی ہے اور اسوقت کعب کی
مجلس مین اسکے قوم کی جماعت بیٹھی تھی تب کعب نے کہا میرے نزدیک آ اور اپنی حاجت سے مجھے خبر دے
مگر اسوقت رعب سے رنگ اسکا متغیر تھا اور ابو نائلہ ومحمد بن مسلمہ اسکے برادر رضاعی تھے پس دونون نے
اس سے باتین کین اور دونون نے اشعار پڑھے اور کعب خوش ہوتا تھا اور درمیان مین کہتا جاتا تھا کہ تمھاری
وہ حاجت کیا ہے مگر ابو نائلہ اسکے سامنے اشعار پڑھ رہے تھے یہانتک کہ پھر کعب نے کہا آخر حاجت
تیری کیا ہے شاید تو یہ چاہتا ہے کہ جو لوگ میرے پاس ہین وہ اٹھ جاوین پس جب قوم نے یہ بات سنی
تو وہ اٹھ گیے تب ابو نائلہ نے کہا مجکو ناگوار تھا کہ قوم ہمارے سر کلام کو سنین اور مظنہ بد کرین
اے کعب آنا اس شخص یعنے محمد کا گویا ہمپر منجملہ بلایا کے ہے کہ ہمسے عرب نے حرب کیا اور ہمپر تیر اندازی
کی ایک کمان سے یعنے ہم اور سب عرب گویا کہ ہم کمان ہمجنس ہین اور ہماری راہون کو ہمسے قطع کیا
اور ہمارے نفوس نے تعب ورنج اٹھائے اور عیال ہمارے ضائع ہوے اور ہمنے صدقہ لینا اختیار کیا
تو باوجود اسکے پھر ہمکو اسقدر میسر نہین ہوتا کہ ہم سیر ہوکر کھاوین تب کعب نے کہا واللہ تحقیق کہ مین بھی یہی تیرا
تجھسے کیا چاہتا تھا اے ابن سلامہ اب قریب ہے کہ امر ولایت وریاست اسکی طرف یعنے واسطے رسول خدا
صلعم کے ہوا چاہتی ہے ابو نائلہ نے کہا کہ میرے ساتھ چند شخص ہین میرے اصحاب مین سے وہ بھی میری راے پر ہین
میرا ارادہ ہے کہ انکو بھی تیرے پاس بلاؤن کہ ہم تجھسے باہم خرید وفروخت گندم وتمر کا کرین اور اس باب مین تو
ہمارے ساتھ احسان کرے اور رہن کرینگے ہم تیرے پاس جو چیز تیرے نزدیک موثق ہو تب کہا کعب نے
آگاہ ہو کہ بردار خانہاے ہمارے پر ہین تمر قسم عجوہ سے تمر عجوہ قسم عمدہ ہے پر مغز اور دلدار کہ اسمین دانت غائب
ہوجاتے ہین یعنے سما جاتے ہین آگاہ ہو اے ابو نائلہ مین نہین چاہتا تھا کہ تجکو ایسی زحمت مین دیکھون کیونکہ
تو میرے نزدیک اکرم ترین مردم سے ہے تو میرا برادر ہمشیر ہے کہ مین نے اور تو نے ایک پستان سے دودھ پینے
مین چھینا چھینی کی ہے تب ابو نائلہ سلکان نے کہا جو باتین محمد کی مین نے تجھسے کی ہین اسکو پوشیدہ رکھ ذکر اسکا
کسی سے نکیجیو کعب نے کہا مین اسمین سے ایک حرف ذکر نکرونگا پھر کعب نے کہا اے ابا نائلہ تو اپنے دل کی بات
مجھسے سچ بتا کہ محمد کے بارہ مین تیرا کیا ارادہ ہے سلکان نے کہا اسکی خواری اور اس سے باندھنا اور کنارہ کشی

کرنا چاہتا ہوں کعب نے کہا ای ابا نائلہ تم لوگ جو کچھ رہن کیا چاہتے ہو تو کیا اپنی زنان و فرزندان کو میرے پاس
رہن کر دوگے اُسنے کہا کیا تو ہماری تفضیح چاہتا ہی اور کیا تو ہمارے اسرار امر کو ظاہر کریگا و لیکن ہم تیرے پاس حلقہ
رہن کرینگے یہان تک کہ تو راضی ہو کعب نے کہا حلقہ مین البتہ صورت وفا ہی اور معنی حلقہ لقاف انگشتری با نقش
یعنے خاتم و مہر (اور احتمال ہی کہ وہ لفظ حلف لفا ہو یعنے ملف حلیف ہونا جیسا کہ معمول عرب تھا) پس ابو نائلہ
وعدہ پھر آنیکا کر کے اُسکے پاس سے نکلے اور اپنے اصحاب کے پاس آئے اور اُنسے مشورہ کیا کہ شام کو
حسب وعدہ پاس کعب کے جمع ہو کر آنا چاہیے بعد ازان یہ لوگ وقت عشا خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر
ہوے اور ماجراے فیما بین سے حضرت کو مطلع کیا اور ابو نائلہ اپنے ہمراہیون کے ہمراہ بقیع مین گئے بعد ازان
لوگون کو روانہ کیا اور کہا جاؤ خدا کے توکل پر کہ وہ تمکو برکت عطا کرے اور تمھاری اعانت کرے اور بعضے
کہتے ہین کہ اُنکو بعد نماز عشا کے بھیجا اور وہ چاندنی رات تھی مثل دن کے روشن کیونکہ شب چہار دہم ربیع الاول
کی تھی اور وہ پچیسوان مہینا سال ہجرت سے تھا پس وہ لوگ اسوقت چلے اور ابن اشرف کے یہان آئے جب
اُسکے محل کے نیچے پہونچے تو ابو نائلہ نے اُسکو آواز دی اُسوقت ابن اشرف اپنی زوجہ پاس تھا اور اُسی عرصہ مین
اُسکی نئی شادی ہوئی تھی کہ وہ اپنی دلھن کے پاس سے یکایک اُٹھا تو اُسکی زوجہ نے گوشہ لحافہ کا پکڑ لیا
اور کہا تو اسوقت کہان جاتا ہی تو مرد مبارز ہی ایسے شخص کے دشمن بہت ہوتے ہین پس سمجھ آدمی چاہیے
کہ اسوقت گھر سے نہ نکلے اُسنے کہا مجھسے وعدہ ہی اور وہ میرا بھائی ابو نائلہ ہی واللہ وہ تو ایسا مہربان ہی کہ اگر
مجکو سوتے ہوے پاتا تو بلحاظ میری تکلیف کے مجکو نجگاتا بعد ازان لحافہ کو جو مثل دولائی کے ہوتا ہی ہاتھ کے جھٹکے
سے چھوڑا کر یہ کہتا ہوا باہر چلا کہ اگر جوانمرد برچھیون کے سامنے بلایا جاوے تو چاہیے کہ بلا تامل حاضر ہو بعد ازان
اُنکے پاس آیا اور اُنسے ملاقات بدعاے تحیۃ کی کہ احیاکم اللہ یعنے تمکو خدا جیتا رکھے یہ کلمہ بجاے سلام قبل اسلام
معمول عرب تھا بعد ازان سب باہم بیٹھے اور ایک ساعت باتین کین تا آنکہ کعب اُنسے مائل بانبساط ہو تب
اُن لوگون نے کہا ای ابن اشرف آیا ہو سکتا ہی کہ مقام شرح العجوز تک تو چلے کہ وہان ہم تم باہم باتین کرین اور
بقیہ شب وہین باتون مین بسر کرین پس وہ سب وہان سے نکلے اور چلے جب قریب مقام شرح پہونچے تو
ابو نائلہ نے اپنا ہاتھ کعب کے سر مین لگایا اور رفق و محبت سے کہا ای ابن اشرف تیرے عطر کیا خوب خوشبو ہی
کہ ہم تک اُسکی مہک چلی آتی ہی اور یہ تھا یہ کہ کعب سر مین تیل جو لگاتا تھا اُسمین مشک و عنبر پانی سے گھسکر
ملاتا تھا بلکہ اُسکو بطور افشان یا مثل ضماد صندل کے دونون کنپٹی پر جماتا تھا اور اُسکی زلفین بہت خوب تھین
بعد ازان تھوڑی دور اور آگے بڑھے کہ ابو نائلہ نے پھر ایسا ہی کیا کہ ہاتھ زلفون مین لگایا اور خوشبو
کی مدح کی اور کعب کو اُس سے طمانینت تھی یہان تک کہ ابو نائلہ نے دونون ہاتھون کی گھائیون مین اُسکی زلفون

کی لپیٹین لین اور سلسلہ بندی کی اور اسکے سر کے دونون قرن کو محکم کر کے اپنے اصحاب کو پکارا ہان جلد قتل
کرو اس دشمن خدا کو تب ان سب نے اسپر تلوارین مارین کہ تلوارین اسپر ایک ساتھ پڑین کوئی کارگر نہوئی
بلکہ ایک دوسرے پر پڑی اور کعب ابو نائلہ کو لپٹ گیا محمد بن مسلمہ نے کہا اسوقت مجھے یاد آیا کہ ایک قرولی
میرے تلوار کے میان مین ہی مین نے اسکو جلدی سے کھینچکر اسکے ناف پر رکھکر زور کیا اور بھونک دیا کہ وہ
چھری اسکے پیڑو تک اتر گئی تب اس دشمن خدا نے ایسی چیخ ماری کہ یہود جو جابجا ٹیلون پر رہتے تھے اسکے
شور سے متحیر ہو کر ان ٹیلون پر آگ روشن کی کوئی ٹیلہ ایسا باقی نتھا جسپر روشنی آگ کی نہو گئی ہو چنانچہ یہود مین
ابن سنینہ ایک یہودی تھا قبیلہ بنی حارثہ سے وہ موقع واردات سے تین میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اسنے
اپنے مقام پر کہا کہ یثرب سے بوے خون ریختہ کی آتی ہے اور ایسا ہوا کہ جب وہ لوگ کعب کو تلوارین مار رہے
تھے تو انہین سے حارث بن اوس کی پنڈلی پر تلوار کعب پڑ گئی کہ اسکو مجروح کیا پھر جب قتل کعب سے فارغ
ہو چکے تو سر اسکا کاٹ لیا اور پھر اوسپلے اور چلنے مین بہت جلدی کرتے تھے اس خوف سے کہ شاید یہود
جو بلندی اور وادی پر نگران ہونگے تو مزاحمت و مضائقہ کرینگے یہان تک ان جماعت مسلمین نے بنی امیہ
بن زید کی راہ لی یعنے ان تک پہونچ گئے کہ وہ سب ہموار تھے پھر پہونچے قریظہ پاس اور روشنی انکے
آگ کی جو ٹیلون پر یہود نے جلائی تھی بلند تھی بعد ازان سریۂ مسلمین بعاث مین پہونچا اور جب وہ سب
حرۃ العریض مین پہونچے کہ وہان کی زمین سنگ لاخ ہے پس وہان حارث بن اوس کو خون کی تر آئی تو وہ
ٹھہر گیا اور اصحاب کو آواز دی کہ رسول خدا صلعم کو میرا سلام عرض کرنا تب سب اسکے پاس لوٹ آئے
اور اسکو سوار کر لیا یہان تک کہ حضرت کی خدمت مین پہونچے اور جسوقت سریۂ مسلمین بقیع غرقد مین پہونچا
تو سب نے صدا سے تکبیر بلند کی اور اسوقت شب کو رسول خدا صلعم نماز پڑھ رہے تھے جب آواز انکے تکبیر
کی سنی تو خود بھی تکبیر کی اور پہچانا کہ بے شک لوگون نے کعب کو قتل کیا بعد ازان وہ لوگ جلد قدم
اٹھاتے ہوئے آپہونچے اور رسول خدا صلعم کو باب مسجد پر کھڑے ہوئے پایا پس حضرت نے دعا دی کہ افلحت
الوجوہ یعنے تم سب کے منھ کو فیروزی اور رستگاری ہو یعنے تمہارا منھ اجالا رہے ان سب نے جواب دیا ووجہک
یا رسول اللہ یعنے آپکے منھ کو بھی ایسا ہو پس ان لوگون نے سر کعب کا حضرت کے روبرو ڈالدیا حضرت
نے اسکے قتل پر حمد خدا کی بعد ازان لوگ اپنے صاحب حارث کو سامنے لائے حضرت نے اسکے زخم مین
تھوک ڈالدیا پھر اسکو اس زخم سے ایذا نہوئی اور اس معرکہ مین جو اشعار کہ عباد بن بشر نے موزون
کیے ہین اور پڑھے ہین انکا مضمون یہ ہے شعر صرخت بہ فلم یحفل لصوتی + واوفی طالعا من فوق قعر
فعدت فقال من ہذا المنادی + فقلت اخوک عباد بن بشر فقال محمد اسرع الینا ++

فقد جئنا لتشکرنا دتقرینا وترفدنا فقد جئنا سغابا + بنصف الوسق من حب وتمر + وھذے درعنا رھنًا فخذھا لشھران وفا او نصف شھر فقال معاشر سغبوا وجاعوا + لقد عدموا الغنی من غیر فقر + واقبل نحونا یھوی سریعا + وقال لنا لقد جئتم لامر + وفی ایماننا بیض حداد + مجربۃ بھا الکفار نفری + فعانقہ بن مسلمۃ المرادی بہ الکفان کاللیث الہزبر + وشد بسیفہ صلتًا علیہ + فقطرہ ابو عبس بن جبیر + وصلت وصاحبای فکان لما + قتلناہ الخبیث کذبح عنز + ومر براسہ نفر کرام + ھم ناھوک من صدق وبر + وکان اللہ سادسنا فابنا + بافضل نعمۃ واعز نصر + یعنے مین نے کعب کو شور سے پکارا اگر اسنے میری آواز کی کچھ پروا نکی اور چڑھ گیا واسطے اشراف یعنے جھانکنے کے لیے بالاے قصر سے پھر مکرر مین نے پکارا تو اسنے کہا یہ پکارنے والا کون ہے مین نے کہا مین تیرا بھائی عباد بن بشر ہون + پھر محمد بن مسلمہ نے کہا تو ہمارے پاس جلد آ کہ ہم تیرے یہان آئے تا کہ تو ہماری قدر و منزلت کرے اور مہمانداری کرے + اور تو ہمارے ساتھ بخشش و نوازش کر بوزن نصف وسق کے دانہ غلہ یا تمر سے + کہ ہم تیرے یہان گرسنہ آئے ہین اور یہ ہماری زرہ ہے کہ ہم رہن کرتے ہین تو اسکو لے + اگر وفا کرے وہ زر واسطے ایک ماہ یا نیم ماہ کے بتب لوگ بولے کہ یہ لوگ جو گرسنہ ہین اور بھونکے آئے ہین تو البتہ معدوم الغنی ہین بدون فقر کے (یعنے انکو قلت عدم غنا و ناداری انکی محتاجگی سے نہین ہے کہ ہمیشہ کے محتاج ہون بلکہ تہیدستی اتفاقیہ ہے) یہ سُنکے کعب ہماری طرف بہت جلد متوجہ ہوا اور ہمسے بولا البتہ تم کسی کام کے لیئے آئے ہو + پھر شاعر کہتا ہے کہ اور ہمارے ہاتھون مین سیف درخشان تھی اور وہ آزمودہ تھی کہ اس سے کفار کو ہم قطع و قتل کرینگے + ناگاہ ابن مسلمہ مرادی نے اسکو اپنی آغوش مین لپٹا لیا کہ دونون ہاتھ ابن سلمہ کے مثل شیر زبردست کے تھے + آخر ابن مسلمہ نے اپنی سیف مسلول سے اُسپر حملہ کیا اور ابو عبس بن جبیر نے اُسکا خون بہایا + اور مین نے اور میرے دونون یارون نے بھی تلوار کھینچی پھر جب ایسا ہوا کہ ہمنے اس خبیث کو مثل گوسپند کے ذبح کیا تو سر اسکا اشخاص کرام کاٹ لیگئے کہ وہ بالغ و کامل ہین صدق و نیکوکاری مین اور چھٹا ہمارا اللہ تھا یعنے ہم اور محمد بن مسلمہ وغیرہ پانچ آدمی تھے اور چھٹا ہمارے ساتھ اللہ جل شانہ تھا پھر ہم لے پھرے بہترین نعمت اور برترین نصرت کو اور جب کہ شب قتل ابن الاشرف تمام ہوئی تو اسکی صبح کو رسول خدا صلعم نے حکم عام دیا کہ جب تم لوگ کسیکو یہودین سے قابو مین پاؤ تو اسکو قتل کرو تو یہود پر خوف طاری ہوا کہ کوئی رئیس اُنکے رؤسا مین سے گھر سے نہ نکلا اور نہ کچھ کلام کیا اور نہ کمر بندی کی اور اندیشہ کرنے لگے اس بات سے کہ مثل ابن الاشرف کے کہین شب باتی یا شب گزاری کرین اور ایسا ہوا کہ ابن سینیہ یہودی جو بنی حارثہ سے تھا اور وہ حویصہ بن مسعود کا

حلیف تھا کہ آخر کو حویصہ ایمان لایا چنانچہ محیصہ نے سنینہ پر حملہ کرکے اسکو قتل کیا پس حویصہ جو سنینہ کا حلیف
تھا محیصہ کو مارنے لگا اور وہ محیصہ سے سن مین زیادہ تھا اور کہتا تھا ای دشمن خدا تو نے سنینہ کو کیون قتل
کیا واللہ تیرے پیٹ مین چربی بہت ہے اسکے مال سے یعنے تو اس سے برا مالدار ہے محیصہ نے کہا واللہ جس شخص نے
مجھے اسکے قتل پر مامور کیا اگر وہ تیرے قتل کو مجھے امر کرتا تو مین تجھے بھی قتل کرتا حویصہ نے کہا بھلا اگر
محمد صلعم تجکو میرے قتل کے لیے امر کرتے تو آیا تو مجھے قتل کرتا یعنے تو میرے قتل کرنے مین بھی انکا حکم بجا لاتا
اُسنے کہا ہان مین انکا بھی امتثال امر کرتا تب حویصہ نے کہا واللہ جو دین کہ اس مرتبہ اخلاص کو پہونچاوے
خوشگوار ہے پس اُسی روز حویصہ نے اسلام قبول کیا محیصہ نے یہ اشعار کہے راوی نے کہا یہ بات ثابت ہے
مین نے کسی کو نہین دیکھا کہ اس روایت کو دفع کرے شعر یلوم ابن امی لو امرت بقتلہ + لطبقت ذفراہ
بابیض قاضب + حسام کلون الملح اخلص صقلہ + متی ما اصوبہ فلیس بکاذب + وما سرنی انی قتلتک
طائعا + ولو ان لی ما بین بصری ومارب + یعنے میرا مان جایا حویصہ مجھے ملامت کرتا ہے قتل سنینہ
پر وحالانکہ اگر مین خود اُسکے قتل پر نبی کی طرف سے مامور ہوتا تو جدا کرتا مین اُسکے دونون طرفون سر کو
تلوار کاٹنے والی سے اور وہ تلوار ایسی ہے کہ رنگ اُسکا سفید مثل نمک کے ہے کہ نہایت صاف ہے صیقل
اُسکا اور جب تو اسکو راست یعنے علم کرے تو وار اسکا جھوٹھا نہین ہے یعنے خالی نہین جاتا اور نہین خوش
آتا ہے مجکو قتل کرنا تیرا بطیب خاطر اگرچہ اُسکی عوض مین میرے لیے حاصل ہو ما بین شہر بصریٰ و مارب
کا یعنے باوجود اسقدر حاصلات کے قتل تیرا مجھے خوش نہین آتا لیکن اگر رسول خدا صلعم مجکو حکم تیرے
قتل کا کرتے تو لامحالہ مین تجکو قتل کرتا الغرض یہود اور مشرکین جو انکے شریک تھے بہت گھبرائے اور خدمت
مین رسول خدا صلعم کے صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ صاحب ہمارا ابن الاشرف جو ہمارے سردارون مین
ایک سردار تھا وہ رات کو اپنے گھر سے نکلا فریب دغا ناگہانی سے مارا گیا کوئی جرم وخطا اُسکی ہمکو معلوم
نہین ہوئی فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر وہ بجاے خود قائم رہتا جیسا کہ اور لوگ غیر اُسکے جو اسکی رائے پر
ہین تو وہ ناگہانی سے مارا نجاتا ولیکن اُسنے ہمکو اذیت پہونچائی اور ہماری ہجو مین اشعار موزون کیے وحالانکہ
تم مین سے کسی نے ایسا کام نہین کیا والا اسکے لیے بھی تلوار ہے وبعد ازان حضرت نے انکو بلوایا کہ اسکے
درمیان مین ایک نوشتہ لکھا جاوے تا جو کچھ اُسمین لکھا جاوے اُسیکی طرف منتہی رہین پس وہ لوگ
گھر مین رملہ بنت حارث کے جمع ہوے اور زیر درخت خرما بیٹھکر سب نے ملکر ایک نوشتہ درمیان اپنے
اور رسول خدا صلعم کے لکھدیا الغرض جملہ یہود روز قتل ابن اشرف سے ترسناک وخوفزدہ اور ذلیل وخوار
رہے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے کہ مروان بن حکم

جب مدینہ پر حاکم تھا ایکروز اسنے اپنی مجلس مین کہا کہ ابن اشرف کیونکر قتل ہوا تھا اسوقت اس مجلس مین
ابن یامین حاضر تھا اسنے کہا کہ ناگہانی اور فریب سے مارا گیا اور محمد بن مسلمہ شیخ سبز رنگ تھے وہ بھی بیٹھے تھے انھون نے
مروان کی طرف خطاب کر کے کہا کہ ای مروان کیا رسول خدا صلعم تیرے زعم مین غادر تھے واللہ ہمنے ابن اشرف
کو نہین قتل کیا مگر بحکم رسول اللہ صلعم واللہ سوا سے مسجد کے کسی گھر کی چھت مجکو اور تجکو جا بہ نہ دیگی یعنے خدا تعالے
مجکو اور تجکو ایک گھر مین جمع نہ کرے سوا سے مسجد کے داخل تو ای ابن یامین پس خدا کی جانب سے مجہیر واجب ہے
کہ اگر تو مجھسے اپنے تیئن چھوڑا کر بھاگے اور مین تجھے پکڑنے کی قدرت رکھتا ہون اور میرے ہاتھ مین تلوار ہو
تو مین تجکو قتل کرون پس اس روز سے ابن یامین ایسا خوف زدہ ہوا کہ کبھی قبیلہ بنی قریظہ سے باہر نہین نکلتا
تھا اور جب کہین جانا اسکو منظور ہوتا تھا تو کسی آدمی کو آگے بھیجتا تھا کہ محمد بن مسلم کو دیکھتا رہے اور جب وہ
اپنے کسی کھیت یا باغ پر ہوتے تھے تب ابن یامین اپنی کسی قضاے حاجت کو نکلتا تھا و بعد ازان پھر چلا جاتا
تھا اور الا یون نہین نکلتا تھا اسی عرصہ مین ایک روز محمد بن مسلمہ ایک جنازہ کے ساتھ تھے اور ابن یامین بھی
بقیع مین موجود تھا پس محمد نے اس نعش کو دیکھا کہ اسپر جریدہ سبز یعنے چھڑیان تازی دیکھین جسکو جریدہ سدر
کہتے ہین اور وہ نعش عورت کی تھی تو محمد بن مسلمہ اسکے پاس آکر جریدہ کو کھولنے لگے پس لوگ اسکے سامنے
آگئے اور کہنے لگے ای ابا عبد الرحمان یہ تو کیا کرتا ہے ہم لوگ تیری طرف سے کفایت کرتے ہین مگر محمد نے
ابن یامین کے پاس جاکر اسکو چھڑیان جھٹریان مارنی شروع کین یہان تک مارے جریدے اسکے سر و منہ پر
ٹوٹ گئے اور یہانتک مارا کہ اسکے بدن مین کوئی عضو صحیح و سالم باقی نہ رہا بعد ازان چھوڑ دیا کہ اسمین کچھ
طاقت و قوت باقی نہ رہی تھی اور کہا واللہ اگر اسوقت مجھے تلوار ملتی تو مین تجکو قتل کرتا

غزوۂ غطفان ذا امر یعنے بمقام ذا امر

چنانچہ یہ غزوہ ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا کہ رسول خدا صلعم نے روز پنجشنبہ
تاریخ بارھوین ربیع الاول کے خروج فرمایا اور مدینے سے گیارہ روز غائب یعنے باہر رہے واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن زیاد بن ابی ہنید نے اسکو خبر دی زید بن ابی عتاب نے
اسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عثمان بن الضحاک بن عثمان نے اس سے حدیث بیان کی عبد الرحمان
بن محمد بن ابی بکر نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور منجملہ ان رواۃ کے بعضون نے بعض پر اس حدیث
مین کچھ کچھ زیادہ بیان کیا ہے اور سوا ے انکے اور رواۃ نے طرق دیگر سے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے
چنانچہ کہا راویون نے کہ جب رسولخدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ ایک جماعت نے قبیلہ بنی ثعلبہ و محارب سے
بمقام ذی امر جمعیت کی ہے اور یہ ارادہ رکھتے ہین کہ ہر طرف سے رسول خدا صلعم پر لطریق تاخت شب خون مارین

اور انمین سے جس شخص نے سب کو جمع کیا ہے وہ دعثور بن الحارث بن محارب ہے پس رسول خدا صلعم نے بھی
مسلمین کو طلب کیا کہ وہ چار سو پیادے تھے اور پچاس آدمی اور تھے کہ انکے پاس گھوڑے تھے پس حضرت صلعم
ان سب کو ہمراہ لیکر نکلے اور مقام مقا کو جا لیا پھر وہان سے جنیت کی گھاٹی کو چلے پھر وہان سے ذو القصہ کو
جا پہونچے وہان ایک شخص کو جماعت باغیون مین سے پایا اسکا نام جبار تھا بنی ثعلبہ مین سے مسلمین نے اُس سے
پوچھا تو کہانکا ارادہ رکھتا ہے اُسنے کہا یثرب کو جاتا ہون لوگون نے کہا یثرب مین تیری کیا حاجت ہے اُسنے کہا
میرا ارادہ ہے کہ مین وہان جاکر اپنی بود و باش کی جگہ دیکھ آؤن یعنے جسطرح قافلہ اعراب کی طرف سے زائد مقرر ہوتا ہے
کہ وہ کسی وادی مین جاکر جاے ورود تجویز کرآتا ہے پس مسلمین نے کہا کسی جماعت پر تیرا گذر ہوا ہے یا تجکو کچھ خبر
تیرے قوم کی پہونچی ہے اُسنے کہا مین نے کسی جماعت کو تو نہین دیکھا مگر مجکو اسقدر خبر معلوم ہوئی ہے کہ دعثور بن
الحارث اپنی قوم کے چند آدمیون کے ساتھ کہین گوشہ گیر ہے پس لوگ اُسکو حضرت صلعم کی خدمت مین لے گئے تو
حضرت نے پہلے اسکو طرف اسلام کے دعوت کی اُسنے اسلام قبول کیا اور کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ہرگز آپکا سامنا
نہ کرینگے اگر وہ لوگ اسطرف گذر کرنا آپکا سُنین گے تو پہاڑون کی چوٹی پر بھاگ جاوینگے اور مین ہمراہ آپکے
چلتا ہون اور آپ کو لے چلتا ہون اور بتلاتا ہون شقوق جبال کو جہان وہ لوگ چھپے ہین پس حضرت صلعم اُسکو
ہمراہ لیچلے اور اسکے ساتھ بلال کو لگا دیا تو وہ لیچلا اسکو ایسی راہ پر کہ ایک ٹیلے سے اُنکے سرون پر قریب تر آتا کہ
لایا اور اعراب وہان سے بھاگ کر بالاے کوہ ہو رہے اور آگے اس سے تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ وہ اپنے چرائی کے
جانورون کو غائب کر چکے تھے اور پہاڑ کی چوٹی پر پراگندہ مین ہو چکے تھے پس وہان حضرت سے کسی کی ملاقات
نہوئی مگر یہ کہ وہ لوگ قلہ کوہ پر نظر آتے تھے آخر کار حضرت وہان سے ذا امر مین پھر آئے اور لشکر گاہ مین اُترا
اور اُنکو وہان مینہ نے لیا کہ خوب پانی برسا اور اُسیوقت رسول خدا صلعم واسطے قضاے حاجت کے تشریف لیگئے
تھے کہ پانی برسنے لگا سارے کپڑے تر بتر ہو گئے تب حضرت نے وادی ذا امر کو اپنے اور اصحاب اپنے کے بیچ مین کیکے
یعنے اس وادی کے حجاب مین کپڑے اپنے اُتارے اور پھیلا دیئے تا خشک ہو جاوین اور کپڑون کو ایک درخت پر
ڈال دیا تھا اور اُسی درخت کے ایک جانب زمین پر آپ لیٹ گئے اور آرام فرمایا اور وہ اعراب وہان سے
جو کچھ یہان حضرت کرتے تھے سب دیکھتے تھے اُن اعراب نے دعثور سے کہ وہ انکا سردار اور انمین بڑا شجاع
تھا کہنے لگے کہ اے محمد تیرے امکان اور قابو مین آگیا اور اپنے اصحاب سے جدا اور تنہا ہے وہان سے اگر اپنے
اصحاب کو پکاریگا اور استغاثہ کریگا تو وہ لوگ اسکی فریاد و مدد کو نہین پہونچ سکتے ہین اُسوقت تک کہ ہم اُسکو قتل
کر ڈالین یعنے اتنے عرصہ تک کہ قتل کرینگے وہ لوگ کمک کو نہ پہونچین گے چنانچہ دعثور نے اپنی تلوارون مین سے ایک
سیف جو تیز و بران تھی اُٹھائی اور آگے بڑھا اور تیغ علم کیے ہوے حضرت کے بالین پر جا پہونچا اور میان سے تارا ہ

کھینچکر سرہانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا ای محمد اب آج تجکو مجھسے کون بچا سکتا ہی حضرت نے فرمایا حق سبحانہ وتعالی بچاتا ہی
اُسوقت جبرئیل علیہ السلام نے اُسکے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار اُسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑی اُس تلوار کو حضرت نے
اٹھالیا اور اُسکے سر پر اٹھائی اور فرمایا اب آج تجکو کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہی اُسنے کہا فی الواقع نہین
کوئی بچا سکتا یہ کہکے اُسنے کلمہ شہادتین پڑھا کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے مین
گواہی دیتا ہون کہ سواے حق تعالے کے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین ہی اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بے شک
رسول اُسی خدا کا ہی اور کہا واللہ اب کبھی مین لوگون کو آپ پر جمع نہ کرونگا تب حضرت نے اُسکی تلوار اُسی کو دیدی
اور وہان سے اپنے لشکر کی طرف پھرے اور دعثور حضرت کے سامنے آکر کہنے لگا کہ بخدا آپ امور خیر مین مجھسے بہتر ہین
حضرت نے فرمایا بخدا البتہ مین تجھسے اس بات مین بہتر ہون پھر دعثور اپنی قوم مین آیا سب نے کہا وہ باتین جو تو
کہتا تھا کیا ہوئین وحال آنکہ تو اُسپر قادر ہو چکا تھا اور تیرے ہاتھ مین تلوار بھی موجود تھی اُسنے کہا واللہ ایسا تو
تھا ولیکن مین نے ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا بدن طویل قامت کو دیکھا کہ اُسنے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ مین
چت گر پڑا تو مین نے خوب پہچانا کہ وہ فرشتہ ہی تب مین نے شہادت پڑھی کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور
مین نے عہد کیا کہ بخدا اب لوگون کو اُسپر جمع نہ کرونگا پھر تو اُسنے اپنی قوم کو بھی طرف اسلام کے دعوت کرنی شروع
کی اُسوقت یہ آیت اُسیکے بارہ مین نازل ہوئی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ ھَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوا
اِلَیْکُمْ اَیْدِیَھُمْ فَکَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ ترجمہ یعنے اے اہل ایمان یاد کرو نعمت خدا کو اپنے اوپر جب کہ قصد کیا ایک
قوم نے کہ تمھاری طرف دست درازی کرین پس اُنکے ہاتھون کو تمسے روک لیا یعنے اُنکو تمسے باز رکھا اور
اُس واقعہ مین حضرت صلعم گیارہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور اُس عرصہ تک حضرت نے مدینہ
مین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا

ذکر غزوہ بنی سلیم بمقام بحران

جو بجانب فرع کے واقع ہی اور چند شبین ماہ جمادی الاول سے جو ستائیسوان مہینا ہجرت کا تھا گذری
تھین چنانچہ اس واقعہ مین آن حضرت صلعم دس دن سے مدینہ سے غائب یعنے باہر رہے اور **واقدی**
نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی معمر بن راشد نے زہری سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر
پہونچی کہ مقام بحران مین جماعت کثیر قبیلۂ بنی سلیم سے جمع ہی تو حضرت نے اُس طرف کی تیاری کی اور سامان
مہیا کیا مگر حضرت نے یہ کچھ ظاہر نہ کیا کہ کدھر جاوینگے پس تین سو آدمی اپنے اصحاب مین سے ہمراہ لیکر نکلے
اور آمادۂ سفر ہوے جب پہونچے اُس منزل پر کہ وہان سے بحران تک ایک شب کی راہ باقی رہ گئی تھی تو قبیلۂ
بنی سلیم کا ایک آدمی ملا اُس سے خبر قوم کی دریافت کی کہ وہ لوگ کہان جمع ہین اُسنے بیان کیا کہ وہ لوگ تو

کل کے روز متفرق ہوکر اپنے اپنے مقام پر لوٹ گئے تب حضرت نے اُسکے محبوس رکھنے کا حکم کیا اور اسکے
قوم سے ایک شخص کی حوالات مین سپرد ہوا بعد ازان وہان سے کوچ کیا تا آنکہ نجران مین پہونچے دیکھا کہ
فی الواقع وہان کوئی نتھا بس کئی روز مقام کرکے وہان سے پھرے اور جب کوئی کید و اُس قوم کا پاس قید کے پایا گیا
تو اُسکو قید سے رہا کیا اور اِس واقعہ مین غیبت حضرت کی مدینے سے دس روز کی تھی اور اس عرصہ مین ابن مکتوم
حسب استخلاف رسول خدا صلعم کے مدینے مین خلیفہ مقرر رہے تھے

ذکر سریۃ القردہ

سریہ اس لشکر کو کہتے ہین جسکے ہمراہ رسول خدا صلعم نہوتے تھے بلکہ اس مین کوئی اور امیر
و سرگروہ مقرر کیا جاتا تھا چنانچہ اُس سریہ مین زید بن حارثہ تھے اور یہ اول سریۃ ہے جسمین امیر و سرگروہ
زید تھے اور روانگی لشکر کی روز ہلال ماہ جمادی الآخر کے ہوئی کہ یہ اٹھائیسوان مہینا ہجرت سے تھا
واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن الحسن بن اُسامہ بن زید نے اپنے اہل سے کہ وہ لوگ
بیان کرتے تھے اس ذکر کو کہ قریش لوگ شام کے راستے سے ڈر کرتے تھے اور ادُھر کی آمد و شد سے ڈرتے
تھے اسلیے کہ وہ لوگ قوم تاجر تھے اُنکو رسول خدا صلعم اور اُسکے اصحاب کی جانب سے بڑا اندیشہ تھا چنانچہ
صفوان بن امیہ نے آپکے مشورہ مین کہا کہ ہر آینہ محمد اور اُسکے اصحاب نے ہماری تجارات اور تجارت کے مقامات
کو ناقص کر دیا ہے پس ہم نہین جانتے ہین کہ اُسکے اصحاب سے کیا چارہ کرین کہ وہ ہمیشہ ساحل مین لینے دریا کے
کنارے کنارے کچھارون اور ترائی مین آیا کرتے ہین اور اہل ساحل اُنسے مصالحہ رکھتے ہین اور اُنکی رعایا بھی اُنکے
شریک ہین تو ہم نہین جانتے کہ کدھر سے آمد و شد کرین اور اگر ہم قیام رکھین تو اصل مال کھا جاوینگے اور ہم جو اپنے
ان گھرون مین پڑے رہین گے تو یہان ہمارے لیے کوئی صورت بقا نہین ہے اور نہین ہے بود و باش ہماری ان
گھرون مین مگر از روے تجارت کے کہ شام سے ارض حبشہ تک ایام گرما و سرما مین بطریق تجارت آمد و رفت
رکھتے ہین تب اسود بن المطلب نے اُس سے کہا کہ پھر راہ ساحل سے کنارہ کر اور راستہ عراق کا اختیار کر
صفوان نے کہا مین اُس راستے سے واقف نہین ہون ابو زمعہ نے کہا کہ انشاء اللہ مین تیرے لیے ایک اجرہ
دار ٹھہرا دونگا کہ وہ اُسطرف کا رہبر ہے اور اُس راہ سے آتا جاتا ہے اُسکی آنکھ باریک نما دور بین ہے صفوان نے
کہا وہ کون ہے اُسنے کہا فرات بن حیان العجلی کہ وہ راستہ اُسکا منجا ہوا ہے اور اکثر اُدھر آیا گیا ہے صفوان نے
کہا بخدا یہ تدبیر بہت خوب ہے پس فرات کو میرے پاس بھیجیے چنانچہ وہ آیا تو صفوان نے کہا کہ مین شام کے جانیکا
ارادہ رکھتا ہون اور حال یہ ہے کہ محمد نے ہماری تجارات اور مقامات تجارت کو فاسد و ناقص کر دیا کہ ہماری
قافلہ شتران کا راستہ اُدھر سے نہین ہے پس مین نے راہ عراق کا ارادہ کیا ہے فرات نے کہا مین تجھے لے چلونگا

راہ عراق سے کہ اصحاب محمد مین سے اُدھر کسی کا گذر نہین ہوتا کہ وہ راہ بلند اور میدان ہے اور میدانون کا حال یہ ہے
کہ ہم لوگ ایام سرما مین چلتے ہین اور اُن لوگون ہمارے تئین حاجت پانی کی کمتر ہو پس صفوان بن امیہ نے سامان
سفر کا مہیا کیا تو ابو زمعہ نے تین سو مثقال طلا و نقرہ صفوان کو سپرد کیا اور اکثر مردم قریش نے اپنی اپنی
بضاعت سرمایہ اُسکے ہمراہ کر دی اور عبداللہ بن ابی ربیعہ و حُویطب بن عبد العزیٰ با دیگر مردم قریش اُسکے
ہمراہ چلے پس صفوان مع مال کثیر نقرہ بطرف نقرہ کہ اُن سب کا وزن تیس ہزار درہم تھا روانہ ہوا اور سب کے
سب ذات عرق کی راہ پر چلے اتفاقاً نعیم بن مسعود الاشجعی کہ وہ اپنی قوم کے دین پر تھا مدینہ کو گیا اور کنانہ
بن ابی الحقیق کے یہان محلہ بنی النضیر مین مقیم ہوا اور اُسکے ساتھ بطریق مہمانی کے شراب پینے مین مشغول ہوا
اور اُنکے ساتھ سلیط بن النعمان بن اسلم بھی شریک تھے اور اُس روز تک شراب حرام نہ ہوئی تھی اور
اور سلیط اکثر بنی النضیر کے یہان آتے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ شراب پیا کرتے تھے پس ایک روز نعیم نے
اس مجمع مین بحالت نشہ شراب حال روانگی صفوان کا بہمراہی قافلہ مع مال کثیر جو اُنکے ہمراہ تھا ذکر کیا پس
سلیط اُسیوقت حضور مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اور اس خبر سے مطلع کیا چنانچہ حضرت نے زید بن
حارثہ کو سو سوار کے ساتھ روانہ کیا پس اُنھون نے جاکر اُسکا مقابلہ کیا اور قافلہ کو گھیر لیا جو لوگ سردار قافلہ تھے
نکل بھاگے ایک یا دو آدمی انمین سے اسیر ہو گئے اور قافلہ شتران محمولہ مال کو خدمت نبی صلعم مین حاضر لائے
اُسکے پانچ حصے ہوے کہ اس روز پانچوان حصہ یعنے خمس بیس ہزار درہم تھے اور مابقی اہل سریہ پر تقسیم کیا گیا اُن
اسیرون مین وہ ہی فرات بن حیان تھا پس حضرت کے سامنے اُسکو حاضر کیا اُس سے کہا گیا اسلام قبول کراسنے
قبول کیا پس قتل سے اُسنے امان پائی ٭٭

غزوۂ احد

غزوۂ احد روز شنبہ ساتوین شوال بتیسوین مہینے ہجرت کو واقع ہوا اور رسول خدا صلعم نے ایام احد مین ابن ام مکتوم
کو مدینہ پر خلیفہ مقرر کر دیا تھا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ بن مسلم نے اور موسے
بن محمد بن ابراہیم بن الحارث نے اور عبداللہ بن جعفر اور ابن ابی السبرہ اور محمد بن صالح بن دینار اور معاذ بن
محمد اور ابن حبیبہ اور محمد بن یحییٰ بن سہل بن ابی حثمہ اور عبدالرحمان بن عبد العزیز اور یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ
اور یعقوب بن محمد الظفری اور محمد بن راشد اور عبدالرحمان بن ابی الزناد اور ابو معشر نے درمیان مجمع اُن شخصون
کے جنکا نام مجکو معلوم نہین پس ہر ایک نے مجھسے حدیث بیان کی باتفاق جماعت اس حدیث کے اور بعض قوم
اُنمین زیادہ تر حافظ حدیث تھے بعض سے چنانچہ جو کچھ اُن لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے تمامتر
جمع کیا پس روات موصوفہ نے کہا کہ جب وہ لوگ مشرکین مین سے جو حاضر بدر ہوے تھے مکہ کو پھرے اور وہ قافلہ

شتران جسکو ابوسفیان شام سے لایا تھا سب دار الندوہ مین متوقف تھے اور دار الندوہ مکے مین ایک مکان ہے جسمین قوم مشاورۃ کے لیے جمع ہوتے تھے پس وہ سب وہان اسیطرح ٹھہرائے ہوے تھے کہ ابوسفیان نے وہان سے انکو حرکت کرنے نہ دی تھی اور وہان سے جدا انہون نے دیا تھا تا کہ اہل عیر غائب نہو جاوین اسی عرصہ مین اشراف قریش مثل اسود بن المطلب بن اسد و جبیر بن مطعم و صفوان بن امیہ و عکرمہ بن ابی جہل و حارث بن ہشام و عبداللہ بن ابی ربیعہ و حویطب بن عبدالعزی و حجیر بن ابی اہاب یہ سب پاس ابی سفیان بن حرب کے جمع ہوے اور کہنے لگے ای ابوسفیان دیکھ ان کاروان شتر کو جنکو تو لایا تھا اور انکو روک رکھا ہے پس تو جانتا ہے کہ یہ مال اہل مکہ اور مال یتیمان قریش ہے اور وہ سب بطیب خاطر اس کاروان شتران کا ایک لشکر بھاری تیار کر دیتے ہین کہ طرف محمدؐ کے قصد کرین اور تو نے دیکھا کہ کیسے کیسے لوگ قتل ہوے ہمارے پدران و فرزندان اور ہمارے اقربا سے ابوسفیان نے کہا آیا اس بات مین خوشی خاطر قریش کی پائی جاتی ہے سبنے کہا ہان انکی یہی مرضی ہے ابوسفیان نے کہا تو پھر اس امر کے قبول کرنے والون مین اول مین ہی ہون اور بنی عبد مناف میرے ساتھ ہونگے واللہ مین قصاص و بدلا اپنے مقتولون کا لینے والا ہون کہ حنظلہ میرا بیٹا اور اشراف میری قوم کے مارے گئے ہین چنانچہ بدستور وہ گلہ شتران متوقف تھا تا آنکہ طرف احد کے تیاری چلنے کی کی پس ان لوگون نے اپنے عیرات کو بطریق بیع خیار بیع کر ڈالا سفیان نے انکو دعدہ پر خرید لیا پس وہ اسکے پاس عدہ پر رہن رہے کہ انکو بیچ کر روپیہ دیا جائیگا یا یہ کہ عیرات کو بیچ ڈالا کہ وہ زر نقد ہوگیا پس وہ عیرات خواہ زر نقد ابوسفیان پاس رہے اور بعضون سے یون روایت ہے کہ لوگون نے کہا ای ابوسفیان اونٹون کو بیچ ڈال اور منافع اسکا علیحدہ رکھ اور گلہ شتر کا شمار مین ہزار شتر کا تھا اور وہ مالیت پچاس ہزار دینار کی تھی و یا کہ مال پچاس ہزار دینار نقد بھی تھا اور انکا معمول یہ تھا کہ اپنی تجارت مین منافع بدل ایک دینار کے ایک دینار لیتے تھے اور متجرہ لیئے جاسے خرید و فروخت انکا صرف سرزمین شام تھی تمام اسکے نواح و اطراف مین خرید و فروخت کرتے پھرتے تھے دوسری سرحد مین تجاوز نہین کرتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ ابوسفیان نے کاروان شتران بنی زہرہ کا ضبط و قید کر رکھا تھا اسلیے کہ وہ لوگ بدر کے راستے ہی سے پھر گئے تھے یعنے حاضر بدر نہوے تھے اور باقی کاروان شتران جو کچھ مخرمہ بن نوفل کا تھا یا جو کچھ اسکے باپ کی اولاد کا تھا یا جو کچھ بنی عبد مناف بن زہرہ کا تھا وہ سب انھین لوگون کو سپرد کر دیا اسوقت مخرمہ نے اپنے عیر کے لینے سے عذر و انکار کیا تا وقتیکہ عیر بنی زہرہ کا تمام انھین کو سپرد کیا جاے اور اس باب مین اخنس نے بھی کلام کیا کہ کیا وجہ ہے کہ عیر بنی زہرہ کا انکو نہین ملتا اور جمیع قریش کو انکے عیرات دیے جاتے ہین ابوسفیان نے کہا اسلیے کہ بنی زہرہ قریش سے پھر گئے تھے یعنے بدر کے جانے مین راہ سے لوٹ گئے تھے اخنس نے کہا تو ہی نے قریش سے کہلا بھیجا تھا کہ تم لوگ پھر جاؤ

اسلیے کہ تم لوگ جو ہماری ملک کو آتے ہو تو ہم اپنا قافلہ بچا لاتے ہین تم لوگ لوٹ جاؤ پس تیرے کہنے سے ہم لوٹ گئے
غرض کہ بنی زہرہ نے بھی عیر اپنا پایا اور ہر قوم نے اہل مکہ مین سے جو کہ اہل ضعف ہین شبکہ نہ وقت باہین نہ انکا کوئی مانع
ضرر وند دگار مہر کل انکا جو کچھ عیر مین تھا اپنا لے لیا راوی نے کہا پس یہ قول ہین ہو کہ ہر قوم نے منافع اپنے
اپنے عیر کا نکالا یعنے ہر قوم نے منافع اپنی بضاعت کا اس کام مین دیا اور انہین لوگون کے بارہ مین یہ آیت
نازل ہوئی اِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ یعنے قوم کفار مال اپنا صرف کرتے
ہین اسلیے تا لوگون کو راہ خدا سے روکین الغرض جب لوگون نے روانگی پر اتفاق و اجماع کیا تو اسوقت سب نے
باخود ہا یہ مشورہ کیا کہ آؤ اب ہم عرب مین پھر کر انسے نصرت کی درخواست کرین کیا ہر آئینہ پرستندگان و بندگان
مناۃ ہمسے تخلف نہ کرینگے کیونکہ وہ صلہ رحم مین ہمسے قریب تر ہین اور انکو ہمارے صلہ رحمی کا بڑا پاس ہوگا اور
ان لوگون سے طلب نصرت کرین جو ہمارے اتباع ہین ہر قوم و ہر قبیلہ سے پس اتفاق رائے ہوا لوگونکا
اس بات پر کہ چار آدمی قریش مین سے بھیجے جاوین تا وہ لوگ عرب مین گشت کر کے انکو نصرت پر طلب کرین چنانچہ
عمرو بن العاص اور ہبیرہ بن وہب اور ابن الزبعری اور ابو عزۃ الجمحی ان چارون کو بھیجنے کے لیے تجویز کیا سب نے
اقبال کیا مگر ابو عزہ نے جانے سے انکار اور عذر کیا کہ محمد نے روز بدر مجھپر بڑا احسان کیا ہے اور مین نے انکے روبرو
حلف کیا ہے کہ تمھارے دشمن کو کبھی تمپہ چڑھا نہ لاؤنگا تب ابو عزہ کے پاس صفوان بن امیہ گیا اور کہا تو کیون
نہین چلتا اسنے کہا مین نے روز بدر محمد سے عہد کیا ہے کہ مین کسی دشمن کو آپ پر کبھی نہ چڑھا لاؤنگا پس مین نے
جس بات پر عہد کیا ہے اسکو وفا کرونگا کیونکہ انھون نے مجھپر وہ احسان کیا ہے کہ ویسا میرے سوا کسی اور
پر نہین کیا یہان تک کہ اورون کو یا قتل کیا یا انسے سرہا لیا صفوان نے کہا تو ہمارے ساتھ چل اگر تو ہمارا
کہنا مانیگا تو جسقدر مال تو مانگیگا اتنا ہم تجکو دینگے اور اگر تو قتل ہو جاویگا تو پرورش تیرے عیال کی ہم اپنے
عیال کے برابر کرینگے مگر ابو عزہ نے نمانا یہان تک کہ دوسرا دن ہو گیا تب صفوان ابو عزہ کے پاس سے ناامید ہوکر
چلا گیا پھر دوسرے روز صفوان اور جبیر بن مطعم دونون باہم ابو عزہ کے پاس آئے پس صفوان نے اپنے پہلے
کلام کا اعادہ کیا مگر ابو عزہ نے انکار کیا اور وہی عذر بیان کیا تب جبیر نے کہا مجھے گمان اس بات کا نتھا کہ مین
زندہ رہون یہان تک کہ تیرے پاس ابو وہب چلکر آوے اور اسکی بات سے تو انکار کرے پس اس بات
کو تو یاد رکھیو تب ابو عزہ نے کہا کہ مین چلتا ہون آخر ابو عزہ نکلا عرب مین اور لوگون کو جمع کرتا تھا اور وہ اشعار
پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہے کہ اے بنی عبد مناۃ اور عبد مناۃ ایک شخص تھا یعنے بندہ منات بت کا پس
اسکی اولاد بنی عبد منات بمنزلہ ایک قبیلہ کے کہلاتے تھے پس اسنے خطاب کیا کہ اے اولاد
عبد مناۃ تم بڑے بہادر ہو تم بھی مددگار رہو اور تمھارا باپ بھی مددگار رہا مجکو چھوڑ دو کہ بلا حمایت

چھوڑنا حلال نہین ہی اور بعد اس سال کے پھر ایسا ہوگا تو میرے لیے اپنی نصرت کا اعادہ نہ کیجیو اور اگر
نقد وفی وعدہ سے لیا جاوے تو یہ معنے ہین کہ تم مجکو وعدۂ نصرت سال آئندہ کا نہ دو اور کہا راوی نے کہ ابو عزہ
ہمراہ اور چند آدمی بھی تھے پس عرب کے پاس آئے اور سب کو جمع کیا اور ثقیف مین پہونچے تو اُنکو بھی فراہم کیا
جب گشت تمام کر چکے اور مردم عرب جو اُنکے ساتھ تھے ہر جانب سے مجتمع ہو چکے اور حاضر آئے اُس وقت
قریش نے دربارہ ہمراہ لیچلنے سواریان زنانی کے اختلاف کیا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان
کی بکر بن مسمار نے زیاد مولی سعد سے اُسنے نسطاس سے اُسنے کہا کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ زنانی
سواریان لیچلو اور سب سے پہلے مین خود ایسا کرتا ہون اسلیے کہ عورتین برپا کرینگی اس بات کو کہ تمکو یاد دلائینگی
مقتولان بدر کے تئین اور اُس عہد کو تازہ کرینگی اور ہم لوگ طالب موت ہین ارادہ نہین رکھتے ہین کہ اپنے گھرون
کو زندہ پھر آوینگے یہان تک یا بدلا لیوینگے یا بغیر اسکے مرجاوینگے تب عکرمہ بن ابی جہل نے کہا جو تیرا ارادہ ہے اسکے
قبول کرنیوالون مین اول مین ہون اور عمرو بن العاص نے بھی اسیطرح سے کہا مگر نوفل بن معویہ الدیلی اس
امر مین مضائقہ پیش آیا کہ اے گروہ قریش یہ میری رائے نہین ہے کہ اپنے حرم کو دشمن کے حوالہ کرو کیونکہ مجکو
یہ یقین نہین کہ خواہ مخواہ اُنکی شکست ہوگی پس تم لوگ اپنی عورتون کے باب مین فضیحت ہوگے صفوان بن
امیہ نے کہا جو بات قرار پائی ہے اسکے خلاف کبھی نہوگا پس نوفل ابو سفیان کے پاس آیا اور جو کچھ لوگون
سے دربارۂ عورتون کے کہا تھا بیان کیا پس ہند بنت عتبہ نے شور کیا کہ روز بدر تو سلامت رہا اور اپنی
عورتون کے پاس پھر آیا ہان ہم تو ضرور چلین گے اور معرکہ قتال مین ساتھ رہین گے کیونکہ سفر بدر مین مقام جحفہ
سے جو درمیان مکہ و مدینہ کے ہی کنیزین مغنیہ یعنے گائین جنکا گانا باعث تحریک حرب ہوتا ہی پھیری گئین تھین آخر
اسی روز بہترین مردم مارے گئے ابو سفیان نے کہا مین مخالفت قریش کی نہ کرونگا کیونکہ مین بھی تو انھین مین
سے ہون جو کچھ کیا وہ کیا بالآخر زنانی سواریان ہمراہ لیچلے چنانچہ ابو سفیان بن حرب لے اپنی دونون عورتون کو
ہمراہ لیا کہ ایک ہند بنت عتبہ تھی اور دوسری امیہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلہ کنانہ سے اور صفوان
بن امیہ نے بھی اپنی دونون عورتین ہمراہ لین کہ ایک برزہ بنت مسعود الثقفی تھی جو مادر عبد اللہ اکبر کی تھی
اور دوسری جورو اسکی بغوم بنت المعذل تھی قبیلہ کنانہ سے جو مادر عبد اللہ اصغر تھی اور طلحہ بن ابی طلحہ نے
اپنی زوجہ سلامہ بنت سعد بن شہید کو ساتھ لیا اور وہ قبیلہ اوس سے تھی اور کنیت اسکی ام بنی طلحہ تھی اسلیے
کہ وہ مادر مسافع و حارث و کلاب و جلاس کی تھی اور یہ چارون پسران طلحہ بن ابی طلحہ تھے اور عکرمہ بن ابی
جہل نے اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحارث بن ہشام کو ساتھ لیا اور حارث بن ہشام نے اپنی زوجہ فاطمہ بنت الولید
بن المغیرہ کو ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے ساتھ اسکی عورت ہند بنت منبہ بن الحجاج چلی اور وہ مادر عبد اللہ بن عمرو

بن العاص بھی اور خناس بنت مالک بن المضرب اپنے بیٹے ابو عزیز بن عمیر عبدری کے ہمراہ ہولی اور حارث بن سفیان
بن عبد الاسد کے ہمراہ اسکی عورت رملہ بنت طارق بن علقمہ نکلی اور کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبد العزی اپنی عورت
ام حکیم بنت طارق کو ہمراہ لیچلا اور سفیان بن عویف کی جورو قتیلہ بنت عمرو بن ہلال ساتھ چلی اور نعمان وجابر دونوں
فرزندان مسک الذیب نے دغینہ اپنی مادر کو ہمراہ لیا اور غراب بن سفیان بن عویف نے اپنی زوجہ عمرہ بنت
الحارث بن علقمہ کو ساتھ لیا اور یہ عمرہ وہ عورت ہی جسنے نشان قریش کا جب وقت ہزیمت زمین پر گرا تھا
تو اٹھا لیا تھا اور لیے رہی تھی جبتک کہ قریش اپنے نشان کے پاس پھر آئے اور سفیان بن عویف نے اپنی
دسون بھتیون کو بھی ہمراہ لیا اور بنو کنانہ بھی جمع ہوے اور روز روانگی مکہ سے تین نشان تھے جو دار الندوہ مین
آراستہ وتیار کیے گئے تھے ایک نشان تو وہ تھا جسکا حامل سفیان بن عویف تھا اور ایک نشان قبیلہ
احابیش کا تھا کہ انھین مین سے ایک شخص اسکا حامل تھا اور ایک نشان کو طلحہ بن ابی طلحہ نے اٹھایا تھا اور بعضے
یون روایت کرتے ہین کہ جب قریش مکے سے نکلے ہین تو ان تینون نشانون کو ایک ساتھ لپیٹ لیا تھا اور اسکو
طلحہ بن ابی طلحہ اٹھائے تھا ابن واقدی نے کہا یہ امر ہمارے نزدیک ثابت تر ہی اور قریش جب مکہ سے
چلے ہین تو تین ہزار آدمی تھے مع ان لوگون کے جو انکے ساتھ آملے تھے کہ انمین بنی ثقیف سے سو آدمی تھے اور
ساز ورخت بسیار اور سلاح کثیر ساتھ لیچلے تھے اور دو سو گھوڑے کوتل ہمراہ تھے اور اس لشکر مین سات سو
زرہ پوش تھے اور لشکر مین تین ہزار شتر تھے اور جب سب چلنے پر آمادہ ہو چکے تو اس وقت عباس بن
عبد المطلب رض نے ایک خط مہری لکھکر ایک آدمی کو بنی غفار مین سے قاصد اجرہ دار مقرر کرکے مدینہ کو بھیجا اور
اس سے یہ شرط کر لی کہ تین شبانہ روز مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچے اس خط مین یہ خبر لکھی تھی کہ سر آینہ
قریش جمعیت کثیر فراہم کرکے آپ کی طرف بقصد حرب چلے ہین پس جب یہ لوگ وہان پہونچین تو جو کچھ
آپکو فکر وتدبیر کرنی ہی اسکا بندوبست کیجیے اور وہ لوگ جو جمع ہوکر چلے ہین وہ سب تین ہزار آدمی ہین اور
انکے ہمراہ دو سو گھوڑے ہین اور انمین سات سو زرہ پوش ہین اور تین سو شتر ہمراہ ہین اور بہت سے
صلاح فراہم کر کے چلے ہین جب غفاری مدینہ مین آیا تو وہان رسول خدا صلعم کو نپایا تب باہر نکلا اور باب مسجد قبا پر
حضرت کو دیکھا کہ اسوقت اپنے حمار پر سوار ہوتے تھے اسنے خط پیش کیا حضرت نے ابی بن کعب کو جو منشی تھا
ایما فرمایا تو اسنے خط لیکر حضور مین پڑھا حضرت نے ابی کو بکتمان مضمون راز ارشاد کیا اور خود بنفس اقدس
اسیوقت منزل سعد بن ربیع پر تشریف لائے اور فرمایا اس گھر مین اور کوئی بھی ہی سعد نے کہا یہان کوئی نہین
ہی آپ ارشاد حاجت کیجیے چنانچہ آپ نے اخبار مندرجہ خط عباس بن عبد المطلب رض سے سعد کو مطلع فرمایا
انھون نے عرض کی یا رسول اللہ مجکو اس مین امید خیر ہی اور حال یہ ہی کہ یہود مدینہ اور مردم منافق خبر لیتے رہتے تھے

اور کہا کرتے تھے کہ محمد کے پاس ابھی کوئی ایسا مژدہ نہین آیا ہی جو انکو خوش کرے الغرض حضرت صلعم سعد کو امر
باخفاے راز کرکے مدینے کو پھرے آخر ایسا ہوا کہ جب آن حضرت صلعم سعد کے گھر سے باہر نکلے تو زوجہ سعد بن
ربیع ایک گوشہ سے نکلکر سعد کے پاس آئی اور کہنے لگی تجھسے رسول خدا نے کیا کہا ہی اسنے کہا لا ام لک یعنے تیری
مان مرے تجھکو ان باتون سے کیا کام اسنے کہا مین تمہاری طرف کان لگائے سنتی تھی چنانچہ اسنے اس خبر کو سعد
سے بیان کیا تو سعد نے استرجاع کیا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا مین نے تو تجھکو نہین دیکھا تھا کہ تو ہماری
باتین سنتی ہی حالانکہ مین نے رسول خدا صلعم سے عرض کی تھی کہ گھر مین کوئی نہین ہو آپ بے تامل ارشاد مدعا کیجے
بعد ازان سعد نے اس عورت کے سر کی لٹون کو ملا کر پکڑا یعنے اسکی چوٹی پکڑ کے کھینچتا ہوا باہر نکلا تا آنکہ رسول خدا
صلعم کو جا لیا اور وہ عورت بہت خستہ ہو گئی تھی تب سعد نے کہا یا رسول اللہ جو باتین آپ نے مجھسے درپردہ
فرمائی تھین انکو اس عورت میری زوجہ نے مجھسے پوچھا مین نے اس سے چھپایا اسنے کہا مین نے کلام رسول خدا خود سنا
ہی تب اسنے وہ ساری باتین بیان کین اسمین مین ڈر گیا یا رسول اللہ ایسا نہو یہ خبر ظاہر ہو جاوے تو آپ مظنہ میری
جانب کرین کہ مین نے آپ کے راز کو ظاہر کر دیا حضرت نے فرمایا اس عورت کو چھوڑ دے دبالآخر خبر روانگی قریش کی
مکے سے لوگون مین مشہور ہو گئی اور اسی عرصہ مین عمرو بن سالم الخزاعی پہونچے کہ انکے ساتھ اور بھی چند آدمی بنی خزاعہ
سے تھے اور ان لوگون کو مکے سے چلے ہوئے چوتھا روز تھا اور پہونچے تھے قریش کے پاس جبکہ لشکر انکا مقام
ذی طوی مین پڑا تھا چنانچہ ان لوگون نے آنکر یہ خبر رسول خدا صلعم سے بیان کی پھر یہ لوگ لوٹ گئے اور بطن رابغ
مین قریش سے جا ملے مگر انسے علیحدہ یعنے کنارہ کیے رہے اور رابغ کئی رات کی راہ پر ہی مدینے سے باقی احوال
آئندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے **محمد بن عمر الواقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن عمرو
بن زہیر نے عبد اللہ بن عمرو بن ابی حکیمہ الاسلمی سے انھون نے کہا جب دوسرا دن ہوا تو ابو سفیان نے کہا قسم ہی
خدا کی کہ یہ لوگ یعنے عمرو بن سالم وغیرہ خزاعی محمد کے پاس گئے تھے اور ہمارے آنے کی انکو خبر کر آئے ہین اور انکو
ڈرا کر ہوشیار کر دیا ہی اور ہمارے لشکر کی مردم شماری سے انکو خبر دی ہی پس وہ ہی لوگ اب انکر اپنی گڑھیون
مین بیٹھے ہین تو کیا عجب ہی کہ ہمکو انسے کچھ ضرر پہونچے تب صفوان نے کہا کہ اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے
شریک نہون تو ہم لوگ نخلستان اوس اور خزرج مین جا کر اسکو قطع کر ڈالین اور انکو نادار و مفلس کر دیوین تا کہ
کبھی پھر نقصان اٹھا نہ سکے اور اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے شریک ہون تو ہمکو کچھ انسے اندیشہ نہین کس
کیونکہ جمعیت ہمارے لشکر کی انکی تعداد مردم سے زیادہ ہو اور ہتھیار ہمارے پاس انکے ہتھیار سے زیادہ ہین
اور ہمارے پاس گھوڑے ہین انکے ساتھ کوئی گھوڑا نہین اور ہم جو کہ مقابلہ کرتے ہین تو اسلیے کہ ہمکو انپر دعوی خون کا
ہی اور انکا کچھ دعوے خون ہمارے ذمہ نہین اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ کو تشریف لے گئے تھے تو اسی سے

مین ایک شخص ابو عامر فاسق پچاس آدمی ہمراہ اپنے لیکر نکلا اور یہ سب قبیلۂ اوس سے تھے اور مکے کو گئے اور قریش کے ساتھ قیام پذیر ہوے اور ابو عامر اپنی قوم کو بُلا کر کہا کرتا تھا کہ محمد نے ہمپر غلبہ کیا پس ہمکو لیچلو اُس قوم کے پاس تاہم اُنسے درخواست پشت پناہی کی کرین چنانچہ ابو عامر قریش کی طرف نکلا اور انکو ابھارنے لگا اور اُنکو معلوم کراتا تھا کہ تم لوگ حق پر ہو اور جو کچھ محمد کہتے ہین باطل ہے پس اُسکے ابھارنے سے قریش نے قصد بدر کیا تھا اور ابو عامر انکے ساتھ نہ گیا تھا ولیکن جب قریش نے بقصد اُحد خروج کیا تو ابو عامر بھی انکے ساتھ نکلا اور قریش سے یہ کہتا تھا کہ اگر مین اپنی قوم مین مقدم الجیش اور انکا بشیر وہو تا یعنے بدر مین تو انمین سے دو آدمی بھی تمیز باہم اختلاف نہ کرتے اور اب یہ چند آدمی ہین میری قوم سے کہ ہنگی وہ پچاس نفر ہین یعنے یہ سب باہم متفق ومجموع رہینگے پس اُن لوگون نے اسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور ان لوگون کو اسکی نصرت کی طمع ہوئی اور ایسا ہوا کہ عورتین اس لشکر کی ہاتھون مین دف لیے ہوے لشکر مین نکلین کہ گا بجا کر مردون کو اُبھارتی تھین اور انکو طیش مین لاکر آمادۂ جنگ کرتی تھین اور اُنکو اُنکے مقتولان بدر کو ہر منزل مین یاد دلاکر غیظ وغضب مین لاتی تھین اور جب قریش کے لوگ منزل پر پانی کی جگہ اُترتے تھے تو منجملہ شتران کے جو شتر نحر کرنے اور کھانے کے واسطے لاتے تھے انکو ذبح کرکے کھاتے کھلاتے تھے اور اُس سے تقویت وتوانائی راہ نوردی کی پاتے تھے اور جو کچھ اُنکے ساتھ زاد تھا اُس مال سے جو انکے پاس جمع تھا اُسی سے باہم کھاتے تھے اور جب گذر قریش کا مقام ابوا پر ہوا تو وہ لوگ باہم کہنے لگے کہ تم لوگ زنانی سواریان ہمراہ لائے ہو ہم اپنی عورتون کے بارہ مین خوف کرتے ہین پس آؤ ہم لوگ قبر مادر محمد کو نبش کرین اور کھود کر نکالین اسلیے کہ عورتین ننگ وناموس ہین انظار اغیار سے مخفی کیجاتی ہین پس اگر وہ تمھاری عورتون مین سے کسیکو پاویگا اور ستاویگا تو تم کہوگے کہ یہ استخوان بوسیدہ تیری مان کی ہمارے پاس ہین پس اگر وہ بنا بر گمان اپنے اپنی مان کے ساتھ نیکو کار رہیگا تو قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی یہ استخوان کہنہ اُسکی مادر کی البتہ تمکو فائدہ دینگی کہ اُسکی شرم سے تمھاری عورتون سے وہ باز رہیگا اور اگر وہ تمھاری عورتون مین سے کسی پر ظفر یاب ہوا تو مین قسم کھاتا ہون اپنی زندگانی کی کہ تو بھی اُسکے مان کی پرانی ہڈیان تمکو نفع کرینگی کہ وہ اگر بوجہ اپنی مان کے نیکو کار ہے تو بازخواست اُن استخوانِ بوسیدہ کی بحالِ خیر کریگا چنانچہ ابو سفیان بن حرب نے اس باب مین اہل عقل ورائے مردم قریش سے مشورہ طلب کیا اُنھون نے کہا اس بات کا کچھ ذکر نہ کرو یہ نہ کرو کیونکہ اگر ہم ایسا فعل کرینگے تو بنو بکر وبنو خزاعہ ہمارے تمام مُردون کی قبرین کھود ڈالینگے اور ایسا ہوا کہ قریش اپنے نکلنے کے مکے سے دسوین روز صبح کو مقام ذوالحلیفہ مین تھے اور وہ یوم پنجشنبہ تھا اور پانچ شبین ماہ شوال کی گذر گئین تھین یعنے تاریخ پانچوین ماہ شوال کی تھی بتیسوین مہینے ہجرت سے اور ان لوگون کے ساتھ تین ہزار شتر اور دوسو اسپ مہیا تھے چنانچہ جب قریش ذوالحلیفہ مین داخل ہوے تھے تو قبیلۂ فرسان نے

آکر انکو اتارا اور اُسی شب پنجشنبہ کو رسول خدا صلعم نے دو شخص دیدبان و جاسوس اپنے انس و مونس دونون
پسران فضالہ کو مقرر کرکے بھیجا تھا کہ وہ دونون مقام عقیق مین شامل قریش ہوے تھے اور اُنکے ساتھ رہے
یہان تک کہ وہ سب بالوطیہ آکر اترے تب وہ دونون حاضر خدمت رسول خدا صلعم ہوے اور دونون نے
حضرت کو اُنکے حالات سے خبر دی آورحال یہ ہے کہ مسلمانون نے قریب مدینہ موضع عرض[ع] مین زراعت کی تھی
اور عرض مابین وطا اور اُحد کے ہے متصل باحد طرف جوف کے اور جرف یعنے نالہ واقع ہے اُس میدان مین جسکو
اندلون عرصة البقل کہتے ہین اور مالک اُس عرض اور اُس عرصہ کے بنو سلمہ و بنو حارثہ و بنو ظفر و بنو عبد الاشہل
تھے اور اُن دنون پانی جرف مین بطور آبکشی کے چاہ سے تھا کہ آب پاشی اُس سے نہین ہوتی تھی تو شتران
آبکش مسابقت کرتے تھے (یعنے کھینچنے مین دولو کلان کے) مجلس[ع] اور اُحد تک اور پھر آتے تھے ایک ساعت مین
(یعنے اتنی دیر مین) یہان تک کہ پانی اسکا نہر غابہ لیگیا یعنے چشمہ غابہ مین جسکو معاویہ بن ابی سفیان نے
کھدوایا تھا لگیا غرض کہ اُس روز اکثر مسلمان اپنے آلات زراعت شب پنجشنبہ کو مدینہ مین پہونچانے گئے
تھے کہ ناگہان لشکر مشرکین وہان آپہونچا اور اُنھون نے اپنے اونٹون اور گھوڑون کو اُن کھیتون مین چھوڑ دیا
کہ وہ کھیت اونٹون کے لوٹنے بیٹھنے چلنے پھرنے سے پامال اور روندگیا اور اُس نواح عرض مین ملکیت اُسید
بن حضیر سے بیس شتر آبکش تھے کہ وہ سب کھیت جوکا سینچتے تھے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کو نسبت اپنے شتران
اور شبان و مزارعان کے اور نسبت آلات زراعت مثل قلبہ وغیرہ کے اندیشہ تھا اور حال مشرکین کا یہ تھا کہ
پنجشنبہ انھون نے اونٹ چرائی پر چھوڑ رہے تھے تا آنکہ جب شام ہوئی تو اونٹون کو جمع کرکے اور شب جمعہ کو رات بھر
کھلانے کے لیے کھیت کاٹ کاٹ کر اونٹون اور گھوڑون پر لادے گئے پھر روز جمعہ جب صبح ہوئی تو انھون نے
اپنے اونٹون بیلون گھوڑون کو کھیتون مین چھوڑ دیا اور چرائے یہان تک کہ اس سرزمین عرض مین کچھ
سبزی باقی نرہی تھی جب وہ لوگ اپنے خیمون مین اُترے اور اسباب کھولے اور اطمینان سے مقیم ہوگئے تو
اسی حالت مین رسول خدا صلعم نے حباب بن المنذر بن الجموع کو اُس قوم کی طرف بھیجا پس وہ انکے درمیان گیا
اور اندازۂ جمعیت مردم اور عیر اور اسلحہ وغیرہ کا کرنے لگا اور جو ارادہ تھا جو لی اُسکا نگران ہوا اور چونکہ حضرت نے
حباب کو خفیہ بھیجا تھا تو اس سے تاکید کردی تھی کہ جماعت مسلمین مین کسی سے کچھ خبر بیان نہ کیجیو لیکن جب کہ
تو ان لوگون کی جمعیت قلیل دیکھے تو اظہار اسکا مضائقہ نہین پس حباب لوٹ کر آئے اور حضرت کو تنہائی
مین خبر دی حضرت نے پوچھا تو نے کیا کیا دیکھا انھون نے کہا یا رسول اللہ مین نے اُنکی جمعیت کا جو اندازہ کیا
تو تین ہزار کچھ بیش و کم ہونگے اور دو سو گھوڑے ہونگے اور مین نے زرہین رکھی ہوئی دیکھین اور انکا اندازہ کیا
تو وہ سات سو ہونگی فرمایا تو نے عورتون کو بھی دیکھا اُنھون نے کہا ہان مین نے عورتون کو بھی دیکھا کہ اُنکے پاس

باجمہ وقت وڈھوال پکتے حضرت نے فرمایا اُن عورتون کا یہ ارادہ ہے کہ قوم کو ابھارین اور مقتولان بدر کی یاد دلاکر
اُنکو غیظ وغضب مین لادین اُور اسطرح کی خبر انکی جو ہمارے پاس آئی ہے تو چاہیے کہ اُنکے حالات سے ایک حرف بھی
ذکر کرو پھر ارشاد فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یعنے حق تعالے ہمکو کفایت کرتا ہے اور وہ بہترین کفیل ہے اَللّٰھُمَّ بِکَ
اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ یعنے اے پروردگار تیری [illegible]ایت سے میری توانائی ہے اور تیری مدد سے مین مقصد کو پہونچونگا
اُسی روز جمعہ کو سلمہ بن سلامہ بن وقش باہر نکلے جب قریب ترزمین عرض کے پہونچے تو دیکھا ایک ایک طلایہ
دس سواروں کا لشکر مشرکین سے پیش آیا تو اُن لوگون نے سلمہ کے پیچھے گھوڑے ڈالے تو سلمہ ایک ٹیلہ
سنگلاخ پر چڑھ ہوگئے اور اُنپر کبھی تیر لگاتے تھے کبھی پتھر مارتے تھے یہان تک کہ وہ سب ہٹ گئے پھر جب
وہ لوگ چلے گئے تو سلمہ قریب تر اُس عرض سے اپنے کھیت پر آئے اور ایک تلوار اپنی اور زرہ آہنی کہ یہ دونون
گوشۂ مزرعہ مین دفن تھیں کھود کر نکالی اور تیغ بدست و زرہ در بر وہان سے پھرے اور بنی عبدالاشہل کے یہان
پہونچکر اپنی قوم کو طلب کیا اور ماجرائے ملاقات طلیعہ سواران لشکر سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ ورود لشکر مشرکین کا
روز پنجشنبہ تاریخ پانچوین شوال کو ہوا تھا اور روز شنبہ ساتوین شوال کو محاربہ فیما بین واقع ہوا چنانچہ اشراف اوس
وخزرج مثل سعد بن معاذ و اُسید بن حضیر و سعد بن عبادہ با چند کس دیگر شب جمعہ کو مسلح ہوکر مسجد مین دروازہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اندیشہ شبخون مشرکین سے شب باش رہے اور تمام شب حراست مدینہ کی تاآنکہ
صبح ہوئی اور اُس شب جمعہ کو رسول خدا صلعم نے خواب دیکھا جب صبح ہوئی اور مسلمین مجتمع ہوے تو حضرت صلعم نے
خطبہ ارشاد کیا واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُنھون نے
محمود بن لبید سے اُنھون نے کہا پیغمبر خدا صلعم منبر پر چڑھے اور بعد حمد وثنا کے فرمایا اے گروہ مسلمین مین نے
ایک خواب دیکھا ہے کہ گویا مین ایک زرہ محکم پہنے ہون اور مین نے دیکھا گویا کہ یہ میری تلوار ذوالفقار ٹوٹ گئی ہے
نزدیک پیپلے یعنے نوک سے اور مین نے ایک گاے کو دیکھا کہ ذبح کیجاتی ہے اور مین نے دیکھا کہ مین درپے ایک
کبش کے روان ہون لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اسکی کیا تاویل کی ہے فرمایا کہ وہ زرہ محکم تو مدینہ ہے
پس تم لوگ اسمین قیام رکھو اور آنا شکستگی میری سیف کی نزدیک نوک سے وہ مصیبت ہے میری ذات پر اور اما گاو
مذبوح وہ مقتول ہین میرے اصحاب مین سے اور اما درپے ہونا میرا کبش کے تئین پس سردار لشکر مشرکین کو ہم
قتل کرینگے انشاء اللہ تعالے واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبداللہ نے زہری سے اُنھون نے
عروہ سے اُنھون نے مسور بن مخرمہ سے اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اور مین نے خواب مین دیکھا
میری تلوار شکستہ ہے پس یہ مجھکو ناگوار ہوا اور یہ وہ ہے جو روے مبارک پر گزند پہونچا یعنے صدمۂ دندان اور فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ تم لوگ مجھکو مشورہ دو اور راے آن حضرت صلعم کی یہ ہوئی کہ بنابراس خواب کے مدینے سے

باہر نہ نکلیں اور رسول خدا صلعم چاہتے تھے کہ موافق اس خواب کے اور مثل تعبیر اسکے اس خواب کے عمل کریں یعنی اس خواب اور اسکی تعبیر کی موافقت کریں اسوقت عبداللہ بن ابی سلول سامنے کھڑے ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ ہملوگ ایام جاہلیت مین جو مدینہ مین سے مقابلہ کرتے تھے تو عورتون کو اور لڑکون کو اوپر قلعہ مدینہ مین متمکن کر دیتے تھے اور انکے پاس بہت سے پتھر سنگریزے رکھدیتے تھے واللہ اکثر مہینہ مہینہ بھر وہ لڑکے ٹھہرے رہتے تھے اور ہمارے دشمنون کو بیشمار پتھر مارتے تھے اور ہم لوگ شہر مدینہ کو کل تو وہ سے گھیر لیتے تھے پس یہ ہر جانب سے مثل قلعہ کے ہوجاتا تھا کہ بالاے بنیان اور ٹیلون سے صبیان اور نسوان تو وہی سنگریزے مارتے تھے اور ہملوگ کوچون اور راہون مین تلوارون سے قتل کرتے تھے یا رسول اللہ ہمارا یہ شہر مدینہ عذرا یعنے باکرہ ہے یعنے کسیکو اسپر دسترس نہین ہوا اور اسمین ہمپر کبھی کوئی آفت و شکستگی نہین پہونچی اور کبھی ایسا نہین ہوا کہ مدینہ سے ہم دشمن کی طرف نکلے ہون اور اسنے ہمسے ہزیمت نپائی ہو اور کبھی ایسا ہوا کہ اسمین دشمن ہمپر داخل ہوا تو ہمین نے اسپر ظفر پائی یا رسول اللہ چھوڑیے انکو کہ اگر یہ لوگ مقام کرینگے تو مقام انکا بدترین محبس ہوگا اور اگر نا امید و محروم لوٹ جاوینگے تو پھر کبھی خیر و فلاح کو نہ پہونچ سکینگے یا رسول اللہ اس باب مین میری غرض پذیرا کیجیے اور یقین جانیے کہ مین اس راے و تدبیر کا وارث ہون کہ مجکو میرے اکابر قوم سے میراث پہونچی ہے کہ انمین اہل راے تھے و اہل حرب و اہل تجربہ بھی تھے چنانچہ راے رسول خدا صلعم کی موافق راے ابن ابی کے تھی اور یہی راے جماعتی اکابر مہاجرین و انصار کی تھی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مدینے مین قیام گزین رہو اور نسوان و صبیان کو ٹیلون پر کردو اگر وہ ہمپر چڑھ آوینگے تو ہم انسے مقاتلہ کرینگے مورچون اور کوچون مین کیونکہ گلیون سے ہم بہ نسبت انکے زیادہ واقف ہین اور کوٹھون او ٹیلون پر سے نسوان و صبیان انکو پتھر مارینگے اور حال یہ تھا کہ مسلمین نے شہر کو ہر طرف تودہاے گل اور دیوارون سے گھیر دیا تھا کہ وہ مانند قلعہ کے تھا اور حال بہادری و دلیری مسلمین کا یہ تھا کہ نوجوانان مدینہ جو جنگ بدر مین حاضر نتھے تو وہ اذن خروج طرف دشمن کے رسول خدا صلعم سے چاہتے تھے اور رغبت شہادت و درخواست مقابلہ دشمن کی کرتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ یا رسول اللہ ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اپنے دشمنون کی طرف خروج و پیش قدمی کرین اور مردم سندارو اولوالعزم مثل حمزہ بن عبدالمطلب و سعد بن عبادہ و نعمان بن مالک بن ثعلبہ وغیرہم قبیلہ اوس و خزرج سے یہ سب کہتے تھے یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ اس بات کا ہے کہ ہمارے خروج و پیش قدمی نہ کرنے سے انکو مظنہ ہوگا کہ گویا ہمکو انکی طرف خروج و پیش قدمی اور انسے بڑھکے مقابلہ کرنا جبن و نامردی سے ناگوار و انکار ہے پس یہ انکی جانب سے ہمپر یادداشت ہو جاوے گی اور انکی جرأت و جسارت ہمپر بڑھ جاویگی اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ روز جنگ بدر میں تین سو مرد تھے کہ حق تعالے نے آپکو اسپر فتحمند کیا تھا اور آج تو ہم جماعت کثیر ہین و بتحقیق کہ ہم لوگ اسی دن کی تمنا کرتے تھے اور حق تعالے سے اسی روز کیلیے دعا مانگتے تھے سو خدا نے ہمکو وہ دن دکھایا اور ہمارے دشمنون کو ہمارے میدان مین اور

ہماری زور بر ہانک لایا دھال آنکہ جب اصرمین یہ لوگ الحاح و مبالغہ کرتے تھے رسول خدا صلعم کو ناپسند تھا و بہ تحقیق
یہ سب ہتھیار لگائے ہوئے اپنی تلوارون کو ہلاتے ہوئے بناز و تبختر آگے بڑھے جاتے تھے اور اپنے اسلحہ سے اپنے تئین
آراستہ کیے ہوئے نوجوانون کی طرح جوانمردی و دلاوری کرتے تھے اور مالک بن سنان ابو ابی سعید الخدری نے
کہا یا رسول اللہ ہملوگ دو خوبیون کے درمیان مین ہین کہ دونون مین سے ایک ہمارے لیے بالضرور ہی یعنے فتح
یا شہادت کہ اگر حق تعالے ہمکو اپنے ظفریاب کرے یہ تو ہماری مراد ہی ہی پس حق تعالے انکو ہمسے خوار کریگا کہ یہ جنگ
مثل جنگ بدر کے فیروزمند ہوجاویگی تو انمین سے کسیکو باقی نہ چھوڑینگے سوائے اُن لوگون کے جو
سامنے سے بھاگ جاوینگے اور دوسرے یہ کہ یا رسول اللہ حق سبحانہ وتعالے ہمکو شہادت نصیب کرے اور
یا رسول اللہ ہم کچھ پروا نہین کرتے ہین کہ دونون مین سے کون ہو کیونکہ ہر آینہ اُس ہر ایک مین خیر و خوبی ہی راوی
نے کہا پس ہمکو یہ خبر نہین پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے کسی قائل کے قول کو پھیرا یا رد کیا ہو بلکہ ہر ایک کے کلام مین
سکوت کیا تب حمزہ بن عبد المطلب رض نے کہا یا رسول اللہ مین قسم کھاتا ہون اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا
مین آج کھانا نہ کھاؤنگا جب تک مدینے کے باہر نکلکر اپنی اس تلوار سے اُنکے ساتھ جنگ کرون اور بعضے روایت
کرتے ہین کہ اُس روز جمعہ کو حمزہ صائم تھے اور روز شنبہ بھی صائم تھے یعنے بہ نیت عہد تا بدون جنگ و جدال افطار
نہ کرین پس اُسی روز شنبہ کو صائم تھے مشرکین سے جاکر مقاتلہ کیا اور مروی ہی کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ برادر
بنی سالم نے کہا یا رسول اللہ مین شہادت دیتا ہون کہ ہر آینہ گاوان مذبحہ جسکی تعبیر آپنے مقتولان اصحاب اپنے سے
کی ہی مین بھی انمین سے ہون پھر آپ مجھکو کیون محروم رکھتے ہین جنت سے پس قسم ہی اُس خدا کی جسکے سوائے
کوئی معبود نہین ہی البتہ وہ مجھکو داخل جنت کریگا حضرت نے فرمایا کیونکر مین تجھکو جنت سے محروم رکھتا ہون انھون نے
کہا مین خدا اور رسول سے محبت رکھتا ہون روز معرکہ صف جنگ سے گریز نہ کرونگا حضرت نے فرمایا تو سچا ہی چنانچہ وہ
اسی روز شہید ہوے رضی اللہ عنہ اور اسیطرح ایاس بن اوس بن عتیک نے کہا یا رسول اللہ ہملوگ اولاد عبد الاشہل
بھی انھین گاوان مذبحہ مین سے ہین ہمکو تمنا ہی یا رسول اللہ کہ ہم اُس قوم مین ذبح کیے جاوین اور وہ لوگ ہمارے
درمیان مارے جاوین پس ہم داخل جنت ہون اور وہ جہنم مین جاوین وعلاوہ یا رسول اللہ مین نہین چاہتا ہون
کہ وہ لوگ اپنی قوم کی طرف پھر کر جاوین اور بیان کرین کہ ہمنے محمد کو یثرب کے کوٹھون اور ٹیلون پر
گھیر لیا تھا پس یہ بات باعث انکی جرأت و دلیری کی ہوگئی و بتحقیق کہ انھون نے ہمارے مزرعات کو پامال کیا
اور شاخہاے نخلستان کو قطع کر ڈالا پس اگر ہم انکو اپنے موضع عرض سے دفع نہ کرینگے تو ہماری زراعات
پھر سبز نہونگی یا رسول اللہ اور یہی دستور ہمارا ایام جاہلیت مین رہتا تھا کہ عرب لوگ ہمسے اسی قسم کی طمع کرکے
ہمارے یہان آتے تھے تو ہم لوگ تلوار پکڑ کر انکی طرف نکلتے تھے تا انکو اپنے یہان سے دفع کر دیتے تھے پس ہم آج زیادہ

ترحقدار اور پہلے سے اب اعلے حق بر ہین اسوجہ سے کہ بطفیل آپ کے حق تعالے نے ہماری تائید کی ہو اور پہنچوایا ہمکو
ہماری جاے بازگشت یعنے جنت کو تو اب ہم لوگ اپنے گھرون مین محاصرہ نہ کیے جاوینگے اور اسیطرح خیثمہ ابو سعید
بن خیثمہ سامنے حضرت کے کھڑے ہوے اور کہنے لگے یارسول اللہ قریش نے ایک سال توقف کیا یعنے بعد بدر
کہ جمعیت جمع کرتے رہے اور عرب کو اور اُنکے رعایا کو ہر قسم کی قوم سے اپنے وادی مین کھینچ بلوایا بعد ازان
آئے ہمارے یہان گھوڑون کی باگین لیے ہوے اور اونٹون کی باربرداری کھینچے ہوے تا آنکہ ہمارے
نواح میدانون مین آکر اترے ہین اور ہمکو ہمارے گھرون اور کوٹھون مین محاصرہ کیا ہی بعد ازان جب
وہ یہان سے مال وافر لیکے بلا جرح و گزند پھر جاوینگے تو یہ بات انکو جرأت دلاویگی ہم پر یہان تک کہ وہ پھر ہم پر
تاخت لاوینگے اور تاراج کرینگے اور ہماری متاع کو لیجاوینگے اور خراب کرینگے ہمارے چشمون اور رصدون
کو باوجود اسکے کہ کیا کچھ کر چکے ہین ہمارے کھیتون مین و بعد ازان ان عربون کو جو ہمارے گرد نواح مین ہین ہم پر
دلیری ہوگی بباعث کہ جب یہ لوگ دیکھین گے کہ ہم لوگ طرف اعدا کے خروج نہین کرتے تو انکو بھی ہم مین طمع
ہوگی پس لازم ہی کہ ہم لوگ دشمنون کو اپنے گرد سے دور کرین قریب ہی کہ حق تعالے ہمکو انپر ظفریاب کریگا تو ہمارے
نزدیک یہ عادت اللہ ہی کہ گویا اعادہ پیروزی بدر کا کیا یا یہ کہ ہمارے لیے دوسرا امر ہو کہ وہ شہادت ہی اور حال
یہ ہی کہ جنگ بدر نے مجکو خطا اور غلطی مین ڈالا تھا یعنے مجکو دھوکھا دیا و حال آنکہ مجکو اُس معرکہ کی بڑی حرص تھی
اور میرے حرص کی یہ نوبت پہونچی تھی کہ مین نے اپنے فرزند کے ساتھ دربارۂ خروج طرف بدر کے ساہمہ کیا
یعنے باہم قرعہ ڈالا اگر او سیکے نام قرعہ نکلا پس آسکو شہادت روزی ہوئی و حال آنکہ شہادت پر مین اُس سے
زیادہ حریص تھا اب مین نے شب کو اپنے فرزند کے تئین نہایت صورت پاکیزہ خواب مین دیکھا کہ اثمار جنت
اور اُسکی نہرون مین بلا قید چھوٹا ہوا پھر رہا ہی اور وہ مجھسے کہتا ہی کہ جنت مین آکر ہمسے مل اور جنت مین ہماری
رفاقت کر کیونکہ میرے پروردگار نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا تھا اُسکو مین نے برحق پایا و ہر آئینہ واللہ یارسول اللہ
مین آج صبح سے اُسکی مرافقت کا جنت مین نہایت مشتاق ہون اور میرا سن بھی دراز ہوگیا اور ہڈیان گھل
گئین ہین اور ملاقات اپنے پروردگار کی مجکو محبوب و مطلوب ہی پس آپ دعا کیجیے خدا سے یارسول اللہ کہ وہ
مجھے شہادت روزی کرے اور جنت مین مرافقت سعد کی نصیب کرے چنانچہ رسول خدا صلعم نے اُنکے لیے
اِس بات کی دعا کی کہ آخر وہ اُحد مین شہید ہوے اور اسیطرح انس بن قتادہ نے کہا یارسول اللہ یہ معرکہ ایک
احد الحسنیین ہی یعنے ہمارے لیے دو خوبون مین ایک ضرور ہی یا شہادت یا غنیمت و فیروزی بقتل کفار
تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مجکو ہمپر خوف ہزیمت کا ہی راوی کہتے ہین کہ جب لوگون نے غیر از خروج
کے مدینے مین رہ کر لڑنے کو انکار کیا تب رسول خدا صلعم نے لوگون کو نماز جمعہ پڑھائی بعد ازان لوگون کو وعظ

وعید فرمایا اور امر بجہد و جہاد کیا اور انکو خبر دی کہ اگر تم لوگ صبر و استقامت رکھوگے تو تمھارے لیے نصرت
و ظفر ہے پس لوگ اس مژدہ سے خوش ہوے جبکہ رسول خدا صلعم نے انکو خبر دی واسطے مقابلے دشمن کے
یعنے جبکہ اذن جہاد دیا و حال آنکہ اکثر اشخاص اصحاب مین سے اس خروج کو ناگوار سمجھتے تھے چنانچہ رسول خدا
صلعم نے انکو حکم کیا کہ اپنے دشمنون کے لیے تیاری و کمربندی کرو بعد ازان حضرت نے لوگون کو نماز عصر پڑھائی
اور لوگ مجتمع و مستعد ہوے اور اہل عوالی بھی حاضر ہوے اور عورتون کو اونچے ٹیلون پر چڑھا دیا بعد ازان
بنو عمرو بن عوف اور جو لوگ انکے شریک تھے اور قبیلہ نبیت اور شرکا انکے سب حاضر آئے اور ہتھیار لگائے
اسوقت رسول خدا اپنی دولتسرا مین تشریف فرما ہوے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی حضرت کے ساتھ
تھے کہ ان دونون نے حضرت صلعم کو عمامہ و لباس پہنایا اور باہر درمیان حجرہ و منبر کے یعنے حجرہ سے تا منبر مسجد
لوگ صف بستہ بانتظار برآمد ہونے حضرت کے کھڑے تھے کہ دفعتاً ان لوگون کے پاس سعد بن معاذ و
اسید بن حضیر آپہونچے اور انسے کلام کرنے لگے کہ تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے کہا جو کچھ کہا اور ساتھ
حضرت کے تمنے خروج سے انکار کیا اور حال یہ ہے کہ ہر امر انپر نازل ہوتا ہے آسمان سے پس چاہیے کہ اس
امر کو انھین کی طرف رد کرو اور انھین کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ انھون نے تمکو امر کیا ہے اسکو بجا لاؤ
اور جس بات مین تم انکی خواہش دیکھتے ہو اور جو کچھ انکی راے ہو اسمین انکی اطاعت کرو پس اسی
درمیان مین کہ قوم گفتگو اس امر کی کر رہی تھی اور بعضے کہتے تھے کہ بات وہی ہے جو سعد نے کہی اور بعضون نے
از روے علم و یقین واسطے مقابلہ تندہی کے اپنی زرہ کو زیب تن کیا اور بعضے خروج سے کارہ و منکر تھے
کہ ناگاہ رسول خدا صلعم برآمد ہوے اور اسیوقت زرہ اپنی پہنے ہوے تھے وقد لبس الدرع فاظہرہا و ہر آئینہ
زرہ اپنی پہنے تھے مگر اسکو اوپر سے پہنے تھے یعنے زرہ پر زرہ یا پیراہن پر زرہ اور میانہ زرہ کو منطقہ چرمی سے
کہ وہ حمائل یعنے پرتلہ سیف ہے کسے تھے یعنے تسمہ پرتلہ سے مضبوط باندھے تھے چنانچہ وہ منطقہ بالآخر پاس آل
ابی رافع مولے رسول خدا صلعم کے رہا تھا اور آن حضرت صلعم عمامہ پہنے ہوے اور سیف حمائل کیے ہوے تھے
پس جب آنحضرت اس تیاری سے برآمد ہوے تو لوگ اپنے کردار و گفتار پر پشیمان ہوے اور جو لوگ آن
حضرت سے سوال خروج بالحاح و اصرار کرتے تھے کہنے لگے ہمکو کیا ہوا تھا کہ ہم حضرت سے اصرار کرتے تھے اس
امر مین جو خلاف مرضی مبارک تھا یعنے پہلے راے حضرت کی قیام پر تھی چنانچہ اہل راے جو مشورہ عدم خروج کا
کرتے تھے اہل اصرار کو نادم کرنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو کیا ہوا تھا جو ہم آپ کی مخالفت کرین پس کیجیے جو کچھ
آپکا ارادہ ہو اور ہمکو کیا فائدہ جو آپکے امر کو ہم ناپسند کرین اور اس سے انکار کرین و حال آنکہ یہ امر منجانب خدا
و رسول ہے تب فرمایا حضرت صلعم نے کہ مین نے تم لوگون کو اس امر کی طرف بلایا یعنے جنگ بقیام مدینہ مگر تم لوگون نے

انکار کیا وحال آنکہ نبی کے تئین لازم و سزاوار نہین ہی کہ جب اُسنے اپنی زرہ کو پہن لیا تو پھر اسکو اُتار ڈالے اسلیے یعنے نبی کو فسخ عزیمت جہاد لازم نہین ہی جب تک حق تعالے درمیان اسکے اور اسکے اعدا کے حکم مناسب کرے اور یہی طریقہ تھا انبیاے سابقین علیہم السّلام کا کہ جب کوئی نبی زرہ اپنے تن پر آراستہ کر لیتا تھا تو پھر اُسکو نہین اُتارتا تھا جب تک کہ حق تعالے درمیان اُسکے اور اُسکے اعدا کے حکم مناسب کرتا تھا بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا دیکھو جس امر کا مین نے تمکو امر کیا ہی اُسکی اطاعت کرو اور بسم اللہ کرکے چل نکلو کہ جسقدر تم صبر و استقامت رکھو گے تمھارے لیے نصرت ہی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے کہ مالک بن عمرو النجاری اسی جمعہ کو مر گئے جب رسول خدا صلعم زرہ پہنکر بقصد حرب روانہ ہوے تو جنازہ انکا جہان جنازے رکھے جاتے تھے رکھا ہوا دیکھکر اُسپر نماز جنازہ پڑھی اور گھوڑا اپنی سواری کا طلب کیا پھر سوار ہوکر احد کو تشریف لیگئے واقدی نے کہا مجھے خبر دی اسامہ بن زید نے اپنے باپ زید سے اُنھون نے بیان کیا کہ جعال بن سراقہ نے احد کو جاتے ہوے رسول خدا صلعم سے عرض کی یا رسول اللہ لوگ مجھسے کہتے ہین کل تو قتل ہوگا اور حال یہ تھا کہ اس کرب سے دم اُس شخص کا گھٹتا تھا تب حضرت نے اپنا ہاتھ اسکے سینے پر مارا یعنے اُسکا شرح صدر کیا اور تسلّی دی اس کلمہ لاجواب سے کہ الیس الدہر کلہ غدًا یعنے کیا کل زمانہ کل نہین کہلاتا ہی بعد ازان رسول خدا صلعم نے تین برچھیان طلب فرماین انکے تین نشان علم تیار کراے چنانچہ ایک لوا قبیلہ اس کا قرار دیکر اسکو اُسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیا اور ایک لوا الخزرج حباب بن المنذر بن الجموح کو عطا کیا اور بعضے کہتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو دیا اور علم مہاجرین کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو عنایت ہوا اور بعض کا قول ہی کہ مصعب بن عمیر کو ملا بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنا گھوڑا طلب کیا اور اُسپر سوار ہوے اور دوش مبارک پر کمان لگائی اور قناۃ یعنے نیزہ کو ایک ہاتھ مین لیا کہ اُس روز بن نیزہ کا برنجی تھا یعنے بونڈی نیچے کا پھل برنجی تھی اور سارے مسلمین ہتھیار بند تھے چنانچہ زرہ پوشون کی قطار ردیف وار جاتے تھے کہ انمین سو زرہ پوش تھے پھر جب سوار ہوے رسول خدا صلعم تو دونون سعد حضرت کے آگے آگے دوڑتے چلے ایک سعد بن عبادہ تھے اور ایک سعد بن معاذ اور یہ ہر ایک زرہ پوش تھے اور سب آدمی حضرت کے داہنے بائین چلے جاتے تھے تا آنکہ بدائع مین پہونچے اور وہانسے زقاق حسی مین گئے یہان تک شیخین مین پہونچے اور شیخین نام دو ٹیلون کا ہی کہ ایام جاہلیت مین ان دونون ٹیلون پر ایک بوڈھا اندھا اور ایک بوڈھیا اندھی رہتے تھے اور وہ دونون آپسمین باتین کیا کرتے تھے اسیواسطے ان دونون ٹیلون کا نام شیخین ہوا اور جب ثنیہ مین پہونچے اور دیکھا تو ایک لشکر ہتھیار بند نظر آیا اسکا شور اُسکے پیچھے سے سنائی دیتا تھا حضرت نے فرمایا یہ کیا ہی اور کیسا شور ہی لوگون نے خبر دی یا رسول اللہ یہ لوگ حلیف ہمکی ابن اُبی کے ہین قوم یہود سے حضرت نے فرمایا طلب نصرت

اہل شرک سے اور اہل شرک کے نہین کیجاتی ہی پھر وہان سے رسول خدا صلعم آگے بڑھے تا آنکہ شیخین مین پہونچے وہان
لشکرگاہ کیا وہان گروہ نوجوانان حضرت کے سامنے آئے مثل عبداللہ بن عمرو و زید بن ثابت و اسامہ بن زید و نعمان بن بشیر و
زید بن ارقم و براء بن عازب و اسید بن ظہیر و عرابہ بن اوس و ابوسعید الخدری و سمرہ بن جندب و رافع بن خدیج مگر حضرت نے
سب کو پھیر دیا رافع بن خدیج نے کہا اسوقت ظہیر بن رافع نے عرض کی یعنے میری سفارش کی کہ یا رسول اللہ وہ یعنے
رافع بن خدیج تیرانداز و سنگ انداز ہی اور مین نے اپنی گردن بلند کرنی شروع کی تا کہ اونچا معلوم ہون اور مین
موزے پہنے ہوئے تھا کہ کچھ اس سے بھی اونچا تھا چنانچہ حضرت نے مجکو اجازت میدان کی دی پھر جب مجکو اجازت
مل گئی تو سمرہ بن جندب نے اپنے ربیب مری بن سنان سے جسنے اسکو پالا تھا اور اُسکی مان کا شوہر تھا
کہا ای ابا رسول خدا صلعم نے رافع بن خدیج کو تو رخصت حرب کی دی اور مجکو پھیر دیا وحال آنکہ مین رافع کو کشتی مین
گرا دیتا ہون تب مری بن سنان الحارثی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے میرے بیٹے کو لوٹا دیا اور رافع بن
خدیج کو لے لیا وحال آنکہ میرا بیٹا اسکو کشتی مین گرا دیتا ہی حضرت نے فرمایا اچھا دونون کشتی کرین پس دونون نے
باہم کشتی کی تو سمرہ نے رافع کو گرا دیا تب حضرت نے سمرہ کو بھی اجازت دی اور مادر سمرہ کی بنی اسد سے تھی اور آگے بڑھا
ابن ابی اور لشکر اسلام سے ایک کنارہ اُترا تب اسکے حلیف یہودی اور منافقین جو اسکے ساتھ تھے ابن ابی سے
کہنے لگے کہ تو نے اپنی راے محمدؐ سے ظاہر کر دی اور اُسکی خیرخواہی کی اور اُسکو خبر دی تو نے کہ یہی راے اُن لوگون
کی بھی جو گذر گئے تمھارے باپ دادا اور پہلی راے انکی بھی موافق تیری راے سے ہوئی تھی مگر محمدؐ نے اُسکے قبول
کرنے سے انکار کیا اور کہنا مانا اُن چھوکرون کا جو اسکے ساتھ ہین پھر رفیقون نے ابن ابی سے ازراہ نفاق و کینہ
کے روگردانی کی غرض رسول خدا صلعم نے اپنے لشکر کے ہمراہ مقام شیخین مین شب باشی کی اور ابن ابی اپنے اصحاب کے
درمیان شب باش ہوا آخر یہ یون ہوا کہ جب رسول خدا صلعم جائزہ سے اُن لوگون کے جو پیش کیے گئے تھے فارغ
ہوئے اور آفتاب نے غروب کیا تب بلال نے مغرب کی اذان دی اور حضرت نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی بعد ازان
بلال نے اذان عشا کی کہی پس حضرت نے مع اصحاب نماز عشا ادا کی اور رسول خدا صلعم درمیان بنی النجار کے اُترے
تھے اور شب کی نگہبانی پر محمد بن مسلمہ کو پچاس جوان کے ساتھ مقرر فرمایا کہ گرداگرد لشکر کے گشت کرین تا آنکہ شب تمام
ہوئی اور مشرکین نے دیکھا کہ جسوقت رسول خدا صلعم اول شب سے آکر شیخین مین شب باش ہوے تو مشرکین نے بھی
اسپ سوارون اور شتر سوارون کو جمع کیا اور رات کی نگہبانی و نگرانی پر اپنے یہان عکرمہ بن ابی جہل کو بسرکردگی
اسپان سوار کے مقرر کیا چنانچہ تمام شب گھوڑے اُنکے صہلہ کرتے رہے یعنے ہنہناتے رہے آرام نکرتے تھے اور نزدیک
آتے تھے طلایہ انکے دبے ہوئے بمقام حرہ جو موضع سنگ لاخ ہی اور وہان بلندی پر نہین چڑھ سکتے تھے
تا آنکہ وہان سے سوار پھر جاتے تھے اور مقام حرہ سے خوف کرتے تھے کہ وہان محمد بن مسلمہ بھی پچاس سوار سے

گشت کرتے رہے تھے اور ایسا ہوا کہ رسول خدا صلعم نے بعد فراغ نماز عشا کے فرمایا کہ کون شخص امشب ہماری نگہبانی
و نگرانی کریگا تو ایک شخص نے اٹھ کر کہا میں پاسبانی کرونگا یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو کون ہے تیرا کیا نام ہے
اسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا بیٹھ جا پھر فرمایا کون شخص امشب ہماری نگہبانی و پاسداری کریگا تو ایک شخص
کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں یہ کام کرونگا فرمایا تو کون ہے اسنے کہا میں ابو سبع ہوں فرمایا بیٹھ جا پھر حضرت نے
پوچھا کہ آج کی رات کون آدمی ہماری چوکیداری کریگا تو ایک مرد اٹھ کھڑا ہوا اور بولا میں ایسا کر سکتا ہوں کہا تو
کون ہے اسنے عرض کی میں ابن عبد قیس ہوں فرمایا بیٹھ جا پس رسول خدا صلعم نے تھوڑی دیر توقف کرکے فرمایا تم تینوں
آدمی جو اٹھے تھے کھڑے ہو جاؤ پس فقط ذکوان بن عبد قیس کھڑے ہوئے حضرت نے فرمایا تیرے دونوں ساتھی کیا
ہوئے انھوں نے عرض کی میں نے ہی آپ سے اقرار شب نگرانی کا کیا تھا فرمایا اچھا تو ہی جا حق تعالے تیری نگرانی
کریگا پس انھوں نے اپنی زرہ پہنی اور سپر لگائی اور رات کو لشکر میں گشت کرنے لگے اور بعضے کہتے ہیں کہ صرف حضرت
صلعم کے گرد پھرتے تھے اور ایکدم جدا نہوتے تھے اور رسول خدا صلعم نے خواب فرمایا آخر شب تک پھر جب وقت
سحر ہوا تو حضرت نے فرمایا رہبر لوگ کہاں ہیں کون شخص ہمکو راہ بتاویگا اور راہ مطلوب پر لگاویگا کہ ہمکو قریب کی
راہ سے اس قوم پر پہنچاوے تب ابو حثمۃ الحارثی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں اس رستے پر لیچلونگا اور
بعضوں نے کہا وہ اوس بن قبطی تھے اور بعضوں نے کہا ہے وہ محیصہ تھے اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ہونا
ابو حثمہ کا ثابت و تحقیق ہے چنانچہ جب رسول خدا صلعم خوابگاہ سے برآمد ہوئے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے
تو ابو حثمہ حضرت کو بنی حارثہ میں لیگئے پھر مقام اموال جا پہونچے تا آنکہ حائطے میں مربع بن قیظی کے گذر ہوا اور مربع
اندھا منافق تھا پس جب رسول خدا صلعم مع اصحاب داخل حائط ہوئے تو مربع کھڑا ہوا اور سبکے سامنے خاک اڑانے
لگا اور کہنے لگا کہ اگر تو رسول خدا کا ہے تو میرے حائطے کے اندر قدم نرکھ تب سعد بن زید الاشہلی گوشۂ کمان سے
جو انکے ہاتھ میں تھی اوس اندھے منافق کو مارنے لگے اسکے سر کو ایسا زخمی کیا کہ خون بہنے لگا پس بعضے بنی حارثہ ان
لوگوں میں سے جو مربع کی رائے پر تھے سعد پر غضبناک ہوئے اور کہنے لگے ای بنی عبد الاشہل یہ تم لوگوں کے عداوت
کی باتیں ہیں کہ اسکو تم ہمارے حق میں کبھی نچھوڑوگے تب اسید بن حضیر نے کہا لا واللہ یہ بات نہیں بلکہ باعث تمھارے
نفاق کا ہے واللہ اگر نہوتی یہ بات کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ اس امر میں کیا موافق مرضی رسول خدا صلعم کے ہے تو میں نے بیشک
مربع کو اور جو کوئی مثل اسکے اسکی رائے پر ہے اسکو بھی قتل کرتا پس ان سب نے یہ بات سنکر سکوت کیا اور
رسول خدا صلعم وہاں سے آگے چلے اور راہ میں درمیان میں کہ حضرت چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ابو بردہ بن نیار کے
گھوڑے نے دم اچھالی اور ابو بردہ کے نیام شمشیر پر دم گھوڑے کی جا پڑی میان گر پڑا تلوار ننگی ہوگئی حضرت
نے فرمایا ای صاحب سیف اپنی سیف کو اینچی رکھ میں گمان کرتا ہوں کہ عنقریب تلواریں کھینچینگی پھر اسکا اثر ہوگا

اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم فال کو پسند کرتے تھے اور طیرہ سے کراہت کرتے تھے یعنے فال نیک شگون کو طیرہ بدشگون اور رسول خدا صلعم
مقام شیخین سے فقط زرہ واحد پہنی تھی جب احد میں پہونچے تو دوسری زرہ بھی پہنی اور سر پر مغفر یعنے قلنسوۂ آہنی
خود رکھا پھر جب حضرت نے منزل شیخین سے کوچ کیا اسیوقت مشرکین نے بھی لشکر اپنا تعبیہ کر روانہ کیا پھر
وہاں سے وہ ایک مقام پر زمین ابن عامر میں اسی روز پہونچے پھر جب رسول خدا صلعم احد میں گئے اور اسی موضع
قنطرہ میں آئے اور وقت نماز کا آگیا تھا اور اسوقت اوس جگہ سے مشرکین بھی نظر آتے تھے تب حضرت نے بلالؓ
کو اذان اذان دیا اور وہان ٹھہر کر صحابہؓ کی صفین باندھین حضرتؐ نے نماز صبح پڑھائی اور اسی مقام سے
ابن ابی اپنے لشکر کو لیکر جدا ہوا اور مدینہ کو پھر چلا اور آگے آگے اپنے لشکر کے شتر مرغ کی طرح سر اٹھائے چلا جاتا
تھا اور عبداللہ بن عمرو بن حرام ان لوگون کے پیچھے ہوے اور فہمائش کرتے جاتے تھے کہ مین تمکو نصیحت
کرتا ہون اور یاد دلاتا ہون دربارہ خدا و رسول و مین تمھارے و بمقدمہ عہد تمھارے جو تم لوگون نے رسول
خدا صلعم سے شرط کی ہے کہ تم انکی حمایت کروگے اور انکو باز رکھوگے اس ضرر سے جس سے تم اپنی جانون کو اور اپنی زنان
و فرزندان کو باز رکھتے ہو ابن ابی نے جواب دیا کہ میری راے نہین کہ فیما بین انکے اور انکے قتال ہووے ابو جابر
اگر تو میرا کہنا مانے تو تو بھی ہمارے ساتھ مدینہ کو پھر چل کیونکہ جو لوگ اہل عقل و راے ہین وہ سب مدینے کو پھر
اور ہم لوگ محمدؐ کی نصرت کرنے والے ہین مگر مدینے مین وحال آنکہ انھون نے ہماری مخالفت کی ہر چند میں نے اُنسے
اپنی راے بیان کی مگر انھون نے ہمارا کہنا نمانا مگر کہنا مانا چھوکرون کا جن پر جہاد واجب بھی نہین پھر جب ابن ابی
نے عبداللہ کے ساتھ لوٹنے سے انکار کیا اور مدینے کی گلیون مین داخل ہوگئے تو ابو جابر نے اُن لوگون سے
کہا خدا تمکو دور رکھے اور تمپر لعنت کرے قریب ہے کہ حق تعالے اپنے نبیؐ اور سارے مومنین کو تمھاری نصرت سے
بے نیاز و بے پروا کریگا مگر ابن ابی پیچھا پھیرے چلا ہی گیا اور یہی کہتا رہا آیا ہوسکتا ہے کہ محمدؐ میرا کہا نمانین اور لڑکون
کا کہا کرین پس عبداللہ بھی وہان سے پھر کر دوڑتے ہوے رسول خدا صلعم سے آملے اور اسوقت حضرت صف کو صفوف
صحابہؓ سے آراستہ کر رہے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جب اصحاب رسول خدا صلعم کو گزند عظیم پہونچا تھا تو اسکو اتنی خوشی
بہت خوش ہوا اور اظہار شماتت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمدؐ نے ہمارے خلاف کیا اور بے عقلون کی راے پر
چلے الغرض جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کی صفین باندھتے تھے تو پچاس مردان تیرانداز کو عینینؓ کی طرف
قائم کیا اور انپر عبداللہ بن جبیر کو افسر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ انپر سعد بن ابی وقاص کو افسر کیا ابن واقد راوی
نے کہا ہمارے نزدیک انپر افسر ہونا عبداللہ بن جبیر کا صحیح و ثابت تر ہے اور رسول خدا صلعم نے صفوف اصحاب اس موقع
سے مرتب کی کہ احد کو اپنی پشت پر کیا اور مدینے کو سامنے کے رخ کیا اور عینین کو اپنے یسار پر رکھا اور مشرکین نے
ترتیب اپنے لشکر کی وادی مین اسطرح شروع کی کہ مدینے کو پس پشت رکھا اور احد کو رخ کے سامنے کیا اور بعضون نے

عینین ایک پہاڑ ہے ...

[illegible]

نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے عینین کو پس پشت کیا تو آفتاب بھی پشت پر تھا اور مشرکین نے آفتاب کو
مواجہہ مین لیا تھا ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک قول اول صحیح تر ہے کہ اُحد حضرت کے پس پشت تھا اور
مدینہ کی طرف رخ تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے حصین بن
عبدالرحمان بن عمرو سے اُنھون نے محمود بن عمرو بن یزید بن السکن سے اُنھون نے کہا جب پہونچے رسول خدا
صلعم اُحد مین اور کفار قریب عینین اترے تھے تب حضرت نے اُحد کو پس پشت کیا اور حضرت نے منع کیا کہ
جب تک مین کسیکو حکم کرون کوئی قتال نہ کرے جب اس بات کو عمارہ بن یزید بن السکن نے سنا تو کہنے لگا کہ
مین کھیت چرواد ون اسپنے بیٹے کا جسکو اُن لوگون نے قتل کیا اور ہنوز ہمنے اُنکو نہین مارا اور متوجہ ہوے
مشرکین کہ اُنھون نے بھی اپنی صفون کو آراستہ کیا اسطرح کہ میمنہ پر خالد بن الولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل
کو مقرر کیا اور اُنھون نے اپنے یہان دو سو سوار کے دو مجنّبے بنائے یعنے دو غول داہنے بائین اور سوارون
پر صفوان بن امیہ کو افسر کیا تھا اور بعضے کہتے ہین عمرو بن العاص کو افسر کیا تھا اور تیراندازون پر عبداللہ بن
ربیعہ کو افسر کیا تھا اور تیرانداز سو آدمی تھے اور نشان لشکر کا طلحہ بن ابی طلحہ کو دیا تھا اور نام ابی طلحہ کا عبد العزی
بن عثمان بن عبدالدار بن قصی تھا اور اُس روز ابوسفیان نے پکار کر کہا کہ اے بنی عبدالدار ہم خوب جانتے
ہین کہ تم لوگ نشان بردار ہی ہین ہمسے زیادہ حقدار ہو اور ہمکو چند روز کے لیے صرف بدر مین نشان برداری
ملی تھی اور تمھاری قوم سابق سے حامل لواء رہے ہین پس تم اپنے اس لوار کو مضبوط پکڑو اور اُسکی حفاظت کرو یا
ہمارے اور اُسکے درمیان چھوڑ دو یعنے اسکو ہمارے درمیان چھوڑ دو اسواسطے کہ ہملوگ طالب موت اور غالب
ان ہین کہ عوض چاہتے ہین جو ابھی تازہ عہد ہے اور ابوسفیان کہتا تھا جب نشانون پر زوال آویگا تو بعد اُسکے
پھر لوگون کو نہ قیام ہوگا اور نہ بقا ہوگی پس یہ سنکر بنی عبدالدار غضب مین آئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے لواء کو
تمھارے سپرد کرین یہ کبھی نہوگا ولیکن اُسکی محافظت کرینگے بس قریب ہے کہ تو دیکھیگا تب اسوقت اعیان
لشکر نے اُس نیزہ نشان کے تئین طلحہ کو سپرد کیا اور بنو عبدالدار نے نشان کو قبضے مین لاکر ابوسفیان کو
سخت و ناسزا کہا اسوقت ابوسفیان نے کہا ہم دوسرا نشان تیار کرینگے اُن لوگون نے کہا ہان مگر اُسکو بھی
سوائے کسی بنی عبدالدار کے کوئی غیر نہ اٹھانے پاویگا اور سواے اس امر کے دوسری بات کبھی نہ ہوگی اور حال
رسول خدا صلعم کا یہ تھا کہ پا پیادہ ہوکر صفوف اصحاب کو برابر کرتے تے اور اپنے اصحاب کو واسطے قتال کے
آمادہ کرتے تھے اور فرماتے تھے تو آگے بڑھ اے فلانے اور اے فلانے تو پیچھے ہو جا اور یہ اسلیے تاکہ اگر شانہ کسی
شخص کا باہر نکلا ہوا دیکھین تو اُسکو آگے پیچھے کر دیتے تھے پس آن حضرت اُن لوگون کو ایسا راست کرتے تھے
گویا کہ اُس صف سے تیرون کو راست کرلیوین راوی نے کہا جب صفین برابر ہو چکین تو حضرت صلعم نے پوچھا کہ نشان

مشرکین کا کون شخص اٹھائے ہی لوگون نے کہا اُنکے لوا کے حامل بنی عبدالدار ہین فرمایا ہمارے لوگ وفاداری
مین آنسے زیادہ سزاوار ہین پھر فرمایا مصعب بن عمیر کہان ہی مصعب نے عرض کی مین یہ حاضر ہون فرمایا
تو ہمارا علم لے پس مصعب بن عمیر وہ علم لیکر روبروے رسول خدا صلعم کے کھڑے ہوے بعد ازان حضرت کھڑے
ہوے اور لوگون کے سامنے خطبہ شروع کیا جسکا ترجمہ یہ ہی فرمایا ای گروہ مردم مین تمھارے تئین پند و
اندرز کرتا ہون اُس بات کی جسکی بابت حق تعالے نے اپنی کتاب مین مجکو نصیحت کی ہی کہ وہ عمل بطاعت اور
پرہیزگاری حرام چیزون سے ہی اور تم لوگ آجکے روز بمقام ذخیرہ خیر و اجر عظیم کے ہو کیونکہ یہ سب اُس شخص
کے لیے ہی کہ جو کچھ اُسپر واجب ہی یاد کرے اور اُس امر کے واسطے اپنے نفس کو استقامت اور یقین پر قائم
رکھے اور بخوشدلی کوشش کرے اسواسطے کہ جہاد با دشمن سخت دشوار ہی اس امر پر قائم رہنے والے بہت
قلیل ہین اور وہ وہی ہین جنکے رشد و قوت کو خدا نے استوار کیا ہی پس جو کوئی فرمانبردار خدا کا ہی اُسکا مددگار
خدا ہی اور جو کوئی تابعدار شیطان کا ہی اُسکا یار شیطان ہی پس چاہیے کہ جہاد پر استقامت
کرنے سے اپنے اعمال کو کشادہ کرو اور بدنیو سیا جو کچھ خدا نے تمھارے حق مین وعدہ کیا ہی خدا سے طلب
کرو اور طریق طلب یہ ہی کہ جو کچھ مین تمکو حکم کرتا ہون اُسکو اپنے نفس پر لازم کرو اور بجا لاؤ کہ ہر آئینہ مین تمھاری
رہست یابی کا حریص ہون اور آپسمین اختلاف ڈالنا و تنازع و ناپروائی کرنا موجب پستی ہمت و ضعف ایمان
کا ہی اور ایسی باتین خدا پسند نہین کرتا اور نہ ایسی باتون پر خدا نصرت و فیروزی دیتا ہی ای گروہ مردمان اسوقت
ایک امر تازہ میری خاطر مین گذرا ہی کہ جو شخص حرام سے ہی حق تعالے اُسکو اپنے نبی سے دور رکھیگا اور جو کوئی مجھپر
ایکمرتبہ صلوۃ و درود بھیجیگا اُسپر خدا اور ملائکہ دس بار رحمت بھیجینگے اور جو کوئی نیک کام کریگا مسلم ہو یا کافر جو
اسکا خدا کے نزدیک ثابت ہی خواہ وہ بلا مدت اسی دنیا مین ملے خواہ مدت آخرت مین حاصل ہو اور جو کوئی ایمان
و یقین لاتا ہی خدا پر اور برحق جانتا ہی روز حشر کو اُسپر نماز جمعہ روز جمعہ واجب ہی مگر اطفال نابالغ اور نسوان پر
اور مریضون پر واجب نہین ہی اور نہ اُس غلام پر جو مالک کے قبضے مین ہی اور جو کوئی ان امور سے ناپروا ہی
اُس سے خدا بے پروا ہی اور خدا بے نیاز و صاحب حمد و ثنا ہی اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہی جس سے تمکو
تقرب بخدا حاصل ہو سوا اُس امر کے جسکا مین تمکو حکم کرتا ہون اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہی جس سے تمکو قربت
جہنم کی حاصل ہو سوا اُن کامون کے جس سے مین تمکو منع کرتا ہون اور امر واقعی یہ ہی کہ روح الامین جبرئیل نے میرے
دل مین القا کیا ہی یعنے مجھسے وحی کی ہی کہ کوئی جاندار اسوقت تک ہرگز نہ مریگا کہ جب تک پورا اور تمام رزق اپنا پا لیوے
اور اُسمین سے کچھ کم نہوگا اگرچہ اُسکی طلب حاصل کرنے مین سستی و تاخیر کرے پس خوف خدا رکھو اور طلب رزق مین
خوبی و شائستگی عمل مین لاؤ یعنے بوجہ حلال طلب کرو اور اُسکی دیر یابی تمکو اس بات پر آمادہ نکرے کہ اُسکو خدا کی نافرمانی

اور گناہ مین طلب کر دلینے اُسکو حرام سے طلب نہ کرو کیونکہ جو چیز خدا کے پاس ہے کوئی شخص اُسپر معصیت کرکے قدرت
نہین پاسکتا اگر پاسکتا ہی تو خدا کی طاعت سے و بہ تحقیق کہ خدا نے تمھارے لیے حلال و حرام کو بیان واضح کر دیا ہے
سوا ے اُن امور کے جو درمیان حلال و حرام کے مشتبہ الحکم ہین یعنے حکم اُسکی حلت و حرمت کا معلوم نہین کہ
وہ مُشابہات مین سے ہین مگر مردمان کثیر اُسکو نہین جان سکتے سوا ے بعض کے جو معصوم یعنے گناہ سے دور ہین
پس جو کوئی اُن مشتبہات کا ارتکاب نہ کریگا تو وہ محفوظ رکھیگا اپنی آبرو اور اپنے دین کو اور جو کوئی اُن مشتبہات
کے اندر پڑیگا تو وہ مثل اُس چرواہے کے ہی جو کنارے ایک حد یا حدیقہ کے ہو عنقریب ہے کہ اُسمین داخل
یعنے کیا عجب کہ اُسکا کلۂ غنم وغیرہ اوس حدیقہ مین گھس جا وین اور حال یہ ہی کہ ایسا کوئی بادشاہ نہین جسکا کوئی
حد محدود یا حدیقہ مخصوص نہو پس آگاہ ہو کہ حد و د خدا ے عزوجل اور حدیقہ اسکا اسکے محارم ہین یعنے
وہ چیزین اور وہ باتین جنکو خدا نے حرام کیا پس اجتناب اُس سے واجب حفاظت دین ہی اور مومن و منون ہین جیسے
سر ہوتا ہی و شرحب درد سر ہوتا ہی تو تمام بدن اُسکی طرف متوجہ و مصروف ہوجاتا ہی والسلام علیکم ورحمۃ
مصنف کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسنا و فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے مطلب بن عبداللہ سے انھون
نے کہا کہ مشرکین مین سے اول جس شخص نے بناحرب کی ڈالی وہ ابو عامر تھا کہ اپنی قوم سے پچاس آدمی ہمراہ لیکر
میدان مین آیا اور اُسکے ساتھ اکثر عبید یعنے غلامان قریش تھے اور ابو عامر خود بھی غلام عمرو کا تھا قبیلۂ اوس مین
پس اُسنے ندا دی اے قوم مین ابو عامر ہون مسلمین نے جواب دیا اے فاسق لامرحبا بک ولا اہلا یعنے تجکو فراخی
نصیب نہو اور تیرا کوئی مونس نہو اُسنے کہا میری قوم کو میرے بعد مصیبت پہونچی (یعنے میری غیبت مین روز
بدر کہ وہ حاضر نہ تھا) اور اُسکے ساتھ اکثر غلامان اہل مکہ تھے پس وہ سب پتھر پھینکنے لگے اور مسلمین بھی اُنکو
پتھر مارنے لگے اور ایک ساعت تک پتھر چلے تا آنکہ ابو عامر اور اسکے ساتھی بھاگے اور طلحہ لوگون کو پکارتا تھا
کہ میدان مین لڑنے کو آؤ اور لوگ کہتے تھے کہ عبید یعنے غلامون نے کبھی قتال نہین کیا ہی اور نہین کرسکتے
اسلیے اُنکو حکم کیا کہ وے لوگ پاسبانی لشکر کی کیا کرین اور قبل اس سے کہ دونون لشکر باہم مقابلہ مین آوین عورتین
مشرکین سامنے صفوف مشرکین کے دُہل و دف و دائرہ بجاتی تھین تا آنکہ پھرتی ہوئین پیچھے صفون کے
ہو جاتی تھین اور مطلب بن عبداللہ نے کہا کہ جب صف مشرکین کی ہمارے قریب آجاتی تھی تو وہ عورتین اُن
صفون کے پیچھے ہو رہتی تھین اور صفون کے عقب کھڑی رہتی تھین جب کوئی شخص اُنمین سے پیچھے ہٹتا اور
منھ پھیرتا تھا تو وہ عورتین ابھارنا اور غیرت دلانا شروع کرتی تھین اور اُسکو مقتولان بدر کی یاد دلاتی تھین
اور ایسا ہوا کہ قزمان ایک شخص تھا منافقین مین سے کہ وہ معرکۂ اُحد سے پیچھے رہ گیا تھا جب لشکر اسلام
مدینے سے چلا گیا تو صبح کو زنان بنی ظفر اُسکو غیرت دلانے لگین اور کہنے لگین اے قزمان مردون نے

جانب اُحد خروج کیا اور تو باقی رہ گیا ای قزمان جو تو نے ایسا کیا ہی تو تجکو شرم نہین آتی ہی تو مرد نہین مگر
زن ہی تیری قوم تو چلی گئی تو گھر مین بیٹھا رہ گیا پس وہ عورتین اُسکو یہ سب باتین یاد دلاتی تھین تا آنکہ قزمان
اپنے گھر کے اندر گھسکر کمان اپنی اور ترکش اور اپنی تلوار باہر لیکر نکلا اور وہ معروف بشجاعت تھا پس
دوڑتا ہوا لشکر کو چلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کے پاس پہونچا اور اسوقت حضرت صلعم صفوف مسلمین برابر کر رہے
تھے پس وہ صفون کے عقب سے آیا تا آنکہ صف اول تک جا پہونچا اور اُسی صف مین شامل ہوا پس مسلمین مین سے
پہلے پہلے جسنے تیر چلایا وہ وہی قزمان تھا پس اُسنے تیر چلانا شروع کیا اور تیر اُسکے گویا رماح یعنے برچھے تھے
اور وہ غضب مین آکر مثل شتر کے بلبلاتا تھا بعد ازان اُسنے تلوار پکڑی بہت بڑے کام کیے مگر آخر کو اُسنے
خودکشی کی کہ آپ اپنے تئین قتل کیا اور حال یہ تھا کہ اُسکے حین حیات جب ذکر اُسکی شجاعت و قتال کا پیش رسول
خدا صلعم کے آجاتا تھا تو فرماتے تھے وہ اہل جہنم مین سے ہی آخر ایسا ہوا کہ جب مسلمین اُس معرکہ مین بیدل
ہونے لگے تھے تو قزمان نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور کہتا تھا کہ فرار سے موت بہتر ہی ای آل اوس
مقاتلہ کرو اپنے حسب و نسب کی غیرت پر اور ایسا کرو جیسا مین کرتا ہون مطلب بن عبد اللہ راوی نے کہا کہ
قزمان تلوار لیکر درمیان مشرکین کے گھس جاتا تھا یہان تک کہ لوگ کہتے تھے کہ ضرور وہ مارا گیا اور پھر وہ
اُنمین سے نکلا چلا آتا تھا اور کہتا تھا مین ظفری کا لڑکا ہون یعنے قبیلہ ظفر سے ہون غرض اُسکے اس کلمہ سے
کنایہ شجاعت اپنی ظفر ہی چنانچہ اُسنے مشرکین مین سے سات آدمی قتل کیے اور آپ بھی زخمی ہوگیا اور زخم
کثرت سے لگے تھے کہ گر پڑا پس قتادہ بن النعمان اُسکے پاس آئے اور اُسکو آواز دی کہ ای ابو الغیداق تیرا کیا
حال ہی قزمان بولا یا لبیک یعنے کاش تو میری جگہ ہوتا تو حال تجکو معلوم ہوتا تب قتادہ نے کہا تجکو شہادت
مبارک ہو قزمان نے کہا ای ابو عمرو واللہ مین نے دین کے واسطے قتال نہین کیا بلکہ اس نظر سے مین نے
مقاتلہ کیا کہ قریش مکہ اگر ہمارے یہان آوینگے تو ہمارے نخلستان وغیرہ کو تباہ کر ڈالینگے یا آنکہ جب قریش
مسلمین پھیر کر مدینے مین آوینگے تو ہماری املاک کو خراب کرینگے اور جب کہ حال اُسکے مجروح ہونیکا پیش رسول
خدا صلعم مذکور ہوا تو فرمایا وہ اہل جہنم مین سے ہی چنانچہ جب اُسکے زخمون نے بہت شدت کی تو اُسنے اپنے تئین
آپ ہلاک کیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالے تائید دین کی کبھی مرد فاسق سے بھی کرا دیتا ہی اور بیان
کیا راویون نے کہ رسول خدا صلعم نے تیر اندازون کو آگے مقدم کیا اور اُن لوگون سے فرمایا ہمارے
پیچھے والون کی خبرداری کرو کیونکہ مین اندیشہ کرتا ہون کہ دشمن ہمارے عقب سے نہ آپڑین اور اپنی جگہ کو پکڑے
رہو اُس سے نہ ہٹو نہ تجاوز کرو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم اُنکو بھگا کر اُنکے لشکر مین گھس گئے ہین تب بھی تم اپنی اس جگہ کو
نچھوڑیو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوے تب بھی تم ہماری کمک کو اور اُنکو ہمسے دفع کرنیکو اپنے مقام سے

جدا انکو جیو پھر حضرت نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُکَ عَلَیْهِمْ یعنے اے خداوند مین تجھکو انپر حاضر وناظر کرتا ہون اور فرمایا
کہ تم انکے گھوڑون کو چھوڑے بھال کے تیرون سے مارو کیونکہ گھوڑے تیرون کے مقابل منہ نہین کرتے ہین اور
حال یہ ہی کہ مشرکین کے بیان دو غول سوارون کے تھے میمنہ والے رسالے پر تو خالد بن الولید افسر تھا اور
میسرہ والے پر عکرمہ بن ابی جہل تھا اور راویون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلعم نے لشکر راست و چپ
جسکو میمنہ میسرہ کہتے ہین مرتب کر چکے تو لواء اکبر مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا اور لواء اوس اسید بن حضیر کو عنایت کیا
اور لواء خزرج کو سعد یا حباب نے پایا اور گروہ تیراندازان اپنے پیچھے والون کی حفاظت کرتے ہوئے سواران
مشرکین پر تیر مارتے جاتے تھے پس گھوڑے سامنے سے منھ پھیر کر بھاگے چنانچہ بعض تیراندازون نے بیان کیا
کہ ہم اپنے تیرون کو نگاہ کرتے تھے تو جو تیر ہم انکے خیل پر چلاتے تھے تو ہمنے کسی تیر کو نہین دیکھا کہ وہ زمین پر گرا ہو
یعنے خالی گیا ہو بلکہ وہ گھوڑے پر پڑا یا سوار کو لگا اور کہا راویون نے کہ وہ قوم باہمدیگر قریب قریب ہو گئے
اور انھون نے اپنے صاحب لواء یعنے نشان بردار طلحہ بن طلحہ کو آگے کیا اور صفون کو آراستہ کیا اور اپنی عورتون
کو پس پشت مردون کے قریب انکے شانون کے کیا کہ ہندہ اور اسکے ساتھ والیان طبل و دف بجا بجا کے اور گا گا
کر لوگون کو جوش مین لاتی تھین اور اپنے مردون کو آمادہ بجنگ کرتی تھین اور واقعات بدر کو یاد دلاتی تھین
اور اشعار گاتی تھین جنکا مضمون یہ ہی کہ ہم لوگ دختران طارق ہین کہ فرشہای نرم پر سوتے بیٹھتے تھے اگر تم لوگ
اس جنگ مین آگے بڑھکر لڑوگے تو ہم تم باہم پھر ملین گے اور اگر پیٹھ پھیروگے تو ہم تمسے مفارقت کرینگے اور ہمارے
تمہارے درمیان مین ایسا فراق ہوگا کہ پھر ملاقات نہوگی تب ادھر سے طلحہ بن طلحہ نشان بردار نے پکارکے کہا کہ
کون شخص لڑنے کو نکلتا ہی پس علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ آیا تو لڑنے کو نکلیگا اسنے کہا ہان مین نکلونگا تب وہ دونون
اپنی اپنی طرف سے درمیان دونون صفون کے باہر نکلے اور رسول خدا صلعم دوہری زرہ اور خود وقبۂ بالائے خود
پہنے ہوئے زیر علم بیٹھے تھے ناگاہ وہ دونون باہم ہوئے پس علیؑ نے چابکدستی و چالاکی سے بڑھکر ایک ایسی ضربت
اسکے سر پر لگائی کہ تلوار اسکے سر مین تیر گئی یہان تک کہ سر اسکا اسکے ریش ذقن تک دوپارہ ہو گیا پس طلحہ تو زمین
پر گرا اور علی علیہ السلام اپنی صف مین پھر گئے لوگون نے علیؑ سے کہا کہ آپ نے اس لعین کا سر کیون نہ کاٹ لیا اور
اسکو جان سے کیون مار نڈالا انھون نے کہا اسواسطے کہ جب وہ گرا تو میرے سامنے اسکی شرمگاہ کھل گئی تو مجکو
اسپر رحم و ترس آیا کہ مین اسپر وار ڈالکر پھر آیا کہ وہ سردار لشکر ہی اور مجکو یقین ہوا کہ عنقریب خدا اسکو قتل کریگا یعنے
وہ ایسا زخمی ہی کہ خود مرجائیگا اور بعض روایت مین یون ہی کہ طلحہ نے علی پر حملہ کیا پس اسکے وار کو علیؑ نے سپر پر روکا
پس اسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا تو پھر علی نے اسپر حملہ کیا اور اسکے زرہ مشمرہ یعنے ران تک اونچی تھی یا دامن گردانے
ہوئے پہنے تھا پس علیؑ نے اسکے دونون رانون کو تاک کے تلوار ماری کہ دونون پانون اسکے کٹ کے جدا ہوگئے پھر

ارادہ کیا کہ اسکو قتل کرین تو اسنے کہا مجھپر رحم و ترس کرو پس علیؓ نے اسکو چھوڑ دیا تا آنکہ کوئی مسلین مین سے اسکے پاس گیا اور اُس نیم جان کا سر کاٹ لایا اور بعض روایت مین ہی کہ خود علیؓ نے اسکو قتل بھی کیا پس جب طلحہ قتل ہو گیا تو رسول خدا صلعم کو مسرور ہوا اور اظہار تکبیر کا فرمایا پھر سارے مسلین نے تکبیر کی تو بعد ازان اصحاب نبی نے لشکر مشرکین پر سخت حملہ کیا اور انکو ایسا مارنا شروع کیا کہ صفین انکی پراگندہ ہو گئین اور اسوقت تک کہ سواے طلحہ کے کوئی قتل نہوا تھا تو بعد طلحہ کے لواء مشرکین کو ابو شیبہ عثمان بن ابی طلحہ نے اُٹھایا تھا اور وہ آگے آگے عورتون کے شعر رجز پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہی کہ اہل لوار یعنے نشان بردار پر حق یہ ہی کہ نیزہ اسکا خون مین رنگین ہو یا پرزے کیا جاوے آخر کار ابو شیبہ نشان لیے ہوے آگے بڑھا اور عورتین دف بجا بجا کر گاتی تھین کہ لوگون کو ابھارتی اور جوش مین لاتی تھین چنانچہ ابو شیبہ عثمان حامل نشان پر حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور اُسکے دونون شانون کے درمیان مین ایسی تلوار ماری کہ اُسکا ہاتھ و شانہ جدا ہو گیا یہانتک کہ تلوار اسکی کمر و ناف تک اُتر گئی کہ اسکا پھیپھڑا تک کھل گیا بعد ازان حضرت حمزہ یہ کہتے ہوے پھرے کہ مین اُس شخص کا بیٹا ہون جو حاجیون کا پانی پلانے والا تھا اسوقت اُس نشان کو ابو سعید بن ابی طلحہ نے اُٹھایا تو سعد بن ابی وقاص نے اسکو تیر مارا کہ اُسکے حلق مین جا لگا اور وہ زرہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود منڈہ تھا اور اسمین دامن یعنے جھالر تھی جو قفا پر لٹکتی ہی اسوجہ سے حلق اسکا کھلا ہوا تھا کہ تیر سے چھد گیا پس زبان اسکی باہر نکل آئی جیسے کتے زبان نکالتے ہین اور بعض روایت مین ہی کہ جب ابو سعید نے نشان اُٹھایا تھا تو عورتین اسکے پیچھے کھڑی ہوئین یہ شعر پڑھتی تھین جسکا مضمون یہ ہی اے بنی عبد الدار تم اپنے دشمنون کی پشتون پر ایسی تلوارین تیز بارو جیسے اہل حمیت و حمایت تلوار مارتے ہین چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ جب مین اسکو یعنے ابو سعید بن طلحہ کو تلوار مارتا تھا اور اسکا دست راست قطع کرتا تھا تب اُسنے نشان کو دست چپ مین لیا تب مین نے اُسکے دست چپ پر حملہ کیا اور ایک ہاتھ مین اُس ہاتھ کو بھی جدا کیا تب اُسنے نشان کو دونون بازو ملا کر تھام لیا اور اپنے سینے سے لپٹا لیا کہ اُس سے پشت اسکی خمیدہ ہو گئی یعنے جھک گیا سعد نے کہا تب مین نے گوشہ کمان کا درمیان زرہ اور خود اسکے ڈال کر کھینچا تو خود اسکا اتر آیا مین نے اُس خود کو اسکی پشت پر پھینک مارا پھر مین نے اُسکو تلوار ماری کہ وہ قتل ہو گیا بعد ازان مین اسکی زرہ اتارنے لگا کہ دفعۃً شیخ بن عبد مناف مع چند نفر ہمراہی میری طرف آیا اور اتارنے زرہ سے مجھے باز رکھا اور سارا زرہ جملہ مشرکین سے اسباب زرہ وغیرہ ابی سعد مقتول کا بہت عمدہ تھا کہ زرہ اسکی بہت فراخ سیم کوفتہ تھی اور اسکا خود اور اسکی تلوار بھی بہت خوب تھی ولیکن شبیع درمیان میرے اور مقتول کے آکر حائل ہو گیا راوی نے کہا دونون قول مین سے قول اصح واثبت ہی (یعنے لینا زرہ و خود کا نہ پانا باعث حائل ہونے شبیع کے) اور اسیطرح اتفاق ہی اس بات پر

کہ سعد نے اسکو قتل کیا تب مسافع بن طلحہ ابن طلحہ نے وہ نشان اٹھا لیا اُسوقت عاصم بن ثابت ابن ابی الاقلح نے مسافع کو تیر مارا اور کہا لے اسکو یعنے تیر کو مین ابن ابی الاقلح ہون پھر اسکو قتل کیا پس جب کہ مسافع کو کہ ابھی اسمین جان باقی تھی لوگ اُسکی مان سلافہ بنت سعد بن الشہید کے پاس اُٹھا لیگئے اور وہ اُسوقت سب عورتون کے ساتھ تھی تو سلافہ نے کہا تجھکو کسنے مارا وہ بولا مین نہین جانتا ہون مگر مین نے اسقدر کہنا اسکا سُنا کہ لے اُسکو یعنے تیر کو مین ابن ابی الاقلح ہون سلافہ نے کہا واللہ وہ میرے ہی گروہ سے ہی اور بعض روایت مین یون ہی کہ سنا کہ کہا لے اُس وار کو اور مین بعد ابن کسرہ ہون اور لوگ ایام جاہلیت مین بنی کسر الذہب کہتے تھے چنانچہ جب سلافہ نے مسافع اپنے پسر سے پوچھا کہ تجھکو کسنے مارا اُسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے اُس سے اسقدر کہتے سنا کہ لے اسکو اور مین ابن کسرہ ہون سلافہ نے کہا احدی واللہ کسرے یعنے وہ کسرے ایک شخص ہم مین سے ہی پس اُسی روز سلافہ نے نذر کی اس بات کی کہ مین عاصم کے کاسۂ سر مین قوم کو شراب پلاؤن گی اور پیون گی اور جو کوئی اسکا سر لادے مین اسکو سو شتر دون گی بعد ازان جب اُس نشان کو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اٹھا لیا تو اسکو زبیر ابن العوام نے مار لیا تب وہ نشان کو جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اٹھا لیا تو اسکو طلحہ بن عبداللہ نے قتل کیا بعد ازان ارطاۃ بن عبد شرحبیل نے وہ نشان اُٹھایا اسکو علی علیہ السلام نے قتل کیا بعد ازان شریح بن فارظہ حامل نشان ہوا راوی کہتا ہی کہ ہم نہین جانتے اسکو کسنے قتل کیا بعد ازان صواب غلام بنی عبدالدار نے نشان اُٹھایا اسکے قاتل مین اختلاف ہی بعضے قائل ہین کہ سعد بن ابی وقاص نے اسکو قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علیؑ نے قتل کیا اور بعض کا قول ہی کہ قزمان اسکا قاتل ہی راوی نے کہا ہمارے نزدیک صحیح قزمان ہی کہ جب قزمان صواب کے نزدیک پہونچا تو اُسپر حملہ کیا اور اُسکا دست راست تن سے جدا کیا تو اُسنے نشان کو دونون بازو سے جب وہ ہاتھ بھی کٹ گیا تو اُسنے نشان کو دونون بازو سے آغوش مین چھپا لیا اور اُسپر جھک گیا پھر اُسنے صدا دی کہ ای بنی عبدالدار آیا میرا عذر پذیرا ہی تب قزمان نے اُسپر حملہ کیا اور قتل کیا راوی یعنے صحابہ نبی کہتے ہین کہ حق تعالے نے اپنے نبی کو کسی جگہ کبھی ایسا فیروزمند نہین کیا جیسا اُنکو اور اُنکے اصحاب کو روز احد ظفریاب کیا مگر باوجود اس بات کے اصحاب نے نافرمانی رسول خدا صلعم کی کی تھی اور حکم مین باخود تنازع ڈالی تھی چنانچہ جب نشان برداران لشکر مشرکین قتل ہوے اور مشرکین شکست پاکر بھاگ چلے اور رُخ نہ کرتے تھے اور اُنکی عورتین ڈہل دوف بجا بجا کے اور کوس کوس کے اُنکو اُس جا بلاتی تھین جہان ہم لوگ جمع تھے واللہ مین ہندکو اور اُسکے ساتھ والیون کو دیکھتا تھا کہ وہ سب بدحواس بھاگی جاتی تھین اور کوئی چیز اپنی خواہش اور حاجت کی اٹھا نہ سکتی تھین اور جب خالد بائین طرف سے رسول خدا صلعم آتا تھا تاکہ نکل جاوے اور بجانب سفح کے چلا جاوے اور سفح یعنے سر کوہ اور ایک موضع کا نام بھی ہی تو اسکو تیر انداز

تیر بار کر پھیر دیتے تھے یہانتک کہ دو کئی مرتبہ آیا اور تیر اندازون نے یون ہی ہنکا دیا اور جب مسلمین تیر اندازون کے
پاس سے آگے چلے تو رسول خدا صلعم تیر اندازون کے سامنے آکر فرمانے لگے کہ تم اپنے اسی جائے مصاف پر
کھڑے رہو اور ہماری پشت پر نگہبانی کرو اگر تم دیکھنا کہ ہم لوگ مال غنیمت لے رہے ہین تو تم اگر شریک ہونا اور
اگر تم دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوتے ہین تو بھی تم ہماری حفاظت کے لیے نہ آنا یعنے کسی حالت مین اپنی جگہ سے نہ سرکنا
چنانچہ جب مشرکین شکست پاکر بھاگے اور مسلمین نے پیچھا کیا اور جسطرح چاہا اُنکو قتل کیا تا آنکہ انکو لشکر سے دور بھگا
دیا اور لشکر یعنے لشکرگاہ کی لوٹ پر مستعد ہوے اسوقت تیر اندازون مین سے جو مصاف پر مامور باستقامت تھے
بعض نے بعض سے کہا کہ اس جگہ جہان کچھ نہین ہے تم لوگ کیون کھڑے ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ حق تعالے نے
تمہارے دشمنون کو ہزیمت دی اور یہ لوگ برادر تمہارے یعنے مسلمین انکے لشکر کو لوٹ رہے ہین تم بھی مشرکین
کے لشکر مین داخل ہو اور اپنے بھائیون کے ساتھ تم بھی مال غنیمت حاصل کرو تب ایک تیر انداز نے دوسرے سے
کہا کہ کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول خدا صلعم نے تمکو اپنی پشت پناہی کے واسطے مامور و مقرر کیا ہے اور تاکید فرمائی ہے
کہ اپنے مقام سے نہ ہٹو اگر ہمکو قتل ہوتے دیکھو تو ہماری حفاظت کے لیے بھی نہ آؤ اور اگر ہم لوگ مال غنیمت کے لینے
مین مشغول ہون تو بھی تم شریک نہو بلکہ ہماری پشت پر نگہبانی رکھو مگر اُن دوسرون نے کہا یہ ارادہ رسول خدا
صلعم کا نہ تھا جو تم سمجھے ہو کیونکہ مشرکین کو تو خدا نے خوار کر دیا اور انکو شکست دیکر بھگا دیا اب چلو لشکر مین اور اپنے
بھائیون کے ساتھ ملکر لوٹو آخر ان لوگون نے جب اس امر مین باہم اختلاف کیا تو عبداللہ ابن جبیر جو ان تیر اندازون کے
افسر تھے انکو فہمائش کی اور انکے سامنے خطبہ بیان کرنے لگے اور اُس روز اُسوقت سفید لباس پہنے تھے چنانچہ بعد حمد و ثنا
خداوند عزوجل کے جو سزاوار حمد و ثنا ہے اُن لوگون کو حکم بطاعت خدا و رسول کیا اور تہدید کی اس بات کی کہ کوئی شخص
مخالفت رسول خدا صلعم کی نہ کرے لیکن لوگون نے انکا کہنا نمانا اور لوٹ کے لیے چلے گئے صرف انہین سے قریب
دس آدمی کے ہمراہ اپنے افسر عبداللہ بن جبیر کے باقی رہ گئے تھے از انجملہ حارث بن انس بن رافع تھے جو کہتے تھے اے
قوم اپنے نبی کے عہد کو یاد کرو اور اپنے افسر کی اطاعت کرو مگر ان لوگون نے نمانا آخر لشکر مشرکین مین لوٹنے کے
لیے چلے ہی گئے مقام کو خالی کر دیا اور گھوڑون کو جبل کی طرف چھوڑ دیا اور لوٹنا شروع کیا چونکہ صفوف مشرکین درہم
برہم ہو گئی تھین اور لوگ انکے منتشر ہو گئے تھے اور اسوقت آندھی چل رہی تھی اور اول نہار تھا یعنے دن چڑھا تھا تا آنکہ
اُن لوگون نے رجوع کی اُسوقت ہوا پُروا تھی پھر دفعتہ پچھوا ہوا چلنے لگی یعنے مسلمین کا رُخ جو کہ پچھم طرف تھا تو ہوا سامنے
کی تھی اُسوقت مشرکین پھر آئے اور اس عرصہ مین مسلمین مشغول نہب و غارت تھے تسطاس مولی صفوان بن امیہ جو آخر
کو بوجہ احسن اسلام لایا تھا اسنے بیان کیا کہ مین صفوان کا مملوک تھا یعنے آزاد نہ تھا اور مین اُن لوگون مین تھا
جنکو مشرکین بھاگتے وقت لشکرگاہ مین چھوڑ گئے تھے اور اس روز تک سوائے وحشی و صواب غلامان بنی عبدالدار کے

کسی مملوک نے مقاتلہ نکیا تھا اور ابوسفیان نے کہا تھا یعنے وقت معرکۂ جنگ کے کہ اے گروہ قریش اپنے اپنے غلامون
کو اپنی متاع پر چھوڑ چلو کہ یہ لوگ تمھارے اسباب اور خورجیون پر نگہبان رہین گے چنانچہ ہمنے اسباب متفرق
کو ایک جا جمع کردیا اور اونٹون کو عقال کردیا یعنے چھاند دیا اور قوم لڑنے کو میمنہ ومیسرہ پر گئی تب ہمنے اسباب
پر پوشش ڈالدی اور خورجیون کو چھپا دیا اور اسوقت قوم مین سے ایک دوسرے کی مدد وکمک کو لڑنے جاتا تھا
اسی طرح تھوڑے عرصہ تک وہ لوگ قتال کرتے رہے ناگاہ ہمارے لوگ شکست پاکر بھاگے اور اصحاب محمد
ہمارے لشکرگاہ مین داخل ہوگئے اور ہم درمیان اسباب کے موجود تھے یعنے ہم بھاگے نتھے تب انھون نے
ہمین گھیر لیا اور جن غلامون کو انھون نے اسیر کرلیا انمین مین بھی تھا پھر انھون نے لشکر کو خاطرخواہ لوٹا ایک شخص
نے مجھسے پوچھا کہ مال صفوان بن امیہ کا کہان ہے مین نے کہا وہ مال تولاد نہین لایا ہے مگر جو کچھ زاد لایا ہے وہ نہین
خورجیون مین ہے تب وہ نکلکر میرے تئین کھینچنے لگا تا آنکہ جو کچھ مال تھا مین نے گٹھری سے نکال دیا اور وہ مال تقارب
سو مثقال کے تھا اور بعض روایت مین ایک سو پچاس مثقال تھا اور ہرگاہ ہمارے لوگ بھاگ گئے تھے اور ہم اُنسے
مایوس ہوگئے تھے اور عورتین بھاگ بھاگ گوشون مین چھپ رہی تھین اور جو لوگ مسلمین مین سے اُن عورتون کا
ارادہ رکھتے تھے اُن سے محفوظ رہین اور مال قبضہ مین مسلمین کے تھا اور ہم اسی حالت اسیری مین تھے کہ
ناگاہ مین نے سوارون کو دیکھا کہ وہ چلے آتے ہین اور لشکر مین داخل ہوگئے اور مسلمین مین سے کوئی انکو رد کرنے والا
تھا کیونکہ انھون نے اپنے مورچال جاے حرب کو جہان تیرانداز مامور ہوے تھے خالی وبے پروا چھوڑکر لوٹنے چلے
آئے تھے اور لوٹ رہے تھے اور مین دیکھتا تھا کہ وہ اپنی کمانین اور تیرکش بغلون مین ڈالے تھے اور اُنمین سے ہر ایک
نے جو کچھ پایا تھا اُسکی ہاتھ یا اسکی گود مین تھا الیس اسی حالت مین کہ یہ لوگ بخوف وخطر غارت وتاراج مال مین مصروف
تھے سوار ہمارے آپہونچے اور تلوارین مارنے لگے تا آنکہ تمام بڑھا بڑھا کے اور جا بجا بدستی سے بہتون کو قتل کیا
کہ مسلمین ہر طرف متفرق وپریشان ہوگئے اور جو کچھ لوٹا تھا سب چھوڑ بھاگے اور ہمارے لشکر سے نکل گئے پھر ہم
لوگ اپنی متاع کے پاس پھر آئے اور ہمارا کچھ اسمین سے نہین گیا تھا اور جو ہم مین سے اسیر ہوے تھے وہ بھی چھوٹ
رہے اور وہ زر طلا ہمنے مقتل مین پایا (یعنے وہ یکصد وپنجاہ مثقال مال صفوان) اور مسلمین مین سے ایک شخص
کو مین نے دیکھا کہ وہ صفوان بن امیہ کو لپٹ گیا اور دابیٹھا مجکو یقین ہوا کہ وہ مارا چاہتا ہے تا آنکہ مین جا پہونچا
تو اسمین کچھ جان باقی تھی اُسوقت میرے پاس خنجر تھا مین نے اسپر جنبیہ چلائی کہ وہ گر پڑا اور مین نے کہا یہ کون
شخص ہے کسی نے کہا یہ شخص بنی ساعدہ مین سے ہے پھر بعد زمان حق تعالے نے مجکو ہدایت کی کہ مین نے قبول اسلام کیا اور
واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ سے انھون نے عمر بن الحکم سے اُنھون
نے کہا کہ اصحاب جتنے جو غارت وتاراج مین پڑگئے تھے اور قسم ذہب وغیرہ سے جو کچھ انکے ہاتھ لگا تھا الیس جسوقت مشرکین

اُنپر آپڑے اور گھیر لیا اور مختلط و متسلط ہوگئے تو ہمنے نہین دیکھا کہ ان اصحاب مین سے کسی کے پاس اُس
مال منفروضہ سے کچھ باقی رہ گیا ہو کہ وہ لے بھاگا ہو سوا ے دو شخص کے ایک عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کہ پہلے سے
وہ ایک منطقہ کمر بند جو لشکر مین پایا تھا لے آئے تھے اُسمین پچاس دینار تھے کہ اُنھون نے زیر جامہ اپنے اُسکو ازار بند کی
گرہ مین باندھ رکھا تھا اور دوسرے عباد بن بشر کہ وہ ایک تھیلی لائے تھے اُسمین تیرہ مثقال زر طلا تھا
اُسکو اپنی قمیص کی جیب مین ڈال لیا تھا اور اُسپر اُوپر ایک قمیص اور اُسکے اُوپر ایک زرہ پہنے تھے اور اُسکو درمیان
مین کر کے کمر بند سے مضبوط کر لیا تھا پس وہ دونون شخص اُس مال کو بجنسہٖ پیش رسول خدا صلعم اُحد مین حاضر لائے
حضرت نے نہ اُسکا خمس لیا نہ اُن دونون کے مال یافتہ مین سے کم کرایا یعنے کسی اور کو اُسمین سے نہین دلایا
اور بقیہ احوال آئندہ بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالےٰ واقدی نے کہا مجھسے بیان کیا رافع بن خدیج نے کہ جب گروہ
تیرانداز اُس مقام سے جہان مامور تھے چلے گئے اور باقی رہ گیا جو رہ گیا تو خالد بن الولید نے نظر کی اُس شعب جبل کی طرف
اور لوگ وہان قلیل ہین تو سوارون کو ہمراہ لیکر دوڑ ماری اور عکرمہ بھی سوارون مین اُسکے ساتھ ہو لیا تب
یہ دونون مع سواران ہمراہی اُس مقام مین پہونچے جہان تیرانداز تھے اور چلے آئے تھے اور کچھ باقی رہ گئے تھے
پس اُن لوگون نے اُنپر حملہ کیا اور بقیہ تیراندازون نے بھی اُس قوم کو تیر مارے تا آنکہ اُنپر غالب ہوئے اور عبداللہ
بن جُبیر جو تیرانداز تھے جب اُنکا ترکش تیرون سے خالی ہو گیا تو اُنھون نے نیزہ مارنا شروع کیا تا آنکہ نیزہ
ٹوٹ گیا تو اُنھون نے اپنی تلوار کا میان توڑ پھینکا اور اُنسے مقاتلہ کرنے لگے یہان تک کہ قتل ہو گئے تب جعال
ابن سراقہ و ابو بردہ بن نیار آگے بڑھے اور یہ دونون وقت قتل عبداللہ بن جبیر حاضر تھے اور جو لوگ اُس
شعب جبل سے چلے آئے تھے یہ دونون اُنھین مین سے تھے مگر یہ کہ بعد اُنکے اخیر مین چلے آئے تھے اور قوم
مین مل گئے اور اُسوقت خیل مشرکین کا ٹری استواری کے ساتھ تھا پھر جب ہماری صفین ٹوٹ گئین اُسوقت
ابلیس بصورت جعال بن سراقہ چلا کر پکارنے لگا کہ تحقیق محمدؐ قتل کیا گیا اسیطرح تین بار چیخ ماری پس اُس روز
جعال بن سراقہ بلیۂ عظیم مین مبتلا ہو گئے اسلیے کہ ابلیس اُنھین کی صورت بنکر پکارا تھا و حال آنکہ وہ ہمراہ
مسلمین کے بقتال شدید مقاتلہ با مشرکین کر رہے تھے بلکہ وہ پہلو مین ابی بردہ بن نیار و خوات بن جبیر کے موجود
تھے راوی رافع بن خدیج کہتے ہین کہ ہمنے ایسی فیروزی جلد تر پلٹتے ہوئے نہین دیکھی جیسی فیروزی مشرکین
کو جلدی سے ہمپر پھیری چنانچہ گروہ مسلمین ساتھ جعال بن سراقہ کے یون پیش آئے کہ ارادہ اُسکے قتل کا کیا اور
کہنے لگے یہ وہی ہے جو پکارتا تھا کہ محمدؐ قتل ہوئے تب خوات بن جبیر اور ابو بردہ نے اُسکے لیے گواہی دی
کہ جب پکارنے والا پکارتا تھا تو جعال ہم دونون کے پہلو مین موجود تھا وہ پکارنے والا کوئی اور تھا اور رافع نے
کہا کہ بعد اُسکے مین نے بھی اُسکی گواہی دی بعد ازان رافع بن خدیج نے کہا کہ ہرگاہ ہم بخواہش نفسی و معصیت اپنے

ہی کے اپنے ہمنفسان کے آگے چلے آئے تھے اور مسلمین ساتھ مشرکین کے مختلط ہوگئے تو باہم مشتبہ ہوکر مقاتلہ
کرنے لگے اور باخود باایکدوسرے کو مارتے تھے مگر عجلت مین اور حالت اضطراب مین جسکو مارتے تھے اُسکو پہچانتے
نتھے کہ وہ کون ہے چنانچہ اُسی روز اُسید بن حُضیر کو دو زخم لگے ایک زخم تو ابو بردہ کی ضرب سے لگا مگر
وہ نہین جانتا تھا جب یہ کہ کہ اُسنے ضرب لگائی کہ لے اس ضربت کو مین پسر انصاری ہون یعنے دستور حرب
عرب یہ تھا کہ جب وہ ضرب لگاتے تھے تو کہتے تھے کہ خذہا انا فلان بن فلان اس ضربت کو لے کہ مین فلان بن
فلان ہون اُسوقت ابو زعنہ اُس معرکہ عظیم مین آگے بڑھے اور ابو بردہ کو دشمن سمجھ کر انکو دو ضربتین مارین اور
بولے لے اس ضربت کو مین ابو زعنہ ہون مگر ابو بردہ نے اُسوقت یہ نجانا تھا کہ کسنے مارا جب یہ آواز سنی
کہ مین ابو زعنہ ہون تو پہچانا اور جب ملاقات کی تو شکایت کی کہ دیکھ تو نے میرے ساتھ کیا کیا تب ابو زعنہ نے
کہا کہ تو نے بھی تو لاعلمی مین اُسید بن حضیر کو ضربت لگائی تھی ولیکن مضائقہ نہین کہ یہ جراحت فی سبیل اللہ ہے
پس اس بات کا ذکر پیش رسول خدا صلعم کے ہوا فرمایا یہ فی سبیل اللہ ہے اے ابو بردہ اس جراحت کا تیرے
لیے اجر ہے گویا تجھے کوئی مشرکین مین سے مارتا اور فرمایا جو کوئی قتل ہوگا وہ شہید ہے اور ایسا ہوا اتفاق
کہ یمان جنکو حسیل بن جابر کہتے ہین اور رفاعہ بن وقش یہ دونون بزرگ جو کبیر السن تھے مدینہ کے ٹیلون
اور کوٹھون پر عورتون کے ساتھ چڑھا دیے گئے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا لا ابا لک یہ کلمہ
بد دعا ہے یعنے تیرا باپ مرے یا کلمۂ غیرت ہے کہ تیرے لیے باپ نہین ہے کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے ہمنفسون سے
چھوٹ رہین ہمکو شرم ہے جو ہمنے انکو چھوڑ دیا واللہ سوا اسکے کیا ہے کہ ہم آج یا کل کے مہمان ہین اور ہماری
عمر مین کوئی دم بقدر ظمئ دابہ باقی ہے یعنے اسقدر کہ جانور پیاسا درمیان دو پانی پینے کے سانس لیتا ہے
کاش ہم اپنی تلوارین پکڑ کر رسول خدا صلعم کے ساتھ چلکر اُحد مین کچھ دن رہے تک بھی ملجادین (راوی
نے کہا چنانچہ ایسا ہی ہوا) کہ جب وہ دونون بزرگ آنکر لاحق ہوئے تو رفاعہ کو مشرکین نے قتل کیا اور اما حسیل
ابن جابر جب مسلمین و مشرکین باہم مختلط ہو گئے تھے اور تلوار چل رہی تھی تو اُسوقت اُنپر تلوار مسلمین کی نادانستہ
پڑگئی اور حذیفہ شور کرتے ہی رہے کہ میرا باپ ہے میرا باپ ہے تا آنکہ حسیل قتل ہوگئے تب حذیفہ نے کہا اے
مسلمانون خدا تمکو بخشے کہ وہ ارحم الراحمین ہے جو کچھ تمنے کیا اُسنے میرے باپ کے درجات و خیر کو پیش رسول خدا
صلعم زیادہ کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ حذیفہ کو خون بہا دیا جاوے اور بعض روایت مین ہے
کہ یمان کو زخم عتبہ بن مسعود کے ہاتھ سے لگا و بہرکیف حذیفہ بن یمان نے خون یمان کا سارے مسلمین پر حل کیا
اور اُسی روز حباب بن المنذر بن الجموح نے صیحہ کیا کہ اے آل سلمہ لبیک اجل کہتے ہوئے یکبارگی اپنی
گردنون کو پیش کرو یعنے آگے بڑھو اور اُسی روز جبار بن صخر نے ضربت سخت نادانستہ سر پر حباب بن المنذر کے

لگائی تھی تا آنکہ مسلین نے یا خود یا یہ نشانی قرار دی کہ اُمت اُمت کہکر صیحہ کرنا شروع کیا (یعنے تا لوگ اپنے لوگون کو پہچانین) تا آنکہ لوگون نے ہاتھ اپنے روک لیے اور آپسمین ایک دوسرے کے قتل و ضرب سے باز رہا اور واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی زبیر بن سعد نے عبد اللہ بن الفضل سے اُنھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے مصعب بن عمیر کو علم لشکر عطا کیا اور مصعب شہید ہوے اُسوقت ایک فرشتے نے بصورت مصعب متشکل ہو کر علم کو اٹھا لیا تو آخر روز رسول خدا صلعم نے فرمایا ای مصعب آگے بڑھ اُسوقت وہ فرشتہ حضرت کی طرف متوجہ ہو کر بولا کہ مین مصعب نہین ہون تب حضرت نے پہچانا کہ یہ فرشتہ ہی تائید کو آیا ہی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبیدہ بنت نائل نے عائشہ بنت سعد سے اُنھون نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اُنھون نے کہا اُس روز مین اپنے تئین دیکھتا ہون کہ تیر چلاتا ہون اور ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا رنگ خوبصورت میرے تیر کو میری طرف پھیر دیتا ہی (یعنے اُسوقت جب مسلین بہ مشرکین مختلط ہو گئے تھے کہ اُس تہلکہ مین اکثر مسلین مسلین کے ہاتھ سے دھوکے مین خطاءً و نادانستہ قتل ہوتے تھے) اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اُنھون نے کہا مین نے دو شخص کو سفید کپڑے پہنے ہوے دیکھا کہ اُنمین سے ایک داہنے رسول خدا صلعم کے اور دوسرا بائین سے یہ دونون قتال شدید کر رہے تھے اور ان دونون کو مین نے کبھی نہ پہلے دیکھا تھا نہ بعد اُسکے دیکھا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن سلیم نے قطن بن وہب سے اُنھون نے عبید بن عمیر سے اُنھون نے کہا جب قریش اُحد سے پھرے ہین تو اپنی محفلون مین اپنی ظفریابی کی باتین کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ابلق گھوڑون کو اور وہ مردم گورے رنگ سپید پوشون کو جو معرکہ بدر مین دکھائی دیے تھے اس معرکہ مین ہمنے اُنکو نہین دیکھا عبید بن عمیر نے کہا کہ یوم اُحد ملائکہ نے قتال نہین کیا اور دوسری روایت مین عکرمہ سے منقول ہی کہ معرکہ اُحد مین ایک ملک نے بھی تائید رسول خدا صلعم کی نہین کی بلکہ جنود ملک روز بدر مؤید تھے اور دوسری روایت مین مجاہد سے منقول ہی کہ روز احد ملائکہ حاضر ہوے مگر قتال نہین کیا یعنے لشکر مسلین کا اتنی بڑا احتیاج تائید ملائکہ نتھی اور دوسری روایت مین مجاہد سے ہی کہ سواے بدر کے کسی غزوہ مین ملائکہ نے قتال نہین کی اور ایک روایت مین ابی ہریرہ سے مروی ہی اُنھون نے کہا حق تعالے نے مسلین سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ جنگ مین صبر و استقامت رکھو گے تو ہم ملائکہ سے تمھاری تائید کرینگے اور جب کہ وہ مصاف سے ہٹ گئے تو پھر ملائکہ نے مقاتلہ نہین کیا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ نے موسیٰ بن ضمرہ بن سعید سے اُنھون نے

اپنے باپ سے اُنھون نے ابی بشیر المازنی سے اُنھون نے بیان کیا کہ جسوقت میان عقبہ سے شیطان نے پکارا
کہ محمدؐ قتل ہوے اس بات سے ارادۂ عزوجل مین یون تھا مسلمین اپنی نافرمانی پر پشیمان و نادم ہون اور ہر طرف غمزدہ
ہوکر جبل پر چڑھ جاوین تو پہلے جسنے انکو سلامتی رسول خدا صلعم کی خوشخبری دی وہ کعب بن مالک تھے کعب نے کہا
مین نے شور کرنا شروع کیا کہ رسول خدا صلعم سلامت ہین اُسوقت حضرت صلعم اپنا ہاتھ منھ پر رکھکر میری طرف
اشارہ کرتے تھے کہ چپ رہو اور دوسری روایت مین عبید اللہ بن کعب بن مالک سے منقول ہی کہ جب
مسلمین نے روگردانی کی تھی تو پہلے مین نے ہی رسول خدا صلعم کو پہچانکر مومنین کو خوشخبری دی کہ آنحضرت صلعم زندہ
سالم ہین اور کعب نے کہا اُسوقت مین ایک گھاٹی مین تھا اور راوی حدیث نے کہا کہ اُسوقت رسول خدا صلعم نے
کعب کو اپنے پاس بلایا اور انکی زرہ لیکر آپ نے پہن لی اور وہ زرد روبینہ تھی یا کچھ روبینہ تھی اور کچھ غیر روبینہ اور حضرت نے
اپنی زرہ آتاردی اُسکو کعب نے پہن لیا اس روز کعب نے قتال شدید کی تا آنکہ سترہ جرح ہوے کہ سب شکستہ
زخم لگے تھے اور ایک روایت مین یون ہی کہ کعب نے کہا مین نے اُس روز حضرت کی آنکھون کو نیچے خود تلے سے
دیکھکر پہچانا اور ندا دی کہ ای گروہ انصار باہم خوشی کرو یہ رسول خدا صلعم موجود ہین تب حضرت نے میری طرف
اشارہ کیا کہ چپ رہ اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے
اُنھون نے اعرج سے اُنھون نے کہا جب شیطان نے چیخ کیا کہ ہر آئنہ محمدؐ قتل کیا گیا تو ابوسفیان بن حرب نے
کہا ای گروہ قریش تم مین سے کسنے قتل کیا محمدؐ کو ابن قمیئہ نے کہا اسکو مین نے قتل کیا ابوسفیان نے کہا
مین تیرے ہاتھون مین کڑے ڈلوا دونگا جیسا کہ عنادید عجم ڈالا کرتے ہین اور بہادرون کے ساتھ یہ معاملہ کیا کرتے
ہین چنانچہ ابوسفیان ابو عامر فاسق کو اپنے ہمراہ لیکر مقتل مین پھرنے لگا تا کہ رسول خدا صلعم کو تلاش کرے
اسی حال مین گذر اسکا نعش پر خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے ہوا ابو عامر نے کہا ای ابوسفیان تو جانتا ہی یہ قتیل کون
ہی اُسنے کہا مجکو معلوم نہین اسنے بتایا یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہی اور یہ سردار بنی حارث بن الخزرج کا ہی
بعد ازان گذر اُسکا اوپر نعش عباس بن عبادہ بن نضلہ کے ہوا جو برابر نعش خارجہ کے تھی ابو عامر نے کہا
یہ ابن قوقل ہی جو بیت الشریف یعنے کعبہ کا شریف تھا بعد ازان گذر اُسکا ذکوان بن عبد قیس کی نعش پر ہوا
ابو عامر نے کہا یہ شخص اُس قوم کے سادات سردارون مین ہی بعد ازان گذر اُسکا نعش پر حنظلہ پسر ذکوان کے ہوا
ابوسفیان نے کہا ای ابو عامر یہ کون ہی اُسنے کہا یہان جتنے ہین یہ سب سے زیادہ مجھے عزیز ہی یہ حنظلہ بن ابی عامر
ہی یعنے ابو عامر کنیت ذکوان کی بھی تھی پھر ابوسفیان نے کہا مین مقتل محمدؐ نہین دیکھتا ہون یعنے انکی نعش
کہین نظر نہین آتی ہی اگر انکو قتل کیا ہوتا تو ضرور ہم انکو دیکھتے ابن قمیئہ جھوٹھ کہتا ہی بعد ازان خالد بن ولید سے
ملاقات ہوئی تو اُسنے اُس سے پوچھا کہ حال قتل محمدؐ تجکو کچھ معلوم ہی اُسنے کہا قبل ازین مین نے انکو دیکھا ہی

گروہ اپنے چند نفر اصحاب کے ہمراہ جبل پر چڑھے جاتے تھے ابو سفیان نے کہا یہ بات البتہ سچ ہی اور ابن
قمیئہ جھوٹھ کہتا ہی کہ اُنکو قتل کیا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن ریاح
سے اُنھون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے اُنھون نے کہا مین نے سُنا محمد بن مسلمہ سے وہ کہتے تھے کہ
مین نے اپنے کانون سے سُنا اور میری آنکھون نے دیکھا کہ جب مسلمین نے طرف جبل کے گریز کی اور رسول خدا
صلعم کی طرف رُخ نہین کرتے تھے تو اس روز حضرتؐ فرماتے تھے کہ ای فلان میرے پاس آ ای فلان میری
طرف آ مین رسول خدا ہون مگر اُن دونون مین سے ایک بھی حضرتؐ کی طرف نہ مڑا اور وہ دونون جنکو
بلاتے تھے چلے ہی گئے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے ابو بکر بن عبد اللہ
بن ابی جہم سے اور نام ابی جہم کا عبیدہ تھا اُنھون نے کہا کہ خالد بن الولید شام مین حدیث بیان کرتا تھا اور
کہتا تھا حمد ہی اُس خدا کا جسنے مجھے اسلام کی ہدایت کی روز اُحد جسوقت مسلمین روگردان و گریزان ہوے
تھے تو مین نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ کوئی نہ تھا اور مین نے اپنے تئین دیکھا کہ
مین ایک جماعت مسلح کے ہمراہ ہون مگر اُنمین سے کسی نے میرے سوا اُنکو نہین پہچانا تو مین نے دیدہ
ودانستہ اُنکو طرح دی اور مین نے کنارہ کیا کسیکو نہ بتایا اس خوف سے کہ گویا مین اُنکا اغوا و اغرا کرونگا
اس بات مین کہ لوگ اُنکو سردار سمجھکر اُنکے ہمراہ چلے جانیکا قصد کرینگے آخر مین نے عمرؓ کو دیکھا کہ وہ شعب جبل
کی جانب متوجہ تھے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبد اللہ
بن ابی فروہ سے اُنھون نے ابی الحویرث سے اُنھون نے نافع بن جبیر سے اُنھون نے کہا مین نے مہاجرین مین
سے ایک شخص سے سُنا وہ بیان کرتا تھا کہ جب مین حاضر اُحد تھا تو مین نے دیکھا کہ ہر طرف سے تیر چل رہے ہین
اور رسول خدا صلعم بیچ مین کھڑے ہین مگر جو تیر آتا ہی وہ حضرتؐ سے کترا کر نکل جاتا ہی اور مین نے عبد اللہ
بن شہاب کو دیکھا کہ اُس روز وہ کہ رہا تھا یا رو مجھے بتا دو محمدؐ کدھر ہین اگر وہ بچ رہے تو ہم لوگ نہ بچینگے
وحال آنکہ رسول خدا صلعم اُسکے برابر پہلو مین تھے اور حضرتؐ کے ساتھ کوئی نہ تھا تا آنکہ وہ اُس جگہ سے چلا گیا
اور اُس سے صفوان بن ابی امیہ نے ملاقات کرکے کہا اب تو تو محمدؐ سے فاصلہ پر چلا آیا کیا تیرے امکان مین نہ تھا
کہ تو اُنکو قتل کرتا اور اِس مہم شاقہ کو قطع کر دیا ہوتا وحال آنکہ خدا نے اسکو تیرے قابو مین کر دیا تھا اُسنے کہا
کیا تو نے اُنکو کہین دیکھا تھا اُسنے کہا ہان تو اُنھین کے پہلو مین تو تھا اُسنے کہا بخدا مین نے اُنکو نہین دیکھا
اب مین بخدا حلف کرتا ہون کہ وہ بے شبہ ہملوگون سے محفوظ و مصئون رہیگا کیونکہ ہم چار آدمی اُسکے قتل
قول و قسم کرکے تلاش کرنے نکلے تھے پر وہ کسیکو نملا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن
ابی سبرہ نے خالد بن ریاح سے اُنھون یعقوب بن عمر بن قتادہ سے اُنھون نملہ سے یعنے نملہ بن ابی نملہ سے

اور نام ابی نملہ کا عبداللہ بن معاذ تھا یعنے معاذ باپ تھے ابی نملہ عبداللہ کے اور معاذ برادر مادری براء بن معرور
کے تھے چنانچہ ابو نملہ بیان کرتے تھے کہ جب اس روز مسلمین نے گریز کیا اور حضرت صلعم تنہا رہ گئے اسوقت
مہاجرین و انصار مین سے چند اشخاص نے جو حضرت کو تنہا دیکھا تو ہر طرف سے حلقہ باندھکر شعب جبل کی طرف
چلے اور اس روز مسلمین کا نہ علم قائم تھا نہ انکی جمعیت و جماعت تھی اور لشکر مشرکین سے تمن تمن واسطے لشکر
مسلمین کے یا واسطے دو دو بھاگنے لگے انکے آگے پیچھے اس وادی مین پھرتے تھے کبھی وہ غول غول باہمدیگر ملجاتے
تھے کبھی پھر جدا ہو جاتے تھے مگر مسلمین سے کسیکو نہ دیکھتے تھے کہ جو انکا مانع و دافع ہو اور اسوقت مین بھی
رسول خدا صلعم کے پیچھے تھا اور دیکھتا جاتا تھا کہ حضرت ان چند اصحاب ہمراہیون کے آگے ہین بعد ازان مشرکین
اپنے لشکر اور لشکرگاہ کی طرف پھر آئے اور باخود مشورہ کرنے لگے کہ مدینہ پر چلین یا کہ تلاش و طلب مسلمین مین
نکلین پس اس باب مین درمیان قوم کے اختلاف پڑا اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم ایک جماعت اصحاب کو
نظر آئے تو جسوقت انھون نے حضرت کو صحیح و سالم پایا ایسا خوش ہوے گویا انکو کچھ بھی صدمہ نہ پہونچا تھا اور
واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن محمد بن شرحبیل العبدری نے اپنے باپ سے انھون نے بیان
کیا کہ ہر گاہ لشکر اسلام مین حامل لوا مصعب تھے پس جب مسلمین نے روگردانی کی تو مصعب اس علم کو لیے ہوے
ثابت قدم رہے اسوقت ابن قمیۃ اسپ سوار آگے بڑھا اور انکے دست راست پر تلوار ماری کہ ہاتھ جدا ہو گیا
اسوقت مصعب یہ آیۃ پڑھنے لگے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنے فرمایا ہی حق سبحانہ تعالی
نے کہ جز این نیست محمد رسول ہے اسکے پیشتر بھی اکثر رسول آئے ہین اور آخر آیۃ تک یہ مضمون ہے
کہ اگر وہ محمد مر جاوے یا قتل کیا جاوے تو تم ای کافہ مومنین کیا دین سے پھر جاؤ گے غرض کہ مصعب نے
علم کو دست چپ مین لیا اور اسپر جھک گئے تب اسنے انکا دست چپ بھی قطع کیا تو پھر وہ اس علم پر جھکے
اور اس علم کو اپنے دونون بازو سے سینے مین لپٹا لیا اور وہی آیت تلاوت کرنے لگے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیۃ بعد ازان ابن قمیۃ نے تیسری مرتبہ اینہر تیزی سے حملہ کیا اور خوب زور سے
نیزہ مارا کہ وہ کاری لگا اور مصعب زمین پر گرے اور علم بھی گر پڑا تب بنی عبدالدار مین سے دو آدمی نے
شتابی و چالاکی سے اس علم کو اٹھا لیا ایک سویط بن حرملہ اور دوسرے ابو الروم پس ابو الروم نے اس علم کو
لے لیا اور بدستور ہمیشہ اسیکے پاس وہ علم رہا یہان تک کہ جب مسلمین مدینہ کو لوٹ آئے ہین تو ابو الروم ہمراہ انکے
مع علم داخل مدینہ ہوے اور واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسے بن یعقوب نے اپنی عمۃ خواہر پدر سے
ان بی بی نے اپنی مادر سے اس بی بی نے مقداد سے انھون نے بیان کیا کہ جب ہم لوگون نے اپنی صفون کو
واسطے قتال کے آراستہ کیا اسوقت رسول خدا صلعم زیر علم مصعب بن عمیر تشریف رکھتے تھے پھر جب نشان جاتا

لشکر اعدا قتل ہو گئے تو مشرکین پہلی مرتبہ شکست پاکر بھاگ گئے اور مسلمین بطریق غارت اموال انکے لشکرگاہ مین آپڑے اور لوٹنے لگے بعد ازان مشرکین ناگاہ مسلمین پر عقب سے دوڑ پڑے اور لوگ بھاگنے لگے اسوقت رسول خدا صلعم نے اپنے یہان کے علمدارون کو ندا دی تو مصعب بن عمیر نے علم اٹھایا کہ بعد اسکے وہ شہید ہوے اور علم کتیبہ[1] بنی الخزرج کا سعد بن عبادہ نے اٹھایا اسوقت رسول خدا صلعم زیر اس علم کے تشریف فرما تھے اور سب اصحاب حضرتؐ کے گرد تھے اور علم مہاجرین کا آخر روز ابی الروم العبدری کو ملا یعنے بعد شہادت مصعب بن عمیر کے اور علم قبیلہ بنی اوس کا مین نے اسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیکھا اسوقت پہلے تو ایک ساعت مسلمین نے مشرکین پر خوب یورش کی پھر جب صفوف طرفین مختلط ہو گئین تو آپس ہی مین مقاتلہ ہونے لگا کہ اس روا روی مین امتیاز فیما بین یگانہ و بیگانہ کے نہ تھا اسوقت مشرکین نے بنابر شعار اپنے بنام عزے کے ندا دی کہ ای آل ہبل پھر آؤ کہ یہ قتال عظیم ہے راوی نے کہا مشرکین نے رسول خدا صلعم سے پایا جو کچھ پایا یعنے آنحضرت صلعم سخت متالم ہوئے پر انکے ہاتھ نہ آئے وحال آنکہ قسم اس خدا کی جسنے انکو بحق مبعوث کیا کہ مین نے حضرت کو ایک بالشت جگہ سے ہٹتے یا ہٹے ہوے نہین دیکھا بلکہ اسیطرح روبروے اعدا قائم رہے اور حال مسلمین یہ تھا کہ کبھی تو کوئی جماعت اصحاب کی حضرتؐ کے پاس جمع ہو جاتی تھی اور کبھی پھر متفرق ہو جاتی تھی اور جب مین حضرت کو قائم دیکھتا تھا تو کبھی اپنی کمان سے تیر چلاتے تھے اور کبھی پتھر مارتے تھے یہانتک کہ مشرکین تھک گئے اور باز رہے اور رسول خدا صلعم اپنی اسی جماعت قلیلہ مین بدستور ثابت و قائم رہے اور وہ جماعت جو حضرتؐ کے ساتھ بصبر ثابت قدم رہی وہ چودہ مرد تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین مین سے ابو بکرؓ و عبد الرحمان بن عوف و علی بن ابی طالبؑ و سعد بن ابی وقاصؓ و طلحہ بن عبید اللہ و ابو عبیدہ بن الجراح و زبیر بن العوام اور انصار مین سے حباب بن المنذر و ابو دجانہ و عاصم بن ثابت و حارث بن الصمہ و سہل بن حنیف و اسید بن حضیر و سعد بن معاذ اور بعض روایت مین بجاے اسید بن حضیر و سعد بن معاذ کے سعد بن عبادہ و محمد بن مسلمہ ثابت و قائم رہے تھے اور اس روز آٹھ آدمیون نے حضرتؐ کے ہاتھ پر بیعت مرنے کی کی تھی تین نے مہاجرین مین سے علی و زبیر و طلحہ اور پانچ نے انصار مین سے ابو دجانہ و حارث بن صمہ و حباب ابن المنذر و عاصم بن ثابت و سہل بن حنیف مگر ان آٹھون مین سے ایک بھی قتل نہوا یعنے یہ سب قتل سے محفوظ رہے اور رسول خدا صلعم عقب مین مسلمین منہزمین کے پکارتے تھے تا آنکہ انمین سے بعض اشخاص قریب مہراس کے حضرتؐ کے پاس لوٹ آئے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے انھون نے بیان کیا کہ اس روز رسول خدا صلعم کے حضور مین تیس آدمی ثابت قدم رہے اور وہ سب یہی کہتے تھے کہ سر ہمارا آپ کے سر پر فدا اور جان ہماری آپکی جان پر

[1] کتیبہ یعنی جماعت ۱۲

نثار اور آپ پر ہمارا اسلام غیر مودع یعنے خدا نخواستہ یہ سلام مودعی و رخصتی نہین ہے اور جب رسول خدا صلعم کو قتال
شدید پیش آئے اور حضرت پر مشرکین ٹوٹ پڑے تو مصعب بن عمیر اور ابو دجانہ حضرت کی مدد کو حاضر ہوے
اور اعدا کو قریب سے دور کیا یہان تک کہ وہ بہت زخمی ہوے اسوقت حضرت نے فرمایا کون شخص ہی جان
بیچتا ہی یعنے جان فروشون و جانبازون مین کون حاضر ہی تب ایک جماعت انصار مین سے یہ سنکر اٹھیل پڑی اور
سامنے آئی وہ پانچ مرد تھے کہ ایک انمین عمارہ بن زیاد بن السکن تھے پھر ان سبنے قتال کیا یہانتک کہ ثابت
قدم رہے اور پھر ایک جماعت مسلمین مین سے بلشکر آمادہ ہوگئی اور قتال کرنے لگی تا آنکہ اعدا کو دفع کیا اور
حضرت نے عمارہ بن زیاد سے فرمایا میرے قریب آجاؤ وہ نزدیک آئے تو انکو اپنے قدم مبارک کا تکیہ لگا دیا کہ
انکے چودہ زخم لگے تھے یہان تک کہ وہ مرگئے اور اس روز رسول خدا صلعم لوگون کو آمادہ حرب اور انکو قتال پر برانگیختہ
کرتے تھے اور مشرکین مین سے کچھ لوگ تھے کہ تیر بار بار کر مسلمین کو پریشان و از جا رفتہ کرتے تھے ان لوگون مین یہ دو
آدمی تھے ایک حبان بن العرقہ اور ابو اسامہ الجشمی پس رسول خدا صلعم سعد بن ابی وقاص سے فرمانے لگے میرے باپ
مان تیرے فدا ہون مار تیر اور اسی عرصہ مین حبان بن العرقہ نے ایک تیر مارا کہ وہ ام ایمن کے دامن مین لگا اسکے
دامن کو لے اڑا یعنے دامن الٹ گیا اسکو برہنہ کر دیا اس بات سے حبان کو ضحک و استہزا نے لیا رسول خدا صلعم کو
یہ امر بہت شاق گذرا پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص کو وہی تیر یا دوسرا ایک تیر جسمین پیکان نہ تھا حوالہ کیا
اور فرمایا مار اس تیر کو چنانچہ وہ تیر حبان کے حلقہ ہنسلی مین جا لگا کہ وہ چت گرا کہ اسکا عضو پوشیدہ کھل گیا سعدنے
کہا مین نے رسول خدا صلعم کو اس روز ایسا ہنستے ہوے دیکھا کہ دندان پیشین نظر آگئے اور فرمایا کہ سعد نے خوب بدلا
لیا ام ایمن کا حق تعالے نے تیری دعا قبول فرمائی اور تیرے تیر کو نشانے پر پہونچا دیا و ایضاً اس روز مالک بن زہیر
برادر ابو اسامہ الجشمی کا بھی تیر اندازی کر رہا تھا اور حال یہ تھا کہ یہی مالک بن زہیر اور حبان بن العرقہ یہ دونون
بہت درپے اصحاب نبی تھے اور بہت جلد بازی کرتے تھے اور ان لوگون کو ان دونون نے اکثر تیرون ہی سے قتل کیا
تھا کہ یہ دونون پتھرون کی آڑ مین چھپکر مسلمین کو تیر مارتے تھے چنانچہ وہ دونون جسوقت اسی گھات و تاک مین تھے
کہ ناگاہ سعد ابن ابی وقاص نے پتھرون کے نیچے مالک بن زہیر کو دیکھ لیا کہ وہ تیر لگا رہا ہی اور اسکا سر نظر آتا ہی تب
سعد نے اسکا سر تاک کے تیر چھوڑا کہ اسکی آنکھ مین جا لگا اور اسکی گدی سے پار نکل گیا اور نظر آیا کہ وہ تڑپا ایک قد
بلند ہو کر گرا اور خدا نے اسے قتل کیا یعنے وہ مرگیا اور اس روز رسول خدا صلعم نے اتنے تیر چلائے کہ کمان پرخچے
پرخچے ہوگئی اور اسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور وہ ہمیشہ انہین کے پاس رہی اور ایسا ہوا کہ اسی روز جنگ
احد مین قتادہ بن النعمان کی آنکھ مین ایک ایسا پیکان لگا تھا کہ آنکھ انکی نکلکر رخسارہ پر لٹک پڑی تھی قتادہ
بیان کرتے ہین کہ مین اسی حالت مین رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ میری زوجہ ہی

ایک عورت ہی کہ وہ نوجوان اور صاحب حسن وجمال ہی مین اُسکو بہت چاہتا ہون اور وہ مجھے بہت چاہتی ہی مجکو
اندیشہ وخوف ہی کہ میری آنکھ اُسکو مکروہ و ناگوار نظر آوے گی یعنے مین اُسکی نگاہ مین معیوب و بدنما دکھائی دونگا
پس حضرت نے اُسکی آنکھ کو ہاتھ سے اُٹھاکر حدقہ مین پھر رکھدی کہ وہ بینا ہوگئے اور جیسی تھی ویسی ہوگئی پھر کبھی اُس
آنکھ نے ایک ساعت بھی شب و روز مین اُنکو ایذا نہی چنانچہ بعد ازان جب سن اُنکا زیادہ ہوا تو وہ کہتے تھے
کہ یہ آنکھ میری قوت بصر مین تیزتر ہی اور وہ آنکھ بہ نسبت دوسری آنکھ کے خوش نما وخوش منظر زیادہ تھی یعنے
کجی وغیرہ عیوب سے صاف تھی غرض کہ رسول خدا صلعم بدستور مشغول و مصروف قتال رہے اور تیر چلایا کیے یہان
تک کہ تیر چک گئے اور گوشہ کمان کا ٹوٹ گیا اور اس سے پیشتر اُسکا چلہ بھی ٹوٹ گیا تھا اور حضرت کے ہاتھ مین
ایک ٹکڑہ باقی رہ گیا تھا کہ وہ گوشہ کمان مین بقدر یک بالشت کے لگا تھا تب اُس کمان کو عکاشہ بن محصن لیکر اُسکا
زہ وہ کھینچکر چڑھانے لگے اور عرض کی یارسول اللہ یہ زہ وہ نہین پہونچتا ہی یعنے پورا نہین ہوتا فرمایا کھینچ پہونچ جائیگا
عکاشہ نے کہا قسم ہی اُس خدا کی جسنے اُس رسول کو بحق مبعوث کیا ہی تحقیق مین نے اُس زہ وہ کو کھینچا تو وہ اسقدر
بڑھا کہ پورا ہوکر دو تین پیچ سے زیادہ ہوے اور ... تب حضرت نے اُس کمان کو لیا
اور بدستور اُسی سے قوم پر تیر چلاتے رہے اور ابوطلحہ آگے اصحاب کے حضرت کو آڑ مین کیے ہوے
سامنے سپر روکے ہوے تھے راوی نے کہا مین نے دیکھا کہ جب کمان حضرت کی بہت شکستہ ہوگئی تو
اُسکو قتادہ بن النعمان نے لیا اور کہا رواۃ نے کہ روز احد ابوطلحہ نے اپنے ترکش سے تیرون کو نکال کر سامنے
رسول خدا صلعم کے پھیلا دیئے یعنے کہ میرے پاس اسقدر تیر ہین اُن سب کو صرف کرتا ہون اور وہ بڑے تیرانداز
اور ڈانٹ ڈپٹ اُنکی بڑے زور و شور کی تھی چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ لشکر مین آواز ابوطلحہ کی بہتر ہی چالیس
آدمیون سے یعنے اتنے لوگون کے زور و شور ست یا اُنکے حرب وضرب سے اور ابوطلحہ کے تیردان مین پچاس
تیر تھے انھون نے اُن سب تیرون کو روبروے حضرت بکھیر دیے و باواز بلند کہنے لگے یارسول اللہ میری
جان آپ پر نثار ہی پھر ہم ایک ایک تیر چلاتے رہے اور حضرت پیچھے ابی طلحہ کے مابین سر و دوش اُنکے سر اقدس
نکالے ہوے مواقع پیکان ملاحظہ کرتے تھے کہ تیر کہان جاتا ہی اور کس نشانے پر واقع ہوتا ہی اور یہی صورت رہی
جب تک کہ تیر اُنکے تمام ہوگئے تھے اور ابوطلحہ یہی کہتے تھے کہ اب آپ ہٹ جائیے (یعنے تیر چک گئے) مجکو خدا
آپ پر فدا کرے اور آن حضرت صلعم چوب خشک زمین سے اٹھا دیتے تھے اور فرماتے تھے مار اس تیر کو ای
ابا طلحہ تا آنکہ وہ اُسی تیر کو مارتے تھے کہ وہ بہترین تیر ہوجاتا تھا اور اصحاب نبی صلعم مین جو تیرانداز کہ مشہور تھے
ازانجملہ سعد بن ابی وقاص تھے و صائب بن عثمان بن مظعون و مقداد بن عمرو و زید بن حارثہ و حاطب بن ابی بلتعہ
و عتبہ بن غزوان و خراش بن صمہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و بشر بن البراء بن معرور و ابو نائلہ سلکان بن سلامہ

وابوطلحہ وعاصم بن ثابت بن ابی الاقلح وقتادہ بن النعمان اور ایسا ہوا کہ اس روز ابورہم الغفاری کے سینہ میں
ایک تیر لگا وہ خدمت مین رسول خدا صلعم کے آئے تو حضرت نے لعاب دہن مل دیا وہ اچھے ہوگئے چنانچہ ابورہم
بنام منحور مشہور تھے اور ایسا ہوا کہ قریش مین سے چار آدمی حضرت کے قتل پر باہم ہمقسم وہم عہد ہوئے تھے اور
مشرکین اس بات مین ان چارون کو پہچانتے تھے کہ تھے وہ چارون عبد اللہ بن شہاب وعتبہ بن ابی وقاص
وابن قمیئہ وابی بن خلف اور اسی روز عتبہ نے رسول خدا صلعم کو چار پتھر مارے کہ ایک دانت رباعیہ حضرت کا
ٹوٹ گیا یعنے جو دو دو دانت اوپر نیچے کے بعد دو دو اوپر نیچے کے ہوتے ہین انکو رباعیہ کہتے ہین پس وہ انہی طرف
نیچے کا دانت رباعیہ شکست ہوگیا تھا اور حضرت کے دونون رخسارون پر سخت صدمہ پہونچا یہان تک کہ
کڑیان مغفر کی رخسارون مین گھس گئین اور زانون پر بھی گزند سخت پہونچا کہ دونون زانون کا چمڑا پھٹ گیا
اور ابو عامر نے کچھ گڈھے مثل خندقون کے مسلمین کے لیے کھودے تھے اور رسول خدا صلعم بعض غار کے کنارے نادانستہ گر پڑے
تھے یعنے خدا نے اس سے بچالیا اور واقدی نے کہا ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ حضرت کے رخسارون پر جسنے
پتھر مارا وہ ابن قمیئہ تھا اور جسکا پتھر لبون پر لگا اور دانت رباعیہ ٹوٹ گیا وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور اس
روز ابن قمیئہ آگے بڑھا اور کہنے لگا مجکو کوئی بتاوے کہ محمد کدھر ہین تو قسم ہے اسکی جسکے لیے قسم سزاوار ہے اگر مین
محمد کو دیکھ پاؤن تو بے شک انکو قتل کرون تا آنکہ جب اسنے حضرت کو دیکھا تو تلوار بلند کیے ہوے دوڑا اور عتبہ
بن ابی وقاص نے بھی تلوار کی وار کے ساتھ پتھر مارا اسوقت حضرت سامنے والے غار مین ہو رہے دونون زانوئین
چھل گئین اور ابن قمیئہ کی تلوار نے کچھ کام نکیا مگر چونکہ اسنے بھرزور ضرب لگائی تھی تو ثقل وصدمہ سیف سے حضرت
صلعم غار مین گر گئے بعد ازان حضرت اس غار سے نکلے اسطرح کہ عقب سے طلحہ نے اٹھایا اور علی نے ہاتھ پکڑ کر
کھینچ لیا تا آنکہ حضرت سیدھے کھڑے ہوے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ضحاک بن عثمان نے حمزہ
بن سعید ابی البشیر المازنی سے انھون نے کہا مین روز احد حاضر تھا اسوقت مین لڑکا تھا مین نے دیکھا ابن قمیئہ کو کہ
اسنے رسول خدا صلعم پر تلوار اٹھائی اور وار کی پھر مین نے دیکھا کہ حضرت اپنی زانوون کے بل آگے کے غار مین جا پڑے
اور اسکی آڑ مین ہو رہے وچونکہ مین لڑکا تھا تو شور کرنے لگا تا آنکہ مین نے لوگون کو دیکھا کہ اس غار مین کود پڑے
اور مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا کہ انھون نے حضرت کو گود مین اٹھایا کہ حضرت اٹھ کھڑے ہوے اور بعضون نے
یون بیان کیا ہے کہ پیشانی رسول خدا صلعم کو جسنے سخت شکستگی پہونچائی یعنے پتھر سے وہ ابن شہاب تھا اور جسنے
حضرت کی رباعیہ توڑی اور خون بہایا لبون سے وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور جسنے حضرت کے رخسارون پر
ایسا پتھر مارا کہ مغفر کی کڑیان رخسارون مین بیٹھ گئین وہ ابن قمیئہ تھا اور جبین منور جو شق ہوگئی تھی اور اس سے خون
بہتا تھا تو ریش مبارک تر ہوگئی تھی چنانچہ سالم مولے ابی حذیفہ چہرہ اقدس سے خون دھوتے تھے اور حضرت فرماتے

کہ وہ قوم کیونکر فلاح پاویگی جو اپنے نبی کے ساتھ اسطرح پیش آئے وحال آنکہ نبی انکو خدا کی طرف بلاتا تھا پس حق
تعالے نے اسوقت یہ آیہ نازل کی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ یعنے مجکو اس امر مین کچھ دخل نہین چاہین ہم انپر متوجہ ہون
خواہ انپر عذاب کرین اور سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ مین نے حضرت سے یہ کہتے ہوئے سُنا کہ غضب خدا
کا اُس قوم پر بہت سخت ہی جنہنے اپنے نبی کے چہرہ سے خون بہایا اور نیز غضب خدا اسپر بہت سخت ہی جسکو نبی نے
قتل کیا سعد نے کہا بد دعاے رسول خدا صلعم نے حق مین عتبہ میرے بھائی کے مجکو تسلی بخشی کہ ہر آئینہ مجکو اسکے
قتل پر وہ حرص تھی کہ کسی چیز پر مجکو کبھی ایسی حرص نہوئی تھی اور اسقدر مجکو معلوم ہی کہ بے شک وہ والد کا عاق
و نافرمان بردار اور اُنکے ساتھ بدخلق تھا چنانچہ مین نے مشرکین کی صفون کو دو مرتبہ چیرا ہی اور دونون بار
مین تلاش کرتا تھا اپنے بھائی عتبہ کو تاکہ اسکو قتل کرون لیکن وہ مجھسے ہر بار کترا کر نکل گیا جسطرح لومڑی
کترائی کتا جاتی ہی جب مین نے تیسری بار ارادہ کیا تو حضرت نے مجھسے فرمایا ای بندہ خدا تو کیا ارادہ کرتا ہی
کیا تیرا ارادہ اپنی جان دینے کا ہی پس مین اس ارادہ سے یعنے انکے لشکر مین گھس جانے سے باز رہا پھر حضرت
نے یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ لَا تُحِیْلَنَّ الْحَوْلَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ یعنے اے پروردگار انمین سے کسی پر یہ
سال ہرگز نہ گذرے سعد نے کہا واللہ انمین سے جنھون نے حضرت کو پتھر مارا اور مجروح کیا تھا کسی پر
سال تمام نہین گذرا چنانچہ عتبہ تو مر گیا مگر ابن قمیئہ کے بارہ مین اختلاف ہی بعضے قائل ہین کہ وہ اُسی معرکہ مین
قتل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ روز اُحد جب اُسنے تیر چلایا اور تیر اسکا مصعب بن عمیر کو لگا اور اُسنے کہا لے
اس تیر کو مین ابن قمیئہ ہون پس آسکے اُس تیر نے مصعب کو قتل کیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
سواے اسکے کیا ہی کہ خدا تعالے اُسکو ذلیل و ہلاک کریگا چنانچہ اُسنے قصد ایک بکری کا کیا کہ اسے دوہنے لگا
اُسنے اُسکی کنپٹی مین سینگ مارا تب ابن قمیئہ نے اُسکی ٹانگ چیر ڈالی اور مار ڈالا اور وہ خود بھی بموجب
بد دعاے رسول خدا صلعم کے اُسی زخم سے اندر جبل کے مرا پڑا ہوا کھائی دیا اور تھا ایک دشمن خدا کہ جب وہ اپنے
یارون کی طرف پھرا تو انکو خبر دی کہ رسول خدا صلعم قتل ہو گئے اور وہ شخص اولاد آرزم بنی فہر سے تھا اور ایسا ہوا
کہ عبد اللہ بن حمید بن زہیر جسوقت رسول خدا صلعم کو اُس حالت مین جسمین تھے دیکھتا تھا تا آنکہ گھوڑا ریٹیا کرایا
اور لوہے مین تمام لپٹا ہوا تھا یعنے زرہ وغیرہ سارا اسباب حرب پہنے تھا اور کہتا تھا مین ابن زہیر ہون مجھے
محمد کے تئین بتاؤ تاکہ مین انکو قتل کرون یا پہلے انسے مین ہی مرون تب ابو دجانہ نے اسے روکا اور کہا
اُس شخص کی طرف قصد کر جو بدلے محمد کے اپنی جان فدا کرتا ہی یعنے میری طرف آ تب ابو دجانہ نے حملہ کرکے
ابن زہیر کے گھوڑے کو پے کیا کہ گھوڑے نے دُم دونون رانون کے اندر دبالی پھر ابو دجانہ نے اسپر تیغ علم کر
للکارا کہ لے اُس ضرب کو مین ابن خرشہ ہون پس اسکو قتل کیا اور رسول خدا صلعم انکی طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے

اَللّٰھُمَّ اَرْضِ عَنِ ابْنِ خَرَشَۃَ کَمَا اَنَا عَنْہُ رَاضٍ یعنی اے خداوندا ابن خرشہ سے تو راضی ہو جیسا کہ مین اُس سے راضی ہون

اور واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اسحاق بن طلحہ نے عیسے بن طلحہ سے اُنھون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنھون نے کہا مین نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے جب روز اُحد ہوا اور رسول خدا صلعم کے روی مبارک پر پتھر لگا کہ دو کڑیان مغفر کی حضرت کے رخسارون مین چبھ گئین تب مین حضرت کی طرف دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اور لوگ بھی جانب مشرق سے حضرت کے سامنے تیزروی سے گویا اُڑتے ہوے آئے مین نے کہا خداوندا ان لوگون مین کہین طلحہ بن عبید اللہ آیا ہو پھر جب ہم لوگ حضرت کی خدمت مین جمع ہوگئے تو یکایک ابو عبیدہ بن الجراح میرے پاس دوڑتے پہونچے اور کہا مین تجھسے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ تو مجھے کیون نہین چھوڑتا یعنی مجھے حضرت کے پاس جانے دے کہ حضرت کے رخسارہ سے جو کچھ اسمین چبھا ہے مین اسکو نکال ڈالون اَبُو بکر نے کہا تب مین نے اسکو چھوڑ دیا یعنی آگے کر دیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا تم لوگ اپنے صاحب یعنی طلحہ بن عبید اللہ کو میرے پاس آنے دو تب ابو عبیدہ نے حلقۂ مغفر کو اپنے دندان پیشین سے پھر زور پکڑ کر کھینچ لیا کہ پیٹھ کے بھل گر پڑے اور ابو عبیدہ کا سامنے کا دانت بھی گر پڑا بعد از ان دوسری کڑی کو دوسرے سامنے کے دانت سے کھینچا پس اسیوجہ سے ابو عبیدہ لوگون کے درمیان مین کھونڈے تھے اور بعضون نے یون بیان کیا ہے کہ جس شخص نے دونون کڑیون کو رخسارۂ حضرت سے کھینچ لیا تھا وہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور بعضون نے کہا ابو الیسر تھے اور ہمارے نزدیک اثبت یہ ہے کہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور ابو سعید الخدری بیان کرتے تھے کہ بروز اُحد جب رسول خدا صلعم کے روے مبارک پر صدمہ پہونچا کہ مغفر کی دو کڑیان پتھر سے ٹوٹ کر رخسارون مین سما گئین پھر جب وہ دونون کڑیان نکالی گئین تو خون ایسا بہتا تھا جیسے رخنۂ مشک دریدہ سے پانی بہتا ہے اور حال اَبُو مالک بن سنان کا یہ تھا کہ اُس خون کو اپنے منھ مین چوس کر گھونٹ جاتے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا جو کوئی خواہش کرے دیکھنے کی ایسے شخص کو جسکا خون میرے خون مین مخلوط ہو گیا تو مالک بن سنان کو دیکھے چنانچہ جب لوگون نے مالک سے کہا کہ تو خون کو پی لیتا ہے اُنھون نے کہا ہان مین رسول خدا صلعم کے خون کو پی جاتا ہون یعنی پی گیا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جسکا خون میرے خون سے مس یعنی مخلوط ہو جاوے گا اُسکو آتش دوزخ نہ پہونچے گی اور ابو سعید نے کہا مین اُن لوگون مین تھا جو مقام شیخین سے پھیر دیے گئے تھے کہ مقابلہ کے ساتھ حاضر نہوسے تھے جب دوسرا دن ہوا تو ہم حرب گاہ مین بمقام رسول خدا صلعم پہونچے اور لوگ وہان سے متفرق ہوتے جاتے تھے چنانچہ مین دو کنبے بنی خدرہ سے ہمراہ لیے ہوے حاضر ہوا پس ہم دشمنون کو روکتے تھے کہ کوئی حضرت کی طرف آنے نپاوے اور ہم حضرت کو بسلامت دیکھکر اپنے اہل اور قوم کو خبر سلامتی پہونچاتے تھے تا آنکہ ہمسے ملاقات ہوئی اُن لوگون سے

جو پھیرے جاتے تھے مقام قناۃ کے درپے ہین اور ہماری ہمت سواے نبی صلعم کے اور کسیطرف مصروف تھی

تاہم اُنکو دیکھتے رہین اور نگہبانی کرین پس حضرت نے جب میری طرف نگاہ کی تو فرمایا سعد بن مالک ہو مین نے (بعض یعنے کہاں تھا)

عرض کی ہان مین ہی ہون میرے باپ مان آپ پر تصدق ہون پھر مین قریب گیا اور حضرت کے پانون کو

بوسہ دیا اور حضرت اسوقت گھوڑے پر سوار تھے فرمایا حق تعالے تیرے باپ کے بارہ مین تجھے اجر خیر

عطا کرے بعد ازان مین نے روے اقدس کی طرف جو نگاہ کی تو دیکھا کہ حضرت کے دونون رخسارون پر شل زخم

کے نمار ہو اور پیشانی انور قریب جڑ بالون کے شق ہو اور کیا دیکھتا ہون کہ نیچے کے لب مبارک سے خون جاری

ہو اور رداہنی رباعیہ شکستہ ہوگئی ہو اور یہ دیکھا کہ زخمون پر کچھ سیاہ سا لگا ہوا ہو مین نے لوگون سے

پوچھا کہ زخمون پر یہ سیاہ سیاہ کیا چیز لگی ہو ان لوگون نے کہا بوریا جلا کر خاکستر اُسکی لگائی گئی ہو پھر مین نے

پوچھا کہ حضرت کے رخسارون پر کسنے پتھر مارا ہو اُنھون نے کہا ابن قمیہ نے پھر مین نے کہا یہ پیشانی پر

کسکے ہاتھ سے چوٹ آئی ہو اُنھون نے کہا ابن شہاب کے پتھر سے پھر مین نے کہا لب پر کسنے پتھر مارا

اُنھون نے کہا عتبہ نے تب مین حضرت کی سواری کے آگے آگے دوڑتا چلا تا آنکہ حضرت اپنے دولتسرا

پر پہونچے پس گھوڑے سے اُتر نسکے مگر لوگون نے اُٹھا کر اُتارا اور مین حضرت کی دونون رانون کو

دیکھتا تھا تو دونون کا پوست شگافتہ و ترنجیدہ یعنے سمٹا ہوا تھا اور حضرت دونون سعد پر تکیہ دیے ہوے تھے

سعد بن عبادہ اور سعد ابن معاذ تا آنکہ داخل دولتسرا ہوے جب غروب آفتاب ہوا اور بلال نے اذان مغرب

کی دی تو رسول خدا صلعم اُسی حالت سے تکیہ دیے ہوے دونون سعد پر برآمد ہوے بعد ازان دولتسرا مین

تشریف لیگئے اور لوگ مسجد مین آگ جلائے ہوے اپنے زخمون کو سینک رہے تھے پھر جسوقت شفق غائب

ہوئی تو بلال نے اذان عشا کی کہی اُسوقت تک حضرت برآمد نہوے اور بلال حضرت کے دروازہ پر بیٹھے رہے

جب ایک تہائی رات کی گذری تو بلال نے ندا دی کہ اَلصَّلوٰۃُ یَا رَسُوْلَ اللہِ یعنے جماعت تیار ہو نماز کو تشریف لائیے

تب حضرت سوتے سے اُٹھکر برآمد ہوے پھر جسوقت داخل دولتسرا ہونے تھے تو مین نے دیکھا کہ بہت آہستہ

آہستہ قدم اُٹھاتے تھے اور جسوقت مین نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی اور حضرت اپنی دولتسرا کی طرف

تشریف لیچلے اور لوگ حضرت کے سامنے مصلے تک صف بستہ کھڑے تھے تو مین نے دیکھا کہ اُسوقت حضرت

تنہا چلے جاتے تھے یعنے بلا اعانت غیرے تا آنکہ داخل منزل شریف ہوے اور مین اپنے اہل و قوم کی طرف

پھرا اور اُنکو سلامتی حضرت کی خبر دی اُن لوگون نے اس خوشخبری پر حمد خدا کیا اور باطمینان سور ہے اور

اُس شب کو گروہ خزرج اور اوس مسجد مین باب نبی صلعم پر حاضر تھے اور حراست حضرت کی فرقہ قریش

سے کرتے رہے تا ایسا نہو کہ وہ دوڑ مارین اور رواۃ کہتے ہین کہ فاطمہ علیہا السلام مع چند عورتین

ہمراہی کے اپنے گھر سے برآمد ہو کر رسول خدا صلعم کے پاس آئیں اور زخمہاے روے مبارک دیکھا تو حضرت
کے گلے سے لپٹ گئیں اور چہرۂ انور سے خون پونچھنے لگیں اور حضرت فرماتے تھے اشتد غضب اللہ علی قوم
دموا وجہ رسولہ یعنے غضب خدا اُس قوم پر بہت سخت ہے جنھوں نے اُسکے نبی کے منھ سے خون بہایا
اور علی علیہ السلام مقام مہراس سے پانی لائے اور فاطمہ سے کہا کہ یہ میری سیف لیے رہو اور اُس
پانی کو اپنے سپر میں بھرا اور چاہا کہ رسول خدا صلعم کچھ اُسمیں سے پیئیں اور حضرت پیاسے بھی تھے مگر
پی نسکے اور اُس پانی میں بو بھی پائی اُس سے کراہت آئی اور فرمایا یہ پانی بدمزہ ہے پر اُس پانی سے صرف
کلی کی تا دہن مبارک سے خون صاف ہو جاوے اور فاطمہ علیہا السلام نے اپنے باپ کا خون دھو کر
صاف کیا اور جب کہ رسول خدا صلعم نے تیغ علی کو خون آلودہ دیکھا تو فرمایا تو نے بہت خوب قتال کی و تحقیق
عاصم بن ثابت اور حارث بن الصمہ اور سہل بن حنیف نے بھی اچھی قتال کی اور ابو دجانہ کی سیف بھی غیر مذموم ہے
الغرض جب حضرت نے اُس پانی کے پینے کی طاقت نپائی تو محمد بن مسلمہ باہر نکلے اور عورتوں کے پاس پانی
تلاش کرنے لگے اور اُسوقت وہاں چودہ بیبیاں آئی تھیں اُنھیں چودہ میں فاطمہ بنت رسول خدا بھی تھیں
اور وہ سب کھانا اور پانی اپنے ساتھ لاتی تھیں اور مجروحوں کو کھلاتی پلاتی تھیں اور اُنکی دوا کرتی تھیں
کعب بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے ام سلیم بنت ملحان اور عائشہ (یعنے بنت سعد) کو دیکھا کہ روز اُحد یہ دونوں
اپنے دوش پر مشک اُٹھائے ہوے تھیں اور حمنہ بنت جحش پیاسوں کو پانی پلاتی تھیں اور مجروحوں کا علاج
کرتی تھیں اور ام ایمن بھی مجروحوں کو پانی پلاتی تھیں الغرض جب محمد بن مسلمہ نے عورتوں کے پاس پانی
نپایا اور اُس روز رسول خدا صلعم کو شدت کی پیاس تھی تب محمد بن مسلمہ ایک قناۃ یعنے کاریز کی طرف مشک
لیکر گئے اور مالک کاریز سے طلب کیا اور وہ مقام آج معروف بقصور تیمیین ہے پس محمد بن مسلمہ آب شیرین
بھر لائے رسول خدا صلعم نے وہ پانی پیا اور محمد بن مسلمہ کے حق میں دعاے خیر فرمائی اور حال خون کا یہ تھا کہ
بند نہوتا تھا اور اُس حالت میں حضرت فرماتے تھے کہ وہ لوگ اب ہرگز مثل ایسی فیروزی کے جو انکو ملی ہے نہ
پہونچیں گے یہاں تک کہ مس کرینگے رکن کو یعنے پہونچیں گے مکہ میں اور جب فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون
زخم بند نہیں ہوتا و حال آنکہ وہ آپ خون دھوتی جاتی تھیں اور علی علیہ السلام مجن سے اُسپر پانی ڈالتے تھے بعد
ازان فاطمہ نے ایک ٹکڑہ حصیر کا لیکر جلایا جب وہ خاکستر ہوا تو اُس کو زخموں پر چپکا دیا تا آنکہ خون بند ہو گیا اور
بعضے کہتے ہیں کہ پشمینہ جلا کر بھرا تھا اور بعد ازان رسول خدا صلعم زخمہاے روے مبارک کی دوا ہڈی کہنہ
بوسیدہ سے کرتے تھے تا کہ نشان زخم کا جاتا رہے اور اُسقدر عرصہ گذرا کہ صدمہ ضربت ابن قمیئہ کا حضرت کے
شانے پر ایک مہینے تک یا زیادہ ایک مہینے سے رہا اور جو نشان کہ چہرہ مبارک پر رہ گیا تھا اُسکی دوا حضرت

استخوان کہنہ سے کی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے
انھون نے سعید بن المسیب سے انھون نے کہا جب روز احد ہوا تو ابی بن خلف آگے بڑھا اور مہمیز کرکے گھوڑا
دوڑا کر رسول خدا صلعم کے قریب آیا لوگون نے اسکو روکا اور ارادہ اسکے قتل کا کیا حضرت نے فرمایا تامل
و تاخیر کرو پس حضرت کھڑے ہوئے اور اسوقت ہاتھ مین آپ کے جو حربہ تھا یعنے نیزہ کوتاہ خواہ چوبدستی
یا سنان اس سے اسکو مارا کہ درمیان خود و زرہ کے جو دامن خود کا گردن پر آویزان رہتا ہی وہان اسکے
گلے مین نوک سنان پیوستہ ہوگئی پس ابی اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا کہ ہڈی پسلی کی ٹوٹ گئی تب اسکے
ہمراہی اسکے تیئن زندہ مع رخت تن لے بھاگے اور وہان سے پلٹ گئے تا آنکہ وہ اثناے راہ مین مرگیا اور
اسی کے بارے مین یہ آیۃ نازل ہوئی وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ یعنے جب تونے اسکو
مارا تو تونے نہین مارا بلکہ خدا نے اسکو مارا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری
نے عاصم بن عمر سے انھون نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے بیان
کیا کہ بعد معرکہ بدر کے جب ابی بن خلف بمقدمہ فدیہ دینے اور چھوڑا لیجانے اپنے پسر کے جو روز بدر اسیر ہوا تھا
مدینے مین آیا تو کہنے لگا یا رسول اللہ میرے پاس میرا ایک گھوڑا ہی کہ مین اسپر ہر روز سوار ہوا کرتا ہون تجوز
تیزی اسکے (یعنے براے عادت و مہارت) تا مین اسپر سوار ہو کر آپ کو قتل کرون فرمایا رسول خدا صلعم
نے بلکہ مین تجکو قتل کرونگا اسی پر ان شاء اللہ یعنے درآنحالیکہ تو اسپر سوار ہوگا اور دوسری روایت مین یون
منقول ہی کہ یہ کلمہ ابی بن خلف نے مکہ مین کہا تھا پس خبر اس بات کی حضرت کو مدینہ مین پہونچی اسوقت فرمایا
کہ انشاء اللہ مین اسکو قتل کرونگا درآنحالیکہ وہ اسی گھوڑے پر سوار ہوگا اور راویون نے بیان کیا کہ عادت
رسول خدا صلعم کی یہ تھی کہ قتال مین پیچھے مڑکر نہین دیکھتے تھے اسوجہ سے فرماتے تھے مجکو اندیشہ ہی کہ ابی
بن خلف کہین میرے عقب سے نہ آجاوے لہذا تم لوگ جب اسکو آتے دیکھو تو میرے تیئن مطلع کیجیو
وہ یہ فرما رہے ہی تھے کہ یکبارگی ابی اپنے گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا دوڑاتا ہوا آپہونچا اور اسنے حضرت کو دیکھکر
پہچانا و بآواز بلند کہنے لگا اے محمد اگر تم بچ گئے تو مین نہ بچونگا تب مسلمین نے عرض کی یا رسول اللہ اگر وہ آکر
آپ کو دبوچ لیگا یعنے اگر وہ پہلے آپ پر سبقت کریگا تو اسوقت آپ کیا کرینگے حالانکہ وہ خود آگیا ہی
اگر اجازت ہو تو ہم مین سے کوئی اسپر بحملہ سبقت کرے حضرت نے انکار کیا پھر ابی جب
نزدیک آگیا تو حضرت نے حارث بن صمہ سے حربہ لے لیا اور اصحاب سے نکلکر میدان لیا ہم لوگ
سامنے سے مثل پروانہ پرواز کر گئے اور حال شفقت و مشاق حضرت کا یہ تھا کہ جب وہ کسی امر مین کوشش
کرتے تھے تو کوئی انکا اس کام مین مشابہ نہین ہوسکتا تھا یعنے مثل انکے کوئی کوشش نہین کرسکتا تھا

یا انکی سی کوشش کوئی نہین کرسکتا تھا الغرض حضرت نے اُسی حربہ سے ابیّ کی گردن مین انی ماری کہ وہ
اپنے گھوڑے سے نیچے گرا اور ڈکارتا تھا جسطرح بیل ڈکارتا ہی اور اُسکے ہمراہی اُس سے کہنے لگے ای ابو عامر
واللہ تجھکو کچھ ضرر نہوگا یہ شخص جسنے تجھکو صدمہ پہونچایا اگر ہم مین سے کسیکے سامنے پڑجائیگا تو کسقدر ضرر
اٹھاویگا ابیّ نے کہا قسم ہے لات وعزّے کی یہ شخص جسنے مجھکو گزند پہونچایا اگر اسیطرح ساتھ کل اہل ذی المجاز کے
پیش آیا تو وہ سب مارے جاوینگے کیا اُسنے پہلے ہی نہین کہا تھا کہ مین تجھکو قتل کرونگا (ذوالمجاز ایک مقام
ہے منا مین کہ ابیّ وہین کا باشندہ تھا) بالآخر ابیّ کو اُسکے اصحاب اُٹھا لیگئے اور اُس شغل کے باعث وہ لوگ
طالب رسول خدا صلعم سے باز رہے بعد ازان رسول خدا صلعم جماعت اصحاب کے ساتھ جو گھاٹیون مین تھی
جا ملے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے حربہ زبیر بن العوام سے لیا تھا اور ابن عمر کہتے تھے کہ ابیّ بن خلف درمیان
وادی رابغ کے مر گیا اور مین وادی رابغ مین بعد گذرنے تھوڑی رات کے چلا جاتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہون
کہ میرے سامنے ایک شعلہ چمکا تو مین اُس سے ڈر گیا پھر یکایک اُسی شعلہ مین سے ایک شخص زنجیرون مین جکڑا ہوا
نکلا کہ زنجیرین بھی آگ کی طرح سرخ تھین اور العطش کہکے غل وشور کرتا تھا ونیز ناگاہ ایک شخص کہتا ہی کہ اسکو پانی
نہ پلانا یہ قتیل کیا ہوا رسول خدا کا ہی یہی ابیّ بن خلف ہے مین نے کہا دور رہو دور ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ
بمقام سرف مر گیا تھا اور ایک روایت مین یون وارد ہی کہ جب حضرت نے حربہ زبیر سے لیا تھا اسوقت
ابیّ نے حضرت پر حملہ کیا تا کہ اُنپر تلوار کا وار کرے دفعۃً مصعب بن عمیر اسکے آگے آگئے اور اپنے کو درمیان
اُسکے اور حضرت پر حملہ کیا تا کہ اُنپر تلوار منھ پر تلوار ماری اور رسول خدا نے درمیان دامن خود اور زرہ اُسکے
ایک فرجہ شگاف یعنی جاے خالی اُسکی گردن مین تاک کر وہین برچھی کی انی ماری کہ وہ زمین پر گر پڑا اور بیل
کی طرح ڈکارنے لگا اور راوی نے کہا کہ اُسی عرصہ مین عثمان بن عبداللہ بن المغیرہ المخزومی اپنا گھوڑا ابلق
دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ اپنی پوری زرہ پہنے تھا یعنی تا بپا اور رسول خدا صلعم اُسوقت شعب کی طرف جاتے
تھے تب عثمان بن عبداللہ بقصد رسول خدا صلعم آگے بڑھا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر اسوقت تو مجھسے بچے گا تو مجھ
مین تجھسے نہ بچونگا یہ سنکر حضرت ٹھہر گئے کہ یکبارگی اُسکے گھوڑے کا پانون پھسلکر درمیان کسی غار کے اُن غارون
مین سے جا تا رہا جسکو ابو عامر نے حضرت کے لیے کھودا تھا لیس اُسمین گھوڑا منھ کے بھل گرا پھر گھوڑا اُسمین سے
اُچھل کر نکل آیا اُسکو اصحاب نبی نے پکڑ کر لیا اور حارث بن صمّہ عثمان کے اوپر گئے اور ایک ساعت دونون
مین تلوار چلی بالآخر حارث نے اُسکے پانون مین تلوار ماری کیونکہ اسوقت اُسکی زرہ کا دامن لٹکا تھا لیس حارث نے
چابکدستی کرکے اُس زخمی پر تلوار مار کر قتل کیا اور حارث نے اُس روز اُسکی زرہ جیّد نفیس اور خود وسیف کہ
بہت عمدہ تھے لے لی اور اُس روز اُنکے سوا اَسنے کسیکو نہین سنا کہ کسیکا سلب رخت کیا ہو اور رسول خدا صلعم

اُن دونون کی قتال بلاخطہ کر رہے تھے اور حضرت نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے ناگاہ معلوم ہوا کہ عثمان بن
عبداللہ بن المغیرہ ہے فرمایا الحمد للہ الذی اعانہ یعنے حمد ہے اُسکی جسنے اُسکو ہلاک کیا اور ایسا ہوا تھا کہ اسی عثمان
بن عبداللہ کو عبداللہ بن جحش نے بمقام بطن نخلہ یعنے وادی نخلہ مین اسیر کیا تھا تا آنکہ اُسکو رسول خدا صلعم
کے پاس حاضر کیا کہ فدیہ لیکر اُسکو چھوڑ دیا تھا تب وہ وہان سے پھر کر قریش کے پاس گیا یہان تک
کہ احد مین آنکر لڑا اور مارا گیا اور اُسوقت اسکا مارا جانا عبید بن حاجز العامری بن عامر بن لوی نے دیکھا تو
آگے بڑھا اور مانند درندون کے دوڑتا ہوا آیا اور حارث بن صمہ کے شانے پر تلوار مار کر مجروح کیا پس
حارث زخمی ہو کر زمین پر گر پڑے تا آنکہ اُنکو اُنکے اصحاب اُٹھا لائے تب ابو دجانہ عبید کے مقابلہ پر آئے
پھر ان دونون نے تھوڑی دیر باہم چالش و کاوش کی اور ہر ایک دوسری کی ضرب سیف کو سپر پر روکتا تھا
تا آنکہ ابو دجانہ نے اُسپہ حملہ کیا اور اسکو وہین اُٹھا کر زمین پر دے مارا پھر اُسکو ذبح کر ڈالا جسطرح کوئی بکری
کو ذبح کرتا ہے بعد ازان مقتل سے پھرے اور حضرت کی خدمت مین آملے اور کہا راویون نے کہ سہل بن حنیف
دفع کرتے تھے اعدا کو رسول خدا صلعم سے ساتھ تیر زنی کے تب حضرت نے فرمایا اور تیر دو سہل کو کہ فی الحقیقت
وہ سہل ہے یعنے سہل الحق اور رسول خدا علیہ السلام نے التفات کی طرف ابی الدرداء کے اور حال یہ تھا کہ صحابہ ہر طرف
شکست پا کر بھاگے جاتے تھے تب حضرت نے فرمایا عویمر کیا اچھا سوار ہے بخلاف اس بات کے کہ لوگ
کہتے ہین وہ حاضر احد نہوے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے محمد
بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے انھون نے حارث بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے انھون نے کہا مجھسے
بیان کیا اُس شخص نے جسنے ابو اُسیرہ بن الحارث بن علقمہ کو دیکھا جبکہ وہ مقابل مین تھے ایک شخص کے
بنی عوف سے چنانچہ اُن دونون نے باہمدیگر تیغ زنی کی اور ہر مرتبہ ایک دوسرے پر بغلبہ حملہ کرتا تھا پس
اُس دیکھنے والے نے دیکھا اُنکا اُن دونون کے تئین بیان کیا کہ وہ دونون گویا دو شیر تھے باہم لڑنے والے
کہ کبھی ٹھہر جاتے تھے اور کبھی قتال کرتے تھے بعد ازان دونون باہم لپٹ گئے اور ایک نے دوسرے کو
مضبوط اور زور سے پکڑا پھر دونون لپٹے ہوے زمین پر گر پڑے تب ابو اسیرہ اُسپر چڑھ بیٹھے اور اپنی تلوار
سے اُسکو ذبح کیا جسطرح بکری کو ذبح کرتے ہین اور اسکو اسیطرح چھوڑ کر چلے کہ ناگاہ خالد بن الولید اپنے بچکیلے
گھوڑے پر سوار اور نیزہ طویل ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ابو اُسیرہ کی پشت پر آکر نیزہ لگایا راوی کہتا ہے مین نے دیکھا
نوک سنان سینے سے باہر نکل آئی کہ ابو اُسیرہ زمین پر گرے اور مر گئے اور خالد بن الولید یہ کہتا ہوا پھرا کہ
مین ابو سلیمان ہون اور کہا راویون نے کہ طلحہ بن عبیداللہ نے اُس روز قتال شدید کی چنانچہ طلحہ کہتے
ہین کہ جسوقت صحابہ نے شکست پائی تو مین نے دیکھا رسول خدا صلعم کو کہ مشرکین نے آنکر اُنکو ہر طرف سے

گھیر لیا اسوقت میری خاطر مین کچھ نہ آتا تھا کہ مین حضرت کے آگے رہون یا پیچھے یا داہنے رہون یا بائین
آخر کو مین کبھی سامنے حضرت کے کبھی عقب پر اعدا کو بحملۂ شمشیر دفع کرنے لگا یہان تک کہ وہ لوگ گریزان ہوے
چنانچہ اُس روز حضرت فرماتے تھے کہ طلحہ نے بڑی کوشش کی ہے اور سعد بن ابی وقاص ذکر مین احوال
طلحہ کے کہتے تھے کہ خدا طلحہ پر رحم کرے وہ ہم مین روز اُحد بزرگتر تھا از روے حمایت نبی صلعم کے لوگون نے
پوچھا اے ابو اسحاق یہ بات کیونکر ہے انھون نے کہا کہ طلحہ حضرت کے ساتھ لپٹے رہے یعنے ساتھی ساتھ رہے
اور ہم لوگ اُنسے متفرق ہوگئے تھے اور کبھی جمع بھی ہوجاتے تھے مگر انھون نے ایکدم ساتھ نچھوڑا مین نے
اُنکو دیکھا کہ وہ حضرت کے گرد چارون طرف پھرتے تھے اور اپنے تئین سپر کردیا تھا یعنے سینہ سپر تھے
اور جب لوگون نے طلحہ سے پوچھا کہ تمھاری اُنگلی مین کیا ہوا تھا انھون نے کہا جسوقت مالک بن زہیر
الجشمی نے رسول خدا صلعم کو تاک کر تیر چھوڑا اور حال یہ تھا کہ اُسکا تیر کبھی خطا نکرتا تھا تو مین نے اپنا ہاتھ
روے مبارک کے سامنے کردیا کہ وہ تیر میری انگشت خنصر مین آلگا اور پھاڑ دیا کہ انگلی بیکار ہوگئی اور
جب طلحہ نے تیر چلایا تو کہا حسّ (اور حسّ ایک آواز ہے کہ وقت تیر زنی منھ سے عرب کے نکلتی ہے) تب
حضرت نے فرمایا اگر طلحہ بسم اللہ کہتا تو داخل جنت ہوتا اور لوگ اُسکو دیکھتے اور پھر تصریح فرمایا کہ جو کوئی
چاہتا ہو دیکھنا ایسے شخص کو جو دنیا مین چلتا پھرتا ہے یعنے زندہ ہے وحالآنکہ وہ اہل جنت سے ہے تو چاہیے کہ
دیکھے طلحہ بن عبید اللہ کو پس طلحہ اُن لوگون مین سے ہے جنھون نے اپنی مدت عمر کو یا اپنے عہد کو پورا کیا
یعنے شہیدون مین سے ہے اور طلحہ نے کہا جب اس تفرقہ مین مسلمین متفرق ہوگئے و بعد ازان پھر پھر آئے
تو ایک شخص بنی عامر بن لوی بن مالک بن المضرب مین سے اپنا نیزہ ہلاتا ہوا کمیت ستارہ پیشانی گھوڑے
پر سوار مغرق باہن آگے بڑھا اور بآواز بلند کہتا تھا کہ مین ابو ذات الودع ہون مجھے بتاؤ کہ محمد کدھر
ہین پس طلحہ نے کہا کہ دفعۃً مین نے اُسکے گھوڑے کو پے کیا کہ وہ اپنی دُم رانون مین دبا کے رہ گیا یعنے گر پڑا
تب مین نے اُسکا نیزہ لے لیا اور واللہ مین نے خطا نکی کہ عین اُسکی آنکھ کی پتلی مین اُنی ماری وہ بیل
کیطرح ہنکارنے لگا اور مین برابر اُسکے رخسار پر پانون اپنا رکھے رہا یہان تک کہ مین نے اُسکے تئین موت
سے ملاقات کرائی اور ایسا ہوا کہ طلحہ کے سر مین استخوان پر کسی نے مشرکین مین سے دو ضربت ماری تھی
ایک ضربت تو جب وہ مقابل تھے اور ایک جب وہ پھر سے تھے پس اُس زخم سے خون بہت سا بہا تھا
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روز اُحد خدمت مین رسول خدا صلعم کی مین گیا تو فرمایا کہ تو اپنے
ابن عم کی ملاقات وعیادت کو جا پس مین طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور حال انکا یہ تھا کہ خون اُنکا
سارا بہ گیا تھا وہ بہت ناتوان وبیہوش تھے مین نے اُنکے مُنھ پر پانی چھڑکنا شروع کیا تا آنکہ وہ ہوش مین آئے

اور کہنے لگے رسول خدا کیسے ہین اور کیا کرتے ہین مین نے کہا بخیریت ہین انھون ہی نے مجکو تیرے پاس
بھیجا ہی تب وہ بولے الحمد للہ کہ بعد ہر مصیبت کے آسانی ہوتی ہی اور ضرار بن الخطاب الفہری نے کہا کہ
مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا جب انھون نے اپنے عمرہ مین بمقام مروہ اپنا سر منڈایا تھا تو اُنکے سر مین
استخوان کاسہ پر زخم نظر آیا تو مین بولا واللہ یہ ضربت مین نے ہی اِنکے لگائی تھی چنانچہ جب طلحہ میرے
سامنے آئے تھے تو ایک ضربت اُسوقت ماری تھی اور جب یہ پھر کر چلے ہین تو مین نے مکرر حملہ کرکے دوسری
ضربت لگائی تھی اور بیان کیا راویون نے کہ جب معرکہ روز جمل ہوا تھا اور علی نے اُن لوگون مین سے
قتل کیا جبکو کیا اور بصرہ مین داخل ہوئے تو ایک شخص عرب کا حضرت کے پاس آیا اور روبرو اُنکے
کلام کرنے لگا اور کہا طلحہ کون ہی تب علی اُس سے گھڑک کر بولے کیا تو روز اُحد ہما ضرنہ تھا عظم غناءُہ یعنے بزرگ
تھا کفایت کرنا طلحہ کا اسلام سے یعنے حمایت کرنا اور بجاے خود قائم و ثابت قدم رہنا اُنکا پیش رسول خدا
صلعم کے پس وہ شخص منفعل ہوا اور چُپ رہا تب ایک اور شخص قوم مین سے بولا یا علی غناءہ و بلاءہ طلحہ رحمہ اللہ
یعنے کفایت کرنا اسکا اور سختی اُٹھانا اُنکا روز اُحد کیونکر تھا فرمایا علی علیہ السلام نے ہان یون تھا کہ خدا رحم
کرے طلحہ پر بتحقیق کہ مین نے اُسکو دیکھا کہ اپنے تئین اُسنے سامنے رسول خدا صلعم کے سپر کر دیا تھا یعنے سینہ سپر
ہوگیا تھا اور تلوارون مین وہ چھپ گیا اور گھر گیا تھا اور ہر طرف سے تیرون کی بوچھار آتی تھی اور وہ اُس
حالت مین واسطے رسول خدا صلعم کے سپر تھا تب اس کہنے والے نے کہا کہ ہر آینہ وہ دن وہ تھا جسدن
اصحاب رسول خدا صلعم قتل ہوئے اور حضرت بھی اُسی روز زخمی ہوئے پس علی علیہ السلام نے کہا مین حاضر تھا
شاہد ہون کہ مین نے رسول خدا صلعم سے سُنا فرماتے تھے کاش مین بھی اصحاب کے ساتھ در غار ہوتا اسفل
جبل مین بعد ازان علی نے کہا اُس روز مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اعدا کو ایک طرف مین دفع کرتا تھا اور
ایک طرف ابو دجانہ ایک گروہ کو اُنمین سے ہنکاتا تھا اور ایک طائفہ کو اُنمین سے ایک طرف سعد بن
ابی وقاص بھگاتا تھا یہان تک کہ حق تعالے نے ان سب کو دور کیا اور اُس تہلکہ سے نجات تمام حاصل ہوئی
اور اُسی روز مین نے دیکھا کہ اُنمین سے ایک غول سلاح بند جدا جدا ہوئے ہین اور اُنمین عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا پس
مین تیغ بکف اُنکے درمیان مارتا ہوا گھس گیا اور انھون نے مجھپر ہجوم کیا تا آنکہ مین بھیڑ چیرتا ہوا آخر جماعت
تک پہونچا اور دوبارا اُنمین مارتا ہوا اُدھر پھر ایہان تک کہ اپنی جا پر لوٹ آیا ولیکن اجل نے مہلت دی تھی
کیونکہ جاری کرتا ہی حق تعالے اُس امر کو جو مقدر ہوگیا ہی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی جابر بن سلیم نے عثمان بن صفوان سے انھون نے عمارہ بن خزیمہ سے انھون نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی اُس شخص نے جسنے حباب بن المنذر الجموح کو دیکھا تھا کہ وہ اُس روز دشمنون کو مانند بھیڑون کے

ہانکتے تھے بعد ازان وہ لوگ انپر ٹوٹ پڑے یہان تک کہ لوگون نے کہا وہ قتل ہوگئے پھر وہ تیغ بکف میدان
مین نکلے اور وہ لوگ اُنسے متفرق ہوگئے اور حبیب حباب نے اُنکے ایک فرقہ پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر اپنے
لشکر مین جاملے اور حباب خدمت مین نبی صلعم کی واپس آئے اور حباب اُس روز سر بند سبز واسطے نشان
اپنے لشکر کے اپنے مغفر مین باندھے ہوے تھے اور اُس روز عبد الرحمان بن ابی بکر گھوڑے پر سوار غرق
باآہن کہ سواے آنکھون کے کوئی عضو نہین دکھائی دیتا تھا پرے سے باہر نکلا اور ندا دی کہ انا عبد الرحمان
بن عتیق سے کون لڑنے کو نکلتا ہے راوی نے کہا یہ سنکر ابو بکرؓ اسکی طرف چلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ
مین اُس سے لڑنے کو نکلتا ہون اور تلوار میان سے لی اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تلوار میان مین کر
اور اپنی جگہ پھر جا اور اپنی ذات سے ہمکو منفعت پہونچا اور رسول خدا صلعم فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن
عثمان کا مثل کسیکو نپایا سواے سپر کے کیونکہ وہ اُس روز خاص حضرت کی طرف مقاتلہ کرتے تھے چنانچہ
رسول خدا صلعم جب داہنے بائین مڑکے تیر چلاتے تھے تو اسیطرف شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ تلوار کے
وار سے دشمنون کو دفع کر رہے ہین یہان تک کہ حضرت گھر گئے تو شماس حضرت پر سینہ سپر ہوگئے تاآنکہ
وہ قتل ہوگئے پس اسیوجہ سے حضرت فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن عثمان سا کسیکو نپایا مگر یہ کہ وہ سپر تھا
اور بعد تولیہ و روگردانی کے مسلمین مین سے جس شخص نے حاضر ہونے مین سبقت کی وہ قیس بن محرث تھے
کہ مسکن بنی حارثہ تک جاکر مع ایک جماعت انصار کے بہت جلد پھر آئے اور مشرکین مین سے منھ ایک
جماعت کا پھیر دیا اور انکے ہجوم مین گھس گئے پس اُس جماعت مین سے کوئی بھاگ نہ بچا تاآنکہ قتل ہوے اور
قیس بن محرث انکو مار رہے تھے اور دفع کرتے تھے اپنی تلوار سے تاآنکہ انھون نے تنہا انمین سے چند
آدمیون کو قتل کیا پس اُن لوگون نے قیس کو نیزہ سے چھید لیا چنانچہ اُنکے بدن مین چودہ زخم سنان
پائے گئے کہ وہ سب اندر جسم کے کارگر ہوگئے تھے یعنے کاری لگے تھے اور دس زخم تلوار کے انکے بدن پر
لگے تھے اور ایسا ہوا کہ عباس بن عبادہ بن نضلہ و خارجہ بن زید بن ابی زہیر و اوس بن ارقم بن زید یہ سب
و حضو رمناعباس باآواز بلند کہتے تھے کہ ای گروہ مسلمین اللہ و نبیکم یعنے بچا ہو اللہ و نبی تمھارا کہ یہ جو کچھ مصیبت تمپر
نازل ہوئی اسوجہ سے ہے کہ تم لوگون نے اپنے نبی کا عصیان کیا یعنے نافرمانی و روگردانی کی حالانکہ وہ تمسے
وعدہ فتح کا کرتے تھے مگر تمنے صبر نکیا بعد ازان عباس نے اپنے سر سے خود اُتار ڈالا اور اپنے تن سے
زرہ اُتار رکھی اور خارجہ سے کہا کہ تجکو میری زرہ و خود کی حاجت ہے انھون نے کہا مجکو حاجت نہین
بلکہ جو تمھارا ارادہ ہے وہی میرا بھی ارادہ ہے پس یہ سب کے سب قوم مشرکین مین گھس گئے اور عباس
یہ کہتے تھے کہ ہرگاہ رسول خدا صلعم مبتلاے مصیبت ہوگئے یعنے اگر شہید ہوے اور ہم گوشہ چشم سے دیکھتے ہون

تو پھر کیا عذر ہمارا پیش پروردگار باقی رہا اور یہی کلمہ خارجہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے لیے پیش پروردگار ہمارے
نہ کچھ عذر کی جا ہے نہ کوئی حجت باقی رہی فاما عباس کو تو سفیان بن عبد شمس السلمی نے شہید کیا مگر عباس نے بھی
اسکو دو ضربتیں ایسی ماری تھیں کہ اسکو دونوں زخم کاری لگے تھے تب لوگ اسکو زندہ جنگ گاہ سے خستہ و مجروح
اٹھا لیگئے اور وہ اُسی حالت جراحت میں سال بھر رہا بعد ازان زخم اُسکا اچھا ہو گیا اور خارجہ بن زید تیرہ سے
مجروح ہوئے کہ زائد از دو زخم اُنکے بدن پر لگے تھے اُسوقت صفوان بن امیہ اُنکے پاس گیا اور اُنکو پہچان کر
کہا کہ یہ شخص محمدؐ کے اکابر اصحاب مین سے ہے اور اُسوقت تک رمق جان باقی تھی پس اُسنے اُنکو اُسی
حالت مین شہید کیا اور اُسی معرکہ مین اوس بن ارقم بھی شہید ہوے اور صفوان بن امیہ کہتا تھا کہ حبیب بن
لیساف کو کسنے دیکھا ہے کیونکہ وہ اُنکو ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور اُسی روز خارجہ کو مثلہ کیا تھا یعنے اونکا گوش و بینی
اُنکی کاٹ لی تھی اور صفوان کہتا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جسنے روز بدر میرے باپ کی زبان نکال لی تھی یعنے امیہ بن
خلف پدر صفوان پس اب مین نے اپنے دل کو تشفی و تسلی دی جب کہ مین نے اماثل و اکابر اصحاب محمد کو قتل کیا
چنانچہ ابن نوفل کو مین نے قتل کیا اور ابن ابی زہیر کو مین نے قتل کیا اور ابن اوس کو مین نے ہی قتل کیا
محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ روز اُحد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تم مین سے کون شخص اس تلوار کو
لیتا ہے جیسا کہ حق تلوار پکڑنے کا ہے لوگون نے عرض کی وما حقہ یعنے حق تلوار پکڑنے کا کیا ہے فرمایا دشمنون کو
قتل کرنا عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ اس تلوار کو مین لونگا حضرت نے اُنکی طرف سے منھ پھیر لیا اور اُس تلوار کو
اِسی شرط پر پھر پیش کیا تب زبیر کھڑے ہوے اور عرض کی یہ تلوار مجکو عنایت ہو پس حضرت نے اُن سے بھی
اعراض کیا تب عمرؓ اور زبیرؓ نے اپنے دلون مین برا مانا بعد ازان حضرت نے تیسری بار پھر اُس تلوار کو پیش کیا
اسوقت ابو دجانہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اِس تلوار کو لونگا جیسا کہ حق اسکے لینے کا ہے پس حضرت نے
وہ تلوار اُنکو مرحمت کی چنانچہ جب اُنھون نے مقابلہ دشمنون کا کیا تو جو شرط اُس تلوار کے لینے کی تھی وہ
وفا کی کہ اُس نے داد تلوار کی خوب دی اُسوقت ایک نے اُن دونون سے یا تو عمرؓ نے یا زبیرؓ نے کہا کہ واللہ
مین بجائے خویشان خود تفحص احوال اس شخص کا کرونگا اسطور پر کہ رسول خدا صلعم نے اُسکو تلوار عطا کی اور مجکو اُس سے
باز رکھا تھا راوی نے کہا پس عمرؓ اُنکے پیچھے پیچھے رہے اور بیان کرتے تھے کہ واللہ مین نے کسیکو نہین دیکھا کہ
ابو دجانہ کے قتال سے بہتر قتال کی ہو البتہ مین نے اُنکو ایسا دیکھا کہ وہ وہی تلوار مارتے تھے یہان تک کہ جب
وہ تلوار کند ہو جاتی تھی اور اندیشہ اِس بات کا ہوتا تھا کہ یہ تلوار اب کچھ کام نکرے گی تو اسکو پتھر پر لگا کر تیز
کر لیتے تھے تب دشمنون کو اُس سے قتل کرتے تھے یہانتک کہ وہ تلوار مانند داس کے مندرس و فرسودہ ہو گئی اور ایسا ہوا
تھا کہ جب رسول خدا صلعم نے ابو دجانہ کو تلوار دی تھی تو وہ درمیان دونون صف یعنے میانہ صفوف طرفین کے ایسی چال

ڈھال سے قدم اٹھاتے تھے کہ انکی رفتار مین ناز و تبختر تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم نے انکو اس روش کی رفتار سے
دیکھا تو فرمایا کہ ایسی رفتار کو یعنے اترا کر چلنے کو خدا ناپسند کرتا ہی مگر مثل اس مقام کے پسند کرتا ہی اور اصحاب نبی مین
چار آدمی ایسے تھے جنھون نے درمیان لشکر کے شناخت کے واسطے اپنے سرون پر سرپیچ نشانی باندھے
تھے کہ ایک اُن چارون مین ابو دجانہ تھے انھون نے اپنے سر پر سربند سرخ باندھا تھا اسواسطے کہ جب ایسا
سربند باندھین تو قوم انکی انکو پہچانین کہ اُسنے خوب قتال کیا ہی اور علی رضی اللہ عنہ کا سربند پشمینہ سفید تھا
اور زبیر کا سرپیچ تمغہ زرد تھا اور حمزہؓ کا تمغہ پر شتر مرغ تھا اور ابو دجانہ نے بیان کیا کہ اُس روز مین نے ایک
عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے لوگون کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور بے شرمی کی شرم دلاتی تھی تب مین نے
اُسپر تلوار اٹھائی اور پہلے مین اُسکو مرد جانتا تھا پھر جب مین نے معلوم کیا کہ وہ عورت ہی تو مجکو ناگوار ہوا
کہ رسول خدا صلعم کی دی ہوئی تلوار سے عورت کو کیا مارون اور نام اُس عورت کا عمرہ بنت الحارث تھا اور
کعب بن مالک کہتے تھے کہ روز احد مجکو بہت زخم لگے پھر مین نے جب دیکھا مثلہ کرنا یعنے گوش و بینی کاٹنا مشرکین کا
مقتولان مسلمین کو کہ اشد و اقبح طور پر مثلہ کر رہے ہین تو مین وہان سے اٹھا اور قتلگے سے علیحدہ جا کر ایک گوشہ مین
بیٹھا اور مین اپنے اُس مقام سے کیا دیکھتا ہون کہ خالد بن الاعلم العقیلی زرہ وغیرہ اسباب حرب پہنے ہوے
آہن مین سراپا غرق آگے بڑھا اور مسلمین کو گھیرتا تھا اور اپنے اصحاب سے کہتا تھا کہ گھیر لو مسلمانون کو جس
طرح چرواہے گلہ بھیڑون کا فراہم کر لیتے ہین و باواز بلند کہتا تھا کہ اے گروہ قریش محمد کو قتل نکرو [illegible]
کی طرح اُسکو اسیر کر لو تا کہ ہم اُسکو آگاہ کرین جو کچھ اُسنے ہم لوگون کے ساتھ کیا اور اُسکو زخمی کر کے مارین چنانچہ
وہ یہ کہ رہا تھا کہ قزمان نے اُسکی طرف قصد کیا اور اُسکے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکے سینے تک ... مین کھلا
بعد ازان قزمان نے اُسکی تلوار لے لی اور پھرا کہ ایک شخص اور مشرکین مین سے سامنے قزمان کے آیا مین نے
اُسکی دونون آنکھون کے سوا اور کچھ اُسکے بدن سے نہین دیکھا یعنے اسباب حرب سے اُسکا سارا جسم بجز
آنکھون کے ڈھکا ہوا تھا چنانچہ قزمان نے اسکو بھی ایک ضرب تلوار ایسی ماری کہ اُسکو دو ٹکڑے کر دیا تب
ہم لوگون نے کہا یہ کون شخص تھا لوگون نے کہا ولید بن العاص بن ہشام تھا بعد ازان کعب نے کہا کہ مین اُس روز
دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نے مثل اس شخص کے کوئی اشجع بسیف یعنے ایسا تیغ زن بہادر نہین دیکھا بعد ازان اُسکے
لیے جس بات سے مہر کر دی گئی پس اُسکی مہر ہو گئی یعنے جو کچھ اُسکے حق مین ہونا تھا وہی ہوا ایک آدمی نے کہا کس بات سے
اُسکے واسطے مہر کر دی گئی کعب نے کہا وہ یعنے قزمان اہل نار سے ہی چنانچہ اُسی روز خودکشی کی یعنے اپنے تئین
آپ ہلاک کیا اور کعب نے بیان کیا اُس روز مین نے یہ دیکھا کہ مشرکین مین سے ایک شخص زرہ وغیرہ اسباب
حرب پہنے ہوے باواز بلند کہتا ہی کہ گھیر لو گھیر لو جسطرح چرواہے بھیڑون کو اکٹھا کر لیتے ہین اور اُسکا ترجمہ یون بھی

عامہ صدقات تھا یعنے اُنکا صدقہ عام تھا اور حاطب بن امیہ جو منافق تھا اُسکا بیٹا یزید بن حاطب مرد راستباز تھا
ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر اُحد ہوا اور جب وہ مجروح ہوا تو قوم اُسکو زخمی و زندہ اُٹھا لے گئے اور اُسکے
گھر پہونچا دیا چنانچہ گھر والے اُسکے نزدیک بیٹھے ہوئے روتے تھے تب اُسکا باپ حاطب یہ حال دیکھکر کہنے لگا
واللہ تمھین لوگون نے اُسکے ساتھ ایسا کچھ کیا لوگون نے کہا کیونکر ہمنے کیا اور ہمنے کیا کیا اُسنے کہا تمنے اُسکو
ورغلایا یہانتک کہ وہ لڑنے کو نکلا پس مارا گیا بعد ازان وہ تم مین سے اور ہی حالت مین ہوگیا
یعنے وہ تمسا مسلمان ہوگیا کہ آخر کار تم اُس سے وعدہ جنت کا کرتے ہو کہ وہ اُس حالت مین داخل
جنت ہوگا وحال آنکہ جنت ایک باغ ہی نباتات سے (یعنے گھاس پھونس ہی) تب اُن لوگون نے
کہا قاتلک اللہ یعنے تجکو خدا ہلاک کرے اُسنے کہا ایسا ہی سہی اور اقرار اسلام نہ کیا اور کہا راوی نے
کہ قزمان بنی ظفر مین شمار کیا جاتا تھا ولیکن معلوم نہ تھا کہ کسکی اولاد مین ہی اور قزمان اُس قبیلہ کے واسطے
دیوار محکم و معظم تھا یعنے اُنکے لیے پناہ تھا اور وہ مُقل مجرد تھا کہ نہ فرزند رکھتا تھا نہ زن اور قدیما بین اُس
قوم و قبائل کے جو لڑائیان واقع ہوئی تھین تو اُنمین شجاعت قزمان کی مشہور رہتی چنانچہ جب وہ حاضر
اُحد ہوا تو اُسنے قتال شدید کیے کہ چھ یا سات مبارزون کو قتل کیا اور وہ خود بھی بہت زخمی ہوا لوگون نے
حضور مین رسول خدا صلعم کے ذکر کیا کہ قزمان بہت مجروح ہوگیا پس وہ شہید ہی حضرت نے فرمایا وہ
اہل جہنم مین سے ہی اور جب لوگون نے قزمان سے کہا کہ اے ابو الغیداق تیرے تئین شہادت مبارک ہو
اُسنے کہا تم لوگ مجکو کس بات کی بشارت دیتے ہو واللہ ہمنے قتال جو کیا ہی تو محض اپنی شرافت
آبائی پر لوگون نے کہا ہم تجکو بشارت جنت کی دیتے ہین اُسنے کہا جنت تو حرمل یعنے نبات کو ہی ہو واللہ
ہمنے قتال نہ جنت پر کیا نہ نار پر بلکہ ہمنے اپنے حسب یعنے شرافت آبائی پر مقاتلہ کیا بعد ازان قزمان نے
اپنی ترکش سے ایک تیر نکالکر اپنی گردن پر رگڑنے دینے لگا و باوجودیکہ پیکان تیز و پہنا ور تھا مگر برش مین
درنگ ہوئی تب اُسنے تلوار کی نوک سینے مین اُتار کر اور قبضہ زمین پر رکھکر ایسا زور کیا کہ پسلی پشت کے پار ہوگیا
جب پیش رسول خدا صلعم اس بات کا ذکر کیا گیا تو فرمایا وہ اہل نار مین سے ہی اور راوی کہتے ہین کہ عمرو
بن الجموح جو مرد اعرج یعنے لنگڑے تھے اُنکے چار بیٹے تھے جب روز اُحد ہوا تو وہ چارون ہمراہ رسول خدا
صلعم کے جملہ مشاہدین مین مثل شیرون کے حاضر باش رہے جب روز اُحد ہوا اور عمرو آمادۂ جنگ ہوے تو
اُنکے بیٹون نے ارادہ کیا تا اُنکو اس قصد سے باز رکھین اور محبوس کرین اور لوگ کہنے لگے کہ تم لنگڑے ہو
اگر یعنے جنگ سے معاف ہو اور یہ آئینہ بیٹے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے ہین یہ تمکو کافی ہی انھون
نے کہا خوشا حال وہ تو جنت کو جاتے ہین اور مین تمھارے پاس بیٹھا رہ جاؤن جب اُنکی نزاع بہت بڑھی

قزمان کا حال بیان قتل ہونے اُسکا اُس حال مین کہ مستحق دوزخ ہوا

بنت عمرو بن حرام نے کہا کہ مین انکو اسی طرف متوجہ و عازم دیکھتی تھی کہ انھون نے اپنی سپر اٹھائی اور
یہ دعا پڑھتے چلے اَللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَھْلِیْ خِزْیًا یعنے اے پروردگار میرے مجھکو میرے اہل کی طرف خوار و شرمسار
نہ پھیریو پس جب وہ گھر سے نکلے تو انکے بیٹے بھی ساتھ چلے در بارۂ خانہ نشینی کے فہمایش کرتے جاتے تھے
پر انھون نے نمانا تا آنکہ رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے بیٹے ارادہ
کرتے ہین کہ مجھے اس سعادت سے محروم رکھین اور آپکے ساتھ چلنے سے روکتے ہین واللہ مین تمنا رکھتا ہون
کہ اپنی اسی لنگڑی ٹانگ سے جنت مین مشی کرون حضرت نے فرمایا اگر تجھکو تو حق تعالے نے معذور کیا ہی
تجھپر جہاد واجب نہین ہی اور انکے بیٹون سے فرمایا تمپر لازم نہین ہی کہ اسکو باز رکھو کیا عجب ہی کہ
حق تعالے اسکو شہادت روزی کرے پس اسکی راہ اور انکا پیچھا چھوڑ دو چنانچہ وہ اسی روز شہید ہوے
اور ابو طلحہ نے بیان کیا کہ جب مسلمین بعد ہزیمت کے جمع ہو کر پھر آے تھے تو مین نے عمرو بن الجموح کو دیکھا
کہ وہ گروہ اول مین موجود تھے (یعنے جو لوگ متفرق نہوے تھے یا جو لوگ سب سے پہلے پھر آئے) گویا کہ اسوقت
انکی کجی اور خمیدگی پانون کی طرف مین دیکھ رہا ہون اور وہ یہ کہ رہے ہین کہ واللہ مین کمال مشتاق جنت
ہون بعد ازان مین نے انکے پسر کو دیکھا کہ وہ بھی انکے پیچھے پیچھے جھپٹا چلا جاتا ہی یہانتک کہ وہ دونون
باپ بیٹے ایک ساتھ شہید ہوے اور ایسا ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتون کے
ساتھ گھر سے نکلین اور آنحضرت کی تفحص خبر کرتی تھین اور اس روز تک حکم حجاب نازل نہین ہوا تھا تا آنکہ جب
عائشہ مقام حرہ پر پہونچین کہ وہ جگہ طرف وادی کے جانے در وادی حارثہ کی ہی وہان ہند بنت عمرو بن
حرام خواہر عبد اللہ بن عمرو سے ملاقات ہوئی اور وہ اپنے ناقہ کو ہانکتی تھی اور اس ناقہ پر شوہر اسکا
عمرو بن الجموح اور بیٹا اسکا خلاد بن عمرو اور بھائی ہند کا عبد اللہ بن عمرو بن حرام جسکی کنیت ابو جابر تھی
ان سب کی نعشین تھین تب عائشہ نے پوچھا تجھے کچھ خبر معلوم ہی تو پیچھے اپنے وہان لوگون کو کسطرح
چھوڑ آئی ہی ہند نے کہا خیریت ہی رسول خدا صلعم بخیر و عافیت ہین اور ہر ایک مصیبت بعد اسکے
آسان ہی پھر ہند نے یہ پڑھا وَاتَّخَذَ اللّٰہُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ شُھَدَاءَ وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِھِمْ
لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا یعنے خدا نے مومنین سے
شاہد و شہید لیا ہی اور کافرون کو باعث غیظ انکے رد کیا کہ نہ پہونچے وہ خیر کو اور حق تعالے واسطے
مومنین کے قتال کے تئین کفایت کرتا ہی اور حق سبحانہ تعالی بڑی قوت والا اور بڑا غالب ہی چنانچہ حضرت
عائشہ نے کہا یہ سب جو ناقہ پر بار ہین تیرے کون ہین ہند نے کہا میرا بھائی اور میرا بیٹا خلاد اور
شوہر میرا عمرو بن الجموح ہی انھون نے پوچھا پھر تو انکو کہان لیے جاتی ہی اسنے کہا مدینے مین انکو

دفن کرنے لیے جاتی ہوں پھر وہ اپنے اونٹ کو ہانکنے لگی آخر ناقہ اُسکا زمین پر بیٹھ گیا میں نے کہا اسپر بار بہت ہی اُسنے کہا یہ کیا بار ہی اکثر اُس ناقہ نے دو بار بیسر اُٹھایا ہی ولیکن اسوقت اسکو میں برخلاف اسکے دیکھتی ہوں چنانچہ پھر اُسنے اسکو زجر کیا تب وہ کھڑا ہوا جب اُسکو لیے چلی مدینے کی طرف تو وہ ناقہ پر بیٹھ گیا اور جب اُسنے اُسکا رخ پھیرا پھر چلنے کو اُحد کی طرف تو وہ ناقہ بہت جلد رواں ہوا آخر کو ہند پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس آئی اور حضرت کو اس بات سے خبر دی تو فرمایا یہ ناقہ مامور بامر خدا ہی بھلا تیرے شوہر نے کبھی کچھ کہا تھا اُسنے کہا ہاں یا رسول اللہ جب عمرو جانب اُحد عازم و متوجہ ہوا تھا تو اُسنے رو بقبلہ ہو کر یہ کہا تھا اللّٰھم لا ترُدّنی الی اھلی خزیًا وارزقنی شھادۃ یعنے اے پروردگار میرے مجکو میرے اہل کی طرف خوار و شرمسار نہ پھیر اور مجھے شہادت نصیب کیجیو فرمایا پس اسی وجہ سے ناقہ نہیں چلتا ہی یا معاشر انصار ہر آئینہ تم میں سے وہ لوگ ہیں کہ اگر خدا کو اُنمیں سے کسی بڑے نیکوکار کی قسم دوں تو وہ عمرو بن الجموح ہی اے ہند جسوقت سے تیرا بھائی شہید ہوا ہی اس دم تک ہمیشہ ملائکہ اُسپر سایہ کیے ہوے ہیں اور انتظار دفن ہیں بعد ازاں رسول خدا صلعم نے تا دفن ہونے اُن شہیدوں کے وہیں توقف کیا و بعد ازاں فرمایا اے ہند عمرو بن الجموح اور تیرا بیٹا خلاد اور تیرا بھائی عبد اللہ یہ سب جنت میں باہمدیگر رفیق ہیں ہند نے عرض کی یا رسول اللہ میرے حق میں بھی خدا سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اُنکی رفاقت میں پہونچاوے جابر بن عبد اللہ نے کہا روز اُحد لوگوں نے شغل صبوح کا کیا یعنے صبح کی مے نوشی کی اُنمیں میرے باپ بھی تھے کہ بعد ازاں وہ سب شہید ہوئے اور کہا جابر نے کہ روز اُحد مسلمین میں سے جو لوگ شہید ہوئے اُنمیں اول قتیل میرے باپ تھے کہ اُنکو سفیان بن عبد شمس ابو الاعور السلمی نے قتل کیا تھا اور نماز جنازہ میرے باپ پر رسول خدا صلعم نے پڑھی تھی اور یہ امر قبل ہزیمت مسلمین کے ہوا تھا اور جابر نے کہا جسوقت میرے باپ شہید ہوے تو میری پھوپھی روتی تھیں تب حضرت نے فرمایا یہ کیوں روتی ہی وحالانکہ اُسکو یہ مرتبہ ملا ہی کہ ہمیشہ دفن تک فرشتے اپنے پروں کا اُسپر سایہ کیے ہوئے رہے اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بیان کرتے تھے کہ چند روز قبل از واقعہ اُحد کے میں نے بشیر بن عبد المنذر کو خواب میں دیکھا تھا کہ اُنھوں نے مجھسے کہا تو تھوڑے دنوں میں ہمارے پاس آنے والا ہی میں نے اُس خواب ہی میں اس سے پوچھا تو کہاں ہی اُسنے جواب دیا کہ میں جنت میں ہوں اور ہم سیر کرتے پھرتے ہیں اُسمیں جہاں چاہتے ہیں میں نے کہا کیا تو روز بدر قتل نہیں ہوا تھا اُسنے کہا ہاں میں قتل ہوا پھر زندہ کیا گیا چنانچہ اس خواب کا ذکر جب پیش رسول صلعم کے ہوا تو فرمایا اے جابر یہ شہادت تھی یعنے جو اُسنے خواب میں دیکھی تھی اور آں حضرت صلعم نے روز اُحد فرمایا کہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام کو

اور عمرو بن الجموح کو ایک قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ نعش اُن دونون کی جب ملی ہو تو دونون کے
عضو عضو بدن ایسے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے تھے کہ دونون کے جسم از یکدیگر پہچانے نجاتے تھے اسلیے رسول خدا
صلعم نے حکم کیا کہ دونون کو ایک ساتھ ایک ہی قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت سے جو حکم کیا
کہ اُن دونون کو ایک قبر مین دفن کرو تو اس لیے کہ اُن دونون مین دوستے خالص تھی پس فرمایا کہ یہ دونون
جو دُنیا مین باہم دوستدار تھے تو دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرو اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام
مرد سرخ رنگ فربہ اندام تھے دراز قد نہ تھے اور عمرو بن الجموح کشیدہ قامت تھے اِسوجہ سے وہ دونون
پہچانے جاتے تھے و چونکہ قبر اُنکی نشیب مین سیل روان سے متصل تھی کہ جب اُسپر پانی جاری ہوا تو مٹی بہ گئی
قبر کھل گئی نعشین ویسی ہی تھین اور اُن دونون پر دو کمل تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جسوقت عبد اللہ کے زخم کاری
زخم لگا تھا اُسوقت ہاتھ اُنکا زخم پر تھا جب زخم سے ہاتھ اُنکا ہٹایا گیا تھا تو خون جاری ہوا پس ہاتھ اُنکا
پھر اُسی زخم پر رکھدیا گیا تھا کہ خون تھم گیا چنانچہ اُسی طرح چہرے پر ہاتھ رکھا نظر آیا جابر نے کہا مین نے
اپنے باپ کو قبر مین دیکھا گویا کہ وہ سوتے ہین اور کچھ تغیر اُنکے حال مین نہ آیا تھا لوگون نے پوچھا تو نے
اُنکے کفن کو کیسا دیکھا اُنھون نے کہا نمرہ یعنے جامہ صوفی کملی مین وہ کفنائے گئے تھے کہ اُسمین اُنکا چہرہ
بطور خمار لپٹا ہوا تھا اور اُنکے پاؤن حرمل گھاس سے چھپے تھے پس مین نے اُس نمرہ و حرمل کو
بدستور اُسی حال و ہیئت پر پایا درحالیکہ زمانہ چھیالیس برس کا گذر لیا تھا تب جابر نے لوگون سے
مشورہ کیا کہ اُس نعش پر مشک سے استعمال خوشبو کا کیا جاوے مگر اصحاب نبی صلعم نے اس بات سے منع کیا اور
کہا اُس قبر و نعش مین کچھ اور شے ایسے کوئی نئی بات نکرو اور بعضے کہتے ہین کہ معویہ نے جب ارادہ جاری کرنے
کظامہ یعنے نہر یا کاریز کا کیا اُسوقت اُنکے منادی نے مدینہ مین ندا دی کہ جسکے کوئی قتیل احد کا ہو وہ حاضر ہو
یعنے اگر نہر کھودنے مین کوئی نعش نکل آوے تو وارث اُسکا اُسکو کسی جگہ دفن کرے تب لوگ اپنے مقتولون کے
لیے نکلے چنانچہ اُنکی نعشین تر و تازہ دو دو ایک ایک قبر مین پائی گئین ناگاہ اُن شہدا مین سے ایک شخص پر
بیل آہنی پہونچا اُس سے خون جاری ہوا ابو سعید خدری نے کہا اب کوئی منکر بعد مشاہدہ اس کرامت کے کبھی
انکار نکریگا اور ایسا ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو و عمرو بن الجموح ایک ہی قبر مین پائے گئے اور اسی طرح خارجہ بن
زید بن ابی زہیر و سعد بن ربیع یہ دونون بھی ایک ہی قبر مین پائے گئے و لیکن قبر عبد اللہ بن عمرو و عمرو
بن الجموح کھل گئی تھی اسلیے کہ اس قبر پر سیل کاریز بہتا تھا اور قبر خارجہ و سعد بن ربیع کی چھوٹ رہی اسلیے کہ
وہ قبر گوشہ مین تھی چنانچہ اُن دونون قبرون پر مٹی برابر کروی تھی اور جب مٹی کھودتے تھے اور کھودنے مین گرد اٹھتی
تھی تو اُن لوگون کو خوشبو مشک کی آنے لگی اور راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے جابر سے فرمایا اے جابر

مین تجکو خوشخبری دون جابر نے عرض کی بہت اچھا میرے باپ مان آپ پر فدا ہون فرمایا ہر آئینہ حق تعالے نے
تیرے باپ کو زندہ کیا اور اُس سے کلام کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تیرا جی چاہے اپنے رب سے درخواست کر
اُسنے عرض کی میری آرزو یہ ہی کہ مین دنیا مین پھر رجوع کرون اور تیرے نبی کے ساتھ پھر قتل کیا جاؤن
بعد ازان پھر زندہ کیا جاؤن اور پھر تیرے نبی کے ہمراہ مارا جاؤن تب حق تعالے نے فرمایا کہ ہمارا حکم جاری
ہوچکا ہی کہ لوگ بعد قتل و مرگ پھر رجوع بطرف دنیا نہ کرینگے اور کہا راویون نے کہ نسیبہ بنت کعب یا
عمارہ ہو کہ شک راوی ہی پس وہ زوجہ عزیہ بن عمرو تھی کہ اُحد مین مع شوہر اور دو پسر اپنے حاضر ہوئی تھی
اور گھر سے صبح کو نکلی تھی اور اُسکے ہمراہ مشک تھی ارادہ رکھتی تھی کہ مجروحون کو پانی پلادے پس اُسنے بھی
اُس دوز قتال کی اور بلا حسنہ مین مبتلا ہوئی کہ اُسکو بارہ زخم برچھی اور تلوار کے لگے تھے چنانچہ ام سعد بنت سعد بن
ربیع نے کہا کہ مین اُس بی بی کے پاس گئی اور مین نے کہا ای خالہ تو اپنی کیفیت مجھسے بیان کر اُنھون نے بیان کیا
کہ مین اپنے گھر سے صبح کو طرف احد کے نکلی اور مین دیکھتی تھی جو کچھ کہ لوگ کر رہے تھے اور میرے پاس ایک
مشک تھی اُسمین پانی تھا تا آنکہ مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچی اور حضرت اُسوقت اپنے اصحاب کے ساتھ
تھے اور اُسوقت تک ظفر و غلبہ مسلمین کے لیے تھا پس جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو مین حضرت کے گرد ہو کر
قتال کرنے لگی اور اعدا کو حضرت کے پاس سے بضرب شمشیر دفع کرتی تھی اور تیر مارتی تھی تا آنکہ مین زخمی ہو گئی
ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے اُس بی بی کے شانے پر ایک زخم دیکھا کہ جسمین غار وجوف تھا مین نے پوچھا
ای ام عمارہ یہ زخم تجکو کسکے ہاتھ سے لگا اُسنے کہا جب لوگون نے حضرت کے پاس سے روگردانی کی تو ابن
قمیہ آگے بڑھا اور باواز بلند کہنے لگا کہ مجھے بتاؤ محمد کہان ہین اگر وہ بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا اُسوقت مصعب
بن عمر آگے آئے اور کچھ اور لوگ بھی اُنکے ساتھ تھے کہ اُنمین مین بھی تھی تب ابن قمیہ نے مجھپر یہ ضربت
لگائی پر اسپر بھی یعنے باوجود زخمی ہونے کے مین نے بھی اُسکو کئی ضربتین مارین مگر اُس دشمن خدا پر دو زرہین
تھین یعنے اس صورت مین کوئی ضربت کارگر نہوئی ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے پوچھا تیرے ہاتھ مین کیونکر
یہ صدمہ پہونچا اُسنے کہا یہ صدمہ مجکو روز جنگ یمامہ کے پہونچا کہ وہان جب اعراب نے لوگون کو شکست دی
کہ سب بھاگے جاتے تھے اُسوقت انصار نے ندا دی کہ آؤ ہمارے ساتھ ہو لو یعنے ہم تم باہم ہو جاوین پس انصار
آملے اور مجتمع ہو گئے اور مین بھی اُنھین کے ساتھ تھی یہانتک کہ جب ہملوگ حدیقۃ الموت مین پہونچے تب وہان
ہملوگون نے ایک ساعت قتال کی تا آنکہ ابو دجانہ باب حدیقہ پر شہید ہوئے اُسوقت اندر حدیقہ کے مین گھس گئی
اور اُس دشمن خدا مسیلمہ کو مین تلاش کرتی تھی اور ارادہ قتل اُسکا رکھتی تھی چنانچہ اُنمین سے ایک شخص
میرے سامنے آیا اور میرے ہاتھ پر تلوار مار کر قطع کیا اور واللہ وہ حدیقہ میرے تئین باہر آنے سے مانع نہ تھا مگر

مین اُس حدیقہ پر اسواسطے چڑھی تھی تا کہ اُسکے قتل سے مطلع ہون یہانتک کہ مین اُس خبیث مردہ مقتول پر
پہونچی اور میرا بیٹا عبد اللہ بن زید المازنی کپڑے سے اپنی تلوار صاف کر رہا تھا مین نے کہا تونے اسکو
قتل کیا اُسنے کہا ہان مین نے قتل کیا تب مین نے سجدۂ شکر کیا اور ضمرہ بن سعید اپنی جدہ سے سُنکر ذکر کرتے تھے
کہ میری جدہ اُحد مین حاضر ہوئین لوگون کو پانی پلاتی تھین اُنھون نے کہا مین نے سُنا رسول خدا صلعم سے
کہ فرماتے تھے مقام نسیبہ بنت کعب کا آج کے روز مقام فلان و فلان سے بہتر ہو اور حال یہ ہو کہ حضرت اسکو
اُس روز قتال شدید کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور وہ اپنے کپڑے سے کمر مضبوط باندھے تھی تا آنکہ زخمی ہوئی
تیرہ زخم لگے تھے پھر جب اس بی بی نے وفات پائی تو مین غسل دینے والیون مین تھی اُسوقت مین نے
اُسکے زخمون کو ایک ایک شمار کیا تو وہ سب تیرہ تھے اور کہا مین دیکھتی تھی ابن قمیہ کو جسوقت اُسنے اُس
بی بی کے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکا زخم بہت گہرا تھا کہ سال بھر اُسکی دوا کی بعد ازان رسول خدا صلعم
منادی نے براے جنگ حمراء الاسد کے ندا دی تب اُس بی بی نے اُس زخم کو اپنے کپڑے سے خوب کسکے
باندھا مگر خون بہنے سے اُسمین کچھ قوت باقی نرہی تھی یہانتک کہ ہم لوگ ساری رات ٹھہرے رہے اور زخم کی
ٹکمید تا صبح کرتے رہے اور جب کہ رسول خدا صلعم نے حمراء سے مراجعت فرمائی اور ہنوز اپنے دولت منزل مین
داخل نہین ہوے ہین کہ عبد اللہ بن کعب بن المازنی کو پاس اُس بی بی کے واسطے عیادت کے بھیجا پس عبد اللہ
پھرے اور حضرت کو اُسکی سلامتی سے خبر دی پس آن حضرت صلعم اس بات سے خوش ہوے اور واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد الجبار بن عمارہ نے عمارہ بن غزیہ سے اُنھون نے کہا کہ مجھسے ام عمارہ نے
بیان کیا کہ مین اپنے تئین دیکھتی تھی کہ جسوقت لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے گریزان ہوئے اور حضرت کے
پاس سواے چند آدمیون کے کہ دس بھی پورے نہوا ہونگے باقی رہگئے تھے اور مین اور دونون بیٹے میرے اور شوہر
میرا ہم چارون پیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور دشمنون کو دفع کرتے تھے اور لوگ حضرت کے پاس سے
بھاگے جاتے تھے اور حضرت نے جب دیکھا کہ میرے پاس سپر نہین ہو تو حضرت نے ایک شخص بھاگنے والے کو دیکھا کہ اسکے
پاس سپر تھی فرمایا اے صاحب سپر اپنی سپر کو اُس شخص کے تئین حوالہ کر جو قتال کر رہا ہو تب اُسنے اپنی سپر ڈالدی
مین نے اُسکو اُٹھالی اور اُسکو حضرت کے سامنے روکے تھی اور سواران مشرکین ہمپر اپنا وار کر رہے تھے اگر وہ لوگ بھی
مثل ہمارے پا پیادہ ہوتے تو انشاء اللہ ہم اُنکو مار لیتے چنانچہ اُنمین سے ایک سوار آگے بڑھا اور مجھ پر تلوار چلائی مین نے
اُسکو سپر پر لی پس اُسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور وہ پھر کر چلا کہ مین نے اُسکے گھوڑے کو پے کیا تا آنکہ وہ پشت کے بل
چت گرا اُسوقت نبی صلعم نے آواز بلند فرمایا اے پسر ام عمارہ امک امک یعنے جلد جا اپنی مان کی خبر لے اُسکی اعانت کر
ام عمارہ نے کہا کہ پس میرے بیٹے نے اُسپر میری اعانت کی یہانتک کہ مین نے اُسکو شعوب مین وارد کیا یعنے اسکو

ہوا الہ بمرگ کیا اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ عمرو بن یحییٰ سے اُنھون نے
اپنے باپ سے اُنھون نے عبد اللہ ابن زید سے اُنھون نے کہا مین اُس روز مجروح ہوا کہ ایک شخص نے گویا کہ وہ
قتل تھا میرے بائین بازو پر تلوار ماری اور پھر اُسنے مجھپر حملہ نکیا اور میرے پاس سے چلا گیا اور خون میرے زخم کا
تھمتا نہ تھا تب حضرت نے فرمایا اپنے زخم پر پٹی باندھ لے اُسوقت میری والدہ میرے پاس آئین اور اُنکے پاس ازین
بند پٹیان کپڑے کی موجود تھین کیونکہ اُنھون نے اسی خیال سے چند پٹیان زخمون کے لیے تیار کر رکھی تھین تب مین نے
اپنے زخم کو باندھ لیا اور حضرت صلعم کھڑے ہوئے دیکھتے تھے بعد ازان میری والدہ نے کہا بیٹا جلد جا اور قوم کو مار
اور حضرت فرماتے تھے یَا اُمَّ عُمَارَةَ مَنْ يُطِيقُ مَا تُطِيقِينَ کہ کون ایسی طاقت رکھتا ہی جیسی تو طاقت رکھتی ہی یعنے
جو کچھ تجھسے ہوسکتا ہی ویسا کون کرسکتا ہی ام عمارہ نے کہا پھر وہ شخص جسنے مجھے تلوار ماری تھی آگے بڑھا
تب حضرت نے فرمایا یہی شخص تیرے بیٹے کا بھی تلوار مارنے والا ہی ام عمارہ نے کہا پھر مین اُس سے
پیش آئی مین نے اُسکی ران پر تلوار ماری کہ وہ گر پڑا اُسوقت مین نے رسول خدا صلعم کو ہنستے دیکھا یہانتک
کہ ہنسی مین دندان مبارک دکھائی دینے بعد ازان حضرت نے فرمایا اے ام عمارہ آخر تو نے بدلہ لیا بعد ازان
ہم اُسپر جا پہونچے اور ہتھیارون سے حملہ و غلبہ کرنے لگے یہانتک کہ اُسکو قتل کیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
حمد ہی اُس خدا کو جسنے تجھکو ظفریاب کیا اور تیرے دشمن سے تیری آنکھون کو ٹھنڈا کیا اور بدلا تیرا تجھکو آنکھون سے
دکھا دیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھے خبر دی یعقوب بن محمد نے موسیٰ بن ضمرہ بن سعید سے اُنھون
نے اپنے باپ سے اُنھون نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یعنے اُنکے عہد دولت مین چند مرط
یعنے گلیم صوف و خز سے بنے ہوئے کہین سے آئے تھے اُسمین ایک گلیم بڑا چوڑا لانبا اور بہت خوب بُنا ہوا تھا مردم
حضار مین سے بعض نے کہا کہ یہ چادر اسی اس قدر قیمت کا ہی کاش آپ اس چادر کو صفیہ بنت ابی عبید کے
تئین جو زوجہ عبد اللہ ابن عمر کی ہی بھیجدیتے (یعنے اپنی بہو کو بھیجدیجیے) اسلیے کہ وہ ابھی کم سن ہی ہنوز
عبد اللہ بن عمر کے پاس داخل نہین ہوئی ہی (یعنے تا روز عروسی اُسکے لیے زینت ہو) عمرؓ نے کہا مین اس
گلیم کو اُس شخص کے تئین بھیجونگا جو صفیہ سے زیادہ تر حقدار ہی وہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعب ہی کیونکہ مین نے روز
احد رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ جب جب مین نے داہنے بائین اپنے مڑکے دیکھا تو ام عمارہ ہی کو دیکھا
کہ وہ میرے قریب قتال کررہی ہی اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی سعید ابن ابی زید نے
مروان بن ابی سعید بن المعلی سے اُنھون نے بیان کیا کہ کسی نے ام عمارہ سے پوچھا کہ ام عمارہ روز احد
کیا قریش کی بھی عورتین اپنے شوہرون کے ہمراہ ہو کر قتال کرتی تھین ام عمارہ نے کہا اعوذ باللہ والله یعنے
خدا کی پناہ بخدا ایسا نہین ہوا مین نے اُنکی عورتون مین سے کسی عورت کو نہین دیکھا کہ اُسنے تیر چلایا ہو

یا پتھر مارا ہو مگر مین نے یہ دیکھا کہ اُن عورتون کے پاس دف و دہل باجے تھے کہ بجا بجاکے اپنی قوم کو اُنکے مردے مقتولان بدر یاد دلاتی تھین اور اُنکے ساتھ مرثیہ خوانیان اور ملامتیان تھین کہ جب کوئی اُنکے مردون مین سے بھاگتا تھا یا نامردی سے ٹھہر جاتا تھا تو وہ عورتین سرمہ دانی اور سلائی پیش کرتی تھین اور کہتی تھین کہ تو عورت ہی (یعنی عورتون کا سنگار کر) اور مین نے اُن عورتون کو دیکھا کہ منہ پھرائے بھاگی جاتی تھین اور دامن کمر مین لپیٹے ہوے تھین اور اُنکے مرد گھوڑون پر سوار اُنکے سامنے سے جان بچائے منہ چھپائے بھاگے جاتے تھے تا آنکہ اور عورتین بھی اُن مردون کے پیچھے پیچھے بھاگی جاتی تھین اور راہ مین گر گر پڑتی تھین اُسوقت مین نے ہند بنت عتبہ کو دیکھا کہ وہ قوی ہیکل اور بھاری ڈیل کی عورت ہی اور وہ خوشخو تھی چنانچہ سوارون سے خوف زدہ ہوکر ایک جا بیٹھی ہی اور چل نہین سکتی ہی اور اُسکے ساتھ ایک دوسری عورت بھی ہی یہانتک کہ اُسکی قوم کے لوگ ہم پر پھر پڑے پس وہ لوگ بہت اپنی فیروزی کو پہونچے جسقدر پہونچے اور ہمکو اُس روز جو کچھ صدمہ منجانب تیراندازون کے پہونچا اسلیے کہ اُنھون نے نافرمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی تھی پس اجر و ثواب اُس مصیبت کا ہم خدا سے طلب کرتے ہین اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اُنھون نے حارث بن عبد اللہ سے اُنھون نے کہا مین نے سنا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے وہ کہتے تھے کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر اُحد ہوا جب حضرت کی خدمت سے لوگ متفرق ہوگئے تو مین حضرت کے قریب گیا اُسوقت میری والدہ دشمنون کو اُنسے دفع کر رہی تھین تب حضرت نے فرمایا ای پسر ام عمارہ مین نے کہا حاضر ہون فرمایا رمی کر مین نے اُنکے حضور مین ایک سوار کو مشرکین مین سے پتھر مارا وہ پتھر اُسکے گھوڑے کی آنکھ پر پڑا گھوڑا ایسا تڑپا کہ وہ آپ بھی گرا اور اُسکا سوار بھی گرا تب مین نے اُسکے اُوپر اسقدر پیہم پتھر پر پتھر مارے کہ اُسپر انبار ہوگیا اور آن حضرت صلعم ملاحظہ کرکے تبسم فرماتے تھے اُسوقت حضرت نے میری والدہ کے شانے پر زخم دیکھکر فرمایا اُمک اُمک یعنے خبر لے اپنی مان کی اُسکے زخم پر پٹی باندھ حق تعالے برکت نازل کرے تم لوگون پر اہل بیت سے (یعنے تم اہل بیت پر کہ تم لوگ ایک گھرانا اُن مین سے ہو) اور فرمایا مقام تیری مان کا (یعنے رتبہ و درجہ اُسکا) بہتر ہی مقام فلان[1] و فلان سے اور مقام تیرے ربیب کا (رابک) یعنے تیری مان کے شوہر کا بہتر ہی مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرا بہتر ہی مقام فلان و فلان سے حق تعالے تم لوگ اہل بیت پر رحم کرے تب میری والدہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ حق تعالے سے دعا کیجیے کہ وہ ہمکو جنت مین آپ کا رفیق کرے چنانچہ حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّۃِ یعنے ای پروردگار ان لوگون کو جنت مین میرا رفیق کر اُسوقت میری والدہ نے کہا اب کیا پروا ہی اُس مصیبت سے جو مجکو دنیا مین پہونچی

[1] له فلان و فلان سے مراد [illegible] بعض دیگران ۱۲

اور راوی کہتے ہین کہ حنظلہ بن ابی عامر نے عقد نکاح کیا تھا جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی بن سلول سے ناگاہ
اُس دُلھن کو اُنکے گھر مین اُس شب کو لائے جسکی صبح کو قتال اُحد کا تھا اور حنظلہ نے رسول خدا صلعم سے
اجازت لے لی تھی کہ شب باشی عروس کے پاس کرین جب صبح ہوئی تو نماز صبح کی پڑھکر ارادہ روانگی کا طرف
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا اُسوقت جمیلہ اُنسے لپٹ گیئن تو وہ اُس بی بی کے پاس ٹھہر گئے پھر اُس سے
جدا ہوکر عزم روانگی کا کیا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل از خروج حنظلہ کے اُس بی بی نے کسیکو بھیجکر اپنی قوم سے
چار آدمی کو بلا لیا تھا پس اُنکو شاہد کیا اس بات پر کہ حنظلہ اُس سے ہم بستر ہوے مین چنانچہ لوگون نے بعد اُس
واقعہ کے جب اُس بی بی سے پوچھا کہ تو نے حنظلہ پر اُن لوگون کو کیون شاہد کیا تھا اُسنے جواب دیا مین نے
دیکھا تھا کہ گویا آسمان کھل گیا ہی اور حنظلہ اُسمین داخل ہوے مین اور آسمان پھر بدستور ملگیا ہی تب مین نے
جانا کہ یہ اُنکے لیے شہادت ہی اسلیے لوگون کو مین نے اُنپر شاہد کیا اس امر مین کہ وہ ہمصحبت ہوے چنانچہ
اُسی شب سے اُس بی بی کو حمل عبداللہ بن حنظلہ کا ہوا تھا اور بعد شہادت حنظلہ کے ثابت بن قیس نے
اُس بی بی سے نکاح کیا تھا کہ وہ محمد بن ثابت بن قیس کو جنی تھی الغرض حنظلہ نے اپنا ہتھیار لیا اور اُحد مین
پہونچکر رسول خدا صلعم سے لاحق ہوے اور اُسوقت آنحضرت صلعم صفون کو آراستہ و مرتب کر رہے تھے پس جب
مشرکین بھاگنے لگے تھے تو حنظلہ بن ابی عامر ابوسعید بن عرب کے سامنے آئے اور اُسکے گھوڑے کو پے کیا
وہ گھوڑا تڑپکر گر پڑا تب ابوسفیان بن حرب زمین پر لوٹنے لگا اور شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش مین ابوسفیان
بن حرب ہون اور حنظلہ اُسکو ذبح کیا چاہتا ہی ہرچند وہ اپنی صدا لوگون کو سناتا تھا مگر بھاگنے مین کسی نے
اُسکی طرف التفات نکی مگر اسود بن شعوب اُسکی مدد کو آیا اور حنظلہ پر حملہ کیا اور بھالا مارا کہ پار ہو گیا اور اُسی سے
اُنکو روکے ہوے تھا لیکن حنظلہ برچھی مین چھدے ہوے اُس سے قریب ہوے تب اُوسنے دوسرا ضرب لگاکر
اُنکو شہید کیا اور ابوسفیان پا پیادہ وہان سے بھاگا اور دوڑتا ہوا قریش سے جاملا اور اسود بن شعوب بھی
گھوڑے سے اُتر کر ابوسفیان کے پیچھے پیچھے آیا چنانچہ قول ابوسفیان کا ہی کہ جب حنظلہ شہید ہوئے تو اُنکے
والد اُنکی نعش پر سے گئے اور نعش اُنکی پہلو مین حمزہ بن عبدالمطلب اور عبداللہ بن جحش کے پڑی تھی تب اُنکے
والد نے اپنے دل سے خطاب کر کے کہا کہ اس واقعہ سے پہلے مین تجکو اس شخص یعنے حنظلہ سے ڈرتا تھا واللہ
تو اے حنظلہ اپنے والد کے ساتھ نیکوکار تھا اور تو بزرگ خلق تھا اپنی حیات مین و ہمراہ اپنی ممات تیری ساتھ
انبوہ اصحاب اور ہمراہ اشراف قوم کے ہوئی اگر حق تعالے جزاے خیر اس شہادت کی حمزہ کو خواہ اور کسیکو اصحاب
محمد مین سے عطا کرے تو تجکو بھی جزاے خیر مرحمت کرے بعد ازان اُسنے پکار کر کہا اے گروہ قریش حنظلہ کو مثلہ کرو
یعنے اُسکی نعش سے ناک کان نہ کاٹو اگرچہ وہ ہمارے اور تمھارے خلاف تھا پر اسلیے کہ وہ جس امر کو

خیر جانتا تھا اُسمین اُسنے اپنی جان کو دریغ نکیا اور نہ بچایا چنانچہ اور لوگون کی لاش مثلہ کی گئی یعنے گوش و بینی بریدہ ہوئی اور لاش حنظلہ محفوظ و مسلم رہی اور اول جسنے اصحاب نبی صلعم کو مثلہ کیا ہندہ تھی اور اُسی نے اپنے ساتھ والیون عورتون کو حکم کیا کہ نعش شہدا کے کان و ناک کاٹ لیوین پس کوئی عورت ایسی نتھی کہ جو چوڑیان بازوبند اور کڑے اور پازیب پہنے ہوئے یہان تک کہ سواے حنظلہ کے سائر شہدا کی لاشون کو اُنھون نے مثلہ کیا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے مین نے ملائکہ کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن ابی عامر کو مابین آسمان و زمین کے ایک چاندی کے بڑے طشت مین ماءِ مزن سے (یعنے آب باران ابر سپید سے) غسل میت دیتے تھے ابو اُسید الساعدی نے کہا ہمنے یہ سنکر حنظلہ کی نعش پر جا کر دیکھا تو واقع مین اُنکے سر سے پانی ٹپکتا تھا ابو اسید کہتے ہین کہ مین یہ حال دیکھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس واقعہ سے خبر دی تب حضرت نے کسیکو پاس زوجہ حنظلہ کے بھیجکر پچھوایا تو اُس بی بی نے کہلا بھیجا کہ میرے پاس سے حنظلہ حالت جنب مین نکلے تھے اور مروی ہی کہ وہب بن قابوس المزنی مع اپنے برادرزادہ حارث بن عقبہ بن قابوس کے اپنی اپنی بھیڑین ساتھ لیے ہوے جبل مزینہ سے مدینہ مین آئے تو مدینے کو خالی پایا مگر باقی تھے اطفال و زنان تب اُن دونون نے پوچھا کہ مردمان شہر کیا ہوے لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم مشرکین قریش سے قتال کرنے اُحد کو گئے ہین تب اُن دونون نے کہا کہ بعد معائنہ ایسے حال کے اب ہم بھی اُسکے پیچھے جاتے ہین بعد ازان وہ دونون مدینے سے نکل کر اُحد مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے اور لوگون کو مشغول بقتال دیکھا اور اُسوقت تک ظفر و غلبہ واسطے رسول خدا صلعم اور واسطے اصحاب کے تھا پس وہب و حارث بھی ساتھ مسلمین کے لوٹ مین مشغول ہوے اور مشرکین بطریق تاخت آپہونچے چنانچہ اُنکے عقب سے پر اسوارون کا آپڑا اُنمین خالد بن الولید و عکرمہ بن ابی جہل دونون تھے پس وہ لوگ اگر باہم مختلط ہوگئے تا آنکہ اُن دونون یعنے وہب و حارث نے اشد قتل کی اور جب ایک گروہ مشرکین کا جُدا ہو کر مقابلہ پر آیا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا تم ہین سے اِس فرقہ کے لیے کون ردکنے والا ہی وہب بن قابوس نے عرض کی مین یا رسول اللہ پس وہب کھڑے ہوے اور اُنکو تیر مارنے لگے یہان تک کہ وہ لوگ پلٹ گئے بعد ازان ایک اور گروہ اُنکا سامنے آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اس گروہ کے لیے کون ہی پھر مزنی نے عرض کی مین حاضر ہون یا رسول اللہ پس وہب مزنی پر کھڑے ہوے اور اُن لوگون کو تلوار سے دفع کیا یہان تک کہ وہ لوگ لوٹ گئے اور وہب بھی اپنی جگہ پر پھر آئے بعد ازان ایک اور کتیبہ نظر آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اِن لوگون کے لیے کون کھڑا ہوتا ہی مزنی نے عرض کی یا رسول اللہ مین موجود ہون حضرت نے فرمایا اُٹھ کھڑا ہو اور شاد باش ہو جنت سے تب وہب مزنی شادان و فرحان

کھڑے ہوئے اور کہنے لگے واللہ مین کسیکو آرام لینے نہ دونگا اور نہ خود آرام کرونگا چنانچہ وہب کھڑے ہوئے
اور ان لوگون کے درمیان گھس گئے اور تلوار کرنے لگے اور آن حضرت صلعم اور سائر مسلمین دیکھ رہے تھے
یہان تک کہ اُنکے لشکر کے منتہا پر نکل گئے اور حضرت دعا کرتے تھے کہ اللھم ارحمہ یعنے اے پروردگار اسپر
رحم کر بعد ازان وہب پھر کر پھر اُنمین درآئے اور برابر یہی حال رہا آخر اعدا نے اُنکو گھیر لیا اور اُنکی
تلوارین اور برچھیان اُنپر پڑنے لگین پس اُنکو اُنھون نے قتل کیا اور اُس روز اُسکے بدن مین بیس زخم
سنان پائے گئے کہ تمام وہ زخم مقتل مین لگے تھے (اور مقتل جسم انسان مین اُس جگہ کو کہتے ہین جہان
زخم وضرب لگنے سے آدمی مرجاتا ہی) اور اُس روز لاش اُنکی بہت بُری طرح سے مثل کی گئی
یعنے ناک کان کاٹ لیے تھا بعد ازان اُنکا برادر زادہ حارث بن عقبہ بن قابوس بھی کھڑے ہوئے
اور مثل برادر بزرگ اپنے خوب قتال کی یہان تک کہ شہید ہوئے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے
خوشترین موت جسپر مین اپنا مرنا چاہتا ہون وہ موت ہی جسپہ مزنی مرے اور بلال بن الحارث المزنی بیان
کرتے تھے کہ ہملوگ ساتھ سعد ابن ابی وقاص کے جنگ قادسیہ مین حاضر تھے جب ہماری فتح ہوئی اور غنائم
درمیان ہمارے تقسیم ہوئی پس ایک جوان آل قابوس کا مزینہ مین سے اپنے حصہ سے محروم رہ گیا تب
مین سعد کے پاس گیا اُسوقت وہ سوکر اُٹھے تھے اُنھون نے کہا بلال مین نے کہا ہان اُنھون نے کہا
مرحبا تم خوب آئے اور یہ شخص کون تمھارے ساتھ ہی مین نے کہا یہ شخص میری قوم مین آل قابوس سے ہی
تب سعد نے کہا اے جوان تو اُس مزنی کا کون ہی جو روز احد شہید ہوا اُس جوان نے کہا مین اُس مزنی
کے بھائی کا بیٹا ہون سعد نے کہا مرحبا واہلا یعنے تیرے آنے سے دل شاد ہوا اور آرام جان ملا حق تعالے
تیرے دیکھنے سے آنکھون کو ٹھنڈا کرے یہ وہ شخص تھا یعنے وہب مزنی کہ روز اُحد مین نے اُس سے
ایسا مشہد ومقتال دیکھا کہ کسی اور سے نہین دیکھا چنانچہ مین نے اُس روز دیکھا کہ مشرکین نے ہمکو ہر طرف
طرف سے گھیر لیا اور رسول خدا صلعم ہمارے بیچ مین تھے اور گروہ گروہ غول غول ہر طرف نظر آتے تھے
اور آن حضرت صلعم لوگون پر نگاہ ڈالتے تھے اور اُنکے بشرے سے اُنکی قیافہ شناسی کرتے تھے اور
فرماتے تھے کہ اس غول سے کون مقابلہ کرتا ہی تو مزنی کہتا تھا یا رسول اللہ مین قتال کرونگا اور ہر بار
جب حضرت اعادہ اُس ارشاد کا کرتے تھے تو مزنی بھی ہر مرتبہ اپنے اُسی جواب کو عرض کرتا تھا پس سبھے
نہین بھولتا ہی آخر مرتبہ کہ آخر کو وہ کھڑا ہوا تھا جب آن حضرت صلعم نے فرمایا اُٹھ کھڑا ہو اور شادمانی
جنت کی حاصل کر پس وہ اُٹھ کھڑا ہوا سعد نے کہا تب مین بھی کھڑا ہوا اور اُسکے پیچھے پیچھے چلا خدا
خوب جانتا ہی کہ اُس روز جسطرح وہ طالب شہادت تھا مین بھی مثل اُسکے طلب کرتا تھا چنانچہ مین

درمیان لشکر مشرکین کے گھس گیا یہان تک کہ دوبارہ اُنہین مین پھر گیا اور ساعد اُسکو قتل کرچلے تھے اور مجھے
آرزو تھی کہ واللہ اُس روز آپکے ساتھ مجکو بھی شہادت نصیب ہو ولیکن میری اجل نے تاخیر کی بعد ازان سعد نے
اُس جوان کا سہم اُسی وقت طلب کیا اور اُسکو دیدیا اور کچھ زیادہ بھی دیا اور کہا تجھے اختیار ہے کہ ہمارے پاس
قیام کر خواہ اپنے اہل کی طرف بازگشت کر بلال نے کہا نہین یہ جوان رجوع بطرف اہل چاہتا ہے پس ہم دونون
پھرے اور سعد نے کہا مین حاضر تھا تو مین نے دیکھا کہ رسول خدا صلعم مزنی کی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے
خدا تجھسے راضی ہوے مین بے شبہ تجھسے راضی ہون بعد ازان مین نے دیکھا کہ آن حضرت اپنے دونون پانون
سے اُسکی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے کہ سعد انکو زخم لگے مین اور میرے تئین خوب معلوم تھا کہ اسوقت اُسکی
قبر پر کھڑے رہنا حضرت کو بہت شاق و دشوار تھا یہان تک کہ وہ لحد مین رکھے گئے تو اُنکی نعش پر ایک چادر تھی
اُسپر نقش علم سُرخ (یعنے بیل بوٹہ و نشان وغیرہ کے) بنے تھے کہ حضرت نے اُس چادر کو کھینچکر اُنکے سر مین
بطور خمار یعنے سرپیچ کے لپیٹا اور اُسکو طول مین دراز کیا تو وہ نصف رانون تک پہونچی پھر ہمکو حکم کیا تو ہمنے
حرمل یعنے گھاس پھوس جمع کیا اور لحد مین اُنکے دونون پانون پر بچھا دیا بعد ازان حضرت وہان سے اپنی جا کی طرف
پھرے پس نہ تھی کوئی ایسی صورت میرے مزنی کی جو مجھے محبوب زیادہ ہو اس بات سے کہ مین ملاقات کرون خدا سے
مثل حالت موت مزنی کے اور راویون نے بیان کیا کہ جب ابلیس نے باواز بلند پکار کر کہا کہ محمد قتل ہوے
تو لوگ متفرق ہو گئے چنانچہ بعضے اُنمین سے وارد مدینہ ہوے اور پہلے جو شخص داخل مدینہ ہو کر خبر دیتا تھا کہ
رسول خدا صلعم قتل ہوے وہ سعد بن عثمانؓ ابو عبادہ تھا پھر بعد اُسکے بہت سے لوگ وارد مدینہ ہوے یہانتک
کہ اپنی عورتون کے پاس پہونچے تب اُن عورتون نے کہنا شروع کیا کہ تم لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے
بھاگ آئے ہو اور ابن ام مکتوم بھی کہتے تھے کہ تم لوگ حضرت کے پاس سے بھاگ آئے ہو پھر ابن ام مکتوم
اُن لوگون کے ساتھ رفق و نرمی کرنے لگے اور اُنکو اپنی رفاقت مین رکھا اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ابن
ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ اپنا مقرر کر گئے تھے کہ وہ لوگون کی پیش نمازی کرتے تھے بعد ازان اُنھون نے کہا
مجھے اُحد کے سیدھے راستے پر لگا دو تب لوگون نے اُنکو سیدھا راستہ بتا دیا چنانچہ جو کوئی اُحد کی راہ پر آتے ہوے
اُنکو ملتا تھا اُس سے خبر پوچھتے تھے تا آنکہ وہ ایک ایسی قوم سے لاحق ہوے جنھون نے سلامتی و خیریت
نبی صلعم سے آگاہ کیا تب ابن ام مکتوم اُس جگہ سے مدینہ مین پھر آئے اور جو لوگ بھاگ آئے تھے اُنمین سے ایک تو
فلان تھے اور حارث بن حاطب و ثعلبہ بن حاطب و سود بن عزیہ و سعد بن عثمانؓ و عقبہ بن عثمان و خارجہ بن
عامر کہ پہونچا بمقام ملل اور اوس بن قیظی تھا مع چند نفر بنی حارثہ سے یہ سب قبیلہ شقرہ کے یہان پہونچے اُنسے
ام ایمن کی ملاقات ہوئی وہ اُنکے منھون پر خاک اُڑاتی تھین اور اُنمین سے بعض کے تئین کہا کہ یہان

پہر عمہ ہی تو چرخہ کات اور اپنی تلوار مجکو دے چنانچہ ام ایمن مع چند چھوکریون کے طرف احد کے متوجہ ہوئین
اور بعض رواۃ مین سے جو اس حدیث کو روایت کرتا ہی کہتا ہی کہ مسلمین اُس جبل سے آگے نہ گذرے تھے
اُسیکے درہ دامن مین تھے اور وہان سے دوسری جگہ تجاوز کی تھی اور وہ گروہ خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
تھا اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان عبد الرحمن اور عثمان کے کچھ کلام درپیش تھا چنانچہ عبد الرحمن نے ولید بن عقبہ
کو بلا بھیجا اور کہا اپنے برادر کے پاس جا اور مین جو کچھ تجھسے بیان کرون اُسکو توبطریق پیام پہونچا کیونکہ تیرے سوا
کسیکو مین ایسا نہین جانتا کہ وہ اس پیغام کو اُسکے تئین پہونچاوے ولید نے کہا مین ایسا کرونگا عبد الرحمن
نے کہا تو میری طرف سے کہیو کہ عبد الرحمن تجھسے کہتا ہی کہ مین حاضر بدر تھا اور تو غیر حاضر تھا اور مین احد مین
ثابت قدم رہا اور تو وہان سے بھاگ آیا اور مین بیعت رضوان مین شریک تھا اور تو شریک نہ تھا پس ولید
عثمانؓ کے پاس گئے اور یہ پیام پہونچایا عثمانؓ نے کہا میرے بھائی نے کہا سچ کہا کہ بدر سے جو مین پیچھے رہ گیا تو واسطے
بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہ گیا کہ وہ علیل تھین چنانچہ رسول خدا صلعم نے مجکو میرا سہم وجائزہ بھی عطا کیا
پس مین بمنزلہ حضار بدر کے تھا اور روز اُحد سے باز رہ گیا تو حق تعالے نے اُسکو مجھسے عفو کیا و اما غیر حاضری
بیعت رضوان سے پس مین مکے کی طرف جو نکلا تو مجکو حضرت نے بھیجا تھا اُسوقت حضرت نے فرمایا کہ عثمانؓ
طاعت خدا اور طاعت رسولؐ مین جاتا ہی اور رسول خدا صلعم نے اپنے دونون ہاتون مین سے ایک ہاتھ
بیعت مین دیا کہ وہ ایک مثل دوسرے کے تھا پس نبی کا دست چپ بھی بہتر ہی دست راست سے غرضکہ جب ولید بن عقبہ
عبد الرحمن کے پاس پھر آئے تو عبد الرحمن نے جواب سنکر کہا میرے بھائی نے سچ کہا اور کہا راوی نے کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھکر یہ آیت پڑھی قَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْكُمْ اور
کہا یہ اُن لوگون مین سے ہین جنسے خدا نے عفو کیا اور بخدا کہ خدا نے اور کسی چیز سے عفو نہین کیا مگر یہ کہ
اُنکو وہان سے پھیرا اور حال یہ تھا کہ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ یعنے جس روز دونون جماعت باہم دوچار ہوئی تو اُنھون نے
روگردانی کی تھی اور ایک شخص نے ابن عمر سے حال عثمان کا سوال کیا اور کہا کہ اُنھون نے ہرگاہ روز اُحد
گناہ عظیم کیا اور خدا نے اُنسے عفو کیا و حال آنکہ وہ اُن لوگون مین تھے جنھون نے روز التقاے جمعان سے
روگردانی کی تھی پھر اُنھون نے تمھارے درمیان مین ایک گناہ صغیر کیا پس تم لوگون نے اُسکی عوض مین
اُنکو قتل کیا اور علی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ جب روز اُحد لوگون نے اُس معرکہ مین معاودت کی اُسوقت امیہ
ابن ابی حذیفہ بن المغیرہ آگے بڑھا اور وہ زرہ پوش اور آہن مین لپٹا تھا کہ سواے دونون آنکھون کے اور کچھ
نظر نہین آتا تھا اور کہتا تھا کہ آج بدلا بدر کا ہی پس ایک شخص مسلمین مین سے پیش آیا کہ امیہ نے اُسکو قتل کیا علی
علیہ السلام نے کہا کہ تب مین نے امیہ پر حملہ کیا اور اُسکے سر پر تلوار ماری و چونکہ اُسکے سر پر کلاہ آہنی تھا اُسکے اوپر

خود تھا اور مین کوتاہ قامت تھا تو تلوار میری اُسکے ضربگاہ پر نہ پڑی اور کارگر نہوئی اور اُسنے جو مجھپر تلوار چلائی
تو مین نے سپر پہ لی پس تلوار اُسکی سپر مین گڑ گئی پھر مین نے اُسکو تلوار ماری وچونکہ دامن زرہ اُسکی کمر سے بندھا تھا
(یعنے پاؤن کھلے تھے) تو مین نے اُسکے دونون پاؤن کاٹ ڈالے اور وہ زمین پر گر پڑا اور اپنی تلوار میری سپر سے
کھینچی جب وہ نکل آئی تو وہ گھٹنے ٹیک کر مجھپر وار کرنے لگا تا آنکہ مین نے اُسکے زیر بغل خالی وکشادہ دیکھکر اپنی
تلوار کا پیلا پھونک دیا کہ وہ مرگیا مین وہان سے اپنی جا پر پھر آیا اور مروی ہی کہ حضرت نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے
اُس روز بطریق رجز فرمایا کہ انا ابن العواتک یعنے مین فرزند عواتک کا ہون (عواتک جمع عاتکہ یعنے حضرت
کے جدات مین نو بیبیون کا نام عاتکہ ہوا ہی) وایضًا حضرت نے اُس روز فرمایا کہ مین نبی ہون جی کذب
نہین کہتا مین ابن عبد المطلب ہون اور صحابہ راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ پاس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
آئے یعنے روز احد اور وہ اُسوقت بیچ مجلس چند مسلمین کے بیٹھے تھے اُسی عرصہ مین انس بن النضر رضی اللہ عنہم عم
انس بن مالک بھی اُس محفل کی طرف گذرے اور پوچھا کس وجہ سے تمنے قعود وتقاعد اختیار کیا (یعنے جنگ سے
کیون بیٹھ رہے) اُنھون نے جواب دیا کہ رسول خدا صلعم شہید ہوگئے تب انس بن النضر نے کہا کہ پھر بعد اُنکے
تم لوگ زندہ رہکر کیا کروگے اُٹھ کھڑے ہو اور لڑ مرو جس امر پر رسول خدا صلعم مرگئے بعد ازان انس بن النضر
تیز دستی وچابکی سے تلوار پکڑ کر قتال کرنے لگے یہانتک کہ شہید ہوے اُسوقت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا
مین تمنا رکھتا ہون کہ روز حشر خدا اُسکو اُمۃ واحدہ یعنے بے مثل ومانند وپیشرا اُٹھاویگا کہ اُنکے چہرے پر ستر زخم
لگے تھے کہ وہ پہچانے نجاتے تھے تا آنکہ اُنکی خواہر نے اُنکے حسن سرانگشتان یا حسن دندان سے اُنکو پہچانا تھا اور
کہا راویون نے کہ گذر مالک بن دخشم کا پاس خارجہ بن زید ابن ابی زہیر کے ہوا کہ اُسوقت وہ درمیان اپنے
حشوہ یعنے زمرۂ مردم خدام مین بیٹھے تھے اور اُنکے بدن مین تیرہ زخم تھا اور وہ سارے زخم مقتل مین لگے تھے
(مقتل جسم انسان مین وہ مقام ہی جہان زخم لگنے سے ہلاک ہوجاتا ہی) پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہوا
کہ محمدؐ قتل ہوے خارجہ نے کہا اگر محمدؐ قتل ہوے تو خدا تو زندہ ہی جسکو موت نہین ہی اور حال یہ ہی کہ محمدؐ
تبلیغ حکم کرچکے اب تو اپنے دین کے لیے قتال وجہاد کرو ایضًا گذر مالک بن دخشم کا طرف سعد ربیع کے ہوا اور
اُنکے بدن مین بارہ زخم لگے تھے اور تمام وہ زخم مقتل مین تھے پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہی کہ محمدؐ
شہید ہوے سعد بن ربیع نے جواب دیا مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئینہ محمدؐ نے رسالت اپنے پروردگار کی پہونچادی
اب تو اپنے دین کے لیے جہاد کر کیونکہ حق تعالے حی وقائم ہی وہ تو نمریگا اور ایک منافق کہتا تھا کہ رسول اللہ
قتل ہوے تم لوگ اپنی قوم مین پھر چلو کہ وہ لوگ اپنے گھرون مین داخل ہوگئے اور واقدی نے کہا
کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عامر نے حارث بن الفضیل الخطمی سے اُنھون نے بیان کیا کہ

اُس روز جب مسلمین غول غول متفرق ہو گئے اور باخود ہا و پشیمان تھے اُسوقت ثابت ابن وحداحہ آگے بڑھے
و باواز بلند کہنے لگے اے گروہ انصار میری طرف متوجہ ہو مین ثابت ابن الدحداحہ ہون اگر محمد شہید ہوے تو حق تعالے
تو زندہ و باقی ہے جو کبھی نہ مریگا پس تم لوگ سب اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو کہ حق تعالی تمکو غلبہ دینے والا ہے
اور تمھاری نصرت کرنے والا ہے پس چند اشخاص انصار سے اُنکے شریک ہو گئے تب ثابت مع اُن مسلمین کے
جو اُنکے ساتھ تھے آمادۂ جنگ ہوے اور اُنکے مقابلے کے واسطے ایک فرقہ مشرکین کا سلاح بند مقرر ہوا اُمین
چند رئیس اُنکے تھے مثل خالد بن الولید اور عمرو بن العاص و عکرمہ بن ابی جہل اور ضرار بن الخطاب کے
پس یہ سب مسلمین پر دست درازی کرنے لگے اور خالد بن الولید نے ثابت بن دحداحہ پر ساتھ نیزے کے حملہ کیا
پس ایسا نیزہ مارا کہ پار ہو گیا اور وہ بیجان ہو کر زمین پر گرے اور جو مردم انصاری اُنکے ہمراہ تھے وہ سب
شہید ہوے چنانچہ کہتے ہین کہ جو لوگ مسلمین مین سے شہید ہوے یہ لوگ یعنے ثابت بن دحداحہ وغیرہ
آخر شہدا تھے اور رسول خدا صلعم اپنے اصحابؓ کے ساتھ طرف شعب کے پہنچے پس وہان یعنے احد مین
کوئی قتال کنندہ نہ تھا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل معرکہ احد کے ایک یتیم انصاری نے ابو لبابہ پر بمقدمہ عذق یعنے نخل
خرمائے باردار کے جو درمیان متخاصمین کے متنازع فیہ تھا دعوے کیا اور رسول خدا صلعم نے فیصلہ بحق ابو لبابہ کے
کیا تھا اور اُس یتیم نے اُس عذق پر بہت جزع و فزع کی تھی تب آن حضرت صلعم نے اُس عذاق کو ابو لبابہ سے
واسطے اُس یتیم کے طلب فرمایا مگر ابو لبابہ نے دینے سے انکار کیا اور آن حضرت ابو لبابہ سے فرماتے تھے کہ
بدلے اُس عذق کے تیرے لیے جنت مین عذق ہے اسپر بھی ابو لبابہ نے انکار کیا اُسوقت ابن الدحداحہ نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ ارشاد کیجیے کہ اگر مین اُس یتیم کو اُسکا عذق دلوا دون تو میرے لیے کیا جائزہ ہوگا
حضرت نے فرمایا اُسکی عوض تجکو جنت مین عذق ملیگا تب ثابت ابن الدحداحہ یہ مژدہ سنکر پاس ابی لبابہ
ابن المنذر کے گئے اور اُس عذق کو بعوض ایک باغچہ نخل کے ابو لبابہ سے خرید کر لیا اور اُس لڑکے مدعی کو حوالہ
کر دیا تھا اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ رُبَّ عَذقٍ مُذَلَّلٍ لِابنِ الدَّحدَاحَةِ فِی الجَنَّةِ یعنے بہت سے
عذق جنت مین ابو دحداحہ کے لیے تیار کیے گئے ہین یعنے اُسکے لیے مہیا ہین پس بنا بر اس ارشاد کے شہادت
ابن دحداحہ کی امیدگاہ تھی یہان تک کہ وہ اُحد مین شہید ہوے اور ضرار بن الخطاب گھوڑے پر سوار نیزۂ دراز
ہلاتا ہوا آیا اور عمرو بن معاذ کو ایسی انی ماری کہ پار ہو گئی اور حال عمرو کا یہ تھا کہ اُسکے سامنے چلے ہی جاتے تھے
یہان تک کہ اُسکو زیر کیا کہ وہ مُنھ کے بھل گر پڑا اور کہنے لگا کہ ایسے شخص کو تو گم نکجیے تیری تزویج حور عین سے
کرادی اور ضرار کہا کرتا تھا کہ اصحاب محمد مین سے مین نے دس صحابہ کا عقد تزویج کر دیا ہے ابن واقدی نے
ابن جعفر سے سوال کیا کہ کیا ضرار نے دس مرد کو قتل کیا تھا ابن جعفر نے کہا مجھے یہ خبر نہین پہونچی مگر یہ کہ اُسنے

تین آدمی کو قتل کیا اور اُسی روز ضرار نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھی نیزہ مارا تھا اور یہ اسوقت جب
اس معرکہ مین لوگ متفرق ہوگئے تھے اور ضرار نے وقت ضرب سنان کے کہا اے ابن خطاب یہ ضرب نعمت
مشکورہ ہے واللہ ایسا نہین کہ مین تجھکو قتل کرون اور ضرار بن الخطاب اکثر باتین کیا کرتا تھا اور ذکر وقعہ یعنے
جنگ اُحد کا ذکر کرتا تھا اور ذکر انصار کے اُنپر رحمت بھیجتا تھا اور اُنکا غنی ہونا اسلام مین اور شجاعت اُنکی
معرکہ مین اور پیش قدم ہونا اُنکا واسطے موت کے یاد کیا کرتا تھا بعد ازان کہتا تھا کہ جب اشراف میری قوم سے
بدر مین مارے گئے تھے تو مین دریافت کرنے لگا تھا کہ ابو الحکم کو کسنے مارا کہتے تھے ابن عفرا نے اور امیہ بن خلف کو
کسنے قتل کیا کہتے تھے خبیب بن یساف نے اور عقبہ بن ابی معیط کو کسنے قتل کیا کہتے تھے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح
اور فلان کو کسنے مارا اُسکا نام بھی مجھسے بتایا پھر مین نے کہا سہیل بن عمرو کو کسنے اسیر کیا لوگون نے کہا مالک
دخشم نے پھر جب ہمنے احد کی طرف خروج کیا تو مین کہتا تھا کہ اگر وہ لوگ (یعنے مسلمین) اپنے حصار دون مین
اقامت رکھینگے تو وہ بلند بہت ہین ہمکو اُنکی طرف کوئی سبیل رسائی کی نہوگی سوا اسکے کہ ہم چند روز مقیم رہکر
پھر جاوینگے اور اگر وہ لوگ اپنے حصار سے نکلکر ہماری طرف خروج کرینگے تو ہم اُنپر ظفریاب ہونگے کیونکہ
ہمارے ساتھ جمعیت کثیر ہے جو اُنکی جمعیت سے بہت زیادہ ہے اور ہماری قوم موتور ہے یعنے عوض خون
سے ہنوز محروم ہین اور ہم اپنے ساتھ زنانی سواریان لیکر نکلے ہین کہ وہ ہمکو ہمارے مقتولان بدر کو یاد دلاتی
(یعنے یہ کہ موجب مزید غیرت شجاعت وتہور کا ہوگا) اور ہمارے ساتھ کراع ہین یعنے ہمارے یہان گھوڑے
ہین اور اُنکے یہان کراع نہین ہے اور ہمارے ساتھ سلاح اُنکے سلاح سے بہت زیادہ ہین بالآخر اُنمین یہی
امر قرار پایا کہ اُنھون نے خود خروج کیا چنانچہ ہمارے اُنکے مقابلہ ہوا واللہ پس ہم اُنکے سامنے نہ ٹھہر سکے
یہانتک کہ شکست پاکر پسپا ہوے اور گریزان و روگردان ہوے اُسوقت مین نے اپنے دل مین کہا کہ یہ جنگ تو
جنگ بدر سے بھی سخت تر ہے اور مین نے خالد بن الولید سے کہنا شروع کیا کہ قوم پر حملہ کر تو وہ کہنے لگا تو کسی
موقع دیکھتا ہے کہ اُس طرف ہم حملہ کرین تب مین نے اُس جبل کی طرف نگاہ کی جسپر گروہ تیر انداز تھے کہ وہ
خالی ہے تب مین نے کہا اے ابو سلیمان اپنے پیچھے دیکھ پس خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی
پھیری اور رجوع کی اور ہمنے بھی اُسکے ساتھ رجوع کی تب ہم اُس جبل پر پہونچے تو اُسپر ہمنے کسیکو ذی قوت
نپایا جسکا کچھ خطرہ ہو مگر وہان ہمنے چند نفر پائے کہ اُنکو گرفتار کر لیا بعد ازان ہم جب اپنے لشکر مین پہونچے تو دیکھا
کہ قوم تاراج کر رہی ہے اور لشکر کو لوٹ رہے ہین تب ہمنے اُنپر بڑی شدومد سے زور ڈالا کہ وہ ہر طرف لنارے ہوگئے
اور جسطرح ہمنے چاہا اُنکو تلوارون پر دھر لیا اور ہم سرداران قبیلۂ اوس او خزرج کو ڈھونڈھنے لگے جو ہمارے
احبۂ بز. گون کے قاتل تھے مگر ہمنے اُنمین سے کسیکو نہ دیکھا کہ وہ لوگ بھاگ گئے تھے اور اسکو عرصہ بعد

دودھ دوہنے ناقہ کے ہوا تھا کہ اسی اثنا مین ہمین انصار آپڑے اور مقابلہ کر ہم مین خلط ہو گئے اور ہم لوگ گرد سوار رہتے
لیکن وہ ہمارے سامنے ثابت قدم رہے اور بڑی کوشش اور جانبازی کی یہان تک کہ اُنھون نے میرے
گھوڑے کو پی کیا تب مین پیدل ہو گیا پس مین نے اُنمین دس مردون کو قتل کیا پر اُنمین سے ایک مرد
کے ہاتھ سے مین موت بالغ سے دوچار ہو گیا تھا اور اُسدم مجھے خون کی بو آئی اور وہ شخص لپٹا تھا چھوڑتا نہیں تھا
یہان تک کہ بوجہ رقت سے لوگون نے اُسکو سنان نیزہ سے چھید لیا تب وہ زمین پر گر پڑا پس حمد ہو اُس خدا کی
جسنے اُنکو (یعنے شہدا کو) مکرم کیا میرے ہاتھ سے (یعنے اُنکو شہادت ملی) اور اُنکے ہاتھون سے میرا امر
بجبیر آسان ہوا اور بعض راویون سے کہا گیا ہے کہ جب رسول خدا صلعم نے فرمایا کسیکو حال ذکوان بن عبد قیس
کا معلوم ہی علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے ایک سوار کو گھوڑا دوڑاتے ہوے طرف ذکوان
کے دیکھا یہان تک کہ جب وہ اُسکے لاحق ہوا تو کہتا تھا اگر تو بچگیا تو پھر مین نہ بچونگا پس گھوڑے سے اُسپر حملہ کیا
اور ذکوان پیدل تھے کہ اُنکو پے کیے تلوار مارتی ہے اس ضربت کو مین ابن علاج ہون تب مین نے اُسپر
کہ وہ سوار تھا حملہ کیا پس اُسکے پاؤن پر تلوار ماری کہ نصف ران سے اُسکا پاؤن جدا ہو گیا بعد ازان مین نے
اُسکو گھوڑے سے نیچے گرا کر اُسپر چڑھ بیٹھا اور چونکہ وہ زخمی تھا جلد اُسکا کام تمام کیا آخر معلوم ہوا کہ وہ
ابو الحکم بن الاخنس بن شریق بن علاج بن عمرو بن وہب الثقفی ہی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ
مجھسے حدیث بیان کی صالح بن خوات نے یزید بن رومان سے اُنھون نے کہا کہ خوات بن جبیر بیان کرتے تھے کہ جب
مشرکین دوبارہ پھر آئے اور جبل کی طرف منتہی ہوے تو اُسکو قوم سے خالی دیکھا مگر عبد اللہ بن جبیر دس آدمیون سے
وہان باقی تھے اور مقام عینین کی بلندی پر قائم تھے پھر جب خالد بن الولید و عکرمہ مع سواران ہمراہی دکھلائی دیے تو عبد اللہ نے
اپنے اصحاب سے کہا کہ جدا جدا پھیل جاؤ تا کہ قوم اپنی جا سے حرکت نکرین بعد ازان بمواجہ اعدا کے صف باندھی اور
آفتاب کو سامنے کر کے ایک ساعت سرگرم قتال رہے تا آنکہ افسر اُنکے عبد اللہ بن جبیر شہید ہوئے اور ہمراہی اُنکے
زخمی ہوے پس جب عبد اللہ زمین پر گرے تو اُنکا رخت تن اُس قوم نے اُتار لیا اور اُنکو بری طرح مثلہ کیا یعنے
گوش و بینی وغیرہ اعضا کو بریدہ کیا اور نیزہ اُنکے شکم سے پار ہو گیا تھا کہ ناف سے تا پہلو و شانہ پھٹ گیا تھا اور
انتڑیان نکل پڑی تھین پھر جب وہ مسلمین اس جولانگاہ سے پھرے تو خوات ابن جبیر کہتے ہین کہ مین اُسی
حالت مین اُنکے پاس گیا تو وہان مجکو ایک محل پر ہنسی آئی کہ اُس محل پر کسیکو ہنسی نہین آتی اور ایک مقام
مین مجکو نیند آئی کہ ویسے مقام مین کسیکو نیند نہین آتی اور مین نے بخشش کی یعنے بذل نفس کیا ایسی جگہ جہان
کوئی بذل نہین کرتا لوگون نے پوچھا یہ کیا بات تھی تو کہا جب مین نے عبد اللہ کو اُٹھایا پس مین نے اُسکی دونون
بانہو پکڑے اور ابو حنہ نے دونون پاؤن پکڑے اور مین نے اپنے عمامے سے اُنکے زخم کو باندھ لیا تھا چنانچہ

لما غلا [illegible] مشرکین [illegible] ہون سے غلبہ [illegible] نصیب [illegible] ہوئی

اُسی عرصہ مین کہ ہم اُنکو اُٹھانے لیے جاتے تھے اور گروہ مشرکین ایک کنارے پہنچے تا آنکہ عمامہ میرا زخم سے
کھل پڑا تھا پھر آنتین باہر نکل آئین تب ابوحنہ گھبرایا اور پیچھے پھر پھر کے دیکھنے لگا اُسکو گمان ہوا کہ کوئی دشمن
آپہونچا اُسوقت مجھے ہنسی آئی پھر ایک شخص نے میرے سینے کے مقابل نیزہ مارا [illegible] اسی حالت مین دفعتہ
مجھپر نیند غالب ہوگئی اور وہ نیزہ دور ہو گیا پھر مین نے اپنے تئین دیکھا تو اُس [illegible]
کی قبر کھودنی منظور تھی اور میرے پاس میری کمان تھی تو کھودنا جبل مین [illegible] تب ہم وادی
مین اُتر آئے اور نوک کمان سے کھودنے لگے و چونکہ اسمین [illegible] تھی تو مین نے کہا [illegible]
پس مین نے اُسکو اُتار لیا بعد ازان گوشۂ کمان سے قبر کھودنے لگا تا آنکہ کام ہمارا درست ہوا تب ہمنے ابوحنہ کو
دفن کیا اور وہان سے پھرے اور اُسوقت گروہ مشرکین ہمسے دور ایک کنارے [illegible] اور ہم [illegible]
ہوے تھے پس اُنھون نے جنگ درمیان نڈالی مگر یہ کہ پھر گئے اور کہا [illegible] وحشی نام ایک غلام
تھا دختر حارث بن عامر بن نوفل کا اور بعضے کہتے ہین کہ جبیر بن مطعم کا غلام تھا چنانچہ دختر حارث نے اُس غلام
سے کہا کہ میرا باپ روز جنگ بدر مارا گیا پس اگر تو تین شخص مین سے کسی ایک کو قتل کرے تو [illegible] آزاد کرون
اگرچہ تو قتل کرے محمد کو یا حمزہ بن عبد المطلب کو یا علی بن ابی طالب کو اسلیے کہ [illegible] ان تینون کے مین [illegible]
قوم مین کیسکو نہین دیکھتی کہ وہ میرے باپ کے ہمسر ہو تب وحشی نے جواب دیا کہ رسول اللہ کے بارہ مین
تو مجھکو یقین ہی کہ مین اُنپر قادر نہوسکونگا کیونکہ اُسکے اصحاب اُنکو تنہا نہین چھوڑتے ہین پھر وحشی ذکر کرتا ہی
کہ مین نے کہا اور حمزہ پس بخدا کہ اگر انکو مین سوتا ہوا دیکھون تو ہیبت سے جگا بھی نہین سکتا و اما علی پس اُنکو
مین طلب کرتا تھا اور اسی اثنا مین کہ مین لوگون کے درمیان سے علی کو طلب کرتا تھا تا آنکہ میرے
سامنے ایک شخص نظر آیا مین نے جانا علی ہی مگر وہ شخص جو نظر آیا تو ڈرا ہوا وحشت زدہ ادھر اُدھر دیکھتا ہوا
مین نے کہا یہ وہ میرا حریف نہین ہی جسکو مین طلب کرتا ہون یعنے علی ناگاہ مین نے دیکھا کہ حمزہ
لوگون کی بھیڑ چیرتے ہوے آپہونچے تب مین اُنکو دیکھکر ایک پتھر کی آڑ مین چھپ رہا اور وہ بزرگ سر اور
پُر ریش تھے پس اُنسے سباع بن ام انمار نے سامنا کیا اور ام انمار مکہ مین ختانہ تھی (یعنے پیشہ ختنہ گری عورتونکا
رکھتی تھی) اور کنیز تھی شریق بن علاج ابن عمرو بن وہب الثقفی کی اور کنیت سباع کی ابا نیار تھی چنانچہ حمزہ نے
کہا اے پسر مقطعۃ البظور کے تو بھی اُنمین ہی جو ہمپر ہجوم کر سکتے ہون (مقطعہ یعنے ختنہ کاٹنے والی اور بظر چیز کہ
درمیان دو لب فرج کے ہوتی ہی اور اُسکا ختنہ کیا جاتا ہی پس حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ختنہ کرنے والی
کے بیٹے تو بھی ہمپر حملہ کرنے آیا ہی) میرے قریب تو آ پس اُسکو اُٹھا لیا جب اُسکے دونون پاؤن
زمین سے اُٹھ گئے تو اُسکو زمین پر دے مارا اور اُسکے پیرون تلے دبا لیا تو وہ تڑپنے لگا جسطرح

بکری وقت ذبح تڑپتی ہو پھر جب اُنھون نے سر بلند کرکے مجکو دیکھا تو میری طرف آگے بڑھے اور ایک نالی
کے کنارے ہوکر آنے لگے کہ پاؤن اُنکا پھسلگیا تب مین نے نیزہ اپنا ہلایا اور اُنکے گرنے سے خوش ہوا
پھر اُنکے پیٹ پر مین نے نیزہ مارا کہ مثانے سے پار ہوگیا اُسوقت ایک گروہ نے اُنکے اصحاب مین سے
اُنکی طرف رجوع کی مین سُنتا تھا کہ وہ پکارتے تھے اے ابو عمارہ مگر وہ جواب ندیتے تھے تب مین نے کہا
واللہ یہ شخص مرگیا اور مین نے جاکر ہند بنت عتبہ سے ذکر کیا اور جو کچھ اُسنے اپنے باپ و چچا و بھائی کا صدمہ
حمزہ کے ہاتھ سے اُٹھایا تھا یاد دلایا اور اُسوقت اصحاب حمزہ کو ... اُنکے مرجانے کا یقین ہوا تو وہ لوگ اُنکی
نعش سے ہٹ گئے تھے اور مجکو وہ نہین دیکھتے تھے کہ مین پھر اُس نعش کے قریب گیا اور پیٹ پھاڑکر کلیجہ
نکال لیا اور اُسکو پاس ہند کے لایا اور مین نے اُس سے کہا کہ اگر مین تیرے باپ کے قاتل کو قتل کرون
تو میرے لیے کیا جائزہ ہو اُسنے کہا میرا سلب یعنے رخت تن سب حاضر ہو تب مین نے کہا یہ کلیجہ
حمزہ کا حاضر ہو اُسنے اُسکو چبالیا اور پھر منھ سے ڈال دیا مگر مجکو معلوم نہین کہ کیون اُسکو پھینک دیا
آیا نگل نسکی یا گھن کھاکر اُسکو اُگل دیا بعد ازان اُسنے اپنا لباس اور زیور مجکو اُتار دیا اور وعدہ کیا کہ جب
تو مکے کو جائیگا تو مجکو دس دینار دونگی بعد ازان اُسنے کہا مجھے اُسکی نعش دکھادے تب مین نے لاش
اُنکی بتادی اُسنے اُنکے مذاکیر یعنے ذکر اور انثیین کاٹ لیے اور ناک اور دونون کان کاٹ لیے بعد
ازان اُسنے مجکو اپنے دونون کڑے اور بازوبند اور پازیب اُتار دی مین یہ سب مکے مین لیگیا اور وہ کلیجہ
وغیرہ اپنے ہمراہ لائی اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے
ابن ابی عون سے اُنھون نے سنا زہری سے اُنھون نے سُنا عروہ سے اُنھون نے کہا ہمسے حدیث
بیان کی عبیداللہ بن عدی بن خیار نے اُنھون کہا جب ہمنے غزوہ کیا شام مین بزمان عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ کے تو گذر ہمارا بعد نماز عصر کے مقام حمص مین ہوا تب ہملوگون نے پوچھا یہان وحشی کہان ہی
لوگون نے کہا تم لوگ اسوقت اُسکے پاس نہین جاسکتے ہو کہ وہ اس گھڑی شراب پی رہا ہو اور نشے مین ہی
اور پھر صبح تک یون ہی رہیگا تب ہم لوگ اُسیکے لیے وہان شب باش رہے اور ہم سب اسّی آدمی تھے پھر جب ہم
نماز صبح پڑھ چکے تو اُسکے گھر پر گئے تو دیکھا کہ وہ ایک بہت بوڑھا آدمی ہو اور بقدر اُسیکے بیٹھنے کے ایک
زربیہ (یعنے پوستین یا قالین ادنی) بچھا ہو اُسپر وہ بیٹھا ہو ہملوگون نے اُس سے کہا کہ کچھ حال
قتل حمزہ و قتل مسیلمہ کا ہمسے بیان کر اُسکو یہ بات ناگوار ہوئی اور اس بات سے اوسنے منھ پھیرا تب
ہمنے کہا کہ آج کی رات ہملوگ تیرے ہی لیے یہان شب باش رہے ہین تب اُسنے بیان کرنا شروع کیا
کہ مین غلام جبیر بن مطعم بن عدی کا تھا جب لوگون نے اُحد کی طرف خروج کیا تو جبیر نے مجھے بلایا اور کہا

تونے مقتل طعیمہ بن عدی کا دیکھا ہی کہ اُسکو روز بدر حمزہ بن عبدالمطلب نے قتل کیا تھا چنانچہ اُسوقت سے
آج تک ہمیشہ ہماری عورتین حزن شدید مین ہین اگر تو حمزہ کو قتل کرے تو تیرے لیے آزادی ہی تب مین
لوگون کے ساتھ نکلا اور میرے پاس کئی نیزے تھے اور جب مین پاس ہند بنت عتبہ کے جاتا تھی تو وہ مجھسے کہتی تھی
ایہا ابا دسمہ (یعنے خاموش اے ابو دسمہ) میری خاطر حزین کو تسلی دے اور تند ہی کر آخر جب ہم وارد اُحد ہوے تو
مین نے حمزہ کو دیکھا کہ لوگون کے آگے آگے چلے جاتے ہین اور ہماری جماعت کو بھگاتے ہین اور میری طرف دیکھ
اور مین نے ایک درخت کے نیچے اُنکے لیے ایک کمین بنا رکھی تھی تو جب وہ میری طرف آگے بڑھے اسی وقت
سباع الخزاعی اُنکی طرف بڑھا تب حمزہ نے کہا تو بھی ای پسر زن ختنہ کا ٹنے والی کے اُن لوگون مین ہی
جو مجھپر ہجوم و زیادتی کرسکتے ہون میرے پاس تو آ یہ کہکے حمزہ نے آگے بڑھکر اُسکو اُٹھا لیا تا آنکہ مین نے
دیکھا کہ اُسکے دونون پانون زمین سے اونچے ہوے اور سفیدی پانون تلے کی نظر آئی تب اُسکو زمین پر ٹپک مارا
پھر اُسکو قتل کیا پھر بسرعت تمام میری طرف کو بڑھے کہ ناگاہ ایک مغاک اُنکے سامنے پڑا کہ وہ اُسمین گر پڑے
اُسوقت مین نے اُنکو برچھی ماری کہ اُنی اُسکی اُنکے زیر ناف جا لگی کہ اُنکے دونون زانون کے پار نکل گئی اُسوقت
مین نے اُنکو قتل کیا اور مین ہند بنت عتبہ کے ہمراہ رہتا تھا پس اُسنے مجکو اپنا لباس و زیور صلہ مین دیا محمد
بن الواقدی علیہ الرحمہ نے بیان کیا بقیہ قول وحشی کا کہ آنا مسیلمہ پس ہم جب حدیقۃ الموت مین داخل ہوے
اور مسیلمہ کو دیکھا تو مین نے اُسکو نیزہ مارا اور انصار مین سے بھی ایک شخص نے اُسکو تلوار ماری پس خدا بہتر جانتا ہے
کہ ہم دونون مین سے کسنے اُسکو قتل کیا (یعنے کسکی ضربت سے وہ مر گیا) مگر مین نے ایک عورت کو بالا ے
کلیسا سے یہ کہتے ہوے سُنا کہ مسیلمہ کو غلام حبشی نے مارا تب عبید اللہ نے کہا کہ مین نے وحشی سے پوچھا کہ تو مجھے
پہچانتا ہی اُسنے مجھپر نگاہ کرکے کہا تو ابن عدی و ابن عاتکہ بنت ابی العیص ہی مین نے کہا ہان اُسنے کہا کیا مجکو تیرا
زمانہ یاد نہین ہی یعنے درمیان ہمارے تمھارے بہت زمانہ نہین گذرا بعد از آنکہ مین تجکو گود مین اُٹھا کر تیری مان
پاس محفہ مین جسمین وہ تجکو دودھ پلایا کرتی تھی پہونچایا کرتا تھا (محفہ ہودج بے قبہ مثل کجاوہ) اور پھر مین نے دیکھا
اُٹھنا تیرے دونون قدمون کا (یعنے چلنا تیرا) یہان تک کہ تو اُسوقت موجود ہی اور یون ہوا کہ ہند کے دونون پانون
مین دو پاے برنجن یعنے خلخال تھے جڑاؤ نگینہ یمانی سے بنے ہوے اور دو دستانے چاندی کے تھے (یعنے کڑے) اور انگشتریان
چاندی کی (یعنے چھلے) اُسکے پانون کی اُنگلیون مین تھے پس اُسنے یہ سب مجکو اُتار دیا اور راویون نے کہا کہ
صفیہ بنت عبدالمطلب کہتی تھین کہ جب ہم ٹیلون پر چڑھائے گئے تھے اور ہمارے ساتھ حسان ابن ثابت مقرر کیے
گئے تھے اور ہم لوگ فارع مین تھے (فارع بلندی کوہ و نام حصن ہی) کہ ناگاہ چند نفر یہودی آئے اور اُس ٹیلے پر
تیر چلانے لگے تب مین نے کہا ای پسر فریعہ کچھ تیرے پاس اسباب حرب سے ہی اُنھون نے کہا واللہ مجکو استطاعت

ابو لیث حسان ... حسان برگاہ بلندی پر چڑھ ... خطاب کیا ۱۲

واختیار اُس امر کا نہین ہی جو مجکو ہمراہی رسول خدا صلعم سے مانع ہوا ہی یعنے اگر ایسی استطاعت ہوتی تو مین ہمراہ حضرت کے اُحد کو جاتا پھر کہا صفیہ نے کہ آخر وہ یہودی بالاے حصار پر چڑھا آیا تھا تب مین نے کہا یعنے حسان سے میرے ہاتھ مین تلوار کو خوب مضبوط باندھ دے پھر تو ہٹ جا تب اُنھون نے ایسا ہی کیا کہ تلوار میرے ہاتھ مین باندھ دی کہا صفیہ نے کہ تب مین نے اُسکی گردن پر تلوار ماری (یعنے جو یہودی کہ حصن پر چڑھا آیا تھا) اور اُسکے سر کو اُسکے ہمراہیون کی طرف پھینکا جب اُنھون نے اُسکے سر کو دیکھا تو پسپا ہوگئے اور مین فارغ مین کچھ دن چڑھے بالاے حصن سے دیکھ رہی تھی تو مین نے نیزون کا وار دیکھکر کہا کہ کیا یہ نیزے اُنکے اسلحہ مین سے ہین پھر مین کیون نہین دیکھتی تھی اور نہین جانتی تھی کہ وار اُن نیزون کے میرے بھائی حمزہ پر چل رہے ہین[له] اور کہا صفیہ نے کہ بعد اوان مین آخر روز وہان سے نکلی تا آنکہ پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی وایضاً صفیہ بیان کرتی تھین کہ مین بالاے حصن سے دیکھتی تھی اور پہچانتی تھی ہزیمت اصحاب نبی کو اور حسان نے اقصاے حصن پر رجوع کی تھی جب اُنھون نے وہان سے غلبہ اصحاب نبی علیہ السلام کا دیکھا تو سامنے آئے اور حصن پر کھڑے ہوے وایضاً صفیہ نے کہا کہ مین حصن سے نکلی اور تلوار میرے ہاتھ مین تھی تا آنکہ بنی حارثہ مین پہونچی تو مین نے انصار کی چند عورتون کو پایا کہ ام ایمن بھی اُنکے ساتھ تھین پھر ہو امل چلنا اُنکا ہمسے یعنے ہم سب باہم ملکر بشتابی تمام روانہ ہوے تا آنکہ مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی اور اُسوقت اصحاب حضرت کے مجتمع تھے پس پہلے مجکو علی میرے بھتیجے ملے اُنھون نے مجھسے کہا اے پھوپھی تم یہان سے پھر جاؤ اسلیے کہ لوگون مین تفرقہ ہی تب مین نے پوچھا کہ رسول خدا صلعم کا کیا حال ہی اُنھون نے کہا بحمد اللہ خیر ہی مین نے کہا مجھے بتا دو وہ کہان ہین تا مین اُنکو دیکھون اُنھون نے مشرکین سے خفیہ مجکو طرف حضرت کے اشارہ کیا مین اُنکے پاس گئی تو اُنکو زخمی دیکھا اور راوی کہتا ہی کہ رسول خدا صلعم فرما رہے تھے کہ کیا حال ہی میرے عم کا کیا حال ہی میرے عم حمزہ کا اُسوقت حارث بن صمہ دریافت حال کے لیے گیے جب اُنکو دیر لگی تو علی بن ابی طالب گئے اور وہ رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

یَا رَبِّ اِنَّ الْحَارِثَ بن الصمہ + کَانَ رَفِیْقاً وَبِنَا ذِمَّۃٌ + فقد ضل فی مَہَامِہ مہمۃ + یلتمس الجنۃ فیما ثمہ +

یعنے اے پروردگار حارث بن صمہ جو ہمارا رفیق اور ہمارے ساتھ ہین وہ صاحب عہد وہمت ہی وہ گم ہو گیا ہی وادی پر آفت و سخت مین وہ طالب ہی جنت کا جس جا مین کہ وہ ہی (واقدی نے کہا مین نے اس حدیث کو اصبغ بن عبد العزیز سے بھی سنا اور مین اُسوقت لڑکا تھا اور وہ ہمسن ابی الزناد کا تھا) چنانچہ علی رض حارث تک پہونچے اور حمزہ کو مقتول پایا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آنکر خبر بیان کی تب حضرت تشریف لیگئے اور لاش حمزہ پر پہونچے اور فرمایا مین کبھی کسی ایسی جگہ نہین کھڑا ہوا ہون کہ اس سے زیادہ مجھے غیظ و غصہ مین لایا ہو راوی نے کہا پس اُسوقت صفیہ نظر پڑین تو حضرت نے فرمایا اے زبیر میری طرف سے اپنی مان کو روک

[له] یعنے مین نہین جانتی تھی کہ یہ سب بھائی کے برچھے ہین ۱۲

اور اُسکو بچا لُو اور اُسوقت حمزہ کی قبر کھودی جاتی تھی تب زبیر نے کہا اے مادر اسوقت لوگون مین تفرقہ ہی تم
پھر جاؤ صفیہ نے جواب دیا مین یہ نہین مانتی جب تک کہ رسول خدا صلعم کو بچشم خود دیکھ لون پھر جب صفیہ نے
حضرت کو دیکھا تو کہنے لگین یا رسول اللہ میرا بھائی حمزہ کہان ہی حضرت نے فرمایا وہ لوگون مین ہی تب صفیہ نے
کہا جب تک مین اُنکو نہ دیکھون گی یہان سے نجاؤن گی زبیر نے کہا تب مین والدہ کو ایک اونچی زمین کی آڑ
مین ٹھہرائے رہا یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ دفن ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا اگر باعث حزن و
اندوہ ہماری عورتون کا نہوتا تو ہم نعش حمزہ کو درندون اور طائرون کے لیے بلا دفن چھوڑ دیتے تاکہ وہ روز
قیامت درندون اور طائرون کے حواصل سے محشور ہوتے اور راویون نے کہا کہ اُس روز صفوان بن اُمیہ
نے حمزہ کو جہان وہ تھے دیکھا کہ وہ لوگون کو سرگرم جہاد کر رہے ہین تو کہنے لگا کہ یہ کون شخص ہی لوگون نے کہا
یہ حمزہ بن عبد المطلب ہین اُسنے کہا مین نے مثل آج کے کسی شخص کو ایسا جلد باز و جلد دست قوم مین سوا
حمزہ کے نہین دیکھا اور اُس روز حمزہ رضی اللہ عنہ سر بند پر نسر طائر کا واسطے نشان و شناخت کے باندھے
تھے اور بعضی روایت مین یون وارد ہوا ہی کہ جب حمزہؓ شہید ہوے تو صفیہ بن عبد المطلب آئین اُنکو تلاش کرنے لگین
اُسوقت درمیان اُنکے اور نعش حمزہؓ کے انصار حائل ہوگئے تب حضرت رسول خدا نے فرمایا صفیہ کو چھوڑ دو
اور اُسکو رونے دو پس وہ آئین اور قریب نعش بیٹھین پھر جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور جب
وہ فریاد و شور سے روتی تھین تو حضرت بھی شور سے روتے تھے اور فاطمہ بنت نبی بھی علیہا السلام روتی تھین
اور جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور حضرت فرماتے تھے کہ جیسا تیرے اس ماتم مین مبتلائے
مصیبت ہوا ہون ایسا کبھی مصیبت مین نہ پڑونگا بعد ازان حضرت نے فرمایا تم دونون خوش ہو کہ اسوقت
میرے پاس جبرئیل آئے ہین اور خبر دیتے ہین کہ نام حمزہ کا ساتھ اہل آسمان کے مکتوب ہوا ہی اور حمزہ
بن عبد المطلب شیر ہی خدا کا اور شیر ہی اُسکے رسول کا اور کہا راوی نے کہ جب حضرت نے حمزہ کی لاش کو
سختی مثلہ یعنے بُرید گوش و بینی کی دیکھی تو حضرت کو بہت حزن و ملال ہوا اور فرمایا کہ اگر ہم قریش پر فتحیاب
ہونگے تو اُنمین سے تیس آدمیون کو مثلہ کرینگے (یعنے عوض حمزہ کے) تب یہ آیہ نازل ہوا وَاِنْ عَاقَبْتُمْ
فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ یعنے اگر تم عقاب کرو تو عقاب کرو مثل بقدر
اُسکے کہ جسقدر تم عقاب کیے گئے ہو اور اگر صبر کروگے تو بے شبہہ یہ بات صابرون کے لیے بہتر ہی چنانچہ رسول خدا
صلعم نے اس امر سے قطعًا درگذر کیا کہ کسیکو مثلہ نہین کیا یعنے کسی کی لاش سے ناک و کان کو نہین کاٹا اور
ابو قتادہ نے ارادہ بدلا لینے کا قریش سے کیا بعوض اسکے کہ جو کچھ قتل مین حمزہ عم رسول خدا صلعم کے عم والد
حضرت کا اور جو صدمہ اُنکے مثلہ ہونے مین دیکھا تھا اور ان سب باتون کی بابت حضرت صلعم اُنکی طرف

اشارہ کرتے تھے کہ بیٹھ اور تین بار یہی اشارہ کیا اور ابو قتادہ مستعد کھڑے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا
ای قتادہ مین تیرے لیے پیش خدا اجر و ثواب طلب کرتا ہون اور فرمایا ای ابو قتادہ قریش اہل امانت ہین
جو کوئی اُنسے باعث لغزش اقدام اُنکے بغاوت کریگا تو خدا اُسکو سرنگون ڈالیگا اور قریب ہی کہ مدت عمر تیری
طول ہوگی تو بمقابلہ اعمال اُنکے تیرا عمل حقیر معلوم ہوگا اور کردار تیرے اُنکے کردار کے سامنے ناچیز نظر آوینگے اگر
قریش کبر و سرکشی نکرتے تو جو کچھ اُنکے لیے پیش خدا مہیا تھا اُس سے مین اُنکو آگاہ کرتا تب ابو قتادہ نے
عرض کی یا رسول اللہ مین غضب مین نہین آیا مگر واسطے خدا و رسول کے جب کہ کیا اُنھون نے جو کچھ کیا
حضرت نے فرمایا تو سچ کہتا ہی وہ قوم اپنے نبی کے لیے بہت بد ہین اور عبد اللہ بن جحش نے کہا یا رسول اللہ
ہر آئنہ یہ قوم بہت بُری طرح پیش آئی جیسا آپ نے ملاحظہ کیا اور مین نے خدا اور رسول سے سوال کیا ہی اور
یہ کہا کہ ای پروردگار مین تجکو تیری ہی قسم دیتا ہون اس بات کی کہ کل مین ملاقات اعدا کی کرون اسطرح سے
کہ وہ مجھے قتل کرین اور مجھے ٹکڑے کرین اور مجکو مثل کرین کہ ناک و کان کاٹین اور مین مقتول ہو کر تیری ملاقات
کرون اور یہ سب سختیان میرے لیے کیجاوین اُسوقت تو مجھسے پوچھے کہ یہ سب کچھ تیرے لیے کسکے واسطے ہوا
تو مین عرض کرون محض تیرے واسطے اور یا رسول اللہ مین آخر سوال آپ سے یہ کرتا ہون کہ بعد میرے
میرے ترکہ کے والی آپ ہون فرمایا حضرت نے اچھا پس عبد اللہ میدان کارزار مین نکلے تا آنکہ شہید ہوے
اور نعش اُنکی بہت سختی سے مثلہ کی گئی اور عبد اللہ اور حمزہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے اور حضرت
صلعم ترکہ عبد اللہ کے والی ہوے چنانچہ حضرت نے مادر عبد اللہ کے لیے خیبر سے کچھ مال مول لیا اور جب حمنہ
بنت جحش خواہر عبد اللہ کی پاس رسول خدا صلعم کے آئی تھی تو حضرت نے فرمایا ای حمنہ چشمداشت اجر و ثواب
کی خدا سے رکھ اُسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے خال اپنے حمزہ کے (خال یعنے برادر مادر) تب حمنہ نے کہا
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَ رَحِمَہٗ ہَنِیْئًا لَہُ الشَّہَادَۃُ یعنے ہم خدا کے ہین اور اُسیکی طرف
ہماری بازگشت ہی اور خدا تعالے حمزہ کی آمرزش کرے اور اُسپر رحم نازل کرے اور شہادت اُنکے لیے
سزاوار کرے بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا ای حمنہ چشمداشت اجر و ثواب کی خدا سے رکھ اسنے کہا
کسکے لیے یا رسول اللہ فرمایا واسطے بھائی اپنے عبد اللہ کے تب حمنہ نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَ رَحِمَہٗ ہَنِیْئًا لَہُ الشَّہَادَۃُ بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا کہ ای حمنہ خدا سے التماس اجر و ثواب
کی کر اُسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے مصعب کے عمیر کے اُسنے کہا وا حزناہ یعنے ہاے افسوس اور بعضون نے
کہا کہ اُسنے کہا وا عقراہ (یعنے ہاے تباہی اُسکی) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئینہ شوہر کے لیے زوجہ
وہ مرتبہ ہی کہ کسیکے لیے نہین ہی بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو نے یہ کلمہ کیون کہا یعنے (وا عقراہ)

اُسنے کہا یا رسول اللہ مین اُسکے اولاد کی یتیمی کو یاد کرکے پریشان ہوگئی تب حضرت سنے اُسکی اولاد کے لیے دعا
کی تا اُسکے اخلاف پر لوگ احسان ونیکوئی کرین بعد ازان حمنہ زوجیت مین طلحہ بن عبید اللہ کے آئی اور محمد بن صبیح
جنی چنانچہ طلحہ اولاد مصعب سے زیادہ تر التفات رکھتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ حمنہ اُس روز طرف اُحد کے اُن
عورتون کے ساتھ نکلی جو لوگون کو پانی پلاتی تھین اور سمیرا بنت قیس بھی جو منجملہ زنان بنی دینار تھی اُس روز
اُحد کی طرف نکلی اور اُسکے دونون بیٹے نعمان بن عبد عمرو وسلیم بن الحارث ہمراہ نبی صلعم کے اُحد مین شہید ہوے
پس جب اُن دونون کی ماتم پرسی کی گئی تو اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہی لوگون نے کہا بحمد اللہ وہ بخیر و
صلاح ہین جیسا تو چاہتی ہی اُسنے کہا مجھے بتادو کہ مین اُنکو اپنی نظر سے دیکھون تب لوگون نے اُسکو حضرت کی طرف
اشارہ کیا تب اُسنے حضرت کو دیکھکر کہا کُلُّ مُصِیبَةٍ بَعْدَکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ جَلَلٌ یعنے ساری مصیبتین بعد دیکھنے آپکے
آسان ہین (یا ہر مصیبت بعد آپکے بہت بڑی مصیبت ہوگی کیونکہ جلل بمعنی اہم وہم بمعنی آسان لغات
اضداد سے ہی) اور وہ اُس روز اپنے دونون بیٹون کی لاشین ناقہ پر بار کیے ہوے مدینے کو ہانکتی چلی
جاتی تھی کہ ناگاہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راہ مین ملاقات ہوئی اُس سے پوچھا کہ تیرے پیچھے والون کی
کیا خبر ہی اُسنے جواب دیا کہ بحمد اللہ رسول اللہ صلعم تو بخیر وعافیت زندہ ہین مگر حال مسلمین کا یہ ہی جیسا کہ حق تعالے
نے فرمایا وَاتَّخَذَ اللّٰہُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ شُہَدَآءَ وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِہِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَکَفَی اللّٰہُ
الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ترجمہ خدا نے مومنین مین سے شہیدون کو اختیار کیا یا شہیدون کو مومنین
مین سے لیا اور مردود کردیا کافرون کو باعث غیظ و غصہ اُنکے کہ وہ خیر و برکت کو نہ پہونچے اور
حق تعالے مومنون کو جہاد مین کفایت کرتا ہی (یعنے تائید و توفیق کے لیے) تب عائشہ نے اُس سے
پوچھا یہ لوگ تیرے ساتھ کون ہین اُسنے کہا یہ دونون بیٹے ہین یہ کہکے حلحل کیا یعنے اونٹ کو ہانکا اور
راویون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کون شخص ہی جو سعد بن ربیع کی میرے پاس خبر لاوے کہ مین نے
اُسکو وہان دیکھا ہی اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف ایک گوشہ وادی کے اور اُسکو بارہ زخم سنان لگے تھے
پس محمد بن مسلمہ خبر کو نکلے اور بعضون نے کہا کہ ابی بن کعب نکلے تھے پس جب وہ اُس ناحیہ وادی کی طرف
نکلے تو کہتے ہین کہ مین درمیان مقتولون کے تھا اور اُنکو پہچان رہا تھا کہ اُنمین سعد کون ہی ناگاہ مین سعد کے
پاس پہونچا کہ وہ وادی مین پڑے ہوے تھے تب مین نے اُنکو آواز دی مگر اُنھون نے کچھ جواب مجھے نہ دیا تب
مین نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلعم نے تمھارے لیے بھیجا ہی تب وہ تنفس کرنے لگے (یعنے سانس لینے لگے جسطرح
کورۂ آہنگر یعنے دھونکنی سے سانس نکلتی ہی) اُس حال مین اُنھون نے پوچھا کہ رسول اللہ صلعم تو سلامت ہین مین نے
کہا ہان وہ سلامت ہین اور ہمنے خبر پائی ہی کہ تمکو بارہ زخم کاری لگے ہین اُنھون نے کہا ہان سب مجھے

بارہ زخم سنان ایسے لگا ہین کہ سب سنان میرے بدن مین پار ہوگئے ہین میری جانب سے قوم انصار کو سلام
پہونچانا اور اُنسے کہنا کہ اللہ اللہ یعنے خدا سے خوف رکھیو اُس امر مین جسکا تمنے لیلۃ العقبۃ مین رسول خدا
صلعم سے عہد کیا ہی واللہ تمھارے دیکھتے ہوے یعنے جیتے جی اگر تمھارے نبی کو کوئی ایذا پہونچائی گئی تو
تمھارے لیے پیش خدا کچھ عذر نرہیگا پھر کہا محمد بن مسلمہ نے کہ ابھی مین سعد کے پاس سے ہٹا نہ تھا کہ وہ مرگئے
تب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے اُنکو خبر دی پھر مین نے حضرت کو دیکھا کہ روبقبلہ ہوکر
دونون ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی کہ اے پروردگار ملاقات کر سعد بن ربیع سے جیسا کہ تو اُس سے راضی ہو اور
راویون نے کہا جب ابلیس نے صیحہ کیا تھا کہ محمدؐ قتل ہوے تا کہ لوگون کو اس بات سے غمگین کرے اور تا کہ
لوگ ہر طرف متفرق ہو جاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لوگ حضرت کے پاس سے چلے جاتے تھے اور کوئی اُنمین سے
رجوع نہین کرتا تھا اور حضرت اُنکے پیچھے سے اُنکو پکارتے تھے یعنے مین یہان ہون تم کہان جاتے ہو تا آنکہ
اُنمین سے جو پھر آیا وہ پھر آیا تا بمہراس اور رسول خدا صلعم بارادہ اصحاب اپنے طرف شعب کے متوجہ ہوے
واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمرہ بن سعید سے اُنھون نے کہا جب
رسول خدا صلعم اُن اصحاب تک پہونچے کہ وہ سب ایک گروہ قلیل تھے (یعنے مہراس والے) تب حضرت شعب کو
تشریف لیگئے اور اصحاب اُس جبل مین مجتمع تھے اور جو جو اُنمین سے مارے گئے تھے اُنکا مقتل یاد کر رہے تھے
اور جو خبر اُنھون نے دربارۂ حضرت کے سُنی تھی اُسکا ذکر کرتے تھے کعب نے کہا جسنے پہلے وہان حضرت کو پہچانا
وہ مین تھا اور اُسوقت حضرت مغفر پہنے ہوے تھے تب مین پکار کر کہنے لگا کہ یہ دیکھو رسول خدا صلعم زندہ وسلامت
ہین اور مین اُسوقت شعب مین تھا چنانچہ رسول خدا صلعم نے اُنگلی اپنے لب پر رکھکر میری طرف اشارہ کیا
کہ سکوت کر بعد ازان میری زرہ مجھسے طلب کی اور وہ زرہ تمام روئینہ تھی یا کچھ اُسمین سے روئینہ تھا تب حضرت نے
اُسکو پہن لیا اور اپنی زرہ اُتار ڈالی اور کہا راوی نے کہ پھر رسول خدا صلعم شعب مین اپنے اصحاب کے درمیان
دونون سعد یعنے سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ کے طالع و ظاہر ہوے اور آنحضرت صلعم اپنی زرہ پہنے ہوے
بوقار تمام خرامان تھے اور اُنکی یہی عادت تھی کہ جب وہ چلتے تھے تو عظم و وقار سے رفتار کرتے تھے اور بعضے
کہتے ہین کہ حضرت صلعم طلحہ بن عبید اللہ پر تکیہ دیے ہوئے تھے کیونکہ حضرت ایسے مجروح تھے کہ اُس روز بیٹھکر
نماز ظہر پڑھائی اور طلحہ نے عرض کی تھی یا رسول اللہ مجھ مین قوت ہی پس اُنھون نے حضرت کو اپنی آغوش میں
اور دوش پر اُٹھا کر صخرہ تک پہونچایا جو اثناء راہ اُحد مین جاتے ہوے شعب الجزارین کو ملتا ہی پھر وہان سے
حضرت کسی اور طرف قصد نکرتے تھے و بعد ازان طلحہ پھر وہان سے حضرت کو اُٹھا کر بلندی مقام صخرہ پر چڑھا لے گئے
بعد ازان حضرت اپنے اصحاب کی طرف تشریف لیچلے اور حضرت کے ہمراہ وہ چند اصحاب جانباز تھے جو ساتھ رہے

ثابت قدم رہ گئے تھے پھر جب مسلمین نے حضرت کے ہمراہیون کو دیکھا تو اندر شعب کے گریزان ہونے لگے اُنکو
گمان ہوا کہ یہ گروہ مشرکین کا ہی تب ابودجانہ اپنا عمامہ سرخ اپنے سر سے ظاہر کرنے لگے چنانچہ اُن لوگون نے
اُنکو پہچانکر رجوع کی یا بعضے پھرے اور بعضے نہ پھرے اور بعضے کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم اُن چند اشخاص
کے ساتھ جو ہمراہ حضرت کے ثابت قدم رہے طالع ہوے اور وہ سب چودہ شخص تھے سات آدمی مہاجرین
مین سے اور سات انصار مین سے تو وہ سب مسلمین اندر جبل کے بھاگنے لگے تو حضرت اُسوقت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی طرف دیکھکر متبسم کرنے لگے کہ وہ پہلو مین تھے اور فرمایا تو اپنے تئین اُنکی طرف ظاہر کر چنانچہ ابوبکرؓ ہر چند آپ کو
اُنپر نمایان کرتے تھے پر وہ توقف نکرتے تھے یہان تک کہ ابودجانہ سربند سرخ اپنے سر سے اُتار کر جبل کی طرف
ایما کرکے دکھلاتے تھے اور شور کرتے تھے تا آنکہ وہ لوگ ٹھہرے اور آملے اور ایسا ہوا تھا کہ مسلمین جب تعاقب
مشرکین کا گمان کرکے شعب جبل مین بھاگے جاتے تھے اُسوقت اُنمین سے ابوبردہ بن نیار نے تیر کو چلے سے
ملاکر ارادہ کیا تھا کہ قوم پر چلادے پھر جب لوگون کے درمیان مین باتین ہونے لگین اور حضرت نے اُنکو
آواز دی تب اُن لوگون نے پہچانا اور جب اُنھون نے اچھی طرح حضرت کو دیکھا اور پہچانا تو گویا کہ
اُنکی ذات پر کوئی مصیبت نہ پہونچی تھی اور ایسا ہوا کہ اُس روز شیطان نے اپنا مکر او سا پنا گروہ
پیش کیا کہ جب مسلمین نے اعدا کو دیکھا کہ اُنسے کنارہ کر گئے رافع بن خدیج کہتے ہین کہ اُسوقت مین
پہلو مین ابومسعود انصاری کے تھا وہ اپنی قوم کے مقتولون کا ذکر کرتے تھے اور جب لوگ اُنسے اُن
مقتولون کو پوچھتے تھے تو وہ اُن شہیدون کی خبر بیان کرتے تھے کہ اُنمین سے سعد بن ربیع وخارجہ بن زہیر تھے
اور وہ استرجاع کرتے تھے یعنے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہتے تھے اور اُن شہدا پر رحمت خدا بھیجتے تھے
پھر بعضے اُن مین سے اپنے بعض دوستون کو پوچھتے تھے تو بعضے اُنکے بعضون کو خبر دیتے تھے پس یاسی اثنا
مین کہ وہ لوگ اس ذکر و فکر مین تھے حق تعالے نے مشرکین کو اُنکی طرف پھیرا تا کہ اُنکا ہم و غم اُنکے دل سے
غلط کردیوے (یعنے جب وہ اعدا کو دیکھینگے تو اپنے مقتولون کا غم بھول جاوینگے) پس جب گروہ اعدا بالائے
سر اُنکے بلندی پر آپہونچے تو ناگاہ غول غول لشکر مشرکین سے اُنکو نظر آئے تو یہ لوگ جس ذکر و فکر مین تھے
وہ سب بھول گئے (یعنے اب اپنی اپنی فکر پڑ گئی) اور کہا رافع بن خدیج راوی نے کہ پھر اُسوقت رسول خدا
صلعم نے ہم لوگون کو طلب کیا اور قتال و جہاد پر آمادہ کرنے لگے اور مین دیکھتا تھا کہ فلان و فلان یعنے لوگون کو
کہ قلہ کوہ پر چڑھے جاتے ہین تب اُسوقت شیطان نے صیحہ کیا کہ محمدؐ قتل ہوے (یعنے اسلیے کہ مسلمین
مفرور ہوجاوین) چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اُسوقت آگے بڑھا اور جبل پر مثل بز کوہی کے چڑھا
پھر مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچا اُسوقت وہ فرما رہے تھے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ

مِن قَبلِہِ الرُّسُلُ یعنے محمد رسول ہی خدا کا اُسکے پہلے بھی بہت رسول گذرے ہین پس اگر وہ مر جاوے
یا مارا جاوے تو کیا تم لوگ دین سے پھر جاؤگے اور ابو سُفیان ذیل جبل مین تھا اُسوقت رسول خدا صلعم نے
دعا کی اَللّٰھُمَّ لَیسَ لَھُم اَن یَّعلُوا ن اے پروردگار اُنکو ہمپر غلبہ ہو اور وہ ہمپر نہ آسکین آخر کو مشرکین مفرور ہو گئے
اور ابو اسید الساعدی کہتے تھے کہ ہمنے اپنے تئین جو دیکھا تو باوجودیکہ لوگ ہمپر قصد کرتے ہین اور ہم اُنسے سالم و محفوظ
تھے مگر ہمکو باعث ہم و حزن کے نیند نہین آتی تھی پھر ہمکو نیند آنے لگی پس ہملوگ سو گئے یہان تک کہ سپرین
آپسمین ٹکرانے لگین اور بیدار ہوے ہم ایسے کہ گویا قبل اس سے کوئی زحمت ہمکو نہ پہونچی تھی اور طلحہ بن عبد اللہ نے
بھی کہا کہ ہمپر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا کہ شدت نیند سے اُسکا ذقن سینے سے نہ مل گیا ہو اور اُسوقت
گویا مین خواب مین تھا کہ مین نے معتب ابن قشیر سے سُنا وہ کہتے تھے کہ لَو کَانَ لَنَا مِنَ الاَمرِ شَیءٌ مَا قُتِلنَا
ھٰھُنَا یعنے کاش ہمارے لیے کوئی امر غلبہ کا ہوتا تو یہان ہم مارے نہ جاتے چنانچہ حق تعالے نے
اُنھین کے بارہ مین یہ آیہ نازل کیا لَو کَانَ لَنَا مِنَ الاَمرِ شَیءٌ مَا قُتِلنَا ھٰھُنَا اور ابو الیسر کہتے تھے کہ مین نے
اپنے تئین دیکھا کہ اُس روز مین اپنی قوم سے چودہ آدمیون کے ساتھ پہلوے رسول خدا صلعم
مین ہون اور باعث امن کے ہمکو نیند آنے لگی ہم لوگون مین سے کوئی ایسا آدمی نہ تھا جسکا
گلا نیند مین خرخر نکرتا ہو یہان تک کہ سپرین آپسمین ٹکرانے لگین اور مین نے دیکھا کہ تلوار بشیر بن البراء بن معرور
کی غلبۂ نیند سے اُسکے ہاتھ سے گر پڑی اور اُسکو خبر نہ تھی یہان تک کہ اُسنے بعد گر جانے یا ٹوٹ جانے نوک
تلوار کے اُٹھا لیا اور اُسوقت مشرکین ہمارے پائین تھے اور ابو طلحہ کہتے تھے کہ اُس روز ہمپر نیند نے ایسا
غلبہ کیا کہ سب سے زیادہ مین اونگھتا تھا یہان تک کہ تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑی اور حال یہ تھا کہ اُس روز اہل نفاق
و اہل شک کو نیند نہ تھی تو ہر ایک منافق اُسی روز اپنے دل کی بات زبان پر لاتا تھا اور نیند جو غالب تھی تو فقط
اہل ایمان و یقین پر اور بس اور راویون نے کہا جب مسلمین جنگ سے باز رہے تھے تو ابو سفیان نے پھر جانیکا
ارادہ کیا اور اپنی گھوڑی مادیان سیاہ و سرخ رنگ پر سوار چالش کرتے ہوے آگے بڑھا اور بالاے سر اصحاب
بنی بلندی جبل پر پہونچکر باواز بلند ندا دینے لگا کہ اُعلُ ھُبَل (ہبل نام بت کا ہی) یعنے اے ہبل بلند ہو ہماری نصرت
کے لیے) بعد ازان اُسنے پکار کر کہا آج کہان ہین پسر ابو کبشہ (یعنے پسر ہاشم) و پسر ابو قحافہ و پسر خطاب کہ آج
بدلہ جو بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہی اور جنگ دلوہاے دولاب ہی کہ ایک بھرتا ہو دوسرا خالی ہوتا ہی
یعنے جنگ دو سر دارد) اور حنظلہ بدلے حنظلہ کے ہی یعنے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب جو بدر مین قتل ہوا تو اُسکی
عوض احد مین حنظلہ بن مالک شہید ہوے تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مین اسکو جواب دیتا ہون فرمایا
حضرت نے کہ ہان اسکو جواب دے پھر جب ابو سُفیان نے کہا اُعلُ ھُبَل یعنے بلند ہواے ہبل

عمرؓ نے جواب دیا کہ اللہ اعلےٰ و اجل ہی ابو سفیان نے کہا کہ وہ بلند ہی اسلیے کہ اُسنے اپنی جانب سے ہمپر احسان کیا ہی بنصرت بعدازان اُسنے کہا کہ پسر ابی کبشہ و پسر ابی قحافہ و پسر خطاب یہ سب کہان ہین تب عمرؓ نے جواب دیا کہ یہ ہین رسول خدا صلعم اور یہ ہین ابو بکر اور یہ ہون مین عمر کہا ابو سفیان نے آج بدلا ہی یوم بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہی اور جنگ دو لاب ہی جواب دیا عمرؓ نے کہ مساوات نہین ہو کہ قتلا ہمارے جنت مین ہین اور تمہارے قتلا جہنم مین ہین ابو سفیان نے کہا کہ یہ تم لوگون کی باتین ہین کیونکہ اگر ایسا ہو تو دریںصورت ہم ناامیدی و بلا کی مین ہین پھر کہا ابو سفیان نے کہ ہمارے لیے عزیٰ ہی (یعنے جو عزیز و غالب ہی) اور تمہارے لیے عزیٰ نہین ہی عمرؓ نے کہا اللہ ہمارا مولا ہی اور تمہارے لیے کوئی مولا و ناصر نہین ہی ابو سفیان نے کہا اے پسر خطاب ہر آئینہ عزیٰ نے ہمکو نعمت و عزت بخشی اسوجہ سے وہ بلند ہی بعد ازان ابو سفیان نے کہا اے ابن الخطاب اُٹھ میرے پاس آ کہ مین تجھسے کلام کرون تب عمرؓ اُٹھکر اُسکے قریب آئے ابو سفیان نے کہا مین تجکو تیرے دین کی قسم دیتا ہون (سچ بتا کہ) آیا ہمنے محمدؐ کو قتل کیا ہی (یعنے وہ قتل ہو گئے ہین یا نہین) عمرؓ نے کہا یا اللہ ایسا نہین بلکہ وہ اسوقت تیرا کلام سنتے ہین ابو سفیان نے کہا میرے نزدیک تو ابن قمیہ سے بہت سچا ہی اور حال یہ ہی کہ ابن قمیہ اُن لوگون کو خبر دیتا تھا کہ نبی علیہ السلام قتل ہو گئے بعدازان ابو سفیان نے پکار کر کہا کہ تم لوگ جو کہ اپنے مقتولون مین خواری و مثل یعنے گوش و بینی بریدہ پاتے ہو تو یہ بات ہمارے یہان کے سردارون کی رائے سے نہین ہوئی بعدازان اُسکو حمیت جاہلیت نے لیا تو کہنے لگا کہ آگاہ ہو جبکہ ایسا ہو گیا تو اس امر کو ہم بد نہین جانتے ہین بعد ازان ابو سفیان نے ندا دی کہ آگاہ ہو کہ اب ہمارا تمھارا وعدہ گاہ بدر الصفر ہی شروع سال پر (صفرا نام مقام ہی بدر مین) تب عمرؓ نے جواب دینے سے توقف کیا اور انتظار رہے کہ رسول خدا صلعم کیا ارشاد کرتے ہین پس حضرت نے فرمایا تو جواب دے کہ ہان اچھا تب عمرؓ نے کہا ہان اچھا تب ابو سفیان اپنے لوگون کی طرف پھرا اور سامان اپنے کوچ کا کرنے لگا اُسوقت رسول خدا صلعم اور مسلمین کو اندیشہ ہوا اور پھر شدت سے خوف ہوا اس بات کا کہ ایسا نہو یہ لوگ مدینے پر تاراج و غارت کیجاتے ہون تو عورتون اور بچون کو ہلاک کرین پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا کہ اس قوم کی خبر ہمارے پاس لا کہ اگر وہ لوگ سوار ہون ناقون پر اور کوتل کرین گھوڑون کو تو کوچ ہی اور اگر سوار ہون گھوڑون پر اور کوتل کھین ناقون کو تو قصد غارت ہی مدینے پر اور قسم اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی اگر وہ لوگ مدینے کی طرف روانہ ہونگے تو مین بھی اُنکی طرف جاؤنگا اور ہاتھون ہاتھ اُنکو بدلہ دونگا سعدؓ نے کہا مین یہ سنکر اُس طرف دوڑتا ہوا چلا اور اپنے دل مین قصد کرتا تھا کہ اگر کوئی بات مجھے خوف و اندیشہ کی معلوم ہو گی تو مین حضرت کے پاس دوڑتا ہوا پھرونگا پس جسوقت سے مین روانہ ہوا تو دوڑنا شروع کیا اور اُنکے پیچھے روانہ ہوا تا آنکہ وہ عقیق مین پہنچ

اور مین جب اُنکو دیکھتا تھا تو اُنکے امر مین تامل کرتا تھا یعنے اُنکی طرف کان لگاتا تھا اور اُنکے کامون پر نظر رکھتا تھا
پس ناگاہ وہ لوگ سوار ہوے اونٹون پر اور کوتل کر لیا گھوڑون کو تب مین نے جانا کہ یہ کوچ ہی اُنکے
شہر کی طرف اور اُن لوگون نے عقیق مین اندکے توقف کرکے درباب داخل ہونے درمیان مدینے کے باہم
مشورہ کیا تھا تو صفوان بن امیہ نے اُنسے کہا کہ تم قوم پر ظفر پا چکے ہو اب پھر چلو اور اُنپر قصد نکرو کیونکہ تم لوگ
سُست ہو گئے اور تھک گئے ہو اور تم ظفریاب بھی ہو کیونکہ تم نہین جانتے ہو کیا چیز تم پر طاری ہوئی تھی کہ تم
روز بدر پسپا ہوے تھے واللہ کہ اُنھون نے تمھارا اچھا نہین کیا تھا و حال آنکہ اُنکے لیے فتح تھی چنانچہ یہان
رسول خدا صلعم نے بجاے خود فرمایا کہ صفوان نے اُنکو اُنکے ارادے سے منع کیا ہی پھر جب کہ سعد نے اُنکو
اس حال پر دیکھا کہ وہ سب چلے جاتے ہین اور بمقام عقیق وہ لوگ داخل ہوے تب سعد وہان سے پھرے
اور خدمت مین حضرت کی حاضر ہوے مگر منکسر اور شکستہ خاطر تھے پس عرض کی یارسول اللہ وہ قوم کے کوئی
اس طرح سے کہ اپنے اونٹون پر بار کیا تھا اور گھوڑون کو خالی لیگئے فرمایا وہ کیا کہتے تھے مین نے کہا یہ کہتے تھے
بعد ازان میرے ساتھ خلوت کی اور فرمایا تو جو کہتا ہی سچ ہی مین نے عرض کی ہان سچ ہی یارسول اللہ
تب فرمایا کہ پھر مین تجکو منکسر کیون دیکھتا ہون کہا مجکو ناگوار ہوا خوش ہونا مسلمین کا اُنکے چلے جانے سے
اپنے شہرون کو (یعنے بلکہ قتال پر خوش ہونا چاہیے) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سعد بڑا آزمودہ کار ہی
اور دوسری روایت مین یون ہی کہ جب سعد وہان سے پھر کر آئے تو باواز بلند کہنے لگا کہ قوم نے گھوڑون کو
کوتل لیا اور اونٹون پر بار کیا پس رسول خدا صلعم سعد کی طرف اشارہ کرنے لگے کہ اپنی آواز کو پست کرکے
آہستہ بیان کر کہ ہر آئینہ جنگ مین خدع یعنے دھوکھا ہوتا ہی پس چاہیے کہ اُنکے پھر جانے سے نہ کہ خوش ہون
کیونکہ خدا نے اُنکو پھیر دیا ہی اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے
یحیی بن شبل سے اُنھون نے سنا ابی جعفر سے اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے سعد سے کہ اگر تو
دیکھے کہ قوم نے ارادہ مدینہ کا کیا ہی تو مجھے خبر دے درمیان میرے اور اپنے یعنے جسوقت مین ہون اور تو ہو
اور مسلمین کی قوت کو فوت نکر پس سعد روانہ ہوے اور اُنکو دیکھا کہ اُنھون نے اونٹون پر بار کیا ہی تو وہان سے
جلد پھر آئے اور تاب ضبط نہ رہی کہ اُنکے لوٹ جانے کی خبر خوشی سے شور کرکے بیان کرنے لگے چنانچہ جب
ابوسُفیان مکے مین قریش کے پاس پہونچا تو اپنے گھر نہ گیا تا آنکہ ہبل بت کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تو نے
ہمکو نعمت و نصرت دی اور میرے دل کو تشفی و تسکین دی محمد اور اصحاب محمد کی طرف سے اور اپنا سر منڈایا
اور عمرو بن عاص سے لوگون نے پوچھا کہ روز اُحد مشرکین و مسلمین کیونکر از ہمدیگر متفرق ہوے تھے اُسنے کہا
اس بات سے تمھاری کیا مراد ہی اصل تو یہ ہی کہ خدا نے اسلام عطا کیا اور کفر اور اہل کفر کو دور کیا بعد ازان

(وزبانی قول ... مین سے وہ سب بیان کیا)

عمرو نے بیان کیا کہ جب ہمنے اُنپر غلبہ کیا اور ہمنے پایا اُنمین سے جسکو پایا اور وہ لوگ ہر طرف متفرق ہو گئے
بعد ازان کہ اُنکے گروہ پھر جمع ہو گئے (اور اُنکو غلبہ ہوا) تب قریش نے باخود ہا مشورت کی اور کہنے لگے
کہ ہمارے لیے غلبہ و ظفر ہی کاش ہملوگ پھر چلین کیونکہ ہمکو خبر پہونچی ہی کہ ابن ابی سوم حصہ لوگون کو ساتھ لیکر
جا چکا ہی اور قبیلۂ اوس و خزرج سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہین اور ہم امین نہین ہین کہ مسلمین ہمپر پھر عود کرین اور
ہم مین اکثر زخمی ہین اور اکثر گھوڑے ہمارے تیرون سے زخمی ہین چنانچہ وہ سب چلے گئے پس ہملوگ روحا
پہونچے تھے کہ کچھ لوگ آمادۂ جنگ ہمارے سامنے آئے مگر ہملوگ وہانسے روانہ ہو گئے

ذکر شہداء احد

اور کہا واقدی علیہ الرحمہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے یحیے بن سعید سے
اُنھون نے سنا سعید بن المسیب سے کہ احد مین انصار مین سے ستر مرد شہید ہوے اور دوسری روایت مین
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبیدہ سے اُنھون نے سنا مجاہد
سے مثل حدیث مذکور کے اور یہ کہ اُن شہدا مین چار شخص قریش سے تھے اور باقی انصار مین سے تھے کہ مزنی اور
اُنکا برادر زادہ اور دو ذن پسر ہیبت کے ملا کے سب چوہتر آدمی تھے اور یہ تعداد مجتمع علیہ ہی چنانچہ بنی ہاشم
مین سے حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ اُنکو وحشی غلام نے شہید کیا تھا اس بات مین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین
اور بنی امیہ مین سے عبد اللہ بن جحش بن رباب تھے کہ اُنکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین
کہ قریش مین) سے پانچ شخص تھے پس بنی اسد سے سعد مولی حاطب تھے اور بنی مخزوم سے شماس بن عثمان
بن الشرید تھے کہ اُنکو ابی بن خلف نے شہید کیا تھا اور کہتے ہین کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد زخمی ہوے تھے
اور وہ تا بزیست مجروح رہے تا آنکہ اُنھون نے وفات کی اور وہ غسل دیے گئے درمیان بنی امیہ کے بمقام
عالیہ (یعنی دو شاخے یعنے دو منارہ اُس چاہ کے جو آج بیر عبد الصمد بن علی مشہور ہی اور بنی عبد الدار مین سے مصعب
بن عمیر کہ اُنکو ابن قمیہ نے شہید کیا اور بنی سعد بن لیث مین سے عبد اللہ و عبد الرحمن پسران ہیب شہید ہوے
اور قبیلہ مزینہ سے دو شخص شہید ہوے ایک وہب بن قابوس دوسرے اُنکے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس
اور انصار مین پس قبیلہ بنی عبد الاشہل سے بارہ مرد شہید ہوے عمرو بن معاذ بن النعمان اُنکو ضرار بن الخطاب
نے شہید کیا اور حارث بن انس بن رافع اور عمارہ بن زیاد بن السکن اور سلمہ بن ثابت بن وقش اُنکو ابو سفیان بن
حرب نے شہید کیا اور عمرو بن ثابت بن وقش اُنکو بھی ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور رفاعہ بن وقش کو خالد بن
الولید نے شہید کیا اور یمان ابو حذیفہ کو مسلمین نے عند الاختلاط میان فریقین کے خطاءً شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ
اُنکو عتبہ بن مسعود نے خطاءً شہید کیا اور صیفی بن قیظی کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حباب بن قیظی شہید ہوے اور

عباد بن سہل کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور راہل راتج مین سے کہ وہم طرف قبیلہ عبد الاشہل کے ہو ایاس بن
اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن زعورا بن جشم کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور عبید بن التیہان کو عکرمہ
بن ابی جہل نے شہید کیا اور حبیب بن تیم شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے و من بعد منسوب بہ بنی ضبیعہ بن زید
ابو سفیان بن الحارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ شہید ہوے جنکی کنیت ابو النبات تھی اور وہ وہ تھے جو رسول خدا صلعم
سے کہتے تھے کہ مین قتال کرتا ہون بعد ازان رجوع کرتا ہون طرف دختران اپنے تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے
کہ صدق اللہ عزوجل یعنے سچ فرمایا ہی حق تعالے نے اور بنی امیہ بن زید بن ضبیعہ سے حنظلہ بن ابی عامر تھے انکو
اسود بن شعوب نے شہید کیا اور بنی عبید بن زید سے انیس بن قتادہ تھے جنکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے
شہید کیا اور عبد اللہ بن جبیر بن النعمان جو حضرت علیہ السلام کی طرف سے تیر اندازون کے افسر تھے انکو عکرمہ
بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی غنم بن السلام بن مالک بن اوس سے خیثمہ ابو سعد تھے انکو ہبیرہ بن ابی وہب نے
شہید کیا اور بنی العجلان سے عبد اللہ بن سلمہ تھے انکو ابن الزبعرا نے شہید کیا اور بنی معویہ سے سبیق بن حاطب
بن الحارث بن ہلیشہ تھے انکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی بلحرث بنی الخزرج سے خارجہ
بن زید بن ابی زہیر تھے انکو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور سعد بن ربیع شہید ہوے اور یہ دونون ایک ہی قبر مین دفن
کیے گئے اور اوس بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان بن ثعلبہ بن کعب شہید ہوے یہ چار آدمی تھے اور بنی الابجر سے
جو بنو جدارہ کہلاتے تھے مالک بن سنان بن عبید ابن الابجر تھے جنکی کنیت ابو ابی سعید الخدری تھی انکو غراب
بن سفیان نے شہید کیا اور سعد بن سوید بن قیس بن عامر بن عمار بن الابجر شہید ہوے اور عتبہ بن ربیع بن
رافع بن معاویہ بن عبید بن ثعلبہ شہید ہوے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی ساعدہ سے ثعلبہ بن سعد بن مالک
بن خالد بن نیلہ و حارثہ بن عمرو و نفث بن فروۃ البدی یہ تینون شہید ہوے اور بنی طریف سے عبد اللہ بن
ثعلبہ و قیس بن ثعلبہ اور طریف و حمزہ جو انکے حلیف تھے اور جہینہ سے تھے بعد ازان بنی عوف بن الخزرج سے
جو بنی سالم تھے و بعد ازان منجملہ بنی مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم سے تھے یہ سب شہید ہوے اور
نوفل بن عبد اللہ تھے انکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور عباس بن عبادہ بن نضلہ کو سفیان عبد شمس السلمی
نے شہید کیا اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن غنم کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور عبدہ بن الحسحاس شہید ہوے
کہ یہ دونون ایک قبر مین دفن کیے گئے اور مجذر ابن زیاد کو حارث بن سوید نے ناگہانی اور دغا سے شہید کیا
اور کہا واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی یابن بن معن نے ابی وجزہ سے انھون نے کہا کہ روز احد
تین آدمی ایک قبر مین دفن ہوئے نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد و عبدہ بن الحسحاس اور قصہ مجذر بن زیاد
کا یہ ہی کہ حضیر الکتائب بنی عمرو بن عوف کے پاس آیا اور کلام کرنے لگا سوید بن الصامت اور خوات بن جبیر

اور ابو لبابہ بن عبد المنذر سے اور بعضے کہتے ہین سہل بن حنیف سے بھی اور کہنے لگا کہ تم سب میرے یہان آؤ
تو مین تمکو پینے کی چیزین پلاؤن اور تمھارے لیے شتر ذبح کرکے کھلاؤن اور چند روز ہمارے یہان قیام
کرو اُنھون نے کہا اچھا ہم فلان روز آوینگے پس جب وہ روز آیا تو یہ سب اُسکے یہان آئے تو اُسنے اُنکے لیے
ایک شتر بچہ نحر کیا اور اُنکو شراب پلائی اور وہ لوگ اُسکے پاس تین روز مقیم رہے یہانتک کہ وہ گوشت متغیر ہو گیا
اور سوید اُس زمانے مین کبر سن تھا پھر جب تین دن گذر گئے تو اُن لوگون نے کہا اب ہم اپنے اہل کی طرف
رجوع کرنے والے ہین تب حضیر نے کہا جو تمھاری خوشی ہو چاہو رہو چاہو جاؤ چنانچہ وہ دونون جوان نکلے
اور سوید کو اپنے اوپر لادے ہوئے تھے اسلیے کہ اُسکو نشہ باقی تھا پس یہ لوگ حرہ کے متصل ہو کر چلے جاتے
تھے یہان تک کہ وقت طلوع آفتاب قریب بنی غصینہ کے پہونچ کر یہ مقابل بنی سالم کے ہوئے پس سوید پیشاب
کرنے بیٹھا اور نشے مین چور تھا تب کوئی آدمی قبیلہ خزرج سے اُسکو مارنے لگا پھر وہی شخص پاس مجذر
بن زیاد کے آکر کہنے لگا کہ آیا تیرے لیے غنیمت باردہ یعنے مفت و آسان سے جو گوارا ہو حاجت ہی مجذر
نے کہا یہ کیا بات ہی اُس شخص نے کہا سوید خالی ہاتھ ہی اُسکے پاس ہتھیار نہین باقی ہی تب
مجذر بن زیاد تلوار لٹکائے ہوئے نکلا جب دونون جوانون ہمراہی نے اُسکو آتے دیکھا تو مُنھ پھرا گئے
اسلیے کہ وہ دونون نہتے تھے اُن دونون کے پاس ہتھیار نہ تھا اور درمیان اوس اور خزرج کے عداوت
تھی پس وہ دونون بھی جلدی جلدی چلے گئے اور بڈھا باقی رہ گیا اور وہان سے حرکت نہ کی پس مجذر
اُسکے سر پر جا پہونچا اور کہنے لگا کہ اُسوقت خدا نے مجکو تجھپر قدرت دی ہی شیخ نے کہا تو مجھسے کیا ارادہ رکھتا ہی
اُسنے کہا تیرے قتل کا ارادہ ہی تب شیخ نے کہا فَارْفَعْ عَنِ الْعِظَامِ وَاخْفِضْ عَنِ الدِّمَاغِ یعنے استخوان چھوڑکر
اور دماغ سے نیچے اُتار کے یعنے دماغ بچا کر تلوار مار پھر جب تو اپنی ماں کے پاس پھر کر جا ئیو تو کہیو مین نے
سوید بن الصامت کو قتل کیا (یہ کنایہ ہی اس بات سے کہ بڈھے نہتے کو مارنا جوانمردی نہین ہی مگر عورتون کے
سامنے بیان کرنے کو کافی ہی) اور قتل اُسکا باعث ہیجان جنگ بعاث کا ہوا تھا (یعنے جنگ بعاث فیما بین
اوس و خزرج کے باعث قتل سوید واقع ہوئی تھی) بعد از ان جب رسول خدا صلعم تشریف لائے ہین یعنے
مدینہ مین تو حارث بن سوید بن الصامت و مجذر بن زیاد یہ دونون اسلام لائے اور جنگ بدر مین دونون
ہمراہ حضرت کے حاضر تھے مگر حارث بدلے اپنے باپ کے فکر مین قتل مجذر کے تھا مگر بدر مین اس بات پر
قادر نہوا پس جب روز اُحد آیا اور جسوقت کہ مسلمین اُس معرکہ مین باہمدیگر روگردان ہوے تب حارث نے
پیچھے سے آکر مجذر کو قتل کیا پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کی طرف پھرے اور طرف حمراء الاسد کے خروج کیا
اور وہان سے بھی جب پھر آئے تو جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس نازل ہوے اور اُنکو خبر دی کہ حارث بن

سوید نے مجذر بن زیاد کو غدر و دغا سے قتل کیا ہی اور حضرت سے حکم اُسکے قتل کا ظاہر کیا چنانچہ جب روز جبرئیل
نے یہ خبر دی اُسی روز رسول خدا صلعم قبا کی طرف سوار ہوے اور وہ دن بہت گرم تھا اور یہ وہ دن تھا
جس دن کو حضرت علیہ السلام قبا کو سوار نہین ہوا کرتے تھے کیونکہ آن حضرت صلعم جب جب روز کو قبا مین تشریف
لاتے تھے وہ روز شنبہ و دوشنبہ ہوتا تھا پس جب حضرت علیہ السلام اُس روز داخل مسجد قبا ہوے اور اُسمین نماز
پڑھی جسقدر خدا نے چاہا اور انصار حضرت کا آنا وہان سُنکر حاضر ہوے اور سلام کیا اور اُس روز ایسے وقت
مین وہان حضرت علیہ السلام کے تشریف لانے سے حیرت کرنے لگے اور حضرت علیہ السلام وہان بیٹھکر باتین کہنے لگے اور
لوگون مین تفحص کرتے تھے کہ ناگاہ حارث بن سوید سامنے سے نظر آیا اور وہ چادر زرد رنگ مُنھ سے لپیٹے ہوے تھا جب
حضرت نے اسکو دیکھا تو عویم بن ساعدہ کو بلا کر فرمایا کہ حارث ابن سوید کو باب مسجد پر لیجا کر قصاص مین مجذر بن زیاد کے
اسکو قتل کر اسلیے کہ اُسنے روز احد مجذّر کو قتل کیا ہی پس عویم نے اُسکو پکڑا حارث نے کہا مجھے چھوڑ دے کہ مین رسول خدا
صلعم سے کچھ کلام کرون عویم نے انکار کیا مگر اُسنے عویم کو کھینچا اس ارادہ سے کہ حضرت علیہ السّلام سے کلام کرے اور
حضرت تشریف لیچلے ارادہ سوار ہونیکا کیا اور حمار اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اُسوقت حارث نے کہنا شروع کیا
کہ یا رسول اللہ واللہ البتہ مین نے اُسکو قتل تو کیا مگر قتل کرنا میرا اُسکے تئین اس راہ سے نہ تھا کہ مین اسلام سے
برگشتہ ہوا ہون اور نہ یہ بات تھی کہ اسلام مین کچھ مجکو شک ہو ولیکن یہ بات حمیۃ شیطانی تھی اور یہ ایک امر تھا
کہ اُسمین مین اپنے نفس کا مغلوب ہوا (یعنے اس امر مین میرے نفس نے مجکو عاجز کیا تھا) اور اب مین اپنے
عمل سے طرف خدا و رسول کے توبہ کرتا ہون اور مین خون بہا دونگا اور صوم شہرین متتابعین سے کفارہ
کرونگا اور غلام آزاد کرونگا اور ساٹھ مسکین کھلاؤنگا اور ہر آئینہ مین توبہ کرتا ہون طرف خدا و رسول کے اُسکے
اور وہ رکاب حضرت علیہ السلام کی تھامنے لگا اور اولاد مجذر بھی حاضر تھے حضرت اُنسے کچھ فرماتے تھے
(یعنے دربارہ دیت و قصاص) تا آنکہ اُسکا کلام تمام ہوا حضرت علیہ السّلام نے عویم کو حکم کیا کہ اُسکے سامنے آ
اور قتل کر اور حضرت سوار ہو گئے اور عویم اسکو باب مسجد پر لائے اور قتل کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ جب
حارث نے مجذر کو قتل کیا تھا تو خبیب بن یساف دیکھتے تھے کہ اُنھون نے حضرت کے پاس آکر خبر دی تب
حضرت صلعم سوار ہو کر اُن لوگون کی طرف آئے اور اُسمین فکر کرتے تھے پس اُسی عرصہ مین کہ حضرت علیہ السلام
ہنوز اپنے فرس پر سوار ہین ناگاہ جبرئیل حضرت پاس نازل ہوے اور اثناے راہ مین اس امر سے خبر دی
پس حضرت نے عویم کو حکم قتل دیا اور حسان بن ثابت نے اُسوقت یہ شعر پڑھا شعر احارِ فی سِنَۃٍ مِنْ نَوم
اَوَّلِکُم ام کنت وَیلک مغترًا بجبریل اسکا مضمون یہ ہی کہ اے حارث کیا تو اپنی اوایل نیند مین اُنگھتا تھا
یا کہ واے ہو تو غافل تھا آنے جبرئیل سے اور کہا راوی نے کہ میرے سامنے مجمع بن یعقوب

اور اُنکے شیوخ نے جو اُنکے اُستاد تھے یہ شعر پڑھا کہ سوید بن صامت نے وقت قتل اپنے کہا تھا اشعار
أَبْلِغْ جلاسًا وَعبد اللّٰہِ مَالکہ ✤ وَاِن کبرت فلا تخذ لہما حار ✤ اقتل جدارۃ اما کنت القیہا ✤ واکی عوفا
علی عرف وانکار اُسکا مضمون یہ ہو کہ ای حارث تو اس واقعہ کی خبر جلاس کو اور عبد اللہ اُسکے
آقا کو پہونچا دیجیو اور اگر تو تکبر کرے تو اُن دونون کو رُسوا نکر اور کیا تو بنی جدارہ و قبیلہ عوف کی ملاقات نکریگا
تو اُنکو بھی قتل کر خواہ تو اُنکو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو اور بنی سلمہ سے عشرہ مولی سلمہ کو نوفل بن معویۃ الدیلی
نے شہید کیا اور قبیلہ لمجبلی سے رفاعہ بن عمرو شہید ہوے اور بنی حرام سے عبد اللّٰہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ انکو
سفیان بن عبد شمس نے شہید کیا اور عمرو بن الجموح شہید ہوے اور خلاد بن عمرو بن الجموح کو اسود بن جعونۃ
قتل کیا یہ سب تین آدمی شہید ہوے اور بنی حبیب بن عبد سے حارثۃ المعلی بن لوذان ابن حارثہ بن زید بن
ثعلبہ تھے اُنکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی زریق سے ذکوان بن عبد قیس تھے اُنکو ابو الحکم بن الاخنس
بن شریق نے شہید کیا اور بنی النجار سے بعد ازان منجملہ بنی سواد عمرو بن قیس تھے اُنکو نوفل بن معویۃ الدیلی نے شہید کیا
اور بیٹا اُنکا قیس بن عمرو اور سلیط بن عمرو و عامر بن مخلد یہ سب شہید ہوے اور بنی عمرو مبذول سے ابو اسیرہ بن
الحارث بن علقمہ بن عمرو بن مالک تھے اُنکو خالد رضی اللہ عنہ بن الولید نے شہید کیا اور عمرو بن مطرف بن علقمہ بن عمرو
شہید ہوے اور بنی عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو مغالہ ہین اوس بن حرام شہید ہوے اور بنی عدی بن النجار سے
انس بن النضر بن ضمضم تھے اُنکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور بنی مازن بن النجار سے قیس بن مخلد
و کیسان مولی اُنکے اور بعضے کہتے ہین کہ کیسان اُنکے غلام غیر آزاد تھے شہید ہوے اور بنی دینار سے سلیم بن الحارث
اور نعمان بن عمرو شہید ہوے اور یہ دونون پسران سمیرا بنت قیس کے تھے چنانچہ بنی النجار سے بارہ آدمی شہید ہوے

اسماے مقتولان مشرکین

بنی اسد سے عبد اللّٰہ بن حمید بن زہیر بن الحارث بن اسد تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور بنی عبد الدار سے
طلحہ بن ابی طلحہ اُنکے لشکر کا نشان بردار تھا اُسکو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور عثمان بن ابی طلحہ کو حمزہ بن
عبد المطلب نے قتل کیا اور ابو سعید بن ابی طلحہ کو سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا اور مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ
کو عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے قتل کیا اور حارث بن طلحہ کو بھی عاصم بن ثابت نے قتل کیا اور کلاب بن طلحہ
کو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور جلاس بن طلحہ کو طلحہ بن عبد اللّٰہ نے قتل کیا اور ارطاۃ بن عبد شرحبیل کو علی
بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور قارط بن شریح بن عثمان قتل کیا گیا اور جب کہ صواب غلام نے علی
علیہ السلام پر حملہ کیا تو اُسکو قزمان نے قتل کیا اور ابو عزیر بن عمیر کو بھی قزمان نے قتل کیا اور بنی زہرہ سے ابو الحکم
ابن الاخنس ابن شریق کو علی بن ابی طالب رحمہ اللّٰہ علیہ نے قتل کیا اور سباع بن عبد العزی الخزاعی کو حمزہ

بن عبد المطلب نے قتل کیا اور عبد العزی کا نام عمرو بن نضلہ بن عباس بن سلیم تھا اور وہ پسر ام انمار تھا اور
بنی مخزوم سے ہشام بن ابی امیہ بن المغیرہ تھا اُسکو قزمان نے قتل کیا اور ولید بن العاص بن ہشام کو بھی قزمان نے
قتل کیا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ کو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور خالد بن الاعلم عقیلی کو قزمان نے قتل کیا او
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ قزمان
اُس روز جب آگے بڑھا اور مشرکین پر سختی و تیزی کرتا تھا اُسوقت خالد بن الاعلم اُسکے سامنے آیا اور دونون
پیدل تھے پس دونون باہم چالش کرتے تھے و بایکدیگر اپنی اپنی تلوار کا وار کرتے تھے چنانچہ وہ دونون کہ اس
حال مین تھے کہ ناگاہ خالد بن ولید کا گذر ہوا اُسنے تیز دستی کرکے قزمان پر برچھے سے حملہ کیا مگر نیزہ غیر مقتل
مین لگا (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہو جہان کے ضرب سے مرجاتا ہی) پس نیزہ بہک کر بے ٹھکانے لگا تب خالد
وہان سے چلا اور وہ یہ جانتا تھا کہ مین نے قزمان کو قتل کیا ہی پس عمرو بن عاص اوپر قزمان کے آیا اور یہ
دونون یعنے قزمان و خالد بن اعلم بدستور لڑ رہے تھے کہ عمرو نے پھر دوسری بار قزمان کو نیزہ مارا مگر اُسپر کارگر ہوا
پس یہ دونون برابر چالش کرتے رہے تا آنکہ قزمان نے خالد کو قتل کیا اور قزمان بھی اُسی وقت اپنی شدت
جراحات مین مرگیا اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ کو حارث بن صمہ نے قتل کیا یہ سب پانچ آدمی قتل ہوئے
اور بنی عامر بن لوی عبید بن حاجز تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور شیبہ بن مالک بن المضرب کو طلحہ بن عبید اللہ نے
قتل کیا اور بنی جمح سے ابی بن خلف تھا اُسکو رسول خدا صلعم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور عمرو بن عبد اللہ بن
عمر بن وہب بن حذافہ بن جمح کہ وہ ہی ابو عزہ تھا اور وہ روز احد رسول خدا صلعم کے پاس اسیر ہوا تھا اور
سوائے اُسکے اور کوئی روز احد اسیر نہ تھا تب ابو عزہ نے کہا اے محمد مجھپر احسان کیجیے (یعنے مجکو چھوڑ دیجیے) فرمایا حضرت
نے کہ ہر آئینہ مومن ایک پتھر سے دو مرتبہ ہرگز نہین ٹھوکر کھاتا (یعنے کسی چیز سے ایک بار دغا پاکر دوبارہ اُس سے
دھوکا نہین کھاتا اور یہ اسلیے کہ وہ روز بدر بھی اسیر ہوکر منت کرکے بلا فدیہ رہا ہو گیا تھا) چنانچہ فرمایا کہ تو مکے
جاکر اپنے مُنھ پر ہاتھ پھیریگا اور کہیگا مین نے محمد کو دو بار فریب دیا بعد اُسکے عاصم بن ثابت کو حکم کیا کہ اُنھون نے
اُسکو قتل کیا اور ابو عبد اللہ الواقدی نے کہا کہ سوائے اسکے ہمنے اسیری ابو عزہ کے باب مین اور طرح سے بھی سنا ہی
چنانچہ واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھے خبر دی بکیر بن مسمار نے اُنھون نے کہا جب مشرکین احد سے پھرے مین
اور حمراء الاسد مین اول شب تھوڑی دیر ٹھہر کر کوچ کر دیا ہی تو ابو عزہ کو وہین سوتا چھوڑ گئے (یعنے قافلہ چلا گیا
اور یہ ابو عزہ سوتا رہ گیا) یہان تک کہ کچھ دن چڑھا اور مسلمین وہان آکر لاحق ہوئے تو وہ بیدار و خبردار ہوکر داہنے
بائین دیکھنے لگا اور سب سے پہلے جسنے اسکو گرفتار کیا وہ عاصم بن ثابت تھے پس اُنھون نے بموجب حکم رسول خدا صلعم
کے اسکو قتل کیا اور بنی عبد مناۃ بن کنانہ سے خالد بن سفیان بن عویف اور ابو الشعثا بن سفیان بن عویف

اور ابو الحکم بن سفیان بن عویف اور خواب بن سفیان بن عویف یہ سب قتل ہوئے اور کہا راویون نے
کہ جب گروہ مشرکین اُحد سے لوٹ گئے تو مسلمین اپنے اموات کے پاس آئے چنانچہ شہداء مین سے لوگ جسکی
لاش کو پہلے رسول خدا کے پاس لائے وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ حضرت علیہ السّلام نے اُنپر نماز جنازہ
پڑھی اور فرمایا مین نے ملائک کو دیکھا کہ حمزہ کو غسل دیتے تھے کیونکہ حمزہ اُس روز حالت جنب مین تھے اور رسول خدا
صلعم نے شہیدون کو غسل نہین دلایا اور فرمایا انکو مع خون و زخمون انکے لپیٹ دو کیونکہ ایسا کوئی نہوگا کہ وہ
راہ خدا مین مجروح و مقتول ہو مگر یہ کہ قیامت کو وہ اُسی حالت جراحت سے محشور ہوگا رنگ اُسکا رنگ خون
ہوگا اور بو اُسکی بوے مشک ہوگی پھر فرمایا رکھو انکو (یعنے قبر مین) کہ مین ان لوگون پر گواہ ہونگا قیامت مین پس
اول پیغمبر رسول خدا صلعم نے تکبیر کی چار بار (یعنے چار تکبیر پڑھ کر نماز جنازہ کی) وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے بعد ازان حضرت
کے پاس شہدا جمع کیے گئے چنانچہ جب کسی شہید کو لوگ اُٹھا لاتے تھے تو اُسکو حمزہ بن عبد المطلب کے پہلو مین رکھتے
جاتے تھے تو حضرت علیہ السّلام حمزہ پر اور اُس شہید پر نماز جنازہ پڑھتے تھے یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر بار
نماز جنازہ ہوئی کیونکہ شہید بھی ستر تھے اور بعضون نے کہا ہو کہ نو نو شہید کو لاتے تھے اور دسوین حمزہ ہوتے تھے
تب اُنپر نماز جنازہ ہوئی تھی بعد ازان کہ وہ نو وہان سے اُٹھائے جاتے تھے اور نعش حمزہ بدستور اُسی جگہ رہتی تھی
تو نو لاشین اور لاتے تھے کہ وہ بھی پہلوے حمزہ مین رکھی جاتی تھین اور اُنپر نماز ہوتی تھی تاآنکہ اسی طرح
سات مرتبہ کیا گیا اور بعضون نے کہا ہو کہ اُنپر نو نو سات سات و پانچ بار تکبیر ہوئی ہو اور طلحہ بن عبید اللہ و ابن
عباس و جابر بن عبد اللہ یہ لوگ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلعم نے شہدا اُحد پر نماز جنازہ پڑھی تو فرمایا
مین اُن لوگون پر شاہد ہون تب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ لوگ ہمارے برادر نہ تھے کہ
اسلام لائے تھے یہ لوگ جیسا ہم اسلام لائے اور جہاد کی اُنھون نے جیسے ہمنے جہاد کی فرمایا ہان یہ سچ ہو ولیکن ان
لوگون نے اپنے اجر و کمائی مین سے کچھ نہین کھایا اور مین نہین جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا احداث و بدعت
کروگے پس ابو بکر رضی اللہ عنہ روئے اور کہا کیا ہم بعد آپکے زندہ رہین گے (یا کیا ہم بعد آپ کے ایسے ہونے
والے ہین) اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے زہری سے اُنھون نے
اُنس بن مالک سے سنا اُنھون نے کہا کہ اُن شہدا پر رسول خدا صلعم نے نماز جنازہ نہین پڑھی اور کہا
واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبید سے اُنھون نے سعید بن
المسیب سے اُنھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا کہ اُس روز فرمایا حضرت صلعم نے مسلمین سے
کہ قبر کھودو اور اُسکو وسیع کرو اور خوب صاف کرو اور اُس قبر مین دو دو اور تین تین کو دفن کرو اور اُنمین سے
جو قرآن زیادہ جانتا تھا اُسکو جانب قبلہ مقدم کرو چنانچہ مسلمین اُنمین جو زیادہ ماہر قرآن تھا اُسکو مقدم رکھتے

[illegible] رضی اللہ عنہم

تھے اور اُن لوگون مین سے جو پہچانے گئے کہ وہ ایک قبر مین دفن کیے گئے وہ عبداللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن الجموح وخارجہ بن زید وسعد بن ربیع ونعمان بن مالک وعبدہ بن الحسحاس تھے یہ سب ایک قبر مین دفن ہوے اور جبکہ حمزہ بن عبدالمطلب کو قبر مین اُتارا تو حضرت علیہ السلام نے حکم کیا کہ قبر مین اُنکے اوپر چادر اُڑھائی جاوے مگر چادر جب سر سے پیچ دیکر (یعنے سر سے) اُڑھائی جاتی تھی تو دونون پانون کھل جاتے تھے اور جب پانون سے اُڑھائی جاتی تھی تو مُنھ کھلا رہتا تھا تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ مُنھ اُنکا ڈھانک دو اور اُنکے پانون کو حرمل یعنے نبات کو ہی سے چھپا دیا پس اُس روز مسلم روئے اور کہنے لگے یارسول اللہ یہ عم رسول اللہ ہین کہ اُنکے لیے کوئی کپڑا نہین پاتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا جب فتحیابی ہوگی صحرائے سبزہ زار اور امصار مین اور لوگ اُس طرف نکلین گے اور اپنے اہل کو بلا بھیجین گے باعث قحط مدینہ کے اور کہلا بھیجین گے کہ تم لوگ زمین حجاز جسر دیہ مین ہو جردیہ یعنے خالیہ جسمین درخت نہین) وحال آنکہ مدینہ اُنکے لیے بہتر ہوگا کاش کہ یہ بات اُنکو معلوم ہوتی قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہی جو کوئی مدینے کی سختی و تنگی پر صبر کریگا مین روز قیامت اُسکا شفیع ہونگا اور شک راوی ہی کہ یا فرمایا مین اُنکا شاہد ہونگا اور راویون نے کہا کہ عبدالرحمن بن عوف کے پاس کھانا آیا اُنھون نے اُسوقت کھانا ناگوار سمجھ کر کہا کہ حمزہ یا کسی اور شخص کا نام لیا کہ اُسکے لیے ابھی کفن میسر نہ ہین آیا اور مصعب بن عمیر شہید ہوے اُنکے لیے بھی سواے ایک چادر کے کفن میسر نہین آیا وحال آنکہ وہ مجھسے بہتر ہین اور گذر ہوا رسول خدا صلعم کا اوپر نعش مصعب بن عمیر کے اور ایک چادر مین لپٹے ہوے تھے تو فرمایا ہر آئینہ مین نے تجکو مکے مین دیکھا ہی کہ نہ تھا کوئی مکہ مین نرم تر لباس و نہ خوبتر زلف پیچان زیادہ تجھسے بعد ازان اب تو پریشان سر ہی ایک چادر مین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اُنکو قبر مین رکھنے کا حکم کیا اور اُنکی قبر مین اترے اُنکے بھائی ابو الروم اور عامر بن ربیعہ اور سویط بن عمرو بن حرملہ اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مین علی اُترے اور زبیر اور ابوبکر رضی اللہ عنہم اور رسول خدا اُس قبر کے کنارہ پر بیٹھے تھے اور اکثر مردم یا بنا بر شک راوی عامہ مردم اپنے مقتولون کو مدینے مین اُٹھا لیگئے اور بقیع الجبل مین دفن کیا انمین سے چند آدمی بازار مین جو سوق الظہر مشہور ہی نزدیک دار زید بن ثابت کے جو آج کے زمانہ مین وہان موجود ہی دفن کیے گئے اور دفن کیے گئے وہین بعض بنی سلمہ مین سے اور دفن کیے گئے مالک بن سنان بیچ موضع اصحاب العباء کے جو نزدیک دار نخلہ کے واقع ہی بعد ازان منادی رسول خدا صلعم نے ندا دی کہ پھیر لاؤ اپنے قتلا کو طرف مضاجع مراقد اُنکے اور حال یہ تھا کہ لوگ اپنے قتلا کو دفن کر چکے تھے بس نہ پھیرا گیا کوئی مگر ایک شخص کہ اُسکو منادی نے پا لیا کہ ہنوز وہ دفن نہوا تھا یعنے ندائے منادی تک وہ دفن نہوا تھا اور وہ شماس بن عثمان المخزومی تھے کہ لوگ اُنکو مدینے مین اُٹھا لائے تھے اُس حالت مین کہ اُنمین رمق جان

باقی تھی چنانچہ لوگون نے اُنکو داخل کیا پاس عائشہ زوج النبی رضی اللہ عنہا کے اُسوقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ پسر عم میرا میرے سوائے اور کے گھر مین داخل کیا گیا تب فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اُنکو ام سلمہ کے پاس اُٹھا لیجاؤ پس اُنکو اُٹھا لائے ام سلمہ کے پاس اور وہ اُنھین کے پاس مر گئے چنانچہ ہمکو حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ ہم اُنکی نعش پھیر لیجاوین اُحد مین اور وہ اُسی لباس مین جسمین وہ مر گئے تھے وہین دفن کیے جاوین اور وہ ایک روز و ایک شب بے دفن رہے تھے ولیکن کچھ تغیر اُنکو نہوا تھا اور رسول خدا صلعم نے اُسپر نماز جنازہ نہین پڑھی اور نہ اُنکو غسل دیا تھا اور جو لوگ مسلمین مین سے وہان دفن ہوے تھے تو وادی مین دفن کیے گئے تھے اور طلحہ بن عبید اللہ سے جب لوگون نے سوال اُن قبرون کا کیا جو اُحد مین مجتمع تھین تو وہ کہتے تھے کہ زمان الرمادہ یعنے سال ہلاکی مین بعہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایک قوم اعراب یہان رہتے تھے پس وہ لوگ جو مرے تو یہ قبرین اُنھین کی ہین اور عباد بن تمیم المازنی بھی اس بات سے انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ ایک قوم تھے کہ یہان رہتے تھے زمانہ قحط مین مر گئے یہ اُنھین کی قبرین ہین اور ابن ابی ذیب اور عبد العزیز بن محمد یہ دونون بھی کہتے تھے کہ ان قبرون مجتمعہ کو ہم نہین پہچانتے ہین جز این نیست کہ یہ قبرین ہین باشندگان بیابان اور بادیہ نشینون کی اور کچھ قبرین تھین قبور شہدا سے جو غائب و پنہان ہو گئین ہم اُنکو نہ وادی مین پہچانتے ہین نہ مدینے مین اور نہ اُسکی نواح مین مگر قبر حمزہ بن عبد المطلب و قبر سہل بن قیس و قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور قبر عمرو بن الجموح کہ ان سب قبرون کو البتہ پہچانتے ہین اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ہمیشہ زیارت کیا کرتے تھے ان شہدا کی قبرون پر ہر سال اور جب وہان داخل ہوتے تھے تو شعب کی طرف رخ کر کے باواز بلند فرماتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّار یعنے سلام تم لوگون پر عوض تمھارے صبر و استقامت کے پس کیا خوب ہے تمھارے لیے دار آخرت اور بعد از وفات حضرت علیہ السلام کے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال اسی طرح زیارت کیا کرتے تھے اُنکے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال یون ہی کیا کرتے تھے اُنکے بعد عثمان رضی اللہ عنہ بھی اُنکے بعد معویہ بھی جب وہ حج یا عمرہ کرنے جایا کرتے تھے اور رسول خدا صلعم فرمایا کرتے تھے کاش مین سختی مین پڑتا ساتھ اصحاب بن کوہ کے (یعنے کاش مین بھی اُس شعب مین ان اصحاب کے ساتھ ہوتا) اور اکثر فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو تین دن کے یعنے تیسرے روز قبور شہدا پر جاتی تھین اور وہان بکا و دعاے مغفرت کرتی تھین اور سعد بن ابی وقاص اکثر جاتے تھے اپنے مال کے واسطے مقام غابہ مین تو آیا کرتے تھے عقب سے قبور شہدا پر اور کہا کرتے تھے السلام علیکم تین بار بعد از ان متوجہ ہوتے تھے اپنے اصحاب کی طرف اور کہتے تھے کہ کیون تم لوگ سلام نہین بھیجتے ہو اُس قوم پر جو جواب دیتے ہین تمکو سلام کا کیونکہ نہین اُنپر کوئی سلام کرتا ہی مگر یہ کہ وہ جواب سلام دیا کرتے ہین قیامت تک یعنے قیامت تک یون ہی رہیگا اور رسول خدا

صلعم قبر مصعب بن عمیر پر گذرے اور وہان اندے توقف کیا اور دعاے مغفرت کی اور یہ آیت پڑھی رِجَالٌ
صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا یعنے یہ وہ لوگ ہین کہ
جس امر پر خدا سے عہد کیا تھا اسکو سچ کیا پس انمین سے بعضون نے اپنی مدت پوری کی یعنے شہید ہوے
اور بعضے منتظر ہین اور انھون نے اپنے عہد کو تبدیل نہین کیا اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ مین شاہد
ہون اس بات کا کہ یہ لوگ پیش خدا حاضر باش ہین قیامت تک پس تم لوگ انکے پاس (یعنے انکی
قبرون پر) آیا کرو اور انکی زیارت کیا کرو اور انپر سلام بھیجا کرو قسم ہے اس خدا کی جسکے قبضے مین
میری جان ہے ایسا کوئی نہین ہے کہ سلام کرے انپر قیامت تک مگر یہ کہ وہ جواب سلام اسپر
ادا کرتے ہین اور ابوسعید خدری قبر حمزہ پر جاکر توقف کیا کرتے تھے پس دعاے مغفرت کرتے تھے اور
جو کوئی انکے ساتھ ہوتا تھا اس سے کہتے تھے کہ جو کوئی انپر سلام بھیجتا ہے تو وہ بھی اسپر جواب سلام
رد کرتے ہین پس تم لوگ انپر سلام کرنے کو اور انکی زیارت کو ترک نکرو اور ابوسفیان مولی ابن ابی احمد
بیان کرتے تھے کہ وہ کئی مہینے ساتھ محمد بن مسلمہ و سلمہ بن سلامہ بن وقش کے احد مین رہے پس یہ سب
آدمی سب قبرون سے پہلے قبر حمزہ پر سلام بھیجتے تھے اور نزدیک قبر انکے اور نزدیک قبر عبداللہ بن عمرو بن
حرام اور نزدیک ان قبرون کے جو وہان تھین توقف کیا کرتے تھے اور وہین ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بھی ہر مہینے جایا کرتی تھین اور انپر سلام بھیجتی تھین اور اس روز عرصہ طویل تک وہان رہتی تھین چنانچہ
ایک روز جو وہ وہان آئین اور انکے ساتھ نبہان انکا غلام تھا مگر اسنے شہدا پر سلام نہ بھیجا تب ام سلمہ
رضی اللہ عنہ نے کہا اے لیئم وخوار تو انپر سلام کیون نہین بھیجتا واللہ نہین انپر کوئی سلام بھیجتا ہے مگر یہ کہ وہ
بھی در جواب اسکے اسپر سلام بھیجتے ہین قیامت تک اور ابوہریرہ اکثر انکی طرف آمد و شد رکھتے تھے اور عبداللہ
بن عمرو جب غابہ کی طرف سوار ہوتے تھے تو ذباب مین پہونچکر قبور شہدا کی طرف پھر پڑتے تھے اور انپر سلام
کرکے پھر ذباب کو پھر جاتے تھے تا آنکہ متوجہ راہ غابہ ہوتے تھے اور وہ ناپسند کرتے تھے اس بات کو کہ
ہرگاہ ان شہدا کی طرف کا راستہ لیا ہو اور کوئی دوسری راہ عارض ہوئی تاکہ ادھر سے جاوین مگر یہ کہ
وہ اپنی اسی پہلی راہ پر پھر جاتے تھے اور فاطمہ الخزاعیہ کہ وہ احد مین پہونچی تھین تو وہ کہتی ہین کہ مین نے
اپنے تئین قبور شہدا پر دیکھا اور اسوقت آفتاب غروب ہوچکا تھا اور میرے ہمراہ میری خواہر تھی مین نے
اس سے کہا آؤ قبر حمزہ پر چلکر زیارت کرین انپر سلام بھیجین پھر پھر آسکے اسنے کہا بہت اچھا پس
ہم دونون نے قبر حمزہ پر وقوف کیا اور ہمنے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ اسوقت ہمنے ایک کلام سنا
کہ جواب سلام ہمپر پھر آیا کہ وعلیکما السلام ورحمۃ اللہ وہ دونون کہتی تھین کہ اسوقت کوئی آدمی ہمارے

قریب نہ تھا اور کہا راویون نے کہ جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے دفن سے فارغ ہوے تو اپنا گھوڑا
طلب کیا اور سوار ہوے اور مسلمین حضرت کے گرد چلے اور اُنمین سے اکثر زخمی تھے اور کوئی مثل بنی سلمہ و بنی
عبد الاشہل کے زخمی نہ تھا اور حضرت علیہ السلام کے ہمراہ چودہ عورتین بھی تھین جب نیچے مقام حرہ کے پہونچے
تو فرمایا لوگون سے کہ صف بستہ ہو جاؤ ہم یہان حمد و ثناے خدا کرینگے تب لوگون نے دو صفین کرلین کہ پیچھے
اُنکے عورتین تھین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے دعا کی اور یہ کلمات فرمائے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ اَللّٰھُمَّ
لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَ لَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَ لَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا ہَادِیَ لِمَنْ
اَضْلَلْتَ وَ لَا مُضِلَّ لِمَنْ ہَدَیْتَ وَ لَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَ لَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
مِنْ بَرَکَاتِکَ وَ رَحْمَتِکَ وَ فَضْلِکَ وَ عَافِیَتِکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ النَّعِیْمَ الْمُقِیْمَ الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ
وَ لَا یَزُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْخَوْفِ وَ الْغِنَاءَ یَوْمَ الْفَاقَۃِ عَائِذًا بِکَ اَللّٰھُمَّ مِنْ
شَرِّ مَا اَعْطَیْتَنَا وَ مِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَ زَیِّنْہُ
فِیْ قُلُوْبِنَا وَ کَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ وَ اجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ عَذِّبْ
کَفَرَۃَ اَہْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ رَسُوْلَکَ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْھِمْ رِجْسَکَ
وَ عَذَابَکَ اِلٰہَ الْحَقِّ اٰمِیْنَ یعنے اے پروردگار تمام حمد و ثنا تیرے لیے ہین اے پروردگار کوئی
بند کرنے والا نہین ہے اُس چیز کا جسکو تو نے کھولا ہے اور کوئی کھولنے والا نہین ہے اُس
چیز کا جسکو تو نے بند کردیا ہے اور نہین کوئی روکنے والا ہے اُس چیز کا جو تو نے دیا ہے
اور کوئی دینے والا نہین ہے اُس چیز کا جو تو نے روک دیا ہے اور کوئی ہدایت کرنے والا نہین
ہے اُسکا جسپر تو نے مسلط کیا ضلالت کو اور کوئی گمراہ کرنے والا نہین اُس شخص کا جسکو تو نے
ہدایت کی اور کوئی قریب لانے والا نہین ہے اُس چیز کا یا اُس شخص کو جسکو تو نے دور کیا
اور کوئی دور کرنے والا نہین ہے جسکو تو نے نزدیکی بخشی ہے اے پروردگار میرے
مین تجھے مانگتا ہون تیری برکت اور تیری رحمت اور تیری عافیت یعنے تیرے عفو کو
اور تیرے فضل کو اے خداوند مین تجھسے ایسی نعمتین پائدار مانگتا ہون جسکو نہ تغیر ہو
نہ زوال اے خداوند مین تجھسے سوال کرتا ہون امن کا روز خوف اور روز غم و الم سے
کہ وہ روز قیامت ہے اور اے پروردگار جو شر تو نے ہمکو عطا کی ہے اُسکے شر سے ساتھ تیرے
پناہ مانگتا ہون (یعنے وہ میرے حق مین ضرر نکرے) اور جو چیز تو نے ہمسے روک رکھی ہے اُسکے
شر سے بھی پناہ مانگتا ہون اے خداوند ہمکو مسلمان مار (یعنے ہم مرتے مرتے

مسلمان رہین، اور اے خداوند ہمارے لیے ایمان کو پسند کر اور ایمان سے ہمارے دلون کو زینت
دے اور باز رکھ ہمسے کفر و نافرمانی کو اور ہمکو رشد و فلاح پانے والون مین کر اے خداوند عذاب کر
اُن کافرون پر جو اہل کتاب مین سے ہین وہ جو تیرے رسول کی تکذیب کرتے ہین اور باز رکھتے ہین
لوگون کو تیری راہ راست سے اے خداوند تو نازل کر اُنپر اپنے غضب اور عذاب کو اے الہ الحق آمین
بعد ازان حضرت علیہ السّلام آگے بڑھے او بنی حارثہ کی داھنی جانب کو اُترے تا آنکہ حضرت علیہ السلام
بنی الاشہل پر وارد ہوے اور اُسوقت وہ لوگ اپنے مقتولون کو گریہ وزاری کر رہے تھے تب حضرت علیہ السلام
نے فرمایا مگر کوئی حمزہ پر بکا کرنے والا نہین ہی پس عورتین دیکھنے نکلین کہ حضرت سلامت ہین چنانچہ ام عامر الاشہلیہ
کہتی ہین کہ جسوقت ہم لوگ اپنے قتلا کے ماتم مین تھے کہ رسول خدا صلعم ہمارے سامنے آئے تو ہم لوگ باہر نکلے
پس مین نے حضرت صلعم کو دیکھا کہ اُنکے اُوپر زرہ ہی بجنسہ یعنے زرہ پہنے تھے اُسی طرح جیسے پہنے تھے
پس مین حضرت کو دیکھ کر بولی کہ کل مصیبت بعد دیکھنے آپ کے آسان ہی **محمد بن عمر الواقدی** نے
بواسطہ رواۃ کے **روایت** کی ہی کہ جب ام سعد بن معاذ کہ وہ کبشہ بنت عبید بن معویہ بن الحرث بن
الخزرج تھین گھر سے نکلکر دوڑتی ہوئی طرف رسول خدا صلعم کے گئین اور اُسوقت حضرت علیہ السلام اپنے
گھوڑے پر سوار اور ٹھہرے ہوے تھے اور سعد بن معاذ باگ گھوڑے کی تھامے ہوے تھے تب سعد نے
عرض کی یا رسول اللہ یہ میری مادر حاضر ہی حضرت نے اُن بی بی کی نسبت مرحبا فرمایا پس وہ نزدیک آئین
تا آنکہ اُنھون نے حضرت صلعم کو بتامل دیکھ کر بولین یا رسول اللہ اسوقت جو مین نے آپ کو صحیح و سالم دیکھا
تو ساری مُصیبتین مٹ گئین تب حضرت نے اُنکو اُنکے پسر عمرو بن معاذ کا پرسا دیا اور فرمایا اے ام سعد تو
خوش ہو اور اپنے اہل قبیلہ خزرج کو خوشخبری دے کہ اُنکے قتلا سب کے سب جنت مین باہمیکدیگر رفیق ہین
اور وہ سب بارہ مرد ہین اور وہ سب اپنے اہل کے لیے شفیع ہین یہ سنکر ام سعد نے کہا یا رسول اللہ سب راضی
ہین اور بعد اسکے ہم مین سے کوئی اب اُن قتلے پر بکا نکریگا پھر عرض کی یا رسول اللہ اُن شہیدون کے خلفا
اولاد کے حق مین دعا کیجیے چنانچہ آن حضرت صلعم نے فرمایا! اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حُزْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاجْبُرْ مُصِیْبَتَھُمْ وَاحْسِنِ
الْخَلَفَ عَلٰی مَنْ خَلَفُوْا یعنے اے پروردگار اُنکے دلون سے غم کو دور کر اور اُنکی مُصیبتون کا بدلا دے
اور اُنکے جانشین کو اُنکے اخلاف اولاد پر نیکوکار کر بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے ابو عمرو میرے
مرکب کو چھوڑ دے اُنھون نے باگ گھوڑے کی چھوڑ دی اور لوگ حضرت کے پیچھے چلے اور فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ اے ابو عمرو تیرے گھر والون مین مردم مجروح بہت سے ہین اور نہین کوئی اُنمین مجروح کہ قیامت
مین زخمی آویگا یعنے زخمی محشور ہوگا اُس طرح کہ ہوگا رنگ اُسکا رنگ خون اور بو اُسکی بوے مشک پس جو کوئی

زخمی ہو چلا ہیے کہ وہ اپنے گھر مین قیام کرے اور اپنے زخمون کی دوا کرے ولقصد میرے ہمراہی کے میرے گھر تک
میرے ساتھ نہ جاوین یہ امر میری جانب سے تاکیدًا واجب ہی چنانچہ سعد نے درمیان اُنکے بتاکید ندا دی کہ کوئی
زخمی بنی عبد الاشہل کا ساتھ رسول خدا صلعم کے بعزم ہمراہی اُنکے بجا دے پس سارے مجروح ٹھہر گئے اور آگ
روشن کرکے مجروحون کا علاج کرتے تھے اور وہ سب تیس زخمی تھے پھر سعد بن معاذ حضرت علیہ السلام کے ہمراہ گھر تک گئے
پھر اپنے قبیلہ کی عورتین پاس جاکر اُن سب کو گھرون سے نکالا کوئی عورت باقی نرہی گریہ کہ اسکو رسول خدا صلعم
گھر مین پہونچایا پس وہ سب درمیان مغرب وعشا کے بکا کرتی تھین یعنے بطریق مناحہ وماتم کے تا آنکہ رسول خدا
صلعم جب ثلث شب گذری تھی خواب سے بیدار ہوے تو اسوقت صداے بکا سنکر فرمایا یہ کیسی صدا ہی لوگون نے بیان کیا
کہ اَنصار کی عورتین حمزہ پر بکا کرتی ہین فرمایا حضرت علیہ السلام نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکُنَّ وَعَنْ اَوْلَادِکُنَّ یعنے حق تعالیٰ
تم عورتون اور تمھاری اولاد سے رضامند ہو چنانچہ ام سعد کہتی ہین کہ پھر حضرت نے ہملوگون کو حکم کیا کہ ہم اپنے مکانون
کو پھر جاوین پس ہم بعد چند شب اپنے اپنے گھرون کو گئے اور ہمارے مرد بھی ہمراہ گئے اُس روز سے ابتک جب کبھی
ہم مین کوئی بی بی بکا کرتی ہی تو ابتدا بحمزہ رضی اللہ عنہ کرتی ہی اور بعض رواۃ نے کہا ہی کہ معاذ بن جبل زنان
بنی سلمہ کو بلا لائے اور عبد اللہ بن رواحہ زنان بلحرث بن الخزرج کو لائے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مین نے
تو انکے جمع کرنے کا ارادہ نہین کیا تھا پھر صبح کو اُنکے تئین نوحہ کرنے سے بتاکید منع کیا اور حضرت علیہ السلام نے
نماز مغرب مدینے مین آکر پڑھی اور حضرت مدینے کی طرف جو آئے تھے تو رنج مین تھے اُس صدمہ سے جو اصحاب کو
اور حضرت کو فی نفسہ پہونچا تھا چنانچہ ابن ابی ومنافقین ہمراہی اُسکے شماتت کرتے تھے اور اُنکی مصیبت واندوہ
پر خوش ہوتے تھے اور کلمات زشت زبان پر لاتے تھے اور اصحاب مین سے ہمراہ حضرت کے پھرے جو پھرے
اور اُنمین اکثر زخمی تھے اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بھی ہمراہی مین پھرے اور وہ زخمی تھے کہ وہ اپنے گھر
مین شب باش ہو کر زخمون کو آگ سے داغ دیتے تھے کہ اسی مین ساری رات گذر گئی اور باپ اُنکا عبد اللہ
ابن ابی کہتا تھا کہ خروج تیرا محمد کے ساتھ اس جنگ مین موافق راے میرے نہ تھا محمد نے میری راے کے
خلاف کیا اور چھوکردن کا کہنا مانا واللہ گویا کہ مین اس واقعہ وافتاد کو دیکھ رہا تب عبد اللہ نے جواب دیا کہ جو کام خدا نے
اپنے رسول اور مسلمین کے حق مین کیا وہ محض خیر ہی اور یہود بد باتین زبان سے نکالنے لگے کہتے تھے سواے اسکے
نہین ہی کہ محمد طالب ملک ہین نبی کو کبھی ایسی مصیبت نہین پہونچتی جیسا کہ وہ اپنی ذات خاص اور اپنے اصحاب کے
بارہ مین مبتلاے مصیبت ہوے اور منافقون نے اصحاب کو حضرت سے باز رہنے پر ورغلانا شروع کیا اور
اُنکو ترک رفاقت ومفارقت پر مشورہ دیتے تھے اور کہتے تھے جو لوگ تم مین سے مارے گئے اگر وہ ہمارے
پاس ہوتے تو کیون قتل ہوتے یہان تک کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ان باتون کو چند جا سے سنا اور حضرت سے

رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر طلب اذن کرتے تھے اس امر مین کہ یہود و منافقین مین سے جس جس سے ایسی باتین
سُنی ہین اُسکو قتل کرین تب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر حق تعالی اپنے دین کو غلبہ دینے والا اور
اپنے نبی کو غالب کرنے والا ہے اور واسطے یہود کے ذمہ ہے (یعنے یہ لوگ ذمی ہین) پس اُنکو قتل نکر عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا یارسول اللہ یہ لوگ منافق ہین فرمایا حضرت نے کیا لوگ شہادت الوہیت خدا اور شہادت میری رسالت
کی ظاہر نہین کرتے ہین عمر نے کہا ہان یارسول اللہ یہ لوگ اظہار شہادتین کا اسلیے کرتے ہین تا تلوار سے امان
پاوین سپس حال اُنکا ہم پر ظاہر ہو گیا کہ وقت وقوع اِس مصیبت و رنج کے خدا نے اُنکے کینہ درونی کو ظاہر کر دیا
تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالے نے مجکو اُس شخص کے قتل سے منع کیا ہے جو لا الہ الا اللہ و ان محمدا
رسول اللہ کہتا ہو اے فرزند خطاب مثل آج کے اب کبھی قریش ہمسے پیروزمند نہونگے یہانتک کہ ہم اسلام رکن
کرین گے (یعنے یہانتک کہ ہم مکے مین داخل ہونگے) اور کہا راویون نے کہ عبداللہ بن ابی کے لیے ایک مقام تھا
کہ وہ وہان ہر جمعہ کو اپنی بزرگی سمجھ کر کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے کچھ بطریق خطبہ بیان کیا کرتا تھا) اور اس معمول کو
کبھی ترک نکرتا تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم اُحد سے مدینہ کو پھرے اور روز جمعہ منبر پر تشریف رکھتے تھے اُسوقت
عبداللہ کھڑا ہو کر بیان کرنے لگا کہ یہ رسول خدا صلعم جو تمھارے درمیان تمھارے سامنے ہے حق تعالے
نے اُسکے طفیل سے تمکو مکرم کیا چاہیے کہ تم لوگ اُسکی نصرت کرو اور اُسکی اطاعت کرو اور ہرگاہ اُسنے اُحد مین کیا تھا
جو کچھ کیا تھا یعنے ہمراہی سے پھر آیا تھا تو جب وہ حسب دستور کھڑا ہو کر یہ بات بیان کرنے لگا پس مسلمین اُسکے
پاس گئے اور کہنے لگے اے دشمن خدا بیٹھ جا اور اُن لوگون مین جو اسپر ہجوم کرکے آئے تھے ابو ایوب و
عبادہ بن الصامت یہ دونون سخت تر تھے چنانچہ یہ دونون اُسکے قریب آئے اور اُنکے سوا مہاجرین مین سے
کوئی اُسپر نہ اُٹھا ابو ایوب نے اُسکی ڈاڑھی پکڑی اور عبادہ بن الصامت نے اُسکی گردن مین ہاتھ دیکر
کہنے لگے تو لائق اس مقام کے نہین ہے پس ان دونون نے جب اُسکو نکال دیا تو وہ وہان سے نکلا اور
لوگون پر سے اُچکتا ہوا چلا اور کہتا جاتا تھا کہ گویا مین نے یہ بات بیہودہ و ناشایستہ کہی تھی و حال آنکہ مین کھڑا ہوا
تھا تاکہ تمھارے نبی کے امور کو استوار کرون اُسوقت معوذ بن عفرا نے اُسکی ملاقات کی اور کہا تیرا کیا حال ہے
اُسنے کہا مین اُس مقام پر کھڑا ہوا تھا جہان پہلے ہمیشہ کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے وہان وعظ کیا کرتا تھا) پس کچھ
لوگ میری قوم کے میری طرف آئے اور اُنمین سخت تر مجھپر عبادہ اور خالد بن زید تھے (یعنے ان دونون نے مجھپر سختی
کی) تب معوذ نے اُس سے کہا تو پھر چل اور اپنے لیے رسول خدا صلعم سے استغفار طلب آمرزش کر اُسنے جواب دیا
مجکو پروا نہین ہے کہ وہ میرے لیے استغفار کرین پس اس باب مین یہ آیہ نازل ہوئی وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا
یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ الآیہ یعنے جب اُن لوگون سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمھارے حق مین

رسول خدا استغفار کریگا تو وہ لوگ اپنا سر ہلاتے ہین یعنے انکار کرتے ہین راوی کہتا ہی کہ گویا مین دیکھتا تھا
اُسکے پسر کی طرف یعنے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی کو کہ وہ لوگون مین بیٹھا تھا اور اپنے باپ کی طرف نگاہ
نہین کرتا تھا اور اُسکا باپ یعنے ابن ابی کہتا تھا کہ محمدؐ نے مجھے مربد سہل وسہیل سے نکالدیا (مربد نام موضع
قریب مدینہ اور سہل وسہیل دو شخص تھے جنکا وہ موضع تھا

ذکر ما نزل من القرآن باُحد

یعنے ذکر ہی اُن آیات قرآن کا جو بمقدمۂ اُحد نازل ہوئین

مصنف کتاب نے کہا کہ مجھے خبر دی محمدؐ نے اُنکو عبد الوہاب نے اُنکو محمد نے اُنکو واقدی نے اُنھون نے
کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ام بکر بنت المسور بن مخرمہ سے اُنھون نے کہا میرے باپ
مسور بن مخرمہ نے عبد الرحمن بن عوف سے کہا کہ ہمسے اُحد کا حال بیان کر اُنھون نے کہا اے پسر برادر من
سورۂ آل عمران مین بعد ایک سو بیس آیہ کے شمار کر تو مطلع ہو جائیگا تو گویا کہ تو ہمارے ساتھ حاضر تھا
وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَہْلِکَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ اسکے آخر الآیہ کہا عبد الرحمن نے کہ جب صبح کو رسول خدا صلعم طرف
اُحد کے روانہ ہوے پس صف اپنے اصحاب کی واسطے قتال کے اس طرح درست کرتے تھے گویا کہ اُنکے صفت
تیر راست کیے جاوین اگر سینہ کسی کا نکلا نظر آتا تھا تو فرماتے تھے پیچھے ہٹ جا اور درباره قوله تعالے اِذْ ہَمَّتْ
طَائِفَتَانِ مِنْکُمْ اَنْ تَفْشَلَا اسکے آخر الآیۃ کہا عبد الرحمن نے کہ وہ دونون جماعت بنو سلمہ و بنو حارثہ تھی
جنھون نے قصد کیا کہ رسول خدا صلعم کے ساتھ اُحد کو نجاوین بعد ازان خدا نے اُنکو عزیمت وہمت دی
کہ وہ حضرت کے ہمراہ نکلے تھے وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ یعنے قلیل تھے کیونکہ تین سو
اور دس سے کچھ زیادہ آدمی تھے فَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ یعنے شکر کرو اس بات کا کہ بدر مین
تمکو ظفر و فتح عطا کی اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ (یعنے روز اُحد) اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَۃِ
اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُنْزَلِیْنَ بَلٰٓی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا الآیہ حال یہ ہی کہ قبل از خروج طرف
اُحد کے رسول خدا صلعم پر یہ آیہ نازل ہوا تھا اَنْ یُّمِدَّکُمْ بِثَلٰثَۃِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُنْزَلِیْنَ
بَلٰٓی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِہِمْ ہٰذَا یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَۃِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ
مُسَوِّمِیْنَ وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا بُشْرٰی لَکُمْ عبد الرحمن نے کہا کہ جب اُن لوگون نے صبر واتقا
نہ کی بلکہ رو گردانی کی تو روز اُحد مدد رسول خدا صلعم کی ساتھ ایک ملک کے بھی نہین
کی گئی قوله مسوّمین راوی نے کہا معلمین یعنے سربند شناخت کا سر پر باندھے ہوے
(یعنے وردی) قوله تعالے وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا بُشْرٰی یعنے تاکہ مژدہ حاصل کرو تم اُن فرشتون

کی امداد سے اور تاکہ تم مطمئن ہوجاؤ اُنکی طرف لِیَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْ یَکْبِتَهُمْ فَیَنْقَلِبُوْا خَآئِبِیْنَ
یعنے حصّہ پہونچاوین گے ہم اُسنے اُحد مین ایس اُلٹے پھرینگے وہ ہزیمت و خسارت پاکر لَیْسَ لَکَ
مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ راوی نے کہا مراد ہی اُن لوگون سے جو
منہزم و مفرور ہوے روز اُحد اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیہ نازل ہوا بمقدمۂ حمزہ رضی اللہ عنہ کے
کہ جسوقت اُنھون نے دیکھا رسول خدا صلعم کو جو کچھ اُنپر گذرا جراحات سے تو اُنھون نے کہا ہم بھی اُنکو یعنے
کفار کو مثل کرینگے یعنے اُنکے عضو عضو کاٹین گے اُسوقت یہ آیہ نازل ہوا اور بعضون نے کہا یہ آیہ نازل ہوا
شان مین رسول خدا صلعم کے جسوقت حضرت علیہ السلام کو روز اُحد تیر لگا تو فرمایا کیونکر فلاح پاوینگے یہ قوم جنھون
نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا کچھ کیا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً راوی نے کہا اہل جاہلیت
کا یہ دستور تھا کہ جب مدت کسی کے دین کی نسبت کسی دین دار کے تمام ہوجاتی تھی اور اُسکے پاس زر قرضہ
موجود نہوتا تھا تو صاحب دین اُسکو مہلت دیتا تھا اگر دوگنا زر قرضہ اُسپر باندھ لیتا تھا وَسَارِعُوْٓا اِلٰی
مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ راوی نے کہا مراد ہی تکبیر اولے سے امام کے ساتھ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہتے ہین ایک جنت ہی جو ستے آسمان مین اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ
وَالضَّرَّآءِ راوی نے کہا مراد سرا سے یسر ہی اور ضرا سے عسر ہی وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ
مراد ہی اُن لوگون سے جنکو ایذا پہونچی وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ یعنے جو کچھ اُنکی طرف عائد ہوا
وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ یعنے وہ لوگ
دعا کرتے ہین کہ حق تعالے اُنکے گناہون کی آمرزش کرے وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا راوی
نے کہا یہ مسئلہ مشہور ہی لا کبیرۃ مع توبۃ و لا صغیرۃ مع اصرار یعنے توبہ کرنے سے کبیرہ باقی نہین
رہتا اور اصرار کرنے سے صغیرہ نہین رہتا بلکہ کبیرہ ہوجاتا ہی هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ یعنے عمی
وکوری سے وَهُدًی ضلالت و گمراہی سے وَلَا تَهِنُوْا یعنے قتال و جہاد مین ساتھ عدو کے
وَلَا تَحْزَنُوْا یعنے اُس مصیبت پر جو تم مین کسیکو پہونچی قتل اور زخمی ہونے سے وَاَنْتُمُ
الْاَعْلَوْنَ یعنے ہر آئینہ تم فیروز مند ہوے ہو روز بدر اُسقدر کہ وہ دوچند ان ہوا اُس
فیروزی کا جو اُنکو تمسے روز اُحد حاصل ہوئی ہی اِنْ یَّمْسَسْکُمْ قَرْحٌ یعنے جراحات روز اُحد
فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ یعنے زخمہاے روز بدر وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ
یعنے اُنکے یے غلبہ و ظفر ہی تو تمھارے لیے بھی ہی اور نیکو ئی عاقبت خاص تمھارے لیے
مقرر ہی وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنے قتال کرنے والون کو ہمراہ اپنے نبی کے وَیَتَّخِذَ مِنْکُمْ شُهَدَآءَ

۹ نہین کیا اُنھون نے اُس کام پر جو کیا اُنھون نے ۱۲ سلاہ یہ بیان ہی لوگون کے لیے ۱۲ سلاہ اور ہدایت ہی ۱۲ سلاہ بودے اور بزدل نہو جاؤ ۱۲ سلاہ اور غمگین نہو ۱۲

یعنے جو کوئی قتل ہوا روز اُحد وَلِیُمَحِّصَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یعنے آزمایوے اُن لوگون کو جنھون نے قتال وجہاد کیا اور ثابت قدم رہے وَیَمۡحَقَ الۡکٰفِرِیۡنَ یعنے مشرکین اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّۃَ وَلَمَّا یَعۡلَمِ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ جٰہَدُوۡا مِنۡکُمۡ یعنے کہ کون شہید ہوا اُحد مین یا مبتلاے بلا ہوا اُسمین وَیَعۡلَمَ الصّٰبِرِیۡنَ یعنے کسنے صبر کیا اُس روز وَلَقَدۡ کُنۡتُمۡ تَمَنَّوۡنَ الۡمَوۡتَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَلۡقَوۡہُ فَقَدۡ رَاَیۡتُمُوۡہُ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ راوی نے کہا کہ تلوارین لوگون کے ہاتھون مین تھین یعنے کچھ لوگ اصحاب نبی صلعم مین وہ تھے جنھون نے تخلف کیا تھا بدر سے یعنے روز بدر پیچھے رہ گئے تھے پس وہ ہی لوگ وہ ہین جنھون نے اب بھی در بارۂ خروج طرف اُحد کے رسول خدا صلعم سے الحاح واصرار کیا تا کہ جائزہ وغنیمت کو پہونچین پس جبکہ روز اُحد آیا تو بھاگے اُنمین سے جو بھاگے اور بعضون نے کہا کہ نزول اِس آیہ کا در بارہ اُن چند نفر کے ہی جو قبل خروج نبی صلعم کے طرف اُحد کے آپسمین کلام کرتے تھے کہ کاش ہم گروہ مشرکین سے ملاقات کرتے پس یا تو ہم اُنپر ظفریاب ہوتے یا ہم فائز بشہادت ہوتے پھر جبکہ روز اُحد اُنکو موت کا سامنا ہوا تو وہ بھاگ گئے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ الآیہ راوی نے کہا کہ روز اُحد ابلیس صورت جعال بن سراقۃ الثعلبی کی بنکر پکارنے لگا کہ محمد قتل ہوے پس اصحاب ہر طرف متفرق ہو گئے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ گویا مین مثل بُز کوہی کوہ پر چڑھا جاتا تھا یہان تک کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کی پہونچا اور اُسی وقت حضرت علیہ السلام پر یہ آیتین نازل ہوئی تھین وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ الآیہ وَمَنۡ یَّنۡقَلِبۡ عَلٰی عَقِبَیۡہِ یعنے جو کوئی منہ پھیرے گا وَمَا کَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تَمُوۡتَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ کِتٰبًا مُّؤَجَّلًا یعنے کسی نفس کو اختیار نہین ہی کہ وہ بدون اجل اپنے مرجاوے اور یہ حسب منشار قول ابن اُبَیّ ہی جب اُسنے اپنے یارون کو پھیرا ہی اور روز اُحد جو شہید ہو گئے تھے وہ ہو گئے لَوۡ کَانُوۡا عِنۡدَنَا مَا مَاتُوۡا وَمَا قُتِلُوۡا پس حق تعالے نے خبر دی اور اُسکو آگاہ کیا کہ وقت معیّن کا نوشتہ ہی اور فرمایا ہی حق تعالے نے کہ وَمَنۡ یُّرِدۡ ثَوَابَ الدُّنۡیَا نُؤۡتِہٖ مِنۡہَا یعنے جو کوئی عمل کرتا ہی واسطے دنیا کے ہم اُسکو اُسی دنیا سے جسقدر چاہتے ہین دیتے ہین وَمَنۡ یُّرِدۡ ثَوَابَ الۡاٰخِرَۃِ یعنے جو کوئی ارادہ آخرت کا رکھتا ہی نُؤۡتِہٖ مِنۡہَا ہم اُسکو اُسی آخرت سے ثواب دیتے ہین وَکَاَیِّنۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَہٗ رِبِّیُّوۡنَ کَثِیۡرٌ راوی نے کہا کہ ربیون یعنے جماعت کثیر فَمَا وَہَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَمَا ضَعُفُوۡا

یعنے اُن لوگون نے اپنی گردنین نہین ڈالین اور ارادے اُنکے ضعیف نہین ہوے
وَمَا اسْتَكَانُوا یعنے ذلیل نہین ہوے سامنے دشمنون کے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ
خبر دیتا ہی اُنکو اس بات کی کہ وہ صابر ہین وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّا اَنْ قَالُوا رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اِلٰى قَوْلِهٖ وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ یعنے اُنکو ظفر و نصرت عطا کی اور
آخرت مین اُنکے لیے جنت کو واجب کیا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ
عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خَاسِرِيْنَ یعنے اگر تم لوگ اطاعت یہود و منافقین کروگے
جس بات مین کہ وہ تمکو مخذول کرتے ہین تو پھر وہ تمکو پچھلے پاؤن پھیر دینگے اور تم پھر جاؤگے
نقصان اُٹھائے ہوے بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ مراد ہی مومنین سے کہ حق تعالے تمکو دوست رکھتا ہی
سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ یعنے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فتح ہوئی ہماری
رُعب سے ایک مہینے کی راہ سامنے اور ایک مہینے کی راہ پیچھے وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ
اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حس بمعنی قتل ہی یعنے وہ ایسا خدا ہی جسنے تمکو خبر دی کہ اگر تم صبر و استقامت
کروگے تو پروردگار تمھارا مدد کریگا تمھاری پانچہزار فرشتون سے حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ
فِى الْاَمْرِ یعنے سستی و بددلی کی تمنے دشمن سے اور باہم تنازع کی تمنے مراد اس سے اختلاف کرنا
تیراندازون کا ہی اُس مقام مین جہان اُنکو رسول خدا صلعم نے ٹھرایا تھا اور نا فرمانی کرنا اُنکا قیام
کیونکہ حضرت علیہ السلام اُنکو پہلے سے مامور کر چکے تھے کہ اُس مقام سے تجاوز نکرنا اور اپنے موضع
قیام سے جدا نہونا اگرچہ تم دیکھنا کہ ہم قتل ہوتے ہین تب بھی تم ہماری مدد کو نہ آنا اور اگر تم دیکھنا کہ
ہم تاراج اموال غنیمت کرتے ہین تب بھی تم ہمارے شریک نہونا مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ
یعنے ہزیمت مشرکین و حال آنکہ تم خود اُلٹے پھرے بھاگتے ہوے مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا
یعنے لشکر مشرکین مین جو کچھ مال غنیمت سے تھا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ یعنے وہ لوگ
جو منجملہ تیراندازون کے ثابت قدم رہے اور نہین جدا ہوے وہ لوگ عبداللہ بن جبیر
اپنے افسر سے اور نہ اُن لوگون سے جو عبداللہ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور
کہا ابن مسعود نے کہ جب سے مین نے اِس آیہ کو سُنا تب سے مین نے اصحاب رسول خدا
صلعم مین سے کسیکو ایسا نہین دیکھا کہ وہ ارادہ دنیا کا رکھتا ہو ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ یعنے اُسوقت
کہ تمکو اُنپر غلبہ تھا لِيَبْتَلِيَكُمْ تا کہ رجوع کرین مشرکین یعنے دوسری بار پس قتل کرین اُنکو
جو قتل ہوے تم مین سے اور مجروح کرین جو زخمی ہوے تم مین سے وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ

یعنے عفو کیا خدا نے اُنسے جو اُس روز تم مین سے فرار ہو گئے تھے اور عفو کیا اُس شخص سے بھی ارادہ
کیا تھا جو کچھ کیا تھا تاراج غنیمت سے پس خدا نے ان سب باتون کو اُنسے عفو کیا اِذْ تُصْعِدُوْنَ یعنے جب
تم جبل پر بھاگے جاتے تھے وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ یعنے وہ لوگ
چلے جاتے تھے بھاگے ہوے اور چڑھے جاتے تھے کوہ پر اور رسول اُنکا پکارتا تھا کہ اے گروہ
مسلمین مین رسول خدا ہون میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ پر کوئی حضرت علیہ السلام کی طرف مائل نہوتا تھا
پس اس بات کو بھی خدا نے اُنسے عفو کیا فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ پس غم اول تو زخم ہونا تھا اور قتل ہونا تھا اور
دوسرا غم وہ تھا جب سنا تھا کہ رسول خدا صلعم شہید ہو گئے چنانچہ اس غم آخر نے اُس غم اول زخمی ہونے اور قتل
ہونے کو بھلا دیا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ غم اول وہ تھا جب بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور نبی صلعم کو چھوڑ
گئے تھے اور غم دوسرا جسوقت مشرکین نے ہر طرف سے اُنپر ہجوم کیا اور اُنکے سرون پر پہونچ گئے بلندی
جبل سے پس اُسوقت غم اول بھول گئے اور بعضون نے کہا ہے کہ غَمًّا بِغَمٍّ بلا پر بلا آزمائش پر آزمائش تھا
لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ یعنے تاکہ یاد نکرو جو کچھ فوت ہوا تمھارا اُنکے مال کے تاراج کرنے سے اور
نہ یاد کرو جو کچھ کہ پہونچا تمکو قتل و مجروح ہونے سے تم مین ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا
اسے قولہ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مین نے اس قول کو معتب بن قشیر سے بواسطہ سنا
کیونکہ مجھپر اُسوقت نیند کا غلبہ تھا اور مین کالح یعنے سخت نیند مین تھا مین نے خود اُسکی زبانی نہین سنا کہ وہ یہ کلام
کہتا ہو حالانکہ اس بات پر لوگ مجتمع ہین کہ معتب صاحب اس قول کا ہے یعنے لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ
شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قال اللہ عز و جل لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ یعنے اُنکو
کچھ چارہ نہ تھا اس بات سے کہ وہ خود چلے جاتے طرف اپنے مصارع و مقاتل کے وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ
وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ یعنے تاکہ خدا تمھارے کینون کو اور تمھاری کھوٹی باتون کو تمھارے دلون سے
نکالے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ یعنے جو لوگ دل مین پوشیدہ رکھتے ہین نصح یا غش یعنی کھری
یا کھوٹی باتون کو اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا
مراد اُن لوگون سے ہے جو روز احد مفرور ہوے تھے یعنے جو کچھ اُنکو مصیبت پہونچی
تو اُنکے بعض گناہون کے سبب تھا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ یعنے اُنکے فرار سے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ الٰی قولہ مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا راوی
نے کہا یہ آیت نازل ہوئی بمقدمہ ابن ابی کے پس حق تعالے فرماتا ہے مومنین سے کہ تم لوگ
ایسا کلام نکرو اور نہ کہو جو ابن ابی نے کہا اور ردا ہی وہ ہے جو حق تعالے نے فرمایا کَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا یعنے منافقین

مثل کفر کرنے والون کے لیجعل اللہ ذلک حسرۃ فی قلوبہم ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم
الی آخر الآیہ یعنے جو کوئی قتل بسیف ہو یا مرجاوے دشمن کے مقابلے مین یا مرابطہ ہو رہا
مین تو یہ بہتر ہی جو کچھ جمع کیا جاوے مال دنیا سے لالی اللہ تحشرون یعنے روز قیامت
تم سب خدا کی طرف پھیرے جاؤ گے فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم یعنے رحمت خدا سے
تو اُنکے لیے نرم دل ہی لانفضوا من حولک یعنے وہ اصحاب جو بھاگ گئے تھے اُحد
مین فاعف عنہم واستغفر لہم وشاورہم فی الامر حق تعالے نے حکم کیا اپنے نبی کو کہ اصحاب
سے مشورہ کرین مگر خاص دربارۂ حرب فقط چنانچہ رسول خدا صلعم کسی سے کسی امر مین مشاورہ
نہین کرتے تھے مگر مقدمہ حرب فاذا عزمت ای جب لوگون کو تو جمع کرے فتوکل علی اللہ وما کان
لنبی ان یغل ومن یغلل یات بما غل یوم القیامۃ راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی تھی روز
بدر جبکہ لوگ غنیمت مین ایک چادر سرخ لائے تھے (کہ وہ گم ہوگئی تھی) چنانچہ منافقین نے کہا
کہ ہم نہین دیکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنے ایسا کہ نہین سکتے) مگر حضرت نے اُسکو لیا ہوگا تب یہ آیت
نازل ہوئی افمن اتبع رضوان اللہ کمن باء بسخط من اللہ یعنے جو شخص خدا پر ایمان لاوے
کیا وہ مثل اُس شخص کے ہی جو خدا کے ساتھ کفر کرتا ہو ہم درجات عند اللہ یعنے فضیلتین ہین
درمیان اُنکے نزدیک حق تعالے کے لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا
من انفسہم یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یتلو علیہم آیاتہ یعنے القرآن ویزکیہم
ویعلمہم الکتاب یعنے القرآن والحکمۃ قول درست وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین
وقولہ عزوجل اولما اصابتکم مصیبۃ قد اصبتم مثلیہا الی آخر الآیہ یہ وہ مصیبت ہی
جو پہونچی اُنکو روز اُحد کہ قتل ہوے مسلمین مین سے ستر آدمی مع اُن لوگون کے
جو زخمی ہوے قلتم انی ہذا قل ہو من عند انفسکم یعنے بسبب کرنے تمہارے نافرمانی رسول
کی مراد نافرمانون سے رماۃ مین ای تیرانداز وقولہ تعالے قد اصبتم مثلیہا یعنے قتل کیا مسلمین نے
روز بدر ستر آدمی اور اسیر کیا ستر نفر کو وما اصابکم یوم التقی الجمعان یعنے روز اُحد فباذن اللہ
ولیعلم المؤمنین ولیعلم الذین نافقوا یعنے تاکہ معلوم کرے خدا بعلم ظہوری اُن
لوگون کو جنکو آزمایا کہ اُنھون نے قتل کیا اور قتل ہوے اور معلوم کرے منافقون کو وقیل
لہم تعالوا قاتلوا فی سبیل اللہ او ادفعوا قالوا لو نعلم قتالا لاتبعناکم یہ قول ابن ابی
ہی وقولہ اوادفعوا یعنے زیادہ کرو جمعیت کو اور بعضون نے کہا ہی یعنے دعا مانگو ابن ابی نے

مومنین پر جبکہ مبعوث کیا اُنمین رسول اپنا اُنمین کی قوم وجنس سے [illegible] تلاوت کرے [illegible] اُنکا دل پاک کرتا ہو اور تعلیم کتاب

روز اُحد کہا اگر ہم جانتے اقتال ہوگی تو ہم تمھاری تبعیت کرتے یعنے وہ کہتا تھا کہ نوبت قتال کی نہ آویگی
بعدازان حق تعالے نے فرمایا هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی
بقولہ تعالے اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا یہ مقولہ ابن ابی ہی قُلْ فَادْرَءُوْا
عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الٰی قولہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ کہا
ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب بھائی تمھارے شہید ہوے اُحد مین
تو اروا حین اُنکی شکمہاے طیور سبز مین داخل کی گئین کہ وہ جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہین اور
اُسکے میوون کو کھاتی ہین اور سونے کی قندیلون مین زیر سایۂ عرش بسر کرتی ہین اور جسوقت اپنے
کھانے اور پینے کی چیزون سے خوشبو پاتی ہین اور خوبیان اپنی جائگاہ و سیرگاہ کی دیکھتی ہین کہتی
ہین کاش بھائی ہمارے اُن چیزون کو جانتے جنسے خدا نے ہمکو کرم کیا ہی اور جن نعمتون مین کہ ہم ہین
تاکہ جہاد سے کنارہ نکرتے اور وقت حرب کے باز نرہتے تب فرمایا حق تعالی نے کہ پیغام تمھارا انکو پہونچاتا ہون
پس نازل کیا حق تعالی نے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الاٰیۃ اور رسول خدا صلعم سے
ہمکو حدیث پہونچی ہی کہ شہیدون کا مقام لب نہر جنت پر سبز گنبدون مین ہی صبح و شام انکا رزق وہان مہیا ہوتا
ہی اور اس آیہ کی تفسیر مین ابن مسعود کہتے تھے کہ ارواح شہدا کی پیش خدا مانند طیور سبز کے ہی کہ انکے بسیرون
کے لیے قندیلین عرش مین لٹکتی ہین اور عیش و سیر کرتے پھرتے ہین جس جنت مین چاہتے ہین اور
پروردگار تمھارا اُنپر نگاہ کرتا ہی اور انکو اطلاع دیتا ہی کہ اُنسے کہتا ہی آیا کسی چیز کی تم خواہش رکھتے ہو تا
مین تمھارے لیے اُسکو زیادہ کرون تو وہ کہتے ہین اے پروردگار ہمارے کیا ہم جنت مین عیش و آرام
نہین کرتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر دوبارہ اُنپر اطلاع کرتا ہی اور کہتا ہی کہ کس چیز کی تم خواہش کرتے ہو
تا اُسکو مین تمھارے لیے مہیا کرون تب وہ کہتے ہین اے رب ہمارے اعادہ کر ہماری روحون کو ہمارے بدلون مین
تا ہم پھر قتل کیے جاوین تیری راہ مین اور کہا ابن مسعود نے دربیان قولہ تعالے اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ
وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ الٰی آخر الاٰیۃ کہ یہ وہ لوگ ہین جنھون نے غزوہ کیا مثل سختی شیرون
کے اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھے خبر دی عبد الحمید بن جعفر نے انھون نے اپنے باپ سے سنکر کہا
کہ ماہ محرم مین شب یکشنبہ کو ناگاہ عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی دروازۂ رسول خدا صلعم پر حاضر ہو
اور بلال بھی اُسی در دولت پر بیٹھے تھے اور اذان دے چکے تھے منتظر برآمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے
یہانتک کہ حضرت باہر تشریف لائے تب مزنی حضرت کی طرف دوڑے اور عرض کی یا رسول اللہ مین اپنے اہل سے

چلا جب مل مین آیا تو ناگاہ وہان قریش اُترے ہوے تھے مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین اُن لوگون مین داخل
ہون اور اُنکے اخبار سنون چنانچہ مین اُنکے پاس جا بیٹھا پس مین نے ابوسفیان اور اُسکے اصحاب سے سنا وہ کہتے
تھے کہ ہمنے کچھ نہین کیا کہ تم لوگ اُس قوم کی سختیون کو پہونچے اور اُنکے لوہے کی تیزی اُٹھائی پس چاہیے کہ
پھر چلو تاکہ جو لوگ باقی رہ گئے ہین ہم اُنکا استیصال کرین اور صفوان اس بات سے اُنکو منع کرتا تھا پس حضرت
علیہ السلام نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بُلایا اور اُن دونون سے جو کچھ مزنی تھا ذکر کیا تب اُن دونون نے
کہا طلب و تلاش کیجیے دشمنون کو و الا وہ لوگ اطفال پر آپڑین گے پس حضرت نے اس مشورہ کو مسلم کیا
تو لوگ گئے ہوے پھر جمع ہونے لگے اور حضرت علیہ السلام نے بلال کو حکم کیا کہ وہ لوگون مین ندا دیوے اور
لوگون کو حکم کرے کہ دشمن کو طلب و تلاش کرین راویون نے کہا کہ روز یکشنبہ صبح کو رسول خدا صلعم نے مدینہ
مین امر طلب دشمن کیا پس لوگ نکلے و حال آنکہ وہ زخمی تھے و در بیان قولہ تعالے اَلَّذِیۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ
اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ الی قولہ وَاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ و چونکہ ابوسفیان نے روز احد
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ بدر کا بموعد صفرا شروع سال پر کیا تھا اسلیے لوگون نے ابوسفیان سے
کہا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے وعدے کو کیون وفا نکیا تب اُسنے نعیم بن مسعود الاشجعی کو مدینے
کی طرف روانہ کیا تا کہ مسلمین کو مشغول و مخوف کرے موعود بدر پر آنے سے اور یہ شرط کی کہ اگر اُن لوگون کو
عزم خروج سے طرف موعود بدر کے باز رکھے تو اُسکے لیے دس ناقے جائزہ مین دیوے اور اُسے اسطرح بیان کی
کہ قریش نے جماعت کثیر جمع کی ہی اور تمھارے گھرون پر آئے ہین اگر تم اُنکی طرف خروج کروگے تو وہ تمکو قتل
کرین گے پس قریب تھی بات کہ وہ مسلمین کو یا اُنہین سے چند آدمیون کو مشغول و مصروف کیے یہانتک کہ یہ
خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی تو فرمایا قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی اگر کوئی میرے
ہمراہ نہ نکلیگا تو مین تن تنہا خروج کرونگا پس یہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنکر مسلمانون کی آنکھین کھل گئین یعنے
اُنکو بصیرت حاصل ہوئی تب وہ بطریق تجارت کے نکلے اور بدر مین موسم تھا فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
وَفَضۡلٍ یعنے تجارت مین بہت سا نفع اُٹھایا لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ کہ نوبت قتال کی نہ پہونچی اور
بدر مین آٹھ روز مقام کیا پھر وہان سے پھر آئے اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ يُخَوِّفُ اَوۡلِيَآءَهٗ
فَلَا تَخَافُوۡهُمۡ وَخَافُوۡنِ یعنے شیطان خوف مین ڈالتا ہی تمکو اپنا دوستدار بنا کر اور
اُسکو ڈراتا ہی جو کوئی اُسکی اطاعت کرتا ہی وَلَا يَحۡزُنۡكَ الَّذِيۡنَ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡكُفۡرِ
اِنَّهُمۡ لَنۡ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيۡـــًٔا اِنَّ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الۡكُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ یعنے محبوب رکھتے ہین
کفر کو ایمان پر وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ خَيۡرٌ لِّاَنۡفُسِهِمۡ یعنے جسقدر کہ

اُسکے بدنون کو صحت و تندرستی دیجاتی ہی اور اُنکو رزق ملتا ہی اور اُنکو غلبہ و ظفر دکھلایا جاتا ہی
اُسکا عدا پر تو یہ سب اُنکے لیے سامان مہلت ہی تا کہ موجب مزید اُنکے کفر کا ہو مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ
الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ اس
سے مراد ہی مبتلاے مصائب ہونا اہل اُحد کا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَاءُ یعنے انتخاب
کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنے رسولون مین سے ودر بیان قولہ تعالٰے وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ
یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ الیٰ قولہ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ راوی نے کہا
جس مال کا حق ادا نہین کیا گیا یعنے زکوٰۃ وغیرہ نہین دی گئی وہ قیامت مین اژدہا بنکر آویگا
اور صاحب مال کی گردن مین لپٹا ہو اُسکے دونون ہنسلیون مین ڈستا ہوگا اور کہے گا مین تیرا
مال ہون لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَاءُ راوی نے کہا جب
نازل ہوئی یہ آیت مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فنحاس یہودی نے کہا خدا فقیر ہی
اور ہم غنی ہین کہ وہ ہمسے قرض مانگتا ہی وَقَتْلَھُمُ الْاَنْبِیَاءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وقولہ تعالٰے ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ
ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْکُمْ تمہارے کفر سے اور باعث تمہارے قتل کرنے کے انبیا کو اَلَّذِیْنَ قَالُوْا
اِنَّ اللّٰہَ عَھِدَ اِلَیْنَا اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْکُلُہُ النَّارُ یہ وہ آیت ہی
جسکو یہود نے پڑھی وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ یعنے یہود سے وَمِنَ
الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا یعنے عرب والے اَذًی کَثِیْرًا الیٰ آخر الآیۃ راوی
نے کہا نازل ہوئی یہ آیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر قبل مامور ہونے ساتھ
جہاد کے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ الیٰ قولہ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
کہا لیا گیا علماے یہود سے عہد اس بات کا کہ کتمان صفت حضرت علیہ السلام کا نکرین پس اُس
عہد کو اُنھون نے اپنے پس پشت ڈالا اور اُسکو اُنھون نے وسیلہ اپنی روزی کا کیا اور صفت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بدل ڈالا وقولہ تعالٰے لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ
یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی دربارۂ مردم منافقین چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب بارادۂ جہاد نکلتے تھے تو وہ منافق کہتے تھے کہ جب آپ جہاد کرینگے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ چلین گے پھر
جب حضرت علیہ السلام غزوہ کرتے تھے تو وہ لوگ ساتھ نہین دیتے تھے اور بعضون نے کہا وہ لوگ
یہود تھے اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ کہا راوی نے کہ نماز
پڑھتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر اور اپنے پہلوون پر یعنے کروٹ

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا راوی نے کہا وہ منادی قرآن
ہی کیونکہ نہین ہی ایسا کہ کل مردم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو وقولہ تعالے فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا
وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا یعنے مہاجرین جو کے سے
نکل آئے تھے وَ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ یعنے تجارت اُنکی
اور پیشہ اُنکا وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ
یعنے عبد اللہ بن سلام يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا راوی نے کہا
عہد رسول خدا صلعم مین رباط سوا ے نماز بعد نماز کے نہ تھا یعنے بذل جہد مردم سوا ے
ربط دینے کے ایک نماز کو دوسری نماز سے نہ تھا اور بیان کیا جابر بن عبد اللہ نے کہ جب
سعد بن ربیع اُحد مین شہید ہوے تو رسول خدا صلعم مدینے کی طرف پھرے بعد از ان حمراء الاسد
کی جانب تشریف فرما ہوے اور برادر سعد بن ربیع نے آنکر میراث سعد کی لی اور سعد کی دو بیٹیان اور بی بی
اُنکی حاملہ تھی اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ میراث لیتے تھے اُس دستور پر جو جاہلیت مین مقرر تھا یہان تک
کہ شہید ہوے سعد بن ربیع پھر جب اُن لڑکیون کا چچا وہ سارا مال لے گیا اور اُسوقت تک فرائض نازل
نہوئی تھی اور زوجہ سعد کی زن ہوشیار تھی اُسنے طعام ضیافت گوشت و روٹی تیار کر کے رسول خدا صلعم
کو طلب کیا اور وہ اُن روزون اسواف مین تھی پس ہملوگ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین صبح
سے حاضر ہوے اور اُسی عرصہ مین کہ ہملوگ حضرت کے پاس بیٹھے اور ذکر معرکہ اُحد کا کر رہے تھے کہ
کون کون شہید ہوا مسلمین مین سے اور ذکر سعد بن ربیع کا بھی ہوتا تھا تا آنکہ حضرت نے فرمایا اُٹھو ہمارے
ساتھ چلو پس ہم ساتھ چلے اور ہملوگ بیس آدمی تھے پھر جبکہ ہم اسواف مین پہونچے اور رسول خدا
صلعم اور ہملوگ بھی اُنکے ہمراہ پاس زوجہ سعد کے داخل ہوے تو ہمنے دیکھا کہ اُسنے مابین دو درخت
خرما کے پانی کا چھڑکاؤ کیا ہی اور چٹائی خرمے کی وہان ڈال رکھی تھی جابر بن عبد اللہ نے کہا واللہ مسند
و فرش پورا نہ تھا کہ ہم لوگ بیٹھتے اور رسول خدا صلعم سعد بن ربیع کی باتین کرتے تھے اور اُنپر
رحمت بھیجتے تھے اور فرماتے تھے مین نے اُس روز دیکھا کہ نیزون کی انی اُسکے بدن سے پار
ہوگئین یہانتک کہ وہ شہید ہوا پھر اس حال کو عورتون نے سُنا تو سب رونے لگین اور حضرت
کی آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے اور اُن عورتون کو رونے سے کچھ منع نہین کیا جابر نے کہا کہ
اُس عالم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت ایک شخص اہل جنت سے
تمکو سامنے نظر آوے گا جابر نے کہا ہملوگ دیکھنے لگے کہ کون شخص ہمارے سامنے سے آتا ہی

کہا ناگاہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے سے نظر آئے تب ہم لوگون نے بڑھکر اُنکو خوشخبری دی کہ تمھارے
حق مین حضرت نے ایسا فرمایا ہی بعد ازان ابوبکرؓ نے قوم پر سلام کیا لوگون نے جواب سلام دیا پھر وہ بیٹھ گئے
بعد ازان حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمھارے سامنے سے آویگا پھر ہمنے لوگون کے
درمیان شگافون سے دیکھنا شروع کیا کہ اب کون آتا ہی کہ ناگاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سامنے سے
دکھائی دیے تب ہملوگ اُٹھے اور جو کچھ اُنکے حق مین حضرت نے فرمایا تھا اُس سے اُنکو مژدہ دیا پھر وہ
آئے اور بعد سلام کے بیٹھ گئے بعد ازان حضرت نے پھر فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمھارے
سامنے نمایان ہوگا پھر ہم درمیان شگاف مردم سے دیکھنے لگے کہ اب کون آتا ہی تو دفعۃً علی بن ابی طالب
سامنے سے نمودار ہوے پھر ہم لوگ اُٹھے اور بڑھکے اُنکو بشارت جنت کی دی پس وہ بھی آئے اور
بعد سلام بیٹھ گئے بعد ازان کھانا آیا جابر نے کہا اُس قدر کھانا آیا کہ بقدر کھانے ایک آدمی یا دو آدمی کے
تھا چنانچہ حضرت علیہ السلام نے اُس طعام مین اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کھاؤ بسم اللہ تب ہم اُسمین کھانے لگے
یہان تک کہ ہملوگ سیر و آسودہ ہوگئے اور ہمنے نہین دیکھا کہ اُس طعام مین سے کچھ نکلا ہو بعد ازان
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اس طعام کو اُٹھا لیجاؤ تب اُسکو اُٹھا لیگئے بعد ازان ایک طبق رطب تازہ
توڑا ہوا یا کچھ دیر کا ہمارے سامنے آیا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا بسم اللہ نوش کرو جابر نے کہا پھر ہم کھانے
لگے یہان تک کہ سیر آسودہ ہوگئے اور بیشک مین نے دیکھا کہ جسطرح وہ طبق آیا تھا پر ہی اور وقت نماز ظہر آیا
پس حضرت علیہ السلام نے ہمکو نماز پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہین لگایا بعد ازان اپنی مجلس یعنے اپنے مقام
نشست پر پھر آ بیٹھے اور باتین کرنے لگے بعد ازان وقت نماز عصر آیا اُسوقت بقیہ طعام حاضر کیا گیا کہ اُس سے
سب سیر و آسودہ ہوے تب حضرت اُٹھے اور نماز عصر ہمکو پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہ لگایا دیعنے اُسوقت
تک آیہ وضو نازل نہوی تھی بعد ازان زوجہ سعد بن ربیع اُٹھکر سامنے آئی اور کہنے لگی یارسول اللہ سعد بن
ربیع اُحد مین شہید ہوا اور جو کچھ اُسکا متروکہ تھا اُسکا بھائی آکر وہ سب لے گیا اور حال یہ ہی کہ سعد اپنی دو بیٹیان
چھوڑ گیا ہی اُن دونون کے پاس کچھ مال نہین ہی اور یارسول اللہ عورتین بیاہی نہین جاتی ہین مگر مال پر
تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے ای پروردگار پیچھے سعد کے اُسکے ترکہ مین احسان اور نیک معاملہ کر اور فرمایا
کہ اس مقدمہ مین مجھپر ابھی کچھ حکم نازل نہین ہوا جب مین یہان سے مدینہ کو پھرون تو وہان میرے پاس تو
پھر آئیو پھر جب حضرت علیہ السلام اپنے دولتسرا کو تشریف لائے اور دروازہ پر جلوس فرمایا اور ہملوگ بھی
اُنکے پاس بیٹھے چنانچہ یکبیک حضرت پر سختی وجد مثل شدت غلیان طاری ہوئی ہم لوگون نے جانا کہ حضرت پر
ہنگام نزول وحی کا ہی بعد ازان حضرت اُس سے فارغ ہوے اور عرق جبین انور سے مثل موتیون کے ٹپکتے تھے

آیۂ میراث ۱۲
صلعم بہلے بادوضو

پس فرمایا زوجہ سعد کو میرے پاس حاضر کرو جابر نے کہا کہ ابو مسعود عتبہ بن عمرو گئے اور زوجہ سعد کو بُلا لائے
جابر نے کہا کہ وہ عورت ہوشیار و تیز طبع تھی پس حضرت نے فرمایا تیرے لڑکون کا چچا کہان ہی اُسنے کہا
یا رسول اللہ وہ اپنے گھر مین ہوگا فرمایا اُسکو میرے پاس بُلا لا بعد اذان فرمایا تو بیٹھ اور ایک شخص کو بھیجا
کہ دوڑتا ہوا جاوے اور اُسکو لاوے اور وہ درمیان قبیلہ بلحرث بن الخزرج کے تھا پس وہ آیا اور خستہ و ماندہ تھا
تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مال متروکہ مین سے دو ثلث مال اپنے بھائی کی بیٹیون یعنے
اپنی بھتیجیون کے حوالہ کر یہ سنکر زن سعد نے پکار کر تکبیر کی کہ سب اہل مسجد نے صدائے تکبیر سنی پھر فرمایا حضرت صلعم
نے کہ اور ثمن اس متروکہ کا اپنے بھائی کی زوجہ کو دے اور باقی جو تیرے پاس رہ جاوے اُسکو تو لے
اور اس روز تک بچہ وارث نہین ہوتا تھا اور وہ جو اُسوقت حمل مین تھین وہ ام سعد بنت سعد بن ربیع تھین
زوجہ زید بن ثابت کی یا زوجہ خارجہ بن زید کی تھین اور جب کہ عمر رضی اللہ عنہ متولی خلافت ہوے اور اس ام سعد
بنت سعد کو جو حمل مین تھی زید اپنے عقد نکاح مین اُسوقت لاچکے تھے تب زید نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجکو حاجت ہو
تو اپنے باپ کے میراث مین کلام کر کیونکہ امیر المومنین نے بچہ شکم کو اب وارث کیا ہی اور تو روز شہادت
اپنے باپ سعد کے حمل مین تھی اُسنے کہا مجھے اپنے بھائی سے اب کچھ مطالبہ نہین ہی اور جب اُحد مین مشرکین
شکست پاکر بھاگے تھے تو اول جو شخص اُحد سے خبر فرار مشرکین کی لیچلا تھا وہ عبد اللہ بن امیہ بن المغیرہ تھا
کہ اُسنے مکے مین جانا ناپسند کیا اور طائف مین گیا اور خبر دی کہ اصحاب محمد ظفریاب ہوے اور ہملوگون نے شکست
پائی اور آنے والون مین اول مین تمھارے پاس آیا ہون راوی نے کہا کہ اور یہ ذکر ہی اُسوقت کا جب
ہزیمت اُحد مین مشرکین کو ہزیمت ہوئی تھی و بعد ازان کہ مشرکین جب بطریق تراجع کے پھر پڑے اور پہونچے جس
امر کو پہونچے پس اُسوقت اول جس شخص نے حال قتل اصحاب محمد اور ظفر قریش سے قریش مکہ وغیرہ کو
خبر دی وہ وحشی غلام تھا اور کہا واقدی نے کہ مجسے حدیث بیان کی موسے بن شیبہ نے قطر بن وہب لیثی
سے اُنھون نے کہا جب وحشی پاس اہل مکہ کے خبر مصاب اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے خبر قتل و جرح و ہزیمت
اُنکی لایا اور وہ اپنے ناقہ پر چار روز کے اندر آیا جب مکے مین پہونچا تو وہ ایک ایسے ثنیہ یعنے ٹیلے پر چڑھ گیا جو
کوہ حجون پر مشرف تھا اور وہ قریب مکہ واقع ہی تب اُسنے باواز بلند ندا دی یا معشر قریش یا معشر قریش چند
بار یہان تک کہ لوگ اُسکے پاس جمع ہوگئے مگر وہ سب خائف تھے کہ کوئی بدخبری نہ لایا ہو پس جب وحشی اُنکے
اجتماع پر راضی ہوا تو کہنے لگا تم سب باہم خوش ہو کہ ہمنے اصحاب محمد کو قتل کیا اور ایسے طور کا قتل کیا کہ مثل اُسکے
کسی لشکر مین کبھی قتل نہین کیا گیا اور محمد کو ہمنے مجروح کیا اور اُنکو مجروح چھوڑ آئے ہین اور بڑے سردار
لشکر حمزہ کو قتل کیا ہی بعد ازان لوگ ہر طرف متفرق ہوے اور قتل اصحاب محمد پر شماتت اور بایکدیگر اظہار سرور

کرتے چلے جاتے تھے اُسوقت جبیر بن مطعم نے وحشی سے خلوت کی اور پوچھا کر دیکھ تو کیا کہتا ہی وحشی نے کہا
واللہ مین نے سچ کہا ہی جبیر نے کہا تو نے حمزہ کو سچ قتل کیا ہی اُسنے کہا واللہ مین نے اُسکے پیٹ مین برچھیان
ماری ہین کہ اُسکی دونون رانون سے نکل آئین جب لوگون نے اُسکو آواز دی اُسنے کچھ جواب ندیا تب مین نے
اُسکا کلیجہ نکالا اور مین اُسکے تئین تیرے پاس لایا ہون تاکہ تو اُس کلیجہ کو دیکھے ابن جبیر نے کہا تو نے ہماری لڑکیون
اور عورتون کے حزن و غم کو دور کیا اور اُن لوگون کے مارے جانے سے ہمنے اپنی جانون کو تقویت دی پس اُس روز
ابن جبیر نے اپنی عورتون کو حکم کیا کہ خوشبو اور روغن سر کو جو ترک کیا تھا تو اب پھر استعمال مین لادین آور معویۃ بن المغیرہ
بن ابی العاص ہو اُس روز شکست اُٹھا کر بھاگا تھا تو اپنے سامنے سر اُٹھائے چلا گیا اور قریب مدینہ رات کو سو رہا
جب صبح ہوئی تو مدینہ مین داخل ہوا اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مکان پر آیا اور دق باب کیا تب زوجہ عثمان رض
ام کلثوم بنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمان رض یہان نہین ہین وہ رسول خدا صلعم کے پاس ہین اُسنے کہا
اُنکے پاس کسیکو بھیجکر طلب کرو اسلیے کہ میرے پاس اُسکی امانت زر قیمت ایک اونٹ کی ہی کہ مین نے اُسکی جانب سے
اول سال مین بیچا تھا اب مین اُسکی قیمت لایا ہون اور نہین تو مین چلا جاتا راوی نے کہا پس اُم کلثوم نے آدمی بھیجا
عثمان رض کو بُلوایا جب وہ آئے تو اُسکو دیکھ کر بولے وائے تجھپر تو نے مجھے بھی ہلاک کیا اور اپنی جان کو بھی ہلاکت مین
ڈالا تو یہان کیون آیا اُسنے کہا ای فرزند عم ای بھائی میرے تجھسے زیادہ تر کوئی میرا قریب نہین ہی اور نہ زیادہ تر
تجھسے کوئی احق و لائق ہی پس عثمان رض نے اُسکو اپنے گھر کے اندر ایک گوشہ مین داخل کیا بعد ازان وہ خود خدمت
مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے اور ارادہ کیا کہ اُسکے لیے امان حاصل کرین حال آنکہ قبل آنے
عثمان رض کے حضرت رسول خدا صلعم فرما چکے تھے کہ بتحقیق معویہ مدینہ کو چلا گیا ہی اُسکو تلاش و گرفتار کرو چنانچہ
لوگ اُسکو تلاش کر چکے تھے وہ ہاتھ نہ آیا تھا اور بعضون سے کہا تھا کہ اُسکو عثمان رض بن عفان کے گھر مین تلاش کرو
جب وہ لوگ اُنکے مکان مین آئے اور اُم کلثوم رض سے استفسار کیا تو اُنھون نے اُسکی طرف اشارہ کیا تب
اُن لوگون نے اُسکو زیر حصیر سے باہر نکالا اور پکڑ لیگئے اور حضرت علیہ السلام کے حضور مین حاضر کیا اُسوقت
عثمان رض بھی پاس بیٹھے تھے جب عثمان رض نے اُسکو دیکھا کہ وہ گرفتار ہو آیا تو کہا قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو بحق
مبعوث کیا مین اسوقت نہین آیا تھا مگر اسلیے کہ آپ سے سوال کرون اس بات کا کہ اگر آپ اُسکو امان دیوین
تو اُسکو میرے لیے ہبہ کیجیے اور بخشش دیجیے یا رسول اللہ پس حضرت علیہ السلام نے اُسکو عثمان رض کے لیے ہبہ کر دیا
اور اُسکو امان دی اور اُسکو تین دن کی مہلت دی (یعنے تا اس مدت مین دور چلا جاوے) اور فرمایا اگر بعد
اس مدت سہ روزہ کے پھر ہاتھ آوے تو قتل کیا جاوے راوی نے کہا عثمان رض وہان سے نکلا اور اُسکے لیے
ایک شتر خرید کیا اور اُسکا سامان مہیا کر دیا بعد ازان اُس سے کہا کہ اب تو چلا جا پس وہ کوچ کر گیا اور رسول خدا صلعم

حمراء الاسد کے طرف روانہ ہوے اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ مسلمین کے حمراء الاسد کو گئے اور معویہ بھی وہین مقیم تھا جب تیسرا روز ہوا تو وہ اپنے ناقہ پر سوار ہوکر چلا گیا یہان تک کہ جب وہ قصد عقیق مین یعنے درمیان مقام عقیق کے جا رہا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا تحقیق کہ معویہ یہان سے قریب ٹھہرا ہی اسکو تلاش کرو چنانچہ لوگ اُسکی تلاش مین نکلے اتفاقاً معویہ راہ بھول گیا تھا لوگ اُسکا نشان پاکر پیچھے لگے آخر جو سے تھے روز اُسکو جا لیا اور ایسا ہوا کہ زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر یہ دونون اُسکی تلاش مین بتعجیل تمام آگے بڑھ گئے تھے تو انھین دونون نے اُسکو مقام حمار مین پکڑ لیا پس زید بن حارثہ نے اُسکو تلوار ماری تب عمار نے کہا اسکے قتل مین میرا بھی حق ہی آخر عمار نے اُسکو تیر مارا پس دونون نے قتل کیا بعد ازان وہ دونون وہان سے پھر کر خدمت رسول خدا صلعم مین حاضر ہوئے اور اُسکے قتل کی خبر دی اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ ثنیۃ الشرید مین مدینے سے آٹھ میل پر گرفتار ہوا اسوجہ سے کہ وہ راستہ بھول گیا تھا پس اُن دونون یعنے زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے اُسکو گرفتار کیا اور وہ دونون جوڑے بیل کے تیر سے اُسکو مارنے لگے جب وہ بہت زخمی ہوا تو اُسکو زندہ از براے عرض پکڑ لے گئے اور جسوقت یہ لوگ غزوہ حمراء الاسد مین مشغول تھے تو معویہ مجروح مر گیا اور غزوہ حمراء الاسد کا روز یکشنبہ کو تھا کہ تاریخ آٹھوین شوال کی بتیسوین مہینے ہجرت سے تھی اور رسول خدا صلعم روز جمعہ مدینے مین داخل ہوئے اور ہنگی پانچ روز باہر رہے تھے راویون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ نماز صبح کی پڑھی اور ہمراہ حضرت کے اعیان قبیلہ اوس و خزرج کے تھے اور یہ سب مسجد مین باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب باش رہے تھے مثل سعد بن عبادہ و حباب بن المنذر و سعد بن معاذ و اوس بن خولی و قتادہ بن النعمان و عبید بن اوس مع اور چند آدمی کے کہ انھین مین سے تھے پھر جب حضرت علیہ السلام نماز صبح سے فارغ ہوے تو بلال کو حکم کیا تا ندا دیوے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم تم لوگون کو امر بطلب دشمن کرتا ہی یعنے حکم جہاد و قتال کرتا ہی دشمن سے اور نہ نکلین ہمارے ساتھ مگر وہ لوگ جو کل یعنے روز احد واسطے قتال کے حاضر ہوے تھے راوی نے کہا کہ پھر سعد بن معاذ نکلے اور اپنے گھر کی طرف چلے اسلیے کہ اپنی قوم کو حکم خروج کا کرتے تھے اور راوی نے کہا لوگون کے زخم ہرے تھے خصوص اکثر بنی عبد الاشہل زیادہ تر زخمی تھے بلکہ وہ سب کے سب مجروح تھے چنانچہ سعد بن معاذ اُنکے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہر آئینہ رسول اللہ تمکو حکم کرتا ہی کہ اپنے دشمنون کی طلب کرو یعنے اُن سے جہاد و قتال کرو تب آدمی نے کہا یہ سنکر اُسید بن حضیر نے جنکے بدن مین سات زخم تھے اور وہ علاج کے ارادہ مین تھے جواب دیا سمعاً و طاعۃً اللہ و لرسولہ یعنے ہمنے بسمع قبول سنا اور اطاعت خدا اور رسول کی دل سے بجا لائے یہ کہکر اپنا ہتھیار لیا اور اپنے زخمون کے علاج کی کچھ پروا نہ کی اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ جاکر شریک ہوے اور اسی طرح سعد بن عبادہ اپنی قوم بنی ساعدہ کے پاس گئے اور اُنکو حکم کیا خروج و کوچ کا اُنھون نے اپنے لباس حرب پہنے ہتھیار لگائے اور جاکر شریک ہوے

اور اسی طرح ابو قتادہ اہل خربا کے پاس گئے اور اسوقت وہ لوگ اپنے زخمون کی دوا کر رہے تھے تب ابو قتادہ نے
کہا یہ منادی رسول اللہ کا آیا ہی تمکو امر بطلب دشمن کرتا ہی وہ لوگ بھی یہ سنکر برجستہ اپنے ہتھیارون کو اٹھائے
اور اپنے زخمون کی دوا کے واسطے مائل تو توقف نہوے چنانچہ بنی سلمہ مین سے چالیس مجروحون نے خروج کیا
ازانجملہ طفیل بن النعمان کے بدن پر تیرہ زخم تھے اور خراش بن صمہ کے جسم پر دس زخم تھے اور کعب بن مالک کے
تن پر کچھ اوپر دس زخم تھے اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ کے بدن مین نو زخم تھے یہان تک کہ یہ سب لاحق ہوے
بنی صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب بیر ابی عقبہ کے سر راہ ثنیہ پہ جو اُن روزون وہی پہلی راہ تھی اور یہ سب مردان
راہ خدا مسلح تھے اور صف بستہ پیش رسول خدا صلعم کھڑے ہوے پھر جب حضرت علیہ السلام نے ان لوگون کی طرف
نگاہ کی اور ان لوگون کے زخم کاری اور بڑے بڑے تھے تو حضرت نے فرمایا اللّٰھم ارحم بنی سلمة ای پروردگار
بنی سلمہ پر رحم کر اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے اپنی قوم کے بہت
لوگون سے سنکر اُن سب نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل و رافع بن سہل بن عبد الاشہل جب یہ دونون احد سے
پھرے ہین اور ان دونون کو زخم بہت لگے تھے خصوص عبد اللہ زیادہ تر زخمی تھے پس جب صبح ہوئی تو انکی قوم
کے پاس سعد بن معاذ آئے اور انکو خبر دی کہ ہر آئینہ رسول اللہ تمکو حکم بطلب دشمن کرتا ہی تب ایک نے اُن دونون
مین سے اپنے صاحب سے کہا اگر ہم ہمراہ رسول خدا صلعم کے ترک غزوہ کرین یعنے جہاد نہ کرین تو نقصان عظیم ہی
واللہ ہمارے پاس کوئی جانور سواری کا نہین ہی کہ سوار ہوکر چلے جاوین پس ہم نہین جانتے کہ کیا کرین تب عبد اللہ
نے کہا تو ہمارے ساتھ چل رافع نے کہا لا واللہ مجھ مین طاقت رفتار نہین ہی پھر اُنکے بھائی نے کہا تو ہمارے ہمراہ
چل ہم تیری مجاورت کرینگے یعنے تجکو مدد دینگے اور میانہ روی کرینگے راہ چلنے مین جلدی نکرینگے آخر وہ دونون چل نکلے
پہ دونون لغزش کرتے جاتے تھے یعنے لڑکھڑاتے تھے پس رافع بہت خستہ وناتوان ہو گئے تب عبد اللہ نے
اُنکو اپنی پیٹھ پر اُٹھا لیا باری باری سے کہ دوسرا شخص اُسکے پیچھے رہتا تھا یعنے برادر رافع اور یہ بھی مراد ہی
کہ رافع تھوڑی دور اپنی پیٹھ پر چڑھا لیتے تھے اور تھوڑی دور عبد اللہ پا پیادہ چلتے تھے یہان تک کہ یہ لوگ حضور میں
رسول خدا صلعم کے پہونچے اور وقت عشا تھا لوگ آگ جلا رہے تھے اسیوقت وہ دونون حضرت کے پاس
حاضر لائے گئے اور اُس شب کو حضرت کی حراست پر عباد بن بشر مقرر تھے انھون نے کہا تم دونون کو اب تک
کس چیز نے روک رکھا تھا اُن دونون نے اپنی علت معذوری سے اُنکو مطلع کیا تب عباد نے اُن دونون کے
حق مین دعاے خیر کی اور کہا اگر تمکو دیر ہوتی اُس حالت مین کہ سواریان گھوڑون اور اشترون اور ناقون کی
موجود ہوتین تو یہ تمھارے حق مین بہتر نہوتا اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ علیہ نے کہ مجھسے **حدیث**
بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے سنکر انھون نے کہا کہ یہ دونون انس و مونس تھے اور

یہ قصہ انھین دونون کا ہی اور جابر بن عبد اللہ نے کہا یا رسول اللہ تحقیق کہ منادی نے ندا دی ہی کہ ہمارے ساتھ
نہ نکلین مگر وہ لوگ جو روز گذشتہ یعنے احد کو قتال کے لیے حاضر ہوے تھے اور حال میرا یہ تھا کہ مین حاضر ہونے پر
بڑا حریص و مشتاق تھا ولیکن میرے باپ نے مجھے میری بہنون کے پاس چھوڑا تھا اور کہا ای فرزند سزاوار
نہین ہی مجکو نہ تجکو کہ ہم ان لڑکیون کو تنہا چھوڑ جاوین کہ اُنکے ساتھ کوئی مرد نہو اور مجکو اسپر خوف آتا ہی
کیونکہ وہ لڑکیان ناتوان و بے بس ہین اور مین رسول خدا صلعم کے ہمراہ جانے والا ہون کیا عجب ہی کہ حق سبحانہ تعالے
تجکو شہادت روزی کرے پس مین اُن لڑکیون کی نگہبانی پر پیچھے چھوڑا گیا تھا اور والد نے مجھپر اپنے لیے اختیار
شہادت کیا و حال آنکہ اسکا امیدوار مین تھا پس اگر آپ مجکو اجازت دیوین تو مین ہمراہ چلون چنانچہ حضرت صلعم نے
اُنکو اجازت ہمراہی کی دی پس جابر نے کہا جو لوگ روز گذشتہ یعنے روز اُحد واسطے قتال کے حاضر نہوے تھے
اُنمین سے سوای میرے کوئی ہمراہ حضرت کے نہین نکلا اور سواے میرے اور لوگون نے جو روز اُحد حاضر
قتال نہین ہوے تھے اجازت ہمراہی کی طلب کی مگر حضرت صلعم نے انکار کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے علم اپنا
طلب کیا اور پھر بہرہ اسکا لپٹا تھا روز اُحد سے نہین کُھلا تھا پس وہ علم علی علیہ السلام کو دیا اور بعضون نے کہا ہی
کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو عطا کیا اور حضرت صلعم برآمد ہوے اُس حالت مین کہ مجروح تھے اور رخسار پُر انوار پہ
نشان دو حلقہ زرہ کا تھا یعنے زرہ کی کڑیون کا نشان تھا اور پیشانی منور خستہ تھی قریب بُن موے سر اور رباعیہ
یعنے دانت بعد دندان پیشین کے اندر وار شکستہ تھا اور لب مبارک اندر وار شق تھے اور شانہ راست در ضرب سے
جو ابن قمیہ کو مارا تھا اُم گیا اور جُھکا تھا اور دامین دونون چھلی تھین اور پوست شگافتہ تھا پس آن حضرت
علیہ السلام داخل مسجد ہوے اور دو رکعت نماز تحیہ پڑھی اور لوگ گرد پیش جمع تھے اور اہل عوالی عراق جب انکو
منادی نے ندا دی تھی وہ بھی آ اُترے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے پھر دو رکعت نماز پڑھی اور گھوڑا اپنا
باب مسجد پر طلب فرمایا اور طلحہ بھی ندائے منادی سُنکر حاضر ہوے تھے اور منتظر تھے کہ کب رسول خدا صلعم سوار ہوتے ہین اور حضرت
اُسوقت زرہ و خود پہنے تھے کہ سواے آنکھون کے سارا جسم اطہر ڈھکا تھا فرمایا ای طلحہ تیرا ہتھیار کہان ہی طلحہ نے کہا
مین نے عرض کی یہین قریب ہی پھر مین نے جھپٹ کے اپنی زرہ پہن لی اور اپنی تلوار لی اور سپر اپنی سینے سے
لگائی اور میرے بدن مین نو زخم تھے اور مین بہ نسبت اپنے زخمون کے رسول خدا صلعم کے زخمون پر زیادہ تر اندوہگین تھا
بعد ازان حضرت علیہ السلام طلحہ کے سامنے آئے اور فرمایا اسوقت قوم عدو تجکو کدھر و کہان نظر آتے ہین طلحہ نے
عرض کی سیالہ مین معلوم ہوتے ہین فرمایا اسیکا مجھے بھی گمان ہی اور فرمایا ای طلحہ آگاہ ہو کہ وہ لوگ مثل روز اُحد کے
اب ہرگز ہمسے ظفریاب اور بہرہ مند نہونگے یہان تک کہ حق تعالے ہمکو مکہ پر فتحمند کریگا بعد ازان رسول خدا صلعم نے
تین آدمیون کو جو اسلام لائے تھے آثار قوم کی نگرانی و جاسوسی کو روانہ کیا اور ان تینون مین دو تو سلیط

ونعمان دونون پسران سفیان بن خالد بن عوف ابن دارم بنی سہم سے تھے اور اُن دونون کے ساتھ تیسرا وہ شخص تھا
جسکا نام ہمکو معلوم نہین اور وہ بنی عویم سے تھا کہ اسلام لایا تھا چنانچہ اس تیسرے نے اُن دونون سے تاخیر اور
دیر کی مگر وہ دونون بشتاب ردی روان تھے ان دونون مین سے ایک کی جوتی کا تسمہ یعنے اُسکی نتھی ٹوٹ گئی
اُسنے دوسرے سے کہا تو اپنی جوتی مجھے دے اُسنے کہا مین تو نہ دونگا تب اُسنے اُسکی چھاتی پر ایک لات ماری
کہ وہ چت گرا اور اُسکی جوتی پہنکر روانہ ہوا اور حمراء الاسد مین قوم سے لاحق ہوا اور اُنمین ایک جماعت تھی
کہ وہ مشورہ عود کا کرتی تھی یعنے مسلمین پر پھیر آوین اور صفوان اُنکو اس ارادہ سے منع کرتا تھا ناگاہ اُس
قوم نے جب ان دونون مردون کو دیکھا تو دونون پر لوٹ پڑے اور قتل کر ڈالا آخر جب مسلمین بمقام حمراء الاسد
اُن دونون کی لاش پر پہونچے تو اُنکو اپنے لشکر مین اُٹھا لیگئے تب رسول خدا نے اُن دونون کو ایک ہی
قبر مین دفن کرا دیا پس ابن عباس رض نے کہا یہ قبر اُن دونون کی ہی کہ وہ دونون باہم یار تھے پھر وہان سے
رسول خدا صلعم مع اصحاب اپنے روانہ ہوے اور حمراء الاسد مین آکر لشکر کیا اور جابر نے کہا کہ اس سفر مین اکثر
زاد ہمارا تمر تھا اور سعد بن عبادہ نے تیس اونٹ تمر سے لدوا لیے تھے کہ حمراء تک کافی ہوا اور جزر یعنے کھانے
کے اونٹ ہانک لائے تھے تو ایک روز دو اونٹ نحر یعنے ذبح کرتے تھے اور ایک روز تین اونٹ نحر کرتے تھے
اور اُس روز رسول خدا صلعم نے دن کو حکم کیا کہ لکڑیان جمع کرو پھر جب شام ہوئی تو ہمکو حکم کیا کہ آگ روشن کرین
تب ہر شخص نے آگ سلگا لی چنانچہ اُس رات کو ہم لوگون نے پانسو جگہ آگ جلا لی کہ فاصلہ بعید سے روشنی
نظر آتی تھی اور ہماری جمعیت لشکر کا تذکرہ اور ہمارے یہان کی روشنی آگ کی ہر طرف پھیل گئی یہان تک کہ
یہ سبب ہوا اسکا کہ حق تعالے نے دشمنون کی ہمت کو پست اور اُنکو ڈھیلا کیا تب معبد بن ابی معبد الخزاعی
ایک کنارے آیا اور وہ اُسدن تک مشرک تھا اور حال یہ ہی کہ قبیلہ خزاعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح
رکھتے تھے پس معبد نے کہا یا محمد جو کچھ آپ کی ذات خاص کو صدمہ پہونچا اور آپکے اصحاب کو مصیبت پہونچی یہ ہم پر
بہت شاق ہی اور ہم چاہتے تھے کہ حق تعالے آپ کے سنان نیزہ کو بلند رکھے یعنے فیروزمند رکھے یا یہ معنے کہ
آپکا قدم اونچا رہے یعنے دشمن پامال ہون اور مصیبت آپ کے اغیار پر پڑے یہ کہکے وہ وہان سے بشتاب تمام چلا
اور ابو سفیان اور قریش کے پاس روحا مین پہونچا اور وہ سب آپسمین کہتے تھے کہ تم لوگون نے محمد کو قتل نکیا
اور زنان نوجوان سینہ نوخیزان سے ہم آغوش نہوے پس تمنے ناکارہ کام کیا اور اب اُن لوگون نے
عزم رجوع و اجماع کیا ہی تب اُنکے درمیان مین سے ایک کہنے والے نے کہا ہمنے کیا کچھ نہین کیا کہ اُنکے
اشراف عمائد کو قتل کیا اور کیا بلا استیصال اُنکے پھر آئے ہین اور کیا اُنکے لیے جمعیت مال و مردم چھوڑ آئے ہین
اور کہنے والا اس بات کا عکرمہ بن ابی جہل تھا اور جب معبد پاس ابو سفیان کے آیا تو اُسنے کہا یہ معبد ہی

اور اسکے پاس کچھ خبر ہوگی ای معبد تو اپنے پیچھے انکو کیونکر چھوڑ آیا ہی اُسنے کہا مین محمدؐ کو اور اُنکے اصحابؓ کو
اپنے پیچھے اسطرح چھوڑ آیا ہون کہ وہ لوگ آتش غضب سے تمیز مثل آگ کے شعلہ ور ہین اور تمیز دانت
پیستے ہین اور جو لوگ قبیلہ اوس وخزرج مین سے روز اُحد اُن سے پیچھے رہ گئے تھے وہ سب اب اُنکے ہمراہ
جمع ہین اور اُن لوگون نے باخود ہا تعاہد کیا ہی کہ بدون ملاقات تمھارے وہ نہ پھرینگے اور تمسے بدلا خون کا
لیوینگے اور دربارۂ قوم اپنے اور دربارۂ عماید اپنے جنکو تمنے قتل کیا سخت غضبناک ہین یہ سنکے اُن لوگون نے
کہا وای تجھپر یہ تو کیا کہتا ہی اُسنے کہا واللہ کیا تو نہین دیکھتا ہی کہ وہ اُنھون نے کوچ کیا ہی کہ اُنکے
گھوڑون کی چوٹیان اور کنوٹیان نظر آتی ہین بعد ازان معبد نے کہا کہ جو کچھ مین نے اُن لوگون سے دیکھا ہی
اُسنے مجھے برانگیختہ کیا ہی اس بات پر کہ مین نے یہ تین بیتین پڑھین کادَتْ تُهَدُّ مِنَ الْاَصْوَاتِ رَاحِلَتِیْ
اِذَا سَالَتِ الْاَرْضُ بِالْجُرْدِ الْاَبَابِیْلِ + تَعْدُوْا بِاُسْدٍ کِرَامٍ لَا تَنَابِلَةٍ + عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَا مِیْلٍ مَعَازِیْلِ
فَقُلْتُ وَیْلُ لِابْنِ حَرْبٍ مِنْ لِقَائِهِمْ + اِذَا تَغَطْمَطَتِ الْبَطْحَاءُ بِالْجِیْلِ قریب تھا کہ ناقہ میرا صداے صہیل سے
گر پڑتا جسوقت کہ زمین پر سیل ہوئی کثرت گھوڑون سے وہ گھوڑے جو تیز روی مین اُڑنے والے مثل ابابیل کے
یا کثرت اُنکی مثل ابابیل کے ہی اور وہ لے دوڑتے ہین اُن شیر مردون کو جو سستی وکوتاہی کرنے والے نہین ہین
وقت مقابلہ دشمن کے اور نہین بھاگنے والے ہین بے سلاح یعنے سلاح چھوڑ کر پس مین نے کہا ہلاکی ہی واسطے
ابن حرب یعنے ابی سفیان کے اُن لوگون کے مقابلے سے جسوقت جوش زن ہوگا صحرای بطحا صداے فوج سے
اور ایسا ہوا تھا کہ قبل آنے معبد کے حق تعالے نے ابو سفیان اور اُسکے ہمراہیان کو جس وجہ سے باز رکھا تھا
وہ کلام صفوان بن امیہ کا تھا کہ وہ کہتا تھا ای قوم ایسا کام نکرو کیونکہ تمنے اُن سے جنگ کی ہی مین اندیشہ کرتا ہون
کہ جو لوگ قبیلہ خزرج سے روز اُحد پیچھے رہ گئے تھے ابکی مرتبہ وہ لوگ بھی تمپر جمع ہوے ہین پس
مناسب ہی کہ تم لوگ پھر چلو کیونکہ ابھی تک تمھین کو غلبہ ہی اور مین ڈرتا ہون کہ تم اُنکی طرف قصد کرو اور
غلبہ اُنکا تمپر ہو جاوے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اُنمین بڑا راستباز صفوان ہی وحال آنکہ وہ راستباز
نہین ہی قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ پتھر اُنکے لیے مثل مہر کے نقش پذیر ہین یعنے
اُنکے نام پر مہر زدہ ہین کہ جس سے وہ مارے جائینگے اگر وہ لوگ پھر کر چلے جاوینگے تو وہ مانند روز دیروزہ کے
رفتہ وگذشتہ ہو جاوینگے [illegible] عود نکرینگے پس وہ لوگ بہت پھر چلے اُس حالت مین کہ طلب اور ملاقات مسلمین
یعنے اُنکے مقابلے سے بہت خائف وترسان تھے اور ایسا ہوا کہ چند آدمی قبیلہ عبد القیس سے جو مدینہ کو جاتے تھے
گذرے اُنکے پاس ابو سفیان کے ہوا تو اُسنے کہا بھلا تم لوگ پیام میرا محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کو پہونچاؤگے اور جو کچھ
مین کہلا بھیجون تم کہدوگے مین تمسے شرط اس بات کی کرتا ہون کہ کل بازار مکہ مین جب تم میرے پاس آوگے

تو مین تمھارے اونٹون کو زبیب سے پر بار کر دونگا انھون نے قبول کیا تب ابو سفیان نے کہا جسوقت تم لوگ محمدؐ اور اُنکے اصحابؓ سے ملاقات کرو تو اُنکو خبر دو اس بات کی کہ ہم سب نے اتفاق و اجماع اُنپر پھر آنے کا کیا ہی اور کہتے تھے کہ تم چلو ہم بھی تمھارے پیچھے آتے ہین پس ابو سفیان وہان سے اپنے لشکر کو گیا اور وہ قافلہ بمقام حمرا مین پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور جو کچھ ابو سفیان نے اُن سے پیغام دیا تھا انھون نے حضرت صلعم اور اصحابؓ سے بیان کیا تو اِن لوگون نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنے حق تعالے ہمکو کافی ہی اور وہ بہترین مددگار ہی اور اسی باب مین خداے عزوجل نے یہ آیۃ نازل کیا اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ الایہ یعنے وہ لوگ جنسے لوگون نے کہا کہ تمھارے لیے مردمان کثیر جمع ہین تو انکا ایمان زیادہ ہوا و قولہ تعالےٰ اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ الآیہ جن لوگون نے امتثال امر خدا اور رسول کیا بعد ازان کہ باوجودیکہ وہ زخمی ہو چکے تھے اور ایسا ہوا کہ معبد نے ایک شخص کو خزاعہ مین سے پاس رسول خدا صلعم کے روانہ کیا تا اُنکو خبر دیوے کہ ابو سفیان اور اُسکے اصحاب ڈرتے اور کانپتے پھر گئے بعد ازان رسول خدا صلعم بعد تین روز کے مدینہ مین پھر آئے

ذکر سریۂ لشکر ابی سلمہ بن عبد الاسد

جو شہر محرم پینتیسوین مہینے ہجرت سے بمقام قطن طرف بنی اسد کے بھیجا گیا تھا **محمد بن عمر الواقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عمر بن عثمانؓ بن عبد الرحمان بن سعید بن یربوع نے سلمہ بن عبد اللہ بن عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد سے اور سوائے اُنکے اور کسی بھی اور انھون نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی اُس شخص نے جسنے ذکر اس سریہ کا کیا اور وہ عام حدیث ہی اور روایت کی عمر بن عثمانؓ نے اُنھون نے سلمہ سے پس ان سبنے کہا کہ جب ابو سلمہ بن عبد الاسد احد مین حاضر ہوے اور درمیان بنی امیہ بن زید کے بمقام عالیہ اُترے تھے اور اُسوقت قبا سے آئے تھے اور اُنکے ساتھ اُنکی بی بی ام سلمہ بنت ابی امیہ بھی تھین چنانچہ ابو سلمہ احد مین زخمی ہوے اور زخم اُنکے بازو مین لگا تھا پھر جب وہ اپنے مکان پر آئے ہین تو اُنکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم طرف حمراء الاسد کے روانہ ہوے ہین تب ابو سلمہ اپنے حمار پر سوار ہو کر روانہ ہوے اور سامنے رسول خدا صلعم کے آکر ملاقات کی اور اُسوقت حضرتؐ بلندی مقام عصبہ سے اُتر کر عقیق مین پہونچے تھے تو وہ وہان سے ہمراہ حضرت علیہ السلام کے جانب حمراء الاسد کے چلے پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کو پھرے تو ابو سلمہ بھی مسلمین کے ساتھ آئے اور عصبہ کی راہ سے پھر آئے تھے اور ایک مہینا قیام کرکے دوا اپنے زخمون کی کرتے تھے یہان تک کہ زخم اچھے ہونے لگے

دردناکو پھر آئے کچھ اثر پوست پر باقی تھا۔ پھر جبکہ چاند محرم کا پینتیسوین مہینے ہجرت سے دیکھا گیا تو
رسول خدا صلعم نے ابو سلمہ کو طلب کیا اور فرمایا اس لشکر کو ہمراہ لیکر خروج کرکہ ہمنے تمکو اس لشکر کا امیر
وافسر کیا ہی اور انکے لیے ایک علم تیار کرایا اور فرمایا روانہ ہو تا آنکہ جب تو ارض بنی اسد پر پہونچے
تو انپر تو پہلے زور ڈال یعنے بسختی تمام سبقت کر قبل اس سے کہ گروہ انکا تجھسے بغلبہ ملاقات کرین اور حضرت
صلعم نے انکو اور انکے ہمراہی مسلمین کو تقوے وخیر وصیت فرمائی چنانچہ انکے ہمراہ اس لشکر مین ایکسو
پچاس مرد روانہ ہوے وازانجملہ ابو سبرہ بن ابی رُہم تھے جو برادر مادری ابی سلمہ کے تھے اور مادر انکی برہ
بنت عبد المطلب پھپھی تھین اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو تھے اور عبد اللہ بن مخرمة العامری تھے اور بنی مخزوم سے
معتب بن الفضل بن حمراء الخزاعی تھے کہ یہ سب آپسمین حلیف تھے اور ارقم بن ابی الارقم بھی انھین لوگون
مین سے تھے اور بنی فہر سے ابو عبیدہ بن الجراح وسہیل بن بیضا تھے اور انصار مین سے اُسید بن الحضیر
وعباد بن بشر وابو نائلہ وابو عبس وقتادہ بن النعمان ونصر بن الحارث الظفری وابو قتادہ وابو عیاش الزرقی
وعبد اللہ بن زید وخبیب بن یساف تھے اور سوائے انکے اور لوگ بھی جنکا نام ہمکو معلوم نہین اور ایک
وجہ یہ تھی کہ رسول خدا صلعم کو آمادہ وبرانگیختہ کیا چنانچہ وہ ایک شخص تھا قبیلہ طے سے کہ مدینہ مین بارادہ ملاقات
کسی عورت قبیلہ طے کے آیا تھا جو اس شخص کی قرابتدار تھی اور کسی صحابی کی زوجہ تھی پس اُس صحابی کے قرابتدارون
مین اُترا تھا اور صحابی سے خبر دی اس بات سے کہ مین طلیحہ اور سلمہ دونون پسران خویلد کو چھوڑ آیا ہون
اس حال پر کہ وہ دونون اپنی قوم مین ساتھ اُن لوگون کے ہین جو اُن دونون کی اطاعت مین حاضر ہین
اور دونون کو واسطے حرب رسول خدا صلے اللہ علیہ کے طلب کرتے ہین اور ارادہ داخلہ مدینہ کا رکھتے ہین
اور کہتے ہین کہ خاص خانۂ محمد مین در آوینگے اور اُسکے اطراف وجوانب مین جو انکے توابع ولواحق بستے ہین
اُنکے مال ومتاع لوٹینگے اور اُنکے ستوران چرائی کے جو حوالی مدینہ مین چرائے جاتے ہین وہ ہاتھ
آوینگے اور ہم اپنے گھوڑون پر سوار ہوکر نکلین گے کہ ہر آینہ ہمنے اپنے گھوڑون کو شایستہ وتیز رو تیار کیا ہی
اور ہم اپنے ناقون آزمودہ پر سوار ہونگے کہ اگر ہم لوٹ کو پہونچین گے تو وہ ہمکو نہین پاسکتے ہین اور ہمارے
اُنکے مقابلہ ہو جاویگا اور ہمنے ساز وسامان حرب مہیا کرلیا ہی کہ ہمارے پاس گھوڑے ہین اُنکے یہان
گھوڑے نہین اور ہمارے ساتھ ناقے ہین تیز رو مثل گھوڑون کے اور وہ قوم بھی خوار وخستہ خاطر ہین کیونکہ
ابھی حال مین قریش اُنپر غالب آچکے ہین یعنے بجنگ اُحد کہ تا بمدت آزار زخم سے اُنکو مہلت نہوگی کہ
آمادۂ جنگ ہون اور اب اُنکی جمعیت جمع نہوگی چنانچہ انھین مین سے ایک شخص جسکا نام قیس بن حارث
بن عمیر ہی اُنکے درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا ای قوم واللہ یہ بات جو تم تجویز کرتے ہو میری رائے کے موافق

نہین ہی قتل کرنا ہمارا اُنکے تئین کچھ عوض خون نہین ہی اور لوٹنا اُنکو بدلہ لوٹ کا نہین ہی ہمارا وطن یثرب سے بعید ہی اور ہمارے یہان مثل جمعیت قریش کے نہین ہی کیونکہ قریش ایک مدت متوقف رہے اور عرب مین آمد و رفت کرتے ہوے عرب سے طلب نصرت کرتے رہے اور اُنکے لیے مسلمین پر بدلہ خون کا تھا کہ وہ طالب خون تھے بعد ازان جب وہ عازم ہوے تو اُنھون نے اپنے اونٹون کو بار کیا اور گھوڑون کو کوتل لیا اور پرستارے ہتھیارون کے لدوائے اور اُنکے ہمراہ جمعیت کثیر تھی کہ تین ہزار تو صرف مقاتل و مُبارز تھے سواے اور ہمراہیان توابع کے اور منتہاے کوشش تمھاری یہ ہی کہ تم خروج کرتے ہو تین سو آدمیون مین بشرطیکہ اسقدر بھی پورے ہوجاوین پس تم اپنی جان کو فریب مین ڈالتے ہو کہ تم اپنے شہر سے نکلتے ہو اور مین امین نہین ہون اس بات سے تم پر شکست کے آنے سے پس یہ باتین اُنکی روانگی مین شک ڈالتی تھین و بعد ازان وہ لوگ اسی حیص و بیص مین تھے (یعنے میری روانگی کم) غرض کہ وہ صحابی اُس شخص کو اپنے ہمراہ حضور مین پیغمبر خدا صلعم کے لیگئے اور جو کچھ اُس شخص نے بیان کیا حضرت سے بیان کیا حضرت صلعم نے ابو سلمہ کو بھیجا تو وہ ہمراہ اپنے اصحاب کے روانہ ہوے اور وہ مرد طائی بھی رہبری کے لیے ساتھ ہوا اور مسلمین راہ چلنے مین شتاب روی کرتے تھے چنانچہ اُس مرد رہبر نے مسلمانون کو راہ روشن یعنے شارع عام سے باندیشہ خطر پھیرا کر دوسری راہ پیش کی اور شبانہ روز لیے چلا گیا پس اخبار سے گذر کر قریب قطن پہونچے کہ بنی اسد کے چشمہاے آب مین سے قطن بھی اُسکا ایک چشمہ سار ہی اور اسی جگہ اُنکا لشکر بھی جمع تھا چنانچہ مسلمین نے اُنکے مویشی کو وہان چرائی پر دیکھکر اُن چرائی کے جانورون کو لوٹ لیا اور گلہ مویشی کو اپنے قابو مین کیا اور تین نفر غلامون کو جو چرواہے تھے پکڑ لیا اور باقی چرواہے چھوڑا بھاگے اور اپنے لشکر مین آکر اس خبر کو بیان کیا اور جمعیت لشکر ابی سلمہ کی کثرت ظاہر کرکے اُنکو ڈرایا پس جماعت بنی اسد کی ہر طرف متفرق ہوگئی تب ابو سلمہ اُس چشمہ سار پر وارد ہوے وہان دیکھا تو درحقیقت جماعت باغیون کی منتشر ہوگئی تب وہان لشکر کیا اور اپنے اصحاب کو ہر طرف بتلاش شتران و ستوران و گوسپندان وغیرہ کے متفرق کردیا چنانچہ ان اصحاب کے تین گروہ کیے ایک گروہ اپنے ہمراہ رکھا اور دو گروہ کو تاراج کے لیے دو طرف مختلف مقرر کیا اور اُن دونون جماعت سے تاکید کردی کہ تلاش کرتے ہوے دور نکل نجانا اور بشرط سلامتی شب باشی سواے میرے پاس کے اور کہین نکرنا اور اُنکو حکم کردیا کہ از ہم یکدیگر جدا نہونا اور ہر ایک جماعت پر اُنھین مین سے ایک ایک افسر مقرر کردیا تا آنکہ وہ سب گروہ گروہ سالماً و غانماً ابو سلمہ کے پاس لوٹ آئے اور اونٹ و بکریان لوٹ لائے اور کسی سے نوبت مقابلہ کی بھی نہ پہونچی پس ابو سلمہ یہ سب کچھ لیکر مدینہ کو پھر آئے اور وہ مرد طائی بھی ہمراہ پھر آیا اور ایسا ہوا کہ جس شب کو وہان سے روانہ ہوتے تھے تو ابو سلمہ نے کہا کہ اپنے غنائم کو تقسیم کرلو اور ابو سلمہ نے مال غنیمت سے جو چیزین اُس طائی رہبر نے خواہش کین پہلے اُسکو دین بعد ازان مال غنیمت سے حق صفی یعنے برگزیدہ و پسندیدہ واسطے رسول خدا صلعم کے

ایک غلام یعنے ایک چھوکرے کو نکالا بعدازان اس مال سے خمس باہر کیا پھر مابقی کو درمیان اصحاب کے تقسیم کردیا پھر
جب لوگون نے اپنے اپنے حصے پہچان لیے تو سب اونٹون اور بکریون کو ایک ساتھ ہانکتے ہوے آگے بڑھے یہان تک
کہ مدینہ مین داخل ہوے اور کہا عمر بن عثمان نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبید نے عبد الرحمان بن
سعد بن یربوع سے اُنھون نے عمر بن ابی سلمہ سے سنا اُنھون نے کہا کہ جسنے ابو سلمہ کو زخمی کیا تھا وہ ابو اسامہ
الجشمی تھا کہ اُسنے روز احد تیر چوڑے بھال کا اُنکے بازو مین مارا تھا تو وہ ایک مہینے کے عرصہ تک اُسکا علاج
کرتے رہے پھر ہمنے دیکھا کہ وہ زخم اچھا ہو گیا تھا چنانچہ ماہ محرم مین پینتیسوین[۳۵] مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے
اُنکو مع لشکر طرف قطن کے بھیجا کہ وہ دس روز سے کئی روز زیادہ باہر رہے پھر جب وہ مدینے مین داخل ہوے
تو اُس زخم کا منھ پھر کھل گیا یہان تک کہ ستائیسوین جمادی الثانی کو اُنھون نے وفات پائی اور غسل اُنکی میت کا
یسیرہ چاہ بنی امیہ سے درمیان دونون منارہ چاہ کے دیا گیا اور اُس چاہ کا نام جاہلیت مین عبیر تھا سو رسول خدا
صلعم نے اُسکا نام یسیرہ رکھا بعدازان جنازہ اُنکا بنی امیہ کے یہان سے اٹھوا کر مدینے مین دفن کیا گیا اور
بیان کیا عمر بن ابی سلمہ نے کہ بعد وفات ابو سلمہ کے میری مادر ام سلمہ عدۃ مین رہین جب مدت عدۃ کے چار مہینے
دس دن گذر گئے تو رسول خدا صلعم نے ام سلمہ سے عقد نکاح کیا اور حضرتؐ نے اُن سے انھین شبون مین صحبت کی
جو چند شبین ماہ شوال سے باقی رہی تھین چنانچہ والدہ میری ام سلمہ کہتی تھین کہ ماہ شوال مین عقد نکاح کرنا اور اُسی
ماہ مین ہمبستر ہونا کچھ باک اور کچھ مضائقہ نہین ہے کیونکہ رسول خدا صلعم نے میرے ساتھ ماہ شوال مین عقد تزویج کیا اور اُسی
شوال مین مجھسے ہمصحبت ہوے اور تاریخ وفات ام سلمہؓ کی ماہ ذیقعدہ ۵۹ھ ہجری ہے اور ابو عبد اللہ واقدی نے کہا کہ مین نے
اُس حدیث کو عمر بن عثمان الجحشی کے روبرو بیان کیا اُنھون نے کیفیت سریہ اور مقدمہ خروج ابی سلمہ کی تصدیق کی اور اُس
روایت کی صحت کا اعتراف کیا اور مجھسے کہنے لگے کہ تجکو اُس مرد طائی کا نام بھی کچھ معلوم ہوا تھا مین نے کہا مجھے نہین معلوم ہوا تب اُنھون نے
کہا کہ وہ ولید بن زہیر بن طریف تھا چچا زینب طائیہ کا جو زوجہ طلیب بن عمیر کی تھی چنانچہ وہ مرد طائی انھین کے یہان اترا تھا
اور اُن سے یہ خبر بیان کی تھی پس طلیب اُس مخبر کو پاس رسول خدا صلعم کے لیگئے تب اُسنے حضرت سے خبر
بنی اسد بیان کی اور جو کچھ اُنکے ارادے مدینے کی طرف آنے کے تھے وہ سب ظاہر کیا پھر وہ مرد طائی ہمراہ مسلمانون کے راہ بتاتا چلا
اور وہی مقدمۃ الجیش و راہبر تھا پس وہ اُن مسلمین کو بعرصہ چار روز قطن مین لیگیا اور غیر راستہ سے لے آیا تاکہ
اُس قوم پر خبر مخفی رہے آخر گروہ مسلمین اُنکے پاس اُس حال مین پہونچے جب وہ سب اپنے گلہ شتر وغیرہ کی
چرائی مین مصروف تھے تب مسلمانون نے اس جماعت کو جا لیا تو وہ اُن سے ڈر گئے پھر آمادہ جنگ ہوے اور لڑنے
لگے اور زخمی ہو کر متفرق ہو گئے پھر طائیون نے بنی اسد پر شبخون مارا اور زخمی بھی ہوے اور اُنکے اونٹ اور بھیڑ کو
پکڑ لائے بعدازان بنی اسد کو پھر کچھ مسلمانون سے چارہ نہ رہا تو وہ اسلام لائے اور واقدی نے کہا کہ ہمارے اصحاب

جو راوی حدیث ہین وہ بیان کرتے ہین کہ ابو سلمہ شہداے اُحد مین سے ہین کیونکہ وہ روز اُحد ایسے زخمی شدید ہوے تھے کہ بعد اچھے ہونے کے پھر وہ زخم تازہ کھُولکر فائز وفات ہوے اور یہی حال بعینہ ابو خالد الذرقی کا ہوا جو اہل عقبہ سے تھے کہ اُنکو بھی جنگ یمامہ مین بہت سے زخم لگے تھے چنانچہ بعد اچھے ہونے کے عہد خلافت عمر رضی اللہ مین پھر اُن زخمون نے جوش کیا اور باعث اُنکی موت کا ہوا اور اُنپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی اور کہا کہ یہ شہداے یمامہ سے ہی اسلیے کہ جنگ یمامہ مین زخمی ہوا اور واقدی نے کہا کہ مین نے تمام حدیث ابی سلمہ کی سامنے یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ کے پڑھی تو اُنھون نے کہا مجھے بھی خبر دی ہی ایوب بن عبد الرحمان بن ابی صعصعہ نے کہ رسول خدا نے ابو سلمہ کو ماہ محرم مین چونتیسوین مہینے ہجرت سے ہمراہ اکسو پچیس مرد کے روانہ کیا اور انھین مین سعد بن ابی وقاص اور ابو حذیفہ بن عتبہ اور سالم مولی ابی حذیفہ تھے چنانچہ یہ لوگ راتون کو چلتے تھے اور دنون مین کہین چھپے رہتے تھے تا آنکہ چشمۂ سارقطن پر وارد ہوے اور جالیا اُن لوگون کو جنھون نے وہان لشکر جمع کیا تھا پھر ابو سلمہ نے تاریکی صبح مین اُنکا محاصرہ کیا اور اُسوقت مسلمین کو وعظ کرنے لگے چنانچہ اولاً اُن کو امر تقوے کیا یعنے خائف رہنا خدا سے اور بچے رہنا منکرات سے پھر اُنکو جہاد کی رغبت دلائی اور اُن کو قتال پر آمادہ و مستعد کیا اور در باب طلب دشمن کمال تاکید کی اور موافقت کرادی درمیان دو دو آدمیون کے یعنے دو دو مین مواخات کرادی غرض کہ وہ سب مسلمین جو حاضر تھے بیش از انکہ دشمن اُنپر حملہ کرین خود ہوشیار و آمادۂ کارزار ہوگئے اور سامان حرب درست کرلیے اور سب نے اپنے اپنے ہتھیار لگائے یا بشک راوی بعض نے اُنین سے ایسا کیا و بعد ازان سب نے صف جنگ مرتب کی تا آنکہ سعد بن ابی وقاص نے دشمنون مین سے ایک شخص پر حملہ کرکے تلوار ماری کہ اُسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اُسکو قتل کرڈالا پھر ایک اعرابی نے مسعود بن عروہ پر حملہ کیا اور اُنپر نیزے کا وار کیا تا آنکہ اُسنے اُنکو قتل کیا اُسوقت مسلمین کو اندیشہ ہوا کہ رخت مسعود کا وہ اعرابی اُتار لیجاویگا تب اُسکو اُسکی جماعت کے طرف ہانک دیا بعد ازان سعد نے مسلمین پر شور کیا کہ کیا انتظار کرتے ہو تب ابو سلمہ نے اُنپر حملہ کیا بالآخر مشرکین جیب و راست گریزان ہوے اور مسلمین نے اُنکا تعاقب کیا بعد ازان کہ مشرکین ہر طرف منتشر ہوگئے تب ابو سلمہ نے اُنکی طلب و تلاش سے مسلمانون کو باز رکھا اور سب مسلمین اپنے محل لشکر پر پھر آئے اور مسعود کو دفن کیا اور جو جو اسباب اُنکا متاع ہر قوم سے ہلکا اُٹھ لیچلنے اور بار کرنے کے قابل تھا لے لیا اور اُس مقام مین عیال و اطفال مشرکین کے تھے بعد ازان مسلمین وہان سے مدینے کی طرف روانہ ہوے یہان تک کہ جب چشمۂ سارقطن سے مسافت ایک شب کی راہ طی کی تو راستہ بھول گئے پس دفعۃً اُن مشرکین کے گلہ شتران پر جو چرائی پر تھے جاپہنچے اور وہان اُنکے چرواہے بھی تھے جو اپنے مالکون کی راہون سے پھر رہے تھے پس مسلمانون نے وہ سب اونٹ ہانک لیے اور اُن چرواہون کو بھی پکڑ لائے چنانچہ اُس غنیمت سے اُنکو سات سات اونٹ حصہ ملا اور کہا

واقدی نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابی سبرہ نے حارث بن الفضیل سے انھون نے بیان کیا کہ
سعد بن ابی وقاص کہتے تھے جب ہم راستہ بھول گئے تو ہمنے ایک آدمی کو عرب مین سے اجورہ پر رہبر مقرر کیا
کہ وہ ہمکو راہ بتاوے اُسنے کہا اگر مین تمکو گلہ شتران مشرکین کی چرائی پر لیچلون تو مجکو اُسمین سے کیا حصّہ دوگے
مسلمین نے کہا ہم تجکو پانچوان حصہ دیوین گے سعد نے کہا کہ پھر وہ مسلمین کو اُن اونٹون کی چرائی پر لیگیا
کہ آخر کو اُسنے بھی پانچوان حصہ لیا

ذکر غزوہ بیر معونہ کہ ماہ صفر میں چھتیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا

کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ و عبد الرحمن بن عبد العزیز
و معمر بن راشد و افلح بن سعید و ابن ابی سبرہ و ابو معشر و عبد اللہ بن جعفر نے اور ہر ایک نے اس حدیث کو
مع طائفہ رواۃ کے نقل کی اور بعضے اُنمین سے بابت اس حدیث کے بڑے ضابط تھے اور سوائے ان لوگون کے
جنکے نام مذکور ہوے اور اور بھی راوی اس حدیث کے ہین اور مین نے ہر ایک کی روایت کو جمع کیا اور طریق
جمع حدیث کا ربط دینا اختلافات کا ہے چنانچہ راویون نے کہا کہ عامر بن مالک بن جعفر ابو البراء جو ملاعب الاسنۃ
یعنے برچھیبت تھا خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوا اور دو گھوڑے اور دو ناقے اُسنے حضور مین پیشکش کیے
حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا پھر حضرت نے اُسکو دعوت طرف اسلام کے کی یعنے
تکلیف قبول اسلام کی دی اُسنے قبول تو نہین کیا مگر گریز بھی نہین کیا بلکہ یہ کہا کہ اے محمد مین آپکے اس امر کو بہتر
و بزرگتر دیکھتا ہون مگر میرے پیچھے میری قوم ہے اگر آپ اپنے اصحاب مین سے چند اشخاص میرے ساتھ روانہ کیجیے
تو مجکو امید ہے کہ وہ لوگ آپ کی دعوت یعنے دعوت اسلام قبول کرین اور آپکے امر کی پیروی کرین پس اگر وہ
لوگ آپ کے دین کی اتباع کرینگے تو کیا خوب غلبہ آپ کے امر کا ہوگا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا مجھے اپنے
اصحاب کے لیے اہل نجد سے اندیشہ ہے عامر نے عرض کی آپ اصحاب پر اہل نجد سے کچھ اندیشہ نہ کیجیے اگر
کوئی اُنمین سے پیش آویگا تو مین آپکے اصحاب کا شریک و مددگار ہون اور ایسا ہوا کہ انصار مین سے ستر مرد
نوجوان وہ تھے جو قُرّا قرآن کہلاتے تھے اُنکا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تھی تو حوالی مدنیہ مین جا کر تلاوت
اور تعلیم و تعلم قرآن کرتے تھے اور نمازین پڑھتے تھے اور جب صبح پیش آتی تھی تو آب شیرین پر گذر کرتے تھے
اور وہان سے پھرتے ہوے لکڑیان چنکر حضرت صلعم کے محلات مین پہونچاتے تھے اور اُنکے گھر والے جانتے تھے
کہ یہ سب شب کو مسجد مین رہتے ہین اور اہل مسجد جانتے تھے کہ یہ سب اپنے مکانون مین شب باش رہتے ہین
چنانچہ رسول خدا صلعم نے انھین سب کو طرف بیر معونہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ لوگ گئے اور جا کر بیر معونہ مین شہید ہوے
پس آن حضرت صلعم نے پندرہ روز تک اُنکے قاتلون پر بددعا کی یعنے لعنت کی اور ابو سعید خدری رضی نے کہا

کہ یہ سب ستر مرد تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ سب چہل تن تھے اور میرے نزدیک یہی ثابت ہے کہ سب چالیس آدمی تھے
اور آن حضرت صلعم نے ایک نوشتہ یعنے نامہ اپنا ان لوگون کے ہمراہ کر دیا تھا اور اپنے اصحاب مین سے منذر بن
عمرو الساعدی کو اُن جوانون پر امیر و افسر کر دیا تھا چنانچہ یہ لوگ روانہ ہوے یہان تک کہ بیر معونہ پر پہونچے اور
بیر معونہ ایک چشمہ ہے چشمہاے بنی سلیم سے اور وہ درمیان مین ارض بنی عامر و بنی سلیم کے واقع ہے اور یہ دونون
یعنے ارض بنی عامر و ارض بنی سلیم وہ شہر شمار کیے جاتے ہین بیر معونہ سے اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے
کہ مجھسے **حدیث** بیان کی مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے سنکر اُنھون نے
کہا کہ منذر ہمراہ اُس رہبر کے جو بنی سلیم سے تھا اور نام اُسکا مطالب تھا بیر معونہ کو روانہ ہوے جب وہان پہونچے
تو اُسمین لشکرگاہ کیا اور اپنی سواری و باربرداری کے جانورون کو چرنے چھوڑ دیا اور اُنکی چرائی پر حارث
بن حتمہ اور عمرو بن امیہ کو تعینات کیا اور حرام بن ملحان کے ہاتھ نامہ رسول خدا صلعم کا روانہ کیا تا وہ درمیان مردمان
بنی عامر کے جا کر وہ نامہ پاس عامر بن طفیل کے پہونچا وے چنانچہ جب حرام اُن لوگون کے درمیان پہونچا اور نامہ
پہونچایا تو اُن لوگون نے نامہ پڑھا اور عامر بن طفیل نے جھپٹ کر حرام کو قتل کیا اور بنی عامر کو پکارنے لگا کہ
قتال مسلمین پر سب جمع ہون مگر اُن لوگون نے انکار کیا اسلیے کہ پہلے سے عامر بن مالک ابو براء حوالی نجد مین
پاس قوم کے گیا تھا اور پکار آیا تھا کہ مین نے اصحاب محمدؐ کی شرکت و مددگاری کی ہے تم لوگ اُن سے تعرض نکرنا
لہذا اُن لوگون نے کہا کہ ہم ابو براء کے عہد مددگاری و پناہ دہی کو نگاہ رکھینگے اور عہد شکنی نکرینگے پس عامر
اور بنو عامر نے ہمراہ ہونے سے عامر بن طفیل کے انکار کیا پھر جب بنو عامر نے انکار کیا تو عامر نے دیگر قبائل سے
مسلمانون پر مدد مانگی مثل قبیلہ سلیم و قبیلہ عفیہ و قبیلہ رعل سے سو یہ سب قبیلے اُسکے ساتھ چلے اور ان سب نے عامر بن طفیل کو
اپنا سردار کیا اور عامر بن طفیل نے کہا کہ مین قسم دیتا ہون خدا کی کہ کوئی شخص تنہا اسطرف نجاوے پس اُن لوگون نے اُسکی
پیروی کی تا آنکہ اُن لوگون نے مسلمانون کو اسحالت مین پایا کہ وہ سب اپنے صاحب اور امیر کے پاس ٹھہرے
ہوے تھے تب وہ لوگ اُسکے پیچھے پیچھے آگے بڑھے پھر ان لوگون سے مسلمانون کی ملاقات ہوئی اور
منذر افسر بھی اُنکے ہمراہ تھے پس بنو عامر نے مسلمانون کو گھیر لیا اور اُنپر ہجوم و غلبہ کیا اُسوقت اہل اسلام
قتال کرنے لگے تا آنکہ سارے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور صرف منذر بن عمرو باقی رہے تب
بنو عامر نے منذر سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہو تو ہم تجکو امان دیوین منذر نے کہا مین اپنا ہاتھ تمھارے اختیار مین نہین
دیتا ہون اور نہ تمھاری امان منظور کرتا ہون مگر ہان اتنی دیر امن چاہتا ہون کہ مقتل حرام بن ملحان تک
پہونچون بعد ازان امن تمھاری مجھسے نکل جاویگی پس اُن لوگون نے منذر کو امان دی یہان تک کہ منذر
مقتل حرام بن ملحان پر آئے تب اُن لوگون نے اپنی امان اُن سے نکال لی بعد ازان منذر نے اُن سے قتال کی

تا آنکہ شہید ہوے چنانچہ یہی اشارہ ہی قول رسول خدا صلعم سے جو حق مین منذر بن عمرو کے ارشاد ہوا تھا
اعنق لیموت یعنے سبقت و شتابی کی منذر نے موت کے لیئے جو کہ حارث بن الصمہ و عمرو بن امیہ جانورون کو
چرائی پر لے گئے تھے تو اُن دونون نے بلندی پر نگاہ کی اور اُڑنا اور متوجہ ہونا طائرون کا طرف اپنے
منزل و لشکرگاہ کے دیکھا تب یہ دونون آپسمین کہنے لگے واللہ اصحاب ہمارے قتل ہو گئے واللہ ہمارے
اصحاب کو سواے اہل نجد کے اور کسی نے قتل نہین کیا پس ایک اونچی زمین یعنے ایک ٹیلے پر دونون چڑھ گئے
تو کیا دیکھتے ہین کہ اصحاب اُنکے مقتول پڑے ہین اور سوار اُنکے کھڑے ہین تب حارث بن الصمہ نے
عمرو بن امیہ سے کہا اب تیری کیا راے ہی اُنھون نے کہا میری راے یہ ہی کہ مین جاکر رسول اللہ صلعم
سے ملون اور یہ ماجرا بیان کرون حارث نے کہا مین وہ نہین ہون کہ جس جگہ منذر قتل ہوے وہان سے
مین پیچھے ہٹ جاؤن آخر یہ دونون آگے بڑھے اور قوم بنی عامر سے ملاقات کی اور حارث اُن سے
قتال کرنے لگے اور ان مین سے دو نفر کو قتل کیا بعد ازان اُن لوگون نے حارث کو پکڑ لیا اور اسیر کیا
اور عمرو بن امیہ کو بھی اسیر کر لیا تب اُنھون نے حارث سے کہا جو کچھ تو چاہتا ہو وہ ہم تیرے ساتھ کرین اور
ہم تیرا قتل کرنا نہین چاہتے حارث نے کہا تم مجھے مقتل منذر اور حرام پر پہونچا دو پھر امن و امان تمھاری
مجھسے ساقط ہو جاوے اُنھون نے کہا اچھا ہم یون ہی کرتے ہین پھر اُنھون نے حارث کو وہان پہونچا دیا
اور قید سے چھوڑ دیا پس حارث نے اُن سے قتال کی اور اُنمین سے دو آدمی کو قتل کیا بعد ازان خود بھی
قتل ہوے اور اُنکو یون قتل نہین کیا بلکہ اُنکو بھالا مارا پھر بھالے مین چھید لیا اور عمرو بن امیہ جو کہ اُنکی
قید مین تھے اور لڑے نہ تھے تو اُن سے عامر بن الطفیل نے کہا کہ ہر آئینہ میری مان پر نذر یا منت ہی
رہا و آزاد کرنا ایک قیدی و بندی کا پس تو اُسکی طرف سے آزاد ہوا اور ابن امیہ کی پیشانی کے بال
اُکھیڑ لیے یعنے چوٹی اُنکی کاٹ لی و بعد ازان عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے پوچھا کہ تو اپنے
اصحاب کو پہچانتا ہی اُنھون نے کہا ہان مین جانتا ہون تب وہ اُن شہیدون مین پھرنے لگا اور ابن امیہ سے
اُنکے نسب دریافت کرنے لگا بعد ازان ابن طفیل نے کہا آیا اُنمین سے کوئی شخص گم بھی ہی
اُنھون نے کہا کہ ہان اُنمین عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر کو مین نہین پاتا ہون اُسنے کہا وہ
تم مین کیسا شخص تھا عمرو بن امیہ کہتے ہین کہ مین نے کہا وہ ہم مین افضل اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اول تھا اُسنے کہا مین تجھسے اُسکی خبر بیان کرون اور ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا کہ اس شخص نے اُسکو
بھالا مارا اور جب اُسنے اپنا بھالا اُس سے کھینچ لیا تو اُسکو ایک شخص طرف بلندی آسمان کے لیگیا یہانتک
کہ پھر وہ مجکو نظر نہین آتا تھا عمرو نے کہا مین بولا ذلک عامر بن فہیرہ کہ عامر بن فہیرہ کا یہ حال ہی اور جسنے اُنکو قتل کیا تھا

عامر بن فہیرہ اسلامی شخص تھا

وہ شخص بنی کلاب سے تھا اُسکا نام جبار بن سلمی تھا وہ ذکر کرتا تھا کہ جب مین نے اُسکو بھالا مارا تو مین نے اُس سے یہ کہتے ہوے سُنا فُزتُ واللہ یعنے واللہ مین فیروزمند و رستگار ہوا جبار کہتا ہی مین نے اپنے دل مین کہا کہ فُزت اُسکے قول سے کیا اُسکا مقصد ہی پھر مین پاس ضحاک بن سفیان الکلابی کے آیا اور مین نے اُسکو اس واقعہ سے خبر دی اور اُسکے قول فُزتُ سے سوال کیا کہ اس سے اُسکی کیا مراد تھی اُنھون نے جواب دیا کہ مقصد اُسکا جنت ہی اور کہا جبار نے کہ پھر ضحاک نے مجھپر عرض اسلام کیا تو مین نے قبول اسلام کیا اور باعث قبول اسلام میرے تئین وہ امر تھا جو وقت قتل عامر بن فہیرہ کے واقع ہوا اُنکے اُٹھائے جانے سے طرف بلندی آسمان کے اور جبار نے بیان کیا کہ ضحاک نے خدمت مین رسول اللہ صلعم کے ایک عرضی لکھی اُسمین خبر میرے اسلام لانے کی اور کیفیت اُس واقعہ کی جو مقتل عامر بن فہیرہ سے مین نے دیکھی تھی مندرج کی حضرت نے فرمایا کہ ملائکہ نے جثۂ عامر بن فہیرہ کا نظر مردم سے نہان کر دیا اور وہ علیین مین داخل کیا گیا الغرض جب خبر واقعہ بیر معونہ کی رسول خدا صلعم کو پہونچی تو اس خبر کے ساتھ اُسی ایک شب مین اور چند مصیبتین جمع ہوئین ایک تو مصیبت شہداء بیر معونہ اور خبر مصیبت مرثدین ابی مرثد اور روانگی محمد بن مسلمہ کی چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ نتیجہ عمل ابو براء کا ہی کیونکہ مین اس بات سے کارہ تھا اور مجھے پسند نہ تھا چنانچہ جس شب کو خبر واقعہ بیر معونہ کی آئی اُسکے صبح کو نماز صبح مین بعد رکوع کے قاتلان شہداء بیر معونہ پر بد دعا و لعن کی پس جب سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ چکے تو یہ دُعا اُن قاتلون پر پڑھی اَللّٰھُمَّ اُشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَزِعْبٍ وَرِعْلٍ وَذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ فَاِنَّھُمْ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَعَضَلٍ وَالْقَارَۃِ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ہِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ یعنے اے پروردگار سخت پامالی و ہلاکی ڈال قبیلہ مضر پر اے پروردگار تجھپر لازم ہی انتقام ساتھ بنی لحیان و بنی زعب و بنی رعل و بنی ذکوان و بنی عُصَیّہ کے کہ ان سب قبیلون نے نافرمانی خدا اور رسول کی کی ہی اے پروردگار تجھپر لازم ہی انتقام ساتھ بنی لحیان اور قبیلہ عضل اور قبیلہ قارہ کے اے پروردگار نجات دے ولید بن الولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش ابن ابی ربیعہ کو اور ناتوان مسلمانون کو اور قبیلۂ غفار کی خدا مغفرت کرے اور قبیلۂ اسلم کو حق تعالے سلامتی عطا کرے بعد ازان حضرت صلعم نے سجدہ کیا اور اسیطرح حضرت علیہ السلام نے پندرہ روز تک یہی دعا پڑھی اور بعضون نے کہا چالیس روز تک تا انکہ یہ آیہ نازل ہوئی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظَالِمُوْنَ یعنے اس امر مین تیرے لیے کچھ اختیار یا کوئی محل تردد نہین ہے

۵ قنوت بعد الرکوع یعنی بعد از رکوع و بعد رکوع دعا بعد سمع اللہ مکان القنوت ۱۲

کیونکہ شاید حق تعالے اُنپر متوجہ ہو کہ وہ اسلام لاوین یا اُنپر عذاب کرے جبکہ وہ اپنے کردار پر اصرار کرین
اسلیے کہ وہ ظالم و فاجر ہین اور انس بن مالک کہتے تھے اللہم یا رب یہ کلمہ حیرت و حسرت مین کہا جاتا ہے
یعنے ای اللہ ای پروردگار کہ روز بیر معونہ ستر مرد انصار مین سے تھے اور ابو سعید خدری سے کہا
کہ انصار مین سے کئی جگہ ستر ستر آدمی شہید ہوے چنانچہ ستر مرد روز اُحد اور ستر آدمی دفعۃً بیر معونہ مین اور ستر
شخص معرکہ یمامہ کے دن اور ستر تن بروز جنگ جسر ابی عبید اور جناب رسول خدا صلعم کو جسقدر صدمہ
شہدای بیر معونہ پر ہوا اسقدر اور کہین کے شہیدون پر غمگین نہین ہوے اور انس کہتے تھے کہ حق تعالے نے
حق مین شہدار بیر معونہ کے قرآن نازل کیا تھا یعنے کچھ آئتین نازل کی تھین کہ اُنکو پڑھتے تھے یہان تک
کہ وہ منسوخ ہو گئین (یعنے متروک ہو) منجملہ اُنکے یہ دو آیتین ہین بَلِّغُوا قَوْمَنَا وَاِنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ
یعنے وہ کہتے تھے کہ مشرکین ہماری قوم پر پہونچے اور ہمنے ملاقات کی اپنے پروردگار سے یعنے شہید ہوے
پس راضی ہوا پروردگار ہمارا ہمسے اور ہم راضی ہوے ہم اُس سے یعنے اُسکی عطیۂ رحمت و کرامت سے
اور کہا رواۃ نے کہ ابو براء پھرتا ہوا مقام عیص مین آیا اور ابو براء اپنے قبیلہ مین بہت بڈھا اور بزرگ تھا
پس اُسنے اپنے برادر زادہ لبید بن ربیعہ کو وہان سے مع ہدیہ ایک فرس کے روانہ خدمت رسول خدا
صلعم کیا سو حضرت نے اُس ہدیہ کو اُسپر واپس کر دیا اور فرمایا مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا ہون تب
لبید نے کہا میرے ذہن مین نہین آتا کہ بنی مضر مین سے کسی نے کبھی ہدیہ ابو براء کا پھیر دیا ہو پھر
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اگر مین نے ہدیہ کسی مُشرک کا کبھی قبول کیا ہوتا تو ہدیہ ابو براء کا قبول
کر لیتا تب لبید نے کہا اُسنے مجھے آپ کی خدمت مین اسلیے بھیجا ہی کہ وہ آپ سے شفا مانگتا ہی یعنے
دعاے شفا چاہتا ہی اپنے درد و بیماری سے اور اُسکے تئین دُبیلہ تھا یعنے اُسکے پیٹ مین آزار قرحہ تھا
پس حضرت نے زمین سے ایک ڈھیلا مٹی کا اُٹھا لیا اور اُسپر آب دہن ڈالا اور لبید کو حوالہ کیا
اور فرمایا اسکو پانی مین گھول کر اُسکو پلا دینا چنانچہ لبید نے جاکر ایسا ہی کیا تو ابو براء اُس مرض سے
بری ہو گیا اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اُسکے لیے ایک قطعی شہد کی لبید کے ہاتھ بھیجی تھی
کہ ابو براء اُسکو چاٹتا تھا یہان تک کہ اچھا ہو گیا پس اُسی روز ابو براء اپنی قوم مین پھرتا ہوا
ارادہ سرزمین بلی کا رکھتا تھا (اور بلی ایک قبیلہ ہی) پھر گذر اُسکا عیص پر ہوا تب اُسنے وہان سے
ربیعہ اپنے بیٹے کو اور لبید کو غلہ طعام دیکر بھیجا اور وہ دونون غلہ لدوا کر خدمت رسول خدا مین پہونچے تو حضرت
نے ربیعہ سے فرمایا کہ دربارہ ذمہ و امان تیرے باپ کے کیا معاملہ کیا گیا ربیعہ نے کہا قبیلہ نے جب کہ تلوار چلائی
اور نیزہ مارا تو اُس عہد کو توڑ ڈالا فرمایا حضرت صلعم نے ہان سچ ہی تب پسر ابی براء رخصت ہو کر چلا اور

جاکر اپنے باپ کو اس کیفیت سے مطلع کیا چنانچہ جو کچھ عامر بن الطفیل نے کیا تھا اور جو کچھ اصحاب بنی صلی اللہ علیہ سلم پر
واقع ہوا وہ ابو براء پر شاق و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ باعث پیرانہ سالی و ناتوان حالی کے اُسمین تاب
حرکت نہ تھی تو اُسنے کہا کہ بنی عامر کے درمیان سے میرے بھتیجے یعنے عامر بن الطفیل نے میرے عہد امان کو توڑ دیا
یہ کہکر ابو براء وہان سے روانہ ہوا یہان تک کہ اُس مقام پر پہونچا جہان بنو عامر ایک چشمہ پر چشمہاے قبیلہ بلی سے
موجود تھے اور اُس چشمہ کو ہدم کہتے ہین تب وہان سے ربیعہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر عامر سے جاملا اور وہ اُسوقت
اپنے ناقہ پر سوار تھا پھر ربیعہ نے اُسکو بھالا مارا مگر بھالا اُسکے مقتل سے خطا کر گیا (مقتل جسم انسان مین وہ
جگہ ہی جہان زخم لگنے سے مرجاتا ہی) اور بنو عامر شور و غوغا کرنے لگے تب عامر بن الطفیل کہنے لگا کہ مجھے ضرر
نہین پہونچا مجھے ضرر نہین پہونچا یعنے زخم نیزہ نہین لگا پھر ربیعہ سے کہا کہ عہد ذمہ ابو براء کا مین نے پورا کیا عامر
نے کہا مین نے اپنے عم سے عفو کیا کیونکہ یہ فعل اُسکا ہی اور اُسکی جانب سے ہوا اور رسول خدا صلعم نے دعا
کی تھی کہ اَللّٰھُمَّ اہْدِ بَنِیْ عَامِرٍ وَاطْلُبْ خَفْرَتِیْ مِنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ یعنے ای پروردگار ہدایت کر بنی عامر کو
اور طلب کر بدلا میرے عہد شکنی کا عامر بن الطفیل سے اور جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے چلے اور خدمت مین
رسول خدا صلعم کی آتے تھے اور چار دن تک پیادہ پا چلے آئے پھر جب وہ درمیان مقام قناۃ کے پہونچے تو ملاقات
ہوئی دو آدمی سے جو دونون بنی کلاب مین سے تھے اور وہ دونون خدمت مین جناب رسالت مآب صلعم کے گئے تھے
اور حضرت نے اُن دونون کو لباس پہنا دیا تھا اور اپنی جانب سے دونون کو امان دی تھی اور عمرو اس بات سے
مطلع نہ تھے چنانچہ اُنھون نے دونون کو قیلولہ کرایا جب وہ دونون سو گئے تو عمرو نے برجستہ اُن دونون کو
قتل کر ڈالا اور یہ اسلیے کہ بنو عامر نے اصحاب بیر معونہ کو قتل کیا تھا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا
تو بھی اُنکے درمیان[1] سے ہی (یعنے اصحاب بیر معونہ سے) اور بعض روایت مین ہی کہ سعد بن ابی وقاص بھی
عمرو بن ابی امیہ کے ساتھ پھرے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جب کبھی تجکو مین نے کہین بھیجا تو درمیان
اصحاب اپنے سے تو میرے پاس پھر آیا اور بعض نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص ہمراہ اصحاب بیر معونہ کے نہ تھے
اور اُس لشکر مین سواے انصاریون کے اور کوئی نہ تھا اور یہی ہمارے نزدیک ثابت ہی اور جب عمرو بن امیہ نے
بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن دو عامریون کے قتل کرنے کی خبر دی تو حضرت نے فرمایا تو نے بدکام کیا کہ ایسے
دو آدمیون کو تو نے قتل کیا جنکے لیے میری جانب سے امان و پناہ دی گئی تھی تاکہ مین اُن دونون کو خونبہا دون
چنانچہ عامر بن الطفیل نے حضرت صلعم کی خدمت مین نامہ لکھا اور چند آدمیون کو اپنے اصحاب مین سے مع نامہ روانہ کیا
تاکہ وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کرین کہ آپ کے اصحاب مین سے ایک شخص نے دو آدمیون کو ہمارے اصحاب مین سے
قتل کیا حالانکہ اُن دونون کے لیے آپ کی جانب سے امان و پناہ تھی تب آنحضرت صلعم نے دیت ان دونون کی اس قسم سے نکالی جسطرح

[1] قولہ (تو بھی اُنکے درمیان سے ہی) احتمال ہی کہ اشارہ بطرف بنو عامر کے کیا ہو واللہ اعلم ۱۲

دیت دو آزاد مسلمانون کی ہوتی ہی پس وہ خون بہا دونون کا اُس قوم کے پاس بھیجدیا اور واقدیؒ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی مصعب نے ابی الاسود سے انھون نے عروہ سے انھون نے کہا مشرکین کو خواہش ہوئی نسبت عروہ بن الصلت کے کہ انکو امان دیوین اور عروہ بڑے دوستدار عامر بن الطفیل کے تھے وباوجودیکہ اُنکی قوم بنی سلیم نے بھی اُنکے امان دینے کی خواہش کی مگر اُنھون نے انکار ہی کیا اور کہتے تھے کہ مین تمھارا امان قبول نہین کرتا اور نہ اپنی جان کو اپنے اصحاب کے مقتل سے باز رکھونگا اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت اصحاب بیر معونہ کے گھرگئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ ای پروردگار اسوقت ہم سوائے تیرے کسی ایسے شخص کو نہین پاتے ہین جو ہمارا سلام سوائے تیرے تیرے نبیؐ کو پہونچادے سو تو سلام ہمارا اُن حضرت پر پہونچادے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام نے اُسکی خبر جناب مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہونچائی

اسمائے شہدائے بیر معونہ

قریش مین بنی تیم سے عامر بن فہیرہ شہید ہوے اور بنی مخزوم سے حاکم بن کیسان جو اُنکے حلیف تھے شہید ہوے اور بنی سہم سے نافع بن بدیل بن ورقا ستھے جو شہید ہوے اور انصار مین سے منذر بن عمرو امیر قوم شہید ہوے اور بنی زریق سے معاذ بن ماعص تھے اور بنی النجار سے حرام وسلیمان دونون پسر ملحان کے تھے اور بنی عمرو بن مبذول سے حارث بن الصمۃ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد تھے سو یہ دونون شہید ہوے و بنی عمرو بن مالک سے انس بن معویہ و ابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر اور بنی دنیار بن النجار سے عطیہ بن عبد عمرو شہید ہوے اور کعب بن زید بن قیس زخمی اُٹھالائے گئے درمیان مقتولون سے وبالآخر وہ روز جنگ خندق شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے عروہ بن الصلت تھے جو حلیف اس قبیلہ کے تھے بنی سلیم سے اور قبیلہ نبیت سے مالک بن ثابت وسفیان بن ثابت تھے پس یہ سب جو شہید ہوے جنکے نام محفوظ و یاد ہین وہ ستولہ مرد ہین اور عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ مرثیہ پڑھا جاتا تھا نافع بن بدیل کا مین نے اپنے اصحاب سے سنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے رَحِمَ اللّٰہُ نَافِعَ بْنَ بُدَیْلٍ + رَحْمَۃَ الْمُبْتَغِی ثَوَابَ الْجِہَادِ + صَارِمٌ صَادِقُ اللِّقَاءِ اِذَا مَا اَکْثَرَ النَّاسُ قَالَ قَوْلُ السَّدَادِ یعنے خدا رحمت کرے نافع بن بدیل پر مثل رحمت اُن لوگون کے جو طالب ثواب جہاد ہین وہ تیغ زن تھا اور مقابلے کا سچا تھا اور جسوقت لوگ بہت باتین کرتے ہین تو منجملہ اُنکے جو کچھ نافع کہتا تھا قول اُسکا راست واستوار تھا یعنے اُسکا کلام سنجیدہ تھا اور انس بن عباس کہتے تھے کہ طعیمہ بن عدی ماموں انس کا جسکی کنیت ابو الریان ہی وہ روز بیر معونہ نکلکر اپنی قوم کو طلب عوض خون اپنے بھتیجے دلاتا اور ابھارتا تھا یہان تک کہ اُسی نے نافع بن بدیل بن ورقا کو شہید کیا اور اُسوقت اشعار پڑھتا تھا تَرَکْتُ ابْنَ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِیَّ ثَاوِیًا بِمُعْتَرَکٍ تَسْفِی عَلَیْہِ الْاَعَاصِرُ + ذَکَرْتُ اَبَا الرَّیَّانِ لَمَّا عَرَفْتُہٗ + وَاَیْقَنْتُ

اِنّی یَوْمَ ذٰلِکَ ثَائِرُہٗ + یعنے مین نے ابن ورقا خزاعی کو معرکہ مین مقیم چھوڑا یعنے پڑا ہوا کہ اُڑتی ہی اسپر گرد باد
اُسوقت مین نے ابو الرّیان کو یعنے انس کے تئین یاد کیا (ابو ریّان کنیت انس کی تھی) جبکہ مین نے
اُسکو یعنے ابن ورقاء کو پہچانا اور مین نے یقین کیا کہ بے شبہہ آجکے روز مین طالب عوض خون ہون
اور کہا راوی نے مین نے اپنے اصحاب سے سُنا کہ وہ ان اشعار کو صحیح النقل کہتے تھے اور کہا راوی نے
کہ حسان بن ثابت نے منذر بن عمرو کے مرثیے مین یہ اشعار کہے جنکا مضمون یہ ہی کہ حق تعالے ابن عمرو پر
رحمت نازل کرے کہ وہ ملاقات مقابلہ کا سچا تھا اور صداقت اس بات کی فائق تر ہی لوگون نے اُس سے
نسبت دو امرون کے کہا کہ ان دونون مین کوئی اختیار کر پس اُسنے اُسی راے کو اختیار کیا جو بہتر تھی
واقدی نے کہا کہ ابن جعفر نے قصیدہ حسان کا میرے سامنے پڑھا یعنے جسکے یہ اشعار تھے
اور سر مطلع اُسکا سگا غیر ندر ہی

ذکر غزوہ رجیع واقع ماہ صفر چھتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسیٰ بن یعقوب نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے
اُنھون نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اصحاب رجیع کو واسطے جاسوسی و سراغ رسانی کے طرف مکہ
روانہ کیا تا کہ وہ لوگ اخبار قریش حضور مین پہونچاوین سو وہ لوگ نجدیہ کی راہ سے چلے یہان تک کہ رجیع مین آئے
تو وہان اُن سے بنو لحیان متعرض و مزاحم ہوے واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمّد بن عبد اللہ
و معمر بن راشد و عبد الرحمان بن عبد العزیز و عبد اللہ بن جعفر و محمّد بن صالح و محمّد بن یحییٰ بن سہل بن ابی حثمہ و معاذ
بن محمد نے منجملہ اُن لوگون کے جنکے نام معلوم نہین اور اُن ہر ایک نے پارہ پارہ حدیث بیان کی اور بعضے
اُنمین سے بڑے ضابط حدیث تھے بہ نسبت بعض کے و تحقیق کہ جو کچھ اُنھون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے
اُس سب کو جمع کیا چنانچہ اُن راویون نے کہا کہ جب سُفیان بن خالد بن نبیح الہذلی قتل کیا گیا تو بنو لحیان پاس
قبیلہ عضل و قارہ کے گئے اور اُنکے لیے حصہ اور عطیۂ شتران و ستوران سے مقرر کیا اس بات پر کہ وہ لوگ
رسول خدا صلعم کے پاس جاوین اور اُن سے کلام کرین اس نہج سے کہ وہ چند اشخاص اپنے اصحاب مین سے
اُنکے یہان بھیجین تا وہ اُنکو دعوت اسلام کرین (پھر جب وہ اس حیلے سے آوین) تو ہم قتل کرین اُس شخص کو جسنے
ہمارے صاحب یعنے سفیان کو قتل کیا ہی اور باقیون کو اسیر کر کے پاس قریش کے مکہ مین لیجاوین اور اُن سے
ان لوگون کی قیمت لیوین اسلیے کہ اُن لوگون کے نزدیک کوئی چیز زیادہ تر اس سے محبوب نہین ہی کہ
اصحاب محمد مین سے کوئی بھی اُنکے پاس پکڑا آوے تو اُسکو مُثلہ کر کے یعنے اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کر کے قتل کرین
اور یہ بعوض اُن لوگون کے جو اُنمین سے روز بدر مارے گئے غرض کہ سات آدمی عضل و قارہ سے

کہ یہ دونون دو قبیلہ ہین پاس خزیمہ کے اقرار باسلام کرتے ہوے داخل ہوے اور رسول خدا صلعم سے
عرض کی کہ ہمارے یہان اسلام کا ظہور ہوا ہی آپ چند اصحاب اپنے ہمارے ساتھ بھیجدیجیے تا وہ لوگ ہمکو
قرآن سکھلادین اور مسائل اسلام کے بتادین چنانچہ حضرت علیہ السلام سے نے سات آدمی مثل مرثد بن ابی مرثد
اور خالد بن ابی البکیر اور عبداللہ بن طارق البلوی حلیف بنی ظفر کو اور اُنکے برادر مادری معتب بن عُبید حلیف
بنی ظفر کو اور خُبیب بن عدی کو جو بلحرث بن الخزرہ سے تھے اور زید بن دثنہ کو جو بنی بیاضہ سے تھے اور عاصم بن
ثابت بن ابی الاقلح کو اُن لوگون کے ساتھ روانہ کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ سب دس اصحاب تھے اور امیر افسر
اُنکے مرثد بن ابی مرثد تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اُنکے افسر عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے پس یہ سب روانہ ہوے
تا آنکہ چشمہ سار ہُذیل پر جسکو رجیع کہتے ہین وارد ہوے اور وہ قریب ہُدہ کے واقع ہی تب وہان چند آدمی
نکلے اور اپنے اُن اصحاب کو جنکو لحیانیون نے بھیجا تھا الغرض حملہ آوری اوپر مسلمین کے پکارنے لگے اور اصحاب
محمد صلعم نے اس بات کا کچھ باک نکیا مگر یہ کہ اُس قوم مین سو تیرانداز تھے اور مسلمانون کے ہاتھون مین تلوارین
تھین چنانچہ اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میان سے تلوارین کھینچکر کھڑے ہو رہے تب اُن دشمنون نے کہا
کہ ہم تمسے لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے ہین بلکہ ہمارا ارادہ یہ ہی کہ تمھاری عوض مین اہل مکہ سے ہم قیمت حاصل کرین
یعنے تم لوگون کو اُنکے ہاتھ بیچ لیوین اور تمھارے لیے عہد و میثاق خدا کا ہی یعنے ہم تمسے عہد کرتے ہین
اور تمکو امان دیتے ہین کہ تمکو ہم قتل نکرین پس خُبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ و عبداللہ بن طارق نے
اسیری قبول کی کہ خُبیب نے کہا میرے نزدیک قوم کے دست بیعت ہی یعنے مجکو ذمہ و امان قوم منظور رہی
ولیکن عاصم بن ثابت اور مرثد اور خالد بن ابی البکیر و معتب بن عبید نے انکار کیا اس بات سے کہ اُنکا
ذمہ اور اُنکی امان کے تئین قبول کرین چنانچہ عاصم نے کہا مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہی اس بات کی
کہ مین کبھی پناہ مشرکین کی قبول نکرون تب عاصم اُن سے قتال کرنے لگے اور رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے
مَا عِلَّتِی وَاَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ + اَلنَّبْلُ وَالْقَوْسُ لَهَا بَلَابِلُ + تَنْزِلُ عَنْ صَفْحَتِهَا مَعَابِلُ + اَلْمَوْتُ حَقٌّ وَالْحَیَاةُ بَاطِلُ +
وَكُلُّ مَا حَمَّ الْاِلٰهُ نَازِلُ + اِنْ لَمْ اُقَاتِلْكُمْ فَاُمِّیْ هَابِلُ یعنے کیا خوب ہی علت و حجت استوار میری کہ مین تیز دست و تیغ بکف
اور تیرانداز ہون میرے ہر ایک تیر و کمان کے لیے صداے شن و کڑک ہی تھراتے ہین یعنے چلتے ہین تیر رخ کمان سے اور حق کیا ہی
موت ہی اور باطل کیا ہی زندگانی دنیا ہی اور ہر چیز جو قضا و قدر الٰہی مین گذری ہی انسان پر آنے والی ہی اور انسان
اُسکی طرف آنے والا ہی اگر مین تمسے قتال نکرون تو مان میری ماتم اولاد مین رونے والی ہی اور واقدی رح نے
کہا مین نے اپنے اصحاب مین سے کسیکو نپایا جو روایت عاصم اور اُنکے اشعار سے انکار کرتا ہوا الغرض راوی نے
کہا کہ عاصم نے اُس قوم پر تیر پیکانی چلائے جب تیر اُنکے تمام ہو چکے تو اُن لوگون کو بھالا مارنے لگے یہان تک کہ

بھالا بھی ٹوٹ گیا صرف تلوار باقی رہی تب عاصم نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّی حَمَیۡتُ دِیۡنَکَ اَوَّلَ النَّھَارِ فَاحۡمِ لِیۡ لَحۡمِیۡ آخِرَہٗ یعنے ای پروردگار میرے مین نے شروع دن مین تیرے دین کی حمایت کی پس تو حمایت کر میرے سے میرے گوشت پوست کی آخر روز اور حال یہ تھا کہ کفار جس کسیکو اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین سے قتل کرتے تھے اُسکا لباس اُتار لیتے تھے اور ننگا کر دیتے تھے (راوی نے کہا کہ پھر عاصم نے میان تلوار کا توڑ ڈالا اور قتال کرنے لگے یہان تک کہ شہید ہوگئے اور اُنھون نے دو آدمیون کو زخمی کیا تھا اور ایک کو جان سے مار ڈالا تھا اور عاصم یہ شعر پڑھتے تھے اور قتال کرتے تھے اَنَا اَبُوۡ سُلَیۡمَانَ وَمِثۡلِیۡ رَامَا، وَرِثۡتُ مَجۡدًا مَعۡشَرًا کِرَامَا، اُصِیۡبَ مُرۡثَدٌ وَخَالِدٌ قِیَامَا مین ابو سلیمان ہون اور مجھسا اولوالعزم کہ وارث ہون مین بزرگواری گروہ بزرگ کا قتل ہوے مرثد و خالد کھڑے کھڑے (یعنے مجھسا شخص موجود ہوا اور مرثد خالد قتل ہوجاوین) بعد ازان مشرکین نے اُنکو برچھیان مارین تا آنکہ وہ شہید ہوے اور ایک عورت تھی سلافہ دختر سعد بن الشہید اُسکا شوہر اور چار بیٹے اُسکے مارے گئے تھے اور اُن چارون مین سے حارث و مسافع دو کو عاصم نے قتل کیا تھا چنانچہ اُس عورت نے منت مانی تھی اس بات کی کہ اگر خدا اُسکو قدرت دیوے عاصم پر تو اُنکے کاسۂ سر مین شراب پیے اور جو کوئی عاصم کا سر لاوے اُسکے لیے سو شتر مقرر کیے اور اُسکی اس نذر سے عرب آگاہ تھے اور بنو لحیان کو بھی اطلاع تھی سو بعد شہادت عاصم کے اُن سب نے ارادہ کیا کہ سر عاصم کا کاٹ لیوین اور اُسکو سلافہ بنت سعد پاس لیجاوین تاکہ اُس سے سو ناقہ جائزہ لیوین تب حق تعالے نے عاصم پر سارن مکھیون کو جو مثل زنبور ہوتی ہین مقرر کیا کہ اُن زنبورہ مکھیون نے عاصم کی حفاظت کی پس جو کوئی عاصم کے پاس چلا اُسکا منھ نشیون سے چھید دیا اور بہت کچھ اُن زنبورون سے ظہور مین آیا کہ کسیکو عاصم پاس جانے کی مجال نرہی تب اُن کافرون نے کہا کہ رات تک عاصم کو یون ہی چھوڑ دو جب رات ہوگی تو یہ مکھیان عاصم کے پاس سے چلی جاوینگی پھر جب کہ رات آئی تو حق تعالے نے عاصم پر ایک سیلاب جاری کیا وحال آنکہ ہلوگ اُسوقت اطراف آسمان مین کہین کسیطرف کوئی ٹکڑہ ابر کا نہین دیکھتے تھے آخر وہ سیلان نعش عاصم کو بجنسہ بہا لیگیا کہ کفار نہ اُن تک پہونچ سکے نہ اُنکو گزند پہونچا سکے و چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ذکر عاصم کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بتحقیق عاصم نے اپنی حیات مین نذر اس بات کی کی تھی کہ وہ کسی مشرک کو مس نکرین اور نہ کوئی مشرک اُنکو مس کرنے بخوف نجس ہوجانے کے مشرک سے یعنے مشرک کو عاصم نجس جانتے تھے پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بے شبہ حق تعالے حفاظت کرتا ہی مومنین کی پس خدا نے عاصم کو محفوظ رکھا مس کفار سے بعد وفات اُنکے جسطرح وہ باز رہتے تھے اور پرہیز رکھتے تھے اپنی حیات مین اور کہا راوی نے کہ معتب بن عبید قتال کرتے ہوے درمیان مشرکین کے در آئے تب وہ سب اُنپر ٹوٹ پڑے اور اُنکو شہید کیا بعد ازان

کفار وہان سے خبیب اور عبد اللہ بن طارق اور زید بن الدثنہ کو لیچلے اور یہ سب کمانون کے رودون مین بندھے تھے
جب اس حال سے یہ لوگ مقام مرالظہران مین آئے تو عبد اللہ بن طارق نے اپنے اصحاب سے کہا یہ ہمارے ساتھ
اول غدر یعنے عہد شکنی ان لوگون کی ہے واللہ مین تمھارے ساتھ نہ چلونگا کہ ہر آئینہ میرے تئین تاسی دیری
انھین لوگون یعنے شہیدون کی منظور رہی تب انھون نے عبد اللہ کو روکا مگر عبد اللہ نے نانا اور اپنا ہاتھ
رودہٗ کمان سے چھوڑا لیا اور اپنی تلوار پکڑی تو کفار اُن سے الگ ہوگئے پھر عبد اللہ درمیان کفار کے دوڑ دوڑ کر
سخت حملہ کرنے لگے اور وہ لوگ اُن سے ہٹ ہٹ کر پتھر مارنے لگے یہان تک کہ اُنکو شہید کیا چنانچہ قبر اُنکی
مرالظہران مین ہے پھر وہان سے کفار لیچلے خبیب بن عدی اور زید بن ثابت کو تا آنکہ اُن دونون کو لیکے مکہ
مکے مین جا پہونچے اور خبیب کو حجیر بن ابی اہاب نے ہشتاد مثقال طلا یعنے ہشتاد دینار پر خرید لیا
اور بعضون نے کہا کہ اُنکو بعوض پچاس شتر خواہ ستور کے خرید کیا اور بعضون نے کہا کہ اُنکو بنت الحارث
بن عامر بن نوفل نے سو اونٹ پر خرید کیا اور حجیر نے جو اُنکو خریدا تو واسطے اپنے بھتیجے عقبہ بن الحارث
کے لیا تھا تاکہ وہ بدلے اپنے باپ کے جو بدر مین مارا گیا تھا اُنکو قتل کرے اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے
بعوض پچاس شتر کے مول لیا اور اپنے باپ کے بدلے اُنکو شہید کیا اور بعضون نے کہا کہ اس خرید مین
یا یہ کہ زید کی خرید مین چند قریش شریک تھے اور جب خبیب اور زید کو مکے مین داخل کیا تھا تو شہر حرام شہر
ذیقعدہ تھا تو حجیر نے خبیب بن عدی کو ایک عورت کے گھر مین قید کیا تھا اور اس عورت کا نام ماویہ تھا
وہ مولاۃ بنی عبد مناف کی تھی اور صفوان بن امیہ نے زید بن دثنہ کو پاس چند آدمیون کے جو بنی جمح سے تھے
قید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ صفوان نے نسطاس اپنے غلام کے پاس قید رکھا اور وہ ماویہ عورت جو بعد اُس واقعہ
کے اسلام لائی تھی اور اسلام اُسکا اچھا اور سچا تھا تو وہ کہتی تھی کہ واللہ مین نے کسیکو بہتر خبیب سے نہین دیکھا
واللہ مین خبیب کو شگاف دروازے سے جھانکتی تھی کہ وہ زنجیرون مین ہین اور مین نہین جانتی کہ روے زمین مین
کوئی دانہ انگور کا کسیکے کھانے مین آتا ہو یعنے موسم نہ تھا وحال آنکہ خبیب کے ہاتھ مین خوشہٗ انگور کا ہوتا تھا
اور وہ اتنا بڑا خوشہ ہوتا تھا جیسے آدمی کا سر چنانچہ وہ اُس خوشہ مین سے کھاتے تھے اور وہ ہی اُنکا رزق تھا
کہ خدا اُنکو پہونچاتا تھا اور خبیب راتون کو تہجد مین قرآن پڑھا کرتے تھے اور عورتین اُن سے قرآن سُنکر رویا کرتی تھین
اور اُنپر نرمی اور رحم دلی کرتی تھین پھر وہ عورت ماویہ کہتی تھی کہ مین نے خبیب سے کہا اے خبیب کچھ
تیری حاجت ہے انھون نے کہا میری کوئی حاجت نہین مگر یہ کہ تو مجکو آب شیرین پلا اور جو جانور نصب
یعنے بتون کے استھانون پر ذبح کیا جاتا ہے اُسکا گوشت مجکو مت کھلا اور جسوقت لوگ ارادہ میرے
قتل کا کرین تو میرے پاس اُسکی خبر لا پھر وہ کہتی تھی کہ جب شہر ہاے حرام یعنے جن مہینون مین قتل وقتال

حرام ہی گذر گئے تو کفار اُنکے قتل پر جمع ہوے تب مین نے آنکر اُنکو خبر دی مگر واللہ مین نے دیکھا کہ اُنکو
اُسکی کچھ پروا بھی نہوئی اور مجھسے کہا کہ مجھے ایک استرہ دے تا مین اصلاح بنا لون یعنے بال مونڈلون پھر مینے
ایک استرہ اُنکے پاس اپنے بیٹے ابی حسین کے ہاتھ بھیجا۔ اور جب لڑکا میرا استرہ لیکر میرے پاس سے
چلا گیا تو مین نے کہا واللہ یہ شخص اس لڑکے کو اپنے بدلے مین مار لیگا مین نے یہ کیا کام کیا کہ اس لڑکے کے ہاتھ
استرہ بھیجا کہ وہ اُسکو قتل کریگا اور وہ یہ کہیگا رجل برجل یعنے ایک کا بدلا ایک ہی اور جب میرا بیٹا اُنکے
پاس استرہ لیگیا تو اُنھون نے اس سے استرہ لے لیا اور مزاح سے کہنے لگے قسم تیرے باپ کی بے شبہہ
تو بڑا جری ہی گیا تیری مان نڈری میری عہد شکنی سے کہ تیرے ہاتھ استرہ بھیجا و حال آنکہ تم لوگ میرے
قتل کا ارادہ رکھتے ہو ماویہ نے کہا مین یہ بات سنتی تھی تب مین نے کہا ای خبیب مین نے تیری امن مین دیا تھا
ساتھ امان خدا کے اور مین نے تجکو یہ چیز تیرے خدا کے واسطے دی اور اسواسطے مین نے تجکو یہ استرہ
نہین دیا کہ تو میرے بیٹے کو قتل کرے خبیب نے کہا مین وہ نہین ہون کہ اُسکو قتل کرون اور ہمارے دین مین
عہد شکنی حلال نہین ہی بعد ازان مین نے اُنکو خبر دی کہ کل صبح کو وہ لوگ تجکو نکالنے والے ہین اور قتل
کرنے والے ہین راوی نے کہا آخر اُنکو زنجیرون مین باہر نکالا اور لیگئے اُنکو مقام تنعیم تک اور اُنکے ساتھ
عورتین بھی نکلین اور لڑکے اور غلام اور ایک جماعت اہل مکہ سے نکلی یہان تک کہ کوئی پیچھے نرہگیا اور نکلنے والے
یا موتور تھے یا غیر موتور موتور وہ جسکا کوئی بدر مین مارا گیا تھا اور اُسکو اُسکا بدلا نہین ملا تھا پس وہ چاہتا تھا
کہ خبیب کا قتل ہونا دیکھکر اور اسکو اپنا خون بہا سمجھکر خوشدلی حاصل کرے اور غیر موتور اسلیے نکلے کہ وہ مخالف
اسلام اور دشمن اہل اسلام تھے یعنے یہ لوگ تماشائی تھے پھر جب کفار اُنکو تنعیم تک لیگئے اور اُنکے ساتھ
زید بن الدثنہ تھے اُسوقت اُن کافرون نے حکم کیا کہ ایک لمبی لکڑی گاڑی جاوے یعنے واسطے سولی
دینے خبیب کے تب اُس لکڑی کے لیے گڑھا کھودا گیا یعنے وہ لکڑی گاڑی گئی پھر جب کہ خبیب کو اُس
سولی کے پاس لیگئے تو خبیب نے کہا اگر تم مجکو چھوڑ دو تو مین دو رکعت نماز پڑھ لون اُنھون نے کہا اچھا پس
خبیب نے دو رکعت نماز پڑھی اور تمام کیا اُنھون نے دونون رکعت کو بدون اسکے کہ دونون کو طول دیا ہو
اور واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی معمر نے زہری سے اُنھون نے عمرو بن سفیان بن
ابی سفیان بن اسید بن العلا سے اُنھون نے ابی ہریرہ سے اُنھون نے کہا اول جسنے طریقہ نکالا ہی
دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت قتل کے وہ خبیب تھے راوی کہتے ہین کہ پھر خبیب نے کہا واللہ اگر یہ گمان اُنکو نہوتا
کہ مین نے موت سے ڈرکر نماز کو طول کیا تو مین اُسوقت نماز مین اکثار کرتا بعد ازان خبیب نے دعا کی
اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُغَادِرْ مِنْھُمْ اَحَدًا یعنے ای پروردگار اُنکے عدد کو تو شمار کر

(یعنے اپنے قہر مین اُنمین ایک ایک کو گھیر لے) اور ہلاک کر انکو پراگندہ و پریشان اور باقی نچھوڑ اُنمین سے
کسیکو معوّیہ بن ابی سفیان نے کہا کہ مین اُنکی دعا کے وقت موجود تھا تو مین نے اپنے تئین دیکھا کہ
میرا باپ ابو سفیان دعاے خبیب کے خوف سے مجکو زمین پر لٹاتا تھا اور ابوسفیان نے مجکو اُسدن
ایسی کشاکش سے گھسیٹا کہ مین سُرین کے بھل گر پڑا اور اُس گرنے کی چوٹ سے مین ایک مدت دردمند رہا
اور خویطب بن عبد العزی کہتا تھا کہ مین نے اپنے تئین ایسا پایا کہ اپنے کانون مین اُنگلیان دیکر دوڑتا ہوا
بھاگا اِس خوف سے تا دعاے خبیب کو مین نہ سنون اور اسی طرح حکیم بن حزام نے کہا کہ خوف دعاے خبیب سے
مین اپنے تئین درختون کی آڑ مین چھپاتا تھا اور راوی کہتا ہی مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ
بن یزید نے اُن سے سعید بن عمرو نے اُنھون نے کہا مین نے جبیر بن مطعم سے سُنا وہ کہتا تھا کہ اُسدن
مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین چھپا تھا لوگون کے درمیان اس خوف سے تا سامنا نہو میرا دعاے خبیب سے
اور حارث بن برصا نے کہا واللہ مجکو گمان نہ تھا کہ دعاے خبیب اُنمین سے کسیکو چھوڑے گی اور واقدی
نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے عثمان بن محمد الاخنسی سے اُنھون نے کہا کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن حُذیم الجمحی کو عامل مقرر کیا تھا اوپر حمص کے اور حال اُنکا
یہ تھا کہ اُنپر غش طاری ہوا کرتا تھا باوجودیکہ وہ درمیان اپنے اصحاب کے ہوتے تھے چنانچہ ذکر اس بات کا
آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہوا اور سعید اکثر حمص سے خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ کے آیا کرتے تھے تو ایکمرتبہ
اُنکے آنے مین اُنھون نے پوچھا کہ اے سعید تیرے تئین کیا ہوجایا کرتا ہی کیا تجھپر جن ہی اُنھون نے
کہا نہین یا امیر المومنین ولیکن تھا مین اُن لوگون مین جو وقت قتل خبیب حاضر تھے اور مین نے دعا اُسکی
سُنی تھی سو واللہ جسوقت میرے قلب پر اُنکی دعا کا خطور و خیال آجاتا ہی تو مین کسی مجلس و مجمع مین ہون
مگر مجھپر غش طاری ہوجاتا ہی عثمان راوی نے کہا کہ بس یہ غشی سعید کے تئین نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے
موجب مزید خیر کی ہوئی اور واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی قدامہ بن موسی نے عبد العزیز
بن رُمانہ سے اُنھون نے عروہ بن الزبیر سے اُنھون نے نوفل بن معویہ الدیلی سے اُنھون نے کہا کہ
مین اُس روز بوقت دعاے خبیب حاضر تھا پس مین نے اُن لوگون مین سے جو وہان اُسوقت حاضر تھے
کسیکو نہین دیکھا کہ وہ اُنکی دعا کے ضرر سے بچ رہا ہو اور مین جو کھڑا تھا تو اُس دعا کے خوف سے زمین کی طرف
جھک پڑا اور قریش ایک مہینے بلکہ زائد یکماہ تک ایسی حالت مین رہے کہ اُنکی محفلون مین سوا ذکر دعاے خبیب کے
اور کسی بات کا مذکور نہوتا تھا راوی کہتے ہین جب خبیب دو رکعت نماز پڑھ چکے تو کفار اُنکو سولی پاس لیگئے
اور اُنکا رخ طرف مدینے کے کرکے رودے یا رسّی سے اُنکو خوب کسکر باندھا بعد ازان اُن سے کہنے لگے کہ اگر تو

اسلام سے پھر جاے تو ہم تجکو چھوڑ دوین اُنھون نے کہا واللہ مین نہین چاہتا کہ مین اِسلام سے دست بردار ہون اور عوض اسکے دولت تمام روے زمین کی میرے ہاتھ آوے پھر اُن کافرون نے کہا بھلا یہ تو چاہتا ہی کہ بجاے تیرے محمدؐ ہون (یعنے جس حال مین کہ تو ہی) اور تو اپنے گھر مین بیٹھا ہو اُنھون نے کہا واللہ مین ہرگز نہین چاہتا کہ جسم محمدؐ مین ایک کانٹا بھی چبھے یعنے اُنکو ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین اپنے گھر مین آرام سے بیٹھون پھر اُنھون نے بار بار کہنا شروع کیا ای خبیب لے پھر جا اِسلام سے خبیب کہتے تھے مین کبھی نہ پھرونگا وہ کہنے لگے آگاہ ہو قسم ہی لات و عزّیٰ کی اگر تو ایسا نکریگا کہ اِسلام سے باز نہ آویگا تو البتہ ہم تجکو ضرور قتل کرینگے اُنھون نے کہا میرا قتل ہونا راہ خدا مین اخفیف اور ایذاے قلیل ہی (یعنے قتل میرا آسان اور تھوڑی دیر کی اذیت ہی بخلاف انحراف اِسلام سے کہ کار دشوار و موجب خلود نار ہے) پھر جب خبیب نے اُنکے کہنے سے انکار کیا تو اُن کافرون نے اُنکا منھ اُس طرف کر دیا جسطرف سے آئے تھے یعنے مدینے کی جانب منھ اُنکا پھیر دیا خبیب نے کہا ولیکن پھیر دینا تمھارا میرے منھ کو جہت قبلہ سے (یعنے یہ مجکو ضرر نہین کرتا) پس تحقیق کہ حق تعالے فرماتا ہی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنے جس طرف تم رخ کرو اُسی طرف وجہ خدا موجود ہی ای دلیل و حجتِ خدا بعد ازان خبیب نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَا اَرٰی اِلَّا وَجْهَ عَدُوٍّ اَللّٰھُمَّ اِنَّهٗ لَیْسَ ھٰھُنَا اَحَدٌ یُبَلِّغُ رَسُوْلَکَ عَنِّی السَّلَامَ فَبَلِّغْهُ اَنْتَ عَنِّی السَّلَامَ یعنے ای پروردگار مین یہان سواے شکل دشمنون کے اور کسیکو نہین دیکھتا ہون ای پروردگار اس جگہ کوئی ایسا نہین ہی جو تیرے نبیؐ کو میرا اسلام پہونچاوے پس تو ہی اُنکو میری جانب سے سلام پہونچا اور واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اُسامہ بن زید نے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ مدینے مین بیٹھے تھے کہ دفعتہً حضرتؐ پر ایک حالت بیہوشی کی طاری ہوئی جسطرح وقت نزول وحی کے وہ کیفیت غشیان کی ہوا کرتی تھی بعد ازان ہمنے حضرتؐ سے کہتے ہوے سُنا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ بعد ازان فرمایا کہ یہ جبرئیل آئے ہین اور خبیب کے طرف سے سلام پہونچاتے ہین وبعد ازان اُن کافرون نے طلب کیا لڑکون کو اُن لوگون کے لڑکون مین سے جو بدر مین مارے گئے تھے یعنے اُن لڑکون کو بلایا جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے چنانچہ ایسے چالیس لڑکے بلائے گئے تب اُن کافرون نے ہر ایک لڑکے کو ایک ایک نیزہ دیا اور کہا دیکھو یہ وہ شخص ہی جسنے تمھارے آبا کو مارا ہی تب اُن لڑکون نے خبیب کو نیزے مارے مگر ہلکے لگے اور خبیب اُس لکڑی پر تڑپے کہ اُنکا منھ قبلہ کیجانب ہو گیا اُسوقت خبیب نے کہا حمد ہی اُس خدا کی جسنے میرے منھ کو سمت اُس قبلہ کے پھیر دیا جسکو اپنے لیے اور اپنے نبیؐ اور جمیع مومنین کے لیے پسند و اختیار کیا ہی اور جو لوگ قتل خبیب پر جمع ہوے اور لوگون کو جمع کیا وہ عکرمہ بن ابی جہل تھا اور

سعید بن عبداللہ بن قیس اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن امیہ بن الاوقص السلمی یہ سب تھے اور ان حاضرین مین عقبہ بن الحارث بن عامر بھی تھا جو کہتا ہی واللہ مین نے خبیب کو قتل نہین کیا کیونکہ اُس روز مین لڑکا کم سن تھا ولیکن ایک شخص نے بنی عبدالدار مین سے جسکا نام ابو میسرہ بن عوف بن السباق تھا میرا ہاتھ پکڑ کر برچھی پر رکھا اور ہاتھ میرا اپنے ہاتھ سے تھامے رہا اور اپنے ہاتھ کے زور سے برچھی مارتا تھا یہان تک کہ خبیب قتل ہوے اور جبکہ وہ برچھی مار چکا تو اپنا ہاتھ اُسنے چھوڑ لیا تو کافرون نے چلا کر کہا ای ابو سروعہ ابو میسرہ نے بڑی برچھی ماری تب ابو سروعہ نے (یعنے یہ کوئی اور شخص تھا) خبیب کو نیزہ مارا کہ اُسکے پشت سے پار کر دیا اور اُس نیزہ کو اُسی طرح اُسدم تک چھید ارکھا کہ خبیب توحید خدا کرتے تھے اور شہادت دیتے تھے کہ محمد رسول ہی خدا کا چنانچہ اخنس بن شریق کہتا تھا کہ اگر خبیب کسی حال مین ذکر محمد سے باز رہتا تو ایسی حالت مین (یعنے جب برچھیون مین چھدا تھا) بالضرور ترک ذکر محمد کرتا یعنے بھول جاتا ہمنے کبھی کسی والد کو نہین دیکھا کہ وہ اپنی اولاد سے ایسی محبت دلی رکھتا ہو جیسی محبت کہ اصحاب محمد محمد کے ساتھ رکھتے ہین اور کہا راویون نے کہ زید بن دثنہ جو صفوان بن امیہ کے یہان زنجیرون مین مقید تھے تو راتون کو نماز تہجد پڑھا کرتے تھے اور دنون کو روزے رکھتے تھے اور جو چیزین کھانے کو اُنکے سامنے آتی تھین اُسمین سے گوشت ذبائح نہ کھاتے تھے یہ بات صفوان پر بہت دشوار تھی اسلیے کہ قریش نے اپنے قیدیون کو اچھی طرح رکھا تھا تب صفوان نے زید سے کہلا بھیجا کہ کھانون مین سے تو کیا چیز کھاتا ہی اُنھون نے جواب دیا کہ جو جانور سواے نام خدا کے کسی غیر کے نام سے ذبح کیا جاتا ہی مین اُسکا گوشت نہین کھاتا ہون ولیکن مین دودھ سے رغبت رکھتا ہون (یعنے دودھ پی لینا اور کھانون سے کفایت کرتا ہی) کیونکہ وہ صائم رہتے تھے تب صفوان نے اُنکے لیے حکم دیا اور مقرر کیا کہ دودھ ایک بڑا کاسہ بھر کے وقت افطار کے زید کو ملا کرے یہان تک کہ مثل اُسی کاسہ کے اگلے روز بھی ہوتا تھا یعنے ملتا تھا پھر جب کہ زید بن دثنہ اور خبیب کو ایک ہی روز مقتل مین لائے اور اُن دونون کی باہم ملاقات ہوئی اور اُن ہر ایک کے ساتھ لوگون کے غول تھے پس ہر ایک دونون اپنے صاحب سے لپٹ گیا اور اُن دونون مین سے ہر ایک نے اپنے صاحب کو وصیت کی کہ وہ اپنی اُس مصیبت پر صبر کرے بعد ازان وہ دونون ازیکدیگر جدا ہوے اور جو شخص قتل زید پر متولی مقرر ہوا تھا وہ نسطاس غلام صفوان کا تھا چنانچہ اُنکو تنعیم تک لائے اور لکڑی سولی کی زمین پر گاڑی زید نے کہا مین دو رکعت نماز پڑھ لون پس اُنھون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازان اُنکو اُس لکڑی پر اُٹھایا اور زید سے کہنے لگے کہ تو اپنے اس دین جدید سے دست بردار ہو اور پیروی ہمارے دین کی کر تو ہم تجکو

چھوڑ دیوین اُنھون نے کہا لا واللہ یعنے واللہ ایسا نہوگا مین اپنے دین سے کبھی جدا نہونگا اور کفار کہتے تھے
کہ آیا تجکو خوش آتا ہی اور تیرا دل گوارا کرتا ہی کہ بجاے تیرے ہمارے ہاتھ محمد گرفتار ہون اور تو اپنے گھر مین
بیٹھا ہو زید نے کہا مجھے بہت ناگوار ہی اور مجھپر دشوار ہی کہ جسم محمد مین ایک کانٹا چبھے یعنے ایک کانٹے کی بھی
کھٹک ہو اور مین اپنے گھر مین بآرام بیٹھون راوی نے کہا ابو سفیان بن حرب کہتا تھا کہ ہمنے کبھی کسیکے
اصحاب مین اُسکے لیے ایسی اشد محبت نہین دیکھی جیسی محبت شدید اصحاب محمد مین محمد کے لیے پائی اور حسان بن ثابت
یہ اشعار شان مین خبیب کے پڑھتے تھے جسکا مضمون یہ ہی لَیتَ خُبَیبًا لَم تَخُنْهُ اَمَانَةٌ + وَلَیتَ خُبَیبًا کَانَ
بِالقَومِ عَالِمًا + شَرَاهُ زُهَیرُ بنُ الاَغَرِّ وَجَامِعٌ + وَکَانَا قَدِیمًا یَرکَبَانِ المَحَارِمَا + اَجَرتُم فَلَمَّا اَن اَجَرتُم
غَدَرتُم + وَکُنتُم بِاَکنَافِ الرَّجِیعِ اللَّهَازِمَا + ای کاشکے خبیب کی خیانت اُس قوم نے از روے امانت
یعنے از راہ امان کے نکی ہوتی و کاشکے خبیب حال اُس قوم کا یعنے غدر اُنکا جانتا ہوتا یعنے کاش خبیب اُنکی
خیانت اور اُنکے غدر کو جانتا تو اس نوبت کو نہ پہونچتا اور یہ اشارہ ہی اس بات پر کہ ہرگاہ اصحاب رجیع جو لڑکر
شہید ہوگئے تھے اُنمین سے خبیب و زید نے اُنکی امان کو قبول کیا تھا اور اُنکے ذمہ پر اعتماد کرکے قتال سے
باز رہے تھے) خرید لیا خبیب کو زہیر بن الاغر اور جامع نے اور یہ دونون ہمیشہ کے حرامکار تھے پھر تمنے
امان پیش کی پھر جب ہم امان دیچکے تو ہمسے پھر غدر و فریب کیا کہ تم لوگ اطراف رجیع مین نیزہ بازی
کرنے والے ہو۔ اور حسان نے جو یہ اشعار کہے تھے اُنکے دیوان قدیم مین پائے گئے لَو کَانَ فِي الدَّارِ
قَومٌ ذُو مُحَافِظَةٍ + حَامِي الحَقِیقَةِ مَاضٍ مَا لَهُ اَنَسٌ + اِذًا حَلَلتَ خُبَیبُ مَنزِلًا فَسِحًا + وَلَم یُشَدَّ عَلَیکَ اللَّیلَ الحَرَسُ
وَلَم تَقُدکَ اِلَی التَّنعِیمِ زِعنِفَةٌ + مِنَ المَعَاشِرِ مِمَّن قَد نَفَت عُدَسُ + فَاصبِر خُبَیبُ فَاِنَّ القَتلَ مَکرُمَةٌ
اِلَی جِنَانِ نَعِیمٍ تَرجِعُ النَّفَسُ + دَلَّوکَ غَدرًا وَهُم فِیهَا اُولُو خُلُفٍ + وَاَنتَ ضَیفٌ لَهُم فِي الدَّارِ مُحتَبَسٌ یعنے
اگر ان گھرون مین حفاظت کرنے والے ہوتے یعنے مکے مین اور وہ حامی حقیقی ہوتے اور اقدام کرنے والے ہوتے
امور حق مین اور نہوتی اُنکے لیے انس کسی سے یعنے عیال و مال سے تو اُسوقت ای خبیب تو نزول کرتا منزل وسیع مین
اور تجھپر سختی قید اور درشتی نگہبانون کی نہوتی اور وہ کوتاہ دست لئیم یعنے نسناس تجکو بسوی تنعیم کو نہ لیجاتا
اور وہ ان گروہ مین اُن لوگون مین سے ہی جو چھٹے واسطے عدس کے ہین یعنے رذیل و کمینہ پیشہ بہر حال صبر کر
ای خبیب کہ ہر آئینہ قتل راہ خدا مین بزرگی ہی کیونکہ طرف جنات نعیم کے کل نفوس رجوع کرنے والے ہین
مسلط کیا اُنھون نے تجھپر کہ یہ لوگ قریش مین خلف وعدہ ہین اور تو اُنکا مہمان تھا اور اُنکے گھر مین مقید تھا

ذکر غزوہ بنی النضیر ماہ ربیع الاول مین سینتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور

محمد بن یحیے بن سہل اور ابن ابی حبیبہ اور محمد بن راشد نے اور یہ لوگ منجملہ اُن راویون کے ہین جنکا نام مین نہین
جانتا اور ہر ایک نے پارہ پارہ اس حدیث کا مجھسے بیان کیا اور اُنمین سے بعضے بڑے ضابطہ حدیث تھے بعض سے
پس اُن سب نے جو مجھسے حدیث بیان کی مین نے سب کو جمع کیا کہا رواۃ نے کہ جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے
چلے اور قناۃ مین آئے تو وہان دو آدمی بنی عامر سے ملے تب اُن دونون کا نسب پوچھا یعنے تعارف کیا اُن
دونون نے اپنا نسب بتایا پھر اُن دونون کو قیلولہ کرنے کی ترغیب دی جب وہ سو گئے تو اُسپر حملہ کرکے دونون کو
قتل کیا بعدازان وہان سے چل نکلے اور اُسی ساعت بہت جلد جتنی دیر مین بکری دوہتے ہین آکر خدمت مین
رسول خدا صلعم کے حاضر ہوئے اور اُن دونون کی خبر بیان کی حضرتؐ نے فرمایا تو نے بہت بُرا کام کیا اُن
دونون کے لیے تو ہماری جانب سے امان تھی اور اُنسے ہمنے عہد و ذمہ کیا تھا عمرو نے کہا مجکو معلوم نہ تھا بلکہ مین
اُن دونون کو مشرک جانتا تھا و علاوہ اُنکی قوم نے ہمارے ساتھ کیا جو کچھ کیا کہ ہمسے عہد شکنی کی اور عمرو جو کچھ سلاح
ورخت اُن دونون کا لائے تھے اُسکی نسبت رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ علحدہ رکھا جاوے و بعدازان حضرت
صلعم نے وہ سب اسباب مع خون بہا دونون کا اُنکی قوم کے پاس بھجوا دیا اور یہ اصطلح ہوا کہ عامر بن الطفیل نے
حضرت صلعم کی جناب مین کہلا بھیجا تھا کہ آپ کے اصحاب مین سے ایک شخص نے ہماری قوم مین سے دو آدمیون کو
مار ڈالا ہی وحال آنکہ اُن دونون کے لیے آپ کی جانب سے امان تھی اور آپ نے اُنسے عہد ذمہ کیا تھا
پس چاہیے کہ اُن دونون کی دیت ہمارے پاس بھیج دیجیے چنانچہ رسول خدا صلعم بنی النضیر کے پاس تشریف لیگئے
اسلیے کہ وہ لوگ بھی دیت مین مدد کرین اور حال یہ تھا کہ بنو النضیر حلیف بنی عامر کے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم
روز شنبہ تشریف لیچلے اور مسجد قبا مین آکر نماز پڑھی اور حضرتؐ کے ہمراہ کچھ لوگ تھے مہاجرین و انصار سے بعدازان
کہ بنی النضیر کے یہان تشریف لائے تو اُنکو دیکھا کہ سب اپنی محفل مین جمع ہین تب اُن حضرت صلعم مع اصحاب اپنے
وہان بیٹھے اور اُن لوگون سے کلام کرنے لگے تا وہ لوگ اُن دونون کلابیون کے لیے جنکو عمرو بن امیہ نے
قتل کیا تھا مبلغ دیت مین مدد کرین تب بنو النضیر نے کہا اے ابو القاسم جو آپ چاہتے ہین ہم وہی کرینگے
ہم فدا ہون آپ پر کہ آپ نے ہماری ملاقات کی اور ہمارے یہان تشریف لائے بیٹھ جایئے تا ہم آپ کے لیے طعام
حاضر کرین اور رسول خدا صلعم اُنکے مکانون مین سے ایک مکان کی دیوار سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے چنانچہ وہ لوگ
جدا ہوے اور بعضون نے بعض سے خلوت کرکے باہم شورہ کیا اُنہین سے حیی بن اخطب بولا اے گروہ یہود
اسوقت محمد اپنے چند اصحاب کے ہمراہ آئے ہین کہ وہ سب پورے دس بھی نہون گے اور وہ جو اُنکے ساتھ ہین
ابو بکر و عمر اور علی اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن معاذ و سعد بن حضیر و سعد بن عبادہ ہین پس جس گھر کے نیچے محمد
بیٹھے ہین اُسکے اوپر سے ایک پتھر اُنپر ڈالدو اور اُنکو مار ڈالو کیونکہ پھر کبھی ایسا موقع پاؤ گے کہ وہ تنہا ہون اور

اُسوقت اُنکے دوستدارون مین کوئی اُنکے ساتھ نہین ہی اور جب وہ قتل ہوجاوینگے تو اصحاب اُنکے
متفرق ہوجاوینگے پھر جو کوئی اُنکے ہمراہ قریش سے ہوگا وہ اپنی قوم مین ملجائیگا اور باقی رہجاوینگے وہان وہ گو
جو اوس وخزرج سے ہین سو وہ تمھارے حلیف ہین پھر جو کچھ تمھارا ارادہ ہو کہ تم کسی روز کسی زمانہ مین کروگے تو
اسیوقت کرو یعنے اسیوقت موقع ہی تب عمرو بن جحاش نے کہا کہ مین ابھی اس مکان کی چھت پر چڑھتا ہون
اور اُنپر ایک بھاری پتھر گراتا ہون اُسوقت سلام بن مشکم نے کہا اے قوم اس مرتبہ تم میری اطاعت کرو اور ہمیشہ
تم میری مخالفت کیجیو یعنے ابکی بار تم میری بات مان لو پھر چاہیو تو آیندہ کبھی میرا کہنا نہ مانیو واللہ اگر تم ایسا کروگے تو
ضرور محمد کو خبر ہوجائیگی کہ ہم لوگون نے اُنکے ساتھ غدر کی اور یہ دغابازی نقض اُس عہد کا ہی جو درمیان
ہمارے اور اُنکے واقع ہوا ہی پس ایسا کام نکرو آگاہ ہو واللہ کہ جس بات کا تم ارادہ رکھتے ہو اگر وہ کروگے
تو یہ جان لو کہ اُنمین سے کوئی نہ کوئی قائم رہیگا اور اس دین کو تا قیامت برپا رکھیگا پھر وہ یہود کی جڑ اور بنیاد
کھود ڈالیگا اور اپنا دین ظاہر و غالب کریگا اور حال یہ ہی کہ ابن جحاش پتھر گران سنگ مہیا کرچکا تھا تا کہ آن
حضرت صلعم پر گرادے اور چاہتا تھا کہ اُسکو اُنپر لڑکادے پھر جب اُسکو لیے ہوے چھت پر چڑھ گیا اُسیوقت آن حضرت
صلعم کو جو کچھ اُن لوگون نے قصد کیا تھا اُسکی خبر آئی (یعنے بواسطۂ جبرئیل) تب حضرت وہان سے بہت جلد
اُٹھ کھڑے ہوے گویا کہ وہ ارادہ قضاے حاجت کا رکھتے تھے (یعنے جیسے کوئی ارادہ جانے پاخانے کا
رکھتا ہو) اور اُس جگہ سے آن حضرت صلعم طرف مدینے کے متوجہ ہوے اور اصحاب حضرت کے ابھی وہین
بیٹھے باتین کرتے تھے اور اُنکو گمان ہوا کہ حضرت براے قضاے حاجت تشریف لیگئے ہونگے پھر جب
عرصہ ہوا اور وہ لوگ اس گمان سے مایوس ہوے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا ہمارا کچھ نہین
بالضرور حضرت کسی امر کے لیے تشریف لے گئے ہین تب یہ سب اصحاب اُٹھ کھڑے ہوے اور حُیَیّ بن
اخطب بولا کہ ابو القاسم نے بہت جلدی کی ہمتو اس ارادے اور فکر مین تھے کہ اُنکی حاجت روا کرین یعنے
اُنکی فرمایش بجالاوین اور چاشت کھلاوین یعنے ناشتہ کراوین الغرض یہود اپنے کردار پر پشیمان ہوے
بعد ازان کنانہ بن صویر نے اُن یہود سے کہا کچھ تم جانتے ہو کہ محمد کیونکر اُٹھ گئے اُنھون نے کہا نہین واللہ
ہم نہین جانتے مگر تو کچھ جانتا ہی اُسنے کہا ہان توریت کی قسم البتہ مین جانتا ہون کہ جو کچھ تمنے محمد کے ساتھ قصد غدر کیا
تحقیق کہ وہ اُس سے مطلع ہوے پس تم لوگ اپنے نفس کو فریب و ریب مین ڈالو واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہی
اور وہ نہ اُٹھ جاتے مگر اسیلیے کہ جو کچھ تم قصد رکھتے تھے اُس سے وہ آگاہ کیے گئے اور وہ بیشک آخر الانبیا خاتم
المرسلین ہین اور تم یہود ہمیشہ سے اس تمنا مین ہو کہ آخر الانبیا اولاد ہارون سے ہو پس حق تعالے نے اُسکو
جہان چاہا ظاہر کیا اور بے شبہہ ہماری کتابون یعنے صحف انبیا مین اور وہ جو ہمنے توراۃ مین پڑھا کہ

وہ توریت جسمین کچھ تغیر و تبدل واقع نہین ہوا یہ ہی کہ آئینہ مولد اُسکا مکہ ہوگا اور دارالہجرۃ اُسکا یثرب ہوگا
پس صفت اُسکی بعینہا یقیناً ویسی ہی کہ جو کچھ ہماری کتابون مین ہی اُسکا ایک حرف بھی مخالف اُس صفت کے
نہین ہی اور اُسکے خلاف بھی نہین ہی کہ موافق اُن نوشتون کے جو کچھ تمھارے تئین درپیش ہوگا
وہ اول اُسیکا محاربہ ہی تمسے یعنے پہلے وہ ہی تمسے لڑائی کو آویگا اور گویا بے شبہہ مین تمکو دیکھ رہا ہون
کہ تم کوچ کیے جاتے ہو یعنے بھاگے جاتے ہو اور تمھارے بچے بھوکھون کے مارے چلاتے ہین اور تم اپنی
اولاد کو اور مال کو اپنے گھرون مین چھوڑے جاتے ہوگے وحال آنکہ یہی اولاد و مال موجب تمھارے عزو
شرف کے ہین پس چاہیے کہ تم دو خصلتون یعنے دو امرون مین میری اطاعت کرو یعنے میری بات مانو کہ
سواے ان دو امر کے کسی تیسری بات مین خیر نہین ہی اُن لوگون نے پوچھا وہ کون سے دونون امر
ہین اُسنے کہا کہ تم اسلام قبول کرلو اور محمدؐ کے ساتھ شامل ہوجاؤ تو امان پاؤگے اپنے مال اور اپنی اولاد پر
اور تم اُنکے اصحاب کبار مین محسوب ہوجاؤگے اور تمھارے مال و منال تمھارے ہاتھون مین باقی رہینگے
اور تم اپنے وطن سے نکالے نجاؤگے تب بنوالنضیر نے جواب دیا کہ ہمتو توریت اور عہد موسے سے باہر نہونگے
تب کنانہ نے اُسنے کہا کہ اور وہ دوسری صورت یہ ہی کہ ہر آئینہ محمدؐ کسیکو تمھاری طرف ضرور بھیجنے والے ہین
تم لوگ ہمارے ملک و شہر سے نکل جاؤ تو تم کہنا بہت اچھا (یعنے بلا قتال و جدال اس امر کو قبول کرلینا) تو اسصورت
مین محمدؐ تمھارا خون اور مال حلال نجانینگے اور سارا مال تمھارا باقی رہ جاویگا پھر اگر تم چاہو بیچ ڈالو (یعنے گھر بار
وغیرہ) خواہ رہنے دیجیو بنوالنضیر نے کہا جو یہی راے تیری ہی تو بہت خوب ہی پھر کنانہ نے کہا بخدا کہ ہر آئینہ
دوسری صورت سب صورتون سے میرے لیے بہتر ہی (یعنے اسلام) پھر اُسنے کہا آگاہ ہو واللہ اگر خیال
نہوتا کہ مین تفضیح تمھاری کرونگا (یعنے تم کہوگے کہ ہمکو رسوا کیا) تو البتہ مین اسلام قبول کرتا و لیکن واللہ
کہ شعثا میرے اسلام کے سبب سے اب عیب نکیجاویگی یہان تک کہ پہونچے مجکو وہ گزند جو تمکو پہونچے (یعنے جو تمھارا
حال ہو وہی میرا بھی حال ہوگا) تو اسصورت مین البتہ شعثا عیب نکیجاویگی یعنے لوگ کہین گے تیرا باپ مسلمان ہوگیا)
اور کہا راوی نے کہ شعثا دختر کنانہ کی وہ عورت ہی کہ مدح اُسکے حسن و جمال کی حسان نے اپنے اشعار
مین کی ہی بعد ازان سلام بن مشکم نے بنوالنضیر سے کہا کہ جو کچھ تمنے کہا مین اُس سے پہلے ہی کارہ و ناخوش
تھا اور اب محمدؐ ضرور کسیکو ہماری طرف عنقریب بھیجتے ہین کہ تم لوگ ہمارے دار (یعنے ملک و شہر) سے کہ وہ ہمارا
گھر ہی نکل جاؤ پس تو اے حُیَیّ اُس حکم کے بعد کچھ کلام نبھیجیو اور اُسکے جواب مین درباره خروج کے
نعم کہیو یعنے قبول خروج کیجیو پھر نکل جائیو تو اُنکے دیار سے تب حُیَیّ نے کہا مین ایسا کرتا ہون کہ
نکلا جاتا ہون واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ سلسلہ رواۃ اپنے کے کہا جب رسول خدا صلعم منجملہ

تشریف لائے (یعنے بنو نضیر کے یہان سے) تو پیچھے سے حضرت کے اصحاب بھی وہان سے چلے اور راہ مین
ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ وہ مدینے سے نکلا تھا تب اصحاب نے اُس سے پوچھا کہ آیا تو نے رسول خدا
صلعم سے ملاقات کی ہی یعنے تو نے اُنکو دیکھا ہی اُسنے کہا ہان مجکو حضرت صلعم جسر کے پار مدینے
کی طرف ملے تھے پھر جب اصحاب پاس حضرت کے پہونچے تو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام نے محمد بن مسلمہ کو
طلب کیا ہی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ بنو النضیر کے یہان سے اُٹھ آئے
اور ہملوگون کو خبر نہوئی حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہود نے میرے ساتھ قصد غدر کیا تھا سو حق تعالے نے
مجکو اُس بات کی خبر دی اسلیے مین وہان سے اُٹھ آیا بعد ازان محمد بن مسلمہ حاضر ہوے تب اُنسے حضرت
صلعم فرمانے لگے کہ یہود بنی النضیر کے پاس تو جا اور اُنسے کہدے کہ رسول اللہ نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی
اسلیے کہ تم لوگ میرے ملک و شہر سے نکل جاؤ چنانچہ جب ابن مسلمہ اُنکے پاس گئے تو انھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم
مجکو تمھارے پاس بنا پیغام بھیجا ہی اور مین ذکر اُس پیغام کا نکرون گا جب تک تمکو معلوم کراؤن وہ بات جسکو تم بھی
خوب پہچانتے اور جانتے ہو پھر کہا تمکو مین اُس توریت کی قسم دیتا ہون جسکو خدا نے موسے علیہ السلام پر نازل کیا ہی
آیا تم جانتے ہو تمکو یاد ہی کہ قبل مبعوث ہونے محمد صلعم کے مین تمھارے پاس آیا تھا اور اسوقت تمھارے درمیان مین
توریت تھی تب تمنے اپنی مجلس مین اسی جگہ مجھسے کہا تھا کہ اے ابن مسلمہ اگر تو چاہے تو ہم تجکو صبح کا کھانا کھلائین یعنے
چاشت کا ناشتا کرائین تو کھلائین ہم اور اگر تو چاہے کہ ہم تجکو یہودی بنادین تو یہودی بنا دین تب مین نے
تمسے کہا تھا کہ مجھے ناشتا کراؤ پر مجھے یہودی نہ بناؤ کہ واللہ مین کبھی یہودی نہ ہونگا پھر تمنے مجھے
اپنی ایک قاب مین کھانا دیا واللہ مین اُسکی طرف دیکھنے لگا گویا وہ یشب یمانی تھا برنگ سیاہ
و سفید اُسوقت تمنے کہا تجکو ہمارے دین سے کون چیز مانع ہی آگاہ ہو کہ ہر آئینہ دین تو دین یہودی
ولیکن گویا کہ تو ارادہ دین حنفیہ کا رکھتا ہی وہ حنفیہ کہ تو نے اُسے اس عرصہ مین سُنا ہی (یعنے
اسلام) آگاہ ہو یعنے سن اے ابن مسلمہ کہ ابو عامر بیزار رہی دین حنفیہ سے اور وہ اُس دین پر نہین ہی
چنانچہ صاحب اُسکا تمھارے پاس آویگا شان اُسکی یہ ہوگی کہ وہ خندہ رو ہوگا اُسکی دونون آنکھون مین
سُرخی ہوگی جانب یمن سے آویگا ناقہ پر سوار ہوگا گلیم پوش ہوگا یک پارۂ نان پر قناعت کریگا اُسکے
دوش پر تلوار ہوگی اُسکے پاس کلمہ بیہودہ کو دخل نہوگا یعنے اُسکت یعنے وہ کسیکو نکہیگا کہ خاموش ہو
بلکہ وہ سب کی سُنے گا اور کلام اُسکا بحکمت ہوگا وکانّہ وسنحکم ہذہ سنحہ زمین شور زار اور حرف واو
بمعنی مع اور سنحہ مفعول معہ و بنزل فعل مقدر یعنے گویا کہ وہ تمھاری زمین پر اُتریگا اور واللہ تمھارے
اس قریہ مین واقع ہوگا کہ ہتھیار و اسباب چھینے جاوینگے اور لوگ قتل ہونگے اور مثل کیے جاوینگے

یعنے نخشون سے گوشت وبینی قطع کیے جاوینگے یہ سنکے بنو النضیر بولے اللھم نعم یعنے بخدا ہان یہ سچ ہی ہمنے یہ بات
تجھسے ضرور کہی تھی ولیکن یہ شخص صاحب ملت حنفیہ کا نہین ہی تب محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مین اپنے کلام سے تو
فارغ ہوا اب آگاہ ہو کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی اور تمسے فرمایا ہی تحقیق کہ تمنے
اُس عہد کو جو ہمنے تمھارے لیے مقرر کیا تھا توڑ ڈالا اسلیے کہ تمنے مجھپر قصد غدر کیا تھا اور مین تمکو خبر دیتا ہون
اُس بات کی جسکی تمنے فکر کی تھی اپنی رائے سے اور وہ چڑھنا عمرو بن الجحاش کا تھا اُس مکان کی چھت پر
کہ اُوپر سے بھاری پتھر گراوے پس وہ سب یہود چپ ہو رہے اور ایک حرف نہ بولے اور یہ فرمایا ہی کہ
تم لوگ ہمارے شہر سے نکل جاؤ اور ہمنے تمکو دس دن کی مہلت دی (یعنے واسطے درستی سامان اسباب
سفر کے) پس جو شخص بعد اُس مدت کے نظر آویگا تو مین اُسکی گردن مارونگا تب اُن لوگون نے کہا
ای محمد ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ کوئی شخص قبیلہ اوس مین سے یہ خبر (یعنے یہ حکم) ہمارے پاس لاویگا محمد یعنے
ابن مسلمہ نے کہا اب قلوب لوگون کے متغیر ہو گئے (یعنے بعد اسلام کے) چنانچہ اسپر وہ لوگ چند روز ٹھہرے رہے
کہ سامان وتیاری کوچ کی کرتے تھے اور جانوران سواری وبار برداری اُنکے جو ذی الجدر مین چرائی پر تھے
اُنکے ہانک لانے کے واسطے آدمیون کو روانہ کیا اور قبیلۂ اشجع سے لوگون کو کرایہ اور اجرت پر مقرر کیا اور
تیاری وتہیہ سفر مین بہت جلدی کر رہے تھے چنانچہ وہ لوگ کہ اپنے سامان مین مصروف تھے اسی عرصہ مین
ناگاہ اُنکے پاس قاصد ابن ابی کے آئے اور وہ فرستادے جو اُنکے پاس آئے سوید وداعس دو آدمی تھے
اُن دونون نے کہا کہ عبد اللہ ابن ابی نے پیغام دیا ہی کہ تم لوگ اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلو اور تم
اپنے حصارون مین مقیم رہو تحقیق کہ میرے ساتھ میری قوم سے دو ہزار آدمی ہین اور سوائے اُنکے عرب کے
لوگ ہین کہ یہ سب تمھارے حصارون مین تمھارے ساتھ داخل ہونگے اور وہ مر جاوینگے اپنے آخر تک
یعنے وہ سب کے سب قبل اس سے کہ وہ لوگ یعنے مسلمین تمکو کچھ ضرر پہونچا سکین اور قبیلہ قریظہ بھی تمھاری
مدد کرینگے اور وہ تمسے کوتاہی وخطا نکرینگے اور تمھارے حلیف بھی جو قبیلہ غطفان سے ہین تمکو مدد دیوینگے
اور ابن ابی نے کعب بن اسد کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ اُس سے گفتگو کرتا تھا اس امر مین کہ وہ مددگاری کرے
اپنے اصحاب یعنے اپنے ہم کفو کی کعب نے جواب دیا کہ بنی قریظہ مین سے ایک مرد بھی عہد شکنی نکرے گا
تب ابن ابی بنی قریظہ کے طرف سے تو مایوس ہوا پھر ارادہ کیا کہ درمیان بنو النضیر اور رسول خدا صلعم کے
لڑائی ڈال دیوے چنانچہ ابن ابی اکثر پاس حیی بن اخطب کے قاصد بھیجکر تحریک کرتا تھا یہان تک کہ حیی نے کہا
کہ مین اپنا قاصد پاس محمد کے بھیجکر اُنکو اطلاع دیتا ہون کہ ہم اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلینگے اسمین
جو اُنسے ہو سکے سو کرین اور حیی کو طمع دامنگیر اُن باتون مین تھی جو ابن ابی نے کہی تھین اور حیی نے کہا

اب ہم درستی و مرمت اپنے حصارون کی کرتے ہین بعد ازان جو کچھ چاہینگے اُسمین داخل کرینگے اور ہم اپنے
کوچون اور گلیون کو صاف و ہموار کرتے ہین اور سنگ و سنگریزون کو اُٹھواکر حصارون مین بھجوا دیتے ہین
(یعنے پتھر مارنے کے لیے) اور ہمارے پاس خوراک جمع ہی اسقدر کہ ہمارے تئین ایک سال تک کفایت
کریگی اور چشمے ہمارے پانی کے مدام و علی الاتصال ہمارے حصارون مین جاری ہین اُسکے چُک جانیکا ہمکو
خوف نہین ہی اور کیا تو یہ جانتا ہی کہ سال بھر محمد ہمکو محاصرے مین رکھینگے سو تو ایسا نہ دیکھیگا تب ابن مشکم
نے کہا تیری نفس نے تجکو اس آرزو مین رکھا ہی واللہ ای حیے یہ تیرا گمان باطل اور خیال خام ہی واللہ اگر
مجکو اس بات کا خیال نہوتا کہ تیری راے مشہور بسفاہت ہوگی اور تجکو لوگ لغو جانینگے تو بے شبہہ مین تجھسے
جدا ہوکر اُن لوگون کے ساتھ ہو جاتا جو یہود مین سے میری بات مانتے ہین پس تو ای حیے ایسا نکر واللہ کہ
تو خوب جانتا ہی اور مین بھی تیرے ساتھ یعنے مثل تیرے ہم بھی جانتے ہین کہ بالضرور محمدؐ رسول اللہ ہی و
بتحقیق کہ صفت اُسکی ہمارے نزدیک ثابت ہی پس اگر ہم اُسکی پیروی نکرین اور اُس سے حسد کرین اسوجہ سے
کہ اولاد ہارون سے نبوت نکل گئی ہی تو آؤ ہم تم اُسیقدر اُسکی امان کو قبول کرین جسقدر اُسنے ہمکو امن دی ہی
کہ ہم نکل جاوین اُنکے بلاد سے اور تو خوب جان چکا ہی نتیجہ اس بات کا جو بمقدمہ عہد شکنی اُسکے تو نے
میری مخالفت کی ہی بہرکیف جب موسم مین ہمارے درخت پھلین گے اُسوقت ہم خود آوینگے خواہ
کوئی ہماری جانب سے پھلون کے لیے چلا آویگا پھر اُسکو بیچ ڈالیگا خواہ جو مناسب ہوگا کیا جائیگا بعد ازان
پھر وہ ہمارے پاس واپس چلا آویگا اور جب ایسا ہوا کہ ہمارے مال ہمارے قبضے مین رہینگے تو گویا ہم
اپنے دیار سے نہین نکلے ہین اور رہا آیندہ بزرگی اور بڑائی ہماری اپنی قوم پر نسبت ہمارے مال اور ہماری داد
و دہش کے ہی پھر جب مال ہمارا ہمارے قبضے سے جاتا رہا تو ہم بھی مثل اور یہود کے خواری و ناداری مین مبتلا ہو جاوینگے
اور جسوقت محمدؐ ہمپر قصد کرینگے اور ان گڑھیون مین ہمارے تئین ایک روز بھی محاصرہ کر لینگے پھر اگر ہم اُسی
امر کو پیش کرینگے یعنے قبول کرینگے جو زبانی محمد بن مسلمہ کے ہمسے کہلا بھیجا ہی تو اُسوقت وہ نمانینگے اور ہمارے
قول قرار پر انکار کرینگے حیے نے کہا محمدؐ ہرگز ہمارا محاصرہ نکرینگے اگر وہ ہمسے فرصت وقت پاوینگے تو غنیمت
جانینگے نہین تو پھر کر چلے جاوینگے و بتحقیق کہ ابن ابی نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا ہی تجھے معلوم ہی سلام نے کہا
قول ابن ابی کوئی چیز نہین ہی وہ چاہتا ہی کہ تجکو ورطۂ ہلاکت مین ڈالے یہان تک کہ ہم تو محمدؐ سے محاربہ کرین
اور وہ اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور تجکو چھوڑ دیوے (یعنے تجکو محمدؐ سے بھڑا کر آپ الگ ہو جاوے اور تجھسے
دغا کرے) دیکھو اُسنے کعب سے درخواست نصرت کی تھی کعب نے انکار کیا اور کہا بنی قریظہ مین سے کوئی شخص
میرے جیتے جی عہد شکنی نکریگا والا حال ابن ابی کا تو یہ ہی کہ اُسنے حلفاے بنی قینقاع سے بھی ایسا ہی وعدہ

کیا تھا جیسا مجھسے وعدہ کیا ہی یہان تک کہ وہ لوگ لڑ پڑے اور عہد شکنی کر بیٹھے اور اپنے تئین اپنی گڑھیون
مین آپ مقید کرایا اور ابن ابی کی نصرت کے منتظر رہے اور ابن ابی اپنے گھر مین بیٹھا رہگیا اور محمد اُنپر گئے اور جاکر
اُنکو گھیر لیا یہان تک کہ گڑھی والے اُنکے حکم پر حاضر ہوئے غرضکہ ابن ابی نہ اپنے حلفا کی مدد کرتا ہی نہ اُس
شخص کی جو خود اُسکو بچاتا ہی آدمیون سے پس نہ اُنکی نہ اُنکی کسی کی مدد نہین کرتا اور ہملوگ ہمیشہ قبیلہ اوس کے ساتھ
تمام اُنکی لڑائیون مین اُسکو تلوارین مارا کیے (یعنے وہ ہمیشہ ہماری مار کھاتا رہا ہی) یہان تک کہ اُنکی لڑائیان
منقطع ہوگئین اسطرح پر کہ اُنکے درمیان مین محمد درآئے اور مانع وحائل ہوئے اور حال یہ ہی کہ ابن ابی نہ یہودی ہی
کہ دین یہود پر ہو اور نہ وہ دین محمد پر ہی اور نہ وہ اپنی قوم کے دین پر ہی پس کیونکر قول اُسکا جو کچھ اُسنے کہا ہی
تو قبول کرتا ہی تب حیی نے کہا میرا نفس ہر بات سے انکار کرسکتا ہی سواے عداوت محمد اور سوا ہی اُسنے
لڑنے کے (یعنے سواے عداوت اور جنگ محمد سے باقی سب باتون سے اپنے دل کو پھیر سکتا ہون) پھر سلام نے کہا
واللہ یہ باتین ہمارے آوارہ وطن ہونے کی ہین کہ ہم اپنی زاد بوم سے نکل جاوینگے اور مال ہمارا تلف ہوجاویگا
اور ہماری بزرگی ضائع ہوجاویگی اور ہمارے زنان و فرزندان اسیر ہوجاوینگے و باینہمہ ہمارے سارے لڑنے والے لوگ
قتل ہوجاوینگے غرضکہ حیی نے کسیطرح نہ مانا سواے اسکے کہ مستعد بقتال رہا بالآخر حق تعالے نے اپنے نبی کو
حکم کیا کہ بنی النضیر پر جاوین اور اُنکو سرحد مدینہ سے نکال دیوین اور ایسا ہوا کہ منافقون نے بنی النضیر سے خفیہ
کہلا بھیجا کہ تم لوگ نکل نجانا بلکہ ناکہ بندی اور کوچہ بندی کرین اور اپنے حصارون کو استوار رکھین پس اگر محمد بدون
لڑائی کے نمانینگے تو ہم تمھاری اعانت کرینگے آخر یہود نے ایسا ہی کیا اور یہان رسول خدا صلعم کے نقیب نے
حکم پکار دیا اُسیدم اہل اسلام ہتھیار لگاکر بنو نضیر کی طرف روانہ ہوئے پھر جب رسول خدا صلعم اُس قوم کے پاس
پہونچے تو ناگاہ اُن لوگون کو روتے ہوئے کعب پر پایا اور وہ لوگ بولے ای محمد کیا ایسا ہی کہ ہمارے لیے
مصیبت پر مصیبت اور رونے پر رونا ہوا کریگا حضرت نے فرمایا ہان ایسا ہی ہوتا رہیگا تب اُنھون نے کہا ہمکو
چھوڑ دیجیے یعنے مہلت دیجیے کہ ہم اپنی مصیبت مین رولیوین پھر ہم تعمیل آپ کے حکم کی کرینگے حضرت صلعم نے
حکم دیا کہ مدینے سے نکل جاؤ اُنھون نے اس بات سے انکار کیا اور کہا جو آپ حکم کرتے ہین اُسکے قبول کرنے سے
ہمکو موت بہت آسان ہی پس لوگون نے دونون طرف سے لڑائی شروع کردی اور لوگ طرفین سے قریب
بیس رات تک لڑتے رہے اور اس عرصہ مین جب رسول خدا صلعم کسی مورچال یا کسی گڑھی مین اُنپر دوڑ مارتے
اور غالب آتے تھے تو وہ پیچھے ہٹ جاتے تھے اسطرح کہ اُس وار سے پچھلے وار مین تھوڑے سے نقب دیکر
گھس جاتے تھے پھر اُسکی مضبوطی کرکے لڑتے تھے اور حال اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ جس جس گڑھی اور
مکان پر غلبہ پاتے جاتے تھے اُسکو کھود کر برابر کرتے جاتے تھے اور یہی مراد ہی قول اللہ عز و جل سے یخربون

يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ یعنے وہ کفار اپنے گھرون کو اپنے ہاتھون
اور مومنین کے ہاتھون سے آپ خراب و برباد کرتے تھے اے صاحبان بصیرت عبرت کرنے کی جا ہی اور ان
حضرت صلعم نے حکم کیا کہ کچھ درخت خرمے کے کاٹ ڈالے جاوین تاکہ یہ امر اُنکے ہتین شدت غیظ
و غصے مین لاوے جسکے باعث حق تعالے اُنکو خوار و ذلیل کرے اور وہ نخل جو کاٹے گئے اُنکے نخلستان
مین وہ قسم تھے جسکو وہ لوگ لوزا صفر کہتے تھے وہ نہایت زرد رنگ اور اُسکے پوست و مغز کی لطافت کا
یہ عالم تھا کہ اندر سے خستہ اُسکا صاف نظر آتا تھا یعنے گودے سے گٹھلی دکھائی دیتی تھی اور وہ درخت اُنکو گلہ عبید
و جواری سے بہ اِتب محبوب تر و مرغوب تر تھے پس اُن دشمنان خدا نے جب یہ دیکھا کہ اُنکے نخلستان مین سے
اُس قسم کے نخل کاٹے جاتے ہین تو وہ کہنے لگے اے محمد جو کتاب تمھارے پاس نازل ہوئی ہی کیا تمنے اُسمین
کوئی حکم زمین پر فساد کرنیکا بھی پایا ہی یا اصلاح کا حکم ہی چنانچہ اس بارہ مین اُنھون نے اپنے کلام مین بہت
مبالغہ کیا پھر جب وہ ایسے حالات مین منافقین کی نصرت سے بھی مایوس ہوے اور حق تعالے نے اُنکے دلون مین
رعب و ہیبت ڈالی آخر اُنھون نے رسول خدا صلعم سے درخواست کی کہ اگر آپ ہمکو ہماری جان و مال و اولاد پر امان
دیوین تو ہم مدینے سے نکل جاوین تب آن حضرت صلعم نے اُنسے اس شرط پر مصالحہ کیا کہ وہ مدینے سے نکل جاوین
اس طرح سے کہ اُنکے تین تین آدمی مین ایک ایک اونٹ ہو یعنے تین آدمی پیچھے ایک اُونٹ ہو کہ اُسی پر جو کچھ چاہین
مال و خوراک اور پہننے کی چیزین لادیجاوین اور سوا اسکے باقی جو کچھ رہ جاوے یعنے لادنے سے جو رہ جاوے سو
وہ مال اُنکا نہین ہی بالآخر وہ لوگ اسی قرارداد پر شہر بدر ہو گئے اور حق تعالے نے اُن درختون کی نسبت جو کاٹے
گئے تھے یہ آیہ نازل فرمایا مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ
یعنے جو کاٹ ڈالے تمنے درخت خرمون کے یا اُنکو اُنکے جڑون پر قائم رہنے دیا تو یہ سب کچھ حکم
خدا سے ہی اور تاکہ وہ رسوا و فضیحت کرے فاسقون کو اور اُنکے حق مین بمقدمہ اخراج بلد یہ آیت
نازل فرمائی وَلَوْلَا أَن كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ یعنے
اگر یہ امر نہوتا کہ حق تعالے نے اُنکے حق مین وطن بدر ہونا مقرر کیا تو اُنپر دنیا ہی مین عذاب کرتا
اور اُنکے لیے آخرت مین عذاب آتش دوزخ ہی غرض وہ لوگ چلے یہان تک کہ سرحد مدینہ سے نکلکر اذرعات
اور اریحا کے گئے جو مواضع شام سے ہین مگر سواے حیی بن اخطب کے کہ وہ ان لوگون کے ساتھ نہ تھا بلکہ وہ
اپنے اہل و عیال اور اپنے بھائی کی اولاد کو ہمراہ لیکر خیبر کو چلا گیا پھر وہان اُن سب کو چھوڑ کر خود مکے تین آیا تو اہل
مکہ کو دیکھا کہ مکے سے نکلے تھے اور ارادہ جنگ کا رسول خدا صلعم سے رکھتے ہین اور اُس سال مین قحط تھا چنانچہ
بعد نکلنے مکے سے ٹھہر گئے تھے اور وہ لوگ آپسمین کہتے تھے کہ لَا نُصَالِحُكُم یعنے ہم تمسے مصالحہ و موافقت

۵۸
پرہنا کی چیزین نقل نیز روایات و الفاظ وقل وغیرہ

نہین کرتے ہین یا یہ کہ ہم تمھارے لیے مصلحت ومناسب نہین دیکھتے ہین خروج کرنے مین سواے سال فراخ کے
یعنے تا آنے فراخ سالی کے کہ اُسمین سبز درخت چراؤگے اور دودھ خوب پیوگے اور حال یہ ہی کہ اُن لوگون نے
زادراہ کے لیے ستو بہت سے لیا تھا سو واسطے اس لشکر کا نام جیش السویق ہوا تھا یعنے لشکر ستو والا چنانچہ جسوقت
وہ لوگ باخود ہا مشورہ کر رہے تھے اور اُنکے مشورہ مین یہ بات ٹھہری تھی کہ مکے مین پھر چلین ناگاہ اُسی حال مین
حیی بن اخطب اُنکے پاس پہونچا تب اُن لوگون نے حیی سے اُسکی قوم کا حال پوچھا اُسنے کہا مین اُنکو درمیان
خیبر و مدینے کے متردد چھوڑ آیا ہون (یعنے اِدھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر آتے جاتے چھوڑ آیا ہون) یہانتک
کہ جب تم اُن تک پہونچو تو تم اُنکے ساتھ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کے طرف جاؤ تب اُنھون نے حال بنی قریظہ کا دریافت کیا
تو اُسنے کہا کہ بنی قریظہ محمدؐ سے مکر و حیلہ کر کے مدینے ہی مین مقیم ہین جسوقت تم اُن تک پہونچوگے تو وہ تمھارے
شامل ہوجاوینگے آخر اہل مکہ اور ایک سال متوقف رہے بس حکایت بنی النضیر کی یہ تھی

ذکر غزوہ خندق

بعد انقضاے مدت سال تمام کے قریش نے جماعتین کثیر جمع کین اور اکثر قبائل عرب سے اجرت پر مقرر کیا یعنے
نوکر رکھا اور قبائل غطفان و اسد و سلیم و قریش اور جو اُنکی رعایا تھے چنانچہ اُنہین سے جم غفیر مجتمع ہوے
اور سب ملکر روانہ ہوے اُسوقت یہ خبر حضرت صلعم کو پہونچی تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرد مدینے کے
خندق کھدوانی شروع کی جب اصحاب نے دیکھا کہ حضرت کو امر خندق مین کمال اہتمام ہی تو اُنکو معلوم ہوا
کہ مشرکین اُنپر آیا چاہتے ہین اور حضرت صلعم نے یہ تجویز کیا کہ لوگ جس جس قبیلہ سے ایک باپ کی اولاد ہون گروہ
گروہ ہوجاوین اور ہر ایک گروہ کے لیے خندق سے حد مقرر کردی کہ ہر گروہ اپنا اپنا حصہ کھودین چنانچہ سلمان
فارسی کہ مرد قوی ہیکل تھے انکے بارہ مین ہر ایک گروہ مہاجرین و انصار نے آپسمین جھگڑا کیا کہ وہ ہمارے شریک
ہون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سلمان میرے اہل بیت مین سے ہی (یعنے حضرت نے نزاع باخود ہا کا
فیصلہ کر دیا) پھر جب قوم خندق کھودنے لگے تو ایک پتھر سخت زمین مین عارض وحائل ہوا اور اُن لوگون پر
جو اُسکے قریب تھے نکالنا اُسکا سخت دشوار گذرا اس درمیان مین سلمانؓ اُسمین ہر چند ضرب تبر لگاتے تھے
اُسمین کچھ اثر نکرتا تھا تب حضرت علیہ السلام نے سلمان کے ہاتھ سے کلند اپنے دست قدس مین لیکر تین ضرب
اُسپر لگائی کہ وہ پاش پاش ہوگیا اور اُس پتھر سے سلمان نے ایک ایسا امر مشاہدہ کیا کہ اُنکے سواے اور رسول
خدا صلعم کے کسی نے نہین دیکھا پھر جب اُس پتھر کو لوگون نے زمین سے باہر نکالا اُسوقت حضرت صلعم نے
فرمایا کہ جب ہم اُس پتھر پر چوٹ لگاتے تھے اُسوقت اُس سے ہمنے ایک امر عجیب معائنہ کیا کہ تو نے بھی دیکھا ہوگا
پھر فرمایا اے سلمان کیا تو نے بھی اُس امر کو دیکھا ہی سلمان نے کہا ہان قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپکو

کتاب کو یعنے قرآن نازل کیا مین نے بھی وہ امر دیکھا ہو فرمایا حضرت نے کہ پہلی ضربت مین مجکو قریات یمن نظر آئے (یعنے اُس پتھر کے اندر) بعد ازان دوسری ضربت مین قصر ہاے ابیض مدائن کسریٰ کے دکھائی دیئے اور تیسری ضربت مین شہر ہاے روم یعنے شام وغیرہ کو دیکھا اور اُسوقت میرے پاس وحی آئی کہ یہ سب مجھپر مفتوح ہونگے یعنے اِن سب پر میری فتح ہوگی پس تم سب خوش ہوا ور آپسمین خوشی کرو چنانچہ حضرت کی بشارت سے تمام مسلمین خوش ہوے پھر جب حضرت صلعم کو خندق کی کھودائی سے فراغت ہوئی اُسی عرصہ مین مشرکین آپہونچے اور مدینے کے گرد آ اُترے اور قتال شدید کرنے لگے کہ اصحاب نبیؐ کو گزند تام پہونچا یعنے بہت سے اصحاب کام آئے پھر مشرکین نے مسلمین کا سخت محاصرہ کیا کہ جس سے منافقین بدگمان ہوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین اُنکو شک ہوا کہ الفاظ بد و کلمات ناشایستہ سے بے ادبی کرنے لگے چنانچہ انصار مین سے ایک شخص جسکا نام مغیث بن بشیر تھا اُٹھ کر کہنے لگا کہ محمدؐ نے ہمسے وعدہ فتح قصر ہاے فارس اور فتح شہر ہاے روم و یمن کا کیا تھا وحال آنکہ ہم مین سے ایک آدمی اپنے مقام سے پاخانے کو بھی باہر نہین نکل سکتا ہو واللہ یہ سب فریب کی باتین ہین اور اُسکی ایسی باتون مین ایک گروہ منافقین اُسکے شریک و ہمیر تھے پس حق تعالےٰ نے اُنھین کے باب مین یہ آیت نازل فرمائی وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا (یعنے منافق لوگ اور وہ لوگ جنکے دلون مین آزار یعنے جنکے جی مین بدگمانی ہو کہتے ہین کہ خدا اور رسول نے ہمسے وعدہ نہین کیا مگر فریب کا یا یہ کہ فریب کیا (یعنے خدا اور رسول نے جو کچھ ہمسے وعدہ کیا وہ سب فریب تھا) اور زعم وگمان کیا ہو مورخین نے کہتے ہین کہ انصار مین سے بنی حارثہ بن حارث اور بنی سلمہ ان دونون قبیلون نے قصد کیا کہ اپنے مقامون کو خالی کرکے چلے جاوین (یعنے مورچون کے مقام سے نکل جاوین) پس کہنے لگے یا نبی اللہ ہمارے گھر خالی پڑے ہین یعنے حیت سے کھلے ہین ہم اندیشہ رکھتے ہین کہ اُسمین چور در آئینگے چنانچہ اُنکے باب مین حق تعالےٰ فرماتا ہو کہ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَۃٌ وَمَا ہِیَ بِعَوْرَۃٍ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا (یعنے وہ لوگ کہتے ہین کہ ہمارے مکانات کھلی حیت پڑے ہین وحال آنکہ وہ کھلی نہین ہین اس بات سے ارادہ اُنکا سواے فرار کے اور کچھ نہین اور اسیکا ذکر دوسری سورہ مین اس نہج سے فرمایا اِذْ ہَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْکُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰہُ وَلِیُّہُمَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنے جب دو جماعت نے تم مین سے قصد کیا کہ بودے ہو جاوین نامردی کرین وحال آنکہ خدا اُنکا مددگار تھا پس چاہیے کہ مومن خدا ہی پر تکیہ و توکل کرین پھر وہی لوگ بعد نزول اس آیہ کے یون کہنے لگے کہ ہرگاہ حق تعالےٰ ہمارا والی و مددگار رہی تو اس صورت مین پہلے ہمنے جس امر کا قصد کیا تھا اب ہم نہین چاہتے ہین کہ وہ قصد کرین (یعنے اپنے مقام حربگاہ سے چلے جانا) القصہ قریش نے حیی بن اخطب سے کہا کہ تو نے اپنی قوم کی

نصرت کا ہمسے کیا وعدہ کیا تھا اُسنے اُنسے کہا مین بدستور اُسی قول پر قائم ہون اور قوم میرے کہنے مین ہین
یا آنکہ میرے کہنے کے منتظر ہین چنانچہ جیسے آخر روز جمعہ قریب غروب طرف قوم روانہ ہوا جب پہونچا تو بنی قریظہ
کو اس حال مین پایا کہ وہ حیئ کو شوم و شامت زدہ جانتے تھے اور وہ آپسمین کہتے تھے کہ اگر حیئ تمھارے پاس
آوے تو اُسکو اپنے یہان آنے نددو کہ اُسکی شامت اور نحوست تمکو بھی لگیگی جسطرح اُسکی نحوست اُسکے قبیلہ کو
پہونچی تھی غرض کہ جب وہ اُنکے پاس آیا تو اُنھون نے اُسکے سامنے سے اپنے دروازے بند کرلیے اور کہنے لگے
تو اپنے پیچھے چلا جا یعنے جدھر سے آیا اودھر پھر جا کہ تو مرد منحوس ہی تو نے اپنے قبیلہ کو ہلاک کیا ہمکو تجھسے
کچھ امید نہین ہی اور نہ ہمکو اُس بات کی حاجت ہی جو تو خبر لایا ہی اور حیئ اُنکا واقفکار تھا کہ اُنھون نے
اپنے سبت کا کھانا پکایا ہی تو اس حیلہ سے کہنے لگا کہ تمنے جو مجھپر دروازہ بند کرلیا ہی تو سوا اسکے
اور کوئی وجہ نہین ہی کہ تمکو خوف اپنے کھانے کا ہی میرے تئین کھانا کھلانے سے تو خدا تمھارا کھانا
برباد کرے پھر جب اُسنے اُنکے کھانیکا ذکر کرکے غیرت دلائی تو اُس سے وہ شرمندہ ہوے اور دروازہ
کھول دیا جب وہ اُنکے گھر مین داخل ہوا تو شیطان نے اُنکو بہکانے کی قدرت پائی تب حیئ نے اُنسے کہا
واسے تمپر اے بنی قریظہ میرا کہنا مانو کہ بےشک خدا اس شخص سے اور اُسکے اصحاب سے بیزار ہوا اب اُنکی
ہلاکت کے ایام قریب آپہونچے ہین چاہیے کہ اُنپر خروج کرو اور ساتھ ان قومون یعنے قریش کے شریک
قتال ہوکر مسلمانون سے اپنا بدلا لو کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ اگر تم ایسا نکروگے تو قریش بعد فراغ
جنگ محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے تمپر جھک پڑینگے اور حال یہ ہی کہ مین تمھاری مدد کے لیے اور قریب پندرہ ہزار
مردم عرب سے لایا ہون کہ اُنمین بڑے بڑے اُنکے صنادید و سردار ہین تب بنی قریظہ نے اُسکو جواب دیا دائے تجھپر
اے حیئ ہم مشرکین کی عادات سے ڈرتے ہین کہ وہ بھاگ جاوینگے اور محمدؐ کو ہمپر رنجیدہ چھوڑ جاوینگے اور
اُسوقت ہم قطع کرچکے ہونگے اُس عہد کو جو درمیان ہمارے اور اُنکے ہوچکا ہی اور حال یہ ہی کہ نہ ہمارا
کوئی مددگار ہی اور نہ ہمارے پاس کسی قوم مین سے منصف ہین منصف بالکسر نوکر چاکر پھر صورت امر حیئ جو کچھ
قوم مسلمین سے ہمپر آفت آوے گی تجھکو کیا ضرر کریگی بلکہ تو اُسوقت اپنے تئین بچا لیجاویگا ہمکو تو مشورہ دیتا ہی کہ
جو حلف و عہد درمیان ہمارے اور محمدؐ کے واقع ہوا ہی ہم اُسکو توڑ دالین اس صورت مین اگر انجام اسکا
بہتر ہوا تو تیرے لیے ہوگا اور اگر بُرا ہوا تو ہمپر پڑیگا جسطرح وہ تباہی جو تیری قوم نے تیری شامت اور تیرے
گھر والون کی شامت سے اُٹھائی تھی اُسنے کہا اسپر مین قسم کرتا ہون توریت کی جسکو خدا نے موسئے پر نازل
کی ہی اگر مشرکین مقابلہ محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے بھاگ نکلین گے وحال آنکہ مین نہین دیکھتا ہون کہ وہ ایسا کرین
تو مین تمھارے پاس آکر تمھارے حصار مین تمھارے ساتھ شریک رہونگا پس جو آفت تمکو پہونچے گی وہی مجھکو بھی

پہنچی آخر بنی قریظہ نے اس بات پر اُس سے عہد و مواثیق لیا اور کہا خبردار اگر کرتا ہی تو جو تمہید کرتا ہی تو مشرکین کے
پاس جا پھر درمیان ہمارے اور اُنکے سر نو سے حلف مقرر کر اور ستر مرد اُنکے سواروں اور سرداروں مین سے
ہمارے پاس حاضر کر کہ وہ ہمارے ساتھ ہمارے حصار مین موجود رہین تا آنکہ جب مشرکین طرف محمدؐ کے قصد کرین
تو ہم بھی اُن سواروں کے پیچھے اُنکی طرف روانہ ہوں چنانچہ حیئ وہان سے پاس مشرکین کے گیا اور اُنسے
بنی قریظہ کے طرف سے حلف لیا اور اُسکے ہمراہ ابو لبابہ القرظی بھی گیا تھا اور حلف اس شرط پر لیا کہ وہ اپنے
سرداروں شہسواروں مین سے ستر مرد بنی قریظہ کے پاس روانہ کرین تا کہ اُنکے ساتھ اُنکے حصن حصار مین
حاضر رہین اور بنی قریظہ کو مدت دس دن کی فرصت دیوین اسلیے کہ وہ اپنے امور سے فراغت کرین اور اپنے
ہتھیار جمع کرین اور اس مدت مین تم لوگ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ سے لڑتے رہو اور بنی قریظہ کی طرف ایک بار بھی
بھیجدیوین چنانچہ مشرکین نے یہ سب کچھ قبول کیا تا آنکہ مشرکین اس دس روز کی مدت تک ایسے سرگرم قتال رہے
کہ قبل اسکے ایسا نہ لڑے تھے اور ایسا ہوا کہ جسوقت مشرکین زیر و بالاے وادی سے مسلمین پر وارد ہوے
تو اُنھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑنیکے لیے اپنے لشکر سے تین حصے کیے چنانچہ ابن اعور السلمی جماعت
بنی سعد اور بنی دنیال ہمراہ لیکر بالاے وادی سے رسول خدا صلعم پر آیا اور اُسکے ہمراہ حارث بن عوف المزنی
بھی تھا اور عیینہ بن حصن جماعت بنی فزارہ اور اسد کو لیکر آیا اور سردار بنی اسد کا اس روز طلحہ بن خویلد القعسی تھا
کہ اُنکے لیے ابو سفیان نے خندق کے سامنے خیمے ایستادہ کیے تھے چنانچہ اُس روز مشرکین نے جو ساتھ
آن حضرت صلعم کے لڑائی کی تو بالاے وادی اور زیر وادی اور سامنے سے آئے اور تا غروب آفتاب لڑتے رہے
اور اُس روز درمیان نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکی نماز عصر کے حائل و حارج ہوے تب حضرت صلعم نے فرمایا
کہ ان لوگون نے ہملوگون کو نماز عصر سے باز رکھا حق تعالے اُنکے پیٹ اور اُنکے گھرون کو آگ سے بھرے اور
یہ وہ گروہ ہین جنکا ذکر حق تعالے نے قرآن مین کیا ہی اِذْ جَاءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ
وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا یعنے جب گروہ مشرکین تمھارے اوپر سے اور نیچے سے
یعنے بالاے وادی و زیر وادی سے تم پر آئے تھے اور جسوقت آنکھین تمھاری ڈگڈگانے لگین تھین اور
تمھاری جانین حلقوم تک پہونچی تھین اور تم خدا کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرتے تھے اور نوفل بن عبداللہ
بن المغیرہ اپنے گھوڑے پر سوار بعد غروب آفتاب کے آگے بڑھا تا کہ گھوڑے کو خندق پھند اجاوے ناگاہ وہ
اور اُسکا گھوڑا دونون خندق مین گر پڑے تو دونون کے عضو عضو بند بند جدا ہو گئے تب ابو سفیان نے حضرت صلعم
کے پاس کہلا بھیجا کہ لاش نوفل کی دیت مین یعنے اُسکی عوض مین سو اونٹ ہم آپکے پاس پیش کرتے ہین مراد
دیت سے بہاے نعش ہی عوض مین اُسکے اُٹھا لیجانے کے کیونکہ مردہ اُسکا عزیز و محترم جانتے تھے حضرت

علیہ السلام نے جواب بھیجا کہ تم دیت اُسکی ہمارے یہان نہ بھیجو تم خود اُسکو رکھو کیونکہ وہ خبیث و ناپاک ہی اُسکی
دیت بھی نجس و ناپاک ہی اور اُس شام کی لڑائی مین اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے زلزلۂ شدید و تعب
سخت اُٹھایا بعد ازان گروہ مشرکین اپنے لشکرگاہ کے طرف پھرے اور بہت سی آگ جلائی اور بیٹھے یعنے آگ تاپنے
بیٹھے اور آنحضرت صلعم نے اپنے اصحاب مین سے کچھ لوگون کے نام لیکر آواز دی منجملہ اُنکے حذیفہ بن یمان کا
بھی نام لیا مگر اُن اصحاب مین سے جنکا جنکا نام پکارا تھا کسی نے جواب نہ دیا تب رسول خدا صلعم اُٹھکر درمیان
صفون کے پھرنے لگے جب حذیفہ پاس گذرے اور اُنکو پاؤن سے ٹھوکر مار کر فرمایا یہ کون ہی حذیفہ نے کہا
یارسول اللہ مین حذیفہ ہون فرمایا تو اول شب سے میری آواز سنتا تھا اُنھون نے کہا ہان قسم ہی اُس خدا کی
جسنے آپ پر کتاب نازل کی ہی مین آواز آپکی سنتا تھا فرمایا کیا چیز تجکو جواب دینے سے مانع تھی اُنھون نے کہا
شدت سردی و صعوبت سختی جسمین مین مبتلا ہون یعنے ان وجوہ سے میری آواز منھ سے نہین نکلی فرمایا
اُٹھو بسم اللہ حذیفہ کھڑے ہو گئے پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای حذیفہ تو لشکر مشرکین کی طرف جا اور اُنکی
خبر لا کہ صبح کو اُنکے کیا ارادے ہین اسلیے کہ مجکو کچھ خبر اُنکی معلوم ہوئی ہی اور جب تک تو میرے پاس پھر آوے
کوئی خبر وہان کی یہان کسی سے ہرگز بیان نکرنا تب حذیفہ حسب الارشاد روانہ ہوے جب اُنھون نے پیٹھ پھیری
تو حضرت علیہ السلام نے دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ احْفَظْ حُذَيْفَةَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ یعنے
ای پروردگار حذیفہ کی حفاظت کر اُسکے سامنے سے اور اُسکے پیچھے اور اُسکے داہنے اور بائین سے پھر حذیفہ
جب چلے تو اُنکو نہ سردی کی خبر تھی نہ صعوبت کا خیال یہان تک کہ اُنکے ایک غول مین پہونچے کہ وہ اپنی آگ کے
پاس بیٹھے تاپتے تھے اور باتین کرتے تھے تب حذیفہ بھی اُنکے پاس بیٹھ گئے اور وہ نجانتے تھے کہ کوئی غیر ہی
بلکہ اپنون مین سے جانتے تھے اُسوقت کوئی آنے والا مثل ابوسفیان سے اُنکے پاس آیا اُن لوگون نے
پوچھا تیرے پیچھے کیا خبر ہی اُسنے کہا تم مین سے ہر شخص اپنے اپنے ہمنشین و ہم پہلو کا ہاتھ پکڑ لیوے اور پہچان لیوے
کہ وہ کون ہی یعنے کوئی غیر آدمی تو نہین ہی کیونکہ مین چاہتا ہون کہ تمسے وہ خبر بیان کرون تا تم خوش ہو جاؤ
تب ہر شخص نے اُنمین سے ہاتھ اپنے ہم جلیس کا یعنے جو جس سے ملا بیٹھا تھا اُسکا ہاتھ پکڑ لیا تو حذیفہ نے بھی ہاتھ
اپنے پاس والے کا پکڑ لیا پھر اُن لوگون نے اُس سے مکرر کہا کہ ہم مین سواے ہمارے کوئی غیر نہین ہی تو اپنی بات
بیان کر اُسنے کہا ابولبابہ سردار بنی قریظہ کا اور حیی بن اخطب ہمارے یہان آئے ہین اور سوال کرتے ہین کہ ستر مرد ہم اپنے
یہان سے اُنکے یہان بھیجدیوین کہ جب وہ ہمارے لوگ محمد کے طرف چلین تو بنی قریظہ بھی اُنکے پیچھے مسلمین پر خروج کرین
پھر اُنھون نے پوچھا یہ امر کب ہوگا اُسنے کہا تیسرے روز تب حذیفہ اُس قوم کے پاس سے اُٹھے اور ابوسفیان پر
وارد ہوے اور اُسوقت اُنکے یہان آگ جو جل رہی تھی اُس سے ابوسفیان اپنی پیٹھ سینکتا تھا حذیفہ نے قصد کیا کہ

اُسپر اپنا تیر ڈالین مگر وصیت وفہمائیش رسول خدا صلعم یاد آگئی تب وہان سے چل کھڑے ہوے تا آنکہ حضور مین
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے اور اُسوقت حضرت مشغول بنماز تھے تو خدیفہ پھر گئے اور حضرت صلعم بعد فراغ
اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور خدیفہ کو بلوایا اور فرمایا خدیفہ ہمسے خبر بیان کر تب خدیفہ نے عرض کی کہ یہود نے
عہد شکنی کی پھر ساری باتین اس قوم کی جسطرح انھون نے کہین بتقیین خدیفہ نے سب بیان کین بعد ازان خدیفہ نے کہا یا نبی اللہ
اُس عرصہ مین کہ مین آپ کی طرف متوجہ چلا آتا تھا ناگاہ مین نے دیکھا ایک شخص ایسا ایسا یعنے اُسکی ہیئت کذائی ایسی
تھی وہ اپنی پیٹھ آگ سے سنکیتا تھا حضرت صلعم نے فرمایا وہ ابو سفیان تھا خدیفہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کی وصیت
نہوتی تو ضرور مین اُسکی پشت مین تیر پار کردیتا بعد ازان رسول خدا صلعم نے عبد اللہ بن رواحہ اور سعد بن معاذ و خوات بن
جبیر کو طرف بنی قریظہ کے روانہ کیا اور کہا تم اُنکے پاس جاؤ اور اُنسے کہو تمھاری خبر ہمکو پہونچی ہے کہ تمنے نقض حلف
عہد شکنی کی ہے اور اُنسے سوال مصالحہ کرو اور خدا سے ڈراؤ اور اُنکو اُنکا عہد یاد دلاؤ اور اُنسے کہو جو کچھ تمھارا حال
ہمکو معلوم ہوا وہ ہمارے تئین کافی ہے (یعنے زیادہ برین اپنے قصد سے باز رہو) چنانچہ یہ لوگ اُسی رات کو گئے
اور اُنکو دیکھا کہ وہ سطح باب پر یا کہ اندر ڈیوڑھی کے بیٹھے ہین تب اُنسے کہا دروازہ کھولو اُنھون نے دروازہ کھول دیا
یہ لوگ اُنکے پاس داخل ہوے اور جس بات کے لیے یہ لوگ بھیجے گئے تھے وہ پیغام اُنکو پہونچایا تب اُن لوگون نے
جواب دیا کہ تمنے ہمارے بازو توڑ ڈالے پھر اگر تم ہمسے مصالحہ چاہتے ہو تو اُس امر کو ہمارے پھیر دو نہین تو ہم تمسے
بری اور علیحدہ ہین اور تم لوگ کاذب ہو (یعنے از روے دین کے) اور مراد اُنکی توڑے گئے بازو سے اخوان اُن کے
بنو النضیر ہین تب سعد بن معاذ نے کہ اُس قوم کے حلیف تھے (یعنے جاہلیت مین) کہنے لگے اے گروہ بنی قریظہ مین
ڈرتا ہون تمھارے لیے اُس آفت سے جو بنی النضیر نے اُٹھائی بلکہ اُس سے زیادہ پھر اُنھون نے سعد سے
کہا اگر تو کھانا کھایا چاہتا ہی تو اپنے بیٹے کے یہان سے شروع کر سعد نے کہا اِنْ مِنَ الْغِذَاءِ مَا ھُوَ خَیْرٌ مِنْ ذٰلِکَ
کہ نہین ہے ایسی کوئی غذا جو بہتر ہو اس امر سے یعنے جس امر کیلیے مین آیا ہون اُس سے کوئی غذا بہتر نہین ہے یا یہ مراد ہے
کہ یہ غذا کچھ چیز نہین مگر وہ غذا جو بہتر ہے اس غذا سے یعنے اطاعت نبی صلی اللہ علیہ سلم پھر سعد نے یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ
لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تَشْفِیَ صَدْرِیْ مِنْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ یعنے اے پروردگار مجھے موت ندے یہان تک کہ میرے دل کو بنی
قریظہ کی طرف سے تشفی ہو پھر اُسوقت یہود شان مین رسول خدا صلعم کے بے ادبی کرنے لگے کہ بد کہتے تھے
اور کذب و دروغگوئی سے نسبت دیتے تھے اور کہتے تھے کہ محمدؐ نے ہمارے پاس لوگون کو بدرخواست مصالحہ بھیجا کہ
اور صلح کا پیام اُسوقت آیا کہ جب مصیبتین ہماری انتہا کو پہونچین اور یہ مثل کہی اِلْتَقَتْ حَلْقَتَا الْبِطَانِ یعنے
دونون کڑیان تنگ گھوڑے کی مل گئین (اور یہ کنایہ ہے شدائد امر سے) سو ایسا ہرگز نہوگا قسم ہے اُسکی جسکے نام سے
قسم کیجاتی ہے کہ ہم اپنی بہرہ مندی کے واسطے اپنی عداوت کو محمد پر بڑھاوینگے اور البتہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کا

بدلا لینگے چنانچہ عبد اللہ اور دونون اُنکے ہمراہیون نے جب یہود سے ایسے کلمات ناشائستہ سنکے بہت رنج واذیت
پائی تو وہان سے روانہ ہوے اور خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے حضرت آگے بڑھکر خود اُنکے
پاس تشریف لائے اور فرمایا تمھارے پیچھے کی کیا خبر ہی اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ اشرار مردم
بدترین آدمیون کے پاس سے آپ تک پہونچے ہین کہ جب سے ہملوگ آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر گئے اُنسے
سوائے مکروہات کے اور ہمنے کچھ نہین سُنا اور سوائے قباحات کے ہمنے کچھ نہین دیکھا بعد ازان جسطرح جو کچھ
اُنسے سُنا تھا حضرت صلعم سے بیان کیا فرمایا اپنی اس خبر کو مخفی رکھو اور اچھی بات ظاہر کرو اسلیے کہ لڑائی
دھوکے کا کام ہی بعد ازان آنحضرت صلعم عبد اللہ وغیرہ کے پاس سے جب اپنے اصحاب کے قریب آئے
تو تکبیر کہی کہ اللہ اکبر تو اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کہی اور اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کہی
اور اصحاب نے بھی (یعنے تین مرتبہ صدائے تکبیر بلند ہوئی) تب مشرکین گھبرائے اور کہنے لگے کہ محمدؐ اور اصحاب
محمدؐ کو کسی ایسے امر کی خبر آئی ہی کہ اُس بات نے اُنکو خوش کردیا ہی اور اصحاب نے عرض کی یا نبی اللہ کیا
آپ کو خوشخبری آئی تب حضرت نے اُن تینون صحابیون یعنے عبد اللہ وسعد وخوات کو بلوایا اور فرمایا اپنے بھائیون سے
احوال بیان کرو چنانچہ عبد اللہ بن رواحہ کھڑے ہوے اور کہنے لگے کہ یہ یہود تمھارے حلیف ارادہ رکھتے ہین
اور مشرکین سے کہلا بھیجا کہ وہ ستر مرد اپنے سردارون اور شہسوارون مین سے اُن یہود بنی قریظہ کے پاس بھیجین
اور جب وہ ستر آدمی اُنکے حصار مین داخل ہون تو اُنکی گردنین مارین بعد ازان ہماری طرف آوین پھر مشرکین یہ
ہماری مدد کرین بس صبح ہوتے ہی ہم مشرکین کو مارلین گے انشاء اللہ تعالے اور ایسا ہوا کہ ایک شخص قبیلۂ اشجع سے
جسکا نام نعیم بن مسعود تھا حضرت کی صف جماعت مین وہ مشرکون کا جاسوس تھا بس اُسنے یہ بات سُنی
اور کفار اُس جاسوس کے منتظر تھے تب جاسوس اُنکے پاس گیا اُنھون نے پوچھا ای نعیم تیرے پیچھے کیا خبر ہی
اور لشکر محمدؐ مین یہ صدا کیسی بلند تھی اُسنے کہا مین تمھارے پاس یقینی خبر لایا ہون تم اس بات کے قریب ہو
کہ اپنے اشراف مین سے ستر آدمیون کو ہلاک کروگے یہ سنکر وہ گھبرائے اور پوچھا وہ کونسی خبر ہی لا ابا لک
یہ کلمہ مدح وذم دونون کو شامل ہوتا ہی یعنے تیرا کوئی باپ نہین رہا یہ کہ تیرا باپ مرے اُسنے کہا محمدؐ نے تین
آدمیون کو ایک ساتھ بنی قریظہ کے پاس بھیجا تھا تاوہ دیکھین دریافت کرین کہ بنی قریظہ اُنکے ساتھی ہین یا تمھارے
ساتھی ہین تب وہ تینون فرستادے یہود کے پاس سے پھر کر محمدؐ کے پاس آئے اور اُنکی خبر بیان کرتے تھے
مین خود سنتا تھا کہ بنی قریظہ نے جو تمسے اس بات پر مصالحہ کیا ہی کہ تم اپنے یہان کے سردارون اور شہسوارون
مین سے ستر آدمی اُنکی طرف بھیجدو پس جب وہ سوار اُنکے حصار مین داخل ہون تو اُنکو قتل کرین بعد ازان
وہ سب محمدؐ کے پاس آوین اور تمھارے اوپر اُنکی مدد کرین تب ابوسفیان یہ بات سُنکر بولا قسم ہی لات وعزی کی

یہ نغمہ یعنے یہ صدا یہ بات سچ ہی پھر ابو سفیان نے کہا کہ اس بات مین یہود نے عہد شکنی کی خدا انپر لعنت کرے اور اُن سواروں نے (یعنے جو بنی قریظہ کی ہمراہی کو تعینات ہوے تھے) انکار کیا اور کہا کہ ہم اُنکے حصن حصار مین ہرگز نجاوینگے تب ابو سفیان نے ابو لبابہ سے جو سردار بنی قریظہ کا تھا کہلا بھیجا کہ ای ابو لبابہ یہان ہماری اقامت کو طول ہوا کہ ہم اس شخص یعنے محمدؐ کا محاصرہ کیے ہوے ہین اور اب میری راے مین مناسب یہ ہی کہ تم کل صبح کو محمدؐ پر قصد کرو اور وہ لوگ بھی جاوین جو تمسے قریب ہون کیونکہ مین نچھوڑونگا کہ بعد میرے تم میرے پیچھے رہو ابو لبابہ نے جواب کہلا بھیجا کہ کل روز سبت ہی ہم قتال نہین کر سکتے ہین اور ہم کوئی کام روز سبت نہین کرتے ہین یہ سنکر وہ فرستادہ ابو سفیان کا واپس آیا اور خبر لایا کہ ابو لبابہ اور اُسکے ہمراہی گمان اس بات کا رکھتے ہین کہ وہ لوگ یوم السبت قتال نہین کر سکتے یہ سنکر ابو سفیان غضب مین آیا اور نعیم مخبر کی بات کو سچ جانا پھر ابو سفیان نے دوبارہ آدمی بھیجا اور کہکر کہلا بھیجا کہ اس سبب کی عوض کسی اور دن سبت کر لینا (یعنے اسکے بدلے اور دن سبت منا لینا) کیونکہ کل قتال لابدونا گزیر ہی قسم ہی لات وعزی کی اگر ہم کل لڑنے کو جاوین اور تم ہمارے ساتھ نچلوگے تو ہم تمہاری حلف سے علیحدہ ہو جاوینگے اور قبل محمدؐ کے پہلے ہم تمھین سے لڑائی شروع کرینگے پس فرستادہ ابو سفیان کا ابی لبابہ کے پاس یہ پیام لایا یہ سنکے ابو لبابہ غضب مین آیا اور قاصد سے بولا جسنے تجھے بھیجا ہی بے عقل ہی کیا ابو سفیان کی یہ راے ہی کہ ہم اُسکی پاس خاطر سے اپنے سبت کے روز سے تجاوز کرینگے کہ پھر آیندہ ہم مین سے ایک قوم نے سبت مین تجاوز کی تھی تو اُسپر حق تعالے نے غضب نازل کیا کہ وہ سب بھیئت بوزنہ وخوک مسخ ہو گئے لہذا ہم ڈرتے ہین کہ اگر کل کے روز ہم اطاعت ابو سفیان کی کرین تو ہم بھی اُسی طرح مسوخات مین سے ہو جاوین یہ سنکر فرستادہ ابو سفیان کا واپس آیا اور جواب لایا کہ ابو لبابہ اور اُسکے ہمراہیون کا یہ گمان ہی کہ آگے یہود مین سے جن لوگون نے اپنے سبت مین تجاوز وتعدی کی تھی وہ لوگ بندر اور سور ہو گئے تھے اس خوف سے ہم اطاعت ابو سفیان کی نکرینگے اور اپنے سبت مین تجاوز نکرینگے اگر ابو سفیان کو منظور ہو تو تا انقضاے یوم سبت تاخیر کرے تب ابو سفیان کھڑا ہوا اور اپنے لشکر مین ندا دی ای معشر قریش اور جو لوگ یہان حاضر ہون آگاہ ہو مین تمکو خبر دیتا ہون سواے اسکے نہین ہی کہ ہم بندر اور سور کی نصرت کا انتظار کرتے ہین اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَیْکَ مِنْ حَلْفِ بَنِیْ قُرَیْظَةَ یعنے ای پروردگار مین تیری طرف ہون اور حلف بنی قریظہ سے علیحدہ وبیزار ہون ای قریش صبح کو محمدؐ کی طرف عزم کرو اور خندق سے نہ ہٹو یہان تک کہ تمھارے تئین اول صبح فرصت ہو جاوے چنانچہ خبر اس بات کی جو ابو سفیان نے کہی تھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو مسلمین کے دلون مین اندیشہ ہوا اور منافقون نے یقین کیا (یعنے مشرکین ضرور غلبہ کرینگے) پھر جب حق تعالے نے ضعف وناتوانی مومنین اور رو فور کوشش اُنکی اُس کام مین جسمین وہ تھے ملاحظہ فرمائی اُسوقت

اُنکے دلون پر تسکین وتسلی نازل کی کہ اُنکے مدد کے لیے لشکر ملائکہ کا بھیجا اور مشرکین پر آسمان سے ایک ایسی
شدت کی ہوا یعنے آندھی چلائی کہ اُنکا کوئی ڈیرہ خیمہ نہ چھوڑا مگر یہ کہ اُسکو زمین پر بچھا دیا اور اُنکے یہان کچھ آگ
باقی نرہی مگر یہ کہ بجھا دی (یعنے اُس آندھی نے خیمے گرا دیے اور آگ تمام لشکر کی اُڑا لیگئی جس سے ایذا سردی
کی بہت ہوئی) پھر کافرون نے اپنے لشکر مین صداے تکبیر ملائکہ کی سُنی اور گھوڑے وغیرہ جانور لشکر کے سب
توڑا کر چھوٹ گئے اور خدا نے اُنکے دلون مین رعب وہیبت ڈال دی اُس وقت طلیحہ بن خویلد برادر بنی فقعس
کھڑا ہوا اور لشکر مین پکارنے لگا کہ ای قوم ہر آئینہ محمد نے اب تمپر شرکو ظاہر کیا (یعنے شر سحر) فالنجا النجا یعنے
پس بچو اور بچاؤ اپنے تئین اور ہر قوم کے سالار نے اپنے اپنے قافلے مین کوچ پکار دیا پھر لوگون نے کوچ
کر دی اور اپنے بار اسباب کو ہلکا کر دیا کہ بقیہ اسباب کو چھوڑ دیا اور وہ لوگ صداے تکبیر بدستور سنتے تھے
اور آندھی اُنپر برابر چل رہی تھی اور اُس آندھی کی شدت مین کوئی چیز اُنکو نظر نہین آتی تھی یہانتک کہ
وہ بھاگ نکلے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا (یعنے کافی ہوا حق تعالے مؤمنین کے تئین
لڑائی مین اور حق تعالے قوی اور غالب ہی) القصہ آندھی برابر چلتی رہی اور کفار کے پیچھے پیچھے ملائکہ
علے الاتصال تکبیر کرتے رہے یہانتک کہ وہ سب روحا کے دوراہے (یعنے موڑ) پر پہونچے اور رسول خدا
صلعم اور سارے مومنین بعد تحمل مشقت وشدائد اپنے مقام مین پھر آگئے

ذکر غزوہ بنی قریظہ

اُس عرصے مین کہ رسول خدا صلعم اپنا سر دھوتے تھے ناگاہ جبرئیل علیہ السلام نزدیک منبر کے اپنی تلوار
میان سے کھینچے ہوے آ کھڑے ہوے اُنکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا
اور بولین یا رسول اللہ یہ دیکھیے کہ دحیہ کلبی شمشیر برہنہ قریب منبر کھڑے ہین یہ سنکر رسول خدا صلعم نے حال
معلوم کیا (یعنے کہ یہ حلیہ جبرئیل کا ہی) اُسیوقت حضرت علیہ السلام اُٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا اے
جبرئیل کیا خبر ہی جبرئیل نے کہا یا محمد حق تعالے آپ سے عفو کرے وتحقیق حق سبحانہ تعالے آپ کو حکم کرتا ہی
کہ آج ہی آپ بنی قریظہ پر جائیے کہ حق تعالے اُنکو کچلا کرنے والا ہی جسطرح ٹیک مارنا انڈے کا زمین سخت
اور پتھر پر تب حضرت علیہ السلام نے مسلمین مین حکم پکار دیا کہ اپنے ہتھیارون کو مشقت سخت اور امتحان صعوبت سے
اُٹھاؤ پس یہ حکم سنکر سب نے اپنے ہتھیار اُٹھا لیے اور حضرت علیہ السلام نے اُنپر ایک شخص کو افسر مقرر کر دیا
کہ وہ لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہانتک کہ حصن بنی قریظہ تک پہونچے اور حال یہ ہی کہ حیی بن اخطب
بنا بر اُس قول قرار کے جسپر بنی قریظہ سے استحکام کیا تھا اُنکے پاس پہونچکر اُنکے ساتھ حصار مین حاضر ہوا
چنانچہ مسلمین قتال کرنے لگے اور اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص انصاری شہید ہوا اور

ایسا ہوا کہ بعد روانگی لشکر طرف بنی قریظہ آن حضرت صلعم اپنی دولت سرا مین تشریف لے گئے اور سر دھویا اور اپنی حاجات سے فارغ ہوکر روانہ بطرف لشکر ہوے اور حال یہود کا یہ تھا مسلمانون کو عیب لگاتے تھے اور عار دلاتے تھے بکذب وسحر یعنے انکو کاذب و ساحر کہتے تھے اور شان مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حق بین ازواج نبی کے ہجو کرتے تھے پہر جسوقت رسول خدا صلعم پاس اپنے اصحابؓ کے پہونچے تو ایک شخص مہاجرین مین سے حضرت صلعم کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ حق تعالے مجکو آپ پر فدا کرے آپ ذرا کنارے رہیے فرمایا کسلیے پہر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ میرے حق مین تو نے یہود سے اذیت کی باتین بہت سنین بس تو ناگوار رکھتا ہے اس بات کو کہ مین اسکو سنون تب اُس مہاجر نے عرض کی البتہ یعنی باتین اسی طرح کی تھین پہر حضرت نے فرمایا البتہ اگر مجھے وہ دیکھینگے تو جو کچھ تو نے سنا ہے اب اسمین سے کچھ نہ کہین گے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل حصن سے چند آدمیون کو انکے نام لیکر آواز دی کہ یا ابالبابہ و یا حیے اور ای شعبہ کہ یہ لوگ اشراف اہل حصن مین سے تھے تب یہ لوگ حضرت کو جہانکنے لگے اور نظر آئے اور کہنے لگے ای ابو القاسم کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو فرمایا ای بندرون کے بھائیو دور رہو خدا تمکو اپنی رحمت سے دور اور خراب کرے اُن لوگون نے جواب دیا ای ابو القاسم آپ تو واللہ فحش گو نتھے اور حضرت علیہ السلام نے یہ کلمات اسلیے کہے تا وہ لوگ حضرت سے دور ہو جاوین اور انکو باتین ایذا دہی کی نسنا دین سو ویسا ہی ہوا (یعنے پہر انکی طرف سے کوئی بات ایذا دینے والی کسی نے نہین سنی) بعد ازان اکیس شب (یعنے اکیس روز) لڑائی ہوتی رہی اور اس مدت مین منافقین اُن یہود سے کہلا بہیجتے تھے کہ حاضر ہونا محمد کے پاس اور اگر وہ ارادہ تمھین نکال دینے کا کرین تو ہرگز تم نہ نکلنا مدینے سے قسم ہے اُس ذات کی جسکے نام سے حلف کیا جاتا ہے اگر محمد سواے لڑائی کے نا نینگے تو ہم تمھاری اعانت کرینگے اپنی جان سے اور مدد سلاح سے اور ہم تمھارے ساتھ اپنی جانین صرف کرینگے اور تمھارے بارہ مین ہم کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم نکال دیے گیے تو ہم بھی تمھارے بعد مدینے مین نہ ٹھہرینگے مگر تھوڑی دیر یا تھوڑے دن یہان تک کہ ہم تمسے آملین گے بس یہی معنی ہین قول خداے عزوجل کے اَلَمْ تَرَاِلَی الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِہِمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَہْلِ الْکِتَابِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَکُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْکُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّکُمْ وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّہُمْ لَکَاذِبُوْنَ ○ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَہُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَہُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوْہُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ○ یعنے کیا تو نے نہین دیکھا اُن لوگون کو جو منافق ہین کہ وہ اپنے اُن بھائیون سے کہتے ہین جو کافر ہین اہل کتاب مین سے کہ اگر تم نکالے جاؤگے تو ہم بھی تمھارے ساتھ ضرور نکل جاوینگے اور ہم تمھارے بارہ مین کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم لڑوگے تو ہم تمھاری نصرت کرینگے و حال آنکہ خدا شاہد ہے کہ

ہر آئینہ وہ کاذب ہین اگر وہ کافر اہل کتاب نکالے جاوین تو یہ منافق اُنکے ساتھ نہ نکلین اور اگر وہ اقبال
کرینگے تو یہ اُنکی مدد نکرینگے اور اگر مدد کرینگے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگین گے بعد ازان پھر کوئی اُنکی مدد نکریگا
اور جسوقت یہود نصرت منافقین سے مایوس ہوے تو حق تعالے نے یہود کے دلون مین رعب وہیبت
ڈالی تب اُن لوگون نے سوال کیا کہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کے پاس اور رعابت اور اریحا کو چلے
جاوین مگر اُسی شرط پر جسطرح بنی النضیر نے نکلنے کے روز مصالحہ کیا تھا پس اس بات کا رسول خدا
صلعم نے انکار کیا مگر یہ کہ حکم پر حاضر ہون اس صورت مین اگر چاہونگا قبول کرونگا چاہونگا کال دونگا تب اُنھون نے کہا کہ
قبیلہ اوس سے فلان شخص کو ہمارے پاس بھیجیے اسلیے کہ وہ اُنکا خیر خواہ تھا پس وہ اُنکے پاس آیا تو
وہ لوگ کہنے لگے اے فلان ہم حکم محمد پر قلعہ سے اُترین اُسنے کہا ہان مگر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن
کی طرف اشارہ کیا اس سے مراد اُسکی یہ تھی کہ ذبح ہو جاؤ گے چنانچہ اُن لوگون نے حکم پر حاضر ہونے سے
انکار کیا اُسوقت حق سبحانہ تعالے نے اپنے نبی پر وحی نازل کی کہ حضرت صلعم کو اُس شخص کے
حال سے خبر دی فرمایا یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر من الذین قالوا آمنا بافواہہم ولم تؤمن قلوبہم
یعنے رنج مین نڈالین تجھکو وہ لوگ جو کفر مین بڑی دوڑ کرتے ہین کہ وہ اُن لوگون مین سے ہین
جو زبانی کہتے ہین ہم ایمان لائے وحال آنکہ اُنکے دل ایمان نہین لائے یعنے ایسے لوگون کی باتون سے
تو غمناک نہو تا بعد ازان یہود نے بنی الاوس اپنے حلیف کے پاس کسیکو بھیجا اور اُسنے کہلا بھیجا کہ تم
کیون نہین نفع لیتے ہو اپنے بھائیون کے لیے یعنے ہمارے لیے جیسا کہ قبیلہ خزرج نے اپنے بھائیون
کے لیے لیا تھا تب بنو الاوس پاس رسول خدا صلعم کے گئے یا نبی اللہ آپ ہمارے حلیفون سے
کیون قبول نہین کرتے جیسا آپ نے خزرجیون کے حلیفون سے قبول کیا ہو فرمایا اے گروہ اوس
کیا تم اپنے حلیفون کے حق مین اس بات سے راضی نہین ہو کہ مین درمیان اپنے اور اُنکے کسی
شخص کو حکم مقرر کرون اُنھون نے کہا بہت اچھا فرمایا اُنسے کہو کہ اوس مین سے جسکو چاہین اختیار
وپسند کرلین تب اُنھون نے سعد بن معاذ کو قبول کیا اور اختیار کرنا اُنکا سعد کو بموجب ارادہ آلہی کے ہوا
جیسا کہ خدا نے مقدر کیا تھا (یعنے عوض اُنکی سرتابی کے) اور سعد اُنپر از راہ غضب وغصہ کے
شدید ترین مردم تھے اور یہ باعث اُنکے اُس قول کا تھا کہ جب وہ اُنکے پاس پیغام رسول خدا
صلعم لائے تو اُنھون نے رات کو اُسکو وہ باتین کہی تھین تب رسول خدا صلعم نے سعد سے
فرمایا کہ اُس قوم نے تجھکو حکم اختیار کیا ہی پس تو درمیان میرے اور اُنکے حکم یعنے فیصلہ کر چنانچہ سعد نے
دونون جانب سے عہد ومیثاق اس امر کا لیا کہ میرے فیصلہ کو قبول کرین اور جو مین فیصلہ کرون اُسپر راضی ہون

تب فریقین نے اس بات پر عہد کیا اُسوقت سعد نے بنی قریظہ کو حکم کیا کہ حصار سے اُترآؤ اور ہتھیار رکھدو
پس اُن لوگون نے ایسا ہی کیا پھر سعد نے اُنکے حق مین یہ حکم کیا کہ اُنمین جو مقاتل ہین یعنے جو لڑنے
والے ہین وہ قتل کیے جاوین اور اطفال و زنان بندی مین لیے جاوین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی تحقیق کہ تیرے اس حکم سے حق تعالے اور ملائکہ اور سارے
مؤمن راضی ہوئے اور اسی امر کا مین بھی مامور ہوا ہون آخر اُنکی مشکین باندھی گئین اور قتل کیے گئے اور
راوی نے کہا جسوقت حیی بن اخطب حاضر کیا گیا تو اُس سے رسول خدا صلعم نے فرمایا اے حیی کیا تجھکو
خدا نے خوار نہین کیا اُسنے کہا ہر ذی روح ذائقہ موت کا پانے والا ہی اور میرے لیے بھی ایک وقت
معین تھا کہ مین اُس سے تجاوز نہین کر سکتا اور تمھاری ضد و عداوت پر مین اپنے نفس کو ملامت نہین
کرتا ہون اور مین آج وقت فراق دنیا کے گواہی دیتا ہون اُس بات کی کہ تم کاذب ہو اور بے شبہہ مین
تمھارا دشمن ہون پس حضرت علیہ السلام نے حکم اُسکے قتل کا کیا تا آنکہ وہ قریب احجار الزیت کے
جو مدینے مین بازار کی جگہہ ہی مارا گیا پھر حق تعالے نے یہ آیہ اپنے نبی پر نازل کیا وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاہَرُوْہُمْ
مِّنْ اَہْلِ الْکِتَابِ مِنْ صَیَاصِیْہِمْ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الرُّعْبَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِیْقًا وَاَوْرَثَکُمْ
اَرْضَہُمْ وَدِیَارَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَؤُہَا یعنے جو لوگ مددگار تھے کفار کے اہل کتاب مین سے اُنکو
حق تعالے نے اُنکی گڑھیون سے نیچے اُتار دیا اور اُنکے دلون مین ہیبت ڈالی کہ تم اُنمین سے ایک فریق کو
قتل کرتے تھے اور ایک فریق کو تمنے بندی بنایا اور تمکو وارث کیا اُنکی زمین اور مکانات اور اُنکے اموال کا اور
زمین کا جسپر تمھارا پانون نہین پڑا تھا اور وہ زمین کہ جسکو تمنے نہین روندا تھا خیبر ہی جسکا وعدہ حق تعالے
نے دو مرتبہ قرآن مین کیا تھا اور اُس روز بنی قریظہ کی بندی سات سو پچاس آدمی کی تھی اُسوقت عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ان بندیون کا پانچ حصہ آپ کیون نہین کر ڈالتے جیسا کہ روز
بدر وہان کی غنیمت کا آپ نے پانچ حصہ کیا تھا یعنے پانچوان حصہ خمس نبی کا اور چار حصہ تقسیم واسطے
مسلمین کے فرمایا مین اسکا پانچ حصہ نکرونگا بلکہ یہ وہ چیز ہی جسکو حق تعالے نے خاص میرے لیے بلا شرکت
غیرے مقرر فرمایا ہی اسمین مومنین کی شرکت نہین ہی چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہی مَا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی
رَسُوْلِہٖ مِنْ اَہْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی یعنے جو غنیمت کہ حق تعالے اپنے نبی کو اہل قری
دلاوے وہ مخصوص ہی واسطے خدا کے اور مخصوص ہی واسطے رسول خدا اور واسطے اقربا کے پس مراد
اہل قری سے قریظہ و نضیر و فدک و خیبر ہی اور قریے عربیہ ہین جسکا وعدہ حق تعالے نے قبل از فتح فرمایا تھا
چنانچہ رسول خدا صلعم نے اسباب بنی قریظہ مین سے تو ستر گھوڑے لے لیے اور اُنکو اپنے اہل بیت [illegible]

کر دیے اور باقی مال اور بندیون سے دو نصف کیے ایک نصف تو سپرد سعد بن عبادہ کر کے شام کی طرف
روانہ کیا اور ایک نصف انس بن قیظی کو تفویض کر کے طرف زمین غطفان کے بھیجا اور حکم کیا کہ بدلے مین
نرینہ گھوڑے لاوین آخر اُنھون نے ایسا ہی کیا کہ اچھے اچھے بڑے بڑے گھوڑے بہم پہونچائے پس اُن
گھوڑون کو رسول خدا صلعم نے درمیان مومنین کے واسطے جہاد کے مقرر رکھا اور فرمایا حضرت نے کہ خمس سے
جو میرا حصہ تھا مین نے مومنین کی طرف لگا دیا اور خمس ڈیڑھ سو کا مال تھا بس یہ تھا ذکر جنگ احزاب و بنی قریظہ کا ؏

ذکر غزوۂ بنی لحیان

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین مقیم رہے جب تک خدا نے چاہا (یعنے تا صدور حکم ثانی)
پھر حضرت نے خروج کیا اور ارادہ کیا طرف بنی لحیان کے تا آنکہ اُنسے مقابلہ کیا اور خدا نے اُنکو شکست دی
اور اُنکو قتل کیا اور پراگندہ کر دیا اُنکو مسلمانون کے گرد سے اور رسول خدا صلعم نے اُنکے پیچھے سوار بھیجے کہ
وہ اُنکو مارتے بھگاتے ہوے موضع تنعیم تک پہونچا دیا کہ جسکے سبب خدا نے اہل مکہ کو ذلیل و خوار کیا اور
چند شبین حضرت علیہ السلام نے بنی لحیان کے مقامون مین مقام کیا بعد ازان مدینے کو پھر آئے اور کعب
بن مالک انصاری نے اس باب مین اشعار کہے تھے جسکا مضمون یہ ہی کہ ہمنے قیام کیے مقام
مرس البریع مین چند شب یعنے ہمنے اُسمقام مین چند شب قیام کیا ہمراہ لشکر جرار جو کہ لشکر وسیع ہاتھ پاؤن
کے پیش آنے والے ہین اور ہمنے تمام گردش و تلاش مین ہر چند کوشش کی پر فرات بن حیان کو نپایا
گروہ بھی شامل ہلاک ہونے والون کے ہوتا۔ اور فرات بن حیان ایک شخص تھا بنی عجل سے اور اُسکے پاس
ایک عورت تھی یعنے اُسکی زوجہ تھی قبائل قریش سے اور وہ شخص شدید العداوت تھا واسطے رسول خدا صلعم کے
یعنے حضرت سے سخت عداوت رکھتا تھا پھر بعد اسکے اُسنے توبہ کی اور صالح ہوا اور رسول خدا صلعم سالماً و غانماً
یعنے سلامت با غنیمت مدینے کے طرف پھرے یہان تک کہ حضرت جب اثناے راہ مین تھے تو خدا نے اُنپر
(یعنے بنو لحیان پر جو متفرق ہو گئے تھے) ایک سخت آندھی بھیجی کہ وہ اُس سے اپنی ہلاکت کو ڈرے اور وہ
اس شدت کی آندھی تھی کہ لوگ خاک گرد مین تپ گئے تھے اور اُسی آندھی مین اُسی رات کو ناقہ حضرت کا
گم گیا تھا اور وہ دستیاب نہوا تھا یہان تک کہ جب صبح ہوئی اور آندھی تھمی اُسوقت لوگون نے عرض کی
یا رسول اللہ یہ کیسی آندھی تھی فرمایا یہ آندھی بسبب موت ایک شخص کے تھی یعنے اُسکے مرنے کی آندھی تھی
اور وہ شخص منافقین مین سرداران اہل نفاق سے تھا وہ مدینے مین مرگیا ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ
وہ کون تھا فرمایا وہ رفاعہ بن تابوت تھا بنی قینقاع سے چنانچہ یہ خبر یون ہی تھی اور ایک شخص تھا منافقین

مین سے اور وہ جماعت اصحاب مین تھا اُسنے کہا محمدؐ کیونکر گمان رکھتے ہین کہ وہ حال غیب جانتے ہین اور
جو بات کل ہونے والی ہو اُسکی خبر ہمکو دیتے ہین وحالانکہ وہ نہین جانتے ہین کہ اُنکا ناقہ کہان ہو بھلا
جو شخص اُنکے پاس اُس غیب کی خبر لاتا ہو وہ کیون نہین اُس ناقہ کی بھی خبر دیتا ہو پس ایک اور شخص
اُسکے یارون مین بولا خاموش ہو واللہ اگر محمدؐ اس بات کو جانین گے تو وہ کہین گے کہ اس باب مین
مجھپر وحی آئی ہو تب وہ شخص اپنے یارون کے پاس سے اُٹھکر پاس رسول خدا صلعم کے آیا تو دیکھا کہ
حضرت اپنے اصحاب سے وہی باتین بیان کر رہے تھے جو کچھ کہ وہ شخص اپنے یارون مین کہتا تھا اور ناگاہ
رسول خدا صلعم اُسوقت فرماتے تھے کہ ایک شخص منافقین مین سے مجھپر شماتت کرتا ہو اور گم ہونے سے
میرے ناقہ کے خوش ہوتا ہو اور کہتا ہو کیا محمدؐ کو گمان ہو کہ وہ غیب جانتے ہین بھلا وہ شخص جو
اُنکے پاس غیب لاتا ہو وہ کیون نہین خبر ناقہ کی دیتا ہو اور کیون نہین بتاتا ہو کہ وہ ناقہ کس جگہ ہو اور
قسم ہو مجکو اپنی زندگانی کی وہ جھوٹھا گمان کرتا ہو اس بات کا کہ مین غیب جانتا ہون حالانکہ
مین غیب نہین جانتا البتہ مجھے خبر دی ہو حق تعالے نے اُس جگہہ سے جہان میرا ناقہ ہو پس وہ ناقہ
اس شعب مین نکیل اُسکی ایک درخت مین اٹک گئی ہو یہ سُنکے لوگ دوڑتے ہوے شعب کی طرف نکلے ناگاہ
دیکھا کہ مہار اُس ناقہ کی جسطرح حضرت نے کہا تھا ایک درخت مین لٹکی ہو تا آنکہ لوگ اُس ناقہ کو لے آئے
اور وہ منافق دیکھ رہا تھا آخر وہ اسیوقت اسیجگہ ایمان لایا اور حضرت کی تصدیق کی اور اپنے
یارون پاس پھر آیا اُنکو اُسی جگہ جہان چھوڑ گیا تھا بیٹھا پایا اور اُنسے کہا مین تمھین خدا کی یاد دلاتا ہون
یعنے اُسکی قسم دیتا ہون کہ آیا کوئی تم مین سے اپنی جگہ سے اُٹھا تھا یا میری اُس بات کا میرے پیچھے کسی سے
ذکر کیا ہو دیکھنے کوئی اپنی جگہ سے اُٹھا نہین اور میری بات کسی سے کہی تو نہین اُنھون نے کہا
اللھم ایسا نہین ہوا تب اُسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بےشبہہ محمد رسول ہو خدا کا لیکن مین ہرگز
اسلام نہین لایا تھا الا آجکے روز اُن لوگون نے پوچھا اسکا باعث کیا ہوا اُسنے کہا مینے محمدؐ کو جاکر
دیکھا تو وہ اپنے اصحاب سے وہی ذکر کر رہے تھے جو باتین مین نے تمسے کہی تھین پس مین گواہی
دیتا ہون کہ البتہ حق تعالے نے اُسکو آگاہ و مطلع کر دیا اور وہ صادق ہو بعد ازان حضرت نے اُس
منزل سے کوچ کیا یہانتک کہ جب مدینے کے قریب پہونچے تو دو آدمیون نے آپسمین مجادلہ کیا اور ایک اُن
دونون مین بنی عامر سے تھا اور دوسرا جہینہ سے پس عبداللہ بن ابی نے مدد کی اپنے حلیف کی جو جہنیہ سے تھا
اور نصرت کی عامری کی ایک شخص نے مہاجرین مین سے کہ اُسکا نام جُعال تھا کہ وہ فقراے مومنین سے تھے پس
عبداللہ بن ابی نے اس بات سے تعجب کیا اور کہنے لگا اے جعال اب تو اس مرتبہ کو پہونچا [illegible]

مقابلے مین عامری کی مدد کرتا ہی جعال نے کہا اس کام کے کرنیمین کون مجکو مانع ہی اور سخت ہوئی زبان جعال کی عبداللہ پر تب عبداللہ نے جعال سے کہا کہ مثل میری اور مثل تیری ویسی ہی جیسی اگلے لوگون نے کہی ہی کہ سمن کلبک یاکلک یعنے اپنے کتے کو فربہ کر کہ وہ ہی تیرا گوشت کھاوے گا قسم ہی اُسکی جسکی عبداللہ قسم کرتا ہی کہ مین تجکو چھوڑ دونگا کہ تو میرے ہم و غم مین غیر اس حال کے یعنے بدتر اس حال سے تب اُس سے جعال نے کہا کوئی ایسا نہین ہی اور جعال نے معلوم کر لیا جو کچھ عبداللہ نے اس بات سے اشارہ اور طعنہ کیا پھر جعال نے کہا کہ رزق خدا کے ہاتھ ہی تب عبداللہ اپنے یارون پاس گیا اور غضب و غصہ مین تھا اور قوم سے کہنے لگا اگر تم اپنے کھانے کو ان لوگون سے روک رکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ یہ لوگ وہ ہین کہ جب تمنے اُنکو تمہارا کھانا کھلایا آخر وہ تمہاری ہی گردنون پر سوار ہو بیٹھے اور یہ لوگ قریب ہین اس بات کے یعنے اُنسے بعید نہین کہ محمدؐ کو چھوڑ کر اپنے اقربا اور اعتبا سے جاملین گے اور جب یہ لوگ تمہارے گرد سے الگ ہو جاوینگے تو یہ کچھ نفع ندینگے یعنے کچھ کام نہ آوینگے اور اسیطرح عبداللہ اپنے یارون پر بہت غصہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر جعال محمدؐ کے پاس جاکر میرا شکوہ کریگا تو شکایت کریگا یہ گمان کرکے کہ مین ظالم ہون اور البتہ قسم ہی اپنی زندگانی کی مین ظالم ہون جب کہ ہم محمدؐ کو مکہ سے لائے وحال آنکہ اُنکو اُنکی قوم نے وہان سے نکال دیا تھا اور ہمنے اُنکو برابر اپنی جانون کے آرام دیا اور ہمنے اُنکو اپنی گردنون پر مالک و حاکم بنایا واللہ اگر ہم مدینہ میں پھر کر جاوینگے تو وہان سے محمدؐ کو نکال دینگے اور ہم اپنے اوپر کسی کو اپنون مین سے رئیس مقرر کرینگے اور اُس قول سے وہ دشمن خدا اپنے تئین مراد لیتا تھا یعنے مین حاکم و سردار ہونگا اور وہ گمان رکھتا تھا کہ وہ بذات خود اور از روے اپنی قوم کے محمدؐ سے اور اُنکے اصحاب سے زیادہ تر عزت دار اور اُنسے غالب تر ہی چنانچہ اُسکی ان باتون کو زید بن ارقم انصاری نے سُنا اور وہ ان دنون جوان تھے تو اُنھون نے کہا واللہ تو ہی ذلیل و حقیر اور مبغض ہی اپنی قوم مین یعنے تیری قوم خود تجھسے بغض و عداوت رکھتی ہین اور محمد صلعم خدا کی جانب سے یعنے فضل خدا سے مرتبہ عزت و کرامت پر ہین اور مسلمین کیطرف سے مقام مودت و محبت مین ہین یعنے اُنکے محبوب ہین پھر اُس سے کہا واللہ اب کبھی تیرے ساتھ دوستی نرکھونگا اور تجکو اپنا دوست سمجھونگا تب عبداللہ بن ابی زید سے کہا ای میرے بھائی کے بیٹے مین تو کھیل کی باتین کرتا تھا یعنے بازیچہ اور دل لگی بازی کرتا تھا پس زید اُسکی محفل سے اُٹھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین آئے اور باتین عبداللہ کی حضرت سے بیان کین حضرت اس بات سے اپنے دل مین سخت مکدر ہوے اور یہ خبر مشہور ہوئی کہ زید ابن ارقم نے جو کسی بات کی خبر حضرت کو سنائی ہی تو آن حضرت صلعم عبداللہ پر غضبناک ہین پھر حضرت علیہ السلام نے عبداللہ کو بلوا بھیجا تب عبداللہ چلا اور اُسکے ساتھ بہت سے انصاری آگئے تاکہ اُسکے

شریک ہون اور اُسکی مدد کرین اور زید کو جھوٹھا کرین اور اُنکو طمانچے لگوائین پھر جب عبد اللہ رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچا تو حضرت نے اُس سے فرمایا جس بات کی خبر مجکو پہونچی اُسکا کہنے والا تو ہی ہی اُسنے کہا نہین قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا مین نے ان باتون مین سے کچھہ کبھی نہین کہا اور زید بے شبہہ جھوٹھا ہی اور مین نے کوئی عمل ایسا جسکے سبب خدا مجھے داخل جنت کرے کبھی نہین کیا جو میرے نزدیک قریب تر و بہتر ہو میرے اُس جہاد سے جو مین نے آپکے ہمراہ کیا ہی اور انصار نے اُسکی تصدیق کی اور کہا یا رسول اللہ یہ شخص ہمارا بزرگ اور رئیس ہی آپ اسپر اُس لڑکے کی بات سچ نہ سمجھئے کہ انصار کے لڑکون مین سے وہ ایک لڑکا ہی جو آپ کے پاس کذب و تہمت لایا ہی تب رسول خدا صلعم نے اس سے درگذر کیا اور اسیکا عذر قبول کیا اور ملامتی واسطے زید کے انصار مین فاش ہوئی کہ زید نے رسول خدا صلعم سے جھوٹھہ کہا تھا سو حضرت نے اُسکو جھوٹھا کیا بعد ازان وہان سے حضرت علیہ السلام نے مدینے کی طرف کوچ کیا اور معمول زید بن ارقم کا یہ تھا کہ جب حضرت کوچ کرتے تھے اور سوار ہوتے تھے تو وہ ہمراہ رہتے تھے اور راہ مین حضرت سے باتین کرتے چلے جاتے تھے مگر بعد اس مقدمہ کے زید کو ایسی شرمندگی ہوئی کہ وہ قریب حضرت کے نہ راہ مین چلتے تھے اور نہ مقام مین سامنے جاتے تھے تب حق تعالے نے بابت عذر زید اور تکذیب عبد اللہ کے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنے کہتے ہین اگر ہم پھرینگے طرف مدینے کے تو عزت دار لوگ نکال دینگے مدینے سے ذلیلون کو حالانکہ عزت مخصوص ہی واسطے خدا کے اور واسطے اُسکے رسول کے اور مومنون کے لئے و لیکن منافق نہین جانتے ہین اُس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ناقہ پر سوار ہو کر درمیان لوگون کے پھرنے لگے یہان تک کہ زید کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے پس حضرت نے زید کا کان پکڑا اور ملا یعنے گوشمالی کی یہان تک کہ زید کا چہرہ سرخ ہو گیا (یعنے تعب و خوف سے یا یہ کہ خوشی سے) بعد ازان حضرت نے اُنسے ارشاد کیا کہ اے زید خوش ہو خوشی کر کیونکہ حق تعالے نے عذر تیرا پذیرا کیا اور تجکو سچا کیا اور اسی آیت کو آپ نے پڑھا و بعد ازان حضرت مدینہ مین تشریف لائے اور مقیم رہے جبتک قیام اُنکا خدا نے چاہا یہ ماجرا غزوہ بنی لحیان کا تھا

ذکر غزوہ بیر معونہ

بعد ازان کہ حضرت رسالت مآب صلعم مدینے مین تشریف لائے تب اپنے اصحاب مین سے ایک لشکر مختصر جانب بیر معونہ کے روانہ کیا اور اُس لشکر کے ہمراہ ایک شخص کو بنی سلیم مین سے جنکا نام عروہ بن اسما بن ابصلت تھا کر دیا یعنے اُنکو سالار لشکر کیا پس وہ لوگ روانہ ہوے یہانتک کہ جب پہونچے اُس مقام

کہ اُس پانی یعنے بیر معونہ سے پہر دن کی راہ باقی تھی تو وہان اُترے اور شب باشی کی اور اُن اصحاب مین سے چار آدمیون نے اُونٹ اپنا گم کیا اور وہ اُسے ڈھونڈھنے لگے اور اصحاب کوچ کر گئے اور صبح کو اُس پانی پر پہونچے ناگاہ وہان ایک بڑا قبیلہ اُترا ہوا تھا کہ اُنھون نے اصحاب کو گھیر لیا اور قتال سخت کرنے لگے اور عروہ سے بولے کہ تو ہماری امن مین ہو تو چاہیے ہماری طرف آجا چاہیے ہمارے غیر کے پاس جا عروہ نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا ہو کہ مین ہاتھ اپنا مشرک کے ہاتھ مین کبھی نہ دونگا اور نہ اُسکو اپنا دوست و مددگار کرونگا تا آنکہ وہ سب صحابہ درمیان کفار کے گھر گئے اور جب اُنکو یقین ہوا کہ ضرور ہم قتل ہونگے تب اُنھون نے دعا مانگی اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَجِدُ مَنْ یُّخْبِرُ عَنَّا رَسُوْلَکَ غَیْرَکَ فَاقْرَأْ عَلَیْہِ مِنَّا السَّلَامَ فَاِنَّا قَدْ رَضِیْنَا یعنے اے پروردگار اسوقت ہم تیرے سواے اور کسیکو نہین پاتے ہین جو ہماری جانب سے تیرے رسول کو خبر پہونچادے پس تو ہی اُسکو ہمارا سلام و پیام پہونچا دے کہ البتہ ہم سب راضی برضا ہین چنانچہ حق تعالے نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے مطلع کیا پھر حضرت صلعم نے اُنکی خبر مرگ اور سنائی مدینے والون کو سنائی اور فرمایا کہ اصحاب تمھارے بیر معونہ پر مارے جاتے یعنے مارے گئے تم لوگ اُنکے لیے استغفار و طلب آمرزش کرو خدا سے اور اُنھون نے مجھے سلام بھیجا ہو اور ایسا ہوا کہ اُن چارون آدمیون نے جب بعد صبح کے اپنا اونٹ جو گم کیا تھا پایا تو اپنے اصحاب کیطرف آگے بڑھے یہانتک کہ جب قریب اُس پانی یعنے بیر معونہ کے پہونچے تو اُنکو ایک چھوکری قبیلہ بنی عامر کی ملی اُسنے پوچھا کیا تم لوگ اصحاب محمدؐ سے ہو مگر اُن لوگون نے اُس لڑکی کو کچھ جواب ندیا تب اُسنے مکرر پوچھا آیا تم لوگ محمدؐ کے اصحاب ہو سوان لوگون نے بامید اس بات کے کہ وہ اسلام قبول کریگی تو جواب دیا کہ ہان ہم اصحاب محمدؐ ہین تب اُس لڑکی نے کہا تمھارے بھائی سب مارے گئے اور وہ لوگ بیر معونہ پر پڑے ہین پس اُنسے بچو اپنی جانون کو بچاؤ پھر اُن چارونمین سے ایک نے اپنے یارون سے کہا کہ میرا انتظار کرو یہانتک کہ مین تمھارے پاس خبر لاؤن تب وہ ایک بلندی پر چڑھ گیا تاگاہ وہان سے دیکھا کہ سب اصحاب اُسکے بیر معونہ پر مقتول پڑے ہین پس وہ اپنے یارون کیطرف پھر آیا اور اُنکو خبر دی اور اُنسے مشورہ پوچھا کہ اب تم لوگونکی کیا راے ہو اُنھون نے کہا مناسب ہو کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر چلین اور اس خبر کو بیان کرین مگر اُس ایک نے کہا و لیکن مین و اللہ نہ پھرونگا آج کے روز یہانتک کہ مین بھی اپنے یارون کے کھانے کھاؤن یعنے اُنکی طرح مین بھی ذائقہ موت چکھون اور تم لوگ جاکر میری طرف سے رسول خدا صلعم کی خدمت مین سلام عرض کیجیو یہ کہکر آگے بڑھا یہانتک کہ بیر معونہ پر پہونچکر اُنپر حملہ کیا اور اپنی تلوار کے خوب وار کیے اور اُنمین سے چند آدمی مار کر خود بھی شہید ہوا

اور سلمان

اور یہان یہ تینون اصحاب بغیر بہت جلد روانہ ہوے یہان تک کہ جب یہ تینون تھوڑی رات گئے مدینے کی
بلندی پر پہونچے تو ناگاہ اُنکو دو آدمی بنی سلیم کے ملے اور درمیان ان دونون اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے حلف وعہد تھا پھر ان تینون نے اُن دونون سے پوچھا کہ تم دونون کون ہو انھون نے کہا ہم دونون
بنی عامر سے ہین اور وہ دونون نہین جانتے تھے کہ بنو عامر نے کیا کیا ہی (یعنے بیر معونہ مین)
تب ان تینون نے کہا کہ بے شک یہ دونون اُن لوگون مین سے ہین جنھون نے ہمارے بھائیون کو
قتل کیا ہی چاہیے کہ اپنے بھائیون کا بدلا لو تب ان تینون نے اُن دونون کو قتل کرڈالا اور اُن
دونون کا رخت وسلاح لے لیا اور خدمت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضر ہوکر جو کچھ اُنکے
بھائیون پر گذری تھی حضرت سے بیان کیا اور اُنکو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام کو پیشتر اطلاع
اِس واقعہ کی ہو چکی تھی پھر ان لوگون نے عرض کی یارسول اللہ بعد شام کے ہم لوگ تاریکی شب مین
مدینہ کے قریب آئے تو دو آدمی بنی عامر سے ہمکو ملے ہمنے اُن دونون کو قتل کیا اور یہ اُن دونونکے
رخت وسلاح ہین حضرت علیہ السلام نے فرمایا بلکہ وہ دونون بنی سلیم سے میرے حلیف تھے تم
لوگون نے بہت بُرا کام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اسوقت حق تعالے نے
اسباب مین اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیہ نازل کیا یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ
وَرَسُوْلِہٖ یعنے اے ایمان لانے والو خدا اور رسول کے سامنے جلد بازی نکیا کرو اس سے مراد یہ ہی کہ تم
لوگ بدون معیت نبی اور بلا حکم کسی کے قتل مین جلدی نکیا کرو یہان تک کہ نبی سے مشورہ کرلیا کرو
پس حق نے اس بارہ مین سب کو نصیحت فرمائی وبعد ازان اُن دونون مقتولون کی قوم حضرت ؑ کے
پاس آئے اور عرض کی کہ ہمارے اصحاب مین سے دو شخص آپ کے پاس آئے تھے اور آپ ہی کے یہان
مارے گئے فرمایا تمھارے دونون صاحب نے اپنے تئین ہمارے دشمنونکے ساتھ منسوب و منتسب کیا تھا ولیکن
قریب ہی کہ ہم دونون پر خون بہا لیے دیتے ہین آخر حضرت علیہ السلام نے ایسا ہی کیا یہی اُنکا ماجرا تھا

ذکر غزوۂ بنی المصطلق

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمین کو حکم کیا کہ مستعد و تیار ہو پس لوگ آمادہ ہوگئے تب حضرت
علیہ السلام نے اُنکو اپنے ارادے سے مطلع کیا کہ ہم قصد بنی المصطلق کا رکھتے ہین جو ایک قبیلہ ہی بنی خزاعہ
سے اور فرمایا کہ اہل تہامہ نہین جانتے ہین کہ مین اسی سال اُنکی طرف جانے والا ہون ولیکن مشتہر
کرنے والا ہون ارادہ خروج اپنا طرف ملک شام کے تاکہ اہل تہامہ کو اُنکے جاسوس اس بات کی خبر
پہونچاوین چنانچہ لوگ اپنی تیاری سامان سے فارغ ہوے تب رسول خدا صلعم روانہ ہوے اور بنی سلمہ

انصار کے گھرون کی راہ لی یعنے اُنکی بستی کی طرف سے چلے گویا کہ شام کیطرف جاتے ہین چنانچہ تمام اُس روز
اُسی رخ چلے گئے جب شام ہوئی تو مقام کیا بعد ازان پھرے سامنے تہامہ کے یہانتک کہ نزدیک غنیمرات
کے راہ سے مڑ گئے پھر وہان سے تیز روی کرکے بنی المصطلق پر دوڑ ماری پس قتل کیا اور اشیاے کثیر
لوٹ مین لیا اور اُسی روز جُویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار ہاتھ آئین بعد ازان بہت جلد مدینے کی طرف
پھر پڑے اس خوف سے کہ مدینے پر کوئی چھاپہ مارے پس شبانہ روز راہ روی مین بہت جلدی کی تا آنکہ
صبح ہوئی تو ٹھہرے واسطے مقابلہ حارث بن ابی ضرار کے جو پیچھے آتا تھا اور اسنے قسم کھائی تھی کہ نہ پھرونگا
جبتک بعض اصحاب کو قتل کرونگا چنانچہ حضرت علیہ السلام نے وہان پر قیام کیا اور لوگون کو حکم کیا کہ اپنے
سر دلن کو رکھین دلینے تکیون پر کہ کنایہ خواب و آرام سے ہے) اور فرمایا کہ مین نہ کھولنا غرض لوگون نے
ایسا ہی کیا اور جن لوگون نے آرام کیا اُنکی نگہبانی کے واسطے کچھ لوگون کو پاسبان مقرر کیا اور پاسبانون
حارثہ بن النعمان کو افسر کیا تب حارثہ نے اپنے اصحابؓ سے کہا کہ تم لوگ سو رہو اور مین بجاے تمہارے
جاسوسی کو کفایت کرتا ہون اگر کچھ دیکھونگا تو تمکو خبردار کردونگا پھر اس درمیان مین کہ وہ جاگتے ہوے
قرآن پڑھتے تھے اور اُنکے یار یعنے گروہ پاسبانان سوتے تھے کہ یکایک حارث بن ابی ضرار نے حارثہ کے
قریب پہونچکر اسکو تیر مارا پر تیر اسکو نہین لگا اُسکے قریب آپڑا اور حارس لوگ یعنے نگہبانان جاگ پڑے
اور حارث کو تلاش کیا مگر اسکو نپایا اور کہنے لگے ای حارثہ تو حارث سے غافل ہو گیا یہانتک کہ اُسنے
تیر مارا حارثہ نے کہا نہین مین غافل نہین رہا ولیکن مین نے چاہا تھا کہ وہ مجکو آگاہ کرے تیر سے
یعنے مجھے تیر مارے تب مین تمکو خبردار کردن اور ایسا ہوا کہ حال قریب آنے حارث کا اور غافل ہو جانا
نگہبانون کا اور اُسکی تلاش مین جانا اصحاب کا آگے کعب بن مالک کے ذکر ہوا تو یہ سُنکے نیند انکی
جاتی رہی اُسیوقت وہ خدمت رسول خدا صلعم مین آکر حاضر ہوے اور بالین حضرت تلوار لیے صبح تک
کھڑے رہے جب آپ بیدار ہوے ناگاہ دیکھا کہ کعب تلوار لیے ہوے سرہانے کھڑا ہے فرمایا ای کعب تیرے تئین
کیا امر پیش آیا کعب نے عرض کی مجھسے لوگون نے بیان کیا قریب آنا حارث کا ہمسے اور غافل ہو جانا اصحابکا
اور تلاش کرنا اُسکا تو نیند میری جاتی رہی تب مین آپ کی جناب مین نگہبانی کے لیے حاضر ہوا چنانچہ حضرت
علیہ السلام نے اُنکی تحسین کی پھر لوگون نے وہان نماز صبح پڑھی اور سوار ہوے اور مدینے مین پہونچے اور
رسول خدا صلعم نے جُویریہ بنت الحارث سے نکاح کیا اور مہر اُسکا یہ مقرر کیا کہ بعضے جو قوم جویریہ سے
اسیر تھے اُنکو رہا کر دیا اور یہ امر بعد آنے حارث کے ہوا کہ وہ واسطے فدیہ دینے اپنی بیٹی کے (یعنے واسطے
چھوڑا لیجانے جُویریہ کے) آیا تھا اور نکاح کرنا حضرت کا جُویریہ سے ناگوار ہوا مگر اُسکے قرابت دار ونمین سے

ایک نے عقد تزویج جویریہ کا ساتھ حضرت علیہ السلام کے کر دیا تھا تب حارث نے اس بات پر اُس
شخص کو سخت ملامت و سرزنش کی اور جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وقت خروج مدینے سے
ارادہ بنی المصطلق کا رکھتے تھے اُسوقت حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا تھا یَا اَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُم
اِنَّ زَلزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیءٌ عَظِیمٌ یَومَ تَرَونَہَا تَذہَلُ کُلُّ مُرضِعَۃٍ عَمَّا اَرضَعَت وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَملٍ حَملَہَا وَتَرَی النَّاسَ
سُکٰرٰی وَمَا ہُم بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللہِ شَدِیدٌ ۔ یعنے ای آدمیو خدا سے ڈرو کہ البتہ زلزلہ قیامت کا امر عظیم
ہی اُس روز اسکو دیکھوگے کہ ہر دودھ پلانے والی پلانا دودھ کا یا دودھ پلائے کو بھول جاویگی
اور ہر حاملہ حمل اپنا ڈال دیگی اور تو لوگون کو دیکھیگا کہ متوالے نظر آئینگے وحالانکہ وہ متوالے نہونگے
ولیکن عذاب خدا سخت ہی یعنے یہ حالت لوگون کی خوف عذاب سے ہوگی اُسوقت آن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور لوگ بھی سب رُک رہے پھر حضرت علیہ السلام نے ان دونون آیتونکے
ساتھ اپنی آواز بلند فرمائی یعنے دونون آیتون کو باواز بلند پڑھا اور پھر اعادہ کیا یعنے چندبار
پڑھا جتنے بار خدا نے چاہا بعد ازان فرمایا ای گروہ مردم تم جانتے ہو کہ وہ روز کونسا روز ہی
لوگون نے عرض کی خدا اور رسول خوب جانتے ہین پھر حضرت نے کئی مرتبہ اسی سوال کا اعادہ کیا
اور لوگون نے ہر بار یہی جواب دیا کہ اللہ بہتر جانتا ہی اور رسول اُسکا تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے
کہ وہ دن وہ ہوگا جس دن حق تعالے آدم علیہ السلام سے فرماویگا کہ اے آدم بھیجدے
لشکر جہنم کا (یعنے جہنم کی طرف) تو وہ عرض کرینگے ای پروردگار میرے سب مین سے کسقدر تب حق
سبحانہ تعالے فرماویگا کہ ہر ایک ہزار مین سے نوسو ننانوے طرف آتش دوزخ کے اور ایک شخص طرف
جنت کے یہ سنکے جو سندار ہون گے وہ صدمہ حزن واندوہ سے بیہوش ہو جاوینگے اور جو کم عمر ہونگے
وہ خوف سے بوڈھے ہو جاوینگے اور وہ دن وہ ہی کہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہی یَوماً یَجعَلُ الوِلدَانَ
شِیباً یعنے وہ دن لڑکون کو بوڈھا کردے گا غرض یہ ارشاد حضرت کا لوگ سنکر زار زار رونے لگے
یہان تک کہ اول منزل مین پہونچکر مقام کیا تو لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جمع
ہوے اور عرض کی یا نبی اللہ ہمنے کبھی کوئی ایسی بات نہین سُنی جو دل ٹکڑے کرنیوالی اور ہمیہ دشوار
تر ہو زیادہ اس بات سے جو آج ہمنے سُنی ہو یعنے جو بات ہمنے آج سُنی ہی اس سے زیادہ کوئی
بات دشوارتر ہمنے کبھی نہین سنی تھی یہ سُنکے رسول خدا صلعم ہنس پڑے اور انکو بشارت دی اور فرمایا
کہ خوش ہو کہ قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہی مین البتہ امید
رکھتا ہون کہ تم لوگ اہل جنت کے تہائی ہو بعد ازان فرمایا بلکہ مجکو امید ہی کہ تم اہل جنت کے آدھے ہو

بعد ازان فرمایا بلکہ امید ہی کہ اہل جنت مین کثرت تمہاری لنصف سے زیادہ ہوگی کیونکہ جب حق تعالی نے
میرے سامنے ساری امتون کو پیش کیا تو مین نے نبیون کو آتے دیکھا ہمراہ مین آدمی یا چار زیادہ وکے
اور بعضون کو دیکھا کہ اُنکے ساتھ ایک آدمی ہی اور بعض نبی کو دیکھا کہ وہ تنہا آیا ہی کہ کوئی اُسکی
امت سے اُسکے ساتھ نہین ہی بالاخر مین نے ایک امت کو آتے دیکھا کہ اُنکی کثرت سے مین متعجب ہوا اُسوقت
مجھے آرزو ہوئی کہ یہ میری امت ہو تب مین نے کہا ای میرے پروردگار کیا یہ میری امت ہی فرمایا نہین
بلکہ یہ موسے ہی اور اُسکے ساتھ والے ہین یعنے اُسکی امت مین پھر مین نے دوسری امت دیکھی کہ اُسکی کثرت سے بھی
مجھے حیرت ہوئی پھر مین نے کہا ای میرے پروردگار یہ میری امت ہی فرمایا نہین یہ یونس ہی اور اُسکی امت ہین بعد
ازان مین نے ایک اور امت دیکھی پھر مین نے کہا ای میرے پروردگار کیا یہ امت میری ہی فرمایا نہین بلکہ یہ
عیسے بن مریم اور اُسکی امت ہی دفعتاً ناگاہ مین نے عیسے کے ہمراہ بہت سے لوگ دیکھے تب مین نے عرض کی ای میرے
پروردگار آخر میری امت کہان ہی فرمایا ای محمد دیکھ تب مین نے مکے کی جانب دیکھا تو ناگاہ مین نے لوگون کو
کثرت سے دیکھا بعد ازان فرمایا دیکھ پھر مین نے شام کیطرف دیکھا تو اسیقدر لوگ دیکھے بعد ازان فرمایا نظر کر
پھر مین نے نظر کی جانب عراق کے تو اُسیکے مثل دیکھا پھر فرمایا نگاہ کر تو مین نے اپنے نیچے نگاہ کی ناگہان ہر چیز کو
دیکھا کہ وہ چل پھر رہی ہی (یعنے ہر ذی روح امت محمدؐ ہی) تب فرمایا حق تعالے نے ای محمدؐ اب تو راضی ہوا مین نے
عرض کی ہان ای میرے پروردگار البتہ مین راضی ہوا پھر فرمایا حق سبحانہ تعالی نے کہ ان لوگون کے ساتھ نوے ہزار مین
جو بغیر حساب داخل جنت ہون گے (یعنے منجملہ امت محمدیہ) یہ سُنکے عکاشہ بن محصن الاسدی جو منجملہ
بنی غنم بن دودان تھے کھڑے ہوگئے اور عرض کی یا رسول حق سبحانہ تعالے سے میرے لیئے دعا کیجیے
کہ مجھے اُنھین نوے ہزار مین شمار کرے فرمایا حق تعالے نے تجکو اُنھین مین شمار کیا یہ سُنکے ایک اور شخص
انصار مین سے کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے میرے حق مین بھی
حق تعالے سے دعا کیجیے کہ وہ میرے تئین بھی اُنھین لوگون مین محسوب کرے فرمایا اس بات مین عکاشہ نے
تجھسے سبقت کی (یعنے جو اُنمین ہونے والا تھا وہ تجھسے سبقت کر گیا) پس یہ تھی حکایت ماجرا نبی المصطفےؐ سے

ذکر غزوۃ الحدیبیہ

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کے واسطے ندا کرادی جیسا کہ اس باب مین حق
سبحانہ تعالے فرماتا ہی وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو لوگون مین حج کے لیے ندا کرا دے کہ وہ تیرے پاس حاضر ہون پیادہ چلکر اور
اُونٹون پر سوار ہوکر تو وہ سب آوینگے راہ دور دراز سے یہ سُنکے عبد اللہ بن جحش برادر بنی غنم بن

بن وہ دان کے کھڑے ہوے اور وہ بیٹے تھے نبی کی پھوپھی کے جو بیٹی تھین حضرت کے والد ماجد کی
پس اُنھون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہر سال یعنے حج ہر سال ہوگا چنانچہ رسول خدا صلعم اس بات سے
بغضب شد. یعنی غصہ ہوے اور فرمایا قسم ہے مجکو اس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے اگر مین تیرے
سوال پر ہان کہدیتا تو ہرآئینہ حج ہر سال واجب ہو جاتا اور جب واجب ہو جاتا تو تم ہرگز ادا نکر سکتے
پس چھوڑ دو تم مجکو جو کچھ چھوڑ دیا مین نے یعنے جو کچھ مین نے تمسے واگذاشت کر دیا ہے اسکا سوال
تم مجھسے کیون کرتے ہو تب حق تعالے نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس باب مین یہ آیہ نازل فرمایا
یا ایہا الذین آمنوا لا تسألوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم وان تسألوا عنہا حین ینزل القرآن تبد لکم
عفا اللہ عنہا واللہ غفور حلیم قد سألہا قوم من قبلکم ثم اصبحوا بہا کافرین یعنے اے اہل ایمان بہت ایسی
چیزون کا سوال نکیا کرو کہ اگر وہ تمپر ظاہر ہوا کرے تو تمکو ناگوار اور دشوار معلوم ہو اور اگر سوال کروگے
ویسی چیزون سے تو وقت نزول قرآن تمپر ظاہر ہو جاویگی عفو کیا حق تعالے نے اُنسے اس بات کو
یعنے درگذر کیا اور حق تعالے آمرزگار و بردبار ہے البتہ وہ لوگ جو تمسے پہلے تھے وہ ایسے سوالات
کر چکے ہین پھر وہ منکر بھی ہوگئے ہین الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ لوگ تیاری سامان
حج کی کرین اور اُس بات کا خیال نرکھتے تھے کہ اہل مکہ درمیان انکے اور حج کے حائل و حارج ہون گے پھر
ہدی ساتھ لیکے اور بالون کو گندھلیے اور میقات ذی الحلیفہ سے لبیک کہتے ہوے چلے اور خبر اہل مکہ کو پہونچی
کہ محمد اور اُنکے اصحاب نے تمھاری طرف تیاری کی ہے حج کرنے کے لیے آتے ہین تب اُنھون نے باہم مشورہ
کیا کہ اُنکو کعبہ سے روکو اور خالد بن الولید بن المغیرہ کو تین سو سوارون کے ساتھ روانہ کیا تا وہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبے کے آنے سے روک دیوے اور حضرت علیہ السلام کو خالد کے کوچ کی خبر
پہونچی اور حال یہ ہے کہ حضرت کو قتال کرنا ناگوار و نامنظور تھا اسلیے کہ وہ زمانہ ماہ محرم کا تھا (یعنے کہ محرم
ماہہاے حرام مین سے ہے جنمین قتال حرام ہے) تب فرمایا رسول خدا صلعم نے آیا کوئی شخص جاننے والا راہ کا
نہین ہے کہ اُس قوم کی راہ خطر سے ہمکو پھیر لیجاے تب ایک شخص حاضرین مین بولا یا رسول اللہ مین راستہ خوب
جانتا ہون پس اُسکو حکم ہوا کہ لوگون کے آگے آگے چل تب وہ اپنی اونٹنی سے اُتر پڑا پھر حضرت علیہ السلام
نے جب اُسکو اونٹنی سے اُترے دیکھا تو اُسکے راہ بتانے پر اعتماد نہوا پھر حضرت نے فرمایا آیا کوئی شخص ہے
کہ وہ اس راہ سے خوب واقف ہو تب ایک شخص قبیلہ جہینہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین اس
راہ کو خوب جانتا ہون اُسکو حکم دیا کہ لوگون کے آگے ہو لے آخر وہ لیچلا اور راستہ ترائی کا لیا اور اس قوم کی
راہ پُر خطر کو طے کر گیا اور حدیبیہ مین لا اُتارا پس یہ خبر اہل مکہ کو پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین

اُنکے ہین یہ بات اُنپر بہت شاق و دشوار گذری بعد ازان رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ اہل مکہ پاس جاکر اُنسے اذن و اجازت حاصل کرین کہ وہ لوگ حضرت کے لیے تین دن کے واسطے مکے کو خالی کر دیوین تا کہ آن حضرت صلعم مناسک و ارکان حج اپنے ادا کر لیوین بعد ازان واپس چلے جاوینگے تب عمر رضہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہین مکے مین کمتر قبیلہ والا ہون یعنے وہان میرے عزیز و اقربا بہت کم ہین مین اُس قوم سے ڈرتا ہون کہ وہ مجھے قتل کرینگے ولیکن آپ عثمان بن عفان کو بھیجئے کہ اُنکا خاندان کثیر الجمعیت ہی کوئی اُنسے ہرگز تعرض نکریگا تب حضرت ہے نے عثمان بن عفان کو بھیجا تا وہ حضرت کے لیے اہل مکہ سے درخواست کرین غرض کہ عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوے اور موضع بلاح مین جاکر سواران قریش سے ملے اور ابان بن سعید بن العاص جو اُن سوارون کے ساتھ تھا اُس سے ملاقات کی اور اُس سے امان چاہی اُسنے امان دی پھر ابان نے عثمان رضہ کو اپنے آگے گھوڑے پر بٹھا کر مکے کو لے گیا اور ابو سفیان بن حرب کے پاس لا کر اُتارا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلعم کا پیام پہونچایا اُسوقت ابو سفیان مکہ کیطرف نکلا لوگون نے پوچھا ای ابو سفیان تیرا ابن عم یعنے تیرے چچا کا بیٹا تیرے پاس کیا خبر لایا ہی اُسنے کہا میرے شرکی بات لایا ہی مجھسے سوال کرتا ہی کہ مین مکے کو خالی کردون واسطے ایک جماعت اہل یثرب کے تا کہ اُسمین تین روز نحر کرین پس تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو اُن لوگون نے کہا واللہ بعد ازانکہ خدا نے محمد کو مکے سے باہر نکالا تو اب وہ مکے مین کبھی پھیر نہ آنے پاوے گا الغرض حق تعالے نے یہان اپنے نبی کو حکم بیعت لینے کا کیا پس حضرت علیہ السلام نے بیعت لینی اصحاب سے نیچے ایک درخت کے جو حدیبیہ مین تھا مقرر کی بعد ازان حضرت کے نقیب نے مسلمین مین ندا دی کہ رسول خدا صلعم نے حکم اخذ بیعت کا کیا ہی یہ سُنکر لوگ اُس منادی کے ساتھ مجتمع ہو کر حضور مین علیہ السلام کے حاضر ہوے اور سب نے بیعت کی اس بات پر کہ اگر قتال واقع ہو تو فرار نکرین پھر جب بیعت سے فارغ ہوے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ غائب تھے یعنے وقت بیعت موجود نہ تھے تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ عثمان میرے کام کے لیے بھیجا گیا ہی پس یہ میرا ہاتھ اُنکے لئے بیعت کیا جاتا ہی پھر آپ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر رکھا چنانچہ بعض آدمیون کو بیعت کرنی ناگوار ہوئی کہ اُنمین سے جد بن قیس الانصاری اور عمر بن عفوف تھے کہ یہ دونون اُونٹون کے پیچھے چھپ رہے یہان تک کہ لوگ بیعت سے فارغ ہوے اور عبد اللہ بن ابی نے بھی بیعت کرنے سے انکار کیا اور بہانہ درد کا کیا اور اہل مکہ نے سُنا کہ محمد نے اپنے اصحاب سے بیعت لی ہی کہ جنگ سے فرار نکرین گویا کہ وہ ارادہ لڑائی کا رکھتے ہین تب اُن لوگون نے دو آدمیون کو بھیجا تا کیفیت اصحاب محمد دریافت کرین کہ یہ لوگ کس لیے یہان آئے ہین اور وہ دو نون جو اُس کام کو بھیجے گئے ایک عروہ بن مسعود الثقفی اور دوسرا

کرز بن جعفر تھا پھر یہ دونون وہان سے روانہ ہوے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تک
پہونچے تھے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو حکم کیا کہ ہدی یعنے شتران قربانی کو ان لوگون کے
مقابل آگے بڑھاؤ اور لبیک پکارتے ہوے حج کے واسطے چل نکلو چنانچہ لوگون نے ایسا ہی کیا تب یہ دیکھکر
وہ دونون آدمی مکے کو پھر گئے اور مکے والون سے بیان کیا کہ ہمنے مثل ان لوگون کے کسی قوم کو نہین
دیکھا کہ وہ کعبے سے منع کیے جاوین یعنے جسطرح تم ان لوگون کو روکتے ہو اسطرح کسی قوم کو تمنے
کعبے کے آنے سے نہین روکا یہ لوگ تو قوم حاجی ہین قتال کے لیے نہین آئے ہین بلکہ انکے سر گوندھے ہوے
اور حج کے واسطے لبیک کہتے ہوے آتے ہین ہماری رائے نہین ہے کہ تم انکو کعبے سے منع کرو یہ سُنکے
اہل مکہ نے ان دونون کو برا کہا اور گالیان دین اور اتہام کیا (یعنے تم دونون نے سازگاری
کی ہے) بعد ازان اُنھین دونون کو اہل مکہ نے پھر بھیجا کہ صلح باتین کرین اُسوقت حضرت علیہ السلام
نے جواب دیا کہ ہمکو سب باتون سے صلح بہت زیادہ پسند ہے تب دونون فرقون مہاجرین وانصار سے
ہر ایک فرقہ والے فرقہ ثانی سے ذکر صلح کرنے لگے یعنے اب صلح ہو گی اُسوقت کچھ لوگ مہاجرین مین
سے اپنے عزیزون قریبون کی ملاقات کے لیئے مکے مین چلے گئے پس یہ سب اپنے قرابتدارون کے
گھر مین مردم قریش کے ہاتھ سے گرفتار ہوگئے اور یہ خبر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تب
یہ لوگ دوڑ پڑے اور مکے مین داخل ہوے اور بہت آدمیون کو قریش سے گرد کعبے کے جمع پایا چنانچہ
اُنکو رسیون مین باندھکر لشکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پکڑ لائے پھر جب شام ہوئی تو اہل مکہ مین سے
چھ آدمی سفہا حمقا آنکر لشکر اسلام پر پردہ شب مین تیر مارنے لگے اُسوقت تو مسلمین پریشان ہوے
پھر صبح کو مکے کو روانہ ہوے اور اہل مکہ کو قریب جبل کے اسطرف دیکھکر تیر اور پتھر کی مار سے لڑنے لگے
آخر حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی اور بھگا دیا اور مومنون نے اُنکا تعاقب کیا تا آنکہ اُنکو تیر
مارتے ہوے اُنکے گھرون کے اندر پہونچا دیا بعد ازان حق تعالے نے مومنین کے ہاتھون کو اُنسے
روک دیا اور اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ
أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنے وہ خدا وہ ہے جسنے روک دی انکے ہاتھ تمسے اور تمہارے ہاتھ انسے درمیان مکے کے بعد
ازان کہ تمکو اُنپر ظفر حاصل ہو چکی چنانچہ حقتعالے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ
فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنے وہ وہی
لوگ ہین جنھون نے کفر کیا اور تمکو روکتے ہین مسجد حرام یعنے مسجد کعبہ سے اور شتران قربانی رکے ہین اسبات سے

کہ اپنی قربانگاہ تک نہ پہونچین اگر نہوتی یہ بات کہ انکے درمیان مین اکثر مرد مومن اور اکثر عورتین مومنہ تو قید
مین ایسے کہ تم انکو نہین پہچانتے ہوتا کہ پامال ہو انکے روندنے یعنے قتل کرنے سے پھر اس بیخبری سے تمپر انکے
مکروہات اور خرابیان پڑتین ف یہان سے جواب لولا محذوف ہی یعنے اگر یہ باتین درمیان نہوتین تو ہم تمہارا ہاتھ
قتل کفار سے نروکتے اور یہ اسلیے کہ داخل کرے حق تعالے اپنی رحمت مین جسکو چاہے (یعنے روک دینا تمہارے
تئین انکے قتل سے اسلیے کہ جو تم مین بیخبری سے انکا قتل کرنے والا تھا گویا اسکو داخل رحمت کیا) اور اگر تم تمیز
رکھتے ہوتے اور ان مومنین و مومنات سے الگ رہ سکتے تو ہم ان کافرون کو تمہارے ہاتھ سے
عذاب دردناک مین مبتلا کرتے الغرض جب اہل مکہ نے دیکھا اور جانا کہ خدا نے انکو خرابی و خواری مین
ڈالا اور انکے دلون مین خدا نے رعب ڈالا تب مشرکین نے سہیل بن عمرو القرشی کو جو برادر بنی عامر بن لوی کا
تھا واسطے صلح و موافقت کے روانہ کیا پھر جب وہ لشکر اسلام مین پہونچا تو اسنے واسطے صلح و معاہدہ کے
ندا دی اور بولا آگاہ ہو اے قوم یہ امر جو مین لایا ہون من اعیان مکہ کے ہی نہ یہ مین اپنی دوستی و مرضی سے
کہتا ہون کہ البتہ مین تمہاری صلح کے لیے آیا ہون تب حضرت علیہ السلام نے اس بات کو قبول کیا اور فرمایا
اے سہیل کس بات پر صلح ہوگی اسنے کہا آپ اپنے پیچھے جدھر سے آئے ہین ادھر ہی پھر جائیے اور ہدی
جس جگہ روکے گئے ہین وہین انکو نحر کیجیے اور آپ کو یہ اختیار نہین ہی کہ قربانگاہ کی طرف گذر کیجیے
اور درمیان ہمارے اور آپکے مدت صلح دو برس کی ہی کہ اس مدت مین بعض ہمارا بعض تمہارے سے
امن مین رہی یعنے نہ کوئی ہمارا تمہارے کسیکو ایذا پہونچا دے اور نہ کوئی تمہارا کسی ہمارے کو علاوہ
اس بات کے کہ جو کوئی ہم مین سے آپ کے یہان بھاگ جاوے تو آپ اس مدت دو برس مین اسکو قبول نکرین
یہ سنکے حضرت نے فرمایا اگر یہ شرطین مین قبول کرون تو مجھے کیا فائدہ ہوگا سہیل نے کہا سال آیندہ ہم آپکی
خاطر مکے کو تین دن کے لیے خالی کر دینگے تب حضرت عمر رض بولے یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے آیا آپ انکے لیے
یہ بات مقرر کرینگے کہ جو کوئی انمین سے اسلام لانے والا آپکے پاس آوے تو آپ اسکو قبول نکرینگے حضرت
علیہ السلام نے فرمایا اے عمر سکوت کر بعد ازان سہیل نے پھر یہ شرط بیان کی کہ جو کوئی آپکے اصحاب
مین سے ہمارے پاس آوے گا تو وہ ہمارے لیے ہی یعنے ہم اسکو پھیر نہ دینگے اور جو ہم مین سے آپکی طرف
جاوے گا اسکو آپ ہمارے یہان پھیر دیجیے تب پھر عمر بولے یا رسول اللہ آپ ایسا نکیجیے آن حضرت علیہ السلام
عمر کی بات پر ہنسے اور فرمایا اے عمر آگاہ ہو جو کوئی انمین سے نکلکر ارادہ ہمسے لاحق ہونیکا کریگا تو حق تعالے
اسکی نکاسی خود کر دیگا اور جو ہم مین سے انکے یہان چلا جائیگا تو اسکو خدا نے دور کر دیا کیونکہ جو کافر ہو جاویگا
تو اسکے حقدار وہی کفار ہین (یعنے اسکی طلب مین ہمکو کد کرنی کیا ضرور ہی) پس اسوقت عمر رض جان گیے کہ جو رائے

جو رائے آنحضرت علیہ السلام کی ہو وہ ہی افضل و بہتر ہو آخر حضرت نے یہ سب شرطین قبول کین
تب سہیل نے کہا کہ درمیان ہمارے اور اپنے ایک نوشتہ لکھ دیجئے اور میرے حوالہ کیجیے
تب حضرت علیہ السلام نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسوقت سہیل نے کاتب کا
ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ ہم رحمان رحیم کو نہین جانتے ہین ولیکن ہمارے معاملات مین آپ وہ بات
لکھیے جسکو ہم جانتے سمجھتے ہین جو شروع مین لکھا جاتا ہو باسمک اللھم آن حضرت علیہ السلام نے
کاتب سے فرمایا اسکو اسیطرح لکھ لیں کاتب نے وہ ہی لکھا بعد ازان حضرت نے اُس سے لکھوایا
کیا ہذا ما تقاضا علیہ محمد رسول اللہ و اہل مکہ یعنے یہ وہ نوشتہ ہو جسپر تصفیہ و فیصلہ محمد رسول اللہ
اور اہل مکہ کا قرار پایا ہو پھر اُسوقت سہیل نے کاتب کا ہاتھ روک دیا اور کہا ہم اقرار
نہین کرتے ہین اور نہین جانتے ہین کہ آپ رسول ہین خدا کے اگر آپ خدا کے رسول ہوں
تو ہمنے آپ پر ظلم کیا کہ آپ کو طواف بیت اللہ سے باز رکھا بلکہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن
عبد اللہ ہین تو چاہیے ہمارے معاملہ مین آپ نام اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھوایئے یہ کلام سنکے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا البتہ مین محمد بن عبد اللہ ہون اور ارشاد کیا
کاتب سے کہ لکھ یہ نوشتہ ہو جسپر محمد بن عبد اللہ اور اہل مکہ نے باہم فیصلہ کیا ہو جسوقت کہ اہل مکہ
نے محمد کو خانہ کعبہ مین آنے سے باز رکھا تھا پس اُنھون نے مصالحہ و معاہدہ دو برس تک کا
اس بات پر کیا ہو کہ محمد کو اہل مکہ نے جس جگہ روک دیا ہو وہ وہین اونٹون کو قربانی کرین
اور مکے مین داخل نہون اور طواف خانہ کعبہ نکرین اور اہل مکہ مین سے جو اُسکے پاس مسلمان
ہوکر آوے اُسکو اُنکی طرف پھیر دیوین اور جو کوئی اُسکے اصحاب مین سے طرف اہل مکہ کے
جاوے تو وہ اُنھین کا ہو اور محمد بن عبد اللہ کے لیے اہل مکہ پر لازم ہو کہ وہ لوگ سال آیندہ اُسکے
واسطے مکے کو تین دن تک خالی کر دیوین اور اہل مکہ کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ پر
یہ لازم ہو کہ کوئی مسلمین مین سے ہتھیار ون کے ساتھ مکے مین داخل نہو سوا ے اُن ہتھیار کے
جو غلاف و میانین رکھے جاتے ہین کہ وہ تلوار ہو بعد ازان وہ نوشتہ مُہر کیا گیا و بعد ازان ہدی کے
واسطے قربانی کے بھیجے گئے اور اُسی اثنا مین ابو جندل بن سہیل مسلسل بہ زنجیر آگے آیا اور حال
یہ ہو کہ وہ اسلام لایا تھا تو باپ اُسکا ڈرتا تھا اس بات سے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ملجا دیگا اسلیے اُسکو مقید بزنجیر کیا تھا چنانچہ آگے بڑھکر اُسنے اپنے تئین آگے مردم مومنین کے
ڈالدیا اور کہنے لگا تمکو مین قسم خدا کی اور واسطہ اسلام کا دیتا ہون اس بات سے کہ تم مجھے

پھیر دو طرف کفار کے چنانچہ اصحاب مین سے کچھ لوگون نے اسکو روک رکھا تب سہیل نے کہا اے محمدؐ
مین آپ کو خدا سے ڈراتا ہون اور جو کچھ آپ کے اس نوشتہ مین ہی یاد دلاتا ہون کہ اسمین وہ باتین
ہین جو آپ نے اپنی طرف سے بطیب خاطر بلا اکراہ ہمسے عہد کیا ہی اور یہ سب یاد دلانا اسلیے ہی
کہ میرا بیٹا مجھے حوالہ کر دیں رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اسکا بیٹا اسکو حوالہ کر دیا جاوے تب سہیل اپنے بیٹے کی
گردن پکڑ کے لیگیا اور اسکو مکے مین داخل کیا و بعد ازان ہدی یعنے شتران قربانی علیحدہ قربانگاہ سے
نحر کیے گئے اور رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سر منڈا ڈالین اسوقت اصحاب مین سے کچھ
لوگون نے اپنے سر منڈانے کو ناپسند کیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپ کو خدا نے خواب دکھلایا تھا اسوقت
حکم کیا تھا آپ کو یہ کہ وہ آپ کو مع اصحاب آپکے مکے مین داخل کرنے والا ہی اسطرحسے کہ نازل کیا ہی قرآن مین
اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ یعنے اس حالت مین کہ امن پانے والے ہوگے اور اپنے سرون کے
منڈانے والے اور بال کترانے والے ہوگے اور کچھ خوف نکروگے پس چاہیے کہ ہم پھر چلین کیونکہ
یہ کام پورا نہوا اور حال یہ ہی کہ یہ خواب حضرت صلعم کا واسطے سال آیندہ کے تھا جیسا کہ اس باب مین حقتعالے
نے نازل کیا تھا لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْشَاءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ
رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ فَتْحًا قَرِیْبًا یعنے حق تعالے نے اپنے رسول کو
سچا خواب ساتھ حق کے دکھلایا ہی کہ البتہ تم لوگ انشاء اللہ مسجد کعبہ مین داخل ہوگے امن پانے والے اور
اپنے سرون کو منڈانے والے اور بال کترانے والے بخوف و خطر پس جانتا ہی حق تعالے جو تم نہین جانتے ہو
کہ مقرر کر دی ہی اس سے پہلے اور ایک فتح قریب و مراد اس فتح قریب سے فتح خیبر ہی کہ حق تعالے نے
اپنے نبی سے وعدہ خیبر کیا تھا کہ جب مکے سے پھر آوینگے تو فتح خیبر ہوگی اور حضرت کو حقتعالے نے خبر دی تھی
کہ اے محمد خواب تیرا اسوقت پورا ہوگا جب سال آیندہ ہم تجکو مکے مین داخل کرینگے الغرض رسول خدا صلعم
نے سر مبارک اپنا حلق کیا پھر جب سر اقدس خیمے سے باہر نکالا تو منڈا ہوا تھا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ
یعنے اے میرے پروردگار سر منڈانے والون کی مغفرت کر پھر جن لوگون نے بال کترائے تھے انھون نے
عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین یعنے بال کترانے والون کے لیے کیا ہی پھر حضرت نے تین مرتبہ اسی کلمہ کا
اعادہ کیا کہ ہر مرتبہ یہی فرماتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ پھر لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین کے
لیے تب تیسرے کے اخیر مین یعنے چوتھی بار فرمایا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ یعنے یا اللہ آمرزش کر سر منڈانے والون اور بال
کترانے والون کی بعد ازان حضرت علیہ السلام نے مکے سے کوچ کیا اور مدینے کی طرف مراجعت فرمائی اور
ہنوز آنحضرت علیہ السلام اثنا سے راہ مین تھے کہ خدا نے حضرت پر یہ خبر نازل فرمائی کہ عنقریب تیرے لیے

فتح خیبر ہوگی پس غنیمت وہان کی سواے اُن لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوے اور ون کو نہ دیجیو اور حقتعالے نے اپنے نبی کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ بہت آدمی اعراب مین سے اور وہ لوگ جو مدینے مین پیچھے رہ گئے تھے سفر مکہ سے عنقریب تجھسے درخواست کرینگے کہ تیرے ساتھ چلکر غزوہ کرین تا وہان کی غنیمت حاصل کرین لہذا حقتعالے نے اپنے نبی کو حکم کیا کہ اُنکو غزوہ خیبر مین اپنے ہمراہ نلیجا چنانچہ فرمایا سَیَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰی مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا قریب ہو کہ پیچھے رہ جانے والے مدینہ مین جسوقت تم چلوگے واسطے حاصل کرنے غنیمت کے تو کہین گے چھوڑ دو ہمکو یعنے ہمکو مانع نہو کہ ہم تمھارے ساتھ چلین وہ چاہتے ہین کہ کلام خدا بدل ڈالین یعنے وعدہ خدا بعطاے غنیمت خیبر براے اہل حدیبیا سلیے کہ وہ جو غنیمت مکہ سے محروم رہے تھے تو اُنسے کہدے کہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ آؤ یون ہی تمھارے بارہ مین حقتعالے نے پہلے سے کہدیا ہی پس قریب ہی وہ کہین گے کہ تم ہمسے حسد رکھتے ہو بلکہ وہ سمجھ نہین رکھتے ہین مگر اندکے (قسم فہم معاش) اور جب حق تعالے نے اُنکو ساتھ لیجانے سے منع کیا تھا تو آگاہ کردیا تھا کہ بالضرور یہ بات اُنپر دشوار ہوگی تو قریب ہی کہ وہ یہ بات کہین گے کہ غرض ہماری غنیمت سے نہین ہی درحالیکہ وہ کاذب ہونگے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہی کہ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا یعنے تو کہدے اُن پیچھے رہ جانے والون سے جو صحرا نشینون مین سے ہین کہ تم لوگ آیندہ ایک قوم سخت لڑنے والی کیطرف بلاے جاؤگے (یعنے اہل فارس و روم) کہ تم اُنسے قتال کرو یا یہ کہ وہ اسلام لاوین پس اُسوقت اگر تم حکم مانوگے تو حق تعالے تمکو اجر نیک دیگا اور اگر تم روگردانی کروگے جیسی تمنے پہلے سے سرتابی کی ہی تو حق تعالے تمکو عذاب اندوہناک مین مبتلا کریگا پس یہ حکایت حدیبیہ کی تھی

ذکر غزوۂ خیبر

بعد ازان کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مراجعت فرماکر مدینے مین تشریف لائے اور پندرہ روز اُسمین قیام کیا پھر واسطے تیاری جنگ خیبر کے مسلمین کو حکم فرمایا اور ندا دلوائی کہ سواے اُن لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوے اور لوگ حضرت کے ساتھ جہاد کرنے نہ جاوین مگر جو لوگ محض بقصد ثواب بلا طمع غنیمت جہاد کیا چاہتے ہون تو چاہین شریک غزوہ ہون پر اُنکے لیے مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین ہی یہ حکم سنکے مسلمین خدا پر امید واثق اس امر کی کرکے کہ اُنکے لیے فتح خیبر ہوگی تیاری سامان سفر جہاد کرنے لگے اور یقین کرلیا کہ خدا کے

وعدہ مین کچھ خلاف نہین ہی اور اہل خیبر کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا اور مومنون نے تمھاری طرف تیاری
لشکر بندی کی ہی تب خیبریون نے اپنے حلیفون بنی اسد و بنی غطفان کو بلوا بھیجا پس وہ سب اُنکے
پاس آپہونچے اور انہین عُیَینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الفزاری سردار قبیلہ غطفان کا تھا اور
طلیحہ بن خویلد الاسدی افسر بنی اسد کا تھا چنانچہ یہ لوگ اُنکے قلعون مین سے ایک قلعہ مین داخل ہوے
وبعد ازان رسول خدا صلعم خیبر کو تشریف لیگئے اور بنی اسد و بنی غطفان سے کہلا بھیجا کہ تم لوگ درمیان سے
اور اہل خیبر کے نکل جاؤ کیونکہ حق تعالے نے میرے لیے فتح خیبر کا مجھسے وعدہ کیا ہی پس اگر تم ایسا کروگے
اور اسلام لاؤگے تو یہ خیبر تمھارے لیے ہی مگر اُن لوگون نے انکار کیا کہ حکم نمانا اور ہمراہ اہل خیبر کے رسول خدا
صلعم سے لڑنے مین بڑی کوشش کی چنانچہ خیبریون کے ساتھ ہوکر حضرت علیہ السلام سے ایک مہینے تک لڑتے
رہے وبعد ازان حق تعالے نے اُنکے دلون مین ایسا رعب ڈالا اور اُنپر ایسی ہیبت مسلمانونکی غالب ہوگی کہ
بنی اسد اور بنی غطفان اہل خیبر سے الگ ہوگئے پھر صرف خیبریون سے ایک مہینا اور لڑائی رہی پس محاصرہ
حضرت علیہ السلام کا خیبر والون پر دو مہینے تک رہا اور اس عرصہ مدت مین جو کچھ سامان زاد راہ کا
اصحاب نبی کے تھا وہ سب چُک گیا تب مسلمانون نے کچھ گورخر اہل خیبر کے جو قلعہ سے باہر تھے پکڑ لیے
اور اُنکو ذبح کئے اور صحاب کے پاس سوائے خرمون کے اور کچھ قسم طعام باقی نہ تھا چنانچہ مسلمانون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفتا کیا یعنے مسئلہ پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس سوائے خرمونکے
اور کچھ کھانا باقی نہین رہا اور ہمنے اہل خیبر کے گدھے پکڑ لیے اور ذبح کیے ہین پس اسکے کھانے مین
کیا حکم فرماتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے اُسکے کھانے سے اُنکو منع کیا آخر مسلمانون نے پکتی ہوئی
ہانڈیان اپنی الٹ دین اور ایسا ہوا کہ یہود جو ہر روز مسلمانون سے لڑا کرتے تھے تو ایک روز
یہودیون مین سے ایک شخص کہ اُسکا نام مرحب بن ابی مرحب تھا لڑنے کو نکلا اور وہ بڑا شجاع اور تیر انداز
اور سمت گیر و حملہ آور اور صاحب گروہ یہود کا یعنے افسر اُنکا تھا اور اُسوقت سردار انصار کے سعد بن عبادہ
اور سالار مہاجرین کے عمر بن الخطاب تھے پس مرحب اپنی جماعت لیکر مسلمانون پر نکلا اور وہ یہ
رجز کہتا تھا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ اَطْعَنُ اَحْيَانًا وَحِيْنًا اَضْرِبُ یعنے اہل خیبر البتہ
جانتے ہین کہ مین مرحب ہون اور صاحب سلاح ہون یعنے ہتھیارون کا باندھنے والا ہون اور پہلوان
آزمودہ کار ہون کہ کبھی نیزہ و تیر لگاتا ہون اور کبھی تلوار مارتا ہون اور حال مسلمانون کا یہ تھا کہ جب
مرحب لڑنے کو نکلتا تھا تو وہ اُسکے مقابلہ مین کمی کرتے تھے پھر جسوقت مسلمین قریب دروازہ خیبر پہونچے
اسوقت مرحب اپنا غول ہمراہ لیے ہوئے مسلمانون پر نکل پڑا اور اُنکو بھگا دیا یہان تک کہ اُنکو صف

رزگ تک یعنے لشکرگاہ تک ہٹالایا اُسوقت آنحضرت صلعم مع اصحاب مقابلے مین یہود کے آگے بڑھے چنانچہ کچھ لوگ صحابہ مین سے شہید ہوے اور برادرزادہ سعد بن عبادہ کا زخمی ہوا کہ انکو زخمی اُٹھالاے اور محمود بن مسلمہ انصاری جو شہسواران انصار مین سے تھے شہید ہوے تب اُنکے بھائی محمد بن مسلمہ آشفتہ واندوہگین پاس رسول خدا صلعم کے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ محمود بن مسلمہ شہید ہوا مین نے آج کا سا روز مصیبت کبھی نہ دیکھا تھا حضرت نے اُنسے فرمایا تو جان لے اس بات کو کہ یہود مثل آج کے آب آیندہ ہمسے ایسی پیروزی نپاوینگے یہان تک کہ حق تعالے ہمکو اُنپر فتحیاب کریگا اور امید ہی کہ خدا آنجکو کل کے روز مرحب پر غالب کردیوے پس تو اُسکو بدلے اپنے بھائی کے قتل کیجیو اور جب کہ مرحب محمود بن مسلمہ کو اور ربیع بن اکثم الاسدی برادر بنی غنم بن دودان کو قتل کر چکا تو اُس وقت کہ مسلمانون کو یہود سے سخت مصیبت پہونچی شام کو بعد نماز مغرب جناب سالت مآب نے ارشاد کیا کہ ہر آئینہ مین علم اپنا دینے والا ہون ایسے مرد کو جو نہ پھریگا جبتک کہ خدا فتح کردیوے خیبر کو پھر انکے اصحاب حضرت کے اپنے اپنے بسترون پر آئے اور بموجب بشارت رسول خدا صلعم کے آپسمین بشارت دیتے تھے اور اُسی خوشدلی مین ہر گاہ وہ یقین کرنیوالے تھے کہ کل صبح کو خدا ہمکو فتح دیگا تمام شب بسر کی اور اکثر حضرت کی خدمتمین حاضر بیٹھے تا آنکہ سب نے نماز صبح ادا کی بعد ازان اپنی اپنی جایگاہ و پایگاہ مین بیٹھے رہے اور نشان بردار اپنے اپنے نشان لیے بیٹھے تھے اور اصحاب نبی مین جو پیش نبی صاحب قدر و منزلت تھے اُنمین سے کوئی ایسا تھا جو وہ اُمید وار اس امر کا نہو کہ مین ہی صاحب اُس فتح کا ہونگا جسکا ذکر رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی یعنے جو لوگ نبی سے خصوصیت و منزلت رکھتے تھے اُنمین سے ہر شخص منتظر اس امر کا تھا کہ بموجب عطاے علم فتح کے میرے ہی نام فتح ہو پھر جب ہر قوم نے اپنا اپنا علم ہاتھ مین لیا اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا علم لیکر ہلانے لگے اور حقتعالے سے دعا مانگتے تھے بعد ازان حضرت نے اُس علم کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دیا سلئے آگے بڑھے اور لوگ بھی اُنکے ساتھ چلے پس مرحب نے غول کے ساتھ مقابلے کو نکلا چنانچہ حق تعالے نے محمد بن مسلمہ کو توفیق دی یعنے مرحب کا سامنا کرادیا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا اور سارے دشمنان خدا بھاگ گئے اور مسلمانون نے قتل و زخمی کرنے مین بڑی وسعت پائی کہ کشتون کے پشتے اور زخمیون کے ڈھیر کروئے بعد ازان انکے قلعون مین گھس گئے اور حق تعالے نے اُن دشمنون کے دلون مین رعب ڈال دیا کہ وہ ہیبت زدہ ہوکر سوال صلح کا کرنے لگے تب رسول خدا صلعم نے اُنسے صلح کو اس بات پہ قبول فرمایا کہ امان دیتا ہون تمکو تمھارے خون پر اور تمھارے اہل وعیال پر یعنے تمھارے خون کرنے اور تمھارے اہل وعیال کو بندی لینے سے تمکو امان دیتا ہون اور املاک تمھارے اور کل مال تمھارا یہ سب ہمارا ہی بشرطیکہ تم اپنے مال مین سے کچھ چھپا نرکھو اگر ایسا کروگے تو پھر مین تمھارے عہد ذمہ سے بری ہون (یعنے اس صورت مین امان باقی نرہیگی) تب اُن لوگون نے دروازہ قلعہ کا کھول دیا اور سارا مال نکال لائے اور اُس قلعہ مین اُس روز دو لونڈ لڑکے ایسے تھے کہ

قبیلہ نضیر سے موجود تھے پھر وہ دونون خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین بہترین مال یعنے اچھی اچھی چیزین
لیکر حاضر ہوے اور سامنے حضرت کے رکھدیا تب اُن دونون سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
بیٹوا بی الحقیق کے وہ ظروف کاسہ وغیرہ اور وہ مال کہان ہین اُن دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمنے
اُسکو خرچ کیا اور چُکا ڈالا اور حال یہ ہی کہ جب اُن دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے
سے نکال دیا تھا تو جسوقت وہ دونون مدینے سے نکلے ہین اُنکے پاس ظروف چاندی کے منقش ار خوشنما کہ اہل
مدینہ کچھ اُنکے نام لیکر ذکر کیا کرتے تھے پس اُنھین ظروف کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونون سے پوچھا
اور ان دونون نے اُن ظروف کو زمین مین کہین دفینہ کر دیا تھا مگر اُن دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمارے
پاس اُسمین سے کچھ نہین ہی تب رسول خدا صلعم نے اُنسے عہد لیا اس بات کا کہ جس چیز پر مین نے تم دونون کا
فیصلہ کیا اُسکو مین نے تمسے بیان کیا ہی اگر اُسمین سے کچھ تمنے مجھسے چھپایا ہو تو ذمہ خدا اور ذمہ رسول اور
مومنین کا دونون بیٹون ابی الحقیق سے بری اور باہر ہی اور خون و مال و اہل و عیال دونون کے حلال ہین وہ
دونون بولے ہان ہمکو قبول ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای جماعت مسلمین اور اے گروہ یہود تم لوگ
شاہد رہو سبنے کہا ہم گواہ ہین اُسوقت جبرئیل علیہ السلام پاس حضرت صلعم کے نازل ہوے اور جاے مال سے
جہان وہ گڑا تھا آپ کو خبر دی اور حکم کیا اُن دونون کے قتل کا اور بندی کر لینے اُنکے اہل و عیال کا چنانچہ
رسول خدا صلعم نے حسب نشان دہی جبرئیل کے لوگون کو اُس جگہ جہان وہ مال گڑا تھا روانہ کیا آخر وہ مال آیا
تب حضرت علیہ السلام نے ان دونون کے قتل کا حکم کیا کہ وہ قتل کیے گئے اور اُنکے اہل بندی مین لیے گئے
اور اُس روز تک اُن دونون مین سے ایک کے پاس یعنے اسکی زوجیت مین صفیہ بنت حیی بن اخطب تھین
پس اُسی روز اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بند مین لیا اور بلال موذن کو حکم کیا کہ اُنکو حضرت کے
خیمے مین پہونچا دیوین پھر بلال اُنکو لے گیے اور بلال نے یہ کیا کہ حضرت صفیہ کو مقتولون پرسے گذرے یعنے
لاشون کی طرف سے لیچلے تب حضرت علیہ السلام نے لوگون سے فرمایا کیا بلال کو نہین دیکھتے ہو کہ اُسنے
کیا کام کیا آخر جب بلال صفیہ کو خیمے مین پہونچا کر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پھر آئے تو آپ نے فرمایا
اے بلال کیا تو نے اپنے دل سے رحم کو دور کر دیا تجکو کون امر باعث ہوا اس بات پر کہ تو اس کم سن لڑکی کو
مقتولون کیطرف سے لیگیا بلال نے عرض کی مین نے چاہا تھا کہ جو امر صفیہ پر شاق تھا وہی مین اُنکو دکھاؤن
یا رسول اللہ آپ مجھسے اس بات کو معاف کیجیئے حق تعالے آپ سے عفو کرے پس رسول خدا صلعم نے بلال سے
درگذر کیا کیونکہ آن حضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ بہت مہربان اور نہایت رحیم تھے و بعد ازان حضرت
علیہ السلام نے تمام مال و متاع خیبر جمع کروا کے مومنین کے درمیان تقسیم کرا دیا و بعد ازان آنجناب اپنے خیمے مین

تشریف لیگئے اور صفیہ سے تنہائی مین فرمایا ای صفیہ تیرا باپ یہودیون مین سے مجھسے سخت ترعداوت رکھتا تھا یہانتک کہ خدا نے اُسکو خوار و خراب کیا اور حضرت نے اُنسے ذکر کیا پسر ابی حُقیق کا جسکا نام کنانہ تھا وہ حضرت کی ہجو مین اشعار کہا کرتا تھا اور وہ لوگون مین بڑا شاعر مشہور تھا چنانچہ حضرت نے اُسپر جسید شخص کو مقرر کرکے بھیجا تھا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا تھا اور حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے اُنکے شوہر اور اُنکے بھائی کا ذکر کیا جو مارے گئے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے فرمایا کہ مین تجکو درمیان اسلام اور یہودیت کے اختیار دیتا ہون دینے تجکو اختیار ہی کہ چاہے اسلام اختیار کر چاہے یہودیہ رہ پس اگر تو اسلام اختیار کرے گی تو قریب ہی کہ مین تجکو اپنے لیے اپنے پاس رکھونگا اور تو اگر یہودیہ کو اختیار رکھے گی تو عنقریب مین تجکو چھوڑ دونگا اور تجکو تیرے اہل مین بھیجدونگا چنانچہ حق تعالےٰ نے صفیہ کے دل میں رُشد وہدایت القا کیا تب اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ جب مین مدینے ہی مین تھی تو خواہش اسلام رکھتی تھی اور اسلام مجکو خوش آتا تھا بعد ازان مجکو اسلام مین رغبت زیادہ ہوتی رہی اور یہودیون مین میرا کون ہی نہ اُنمین میرا باپ ہی نہ بھائی ہی کہ آپ نے میرے باپ اور میرے چچا کے بیٹے اور میرے بھائی کو سب کو قتل کیا پس اب تو اللہ اور رسول اور اسلام مجکو محبوب تر ہین اس بات سے کہ مجھے آپ چھوڑ دیجیے اور بھیجدیجیے یہودیون مین یہ سُنکے آنجناب نے اُنکو اپنے واسطے رکھ لیا پھر آپ نے وہ شب بسر کی یہان تک کہ صبح ہوئی اور ایسا ہوا تھا کہ ابو ایوب الانصاری حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے تھے تو اُنسے حال صفیہ کا اور اُنکے اہل کا جنکو قتل کیا تھا آپ نے ذکر کیا پس ابو ایوب کو صفیہ سے حضرت کی نسبت اندیشہ ہوا کہ وہ سوتے مین اُنکو قتل کرینگی تب ابو ایوب حضرت کی نگہبانی کے لیے ساری رات درخیمہ پر شب باش رہے تھے یہان تک کہ جب موذن نے صبح کی اذان دی اور انجناب صلی اللہ علیہ وسلم خیمے سے برآمد ہوے یکبیک ابو ایوب کو دروازہ دیکھکر فرمایا ای ابو ایوب تجھے کیا امر پیش آیا اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ مجکو آپ پر صفیہ کی جانب سے خوف آیا کہ مبادا وہ آپ کو اپنے باپ کی عوض سوتے مین قتل کرین اسلیے مین نے نگہبانی مین بہین شب بسر کی آنجناب علیہ السلام نے اُنکی تعریف وتحسین فرمائی پھر حضرت نے لوگون کو نماز صبح پڑھائی بعد ازان اپنی جاے نماز پر بیٹھے ہوے قوم سے باتین کرتے تھے اور اُنکو نعمتین حق تعالےٰ کی جو اُنپر نازل ہوئین تھین یاد دلاتے تھے اور اُنکو حکم کرتے تھے کہ تم لوگ اپنے پروردگار کا شکر وحمد کرو اسی درمیان مین کہ جناب اُن لوگون سے باتین کرتے تھے کہ ناگاہ ایک زن یہودیہ ایک بکری بریان لینے بکری کا کباب اور روٹیان مع اصباغ یعنے نان خورش سالن وغیرہ حاضر لائی اور سامنے آپ کے اور صحابہ کے رکھا یا حضرت نے فرمایا یہ کیسی بکری ہی اُس عورت نے کہا یا محمد مین آپ کے لیے ہدیہ لائی ہون بدلے اُن نیکیون کے

جو آپ نے ہمارے ساتھ کی ہین تب حضرت نے صحاب سے فرمایا کھاؤ بسم اللہ جب قوم نے اُس کباب بکری
کے طرف ہاتھ بڑھائے اُسوقت آپ نے فرمایا جو لقمہ جسکے ہاتھ مین ہو پھینک دو کہ یہ بکری زہرآلودہ ہی تب
اُس یہودیہ کو بُلوا بھیجا اور فرمایا تو ہلاک ہو کیا باعث ہوا تجکو کہ بعد ازان کہ تو نے اچھا پکایا پھر اُسکو کیون
خراب کر ڈالا اُسنے کہا کیا آپ کو معلوم ہو گیا فرمایا ہان معلوم ہوا کہ زہرآغشتہ ہی اُسنے کہا قسم ہی مجکو اپنی
زندگانی کی وقسم بخدا مین نے چاہا تھا مجھے یقین ہو اس بات کا کہ تو نبی ہی یا کاذب کیونکہ اگر تو نبی ہوگا
تو خدا تجکو اس بات سے مطلع کر دے گا اور اگر تو کاذب ہوگا تو تیرے حال سے یعنے مرگ سے مین لوگون کو بہت
پہونچاؤن گی چنانچہ آج البتہ مجھپر واضح ہوا کہ تو صادق ہی اور مین تجکو اور جو لوگ حاضر وقت ہین شاہد
کرتی ہون اس بات پر کہ ہر آئینہ مین تیرے دین پر ہون اور شاہد کرتی ہون اس بات پر کہ اَنَّ اللّٰہَ لَا اِلٰہَ
غَیْرُہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے بے شبہہ اللہ وہ ہی کہ کوئی معبود سوائے اُسکے نہین اور البتہ محمد بندہ
خدا اور رسول خدا ہی پس ہرگاہ وہ اسلام لائی تو جناب نے اُس سے درگذر کی و بعد ازان یہود اہل خیبر
جناب علیہ السلام کے سامنے آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا محمد آپ کی کیا رائے ہی ہمارے نکل جائین یہان تک کہ آپ ہمکو
طرف اریحا اور اذرعات کے نکال دیجیے جیسا کہ آپ نے ہمارے اور بھائیون کے ساتھ کیا ہی خواہ آباد رکھیے ہمکو
ان نخلون یعنے نخلستانون مین کہ ہم اسکی درستی کرینگے اور جو کچھ آپ درمیان ہمارے اور اپنے مقرر کر دیجیے ہم اُسی پر قایم
رہینگے چنانچہ انجناب علیہ السلام نے اُنکی صلح و اصلاح قبول کرکے نصف پر معاملہ کیا اور انکو انکے دیار مین آباد رکھا
پس ازان لشکر مین حکم پکارا گیا کہ مدینے کو کوچ ہی پس آنحضرت صلعم نے حکم کیا صفیہ کو کہ حضرت کی سواری پر پیچھے
بیٹھین پھر جب وہ سوار ہونے لگین تو آپ نے اُنکے لیے اپنے زانو کو ٹیک دیا تا کہ وہ اپنے پانون پر پانون رکھکر
سوار ہو جاوین مگر انھون نے عظیم و دشوار سمجھا اس بات کو کہ اپنا قدم حضرت کے زانو پر رکھین آخر حضرت کے
گھٹنے پر پانون رکھکر سوار ہوئین اور انجناب علیہ السلام چادر صفیہ کی اُنکے سر پر درست کرتے تھے یعنے اچھی
طرح ڈھانکتے تھے اور صحاب اس حال کو دیکھکر آپسمین ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ دیکھتے رہو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اگر صفیہ کو حکم فرماوین کہ وہ اپنا منھ ڈھانپ لیوین تو جان لو کہ وہ امہات مومنین مین
ہین یعنے مسلمانونکی مان ہین اس صورت مین آپ کے ساتھ ساتھ چلو کیونکہ رسول خدا صلعم بڑے غیور ہین اور
اگر انکو حکم کیا کہ وہ اپنا منھ کھولے رہین تو جان لو کہ وہ مثل کنیزون کے ہین درین صورت آپکے ساتھ ساتھ
چلو کیونکہ وہ لوگ آپ سے باتین کرتے ہوئے ہمراہ چلنے کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ آنحضرت صلعم نے
بعد سوار ہونے صفیہ کے اُنکو حکم رُخ پوشی کا کیا یعنے منھ پر پردہ ڈال لین بعد ازان آپ روانہ ہوئے اور
لوگ بھی وہان سے چلے اُسی اثنا مین ایک شخص بنی سلیم کا کہ اُسکا نام حجاج بن علاط تھا اور وہ جب تک

خیبر مین ہمراہ جانا تھا حضرت کے سامنے آیا اور مکے جانیکی درخواست کی اور عرض کی یارسول اللہ مکے مین میری
زوجہ پاس میرا اچھا اچھا مال ہی اگر اُسکو میرے اسلام لانے سے آگاہی ہوجاوے گی تو وہ سارا مال میرا لیجاویگی
اور حال یہ ہی کہ اُن دنون اُسکی زوجہ ام حجر بنت شیبہ تھی جو صاحب و دربان کعبہ تھا اور وہ مرد مالدار تھا اور ویرانِ
بحران کے زمین بنی سلیم مین اس رباط کا معدن تھا یعنے ذخیرہ مال خواہ معدنیات تب حضرت علیہ السلام نے اُسکو
اجازت دی پھر وہ عرض کرنے لگا یارسول اللہ مجھے خدا آپ پر فدا کرے آپ مجکو یہ بھی اجازت دیجیے کہ مین اہل مکہ سے
آپ کی مصیبت بیان کرون اور اُنسے آپ کی موت کی خبر کرون تا پیش ازانکہ اُنکو میرے اسلام سے علم ہو شاید کہ مین اُنکو
اس بات سے غفلت مین لاکر اپنا کام نکال لون آخر آپ نے اسکی بھی اجازت دی تب حجاج اپنے ناقہ تیز رو پر سوار
ہوکر چلا اور اُسکو بہت جلد چلایا کہ راہ مین کسی چیز کی طرف مائل نہوتا تھا یہان تک کہ مکے مین پہونچا اور اہل مکہ قبل
پہونچنے حجاج کے آپس مین خرید و فروخت بڑے بڑے مال گران بہا کی کرچکے تھے اور مدت داد و ستد
فیما بین کی اُس میعاد تک رکھی تھی کہ حق تعالے درمیان محمد اور اہل خیبر کے فیصلہ کرے (یعنے
مدت ادائے فیما بین اُسوقت پر مقرر ہوئی کہ انشاء اللہ اہل خیبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فتحیاب ہونا) اور وہ لوگ باخود کہا کرتے
تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب چاہتے ہین کہ عنقریب درمیان باغات یعنے نخلستان مین اہل خیبر
اور اُنکے دونون حلیف یعنی اسد و غطفان پر وارد ہون بعد ازان قلعہ قموص مین داخل ہون و
حال آنکہ وہ ایک قلعہ ہی بلند و استوار اور مثل اُس جگہ کے نہین ہی کہ محمد بھگا دیتے ہین قبائل عرب سے
اور وہ لوگ ایسا نہین دیکھتے کہ جو قضیہ و مقدمہ درمیان محمد و اہل خیبر کے واقع ہو تو تھوڑے زمانہ مین
منقضی ہو جاوے پھر جب کہ حجاج اُنکے پاس پہونچا تو اہل مکہ بکثرت تمام اُسکے پاس دوڑتے ہوئے گئے
یہان تک کہ مکان ہجوم مردم سے بھر گیا تب اُن لوگون نے پوچھا ای حجاج تیرے پیچھے کی کیا خبر ہی اُسنے
کہا میرے پاس ایسی خبر ہی کہ تمکو بہت مسرور کریگی مین لڑائی مین محمد و اہل خیبر کے موجود تھا کہ درمیان
اُنکے سخت لڑائی واقع ہوئی چنانچہ اصحاب محمد اہل خیبر کے مقابلے سے ہٹ گئے اور اہل خیبر نے محمد کو بطور
بندیون کے پکڑ لیا اور کہتے تھے کہ ہم اُسکو قتل نکرینگے جب تک کہ اہل مکہ پاس اُسکو زندہ بھیجدین تا وہ اُسکے
تئین دیکھ لین پھر ہم اُسکو بدلے اپنے سردار حیی بن اخطب کے قتل کرینگے یہ سُنکے اہل مکہ نہایت شادان
و فرحان ہوے کہ ایسے کبھی مسرور نہوے تھے اور اُنکی عورتین اور سب اُنکے مرد اور دختران ناکتخدا مسجد مین
جمع ہوئین اور اپنے معبودون جنیثہ یعنے بتون نجس کو نہلانے لگین اور خوشی منانے والیان اُس
بات کی تھین جو یہود کے ہاتھ سے محمد و اصحاب محمد کو پہونچی اور کچھ ان لوگون کو اس خبر مین
شک نتھا بلکہ اسکو حق جانتے تھے اور یہ حال سُنکے مومنین و مومنات مکہ کو سخت شکستگی و خواری پہونچی کہ

اُنکے سامنے گردنین ڈال دین گویا انکے سرون پر چڑیان بیٹھی ہین یعنے سر نہ ہلاتے تھے اُسوقت یہ خبر عباس
بن المطلب کو پہونچی اور اُنھون نے جب ارادہ کھڑے ہونے کا کیا تو اُنکے پانون نے اُنکا بار نہ اُٹھایا یعنے
وہ کھڑے نہو سکے اور زمین پر گر پڑے اور اُنکو اس بات کا یقین ہوا کہ عنقریب از جملہ کفار مسرور اور مسلمین
محزون سے بعضے میرے گھر آوینگے اور اس بات کی آرزو کرینگے کہ شاید عباس کے پاس کوئی خبر ہو کی کہ وہ
بہتر ہو اُس خبر سے جو اُنکو پہونچی ہی بعد ازان عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا دروازہ کھول دینے کو
حکم کیا تو وہ کھولا گیا اور حکم کیا کہ اُنکا چھوٹا لڑکا جسکا نام قثم تھا چت لٹایا گیا تب عباس رضی اللہ عنہ
یہ اشعار بطریق رجز پڑھنے لگے (مترجم کہتا ہی کہ مراد اُس لڑکے کے لٹانے اور اشعار پڑھنے سے مثل
لوری دینے کے ہی تا لوگ گمان کرین کہ لڑکے کو لوری دیتے ہین) یَابُنَیَّ قُثَمْ + شِیبَۃَ ذِی الْکَرَمْ + ذِی الْاَنَفِ
الْاَشَمْ + تَرَدّٰی بِالنِّعَمْ + یُرْغَمُ مَنْ رَغَمْ + ای بنی قثم جو شیبہ صاحب کرم تھا یعنے ای اولاد ہاشم صاحب کرم ناک
والا اور بڑا ناک والا سو نگھنے والا خوشبو ونکا چادر نعمتون کی اوڑھنے والا یعنے نعمتون کا لباس پہننے
والا گمان بد کرتا ہی وہ شخص جسنے بدگمانی کی ہو یعنے یہ گمان ہوگا جسکو ہوگا پس ایسا ہوا کہ جو کوئی عباس
رضی اللہ کے گھر آتا تھا وہ یہ کلام انکا اپنے بیٹے سے کہتے ہوے سنتا تھا تب لوگ یہ کہتے ہوے چلے گئے
کہ اس خبر مین کچھ بات ہوتی یعنے اگر اسکی کچھ اصل ہوتی تو حال عباس کا جو ہم دیکھتے ہین اسکے سوا
کچھ اور ہی حال ہوتا پھر جب گھر عباس رض کا لوگون سے خالی ہوا اور دوپہر دن آیا تو عباس رضی اللہ
عنہ نے اپنے غلام ابو زبیبہ کو بلا کر کہا ای ابو زبیبہ تو حجاج بن علاط کے پاس جا اور اُسکو بعد سلام کے میرا یہ
پیام پہونچا کہ خدا بزرگتر و برتر ہی اس سے کہ ایسی بات حق مین اُسکے نبی برحق کے واقع ہو تب ابو زبیبہ چلا
اور حجاج کے پاس آیا اور حجاج اُسوقت اپنے گھر مین تھا اور اُسکے پاس بہت سے مکے والے جمع تھے چنانچہ
حجاج کو خبر معلوم ہوئی کہ فرستادہ عباس کا آیا ہی تب اُسنے اُس فرستادہ کے واسطے تخلیہ کیا اور اُس سے
کہا ای ابو زبیبہ ابو الفضل عباس سے میرا سلام کہنا اور اُنسے کہیو کہ میرے لیے کوئی گھر ظہر کے وقت خالی
رکھین مین اسوقت اُونگا کہ مجھے کوئی نہ دیکھتا ہو کیونکہ میرے پاس ایسی خبر ہی جو اُنکو بہت خوش کریگی
یہ سنکے ابو زبیبہ وہان سے شادان و فرحان دوڑتا چلا جب دروازۂ عباس پر پہونچا تو گھر کے باہر ہی
دروازے سے حضرت عباس کو آواز دی کہ یا ابا الفضل خوش ہو حجاج اسوقت آپ پاس آتا ہی اُسکے
پاس ایسی خبر ہی کہ آپکو بہت خوشی حاصل ہوگی یہ سنتے ہی عباس رضی اللہ عنہ خوش ہو کر اُٹھ کھڑے ہوے
گویا کہ اُنھون نے کوئی ایسی بھی دیکھی ہی نہ تھی اور نہ سنی تھی پس ابو زبیبہ کو گلے سے لگا کر اُسکے سر کو بوسہ دیا اور
ہنوز بیٹھے نہ تھے کہ کھڑے کھڑے اُسکو آزاد کر دیا اور اپنے ایک مکان مین تخلیہ کر رکھا یہان تک کہ ظہر کے وقت

حجاج آپہونچا تب اُس سے حضرت عباسؓ نے کہا وائے تجھپر اے حجاج یہ کیسی خبر تھی جو تو نے ظاہر کی ہی اُسنے
کہا میرے پاس وہ خبر ہی جو آپکو خوش کریگی بشرطیکہ آپ میرے نام سے مخفی رکھیے اُنھون نے کہا تیرے لیے
کتمان اُس خبر کا مجھپر واجب ہی تب حجاج نے اس بات پر عہد و میثاق لیا تاکہ مخفی رکھین اُس خبر کو آج تمام
روز صبح تک پس عباسؓ نے اپنے قول و قرار کو مضبوط کیا اُسوقت حجاج نے اُنسے کہا کہ اول اس خبر کا جو مین
بیان کرتا ہون یہ ہی کہ اِنّیِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے الحقیقت گواہی
دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہی کہ وہ یکتا ہی کوئی اُسکا ہمسر نہین اور شک نہین
کہ محمد اُسی خدا کا بندہ برگزیدہ اور اُسیکا فرستادہ ہی و بعد ازان مین آپکو خبر دیتا ہون کہ ہر آئینہ مین ہمراہ رسول
خدا صلعم کے فتح خیبر مین موجود تھا اور مین حضرت علیہ السلام کو حالت عروسی مین چھوڑ آیا ہون کہ انھون نے
صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہی اور آنحضرت صلعم نے دونون بیٹون ابی الحقیق کو جو اسیر ہوے تھے قتل کیا
اور کل مال و املاک اہل خیبر درمیان مسلمین کے تقسیم کر دیا اور مین نے آنحضرت صلعم سے اُس خبر کے بیان کرنیکی
اجازت طلب کی تھی چنانچہ مجھے اجازت بخشی اور اس خبر سے میرا مقصد یہ تھا کہ مین مال اپنا جو میری زوجہ
پاس ہی اپنے قبضے مین لاؤن اس خوف سے کہ اگر وہ میرے اسلام سے مطلع ہوگی تو مال میرا ضبط کر لیگی اب
مین ارادہ رکھتا ہون کہ اگر مین نے اپنا مال پایا تو انشاء اللہ تعالے آج کی شب تاریکی مین نکل جاؤنگا یہ کہکے
حجاج اپنے مکان پر چلا آیا اور حضرت عباسؓ اپنے مکان مین ٹھہرے رہے جب شام ہوئی اور قریش گرد کعبہ اپنے
بتون کی پرستش کرتے تھے اور اُنسے دعائین مانگتے تھے اور خوشوقت تھے اس بات پر کہ محمدؐ و اصحاب محمد پر مصیبت
واقع ہوئی ہی اور حضرت عباس اپنے گھر کے اندر ٹہلتے تھے اور سوتے تھے پاکروٹین بدلتے تھے نیند نہ آتی تھی
اس بات سے جو قریش مین مشاہدہ کرتے تھے اُنکی شماتت و خوشی خاطر مصیبت نبی و اصحاب پر کہ اُنکی آنکھین
ٹھنڈی تھین اور اُنکے دلون مین ٹھنڈک تھی یہانتک کہ صبح ہوئی اور آفتاب طلوع ہوا اور اُدھر
حال حجاج کا یہ ہوا کہ جب شام ہوئی تھی تو وہ اپنی زوجہ پاس جا کر کہنے لگا کہ مین اسوقت جو تجھسے ایک
بات کہتا ہون تو کسی سے نکہیو کہ مین مال محمد و اصحاب محمد کا جو اہل خیبر نے اُنسے لوٹا ہی مثل میوہ رسیدہ کے
ارزان چھوڑ آیا ہون مین چاہتا ہون کہ شباشب اُسکے خرید کو وہان جا پہونچون اس خوف سے کہ تجار تجھسے
پہلے نہ پہونچین کہ سستا خرید لیوین یہ سنکے اس عورت نے اُسکو وہ مال دے دیا پھر جب وقت نماز عشا ہوا
یعنے جسوقت شفق مغربی جاتی رہی اور شب شروع ہوئی تو حجاج تاریکی شب مین نکل گیا اور صبح ہوئی اُسکو
ایسی جگہ کہ زمین مکہ بہت دور پیچھے چھوڑ دیکا تھا اور جسوقت حضرت عباسؓ کو صبح ہوئی تو اُنھون نے اپنا لباس
پہنا اور چادر اوڑھی پھر قصد کیا پاس زوجہ حجاج کے اور اُسکو آواز دی تو وہ نکل آئی اُس سے حال حجاج کا

پوچھا تب وہ حال بیان کرنے لگی مگر باعث غمگینی عباس رض کے وہ بھی اپنے تئین مثل غمزدون کے غمزدہ بنائے ہوے
تھے چنانچہ کہنے لگی کہ وہ شباشب چلا گیا تاکہ جو مال اہل خیبر نے محمد و اصحاب محمد کا لوٹا ہی اسکو خرید کرے تب حضرت
عباس نے اُس سے کہا ای عورت غفلت زدہ احمق اگر تجکو اپنے شوہر کی خواہش ہو تو اُس سے جا کر ملجا کہ واللہ
وہ اسلام لا چکا ہی اور یہان سے ہجرت کر گیا ہی یعنے وطن چھوڑ دیا ہی اور محمد سے جا ملا ہی ولیکن اُسنے جو خبر
بیان کی تھی تو اسلئے کہ وہ مال اپنا بچا دے اپنے قبضے مین لا دے اور وہ تجھسے اور تیرے اہل سے خوف تلف
رکھتا تھا وہ بولی ای ابن عم ای میرے چچیرے بھائی مین تمکو صادق جانتی ہون پر تمسے یہ بات کسنے کہی ہی
اُنھون نے کہا خود حجاج نے مجھسے خبر کی ہی تب وہ عورت اپنے اہل مین گئی اور اپنا منہ پیٹنے لگی اور واویلا کرتی
تھی اور لوٹ جاتی تھی زمین پر کبھی اور کبھی اُٹھ کھڑی ہوتی تھی اور عباس رضی اللہ عنہ وہانسے چلے اور مسجد
کعبہ مین داخل ہوے اُسوقت مشرکین گرد کعبہ جمع تھے اُنھون نے عباس کو تو دیکھا تو آپسمین عباس رض کی طرف
اشارے کرنے لگے اور اُس وقت ذکر آن حضرت صلعم اور ذکر اُنکے اصحاب کا کرنے لگے اور بدگوئیان کرتے تھے
بکلمات سحر و کذب کے یعنے وہ سب ساحر و کاذب ہین پھر جب عباس رض اُنسے قریب ہوے تو اُنسے کہنے لگے کہ تمھارا
یہان کوئی خبر آئی ہی انھون نے کہا ہان جو خبر ہمارے پاس آئی ہو وہ ہی تمھارے پاس بھی تو آئی ہی کہ آدمیون
سے کوئی آدمی اس بات مین کچھ شک نہین رکھتا ہی اُنھون نے کہا قسم خدا کی خیر مین تو کچھ شک نہین ہی یعنے جو خبر
محکم ہی پس تمکو چاہیے کہ اپنے قول مین میانہ روئی رکھو یعنے حد سے تجاوز نکرو چنانچہ مین گواہی دیتا ہون کہ
اہل خیبر کے مال و املاک مین حصے خدا و رسول اور مومنین کے جاری ہو گئے اور رسول خدا صلعم نے دونون
بیٹیون ابی الحقیق کی مسکین باندھکر گردنین مارین اور مخبر اس خبر کا رسول خدا صلعم کو عالم عروسی مین چھوڑ آیا ہی
کہ انھون نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہی اُن لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ تو کاذب ہی وہ کون
شخص ہی جسنے تمکو یہ خبر دی ہی بلکہ تونے حجاج کی خبر سے یہ خبر بطور خود بنائی ہی تب عباس نے کہا کہ یہ خبر جو مین
کہتا ہون مجھسے خود حجاج نے بیان کی ہی بتحقیق کہ وہ مسلمان ہوا ہی اور اُسنے ہجرت کی ہی اور رسول خدا صلعم سے جا ملا
ہی اور وہ اپنی خبر اپنی زوجہ سے بھی کہ گیا ہی یہ سنکے چند آدمی مشرکین مین سے زوجہ حجاج پاس آگئے تا عباس
کی خبر اُس سے دریافت کرین چنانچہ جب وہ لوگ گئے تو زوجہ حجاج کو غمزدی اور روتے پایا اُنھون نے
اُس سے اُسکے شوہر کا حال پوچھا تب اُسنے اُنسے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گیا اور وطن چھوڑ گیا اور
محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے جا ملا پس وہ لوگ اپنے اصحاب پاس پھر گئے اور جو کچھ زوجہ حجاج نے کہا تھا
اور جو کچھ اُنھون نے حال اندوہ و ملال اُس عورت کا دیکھا تھا سب اُنسے بیان کیا چنانچہ جو کرب
اندوہ مومنین پر تھا اُسکو حق تعالے نے مشرکین پر ڈالا اور اُنکو خوار و ذلیل کیا پس یہ قصہ خیبر کا تھا

ذکر عمرہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

جب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم خیبر سے مدینے کو پھر آگئے تو سریہ چھوٹے چھوٹے لشکر ہر طرف روانہ کیے اور خود مدینے مین مقیم رہے یہان تک کہ جب چاند ذیقعدہ کا دیکھا گیا تو نقیب نبی نے مسلمین مین ندا دی کہ واسطے عمرہ کے سامان سفر کی تیاری کرو چنانچہ مسلمین ہمراہ رسول خدا صلعم آمادہ ہوگئے اور مکے کو روانہ ہوے جب آنحضرت صلعم مکے مین تشریف لائے تو میمونہ بنت الحارث بن الحزن العامری سے جو بنی ہلال بن عامر سے تھین نکاح کیا پھر جب آن حضرت صلعم مناسک عمرہ ادا کر چکے اور فارغ ہوے اور اُسوقت اہل مکہ مکے سے پیچھے پڑے ہوے تھے کہ مکے سے بہیئت و حالت پشیمانی و خجالت کے نکل گئے تھے اور کہتے تھے کہ محمد مع اصحاب تو داخل مکہ ہوے اور ہملوگ مکے کے پیچھے پڑے ہین پھر جسوقت رسول خدا صلعم مکے سے کوچ کرکے مدینے کو مراجعت فرما ہوے یکایک دختر حمزہ بن عبد المطلب سے ملاقات ہوئی کہ وہ صاحبزادی اپنے لوگونکے ہمراہ آئی تھین حضرت عم نے پوچھا تو ہمارے ساتھ کیونکر آئی اُسنے کہا آپ کے اہل مین سے ایک شخص کے ہمراہ آئی ہون و حال آنکہ رسول خدا صلعم نے کسیکو حکم اُسکے لانے کا مکے سے نہین دیا تھا فرمایا خبردار اگر تو بغیر سختی و زبردستی کسی کے نکلی ہی تو مجکو کچھ پروا اور اندیشہ نہین ہی اسلیے کہ جو شرط اہل مکہ سے کی گئی ہی اُنکے فیصلنامہ مین یہ امر داخل نہین ہی اسلئے کہ وہ اہل بیت نبی مین سے ہی (یعنے اُس نامہ مین یہ شرط مندرج تھی کہ جو کوئی اہل مکہ مین سے طرف آنحضرت صلعم کے جاوے اُسکو پھیر دیوین) الغرض جناب رسالت مآب صلعم مدینے مین داخل ہوے اور حال یہ ہی کہ حق تعالے نے البتہ اپنے وعدے کو پورا کر دیا کہ آنحضرت صلعم کو مع اصحاب ایسے حال سے داخل مسجد الحرام کرا دیا کہ آمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَهُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ تھے کہ یعنے امن پانے ولے تھے اور سر منڈانے ولے اور بال کترانے ولے تھے اور حق تعالے نے آنحضرت صلعم کو مشرکین سے بدلا اُس امر کا دلایا کہ انھون نے سال گذشتہ مین روکا تھا اور ایسے ہی امر مین حقتعالے نے آمین فرمایا ہی وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ یعنے جمیع امور محترمہ مین بدلا ہی ای حرمت بدلا ہی حرمت کا فرماتا ہی حق تعالے کہ اگلے ذیقعدہ شہر حرام مین مشرکین نے تجکو اور تیرے اصحاب کو پھیر دیا تھا ابکے ذیقعدہ شہر حرام مین حقتعالے نے تجکو اُسکے بدلا دلایا پھر جب اہل مکہ پاس اس بات کی خبر پہونچی کہ آنحضرت صلعم مع اصحاب مدینے کو پھر گئے تب وہ لوگ مکے مین پھر آئے اُس عرصہ مین حقتعالے نے خالد بن الولید کے دلمین رغبت اسلام ڈالی کہ اُسنے امر محمد صلعم مین فکر کی اور مجمع قریش مین اسطرح بیان کرنے لگا کہ البتہ واسطے ہر ایک ذو العقل صاحب شعور کے یہ امر واضح تر ہی کہ محمد نہ ساحر ہی نہ شاعر ہی وہ ہر آئینہ کلام اُسکا کلام رب العالمین ہی پس ہر ایک اہل خرد پر حق واجب ہی کہ اُسکی پیروی اختیار کرے تب عکرمہ بن ابی جہل یہ باتین خالد رضہ کی سُنکر گھبرایا اور کہنے لگا

اے خالد تو بددین ہو گیا یعنے اپنے دین سے نکل گیا خالد نے کہا مین دین سے نہین نکلا ولیکن مین اسلام لایا اور دین مین داخل ہو گیا تب عکرمہ بولا کہ واللہ قریش مین کوئی لائق تر اسکے تھا کہ اس کلام کو جو تو نے کہا اپنی زبان پر لاوے مگر تو ہی ایسا تھا خالد نے پوچھا کیونکر یہ بات مجکو لائق تر تھی عکرمہ نے کہا اسلیے کہ محمد نے بدر مین تیرے باپ کے مرتبے اور آبرو کو پست کیا جسوقت اسکو مجروح کیا اور تیرے چچا اور چچا کے بیٹے کو قتل کیا واللہ مین تجسا نہین ہون کہ اسلام لاؤن اور نہ ایسا ہون کہ تیری سی باتین کرون اے خالد کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ قریش محمد سے ارادہ جنگ رکھتے ہین خالد نے جواب دیا یہ کام جاہلیت کا ہے اور حمیت ہے جاہلیت کی یعنے جب تک اسلام کا علم و یقین نتھا ولیکن جب کہ مجہپر حق خوب ثابت ہو چکا تو واللہ اب مین مسلمان ہو گیا و بعد ازآن خالد نے خدمت مین جناب رسالت مآب کے بہت سے گھوڑے بھیجے اور اقرار اپنا ساتھ اسلام کے اور حال اپنی معرفت اور تصدیق بالقلب کا کہلا بھیجا چنانچہ خبر اسلام اور کلام خالد کی ابوسفیان کو پہونچی اُسنے خالد کو اور عکرمہ کو بلوا بھیجا اور خالد سے کہا جو خبر تیری مجکو پہونچی ہے کیا سچ ہے خالد نے کہا تجکو میری کیا خبر پہونچی ہے اُسنے کہا مجکو خبر پہونچی ہے کہ تو آل محمد کو مجہہ قوت و مدد بھیجتا ہے (یعنے مال بہیجے) خالد نے کہا اگر مین نے ایسا کیا تو مجکو اُسنے صلہ رحم اور قرابت ہے تب ابوسفیان غضب مین آیا اور بولا قسم ہے لات و عزی کی اگر مین جانتا کہ تو جو کہتا ہے وہ سچ ہے تو محمد سے پہلے مین تجھی سے لڑائی شروع کرتا خالد نے کہا واللہ وہ حق ہے علے رغم من رغم یعنے واسطے ناک گھسنے اُس شخص کے جسکی ناک گھسی گئی تب ابوسفیان خالد پر جھپٹا (یعنے بارادۂ قتل اُسکے) یکایک اُسکو عکرمہ نے خالد پر آنے سے روک لیا اور بولا اے ابوسفیان اپنی جگہ پر ٹھہر بخدا مجھے اندیشہ ہے کہ تیری اس حرکت سے مجکو غصہ آوے تو جو کچھ خالد نے کہا وہ ہی مین بھی کہون اور مین بھی اسکے دین پر ہو جاؤن کہ تم لوگ خالد کو اُس بات پر قتل کرتے ہو جو اُسکی راے مین آئی ہے و حالانکہ یہ دستور کل قریش کا ہے کہ کل امور مین اپنی راے کی پیروی کرتے ہین واللہ مجکو اندیشہ ہے اس بات کا کہ یہ سال نگذرے گا یہان تک کہ سارے اہل مکہ اُسکی متابعت کرین گے تب ابوسفیان نے اُسکو چھوڑ دیا اور خالد مکے سے چلا گیا یہان تک کہ حضرت علیہ السلام کی خدمت مین آکر مومن و مصدق ہوا لیس یہ حدیث و حکایت عمرنی کی

قصہ موتہ جو زمین ہے اہل غسان و اہل روم کی

جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ اپنے عمرہ سے فارغ ہو کر مدینے مین تشریف لائے تو ایک لشکر منتظر طرف موتہ کے روانہ کیا اور اہل موتہ اُن دنون غسان و روم تھے اور اُس لشکر کا سالار زید بن حارثۃ الکلبی کو کیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر زید شہید ہو جاوے تو افسر لشکر کا جعفر بن ابیطالب ہے اور اگر جعفر بھی شہید ہو جاوے تو امیر لشکر عبداللہ بن رواحہ ہو گا آخر جب لشکر موتہ تک پہونچا تو غسان سے مقابلہ ہوا اور غسان کے ہمراہ

روم بھی تھے پس قتال شدید واقع ہوئی اور زید بن حارثہ شہید ہوئے بعد ازان اصحاب اپنے لشکرگاہ مین پھر آئے
اور پانی سے سیراب ہوئے بعد ازان علم لشکر جعفر بن ابی طالب کو حوالہ کیا تب جعفر نے گھوڑے کے منہ پر مارا
یعنے گھوڑے کو چھیڑ کر یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ رسول خدا صلعم کو میرا سلام پہونچا تا بتحقیق کہ مین نے تو
اپنی جان کو بشوق شہادت پیش کیا آخر جعفر اور اُنکے اصحاب اس قوم سے قتال کرنے لگے ناگاہ اُس قوم سے
ایک شخص نے جعفر کو ایسی تلوار ماری کہ کمر سے دو ٹکڑے ہو گئے بعد ازان عبداللہ بن رواحہ نے علم لشکر اُٹھا لیا
اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اُس قوم پر بھالے مارے اور بعد تھوڑی دیر کے لشکر کی جانب پھرے اور پھر اپنے
نفس کو ملامت کی اور گھوڑے سے اُتر پڑے اور اپنے نفس سے مخاطب ہوئے کہ مین نے خدا کی قسم کھائی تھی
کہ البتہ تو گھوڑے سے اُتریگا اور اب مین تجکو جنت سے ناخوش دیکھتا ہون یعنے تو شہادت مین حیلہ و درنگ کرتا ہے
چنانچہ گھوڑے سے اُتر کر قوم کو نیزے مارے آخر وہ شہید ہوئے تب خالد بن الولید اُٹھہ کھڑے ہوئے اور
علم اُٹھا لیا اور اُسی علم سے قوم کو نیزے مارنے لگے یہان تک کہ حق تعالے نے انھین پر فتح کر دی اور
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی گئی اور اُسکو خدا بہتر جاننے والا ہے کہ ہر آینہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین لوگون کو لشکر موتہ سے ایک ایک مرد کی خبر مرگ بیان فرماتے تھے یعنے اب فلان
شہید ہوا اور اب فلان شہید ہوا بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل مدینہ کو یہ خوشخبری سنائی کہ
حق سبحانہ تعالے نے تمھارے یارون کو فتحمند کیا اور فتح ہاتھہ پر خالد بن الولید کے ہوئی اور اُس
روز حضرت نے خالد کا نام سیف اللہ رکھا جیسا کہ خالد کو لوگ سیف اللہ کہتے ہین بس یہ قصہ جنگ موتہ کا تھا

حکایت مقاتلہ حلفاے بنی امیہ با حلفاے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

و بعد ازان کہ جناب رسالت مآب غزوہ موتہ سے فارغ ہوئے اُس عرصہ مین قبیلہ کنانہ نے جو بنی امیہ کے حلیف
و ہم عہد تھے بنی خزاعہ حلیف و ہم عہد رسول خدا صلعم سے منازعت کی اور آمادۂ قتال ہوئے تب بنو امیہ نے
کنانہ اپنے حلیفون کی حمایت و اعانت کرکے رسول خدا کے حلیفون کو رنج و آزار پہونچایا آخر حلفاے
بنی سوار ہو کر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنپر نصرت و مدد مانگنے کو آئے اور اُنکے ساتھ بدیل بن
ورقا بھی تھا اُسنے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّی نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَ اَبِیْنَا وَاَبِیْهِ الْاَتْلَدَا * ثُمَّ اَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ یَدًا یعنے اے
پروردگار مین قسم کرتا ہون محمد سے مثل قسم کرنے ہمارے آبا اور آبا محمد کے قسم اس بات کی کہ تو کسی سے
پیدا نہین اور قسم ہو اس بات پر کہ ہمنے اسلام قبول کیا و حال آنکہ ہمنے کچھ عوض نہین لیا یعنے جسطرح ہمارے
باپون نے محمد کے باپ سے قسم کی تھی اور باہم ہم سوگند ہوئے تھے مین اسیطرح محمد سے قسم کرتا ہون اور
قسم تیری ذات کی ہو جو تو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ تجھسے کوئی پیدا ہوا اور قسم اس بات پر کرتا ہون کہ مین

اسلام قبول کرونگا وحال آنکہ ہمنے کچھ اگلا بدلا نہین لیا الغرض حضرت رسالت مآب صلعم نے وعدہ نصرتکا اُسوقت دیا
کیا کہ مدت شرائط اہل مکہ کی جسپر اُنھون نے درمیان اپنے اور آنحضرت کے شرطین کی تھین جب منقضی ہوجاوین چنانچہ
یہ خبر ابوسُفیان کو پہونچی اوران دنون ابوسفیان بتقریب اپنی تجارت کے ہرقل سلطان روم کے پاس تھا

ذکر مکالمہ فیمابین ابوسُفیان و ہرقل سُلطان روم درباب نبوت رسول خدا صلعم

ہرقل نے ابوسفیان سے کہا کہ مجھے خوشی ہی اس بات کی یعنے مجھے منظور ہی کہ تیرے شہر کے کسی آدمی سے
ملاقات کرون کہ وہ مجھے خبر دیوے حال اُس شخص سے جسنے درمیان تمھارے خروج کیا ہی ابوسُفیان نے
کہا علی الخبیر سقطت یعنے تونے تو مجھ ایسے خبردار سے ملاقات کی ہی پوچھیہ مجھ سے کیا پوچھتا ہی اور اُسکے
کس امر کو دریافت کیا چاہتا ہی ہرقل نے کہا تو مجھسے بیان کر کہ وہ نبی ہی یا کذاب ہی ابوسُفیان نے کہا وہ
کذاب ہی ہرقل نے کہا پھر تیرے وہ لڑائی مین کیون غالب آتا ہی ابوسُفیان نے کہا واللہ وہ ہمسے سوا ے
ایک بار جنگ بدر کے اور کبھی ہمپر غالب نہین ہوا اور ہم آج غالب ہین اور بعد جنگ بدر کے ہم اُس سے دوبار
لڑے سوایکبار جو ہمنے محمدؐ سے قتال کی تو البتہ ہمنے اُسکا منہ توڑا اور چہرہ بگاڑ دیا اور دوسری بار وہ
ہمسے بچ رہا باعث حائل ہونے اُس خندق کے جو اُسنے واسطے حفاظت اپنے اور اپنے صحابؓ کے کھودی تھی
ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ شان کذاب کی تو نہین ہے بلکہ کذاب وہ ہوتا ہی کہ جب وہ خروج کرتا ہی تو وہ مثل
شعلہ کے مشتعل ہوتا ہی اُسپر کوئی غالب نہین آتا ہی یہان تک کہ بقتضاے یکبارگی اسکو ہلاک کردیتا ہی اور
مین یون سُنتا ہون کہ کبھی وہ تمپر غالب آتا ہی اور کبھی تم اُسپر غالب آتے ہو اور اے ابوسُفیان آخر وہ
تمکو کس بات کا حکم کرتا ہی اور کس چیز سے تمکو منع کرتا ہی اُسنے کہا ہمکو حکم کرتا ہی کہ تجھکنے طرفی النہار کما
تجھکنے النساء یعنے ہم جھکین صبح شام جسطرح عورتون کی شان سے جھکنا ہوتا ہی ہرقل نے کہا یہ ہیئت
نماز و بندگی خدا کی ہی اور وہ قوم اچھّی نہین ہی جو بندگی نہین کرتی ہی اور کہا وہ ہمکو حکم کرتا ہی
کہ ہم ہر سال اپنے مال کا خراج دیا کرین ہرقل نے کہا اے ابوسُفیان یہ زکوۃ ہی کہ البتہ ہم بھی مامور
ہین کہ لوگون سے خراج لیوین اور لوگون کو وہی خراج دیوین اور کہا وہ ہمکو منع کرتا ہی مردہ
و مردار اور خون کھانے سے ہرقل نے کہا کہ مردار و خون اچھّی چیز نہین ہی کیا تمھارا یہ قول نہین ہی
کہ تم ان دونون چیزون کو گندہ کہتے ہو اگرچہ وہ ان چیزون سے منع نکرتا ہو پھر ہرقل نے کہا اے
ابوسفیان یہ مرد صالح ہی چاہیے کہ اُسکی پیروی کرو اور اُس سے لڑائی نکرو اور طریقہ یہود کا اختیار
نکرو وہ لوگ افعل و اقبح الناس ہین یعنے وہ بدکار لوگون مین ہین کہ اپنے انبیاؑ سے لڑائی کرتے ہین
ولیکن تو مجھسے یہ بات بیان کر کہ جب وہ عہد و پیمان کرتا ہی تو عہد شکنی بھی کرتا ہی ابوسفیان نے

نہین واللہ اُسنے کبھی زمان گذشتہ مین تو عہد شکنی نہین کی مگر اِس مرتبہ مجکو خوف ہی کہ وہ عہد شکنی کرے ہرقل نے کہا ای ابو سفیان یہ اندیشہ تجکو کیونکر ہوا ابو سفیان نے کہا کہ ہمنے اُس سے دو برس کا عہد لیا ہو کہ بعض ہمارا البعض سے امن مین رہے یعنے بہ نسبت ہر ایک ہمارے اور اُنکے عہد امان لیا گیا ہی اور اب یہان مجھے خبر پہونچی ہو کہ ہمارے حلیفون نے اُسکے حلیفون سے لڑائی کی ہو اور ہماری قوم نے اپنے حلیفون کی اعانت کی ہو پس مجھے خبر معلوم ہوئی ہو کہ اُسکے حلیفون نے اُس سے نصرت و مددمان گی ہو لہذا وہ چاہتا ہو کہ ہماری قوم پر اپنے حلیفون کی اعانت کرے ہرقل نے کہا ای ابو سفیان اگر یہی بات ہو جیسے تونے مجھسے بیان کی ہو تو اُس سے تمھین عہد شکنی مین اولے تر ہو کہ تمنے اُسکے حلفا سے قتال کرنے کو حلال سمجھا پھر ہرقل نے کہا ای ابو سفیان تو مجھسے یہ بیان کر کہ تم مین اُسکا مرتبہ کیسا ہی اور کیا اُسکی منزلت ہی اُسنے کہا واللہ وہ ہم مین بلندی پر ہی یعنے عالی رُتبہ ہی یہ سُنکے ہرقل ہنسا اور کہا مین گمان اس بات کا تجھسے نہین رکھتا ہون کہ حقیقت امر اور امر واقعہ اُسکا تو مجھسے بیان کرے وحال آنکہ البتہ مین نے دریافت کر لیا تیری بات تو نسے کہ ہر آینہ حق تعالے نے بعد لوط کے کسی نبی کو نہین بھیجا مگر اُسکے قوم کی تونگری و برتری مین یعنے جو اُس قوم کے تونگرون اور برترون مین ہو تب ابو سفیان نے یہ بات سنکر ہرقل سے کہا مین اپنے تئین یہان سے پھر جانے والا دیکھتا ہون یعنے عزم مراجعت رکھتا ہون چنانچہ وہ اپنی قوم کی خبر پانے سے وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ مکہ مین پھر آیا اُسوقت اہل مکہ نے اُسکو مامور کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر پھر تجدید حلف کی کرے یعنے تازہ حلف لیو تب سفیان مدینے مین آیا اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے گھر پر اُترا اور صبح کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا پھر جسوقت حضرت کے قریب پہونچا تو گردن پکڑ کے ہٹایا گیا اور درمیان اُسکے اور رسول خدا صلعم کے لوگ حائل و حاجب ہو گئے تب ابو سفیان نے کہا تم لوگ درمیان میرے اور محمد کے کیون حائل ہوے ہو وحال آنکہ وہ میرا بھتیجا ہی چنانچہ آن حضرت صلعم نے فرمایا چھوڑ دو اُسکو یعنے اُسکو آنے دو تب وہ آیا اور حضرت کے پاس بیٹھا اور عرض کرنے لگا یا محمد مین آپ پاس اسلیئے آیا ہون تا جو عہد کہ درمیان ہمارے اور آپ کے تھا اُسکی تجدید حلف کرون یعنے عہد تازہ کرون آپ نے فرمایا آیا کوئی نئی بات تمھارے تئین پیش آئی یعنے کیا تمنے کوئی نئی بات کی ہی اُسنے کہا نہین قسم ہی لات و عزیٰ کی کوئی نئی بات تو نہین ہوئی ہی فرمایا تو پھر ہم اپنے اول حلف پر قایم ہین ابو سفیان نے کہا مین نہین جانتا ہون کہ بعد نئی بات کرنے ہمارے جسکو ہماری قوم اور آپ کے حلیفون نے کیا ہی شاید آپ کچھ بدلا کرین یہ کلام اُسکا سُنکر حضرت علیہ السلام ہنسے اور اِس ہنسنے سے ابو سُفیان جان گیا کہ آنحضرت صلعم ضرور اپنے حلیفونکی نصرت کرنے والے ہین تب ابو سُفیان مخاطب ہوا حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے

۵۱ ما اراک الا راجعا و بنا بر بعض نسخہ ما اراک الا راجعا یعنے مین نہین دیکھتا ہون تجکو مگر رجوع کرنے والا طرف اسلام کے

اور بولا اے پسر ابی قحافہ تو اپنی اس قوم سے اُن لوگون یعنے قریش کے لئے حلف عہد کیون نہین لیتا ہی
ابو بکر نے جواب دیا کہ اللہ و رسول دانا تر ہین اور اس امر کو وہ خوب جانتے ہین تب ابو سفیان عثمان رضؓ سے
مخاطب ہو کر بولا اے پسر عفان تو اپنی اس قوم سے قریش کے لیے عہد امان کیون نہین لیتا اُنھون نے کہا
مین ایسا نہین کرتا اُسنے کہا کیا وجہ ہی عثمان رضؓ نے کہا اسلیے کہ علم اسکا خدا و رسول کو بہتر ہی تب ابو سفیان
عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے عمر ابن خطاب تو اپنی اس قوم سے اُن لوگون کے لیے حلف امان
کیون نہین لیتا تا صلہ قرابت اُنکی تو بجا لاوے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جو کچھ قرابت تھی اُسکو خدا نے
باقی نرکھا اور جو صلہ رحم تھا اُسکو بھی خدا نے قطع کر دیا پس قسم ہی اُس خدا کی جسکے ہاتھ مین عمر کی جان ہی
اگر تو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا نہوتا تو مین تجکو قتل کرتا ابو سفیان نے کہا قسم مجکو اپنی زندگانی کی
البتہ مین نے تجکو ہمیشہ سے دیکھا کہ تو جیسے باتین کرتا تھا مگر تو مجھسے فحش کلام نکرتا تھا اور نہ مجھپر کبھی ایسی دلیری
و جرات کرتا تھا پس اے عمر مین نہین جانتا ہون کہ کس بات نے تجکو اس بات پر آمادہ کیا عمر رضؓ نے کہا بسبب کفر کرنے
ساتھ خدا و رسول کے اور بوجہ تیری عداوت رکھنے کے خدا و رسول سے بعد ازان موذن نے اذان دی اور
آنحضرت صلعم کے لیے ایک کاسۂ کلان مین پانی آیا حضرت نے وضو کیا جب حضرت علیہ السلام وضو سے فارغ ہو کے تو
اصحاب نے بھی بچے پانی سے وضو کیا اور استنشاق یعنے ناک مین پانی ڈالا یا بمعنی کہ خوش بو سونگھا اُسوقت
ابو سفیان نے کہا مثل آج کے کبھی مین نے کسی بادشاہ کو بالاتر محمدؐ سے نہین دیکھا البتہ مابین زمین فارس کے
بہت پھرا ہون اور اُنکے بادشاہ کو بھی دیکھا اور مین نے ملک روم کو دیکھا جو ذات القرون یعنے قدیمی ہی اور اُنکے
بادشاہ کو بھی دیکھا پر مین نے کبھی کسی بادشاہ کو بالاتر محمد بادشاہ سے نہین دیکھا کہ ہر آینہ اصحاب اُسکے کثافت
دھوئی ہوئی اُسکے ہاتھون کی البتہ پی جاتے ہین اور اُسکو اپنی ناک کے اندر ڈالتے ہین اور اُس سے اپنا منھ دھوتے
ہین پس ابو سفیان مشاہدہ اس سے بحال خود مبہوت و حیران ہو رہا یہان تک کہ اقامت کہی گئی اور حضرت
علیہ السلام مقدم یعنے پیش نماز ہوے اور نماز پڑھی پھر جب کہ لوگ رکوع حضرت کے ساتھ رکوع اور اُنکے سجدہ کے
ساتھ سجدہ کرنے لگے تو ابو سفیان یہ دیکھکر اور بھی متعجب ہوا اور بولا وَ اَبِیکُم یعنے کہنے لگا مین تمسے اپنے باپ کی
قسم کھاتا ہون یعنے باپ کی قسم طاعت و تابعداری یہ ہی پھر جب آن حضرت صلعم نماز سے فارغ ہوے تب ابو سفیان
نے عرض کی کہ مین واللہ نہین جانتا ہون کہ لڑائی لیکر جاتا ہون یا صلح کا پیام لیے جاتا ہون آپنے فرمایا
اس مرتبہ تو چلا جا یہان تک کہ تو اپنے امر کو دیکھ لیگا انشاء اللہ تعالے بعد ازان ابو سفیان جناب فاطمہ رضؓ
بنت رسول صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا فاطمہ رضؓ آیا ہو سکتا ہی کہ تو درمیان عرب کے اپنی قوم مین بہترین
دختران و دو شیزگان سے مشہور ہو یعنے اُنمین تو سب بیٹیون سے پیاری بیٹی ہو حضرت فاطمہ رضؓ نے فرمایا

اے ابوسفیان وہ کون سی بات ہے اُسنے کہا تو درمیان لوگون کے امان و پناہ دے اور دلا دے یہ سنکے حضرت فاطمہ رضہ نے جواب دیا کہ قسم ہے مجکو بقاے خدا کی اگر مین رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوے اُنپر جرأت کرکے کسیکو امان دون یا دلاؤن تو اس صورت مین البتّہ مین منسوب بسفاہت ہونگی پھر ابوسفیان نے کہا ہل لا آعدمک کہ مین تجکو گم نکرونگا یعنے مین تجکو نچھوڑونگا اس بات مین کہ تو امان نہین دسکتی ہے کیونکہ خواہر تیری زینب بنت محمد نے اپنے شوہر ابی العاص سے عقد امان یعنے عہد پناہ دہی کا کیا تھا وحال آنکہ تیرا باپ اُسکے قتل کا حکم کرچکا تھا پس اُسکا عقد امان جاری ہوگیا کہ خون اُسکے شوہر کا چھوڑ دیا گیا وباوجود پیش کرنے ابوسفیان کے اس نظیر کو مگر حضرت فاطمہ رضہ نے انکار کیا پھر جب ابوسفیان نے انکار فاطمہ رضہ سنا تو متوجہ ہوا طرف حسن اور حسین رضہ کے وحال آنکہ یہ دونون صاحب ادے تھے تب ابوسفیان نے وہی اپنی باتین ان دونون سے بیان کین مگر اُن دونون صاحبزادون نے جواب دیا کہ اگر ہم لوگون کے درمیان مین پڑین اور پناہ دیوین تو درینصورت البتہ ہم محمد اپنے جد پر حجت یعنے الزام قایم کرنے والے ہونگے پھر کہا دونون صاحبون نے جیسا اُنکی والدہ نے جواب مین کہا تھا بعد ازان ابوسفیان نے کہا قسم ہے بقاے پروردگار کی مین نے تمھارے مردون اور اشراف اور عورتون سے کلام کیا یہان تک کہ تمھارے بچون سے کلام کیا پر تمھارے دلون کو نہین پاتا ہون مگر موافق دل ایک آدمی کے یعنے تم سب ایک دل ہو ولیکن ہرگاہ تم سب نے پناہ دہی یعنے بیچ مین پڑنے سے انکار کیا تو مین اس خون کا متحمل ہوتا ہون اور مین پناہ دیتا ہون اور لوگون کے بیچ مین پڑتا ہون پس جو شخص مجھسے تعرض مزاحمت کیا چاہتا ہو تو کرے بعد ازان یہ کہکر اپنے ناقہ پر سوار ہوا و بقصد مراجعت طرف مکے کے روانہ ہوا چنانچہ رسول خدا صلعم نے لوگون سے حال ابوسفیان کا پوچھا کہ آخر اُسنے کیا کیا ہے لوگون نے عرض کی کہ وہ بے مقصود و نامُراد چلا گیا اور جیسا وہ کہتا تھا بیان کیا کہ خود اُسنے پناہ دہی لوگون کو اپنے ذمے متحمل کیا ہے +

ذکر غزوہ فتح مکّہ

بعد ازان خدا صلعم نے اپنے نقیب کو حکم دیا تب اُسنے لوگون کو واسطے خروج طرف مکّہ کے ندا دی تب مسلمین مدینے سے نکلکر لشکر مین جمع ہوے اور سامان اپنا درست کرنے لگے وناگاہ ہمراہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ایک شخص تھا مہاجرین مین کہ وہ حلیف تھا آل عوام بن خویلد کا اُسکا نام حاطب بن ابی بلتعہ تھا اُسنے ایک نامہ لکھا کہ بتحقیق محمد صلّے اللہ علیہ وسلم نے بقصد خروج لشکر جمع کیا ہے اور مین نہین دیکھتا ہون مگر یہ کہ ارادہ اُنکا تیری ہی پس تمکو بھی حذر لازم ہے یعنے تم بھی اپنی حفاظت رکھو اور ہتھیار وغیرہ سامان درست رکھو پھر حاطب نے اُس نامہ کو ہاتھہ ایک کنیز کے جو آزاد کی ہوئی بنی ہاشم کی تھی اور اُسکا نام سارہ تھا طرف مکّہ روانہ کیا اور حال یہ ہے کہ وہ کنیز پاس حاطب کے سوال کرنے آئی تھی سو اُسکو کچھ دیکر نامہ بھی اُسیکے ہاتھہ بھیجا

اس اثنا مین جبرئیل علیہ السلام پاس رسول خدا صلعم کے نازل ہوا اور خبر نامہ کی بیان کی اسیوقت حضرت علیہ السلام نے اپنے اصحاب مین سے دو مردون کو روانہ کیا کہ وہ دونون علی بن ابی طالب و ابن الزبیر تھے اور فرمایا تم دونون جاکر اُس عدوۃ اللہ یعنے دشمن خدا کو گرفتار کر لاؤ اسلیے کہ ایک شخص نے میرے اصحاب مین سے ایک نامہ لکھکر اُس عورت کے ہاتھ مکے کو بھیجا ہی تا اُنکو ڈرا دے اور ہوشیار کر دیوے پس یہ دونون شخص سوار ہوکر اس عورت کے عقب چلے یہانتک کہ اس سے ملاقات ہوگئی اور اُس سے حال مکتوب کا پوچھا اُسنے خدا کے نام پر حلف کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہی اور مین ایسی نہین ہون کہ مین اپنے ساتھ کسیکا نوشتہ رکھون اور نہ مین تمھاری خبر سے کچھ احتیاج رکھتی ہون تب دونون نے اُسکی جامہ تلاشی لی مگر اُسکے پاس کچھ نپایا تب ارادہ اُسکے چھوڑ دینے کا کیا بعد ازان پھر دونون نے کہا ہم ہی دیتے ہین اس بات کی کہ ہر آینہ رسول خدا صلعم نہ خود کبھی جھوٹھ کہتے ہین اور نہ کسیکو کبھی جھوٹھ لگاتے ہین یہ سوچکر پھر دونون پھر پڑے اور اُس عورت کو قتل سے ڈرایا و دھمکایا اور تلوارین اُسپر کھینچ لین پھر جب اُس عورت کو اپنے قتل ہونیکا یقین ہوا تو اُسنے یہ بات بناکر کہا کہ تم دونون مجکو عہد و امان دو کہ اگر مین تمکو نامہ حوالہ کرون تو نہ تم مجکو قتل کرو اور نہ مدینے کو پھر لیجاؤ بلکہ میری راہ خالی کردو تب ان دونون نے اُس سے قول قرار کیا آخر اُسنے اپنے بالون کے اندر سے وہ نامہ نکال دیا ناگاہ دیکھا تو وہ نامہ حاطب بن ابی بلتعہ کا ہی اُسپر اُسکی مہر لگی ہی تب دونون نے اُس عورت کو چھوڑ دیا اور خط لیکر چلے آئے پھر اُسکو رسول خدا صلعم کے سامنے رکھا چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے حاطب کو بلا بھیجا اور پوچھا اے حاطب کس بات نے تجکو اس بات پر ورغلایا تھا کہ تو ہمارے دشمنون کو ہمسے ڈرا کر خبردار کر دیوے حاطب نے عرض کی یا رسول اللہ معاف کیجیے مجھسے حق تعالے عفو کرے آپ سے قسم ہی مجکو اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا کہ جب سے مین نے آپ کو محبوب کیا کبھی مین نے آپ سے بغض نہین کیا اور جب سے آپکی تصدیق کی کبھی تکذیب نہین کی اور جب سے خدا کا ایمان لایا کبھی اُسکا کفر نہین کیا اور جب سے مشرکین سے جدا ہوا کبھی اُنسے نہین ملا و لکنی مخبرک یا رسول اللہ بحدیث فاعذرنی و لیکن یا رسول اللہ مین نے آپ کی بات کی مخبری کی اور یہ معنی کہ و لیکن یا رسول اللہ مین آپکو ایک بات کی خبر دینے والا ہون پس عذر میرا پذیر کیجیے خدا مجکو آپ پر فدا کرے حال یہ ہی کہ آپ کے اصحاب مین سے کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکا کچھ مال مکے مین ہو اور اُسکے عزیز و اقارب مین سے وہان کوئی اُسکے مال کا حفاظت کرنے والا نہو ایک سوائے میرے کہ مین اُس قوم سے نہ تھا یعنے اُس قوم مین میرے کچھ قرابت نہ تھی بلکہ اُنمین مین حلیف تھا اور جن لوگون کا مین حلیف تھا وہ لوگ بھی میرے ساتھ وہان سے ہجرت کر آئے اور مین مکہ مین کثیر المال اور وسیع الحال تھا سو مین اپنے مال کے لیے مشرکون سے ڈرتا تھا اسلیے مین نے اُنکو لکھا

جو کچھہ لکھا ہو تا کہ اسوجہ سے مین انکے نزدیک اپنی مودت ودوستی ظاہر کرون اور یہ بات ہی کہ تحقیق مجکو یقین ہی کہ ضرور حق تعالے انپر خواری اور عذاب نازل کرنے والا ہی اور یہ میرا نامہ جو انکی طرف بھیجا گیا تو انکے کچھہ کام نہ آویگا کہ انکو اُس عذاب سے بچاوے یہ سُنکے جناب رسالتمآب نے معلوم کیا کہ وہ سچّا ہی اور حق تعالے نے اسی باب مین اپنے نبی پر آیہ نازل کیا تا وہ مومنین کو وعظ و فہمایش کر دیوے اس امر سے کہ مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا کام کرے یعنے تا مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا نکرے چنانچہ فرمایا حق سبحانہ وتعالے نے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَاءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَاءَکُمْ مِنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا اَخْفَیْتُمْ وَمَا اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَفْعَلْهُ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِیْلِ یعنے اے اہل ایمان میرے اور اپنے دشمنون کو اپنا دوست نسمجھو کہ انکی طرف دوستی کا پیغام یا دوستی سے پیغام بھیجو حالانکہ وہ وہ ہین کہ جو کچھہ تمھارے پاس امر حق آیا اسکا اُنھون نے کفر کیا کہ رسول کو اور تمکو وطن سے نکالتے ہین اس بات پر کہ تم اپنے خداوند پروردگار پر ایمان لاتے ہو اگر تم میری راہ مین جہاد کرنے نکلے ہو اور میری رضامندی کے طالب ہو تو تم دوستی سے انکو خفیہ پیغام بھیجتے ہو حالانکہ مین خوب جانتا ہون جو کچھہ تمنے دل مین مخفی رکھا تھا اور جو کچھہ ظاہر کیا اور جو کوئی تم مین سے اس کام کو کریگا تو وہ راہ راست سے گمراہ ہو جاویگا القصہ جب رسول خدا صلعم اور سارے مومنین درستی سامان سفر سے فارغ ہوے تو عازم ہوے طرف مکے کے جب جحفہ مین پہونچی جو میقات احرام ہی اہل مدینہ کا تو وہان عباس بن المطلب رضی اللہ عنہ اپنے اہل سے کچھہ لوگون کو ساتھہ لیے ہوے حضرت علیہ السلام سے آملے اور یہ خبر قریش کو پہونچی کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم قریب آپہونچے (**واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابو سفیان آیا تھا تا دریافت کرے خبر لشکر مسلمین کی کہ کسطرف جانے والا ہی مگر دریافت کرنا اُسکو ممکن نہوا پس وہ مکے کو پھر گیا) تب لوگون نے ابو سفیان سے پوچھا کہ وائے تجھپر تو کس کام کو گیا تھا ابو سفیان نے کہا بخدا مین نہین جانتا کہ وہ سامان جنگ ہی یا سامان صلح اسوقت ابو سفیان کی زوجہ نے کہا خدا تیرا بُرا کرے جس شخص کو قوم بطریق رسولی کے بھیجتے ہین تو وہ اس سے امید خبر رکھتے ہین تو پھر جا کہ ہرگز کوئی تجھسے[ف ۵] یہ بات قبول نکریگا کہ تو نے محمد کی ملاقات کی دیکھنے تیرا پہونچنا اُس تک کوئی یقین نکریگا) اور کیا عجب ہی کہ قوم کی طرف سے تو ہی محمد کو قتل کرے یہ سُنکے ابو سفیان نکلا وتحقیق کہ جناب رسالتمآب نے اپنے آگے سے کچھہ مردم تیرانداز کو قبیلہ مزینہ سے روانہ کیا تھا اور اُنسے کہدیا تھا کہ شاید تم کسیکو مشرکین مین سے بیرون مکہ پاؤگے کہ وہ مکے سے نکلا ہوگا پس یہ لوگ بعض اُن نالون مین جو قریب مکہ ہین ابو سفیان سے ملے کہ وہ بے ہتھیار و بے سامان تھا پس تیراندازون نے انکو سے طرف

ف ۵ قولہ ہرگز کوئی تجھسے یعنے کوئی تجھسے قبول نکریگا اور دوسرے بعض نسخہ میں بجاے اون بجھسے یعنے مجھکو کوئی دوست نکریگا اگر تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرے گا

ابوسفیان کے اشارہ اور قصد مارنیکا کیا کہ دفعۃً عباس بن المطلب ابوسفیان کو مل گئے تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے
تیر اندازونسے کہا کہ تم اپنے ہاتھون کو اسکے مارنے سے روک لو کہ مین متولی اُسکے عہد کا ہوا ہون تب تیراندازون نے
اُس سے اپنا ہاتھ روک لیا اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا کہ قوم تمکو قتل کرینگے پس تو کہو
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ چنانچہ ابوسفیان نے اس کلمہ کو کہا مگر زبان اُسکی اس کلمہ کے کہنے سے ژولیدگی کرتی تھی اور
اس سبب سے کہ وہ اپنے دل مین موت و دوستی اپنے بتون سے رکھتا تھا تو کلمہ لا الہ کو درست و صاف
نہین کہتا تھا آخر جب اس کلمہ کو ابوسفیان نے کہا تو حضرت عباس نے ابوسفیان کو قوم سے الگ کر لیا راوی
نے کہا پس ہمکو یہ **حدیث** پہونچی ہی اور حق تعالے اُسکو بہتر جاننے والا ہی کہ ہر آینہ جب جناب رسالت مآب
صلعم نے ابوسفیان کو ہمراہ عباس رضی اللہ عنہ کے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص مستسلم ہی نہ مسلم یعنے بتکلف ظاہر کرنے
والا اسلام کا ہی نہ بطیب خاطر پھر جب عباس قریب آن حضرت صلعم کے پہونچے تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابوسفیان ہی
کہ آپکے پاس مسلمان ہوکر آیا ہی پس آپ اُسکو پناہ دیجئے اور اُسکے حق کو پہچانیے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے عباس رضی اللہ عنہ کو جواب دیا کہ اُسکو اپنے منزل گاہ پر پھر لیجا آخر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اُسکو لیچلے اور لشکر
حضرت علیہ السلام کے خچر بیضا یعنے سفید پر سوار کر لیا اور لشکر مین پھراتے ہوے اپنے مقام فرودگاہ مین
لائے اور اُس روز لشکر اسلام مین تو ہزار یا لنسو مرد تھے پس ابوسفیان نے وہ بات دیکھی یعنی کثرت و جمعیت
لشکر کہ اُسکے تئین شاق و ناگوار معلوم ہوئی و بہر کیف اُسنے عباس رضی اللہ عنہ کے پاس شب بسر کی جب
صبح ہوئی موذن نے اذان کہی مسلمین اپنے بسترون سے بہ تہیۂ وضو و نماز اُٹھنے لگے پھر جب ابوسفیان نے
صداے اذان سُنی اور لوگون کی چل پھر دیکھی تو گھبرایا اور خوف زدہ ہوا اس بات سے کہ یہ آمد شد لوگونکی
گویا اُسکے لیے ہی ہی واسطے کہ حق تعالے نے اُسکے دلمین رعب ڈال دیا تھا اُسوقت ابوسفیان پوچھنے لگا ای
عباس لوگون کی آمد و شد کس وجہ سے ہی اور یہ صدا جو مین نے سُنی کیسی ہی اُنھون نے کہا یہ موذن ہی کہ ازبہر
نماز ندا دیتا ہی پس لوگ واسطے وضو کے چل پھر رہے ہین ابوسفیان نے کہا ہر کسیکو جو مین چلتے پھرتے دیکھتا
کیا یہ حرکت لوگون کی بسبب نداے منادی رسول خدا کے ہی عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہان یون ہی ہی پھر
ابوسفیان نے عباس سے کہا مجھے رسول خدا کے پاس لیچلو کیا عجب ہی کہ مین اسلام شایستگی تمام حاصل کرون
چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نماز سے پیچھے پہلے اسکو لیچلے اور پاس آنحضرت صلعم کے اسکو داخل کیا اور اُسوقت
جماعت اصحاب گرد خیمہ حاضر تھے اور برآمد ہونے حضرت علیہ السلام کے منتظر کھڑے تھے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے
کہا یا رسول اللہ ابوسفیان کچھ عرض کرتا ہی سُن لیجئے تب حضرت نے ابوسفیان سے فرمایا تو کیا چاہتا ہی
اُسنے کہا ای محمد آیا ان وجوہ کو یعنے ان مردم کو جنکو مین عوام الناس سے دیکھتا ہون تمنے اپنی قوم قریش پر

اختیار کیا اور روا رکھا ہی اور ارادہ رکھتے ہو اس بات کا کہ کل کے دن اپنی عورتوں کو اُنکے لیے مباح کردو
فرمایا ہان مین راضی ہون ان مردم سے جنہون نے میری تصدیق کی اور مجھے اپنے یہان جگہ دی اور میری نصرت کی
بجاے مردمان میری قوم کے جنہون نے میری تکذیب کی اور مجکو نکال دیا اور بیت شہر سے مجکو خارج کردیا
اور میرے نکال دینے پر سب نے باہم اتفاق کیا اور حال اُن عورتون کا جنکا تونے ذکر کیا یہ ہی کہ خود تونے
اور تیری قوم نے باعث کفر اپنے اور تکذیب کرنے خدا و رسول کے اُنکو مباح و حلال کردیا تب عباس رضی اللہ
عنہ نے ابوسفیان سے کہا اے ابوسفیان اسلام قبول کر ابوسفیان نے کہا پھر عزّیٰ کے ساتھ کیا معاملہ کرون
ناگاہ عمر رضی اللہ عنہ کہ پس خیمہ کھڑے تھے کہنے لگے اے دشمن خدا ہملوگ تیرے اُس عزّیٰ سے بر تر ہین قسم ہی
اُسکی جسکی عمر قسم کھاتا ہی کہ اگر تو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر نہوتا تو مین تجکو قتل کرتا ابوسفیان
بولا مین تجھسے اپنے باپ کی قسم کھاتا ہون اے ابن خطاب تو ہمپر بڑی جفا و جسارت کرتا ہی وحالانکہ
واللہ مین تیرے پاس نہین آیا ہون اور نہ تیری طرف مجکو کچھ رغبت و حاجت ہی ولیکن مین پاس
اپنے ابن عم رسول اللہ کے آیا ہون یا محمد اشهد ان لا اله غیرہ وانک عبدہ ورسولہ وانی قد کفرت باللات
والعزّیٰ یعنے مین گواہی دیتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود لائق پرستش نہین ہی
اور تو بیشبہہ اُسکا بندہ برگزیدہ اور اُسیکا رسول فرستادہ ہی اور ہر آئینہ مین نے کفر و انکار کیا لات وعزّیٰ
سے یہ سنکے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (فرط خوشی سے) تکبیر کہی کہ اللہ اکبر اسلیئے کہ عباس رضی اللہ
عنہ اُسکے قرابت دار تھے اور اُس سے خویشی و یگانگی تھی اور ایام جاہلیت مین اُسکے ساتھ صحبت
و ہمنشینی رکھتے تھے الغرض جب اقامت کہی گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا جسوقت
ہم نماز پڑھین تو ابوسفیان کو اپنے پہلو مین کھڑا کرو اور اُسکو اٹھا اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھاؤ
پس عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا پھر جب ابوسفیان نے دیکھا کہ مردم جماعت حضرت کے رکوع کے
ساتھ رکوع کرتے ہین اور اُنکے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہین اور اُنکے فارغ ہونے کے ساتھ فارغ ہوے
یعنے سلام کے ساتھ سلام پھیرا تب ابوسفیان نے کہا اے عباس کیا وجہ ہی کہ جو کچھ کام محمد نے کیا وہ ہی ان
لوگون نے بھی کیا حضرت عباس نے جواب دیا واللہ اگر رسول خدا صلعم ان لوگون کو کھانے پینے سے بھی
منع کرین تو بعضے انہین سے تا مرگ ترک کردیوین پھر ابوسفیان نے کہا اے عباس البتہ مین جو ان لوگون کو
دیکھتا ہون تو خوف اس بات کا کرتا ہون کہ یہ لوگ میری قوم کو ہلاک کرینگے اُنھون نے کہا مین اس بات کا
حکم نہین کرتا یعنے مین یہ بات نہین جانتا اور نہین کہتا اُسنے کہا کیا تو حضرت کا تنہا ذکر کرنا چاہے نہین دیکھتا ہی
اُنہین نے کہا امید ہی کہ ایسا نہو پھر ایسا ہوا کہ جناب رسالت مآب صلعم نے لشکر مین ندا کردی تب لوگون

اپنے علم اٹھا لیے اپنی صفون مین جا بیٹھے اسوقت ابوسفیان اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پاس رسول خدا صلعم
گیئے اور عباس رض نے کہا یارسول اللہ یہ ابوسفیان مرد پیر ہی اور اپنی قوم کا بزرگ و سردار ہی پس آپ اسکے حسب اور
نسب اور اسکے اسلام کا پاس کیجیئے فرمایا تم اور ابوسفیان بھی مکے کو سوار ہو جاؤ اور مکے مین پکار دو کہ جو کوئی
ابوسفیان کے گھر مین داخل ہوگا وہ امن پانے والا اور امین ہوگا ابوسفیان نے عرض کی کہ یارسول اللہ میرا
گھر تنگ ہی وا عجبہ یعنے یہ حکم اسکو خوش آیا تھا یا بایں معنی کہ اس حکم نے اسکو تعجب مین ڈالا تھا اسلیے کہ اسکے
گھر مین گنجایش کثرت و ہجوم کی کیونکر ہوگی) حضرت ع نے فرمایا ہان اور جو کوئی اپنا دروازہ بند کریگا وہ بھی
امان پاویگا اور جو کوئی کعبے کیطرف توجہ کریگا اور ہتھیار اپنے ڈال دیگا وہ بھی پناہ پا دیگا مگر سوائے اشخاص چند کے
مثل دشمن خدا ابن سعد بن ابی سرح جو بنی عامر بن لوی سے ہی اور مقیس الکنانی برادر بنی لیث اور عکرمہ بن ابی
جہل و ابن خطل اور سارہ مولاۃ یعنے کنیز آزادہ بنی ہاشم کہ ان لوگون کے لیے عہد و ذمہ نہین ہی اگر یہ لوگ
پردہ کعبہ سے بھی لٹکے ہون (یعنے اس صورت مین بھی پناہ نپا دینگے) پس تم دونون اس حکم پر چلے جاؤ
او رخدا کے نام اور برکت پر روانہ ہو چنانچہ حضرت عباس رض رسول خدا صلعم کے بغلہ بیضا یعنے خچری سفید پر
سوار ہوے اور ابوسفیان کو اپنا ردیف کیا یعنے اسکو بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر جب وہ دونون بہت جلد
چلے گیئے اسوقت رسول خدا صلعم کو عباس رضی اللہ عنہ پر خوف آیا تب پیچھے ایک شخص کو بھیجا کہ ان دونون کو
پھیر لاؤ اور وہ دونون بہت آگے جا چکے تھے راوی کہتا ہی چنانچہ ہمکو یہ حدیث پہونچی ہی واللہ اعلم
کہ آنحضرت علیہ السلام اپنے پاس والون سے فرماتے تھے کیا عجب ہی کہ اہل مکہ عباس کے ساتھ وہ فعل کرین
جیسا بنی ثقیف نے ساتھ عروہ بن مسعود ثقفی کے کیا تھا کہ جب اسنے اپنی قوم کو طرف اسلام کے دعوت کی
اور بلایا تو اسکو اسکی قوم نے قتل کر ڈالا دیکھو قسم ہی اس خدا کی جسکے ہاتھ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان
ہی اگر اہل مکہ نے بھی ایسا کیا تو انمین سے کسی کو باقی نچھوڑونگا پھر آنحضرت علیہ السلام نے لشکر کو کتیبہ
کتیبہ کیا یعنے جماعت جماعت کرکے تفریق کر دیا اور اسکے سالار جدے جدے تقسیم کر دیے اور میمنہ و مجنبہ یعنے
داہنے بائین کے غول بنائے اور ایک مقدمہ یعنے پیشی کا لشکر مقرر کیا پس مجنبہ میمنہ پر خالد بن الولید بن مغیرہ
کو امیر کیا اور مجنبہ میسرہ پر زبیر بن العوام کو افسر کیا اور ان دونون کو حکم کیا کہ ایک دستہ تو مکے کی جانب
بلندی کو لیوے اور دوسرا دستہ طرف پستی کو لیوے اور لشکر مقدمہ کا مقدمۃ الجیش ابو عبادہ کو مقرر کیا اور
خود آن حضرت صلعم درمیان لشکر مہاجرین و انصار کے جو مثل سنگ سیاہ کے سخت تھے روانہ ہوے اور
حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لیکر ثنیہ پر یعنے پہاڑ کی ایک بلندی دا پر کھڑے تھے تا کہ ابوسفیان کو کثرت
و جمعیت فوج اصحاب کی مشاہدہ کرا دین پھر جسوقت ابوسفیان نے دونون مجنبون اور مقدمہ کو دیکھا تو عباس

تو عباس سے ان لوگون کو پوچھا تب انھون نے انکے نام بتائے بعد ازان جسوقت ابو سفیان نے اس
لشکر کو دیکھا جسمین جناب رسول خدا صلعم تھے تو کہنے لگا یا عباسؓ یہ کونسا لشکر ہی جو گویا سنگ سیاہ اور مانند
سنگلاخ سیاہ کے ہی عباس رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یہ وہ لشکر ہی جسکے ساتھ موت احمر ہی یعنے یاس شدید و تمہلا ہی
یہ لشکر ہی خاص رسول خدا صلعم کا مہاجرین و انصار سے تب ابو سفیان نے عباسؓ سے کہا انشدک اللہ والرحم
یعنے مین تجکو قسم دیتا ہون خدا اور صلہ رحم کی تا مجھسے تو بیان کرے کہ اس کھڑے ہوتے پر تجکو کونسا امر باعث
ہوا عباسؓ نے جواب دیا کہ بخدا مین تجھسے راست راست کہتا ہون کہ جب تو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
آیا تھا تو اسوقت لوگ درمیان درختان اراک کے متفرق تھے اسوقت مین نے اندیشہ کیا ان ترغب فی ملۃ
الاسلام یعنے پسند کرنا تیرا ملت وضعف اسلام کو موجب تیرے کفر کا ہوگا بعد اسلام کے پس درین صورت سوا
قتل کے کچھ تجھسے قبول نکیا جاویگا یعنے عذر یا فدیہ تیرا قبول نہوگا پھر مین بھی تجکو اے ابو سفیان قسم دیتا ہون خدا کی
اور صلہ رحم کی کہ تو بھی مجھسے سچ سچ بیان کر کہ جو باتین تیرے دل مین تھین انہین سے کسکے مطابق میری بات
واقع ہوئی ابو سفیان نے کہا اللہم میرے دل مین یہی بات تھی کہ جو کچھ تو نے بیان کیا بعض انہین سے مین تجھسے
ظاہر کرون مگر جب کہ مین نے دیکھا جو کچھ دیکھا تو تحقیق مین نے اب یقین کیا کہ البتہ یہ امر خدا ہی کی جانب سے ہی
کوئی اسکا رد کرنیوالا پھیر دینے والا نہین ہی واللہ ہمیشہ لشکر گذر جاتے تھے یہان تک کہ مین نے اندیشہ کیا
کہ یہ بھی محمد کے ساتھ ملکے کسی پہاڑ پر چلے جاوینگے سیر یا عباسؓ یعنے چلو اے عباس کہ مین نے مثل انکے کبھی ایسی
کوئی صباح قوم کی انکے گھرون مین نہین دیکھی چنانچہ وہ دونون یعنے عباس و ابو سفیان مکہ مین گئے پس
ابو سفیان نے باواز بلند ندا دی کہ جو کوئی میرے گھر مین داخل ہوگا پس وہ امان پاویگا یہ اسکی صدا سنکے عکرمہ
و مقیس کنانی ابو سفیان کے پاس آئے اور دونون نے کہا بلا کی ہو تجکو اے ابو سفیان کیا اسیواسطے ہمنے تجکو
بھیجا تھا تب ابو سفیان نے کہا چلے جاؤ اپنے کامون پر یعنے جاؤ اپنا کام کرو تحقیق کہ تمھارے پاس ایسا لشکر
عظیم آگیا ہی کہ تم دونون اور قوم تمھاری تاب تحمل نہین رکھتے ہو وہ لشکر آیا ہی کہ مانند شب تیرہ و تاریک کے سیاہ ہی
یہ سنکے ان دونون نے ابو سفیان کو زجر کیا اور انتقام بد سے اور اپنے شر سے اسکو ڈرایا پھر ابو سفیان نے کہا کہ
اور دوسری خبر مین تمسے بیان کرتا ہون کہ جو کوئی اپنا دروازہ بند رکھیگا دیعنے روز داخلہ لشکر وہ بھی امان پاویگا
اور جو کوئی رجوع طرف کعبے کے کریگا اور ہتھیار اپنا ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوائے مقیس و عکرمہ بن ابی جہل
و عبداللہ بن سعد و ابن خطل و سارہ کنیز آزادہ بنی ہاشم کی کہ ان لوگون کے لیے امان مقرر نہین کی گئی ہی اگرچہ
یہ سب کعبے کے پردہ سے لٹکے رہین دیعنے انکو کعبے مین بھی امان نہ ملیگی) ناگاہ ہند بنت عتبہ زوجہ ابی سفیان کی
آئی اور داڑھی ابو سفیان کی پکڑ کے لٹک گئی اور اسکو لپٹ گئی اور طمانچے مارنے لگی اور شور کرنے لگی کہ اس احمق

احمق کو قتل کرو کہ یہ دین سے باہر ہو گیا اور ابو سفیان اس بات مین معروف تھا کہ پکارتا تھا اے آل غالب سلامت
تو سلامت رہو گے اور حال بنی خزاعہ یہ تھا کہ اُنکے ساتھ قریش اور حلفاے قریش نے جو کچھ کیا تھا وہ اُسکے بدلا
لینے کی فکر مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے ہو کر آمادہ قتال تھے یعنے چاہتے تھے کہ لڑائی ہووے اور آنحضرت علیہ السلام
اُنکو روکتے تھے اس خوف سے تا کوئی ذمی ہمارا قتل نہو جاوے اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ پاس حضرت علیہ السلام
کے آئے اور اُنکے ہمراہ جبیر بن مطعم بھی ردیف دار سوار تھا تب آپ نے عباسؓ سے فرمایا کہو تمھارے پیچھے والون نے
کیا خبر ہے اُنھون نے کہا اہل مکہ سب اسلام لائے ہین مگر وہ لوگ جنسے مبالات اور اُنکی پروا نہین کہ وہ لاابالی ہین
پس یارسول اللہ تھوڑی دیر لڑائی روک رکھیے اور اُسی عرصے مین ابو سفیان ابن الحارث بن عبد المطلب حاضر ہوا
اور اُسکے ساتھ اُسکا بیٹا جعفر اور عبد اللہ ابن امیہ بن المغیرہ برادر حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت
ابی امیہ بن المغیرہ کا تھا اور اُس زمانہ مین حضرت ام سلمہ زوجیت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھین پس وہ
دونون یعنے ابو سفیان مع پسر و عبد اللہ سامنے حضرت علیہ السلام کے آئے اور سلام کیا آپ نے اُنسے منھ پھیر لیا
اور اُنکے لیے عہد و امان قبول کرنے سے انکار کیا تب ابو سفیان نے عرض کی کیا آپ مجھکو اسلام پھیرے دیتے ہین
سو واللہ مین مشرکین کی طرف کبھی نہ پھر جاونگا ولیکن مین مع اپنے بیٹے کے اسی صحرا مین پڑا رہونگا یہانتک کہ
ہم دونو مر جاوین اور عبد اللہ بن ابی امیہ یعنے اپنے باپ کی اولاد اپنے بھائیون پاس کنارہ لشکر
کے چلا گیا بعد ازان کسیکو پاس ام سلمہ اپنی خواہر کے بھیجا تا وہ اُسکے لیے درخواست امان کرین تب حضرت ام سلمہ
جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور کہا یارسول اللہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ اَخِیْ وَابْنِ عَمِّکَ اَشْقٰی مَنْ خَرَجَ اِلَیْکَ مِنْ اَہْلِ
مکہ یعنے اہل مکہ مین سے جو لوگ آپ کے پاس آئے ہین سو اُنسے زیادہ تر میرے بھائی اور آپکے ابن عم کو خدا نے
شقی نہین کیا ہے آپ نے فرمایا مگر میرے چچا کا بیٹا تو میری ہجو کیا کرتا تھا ولیکن بھائی تیرا سو اُسنے قسم کھائی تھی
اس بات کی کہ وہ میرے ساتھ ایمان نہ لاویگا یہان تک کہ مین آسمان پر چڑھون اور اُسکے لیے خدا کے پاس سے
کوئی ایسی کتاب لاؤن جو اُسکی طرف نازل بھی ہو کہ وہ اُسکے تئین پڑھے پس اسلیے مین اُن دونون کو امان
قبول نہین کرتا تھا آخر بعد اسکے آن حضرت علیہ السلام نے اُن دونون کو بلوا بھیجا اور اُنکے لیے امان قبول
فرمائی اور اُن دونون نے بیعت کی اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ اہل مکہ البتہ سب اسلام
لائے مگر تھوڑے جو ساتھ مقیس کے ہین تب آپ نے بنی خزاعہ کو حکم کیا کہ اُن لوگون کی طرف دوڑ مارین اور جو
اُنسے لڑین اُنکے سوا اور دون کو قتل نکرین اور نہ اُن چند آدمیون کو مارین جنکا نام اُنکو بتا دیا چنانچہ خزاعہ
نے دوڑ ماری اور خزاعہ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہو لیے تھے آخر حق تعالے نے مقیس الکنانی کو اور اُسکے
ہمراہیون کو جو قریش سے تھے کہ اُنھین مین حویرث بن نفیل بھی تھا اُسی معرکہ مین ہلاک کیا مگر ابن خطل کہ وہ

پردہ کعبہ سے لپٹ رہا تب ابو بردہ الاسلمی و سعید ابن حریث المخزومی اُسکے پاس جا پہونچے پھر اُسکو تلوارین مارین
یہانتک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا یعنے مر گیا اور عبد اللہ بن ابی سرح بھاگ کر پاس ایک صحابی کے چھپ رہا اور عبد اللہ
اُس صحابی کا برادر رضاعی اور ممانہ اُسکی کنیز آزادہ کا بیٹا تھا چنانچہ وہ صحابی عبد اللہ کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مین ہمراہ لیگیا اور کہا سلام علی رسول اللہ پھر عبد اللہ نے بھی سلام کیا مگر آپ نے اُس سے منھ پھیر لیا بعد اُسکے
وہ طرف رخ حضرت کے اگر پھر سلام بجا لایا پھر آپ نے اُس سے منھ پھیر لیا اسیطرح تین بار ہوا اور اس بات سے
غرض آپ کی یہ تھی کہ قوم مین سے کوئی شخص اُٹھکر اُسکو قتل کرے تب آن حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین نے
جو اُس سے سکوت کیا کہ جواب اُسکے سلام کا ندیا اور اُسکی طرف سے منھ اپنا پھیر لیا تو غرض میری یہ تھی کہ
قوم مین سے کوئی شخص اُٹھکر اُسکو قتل کرے یہ سُنکے انصار مین سے ایک مرد بولا یا رسول اللہ مین نے بھی ارادہ
کیا تھا ولیکن مین دیکھتا تھا کہ آپ میری طرف انکھون مین اشارہ کرین فرمایا کہ نبی آنکھ نہین مارتا ہی گویا آپ
اس بات کو دغا اور عہد شکنی جانتے تھے وَ اَمَّا عکرمہ بن ابی جہل سو وہ دریا کی طرف بھاگ گیا تا کہ حبشیون مین
جا کر ملجاوے جب ملاحون کے پاس آیا اور اُنکو کرایہ دیا تب اُنھون نے اُسکو کشتی پر سوار کر لیا پھر جب عکرمہ
کشتی مین بیٹھا تو لات و عزی کا نام لیا یہ سُنکے اہل کشتی نے کہا کہ ہرگز یہ سفینہ ہمارا دریا مین جاری نہین ہوتا
مگر بنام خدائے وحدہ لاشریک کہ پس اسی نام سے تو پکار نہین تو ہماری ناؤ سے اُتر جا تب عکرمہ بولا اگر وہ اللہ
ایسا ہی کہ یکتا ہی کوئی شریک اُسکا نہین ہی دریا مین تو وہ ہی ایسا ہی خشکی مین بھی ہی ما ہمعنی اذن یعنے
کیا ہی بُری بات سنائی ہی مجکو اُسوقت تھا گریز کرنا میرا مگر حق سے یعنے مین نے حق سے گریز کیا تھا
پھر عکرمہ وہانسے پھرا اور خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر ہاتھ اپنا حضرت کے ہاتھ مین دیا اور
کہنے لگا کہ یہ جگہ ہی امن پانے والے اور پناہ لینے والے کی اگر آپ قتل کرین تو قتل کرینگے گناہگار خطاکار کو اور
اگر عفو کیجیے تو عفو کیجیئے گا ذی قرابت سے یہ کہکے پھر اُسنے شہادت حق کی گواہی دی یعنے اُسنے حق و یقین سے کہا
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ تب حضرت عم نے ہاتھ اپنا بڑھایا اُسنے
بیعت کی بعد ازان خالد بن الولید طرف ایک قبیلہ کے بنی کنانہ کے مقام ابرق کو روانہ ہوا اور وہ لوگ
بنو جذیمہ کہلاتے تھے تقدیم جیم قبل ذال معجمہ تو خالد نے اُنکو صبح کی نماز پڑھتے مین پا لیا پھر جب اُن لوگون نے
نماز سے فراغ پائی اور خالد کو دیکھا تو وہ سب پناہ لینے کو پہاڑ پر چڑھ گیے اور اُسوقت خالد کے ہمراہ سات سو سوار
بنی سلیم سے تھے اور انصار مین سے اُسکے ساتھ سوائے ابو قتادہ بن انس کے اور کوئی نہ تھا تب لشکر خالد سے
ایک شخص نے درمیان بنی جذیمہ کے آواز دی کہ دیکھو یہ خالد ہی بعد ازان خالد نے اُن لوگون کو گھیر لیا اور
کہنے لگا تم کون قوم ہو اُسنے کہا ہم مسلمان ہین ہم گواہی دیتے ہین کہ سوا ایک خدا کے جسکا کوئی شریک نہین

نہین دوسرا کوئی معبود لائق عبادت نہین ہی اور ہر آینہ محمد بندہ ورسول اسیکا ہی خالد نے کہا اگر تم سچے ہو
تو بتاو تم کب مسلمان ہوے اُنھون نے کہا آج کی رات جسوقت ہمکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے اپنا ہاتھ
اُن لوگون سے روک لیا ہی جنھون نے ہتھیار ڈال دئے اور شہادت لا الہ الا اللہ کی دی ہو تو ہمنے بھی شہادت
ادا کی اور نماز پڑھی خالد نے کہا اگر تم یہ بات سچ کہتے ہو تو اُترآو تب ایک شخص نے بنی جذیمہ مین سے کہا کہ اے
گروہ بنی جذیمہ یہ خالد بن الولید وہ شخص ہی کہ تم اُسکو خوب جان چکے ہو اور حال یہ ہی کہ بعد رکھدینے
ہتھیارون کے بجز اسیری کیا ہی اور بعد اسیری سوائے قتل کے اور کچھ نہین اُن لوگون نے اُسکو جواب دیا
واللہ ہم تیرا کہنا نمانین گے اور ہم لوگ کسی بات مین کہنے والون مین سے نہین ہین اور البتہ ہمنے اسلام قبول
کیا ہی اور اُسکو ہمنے سچ جانا ہی آخر اُن لوگون نے ہتھیار رکھدیئے اور پہاڑ سے نیچے اُتر آئے اُسوقت خالد
نے اُنکے قتل کا حکم کیا کہ وہ لوگ قتل ہوے وحال آنکہ ابو قتادہ نے کہا تھا کہ اے خالد اس قوم کے قتل کرنے
سے ہمکو کچھ فائدہ نہین بعد ازان ابو قتادہ وہان سے پھر کر آن حضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے اور
خبر بیان کی اُسوقت آپ کو اس امر سے صدمہ شدید ہوا اور خالد بھی آپہونچا اور بنی جذیمہ کے زنان وفرزندان
کو قید مین پکڑ لایا اور حضرت علیہ السلام کے سامنے حاضر کیا آپ نے اس امر مین اُسکو نہایت سرزنش سخت سے
ملامت کی خالد نے کہا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر قربان کرے آپ مجکو ملامت نکیجیے کہ ہمنے انکو بموجب اُس
آیت کے قتل کیا ہی جسکو خدا نے آپ پر نازل فرمائی ہی کہ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ
وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ یعنے تم اُنکو قتل کرو کہ حق تعالے اُنکو تمھارے ہاتھون عذاب کریگا اور خوار کریگا
اور تمکو اُنپر غالب کریگا اور مومنین کے دلون کو تسکین وتسلی دیگا پس حق تعالے جانتا ہی کہ بے شک
مین مومنین مین سے ہون اور ہر آینہ اُس قوم نے مجھسے کینہ کشی کی تھی پس حق تعالے نے اُنکی طرف سے
میرے سینے کو تسلی بخشی چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زنان وفرزندان بنی جذیمہ کو طرف اُنکے
وطن کے پھیر دیا اور مال ومتاع معزوقہ اُنکے تئین پھر دا دیا بعد ازان جناب رسالت مآب صلعم نے اہل
مکہ کو واسطے بیعت کے طلب فرمایا اور مردون کو اُنکی عورتون سے پہلے بلایا پس قسم قسم مرد سے جو حاضر ہوے اُنہین
عبداللہ بن الزبعری بن قیس السہمی بھی تھا اور یہ وہ شاعر ہی جو شان مین حضرت علیہ السلام کی اشعار
ہجو کے کہتا تھا چنانچہ وہ روبرو حضرت کے کھڑا ہو کر یہ شعر پڑھنے لگا یا رسول الملیک ان لسانی ٭
راتق ما فتقت اذ انا بور ٭ اذ اجاری الشیطان فی سنن الزیغ ٭ ومن مال میلہ مثبور ٭ امن اللحم والعظام
بما قلت ٭ ونفسی الفداء وانت النذیر ٭ اے رسول خدا کے ہر آینہ زبان میری بند وبست کرنے والی ہی
اُن باتون کی کہ ہلاکی کے کانون کو پھاڑا تھا جسوقت مین ہمراہی کرنے والا تھا شیطان کی طرف تکبر مین

یعنے مین جسوقت طریق تکبر مین پیروی وہمراہی شیطان کی کرتا تھا باتین میری مستمع خراشی
مردم کرتی تھین اور وہ باعث میری ہلاکی کی تھین یعنے اشعار ہجو سو اب زبان میری اُسکی درستی
کرنیوالی ہی یعنے عذرخواہی کرتی ہی اور حال یہ ہی کہ جو شخص مائل ہوا اپنی میل خاطر کا یا کسی میلان کا
تو ہلاک ہونے والا ہی اور میرا گوشت واستخوان ایمان لاتا ہی اس پر جو مین نے کہی یعنے جو مین اقرار کرتا ہون
یہ سنکے آنحضرتؐ نے فرمایا کما بلغنا حسبک یعنے جیسے کہ مجھے خبر پہونچی ہی تیرے لیے کافی ہی (یعنے قبول اسلام کرنا
کفایت کرتا ہی عذر کو) اور آپ نے ہاتھ اپنا بڑھایا اُسنے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی اور جب آنحضرت صلعم دونکی
بیعت لینے سے فارغ ہوے تب عورتون کو بلوایا اور آنحضرت صلعم اُسوقت بلندی صفا پر تھے اور عمرؓ حضرت سے
پائین مین کھڑے ہوے عورتون کی بیعت حضرت کے لیے لیتے تھے تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ مین
تم سب عورتون سے بیعت لیتا ہون اس بات پر کہ تم کسی شی کو خدا سے شریک وہمسر نکرو اور ہندؔ اپنا سر
چادر مین چھپائے ہوے درمیان عورتون کے تھی وہ سر اونچا کرکے کہنے لگی بخدا کہ آپ ہمسے اُس امر کا عہد لیتے
جو مردون سے لیتے ہو سے مین نے آپ کو نہین دیکھا تحقیق کہ ہمنے یہ عہد آپکو دیا پھر آن حضرتؐ نے فرمایا اور
اس بات کی بیعت تم عورتونسے لیتا ہون کہ تم چوری نکرو ہندؔ نے کہا بخدا کہ مین ابوسفیان کے گھر مین ان باتون مین
مبتلا ہوئی ہون سو مین نہین جانتی کہ یہ باتین میری جہالت ونادانستگی مین محسوب کیجائینگی یا نہین ابوسفیان
نے کہا جو کچھ ایام گذشتہ مین گذر گیا اور جس چیز مین تغییر ہوگیا وہ سب تیرے لیے حلال ہی تب آنحضرت علیہ السلام
نے فرمایا کہ تو ہی البتہ ہند بنت عتبہ ہی اُسنے کہا ہان مین ہی ہند ہون سو آپ گذشتہ کو عفو کیجیے حق تعالے
آپ سے عفو کرے پھر آپ نے فرمایا کہ اور تم اپنی اولاد کو قتل نکرو ہندؔ بولی تحقیق کہ ہمنے تو اُن اولاد کو بچپن
مین پالا اور جب وہ سن دار ہوے تو بدر مین تمنے اُنکو قتل کیا پس تم جانو اور وہ یعنے تم اُنکا حال خوب جانتے ہو
یہ سنکے عمرؓ ہنسے یہانتک کہ استغراب کیا یعنے قہقہہ مارا پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم بہتان باندھو
بین ایدیکن وارجلکن یعنے اپنے سامنے ف اور ایدیکن سے کنایہ حمل حرام اور ارجلکن سے کنایہ وضع حمل حرام
پس اُسکو طرف شوہرون کے نسبت دینا بہتان ہی ہند بولی بخدا کہ بہتان البتہ بدچیز ہی اور البتہ بعض سے
درگذر وعفو کرنا بہتر ہی اور جو کچھ آپ نے ہمکو امر کیا ہدایت اور بزرگ اخلاق ہی پھر آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا کہ اور تم امر معروف یعنے امور خیر اور اچھے کامون مین میری نافرمانی نکرو ہندؔ بولی ہم اس مجلس مین اسلیے
نہین بیٹھے ہین کہ چاہتے ہون کسی بات مین آپ کی نافرمانی کرین پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم زنا نکرو
ہندؔ بولی کیا آزاد عورت بھی زنا کرتی ہی یعنے کیا بیبیان بھی زنا کرتی ہین الغرض جن باتون پر اُن عورتون سے
حضرتؐ نے عہد لیا اُن سب نے اقرار کیا اور آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ان عورتون سے بیعت لیجیے

آن حضرت علیہ السلام نے اُن عورتون کے لیئے خدا تعالےٰ سے استغفار و طلب آمرزش کی ﴿ ﴾

ذکر غزوہ حُنین

بعد فراغ فتح مکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چند شبین وہان مقام کیا بعد ازان طرف حُنین
کے خروج کیا اور یہ خروج ماہ رمضان مین ہوا چنانچہ مکہ سے جاکر قدید مین اُترے تب وہان رسول خدا صلعم
نے افطار کے لیے کوئی چیز پینے کی طلب فرمائی تو ایک کاسہ آپ کے سامنے آیا کہ اُسمین کوئی پینے کی چیز تھی
(پانی ہو خواہ دودھ) پھر کاسہ کو حضرت نے بلند کیا یہان تک کہ لوگون نے اُسکو دیکھا بعد ازان آپنے
اُسکو پی لیا جسقدر خدا نے چاہا بعد ازان حضرت کے منادی نے ندا دی کہ مَنْ صَامَ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ وَمَنْ اَفْطَرَ
فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ یعنے جو کوئی روزہ رکھے اُسپر گناہ نہین اور جو کوئی روزہ نرکھے اُسپر بھی گناہ نہین
(یعنے اس سفر مین) چنانچہ قبیلہ ہوازن کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی طرف عازم
ہین تب اُنھون نے اپنے گرد نواح مین ہیکون کو بھیجکر کہلا بھیجا سو لوگ حُنین مین مجتمع ہوے اور
بنی ثقیف بھی وہین اُنکے پاس آپہونچے اور سالار بنی ثقیف کا کنانہ بن عبد یا لیل بن عمرو تھا اور رسول
خدا صلعم بھی وہان پہونچے اور لوگ ہمراہی مین بکثرت تھے تب ایک صحابی بول اُٹھا کہ آج بسبب کثرت
اپنے لوگون کے ہم مغلوب نہونگے یہ سُنکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غیظ و غضب مین آگئے اور سخت زجر
و غصہ کیا اور اسی مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی جس جگہ حق تعالےٰ نے ذکر یوم حُنین فرمایا ہے اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ
کَثْرَتُکُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْکُمْ شَیْئًا وَضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُدْبِرِیْنَ یعنے جسوقت تمکو عجب مین ڈالا
تمھاری کثرت نے اسی کہ تم اپنی کثرت جمعیت پر نازان ہوے سو وہ کثرت تمھاری کچھ کام نہ آئی کہ زمین
باوجود اس وسعت و فراخی کے تمپر تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے آخر جب لشکر اسلام مشرکون پر
جا پڑا تو وہ لوگ بھاگ نکلے اور اپنے اہل و عیال سے دور جا پڑے اُسوقت بعض صحاب اُنکی بعض عورتونکو
قبضے مین لائے پھر مشرکون نے آپسمین غل شور مچایا کہ اے بدی کے مددگار و تم اپنی فضیحتون کو یاد کرو
تا آنکہ گروہ مشرکین دفعۃً پھر پڑے اور اصحاب بنی بھاگ نکلے یہانتک کہ بعضے اُنمین سے سوائے مکے کے
کہین نٹھہرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رہ گئے یہان تک کہ تھوڑے سے ہمراہ باقی تھے کہ اُنمین ایک
ایمن بن اُم ایمن تھے حضرت کے بیچھے کہ وہ آپ کے سامنے تلوار مار رہے تھے اُسوقت ایک شخص مع جماعت بنی ثقیف
اس ارادے سے آگے بڑھا تا آن حضرت کو قتل کرے راوی گمان کرتا ہے کہ ایمن نے حضرت کی وقایت
و حمایت اپنی جان سے کی پس ہر ایک وہ دونون باہم بضرب و زد پیش آئے آخر ہر ایک نے اپنے مد مقابل
کو قتل کیا یعنے ایمن نے اُس شخص کو قتل کیا اور اُسنے ایمن کو شہید کیا اسطرح ایک دوسرے کی ضربت سے مقتول ہوا اور اسوقت

ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب بغلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لگام پکڑے تھے اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ رکاب تھامے تھے اور اُن تھوڑے لوگوں مین سے چند آدمی یمین و یسار سے قتال کر رہے تھے اُس حال مین عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مرد بلند آواز تھے پکار کر آواز دی یا معشر الانصار الانصار الذین آووا و نصروا ای وہ گروہ انصار جنھون نے اپنے نبی کو اپنے یہان جگہ دی اور نصرت کی و یا معشر المہاجرین الذین بایعوا تحت الشجرۃ یعنے اور ای وہ جماعت مہاجرین کی جنھون نے زیر شجرہ اپنے نبی کی بیعت کی ہو آگاہ رہو کہ ہر آینہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم زندہ و سلامت ہین سو تم سب آؤ اکٹھے ہو جاؤ اور آواز دی تھی عباس نے ایسی آواز کہ دونون فریق کو سنائی یعنے دونون فریق نے وہ آواز سنی تب لوگ مومنین مین سے اور گروہ مشرکین طرف اُس آواز کے دوڑتے ہوے آگے بڑھے اور قریب رسول خدا صلعم مجتمع ہو گئے پھر دونون فریق مسلمانون اور مشرکون نے باہم بشدت تمام لڑائی ماری یعنے دونون فریق سے بایکدیگر سخت تلوار چلی چنانچہ مسلمین اور مشرکین مین قتل کی کثرت و شدت ہوئی ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علی المؤمنین و انزل جنوداً لم تروہا و عذب الذین کفروا و ذلک جزاء الکافرین یعنے بعد ازان حق تعالے نے اپنے نبی اور مومنین پر تسکین اور تسلی اپنی نازل کی اور حق تعالے نے ایسا لشکر بھیجا کہ اُنھون نے اُس لشکر کو نہ دیکھا یعنے وہ اُسکو نہ دیکھتے تھے اور عذاب کیا کافرون پر (یعنے قتل و نہب مال و بندی اہل و عیال) اور یہ جزا سزا ہی کافرون کی و بعد ازان حق تعالے نے کافرون کے دلون مین رعب ڈالا کہ اُس ہیبت مین وہ دشمنان خدا اور اُنکے مددگار بھاگ نکلے اور رئیس فرمان روا اُنکا اُس عرصہ مین مالک بن عوف النصری تھا جو اس روز اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اقدم محاج انہ یوم نکر مثلی علی مثلک یحمی و یکر و یطعن النجلا العوی و تتمہ یعنے آگے بڑھ ای فرس واسطے عمل کرنے حاجت کے یا آنکہ نجاح مصدر بمعنی ناجح خطاب بفرس یعنے ای ناجح آگے بڑھ کہ ہر آینہ آج وہ روز ہی کہ میرے مجھسا شخص اور حمایت کرے اور حملہ پر حملہ کرے اور نیزہ مارے بازو کھولکر سوار ہو کر تجھا ایسے فرس پر بولتا ہوا اور شور کرتا ہو لیس یہی عوف بن مالک اپنے اصحاب کے پیچھے بھاگ نکلا اور مسلمین نے اُن لوگونکا تعاقب کیا اور انھین مین سے بنو سلیم سات سو آدمی تھے اور یہ سب وہ ہین جنھون نے بنی جذیمہ کو قتل کیا تھا چنانچہ مشرکین نے انھین بنی سلیم کو آواز دی کہ ای بنی تکم اپنے بھائیون یعنے ہمسے باز رہو یہ سنکے اُن لوگون نے طلب و تعاقب مشرکین مین تاخیر کی اور اپنے نیزون کو روک لیا تب اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا اللہم علیک بنی تکم اما فی قومی فوقعوا و قعاداً اما فی قومہم فابطؤوا دفعاً یعنے ای پروردگار تجھپر لازم کرتا ہون حکم و انتقام کرنا ساتھہ بنی تکم کے کہ وہ لوگ دربارہ میری قوم کے

لہ قولہ محاج ... بر اسپ ... اول اور فاعل ان سب کا اور بعض کا ... ہی اور شکل فاعل ... و ہر کا ہی و لیس النجلا طعن فراخ ای مال فراخ بازو کشادہ لتوی ... اسپ بانگ ... و مراد بانگ مطلق لم ... بانگ مطلقاً ۱۲

تو حملہ پر حملہ کرتے ہین اور اپنی قوم کے بارہ مین اُنکے بچانے اور باز رکھنے کے لیے طلب و لتاقب مین تاخیر کرتے
ہین آخر جب اس بات کو بنی سلیم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا تو جمیع طلب مشرکین مین کوشش کرنے لگے
چنانچہ ایک شخص بنی سلیم کا لاحق ہوا ساتھ بنی جیب اور دُرید بن الصمۃ الجشمی کے اور اسوقت دُرید ہودج مین تھا
کہ بنی جیب اُسکو تیمناً و تبرکاً نکلے تھے پس اس مرد سلمی نے اُسکے ناقہ کی مہار پکڑ لی اور ناقہ کو بٹھایا تو دیکھا
کہ ہودج مین ایک شیخ کبیر السن ہی کہ یہ اُسکو نہین پہچانتا تھا تب اس مرد سلمی نے کہا اے شیخ مین تجکو قتل
کرونگا دُرید نے کہا یہ وہ دن ہی کہ نہ مین اُس سے غائب ہون نہ اُسمین حاضر ہون یعنے نہ اس قوم سے
باہر ہون نہ اُنکے کام مین حاضر و شریک ہون غرض یہ کہ کالعدم ہون پس اگر تو مجھے قتل کرنیوالا ہی تو میری
تلوار کو میان سے نکال لے اور میری پسلی کے نیچے ہڈیان چھوڑکے اس تلوار سے مار کہ مین بھی لوگون کو یون
ہی قتل کیا کرتا تھا بعد ازان اپنے اہل کے پاس جا اور اپنے قتل کرنے کی میرے تئین اُنکو خبر کر کہ مین نے
دُرید بن صمہ کو قتل کیا ہی آخر اس شخص نے جیسا اُس سے دُرید نے بیان کیا تھا ویسا ہی کیا پھر جب وہ جوان
اپنے اہل کے پاس آیا تو حال دُرید سے اُنکو خبر کی کہ مین نے اُسکو قتل کیا ہی سو اُس جوان کی ماں نے
اُس سے کہا خدا تیرے ہاتھون کو جلا دے تُنے تجھسے یہ بات نکلی تھی اور خبر کرنے کو نکما تھا مگر اسلیے
تا احسان اپنا جو تجھپر ہی ہمکو یاد دلا دے پھر اُسکی ماں خدا کو اپنا محلوف کرکے یعنے خدا کی قسم کھاکر کہنے لگی
کہ ہر آئینہ دُرید نے ایک صبح مین تیری تین مائین آزاد کین تجکو اور میری ماں اور تیرے باپ کی ماں تیری دادی کو
تب اُس جوان نے جواب دیا اے مادر جس کسی نے خدا و رسول کی تکذیب اور انسے روگردانی کی اسلام نے
اُسکے احسانات کو قطع کر دیا و بعد ازان آنحضرت صلعم نے ابو عامر اشعری کو کچھ لوگ اُنکے ساتھ کرکے پیچھے
مفرورون ہوازن کے روانہ کیا سو یہ لوگ جماعت ہوازن سے مقام اوطاس مین جاکر سے پھر باہم لڑائی ہوئی
اور مشرکین نے ابو عامر کو مار لیا تب حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی کہ وہ سب بھاگ گئے اور مسلمین
اُنکی عورتون اور اُنکے لڑکون کو تمام جو کچھ تھی قید کر لائے چنانچہ آنحضرت صلعم نے اُن سب کو درمیان
مہاجرین و انصار کے تقسیم کر دیا اور خمس چھوڑ دیا و چونکہ حضرت صلعم کو فتح حنین مین اونٹ و بکریان بکثرت
ہاتھ آئین تھین تو آپ نے چاہا کہ رؤساء عرب مین سے کچھ لوگون کی تالیف قلوب کرین مثل ابوسفیان بن
حرب و سہیل بن عمر اور اقرع بن حابس الحنظلی اور عُیینہ بن حُصین الفزاری کے چنانچہ ان لوگون کو آپنے
سَو سَو اونٹ عطا کیے (یعنے ہر ایک کو سو سو اونٹ دیے) اور حکیم بن حزام بن خویلد القرشی کو ستر اونٹ
دئے مگر حکیم کو اس مقدار سے ناخوشی ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ہر آئینہ مین کسیکو لوگون مین سے
بڑا مقدار آپکے عطیہ بزرگ کا اپنے سے زیادہ نہین دیکھتا ہون تب آپنے دس اونٹ اور زیادہ

حکیم نے اسکے قبول سے بھی انکار کیا پھر آپ نے اور دس اونٹ اضافہ کیے حکیم نے اسکو بھی قبول نکیا تب
آپنے پورے سو کر دیے اُسوقت حکیم نے پھر عرض کی یا رسول اللہ یہ عطیہ آپکا جس سے مین راضی ہوا یہ بہتر ہی
میرے حق مین یا وہ دوسرا یعنے پہلا جس سے مین نے انکار کیا تھا فرمایا نہین بلکہ وہ دوسرا جس سے
تو ناخوش ہوا تھا اُسنے کہا بخدا کہ مین اُسکے سوا اور نہ لونگا کہ پھر بعد آپکے آدمیون مین سے کسی سے کسی شی کی آرزو
مین نکرون (یعنے اس قناعت سے بعد آپ کے ستغنا چاہتا ہون) فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ حق تعالیٰ
تیرے لیے آمین برکت دیوے راوی کہتا ہی کہ حکیم مرتے دم تک روے زمین پر قریش سے بہت زیادہ
مالدار تھا بعد ازان ہوازن مفر در بھی خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر آئے بامید پھیر پانے
اپنے زنان و فرزندان کے اور اسلام لائے چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے اُنسے فرمایا کہ اِذَا خَرَجْتُ اِلَی
اَلنَّاسِ فَتَقَلُّوا اِلیَّ عَلَی النَّاسِ وَتَعَلَّقُوا النَّاسَ عَلَیَّ یعنے جب مین لوگون کے سامنے باہر نکلون تو تم مجھسے لوگون
کے سامنے اپنی ناداری بیان کرو اور لوگونسے میرے برو ناداری ظاہر کرو (مترجم کہتا ہی میرے نزدیک بجای
تقلوا کے ثقلوا ہی یعنے تم لوگون کے سامنے مجھپر بوجھ ڈالو اور میرے برو لوگون پر بوجھ ڈالو آخر ہوازن
نے ایسا ہی کیا کہ جب رسول خدا صلعم سے اُنھون نے کلام کیا تو حضرت نے اپنا خمس پھیر دیا اور خود حضرت نے
اُنکے لیے لوگونسے کلام کیا تو سبنے واپس کر دیا سواے ایک صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کے کہ رسول خدا صلعم نے
اُسکو خمس سے ایک عورت عطا کی تھی اور وہ اُسپر واقع ہوچکا تھا تو گمان رکھتا تھا کہ وہ عورت حاملہ ہی اور
جب کہ قریش نے دیکھا کہ عطایا و بخشایش رسول خدا صلعم کی حق مین قریش اور مہاجرین کے بوسعت و کثرت
تمام ہی تو انکو خوف ہوا کہ آن حضرت صلعم ارادہ رجوع و بازگشت طرف اپنی قوم کے رکھتے ہین (یعنے گویا آپ
چاہتے ہین کہ انصار اور مدینہ چھوڑکر درمیان اپنی قوم کے مکے اپنے وطن مین آبا دہون) اس بات سے وہ بانداز
شدید غمگین ہوے یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہونچی کہ آپکی توسع بخشش سے انصار دلگرفتہ ہین تب آنحضرت صلعم طرف سعد
بن عبادہ کے گذرے اور اُنسے فرمایا کہ تو اپنی قوم کو میرے پاس جمع کر اور سعد نہین جانتے تھے کہ اس سے حضرت کی
کیا مراد ہی آخر سعد نے درمیان انصار کے منادی بھیجی کہ تم سب حضرت کے پاس سعد کے فرودگاہ مین جمع ہو چنانچہ
سب انصار آپ کے پاس جمع ہوے اور حضرت نے اُٹھ کر اُنکے سامنے خطبہ بیان کیا اور فرمایا ای گروہ انصار
مجھے خبر پہونچی ہی کہ تم لوگ میری اس عطایا سے جو مین نے قریش مین کچھ لوگون کو دیا ہی اپنے دلون مین افسردہ
و رنجیدہ ہو سو حال یہ ہی کہ مین نے اس عطا و سخا سے اُنکا دین مول لیا ہی (یعنے اُنکا اسلام دین مول لیا
اور یہ دین حنیف اُنکے لیے خرید دیا) ای گروہ انصار کیا تمکو یاد نہین اور تم کیون نہین یاد کرتے ہو کہ جب مین
تمھارے یہان آیا تھا تو اُسوقت تک تم گھوڑون پر سوار نہوے تھے یعنے تمکو گھوڑا سواری کو میسر نتھا اور

تم مدینے سے بدون کسی نگہبان اور امان دہندہ کے نہین نکل سکتے تھے سو آج تم افضل اور بہتر ہوان لوگون سے جو لشکر مین تمھارے سامنے حاضر ہین یہ سنکے لوگ چپ رہے حضرت کو کچھ جواب نہ دیا پھر آپ نے فرمایا مجھے جواب کیون نہین دیتے ہو تب انصار بولے ہم خدا و رسول سے راضی ہین پھر فرمایا واللہ تم لوگ میری نسبت یہ بات سمجھو کہ تو ہمارے یہان نکالا ہوا آیا تھا ہمنے تجکو جگہ دی اور تو خوف زدہ تھا ہمنے تیری نصرت کی اور تو محتاج تھا ہمنے اپنے مال وتن سے تیری غمخواری کی پس اگر یہ بات تم کہوگے تو تم سچے ہو یعنے بات جھوٹھہ نہین انھون نے جواب دیا ہم خدا ورسول سے راضی ہین بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار کیا تم اس بات پر راضی وخوش نہین ہو کہ اور لوگ تو اپنے گھرون کو اونٹ وبکریان لیجاوین اور تم اپنے یہان رسول اللہ کو لیجاؤ سب بولے بیلے یا رسول اللہ ہان ہم رسول خدا کے ساتھہ راضی وخوش ہین اور البتہ جسوقت آپ کی عطائین آپ کی قوم مین فاش ہوئین یعنے آپ جب اپنے مثل سحاب کے عطا پاش ہوئے تو بے شبہ ہمکو یہ گمان ہوا کہ آپ قصد رجوع وبازگشت انکی طرف رکھتے ہین اسلیے ہم لوگ اندوہگین ہوے اور ہمپر یہ بات بہت شاق ودشوار گذری اور اب ہمنے خوب جان لیا کہ بلاشبہہ ہمارے ساتھہ آپ مدینے کو مراجعت فرماوینگے تو اب ہم کچھ پروا نہین کرتے کہ مال کے مقدمہ مین آپ کس طرح کرینگے پھر آنحضرت صلعم نے انسے فرمایا قسم ہے مجکو اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ اگر لوگ کسی وادی یا کسی گھاٹی مین جاتے ہون اور تم لوگ کسی اور وادی یا گھاٹی مین جاتے ہو تو مین تمھارے ہی وادی یا گھاٹی مین چلونگا یعنے تمھارے ہی ہمراہ جاؤن پھر جب آنحضرت صلعم اپنے خطبے سے فارغ ہوے تو کچھ انصار مین سے اٹھہ کھڑے ہوے اور دست مبارک پر بوسے دینے لگے اور کہنے لگے یا نبی اللہ آپ نے ہمکو وہ نعمتین اپنی یاد دلائین اور اُن احسانون کا ذکر فرمایا جو متصل ہمپر مبذول ہین اور جن نعمتون کا آپ نے ذکر نہین کیا کہ وہ افضل وفاضل تر ہین سو بہرکیف مال سے بمراتب زیادہ تر آپ ہمکو محبوب ہین بعد ازان محبوب خدا صلعم اپنے منزل مبارک مین تشریف لائے اور اُسوقت تک قبیلہ ہوازن اسلام لاچکے تھے (اور بنی ثقیف جو حنین مین شریک ہوازن ہوتے تھے سو طائف مین جمع تھے) غرض کہ جناب رسالت مآب نے واسطے تیاری طرف طائف کے حکم کیا اسلیے اگر دہ مشرکین طائف مین جا گھسے تھے

ذکر غزوہ طائف

بعد از فراغ جنگ حنین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے قصد غزوہ طائف کا کیا کہ اُسکے قلعہ مین بنی ثقیف گھسے تھے اور اُن لوگون نے مسلمین سے قتال شدید کی سعی چنانچہ کچھ لوگ جری ودلیر اُس قوم کے مسلمانون کی طرف قلعے سے نکلے اور اُن مین سے ابو بکرہ مسلمانون کے مقابلہ پر آیا تو اصحاب کے ہاتھہ سے وہ مارا گیا تب وہ لوگ اپنے حصن مین قلعہ بند ہوگئے بعد ازان آنحضرت صلعم نے واسطے قطع کرنے درختون انگور طائف کے

حکم کیا اور اپنے اصحاب مین سے ہر ایک شخص پر لازم کیا کہ پانچ پانچ حبلات یعنے درخت پھلے ہوے یا اُن
پھلنے کے ہون کاٹ ڈالین اور بنی ثقیف سے ایک شخص حضرت کے ہمراہ تھا اُسکا نام ابو مردام تھا سو وہ
اپنا ایک تبر لیے ہوے عیینہ بن حصین کی طرف سے گذرا اُسنے کہا اے ابو مردام تو کہان چلا اُسنے کہا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہو کہ ہر شخص مسلمین مین سے پانچ پانچ درخت میوہ دار کاٹ ڈالے عیینہ نے
کہا مین بھی تیرے ساتھ اپنے حصے کے پانچ حبلات کاٹ ڈالون اُسنے کہا اچھا تیرے لیے اسکی مزدوری ہی
چنانچہ جب عیینہ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا تا اُنکو خوش کرے
پھر آکر دیکھا تو حضرت کے پیچھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھین اُسنے کہا یا رسول یہ بی بی آپ کے
پیچھے کون ہو فرمایا یہ ام سلمہ ہو اور یہ قبل اس سے کہ بیبیان نبی صلے اللہ علیہ کی مامور پردہ کی گئی
ہون یعنے ہنوز حکم پردہ کا نازل نہین ہوا تھا تب عیینہ نے کہا مجھے گمان ہو کہ یہ عورت سفر غزوہ مین
داخل خدمت ہوئی ہو پس آپکی خوشی ہو تو زنان قبیلہ مضر سے کوئی نوجوان عورت اور بہت
حسین اور بہترین از روے حسب نسب کے آپ کے لیے وہان سے اُتار لاؤن اور آپ اُس عورت کو اس
عورت کی جگہ بدل لیجیے آخر اُسکی اس بات سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم متبسم ہوے پھر وہ اُٹھکر چلا گیا
تب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول یہ کون شخص تھا فرمایا یہ مرد احمق اپنی قوم کا مطاع و رئیس
ہو کہ وہ سب اسکا کہنا مانتے ہین الغرض حضرت علیہ السلام نے ایک مہینے تک طائف کا محاصرہ رکھا یہانتک
کہ ہلال ذیقعدہ دیکھا گیا تب حضرت علیہ السلام عمرہ کرنے کے لیے مکے کو گئے اور وہان چند شب مقیم رہے اور معاذ
بن جبل الانصاری برادر بنی سلمہ کو اہل مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور انکو حکم کیا کہ لوگون کو قرآن تعلیم کرے اور جو چیزین
اسلام مین مسلمین کے حق مین خیر و بہتر ہین اور جو چیزین اسلام مین انکے لیے شر و مضر ہین انکو بتاوے بعد اُسکے
آنحضرت صلعم مدینے کیطرف روانہ ہوے اور مدینے مین پہونچکر لوگون سے آپنے ذکر کیا کہ جب ماہہاے حرام
یعنے ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم گذر جاینگے تو مین تیاری کرینوالا اطراف طائف کے ہونگا اور ایسا ہوا کہ مالک بن کعب
الانصاری اپنے اشعار مین بنی ثقیف کو تخویف کرتے تھے اور دھمکاتے ڈراتے تھے قضینا من تہامة کل ریب +
وخیبر ثم اجممنا السیوفا + نخیرها ولو نطقت لقالت + قواطعهن دوسا او ثقیفا + فلست بحاضن ان لم تروها
بساحة دارکم منا الوفا + وننتزع العروش ببطن وج + وتصبح دارکم منکم خلوفا + ویاتیکم لنا سرعان خیل
تغادر خلفها جمعا کثیفا یعنے ہمنے دفع کیا تمام شک و شبہات کو یعنے دشمنون کو تہامہ و خیبر سے بعد ازان
ہمنے اپنی تلوارون کو پھر تاب دیا اور سرگرم کیا اور پھر ہمنے اُسکو اختیار کیا یعنے پھر ہم دست بقبضہ ہوے
اگر وہ تلوارین بولتین تو نسبت اپنے قواطع کے جو لائق قطع ہین یعنے قبیلۂ دوس و ثقیف کے کہتین کہ لو انکو

پایہ کہ وہ تلواریں اپنے تیغ زنون سے بولیتین کہ مارلو دوسن ثقیف کو اور اگر تم لوگ اپنے گھرون کے میدان مین اُترنہ آؤ تو ہمین حاضر یا حاصر یعنے مقابلہ کرنے والا اور گھیرنے والا لُوٹ ہزارون کا نہین ہوسکتا اور ہم تمہارے درختون کو اکھیڑا اور کاٹ ڈالینگے مقام وج مین اور تمہارے گھرون کو خالی اور ویرانہ چھوڑ دینگے اور ہمارے گھوڑے تمہارے یہان دوڑتے آوینگے اور وہ تمہاری جماعت کو پیچھے چھوڑینگے یعنے آگے نکل جاوینگے جب اہل طائف کو خبر پہونچی کہ محمد ہماری طرف پھر ارادہ عود کا یعنے دوبارہ پھر آنیکا رکھتے ہین اور اشعار کعب پڑھا تو وہ لوگ خائف ہوے اور اپنے ایلچیون کو بدرخواست صلح حضرت نبی صلّی اللہ علیہ وسلم مین روانہ کیا جب وہ لوگ مدینے مین حضرت کے پاس پہونچے اور پیام صلح ذکر کیا آپنے قبول کیا اور فرمایا کس بات پر صلح کرتے ہو انھون نے کہا اس بات پر ہم صلح چاہتے ہین کہ ہملوگ واسطے جہاد کے جمع نکیے جائین یعنے بلائے نجاوین اور ہمسے عشر نلیا جاوے اور ہم مقید بہ نماز نکیے جاوین اور دوسری شرط یہ بیان کی اور ہملوگ سال بھر تک لات سے متمتع رہین یعنے اسکی پرستش مین مشغول رہین یہ سنکے حضرت نے جواب دیا وہ دین لائق صلح نہین ہے جسمین رکوع وسجود نہو پھر ایلچیون نے اعادہ اپنے سوالات کا کیا مگر حضرت نے انکار کیا کہ بدون قبول نماز کے صلح قبول نہوگی انھون نے کہا بہرکیف ہم اُس نماز کو بھی آپکے تئین دینگے یعنے ہم وہ بھی بجا لاوینگے اگرچہ ہمین برائی ہو تب فرمایا کہ البتہ جو تمنے سوال دولون خصلتون کا کیا تمہارے لیے منظور ہین کہ تم قتال کے واسطے بلائے نجاوگے اور نہ تمسے عشر لیا جائیگا سواے اس بات کے کہ تمسے نماز ساقط ہو پھر انھون نے کہا اور متمتع ہونا ہمارا ساتھ لات کے سال بھر پس ہم اسلام نہ لاوینگے مگر اسی شرط پر کیونکہ جو لوگ آپسے اسلام لانے مین فریب کرتے ہین یعنے اسلام لانا انکا ازروے خدع ومکر کے ہے تو ہم اُنسے بہتر ہین جو صاف صاف کہتے ہین اور ہم اُن لوگونسے زیادہ تر آپ پر مہربان ہین چنانچہ آنحضرت صلعم نے اس بات کو نمانا پھر انھون نے اعادہ سوال کرکے کہا آپ لات مین کیا عیب دیکھتے ہین آنحضرت نے پھر اعراض وانکار کیا یہانتک کہ انکو گمان ہوا اس بات کا کہ آنحضرت صلعم اُس امر مین اُنکے لیے ارادہ رخصت دینے کا نہین رکھتے ہین اسوقت ایک شخص انصار مین سے گمان ہے کہ وہ حارثہ بن النعمان ہون اُٹھ کھڑے ہوے اور اُن ایلچیون سے مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ تم لوگون نے ذکر لات سے ہمارے دلون کو ہیجان والتہاب مین ڈالا خدا تمہارے کلیجون کو آگ مین جلا دے رسول خدا صلعم ہرگز اقرار وتقرر نکرینگے کہ زمین اسلام مین بتون کی پرستش کیجاوے اور وہ مسلم نہین ہے جو درمیان اپنے قائم رکھنے پر لات کے راضی ہو پس خدا سے ڈرو اور اپنے اسلام کو خالص کرو آخر وہ لوگ بولے کہ مگر لات کو اپنے ہاتھون سے نہ توڑینگے اور جو شخص چاہے اُسکو توڑ ڈالے چنانچہ مورخین گمان کرتے ہین کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے لات کے توڑنے کے لیے مغیرہ بن شعبہ کو متولی و مامور کیا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ ان لوگون کے لیے یہ بات مقرر کرتے ہین کہ نہ یہ بلائے جاوین

اور نہ اُنسے عشر لیا جاے تب آن حضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ اُنکے صلحنامہ کے آخر مین مین لکھ چکا ہون
کہ جو امر مسلم کے لیے روا ہی وہ ہی اُنکے لیے بھی ہی اور جو اُنپر ممنوع ہی وہ ہی مسلم پر بھی ممنوع ہی اور انھون
نے لکھوا لیا ہی کہ شہر اُنکا امین وامن مین رہے اور اُنکے شہر مین شکار کرنا اور عضاہ و طلحہ یعنے
درختان بزرگ وخار ودرختان بلند سایہ دار قطع کرنا حرام ہی مثل حرمۃ بیت اللہ کے کیونکہ شرف بیت
اسمین اور یہ بھی شرط لکھی ہی کہ جو کوئی ایسا ہو کہ ان کامون سے کچھ اُنکے اُس شہر مین کرے تو اسکے کپڑے
اُتار کر کوڑے مارا جاوے اور یہ سب باتین اُن شرطون مین ہین کہ اُنھون نے لکھ لی ہین اور نبی اللہ
شرطین کامل کرلی ہین اور درمیان اُنکے اس شرط کو خالد بن سعد بن العاص بن امیہ نے لکھی ہی

ذکر غزوہ تبوک آخر غزوات

بعد از فراغ غزوہ طائف کے جس عرصے تک ٹھہرنا آن حضرت صلعم کا مدینے مین مشیت الٰہی تھی آپ وہان
قیام پذیر رہے بعد ازان مسلمین کو حکم کیا کہ سمت شام کی تیاری کرین اور موسم گرما کا تھا اور مسلمین سے اکثر
اشخاص عسرت تنگدستی مین تھے پس یہ خروج اُنپر شاق و دشوار گذرا پھر منجملہ مسلمین کے بعضون نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے اذن طلب کیا اور اُنمین غنی مالدار تو منافق تھے اور مومن نادار تھے چنانچہ وقت
تیاری اُن لوگون کے آنحضرت صلعم نے حکم کیا کہ لوگ اپنے مال کے صدقات یعنے زکوۃ وغیرہ جمع کرین تاکہ اُس سے
سامان ناداروں کا کیا جاے تب لوگون نے نفقہ وخرچ کثیر حاضر کیا کہ اُس سے تیاری سامان ناداروں کی
کردی اور مردم ذی المقدور مین سے ہر شخص نے اپنی قوم کے ناداروں مین سے چند چند آدمیون کا بار
اُٹھا لیا اور عبداللہ بن مغفل المزنی چند آدمیون کو لیکر آیا اُن سب نے رسول خدا صلعم سے سوال سواری کا کیا آپنے
فرمایا میرے پاس کوئی سواری نہین ہی جسپر تمکو سوار کر لیجاؤن تب وہ لوگ پھرے اور چلا چلا کے روتے جاتے
تھے پس حق تعالے نے جن اہل عذر کا عذر پذیرا کیا تھا اُنکو بھی اُنھین کے ساتھ معذور رکھا اور جناب رسول خدا
صلعم نے بنا بر آمادہ کرنے لوگون کے اور واسطے رغبت دلانے جہاد کے اور اُنکے خوش کرنے کے لیے فرمایا
کہ میرے ساتھ شام کی طرف جلد چلو کیا عجب ہی کہ وہان تمکو بنات الاصفر دستیاب ہون یعنے صفر کی لڑکیان
اور اصفر بنا برزعم مورخین کے ایک شخص تھا اُنھین کالے آدمیون سے یعنے حبشیون مین سے اور بقول
سہیلی وہ ایک بادشاہ تھا جو روم مین مرگیا کہ اسنے کسی رومی عورتون مین سے نکاح کیا تھا تو اسکے بہت سے
لڑکے لڑکیان پیدا ہوئین اور وہ سب ایسے حسین تھے کہ مثل اُنکے کبھی کسی نے نہین دیکھا اور وہ لڑکیان
حسن وجمال مین ضرب المثل تھین غرض کہ جب آنحضرت صلعم نے اُنسے ذکر دختران اصفر کا کیا تو ایک شخص
انصار مین سے جد بن قیس اُٹھکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ سارے انصار اس بات کو خوب جانتے ہین

کہ مجھکو عورتین بہت بھاتی ہین مین ڈرتا ہون کہ اگر مین آپ کے ہمراہ جہاد کو جاؤن اور اصفر کی بیٹیون کو
دیکھون تو ایسا نہو کہ اُنکے فتنے اور اُنکے پھندے مین پڑ جاؤن اسلیے مجھے رخصت دیجیے اور مجھے
فتنے مین نڈالیے کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے الا فی الفتنۃ سقطوا وان جہنم لمحیطۃ بالکافرین یعنی آگاہ
ہو کہ وہ لوگ گمراہی مین پڑ گئے اور حال یہ ہی کہ جہنم کافرون کی گھیرنے والی ہے الغرض جب لوگ
تیاری سامان اور درستی اسباب سفر سے فارغ ہوے تو روانہ ہوے اور طرف شام کے رُخ کیا پھر جسوقت
تبوک مین پہونچے تو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ جن لوگون نے ارادہ قتال کیا تھا
وہ پاس سرداران روم کے دمشق اور اُسکے مضافات مین گئے ہین (یعنے بالفعل وہ لوگ تبوک مین حاضر
نہین ہین) تب آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے تبوک مین قیام فرمایا وہان حضرت پر آیتین
نازل ہوتی رہین اور اُنمین مذمت اُن لوگون کی ہوتی تھی جو پیچھے رہ گئے تھے اور خدا نے نام اُنکا
منافقین رکھا تھا اور اُنکو نجس کہا تھا پھر جسوقت آن حضرت علیہ السلام نے بنا بر نزول آیات
اُن منافقین کے باب مین کلام کیا تو یہ سُنکے اُنکے برادر جو حضرت کے ہمراہ تھے اُنکے لیے غصے مین
آئے اور کہنے لگے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ ہمارے بھائیون کے حق مین جو ہمسے پیچھے رہ گئے
ہین کہتے ہین واللہ اگر وہ حق ہی تو ہر گاہ وہ ہمارے اشراف و اخیار ہین پس ہم لوگ بطریق اولے
گدھون سے بدتر ہین یہ سنکے عامر بن قیس برادر بنی عامر بن عوف نے جلاس ابن سُوید بن صامت
بن عمرو بن عوف سے کہا ہان سچ ہی واللہ بے شبہہ محمد صلی اللہ وسلم صادق ہین یعنے سچے اور مصدق
ہین یعنے اُنکی تصدیق کی گئی کہ وہ سچے کیے گئے ہین اور البتہ تو بدتر ہین خر ہی پھر عامر بن قیس پاس
عاصم بن عدی کے گئے اور اُنسے باتین جلاس اور اُسکے یارون کی بیان کین پھر عاصم بن عدی
خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے اور حکایت جلاس کی جو کچھ عامر بن قیس نے بیان
کی تھی حضرت سے عرض کی تب آپ نے جلاس اور اُسکے جُلسا کو بلوایا اور جو کچھ لوگون نے
کہا تھا اُس سے ذکر کیا انھون نے قسم کی کہ ہمنے ان باتون مین سے کچھ نہین کہا ہی اور جسنے کہا ہی
اُسکو ہمارے سامنے بلوایے چنانچہ عامر بن قیس کو بُلوایا اُنھون نے بقسم کہدیا کہ اُنھون نے وہ
باتین ضرور کہین بلکہ اُس سے بھی بڑی بات کہی فرمایا وہ بڑی بات کیا کہی عامر نے کہا وہ کہتے تھے
کہ ہم ارادہ قتل محمد کا رکھتے ہین پس جلاس اور اُسکے یارون نے انکار کیا اور کہا تو جھوٹھا ہی ہمنے
کبھی کچھ ایسا کلام نہین کیا حضرت نے فرمایا اُٹھو حلف کرو یعنے جس طریقے سے حلف کیا جاتا ہی
چنانچہ جلاس اور اُسکے جُلسا نے حلف کیا کہ عامر کاذب ہی بعد ازان اُٹھا اور اسنے باسم خدا حلف کیا

کہ مین صادق ہون کہ ان لوگون نے وہ بات کہی ہی بعد ازان عامر نے اپنے دونون ہاتھ بطرف آسمان
اٹھائے اور کہا اللّٰھم انزل علیٰ نبیک الصادق منّا الصدق یعنے اے پروردگار اپنے نبی صادق تک
طلب یہ ہماری جانب سے صدق نازل کر یعنے ظاہر کر حضرت نے فرمایا اللّٰھم آمین یعنے اے پروردگار
یون ہی کر چنانچہ حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد
اسلامھم وھموا بما لم ینالوا وما نقموا الا ان اغناھم اللہ ورسولہ من فضلہ فان یتوبوا یک خیرا لھم وان
یتولوا یعذبھم اللہ عذابا الیما فی الدنیا والآخرۃ وما لھم فی الارض من ولی ولا نصیر یعنے وہ لوگ قسم خدا کی
کھاتے ہین کہ وہ بات نہین کہی وحالآنکہ البتہ اُنھون نے وہ کلمہ کفر کہا ہی اور بعد اسلام اپنے کفر کیا
ہی انھون نے ایسے امر کا قصد کیا تھا جو انکے امکان مین نہ تھا یعنے قتل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
یہ بدلا ہی اُس احسان کا کہ خدا ورسول نے اپنے مزید عطایا سے اُنکو مالدار و تونگر کر دیا ہی پھر اگر
توبہ کرین اور ان باتون سے باز رہین تو اُنکے حق بہتر ہی اور اگر سرتابی وروگردانی کرینگے تو خدا اُنپر
عذاب سخت کرے گا دنیا و آخرۃ مین اور اُنکا کوئی روے زمین پر حامی و مددگار نہوگا بالآخر وہ نادم
ہوے اور اقرار اپنے گناہون کا کیا اور متوجہ و مصروف بتوبہ ہوے اور آن حضرت علیہ السلام وہانسے
جانب مدینہ روانہ ہوے اور اسی اثنا مین کہ آپ راہ چلے جاتے تھے اور کچھ لوگ پانچ یا چھ آپکے آگے آگے
چلے جاتے تھے ناگاہ وہ لوگ آیات خدا مین خوض ودخل اور تمسخر و دل لگی بازی کرتے جاتے تھے
اُسوقت حق تعالے نے بابت اُنکے باتون کے اپنے نبی کی طرف وحی کی پھر آپ نے اپنے اصحاب سے اُنکا
ذکر کیا چنانچہ حق تعالے نے یہ وحی نازل کی ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللہ
وآیاتہ ورسولہ کنتم تستھزءون یعنے اگر تو اُنسے بازپرس کرے تو وہ البتہ یہ کہین گے کہ ہم تو آپس مین
ہنسی کھیل کی باتین کرتے تھے تو اُنسے تو پوچھ کہ کیا تم لوگ خدا سے اور اُسکی آیات اور اُسکے
رسول سے دل لگی کرتے ہو تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب مین سے ایک شخص
کو بھیجا کہ اُنکے پاس جاکر پوچھ کہ جسوقت وہ مضحکہ کرتے تھے تو کیا کہتے تھے پھر اُس شخص صحابی
نے جاکر اُنسے ملاقات کی چنانچہ ایک اور شخص بھی اُنکے ساتھ چلا جاتا تھا مگر نہین جانتا تھا کہ وہ
کیا باتین ہین تب اُس فرستادہ نبی نے اُنسے پوچھا کہ تم کس بات پر مضحکہ کرتے ہو اور کیا کہتے ہو
اُنھون جواب دیا کہ کچھ باتین ایسی ہین کہ جب راہ چلتے ہین تو اُسمین لوگ خوض کرتے ہین اُس شخص
نے کہا خدا نے سچ فرمایا ہی اور اپنے رسول کو سچی خبر پہونچائی ہی تم پر غضب ہو اللہ کا تم ہلاک ہوے
خدا تمکو ہلاک کرے پھر وہ صحابی پھر آیا اور حضرت سے عرض کی کہ خدا نے سچ فرمایا ہی اور اپنے رسول کو

پہنچی خبر پہونچا نی ہی بعد ازان وہ لوگ عذر کرنے کو حاضر ہوے اُسوقت حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا
لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَۃٍ مِّنْکُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَۃً بِاَنَّھُمْ کَانُوْا مُجْرِمِیْنَ یعنے تم باتین بناؤ
البتہ تم بعد ایمان لانے کے کافر ہو گئے اگر ہم تم مین بعض آدمیون سے عفو کرینگے تو ایک گروہ پہ عذاب
بھی کرین گے اسلیے کہ وہ لوگ مجرم ہین منکر ہین بعد ازان وہ شخص جو اُن لون کے ساتھ چلا جاتا تھا آیا
اور کہنے لگا قسم ہی خدا اور اُسکے رسول کی کہ مین نے ان لوگون کا کلام نہین سُنا اور نہین جانتا تھا
کہ یہ کیا کہتے تھے الغرض جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ثنیہ یعنے تل پہ پہونچے تو نقیب نبی نے
ندا دی کہ تم لوگ درمیان وادی کے اُتر پڑو کہ تمھارے لیے اسمین وسعت ہی اور خود آنحضرت علیہ السلام
نے اُس ثنیہ کو اختیار کیا اسلیے کہ آپ کو اُس جگہ زحمت کرنا لوگون کا ناگوار ہوا چنانچہ منافقین نے
اس بات کو سُنا یعنے تنہا اُترنا حضرت کا) تو وہ منافق پیچھے رہ گئے یہان تک کہ جب لوگ ثنیہ سے
گذر گئے تو حضرت علیہ السلام اُس ثنیہ پہ ٹھہرے اور اصحابؓ مین سے دو شخص آپ کے ہمراہ تھے تب
وہ گروہ منافقون کا حضرت کے پیچھے لگا اور حضرت نے ایک آہٹ اپنے پیچھے سُنی تو ایک صحابی سے فرمایا
میرے پیچھے یہ کیسی آہٹ ہی تب وہ صحابی اُنکی طرف بڑھا اور اُنکے ناقون کے منھ پہ مارنے لگا آخر وہ
اُونٹ وادی مین اُتر گئے بعد ازان وہ صحابی حضرت سے آملا آپ نے اُس سے فرمایا تو نے اُس
قوم کو پہچانا تھا اُسنے کہا اُن لوگون مین سے مجھسے کسی نے کچھ کلام نہین کیا اور مین اُنکو دیکھا کہ
سب منھ لپیٹے ہوسے تھے ولیکن مین نے البتہ اکثر اُونٹون کو پہچانا ہی تب آنحضرت علیہ السلام ثنیہ یعنے
ٹیلے سے نیچے اُترے اور اُن دونون صحابیون سے فرمایا تم جانتے ہو کہ اُس قوم نے میرے ساتھ کیا ارادہ
کیا تھا کہ مجھے زحمت پہونچاوین اور مجھپر ہجوم کر کے ٹیلے سے گراوین اور اپنے مرکبون سے مجبور ومذین تب
اُن دونون نے کہا کہ جسوقت لوگ آپکے پاس مجتمع ہو جاوین تو کیون ان منافقون کی گردنین نمارین
فرمایا مین مکروہ جانتا ہون کہ اہل عرب باہم چرچا کرینگے اس بات کا کہ ہر آینہ محمدؐ نے اپنا ہاتھ اپنے صحابہ مین
کھولا ہی کہ اُنکو قتل کرتے ہین اور ایسا ہوا کہ چھ آدمی مدینے مین رسول خدا صلعم سے پیچھے رہ گئے تھے مگر وہ
لوگ منافق نتھے اور نہ اُنکے لیے اذن ہمراہی کا ہوا پس اُنمین سے تین آدمی نے تو اپنے نفسون پہ سخت
ملامت وغرامت کی کہ ہمنے اپنے گھرونمین ٹھہرنے اور اپنے کھانون مین مشغول رہنے سے کیا کیا وحال
آنکہ ہمارے پاس عورتین ہین اور رسول خدا صلعم دامن کوہ کے ہواے گرم مین ہین قسم ہی رب کعبہ کی کہ ہم
ہلاک ہوے مگر یہ کہ حق تعالے ہمارے لیے قبول عذر نازل کرے آخر اُنھون نے اپنے تئین مسجد کے ستونون سے
باندھ لیا اور اُنھون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم اپنے تئین اس بندش سے نکھولینگے یہانتک کہ رسول خدا صلعم

خود ہون تو کھولین کہ اُنھین تینون مین ایک ابولبابہ بن مروان تھا جو بنی عمرو بن عوف اور
انصار مین سے تھا غرض کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور راستہ
دولتسرا کا مسجد مین سے تھا تو حضرتؐ نے اُن تینون کو ستونون سے بندھے دیکھکر پوچھا کہ یہ کون
بندھے ہین لوگون نے اُنکے حال سے خبر دی کہ یا نبی اللہ ان لوگون نے خدا کی قسم کھائی ہی کہ وہ
اپنے تئین نہ کھولین گے تا وقتیکہ آپ ہی اُنکو کھولین فرمایا مین بھی قسم کھاتا ہون خدا کی کہ مین بھی
اُنکو نہ کھولونگا جب تک کہ خدا مجکو کھول دینے کا حکم کرے آخر حق تعالے نے اپنے نبی پر عذر اُنکا نازل
کیا اور فرمایا وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنے گناہون کا اقرار کیا اس بات کا کہ اُنھون نے اعمال
صالحہ اور سیات کو مخلوط کر دیا ہی قریب ہو کہ حق تعالے اُنکی توبہ قبول کرے کہ بے شبہہ وہ مغفرت کرنے والا
اور رحم کرنے والا ہی اور لفظ عسی افعال مقاربہ سے ہو یعنے قریب ہو کہ ایسا ہو اور عسی جو خدا کی جانب سے
ہو وہ بمعنی واجب ہو یعنے لازم ہو کہ یون ہی ہو الغرض بروقت نازل ہونے آیہ کے رسول خدا صلعم
نے اُنکو کھول دیا تب وہ اپنے گھرون کو گئے اور سارا مال اپنا لے آئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ اس
مال کو ہماری طرف سے تصدق کر دیجئے اور ہمارے لیے خدا سے استغفار طلب مغفرت کیجئے فرمایا مین اسمین سے
کچھہ نہ لونگا تا وقتیکہ مجکو حکم صادر ہو تب حقتعالے نے نازل کیا خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ
بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ یعنے زکوۃ اُنکے مالون سے تو لے کہ اُنکو تو پاک کرے اور
اُنکے دلون کو اُس صدقہ سے صاف کرے اور اُنکے حقمین دعا کر کہ تیری دعا اُنکے لیے تسلی ہی اور حق تعالے
بڑا سن لینے والا اور بڑا خبر رکھنے والا ہی اور اُن دوسرے تینون کے حقمین کچھہ نازل نہوا تھا چنانچہ لوگ کہنے لگے
جبکہ اُنکے حق مین کوئی عذر نازل نہوا تو یہ لوگ ہلاک ہوئے آخر وہ تینون ایسے امر مین مبتلا ہوئے (یعنے رسوائی)
در وسیاہی کہ اس سے قریب بہلاکت پہونچے دربانیمہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اُنسے کلام کرتے تھے
نہ اُنکو پاس بٹھاتے تھے اور نہ اُنکو کسی بات مین شریک کرتے تھے آخر اُن تینون نے اپنے پروردگار سے دعائین
کین تا حق تعالے اپنے نبی پر اُنکا عذر نازل کرے پس خدا نے قبول فرمایا کہ پہلے بشمول توبہ مومنین کے اُنکا
ذکر کیا پھر خاصۃً اُنکی طرف حقتعالے ملتفت ہوا چنانچہ فرمایا وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ
عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ یعنے اور اُن تینون آدمیون پر جو پیچھے رہ گئے تھے یہان تک کہ زمین باوجود اس
وسعت کے اُنپر تنگ ہو گئی اور اپنی جانون سے وہ تنگ آگئے اور اُنکو گمان اس بات کا ہوا کہ اللہ کے

قہر سے کوئی پناہ نہین مگر یہ کہ اُسیکی طرف پناہ ہی بعد ازان حق تعالے اُنپر مہربان ہوا اور توفیق دی کہ وہ توبہ و انابت کرین بے شبہہ حق سبحانہ تعالےٰ وُہی ہی بڑا قبول کرنے والا توبہ کا اور بڑا رحم کرنے والا مومنین پر اور اُنھین تینون مین کعب بن مالک و مرارہ بن الربیع

+ + + + + + + + + +

+ + + + + + + + + +

+ + + + + + + + + +

و لیکن تو اے عمر ابن الخطاب پس حق تعالے نے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہی مثل جبرئیل علیہ السلام کے کہ جب حق تعالے ہلاکت کسی قوم کی چاہتا ہی تو اُنکی طرف جبرئیل کو بھیجتا ہی اور مثل تیری انبیاء مین ساتھہ نوح علیہ السلام کے بیان کی کہ فرمایا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یعنے اے پروردگار میرے نچھوڑ روے زمین پر کافرون مین سے کسی رہنے والے کو اور بکر تو اے ابن ابی قحافہ پس حق تعالے نے مجھسے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہی مثل میکائیل علیہ السلام کی کہ وہ استغفار طلب مغفرت کرتے ہین واسطے اہل زمین کے اور سوال کرتے ہین اُنکے لیے رزق اور مثل تیری انبیاء مین مجھسے بیان فرمائی ہی مانند ابراہیم علیہ السلام کے جب کہ اُنھون نے کہا فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنے جسنے میری پیروی کی سو وہ مجھہ مین سے ہی یعنے وہ میرا ہی اور جسنے میری نافرمانی کی پس بے شبہہ تو آمرزگار اور رحیم مہربان ہی بعد ازان رسول خدا صلعم نے اُس جُبہ دیبا کو پہن لیا اور اُس روز کے سوا پھر کبھی اُسکو نہین پہنا بعد ازان حضرت نے حکم تیاری حج کا کیا اور آپ نے اُس سال حج نہین کیا اسلیئے کہ مشرکون کے ساتھہ حج کرنا منظور نہ تھا اور اُنکا کچھہ عہد بھی باقی رہا تھا تب آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ

+ + + + + + + + + +

+ + + + + + + + + +

+ + + + + + + + + +

+ + + + + + + + + +

اور مشرکون نے کہا کہ محمد ہمارے یہان چار مہینے کیون نہین آتے (یعنے اشہر حرام مین) اور اب وہ اور اُنکے اصحاب بخوف ضرب سیف و طعن سنان کے ہمسے دور ہو گئے اور حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم کیا اور آنحضرت صلعم نے بھی ابو بکر کو وصیت کی اس بات کی کہ بعد امن برس کے مشرک لوگ مسجد مین یعنے مکے مین نجاوین پھر آنحضرت صلعم نے

اُنکے مقدمہ مین حکم کیا کہ گلے اُنکے اُنٹون کے اور غلے لادنے والے پکڑے جاوین اور جہان کہین مشرک
ملجاوین تو قتل کیے جاوین اور اُنکے ہر ایک ناکے اور درے پر مسلمان تعینات کیے جاوین یہ خبر سنکے مشرکون نے
اہل مکہ سے کہلا بھیجا کہ ہم لوگ کعبے کے آنے سے روکے گئے ہین اور حکم ہوا ہی کہ ہمارے تمام غلے اونٹون کے پکڑ لیے جاوین
اور جو لوگ اونٹون کے ساتھ ہون وہ مارے جاوین اور جن اونٹون پر تمہارے یہان غلہ لاد کر بھیجا جاتا
ہی جسوقت اُنکو تم نپاؤگے تو تمکو معلوم ہوگا کہ سختی گرسنگی اور شداید مشقت سے کیا کچھ دیکھوگے یہ سنکے
اہل مکہ فقر و محتاجی کو ڈرے پھر حقتعالے نے اُن مشرکین کے بارہ مین یہ آیت نازل کی لا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم
ہذا وان خفتم عیلۃ فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ یعنے مشرکین اس برس کے بعد پھر قریب مسجد حرام کے نجاوین
اور اگر تملوگ فقر و محتاجی کو ڈرتے ہو تو عنقریب حقتعالی تمکو اپنے فضل سے غنی کردیگا اور آیسا ہوا کہ اہل یمن ایمان لائے
تھے تو وہ اپنے قریب مکے مین غلہ لاد کر لانے لگے پس حق تعالے نے مکے والون کو اسوجہ سے غنی کردیا یعنے مشرکین
سے بے پروا کردیا کیونکہ ویساہی ہوگیا جیسا مشرکین اونٹ لاد کر لاتے تھے پس جو کچھ حق تعالی نے اہل مکہ سے وعدہ
کیا تھا سو اُسنے اُسکی تصدیق کرائی کہ خدا نے اُنکو غنی و تونگر کردیا جیسا کہ فرمایا تھا چنانچہ اہل تہامہ نہ ٹھہرے تھے
مگر تھوڑی مدت یہان تک کہ وہ سب ایمان لائے یعنے تھوڑی ہی سی مدت ٹھہر کر وہ سب ایمان لائے پس یہ اول حج
تھا کہ مسلمانون نے حج کیا تھا پھر جب وہ مومن حاجی حج سے فارغ ہوے تو مکے مین مقیم ہوے بعد ازان رسول خدا
صلعم نے ایک لشکر ہمرہ خالد بن الولید کے طرف بنی اسد بن خزیمہ کے روانہ کیا اور بنی اسد کو خبر پہونچی کہ رسول خدا
صلعم نے ہماری طرف لشکر بھیجا ہی چنانچہ درمیان بنی اسد کے ایک شخص کاہن تھا کہ کہانت کیا کرتا تھا یعنے غیب کی باتین
اور شگون بیان کیا کرتا تھا اُسکا نام طلیحہ بن خویلد الفقعسی تھا سو بنی اسد اُسکے پاس آئے اور اُس سے ذکر کیا کہ
ایک فوج ہمپر بھیجی گئی ہی تو ہمسے اُسکی خبر غیب بیان کر تب اُسنے ایک کپڑا سفید اوڑھ لیا اور بیان کیا کہ بنی اسد
تمھارے درمیان مین دو شخص ہین اور دونون دو گھوڑون پر سوار ہین سو اُنکو محمد نے واسطے جاسوسی اور
نگرانی کے بھیجا ہی اور وہ ایک ساعت تک وہ کپڑا اپنے اوپر اوڑھے رہا بعد ازان اُتار ڈالا تب بنی اسد نے پوچھا
تو نے کیا دیکھا اُسنے کہا مین نے اُن دونون مردون کو جو تمھاری قوم سے ہین دیکھا ہی کہ وہ تمپر فوج لاتے ہین
اور عنقریب تمھارے پاس آپہونچتے ہین اور تم شکست پانے والے ہو یہ سنکے بنی اسد نے بیابان کیطرف نکلنے مین
جلدی کی آخر وہان جاکر لشکر سے مقابل ہوگئے تب اُس قوم کے مبارزون نے طلیحہ کے ساتھ صف باندھی
یہان تک کہ مسلمان اُنکے پاس پہونچ گئے اور اُنکے قریب اُتر پڑے یا یہ کہ اُنپر آپڑے پھر لڑائی سخت و شدید
واقع ہوئی آخر وہ دشمنان خدا بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا اسی عرصہ مین عکاشہ بن محصن الاسدی
پاس طلیحہ بن خویلد کے پہونچکر کہنے لگا اے طلیحہ اب بھاگنا کہان ہی طلیحہ نے کہا فمن انا تمہارے ہزار الیس مین کون ہین

یعنے تو نہین جانتا کہ مین کون ہون پس لا کوئی امر مکروہ لا اور مترجم کہتا ہی کہ بجاے ہزالا کے غالباً لفظ نزالا ہی
یعنے کوئی واقعہ پھر طلیحہ طرف عکاشہ کے بڑھا اور دونون باہم چالش اور نیزہ بازی کرنے لگے آخر طلیحہ نے
عکاشہ کو نیزہ مار کر قتل کیا اور عکاشہ کے ساتھ ثابت بن ارقم بھی قتل ہوا اسوقت طلیحہ یہ ابیات پڑھنے لگا شعر
نَصَبْتُ لَهُمْ صَدْرَ الْحِمَالَةِ اِنَّهَا + مُعَوَّدَةٌ قِيلَ الْكُمَاةِ نَزَالِ + فَيَوْمًا تَرَاهَا فِي الْجِلَالِ مَصُونَةً + وَيَوْمًا تَرَاهَا
تَحْتَ ظِلِّ عَوَالٍ + عَشِيَّةَ غَادَرْتُ ابْنَ اَقْرَمَ ثَاوِيًا + وَعُكَّاشَةَ الْغَنَمِيَّ عِنْدَ مَجَالٍ + فَمَا ظَنُّكُمْ بِالْقَوْمِ اِذْ تَقْتُلُونَهُمْ +
اَلَيْسُوا وَاِنْ لَمْ يُسْلِمُوا بِرِجَالٍ + فَاِنْ تَكُ اَذْوَادٌ اُصِبْنَ وَنِسْوَةٌ + فَلَنْ يَذْهَبُوا فَرْغًا بِقَتْلِ حِبَالٍ +
صدر الحمال کنایہ ہی شمشیر سے یعنے مین نے تیغ علم کی اسلیے کہ وہ وعدہ دی گئی ہی یعنے اُس سے وعدہ
لیا گیا ہی قتل سرآورون کا حربگاہ مین پس تو کبھی تو اُس صدر حمالہ کو غلاف مین پوشیدہ دیکھتا
ہی اور کبھی تو اُسکو نیزون کے زیر سایہ دیکھتا ہی چنانچہ آخر روز اُس صدر حمالہ سے بن ارقم کو ڈال دیا
پڑا ہوا اور عکاشہ غنمی کو بھی وقت جنگ کے پس اے مسلمانو کیا تمھارا گمان ہی اس قوم کے ساتھ
کہ تم اُنکو قتل کرتے ہو کیا وہ مرد نہین ہین اگرچہ اسلام نہین لائے ہین اور اگرچہ یہ بات ہوئی کہ کچھ اونٹ
زیرعورتون کو چھپا یا یعنے پکڑے گئے مگر نہ لیجاینگے عقل حبال کو پھرایا ہوا اور ایسا ہوا کہ حبال برادرزادہ
طلیحہ کا تھا اُسکو مسلمانون نے گرفتار کرکے اسپر اسلام پیش کیا اور وہ نوجوان تھا تو اُسنے اسلام لانے سے
انکار کیا اور کہا مجھے قتل کرو اور مجھے اپنے محمد کو نہ دکھاؤ کیونکہ میرے تئین اُنکی طرف کچھ حاجت نہین یعنے مجکو
اُنسے کچھ کام نہین آخر مسلمانون نے اُسکو قتل کیا چنانچہ صحاب رسول خدا صلعم وہانسے غنیمت خاطرخواہ لے پھرے جب
رسول خدا صلعم کو خبر قتل عکاشہ کی پہونچی تو فرمایا خدا عکاشہ پر رحمت کرے کہ اُن لوگون میں کوئی راہ خدا مین شہید نہین ہوا

ذکر حجۃ الوداع

بعد ازان جب موسم حج آیا تو نقیب رسول خدا نے درمیان مسلمین کے واسطے حج کے ندا دی اور فرمایا مین بھی حج
کے لیے چلنے والا ہون چنانچہ مسلمین حضرت کے ساتھ حج کو روانہ ہوے اور آنحضرت صلعم نے سو اونٹ ہدی یعنے قربانی
کے لیے ساتھ لیے پھر حضرت مکے مین پہونچے راوی لکھتا ہی کہ مجھے یہ حدیث پہونچی ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے حکم کیا
کہ جو کوئی ہدی نہ لایا ہو وہ حج سے باہر ہوکر اُسکو عمرہ کر ڈالے اور جو شخص ہدی لایا ہو وہ حج کو تمام کرے اور حضرت نے
حکم کیا اُس شخص کو جسنے احرام باندھا ہے کہ احرام حج کا باندھین اور ہدی یعنے شتران قربانی سے جو کچھ میسر و ممکن ہو
قربانی کرین اور اہل حدیث گمان کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے بعد اُس حکم کے پھر یہ فرمایا کہ لوگون کو ساتھ
اس امر کے مین حکم کرتا ہون (یعنے اپنے سامنے ایسا حکم کرتا ہون) اور میرے بعد والے کے لیے یہ حکم نہین ہی
غرضکہ آن حضرت صلعم اور صحاب نے حج کو تمام کیا اور ہدی کو قربانی کیا اور راوی کہتا ہی کہ اہل حدیث کے

زعمت ان آنحضرت صلعم جو ساٹھ بدنہ ساتھ لائے تھے انکو اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور ہر بدنہ سے ایک ایک ٹکڑہ کاٹ کر
ہنڈوں یعنی دیگوں مین پکوا دیا پھر اپنے انمین سے نوش فرمایا باقی لوگون کو حکم کیا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور مسلمین نے
یہ ایسا حج کیا کہ انمین کوئی مشرک نہ تھا اسوقت حق تعالے نے اپنے نبی پر یہ آیہ نازل کیا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنے آج مین نے تمھارے دین کو کامل کیا اور نعمت اپنی
تمپر تمام کی اور مین تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہی راضی ہوا اور یہ آیت اور دیگر چند آیتین قرآن سے
آخر آیات مین جنکو خدا نے نازل فرمایا ہی یعنے جو کچھ خدا نے نازل کیا اسکے آخر مین وہ آیت مع دیگر چند آیتونکے
نازل ہوئی اور یہ حج بھی حجۃ الوداع ہی یعنے آخری حج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا بعد ازان آن حضرت علیہ السلام
نے منے مین منبر مسلمین خطبہ فرمایا اور بعد اس سال کے پھر جناب رسالت مآب صلعم حج کے واسطے تشریف
نہین لائے یہانتک کہ حقتعالے نے انکو وفات بخشی و چنانچہ اُس خطبہ مین جو کچھ ارشاد فرمایا وہ یہ ہین یا ایھا الناس
اسمعوا قولی الخ یعنے اے مسلمانو میری بات سنو کہ ہر آئینہ مین نہین جانتا ہون کہ بعد اس سال کے اس موقف
مین تمسے ملون اے مسلمانو تحقیق کہ خون تمھارے اور مال تمھارے ہمیشہ تمپر حرام ہین یعنے ہر ایک
دوسرے کے خون و مال کو اپنے اوپر ہمیشہ حرام جانے جسطرح سے حرمت تمھارے اس دن کی تمھارے اس شہر مین اور
جسطرح حرمت تمھاری اس مہینے کی یعنے جسطرح سے خون و مال تمھارا ایک دوسرے پر آجکے روز اور اُس مہینے اور تمھارے
اس شہر مین حرام ہی اُسیطرح ہمیشہ اور ہر جگہ حرام رہیگا و تحقیق کہ مین تمسے تبلیغ احکام کر چکا پس جس شخص کے پاس کسی کی
امانت ہو تو وہ اُس امانت کو جسنے اُسکے پاس رکھا ہی اُسکے تئین ادا کر دیوے اور اگر کسی پر سود ہو تو وہ تمام تر اتر گیا
اگرچہ سود عباس بن عبد المطلب کا ہوا اور جو خون کسیکا ایام جاہلیت مین کسی پر تھا وہ بھی کل باطل ہو گیا و ہر اپنے
اول خون جو تمسے اتارا جاتا ہی وہ خون ہمارا یعنے خون ربیعہ بن الحارث بن المطلب کا ہی اور وہ دودھ پلایا ہو
بنی لیث کا تھا سو اُسکو ہذیل نے قتل کیا چنانچہ تو نہارے ایام جاہلیت مین سے اول اسی خون ربیعہ سے ابتدا
سقوط کیجاتی ہی اور تحقیق کہ زمانہ گردش کرکے اپنی اُس ہئیت نخستین پر آیا ہی کہ جس روز حقتعالے نے زمین و
آسمانونکو پیدا کیا تھا یعنے جس روز جس مرکز سے زمانے نے دور شروع کیا آج میرے زمانہ مین اُسی مرکز پر آیا ہی اور شمار
مہینونکا پیش خدا روز خلقت آسمان و زمین سے بنا بر لوح تقدیر کے بارہ مہینے ہین انمین سے چار مہینے حرام ہین یعنے
اُنمین قتال حرام ہی اور ان چار مہینون مین تین مہینے پیہم ہین یعنے ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم اور رجب جو کہ درمیان
جمادی الثانی و شعبان ہی اے مسلمانو تمھارے واسطے تمھاری عورتون پر حق ہی اور تمھاری عورتون کے لیے تمپر حق ہی اور
تمھارے لیے عورتون پر یہ واجب ہی کہ وہ فحش ظاہری یعنے بدکاری و زناکاری نکرین پھر اگر وہ ایسا کرین تو البتہ
حق تعالے نے حکم کیا ہی اس بات کا کہ انکی صحبت ترک کرو اور انکو مار دو پر نہ وہ مار جو آزار سخت ہی و شل

اعضا تناسلی عضدا آنکھہ ناک وغیرہ) پس اگر وہ باز آوین تو انکے لیے کھانا کپڑا انکا موافق دستور کے دیا جاے اور چاہیے کہ انکے حقمین نیک نصیحت قبول کرو اسواسطے کہ وہ لوگ تمہارے پاس عوان یعنے نگہبان و مددگار ہین کہ وہ اپنی ذات خاص پر کچھہ اختیار نہین رکھتی ہین اور تمنے انکو امانت خدا کرکے لیا ہی اور انکی شرمگاہون کو تمنے کلمہ حق اللہ سے حلال کر لیا ہی پس میری باتون کو سمجھہ لو مین نہین جانتا کہ شاید بعد اس سال کے پھر کبھی تمسے اس موقف مین ملاقات نکرون اور ہر آئینہ ہر مسلم برادر ہی مسلم کا اور سارے مسلمین آپسمین بھائی ہین اور کسیکے لیے مال اُسکے برادر مسلم کا حلال نہین ہی مگر جو کچھہ وہ بخوشی خاطر اپنے اُسکو عطا کرے اور فرمایا اللّٰہم قد بلّغتُ اے میرے پروردگار البتہ مین نے لوگون کو رسالت تیری پہونچا دی سب نے کہا کہ ہان البتہ آپنے حکم پہونچا دیا اور فرمایا کہ اگر تم بعد میرے کفر کی طرف پھر جاوگے کہ بعض تمہارے بعضون کی گردنین مارینگے تو پھر مین تمکو نہونگا یعنے آخرت مین بھی کیونکہ البتہ مین نے ایسی وہ چیز چھوڑی ہی کہ اگر تم اُسکو لیے رہوگے تو گمراہ نہوگے اور وہ کتاب اللہ قرآن ہی اللّٰہم ہل بلّغتُ اے میرے پروردگار مین نے تیری رسالت لوگون کو پہونچا دی تھی غرض یہ جو کچھہ بیان ہوا حدیث حج الوداع ہی

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

بعد ازان جناب رسالتمآب صلعم مدینے مین تشریف لائے اور باقی ایام ذیحجہ اور تمام ماہ محرم اور ماہ صفر کی بائیسوین تک بخیر وعافیت مقیم رہے بعد ازان آنحضرت صلعم علیل ہوے اُس بیماری مین جسمین وفات پائی اور وقت وفات پاس اُن کے چھہ کوڑی تھے جسکا نام ریحانہ تھا اور وہ پہولی بندیون مین سے تھی اور ابتدا جس روز علیل ہوے تھے وہ یوم شنبہ اور اُس روز تپ زور دہ نہایت شدت درد کی رہی جب صبح ہوئی تو موذن نے آذان دی اور تثویب کہی یعنے الصّلاۃ خیرٌ من النّوم کہا پھر جب مسلمین نے دیکھا کہ آپ برآمد نہین ہوے تو موذن کو بھیجا پس موذن جب آپکے پاس آیا تو دیکھا کہ آنحضرت صلعم سخت رنجور ہین تب اُسنے کہا الصلوۃ یارسول اللہ یعنے نماز یاد دلائی فرمایا نماز کے لیے باہر نکلنے کی طاقت نہین رکھتا ہون پھر موذن سے پوچھا دروازہ پر کون کون ہین اُسنے جو لوگ وہان حاضر تھے اُنکی خبر دی فرمایا ابن الخطاب سے تو کہدے کہ لوگون کو نماز پڑھا دے تب بلال روتے ہوے نکلے مسلمین نے پوچھا بلال کیا خبر ہی بلال نے کہا رسول خدا صلعم نماز کی بھی طاقت نہین رکھتے ہین یہ سنکے لوگ زار زار روئے پھر بلال نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم تمکو حکم دیتے ہین کہ تم لوگون کو نماز پڑھا دو تب عمر نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے مین نماز مین کبھی مقدم نہین ہو سکتا یعنے اُنکے ہوتے ہوے مین ہرگز پیش نمازی نہین کر سکتا تم حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاکر عرض کرو کہ ابوبکر دروازہ پر حاضر ہین تب بلال گئے اور موجودگی ابوبکر کی اور جو کچھہ عمر نے کہا تھا عرض کی فرمایا اچھا پھر تو کیا دیکھتا ہی جا ابوبکر سے کہدے کہ وہ لوگون کو نماز پڑھا دین تب پھر بلال پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آئے اور انکو حکم دیا آخر ابوبکر نے آٹھہ روز تک

لوگون کو نماز پڑھائی اور اسی عرصہ مدت مین حضرت پر درد نے شدت کی تب عباس ؓ حضرت کے پاس
داخل ہوے اور اُسوقت حضرت غش مین تھے اُسوقت عباس ؓ نے حضرت کی بیبیون سے کہا کہ اگر تم لوگ
حضرت کے منھہ مین دوا ڈالتین تو بہتر ہوتا بیبیون نے کہا ہملوگ اس بات کی جرأت و دلیری نہین کر سکتے
تب عباس حضرت کو آغوش مین لیکر منھہ مین دوا ٹپکانے لگے اُسوقت آپ ہوش مین آئے فرمایا یہ کسنے
میرے منھہ مین دوا ٹپکائی ہو چاہیے کہ بیبیان دوا میرے منھہ مین ٹپکائے جاوین مگر یہ کہ عباس کبھی ہون
پھر فرمایا کہ تم لوگون نے میرے منھہ مین دوا ڈالی ہو حالانکہ مین صائم تھا بیبیون نے عرض کی کہ عباس نے
آپکے منھہ مین دوا ڈالی ہو فرمایا اے عباس کس چیز نے تمکو دوا ٹپکانے پر آمادہ کیا اور اے بیبیو کس وجہ سے تمنے مجھپر خوف
کیا بیبیون نے کہا ہمنے آپ پر خوف ذات الجنب کا کیا فرمایا ہر آینہ حق تعالے مجھپر ذات الجنب کو مسلط نکریگا
اور حال یہ تھا کہ اُس روز حضرت کے درد شدید سے لوگون کو بڑا خوف تھا مگر اُسکی صبح کو دسوین روز کہ جسدن
وفات ہوئی آن حضرت علیہ الصلوة والسلام باہر برآمد ہوے اور لوگون کو نماز صبح پڑھائی اور مومنون کو
گمان ہوا اسبات کا کہ حضرت نے شفا پائی پس وہ سب نہایت شادان و فرحان ہوے بعد ازان آنحضرت ع
اپنے مصلے پر بیٹھکر لوگون سے باتین کرنے لگے اور فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰہُ قَوماً اتَّخَذُوا قُبُورَہُم مَسَاجِداً خدا لعنت
کرے اُس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد ٹھہرائی ہو یعنے اُن قبرون پر نمازین پڑھتے ہین خواہ
اُن قبرون کو سجدہ کرتے ہین اور مراد حضرت کی اُس قوم سے یہود و نصاری تھی اور حضرت لوگونسے
باتین کرتے رہے یہان تک کہ دن چڑھگیا بعد ازان آپ دولتسرا مین تشریف لیلئے مگر صحابہ اُس مجلس
سے متفرق نہوے یہانتک کہ لوگون نے شور عورتونکا سُنا کہ وہ کہتی تھین پانی لاؤ پانی لاؤ صحابہ کو گمان
ہوا کہ حضرت پر غش طاری ہو گیا ہو گا پھر سارے مسلم دروازہ پر دوڑے اور عباس سب سے پہلے دوڑکر
اندر داخل ہوگئے اور باہر والون پر دروازہ بند کر لیا پھر تھوڑی دیر بعد لوگون کے پاس نکل آئے
اور اُنسے حضرت کی خبر مرگ سنائی صحابہ نے پوچھا اے عباس تمنے حضرت مین کیا بات پائی اور اُنسے کون سی
علامت دیکھی اُنھون نے کہا مین نے حضرت کو یہ کہتے ہوے پایا جَلَالَ رَبِّی الرَّفِیع فَقَد بَلَّغتُ یعنے مین
اپنے پروردگار کی عظمت بلند اور قدس پر تر سے فائز ہوا اور یہ کلمہ آخر کلام حضرت کا تھا اور روز وفات
حضرت علیہ السلام کا روز دوشنبہ تھا کہ دو شنبین ماہ ربیع الاول سے گذری تھین اور اُسی تمام سال دہم تھا
اُس روز سے کہ آن حضرت علیہ الصلوة والسلام مدینے مین تشریف لائے تھے اور اُسوقت صحابہ مین
سے کچھ لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم کیونکر مر جائینگے وجالانکہ دین ابھی غالب نہین ہوے بلکہ
سوا اسکے نہین ہی کہ آنحضرت پر غشی طاری ہوئی ہوگی پھر سب دروازے پر جمع ہوے اور کہنے لگے

نہ دفن کرو بتحقیق کہ آنحضرتؐ زندہ ہین اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے اور کہا اے مسلمانو حضرت کی
شان وفات کے لیے کیا تمھارے پاس حضرت سے کوئی عہد ہی یعنے کیا اپنے نہ مرنے کا تمسے عہد کیا ہی سب نے کہا
ایسا نہین ہی تب عباس رضی اللہ نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَنَا اَشْھَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَدْ ذَاقَ الْمَوْتُ یعنے حمد ہی
خدا کے لیے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہ رسول خدا صلعم نے ذائقہ موت کا چکھا ہی اور ہر آئینہ خبر اس بات کی
حق تعالےٰ نے اُنکو دی ہی جو تمھارے پاس موجود ہی کہ فرمایا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ
رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ یعنے اے محمد صلعم ضرور تو بھی مرنے والا ہی اور وہ بھی یعنے کل موجودات مرنے والے ہین
بعد ازان تم لوگ روز قیامت روبرو اپنے پروردگار کے باہم جھگڑنے والے ہو بالآخر لوگون کو یقین ہوا
کہ ضرور آن حضرت صلعم نے وفات فرمائی تب صحابہ نے درمیان حضرتؐ اور انکے اہل بیت کے تخلیہ کر دیا
کہ اہل بیت نے اُنکو غسل دیا اور کفن پہنایا بعد ازان سب باہم ذکر کرنے لگے کہ کہان دفن کرین بعضون نے
کہا اُدْفُنُوْہُ فِیْ مُصَلَّاہُ عِنْدَ الْمَقَامِ یعنے حضرتؐ کی نماز کی جگہ جسوقت جہان کھڑے ہوتے تھے دفن کرو
یعنے نماز مین جس جگہ کھڑے ہوتے تھے (اور مترجم کہتا ہی کہ مقام سے احتمال منبر ہی یعنے محراب مین قریب منبر)
تب عباسؓ نے کہا ایسا نہین ہوا ہی کہ رسول خدا صلعم نے ابھی قبل یکساعت وفات کے تمسے عہد لیا ہی کہ
فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَھُمْ مَسَاجِدًا کہ خدا لعنت کرے اُس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد مقرر
کر لیا ہی پس حضرت نے تمسے اس بات کا ذکر اسلیے کیا ہی تاکہ تم اُنکو اُنکی نماز کی جگہ مین دفن نکرو (یعنے اسلیے کہ تم مثل
یہود کے اُسپر یا اُسکو سجدہ کر دیگے) تب لوگون نے کہا کہ پھر ہم بقیع مین دفن کرین عباسؓ نے کہا نہین واللہ تم
بقیع مین دفن نکرینگے سب نے کہا کیا وجہ ہی عباسؓ نے کہا ہمیشہ وہان لونڈیان اور غلام قبر پر حضرت کے آیا کرینگے
(یعنے بھاگ کر چھپا کرینگے) اور انکے مالک وہان سے اُنکو پکڑ لیجایا کرینگے تب لوگون نے کہا آخر پھر
کہان دفن کرین حضرت عباسؓ نے کہا جس جگہ اُنکی قبض روح ہوئی ہی آخر ایسا ہی کیا پھر جب غسل و کفن سے
فارغ ہوئے تو جس جگہ حضرتؐ نے وفات پائی تھی وہین نعش رکھی گئی تب لوگون نے نماز جنازہ پڑھی
روز دوشنبہ اور روز سہ شنبہ کو اور چارشنبہ کو دفن کیا اور نماز حضرت پر بے امام کے تھی چنانچہ پہلے مہاجرین
نے شروع کی کہ اُنمین سے جسقدر لوگ اندر مکان کے سماتے تھے حضرت پر نماز بے امام پڑھتے تھے اور انکے لیے استغفار
کرتے تھے اور جب وہ باہر آتے تھے تو اور لوگ داخل ہوتے تھے اور اسیطرح کرتے تھے پھر جب مہاجرین فارغ ہوئے
تو انصار داخل ہونے لگے اور اُنھون نے بھی مثل مہاجرین کے عمل کیا بعد ازان زنان مہاجرین و بعد ازان زنان
انصار نے بھی اُسیطرح کیا پھر جسوقت حضرتؐ کو دفن کرنے لگے انصار چلائے اور کہنے لگے کہ رسول خدا صلعم کی
موت مین ہمارے لیے بھی حصہ رکھو یعنے ہم بھی دفن کرین اسلیے کہ ہم اُنھین سے ہین یعنے ہم بھی تو اُنھین کے ہین

چنانچہ اوس بن خولی انصاری جو بنی حبلی سے تھا وہ بھی دفن کرنے والون مین شریک
تھا پس یہ جو کچھ بیان ہوا حدیث وفات حضرت سرور کائنات سے ہے صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین

آخر کتاب المغازی

مصنف کہتا ہے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابو الحسین النوری اور ابو طاہر بن العوام نے انھون
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو یزید محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نے انھون نے کہا مین نے
معتمر بن سلیمان سے اسقدر حدیثین سُنی ہین کہ شمار کرسکتا ہون نہ یاد رکھ سکتا ہون سو وہ
کہتے تھے کہ مین نے اپنے والد سے سُنا ہے کہ مین بعد قرآن کے کسی کتاب کو صحیح تر اور حافظہ
اس سیرت سے نہین جانتا ہون یعنے تواریخ مین اس کتاب سے زیادہ تر معتبر کسی
کتاب کو نہین پاتا ہون وَصَلَّے اللہُ عَلٰے سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰے اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ
تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اٰمِین۔

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ فتوح المغازی تصنیف حضرت واقدی رحمہ اللہ تعالے کی کتب تواریخ
قدیم زمانہ کی نہایت معتبر و مشہور ہے سب سے پہلے اِس مطبع مین ترجمہ فتوح الشام جو ترجمہ کیا ہوا
سید عنایت حسین صاحب سیدن پوری کا ہے چھاپا گیا اور کثرت خواہش
خریداران سے وہ ترجمہ ہاتھون ہاتھ فروخت ہوگیا بعد ازان فتوح المصر کو بھی سید مہدی حسین
صاحب سیدن پوری نے ترجمہ فرمایا اور ترجمہ فتوح الشام و ترجمہ فتوح المصر یکجا ہو کر
شایع ہوا اور ایسی قدردانی شائقان ہوئی کہ کئی مرتبہ وہ ترجمہ چھپکر اشاعت پذیر ہوا اکثر
شائقان والاہمت و قدردانان بلند ہمت نے صلاح دی کہ حصہ اول مغازی الرسول
یعنے غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آخری حصہ یعنے فتوحات عجم کے ترجمے بھی پورے
ہو کر یکجا مجموعہ طبع ہون چنانچہ مطبع کی طرف سے جناب افضل العلما حضرت مولانا
محمد بشارت علیخان صاحب جو سابق مین نائب میر منشی محکمہ چیف کمشنری ملک اودھ
کے تھے اِس خدمت جلیلہ ترجمہ کو بذوق تمام انجام فرمانے پر مستعد ہوے اور ایسی زبان پاکیزہ مین

ترجمہ فرمایا کہ اتبک جسقدر ترجمہ عربی زبان سے زبان ہندی مین نظر آئے اُسکے ساتھ کچھ
مناسبت نہ پائی یہ ایسا عمدہ ترجمہ روزمرہ کی زبان ومحاورہ کے ساتھ ہی کہ ہرگز ترجمہ
معلوم نہین ہوتا بلکہ نفس الامر مین ایک نہایت عمدہ کتاب معلوم ہوتی ہی غرض کہ
شائقان خود اسکے مطالب خیر مضمون اور ترجمۂ معانی افزا وبندش خیالات پاکیزہ ولطیف
کو دیکھکر قدر دانی فرما وینگے چونکہ اکثر خریداران کے پاس مطبوعہ فتوح الشام وآخر کا
حصہ موجود ہی اسلیے کارخانہ کی طرف سے علاوہ تعداد مجموعہ کے کسیقدر جلدین زائد
بھی طبع ہوئی ہین اور یہ تجویز ہی کہ جن صحاب قدردانان نے مجموعۂ مذکور مطبوعۂ سابق کو
خرید فرمایا ہو صرف حصۂ اول مغازی الرسولؐ جسکا نام تاریخی ترجمہ کے لیے **مغازی الصادقہ**
مترجم صاحب نے تجویز کیا ہی پہلے اشاعت پائے تاکہ اپنے اپنے مجموعہ مرتب ہون اور ہی سلسلہ
مین بعد اُسکے کل مجموعہ کامل حضرت واقدی کا یعنے مغازی الرسول
وفتوح الشام والمصر وفتوح العجم ہر ایک مرتب ہوکر ایک جلد مین شایع
کیا جاوے آب آخر مین توفیق ایزدی کا شکریہ کہ یہ نایاب حجہ
مطبع منشے نولکشور صاحب سی آئی ای مقام لکھنو مین
کئی مرتبہ چھپکر شائع ہوا تھا اب شاخ مطبع
موصوف الصدر واقع کانپور مین بماہ
اگست ۱۸۸۹ء پہلی مرتبہ
چھپا پا گیا

فہرست کتاب فتوح الشام والمصر

بعون صانع بیچون و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان
کتاب شوکت اسلام مسمی بہ
فتوح الشام
ترجمہ مولوی سید عنایت حسین صاحب ساکن مہوری اودھ رحمہ اللہ تعالیٰ
مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بہ طبع مزین مطبوعین چھپا ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الواحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ و نبیہ محمد الذی لیس لہ فی الخلق ضد و لا ند و علی آلہ و اصحابہ الذین مناقبہم لا تحصی و فضائلہم لا تعد اما بعد بیان مدعا یہ ہے کہ اس جزو زمان میں کہ سن یکہزار دو سو بیاسی ہجری ہیں کتاب مستطاب فتوح الشام بعبارت عربی از مرویات واقدی علیہ الرحمۃ مطبوعہ کلکتہ اس ذرہ بیمقدار سید عنایت حسین ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوی عبد الجامع سید نیوری منمضافات لکھنؤ کی نظر سے گذری اور حقیر نے باقتضاے شوق طبیعت کے ابتدا سے انتہا تک مکرر اُسکے مطالعے سے حظ وافر اٹھایا آخر کار یہ خیال دل میں لایا کہ ہر چند کساد بازاری علوم دینیہ و ما یتعلق بہا کی زمانہ کثیر سے برروے ہے لیکن فی زماننا ہذا کہ شغل تعلیم و تعلم زبان عربی و فارسی کا یکسر رو بانحطاط اور فراوانی درس و تدریس زبان اُردو کی ترقی پذیر ہے اگر یہ عمدہ حالات کتاب موصوف کے زبان عربی سے عبارت اُردو رائج الوقت میں ترجمہ ہوکر بقید کتابت آویں تو یہ امر باعث نفع کثیر متصور ہے اسواسطے کہ حالات مذکورہ کے پڑھنے اور سننے میں جسکو کچھ بھی مادہ فہم صحیح ہوگا وہ بالیقین جانیگا کہ دین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حق اور اللہ کے نزدیک ایسا محبوب اور پسندیدہ ہے کہ اُسنے عرصۂ قلیل میں تھوڑی جماعت سے اس دین متین کو سب دینوں پر غالب اور آخر کار شرق سے غرب تک بناے اس دین پاک کی تا قیامت مستحکم کر دی اور اللہ جل شانہ نے ہمارے نبی کی امت کو اُمم سابقہ سے بہتر ارشاد فرمایا اور برگزیدگی اس امت پر قطع نظر دیگر دلائل اور براہین واضحہ کے یہ ایک معاملہ فتوح بلاد شام اور

فارس وغیرہ کا بھی جو عہد خلفاے راشدین مین واقع ہوا اچھی دلیل ہی کہ ایسے باایمان راسخ العقیدہ لوگ اس امت
مرحومہ مین ہوے جنھون نے اپنا گھر بار چھوڑ کر باوصف قلت جماعت اور بے سامانی کے گروہ کثیر مالدار کے ساتھ
اللہ کی راہ مین ایسی جانبازی کی کہ وقائع اُنکے اُس فتوح سے حیرت افزاے عقول سامعین اور ناظرین ہین مگر اہل ایمان
اور یقین کے نزدیک محل حیرت اور استعجاب کا نہین ہی کہ عالم اسباب مین تو اُن لوگون نے واسطے رضامندی
اللہ اور اللہ کے رسول صلعم کے جانبازی کی اور واقع مین اللہ نے اپنے وعدہ صادقہ کو جو درباب خلافت و تمکین فی الارض
نسبت صلحاے اس امت مرحومہ کے اپنے حبیب سے کیا تھا اُن لوگون کے ہاتھون پر پورا کیا اور تائید اپنے
دین کی کماینبغی فرمائی اور اگر عقل سلیم سے غور کیا جاے تو یہی معاملات کافی ثبوت خلافت حقہ خلفاے راشدین
رضوان اللہ علیہم اجمعین مین کہ اگر وہ لوگ اللہ پاک کی مشیت اور اوسکے نبی کے حکم اور بیعت سے اس عہد کام دین کو
کہ عبارت جہاد فی اعداء اللہ سے ہی انجام نہ دیتے تو ظہور وعدۂ الٰہی کا اُنکے ہاتھون پر نہوتا اور اُنکو سرمایۂ قرب اور خصوصیت
ابدی حالت حیات اور ممات مین ساتھ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عالم فانی و نیز بہشت جاودانی
بمضمون حدیث شریف ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ کہ مقر خاص ذوات قدسیات کا ہی حاصل ہوتا پس نظر
بوجوہ مصرحہ صدر کے حقیر نے اس ارادے کو مصمم اور چند مہینے کی مدت مین باوصف ضیق فرصت اور مشاغل کثیرہ دنیاوی
ترجمہ کتاب موصوف کا بعبارت اُردو باندازۂ فہم ناقص اپنے کے تمام کیا اور اس فقیر نے اس ترجمے مین چند اُمور کا
التزام کیا ہی **اولاً** یہ کہ لفظی ترجمہ عبارت عربی کا بلا تقدیم و تاخیر مطلب کے لکھا پس شاید اگر کسی مقام مین کوئی تعقید
واقع ہوئی ہو تو سبب اُسکا وہی ترجمہ لفظی ہوگا **ثانیاً** یہ کہ جس جگہ مین آیات قرآنی اور احادیث نبوی اصل کتاب مین
مذکور تھین اُنکو حقیر نے تیمناً و تبرکاً بلفظ متن اس کتاب مین لکھکر ترجمہ اُسکا حاشیے پر لکھا **ثالثاً** یہ کہ خطوط و کتابت
معاملات شام مین باہمدیگر خلفاے راشدین اور اُنکے عمال کے ہوئی اُن خطوط کو بھی مع اکثر ادعیہ اور مقولات
متبرکۂ صحابۂ کرام کے متن کتاب مین اور ترجمہ اُسکا حاشیے پر لکھدیا **رابعاً** یہ کہ جو اشعار بقاعدۂ عرب کے
مواقع لڑائی مین بطور رجز کے درج اصل کتاب ہین اس وجہ سے کہ اُنکو اصل کتاب سے کچھ تعلق نہ تھا حقیر نے وہ
تمام اشعار اپنے موقع مین مع ترجمہ اُسکے حاشیے پر ثبت کیے **خامساً** یہ کہ حقیر نے بر رعایت اختصار کے نام روات کے
ترجمے مین نہین لکھے اور صرف **واقدی** رحمہ اللہ کی روایت پر حوالہ کیا **اب** ناظرین باتمکین کی خدمت مین
التماس یہ ہی کہ ہر چند حال علم اور فضل خاندانی آباے کرام حقیر کا اکثر لوگون کو معلوم اور اس دیار مین مشہور بین الجمہور ہی
لیکن یہ وصف اضافی حقیر کے مطلب کو کافی نہین ہو سکتا ہی کہ بے مائگی حقیر کی علوم مین بفحواے
بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ حقیر کو خود یقین اور معلوم ہی پس اگر کسی مقام مین کوئی سہو اور غلطی واقع ہو تو
امید عفو ہی والعفو عند کرام الناس مامول والآن اشرع فی المقصود بعون الملک المعبود ومنہ المبدا والیہ العود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسالت مآب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اِس عالم ناپائیدار سے انتقال فرمایا اور بعد خلافت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ پر قرار پایا اور ابتدائے زمانہ خلافت صدیق رضؓ مین مسیلمہ کذاب اور حجاج وغیرہ مدعیان نبوت مقتول اور مطرود
ہوے اور فتح یمامہ کی حاصل ہوئی اور بنو حنیفہ مارڈالے گئے اور اہل عرب نے اطاعت حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ کی قبول کی تب حضرت صدیق رضؓ نے میل اور ارادہ اِس امر کا کیا کہ لشکر مومنین کو بجانب ملک شام کے اور واسطے
لڑائی اہل روم کے بھیجین پس ایک روز اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا کر کے اُنسے کہا کہ اُسکو تم لوگ
اِس بات کو کہ اللہ تعالی نے تمکو فضیلت اسلام کی عطا فرمائی اور تمکو ہمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گردانا اور
تمھارے ایمان اور یقین کو زیادہ کیا ہے اور تمکو کھلی ہوئی مدد بخشی ہے چنانچہ جناب احدیت جل شانہ قرآن مجید مین
ارشاد فرماتا ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینًا اور اِس بات کو بھی جانو کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ میل اور ارادہ فرمایا تھا کہ اپنی ہمت عالی کو جہاد ملک شام مصروف فرماوین
لیکن خداوند تعالی شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا اور اختیار کی اُنکے
واسطے وہ چیز جو اُسکے نزدیک ہے آگاہ ہو کہ یہ تحقیق مین قصد رکھتا ہون اِس امر کا کہ لشکر مسلمانون کا مع اہل و مال
اُنکے بجانب ملک شام بھیجون اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش از وفات خود مجھکو اِس بات کی
خبر دی فرمایا تھا زویت لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وسیبلغ ملک امتی مازوی لی منہا پس تم سب کا
اِس بات مین کیا مشورہ ہے رحمت کرے اللہ تم پر پس سب صحابہ اور مومنین نے بالاتفاق یہ جواب دیا کہ ہم
آپکے حکم کے تابع ہین جہان منظور ہو ہمکو بھیجیے کیونکہ خداوند تعالی شانہ قرآن مجید مین فرماتا ہے
واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اِس جواب کے سُننے سے بہت خوش ہوے

اور خطوط بنام ملوک یمن اور امرائے عرب و اہل مکہ معظمہ کے ایک ہی لفظ و عبارت سے روانہ کیے وہو ہٰذہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافہ الی سائر المسلمین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو واصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد عولت ان اوجہکم الی الشام لتاخذوہا من ایدی الکفار الطغام اللئام فمن عول منکم علی الجہاد فلیبادر علی طاعۃ الملک الوہاب بعد اسکے لکھا انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ اور ان خطوط کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ روانہ فرمایا جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ نہین گذرے تھے مگر تھوڑے دن کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے واپس آکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو خوشخبری آنے اہل یمن کی سنائی اور کہا کہ نہین پڑھ کر سنایا مین نے آپ کا خط کسی کو مگر یہ کہ دوڑا وہ بجانب اطاعت خدا کے و آپ کا حکم منظور و قبول کیا اور سب اپنے اپنے گروہ اور ساز اور زرہ و تیر تلوار و غیرہ سامان جنگ کے ساتھ آمادہ و آنکی حضوری خدمت آپ کے ہوئے ہین اور مین پیشتر خوشخبری لوگون کے آنے کی لیکر آیا ہون اور جنھون نے فرمان برداری آپ کی بحالت ژولیدہ موئی اور غبار آلودگی کے منظور کیا وہ لوگ دلیران یمن و شہسوار اور بہادر اور مجاہدین یمن ہین اور مع اپنے اہل و مال کے روانہ ہو چکے ہین اور قریب ہے کہ مدینہ پہنچتے ہین آپ انکی ملاقات کو آمادہ رہئے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ حال سنکر بہت خوش ہوے اور وہ دن تو گذر گیا اسکے دوسرے دن ارباب مدینہ کو آثار آمد فوج مجاہدین معلوم ہوے پس آئے ارباب مدینہ طیبہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور آگاہ کیا انکو اس حال سے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ مسلمانون کو ہمراہ لیکر واسطے استقبال لشکر مجاہدین کے سوار ہوے اور ظاہر کیا انھون نے اپنی جماعت کو اور بلند اور ظاہر کیا نشانون کو پس نہین عرصہ گذرا تھا مگر اندک تا اینکہ ظاہر ہوا لشکر اور گروہ اردون اس حیثیت سے کہ ایک قوم کے پیچھے دوسری قوم اور ایک قبیلہ کے بعد دوسرا قبیلہ تھا اور سب کے آگے قبیلہ یمن سے قوم حمیر تھی زرہین اور خود پہنے اور کمانین عربی لٹکائے ہوے اور آگے انکے ذو الکلاع الحمیری تھے عمامہ باندھے ہوے جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے سلام کیا حضرت صدیق کو اور ظاہر کیا پتا اور نشان اپنے مسکن اور اپنی قوم اور اشعار عربی متضمن بہادری اور بڑائی اپنی کے پڑھے پس حضرت صدیق کلام انکا سنکر ہنسے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ یا علی آیا نہین سنا تھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اذا اقبلت حمیر ومعہا نسائہا تحمل اولادہن فابشر وانصر اللہ المسلمین علی اہل الشرک اجمعین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا سچ ہے مین نے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سنی ہے جیسا کہ تمنے سنا تھا انس بن مالک سے راوی نے روایت کی ہے کہ جب قوم حمیر مع لشکر اور لڑکے بالے مال و متاع اور جانورون کے آگے بڑھے انکے پیچھے قوم مذحج اصیل گھوڑون پر

سوار ہرے باندھے ہوے آئے اور آگے اُس جماعت کے **قیس بن ہبیرة المرادی** سردار اُنکے تھے
جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے پیادہ اور نشان اپنی قوم اور سکن کا دیا اور اشعار عربی متضمن
بہادری اپنی قوم کے پڑھے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دُعای خیر اُنکو دی اور وہ آگے بڑھے ملنے لشکر کے
پھر پیچھے اُنکے قبائل طے دکھائی دیئے اور آگے اُس جماعت کے **حابس بن سعید الطائی** سردار اُنکے تھے پس جب وہ
قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے حابس رضی اللہ عنہ نے واسطے تعظیم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ارادہ اُنہنے نکلا
پشت گھوڑے سے کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم دیکر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور مصافحہ اور سلام
کرکے شکریہ اُنکے آنے کا بیان فرمایا پھر اس قبیلے کے پیچھے **قوم ازدھی** بڑی بھاری جماعت سے اور آگے
اُنکے **جندب بن عمرو الدوسی** تھے اور اس گروہ مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کمان و ترکش باندھے ہوے
شامل تھے جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو اس حیثیت سے دیکھا ہنسے اور فرمایا کہ تمہارے آنے کا کیا سبب ہے
تم تو لڑائی کے طریقے سے کمتر واقف ہو ابی ہریرہ نے کہا کہ میرے آنے کے دو سبب ہین ایک یہ کہ جہاد کے ثواب مین داخل ہون
دوسرے یہ کہ ملک شام کے میوہ جات کھاؤن حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ جواب اُنکا سُنکر ہنسے اور بعد ہنسنے کے قوم
بنو عبس آگے آئی اور سردار اُنکے **میسرہ بن مسروق عبسی** تھے اور اُنکے پیچھے قوم کنانہ اور آگے
اُنکے **قثم بن اشیم الکنانی** تھے اور ان سب قبائل کے لڑکے بالے عورتین گھوڑے اونٹ وغیرہ اُنکے ساتھ تھے
پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کیفیت ہر قوم کی دیکھی بہت خوش ہوے اور شکر خدا کا ادا کیا
پھر سب قوم گرد مدینہ طیبہ کے ہر گروہ جدا جدا اُترے بعدہ جب لوگ کثرت سے جمع ہوگئے اور سبب کم ملنے ضروریات
کھانے اور دانے اور چارے کے لوگون کو تکلیف ہونے لگی سردار ہر قبیلہ نے یکجا ہوکر مشورہ کیا کہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کی خدمت مین چلکر درخواست کرو کہ ہمکو بجانب ملک شام کے روانہ کرین کس واسطے کہ اس مقام مین
بسبب کثرت جماعت کے تکلیف اور سختی ہوتی ہے پس وہ سب سردار بعد اس مشورے کے حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ کے پاس آئے اور سلام کرکے اُنکے سامنے بیٹھ گئے اور ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اس خیال سے کہ
کون شخص ہم مین کا موجب قرارداد مشورے عرض حال کرتا ہے پس اُنمین سے جسنے پہلے عرض حال کیا وہ
قیس بن ہبیرة المرادی تھے اُنھون نے کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے ہمکو
ایک کام کا حکم دیا اور ہمنے بپاس اطاعت خدا اور رسول کے اور بخواہش جہاد اُسکے قبول کرنے مین جلدی کی ہے
اب ہمارا لشکر پورا ہوگیا اور سب سامان درست ہے اور اس شہر مین بوجہ کم ملنے ضروریات کے ہمکو تکلیف و تنگی ہوتی ہے
اسواسطے کہ شہر تمہارا ایسا نہین ہے جسمین بقدر سمائی شتر و اسپ کی جگہ ہو اور نہین فراخی ہے اُترنے واسطے لشکر کو پس اگر ظاہر ہوا ہے
تمکو کوئی سبب اس امر مین جسکا تمنے قصد کیا تھا پس ہمکو حکم دیجیے کہ اپنے اپنے شہرون کو پلٹ جاوین

اور اسی طرح ہر گروہ کے سردار نے عرض کیا پس جب سب کہہ چکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ الٰہی تو گواہ رہ
آنے والے اور ملکون سے قسم ہے خدا کی کہ مین تمہاری سختی اور ایذا نہین چاہتا ہون اور یہ توقف میرا انکی مین
صرف بانتظار تھا اور پورے ہونے سب گروہون کے تھا جواب اسکے سب سردارون نے کہا کہ اب
ہم لوگون مین سے کوئی پیچھے باقی نہین رہگیا ہے آپ خدا کی برکت اور مدد پر نظر کرکے ہمکو روانہ مقام مقصود کیجیے
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اسی وقت پاپیادہ اٹھ کھڑے ہوئے
اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم و سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور مثل انکے اور
صحابہ قوم اوس اور خزرج سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہوکر جس مقام مین لشکر مجاہدین کا تھا
وہان کو روانہ ہوئے مسلمانان لشکر یہ خبر سنکر خوش ہوئے اور تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا انکو پہاڑون نے
سبب گونجنے انکی آوازون اور انکی کثرت کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ وہان پہونچکر ایک اونچی جگہ مین کھڑے ہوئے
اور مسلمانون کے لشکر کو ملاحظہ فرمایا اور دیکھا لوگون کو کہ بھر لیا ہے انھون نے زمین کو پس چمکنے لگا چہرہ انکا خوشی سے اور
دعا مانگی کہ الٰہی اللہ میرے صبر عطا کر ان لوگون کو اور مدد دے انکو اور نہ چھوڑ انکو انکے دشمنون کے ہاتھ مین پھر حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یزید بن ابی سفیان کو اپنے پاس بلایا اور انکو ایک ہزار سوارون پر لشکر مسلمانون سے سردار مقرر کیا
اور ایک نشان فوج بناکر انکو دیا پھر حضرت صدیق نے انکے بعد بلایا ایک شخص کو قوم بنی عامر سے جنکا نام ربیعہ بن عامر تھا اور وہ بڑے
شہسوار اور بہادر ملک حجاز مین مشہور تھے پس انکو بھی ایک ہزار سوارون پر سب قسم کے لوگون سے سردار کیا اور ایک نشان
فوج کا بناکر انکے سپرد کیا بعد اسکے یزید بن ابی سفیان سے فرمایا کہ ربیعہ بن عامر مرد اشراف اور آبرودار ہین اور انکی بہادری
اور عقل بزرگی تمکو معلوم ہے سو مین نے انکو تمہارے ساتھ اور تمکو انپر امیر مقرر کیا تمکو چاہیے کہ اپنے لشکر کے آگے
انکو رکھو اور انکے مشورے سے کام کرو اور انکی رائے کے خلاف نہ کرو یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ آپکا فرمانا مجکو خوشی خاطر
منظور ہے پھر وہ دونون ہزار سوار مسلح اور تیار ہوئے اور یزید بن ابی سفیان مع ربیعہ بن عامر سوار ہوکر مع اپنی فوج ہمراہی کے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور رخصت ہوئے حضرت صدیق پاپیادہ انکے ساتھ چلے تب یزید
بن ابی سفیان نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو خدا کے غضب سے شرم معلوم ہوتی ہے کہ ہم
سوار ہوکر چلین اور آپ پاپیادہ ہون یا آپ بھی سوار ہولین یا ہم سواری سے اتر پڑین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ نہ مین سوار ہونگا اور نہ تمکو اترنے دونگا اور مین اپنی اس خطا کا اجر اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہون
چنانچہ اسی حال سے انکے ساتھ ثنیۃ الوداع تک چلکر وہان ٹھہر گئے اور یزید بن ابی سفیان حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ کے سامنے آئے اور کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمکو کچھ وصیت فرماوین پس
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مضمون کے کلمات وصیت ارشاد فرمائے کہ جب وقت کوچ کرو تم مقام سے

ساتھیون کو تیز روی کی سختی نہ کرو اور نہ جدا ہو تم اپنے لشکر سے اور اپنے کام مین ساتھیون سے مشورہ لیا کرو اور طریقہ
عدالت اختیار کرو ظلم و جور سے دور رہو کیونکہ اسواسطے کہ ظالم کو رستگاری نہین ہوتی ہے ظالم دشمن پر فتحیاب نہین ہوتا ہے
اور اس آیت پر عمل کرو واذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوہم الادبار ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال
او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ اور جب دشمن پر فتح پاؤ پس نہ مار ڈالو چھوٹے لڑکے اور نہ کم سن
اور نہ بڈھے ضعیف کو اور نہ عورت کو اور نہ جاؤ نزدیک درخت خرمے کے اور نہ جلاؤ کھیتون کو اور نہ کاٹو
پھلے ہوے درخت کو اور نہ کاٹو کونچین جانورون کی مگر وہ جانور جنکا کھانا حلال ہے اور جو عہد و پیمان کفار سے
کرو اسمین بیوفائی نکرو اور صلح کو نہ توڑو اور قریب ہے کہ تمھارا گذر ایسی قوم پر ہوگا جو اپنے عبادتخانون مین
بیٹھ رہے ہین اور گوشہ نشینی کو خدا کی راہ مین بیٹھنا جانتے ہین حالانکہ ایسا نہین ہے بلکہ یہ بات صرف انکی
خواہش اور پسندیدگی نفس سے ہے پس انکے عبادتخانون کو نہ کھودو اور ان لوگون کو قتل نہ کرو اور ایک
قوم اور تمکو ملینگے کہ وہ کفار اور گروہ شیاطین اور بندۂ صلیبان ہین اور منڈاتے ہین وہ درمیان اپنے سرون کو کہ وہ
منڈے ہوے سر انکے مشابہ گرفطا جانور کے ہین پس بلند کرو تم انکے سرون پر تلوارین اپنی یہانتک کہ اختیار
کرین وہ لوگ دین اسلام یا ادا کرین جزیہ کو دران حالیکہ وہ ذلیل اور خوار ہون یہ وصیت فرما کر حضرت صدیق نے کہا
اب مین تمکو اللہ کے سپرد کرتا ہون اور یزید بن ابی سفیان سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور ربیعہ بن عامر سے بھی
مصافحہ کیا اور فرمایا کہ اے ربیعہ ظاہر کرو تم شجاعت اور بزرگی اور دانش اپنی بمقابلہ قوم بنی اصفر کے خدا تمکو تمھاری
مراد پر پہونچاوے اور ہمکو تمکو بخشے راوی نے کہا ہے کہ بعد اس گفتگو کے یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر
منزل مقصود کو روانہ ہوے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ہمراہیان بجانب مدینہ طیبہ کے معاودت
فرمائی اور جب یزید بن ابی سفیان کچھ دور مدینہ منورہ سے بڑھ گئے چلنے مین جلدی کی ربیعہ بن عامر نے کہا انسے
کہ یہ شتابی دی خلاف حکم اور وصیت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے یزید بن ابی سفیان نے جواب دیا
کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ ہمکو تمکو روانہ فرمایا ہے اسی طرح عنقریب لشکر مسلمانون کو بھی پیچھے ہمارے روانہ
فرماوینگے سو میری تیز روی کا سبب یہ ہے کہ ہم پہلے سب کے ملک شام مین پہنچین پس شاید قبل پہونچنے اور لشکر کے ہمکو
فتح حاصل ہو اور اس وجہ سے ہم تین فضیلتین حاصل کرین ایک خوشنودی خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
دوسرے رضامندی ہمارے خلیفہ کی تیسرے لوٹنا اموال کفار کا اگر چاہا اللہ تعالی نے ربیعہ بن عامر نے کہا
کہ چلو جس طرح سے چاہو سب زور اور قوت اللہ برتر کے اختیار مین ہے پس روانہ ہوے وہ بجانب وادی
قرای کے اس قصد سے کہ براہ تبوک اور جابیہ بجانب دمشق پہونچین **واقدی** رحمۃ اللہ نے روایت
کی ہے کہ جب یہ خبر بواسطہ بعض قوم عرب نصرانی کے جو مدینہ منورہ مین تھے **ہرقل** بادشاہ روم کو پہونچی ہرقل نے

اپنے ارکان دولت کو جمع کر کے کہا کہ اے قوم بنی اصفر جان لو تم اس بات کو کہ جب تک تم موجب حکم اپنے دین کے
پابند احکام شریف کے تھے اور حدود خدا پر جیسا کہ انجیل مین ہین قائم تھے تب تک جس بادشاہ نے ملک شام کا قصد کیا
تم اُسپر غالب ہوئے چنانچہ کسریٰ بن ہرمز نے لشکر فارس کے ساتھ تم پر چڑھائی کی تھی اُسکو ہزیمت ہوئی اور ترک نے
تم پر غلبے کا قصد کیا تھا اُنھون نے شکست پائی اسی طرح قوم جرامقہ کو تمنے بھگا دیا مگر جب سے تمنے تغیر و تبدیل احکام
دین مین کیا اور ظلم کو شعار اپنا گردانا اور مجرم خدا ہوے تب سے بپاداش ان باتون کے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی قوم کو بھیجا
کہ زیادہ اُنسے کوئی ضعیف نہ تھی اور کبھی ہمارے دلون مین یہ خیال نہین گذرتا تھا کہ وہ لوگ ہمسے ملک لے کے واسطے
جھگڑا کرینگے پس اُنکے ملک کے قحط اور اُنکی بھوک نے اُنکو ہمارے ملک مین پہونچایا اور اُنکے پیغمبر کے خلیفہ نے اُنکو
ہماری طرف بھیجا ہے کہ ہمارا ملک چھینکر ہمکو نکالدین بعد ہرقل نے سب مفصل حال روانگی لشکر اسلام کا بیان کیا
بجواب اُسکے سب ارکان دولت نے کہا کہ اے بادشاہ تو ہمکو اُنکے مقابلے مین روانہ کر کہ ہم اُنکو ارادے سے باز رکھینگے
اور اُنکے شہر مین جا کر اُنکے کعبے کو کھود ڈالینگے اور کسیکو اُنمین سے نہ چھوڑینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ جب ہرقل نے یہ کلام خوشی اور مستعدی اپنے ارباب دولت کا سُنا اسّی ہزار سوار بہادر اپنی افواج سے علیحدہ کیے اور
چار شخصون کو اپنے مردان مبارز سے اُس فوج پر سردار مقرر کیا ایک کا نام باطلیق دوسرا بھائی اُسکا کہ نام اُسکا جرجیا
تھا تیسرا حاکم شرطہ کا لوقا بن شمعان چوتھا صلیبا حاکم غزہ اور عسقلان اور یہ چارون شخص شجاعت اور عقل
مین ضرب المثل تھے پھر اُن لوگون نے زرہین پہنین اور اپنے ساز و سامان سے درست اور طیار ہوے
اور اُنکے مہتر ترسایان نے اُنکے واسطے نماز نصرت کی پڑھی اور دعائے فتح مانگی کہ اے اللہ مدد دے اُس شخص کو جو ہم مین سے
حق پر ہو اور جو خوشبو کی چیز اُنکے عبادت خانون مین جلائی جاتی تھی اُسکی دھونی اُن چار شخصون پر دی اور معمودیہ کا پانی
اُنپر چھڑکا پھر وہ سردار مع اپنی فوج کے روانہ ہوے اور اُسکے آگے قوم عرب نصرانی تھی راہ بتلانے کے واسطے **واقدی**
رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ یزید بن ابی سفیان مع اپنی فوج کے تین دن قبل پہونچنے لشکر روم کے مقام تبوک داخل ہوے تھے
جب چوتھے روز صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تبوک سے ارادہ کوچ کا کیا تھا کہ اُسی وقت لشکر روم کا وہان پہونچا
پس جب گرد اُڑتی ہوئی گرد اُنکے لشکر کی مسلمانون نے دیکھی تب مسلمان ہوشیار ہو گئے اپنی جانون پر اور یزید بن
ابی سفیان نے ایکہزار مسلمانون کو اپنے لشکر سے پوشیدہ بطور گارڈ کے بٹھا دیا اور ربیعہ بن عامر کو اُنپر سردار مقرر کیا
اور ایکہزار سوار سے آمادہ جنگ لشکر روم ہوے اور لڑنے کے واسطے صفین ترتیب دین اور مسلمانون سے نصائح اور ذکر
نعمتہاے خدا کا کیا اور کہا کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے مدد کا وعدہ فرمایا ہے اور بہت سے اپنے
فرشتون کو بھیجکر تمھاری کمک کی ہے اور قرآن شریف مین کہا ہے کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ
الصَّابِرِينَ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الجنة تحت ظلال السیوف اور یہ لشکر تمھارا پہلا ہے

جو ایک شام مین واسطے جہاد کے مقابلہ قوم بنی اصفر کے داخل ہوا ہی اور تم یقین جانو کہ گویا اور لشکر مسلمانون کا پہونچکر
تم مین ملگیا ہی پس تم مسلمانون سے کے گمان کو اپنے نزدیک جانو اور احتیاط رکھو اِس بات کی کہ دشمن تمہارے قتل مین امید کرین
اور مدد کرو تم اسکی اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کریگا پس یزید بن ابی سفیان مسلمانون کو یہ نصائح کر رہے تھے کہ اُسی وقت
لشکر روم کا سامنے نمودار ہوا پس جب رومیون نے قلت لشکر مسلمانون کی دیکھی اور سمجھے کہ سوا اِس جماعت کے اور کوئی
اُنکے پیچھے نہین ہی ایک نے دوسرے سے اپنی زبان مین باواز خشمگین کہا تم جانتے ہو اِن لوگون کو جو تمہارا ملک
لینے کو آئے ہین اور پردہ دری تمہاری حرمت کی اور قتل تمہارے بادشاہون کا چاہتے ہین اور طلب نصرت کی کرو تم صلیب سے
کہ وہ مدد دیگی تمکو پھر یہ کہکر رومیون نے مسلمانون پر حملہ کیا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی ہمت درست اور
قلب استوار سے بارادہ لڑائی کے اُنکے لشکر مین ملگئے اور لڑائی شروع ہوگئی اور غلبہ و ہجوم کیا رومیون نے اُنپر اور بسبب
اپنی کثرت کے یہ جانا کہ یہ لوگ ہمارے قبضے مین آگئے کہ اِسی حالت مین ربیعہ بن عامر اور ہزار سوار لشکر مسلمانون کی
کمینگاہ سے نکلے اور باواز بلند تکبیر کہتے ہوئے اور درود پڑھتے ہوئے گھوڑے عربی دوڑا کر رومیون پر حملہ کیا جب
رومیون نے یہ حال دیکھا ہمتین اُنکی ٹوٹ گئین اور اللہ تعالیٰ نے اُنکے دلون مین خوف مسلمانون کا ڈال دیا پس
وہ فوراً پیچھے پھرے اور ربیعہ بن عامر نے باطلیق سردار لشکر رومیون کو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیون پر لڑنے کی
تاکید اور ترغیب کرتا ہی یہ کیفیت دیکھکر ربیعہ بن عامر نے جانا کہ وہ رومیون کا سردار ہی پس حملہ کیا اُسپر اور ایسے راستے سے
اُسکے نیزہ مارا کہ اُسکے سرین توڑ کر دوسری جانب نکلا اور گر پڑا وہ بیہوش ہوکر زمین پر پس جب رومیون نے یہ حال
دیکھا بھاگ نکلے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے فتح اور نصرت نازل فرمائی
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اِس لڑائی مین دو ہزار دو سو سوار رومی مارے گئے اور ایک سو بیس
مسلمان شہید ہوئے کہ اکثر اُنمین کے قوم سکاسک سے تھے اور جب رومیون کو ہزیمت ہوئی جرجیس نے کہا اُنسے کہ افسوس ہم
لشکر مین کون منہ لیکر ہرقل بادشاہ کے سامنے جاوینگے حالانکہ شکست ہمکو ایک چھوٹے لشکر مسلمانون سے ہوئی کہ اُنھون نے
دلیری کی اور کے زمین کو ہماری لاشون سے بھر دیا اور ہمارے بڑون کو قتل کیا پس مین نہ پھرونگا جب تک کہ بدلا اپنے
بھائی باطلیق کا نہ لونگا یا مین بھی اُسی سے جا ملونگا پس جب رومیون نے یہ کلام سُنا بعضون نے بعض کی تعریف اور
اظہار رضامندی اور بعض کو ملامت کی اور بارادہ لڑائی کے پھرے اور قصد لڑائی اور حملے کا کیا پس جب پھرے وہ اپنی
جگہون مین خیمے کھڑے کیے اُنھون نے اور بواسطہ ایک شخص نصرانی کے جسکا نام قداح بن واثلہ تھا مسلمانون کے
پاس کہلا بھیجا کہ ایک شخص عاقل اور بزرگ مرتبے کو اپنے لشکر سے ہمارے پاس بھیجین تاکہ ہم دریافت کرین کہ وہ لوگ
ہمسے کیا چاہتے ہین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب قداح بن واثلہ نے مسلمانون کے لشکر مین
آکر ادا پیام کیا تب ربیعہ بن عامر نے چاہا کہ رومیون کے لشکر مین جاوین یزید بن ابی سفیان نے اُنسے کہا کہ

تمہارے جانے مین مجھکو تمہارے واسطے اندیشہ ہی کیونکہ کل تمنے ایک بڑے شخص کو اس قوم سے قتل کیا ہی ربیعہ بن عامر نے یہ آیت پڑھی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولینا اور کہا کہ مین تمسے اور سب مسلمانون سے یہ وصیت کیے جاتا ہون کہ تمہاری نگاہ اور ہمت میری طرف مصروف رہے کہ اگر رومی میرے ساتھ بیوفائی اور فریب کرین اور اس وجہ سے مین اُنپر حملہ کرون پس تم بھی اُنپر حملہ کرو یہ کہکر ربیعہ بن عامر گھوڑے پر سوار ہوے اور مسلمانون سے سلام علیکم کرکے بسمت لشکر دشمن کے روانہ ہوے جب قریب لشکر اور خیمے بادشاہ کے پہونچے قداح بن واثلہ نے اُنسے کہا کہ بادشاہ کے لشکر کی تعظیم کر و گھوڑے سے اُترکر ربیعہ بن عامر نے کہا کہ مجھسے تو یہ ممکن نہین ہی کہ عزت سے ذلت اختیار کرون اور مین گھوڑا اپنا دوسرے کو نہ دونگا اور سواے دروازہ خیمے کے بیچ مین کہین نہ اُترونگا اور اگر خلاف اسکے مجھسے چاہتے ہو تو مین ابھی پھرا جاتا ہون کس واسطے کہ ہمنے تمہارے پاس پیغام نہین بھیجا تھا بلکہ تمہارا پیغام ہمارے پاس آیا تھا پس قداح نے یہحال رومیون سے بیان کیا اُنھون نے کہا کہ یہ مرد عربی اپنے کلام مین راست گو ہین آنے دو انکو جسطرح سے وہ چاہین پس ربیعہ بن عامر خیمے کے قریب پہونچکر گھوڑے سے اُترے اور گھوڑے کی باگ اپنے ہاتھ مین لیے ہوے زمین پر بیٹھ گئے پس جرجیس نے اُنسے کہا کہ اے برادر عربی باوجود اس بات کے کہ تم ضعیف تر بن اقوام سے ہمارے نزدیک ہوا اور یہ خیال ہرگز ہمارے دلون مین نہ تھا کہ تم ہمسے لڑوگے تم کس امر کے ہمسے خواہان ہو ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ ہم صرف تمسے یہ چاہتے ہین کہ تم دین اسلام مین داخل ہوا اور جو ہم کہتے ہین اور کرتے ہین وہی تم بھی کہو اور اگر یہ امر تمکو منظور نہو جزیہ دو اور اگر جزیے مین بھی انکار ہو پس تلوار حکم ہی ہمارے تمہارے بیچ مین جرجیس نے کہا کہ کیا قباحت اور کون چیز تمکو اس امر سے مانع ہی کہ تم ملک فارس پر چڑھائی کرو اور ہمسے راہ و رسم اور دوستی رکھو ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ بہ نسبت اہل فارس کے تم ہمارے ملک سے قریب ہو اور اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہی قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ جرجیس نے پوچھا کہ کوئی کتاب بھی تمپر اُتری ہی ربیعہ بن عامر نے کہا ہان جیسے انجیل تمہارے نبی پر اُتری ہی جرجیس نے کہا آیا ممکن ہی کہ صلح کرلو تم اپنی اور ہماری قوم کے ساتھ اس قرار سے کہ دیوین ہم ہر ایکو تمہارے لشکر سے ایک دینار اور ایک وسق غلہ اور تمہارے لشکر کے سردار کو ایک سو دینار اور دس وسق غلہ اور تمہارے خلیفہ کو ایکہزار دینار اور ایک سو وسق غلہ اور ہمارے تمہارے اس بات کی لکھا پڑھی ہو جاے کہ نہ تم ہمسے لڑو اور نہ ہم تمسے ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ یہ بات نہین ہوسکتی ہی ہمارا تمھارا معاملہ وہی ہی جو پہلے ہم کہہ چکے ہین کہ دین اسلام اختیار کرو یا جزیہ دو یا تلوار کا سامنا ہی جرجیس نے کہا کہ دین اسلام تو ہم کسی طرح قبول نہین کرسکتے ہین گو ہم سب کے سب مارڈالے جاوین کسواسطے کہ اپنے دین کا بدل ہمکو کسی طرح نہین دکھائی دیتا ہی اور مرجانے کو ہم ادا کرنے جزیے سے آسان و سبک جانتے ہین اور لڑائی مین تو ہمسے زیادہ تم لوگ خواہشمند نہین ہو کہ ہمارے لشکر مین اولاد بطارقہ اور عمالقہ اور لڑائی اور نیزہ اور تلوار کے لوگ ہین پھر جرجیس نے ایک دربان سے کہا کہ سقیلہ مہتر ترسایان کو اسوقت میرے سامنے حاضر کر

کہ اُن سے امور دین کی گفتگو کرے - **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ ہرقل بادشاہ نے ایک بڑے دانا اور ترسایان کو
جو اُنکے دین اور شرع کے مسائل خوب جانتا تھا اِس لشکر کے ساتھ بھیجا تھا سو وہ شخص جرجیس کے سامنے آکر بیٹھا اور جرجیس نے
اُس سے کہا کہ ای باپ ہمارے دریافت کر تو ہمارے لیے اِس مرد سے حالات اُنکے دین اور شرع کو پس سقیلیہ نے ربیعہ ابن عامر سے
کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے کہ اللہ تعالی ایک نبی عربی ہاشمی قریشی پیدا کریگا اور علامت اُنکی نبوت کی یہ ہوگی کہ اللہ تعالے
اُنکو آسمان پر بُلاویگا سو یہ بات واقع ہوئی یا نہین ربیعہ بن عامر نے کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی
چنانچہ خود اللہ تعالے قرآن مجید مین اُسکی خبر دیتا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے الذی بارکنا حولہ
پھر اُس شخص نے کہا کہ ہماری کتابون مین مذکور ہے کہ خدا اُنکی امت پر ایک مہینے کا روزہ فرض کریگا ربیعہ بن عامر نے
کہا سچ ہے اللہ تعالی نے روزہ فرض کیا ہے اور اپنی کتاب مین یہ فرمایا ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور
دوسری جگہ فرمایا ہے کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتب مین یہ بات
لکھی ہے کہ اُنکی امت سے جو کوئی ایک نیکی کریگا اُسکے لیے دس نیکیان لکھی جائینگی اور جو کوئی ایک بُرائی کریگا اُسکے
واسطے ایک ہی بُرائی لکھی جاویگی ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہے اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے من جاء بالحسنة
فلہ عشر امثالہا ومن جاء بالسیئة فلا یجزی الا مثلہا پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتابون لکھا ہے کہ اللہ تعالی اُنکی امت کو حکم کریگا
کہ اُسپر درود بھیجا کرین ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہے اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون
علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما پس شخص مذکور یہ سب جوابات ربیعہ بن عامر کے سُنکر متعجب ہوا
اور سرداران روم سے اُسنے کہا کہ حق انھین قوم کے ساتھ ہے پھر بعد اس گفتگو کے ایک دربان نے جرجیس سے کہا
کہ یہ وہی عرب بدوی ہے جسنے تیرے بھائی باطلیق کو مار ڈالا ہے پس جب جرجیس نے یہ کلام سنا لال ہوگئین آنکھین اُسکی
غصے سے اور چاہا اُسنے ربیعہ بن عامر پر حملہ کرے مگر ربیعہ بن عامر اِس حالت کو دیکھکر مثل بجلی کے فوراً اپنی جگہ سے اُٹھ
کھڑے ہوئے اور دست بقبضۂ شمشیر ہوگئے اور جلدی کی جرجیس پر اپنی تلوار کے وار سے پس فی الحال گرا اُسکو زمین پر بیہوش اور مردہ اور دوڑے
بطارقہ اور اُنپر حملہ کیا تب ربیعہ بن عامر اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر آمادہ مقابلہ ہوئے اور حملہ کیا رومیون پر اور دیکھا یزید
بن ابی سفیان امیر لشکر مسلمانون نے سامنے سے اس حال کو پس کہا انھون نے مسلمانون سے کہ دشمنان خدا نے صحابی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ربیعہ بن عامر کے ساتھ بیوفائی اور فریب کیا پس چلو اور تم اُنکو جانے نہ دیوین پس حملہ کیا
مسلمانون نے اور ملگئے دونون لشکر ایک مین اور خوب مضبوطی سے رومی لڑ رہے تھے کہ اُسی حالت مین ایک لشکر مسلمانون کا
ہمراہی **شرحبیل بن حسنہ** کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دکھائی دیا اور جب اُس لشکر کے مسلمانون نے
اپنے بھائیون مسلمانون کو رومیون سے لڑتے دیکھا حملہ کیا اُنھون نے رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو اور خوب تیغ زنی کی
اُنکے سرون پر **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ اُس آٹھ ہزار جماعت رومیون سے

ایک شخص زندہ بھیجا کہ اہل عرب سے ملے ایسا تھا اُنکو گھوڑے دوڑا کر سبب عہد ہونے ملک شام کے
تبوک سے اور سب مال و اسباب اُنکا مسلمانون کے قبضے مین آگیا پھر ہمراہیان یزید بن ابی سفیان نے
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ او راُنکے ساتھیون سے ملاقات کی اور سب ایک جگہ اُترے اور شرحبیل
بن حسنہ نے سب مال لوٹ کا اکٹھا کرکے یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر سے مشورہ کیا سو اُن
دونون سرداروں نے یہ کہا کہ مناسب ہے کہ سب مال جو رومیون سے ہاتھ لگا ہے حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے حضور مین بھیجا جاوے تاکہ مسلمان اُسکو دیکھکر قصد جہاد رومیون کا کرین پس اس
رائے کو سبھون نے پسند کیا اور سب مال و اسباب سوائے ہتھیارون اور سامان جنگ کے واسطے
تقویت مسلمانون کے ہمراہی شداد بن اوس اور پانچسو سوار کے مدینۂ طیبہ کو روانہ کیا اور مسلمانون نے
انتظار آنے اور لشکر کے بمقام تبوک قیام کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب شداد
بن اوس وہ سب مال و اسباب لیکر مدینۂ منورہ مین پہونچے اور وہان کے مسلمانون نے اُسکو دیکھا بڑی خوشی سے
آوازین لا آلہ الا اللہ و اللہ اکبر کی بلند کین کہ شور اُنکی آوازون کا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
کانون تک پہونچا پس اُنھون نے سبب اُسکا استفسار فرمایا لوگون نے عرض کیا کہ شداد بن اوس
مال و اسباب کہ جو رومیون سے جہاد مین ملا ہے لیکر آئے ہین پس یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُسی وقت شداد
بن اوس مع ہمراہیان اپنے کے آپہونچے اور سواریون سے اُتر کر مسجد شریف نبوی مین علی ساکنہا الف التحیۃ
والثنا داخل ہوے اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی پڑھین پھر قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا
بعدہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور سلام کرکے مبارکباد فتح کی دی اور تمام سرگذشت اہل
رومیون کی بیان کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سجدہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ادا کیا اور اس معاملے کو شگون
نیک فتح اسلام کا تصور فرمایا اور اس مال و اسباب سے دوسرا لشکر مسلمان کا آراستہ کیا اور ایک خط بطلب اہل
مکہ معظمہ کے واسطے جہاد کے لکھا وہو ہذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر عبد اللہ عتیق ابن ابی قحافہ
الی المسلمین من اہل مکۃ وحولہا سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا آلہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اما بعد فانی قد استنفرت من قبل المسلمین الی جہاد عدوہم و فتح بلاد الشام وقد کتبت الیکم لتسرعوا الی
ما امر ربکم سبحانہ وتعالیٰ حیث یقول انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم
ان کنتم تعلمون وہذہ الآیۃ نزلت فیکم وانتم احق بہا واولی من صدق بہا وقام بحکمہا فمن نصر دین اللہ
فاللہ ینصرہ ومن بخل ببخلہ عن ذلک استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید + سارعوا الی جنۃ عالیۃ قطوفہا
دانیۃ اعدہا اللہ للمجاہدین والمہاجرین والانصار ومن اتبع سبیلہم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ؛

اور اس نامے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر کر کے عبداللہ بن حذافہ کے حوالہ کیا پس عبداللہ وہ نامہ لیکر روانہ ہوے اور مکہ معظمہ میں پہونچکر اہل مکہ کو آواز دی جب اہل مکہ یکجا ہوے عبداللہ بن حذافہ نے وہ خط پڑھکر ان لوگون کو سنایا پس سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ قبول کی ہمنے دعوت اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سچا جانا ہمنے قول انکا اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا قسم ہے خدا کی کہ نہ باز رہینگے ہم مدد ہی دین خدا سے اور کب تک راہ دیکھین اور باز رکھینگے ہم اپنی جانون کو ان لوگون سے جنھون نے سبقت کی ہے لڑائیون مین اور بہ تحقیق پہونچا مطلب کو وہ شخص جسنے سبقت کی کہ اگر پیچھے رہے ہم سبقت کرنے والون سے پس شاید کہ ہم بھی پیچھے ملنے والون مین سے لکھے جائین پس روانہ ہوے عکرمہ بن ابی جہل ساتھ چودہ آدمی اپنی قوم کے بنی مخزوم سے اور روانہ ہوے سہیل بن عمرو ساتھ چالیس آدمیون کے قوم عامر سے اور حارث بن ہشام بھی انکے ساتھ ہوے اور دیگر اہل مکہ معظمہ نے بھی ساتھ دیا کہ تعداد کل اس جماعت کی پانچ سو تھی اور اسی طرح سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط قوم ہوازن اور ثقیف کو بھی لکھا تھا سو اس قوم سے بھی چار سو آدمی بجانب مدینہ منورہ روانہ ہوے **واقدی** رحمہ اللہ نے عبداللہ بن سعید اور انھون نے ابی عامر ہوازنی سے **روایت** کی ہے کہ ابی عامر نے کہا کہ ہم طائف مین تھے جس وقت یہ خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہمارے پاس پہونچا پس اس خط کے پڑھتے ہی چار سو آدمی قوم ہوازن و ثقیف سے ہمراہ ہوئے راستے مین اہل مکہ سے ملاقی ہوے کہ ہم وے سب ملکر نو سو آدمی سوار تھے اور ہر شخص ہم مین کا یہی کہتا تھا کہ ہم مین سے ہر ایک شخص نو سوار آدمی کا مقابلہ کر سکتا ہے پس ہم سب بالاتفاق مدینہ منورہ مین پہونچکر مقام بقیع اترے جب یہ حال حضرت صدیق کو معلوم ہوا حضرت صدیق نے ہمارے پاس کہلا بھیجا کہ اپنے بھائیون کے پاس روانہ ہو تم یعنی جس مقام مین شرحبیل بن حسنہ اور یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر ہین پس روانہ ہوے ہم لوگ جرف کو اور وہان بیس روز قیام کیا اور مسلمان آکر ہم مین ملتے جاتے تھے شداد بن اوس نے جو اس جماعت مین تھے **روایت** کی ہے کہ آئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ مع جماعت مہاجرین اور انصار کے ہمارے پاس اور کھڑے ہوے اور خطبہ پڑھا پس حمد و تعریف بیان کی اللہ تعالی کی پھر کہا کہ اے لوگو اللہ تعالی نے مسلمانون پر فرض کیا ہے جہاد کو اور ثواب اسکا بڑا ہے اللہ تعالی کے نزدیک پس چاہیے کہ تم اپنے ارادے اور نیتون کو تاکہ بڑھ جاوین نیکیان تمھاری اور جلدی چلو اے بندگان خدا بجانب عمل کرنے فرض اپنے پروردگار اور سنت اپنے نبی کے اور نہین ہے یہ کام مگر ایک دو نیکیون کا یا فتح یا شہادت پس جو شخص شہید ہوگا تم مین سے جا ملیگا گذرے ہوے لوگون مین اور جو مر جائیگا تم مین سے پس جزاے خیر دینا اسکا اللہ تعالی کے ذمے ہے اور چار سو مسلمان قوم حضرموت کے بھی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک نامہ **اسید بن سلمہ** کلابی اور قوم بنی کلاب کو بھی لکھا اور واسطے جہاد روم کے انکو طلبا پس **ضحاک بن سفیان بن عوف** کلابی نے بطور خطبہ پڑھنے کے قوم کلاب سے کہا کہ اے قوم بنی کلاب

پرہیزگاری اختیار کرو اور روانہ ہو تم بجانب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مدد دہی دین محمدی [illegible]
ایک شخص پیر نے قوم بنی کلاب سے جو بارہا ملک شام میں گیا تھا کہا کہ اے ضحاک تم ہمکو ایسی قوم سے [illegible]
جنکے واسطے عزت اور قوت اور لشکر اور گھوڑے بیشمار ہیں اور اہل عرب طاقت انکے مقابلہ کی نہیں رکھتے ہیں کیونکہ یہ لوگ تھوڑے
ضعیف جماعت کے تھوڑے ہیں ضحاک نے کہا کہ جو فتح اور نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوئی تھی وہ سبب [illegible] لوگوں
اور ہتھیار کے نہ تھی بلکہ وہ نصرت اظہار دین خدا کے واسطے تھی جس دین پر اللہ نے انکو بھیجا تھا چنانچہ ہنگام غزوہ بدر کے
ہمگی تین سو تیرہ آدمی ہمراہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور قریش کے پاس لشکر اور ہتھیار سے بہت کچھ سامان تھا
اور ہمیشہ فتح و نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی اس وقت تک کہ اس عالم سے انتقال فرمایا اور جب حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوئے اس وقت تمنے دیکھا ہے ان لوگوں کو جو بعد انتقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دین اسلام سے پھر گئے تھے کہ کیونکر تلوار سے انکو مغلوب کیا اور کوئی تعریف تمہاری خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اور مسلمانوں کے نزدیک نہوگی جب تک کہ تم مسلمانوں کی [illegible] نکروگے جیسا کہ قوم حمیر اور قوم [illegible] کیا ہے
پس میں اللہ تعالی کی قسم تمکو دیتا ہوں کہ [illegible] تم اپنی قوم کو [illegible] جاؤ تاکہ اہل عرب میں [illegible] گھوڑے
جماعت ہتھیار میں تم سب سے زیادہ ہو [illegible] اور حکم خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مان لو [illegible]
کہا ہے کہ جب قوم بنی کلاب نے یہ گفتگو ضحاک کی سنی کھل گئیں آنکھیں انکی اور [illegible] کی انھوں نے واسطے [illegible]
اونٹوں پر اور کوتل کر لیا عربی گھوڑوں کو اور [illegible] میدان مدینہ منورہ [illegible] میں [illegible] گھوڑوں [illegible]
ہوئے اور مدینہ طیبہ میں پہونچکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور حضرت [illegible] انکے آنے [illegible]
فوج اس جماعت کے واسطے بناکر سردار ضحاک [illegible] سفیان کیا اور حکم دیا کہ لشکر مسلمانوں [illegible]
اپنے ساتھ لاکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور میں اس فوج [illegible] سے کہا
کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ گھوڑے برنگ سرخ و سفید دیکھے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے خیل الیمن مجلبہ طلقہ راوی نے بیان کیا ہے کہ اس لشکر کے جمع ہونے کا شور ہو گیا اور [illegible]
اور انصار کے بھی لوگ آکر اس لشکر میں شریک ہوئے اور بمقام جرف پورا ہوا لشکر اور حضرت صدیق نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے اس لشکر کا
امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کو سردار مقرر فرما دیں اور کسی اور شخص کو اس لشکر کے طلیعہ پر امیر مقرر کریں سو یہ امر سعید بن خالد
بن سعید بن العاص کے واسطے جو جوان بزرگ تھے تجویز کیا اس وجہ سے کہ سعید نے حضرت صدیق رضی سے کہا تھا کہ اے خلیفہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ نے ارادہ اس امر کا کیا تھا کہ لشکر کا ایک امیر طلیعہ [illegible] اور امیروں کے میرے باپ کو
مقرر فرما دیں تب مسلمانوں نے اس معاملہ میں آپس میں گفتگو کی تھی پس آپ نے انکو معزول فرمایا اور حال یہ ہے
کہ میرے باپ نے اپنے نفس کو راہ خدا میں قید کیا تھا اور میں نے بھی اپنے نفس کو اللہ تعالی کی راہ میں

قید کیا ہے اور ہمیشہ آپکی دعوت اور بیعت کا قبول کرنے والا ہون پس اگر آپ مجھکو امیر طلیعہ لشکر کا مقرر فرما دین تو اللہ تعالیٰ
زمانے مین مجھکو عاجز نہ دیکھیگا راوی نے کہا ہے کہ سعید اپنے باپ سے زیادہ بزرگ منش اور سوار کار تھے پس حضرت
صدیق نے اُنکی درخواست کو منظور فرمایا اور نشان فوج اُنکے واسطے بنا کر اُنکو دیا اور دو ہزار سوار عرب پر اُنکو امیر کیا
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب حال گفتگو سعید بن خالد کا
اور درخواست اُنکی درباب امارت لشکر اور مقدمہ رہنا اُنکا اِس کام پر سُنا تو یہ امر اُنکو اچھا نہ معلوم ہوا اور حضرت
صدیق کے پاس آئے اور کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نشان تمنے سعید بن خالد کے واسطے
بنایا ہے اور اُنکو اُس شخص پر جو اُنسے بہتر ہے ترجیح دی ہے اور جو گفتگو سعید بن خالد نے بوقت بنانے نشان کے
تمسے کی ہے سب مین نے سُنی ہے سو مین قسم بخدا کہتا ہون کہ تم جانتے ہو کہ سعید نے اُس قول سے یعنی یہ کہ مسلمانون نے
اُنکے باپ سے مقدمے مین گفتگو کی سواے میرے اور کسی کو مراد نہین لیا ہے حالانکہ قسم ہے خدا کی کہ مین نے اُنکے
باپ سے مقدمے مین کوئی کلام نہین کیا اور مجھکو اُنسے دشمنی ہے پس جب حضرت صدیق نے یہ کلام حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کا سُنا بہت گران گذرا اُنپر دو وجہون سے ایک معزول کرنا سعید بن خالد کا دوسرے عمل کرنا
خلاف رائے حضرت عمر کے کس واسطے کہ وہ حضرت عمر کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور حضرت عمر ہوا خواہ مسلمانون کے تھے
اور اُنکو ایک قرب و منزلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل تھی پس اُٹھ کھڑے ہوے حضرت صدیق
اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر یہ حال بیان کیا حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپکو معلوم ہے
کہ عمر رضی اللہ عنہ کو اصلاح اور بھلائی دین کی منظور رہتی ہے اور اُنکو کسی مسلمان کے ساتھ دل مین دشمنی نہین ہے پس
حضرت صدیق نے قول حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبول کر کے ابی اروی الدوسی کو سعید بن خالد کے
پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ میرے نشان کو میرے پاس بھیجدو جب یہ پیغام بمقام جرف سعید بن خالد کو پہونچا نشان
سلطنت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پھیر بھیجا اور کہا قسم ہے خدا کی مین کافرون کے ساتھ لڑونگا تحت نشان ابی بکر
صدیق کے جس جگہ ہو اور جسکے ہاتھ مین ہو کیونکہ مین اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین قید کر چکا ہون واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس فکر مین تھے کہ کس شخص کو امیر طلیعہ لشکر ابی عبیدہ
بن الجراح کا کرنا چاہیے کہ اس اثنا مین سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور حرث بن ہشام آئے اور یہ لوگ
ہمیشہ امیدوار اور خواہشمند اس امر کے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اُنکے واسطے نشان سرداری فوج کا
بناوین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لوگون کو دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس امر کا مشورہ کیا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر تو کرنے کا نہین ہے پس حرث بن ہشام نے حضرت عمر سے کہا کہ تم قبل اسلام کے
ہمارے واسطے شمشیر بران تھے اب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو تمکو ہدایت اسلام کی کی سو ہم کچھ پاس قرابت تم مین نہین دیکھتے ہین

حال آنکہ اللہ تعالیٰ نے پاسداری قرابت کا حکم کیا ہے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس امر میں انھیں کو مقدم
گردانتا ہوں جو پہلے ایمان لائے ہیں سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر تمھاری یہی رائے ہے کہ سابقین کو مقدم
گردانو تو قسم ہے خدا کی کہ ہم نافرمانی نہ کرینگے اور جو خرچ ہمنے بایام جاہلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی میں
کیا ہے اُسکا دوچند ہم راہ خدا میں خرچ کرینگے اور جسقدر مدت کہ ہم بمقابلہ لڑائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ٹھہرے ہیں اُسکے دوچند اب بمقابلۂ دشمنان خدا اٹھینگے اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ اے لوگو میں خدا کو اس
بات پر گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنا نفس اور اپنے ساتھیوں کے نفوس کو اور اپنے مال کو راہ خدا میں وقف
کیا ہے اور ہم کبھی جہاد سے نہ پھرینگے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کلام اُنکا سُنکر یہ دعا مانگی اللّٰھم بلغھم
افضل ما یعملون واجزھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص بن وائل
السہمی کو اپنے سامنے بلایا اور ایک نشان فوج اُنکے سپرد کرکے فرمایا کہ میں نے تمکو اس لشکر یعنے
اہل مکہ معظمہ اور ثقیف و طائف و ہوازن و بنی کلاب کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین فلسطین کے
اور ابی عبیدہ بن الجراح کی کمک کرو تم اگر وہ اُسکے خواہاں ہوں تمسے اور کوئی کام بدون اُنکی صلاح اور
مشورے کے نہ کرنا پس روانہ ہو تم برکت دے خدا تم میں اور تمھارے ساتھیوں میں پس عمرو بن العاص
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ تمکو میری شدت اور سختی دشمنان دین پر اور صبر میرا جہاد میں
معلوم ہے سو تم خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے واسطے سفارش اس امر کی کرو کہ مجھکو ابو عبیدہ
بن الجراح پر سردار مقرر کریں اور میرا قرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے تمنے دیکھا ہے اور میں خدا سے امید
رکھتا ہوں کہ میرے ہاتھوں سے بلاد شام فتح اور دشمنان دین ہلاک ہوں حضرت عمرؓ نے کہا جو تمنے یہ اپنے حال
کا مذکور کیا میں اُسمیں کچھ تکذیب اور کلام نہیں کرتا ہوں لیکن میں اس امر میں خوش نہونگا کہ تم ابو عبیدہ بن الجراح پر
امیر مقرر ہو کیونکہ میرے نزدیک ابو عبیدہ کا مرتبہ تمھارے مرتبے سے بڑھکر ہے اور وہ سابق الایمان ہیں اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے حق میں ارشاد فرمایا ہے ابو عبیدہ امین ہذہ الامۃ عمرو بن العاص نے کہا کہ اگر میں ابو عبیدہ
پر امیر مقرر کیا جاؤں تو یہ امر باعث کمی اُنکے مرتبے کا نہیں ہو سکتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا افسوس ہے تیرا اے عمرو اس
بات کا کہ بیان تمھارا تو دلیل ہے اس امر کی کہ اس درخواست سے غرض تمھاری صرف حصول مرتبہ اور زیب و زینت دنیا ہے سو ڈرو
اے عمرو خدا سے اور نہ طلب کرو تم کچھ سوائے بندگی آخرت کے عمرو بن العاص نے کہا کہ درحقیقت بات تو یہی ہے جو تمنے کہا پھر
اس گفتگو کے عمرو بن العاص آمادہ بروانگی ہوئے اور اہل مکہ اور بنو کلاب و ہوازن و ثقیف وغیرہ سے اُنکے ساتھ ہوئے اور مہاجرین
اور انصار واسطے ہمراہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ٹھہر گئے اور عمرو بن العاص نے اپنے ہمراہی لشکر کا سعید بن
خالد کو مقدمۃ الجیش کیا ابو الدرداء نے بیان کیا ہے کہ میں عمرو بن العاص کے لشکر میں تھا پس سُنا تھا میں نے

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو عمرو بن العاص کو بوقت رخصت کے وصیت فرمائی تھی اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ ڈرتے رہو تم
اللہ تعالیٰ سے ہر حال چھپے ہوے اور ظاہر مین اور شرم رکھو اللہ تعالیٰ سے عالم تنہائی مین کہ وہ تمہارے کام کو
دیکھتا ہے اور یہ تم جان چکے ہو کہ تمسے بہتر اور باعزت لوگون پر مین نے تمکو سردار کیا ہے اور کام آخرت کا کرو اور اللہ کو
اپنے کام سے راضی رکھو اور اپنے ساتھیون پر مثل باپ کے شفقت کرو اور تنبیہ مین شتابی نہ کرو اور ساتھیون کے خبرگیران رہو
کہ انمین ضعیف لوگ بھی ہین اور تمکو بہت دور جانا ہے واللہ ناصر دینہ لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اور جب تم مع اپنے
اس لشکر کے روانہ ہو تو اس راہ کو نہ جاؤ جس راہ مین یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر اور شرحبیل بن حسنہ گئے ہین
بلکہ براہ ایلہ جاؤ کہ اس راستے ارض فلسطین پر پہنچ جاؤگے اور لوگ خبررسان اور جاسوس مقرر کرکے ابوعبیدہ بن الجراح
کے پاس بھیجکر انکا حال دریافت کرو پس اگر سنو کہ وہ اپنے دشمن پر غالب ہین تو تم ان دشمنون سے جو ارض فلسطین
مین ہین لڑو اور اگر انکو تمسے کمک کی خواہش ہو تو لشکر کو کمک کے واسطے ایک کے پیچھے دوسرا بھیجتے جاؤ اور سہیل بن عمرو
اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہشام بن حرث اور سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش اس لشکر کا کرو اور جس کام کے واسطے مین نے
تمکو مقرر کیا ہے اسمین سستی اور کاہلی نہ کرو اور ڈرو کاہلی سے اور کثرت دشمنون کی دیکھکر یہ نہ کہو کہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایسی جگہ بھیجا ہے کہ ہم مقابلہ نہین کرسکتے کیونکہ تمنے بہت جگہہ کثرت کفار اور قلت مسلمانون کی
اپنی آنکھ سے دیکھی ہے اور معاملہ جنگ خیبر اور فتح مسلمانون کی بھی تمکو معلوم ہے اور تمہارے ساتھ صحابہ مہاجرین
اور انصار اور اہل بدر سے ہین سو انکی پاسداری اور بزرگداشت و حفظ مراتب اور حقوق انکے کا کرنا اور اگر کوئی دراز دستی
اپنی حکومت کی نہ کرنا اور اس بات کا غرور اپنے دل مین نہ لانا کہ مجکو ابوبکر نے اس وجہ سے سردار انکا کیا ہے کہ مین انسے
بہتر ہون اور فریب نفس سے ڈرتے رہنا اور اپنے کو مثل ایک ہمراہیان کے سمجھنا اور جس وقت جس امر کا قصد کرنا اسمین
ان لوگون سے مشورہ لے لینا اور نماز کا التزام رکھنا اور کوئی نماز بے اذان نہ پڑھنا اور جب نماز کا وقت آوے
اذان کہنا تاکہ تمہارے ساتھی سنین پھر ارادہ نماز کا کرنا پس جو کوئی ہمراہیون سے تمہارے ساتھ نماز پڑھیگا اسکے واسطے
بہتر ہوگا اور جو اپنے قیام گاہ مین پڑھیگا اسکو بھی اجر ہوگا اور تم خود بھیدیون کی بات چیت مین مالک رہنا اور دشمنون سے
نڈر نہ رہنا اور اپنے ساتھیون کو قرآن مجید پڑھنے کی تاکید کرنا اور نگہبانی کے واسطے ساتھیون کو باری باری سے مقرر کرنا
پھر تم خود اسکے نگران رہنا اور رات کو اپنے ہمراہیون کے ساتھ زیادہ یکجائی اور نشست رکھنا اور جب کسی ہمراہی کو بعوض کسی امر
خلاف شرع کے عقوبت کرنا زیادہ شدت اسمین نہ کرنا اور سزا کو بھی نہ چھوڑ دینا کہ زیادہ تر دلیری اسکو ہوجاوے اور جب تک ممکن
ہوسکے ڈرے نہ مارنا کیونکہ تم بےخوف نہین رہ سکتے ہو اس شخص سے کہ جاملے دشمنون مین اور کمک کرے انکی تمہارے اوپر اور
نہ ملا کرنا کسی کے بھید کی بات کو اور اکتفا کو ناظاہر امر کھلی ہوئی انکی باتون پر اور اپنے کام مین کوشش کرتے رہنا اور وقت
مقابلہ دشمن کے یاد اور تصدیق خدا کی کرنا اور کلام کرنے مین وصیت کو مقدم رکھنا اور اپنے ساتھیون پر حکم اس امر کا

ف ذکر وصیت کرنا حضرت ابوبکر صدیق کا عمرو بن العاص کو

کرنا کہ خیانت نہ کریں اور بحالت ثبوت خیانت سکے سزا دینا اور وقت نصیحت کے کلام مختصر کہنا اور اصلاح رکھنا اپنے نفس کی تاکہ اصلاح پر رہے رعیت تمہاری اور امام اور پیشوا انہیں ہوتا ہے مگر وہ شخص جو اپنے فعل اور عمل میں نسبت رعیت کے نزدیکی خدا کی ملحوظ رکھے اور میں نے سردار کیا ہے تمکو تمہارے ساتھیوں اہل عرب پر پس ہر گروہ کی منزلت اور رتبے کو پہچانتے رہنا اور نسبت انکے مثل باپ کے مہربان رہنا اور کوچ کے وقت اپنے لشکر کی خبر گیری رکھنا اور کچھ لشکر طلیعہ کے اپنی فوج کے آگے مقرر کرنا اور جس شخص سے راضی ہو اسکو نگرانی کے واسطے پیچھے لشکر کے رکھنا اور دشمن کے مقابلے میں صبر کرنا اور پیچھے نہ پھرنا کہ اسمیں ضعف اور عاجزی تمہاری ثابت ہوگی اور بالالتزام رکھنا اپنے ساتھیوں کو قرآن پڑھنے پر اور مذاکرہ امور زمانہ جاہلیت اور کفر سے اپنے ساتھیوں کو باز رکھنا کہ ایسی باتوں سے آپس کی دشمنی پیدا ہوتی ہے اور تازگی اور خوبی دنیا سے احتیاط رکھنا اسوقت تک کہ جا ملو تم گذشتگان گروہ مسلم سے اور اپنے تئیں اُن لوگوں میں ملانا جنکی مدح قرآن شریف میں مذکور ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وجعلناہم ائمة یہدون بامرنا واوحینا الیہم فعل الخیرات واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة وکانوا لنا عابدین ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جسوقت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ وصیت عمرو بن العاص کو کرتے تھے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھی اس جگہ موجود تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روانہ ہو ساتھ برکت اور مدد خدا کے وصیت کرتا ہوں میں تمکو اس بات کی کہ خدا سے ڈرتے رہو اور اسکی راہ میں جہاد اور کفاروں کو قتل کرو کہ اللہ مدد کرتا ہے اس شخص کی جو مدد کرتا ہے اللہ کی پس روانہ ہوا لشکر مسلمانوں کا جسکی تعداد نو ہزار تھی بسرداری عمرو بن العاص کے بارادہ فلسطین کے اور جب یہ لشکر ایک دن کے راستے پر پہنچ گیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے نشان ہمراہ فوج اسکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے بنایا اور انکو تمام لشکر مسلمانوں پر سردار مقرر کیا اور حکم دیا کہ مع اپنے ہمراہیان کے بجانب زمین جابیہ روانہ ہوں اور کہا کہ ای امین الامة جو وصیتیں میں نے عمرو بن العاص کو کی ہیں وہ تم سب سن چکے ہو اب میں تمکو رخصت کرتا ہوں پس روانہ ہوئے مسلمان بجانب منزل مقصود کے پھر بعد رخصت کرنے ابو عبیدہ بن الجراح کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید المخزومی کو اپنے پاس بلایا اور سردار کیا انکو قوم بنی لخم اور جذام پر اور ساتھ کیا انکے لشکر زحف کو جسکی تعداد نو سو سواروں کی تھی اور دیا خالد بن الولید کو نشان حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو سیاہ رنگ تھا اور یہ نو سو سوار وہ لوگ تھے جو اکثر لڑائیوں میں سامنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑے تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے فرمایا کہ ای ابا سلیمان میں نے اس سب لشکر پر تمکو سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین الیلا وفارس کے اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ فتح کرے اللہ تعالیٰ اُس ملک کو تمہارے ہاتھ سے اور مدد دیوے تمکو پس روانہ ہوئے خالد بن الولید بجانب ملک عراق کے روم بن عامر نے بیان کیا ہے کہ تھا میں اُس لشکر میں جسکو حضرت صدیق نے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب ایلیہ و فلسطین کے بھیجا تھا اور صاحب نشان عمرو بن العاص کے سعید بن خالد تھے پس دیکھا میں نے انکو کہ نشان کو جنبش دیتے تھے اپنے ہاتھ میں

اور اشعار رجز پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر مسلمانون
کو بجانب ملک شام و عراق روانہ کر کے مدینہ طیبہ مین واپس تشریف لائے اور وہ اللہ تعالی سے دعاے فتح و نصرت کی
مسلمانون کے واسطے مانگتے تھے اور اسوقت حضرت صدیق کے دل مین مسلمانون کے واسطے ایک قلق اور غم پیدا ہوا کہ آثار
اسکے اُنکے چہرے سے نمایان تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ قلق کس امر کا ہی تمکو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ مجھکو مسلمانون کے واسطے قلق ہی اور مین اللہ سے امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی مسلمانون کو اُنکے دشمنون پر غالب کرے
اور ایسا کرے کہ مسلمانون کے کسی معاملہ لڑائی اور جہاد مین مجھکو غم لاحق ہو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہی
خدا کی مجھکو کبھی کسی لشکر مسلمانون کی روانگی کا ایسا سرور نہین ہوا جیسا کہ اس لشکر کی روانگی مین بجانب ملک شام کے
مین خوش ہوا اور یہ سرور میرا اس وجہ سے ہی کہ اللہ تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ فتح ملک شام کا
فرمایا ہی اور اللہ کا وعدہ خلاف نہین ہوتا ہی حضرت صدیق نے کہا سچ ہی اور مین جانتا ہون کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا درباب فتح ملک شام کے درست ہی اسمین کچھ خلاف نہین ہی اور بیشک ہم روم اور فارس پر غالب ہونگے لیکن
ہم نہین جانتے ہین کہ یہ امر اس وقت مین واقع ہوگا آیا اسی لشکر کے ہاتھ سے ہوگا یا دوسرے لشکر کے ہاتھ سے حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا سچ ہی ولیکن خدا سے گمان نیک رکھنا چاہیے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ اسی شب کو حضرت
صدیق نے یہ خواب دیکھا کہ عمرو بن العاص اور اُنکے ساتھی مسلمان ایک ثنیہ دشوار گذار مین پہونچے ہین اور کام اُنپر سخت
ہو گیا ہی پھر عمرو بن العاص نے چاہا کہ اس ثنیہ دشوار اور تنگ سے نجات پاوین پس حملہ کیا اُنھون نے تسواری اسپ اپنے
اور ساتھیون نے بھی تبعیت اُنکی کی پس ناگہان پہونچ گئے وہ ایک زمین سبز اور سیراب مین اور اُترے وہان اور راحت
حاصل کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اس خواب کے دیکھنے سے سرور حاصل ہوا اور یہ خواب لوگون سے بیان کیا
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہی کہ مسلمانون کو فتح حاصل ہوگی لیکن معلوم ہوتا ہی کہ پہلے عمرو بن العاص اور اُنکے
ساتھی لوگون کو قبل اسکے مشرکین سے مشقت شدید اُٹھانی پڑیگی پھر اس مشقت سے نجات حاصل ہوگی **واقدی** رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام مین ہمیشہ معمول تھا کہ عوام الناس ملک شام کے گیہون جو روغن زیت منقی انجیر وغیرہ
عمدہ چیزین مدینہ منورہ مین لا کر بیچتے تھے پس جس زمانے مین کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سامان روانگی لشکر کا کر رہے
تھے اور عمرو بن العاص کو مامور بروانگی جانب ارض ایلہ اور فلسطین کے کیا تھا اُسوقت بھی یہ لوگ برسم تجارت آئے تھے
اور سب معاملہ دیکھا سنا تھا سو ان لوگون نے یہ خبر و نیز حال مارے جانے مشرکین کا بمقام تبوک ہرقل بادشاہ روم کو پہونچایا
پس ہرقل نے سب اپنے ارکان دولت اور مردان جنگجو اور بطارقہ ترسایان کو اکٹھا کر کے اس حال سے مطلع کیا اور کہا کہ سنو آگاہ ہو
تم کہ یہ معاملہ وہی ہی جسکی خبر مدت سے مین تمکو دیتا ہون اور بیشک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میرے
تختگاہ تک مالک ہوجاوینگے سو وقت اسکا قریب پہونچا ہی اور ساتھی تمھارے بمقام تبوک مارے گئے

اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر مسلمانون کا تمھاری طرف روانہ کیا ہے کہ اسکو تم اپنے پاس پہونچا ہی
سمجھو پس مناسب ہے کہ خودداری کرو تم اور اپنے دین کا شجیع اور لڑکے بالے اور مال کے واسطے لڑو اور اگر اس بات مین
سستی اور کاہلی کروگے تو ملک اور مال تمھارا سب انکی ملکیت مین آجائیگا پس وہ سب یہ کلام ہرقل کا سنکر اپنے ساتھیون کے
جو بمقام تبوک مارے گئے تھے رونے لگے ہرقل نے کہا کہ رونا چھوڑو کہ یہ کام عورتون کا ہے اور جاؤ تم سب بمقام اجنادین جمع ہو
ہرقل کے وزیر نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ اس خبر کو جو عربون نے بیان کیا ہے ہم انکی زبان سے سنین پس ہرقل نے ہمین سے
ایک شخص عرب نصرانی کو قوم لخم سے اپنے سامنے بلایا اور اس سے پوچھا کہ تجھکو مدینہ منورہ چھوڑے ہوے کتنے دن گذرے ہین
اسنے کہا کہ پچیس روز گذرے ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ مسلمانون کا سردار کون ہے اسنے کہا ایک شخص ہین جنکا نام ابو بکر ہے اور
انھون نے اپنا لشکر تمھارے اوپر روانہ کیا ہے اور مین نے دیکھا ہے کہ وہ لوگ بڑے مستعد اور مضبوط ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ
تو نے ابو بکر کو دیکھا ہے اسنے کہا کہ ہان مین نے دیکھا ہے اور انکے پاس سے گذرا ہون جب کہ وہ چار درہم کو مال اپنے شانون پر ڈال کے
اور دیکھا مین نے انکو مثل اور سب مسلمانون کے ہے بدن مین فرق نہ تھا کہ وہ کپڑے پہنے ہوے بازارون مین پھرتے ہین اور
نگاہ رکھتے خلائق کی کرتے ہین اور حکم کرتے ہین اور ظالم سے بدلا لیتے ہین مظلوم کا انکے نزدیک کمزور اور زوردار برابر ہین پھر ہرقل
نے کہا کہ انکا حلیہ بیان کرو اسنے کہا کہ قد انکا لانبا ہے رنگ گندم گون ہے دونون رخسارے ہلکے اور پتلے ہین اور خوش زبان ہین اور
بیان ہو چکے انکے بہت اچھے ہین پس ہرقل یہ سنکر روتا اور کہا کہ یہی خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور ہم نے انھی
کتب مین یہ لکھا دیکھا ہے کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی کام دین کا کرینگے اور ہمکو یہ بھی اپنی کتابون سے معلوم
ہوا ہے کہ انکے بعد ایک اور شخص سیاہ چشم دراز قد گندم گون ہوگا اور شام انکے ہاتھون سے فتح ہوگا اور ہلاک اور جلاوطنی دشمنان دین
ہوگی اس کام کو کرینگے پس نصرانی نے کہا کہ اس شخص کو بھی جسکی صفت تمنے بیان کی مین نے دیکھا ہے ابو بکر کے
ساتھ کہ ان سے کبھی جدا نہین ہوتے ہین ہرقل نے کہا کہ ٹھیک ہے یہ معاملہ اور مین نے تو رومیون کے واسطے بہتری و فلاح
چاہا تھا مگر انھون نے میری اطاعت سے انکار کیا اور قریب ہے کہ نکال دیے جاینگے رومی زمین سے پھر بعد اس گفتگو کے
طیار کیا ہرقل نے ایک صلیب سونے کی اور سپرد کیا روبیس کو جو سردار اسکے لشکر کا تھا اور کہا اس سے کہ مین نے حاکم کیا
تجھکو اپنے لشکر پر پس دانا ہو تو اور باز رکھ اہل عرب کو فلسطین مین آنے سے کہ یہ بہت اچھا فراخ اور میوہ دار ہے اور اسی سے
ہماری عزت ہے پس روبیس نے صلیب کو لیکر اسی دن مع لشکر بجانب اجنادین کے روانہ ہوا واقدی
رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب عمرو بن العاص مع اپنے ساتھیون کے ارض فلسطین مین پہونچے اور جانور انکے کمزور
اور لاغر ہوگئے تھے پس وہ ایک مقام بہتر اور سرسبز مین پہونچکر اترے اور گھوڑے اونٹون کو چرنے کے واسطے چھوڑدیا
پس جاتی رہی لاغری انکی پھر مہاجرین اور انصار اکٹھا ہوے اور اپنے کام مین انھون نے مشورہ کیا پس وہ مشورہ
کر رہے تھے کہ اسی حالت مین عامر بن عدی جو بہترین مسلمانون سے تھے اس مقام مین آئے اور انکے عزیز اقارب

ف ذکر روانہ ہونا ... اجنادین ۱۲

ملک شام مین بہت تھے کہ وہان کے آنے جانے سے اُنکے شہرون اور رستون سے واقف ہوگئے تھے اور وہ اُسوقت اپنے
یگانون کے پاس سے جو ملک شام مین تھے آئے تھے پس مسلمانون نے اُنکو اپنے ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے پاس لیگئے پس
جب دیکھا عمرو بن العاص نے کہ چہرہ عامر بن عدی کا بہت گھبرایا ہوا ہی پوچھا کہ ای عامر تمھارے اضطراب کا کیا سبب ہی عامر نے
کہا کہ میرے پیچھے ایک بڑا لشکر رومیون کا آپہونچا ہی وہ ان حالیکہ کھینچتے ہین اور پہاڑتے ہین وہ لوگ درختون کو اچھے گھوڑون پر
عمرو بن العاص نے یہ سنکر کہا کہ ای عامر تمنے تو مسلمانون کے دلون کو خوف سے بھر دیا پس ہم اللہ تعالی سے دشمنون پر
مدد چاہتے ہین تم یہ تو بتلاؤ کہ کس قدر جماعت کا تمنے اندازہ کیا ہی عامر نے کہا کہ مین نے ایک بلند پہاڑ پر چڑھکر دیکھا ہی
کہ نشانون اور نیزون اور صلیبون سے تمام وادی الاحمر جو ایک بڑا مقام ارض فلسطین مین ہی بھرا ہوا ہی اور
بقدر ایک لاکھ آدمی کی جماعت میرے اندازے مین معلوم ہوتی ہی اور مجھکو تو اسی قدر حال معلوم ہی اور تحقیق عذر خواہی کی
اُس شخص نے کہ ڈرایا تھا پس جب عمرو بن العاص نے یہ کیفیت سُنی کہا انھون نے کہ اعانت طلب کرتے ہین ہم
اللہ سے اُسپر اور نہین ہی طاقت اور قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر متوجہ ہوے اُن لوگون کی طرف
جو موجود تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور کہا کہ ای لوگو ہم تم اس معاملہ جہاد مین برابر ہین پس مدد
چاہو تم اللہ سے اُسکے دشمنون پر اور لڑو اُنسے اپنے دین کے واسطے پس تم مین سے جو مارا جائیگا وہ رتبہ شہادت کا
پاویگا اور جو زندہ رہیگا وہ سعید و نیکبخت زندگانی کریگا پس تم لوگ اس معاملے مین کیا راے دیتے ہو جواب اس کلام کے
ہر شخص کو جو راے مناسب معلوم ہوئی اُسنے بیان کی اور ایک گروہ بادیہ اعراب نے عمرو بن العاص سے یہ کہا کہ ای
سردار ہماری راے یہ ہی کہ تم ہم سب کو لیکر بیچ جنگل مین چلیے کہ وہ لوگ وہان حملہ کرنے پر قادر نہونگے اور قلعجات اور
گانون کو نہ چھوڑینگے اور جماعت اُنکی متفرق ہو جاویگی اُسوقت ہم اُنپر بسبیل غفلت کے حملہ کرکے اگر خدا نے
چاہا بھگا دینگے سہیل بن عامر نے کہا کہ یہ مشورہ تو مرد عاجز کا ہی اور ایک جماعت مہاجرین اور انصار نے کہا کہ ہمنے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے تھوڑی جماعت سے بہت جماعت کو بھگا دیا ہی اور اللہ تعالی نے
وعدہ مدد کا دیا ہی اور حکم صبر کا فرمایا ہی اور نہین ہی وعدہ اللہ کا ساتھ صابرین کے مگر اچھا اور نیک اور اللہ تعالی نے
قرآن مجید مین فرمایا ہی قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة اور حال یہ ہی کہ ہم لوگ دشمن کے دیار
مین ہین اور وہ درپی ہمارے قتل کے آئے ہین پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم ہی
خدا کی کہ نہ پھرینگے ہم اُن لوگون کے مقابلے اور لڑائی کفار سے اور نہ پھیرینگے ہم اپنی تلوارون کو
اُنسے پس جسکا جی چاہے اُنکے مقابلے کو آگے بڑھے اور جسکا جی چاہے پلٹ جاوے اور جو شخص پیچھے پھریگا
پس اللہ تعالی اُسکی راہ مین ہی پس عمرو بن العاص نے قول مسلمانان مکہ معظمہ اور کلام عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا سنا
خوش ہوے اور کہا کہ ای بیٹے فاروق کے کیا اچھی بات تمنے کہی گویا تمکو میرے دل کا بھید معلوم ہوگیا کہ میرے

دل مین بھی یہی تھا جو تمنے کہا اور میری تجویز یہ ہی کہ مین تمکو کسی قدر مسلمانون پر سردار کرون کہ وہ میرے لشکر کے واسطے
بطور طلیعہ کے ہون اور خبر لشکر کفار کی ہمسے بیان کرین اور دیکھین اور معلوم کرین اس امر کو کہ آیا دینگے ہم کوئی راہ اُنکی
اُنکے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو ارادہ تمنے کیا ہی وہ کرو کس واسطے کہ مین اپنی جان کے ساتھ بخیل
نہین ہون اس امر مین کہ اُسکو خدا کی راہ مین صرف کرون پس عمرو بن العاص نے ایک نشان لشکر بنا کر عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما کو دیا اور ایک ہزار سوار مسلمانون سے اُنکے ساتھ کیے جسمین قوم بنی کلاب اور اہل طائف اور ثقیف سے
تھے اور حکم روانگی کا دیا پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مع ہمراہیان کے روانہ ہوے اور وہ باقی دن اور
تمام رات صبح تک چلنے مین گذرا تا کہ دفعۃً صبح کے وقت ایک غبار اُنکو دکھائی دیا عبداللہ بن عمر نے اپنے ساتھیون
سے کہا کہ یہ گرد تو لشکر کی معلوم ہوتی ہی اور میرا گمان یہ ہی کہ یہ لشکر طلیعہ فوج روم کا ہی پس توقف کیا عبداللہ بن عمر رضی
مع اپنے ہمراہیان کے اور ایک قوم نے بادیۂ اعراب سے کہا اگر اجازت دو تو ہم جا کر دیکھین کہ یہ گرد کیسی ہی
عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایک کا دوسرے سے جدا ہونا مناسب نہین ہی جب تک نہ معلوم ہووے کہ یہ کیا ہی اسی گفتگو
مین غبار قریب لشکر مسلمانون کے آگیا اور دس ہزار سوار رومی دکھلائی دیے جنکو وہیں سردار رومیون نے بطور طلیعہ
لشکر کے بھیجا تھا بسرداری ایک بطریق اپنے ہمراہی کے جسکا نام راوی کو نہین معلوم ہوا تا کہ مسلمانون کے لشکر کے اخبار
دریافت کرکے اُسکو اطلاع دیوین پس جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس لشکر کو دیکھا اپنے ساتھیون سے کہا
کہ مہلت نہ دو انکو کہ آخر تمہارے ہی مقابلے کو آئے ہین اور اللہ تعالی تمکو اُنپر غالب کریگا اور مدد دیگا اور یقین جانو
اس بات کو کہ بہشت تلوارون کے سایے مین ہی پس مسلمانون نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ با آواز بلند کہا
اور حملہ کیا اور سب سے پہلے عکرمہ بن ابی جہل پھر سہیل بن عمرو نے حملہ کیا اور حملہ کیا ضحاک بن ابی سفیان نے اور للکارا
اپنے ساتھیون کو پھر اُسکے پیچھے مہاجرین اور انصار حملہ آور ہوے اور مل گئین دونون جماعتین اور کام کیا
تلوارون اور نیزون نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہی کہ ہم اُسی واقعہ جنگ مین تھے
کہ دیکھا مین نے ایک سوار رومی بڑے ڈیل ڈول کا کہ وہ داہنے بائین لشکر کے گھوڑا دوڑاتا تھا پس مین نے
اپنے دل مین کہا کہ لشکر کا مالک اور کھمبہ یہی شخص معلوم ہوتا ہی حال آنکہ لڑائی کی گھبراہٹ اور نامردی اُسپر
چھا گئی تھی اور وہ بسبب بڑائی اور بھاری ہونے ڈیل کے مثل اونٹ مست کے معلوم ہوتا تھا پس حملہ کیا
مین نے اُسپر اور بڑھایا مین نے اپنے نیزے کو اُسکی طرف او پیچھے ہٹا اُسکا گھوڑا میرے نیزے سے
پس روک لیا مین نے نیزے کو ضرب سے اور گمان کیا اُسنے بہ نسبت میرے فرار کا اور حملہ کیا مجھپر پس ڈال دیا مین نے
نیزے کو ہاتھ سے اور تلوار کو اُسکے نیزے پر مارا کہ پھل اُسکا کاٹ کر نیزے کو مثل ایک چوب کے کر دیا پھر دوسرا وار مین نے
تلوار سے کیا پس قسم ہی خدا کی کہ معلوم ہوا مجھکو کہ گویا مین نے تلوار کو پتھر پر مارا اور سنا مین آواز تلوار کی مثل آواز کلی تھی

یہان تک کہ ڈر امین کی تلوار ٹوٹ نہ گئی ہو لیکن تلوار بدستور باقی تھی اور دشمن خدا کا کام شدت ضرب سے تمام ہو گیا تھا
پھر مین نے ایک اور ضرب تلوار کی اُسکے رگ شانے پر ماری اور وہ مرگیا اور لے لیا مین نے زرہ وغیرہ اسباب اُسکا
پس جب کفار نے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا ڈر گئے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور مسلمان لوگ اُنکے قتل مین پر آمادہ ہو گئے
اور ضحاک بن سفیان اور حرث بن ہشام کی نیکو کاری واسطے اللہ کے تھی کہ وہ اِس لڑائی مین مصیبت سخت مین پھنسے تھے مگر تھوڑے
عرصے مین غلبہ دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو مشرکین کے بازوون پر کہ غالب ہو گئے اُنپر اور بہت کفار مارے گئے
اور بہت زندہ پکڑ لیے گئے پس یکجا ہوے مسلمان اور یکجا کیا اسباب کفار مقتولین اور اسباب لوٹ کا اور مسلمانون نے
آپس مین کہا کہ نہین معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ اُنکا پتا نہین معلوم ہوتا ہے پس بعضون نے
کہا کہ وہ مارے گئے اور بعض نے کہا کہ وہ گرفتار ہو گئے اور بعضون نے کہا کہ ہمکو اللہ تعالیٰ سے امید یہ ہے کہ نہ کیا ہوگا عبد اللہ بن عمرؓ کے
ساتھ سواے بہتری کے اور کچھ نہ کیا ہوگا کہ وہ اچھے اور عابد ہین اور بعضون نے کہا کہ اگر عبد اللہ بن عمرؓ ہمارے ہاتھ سے گئے
تو یہ فتح اُنکے ایک بال سر کے برابر بھی ہمارے نزدیک نہین ہے اور مین یہ سب گفتگو مسلمانون کی سُنتا تھا اپنے نشان کے پیچھے پس
بلند کیا مین نے آواز کو بقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور بلند کیا اور جنبش دی مین نے نشان کو پس مسلمانون نے
جب نشان کو دیکھا پھرے اور میل کیا انھون نے میری طرف اور پوچھا کہ کہان تھے تم اے سردار مین نے کہا کہ مین ساتھ لشکر
مشرکین کے ساتھ لڑائی مین مشغول تھا پس مسلمان بہت خوش ہوے اور دعا دے کر کہا کہ یہ فتح اللہ تعالیٰ نے تمھاری برکت سے
دی مین نے کہا کہ یہ فتح تم سب لوگون کے سبب سے ہوئی پھر یکجا کیا مسلمانون نے مال اور گھوڑے اور کپڑے اور ہتھیار وغیرہ
مقتولین مشرکین کے اور چھ سو قیدیون کو گنین سے اور شہید ہوے اس لڑائی مین مسلمانون کے لشکر سے سات آدمی
جنکے نام یہ ہین سراقہ بن عدی نوفل بن عامر سعید بن قیس سالم مولی عامر بن بدر الیربوعی عبد اللہ بن
ولید المازنی جابر بن راشد الحضرمی اوس بن سلمۃ الہوازنی پس چھپا دیا مسلمانون نے اُن شہیدون کو مٹی مین
اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُنپر نماز جنازے کی پڑھی اور کوچ کیا بجانب عمرو بن العاص کے اور پہونچکر سب سرگذشت
اُن سے بیان کی پس خوش ہوے عمرو بن العاص اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اُسکی نعمت ربانی اور مدد دہی پر پھر طلب کیا عمرو بن العاص
نے قیدیون کو اور پوچھا اُنسے اُس شخص کو جو عربی زبان جانتا ہو پس تین شخص شامی کے سوا اور کوئی اُنمین کا واقف زبان
عرب نہ تھا پس عمرو بن العاص نے اُن تینون سے خبر اُنکے لشکر کی پوچھی اُنھون نے بیان کیا کہ روبیس سردار ایک لاکھ
فوج لیکر آیا ہے اور ہرقل بادشاہ نے اُسکو حکم دیا ہے کہ کسی کو زمین ایلیہ تک آنے نہ دیوے اور روبیس نے اس سردار کو جو مارا گیا
بطریق طلیعہ اپنی فوج کے بھیجا تھا اور تم اُس فوج کو اپنے قریب پہونچی ہی جانو اور بہ تحقیق روانہ ہوا ہے وہ اور ہلاک کریگا
تم سب کو اسواسطے کہ ہرقل کے ملازمین مین روبیس سے زیادہ کوئی شخص ماہر اور آزمودہ کار لڑائی کا ساتھ
اہل عرب کے نہین ہے پس عمرو بن العاص نے یہ سُنکر کہا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو بھی قتل کریگا جس طرح اُسکا

ساتھی مارا گیا پھر عمرو بن العاص نے اُنپر دین اسلام پیش کیا پس کوئی اُنمین کا مسلمان نہوا پس عمرو بن العاص نے
مسلمانون سے کہا کہ گویا تم نزدیک ہو اُنکے سردار سے جو بدلہ لینے آتا ہے ہمسے اور ان قیدیون کو زندہ چھوڑنا
ہمارے واسطے ایک بلا ہے پھر حکم دیا کہ اُنکی گردنین ماری جائین اور مسلمانون سے کہا کہ طیار ہو جاؤ کیونکہ میرا گمان یہ ہے
کہ کفارون کا لشکر چل چکا ہے تمہاری جانب کو پس اگر وہ ہماری طرف آئے تو ہم ڈالینگے اُنکو شدت اور سختی مین
بیچ لڑائی کے اور اگر نہ آئے تو قوت اُنکی گھٹیگی اور اگر ہم خود چلکر لڑینگے تو ہم اللہ سے ایسی فتحیابی کی اُمید رکھتے ہین جیسا کہ
ہمکو پہلے فتح ہوئی دشمنون پر اور اللہ تعالی سے اچھے کام کی ہم امید رکھتے ہین ابو درداء جو مسلمانون کے لشکر مین تھے
روایت کرتے ہین کہ شب کو ہم اُس جگہ مین رہے جب صبح ہوئی کوچ کیا ہمنے پس کچھ راہ طے کی تھی ہمنے کہ دیکھا ہمنے
نو صلیبان کو کہ تحت ہر صلیب کے دس ہزار سوار تھے پس جب سامنے اور قریب ہوے دونون لشکر دیکھا ہمنے رومیس کو
مثل نر زور آور مست کے کہ اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترغیب دیتا تھا اور اُس طرف عمرو بن العاص نے بھی اپنے لشکر کو
لڑائی کے واسطے ترتیب دیا پس بجانب میمنہ کے ضحاک بن سفیان کو اور بجانب میسرہ سعید بن خالد کو مقرر کیا اور ساتھ
مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہم تھے اور قلب مین خود عمرو بن العاص نے اور ساتھی اُنکے اہل مکہ معظمہ مہاجرین و انصار سے قرار
پکڑا اور عمرو بن العاص نے مسلمانون کو قرآن مجید کے پڑھنے کا حکم کیا اور کہا کہ جان لو تم کہ اللہ تعالی کا ارادہ ہے کہ تمکو
مبتلاے بلا کرکے امتحان کرے پس چاہیے کہ صبر کرو تم اللہ تعالی کی بلا پر اور خواہش کرو اللہ تعالی سے حصول ثواب اور
بہشت کی پھر بعد اس کلام کے عمرو بن العاص نے بطریقہ جنگ صف بندی کی اور دیکھا رومیس نے صفوف لشکر مسلمانون
کو اس طرح سے کہ باگ سے باگ اور رکاب سے رکاب ملی ہوئی ہے گویا کہ وہ مشابہ ایک بنا کے مضبوط کے ہین اور مسلمان
قرآن شریف پڑھتے ہین اور اُنکے گھوڑون کی پیشانی سے نور چمکتا ہے پس معلوم ہوئی تو شبیہ فتح مسلمانون کی رومیس کو اور اُسنے
اپنے نفس کو عاجز دیکھا اور جانا کہ سب میرے ہمراہیون کا یہی حال ہوگا پس توقف کیا اُسنے اس انتظار مین دیکھے
مسلمان کیا کام کرتے ہین اور ٹوٹ گئی غیرت اور ہمت اُسکی واقدی رحمہ اللہ نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ پہلے جو شخص ہمارے لشکر سے واسطے مقابلہ کفار کے نکلا سعید بن خالد بن سعید بھتیجے عمرو بن العاص
کے تھے پس جب نکلے وہ مقابلے کو پکارا آواز بلند کہ نکلو واسطے مقابلے کے اے اہل شرک اور شک کے پھر بکھر گئے بجانب میمنہ
و میسرہ لشکر دشمنان کے حملہ کیا اور بہت لوگون دلیرون کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا اُنمین پس پریشان کر دیا اُنکی صفون
کو اور ہلا دیا اُنکے لشکر کو پس دشمنون نے یکجا ہو کر اُنکو شہید کیا پس مسلمان اس سانحے سے نہایت ملول ہوے
اور سب سے زیادہ عمرو بن العاص کو رنج ہوا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ گذر گئے سعید قسم ہے خدا کی کہ بیچا اپنی جان کو
ساتھ اللہ کے پھر عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ اے جوانمردان کون شخص تم مین سے اس حملے مین جو مین کیا چاہتا ہون
شریک ہوا چاہتا ہے تاکہ دیکھون مین کہ انجام کار ہمارا کیا ہے اور دیکھون جا کر سعید بن خالد کو

ف ذکر شہادت سعید بن خالد بمقام اجنادین ۱۲

پس ضحاک بن سفیان و ذوالکلاع الحمیری و عکرمہ بن ابی جہل و حرث بن ہشام و معاذ بن جبل و ابو درداء و عبد اللہ بن عمر و
و اصید بن دارم و نوفل و حنیف بن عباد الحضرمی و سالم بن عبید و مہاجرین اہل بدر اور مثل انکے اور لوگون نے ساتھ ہمارا
منظور کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہی کہ حملہ کیا مین نے سب کے ساتھ اور ہم سب شتر سوار
تھے تا اینکہ نزدیک دشمنون کے پہونچے ہم پس حملہ کیا ہمنے انپر اور انکو اس ہمارے حملہ کا کچھ فکر و خیال نہ تھا گویا وہ مثل
پہاڑون لوہے کے معلوم ہوتے تھے پس جب دیکھا ہمنے انکے ثبات اور قرار کو آپسمین ہمنے ایکدوسرے سے کہا کہ انکی
سواری کے جانورون کو چھیڑو کہ سوا اسکے اور کوئی صورت انکے ہلاک کی نہین ہے پس انکے جانورون کے شکم مین ہمنے
تیرون کی نوکین چبھوئین تب انھون نے جنبش کرکے ہمپر حملہ کیا اور ہمنے انپر حملہ کیا اور حملہ کیا سب مسلمانون نے اور نظر
دکھائی دیتی تھی ہماری جماعت انکے لشکر مین مثل سفید تل کے بیچ جلد شتر سیاہ کے اور اس معرکے مین شعار ہمارا یہ تھا
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللھم انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے روایت
کی ہی کہ اس لڑائی نے ہمکو اشعار پڑھنے سے باز رکھا تھا اور حال یہ تھا کہ ہم مین سے جو کوئی ضرب لگاتا تھا بسبب
کثرت مار دھاڑ کے وہ نہین جانتا تھا کہ مین نے اپنے ساتھی کو مارا یا دشمن کو اور ثابت قدم رہے مسلمان
اس لڑائی مین اسوقت باوجود تھوڑی ہونے اپنی جماعت کے اور سپرد کیا انھون نے اپنے کام کو اللہ تعالی کو
اور ہر مسلمان کے دل مین یہی دعا تھی اللھم انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی من تجحد معک شریکا عبد اللہ
بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ صبح سے تا وقت زوال ہمارے انکے لڑائی رہی اور مواجلی او
لوگ لڑ رہے تھے اور وہ دعا کی مین نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو تعلیم فرمائی تھی اور دیکھا
مین نے بجانب آسمان کے کہ ہوگیا اسمین ایک سوراخ اور نکلے اسمین سے گھوڑے سبز کہ انکے
سوار نشانہائے سبز لیے ہوے تھے اور نوکین نشانون کی چمکتی تھین اور پکارنے والا ساتھ فتح کے یہ پکارتا تھا
ابشروا یا امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقد اتیکم النصر من عند اللہ تعالی پس مین نے یہ دیکھکر کہا کہ فتح حاصل ہوئی اسی کو
برکت دعا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کچھ دیر نہین گذری تھی کہ دیکھا مین نے رومیون کو پیٹھ پھیر کر بھاگتے
ہوے اور مسلمان انکے پیچھے تعاقب مین ہین اور منادی آواز فتح کی دے رہا ہے اور تھے جانور مسلمانون کے زیادہ
دوڑنے والے رومیون کے جانورون سے پس مار ڈالا ہمنے بیچ اس لڑائی فلسطین کے دس ہزار رومیون کو یا زیادہ اس سے
اور رات ہونے تک مسلمان انکے تعاقب مین چلے گئے اور عمرو بن العاص کو اس فتح کی خوشی ہوئی مگر جی انکا مسلمانون
مین لگا تھا جنھون نے رومیون کا پیچھا کیا تھا عمرو بن عتاب روایت کرتے ہین کہ دیکھا مین نے عمرو بن العاص کو اسوقت
اس حال مین کہ نشان انکے ہاتھ مین تھا اور ڈال دیا تھا انھون نے نیزے کو اپنے شانے پر اور بحالت انتشار اسکو ہاتھ سے
ملتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ جو شخص پھیر لادے لوگون کو میری طرف پھیرے اللہ اسکے گم شدہ کو کہ اس اثنا مین دیکھا مین نے

اہل عرب کو کہ پھرے آتے ہیں پس عمرو بن العاص نے اُنکا استقبال کیا اور وہ یہ کہتے تھے کہ راضی کیا اللہ کو
اُن قوموں نے جنھوں نے مشقت اُٹھائی اللہ تعالیٰ کی طلب رضا میں آیا نہیں کافی تھی اِس قدر فتح تمکو
جو اللہ تعالیٰ نے دی تھی یہاں تک کہ تمنے کافروں کا پیچھا کیا مسلمانوں نے کہا کہ اِس تعاقب سے غنیمت مقصود نہ تھی
بلکہ غرض ارادہ جہاد تھا پس جب پھر آئے مسلمان تو نہ تھا تمکو کوئی رنج مگر یہ کہ کچھ لوگ اُنمیں سے مفقود الخبر ہو گئے تھے
کہ تعداد اُنکی اکیس تیس تھی اور سیف بن عباد الحضرمی و نوفل بن دارم و سالم بن رویم و اشہب بن شداد
منجملہ اُنکے تھے اور سوائے اُنکے یمن کے لوگ اور بادیہ مدینہ کے لوگ تھے پس عمرو بن العاص کو اُنکے
مفقود الخبر ہونے سے بڑا رنج ہوا بعدہ مراجعت کی اپنے نفس کی طرف اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اُنکے ساتھ
نیکی چاہتا ہے اور تو ابھی عمرو انکار کرتا ہے اُسکی اور نماز پڑھائیں مسلمانوں کو وہ نمازیں جو لڑائی کے سبب سے
فوت ہو گئی تھیں ساتھ اذان اور اقامت کے جیسا کہ حکم کیا تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ کچھ تھوڑے لوگوں نے نماز اُنکے ساتھ پڑھی
باقی سبھوں نے بسبب تعب راہ اور مشقت کے اپنے اپنے قیامگاہوں میں نمازیں پڑھیں اور اسباب لوٹ کا
بھی اُسوقت تھوڑا ہی یکجا ہوا اور رات کاٹی لوگوں نے پھر جب صبح ہوئی اذان کہی عمرو بن العاص نے اور
نماز صبح کی پڑھائی اور حکم کیا کہ اسباب غنیمت کا اکٹھا کرو اور لاشیں شہیدوں کی میدان جنگ سے
اُٹھاؤ پس ڈھونڈھنے اور اُٹھانے لگے مسلمان لاشوں کو اور ایک سو تیس لاشیں نکالیں مگر اُنمیں سعید بن خالد کی
لاش نہ تھی پس عمرو بن العاص درپئے تلاش اُنکی لاش کے ہوئے پس اُنکی لاش کو اِس حیثیت سے
پایا کہ گھوڑوں نے سموں سے ایسا روندا تھا کہ ہڈی وغیرہ چور چور ہو گئیں تھیں پس عمرو بن العاص
یہ حال دیکھکر روئے اور اُنکے واسطے دعاے رحمت کی پھر سب لاشوں کو دفن کر دیا اور نماز جنازے کی
اُنپر پڑھی اور یہ معاملہ پیش از جمع اور تقسیم مال لوٹ کے واقع ہوا پھر یکجا کیا گیا اسباب لوٹ کا اور لکھا عمرو
بن العاص نے خط اطلاع اِس لڑائی کا نام ابو عبیدہ بن الجراح کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو
بن العاص الی امین الامۃ ابو عبیدۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وانی وصلت الی ارض فلسطین ولقینا عسکر الروم مع بطریق یقال لہ روبیس فی مائۃ الف
من اللہ علینا بالنصر وقتل من الروم احد عشر الفا وفتح اللہ فلسطین علی یدی بعد ان قتل من المسلمین مائۃ وثلاثون رجلا اکرمہم
بالشہادۃ وانا مقیم بارض فلسطین فان احببت ان اسیر الیک والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اِس خطکو ابی عامر الدوسی کے
ہاتھ روانہ کیا پس ابی عامر وہ خط لیکر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اول ملک شام میں پایا کہ نہیں قدرت پائی تھی
اُنھوں نے داخل ہونے کی ملک شام میں مگر اُنھوں نے بموجب حکم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے اپنے لشکر کو جابجا متفرق کر دیا تھا

پس جب پہونچے ابو عامر دوسی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گمان کیا اُنھون نے نسبت ابو عامر کے کہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے پاس سے آگئے ہین پس کہا اور پوچھا اُنسے کہ کیا خبر ہی تمھارے پیچھے یعنی جہان سے تم آئے ہو اُنھون نے
کہا نیکوکاری اور خوشخبری ہی اور یہ خط ہی عمرو بن العاص کا تمھارے نام کہ لکھی ہی اُسمین خبر فتح کی جو اللہ تعالی نے اُنکے
ہاتھ پر کی پھر دیدیا خط اُنکو پس جب پڑھا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے مُنھ کے بل گر پڑے سجدے مین سبب مدد دی ہی
اللہ تعالی نے مسلمانون کو پھر ابو عامر نے اُنسے بیان کیا کہ قسم ہی خدا کی کہ بہترین لوگ ہمین مارے گئے مسلمانون سے
جنمین سعید بن خالد بن سعید تھے اور باپ سعید کے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے پس جب
اُنھون نے اپنے بیٹے کی شہادت کا حال سُنا بہت بیتاب ہوکر بیٹے کو یاد کرکے روئے کہ اُنکے رونے سے مسلمان بھی
روئے پھر بعجلت اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر بقصد زیارت قبر اپنے بیٹے کے ارادہ جانے ارض فلسطین کا کیا پس ابو عبیدہ
بن الجراح نے اُنسے کہا کہ کہان جاؤ گے اے خالد حالانکہ تم ایک رکن ہو ارکان مسلمانون سے خالد نے کہا کہ مین صرف
بارادۂ زیارت قبر اپنے بیٹے کے جاتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ مین بھی اپنے بیٹے سے جا ملون پس ابو عبیدہ
بن الجراح نے سکوت کیا اور عمرو بن العاص کو خط کا جواب لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم انما انت مامور
فان کان ابو بکر امرک ان تلحق معنا فسر الینا وان کان امرک بالثبات فی موضعک فاثبت والسلام علیک وعلی المسلمین
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اُس خط کو لپیٹ کر حوالہ خالد بن سعید کے کیا اور خالد بن سعید ابی عامر کے ساتھ روانہ ہوکر
عمرو بن العاص کے لشکر مین پہونچے اور خط اُنکو دیا اور خود روتے تھے پس عمرو بن العاص نے اُٹھکر اُنسے
مصافحہ کیا اور اُنکی تعظیم کی اور اُنکے بیٹے کی عزاداری کی پس خالد نے مسلمانون سے پوچھا کہ آیا دیکھا تھا تمنے
سعید کو نیزے اور برچھی سے کفار کے ساتھ لڑتے ہوے مسلمانون نے کہا کہ ہان خوب لڑے کسی طرح کی کمی اور
کوتاہی لڑائی مین نہین کی اور دین کو مدد دی پھر خالد مسلمانون سے نشان پوچھکر اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور کہا کہ اے میرے
بیٹے روزی کرے اللہ تعالی مجھکو صبر تمھارے اوپر اور ملا وے وہ مجھکو تمھارے ساتھ فانا للہ وانا الیہ راجعون پھر کہا کہ
اگر اللہ تعالی نے مجھکو قدرت اور مہلت دی تو مین تمھارا بدلا لونگا اور نزدیک اللہ کے امید مزد اور ثواب کی رکھتا ہون
مین تمھارے لیے پھر خالد نے عمرو بن العاص سے یہ درخواست کی کہ مین چاہتا ہون کہ تھوڑا لشکر بطور سریہ کے ہمراہ لیکر کفار کی
تلاش مین جاؤن کہ شاید کچھ مال اُنکا ہاتھ لگے یا کچھ لوگ اُنمین سے ملین کہ مین اُنکو مار ڈالون کہ اس صورت مین میرا بدلا اُنسے
ملجاوے عمرو بن العاص نے کہا کہ اے بھائی لڑائی تو تمھارے آگے اور سامنے ہی جب ایسا اتفاق ہو کہ دشمن سے تمھارا
سامنا ہووے پس دشمن کو تم نہ باقی رکھنا خالد نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین ضرور جاؤنگا اگرچہ نہو میرے ساتھ کوئی یاری کرنے والا
اور قوت دینے والا یہ کہکر خالد بن سعید نے سب ساز سفر وسلاح جنگ وغیرہ درست کیا اور چاہا کہ تنہا روانہ ہون پس ساتھ دیا اُنکا اور
سوار ہوے اُنکے ساتھ تین سو سوار مسلمان دلیران قوم حمیر سے اور اجازت چاہی اُنھون نے عمرو بن العاص سے خالد کی ہمراہی

کے واسطے پس اجازت دی عمرو بن العاص نے اور وہ اُسی وقت روانہ ہوئے پس ارادہ کیا اُنھون نے ٹھہرنے کا بعض میدان
مین تاکہ دانہ چارہ دیوین جانورون کو پھر چلین اسکے وقت کہ دفعتہ خالد بن سعید نے چند آدمی بوڑھے کو ایک اونچے
پہاڑ پر دیکھا اور مسلمانون سے کہا کہ میرا گمان یہ ہی کہ یہ لوگ جاسوس مشرکین کے ہین اور مین خوف اس بات کا رکھتا ہون
کہ مبادا مشرکین ہم پر دوڑ پڑین مسلمانون نے کہا کہ ہم ان تک کیونکر پہونچ سکتے ہین کہ وہ پہاڑون پر ہین اور ہم میدان مین
خالد بن سعید نے کہا کہ مین اُن تک جانے کا ارادہ رکھتا ہون تم سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو جب تک کہ مین پھر کر
نہ آؤن پس اُترے خالد گھوڑے سے اور لے لیا اور باندھا تہ بند اپنا اور گردن مین لٹکایا تلوار کو اور پانی بھرے ہوئے ڈول کو کاندھے
پر ڈال لیا اور مسلمانون سے کہا کہ ابھی ان لوگون نے ہمکو نہین دیکھا ہے واﷲ اپنی جگہ پر ٹھہرے پس اگر تم مین سے کوئی شخص اپنی جان خدا کی
راہ مین صرف کرنا چاہتا ہے تو جو مین کرون وہ بھی ویسا ہی کرے پس دس آدمی مسلمانون سے مثل خالد کے طیار ہوکر اُنکے ساتھ ہوئے اور
ہمراہ خالد کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُس قوم تک پہونچ گئے اور وہ اپنی اپنی جگہ پر تھے پس خالد نے مسلمانون کو للکارا کہ لو تم انکو اللہ تعالی
برکت دیوے تم مین پس جلدی سے دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور دو شخص کو اُنمین سے مار ڈالا اور چار کو پکڑ لیا پس طلب ہوئے لئے اُن
بات کہنے کی کی اُنسے خالد بن سعید نے پس معلوم ہوا کہ وہ لوگ گروہ شام سے ہین پس خالد نے اُنکا حال پوچھا اُنھون نے کہا کہ ہم اہل
دیر البقیع اور جابیہ اور کفر الغزیہ سے ہین اور ہمپر سخت مصیبت پڑی ہے جبسے کہ اہل عرب ہمارے ملک مین آئے ہین اور ہم بڑی
گھبراہٹ مین پڑے ہین اور اکثر ہم مین سے بھاگ کر قلعون مین رہے ہین اور ہمنے اس پہاڑ پر پناہ لی ہے کہ اس پہاڑ سے زیادہ
کوئی جگہ اور موضع پناہ کی جگہ نہین ہے اور ہم خبر کے تجسس مین اس پہاڑ پر چڑھے تھے کہ تم لوگون نے ہمکو پکڑ لیا پھر خالد نے پوچھا کہ
لشکر روم کا کہان ہے اُنھون نے کہا کہ بمقام اجنادین ہے اور بادشاہ نے ارادہ کوچ کا بجانب فلسطین کے کیا ہے تاکہ باز رکھے بیت المقدس
سے اور بھیجا ہوا ہے لشکر اُسکا مع مغرورین کے بمقام اجنادین کے اور اُسکے سردارون سے ایک سردار رسد لینے ہمارے یہان
آیا ہے اور بھیجا گیا ہے اُنھون نے بار برداری واسطے لیجانے رسد کے اور اُنکو ڈر اس امر کا ہے کہ وہ عرب اُن تک نہ پہونچ جاوین کیونکہ
تو یہی خبر اُنکی معلوم ہے اور بیشک اُنھون نے آج ہی کوچ کیا ہے پس جب خالد بن سعید نے یہ حال سُنا کہا قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ مال
غنیمت ہے پھر دعا مانگی کہ اے میرے اللہ مدد دے ہمکو اُنپر پھر اُن لوگون سے پوچھا کہ وہ کس راہ سے جاوینگے اُنھون نے
کہا یہی راہ جسمین تم ہو بڑا درہ ہے اور رسد کا حال یہ ہے کہ گذرا ایک ٹبے سے ٹیلے کے جسکا نام تل بنی سیف ہے بھیجا ہے
پھر خالد نے اُنسے کہا کہ تم ہمارے دین کے باب مین کیا کہتے اور کیا اعتقاد رکھتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم تو سوا
دین صلیب کے اور کچھ نہین جانتے ہین اور ہم زراعت پیشہ ہین ہمارے مار ڈالنے مین تمکو کوئی فائدہ نہین ہے پس
خالد نے چاہا کہ اُنکو چھوڑ دین مگر ہمراہیان خالد نے کہا کہ اُنکو اس شرط سے چھوڑو کہ وہ جگہ جہان رسد بھیجا ہے
ہمکو بتا دیوین پس اُنھون نے اس امر کو قبول کیا اور خالد کے آگے چلے یہان تک کہ بیچ درے مین پہونچے
پس خالد نے کسی کو بھیجکر اپنے ساتھیون کو جو میدان مین تھے طلب کیا سو وہ آکر خالد کے ساتھ مل گئے اور سب کے سب

چلنے مین بہت کوشش کرتے تھے اور وہ چارون شخص رستہ ٹیلے کا تلاش کرتے تھے پس جب پہونچے وہان دیکھا کہ رومی رسد
کو جانورون پر لادرہے ہین اور گرد اس ٹیلے کے چھ سو سوار رومی ہین پس جب خالد بن سعید نے یہ حال
دیکھا مسلمانون سے کہا جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے وعدہ تمھاری مدد دہی اور غلبے کا دشمنون پر فرمایا ہے
اور جہاد کو تمپر فرض کیا ہے اور یہ دشمنون کا لشکر تمھارے سامنے ہے پس خواہش کرو تم اللہ تعالی سے ثواب مین اور
سنو جو اللہ تعالی اپنے قرآن مجید مین فرماتا ہے ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص
پس مین دشمنون پر حملہ کرتا ہون تم بھی حملہ کرو اور نہ ڈر جاوے تم مین کا کوئی اپنے ساتھی سے پس
حملہ کیا خالد بن سعید اور انکے ساتھیون نے حذافہ بن سعید روایت کرتے ہین کہ جب دیکھا ہمنے گروہ رومیون کو
اپنی طرف آتے ہوے اور بھاگ گئے وہ لوگ جو جانورون کے ساتھ تھے از قبیل کاشتکار و غلامون کے
اور صبر کیا رومیون نے ہمارے مقابلے مین ایک ساعت پس اس حالت مین کہ ذوالکلاع الحمیری اپنے ساتھیون
اور قوم سے یہ نصیحت کر رہے تھے کہ اے آل حمیر جان لو تم اس امر کو کہ دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین اور بہشت
تمھارے واسطے آراستہ ہوئی ہے اور حورین قریب ہو رہی ہین کہ اسی وقت خالد بن سعید قریب سردار رومیون کے
پہونچے اور پہچانا اسکو اسکے ساز و سامان اور ... اور حشمت اور سواری سے اور وہ اپنی قوم کو ترغیب لڑائی کی
دے رہا تھا پس متوجہ ہوے خالد اسکی طرف اور اس طرح سے اسکو ڈرایا کہ وہ قریب مین آگیا اور کہا خالد نے بدلا لیا
سعید کا پھر مارا اس ستمگار رومی کو ایک نیزہ پس گر پڑا اور مثل ... لوٹنے لگے اور خالد کے ہر ایک ساتھی نے ایک ایک سوار
رومی کو مار ڈالا حذافہ روایت کرتے ہین کہ انمین سے تین سو سوار مارے گئے اور باقی بھاگ گئے اور چھوڑ دیا
انھون نے سب جانور اور رسد وغیرہ پس ہمنے اسپر بحکم اللہ تعالی کے اپنا قبضہ کیا اور خالد بن سعید نے ایفا
وعدہ کیا ان کاشتکارون سے اور چھوڑ دی راہ انکی بعدہ خالد بن سعید مع اپنے ہمراہیان کے وہان سے لوٹ کر
عمرو بن العاص کے پاس واپس آگئے پس خوش ہوے عمرو بن العاص بوجہ صحیح اور سالم آنے مسلمانون کے مع
اسباب لوٹ کے اور ایک خط اطلاعی اس امر کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا اور دوسرا خط بنام ابو بکر
رضی اللہ عنہ متضمن حال لڑائی رومیون کے لکھکر عامر دوسی کے ہاتھ بھیجکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ روانہ کیا اور وہ خط
لیکر پہونچے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط پڑھکر مسلمانون کو سنایا مسلمان بہت
خوش ہوے اور غایت سرور سے بکلمہ تکبیر آوازین بلند کین پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عامر سے حال
ابو عبیدہ بن الجراح کا پوچھا عامر نے کہا کہ وہ اوائل ملک شام مین مقیم ہین اور نہین قادر ہوے وہ ملک مین داخل ہونے پر
اس واسطے کہ انھون نے سنا ہے کہ ہرقل کی فوج بکثرت بمقام اجنادین جمع ہے اور مسلمانون کے واسطے
انکو یہ رنج و خیال ہے کہ دشمن انپر غالب نہ ہو جاوین پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حال سنا

ترجمہ آیۃ بیشک اللہ دوست رکھتا ہے ان لوگون کو جو لڑتے ہین اوسکی راہ مین صف باندھکر گویا وہ دیوار ہین سیسہ پلائی ہوئی

معلوم کیا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ملائم طبیعت ہین کہ صلاحیت لڑائی کی رومیون کے ساتھ نہین رکھتے
او قصد اس امر کا کیا کہ خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ عنہ کو واسطے قتل دشمنون کے سردار
مقرر فرماوین پس اس امر مین مسلمانون سے مشورہ کیا مسلمانون نے کہا کہ رائے وہی ہے جو آپ کو بہتر معلوم ہو
پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط بنام خالد بن الولید کے لکھا اس عبارت سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافہ الی خالد بن الولید سلام علیک فانی احمد اللہ الذی
لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانی قد ولیتک علی جیوش المسلمین وامرتک
لقتال الروم فسارع الی مرضات اللہ عز وجل وقتال اعداء اللہ وکن ممن جاہد فی اللہ حق جہادہ بعد اسکے
لکھا یا ایہا الذین امنوا ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۔ وقد جعلتک الامیر علی ابو عبیدۃ ومن معہ
من المسلمین والسلام اور یہ خط نجم بن مفرج الکنانی کو دیا سو وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر بجانب عراق روانہ ہو
اور وہان پہونچکر خالد بن الولید کو اس حال سے پایا کہ قریب تھا کہ قادسیہ کو فتح کرین اور دیا خط انکو
پس خالد بن الولید نے خط پڑھکر کہا کہ اطاعت خدا و خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منظور ہے
پھر قادسیہ سے رات کو کوچ کر کے عین التمر کی راہ سے روانہ ہوے اور ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے مشعر اطلاع دہی انکی معزولی اور اپنی روانگی بجانب ملک شام کے لکھا
ان الفاظ سے قد ولانی ابو بکر علی جیوش المسلمین فلا تبرح من مکانک حتی اقدم علیک والسلام اور
اور یہ خط عامر بن طفیل دوسی کے ہاتھ روانہ کیا اور وہ ایک منجملہ دلیران مسلمانون کے تھے پس عامر اسکو
لیکر بجانب ملک شام کے روانہ ہوے اور خالد بن الولید جب ارض سماوہ تک پہونچے ساتھیون سے
کہا کہ اس سرزمین کا سفر بدون اشیاے سیراب کنندہ اور بہت پانی کے نہین ہو سکتا ہے اسواسطے کہ پانی
اسمین کم اور ہمارے ساتھ لشکر پس کیا کرنا چاہیے رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ جیسا مین مشورہ دون
ویسا کرنا چاہیے خالد بن الولید نے کہا جو مناسب جانو کرو پس رافع نے تیس اونٹ لشکر سے لیا اور پیاسا
رکھا انکو سات دن پھر انکو پانی پلایا پس جب وہ پانی پی چکے باندھ دیے منھ انکے پھر سوار ہوئے
اونٹون پر اور کوتل رکھا گھوڑون کو اور روانہ ہوے پس جس منزل مین پہونچکر اترتے تھے
دس اونٹ کو انمین سے ذبح کرتے تھے اور انکے پیٹون کو چاک کر کے جس قدر پانی پاتے
تھے پکھالون مین بھر لیتے تھے اور جب وہ ٹھنڈا ہو جاتا تھا گھوڑون کو پلاتے تھے
اور گوشت اونٹون کا خود کھا لیتے تھے اسی طرح ہر منزل مین کرتے تھے یہان تک
تیس اونٹ ذبح ہو گئے اور وہ منزلین بدون پانی کے قطع کین اور خالد بن الولید

اور ساتھی اُنکے پانی نہ ملنے سے قریب بہلاکت پہونچے پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ پانی نہ ملنے سے ہم سب
قریب بہلاکت ہین آیا جانتے ہو تم ہمارے واسطے کوئی جگہ پانی کی کہ چلکر ٹھہرین اور رافع بعارضہ آشوب چشم
علیل تھے پس کہا کہ ای امیر جسوقت تم سب بمقام قراقر اد سوی پہونچو مجھکو وہان سکے پہونچنے سے آگاہ کرو پس
کوشش کی مسلمانون نے چلنے مین تا اینکہ بمقام قراقر اد سوی آکر پہونچے اور اکثر مسلمان پیچھے چھوٹ گئے
پس رافع کو اُس مقام کے پہونچنے سے اطلاع دی وہ خوش ہوکر کنارہ اپنے عمامے کا اپنی آنکھ پر سے اُٹھاکر بحالت
سواری داہنے بائین کو چلے اور لوگ اُنکے گرد تھے تا اینکہ قصد کیا رافع نے بجانب درخت اراک کے اور رافع اور
مسلمانون نے تکبیر کہی پھر کہا رافع نے کہ کھودو تم اس جگہ کو پس کھودا اہل عرب نے کہ دفعتہ پانی دکھائی دیا اور ظاہر ہوا
اُنپر مثل دریا کے پس اُترے مسلمان وہان اور ادا کیا شکر اللہ تعالی کا اور رافع کی تعریف بخیر کی اور پانی پیا اور
اونٹون کو پلایا پھر توشہ دان اور مشک پانی کی اونٹ پر لادکر اُن لوگون کی تلاش مین پہونچے جو پیچھے چھوٹ گئے تھے
پس اُنکو پانی پلایا اور اُنمین قوت آگئی اور آکر لشکر مین ملگئے اور آرام لیا بعدہ کوشش اور تیزی کی چلنے مین یہان تک
کہ اُنکے اور مقام ارکہ کے بیچ مین ایک منزل باقی رہی کہ دفعتہ ایک جگہ آباد کے قریب پہونچے جو راہ پر واقع تھی اور
اُسمین بکریان تھین اور اونٹ تھے پس جلدی روانہ ہوے کچھ مسلمان بجانب چرواہے کے بغرض دریافت حسب
قوم اُسکا اور دیکھا کہ وہ چرواہا اُس وقت شراب پیتا تھا اور ایک جانب اُسکے ایک مرد اہل عرب سے شکنجہ مین بندھا ہوا تھا
اور وہ عامر بن الطفیل تھے پس مسلمانون نے بعجلت خالد بن الولید کے پاس جاکر اس حال سے اُنکو آگاہ کیا پس خالد بن الولید
گھوڑا دوڑا کر اُس مقام مین آئے اور عامر بن الطفیل کو دیکھکر ہنسے اور سبب اُنکی قید کا پوچھا عامر نے کہا کہ جب مین قوم مین
پہونچا مجھکو پیاس اور گرمی معلوم ہوئی پس مین اس چرواہے کے پاس آیا اس غرض سے کہ مجھکو دودھ پلاوے
سو مین نے اُسکو شراب پیتے دیکھا اور اُس سے کہا کہ ای دشمن خدا شراب پیتا ہی تو حالانکہ شراب حرام ہی اُسنے
کہا کہ یہ شراب نہین ہی بلکہ پانی ہی تم سواری سے اُترکر دیکھ لو اور بو اُسکی سونگھ لو اگر شراب نکلے تو جو چاہو سو کرو پس
یہ کلام اُسکا سنکر مین پالان اونٹنی سے اُترا اور بیٹھ گیا زانو کے بل تاکہ سونگھون مین اُس چیز کو جو اُسکے بڑے
گلاسے مین تھی کہ اِسی حالت مین اُس شخص نے ایک لاٹھی جو اُسکے پاس تھی مجھکو اس شدت سے ماری کہ میرے سر کی
ہڈی ٹوٹ گئی اور اُسکے صدمہ سے مین اپنی جانبکو پھرا اُسنے جلدی کرکے میرا بازو پکڑکر رسی سے باندھ دیا اور کہا کہ
مین تمکو اصحاب محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گمان کرتا ہون اور نہ چھوڑونگا مین تمکو جب تک کہ میرا
مالک بادشاہ کے پاس سے نہ آویگا مین نے پوچھا کہ تیرا مالک اہل عرب سے کون ہی اُسنے کہا کہ اُسکا نام قداح
بن مع آلمہ ہی اور اسی حالت مین مجھکو تین دن گذرے ہین کہ جب یہ شخص شراب پیتا ہی تو مجھکو اپنے سامنے بلاتا ہی
اور باقیماندہ شراب منہ طرف مجھپر ڈال دیتا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ حال سنکر بہت غصہ آیا اور

ذکر گرفتار کرنا خالد بن الولید کا [illegible]

آسمنے واہے کی طرف جھک کر ایک ضرب تلوار کی اُسکے سر پہ ماری کہ وہ بیہوش ہو کر گر گیا اور مسلمانون نے اونٹ بکری سب لوٹ لیے اور اُس جگہ کو کھود ڈالا اور عامر بن الطفیل رضی اللہ عنہ کو قید سے چھڑا دیا اور خالد بن الولید نے عامر سے پوچھا کہ میرا خط کہان ہے عامر نے کہا کہ میرے عمامے کے پیچ مین ہے کہ اُسکو کسی نے نہین جانا ہے پس خالد بن الولید نے کہا کہ تم وہ خط لیکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس روانہ ہو اور احتیاطاً کو چادر اپنی گردانو پس عامر بن الطفیل خالد بن الولید سے رخصت ہو کر بجانب ملک شام روانہ ہوے واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ خالد بن الولید اُس مقام سے روانہ ہو کر ارکہ مین پہونچے اور یہ مقام جنگل خطرناک تھا اُس شخص کے واسطے جو عراق سے چلے اور روم کے قافلے وہان ٹھہرنے مین تشویش کرتے تھے اور بادشاہ کی طرف سے وہان ایک حاکم جنگ آزمودہ رہتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اُسکے اطراف مین پایا لوٹ لیا اور وہان کے لوگ قلعے مین محصور ہو گئے اور تھا وہان ایک حکیم حکماے روم سے جسنے کتابین اور ملاحم پڑھا تھا پس جب اُسنے مسلمانون کے لشکر کو دیکھا خوف سے رنگ اُسکا بدل گیا تھا اور کہا کہ زندگی آگئی اور قسم ہے اپنے دین کی اہل ارکہ نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے اور کیا مکر ہے اُسنے کہا کہ میرے پاس ملحمہ ہے جسمین اس قوم کا ذکر ہے اور یہ بھی اُسمین مذکور ہے کہ پہلا نشان جو اس طرف عراق سے آویگا وہ نشان محمدی کا ہوگا اور قریب ہے ہلاکت روم کی پس تم لوگ اس بات کو دیکھو کہ اگر نشان اُنکا سیاہ ہے اور سردار اُنکا اپنا خود اوڑھتا ہو دونون ہاتھون مین اُسکے بہت فرق ہے اور اُسکے چہرے مین نشان چیچک کے ہونگے پس وہی شخص ملک شام مین سردار اُنکے لشکر کا ہے اور اُسی کے ہاتھ فتح ہوگی پس دیکھا اُن لوگون نے لشکر مسلمانون کو نشان سیاہ خالد بن الولید کے سر پہ تھا اور پایا اُنکو اُسی طرح جیسا کہ حکیم شمعان نے کہا تھا پس یکجا ہوکے وہ سب اپنے حاکم کے پاس اور کہا کہ تجھکو معلوم ہے کہ حکیم شمعان کوئی بات خلاف حکمت کے نہین کہتا ہے اور اُسنے ایسا کچھ بیان کیا ہے اور جو اُسنے کہا وہ ہمنے آنکھون سے دیکھا ہے اور ہماری راے یہ ہے کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کر لیوین اور جان و مال و اولاد کی طرف سے امین رہین حاکم نے کہا کل صبح تک مجھکو مہلت دو تاکہ مین اس امر مین کوئی راے تجویز کرون پس وہ لوگ حاکم کے پاس سے چلے گئے اور حاکم رات بھر اس معاملے مین اپنے نفس سے گفتگو اور اپنے کام کی تدبیر کرتا رہا اور تھا وہ عالم اور عاقل اور یہ سوچا کہ اگر قوم کے مشورے کے خلاف کرونگا تو خوف اس بات کا ہے کہ گردن پکڑ کر مجھکو اہل عرب کے حوالے کرین اور یہ امر مجھکو تحقیق ہو چکا ہے کہ سرداران روم کے ایک چھوٹے گروہ نے انھین اہل عرب سے فلسطین مین مقابلہ کر کے شکست پائی اور رعب عرب کا رومیون کے دلون مین چھا گیا ہے اور کبھی اہل عرب سے انکو فلاح نہوگی چنانچہ حاکم مذکور صبح تک اپنے نفس سے مشورہ کرتا رہا پھر قوم کو بلا کر پوچھا کہ تمھارا کیا ارادہ ہے اُنھون نے کہا کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کرینگے اور اپنے شہر مین

مقیم رہینگے پس حاکم نے کہا کہ مجکو بھی تم مثل ایک شخص کے منجملہ اپنے جانو اور جو تم کرو گے مین اُسکے خلاف نہ کرونگا پس بوڑھے لوگ ارکہ کے خالد بن الولید کے پاس آئے اور مصالحہ کی گفتگو کی خالد بن الولید نے مصالحہ منظور کیا اور اُنسے گفتگوی نرم اور اُنکی خاطرداری کی تاکہ سوائے اُنکے اور لوگ باشندہ سخنہ اور حوران اور تدمر اور قریتین یہ حال سُنکر اسلام قبول کرین پس خالد بن الولید نے کہا کہ مین مصالحہ اس قرار پر کرتا ہون کہ ہم یہان سے چلے جاینگے اور باز رہینگے تمسے اور جو شخص تم مین سے ہمارے دین مین داخل ہوگا قبول کرینگے ہم اسکو اور جو شخص اپنے دین مین رہیگا اُس سے جزیے پر اکتفا کرینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ اہل ارکہ نے دو ہزار درم چاندی اور ایک ہزار اشرفی پر مصالحہ کیا اور خالد بن الولید نے دست آویز تسلیم کی اُنکو لکھدی اور ہنوز خالد بن الولید نے وہان سے کوچ نہین کیا تھا کہ اہل سخنہ اور تدمر نے بھی اُنسے مصالحہ کیا اور صورت مصالحہ تدمر کی یہ ہوئی کہ جب خبر تدمر مین پہونچی تو اُنکے حاکم نے جسکا نام کرکر تھا عیتہ کو جمع کر کے کہا کہ اہل عرب نے ارکہ او سخنہ کو بطور مصالحہ کے فتح کیا اور ہمنے سُنا ہی کہ اہل عرب صالح اور عادل اور نیک سیرت ہین اور غالب فساد سے ہین اور ہرچند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہی کہ کوئی اُسمین آ نہین سکتا ہی لیکن ہمکو یہ خوف ہی کہ ہماری کھیتی اور درخت برباد ہو جاوینا و اگر ہم اہل عرب سے مصالحہ کرلیوین تو اُسمین ہمارا کچھ ضرر نہین ہی کسواسطے کہ اگر ہماری قوم کو اہل عرب پر فتح حاصل ہوویگی تو ہم مصالحہ اہل عرب کا توڑ دینگے اور اگر اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم اُنکی طرف سے امن مین رہینگے یہ کلام حاکم کا سُنکر قوم اُسکی خوش ہوئی اور سامان ضیافت کا مہیا کیا تا اینکہ خالد بن الولید وہان پہونچے اور اہل تدمر نے حاضر ہو کر اُنکی خدمتگزاری کی اور خالد بن الولید نے اُسکو قبول کیا اور اُنسے تین سو اوقیہ سونے اور چاندی پر مصالحہ کر کر صلح نامہ لکھدیا اور اُنسے اسباب خورد و نوش واسطے زاد راہ کے مول لیکر جانب حوران کوچ کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب عامر بن طفیل نے خط خالد بن الولید کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پہونچایا ابو عبیدہ بن الجراح خط کو پڑھکر ہنسے اور کہا الحمد للہ السمع والطاعۃ للہ ولخلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اپنی معزولی اور خالد کی منصوبی سے مسلمانون کو آگاہ کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قبل پہونچنے اس خط کے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معیت چار ہزار سوار کے بجانب بصری روانہ کیا تھا اور شرحبیل بن حسنہ وہان پہونچکر اُسکے حوالی مین اُترے تھے اور وہان کا حاکم **روماس** تھا جو بادشاہ اور رومیون کے نزدیک بڑا امرتبہ تھا اور پچھلی کتابین او گذرے ہوئے حالات پڑھے تھا اور تھا وہ بھاری ڈیل ڈول کا اور ہر دن تمام بلاد شام سے اُسکے پاس آتے تھے اور اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے اور اُس سے حکمت کی باتین سُنتے تھے

ف ذکر مصالحہ کرنے اہل تخنہ اور تدمر کا خالد بن الولید سے

اور شہر بصرہ بہت آباد اور آدمیون سے بھرا تھا اُسمین بارہ ہزار رومی رہتے تھے اور اہل عرب حجاز اور یمن سے
مع اپنے اسباب تجارت کے اُسکے پاس آتے تھے اور دستور یہ تھا کہ ہر ایام موسم ایک لوہے کی کرسی اُسکے واسطے
بچھائی جاتی تھی اور وہ اُسپر بیٹھکر کلمات علم و حکمت کے بیان کرتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے
اور اُسکی باتین سُنتے تھے پس ایسے ہی وقت اور حالت مین شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ مع لشکر
وہان پہونچے پس حاکم مذکور نے نگاہ کی تو آمد لشکر مسلمانان سے خبردار ہوا اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی قوم کو بلایا سو وہ سب
اُسکے پاس اکٹھا ہوے اور اُسنے اپنی قوم سے کہا کہ کچھ بات چیت نکرو تم جب تک کہ دیکھین ہم مسلمانون کو اور
سُنین اور دریافت کرین اُنکی باتون کو اور اُنکے مطلب کو پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آیا اور پکار کر کہا
کہ ای گروہ عرب میرا نام رومانس ہی اور مین حاکم بصرہ ہون اور مین چاہتا ہون کہ تمھارے لشکر کے
سردار سے ملاقات کرون پس شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے قریب آئے تب اُسنے پوچھا
کہ تم کون ہو شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی امی تھے اور جنکا ذکر
توریت و انجیل مین ہی رومانس نے پوچھا کہ اُنھون نے کیا کام کیا شرجیل نے کہا کہ اللہ تعالی نے اُنکی روح کو
قبض کرکے اپنے پاس بُلایا اور اختیار کی اُنکے واسطے وہ چیز کہ اللہ تعالی کے نزدیک ہی رومانس نے
پوچھا کہ اُنکی بعد کون شخص اُنکی جگہ پر ہوا شرجیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعد اُنکے عبد اللہ عتیق بن ابی قحافہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے رومانس نے کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تم
لوگ حق پر ہو اور ضرور تم مالک شام و عراق کے ہو جاؤگے اور مین براہ مہربانی تمسے کہتا ہون کہ تمھاری
جماعت تھوڑی اور ہمارے ساتھ جماعت کثیر ہی پس تم اپنے ملک کو پلٹ جاؤ کہ ہم تمسے تعرض نکرینگے اور جان لو
تم اس بات کو کہ ابوبکر میرے دوست ہین اگر وہ یہان موجود ہوتے تو مجھسے نہ لڑتے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ اگر اُنکے بیٹے بھتیجے خلاف دین اور ملت ہون تو وہ اُنکو بھی عفو نہین کرینگے کیونکہ وہ مکلف اور مامور بہ تعمیل
حکم خدا مین اور یہ معاملہ اُنکا ذاتی نہین ہی بلکہ اللہ تعالے نے حکم تمھارے جہاد کا فرمایا ہی اور ہم تمسے جدا
نہونگے جب تک کہ تم تین باتون سے ایک کو اختیار نہ کروگے یا دین ہمارا اختیار کرو یا جزیہ دو یا ہمسے لڑو
پس رومانس نے کہا قسم ہی اُسکی جسکا مین اعتقاد رکھتا ہون کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو مین تمسے نہ لڑتا کس واسطے
کہ مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور یہ قوم یکجا ہین پس مین چاہتا ہون کہ اُنکے پاس پلٹ جاؤن اور اُنکو
نصیحت کرون اور دیکھون کہ اُنکو کیا منظور ہی پس شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس باب مین جلدی
کرو کیونکہ ہم تمسے جو کہہ چکے ہین وہ ہمکو ضرور کرنا ہی یعنی لڑائی یا جزیہ یا دین اسلام پس رومانس اپنی قوم کے پاس پلٹ گیا
اور اُنکو یکجا کرکے کہا کہ ای اہل دین نصرانیہ و بنی ماء معمودیہ جان لو تم اس امر کو کہ جو تمھاری کتابون مین ذکر آتے

اہل عرب کا تمہارے شہرون مین اور لوٹنا اُنکا تمہارے مالون کو اور مار ڈالنا اُنکا تمہارے بہادرون کو لکھا ہی
اسکا وقت بھی ہی اور تم لوگ جماعت اور لشکر مین رومیں سے بڑھکر نہین ہو جو وہ خود اور اُسکے ساتھی بہادر
زمین فلسطین مین ایک چھوٹی جماعت مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اور مین نے
سُنا ہی کہ انھین سے ایک شخص نے جسکا نام خالد بن الولید ہی عراق کی طرف سے خروج کیا ہی اور اُسنے
ارکہ اور تدمر اور حوران کو فتح کر لیا ہی اور عنقریب تمہاری طرف پہونچیگا پس بہتر یہ ہی کہ ہم اہل عرب کے
واسطے ادائے جزیہ قبول کرین اور جانون سے محفوظ رہین اور یہ لوگ یہان سے چلے جاوین پس جب
روماس کی قوم نے یہ تقریر سُنی اُسکے قتل پر آمادہ ہوگئے روماس نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ مین نے
اِس قصد سے یہ بات کہی تھی کہ تمہاری غیرت اور حمیت بنسبت تمہارے دین کے دیکھون ورنہ مین تمہارے
ساتھ ہون اور تمہارے آگے ہونگا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اِس گفتگو کے
رومی مستعد بجنگ اور سب کے سب زرہین اور بکتر پہنکر آمادۂ حملہ ہوے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے
یہ حال دیکھکر اپنے ساتھیون کو نصیحت کی اور کہا کہ جانو تم اِس بات کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہی الجنۃ تحت ظلال السیوف واحب ما الی اللہ قطرۃ دم فی سبیل اللہ او دمعۃ جرت من خشیۃ اللہ
جاہدوا العدو وارموا السہام ولتکن مجتمعۃ فانہا لن تخیب یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن
الا وانتم مسلمون پھر حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانون نے لشکر بصری پر ماجد بن وہم عبسی نے
روایت کی ہی کہ بصری کی لڑائی مین شرحبیل بن حسنہ کے لشکر مین مین بھی تھا اور دشمنون نے ہم مین طمع کرکے
بارہ ہزار سوارون سے حملہ کیا اور ہم لوگ اُنکے بیچ مین اِس طرح پر تھے جیسے کہ ایک بیل کی سپیدی
سیاہ اونٹ کے پہلو مین ہوتی ہی پس ہم لوگون نے اُنکی لڑائی مین ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادۂ
موت اور عالم آخرت کے واسطے صبر کرتا ہی اور ہمارے اُنکے بیچ مین لڑائی تا دوپہر رہی تھی اور دشمنون
نے ہم مین طمع کی اور دیکھا مین نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو کہ آسمان کی طرف دونون ہاتھ اٹھائے
یہ دعا پڑھتے تھے یا حی یا قیوم یا بدیع السموات والارض یا ذوالجلال والاکرام اللہم انک قد وعدتنا علی
لسان نبیک بفتح الشام وفارس اللہم انصر من یوحدک علی من یکفر بک اللہم انصرنا علی القوم الکافرین پس قسم ہی
خدا کی کہ تمام نہین کیا تھا شرحبیل رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا کو کہ آگئی مدد اور حال یہ گذرا کہ رومیون نے
ہمکو گھیر لیا تھا اور اپنے دلون مین غالب جان چکے تھے اپنے کو پھر یکدفعۃ دیکھا ہمنے ایک غبار کہ قریب سواد
حوران کی طرف سے گویا وہ غبار ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہمنے دیکھا
ہمنے تیز اور تیز چلنے والے گھوڑے اور دکھائی دیے ہمکو نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھکر آئے

ہماری طرف انھین سے دو سوار کہ ایک اُنھین کا یہ کہتا تھا ای شرحبیل بشارت اور خوشی ہو تمکو ساتھ مدد اللہ تعالےٰ
کے مین شہسوار مضبوط ہون مین خالد بن الولید ہون اور دوسرے نے کہا کہ مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہون
پھر قوم لخم اور جذام وغیرہ سب لشکر قریب پہنچے اور بلند دکھائی دیا نشان لشکر کا جسکا نام رایت العقاب تھا
اور رافع بن عمیرۃ الطائی اُسکو اُٹھائے ہوئے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ شکستہ دلی اور
پست ہمتی مین آوازین رومیون کی جسوقت سُنی انھون نے آواز بلند خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور مسلمانون
نے آکر ایک دوسرے کو سلام کیا پس خالد بن الولید نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا نہین جانا تھا تمنے
کہ یہ ایام یکجا ہوئے اہل شام اور حجاز اور عراق کے ہین اور انمین لشکر رومی اور سردار اُنکے یکجا ہوتے ہین اور
کیونکر غرور کیا تمنے اپنے نفس پر اور اپنے ساتھیون پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے یہ بات
بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے کی ہی خالد بن الولید نے کہا کہ وہ مرد مسلمان ہین لڑائی کا ڈھنگ
نہین جانتے ہین پھر خالد بن الولید نے لوگون کو آرام حاصل کرنے کا حکم دیا پس اُترے وہ لوگ اور آرام دی بعضون نے بعضون کو
اپنے توشے سے پس جب دوسرا دن آیا لشکر بصرے کا آمادہ جنگ ہوا پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ ہمکو اور ہمارے
جانورون کو تھکا ماندہ سمجھکر ہماری طرف آتے ہین پس سوار ہو تم لوگ ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالیٰ کے پس سوار ہوئے
مسلمان مسلح ہوکر اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو جانب میمنہ اور ضرار بن الازور کو جانب میسرہ کے مقرر کیا
اور ضرار بن الازور کمسن اور لڑائی مین دلیر تھے اور اُنکی بہادری اور دانشمندی ہر جگہ مشہور تھی اور پیدل فوج پر
عبد الرحمن بن حمید الجمحی کو مقرر کیا پھر تقسیم کیا لشکر زحف کو اور تھوڑے لشکر پر مسیب بن عتبہ اور تھوڑی جماعت پر
سعید بن غانم الاشعری کو مقرر کیا اور سب کو حکم دیا کہ جب مین حملہ کرون تم سب بھی برابر حملہ کرو **واقدی** رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ بعد اس تقسیم و ترتیب فوج کے خالد بن الولید لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے اور
عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا اور عزم کیا سبھون نے حملہ کرنے کا کہ دفعۃً رومیون کی صفین کھلین
اور انمین سے ایک سوار بھاری ڈیل ڈول کا اور بہت خوش پوشاک جسکے جسم پر سونا اور چاندی اور حریر اور یاقوت
چمکتے تھے نکلا اور دونون لشکرون کے بیچ مین آیا اور زبان عربی سے کہنے لگا کہ ای گروہ عرب کے تم مین سے جو سردار ہو
میرے مقابلے مین آوے کہ مین سردار اور حاکم بصرے کا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے
نزدیک گئے اُسنے پوچھا کہ تمھین سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مسلمان لوگ ایسا ہی جانتے ہین
اور مین اُنکا سردار جبھی تک ہون کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم رہون اور جب مجھسے نافرمانی اللہ تعالیٰ کی ہووے تو میری
حکومت اُنپر نہین پھر رومان نے کہا کہ مین ایک شخص دانایان اور بادشاہان روم سے ہون اور حق بات دانشمندی
چھپی نہین رہتی اور مین نے پچھلی کتابون اور گذرے ہوئے ملاحم اور اخبار مین پڑھا ہی کہ اللہ تعالیٰ نبی ہاشمی

ذکر اُترنے لشکر خالد بن الولید کا روانہ سمت بصریٰ ملک شام

قریشی عربی مبعوث کریگا جسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ہمارے پیغمبر ہین روماس نے
پوچھا کہ آیا اللہ تعالی نے کوئی کتاب تمپر نازل کی ہو خالد بن الولید نے کہا ہان اور نام اُسکا قرآن ہو روماس نے کہا
کہ آیا شراب تمپر حرام کی گئی ہو خالد بن الولید نے کہا ہان جو شخص شراب پیتا ہو ہم اُسپر حد جاری کرتے ہین اور جو زنا
کرتا ہو ہم اُسپر دُرّے لگاتے ہین اور اگر مرد زن دار یا عورت شوہر دار زنا کرتے ہین تو اُنکو ہم بموجب حکم خدا کے
سنگسار کرتے ہین پھر روماس نے پوچھا کہ آیا نماز تمپر فرض ہوئی ہو خالد بن الولید نے کہا ہان پانچ وقت کی نماز ہمپر
فرض ہوئی ہو روماس نے کہا تم لوگ حج کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان روماس نے کہا تمپر جہاد فرض کیا گیا ہو
خالد بن الولید نے کہا ہان اگر ہمپر جہاد فرض نہوتا تو ہم تم لوگون سے لڑنے کو نہ آتے پھر روماس نے کہا مین خوب اور
تحقیق جانتا ہون کہ تم لوگ حق پر ہو اور مین تمکو دوست رکھتا ہون اور اپنی قوم کو تمہاری طرف سے مین نے
ڈرایا اور دھمکایا لیکن اُنھون نے نہ مانا اور مین اُنسے ڈرتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا روماس سے
کہ تو اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ کہہ اُسکے کہنے سے ہمارا تیرا حال برابر
ہوجاویگا پس روماس نے کہا کہ اگر مین مسلمان ہوجاؤن تو مجھکو اس امر کا ڈر ہو کہ میری قوم مجھکو مار ڈالیگی اور
اور میرے لڑکے بالون کو قید کر لینگے لیکن مین جاتا ہون اپنی قوم کے پاس کہ دھمکاؤن اور ترغیب دون
مسلمان ہونے کی اُنکو شاید اللہ تعالی ہدایت پر لاوے اُنکو پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اگر تو بدون
لڑے پھر سے مجھسے اپنی قوم کے پاس پھر جائیگا تو مجھکو تیرے واسطے اُنکی طرف سے ڈر ہو پس مین تجھپر
حملہ کرتا ہون اور تو مجھپر حملہ کرتا کہ قوم تیری تہمت ساز کر لینے کی تجھپر نہ کرین پھر اُسکے بعد اپنی قوم کے پاس جاتا
راوی نے بیان کیا ہو کہ اس گفتگو کے بعد آپسمین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوکر دونون لشکرون کو لڑائی کے
ڈھنگ دکھائے یہانتک کہ بجایا روماس نے اپنے تئین اور کہا کہ تم مجھپر شدت کرو حملے مین تاکہ مین پیٹھ پھیر کر
بھاگ جاؤن اور مین ڈرتا ہون تمہارے واسطے ایک سردار سے جسکو بادشاہ نے میری ملک کے واسطے بھیجا اور
نام اُسکا دریجان ہو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالی مجھکو اُسپر غالب کریگا اور مدد دیگا پھر خالد
بن الولید نے روماس پر حملے مین شدت کی یہانتک کہ روماس بھاگ کر اپنی قوم مین پہونچا لوگون نے اُس سے حال
پوچھا اُسنے کہا کہ اہل عرب بڑے مضبوط و بہادر ہین تم اُنکی لڑائی مین طاقت ٹھہرنے کی نہین رکھتے ہو اور بالضرور وہ لوگ
مالک ملک شام و تختگاہ بادشاہ کے ہوجاوینگے پس ڈرو تم اللہ تعالی سے اور اہل عرب کی اطاعت قبول کرو اور جو بات
اہل ارکہ اور تدمر اور حوران نے کی ہو تم بھی وہی کرو اور مین تمہاری بہتری کا خواہان ہون پس وے لوگون نے اُسکو جھڑکا
اُسکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور اگر خوف بادشاہ کا مانع نہوتا تو مار ڈالتے پھر اُس سے کہا کہ تو شہر مین جا کر اپنے مکان مین بیٹھ رہ
ہم اہل عرب سے لڑینگے پس روماس اُنکے پاس سے چلا گیا اور یہ اُسکی عین خواہش اور آرزو تھی اور اُسنے اپنے دل مین تصور کیا تھا

کہ شاید اللہ تعالی خالد بن الولید کو فتح دیوے تو مین اپنے لڑکے بالے لیکر جہان وہ جاوین وہان چلا جاؤن پھر
اہل بصری نے دریجان کو اپنا حاکم مقرر کیا اور اس سے کہا کہ جب ہم مسلمانون کی لڑائی سے فراغت پاوینگے اس وقت
تیرے ساتھ بادشاہ کے پاس چلکر رومانس کی معزولی اور تیری منصوبی کی درخواست کرینگے کیونکہ تو نسبت رومانس کے
بڑا منضبط اور دانشمند ہی دریجان نے انسے پوچھا کہ تمہارا مقصد کیا ہی انھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ حملہ کرو مسلمانون کے
لشکر پر اور انکے سردار سے مقابلہ کرپس اگر غالب ہوجائیگا تو انکے سردار پر تو باقی لوگ انکے بھاگ جائینگے راوی نے
بیان کیا ہی کہ بعد اس گفتگو کے دریجان زرہ وغیرہ ہتھیار اور لباس سے بن ٹھنکر نکلا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
اپنے مقابلے مین طلب کیا پس عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما نے خالد بن الولید سے کہا کہ تم سردار
لشکر کے ہو اور بقاء و ثبات ہمارا سب کا تمہارے سبب سے ہی اور مین اس دشمن کا مقابلہ کرونگا پھر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ
نے لشکر سے نکلکر دریجان پر حملہ کیا اور طرفین سے معرکہ آرائی ہوئی اور دونون لشکرون کے لوگ گردنین اٹھا کر
انکی لڑائی دیکھتے تھے پس تھوڑے سے عرصہ مین دریجان تھک کر بھاگ نکلا اور گھوڑا اسکا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے
گھوڑے سے زیادہ دوڑنے والا تھا اسوجہ سے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بچکر اپنی قوم مین پہونچ گیا پس اسکی
قوم نے پوچھا کہ کیا سبب ہی تیرے پھر آنے کا دشمن کی لڑائی سے اسنے کہا کہ دشمن نے مجھپر شدت کی پس مین نہ ٹھہر سکا
اور بھاگا مگر تم سب دشمن پر حملہ کرو پس اللہ تعالی نے رومیون کے دلون مین رعب و اضطرار ڈالدیا اور خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوگئی پس حملہ کیا خالد بن الولید اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور قیس
بن ہبیرہ اور شرحبیل بن حسنہ اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور عبد الرحمن بن حمید الجمحی
رضی اللہ عنہم اور سب مسلمانون نے پس جب اہل بصری نے مسلمانون کو حملہ کرتے دیکھا اور سمجھے کہ ضرور لڑنا ہوگا
پس آگے بڑھے اور ظاہر ہوا قتل بیچ رومیون کے اور بجنے لگے ناقوس دیوار قلعے کے اوپر اور شور کیا راہبون نے
ساتھ کلمۂ کفر کے پس دعا کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے ان کلمات سے اللہم ان ہؤلاء الارجاس یتہلّلون الیک
بکلمۃ الکفر ویدعون معک الٰہا آخر لا الٰہ الا انت ونحن نبتہل الیک بلا الٰہ الا انت وبحق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم الا انصرت ہذا الدین علی اعدائک الکافرین اور مسلمانون نے اس دعا پر آمین کہی پھر سبھون نے
یکبارگی حملہ سخت کیا اور اہل بصری کو اس حملے سے یہ معلوم ہوا کہ گویا دیوار شہر پناہ کی گرگئی پس نہ ٹھہر سکے
وہ لوگ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور باقی رہگئی زمین مُردون کی لاشون سے بھری ہوئی اور بعضون نے
انمین سے دروازون شہر پناہ پر بعضون کو مارڈالا پس جب وہ لوگ شہر مین پہونچ گئے اور برجون پر قرار پکڑا اور
بیرق اور صلبان کو بلند کیا اور اپنی جانون کو بچایا تب ارادہ اس بات کا کیا کہ بادشاہ کو اس حال سے اطلاع دیوین تاکہ
وہ لوگ بھیجکر انکی کمک کرے عبد اللہ بن رافع نے روایت کی ہی کہ جب اہل بصری شہر مین جاکر شہر پناہ کی دیوارون پر

چڑھ گئے ہم لوگ اُنکے تعاقب سے پلٹے اور اپنے بعض ساتھیون کو مفقود دیکھا پس پایا ہمنے دو سو تیس آدمیون کو
اپنی جماعت سے مقتول کہ اکثر اُنمین کے قوم بجیلہ اور ہمدان سے تھے اور منجملہ رؤسا ہمارے لشکر کے بدر بن حرملہ
اور علی بن فاہمہ اور مازن بن عوف اور سہل بن ناشط اور جابر بن مرارہ اور ربیع بن جامد
اور عباد بن مبشر شہید ہوے اور لوٹا مسلمانون نے مال و اسباب اہل بصری کا اور نماز پڑھی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے
شہیدون پر اور دفن کرا دیا انکو پھر جب ایک ربع حصہ رات کا گذرا تب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور ربیعہ
بن راشد اور مالک اشتر نخعی اور ایک سو سوار نے لشکر ... سے نگہبانی لشکر کے واسطے گشت کرنا شروع کیا اور یہ لوگ لشکر
گرد گھوم رہے تھے کہ دفعۃً گھوڑے سوارون کے چوکنے ہوے اور بولنے لگے پس ہوشیار اور خبردار ہو گئے مسلمان اور
اِدھر اُدھر دیکھنے لگے پس دیکھا ایک شخص رومی کو دیکھا کہ وہ موٹا کپڑا بالون کا مثل کمل کے پہنے تھا پس عبد الرحمن رضی اللہ
عنہ نے اسکی طرف پیش قدمی کرکے چاہا کہ اسکو پکڑ لیوین پس اُس شخص نے کہا کہ ٹھہرو اور توقف کرو کہ مین روماس
حاکم بصری کا ہون پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اسکو ساتھ لیکر خالد بن الولید کے پاس گئے پس خالد بن الولید نے اسکو پہچانا اور اُس سے
روماس نے کہا کہ اے امیر لشکر مسلمانون کے میری قوم نے مجھکو نکال دیا اور کہا کہ تو اپنے مکان مین بیٹھ رہ ورنہ ہم تجھکو مار ڈالینگے پس مین
اپنے مکان مین جا بیٹھا اور میرا مکان دیوار شہر پناہ سے ملا ہوا ہے پس جب تاریکی رات کی ہوئی میرے غلام اور اولاد نے
بموجب میرے حکم کے شہر پناہ کو کھود کر ایک دروازہ اسمین کھول دیا سو مین اُسی راہ سے تمہارے پاس اس غرض سے آیا ہون
کہ بھیجو تم میرے ساتھ اُن لوگون کو اپنے ساتھیون سے جن پر تمکو اعتماد ہو کہ اگر اللہ چاہیگا تو وہ شہر پر قابض ہو جاوینگے
پس خالد بن الولید نے یہ کلام سُنکر سجدہ شکر اللہ تعالی کا ادا کیا اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو حکم دیا
کہ جن پر انکو اعتماد ہو اُنمین سے ایک سو سوار لیکر روماس کے ساتھ جاوین اور اُن سوارون پر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو
سردار مقرر کیا ضرار بن الازور نے روایت کی ہے کہ مین بھی اُس جماعت مین تھا جو شہر مین داخل ہوئی پس
جب پہونچے ہم روماس کے مکان پر کھول دیا اُسنے ہمارے واسطے اپنا خزانہ اور حاضر کیا ہمارے واسطے ہتھیار اور کہا
کہ لباس رومیون کا پہن لو پھر پہن لیا ہمنے لباس اُنکا پھر بانٹ دیے گئے ہم چارون کنارے شہر مین ہر کنارے مین
پچیس سوار تھے اور حکم کیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اس امر کا کہ جسوقت تم ہماری تکبیر کی آواز سنو تم بھی تکبیر کہیو پس جب ہم لوگ
بموجب حکم کے روانہ ہوے پوشیدہ ہو گئے ہم اپنی جاؤن پر واسطے حملہ کرنے کے قوم پر **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بعد روانہ کرنے اپنے ساتھیون کے شہر کے کنارون پر خود زرہ پہنکر مستعد کارزار ہوے
اور روماس بھی مسلح اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو ایک تلوار اور ایک کلاہ دی جسکو عبد الرحمن نے اپنے پاس [illegible] لیا اور
روماس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اُس برج کی طرف چلا جسمین ریحان مع اپنے ہمراہیان کے تھا پس ریحان نے اُن دونون کو
دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو روماس نے کہا کہ مین بطریق ہون ریحان نے کہا کہ نہ آرام ہو اور آسانی ہو تجھکو کیا سبب ہے تیرے آنے کا

اور یہ ساتھی تیرا کون ہے روماس نے کہا کہ یہ میرے دوست ہین تیری ملاقات کے مشتاق ہوکر آئے ہین ریحان نے کہا کہ یہ شخص جو
تجھہ پر ہے کون ہے روماس نے کہا کہ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہین اور تیرے پاس
اسواسطے آئے ہین کہ تیری روح کو دوزخ مین بھیجین پس جب ریحان نے یہ کلام سُنا چاہا اُسنے کہ حملہ کرے مگر اُسکے دل نے
نامردی سے نہ مانا اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے جلدی سے تلوار کا وار اُسکے شانے پر مارا پس گر پڑا وہ بیہوش اور گرد
ہوکر زمین پر **راوی** نے بیان کیا ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے آواز تکبیر بلند کی وقت مار ڈالنے ریحان کے
اور روماس نے بھی تکبیر کہی اور اصحاب عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیرون کی سُنکر شہر کے کنارون سے
تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا اونکی تکبیرون کا پتھرون اور پہاڑون اور درختون اور چڑیون نے اور نیک لوگون نے
آبادیون سے اور کہا اُنھون نے کہ اے معبود اور مالک ہمارے کیا خوش اور پاک ہے سُننا تیرے نام اور ذکر کا اور
کون شخص ہم مین سے تیری حقیقت شکر مین قیام کر سکتا ہے اور یہ تحقیق سُنا ہمنے کلمہ توحید کو اور دیکھا ہمنے تیرے
شکر کرنے والون اور برگذاشت کرنے والون کو **راوی** نے بیان کیا ہے کہ جب تکبیر کہی مسلمانون نے اطراف بصری کے
رکھا اُنھون نے تلوار کو رومیون مین اور قتل کرنا شروع کیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیر سُنکر مع اپنے
ساتھیون کے شہر مین پہونچے پس جب دیکھا اہل بصری نے اپنے شہر کو کہ وہ فتح کر لیا گیا از روے غلبے کے تلوار سے
شور و غل مچایا سب مردون اور عورتون اور لڑکون نے پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین روماس نے کہا
امان طلب کرتے ہین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اُٹھالو اُنکے اوپر سے تلوار کو پس اُٹھالی گئی تلوار اور خالد بن الولید نے اُنکو
امان دی پس صبح کو اہل بصری یکجا ہوے اور خالد بن الولید سے کہا کہ اگر ہم تمسے مصالحہ کر لیتے تو نوبت اس حال کی نہ آتی
خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالی کا حکم ٹلتا نہین ہے پھر اہل بصری نے خالد بن الولید سے پوچھا کہ کس شخص نے راہ بتلائی ہے
تمنے ہمارا شہر فتح کیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حیا سے نام روماس کا نہین بتلایا پس روماس اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا
کہ اے دشمنان خدا مین نے یہ بلحاظ خوشنودی خدا اور بغرض جہاد کے راہ بتلائی اہل بصری نے کہا کہ کیا تو ہمارے طریق پر
نہین ہے روماس نے کہا کہ اے دیرے اللہ نہ کرے تو مجکو ان لوگون سے مین منکر صلیب اور اُسکی پرستش کرنے والون کا ہون مین نے
یہ کام واسطے رضامندی اللہ اور بنیت و غرض جہاد کرنے کے تیر کیا ہے راضی ہوا مین اور کیا مین نے اللہ تعالی کو پروردگار
اپنا اور اسلام کو دین اپنا اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رسول اپنا اور کعبہ کو قبلہ اپنا اور قرآن کو پیشوا اپنا اور مسلمانون کو
بھائی اپنا یہ سُنکر وہ لوگ روماس سے ناراض ہوے اور ارادہ بُرائی کا اُسکے ساتھ کیا پس روماس نے خالد بن الولید سے کہا کہ
مین اس شہر مین ان لوگون کے ساتھ نہ رہونگا اور جہان کہین تم جاؤ گے مین بھی تمھارے ساتھ چلونگا اور جب کل ملک شام
تمھارا دخل ہو جائیگا پھر اپنے وطن کو آؤنگا کہ گھر کی نفقت اور چاہ دل سے سب کو ہوتی ہے **واقدی** رحمہ اللہ نے معمر بن سالم بن یحیی
بن مفرج سے **روایت** کی ہے کہ روماس کل لڑائیون مین شام کی شریک اور جہاد کرتا رہا جب تمام ملک شام فتح ہوگیا بموجب حکم ا

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت مین روماس کو بصری کا حاکم
مقرر کیا اور روماس تھوڑے دن وہان کی حکومت کرکے ایک بیٹا چھوڑکر مرگیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان**
کیا ہے کہ پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے چند اشخاص اپنے ہمراہی کو واسطے اعانت روماس کے بغرض ورثہ نکالنے
اور اُٹھانے مال و اسباب خانگی روماس کے شہر سے مقرر کیا پس اُن لوگون نے اعانت روماس کی
کی کہ اُسی حالت مین لوگون نے روماس کی زوجہ کو روماس سے لڑتے جھگڑتے دیکھا مسلمانون نے کہا کہ تو کیا
چاہتی ہے اُسنے کہا کہ میرا فیصلہ تمہارے لشکر کے سردار کے پاس ہوگا پس مسلمان اُسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے
پاس لائے اور اُسنے نالش کی اور ایک شخص رومی واقف زبان عربی نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے
اُسکے مطلب کو بیان کیا کہ یہ عورت اپنے شوہر روماس پر نالشی ہے خالد بن الولید نے بواسطہ اُس رومی کے
عورت سے سبب نالش کا پوچھا اُسنے بواسطۂ ترجمان کے بیان کیا کہ حال میرا یہ ہے کہ رات کو مین نے بحالت
خواب ایک شخص نہایت خوبصورت کو مثل ماہ شب چاردہ کے دیکھا کہ وہ کہتے ہین کہ یہ شہر بصری اور تمام ملک شام
اور عراق اسی گروہ سب کے ہاتھ سے فتح ہوگا مین نے اُن شخص سے پوچھا کہ آپ کون ہین اُنھون نے فرمایا
کہ مین محمد رسول اللہ ہون صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پھر مجھکو بجانب اسلام کے دعوت فرمائی اور مین نے اسلام
قبول کیا پھر مجھکو آپ نے دو سورتین قرآن مجید کی سکھائین پس خالد بن الولید نے یہ کلام اُسکا سنکر تعجب کیا
اور بواسطۂ ترجمان کے اُس سے کہا کہ وہ دو سورتین پڑھے پس اُسنے سورہ **فاتحہ** اور **قل ہو اللہ احد**
پڑھکر سنائین اور خالد بن الولید کے ہاتھ پر اُسنے اسلام کو تازہ کیا اور اپنے شوہر روماس سے کہا کہ یا تو میرا دین قبول کر
یا مجھکو چھوڑ دے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام اسکا سنکر ہنسے اور کہا سبحان من وفقھا پھر بواسطۂ ترجمان کے
اس عورت سے کہا کہ تیرا شوہر تجھسے پہلے مسلمان ہو چکا ہے یہ سنکر وہ عورت بہت خوش ہوئی پس خالد بن الولید نے
اہل بصری سے جس مقدار پر چاہا مصالحہ کر لیا اور اُنکی خاطرداری کی اور ارادہ اس امر کا کیا کہ ایک شخص کو اپنا نائب
مقرر کرین تاکہ وہ قوم اپنے مطلب اُس سے کہتے رہین پس باتفاق سے اُنکے ایک شخص کو اُنپر حاکم کیا
پھر ایک خط بشمول فتح بصری بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لکھا اور اُسمین یہ بھی لکھا کہ مین بجانب دمشق کوچ
کرتا ہون تم وہان مجھسے آملو اور ایک خط بنام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے اور عبارت سے لکھا

قد سرت الی الشام کما امرتنی وقد فتح اللہ علی یدی تدمر و ارکہ و حوران و سخنہ و بصری و یوم کتبت الیک ہذا الکتاب
ارتحلت الی دمشق و اسأل اللہ النصر والسلام علیک و علی من معک من المسلمین و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اور یہ خط دونون ساتھی
روانہ کرکے بجانب دمشق کے کوچ کیا اور ایک گانون مین جسکو ثنیہ کہتے ہین پہونچکر توقف کیا اور اپنے نشان کو جسکا
نام رایۃ العقاب تھا گاڑ دیا پس اُس جگہ کا نام **ثنیۃ العقاب** رکھا گیا پھر وہان سے بجانب غوطہ کوچ کیا اور ایک دن مین

اُتر پڑے کہ وہ اب تک مشہور ہے دیر خالد ہی اور حال دمشق کا یہ تھا کہ قرب وجوار کے لوگ بے انتہا وہان یکجا ہو گئے تھے اور بارہ ہزار سے
زیادہ اُسمین سوار بھی تھے اور اُنھون نے شہر پناہ کو نشان و بیرقون اور صلیبان سے آراستہ کیا تھا اور خالد بن الولید بانتظار اُسنے
ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون کے اُس دیر مین مقیم رہے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ جب
ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ارکہ اور تدمر اور حوران وبثنیہ وبصری کو فتح کر کے بجانب دمشق متوجہ
ہوئے تب اُسنے اپنے سردارون کو یکجا کر کے کہا کہ جو مین تُمسے کہتا تھا اور تمکو ڈراتا تھا وہ تمنے کچھ نہ مانا اور نہ سُنا اور اہل عرب
ارکہ اور تدمر اور حوران وبثنیہ وبصری فتح کر کے متوجہ دمشق ہوئے ہین پس اگر دمشق کو بھی فتح کر لیا تو بڑی مصیبت کی بات ہے کیونکہ
شہر دمشق ملک شام کا بہشت ہے اور مین نے اہل دمشق کے پاس وہ چند مسلمانون کا اپنا لشکر بھیجا ہے پس تم مین سے کون شخص اُنکے
مقابلے کا قصد کریگا اور کفایت کریگا مجھکو اُنکے کام مین کہ جو شخص اُنکو ہزیمت دیگا مین کل محصول ان شہرون کا جو مسلمانون کے
قبضے مین ہین اُسکو معاف کر دونگا پس منجملہ اُسکے سردارون کے ایک شخص جسکا نام **کلوص** تھا اور اُسکی بہادری اور شجاعت
اُس زمانے مین جب کسری بادشاہ فارس نے قصد یعنی ملک شام کا کیا تھا ظاہر ہوئی تھی بولا کہ اے بادشاہ مین مسلمانون کے
لیے کافی ہون اور مقابلہ کر کے اُنکو بھگا دونگا ہرقل نے یہ کلام اُسکا سُنکر ایک صلیب سونے کی اُسکو دی اور
پانچ ہزار سوار اُسکے ساتھ کیے اور کہا کہ صلیب کو آگے رکھنا کہ یہی تجھکو مدد دیگی پس کلوص نے اُسی دن **انطاکیہ** سے کوچ کیا
اور حمص مین پہونچا اور اُس مقام کو ہتھیار اور لوگون سے بھرا پایا اور جب وہان کے لوگون کو اُسکے آنے کی خبر پہونچی
نکلے وہ لوگ اسکی ملاقات کے واسطے اور اپنے آگے کیا اُنھون نے قسیسون اور راہبون کو ساتھ بخور و آگ جلتی ہوئی خیمون کے
اور انجیل اُنکے پاس تھی پس آئے وہ آگے اُسکے لشکر کے اور چھڑکا اُسپر پانی معمودیہ کا اور اُسکی فتح کے واسطے دعا مانگی پس کلوص
ایکشب و روز وہان مقیم رہکر بجانب شہر **حوسیہ** روانہ ہوا اور وہان کے لوگ بھی مثل اہل حمص کے اُسکے ساتھ پیش آئے
پھر شہر **بعلبک** مین پہونچا پس وہان کے لوگ اور عورتین منہ پیٹتی اور بال نوچتی ہوئی مثل فریادیون کے اُسکے
پاس آئین اور بیان کیا کہ اہل عرب نے ارکہ وتدمر و حوران وبصری کو فتح کر لیا ہے اور ہمنے سُنا ہے کہ وہ لوگ ارادہ دمشق کا
رکھتے ہین کلوص نے کہا کہ مجھکو تو یہ معلوم ہے کہ وہ لوگ بمقام **جابیہ** ہین اور مین متعجب ہون کہ اُن لوگون نے کیونکر
شہرون اور قلعون پر قدرت حاصل کی اہل بعلبک نے کہا کہ سچ ہے وہ لوگ تو اپنی جگہ پر یعنی جابیہ مین ہین اور جسنے کہ
یہ مقامات یعنی ارکہ وغیرہ فتح کیا ہے یہ شخص عراق سے آیا ہے اور نام اُسکا خالد بن الولید ہے کلوص نے کہا کہ اُنکی تعداد کسقدر ہے
اُنھون نے کہا کہ پندرہ سو سوار ہین کلوص نے یہ سُنکر کہا قسم ہے اپنے دین کی کہ مین اُسکا سر کاٹ کر اپنے قنطاریہ کی
نوک پر لٹکاؤنگا پھر وہان سے کوچ کر کے بجانب دمشق روانہ ہوا اور دمشق کا سردار جو ہرقل کی طرف سے مقرر تھا اُسکا نام
عزرائیل تھا اور وہ رومیون کے نزدیک بہت معزز تھا اور اُسکے ساتھ تین ہزار سوار اور پیادہ تھے پس جب کلوص دمشق مین
پہونچا وہان بڑے بڑے رئیس اور سردار کلوص کے پاس یکجا ہوے اور بادشاہ کا فرمان کہ بابت ہونے اُسکے واسطے مقابلہ مسلمانون کے

قنطاریہ یعنی بھالا دو شاخہ

پڑھا پس کلوص نے اُنسے کہا کہ مین تمھاری طرف سے لڑونگا اور تمھارے دشمنون کو تمھارے شہر سے ہٹا دونگا لیکن کام
اِس امر پر موقوف ہی کہ تم عزرائیل کو اپنے شہر سے نکال دو کہ مین اکیلا اِس کام کے لیے ہجاؤن انھون نے کہا کہ دشمن
ہمارے شہر پر چڑھے آتے ہین پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم عزرائیل کو نکال دیوین بلکہ ایسے وقت مین اگر دس آدمی اور تم مین سے ملین تو
ہم لوگ انکی خواہش رکھتے ہین اور ہم بقوت اُنکے اہل عرب سے مقابلہ کرین پس جب عزرائیل نے یہ حال سُنا کہا کہ جسوقت اہل عرب
اِس شہر کو محاصرہ کرین تب مین اور کلوص دونون جدا جدا ایک ایک دن اُنسے لڑون پس ہم دونون مین سے جو شخص
اہل عرب کو بھگا دے وہی حاکم اِس شہر کا قرار پاوے اہل دمشق نے اِس رائے کو پسند کیا اور اپنی اپنی جگہ پر گئے اور اِس
گفتگو سے عداوت قلبی باہمدگر کلوص اور عزرائیل کے ہوگئی **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ رومی ہر روز باب
جابیہ دمشق سے نکلکر واسطے دریافت حال آنے ابو عبیدہ بن الجراح کے ایک فرسخ تک جایا کرتے تھے یہان تک کہ آئے
اُنپر خالد بن الولید جانب ثنیہ سے جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہی رفاعہ بن مسلم نے **روایت** کی ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
بمقام دیر **مخوطہ** آکر اُترے تھے کہ دفعۃً اُنھون نے فوج دمشق کو اپنی جانب مثل ٹڈیون کے آتے دیکھا پس
یہ امر دیکھکر خالد بن الولید نے پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی اور باندھا اپنی کمر کو اپنے عمامے سے اور گلے مین لٹکا لیا ترکش
کمان کو اور مسلمانون کو آواز دی اور کہا کہ یہ لشکر دشمن کا سوارون اور پیادون سے آ پہونچا ہی لو تم انکو جانے نہ پاؤ
اور مدد دو تم خدا کے دین کو مدد دیگا اللہ تعالیٰ تمکو اور ہو تم مصداق اِس آیت کے ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم
بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ الی آخر الآیۃ اور جان لو تم اِس بات کو کہ مسلمان بھائی تمھارے جو ابی عبیدہ بن الجراح کے
ساتھ ہین وہ تمھارے پاس پہونچ گئے ہین پس مسلمان یہ کلام نصیحت انجام خالد بن الولید کا سُنکر جلدی سے مسلح اور سوار ہوکر بجانب
دشمن کے متوجہ ہوے یہ حال دیکھکر ٹھہر گیا لشکر رومیون کا سامنے لشکر مسلمانون کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے
لشکر کی ترتیب واسطے لڑائی کے اِس طرح پر کی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی کو میمنہ اور مسیب بن نجیۃ الفزاری کو میسرہ اور داہنے بازو
مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو اور بائین بازو مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساقہ پر سالم بن نوفل
کو مقرر کیا اور خود مع اپنے ساتھیون کے بیچ مین ٹھہرے اور جب آمادۂ جنگ ہوے ضرار بن الازور سے کہا کہ اختیار کرو تم
راہ اپنے باپ اور قوم کی اِس معاملے مین اور مدد دو تم اللہ کے دین کو کہ مدد دیگا اللہ تعالیٰ تمکو اور ڈال دو تم رعب رومیون مین اپنے
حملے سے اور جوش مین لاؤ انکے لشکر کو اپنی شجاعت سے پس نکلے ضرار بن الازور مسلمانون کے لشکر سے اِس حیثیت سے کہ تھے کپڑے
انکے میلے اور تھا اُنکے سر پر پرانا عمامہ اور اُنکی سواری مین ایک بچہ مادہ اسپ لاغر تھی مگر وہ ہوا کے آگے چلتی تھی اور حملہ کیا
رومیون کے لشکر پر اور رنج مین ڈال دی انکی صفون کو اور اِس حملے مین چار سو سوار رومی کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا پیادون پر
اور اُنمین سے چھ کو مار ڈالا اور اگر رومی تیر اور پتھر نہ چلاتے تو ضرار اُنکے مقابلے سے نہ پھرتے پس جب واپس آئے ضرار بن الازور اپنے
لشکر مین خالد بن الولید اور مسلمانون نے اُنکا شکریہ ادا کیا پھر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما زرہ پہنکر لشکر سے نکلے

پس خالدؓ بن الولید نے اُنسے کہا کہ ای بیٹے صدیق کے عجب ڈال دو تم دشمنون پر اپنے حملہ سے اور پریشان کر و صفین اُنکی اللہ تعالے تمہین برکت عطا فرما دے پس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بھی مثل مزار کے حملہ اور قتل کفار کرکے ساودشکی پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خود حملہ کیا اور طریقہ اپنی نیزہ بازی اور شجاعت کا رومیون کو دکھلایا اور اُنکو تعجب مین ڈالا پس جب کلوص سردار رومیان نے خالدؓ بن الولید کو اِس طرح پر دیکھا قرینے سے اُسنے جانا کہ مسلمانون کے لشکر کے سردار یہی ہین اور سمجھا کہ خالدؓ بن الولید میر اسا زوسامان سرداری کا دیکھکر میرے ہی اوپر قصد حملے کا رکھتے ہین پس یہ سوچ کر پیچھے کو ہٹا اور خالدؓ بن الولید نے اُسپر حملہ کیا اور سرداران رومی نے خالدؓ بن الولید کو ڈانٹا اور اُنپر تیر اندازی شروع کی مگر خالد بن الولید نے کچھ التفات نہ کیا اور گھوڑا اُنکا صف دشمنون مین بجلی کی طرح چمکتا تھا پس خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے اِس حملے مین دس آدمیون کو سردارون سے مار ڈالا پھر پلٹ کر میدان جنگ مین آ گئے اور پہلی دفعہ سے زیادہ ڈھنگ لڑائی کے رومیون کو دکھلائے اور لشکر رومیون سے اپنے مقابلہ کے لیے لڑنے والے کو طلب کیا لیکن کوئی اُنہین کا لشکر سے نہ نکلا پس خالد بن الولید نے کہا کہ مجھ اکیلے کے مقابلے مین تم دو سوار یا چار سوار بلکہ دس تک آکر لڑو مگر کسی نے جواب اُسکا نہ دیا پس خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خرابی ہو تمکو مین تو اِس جگہ اکیلا ہون اور حال یہ ہی کہ لڑائی مین میرے لشکر کا ہر ایک آدمی میرے برابر ہی واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہی کہ خالدؓ بن الولید کی اِس گفتگو کو بعض رومی سمجھے اور بعض نہین سمجھے کہ اسی حالت مین عزرائیل نے کلوص سے کہا کہ بادشاہ نے تجکو لشکر کا سردار مقرر کرکے اہل عرب سے لڑنے کو بھیجا ہی پس بچانا شہر اور رعیت کا تیرے ذمے ہی کلوص نے جواب دیا کہ تو مجھسے زیادہ اِس کام کا مستحق ہی کس واسطے کہ تو پہلے سے اِس شہر مین ہی اور تو مے جانتا اور گمان کیا ہی اِس امر کا کہ تو بدون حکم ہرقل کے اِس شہر سے نہین نکل سکتا ہی پس کیا سبب ہی کہ نہین نکلتا ہی تو عرب کے مقابلے کو عزرائیل نے کہا کہ میرے اور تیرے یہ شرط ہو چکی ہی کہ ایکدن مین لڑون اور ایک دن تو پس آج تو مقابلہ کر کل مین لڑونگا پس کلوص نے کہا کہ تو مجھسے پہلے اِس شہر مین ہی اور مین تجھسے یہ خواہش کرتا ہون کہ آج تو ہی لڑ کل مین لڑونگا پس گفتگو اُنکی طول کو پہونچی تا اُنکہ لوگون نے تجویز کیا کہ دونون کے نام قرعہ ڈالا جاے جس شخص کے نام قرعہ نکلے وہ آج مسلمانون سے مقابلہ کرے کلوص نے کہا ایسا نہ چاہیے بلکہ مناسب ہی کہ ہم سب ملکر حملہ کرین تا کہ ہیبت کی صورت بنی رہیگی عزرائیل نے کہا کہ مجکو اِس بات سے کچھ مطلب نہین ہی راوی نے کہا ہی کہ کلوص کو اِس بات کا خوف پیدا ہوا کہ اگر بادشاہ کو اِس قیل و قال سے اطلاع ہو گی تو اُسکو اپنی مصاحبت سے نکال دیگا اور مار ڈالیگا یہ سوچکر قرعہ اندازی پر راضی ہوا سو قرعہ کلوص کے نام نکلا پس عزرائیل نے اُس سے کہا کہ نکل تو واسطے مقابلے کا اور ظاہر کر اپنی شجاعت کو جیسا اسیر لشکر مسلمانون نے کیا اور مین کل واسطے مقابلے کے نکلونگا اور دونون فریق دیکھینگے کہ ہم دونون مین کون زیادہ شہسوار اور بہادر ہی واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اِس قرارداد کے کلوص مُسلح ہو کر گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ہمت تمھاری میرے ساتھ متعلق رہے

ف ذکر نکلنے کلوص کا واسطے مقابلہ خالد بن الولید کے ۱۲

پس اگر تم مقابلے مین میری جانب سے کچھ کمی و عجز دیکھو تو حملہ کرکے مجکو بچاؤ ساتھیون نے کہا کہ یہ بات تو عاجزی
اور ڈر کی ہے اسکو فلاح نہین ہے پھر کلوص نے کہا کہ یہ شخص جسکے مقابلے کو مین جاتا ہون بدوی ہے اور اسکی زبان میری
زبان کے خلاف ہے اور مین اس شخص سے بات چیت کیا چاہتا ہون اور احتیاط کرنا آدمی کے واسطے ایک زرہ
مضبوط ہے پس مین ایک شخص کو چاہتا ہون کہ میرے اور انکے بیچ مین واسطہ گفتگو ہو پس ایک شخص نصرانی جسکا نام
جرجیس اور وہ بہت دانشمند اور فصیح تھا کلوص کے ساتھ ہوا اور کہا کہ مین مترجم گفتگو کا ہونگا کلوص نے اس سے
کہا کہ یقین جان تو اس بات کو کہ یہ شخص بڑا بہادر ہے اہل عرب سے سو اسکے مقابلے مین اگر تو مجکو شکست دیکھنا تو میری
اعانت کرنا کہ اسکے عوض مین مین تجھکو اپنا مصاحب اور وزیر کرونگا اور اس میری گفتگو کو پوشیدہ رکھنا پس
مین ایسا جانتا ہون مقابلہ کرنے کو اور فریب دیکر پھرا آتا ہون اور قریب ہے کہ کل کے دن عزرائیل مقابلے کو
جھکیگا پس مارا جائیگا وہ اور مجکو راحت اور فرصت ملیگی اسکی تیزی سے جرجیس نے کہا کہ مین تو لڑنا نہین جانتا ہون
بات چیت مین تیری اعانت اور دشمن کے ساتھ فریب کرونگا جہان تک ممکن ہوگا پس اگر یہ امر تجکو منظور نہین ہے
تو اپنے دل سے مشورہ کر کلوص نے کہا افسوس ہے تو یہ چاہتا ہے کہ مجکو دشمن کے حوالہ کر دے جرجیس نے کہا کہ تیرا دل
یہ چاہتا ہے کہ تیرے ساتھ دینے اور تیری رضامندی مین مین مار ڈالا جاؤن پس جب مین مارا گیا تو تیرا انعام و احسان
میرے کس کام آویگا پھر کلوص چلکر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے قریب آیا اور مسلمانون نے دونون کی طرف دیکھا
اور رافع بن عمیرة الطائی نے چاہا کہ بڑھکر کلوص پر حملہ کرین پس خالد بن الولید نے انکو روکا اور کہا کہ تم اپنی جگہ پر رہو
مرد ہی دین کی یہ کام ہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب کلوص اور جرجیس خالد بن الولید
کے نزدیک آئے کلوص نے جرجیس سے کہا کہ تو انسے استفسار کر کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو اور ہمارے
دبدبے اور کثرت فوج سے انکو ڈرا اور دریافت کر کہ انکا ارادہ کیا ہے پس جرجیس قریب خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ کے آیا اور کہا کہ اے اعرابی مین تمسے ایک مثال بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ ہماری تمھاری مثال ایک شخص کی
مثل ہے کہ اسکے پاس کچھ بکریان تھین اور اسنے چرانے کے واسطے چرواہے کو سپرد کیا اور چرواہا بڑا ڈرنے والا
تھا اور جانور درندے کے مقابلہ کی جرأت بہت کم رکھتا تھا پس ایک درندہ جانور ہر روز آکر ایک بکری کو
اٹھا لیجاتا تھا یہان تک کہ بکریان کم ہوگئین اور وہ درندہ جانور اس امر کا عادی ہوگیا تھا اس وجہ سے کہ کوئی
روکنے والا نہ پاتا تھا پس جب بکریون کے مالک نے یہ حال دیکھا معلوم کیا اسنے اس بات کو کہ یہ کمی چرواہے کی
سستی اور غفلت سے ہے پس مالک نے ایک شخص مضبوط کو بکری چرانے پر مقرر کیا پس وہ شخص رات بھر بکریون کے
گرد پھرتا تھا کہ اسی حالت مین وہ جانور درندہ اپنی عادت کے موافق آیا اس نگہبان نے حملہ کرکے برچھی سے
جو اسکے ہاتھ مین تھی اس جانور کو مار ڈالا پھر بعد اسکے کوئی درندہ جانور بکریون کے قریب نہین آتا تھا پس

ذکر گفتگو جرجیس نصرانی کا

ایسا ہی حال تمہارا ہی کہ ہمنے تمہارے معاملے مین سستی کی اس وجہ سے کہ تم لوگ ہمارے نزدیک ایک گروہ ضعیف بھوکے ننگے محتاج تھے اور غذا تمہاری چینا اور جوا ور روغن زیت وغیرہ تھی پس جب تم ہمارے شہرون مین آئے اور ہماری غذا مین کھائین تب سیر ہوگئے ہمیر پس پہونچے تم جہان تک پہونچے اور کیا تمنے جو کیا اور اب بادشاہ نے تمہارے مقابلے کے واسطے ایسے شخص کو بھیجا ہی کہ وہ آدمیون مین نہین شمار کیا جاتا ہی اور نہین پروا رکھتا ہی بہادرون کی اور وہ یہی شخص ہی جو میری جانب مین موجود ہی پس ڈرو تم اس سے اس بات کہ پہونچے تمکو اس سے وہ چیز کہ پہونچی اس مضبوط نگہبان بکریون سے شیر کو اور اس شخص نے مجھسے یہ کہا ہی کہ مین یہ مہربانی تمسے بات چیت کرون پس بیان کرو تم کہ ہمسے کیا چاہتے ہو اور کیا مانگتے ہو کس واسطے کہ ایسے دریا مین تم لوگ در آئے ہو کہ جو شخص اسمین اترتا ہی اسکی لہرون مین ڈوب جاتا ہی اور جو پانی اسکا پیتا ہی اسکے حلق مین وہ پانی پھنس جاتا ہی پس اگر تم مسلمانون کے لشکر کے سردار ہو تو اپنے دل اور مسلمانون سے اس امر مین گفتگو اور مشورہ کرو پیشتر ازین کہ حملہ کرے یہ شیر تمپر اور پھاڑ ڈالے تمکو اپنے چنگل سے پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ کلام جرجیس کا اور فصاحت بیانی اسکی سنی کہا کہ ای دشمن خدا ہمارے واسطے تو شکلین بیان کرتا ہی قسم ہی خدا کی کہ نہین سمجھتے ہین ہم تمکو اپنے نزدیک لڑائی مین مگر مثل شکاری اور ان چڑیون کے جو اسکے جال مین پھنسی ہون اور وہ شکاری پکڑ لیتا ہی داہنین اور بائین سب کو اور نہین گھبراتا ہی انکی کثرت سے پکڑ لینے مین اور جو تونے ہمارے شہر اور وہان کی قحط سالی کا ذکر کیا سو ایسا ہی ہی جیسا کہ تونے بیان کیا لیکن اللہ تعالی نے ہمکو اس سے بہتر عنایت کیا ہی اور جو کے عوض مین گیہون اور فواکہ اور روغن اور شہد ہمکو عطا فرمایا ہی اور یہ ملک ہماری زمین ہی کہ ہمارے پروردگار نے اسکو ہمارے واسطے پسند کیا ہی اور اسکا وعدہ بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کیا تھا اور جو تو ہمارے قصد اور ارادے کا حال پوچھتا ہی سو ہم تین باتین چاہتے ہین یا اسلام قبول کرو یا جزیہ دو یا لڑو حتی یحکم اللہ بحکمہ وھو خیر الحاکمین اور جو تونے عظمت اور بڑائی اس شخص کی بیان کی سو وہ ہماری نگاہ مین سب تھوڑون کا تھوڑا ہی پس اگر وہ بادشاہ کا کارندہ ہی تو ہم دین اسلام کے کارندے ہین اور ہم حاکم تدمر اور ارکہ اور حوران اور سخنہ اور بصریٰ کے ہین اور نام میرا خالد بن الولید ہی پس جرجیس یہ کلام خالد بن الولید کا سنکر پیچھے کو ہٹا اور خوف سے رنگ اسکا بدل گیا کلوص نے یہ حال اسکا دیکھکر کہا کہ پہلے تو مین نے تجھکو اس معاملے مین ایسا دیکھا تھا جیسا شیر حملہ کرتا ہی اب کیا سبب ہی کہ تجھکو گھبرایا اور پیچھے پھرتا دیکھتا ہون جرجیس نے کہا قسم ہی اپنے دین کی مجھکو کہ مین اس شخص کو اوباش آدمیون سے سمجھتا تھا اور مین نہین جانتا تھا کہ یہ شخص مثل مینڈھے سینگ مارنے والے کے ہی اور یہ شہسوار اور سرگروہ سواکنندہ لوگون کا ہی یہ سردار اس قوم کا ہی

جسنے زمین کو شر سے بھر دیا ہے پس تو اُسکی طرف متوجہ ہوا اور اپنی شجاعت ظاہر کر پس جب کلوص نے یہ ذکر خالد بن الولید کا
سُنا ڈر گیا اور کانپنے لگا اپنے زین پر مثل شاخ اُس درخت کے جو ہوا سے تند سے ہلتی ہو اور کہا کہ ای جرجیس
درخواست کر تو اُسسے کہ لڑائی کو کل صبح پر اُٹھا رکھیں جرجیس نے کہا کہ مین درخواست تو کرونگا لیکن مین گمان
نہین کرتا ہون کہ وہ اِس درخواست کو منظور کرین پھر جرجیس نے خالد بن الولید کی طرف متوجہ ہو کر
کہا کہ ای سردار اپنی قوم کے میرا ساتھی تمسے یہ درخواست رکھتا اور کہتا ہے کہ وہ ہٹ جاوے اپنی قوم کے
پاس اور جس امر کے تم خواہان ہو اُس بارہ مین اپنی قوم سے مشورہ کرے خالد بن الولید نے کہا کہ تو مجھسے
فریب کرتا ہے حالانکہ مین جڑ فریب کی ہون اور تمھارا حیلہ بہت دور ہے پھر تانا خالد بن الولید نے اپنے
نیزے کو جرجیس کی طرف پس جرجیس نے جب نیزے کو دیکھا خوف سے زبان اوسکی بند ہوگئی اور پیٹھ پھیر کر
بھاگا پھر خالد بن الولید نے کلوص کو مقابلے کے واسطے طلب کیا اور حملہ کیا اُسپر تا قریب لشکر روم کے بھگایا تک
کہ بھاگنے نہ دیا اُسکو پس جب کلوص نے یہ حال دیکھا آمادہ بجنگ ہو کر خالد بن الولید پر حملہ آور ہوا اور آپکی لڑائی مین جب
کیا اور دونون نے آپسمین ایسی نیزہ بازی کی کہ گرمی اُسکی چنگاری آگ سے زیادہ تھی پھر کلوص نے حالت
خالد بن الولید سے کنارہ کشی چاہی پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر اپنے گھوڑے کو اُسکے گھوڑے سے
نزدیک کیا اور بسبب قرب کے اُسکے نیزے کو بیکار کر دیا اور اپنے چھوٹے نیزے کو دائین جانب سے بائین طرف
پھیر کر اُسکی حلق مین مارا اور پڑھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کھینچ لیا اُسکو اپنے ہاتھ سے
اور جدا کر لیا اُسکو زین اسپ سے پس مسلمانون نے یہ کام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا دیکھکر آواز تکبیر کی
بلند کی اور سردار اور دلیر لوگ مسلمانون کے خالد بن الولید کے پاس پہونچے پس حوالے کیا خالد بن الولید
نے کلوص کو مسلمانون کے اور کہا کہ مضبوط باندھو تم مشکین اُسکی اور وہ اُسی حالت مین پڑا تھا
پس بلایا مسلمانون نے رومانس حاکم بصری کو اور پوچھا رومانس سے کہ یہ شخص کیا کہتا ہے رومانس نے کہا کہ یہ شخص
کہتا ہے کہ تم میری مشکین نہ باندھو مین تو اِس بات کو قبول کرتا ہون جو تمھارے سردار نے کہا تھا آیا تم جزیہ درم
مجھسے نہین مانگتے ہو سو مین اقرار کرتا ہون کہ جس قدر مال مجھسے طلب کروگے مین دونگا پس مسلمانون نے خالد بن الولید کو
اِس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مضبوط باندھو اِسکو کہ مین اِسکو سردار قوم کا گمان کرتا ہون پھر
خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اُتر کر ایک شہری پر سوار ہوے جو حاکم تدمر نے اُنکو بطور تحفے کے بھیجا تھا
اور ارادہ حملے کا رومیون پر کیا پس ضرار بن الازور نے اُنسے کہا کہ تم اِس رومی سردار کی لڑائی مین محنت اُٹھا چکے ہو
اب مجھکو اجازت دو کہ مین تمھاری طرف سے حملہ کرون تا وقتیکہ تم آرام حاصل کرو خالد بن الولید نے کہا کہ راحت آرام نہین ہے
مگر عالم آخرت مین اور جو آج محنت اور مشقت کریگا وہ کل راحت حاصل کریگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالی نگاہبان

ف ذکر گرفتار ہونے کلوص کا بدست خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے

ع بعضے نسخہ میں ... تاریخی

اور خلیفہ ہی ہمیز اور یہ کہکر متوجہ بحملہ ہوے پس کلوص نے چلاّ کر خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہی تمکو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ پلٹ آؤ تا کہ مین تمسے کچھ باتین کرلون پس مسلمانون نے آواز بلند خالد بن الولید سے کہا کہ یہ بطریق چلاّ کر تمکو پکارتا ہی پس خالد بن الولید پلٹ آئے اور روماس سے پوچھا کہ یہ شخص کیا چاہتا ہی پس روماس اُس سے ایک ساعت باتین کین اور خالد بن الولید سے کہا کہ یہ شخص تمسے کہتا ہی کہ مین مصاحب بادشاہ کا ہون اور بادشاہ نے پانچ ہزار سوار میرے ساتھ کرکے تمھارے مقابلے کو بھیجا تھا اور میرے اور عزرائیل حاکم دمشق کے بیچ مین جھگڑا ہوا اور ایسی ایسی باتین واقع ہوئین اور تمنے مجھکو پکڑ لیا پس مین تمکو تمھارے دین کی قسم دلاتا ہون کہ اگر عزرائیل تمھارے مقابلے مین آوے تو اُسکو باقی نہ چھوڑنا اور اگر مقابلے کو نہ نکلے تم خود قصد اُسکا کرکے اُس سے مقابلہ کرنا اور اُسکو مار ڈالنا کہ وہ سردار قوم کا ہی پس جب اُسکو تم مار ڈالوگے تو دمشق کے مالک ہوجاؤگے پس آیا تم یہ امر کروگے پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اس سے کہدو کہ مین تو کسی مشرک اور اُس شخص کو جو اللہ تعالی کے واسطے بیٹا قرار دیتا ہی باقی نہ چھوڑونگا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اشعار رجز پڑھتے ہوے حملہ کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی جب جرجس نصرانی خالد بن الولید کے خوف سے بھاگ کر کانپتا ہوا اپنی قوم مین پہونچا اُسکی قوم نے کہا کہ تیرے پیچھے کیا معاملہ ہی جرجس نے کہا کہ میرے پیچھے موت ہی جس سے لڑائی نہین ممکن ہی اور وہ شیر ہی جسکا مقابلہ نہین ہوسکتا ہی اور سردار مسلمانون کا ہی اور وہ بذات خود ہمارے مارنے کو آیا ہی وہ طلب کریگا ہمکو جہان تک اور جہان کہین ہم جا دینگے اور نہ کمی کریگا ہمارے قتل مین اور مین بڑی محنت سے اپنی جان بچا کر بھاگ آیا ہون پس مناسب ہی کہ پیش ازینکہ وہ سب ملکر ہمپر حملہ کرین تم اُنسے مصالحہ کرلو پس رومیون نے کہا خرابی اور سختی ہو تجھکو کیا بھاگ آنا تیرے واسطے کافی نہوا جو اُسکے سوا تو ہمارے دلون مین رعب اور دہشت ڈالتا ہی اور چاہا کہ جرجس کو مار ڈالین پھر رومیون نے اُسی حالت مین کہ کلوص کو خالد بن الولید نے پکڑ لیا تھا عزرائیل سے ملتفت ہوکر کہا کہ کلوص مصاحب بادشاہ کا تو قید ہوگیا اور اُسنے لڑنے مین کمی نہین کی اور تیرے اور اُسکے بیچ مین یہ شرط ہوچکی تھی کہ ایک دن وہ مسلمانون سے لڑے اور ایک دن تو پس اب تو مقابلے کے واسطے نکل اور اِس بدوی کو قتل کر عزرائیل نے کہا کہ جان لو تم اِس بات کو کہ اگر خالد بن الولید مارے جاینگے تو انکی جگہ پر اور کوئی شخص اہل عرب سے قائم مقام ہوجائیگا اور جو مین مارا جاؤنگا تو تم لوگ مثل بکریون کے بعد دن ذبح کے رہ جاؤگے پس میری راے یہ ہی کہ ہم تم سب کے سب بالاتفاق حملہ کرین رومیون نے کہا کہ ایسا کبھی نکرنا چاہیے کہ اس صورت مین بہت لوگ مارے جاینگے اور بہت عورتین رانڈین ہوجاینگی پس یہ گفتگو اُنمین ہورہی تھی کہ کلوص کے ساتھی لوگ اُس مقام پر آگئے اور چلاّ کر عزرائیل سے کہا کہ تو ہمارے مالک سے بڑھکر بادشاہ کے نزدیک عزیز نہین ہی اور تیرے اور کلوص کے درمیان مین شرط ہوگئی تھی سو کلوص نے تو اُسپر عمل کیا اور گرفتار ہوگیا پس تو بھی حملہ کر اور اہم تجھسے لڑینگے

عزرائیل نے کہا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ مین پہلے سے اِس بدوی سے ڈر گیا ہون سو ایسا نہین ہی اب مین لڑنے کو جاتا ہون لیکن
دونون طرف کے لوگ دیکھینگے کہ ہم دونون سے کون شخص بڑا شہسوار اور ثابت قدم اور بہادر ہی پھر عزرائیل سازو سامان
جنگ سے طیار ہو کر ایسے گھوڑے پر جو قابل گرداوے اور سواری وقت لڑائی کے تھا سوار ہوا اور خالد بن الولید کے
مقابلے کو نکلا پس قریب اُنکے آکر کہا کہ ای برادر عربی میرے نزدیک آؤ کہ مین تجھسے کچھ سوال کرون اور عزرائیل تازی بولی
جانتا تھا پس خالد بن الولید یہ کلام اسکا سنکر غصے مین آئے اور کہا کہ ای دشمن خدا تو ہی میرے نزدیک آ کہ توڑ دون
مین تیرے سر کو اور یہ کہکر خالد بن الولید نے ارادہ حملے کا اُسپر کیا اُسنے کہا کہ مین تمھارے نزدیک آتا ہون
پس خالد بن الولید نے جانا کہ یہ شخص ڈر گیا ہی پس توقف کیا حملہ کرنے سے تا اینکہ عزرائیل نزدیک آیا اور کہا کہ ای
برادر عربی کس چیز نے تمکو اِس بات پر آمادہ کیا ہی کہ اپنی قوم کے ہوتے ہوے تم بذات خود حملہ کرو پس اگر تم مارے جاؤ گے
تو تمھارے ساتھی مثل بکریون کے بدون چرواہے کے رہ جاوینگے خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے دیکھا ہی
حال دو شخصون کا میرے ساتھیون سے کہ اُنھون نے تیری قوم کے ساتھ کیا جو کچھ کیا اور اگر مین اُن دونون کو اُنکے حال پر
چھوڑ دیتا تو خدا کی مدد سے تیرے ساتھیون کو چیر پھاڑ ڈالتے اور میرے ساتھی ایسے لوگ ہین کہ موت کو غنیمت جانتے ہین
اور زندگی کو عذاب سمجھتے ہین پھر خالد بن الولید نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہی عزرائیل نے کہا کہ مین سردار شہسوارون کا
ہون اور مین سلطنت الاشکر ترک اور جرامقہ کا ہون خالد بن الولید نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ مین ملک الموت کا
ہمنام ہون اور میرا نام عزرائیل ہی پس خالد بن الولید یہ کلام اسکا سنکر ہنسے اور کہا کہ ای دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہی
وہ تیرا اشتیاق رکھتا ہی اِس غرض سے کہ تجھکو دوزخ کو پہونچا دیوے پھر عزرائیل نے پوچھا کہ کلوص کے ساتھ تمنے کیا معاملہ کیا خالد
بن الولید نے کہا کہ وہ سامنے شکنجے مین بندھا ہوا بیٹھا ہی عزرائیل نے کہا کہ اُسکو مار کیون نہ ڈالا کہ وہ بلا ہی اِس قوم سے
خالد بن الولید نے کہا کہ مین نے اِس وجہ سے اُسکو قتل نہین کیا کہ مین تم دونون کو ساتھی مارونگا عزرائیل نے کہا کہ
آیا یہ بات تم کر سکتے ہو کہ ایک ہزار مثقال سونا اور دس کپڑے ریشمی اور پانچ گھوڑے مجھسے لو اور کلوص کو مار ڈالو اور اُسکا
سر مجھکو دو خالد بن الولید نے کہا کہ یہ مال تو کلوص کا عوض خون ہوگا تو اپنے مارے جانے کا عوض کیا دیگا پس عزرائیل
غصے مین آکر کہنے لگا کہ مجھسے تم کیا لے سکتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین سر تیرا جزیے مین لونگا درانحالیکہ تو خوار
اور ذلیل ہوگا عزرائیل نے کہا کہ ای برادر عربی جتنی کہ ہم تمھاری تعظیم اور بزرگی کرتے ہین اُتنا ہی تم ہماری اہانت اور
تذلیل اور ہمارے ساتھ زبان درازی کرتے ہو پس بچاؤ تم اپنے تئین کہ مین تمھارا قاتل ہون پس جب خالد
بن الولید نے یہ کلام سنا مثل شعلہ آگ کے عزرائیل پر حملہ کیا پس عزرائیل بھی اپنے کو بچاتا ہوا اُنکے مقابلے مین آیا
اور دیر تک دونون ایک دوسرے کے گرد گھومے اور عزرائیل کی بہادری اور شجاعت ملک شام مین باتون مین کبھی اِس
خالد بن الولید سے کہا کہ مین بقسم اپنے دین کے یہ بات کہتا ہون کہ اگر مین چاہون تو تم پر غالب ہو سکتا ہون مگر مین عمداً تم

چھوڑے دیتا ہون اسواسطے کہ بہ نظر شفقت اور مہربانی کے تمھارے اور تمھارے ساتھیون کے حال پر مین ارادہ
صلح کا تمسے رکھتا ہون سو تم میری قید مین آجاؤ تاکہ لوگ معلوم کرین کہ تم میرے قیدی ہو پھر بعد اسکے اس شرط پر
کہ تم یہان سے کوچ کر جاؤ اور جن شہرون پہ تمنے قبضہ کیا ہے وہ ہمکو پھیر دو پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام عزرائیل کا سنا
کہاکہ ای دشمن خدا تو ہم لوگون کے ساتھ ایسی امید اور طمع رکھتا ہے حالانکہ یہ گروہ مسلمانون کا جنھون نے تدمر اور ارکہ اور حوران
اور بصریٰ فتح کیا ہے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی جانون کو بعوض بہشت کے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچا ہے اور عالم آخرت کو اس
عالم پر اختیار کیا ہے اور قریب تر تجھکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم مین سے کون اپنے نزدیک والے پر غالب ہو اور کسکے ہاتھ ہے پھر خالد بن الولید رض نے
اپنی شجاعت اور بہادری اور بہت ہشیاری سے گھاتین لڑائی کی اسکو دکھائین پس عزرائیل اپنی گفتگو سے شرمندہ ہوا
اور کہا کہ ای برادر عربی تم تو یہ باتین مزاح کی کرتے ہو خالد بن الولید رض نے کہا کہ مزاح میرا تلوار مارنا ہے بغرض حصول
خوشنودی خدا کے پس بچایا تو اپنے تئین پھر خالد بن الولید رض نے بڑھکر اسپر تلوار کا وار کیا مگر تلوار نے کچھ کام نکیا
اور کچھ بھی نہ کاٹا اور ڈر گیا دشمن خدا کا دبدبہ خالد بن الولید رض سے اور اندوہگین ہوا دل اسکا اور جانا اسنے کہ مین انکے
مقابلے اور ان تک پہونچنے کی قدرت نہین رکھتا ہون پس پیٹھ پھیر کر بھاگا اور خالد بن الولید نے اسکا پیچھا کیا
عامر نے بیان کیا ہے کہ مین فتح قلب مین تھا اور مین خالد بن الولید رض اور عزرائیل کے معاملے کو دیکھتا تھا پس
جب بھاگا دشمن خدا کا پیچھا کیا اسکا خالد بن الولید رض نے لیکن اس سبب سے کہ عزرائیل کا گھوڑا خالد بن الولید کے
گھوڑے سے تیز رو تھا خالد بن الولید اس تک پہونچ نہ سکے پس جب عزرائیل نے دیکھا کہ وہ پیچھا کرنے سے رک رہتے ہین
براہ طمع اپنے دل مین سوچا کہ یہ مجھسے ڈر گئے ہین پس کیا وجہ ہے کہ مین انکو گرفتار نہ کرلون اور ٹھہر جاؤن یہان تک کہ وہ
مجھسے آملین پس شاید کہ مسیح مجھکو انپر غالب اور میری اعانت کرین پس یہ منصوبہ کرکے وہ ٹھہر گیا تا آنکہ خالد بن الولید رض
قریب اسکے پہونچے اور گھوڑا انکا تھک گیا اور پسینے مین تر ہو گیا تھا پس عزرائیل نے چلا کر کہا کہ تمھارا گمان یہ ہے کہ
مین خوف سے بھاگا ہون سو ایسا نہین ہے بلکہ مین نے یہ چاہا کہ تمکو تمھارے لشکر سے دور لا کر پکڑ لون خالد بن الولید رض نے کہا
کہ اسکا تو علم اللہ کو ہے اسنے کہا کہ ای برادر عربی اپنی جان پر رحم کرو اور خصومت بڑھانے سے اپنی جان کو نہ کھوؤ اور اپنے
تئین میرے حوالے کرو اور اگر اپنی موت کے خواہان ہو تو مین اسکو تمھارے پاس پہونچائے دیتا ہون مین نکالنے والا روحون کا
ہون اور مین عزرائیل ملک الموت ہون پس خالد بن الولید رض نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے اس فریب سے یہ طمع کی کہ میرا گھوڑا ٹھہر گیا
پس اگر تو بھاگ نہ جائیگا تو مین پیدل ہوکر تجھکو مار ڈالونگا پس اترے خالد بن الولید رض گھوڑے سے اور تلوار نکالکر مثل شیر حملہ آور ہوکے
اسکی طرف قدم بڑھایا پس جب عزرائیل نے خالد بن الولید کو پیادہ دیکھا زیادہ ہوئی طمع اسکی اور مثل گدھ کے انکے گرد
منڈل باندھا اور بڑھکر چاہا کہ انپر تلوار کا وار کرے پس خالد بن الولید رض اسکی طرف سے پھرے اور غلغل کیا اور للکارا اسکو اور ایک ضرب
قوی لگا کر اسکے گھوڑے کی کونچین کاٹ ڈالین اور وہ گھوڑے سے گر پڑا اور اپنے لشکر کی طرف بھاگا اور خالد بن الولید نے اسکا پیچھا کیا

اور کہا کہ اے دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہے وہ تجھسے غصے مین ہے اور تیری جان کے نکلنے کے واسطے آپہونچا ہے
پس آمادہ ہو جا تو پھر خالد بن الولید نے اُسپر شدت کرکے زمین سے ہاتھون پر اٹھا لیا اور چاہا کہ مار ڈالین اُسکو
پس جب رومیون نے اُسکو خالد بن الولید کے ہاتھ مین دیکھا اُسکی رہائی کے واسطے قصد حملے کا کیا کہ اسی حالت مین
لشکر مسلمانون کا بہمراہی امین الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ آپہونچا اور اُنکے آنے کی یہ صورت ہوئی کہ خالد
بن الولید نے مقام بصری سے قاصد کو ابی عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا تھا پس قاصد نے اُنکو راستے مین آتے ہوے
پایا اور وہ قاصد کے ساتھ خالد بن الولید کے پاس آئے اور خالد بن الولید عزرائیل کی لڑائی مین مصروف تھے
پس جب اہل دمشق نے دیکھا کہ مسلمانون کا لشکر آگیا اُنکے دلون مین رعب سما گیا اور حملہ نہ کر سکے اور خالد بن الولید نے
عزرائیل کو گرفتار کر لیا **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ خالد بن الولید کے نزدیک
پہونچے چاہا کہ سواری سے اُترین پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قسم دلا کر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور سبب اسکا یہ تھا
کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بہت دوست رکھتے تھے پھر ایک نے دوسرے کی طرف
متوجہ ہو کر سلام علیک کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہے خدا کی اے میرے بیٹے
مین بہت خوش ہوا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط سے جو متضمن تمہاری سرداری کے آیا تھا اور مین نے دل مین
تمہاری نسبت اِس معاملے مین کچھ خیال نہین کیا ہے اسلیے کہ مین تمہاری لڑائیون کو اہل فارس اور عرب کے ساتھ جانتا ہون
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ مین کوئی کام بدون تمہارے مشورے کے نہ کرونگا اور نہ کسی بات مین
کسی طرح تمہارے خلاف کرونگا قسم ہے خدا کی کہ اگر امام و خلیفہ کا حکم نہوتا تو مین امر نہ کرتا کیونکہ تم مجھسے پہلے مسلمان ہوے ہو اور تم
خاصان درگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پھر دونون صحابیون نے آپس مین مصافحہ کیا اور خالد بن الولید کا گھوڑا
سامنے لایا گیا اور وہ اُسپر سوار ہو کر ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ باتین گرفتاری دونون سرداران رومی و شامل ہونے
نصرت آلہی کی اس معاملے مین کرتے ہوے بمقام دیر کے پہونچے اور وہان اُترے اور سب مسلمانون نے آپس مین ملاقاتین کین
پھر جب دوسرا دن آیا لشکر مسلمانون کا آراستہ ہوا اور لوگ سوار اور اہل دمشق لڑنے کو آمادہ ہوے اور حاکم مقرر ہوا اہل دمشق پر
توما داماد بادشاہ کا جو معتمد علیہ تھا پس جب متوجہ ہوے وہ لوگ خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ رومی لوگ
اور رعب اسلام کا اُنکے دلون مین سما گیا اور دونون سردارون کے گرفتار ہو جانے سے اُنکی توہین ہوئی پس مناسب ہے کہ ہم تم
باتفاق اُنپر حملہ کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر ہے مین تمہارا تابع حکم ہون پس سب مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوے حملہ کیا اور
اُنکی تکبیرون سے گرد اور نواح اُس مقام کا کانپ اٹھا اور واقع ہوا قتل رومیون مین اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایسا جہاد کیا کہ کفار ذلیل ہوے اور اللہ تعالی راضی ہوا **عامر بن طفیل** نے روایت کی ہے کہ اِس حملے مین ایک ایک نے
ہم مین سے دس دس رومیون کو قتل کیا اور وہ لوگ سوائے ایک ساعت کے ٹھہر نسکے اور بھاگ نکلے اور ہم مقام دیر سے

شرقی دروازۂ دمشق تک انکو مارتے چلے گئے جب دیکھی اہل دمشق نے ہزیمت اپنے لشکر کی بند کر دیا انھون نے شہر کے دروازون کو ان لوگون پر جو باقی رہگئے تھے [illegible] بن ہبیرہ نے بیان کیا ہی کہ بعضون کو ہمنے مار ڈالا اور بعضون کو پکڑ لیا اور ہم اپنی جگہہ پر پلٹ آئے پس خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ میری راے یہ ہو کہ مین دروازۂ شرقی پر اترون اور تم دروازۂ جابیہ پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ صلاح اچھی ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہو کہ جو مسلمان حجاز اور یمن اور حضر موت اور ساحل عمان اور طائف اور جوالی مکہ کے ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہ سب سینتیس ہزار تھے اور عمرو بن العاص کے ساتھ بمقام فلسطین نو ہزار مسلمان تھے اور جو خالد بن الولید کے ساتھ عراق سے آئے تھے وہ پندرہ سو تھے پس کل تعداد مسلمانون کی سینتالیس ہزار پانسو تھی سواے اسکے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت مین اور لشکر مسلمانون کا بھیجا کہ اسکا ذکر اپنی جگہہ بیان ہوگا پس خالد بن الولید نصف لشکر لیکر دروازۂ شرقی پر اترے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نصف لشکر لیکر باب جابیہ دمشق پر اترے اور اہل دمشق یہ معاملہ دیکھکر گھبرا گئے پھر خالد بن الولید نے کلوص اور عزرائیل کو اپنے سامنے بلا کر انپر اسلام عرض کیا مگر انھون نے انکار کیا پس بحسب حکم خالد بن الولید کے ضرار بن الازور نے عزرائیل کو اور رافع بن عمیرة الطائی نے کلوص کو قتل کیا اور جب اہل دمشق نے اپنے دونون سردارون کا یہ حال دیکھا ہرقل بادشاہ کو سب حال ہارنے جانے دونون سردارون اور محصور ہونے دمشق کا اور فتح ہونے اکثر شہرون کا لکھکر درخواست کمک کی اور خط ایک قاصد کو دیکر رات کے وقت اسکی کمر مین ایک رسی باندھکر دیوار شہر پناہ سے اسکو اتار دیا اور وہ قاصد بمقام انطاکیہ ہرقل کے پاس پہونچا پس جب ہرقل نے خط پڑھا ہاتھ سے پھینک دیا اور رونے لگا پھر سب سردارون کو بلا کر کے کہا کہ اے بنی الاصفر مین تمکو پیشتر ان اہل عرب سے ڈرا چکا ہون اور اس امر سے تمکو مین نے آگاہ کیا ہو کہ یہ لوگ میرے اس تخت گاہ تک مالک ہو جاوینگے پس تم میری بات کو ہنسی اور ٹھٹھول سمجھے تھے اور ارادہ کیا تھا تمنے میرے مار ڈالنے کا اور یہ لوگ اہل عرب قحط کے ملک اور غذاے جینا اور جو اور خرمے سے نکلکر شہر سبز اور میوہ دار مین آئے اور یہان کی چیزین اور یہ شہر ہمارے انکو اچھے معلوم ہوے اور کوئی چیز انکو ہمسے باز نہ رکھیگی مگر ارادہ قوی اور لڑائی سخت تمسے اور اگر شرم کی بات نہوتی تو مین ملک شام کو چھوڑ کر قسطنطنیہ مین چلا جاتا یا اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے واسطے لڑتا پس ان سردارون نے یہ کلام ہرقل کا سنکر کہا کہ اے بادشاہ ہرگاہ شدت اہل عرب کی یہان تک پہونچی ہو کہ تو بذات خود انکے مقابلے کا ارادہ رکھتا ہو پس تجھکو چاہیے کہ اس کام کے واسطے وردان حاکم حمص کو اختیار کر کہ مثل وردان کے ہم مین سے کوئی شخص طریقہ لڑائی کا جاننے والا نہین ہو اور اسکی بہادری بمقابلہ لشکر فارس کے جب اس لشکر نے ہمارا قصد کیا تھا تیرے سامنے ظاہر ہوئی تھی پس ہرقل نے وردان کو طلب کیا اور کہا کہ واسطے مقابلے دشمن کے آمادہ ہو وردان نے کہا کہ اے بادشاہ روم کے اگر مجھکو خیال تیری خفگی اور غضب کا نہوتا تو مین اہل عرب سے لڑنے نہ جاتا کیونکہ تونے مجھکو اس معاملے مین

ف [illegible]

ف ذکر بھیجنے ہرقل بادشاہ کا وردان حاکم حمص کو بجانب دمشق کے

اپنے سب امرا اور سرداران سے پیچھے ڈال دیا ہرقل نے کہا کہ مین نے اِس [illegible] سبب سے پیچھے تجکو اس کام کے واسطے تجویز کیا کہ تو
بجائے میری تلوار کے ہی اور پشت پناہ میرا ہی پس اسی وقت تو اِس کام [illegible] مین نے بارہ ہزار رومیون پر تجکو سردار
مقرر کیا اور جب تو بمقام بعلبک پہونچے تو اُس لشکر رومیون کو جو بمقام اجنادین ہی حکم کر کہ وہ لوگ ارض بلقا اور جبال حوران
مین متفرق ہوکر ٹھہر رہین اور کسی عرب کو اس ارادے سے نہ آنے دین کہ وہ اپنے ساتھیون مین یعنی عمرو
بن العاص کے ساتھ جو اُسی نواح مین ہین آملین وردان نے کہا کہ سب حکم تیرا مجکو بخوشی منظور ہی اور مین پھرونگا
مگر خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کا سر لیکر بعدہ حجاز مین جاؤنگا اور وہان سے نہ پھرونگا مگر بعد کھود ڈالنے کعبے
اور مدینے کے ہرقل نے کہا قسم ہی انجیل کی کہ اگر تو اپنا قول پورا کریگا تو وہ شہر جو مسلمانون نے فتح کیا ہی مین تجکو
دے دونگا اور تجکو اس بات کی دستاویز لکھدونگا کہ میرے بعد تو ہی بادشاہ ہو پھر ہرقل نے اُسکو خلعت اور ایک صلیب
سونے کی دی جسکے چارون کنارون مین یاقوت بیش قیمت لگے تھے اور کہا کہ جس وقت دشمن سے مقابلہ ہووے تو اِس صلیب کو
اپنے آگے رکھنا کہ یہ تجکو مدد دیگی **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب وردان نے صلیب کو لیا کنیسہ مین
آکر معمودیہ کے پانی مین در آیا اور قسیسون نے اسکے واسطے نماز فتح کی پڑھی اور کنائس کی خوشبوؤن کی دھونی اُسکو
دی بعدہ اُسی وقت وردان نے شہر سے نکلکر باب فارس پر خیمہ کھڑا کیا اور رومی لوگ ہمراہی اُسکے آمادہ کوچ ہوے
پس جب لشکر اُسکے ساتھ کا پورا اور یکجا ہوگیا ہرقل مع اپنے ارباب دولت اُسکے رخصت کرنے کو سوار ہوکر یونے کے
پُل تک آیا اور وہان ٹھہر کر وردان کو رخصت کیا اور وردان براہ معرات روانہ ہوکر حماۃ مین پہونچا اور وہان ٹھہر کر
فوراً ایک قاصد اجنادین کو بھیجا اور وہان کی فوج کو یہ حکم دیا کہ وہ سب رستون پر متفرق ہوکر ٹھہرین اور عمرو بن العاص
کے لشکر کو خالد بن الولید کے لشکر مین ملجانے سے مانع اور مزاحم رہین پھر اُسنے اپنے روسا اور سرداران ہمراہی کو
یکجا کر کے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہی کہ مین اہل عرب کی غفلت اور بیعلمی مین اُن تک پہونچکر کسی کو اُنمین سے باقی نہ چھوڑون
سردارون نے اُسکی اِس تجویز کو پسند کیا پس جب رات ہوئی وردان براہ **سلمیہ** اور **وادی الحیاۃ** کے روانہ ہوا **راوی**
نے **بیان** کیا ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کلوص اور عزرائیل کو مار ڈالا تب اپنے لشکر کو حکم دیا کہ دمشق پر
حملہ کرین پس مسلمانون نے اِس حیثیت سے حملہ کیا کہ اکثرون کے ہاتھون مین واسطے بچانے کے تیر اور پتھرون کے چمڑے کی
ڈھالین تھین پس اہل دمشق نے یہ دیکھکر تیر اور پتھر چلانا شروع کیا اور مسلمانان مین سے کے اُنپر تیر مارتے تھے اور شور
و ہنگامہ برپا ہوا اور اہل دمشق ضیق محاصرہ مین مبتلا ہوے اور یقین ہوگیا رومیون کو اپنے ہلاک کا **شداد**
بن اوس نے **روایت** کی ہی کہ پس اثنا مین ہم اہل دمشق کو محاصرہ کیے رہے پھر ہمکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ بڑا بھاری لشکر
رومیون کا بمقام اجنادین اکٹھا ہوا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے مقام سے سوار ہوکر بجانب باب الجابیہ
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور اُنسے مشورہ کیا اور کہا کہ اے امین الامۃ میری راے یہ ہی کہ ہم سب یہان سے اجنادین کو

کوچ کرین اور وہان رومیون سے لڑین پس اگر اللہ تعالیٰ ہمکو انپر غالب کریگا تو پھر یہان پلٹ آوینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ یہ بات میری راے کے خلاف ہی اسواسطے کہ ہمنے ذالقہ برائی کا اہل دمشق کو چکھا دیا اور محاصرہ کرکے انکو تنگی مین
ڈالا ہی اور ہمارا رعب انکے دلون مین سما گیا ہی پس اگر ہم یہان سے کوچ کر جاوینگے تو ان لوگون کو قوت حاصل ہوجاویگی اور کھانے
پینے کی چیزین یکجا کرینگے پھر ہم لوگ ان مقامات پہ نہ آسکینگے سو ہم تو یہان سے دور نہ جاوینگے خالد بن الولید نے کہا قسم ہی
خدا کی کہ مین کسی بات مین تمھاری نافرمانی نہ کرونگا پھر خالد بن الولید سوار ہوے اور سرداران لشکر کے پاس جو دمشق کے
دروازون پر متعین تھے حکم بھیجا کہ اپنی اپنی طرف اہل دمشق پر حملے کی شدت کرو پھر خالد بن الولید نے باب شرقی کی طرف
بذات خود حملہ کیا اور مسلمانون کو لڑنے کی ترغیب دی اور اشعار رجز پڑھتے تھے پس خوشی سے مستعد ہوے لوگ لڑنے کو
اور آگے بڑھے واسطے شمشیر زنی کے اور اسی طرح کمیں آتین ہاے اور لڑائی مین گذرین پس خراب ہوا حال اہل دمشق کا
اور شکستہ حال ہوگئے وہ اور بادشاہ کی طرف سے کوئی لشکر بطور کمک کے انکو نہ دکھائی دیا پس انھون نے ارادہ صلح کا کیا
اور خالد بن الولید کے پاس زبانی جافلیقا کے کہلا بھیجا کہ ہم ایک ہزار اوقیہ چاندی اور پانسو اوقیہ سونا اور ایک سو کپڑے
ریشمی دینا قبول کرتے ہین بشرطیکہ تم یہان سے کوچ کر جاؤ خالد بن الولید نے اس امر کو نہ مانا اور کہا جب تک
تین باتون سے ایک منظور نہ ہوگی مین یہان سے کوچ نہ کرونگا یا وہ مسلمان ہوجاوین یا جزیہ دیوین یا لڑین اہل دمشق نے جب
یہ جواب سنا انپر سخت معلوم ہوا عراوہ بن شداد نے روایت کی ہی کہ میلان اہل دمشق کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کی طرف بہت تھا بہ نسبت انکے میلان کے طرف خالد بن الولید کے اس وجہ سے کہ خالد بن الولید لڑائی اور تلوار کے آدمی تھے
اور ابو عبیدہ بن الجراح مرد بوڑھے بردبار تھے اور اہل دمشق سے آمادہ صلح اور خالد بن الولید آمادہ جنگ تھے پس اسی حالت مین کہ
خالد بن الولید نے مسلمانون کو لڑنے کا حکم دیا تھا اہل دمشق کو اس طرح سے دیکھا کہ وہ لوگ تالیان بجاتے اور کودتے ناچتے اور شیل
جانون سے آوازین کھیل کود کی کرتے ہین پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہی کہ دفعتہً وہ لوگ جو دیوار قلعہ پر تھے
اشارہ کرتے تھے بجانب پہاڑ اور بہت لہاکے پس دیکھا انھون نے ایک بڑے غبار کو جس سے کنارہ اور درمیان زمین و آسمان
تاریک ہوگیا ہی پس خالد بن الولید سمجھ گئے کہ یہ لشکر ہی کہ اہل دمشق کی کمک کو آتا ہی پس آواز دی خالد بن الولید نے مسلمانون کو اور
حکم کیا کہ سوار ہون پس مسلح اور سوار ہوے وہ اور سرگروہ لشکر اپنے سردار کے پاس پہنچا ہوا اور غلغلہ شورش نے خالد بن الولید کو یہ خبر دی
کہ بجانب گھاٹی پہاڑ کے ایک لشکر جرار دیکھا ہی اور وہ بیشک لشکر رومیون کا ہی پس خالد بن الولید نے یہ سنکر اللہ تعالیٰ کی عنایت پر
نظر کرکے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر لوگون کو دروازہ شرقی پر چھوڑکر خود گھوڑا دوڑا کر باب الجابیہ پر آئے اور
ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ اے امین الامۃ اس امر مین تمھاری کیا راے ہی مین تو سب جماعت کو لیکر
اس لشکر سے لڑنے جاتا ہون ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری راے تو یہ نہین ہی اسواسطے کہ جب ہم اس جگہ سے چلے جاوینگے
اہل دمشق یہان اپنا قبضہ کرینگے خالد بن الولید نے کہا پھر کیا صلاح ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری یہ تجویز ہی

کہ تم اپنے لشکر سے ایک جوانمرد بہادر جنگ آزمودہ کو چنکر اس لشکر کے مقابلے کو بھیجو پس اگر پاوے وہ انہیں جگہ بھیڑ کی تو
بھڑے اُنسے ورنہ ہمارے پاس پلٹ آوے پس جب خالد بن الولید نے کلام ابو عبیدہ بن الجراح کا سنا کہا انھون نے کہ ای امین الامۃ
مین نے مرے لشکر مسلمانون سے ایک شخص کو جانتا ہون کہ وہ موت سے نہین ڈرتا ہی اور دلیر اور بہادرون سے لڑنے مین
آگاہ اور دانا ہی اور اس شخص کے باپ اور چچا جہاد مین شہید ہوے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے پوچھا کہ وہ کون شخص ہی
خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ضرار بن الازور بن سنان بن طارق ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی خدا کی تمنے
ایسے شخص کی تعریف کی جسکی بیر تین مشہور ہین پس تم انھین کو اس کام پر بھیجو پس خالد بن الولید اپنی جگہ پر آئے اور
ضرار بن الازور کو طلب کیا پس آئے ضرار بن الازور اور سلام کیا خالد بن الولید نے انکو اور کہا کہ ای بیٹے
ازور کے مین ارادہ رکھتا ہون کہ تمکو ایسے پانسو سوارون کا سردار مقرر کرون جنھون نے اپنی جانین بعوض بہشت
کے اللہ تعالی کے ہاتھ بیچی ہین اور اس دار فانی پر عالم باقی کو اختیار کیا ہی اور پچھلے گھر کو پہلے گھر پر اور جاؤ تم مقابلے
اس لشکر کے جو بلک اہل دمشق کے آتا ہی پس اگر دیکھو تم کہ انپر کچھ قابو چل سکتا ہی تو اُنسے لڑو اور اگر طاقت مقابلے
کی نہو تو پلٹ آؤ ضرار بن الازور یہ کلام سنکر بہت خوش ہوے اور کہا کہ تمنے میرے دل کو اس معاملے سے بڑھکر کبھی خوش نہین
کیا ہی اور اگر تم منع نہ کرو تو مین اکیلا بذات خود اس کام پر جا سکتا ہون خالد بن الولید نے کہا مین اپنی جان کی قسم کھا کر
کہتا ہون کہ تم مقتضیٰ طاور بہادر ہو لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہی کہ دیدہ و دانستہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالو و لیکن
جن لوگون کو مین نے جنگ تمھارے ساتھ کے واسطے مقرر کیا ہی انکو لیکر روانہ ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ ضرار بن الازور
ہوشیاری تمام مسلح ہوے اور چاہا کہ فوراً روانہ ہو جاوین خالد بن الولید نے کہا کہ اپنے نفس کے ساتھ نرمی اور مہربانی کرو
تا اینکہ یکجا ہو جاوے لشکر تمھارے ساتھ کے واسطے ضرار بن الازور نے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ مین نہ ٹھہرونگا اور جو شخص
اس معاملے کو بہتر جانیگا وہ مجھسے آملیگا پھر جلدی کر کے ضرار بن الازور روانہ ہوے اور بیت لہیا تک پہونچے اور یہ وہ مقام ہی
جہان آذر بت تراش بت بناتا تھا اور وہان پہونچکر ٹھہرے تا اینکہ اُنکے ساتھی بھی وہان پہونچکر اُنسے جا ملے پس
جب جماعت پوری اور یکجا ہو گئی ضرار بن الازور نے بجانب لشکر دشمن کے دیکھا کہ لوگ اس لشکر کے مثل پھیلی ہوئی ٹڈی
کے پہاڑ کی گھاٹی سے اُترتے ہین اور وہ لوگ پہنے ہوے ہین زرہون اور لباس سے اور آفتاب اُنکی زرہون اور خودون پر
چمک رہا ہی پس صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب یہ حال دیکھا ضرار بن الازور سے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ یہ لشکر بہت
بڑا ہی بہتر یہ ہی کہ ہم لوگ پلٹ چلین ضرار بن الازور نے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ مین خدا کی راہ مین شمشیر زنی کرونگا تو بہیت را ہ
اس شخص کی کرونگا جسنے اللہ تعالی کی طرف رجوع کیا ہی اور اللہ تعالی کبھی مجکو پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہ دیکھیگا اور خود اللہ تعالی
فرماتا ہی فلا تولوہم الادبار پس اگر مین بھاگونگا تو اللہ تعالی کا گنہگار و نافرمانبردار ہونگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے
کہا کہ ای مسلمانو یہ کیا ڈر ہی ان کافرون سے آیا اللہ تعالی نے تمکو کئی مرتبہ لڑائیون مین مدد نہین دی ہی اور مدد خدا صبر سے

نزدیک ہوتی ہی اور ہمیشہ ہوا اگر وہ قلیل جماعت کثیر سے لڑا کیا ہی پس مناسب ہی کہ اگلے لوگون کی راہ چلو اور زاری
رجوع کرو بجانب پروردگار عالم کے اور مثل اصحاب طالوت کے بمقابلہ جالوت کے یہ دعا مانگو ربنا افرغ علینا صبرا اور پڑھو اس آیت کو
کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة الی آخر الآیة پس رافع بن عمیرة الطائی کے اس کلام نصیحت انجام سے مسلمانون کے دل
جنبش مین آئے اور انھون نے کہا کہ اللہ تعالی ہمکو بھاگتے ہوئے نہ دیکھے البتہ ہم دشمنان خدا سے لڑینگے پس جب
ضرار بن الازور نے یہ کلام مسلمانون کا سنا اور یہ کہ انھون نے اختیار کیا عالم آخرت کو دنیا پر سب کو ساتھ لیکر بیت لہیا کے
نزدیک بطور گاؤدے کے چھپ رہے اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ وہ ننگے بدن عربی گھوڑے پر سوار تھے اور انکے ہاتھ مین
ایک بڑا لانبا نیزہ تھا اور دیکھ رہے تھے وہ قوم رومی کو اور وہ اس حیثیت سے بخوبی ہوشیار تھے پس جب لشکر رومیون کا
نزدیک پہونچا پہلے ضرار بن الازور تکبیر کہتے ہوئے نکلے اور انکے ساتھ مسلمانون نے بھی تکبیر کہی اور ان مین شور پڑا مشرکین کے
دلون مین رعب سما گیا اور دفعةً مشرکین پر حملہ کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا رومیون نے ضرار بن الازور کی
طرف وہ پھرتے تھے اول لشکر مین اسی حالت او حیثیت مذکورہ بالا سے اور وردان مقدمة الجیش تھا اور صلیب اور نشانہائے
لشکر ایک دوسرے سے ملے ہوئے اسکے اوپر چھائے ہوئے تھے اور قربانی والے لوگ گرد اسکے تھے پس ضرار بن الازور نے یہ سمجھ کر
سردار لشکر کا انھین مین ہی سوائے اس جماعت کے اور کسی کو طلب نہین کیا اور تلوار کھینچکر نڈر ہو کے انپر حملہ کیا قلب لشکر مین
اور نیزہ مارا ایک سوار کے جو نشان فوج کا اٹھائے تھا پس نیزہ اسکے سینے مین لگا اور وہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور نشان اسکے
ہاتھ سے چھوٹ گیا پھر ضرار بن الازور دوسرے شخص پر پھرے میمنہ مین پس اسکو بھی مار ڈالا اور دوبارہ حملہ کیا بار دگر قلب پر
اور وردان کو دیکھا کہ صلیب اسکے سر پر ہے اور جواہر اسکے چمکتے ہین اور اس صلیب کو ایک سوار جو تاتاری گھوڑے پر سوار تھا
اٹھائے ہوئے ہی پس مقابلہ کیا ضرار بن الازور نے اس سوار سے اور ایک ضرب نیزے کی اسکو ماری پس پار ہو گیا نیزہ اسکے
اسکے چوتڑ کو اسکی تلیون تک پس گر پڑا وہ سوار بیہوش ہو کر اور گر پڑی صلیب اسکے ہاتھ سے زمین پر پس جب وردان نے
صلیب کی طرف دیکھا یقین ہوا اسکو اپنی ہلاکت کا اور چاہا کہ گھوڑے سے اتر کر یا رکاب مین جھک کر صلیب کو
اٹھا لیوے مگر اٹھا نہ سکا اس وجہ سے کہ ایک گروہ مسلمانون نے گھوڑون سے اتر کر صلیب کو لینے کے واسطے گھیر
لیا تھا پس ضرار بن الازور نے کہ حالت شفقت لڑائی مین تھے مسلمانون سے کہا کہ یہ صلیب میرا حق ہی تم لوگ اسمین طمع نکرو
جسوقت مین اس رومی ولد الزنا سے اور اسکے ساتھیون سے فراغت پاؤنگا پلٹ کر اسکو لے لونگا پس جب وردان نے یہ کلام سنا
اور وہ زبان عربی سمجھتا تھا پھر قلب لشکر سے بارادہ فرار کے پس اسکے ساتھیون نے اس سے کہا کہ کہان جاتے ہو اے سردار اس
اسنے اشارہ بجانب ضرار بن الازور کیا کہا کہ مین اس شخص شریر سے بھاگتا ہون آیا تمنے اس شخص سے زیادہ بدصورت
کوئی کبھی دیکھا ہی یا بڑا اژدہا نے الازیادہ اسکی ہیبت سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ضرار بن الازور نے وردان کو پھرتے ہوئے
دیکھا سمجھ گئے کہ وہ ارادہ بھاگنے کا رکھتا ہی پس پکارا ضرار بن الازور نے اپنی قوم کو اور باگ پھیری انھون نے بجانب وردان کے

بہت جگہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی ہے جماعت بہت پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے ٹھہرنے والون کے ۱۲

اور بیخوف ہوکر اسکا پیچھا کیا اور نیزہ بڑھا کر گھوڑے کو خیز کیا اور شور کرکے رومیون نے انکی طرف باگین پھیرین اور ضرار
بن الازور یہ شعر پڑھتے تھے پھر ضرار بن الازور نے جماعت رومیون کو پھاڑتے ہوے انپر حملہ کیا اور ضرار بن الازور در طلب
وردان تھے اور سرہنگان روم نے ضرار بن الازور کو گھیر لیا تھا اور وہ دائین بائین سب کو اپنے سے باز رکھتے تھے اور جس
شخص کو نیزہ مارتے تھے وہ شخص ہلاک ہوجاتا اور جو سوار انکے نزدیک آتا تھا اس سے مقابلہ کرتے تھے یہان تک کہ ایک جماعت
کثیر کو رومیون سے مار ڈالا اور باواز بلند مسلمانون سے کہا کہ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص
پھر آخر لشکر رومیون کا مسلمانون پر اور شور کیا اور ڈرایا انکو اور لڑائی کا شعلہ بلند ہوا اور حمران بن وردان
نے ضرار بن الازور کے پاس پہنچکر ایک نیزہ انکے مارا کہ انکے بائین جانب بازو مین لگا پس سست کردیا انکو
اور ادراک کیا اسکی اذیت کا ضرار نے پس انھون نے براہ غیرت کے وردان کے بیٹے پر حملہ کرکے نیزہ اسکے مارا
کہ اسکے دل مین لگا اور وہ مرگیا اور جب ضرار نے نیزے کو اپنی طرف کھینچا تو نیزہ بدون پھل کے نکلا اور اس
نیزے سے حمران کا کام اس طرح سے تمام کیا تھا کہ پیٹھ کی گریون تک پار ہوگیا تھا پس جب رومیون نے دیکھا
کہ نیزے سے پھل کا نکلا اور یہ قتل ضرار بن الازور ہوا انکو گرفتار کرلیا اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جب ضرار کو دست دشمن کے اسیر دیکھا یہ امر نہایت شاق گذرا اور وہ بہت سخت لڑائی لڑے اس غرض سے
کہ ضرار بن الازور کو چھوڑا دین لیکن کوئی راہ انکے چھوڑانے کی انکو نہ ملی اور ارادہ بھاگنے کا کیا تب رافع بن عمیرۃ الطائی
نے مسلمانون سے خطاب کرکے کہا کہ اے لوگو حافظ اور حامل قرآن شریف کے کہان جاؤگے تم کیا نہین جانتے ہو
تم کہ جو شخص جہاد سے پیٹھ پھیریگا وہ اللہ تعالی کے غضب مین مبتلا ہوگا اور حال یہ ہے کہ بہشت مین دروازے مین کہ
وہ سواے مجاہدین صابرین کے اور کسی کے واسطے نہین کھولے جاتے ہین صبر کرو صبر کرو اے حامیان دین کے
اور حملہ کرو تم بندگان صلبان پر آگاہ ہو کہ مین تمھارے ساتھ اور تمھارے آگے ہونگا اور اگر تمھارے سردار ضرار بن الازور
گرفتار ہوگئے یا مار ڈالے گئے پس اللہ تعالی تو زندہ ہے اور نہین مرا ہے اور تمکو اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہے اور راوی نے
بیان کیا ہے کہ مسلمانون نے اس کلام کے سننے سے ہمراہ رافع بن عمیرۃ الطائی کے رومیون پر حملہ کیا اور بہتون کو
مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑے پھر جب یہ خبر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو پہونچی کہ ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے
اور بہت مسلمان مارے گئے پس یہ ماجرا انپر سخت گذرا اور پوچھا انھون نے کہ رومیون کی تعداد کس قدر ہے مخبر دینے کہا
کہ بارہ ہزار ہین خالد بن الولید نے یہ سنکر کہا قسم ہے خدا کی کہ مین نے یہ گمان کیا تھا کہ دشمن کی جماعت تھوڑی ہے اور
یہ سمجھا تھا کہ اپنی قوم کی کمی تھی پھر پوچھا کہ سردار انکا کون ہے مخبر نے کہا کہ وردان حمص کا حاکم انکا سردار ہے اور ضرار
بن الازور نے اسکے بیٹے کو قتل کیا ہے پس خالد بن الولید نے کہا لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کسی ایک شخص کو
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجکر اس معاملے مین مشورہ طلب کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کہلا بھیجا

کہ میری یہ راے ہی کہ جو لوگ تمھارے معتمد ہون اُنکو دروازہ شرقی پر چھوڑ کر تم خود بمقابلے دشمن کے جاؤ کہ بیشک تم مین ڈالو گے اُنکو جیسا کہ جنگلی غلے کو پیستی ہی اور مار کر بہیش ڈال دوگے تم اُنکو مٹی پر پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ سنکر کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ مین اُن لوگون مین نہین ہون جو اللہ تعالیٰ کی راہ مین اپنی جان کا بخل کرتے ہین پھر **میسرہ بن مسروق العبسی** کو بجماعت ایک ہزار سوار کے اپنی جگہ پر مقرر کیا اور اُنسے کہا کہ اِس جگہ سے نہ ٹلنا اور اللہ تعالےٰ سے مدد چاہنا اور اُسی پر بھروسا کرنا میسرہ بن المسروق نے کہا کہ تمھارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہی پھر ٹھہرے میسرہ اُنکی جگہہ پر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون کی طرف متوجہ ہوکر اُنسے کہا کہ باگین گھوڑون کی چھوڑ دو اور نیزے سیدھے کرلو اور جب دشمن کے قریب ہو تو یکبارگی سب نے سب حملہ کرو کہ شاید اِس تدبیر سے ہم ضرار بن الازور کو چھوڑا لیوین اگر باقی رکھا ہی رومیون نے اُنکو اور قسم ہی خدا کی کہ اگر رومیون نے جلدی کرکے اُنکو مار ڈالا تو انشاء اللہ تعالےٰ ہم ضرور ضرار کا بدلا رومیون سے لینگے اور اللہ تعالےٰ سے مجکو یہی امید ہی کہ ضرار بن الازور کے معاملے مین اللہ تعالےٰ ہمکو شرمندہ نہ کرے یعنی وہ زندہ رہائی پاوین پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے ہوے آگے آگے اپنے لشکر کے روانہ ہوے کہ ناگاہ دیکھا اُنھون نے ایک سوار کو کمیت گھوڑے بلند قامت کو تاہ گردن پر اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ تھا اور نہین ظاہر ہوتی تھین کچھ اُسمین سواے کنارہ آنکھون کے اور سوارکاری اور ہوشیاری اور دانائی اُسکی شکل اور قطع اور شجاعت اُسکی باگین گھوڑے کی پھیرنے سے ظاہر ہوتی تھی اور ڈھیلا کر دیا تھا اُسنے گھوڑے کی باگ کو اور جما ہوا تھا وہ گھوڑے کے زین پر گویا آہنی حیوان تھا اور لباس سیاہ پہنے تھا اپنی زرہ کے اوپر اور مضبوط باندھے تھا اپنی کمر کو ایک چادر سے اور ڈالے ہوے تھا اُسکو سینے کی طرف سے پشت تک اور سب کے آگے مثل شعلہ آگ جاتا تھا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حال سے اُسکو دیکھا کہا کاش مین جانتا اِس امر کو کہ یہ سوار کون شخص ہی اور قسم ہی خدا کی کہ یہ سوار بہادر ہی پھر پیچھے اُسکے روانہ ہوے اور وہ سوار مشرکین کی طرف سے سب کے آگے جاتا تھا **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ رافع بن عمیرہ الطائی اور اُنکے ہمراہی بہت استقلال سے رومیون کے ساتھ لڑ رہے تھے کہ دفعتہ دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کو مع لشکر ہمراہی کمک کو پہونچ گئے اور دیکھا اُسی سوار کو جسکا ذکر اوپر ہوا ہی کہ حملہ کیا اُسنے روم کے لشکر مین اِس طرح سے جیسے باز چڑیا پر حملہ کرتا ہی پس ہلادیا اُس سوار نے رومیون کے لشکر کو اور توڑ دیا اُنکے گروہ کو پھر غائب ہوگیا وہ ایک ساعت وسط لشکر مین پس نہ تھا وہ غائب ہونا مگر مثل کچھ دیر کے تا اینکہ وہ باہر نکلا اور نیزہ اُسکا خون سے بھرا تھا اور بہتون کو اُسنے مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑکر پھرا اور افسوس اور قلق اُسکی صورت سے ظاہر ہوتا تھا اور اپنی جان کو اُسنے معرض ہلاکت مین ڈال دیا تھا پھر دوبارہ حملہ کیا اور بے ڈر ہوکر لشکر کے لوگون کو پھاڑتے ہوے ایک گروہ کی طرف پھرا اور اپنے لشکر کے لوگون سے پوشیدہ ہوگیا اور قلق اُسکا بڑھتا جاتا تھا پس رافع بن عمیرہ الطائی تو یہ سمجھے کہ یہ سوار خالد بن الولید ہین اور آپسمین کہا کہ ایسے حملے سواے خالد بن الولید کے اور کوئی نہین کرسکتا ہی

پس مسلمان اسی سوچ مین تھے کہ دفعتًہ خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے قریب اُنکے پہونچے پس رافع نے آواز بلند خالد بن الولید
سے پوچھا کہ یہ سوار جو اپنی جان کو راہ خدا مین خرچ کر رہا ہی اور دلیری کر رہا ہی ساتھ دشمنان خدا کے کون ہی خالد
بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خود نہین جانتا ہون اور اُسکے حالات اور صفات نے مجکو تعجب مین ڈالا کہا
رافع نے کہا کہ حال اُسکا یہ ہی کہ وہ درآتا ہی رومیون کے لشکر مین اور دائین بائین نیزہ مارتا ہی پس خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے سب کے سب بالاتفاق حملہ کرو اور واسطے حمایت دین خدا کے مستعد ہو جاؤ
راوی نے بیان کیا ہی کہ ملا لیا مسلمانون نے گھوڑون کی باگون کو اور راست کر لیا نیزون کو اور ملگئے بعض انمین
بعضون سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے آگے اور مستعد حملہ تھے کہ دفعتًہ دیکھا اُسی سوار کو کہ قلب فوج سے
مثل شعلہ آگ کے نکلا اور وہ خون سے بھرا ہوا تھا اور گھوڑے سے پسینا ٹپکتا تھا اور جو رومی اُس سوار کے نزدیک
آجاتا تھا اُسکے خوف سے پلٹ کر اپنی قوم مین جا ملتا تھا پس لڑتا تھا وہ سوار رومیون کے چند اشخاص کے ساتھ
پس اس حالت مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون نے رومیون پر حملہ کیا اور بچایا اُس سوار کو
رومیون کے تیزی حملے سے اور آملا وہ سوار مسلمانون کے لشکر مین پس مسلمانون نے بنظر غور اُسکو دیکھا تو یہ معلوم ہوا
کہ گویا وہ ایک ٹکڑا ارغوان پھول کا ہی جو سرخ رنگ ہوتا ہی اور خون مین آلودہ تھا پس خالد بن الولید نے اُسکو
پکارا اور کہا کہ خدا تجھکو جزاے خیر دیوے کون شخص ہی تو کہ صرف کیا تو نے اپنی جان کو اللہ کی راہ مین اور ظاہر کیا
تو نے اپنے غصے کو دشمنان خدا پر کھول تو ہماری آگہی کے واسطے اپنے ڈھاٹے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ اعراض کیا
اُس سوار نے خالد بن الولید سے اور کچھ کلام نہین کیا اُنسے اور چھپایا اپنے تئین لوگون کے بیچ مین پس پکارا اور کہا
اُس سے اہل عرب نے ہر طرف سے کہ ای نیکمرد سردار تیرا تجھکو پکارتا ہی اور تجھسے کلام کرتا ہی اور تو اُسسے اعراض کرتا ہی چل اپنے
سردار کے پاس اور بیان کر اپنا نام اور حال اپنے سردار سے تا کہ زیادہ کرین وہ بزرگداشت تیری سو اُس سوار نے اُنکی بات
کا بھی کچھ جواب نہ دیا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حال اُسکا نہ کھلا خود اُسکے پاس گئے اور کہا کہ افسوس ہی تجھسے
کہ میرے اور مسلمانون کے دل تیرے تحقیق حال مین متعلق ہین سو تو کون شخص ہی پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُس سے
اصرار کیا تب جواب دیا اُس سوار نے اپنے ڈھاٹے کے نیچے سے اُنکو عورت کی زبان مین اور کہا اُسنے کہ ای سردار نہین
روگردانی کی مین نے تمسے بلحاظ نافرمانی کے ولیکن بسبب حیا و شرم کے اسواسطے کہ مین پردے کی بیٹھنے والیون سے ہون اور نہین
کیا مین نے اس کام کو مگر رنجیدگی دل کے سبب سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ میرا
نام خولہ ہی اور مین ازور کی بیٹی ہون اور ضرار جو قیدی ہین میرے بھائی ہین اور مین عورات عرب قوم مذحج مین بیٹھی تھی کہ دفعتًہ
مجکو خبر قید ضرار کی پہونچی پس سوار ہوئی مین اور کیا مین نے جو کیا راوی نے کہا ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
یہ حال سنکر بنظر مہربانی اور شفقت کے خولہ کے حال پر رونے لگے اور کہا کہ ہم سب ملکر ایک حملہ کرین پس ہمکو خدا سے

امید ہے کہ تمھارے بھائی تک پہونچیں اور انکو قید سے چھڑاوین خولہ نے کہا کہ اس حملے مین مین سب کے آگے ہونگی عامر
بن الطفیل نے روایت کی ہے کہ مین خالد بن الولید کے دہنی جانب مین تھا اور حملہ کیا خولہ بنت الازور نے آگے
خالد بن الولید کے اور حملہ کیا مسلمانون نے پس بہت بڑا معلوم ہوا رومیون کو وہ معاملہ جو خولہ بنت الازور کے ہاتھ سے
آنپر گذرا اور انھون نے آپسمین کہا کہ اگر سب اہل عرب مثل اس سوار کے بہادر ہین تو ہمکو طاقت انکے مقابلے کی
نہین ہے پس جب خالد بن الولید نے مع اپنے ساتھیون کے حملہ کیا اسوقت رومیون کے لشکر مین گھبراہٹ پڑ گئی اور
سردارون نے یہ حال اپنے لشکر کا دیکھکر انسے کہا کہ ثابت قدمی کرو انکے مقابلے مین کہ یہ لوگ جسوقت تمکو ثابت قدم دیکھینگے
پیٹھ پھیر دینگے اور اہل دمشق نکلکر تمھاری اعانت اور کمک کرینگے اور انکی ناگہانی کمک مین کوئی انمین سے بچ نرہیگا
راوی نے کہا ہے کہ سردارون کے سمجھانے سے اہل روم نے ثابت قدمی کی اور خالد بن الولید نے مع تمام اہل اسلام کے حملہ
سخت کیا اور رومیون کی جماعت کو دہنی بائین متفرق اور پریشان کر دیا اور چاہا کہ جس مقام پر سردار لشکر کا ہے وہان پہونچیں لیکن
اس وجہ سے کہ بڑے سردار معتبر اور مسلح اسکے گرد تھے اس تک نہ پہونچ سکے اور مسلمان متفرق ہوکر لڑنے لگے
اس طرح پر کہ جو جسکے نزدیک پہونچا اسی سے لڑائی مین مشغول ہوا اور رافع بن عمیرۃ الطائی بہت سخت لڑائی لڑے
اور خولہ بنت الازور کا یہ حال تھا کہ رومیون کا لشکر پھاڑ کر دہنی اور بائین لڑتی تھین اور اپنے بھائی کو ڈھونڈھتی
اور بآواز بلند اشعار درد انگیز پڑھکر انکو پکارتی تھین راوی نے کہا ہے کہ مسلمان لوگ خولہ کا کلام سنکر رونے لگے
مگر ضرار بن الازور کا کچھ پتا نہ معلوم ہوا اور یہ لڑائی تا زوال دوپہر رہی پھر جدا ہوے لوگ ایک دوسرے سے اور غالب کیا
اللہ تعالی نے مسلمانون کو رومیون پر اور بہت رومیون کو مسلمانون نے مار ڈالا پھر رجوع کیا ہر فرد نے اپنی جگہ پر اور قبیلہ کی جگہ
اور اندوہناک ہوے دل رومیون کے مسلمانون کے معاملہ جنگ سے اور ارادہ فرار کا کیا اور نہین روکا انکو بھاگنے سے مگر
خوف سردارون نے پس جب مسلمان اپنی جگہ پر آئے خولہ بنت الازور نے ہر شخص سے بھائی کا حال پوچھا لیکن کسی
مسلمان نے یہ نہین کہا کہ ہمنے ضرار کو قیدی یا مقتول دیکھا پس جب خولہ کو بھائی کی طرف سے نا امیدی ہوئی بھائی کی یاد
کرکے بطور بین بہت سے روئین اور کہا یا ابن امی لیت شعری فی البیداء طرحوک ام بدار کل ضموک یالیت اخاک
لک الفداء اترا انی اراک بعدہا ابدا ترکت واللہ فی قلب اختک جمرۃ لا یطفی لہیبہا و لا اخمد لحقت بابیک
المقدم بین یدی المصطفی علیہ الصلوۃ والسلام علیک منی السلام الی یوم اللقاء پس خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ اور مسلمان لوگ خولہ کا نوحہ سنکر رونے لگے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ پھر حملہ کرین
کہ اسی حالت مین انھون نے دیکھا کہ دو سوارون کو کہ نکلا میمنہ فوج روم سے اور وہ باگین گھوڑون کی چھوڑے
ہوے تھے گویا وہ تعاقب کنندہ معلوم ہوتے تھے پس مسلمان آمادہ ہوگئے انکے لوٹنے کو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی
آمادہ ہوے اور گرد انکے مسلمان لوگ تھے پس جب نزدیک مسلمانون کے آئے پھینک دیا انھون نے ہتھیارون کو ہاتھ سے اور

اُتر پڑے گھوڑون پر سے اور چلّائے لفون لفون خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہا کہ قبول کرو تم اُنکے
امان مانگنے کو اور لاؤ اُنکو میرے سامنے پس سامنے لائے گئے وہ لوگ اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم
کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم وردان کی فوج کے لوگ ہین اور مقام ہمارا حمص ہے اور ہمکو خوب یقین ہوگیا ہے کہ ہم لوگون کو
طاقت مقابلہ اور لڑنے کی تم لوگون سے نہین ہے اسواسطے آئے ہین کہ تم ہمکو اور ہمارے اہل و عیال کو امان دو اور ہمکو اُن
لوگون مین سمجھو جنسے تمنے صلح کیا ہے جتنا مال طلب کروگے ہم تمکو دینگے اور جو لوگ ہمارے شہر مین ہین وہ بھی اس قرارداد پر
راضی ہوجاوینگے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ جب ہم تمہارے شہر مین پہونچینگے تب صلح کرینگے اس جگہ
ہم صلح نکرینگے لیکن تم لوگ ہمارے ساتھ رہو اُسوقت تک کہ حکم کرے اللہ تعالی ہمارے اور دشمن کے بیچ جو حکم اُسکو
منظور ہو پھر حکم کیا خالد بن الولید نے اُنکے حوالات مین رکھنے کا اور پوچھا اُنسے کہ آیا تمکو حال ہمارے اُس ساتھی کا
معلوم ہے جنھون نے تمہارے سردار کے بیٹے کو قتل کیا ہے اُنھون نے کہا کہ شاید وہ ننگے بدن ہین جنھون نے مارا ہم مین سے جسکو مارا
اور رنج مین ڈالا ہے ہمارے سردار کو بسبب قتل کرنے اُسکے بیٹے کے خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مین اُنھین کو پوچھتا ہون اُن
لوگون نے کہا کہ اُنکا حال یہ گذرا کہ جب وردان نے اُنکو اپنے قابو مین پایا تب ایک استر پر سوار کرکے ہمراہی سو سوار کے بجانب
حمص بارادہ اس امر کے روانہ کیا ہے کہ وہان سے ہرقل بادشاہ کے پاس بھیجے بغرض اظہار اپنی شجاعت کے پس خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ یہ کلام سنکر خوش ہوے پھر بلایا اُنھون نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور کہا کہ تم اُس ملک کی راہون سے
خوب واقف ہو اور تمہاری تجویز اور تدبیر سے ہمنے ارض سماوہ وغیرہ بآسانی طے کی تھی جبکہ تمنے اونٹون کو پیاسا کرکے
پانی پلایا تھا اور باندھ دیے تھے منھ اُنکا اور ہم ذبح کرتے تھے اُنمین سے ہر روز دس اونٹ اور کھاتے تھے گوشت اُنکا
اور پیاتھا گھوڑون نے وہ پانی جو اونٹون کے پیٹون مین تھا یہان تک کہ نکل آئے ہم ارکہ مین اور تدبیر اور حیلے مین
تم لوگون مین یکتا ہو اور ضرار بن الازور معیت ایک سو سوار کے حمص کو بھیجے گئے ہین پس تمکو چاہیے کہ لشکر مسلمانون سے
جسکو دوست رکھتے ہو اپنے ساتھ لو اور اُس قوم کے پیچھے جاؤ اور قریب ہے کہ تم اُنھین ملجاؤگے اور ضرار کو اُنسے چھڑا لوگے
پس اگر تمنے ایسا کیا تو قسم ہے خدا کی کہ یہ بات بڑی کشود کار ہوگی رافع نے کہا کہ مین یہ امر بخوشی خاطر قبول کرتا ہون
رافع نے ایک سو سوار مسلمانون کے لشکر سے چُن لیے اور ارادہ روانگی کا کیا اور خوشخبری خولہ بنت الازور کو پہونچی
پس وہ بہت خوش ہوئین اور مسلح ہوکر گھوڑے پر سوار ہوئین اور خالد بن الولید کے پاس آکر کہا کہ اے ہمارے سردار
مین تمکو واسطہ ذات پاک اور بہترین خلائق یعنی رسول مقبول محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلاتی ہون کہ مجکو بھی
اس جماعت کے ساتھ روانہ کرو کہ مین بھی اُنکی مددہی مین شریک ہون پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ تمکو خولہ
کی شجاعت اور بہادری معلوم ہے سو اُنکو بھی اپنے ساتھ لے لو پس رافع نے خولہ کو بھی ساتھ لیا اور روانہ ہوے اور خولہ بھی
مسلمانون کے پیچھے پیچھے اُنسے دور دور چلی جاتی تھین اور جب مسلمان اُسلمینہ مین پہونچے تب رافع نے ادھر اُدھر دیکھا

له لفون لفون لغت رومی ہے بمعنی امان امان ہے ۱۲
ف ذکر بھیجنے خالد بن الولید کا رافع

کوئی آثار نشان قدم گھوڑے رومیون کے انکو دکھائی نہ دیے پس رافع نے مسلمانون سے کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ رومی
یہان تک نہین پہونچے ہین پھر مسلمانون کو بطور گاڑ کے وادی الحیاۃ مین چھپایا اور وہ لوگ پوشیدہ ٹھہر رہے تھے
کہ اُسی حالت مین ایک غبار ظاہر ہوا پس رافع نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ پس مسلمان لوگ ہوشیار ہو گئے
اور انتظار کرنے لگے کہ ناگہان رومی ضرار بن الازور کو اپنے بیچ مین گھیرے اور لیے ہوے وہان پہونچے اور ضرار بن الازور اُس وقت
اشعار دردناک پڑھتے تھے پس جواب دیا خولہ نے کمینگاہ سے اور کہا کہ اللہ تعالی نے تمھاری دعا اور زاری قبول کی
اور تمکو نجات دیا آگاہ ہو کہ مین تمھاری بہن ہون پھر خولہ نے تکبیر کہکر حملہ کیا اور رافع اور مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوے حملہ کیا
حمید بن سالم نے روایت کی ہے کہ مین مسلمانون کی جماعت مین تھا جسوقت تکبیر کہی ہم لوگون نے گھوڑے ہمارے
ہنہنانے لگے بسبب ہونے الہام کے اللہ تعالی کی طرف سے اور قصد کیا ہر سوار نے ہم مین سے ایک ایک سوار رومی کا
سو ایک گھڑی بھی نہین گذری کہ ہر ایک مسلمان نے اپنے خصم مقابل کو مار ڈالا اور نجات و رہائی دی اللہ تعالی نے ضرار بن الازور کو
اور لے لیے ہم سبھون نے گھوڑے اور ہتھیار رومیون کے رافع بن قادم التنوخی نے روایت کی ہے کہ مین بھی منجملہ
مسلمانون مین تھا اور خولہ نے چھڑایا اپنے بھائی کو اور سلام کیا انکو اور ضرار نے مرحبا کہا خولہ کو اور سوار ہوے ایک گھوڑے پر جو ہر طرف
دوڑتا پھرتا تھا اور ہاتھ مین لے لیا ایک نیزے کو جو اُس مقام مین پڑا تھا اور وہ اشعار شکریہ خدا کے پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ اُس حالت مین کہ مسلمان لوگ بعد چھڑا لینے ضرار بن الازور کے اسباب اور گھوڑے یکجا کرتے تھے کہ رومی
بھاگے ہوے وہان پہونچے اُس گھبراہٹ سے کہ اگلا پچھلے کی طرف متوجہ نہین ہوتا تھا پس رافع نے اُنکو دیکھکر معلوم کیا کہ رومی
خالد بن الولید سے بھاگ نکلے پس اپنے ساتھیون کو لیکر آگے بڑھے اور جو رومیون سے ملتا تھا پکڑ لیتے تھے راوی نے بیان
کیا ہے کہ جب خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو ضرار کے چھڑانے کو بھیجا تھا اسی سختی سے اُنھون نے وردان اسکی قوم
کو صدمہ پہونچایا جیسے کوئی بطلب شہادت اور خواہش حصول سعادت کے سختی اٹھاتا ہے اور مسلمانون نے صدمہ سخت پہونچایا
رومیون پر پس بلاتوقف رومیون نے پیٹھ پھیری اور وردان انکے آگے تھا اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا اور مال اور گھوڑے
لے لیے اور تعاقب کنان تا بمقام وادی الحیاۃ کے پہونچے اور خالد بن الولید اور لوگ ہمراہی اُنکے رافع اور ضرار کے پاس
پہونچکر یکجا ہوے اور ضرار کی سلامتی پر مبارکباد دی اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کی تعریف کی پھر سب کے
سب بجانب دمشق کے پلٹے اور مسلمان اس فتح سے خوش ہوے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خوشخبری فتح کی دی اور
دربارہ غلبہ و فتح دمشق کے یقین حاصل کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب خبر ہزیمت وردان اور مارے جانے اُسکے
بیٹے کی ہرقل کو پہونچی اسکو اپنے زوال ملک کا یقین ہو گیا پس وردان کو اُسنے خط اس مضمون کا لکھا کہ تحقیق خبر پہونچی مجھکو کہ اہل
عرب بھوکون اور ننگون نے تجھکو ہزیمت دی اور تیرے بیٹے کو مار ڈالا پس نہین رحم کیا مسیح نے تجھپر اور تیرے بیٹے پر اور اگر
مین نہ جانتا ہوتا کہ تو لڑائی مین مرد ہوشیار اور برا نیزہ باز اور شمشیر زن ہے تو تجھکو گرفتار عذاب کرتا خیر جو ہوا سو ہوا

اب مین نے روانہ کیا ہی بطرف اجنادین کے نوے ہزار فوج اور تجکو اُس فوج کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تو اُس مقام کو اور فوج کو لیکر اہل دمشق کی کمک کر اور مدد دے اُنکو اور بھیج تو بعض اپنے ساتھیون کو واسطے مقابلے اُن اہل عرب کے جو مقام فلسطین مین کہ یہ ساتھی تیرے اُن اہل عرب کے جو فلسطین مین ہین اور اُنکے ساتھیون کے بیچ مین جو دمشق مین ہین حائل ہو جادین اور مدد دے تو اپنے سردار کو اور روانہ کیا اُسنے خط ڈاک پر پس جب خط ہرقل کا وردان کے پاس پہنچا اور پڑھا اُسکو دور ہوا اُس سے جو رنج و غم اپنی ہزیمت اور بیٹے کے مارے جانے کا تھا اور روانہ ہوا وہ بطرف اجنادین پس وہان پہونچکر رومیون کو لباس اور نشان اور صلیبون سے آراستہ پایا اور رومی اُسکے استقبال کو آئے اور اُسکے بیٹے کے مارے جانے کی تعزیت کی پس جب وردان اپنے خیمے مین اُترا بادشاہ کا خط اُنکو پڑھکر سُنایا اُن لوگون نے حکم بادشاہ کا بخوشی منظور کیا اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانون پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ تعاقب وردان سے پھر کر اپنے مقام پر آئے اُسی وقت عباد بن سعید الحضرمی بھیجے ہوے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام بصری سے خالد بن الولید کے پاس آپہنچا اور بیان کیا کہ نوے ہزار رومی اجنادین کو آئے ہین پس خالد بن الولید یہ حال سُنکر سوار ہوے اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور کہا کہ اے امین الامۃ یہ عباد بن سعید الحضرمی شرحبیل بن حسنہ کے بھیجے ہوے میرے پاس آئے ہین اور بیان کرتے ہین کہ ہرقل نے وردان کو اُن رومیون پر جو بمقام اجنادین یکجا ہوے ہین سردار مقرر کیا ہی اور تعداد اُنکی نوے ہزار ہی پس اس معاملے مین تمہاری راے کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان اشراف اور رئیس مسلمانون کے دو مقامون مین ہین جیسے شرحبیل بن حسنہ بصری مین اور معاذ بن جبل رضی جوران مین اور یزید بن ابی سفیان رضی بلقا مین اور نعمان بن مقرن تدمر مین اور عمرو بن العاص فلسطین مین ہین پس بہتر یہ ہی کہ ہم ان سبکو لکھ بھیجین کہ وہ ہمارے پاس چلے آوین پھر اُنکے جانے کے بعد ہم ارادہ مقابلہ دشمن کا کرین اور مدد اور اعانت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہی پس خالد بن الولید نے عمرو بن العاص کو خط لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فان اخوانک المسلمون قد عولوا علی المسیر الی اجنادین فان ہناک من احد وتسعین الفا وہم یریدون المسیر الینا لیطفؤا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون فاذا وصل الیک کتابی ہذا فاقدم بمن معک من المسلمین الی اجنادین فانک تجدنا ہناک ان شاء اللہ تعالیٰ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین پھر اسی مضمون کا خط سب امرا کے نام جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی لکھا بعدہ لشکر کو حکم کر دیا کہ پس لادے گئے خیمے اونٹون کی پشت پر اور نیچے رکھا مال اور اسباب لوٹ کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ مین لشکر کے اسباب اور عورتون کے ساتھ رہون اور تم مع اصحاب خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے آگے رہو پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین پیچھے رہونگا اور تم آگے ہو کہ اس صورت مین اگر روم کا لشکر مع وردان کے تمہارے سامنے آ دیگا تم باز رکھوگے اُنکو پہنچنے سے عورات اور

مال اور اسباب تک خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو تم نے تجویز کیا میں اسکے خلاف نہ کرونگا پھر خالد بن الولید نے
کہا کہ اے مسلمان لوگو تم ایک بڑی بھاری جماعت اور لشکر کی طرف چلتے ہو پس ہوشیار ہو کر چلو اور اپنی موت آنکھوں کے سامنے رکھو
اور جانتے رہو اُس چیز کو جو اللہ تعالی نے تمہارے لیے آمادہ اور مہیا کیا ہے پس واسطے کہ اللہ تعالی نے تم سے وعدہ دو بھلائیوں کا
فرمایا ہے پھر خالد بن الولید نے یہ آیت کو پڑھا کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ واللہ مع الصابرین پھر خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر کو ساتھ لیا اور خود آگے لشکر کے ہو کر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
مع ایک ہزار کے باقی رہے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اہل دمشق نے یہ حال دیکھا خوش ہو کر آوازیں کھیل کود کی
کرنے لگے اور گمان کیا انھوں نے اس امر کا کہ مسلمان لوگ تلاش میں طلب اہل عرب کے جاتے ہیں اس وجہ سے کہ انھوں نے خبر لشکر
روم کی جو مقام اجنادین پر ہے سنی ہے اور انکے عقلا اور دانشمند لوگوں نے یہ کہا کہ اگر یہ لوگ بعلبک کی طرف جاتے ہیں پس ارادہ
آنے کی اور حمص کی فتح کا رکھتے ہیں اور اگر براہ مرج شحورا اور راہ بطا کے جاویں تو کچھ شک نہیں ہے کہ بھاگے جاتے ہیں
بجانب حجاز کے اور چھوڑ دینگے اُن شہروں کو جس پر انھوں نے ملکیت اور قبضہ حاصل کیا ہے واقدی رحمۃ اللہ نے روایت
کی ہے کہ دمشق میں ایک بڑا بطریق تھا جسکا نام بولص بن بلقیا تھا اور بطریقوں کے نزدیک اسکا مرتبہ بڑا تھا اور
جب ہرقل کے پاس کوئی پیام اور ایلچی کہیں سے آتا تھا اور ہرقل اسکی جوابدہی میں عاجز ہوتا تھا تب اس بولص کو اپنے
پاس بلاتا تھا اور وہ ایلچیوں اور پیاموں کا جواب دیتا تھا اور یہ بولص بڑا تیر انداز تھا اور حال تیر اندازی کا یہ ہے کہ اسکے گھر میں
ایک بڑا بھاری درخت تھا اور بولص نے اُسپر تیر چلایا تھا پس وہ تیر بسبب قوت بازو بولص کے اس درخت میں در آیا اور
سما گیا اور بولص نے اُس درخت پر لکھ دیا تھا کہ جو کوئی دعوی شجاعت کا کرے پس اُسکو لازم ہے کہ اسی تیر کے مقابلے میں
وہ بھی تیر لگاوے اور یہ معاملہ لوگوں میں مشہور ہو گیا تھا اور جب سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملک شام میں
داخل ہوئے تھے کبھی بولص اُنسے لڑا نہ تھا پس جب اہل دمشق نے مسلمانوں کو کوچ کرتے دیکھا سب بولص کے پاس گئے اور اسسے
سبب اُنکے آنے کا پوچھا اُنھوں نے کہا کہ اہل عرب کوچ کیے جاتے ہیں اور تو اگر اس بات کو چاہتا ہے کہ تیرے واسطے ہمیشہ کی بزرگی
اور بڑا مرتبہ بادشاہ کے اور تمام شامیوں کے نزدیک حاصل ہو پس ہمارے ساتھ چل کہ جو انہیں کا پیچھا کیجاوے ہم اسکو اپنے
قابو میں لے لیویں اور جو تیرے نزدیک مناسب ہو تو ہم اُنسے لڑیں بولص نے کہا کہ میں جو تمہاری مدد سے باز رہا
سبب اسکا یہ ہے کہ عرب کے مقابلے اور لڑائی میں میں نے تمکو بہت کم ہمت دیکھا اور اب مجھکو کچھ ضرورت نہیں ہے کہ میں اُنسے
لڑوں پس اہل دمشق نے کہا کہ قسم ہے حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر تو ہمارے آگے ہو کر چلیگا تو ہم تیرے ساتھ ثابت قدم رہینگے
اور ہم میں سے کوئی بھاگنے والا نہیں ہے اور ہم تجھکو بھاگنے والے پر حکومت اور اختیار دیتے ہیں کہ جو کوئی ہم میں سے بھاگے تو
اسکی گردن مارنا اور کوئی تجھسے اس امر میں مانع نہوگا پس جب بولص نے عہد مضبوط اُنسے لیا اپنے گھر میں جا کر زرہ کو پہنا پس اسکی
زوجہ نے پوچھا کہ کہاں تک تو نے جانے کا ارادہ کیا ہے اُسنے کہا کہ میں ان اہل عرب سے لڑنے کو جاتا ہوں اسکی زوجہ نے کہا کہ تو ہرگز نجا

بہت سی تھوڑی جماعت غالب آئی ہے بہت سی جماعت بڑی پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے صبر کرنیوالوں کے ۱۲

اور اپنے گھر مین بیٹھ رہ اور جس چیز کی تو طاقت نہین رکھتا ہی اُسکو نہ طلب کر اسواسطے کہ مین نے رات کو خواب مین دیکھا ہی کہ گویا
تو اپنی کمان لیے ہوے اُڑتی ہوئی چڑیون پر تیر چلاتا ہی اور بعض چڑیان اُنمین سے زمین پر گر پڑین اور پھر اُڑ گئین پس مین یہ دیکھکر
تعجب کر رہی تھی کہ دفعتہ دیکھا مین نے چڑیان تیز چنگل کی کہ وہ ٹوٹ پڑین ہوا سے تجھپر اور تیرے ساتھیون پر پس چنگل مارتی تھین وہ
تمھارے سرون اور منھون پر پھر تم سب اُنسے بھاگ نکلے اور دیکھا مین نے اُن چڑیون کو کہ جس شخص پر تم مین سے چنگل مارا اُسکو بیہوش
کر دیا پھر مین چونک اٹھی گھبرا کر اور ڈری ہوئی تیرے حال پر پس بولص نے پوچھا کہ آیا تو نے مجھے بھی بیہوشون مین سے دیکھا
اُسنے کہا ہان قسم ہی خدا کی کہ تجھ پر بھی چنگل سے زخمی کیا تجھکو ایک بڑی چڑیا شکاری نے پس بیہوش کر دیا اُسنے تجھکو پس طمانچہ مارا بولص نے
اپنی جورو کے منھ مین اور کہا کہ خرابی ہو تجھکو نہ خوشخبری سنائی تو نے تحقیق سما گیا خوف اہل عرب کا تیرے دل مین یہان تک کہ خواب
مین بھی تو اُنکو دیکھتی ہی تو خوف نہ کر قریب ہی کہ مین سردار عرب کو تیرا خادم بنا دونگا اور اُنکے ساتھیون کو چرواہے بکری اور
سورون کا کر دونگا اُسکی جورو نے کہا کہ کر تو جو چاہتا ہی کہ تحقیق مین نصیحت کر چکی ہون تجھکو پس نہ مانا بولص نے اُسکی بات کو
اور سوار ہو کر گھر سے نکلا اور جو لوگ دمشق مین تھے سب اُسکے ساتھ سوار ہوے اور تھے وہ چھ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل آمادہ کار
اور دشمن خدا روانہ ہوے یہ لوگ پیچھے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مقدمۃ لشکر مین تھے اور دور
اور فاصلے پر جا چکے تھے عورتون اور لڑکون بالون سے پس اُسی حالت مین کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اونٹون کی
قطار پر چلے جاتے تھے کہ دفعتہ اُنکے ایک ہمراہی نے ایک غبار دیکھا اور ابوعبیدہ بن الجراح سے کہا کہ مین اس غبار کو دشمن کا لشکر
گمان کرتا ہون پس ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیشک وہ اہل دمشق ہین کہ ہم لوگون مین امید رکھکر آئے ہین پھر ٹھہر گئے ابوعبیدہ
بن الجراح یہان تک کہ آملے ہودج سواری عورات اور اغنام کے اُنسے اور وہ غبار بڑھتا جاتا تھا اور آوازین بلند ہوتی تھین
پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ اے مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ کہ دشمن تم تک پہونچنے والے ہین پس وہ یہ کلام تمام نہین کر چکے تھے
کہ ظاہر ہوا لشکر گویا وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا اور بولص لشکر کے آگے تھا پس جب دیکھا اُسنے ابوعبیدہ بن الجراح کی
طرف قصد حملے کا کیا اُنپر اور تھے اُسکے ساتھ چھ ہزار سوار اور بولص کے بھائی بطرس اور پیدل فوج نے عورتون پر حملہ کیا اور
اُنمین سے ایک جماعت کو پکڑ لیا اور بجانب دمشق کے واپس گیا پس جب بطرس نہر اشتریاق پر پہونچا وہان اس غایت سے
ٹھہرا کہ دیکھے اور دریافت کرے کہ اُسکے بھائی بولص کا معاملہ کیونکر گذرتا ہی اور ابوعبیدہ بن الجراح کا حال یہ ہوا کہ جب اُنھون
نے یہ معاملہ ناگہانی رومیون کی طرف سے دیکھا کہا قسم ہی خدا کی کہ راے وہی اچھی تھی جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا تھا یعنی اپنے تئین پیچھے لشکر کے تجویز کیا تھا اور ایسی حالت مین بولص اُنکے قریب آیا اور ارادہ حملے کا اُنپر کیا اور نشان اور
صلیبان اُسکے سر کے اوپر تھے اور عورتین بیقرار تھین اور لڑکے چلاتے تھے اور مرد مسلمان اُسکی طرف بڑھے اور مقابلہ اُسکا یہ قتال
شدید کیا اور دشمن خدا بولص نے قصد بجانب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے کیا اور ہونے لگی آپسمین اُن دونون کے لڑائی اور واقع
ہوئی لڑائی درمیان صحابہ اور رومیون کے اور اونچا ہوا غبار لڑائی کا اُنکے سرون پر اور بڑے لوگ بادشاہ لڑائی مین سخت ہو گئے

فائدہ ذکر لشکر کشی اہل دمشق اور بولص کا مسلمانون کو اور پکڑ لینا کچھ عورات مسلمانان

اور ابتلا سخت ہوئی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بولص کی لڑائی مین اور ثبات قدمی اور صبر کیا اُنھون نے اُسکے
مقابلے مین مانند صبر بڑے مرتبے والون کے سہیل بن صباح نے روایت کی ہی کہ تھا میری سواری مین ایک گھوڑا
سپید پیشانی و سفید ہاتھ پیر کا پس ڈھیلی کر دی اور چھوڑ دی مین نے باگ اُسکی پس وہ چلا مثل بجلی کوندنے والی کے اور اندک عرصے مین
پہونچ گیا مین خالد بن الولید اور مسلمانون کے پاس اور چلا کر پکارا مین نے خالد بن الولید کو پس باگ پھیری اُنھون نے میری طرف اور کہا
کہ تمھارے پیچھے کیا موت ہی اے بیٹے صباح کے پس کہا مین نے کہ اے سردار پہونچو اور جا ملو تم ابی عبیدہ بن الجراح در عورات سے سوا
کہ گروہ دمشق کا آملا ہی اُنھین اور پکڑ لیا ہی اُنھون نے کچھ جماعت عورتون اور لڑکون کو اور ابو عبیدہ بن الجراح ایسی بلا مین مبتلا ہو گئے ہین
جسکی طاقت وہ نہین رکھتے ہین پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ حال سُنا کہا انا للہ و انا الیہ راجعون قسم ہی خدا کی
کہ مین نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا تھا کہ چھوڑ دو مجکو پیچھے فوج کے پس نہ چھوڑا اُنھون نے لیکن حکم خدا کا ہٹ ہوتا ہی پھر حکم کیا
رافع بن عمیرۃ الطائی کو کہ ایکہزار سوار لیکر پہونچین اور جا ملین ہودج سواری عورتون مین پس جب وہ روانہ ہو کر کچھ دور گئے
تب روانہ کیا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور کہا اُنسے کہ جا ملو تم دشمنون مین پھر پیچھے
اُنکے روانہ کیا ضرار بن الازور کو ساتھ ایک ہزار سوار کے اور اُنکے ساتھ قیس بن ہبیرۃ المرادی کو بھیجا پھر خود بدولت لشکر
لیکر اُنکے پیچھے روانہ ہوئے پس اُسی حالت مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بولص سے لڑ رہے تھے کہ دفعۃً پہونچ گیا لشکر
مسلمانون کا اور حملہ کیا اُنھون نے کفار دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو ہر طرف سے اور سرنگون کر دیا صلیبان کو اور یقین ہو گیا رومیون کو
اپنی خواری اور سُستی کا اور آگے بڑھے ضرار بن الازور مثل شعلہ آگ کے اور ارادہ حملے کا کیا بولص پر پس جب دیکھا دشمن خدا نے اُنکو
اور کند ہو گئی طبیعت اُسکی اور ڈر سے وہ کانپنے لگا اور کہا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے عربی قسم ہی تمکو اپنے دین کی کہ اس شیر سے
کہو کہ مجھسے الگ اور دور رہے اور حال یہ تھا کہ بولص مذکور ضرار بن الازور کے حالات شجاعت اور بہادری کے بعلبک مین اور
عزرائیل اور جو کام اُنھون نے بمقام بیت لہیا کیا تھا دیوار شہر پناہ سے بچشم خود دیکھ چکا تھا پس پہچان لیا اُسنے اُنکو اور ابو عبیدہ بن الجراح
سے کہا کہ اس شیطان کو میرے پاس آنے دو پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین شیطان اُسی حالت مین ہونگا جب کہ تیری طلب اور لڑائی مین
کمی اور کوتاہی کرونگا پھر جلدی سے نیزہ مارا اُسکو پس جب بولص نے دیکھا کہ نیزہ اُنکا اُس تک پہونچتا ہی پھیر دیا اپنے تئین گھوڑے سے اور
اور اپنے ساتھیون کی طرف بھاگا پس ضرار بن الازور گھوڑے سے اُترے اور اُس سے کہا کہ کہان جاتا ہی تو شیطان تیرے پیچھے ہی اور تجکو
ہلاک کرتا ہی پس بولص نے کہا کہ اے بدوی مجکو باقی رکھ کہ میری بقا مین تمھاری عورتون کی بھی بقا ہی پس ضرار بن الازور نے تیغ اُسکے مارنے سے
ترک کیا ہے اور گرفتار کر لیا اُسکو اور مسلمانون نے دشمنان خدا پر حملہ شدید کیا اور سخت لڑائی لڑے اُنسے واقدی رحمہ اللہ نے ماجد بن وہیم
العبسی سے روایت کی ہی کہ کہا ماجد نے کہ تھا مین جنگ شحورا مین ساتھ مسلمانون کے بیچ گروہ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنہما کے اور گھیر لیا تھا ہمنے اُنکو ہر طرف سے اور خوب تیغ زنی کی ہمنے اُنپر اور وہ چھ ہزار سوار تھے رفاعہ بن قیس نے روایت کی ہی کہ ایسا معلوم
ہوا کہ منجملہ چھ ہزار کے ایک سو سے زیادہ کوئی اُنمین سے بچکر نہین پھرا اور جب ضرار بن الازور نے اس امر کو جانا کہ اُنکی بہن خولہ

اہل روم کے قیدیون مین ہین بہت دشوار گذرا اُنپر یہ معاملہ پس آئے وہ خالد بن الولید رضی اللہ کے پاس اور اُنکو اِس حال سے
آگاہ کیا خالد بن الولید نے اُنسے کہا کہ بےصبری نہ کرو تم اسواسطے کہ ہمنے اُنکے ہزار اور ایک گروہ دشمنون کو پکڑ لیا ہے پس قریب ہے کہ
بعوض اُنکے ہم اپنی عورتون کو چھڑا لیوین اور ہمکو بطلب عورات کے دمشق کا جانا ضرور ہے پھر خالد بن الولید نے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عورتون کو لیکر باہستگی رفتار روانہ ہون یہان تک کہ دیکھین وہ کہ مقدمہ ہماری عورات کے
کیا ہوتا ہے پھر جریدہ روانہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دو ہزار سوار کے اور سب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے ساتھ روانہ کیا اِس خوف و خیال سے کہ شاید وردان مع لشکر کے اُنسے مقابل ہو جاوے پس روانہ ہوا لشکر اور چلے خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ مع اُن لوگون کے جو اُنکے ساتھ تھے بطلب قیدیون کے اور آگے اُنکے رافع بن عمیرۃ الطائی و میسرہ
بن مسروق العبسی اور ضرار بن الازور اور رؤسائے مسلمان تھے اور کوشش کی سبھون نے چلنے مین ضرار بن الازور اشعار پڑھتے تھے
پس ہنسے خالد بن الولید اُنکے مضمون شعر سے اور چلے جاتے تھے تا آنکہ قریب استریاق کے پہونچے پس دیکھا ایک گرد بلند کو کہ
اُسکے بیچ مین تلوارین چمکتی ہین پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ تعجب کا معاملہ ہے قیس بن ہبیرۃ المرادی نے کہا کہ یقیناً گرد
دمشق کے ہین خالد بن الولید نے کہا کہ راست کرو تم اور تان لو نیزون کو تا کہ دیکھین ہم کہ یہ کیا ہو رہا ہے پس راست کر لیا
اُنھون نے نیزون کو اور چلے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بطرس برادر بولص عورات عرب کو پکڑ لیجا کر مقام
نہر استریاق بغایت دیکھنے حال اپنے بھائی کے ٹھہرا تھا اُسنے عورتون کو اپنے سامنے بلایا پس خولہ بنت الازور سے کسی کو زیادہ
اُسنے خوبصورت نہ دیکھا پس کہا اُسنے کہ یہ خاص میرے واسطے ہے اور مین اُسکے واسطے ہون اِسمین کوئی کچھ جھگڑا نہ کرے اور اِسی طرح
قوم ہمراہی اُسکی ہر عورت کی نسبت کہتے تھے کہ یہ میرے لیے ہے پھر یکجا کیا اُن لوگون نے مال لوٹ کو اور ٹھہرے
بہ انتظار دریافت حال بولص اور اُسکے ہمراہیان کے اور عورتون کا حال یہ تھا کہ اُسمین بوڑھی عورتین قوم حمیر اور اولاد عمالقہ
اور تبابعہ سے تھین اور وہ عورتین گھوڑے کی سواری اور راتون کے چلنے اور در آنے او مقابلہ کرنے مین اہل عرب پر عادت رکھتی تھین
راوی نے کہا ہے کہ یکجا ہوئین عورتین ایک دوسرے کے پاس اور خولہ بنت الازور نے کہا اُنسے کہ اے بیٹیان حمیر اور باقی ماندہ نشان
تبع کی آیا راضی ہو تم اِس امر مین کہ غالب ہو جاوین تم پر گبران روم کے اور ہو تم خدمتگذار اہل شرک کی پس کہان گئی اور کیا ہوئی
وہ شجاعت اور دانشمندی تمھاری جسکا چرچا اور مذکور مجالس عرب مین ہوتا تھا اور مین تمکو اِس امر مین کنارہ کش و منقطع دیکھتی ہون اور
مین تمھارا سب کا مارا جانا آسان دیکھتی ہون اِس مصیبت اور خدمتگذاری اہل روم سے پس عفیرہ بنت عفار الحمیریہ نے
کہا کہ اے بنت الازور قسم ہے خدا کی کہ شجاعت اور عقل اور معاملات لڑائی اور سوارکاری مین تو ہم ایسے ہین جیسا کہ تمنے
بیان کیا لیکن کیا کام اور کیا حیلہ وہ شخص کر سکتا ہے جسکے پاس گھوڑا نیزہ کچھ بھی نہو اور دشمنون نے ہمکو ناگاہ گرفتار کر لیا ہے
اور کوئی سامان ہمارے پاس نہین ہے اور ہم مثل بکریون بھاگنے والی کے ہین پس خولہ بنت الازور نے کہا کہ اے بیٹیان
تبابعہ کی خیمون کی چوبین تو ہین کہ اُنکو لیکر ہم سب اِن ناکسون پر حملہ کرین اور شاید اللہ تعالی ہمکو مدد دے اور ہم غالب

یا یہ کہ ہم سب مار ڈالے جاوین پس راحت پاوینگے اِس شرم و عار سے پس عفیرہؓ دبنت عفار نے کہا کہ قسم ہی خدا کی جو
تمنے بات کہی اِس سے بہتر کوئی بات نہین ہی پس لیا ہر ایک عورت نے ایک ایک چوب خیمے کی اور ایکبارگی شور کرکے
رومیون کے مقابلے کو نکلین اور خولہؓ بنت الازور سب عورتون کے آگے تھین اور ایک چوب خیمے کی اُنکے کاندھے پر تھی اور اُنکے پیچھے
عفیرہ دبنت عفار اور ام ابانؓ بنت عتبہ اور سلمہؓ بنت النعمان ابن المقر اور اُنھین سی عورتین تھین پس خولہؓ نے اُنسے
کہا کہ سب یکجا ہو کر لڑو اور کوئی ایک دوسرے سے جُدا نہو کہ معرض ہلاکت اور پریشانی مین پڑو اور نیزون اور تلوارون سے
شکست اُٹھاؤ پس قدم بڑھایا خولہؓ نے اور ایک شخص رومی کے سر پر چوب ماری کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑا اور مر گیا پس رومی
متوجہ بہ تحقیق حال ہوے پس دفعۃً اُنھون نے عورتون کو آتے ہوے دیکھا اور چوبین اُنکے ہاتھون مین تھین یہ دیکھ بطرس نے
چلا کر کہا کہ سختی ہو تمپر اے عورتو یہ کیسا معاملہ ہی پس عفیرہؓ بنت عفار نے کہا کہ یہ کام ہمارا اسواسطے ہی کہ ہم اپنے کو عار عرب سے بچاوین
اور تمکو آج کے دن اِن چوبون سے مارینگے تا اینکہ دھس جاوینگے بھیجے تمھارے نیچے کو اور منقطع ہو جاوینگی عمرین تمھاری پس ہنسنے لگا
بطرس یہ کلام سنکر اور اپنی قوم سے چلا کر کہا کہ سختی ہو تمپر متفرق کر دو عورتون کو اور تلوارون سے نہ مارو اور پکڑ لو اُنکو اور جو کوئی
تم مین سے خولہؓ کو پکڑے کوئی امر بد اُنکی نسبت نہ کرے راوی نے بیان کیا ہی کہ قوم نے ہر طرف سے عورتون کو گھیر لیا اور
قصد پہونچنے کا اُن تک کیا لیکن کوئی سبیل پہونچنے کی نپائی اور جو شخص قریب اُنکے جاتا تھا اُسکے گھوڑے کے ہاتھ پیر وہ توڑ ڈالتی تھین
اور جب وہ شخص گھوڑے سے گرتا تھا دوڑ کر چوب سے اُسکو مار ڈالتی تھین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ عورتون نے
تیس سواران رومی کو مار ڈالا پس جب بطرس نے یہ حال دیکھا خشمناک ہو کر گھوڑے سے اُترا اور اُسکے ساتھی بھی
گھوڑون سے اُتر پڑے اور حملہ کیا عورتون پر ساتھ قنطاریات اور تلوارون کے اور عورتین ایک دوسرے کے پاس
دوڑتی تھین اور کہتی تھین کہ اختیار کرو تم موت کو مثل بڑے اور بزرگ لوگون کے اور نہ مرو تم مثل ناکسون کے راوی نے بیان
کیا ہی کہ بطرس نے ظاہر کیا شجاعت اور رنج اپنا بوقت دیکھنے ایسے کام عورتون کے اور دیکھا اُسنے خولہؓ بنت الازور کو کہ وہ مثل شیر کے
ڈکارتی تھین اور اشعار بہادری کے پڑھتی تھین پس بطرس نے اُنکے قریب جاکر کہا کہ اے عربیہ باز رہو تم اپنے کامون سے کہ مین
تمھاری تعظیم کرتا ہون اور تمھاری نسبت وہ امر دل مین رکھتا ہون جس سے تم خوش ہوگی کیا تم نہین راضی ہوگی اِس امر پر
کہ مین تمھارا مالک ہون کہ مین وہ ہون کہ سب نصرانی عورتین میری خواہش رکھتی ہین اور میری ملک مین زمین اور جگہ اور جانور اور
مال بہت ہین اور ہرقل بادشاہ کے نزدیک میرا بڑا مرتبہ ہی سو یہ سب تمھارے لیے ہی پس تم اپنے تئین اپنے ہاتھ سے ہلاک نہ کرو خولہؓ بنت الازور نے
کہا کہ اے بیٹے کافر ناکس بدکارہ کے قسم ہی خدا کی کہ اگر ظفر اور غلبہ پاؤنگی مین تجھپر تو تیرے سر کے بھیجے کو اِس چوب سے توڑ دونگی قسم ہی
خدا کی کہ ہرگاہ مین اِس امر مین راضی نہین ہون کہ تجھکو اپنی بکریون اور اونٹون کا چرواہا بناؤن پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ
تو ہمارا مثل اور کفو ہو راوی نے کہا ہی کہ غصے مین آیا بطرس خولہؓ بنت الازور کی گفتگو سے اور برانگیختہ کیا اُسنے اپنی قوم کو ساتھ
لڑائی کے اور اُنسے کہا کہ اِس سے زیادہ تمام ملک شام اور گروہ عرب مین کونسی بات شرم کی ہوگی کہ عورتین تمپر غالب ہوگئین

پس ڈرو تم مسیح اور ہرقل کے غضب سے واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ جنبش میں آئے وہ لوگ بطرس کے
کلام سے اور یکبارگی حملہ سخت کیا اور صبر کیا عورتوں نے اُنکے مقابلے میں اور وہ اُسی حالت میں تھین کہ دفعۃً قریب پہونچے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے اور دیکھا اُنھون نے اُڑتے ہوے گرد اور چمک تلوارون کی پس لینے
ساتھیون سے کہا کہ کون شخص تم مین سے اِس معاملے کی خبر مجھکو دیگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ مین خبر لاؤنگا یہ کہکر
رافع بن عمیرہ روانہ ہوے اور اپنے گھوڑے کی باگ کو چھوڑ دیا یہانتک کہ قریب عورتون کے پہونچے اور دیکھا کہ وہ
لڑ رہی ہین پس پھرے رافع اور بیان کیا خالد بن الولید سے جو دیکھا تھا پس خالد بن الولید نے کہا کہ بڑے تعجب کا یہ معاملہ ہے
بتحقیق یہ عورتین اولاد عمالقہ اور اولاد تبابعہ سے ہین اور بعض اُنمین سے تبع بن الاقرن اور تبع بن ابی کرب ذی عمیر
وعبد الکلال المعظم اور تبع بن حسان ہین یہ اُس تبع کی ہین جنھون نے قبل ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ذکر رسول اللہ کا کیا تھا اور گواہی اُنکی نبوت کی دی تھی اور اشعار نعت کے تصنیف کیے تھے اور جانو تم اے رافع کہ ان
عورتون کی لڑائی بہت جگہ مشہور ہے سو اگر اُنھون نے ایسا ہی کیا ہے جیسا کہ تم بیان کرتے ہو پس بڑائی حاصل کی اُنھون نے
تمام لوگون اور عرب کی لڑکیون پر ہمیشہ کے واسطے اور دور کر دیا عورات عرب سے بدنامی کو راوی نے بیان کیا ہے کہ
یہ حال عورات کا سُنکر مسلمان بہت خوش ہوے اور اُٹھ کھڑے ہوے ضرار بن الازور اور پھینک دیا اُنھون نے اپنے پرانے
کپڑون کو اور لے لیا نیزے کو اور سوار ہو کر ڈھیلی کر دی باگ گھوڑے کی بقصد مدد ہی عورتون کے پس خالد بن الولید نے کہا
کہ جلدی نہ کرو تم اے ضرار جانے مین اسواسطے کہ جو شخص درنگ کرتا ہے اپنے کام مین پہونچ جاتا ہے اپنے مطلب کو اور خوشی حاصل
ہوتی ہے اسکو اور جلدی کرنے والے کا کام نہین بنتا ہے اور نہین رستگاری پاتا ہے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ اے سردار نہین
صبر ہو سکتا ہے مجھسے اپنی بہن کی مدد دہی مین پس خالد بن الولید نے کہا کہ اگر اللہ تعالی نے چاہا تو کشود کار قریب ہے پھر تب کیا
خالد بن الولید نے اپنے ساتھیون کو اور نزدیک ملا دیا سب گھوڑون کے سرون کو اور بلند کیا نشانون کو اور آئے قلب
فوج مین اور کہا اے گروہ مسلمانان جسوقت پہونچ جاؤ تم رومیون تک پس متفرق ہو کر گھیر لو اُنکو پس شاید اللہ تعالی ہماری عورات کو
رہائی بخشے اور ہمارے لڑکون پر رحم کرے پس سبھون نے کہا کہ ہمکو تمہارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہے پس اُسی حالت مین کہ رومی
عورتون سے لڑ رہے تھے کہ قریب پہونچے اُنکے لشکر اور نشان مسلمانون کے پس چلا کر کہا خولہ بنت الازور نے کہ اے اولاد
تبابعہ کی بتحقیق آئی تمہارے لیے کشود کار پروردگار بزرگ و مہربان سے اور خوشی دی اُسنے تمہارے دلون کو راوی نے
بیان کیا ہے کہ جب بطرس نے مسلمانون کے لشکر کو اسطرح سے دیکھا کہ نیزے اور تلوارین اُنکی مثل برق کے چمکدی ہین پس
دھڑکنے لگا دل اُسکا اور کانپنے لگے ہاتھ پیر اُسکے اور رومی آپسمین ایک دوسرے کو دیکھنے لگے پس بطرس نے کہا کہ اے گروہ
عورتون کے بتحقیق میرے دل مین تمہاری نسبت مہربانی اور شفقت آگئی ہے اسوجہ سے کہ ہم لوگ بھی ماں بہن بیٹی پھوپھی
رکھتے ہین اور مین چھوڑے دیتا ہون تمکو صلیب کے صدقے مین پس جب تمہارے مرد آجاوین تم اُنکو اس حال سے آگاہ کرد[illegible]

پھر باگ پھیر کر اُسنے ارادہ بھاگنے کا کیا تھا کہ دفعۃً دیکھا اُسنے دو سواروں کو کہ قلب لشکر مسلمانوں سے نکلے ایک اُنمین
زرہ وغیرہ پہنے تھے اور دوسرے ننگے بدن عربی گھوڑے پر سوار جسپر زین وغیرہ نہ تھی سوار تھے اور اُنکے ہاتھ مین نیزہ تھا
اور دونون سوار باگین چھوڑے ہوے مثل شیر کے آتے ہین ایک اُنمین سے خالد بن الولید تھے اور دوسرے ضرار بن الازور
پس جب خولہؓ نے ضرار کو دیکھا کہا کہ ای بھائی کہان چلے تم اور بہ تحقیق اللہ تعالی نے کفایت کیا ہمکو اور بے پروا کر دیا تمھاری مدد سے
پس چلا کر کہا بطرس نے خولہ سے کہ جاؤ تم اپنے بھائی کے پاس کہ مین نے دے ڈالا تمھارے تئین اُنکو اگرچہ تمھاری جدائی کو مین
دوست نہین رکھتا ہون یہ کہکر وہ بھاگا پس خولہ نے اُسکا پیچھا کیا اور کہا کہ یہ امر خصائل عرب سے نہین ہی کہ تو ہمسے تقرب
اور شفقت ظاہر کرے اور ہم تجھسے دور ہی در حیقا چاہین پس تو اپنی خواہش طبیعت کا پابند رہ یہ کہکر خولہؓ اُسکے سامنے ہوئین پس کہا
اُسنے کہ چھپاؤ تم اپنی صورت کو مجھسے کہ بہ تحقیق جاتی رہی محبت تمھاری میرے دل سے پس خولہؓ نے کہا کہ ضرور ہم مجھکو تیرا ساتھ
دنیا ہر حال مین پھر جلدی کی خولہؓ نے بجانب بطرس کے اور ضرارؓ بن الازور اور خالدؓ بن الولید اور لشکر نے بھی قصد اُسکا کیا پس
بطرس نے ضرار کو دیکھکر شور کیا اور کہا کہ ای عربی اپنی بہن کو لے لو مبارک ہون تمکو کہ وہ ہدیہ اور تحفہ ہین میری طرف سے تمکو پس
ضرارؓ نے کہا کہ قبول کیا مین نے تیرے ہدیے کو اور اُسکا بدلا تو تیرے پاس کچھ نہین ہی مگر نوک نیزے کی ہی لے تو اُسکو بطور بدلے کے
مجھسے پھر حملہ کیا ضرارؓ اُسنے اُسپر اور وہ پڑھتے تھے اس آیت کو وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا اور وہ اہی پھر نیزا مارا ضرارؓ نے اُسکے
دل پر اور پہونچ گئین خولہؓ بنت الازور اُس تک اور مارا چوب کو اُسکے گھوڑے کے پیرون مین پس جھکا گھوڑا اور رہا
دشمن خدا نے کہ گر پڑے زمین پر پس دوڑے ضرارؓ قبل گرنے اُسکے زمین پر اور نیزا مارا اُسکے چوتڑ مین کہ دوسری طرف پار ہوکر نکلا
اور وہ اندھا گر کر مر گیا پس چلا کر تعریف کی خالدؓ بن الولید نے اور کہا کہ یہ وہ ضرب ہی کہ نہین زیادہ نکا رہوتا ہی مارنے والا اُسکا
اور حملہ کیا مسلمانون نے رومیون پر پس نہ تھا وہ حملہ مگر مثل ایک گرداوے کے یہانتک کہ تین ہزار رومی مارے گئے حامد
بن عون الیربعی نے بیان کیا ہی کہ بہ تحقیق شمار کیا تھا مین نے کہ ضرارؓ بن الازور نے اُس لڑائی مین تمتیس رومیون کو
مار ڈالا اور خولہؓ بنت الازور نے بہتون کو چوب خیمے سے مار ڈالا اور دیکھا تھا مین نے عفیرہ بنت عفار الحمیریہ کو کہ وہ ایسی
سخت لڑائی لڑتی تھین کہ نہین دیکھا تھا مین نے مثل اُس لڑائی کے اور بھاگ نکلے رومی اور مسلمانون نے برابر تا دمشق
اُنکا پیچھا کیا مگر نہ نکلا کوئی شخص اُنمین کا دمشق سے بلکہ بڑھگیا خوف اور رنج اور ڈر اُنکا اور پلٹ آئے مسلمان اور
اکٹھا کیا اُنھون نے مال غنیمت اور گھوڑے اور ہتھیارون کو اور کہا خالدؓ بن الولید نے مسلمانون سے کہ چلو تم ابو عبیدہؓ بن الجراح
کی طرف تاکہ وردان مع فوج کے اُنکے پاس نہ آنے پاوے اور لٹکا لیا ضرارؓ بن الازور نے سر بطرس کا اپنے نیزے کی نوک پر
اور روانہ ہوے مسلمان تا اینکہ پہونچ گئے وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس بمقام مرج راہط کے اور وہ وہان ٹھہرے تھے یہانتک
کہ آئے مسلمان اُنکے قریب اور آوازین تکبیر کی بلند کین اور ایک نے ایک سے سلام علیک کی اور دیکھا اُنھون نے حرب کو
پس خوش ہوے اُنکے دیکھنے سے اور اُنکے کامون سے اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد الٰہی کی اور یقین ہوا اُنکو کہ ملک شام کا

انھین کے لیے ہی پھر سامنے بلایا خالد بن الولید نے بولص کو اور اسلام عرض کیا اسپر اور اُسنے انکار کیا پس خالد بن الولید نے اُس سے
کہا کہ اسلام اختیار کر تو ورنہ تیرے ساتھ بھی مین وُہی کرونگا جو تیرے بھائی کے ساتھ کیا ہی اُسنے پوچھا کہ تمنے میرے بھائی کے
ساتھ کیا کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مار ڈالا مین نے اُسکو اور یہ سر اُسکا میرے پاس موجود ہی اور سر منگوا کر اُسکے سامنے ڈالدیا
پس بولص سر کو دیکھکر رونے لگا اور کہا کہ بھائی کے پیچھے کچھ لطف زندگی کا نہین ہی پس مجھکو بھی اُسمین ملا دو پس مسیّب بن
نجبتہ الفرازی نے اُسکی گردن ماری پھر روانہ ہوے مسلمان واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید نے
خطوط بجانب شرجیل بن حسنہ و معاذ بن جبل و یزید بن ابی سفیان و عمرو بن العاص کے روانہ کیے اور سبھون نے خطوط کو
پڑھا بعجلت وہ سب مع لشکر ہمراہی اپنے کے واسطے اعانت مسلمانون کے بجانب اجنادین روانہ ہوے سفینہ غلام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیان کیا ہی کہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور پہونچے ہم سب کے سب بمقام اجنادین کے
ساتھ ہی ایک ہی وقت مین اور یہ معاملہ جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری مین واقع ہوا اور مسلمانون نے آپسمین سلام علیک کی
اور دیکھا ہمنے لشکر رومیون کو بے گنتی کا پس جب ہم دکھائی دیے انکو ظاہر کیا اُنھون نے لباس و شمار اپنے اور صف بندی کی
انھون نے اپنے لشکر کی اور پھیل گئے وہ ہمارے واسطے زمین اجنادین مین اور تھین صفین اُنکی نوّے ہزار اور ہر صف مین ایک ہزار
آدمی تھے ضحاک بن عروہ نے روایت کی ہی قسم ہی خدا کی کہ مین عراق کے ملک مین گیا تھا اور لشکر کسریٰ اور فوج جرار کو
دیکھا تھا لیکن رومیون کے لشکر اور اُنکی تعداد اور ہتھیارون سے بڑھکر وہان نہین دیکھا تھا پس اُترے ہم لوگ اُنکے مقابلے پر
پس جب دوسرا دن ہوا قصد مقابلے کا کیا اُنھون نے ہمسے پس جب دیکھا ہمنے کہ وہ سوار ہوے ہین ہوشیار ہوگئے ہم اور
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور وہ ہماری صفون کے بیچ مین آتے تھے اور کہتے تھے کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اس سے
بڑھکر لشکر تم نہ دیکھوگے پس اگر اللہ تعالی نے اِس لشکر کو تمھارے ہاتھون سے بھگا دیا پھر کوئی اُنکی جگہ پر آکر تمسے نہ لڑیگا پس
رغبت کرو تم جہاد مین اور مدد دو دین کو اور ڈرو پیٹھ پھیرنے سے کہ پیٹھ پھیرنا موجب دخول آگ کا ہوتا ہی اور کاندھون کا نیچے
ملا لو اور جنبش دو تم تلوارون کو اور نہ حملہ کرو تم جبتک کہ مین حکم ندون اور ہوشیار رہو اور ہمتین اپنی آگے کو متعلق رکھو واقدی نے
بیان کیا ہی کہ جب وردان نے دیکھا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بارادۂ جنگ جمع ہوے ہین تب بلایا اُسنے
بطارقہ اور ملوک کو اور کہا اُسنے اُنسے کہ اے بنی الاصفر جان لو تم اِس بات کو کہ ہرقل بادشاہ کو تمپر ناز ہی اور اُسنے بوجھ
تمھارے اوپر رکھدیا اور تمسے اعانت چاہی ہی پس اگر شکست اُٹھائی تمنے اِس لڑائی مین تو پھر کوئی تمھاری جگہ اُنسے کبھی
لڑنے کو نہ آویگا اور مالک ہو جاوینگے وہ تمھارے شہرون کے اور مار ڈالینگے تمھارے مردون کو اور پکڑ لینگے تمھاری عورتون کو
پس چاہیے کہ صبر کرو تم لڑائی مین اور یکبارگی سب کے سب حملہ کرو اور متفرق نہو اور جان لو تم اِس امر کو کہ تم مین تین آدمی
اُنکے ایک آدمی کے مقابلہ مین ہین اور اعانت طلب کرو تم صلیب سے کہ وہ تمکو مدد دیگی راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ مسلمانون کی طرف متوجہ ہوے اور کہا اُنسے کہ تم مین وہ کون شخص ہی جو نگاہ کرے ہمارے واسطے دشمنون کو

اور آزمایش کرے اُنکی تعداد کی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ یہ کام مین کرونگا خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی
کہ یہ کام تمھین سے ہوگا ولیکن ای ضرار جسوقت تمھارا سامنا ہوجاوے دشمن سے تو احتیاط کرو تم اِس امر سے کہ خوب
مین آجاؤ تم اپنے نفس کے غرور پر اور جرأت زائد از طاقت کرو اللہ تعالی نے یہ حکم نہین کیا ہی اور فرمایا ہی ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ
پس سوار ہوے ضرار اور چھوڑ دی باگ گھوڑے کی تا انکہ پہونچے وہ قریب لشکر رومیون کے پس دیکھا ساز وسامان
اُنکا اور خیمے اُنکے اور چمک خودون اور طواسق اور نشانون کی مثل پر ہاے چڑیون کے اور رودان اُسوقت
بجانب لشکر مسلمانون اور اُنکے طریقون کے دیکھ رہا تھا کہ دفعۃً اُسنے ضرار بن الازور کو دیکھا پس کہا اُسنے اپنے سوارون
سے کہ مین ایک سوار کو دیکھتا ہون کہ وہ آتا ہی اور وہ بیشک سردار قوم کا ہی پس کون تم مین سے اُسکو میرے پاس لادیگا
پس نکلے رومیون سے تیس سوار بطلب ضرار بن الازور کے پس جب ضرار بن الازور نے اُنکو دیکھا تو اُنکے سامنے سے پیٹھ پھیر کر
اور بھاگا کیا اُن لوگون نے اور سمجھے وہ کہ ضرار بن الازور بھاگے جاتے ہین اور مطلب ضرار کا یہ تھا کہ اُنکو اُنکے ساتھیون سے دور
اور فاصلے پر لاوین جب دور لائے اُنکو موڑا مُنھ اپنے گھوڑے کا اُنکی طرف اور راست کیا نیزے کو بجانب اُنکے پس ایک
سوار کو اُنمین سے نیزہ مارکر گرادیا اور دوسرے پر ارادہ کیا اور حملہ کیا اُنپر مثل حملہ شیر نر کے اور ڈرایا اُنکو اور سما گیا رعب
ضرار بن الازور کا اُنکے دلون مین اور بھاگ نکلے وہ اور پیچھا کیا اور مار ڈالا ضرار نے اِس تعاقب مین ایک سوار کو دوسرے کے
بعد یہانتک کہ مارا اُنیس سوارون کو پس جب وہ قریب لشکر روم کے پہونچے تب پھرے وہان سے اور آکر خالد بن الولید کو حقیقت
حال سے مطلع کیا پس خالد بن الولید نے کہا کہ آیا نہین کہا تھا مین نے تمسے کہ نہ جرأت کرنا اپنے نفس کی فریب دہی پر اور نہ حملہ کرنا
اُنپر ضرار بن الازور نے کہا کہ اُن لوگون نے مجھسے مقابلہ کیا اور مین نے اِس امر کا خوف کیا کہ اللہ تعالی مجھکو بھاگتے اور شکست
اُٹھاتے نہ دیکھے پس کوشش کی مین نے ساتھ نیت خالص کے اور لامحالہ اللہ تعالی نے مدد دی اور غالب کیا مجھکو اُنپر اور
قسم ہی خدا کی کہ اگر مجھکو تمھاری ملامت کرنے کا ڈر نہوتا تو مین نہ پھرتا جبتک کل لشکر پر حملہ نہ کرلیتا اور جان لو تم اے سردار کہ یہ
لشکر سب ہماری واسطے مال غنیمت ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ مرتب کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو میمنہ اور میسرہ اور
قلب ورو وبازو پر اور میمنہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور میسرہ مین سعید بن عامر اور دائین بازو پر نعمان بن مقرن اور
بائین بازو پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور ساقہ مین یزید بن ابی سفیان کو ساتھ چار ہزار سوارون کے گرد
اولاد اور عورتون کے مقرر کیا پس متوجہ ہوے خالد بن الولید طرف عورتون کے اور نام اُنکے یہ تھے عفیرہ بنت عفار اور
اُم ابان بنت عتبہ بن ربیعہ اور انھین دنون مین اُنکا نکاح ہوا تھا اور رنگ مہندی کا اُنکے ہاتھ مین تھا اور خوشبو
عطر کی اُنکے سر مین تھی اور خولہ بنت الازور اخت ضرار اور مزروعہ بنت عملوق اور سلمی بنت نافع بن عروہ اور لبنیٰ
بنت سوار اور سلمی بنت النعمان اور اُنکے سوا اور عورتین جنکی شجاعت اور پیش قدمی لڑنے والون مین مشہور تھی پس کہا
خالد بن الولید نے اُنسے کہ ای اولاد تبابعہ اور بقیہ عمالقہ اور سرداران کاسرہ کی تمنے وہ کام کیے ہین جس سے خدا اور

صف بندی کرنا خالد بن الولید کا اپنے لشکر کی اور ارادہ کرنا مسلمانون کو واسطے لڑائی رومیون سے ۱۲

مسلمانون کو راضی کیا اور اسکی وجہ سے ذکر بزرگ تمھارا باقی ہی اور یہ دروازے بہشت کے تمھارے واسطے کھولے گئے ہین
اور آگ دوزخ کی روشن کی گئی ہی تمھارے دشمنون کے لیے اور جان لو تم اس امر کو کہ تحقیق مجھکو تمپر اعتماد ہی پس اگر حملہ کرے
کوئی گروہ رومیون کا تمپر تو لڑو تم اُس سے اور اگر دیکھو تم کسی مسلمان کو بھاگتے ہوے پس لو تم اُسکے واسطے چوب خیمے کی اور
دکھاؤ اُسکو اُسکی اولاد کو اور کہو اُس سے کہ لڑکے بالے چھوڑ کر کہان جاتے ہو کہ اس صورت مین تم آمادہ کرو گے مسلمانون کو
واسطے لڑائی کے پس عفیرہ بنت عفان نے کہا کہ اے سردار قسم ہی خدا کی ہماری خوشی تو یہ ہی کہ اگر تم ہمکو اپنے لشکر کے آگے کرو تو ہم ملوا دین
مارین رومیون کے منھون مین اور لڑین انسے یہانتک کہ نہ باقی رہے ہم مین سے کوئی شخص اور خولہ بنت الازور نے
کہا کہ اے امیر قسم ہی خدا کی کہ نہین پروا ہی ہمکو کسی بھیڑ اور سختی کی پس دعا ے خیر دی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے انکو
اور پھرے وہ صفوف مسلمانون کی طرف اور گھومتے تھے اُنکے بیچ مین اپنے گھوڑے پر اور ترغیب لڑائی کی لوگون کو دیتے تھے
اور آواز بلند سے کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمانون کے مدد دو تم اللہ کو مدد دیگا وہ تمکو اور لڑو تم اللہ کی راہ مین کفار سے اور
قید کرو اپنی جانون کو اللہ کی راہ مین اور صبر کرو دشمنون کی لڑائی مین اور لڑو اپنے حریم اور اولاد کی حفاظت اور دین کے
واسطے اور نہین ہی تمھارے لیے کوئی پناہ کی جگہ کہ رجوع کرو گے تم اُسکی طرف اور نہ کوئی چھپنے کی جگہ کہ چھپ رہو گے اُسمین
پس ملا لو تم شانون کو اور آگے کرو تلوارون کو اور نہ حملہ کرو جبتک کہ مین حکم حملے کا نہ دون اور تیرون کو یکبار چلاؤ واسطے
کہ جسوقت نکلین وہ کمانون سے تو یہ معلوم ہو کہ گویا ایک ہی کمان کے تیر ہین کسواسطے کہ جسوقت ملے ہوے نکلینگے تیر مثل
ٹیڑیون کے تو بے شبہہ کوئی تیر اُنمین کا کارگر ہوگا واصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون اور جان لو تم اس
بات کو کہ نہ ملاقی ہوگے تم کسی دشمن سے مثل حمایت کنندگان اور دلیران اور بادشاہان اس گروہ کے راوی نے بیان
کیا ہی کہ خوش ہوے مسلمان خالد بن الولید کی باتون سے پھر بخوشی آمادہ ہوگئے واسطے لڑائی کے اور نکال لیا تلوارون کو
اور کھینچ لیا کمانون کو اور چڑھایا تیرون کو اُنپر اور خالد بن الولید قلب فوج مین ٹھہرے مع عمرو بن العاص اور عبدالرحمن بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہما اور قیس بن ہبیرۃ المرادی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور ذو الکلاع اور ربیعہ بن عامر
اور مثل ان لوگون کے پھر چلے بجانب دشمن کے آہستگی اور آرام کے ساتھ پس جب دیکھا وردان نے بجانب لشکر مسلمانان
اور انکی آمادگی اور چلنے کو وہ بھی مع لشکر کے آمادہ ہو کر چلا اور اُسکے لشکر نے طول و عرض مین بکثرت جوانمردون سے زمین کو
بھر لیا تھا اور پوری ہوئین جماعتین اور ایک نے دوسرے کی طرف رجوع کیا اور ظاہر کیا دشمنان خدا نے اپنے لشکر مین
صلیبان اور نشانون کو اور بلند کیا آواز کو ساتھ کلمہ کفر کے پس جب قریب ہوئین دونون جماعتین نکلا صفوف روم سے
ایک شخص بوڑھا سیاہ لباس پہنے ہوے اور گبر لوگ اُسکے آگے تھے پس جب وہ نزدیک مسلمانون کے آیا عربی زبان مین اُسنے
پکار کر کہا کہ کون تم مین سے سردار ہی جو گفتگو کرے مجھسے اور آوے میری طرف کو پس نکلے اُسکی طرف خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
اور پوچھا اُس دانشمند ترسایان نے کہ آیا تم سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان مسلمان لوگ ایسا ہی سمجھتے ہین

اسوقت تک کہ مین طاعت خدا اور طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قائم ہون اور اگر اسمین مجھسے کچھ تغیر اور تبدل
واقع ہوجائے تو میری سرداری اُسپر باقی نرہیگی پس اُسنے کہا کہ اسی وجہ سے تم ہمپر غالب ہوگئے اور اگر تم کچھ تغیر اور تبدل
اپنے طریقے مین کرنے تو ہرگز ہمپر غالب نہوتے پھر اُسنے کہا کہ تم آگئے اور داخل ہوے اُن شہرون مین جنکی نسبت کسی بادشاہ کے
جرأت آنے اور داخل ہونے کی نہین کی اور اہل فارس درجہا مقدا اُن شہرون مین آئے اور پشیمان ہوکر پھر گئے تھے اور اپنی
مراد کو نہ پہونچے اور اب تم ہمپر غالب ہوگئے ہو اور حال یہ ہی کہ غلبہ ہمیشہ نہین رہتا ہی اور ہمارے سردار نے دوران سنے
بنظر شفقت کے تمہارے حال پر مجھکو تمہارے پاس بھیجا اور اُسنے کہا ہی کہ مین ہر ایک کو تمہارے لشکر سے ایک ایک کپڑا اور عمامہ اور دینار
اور تمکو ایک سو دینار اور دس کپڑے اور تمہارے خلیفہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ایک ہزار دینار اور سو کپڑے دونگا اس شرط سے کہ
تم مع لشکر اپنے پلٹ جاؤ کسواسطے کہ ہماری تعداد مثل چیونٹیون کے ہی اور تم یہ نہ سمجھو کہ یہ گروہ مثل اُن اشخاص کے ہی جنسے تم
ملاقی ہوے اور لڑ چکے ہو اسواسطے کہ بادشاہ نے نہین بھیجا ہی اس لشکر مین مگر بڑے بڑے سرہنگان جنگ آزمودہ اور پیشوا
ترسایان کو پس خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ پھرینگے اور نہ پلٹ جاوینگے ہم تمسے مگر بسبب ایک کے تین باتون سے یا
داخل ہو تم ہمارے دین مین اور کہو تم جو ہم کہتے ہین یا ادا کرو جزیہ یا لڑو ہمسے اور جو تعداد اپنی مثل چیونٹیون کے بیان کرتے ہو
پس بہ تحقیق اللہ تعالی نے ہمسے وعدہ مدد کا فرمایا ہی بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اس مضمون کو
اپنی کتاب مین بیان کیا ہی اور جو تم ہمکو طمع کپڑون اور دینار کی دیتے ہو پس عنقریب دیکھوگے تم اپنے کپڑون اور اپنی نعمتون کو
ہمارے پاس اور اپنے شہرون کو ہماری ملک مین پس راہب نے کہا کہ مین اس تمہاری گفتگو سے اپنے سردار کو مطلع کرونگا پھر پلٹ گیا
وہ اور جو کچھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جواب مین کہا تھا سردار ان سے بیان کیا پس سردار نے کہا کہ وہ ہمکو مثل اُن
لوگون کے سمجھتے ہین جنسے کل مقابلہ ہوا ہی اور اسلئے ہم لوگون مین امید اور طمع لاحق ہوئی ہی اور اس سبب سے کہ انمین کمی کی
اُنکی لڑائی نہین اور بادشاہ نے دلیران قوم ارمنیہ اور اردحانیہ اور رہبر قلیہ اور کفار بطارقہ کو اُنکے مقابلے کے واسطے
بھیجا ہی پس نہین ہی ہمارے اُنکے بیچ مین مگر ایک گردا اور کہ اُس گرداوے مین ہم اُنکو مٹی مین ہمیشہ ڈال دینگے پھر ترتیب کیا اور دار نے
اپنے لشکر کو اور آمادۂ جنگ ہوکر چلا اور آگے کیا اُسنے پیدل فوج کو صفین باندھے ہوے اور اُنکے ہاتھون مین کمانین اور
چھوٹے نیزے تھے پس یہ کیفیت دیکھکر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پکارا اور کہا کہ ای مسلمانو بہ تحقیق بہشت آراستہ کی گئی ہی
اور دروازہ آگ کا بند کرلیا گیا ہی اور ملائکہ قریب ہوے ہین اور حورون نے آراستگی اور زینت اختیار کی ہی پس بشارت ہو تمکو
ساتھ زندگانی دائمی کے پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون
فی سبیل اللہ آخر تک برکت دیوے اللہ تعالی تم مین حملہ کرو پس خالد بن الولید نے کہا ٹھہرو اور توقف کرو ای معاذ تا اینکہ وصیت
کرون مین لوگون کو پس مرتب کین خالد بن الولید نے صفین اُنکی اور کہا کہ ملالو تم مونڈھون کو مونڈھون سے اور جان لو اس
امر کو کہ یہ گروہ تمہارے دو چند ہین اور بڑھاؤ تم لڑائی کو اُنسے تا وقت عصر کے کہ بہ تحقیق وہ ایسی ساعت ہی کہ اسمین تمہارے

نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا ہی انکے دشمنون پر اور احتیاط رکھو اس امر کی کہ پیٹھ پھیرو دشمن کے مقابلے سے
کیونکہ اللہ تعالی دیکھتا ہی تمکو اور رحم ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب قریب ہوئین دونون جماعتین
چلایا قوم ارمن نے تیرون کو ایک ساتھ پس مارڈالا انھون نے لوگون کو اور زخمی کیا بہتون کو اور خالد رض بن الولید نے منع کیا
لوگون کو حملہ کرنے سے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ کوئی سبب ہمارے ٹھہر جانے کا نہین ہی کہ اللہ تعالی دیکھتا ہی ہمکو اور سامنے
ہوا ہی ہمارے اور یہ گمان کرینگے دشمن خدا اس امر کا نسبت ہمارے کہ ڈر گئے ہم اور بے صبری اختیار کی ہمنے پس حکم دو ہمکو حملے کا یا
نکلین ہم مین سے کچھ لوگ تاکہ دوڑین اور طول ہو یوین ہم لڑائی کو وقت حملے تک پس اسی وقت حملہ کرینگے ہم سب تمھارے
حملے کے ساتھ خالد رض بن الولید نے کہا کہ اس کام کے واسطے خاص تمھین ہو ضرار رض نے کہا قسم ہی خدا کی کہ کوئی چیز اس سے زیادہ میرے
دل کی مرغوب نہین ہی پھر نکلے ضرار رض بن الازور اور پہنا انھون نے زرہ بطرس پر اور پولس کو اور ڈال لیا ٹوٹی ہوئی زرہ کو اپنے
چہرے پر اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور سامنے ان کے اس گھوڑے پر ایک عرق گیر ہاتھی کے چمڑے کا تھا اور زرہ بھی بطرس کا تھا
اور چھپایا تھا ضرار رض نے اپنے تئین بیچ لباس روم کے پھر چھوڑ دیا اور ڈھیلی کر دی باگ اپنے گھوڑے کی اور راست کر لیا اپنے نیزے کو
اور حملہ کیا بیچ صف رومیون کے پس چلائے اور پھینکے رومیون نے انکی طرف تیر اور پتھر لیکن کسی طرح کی ایذا نہین پہنچی ضرار رض کو
انسے اور وہ در آتے اور پھاڑتے تھے انکی صفون کو اور مار ڈالتے تھے انکے دلیرون کو پس تھا یہ حملہ مثل ایک گرداب کے یہانتک کہ
مار ڈالا انھون نے تیئیس آدمیون کو سوار اور پیدل سے حسان بن عوف نے بیان کیا ہی کہ مین نے گنا تھا ضرار رض بن الازور کے
مقتولین کو اور جب وہ مارتے تھے کسی سوار یا پیدل کو تو مین اسکا حساب کر لیتا تھا یہانتک کہ مارے گئے انکے حملے مین تیس آدمی
پس پیش قدمی کی سوارون نے دہقان حالانکہ وہ حیرتناک تھے ضرار رض کی معرکہ آرائی اور لڑائی سے پس ڈال دیا علیحدہ ضرار رض نے خود کو
سر سے اور زرہ بافتہ کو چہرے سے اور کہا کہ ای بنی الاصفر مین ضرار بن الازور ہون اور کل مین تمھارا ساتھی اور یار تھا اور آج تمھارا
مخالف ہون اور مین قاتل حمران بن وردان کا ہون اور مین بلا ہون غلبہ دیا گیا اور مقرر کیا گیا کفار پر مین مٹانے والا
تمھارا ہون ہر جگہ پر راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا انھون نے یہ کلام ضرار رض کا پہچان گئے وہ انکو اور فوراً پلٹے بجانب اپنی
پشت کے پس طمع کی ضرار رض نے انمین اور حملہ کیا انکے پیچھے پس اسی حالت مین ہم آ پڑے انپر بطیا رقہ اور اراحیہ و رہر قلیہ اور مذبجہ
پس پیچھے پھرے ضرار رض بن الازور پس کہا وردان نے کہ یہ بدوی کون شخص ہی اسکے ساتھیون نے کہا کہ یہ وہی شخص ہی جو
کبھی برہنہ تن نیزہ لیکر ظاہر ہوتا ہی اور کبھی بدون نیزے کے اور کبھی ساتھ تیر کمان جب وردان نے ذکر ضرار رض کا سنا سانس لی
اور ہچکی اسنے اور کہا یہی قاتل میرے بیٹے کا ہی اور کم کرنے والا میرے کنبے کا ہی اور مین تحقیق خواہش اس بات کی
رکھتا ہون کہ کون شخص میرا بدلا اس شخص سے لیگا اور جو مجھسے مانگیگا وہ پاویگا پس قصد کیا بجانب وردان کے
ایک سرہنگ آزمودہ جنگ نے قوم اراحیہ سے اور وہ حاکم طبریہ کا تھا پس کہا اسنے وردان سے کہ مین تمھارا بدلا لونگا
پھر ڈھیلی کر دی اسنے باگ اپنے گھوڑے کی پس حملہ کیا ضرار رض پر پس نہین گردانے دیے ان دونون نے زیادہ تین گھڑی سے

ذکر قتل ضرار بن الازور سیدہ... رومیون کے

تا اینکہ نیزا مارا ضرارؓ نے اُسکے اور پھاڑ ڈالا اُس ضرب سے اُس کافر کی زرہ کو پس گرا وہ بیہوش ہو کر اور مرگیا پس کہا وردان نے
کہ نہ لایا وہ ضرار کو مجھ تک اور اگر لاتا وہ ضرار کو اور مین دیکھ لیتا اُسکو اپنی آنکھ سے جب بھی مین تصدیق نہ کرتا اور کیونکر طاقت
رکھیگا آدمی جن کی لڑائی کی اور نہین مقابل پاتا ہون اُسکے واسطے سوائے اپنے پھر اُترا وہ اپنے گھوڑے سے اور پہنا
اپنی زرہ کو اور ڈال لیا موتیون کی زرہ کو اپنے بدن پر اور رکھ لیا سر پر تاج کو بغرض ظاہر کرنے اپنے دبدبے کے ضرار پر پھر
سوار ہوا عربی گھوڑے پر اور ارادہ نکلنے کا کیا پس آگے آیا اُسکے بطریق دریکان قوم اردحانیہ سے کہ نام اُسکا اصطفان
تھا اور وہ حاکم عمان کا تھا پس بوسہ دیا اُسکی رکاب کو اور کہا کہ ای سردار مین تیرا بدلا لونگا اُس ناکس سے اور مار ڈالونگا اُسکو
یا پکڑ لونگا پس اگر اس صورت مین آیا تو اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دیگا پس کہا وردان نے کہ وہ تیرے ہی واسطے ہے اور
تیرے ہی سامنے ہے پھر اوسکو کیا چاہتا ہے اور مین گواہ کرتا ہون اس امر پر اُن لوگون کو جو موجود ہین بادشاہ شام اور خاصان
بادشاہ سے ہین جب اصطفان نے یہ کلام سُنا نکلا وہ بحالت دلیری کہ مثل شعلہ آگ کے اور حملہ کیا ضرارؓ پر اور کہا کہ خرابی ہے تمکو
لو تم مجھ سے وہ چیز جسکے دفع کی طاقت تمکو نہین ہے پس نہ سمجھے ضرار اُسکے کلام کو جو رومی زبان مین کہا اُسنے غیر از ینکہ ہوشیار ہوگئے
وہ اُس سے اور حملہ کیا اُسپر اور نکالی اصطفان نے ایک صلیب سونے کی جسمین چاندی کی زنجیر تھی اور ڈال لی اُسکو اپنے گلے میں
اور چومتا تھا اُسکو پس ضرارؓ بن الازور نے دیکھا کہ وہ اُس صلیب سے اعانت چاہتا ہے پس کہا ضرار نے اُس سے کہ اگر تو صلیب سے
مجھپر اعانت چاہتا ہے تو مین اعانت چاہتا ہون تجھپر ساتھ نزدیک قبول کرنے والے کی کہ جو اُسکو بُلاتا ہے اُسکے نزدیک وہ
آجاتا ہے پھر حملہ کیا اُسپر اور دکھایا دونون نے سکے مین گھاتین لڑائی کی یہانتک کہ بیقرار ہوگئے لوگ اُنکی لڑائی سے پس
چلاکر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ ای بیٹے ازور کے یہ کیا سستی اور غفلت اور طول دینا لڑائی کا ہے حالانکہ آگ تمہارے
دشمن کے واسطے روشن کی گئی ہے احتیاط کرو تم خوف اور بد دلی سے اسواسطے کہ تم پروردگار کے سامنے ہو پس ہوشیار اور
متنبہ ہوگئے ضرارؓ بن الازور اس کلام کے سُننے سے اور کانپنے لگے گھوڑے کے زین پر اور حملہ کیا اپنے دشمن پر راوی نے بیان
کیا ہے کہ شور کیا رومیون نے اور شجاعت دلاتے تھے وہ اصطفان کو اور دونون لڑائی سخت مین تھے یہانتک کہ گرم ہوا
آفتاب اور دے لیا اُن دونون کو پسینے نے اور تھک گئے دونون کے گھوڑے پس اشارہ کرکے کہا اصطفان نے ضرارؓ سے کہ پیدل
ہو کر ہم تم لڑین پس بنظر مہربانی کے اپنے گھوڑے سے ضرار نے قصد اُترنے کا کیا کہ دفعتًہ ایک سوار صفوف روم سے نکلا ایک
گھوڑا کوتل لیے ہوے اور وہ غلام اصطفان کا تھا پس جب ضرار نے اُسکو دیکھا چلا کر اپنے گھوڑے سے کہا اور لوگ سُنتے تھے اور
وہ یہ کہتے تھے کہ مضبوطی اور چالاکی کر تو میرے ساتھ ایک گھڑی نہین تو شکایت کرونگا مین تیری پاس قبر شریف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ہنہنانے لگا گھوڑا اُنکا اور باز وکھولکر چلا اور بڑھکر لیا ضرارؓ نے اصطفان کے غلام کو اور
ضرب نیزے سے مار ڈالا اُسکو پھر لے لیا کوتل گھوڑے کو اور سوار ہوے اُسپر اور چھوڑ دیا اپنے گھوڑے کو بجانب مسلمانون کے
پس آملا وہ مسلمانون مین پھر پلٹے ضرارؓ بجانب اصطفان کے پس جب دیکھا اصطفان نے کہ ضرارؓ نے اُسکے غلام کو مار ڈالا

ف ذکر مبارزت ضرار بن الازور رضی با اصطفان سر کردہ عمان مین ۱۲

اور غلام کے گھوڑے پر سوار ہین یقین کیا دشمن خدا نے اپنے ہلاک کا اور جان لیا اُسنے کہ بیشک ضرار ارادہ قتل اُسکے مین ہین
پس جب دیکھا اور جانا ضرار نے اُسکی سُستی کو قصد حملے کا کیا اُسپر اور وہ اِسی حالت مین تھے کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے ایک گروہ
سوارون کو آتے ہوے لشکر روم سے اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ جب وردان نے اصطفان کو قریب بہ ہلاکت دیکھا اور جان لیا
اُسنے کہ اگر وہ کمک نہ کریگا تو اصطفان ہلاک ہو جاویگا پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ ای قوم اِس شیطان نے کھایا ہی ایک ٹکڑا
میرے جگر کا اور اگر آج مین اُسکو نہ مارونگا تو مین اپنے کو آپ ہلاک کر ڈالونگا ضرور ہی مجھکو اِس سے مقابلہ کرنا اور چھوڑ دونگا
بادشاہون کو اِس حالت مین کہ سرزنش کرینگے وہ میری نکلنے اور مقابلے کو اِس بدوی ضعیف کی طرف راوی نے بیان
کیا ہی کہ نزدور ہوے بطارقہ اور قیاصرہ اور ہرقلیہ یہانتک کہ وردان نے واسطے مقابلے ضرار کے قسم صلیب کی اُنکو دلائی پس
نکلا وہ بجانب ضرار کے ساتھ دس آدمیون کے قربانی والے لوگون سے اور وہ زرہین پہنے ہوے تھے اور اُنکے پانوُن مین
موزے لوہے کے تھے اور بازو اُنکے بھی لوہے کے تھے اور اُنکے ہاتھون مین لوہے کے عمود تھے اور وردان لپٹا ہوا تھا اپنی زرہ مین
اور اُسکے سر پر تاج تھا پس نکلے وہ لوگ اور وردان اُنکے آگے تھا مثل شعلہ آگ کے اور دیکھا اِس حال کو اصطفان نے جو ضرار سے
لڑ رہا تھا پس قوت حاصل کی اور مضبوط ہو گیا دل اُسکا بعد اِسکے کہ وہ یقین ہلاک کا رکھتا تھا اور خوشی حاصل کی اِسنے واسطے لڑائی کے
بعد ناامیدی خلاص کے اور چلا کر کہا ضرار سے کہ آمادہ ہو واسطے لڑائی کے پس نہ التفات کیا ضرار نے بطرف اُسکے اور نہ بجانب اُن
لوگون کے جو ضرار کی طرف آتے تھے مگر یہ کہ مستعد ہو گئے وہ اُنکے مقابلے کے واسطے پس وہ اِسی حالت مین تھے کہ دفعۃً دیکھا خالد
بن الولید نے قوم کو آتے ہوے اور دیکھا تاج کو کہ چمکتا تھا اُنکے سردار کے سر پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ تاج نہین ہوتا ہی مگر بادشاہ
کے سر پر اور بیشک یہ سردار قوم کا ہی کہ ہمارے ساتھی کی طرف خروج کیا ہی پس ہمکو بھی مدد دینی اپنے ساتھی کی چاہیے پھر کہا خالد
بن الولید نے اپنے ساتھیون سے کہ نکلو تم میرے ساتھ دس آدمی تاکہ برابر ہو جاوین ہم قوم کے پھر نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
ساتھ دس آدمیون کے اپنے بہترین ہمراہیون سے پس چھوڑ دیا اور ڈھیلی کر دین اُنھون نے باگین اپنے گھوڑون کی قوم کی
طرف اور پہونچے رومی بجانب ضرار کے پس صبر کیا ضرار نے اُنکے مقابلے مین مثل صبر بڑے مرتبے والون کے اور لڑے اُنسے
یہانتک کہ پہونچ گئے خالد بن الولید مع ہمراہیان اپنے اور پکار کر کہا کہ بشارت ہو تمکو ای ضرار پس بہ تحقیق اللہ تعالی نے
سعید کیا تمکو پس نہ خوف کرو تم کفار سے پس کہا ضرار نے کیا نہین نزدیک ہی مدد اللہ کی طرف سے راوی نے بیان
کیا ہی کہ گھیر لیا خالد بن الولید نے اُنکو مع اپنے ساتھیون کے اور متوجہ ہوے لوگ آپس مین اور جدا ہوا ہر ایک شخص بمقابلے
ہر ایک شخص کے اور خالد بن الولید نے طلب کیا سردار قوم یعنی وردان کو اور ضرار بن الازور اپنے خصم سے لڑ رہے تھے اور
حال اُنکے خصم کا یہ تھا کہ تھک گئے تھے بازو اور کانپنے لگے تھے ہاتھ اُسکے پس بدل گئی خوشی اُسکی ساتھ رنج کے جب دیکھا اُسنے
خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کو پس دیکھتا تھا وہ داہنے اور بائین اور نہین جنبش تھی اُسکے گھوڑے کو پس سمجھ گئے
ضرار بن الازور حال اُسکا اور حملہ کیا اُسپر ساتھ نیزے کے پس جب یقین ہوا اُسکو اپنی موت کا گرا دیا اُسنے اپنے تئین گھوڑے سے

فـ ذکر نکلنا وردان کا بجماعت دس آدمیون کے

[illegible]

اور بھاگا پس ضرارؓ بھی گھوڑے سے اُتر کر اُسکے پیچھے دوڑے اور پہونچ گئے اُس تک پس اُسی وقت پھینک دیا ضرارؓ نے نیزے کو
اپنے ہاتھ سے اور دونوں کشتی لڑنے لگے زمین پر اور ایک نے دوسرے کا مونڈھا پکڑا اور معرکہ آرائی کی اور تھا دشمن خدا مثل
بڑے پہاڑ اور پتھر کے اور ضرارؓ بن الازور دُبلے پتلے تھے مگر اللہ تعالی نے اُنکو حیلہ اور قوت عطا فرمایا تھا پس جب بڑھی اُنمین
معرکہ آرائی پکڑ لیا ضرارؓ نے جاے بند شلوار دشمن خدا کو اور اُٹھا لیا اُسکو زمین سے اور دے پٹکا پس چلایا دشمن خدا کا اور
رومی زبان مین وردان سے کہا کہ ای سردار بچا تو مجھکو اس مصیبت سے جسمین ہون مین کہ ہلاک ہوا مین پس چلا کر کہا وردان نے
کہ سختی ہو تجھپر مجھکو کون بچا دیگا ان درندہ جانوروں سے اور سُنا خالد بن الولید نے آواز اور زیادہ گوئی اُسکی اور وہ دونوں
آپسمین گفتگو کرتے تھے پس امید اور طمع کی خالد بن الولید نے اور حملہ کیا وردان پر اور قصد کیا ضرارؓ نے اپنی نزدیکی پر اور دیکھا
انھی دونوں کی طرف جوانان دونوں لشکر نے اور شور کیا رومیون نے اور تکبیر کہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پس نہ چھوڑا ضرارؓ نے اپنے نزدیک والے کو مگر یہ کہ چڑھے اور قائم ہوے اُسکے سینے پر اور وہ ڈرتا تھا اُنکے نیچے اور آواز اور
فریاد کرتا تھا مثل آواز شتر نر کے اور تھا ایک شخص قوم کا باور رکھا مرد وہی اپنے ساتھی سے پس اسی حال مین نکالا ضرارؓ نے
اپنی تلوار کو اور مارا اور ٹھہرایا اُسکو دشمن خدا کے سینے مین پس نکلی تلوار اُسکے حلق کی طرف سے اور فریاد کی اور چلایا دشمن
خدا اس شور سے کہ سُنا اُسکو دونوں لشکروں نے اور اُسکی آواز سنکر سب رومیون نے حملہ کیا اور ٹوٹ پڑا لشکر پس جب دیکھا
ضرارؓ نے اس معاملے کو اور یہ کہ مصیبت ڈالی اُنپر لشکر نے کہا اُنھوں نے اپنے دل مین کہ مین نہتا تو تعین نہین کرسکتا ہون کہ
روند ڈالین مجھے گھوڑے دشمنوں کے اپنے سُموں سے پھر تکبیر کہی اور کاٹ لیا سر دشمن خدا کا اور اُٹھ کھڑے ہوے اُسکے سینے
پر سے اور وہ بھرے ہوے تھے خون مین پھر تکبیر کہی اُنھوں نے اور تکبیر کہی مسلمانوں نے اور حملہ کیا اُنھوں نے اپنی جگہ سے اور حملہ کیا
رومیون نے جیسا کہ بیان کیا پیچھے لگے میمنہ والوں نے معاذ بن جبل پر اور میسرہ والوں نے سعیدؓ بن عامر پر اور چلائے قوم اور ان
اور عرب نے تیر ایک دوسرے پر یہانتک کہ چھپا دیا اُنھوں نے آفتاب کو کثرت تیروں سے اور پکار کر کہا سعید بن زید
بن عامر بن نفیل نے کہ ای گروہ مسلمانوں کے یاد کرو تم اس موقعے کو اللہ تعالی کے سامنے اور احتیاط رکھو اس امر سے کہ
پیٹھ پھیر کر بھاگو اور مستوجب آگ دوزخ کے ہو صبر کرو ای بچانے والو دین کے اور پڑھنے والو قرآن کے اور زیادہ کیا سعید نے
اپنے کلام سے لوگوں کی خوشی اور جرأت اور بہ معکر لڑنے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ لڑے آپسمین دونوں فریق یہانتک
کہ قریب ہوا وقت عصر کا پس جدا ہو گئے آپس سے اور دونوں گروہ کے لوگ مارے گئے مگر مشرکین بہ نسبت مسلمانوں کے بہت
مقتول ہوے اور جو پہلے واقعہ اجنادین مین مسلمانوں سے شہید ہوے تھے اُنکے نام یہ ہین سلمہؓ بن ہشام المخزومی اور
نعمانؓ العدوی اور ہشامؓ بن العاص السہمی اور ہبارؓ بن سفیان اور عبداللہؓ بن عمرو الدوسی اور ذرؓ بن عوف الحمیری اور
رافعؓ بن رہین الخزرجی اور قادمؓ بن مقدام الزہری اور ذوالیسارؓ بن خزیمہ التمیمی اور حزامؓ بن سالم العدوی اور
سعیدؓ بن عاص بن ابی لیلی الکلابی اور حازمؓ بن بشر السکسکی اور امیہؓ بن حبیب بن بسیار اور عبداللہ بن عبدالدار اور

وہشام بن العاص السہمی وعبداللہ بن ... وذر بن عوف ... اور بعض ... عوام الناس

مرہف بن واثق الیربوعی اور محلی بن حنظلۃ الثقفی اور عدی بن یسار اسدی اور مالک بن نعمان الطائی اور سالم
بن طلحۃ الغفاری اور بارہ آدمی اور عوام الناس سے جنکے نام نہین معلوم ہوے پس کل تیئیس آدمی ہوے رضی اللہ عنہم اجمعین
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اس معرکے مین قریب تین ہزار رومی کے مارے گئے اور انہین دنون بادشاہ اُنکے تھے
اور نام انکے یہ ہین مارس بن مناف حاکم عمان اور اُسکے گرد و نواح کا اور مرقس بن لبنا حاکم سمین اور دیرایوب اور نوی کا
اور سمذر بن قالا حاکم جولان کا تا مقام کہف اور رقیم کے اور لاوش بن جنتہ حاکم جبل السواد اور عاملہ کا اور مرعون
بن رومیس حاکم غزہ اور عسقلان کا اور نحاس بن عبد المسیح حاکم حلول اور اُسکے بلاد متعلقہ کا اور جرقیاس بن جرون حاکم
یافا اور رملہ کا اور مرینوس حاکم ارض بلقا کا اور کورک حاکم نابلس کا اور نیز حاکم زمین عواہم کا جسکا نام معلوم نہین ہوا
پھر جدا ہوئی قوم اور پلٹ آیا وردان اپنی جگہہ پر اور بھر لیا اُسکے دل نے بڑے رعب کو دیکھنے شدت صبر مسلمانون سے بیچ لڑائی کے
پس جمع کیا اُسنے سرہنگان جنگجو کو اور کہا کہ اے اہل ہمارے اس دین کے کیا کہتے ہو اور کیا صلاح دیتے ہو تم ان اہل عرب کے
مقدمے مین کہ بتحقیق مین اُنکو غالب دیکھتا ہون اور کسی طرح اُنکو مغلوب نہین پاتا ہون اور بتحقیق دیکھا مین نے اُنکی تلوار
کاٹنے والی اور تمہاری تلوارون کو کند اور تمہارے گھوڑے ہانپنے والے اور اُنکے گھوڑے صبر کرنے والے اور اُنکے بازو سخت
اور تمہارے بازو سست اور وہ لوگ تمسے زیادہ تر مطیع ہین اپنے پروردگار کے اور بڑے تصدیق کرنے والے ہین
دل سے اور نہین خوار و خراب ہوے تم مگر بسبب ظلم اور فریب کاری کے اور نہین معلوم ہوتی ہی مجھکو تمہارے واسطے بقاے
دولت مگر اس صورت مین کہ دھو ڈالو تم جو تمہارے دلون مین نافرمانی خدا کی ہی اور کثرت گناہون سے توبہ کرو جناب
اپنے پروردگار کے پس اگر ایسا کرو گے تو مین امید رکھتا ہون تمہارے غلبے کی تمہارے دشمنون پر اور اگر انکار کرو گے اس سے
پس قریب ہو جاؤ گے تم ہلاکت کے اسواسطے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے سخت عذاب تمپر کیا ہی جو مسلط کر دیا تمپر ایسی قوم کو جو ہمارے
نزدیک کچھ شمار مین نہ تھے اور ہم اُنکی فکر نہین کرتے تھے اور نہین گذرے وہ ہمارے دلون مین کسواسطے کہ اکثر اُنہین سے
چرانے والے اور غلام بھوکے غریب تھے کہ قحط لگ رہا اور شدت تنگی اور بلا نے اُنکو ہم تک پہونچایا پس اب ہر گاہ کھائین
اُنھون نے اچھی چیزین اور میوجات تمہارے شہرون کے اور کھایا عوض روٹی جو اور چنے کے صاف روٹی گیہون کی
اور کھایا سرکہ اور زیت کی جگہہ شہد اور گھی اور مسکہ تازہ اور انجیر اور انگور اور اچھی اور نادر چیزین اور سب سے بڑھکر یہ ہی کہ
پکڑ لیا اُنھون نے تمہاری عورتون اور بانوئن اور اولادون کو پس کیونکر صبر کیا تمنے بیحرمتی اپنی حریم اور بڑی بلا پر راوی
کہا ہی کہ نہین باقی تھا کوئی رومی مگر چلا کر رویا اور کف افسوس ملا اور بڑے غصے مین آئے وہ لوگ اور کہا کہ لڑینگے ہم
جبتک کہ ایک ہم مین کا باقی رہیگا اور ہو نہ سکیگی یہ بات اُنسے اور ہم مارینگے اُنکو تلوارون سے اور نیزون سے اور مارینگے
اُنکو تیرون سے اور نہ کرینگے وہ لوگ ہمارے ساتھہ جو معاملہ کہ ذکر کیا تو نے پس جب وردان نے یہ گفتگو اُنکی سُنی بہت
خوش ہوا اور پکارا اور بلایا قوم اور رؤساے بطارقہ کو واسطے مشورے کے اور کہا اُنسے کہ سُنا تمنے جو بادشاہ کے

لشکر نے کہا پس کہا ایک شخص نے قوم سے کہ اے وردان نہ اعتماد کر تو لوگون کی بات پر اور مجلان نے تو اس بات کو کہ تو بلا مین ڈالا گیا ہی بسبب
ایسی قوم کے کہ اُنکے معاملے مین تو برابری نہین کر سکتا ہی اور دیکھا تو نے ایک کو اُنمین سے کہ حملہ کرتا ہی وہ ہمارے تمام لشکر پر اور نہین
پروا کرتا ہی ہمارے بہت ہونے سے اور نہین پھرتا ہی وہ جبتک کہ نہین مار ڈالتا ہی ہم مین سے لوگون کو اور اُن لوگون نے دل سے
یقین کیا ہی اپنے نبی کے قول پر کہ اُنکے نبی نے اُنسے یہ کہا ہی کہ جو شخص ہم مین کا مارا جاویگا وہ دوزخ کو جاویگا اور جو مسلمانون مین سے
مارا جاویگا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور موت اور زندگی اُنکے نزدیک برابر ہی اور ہماری طرف کے لوگ بہت مارے گئے اور اُنکی طرف
تھوڑے قتل ہوئے اور نہین معلوم ہوتی ہی مجکو تیرے واسطے کوئی صورت امید کی مگر یہ کہ پہونچے تو اُنکے سردار تک پس اگر مار ڈالا تو نے
اُنکے سردار کو تو وہ سب شکست اُٹھا کر بھاگ جاوینگے اور تیرا پہونچنا اُنکے سردار تک نہین ہو سکتا ہی مگر کسی حیلے اور فریب سے
پس وردان نے کہا کہ کون حیلہ اُنمین چل سکتا ہی حیلہ اور فریب تو وہی لوگ خوب جانتے ہین پس اُس بطریق نے کہا کہ حیلہ یہ ہی کہ
طلب کر تو اُنکے سردار کو واسطے گفتگو اور سوال جواب کے پس جب تمام ہووے گفتگو قصد کر تو اُنکی طرف اور گردن پکڑ لے اُنکی اور
آواز دے اپنی قوم کو واسطے اعانت کے جو پیشتر سے کچھ لوگ پوشیدہ ہون پس وردان نے کہا کہ مجکو کوئی راہ اُنکی طرف نہین ملتی ہی
کہ وہ سخت سرکش ہین اور پہونچنا اُن تک دور ہی اور نہ مین اُنسے گفتگو کر سکتا ہون اور نہ اُنکا شکار مجھسے ہو سکتا ہی پس اُس بطریق نے
کہا کہ مین ایک تدبیر بیان کرتا ہون اگر تو کریگا اُسکو تو سردار مسلمانون تک پہونچ جاویگا اِس حیثیت سے کہ وہ تجھ تک نہ پہونچینگے اور وہ
تدبیر یہ ہی کہ تو دس جوان دلیر اپنے لشکر سے لے اور چھپا کر بٹھلا دے اُنکو ایک طرف لشکر کے قبل اِسکے کہ جاوے تو سردار مسلمانون کے
پاس پس جب آوین سردار مسلمانون کے تیرے بُلانے سے تو اُنکو لیکر چلا آ تو گاڑے کی جگہ تک اور بیٹھ جا تو اور وہ اِس جگہ مین اور
باتون مین لگا اُنکو یہانتک کہ وہ تیری طرف سے مطمئن ہو جاوین پھر حملہ کر تو اُنپر اور پکار قوم اپنی کو کہ وہ دوڑ آوینگے تیرے پاس
اور کاٹ ڈالینگے اُنکے ٹکڑے ٹکڑے اور کفایت کرینگے اُنکی مشقت دہی کو اور متفرق ہو جاوینگے ساتھی اُنکے اور پھر نہ اکٹھا ہونگے
اُنمین سے وہ پس جب وردان نے یہ کلام اُسکا سُنا خوش ہوا اور کہا کہ اچھی بات ہی جو تو نے کہی اور میری رائے تیرے
بیان کے موافق ہی لیکن یہ امر تو نہین ہو سکتا ہی مگر رات کے وقت اور صبح نہونے پاوے کہ ہم اِس رائے سے فارغ ہو جاوین پھر
وردان نے ایک شخص کو نصاری شام سے بُلایا اور وہ رہنے والا حمص کا اور نام اُسکا داؤد تھا پس کہا اُس سے کہ مین جانتا ہون
کہ تو خوش بیان ہی اور مضبوط دل اور گفتگو مین فلاح پانے والا اپنی دلیل سے ہی اور مین چاہتا ہون کہ تو اِن اہل عرب کے
پاس جا اور درخواست کر اُنسے کہ موقوف کر دیوین ہمارے اور اپنے بیچ مین لڑائی آج باقی دن تک اور درخواست کر اُنسے کہ
صبح کے وقت سردار اُنکا ہماری طرف آوے تاکہ مین بذات خود جاؤن اور اُنسے ملاقات کرون اور شاید کہ اِس ملاقات مین
صورت صلح کی ٹھہرا لیوین اور دیوین ہم اُنکو مال جسقدر کہ وہ مانگین داؤد نے کہا افسوس ہی تجھپر کہ خلاف بادشاہ کے تو کرتا ہی جسنے
حکم لڑائی کا دیا ہی تجکو اور اگر مصالحہ کریگا تو اپنے اور اہل عرب کے بیچ مین پس منسوب کیا جاویگا تیری طرف ڈر اور خوف اور مجھسے
کبھی نہوگا کہ مین اہل عرب سے ایسی گفتگو کرون اور بادشاہ کو میرے درمیانی ہونے کی خبر پہونچے اور قتل کرے وہ مجکو وردان نے کہا

سمجھی ہو تجھپر مین نے تو اس امر مین ایک فریب کا ارادہ کیا ہی کہ پہونچ جاؤن سردار مسلمانون تک و رمار ڈالون اُنکو اور متفرق
ہو جاوین یہ لوگ و ہلاک کرون مین اُنکو تلوار سے پھر بیان کیا اُس سے حال اپنے ارادہ فریب کا ساتھ خالد بن الولید کے پس کہا داؤد نے
کہ ای وردان باغی اور فریب کا خوار رہتا ہی اپنے سب کام مین پس تجکو چاہیے کہ لشکر لیکر لڑائے اور اس ارادے کو چھوڑ دے
پس غصے مین آیا وردان اور کہا کہ مین تجھسے اِس امر مین مشورہ نہین لیتا ہون اور نہین حکم دیتا ہون تجکو مگر یہ کہ جا تو میرا پیام لیکر
پس کر تو جو مین نے حکم دیا ہی اور چھوڑ دے جھگڑنے کو داؤد نے کہا کہ تمھارا کہنا مین نے بخوشی منظور کیا پھر روانہ ہوا داؤد اور بُرا
جانا اُسنے اِس معاملہ فریب کو جو وردان سے سُنا تھا اور دل مین کہا کہ وردان نے یہ ارادہ کیا ہی کہ اپنے بیٹے سے جا ملے پھر وہ
قریب لشکر مسلمانون کے آکر ٹھہرا اور آواز بلند سے پکار کر کہا کہ ای گروہ عرب کے آیا کافی جانتے ہو تم لڑائی اور خونریزی کو پس
بتحقیق اللہ تعالیٰ سوال کریگا تمسے خونریزی کا اور ہمنے اتفاق کیا ہی ایک امر مین کہ ہم اسمین امید صلح کی رکھتے ہین پس چاہیے
کہ نکلے سردار تمھارے لشکر کا تاکہ بیان کرون مین اُس سے وہ بات جسکے واسطے مین بھیجا گیا ہون پس نکلے کوئی ایسا شخص سوائے
سردار کے جو پہونچا دے میرے پیغام کو پس نہین تمام ہوا تھا یہ کلام اسکا کہ نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مانند شعلہ آگ کے اور وہ
زرہ پہنے ہوئے تھے اور اُنکے ہاتھ مین نیزہ تھا کہ رکھ دیا تھا اُسکو درمیان دونون کانون گھوڑے کے پس جب داؤد نصرانی نے اُنکو
دیکھا کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تم ای عربی اپنی جگہہ اور روش نرم پر کہ مین لڑنے کو نہین آیا ہون اور نہ مین لڑائی کے لوگون سے ہون
اور نہ مین طلب کرتا ہون نیزہ بازی اور شمشیر زنی کو اور مین ارادہ پیغام رسانی کا رکھتا ہون اور سُن تو تم جو مین کہتا ہون پس دور کرو تم
مجھسے اپنے نیزے کو تاکہ گفتگو کرون مین تمسے پس پھیرا اور اُٹھا لیا خالد بن الولید نے نیزے اپنے کو اور رکھ لیا اُسکو بیچ زین مین اور
نزدیک ہوئے اُس سے اور کہا کہ پہونچا تو اپنے پیام کو اور استعمال کر راستی کو حفظ اُٹھاوے تو اسمین کسواسطے کہ جو شخص سچ کہتا ہی وہ
نجات پاتا ہی اور جو جھوٹ بولتا ہی وہ گڑھے مین گرتا ہی داؤد نے کہا کہ سچ کہا تمنے ای اعرابی و پیغام یہ ہی کہ بتحقیق ہمارا سردار بُرا جانتا ہی
خونریزی کو اور نہین چاہتا ہی تمسے لڑنے کو اور دونون طرف کے مقتولین کو دیکھکر غمگین ہوا ہی اور اُسنے یہ تجویز کی ہی کہ کچھ مال دیکر
خون آدمیون کا بچاوے بشرطیکہ ہمارے تمھارے بیچ مین ایک تحریر ہو جاوے جسپر تمھاری اور ہماری قوم کے بڑے بڑے لوگون کی
گواہی ہو اس مضمون سے کہ تم ہمارے سردار اور اسکے ساتھیون سے تعرض نکرو اور ہمارے شہر مین نہ ٹھہرو اور ہمارے قلعون سے فراحم نہو
پس اگر ایسا کروگے تو ہم امید رکھینگے تمھارے مضبوطی قول کی اور رضامندی تمھارے فعل کی اور ہمارا سردار تمسے درخواست کرتا ہی
کہ آج باقی دن تک لڑائی موقوف کرو پس جب صبح ہو تو تم اکیلے اپنی قوم سے نکلو اور کوئی تمھارے ساتھ نہو پس دیکھے اور معلوم کرے
سردار ہمارا کہ کس امر پر تم اور وہ متفق ہوتے ہو اور کس راہ پر تم چلتے ہو اور جوانمردی اور نرمی کرے بعض تم مین کا واسطے بعض کے
شاید کہ اللہ تعالیٰ بچا دے تم دونون کی جہت سے خون لوگون کا جب خالد بن الولید نے یہ کلام اسکا سُنا دیر تک سوچ مین رہے
پھر کہا کہ اگر وہ اِس امر سے جو اُسکے دل مین ہی اور جسواسطے تجکو بھیجا ہی کوئی حیلہ اور فریب چاہتا ہی پس قسم ہی خدا کی کہ ہم جڑ مکر
اور فریب کی ہین اور اِس امر مین کوئی ہمارا مثل نہین ہی پس اگر یہی امر اسکے دل اور اعتقاد مین ہی تو نہین ہی یہ بات مگر بسبب تجربہ

ذکر گفتگو کرنا داؤد نصرانی کا ساتھ خالد بن الولید کے

ہونے اُسکی موت کے او منقطع ہونے امید اُسکی اور ہلاک ہوجانے تمھاری جماعت کے اور اگر یہ قول اُسکا سچ ہی پس ندمصالحہ کرونگا
مین تمسے مگر اوپر قبول کرنے اسلام یا ادا کرنے جزیے کے تمھاری جماعت اور تمھاری ولا سے اور جو مال کا ذکر کیا تونے پس نہین خواہش
رکھتا ہون مین مال کی مگر اسی طریق سے جو کہا مین نے تجھسے پس لونگا مین وہ مال تمسے طول مدت مین فی کس ہر سال مین پس
گران گذرا اوپر کلام خالدؓ بن الولید کا اور کہا اُسنے کہ تمھاری ہی خواہش کے مطابق ہوگا اور جسوقت تم دونون یکجا
اور موافق ہوگے فیصلہ اسکا تم دونون کے بیچ مین ہوجائیگا اور آگاہ ہو تم کہ مین اب پھرا جاتا ہون اور تحقیق بھر گیا رعب
اسکے دل مین خالدؓ بن الولید سے اور ڈرا اس سے جو کچھ کہ سنا اُسنے پھر اپنے دل مین کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی سچا ہی عربی اپنے قول مین
اور قسم ہی خدا کی مین جانتا ہون اس امر کو کہ وردان مارا جائیگا اور ہم بھی اسکے بعد مارے جائینگے اور نہین مفر ہی مجکو مگر اسمین کہ سچ کہون اس
عربی سے اور لے لون اپنے اور اپنے اہل کے واسطے امان اسنے پھر ملتفت ہوا وہ طرف خالدؓ بن الولید کے اور کہا اے برادر عربی
مین ایک امر کہنے کو بھول گیا ہون اپنے سردار کی طرف سے خالد بن الولید نے کہا وہ کیا ہی اُسنے کہا کہ ہوشیار ہوجاؤ تم اور شفقت کرو
اپنے نفس پر اسواسطے کہ وردان نے تمھارے واسطے دل مین فکر مکر اور فریب کا کیا ہی پھر سب قصہ اسنے بیان کیا اور کہا کہ مین
چاہتا ہون تمسے امان اپنے اور اپنے اہل و عیال کے واسطے پس خالدؓ بن الولید نے کہا کہ امان دی مین نے تجکو اور تیرے مال کو اور تیری
اولاد کو بشرطیکہ تو خبردار رکھیگا قوم کو اور نہ فریب کریگا تو ہمسے اسنے کہا کہ اگر مجکو فریب کرنا منظور ہوتا تو مین تمسے یہ حال نہ کہتا
پس خالدؓ بن الولید نے پوچھا کہ قوم کے گاڑنے کی جگہ کون ہی اسنے کہا وہ جگہ نزدیک ٹیلہ ریگ کے داہنی جانب انکے لشکر کے ہی
پھر رخصت ہوا اور پلٹ گیا اور اپنے سردار سے جواب خالدؓ بن الولید کا بیان کیا پس خوش ہوا وردان اور کہا اب مین امید
رکھتا ہون صلیب سے کہ مجکو فتح دیگی پھر بلائے اُسنے دس آدمی بہادر اور دلیر اور کہا انسے پیدل ہوکر جاؤ تم اور پوشیدہ ہوکر بیٹھو
اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے اُس مقام سے پس ملے انکو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور دیکھا اُنھون نے خالدؓ
بن الولید کو ہنستے ہوے پس کہا اُنھون نے کہ اے ابا سلیمان ہنستے ہوے رکھے اللہ تعالی تمھارے دانتون کو کیا حال ہی پس خالدؓ
بن الولید نے سب حال جو اُس [illegible] تھا بیان کیا پس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھارا ارادہ کیا ہی خالدؓ
بن الولید نے کہا مین ارادہ رکھتا ہون کہ اکیلا جاؤن مین انکے پاس پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ
اے ابا سلیمان قسم ہی اپنی جان کی کہ بیشک تم کافی ہو انکے واسطے لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہی کہ اپنے ہاتھون
ہلاکت مین پڑو اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللهِ
وَعَدُوَّكُمْ اور تمھارے مقابلے مین اُسنے دس آدمی آمادہ کیے ہین اور وہ خود گیا رھوان ہی اور مجکو اطمینان نہین ہی
تمپر اُس ملعون سے مگر یہ کہ مقرر کرو تم بھی دس آدمی جیسا کہ اُسنے مقرر کیے ہین اور چھپا کر ٹھہراؤ انکو قریب انکے
اور جسنے راہ تمسے بتادی ہی آیا اُسنے وہ جگہ بھی بتائی ہوگی خالدؓ بن الولید نے کہا ہان جگہ معلوم ہی ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا پس حکم دو تم اپنے ساتھیون کو کہ گاڑ بیٹھین قریب انکے پس جب پکارے ملعون پکارو تم

اپنی قوم کو کہ اگر چاہا اللہ تعالی نے تو کفایت کرینگے اُس چیز کو جسکی احتیاط کرتے ہو تم اور ہم سب اپنے گھوڑون پر آمادہ
اور تیار رہینگے پس جسوقت تم دشمن خدا کے کام سے فارغ ہوگے ہم سب اُنپر حملہ کرینگے اور امید رکھتے ہین ہم اللہ تعالی سے
مدد اور یاری کی پس خالدؓ بن الولید نے کہا کہ مین تمھاری راے کے خلاف نہ کرونگا پھر بلایا خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اُن دس آدمیون کو جنکے نام یہ ہین رافعؓ بن عمیرة الطائی اور مسیّبؓ بن نجبة الفزاری اور معاذؓ بن جبل اور ضرار
بن الازور اور سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی اور سعیدؓ بن عامر بن جمیح اور ابانؓ بن عثمان بن سعید اور
قیسؓ بن ہبیرہ اور زفرؓ بن سعید البیاضی اور عدیؓ بن حاتم طائی پس جب یکجا ہوے یہ لوگ آگاہ کیا خالدؓ بن الولید نے انکو
حیلہ اور مکر رومیون سے اور کہا کہ جاؤ تم سب یہانتک کہ در آؤ تم اُس زمین نشیب مین جو داہن طرف ٹیلے ریگ کے ہے
اور چھپکر بیٹھو وہان پس جسوقت پکارون مین تمکو دوڑو تم اور ایک ایک مقابلے کے واسطے جدا ہو جاؤ اور مجکو دشمن
خدا کے مقابلے مین چھوڑ دو کہ مین مثل اور مانند اسکا ہون اور مین کفایت کرونگا اسکو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس
ضرارؓ بن الازور نے کہا کہ اے سردار بہت ٹیڑھا اور بڑا معلوم ہوتا ہے یہ معاملہ اور ہم ڈرتے ہین اس بات کو کہ بادرھین قوم
تمھین اپنے سر داسے اور پھرے وہ جماعت تمھاری طرف پس مطمئن ہوگے تم اس امر سے کہ وہ کچھ برائی تمکو پہونچا دین اور
میری راے یہ ہے کہ ہملوگ اسی وقت انکے گاڈے کی جگہ پر جا دین پس اگر انکو سوتے ہوے پا دین تو قبل صبح کے انکو
مار کے انکی جگہ پر ہملوگ پوشیدہ ہو کر بیٹھین پس جسوقت تنہا ہو تم اور نزدیک تمھارا نکلین ہم لوگ اُسکی طرف گاڈے سے
بغیر کسی لڑنے والے اور خصومت کرنے والے کے پس ہنسے خالد بن الولید رضی عنہ انکے کلام سے اور کہا کر و تم جو بات
کیا تمنے اگر کوئی طریق اسکے کرنے کا پاؤ تم اور ساتھ لے اوان لوگون کو جنکو مین نے مقرر کیا ہے اور تم اُنپر سردار ہو اور مین اللہ تعالی
امید رکھتا ہون کہ تمکو تمھاری مراد کو پہونچا دے پس اگر ایسا ہوا تو بڑی کشود کار ہے پس ضرارؓ بن الازور نے کہا کہ مین
امید اُن تک پہونچنے کی رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر نکلے اور چلے وہ لوگ در انکے ہاتھون مین تلوارین تھین اور
سلام کیا خالدؓ بن الولید اور مسلمانون کو اور استدعاے دعا کی انسے اور یہ روانگی ایک تہائی رات گذرے واقع ہوئی
اور ضرارؓ بن الازور سب کے آگے تھے اور اشعار بطور رجز کے پڑھتے تھے پھر چلکر پہونچے ٹیلہ ریگ تک پس ٹھہرایا ضرارؓ
بن الازور نے اپنے ساتھیون کو اور کہا ٹھہر جاؤ تم اپنی جگہ اور روش نرم پر یہانتک کہ دریافت کرون اور خبر دون مین
تمکو قوم کے حال سے پھر نکالا ضرارؓ نے اپنے کپڑون کو اور لے لیا تلوار کو اور چلے چھپے ہوے پہاڑ اور ٹیلے کی آڑ مین تا اینکہ
پہونچے وہ نزدیک قوم کے اُسوقت کہ وہ لوگ بسبب مشقت لڑائی اس دن کے بیہوش سو رہے تھے اور مطمئن اور
بے ڈر تھے اس امر سے کہ کوئی دشمن انکا قصد کریگا یا کوئی انسے مقابل ہوگا پس چاہا ضرارؓ بن الازور نے کہ قریب انکے جاوین
لیکن خوف اس امر کا ہوا کہ جگا دیگا ایک اُنمین کا دوسرے کو بسبب اضطراب کے جو وقت قتل انکے ہوگا پس پھرے اپنے
ساتھیون کی طرف اور کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ تحقیق حاصل ہوئی تمکو وہ چیز جسکا ارادہ تم رکھتے ہو اور دور ہوا تمسے خوف اُس چیز کا جس سے ڈرتے تھے

پس نکال لو تم تلواروں کو اور چلو انکی جانب اور مارو انکو جسطرح سے چاہو اور ہر ایک ہم میں کا ایک کے واسطے ہو
اور چاہیے کہ ضرب تلوار ونکی ایک ہوں اور چھپاؤ تم جہانتک ہو سکے اپنی آوازوں کو ساتھیوں نے کہا کہ یہ سب بخوشی منظور ہی
پھر ہلکے اور سبک ہوے لوگ زرہوں سے اور نکال لیا انھوں نے تلواروں کو میان سے اور ضرار بن الازور انکے آگے ہوے
اور چلے تا اینکہ پہونچے قوم تک اور ہر ایک کے ہتھیار تکئیں سے انکے سر کے پاس رکھے تھے پس مسلمان متفرق ہو کر ہر ایک ایک کے
واسطے جدا ہو گئے پس جب قرار پکڑا انھوں نے اور بلند کیا تلواروں کو اور مارا قوم کے چہروں اور گردنوں اور سینوں پر پس
نہ جاگے وہ لوگ مگر اسوقت کہ ضربات تلواروں نے لے لیا تھا انکو پس کاٹ ڈالا انکو ٹکڑے ٹکڑے اور فنا کر دیا سب کو پھر
لے لیے ہتھیار اور جو کچھ انکے پاس تھا اور کہا ضرار نے بشارت ہو تمکو کہ یہ پہلی فتح ہی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور امید رکھتے ہیں ہم
اللہ تعالی سے تمام اور پورے کرنے وعدے کی پس تعریف کی انھوں نے پروردگار کی بسبب اسکی مدد ہی کے اور شب گذرانی
انھوں نے درانحالیکہ وہ شکر کرتے تھے اللہ تعالی کا اور مدد مانگتے رہے اس سے اور وہ اسی حال میں تھے کہ سفیدی صبح کی
دکھائی دی پس یکجا ہوے سب اور نکال ڈالے کپڑے اپنے اور پہن لیے کپڑے رومیوں کے اور باندھ لیا انھوں نے سربند کو
اور چھپکر بیٹھے اس خوف سے کہ شاید آوے کوئی شخص بھیجا ہوا اور دان کا اور چھپا دیا مقتولین کو بیچ نشیب زمین کے اور
ڈالدی انپر مٹی اور مسلح ہو کر بیٹھے با امید کشود کار کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب صبح ہوئی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
نماز صبح کی پڑھی ساتھ مسلمانوں کے اور مرتب کیا اپنے ساتھیوں کو بصورت لڑائی کے اور ظاہر کیا اپنے تئیں لباس ریشمی
سرخ میں اور عمامہ زرد باندھا اور اسی طرح رومیوں نے بھی صف بندی کی اور ظاہر کیے انھوں نے ہتھیار اپنے اور بلند کیا
نشان اور صلبان کو پس مسلمان اسی حال میں تھے کہ دفعتاً ایک سوار فوج قلب رومیوں سے نکلا اور ظاہر کیا کہ ای گروہ
عرب کے آیا بدعہدی اور فریب کیا تمنے کہاں ہی وہ معاملہ جو کل تمھارے ہمارے بیچ میں قرار پایا تھا پس نکلے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ہمارا طریقہ غدر اور بیوفائی کرنے کا نہیں ہی پس اس سوار نے کہا کہ وردان چاہتا ہی کہ تم اسکے
پاس چلو تاکہ دیکھے اور دریافت کرے وہ اس بات کو کہ تم اور وہ کس امر پر اتفاق کرتے ہو پس خالد بن الولید نے کہا کہ پھر جا اور کہہ تو
اس سے کہ آگاہ ہو میں آتا ہوں بجانب اسکے بدون رنج اور بے صبری کے پس پلٹ گیا وہ سوار اور اطلاع دی اسنے وردان کو
جواب خالد بن الولید سے پس اسی وقت نکلا دشمن خدا لپٹا ہوا اپنی زرہ میں اور نمایش کی تھی دشمن خدا نے اپنی ساتھ گردن بند
جڑاؤ اور سربند اور تاج کے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اسکو کہا کہ یہ سب مال لوٹ کا ہی مسلمانوں کے واسطے اگر چاہا
اللہ تعالی نے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ میرا گمان ہی کہ ضرار بن الازور اور ساتھی انکے پہونچ گئے ہمارے
دشمنوں تک پس جسوقت دیکھو تم مجکو حملہ کرتے ہوے پس حملہ کرو تم بھی مع اپنے ساتھیوں کے پھر سلام کیا مسلمانوں کو اور چلے
وہ اور اشعار رد عائیہ پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب دیکھا دشمن خدا نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور انکے
لباس کو متعجب ہوا اور گمان کیا اسنے کہ وہ قریب تر انکے پاس پہونچتے ہیں تا اینکہ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نزدیک اسکے اور

اُسی وقت وردان نزدیک ہوا ٹیلہ ریگ سے پس جب پہونچے خالدؓ بن الولید نزدیک اُسکے اُتر پڑا وردان اپنے استر سے اور
اُترے خالدؓ بن الولید اپنے گھوڑے سے اور بیٹھ گئے دونون اور وردان نے کھول لیا تلوار کو اپنے دونون ہاتھون کے بیچون بیچ
ہونے حملہ خالدؓ بن الولید کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُسکے سامنے بیٹھ گئے اور کہا اُس سے کہ تو جو کچھ چاہتا ہی اور شامل کر
سچ کو اور اختیار کر حق کو اور جان لے اس امر کو کہ تو اُس شخص کے سامنے بیٹھا ہی جو نہین پروا رکھتا ہی مکر اور فریب کی کیونکہ وہ خود
جڑ اور کھنبہ مکر اور فریب کا ہی پس کہا وردان نے کہ بیان کرو تم مجھسے کہ تم کیا چاہتے ہو اور نزدیک ہوا ہی معاملہ میرے اور تمھارے
اور بچاؤ تم خون آدمیون کو اور جان لو تم اس امر کو کہ بتحقیق اللہ تعالی تمسے سوال و مطالبہ کریگا اُس چیز کا جو تمنے کیا ہی اور
مار ڈالا ہی بندگان خدا کو پس اگر تم کوئی چیز دنیا کی ہمسے چاہتے ہو تو نہ بخل کرونگا مین اُسکے دینے سے بطور صدقہ اور خیرات کے
اسواسطے ہمارے نزدیک کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف نہین ہی اور ہم اس بات کو جانتے ہین کہ تم لوگ قحط ملک کے رہنے والے
و ننگے اور فاقون سے مرے ہوے ہو پس کہو جو کچھ تمکو منظور ہو اور تھوڑے پر ہمسے اکتفا کرو پس جب سُنا خالدؓ بن الولید نے اُسکے
کلام کو کہا کہ ای کتے نصرانیہ کے بتحقیق اللہ غالب و بزرگ نے بے پروا کر دیا ہی ہمکو تمہارے صدقے اور خیرات سے اور تمھارے
مال کو ہمپر حلال کر دیا ہی کہ ہم اُسکو آپسمین بانٹ لیتے ہین اور تمھاری عورتون اور اولاد کو ہمپر حلال کر دیا ہی مگر یہ کہ کہو تم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس اگر اس سے انکار ہی تو جزیہ دو ہر شخص کی طرف سے در انحالیکہ تم خوار
اور ذلیل ہونے والے ہو اور اگر اس سے بھی انکار ہی پس تلوار حاکم ہی ہمارے اور تمھارے بیچ مین تا دم مرگ و اللہ تعالی
مدد دیگا جس شخص کو چاہیگا تم مین اور ہم مین سے اور ہمارے پاس تو تمھارے واسطے یہی ہی جو سُنا ہی تمنے پس اگر اس سے انکار ہی
تو لڑائی موجود ہی اور قسم ہی خدا کی کہ ہمکو صلح سے لڑائی کی خواہش زیادہ ہی اور جو تو نے حال ضعف ہمارے گروہ کا بیان کیا ہی
پس قسم ہی خدا کی کہ تم لوگ ہمارے نزدیک مثل کتون کے ہو اور بتحقیق ایک شخص ہم مین کا تمھارے ایک ہزار شخص کو ضعیف
جانتا ہی اور یہ گفتگو تیری اس قبیل کی نہین ہی جیسا کہ ہمارے ساتھ صلح کرنے والون نے گفتگو کی پس اگر یہ گفتگو تیری اس طمع سے ہی
کہ تو مجکو جدا اور اکیلا میری قوم سے پاکر مجھ تک پہونچ جاوے پس بے اور کر جس امر کا تو ارادہ رکھتا ہی کہ بتحقیق مین تیرے
واسطے مثل اور کافی ہون اگر چاہا اللہ تعالی نے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب وردان نے گفتگو خالدؓ بن الولید
رضی اللہ عنہ کی سُنی اُٹھ کھڑا ہوا بدون اسکے کہ نکالے تلوار کو باعتماد اس امر کے کہ ساتھی اُسکے گاڑے سے نکلینگے پس اچک کر
دونون بازو خالدؓ بن الولید کے پکڑ لیے اور ملا لیا خالدؓ بن الولید نے اُس سے اور لپٹ گئے اُسکو اور پکڑ لیا اُسکے دونون بازو کو اور ملگئے
دونون آپسمین اور ایک نے دوسرے پر مضبوطی کی اور چلا کر پکارا دشمن خدا لعین اپنی قوم کو اور کہا کہ دوڑو میرے پاس کہ
بتحقیق قابو مین کر دیا صلیب نے سردار عرب کو ہمارے پس یہ کلام اُسکا تمام نہین ہوا تھا کہ سُنی قوم نے آواز اُسکی پس نکلے
دوڑتے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پشت ٹیلہ ریگ سے مثل ثعبان تیز نکل زمین پر اُترنے والے کے اور پھینک دیا
اُنھون نے کپڑے پرانے اور جو بدن پر پہنے ہوے تھے اور نکال لیا تلوار روم کو اور سب کے آگے ضرارؓ بن الازور تلوار لیے ہوے

نکلے میدان سواے انار کے اور کوئی کپڑا انہین پہنے تھے اور مثل شیر کے جوش اور خروش مین تھے اور باقی لوگ انکے پیچھے تھے
پس متوجہ ہوا اور دیکھا دشمن خدا نے انکو آتے ہوے اور وہ یقین کرتا تھا کہ یہ لوگ میری قوم کے ہین تا اینکہ جب اسکے قریب
ہونچے دیکھا اُسنے قوم کے آگے ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ کو وہ مثل گرگ کے جست کرتے ہوے بعجلت اُسکی طرف آتے
اور تلوار کو جنبش دیتے اور ہلاتے تھے پس جب دیکھا وردان نے اس کیفیت کو کپنپنے لگے ہاتھ اُسکے اور سست ہوے بازو اسکے
اور کہا کہ ای خالد مین تجھے بواسطہ تیرے معبود کے سوال کرتا ہون کہ تم مجکو مار ڈالو یہ شیطان مجکو نہ مارے کہ مین متنفر
ہوتا ہون اُسکی صورت سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرے قاتل خواہ مخواہ وہی ہین پس خالد اور وردان مین
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پہونچگئے ضرار بن الازور اور وہ جنبش دیتے تھے تلوار کو اور جوش مین آئے مثل شیر کے اور اشعار رجز کے
پڑھتے تھے اور کہا کہ ای دشمن خدا کہان گیا تیرا دبقا یعنی مکر اور حیلہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تلوار کو چمکایا
ضرار نے اُسکی طرف پس کہا خالد بن الولید نے کہ توقف کرو ای ضرار اور باز رہو تم اُسکے پاس جانے سے اور صبر کرو یہانتک
کہ حکم کرون تمکو اسکے مار ڈالنے کا اور پہونچگئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلوارون کو ہلاتے اور چمکاتے ہوے
اور دوڑتے وہ سب وردان کی طرف قتل کرنے کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا اُنسے کہ تم سب اپنے طریقے اور
روش نرم پر رہو اور توقف کرو یہانتک کہ حکم دون مین اسکے مار ڈالنے کا اور دیکھا وردان نے اس مصیبت اور سختی کو
پس ڈر گیا وہ اور کپنپنے لگے ہاتھ اور بازو اسکے اور گر پڑا وہ زمین پر اور اشارہ کرتا تھا وہ اپنی اُنگلی سے اور پکار کر کہتا تھا
امان امان پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان اُسکو دی جاتی ہی جو مستحق امان کا ہوتا ہی اور تو وہ شخص ہی کہ بتحقیق ظاہر کیا تو نے
ہمسے طریقہ سلامت روی اور مصالحے کو اور پوشیدہ کیا تو نے ہمارے لیے فریب اور مکر کو واللہ خیر الماکرین پس جب سنا
ضرار بن الازور نے یہ کلام خالد بن الولید کا نہ مہلت دی اُسکو اور ماری تلوار اُسکے رگ شانے پر پھر لپک کر لیا تاج کو
اُسکے سر سے اور کہا جس شخص نے سبقت کی کسی چیز کی طرف وہ مستحق اُسکا ہی اور پڑین اُسپر تلوارین مجاہدین کی پس کاٹ ڈالا
اُسکو ٹکڑے ٹکڑے اور ردی اُسکے کپڑون کی طرف پس لے لیا اُسکو پھر خالد بن الولید نے اپنی قوم سے کہا کہ مجکو تمہارے واسطے
اسکی قوم کی طرف سے اطمینان نہین ہی کسواسطے کہ وہ حال اپنے ساتھی کا دیکھ رہے ہین پس کاٹ لو تم سر دشمن خدا کا اور
پہن لو کپڑے رومیون کے اور متوجہ ہو واسطے مقابلے اُسکی قوم کے پس جب قریب انکے پہونچو تکبیر کہو اور حملہ کرو پس حملہ کرینگے
تمام مسلمان وقت تمہارے تکبیر کہنے کے راوی نے بیان کیا ہی پس قصد کیا ہر ایک شخص نے طرف اُس شخص کے جسکو اُسنے
قتل کیا تھا اور پہن لیا اسباب جنگ اور زرہ اُس مقتول کا پھر متوجہ ہوے واسطے مقابلے رومیون کے اور چھپایا اپنے تیغون
نیچے ہتھیارون کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور سر وردان کا خالد بن الولید کی
نوک تلوار پر تھا پس جب ظاہر ہوے وہ دونون لشکرون کے سامنے پھرے بجانب دم کے اور دیکھا کفار نے سر اپنے سردار کا
نوک تلوار پر پس کچھ شک نہ کیا انھون نے اسمین کہ وہ سر خالد بن الولید کا ہی اور وہ لوگ اُسکے ساتھی ور قوم مین سب

آوازین کین اُنھون نے مثل آواز جوان کھیلنے والون کے اور تالیان بجائین اور ظاہر کیا صلیبان کو اور بہت ہوا شور اور غل اُنکا اور دیکھا مسلمانون نے اِس حالت کو اور ہجوم کیا اُنکے دلون مین خوف نے اور ڈرے اس امر کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مبتلاے مصیبت ہوگئے پس بعض ڈر کر دعا مانگنے لگے اور چلانے لگے پس جب قریب صفوف لشکر روم کے پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سر کو لیکر دکھلایا اور پکار کر کہا کہ اے دشمنان خدا یہ سر وردان تمھارے سردار کا ہی اور مین خالد بن الولید صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہون پھر پھینک دیا اُنھون نے سر کو ہاتھ سے اور تکبیر کہی اور حملہ کیا ضرار نے اُنکے پیچھے اور حملہ کیا مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوے اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہاں ہین نگہبانان اور حامیان دین کے حملہ کرو پھر حملہ کیا اُنھون نے اور حملہ کیا مسلمانون نے بھی اُنکے ساتھ پس جب دیکھا رومیون نے اپنے سردار کے سر کو اور یہ یقین جانا کہ اُنکی قوم کے لوگ مار ڈالے گئے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور لے لیا تلوارون نے اُنکو چلتے ہوے اور مارے گئے وہ لوگ نیچے پتھر اور ڈھیلے کے اور کام کیا تھا تلوارون نے اُنمین صبح سے عصر کے وقت تک اور متفرق اور جُدا ہوے وہ مثل شتران پریشان کے عامر بن طفیل الدوسی نے بیان کیا ہی کہ مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین تھا اور میرے ساتھ گھوڑے دمشق کے تھے اور تعاقب کیا ہمنے مشرکین کا راستہ وعر تک کہ دفعۃً ظاہر ہوا ہمکو ایک غبار پس گمان کیا ہمنے کہ وہ گروہ رومیون کا ہی کہ ہرقل بادشاہ کے پاس سے آتا ہی پس ہوشیار ہوگئے ہم اور جب قریب ہوا وہ غبار ہمسے تو دیکھا ہمنے کہ وہ لشکر ہی جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہماری کمک کو بھیجا تھا پس اُس لشکر کے لوگون نے جس کسی رومی مفرور کو پایا اُسکو مار ڈالا اور جو کچھ اُسکے پاس تھا لوٹ لیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جو لشکر بمقام اجنادین کے بروز ہزیمت مشرکین کے مسلمانون کے پاس آیا تھا وہ عمرو بن العاص بن وائل السہمی کے لشکر کے تھے اور وہ اُنکے ساتھی مسلمان اِس معرکۂ اجنادین مین موجود اور شریک تھے اور وہ اس دن آئے تھے جس دن کہ رومیون کی ہزیمت ہوئی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ لشکر رومیون کا اجنادین مین نوے ہزار تھا کہ منجملہ اُسکے پچاس ہزار آدمی سے کچھ زیادہ مار ڈالے گئے اور آپسمین اُنھون نے اِس لڑائی کی گرد اور غبار مین ایک دوسرے کو مار ڈالا اور باقی متفرق ہوگئے پس بعضے قیساریہ کو چلے گئے اور بعضون نے دمشق کا راستہ لیا اور لوٹا مسلمانون نے مال و اسباب کہ اُسوقت تک ایام گذشتہ مین اُنھون نے اِس قدر لوٹا نہ تھا اور لے لیا سونے اور چاندی کی صلیبان کو اور سونے کی زنجیرین بے گنتی پس جمع کیا خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ سب مع اُس تاج کے جو وردان سے لوٹ مین لیا تھا اور کہا کہ نہ تقسیم کرونگا مین اسمین کی کوئی چیز جسوقت تک کہ حاصل ہو فتح دمشق کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے واقدی رحمہ اللہ تعالےٰ نے روایت کی ہی کہ یہ واقعہ اجنادین کا سنیچر کے دن اٹھائیسوین تاریخ جمادی الاول ۱۳ سنہ ہجری مین ہوا تھا اور یہ معاملہ تیرہ روز قبل از وفات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقع ہوا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ایک خط متضمن حال اِس فتح کا بنام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم خالد بن الولید کی طرف سے خلیفہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم انی

احمدہ وشکرا علی سلامۃ المسلمین ودمار المشرکین واخماد جمرتھم وانصداع بیضتھم وانا لقینا جموعھم باجنادین مع وردان

صاحب حمص وقد نشروا الیھم ورفعوا صلبانھم وتقاسموا بدینھم الا یفرون ولا ینھزمون فخرجنا الیھم وایقنا باللہ متوکلین

علی اللہ فعلم ربنا ما اضمرناہ فی افئدتنا وسرائرنا فرزقنا الصبر وایدناہ بالنصر وکتب اعداء اللہ بالقھر فقتلناھم فی

کل فج وشعب وواد وجملۃ من احصینا من الروم ممن قتل خمسون الفا وقتل من المسلمین فی اول یوم وثانیہ

اربع مائۃ وخمسۃ وسبعون رجلا ختم اللہ لھم بالشھادۃ ویوم کتبت الیک ھذا الکتاب وھو یوم الخمیس للیلتین مضتا من

جمادی الآخرۃ ونحن راجعون الی دمشق فادع اللہ لنا بالنصر والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین پھر لپیٹا خط کو

اور دیا عبد الرحمن بن حمید الجمحی کے ہاتھ مین اور حکم دیا انکو کہ اسی وقت بجانب مدینہ منورہ روانہ ہوئیں پس روانہ ہوئے

عبد الرحمن اسی وقت اور کوچ کیا خالد رضؓ بن الولید نے بعد اسکے بجانب دمشق کے واقدی رحمۃ اللہ نے روایت

کی ہی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر روز بتلاش اخبار شام کے مدینہ منورہ کے باہر آیا کرتے تھے پس اسی حالت

انتظار مین عبد الرحمن بن حمید الجمحی پہونچے اور صحابہؓ نے انسے پوچھا کہ کہان سے آتے ہو انھون نے کہا ملک شام سے پس

خوشخبری سنائی لوگون نے انکے آنے اور فتح مسلمانون کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پس سجدہ شکر کیا حضرت صدیق

رضی اللہ عنہ نے پھر سامنے آئے عبد الرحمن اور کہا سلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھا دیجئے آپ اپنے

سر کو کہ بتحقیق ٹھنڈی کیا اللہ تعالی نے آپ کی آنکھون کو بسبب مسلمانون کے پس اٹھایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے

سر کو سجدے سے اور دیا عبد الرحمن نے خط انکو اور تھا وہ خط لکھا ہوا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پھر پڑھا

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط کو بآواز خفی پس جب سمجھ لیا آپ نے اسکے مطلب کو پڑھکر سنایا لوگون کو باواز بلند اور

ہجوم کیا لوگون نے اور مشہور ہوئی یہ خبر فتح کی مدینہ طیبہ مین پس آئے لوگ دوڑتے ہوئے اور [illegible]

پس پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس خط کو سہ بارہ راوی نے بیان کیا ہی کہ جب [illegible] اہل مدینہ منورہ نے

کیفیت حاصل ہونے فتح اور مال کی مسلمانون کو پس [illegible] اور ارادہ کیا مسلمانون نے واسطے جانے کے

بخواہش حصول ثواب اور اقامت ملک شام کے اور جب پہونچی خبر فتح کی اہل مکہ معظمہ کو پس آئے مدینہ منورہ مین

بڑے بڑے رئیس مکہ معظمہ کے ساتھ گھوڑون اور ہتھیارون اور ہیبت سخت کے کہ آگے انکے ابو سفیان بن صخر بن حرب

اور غیداق بن ہاشم اور مثل انکے اور لوگ تھے پس آئے وہ بطلب اجازت جانے ملک شام کے پاس حضرت

صدیق رضی اللہ عنہ کے پس برا جانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے جانے کو بجانب ملک شام کے اور حضرت صدیق

رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس قوم کے دلون مین مسلمانون کی نسبت انکار اور ردوری اور کینہ ہی اور تعریف ہی اس

اللہ تعالی کی جسکا کلام برتر ہی اور اس قوم کا قول وکلام پست ہی اور یہ لوگ کفر پر ہین اور چاہا تھا انھون نے

کہ بجھاوین نور اللہ کو اپنے منھون سے اور سا انکار کرتا ہی اللہ تعالی انکی خواہش سے مگر یہ کہ پورا اور تمام کریگا اللہ تعالی اپنے
نور کو اور ہم کہتے ہین کہ نہین ہی اللہ کے ساتھ کوئی معبود اور شریک اور یہ لوگ کہتے ہین کہ اللہ تعالی کے ساتھ اور معبود دو
شریک ہین پس جسوقت کہ غالب اور بزرگ کیا اللہ تعالی نے ہمارے دین کو اور مدد دی ہماری شریعت کو اسلام لائے
یہ لوگ بخوف تلوار کے اور جب سنا انھون نے کہ فوج اللہ تعالی کی غالب ہوئی رومیون پر رجوع لائے ہمارے پاس
تاکہ بھیجین ہم انکو بطرف دشمنون کے اور برابر ہوجاوین وہ سابقین مہاجرین اور انصار کے اور بہتر تو یہ ہو کہ انکو وہان
نہ بھیجو پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین تو کسی قول اور کام مین تمہارے خلاف رائے نکرونگا راوی نے
بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو اہل مکہ معظمہ کو معلوم ہوئی پس آئے وہ سب کے سب حضرت صدیق کے
پاس مسجد نبوی مین اور پایا گرد انکے ایک جماعت کو مسلمانون نے کہ باہم ذکر فتح مسلمانون کی اور انکے غلبے کا شکر کہہ
رہے تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ داہنی جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بائین جانب اور مسلمان گرد حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹھے تھے پس آئے قریش حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا انکو اور بیٹھ گئے انکے
سامنے اور آپسمین بات چیت کی کہ کون شخص تم مین کا پہلے کلام کریگا پس جسنے پہلے گفتگو کی وہ ابوسفیان صخر بن حرب تھے
کہ سامنے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور کہا کہ ای عمر تھے تم دشمن رکھنے والے ہمارے اور چھوڑنے والے زمانہ جاہلیت مین
اور تھے تم مخالف ہمارے اور ہم تمہارے پس جب ہدایت فرمایا اللہ تعالی نے ہمکو اسلام کی مٹا دیا اس چیز کو اللہ تعالی نے
جو ہمارے دلون مین تمہاری نسبت تھی کسواسطے کہ ایمان نے مٹا دیا شرک اور دشمنی و فریب کو اور تم ابھی پراگندہ کرتے ہم
اور دشمن رکھتے ہو ہمکو آیا نہین ہین ہم تمہارے بھائی اسلام مین اور ایک باپ کی اولاد نسب مین پس یہ کیا عداوت
تمہاری ہمارے ساتھ ای بیٹے خطاب کے آگے اور اب بھی آیا نہین ہو سکتا ہی کہ دھو ڈالو تم اپنے دل کو کینہ اور دشمنی سے
جو ہمارے ساتھ ہی اور ہم جانتے ہین کہ تم بیشک بہتر ہو ہمسے اور تم سبقت کرنے والے ہو ایمان و جہاد مین اور ہم خوب اس امر کو
پہچانتے ہین اور اس سے منکر نہین ہین پس سکوت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بسبب شرم و حیا کے یہانتک کہ پسینا نکل آیا
پھر کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ تھا مطلب میرا اس کلام سے مگر جدا کرنا بدی اور بچانا خونریزی کا کسواسطے کہ غیرت زمانہ جاہلیت
کی تم مین باقی ہی اور تم برائی اپنے نسب کی ظاہر کرتے ہو ان لوگون پر جو سابق الایمان ہین پس کہا ابوسفیان نے کہ مین گواہ
کرتا ہون تمکو اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ مین نے قید کیا ہی اپنی ذات کو خدا کی راہ مین اور اسی طرح
سب روساے مکہ معظمہ نے کہا پس راضی ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکی گفتگو سے اور دعا مانگی حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ نے کہ ای میرے اللہ پہونچا تو ان لوگون کو بہتر اس چیز کا جسکی وہ لوگ امید رکھتے ہین اور نیک جزا دے انکے کامون کی
جو کرینگے اور دے انکو مدد انکے دشمنون پر اور نہ غلبہ و قرار دے انکے دشمنون کو انپر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ
قسم ہی خدا کی کہ نہین گذرے تھے مگر تھوڑے دن تا اینکہ آئے گروہ کثیر یمن سے کہ مقدم انکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی تھے

اور انکے ساتھ عورتین اور لڑکے تھے اور آئے تھے باراده جانے ملک شام کے پس ہنوز مدینۂ طیبہ مین پہونچکر قرار نہین پکڑا تھا کہ مالک اشتر نخعی آئے اور اُترے وہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور تھے وہ فریفتۂ محبت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حاضر ہوے تھے وہ اکثر معرکون مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ اور ارادہ کیا اُنھون نے لوگون کے ساتھ شام کے جانے کا پس جمع ہوا مدینۂ منورہ مین ایک بڑا لشکر بقدر سات ہزار سوار کے اور اس لشکر کے ساتھ قوم حمیر بھی تھی پس جب پورا ہوگیا کام اس لشکر کا لکھا حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک خط خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ تعالی عنہ کو اس عبارت سے وھو ہذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ من ابی بکر خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی خالد بن الولید المخزومی ومن معہ من المسلمین اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وامرک بتقوی اللہ فی السر والجہر والرفق بالمسلمین والحمل لضعیفھم والتجاوز عن مسیئھم والمشاورۃ لھم وقد فرحت بما فتح اللہ علیکم وافاد اللہ علیکم من النصر وہزیمۃ الکفار فاجمل المسیر واتبک الی ان تطاور فتسلی ارضھم وانزل علی جنۃ الشام الی ان یاذن اللہ تعالی بفتحھا علی یدیک ثم الی الحصون المعرات واطلب انطاکیۃ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وقد نفذت الیک ابطال الیمن والبوت النخع وافیال مکۃ ولیکفیک عمرو بن معدیکرب ومالک الاشتر وان نزلت علی المدینۃ العظمی ذات الجبل المطل انطاکیۃ فان الملک ہناک فان صالحک فصالحہ وان حاربک فحاربہ ولا تدخل الدروب اذ تکاتبنی بذلک مع انی اظن ان الاجل قد اقترب ہر قل پھر لکھا اس آیۃ کو کل نفس ذائقۃ الموت والسلام علیکم پھر لپیٹا خط کو اور ثبت کیا اسپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سپرد کیا وہ خط عبد الرحمن بن حمید الجمحی کو اور کہا اُسے کہ متعین قاصد شام کے تھے اور تحسین جو اب بھی پہونچا کو پس لے لیا عبد الرحمن نے وہ خط اور چلے اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر براه شارع عام کے طی کرتے ہوے منازل کو یہانتک کہ پہونچے دمشق مین اور پہونچایا خط خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید نے خط پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا تھا کوچ کیا تھا اُنھون نے بجانب دمشق کے اور اہل دمشق خبر مارے جانے دلیران لشکر بادشاہ اور اُنکی ہزیمت کی سُن چکے تھے پس سب گھبرا گئے وہ لوگ اور بھاگے اہل دیہات اور بستیون کے اور پناہ گزین ہوے وہ دمشق مین اور مہیا کیا سامان قلعے کا اور بلند کین اُنھون نے تلوارین اور طوق درق اور نیزے اور ڈھلواسیان اور عرادات کو اوپر دیوار شہر پناہ کے اور تقاضے کیا نشانون کو پس جب ہوشیار ہوگئے وہ لوگ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور لشکر ہمراہی انکا اور زیادہ ہوئے عمرو بن العاص ساتھ دو ہزار کے اور لشکر شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن ربیعہ کا ساتھ دو ہزار کے اور بھر گئی زمین سوا انکے ساتھ معاذ بن جبل کے اور دیکھا اہل دمشق نے ایک لشکر جرار پس یقین ہوگیا اُنکو اپنی ہلاکت کا اور آکر اُترے خالد بن الولید بمقام دیر کے جو اُنکے نام سے مشہور ہے اور درمیان دیر اور دمشق کے بیچ کی مسافت آدھ کوس کی تھی پس جب اُترے وہ اُس مقام مین بُلایا امرائے لشکر کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ تمکو معلوم ہے جو فریب

ان لوگون نے ہمارے ساتھ وقت ہمارے پھرنے کے کیا ہی پس جاؤ تم مع ہمراہیان اپنے اور اکثر انکو لیکر باب جابیہ
ور جگہ کو نہ چھوڑو اور نہ جوانمردی کرو تم واسطے قوم کے ساتھ امان کے پس قریب ہین ڈالین وہ تمکو یا آوین تمھارے
پاس اپنے کر سے اور دروازون سے فاصلے پر ٹھہرو اور بھیجو انکی طرف ایک فوج کو دوسری کے بعد اور مقرر کرو واسطے
اپنے لوگون کے نوبت اور باری کو اور نہ دلتنگ ہو زیادہ اُس مقام کے ٹھہرنے سے اور صبر کے پیچھے فتح ہوتی ہی
پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھارا کہنا مجھے بخوشی منظور اور پسند ہی پھر روانہ ہوے وہ ساتھ چوتھائی
لشکر کے یہانتک کہ پہونچے باب جابیہ پر اور کھڑا کیا انکے واسطے ایک گھر چمڑے طائفی کا فاصلے پر دروازہ جابیہ سے واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی سلیمان بن عوف سے اور انھون نے حمید رحمہ اللہ سے اور انھون نے ابی محمد عبداللہ بن حجاز الانصاری
سے کہا حجاز نے کہ مین نے پوچھا اپنے جد سے جو ہنگام فتح دمشق کے لشکر ابوعبیدہ بن الجراح مین موجود تھے اس بات کو کہ کیا چیز
مانع تھی ابوعبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ کھڑا کیا جاتا انکے واسطے کوئی خیمہ خیمہا کے روم سے جو مال الغنیمت مین بمقام
اجنادین اور بصرہ اور تدمر اور حوران کے ملے تھے اور وہ کئی ہزار خیمے انکے پاس مال لوٹ سے موجود تھے پس کہا میرے
جد نے کہ ای میرے بیٹے باز رکھا تھا ابوعبیدہ بن الجراح کو اس امر سے فروتنی اور عاجزی نے واسطے اللہ تعالی کے
اور یہ کہ نہ گھمنڈ کرین مسلمان زینت دنیا مین اور یہ کہ دیکھین اور جانین رومی اس بات کو کہ مسلمان بہ طلب
خواہش ملک کے نہین لڑتے ہین بلکہ بامید ثواب از جانب اللہ تعالی اور طلب آخرت کے لڑتے ہین اور حال یہ تھا کہ
ہم لوگ مسلمان جاتے اور اترتے تھے انکے شہرون مین پس دور کھڑے کرتے تھے ہم خیمے انکے اور رکھتے تھے انکے آگے [illegible]
اور ہتھیار اور زرہین اور قسطاریات اور طوارق اور نہین نزدیک انکے جاتا تھا کوئی شخص ہم مین کا اور کبھی بھاگ جاتے تھے
اکثر لوگ ہم مین سے پانی مین پس نہین رجوع کرتے تھے خیمون کی طرف اسواسطے کہ اللہ تعالی کا نام اسمین نہین لیا گیا تھا
ملا ساتھ شرک کے اور تھے ہم کہ جاتے تھے دشمن کی لڑائی مین خالی ہاتھ ہتھیار سے اور بعض ہم مین سے ایسے تھے کہ خرمے کی
گٹھلیون کو ایک دوسری کے ساتھ دستے مین لپیٹ کر باندھ لیتے تھے اور اسکو بجاے زرہ کے پہنتے تھے واقدی رحمہ اللہ
روایت کی ہی کہ جب اترے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ باب جابیہ پر حکم کیا اپنے ساتھیون کو لڑائی کا پھر خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو بلایا اور کہا کہ جاؤ تم اپنے ہمراہیون کے ساتھ باب الصغیر پر اور نگاہ
رکھو اپنی ورا طرف کو جہاں ہین تمکو امیر مقرر کرتا ہون اور اگر شہر سے کوئی ایسا نکلے جسکے مقابلے کی تم طاقت نہ رکھتے ہو بس روانہ کرو تم
کسی کو میرے پاس تاکہ مین کمک کرونگا تمھاری اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر بلایا شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو اور کہا انسے کہ تم اپنے ساتھیون کو لیکر باب توما پر جاؤ اور احتیاط رکھو حاکم اس دروازے سے جسکا نام توما ہی اور اگر وہ
تمھارے مقابلے کو نکلے پس اطلاع دو مجکو تاکہ کمک کرونگا مین تمھاری کہ مین نے سنا ہی کہ بتحقیق توما سخت اور ہوشیار ہی لڑائی مین اور
وہ سردار قوم کا ہی اور ہرقل بادشاہ اسکو دوست رکھتا ہی اور یہ امر بسبب اسکی شجاعت کے ہی اور اسی وجہ سے ہرقل نے اسکو اپنی بیٹی

پیادہ دی ہی پس کہا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ہی ہم مین کوئی ایسا کہ جسپر اسکا حیلا اور فریب چل سکیگا اگر چاہا
اللہ تعالی نے پھر طلب کیا خالدؓ بن الولید نے عمرو بن العاصؓ بن وائل السہمی کو اور کہا کہ جاؤ تم مع اپنے لشکر کے
باب الفرادیس پر اور ٹھہرو وہان اور نہ ہٹو تم اُس جگہ سے کس واسطے کہ مین نے سنا ہی کہ وہان بہادر اور دلیر لوگ
قوم کے ہین پس گئے عمرو بن العاص باب الفرادیس پر پھر بلایا خالدؓ بن الولید نے قیس بن ہبیرۃ المرادی کو اور تھوڑا لشکر
اُنکے سپرد کر کے کہا کہ تم مع اپنے ساتھیون کے جاکر باب کیسان پر ٹھہرو پس گئے قیس بن ہبیرۃ اس باب پر واقدی رحمہ
اللہ نے روایت کی ہی کہ باب مرقش دمشق کا بند تھا اور اس دروازے پر لڑائی تھی اور اسی وجہ سے عرب نے
اسکا نام باب السلامتہ رکھا تھا پھر خود خالد بن الولید رضی اللہ عنہ باب شرقی پر اُترے اور طلب کیا ضرارؓ بن الازور کو اور
دو ہزار سوار اُنکے ساتھ کر کے کہا کہ تم بطور طلیعہ لشکر کے رہو اور پھرو گرد تمام شہر کے پس اگر پیش آوے تمکو کوئی امر سخت
یا دکھائی دین تمکو جاسوس قوم کے پس اطلاع دو تم اور روانہ کرو بجانب میرے کہ مین جو کچھ مناسب ہوگا کرونگا ضرار
بن الازور رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ تو میری خواہش کی بات نہین ہی کہ لڑائی کو چھوڑ کر مشغول با نتظار و خود آرائی
رہون پس کہا خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ لڑو تم جہانتک کہ قدرت اور طاقت رکھتے ہو پس کہا ضرار بن الازور رضی اللہ
عنہ نے کہ اگر ایسا ہی تو بہتر ہی پھر روانہ ہوے ضرارؓ بن الازور اشعار رجز کے پڑھتے ہوے مثل شیر غضبناک و رچیتے
خشم آگین کے اور باقی خالدؓ بن الولید باب شرقی پر اور حملہ کیا قوم نے اُس مقام پر پس چلی قوم لڑنے کو اور ارادہ کیا اہل دمشق نے
اس امر کا کہ لڑین وہ جبتک کوئی اُنمین کا باقی رہے اور نہ حوالہ کردین عورتون اور اولاد کو اور چلائے دونون
لشکرون نے آپسمین تیر اور پتھر اور ڈھیلوا سی یہانتک کہ زخمی ہوے اکثر لوگ دونون طرف کے اور آئے عبدالرحمن
بن حمید جمحی مدینہ منورہ سے خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لیکر دروازہ شرقی پر اس حالت مین کہ تھے خالدؓ بن الولید
دروازہ شرقی پر اور ایک جماعت انکے ساتھیون کی ہمراہی رافع بن عمیرۃ الطائی کے دشمنون سے لڑتے تھے پس دیا
عبدالرحمن نے خط اُنکو پس جب پڑھا خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُس خط کو خوش ہوے اُسکے مضمون سے اور خوشخبری
سُنائی اپنے ساتھیون کو ساتھ آنے لشکر کے ہمراہی ابی سفیان اور عمرو بن معدیکرب زبیدی کے اور مشہور ہوئی یہ خبر بیچ
مسلمانون مین اور دن بھر لوگ مصروف لڑائی رہے تا آنکہ رات ہوئی اور دونون فریق جدا ہوے اور ہر سردار مسلمانون کا
اپنے دروازے پر ٹھہرا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہر دروازے پر بھیجا اور پڑھکر
سُنایا گیا اُن لوگون کو پس خوش ہوے مسلمان بسبب آنے کمک کے اور شب گذرانی لوگون نے درانحالیکہ مستعد تھے واسطے
لڑائی کے نگاہبانی کرتے تھے نوبت بہ نوبت اور ضرارؓ بن الازور گھومتے تھے گرد انکے اور وہ نہین ٹھہرتے تھے ایک جگہ باحتیاط
اس امر کے مشرکین سے کہ نکلین وہ شہر سے مسلمانون پر یا آپہونچے کوئی لشکر اُنپر ہرقل کی طرف سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہی کہ رات کو زیادہ ہوئی آواز تکبیر مسلمانون کی اور رومی بھی چلاتے تھے ساتھ کلمات بیجان اور نشان اپنے کے

ذکر مشورہ کرنا اہل دمشق کا بمقابلہ مسلمانون کا توما سے ۱۱

دیوار شہر پناہ سے اور گھنٹے بجائے جاتے تھے اور مشعلین روشن تھین مثل روشنی دن کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جمع
ہوے اہل دمشق اپنے رئیسون اور دانشمندون کے پاس اور مشورہ کیا آپسمین پس بعضون نے کہا کہ ہماری رائے تو یہ ہی کہ مصالحہ
کر لیوین ہم قوم مسلمانون سے اُس مقدار پر کہ طلب کرین وہ ہمسے کسواسطے کہ نہین ہی ہمکو طاقت اُنکے مقابلے کی ورنہ ہم زیادہ
شجاع ہین اُنسے جو یکجا ہوے تھے اجنادین مین قوم ہرقلیہ اور بطارقہ اور اراحیلہ و رقیاصرہ سے اور پھیر دی اللہ انکو مسلمانون نے
مثل پیسنے غلے کے پس کہا بعض رومیون نے کہ چلو بادشاہ کے داماد توما کے پاس کہ مشورہ کرین ہم اُس سے اور دیکھین کہ وہ کیا کہتا ہی
اور درخواست کرین اُس سے اس امر کی کہ دور کرے وہ ہمسے اُس چیز کو جسمین ہین یا مصالحہ کرینگے ہم مسلمانون سے یا انکے
مقابلے کو نکلینگے پس حمایت کریگا وہ ہماری راوی نے بیان کیا ہی کہ چلی وہ ساری قوم توما کے دروازے پر اور دروازے پر لوگ
ہتھیار بند مقرر تھے پس پوچھا اُن لوگون نے قوم سے کہ کیا چاہتے ہو تم انھون نے کہا کہ ہم بادشاہ کے داماد توما کو چاہتے ہین
پس گیا بعض اُنمین کا بطلب اجازت کے پاس توما کے اور اجازت دی اُسنے پس داخل ہوئی قوم اُسکے پاس اور سجدہ کیا انہون نے اُسکے
سامنے پس خوش ہوا وہ اور حکم بیٹھنے کا دیا انکو پس بیٹھے وہ اور تھے وہ بڑے رنج مین بسبب اُس چیز کے جو اُتری تھی اُنپر پس متوجہ ہوا
انکی طرف توما اور پوچھا اُسنے کہ کیا سبب ہی تمھارے آنے کا اندھیری رات مین پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار پناہ اور داد دے ہمکو
اس بلا سے جو ہمپر نازل ہوئی ہی اور گھیر لیا ہی ہمارے شہرون کو کہ وہ چیز ہمارے سامنے آئی ہی جسکی طاقت ہم نہین رکھتے اور ہم
آئے ہین تیرے پاس اور اعتماد رکھتے ہین تجھپر پس یا مصالحہ کر تو اہل عرب سے اُس چیز پر جو وہ مانگین یا لکھ بادشاہ کو کہ ہماری
کمک کرے یا باز رکھے مسلمانون کو ہمسے کہ ہم قریب بہلاکت پہونچے ہین پس جب سُنا توما نے انکی گفتگو کو ہنسا اور کہا کہ خرابی ہو تمکو
طمع اور امید دلائی تمنے اپنے دشمن کو آپ مین پس طمع کی دشمن نے تم مین قسم بادشاہ کے سر کی کہ نہین دیکھتا ہون مین قوم
مسلمانون کو اہل وہ لائق واسطے لڑائی کے اور نہ انکو لائق شہر کے جگہہ تیراندازی کے اور اگر پہونچینگے وہ مجھ تک تو ملا دونگا
انکے آگے والون کو پیچھے والون مین اور لونگا بدلا اپنی قوم کا اُنسے اور رہو تم اپنے شہر مین اطمینان سے پس اگر کھول دیا جاوے
انکے واسطے دروازہ تو نہین جماعت ہی قوم کو کہ آجاوین وہ شہر مین پس کہا اہل دمشق نے کہ اے سردار قوم مسلمان بہت بڑھکر ہین
ان صفات سے جو بیان کیا تو نے اور ایک شخص چھوٹا اور بوڑھا سا اُنمین کا دس اور بیس سے لڑتا ہی اور سردار انکا بڑا سخت کہ
کہ اُسکا مقابلہ نہین ہو سکتا ہی پس اگر ہی تو امن مین رکھنے والا ہمارے شہرون اور نگہبان ہمارے اموال کا اور حمایت کرنیوالا
ہمارا اپنی فیات اور اپنی قوم سے پس مصالحہ کرلے تو اُنسے یا چل تو ہمارے ساتھ اُنکے مقابلے مین پس کہا توما نے کہ اے قوم تم زیادہ ہو
جماعت مین مسلمانون سے اور پیچھے تمھارے مثل اس شہر کے ہی اور تمھارے واسطے جو سامان اور ہتھیار اور زرہ وغیرہ ہین انکے
پاس اسقدر نہین ہین کسواسطے کہ وہ لوگ ننگے پیر اور ننگے بدن ہین پس کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار انکے ساتھ ہمارا سامان
اور ہمارے ہتھیار بہت ہین جو انھون نے لیا ہی فلسطین مین لشکر روبیس سے اور جو لیا ہی لشکر بصری مین اور ہمسے بروز مقابلہ کرنے انکا روس
اور عزازیل سے بمقام بیت لہیا کے اور جو لیا ہی انھون نے بمقام شحورا کے بولص اور اُسکے بھائی بطرس سے اور جو لیا ہی انھون نے

اجناوین مین پہنچ تحقیق سامان اور مال ہمارا لے لیا ہے قوم نے ولیکن یقین لیتے ہین وہ لوگ اس سبب بوجہ بے پروائی کے علاوہ اسکے انکے نبی نے انکو اللہ کی طرف سے خبر دی ہے کہ جو شخص کفار مین سے مارا جائیگا وہ جائیگا طرف آگ کے اور جو شخص مسلمانون سے مقتول ہوگا جائیگا طرف بہشت اور حیات دائمی کے پس اسی وجہ سے مقابلہ کرتے ہین وہ لوگ ہم سے تنگی پر ثابت تاکہ سوچین وہ بجانب اسکے جو کہا ہے انکے نبی نے انکے واسطے پس جب سنا توما اُن لوگون کے کلام سے اور کہا کہ اسی سبب سے کہ ہوا ہے دلون مین یہ کلام اور سولے اُنکے اور اُنکی باتین درازی اور امید اور طمع کیا ہے ان فروبایا اور غلامون نے تم مین اور اگر ہم مین اور ساتھی ہمارے وفتہ اُنکے تو تمھین اُنسے غالب ہو جاتے لڑائی مین اسواسطے کہ تم کئی حصہ اُنسے بڑھکر ہو شمار مین پس کہا اُن لوگون نے کہا دشمنا آسان ہی کہتو انکے یار اور شدت کو جسطرح سے تجکو منظور ہو اور جان لے تو اس امر کو کہ اگر تو یاد رکھیگا قوم کو ہم سے تو کھولینگے ہم دروازہ شہر کا انکے واسطے اور مصالحہ کر لیوینگے ہم اُنسے اس چیز پر جو طلب کرینگے وہ لوگ ہم سے پس جب سنا توما نے اُنکی گفتگو سوچا دیر تلک ... کہ یہ لوگ ایسا ہی کرینگے جیسا کہ کہتے ہین پس کہا اسنے کہ مین ... اہل عرب کو تم سے اور مار ڈالونگا انکے سردارون کو ایک ایک کرکے مگر مین چاہتا ہون کہ تم قوت دو مجکو اور لڑو میرے ساتھ ہو کر اسی لڑائی کو پسند کرون مین اسکو اور سوچ لی تم اس لڑائی سے اپنی مراد کو پس کہا اُن لوگون نے کہ ہم تیرے ساتھ ہین اور تیرے سامنے لڑینگے اور سب کے سب شہر ... پس کہا توما نے کہ صبح پر رکھو قوم کو واسطے لڑائی کے یہان تک کہ آویگا عرب پر بڑا کام سخت اور ناگوار راوی نے بیان کیا ہے کہ بعد اس گفتگو کے پھر وہ لوگ اپنی جگہون مین اس قرار داد پر تھے وہ تو مانے شکر گزار اور تھے وہ منتظر اسکے حکم کے اور متوجہ ہوے تمام رات نگہبانی پر اور آگ برجون اور دروازون پر روشن تھی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہون ... مصروف اور متوجہ بدل تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر عورتون اور لڑکون اور مال غنیمت کے پاس تھے اور رافع بن عمیرة الطائی بیچ لشکر زحف وغیرہ کے تھے اور لوگ رات کو نگہبانی کرتے ہے تا اینکہ چمکی روشنی صبح کی اور نماز پڑھی ہر سردار نے ہمراہ اپنے لشکر کے اور نماز پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ساتھیو بمقام باب الجابیہ کے اور حکم دیا اپنے ساتھیون کو لڑائی پر جانے کا اور کہا کہ نہ رنجیدہ ہو لڑائی سے پس جو شخص آج کے دن مشقت اٹھاویگا کل راحت پاویگا اور وہ بڑی ساعت ہوگی اور احتیاط رکھو تیرون سے تحقیق تیر خطا بھی کرتے ہین اور کارگر بھی ہوتے اور نہ سوار ہو گھوڑون پر اسواسطے کہ دشمنان خدا تمسے اونچی جگہ پر ہین اور انکو تیر چلانے کا موقع اچھا ہے اور قوت دیوین بعض تم مین سے بعض کو اور ثابت رہو اور مقابلہ دشمن ... مضبوطی کرو راوی نے بیان کیا ہے پس روانہ ہوے وہ سب باراده لڑائی کے پیادہ پا بطرف دشمنون کے اور چھپایا اپنے تئین ڈھالون سے اور آمادہ ہو کر چلے یزید بن ابی سفیان باب الصغیر کی طرف اور قیس بن ہبیرہ باب کیسان سے اور رافع بن عمیرة باب شرقی سے اور شرحبیل بن حسنہ باب توما سے اور عمرو بن العاص باب فرادیس سے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے رفاعہ بن قیس سے روایت کی ہے کہا رفاعہ نے کہ نہین تھا کوئی ہم مین سے اس لڑائی مین سوار مگر بقدر دو ہزار سوار کے ساتھ ضرار بن الازور کے بنگام محاصرے کے کہ وہ پھرتے تھے گرد

شہر کے تاکہ در نہ آوین دشمن ناگہان مسلمانون پر اور جسوقت کہ تم دروازے پر ضرار بن الازور آئے تو ٹھہرتے تھے وہان اور آمادہ
اور تیز کرتے تھے لوگون کو لڑائی پر اور کہتے تھے کہ صبر کرو صبر کرو واسطے لڑائی دشمنان خدا کے اٹھائے جاؤ گے کل یعنی قیامت کو
بیچ سایۂ قرب اللہ تعالیٰ کے اور اگر ایسا ہو کہ دشمنان خدا ظاہر ہون اور مقابلہ کرین تم سے پیچھے دیوار شہر پناہ کے پس اللہ تعالیٰ
قادر ہی اس امر پر کہ بھیجے اونپر عذاب اونکے اوپر سے اور اونکے پیرون کے نیچے سے اور مین امید رکھتا ہون تمھارے واسطے فتح کی اگر چاہا تعالیٰ
نے راوی نے بیان کیا ہی پس بلایا لوگون نے ایک دوسرے کو واسطے لڑائی کے اور چلائے تیر اندازون نے تیر اور آئے تیر قلعے
والون کی طرف سے اور کام کیا عرادات اور ڈھلواسیون نے اور مسلمان ثابت قدم تھے اس بلا پر جو مشرکین کی طرف سے اونپر
آئی تھی اور نکلا توما داماد بادشاہ کا اس روز اپنے سے جو اسکے نام سے بولا جاتا تھا اور تھا ایک شخص اہل دمشق کی جماعتون مین
راہب عابد زاہد اور شجاع اور دانشمند بھی تھا اور اونکے نزدیک شہر کفر مین اس سے زیادہ عابد اور زاہد اونکے دین کا کوئی نہ تھا
وہ بزرگ قوم کے نزدیک بہت تھا وہ اس دن اپنے مکان سے اور صلیب اعظم اوسکے سر پر تھی پس گاڑ دیا اوسنے صلیب کو برج کے اوپر
اور ٹھہرے اور رجوع ہوئے بطارقہ اور راہب اور بڑے بڑے نصرانی گرد اسکے اور انجیل ایک شخص عالم کے ہاتھ مین تھی اونسے اور
رکھا انجیل کو قریب صلیب کے اور بلند کین قوم نے آوازین اپنی اور زیادہ ہوئی گفتگو اور قیل و قال اونکی اور آگے آیا اور رکھا توما نے اپنے
ہاتھ کو ایک سطر پر انجیل کے اور کہا اسنے کہ اے اللہ مدد دے ہم مین سے اوس شخص کو جو حق پر ہو اور غالب کر اسکو اور نہ حوالہ کر ہمکو دشمنو کے
ہاتھ مین اور تباہ اور برباد کر ظالمون کو کہ تو ظالم کو جانتا ہی اے اللہ میرے نزدیکی چاہتے ہین ہم تجھسے بوسیلہ صلیب و اس شخص کے
جو سولی دیا گیا اور ظاہر کین اس شخص نے نشانیان ربوبیت اور افعال لاہوتیہ کی اور وہ شخص قدیم اور ہمیشہ تیرے ساتھ ہے
دنیا مین آیا پھر تیرے پاس لوٹ گیا اور لایا ہے اسی انجیل کو تیرے پاس سے پس مدد دے ہمکو اون ظالمون پر اور غالب کر اس شخص کو
جو راہ راست پر ہو راوی نے بیان کیا ہے کہ آمین کہی قوم نے اسکی دعا پر رفاعہ بن قیس نے کہا ہے کہ اسی طرح سے بیان کیا
مجھسے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور جیسے شرح اور بیان کیا اس کلام توما کو شرحبیل بن حسنہ
وہ رودماس حاکم بصرہ کے شرحبیل بن حسنہ کے لشکر مین باب توما پر تھے اور جو کلام رومی اپنی زبان مین کرتے تھے وہ ہمکو ہماری
زبان مین بتا دیتے تھے رفاعہ نے کہا ہی کہ پناہ مانگی مسلمانون نے اللہ تعالیٰ سے اہل دمشق کے کلمات کفر اور اونکے تہمت لگانے سے
حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام پر اور برے شرحبیل بن حسنہ اور مسلمان ساتھی اونکے اور ارادہ کیا اب توما کا اپنے حملے سے اور سخت
ناگوار گذرا اونکو قول توما مردود کا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ اے دشمن خدا تو جھوٹا ہی کیونکہ تحقیق مثل عیسی علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کے
نزدیک آدم کے ہی کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اونکو مٹی سے زندہ رکھا اونکو جبتک چاہا اور بلا لیا اونکو جب چاہا پھر شدت اور سختی کی شرحبیل نے
اوسپر لڑائی مین و سا سدق مسلمان ایسی سخت لڑائی لڑے کہ کبھی ایسی لڑائی دیکھی نہین گئی تھی اور سارے لوگون نے پتھر اور چلائے تیر دیر پر
پس زخمی کیا بہت لوگون کو اور تھے منجملہ زخمیون کے ابان بن سعید بن العاص کہ ایک تیر زہر آلودہ اونکے لگا تھا پس نکال لیا اونھون نے تیر کو اور
باندھ لیا زخم کو اپنے عمامے سے اور پایا ابان نے اثر زہر کا اپنے بدن مین پس پیچھے ہٹے وہ اور اوٹھا لیا اونکو اونکے بھائیون نے اور لے گئے

فصل ۱
ذکر لڑائی دمشق اور قصہ توما اور شہید ہونا ابان بن سعید کا ۱۲

اُسکو اور دیکھی دشمن خدا توما نے کثرت لوگون کی بجانب صلیب کے اور اُسکے گرنے کو ہماری طرف پس یقین کیا اُسنے اپنی خواری کا
اور برہم ہوا اور کفر و انکار ظاہر کیا اور سخت گذرا اُسپر یہ معاملہ اور کہا اُسنے کہ پہونچیگی یہ خبر بادشاہ کو کہ صلیب سیاہ بزرگ
سے لی گئی مجھسے اور اہل عرب اسکے مالک ہوگئے تھے کچھ عرصے تک پس مضبوط باندھی اُسنے کمر اور لے لی تلوار اور سپر اپنی
اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ جس شخص کو تم مین سے میرا ساتھ دینا ہو پس ساتھ دے میرا اور جس کسی کا جی چاہے ٹھہر رہے
اور مین ضرور مقابلے کو جاونگا اور آرام دونگا مین اپنے دل کو اُن دشمنون کے دفع کرنے سے اور اُترا وہ جلدی سے اور
حکم کیا دروازہ کھول دینے کا پس کھولا گیا دروازہ اور نکلا وہ سب کے پہلے پس جب اُسکی قوم نے یہ حال دیکھا انہین باقی رہا
کوئی مگر یہ کہ اُترا حصار سے اُسکے پیچھے اسوجہ سے کہ حرص اور ارادہ اور دانشمندی اور شدت ربودگی اُسکی وہ لوگ
جانتے تھے پس بعضون کے ہاتھ مین کمان اور تیر تھے اور بعضون کے پاس سپر اور شمشیر اور نکلے سب کے سب مثل
پھیلی ہوئی ٹیڑی کے راوی نے بیان کیا ہے کہ مسلمان لوگ صلیب کے لینے مین مصروف تھے پس جب نکلے رومی
دروازے سے اور بلند ہوئین آوازین اُنکی ہوشیار کر دیا بعضون نے بعض کو پس جب دیکھا اُنھون نے اس معاملے کو
حوالہ کیا صلیب کو شرحبیل ابن حسنہ رضی اللہ عنہ کے اور جدا ہوگئے ایک ایک واسطے مقابلے اپنے دشمنون کے اور پھرے
اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنکے لشکرون پر درانحالیکہ ڈرانے والے تھے اُنکو اور لگنے لگے اُنکے اوپر تیر اور پتھر ہر جگہ سے دروازے کے
اوپر سے پس آواز دی اور پکار کر کہا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو پیچھے پھرو تاکہ بے ڈر ہو جاؤ دشمنون کے
تیرون اور پتھرون سے جو اوپر دروازون کے ہین پس پھرے لوگ پیچھے کو تا اینکہ بے ڈر ہوگئے اپنے دشمنون کی بدی سے
اور پیچھا کیا اُنکا دشمن خدا توما نے داہنے بائین لڑتے اور مارتے ہوے اور گرد اُسکے دلیر لوگ اسکی قوم کے تھے اور وہ
مثل اونٹ زبردست کے تھا پس جب دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کثرت اور غلبہ مشرکین کا پکارا اور برانگیختہ کیا
اپنی قوم کو لڑائی پر یہ کہتے ہوے کہ بھول جاؤ تم اپنی موتون کو اور ہو جاؤ طلب کرنے والے بہشت کے اور راضی کرو تم
اپنے خالق کو اپنے کام سے اسواسطے کہ وہ نہین پسند کریگا تمسے بھاگنے کو اور نہ پیٹھ پھیرنے کو حملہ کرو اُنپر اور چلاؤ انپر
برکت عطا کرے اللہ تم لوگون مین راوی نے بیان کیا ہے پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور بڑی لڑائی ڈالی قوم نے
اور ملگئے بعضی بعضون سے بعض سے اور کام کیا تلوارون نے اور چلایا تیر اور پتھر اور ملایا انھون سے سپرون کو اور سنا
اہل دمشق نے اس امر کو کہ توما مسلمانون کے مقابلے کو نکلا ہے اور صلیب اعظم اُسکے ہاتھ سے گر کر مسلمانون کی طرف
جا رہی پس نکلے وہ لوگ واسطے لڑائی کے درانحالیکہ دوڑتے تھے وہ تا اینکہ بڑھ گئی جماعت اُنکی اور دشمن خدا توما
داہنے اور بائین طرف دیکھتا اور ترغیب دیتا تھا اپنی قوم کو واسطے تلاش اور لینے صلیب کے کہ دفعۃً دیکھا اُسنے
صلیب کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس پس دیکھتے ہی تلوار نکالکر حملہ اور ہجوم کیا اُسنے اُنپر اور چلایا اور
کہا گالی دیکر کہ ڈالدو تم صلیب کو تحقیق پہونچگئی تمپر بلا اور سختی اُسکی راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا شرحبیل

بن حسنہ نے اُسکے ناگہانی ڈرانے کو اسنے اوپر سپر ڈال دیا صلیب کو اپنے ہاتھ سے اور سامنے اپنے سینے کے کیا سپر کو اور نکال لیا
اپنی تلوار کو اور سامنا کیا اُسکا اور حملہ سخت کیا دشمن خدا نے جب دیکھا اُسنے صلیب کو پڑی ہوئی اور آواز سخت سے
پکارا اپنے ساتھیوں کو پس آئے وہ اور کمک کی اُسکی مشرکوں نے اور دیکھا ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ نے حملہ دشمن خدا کو
شرحبیل بن حسنہ پر پس کہا اور پوچھا اُنھوں نے کہ یہ کون شخص ہی خوار کرنے والا اپنے نفس کا مسلمانوں نے کہا
کہ یہ داماد بادشاہ کا اور قاتل تمہارے شوہر ابان بن سعید بن العاص کا ہی پس جب سُنا ام ابان نے یہ کلام حملہ سخت
کر کے اُسکے نزدیک پہونچیں پھر چڑھایا تیر کو کمان میں اور چلایا بجانب توما کے پس دوڑے بجانب ام ابان کے گبر لوگ
اور گھیرا اور گزند پہونچائی اُنکو تاکہ ڈراوین اُنکو پس نہ التفات کیا ام ابان نے بجانب اُنکے غیر از یکبار قصد کیا تیر کو
اُسکے سردار پر اور پکار کر کہا بسم اللہ و علی ملۃ رسول اللہ پھر چھوڑا تیر کو اور دشمن خدا کو پہونچ گیا تھا شرحبیل بن
حسنہ تک اور قریب تھا کہ غالب ہو جاوے اوپر صلیب کے اور لے لیوے اُسکو دفعۃً تیر پہونچا اُسکی داہنی آنکھ پر اور گھس گیا
اُسمین پس پھرا دشمن خدا پیچھے کو چلاتا ہوا اور ارادہ کیا ام ابان نے کہ دوسرا تیر چلاوین اُس پر پس دوڑے لوگ انکی طرف
اور گھیر لیا دشمن خدا کو ساتھ سپروں اور ڈھالوں اور درق کے اور بچاتے تھے توما کو اُنسے پس جب یہ ڈر ہوئیں ام ابان شر اعدا
چلانے لگین تیر اور پڑھتی تھیں اشعار واقدی نے بیان کیا ہی کہ پھر مارا اُنھوں نے تیر ایک گبر کو پس جا لگا اُسکے
سینے میں اور گر پڑا وہ زمین پر اور دوسرا تیر مارا اُسکو پس لگا اُسکی گردن میں پس اوندھا ہو کر گرا اور مر گیا اور
دشمن خدا توما سب کے پہلے پھرا اور بھاگا تھا بسبب حرارت لگنے تیر کے پس چلا آیا وہ مثل اونٹ کے تا اینکہ داخل ہوا دروازے
مین اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اس حال کو پس پکار کر کہا اپنے ساتھیوں سے سختی تمہارے کس چیز نے تمکو
روک رکھا ہی اور یہ تحقیق رہائی پائی سگ رومی نے حملہ کرو تم ان کُتوں پر قریب ہی اللہ کے نزدیک یہ امر کہ پہونچ جاؤ تم دشمن
خدا تک پس حملہ سخت کیا مسلمانوں نے اور حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ اور سب لوگوں نے اور مار ہٹایا لشکر روم کو تا اینکہ
پہونچے وہ لوگ دروازے تک اور حمایت کی اُنکی قوم نے دیوار کے اوپر سے ساتھ تیروں اور پتھروں کے پس پھرے مسلمان
اپنی جگہ پر اور مار ڈالا اُنھوں نے تین سو رومیوں کو اور سلب لیے کپڑے اور ہتھیار اور صلیب اُنکی اور داخل ہوا دشمن خدا
توما شہر مین درانحالیکہ تیر نے اُسکی آنکھ مین قرار پکڑا اور نہیں نکلا تھا پس جب ملا توما قوم مین بند کر لیا اُنھوں نے
دروازے کو اور یکجا ہوئے گرد اُسکے بڑے بڑے معزز رومی قوم نصرانیہ اور راہب اور قسیس اور دارالحیہ سے اور چاہا اُنھوں نے
کہ نکالین تیر کو اور کھینچ لین اُسکی آنکھ سے مگر نہ نکل سکا وہ تیر اور اپنی جگہ مین رہا اور وہ نالہ و فریاد کرتا تھا جب دیگر کوئی
اس تدبیر مین اور کوئی سبیل اُسکے نکالنے کی نہ ملی پس کاٹ لیا تیر کی لکڑی کو اور باقی رہ گئی گانسی اُسکی آنکھ مین اور
باندھ دیا اُسکو پٹی سے اور کہا اُس سے چلنے کو پس انکار کیا اُسنے اور بیٹھ گیا اندر دروازے کے یہاں تک کہ سکون ہوا اُسکے
درد مین اور کہا قوم نے اُس سے کہ چلکر ٹھہر تو اپنے مکان مین اس باقی دن تک اسواسطے کہ آج کے دن دو مصیبتوں مین

ہم گرفتار ہوئے ایک مصیبت صلیب اعظم کی اور دوسری مصیبت تیر اندازی کی جو اس قوم سے ہمکو پہونچی اور جان سے گئے
اس امر کو کہ مسلمانون کے سامنے کوئی نہین ٹھہر سکتا ہے اور نہین مقابلہ کر سکتا ہے کوئی انکی مثل حرب مین اور نہین کی تھی ہمنے جیسے دعوت
مصالحہ کرنے کی مگر بسبب دیکھنے و سننے انکے حالات اور کامون کے اور سوائے صلح کے اور کوئی صورت ہم مناسب نہین دیکھتے ہین
پس خشمناک ہوا توما اور زیادہ ہوا غصہ باطنی اسکا اور کہا کہ مخفی ہو تم پر حال یہ ہو کہ لے لی گئی صلیب اعظم اور ایذا پہونچی میری آنکھ کو
اور مارے گئے میرے مصاحب اور مین غفلت اور بیخبری کرون ان غلامون سے اور بادشاہ کو میری غفلت کی اطلاع اور
اسکے نزدیک میرا عجز و بے ہمتی ظاہر ہو اور ضرور ہے مجھکو انکا مقابلہ کرنا اور ہر حال مین طلب کرونگا مین اپنی صلیب اور
لے لونگا بعوض اپنی آنکھ کے ہزار آنکھین انکی تاکہ بادشاہ کو معلوم ہو جاوے کہ مین نے اپنا بدلا انسے لیا اور قریب ہے
مین انکے ساتھ مکر کرونگا اور اسکے ذریعہ سے انکے سردار تک پہونچونگا اور بھگا دونگا انکی جماعت کو اور لوٹونگا
مال انکا اور وہ سب جو ہمسے لوٹا ہے انھون نے اور بھیجدونگا وہ سب بادشاہ کے پاس پھر بعد اسکے نہ راضی ہونگا اور
نہ اکتفا کرونگا مین انکے ساتھ اسی پر بلکہ تیار کرونگا مین ایک لشکر اور ساتھ لونگا بار برداریان اور زاد راہ اور
جاونگا انکے سردار ابی بکر کی طرف جو ملک حجاز مین ہین اور مٹا دونگا انکی نشانیون کو اور کھود ڈالونگا انکی مسجدون کو
اور کردونگا انکے شہرون کو مسکن گوہون اور گدھون اور وحشی جانورون کا پھر توما ملعون چڑھ گیا دروازے کے اوپر
اور آنکھ مین پٹی باندھے ترغیب دیتا تھا لوگون کو تاکہ دور ہو جاوے انکے دلون سے رعب اور کہتا تھا کہ بیصبری نکرو
اس معاملے مین جو ظاہر ہوا انکو مسلمانون سے اور بیشک صلیب بھگا دیگی انکو بسبب اپنی سختی کے اور مین ذمہ دار ہوتا ہون
اس امر کا پس قرار پکڑا لوگون نے اسکے کلام سے اور سخت لڑائی لڑے اور صبر کیا انکے مقابلے مین مسلمانون نے اور
اطلاع دی شرحبیل بن حسنہ نے اس حال کی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اور کہا قاصد سے کہ بیان کر تو خالد بن الولید سے
کہ اس دشمن خدا توما داماد بادشاہ کے ہاتھ سے ظاہر ہوا ہمکو وہ امر جو اندازہ و شمار سے باہر ہے پس ہماری کمک کے واسطے
لوگ بھیجو اسوجہ سے کہ ہمارے اوپر لڑائی ہر جگہ سے زیادہ ہے پس جب پہونچا قاصد پاس خالد بن الولید کے اور حال لڑائی
مشرکین اور توما کے زخمی ہونے اسکی آنکھ کا ابان کے تیر سے اور گر پڑنا صلیب کا اور آجانا اسکا ملکیت مسلمانون مین
اور مارا جانا اس شخص کا جسکے ہاتھ مین صلیب تھی انسے بیان کیا خوش ہوئے خالد بن الولید اور سجدہ خدا کا ادا کیا پھر کہا کہ یہ
ملعون توما معزز ہے بادشاہ کے نزدیک اور وہی منع کرتا ہے قوم کو مصالحے سے اور مین اللہ تعالی سے امید رکھتا ہون کہ کفایت
کرے ہمارے واسطے اللہ تعالی اسکے کام مین اور پھیر دے اسے بدی اور برائی اسکی پھر قاصد سے کہا کہ پھر جا تو اور کہہ شرحبیل
بن حسنہ سے کہ جسطرح سے مین نے تمکو مامور اور حکم کیا ہے اسی طرح حفاظت کرتے رہو اسواسطے کہ ہر گروہ مسلمانون کا مشغول ہے
اس کام مین جسکے نزدیک ہے وہ اور مین تمسے نزدیک ہون اور تمہارے ساتھی ضرار بن الازور بھی شہر کے گرد پھرتے ہین اور ہر وقت
نزدیک ہین اور نہ آویگا کوئی تم پر انکے سامنے ہو کر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس لڑو تم اور نہ رنجیدہ ہو راوی نے بیان کیا ہے کہ

قاصد نے پھر آکر جواب خالدؓ بن الولید کا شرجیل کو پہونچا یا پس صبر اور استقامت کیا اُنھون نے اور لڑا کیئے باقی اُ دن تک
اور صبر کیا مسلمانون نے اپنی جگہون پر اور سرداران مسلمانون کے حال لڑائی اور سختی توما کا ساتھ شرجیل کے اور لوٹ لینا
شرجیلؓ بن حسنہ کا صلیب کو سُنکر بہت خوش ہوے اور ثابت رہے لوگ لڑائی مین یہان تک کہ گذر گیا انسے وقت نماز ظہر کا اور
نزدیک ہوا وقت عصر کا پس موقوف کر دیا اُنھون نے لڑائی کو اور پھرا ہر فرقہ اپنی جگہ پر تا اینکہ شام ہو گئی اور روشن کی گئی آگ
اور پڑھا گیا قرآن مجید اور اذان کہی موذنون نے اور نماز عشائی پڑھی ہر سردار نے اپنی جماعت کے ساتھ **واقدی** رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ جب تاریکی رات کی ہوئی بلایا توما ملعون نے بڑے بڑے لوگون اور دلیران دمشق کو پس آئے وہ لوگ
اُسکے پاس اور کہا اُسنے اُنسے کہ ای اہل اس دین کے تحقیق گھیر لیا ہی تمکو ایسی قوم نے کہ نہین ہی اُنمین نیکخوئی اور نہ دین اور نہ ایمان
اور نہ وفاداری اور نہ ذمہ داری اور اگر مصالحہ کروگے تم اُنسے اور دینگے تمکو وہ امان تو نہ وفاداری کرینگے وہ تمھارے ساتھ
اور نہ صلح رکھینگے تمسے اور اپنی اولاد اور عورتین اپنی اسواسطے ساتھ لائے ہین کہ انکو تمھارے شہرون مین آباد کراوین
خوشی سے چاہو اس بات کو یا کہ انکار کرو پس ایسی صورت مین کیونکر صبر کیا تمنے اپنی بیحرمتی اور قید ہونے اپنی عورتون اور
نکل جانے اپنے گھرون اور اس امر سے کہ ہون عورتین تمھاری لونڈی غلام تابعدار انکے اور نہین جاتی ہی
صلیب انکی طرف مگر بسبب خشم اور غضب کے تم پر اس وجہ سے کہ ارادہ کیا ہے تمنے اپنے دلون مین مٹ جانا اس دین اور
مصالحہ مسلمین کا پس ایذا دی تمکو صلیب نے اور اہانت کی تمھاری اور مین جو انکے مقابلے کو نکلا تھا اگر زخمی نہو جاتی
میری آنکھ نہ پھرتا مین انکی لڑائی سے یہانتک کہ فراغت پاتا مین انسے اور اب ضرور مین اپنا بدلا لونگا اور دور کر دونگا
اپنی عار کو پس تحقیق قسم کھاتا ہون مین عزت بادشاہ رحیم کی کہ ضرور رہی کہ مجکو بدلا لینا اور یہ کہ نکالونگا مین دو ہزار آنکھین
اہل عرب کی اور بھیجونگا بادشاہ کے پاس پھر اپنی صلیب لے لونگا اور اگر غفلت کی مین نے ان باتون مین تو نہ بیخوف رہونگا
مین خفگی بادشاہ سے بہ نسبت اپنے پس جب سنی ان لوگون نے یہ گفتگو توما کی کہا ای سردار حال یہ ہے کہ قوم مسلمان بہت
ہین اور نہین ہی تیری تدبیر مگر یہ کہ قصد کیا جاوے ایک جہت اور طرف کا ان جہتون سے یہان تک کہ باگین پھیر کر
آوینگے تو ہم ہر جگہ سے اور لشکر لیکر آوینگا تیری طرف بڑا سردار انکا دروازہ شرقی سے آویگا دوسرا سردار باب جابیہ سے
اور سخت گذایگا اور پیش آویگا وہ امر جسکی طاقت تجھے نہین ہی اور بعد اسکے ہم راضی ہین اس امر مین جسمین تو راضی ہی پس
اگر حکم دیگا تو ہمکو نکلنے کا انکے مقابلے مین نکلینگے ہم اور اگر حکم کریگا تو ہمکو لڑنے کا شہر پناہ پر لڑینگے ہم توما نے کہا کہ قریب ہی
تمھارے واسطے ایک خاص تدبیر لڑائی کی تجویز کرونگا مین پھر حکم کیا اسنے سب خاص و عام کے یکجا ہونے کا پس اکھٹا ہوے
سب لوگ گر رہ گیے کچھ تھوڑے لوگ دروازون پر بخوف مسلمانون کے پس جب یکجا ہو چکے سب لوگ کہا توما نے کہ مین نے
ارادہ کیا ہی کہ در آون مین ناگاہ مسلمانون پر اس رات مین اور جا پڑون انکی جگہون پر اسواسطے کہ رات خوفناک ہی اور
تم لوگ زیادہ واقف اور خبردار اپنے شہر کے ہو بہ نسبت اپنے غیر کے پس ہر شخص کو تم مین سے چاہیئے کہ مسلح ہو کر اپنے دروازے سے نکلے اور

چھاپہ مارے قوم پر اور مین اپنے ساتھیون سمیت اپنے دروازے سے نکلونگا اور مین امید رکھتا ہون کہ نہ پھرونگا مگر ساتھ خوشی اور
سرور کے پس جسوقت فراغت پاؤنگا مین قوم سے اور باگ پھیر کر آؤنگا تمھاری طرف پس ایک ایک کو اُنمین سے بھگاتے اور
مٹاتے ہوے سردار قوم تک پھونچونگا پس قید کر لونگا اسکو اور روانہ کرونگا بادشاہ کے پاس تاکہ حکم کریگا اسکی نسبت جو چاہیگا
پس جو شخص نکلے تم مین سے کسی جہت کی طرف پس نہ پھرے اور نہ ہٹے وہ اپنی جگہ سے یا پہونچ جاؤن مین اس تک سبھون نے
کہا کہ تیرا حکم بخوشی منظور ہے پس اسی وقت قصد کیا توما نے بجانب قوم کے اور جدا جدا کر دیا ہر گروہ کو اور بھیجا ایک گروہ کو
باب جابیہ پر اور ایک گروہ کو باب شرقی پر اور کہا انسے نہ ڈرو تم کسواسطے کہ بڑا سردار قوم کا خالد بن الولید دور ہے تمسے
اور نہیں ہین باب جابیہ پر مگر ناکس اور غلام لوگ پس پیس ڈالو انکو مثل پیسنے غلے کے اور کھا جاؤ تم انکو مثل کھانے کے پس
روانہ ہوے وہ لوگ اور بلا کر بھیجا توما نے ایک اور گروہ کو باب الفرادیس پر بجانب عمرو بن العاص کے اور ایک گروہ کو باب
کیسان پر بطرف سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے پس روانہ ہوا ہر گروہ سیطرف کو وہ بھیجا گیا اور خاص کر لیا توما نے
اپنے تئین اپنے دروازے کے واسطے اور اسکے ساتھ دلیران قوم تھے اور نہین چھوڑا کسی بہادر دلیر کو اسنے جسکی شجاعت
کو وہ جانتا تھا مگر یہ کہ اپنے ساتھ مقرر کیا اسکو پھر کہا قوم سے کہ قریب ہے کہ چڑھاؤنگا مین تمھارے واسطے اپنے دروازے پر ایک
شخص کو جسکے پاس ناقوس ہوگا کہ بجاویگا وہ اسکو اور آواز گھنٹے کو پس جسوقت سنو تم اسکی آواز کو پس وہی نشانی ہے بیچ اور
تمھارے بیچ مین پس کھولو دروازون کو اور نکلو جلدی کر کے بجانب اپنے دشمنون کے اور در آؤ ناگاہ اُنپر اور بیشک تم پاؤگے
مسلمانون کو اس حیثیت سے کہ کوئی اُنمین کا سوتا اور کوئی بیٹھا ہوگا پس دوڑ آؤ تم اُنپر پیشتر اسکے کہ پہونچین وہ اپنے ہتھیارون تک
پس لگاؤ اُنپر ضربات زندہ ہندہ اور مار ڈالو انکو جسطرح سے چاہو تم پس اگر کروگے تم اس کام کو صدق دل اور راستی سے نسبت
قوم کے اس رات مین امید کروگے تم انمین اس امر کی کہ شکست اٹھاوینگے اور لوٹ جاوینگے وہ ایسا لوٹنا کہ نہ زندہ
سکینگے اور نہ درست حال ہو سکینگے کبھی بعد اسکے پس خوش ہوئے قوم اس کلام سے اور چلے بموجب اسکے حکم کے اور ارادہ
کیا ہر فرقے نے ایک دروازے کا دروازون سے راوی نے بیان کیا ہے کہ بلایا توما ملعون نے ایک نصرانی کو اور
کہا اس سے کہ لے تو ناقوس کو اور چڑھ جا دروازے پر پس جسوقت دیکھے تو ہمکو کہ کھولا ہمنے دروازے کو آواز دے تو
ہمکو اسسے ایسی آواز کہ سنین اُسکو سب لوگ ہمارے جو دروازون پر مقرر ہین اور دوڑین وہ اپنے دشمنون کی طرف پس کہا اُسنے کہ امر
بخوشی منظور اور پسند ہے پھر روانہ ہوا وہ اور جلدی کی اُسنے اس کام پر اور لایا ایک بڑا ناقوس اور چڑھ گیا دروازے پر اور
چلا توما ساتھ ایک ٹکڑے کے اپنے لشکر سے جو زرہین اور خود پہنے تھے اور ہاتھون مین عمود اور تلوارین تھین اور توما
ان سب کے آگے تھا اور اسکے ہاتھ مین جوڑی تلوار ہند کی اور سپر جو مقبہ کی تھی اور پہنے تھا دشمن خدا جوشن لوہے کے اور اسکے
سر پر خود کسریہ تھا جو ہرقل نے اسکو اپنے سلح خانے سے بطور تحفے کے بھیجا تھا اور اوسپر سونے چاندی کا کام تھا اور سیف بن ایمن
کچھ کارگر نہین ہوتی تھی لیکن پہونچا وہ دروازے پر اور پورا ہوگیا لشکر اسکا کہا اسنے اپنے ساتھیون سے کہ ایسی جلدی امر کو نہ کرو تم

کہ پہونچ جاؤ دشمنون تک اور پہونچکر حملہ کرو اور ناگہان درآؤ اور ٹھہراؤ تلوارون کو انپر اور جو شخص تمسے امان طلب کرے بس نہ باقی رکھو اسکو مگر یہ کہ وہ سردار قوم کا ہو اور تم مین سے جو شخص دیکھے صلیب کو پس پہونچ جاے اُس تک اور اگر دور ہو صلیب اُس شخص سے پس آواز دیکر پکارے مجکو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اسکے سبھون نے کہا کہ تیرا حکم ہمکو بخوشی پسند اور منظور ہے پھر اسکے حکم سے دروازہ کھولا گیا اور ایک شخص نے اسکے ساتھیون سے صاحب ناقوس کے پاس جاکر حکم اسکے بجانے کا دیا پس ایک ایسی آواز سخت لگائی اسنے کہ سواے اسکے اور آواز نہ تھی یہان تک کہ کھولا قوم نے سب دروازون کو اور ڈر پڑے لوگ اسی وقت اور نکلا تو ملعون دروازے سے اور سُنی مسلمانون نے آواز پس دوڑے وہ لوگ بجانب صحابہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ غافل تھے قوم سے فریب سے مگر یہ کہ جاگتے اور ہوشیار تھے پس جب سُنا لوگون نے آواز کو جگا دیا بعضون نے بعض کو اور آوازین دینے لگے اور اُٹھ کھڑے ہوے لوگ جیسے خواب گاہون سے مثل شیر حملہ آور کے پس نہین پہونچے ان تک دشمن انکے مگر یہ کہ وہ ہوشیار ہوگئے تھے اور متوجہ مقابلہ دشمن ہوے مگر بے ترتیب تھے پس لڑے لوگ بیچ اندھیری رات کے اور کام کیا تلوارون نے اور سُنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے آواز کو پس اُٹھ کھڑے ہوے بدحواس گھبراے ہوے بسبب سننے آواز اور فریاد کے اور چلا کر کہا واغوثاہ واسلاماہ وامحمداہ اکیدِ واقومی ورب الکعبۃ اللھم انظر الیھم بعینک التی لا تنام وانصرھم ولا تسلمھم الی عدوھم پھر بلایا فستحان بن زید طائی برادر عدی بن حاتم طائی کو اور کہا اسنے کہ تم میری جگہ پر ٹھہرو میری قوم اور لڑکے بالون مین کہ نہین صبر ہے مجکو اِس سے جو سُنا ہے مین نے اور احتیاط رکھو تم اس امر سے کہ آوے کوئی تمھارے سامنے سے پھر چھوڑا خالد بن الولید نے لشکر کو فستحان کے ساتھ اور روانہ ہوے وہ ساتھ چار سو سوار کے اپنے لشکر سے اور وہ بدون زرہ کے تھے اور نہین پہنے تھے وہ مگر کپڑے ملک شام کے اور کھلے سر تھے بدون خود کے اور باز رکھا تھا انکو عجلت روانگی نے بجانب مسلمانون کے مسلح ہونے سے اور چھوڑ دیا تھا گھوڑے کی باگ کو انھون نے اور انکے ہمراہیون نے اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور آنسو انکے جاری تھے رخسارون پر بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے اور سُنا لوگون نے انکو یہ اشعار رجز آمیز پڑھتے ہوے پھر کوشش کی چلنے مین اور چار سو سوار انکے پیچھے تھے اور جنبش دیتے تھے تلوارون کو تا اینکہ پہونچے باب شرقی پر اور اُسی وقت وہ گروہ جو اس دروازے پر تھا ناگہان درآیا تھا رافع بن عمیرہ پر اور وہ ثابت اور قائم تھے واسطے مقابلے اور لڑائی کے قوم روم سے اور لڑ رہے تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور کام کرتی تھین اور سنائی دیتی تھین آوازین تلوارون کی ڈھالون پر اور آوازین چلانے کی پشت دروازون سے اور بلند تھین آوازین مسلمانون کی ساتھ تکبیر کے اور قوم شہر پناہ کے اوپر سے دھمکاتی تھی اور چلاتی تھی بوقت بیدار اور ہوشیار ہوجانے مسلمانون کے انکے مقابلے مین پس حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر اور پکارا اپنی بلند آواز سے کہ بشارت ہو تمکو اے گروہ مسلمانون کے آیا تمھارے تئین فریادرس پروردگار عالم کی طرف سے مین سوار ہلاک کرنے والا ہون مین خالد بن الولید ہون پھر حملہ کیا رومیون پر مع اپنے ساتھیون کے پس مار ڈالا انھون نے لوگون کو اور ڈال دیا زمین پر دلیرون کو اور ضعیف

اِس معاملہ کے دل انکا متعلق تھا ساتھ ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانون کے جنکو دروازون پر مقرر کیا تھا اور وہ سنتے تھے آوازین اور فریاد کرنا انکا اور آوازین اور فریاد روم اور نصاریٰ اور یہود کی بلند تھین سنان بن عوف نے روایت کی ہے کہ پوچھا مین نے اپنے چچازاد بھائی قیس بن ہبیرہ سے کہ آیا یہودی بھی تمسے لڑتے تھے انھون نے کہا ہان لڑتے تھے دیوار کے اوپر سے اور چلاتے تھے وہ ہمپر تیر اور پتھر راوی نے بیان کیا ہے کہ ڈرے خالدؓ بن الولید شرجیل بن حسنہ کے واسطے بسبب قریب ہونے دشمن خدا توما ملعون کے انکے کسواسطے کہ وہ اسی دروازے پر تھا پس خوف کیا خالد بن الولید نے شرجیل بن حسنہؓ پر بسبب شجاعت توما کے واقدیؒ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پیش ہوا شرجیل بن حسنہ کو دشمن خدا توما سے ایسا سخت اور بڑا معاملہ کہ نہین پیش آیا کسی کو مثل انکے اور صورت یہ ہوئی کہ ناگہان در آیا توما اس گروہ پر جو شرجیل بنؓ حسنہ کے ساتھ تھے اور سب سے پہلے نکلنے والا قوم سے اور پہلے پہونچنے والا مسلمانون کی طرف توما ملعون تھا پس صبر کیا مسلمانون نے مثل صبر بڑے مرتبے والون کے اور ثابت اور قائم رہے لڑائی پر اور لڑا دشمن خدا توما سخت لڑائی در انحالیکہ پھاڑتا تھا وہ صفون کو داہنے اور بائین اور پکارتا تھا کہ کہان ہے تمھارا سردار جسنے تیر چلا کر مجھکو زخمی کیا مین رکن بادشاہ کا ہون مین مدد دینے والا صلیب کا ہون پس لاؤ اور سپرد کرو اسکو میرے تئین تاکہ پلٹ جاؤن مین تمھارے مقابلہ سے پس جب سُنی شرجیلؓ بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے آواز اُسکی ارادہ کیا اُسکی طرف کا اور زخمی کیا تھا اِسی توما نے بہت لوگون کو مسلمانون سے پس کہا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ مین ہون ساتھی تیرا اور بدخواہ اور مخالف تیرا مین سردار قوم کا ہون مین ہلاک کرنے والا تمھاری جماعت کا ہون مین لینے والا تمھاری صلیب کا ہون مین کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس بانگ پھیری توما نے مثل پھرنے شیر کے اپنے شکار پر اور کہا کہ تمھین کو طلب کیا مین نے اور تمھاری ہی خواہش رکھتا ہون مین پھر سب سے الگ ہو گیا انکے مقابلے مین اور صدمہ پہونچایا اُنکو اور نہین دیکھا تھا لوگون نے ۔۔ تون مین دو خورد خورد ان دونون کے اِس رات مین اور دیکھا شرجیلؓ بن حسنہ نے ایسی چیز کو کہ خوفناک کیا اسنے انکو پس وہ دونون اسی حالت مین تھے کہ گذری آدھی رات اور ہر شخص اپنے نزدیک والے سے لڑتا تھا اور تھین ام ابانؓ بنت عتبہ ساتھ شرجیل بن حسنہ کے کہ نہین دور ہوئی تھین انسے اور اس رات مین بڑا صبر اور استقلال کیا اُنھون نے اور چلائے تیر اور کوئی تیر انکا نہین پڑتا تھا مگر کسی مرد مشرک پر یہان تک کہ قتل کیا بہت لوگون کو اور رومی انکو مرد سمجھتے تھے اور اسی طرح وہ تیر چلاتی تھین یہان تک کہ سوا ایک تیر کے اور اُنکے پاس باقی نہ رہا پس وہ اس تیر کو لیئے ہوے داہنے اور بائین قوم کو دیکھتی تھین اور قوم رومی مخالف تھی انکے بخوف تیر کے کہ دفعۃً قریب آیا انکے ایک شخص قوم سے اور چلایا اُنھون نے اسپر تیر کو پس جا لگا تیر اسکے سینے پر پس جب قریب ہوا وہ موت کے ناگہان حملہ کیا اور در آیا اُنپر اور فریاد و آواز دیکر پکارا اپنی قوم کو پس پھرے وہ لوگ واسطے اسکی اعانت کے اور ناگہان در آئے وہ اُم ابان پر اور گرفتار کر لیا انکو اور مر گیا وہ دشمن خدا جسکو ام ابانؓ نے تیر مارا تھا اور شرجیلؓ بن حسنہ کا حال یہ تھا کہ پیش آیا اُنکو دشمن خدا سے وہ معاملہ جو نہین پیش آیا کسی کو مگر یہ کہ صبر اور ثابت قدمی کی اُنھون نے اور ماری ایک ضرب سخت

ذکر لڑائی توما کا ساتھ شرجیل بن حسنہ کے اور قصہ ام ابان کا ۱۲

(رومیون نے)

تلوار کی دشمن خدا پر پس لیا اسنے اس ضرب کو اپنی ڈھال پر اور ٹوٹ گئی تلوار شرجیل رضہ بن حسنہ کی پس طمع کی دشمن خدا نے ان پر
اور حملہ کیا ان پر اور گمان کیا اسنے کہ وہ میرے قیدی ہو چکے اور اسی حالت مین ظاہر ہوے دو سوار انکے پیچھے لشکر سوارون کا تھا
پس ناگہان در آئے وہ لوگ رومیون پر اور دیکھا اونھون نے ام ابان کو اس حیثیت سے کہ ایک سوار انکو اپنے دونون ہاتھون سے
پکڑے ہے اور وہ فریاد کرتی ہین پس آ پہونچے وہ دونون سوار انکے پاس ایک عبدالرحمن رضہ بن ابوبکر صدیق رضہ اور دوسرے ابان رضہ بن عثمان
رضی اللہ عنہم تھے پس مار ڈالا ان دونون نے اس سوار کو اور چھوڑ آیا ام ابان اور شرجیل رضہ بن حسنہ کو اور پلٹ گیا دشمن خدا تو ما
بجانب شہر کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے بسلسلہ راویان کے تمیم بن عدی سے کہا تمیم بن عدی نے کہ تھا مین
بیچ لشکر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اس معرکے مین کوئی سردار مسلمانون کا مثل ابوعبیدہ رضہ بن الجراح اور اُسکے
ساتھیون کے نہین لڑا اور صورت یہ ہوئی کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے خیمہ مین نماز پڑھتے تھے اور وہ قوم سے
دور تھے کہ ناگہان سنی اُنھون نے آواز کو جو بلند ہوئی اور دروازہ کھولا گیا اور دوڑے مسلمان قوم کی طرف پس جب دیکھا ابوعبیدہ رضہ
بن الجراح نے اس معاملے کو مختصر کر کے تمام لیا نماز کو اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر مسلح ہوے اور اُٹھ کھڑی ہوئی
قوم انکے ساتھ اور زرہین پہنی اُنھون نے ساتھ ہتھیارون کے اور قریب ہوے ابوعبیدہ رضہ بن الجراح قوم سے اور
دیکھا انکو رزمگاہ مین کہ للکارتے اور لڑتے تھے پس پھرے وہ قوم کی طرف سے داہنے بائین کو یہان تک کہ تجاوز کیا انسے
اور بڑھے بجانب دروازے کے اور پہونچے وہان اور قوم لڑ رہی تھی پس آواز تکبیر کی بلند کی ابوعبیدہ رضہ بن الجراح اور انکے ساتھیون نے
پس جب سنی مشرکون نے آواز کلمے کو سمجھے وہ کہ مسلمان آ پڑے انپر ساتھ لشکر کے یا بھاری جماعت کے پس پھرے وہ اپنی طرف
کو اور آگے انکے جرجی بن قالا سردار انکا تھا پس تعاقب کیا اسکا مسلمانون نے اور خرچ کیا انمین تلوارون کو یہان تک کہ جب
نزدیک پہونچے وہ لوگ دروازے کے پس حملہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور انکے ساتھیون نے اور مل گئے اور پہونچ گئے
قوم تک اور پڑتے تھے تیر اور پتھر مسلمانون پر دروازے کے اوپر سے اور مسلمان نہین پھرتے تھے انکے پیچھے سے پس جب قصد کیا
مسلمانون نے انکا موقوف کیا پھر اور تیر چلانا ان لوگون نے اس خیال سے کہ اپنی قوم پر پڑینگے اور ایذا پہونچاوینگے اور تصور
کیا اور دیکھا ابوعبیدہ رضہ بن الجراح نے اس امر کو حسن اتفاق سے پس صرف کیا مسلمانون نے تلوارون کو انمین واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ معلوم کیا مین نے کہ نہین بچا اس واقعے مین رومیون سے کوئی شخص نہ چھوٹا نہ بڑا اور سب کے سب مارے گئے
اور مارا گیا جرجی بن قالا اور خالد رضہ بن الولید رضی اللہ عنہ ایسی لڑائی لڑے کہ مثل اسکے نہین دیکھی گئی تھی پس وہ اسی حالت مین تھے
کہ دیکھائی دیے ضرار بن الازور اور وہ آلودہ تھے خون سے پس خالد رضہ بن الولید نے انسے پوچھا کہ کیا ہے حال تمھارے پیچھے ضرار بن
الازور نے کہا کہ بشارت ہو تمکو اے سردار کہ نہین آیا مین تمھارے پاس اس وقت کہ شمار کر لیا مین نے کہ اس رات مین مین نے ڈیڑھ سو آدمیون
کو مار ڈالا اور میرے ساتھیون نے اسقدر لوگون کو مارا جنکی حد و شمار نہین ہے اور کفایت کیا ہمنے تمھارے واسطے ان لوگون کی نسبت کہ
جو نکلے تھے باب صغیر سے بطرف یزید بن ابی سفیان کے پھر باگ پھیری مین نے سب سردارون کی طرف پس مار ڈالا مین نے

لوگون کو اور تائید کی مین نے اپنی قوم کی راوی نے بیان کیا ہی کہ بہت خوش ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس حال کے
سننے سے پھر چلے سب کے سب یہان تک کہ آئے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور لشکر یہ انکے کام نکالا داکیا واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ رات بڑی سخت تھی کہ کبھی پیش نہین آئی تھی لوگون کو مثل اسکے اور اس رات مین
مسلمانون نے ہزارہا آدمیون کو مار ڈالا پس یکجا ہوے بڑے بڑے رئیس دمشق کے توما کے پاس اور کہا اسسے کہ ای سردار ہمنے
نصیحت کی تھی تجھکو مگر نہ قبول کیا تونے اور نہ نفع کیا ہماری نصیحت نے اور جو ہمپر گذرا وہ تجھپر بھی گذرا اور مارڈالے گئے ہم مین سے بہت
لوگ اور یہ وہ معاملہ ہی جسکے اٹھانے کی ہمکو طاقت نہین ہی پس مصالحہ کرے تو قوم سے کہ وہ ہمارا اور تیرے واسطے موجب سلامتی ہو
اور اگر تو اس امر سے انکار کریگا تو ہم لوگ اپنے واسطے مصالحہ کر لینگے اور تجھکو تیرے حال پر چھوڑ دینگے پس کہا توما نے ای قوم مہلت دو
مجھکو یہان تک کہ لکھون مین یہ سب حال بادشاہ کو پس اگر اعانت اور کمک کی اسنے تو بہتر ہو ورنہ صلح تو ہمارے آگے ہی راوی نے
بیان کیا ہے کہ اسی وقت توما نے ایک خط بادشاہ کو لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ اہل عرب نے گھیر لیا ہی ہمکو مثل گھیرنے سپیدی
آنکھ کے اسکی سیاہی کو اور مارڈالا ان لوگون نے ہماری قوم کو اجنادین مین اور پلٹ کر ہماری طرف آئے اور قتل کیا ان
لوگون نے ایک بڑا بھاری قتل اور مین انکے مقابلے کو نکلا اور زخمی ہوا مین انسے مگر بری قوم اور اہل شام نے چھوڑ دیا مجھکو اور جاتی رہی
میری آنکھ اور ارادہ کیا ہی قوم نے صلح کرنے کا اہل عرب سے اور خبر دینے کا انکو پس تو یا خود اس طرف روانہ ہو یا لشکر ہمارے پاس روانہ کر
کہ کمک ہماری کرے یا حکم دے ہمکو مصالحہ کر لینے کا کہ تحقیق سخت ہو گیا اور بڑھ گیا ہی ہمپر معاملہ انکا پھر لپیٹا اسنے خط کو اور مہر کی
اسپر بنی اور قبل از صبح ہونے کے روانہ کیا پس جب صبح ہوئی ارادہ کیا مسلمانون نے لڑنے کا اور حکم بھیجا خالد بن الولید نے ہر سردار
کو کہ روانہ ہوا اپنی جگہ سے اور لڑے اور سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور واقع ہوئی لڑائی اور سخت ہوا معاملہ
اہل دمشق پر پس کہلا بھیجا انھون نے خالد بن الولید کے پاس کہ مہلت دو ہمکو تاکہ سوچین ہم اپنے کام مین پس انکار کیا خالد
بن الولید نے اور رہے انکی لڑائی اور مقابلے سے یہان تک کہ تنگ آگئے وہ محاصرے سے اور اسکے سوا وہ منتظر جواب کے بادشاہ کے
پاس سے تھے اور یکجا ہوئے بعض رئیس شہر کے بعض کے پاس اور کہا کہ ای قوم نہین صبر ہو سکتا ہی ہمسے اس معاملے مین جسمین
ہم ان لوگون کے سبب سے ہین اگر لڑتے ہین ہم انسے تو غالب ہو جاتے ہین وہ ہمپر اور اگر ترک لڑائی کر کے اپنے شہر مین بیٹھ رہین
ہم تو ضیق اور تنگی مین پڑینگے پس چھوڑ دو اور دور کرو تم تکبر سے اور خصومت کو اپنے سے اور مانگو انسے امان اور صلح جس
مقدار پر کہ وہ طلب کرین ہمسے پس کہا انسے ایک بوڑھے آدمی رومی نے جو اگلی کتابین پڑھے ہوے تھا کہ ای قوم قسم ہی خدا کی کہ تحقیق
مین جانتا ہون کہ اگر آتا بادشاہ لشکر اور سامان سے تو انکو تمسے دفع نہین کر سکتا تھا اسواسطے کہ مین نے کتابون مین پڑھا ہی
کہ سردار انکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین اور سید المرسلین ہین اور قریب ہی کہ دین انکا سب دینون پر غالب ہو جائیگا پس
چھوڑ دو تم حیلہ جوئی اور مشغول رہنے کو بیحاصل کامون مین اور دو تم انکو جو تمسے مانگین کہ یہی تمھارے واسطے بہتر اور موافق ہی
پس جب سنا قوم نے یہ کلام اسکا میل کیا اسکی طرف اسوجہ سے کہ بزرگی اسکی اور عالم اور واقف ہونا اسکا اخبار اور

ذکر خط لکھنے توما کا ہرقل بادشاہ کو بابت صلح دمشق

حالات گذشتہ سے انکو معلوم تھا اور کہا کہ تیری کیا رائے ہے اسنے کہا کہ جان لو تم اس بات کو کہ وہ سردار مسلمانون کا جو باب شرقی پر ہے یعنی خالد بن الولید وہ ایک مرد خونریز ہے پس اگر چاہتے ہو کہ اپنے کام اور مطلب سے نزدیک ہو جاؤ پس جاؤ تم اُس شخص کی طرف جو باب جابیہ پر ہے یعنی ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ پس قریب صواب جانا قوم نے رائے اس شخص کو اور جب اندھیری ہو گئی آئے وہ سب باب جابیہ پر اور کلام کیا انمین سے ایک شخص نے جو زبان عربی جانتا تھا پس کہا اسنے بلند آواز سے کہ اے گروہ عرب کے آیا ہمکو تم سے امان مل سکتی ہے یہان تک کہ آوین ہم تمھاری طرف اور بات چیت کرین تمھارے سردار سے تاکہ صلح کر لیوین ہم اپنے اور تمھارے بیچ مین ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگ مسلمان مقرر کئے تھے کہ وہ بخیال آنے اہل دمشق کے شل شب گذشتہ کے دروازے کے قریب تھے اور اس رات کو قوم دوس کی باری تھی اور سردار انپر عامر بن طفیل الدوسی تھے پس اسی حالت مین کہ لوگ اپنی جگہون مین بیٹھے تھے قریب دروازے کے کہ سنا مینے قوم کو پکارتے ہوئے پس دوڑا گیا مین ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور خوشخبری سنائی انکو اور کہا مینے کہ شاید اللہ تعالیٰ راحت دیوے مسلمانون کو مشقت سے پس خوش ہوئے ابو عبیدہؓ بن الجراح میرے کلام سے اور کہا کہ جاؤ تم اور کہو انسے کہ امان ہے تمکو ہماری طرف سے جبتک کہ اپنے شہر مین بسلامت پھر جاؤ پس گیا مین قوم کے نزدیک اور پکار کر کہا مینے انسے کہ آؤ تم تمھارے واسطے امان ہے پس کہا قوم نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تاکہ ہم تمھارے کلام پر اعتماد کرین مینے کہا کہ مین ابو ہریرہؓ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہون اور نہین ہے ہمارا طریقہ غدر اور فریب کرنا اگر ہم مین سے ایک غلام تمکو امان دیوے اور ذمہ داری کرے تو ہم وفا اقرار اسکا کرینگے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا اور ہرگاہ وفائے عہد اور ذمہ داری نشانی اور پہچان اہل عرب کی زمانہ جاہلیت مین تھی اب کہ راہ راست بتلائی اللہ تعالیٰ نے ہمکو بسبب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کیونکر خلاف اسکے ہو سکتا ہے پس کھولا قوم نے دروازے کو اور نکلے اور وہ ایک سو آدمی تھے روسا اور علما سے پس جب قریب ہوئے لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے دوڑے مسلمان انکی طرف اور دور کیا انسے زنار اور صلیبون کو یہان تک آئے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس پس مرحبا کہا انکو اور اٹھ کھڑے انکے واسطے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمکو فرمایا ہے اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ پھر بات چیت کی انھون نے صلح کے باب مین اور کہا انھون نے کہ ہم تمسے صلح کیا چاہتے ہین اس شرط پر کہ چھوڑ دو ہمارے واسطے کنائس ہمارے اور انکو ہمسے غصب نکرو اور وہ کنیسہ یحییٰ ہے جو اب جامع مسجد ہے اور کنیسہ مریم اور کنیسہ جنینا اور کنیسہ بولص اور کنیسہ مقاط اور کنیسہ سوق البتیل اور کنیسہ اندریا اور کنیسہ قرماری ہے پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس امر کو اور جو شرطین انھون نے پیش کین اور لکھ دی انکو ایک تحریر صلح اور امان کی مگر اپنا نام اسمین نہین لکھا اور نہ گواہی کسی کی لکھی اور یہ امر اسواسطے تھا کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح بعد ازینکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکو معزول کیا تھا اس امر کو دوست نہین رکھتے تھے کہ وہ

مسلمانون کے معاملے مین مداخلت کرین اور جب لکھ دی ابوعبیدہ بن الجراح نے یہ دستاویز اور سپرد کیا انکے کہا اُن لوگون نے
کہ اب چلو تم ہمارے ساتھ پس اُٹھ کھڑے ہوے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور سوار ہوے انکے ساتھ ابوہریرہ اور معاذ بن جبل اور
سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعیم بن عدی اور ہشام بن العاص السہمی اور دحیان بن سفیان اور عبداللہ بن عمرو الدوسی اور عامر بن طفیل اور
سعید بن المسیب الدوسی اور ذوالکلاع الحمیری اور حسان بن نعمان الطائی اور جریر بن نوفل الحمیری اور سالم بن فرقد الیربوعی اور
سیف بن اسلم الطائی اور عمر بن خویلد السکسکی اور سنان بن اوس الانصاری اور مخلد بن عوف الکندی اور ربیعہ بن
مالک التیمی اور محکم بن عدی النبہانی اور مغیرہ بن شعبہ الثقفی اور بکر بن عبداللہ التیمی اور راشد بن سعد اور قیس بن سعد
اور سعید عمرو ابن الغنوی اور رافع بن سہیل اور یزید بن عامر اور عبیدہ بن اوس اور مالک بن الحرث اور عبداللہ بن
طفیل اور ابوالنابہ ابن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عیاش بن قیس اور عباد بن عتبہ النبہانی اور سبرہ بن عامر اور
عبداللہ بن قرط الازدی رضی اللہ عنہم یہ سب سینتیس مرد صحابی تھے اور سینکڑا آدمی اور عام مسلمانون سے
ساتھ ہوے پس جب سوار ہو کر چلے طرف دروازے کے کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انسے جنسے مصالحہ
کیا تھا کہ مین چاہتا ہون تمسے کچھ بطور گرو کے راوی نے بیان کیا ہے کہ نہین لی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے کوئی چیز بطریق گرو کے انسے بلکہ بھروسا اور اعتماد کیا اللہ تعالے پر اور سبب اسکا یہ تھا کہ اسی رات مین کہ مصالحہ
کیا انسے جسوقت کہ نماز فرض پڑھی ابوعبیدہ بن الجراح نے اور سو گئے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین
کہ فرماتے ہین آپ اللیلۃ تفتح المدینۃ انشاء اللہ تعالے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مستعجل پس عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ مین مستعجل دیکھتا ہون پس فرمایا
آپ نے کہ مین آیا ہون اسواسطے کہ جنازۂ ابوبکر صدیق پر جاؤن پس بیدار ہوے ابوعبیدہ بن الجراح اور اسی وقت ابوہریرہ نے آکے
بشارت صلح کی دی پس نہین لیا ابوعبیدہ بن الجراح نے قوم سے گرو باعتماد ارشاد صدق بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے شہر کے اندر داخل ہوے چلے ساتھ
انکے قسیس اور راہب اور وہ لباس پہنے ہوے سیاہ بالون کا پہنے تھے اور لئے ہوے تھے انجیلون کو اور دھونی دیتے تھے آنکو عود اور خوشبودار
چیزون کی اور یہ معاملہ بروز دوشنبہ گیارھوین جمادی الثانی سنہ تیرہ ہجری مین واقع ہوا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ داخل ہوے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دمشق مین دروازہ جابیہ سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس حال سے
مطلق خبر نہ تھی اسواسطے کہ انھون نے شدت اور سختی کی لڑائی ڈال رکھی تھی باب شرقی پر اور بہت خشم اور غضب مین تھے
اہل دمشق پر اسوجہ سے کہ مارا تھا ان لوگون نے خالد بن سعید اور عمرو بن العاص کو تیر زہردار سے پس نماز پڑھی خالد بن الولید نے
انپر اور دفن کیا انکو مابین دروازہ شرقی اور دروازہ توما کے اور تھا ایک قسیس روم کے قسون سے کہ نام اسکا یوشا بن
مرقس تھا اور رہتا تھا وہ ایک مکان مین جو شہر پناہ سے ملا ہوا تھا قریب دروازہ شرقی کے اور تھی اسکے پاس کتاب

ملاحم دانیال پیغمبر علیہ السلام کی اور اُسمین لکھا تھا کہ اللہ تعالےٰ فتح کریگا شہرون کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون سے اور دین انکا سب دینون پر غالب ہوگا پس جب آئی رات دوشنبہ گیارھوین تاریخ جمادی الثانی کی نقب دیکر نکلا وہ اپنے گھر سے بحالت بیعلمی اور غفلت اپنے اہل وعیال کے اور آیا خالدؓ بن الولید کے پاس اور بیان کیا اُسنے کہ مین اپنے گھر سے نقب دیکر آیا ہون اور اپنے اہل وعیال کے واسطے امان چاہتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ مین لے اطمینان امان کے دیا اور روانہ کیا اُسکے ساتھ ایک سو مسلمان مستعد اور مسلح کو اور اکثر اُنمین کے قوم حمیر کے تھے اور کہا اُن سے کہ جسوقت داخل ہوجاؤ تم شہر مین پس بلند کرو تم آوازین اپنی سب کے سب اور ارادہ کرو بجانب دروازے کے اور توڑ ڈالو قفل اُسکے اور پھینک دو زنجیرین اُسکی یہان تک کہ داخل ہوجاوین ہم شہر مین اگر چاہا اللہ تعالےٰ نے پس روانہ ہوے وہ لوگ اور سردار کیا اُنپر کعبؓ بن ضمرہ یا **مسعود** بن عون کو علی اختلاف الروایات اور روانہ ہوا یوشا بن سرقس آگے اُنکے یہان تک کہ اُنکو لیکر داخل ہوا جسطرح سے کہ نکلا تھا پس جب داخل ہوے وہ لوگ اسکے گھر مین زرہین پہنین اور ہوشیار اور طیار ہوکر نکلے اور چلے دروازے کی طرف اور بلند کیا آوازون کو ساتھ تکبیر کے **راوی نے بیان کیا ہے** کہ قوم لڑرہی تھی دروازے کے اوپر سے پس جب سنی اُنھون نے آواز تکبیر کی بھول گئے لڑائی کو اور جانا اُنھون نے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوگئے شہر مین پس گرپڑے ہتھیار وغیرہ جو اُنکے ہاتھون مین تھے خوف سے اور کعب بن ضمرہ نے قصد کیا دروازہ کا اور توڑڈالا قفل کو اور کاٹ ڈالا زنجیرون کو اور داخل ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ساتھی اُنکے اور شمشیر زنی کی رومیون پر اور وہ آتے جاتے تھے اُنکے سامنے یہان تک کہ پہونچے کنیسۂ مریمؑ تک اور خالدؓ بن الولید قتل اور گرفتار کرتے تھے اُنکو **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ مُلاقی ہوے دونون لشکر خالدؓ بن الولید اور لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے نزدیک کنیسۂ مریمؑ کے پس جب مل گئے دونون لشکر دیکھا خالدؓ بن الولید نے بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون کے کہ وہ لوگ چلے جاتے ہین اور قس اور راہب اُنکے سامنے ہین اور نہین تھا کوئی ساتھی ابو عبیدہؓ بن الجراح کا تلوار نکالے ہوے پس جب دیکھا خالدؓ بن ولید نے اُنکی طرف اور اس امر کو کہ اُنمین کا کوئی لڑتا نہین ہے متحیر ہوے اس معاملے سے اور براہ تعجب کے اُنکی طرف دیکھتے تھے اور دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ نے بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پس جانی اور پائی خالد بن الولید کے چہرہ پر اثر ناگواری اس امر کی پس کہا کہ ای ابا سلیمانؓ تحقیق فتح کیا اللہ تعالےٰ نے شہر دمشق کو از روے صلح کے میرے ہاتھ سے اور کفایت کیا اللہ تعالےٰ نے مسلمانون کے واسطے لڑائی کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ نہین کلام کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بروز فتح دمشق کے مگر ساتھ لفظ امارت کے لیکن خالدؓ بن الولید سے کہا ای امیر ہوبری ہوگئی صلح پس کہا خالدؓ بن الولید نے کس صلح کیا پھیر ہونسکے اللہ تعالےٰ اُنکے حال کو نہنسے بتحقیق فتح کیا ہی شہر کو بزور تلوار کے از روے ہیبت کے اور نہین باقی رہا انکا کوئی حمایت کرنے والا پس کیونکر ہم صلح کرین ہم انسے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا ڈرو تم اللہ سے

ای امیر قسم ہی خدا کی کہ مین نے مصالحہ کیا ہی قوم سے اور پہونچ گیا تیر نشانی پر اور لکھ دی مین نے تحریر صلح کی اور وہ یہ ہی
جو ان لوگون کے پاس ہی پس کہا خالد بن الولید نے کیونکر مصالحہ کیا تمنے بغیر میرے حکم کے اور بدون میرے مطلع کرنے کے
اور مین سردار ہون تمپر اور نہ موقوف کرونگا مین شمشیر زنی کو جبتک کہ انکو مٹا نہ دونگا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قسم ہی
خدا کی کہ نہین جانتا تھا مین اس امر کو کہ تم مخالفت کروگے میری کسی امر اور کسی راے مین پس قسم ہی خدا کی بڑا یہ ہی معاملہ
میرا اللہ کے نزدیک کسواسطے کہ قسم ہی خدا کی کہ ذمہ داری کی مین نے سب قوم سے اور دی ہی انکو امان اللہ بزرگ
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اور راضی ہوے اس معاملے سے مسلمان ہمراہی میرے اور نہین ہی
عذر اور فریب کرنا ہماری عادتون سے رحم کرے اللہ تمپر **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بلند ہوا شور
کلمہ و کلام کا درمیان ان کے بیچ مین اور ٹکٹکی لگائی لوگون نے ان دونون کی طرف اور باینہمہ خالد بن الولید اپنے ارادے سے
نہین پھرتے تھے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمراہیان خالد بن الولید کو جو لوگ جیش زحف اور اہل بادیہ
عرب سے تھے کہ وہ لڑتے تھے اور قتل کرتے تھے گبرون کو اور گرفتار کرتے تھے انکی اولاد کو اور نہین پھیرتے تھے تلوار کو کسی سے
پس فریاد کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے تئین بددعا دیکر اور کہا کہ ناچیز جانی گئی قسم ہی خدا کی ذمہ داری میری اور توڑا گیا
عہد میرا اور پھیرتے تھے اپنے گھوڑے کو اور اشارہ کرتے تھے بجانب اہل عرب کے کبھی داہین اور کبھی باہین اور پکار کر کہا اپنی
بلند آواز سے کہ ای گروہ مسلمانان قسم دیتا ہون مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ بڑھاؤ تم اپنے ہاتھون
کو اس راہ کی طرف جس راہ سے مین آیا ہون یہانتک کہ دیکھون مین کہ کس امر پہ مین اور خالد بن الولید متفق ہوتا ہون پس
جب یہ لشکر پکارا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے موقوف کیا انھون نے لڑائی کو اور لوٹ کو اور اکٹھا ہوے ان دونون کے
پاس شہسواران مسلمانون کے اور مالک نشانون کے مثل معاذ بن جبل اور یزید بن ابی سفیان اور سعید بن زید اور عمرو
بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ اور ربیعہ بن عامر اور قیس بن ہبیرہ اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ
بن عمر والخطاب رضی اللہ عنہما اور ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما اور مسیب بن نجبة الفزاری اور ذو الکلاع الحمیری اور مانند
انکے اور لوگ یکجا ہوے اس کنیسہ کے پاس جہان دونون لشکر ملے تھے واسطے مشورے اور گفتگو کے پس کہا ایک
گروہ مسلمانون نے جسمین معاذ بن جبل اور یزید بن ابی سفیان تھے کہ صلاح یہ ہی کہ چلو تم اس راہ پر جس راہ ابو عبیدہ
بن الجراح گئے ہین اور باز رہو قوم سے اسواسطے کہ شہر ملک شام کے جیسا کہ چاہیے ہنوز فتح نہین ہوے ہین اور
بعد اسکے ہرقل انطاکیہ مین موجود ہی پس اگر یہ خبر اور شہر والون کو پہونچیگی کہ تمنے مصالحہ کرکے عذر کیا پس
نہ فتح ہوگا کوئی شہر ازروے مصالحے کے دوسری بات یہ ہی کہ داخل کرلو تم ان گبرون کو اپنی صلح مین
کہ یہ تمھارے واسطے بہتر ہو انکے مار ڈالنے سے پھر کہا ان لوگون نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہ اپنے قبضے مین
رکھو تم وہ چیز جو فتح کیا ہی تمنے تلوار سے اور قبضے مین رکھین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ چیز جو انکی طرف مین ہی

اور لکھو تم دونون یہ حال خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو اور حکم گردانو انکو پس جو حکم خلیفہ دیوین اُسی کو صحیح جانو تم خالد
بن الولید نے کہا کہ مان لیا مین نے اس بات کو اور قبول کیا تمھارے مشورے کو اور اہل دمشق کو اور جو اسمین ہین امان دی مین نے
[illegible]ونون ملعون **توما اور ہربیس** اور ان دونون کے لشکرون کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ
جب سرداری توما پہ مقرر ہوئی تھی تب اسنے ہربیس کو نصف شہر پر حاکم کیا تھا پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ
دونون پہلے سب سے میری صلح مین داخل ہو چکے ہین آیا جانتے ہو تم اس امر کو کہ اگر تم ایسا کرتے تو مین تمھاری
ذمہ داری کو ناچیز کرتا پس ناچیز نہ کرو تم میری ذمہ داری کو خدا رحم کرے تمپر آیا جانتے ہو تم کہ توما اور ہربیس شہر مین تھے
یا باہر شہر کے پس اگر داخل شہر تھے تو وہ دونون بھی ذمہ داری مین ہین اور اگر خارج اور باہر شہر کے تھے پس نہین ہے ذمہ داری
انکے واسطے پس کہا خالدؓ بن الولید نے قسم ہے خدا کی اگر نہوتی ذمہ داری تمھاری تو مین مار ڈالتا ان دونون کو ولیکن
نکل جاوین وہ دونون ملعون اس شہر سے جہان چاہین پس ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ اسی اقرار پر مین نے انسے اور
اور انکے ساتھیون سے مصالحہ کیا ہے اور توما اور ہربیس کو حال منازعت خالدؓ بن الولید کا ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ
دیکھکر خوف اپنے ہلاک کا لاحق ہوا اور تھا ایک شخص ترجمہ کرنے والا زبان رومی کا ابو عبیدہؓ بن الجراح کے ساتھ پس
کہا اس مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ یہ دونون کہتے ہین کہ اگر تمھارے ساتھی یعنی خالدؓ بن الولید ہمارے
ساتھ غدر اور فریب کرنے کا ارادہ رکھتے ہین پس ہم اور شہر کے لوگ صلح مین برابر ہین اور توما نے کہا کہ ہم اپنے مقتولین کے
خون کا تمسے مطالبہ نہین کرتے ہین بلکہ تمسے یہ درخواست رکھتے ہین کہ چھوڑ دو مجھکو تا کہ چلا جاؤن مین مع اپنے ساتھیون
کے اس شہر سے اور چلا جاؤن جس راہ چاہون پس کہا خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو ہماری ذمہ داری مین ہے پس
چلا جا جس راہ سے تجھکو منظور ہو پس جب پہونچیگا تو دار الحرب مین یعنی جس زمین کے تم لوگ مالک ہو پس نکل جاویگا تو
اور تیرے ساتھی ذمہ داری اور عہد سے پس کہا توما اور ہربیس نے کہ ہمکو تین دن تک ذمہ داری مین رکھو کہ جس راہ چاہین
ہم چلے جاوین اور کوئی تم مین کا ہمارا پیچھا نکرے اور جب تین دن گذر جاوینگے پس نہ رہیگی ہمارے واسطے ذمہ داری تمھاری
اور ایفائے عہد تمھارے ذمے کا اور بعد تین دن کے جو کوئی تم مین کا ہم تک پہونچیگا ہم اُسکے بجائے غلام کے ہونگے چاہے
قید کرے اور چاہے مار ڈالے پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ مین نے قبول کیا اس امر کو اس شرط پر کہ نہ لیجاؤ تم اس شہر سے سوا
کھانے کی چیزون کے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے خالدؓ بن الولید سے کہا سبحان اللہ یہ کلام تو عہد شکنی چاہتا ہے اور میرے انکے
تو یہ قرار داد ہو چکا ہے کہ نکل جاوین یہ لوگ مع اسباب اور مال کے اور اسی مین پورا ہو گا جو عہد میرے انکے بیچ مین ہے پس کہا
خالدؓ بن الولید نے کہ دیا اور آسان کیا مین نے انکو یہ بھی مگر ہتھیار کہ اسمین سے ایک چیز بھی انکے واسطے نہ چھوڑونگا
پس کہا ہربیس نے کہ ضرور ہین ہمکو ہتھیار تا کہ باز رکھین ہم اس سے راہ مین کسی بلا کو جو ہمارے سامنے آوے یہان
تک کہ پہونچ جاوین ہم مقام مطلوب کو اور اگر ایسا نہوگا تو ہم تمھارے قابو مین ہین جو چاہو سو کرو تم ابو عبیدہؓ بن الجراح نے

ف [illegible]

اور نکل جانا توما اور ہربیس کا شہر دمشق سے ساتھ جماعت کثیر کے ۱۲

کہا خالد بن ولید سے کہ چھوڑ دو ہر شخص کے واسطے انہین سے ایک ہتھیار یعنی جو شخص لیوے تلوار کو پس نہ لیوے وہ نیزے کو اور
جو لیوے کمان کو پس نہ لیوے وہ چھری کو توما نے کہا کہ راضی ہوے ہم اس امر پر اور نہین چاہتا ہی ہمسے کوئی مگر ایک ہتھیار
پھر کہا توما نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے پس لکھ دو تم ہمکو اس قرارداد پر ایک
عہدنامہ اور گواہی کرا دو اُسپر پس کہا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہ خاموش ہو گم کرے تجکو ماں تیری ہم لوگ گروہ عرب کے
ہین نہین فریب کرتے ہین اور نہین جھوٹ بولتے ہین اور خالد بن الولید کا قول مضبوط قول ہی اور عہد انکا مضبوط
عہد ہی نہین کہتے ہین وہ مگر حق اور نہین عادت ہی انکی مگر سچ بولنا راوی نے بیان کیا ہی کہ جمع کیا توما اور ہربیس نے
اپنی قوم کو اور حکم دیا انکو اپنے اسباب نکال لینے کا اور تھا واسطے ہرقل کے ایک خزانہ ریشمی کپڑون کا جسمین
قریب تین سو بوجھ کے کپڑے طلائی کام کے تھے پس ارادہ کیا ان دونون نے اس خزانے کے لیجانے کا اور
توما کے حکم سے ایستادہ کیا گیا ایک خیمہ ریشمی باہر شہر کے اور نکال لیتے اور لیجاتے تھے رومی اسباب اور مال متاع
اور بار برداری یہان تک کہ نکال کر یکجا کیا انھون نے مال عظیم اور دیکھا خالد بن الولید نے اس جماعت اور مال کثیر کو
پس کہا انھون نے کہ کیا بڑی ہی جماعت انکی اور بڑا ہی اسباب انکا پھر کہا کہ سچ فرمایا ہی اللہ تعالے نے ولو شاء ربک لجعل
الناس امۃ واحدۃ الی آخر الآیۃ پھر دیکھا بجانب قوم کے کہ گویا وہ بھاگنے والے ہین مثل گدھے بھاگنے والون کے
کہ نہین متوجہ ہوتا تھا کوئی انمین کا بجانب اپنے ساتھیون کے بسبب شدت جلدی کے پس جب خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ نے یہ معاملہ دیکھا بلند کیا اپنے ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہا اللھم اجعلہ لنا وملکنا ایاہ واجعل ہذا الامتعۃ فیأ
للمسلمین انک سمیع الدعاء پھر آئے اپنے ساتھیون کے پاس اور کہا انسے کہ مین نے ایک رائے تجویز کی ہی آیا تبعیت
کرو گے میری تم لوگ اسپر انھون نے کہا کہ ہماری رائے تمھاری رائے کے تابع ہی اور نہ خلاف کرینگے ہم تمھاری
کسی امر مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اٹھو اور جاؤ تم اپنے گھوڑون کی طرف اور جہان تک ہو سکے تیمارداری
کرو انکی اور لے لو اپنے ہتھیارون کو اسواسطے کہ مین قصد رکھتا ہون کہ روانہ ہون بعد گذرنے تین دن کے ان
گبرون کے پیچھے امید رکھتا ہون مین اللہ تعالے سے کہ غنیمت مین دیوے ہمکو یہ مال جو دیکھا ہی ہمنے اور دل میرا
مجھسے یہ کہتا ہی کہ قوم نے کوئی اچھی چیز اور اچھا کپڑا نہین چھوڑا ہی مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا ہی انھون نے پس مسلمانون نے کہا کہ تم
جو تجویز کیا ہی تمنے ہم کسی امر مین تمھارے خلاف نکرینگے پھر مصروف ہوے مسلمان درستی اپنے حال اور تیمارداری اپنے
گھوڑون مین اور ہربیس اور توما نے اپنے پاس یکجا کیا گانؤن کے لوگون کو اور جو مال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے
دینے کو کہا تھا وہ انکے پاس لائے پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اس مال کے سبب سے اور کہا کہ تمنے ایفاے وعدہ
کیا پس چلے جاؤ تم کہ تین دن تمھارے لیے ہماری طرف سے امان ہی اور بعد تین دن کے اگر کوئی مسلمان تمکو پہنچکر
تمکو پکڑ لیگا تو ملامت اسکی اسپر عاید نہوگی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ قوم مال ابو عبیدہ بن الجراح کو

ہوکر روانہ ہوئی تو دکھائی دیتی تھی مثل ایک سواد تاریک کے اور ایک جماعت کثیر اہل دمشق کی مع اپنے لڑکے بالون کے بسبب نصرت ہمسائگی مسلمانون کے انکے ساتھ نکلی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ باز رہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ انکے پیچھا کرنے سے بسبب واقع ہونے خلاف کے درمیان اہل اسلام اور اہل دمشق کے بابت گیہون اور جو کے جو بکثرت شہر مین پایا گیا تھا پس مسلمانون نے کہا کہ اسکے مالک ہم ہین اور اہل دمشق نے کہا کہ یہ مال ہمارا ہی ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا کہ یہ مال اہل دمشق کا ہی اور داخل ہی آپکی صلح مین اور قریب تھا کہ واقع ہووے فساد درمیان ہمراہیان خالد بن الولید اور ہمراہیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے اور متفق ہوئی رائے سب مسلمانون کی اس بات پر کہ لکھا جاوے اس مقدمے مین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اور اس حال سے انکو خبر نہ تھی کہ بروز فتح دمشق کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال فرمایا ہی **عطیہ** بن عامر سکسکی نے **بیان** کیا ہی کہ مین کھڑا تھا باب الجابیہ پر اسوقت جس وقت توما اور ہربیس روانہ ہوگے اور انکے ساتھ ہرقل کی بیٹی تھی پس دیکھا مین نے ضرار رضہ بن الازور کو اس حال سے کہ دیکھتے تھے وہ قوم کی طرف گوشہ چشم سے ساتھ غضب کے اور دانت پیستے تھے مثل حسرت زدہ کے اس چیز پر جو جاتی رہی اس سے پس کہا مین نے کہ ای بیٹے ازور کے کیا باعث ہی کہ مین تمکو مثل حسرت زدون کے دیکھتا ہون کیا اللہ تعالے کے نزدیک اس مال سے زیادہ نہین ہی پس کہا ضرار رضہ نے قسم ہی خدا کی کہ نہین ہی آرزو میری لوٹ کی طرف اور نہین افسوس ہی مجھکو مگر انکے جانے اور بیچ رہنے پر ہمسے اور برا کیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے جو کام مسلمانون کے ساتھ کیا پس کہا مین نے کہ ای بیٹے ازور کے نہین ارادہ کیا امین الامۃ نے اس معاملے مین مگر بچانا خون آدمیون کا اور راحت پانا انکا مشقت لڑائی سے اور نگاہ رکھنا ایک مرد کا افضل ہی اللہ تعالے کے نزدیک اس چیز سے جسپر آفتاب طلوع کرتا ہی اور اللہ غالب اور بزرگ نے رکھدی ہی مسلمانون کے دلون مین رحمت اور مہربانی کو اور دور کر دیا ہی اسکو کفار کے دلون سے اور فرماتا ہی اللہ تعالے اپنی بعض کتابون اتاری ہوئی مین انا الرب الرحیم لا ارحم من لا یرحم اور فرماتا ہی والصلح خیر ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی اپنی جان کی تم سچ کہتے ہو لیکن گواہ رہو تم اس امر پر کہ مین تحقیق نہ رحم کرونگا اس شخص پر جسنے اللہ تعالے کے واسطے جورو اور لڑکا قرار دیا ہی پھر ارادہ کیا خالد رضہ بن الولید نے بیٹھ رہنے کا تو ما کے تعاقب سے پس نہین آمادہ کیا انکو اس امر پر مگر ایک شخص نے اہل دمشق سے جو خالد رضہ بن الولید کے پاس تھا اور وہ شخص بڑا شہسوار تھا رومیون سے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ **واثلہ** رضہ بن الاسقع نے کہا ہی کہ مین لشکر دمشق مین خالد رضہ بن الولید کے ساتھ تھا اور مقرر کیا تھا انھون نے مجھکو اس گروہ پر جو گشت مین رہتا تھا ضرار رضہ بن الازور کے ساتھ باب شرقیسی باب توما اور وہان سے باب السلامۃ اور وہان سے باب فرادیس اور پھر باب الجابیہ اور پھر باب کیسان اور پھر باب الصغیر تک اور یہ معاملہ قبل فتح دمشق کے تھا پس اسی حالت مین کہ ہم لوگ ایک شب گشت کر رہے تھے چاندنی رات مین اور نزدیک ہوے تھے باب کیسان سے

۱۷ ترجمہ

مین پروردگار مہربانی کرنیوالا ہون نہین مہربانی کرتا ہون اسپر جو نہین مہربانی کرتا ہی کسی شخص پر ۱۲

کہ دفعۃً سنی ہمنے آواز دروازے کی پس ٹھہر گئے ہم اور اُسی وقت کھولا گیا دروازہ اور نکلا اُس سے ایک سوار پس نہین تعرض کیا ہمنے اُس سے یہان تک کہ نزدیک ہوا ہمسے اور پکڑ لیا ہمنے اُسکو اور کہا اُس سے کہ اگر تو کچھ بولیگا تو ہم تیری گردن مارینگے اور اُسی وقت وہ سوار اور دروازے سے نکلکر احتیاطاً دروازے پر ٹھہر گئے اور پکارتے تھے اُسکا نام لیکر جسکو ہمنے پکڑ لیا تھا پس کہا ہمنے اُس سے کہ بات چیت کر اُنسے یہانتک کہ آوین وہ دونون پس کہا اُسنے ان دونون سے زبان رومی مین کہ چڑیا جال مین پھنس گئی پس جانا اُنھون کہ وہ گرفتار ہو گیا اور پلٹ کر بعجلت داخل ہو گئے دروازے مین اور بند کر لیا اُسکو پس ارادہ کیا ہمنے اُس قیدی کے مار ڈالنے کا مگر بعض لوگون نے ہم مین سے کہا کہ مارو اُسکو جب تک کہ لیچلین ہم اُسکو اپنے سردار کے پاس تا کہ اپنی راے سے وہ جو چاہین سو کرین پس جب دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُسکو پوچھا تو کون ہے اُسنے کہا کہ مین بطارقہ اور ملوک سے ہون اور مین نے قبل تمھارے محاصرہ کرنے کے ایک عورت اپنی قوم کے ساتھ شادی کی تھی اور اُسکو مین دوست رکھتا تھا پس جب بڑھ گیا زمانہ محاصرے کا درخواست کی مین نے اُسکے گھر والون سے کہ اُسکو میرے پاس رخصت کرین پس انکار کیا اُنھون نے اور کہا ہم ایسے کام مین مشغول ہین کہ اُسکو رخصت نہین کر سکتے ہین اور مین دوست رکھتا تھا اس امر کو کہ اس سے ملاقات کرون اور رہلوگون مین بازیون کی جگہین مقرر تھین کہ کھیلتے تھے ہم اُسمین پس وعدہ کیا اور کہلا بھیجا مین نے اُسکے پاس کہ نکلکر آوے وہ ان بازی گاہون مین پس آئی وہ اور گفتگو اور درخواست کی اُسنے مجھسے کہ نکلون مین اُسکے ساتھ لیکر دروازے شہر کی طرف پس نکلا مین دروازے سے تا کہ دریافت کرون مین خبر تمھاری پس پکڑ لیا مجکو تمھارے ساتھیون نے اور نکلا میرا ساتھی اور وہ عورت پس پکار کر کہا مین نے کہ چڑیا جال مین پھنس گئی اور ڈرایا مین نے اُسکو خوف سے کہ قید نکر لیوین تمھارے ساتھی اُس عورت کو اور اگر اُسکے سوا کوئی اور ہوتا تو مجھپر آسان تھا یہ امر پس خالد بن الولید نے اُس سے کہا کہ کیا منظور ہے تجکو اختیار کرنے دین اسلام مین اور اگر داخل ہوگا مین شہر مین تو نکاح کر دونگا مین تیرا اُسکے ساتھ اور اگر انکار کریگا تو قبول کرنے دین اسلام سے تو مار ڈالونگا مین تجکو پس اختیار کیا اُسنے دین اسلام کو اور کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑتا تھا وہ ہمارے ساتھ ہو کر سخت لڑائی پس جب داخل ہوے ہم شہر مین از روے صلح کے آیا وہ شخص در انحالیکہ تلاش اور طلب کرتا تھا اپنی زوجہ کو پس کہا لوگون نے اُس سے کہ اُس عورت نے کپڑے راہبون کے پہنے ہین اور راہبہ ہو گئی ہے پس بسبب رنج کے تیرے حال پر پس آیا وہ بجانب کنیسہ کے اور دیکھا اُسکی طرف اور اُس عورت نے نہین پہچانا اُسکو پس پوچھا اُس سے کہ کس چیز نے تجکو راہبہ بنایا ہے اُسنے کہا کہ سبب یہ ہے کہ تجکو محبت تھی اپنے شوہر کے ساتھ یہان تک کہ پکڑ لیا اُسکو اہل عرب نے پس مین اُسکے رنج مین راہبہ ہو گئی ہون پس کہا اُس شخص نے کہ مین تیرا شوہر ہون اور داخل ہوا ہون مین اہل عرب مین اور تو میری ذمہ داری مین ہے پس

جب سُنا اُسنے یہ کلام کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی ایسا کبھی نہوگا اور نہین ہی تیرے واسطے کوئی طریق میرے ملنے کا اور چلی گئی وہ
ساتھ توما اور ہربیس کے پس جب دیکھا اس شخص نے اُسکے باز رہنے کو آیا خالدؓ بن الولید کے پاس اور اُسنے شکایت اُس
معاملے کی کی پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ ابوعبیدہؓ بن الجراح نے شہر کو براہ صلح کے فتح کیا ہی اور کوئی راہ تیرے واسطے اُسکے
ملنے کی نہین ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ معلوم کیا اُس شخص نے کہ خالدؓ بن الولید اُنکے تعاقب کا ارادہ رکھتے ہین
پس کہا اُسنے کہ مین تمھارے ساتھ چلونگا شاید کہ اُس تک پہونچ جاؤن اور ٹھہرے خالدؓ بن الولید چوتھے دن تک
بعد نکل جانے توما وغیرہ قوم کے اور وہ نہین روانہ ہوے تھے پس آیا وہی شخص خالدؓ بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای سردار
ارادہ کیا تھا تمنے روانگی کا تب تعاقب ان دونون ملعونون کے اور لینے اُنکے مال و اسباب کا خالدؓ بن الولید نے کہا ہان
اُسنے کہا پس کس چیز نے تمکو روک رکھا ہی اُس ارادے سے خالدؓ بن الولید نے کہا کہ دور نکل جانا قوم کا اور ہمارے انکے
بیچ مین چار دن اور راتین گذر چکی ہین اور وہ جاتے ہین ڈر کی چال سے اور کوئی راہ ہمکو ان تک پہونچنے کی معلوم
نہین ہوتی ہی پس کہا اس شخص نے اور نام اسکا یونس تھا کہ ای سردار اگر باز رہنا تمھارا اُس ارادے سے بسبب
بعد اور دوری کے تمھارے انکے بیچ مین ہی پس مین جانتا ہون اُس ملک کی زمین کو اور تمھارے ساتھ چلونگا راہ پر پس
ملجاؤگے تم انہین اگر چاہا اللہ تعالے نے اور مین یہ ضرور کرونگا تا کہ مالک ہوجاؤن اپنی زوجہ کا پس میل کیا خالدؓ بن
الولید نے اُسکے قول کی طرف اور کہا ای یونس آیا جانتا ہی تو راہ اور بتا سکتا ہی ہمکو اُسنے کہا ہان و لیکن ہین تو تم سب لباس
قوم لخم اور جذام کے اور یہ لوگ عرب نصرانی تھے اور لے لو زاد راہ کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے اور ساتھ لیا خالدؓ بن الولید
نے لشکر زحف کو اور وہ چار ہزار تھے اور حکم کیا انکو کہ چلو اور سوار ہو تیز رو گھوڑون پر اور ہلکا کرو بار زاد راہ کو پس
ایسا ہی کیا اُنھون نے اور روانہ ہوے خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ اور وصیت کی ابوعبیدہؓ رضی اللہ عنہ کو واسطے شہر دمشق
کے زید بن طریف نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوے ہم اور یونس ہمارے آگے تھا اور توما کی قوم کا حال یہ تھا
کہ نہین گرا کوئی اونٹ اور خچر اُسکے ساتھ کا راستے مین مگر یہ کہ چھوڑ دیا اُسکو اور نہین رُکا اُنکے ساتھ کا کوئی جانور مگر یہ
کہ کوچین کاٹ ڈالین اُسکی اور ہم لوگ برابر رات دن چلتے تھے اور نہین ٹھہرتے تھے مگر وقت نماز کے یہان تک گذر گئے
نشان چلنے قوم کے پس بُرا جانا ہمنے اُسکو اُنکے معاملے مین پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ ای یونس تیرا حال اُنکے مقدمے مین
کیا ہی اُسنے کہا کہ ای سردار چلے چلو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالے سے کسواسطے کہ قوم روانہ ہوئے ہین خوفناک تمسے
پس نکل گئے ہین وہ راہ سے اور لی ہی راہ اُنھون نے راہ پہاڑون اور گھاٹیون کی اور تم یہ سمجھ لو کہ ہم مل گئے انہین اگر
چاہا اللہ تعالے نے پھر چھوڑ دیا یونس نے راہ کو اور لیا چھپی ہوئین اور پوشیدہ راہین ضحاک بن سفیان نے بیان
کیا ہی کہ روانہ ہوا یونس ہم لوگون کو لیکر ایسی راہ سے جسمین بہت پتھر تھے کہ نہین ممکن تھی رہائی اور گذرنا اُس سے
مگر یہ کہ ناگواری گذرتی تھی پتھرون پر ساتھ گھوڑون کے اور ہم دیکھتے تھے خون کو کہ ظاہر ہوتا تھا

گھوڑون کے پیرون کے پٹھون سے اور نعل انکے علاوہ ظاہر ہونے جاتے تھے سمون سے اور موزے ہمارے پیرون کے پارہ پارہ ہوگئے تھے یہانتک کہ نہین باقی رہین مگر پنڈلیان اُسکی عبّاد سعید الحضرمی نے بیان کیا ہر کہ تھا مین اُس دن ساتھ خالدؓ بن الولید کے اور تھا ہمارے ساتھ یونس راہبر پس قسم ہر خدا کی کہ تھے میرے پاس دو موزے چمڑے کے کہ انمین نعل یمانی لگا یا تھا مین نے اور بسبب انکی مضبوطی کے مین اپنے دل مین یہ کہتا تھا کہ وہ برسون میرے پاس رہینگے پس قسم ہر خدا کی کہ باقی رہی اُس رات کو پنڈلی موزون کی میری پنڈلیون مین اور مین ڈرتا تھا اس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی مجکو شدت درشتی پہاڑون اور راستے دشوار ہونے سے یہانتک کہ دیکھا مین نے اہل عرب کو شکایت کنندہ ایک دوسرے سے اور وہ کہتے تھے کہ کاش راہبر ہمکو کھلی ہوئی اور درمیان راہ چلتی ہوئی پر لیجاتا لیکن نہین کٹی وہ رات یہانتک کہ کاٹا ہمنے شدت راہ کو پس جب نکلے ہم دیکھا ہمنے نشان قوم کو کہ آگے ہمارے گئے ہین بھاگے ہوئے پس خالدؓ بن الولید نے کہا کہ بچ گئے اور نجات پائی انھون نے اپنی جانون سے پس کہا یونس راہبر نے کہ مین امیدرکھتا ہون اللہ تعالے سے اُس امر کی کہ باز رکھے انکو یہانتک کہ مل جاوین ہم انمین اگر چاہا اللہ تعالے نے پس جلدی کرو تم میرے ساتھ پس جلدی کی خالدؓ بن الولید نے اور کہا مُسلمانون سے کہ جلدی کرو چلنے مین رحمت کرے اللہ تمپر مُسلمانون نے کہا کہ ای سردار سختی چلنے کی دشواری راہ نے تنگی مین ڈالا ہر ہمکو پس راحت دو ہمکو ایک ساعت یہانتک کہ راحت حاصل کرین ہمارے گھوڑے اور چارپائے ہم انکو خالدؓ بن الولید نے کہا چلو تم اللہ تعالے کا نام لیکر وہی سیر کرنے والا ہر اور کوشش کرو اپنے دشمن کی طلب مین پس روانہ ہوے وہ لوگ اور راہبر اُنکے سامنے تھا اور اسی طرح چلے جاتے تھے اور راہبر ہمسے کہتا تھا کہ نہین داخل ہوتے ہین ہم کسی شہر مین شہرون روم سے مگر یہ کہ گمان کرتے ہین وہان کے لوگ ہمکو عرب نصرانی اور قوم غسان اور لخم اور جذام سے یہانتک کہ قطع کیا راہبر نے ہمارے ساتھ جبلہ اور لاذقیہ کو اور پہونچا وہ کنارے دریا کے اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قدم قوم کا اور قوم نے چھوڑ دیا تھا راہ انطاکیہ کو اور نہین داخل ہوئی تھی وہان بخوف ہرقل بادشاہ کے پس ٹھہر گیا یونس راہبر حیرت زدہ ہوکر اپنے کام مین اور گیا ایک گانون مین جو اُس جگہ پر تھا اور پوچھا بعض گانون والون سے پس بیان کیا انھون نے کہ پہونچی ہرقل بادشاہ کو یہ خبر کہ توما اور ہربیس نے شہر دمشق کو مُسلمانون کے سپرد کیا پس غصہ اور غضبناک ہوا بادشاہ ان دونون پر اور نہ چاہا اُسنے کہ آوین وہ دونون اُسکے پاس اور یہ امر اُسنے اسواسطے کیا ہر کہ وہ یکجا کرتا ہے جماعتون اور لشکرون کو اور روانہ کرتا ہی انکو بجانب یرموک کے پاس ڈر اوہ اس امر سے کہ بیان کرینگے توما اور ہربیس وغیرہ اُسکی فوج سے حالات اور کیفیات شجاعت اور بہادری اصحاب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ آلہ وسلّم کی پس ضعیف ہوجاوینگے دل انکے پس کہلا بھیجا اسنے توما اور ہربیس کو کہ روانہ ہو تم مع اپنے ساتھیون کے بجانب قسطنطینیہ کے پس انحراف کیا انھون نے انطاکیہ سے اور رکگئے ہین وہ بلاد شام کے پس جب یہ معلوم کیا یونس نے کہ قوم پھر گئے انطاکیہ کی راہ سے اور لیا انھون نے راستہ دریا کا پر جانا اُسنے اُنکو اور

اور ڈر اسلمانون کے واسطے بس ٹھہر گیا حیرت زیادہ ہوکر اپنے کام مین اور واقع ہوا یہ معاملہ صبح کو روز سہ شنبہ پہلی غرہ ماہ
رجب مین راوی نے بیان کیا ہی کہ صبح کی نماز پڑھی خالد بن الولید نے لوگون کے ساتھہ بعدہ ارادہ سوار ہونے کا کیا کہ
دفعۃً انھون نے اثر شکستگی اور عجز یونس مین دیکھا بس کہا اس سے کہ کیا حال ہی تیرے پیچھے ای یونس اسنے کہا کہ ای
سردار قسم ہی خدا کی کہ قریب اور دھوکھے مین اگر جرأت دلایا مین نے تمکو اور پہونچایا مین انتہا کو طلب دشمن مین اور نہ ملینگی تمکو
اس سفر مین وہ چیز جسکو طلب کرتے ہو تم اور جاتے رہے تمھارے ہاتھہ سے دشمنان خدا کے اور مال اور ریشمین کپڑے
انکے ساتھہ کے خالد بن الولید نے کہا کہ کیونکر جانا تو نے اس بات کو اسنے کہا کہ مین نے پیروی کی انکے نشان قدم کی
اس جگہ تک بامید پہونچنے اور ملجانے کے انمین بمقام سوریہ کے بس جب دیکھا اور جانا مین نے کہ نکل گئے وہ اس راہ سے
معلوم ہوا مجکو کہ نجات پائی انھون نے اپنی جانون اور مالون سے اور بیان کیا مجھسے ایک دہقانی نے کہ بادشاہ نے منع کیا
انکو انطاکیہ مین جانے سے اسوجہ سے کہ رعب مسلمانون کا نہ ڈالین اسکے لشکر مین اور حکم دیا انکو قسطنطنیہ کی طرف جانے کا
اور واقع ہوا ہی تمھارے اور انکے بیچ مین بڑا پہاڑ اور تم قریب شہر ہرقل اور مجمع اسکے لشکر کے ہو جسکو وہ بھیجنے والا ہی تمھارے ساتھ
لڑنے کو اور مین خوفناک ہون تمھارے واسطے اس خیال سے کہ چھوڑ دگے تم اس پہاڑ کو بس پشت اپنے حال یہ ہی آیندہ جو
حکم تمھارا ہو اور مجکو جو حکم دوگے وہ مین کرونگا ضرار بن الازور نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ بعد سننے
اس کلام کے رنگ انکا مثل خضاب کے ہوگیا اور گمان کیا مین نے کہ یہ امر بسبب بیصبری اور رنج کے ہوا ہی حالانکہ میرے
نزدیک وہ ایسے نہ تھے بس کہا مین نے کہ ای سردار کس چیز کا ارادہ کیا ہی تمنے کسواسطے کہ مین تمکو دیکھتا ہون ملا اور مخلوط
ہوا اپنے کام میں باارادے اسکے کرنے کے بس کہا انھون نے کہ ای ضرار قسم ہی خدا کی نہین ہی خوف موت اور
قتل سے ملکہ ڈر اس بات کا ہی کہ لائے جاوینگے مسلمان بروز قیامت کے میرے سامنے اور مین نے دیکھا ہی قبل فتح
دمشق کے ایک خواب جسنے خوف مین ڈالا ہی مجکو اور مین منتظر اسکی تعبیر کا ہون اور مین امید رکھتا ہون الله تعالے سے
کہ بہتر کرے اس خواب کو میرے واسطے اور مدد اور غلبہ دیوے ہمکو دشمنون پر بس کہا مسلمانون نے کہ جو دیکھا تمنے خیر ہی
اور ہوگا خیر اگر چاہا الله تعالے نے بس کیا دیکھا ہی تمنے کہا خالد بن الولید نے کہ گویا ہون مین اور مسلمان ایک جنگل بے پانی
گھاس مین اور ہم اسمین چلے جاتے ہین بس ہم اسی حال مین تھے کہ ناگہان دیکھا مین نے ایک گروہ حمارون وحشی کا کہ
بڑے بڑے تھے اجسام انکے ڈرانے والی تھین خلقتین انکی اور اچھی دکھائی دیتی تھین جلدین اور بال انکے کہ انھون
نے سرکشی کی تھی ہمسے اور وہ قریب آتے تھے ہمارے اپنے منھون سے اور مارتے تھے ہمکو اپنی ٹاپون سے اور انھون نے
ہمکو گھیر لیا تھا انکو اپنے گھوڑون سے اور مارتے تھے ہم انکو اپنے تیرون سے اور تلوارون سے اور نہین کرتے تھے
وہ اندیشہ اس اذیت سے جو انپر گذرتی تھی اور نہین ڈرتے تھے وہ بلا سے اور ہملوگ ایسا ہی کرتے تھے یہان تک کہ
رنج مین پڑے ہم اور ہمارے گھوڑے بسبب کوشش کے اور گویا مین آیا اپنے ساتھیون کے پاس اور بعد اکرد یا مین نے اپنے

ف ۱۰
ذکر رویاے خالد بن الولید در باب واقعہ مرج الدیباج ۱۲

ساتھیون کو اُنپر چارون طرف جنگل مین اور حملہ کیا ہم سبھون نے اُنپر ہر طرف سے پس بھاگے وہ ہمارے سامنے ہو کر
بجانب تنگ جگہون ٹیلون اور اپنے گھرون اور بستیون کے پس نہ قادر ہو سکے ہم مگر تھوڑون پر انمین سے پس اسی حالت مین
کہ ہم بکاتے اور بریان کرتے تھے انکے اچھے اچھے گوشتون کو کہ بلیٹے وہ بطلب اپنے رانبے کے ہمسے پس جب دیکھا مین نے
انکی طرف کہ نکلے وہ تنگ جگہون اور اپنے گھرون سے پکار کر کہا مین نے مسلمانون سے کہ سوار ہو تم انکی طلب مین برات
عطا فرماوے اللہ تعالے تم مین پس سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑون پر اور سوار ہوا مین بھی ساتھ انکے اور پیچھا کیا انکا
یہان تک کہ جا پڑے ہم اُنپر اور شکار کیا مین نے انمین سے ایک اونٹ کو جو سب کے آگے انمین تھا اور مسلمان قتل کرتے
اور شکار کرتے تھے پس نہین ناپدید ہوے انمین سے مگر تھوڑے پس اسی حالت مین کہ مین خوش تھا انکے شکار کرنے اور
پکڑ لینے سے اور ارادہ رکھتا تھا مین پلٹ جانے کا مع مسلمانون کے بجانب انکے وطنون کے کہ دفعۃً گرا دیا مجکو میرے گھوڑے نے
پس اُڑ گیا میرا عمامہ میرے سر سے اور خواہش کی مین نے اسکے لینے کی اور سست اور تعب مین ہو گیا مین اسکے سبب سے
پس خبردار اور بیدار ہو گیا مین بعد دیکھنے اس خواب کے اور مین ڈرا اور گھبرایا ہوا تھا پس ہے کوئی ایسا جو تعبیر بیان کرے
اسواسطے کہ میرے نزدیک تو یہی تعبیر خواب کی ہے جسمین ہم سب مبتلا ہین پس دشوار گذرا یہ امر مسلمانون پر اور خالدؓ بن الولید
اپنے دل مین قصد پلٹنے کا رکھتے تھے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ توانا اور فربہ وحوش تو یہی لوگ ہین
جنکی طلب مین ہم ہین کہ انکے سبب سے ہم ڈالے گئے ہین محنت اور رنج مین اور گرنا تمھارا زمین کی طرف پس یہ ایک کام ہے تمھارے
گھوڑے کا کہ وہ جاوے بلند سے پست جگہ کی طرف اُتر لیگا اور گرنا تمھارے عمامے کا سر سے پس عمامے تو تاج اہل عرب کے ہین اور
اُڑ جانا انکا ایک بلا ہے کہ لاحق ہو گی تمکو خالدؓ بن الولید نے کہا سوال کرتا ہون مین اللہ تعالے سے اس امر کا کہ اگر ہے یہ خواب
اور تاویل اُسکی حق پس ظاہر کرے اللہ تعالے اسکو ہمارے امورات دنیاوی مین اور نہ کرے اسکو امورات آخرت مین اور اللہ تعالے
سے طلب اعانت کرتا ہون مین اور اسی پر بھروسا ہے سب کامون مین پھر کہا خالد ابن الولید نے کہ اے شہسواران مسلمین تحقیق مین
نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا اور اسکو مین نے اللہ کی راہ مین قید کیا ہے پس آیا ہو سکتا ہے تمسے یہ کہ ارادہ کرو تم لوگ بیچ طلب
اس گروہ کے پس یا تو اس معاملے مین فتح اور دولت ہے یا وعدہ گاہ ہمارے تمھارے ملنے کا بہشت ہے پس مسلمانون نے
کہا کرو جو تم ارادہ رکھتے ہو کہ ہم تمھارے ساتھ ہین مگر کچھ تھوڑے لوگون نے جنکو محنت اور رنج لاحق ہوا تھا برا جانا
اس تجویز کو پھر آئے خالد بن الولید یونس راہبر کے پاس اور نام اسکا خالدؓ بن الولید نے نجیب رکھا تھا پس کہا انھون نے کہ اے یونس آیا
ہو سکتا ہے کہ ہم لوگ خیلکر مل جاوینگے قوم مین پس کہا اسنے کہ بیشک تم مل جاوگے انسے اور نہین ڈرتا ہون مین تمھارے واسطے
مگر اس امر کو کہ اگر جانینگے لشکر رومی تمھارے یہان آنے کو پس دوڑ پڑینگے تمپر ہر طرف اور ہر جگہ سے پس کہا خالدؓ بن الولید نے
کہ چل تو ہمارے ساتھ اے یونس بھروسا کرتا ہون مین اللہ غالب اور بزرگ پر پس قسم ہے حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام سے
سونے والے یثرب کی اور حق بیعت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ نہین کمی کی مین نے انکی طلب اور تلاش مین پھر سوار ہوے وہ

اپنے گھوڑے پر اور سوار ہوئے مسلمان اور چلا یولنس راہبر انکے آگے یہان تک کہ پہونچے وہ اونچی جگہ پر اور قطع کیا یولنس نے ساتھ مسلمانونکے
جبل لگام کو اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قوم کو اور دیکھتا تھا نشان قدم انکے اور نشان انکے جانورون کے پس جب
رات آئی وہ رات جسمین ہمنے ارادہ کیا تھا کہ صبح کرینگے ہم قوم کے پاس برسا اور آیا ہمپر پانی مثل منھون مشکون کے اور یہ امر
موافقت اور مدد اللہ سے تھا ہمارے واسطے کہ روک رکھا تھا اسنے قوم کو چلنے سے **فروخ** بن ظریف نے **بیان** کیا ہے کہ ہم لوگ
اشارہ کرتے تھے آپس مین ایک دوسرے کو اور پانی برستا اور پڑتا تھا ہمپر بہت رات گئے تک پس جب روشنی صبح کی ہویدا ہوئی اور ابر
دور ہوکر کھل گیا اور نکلا آفتاب کہا یولنس راہبر نے کہ ای سردار ٹھہرو تم یہان تک کہ دریافت کرون مین تمھارے واسطے خبر قوم کی
کہ بیشک وہ ہمسے نزدیک جگہ مین ہین اور بتحقیق مین نے سنا ہی شور و غل انکا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا
آیا سنا ہی تونے آواز انکی اسنے کہا ہان ای سردار اور مین چاہتا ہون کہ مجکو اجازت دو کہ جاؤن مین اور خبر انکی لاؤن اگر چاہا
اللہ تعالیٰ نے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ خالد بن الولید بڑے دیکھنے والے مکر اور فریب کے تھے پس متوجہ ہوے
وہ ایک شخص کی طرف جسکا نام **مفرط** بن جعدہ تھا اور کہا کہ ای مفرط جاؤ تم نجیب کے ساتھ اور ہو تم مونس ہمنشین اسکے اور لاؤ تم
دونون خبر قوم کی پس مفرط نے کہا کہ اطاعت اللہ تعالے کی اور اطاعت تمھاری بخوشی منظور ہی پھر روانہ ہوے وہ دونون
یہان تک کہ چڑھ گئے اس پہاڑ پر جسکا نام ابرش ہی اور رومی اسکو جبل بارق کہتے ہین **مفرط** بن جعد نے **بیان** کیا ہی
کہ جب ہم دونون شخص پہاڑ کی چوٹی پر گئے دیکھا ہمنے اسکی پشت پر ایک چراگاہ وسیع بہت ہری اور سبز کو اور دیکھا ہمنے اسکے
وسط مین جماعت قوم کو کہ بہتون کو انمین سے اثر بارش کے پانی کا پہونچا تھا یہان تک کہ بھیگ گئے تھے کپڑے اور اسباب انکے
اور گرم ہوا آفتاب انپر پس خوف کیا تھا انھون نے اسکے تلف ہو جانے کا اور نکالا اسکو باربردارون سے اور پھیلایا اسکو میدان
چراگاہ مین اور سو گئے اکثر انکے بسبب شدت چلنے اور اٹھانے محنت اور بھیگنے پانی سے تمام رات پس جب دیکھا مین نے یہ حال بہت خوش ہوا مین
اور اترا پہاڑ کی چوٹی سے اور روانہ ہوا اور چلا مین بہت جلد اس غرض سے کہ خوشخبری سناؤن مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
ساتھ مال غنیمت کے اور چھوڑا مین نے اپنے ساتھی یولنس کو پیچھے اپنے اور دیکھ رہا تھا قوم کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مجکو
تنہا جلدی سے آئے وہ میری طرف اور گمان کیا انھون نے کہ میرے ساتھی نے فریب کیا اور کہا انھون نے مجھسے کہ کیا حال ہی
تمھارے پیچھے ای بیٹے جعد کے کہا مین نے بہتر ہی اور مال لوٹ کا ہی اگر چاہا اللہ تعالے نے اور قوم اس پہاڑ کے پیچھے ہین اور
بھیگے ہین وہ پانی مین اور حاصل ہوئی تھی انکو راحت بسبب نکلنے آفتاب کے اور پھیلا دیا ہی انھون نے اسباب اپنا پس کہا خالد بن الولید
کہ بشارت دے اللہ تعالے تمکو ساتھ نیکی کے پھر دیکھے مین نے انکے چہرے سے آثار خوشی کے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ آیا یولنس
پس کہا خالد بن الولید نے کہ بہتری ہی ای نجیب اسنے کہا بشارت ہو تمکو ای سردار اسواسطے کہ قوم نے بچایا اپنی جانون کو بسبب
چھوڑ دینے الطاکیہ کے اپنی پشت پر اور جانا تھا انھون نے کہ تم یہان تک انکا پیچھا نکروگے ولیکن وصیت کرو تم اپنے ساتھیونکو
کہ جو شخص پہونچے میری زوجہ تک پس نگاہ رکھے اسکو میرے واسطے کہ مین نہین چاہتا ہون مال لوٹ کا سواے اسکے پس کہا خالد بن الولید نے

فائدہ
برسنا پانی کا اور
[illegible] مسلمانون پر
[illegible]
[illegible]

ذکر تقسیم کرنا خالدؓ بن الولید کا اپنے لشکر کو چار حصون پر اور چلا جانا تو ما دغم دیدم سنبانیہ یعنی ۱۲ھ

کہ وہ تیرے واسطے ہو اگر چاہا اللہ تعالے نے پھر کہا خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے تقسیم کیا اپنے ساتھیون کو چار گروہون پر اور سردار مقرر کیا ایک ہزار سوار پر ضرارؓ بن الازور کو اور ایک گروہ پر رافعؓ بن عمیرۃ الطائی کو اور ایک گروہ پر عبد الرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساتھ رکھا اپنے ایک چوتھائی لشکر کو اور کہا سب سے کہ روانہ ہو اللہ تعالے کی برکت اور اعانت پر اور احتیاط رکھو تم اس بات کی کہ نہ نکلو تم سب ایک دفعہ بلکہ نکلے ہر سردار تم مین سے اور اسکے اور دوسرے سردار کے بیچ مین کچھ تھوڑا التفاوت ہو پھر متفرق ہو جاؤ تم قوم پر اور حملہ کرو تم سب یہان تک کہ حملہ کرون مین پس آگے ہوے ضرارؓ بن الازور اور نکلے وہ شگاف پہاڑ سے جو وہان تھا اور قوم مطمئن اور بے ڈر تھی پھر تیچھے ضرارؓ کے رافعؓ بن عمیر الطائی پھر پیچھے انکے عبد الرحمٰن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما پھر خالدؓ بن الولید سب کے پیچھے چلے یہان تک کہ پہونچے درمیان چراگاہ مین عبیدہ بن سعید التیمی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اس جماعت مین جسمین خالدؓ بن الولید تھے پس جب پہونچے ہم چراگاہ مین اور ظاہر ہوئی ہمکو خوبی اور تر و تازگی اسکی دکھائی دیا جاری ہونا اسکے پانی کا اور رنگین ریشمی کپڑون کی ما بین زردی اور سرخی کے کہ خیرہ کرتی تھی آنکھ کو پس قسم ہی خدا کی قریب تھا کہ فتنہ اور آزمایش خدا مین پڑین ہملوگ اسکے اچھے دیکھائی دینے سے اور باز رہین طلب جہاد سے پس کہا ایک شخص نے بنی تمیم سے برا کرے اللہ تعالے دنیا کا پس کون چیز ہی زیادہ جانے والی اسکے جانے اور اسکے الٹ پھیر سے پس ڈرو تم اس امر سے کہ میل کرو طرف دنیا کے کسواسطے کہ وہ بڑی فریب دینے والی اور بڑی مکارہ ہی پس رونے لگے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس شخص کے کلام سے اور کہا کہ سچا ہی قسم خدا کی تمیمی اپنے قول مین پھر پکار کر کہا مسلمانون سے کہ طلب کرو دشمنان خدا کو اور خواہش کرو انکی لڑائی مین اور انکی ہلاکی مین اور نہ متوجہ ہو طرف غنائم کے کسواسطے کہ اگر اللہ تعالے نے چاہا تو وہ تمھارے ہی واسطے ہین اور نہین ہوتی ہی قوت اور طاقت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر باگ پھیری خالدؓ بن الولید نے ساتھ اپنے ہمراہیون کے قوم پر مثل پھرنے شیر کے اپنے شکار پر اور دیکھا رومیون نے طرف گروہ کے کہ نکلے اوپر اور خالدؓ بن الولید آگے ہین اور نشان فوج کا انکے ہاتھہ مین ہی پس جانا انھون نے کہ وہ گروہ مسلمانون کا ہی پس پکارے اور فریاد کی انھون نے کہ خراب اور ہلاک اور برباد ہوے ہم اور پکارا تو مانے اپنے گروہ کو اور ہر بسنے اپنے لبطارقہ کو پس دوڑے وہ لوگ اپنے ہتھیارون کی طرف اور سوار ہوے گھوڑون پر اور کہا بعض نے بعضون سے کہ یہ گروہ تھوڑا ہی جسکو بھیجا ہی مسیح نے تمھاری طرف اور کیا ہی انکو غنیمت تمھارے واسطے پس دوڑو تم انکی طرف اور اعتماد کرو اور پر مدد دہی صلیب کے پس رومی مسلح اور گھوڑون پر سوار ہو کر ٹھہرے قریب مالون کے واسطے باز رکھنے مسلمانون کے اس سے اور وہ جانتے تھے کہ سوائے خالدؓ بن الولید کے اور کوئی نہین ہی اور اسی وقت ضرارؓ بن الازور دکھائی دیے انکو ایک ہزار سوار سے اور ظاہر ہوے بعد انکے رافعؓ بن عمیر الطائی ساتھ ایک ہزار سوار کے اور ظاہر ہوے بعد انکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور خواستگار ہوا اور قصد کیا ہر فرقے نے بجانب قوم کے مثل مرغان تیز جنگل پر سمیٹ کر اترنے والے کے اور متفرق ہوگئے گروہ انکے اور ارادہ کیا لے لینے اس چیز کا جو قوم کے قبضے مین تھی اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جا گرے گروہ

مسلمانون سکے رومیون پر مثل بہتے ہوئے پانی کے اور پکار کر کہا ہربیس ملعون نے اپنے لوگون سے لڑو تم واسطے اپنی نعمتون کے
پس نہ چلیگا اس قوم کا کوئی مکر اور نہ رہائی پاوینگے وہ اس جگہ سے کبھی پس منقسم ہوئے اور بٹ گئے رومی بارادہ لڑائی مسلمانون
سے ایک گروہ ساتھ توما کے اور ایک گروہ ساتھ ہربیس کے پس پہلے جو شخص خالد بن الولید کے مقابلے اور لڑائی کو نکلا وہ توما تھا اور
گرد اوسکے پانچ ہزار سوار سلح کہ نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سوائے پتلی آنکھ کے اور بلند کی تھی اُسنے سامنے اپنی دونون آنکھون کے ایک صلیب جواہر کی
جڑی ہوئی سونے مین پس بھڑے خالد بن الولید اسکی طرف اور حملہ کیا مع اپنے ساتھیون کے اور کہا اُسکا نام لیکر کہ ای دشمن خدا آیا تم لوگ
جانتے تھے اس امر کو کہ تم نابود ہو جاؤ گے اور جاتے رہوگے ہمارے ہاتھون سے اور اللہ تعالے نے پلیٹ دیا ہمارے واسطے شہرون کو پس قصد کیا
توما کا اور وہ کانا تھا کہ ام ابان رض نے اُسکو کانا کر ڈالا تھا پس حملہ کیا خالد بن الولید نے اُسپر اور نیزہ مارا اُسکی دوسری آنکھ مین پھوڑ دیا اُسکی
دوسری آنکھ کو اور گرا دیا اُسکو گھوڑے سے اور حملہ کیا خالد بن الولید کے ساتھیون نے توما کے لوگون پر اور اندھی ہو گئی صلیب پس قتل کرتے تھے
مسلمان اُنکو جلدی جلدی پس واسطے اللہ کے تھا کام نیک عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا کہ وہ نہین مشغول ہوئے سوائے
توما کے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ جب دیکھا اُنھون نے توما کی طرف کہ گرا وہ اوندھا ہو کر گھوڑے سے متوجہ ہوئے اسکی طرف اور چڑھے اُسکے
سینے پر اور کاٹ لیا سر دشمن خدا کا اور اُٹھا لیا سر کو اپنے نیزے کی نوک پر اور پکار کر کہا مسلمانون سے کہ مارا گیا دشمن خدا توما ملعون پس
طلب کرو تم ہربیس کو پس خوش ہوئے مسلمان اس معاملہ سے رافع بن عمیرۃ الطائی نے **بیان** کیا ہر کہ تھا مین بیچ میمنہ خالد بن الولید
کے لشکر مین ساتھ اپنے گروہ کے اُسطرف جہان قوم اور اُنکے اہل و عیال اترے تھے پس دیکھا مین نے رومیون کی عورتون کو
کہ وہ ٹھہری ہوئین بشدت ہانکتی تھین لوگون کو اپنے سے اور دیکھا مین نے ایک سوار کو کہ لباس اُسکا مثل لباس رومیان کے
تھا اور وہ اترا اپنے گھوڑے سے اور لڑتا تھا ایک عورت رومی سے اور کبھی عورت اُسپر غالب ہو جاتی تھی اور کبھی وہ عورت
پر غالب ہو جاتا تھا پس نزدیک گیا مین اس ارادے سے کہ دیکھون وہ کون ہے اور تھا وہ یولنس راہب اور لڑائی لڑ رہا تھا
اپنی زوجہ سے اور کشتی کرتا تھا اُس سے مثل کشتی لڑانے شیر کے اپنی مادہ سے پس چاہا مین نے کہ بڑھون اُسکی طرف اور اعانت
کرون اُسکی پس قصد کیا میری طرف دس عورتون نے کہ چلاتی تھین وہ میرے گھوڑے پر پتھر دن کو پس لگا ایک بڑا
پتھر ایک عورت خوبصورت کے ہاتھ سے جو کپڑے ریشمی پہنے ہوئے تھی اور پڑا وہ پتھر گھوڑے کی پیشانی مین پس توڑ ڈالا اُسنے اُسکے
سر کو اور تھا وہ گھوڑا کہ حاضر ہوا تھا مین اسکی سواری پر جنگ یمامہ مین ساتھ خالد بن الولید کے پس گر پڑا گھوڑا میرا اور مر گیا پس کود پڑا
مین پشت گھوڑے سے اور مین غمگین تھا اُس عورت پر پس جلدی کیا مین نے اسکی طلب مین پس بھاگی وہ میرے سامنے سے
مثل ہرن شکاری کے اور پھرین اور بھاگین عورتین اسکے پیچھے سے پس دوڑا مین انکے پیچھے اور جا ملا مین اُنمین ارادہ کیا مین نے
انکے مار ڈالنے کا پھر باز رہا مین مار ڈالنے سے اور ڈرایا مین نے انکو اور دھمکایا اور نہین تھا ارادہ میرا متعلق مگر اُس عورت سے
جسنے میرے گھوڑے کو مار ڈالا تھا پس نزدیک ہوا مین اُسکے اور بلند کیا مین نے تلوار کو جو ہاتھ مین اُسکے سر پر پس رکھ لیا
اُسنے اپنے ہاتھ کو سر پر اور وہ کہتی تھی لغون لغون یعنی امان امان پس باز رہا مین اُسکے مار ڈالنے سے اور آگے بڑھکر قبضہ

کر لیا اُسپر اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے پہنے تھی اور اُسکے سر پر لڑیان موتیون کی تھین پس قید کر لیا مین نے اسکو اور ان عورتون کو جو اُسکے ساتھ تھین اور باندھ لیا مین نے مشکین اُن سب کی اور پیچھے کو پھیرا اور دیکھا مین نے ایک بزدون رومی کو بغیر سوار کے پس سوار ہوا مین اُسپر اور چاہا کہ پھرون لڑائی کی طرف پھر کہا مین نے قسم ہی خدا کی کہ نہ جاؤنگا مین جب تک دریافت کر ون کہ حال یونس راہبر کا کیا ہی پس ڈھونڈھتا تھا مین اُسکی جگہ کو کہ دفعۃً دیکھا مین نے اُسکو بیٹھا ہوا اور زوجہ اُسکی سامنے اور آلودہ ہی اپنے خون مین اور یونس روتا ہی اُسپر پس پکار کر پوچھا مین نے کہ کیا حال گذرا تیرا ای یونس پس کہا اُسنے کہ یہ میری زوجہ ہی جسکی طلب مین آیا تھا مین کہ مجکو سوائے اسکے اور خواہش نہ تھی اسواسطے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین اسکو دوست رکھتا تھا پس جب دیکھا مین نے اسکو کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو کہ پہونچ گیا مین تیرے پاس اور بھاگتی ہی میرے سامنے سے پس کہا اُسنے قسم ہی حق مسیح کی کہ نہ یکجا ہونگی مین اور تو کبھی اور تو نے چھوڑ دیا ہی اپنے دین کو اور داخل ہوا ہی دین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور مین نے اپنی جان کو ہبہ کر دیا ہی واسطے مسیح کے اور مین جاتی ہون قسطنطنیہ کو پس وہان جاکر راہبہ بن بیٹھونگی پھر باز رکھا اُسنے مجکو اپنے سے ساتھ لڑائی کے اور لڑا مین اس سے یہان تک کہ تابع ہوگیا اُسپر اور پکڑ لیا مین نے اُسکو پس جب دیکھا اُسنے یہ حال نکالی اُسنے ایک چھری جو اُسکے پاس تھی اور ماری اُسنے اپنے سینے مین اور گر پڑی اور مرگئی پس مین روتا ہون اُسپر بسبب شدت خواہش اور شوق کے اسکے ساتھ رافع بن عمیر طائی نے بیان کیا ہی کہ مین رونے لگا یونس کی باتون سے اور کہا مین نے کہ اللہ تبارک نے عوض دیا ہی تجکو وہ چیز جو بہتر اور خوبصورت ہی اس سے اور وہ کپڑے ریشمی اور لڑیان موتیون کی اور کنگن سونے کے پہنے ہی اور مثل چاند کے چہرہ اُسکا چمکتا ہی پس ہی تو اسکو بعوض اپنی زوجہ کے پس کہا یونس نے وہ کہان ہی مین نے کہا کہ یہ میرے ساتھ ہی پس جب دیکھا یونس نے اُسکی طرف اور اُسکے زیور کو اور ظاہر ہوا حسن وجمال اُسکا گفتگو کی اُس سے زبان رومی مین اور پوچھا حال ایک لڑکی کا جو اُسکے ساتھ تھی اور وہ روتی تھی پھر متوجہ ہوا یونس میری طرف اور کہا کہ آیا جانتے ہو کہ یہ کون ہی مین نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون اُسنے کہا یہ بیٹی ہی ہرقل بادشاہ کی اور زوجہ تو ماکی ہی اور تجھسا آدمی اسکی صلاحیت نہین رکھتا ہی اور ضرور ہرقل خواستگار ہوگا اسکا اپنے لوگ لیکر اور اسکے عوض مال دیگا تمکو پس کہا مین نے اُس سے کہ اب تو یہ تیرے واسطے ہی اور تو اسکے واسطے ہی لے لیا اُسنے اور مسلمان اُسوقت ایسی لڑائی مین مصروف تھے جس سے زیادہ نہین ہوسکتی اور بعض یکجا کرتے تھے کپڑے ریشمی اور اسباب اور مال کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اسی وجہ سے اس مرج کا نام مرج الدیباج رکھا گیا اور اسی نام سے ابتک مشہور ہی اور وجہ تسمیہ اور شہرت اس نام کی یہ ہی کہ کوئی اہل عرب ... کے پاس کپڑا دیباج کا دیکھتا تھا تو اُس سے پوچھتا تھا کہ یہ کہان سے ملا تمکو پس وہ شخص جواب مین کہتا تھا کہ یہ مال غنیمت مرج الدیباج کا ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ کھو دیا اور گم کیا مسلمانون نے اپنے سردار خالد بن الولید کو اور نہ دیکھا کہین نشان اور پتا اُنکا پس سخت گھبرائے اور بے چین ہوئے وہ لوگ ...

انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے بطرف مرج الدیباج کے بطلب مال
غنیمت دمشق کے اور پہونچے وہان چار ہزار سوارون سے بس مار ڈالا انھون نے توما کو اور قید کیا اُسکے بطارقہ کو اور لوٹا بڑا مال
اور جاتا رہا تھا ہربیس انکے ہاتھ سے اور صورت یہ ہوئی کہ خالد بن الولید نے ڈھونڈھا اُسکو جنگ مین نہ پایا اُسکو اور قصد کیا اُسکی
تلاش کا بس اسی حالت مین کہ خالد بن الولید گرد اوا دیتے تھے لشکر روم مین اور قتل کرتے تھے لوگون کو اور زمین پر گرایا کرتے تھے
دلیرون کو کہ دفعۃً دیکھا انھون نے ایک گبر بھاری ڈیل ڈول سرخ رنگ بڑی ڈاڑھی والے کو اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے
پہنے تھا اور کپڑون کے اوپر لوہا تھا بس خالد بن الولید نے جانا کہ وہی ہربیس ہے بس دوڑایا اپنے گھوڑے کو اُسکی طرف اور سخت
حملہ کیا اُسپر اور شدت سے خواستگار ہوئے اُسکے تاکہ مار ڈالین اُسکو اور گبر نے جب نگاہ کی انکے اور انکے حملے کی طرف بس بھاگا انکے
سامنے سے اور خالد بن الولید نے پیچھا کیا اُسکا اور گبر نے جھکر کھایا انکے سامنے بس چبھویا خالد نے اُسکی پشت پر نیزے کو زور سے
اور اُسی وقت جھکا وہ بجانب زمین کے اپنے جانور سے اور گر پڑا اسکے بل اور جا پڑے اُسپر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
مثل شیر غضبناک کے اور وہ کہتے تھے کہ سختی ہو تجھپر اے ہربیس آیا جانا تھا تو نے کہ جاتا رہیگا تو میرے ہاتھ سے اور وہ کافر
زبان عربی سمجھتا تھا پس پکار دی اُسنے کہ اے عربی مین ہربیس نہین ہون بس چھوڑ دو اور نہ مار ڈالو مجھکو یہان تک کہ دون مین اپنے
عوض مین وہ چیز تمکو کہ خوش ہو جائیگا دل تمھارا اُس سے اور جو کچھ مجھسے مانگوگے وہ تمکو دونگا بس کہا خالد بن الولید نے کہ سختی ہو تجھپر
[illegible] میرے ہاتھ سے جب ترک دیگا تو ہربیس کو ایسی [illegible] میری آرزو ہو آسکے اور بتحقیق مار ڈالا اللہ تعالے نے میرے
ہاتھ سے توما کو اور مین امید رکھتا ہون کہ مل جاؤنگا ہربیس سے بس اگر راہ بتاویگا تو مجھکو بطرف ہربیس کے چھوڑ دونگا مین تجھکو بدون
عوض لینے مال کے بس کہا اُس گبر نے کہ خوش ہو تم اے برادر عربی کہ تحقیق پہونچے تم اپنی مراد کو ولیکن مین چاہتا ہون کہ نہ لوٹے
تمہارا اور اوسکا کہ جسوقت راہ بتادون مین تمکو بطرف ہربیس کے چھوڑ دو تم راستہ میرا بس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ تیرے واسطے ایسا ہی ہوگا اگر چاہا اللہ تعالے نے بشرطیکہ راہ بتا دیگا تو مجھکو اور آجاویگا ہربیس میرے قابو اور قبضے مین
بس کہا اُس گبر نے کہ اے برادر عربی یہ بات تو تمھاری غدر اور بیوفائی کی ہے اسواسطے کہ تمنے دی تھی امان پھر پیچھا کیا تمنے ہمارا اسکے کہ
کہ نہین چاہتے تھے ہم اس امر کو کہ پہونچیگا وہان کوئی شخص تم مین کا اور تعاقب کیا تمنے اور لے لیا اُس چیز کو جو لیکر ہم دمشق سے نکلے تھے
اسوجہ سے کہ جاسوس تمھارے دمشق مین تھے پھر کہتے ہو مجھسے اسوقت کہ اگر قابو مین آیا ہربیس تو چھوڑ دونگا مین
تیرے تئین مگر کیونکر ذمہ دار ہون مین ہربیس کے گرفتار ہو جانے اور قابو مین آ جانے کا اور ہر شخص اسکی قدرت رکھنے والا اپنے
حال کا ہے اور یہ کلام تمھارا چاہتا ہے غدر اور بیوفائی کو بس خشمناک ہوئے خالد بن الولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ تیری بات
مرے نسبت کرتا ہے تو ہمکو طرف بیوفائی اور عہد شکنی کے حالانکہ نہین ہے یہ امر ہماری خصلتون سے کسواسطے کہ ہم اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی الرحمۃ اور شفیع الامۃ تھے جو ہم کہتے ہین پورا کرتے ہین اور جو ہم امانت رکھتے ہین
ادا کرتے ہین قسم ہے خدا کی کہ نہین نکلے ہم تمھاری تلاش مین مگر جبکہ تھے دن اور اللہ غالب اور بزرگ نے آسان کر دیا ہمارے واسطے

دوری کو اور نیست و نابود ہمارے لیے دشواری شدید کو اور نہین کیا مین نے تجھسے یہ کہ راہ بتادے مجھے بطرف ہربیس کے مگر جس وقت
کہ دکھائی دیگا وہ میری آنکھون مین لے لونگا مین ہربیس کو ساتھ مدد اللہ تعالے کے اور یہ امر سہل ہی مین ہی اور قسم ہی حیات ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ اگر راہ بتا دیگا تو مجکو اسکی طرف تو چھوڑ دونگا مین تیرا راستہ بدون عوض کے پس جب سنا کافر نے یہ کلام کہا
کہ ای جوانمرد عرب کے اٹھ کھڑے ہو تم میرے سینے سے تاکہ راہبری کرون مین بجانب ہربیس کے پس اٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید
اسکے سینے پر سے اور اچک کر دیکھنے لگا کافر دا ہنے اور بائین پھر کہا اسنے آیا دیکھتے ہو تم اس گروہ چڑھنے والے کو بلندی پر خالد بن الولید نے
کہا ہان اسنے کہا کہ قصد کرو تم جماعت گروہ کا کہ ہربیس مقدمہ اس گروہ کا ہی اور چمکنے والی اسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی ہی پس مقرر کیا خالد
بن الولید نے ایک شخص کو قوم جرہم یا زبید سے جسکا نام اسد بن جابر تھا اور کہا ای اسد نگہبان رہو تم اس گبر کے پس اگر پہونچا دے
یہ شخص مجکو طرف ہربیس کے پس چھوڑ دو اسکے واسطے راہ کو اور اگر ہو وہ اپنے قول مین جھوٹا پس مارو گردن اسکی پس مقرر ہوے
اسیر اسد بن جابر پھر چھوڑ دیا خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی اور سیدھا کیا اپنے نیزے کو یہان تک کہ جا ملے ساتھ اس جماعت
گروہ کے اور چلا کر آواز دی اور کہا کہ سختی ہو تم پر کہان ہی تمھارے لئے مجھسے نجات اور رہائی اور یہ دن کھینچنے بال پیشانیون
کا ہی جب سنا ہربیس نے انکی آواز اور کلام کو جانا اسنے کہ وہ بعض اہل عرب سے ہین اور طمع اور امید کی اسنے انہین پس ٹھہر گیا وہ اور ٹھہر
گئے اسکے سرہنگان مبارز اسکے اور پورے تھے وہ لوگ ہتھیارون اور تلوارون اور عمودون سے اور نہین تھا کوئی انہین مگر اہل شجاعت
اور دانشمندی کا پس حملہ شدید کیا خالد بن الولید نے اوپر اور کہا سختی ہو تم پر آیا جانا تمنے کہ اللہ غالب اور زبردست قادر کر لیگا ہمکو تم پر
اور اس چیز پر جو تمھارے پاس ہی اور نہ مالک کریگا ہمکو تمھارے مال و متاع کا مین شہسوار شدت کرنے والا لڑائیون مین دلیر دار ہون
مین خالد بن الولید ہون پھر نیزہ مارا ایک سوار کے انہین سے پس گرا دیا اسکو پھر مارا دوسرے کو **واقدی** رحمۃ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ
جب سنا ہربیس نے یہ کلام خالد بن الولید کا سمٹ گیا وہ زین گھوڑے پر اور فریاد کر کے پکارا اپنے لوگون کو کہ سختی ہو تم پر وہ شخص ہی جسنے
الٹ دیا ہی ملک شام کو وہان کے لوگون پر اور یہ مالک ارکہ اور تدمر کا ہی اور یہ سردار حوران اور بصرے کا ہی یہ حاکم دمشق اور اجنادین کا ہی
سو تم اسکے تئین پس اگر لیا تمنے اور مالک ہو گئے اس شخص پر پھر دیگی عزت اور کیا بر تمھاری جیسی کہ تھی اور پھر دینگے شہر تمھارے واسطے اور بدلے
لوگے بدلا ان لوگون کا جو مار ڈالے گئے ہین تم مین سے سو تم اس شخص کو **راوی نے بیان** کیا ہی کہ طمع اور امید کی قوم نے خالد
بن الولید مین بسبب اکیلے اور جدا ہونے انکے اپنے ساتھیون سے اور مصروف تھے مسلمان بیچ لڑائی رومیون کے اور لوٹنے انکے مالون کے اور ہر شخص
انہین کا مشغول تھا اپنی ذات مین اور زیادہ ہو گئے بطارقہ گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اسواسطے کہ وہ لوگ ایسے پہاڑ تھے اور گذار
پر تھے کہ جسمین درخت بکثرت اور انبوہ تھا اور گھیر لیا تھا خالد بن الولید کو اس چیز نے جسکے دفع کی قدرت انکو نہ تھی اور
اسی وقت پاپیادہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اترے اپنے گھوڑے سے اور لی تلوار اور سپر اور صبر کیا انکے مقابلے اور لڑائی
مین **واقدی** رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویون کے **بیان** کیا ہی کہ جب اترے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے سے کہا کہ ٹھیک
ہوا خواب تمہارا ای خالد اور اس کو مین نے نہین طلب کیا تھا اور جانا انھون نے اپنے دل مین یہ کہ مین نے اس کام مین خطا کی اور

میرا کام لڑائی نہین ہی اور نہین ہی یہ کام مگر مسلمانون کا کہ لڑین وہ میرے نشان کے نیچے ذکر کیا ہی علما نے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
بتیس ۳۲ لڑائیون مین گئے اور ہر لڑائی مین خواستگار شہادت کے تھے لیکن نہ نصیب ہوئی انکو اُسمین شہادت پس جب اُترے خالد
بن الولید اپنے گھوڑے سے آگے بڑھکر لڑنے لگے اور وہ لوگ بھی آگے بڑھے پس آیا خالد رضی الولید کی طرف ہربیس اور تحقیق
ممکن ہوا اُسکو موقع ضرب تلوار کا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے سر پر اور خالد رضی الولید مشغول تھے لڑائی مین پس آیا ہربیس انکی پشت سے
اور ماری اُنپر ایک ضرب پس پڑی تلوار اُنکے خود پر اور پھاڑ ڈالا اُسکو اور عمامے کو اور گر پڑی تلوار ہربیس کے ہاتھ سے اور ڈرے
خالد رضی الولید اس امر سے کہ اگر متوجہ ہوین وہ اپنی پشت کی طرف تو ناگہان در آوینگے زبر کافر لوگ اور ڈرے اس امر کو بھی کہ بھاگ جاویگا
ہربیس اُنکے ہاتھ سے یا ناگہان در آکر مار ڈالیگا اُنکو پس حملہ کیا خالد رضی الولید نے التفات کرتے ہوے داہنے بائین پھر پکارا اور
شور کیا اُنھون نے ساتھ کلمہ تکبیر کے گویا اُنھون نے خوشخبری پائی ساتھ کسی چیز کے کہ پایا اُسکو اور یہ امر خالد رضی الولید کا ایک حیلہ تھا
کہ اُسکے سبب سے ارادہ مکر کا ساتھ کفار کے رکھتے تھے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ سنا اُنھون نے شور اہل عرب کا کہ گھیر لیا اُس
شور نے گبرون کو اُنکی پشت اور داہنے بائین سے اور اہل عرب شور کرتے تھے ساتھ تکبیر کے اور کہتا تھا کہنے والا لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ یا ابا سلیمان اتتک الغوث من رب العلمین مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما
ہون پس جب سُنی خالد بن الولید نے آواز اُنکی نہین متوجہ ہوے وہ بجانب عبد الرحمن اور نہ بجانب اُنکے ساتھیون کے
یہان تک کہ متفرق کر دیا کافرون کو داہنے بائین اور جب سنی ہربیس نے آواز مسلمانون کی اور تحقیق گھیر لیا تھا اُسکو پیٹھ
پھیری اُسنے بہ ارادے بھاگنے کے پس لے لیا اُسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور ماری اُسپر ضرب تلوار کی اور چھوڑا
اُسکو کشتہ اور دست درازی کی ہمراہیان عبد الرحمن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے ہمراہیان ہربیس پر اور خرچ کیا
اُن مین تلوار کو اور سب سے زیادہ مار ڈالنے والے رومیون کے ضرار رضی بن الازور تھے پس دور ہوا اندوہ خالد رضی الولید سے
اور دیکھا اُنھون نے ضرار رضی بن الازور کے کامون کو کہا کہ رستگار اور فیروزمند ہوئی ذات تمھاری ای بیٹے ازور رضی کے پس ہمیشہ رہو
تم مبارک اپنے سب کامون مین پھر سلام کیا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمانون کو اور کہا کہ کہان سے جانا تمنے
میری اس جگہ کو پس کہا عبد الرحمن نے کہ ای سردار تھے ہم رومیون کی لڑائی مین اور فتح دی اللہ تعالے نے ہمکو اُنپر اور وہ لوگ
کشتہ اور گرفتار ہوے اور مسلمان مصروف تھے یکجا کرنے مال غنیمت مین کہ دفعۃً سنی ہمنے آواز پکارنے والے کی ہوا سے اور وہ کہتا تھا کہ لوگو
سو تم لوٹ کے مال جمع کرتے ہو اور خالد رضی الولید کو گھیر لیا ہی دشمنون نے پس جب سُنا ہمنے آواز کو اور ہم نہین جانتا تھا کہ کس جگہ مین ہو تم
اور گم کیا تھا ہمنے تمہاری ذات کو اور مسلمان اس سبب سے رنج مین تھے پس راہ بتائی ہمارے تئین ایک گبر نے جو تمہارے ایک
ساتھی کے قابو مین تھا اور کہا اُسنے کہ تمہارے سردار کو مین نے راہ بتائی ہی بجانب ہربیس کے اور وہ اُسکے ساتھ اس پہاڑ مین
پس جلدی روانہ ہوے ہم تمہاری طرف پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ راہ بتلایا اُسنے مجکو میرے دشمن کی طرف اور راہ بتلایا
مسلمانون کو میری مدد دہی کے واسطے اور واجب ہوا اُسکے واسطے حق ہمپر اور رجوع کیا خالد رضی الولید نے بجانب مسلمانون کے اور

وہ بڑے رنج مین تھے آنکے پوشیدہ اور غائب ہوجانے سے اپنی نگاہون سے پس جب دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کی طرف
خوش ہوے اور دوڑے سلام کرتے ہوے اُترے پس خالد رض بن الولید نے جواب سلام کا دیا اُنکو اور شکریہ اُنکے کامون کا ادا کیا پھر بلایا
خالد رض بن الولید نے اُس گبر کو جسنے راہ بتلایا تھا اور کہا کہ تونے پورا کیا قول اپنا ہمسے اور ہم چاہتے ہین کہ پورا کرین وعدہ اپنا تجھسے اسواسطے
کہ وجب ہوا ہمپر تیرے واسطے خیر خواہی کرنا پس آیا منظور ہی تجھکو کہ ہو جاوے تو اصحاب دین نماز و روزہ اور ملت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پس
ہو جاویگا اہل بہشت سے اُسنے کہا کہ مین اپنے دین کو بدلنا نہین چاہتا ہون پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے اُسکے واسطے راہ کو نوفل بن عمر نے
بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے اُس گبر کو کہ سوار ہوا وہ اپنے گھوڑے پر اور اکیلا چلا بطلب شہروں روم کے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
حکم کیا مسلمانون کو ساتھ یکجا کرنے مال غنیمت اور قیدیون کے اور یکجا کیا گیا وہ سب اُنکے پاس پس جب دیکھی اُنھون نے کثرت اُسکی شکر اُسکا اور
تعریف ادا کیا واسطے اللہ تعالے کے اور بلایا اپنے راہبر کو اور کہا تو یونس نجیب ہی پھر پوچھا اُس سے کہ کیا کیا تیری زوجہ نے پس
بیان کیا اُسنے حال اپنی زوجہ کا پس متوجہ ہوے خالد رض بن الولید اس معاملے سے پس کہا رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہ اے سردار زوجہ
گرفتار کیا ہی ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو اور یونس کے سپرد کیا ہی بعوض اُسکی زوجہ کے پس پوچھا خالد بن الولید نے کہ کہان ہی بیٹی
ہرقل کی پس لائی گئی وہ اُنکے سامنے اور دیکھا اُنھون نے حسن و جمال اُسکا جو اللہ تعالے نے اُسکو دیا تھا پس پھیر لیا منھ اُسکی
طرف سے اور کہا سبحانک اللھم بحمدک تخلق ماتشاء وتختار پھر پڑھا وربک یخلق مایشاء تمام آیت کو اور کہا یونس سے کہ آیا تو لیویگا اُسکو
عوض اپنی زوجہ کے اُسنے کہا ہان و لیکن مین جانتا ہون کہ ہرقل دیگا اُسکی عوض مین مال بڑا اُسکے واسطے پس کہا خالد بن
الولید نے کہ لے تو اُسکو عوض مین اپنی زوجہ کے پس اگر نہ طلب کریگا ہرقل اُسکو تو وہ تیری ہی اور اگر خواستگار ہوگا ہرقل اُسکا
پس اللہ تعالے عوض دیگا تجکو بہتر اُس سے پھر یونس نے کہا کہ اے سردار تم شہرون اور مقام تنگ اور دشوار مین ہو پس
قصد کرو چلنے کا یہان سے پیش از انکہ آملے تم مین جماعت رومیون کی پس کہا خالد رض بن الولید نے کہ اللہ تعالے ہمکو کافی اور ہمارے
ساتھ ہی پھر روانہ ہوے وہان سے اور کوشش کی چلنے مین اور مال لوٹ کا اُنکے ساتھ تھا اور مسلمان اُنکے پیچھے تھے
بحالت خوشی کے بسبب حاصل ہونے مال غنیمت اور سلامتی کے رفیع بن عطیہ نے بیان کیا ہی کہ ہمنے
کہ سب راہ قطع کی اور کوئی رومی ہمسے متعرض نہوا اور ہم در آتے تھے اُنکے ملکون مین پس جب پہونچے ہم نزدیک مرج الصفر
قریب پل اُم حکیم کے کہ دفعتہً دیکھا ہمنے ایک غبار اپنی پشت سے اور گرد گھومتی ہوئی کو پس جب دیکھا ہمنے وہ غبار
ناگوار معلوم ہوا ہمکو وہ امر اور دوڑا گیا ایک شخص مسلمانون سے بجانب خالد رض ابن الولید کے اور آگاہ کیا اُنکو پس کہا
انھون نے کہ کون شخص تم مین کا اِسکی خبر لادیگا پس منظور کیا ایک شخص نے قوم غفار سے جسکا نام صعصعہ تھا اور
کہا اُسنے کہ مین خبر لاؤنگا پھر اُترا وہ شخص اپنے گھوڑے سے اور اُسکو اپنی مضبوطی پر اعتماد تھا اور سبقت لیجاتا تھا اور ڈراتا تھا
گھوڑے کو اپنے دشمن کے مقابلے مین پس پہونچا وہ شخص غبار کے قریب اور دریافت کیا اُسکو اور پھرا اپنی پشت پر
اور پکار کر کہتا تھا کہ اے سردار لے لیا ہمکو صلیبان نے اور اُنکے پیچھے قوم ہی ہند کیے گئے اور چھپے ہوے ساتھ لوہے کے

کہ نہین ظاہر ہوتی ہیں انکے جسم سے سوائے پتلی آنکھ کے پس بلایا اُنھون نے یونس راہبر کو بوقت نزدیک پہونچ جانے گروہ کے اور کہا کہ جا تو بجانب گروہ کے اور دریافت کر کہ انکا ارادہ کیا ہی اُسنے کہا بہتر اور گیا وہ گروہ کے قریب پھر ملٹ آیا خالد بن الولید کے پاس اور کہا آیا مین نہین کہتا تھا تمسے ای سردار کہ ہرقل نہ غافل ہوگا اپنی بیٹی کے طلب کرنے سے اور اُسنے بھیجا ہی اُس گروہ کو بہ ارادے لینے مال غنیمت کے مسلمانون کے ہاتھہ سے پس جب ایلچی دیکھے وہ لوگ تم مین تو بیشک دمشق تک بھیجینگے تمھارے پاس کسی ایلچی کو اور درخواست اور طلب کرینگے تمسے دختر ہرقل کو یا بطور بیع کے یا بطریق ہدیے کے پس اُسی حالت مین کہ خالد رض بن الولید یونس سے باتین کر رہے تھے کہ آیا اُنکے پاس ایک شخص بوڑھا اور وہ لباس پالون کا بنا ہوا پہنے تھا پس آکر نزدیک ہوا مسلمانون سے اور کہا کہ مین ایلچی ہون ایس کہان ہین سردار تمھارے پس مسلمانون نے اُسکو لا کر خالد بن الولید کے سامنے کھڑا کیا اور کہا اُس سے کہ بیان کر تو جو کچھہ چاہتا ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہرقل بادشاہ کا ہون اور اُسنے کہا ہی تمسے کہ سنا مین نے کہ تم نے میرے لوگون کے ساتھہ کیا اور مار ڈالا میری بیٹی کے شوہر کو اور قید کر لیا عورتون کو اور ظلم اور زیادتی کرنے والی خبر ہی اور فتحمند ہوے اور سلامت رہے تم اور نہ تجاوز کرو تم حد سے تاکہ نہ گزرے تم اور اب پانچ ڈالو میرے ہاتھہ میری لڑکی کو یا بطور ہدیے کے میرے پاس بھیجدو واسطے کہ کرم اور بخشش تمھاری خصائل سے ہی اور نہین رحم کیا جاتا ہی وہ شخص جو رحم نہین کرتا ہی اور مین اُمید رکھتا ہون اس امر کی کہ ہو جاوے ہمارے تمھارے صلح پس جب سُنا خالد رض بن الولید نے یہ کلام کہا اُس شخص سے کہ کہدے تو اپنے سردار سے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ پھر جاؤنگا مین یا مالک ہو جاونگا تیرے تختگاہ تک جیسا کہ تجکو اپنے علم سے معلوم ہی اور چھوڑ دینا تیرا ہمکو پس اگر پاتا تو کوئی سبیل اور راہ اسکی تو کبھی کرتا تو اُسمین اور بیٹی تیری ہدیہ ہی ہماری طرف سے تجکو اور مین اُمید رکھتا ہون کہ وہ پہونچ جاوے اپنی جگہ پر پس خالد بن الولید نے چھوڑا اور دے دیا اسکی بیٹی کو اور کچھہ مال اسکی عوض مین نہین لیا پس پھر گیا ایلچی ہرقل کے پاس کہا ہرقل نے اپنے رئیسون اور ملوک سے کہ یہ وہی معاملہ ہی جو مین نے تمسے کہا تھا پس نہ مانا اور ارادہ کیا تمنے میرے قتل کا اور قریب ہی کہ اس سے بڑھکر بھی ہوگا اور یہ امر تمھاری طرف سے نہین ہی بلکہ پروردگار آسمان کی طرف سے ہی پس بہت روئے رومی اُسکے کلام سے اور روانہ ہوئے خالد رض بن الولید یہانتک کہ پہونچے وہ دمشق مین اور مسلمان اور ابو عبیدہ رض ابن الجراح نا اُمید ہو گئے تھے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کے صحیح اور سالم پھر آنے سے پس وہ سب بڑی نا اُمیدی مین تھے کہ دفعتہً آپہونچے خالد بن الولید پس نکلے سب مسلمان اُنکی ملاقات کو اور مبارکباد سلامتی کی دی اُنکو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو اور دیا خالد رض بن الولید نے عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور مالک رض الاشتر النخعی اور اُنکے ساتھیون کو دمشق مین اور گئے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور سب سرگذشت بیان کی ابو عبیدہ بن الجراح تعجب کرتے تھے اُنکی شجاعت اور دلیری سے پس جب اُٹھے خالد رض بن الولید اپنی جگہ پر نکالا پانچوان حصہ مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی کو مسلمانون پر پھر دیا خالد بن الولید نے اپنے مال سے یونس راہبر کو اور کہا اُس سے کہ لے یہ مال اور نکاح کرے اس مال کو صرف کر کے یا مول لے کوئی عورت دختران روم سے یونس نے کہا قسم ہی خدا کی نہ نکاح کرونگا مین بعد اپنی زوجہ کے اس دنیا مین کسی کے ساتھہ اور نہین چاہتا ہون مین مگر اپنی زوجہ کو عالم آخرت مین یعنی حور العین کو رافع بن عمیرہ الطائی نے بیان کیا ہی کہ موجود رہے ہمارے ساتھہ یونس لڑائیون مین تا روز لڑائی یرموک کے پس وہ ہر لڑائی مین جہاد عظیم

ف

ف ۲۰ ذکر مراجعت کرنے خالد رض بن الولید کا مرج الدیباج سے اور پہونچنا دمشق مین ۱۲

کرتے تھے پس جب آیا دن لڑائی یرموک کا دیکھا مین نے اُنکو امتحان کیے گئے بلاے نیک مین پس لگا ایک تیر اُنکے سینے مین اور گر پڑے وہ شہید ہوکر رحمت کرے اللہ اُنپر پس غمگین ہوا مین اُنپر اور بہت درخواست رحمت کی مین نے اُنکے واسطے پس دیکھا مین نے اُنکو خواب مین اور لباس اُنکا چمکتا تھا اور اُنکے پاؤن مین نعلین طلائی تھی اور پھرتے تھے باغ سبز مین پس کہا مین نے کہ کیا کیا اللہ تعالے نے تمھارے ساتھ اُنھون نے کہا کہ بخش دیا مجکو اور عطا فرمایا مجکو بعوض میری زوجہ کے ستر حورین اگر ظاہر ہوے اُنمین سے ایک دنیا مین تو دور کرے روشنی اُسکے چہرے کی روشنی سورج اور چاند کو پس نیک بدلا دیوے اللہ تعالے تمکو **راقع** نے **بیان** کیا ہی کہ ذکر کیا مین نے اُس شخص سے اُسکو خالد بن الولید سے پس کہا اُنھون نے کہ نہین ہی یہ مرتبہ قسم ہی خدا کی مگر بسبب شہادت کے پس گوارا ہو جسکو نصیب ہووے شہادت **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے ساتھ مال لوٹ کے جاتا اُنھون نے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہین فرمائی پس ارادہ کیا کہ لکھین خط متضمن فتح اور خوشخبری اور کیفیت ملنے مال غنیمت کے اور ابو عبیدہ ابن الجراح نے اُنکو حال وفات حضرت صدیق اور خلافت حضرت عمر سے آگاہ نہین کیا تھا پس طلب کیا دوات اور کاغذ اور لکھا خط ان الفاظ سے

خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم بعبد اللہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاملہ علی الشام خالد بن الولید المخزومی اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وذلک انا لم نزل من مکایدۃ العدو علی حرب دمشق انزل اللہ علینا النصرۃ وقہر عدوہ وفتحت دمشق عنوۃ من الباب الشرقی بالسیف وکان ابو عبیدۃ علی باب الجابیۃ فخدعہ الروم فصالحوا علی الباب الآخر فنعی ان باسی واقتل والتقینا عند کنیسۃ یقال لہا کنیسۃ مریم وامامہ القسوس والرہبان ومعہم کتاب الصلح وان صہر الملک توما وآخر یقال لہ ہربیس خرجا من المدینۃ بمال عظیم وحال جسیم فسرت خلفہم وزعت النعمۃ من ایدیہما وقتلت اللعینین واسرت ابنۃ ملک ہرقل ثم اہدیتہا الیہ وقد رجعت سالما وانا انتظر امرک والسلام

اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اسپر اپنی اور بلایا ایک شخص کو اہل عرب سے کہ نام اُنکا **عبد اللہ** بن قرط تھا پس دیا خط اُنکو اور روانہ ہوے وہ بجانب مدینہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پہونچے وہ اور خلیفہ اُسوقت حضرت **عمر فاروق** رضی اللہ عنہ تھے پس پڑھا عمر رضی اللہ عنہ نے آغاز خط کا اور وہ تھا خالد بن الولید کی طرف سے بنام خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیا نہین جانی مسلمانون نے خبر وفات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عبد اللہ نے کہا کہ نہین یا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے بھیجا ہی ایک خط بنام ابو عبیدہ ابن الجراح کے اور سردار مقرر کیا مین نے اُنکو مسلمانون پر اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو اور نہین جانتا ہون مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے ارادہ کیا ہی سرداری کا اپنی ذات کے واسطے پھر سکوت کیا اور پڑھا خط کو صحاب سیر نے ثقات سے **روایت** کی ہی کہ جب وفات پائی حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوے بعد اُنکے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور تھی عمر اُنکی باون برس کی پس بیعت کی لوگون نے اُنسے بیچ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوری بیعت کہ نہین بچھڑ گیا تھا اُنکی بیعت سے کوئی شخص نہ پڑا نہ چھوٹا اور موقوف ہو گئی اُنکے زمانہ خلافت مین خلاف اور دشمنی اور نفاق اور منقطع ہوا باطل اور ثابت اور قایم ہوا

حق اور قوی ہوا غلبہ دین کا ضعیف ہو گیا مکر شیطان کا اور ظاہر ہوا حکم خدا کا حالانکہ کافر لوگ بُرا جانتے تھے حکم خدا کو اور وہ
اپنے زمانۂ خلافت مین غربا پر لطف اور مہربانی کرتے تھے اور رحم کرتے تھے لڑکون پر اور بزرگداشت کرتے تھے بڑون کی لطف
اور مہربانی کرتے تھے یتیم پر اور داد دلاتے تھے مظلوم کی ظالم سے یہان تک کہ پھیرتے تھے حق کو اسکی جگہ پر اور نہین بگڑتے تھے
اُنکو بیچ اجراے حکم خدا کے ملامت کسی ملامت کرنے والے کی اور اپنے زمانہ خلافت مین وہ گھومتے تھے مدینہ منورہ کے بازارون
مین اور لباس اُنکی گدڑی تھی اور ہاتھ مین انکے دُرّہ ہوتا تھا اور اُنکے دُرّون کا خوف تمھاری ان تلوارون سے زیادہ تھا
اور غذا انکی ہر روز جَو کی روٹی تھی ساتھ نمک کوٹے ہوے کے اور کبھی کھاتے تھے روٹی جَو کی بدون نمک کے بسبب بیخواہشی دنیا
اور ریاست داری مسلمانون کے بنظر مہربانی کے مسلمانون کے حال پر اور نہین چاہتے تھے وہ اِس امر سے مگر ثواب اللہ غالب
اور بزرگ سے اور نہین باز رکھتا تھا کوئی کام اداے فرض اور حقوق خدا اور سُنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ متولی خلافت ہوے عمرؓ اور قدم بقدم اپنے
دونون صاحبون یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیچ آمادگی کامون دین کے اور
چھوڑ دیا تھا اپنے نفس سے بڑائی اور غرور کو اور جلا دیا اور ضعیف کر دیا تھا اُنکو جو اور نمک نے اور اذیت دی تھی انکو کھانے زیت
اور خشک چھوہارے نے اور کبھی ہے لیتے اور کھاتے تھے کسیقدر گھی اور کہتے تھے کہ کھانا جو کا نمک کے ساتھ اور جو کھانا
آسان تر ہی کل کے واسطے آگ سے کہ جو درآویگا اُسمین نہ مریگا اور نہ پاویگا اُسمین راحت کبھی گہرائی اُسکی دور ہی اور
عذاب اسکا سخت ہی اور پانی اسکا پیپ ہی نہین اذن دیتے اور طلب کرتے تھے مسلمانون کو مگر یہ کہ آتے تھے لشکر انکے زمانہ
خلافت مین اور بھیجین اُنھون نے فوجین اور حاصل کیا فتوح اور آباد کیا شہرون کو اور خوف کرتے تھے آتش دوزخ سے رضی اللہ عنہ

تمّت

ترجمہ جلد دوم فتوح الشام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت **عمر** رضی اللہ عنہ بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے متولی کام خلافت کے ہوے بکلی کیا اُسنے ملوک اور بطارقہ اور قیاصرہ اور اپنے ارباب دولت کو اور ایک منبر پر جو اُسکے واسطے کنیسۂ قسطنطنیہ میں نصب کیا گیا تھا کھڑا ہو کر اِس مضمون کا خطبہ سُنایا کہ ای بنی الاصفر یہ وُہی شخص ہین جنسے مین تمکو ڈراتا تھا پس نہ سُنا تمنے میرے کلام کو اور تحقیق دشوار اور سخت ہو گیا کام تمپر بسبب حکومت مرد گندم رنگ سیاہ چشم کے اور نزدیک ہوا وہ معاملہ جو بعد اسکے ہی بسبب سرداری صاحب فتوح مشابہ نوح کے اور قسم ہی خدا کی پھر قسم ہی خدا کی کہ ضرور وہ مالک ہوجاینگے میرے اِس تخت تک پس ڈرو تم ڈرو تم قبل واقع ہونے معاملہ اور پیش آنے سختی اور ویران ہونے محلون اور مارے جانے قسّون اور بیکار کیے جانے ناقوس کے یہ شخص سردار لڑائی کے ہین اور یہ شدت اور سختی کی طرف کھینچنے والے اہل روم اور فارس کے ہین یہ عابد ہین اپنے دین مین سخت اور درشت ہین اُنپر جسنے پیروی کی خلاف انکے دین کی اور مین اُمید رکھتا ہون تمھارے واسطے مدد اور غلبے کے بشرطیکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پابند ہوجاؤ تم اور چھوڑ دو طریقۂ ظلم کو اور پیروی کرو احکام مسیح علیہ السلام کی اور ادا کرو نوافل اور رغبت کرنے طاعات اور چھوڑ دینے حرامکاری اور سب طرح کی بیہودہ گوئیون مین اور اگر انکار کروگے تم اِن کامون سے اور ثابت رہوگے خلاف حق اور نافرمانی اور میلان خواہش دنیا پر مقرر اور غالب کیا جائیگا تمپر دشمن تمھارا اور ایسی بلامین تمکو مبتلا کریگا جسکی طاقت تم مین نہین ہی اور مین جانتا ہون کہ اِس قوم کا دین بہت جلد ظاہر اور غالب ہوجائیگا سب دینون پر اور ہمیشہ لوگ اِس دین کے نیکوکار رہینگے جب تک کہ کوئی تغیر اور تبدل اپنے دین مین نکرینگے پس تم لوگ یا رجوع کرو اِس دین کی طرف یا مصالحہ کرو اِس قوم سے جزیہ دینے پر پس جب سُنا قوم ہرقل نے یہ کلام اُسکا جھپٹے اُسکی طرف اور قصد اسکے مار ڈالنے کا کیا پس ٹھہرایا ہرقل نے انکے خشم کو گفتگوے نیک سے اور کہا کہ قصد میرا اِس بیان سے نہ تھا مگر دیکھنا اور جاننا اس امر کا کہ حمیت اور غیرت تمھاری اپنے دین مین کیونکر اور کسطرح ہی اور خوف اہل عرب نے تمھارے دل مین جگہ پکڑی ہی یا نہین پھر بلایا ہرقل نے ایک شخص نصرانی عرب کو کہ جسکا نام **طلیقہ** بن مازن تھا اور قبول کیا اُسکے واسطے کچھ مال دینے کو اور کہا اُس سے کہ روانہ ہو تو اسی وقت بجانب یثرب اور دیکھ فکر اور تامل سے اِس امر کو کہ کیونکر قتل کر سکتا ہی تو

عمر کو بس طریقہ نے منظور کیا اس امر کو اور روانہ ہوا بطرف مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور پہونچکر عجب ہا حوالی مدینہ طیبہ مین
اُسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور دیکھ رہے تھے بیتون اور مُردون کے مالون کو اور خبرگیری کرتے تھے باغون اور احاطون کی
اور چڑھ گیا وہ نصرانی ایک درخت بیچیدہ شاخ والے پر اور چھپ رہا اسکے پتون مین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسی درخت کے نزدیک
آکر زمین پر لیٹ رہے اور ایک پتھر سے تکیہ لگایا پس جب سو گئے وہ ارادہ کیا اس نصرانی نے اس امر کا کہ درخت سے اتر کر انکو مار ڈالے
کہ اسی وقت ایک درندہ جانور آیا اور گھوما گرد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور آگے آکر چاٹا اپنی زبان سے دونون پاؤن انکے اور نا گہان
ہاتف غیبی سے آواز دیکر یہ کلمات کہے یا عمر عدلت فامنت فنمت پس جب بیدار ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلا گیا
وہ درندہ اور اترا وہ نصرانی درخت سے اور آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور بوسہ دیا انکے ہاتھون کو اور کہتا تھا کہ میرے
مان باپ قربان ہون اس شخص پر جسکی حفاظت اور نگہبانی مخلوقات اور جانور اور انکا وصف اور تعریف فرشتے اور جن
کرتے ہین پھر ظاہر کیا اُس نصرانی نے اپنا حال اور ارادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوا اُنکے ہاتھون پر **واقدی**
رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس عبارت سے
قد ولیتک علی الشام وجعلتک امیر جیوش المسلمین وعزلت خالدا والسلام پھر حوالہ کیا خط عبد اللہ ابن قرط کو اور اختیار کیا
مشقت اور بے آرامی کو اپنے اوپر بسبب رجوع کرنے کام اور معاملات مسلمانون کے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ جب
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کام مسلمانون کا اپنے ذمے لیا پھیرا اپنی ہمت کو بجانب ملک شام کے پھر **راوی** نے ثقات سے
بیان کیا ہی کہ جس رات کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال کیا اُسی رات کو عبد الرحمن بن عوف الزہری
رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا پس بیان کیا انھون نے اس خواب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس دن کہ لوگون نے انسے
بیعت کی تھی پس وہ خواب بعینہ مطابق تھا اس خواب سے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی رات کو دیکھا تھا عبد الرحمن نے
کہا کہ دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے دمشق کو اور مسلمانون کو گرد اسکے اور گویا مین سنتا ہون آواز تکبیر مسلمانون کی اپنے کانون مین اور
ہنگام تکبیر کہنے اور حملہ کرنے مسلمانون کے دیکھا مین نے ایک شہر پناہ کو کہ دھنس گئی وہ زمین مین یہان تک کہ نہ دیکھا مین نے
کوئی نشان باقی اس سے اور دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ داخل ہوے دمشق مین بزور تلوار کے اور تھی ایک آگ انکے آگے
پھر دیکھا مین نے کہ گویا پانی پڑا آگ پر پس وہ بجھ گئی پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ تعالے نے کہ بشارت ہو تمکو کہ
دمشق فتح ہوا اسی دن اگر چاہا اللہ تعالے نے اور بعد چند روز کے **عقبہ** رضی اللہ عنہ بن عامر جہنی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دمشق سے
مدینہ طیبہ مین آئے اور انکے پاس خط فتح اور خوشخبری کا تھا پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو کہا انسے کہ اے ابن عامر
کتنے دن گذرے تمکو ملک شام چھوڑے ہوئے اُنھون نے کہا کہ جمعہ کے روز مین نے چھوڑا تھا اور آج جمعہ ہی اور برابر چلا آیا
مین جب سے کہ روانہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمنے سنت ادا کی پس کیا خبر تمہارے ساتھ ہی اُنھون نے کہا
کہ نیکو کاری اور بشارت ہی کہ مین قریب تر بیان کرونگا اسکو سامنے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پس حضرت عمر

اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو اور سلامتی ہو تم پر ۱۲

ف ذکر بہیجنے خبر بشارت فتح دمشق کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۱۲

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انتقال کیا انھون نے اس عالم سے قسم ہی خدا کی درانحالیکہ وہ ستودہ صفات تھے اور گئے وہ بجانب پروردگار کریم کے اور اپنے ذمے لیا عمر ضعیف نے اس کام کو پس اگر عدالت کریگا وہ اس کام مین نجات پاویگا اور اگر چھوڑ دیگا یا کمی اور قصور کریگا ہلاک ہوگا عقبہ بن عامر نے بیان کیا ہی کہ رویا مین یہ حال سنکر اور دعاے رحمت کی مین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے پھر نکالا مین نے خط اور دے دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا انھون نے خط کو پوشیدہ رکھا خبر کو تا وقت نماز جمعہ کے پس جب خطبہ اور نماز پڑھ چکے چڑھ گئے منبر پر پس گرد انکے بیٹھے مسلمان اور پڑھکر سنایا انھون نے مسلمانون کو خط فتح دمشق کا پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ آواز تکبیر کے اور خوش ہوے پھر اترا آئے عمر رضی اللہ عنہ منبر سے پس جب اترے وہ منبر سے لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے مشعر منصوبی انکے اور معزولی خالد بن الولید کے اور مجکو حکم دیا پلٹ جانے کا دمشق کو پس پھر گیا اور پہونچا مین دمشق مین پس پایا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ توما اور ہربیس کے تعاقب مین گئے تھے پس دیا مین نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کو اور پڑھا انھون نے پوشیدہ مسلمانون سے اور نہین آگاہ کیا کسیکو حال انتقال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور چھپایا اپنی منصوبی اور خالد بن الولید کی معزولی کو یہان تک کہ واپس آئے خالد بن الولید اور لکھا انھون نے خط متضمن فتح کرنے مسلمانون کے دمشق کو اور غالب ہونے انکے دشمنون پر اور مالک ہونے مال لوٹ مرج الدیباج اور چھوڑ دینے بیٹی ہرقل کے اور سپرد کیا خط عبد اللہ بن قرط کو پس جب پہونچا عبد اللہ بن قرط پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور پڑھا انھون نے سرا خط کا از طرف خالد بن الولید المخزومی کے بنام حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ناگوار گذرا یہ امر انکو اور گندم گون رنگ انکا سپید ہوگیا اور کہا اے ابن قرط آیا نہین معلوم کیا مسلمانون نے حال وفات ابو بکر صدیق اور مقرر کرنے میرے ابو عبیدہ کو بکار سرداری مسلمانون کے عبد اللہ بن قرط نے کہا کہ مسلمانون کو اس حال سے اطلاع نہین ہی پس خشمناک ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یکجا کیا لوگون کو اور کھڑے ہوے منبر پر اور سنایا مسلمانون کو حال فتح دمشق اور حاصل ہونے مال غنیمت مرج الدیباج کا پس بلند ہوئین آوازین مسلمانون کی ساتھ کلمات خوشی اور دعا کے نسبت برادران اسلامی کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگون مین نے سردار مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو جو مرد امین ہین اور پایا مین نے انکو لائق اس کام کے اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو سرداری سے پس کہا ایک شخص نے قوم بنی مخزوم سے کہ آیا معزول کرتے ہو تم ایسے شخص کو کہ مشہور کیا اللہ تعالے نے سیف ناطق انکو اور کیا انکو دفع اور رد و دور کرنے والے مشرکین کا اور لوگون نے انکی معزولی کے واسطے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا مگر انھون نے منظور نہین کیا اور کہا تھا کہ نہ معزول کرونگا مین اس تلوار کو جسکو کھینچا ہی اللہ تعالے نے اور مدد دی ہی اُس سے اپنے دین کو اور اللہ تعالے اور مسلمان نہ معذور جانینگے تمکو اس حالت مین کہ تم میان مین کروگے خدا کی تلوار کو اور معزول کروگے ایسے سردار کو جسکو سردار کیا اللہ تعالے نے تحقیق تمنے قطع کردیا پاسداری قرابت کو اور برائی چاہی چچازاد بھائی کی یہ کہکر خاموش ہو رہا وہ شخص پھر دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکی طرف اور پایا اُسکو کم سن پس کہا کہ جوان کم سن ہی کہ خشمناک ہوا اپنے چچازاد بھائی کے واسطے

ف ۱۰ ذکر معزولی خالد بن الولید اور گفتگو کرنا ایک مسلمان مخزومی کا اس باب مین اور بیان فرمانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سبب معزولی خالد بن الولید اور منصوبی ابو عبیدہ بن الجراح کا ۱۲

ف ۲ مرج الدیباج مرج بفتح میم و سکون را [illegible] اور مرج الدیباج کی وجہ تسمیہ [illegible]

ف ۳ [illegible] سیف اللہ [illegible]

پھر اترآئے منبر پر سے اور رکھ لیا خط کو اس رات مین اپنے بستر خواب کے نیچے اور مشورہ کرتے تھے اپنے نفس سے بقدر معزولی خالدؓ کے پس جب صبح کی نماز پڑھی لوگون کے ساتھہ کھڑے ہوے منبر پر اور حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور دعاے رحمت مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے پھر کہا اے لوگوین نے اُٹھایا ہی بڑا بوجھہ امانت کا اور مین مثل چرواہے کے ہون اور جو چرواہا ہی سوال کیا جائیگا اُس سے بہ نسبت حال اُسکی رعیت کے اور بتحقیق دوست رکھا ہی اللہ تعالے نے میرے واسطے نیکو خواہی تمھاری اور نگرانی تمھاری معیشت اُمور اور اُن کامون کی جو نزدیک کردین تمکو تمھارے پروردگار سے پس یہ معاملہ ہمارے تمھارے اور سکناے اس شہر کے بیچ مین ہی اور مین نے سنا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من صبر علی بلاہا و شدتہا کنت لہ شہیدا او شفیعا یوم القیمۃ اور یہ شہر تمھارا ایسا ہی جسمین نہ کھیتی ہی نہ دودھ مگر وہ چیز کہ لائی جاوے اونٹ پر ایک مہینے کی راہ سے اور بتحقیق اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہی ہمسے بہت مال غنیمت کا اور مین امید رکھتا ہون نیکو خواہی سب عام و خاص کی اداے امانت مین اور نہین دے سکتا ہون مین اپنی امانت اُس شخص کو جو لائق اور سزاوار اُسکا نہین ہی بلکہ اُس شخص کو دونگا جو خواہش کرنے والا ہو اداے امانت اور پورا کرنے حقوق مسلمانون کی طرف اور مین ناپسند کرتا ہون سرداری خالدؓ کو اسواسطے کہ وہ ایسے شخص ہین جنمین عادت پریشان کرنے اور بیجا صرف کرنے مال کی ہی کہ دیتے ہین وہ شاعر کو جو انکی تعریف کرتا ہی اور دیتے ہین اُس سوار کو جو اُنکے سامنے جہاد کرتا ہی زائد اُسکے استحقاق سے اور کچھہ بھی باقی نہین رکھتے ہین واسطے ضعیف اور غریب مسلمانون کے اور مین نے معزول کیا اُنکو اور انکی جگہ پر ابو عبیدہؓ کو سردار مقرر کیا ہی پس نہ کہے کوئی تم مین کا یہ بات کہ معزول کیا گیا شخص شدید اور سخت اور سردار مقرر کیا گیا امین نرم آسان کار مطیع پس اللہ تعالے اُسکے ساتھہ ہی واسطے استوار کرنے اور اعانت کرنے اُسکے پھر اُتر آئے منبر سے اور لیا ایک چمڑا صاف اور لکھا خط اُسمین بنام ابو عبیدہؓ کے ان الفاظ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ من عبد اللہ امیر المومنین و اجیر المسلمین الی ابی عبیدہ عامر بن الجراح سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا آلہ الا ہو و اصلی علے نبیہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و قد ولیتک علی امور المسلمین فلا تستحی فان اللہ لا یستحیی من الحق شیئا و انی اوصیک بتقوی اللہ الذی یبقی و یفنی ما سواہ الذی استخرجک من الکفر الی الایمان و من الضلالۃ الی الھدایۃ و قد امرتک علی جند خالد فاقبض منہ جندہ و ازلہ عن امارتہ و لا تقذ المسلمین الی ہلکۃ رجاء غنیمۃ و لا تبعث سریۃ الی جمع کثیف و لا تقل انی ارجو لکم النصر فان النصر مع التدبیر و الثقۃ باللہ تعالے و ایاک و التغذیر و القاء المسلمین الی التہلکۃ و غض عن الدنیا عینیک و آلہ عنہا قلبک و ایاک ان یہلک اما ہلک من قبلک فقد رایت مصارعہم و اختبرت سرائرہم و انما بینک و بین الآخرۃ

ستر کا الخمار وقد تقدم الیہا سلفک وانت منتظر رحیلا من دار مصت نضارتہا وذہبت زہرتہا فاجرم الناس الراحل منہا
الی عمیر ہو ویکون زادہ التقوی وراع المسلمین باستطعت واما الحنطۃ والشعیر الذی قد وجدت فی دمشق وکثر فیہا فشاہر تکم
فہو للمسلمین واما الذہب والفضۃ ففیہ الخمس من السہام واما اختصامک انت وخالد فی الفتح والصلح فالفتح
بالصلح لا بالقتال لانک انت الوالی وصاحب الامر ان کان صلحک جری علی الحنطۃ اتہا للروم فسلمہا الیہم والسلام
علیک وعلی جمیع المسلمین واما سریۃ خالد خلف العدو الی مرج الدیباج فانہ غرد بہا بالمسلمین وکان بہا شیبا وانبتہ
ہر عمل ویدبرتہا لا بہا بعدا سرہا فذلک تفریطا وقد کان یاخذ بہا ما لا کثیر ایرجع علی ضعفاء المسلمین ۵ پھر لپیٹا خط کو اور
مہر کیا اُسپر اور بلایا عامر بن ابی وقاص برادر سعد بن وقاص کو اور خط اُنکے سپرد کرکے کہا کہ روانہ ہو تم دمشق کو اور دو خط
خالد کو اور حکم کرو اُنسے لوگون کے یکجا کرنے کا اُنکے پاس اور آگاہ کرو وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور
کہو اُنسے کہ پڑھکر سناوین وہ خط لوگون کو اور بلایا شداد بن اوس کو اور مصافحہ کیا اُنسے اور کہا جاؤ تم عامر کے
ساتھ شام کو پس جب پڑھین عامر خط کو پس حکم کرو تم لوگون کو کہ بیعت کرین تمسے تاکہ ہو جاوے تمہارے ساتھ
بیعت کرنے سے میرے ساتھ بیعت کرنا پس روانہ ہوئے دونون یار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے در آنحالیکہ کوشش
کرتے تھے وہ چلنے مین یہان تک کہ وارد ہوئے دمشق مین اور لوگ منتظر تھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے دریافت
حال اور اس امر کے کہ کیا حکم کرینگے وہ اُنکو پس جب سامنے ہوئے وہ دونون یار مسلمانون کے دراز ہوئین گردنین
مسلمانون کی انکی جانب کو اور دوڑے لوگ اُنکی طرف اور خوش ہوئے اُنکے آنے سے یہان تک کہ اترے وہ دونون
خالد بن الولید کے خیمے مین اور سلام کیا اُنپر اور پوچھا خالد بن الولید نے کس حال مین چھوڑا تمنے خلیفہ ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کو انھون نے کہا کہ چھوڑا ہمنے ساتھ خیر کے یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور میرے پاس خط انکا ہے اور
انھون نے مجکو حکم دیا ہے کہ پڑھکر سناؤن مین مسلمانون کو پس حکم دو تم اُنکو یکجا ہونے کا پس اچنبا کیا خالد بن الولید نے
اس امر کو اور شک کیا انھون نے معاملے مین اور یکجا ہوئے مسلمان اُنکے پاس اور کھڑے ہوئے عامر بن وقاص
اور پڑھا خط کو پس جب پہونچے مضمون وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تک شور کیا مسلمانون نے ساتھ
بڑی آواز رونے کے اور روئے خالد بن الولید اور کہا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی پس بتحقیق
متولی خلافت ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اور بخوشی اطاعت اُنکی منظور ہے قسم ہے خدا کی کہ نہ تھی کوئی چیز دوست زیادہ مجکو
خلافت اور حکومت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور نہ تھی کوئی چیز دشمن مجکو خلافت اور حکومت عمر رضی اللہ عنہ سے اور اب
بخوشی اطاعت خدا اور عمر کی اور جو حکم انھون نے کیا منظور ہے اور پڑھا خط کو آخر تک پس جب سنا لوگون نے خط اور
اسمین حکم بیعت کرنے کا تھا شداد بن اوس سے بعوض بیعت امیر المومنین کے اُٹھ کھڑے ہو گئے لوگ سامنے شداد بن اوس کے
اور بیعت کی انسے پس واقع ہوئی یہ بیعت دمشق مین تیسری تاریخ ماہ شعبان سن تیرہ ہجری کو واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے

کر لے لیا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مال اور لشکر کو اپنے اختیار مین اور آگاہ کیا مسلمانون کو حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور جانا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اس امر کو کہ گران گذریگا یہ امر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور کمی کرینگے وہ مقابلے اور تلاش دشمن مین اور سستی کرینگے بعد اسکے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ مجکو پہونچی ہی روایت اس امر کی کہ تھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بعد معزولی کے دشمن پر زیادہ شدید اور سخت شکست دینے اور جہاد کرنے مین خصوصًا حصن ابی القدس کی لڑائی مین

واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ پوچھا مین نے اس شخص سے جسنے مجھسے بیان کی ہی کیفیت حصن ابی القدس کی کہ کس جگہ تھا وہ ملک شام مین کہا اس شخص نے کہ وہ حصن درمیان عرقہ وطرابلس و مرج السلسلہ کے تھا اور اسکے موجبے مین ایک دیر اور اس دیر مین ایک صومعہ اور اسمین ایک راہب عالم دین نصرانیت کا رہتا تھا اور پڑھا ہوا تھا کتب گذشتہ اور حالات اگلی امتون کے اور آتے تھے رومی اسکے پاس بغرض فائدہ لینے کے اسکے علم سے اور عمر اسکی زیادہ ایک سو سال سے تھی اور وہ ہر سال اپنے دیر کے قریب ایک عید قائم کرتا تھا وقت آخر ہونے ایام صیام رومیون کے اور وہ عید شعانین کی تھی پس اکٹھا ہوتے تھے رومی اور نصرانی وغیرہ سب اطراف اور کنارون دریا اور مصر کے قوم قبط اور آتے تھے یہ سب اسکے پاس اور گرد ہوتے تھے اسکے پس نکلتا اور ظاہر ہوتا تھا وہ ان لوگوں پر اپنے طاق سے اور سکھلاتا تھا انکو نصائح انجیل کی اور قائم ہوتی تھی اسکے دیر کے نزدیک ایک بڑی بازار بعد ایک سال کے اور لاتے تھے لوگ مال اور متاع اور سونا اور چاندی اس بازار مین اور تین دن یا سات دن تک وہان خرید و فروخت ہوا کرتی تھی اور مسلمان لوگ اس بازار کو نہین جانتے تھے یہان تک کہ راہ بتلائی انکو ایک عرب نصرانی معاہدی نے جسکے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح نے نیکی کی تھی اور امان دی تھی اسکو اور اسکے گھر والون کو پس متولی ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مسلمانون کے کام کے لیے ارادہ کیا اس معاہدی نے کہ تقرب اور نزدیکی حاصل کرے ابو عبیدہؓ بن الجراح سے اور شاید کہ فتح ہو جاوے دیر اور بازار انکے ہاتھون سے پس آیا وہ سامنے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور وہ اس طرح اور فکر مین تھے کہ کیا کرنا چاہیے اور کس شہر کا شہرون روم سے قصد کرنا چاہیے پس کبھی یہ کہتے تھے کہ بیت المقدس کی طرف جاونگا کہ وہ بہترین شہرون روم کا ہی اور وہ کرسی انکی بادشاہت کی اور اسی سے ہی قیام انکے دین کا اور کبھی کہتے تھے کہ انطاکیہ جاؤن اور قصد ہرقل کا کرون اور فراغت حاصل کرون اس سے اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام مین ہرقل سے اور ارادہ کیا تھا مسلمانون کو واسطے مشورے کے کہ اسی وقت آیا وہ معاہدی اور تھا وہ نصاری شام سے پس کہا اسنے کہ اے سردار تحقیق تمنے نیکی اور احسان کیا میرے ساتھ بسبب تخفیص دینے امان کے مجکو اور میرے لڑکے بالون کو اور مین آیا ہون تمھارے پاس ساتھ خوشخبری اور اظہار مال غنیمت کے جسکو لوٹ لیوینگے مسلمان اور بھیجا ہی اللہ تعالے نے اسکو تمھاری طرف پس اگر فتح دی اللہ تعالے نے مسلمانون کو اسپر تو ایسے مالدار ہو جاوینگے کہ بعد اسکے حاجتمند نہونگے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بیان کر تو کہ یہ غنیمت کیا چیز اور کہان ہی کہ نہین جانتا ہون مین تجکو مگر نیکی خواہ پس کہا اسنے کہ اے سردار تحقیق تمھارے مقابل اور محاذات مین کنارہ دریا پر ایک جاے استوار بطور قلعے کے ہی مشہور بہ حصن ابی القدس اور اسکے سامنے ایک دیر ہی جسمین ایک راہب رہتا ہی کہ نصرانی بزرگ دانست کرتے ہین اسکی اور برکت طلب کرتے ہین اسکے علم سے اور اسنے ہر سال ایک دن عید کا مقرر کیا ہی کہ ملتے ہین

معاہدی شخص ذمی کو کہتے ہین جو داخل ذمہ داری مسلمانان اور معہد [illegible] ہو ۱۲

اسمین لوگ سب اطراف وجوانب اور دیہات اور دیرون سے اور قائم ہوتی ہی اسکے نزدیک ایک بازار کہ ظاہر کیے جاتے ہین اسمین
اچھے کپڑے اور رخت دیباج کے اور سونا چاندی اور ٹھہرتے ہین لوگ اسکے نزدیک تین یا سات دن پھر متفرق ہوجاتے ہین اور تحقیق
نزدیک آگیا ہی وہ وقت ہونے بازار کا پس اگر بھیجو تم اسکی طرف ایک لشکر کو جسمین عرب کے لوگ ہون کہ جا پڑین اس بازار پر دراتحالیکہ
وہان کے لوگ بیخوف اور مطمین ہونگے پس لے لیوینگے مسلمان سب مال جو بازار مین ہوگا اور مار ڈالینگے مردون کو اور پکڑ لینگے عورتون
اور انکی اولاد کو اور ہوگا یہ معاملہ باعث سستی مشرکین اور حاصل ہونے مال غنیمت کا مسلمین کے واسطے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح
نے یہ حال بہت خوش ہوے بامید اسکے کہ واقع ہو وہ بات جو معاہدی نے ظاہر کی ہی اور پوچھا اس سے کہ ہمارے اور دیر کے بیچ مین
کسقدر مسافت ہی اسنے کہا کہ دس فرسخ ایک دن کی راہ ہی واسطے جلد چلنے والے کے پھر پوچھا کتنے دن باقی ہین بازار کے جمع ہونے
کو اسنے کہا کہ تھوڑے دن ہین پھر پوچھا کہ آیا کوئی حامی بھی الکار ومیون سے ہی اسنے کہا کہ نہین مشہور ہوا ہی یہ معاملہ بازار وغیرہ کا
بادشاہ کے شہرون مین اسواسطے کہ ہرقل بادشاہ کی ہیبت انکے نزدیک بہت ہی پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال
پوچھا کہ آیا قریب دیر کے کوئی شہر شام کا ہی اسنے کہا ہان ای سردار قوم کے ایک شہر ہی جسکا نام طرابلس ہی اور وہ
شہر فرضہ ہی ملک شام کا اور اسی کی طرف کشتیان ہر جگہ سے آتی ہین اور اس شہر مین ایک بطریق بڑا متکبر رہتا ہی کہ دے دی بادشاہ نے
بطور جاگیر کے وہ زمین اسکے حصہ مین بسبب مغرور ہونے اسکے اور وہ نہین آتا ہی بازار مین اور مین نہین اقرار کرسکتا ہون تمسے اس بات کا
کہ کوئی رومی اس بازار کا حامی ہی مگر یہ کہ اب حامی ہوجاوے بسبب خائف ہونے انکے تمسے اور اگر روانہ ہو دین ادنی مسلمان بجانب
دیر اور بازار کے ہر آئینہ امید رکھتا ہون مین فتح اور حصول مال غنیمت کی اگر چاہا اللہ تعالے نے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے مسلمانون سے کہ ای لوگو کون شخص تم مین سے ہبہ کریگا اپنی جان کو واسطے اللہ تعالے کے اور روانہ ہوگا اس لشکر کے ساتھ
جسکو مین اس بازار کی طرف بھیجونگا پس شاید اللہ تعالے مدد کرے اسکی اور ہووے یہ امر فتح واسطے مسلمانون کے راوی نے بیان
کیا ہی کہ سکوت کیا مسلمانون نے اور نہین جواب دیا انکو کسی نے پس دوبارہ پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور نہین ارادہ کیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے کلام سے مگر خالد بن الولید کو اور براہ شرم انکو خاص مخاطب نہین کیا پس خاموش رہے خالد بن الولید اور
کچھ کلام نہین کیا پس اٹھ کھڑے ہوے سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے درمیان لوگون سے ایک شخص جوان سبزہ آغاز اور یہ تھے جوان
عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور تھین والدہ انکی اسماء بنت عمیس الخثعمیہ اور باپ انکے جعفر طیار رضی اللہ عنہ جو غزوہ تبوک مین
شہید ہوے اور ہاتھ انکے کاٹ ڈالے گئے تھے اور چھوڑا تھا انھون نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو کم سن پس نکاح کیا حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے ساتھ اسماء بنت عمیس کے اور کفالت اور پرورش کی حضرت صدیق نے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کی پس جب زیادہ
ہوا سن عبد اللہ بن جعفر طیار کا کہتے تھے وہ اپنی مان سے کہ ای مان ہمارے باپ نے کیا کام کیا پس کہتی تھین وہ کہ ای بیٹے انکو رومیون نے
شہید کیا پس کہتے تھے عبد اللہ کہ اگر مین جیتا رہا تو بدلا اپنے باپ کا لونگا پس جب وفات پائی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوے
حضرت عمر آئے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما بجانب شام کے اس لشکر مین جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ

ابن انیس الجہنی کے ساتھ بھیجا تھا اور عبداللہ بن جعفر طیار مشابہ تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صورت اور سیرت مین اور بڑے بھی اور جوانمرد تھے پس جب کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ کون شخص تم مین کا جاویگا بجانب اس دیر کے پس اٹھ کھڑے ہوے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور کہا کہ اے امین الامتہ مین پہلا ہون اس شخص کا اس لشکر مین جسکو تم بھیجا چاہتے ہو پس خوش ہوے ابوعبیدہ بن الجراح انکے اٹھ کھڑے ہونے اور آمادگی سے اور منتخب کیا انکے ساتھ جانے کے واسطے لوگون کو مسلمانون سے اور سواران موحدین کو اور کہا عبداللہ بن جعفر طیار سے کہ تم سردار ہو اے برادر بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طیار کیا انکے لیے ایک نشان سیاہ رنگ فوج کا اور سپرد کیا انکے اور تھا یہ گروہ پانچ سو سواران کا کہ بعض انھین کے اہل بدر سے تھے اور منجملہ ہمراہیان عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے ابوذر غفاری اور عبداللہ بن ابی اوفی اور عامر بن ربیعہ اور عبداللہ بن انیس الجہنی اور عبداللہ بن ثعلبہ اور عتبہ بن عبد السلمی اور واثلہ بن الاسقع اور سہیل بن سعید اور سعد بن مالک السہمی اور عبداللہ بن بشیر السلمی اور سائب بن زید اور انس بن صعصعہ اور محمد بن ربیع ابن سراقہ اور عمرو بن نعمان المعتمر اور تھے یہ بدری اور سالم بن فلح اور یہ بھی بدری تھے اور جابر بن مسروق الزہری اور یہ بھی بدری تھے اور رفاع بن خرمل اور تھے یہ بدری اور ناجی بن معاذ الاسلمی اور یہ بھی بدری تھے اور مثل ان لوگون کے اور بھی رئیس تھے رضی اللہ عنہم واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب جمع ہوے پانچ سو سوار تحت نشان حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے نہین تھے انمین کوئی مگر وہ کہ موجود ہوے تھے بدر مین اور در آئے تھے معرکون اور لڑائیون مین نہین پیٹھ پھیرتے تھے اور نہین میل کرتے تھے بجانب فرار کے پس جب قصد کیا انھون نے روانگی کا کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما سے کہ اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تاخت تاراج کرو تم قوم کو مگر پہلے دن مین ایام قائم ہونے بازار کے پھر رخصت کیا انکو روانہ ہوے وہ لوگ واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہے کہ تھا مین بیچ لشکر ہمراہی عبداللہ بن جعفر طیار کے اور واقع ہوئی روانگی ہماری دمشق سے بجانب دیر ابی القدس کے نصف مہینے شعبان کی رات مین اور روشنی چاندکی زیادتی مین تھی اور مین بجانب پہلوے عبداللہ بن جعفر کے تھا پس کہا انھون نے کہ اے ابن الاسقع کیا اچھی چاندنی اس رات کی ہے مین نے کہا کہ اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ رات نصف شعبان کی بڑی برکت کی رات ہے پس کہا انھون نے کہ سچ ہے اس رات مین لکھی جاتی ہے موت اور روزی بخشے جاتے ہین گناہ اور میرا ارادہ اس شب مین بیداری کا تھا پس کہا مین نے کہ یہ ہمارا چلنا بہتر ہے قیام سے اور اللہ تعالے بہت دینے والا بخشش کا ہے انھون نے کہا سچ کہتے ہو تم پس چلے ہم وہ تمام رات صبح تک پس صبح کی ہمارے ساتھ اس راہبر معاہدی نے ایک بڑے پہاڑ پر پس اس حال مین کہ چلے جاتے تھے ہم کہ دفعتہ پہونچے ہم قریب صومعہ ایک راہب کے اور وہ ہمارے داہنی جانب راہ کے تھا پس پھیرے عبداللہ بن جعفر اسکی طرف اور ہم لوگ بھی انکے ساتھ اسکی طرف چلے پس نکل آیا راہب صومعہ سے ہمارے پاس اور وہ ایک ٹوپی بالون کی پہنے تھا پس دیکھتا تھا وہ ہمکو تامل کی نگاہ سے اور پوچھا کہ تم کون ہو ہمنے کہا کہ اہل عرب ہین پس کہا اسنے کہ تم محمدی ہو ہمنے کہا ہان پس تامل لگا ایک ایک کو

ہم مین سے وہ دیکھتا تھا پھر دیر تک دیکھتا رہا بجانب عبدالرحمن بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے پس کہا اُسنے کہ یہ جوان تمھارے
نبی صلعم کے بیٹے ہین ہمنے کہا نہین پس کہا اُسنے کہ نور نبوت کا ظاہر ہوتا ہے انکی دونون آنکھون سے پس آیا کوئی قرابت ہے انکو تمھارے نبی سے
ہمنے کہا یہ ہمارے نبی کے چچا ہین پس کہا اُس راہب نے کہ بیٹے ہین اور بیٹے درخت سے ہوتے ہین پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ ای راہب
آیا جانتا اور پہچانتا ہے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسنے کہا کیونکر نہین جانون اور پہچانون انکو حال انکہ نام انکا لکھا ہے
توریت اور انجیل اور زبور مین اس صفت سے کہ وہ صاحب وشتر اور شمشیر برہنہ کے ہین پھر کہا عبداللہ بن جعفر نے پس کیون تو انکا ایمان
نہین لاتا اور تصدیق انکی نہین کرتا ہے پس اُٹھایا راہب نے اپنے ہاتھون کو بجانب آسمان کے اور کہا کہ یہ امر اسوقت ہوگا جسوقت
چاہیگا مالک اس آسمان سبز کا پس تعجب کیا اُسکے کلام سے ہم لوگون نے اور روانہ ہوے ہم اور راہب ہمارے آگے تھا تا اینکہ پہونچے ہم
ایک جنگل مین بہت درخت اور پانی والے مین اور راہب نے ہمسے کہا کہ چھپکر ٹھہرین ہم وہان اور اسنے عبداللہ بن جعفر طیار سے کہا کہ مین
جاتا ہون اس غرض سے کہ دریافت کرون مین تمھارے لیے خبر قوم کی پس کہا عبداللہ بن جعفر طیار نے کہ جلدی کر تو اپنے جانے مین اور پھر آ
ہمارے پاس پس روانہ ہوا وہ بعجلت اور ٹھہرے عبداللہ بن جعفر مع ہمراہیان اپنے اُس جنگل مین پوشیدہ ہوکر پس درست کیا ہمنے
اپنی زاد راہ کو اور کھایا ہمنے پس جب گذری تھوڑی رات اُٹھ کھڑے ہوے عبداللہ بن جعفر رض دراننحالیکہ بذات خود نگاہبانی مسلمانون کی
کرتے رہے وہ صبح تک پس جب صبح ہوئی نماز پڑھی ہمنے اور بانتظار پھر آنے راہب کے منتظر تھے پس نہین آیا وہ اور دیر ہوئی اسکے حال
معلوم ہونے مین پس بیچین ہوے مسلمان اسکے دیر کرنے سے اور خوف کیا مکر اور فریب سے اسکے اور مشوش کیا شیطان نے انکو اور بدگمان
ہوے نسبت راہب کے پس مسلمانون نے اسکے نسبت گمان بُرائی کا کیا مگر ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا گمان نیک رکھو اسکے ساتھ
اور نہ خوف کرو تم اسکے جانب سے کسی مکر و فریب کا اسکے واسطے ایک نشانی حال ہے جسکو تم لوگ آئندہ معلوم کروگے پس تسکین ہوئی
مسلمانون کو اور اُسی وقت راہب پہونچا پس ہم لوگ اسکو دیکھکر خوش ہوے اور سمجھے ہم کہ وہ کہیگا ہمکو واسطے چلنے کے بجانب دشمن کے
پس آکھڑا ہوا وہ مسلمانون کے بیچ مین اور کہا کہ ای اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسم ہے حق مسیح کی کہ جو حال مین نے تمسے بیان کیا تھا
اسمین کوئی میل اور خیانت کی بات نہ تھی اور مین امید رکھتا ہون تمھارے واسطے حصول غنیمت کی مگر ایک امر مانع اور حائل ہوگیا ہے
تمھارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا عبداللہ بن جعفر طیار نے کہ کیونکر حائل ہوگیا ہے ہمارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا اُسنے کہ حائل ہوگیا ہے
ایک دریا بڑے زور و شور کا اور تھپیڑ مارنے والا موجون سے اور وہ یہ ہے کہ مین گیا تھا قوم کے قریب بازار مین اور اسمین خرید و فروخت قائم
ہو چکی تھی اور اہل دین نصرانیہ وہان مجتمع ہوے ہین اور اکثر انمین سے گرد حصن ابی القدس کے ٹکے ہین اور جمع ہوے ہین قسیس اور راہب اور ملوک
اور بطارقہ پس جب مین نے یہ حال دیکھا جا ملا انمین اور سبب انکے اکٹھا ہونے کا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سردار طرابلس نے
کسی ایک بادشاہ رومی کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہے اور لائے ہین اس لڑکی کو نزدیک دیر ابی القدس کے تا کہ بموجب رسم
اپنے دین کے اسکے واسطے قربانی کرین اور جمع ہوے ہین گرد اسکے بہادران روم اور عرب متنصرہ بکثرت مع ہتھیارون کے اور اس
یکجا ہونا انکا بسبب خوف کے ہے تمسے اے گروہ عرب کے اور میرے نزدیک قرین صواب نہین ہے تم لوگون کا جانا انکی طرف کہ وہ ایک جماعت

کثیر وضیع اور شریف یکجا ہین پس عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ کسقدر ہین وہ لوگ تیرے اندازہ نگاہ مین پس کہا اُسنے کہ بازار مین زیادہ
بیس ہزار سے عوام الناس رومی وارمنی اور نصاری اور قبطی مصر کے اور یہودی اہل سواد اور بطارقہ اور تیتمہ ہین اور وہ جو استعداد
لڑائی کی رکھتے ہین اُنکی تعداد پانچ ہزار سوار ہی اور تمکو طاقت اُنکے مقابلہ کی نہین ہی اور اگر پکار ینگے وہ تو اور لوگ شامل اُنکے یکجا ہوجا ینگے
اسواسطے کہ شہر اُنکے نزدیک ہین اور تمھاری جماعت تھوڑی ہی اور فریادرس تمسے دور ہی **راوی نے بیان کیا** ہی کہ دشوار گذرا
یہ معاملہ مسلمانون پر پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ اے گروہ مسلمانون کے کیا کہتے ہو تم اس امر مین مسلمانون نے کہا راے یہ ہی کہ ہم اپنے تئین
معرض ہلاکت مین نہ ڈالین جیسا کہ ہمکو ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین حکم دیا ہی اور پھر چلین ہم سردار ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس اور اللہ تعالے نہ رائگان کریگا ہمارے اجر کو پس جب سنا عبداللہ بن جعفر نے قول مسلمانون کا کہا ایسے کہ مجھکو تو یہ ڈر ہی
کہ اگر مین ایسا کرونگا تو لکھیگا اللہ تعالے میرے تئین بھاگنے والون مین اور پس جاؤنگا یا یہ کہ ظاہر کرون مین کوئی عذر
اللہ تعالے کے نزدیک پس جو شخص قوت دیگا مجھکو اجر اسکا اللہ تعالے کے ذمے ہی اور جو پھر جاویگا پس نہین سرزنش ہی اسپر پس جب سنا
مسلمانون نے یہ کلام عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا درباب خرچ کرنے اپنی جان کے اللہ کی راہ مین تہرائے ایسے اور منظور کیا انکی راے کو
اور کہا کہ کرو تم جو ارادہ رکھتے ہو اسواسطے کہ نہین نفع کرتی ہی احتیاط امر تقدیر سے پس خوش ہوے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما انکے
قبول کرنے سے پھر پہنا انھون نے اپنی زرہ کو اور رکھا سر پر خود کو اور مضبوط باندھا کمر کو پٹکے سے اور گردن مین لٹکایا اپنے باپ کی تلوار کو
اور سوار ہوے گھوڑے پر اور لیا نشان اپنے ہاتھ مین اور حکم کیا مسلمانون کو واسطے ساختگی سامان لڑائی کے پس پہنین مسلمانون نے
زرہین اپنی اور لگائے ہتھیار اور سوار ہوے اپنے گھوڑون پر اور کہا راہبر سے کہ چل تو ہمارے ساتھ قوم کی طرف پس قریب ہی دیکھیگا تو
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاملہ عجیب کے **واثلہ بن الاسقع** رضی اللہ عنہ نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مین نے راہبر کو کہ چہرہ اسکا
زرد ہوگیا اور بدل گیا تھا رنگ اسکا اور کہا اُسنے کہ چلو تم اپنی راے سے مجھپر تمھارے اس کام مین کچھ الزام اور ذمہ گیری
نہوگی **ابوذر غفاری** رضی اللہ عنہ نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مین نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہ مہربانی اور
لطف کرتے تھے راہبر کے ساتھ یہان تک کہ چلا وہ اُنکے سامنے ہوکر راہ بتلاتے ہوے بجانب قوم کے ایک ساعت پھر ٹھہر گیا وہ
اور کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تم لوگ کہ نزدیک پہونچے ہو تم قوم سے پس رہو تم اپنی جگہون مین پوشیدہ ہوکر صبح ہونے تک پھر تاخت
و تاراج کرو تم قوم کو **واثلہ بن الاسقع** نے **بیان** کیا ہی کہ رات گذرانی ہمنے اُسی حالت پوشیدگی مین اور ہم مانگتے تھے اللہ تعالے
سے کشود کار کو اور مدد دشمنون پر پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی مسلمانون کو عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے اور جب
فارغ ہوے وہ نماز سے مسلمانون سے کہا کہ کیا راے ہی تمھاری تاخت کرنے قوم مین پس عامر بن ربیعہ نے کہا کہ مین ایک راے
تم سب کو بتلاؤن کہ اُسکے موافق عمل کرو مسلمانون نے کہا کہ بیان کرو تم عامر بن ربیعہ نے کہا کہ راے یہ ہی کہ چھوڑ دو قوم کو
خرید اور فروخت مین اور دیکھنے اور دکھانے مال مین پھر جا پڑو تم اُنپر بسبیل غفلت کے پس مناسب اور بہتر جانا مسلمانون نے
اُنکی راے کو اور صبر کیا وقت قائم ہونے بازار تک پھر نکالا اُنھون نے تلوارون کو میان سے اور بڑھایا کمانون کو لو تان لیا

نیزون کو اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ آگے تھے اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلا آفتاب قصد کیا عبداللہ بن جعفر نے
مسلمانون کی طرف اور کیے اُنکے پانچ گروہ ہر گروہ مین ایک سو سوار تھے اور ہر ٹکڑے پر ایک شخص واقفکار کو سردار مقرر کیا
اور کہا کہ ہر ایک گروہ تم مین کا ایک جانب بازار لے لیوے اور نہ مشغول ہو تم لوٹ باٹ مین ولیکن مارو اور رکھو تم تلوارون کو
اُنکے سرون پر یہ کہکر آگے ہوئے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نشان لیے ہوئے اور جبکہ ظاہر ہوئے قوم پر پس دیکھا قوم کو پھیلی ہوئی
زمین مین مثل چیونٹیون کے بسبب کثرت کے اور گھیرے ہوئے تھی ایک جماعت کثیر دیر راہب کو اور وہ اپنے دیر سے سر
نکالے ہوئے لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتا تھا اور سکھلاتا تھا علوم انکے بلاکی کے اور وہ لوگ اسکی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے تھے
اور لڑکی بادشاہ کی دیر مین اسکے نزدیک تھی اور بطارقہ اور اولاد انکی کپڑے دیباج کے پہنے تھے اور اسکے اوپر زرہین اور جوشن
اور خود پہنے ہوئے اور منتظر اسکے آنے کے اپنے پاس تھے اور احتیاط کو اُنھون نے چادر اپنی گردانی تھی گویا کہ وہ منتظر تھے کسی شور اور
آواز کے اپنے سامنے سے یا کسی سختی کے جو آویگی اُنپر اور دیکھا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے یہ سب معاملہ پس خوفناک کیا
انکو اس حال نے بیچ کام قوم کے اور پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے قبل حملے کے کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حملہ کرو تم برکت دے
اللہ تعالے تم مین پس اگر حاصل ہوئی غنیمت اور خوشی پس وہ فتح اور سلامتی ہے اور ہوگی مچائی دیر راہب کے پاس اور اگر ہی سوا ہے
اسکے اور امر اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے پس وعدہ گاہ ہماری اور تمھاری بہشت ہے اور ملاقات ہماری نزدیک مومن سے
چچا کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی پھر جنبش دی اُنھون نے نیزے کو اور حملہ کیا طرف مشرکین کے اور سو سوار
ساتھی اُنکے گرد اُنکے تھے اور اُنکے حملے کے ساتھ حملہ کرتے تھے اور اسمین سابق الایمان لوگ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے
اور طلب کیا عبداللہ بن جعفر نے اُس جگہ کو جہان مجمع عظیم تھا پس وہ آئے انمین اور مارتے تھے اُنکو کبھی تلوار سے اور کبھی نیزے سے
اور مسلمان بھی اُنکے پیچھے حملے مین شریک تھے اور سُنی رومیون نے آواز تہلیل اور تکبیر مسلمانون کی پس یقین کیا
اُنھون نے اس امر کا کہ لشکر مسلمانون کا آپہونچا اُنپر اور وہ اسی کی راہ دیکھتے تھے اپنے کام مین بیدار اور ہوشیار رہتے
اور بازاریون کا یہ حال ہوا کہ دوڑے وہ اپنے ہتھیارون کی طرف اور بچانے بازرکھنے مسلمانون کے اپنی جانون اور مالون سے
اور پس اُنھون نے تلوارین اور عمود اور پھرے بجانب مسلمانون کے قتل پھرنے شیر شکاری کے پس طلب کیا اُنھون نے
صاحب نشان مسلمانون کو اور نہ تھا مسلمانون کے ساتھ سوائے اس نشان کے جو عبداللہ بن جعفر رضی کے پاس تھا پس
گھیر لیا اُنھون نے نشان کو ہر طرف سے اور قائم ہوئی اور جم گئی لڑائی اور بلند ہوا غبار اور گھیر لیا اُنھون نے مسلمانون کو
ہر طرف سے پس تھے مسلمان انمین مگر مثل سپید تل کے پوست مین اونٹ سیاہ کے اور نہین پہچانتے تھے اصحاب عبداللہ بن
جعفر کے ایک دوسرے کو اپنی جماعت سے مگر ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور ہر شخص کو اپنی ذات سے کام تھا اور باز رہا تھا دوسرے سے
ابو سیرہ بن ابراہیم بن عبدالعزیز بن ابی قیس نے جو سابق الایمان صاحب ہجرت ہین بیان کیا ہے کہ حاضر ہوا تھا مین لڑائی
حبشہ مین ساتھ جعفر بن ابی طالب کے اور حاضر ہوا تھا مین بدر اور اُحد اور حنین کی لڑائیون مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے پس کہا تھا یمنے کہ ایسے معرکے کبھی نہیں دیکھنے مین آوینگے پس جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
غمگین ہوا مین اس سانحے سے اور نہ ٹھہر سکا مین مدینہ منورہ مین بعد وفات آپ کے اور چلا گیا مین مکہ معظمہ کو اور اقامت
اختیار کی وہان پس عتاب کیا گیا مین خواب مین بسبب باز رہنے اور پیچھے رہجانے اپنے کے جہاد سے پس روانہ ہوا مین بجانب ملک شام
اور حاضر ہوا تھا مین وہان اور تھین میرے ساتھ زوجہ میری ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو بن العاص پس آیا مین ملک شام
مین اور حاضر ہوا تھا مین لڑائی اجنادین اور سریہ خالد بن الولید مین بجانب توما اور ہربیس کے اور حاضر ہوا تھا مین ہمراہ
عبد اللہ ابن جعفر مین اور تھا مین انکے ساتھ دیر ابی القدس پر پس بھولا دیا مجکو دیر ابی القدس کے واقعے نے
ان لڑائیون کو جنمین سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین موجود تھا اور کیفیت یہ گذری کہ دیکھا مین نے رومیون کو
جسوقت حملہ کیا ہمنے انکی جماعت کثیر پر اور کہا ہمنے کہ انکے سوا اور کوئی نہین ہے اور نہ کوئی جماعت پوشیدہ بطور کمین گاہ کے
کہ دفعۃً نکلی ایک بڑی جماعت انکی کمین گاہ سے پس دیکھا ہمنے انکے قدون کو بڑا مہیب اور زرہین پہنے ہوئے تھے کہ نہین
دکھائی دیتی تھی انکے جسم سے کوئی چیز سوائے پتلی آنکھون کے اور بلند تھین آوازین انکی اور انکے گھوڑون کی ٹاپون کی وقت
حملہ کرنے کے یہانتک کہ دیکھا مین مسلمانون کو چھپ گئے انکے بیچ مین اور نہین سنتا تھا مین مگر آوازون کو ایک بار پھر بند
ہوجاتی تھین آوازین پس کہتا تھا مین کہ ہلاک ہوئے مسلمان پھر دیکھا مین نے نشان کو بلند عبد اللہ بن جعفر کے ہاتھ مین
پس خوش ہوا مین اسکے دیکھنے سے اور عبد اللہ بن جعفر نشان لئے ہوئے لڑتے تھے اور حملہ کرتے تھے مشرکین پر پس نہین
دیکھا گیا دوسرا شخص ہمارا در کوشش کرنے والا مثل انکا اور برابر قائم تھی لڑائی اور جہانتک بڑھتی جاتی مدت لڑائی کی
بڑھتی تھی گرمی اسکی اور بلند ہوتی تھی گرد اسکی اور شعلہ زن تھی آگ اسکی اور تھے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما تو گویا بیچ مین
وہ لوگ تھے اور انکے ساتھیون کے گرد تھے مثل حلقۂ دائرہ کے پس اگر عبد اللہ بن جعفر حملہ کرتے تھے داہنی جانب کو مین بھی حملہ
کرتا تھا داہنی جانب کو اور اگر حملہ کرتے تھے وہ بائین طرف کو مین بھی حملہ کرتا تھا بائین طرف کو اور برابر ہم لوگ لڑتے رہے تھے
یہانتک کہ تھک گئے بازو اور سست ہوگئے شانے ہمارے اور دشوار دکھائی دیا معاملہ اور سخت گذرا اُنپر صبر کرنا اور لے لیا انکو
عاجزی اور زاری نے اور پیٹھ پھیری دانشمندے اور رخنہ دار ہوگئی تلوار عبد اللہ بن جعفر کی اور قریب تھا کہ ٹھہر جاوے اور گر پڑے
گھوڑا انکا انکے نیچے سے پس پناہ لی انھون نے مع اپنے ساتھیون کے ایک جگہ مین تاکہ یکجا ہووین لوگ انکے پاس مین دیکھا مسلمانون نے
نشان کو اور قصد کیا اسکی طرف اور سب خستہ بازو تھے بسبب شدت لڑائی کے پس تنگی کی عبد اللہ بن جعفر کی زرہ نے اُنپر بسبب اس معاملے کے
اور نہین رنج تھا انکو اپنی ذات کے واسطے اسقدر جتنا کہ مسلمانون کے واسطے تھا پس التجا کی انھون نے اپنے کام مین اللہ کی
طرف اور حوالہ کیا اپنے کام کو علام الغیوب پر اور اٹھایا اپنے دونون ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہے انھون نے بیچ دعا مین
یہ کلمات یامن خلق الخلق فاحسن خلقھم وابلی بعضھم ببعض وجعل ذلک محنۃ لھم اسالک بجاہ محمد عبدک ان تجعل لنا من امرنا
فرجا ومخرجا پھر رجوع کیا طرف لڑائی کے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑتے تھے انکی معیت مین انکے

نشان سے ہیجے پس اللہ کے واسطے تھی نیکوکاری ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی کہ مدد دی انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کو اُس دن اور جہاد اور کوشش کی انکے سامنے عمرو بن ساعدہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کہ باوصف زیادہ ہونے سن کے تلوارین مارتے تھے رومیون پر اور آملتے تھے اپنی قوم مین اور حملون کے وقت اپنا نام لیتے اور کہتے کہ ابوذر ہون اور سلمان بھی کام کرتے تھے مثل انکے کام کے یہان تک کہ آگئے اور آپہونچے دل اور کلیجے مُنھون تک اور جانا مسلمانون نے کہ وہی جگہ انکی قبرون کی ہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے عبداللہ بن انیس سے کہا عبداللہ بن انیس نے کہ دوست رکھتا تھا مین جعفر کو اور انکی اولاد سے عبداللہ کو پس جب وفات کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا اپنی مان اسماء بنت عمیس کو ملول اور غمگین اور برا جانا انکو حالت رنج مین دیکھنے کو اور تھے ابوبکر صدیق بجاے جعفر رضی اللہ عنہما والد عبداللہ کے اور بہت دوست رکھتے تھے عبداللہ کو پس اجازت کی عبداللہ بن جعفر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے واسطے جانے ملک شام کے اور کہا مجھسے کہ اے ابن انیس خواہش رکھتا ہون مین شام کے جانے اور جہاد کرنے کی پس ساتھ دو گے تم میرا مین نے کہا کہ ہان مین ہمراہ ہونگا پس رخصت ہوے عبداللہ اپنے چچا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمانون سے اور روانہ ہوے ہم بارادۂ ملک شام کے اور ہمارے ساتھ تین سوار مین اور قوم آزاد سے تھے یہان تک کہ پہونچے ہم تبوک تک پس کہا عبداللہ نے کہ اے ابن انیس آیا جانتے ہو تم جگہ قبر میرے باپ کی مین نے کہا ہان قبر انکی موتہ مین ہے انھون نے کہا کہ خواہش رکھتا ہون مین کہ دیکھون اُس جگہ کو پس چلے ہم یہان تک کہ آگئے ہم انکے باپ کی قبر اور اس جگہ پر جہان لڑائی ہوئی تھی اور قبر پر انکی پتھر تھے جو قوم کلب نے واسطے تبرک کے رکھے تھے پس جب دیکھا عبداللہ نے قبر اپنے باپ کو اُترے وہان اور گئے قبر پر اور روئے پھر دعاے رحمت مانگی انکے واسطے اور قیام کیا ہمنے قبر کے پاس تا وقت صبح دوسرے دن کے پس جب کوچ کیا ہمنے دیکھا مین نے عبداللہ بن جعفر کو کہ روتے تھے اور چہرہ انکا مثل رنگ زعفران سے ہو گیا تھا پس پوچھا مین نے سبب اسکا پس کہا انھون نے کہ مین نے رات اپنے باپ جعفر کو خواب مین دیکھا اور وہ دو کپڑے سبز پہنے ہوئے تھے اور انکے دو پر تھے اور انکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ خون آلودہ تھی پس دی انھون نے وہ تلوار مجکو اور کہا کہ اے بیٹے لڑو تم ساتھ اس تلوار کے دشمنان خدا اور اپنے دشمنون سے اور نہین پہونچا مین اس مرتبے کو جسکو تم دیکھتے ہو مگر بسبب جہاد کے اور گویا مین لڑتا ہون ساتھ اس تلوار کے یہان تک کہ رخنہ دار ہو گئی وہ تلوار میری ہاتھ مین عبداللہ بن انیس نے کہا ہے کہ روانہ ہوے ہم یہان تک کہ پہونچے ابوعبیدہ بن الجراح کے لشکر مین بمقام دمشق کے پس بھیجا انھون نے عبداللہ کو اپنے اس سریہ کا سردار مقرر کرکے بجانب دیر ابی القدس کے پس جب دیکھا مین نے یہ واقعہ انکا اور رومیون کے بیچ مین کہا مین نے اپنے دل مین کہ قریب ہے کہ سختی مین پڑین عبداللہ بن جعفر پس روانہ ہوا مین مثل برق کے اور آیا مین ابوعبیدہ بن الجراح کے لشکر مین پس کہا انھون نے کہ خوشخبری ہے اے بیٹے انیس کے یا نہین پس کہا مین نے کہ بھیجو تم مسلمانون کو بجانب مدد عبداللہ بن جعفر کے پھر بیان کیا مین نے سب حال لڑائی کا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے انا للہ وانا الیہ راجعون ٥ مقام رنج اور افسوس کا ہے اگر ہلاک ہوے عبداللہ بن جعفر اور ساتھی انکے

تیرے نشان کے نیچے ای ابا عبیدہؓ اور یہ پہلا معاملہ ہی تیری سرداری مین پھر متوجہ ہوے وہ بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے
اور کہا کہ درخواست کرتا ہون مین تمسے بواسطہ خدا کے کہ جا ملو تم عبد اللہؓ مین کہ تمھین لائق اور با سامان ہو انجام اس کام کسواسطے
پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین ایسا ہی کرونگا قسم ہی خدا کی اگر چاہا اللہ تعالے نے اور مین تمھارے حکم کا منتظر تھا پس کہا ابو عبیدہؓ
بن الجراح نے کہ مین نے شرم کی تھی تمسے خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ اگر سردار مقرر کرین مجھپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
لڑکے کو تو اطاعت کرونگا مین اسکی پس کیونکر مخالفت کرسکتا ہون مین تمسے حالانکہ تم مقدم ہو ایمان مین مجھسے اور آگے ہو تم
بسبب پہنچے ایمان لانے کے اور ملگئے ہو سابقین مین اور جلدی کی ہی تمنے نسبت اختیار کرنے دین اسلام کے اور ملگئے ہو جلدی
کرنے والون مین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمھارا نام امین رکھا تھا پس کیونکر سبقت کرسکتا ہون مین تمسے
اور کسطرح پہونچ سکتا ہون تمھارے مرتبہ کو قسم ہی خدا کی کہ شمشیر زنی کی ہی مین نے مسلمانون کے سامنے مدت تک اور اب
گواہ کرتا ہون مین تمکو اس بات پر کہ قید کیا ہی مین نے اپنی ذات کو اللہ کی راہ مین اور قریب ظاہر کرونگا مین حال اپنی جان کا
امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کہ میری نسبت کہا انھون نے کہ مین نہین ارادہ کرتا ہون جہاد کا مگر واسطے بلند نامی کے
پس قسم ہی خدا کی کہ نہین خواہش کی مین نے کبھی امارت اور سرداری کی پس مستحسن معلوم ہوئی یہ گفتگو خالد بن الولید کی
مسلمانون کو اور ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای ابا سلیمانؓ روانہ ہو تم اور جا ملو اپنے مسلمان بھائیون مین پس اٹھ کھڑے ہوے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مثل شیر کے اور گئے اپنے اسباب کی طرف اور پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی جو بروز لڑائی یمامہ کے انکو
ملی تھی اور رکھ لیا خود کو سر پر اور حمائل کر لیا تلوار کو گردن مین اور جا بیٹھے گھوڑے کے زین پر اسطرح سے کہ گویا وہ مثل کندہ
اور نقش چوب تھے اور پکار کر کہا لشکر زحف کو کہ چلو بجانب شمشیر زنی کے پس قبول کیا ان لوگون نے انکے پکارنے کو اور جلدی چلے وہ
مثل چڑیون تیز جنگل زمین پر اترنے والیون کے اور دوڑے بجانب خدا کے اور لیا خالد بن الولید نے نشان کو اپنے ہاتھ مین جو منقش
دی اور رکھ لیا اسکو اپنی رکاب مین اور یکجا ہو گیا گرد انکے آکر لشکر زحف کا ہر جگہ سے اور رخصت ہوے مسلمانون سے اور سلام کیا
خالد بن الولید نے مسلمانون پر اور عبد اللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ انکو راہ بتلاتے تھے رافع بن عمیر الطائی نے بیان کیا ہی
کہ تھا مین انکے ہمراہیان خالد بن الولید سے اور بہت کوشش کی ہمنے چلنے مین اور اللہ غالب اور بزرگ نے لپیٹ دیا تھا
ہمارے واسطے راہ دور کو پس وقت غروب آفتاب کے قریب پہونچے ہم قوم کے اور رومی مثل ٹڈیون کے پھیلے ہوے تھے اور
بیچ مین آگئے تھے مسلمان بسبب انکی کثرت کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ ای ابن انیسؓ تم کس جانب مین تلاش اور طلب کرون مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کو پس کہا ابن انیسؓ نے کہ عبد اللہ بن جعفر نے وعدہ کیا تھا اپنے ساتھیون سے یہ کہ
ملین اور اکٹھا ہو وین وہ سب دیر راہب کے پاس یا وعدہ گاہ انکی بہشت ہی پس دیکھا خالد بن الولیدؓ نے بجانب دیر کے دیکھا انھون
نے نشان اسلامیہ کو عبد اللہؓ ابن جعفر کے ہاتھ مین اور نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ زخمی اور عینک ہوا تھا اور نا امید ہو گئے تھے
مسلمان زندگانی سے اور طمع ہو امید کی تھی انھون نے زندگانی دائمی مین اور عمدہ مسکنون کی اور رکھی تھی انپر لڑائی کی سختی اور تیر زنی اور شمشیر زنی کی

اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے تھے اپنے ساتھیون سے کہ لو تم مشرکین کو اور صبر کرو اس گروہ خوار کی لڑائی مین اور جان لو تم
تحقیق اللہ دیکھ رہا ہی تمکو اور تجلی کی ہی تم پر ارحم الرحمن نے پھر پڑھا انھون نے اس آیت کو کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين
پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مسلمانون کے صبر اور مضبوطی کو دشمنون کی لڑائی مین نہو سکا صبر انسے سوا اسے
اسکے کہ جنبش دیا نشان کو اور کہا اپنے ہمراہیون سے کہ لو تم قوم تیمیہ اور زشت کو اور سیراب کرو تم انکے خون سے تلوارون کو
اور بشارت حاصل کرو ساتھ برآنے حاجت کے ای اہل ستمگاری اور فتح مندی کے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی
کہ اسی حال مین کہ ہمراہیان عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے سختی مین تھے کہ ناگہان نکلے انکی طرف لشکر مسلمین اور گروہ
موحدین کے اور گویا تھے وہ مثل مرغان تیز چنگال اور شیرون حملہ آور کے اور ڈوبے تھے وہ لوہے اور زرہون مین اور بلند تھین
انکی آوازین مانند آوازین ہنہناہٹ گھوڑون کی پس جب دیکھا ہمراہیان عبد اللہ ابن جعفر نے یہ حال یقین ہوگئی انکو اپنی
ہلاکی کی اور دیکھنے لگے اس گروہ کی طرف اور وہ انکی جانب آتے تھے پس گھبرائے اور ڈرے اور جانا انھون نے کہ یہ لشکر بڑا کاہی
رومیون سے کہ انکے مار ڈالنے اور پکڑنے کو نکلا ہی پس دشوار گذرا انپر یہ معاملہ پس اسی حالت مین سُنی انھون نے آواز ہاتف کی
کہتا تھا ان الفاظ سے خذل الامن واظهر الخائف يا حملة القرآن جاءكم الفرج من الرحمن ونصرتم على عبدة الصلبان اور تحقیق
آگئے اور پہونچے تھے دل اور کلیجے مسلمانون کے حلقون تک اور کام کیا تھا شمشیرہاے بُران نے انمین اور اسی وقت ایک سوار
آگے اس لشکر کے مثل شیر ڈکارنے والے کے دکھائی دیا اور اسکے ہاتھ مین نشان چمکنے والا تھا ساتھ نور کے مثل چمکنے چاند کے
پس پکار کر کہا اس سوار نے کہ بشارت ہو تمکو ای گروہ مسلمانون کے ساتھ مدد ہلاک کرنے والے کافرون کے مین خالد بن الولید ہون
پس جب سنی مسلمانون نے آواز انکی اور گویا تھے وہ دریا کی موجون مین پس جواب دیا انھون نے خالد بن الولید کو ساتھ تہلیل
اور تکبیر کے پس تھین آوازین انکی مثل آواز سخت رعد اور ہوا تند کے پھر حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مع لشکر زحف کے
جو کبھی انسے جدا نہین ہوتے تھے اور رکھا تلوارون کو رومیون کے سرون پر **عامر** بن سراقہ نے **بیان** کیا ہی کہ تھا حملہ انکا
رومیون مین مثل شیر کے بکریون مین پس متفرق کر دیا انکو داہنی اور بائین پر اور ثابت قدمی کی کافرون نے واسطے لڑائی کے
اور باز رکھا مسلمانون کو اپنی جانون اور مالون سے اور خالد بن الولید چاہتے تھے کہ پہونچ جاوین وہ عبد اللہ بن جعفر تک
پس جب دیکھا مسلمانون نے بجانب گروہ آنے والے کے اپنی طرف نہین جانا انھون نے کہ یہ کیا ہی یہان تک کہ سنی انھون نے
آواز خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور وہ اظہار اپنی بندگی اور فخر کیا کرتے تھے اپنی ذات اور نسب مین اور سنا اسکو عبد اللہ
بن جعفر نے پس کہا انھون نے اپنے ہمراہیون سے کہ لو تم دشمنون کو پس تحقیق آئی تمکو مدد آسمان سے پھر حملہ کیا عبد اللہ
بن جعفر اور مسلمانون نے **ابن الاسقع** نے **بیان** کیا ہی کہ تھے ہم لوگ مایوس اپنی جانون سے یہان تک کہ بھیجی اللہ تعالی نے
مدد پس نہین ہوتی تھی تاریکی شب کی یہان تک کہ دیکھا ہم نے خالد بن الولید کو کہ نشان انکے ہاتھ مین تھا اور بھگاتے اور چلاتے تھے مشرکین کو
مثل چلانے بکریون کے بجانب چراگاہ کے اور مسلمان قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے انکو اور واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری ابی ذر غفاری

اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری رضوان اللہ علیہم کی کہ تحقیق بلایا تھا انھون نے شانون کو اور مینڈن دی تھی
تلوارون کو اور قتل کیا تھا رومیون کو ہر طرف مین اور ملاقی ہوئے ضرار بن الازور عبد اللہ بن جعفر سے پس دیکھا ضرار نے انکی طرف اور خون انکی
زرہ کی آستینون اور بدن پر مثل ٹکڑے کلیجی اونٹ کے تھا پس کہا ضرار بن الازور نے کہ فائدہ مند کرے اور جزائے خیر دے اللہ تعالی آپکو
اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس تحقیق لے لیا تمنے بدلا اپنے باپ کا اور سکون اور آرام دیا تمنے اپنی سوزش دل کو پس کہا
عبد اللہ بن جعفر نے کہ یہ کون شخص ہین کلام کرنے والے اور ہوگئی تھی تاریکی شام کی اور ضرار بن الازور ڈھاٹا باندھے تھے پس کہا انھون نے
کہ مین ضرار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ فراخی اور کشایش ہو تمکو بسبب تمھارے آنے کے
ہماری مساعدت اور مدد دہی کو عبد اللہ بن انیس نے بیان کیا ہے کہ وہ دونون اسی حال مین تھے کہ آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
اور لوگ لشکر زحف کے اور کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ فائدہ مند کرے اللہ اور جزائے خیر دے اللہ تعالی تمکو پھر کہا عبد اللہ بن جعفر نے
کہ اے ضرار تمھاری حمایت کرنے والے رومیون کے نزدیک دیر کے ہین بسبب ہونے لڑکی حاکم طرابلس کے اس مقام مین اور تحقیق ٹھیر گیا ہے
دیر دار انکا ایک باز رکھا ہے لوگون کو اس لڑکی سے اور ٹھیر لیا ہے ہر سوار دلیر نے اسکو پس آیا ہے سکتا ہے تمھارے بیٹے ازدی کے کہ حملہ کرو دیر کے
ساتھ ضرار نے کہا کہ وہ لوگ کہان ہین عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم انکو پس نگاہ بڑھا کر دیکھا انھون نے اور
تھے اسوقت دیر ان مسلح رومی اور حاکم طرابلس ٹھیرے ہوئے داہنی جانب دیر کو باز رکھتے تھے اس لڑکی سے اور آگ روشن تھی اور
صلیبان چمکتی تھین آگ کی روشنی مین مثل دیوار لوہے کے پس کہا ضرار نے کہ راہ بتلاوے اللہ تمکو پس کیا خوب راہ بتلانے والے
ہو تم حملہ کرو تم تاکہ حملہ کرون مین ساتھ تمھارے حملہ کے پس حملہ کیا خالد بن الولید نے ایک طرف سے اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے
ایک جانب سے اور حملہ کیا ضرار بن الازور نے ایک طرف سے اور حمیت کی انکی لوگون نے اور ڈرا دیا رومیون کو اور بچایا مشرکین نے اپنی
اپنی جانون کو اور سب سے زیادہ اور سخت لڑنے والا انکا البطریق تھا پس نکلا وہ واسطے لڑائی کے آگے قوم کے گویا وہ اچھا شیر تھا
اور ڈہنکتا تھا مثل ڈہنکنے شیر کے اور قصد کیا اسنے ضرار بن الازور پر اور حملہ سخت کیا اسپر اور ضرار تعجب کرتے تھے اسکے بھاری ڈیل ڈول
اور اسکے قرار پکڑنے سے زین پر اور اسکی شدت حملہ اور حمیت اور احتیاط بچانے سے اپنے کو پس ہوشیار ہوگئے ضرار بن الازور اس سے
اور وہ انکی طلب مین شدت کرتا تھا اور ہر ایک ان دونون سے اور امید رکھنے والا تھا اپنے ساتھی مقابل پر اور اکیلا اور الگ ہو
وہ ضرار کے مقابلے مین پس کشادہ ہوگئے ضرار اسکے سامنے اور ارادہ کیا اسنے اور اسکے ساتھیون نے ضرار کی طلب مین پس قصد کیا ضرار نے
ایسی جگہ کی طرف جو صلاحیت پھرنے اور دوڑانے گھوڑے کی رکھتی تھی پس پھیل کر کھڑے ہو ضرار اور حائل ہوئے اسکو بیچ مین ایک
میدان کی اندھیری رات مین پس اتفاق ہوا ہو گیا گھوڑا ضرار کا اور جھک کر گر پڑے ضرار زمین پر پھر ضرار نے گر پڑنے سے غصہ مین آکر قصد لینے گھوڑے
کا کیا مگر کوئی سبیل اس امر کی انسے نہو سکی پس ٹھہرے اور قائم رہے وہ اپنی جگہ پر اور ڈھال تلوار انکے ہاتھ مین تھی اور کوشش اور جہاد کرتے رہے
انکے ساتھ بحالت پیادہ پائی کے اور صبر کیا تھا انکے مقابلے مین مثل صبر اچھے لوگون کے پس آیا انپر بطریق معہ وہ لوگ آکر جا پکڑا اور گر
انپر عمود آہنی سے پس جب متصل انکے آیا اور وار کیا انپر عمود کا خالی دیا ضرار نے اسکے وار کو پھر [illegible] طرف مثل جھپٹنے شیر کے

ضرار بن الازور

پس تندی کی بطریق کے گھوڑے نے اسکے نیچے اور کھڑا ہوگیا وہ دونون پانوؤن کے بل اور اوندھا ہوگیا زمین کیطرف پس پہونچا
دوار عمرو کا گھوڑے کی گردن مین اور گر پڑا بطریق پشت گھوڑے سے اور اُٹھ کھڑا نہو سکا اسواسطے کہ وہ چھپ گیا تھا گھوڑے کی
زین مین پس جلدی کی ضرارؓ نے اسکی طرف قبل پہونچنے اسکے غلامون کے اور ماری تلوار اُسکی گردن پر پس آواز ہوئی تلوار سے اور کچھ کارگر
نہوئی پس اُٹھنا چاہا کافر نے اور یقین ہوگیا اسکو اپنی ہلاکت کا پس جھپٹے ضرارؓ اور قابض ہوگئے اُسپر اور تھا وہ شل بڑے پہاڑ کے پس پھینکدیا
اُٹھا کر اسکو ضرارؓ نے اور گرا لیا اُسکو اپنے نیچے اور چڑھ بیٹھے اُسکے سینے پر اور تھی ضرارؓ کے پاس چھُری یمن کی بنی ہوئی اور اُسکو اپنے پاس سے
کبھی جدا نہین کرتے تھے پس نکالا اُسکو میان سے اور ماری ایک ضرب چھری کی اُسکے سینے مین پس گر پڑا وہ مُردہ ہوکر اور جلدی روانہ کردی
اللہ تعالے نے اُسکی روح کو بجانب آگ دوزخ کے پھر جھپٹے ضرارؓ اور لے لیا اُسکے گھوڑے کو اور تھا اس گھوڑے پر جڑاؤ زیور سونے
اور چاندی کا جسکی قیمت کثیر تھی پس جب سوار ہوے ضرارؓ گھوڑے پر تکبیر کہی اُنھون نے اور حملہ کیا رومیون پر پس متفرق کردیا اُنکو
دائین بائین اور جب فراخی اور کشادگی حاصل کی ضرار بن الازورؓ نے آگے دشمن خدا کے مالک ہوگئے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما
دیر کے اور جو کچھ اُسمین تھا اور گھیر لیا اسکو مسلمانون نے پس نہین لی اُنھون نے اُسمین سے کوئی چیز اُسوقت تک کہ پھرے خالد ابن الولید
رومیون کے تعاقب سے اور صورت یہ گذری کہ خالد بن الولیدؓ نے تعاقب کیا تھا ایک بڑی نہر تک جو انکے اور طرابلس کے
بیچ مین تھی اور رومی جانتے تھے اُسکی راہ کو پس اُتر گئے وہ لوگ پار اُسکے اور ٹھہر گئے خالد بن الولیدؓ اور واپس آکر اپنے
ساتھیون کی طرف پس پایا اُنکو اس حال مین کہ مالک ہوگئے تھے وہ دیر کے اور اُسکی کیا غنائم کو اور جو چیز متاع اور اقسام پارچہ و طعام
بازار مین تھی واثلہ نے بیان کیا ہی کہ جمع کیا ہمنے اُس سب مال کو پالانون مین اور کھائین ہمنے اچھی چیزین کھانے کی اور
نکالا مسلمانون نے ان اشیاء کو جو دیر مین تھین اقسام ظروف چاندی اور جانور وغیرہ سے اور نکالی گئی اُسمین سے حاکم کی بیٹی
اور اُسکے ساتھ چالیس لڑکیان تھین اور زیور اور کپڑا اُٹھا اور بار کیا اور سوار کرلیا سب کو براذین اور خچرون پر اور پھر کر روانہ ہوئے
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غنیمت اور بہت مال کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تمام
کی گئی یہ لڑائی تین شخصون کے نام سے عبداللہ بن جعفر سردار اسکے تھے اور عبداللہ بن انیس پہونچنے والے اور خبر دینے والے
اور خالد بن الولیدؓ کمک کرنے والے اُسکے تھے اور خالد بن الولید کو اس لڑائی مین بہت مشقت سے سامنا ہوا تھا اور زخم رنج
دہندہ اُنکے جسم مین پہونچا تھا پس جب روانہ ہوے اُس مقام سے آئے وہ بجانب راہب دیر کے اور آواز دی اسکو پس نہ کلام کیا اسنے ہم
دوبارہ پکارا اور دھمکایا اُسکو پس نکلکر آیا وہ انکے پاس اور کہا کہ جو کچھ کہنا ہو کہو تم پس قسم ہی حق مسیح کی کہ ہر آئینہ مطالبہ کریگا تمسے
مالک آسمان سبز کا ساتھ خون مقتولین کے پس کہا خالد بن الولیدؓ نے کہ کیونکر مطالبہ کریگا وہ ہمسے حالانکہ ہم مامور ہین اس امر سے
کہ لڑین اور جہاد کرین تمسے اور وعدہ کیا گیا ہی ہمسے اس امر پر ثواب کا قسم ہی خدا کی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرماتے کہ منع کیا
ہون ہم تمسے ہر آئینہ نیچے اتار لیتا مین تجکو تیرے صومعہ سے اور مارڈالتا تجکو سختی سے پس چپ ہو رہا راہب اور روانہ ہوے خالدؓ
بن الولید ساتھ مال غنیمت کے یہان تک کہ پہونچے دمشق مین اور ابو عبیدہ بن الجراحؓ منتظر تھے انکے آنے کے پس جب دیکھا

انھون نے غنائم کو بہت خوش ہوے وہ اور مسلمان ہمراہی انکے اور استقبال کیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے انکا اور سلام کیا خالد رضہ بن الولید پر اور شکریہ انکا ادا کیا اور سلام کیا مسلمانون اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما پر اور آئے اپنی جگہ مین اور پانچوان حصہ جدا کیا مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی غنایم مسلمانون کو اور دیا ضرار رضہ بن الازور کو گھوڑا البطریق کا مع زین اسکے اور جو کچھ تھا اسپر زیور جڑاؤ سونے اور چاندی کا ایس لائے ضرار رضہ بن الازور وہ سب زیور اپنی بہن کے پاس **راوی نے بیان** کیا ہے کہ دیکھا تھا انکی بہن کو کہ نکال لیے تھے انھون نے نگینے جواہر کے اُس زیور سے اور تقسیم کردیے سب مسلمان کی عورتون پر اور ایک ایک نگینہ بڑی بڑی قیمت کا تھا **راوی نے بیان** کیا ہے کہ لائے گئے قیدی ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے سامنے اور اُن سب مین لڑکی بطریق کی بھی پس درخواست کی عبداللہ بن جعفر نے کہ اسکو مجھے دو ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا کہ اجازت طلب کرلون مین اس مقدمے مین امیرالمومنین رضہ سے اور لکھا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متضمن اس حال کے پس جواب مین لکھا حضرت عمر رضہ نے کہ دے دو اور حوالہ کرو اُسکو عبداللہ ابن جعفر کے **راوی نے بیان** کیا ہے کہ مقیم رہی وہ عورت اُنکے نزدیک مدت تک اور کھلایا عبداللہ بن جعفر نے اسکو کھانا پکانا اور وہ ردی کھانے اچھے پکاتی تھی پس تھی وہ عبداللہ رضہ جعفر کے نزدیک تا زمانہ یزید کے پس بیان کیا لوگون نے حال اسکا یزید سے اور بطور ہدیہ کے طلب کیا اُسکو یزید نے پس بھیجدیا عبداللہ بن جعفر نے اُسکو یزید کے پاس عامر رضہ بن ربیعہ نے **بیان** کیا ہے کہ میرے حصے مین غنائم دیر سے کپڑے دیباج حریر کے ملے تھے جسمین صورتین رومیون کی بنی ہوئی تھین اور منجملہ اسکے ایک کپڑے مین صورت مریم اور عیسی علیہما السلام کی بھی پس لیگیا مین وہ کپڑے یمن مین اور بیچا اُسکو بعوض قیمت کثیر کے اور مول لیا مین نے اسباب طائف مین اور لکھا مجکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حال انکا تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ اس مضمون کا خط اور بھیجے میرے بھائی کے ایسے قسم کے کپڑے میرے پاس بھیجا کر دو کہ وہ کام آوین مسلمانون اور غربا کے نفقہ مین **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب واپس آیا لشکر مسلمانون کا ساتھ فتح اور غنائم کے لکھا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشعر حال فتح دیر ابی القدس او حصول غنائم کے اور تعریف اور شکر گزاری خالد رضہ بن الولید کے اور جو گفتگو انھون نے وقت روانگی دیر ابی القدس کی تھی اور لکھا اور درخواست کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ خالد رضہ بن الولید کو کلمات بشارت اور مہربانی کے لکھین **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ لکھا تھا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے یہ خط وقت روانگی بجانب ہرقل اور بجانب بیت المقدس کے اور لکھا تھا اسمین حال بعض مسلمانون کا جنھون نے شراب پی تھی **عاصم** رضہ بن ذویب علوی نے **بیان** کیا ہے کہ موجود تھا مین ملک شام کی لڑائی مین اور فتح دمشق اور اسکے غوطہ مین اور عرب آئے ہوئے یمن سے جنھون نے شراب پی تھی اور پاک جانا تھا اسکو پس بُرا جانا اس امر کو ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے پس کہا ایک شخص نے اہل عرب سے ان لوگون سے اور شاید وہ سراقہ رضہ بن عامر تھے کہ اے گروہ مسلمانون کے چھوڑ دو شراب خواری کو اسواسطے کہ وہ کھو دیتی ہے عقل کو اور بڑھاتی ہے ارتکاب گناہ کو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت فرماتے تھے شراب پینے والے کو یہانتک کہ لعنت فرماتے تھے اسکے لانے والے اور طلب کرنے والے کو اُسامہ رضہ بن زید اللیثی نے حمید بن عبدالرحمن ابن عوف الغسانی سے **روایت** کی ہے کہ

۵۱ نفقہ عمر یکہ بجہت زنان و فرزندان سابقین قرار گشتہ ۱۲

کہا حمید نے کہ تھا مین ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے ملک شام مین پس لکھی اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر فتح بازار کی اور یہ بھی لکھا کہ مسلمانون نے شراب پی اور سزا دار اسکی حد کے ہوے ہین پس روانہ ہوا مین یہ خط لیکر اور پہونچا مدینہ طیبہ مین اور پایا مین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور بیٹھے تھے آپکے نزدیک چند اصحاب جنمین حضرت عثمان اور حضرت علی اور طلحہ اور عبد الرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہم تھے اور باہم بگر باتین کر رہے تھے پس دیا مین نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا اُنھون نے خط کو سوچنے لگے مضمون خط مین پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُرّے لگائے ہین شراب پینے والے کو اور پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور کہا کہ تمھاری راے اس معاملے مین کیا ہی پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان السکران اذا سکر ہذا واذا ہذا افتری فاذا افتری فعلیہ ثمانون جلدۃ فاجلد فیہ ثمانین جلدہ پس لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ان الفاظ سے امابعد فقد ورد کتابک وفہمتہ من شرب الخمر فاجلدہ ثمانین جلدۃ ولعمری ما یصلح لہم الا الشدۃ والفقر ولقد کان حقہم ان یخشوا نیاتہم ویرقبوا ربہم عز وجل ویعبدوہ ویومنوا بہ ویشکروہ فمن عاد فاقم فیہ الحد

واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب پہونچا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھا اسکو پکار کر سنادی مسلمانون کو یہ بات کہ جس شخص پر ہووے حد اللہ کی پس وہ قبول کرے اور دیکھوے اس حد کو اپنی ذات سے اور توبہ کرے اللہ تعالے کے حضور مین پس ایسا ہی کیا لوگون نے اور جسنے شراب پی تھی اُسنے اجراے حد اپنے اوپر قبول کی پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ مین ارادہ رکھتا ہون انطاکیہ کے جانے کا بقصد روسون کے اور شاید کہ اللہ تعالے فتح کرے اسکو ہمارے ہاتھون پر پس کہا مسلمانون نے کہ چلو تم جہان منظور ہو تمکو ہم تمھارے تابع حکم ہین پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح انکے کلام سے اور کہا کہ مستعد ہو جاؤ تم واسطے کوچ کے پس ہین تم سب کو لیکر حلب کو جاؤنگا پس جس وقت ہم حلب کو فتح کر لیونگے تو اگر خدا نے چاہا پھر متوجہ انطاکیہ ہونگے پس تعجیل کی مسلمانون نے بجانب اصلاح اپنے حالات اور خبر گیری اپنا اور تیاری ساز و سامان جنگ کے پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح نے سب کامون سے حکم کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس بات کا کہ لیوین وہ اپنے نشان عقاب کو جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بر وزرد انگی انکے بجانب ایلہ کے بنایا تھا اور روانہ ہون آگے فوج کے لشکر زحف کو ساتھ لیکر پس روانہ ہوے خالد بن الولید مقدمہ لشکر مین اور تھے انکے ساتھ ضرار بن الازور اور رافع بن عمیر الطائی اور مسیب بن نجبہ الفزاری اور لوگ ایک دوسرے کے پیچھے تھے اور چھوڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے دمشق مین صفوان بن عامر السلمی کو اور چھوڑا انکے ہمراہ پانچ سو مسلمانون کو اور روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح پیچھے مسلمانون کے اور ہمراہ انکے عرب یمن اور مضر تھے

واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ روانہ ہوے ابو عبیدہ ابن الجراح براہ **بقاع** اور **لبوہ** کے پس جب پہونچے وہان تک بھیجا اُنھون نے خالد بن الولید کو بجانب حمص کے اور کہا کہ اے ابا سلیمان کوچ کرو تم اللہ تعالے کی برکت اور مدد پر اور جاؤ دیہ برا اور تاخت تاراج کرو ارض عواصم اور قنسرین کو اور مین بعلبک کو روانہ ہوتا ہون اور شاید کہ اللہ تعالے آسان اور میسر کرے ہمپر فتح اُسکی پھر رخصت کیا اُنکو اور روانہ ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیون کے بجانب حمص کے اور متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بطرف بعلبک کے اور اُسی وقت آیا ایک بطریق جوسیہ سے اور اُسکے ساتھ ہدایا اور تحفے تھے اور مصالحہ کیا اُسنے مسلمانون سے ایک سال کامل کا اور کہا اُسنے

اگر فتح کر لیا تمنے حمص اور بعلبک کو پس ہم تمھارے سامنے حاضر ہونگے اور کسی بات مین تمھارے خلاف نکرینگے پس صلح کیا
اُس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے چار ہزار درہم اور پچاس کپڑے دیباج پر پس جب مضبوط ہو گئی صلح روانہ ہوا ابو عبیدہ بن الجراح الطلب
بعلبک کے پس وہ چل کر نہین دور گئے تھے کہ دکھائی دیا ایک ناقہ سوار اور وہ کھائے جاتا تھا زمین کو اپنی تیزروی سے پس ٹھہر گئے
ابو عبیدہ بن الجراح یہانتک کہ اُنکے قریب آیا وہ ناقہ سوار اور وہ اسامہ بن زید طائی تھے پس پوچھا اُنھون نے کہ اے اسامہ کہان سے
آتے ہو پس بٹھایا اسامہ نے اپنے ناقہ کو اور سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور کہا کہ مین مدینہ منورہ سے آتا ہون
اور دیا اسامہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انکو پس توڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی مُہر کو اور پڑھا اسکو اور اسمین لکھا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب الی ابی عبیدة امین الامة سلام علیک اما بعد فانی احمد اللہ الذی
لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ اما بعد فلا مرد لقضاء اللہ وقدرہ ومن کتب فی اللوح المحفوظ کافرا فلا ایمان لہ وذلک ان جبلة
بن الایہم الغسانی کان قدم علینا فی بنی عمہ وسراة قومہ فانزلتہم واحسنت الیہم واسلموا علی یدی وفرحت بذلک
ان اللہ عضد الاسلام بہم ولم اعلم ما فی کمین الغیب وانا سرنا الی مکة حرسہا اللہ لطلب الحج فطاف جبلة بن الایہم
بالبیت سبعا فوطی ازارہ رجل من بنی فزارة فسقط الازار عن کتفیہ فالتفت الی الفزاری وقال یا ویلک لتسقطنی فی حرم
اللہ تعالی فقال الفزاری واللہ ما تعمدتک فلطم الفزاری لطمة ہشم انفہ وکسر ثنایاہ الاربع فاقبل الفزاری الی
مستعدیا علی جبلة فامرت باحضارہ وقلت ما حملک علی ان لطمت اخاک فی الاسلام فکسرت ثنایاہ الاربع وہشمت
انفہ فقال انہ وطی ازاری فحلہ واللہ لولا حرمة البیت لقتلتہ فقلت قد اقررت علی نفسک فاما ان یعفو عنک
واما ان اخذ منک القصاص لہ فقال اتقتص منی وانا ملک وہو سوقی قلت قد شملک وایاہ الاسلام
فما تفضلہ الا بالاسلام فقال یا عمر اترکنی الی غد فتقتص منی فقلت للفزاری اترکہ الی غد فقال نعم فلما کان اللیل
رکب فی بنی عمہ وتوجہ الی الشام الی کلب الطاغیة وارجو ان یظفرک اللہ بہ فانزل علی حمص ولا تبعد عنہا
فان صالحک اہلہا فصالحہم وان ابوا فقاتلہم وابعث عیونک الی الطاکیة وکن علی حذر من المتنصرة والسلام
علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمة اللہ وبرکاتہ پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو آہستہ آواز سے
پڑھا اسکو دوبارہ بلند آواز سے پھر مائل ہو رجوع کیا الطلب حمص کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایک تہائی لشکر
لیکر پہلے وہان پہونچ گئے تھے پس پہونچے تھے وہان روز جمعہ ماہ شوال سن چودہ ہجری مین اور تھا وہان ایک بطریق
ہرقل کی طرف سے اور نام اسکا نقیطا ابن کرکس تھا اور روز پہونچنے خالد بن الولید کے وہ مرگیا تھا لیکن جب دیکھا
اہل حمص نے کہ لشکر خالد بن الولید اور مسلمانون کا وہان پہونچ گیا ہے جمع ہوئے وہ سب ایک بڑے کنیسہ مین اور کہا انکے
بطریق نے اُنسے کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ ساتھی بادشاہ کا مرگیا اور بادشاہ کو اہل عرب کی خبر نہین ہے اور وہ لوگ
ہمارے اوپر آئے ہین حالانکہ یہ بات خلاف ہمارے ظن اور علم کے واقع ہوئی اور ہم جانتے تھے کہ وہ لوگ ہمارے یہان

نہ آوینگے جبتک کہ جوسیہ اور بعلبک کو فتح نہ کر لینگے اور اگر لڑوگے تم اُنسے اور بادشاہ کو خبر لکھ کر لشکر اور سردار
بھیجنے کی درخواست کروگے پس تحقیق اہل عرب کسی ایک کو لشکر بادشاہ سے تم تک نہ آنے دینگے اور تمھارے
نزدیک سامان کھانے کا نہیں ہے جو باعث قوت وقت محصور ہونے کے ہوگا پس اُن لوگوں نے کہا کہ تیری کیا رائے اس
معاملے میں کیا ہے اُسنے کہا کہ مصالحہ کرلو تم مسلمانوں سے اُس چیز پر جسکو وہ چاہیں اور طلب کریں تمسے اور کہو تم کہ ہم تمھارے
تابع ہیں اور تمھارے سامنے قابو میں ہونگے اگر فتح کرلوگے تم حلب اور قنسرین کو اور شکست دوگے ہرقل بادشاہ کے
لشکر کو پس بعد اس قرارداد کے جب قوم مسلمان ہمارے یہاں سے چلے جائینگے کسی کو بھیج کر طلب کرینگے ہم ہرقل سے لشکر کثیر کو اور ایک
سردار اُسکے گھر والوں یا اُسکے حاجبوں سے اور ایکجا ہو جائیگا ہمارے واسطے غلہ اور سامان اور بعد اسکے ہم لڑینگے اُنسے پس قرین صواب سمجھا
جانا قوم نے اُسکی رائے کو اور کہا اُس سے کہ تو اپنی اچھی تدبیر اور رائے سے ہمارے اس کام کا سامان و بندوبست کردے پس بھیجا بطریق نے
ابو عبیدہ بن الجراح رضہ کے پاس **جاثلیقا** کو جو اُسکے نزدیک معزز تھا واسطے منعقد کرنے صلح کے اُنکے اور مسلمانوں کے بیچ میں پس نکل کر
روانہ ہوا اور پہونچا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور اُنسے صلح کے باب میں اور جو بطریق نے درباب چلے جانے مسلمانوں کے بجانب
حلب اور قنسرین اور عواصم اور انطاکیہ کے کہا تھا بات چیت کی پس قبول اور منظور کیا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور مصالحہ کیا اہل حمص سے
بارہ ہزار دینار اور دو سو کپڑے دیباج پر اور مدت صلح کی ایک سال قرار پائی کہ ابتدا اُسکی ماہ ذیقعدہ اور انتہا شوال سن پندرہ ۱۵ ہجری کی
راوی نے بیان کیا ہے کہ مضبوط ہوگئی صلح اور نکلے بازاری لوگ حمص سے اور معاملہ خرید و فروخت کا مسلمانوں سے جاری کیا
اور دیکھا اہل حمص نے جوانمردی اہل عرب کی خرید و فروخت میں اور نفع کثیر حاصل کیا اُن لوگوں نے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اور ساتھ کیا اُنکے چار ہزار سوار قوم لخم اور جذام اور کندہ اور کہلان اور سنبس اور نبہان اور
طی اور خولان سے اور کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہ ای ابا سلیمان روانہ ہو تم یہ لشکر لیکر اور قصد کرو تم معرات کا اور نزدیک
ہو تم حلب سے اور تاخت تاراج کرو بلاد عواصم کو اور پھر پس آؤ تم اپنے پیچھے کو اور بھیجو تم جاسوس اپنے تاکہ لاویں وہ لوگ خبر تمھارے پاس
اور دیکھو تم اور دریافت کرو اس امر کو کہ قوم کا کوئی معین اور مددگار اُنکی قوم سے ہے یا نہیں پس منظور کیا اس بات کو خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ نے اور لیا نشان اپنا اور آگے ہوئے لشکر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور پہونچے بمقام تیزین کے اور وہاں نہر مقلوب پر دو دن قیام کیا
پھر بلایا اُنھوں نے مصعب بن محارب الیشکری کو اور ساتھ کیا اُنکے پانچ سو سوار اور حکم کیا اُنکو کہ تاخت تاراج کریں بلاد عواصم کو
اور روانہ ہوئے خالد بن الولید بجانب کفرطات اور پھر وہاں سے بطرف معرات کے دیر سمعان تک اور مقرر کیا اُنھوں نے اپنی فوج کو
اسطرح پر کہ لوٹتے تھے وہ دائیں بائیں گانوں کو اور حاصل کرتے تھے غنائم اور قیدی پس جب بوجھل ہوگئے اُنکے ہاتھ غنائم
اور قیدیوں سے پھر آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم اور قیدیوں کو اُنکے ساتھ
بہت خوش ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح اسی حال میں تھے کہ دفعۃً سنا اُنھوں نے ایک شور جو واقع ہوا بسبب کلمات تہلیل اور تکبیر کے اور
تھے وہ کچھ مرد مسلمان اور اُنکے ساتھ ایک بڑی جماعت تھی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای ابا سلیمان یہ کون لوگ ہیں خالد بن الولید نے کہا

کہ ای سردار یہ مصعب بن محارث ایشکری ہین جنکے واسطے بنایا تھا مین نے ایک نشان پانچسو سوار پر انکی قوم اہل یمن سے اور انھون نے
تاخت وتاراج کیا زمین حواصم کو اور آئے ہین قیدی اور مال لیکر پس ملاقات کی انسے ابو عبیدہ رض بن الجراح نے اور دیکھا انکے ساتھ ایک بڑا
گلہ گائے اور بکریون اور اونٹون کا جنپر مرد اور عورتین اور لڑکے سوار تھے اور انکے پیچھے چلاہٹ اور شدت رونیکی آواز تھی پس متوجہ
ہوے ابو عبیدہ رض بن الجراح آواز شور وغل کی طرف اور تھے وہ کفار اہل زمین بندھے ہوے رسیون مین اور روتے تھے اپنے لڑکے
بالون اور لٹ جانے گھرون اور مالون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے ترجمہ سے جو کبھی انسے جدا نہین ہوتا تھا کہ پوچھ تو انسے کہ کیون روتے ہو تم
اور کس وجہ سے داخل نہین ہوتے ہو دین اسلام مین اور کیون نہین طلب کرتے ہو ذمہ داری کو اور کیون یہ ڈر نہین ہوجاتا ہے اپنی جانون
اور مالون اور لڑکے بالون سے پس کہا ان لوگون نے کہ ہم قوم دور کے رہنے والے ہین اور تمھارے اخبار ہمکو پہونچتے تھے اور نہین جانتے تھے
ہم کہ تم لوگ ہم تک پہونچو گے پس نہین خبر ہوئی ہمکو یہانتک کہ آگئی ہمپر یہ قوم تمھاری پس لوٹ لیا انھون نے ہمارے مالون کو اور
باندھ لیا ہمکو رسیون مین اور لے لیا ہمارے جانورون کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ تھے یہ کبر قریب چار سو کے
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے انسے کہ اگر احسان کرین تمپر اور رہا کرین قید سے اور پھیر دیوین ہمکو تمھاری اولاد کو پس آیا
تم ہمارے مطیع ہوگے اور جزیہ اور خراج دوگے ہمکو انھون نے کہا کہ یہ باتین ہمارے ساتھ کون کریگا اور ہم تو تمھارے
شرائط پر عمل کرینگے پس بعد اس گفتگو کے آئے ابو عبیدہ بن الجراح روسائے مسلمین کے پاس اور کہا انسے کہ میری راے یہ ہی کہ امن
دون مین اس قوم کو قتل سے اور پھیر دون انکو انکے لڑکے بالون کو پس ہو جاوینگے وہ لوگ ہمارے تابعدار اور آباد کرینگے زمین
کو اور لوگے تم خراج اور جزیہ انکا پس تم لوگ اس باب مین کیا کہتے ہو کہ مین بدون تمھارے مشورے کے کوئی کام نہین کرتا ہون
پس کہا مسلمانون نے کہ ای سردار حکم اور راے وہی ٹھیک ہی جو تم کہو اور کرو اگر تمھارے نزدیک امر قرین صلاح ہی مسلمانون کے واسطے
پس کرو تم جو تمنے تجویز کیا ہی پس مقرر کیا انھون نے ہر شخص کے ذمے انمین سے چار دینار اور اسی طرح سے لکھا تھا انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
پھر بعد اسکے پھیر دیا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے انکے اہل وعیال اور اموال کو اور چھوڑ دیا انکو اور ساکن کر دیا انکو انکی زمینون مین
اور لکھ لیے نام انکے اور حکم کیا انکو واپس جانے کا پس پھر گئے وہ اپنے وطنون کو اور جب قرار پکڑا انھون نے اپنی جگہون مین
آگاہ کیا ان لوگون نے اپنے قرب اور جوار کے لوگون کو عادت نیک عرب اور انکی عدالتون اور نیکیون سے اور کہا انسے کہ ہم جانتے تھے
کہ اہل عرب ہمکو مار ڈالینگے اور ہمکو اور ہماری اولاد کو غلام بنا دینگے پس رحم کیا انھون نے ہمپر اور مقرر کر لیا ہمسے جزیہ اور خراج کو
پس جب سنا قرب اور جوار کے رومیون نے یہ حال آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بطلب امان اور اقرار ادائے جزیہ کے پس
قبول کیا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے انکی درخواست کو اور لکھ لیے نام انکے قلعون اور گانون کے اور پہونچی یہ خبر اہل قنسرین اور حاضر کو کہ
ابو عبیدہ بن الجراح امان دیتے ہین اس شخص کو جو انکے پاس چلا آتا ہے پس بہتر اور پسندیدہ جانا انھون نے اس امر کو کہ حاصل کرین وہ اپنے
واسطے امان کو ابو عبیدہ رض بن الجراح سے اور متفق الراے ہوے وہ لوگ اس بات پر کہ بھیجین کسی ایلچی کو بدون علم اور آگہی اپنے
بطریق حاکم کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ تھا حاضر اور قنسرین مین ایک بطریق بطارقہ بادشاہ اور تھا وہ بہت

لڑائی کا جو انمرد اور وہان کے لوگ اس سے ڈرتے تھے اور نام اسکا لوقا تھا اور حاکم حلب سے ملک اور سلطنت مین دشمنی رکھتا
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ہرقل بادشاہ نے دونون کو اپنے پاس بلا کر کہا تھا کہ اہل عرب کے مقدمے مین تمھاری کیا رائے ہے
پس کہا تھا دونون نے بادشاہ سے کہ ہم انمین نہین ہین کہ چھوڑ دیوین اپنے ملک کو بدون لڑے بھڑے اہل عرب سے پس وعدہ کیا تھا ہرقل
نے انسے لشکر کے بھیجنے کا انکے پاس اور وہ دونون اس امر کی راہ دیکھتے تھے اور ہر ایک کے ساتھ ان دونون مین سے دس ہزار سوار
تھے مگر وہ دونون اکٹھے نہین ہوتے تھے پس جب سنا حاکم قنسرین نے ارادہ اہل قنسرین کا واسطے صلح کے ابو عبیدہ بن الجراح سے
شدت سے غضبناک ہوا اور ارادہ مکر و فریب کا انکے ساتھ کیا پس ملجا کیا اسنے اہل قنسرین کو اپنے پاس اور کہا کہ اے بنی الاصفر عیب کیسی
کی کیا رائے دیتے ہو تم اس بارے مین کہ کیا کرون مین اہل عرب کے مقدمے مین اور تم گویا انکے سامنے ہو اور وہ آئے ہین ہماری طرف پس
فتح کر لینگے وہ ہمارے شہر کو جیسا کہ فتح کیا ہے انھون نے تمام شہرون کو پس جواب مین کہا ان لوگون نے کہ اے سردار ہمنے سنا ہے کہ وہ
لوگ اہل وفا اور ذمہ داری کے ہین اور بتحقیق فتح کیا ہے انھون نے اکثر بلاد شام کو پس جو شخص لڑا انسے قتل کیا انھون نے
اسکو اور لونڈی اور غلام بنایا اسکی اولاد کو اور جو شخص داخل ہوا انکی ذمہ داری اور اطاعت مین اسکو برقرار اور قائم رکھا
اسکے شہر مین اور ہو گیا وہ بے ڈر انکے دبدبہ سے اور رائے ہمارے نزدیک یہ ہے کہ مصالحہ کر لیوین ہم انسے اور ہو جاوین بے ڈر اپنی جانون پر
بطریق نے کہا کہ کلام نیک کیا اور مشورہ بہتر دیا تم لوگون نے اسواسطے کہ یہ عرب فتحمند ہوے ہین ہر شخص پر جو لڑا ہے انسے درہم
منعقد کرینگے انسے صلح کو ایک سال کامل کے واسطے یہانتک کہ پورا کر لینگے ہم لشکر کو ہرقل بادشاہ کے پاس سے اور باگین پھیرینگے ہم انکی
طرف حالانکہ وہ مطمئن اور بے خوف ہونگے پس ہلاک کر ڈالینگے ہم ان سب کو پس کہا ان لوگون نے اگر تو جو تو نے تجویز کیا ہے اور متفق ہوئی رائے
اہل قنسرین اور رائے بطریق کی اس امر پر اور انکے دلون مین غدر اور فریب کی بات تھی پس بلایا لوقا بطریق نے ایک شخص اپنے ہمراہیون سے
جسکا نام اصطخر تھا اور تھا وہ شخص بڑا اسباب اور عالم دین نصرانیہ کا اور دین یہودیہ کو بھی جانتا تھا اور زبان عربی مین بھی فصیح تھا
پس کہا لوقا نے کہ جا تو سرداران اہل عرب کے پاس اور کہہ انسے کہ مصالحہ کر لیوین ہم ایک سال کامل کے واسطے یہانتک کہ مٹا دینگے اور
ہلاک کر دینگے ہم انکو ساتھ حیلے اور مکر کے اور لکھا اسنے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے جسکا مضمون بعد ذکر کرنے کلمات
کفر کے یہ تھا کہ شہر ہمارا بار رکھنے والا ہے اور اسمین آدمی اور سامان اور کھانا بہت ہے اور کسی چیز کی کمی نہین ہے اور تم اگر جالینس ہمکو
گھیرے اور یہان مقیم رہو گے تب بھی ہم پر قادر نہو سکوگے اسواسطے کہ بادشاہ نے کمک طلب کی ہے ردمیون کی تمھارے مقابلے مین
خلیج سے رومتہ الکبری تک اور ہم مصالحہ کرتے ہین تمسے ایک سال کے واسطے یہانتک کہ دیکھین ہم شہرون کو کہ کسکی ملکیت اور قبضے
مین آتے ہین اور چاہتے ہین کہ مقرر ہو جاوے ایک نشانی ہمارے تمھارے بیچ مین حد قنسرین اور عواصم سے یہانتک کہ جسوقت ارادہ کرین اہل عرب
تاخت اور تاراج کرنے کا اور دیکھین اس نشانی کو پھر جاوین اور باز رہین دست اندازی سے اور ہم بادشاہ سے حالت پوشیدگی مین
مصالحہ کرتے ہین کسواسطے کہ اگر بادشاہ کو معلوم ہو جاویگا یہ حال تو مار ڈالیگا وہ ہمکو اور سلامتی ہو تمپر پھر تمھاری اور عمدہ خلعت دی
اصطخر کو اور دیا اسکو ایک استر اپنی سواری کا اور ساتھ کیا اسکے دس غلامون کو اور روانہ ہوا اصطخر اور پہونچا

کلام تمھارا اور اسی طرح سے تمھارے حال کی ہمکو خبر پہونچی تھی کہ بالاک مضبوط ہو اور دلیر جنگجو ہو اور یہی بات تمھاری ہمکو
نہین پہونچی ہے بلکہ عادات نیک اور راستی قول اور نرمی طبیعت تم لوگون کی اور جوانمردی اور مردمی تمھارے گروہ کی بھی اُس شخص کی نسبت
جو تمھارے پاس آتا ہے ہمنے سنی ہے اور تم اُمت نبی رحیم کے ہو اور اُمت ہائے مرحومہ سے ہو اور مین معاملے کو خلاف ان سب باتون کے دیکھتا ہون اسواسطے
کہ ہم تمسے مصالحہ چاہتے ہین پس انکار کیا تمنے اور ہم طالب امن ہین تمسے پس باز رکھتے ہو تم پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ
ہم ایسی قوم ہین کہ مکر و فریب مین نہین آتے ہین اور پہچان لیتے ہین تمام کلام مکر و فریب کا اور تحقیق جان لیا ہے ہمنے اس کو تمھارے
مضمون خط سے درباب صلح کے پس بحالت صلح کے اگر آوے لشکر بادشاہ کا اور پاوگے تم قوت اپنی جانب کی توڑدوگے عہد ہمارا
اور ہوگے تم پہلے ان لوگون کے جو ہمسے لڑینگے اور اگر دیکھوگے تم غلبے کو تو بھاگ جاوگے بجانب فرمانبردارون کے پس اگر تو چاہتا ہے
کہ ہم تیرے ساتھ صلح کرین تو اس اقرار سے کرینگے کہ نہ لڑینگے ہم بدون اسکے کہ ہوجاوے ایک سال کامل پس اگر آملا تم مین کوئی لشکر
اس سال مین ہرقل کی طرف سے پس اُس لشکر سے ہم ضرور لڑینگے اور جو شخص تم مین کا مقیم رہیگا شہر مین اور لشکر کے ساتھ شریک
ہوکر نہ لڑیگا اُس سے ہماری صلح بدستور رہیگی اور کچھ تعرض ہم اُس سے نکرینگے اصطخر نے کہا کہ ہمنے یہ صورت منظور کی پس اسی مضمون کی ایک
دستاویز تم لکھدو پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار لکھدو تم اُسکے واسطے ایک دستاویز مصالحہ یکسال کی
جسکی ابتدا چاند ماہ ذیحجہ سنہ چودہ ہجری ہوگی پس ایسا ہی کیا اُنھون نے پس جب فارغ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح دستاویز کے
لکھنے سے اصطخر نے اُنسے کہا کہ اے سردار ہمارے شہر کی حد معلوم اور مشہور ہے اور ہمارے شہر کے سامنے حاکم حلب کا ہے اور اُسکے شہر کی بھی
حد ہے اور ہم چاہتے ہین کہ تم مقرر کردو ہمارے واسطے اُس جگہ مین جو ہمارے اور مسلمانون اور رومیون کے بیچ مین ہے کوئی علامت
کہ تمھارے ساتھی اُس علامت سے تجاوز نکرین پس راضی ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اس امر پر اور کہا اُس سے کہ تو نے بات اچھی
کہی ہے اور مین مقرر کرکے بھیجدونگا کسی شخص کو کہ وہ نشانی حد کی بناویگا تمھارے واسطے پس کہا اصطخر نے کہ تم کسی کو اپنے
ساتھیون سے نہ بھیجو بلکہ ہم ایک ستون بناکر کھڑا کرینگے اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی ہوگی پس جب دیکھین تمھارے ساتھی
اُسکو نہ تجاوز کرین اُس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تو ایسا ہی کر اور دے دی دستاویز صلح کی اُسکو اور پکار کر کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے اور تاخت اور تاراج کرنے والے لوگون سے کہ جو شخص دیکھے ستون کو نہ تجاوز کرے اُسکے
بلکہ تاخت تاراج کرے زمین حلب اور اُسکی حد کو اور نہ تجاوز کرے ستون سے وہ شخص اور پہونچا دے خبر اُسکی حاضر غائب کو
پس واپس گیا اصطخر بجانب حاکم قنسرین کے اور دے دیا صلحنامہ اور مطلع کر دیا اُسکو سب گفتگو سے جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
کے ساتھ ہوئی تھی پس خوش ہوا وہ اور بنایا اُسنے ایک ستون اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی اس حیثیت سے کہ وہ بیٹھا ہے اپنے
تخت ملک مین واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بعد اسکے گروہ مسلمانون کے تاخت تاراج کرتے تھے انتہاے بلاد حلب اور
تک بعد انطاکیہ کو اور نگاہ رکھتے تھے حد قنسرین اور حاضر کو اور نزدیک نہین جاتے تھے عمرو بن عبدالعزیز نے بسلسلہ راویان
کے بیان کیا ہے کہ صلح مسلمانون کے ساتھ اہل قنسرین اور حاضر کی چار ہزار دینار بادشاہی اور ایکسو اوقیہ چاندی اور ایکہزار

ف

کہ بڑے حلب کے اور ایک ہزار دمشق غلے یہ واقع ہوئی تھی عامر بن رفاعہ نے بیان کیا ہی کہ اسی طرح سنا مین نے معاذ بن جبل کو
بیان کرتے ہوئے مگر وہ چار سو دمشق غلہ ذکر کرتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے ملتمس بن عامر سے روایت کی ہی کہا ملتمس نے
کہ تھے ہم بعض تاخت مین کہ دفعۃً دیکھا ہمنے بجانب ستون کے اور اسپر صورت ہرقل بادشاہ کی تھی پس متعجب ہوئے ہم اس سے
اور ہم لوگ اسکے گرد گھومتے اور گھوڑا دوڑاتے تھے اور انکو کاوے برچھے کا سکھلاتے تھے اور قصد کیا اور دوڑا ابو جندل بن سہیل
بن عمر درانحالیکہ ہلاتے تھے وہ ایک تیر کو اور ہم چاہتے تھے کہ بازی کے کھیل میدان مین کھیلین امر ابو جندل کے ہاتھ مین ایک بورا نیزہ تھا
پس جب نزدیک ہوا گھوڑا انکا منع نیزہ کے ہرقل کی تصویر سے اور یہ امر انسے قصداً اور عمداً نہین ہوا پس اندھی ہوگئی نیزے سے آنکھ
تصویر کی اور رومی غلام حاکم قنسرین کے مامور بحفاظت ستون کے تھے پس گیا بعض انمین کا پاس حاکم کے اور یہ حال اسسے بیان کیا
پس دی اسنے ایک صلیب سونے کی اپنے بعض ساتھیون کو اور سپرد کیا اسکے ایک سو سوار رومی جنکے بڑے دیباج کے مشجر انکی گردن
مین لٹکے تھے اور حکم کیا اصطخر کو کہ جاوے انکے ساتھ اور کہا اس سے کہ جا تو سردار عرب کے پاس اور کہہ انسے کہ غدر اور فریب کیا تمنے ہمسے اور نہ
وفا کیا اپنی ذمہ داری کو اور جس شخص نے فریب کیا وہ خوار ہوا پس لیا اصطخر نے صلیب کو اور چلا ساتھ انکے سوار کے یہانتک کہ آیا
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا مسلمانون نے بجانب صلیب کے درانحالیکہ وہ بلند تھی دوڑے مسلمان اور اوندھی کر دیا اسکو
اور اٹھ کھڑے ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور استقبال کیا انکا اور پوچھا تم کون ہو اصطخر نے کہا کہ مین ایلچی ہون بھیجا ہو حاکم
قنسرین کا تمھارے پاس اس امر کی تحقیق کو تمنے غدر اور نقض عہد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا سبب ہی ہمارے توڑ دینے کا تمھاری صلح کو اور کسنے توڑا ہی
اسکو انھون نے کہا کہ اس شخص نے توڑا ہی جسنے اندھا کر دیا ہی آنکھ ہمارے بادشاہ کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا قسم ہی حق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجکو یہ حال معلوم نہین ہی اور قریب تر تحقیقات کرونگا مین اسکی پھر پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اہل عرب
کو کہ ای گروہ عرب جس شخص نے پھوڑی ہی آنکھ تصویر کی وہ مجکو اس امر سے آگاہ کرے ابو جندل ابن سہیل نے کہا کہ یہ امر مجھسے ہوا ہی بغیر قصد
اور ارادے کے پس کس امر پر تم لوگ راضی ہو کافرون نے کہا کہ نہ راضی ہونگے ہم یہانتک کہ پھوڑ ڈالینگے آنکھ تمھارے بادشاہ کی اور
اس کلام سے انکا قصد یہ تھا کہ وفائے ذمہ داری مسلمانون کا امتحان کرین پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین موجود ہون
کرو تم میرے ساتھ اسی طرح جیسا کہ تمھاری تصویر کے ساتھ کیا گیا ہی انھون نے کہا کہ اس امر مین ہماری رضامندی نہوگی بلکہ رضامندی
ہماری اسمین ہی کہ تمھارے بڑے بادشاہ کے ساتھ جو کل عرب کے مالک ہین ایسا کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آنکھ ہمارے بادشاہ کی
بڑی باز رکھنے والی ہی اس امر سے راوی نے بیان کیا ہی کہ برہم اور خشمناک ہوئے مسلمان جسوقت کافرون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
آنکھ کا ذکر کیا اور ارادہ انکے مار ڈالنے کا کیا پس منع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو اس امر سے پس کہا مسلمانون نے کہ ہم لوگ اپنے
امام کے عوض مین جان نثار کرنے اور آنکھین دینے پر موجود ہین پس جب اصطخر نے مسلمانون کا ارادہ نسبت اپنے قتل کے دیکھا کہا نہ پھوڑینگے ہم
انکی آنکھ کو اور نہ تمھاری آنکھین مگر بناوینگے ہم تصویر تمھارے سردار کی ایک ستون پر اور دیگا اسکے ساتھ کرینگے جیسا کہ تمنے
ہمارے بادشاہ کی تصویر کے ساتھ کیا پس مسلمانون نے کہا کہ ہمارے ساتھی نے یہ امر عمداً اور قصداً نہین کیا ہی اور تم یہ امر عمداً کیا چاہتے ہو

ف [illegible]

پس ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں سے کہا کہ چھوڑ دو اور توقف کرو تم لوگ اس امر میں پس اگر راضی ہو دیں یہ لوگ ساتھ ہمارے
تصویر کے تو میں اسکو منظور کرتا ہوں کہ بیوفائی اسمیں نکرونگا اور نہ کہینگے یہ لوگ ہماری نسبت کہ عہد کیا تھا انہنے پھر بیوفائی
کی ہمنے اسواسطے کہ یہ قوم احمق اور بے عقل ہیں پھر منظور کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اس امر کو راوی نے بیان کیا ہے کہ بنائی
رومیوں نے ایک تصویر مثل صورت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ایک ستون پر جسمیں دو شیشے کی آنکھیں تھیں پس آ گئے آیا
ایک شخص انمیں کا بحالت خشمناکی کے اور پھوڑ دی اُسنے آنکھ تصویر کی اپنے نیزے سے پس واپس گیا مضطر بجانب حاکم قنسرین کے
اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ ایسی ہی باتوں سے سب ارادے انکے پورے ہوتے ہیں پس ابوعبیدہ
بن الجراح تاخت و تاراج کرتے تھے دائیں بائیں حمص کے بانتظار تمام ہونے سال کے اور دیر ہوئی ابوعبیدہ بن الجراح کو خبر پہونچنے
میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کنہ دیکھا انھوں نے کوئی خط انکا اور نہ کسی فتح کو پس برا جانا انکے کام کو اور ہر طرح کا گمان کیا
انکی نسبت اور جانا کہ انکے دل میں نامردی سما گئی ہے اور میل کیا ہے انھوں نے بیٹھ رہنے پر جہاد سے پس خط لکھا انکو پس
عبارت اور مضمون ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم الی ابی عبیدۃ بن الجراح سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اوصی
بتقوی اللہ و احذرک معصیتہ و انہاک ان تکون ممن قال اللہ فیہم فی کتابہ قل ان کان اباءکم و ابناءکم و
اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم الآیۃ صلی اللہ علی خاتم النبیین اور روانہ کیا خط انکے پاس پس جب پڑھا ابوعبیدہ
بن الجراح نے خط اور سنایا مسلمانوں کو جانا انھوں نے اس امر کو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ برانگیختہ اور آمادہ کرتے ہیں انکو جہاد پر
اور نادم ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح مصالحہ قنسرین سے اور نہ تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ رویا مضمون خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اور کہا انھوں نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار کس چیز نے باز رکھا تمکو جہاد سے پس چھوڑ دو تم اہل قنسرین کو اور ارادہ
کرو تم ہمکو ساتھ لیکر حلب اور انطاکیہ کا اور شاید اللہ تعالے فتح کرے تمکو اگر چاہا اللہ تعالے نے اور تحقیق گذر گئی مدت اور نہیں باقی ہے
مگر تھوڑے دن پس ارادہ روانگی کا کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور طیار کیا ایک نشان واسطے مصعب بن محارث
الیشکری کے اور بنایا دوسرا نشان واسطے سہیل بن عمرو کے اور سردار کیا عیاض بن غنم الاشعری کو انکے مقدمۃ لشکر پر اور پیچھے انکے مقرر کیا
خالد بن الولید کو اور روانہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب رستن کے اور مصالحہ کیا وہاں کے لوگوں سے اور آئے ابوعبیدہ بن الجراح
بطرف حمات کے پس آئے وہاں کے لوگ اور تھی انکے ساتھ انجیل جسکو اٹھائے ہوئے تھے راہب اپنے ہاتھوں میں اور قریب آگئے قوم کے
نزدیک آئے تھے واسطے مصالحہ کے پس جب دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے انکو ٹھہرایا انکو اور پوچھا کہ کیا چاہتے ہو انھوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں
کہ ہو جاویں ہم تمھارے عہد اور ذمہ داری میں کہ تم ہمارے نزدیک محبوب تر ہو ہماری قوم سے پس مصالحہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے
انسے اور لکھدی انکو ایک دستاویز صلح اور ذمہ داری کی اور درخواست کی انھوں نے کہ کسی ایک شخص کو انکے پاس چھوڑ دیں
اور روانہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح یہانتک کہ پہونچے شیزر میں پس استقبال کیا انکا وہاں کے لوگوں نے
اور انسے بھی مصالحہ کیا اور پوچھا انسے کہ آیا معلوم ہے تمکو خبر ہرقل کی انھوں نے کہا کہ ہمنے اور کوئی خبر اسکی نہیں سنی ہے

سو اسے اسکے کہ حاکم قنسرین نے ہرقل کو لکھکر کمک طلب کی ہی اور اسکو بلایا ہی واسطے اپنی مدد کیے اور بھیجا ہی ہرقل نے اسکے واسطے
جبلہ بن ایہم الغسانی کو ساتھ قوم غسان اور عرب تنصرہ کے اور اسکے ساتھ حاکم عمودیہ کو بجمعیت دس ہزار لشکر کے اور وہ لوگ مع اپنی
فوج کے لوہے کے پل پر ٹھہرے ہین پس تم اُنسے ہوشیار ہو جاؤ ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور وہین توقف کیا ابوعبیدہ
بن الجراح نے تین دن اور وہ متحیر تھے اور کہتے تھے کہ کدھر جاؤن پس کبھی کہتے تھے کہ حلب کو جاؤن اور کبھی کہتے تھے انطاکیہ کا
ارادہ کرون پس بلایا انھون نے مسلمانون کو اور کہا اُنسے کہ مین نے سنا ہی کہ حاکم قنسرین نے بادشاہ سے کمک طلب کی ہی اور
سبب اسکا نہین ہی مگر یہ کہ اُسنے دل مین ارادہ دغابازی اور مکر کا کیا ہی پس خالد بن الولید نے کہا اے سردار آیا مین نے تمسے
نہین کہا تھا کہ کلام اسکا مکر اور فریب پر دلالت کرتا ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان دفع کریگا حیلہ اور مکر اسکا
حالانکہ اللہ تعالے اسکی راہ اور گھات مین ہی واقدی علیہ الرحمۃ نے بیان کیا ہی کہ ابوعبیدہ بن الجراح اپنے نفس سے
مشورہ اس امر کا کرتے تھے کہ ابتدا جہاد کی کرین ساتھ اہل قنسرین کے جبکہ فارغ ہووین وہ انکے عہد اور صلح سے اور باقی تھا
مدت صلح مین ایک مہینا یا کم پس توقف کیا بانتظار تمام ہونے عہد کے راوی نے بیان کیا ہی کہ غلام اہل حرب کے نکالتے تھے
جڑین زیتون اور انار وغیرہ ان درختون کی جنکے پھل کھائے جاتے ہین پس گران گذرا یہ امر ابوعبیدہ بن الجراح پر اور بلایا
انھون نے غلامون کو اور کہا کہ یہ کیا کرتے ہو یہ کیا فساد کی بات ہی انھون نے کہا کہ اے سردار لکڑیان ہمسے دور ہین اور یہ
درخت ہمسے نزدیک ہین ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی میری عمر کی دور جاؤ اے غلام تم کو کاٹنے ایسے درخت کی نہین فی الفور اور پھل کے
اور مین سرآئینہ سختی اور مواخذہ کرونگا ایسے درخت کے کاٹنے پر پس جب سنا غلامون نے یہ کلام تو مستعد ہوا واسطے جمع کرنے کے اور
لاتے تھے وہ لکڑیان دور سے سعید بن عامر نے جو مسلمانون کے لشکر مین تھے بیان کیا ہی کہ تھا ایک غلام حبشی کہ نام اسکا
صبیح تھا اور حاضر ہوا تھا وہ میرے ساتھ لڑائیون مین اور لڑائی مین دل مضبوط تھا اور جب وہ جاتا تھا لڑائی کی تلاش مین
یا واسطے تاراج کے جدا ہو جاتا تھا اپنے ساتھیون سے اور لڑتا تھا دشمنون کی اچھی لڑائی پس ایکدن وہ اور ایک جماعت تیرہ سے
جہان ابوعبیدہ بن الجراح مقیم تھے تلاش لکڑی کی مین پس نہ آیا اُسنے اپنی خبر پہونچائی مین اپنے مالک کو کہ سعید بن عامر تھے پس سوار ہوے
سعید مالک اسکے اپنے گھوڑے پر اور نکلے تلاش مین اور اسکو ڈھونڈتے تھے کہ دفعۃً دکھلائی دیا انکو ایک شخص پس گئے وہ اسکے
پاس اور تھا وہ غلام انکا شکستہ سر اور خون بہتا تھا اسکے منھ پر سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ کہا اور پوچھا مین نے اس سے کہ اے صبیح
تیرے پیچھے کیا حال اور کیا خبر آئی اُسنے کہا سختی اور بلا کی ہی اے میرے مالک پس کلام سخت کہکر مین نے اسکا حال پوچھا پس تھوڑا عرصہ
نہین گذرا کہ وہ ٹھہر جاوے یہانتک کہ گر پڑا منھ کے بھل پس تھا مین اور گیا مین اسکے پاس اور چھڑکا مین نے پانی اسکے منھ پر پس تسکین ہوئی
اُسکو اور کہا اُسنے مجھسے کہ اے میرے مالک بچاؤ تم اپنے تئین ورنہ پہونچ جاوینگے تو تم تک اور کرینگے وہ لوگ تمھارے ساتھ مثل اسکے
کہ میرے ساتھ انھون نے کیا پس پوچھا مین نے کہ تو وہ کون لوگ ہین اسنے کہا کہ اے میرے مالک گیا تھا مین اور میرے ساتھ ایک
جماعت غلامون کی تھی تاکہ جمع کرین ہم لکڑی کو اور دور گئے تھے ہم اور ارادہ پھرنے کا کیا تھا کہ دفعۃً ملا ایک گروہ پانچ سو سوار کا

وہ سب اہل عرب تھے اور اُنکے گردن مین سونے کی صلیبان لٹکتی تھین اور وہ باندھے تھے نیزون کو درمیان رکابون کے اپنی جب
دیکھا اُنھون نے ہمکو دوڑے ہماری طرف اور گھیر لیا ہمکو اور ارادہ ہمارے مار ڈالنے کا کیا پس کہا مین نے اپنے ساتھیون سے کہ لڑو تم انکو
انھون نے کہا افسوس ہے تجھپر کس سے لڑین ہم اور کیونکر ہے ہمکو طاقت مقابلے کی اس لشکر سے اور نہین ہو سکتا ہے مگر یہ کہ اپنے ہاتھ
قیدی ہو جاوین کہ یہ آسان تر ہے قتل سے پس کہا مین نے قسم ہے خدا کی مین تو اپنے تئین کبھی اُنکے سپرد نکرونگا سوائے قتل کے پس جب دیکھا
ساتھیون نے میری کوشش کو کیا اُنھون جیسا کہ مین نے کیا اور لڑے ہم قوم سے پس قید کر لیا اُنھون نے ہم مین سے دس کو اور مین شکست
ہو گیا تھا بسبب زخم کے اور گر پڑا مین منھ کے بھل پس پلٹ گئے وہ لوگ پس اُٹھ کر چلا آیا مین جیسا کہ تم مجکو دیکھتے ہو پس غمگین کیا مجکو اسکے
حال نے اور اپنے پیچھے سوار کر لیا مین نے اُسکو اور چاہتا تھا مین پلٹنے کو کہ دفعۃً دیکھا مین نے ایک گروہ کو اپنے پیچھے کہ دوڑتے تھے قتل ہو
جانے والے کے اور وہ غسّان سے تھے پس گھیر لیا مجکو نیزون نے اور وہ کہتے تھے کہ ہم اہل غسّان سے ہین ہم گروہ صلیبان اور رہبان ہین
پس پکار کر کہا مین نے کہ ہم گروہ محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین پس چلا میری طرف بعض انمین سے اور چاہا کہ بلند کرے سر اور تلوار کو پس کہا
مین نے کہ سختی ہو تجھپر آیا قتل کریگا تو ایک شخص کو اپنی قوم سے اُسنے کہا کہ تم کن لوگون سے ہو مین نے کہا کہ قوم خزرج بزرگ سے ہون پس
پھیر اُسنے تلوار کو مجھسے اور کہا کہ تمکو طلب کیا ہے ہمارے سردار جبلہ نے قسم ہے حق مسیح کی پس کہا مین نے کہ کہان ہے وہ یا مجکو جبلہ نے
طلب کیا ہے پس کہا اُسنے کہ وہ طلب کرتا ہے ایک شخص سالم مین کا انصار سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے کہا اُسنے چلو تم
خوشی سے اگر منظور ہو تمکو ورنہ باکراہ و ناگواری چلوگے پس گیا مین اُنکے ساتھ اور غلام میرے ساتھ تھا یہانتک کہ پہونچے مین ایک بڑے
لشکر اور اچھے سامان اور بھاری نعمت پر اور صلیبان بلند تھین پس میرا [illegible] اُنکے ساتھ تھا یہانتک کہ آئے وہ میرے ساتھ جبلہ بن ایہم
تک اور وہ بیٹھا تھا سونے کی کرسی پر اور پہنے تھا کپڑے دیباج کے موتی جڑے ہوے اور اُسپر لڑیان جواہر کی تھین اور اُسکے گلے مین
ایک صلیب یاقوت کی تھی اور ٹھہر گیا مین اُسکے سامنے اُٹھایا اُسنے اپنے سر کو اور کہا کہ کس عرب سے ہو تم مین نے کہا مین نے پس کہا کہ کس گروہ مین سے
مین نے کہا کہ مین اولاد حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن حارثہ بن ثعلبہ بن امرء القیس بن عبد اللہ بن الازد بن عوف بن نبت ابن
مالک بن زید بن کہلان بن سبا سے ہون پس کہا اُسنے کہ کس لڑکے کی اولاد مین ہو تم اُن دونون لڑکون سے جو منسوب
اپنی ماں کی طرف ہین مین نے کہا کہ اولاد خزرج بن حارثہ الکرام انصار محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہون پس اُسنے کہا کہ
مین بھی تمھاری قوم اور غسان سے ہون پس مین نے کہا کہ تو اُس قبیلہ سے ہے جو منسوب کیا گیا ہے جانب نسب مادری کے اُسنے کہا ہان مین جبلہ بن
ایہم وہ شخص ہون کہ پھر گیا مین اسلام سے تاکہ ظلم نہ کرون مین اپنا نہ راضی ہوے تمھارے سردار اس امر پر کہ ہووے مجھسا شخص اُس
دین پر یہانتک کہ لیتے تھے مجھسے قصاص [illegible] ایک شخص حقیر کے اور مین سردار قوم غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون پس کہا مین نے کہ
اے جبلہ اللہ تعالی کا حق تیرے حق سے زیادہ واجب ہے اور ہمارا دین نہین پائیدار ہوتا ہے مگر انصاف کرنے سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نہین لیتے ہین اپنے ذمے حقوق خدا مین کسی کی ملامت کو پس کہا جبلہ نے کہ تمھارا نام کیا ہے مین نے کہا کہ میرا نام سعید بن عامر انصاری ہے
پس کہا اُسنے مجھسے کہ اے سعید بیٹھو تم پس بیٹھا مین اور کہا اُسنے مجھسے کہ کسقدر زمانہ گذرا تمکو حسان بن ثابت انصاری سے

یہن نے کہا کہ وہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور انکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی
انت حسان ولسانک حسام پس کہا اسنے کتنے دن ہوئے تمکو انکو چھوڑے ہوے یہن نے کہا تھوڑے سے دن گذرے ہین اور
انھون نے ایک مجلس دعوت منعقد کی تھی مجکو اسمین بلایا تھا اور انھون نے اشعار ہمارے واسطے کہے اور پڑھے تھے پھر وہان سے
ہم ملک شام مین آئے اور پچھلا وقت ہی میرا انکو چھوڑے سے ہوے پس کہا اسنے آیا یاد کر لادو سے تجکو وہ اشعار یہن نے کہا ہان پس
حکم کیا اسنے میرے واسطے ایک کتان رومی کا اور کہا کہ مین کتان تمکو سواسطے دیتا ہون کہ پہنو اور نہ حرام جانو تم اسکو پھر کہا
اسنے کہ جہان سے تم آئے ہو وہان کیا کام کرتے تھے مین نے کہ سچ بولنا پورا کرتا ہو بندون کے کام کو مین سردار ابو عبیدہ
بن الجراح کے لشکر سے ہون اور ہم ارادہ حلب اور انطاکیہ کا رکھتے ہین پس کہا اسنے ہرمل بادشاہ نے بھیجا ہی مجکو بطریق
تاکہ مدد دیوین ہم قنسرین کو سواسطے کہ اسنے قریب کیا ہی تمھارے ساتھ مصالحہ کرنے مین اور پلٹ جاؤ تم اپنے سردار ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس اور ڈراو انکو ہیبت سے اور ہماری تلوار دن سے اور کہو انسے پلٹ جاوین وہ جسطرح سے کہ آئے ہین نہ متعرض ہووین بادشاہ
شہرون سے اور ہم نیکی اور جوانمردی کرینگے ساتھ مددگاری دین بادشاہ کے اور قریب تر چھین لیوینگے ہم تمھارے ہاتھون سے
وہ چیزین جو لی ہین تمنے ملک شام سے پس بعد اس گفتگو کے سوار ہوا مین اپنے گھوڑے پر اور پیچھے اپنے سوار کر لیا مینے اپنے
غلام کو اور روانہ ہوا یہانتک کہ آیا مین مسلمانون کے لشکر مین پس دوڑے مسلمان میری طرف اور کہا کہ ای ابن عامر تم کہان تھے
کہ تمھارے گم ہونے سے ہم لوگ رنج مین ہین پس آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا مینے انسے اپنے حال کو
جو ساتھ جبلہ بن ایہم کے گذرا تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق نجات اور رہائی دی تمکو اللہ تعالی نے
بسبب ذکر کرنے تمھارے حال حسان بن ثابت کو پھر جمع کیا انھون نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے مشورے کے
اور کہا کیا رائے دیتے ہو تم لوگ ابن البطریق کے معاملے مین کہ پھر گیا اس سے وفائے عہد کی اور اسنے ہمارے ساتھ فریب کیا پس کہا
خالد بن الولید نے کہ ظلم اور بغاوت کرنے والے کے واسطے جگہ ہی اسکے گر پڑنے کی اور اللہ تعالی اسکی گھات مین ہی اور قریب تر
فریب کرینگے ہم اسکے ساتھ جو اسکے فریب سے بڑا ہوگا اور جاؤنگا مین اسکی ملاقات کو ساتھ دس آدمیون کے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بمنزلہ دس ہزار سوار کے ہین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کام تمھین سے ہوگا ای ابا سلیمان
ولکن کہتا ہون پس لے لو تم اپنے ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جسکو تم دوست رکھتے ہو پس کہا
خالد بن الولید نے کہان ہین عیاض بن غانم اشعری اور عمرو بن سعد الیشکری کہان ہین سہیل
بن عامری اور رافع ابن عمیرۃ الطائی اور سعید بن عامر الانصاری اور عمرو بن معدیکرب اور عبد الرحمن بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہما اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ القراری اور قیس بن ہبیرہ پس آکر موجود ہوے یہ لوگ
انکے پاس تب کہا خالد بن الولید نے انسے کہ ہوشیار ہو جاؤ تم برکت عطا فرماوے اللہ تعالی تم مین اور یکجا ہو سب پس
زرہین پہنین مسلمانون نے اور لیا اپنے سب سامان جنگ کو اور آئے خالد بن الولید کے پاس پس پایا انکو اس حال مین کہ

ف ذکر جانے خالد بن الولید کا ساتھ دس سوار کے بجانب جبلہ بن ایہم کے

نده یهنی تھی اُنھون نے اور سوار ہوے تھے اپنے گھوڑے پر پھر کہا اُنھون نے اپنے غلام سے جسکا نام ہمام تھا کہ چل تو
میرے ساتھ یہانتک کہ دیکھیگا تو مجھسے معاملہ عجیب کو پس جلدی چلا ہمام اور چلے خالدؓ بن الولید اور آئے دسون ساتھی اُنکے
اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے اُنکے واسطے پس جب روانہ ہوے خالدؓ بن الولید سامنے آئے سعید بن عامر الانصاری
کے اور کہا اُنسے کہ ای سعیدؓ جبلہ نے تمسے کہا تھا کہ حاکم قنسرین اُسکے پاس آویگا سعیدؓ نے کہا ہان کہا تھا خالدؓ بن الولید نے کہا پس
لیچلو تم اُس راستے مین جو بجانب لشکر جبلہ کے ہے تا کہ پوشیدہ ہوکر ٹھہرین ہم وہان پس جسوقت آویگا حاکم قنسرین اُسطرف
سے لینگے ہم اُسکو اور اُسکے ساتھیون کو اور ہلاک کرینگے ہم اُنکو پس روانہ ہوے سعیدؓ بن عامر آگے قوم کے در انحالیکہ کوشش
کرتے تھے ساتھ اُنکے راہ چلنے مین بجانب لشکر جبلہ کے اور تھا چلنا اُنکا رات کو پس جب قریب ہوے اُس لشکر کے اور پہونچے نزدیک
روشنی آگ کے اور سُنی اُنھون نے آواز قوم کی پھرے سعیدؓ بن عامر مسلمانون کو ساتھ لیکر بجانب راہ بطریق قنسرین کے اور
پوشیدہ ہوکر ٹھہرے خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ وہان مع اپنے ساتھیون کے صبح تک پس نہ آیا اُنکی طرف کوئی شخص پس
نماز صبح کی پڑھی خالدؓ بن الولید اور مسلمانون نے اور تھے وہ گاڑے مین پس وہ اُس حالت مین تھے کہ دفعۃً دکھائی دیا اُنکو
اور آیا لشکر جبلہ بن ایہم اور حاکم عموریہ کا اُنکی طرف گویا کہ تھا وہ ایک برج مضبوط اور وہ جاتے تھے ارض عواصم کو پس کہا
مسلمانون نے خالدؓ بن الولید سے آیا دیکھتے ہو تم اس لشکر کو جو آتا ہے ہماری طرف بیشمار ریگ اور ڈھیلون اور عدد کانٹون اور
درختون کے پس کہا خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کچھ ہو سکیگا اُنکی کثرت سے جسوقت ہوگی ہمارے واسطے مدد ایس
اللہ تعالے ہمارے ساتھ ہی ملجاؤ تم اُنمین اور ہو جاؤ منجملہ اُنکے گویا کہ تم اُنکے لشکر سے ہو یہانتک کہ ملجاوے بطریق قنسرین اور
کرے اللہ تعالے جو چاہے پس اُسی وقت ملگئے مسلمان اُنمین اور ہوگئے منجملہ اُنکے اور وہ چپ تھے اور نہین کلام کرتے تھے رافع بن
عمیر الطائی نے بیان کیا ہے کہ جب چلے ہم اور ظاہر ہوے ہمکو شہر عواصم اور قنسرین کے کہ دفعۃً حاکم قنسرین ہمارے آگے آیا اور بلند کی گئی تھی
آگے صلیب اور قسیس لوگ اُسکے آگے تھے انجیل پڑھتے ہوے اور بلند تھا اُنکے بیچ مین کلمہ کفر کا اور قریب تھے بعض اُنکے بعض سے اور نکلا
حاکم قنسرین آگے اپنے ساتھیون کے تا کہ آوے وہ جانب جبلہ اور حاکم عموریہ کے اور سلام کرے اُن دونون کو پس سامنے گئے اُسکے
خالدؓ بن الولید اور اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گرد اُسکے تھے پس جب نزدیک ہوے وہ اُس سے کہا بطریق قنسرین نے
سلامت اور باقی رکھین مسیح اور صلیب تمکو خالدؓ بن الولید نے اُس سے کہا کہ سختی ہو تجھے ہم لوگ بندگان صلیب سے نہین ہین
بلکہ ہم اصحابؓ محمد حبیب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہین اور کھولا خالدؓ بن الولید نے ڈھاٹا اپنا اور پکار کر کہا لا الہ الا اللہ
وحدہٗ لا شریک لہٗ و اَنَّ محمداً عبدہٗ و رسولہٗ اور مین خالدؓ بن الولید ہون اور مارا خالدؓ بن الولید نے اپنا ہاتھ
اُسپر اور کھینچ لیا اُسکو زین سے اور دوڑے اصحابؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسکے ساتھیون کی
طرف اور کھینچا مسلمانون نے تلوارون کو اور نیزا اور بلند ہوئی آواز شور و فریاد کی اور اعلان کیا دشمنان
خدا نے ساتھ کلمہ کفر کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ کلمہ توحید کے اور سُنی جبلہ اور ہرماہان حاکم عموریہ نے

آواز مسلمانون کی ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس جنبش مین آئے وہ دونون اس معاملے سے اور دیکھا انھون نے تلوارون کو اور نیزون کو راست پس دوڑے وہ بجانب صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور گھیر لیا انکو ہر جگہ سے پس جب دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی اور اپنے ساتھیون کی طرف آئی ہوئی بلا کو اور حاکم قنسرین انکے ہاتھ اور قابو مین تھا کہ نہین جدا کرتے تھے اسکو اور بتحقیق مالک ہو گئے تھے اسکی رستی کے اور وہ ڈرتے تھے اس امر سے کہ مبادا نکل جاوے وہ انکے ہاتھ سے یا آجاوے انپر کوئی حادثہ قبل اسکے کہ مار ڈالین اسکو پس ارادہ کیا اسکے مار ڈالنے کا اور بلند کیا تلوار کو اسپر پس ہنسا وہ بطریق انکے اس کام سے اور تعجب کیا خالد بن الولید نے اسکی ہنسی سے پس کہا انھون نے کہ سختی ہو تجھپر کس چیز نے تجھکو ہنسایا ہے اسنے کہا کہ مین اسوجہ سے ہنستا ہون کہ تم اور تمھارے ساتھی تو خود ہی مار ڈالے جاؤگے اور تم میرے مار ڈالنے کا ارادہ رکھتے ہو اور اگر تم مجھکو باقی رکھوگے مین تمکو بھی باقی رکھونگا پس روک لیا خالد بن الولید نے ہاتھ کو اسکے مار ڈالنے سے پھر لکار کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ اے اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تم گرد میرے اور حمایت کرو تم میری اور حمایت کرون مین تمھاری اور صبر کرو تم سختی پر پس ہمت نہ ہارو تم اس چیز کو جسنے تمکو گھیر لیا ہے اسواسطے کہ سخت تر اس چیز کا جس سے تم ڈرتے ہو موت ہے اور مارا جانا تو خواہش تمھاری اور آرزو خالد کی ہے اللہ کی راہ مین اور مین نے قسم ہے خدا کی کہ ہبہ کر دیا ہے اپنی جان کو بطرف قتل کے اور ڈالا ہے مین نے اسکو معرض ہلاکت مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو اور جان لو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ راہ ہماری اللہ کی طرف کھلی ہے اور گو یا تم پہونچ گئے ہو بجانب پروردگار کریم کے اور جا رہے ہو ایسے گھر مین کہ نہین مرتا ہے رہنے والا اسکا اور نہین بڈھا ہوتا ہے جوان اسکا پھر پڑھا اس آیت کو لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جمع ہوئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجانب خالد بن الولید کے اور ہو گئے گرد انکے اور گئے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما داہنی جانب انکے اور رافع بن عمیر الطائی بائین طرف انکے اور غلام انکا ہمام انکی پشت پر اور باقی لوگ گرد انکے تھے پس سپرد کیا خالد بن الولید نے بطریق قنسرین کو اپنے غلام کے اور کہا کہ مضبوط کر کے رکھ تو اسکے بازو کو اپنے ہاتھ مین اور نہ جدا ہو اپنی جگہ سے **راوی نے بیان** کیا ہے کہ آئے مسلمانون کی طرف عرب متنصرہ قوم غسان کے آگے انکے جبلہ بن ایہم الغسانی تھا اور اسکی گردن مین طوق سونے کا تھا جسمین صلیب جواہر کی تھی اور پہنے تھا بھاری کپڑے دیباج کے اور اسکے اوپر زرہ اور سر پر اسکے خود لوہے کا اور اسکے اوپر دوسرا خود سونے کا تھا جسکے اوپر صلیب جوہر کی تھی اور اسکے ہاتھ مین ایک بڑا نیزہ تھا جسکا پھل مثل ستارے کے چمکتا تھا اور حاکم عموریہ کا ایک جانب مین اسکے مثل برج مضبوط کے تھا اور اسکے گرد قوم مدلجہ کافرون سے تھے اور گرد ان دونون کے لشکر تھا پس جب دیکھا بطریق عموریہ نے خالد بن الولید کو اس حال سے کہ وہ مالک ہو گئے ہین حاکم قنسرین کے اور وہ انکے ہاتھ مین ہے کہ نہین جدا کرتے ہین اسکو ڈرا وہ اس امر سے کہ جلدی کرینگے خالد بن الولید اسکے مار ڈالنے مین

اور آیا جبلہ بن ایہم کے پاس اور کہا نہیں ہیں یہ عرب مگر شیطان آیا نہیں دیکھتا ہی تو اس عربی اور اسکے ساتھی بارہ
شخصون کو اور یہ تحقیق گھیر لیا ہی انکو ہمارے گھوڑون کی باگون نے محاصرہ کر لیا ہی انکا اس بڑے لشکر نے اور دیکھ اندیشہ
نہین کرتے ہین اس امر مین اور مالک ہوگئے ہین ہمارے ساتھی کے اور وہ انکے ساتھ قید ہی اور نہین چھوڑتے ہین اسکو اپنے
ہاتھون سے اور مین خوفناک ہون اس امر سے کہ مار ڈالینگے اسکو پس جا تو اس عربی کی طرف اور کہہ تو انسے کہ پھیر دیوین وہ
ہمارے ساتھی کو ہماری جانب تاکہ جوانمردی اور نیکی کرین ہم اوپر ساتھ انکی جانون کے پس جب چھوڑ دینگے وہ ہمارے
ساتھی کو سیل کرینگے ہم اوپر اور مار ڈالینگے ان سب کو رافع بن عمیر الطائی نے بیان کیا ہی کہ تھے ہم انکے بیچ مین
مثل گردہ کے بیچ میدان مین اور ہمکو انکی کثرت سے کچھ فکر و اندیشہ نہ تھا کسواسطے کہ ہمکو اللہ تعالے پر اعتماد تھا اور
اسی وقت آیا ہماری طرف جبلہ بن ایہم الغسانی اور وہ اپنی بلند آواز سے پکار کر پوچھتا تھا کہ تم کون ہو آیا تم لوگ صحابہ
مشہورین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو یا عرب تابعین سے ہو آگاہ کرو مجکو اپنے حال سے قبل اسکے کہ آوے تمپر بلا اور دیکھے
ہماری طرف سے گفتگو کرنے والے خالد بن الولید اور کہا انھون نے کہ ای جبلہ ہم صحابہ مشہورین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین ہم اہل قبلہ
اور اہل اسلام ہین اور بزرگی و بخشش کے لوگ ہین ہم کبھی متفرق قبیلون سے ہین پھر اللہ تعالے نے ہمارے دلون کو ایک کر دیا اور ہم لوگ
متفق ہین ایک کلمہ پر اور وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پس جب سنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا بہت خشمناک ہوا اور کہا اسنے
کہ ای جوان عرب کے آیا تم سردار ہو عرب کے خالد بن الولید نے کہا کہ مین سردار انکا نہین ہون بلکہ مین انکا بھائی ہون ان
اسلام مین پس کہا جبلہ نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انھون نے کہا کہ مین مشہور ہون بنی مخزوم سے
ہون مین خالد بن الولید ہون اور یہ جو میرے داہنی طرف ہین عبد الرحمن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور یہ جو میرے بائین
طرف ہین وہ ایک مرد اہل یمن بزرگ اور بلند قبیلہ طے سے ہین اور یہ رافع بن عمیر الطائی ہین اور لیا ہی مین نے اپنے ساتھ
ہر قبیلے سے بہادر مشہور اور دلیر تعریف کیا گیا اسکا پس حقیر نہ جان تو ہمکو بسبب ہماری قلت کے اور نہ خوش ہو تو اپنی کثرت پر
اور نہین ہو تم ہمارے نزدیک لڑائی مین مگر مثل چڑیون کے کہ آیا ہی شکاری انکا اور پوشیدہ ہین جالون مین پس ڈال دیا
شکاری نے جال کو اوپر انکے پس نہین نکل گئے انمین سے مگر بہتر اور برگزیدہ انمین کے پس زیادہ ہوا غصہ جبلہ کا خالد بن الولید کے
کلام سے اور کہا اسنے کہ قریب تر جانو گے تم ای بیٹے مخزوم کے کہ کلام تمہارا بیشتر قال ہوگا جس وقت کہ لینگے تمکو بھل نیزون کے اور ہوجاوینگے تم
اور تمہارے ساتھی غذا جانوران وحشی کے اس میدان مین کہ پھاڑینگے وہ تمکو صبح سے شام تک پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ وہ
بات ہی کہ نہ گران گذریگی ہمپر اور یہ آسان ہی ہمارے نزدیک پس تو اپنا حال بیان کر کہ جن عرب نے کوشش کی ہی واسطے عبادت
صلیب کے انھین سے تو کون ہی اسنے کہا کہ مین سردار غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون مین جبلہ بن ایہم ہون خالد بن الولید نے کہا کہ تو ہی
پھرنے والا اسلام سے اور اختیار کرنے والا گمراہی کا ہدایت پر اور راہ تیری راہ تاریک اور گمراہی کی ہی جبلہ نے کہا کہ ایسا نہین بلکہ
مین نے اختیار کیا ہی بزرگی کو ذلت پر خالد بن الولید نے کہا کہ تو اپنے نفس کی ذلت پر طمع کرنے والا ہی اور تو نے اپنے نفس کا خوار دیکھنا اختیار کیا

ذکر گفتگو کرنے خالد بن الولید کا اور جبلہ بن ایہم الغسانی کا

اور نہین ہی بزرگی مگر اس گھر مین جو ہمیشہ باقی ہی اور دور رہنے مین اس گھر سے پس کہا جبلہ نے کہ ای بھائی بنی مخزوم زیادہ گوئی
نہ کرو تم اسواسطے کہ میرا چھوڑ دینا اور باقی رکھنا تمکو اور تمھارے ساتھیون کو نہین ہی مگر بسبب اس قیدی کے جو تمھارے قابو اور ہاتھ مین ہی
مین خوف اس امر کا رکھتا ہون کہ بحالت میرے حملہ کرنے کے تم اسکو مار ڈالوگے اور وہ آبرو والا ہی بادشاہ کے نزدیک اور نسب مین
اُس سے ملتا ہی پس چھوڑ دو تم اسکو اپنے ہاتھ سے تا کہ چھوڑ دون مین تمکو اور تمھارے ساتھیون کو قتل سے کہ تم لوگ تھوڑے ہو
اور ہم بہت ہین خالد بن الولید نے کہا کہ قیدی کو تو مین نہ چھوڑونگا تا وقتیکہ اسکو مار ڈالونگا اور نہین پروا ہی مجکو اس خبر سے جو جبلہ
اسکے قتل سے تم کروگے اور جو تو کہتا ہی کہ مین بوصف اپنی کثرت کے تمسے اور تمھارے ساتھیون سے لڑائی مین کمی کرتا ہون یہ کہنا تیرا کلام
انصاف کا نہین ہی اور یہ بات تو ہمکو معلوم ہی کہ تم جماعت مین کثیر ہو اور ہم بارہ آدمی ہین اور گھیر لیا ہی ہمکو تمھارے گھوڑون کی
باگون نے اور تمھارے نیزون کی نوکون اور تمھاری تلوارون نے پس اگر چاہتے ہو تم عدالت کو لڑائی مین پس نکلو واسطے لڑائی
کے ہماری طرف ایک بعد ایک کے پس اگر مار ڈالا تمنے ہمکو تو قیدی تمھارا تمکو آسانی سے مل جاویگا اور اگر غلبہ دیا اللہ تعالے نے ہمکو
تمپر اسواسطے کہ مدد اور غلبہ اللہ تعالے کی طرف سے ہی جسکو چاہے دیوے پس نہ گران گذر لگا تمپر ہلاک ہونا اُسکا جو وقت کہ تم خود اسکے
ہلاک ہو جاؤگے پس جھکا لیا جبلہ نے اپنے سر کو اور آیا وہ حاکم عموریہ کے پاس اور بیان کیا اُس سے تمام گفتگو سے خالد بن الولید کا لیکن
بہت غضبناک ہوا وہ بطریق اور نکال لیا اپنی تلوار کو میان سے اور دیکھا خالد بن الولید نے اُسکی طرف تکتا لگا ہی اپنے تلوار کو
پس جانا اُنھون نے کہ وہ غصے مین ہی اور ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پس جب قصد کیا حاکم عموریہ نے لڑائی کے واسطے نکلنے کا تو
روکا اسکو جبلہ نے اور کہا اُسنے خالد بن الولید سے کہ لڑائی بیشک عدالت کو چاہتی ہی جیسا کہ تمنے بیان کیا ہی اور یہ قوم بنی اصفر گویا
مثل بھیڑ و بکری کے ہین کہ نہین سمجھتے ہین بات کو اور مین نے اپنی اور تمھاری گفتگو سب اُنسے بیان کر دی پس راضی ہوئے ہین
وہ میدان مین نکلکر لڑنے کو پس جس شخص کو تم مین سے منظور ہو وہ میدان مین نکلے پس ارادہ کیا خالد بن الولید نے نکلنے کا
پس روکا اور باز رکھا اُنکو عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور کہا ای ابا سلیمان قسم ہی حق رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی کہ نہ نکلے انکے مقابلے کو کوئی شخص سواے میرے اور مین خرچ کر دونگا کوشش کو اپنی کہ شاید جا ملون مین اپنے
باپ سے پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے اُنکو اُنکے ارادے پر اور کہا اُنسے شکر اللہ مقامک و عرف نفعا لک پس نکلے
عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور وہ سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو دیا تھا اُنکو
قسمت و فتح اجنادین سے اور تھا وہ گھوڑا اعرب متنصرہ کا قوم لخم سے اور تھا وہ قتل بڑا بھاری اور پہنے تھے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ
زرہ اور اُنکے ہاتھ مین ایک پورا نیزہ تھا پس گھسا او دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے میدان مین دونون صفون کے بیچ مین تا کہ
گرم ہوئی تیزی اُنکے گھوڑے کی پھر متوجہ ہوئے انکی طرف اور طلب کیا میدان مین لڑنے والے کو اور کہا چلا تو تم ای بنی الاصفر کہ مین بیٹا صدیق
کا ہون پھر اشعار رجز کے پڑھے رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ نکلے پانچ سوار بہادران روم سے ایک پیچھے ایک
پس نہین گردا او دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے ہر ایک پر انمین سے زیادہ ایک گردا سے یہانتک مار ڈالا اُسکو پس

قتل کیا اُنھون نے پانچون کو ایک کے بعد ایک پھر ارادہ حملے کا کیا اُنھون نے قلب لشکر روم پر اور اسی وقت نکلا اُنکے مقابل
کو جبلہ بن ایہم اور بہت خشمناک تھا اور کہا اُسنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہ بہ تحقیق تجاوز کیا تمنے حد سے ہمارے اوپر اپنے کامون
اور لڑائی مین پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ یہ امر کیونکر ہے حالانکہ بغاوت اور بیوفائی ہماری عادت نہین ہے جبلہ نے
کہا تمنے بھر دیا زمین کو ہمارے بہادرون کی لاشون سے اور مین اسواسطے نہین آیا ہون کہ مار ڈالون مین تمکو کیونکہ تم میرے مثل نہین ہو لیکن
مین اسواسطے آیا ہون کہ مار رکھون مین تمھارے ساتھیون کو تمھاری اعانت سے اسواسطے کہ جب ہوا کوئی ساتھی ہمارا مقابلے کو نکلا تو نکلا
ایک شخص تمھارے ساتھیون سے [illegible] اعانت کو [illegible] وہ تمھاری اسپر اور نہین ہے یہ بات عادت انصاف اور کاملون کی شرافت واقدی رحمۃ اللہ
بیان کیا ہے کہ جب [illegible] عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ بن ایہم کا سنے وہ اور کہا کہ اے بیٹے ایہم کے آیا ہے تو ساتھ
مکر اور فریب کا ارادہ رکھتا ہے [illegible] مین تربیت یافتہ علی چچا کے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور مین حاضر ہوا ہون
معرکے اور لڑائیون مین جبلہ نے کہا کہ مین مکار نہین ہون اور نہین کہا مین نے مگر امر حق تجھ کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے
اس سے کہ نکال اور نکلے [illegible] کوئی دوسرا تیری قوم سے اگر سچا ہے تو اپنے کلام مین اور حملہ کرو تم دونون مجھپر اسواسطے کہ
مثل اور [illegible] جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ کسی طرح نہین آتے ہین وہ اسکے
فریب اور حیلے مین تعجب ہوا [illegible] اور درخواست اور جرات اور تیزی نیزہ اور اُنکی کم سنی سے اور پکار کر کہا جبلہ نے اُنسے
کہ آیا ہو سکتا ہے [illegible] پانی مین پس نکلو تم اُسمین سے پاک گناہون سے اسطرح
کہ نکلے تم ماں کے پیٹ سے اور ہو جاؤ گے تم گروہ صلیب [illegible] سے اور رکھا ہے تم قربان کو اور لو تم انعام بادشاہ
رحیم سے اور [illegible] تمھارے ساتھ اپنی بیٹی کو اور ہو جاؤ تم مثل [illegible] بیٹے کے اور زیادہ کرونگا مین تمپر نعمتون اور بخشش کو
اور مین [illegible] تعریف کی [illegible] کرو تم اس امر کے کرنے مین جو مین نے تمسے بیان کیا ہے
تاکہ نجات پاؤ تم ہلاکی سے اور داخل ہو جاؤ تم نعمت باقی اور زندگانی بہتر مین پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ [illegible] جبلہ آیا ہے تو تجھکو ہدایت سے ضلالت اور گمراہی کی طرف
اور ایمان سے جہل کی جانب اور مین ان لوگون سے ہون جو ایمان لایا ہے ساتھ اللہ تعالے کے اور جگہ پکڑی ہے اسلام نے
[illegible] راست کو گمراہی سے اور تصدیق کی ہے اللہ کے نبی کی اور دشمن ہے کفار کا پس سنبھلو اور آمادہ
لڑائی کو [illegible] ایسی ضرب کو کہ جلدی کردون مین اس ضرب سے تیری موت مین اور خاک مین ملا دون تیری
[illegible] کہ نسبت دیکھا [illegible] شخص اُنکی طرف اسواسطے کہ تیغ برندگان صلیب ہے پس خشمناک ہوا
[illegible] جبلہ [illegible] اُسنے اپنی تلوار کو اور ارادہ کیا نیزہ مارنے کا اُنپر اور کرتے تھے دونون آپسمین الوان پیچ لڑائی کے یہانتک
کہ گرد [illegible] اٹھا نیزے کو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو [illegible] اسکو مین نے اپنے ہاتھ سے اور نکال لیا تلوار کو میان سے
اور نزدیک ہو [illegible] اور مل گئے [illegible] عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جبلہ کو اور مارا ایک تلوار کا اُسپر پس کاٹ ڈالا اسکے

نیزے کو اور پھینکدے یا جبلہ نے باقیماندہ نیزے کو اور نکالا اُسنے اپنی تلوار کو میان سے اور تھی وہ تلوار قوم کندہ کی جو منجملہ باقیماندگان قوم عاد کے
تھا چمکتی تھی مثل بجلی کے اور جس چیز پر پڑتی تھی اُسکو کاٹ ڈالتی تھی پس حملہ کیا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر راوی **رافع** بن
عمیرۃ الطائی نے **بیان** کیا ہے کہ تعجب میں تھے ہم عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے استقلال اور صبر جبلہ کی لڑائی میں واسطے اسکے کہ تھے وہ
جبلہ کے مقابلے میں بعد اسکے کہ تھک گئے تھے پیشتر اسکے پانچ سواران کی لڑائی میں اور سخت اور دشوار ہو گیا معاملہ اُن دونوں کی لڑائی کا اور
دونوں نے ایک ہی ساتھ وار تلوار کا کیا لیکن سبقت لیگئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جبلہ پر تلوار مارنے میں اور لیا جبلہ نے اُس وار کو اپنی ڈھال پر
اور کاٹ ڈالا تلوار نے ڈھال کو اور پہونچی خود تک پس دوہری ہو گئی تلوار عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی اسواسطے کہ وہ تلوار بڑی پرانی ہو گئی تھی
پس زخمی کیا جبلہ کو اور جاری ہوا لہو اُسکا اور مارا جبلہ نے ایک وار تلوار کا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر پس کاٹ ڈالا اُنکی زرہ کو اور زخمی کیا اُنکو مونڈھے
کو پس جب جانا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کیفیت ضرب تلوار کو تاب نہ لا سکے تھامنے میں اور کھینچا یا زخم کے پہونچنے کو اور فی الفور پیچھے پھیرا اپنے
گھوڑے کو یہانتک کہ آملے خالد بن الولید اور مسلمانوں میں پس جب دیکھی مسلمانوں نے اس چیز کو جو لاحق ہوئی اُنکو اُتارا اُنکو گھوڑے سے
اور مضبوط باندھا اُنکے زخم کو اور کہا خالد بن الولید نے کہ اے بیٹے صدیق کے میں جانتا ہوں کہ جبلہ نے تمکو رنج پہونچایا [illegible]
ضرب تلوار کے اور قسم ہے حق تمہارے باپ رضی اور اُنکے صدق کی کہ ہر آئینہ مصیبت اور درد میں ڈالونگا میں اُسکو جو [illegible]
اور دردمند کیا اُسنے ہمکو بسبب تمہارے رنج پہونچانے کے پھر آواز دی خالد بن الولید نے اپنے غلام [illegible] کو اور کہا کہ لا تو [illegible]
لایا ہمام حاکم قنسرین کو اُنکے پاس پس کاٹ کر زمین پر پھینک دیا خالد بن الولید نے اُسکے سر کو اور دیکھا رومیوں نے اپنے ساتھی کی طرح
کہ مار ڈالا اُسکو خالد بن الولید نے پس مصیبت اور رنج میں ڈالا اُنکو اس امر نے اور غضبناک ہوا جبلہ اور کہا مسلمانوں سے کہ بد عہدی اور
بیوفائی کی تمنے اور ہوئے تم مستوجب قتل کے بسبب مار ڈالنے ہمارے ساتھی کے پس پکارا اُسنے عرب متنصرہ اور قوم روم اور [illegible]
برانگیختہ کیا اُنکو لڑائی پر اور کہا اُنسے کہ نہ باقی چھوڑو تم اُنمیں سے کسی کو پس چلے ہوئے رومی اور آگے کیا اُنھوں نے صلیب کو اور دیکھا
خالد بن الولید نے اُنکو کہ ارادہ حملے کا رکھتے ہیں پس آواز دی اور کہا اُنھوں کہ اے ہمام ٹھہر تو سامنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے
اور باز رکھ تو اُسکو جو ارادہ اُنکا کرے پھر کہا اپنے ساتھیوں سے کہ نہ جدا ہو کر نکلے کوئی تم میں سے اور ہو جاؤ تم گرد میرے [illegible]
کرتا ہوں میں اور مدد ہوتی ہے اللہ تعالے کی طرف سے پس ٹھہرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ [illegible]
کہ حکم کیا تھا اُنھوں نے اور سب نا امید ہو گئے تھے اپنی جان سے اور حملہ کیا رومیوں نے مسلمانوں پر اور بہت سخت لڑائی اور مار دھاڑ ہوئی
اُنمیں **ربیعہ** رضی بن عامر نے **بیان** کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ جب حملہ کیا رومیوں نے ہم پر سامنا کیا اُنکا خالد بن الولید نے بذات خود
اور دور کر دیا اُنکو ہمسے بزور اپنی تلوار کے اور اسی طرح پر ہمارے اور آپکے شدت کی لڑائی ہوئی تھی کہ نہیں پاتے تھے ہم کوئی راہ خلاص
کی اور معلوم ہوئی پیاس اور زیادہ ہوئی ہمپر شدت گرمی اور پسینے کی راوی **رافع** بن عمیرہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب دیکھا میں نے یہ حال کہا میں نے
خالد بن الولید سے کہ اے ابا سلیمان آئی ہمپر قضا پس کہا اُنھوں نے کہ قسم ہے خدا کی کہ سچ کہا تمنے اے بیٹے عمیرہ کے اسواسطے کہ میں
بھول گیا اپنی کلاہ مبارک کو اور نہیں ساتھ لایا اُسکو اور ہوتی تھی بڑی برکت اُسمیں حالت شدت اور سختی میں اور نہیں بھولا میں اُسکو

مگر بسبب تقاضائے ہمت کے راوی نے بیان کیا ہے کہ دشوار اور بڑا دکھائی دیا مسلمانون کو معاملہ اور سختی اور دشواری کی
اپر صبر نے اور راحت ہوئی انکو اراری اور آئی کافرون پر ہلاکی اور روشن کیا انہین لڑائی نے آگ کو اور تلوارین چمکتی تھین اور سر
لوگون کے کٹ کٹ کر گرتے تھے اور زمین بھر گئی تھی مُردون سے اور تھے مسلمان رومیون کے بیچ مین مثل قیدیون کے اور قوم سخت
لڑائی مین تھی اور تلوارین کام کر رہی تھین لوگون مین کہ دفعۃً پکار کر کہا مسلمانون سے ہاتف غیبی نے خذل اللّٰہ الکفر الحی الغیب
یاحملۃ القرآن جاءکم الفتح من الرحمٰن ونصرکم علی عبدۃ الصلبان اور آگئے تھے کلیجے منھون مین اور کام کیا تھا شمشیر ہائے
بران نے اور ہر شخص اپنے نزدیک کے مقابلے مین صبر کرنے والا تھا اور گھرے ہوے تھے مسلمان اور راحت ہوئی تھی انکو تشنگی
اور ہر شخص نے اپنے نزدیک کو ریخ مین ڈالا تھا **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے ابی مسلم حضرمی سے **روایت** کی ہے
کہا ابی مسلم نے کہ تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہر لڑائی اجنادین وغیرہ مین اور موجود تھا مین انکے ساتھ
قنسرین اور حلب مین اور نہین دیکھی مین نے اپنے معاملات جہاد مین مگر بہتری اور مدد اور غلبہ پس اُسی حال مین کہ ہم بمقام
تیرز تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ایک رات کو اپنے خیمہ مین تھے کہ دفعۃً نکلے وہ خیمے سے مسلمانون کو آواز دیتے ہوے
اور وہ پکارتے تھے النفیر النفیر قد احیط بفرسان الموحدین پس دوڑے ہم سب اُنکی طرف ہر جگہ اور مکان سے اور کہا ہم نے کیا حال
تمھارا ای سردار اُنھون نے کہا کہ مین اسوقت سوتا تھا کہ دفعۃً جگا دیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جھڑکا
اور درشتی سے فرمایا مجکو یا ابن الجراح اتنام عن نصرۃ القوم الکرام قم والحق بخالد فقد احاطت بہ اللئام فانک تلحق
بہ ان شاء اللہ تعالیٰ انشاء اللہ رب العالمین **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب سُنا مسلمانون نے
کلام ابو عبیدہ بن الجراح کا دوڑے وہ بجانب ہتھیارون کے اور سوار ہوے گھوڑون کسے اور بے کسے ہوے پر اور
جلدی کی اُنھون نے چلنے مین بارادہ جا ملنے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون سے پس اُسی حال مین کہ ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ آگے اس گروہ کے تھے کہ دیکھا اُنھون نے ایک سوار کو کہ جلد جاتا تھا آگے قوم کے پس حکم کیا مسلمانون
کو کہ ملین اس سوار سے پس نہ مل سکے وہ لوگ بسبب تیز رفتاری گھوڑے اُس سوار کے ابو عبیدہ بن الجراح نے **بیان**
کیا ہے کہ گمان کیا مین نے کہ وہ سوار کوئی فرشتہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لشکر کے آگے بھیجا ہے **راوی نے بیان** کیا ہے
جب تھک گئے گھوڑے اسکے پانے سے پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُس سوار سے کہ ٹھہر جا تو اپنے طریقے
اور روش نرم پر اے سوار کو تحسین کرنے والے اور دلیر سختی اور جلدی کرنے والے نرمی کر تو اپنی ذات کے ساتھ رحمت کرے اللہ تجھپر
پس ٹھہر گیا وہ سوار جسوقت سُنا اُسنے آواز کو پس جب قریب ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُس سے تو دیکھا کہ وہ ام تمیم
زوجہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہین پس جب ابو عبیدہ بن الجراح نے پہچانا انکو کہا کہ اے ام تمیم کیا خبر باعث تمھارے چلنے کی
ہوئی پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار جب سے نامین نے یہ بات کہ خالد بن الولید کو دشمنون نے گھیر لیا ہے تب کہا مین نے اپنے دل مین کہ خالد بن الولید
کبھی پست اور مغلوب نہونگے حالانکہ گیسوے مبارک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے پاس ہین اے جسوقت پھر مجھسے خیال آیا کہ دیکھا مین نے

صلح اور جزیہ دینے کو پس منظور کیا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لکھ دی انکو دستاویز صلح کی اور فرض اور مقرر کیا ہر بالغ
جوان پر چار دینار یا اڑتالیس درہم بدلے دینار کے اور اسی طریقے پر حکم کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ روایت کی مجھ سے عبد الملک بن محمد بن ابی عبید اللہ سلمان بن علی سے کہا سلمان نے کہ تھا میں قیدیان حاضر
قنسرین میں پس جب بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچوان حصہ مال غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اسکے ساتھ مجکو بھیجا
پس جب سامنے آئے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سنا میں نے انکو اپنے ہمنشینوں سے کہتے تھے کہ میری رائے میں یہ آتا ہے کہ مقرر کرون
میں اس قیدی کو کتب میں [illegible] پڑھیں بعض لوگ پھر سپرد کیا قیدی کو زید بن ثابت کے اور کہا انسے کہ جاؤ اور داخل کرو تم
قیدی کو حارثہ انصاری [illegible] کے گھر میں اور یہی دستور تھا عہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زمانہ خلافت حضرت ابو بکر صدیق
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما میں اور جب فتح کیا اللہ تعالی نے قنسرین اور حاضر کو ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون کے ہاتھ پھر اس
حیثیت سے کہ شہر کو اور [illegible] صلح اور دیہات گرد و نواح اور زمین مزروعہ کو ساتھ قہر اور غلبہ کے اور مال غنیمت حاصل کیا مسلمانون نے اور بھیجا
پانچوان حصہ غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ مشورہ دو مجکو اپنی رائے سے رحمت کرے اللہ
تمپر اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے المستشار مؤتمن اور اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے وشاورھم فی الامر آیا
چلیں ہم بجانب حلب اور اسکے حصار کے یا بطرف انطاکیہ اور اسکے ملوک کے یا بھیجے کوئی ہم لیکر مسلمانون کا ایک سردار کو [illegible] سکتا ہے
کہ چلیں ہم بجانب [illegible] انطاکیہ اور [illegible] ہرقل کی لڑائی میں اور حال یہ ہے کہ زمانہ صلح کا ہمارا اور اہل شیزار و حمات و رستن
اور حمص اور [illegible] بیچ میں گذر گیا ہے اور بیشک ان لوگون نے بہم کیا ہے سامان و اسباب قلعہ داری کا اور مضبوط کیا ہے اپنے شہرون کو ساتھ
غلات اور لشکرون کے پس ہم ڈرتے ہیں اس امر سے کہ پراگندہ اور متفرق کرینگے وہ لوگ ان شہرون کو جو ہمارے قبضے میں ہیں اور تاخت و تاراج
کرینگے انکو خصوصا اہل بعلبک اسواسطے کہ یہ لوگ صاحب شدت و سختی اور صاحب جنگ [illegible] ہماری رائے یہ ہے کہ پھر چلیں ہم اور لڑیں انسے شاید
اللہ تعالی فتح کرے اسکو ہمارے ہاتھون پر پس بہتر جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکی رائے کو اور پھرے وہ اپنی راہ پر پس پایا شہرون کو
جیسا کہ مسلمانون نے کہا تھا کہ مضبوط کیے گئے ہیں ساتھ سامان جنگ اور گیہون [illegible] اور نہ تھا ارادہ ابو عبیدہ بن الجراح کا مگر واسطے
حمص کے پس پایا اسکو بہت حیثیت سے مضبوط کیا گیا تھا وہ اور بھیجا تھا بادشاہ نے اسکی طرف ایک بطریق سخت اور لڑنے والے کو اپنے گورنرون کو
جسکا نام ہرمس تھا ساتھ لشکر کثیر کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس حال کو چھوڑا خالد بن الولید کو واسطے محاصرہ کرنے حمص کے اور خود
متوجہ ہوے جانب بعلبک کے پس جب پہنچے قریب اسکے دیکھا ایک بڑی جماعت کو جنکے پاس طرح طرح کے سامان تجارت کے کنارون دریا کے تھے جب
دیکھا انکو دور سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ لشکر کیسا ہے لوگون نے کہا ہم نہیں جانتے ہیں پس گیا ایک گروہ اس قافلے کی طرف اور دریافت
کی خبر انکی اور بعض انمین سے پکڑ لیکر آئے کہ یہ قافلہ رومیون کا ہے مال متاع لیے ہوے شداد بن عدی التنوخی نے بیان کیا ہے کہ بڑا بوجھ قافلے کا
شکر تھی جو اہل بعلبک کے واسطے لائے تھے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال کہا مسلمانون سے کہ بعلبک ہمارے واسطے دار الحرب ہے اور ہمارے
انکے بیچ میں کوئی قول و قرار نہیں ہے پس یہ مال غنیمت ہے جسکو اللہ تعالی نے تمہارے واسطے بھیجا ہے شداد نے بیان کیا ہے کہ گھیر لیا ہم نے قافلہ کو اور

اسمیں چار سو بوجھ شکر اور قند اور انجیر وغیرہ کے تھے اور اہل قافلہ کو قید کر لیا ہمنے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہ باز رہو انکے مار ڈالنے سے اور طلب کرو اُنسے فدیہ کو پس عوض لیا ہمنے اُنسے سونا اور چاندی اور کپڑے اور جانور وغیرہ اور بنایا ہمنے
لشکر سے عصیدہ اور فالوذج ساتھ گھی اور روغن زیت کے پس جب صبح ہوئی حکم کیا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
چلنے کا بجانب بعلبک کے اور اُترنے کا اُسپر اور کچھ لوگ بھاگ گئے تھے قافلے کے پس بیان کیا اُنھوں نے اہل بعلبک سے اپنے حال کو اور
تھا بعلبک میں ایک بڑا بطریق جسکا نام ہربیس تھا اور وہ مضبوط لڑائی کا اور بہادر دل کا مہیب صورت تھا پس جب پہونچی
اسکو خبر بلکہ جمع کیا اُسنے شہر کے لوگوں کو اپنے پاس اور حکم کیا اُنکو ہتھیار اور ساز جنگ پہننے کا اور چلا ہربیس آگے لشکر کے بارادہ جنگ لڑائی کے
اور وہ نہیں جانتا تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح مع لشکر مسلمانوں کے اُسکی طرف آتے ہیں پس جب دوپہر ہوئی دیکھا ایک جماعت نے دشمن کو
اور ہربیس ملعون کے ساتھ سات ہزار سوار تھے سوائے اُن لوگوں کے جو دیہات اور شہر اور بازاریوں سے اُسکا ساتھ دیا تھا
پس جب دیکھا اُنکو مردم فوج طلیعہ ابو عبیدہ بن الجراح نے پکارا اُنھوں نے کہ چلو چلو دشمن پر اور اُسی وقت دوڑے دلیر لوگ اور جلدی کی
شہسواروں نے اور آگے ہوئے شجاع اور راست کر لیا اُنھوں نے نیزوں کو اور نکال لیا تلواروں کو اور مرتب کیں ہربیس نے صفیں اپنے
ساتھیوں کی مثل صف بندی لڑائی کے پس کہا بعض بطارقہ نے اُس سے کہ اہل عرب کے ساتھ تیرا کیا ارادہ ہے اُسنے کہا کہ میں لڑونگا تاکہ نہ امید
کریں وہ لوگ ہم میں اور اُتریں وہ ہمارے شہروں پر پس کہا بطریق نے اُس سے کہ واپس چل تو اور نہ لڑ اُنسے اسواسطے کہ نہ اہل دمشق
نے اُنپر قدرت پائی نہ لشکر اجنادین نہ فوج فلسطین نے آیا نہیں معلوم ہے اہل بعلبک کو وہ امر جو واقع ہوا ہے کل ساتھ حاکم قنسرین اور
حاضر عرب بن منصور اور حاکم عموریہ کے کہ پھیر دیا اس گروہ نے اُنکو بھگا کر اُنکی پشتوں کی طرف اور بہتر تو یہی ہے کہ نہ غرور کر اور نہ فریب میں آجا
اپنے ساتھیوں پر اور پھر چل بحالت سلامتی کے پس کہا ہربیس نے کہ یہ تو میں نہ کرونگا اور نہ بھاگونگا ان عربیوں کے آگے سے اور مجھے
یہ خبر پہونچی ہے کہ بڑا لشکر مسلمانوں کا سردار رسالت یعنی خالد بن الولید کے ساتھ حمص میں ہے اور یہ لشکر مال غنیمت ہے جسکو شیخ نے
ہماری طرف بھیجا ہے پس بطریق نے کہا کہ میں تیری رائے کی تبعیت نکرونگا اور نہ غرور و فریب میں آؤنگا اپنے ساتھیوں پر پھر واپس گیا بعلبک کو
اور تبعیت کی اُسکی بہت لوگوں نے قوم سے اور آمادہ ہوا ہربیس اور بڑھا وہ واسطے لڑائی مسلمانوں کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
اُنکو آمادہ اور مائل لڑائی پر آمادہ کیا اپنے ساتھیوں کو لڑائی پر اور مرتب کیا اُنکو گروہ گروہ کرکے اور کہا اُنسے کہ اے لوگوں تو تم رحمت
کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے تائید کی تمھاری ساتھ مدد اپنی کے یہانتک کہ شکست دی تمنے بہت لشکروں کو اس قوم سے اور یہ
شہر جسکا تم ارادہ رکھتے ہو بیچ میں ان شہروں کے ہے جنکو تمنے فتح کیا ہے واقع ہوا ہے اور اس شہر کے لوگ بہت کھانا اور سامان رکھتے ہیں اور احتیاط
کرو تم غرور سے اور دیکھو تم اس امر کو کہ کس دین پر لڑتے ہو اور کس چیز پر مدد دیے جاتے ہو پس لو تم لڑائی کو اور جان لو تم کہ اللہ تعالیٰ تمھارے
ساتھ ہے اور مدد دیگا تمکو پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانوں نے عامر بن ربیعہ نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے عظمت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ تھا ہمارا اور اُنکے بیچ میں مگر ایک گھڑی یہانتک کہ پیٹھ پھیری اُنھوں نے اور طلب شہر کیا اور ہربیس کے سات زخم لگے تھے
پس ملا اُسکو بطریق اور کہا اس سے کیا ہوا سو غنائم عرب کے جو لوٹا تھا تنے پس کہا اُس سے ہربیس نے تیرا ابرا کریں مسیح ٹھٹھول کرتا ہے تو مجھسے

محصور ہونا اہل شہر بعلبک میں

حالانکہ مار ڈالا عرب نے میرے لوگون کو اور زخمی کیا مجھکو ان زخمون سے پس کہا بطریق نے اُس سے کہ مین نے نہین کہا تھا تجھسے کہ تو ملا
کریگا اپنی قوم اور لوگون کو اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلے اور پہونچ کر اُترے بعلبک پر پس دیکھا شہر کو ڈرانے والا اور
شہر پناہ کو مضبوط اور بند کر لیا تھا اُن لوگون نے دروازہ ہا شہر کو اور جمع کر لیا تھا اپنے جانورون کو شہر کے اندر اور درخت گئے تھے دیوار
شہر پر نیل مین شاخین پھیلی ہوئی تھین پس جب دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی شہر اور بلندی دیوار شہر پناہ اور شدت سردی اُس مقام کے
اور ہمیشہ اُس شہر مین گرمی اور جاڑے مین سردی رہتی تھی پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے خواص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانان
اہل رائے اور مشورے سے کہ ای لوگو صلاح دو تم مجکو اپنی رائے سے رحمت کرے اللہ تم پر پس متفق ہوئی رائے سب لوگون کی ایک ہی مشورے پر کہ
اُترے رہو نیز اور تنگی مین ڈالو انکو پس کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہ نیکی کرے اللہ تعالے تمھارے ساتھ ای سردار مین جانتا ہون کہ قوم
اس شہر مین ٹکر لیتے ہین بعض انمین کے بعض سے بسبب کثرت کے اور مین نہین جانتا ہون کہ شہر وسعت کرے انکو اور اگر ٹھہرینگے اور غلبہ کرینگے ہم اُنپر
تو امید رکھینگے ہم اللہ تعالے سے کہ فتح کریگا اُسکو مسلمانون کے ہاتھ پر اور ہمیشہ اللہ تعالے وارث اپنی زمین کا کرتا ہی اپنے نیک بندون کو پھر پڑھا
انھون نے اس آیت کو وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُورِ آخر تک پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ای بیٹے جبل کے کہان سے جانا تمنے کہ قوم آپس کی تنگی
مین ہین اُنھون نے کہا کہ ای سردار تھا مین اول اُن لوگون کا جسنے گھوڑا دوڑایا جماعت مسلمانون سے پس قریب پہونچا اُس حصار سپید کے اور
امید کی مینے اس امر کی کہ ملجاؤن مین اُنکے اگلے گروہ مین پس حائل ہوجاؤن مین درمیان قوم اور اُنکے شہر کے پس نہ ملا میرے ساتھ کوئی ایک
بھی مسلمانون سے اور دیکھا مینے قوم کو کہ شہر مین داخل ہوتے ہین وہ سب وارد ان سے جسطرح کہ میدانون مین پانی کی بہیا آتی ہی پس
شہر ڈھک گیا وہان کے لوگون اور زمین والون اور گانون والون سے اور سوا اُسکے جانور قوم کے بھی اُنکے ساتھ ہین اور وہ مثل شہد کی مکھی کے ہین
کثرت مین پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہا تمنے ای معاذ اور نصیحت کی تمنے اور نہین جانا مین نے تمکو مگر مبارک بیچ مشورے کے اور
اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم اور اُسی سے درخواست کرتے ہین ہم توفیق کی اور شب گذرانی مسلمانون نے اور تھا ایک نگہبانی کرتے تھے بعض انکے بعض
کی صبح تک پس جب صبح کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اُنھون نے بنام اہل بعلبک کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
مِنْ اَمِیْرِ جُیُوْشِ الْمُسْلِمِیْنَ بِالشَّامِ وَالْعَامِلِ عَلَیْہِمْ خَلِیْفَۃِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَہُمْ اَبُوْعُبَیْدَۃَ عَامِرُ بْنُ الْجَرَّاحِ اِلٰی اَہْلِ ہٰذِہِ الْمَدِیْنَۃِ مِنَ الْمُخَالِفِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَلَہُ الْمِنَّۃُ وَالطَّوْلُ وَقَدْ اَظْہَرَ الدِّیْنَ وَاَعَزَّ اَوْلِیَائَہُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْجُنُوْدِ الْکَافِرِیْنَ وَفَتَحَ عَلَیْہِمُ الْبِلَادَ وَاَبَادَ اَہْلَ الْعِنَادِ
وَاِنَّ کِتَابَنَا اِنَّمَا ہُوَ مَعْذِرَۃٌ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ وَتَقْدِمَۃٌ اِلٰی کَبِیْرِکُمْ وَصَغِیْرِکُمْ لِاَنَّا قَوْمٌ لَا نَرْضٰی فِیْ دِیْنِنَا الْبَغْیَ وَالْعُدْوَانَ وَمَا کُنَّا بِالَّذِیْ
نُقَاتِلُکُمْ اَوْ نَعْتَذِرَ اِلَیْکُمْ وَنَعْلَمَ مَا عِنْدَکُمْ فَاِنْ دَخَلْتُمْ فِیْمَا دَخَلَ فِیْہِ اَہْلُ الْمُدُنِ مِنْ قَبْلِکُمْ مِنَ الصُّلْحِ وَالْاَمَانِ صَالَحْنَاکُمْ وَاِنْ
اَرَدْتُمُ الذِّمَامَ اَوْ ذَمَمْنَاکُمْ فَاِنْ اَبَیْتُمْ اِلَّا الْحَرْبَ وَالْقِتَالَ پھر خط کے آخر مین اس آیت کو لکھا اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَا اَنَّ الْعَذَابَ
عَلٰی مَنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی پھر لپیٹا خط کو اور دیا ایک دہقانی معاہدین سے اور حکم کیا اُسکو کہ خط لیکر جاوے اہل شہر کے
پاس اور نہ جدا ہو اور نہ پھرے مگر ساتھ جواب کے اور ضمانت اور اقرار کیا اُسکو بیس درم دینے کا مال مسلمانون سے اور کہا
نہین کام لیتا ہون مین کسی سے مگر ساتھ پورا کرنے بخشش کے پس لیا معاہدی نے خط کو اور آیا اُسکو لیکر دیوار شہر پناہ تک اور گفتگو کی اُنسے

اُنکی زبان مین اور کہا کہ مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس پس لٹکایا اُنھون نے اُسکے واسطے رسّی کو اور باندھا رسّی کو اُسکی کمر مین اور
لے لیا اُسکو قوم نے اپنے پاس اور لیگئے نزدیک ہربیس کے پس سلام کیا اُسنے ہربیس کو اور دیا خط اُسکو پس اکٹھا ہوے بطارقہ اور ملوک اور بولے
لوگ اور پڑھکر سُنایا اُنکو ہربیس نے خط ابو عبیدہؓ بن الجراح کا راوی نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہے کہ کہا سفیانؓ بن خزرجہ نے کہ
سوال کیا مین نے اپنے باپ خزرجہؓ بن عوف فلازنی سے جو برابر فتوح ملک شام مین موجود رہے اس امر کا کہ کیونکر پڑھا ہربیس نے خط ابو عبیدہؓ
بن الجراح کا حالانکہ وہ خط زبان عربی مین تھا پس کہا اُنھون نے کہ اے بیٹے میرے موجود تھا مین اُسدن کہ لکھا تھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے
خط بنام اہل بعلبک کے اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ بُلایا تھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے ایک شخص نصرانی کو شام سے اور اُسکو کاتب مقرر کیا تھا
کہ لکھواتے تھے اُس سے جسوقت چاہتے تھے بنام اہل روم کے اور نام اُسکا مرقس بن کورک یا جرجس تھا اور اللہ بڑا جاننے والا ہے پس جب پڑھا
ہربیس نے اُس خط کو اپنی قوم پر کہا اُسنے کہ مشورہ دو تم مجکو اپنی راے سے پس کہا بطارقہ صاحب مشورہ نے کہ میری راے یہ ہے کہ نہ لڑین ہم اہل
عرب سے کسواسطے کہ ہم طاقت اُنکے مقابلے کی نہین رکھتے ہین اور جب مصالحہ کرینگے تو ہو جاوینگے ہم بیچ فراخی اور فارغ البالی کے جیسا کہ ہوا اہل
تدمر اور حوران اور بصرہ اور دمشق سواے اُنکے اور جنسے مصالحہ کیا ہے اس قوم سے اگر ہم لڑینگے اُنسے اور لینگے وہ ہمکو بیچ لڑائی کے تو
مار ڈالینگے وہ ہمارے بہتر لوگون کو اور غلام بناوینگے ہمارے لڑکون کو اور عورتون کو اور صلح کرنا موافق تر ہے پس کہا ہربیس نے کہ نہ رحم کرے
مسیح تیرے سعد پر پس نہین دیکھا مین نے روم مین ڈرنے والا تجھسے اور کیونکر حکم کرتا ہے تو ہمکو اس امر کا کہ سپرد کرین ہم اپنا شہر مردم بازاری عرب کے
خصوصاً اُس حالت مین کہ پہچان لیا ہے مین نے اُنکی لڑائی کو اور آزمایش کی ہے مین نے اُنکے حملون کی اور مین نے حملہ کیا تھا اُنکے لشکر کے
حمایت کرنے والون پر میمنہ مین اور اگر حملہ کرتا مین میسرہ مین تو بھگا دیتا اُنکو پس کہا بطارقہ نے آیا فوج میمنہ اور قلب ڈرتی تھی تجھسے اور
جدا ہوگئے اہل بعلبک دو گروہ پر ایک قوم طلب کرتی تھی صلح کو اور ایک قوم چاہتی تھی لڑائی کو اور پھاڑ کر ڈالدیا ہربیس نے خط کو
معاہدی کے پاس اور حکم دیا اپنے غلامون کو کہ اُسکو باہر شہر کے کر دیوین اور آیا وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا اُسنے سب
حال قوم کا اور کہا کہ اکثر قوم نے چھوڑ دیا ہے تمسے لڑائی کو پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ شدت اور سختی کرو تم
اُنپر اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ شہر تمھارے عمل اور شہرون کے بیچ مین ہے پس اگر باقی رہیگا یہ شہر تو ہوگا گران اُن لوگون پر
جنھون نے تمسے مصالحہ اور معاہدہ کیا ہے یا نہ طاقت رکھینگے وہ سفر کرنے اور کسی امر کی پس پہنا اصحابؓ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ہتھیارون کو اور آگے بڑھے اور آوازین کھیل کود کی کین اُنپر رومیون نے اور لڑے وہ اور دشمن خدا ہربیس کیواسطے
رکھا گیا تھا ایک تخت بڑے برج پر طرف نکلے اور باندھے گئے زخم اُسکے اور اُسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی تھی اور گرد اُسکے
قوم ارادرہ اور اراجیہ اور ارارد رمانیہ تھی جنکے جسمون پر زرہین طلائی اور اُنکے سرون پر لڑیان موتیون کی تھین اور اُنکی
گردنون مین صلیبان سونے کی اور جواہرات کی تھین اور اُنکے ہاتھون مین تیر اور کمان تھی **عامر بن قیس نے بیان**
کیا ہے کہ تھا مین موجود بعلبک کی لڑائی مین اور مسلمان قریب شہر پناہ کے تھے اور رومیون کے تیر مثل پھیلی ہوئی ٹڈیون کے
پڑتے تھے اور بعض لوگ عرب کے بدون ہتھیار کے تھے پس پہونچے اُنپر تیر قوم کے اور دیکھا مین نے ایک قوم کو دم کہ

گرتے تھے وہ بلندی شہر پناہ سے مثل چیونٹیون کے خندق مین پس میل کیا مین نے ایک شخص کے اُن لوگون سے جو گرتا تھا ساتھ
تلوار کے اس ارادے سے کہ مارون مین اُسکو پس چلا کر کہا اُسنے اَلْغَوث پس کہا مین نے افسوس ہی تجھ پر تیرے واسطے امان ہی پس
کسی خنجر نے ڈال دیا ہی مجکو ہماری طرف شہر پناہ کے اوپر سے پس کلام کیا اُسنے مجھسے زبان رومی مین اور نہ جانا مین نے کہ وہ کیا کہتا ہی
پس کھینچ لیگیا مین اُسکو بجانب خیمہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کہا مین نے اُنسے دعا دے کر کہ ای سردار طلب کرو تم
اُس شخص کو جو بیچا ساہوا اس کبر کے کلام کو اسواسطے کہ مین نے دیکھا ہی قوم کو کہ بعض آدمی بعض کو گرا دیتے ہین بلندی شہر پناہ سے
پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم کو اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اس سے پس سوال کیا ترجمان نے اور کہا اُس سے کہ افسوس ہی
تجھ پر تیرے لیے امان ہی پس سچ بول تو ہمسے پس کہا اُسنے کہ مین دیہاتی لوگون سے ہون پس جب سُنا ہمنے تمھارے چلنے اور
پھرنے کو عذرا سے یکجا ہو کر چلے ہم لوگ یہانون سے تاکہ پناہ لیوین ہم شہر مین اور آئی ایک جماعت کثیر ہم لوگون سے بجانب
شہر پناہ کے اسواسطے کہ نہین ہی ہمارے واسطے کوئی جگہ کہ رجوع کرین ہم طرف اسکے پس جب چلے تم لوگ واسطے لڑائی کے نکلے تمھارے
مقابلے کو لڑائی کو لوگ پس ڈھانپ لیا اُن لوگون نے پس جسوقت سخت ہوئی اُنپر لڑائی اور آئے اُنپر تیر تمھارے لشکر سے دفع کیا بعض لوگون نے
اُنمین سے بعض ہم لوگون کو اور گرا دیا تمھاری طرف پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال خوش ہوے اور کہا کہ امید
رکھتے ہین ہم اس امر کی اللہ تعالے سے کہ اُنکو ہماری غنیمت کرے اور کیا لڑائی نے اپنی جگہ کو اور چلی چکی اُسکی اور بلند ہوا شور فریاد کا
اور گرد ہوے رومی اپنی شہر پناہ کے پس نہین طاقت رکھتا تھا کوئی مسلمان اُنکے نزدیک جانے کی بسبب تیر اور پتھر اور ڈھلوانی کے
پس مارے گئے مسلمانون سے بارہ آدمی اور رومیون سے بہت لوگ اور وہ جو گر پڑے شہر پناہ کی بلندی سے اور پھرے مسلمان اپنے
قیامگاہ کی طرف اور نہین تھا اُنکو قصد کھانے پانی مین سوا روشن کرنے آگ کے بسبب شدت سردی کے پس رات گذرانی ہم لوگون نے
درانحالیکہ آگ روشن کرتے تھے ہم اور نوبت بہ نوبت نگاہبانی کرتے تھے اور اعلان کرتے تھے ہم ساتھ تہلیل اور تکبیر کے صبح تک پس
جب نماز صبح کی پڑھی ہمنے پکار کر کہا منادی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہی سردار کی طرف سے ہر مسلمان پر
اس امر کی کہ نہ نکلے کوئی واسطے لڑائی اس قوم کے یہانتک کہ صبح کرے وہ اپنی جگہ مین اور تیار کرے اپنے واسطے نان خورش گرم
تاکہ ہووے وہ قوت دینے والی دشمن کی لڑائی پر پس ٹھیرے ہم لوگ واسطے اصلاح اپنے کامون کے اور دیکھا اہل بعلبک نے ہمارے توقف
اور ٹھیر جانے کو اپنی لڑائی سے اور گمان کیا اُنھون نے اس امر کو ہماری عاجزی سے پس امید کی اُنھون نے ہم مین اور پکار کر کہا اُنسے ہر بطریق نے
کہ نکلو تم اُنکی طرف پس نہین جانا ہمنے مگر یہ کہ دروازے شہر کے کھولے گئے اور نکلے سوار اور پیدل مثل ٹڈیون پھیلی ہوئی کے
اور بعض ہمارون نے بڑھایا تھا اپنے ہاتھ کو کھانے کی طرف اور بعض پکاتے تھے کلیجا اور بعض فارغ ہوچکے تھے پس اسوقت
پکار کر کہا پکارنے والے نے کہ ای گروہ اللہ کے جلد جلد دشمن آپہونچے لو تم قوم کو قبل اسکے کہ ہجوم کرکے آپڑین وہ تم پر حمران بن اسد حضرمی نے
بیان کیا ہی کہ تھا میرے پاس ایک کلیجہ کہ پکاتا تھا مین اسکو اپنے ساتھیون کے واسطے اور لاکر دیا تھا مین نے اُسپر نمک کا چورہ کو
کہ ناگہ آواز جلو جلو کی واقع ہوئی پس قسم ہی خدا کی کہ نہین رعایت کی مین نے اُسکی تاآنکہ نکال لیا مین نے اسکو آگ سے اور لپیٹ لیا اُس سے

لونن نفر رومی
بعض نسخ امان ۱۲

ایک ٹکڑا اور ڈال دیا مین نے اُسکو روغن زیت مین اور لیگیا مین اُسکو اپنے مُنھ مین جلدی سے دور مارا مین نے اپنے ہاتھ کو گھوڑے کی
باگ مین پس سوار ہوا مین اور حملہ کیا رومیون پر پس قسم ہی خدا کی کہ نہین خبردار ہوا مین اپنی ذات سے تا اینکہ ہو گیا مین بیچ مین رومیون کے
اسواسطے کہ وہ ناگاہ در آئے ہمپر ہمارے لشکر مین اور گویا تھے وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا پس قطع کرتا تھا مین اُنکو عمود سے اور
دھکیلتا تھا مین تیر تا اینکہ بھاگے وہ اور دیکھا مین نے گروہ مسلمانون کو متفرق اور جدا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بلند او
کھڑا کیا تھا اپنے نشان کو اور لوگ دوڑکر جاتے تھے اُسکی طرف اور مشرکین ہمارے لشکر کے بیچ مین تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح پکار کر
کہتے تھے کہ آؤ اے جوانان عرب کے آج کا دن آج ہی کا دن ہی اچھی طرح سے جنبش دو اپنی امید اور طمع کو پس نہ دیکھو گے تم اپنے مین خوف اور بددلی اور
ضعف کو اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ مشہور اور منتشر ہو ذکر تمھارا اس باب مین کہ اہل بعلبک غالب ہو گئے تمھاری زمین اور اہل و عیال
پر اور گرد ہو گئے وہ اُس چیز کے جو تمھارے لشکر مین ہی مطرف رض بن عبد اللہ تمیمی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین بعلبک کی
لڑائی کے دن اور گروہ ہمارے بنی تمیم اکثر پیدل تھے اور پکار کر کہا ہمکو پکارنے والے نے کہ یا تمیم پس ڈال دیا ہمنے اپنی ذاتون کو
قوم روم پر سب کے آگے پس مڑ گئے آپسمین قبیلے اور بلایا آپسمین ایکنے دوسرے کو اور ہر گروہ یہ پہونچاتا تھا اپنی بعض طرف اور
اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شدت صبر رومیون کو مسلمانون کی لڑائی پر پس حملہ کیا اُنھون نے
سوارون پر اور گھیر لیا رومیون کو اور رکھتے تھے حملہ گروہ ہمراہی اُنکے عمرو رض بن معدیکرب الزبیدی اور عبد الرحمن بن ابی ربیعہ العامری
اور مالک اشتر نخعی اور ضرار بن الازور اور ذوالکلاع الحمیری پس تحقیق یہ لوگ آزمایش کیے گئے بلائے نیک مین اور انھون نے
رومیون مین وہ کام کیا جو لکڑی آگ مین کام کرتی ہی اور نہین پایا رومیون نے کسی کو حرم اور اولاد مسلمین سے اور نہین لیا اُنھون نے
مگر اسباب اور کپڑے اور غلہ اور رکھا اور داخل ہوئے وہ شہر مین اور بند کر لیا دروازون کو اور امید کی مسلمانون مین اور جراحت کی انسے
لڑنے مین پس جب دیکھا مسلمانون نے ایسے کام اُنکے پھرے وہ بجانب اپنے لشکر کے اور روشن کی آگ اور باندھا خستگیون کو اور علاج کیا زخمیون کا
اور دفن کیا اپنے مردون کو پس وہ سب مارے گئے پہلے دن وقت اپنے پڑنے رومیون کے آٹھ آدمی اور ساتھ اُنکے غلام تھے پس جب رات ہوئی
یکجا ہوئے رئیس مسلمانون کے اور بڑے بڑے سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار تحقیق دیکھا تمنے اُس
چیز کو جو آئی ہمپر آج کے دن قوم کے کردار سے پس کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہی تمنے اور کیا رائے ہی تمھاری رحم کرے اللہ تمپر کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ایک فتنہ تھا جو لکھا تھا اللہ تعالی نے ہمارے اوپر اور بیشک صابرون کے بدلہ دیتا ہی اللہ تعالی اُن لوگون
کے واسطے جو ہم مین سے مارے گئے ہین اور قوم کل ضرور ہمسے لڑینگے اور رائے میری یہ ہی کہ تم لوگ دور ہو جاؤ مع اپنے خیمون اور خرگاہون اور
جماعتون کے شہر سے بقدر ایک تک گھوڑ دوڑ کے تاکہ ہو جاوے تمھارے واسطے جگہ گھوڑے دوڑانے اور باز رکھنے کی اور مدد ہوتی ہی
اللہ تعالی کی نزدیک صبر کے پھر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی کو اور بنایا ایک نشان اُسکو اور سردار مقرر کیا اُنکو
پانچ سو سوار اور تین سو پیدل پر اور حکم کیا اُنکو کہ اُتریں وہ میدان مین اور لڑین وہ دروازہ جبلی پر اور باز رکھین اُنکو مسلمانون سے
تاکہ متفرق ہو جاوے جماعت اُنکی اور ہو جاوین وہ منتشر اور پراگندہ اور وصیت کی اُنکو مسلمانون کے واسطے سعید نے کہا

کرین کفایت کریگا تمھارے واسطے اگر چاہا اللہ تعالے نے اور نہین قوت اور طاقت ہی مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر بلایا ابو عبیدہ
بن الجراح نے ضرار کو اور بنایا اُنکے لیئے ایک نشان سرداری کا تین سو سوار اور دو سو پیدل پر اور روانہ کیا اُنکو دروازۂ شام پر اور
حکم کیا اُنکو لڑنے کا اُن لوگون سے جو اُس دروازہ سے نکلین پس روانہ ہوئے وہ جیسا کہ حکم دیا تھا اُنکو پس جب صبح کی مسلمانون نے نماز صبح کی پڑھائی
ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کو تاریکی شب مین اور پہنے اُنھون نے ہتھیار اپنے پس جب آفتاب قریب طلوع کے ہوا کھولا گیا
دروازہ شہر کا اور ابو عبیدہ بن الجراح اُترے تھے اور نکلے لوگ واسطے لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھیون کی ابو عبیدہ
بن الجراح نے اور دیکھے تھے کثرت ان لوگون کی جو شہر سے اُنکی طرف نکلے تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح مشورہ کرتے تھے اپنے
ساتھیون سے لڑائی کے باب مین اور قوم روم پورے ہو جاتے تھے گرد اپنے بطریق کے اور وہ کہتا تھا اُنسے کہ ای گروہ نصرانیہ کے وہ لوگ
جو تمسے پہلے تھے تحقیق بزدلی اور خوف کیا اُنھون نے عرب کی لڑائی سے اور تمنے ہبہ کردیا ہی اپنی جانون کو مسیح کے واسطے اور تم حمایت
اور نگہبانی کرتے ہو اپنے دین اور اولاد اور گھر بار اور ملک کی پس کہا بطریق سے لوگون نے قوم کے کہ ای سردار خوش رہ تو اپنی جان اور
نفس کی رکھوالی اپنی آنکھ کو لیکن تحقیق ہم [illegible] قبل لڑنے اور آگاہ ہونے کے اُنکی لڑائی سے اور اب جان پہچان گئے ہم اُنکی لڑائی کو
اور معلوم کیا ہمنے [illegible] کہ وہ [illegible] اُنھون نے لڑائی کو تو نہ تھے زیادہ تر سخت ہمسے اور نہ بڑے صبر کرنے والے
ہمسے اور نہین کام رکھتا تھا [illegible] ہتھیار کے اور نہین ہی کوئی [illegible] مگر ایک کپڑا جس سے چھپاتا ہی وہ اپنے بدن کو
پاپوش [illegible] اور محتاجگی [illegible] اور ذات [illegible] ہم ایسی قوم ہین کہ ہمارے پاس پوری زرہین اور دوہرے جوشن اور
مضبوط خود ہین علاوہ اسکے ہم جان دینگے لڑائی کرتے ہین پس جب دیکھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کثرت رومیون کی پکارا
اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے نہ خوف [illegible] اور نہ بزدلی کرو کہ تم کہ جاتی رہے ہوا تمھاری اور گر جائے ہیبت تمھاری اور
ضرب المثل ہو جاؤ تم لوگون کے [illegible] بعلبک [illegible] اور خونریزی کی تمھاری اُنھون نے پس صبر کرو تم کس واسطے کہ
اللہ تعالے نے وعدہ [illegible] فرمایا ہی صابرین کے واسطے پس کہا مسلمانون نے کہ ای سردار قریب ہی صرف کرینگے ہم کوشش کو پھر رومیون کے دلون مین
داخل ہوئی طمع اور ہیبت مسلمانون کی [illegible] الجراح اسیمی نے بیان کیا ہی کہ مین موجود تھا بعلبک مین اور نکلے وہان کے لوگ
ہماری طرف [illegible] اور انکو [illegible] طمع اور امید ہوگئی تھی ہم مین اور ارادہ مضبوط کیا تھا اُنھون نے حملے کا پس اور مین زخمی اور
زخم میرے داہنے بازو مین تھا [illegible] اٹھاتا تھا پس جب زیادہ ہوگیا مین اتر کر اپنے گھوڑے سے
اور نکلا اپنے ساتھیون کے [illegible] کہ اگر [illegible] کوئی [illegible] پس نہ قدرت ہوگی مجکو اسکے دفع کرنے کی اپنی
ذات سے پس [illegible] بجانب [illegible] اور چڑھ گیا [illegible] بلند ہوا مین دونون لشکرون پر اور دیکھتا تھا مین اُنکی لڑائی کو
اور [illegible] نے طمع کی تھی مسلمانون [illegible] مسلمان پکارتے تھے اللہ اکبر [illegible] اور ابو عبیدہ بن الجراح وعدہ کرتے تھے اُنسے ساتھ مدد اور
فتح کی اور گروہ مسلمانون سے اظہار [illegible] لڑائی کا کرتے تھے اور مین دیکھتا تھا [illegible] تلوارون کو خود اور ڈھال پر اور چنگاریان اڑتی تھین
اُسکی آگ سے اور باہم مل گئے تھے دونون [illegible] کہ نہین قریب ہی [illegible] سوا سعید بن زید اور ضرار بن الازور کا بند دروازہ [illegible]

حالانکہ سردار مسلمانون کے اسطرح کی لڑائی مین مین پھر جلدی کی مین نے بجانب درختون کی جڑون کے کہ توڑا تھا مین انکو اور رکھا
ایک لکڑی کو دوسری پر اور قصد کیا مین نے بجانب سنگ چقماق کے اور روشن کیا مین نے آگ کو پس شعلہ زن ہوئی آگ اور رکھا
مین نے ایک ہری لکڑی کو خشک لکڑی پر پس بلند ہوا دھوان اور تھی یہ بات ہماری نشانی اور پہچان سے کہ جسوقت ہم چاہتے تھے
اکٹھا ہونا بعض کا طرف بعض کے ملک شام مین تو رات کو آگ روشن کرتے تھے اور دن کو دھوان بلند کرتے تھے پس جب دیکھا
بلند ہوا دھوان اور چڑھا وہ کرانون آسمان تو نہین تا اینکہ دیکھا اُسکی طرف سعید بن زید اور اُنکے ساتھی اور ضرار بن الازور اور اُنکے
ہمراہیان نے پس پکارا بعضون نے بعضون کو کہ پہونچو اور خبر لو تم سردار کی رحم کرے اللہ تم پر اسواسطے کہ نہین ہے یہ دھوان
مگر کسی بڑے امر پر اور بہتر یہ ہے کہ ہو جاوین ہم سب ایک جگہ پر پس جلدی سوار ہوے قوم اپنے گھوڑون پر اور چلے یہانتک کہ قریب
پہونچے مسلمانون کے اور وہ لڑائی سخت اور نہ زد عظیم مین تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور سر لوگون کے کٹتے تھے اور ہتیار اُنپر گری ہو گیا
اور دشوار ہو گیا تھا اُنپر کام اور صبر اور بلند ہوا تھا دن اور لے لیا تھا انکو گھبراہٹ لڑائی نے اور آئی تھی مشرکین پر بلائی اور
روشن کی گئی تھی اُنمین آگ لڑائی کی اور پہونچی تھین جانین حلقون مین اور کام کیا تھا شمشیر ہاے برندہ نے اور ہر شخص
اپنے نزدیکی کے رہائی مین صبر کرنے والا تھا کہ دفعتہً پکارا اُنمین غیب کے آواز دینے والے نے کہ خذل الکافر ونصر الی الف اور
نکلا اور ظاہر ہوے سعید بن زید اور ضرار بن الازور آگے قوم کے اور راست کیا تھا اُنھون نے نیزون کو اور نکال لیا تھا تلوارون کو
میان سے اور زمین جنبش کرتی تھی اُن دونون کے نیچے اور یقین کیا تھا رومیون نے اپنے غالب ہو جانے کا کہ اسی وقت ظاہر ہوے
اُنپر نشان مسلمین اور گروہ گروہ لشکر موحدین کے پس توجہ کی اُنھون نے واسطے دریافت حال کے کہ دفعتہً دیکھا اُنھون نے مسلمانون کو
اپنے پیچھے کہ حائل ہو گئے وہ آگے اور آنکی عورتون اور اولاد کے بیچ مین پس فریاد کی اُنھون نے ساتھ حق اولاد کی کے اور نقصان
اور جانا اُنھون نے کہ مسلمانون کی مدد آگئی ہے اور فریب اور جرات کیا ہے انکے بطلان نے پس جب دیکھا انکے سردار نے بجانب انکے
مقابلہ کرنے کے ڈانٹا انکو اور کہا کہ سختی ہے تم پر نہ پھیرو تم بجانب شہر کے حائل ہو گیا ہے لشکر تمھارے اور شہر کے بیچ مین اور یہ بات
مکر و فریب اہل عرب سے ہے پس جب سنی مسلمانون نے یہ گفتگو گھیر لیا انکو بطلان کے قتل حلقہ مدد سے در میان تا اینکہ حمایت کرتے تھے
بعض اُنمین کے بعض کی پس پھر اور چلا البطریق مع اپنی قوم کے بائین جانب مسلمانون کی طرف پہاڑ کے اور سعید اور ضرار نے مع اپنے
لشکر کے آتے تھے دائین جانب شہر پناہ سے پس تعاقب کیا انکا مسلمانون نے تا اینکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر اور پناہ لینا چاہا
رومیون نے بیچ ایک حصار کے پہاڑ مین اور رکھتی وہ جگہ مضبوط اور لوگون سے خالی تھی پس بند کر رکھی قوم نے طرف اسکے اور در آئے
بطور پناہ کے اُسمین اور مسلمانون سے جسنے تعاقب کیا تھا انکا وہ سعید ابن زید تھے مع پانچ سو سوار کے جو انکے ساتھ تھے اور
حال یہ ہوا کہ ابوعبیدہ بن الجراح نے جب دیکھا ہزیمت روم کو اور شہرت پہالے اور انکا رکھنا اپنی جانون کو پکار کر کہا کہ اے
گروہ مسلمانون کے پیچھا کرے انکا کوئی تم مین سے اور نہ شتاب کرے اور جدا ہو کوئی تم مین کا اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون اس سے
کہ ہو وے یہ ہزیمت روم کی مکر اور فریب تمھارے لیے تا اینکہ جب متفرق ہو جاوے جماعت تمھاری اور پھرین تمھاری طرف

سعید بن زید نے نہین سنا تھا آواز ابو عبیدہ بن الجراح کو اور اگر سنتے وہ آواز کو تو نہ تعاقب کرتے قوم کا اور نہ جاتے ہم انکے
پیچھے اور نہین جانا سعید نے مگر یہ کہ مسلمان سب کے سب انمین مل گئے ہین اور پوچھا کیا ہی انکے نشان قدم کا پس جب پناہ لی بطریق اور
بڑے بڑے لوگون نے اُس حصار مین کہا سعید بن زید نے کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ ہلاکی اس گروہ کا کیا ہی پس پھیر لو انکو ہر طرف سے اور
نہ چھوڑو کسی کو انمین سے کہ نکالے سر کو اپنے ساتھیون سے تاکہ ملجاوین اگر تم مین مسلمان اور معلوم ہو تمکو یہ تجویز اور راے سردار کی پھر آئے
سعید ایک بڑے مرتبے والے شخص کے پاس مسلمانون سے اور کہا کہ تم میرے قائم مقام رہو یہانتک کہ جاؤن مین اور دریافت
کرون راے سردار کی ان رومیون کے مقدمے مین پھر لیا سعید نے قریب بیس سوار کے اپنے ہمراہیون سے اور چلے تا انکہ آملے
وہ مسلمانون کی طرف پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکی طرف کہا انا للہ وانا الیہ راجعون گئے قسم ہی خدا کی مسلمان پس
آگے آئے انکے اور پوچھا کہ ای سعید کہان ہین لوگ ہمراہی تمھارے اور کیا کام کیا تمنے انکے ساتھ پس کہا سعید نے
کہ بشارت ہو تمکو ای سردار کہ مسلمان ساتھ بہتری اور سلامتی کے ہین اور محاصرہ کیا ہی انھون نے دشمنان خدا کو ایک حصار مین
اور بیان کیا سب حال اور کہا کہ جب دیر کی مجھپر پہونچنے خبر مسلمانون نے اترا مین خود پہاڑ سے تاکہ دریافت کرون مین خبر
مسلمانون کی اور تمھاری تجویز کو رومیون کے مقدمے مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ شکر اور تعریف ہی
اُس خدا کی جسنے جھکا دیا انکو انکے گھرون سے اور انکی جگہ سے اور انکو غنیمت دی پھر کہا انھون نے سعید اور ضرار سے کہ کیا اچھی الفت
تھی تمھاری کیسے ساتھ رحمت کرے اللہ تمپر آیا نہین حکم دیا تھا مین نے تم دونون کو ٹھہرنے کے لیے شہر کے دروازے پر اور بازار رکھنے
قوم کے پس کس چیز نے تمکو میرے نزدیک کر دیا پس بتحقیق بیقرار کر دیا تم دونون نے میرے دل اور میرے ساتھیون کے دلون کو اور گمان کیا
مین نے کہ تمھارے ہمراہی مسلمان ہلاک ہو گئے اور شہر والون نے مکر اور فریب کیا مسلمانون سے اور اسی امر نے باز رکھا مجکو تعاقب کرنے سے انکے
تا انکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر پس کہا سعید نے کہ ای سردار نہین نافرمانی کی ہمنے تمھاری کسی امر مین اور نہین مخالفت کی
ہمنے تمسے کسی قول مین اور ہم ٹھہرے تھے جسطرح سے کہ تمنے حکم دیا تھا کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک دھوین کو کہ بلند ہوئی گرد اسکی اور
دکھائی دیا ہمکو ظاہر ہونا اسکا پس کہا ہمنے کہ یہ ایک سخت اور بڑا کام ہی کار بار رومیون سے یا نشانی پکارنے کی ہی مسلمانون کو
پس جلدی آئے ہم تمھاری طرف یہانتک کہ ہوا وہ جو دیکھا تمنے اور ہم ڈرے اس امر کو کہ ٹھہرے رہین اپنی جگہ پر اور ہو دین خلاف
کرنے والے تمھارے حکم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر وما توفیقی الا باللہ قسم ہی خدا کی کہ آپڑے تھے رومی
ہمپر اور حملہ کیا تھا ہمارے لشکر پر تا انکہ کہا تھا مین نے اپنے دل مین کہ کاش ہوتا ہمارے واسطے کوئی چلا کر پکارنے والا کہ پکارتا
وہ سعید اور ضرار انکے ساتھیون کو مسلمانون سے کہ ہوتے وہ ہمارے ساتھ اور ہوتا کوئی ایسا کہ چڑھ جاتا اس پہاڑ پر اور دھوان
کرتا اور دیکھتے وہ دھوین کو اور آتے ہمارے پاس پس کہا سعید بن زید نے قسم ہی خدا کی کہ دیکھا مین نے آگ کو پہاڑ پر اور
دھوان اسکا پہونچا تھا بجانب ابر آسمان کے اور اسی ذکر مین پکارا ابو عبیدہ بن الجراح نے لشکر مین کہ ای
گروہ مسلمانون کے جس شخص نے تم مین سے روشن کیا تھا آگ کو پس آوے وہ سردار کے پاس سہیل بن صباح

بیان کیا ہی کہ جب سُنا مین نے آواز کو اور وہ قسم دیتے تھے ہمکو اللہ غالب اور بزرگ اور حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور
مین پھر آچکا تھا لشکر مین بعد عزیمت قوم روم کے پس جواب دیا مین نے پکارنے والے کو اور آیا مین سردار کے پاس اور کہا
مین نے کہ یہ کام مین نے کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ کیا باعث ہوا تمکو اسپر پس مین نے اپنا سب
قصہ بیان کیا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بتحقیق توفیق دیا تمکو اللہ تعالی نے بجانب جنت کے پس
احتیاط کرو تم بعد اسکے بھی بات کرنے مین بدون حکم اپنے سردار کے پس ابو عبیدہ بن الجراح سہیل بن صباح سے یہ باتین
کر رہے تھے کہ دفعۃً ایک شخص مسلمانون سے اترا پہاڑ سے اور پکارا اُسنے کہ چلو چلو پہونچو اور خبر لو اپنے بھائیون کی اینہ تحقیق
گھیر لیا ہی اُنکو رومیون نے اور وہ شدت لڑائی اور بڑے اندوہ اور سختی مین ہین اور حال یہ ہوا کہ جب بطریق ملعون نے دیکھی قلت
مسلمانون کی جو اسکو گھیرے تھے پس پکار کر کہا اُسنے اپنی قوم سے نکلو تم اس تھوڑے گروہ کی طرف جنہنے احاطہ کیا ہی تمکو پس
مار ڈالو انکو اور پھر چلو شہر کو اور اگر مار ڈالوگے تم انکو توڑ دوگے تم عرب کی تیزی کو اور پلٹ جاوینگے وہ تمھارے یہان سے
مصعب ابن عدی تنوخی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین بروز لڑائی بعلبک کے بیچ ہمراہیان سعید بن زید کے اور ہم گھیرے
ہوئے تھے بطریق اور رومیون کو حصار مین اور ہم قریب پانچ سو کے تھے پس نہین خبردار ہوئے ہم مگر اس حال مین کہ بطریق
اور ساتھی اسکے دوڑے ہماری طرف ہر جگہ سے پس پکارا ہمنے ایک دوسرے کو اور یکجا ہو گئے ہم سب اور قسم ہی خدا کی کہ موجود تھا
مین اکثر وقائع شام اور لڑائی رومیون مین پس نہین دیکھا تھا مین نے شدید اور سخت تر اُن لوگون سے جو سردار بعلبک کے
ساتھ تھے اور ثابت اور قائم تر ایسے لوہے کے نیچے در آنے مین قسم ہی خدا کی کہ دفعۃً ہجوم کیا اُنھون نے ہمپر اور پھیل گئے وہ گرد
ہمارے تا اینکہ گھیر لیا اُنھون نے ہمکو بعد اسکے کہ ہم اُنکو گھیرے ہوئے تھے اور تھی نشانی ہماری اُسدن یا لمسلمین یہ کلام الصبر
العقبۃ الظفر اور ہم اسی شدت لڑائی مین تھے کہ دفعۃً سُنا ہمنے ایک آواز بلند کو کہ بھر لیا تھا اُسنے پہاڑ کو ان الفاظ سے اما من
رجل یہب نفسہ للہ تعالی ولرسولہ ولینصر المؤمنین فانہم بالقرب منا ولا یعلمون ما نزل بنا پس جب سُنا مین نے آواز کو
دبایا مین نے اپنے گھوڑے کے پہلو کو اور گرم کیا مین نے اسکو کوڑے سے اور تھا وہ گھوڑا مثل پہاڑ کے کہ برابری کرتا تھا
ہوا کی پس نکلا وہ مثل بجلی کے اور نہ مل سکا مجھسے کوئی رومی مگر گرد کو بعد اسکے کہ مار ڈالا تھا مین نے تین شخصون کو
اور دیکھا مین نے گھوڑے کو کہ وہ جھکا جاتا تھا بڑے بوجھ کو اور چلتا تھا وہ جا بجا دشوار پڑا تا اینکہ قریب پہونچا مین مسلمانون کے
پس پکار کر کہا مین نے اُنسے چلو چلو پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آواز کو پکارا اُنھون نے
تیراندازون کو پس آئے اُنکے پاس منجملہ تیراندازون کے ایک سو تیرانداز جنکے پاس کمانین عربی تھین پس بلایا اور
ساتھ کیا اُنکو سعید بن زید کے اور کہا اُنسے کہ جا ملو تم اپنے ساتھیون مین قبل اسکے کہ آوے دشمن اُنکی طرف پھر بلایا ضرار
بن الازور کو اور کہا اُنسے کہ قوت دو تم اپنے بھائی سعید کو پس روانہ ہوئے وہ پہاڑ کے چوٹی پر اور قریب رومیون کے پہونچے
اور وہ گھیرے ہوئے تھے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو زبید بن عامر زبیدی نے بیان کیا ہی

کہ مین موجود تھا اُس لڑائی مین ہمراہیان سعیدؓ بن زید مین اور گھیر لیا تھا ہمکو رومیون نے اور صبر کیا تھا ہمنے اُنکے مقابلے مین
مثل بڑے مرتبے والون کے اور زمین پر گر کے بیہوش ہوگئے تھے ہم مین سے ستر آدمی مردہ اور زخمی ہوکر اور ہم سختی و تنگی مین تھے
اور امید اور طمع کی تھی رومیون نے ہم مین تا اینکہ سُنی ہمنے آواز تکبیر اور تفیر کو پس جب قریب آئے نشان مسلمانون کے پھرے
رومی پیچھے کو در آنحالیکہ پیٹھ دینے والے تھے وہ بطرف حصار کے اور جا ملے ہم اُنکے پیچھے لوگون مین اور بہت لوگ اُنمین سے
مارے گئے اور زخمی ہوے بسبب کثرت کے اور پناہ لی اُنھون نے حصار مین اور گھیر لیا ہمارے ساتھیون نے اُنکو اور نہین چھوڑا ہمنے
کسی کو اُنمین سے اس امر پر کہ نکالے اپنے سر کو حصار سے بسبب خوف تیر کے اور پہونچی خبر ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو
اُن لوگون کی جو شہید ہوے مسلمانون سے اور جو مارڈالے گئے مشرکین سے اور یہ کہ گھیر لی گئی قوم روم اور نہین ہی اُنکے نزدیک
کھانا اور پانی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ شکر اور تعریف ہی اُس خدا کی جسنے متفرق کردیا اُنکو بعد مجتمع ہونے کے
پھر پڑھا اُنھون نے یہ آیت وحیل بینہم آخر تک پھر آئے وہ مسلمانون کے پاس اور کہا اُنسے کہ پھر چلو تم اپنی جگہون پر
اور کھڑے کرو تم گرد شہر کے خیمون کو اسواسطے کہ اللہ تعالے نے مکر کیا تمھارے دشمنون پر اور وفا کیا اُسنے تمسے اپنے
وعدہ کو ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لہم پس پھر آئے مسلمان اپنی جگہون پر جہان تھے
وہ پہلی مرتبہ اور کھڑا کیا اپنے خیمون کو اور مقرر کیا اور بھیجا اُنھون نے لشکر طلایہ کو اور بھیجا چراگاہ کی طرف اپنے
اونٹون کو اور روانہ کیا واسطے لکڑی لانے کے اپنے غلامون کو پھر روشن کیا اُنھون نے اپنی آگ کو اور جاتا رہا
اُنسے ڈر اور حاصل ہوئی اُنکو طمانینت اور بعلبک کے لوگ چڑھے شہرپناہ پر اور شور اور فریاد کی اُنھون نے اپنی زبان مین
پس سوال کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اپنے مترجم سے شرح اُنکے کلام کا پس کہا مترجم نے کہ ای سردار وہ بیان کرتے ہین
اوپر کی سختی اور مصیبت کو اور تباہ ہونا اپنے ملک اور گھر بار اور فنا اور معدوم ہونا اپنے لوگون کا وقت آنے اہل عرب کے
اُنکے ملک مین **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ نزدیک ہوا وقت شام کا پس کہلا بھیجا ابو عبیدہؓ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے سعیدؓ بن زید کے پاس کہ احتیاط رکھو تم اپنے ہمراہی مسلمانون پر اور کوشش کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر
اس امر کی کہ نہ جاتا رہے تمسے قوم کا کوئی شخص اور نہ وسعت دو تم جگہہ کو واسطے محصورین کے اسقدر کہ بھاگ جاوے کوئی
اُنمین کا پس متابعت کرے اس پہلی کی دوسرا اُنکا اور ہووے یہ امر مثل اُسکے کہ حاصل ہوئی کسی شخص کے ہاتھ مین کوئی چیز
اور ضائع کردیا اُسنے اُس چیز کو پس جب آیا ایلچی پیام لیکر سعیدؓ کے پاس وصیت کی اُنھون نے اپنے ساتھیون کو اس امر کی
کہ نہ نکلین وہ واسطے تلاش لکڑی کے مگر سو آدمی مسلح اور نہ دور جاوین پس نکلی قوم واسطے لکڑی کے جیساکہ حکم کیا تھا سعیدؓ نے
اُنکو اور روشن کیا اُنھون نے آگ کو اور رات گذرانی درانحالیکہ وہ تکبیر اور تہلیل کہتے تھے اور گرد حصار کے گھومتے تھے پس جب
دیکھا بطریق نے اس حال کو آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور کہا اُنسے کہ سختی ہو تمپر تحقیق بری تدبیر کی ہمنے اور خطا کی ہمنے
رائے مین اور نہین ہی ہمارے واسطے مدد اور نہ یاری کرنے والا اور بند اور قید کیا ہی اہل عرب نے ہمکو اس جگہہ تنگ مین

اور نہین ہی ہمارے نزدیک کھانا اور پانی اور اگر رہا یہ معاملہ پھیر دوسرے دن تک گھٹ جائینگی قوتین ہماری اور مر جائینگے
ضعیف لوگ اور ہلاک ہوجائینگے گھوڑے ہمارے اور اگر صبر کیا ہمنے اپنے تئین باکراہ پس مار ڈالے جائینگے ہم سب کے سب
پس کہا بطارقہ نے کہ تو نے کیا تجویز کی ہی کہ ہم اُسکو کرین پس کہا اُسنے کہ میری راے یہ ہی کہ مکر اور حیلہ کرین ہم اہل عرب سے
اور درخواست کرون مین اُنسے صلح کی اپنے اور اہل شہر کے واسطے جسطرح سے کہ وہ چاہین اور ضمانت کرون مین اُنسے اس امر کی
کہ کھول دونگا مین اُنکے واسطے شہر کو جیسا کہ اُنکو منظور ہوگا اور ہوجاینگے ہم اُنکی ذمہ داری مین پس جب داخل ہونگے ہم
شہر مین لڑینگے ہم اُنسے شہر پناہ کی دیوار پر اور بھیجینگے ہم کسی کو حاکم عین الجر اور حاکم جوسیہ کے پاس پس شاید کہ وہ دونون
آوینگے ہماری مدد ہی کو پس لڑینگے وہ شہر کے باہر سے اور ہم شہر پناہ کے اوپر سے اور اب کی بار کفایت کرینگے ہمکو مسیح
پس کہا قوم نے کہ ای سردار حاکم جوسیہ کا کبھی تیری کمک کو نہ آویگا اسواسطے کہ وہ اپنے کام مین ہی اور کبھی وہ بھی
محصور ہوا تھا جیسے کہ ہم محصور ہوے ہین اور ہمنے سنا تھا قبل آنے اہل عرب کے ہمارے اوپر یہ بات کہ اُنھون نے مصالحہ
کر لیا ہی حاکم جوسیہ سے اور اُسکو قوت اور طاقت عرب سے لڑنے کی نہین ہی اور حاکم عین الجر کا حال یہ ہی کہ وہ دیندار اور
زاہد ہی اور اُسمین جرات لڑائی کی نہین ہی اور نہ اوسکے پاس لشکر ہی اور جو لوگ اُسکے شہر مین ہین وہ تاجر اور سوداگر ہین اور
پھیلے ہوے ہین انتہا اور حدود ملک شام مین اور ہم اُنکو داخل صلح اہل عرب مین جانتے ہین پس تجویز کر تو اپنی راے سے
اپنے اور ہمارے اور رعیت کے واسطے وہ چیز جسمین بہتری ہو پس منظور کیا اُسنے اُنکے مطلب کو اور جب صبح ہوئی آیا اور بیٹھا
وہ حصار کی دیوار پر اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے آیا نہین ہی تم مین کوئی ایسا شخص جو سمجھے میرے کلام کو اور مین
بطریق ہون پس سنا اس کلام کو بعض ترجمان نے جو ساتھ سعیدؓ ابن زید کے تھا پس آیا وہ اُنکے پاس اور کہا کہ ای سردار یہ
ہربیس ہی حاکم قوم کا اور وہ استدعا کرتا ہی تمسے بات چیت کی پس کہا سعیدؓ نے کہ جا تو نزدیک اُسکے اور سوال کر کہ کیا کہتا ہی
پس کہا اِس شخص سے ہربیس نے کہ تو کیا چاہتا ہی ہربیس نے کہا کہ تمھارے سردار پناہ دیوین مجکو اپنے ساتھی تیر اندازون سے
اور نزدیک ہون مجھسے پس گفتگو کرون مین اُنسے پس بیان کیا ترجمان نے یہ مقولہ اُسکا سعیدؓ بن زید سے پس کہا سعید نے کہ
نہ بزرگی ہو اسکو اگر اُسکا کچھ مطلب ہی تو آوے وہ میرے پاس بحالت خواری اور ذلت کے تا اینکہ گفتگو کرون مین اُس سے پس کہا ہربیس نے
ترجمان سے کہ کیونکر آؤن مین اُنکے پاس حالانکہ میرے اُنکے لڑائی ہی پس ڈرتا ہون مین اس امر سے کہ مار ڈالینگے وہ مجکو پس کہا ترجمان نے
کہ مین امان لے لونگا تیرے واسطے اُنسے کہ اہل عرب نہین جور و ستم کرتے ہین جب وہ امان دیتے ہین اور نہین توڑتے ہین عہد کو جسوقت
کہ عہد کرتے ہین پس کہا بطریق نے ہان سچ ہی ایسے ہی حالات اُنکے ہمنے سنے ہین اور مین چاہتا ہون کہ طلب مضبوطی کرون اپنی
ذات کے واسطے اور لون تجھسے عہد کو اور ہو جاؤن مین اُنکی ذمہ داری مین اسواسطے کہ وہ امانت دار ہین اور سردار غدر اور
بیوفائی نہین کرتے ہین اور نہ لونگا مین اپنے شہر والون کے واسطے امان کو اسواسطے کہ وہ ایسی قوم ہین جنسے لاحق ہوا ہی
کینہ اور اُنکے ہاتھون سے ہمارا بہت خون ہوا ہی پس کہا ترجمان نے کہ مین ظاہر اور بیان کرونگا سب یہ حال سردار سے

اور آیا ترجمان سعید بن زید کے پاس اور بیان کیا اُنسے پس کہا سعید نے کہ چھوڑ دے تو اُسکو اس حال پر کہ متوجہ ہو جسطرف
وہ چاہے اور اُسکے واسطے امان ہی یہانتک کہ پھر جاوے وہ اپنی طرف کو پس آگاہ کیا ترجمان نے اُسکو پس آیا ہربیس اپنے
ایک بڑے مرتبے والے اور عاقل ہمراہی کے پاس اور کہا اس سے کہ بہ تحقیق دیکھا تو نے اس چیز کو جو نازل ہوئی اور
کیونکر لے لیا ہی عرب نے راہ کو ہمارے اوپر اور مسیح نے بلاد شام کی خرابی کا حکم دیا ہی اور غالب ہو گئے ہین عرب ہمپر
اور ہم مبتلا ہے شدت اور سختی ہین اور اگر نہ لیوینگے ہم اُنسے امان کو تو مر جاوینگے ہم بھوکھ اور پیاس سے اور بعد
اسکے حاکم ہو جاوینگے وہ ہمارے گھر بار لڑکے بالون پر اور تقسیم کر لیوینگے وہ ہمارے مال اور ملک کو اور نہین ہی ہمارا کوئی
کمک کرنے والا اسواسطے کہ ہر حاکم اور بطریق مشغول ہی اپنے ذاتی کام مین اور باز رہا ہی اور حمص محصور ہی اور بادشاہ
باز رکھا گیا ہی بسبب فکر اپنی ذات کے ہماری مدد دہی سے پس جا تو اُس قوم کے پاس اور لے اُنسے ہمارے واسطے
امان اور عہد و میثاق کو تا اینکہ جاؤن مین اُنکے پاس شاید کہ ہو جاوے ہمارے اُنکے بیچ مین مصالحہ اور شاید کہ قدرت
مکر اور حیلے کی حاصل کرون مین تا اینکہ پھر چلین ہم بجانب شہر کے پس لڑین ہم اُنسے اور شاید کہ لون مین اُنسے اپنے اور
اور شہر والون کے واسطے امان کو کچھ تھوڑی مقدار پر اپنے مال سے کہ رغبت دلاؤن مین اُنکے سردار کو تو شاید کہ وہ خواہش
کرین اس مال مین اور چلے جاوین اور باز رہین ہمسے یہانتک کہ دیکھین ہم کہ اُنکے اور بادشاہ کے بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہی پس آیا وہ
شخص اور کھڑا ہوا سامنے سعید بن زید کے اور ارادہ زمین بوسی اور سجدے کا کیا پس اشارے سے منع کیا اُسکو سعید بن
زید نے کہ وہ ایسا نہ کرے اور دوڑے مسلمان اُسکی طرف اور روکا اُسکو اُس کام سے پس ڈرا وہ اور کہا ترجمان سے کیون باز رکھتے ہو
تم مجکو اس امر سے کہ تعظیم کرون مین تمھارے سردار کی پس بیان کیا ترجمان نے اُسکے اس کلام کو سعید بن زید سے پس کہا سعید
بن زید نے کہ ہم اور وہ نہین ہین مگر دو بندے خداے برتر کے نہین جائز ہی سجدہ مگر اللہ تعالے کے واسطے پس کہا بطریق نے
کہ اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے تم ہمپر اور دوسرون پر پس کہا سعید بن زید نے اُس سے کہ کیا سبب ہی تیرے آنے کا اُسنے کہا کہ مین
اسواسطے آیا ہون کہ حاصل کرون مین تمسے اپنے بطریق کے واسطے امان کو اور یہ بات عادت سرداران اور احکام لشکر سے نہین ہی کہ بیوفائی
کرین وہ بعد دینے امان کے اور توڑین عہد کو سعید بن زید نے کہا کہ ای شخص شکر ہی خدا کا کہ ہم ان لوگون مین نہین ہین کہ نقض
عہد اور غدر اور بیوفائی کرین کسی کے ساتھہ اور بہ تحقیق دی مین نے تیرے سردار کو امان اور اُسکے ساتھیون سے اسکو جو
ڈال دیوے ہتھیار کو اور نکلے بحالت اطاعت بطلب امان کے پس کہا اُسنے کہ یہ امان تمھارے اور تمھارے سردار اور تم دونو
ہمراہیون کی طرف سے ہی سعید بن زید نے کہا ہان ایسا ہی ہی تمھارے لیے پس پھرا اور آیا وہ ہربیس کے پاس اور بیان کیا اُس سے
جواب سعید بن زید کا اور کہا کہ چلو اور پرہیز کرو تم غدر اور بیوفائی سے اسواسطے کہ غدر ہلاک کرتا ہی غدر کرنے والے کو اور یہ قوم
نہین خیانت کرتے ہین اپنی امانت مین اور نہین کبر و غرور کرتے ہین اُسپر جو آتا ہی اُنکے پاس **واقدی** رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ ہربیس نے پہنا لباس صوف کا اور نکال ڈالا اُسنے ریشمی کپڑا اور ڈال دیا ہتھیارون کو اور آنکلا لیکہ

گرد اگرد اور برہنہ لیے ہتھیار تھے کچھ لوگ اُسکی قوم کے اپنی وضع اور لباس مین تا آنکہ آکھڑا ہوا وہ سامنے سعیدؓ بن زید کے پس جب دیکھا سعیدؓ بن زید نے اُسکو اور وہ لباس صوف کے پہنے تھا گر پڑے وہ اللہ تعالے کے سجدے مین اور کہا الحمد للہ الذی اَذَلَّ لَنَا جَبَابِرَتَہُم وَاَمْکَنَنَا مِن بَطَارِقَتِہِم پھر آئے اُسکی طرف اور بٹھایا اُسکو اپنے پہلو مین اور کہا اُس سے کہ تیرا لباس ہے اور بدل دیا ہے تونے اُسکو پس کہا اُسنے قسم ہے حق مسیح اور قربان کی کہ مین نے کبھی اس لباس کو نہین پہنا تھا مگر اسوقت اور نہین پہچانا تھا مین نے سوائے حریر اور دیباج کے اور نہین پہنا اُسکو مگر اسوقت کہ نہین ارادہ رکھتا ہون مین تجسے لڑائی کا پس آیا ہون سکتا ہی تجسے کہ صلح کرو تم میرے ساتھ اِن میرے ہمراہیون اور اہل شہر کے واسطے پس کہا سعیدؓ بن زید نے اُس سے کہ آیا نہ مصالحہ کرون مین تجھسے اور تیرے ساتھیون سے اِن دو شرطون پر کہ جو شخص داخل ہووے ہمارے دین مین تو ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا اور جو شخص رہا اپنے دین پر اور ڈال دیوے ہتھیار کو ہوگا وہ بے ڈر قتل سے اور اسیر عہد امن امر کا ہوگا کہ نہ اٹھاوے وہ ہمارے اوپر ہتھیار اور نہ لڑے ہمسے اور شہر کو ہمارے سردار محاصرہ کیے ہوئے ہین اور نزدیک ہی فتح اُسکی اگر چاہا اللہ تعالے نے پس اگر تجکو یہ منظور ہی کہ چلے تو میرے ساتھ ہمارے سردار کے پاس اور شنین وہ گفتگو تیری اور مصالحہ کرین تیری قوم سے پس چل تو میری ذمہ داری مین پس اگر اتفاق ہوجاویگا کام مین تیرے اور انکے تو بہتر ہی ورنہ پہونچا دونگا مین تجکو اور اُس شخص کو جو تیرے ہمراہیون سے ارادہ پھرنے کا کریگا اس جگہ پر تا آنکہ فیصلہ کردیگا اللہ تعالے ہمارے تمھارے بیچ مین پس کہا بطریق نے کہ مین ایسا ہی کرونگا پس اُسی وقت بلایا سعیدؓ بن زید نے واقدؓ بن عمرو العدوی کو اور کہا اُنسے کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس معاملے سے جو سنا اور دیکھا ہے تمنے پس جلد سوار ہوے واقدؓ گلدار گھوڑے پر اور تھا وہ گھوڑا بڑا مضبوط پس روانہ ہوے وہ تا آنکہ پہونچے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ خوشخبری دیتا ہون مین تمکو ای سردار اور بیان کیا سب حال بطریق کا پس سجدہ کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے واسطے ادائے شکر اللہ تعالے کے پس جب اُٹھایا سر کو کہا ای لوگو آگے ہو واسطے لڑائی شہر کے اور دیکھو اپنے ہتھیارون کو اور سب ایک ساتھ تکبیر کہو تاکہ رعب مین ڈالدو تم قوم کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے اور سبھون نے ایک ساتھ تکبیر کہی پس رعب مین ڈالا اُنھون نے قوم کو اور چلے لوگ واسطے لڑائی کے پس گھیر لیا اُنھون نے شہر کو ہر طرف سے پس پہلے سب کے جو گیا شہر کی طرف اور ندی شہر والون کو خبر بطریق کی وہ مرقالؓ بن عتبہ تھے اور کہا اُنسے کہ سختی ہو تمپر ہلاک ہو تم حمایت کرنے والے تمھارے اور لے لیا ہمنے تمھارے سردار کو اور ہمارے سردار نے صرف کیا تھا صلح کو تمھاری جانون اور اہل و عیال اور مالون پر پس انکار کیا تمنے اور اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہی ہمسے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک پر اس امر کا کہ فتح کریگا وہ ہمارے لیے تمھارے شہرون وغیرہ کو اور اللہ تعالے پورا کرنے والا اپنے وعدے کا ہی پس جب سُنا اہل بعلبک نے یہ حال پھر گئے منھ اُنکے اور ڈر گئے دل اُنکے لڑائی سے اور کہا اُنھون نے کہ ہلاک کیا ہمکو بطریق نے اور ہلاک کیا اُسنے اپنی جان کو اور اگر مصالحہ کرلیتے ہم اہل عرب سے قبل اسکے کہ آوے ہمپر یہ محاصرہ اور لڑائی تو بہتر تھا ہمارے واسطے اور سخت ہوئی لڑائی اُنپر اور واقع ہوا اُنمین خوف

پس پکار کر کہا اُنھون نے لغون لغون یعنی امان واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے جانا اس امر کو کہ آگ لڑائی کی بھڑ روشن کی گئی ہی اہل بعلبک پر کہلا بھیجا سعید بن زید کے پاس کہ جلد آؤ تم میرے پاس
اُس شخص کو لیکر جسکو تمنے امان دی ہی اور ہماری طرف سے بھی امان ہی اُسکو اور ہم نہین ناچیز کرینگے تمھاری ذمہ داری کو اور
نہ پھیرینگے تمکو کسی کام مین اور نہین توڑینگے تمھارے عہد کو پس جب پہونچا ایلچی ابو عبیدہ بن الجراح کا سعید بن زید کے پاس چھوڑا
اور مقرر کیا اُنھون نے اُس حصار پر ایک شخص کو اپنے ساتھیون سے اور چلے وہ مع بطریق کے تا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس پس جب ٹھہر البطریق اُنکے سامنے اور دیکھا اُنکے اور اُنکے ساتھیون کا جہاد اور اُس چیز کو جو سامنے تھے تھرکے شدت
اُنکی لڑائی سے جنبش دی اُسنے اپنے سر کو اور کاٹین دانتون سے اپنے اُنگلیون کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے
مترجم سے کہ سوال کر تو اُس سے پس سوال کیا مترجم نے پس آیا بطریق آگے مترجم کے اور کہا اُس سے کہ بتحقیق مین سمجھا تھا
اس امر کو کہ تم بہت ہو تعداد مین اُس سے کہ جتنے ہو تم اور خیال مین آتا اور معلوم ہوتا تھا ہمکو تمھاری لڑائی کے وقت اور
ہنگام اٹھنے شدت کے تمھاری لڑائی مین یہ کہ تم لوگ یہ تعداد لشکر نیزون کے ہو کثرت مین اور ہم دیکھتے تھے سبز گھوڑون کو
کہ سر اُنکے ہوا سے ملے ہوے اور اُن پر لوگ سبز پوش نشان لیے ہوے سوار ہوتے تھے پس جب آیا مین تمھارے بیچ مین نہین دیکھتا ہون مین
کوئی چیز اُنمین کی اور دیکھتا ہون مین تم لوگون کو اب تھوڑی تعداد مین اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا کام کیا اُن لوگون نے
اور کیا ہوے تم یا اُنھین لوگون کو بھیجا ہی تمنے بجانب عین البحر کے یا اور کسی طرف پس سامنے آئے اُسکے ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ اور کہا مترجم سے کہ کہہ تو اُس سے کہ سختی ہو تجھپر ہم لوگ گروہ مسلمانون کی مین بہت دکھلاتا ہی اللہ تعالے ہماری
تعداد کو مشرکین کی آنکھون مین اور مدد دیتا ہی ہمکو ساتھ فرشتون کے جیسا کہ اُسنے ہمارے ساتھ بدر کی لڑائی مین کیا تھا اور
یہ امر احسان اور بزرگی کا ہی اللہ تعالی کی طرف سے ہمارے اوپر اور اسی سے فتح کیا اللہ تعالے نے ہمارے اوپر تمھارے شہرون
اور ملکون کو اور گھٹا دیا اُسنے تمھارے لشکرون کو اور بھگا دیا تمھاری جماعتون کو اور مٹا دیا اُسنے تمھارے بڑون کو پس ناچیز جانو تم
اُس چیز کو جو دی ہی اللہ تعالے نے بڑائی سے مسلمانون کو پس جب سنا بطریق نے یہ کلام جو بیان کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح
کے کہنے سے کہا اُسنے کہ بتحقیق میرے سیر کیا تمنے اُس ملک شام کو جسنے عاجز کر دیا تھا اہل فارس اور جرامقہ اور ترک کو اور نہین
جانتے تھے ہم کہ ایسا کبھی ہوگا اور یہ ہمارا شہر ایسا ہی کہ نہین محصور ہوتا تھا اور نہین عاجز کرتی تھی اُسکے لوگون کو لڑائی
اسواسطے کہ یہ شہر مضبوط ہی کہ نہین ہی ملک شام مین مثل اُسکا بنایا تھا اُسکو سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اپنے
واسطے اور مقرر کیا تھا اُسکو گھر اپنے رہنے کا اور رکھنے خزانہ اپنے ملک کا اور اگر نہ واقع ہوا ہوتا نجادزکرنا ہمارا حد سے
اور نکلنا تمھارے مقابلے کو اور منحرف ہونا ہمارا شہر سے نہ مصالحہ کرتے ہم تمسے اور نہ ڈرتے ہم تمھاری لڑائی سے اگر تم مقیم
رہتے سو برس تک اور اب تو جو ہوا سو ہوا پس آیا مین منظور ہی ہمکو کہ مصالحہ کرو تم شہر کے واسطے تاکہ مصالحہ کرلیوین ہم تمسے اور
عدالت کرو تم اپنی شرایط اور درخواستین کہ یہ لمز نزدیکتر راہ راست کے ہمارے اور تمھارے واسطے ہی اور قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر

کھول دیوینگے ہم تمھارے لیے اس شہر کے دروازے کو تو نہ دشوار ہوگا تمپر ملک شام مین کوئی شہر پناہ نہ کوئی قلعہ پس جب
آگاہ کیا مترجم نے ابوعبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس گفتگو سے کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے مترجم سے کہ تو اُس سے کہ
کہ اللہ تعالے نے قدرت اور جگہہ دی ہمکو تمھاری زمینون پر اور مقرر کیا ہی ہمارے لیے غنیمت تمھارے مالون مین اور ذلیل اور خوار کیا
ہمارے واسطے تمھارے بادشاہون کو در آنحالیکہ ادا کرتے ہین وہ جزیہ اور ذلیل و خوار ہین اور بہ تحقیق ڈالا تھا تجھمین تیرے
نفس نے جھوٹے اعتماد کو اور گمان کیا تھا تو نے ساتھ گمانہائے فریبندہ کے تا انکہ پھر اٹھا اللہ تعالے نے تیرے نفس مین
بدیون کو اور چکھادیا تجکو ذائقہ ذلت اور حقارت کا اور ضرور ہی ہمکو کہ ملکیت حاصل کرینگے ہم تمھارے شہر اور اُس چیز پر جو
کہ تمہین ہی اگر چاہا اللہ تعالے نے اور مار ڈالینگے ہم لوگون کو اور قید کر لیوینگے ہم اُن دلیرون کو جنھون نے ارادہ کیا ہی لڑائی کا
اور نہین داخل ہوے وہ ہماری صلح مین پس جب سنا بطریق نے یہ کلام زبان مترجم سے کہا اُسنے کہ یقین ہو گیا مجکو اس امر کا
کہ شیخ خشمناک ہوے ہین اس شہر اور سوا اسکے اور شہرون پر کہ بھیجا تمکو اُنکی طرف اور غالب کر دیا تمکو انپر اور بتحقیق مین نے
کوشش کی تمھاری لڑائی مین اور مکر اور فریب کیا تمھارے ساتھ مگر کچھ نفع نہ دیا میرے حیلے اور فریب نے اسواسطے کہ تم قوم
غلبہ دیے گئے ہو کہ نہین بے پروا کرتا ہی کسی کو تم مین حیلا اور مکر اور نہین اندوہگین کرتی ہی تمکو لڑائی اور نہین طلب کیا مین نے
تم سے مگر سلامتی اور بہتری کو اسواسطے کہ نہین آیا مین از خود تمھارے پاس مگر بعد کوشش کے نہ بطمع مہربانی کے اپنی جان پر اور
نہ بطمع باقی رہنے اپنے ملک کے ولیکن ارادہ کیا ہی مین نے بہتری بندون اور آبادی شہرون کا اسواسطے کہ اللہ تعالے نہین
دوست رکھتا ہی فساد کو پس بتحقیق منظور کیا مین نے صلح کو پس آیا منظور ہی تمکو یہ امر کہ مصالحہ کرو تم مجھسے شہر اور وہان کے لوگون
اور میرے ساتھیون کے واسطے پس کہا ابوعبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہ کیا دیگا تو ہمکو اپنی صلح مین اُسنے کہا کہ
یہ امر تمپر حوالہ ہی لیکن دیکھو اور تجویز کرو تم کہ کیا چاہتے ہو ابوعبیدہ رض بن الجراح نے کہا کہ اگر اللہ تعالے فتح کرے مسلمانون پر
صلح سے اس شہر کو اور آئینگے پھر لیوین وہ سونے اور چاندی کو پس نہین ہی یہ بات پسند اور محبوب تر مجکو خون ایک مرد مسلمان سے
ولیکن اللہ تعالے نے دیا ہی شہیدون کو عالم آخرت مین بہت زیادہ اس سے پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ آخر تک پس کہا بطریق نے کہ اب مصالحہ کرتے ہین ہم تمسے ایکہزار
اوقیہ سونے اور دو ہزار اوقیہ چاندی اور ایک ہزار کپڑے ریشمی پر پس ہنسے ابوعبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ اور لیے
مسلمانون کے سامنے اور کہا اُنسے کہ نہین سنتے ہو تم قول اس گبر کا اُنھون نے کہا ہان سنا ہمنے ابوعبیدہ رض بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا پس کیا رائے ہی تمھاری اُسکی شرطمین پس کہا اُنھون نے کہ رائے سردار کی بڑی ہی اور شرط اُنکی پسند ہوگی
ہمکو ورنہ باہر ہونگے ہم تمھاری اطاعت سے پس آئے ابوعبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ بطریق کے پاس اور کہا اُس سے کہ ای شخص
مصالحہ کرتے ہین ہم تجھسے دو ہزار اوقیہ سونے اور چار ہزار اوقیہ چاندی اور دو ہزار کپڑے ریشمی اور پانچ ہزار تلوار پر شہر سے اور
اُن ہتھیارون پر جو تیرے ساتھیون کے پاس حصار مین ہین اور لیوینگے ہم محصول تمھاری زمین کا آیندہ سال سے

اور جزیہ اور ہم بعد اس مصالحے کے نہ اٹھاوینگے ہتھیار ہمارے مقابلے مین اور نہ لکھا پڑھی رکھو کسی بادشاہ سے اور نہ کرو بعد
صلح کے کوئی نئی بات اور نہ بناؤ کوئی کینہ اور نہ کوئی دیر پس جب سُنا بطرلیق نے ان شرائط کو کہا اُسنے کہ یہ سب تمھارے
واسطے ہمکو اپنے اوپر منظور ہے اور مین ایک اور شرط کرتا ہون تیرے اور تمھارے ساتھیون پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ
شرط کیا ہے اُسنے کہا کہ وہ یہ ہے کہ نہ داخل ہوے تم مین کا کوئی ہمارے پاس اور ٹھہرے وہ شخص جسکو تم بجاے اپنے ہمارے اوپر
مقرر کروگے باہر شہر کے مع اپنے ساتھیون کے پس ہوگی اُسکے واسطے نگاہبانی اور جزیہ لینا اور چھوڑ دے جگہ وہ اندر شہر کے
تمھاری طرف سے واسطے اصلاح اور بہتری اور نگرانی امور لوگون کے اور ہم باہر لاوینگے شہر سے اُس شخص کے پاس جو
تمھاری طرف سے مقرر ہوگا ایک بازار کہ اُسمین ہر چیز ہمارے شہر کی ہوگی پس خرید فروخت کرینگے بازاری لوگ انکے ساتھ
اور نہ داخل ہونگے وہ ہمارے یہان اس خوف سے کہ سخت کلامی کرین وہ ہمارے بڑون سے پس فساد مین ڈالین
معاملے کو ہمارے اور تمھارے بیچ مین اور ہو جاوے وہ معاملہ سبب غدر اور بیوفائی اور عہد شکنی اور آغاز برائی کا پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح رض نے کہ ہم اسوقت مین مصالحہ کرینگے تمسے اپنے ذمے کر لینگے تمھارے کام کو اور باز رکھینگے تمسے اور کوشش
کرینگے تمھارے دشمن پر اسواسطے کہ تم ہوجاؤگے ہماری ذمہ داری مین اور ہوگا وہ شخص جسکو ہم مقرر کرجاوینگے فیصل درمیانی تمھارے
بیچ مین بطرلیق نے کہا پس مقرر ہو وہ شخص باہر شہر کے اور کرے وہ جو چاہے حمایت اور نگاہبانی سے ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمھارے واسطے شرط کو اور ہمکو کوئی حاجت تمھارے قلعہ مین داخل ہونے اور
اقامت پس نشست بیٹھنے کی تمھارے شہر مین نہین ہے بطرلیق نے کہا کہ تمام ہوئی صلح اس قرارداد پر پس روانہ ہوا
بطرلیق بجانب شہر کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اسکے ساتھ تھے پس جب پہونچا وہ دروازے پر پہنچکیا اُسنے
اپنے سر کو موافق دستور کے اور آہستہ کلام کیا اُسنے اپنی زبان مین پس پہچانا اُسکو شہر والون نے اور کہا اُس سے کہ کیا
حال ہے تیرا اور تیرے ساتھی کہان ہین پس بیان کیا اُسنے سب قصہ اپنا اور اپنے ساتھیون کا اور آگاہ کیا اُنکو صلح سے
پس رو دئے قوم کے لوگ اور کہا اُنھون نے کہ ہلاک ہوئین جانین اور گیا مال پس کہا اُسنے بطرلیق نے کہ اے قوم نہین مصالحہ
کیا مین نے اُنسے مگر اُسمین میرا مطلب اور ہے سوا صلح کے پس کہا اُنھون نے کہ جا تو اپنی ذات کے واسطے صلح کر اور ہم اُنسے
کبھی مصالحہ نکرینگے اور نہ چھوڑینگے ہم کبھی عرب سے اس امر کے واسطے کہ مالک ہو جاوین وہ ہماری گردنون کے اور داخل
ہووین ہمارے شہر مین اور ہمارا شہر مضبوط تر شہرون کا ہے ملک شام مین اور بہت ہے سب شہرون سے مال مین اور ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آگاہ کیا تھا مسلمانون کو مصالحہ بطرلیق سے اور حکم کیا تھا اُنکو کہ باز رہین وہ لڑائی سے اور
پلٹ جاوین اپنی جگہون اور خیمون مین پس جب سُنی مترجمین نے گفتگو اہل بعلبک کی اُنکے بطرلیق سے خبر دی اُنھون نے
ابو عبیدہ بن الجراح رض کو اس حال سے پس متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رض بطرلیق کی طرف اور کہا اُس سے کہ کیا جواب دیتا ہے تو
پس کہا بطرلیق نے کہ اے سردار تم اپنی روش اور طریق نرم پر رہو اور چھوڑ دو مجکو اور قوم کو پس قسم ہے حق مسیح کی کہ اگر نہ قبول

کرینگے وہ میری صلح کو میں آیسے داخل کرونگا مین تمکو شہر پناہ مین بناگوری اُنکے پس رکھو گے تم اپنی تلوار کو اور بار ڈالو گے
تم اُنکے لوگون کو اور لونڈی غلام بناؤ گے اُنکی عورتون کو اور لوٹ لوگے اُنکے مالون کو سو اسواسطے کہ مین آگاہ ہون پوشیدہ امور
سے اُنکے شہر سے اور جانتا ہون اُسکی راہون کو اور اس امر کو کہ کسطرح سے تم اُسمین داخل ہونا چاہیے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
جو اللہ چاہتا ہی وہی ہوتا ہی اور ہم شکر کرتے ہین اللہ تعالے کا ہر حال مین اور رومی دیوار شہر پناہ پر بیٹھے تھے کلام اپنے بطلیق کا
اور مترجم شرح بیان کرتا تھا اُسکی ابو عبیدہ بن الجراح سے پس جب سنی اُنھون نے یہ گفتگو تاریک ہوگئے چہرے اُنکے اور داخل
ہوا خوف اُنکے دلون مین اور بدل گئین رنگتین اُنکی پس اُسی وقت آیا اُنکے سامنے بطلیق اور کہا اُسنے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ صلح
ہر سبب مقدمہ مین سو اسواسطے کہ مین قید ہون اُنکے ہاتھون مین اور یہی حال تمھارا ہے اور بنی عمام کا ہی پس اگر نہ مصالحہ کروگے تم ان سے
وہ ہم سے اور بعد ہمارے پھر بینگے تمھاری طرف پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار ہم نہین طاقت رکھتے ہین سب اسقدر مال دینے
کی بطلیق نے کہا چہارم حصہ اس مال کا مین دونگا یعنی پانچ سو اوقیہ سونا اور ایک ہزار اوقیہ چاندی اور دو سو اس
کپڑے ریشمی اور اسی قدر تلوارین پس خوش ہوے دل رومیون کے اس بات سے اور کہا اُنھون نے بطلیق سے کہ کھولدیتے ہین
ہم دروازے کو صرف تیرے واسطے اور نہ داخل ہووے تیرے ساتھہ کوئی شخص عرب کا جب تک کہ اصلاح کرین ہم اپنے شہر کی اور
اُٹھالیوین ہم اسباب اپنا اور چھپادیوین اپنی عورتون کو اور مطمئن ہو جاویں اُنکے اور ہمارے دل پس کہا بطلیق نے کہ مین نے
اسی بات پر اُنسے مصالحہ کیا ہی کہ کوئی شخص اُنمین کا شہر مین داخل نہوگا اور جسکو وہ تمھارے اوپر مقرر کرینگے وہ شخص بھی اُنکے
ہمراہیون کے باہر شہر کے رہیگا اور تم مقرر کرکے بھیجدوگے ایک بازار اُنکے پاس کہ خرید و فروخت کرینگے وہ اُس سے پس
خوش ہوئی قوم اس بات سے اور کھولدیا اُنھون نے دروازے کو پس داخل ہوا بطلیق اُنکے پاس اور بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے
سعید بن زید کو بجانب حصار واقع پہاڑ کے تا اُنکو چھوڑدیا سعید بن زید نے اُن لوگون کو جو اُسمین محصور تھے اور
لائے اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس لے لیے ابو عبیدہ بن الجراح نے ہتھیار اُنکے اور رکھا لوگون کو اپنے پاس بطلیق نے
اسواسطے کہ خوف کیا اُنھون نے اس امر کا کہ اگر چھوڑدین اُنکو اور جاوین وہ اپنے شہر مین تو غدر اور بیوفائی کرینگے مسلمانون کے ساتھ
اور تھے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر مین اور نہین کوئی برائی کی جاتی تھی اُنکے ساتھ اور بطلیق جمع کرتا تھا مال کو
سہیل بن صباح نے بیان کیا ہی کہ آیا بطلیق مع مال بارہ دن کے بعد اور لائے وہ مسلمانون کے لشکر مین غلہ اور
چارہ پس جب پورا ہوگیا مال اور کپڑے اور ہتھیار سپرد کیا اُسکو بطلیق نے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور چھوڑ دیا اپنے لوگون کو
اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ لاؤ تم اُس شخص کو جسکو تم ہمپر مقرر کروگے تاکہ شرط کرلون مین اُس سے تمھارے سامنے اس امر کی کہ
نہ جور و ظلم کرے وہ ہمپر اور نہ مطالبہ کرے ہم سے ان امور کا جنکے ہم متحمل نہو سکین اور نہ داخل ہووے ہمارے شہر مین پس بلایا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کو بہترین قریش سے جسکا نام رافع بن عبد اللہ السہمی تھا پس کہا اُسسے کہ مین مقرر کرتا ہون
تمکو اس شہر پر اور متعین کرتا ہون تمھارے ساتھہ پانچ سو سوار تمھاری برادری اور گروہ سے اور چار سو اور مسلمانون سے اور مین

ذکر فتح بعلبک بطور صلح کے ۱۲ منہ

حکم کرتا ہون تمکو مطابق حکم اللہ تعالے کے پرہیزگاری کا پس ڈرو اور پرہیز کرو تم اللہ سے اسقدر جو ڈرنے کا حق ہی اور ہو تم
حاکمان عدالت کنندہ سے اور احتیاط رکھو ظلم سے اس حالت مین اُٹھائے جاؤ گے تم ساتھہ ظالمین کے اور جان لو تم اس امر کو
کہ اللہ تعالے سوال کریگا تمسے ان لوگون کی نسبت اور مطالبہ کریگا تمسے اُس کام پر جو خلاف حق کرو گے اور جان لو تم اس بات کو
کہ مین نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ارشاد فرماتے تھے اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَوْحٰی اِلٰی دَاؤُدَ یَا دَاؤُدُ قُلْ وَعِزَّتِیْ مَنْ
ذَکَرَنِیْ ذَکَرْتُہٗ وَالظَّالِمُ اِذَا ذَکَرَنِیْ لَعَنْتُہٗ پس قائم اور مقرر کرو تم گاڑے اطراف شہرون مین اور نہ لاحق ہو تمکو غرور اسواسطے
کہ تم اپنے دشمنون کے بیچ مین ہو اور اللہ تعالے اُنکی کمین گاہ مین ہی اور نہین جانا مین نے تمکو مگر ہوشیار اور بیدار رہو اور احتیاط
رکھو ساحل دریا سے اور تاخت تاراج کرو اور رہے تاخت تمھاری جمعیت ایک سو یا دو سو یا کچھہ کم تمھارے ساتھیون سے اور نہ جگہ
دو تم کسی کو شہر والون سے اس امر کی کہ شریک ہو اور ملے وہ تمھارے ساتھیون مین کسی تاخت مین تاکہ نہ طمع کرے دشمن تمھارا بسبب
نزدیکی کے تمھاری طرف اور اچھا معاملہ کرو تم اُس شخص کے ساتھہ اُنکی جماعت سے جو اعانت چاہے تمسے اور اصلاح کرو تم اُنکے آپس کے
مقدمات کی اور حکم کرو تم اُنکو عدالت کا اور رہو تم قوم مین مثل ایک اُنھین کے معاملات مین اور حکم کرو اپنے ساتھیون کو اس امر کا کہ
باز رکھین جو اپنے ہاتھون کو زیادتی سے اور ڈرتے رہو ظلم اور فساد سے واسطے رعیت کے اور اللہ تعالے میرا قائم مقام ہی تمپر اور سلامتی ہو
پھر ارادہ کیا تھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کوچ کا کہ اُسی وقت آیا حاکم عین الجر کا پس مصالحہ کیا اُس سے نصف اُس مقدار پر جس پر اہل بعلبک سے
مصالحہ کیا تھا اور حاکم مقرر کیا اُسپر سالم بن وہب السلمی کو اور وہ ماموں عباسؓ ابن مرداس کے تھے اور وصیت کی اُنکو جیسے کہ وصیت کی تھی
رافعؓ بن عبد اللہ کو اور کوچ کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے بہ طلب حمص کے پس جب پہونچے وہ درمیان راس اور فیکہ کے ملاقات کی
اُنسے حاکم جوسیہ نے اسکے ساتھہ بہت ہدایا اور تحفے تھے پس قبول کیا اُنکو اُس سے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور از سر نو صلح کی اُسکے ساتھہ
اور روانہ ہوے تا اینکہ پہونچے وہ حمص مین حبانؓ بن تمیم نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اُن لوگون مین جو رافع بن عبد اللہ کے ساتھہ تھے
اور حال یہ تھا کہ ہمنے نصب کیے تھے خیمے بنے ہوے بالون کے اور مضبوط کیا تھا اُنکو میخون سے اور اقامت کی تھی باہر بعلبک کے نہین داخل
ہوا تھا اُسمین کوئی ہم مین کا مگر وقت ضرورت خرید کھانے اور غلہ جو کے اور بایہمہ ہم تاخت تاراج کرتے تھے سواحل روم کو اور جا پڑتے تھے
اُن دیہات پر جو ہماری صلح مین نہ تھے اور یہ ہمارے سردار ایک سو آدمیون پر ایک نشان بناتے تھے اور روانہ کرتے تھے ہمکو پس جب ہم پلٹ
آتے تھے اسی طرح اور دوسرے دن کو بھیجتے تھے اور ہمارا آپسمین سریہ کی باری مقرر کردی تھی پس جب ہم جاتے تھے کسی سریہ مین تو بھیجتے تھے
ہم مال غنیمت کو بعلبک مین پس آسانی حاصل کی بعلبک نے ہمارے ساتھہ اور خوش ہوے وہ ہماری خرید فروخت سے اور دیکھا اُنھون نے ہمکو ایسی قوم
کہ نہ تھا ہم مین جھوٹھہ اور نہ خیانت اور نہین چاہتے تھے ہم ظلم کو کسی پر اور استعمال کرتے تھے صدق و راستی کو پس مانوس ہوگئے وہ لوگ
اس سبب سے اور خوش ہوے دل اُنکے اور فائدہ حاصل کیا اُنھون نے تھوڑی مدت مین ساتھہ بڑے مال کے پس جب دیکھا اُنکے بطریق نے اس خبر کو جو حاصل
ہوئی اُنکو ہمسے اپنی تجارت مین بھیجا کیا اُسنے اُنکو ایک کنیسہ واقع شہر مین اور کہا اُسنے کہ اے گروہ تاجرون و بازاریون کے بتحقیق تمنے جانا ہی اس
امر کو کہ مین نے کوشش کی تمھارے کامون مین اور رغبت اور خواہش کی مین نے سلامتی تمھاری جانون اور نگاہ رکھنے اور بچانے

اہل اور اولاد اور حفاظت تمھارے شہر پر اور جانتے ہو تم لوگ اس چیز کو جو گیا ہی سب سے مال سے اور مین ایک مرد ہون مثل تمھارے کہ لیے گئے
مال اور ہتھیار میرے اور مارے گئے اکثر غلام اور ساتھی اور یگانے میرے اور تم لوگ پہونچے ہو ساتھ اس گروہ کے معاملہ تجارت مین اور مین نے اکیلے ادا
کیا ہی چہارم اس مال کا جو واجب ہوا تھا شہر پر انھون نے کہا کہ تو سچا ہی اپنے قول مین پس اب تو کیا چاہتا ہی اسنے کہا کہ ای قوم نہ تھا مین بیشتر
اس دن سے مگر سردار تمھارا اور اب مین مثل ایک مرد کے ہون تم مین سے اور مین چاہتا ہون کہ پھیر دو تم مجکو کسی قدر اس چیز کا جو دیا ہی
مین نے مال عرب کو پس کہا انھون نے کہ ای بطریق ہم یہ کہان سے لا دین تیرے واسطے اسنے کہا کہ مین یہ تکلیف تمکو نہین دیتا ہون کہ اپنے
مال سے نکال کر مجکو دو مگر یہ کہ مقرر کر دو تم اس خرید و فروخت مین میرے واسطے دسوان حصہ اس چیز سے جو لیتے ہو تم اور دیتے ہو ان عرب عجم کو
اسواسطے کہ وہ قید کرتے ہین اور لوٹتے ہین روم کو اور لاتے ہین مال کو تمھارے پاس پس بہت گھبرائے وہ لوگ اس گفتگو سے اور دشوار گذرا انپر یہ امر
پس تسلے آئے بعض انکے بعض کے پاس اور کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہی ہمارے سردار کا ہی اور تحقیق کوشش کی تھی اسنے ہمارے کام مین اور حمایت
ہماری اپنی ذات سے پس قبول کیا انھون نے اور مقرر کیا اسکے واسطے اپنے اوپر دسوان حصہ پس مقرر ہوا اسکی طرف سے ایک شخص عشر لینے والا
کہ لیتا تھا انسے دسوان حصہ اور یکجا کرتا اور لیجاتا تھا وہ بطریق کے پاس پس مقرر رہا وہ شخص اس کام پر چالیس دن پس جب دیکھا بطریق نے اس
چیز کو جو جمع ہوا اسکے پاس دسوین حصے سے ایک بڑا مال کہا اسنے کہ یہ شہر بڑا مالدار اور یہان کی سوداگری مین نفع ہی کہ نہین دیکھا ہی اہل بعلبک نے
کسی شہر کو مثل اسکے پس بلایا انکو دوبارہ کنیسہ مین اور کہا کہ ای قوم تم جانتے ہو جو خرچ کیا مین نے مال سے تمھاری صلح پر اور یہ جو تم مجکو دیتے ہو
وہ میرے تئین کافی نہین ہوتا ہی پس اگر تم چاہتے ہو کہ پھیر دو مجکو مال میرا اور کر دو مجکو مثل ایک اپنون کے پس مقرر کر دو تم میرے لیے چہارم حصہ تاکہ
جلد رجوع کرے میری طرف مال میرا پس انکار کی قوم نے اور شور و فریاد کی انھون نے اور سنی گئین آوازین انکی باہر شہر کے پس جب سنی مسلمانون نے
فریاد انکی بصیری کی انھون نے اس امر سے اور وہ لوگ نہین جانتے تھے اس قصے کو کہ کیا ہی تو وہ سب اپنے سردار رافع بن عبد اللہ کے پاس آئے اور کہا
کہ ای سردار ہم سنتے ہین آواز چلانے اس قوم کی انھون نے کہا کہ مین بھی سنتا ہون جیسا کہ تمنے سنا ہی اور نہین قریب ہی کہ مین کچھ انکے ساتھ کرون
نہین حلال ہی ہمکو انکے پاس کا جانا اور اسی قرارداد پر ہمارے اور انکے اجرائے کار ہوا ہی اور ہم زیادہ مستحق ہین ایفائے عہد کے کہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہی ومن اوفی بما عاہد علیہ اللہ الی آخر الآیۃ پس اگر آوینگے وہ لوگ ہمارے پاس اور آگاہ کرینگے ہمکو اپنے معاملے سے تو اصلاح کر دینگے ہم انکے
بیچ مین اور فکر اور نظر کرینگے ہم انکے کام مین پس نہین تمام کیا تھا رافع بن عبد اللہ نے اپنے کلام کو تا آنکہ دوڑ کر آئے انکے پاس شہر کے لوگ پس
جب ٹھہرے وہ انکے سامنے کہا انھون نے کہ ہم دادخواہ ہین اللہ سے اور تم سے اور بیان کیا سب قصہ اپنا اور جو کچھ کیا تھا بطریق نے انکے ساتھ
اور جو قبول کیا تھا انھون نے اسکے واسطے پہلی مرتبہ اور طمع کرنا اسکا انمین رافع بن عبد اللہ نے کہا کہ نعیگہ اور قدرت دینگے ہم اسکو اس امر کی انھون نے
کہا کہ ہمنے مار ڈالا ہی اسکو پس دشوار گذرا یہ امر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور رافع بن عبد اللہ نے کہا کہ کیا چاہتے ہو تم ہمسے
انھون نے کہا کہ داخل ہو تم ہمارے شہر مین اسواسطے کہ ہمنے چھوڑ دی ہی تمھارے داخل ہونے کی راہ شہر مین رافع بن عبد اللہ نے کہا کہ نہین قدرت
داخل ہونے کی نہین رکھتا ہون مگر بحکم و اجازت سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے پس اگر وہ اجازت دینگے وہ داخل ہونگا مین ورنہ جدا ہونگا مین بسبب
ساتھی اپنی جگہ سے پھر لکھا انھون نے سب حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس جواب لکھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ داخل ہو تم شہر مین جسطرح سے

ختم آیت

اجازت دی ہی تمکو انھون نے پس داخل ہوے رافع بن عبد اللہ شہر مین اور لیگئے وہ اپنے ساتھ اسباب و جو کچھ باہر شہر کے تھا واقدی
رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ تعالے نے بعلبک کو مسلمانون کے ہاتھ پر اور چھوڑا ابو عبیدہ بن الجراح
بعلبک مین رافع بن عبد اللہ کو متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب حمص کے پس نزدیک جوسیہ کے پہونچے ملاقی ہوا انسے حاکم جوسیہ کا
ساتھ ہدایا اور گھوڑے اور ہتھیارون کے اور تجدید کی اُسنے صلح کی ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور ٹھہرے وہ وہان ایکدن اور
روانہ ہوئے طرف حمص کے پس جب قریب ایک جگہ کے پہونچے جسکو زراعہ کہتے ہین روانہ کیا انھون نے پیشتر اپنے میسرہ کو اور ساتھ کیے انکے
پانچ ہزار سوار پس روانہ ہوئے یہانتک کہ پہونچے وہ حمص مین پس نکلے اور آئے خالد بن الولید انکی ملاقات کو اور سلام کیا امیر اور مسلمانون پر اور بھیجا تھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے بعد میسرہ کے ضرار بن الازور کو ساتھ پانچہزار سوار کے اور بعد ضرار کے بھیجا تھا عمرو بن معدیکرب کو ساتھ پانچ ہزار
سوار کے پھر ان ایک ہزار کو اور [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح بعد انکے ساتھ باقی لشکر کے پس جب وہ قریب حمص کے پہونچے [illegible] دعا
مانگی اللہم عجل فتحہا [illegible] المشرکین اور استقبال کیا انکا سب مسلمانون نے اور سلام کیا امیر اور اُترے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ [illegible] ٹھہرے اور مقام کیا لکھا انھون نے ایک خط بنام اہل حمص اور انکے اطراف کے [illegible] الفاظ سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدۃ بن الجراح الفہری عامل امیر المؤمنین عمر بن الخطاب علی الشام [illegible] اما بعد
فان اللہ سبحانہ و تعالی قد فتح الینا بلادکم [illegible] وکثرۃ [illegible]
[illegible] عسکرنا و القینا [illegible] الا کل [illegible]
وقد [illegible] و ندعوکم
الی دین [illegible] ربنا [illegible] نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فسمعنا و اطعنا فان ابیتم کان لکم مالنا
وعلیکم ما علینا و ارحلنا عنکم و خلفنا فیکم رجالا [illegible] فرض اللہ علینا [illegible]
[illegible] فان ابیتم الاسلام اقررناکم علی [illegible] الجزیۃ [illegible] الی [illegible] بیننا وہو
خیر الحاکمین پھر لپیٹا خط کو اور سپرد کیا ایک شخص معاہدی کو جو زبان عربی اور رومی یاد رکھتا تھا اور کہا اُس سے
کہ جا تو یہ خط لیکر اہل حمص کے پاس اور لا تو میرے لیے جواب اسکا پس لیا اسنے خط کو اور روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا وہ
نزدیک شہر پناہ کے پس ارادہ کیا اہل حمص نے اسپر تیرون کے چلانے کا پس کہا اسنے کہ ای قوم ٹھہرو اور روکو اپنے ہاتھون کو کیونکہ
ایک شخص تمھین سے ہون اور میرے پاس ایک خط ہی اہل عرب کا پس لٹکائی انھون نے اسکے واسطے ایک رسی اور باندھ دی اسکی
کمر مین [illegible] اور کھینچ لیا اسکو اپنی طرف اور لیگئے اپنے سردار کے پاس پس ٹھہرا وہ اسکے سامنے اور سجدہ کیا اسکے لیے اور دیا
اسکو خط پس کہا اسنے اے بدبخت کہ پھر گیا تو اپنے دین سے اس قوم کے دین کی طرف اسنے کہا کہ ایسا نہین ہی لیکن مین اور میری اولاد
انکی رعایا اور عہد مین ہین اور نہین دیکھی مین نے قوم سے مگر نیکی اور بہتر یہ ہی کہ لڑو تم انسے اسواسطے کہ قوم بڑی سخت اور تند
ہین لڑائی مین نہین ڈرتے ہین موت اور آوار سخت سے اور جنگل مارا ہی انھون نے اپنے دین اور اس چیز مین جو انکے

بنی نے کہا اُنکے واسطے پس مرجانا اُنکے نزدیک بہتر ہی زندگی سے اور بہ تحقیق قسم کھائی ہی قوم نے اپنے دین کی اس بات پر کہ جدا ہونگے وہ تمھارے شہر سے مگر اس حال مین کہ سپرد کر دو گے تم اُنکو شہر یا فتح کریگا اللہ تعالے اسکو اُنکے ہاتھون پر اور قسم ہی حق مسیح اور اپنے دین کی مجکو کہ تم محبوب اور دوست تر ہو مجکو اس قوم سے اور مین چاہتا ہون تمھاری مدد کو سوائے اُنکے اور مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے اُنکی شر لڑائی اور رد بدلے سے پس آشتی اور صلح کرو تم تا کہ سلامت اور محفوظ رہو اور نہ مخالفت کرو تم کہ ندامت اور پشیمانی اُٹھاؤ پس جب سنا مرتس نے قول اُسکا ظاہر ہوا خشم اور غصہ اُسکے چہرے مین اور بڑبڑانے لگا اور کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ اگر نہوتا تو ایلچی تو حکم دیتا مین تیری زبان کے کاٹ ڈالنے کا بسبب تیری جرأت کے ایسی بات کہنے سے میرے فرش پر اور دیا اُسنے خط اُس شخص کو جو اچھی طرح سے پڑھتا تھا عربی کے لکھے ہوے کو اور حکم دیا اُسنے اُسکو خط کے پڑھنے کا پس جواب لکھا اور ابتدا بہ کلمۂ کفر کیا اور اُسکے بعد یہ لکھا **امّا بعد** یا معاشر العرب فانہ قد وصل الینا کتابکم وعلمنا ما فیہ من التہدید ولا بد منا من الحرب والقتال والسلام اور لپیٹا خط اور دیا معاہدی کو اور حکم کیا اُسکو اُتار دینے کا ساتھ رسی کے پس جب آیا وہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور دیا اُنکو خط پس توڑا اور کھولا اور پڑھا اور پڑھکر سنا یا مسلمانون کو پس مائل ہوے وہ لڑائی پر اور تقسیم کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لشکر مسلمانون کو چار گروہ پر اس طریقے سے کہ بھیجا اُنھون نے ایک ٹکڑے کو ساتھ مسیّب رضی بن نجبۃ الفزاری کے پس اُترے وہ باب جبل پر اور بھیجا اُنھون نے دوسرے ٹکڑے کو ساتھ شرجیل رضی بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بھیجا ایک ٹکڑے کو ساتھ مرقال ہاشم بن عتبہ کے اور ایک ٹکڑے کو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور ٹھہرے ابوعبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید باب رستن پر **راوی نے بیان** کیا ہی کہ حملہ کیا اور روانہ ہوے مسلمان اُنکے طرف اور تمام دن وہ لڑتے رہے پس جب دوسرا دن ہوا تب کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سب غلامون کو جو لشکر مین تھے اور حکم کیا اُنکو جانے کا بجانب شہر پناہ کے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کافی ہونگے ہمکو یہ کام اُنکے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ ای سردار تم اپنی رکاب نرم پر رہو اور نہ مخالفت کرو تم میری اس کام مین جو کیا مین نے تا کہ جانین رومی اس بات کو کہ نہین ہی اُنکے واسطے ہمارے نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ اور نہین لڑتے ہین ہم اُنسے بذات خود ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کرو تم جو تمکو منظور اور پسند ہی اور رکھتے وہ غلام قریب چار ہزار کے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ مطلع ہوا اور دیکھا حصار کے اوپر سے غلامون کو مرتس ملعون نے اور تحقیق گرد تھے اُسکے بڑے بڑے بطارقہ اور صلیبان باندھی تھین اُنھون نے اپنے سرون پر اور کہا اُنھون نے کہ نہین جانا تھا ہمنے عرب کو اس صفت سے اور اسوقت تو وہ سب کے سب سیاہ رنگ ہین پس کہا بعض نے اُنمین سے جسنے دیکھا تھا اُنکو اخبار دین مین کہ یہ لوگ گروہ عرب کے نہین ہین بلکہ اُنکے غلام ہین اور یہ بات مکر و فریب سے ہی مطلب اُسکا یہ ہی کہ نہین ہی ہمارے واسطے اُنکے نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ کہ نہین لڑتے ہین وہ بذات خود ہمسے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ غلام لڑتے رہے تمام اس روز آغاز رات تک اور بھیجا مرتس نے ایک ایلچی کو مع خط کے پاس ابوعبیدہ بن الجراح کے پس آیا وہ ایلچی بطرف مسلمانون کے اور دیکھا اُسکو مسلمانون نے اور لیگئے اُسکو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس پوچھا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُس سے کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہون حاکم کی طرف سے اور چاہتا ہون جواب اس خط کا پس لیا ابوعبیدہ بن الجراح نے

۲ [illegible]

اُنمین دو ہتی سے اور رقم کم ہاتکو لڑائی اور سلامتی ۱۲ منہ

اور پڑھا خط اور اسمین یہ لکھا تھا اما بعد یا معاشر العرب قد تبین عندنا مقتلکم وسفه رایکم اذ وجهتم الینا العبید للقتال ونحن نجعة
هذه اللیلة تخرج الیکم واللہ سیصرهم من کتابتہ پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس خط کو مشورہ کیا انھون نے
اس بابت مین مسلمانون سے پس کہا انھون نے کہ ہماری راے یہ ہی کہ لکھیں ہم اس قوم کو اور درخواست کرین ہم انسے اس امر کی کہ دیوین ہمکو
وہ بہت غلہ کھانے کا اور ضمانت کرین ہم انسے اس امر کی کہ کوچ کر جاوین تم انکے یہان سے تا انیکہ فتح کرے اللہ تعالے تیرسوا اس شہر کے پھر رجوع
کرینگے اور پھر نیگے ہم انکی طرف اور صرف ہو چکا ہوگا غلہ انکے کھانے کا اور متفرق ہو گئے ہونگے وہ سب اپنی جگہون مین پس تاخت و تاراج کر ڈالینگے ہم انکو
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھاری راے بہتر اور مضبوط ہی پس اگر چاہا اللہ غالب و زبردست نے تو مین قریب تر ایسا ہی کرونگا جو تمنے بیان
کیا ہی پس طلب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دوات اور کاغذ کو اور لکھا انھون نے جواب خط اہل حمص کا ان الفاظ اور عبارت سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فانی قرأت کتابکم ورایت ان قولکم صلاحا ولسنا ممن یرید البغی علی احد من عباد اللہ عز وجل
وان اردتم ان نرحل عنکم فابعثوا الینا میرة خمسة ایام فان الطریق قدامنا شاسع واذا فتح اللہ علینا رجعنا الیکم فان
تعلمتم ذلک کان صلاحا لکم والسلام اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اسپر اور دیا ایلچی کو پس پڑھا رئیس نے خط کو بہت خوش ہوا
اور ایلچی کیا اپنے رئیسون کو اور کہا انسے کہ بہ تحقیق عرب تمسے غلہ طلب کرتے ہین تا کہ کوچ کر جاوین وہ تمھارے یہان سے اسواسطے کہ
مثل عرب کی مثل جانور درندہ کے ہی کہ جسوقت پا ویگا وہ شکار تو نہ تجاوز کریگا اُس سے دوسرے کی طرف راوی نے بیان کیا ہی
کہ بھیجا رئیس نے قسون کو اور کھول دیا انکے واسطے دروازہ شہر کا پس آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور لیا انھون نے عہد کوچ
کر جانے کا اور پوری ہوئی صلح اس قرارداد پر پھر کہا انسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے اہل حمص ہمنے قبول کیا جو لائے تم ہمارے واسطے
خوشی سے پس اگر تم غلے اور دانے چارے کو ہمارے ہاتھ بیچنا مناسب جانو پس کرو تم اس کام کو انھون نے کہا کہ ہان ہمکو منظور ہی پس مول لیا
مسلمانون نے وہ چیزین جسکے وہ حاجتمند تھے اور کوچ کیا انکے یہان سے اور اہل حمص خوش تھے عرب کے غلہ لینے اور کوچ کر جانے سے راوی نے
بیان کیا ہی کہ کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے حمص سے تا انیکہ آئے وہ رستن مین اور دیکھا اسکو کہ مضبوط اور پانی اسمین کثیر
اور بھرا ہوا لوگون سے ہی پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکے پاس ایلچی کو واسطے گفتگو صلح کے پس انکار کیا اور کہا انھون نے کہ ہم صلح
نکرینگے تا انیکہ دیکھین ہم اس امر کو کہ تمھارا معاملہ ہرقل بادشاہ کے ساتھ کیا ہوتا ہی اور بعد اسکے جو اللہ چاہیگا وہ ہوگا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ ہم جاتے ہین بادشاہ کے شہرون کی طرف اور ہمارے ساتھ اسباب ہی کہ بوجھ ہو گیا ہی ہمکو اور ہم خواہش رکھتے ہین اس امر کی کہ سپرد کرین
اور چھوڑ دیوین ہم اسکو تمھارے شہر مین تا وقت اپنے پھر آنے کے پس لائے اہل رستن ایلچی کو اپنے بطریق کے پاس جسکا نام نقیطا تھا اور آگاہ
کیا اسکو اس حال سے اسنے کہا کہ ہمیشہ سے دستور ہی بادشاہون کا کہ امانت سپرد کرتے ہین بعض انکے بعض کے پاس اور یہ امر مضرت نہین کرتا ہی پس کہلا بھیجا
اسنے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ جو حاجت اور کام تمھارا ہوگا ہم اسکو جلد انجام دینگے واقدی رحمہ اللہ نے ثابت بن علقمہ سے روایت
کی ہی کہا ثابت بن علقمہ نے کہ تھا مین حمص مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس جب کوچ کیا تھا انھون نے اور اترے تھے رستن مین اور بلایا
انھون نے اہل راے اور مشورہ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا انسے کہ جان لو تم اس امر کو کہ یہ شہر بڑا مضبوط ہی اور

نہین ہی کوئی سبیل اسکے فتح کی مگر مکر اور فریب سے اور مین نے ارادہ کیا ہی کہ مقرر کرون مین تم مین سے بیس آدمیون کو بیچ صندوقون مین اور ہو وین کنجی اور قفل اُسکے تمھارے پاس لیس جسوقت پہونچ جاؤ تم شہر مین پس اُنکلو تم اللہ کا نام لیکر اور تم مدد دیے جاؤگے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہرگاہ تمنے یہ ارادہ کیا ہی پس چاہیے کہ ہو وین قفل ظاہر سطح صندوقون مین اور نیچے کے تختے مین زیادگی ہو وین بدون کسی چیز کے پس جسوقت کہ پہنچین قوم نکلین ایکہی ساتھ اور تکبیر کہین اسواسطے کہ مدد نزدیک ہوتی ہی ساتھ تکبیر کے پس منظور کیا اس رای کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور لیا کھانے کے صندوقون کو اور توڑ دیا اُنکے نیچے کے تختون کو اور زیادگی لگائی اُسمین پس پہلے سب کے داخل ہوے صندوق مین ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبہ الفزاری اور ذو الکلاع الحمیری اور عمرو بن معدیکرب اور مرقال ہاشم بن عتبہ اور قیس بن ہبیرہ اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبد الرحمن بن مالک اشتر اور عون بن سالم اور عامر بن طفیل الفزاری اور رافع بن عامر اور ربیعہ بن عامر اور عکرمہ بن ابی جہل اور عتبہ بن العاص اور عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما جنکو سردار مقرر کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُن سب پر رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین پس جب گئین صندوقین رستن مین ڈال دیا اُنکو نقیطا نے اپنی زوجہ کے محل مین جسکا نام ماریہ تھا اور کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے تا اینکہ اُترے وہ ایک گانون مین جسکو لوگ سویدہ کہتے تھے پس جب رات ہوئی بھیجا خالد بن الولید کو ساتھ لشکر زحف کے قریب رستن کے اور اُسی وقت بلند ہوا شور رستن کے اندر اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ حال گذرا کہ جب چھوڑ دیا اُنکو نقیطا نے ماریہ کے محل مین سوار ہوا وہ طرف اپنے کنیسہ کے مع اپنے بطارقہ کے تا کہ پڑھین وہ نماز شکر کی اور بلند ہوئین آوازین اُنکی انجیل کے پڑھنے سے اور سنین اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی آوازون کو پس اُسی وقت نکلے وہ صندوقون سے اور مضبوطی کی اُنھون نے اپنی جانون پر اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارون کو اور قبضہ کر لیا نقیطا کی زوجہ پر اور کہا اُس سے کہ ہم کنجیان شہر کی چاہتے ہین پس دے دین اُسنے کنجیان اُنکو پس جب آ گئین کنجیان اُنکے ہاتھون مین چلے وہ ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور جا پڑے قوم پر اُنکے کنیسہ مین پس نہین دلیری کی کسی نے قوم سے اُنکی طرف نکلنے اور مقابلہ کرنے کی اسواسطے کہ قوم بدون سامان کے تھے اور مقرر کیا عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے ربیعہ بن عامر اور اسید بن مسلمہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور عتبہ بن العاص کو اور سپرد کیا اُنکے کنجیان دروازون کی اور کہا اُنسے کہ کھول دو دروازے کو اور بلند کرو اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر کے اسواسطے کہ بھائی تمھارے چھپے ہوے ہین گرد شہر کے پس اُنھون نے ایسا ہی کیا پس جب کھولا دروازون کو اور تکبیر کہین اُنھون نے جواب دیا اُنکو خالد بن الولید اور لشکر نے ہر جگہ سے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید تھے پس جواب دیا خالد نے اُنکو ساتھ تکبیر کے اور داخل ہوے وہ شہر مین اور سنین اہل رستن نے آوازین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس جانا اُنھون نے کہ وہ مسلمانون کے قبضے مین ہین پس نکلے اُنکی طرف بحالت انقیاد کے اور کہا اُنھون نے کہ نہ لڑینگے ہم تم سے اور ہم تمھارے قیدی ہین پس عدالت کرو تم ہم مین کہ تم ہمکو دوست تر ہو ہماری قوم سے پس عرض کیا اُنپر خالد بن الولید نے اسلام کو پس مسلمان ہوے بعض لوگ اُنمین اور باقی رہے بہت اپنے دین پر باقرار ادائے جزیہ کے اور نقیطا نے کہا کہ مین نہین چاہتا ہون ساتھ اپنے دین کے عوض کو پس کہا خالد بن الولید نے اُس سے کہ نکل جا تو مع اپنے لڑکے بالون کے ہمارے یہان سے پس نکال دیا اُسکو اور متوجہ ہوا وہ بجانب حمص کے اور آگاہ کیا اُسنے اہل حمص کو حال فتح رستن سے پس دشوار گذرا اُنپر یہ معاملہ اور جانا اُنھون نے کہ اہل عرب صبح کرینگے اُنکے یہان ساتھ لڑائی اور تاخت کے پس جب

پہونچی خبر فتح رستن کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو سجدہ کیا اُنھون نے واسطے اداے شکر اللہ تعالے کے اور روانہ کیا
ایکہزار مرد کو اور وصیت کی اُنکو واسطے حفاظت رستن کے اور سردار مقرر کیا اُنپر ہلال بن عامر الیشکری کو پس جب ٹھہرے اور مقام کیا
اُن لوگون نے رستن مین آملے خالد بن الولید اور عبداللہ بن جعفر اور ساتھی اُنکے ابوعبیدہ بن الجراح کے لشکر مین اور متوجہ ہوے وہ
سب بجانب حماۃ کے پس جب پہونچے اور اُترے وہان صبح کے وقت اور داخل تھے حماۃ کے لوگ مسلمانون کی صلح مین جیسا کہ بیان
کر چکے ہین ہم اور اسی طرح اہل شیزر بھی مسلمانون کی صلح مین داخل تھے مگر یہ کہ بطریق اُنکا مر گیا تھا اور بھیجا تھا اُسکی طرف ہرقل طاغی ایک بطریق
ظالم کو جسکا نام نکس تھا پس توڑ دیا اُسنے صلح کو اور چکھایا اہل شیزر کو ذائقہ نقصان کا اور جب خبر ابوعبیدہ بن الجراح کو پہونچی بھیجا
اُنھون نے ایک گروہ مسلمانان اسپ سوار کو پیشتر اپنے بجانب شیزر کے پس تاخت تاراج کیا گردے اُنکے ملک کو اور واقع ہوا شور غل اور سنا نکس
بطریق نے شور اور فریاد قوم کو پس آیا وہ اہل شیزر کے پاس اپنے قلعہ سے اور کہا کہ اے اہل شیزر جانو تم اس امر کو کہ بادشاہ رحیم نے حاکم مقرر کیا ہی
مجکو تمپر واسطے حفاظت تمہارے شہر کے پھر کھول دیا اُسنے خزانہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا اُنکو اور حکم کیا اُنکو لڑنے کا پس تھی تو م اسی حال مین کہ پہونچے خالد
بن الولید مع اپنے ساتھیون کے اور اُترا اُنکے پاس لشکر اور حیران ہوے عقلین اُنکی پس لکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل شیزر کے اِن
الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد یا اہل شیزر فان حسنکم لیس بامنع من حصن بعلبک ولا من رستن ولا رجالکم باشجع
من رجالہم فاذا قراتم کتابی ہذا فادخلوا فی ما خرجتم ولا تحاولوا فیکون وبالا ذلک علیکم اور لپیٹا اور دیا خط ایک شخص
کو معاہدین سے پس جب پہونچا خط اہل شیزر کے پاس دیا اُنھون نے اُس خط کو اپنے بطریق نکس کو پس کہا اُسنے کہ اے تمھاری کیا
اہل شیزر پس کہا اُنھون نے کہ سچے ہین عرب اسواسطے کہ نہین ہی ہماری شہر پناہ اُن لوگون کی شہر پناہون سے زیادہ مضبوط جسکو لے لیا
مسلمانون نے پس کیونکہ شہر زُ اُنکو باز رکھیگا پس بُرا اور سخت کہا نکس نے اُنکو اور لعنت کی اُنپر اور حکم کیا اپنے غلامون کو اُنکے مارنے کا
اور نکلے وہ لڑنے کو پس توڑ دیا اُنکو مسلمانون نے اور داخل ہوے شہر مین اور واقع ہوئی لڑائی پس خوش ہوے مسلمان اس معاملے سے پھر
منادی کرائی ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون مین اس امر کی کہ فتح کیا اللہ تعالے نے اس شہر کو تمپر ساتھ آسانی کے اور یہ تحقیق
نکل گئے ہین اہل حمص اب تمھاری ذمہ داری سے پس اب پھر چلو تم میرے ساتھ اُنکی طرف کو پس سوار ہوے عرب اپنے گھوڑون پر اور
ارادہ کیا تھا اُنھون نے روانگی کا کہ دفعتہً ظاہر ہوا اُنکو ایک بڑا غبار جو آتا تھا اُنکی طرف لطاکیہ کی راہ سے پس جلدی کی ایک گروہ نے طرف اسکے اور
تھا وہ ایک بڑا قسن اور اسکے ساتھ ایک سو نوبر دوش تھے اور اُنکو ایک سو کبر گھیرے ہوے تھے اور وہ نہین جانتا تھا مسلمانون کے اُترنے کا حال
شہر مین **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ ڈانٹا اُنکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور ہانک لیا بزادین کو
اور قید کر لیا قسن اور کبردن کو اور لیکر چلے یہ سب بجانب ابوعبیدہ بن الجراح کے اور پایا اُنکو مہر **منگلون** پر استفسار حال کیا قسن نے پس
بیان کیا اُسنے جو کچھ جانتا تھا اپنے بادشاہ کا حال اور یہ کہ سب قوم اور روسیہ اور سقالیہ اور آفرنج اور آرمن لے لشکر کی ہی بادشاہ کی اور
وہ سب ارادہ رکھتے ہین تمھارے اوپر کا پس بڑا دکھائی دیا یہ امر ابوعبیدہ بن الجراح کو اور عرض کیا اُنھون نے قسن پر اسلام کو پس کہا اُسنے
ترجمان سے کہ کہہ تو اپنے سردار سے کہ شب کو دیکھا تھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور اسلام قبول کیا مین نے اُنکے ہاتھون پر اور

عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسلام کو گبرون پر پس انکار کیا اُنھون نے پس ماریں گردنین اُنکی اور روانہ ہوئے بجانب حمص کے پس نہین خبردار ہوے اہل حمص مگر اُسوقت کہ گروہ مسلمانون نے تاخت و تاراج کی اُنپر پس جنبش کی قوم نے بجانب شہر کے اور بند کرلیا اُسکے دروازون کو اور کہا عذر اور بیوفائی کی عرب نے ہمارے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُترے مسلمان گرد حمص کے اور گھیر لیا اُسکو اور سخت گذرا یہ امر اہل حمص پر پس لکھا اُنھون نے خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس مضمون سے اما بعد یا معاشر العرب الم تخبر بغدر کم وانتم صالحتمونا علی السیرۃ فمرنا کم ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جواب اُسکا اس مضمون سے دیا کہ ہم نہین بیوفائی کرتے ہین اور نہین عہد توڑتے ہین اور آیا نہین جانا تھا تمنے کہ مینے عہد کیا تھا تمسے اس قرارداد پر کہ پھر جاؤنگا تمھارے یہان سے تا اینکہ فتح کرونگا کسی شہر کو شہرہاے روم سے اور اختیار ہوگا مجکو اس امر کا کہ اگر منظور ہوگا تو جاؤنگا مین تمھارے کسی دوسری طرف کو یا آؤنگا مین تمھاری جانب کو اہل حمص نے کہا سچ ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہ تحقیق فتح کیا اللہ تعالے نے ہمارے واسطے شیزر اور رستن کو آسانی سے اور اب نہین ہی تمھارے واسطے ہمارے نزدیک مگر اُس حال مین کہ از سر نو تم صلح کرو پس کہا قسوس نے کہ سچے ہو تم نہین ہی تمپر سرزنش خطا ہماری ہی کہ نہ مضبوطی عہد کی کرلی ہمنے تمسے پھر چلے گئے وہ لوگ شہر کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے لوگون کو اور کہا کہ لو تم سامان لڑائی کو اسواسطے کہ قوم بدون تو تشتے کے ہین اور نہ آنکے مددکے کوئی مدد آنے والی ہی انکے واغی کی طرف سے اعانت طلب کرو تم اللہ سے اور اُسی پر بھروسا کرو تم راوی نے بیان کیا ہی کہ نزدیک ہو مسلمان دروازون سے پس اکٹھا ہوے اہل حمص اپنے بطریق کے پاس اور کہا اُس سے کہ تیری کیا راے ہی اُسنے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ اگر ہم اُنسے اور نہ دکھاوین ہم آنکو اپنی جانب سے ضعف کو اُنھون نے کہا کہ کھانا کہان ہی اور کیا تدبیر ہی اُسنے کہا کہ میرے نزدیک کھانا غلے کا ہی کہ کافی ہوگا تمھارے کھانے کو مدت دراز تک پھر کھولا اُسنے خزانہ اپنے دادا جیس کا جسمین غلہ تھا اور تقسیم کیا اُنکو اور دین اُنکو زرہین اور ہتھیار اور آگے رکھی گئی آنکے انجیل اور گذرانی اُنھون نے وہ رات درانحالیکہ زاری کرتے تھے وہ ساتھ اپنے کلمات کفر کے پس جب صبح ہوئی کھولے گئے دروازے حمص کے اور نکلی قوم ساتھ اپنی جماعت اور سامان اور لشکرہاے فوج اور پانچ ہزار گبرون کے کہ نہین ظاہر تھی اُنکے جسم سے سواے گوشہ پتلی آنکھون کے گویا وہ دیوار لوہے کی تھی اور بے سبر کیا اُنھون نے اپنی جانون کو واسطے موت کے پیچھے اپنے مال اور اہل و عیال کے اور دوڑے مسلمان لوگ اُنکی طرف مثل پھیلی ہوئی ٹیڑیون کے اور حملہ کیا اُنھون نے اُنپر اور گبر لوگ مثل جمے ہوے پتھرون کے تھے کہ نہین دور ہوتے تھے اپنی جگہون سے اور نہین اندیشہ مند تھے اُس معاملے مین پس اُسی وقت شور کیا بطریق نے پس شور کیا رومیون نے اور گرے وہ مسلمانون پر اور چلائے پیدل لوگون نے تیر تاتار زہر آلود کو اور مل گئے دونون فریق اور پیچھے کو پھرے مسلمان اور کثرت سے مقتول اور زخمی ہوے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب ہزیمت مسلمانون کے بہت سخت گذرا اُنپر یہ معاملہ اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے اولاد زنان عربیہ پھر دیکھو بجانب دشمن کے برکت دیوے اللہ تم مین اور اسدن کے پیچھے اور دن بھی ہی حملہ کرو تم ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالے کے پس پھرے مسلمان اور سخت حملہ کیا اُنھون نے اہل حمص پر اور ڈرانے وا شدت سے اُنپر اور آگے بڑھے خالد بن الولید ساتھ جماعت کثیر کے بنی مخزوم سے پس مارتے تھے اُنمین ضرب تلوار کو مثل سوختہ آگ کے اور دیکھا مسلمانون نے اُنمین تلوار اور نیزون کو اور حملہ کیا میسرہ بن مسروق نے ساتھ جماعت بنی عبس کے تکبیر اور تہلیل

بسلسلہ اراویون کے روایت کی ہی کہ کہا سُراقہ نے کہ بھاگے ہم آگے رومیون کے اور تعاقب کیا ہمارا مرلیس نے ساتھ ایک
جماعت کے اپنے گروہ سے اور وہ ایک ہزار آدمی اور بڑے سخت تھے قوم کے اور بھاگے ہم آگے رومیون کے بطلب جوسیہ کے اور
پہونچ گئے اور لے لیا ہمکو بطارقہ نے اور رکھا حمص مین ایک قس بڑھا بڑے مرتبے کا کہ مضبوط کیا تھا اسکو تجربے نے اور جانتا تھا
وہ راہین مکر اور فریب کی اور تھا وہ ایک عالم علما سے روم سے کہ پڑھی تھی اسنے توریت اور انجیل اور صحف شیث اور ابراہیم علیٰ نبینا
وعلیہما الصلوٰة والسلام کو اور ربانی تھی اسنے صحبت بعض حواری[۱] عیسیٰ علیہ السلام کی پس جب چڑھا وہ شہر پناہ کے اوپر
اور دیکھا مسلمانون کو کہ بھاگ گئے اور قبضے مین آگئی جگہ انکی اور لوٹا جاتا ہی اسباب انکا پکار کر کہتا تھا وہ کہ قسم ہی حق مسیح اور
انجیل کی کہ بات مکر اور فریب کی ہی اہل عرب کی طرف سے اور مین نے سمجھی ہی لڑائی ان کی اہل حمص پر سختی ہوئی اہل حمص بتحقیق
اہل عرب نہ صبر کرینگے اپنی اہل اور اولاد کو اگرچہ مار ڈالے جاوین وہ سب کے سب واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ قس شور
کرتا تھا اور اہل حمص لوٹتے تھے توشہ اور اسباب کو اور بطریق مرلیس دیے تھا عرب کی طلب مین پس پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے ساتھ بلند آواز کے کہ پھیرو پھیرو اے گروہ مسلمانون کے برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم مین اور مدد کرے تمھاری
دشمنون پر پس جب سُنی مسلمانون نے آواز انکی پھرے رومیون پر مثل ستارہ ٹوٹنے والے کے آسمان سے اور مثل تیر چلنے والے کے کمان سے
گویا کہ وہ جانور درندہ گروہ در گروہ مارنے والے تھے پس گھیر لیا انکے لشکر اور بطریق کو اور رومی مسلمانون کے بیچ مین مثل تل سفید کے سیاہ
بیل مین تھے پس چڑھایا گبرون نے اپنی کمانون کو اور چلائے عرب نے اپنے تیر اپنے زہردار کو اور مسلمان حملہ کرتے تھے مثل حملہ کرنے
شیر کے اور منڈل باندھے تھے گرد انکے مثل کرکسون کے پس مار گراتے تھے انکو دائین بائین یہانتک کہ انکو نسار کر دیا بہتون کو انمین سے
عطیہ بن فہر الزہری نے بیان کیا کہ جب دیکھا رومیون نے ہمارے معاملے کو اپنے ساتھ حملہ کیا انھون نے ہمپر تا انکہ گرم ہوا تنور لڑائی
کا اور نکل کر دوڑے خالد بن الولید وسط معرکہ گاہ سے ایک گھوڑے پر کہ دم اسکی سرخ تھی اور وہ پہنے تھے کپڑے ہلال بن
حاکم بعلبک کے اور انکے سر پر عمامہ سرخ تھا اور وہ جوش خروش مین تھے مثل شیر مست کے اور نکال لیا تھا اپنی تلوار کو میان سے
اور ہلایا اسکو پس پڑین اس سے چنگاریان اور چمکین مثل روشنی بجلی کے اور پکار اٹھے آواز سے کہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص پر
جسنے نکالا اپنی تلوار کو اور مضبوط کیا اپنے ارادے کو اور پڑھا یا اپنے نیزے کو اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے پس اسی وقت نکالا
عرب نے اپنی تلوارون کو میان سے اور جا پڑے رومیون پر مثل گرنے چیل کے واسطے پرند کے اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو لڑو تم اپنے حریم اور جگہ کے واسطے اور حمایت کرو تم اہل اور اولاد کے واسطے کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ تمھارے
سامنے ہی اور دیکھ رہا ہی تمکو اور مدد دینے والا ہی تمکو تمھارے دشمنون پر اور تھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس حال مین کہ علیحدہ ہو گئے تھے
ساتھ پانچ سو سوار کے بجانب جماعت کے پس ٹوٹ پڑے وہ رومیون پر اور نہین آگاہ ہوئے گبران رومی مگر اسوقت کہ ضربات نیزون نے لیا تھا
انکو مثل آگ روشن کے اور پکار کر کہا مسلمانون سے معاذ بن جبل نے کہ اے جوانمردو لو تم دروازے کو تا کہ نہ نجات پاوین رومی تمھارے
ہاتھون سے پس قصد کیا مسلمانون نے شہر کے دروازون کا جب دیکھا رومیون نے انکو پھینک دیا انھون نے اسباب کو

[۱] حواری معنی لغوی اس لفظ کے گازر اور یاری دہندہ ہین اور یہان مراد اصحاب عیسیٰ علیہ السلام ہین ۱۲

ف اشعار الیوم یوم الکرد الہجمہ ... کا دن حملہ اور جوش

اور قصد کیا اُنھون نے دروازون کا پس مارے گئے رومیون سے جو مارے گئے اور بھاگ بچے اُنمین سے جو بھاگ بچے مہند بن سیف
فزاری نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین بھاگ بچے ایک ہزار سوار ہمراہی ہرقل سے مگر کچھ زیادہ ایک سو سوار سے اور تھی بڑی
مصیبت اُنپر مارا جانا اُنکا دروازون پر اسواسطے کہ عوام الناس اُنمین کے باہر شہر پناہ کے تھے سعید بن زید رضی نے بیان کیا ہے
کہ موجود تھا مین روز واقعہ حمص مین اور تھا مین حریص ساتھ شمار کرنے کشتگان کے پس شمار کیا مین نے سو رومیون کو کہ مارے گئے
تھے سوائے زخمی اور قیدی کے اُنمین سے پس بشارت دی مین نے اس امر کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا اُنھون نے
کہ آیا دیکھا ہے تمنے مارا جانا اُنکے بطریق کا مین نے کہا کہ اگر وہ مقتولین مین ہے تو سوائے میرے اور کسی نے اُسکو نہین مارا ہے ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ کیونکر جانا تمنے کہ وہ بھی کشتہ ہے مین نے کہا کہ دیکھا تھا مین نے ایک مرد موٹے تازے بھاری ڈیل ڈول سرخ رنگ
والے کو اور وہ زرہ وغیرہ اس طرح کی پہنے تھا اور خوشبوے مشک پھیلی تھی اُسکے ریشمی کپڑون سے اور تھی اُسکے ہاتھ مین
ایک تیغ لوہے کی اور تھا وہ رومیون کے بیچ مین پس حملہ کیا مین نے اُسپر اور یہ دعا پڑھی مین نے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُقَدِّمُ قُدرَتَکَ قَبلَ قُدرَتِی
اَللّٰھُمَّ اجعَل قَتلَہٗ عَلیٰ یَدَیَّ وَارزُقنِی اَجرَہٗ ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا آیا پہچانا تمنے برچھے اُسکے مین نے کہا کہ نہین ولیکن
میری نشانی اُسمین ایک تیر ہے جسکو مارا اور چھپا دیا ہے مینے اُسکے دل مین اور دو ضرب تلوار کی ہین اُسکے ازاربند کی جگہ مین ابو عبیدہ
بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ جاؤ اور پہونچو تم اُسکے پاس اور لیکر دے دو اسباب اُسکا سعید کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے
پس جب رکھ دیا لڑائی نے اپنے بوجھ کے لیے مسلمانون کے کپڑے اور زرہین اور ہتھیار اور لائے اُس سب کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے سامنے اور واقع ہوا شور اور چلانا رومیون کا حمص مین اور عورتین اُنکی روتی تھین اور بچے ہوے لوگ اور بوڑھے آدمی اُنکے کنیسے مین
اور بات چیت کی اُنھون نے قسیس اور راہبون سے یہ کہ حمص کو مسلمانون کے سپرد کر دیوین پس نکل کر آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس اور مصالحہ کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے اس امر پر کہ سپرد کر دین شہر کو اُنکے اور ہوویں
وہ اُنکی ذمہ داری مین پس کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہ تم ہماری صلح اور ذمہ داری مین ہوا اور واجب ہوئی ہمپر نیکوخواہی تمھاری
اور چلے جاوینگے ہم تمھارے یہان سے ولیکن نہ داخل ہونگے ہم تمھارے شہر مین اُسوقت تک کہ دیکھین ہم کہ ہمارے اور بادشاہ روم کے
بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہے اور چاہا رومیون نے تعظیم اور تکریم مسلمانون کی ساتھ ٹھہرانے کے حمص مین لیکن منع کیا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح
اس امر سے اور نہین داخل ہوا کوئی شخص مسلمانون سے حمص مین مگر بعد لڑائی یرموک کے اور یہ سب اسواسطے تھا کہ نیک ہوتی تھی
مسلمانون واسطے رومیون کے ساتھ عدالت اور نیکوخواہی کے جریر بن عون نے سنجار سے روایت کی ہے کہا سنجار نے کہ مصالحہ کی
اہل حمص نے بعد مارے جانے لیس کے اور نکلے وہ اور دفن کیا اُنھون نے اپنے مردون کو اور شہید ہوے جماعت مسلمانون سے ایک سو سینتیس
آدمی کہ وہ سب قوم حمیر اور ہمدان کے تھے مگر تین آدمی اہل مکہ سے رحمت کرے اللہ تعالے اُنپر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ پہونچین خبرین ہرقل کو کہ مسلمانون نے فتح کر لیا حمص اور رستن بعد شیزر کو اور چھین لیا اُنھون نے اُس ہدیہ کو جو اُسنے قیصر کے واسطے
بھیجا تھا پس ہوئے وہ اس معاملے سے کاہش جان کو اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے لشکر کے اُن شہرون سے جہان لکھا تھا اُسنے اُنکو

لگی لیا اُسنے جماعت کو اور آراستہ کیا لشکرون کو پس تھا طول لشکر کا انطاکیہ سے آخر لشکر تک لیس فرسخ اور بھیجا اُسنے فوجون کو بجانب
شہر قیساریہ کنارے ملک شام کے تاکہ نگہبانی کرین وہ صور اور عکا اور طرابلس اور بیروت اور طبریہ کی اور بھیجا اُسنے
دوسرے لشکر کو بجانب بیت المقدس کے اور توقف کیا بانتظار آنے باہان ارمنی کے کہ آوے وہ ساتھ قوم ارمن کے اور جمع کی تھی اُسنے قوم
ارمن سے اسقدر جماعت کہ نہین جمع کیا تھا اسقدر کسی بادشاہ نے پس بعد تھوڑے دن کے آیا لشکر اُسکا ہرقل بادشاہ کے پاس اور نکلا بادشاہ
مع اپنے ارباب دولت کے اور پیادہ ہوگیا باہان اور لشکر اُسکا واسطے استقبال بادشاہ کے اور دعائین دین اُسکے تئین اور گیا بادشاہ
بجانب کنیسہ قسوس کے اور بیٹھا اُنکے منبر پر اور ٹھہرے سلوک اور ہرقلیہ اور قیاصرہ کنیسہ مین اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ گریہ وزاری
کے پس منع کیا ہرقل نے اُنکو اس امر سے اور کہا اے اہل صلیب تحقیق مین نے ڈرایا اور دھمکایا تمکو عرب سے پس مانا تمنے میرے کہنے کو اور قسم ہے اپنے
دین کی کہ ضرور وہ مالک ہوجاوینگے میرے اس تختگاہ کے اور گریہ و زاری کام عورتون کا ہے اور تحقیق نکالا ہے واسطے تمھارے اسقدر لشکر
وسامان کہ نہین قدرت رکھتا ہے اس مقدار پر کوئی بادشاہ نصرانی اور تحقیق صرف کیا مین نے اپنے مال اور لوگون کو تاکہ بازرکھون مین اہل
عرب کو تمسے اور تمھارے دین اور آبرو سے پس توبہ کرو تم طرف مسیح کے اپنے گناہون سے اور قصد کرو اپنی رعیت کے واسطے نیکی کا اور نظلم کرو تم
اور صبر کرو تم لڑائی مین اور نہ حسد کرو تم آپس مین اور ڈرتے رہو تم غرور سے کہ جس قوم نے غرور کیا وہ مخذول اور عاجز ہوا اور مین ایک بات
تمسے پوچھتا ہون اور اُسکا جواب تمسے چاہتا ہون پس کہا اُنھون نے کہ سوال کرو تم ہے جو تجھکو منظور ہو پس کہا اُسنے کہ تحقیق تم لوگ بہت
از روے کمک اور شمار کے اور بڑے ہین تم میل تمھارے اور زیادہ ہے قوت تمھاری اہل عرب سے پس کسوجہ اور کہان سے واقع ہوئی تمپر
بازماندگی اور عاجزی حالانکہ ترک اور اہل فارس ڈرتے تھے تمھارے دبدبہ سے اور مکرر اُنھون نے تمھاری طرف کا قصد کیا اور شکست
اُٹھا کر پلٹ گئے اور اب غالب ہوگئے تمپر قوم ضعیف ترین خلق کے جو ننگے بدن اور بھوکے اور بے سامان اور بے ہتھیار ہین اور مار ڈالا اُنھون نے
تمکو بصرے اور حوران مین اور غالب ہوگئے تمپر اجنادین اور دمشق اور بعلبک اور حمص مین پس سکوت کیا قوم نے اس کلام کے جواب سے
اور اُٹھ کھڑا ہوا ایک قس عالم اُنکے دین کا اور کہا اُسنے کہ اے بادشاہ آیا جانتا ہے تو کس وجہ سے عرب ہمپر غلبہ دیے گئے ہین اُسنے کہا
کہ نہین قس نے کہا کہ وہ اسوجہ سے غلبہ دیے گئے ہین کہ ہماری قوم نے تغیر اور تبدل کیا ہے اپنے دین مین اور انکار کی اُنھون نے اُس خبر کی
جسکو مسیح ابن مریم لائے تھے پس ظلم کیا بعضون نے بعض پر اور کوئی ہم مین نہین ہے باشد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہین ہے اور رایگان کردیا
اُنھون نے اپنی نماز کو اور کھایا سود کو اور مرتکب ہوے زنا کے اور ظاہر ہوے ہم مین گناہ اور بدکام اور اہل عرب کا یہ حال ہے کہ فرمانبرداری
کرتے ہین وہ لوگ اپنے پروردگار اور اپنے نبی کی عبادت کرتے ہین راتکو اور روزہ رکھتے ہین دنکو اور نہین سستی کرتے ہین وہ اپنے پروردگار کی
یاد اور اپنے نبی پر درود بھیجنے سے اور کوئی اُن مین ایسا نہین ہے کہ ایک دوسرے پر ظلم اور برائی کا اظہار کرے اور خصلت اور عادت اُنکی
راستی اور عبادت ہے اگر حملہ کرتے ہین تو وہ نہین پھرتے ہین اور اگر ہم اُنپر حملہ کرتے ہین تو نہین پیٹھ پھیرتے ہین وہ جان لیا ہے اُنھون نے
اس امر کو کہ دنیا نیست ہونیوالی ہے اور عالم آخرت پایدار اور باقی ہے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ کلام کہا اُسنے کہ بالضرور اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے ہین
اہل عرب ہمارے اوپر اور ہرگاہ تیرا قول یہ ہے پس کوئی ضرورت نہین ہے مجھکو تمھاری مدد دہی کی اور نہ قیام کرونگا مین تمھارے بیچ مین

اور مین نے میل اور اراده اس امر کا کیا ہی کہ پھیر دون ان لشکرون کو انکے شہرون کی طرف اور لے لون اپنا مال اور لڑکے بالے اور چھوڑ دون
ارض سوریہ کو اور چلا جاؤن بجانب قسطنطنیہ کے پس ہو جاؤنگا مین وہان بے ڈر اہل عرب سے پس جب سُنا قوم نے یہ کلام اسکا
گر پڑے سجدے مین اُسکے سامنے اور کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ تو ایسا نکر اور نخوار اور ذلیل کر تو دین مسیح کو کہ مطالبہ کیا جاویگا تو اس سے
قیامت کے دن اور ملوک سے تجکو عار اور سرزنش لاحق ہوگی اور خوش ہونگے ہمارے غم اور اندوه پر دشمن ہمارے اور اگر تو چلا جاویگا مدد باغ
ملک شام سے تو اقامت کرینگے اہل عرب شام مین بعد ہمارے اور بتحقیق یکجا ہوا ہی ہمارے لیے یہ ایسا لشکر کہ کسی بادشاہ کے واسطے نہین جمع
ہوا تھا اور سامنا کرینگے ہم ساتھ اس لشکر کے اہل عرب کا اور صبر کرینگے ہم انکی لڑائی مین اور شاید مدد نازل ہو ہم پر اور اگر ہوگا غلبہ ہمارے دشمنون کے
واسطے طلب کرینگے ہم نجات اپنی جانون کی پس مقدمۃ الجیش کر تو اس فوج کا جس کسی کو منظور ہو اور چھوڑ اور اجازت دے ہمکو کوچ کرنے کی واسطے
لڑائی اہل عرب کے پس خوش ہوا بادشاہ انکے کلام سے اور میل اور اراده کیا اُسنے اس امر کا کہ بھیجے لشکر کو ہمراہی پانچ بادشاہان روم کے پس پہلے
بنایا اُسنے ایک نشان سنہری دیباج کا اور نشان کے سر پر صلیب جوہر کی تھی اور سپرد کیا اُس نشان کو **قناطر** ملک رومیہ کے اور ہمراه کیا اُسکے
ایک لاکھ سوار قوم روسیہ اور صقالبیہ سے اور خلعت اور تاج اور پٹکا پہنایا اُسکو اور بنایا دوسرا نشان دیباج سفید کا جسمین تھے سونے کے
اور اُسکے سر پر صلیب زبرجد کی تھی اور دیا اُس نشان کو جرجیر ملک **عموریہ** و رطوریہ اور انگوریہ کو اور خلعت دی اُسکو اور کہا اُس سے
کہ سردار مقرر کیا مین نے تجھکو ایک لاکھ رومی پر اور بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا دیرجان کو اور مقرر کیا ساتھ اُسکے ایک لاکھ قوم
مغلیط اور **افرنج** سے اور بنایا چوتھا نشان دیباج سیاه کا اور سپرد کیا **قورير** کو اور سردار مقرر کیا اُسکو ایک لاکھ فوج پر قوم
دوقس اور **ارمن** اور **مغلیط** سے اور خلعت دی اُسکو اور بنایا پانچوان نشان جڑاؤ موتی اور یاقوت کا ایک سنہری چھڑ سے جسکے سر پر
صلیب یاقوت سرخ کی تھی اور سپرد کیا **باہان** ارمنی کو اور وه بہت دوست رکھتا تھا باہان کو اسواسطے کہ تھا وه عقل اور تدبیر اور
شجاعت والے لوگون سے اور وه لڑا تھا مکرر لشکر فارس سے اور کہا اُس سے کہ اے باہان مین نے سردار مقرر کیا تجکو اس سب لشکر پر لیکن
تیرے حکم پر کسی کا حکم نہین ہی اور کہا اُسنے قناطر اور جرجیر اور دیرجان اور قورير سے کہ جان لو تم اس بات کو کہ صلبان تمھاری تحت
صلیب باہان کی ہین اور کام تمھارا متعلق اُس سے ہی لیکن مگر نا تم کوئی امر بدون اسکی راے اور مشورے کے اور تلاش اور طلب کرو تم
اہل عرب کو جہان کہین وه ہون اور نہ خوف اور بزدلی کرو تم اور لڑو اپنے دین قدیم اور شرع مضبوط کے واسطے اور جدا ہو جاؤ تم
چار راہون مین اسواسطے کہ اگر تم سب ایک راه لوگے تو نہ وسعت دیگی وه راه تمکو اور ہلاک کروگے تم زمین کو پھر خلعت دی اُسنے جبلہ
بن ایہم الغسانی کو اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے اور کہا اُسسے کہ رہو تم آگے لشکر کے اسواسطے
کہ ہلاکی ہر شی کی اُسکی جنس سے ہوتی ہی اور لوہا لوہے سے کٹتا ہی اور حکم کیا قسون کو اس امر کا کہ نہلاؤ اُنکو معمودیہ کے پانی مین اور قربانی کرو
اور نماز دعا کی پڑھو اُنکے واسطے **واقدی** رحمہ اللہ نے سالم مولی ہشام بن عمر بن عتبہ سے **روایت** کی ہی کُل فوج جو ہرقل نے
یرموک کی طرف بھیجی تھی چھہ لاکھ تھی تمام گرد ہون اُن کفار سے جو صلیب کا اعتقاد رکھتے تھے اور ایک روایت مین تعداد اس فوج کی
سات لاکھ راشد بن سعید الحمیری نے بیان کیا ہی کہ مین نے پوچھا عمرو سے کہ آیا تم موجود تھے فتوحات شام مین اُنھون نے کہا کہ ہان مین موجود تھا

اور مجکو حرص اور خواہش تھی دریافت کرنے تعداد لشکرون کی پس جب قریب ہمارے ہوئین فوجین روم کی یرموک مین چڑھ گیا مین ایک اونچی زمین پر پس شمار کیا مین نے بیس نشان پس جب ٹھہرے وہ اپنی جگہون مین بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے روماس حاکم بصرے کو واسطے دریافت اور تلاش اُنکی تعداد کے پس گئے روماس تبدیل وضع اپنے اور غائب رہے وہ ایک دن رات پھر واپس آئے پس جب دیکھا ہمنے اُنکو کہا ہوئے ہم ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس آئے اور پوچھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنسے اُنھون نے کہا کہ سنا تھا مین نے قوم کو کہ ذکر کرتے تھے کہ کل فوج دس لاکھ ہے پس نہین جانتا ہون مین کہ وہ اس غرض سے یہ تعداد بیان کرتے ہین کہ سنین اُسکو ہمارے جاسوس اور بیان کرین وہ ہمسے تاکہ ڈر و تم لوگ اُنسے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ ای روماس تمھارے وقت مین ہر نشان کے نیچے کتنے لوگ ہوتے ہین پس کہا روماس نے کہ اے سردار ہمارے لشکرون مین ہر نشان کے نیچے پچاس ہزار ہوتے ہین پس جب سنا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اس کلام کو کہا اللہ اکبر اللہ پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو کم من فئة قليلة آخر تک واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ہرقل نے مطیع اور محکوم کیا اپنے لشکر کو باہان ارمنی کا اور خلعت دی اُسکو سوار ہوا ہرقل اور ملوک اور بجائی گئی قرنائے واسطے کوچ کے اور نکلا ہرقل باب فارس پر واسطے رخصت کرنے اپنے لشکر کے اور چلا ساتھ اُنکے وصیت کرتا ہوا اور کہا قناطر اور جرجیر اور دریجان اور اپنے بھائی تور سے کہ لیوے اور اختیار کرے ہر ایک تم مین سے ایک راہ کو اور حکم ہر ایک کا تم مین سے جاری اور نافذ ہوگا اُسکے لشکر پر اُس وقت کہ صف بندی کرو تم عرب سے لین پس حکمرانی تم مین واسطے باہان کے ہوگی کہ اُسکے ہاتھ کے اوپر کوئی نہوگا اور جانو تم اس امر کو کہ تمھارے اور اہل عرب کے بیچ مین یہی واقعہ جنگ ہے پس اگر غالب ہوجاوینگے وہ تم پس اکتفا اور قناعت کرینگے وہ شام کے شہرون ہی کبھی بلکہ امید کرینگے تم مین اور ڈھونڈھینگے تمکو جن شہرون مین تم جاؤگے اور نہ اکتفا کرینگے مال پر سوا جان کے اور بناوینگے تمھارے بیٹون کو غلام اور لاوینگے تمھاری لڑکیون کو ملکیت مین اور تمھاری عورتون کو لونڈیان بناوینگے پس صبر کرو تم لڑائی پر اور مدد دو اپنے دین اور شرع کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ پھر روانہ کیا اُسنے قناطر کو اوپر گھاٹی طرطوس اور جبلہ اور لاذقیہ پہاڑون کے اور بھیجا جرجیر کو راہ پر معرات اور مصرین کی اور روانہ کیا تور کو حلب اور حماة پر اور بھیجا دریجان کو ارض عواصم اور قنسرین پر اور روانہ ہوا باہان ارمنی پیچھے ہر قوم کے مع اپنے لشکر کے اور پیدل لوگ اُسکے آگے تھے کہ دور کرتے تھے پتھرون اور گھنے درختون کو راہ سے اور نہین گذرتے تھے کسی شہر مین مگر یہ کہ سختی کرتے تھے وہان کے لوگون پر اور مانگتے اور لیتے تھے اُنسے مرغیان اور چڑیان اور وہ چیز جسکی طاقت اور قدرت اُنکو تھی اور لوگ دعا کرتے اُنپر اور کہتے تھے کہ خدا اُنکو پھر ہمپر نہ لاوے اور جبلہ بن ایہم الغسانی مقدمة الجیش تھا اور اُسکے ساتھ بنو غسان تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بھیجا ہرقل طاغی نے اپنے لشکر کو واسطے لڑائی مسلمانون کے موجود تھے جاسوس ابو عبیدہ بن الجراح کے مجاہدین سے لشکر رومیون مین کہ دریافت کرتے تھے اخبار روم کی پس جب پہونچا لشکر شیزر تک جدا ہوئے اُنسے جاسوس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور چلے ڈھونڈھتے ہوے مسلمانون کے لشکر کو پس نپایا اُنکو حمص مین اور کہا لوگون نے اُنسے کہ لشکر مسلمانون کا جابیہ مین ہی اسواسطے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب فتح کیا حمص کو چھوڑا تھا اہل حمص کے نزدیک اس شخص کو جو لیتا تھا اُنسے خراج اور جزیہ اور جاسوس چل کر جابیہ مین پہونچے اور جو دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے بیان کیا پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

یہ حال بڑا معلوم ہوا انپر یہ معاملہ اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور رات گذرانی حالت قلق اور بیقراری مین نہین آنکھ
بند کی بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی اور نماز پڑھی ساتھ مسلمانون کے تاریکی رات مین پس جب فارغ ہوے
وہ نماز سے متوجہ ہوے لوگون کی طرف اور کہا اور دم دلائی انکو اس امر کی کہ نہ پلٹ جاوین وہ یہانتک کہ سنین انکے کلام کو پھر کھڑے ہوے
بحالت خطبہ پڑھنے کے پس حمد اور تعریف اللہ تعالی کی بیان کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا انپر اور رحمت
کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور دعا کی واسطے مسلمانون کے ساتھ مدد اور غلبے کے پھر کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے رحمت کرے اللہ تعالی
تمپر تحقیق اللہ تعالی نے آزمائش تمہاری بلاہای نیک مین کی ہے تاکہ دیکھے وہ کہ کیونکر عمل کرتے ہو تم اور سچا کیا اسنے اپنے وعدے کو اور لایا تمپر
اپنی مدد اکثر جگہون مین اور تحقیق میرے جاسوسون نے مجکو خبر دی ہے کہ دشمن خدا ہرقل نے طلب مدد کی ہے تمپر ترک کے شہرون سے اور روانہ کیا
ہے انکو تمہاری طرف بعد اسکے کہ تجمیل کر دیا ہے انکو ساتھ زاد اور سامان کے چاہتے ہین وہ کہ بجھاوین نور خدا کو اپنے منھون سے اور
اللہ تعالی پورا اور تمام کرنے والا ہے اپنے نور کا اور جان لو تم اس امر کو کہ روانہ ہوے ہین وہ مختلف راہون مین اور وعدہ ان سبکا یہ ہے
کہ ہو جاوین سب تمہارے مقابلے مین اور جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی تمہارے ساتھ ہے اور نہو گا وہ شخص تھوڑا جسکے ساتھ اللہ ہے اور اللہ
تعالی مخذول اور پشیمان کرنے والا ہے تمہارے دشمنون کا اور نہو گا وہ شخص بہت جسکو مخذول اور پشیمان کریگا اللہ تعالی پس کیا رائے ہے تمہاری
اس معاملے مین پھر کہا اپنے بعض جاسوس سے کہ اٹھ کھڑا ہو اور آگاہ کر تو مسلمانون کو اس امر سے جو دیکھا ہے تو نے پس اٹھ کھڑا ہوا وہ اور آگاہ کیا
اسنے مسلمانون کو ساتھ اس خبر کے جو دیکھی تھی اسنے بھاری اور کثیر لشکر سے پس بڑا معلوم ہوا یہ معاملہ مسلمانون پر اور داخل ہوا بعض کے دلون
مین خوف اور دیکھنے لگے بعض انمین کے بعض کی طرف اور کسی نے انمین سے کچھ جواب نہ دیا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کیا ہے تمکو
ہے میرے جواب سے رحم کرے اللہ تعالی تمپر مشورہ دو تم مجکو اپنی رائے سے کہ مین نہین ہون مگر مثل ایک کے تم مین سے پس کلام کیا کچھ لوگون نے
سابق الایمان والون سے اور کہا انھون نے کہ اے سردار تم بزرگی اور مرتبے کے آدمی ہو اور تمہاری شان مین آیات قرآن شریف نازل ہوئی ہین
تم وہ ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو امین اس امت کا مقرر فرمایا ہے اور ارشاد کیا لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ہٰذِہِ الاُمَّۃِ
اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الجَرَّاحِ پس ایسا مشورہ دو تم ہمکو جسمین بہتری مسلمانون کی ہو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ مین مثل
ایک مرد کے ہون تم مین سے کلام کرتے ہو تم کلام کرتا ہون مین بھی مشورہ دیتے ہو تم مشورہ دیتا ہون مین بھی اور اللہ تعالی توفیق دیتا ہے
پس اٹھ کھڑے ہوے انکی طرف دس مسلمان جسمین کچھ لوگ قوم مین اور کچھ لوگ مضر سے تھے اور کہا انھون نے کہ اے سردار تم وہ شخص ہو کہ
تمہارے واسطے بلندی اور مرتبہ ہے اور ہماری رائے تو یہ ہے کہ روانہ ہو تم اپنی اس جگہ سے اور اترو ایک میدان چراگاہ اور جائے کشادہ مین
جو نزدیک ہووے وادی القری کے پس ہونگے مسلمان قریب مدینہ طیبہ کے اور کمک پہونچیگی ہمکو خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے
پس جسوقت آوینگے دشمن ہماری طرف ہونگے ہم غالب اور فتحیاب پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ بیٹھو تم رحمت کرے اللہ تمپر کہ تحقیق مشورہ
دیا تمنے جو تمہاری تجویز مین آیا حالانکہ اگر مین ایسا کرونگا اور چلا جاونگا اپنی جگہ سے برا جانینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے واسطے اس امر کو اور
سرزنش اور ملامت کرینگے وہ مجکو اور کہینگے کہ چھوڑ دیا تمنے ان شہرون کو جنکو فتح کیا اللہ تعالی نے تمہارے ہاتھ پر اور چلے گئے وہان سے

اور یہ امر مثل شکست اور ہزیمت کے تمسے واقع ہوا پھر کہا کہ یہ مشورہ دو مجکو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اٹھ کھڑے ہوئے قیس بن ہبیرۃ المرادی
رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے امین اس امت کے نہ پھرینگے ہم اپنے اہل و عیال کی طرف صحیح و سالم اگر نکل جائینگے ہم ملک شام سے کبھی اور کیونکر چھوڑ دینگے ہم
چشمے بہنے والے اور نہرین اور کھیتی اور انگور اور سونا اور چاندی اور ریشمی کپڑا اور کیونکر پھرینگے ہم بجانب قحط حجاز اور زمین خشک بے گیاہ
اور بغذائے جو اور لباس صوف کے اور ہم لوگ اس مقام مین مثل ایسی عیش وسیع اور پاک مین ہین کہ اگر مار ڈالے جائینگے ہم یہان پس بہشت
وعدہ گاہ ہماری ہے اور ہونگے ہم بیچ ایسی نعمتون کے کہ ہرآئنہ نزدیک کریگا اللہ اس شخص کے جو چھوڑ دیگا اور جاویگا طرف عالم ثابت اور
برقرار اور ہمسایگی محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہین قیس بن ہبیرہ اور کلام حق کہا
انھون نے پھر کہا کہ اے لوگو آیا پلٹو گے تم بجانب شہر تہمہ اور ڈھیلے کے اور چھوڑ دوگے تم ان گبرون کے واسطے محلون اور شہر پناہون اور باغون
اور نہرون اور کھانون اور پینون اور چاندی کو یہ تحقیق سچے ہین قیس اپنے کلام مین اور ہم نہین جانیوالے ہین اپنی جگہ سے تا اینکہ حکم کرے
اللہ تعالی ہمارے بیچ مین اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے پس اٹھ کھڑے ہوئے قیس بن ہبیرہ اور کہا کہ سچے کرے اللہ تعالی تمہارے کلام کو
اور اعانت کرے تمہاری سرداری پر اور نہ جدا ہو تم اپنی جگہ سے اور بھروسا کرو تم اللہ غالب پر پس اگر جاتی رہیگی تمسے فتح اس عالم کی امید رکھتے ہین
ہم کہ نہ جاتا رہیگا ہمسے ثواب اس عالم کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قیس بن ہبیرہ سے کہ مشکور کرے اللہ تعالی تمہارے کامون کو پس
رائے تمہاری ہے اور پذیرہ ہوا قول مسلمانون کا ساتھ اچھائی تجویز قیس بن ہبیرہ کے مگر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہ وہ چپ تھے اور
کچھ نہین بولتے تھے پس سامنے آئے انکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے ابا سلیمان بتحقیق تم مرد بزرگ منش اور تیز ہوا
اور چالاک ہو اور تم صاحب رائے اور ارادہ اور صبر سب کامون کے ہو پس تم کیا کہتے ہو قیس کے کلام مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ
ہان سنا مین نے مشورہ قیس کا مگر یہ کہ میری رائے سوائے انکی رائے کے ہے ولیکن مین نہین چاہتا ہون کہ مخالفت کرون مین مسلمانون
کی اور بتحقیق متفق ہو چکی ہے رائے انکی اس جگہ کے ٹھہرنے مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیان کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اگر ہوگی
رائے تمہاری موافق واسطے مسلمانون کے اختیار کرونگا مین اسکو اور ہونگا مین تابع تمہاری رائے کا پس کہا خالد بن الولید نے
کہ جان لو تم اے سردار اس امر کو کہ اگر ٹھہرے رہوگے اپنی اس جگہ مین پس بتحقیق اعانت دوگے تم اپنے اوپر دشمن کو اسواسطے کہ یہ مقام
جابیہ کا نزدیک ہے قیساریہ سے اور دشمن قسطنطین ہرقل کا بیٹا چالیس ہزار کی جماعت سے ہے اور اہل اردن بسبب تمہارے خوف
کے وہان یکجا ہوئے ہین اور مین تمکو یہ مشورہ دیتا ہون کہ کوچ کرو تم اپنی جگہ سے اسطرح سے کہ گویا تم استقبال کرنے والے ہو اپنے
دشمن کے اور چھوڑ دو تم اذرعات کو پس پشت اپنے یہانتک کہ جا اترو تم یرموک مین اور ہوگی مدد اور کمک امیر المومنین کے پاس سے
آکر ملنے والی تم مین اور سامنے اپنے دشمن کے بیچ جگہ کشادہ اور قابل دوڑانے اور گرداوے گھوڑون کے ہوگے مین جب کہا خالد بن الولید نے
یہ کلام مسلمانون نے کہا کہ مشورہ خالد بن الولید کا بہتر ہے ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے اور اٹھ کھڑے ہوئے ابو سفیان اور کہا کہ اے سردار عمل
کرو تم خالد بن الولید کی رائے پر اور روانہ کرو انکو اس جانب کو جو نزدیک رقادہ کے ہو کہ ہو وہ بیچ مین ہمارے لشکر اور
رومیون کے لشکر کے جو اردن مین مقیم ہے تاکہ سختی اور دشواری مین نہ پڑے ہمارا لشکر وقت ہمارے کوچ کرنے کے ہو اسطے کہ قریب ہے

نام موضع بشام

کہ بلند ہونگی واسطے کوچ لشکر کے اِن ورخشون سے آوازین پس داخل ہوگی تمہارے دشمنون کے دلون مین طمع اور امید پس آگاہ ہونگے وہ
بارادۂ غارتگری پاکر اور قریب ملاقی ہونگے اُنسے خالدبن الولید مع اپنے ہمراہیون کے پس کہا خالدبن الولید نے کہ قسم ہے خدا کی ای ابی عبیدہ کہ
یہ بات تونے میرے دل کی کہی اور میری رائے یہی تھی پس کوچ کیا مسلمانون نے اور بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُس لشکر خالدبن الولید کو
جو آیا تھا اُنکے ساتھ عراق سے اور خالدبن الولید کے ساتھ کیا اُس لشکر کو اور حکم دیا اُنکو کہ رہین وہ مسلمانون کی نگہبانی پر اور طلیعہ اُنکے
لشکر کے پس ایسا ہی کیا خالدبن الولید نے اور واقع ہوا شور مسلمانون کا وقت اُنکے کوچ کرنے کے یہانتک کہ سُنی گئی آواز اُنکے شور کی
ایک نہر تسع پر اور طلب کیا اُنھون نے یرموک کو اور سُنی آن رومیون نے جو کہ تھے اردن مین آواز مسلمانون کی وقت اُنکے کوچ کے
پس طلب کیا رومیون نے مسلمانون کو اور گمان کیا فرار کا نسبت مسلمانون کے اور امید کی اُنمین اور ملاقی ہوے وہ خالدبن الولید
اور لشکر زحف سے پس آگے آئے وہی آسپن جب دیکھا خالدبن الولید نے گروہ مشرکین کی باگون کی طرف درانحالیکہ وہ آگے آنے والے تھے
پس ہنسے اور کہا کہ احتیاط رکھو کیا اچھی زرہ مضبوط ہے پھر پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے کہ لو تم یہ نشانی غلبے کی ہے پس نکالا مسلمانون نے
تلوارون کو اور بڑھایا نیزون کو اور حملہ کیا خالدبن الولید اور مرقال اور ضرار بن الازور اور طلحہ بن نوفل عامری اور عامر بن الطفیل
اور زہیر ابن اکال الدم اور ہلال بن مرہ اور صخر بن غانم اور مثل اُنکے اور لوگون نے پس نہوئی رومیون کو طاقت اُنکے مقابلے کی
پس پیٹھ پھیر کر بھاگے وہ اور مسلمان مارتے اور قید کرتے تھے اُنکو یہانتک کہ ڈال دیا زمین پر اُنھون نے رومیون سے ایک بڑا پشتہ کشتون کا
اور قریب ہوے اُنسے خالدبن الولید وقت ہزیمت کے دریاے اردن تک پس ڈوب گئی اُسمین ایک جماعت کثیر رومیون کی پھر روانہ ہوے
خالدبن الولید مع اپنے ہمراہیون کے بارادۂ شمول لشکر ابوعبیدہ بن الجراح کے اسواسطے کہ وہ پہونچ گئے تھے یرموک مین اور چھوڑا تھا اُنھون نے جابیہ ؟ اور
کو پس پشت اپنے اور تھا وہان ایک بڑا ٹیلا مثل پہاڑ کے پس چڑھایا ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کی عورتون اور اُنکی اولاد کو اُس
ٹیلے پر اور حکم کیا اُنکو ہشیار اور بیدار رہنے کا اور کھڑے کیے نگہبان اور مقرر کیے طلائع اور جاسوسون کو ہر راہ پر اور آئے خالدبن الولید
لڑائی سے اور اُنکے ساتھ قیدی اور مال غنیمت کا تھا پس دعا دی خیر کی جزاے خیر دی اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ قسم ہے خدا کی نشانی
غلبے کی ہے بشارت ہو تمکو پروردگار عالم کی طرف سے اور ٹھہرایا مسلمانون کو یرموک مین اور وہ لوگ ساتھ سامان و ہشیاری کے مستعد تھے واسطے
لڑائی دشمنون کے گویا کہ وہ منتظر وعدہ کے تھے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اِس امر کی کہ ملوک نے کوچ کیا ہے بجانب یرموک کے پس بھیجا اُسنے
اپنے ایلچی کو بجانب ماہان کے درانحالیکہ وہ سرزنش اور ملامت کرتا تھا ماہان کو اور سست سمجھتا تھا اُسکی رائے کو توقف روانگی مین اور پیچھے
کرتا تھا اُسکو چلنے پر بجانب لڑائی مسلمانون کے پس جب پہونچا ماہان کے پاس خط قسطنطین کا بلایا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو اور پڑھ کر سُنایا خط اُنکو اور
حکم کیا اُنکو چلنے کا اور کہا اُسنے ملوک اور بطارقہ سے کہ نہو کر گذرو تم کسی شہر مین شہرہاے شام سے مگر یہ کہ اپنے ساتھ لے لو تم وہان کے
لوگون کو خوشی یا جبر سے پس روانہ ہوئی فوج رومیون کی بعض کے پیچھے بعض اور نہین پہنچتے تھے وہ کسی شہر مین اُن شہرون سے
جنکو مسلمانون نے فتح کیا تھا مگر یہ کہ درشتی اور ملامت کرتے تھے اُنکو اور کہتے تھے سختی ہو تمپر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے جانب
اہل عرب کے پس وہ لوگ کہتے تھے کہ تم ہمسے زیادہ تر مستحق ملامت کے ہو کسواسطے کہ تم لوگون نے فرار اختیار کیا اُنسے اور چھوڑ دیا تمنے

ف ۱ بیان کوچ کرنے لشکر مسلمانون کا جابیہ سے بجانب یرموک کے ۱۲

ف ۲ ذکر لڑائی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا ساتھ اہل اردن کے وقت روانگی یرموک کے ۱۲

ہمکو نشانہ واسطے بلا کے پس مطیع نہ پایا ہمنے اپنی جان کو واسطے اِن عرب کے پس پہچانتے تھے رومی حق بات کو اور سکوت کرتے تھے اُنکے جواب سے اور ہمیشہ لیتے تھے عوام الناس کو آگے اپنے تا انکہ پہونچے وہ یرموک مین پس اترے وہ بمقام دیر الجمیل کے اور وہ نزدیک تھا زمین قاد اور جولان سے اور اپنے اور مسلمانون کے بیچ مین تین فرسخ جگہ چھوڑی اور پڑاؤ اُنکے لشکر کا چہ فرسخ طول اور عرض مین تھا پس جب پورا ہوگیا لشکر روم کا دکھلائی دیے او قریب ہوے لگے گروہ اُنکے مسلمانون کے لشکر پر اور تھا وہ جبلہ بن ایہم غسانی اور ساٹھ ہزار عرب متنصرہ جو مقدمۃ الجیش باہان کے تھے پس جب کہا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بجانب کثرت دشمن کے کہا اُنھون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عطیہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ نہین مشابہت دیا جاتا تھا لشکر رومیون کا مگر ساتھ پھیلی ہوئی ٹیڑی کے جسوقت بند کر دیتی ہے وہ کنارہ ہاے آسمان اور زمین کو بسبب اپنی کثرت کے اور دیکھا مین نے مسلمانون کو کہ بدل گئین رنگتین اُنکی اور ظاہر ہوا اُنسے رنج اور گھبراہٹ اور نہین جدا ہوتے تھے وہ قول لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دیکھتے تھے اُنکی طرف اور کہتے تھے ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا آخر آیت تک اور اختیار کیا مسلمانون نے احتیاط کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسون کو اور حکم کیا کہ داخل ہودین وہ قوم کے لشکر مین اور دریافت کرین مسلمانون کے واسطے خبر اُنکی پس روانہ ہوے اور غائب رہے ایک دن اور ایک رات اور پھرے وہ بجانب لشکر مسلمانون کے اور بیان کیا اُنسے حال تعداد اُنکا اور گروہ اور گھوڑے اور ہتھیارون کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ امید رکھتا ہون مین اللہ برتر سے اس امر کی کہ ہو جاوے ساز و سامان اُنکا مال غنیمت ہمارے واسطے پس جب اترا باہان مع اپنے لشکر کے مسلمانون کے مقابلے مین نہر یرموک اور بلد قاد اور ارض جولان اور بلد سواد پر چند روز نہ لڑے وہ مسلمانون سے اور نہین ڈالا اُنپر لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سبب توقف اور پھر جانے باہان کا مسلمانون کی لڑائی سے یہ تھا کہ ہرقل نے ایک ایلچی بھیج کر باہان کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ نہ جاری کر تو لڑائی کو اپنے اور مسلمانون کے بیچ مین یہانتک کہ بھیج تو اُنکے پاس ایک ایلچی کو اور وعدہ کر تو اُنسے ہماری طرف سے ہر سال مین ساتھ مال کے واسطے اُنکے سردار عمر رضی اللہ عنہ اور اُنکے ہر امیر کے اور یہ کہ اُنکے قبضے مین رہیگا جابیہ سے حجاز تک پس جب پہونچا ایلچی باہان کے پاس اور بیان کیا اُس سے پس کہا باہان نے کہ افسوس ہے کہ بلا دین عرب ہمکو اس امر کی طرف پس کہا جرجیر نے کہ جو بادشاہ نے کہا اُسکے کرنے مین تجھکو کیا مشقت ہوگی پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ جا تو اُنکی طرف اور طلب کر تو اُنمین سے کسی ایسے مرد عاقل کو جس سے بات چیت کرے تو اِس امر مین جو سنا ہے تو نے اور کوشش کر تو اس معاملے مین پس پہنے جرجیر نے ریشمی کپڑے اور باندھا اُسنے سر بند ریشمی سنہرا اور ڈال لیا گردن مین حمیل وغیرہ کو اور سوار ہوا ایک بڑے شہر ہٹی پر جسپر سنہری زین تھی اور نکلے اُسکے ساتھ ایک ہزار آدمی قوم مذہبیہ سے پس جب ظاہر اور قریب ہوا وہ مسلمانون کے لشکر کے ٹھہرا اُنکے سامنے اور کہا اے گروہ مسلمانون کے سامنے آوے ہمارے تمھارا سردار تاکہ بیٹھیں ہم آپس میں اور ہم پر گفتگو اپنی اور شاید کہ ہم مصالحہ کر لیویں ورنہ خونریزی کرین ہم اور سنا اُسکے کلام کو مسلمانون نے اور آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس سوار ہوے وہ اپنے گھوڑے پر اور چلے بجانب جرجیر کے یہانتک کہ ملگئین گردنین اُن دونون کے جانورون کی اور لوگ

ذکر پہونچنے لشکر اور پڑاؤ کا یرموک مین ۱۲

ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکفرین

ترجمہ تمام آیت اے پروردگار ہمارے ڈال تو ہم مین صبر اور جمی مضبوط کر ہمارے قدمون کو اور مدد کر ہماری اس کافر قوم پر ۱۲

جرجیر کا اوپر جانا رومی کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے اور اُسکا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے ۱۲ بات چیت کرنا ۱۲

دیکھتے تھے اُن دونون کی طرف پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای بھائی کفر کے کہ تو جو مجکو کہتا ہی اور پوچھ جو تجکو پوچھنا ہی پس کہا جرجیر نے
کہ ای برادر عرب نہ فریب مین ڈالے تمکو یہ کہنا تمھارا کہ بھگا دیا ہمنے رومیون کو بہت جگھون مین اور فتح کر لیا ہمنے اُنکے شہرون کو پس نہ گمان کرو تم
اب اُس خبر کو جو تمھارے سامنے آئی ہی اسواسطے کہ ہمارے ساتھ تمام مختلف زبانون کے لوگ ہین اور آپس مین قول و قسم کی ہی روم اور
ارمن نے اور معاہدہ اس امر کا کیا ہی کہ نہ بھاگینگے وہ تمھارے مقابلے سے اور تمکو اُنکے مقابلے کی طاقت نہین ہی پس پھر جاؤ تم اپنے شہرون
کی طرف کہ بہ تحقیق پایا اور پہونچ گئے تم بادشاہ کی زمین سے اسقدر کو کہ پایا تمنے اور بہ تحقیق قصد اوسی امر کا کیا ہی عظیم روم نے
کہ نہ ترک کرے تمھارے ساتھ احسان کرنے کو اور رد دیتا ہی اور ہبہ کرتا ہی اسقدر جو لیا ہی تمنے شہرون سے سال کی مدت مین اور لے لیا ہی
تمنے گھوڑے اور ہتھیار اور جب تم آئے تھے تو پاپیادہ چلتے تھے اور اب تم نیک اور خوشحال ہو گئے ہو پس منظور اور قبول کرو تم اُس امر کو
جسکی طرف بلاتا ہون مین تمکو ورنہ ہوجاؤگے تم ہلاک ہونے والون سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آیا تو کہہ چکا اُسنے کہا ہان پس
تمھارا جواب کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو تو نے حال اپنے ساتھیون کا قوم روم اور ارمن سے اور قصد نہ بھاگنے کا اُنکی نسبت بیان
کیا پس خطا کی تونے اس کلام مین اور ہمکو تلوار سے دھمکانے اور ڈرانے مین اسواسطے کہ ہم تلوار سے نہین ڈرتے ہین اور ہم شمشیر زنی کو
سیکھے ہین اور اپنے کام مین ہم یقین رکھتے ہین اور ضرور ہم فتح کرینگے تمھاری زمین کو اور لے لیوینگے تمھارے بادشاہ کے خزانے کو جیسا کہ
وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور ہمارے نبی کا وعدہ خلاف نہین ہی اور جو تو نے حال معاہدہ رومیون کا
در باب نہ بھاگنے کے بیان کیا ہی پس چھپا لینگی رومیون کو نیزے اور تیغین ہماری تلوارون کی پس بھاگینگے وہ اپنے پیچھے کو اور کہنا اور ڈرانا
تیرا اپنی کثرت تعداد اور جماعت پر پس تحقیق دیکھا ہی تنے حال قلت اور ضعف ہمارا کیونکر بھڑے ہم تمھاری بڑی جماعتون باسامان
اور ہتھیار سے اور زبردست ترین چیزون کا ہمکو وہ دن ہی جسدن جاری کرینگے ہم لڑائی کو یہانتک کہ معلوم ہوجاویگا کہ کون ہم مین کا ایسا
ہی جسکی خواہش اور تمنا لڑائی ہی پس جب سنا جرجیر نے کلام اُنکا متوجہ ہوا وہ ایک مرد رومی کی طرف اور کہا کہ سختی ہو تجھپر ای بھیل
بادشاہ بڑا پہچاننے والا اس قوم کا ہی پھر پھیری اُسنے باگ اپنے گھوڑے کی اور پلٹ گیا باہان کی طرف اور آگاہ کیا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح
کی گفتگو سے پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ آیا کہا اور بلایا تونے اُنکو بجانب مصالحے کے اُسنے کہا نہین قسم ہی حق مسیح کی کہ مینے اس بارہ مین
کوئی آغاز گفتگو نہین کی ولیکن بھیج تو اُنکے پاس بعض عرب متنصرہ کو اسواسطے کہ عرب بعض اُنمین کے بعض کی طرف میل کرتے ہین پس اُسی وقت
بلایا باہان نے جبلہ بن ایہم غسانی کو اور کہا اُس سے کہ جا تو اِن قوم کی طرف اور ڈرا تو اُنکو ہماری کثرت سے اور ڈال تو اُنکے دلون مین خوف
اور دہشت کو اور اُتار تو اُنپر مکر اور فریب اپنا پس نکل کر روانہ ہوا جبلہ تا آنیکہ مسلمانون کے سامنے آ ٹھہرا اور پکار کر کہا اُسنے اپنی بلند
آواز سے کہ ای گروہ عرب کے آوے تم مین سے میرے پاس کوئی مرد اولاد عمرو بن عامر سے کہ گفتگو کرون مین اُس سے پس سنا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ کا اور کہا مسلمانون سے کہ بھیجا ہی قوم نے تمھارے پاس ابنای جنس کو بارادہ مکر و فریب کے بسبب پاس
یگانگت اور قرابت کے پس بھیجو تم اُسکے سامنے ایک مرد کو انصار سے پس جلدی کی اُسکے پاس جانے کی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے
اور کہا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار مین اُنکے پاس جاؤنگا اور سنونگا جو وہ کہیگا اور جواب اُسکا دونگا پس جلدی اپنے

نام ۔۔۔ ۱۲

ذکر گفتگو جبلہ بن ایہم غسانی کا عبادہ بن صامت سے ۱۲

شنوہ قبیلہ ایست از یمن ۱۲

گھوڑے پر سوار ہوکر گئے عبادہ بن صامت سامنے جبلہ کے پس دیکھا جبلہ نے ایک مرد سخت سیاہ رنگ کو کہ گویا وہ قوم شنوہ سے ہی اور ڈرا
اُنکے دیکھنے سے بسبب بڑائی اُنکے ڈیل ڈول کے پس کہا جبلہ نے کہ ای جوان تم کن لوگون سے ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ مین اُس قوم سے
ہون جس قوم کا آدمی تونے طلب کیا ہی مین والا عمرو بن عامر سے ہون جبلہ نے کہا مبارک ہو تمکو کون قبیلے سے ہو تم عبادہ بن صامت نے کہا
مین قبیلہ خزرج سے ہون مین عبادہ بن صامت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس سوال کر تو جو تجکو منظور ہی پس کہا جبلہ نے کہ
ای بیٹے چچا کے مین نہین آیا ہون تمھاری طرف مگر اسوجہ سے کہ مین جانتا ہون کہ اکثر تمھاری جماعت کے لوگ غریب ور بگانے ہین پس مین
بہتر خواہ اور مشورہ دینے والا تمھارا ہون اور یہ قوم جو اُترے ہین گرداگرد تمھارے اُنکے ساتھ ایسا لشکر ہی کہ نہین سامنا ہو سکتا ہی تمکو اُس سے
اور لشکر کے پیچھے لشکر ہی اور یہ بات نہ کہو تم کہ ہمنے کاٹ ڈالا ہی تمھاری جماعتون کو ایک بعد دوسرے کے اور جان لو تم کہ لڑائی گھومنے والی مثل
ڈول کے ہی اور غالب ہو جائینگے وہ تمپر تو نہو گی تمکو کوئی جاے پناہ مگر غریب اور اگر وہ شکست اُٹھاوینگے تو پلٹ جائینگے وہ اپنے لشکرون
اور شہر پناہون اور خزانون اور شہرون کی طرف اور جو تمنے پایا ہی پس لے لو تم اُسکو اور پھر جاؤ تم اپنے شہرون کی طرف عبادہ بن
صامت نے کہا کہ فارغ ہوا تو اپنے کلام سے جبلہ نے کہا کہ ہان تم کہو جو تمکو منظور ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ ای جبلہ آیا نہین جانتا تو نے
اُس چیز کو کہ ملاقی ہوے ہم تمھاری پہلی جماعت سے اجنادین وغیرہ مین اور کیونکر فتح اور غلبہ دیا ہمکو اللہ تعالی نے تیرا اور بھگا دیا تمھارے
نافرمانی کرنے والون کو اور ہم جانتے ہین اس امر کو کہ جسقدر تمھاری جماعت باقی ہی اُسکا معاملہ ہمپر آسان ہو گیا ہی اور ہم لڑتے ہین اور لڑینگے
ایسے دین سے کہ چاہتے ہین ہم مدد وہی اُسکی نہین ڈرتے ہین ہم جو آگے آتا ہی ہمارے اور نہین پروا کرتے ہین ساتھ تمھاری جماعت کے اور
ہم حریص اور خواہشمند ہین خونریزی مین پس نہین دیکھتے ہم کوئی چیز بہت میٹھی رومیون کے خون سے اور مین دعوت کرتا ہون ای جبلہ تجکو
بجانب اسلام کے اور داخل ہو تو مع اپنی قوم کے ہمارے دین مین تاکہ حاصل ہو تجکو بزرگی دنیا اور آخرت کی اور نہو تو تابع ایسے امر کا کہ خدا
کرے تو اپنی جان کو اُسپر ساتھ بُرائی اور مشقت کے اور تو رئوساے عرب سے ہی اور ہمارا دین ظاہر اور غالب ہو چکا ہی پس تبعیت کر اور اختیار کر تو
راہ اُس شخص کی جسنے رجوع کی بجانب حق کے اور کہہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس خشمناک ہوا جبلہ کلام عبادہ بن صامت سے اور کہا
اُسنے کہ چپ رہو تم میرے سامنے ایسے کلام سے کہ نہین جدا ہونے والا ہون مین اپنے دین سے عبادہ بن صامت نے کہا کہ اگر انکار کرتا ہی تو
اور رہیگا اپنے کفر پر پس ڈر اس امر سے کہ ڈالین ہم تجکو اہل نیزہ بازی مین کہ ہم ہرگز نہ پہونچانے والے ہین لڑائی مین اور اگر لیوینگی تجکو
ہماری تلوارین تو نہ رہائی پاویگا تو اُنکی لوگون کی تیزی سے اور چھوڑ دے تو ہمکو اور رومیون کو اپنے حال پر کہ وہ بہ نسبت تیرے
آسان اور سبک ہین ہمپر اور اگر تو انکار کریگا اس سے اور آمادہ رہیگا اُنکی مدد دہی پر تو اُتریگی تجھپر وہ چیز جو اُتریگی اُنپر پس خشمناک ہوا جبلہ اور
کہا اُنسے کہ تم کس وجہ سے مجکو اپنی تلوارون سے ڈراتے ہو آیا نہین ہون مین مثل تمھارے اور نہین ہوتا ہی ایک مرد مقابل ایک مرد کے عبادہ
بن صامت نے کہا کہ جان لیا ہی ہمنے اس امر کو کہ تو ہمارے پاس مکر اور ہمارا نقصان کرنے آیا ہی حالانکہ ہم مثل تم لوگون کے نہین ہین سختی ہو تیرا
حال یہ ہی کہ ہم باوصف اپنی قلت جماعت کے توحید کرتے ہین اپنے پروردگار کی اور درود بھیجتے ہین اپنے نبی پر اور ہمارے پیچھے ایک لشکر ہی کہ
بھر لیگا وہ کنارہ ہاے عالم کو جبلہ نے کہا کہ مین تمھارے پیچھے کوئی لشکر مثل اس لشکر کے جو تمھارے ساتھ ہی نہین دیکھتا ہون اور نہ کوئی اور گروہ

تمھارا مدد کرنے والا ہی عبادہ بن صامت نے کہا کہ تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا کی اپنے کلام مین ہمارے پیچھے لوگ بزرگ شریف دلیر سخت ہین
کہ جانتے ہین موت کو غنیمت اور زندگانی کو تاوان ہر ایک اُنمین کا بذاتہ لشکر ہی آیا بھول گیا تو عمر رضی اللہ عنہ اور اُنکی شدت اور غضب علی کو
اور عثمان رضی اللہ عنہ اور اُنکی دانش اور جوانمردی کو اور علی کرم اللہ وجہہ اور اُنکے دبدبہ کو اور عباس اور طلحہ اور زبیر اور فلان اور فلان لوگ
جو کہ جمع ہوے ہین اُنکے پاس مسلمانان مکہ اور طائف اور یمن وغیرہ سے پس جب سنا جبلہ نے یہ کلام کہا اُسنے اے بیٹے چچا کے آیا تھا مین بارادے
تمھاری نصیحت کے پس ہرگاہ انکار کیا تمنے پس مین درخواست کرتا ہون تجسے اس امر کی کہ سوال کرو تم اپنی قوم سے کہ قبول کرین وہ
صلح کو جسکی طرف ہم اُنکو بلاتے ہین عبادہ بن صامت نے کہا قسم ہی خدا کی نہ صلح ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچ مین مگر ساتھ ادائے جزیہ یا اسلام یا تلوار کے
اور اگر ہوتا غدر اور بیوفائی کرنا امر بد ہمارے نزدیک ہر آئینہ بلند کرتا مین تیرے اوپر اپنی اس تلوار کو اور بھیج دیتا تیری روح کو دوزخ کی طرف پس جب سنا
جبلہ نے کلام عبادہ بن صامت کا حالانکہ اُنھون نے نہ موافقت کی جبلہ سے کلام مین اُسکی جانب کو پس پھرا وہ ڈرتا ہوا بجانب باہان کے درآنحالیکہ بھر
لیا تھا اُسکے دل نے گفتگو سے عبادہ بن صامت سے خوف اور ڈر کو پس جب ٹھہرا وہ آگے باہان کے ظاہر تھا اُسکے چہرے سے خوف پس کہا باہان نے جبلہ سے کہ
تیرے پیچھے کیا حال ہی اُسنے کہا کہ اے بادشاہ مین نے ڈرایا اور رعب ڈالا اُنپر پس اُنکے نزدیک یکسان ہی اور اُنھون نے کہا ہی کہ نہین ہی ہماری خواہش
اور آرزو مگر لڑائی باہان نے کہا کہ یہ کیا بے صبری ہی جو تجسے ظاہر ہوئی ہی آیا نہین ہین وہ عرب مثل تمھارے مین نے سنا ہی کہ وہ تیس ہزار ہین اور تم
ساٹھ ہزار ہو آیا نہین لڑ سکتے ہین دو آدمی تمھارے اُنکے ایک آدمی سے لے تو تم اُنکو اور جا تو اے جبلہ اور تیرے بھائی بند اُنکی لڑائی کے واسطے اور
ہم تمھارے پیچھے ہین پس اگر فتح اور غلبہ پایا تمنے اُنپر تو ہوگا ملک ہمارے بیچ مین مشترک اور ہوگے تم نزدیک ترین لوگون کے ہمسے پس دیگا بادشاہ تمکو
وہ ملک ہمارا جو عرب نے لے لیا ہی اور باہان ترغیب دیتا تھا جبلہ کو بخشش اور انعام مین اور خواہش دلاتا تھا اُسکو لڑائی پر پس منظور کیا جبلہ نے یہ
اور آگاہ کیا اپنی قوم بنو غسان کو اور حکم کیا اُنکو کہ ہشیار ہو جاوین اور زرہین پہنین پس ایسا ہی کیا قوم نے اور سوار ہوے ساٹھ پورے لوہے کے
درآنحالیکہ نہین ملا تھا کوئی رومی اُنمین اور آگے اُنکے جبلہ بن ایہم سنہری زرہ پہنے ہوے اور لٹکائے ہوے تھا اُس تلوار کو جو بنائی ہوئی تبابو کی تھی
اور اُسکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جو ہرقل نے اُسکے واسطے بنایا تھا پس چلا وہ بجانب صحابہ کے ساٹھ ہزار کی جماعت سے پس جب دکھائی دیے اور
قریب ہوے وہ مسلمانون کے مثل دیوار آہنی کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ باتین کر رہے تھے عبادہ بن صامت سے جو اُنکے اور جبلہ کے
بیچ مین ہوئی تھین ناگاہ دکھائی دیے اُنکو بنو غسان پس جب دیکھا اُنکو مسلمانون نے پہچانا اُنکو اور آواز دی بعض نے بعض کو کہ اے گروہ مسلمانون کے
بہ تحقیق عرب متنصرہ تمسے لڑنے کو آئے ہین پس کیا کہتے ہو تم اس معاملے مین مسلمانون نے کہا کہ لڑینگے ہم اُنسے اور ہم اللہ سے امید مدد اور غلبے کی
رکھتے ہین اور قصد کیا لوگون نے اُنکی طرف کوچ کرنے کا پس پکار کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ صبر کرو تم رحمت کرے
اللہ تمپر اور نہ جلدی کرو تم پس بہ تحقیق در آئی ہی اُنپر کوری تا آنکہ ایسا مکر کرونگا مین اُنسے [illegible] ساتھ کہ اُسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جاوینگے ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ وہ کیا مکر ہی اے ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ اے سردار دیون نے امانت چاہی ہی پس ہمارے لشکر عرب سے اور دشمن ہمارے
ہمارے دونے ہین اور اگر ہم تمام اپنی جماعت سے اُنسے لڑینگے تو یہ بات ہمارے لیے باعث ضعف کی ہوگی لیکن مین بھیجونگا اُنکے مقابلے مین کچھ لوگ
اُنمین سے کہ کام کرینگے وہ اُنکے پھیر دینے مین اور جب پلٹ جاوینگے وہ ہمارے سامنے سے تو ہوگا یہ امر باعث شکستگی مشرکین اور اُنکی بزدلی کا

اور اگر انکار کرینگے وہ پھر جانے سے اور آمادہ جنگ ہونگے تو نکلینگے اُنکی طرف کچھ تھوڑے لوگ کہ پھیر دینگے اُنکو اُنکی پشت پر پس تعجب کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا ای ابا سلیمان کہ تم جو تمنے تجویز کی ہی اور جو ظاہر ہوا ہی تمھاری رائے مین پس اُسی وقت بلایا خالد بن
الولید نے قیس بن سعید بن عبادہ خزرجی اور کعب بن مالک انصاری اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابی ایوب خالد بن زید کو پس جب آ ٹھہرے یہ
لوگ خالد بن الولید کے سامنے کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ ای مددگاران خدا اور رسول کے یہ عرب آنے والے تمھاری طرف کے تمسے لڑائی چاہتے ہین اور وہ قوم
غسان و لخم اور جذام جیسے بھائی تمھارے ہین پس نکلو تم اُنکی طرف اور گفتگو کرو اُنسے اور کوشش کرو اُنکے پھیر دینے مین لڑائی سے پس اگر وہ ایسا کرینگے تو
بہتر ہی ورنہ لے لیوینگی ہماری تلوارین اُنکے تئین اور ہو دینگے ہم کافی اُنکی لڑائی کو پس نکلے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ پانچ شخص تھے
انصار سے یہانتک سامنے ہوے جبلہ کے اور تجاوز کیا تھا جبلہ نے مسلمانون کے مقابلے مین بارادہ لڑائی کے یہانتک کہ جب قریب ہوے صحابہ قوم غسان سے
پکارا اُنھون نے کہ ای گروہ عرب قوم غسان اور لخم اور جذام سے ہم بھائی تمھارے ہین ہم چاہتے ہین نزدیک ہونے کو تمسے پس اجازت دی اُنکو جبلہ نے
اپنے نزدیک آنے کی پس جب داخل ہوے صحابہ پاس اُسکے اور وہ خیمہ سرخ ریشمین مین جسمین فرش زرد بچھایا گیا تھا تکیہ لگائے بیٹھا تھا اور اُسکے گرد
ملوک آل جفنہ تھے پس دعا دی اُنکو مثل دعا ہی سلاطین کے پس بلند کیا جبلہ نے اُنکی مرتبون کو اور کہا کہ ای اولاد چچا کی تحقیق زیادہ رنگا نے ہو اور مین
آیا تھا تمھاری طرف اس لشکر سے جسنے ڈھانپ لیا ہی تمکو پس بھیجا تمنے میرے پاس ایسے شخص کو اپنی جماعت سے جسنے گفتگو مین تجاوز اور شدت کی
پس کون سا امر تمکو میرے پاس لایا ہی پس سب سے پہلے کلام کیا اُس سے جابر بن عبد اللہ نے اور کہا اُنھون نے کہ ای بیٹے چچا کے نہ سوا فائدہ کر تو ہمسے اُنکی
گفتگو کا اسواسطے کہ ہمارا دین نہین قائم رہتا ہی مگر ساتھ نصیحت کے اور مسلمان کے واسطے نصیحت کرنا واجب ہی اسواسطے کہ تو عزیز اور قرابتی ہی پس ہم
آئے ہین تیرے پاس واسطے اسکے کہ بلاتے ہین ہم تجکو طرف اسلام کے اور ہو جاوے تو اہل ایمان سے اور ہمارا تیرا حال یکسان ہو جاویگا اسواسطے کہ دین ہمارا
بزرگ ہی اور نبی ہمارے بزرگ اور دانا ہین جبلہ نے کہا کہ مین اس امر کو دوست نہین رکھتا ہون اور مین اپنے دین مین تہمت کیا گیا ہون اور تم گروہ عرب
اوس اور خزرج نے پسند کیا ہی ایک امر کو اور مین نے پسند کیا ہی اپنے واسطے ایک امر کو پس کہا اُس سے انصار نے کہ مرد بزرگ ہی اور تجھسا آدمی نہین
بے علم رہ سکتا ہی اسلام اور اسکے مرتبے سے پس قبول کر تو اسلام کو تاکہ راہ پر ہو جاوے تو پس انکار کی جبلہ نے پس کہا صحابہ نے اس سے کہ اگر انکار کرتا ہی تو
اسلام سے تو قبول کرینگے ہم تجھسے جزیہ کو اور ٹھہراوینگے ہم تجکو تیرے شہر اور تیرے باپ دادے کے گھر مین اور چھوڑ دے تو ہمسے لڑائی کو جبلہ نے کہا کہ مین
ڈرتا ہون اس امر کو کہ جس وقت چھوڑ دون مین تمسے لڑائی کو اور ہو وے غلبہ واسطے روم کے تم پر تو نہ بخوف رہونگا مین اُنسے اس بات پر کہ نکال دیونگے
وہ مجکو میرے شہر سے اسواسطے کہ روم نہین راضی ہونگے مجھسے مگر اس بات پر کہ لڑون مین تمسے اور اُنھون نے مجکو بلایا ہی اور اگر داخل ہو جاونگا مین
تمھارے دین مین تو حقیر اور ناچیز ہونگا مین صحابہ نے کہا کہ ہرگاہ تو اس سے انکار کرتا ہی پس جسوقت کہ غالب اور فتحمند ہو جاوینگے ہم تو مار ڈالینگے ہم تجکو
اسواسطے کہ ہماری تلوارین پھاڑ ڈالتی ہین بدن کو پس سختی لڑائی کی ساتھ غیر تیرے کے دوست تر ہی ہمارے نزدیک اور ارادہ کیا صحابہ نے
اُسکے ڈرانے کا تاکہ پھر جاوے وہ رومیون سے اور جبلہ نے انکار کی اس امر سے اور کہا قسم ہی حق صلیب کی ضرور لڑونگا قوم سے اگرچہ ہو لڑائی
بھائی اور سب یگانون سے پس کہا قیس بن سعید نے کہ بہ تحقیق گھیر لیا ہی شیطان نے تیرے دل کو اور تو دوزخی ہلاک ہونے والون سے ہی پس قریب ہی تو دیکھیگا
ہمسے ایسی لڑائی کو کہ بوڑھا ہو جاویگا بسبب اُسکے لڑکا پس اُٹھ کھڑے ہوے قیس اور کہا اپنی قوم سے کہ چلو تم دوزخی لعنت خواری ہو واسطے اسکے

جبلہ نے کہا کہ مستعد ہو تم کل واسطے لڑائی کے پس چلے آئے صحابہ پھر کر خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے پاس اور آگاہ
کیا انکو جبلہ کے حال اور گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ چھوڑ دو اسکو پس قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہمارا ئینہ دیکھیگا جبلہ
ہم میں سے ایسے لوگوں کو کہ نہ ارادہ کرینگے وہ اُسکی لڑائی میں سوائے رضامندی پروردگار عالم کے اور کہا اُنھوں نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے تو ہم ساٹھ ہزار
ہیں اور ہم کچھ زیادہ تیس ہزار اور ہم اللہ تعالیٰ کے گروہ ہیں اور چاہتے ہیں ہم کہ ملاقی ہوں اور بھڑیں ہم اُس بھاری جماعت سے پس اگر بارا تھے جبلہ کو
توڑ جاویگی ہیبت ہمارے دشمنوں کے دلوں میں و لیکن منتخب کرونگا میں کچھ لوگ اپنی جماعت سے واسطے لڑائی ان عرب کے ابو سفیان نے کہا کہ واسطے اسکے
ہے کام نیک تمھارا اے ابا سلیمان تحقیق راہ نیک کو پہونچے تم پس کرو تم جس امر کا ارادہ کیا ہے تمنے اور لے لو اس لشکر سے جسکو تم چاہو پس کہا خالد بن الولید نے
کہ میں چاہتا ہوں کہ منتخب کروں اپنے لشکر سے تیس آدمی پس لڑے ہر آدمی ہم میں سے ساتھ دو ہزار کے ان متنصرہ سے پس نہیں باقی تھا کوئی شخص مسلمانوں سے
مگر یہ کہ تعجب کیا اُسنے مقولہ خالد بن الولید سے اور گمان کیا انکی نسبت مزاح کا پس جس شخص نے پہلے اُنسے اس بات میں اُس دن کلام کیا وہ ابو سفیان تھے
پس کہا انھوں نے کہ اے بیٹے ولید کے آیا یہ کلام تمھارا مزاح کا ہے یا صحیح اور درست ہے خالد بن الولید نے کہا کہ قسم ہے عرفات کی جسکی میں عبادت
کرتا ہوں کہ نہیں کہا میں نے مگر کلام صحیح اور درست کو پس کہا ابو سفیان نے کہ ہو گئے تم اس صورت میں خلاف کرنیوالے واسطے حکم اللہ برتر کے اور ظلم کرنے
والے اپنی ذات پر اور میں نہیں گمان کرتا ہوں اس امر کا کہ تمھارے واسطے اسمیں قوت ہو پس اگر کہتے تم کہ لڑیگا ایک مرد دو سے تو یہ آسان ہے تمھارا اس کلام سے کہ لڑیگا
ایک مرد ہم میں کا دو ہزار سے اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے اُسنے ہم پر یہ کہ لڑے ہم میں کا ایک آدمی واسطے دو آدمیوں کے اور ایک سو واسطے دو سو کے
اور ایک ہزار دو ہزار سے اور تم تیس آدمی ساٹھ ہزار کے مقابلے میں تجویز کرتے ہو سو اس بات کو ہم میں سے کوئی نہ قبول کریگا اور اگر کوئی قبول کریگا تو ظلم
کریگا ساتھ اپنی ذات کے اور اعانت کریگا اپنے ہلاک پر خالد بن الولید نے کہا کہ اے ابا سفیان نہ ہو جاؤ تم بد دل اور ڈرنے والے اسلام میں حالانکہ تھے تم مضبوط
اور شجاع جاہلیت میں خاموش ہو تم اپنی گفتگو سے اور دیکھو کہ کیسے بہادر شہسوار مسلمانوں کو میں منتخب کرتا ہوں پس جب تم انکو دیکھوگے تو جانوگے اس امر کو
کہ یہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے واسطے ہبہ کر دیا ہے اور نہیں چاہتے ہیں وہ لڑائی سے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور جسکے دل کا حال اللہ تعالیٰ
اس کیفیت سے جانیگا تو لائق اور سزاوار ہوگا اللہ تعالیٰ پر یہ کہ مدد کریگا اسکی اگر چلیگا وہ آگ کے ٹکڑوں پر ابو سفیان نے کہا کہ اے ابا سفیان بات یہی ہے
جو تمنے کہا ہے اور میرا کلام بنظر شفقت بحال مسلمانوں کے تھا اور اگر تمھارا ارادہ یہی ہے تو ساٹھ آدمی ساٹھ ہزار کے واسطے مقرر کرو ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ ہاں مشورہ ابو سفیان کا مناسب ہے خالد بن الولید نے کہا کہ قسم ہے خدا کی نہیں ارادہ کیا تھا میں نے اپنے اس کام سے مگر کر اور فریب کرنے کو ساتھ اپنے
دشمن کے اسواسطے کہ جسوقت وہ شکست اُٹھا کر پھر جاوینگے اپنے سردار کی طرف تو داخل ہوگا خوف اور ڈر ہمارا انمیں اور رہ جائیگا باہان اس امر کو کہ ہمارا لشکر اسکے
واسطے کافی اور مثل ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم ساٹھ آدمی لو کہ بعض کی اعانت کرینگے خالد بن الولید نے کہا کہ جس شخص کا جی چاہے اس بات کے
واسطے ورنہ میرے واسطے تو سوائے اپنی جان کے اور کچھ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ توفیق دیوے مجھکو اُس چیز کی جسکو میں دوست رکھتا ہوں عبد اللہ بن عمر نے
بیان کیا ہے کہ پہلے سب کے جس شخص کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے انتخاب کیا شہسواران مسلمین سے وہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور بعد انکے فضل
بن عباس تھے پھر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہاں ہیں ہاشم بن سعید الطائی کہاں ہیں شہسوار بنی تمیم کے قعقاع بن عمرو التمیمی کہاں
ہیں شرجیل بن حسنہ کہاں ہیں خالد بن سعید کہاں ہیں عمر بن عبد اللہ کہاں ہیں صفوان بن فضل المعطل السلمی کہاں ہیں شعوان بن اسید

کمان ہین سہیل بن عمرو کمان ہین ربیعہ بن عامر کمان ہین ضرار بن الازور کمان ہین رافع بن عمیرہ کمان ہین عدی بن حاتم طائی کمان
ہین یزید الحنظلی الاصبغی ارکبان کمان ہین حذیفہ بن الیمان کمان ہین قیس بن الیمان کمان ہین قیس بن سعید الخزرجی کمان ہین کعب بن مالک
انصاری کمان ہین سوید بن عمرو بن الغنوی کمان ہین عبادہ بن صامت کمان ہین جابر بن عبد اللہ کمان ہین ابو ایوب انصاری کمان ہین عبد الرحمن
بن ابی بکر صدیق الاسوی کمان ہین عبد اللہ بن عمر بن الخطاب لعدوی کمان ہین زید بن الخطاب کمان ہین رافع بن سہیل کمان ہین یزید بن عامر
کمان ہین عتبہ بن اوس کمان ہین مالک بن نفر کمان ہین حارث بن عبد کمان ہین ظفر بن ابی لبابہ کمان ہین عبد المنذر بن عوف کمان ہین
عائش بن قیس کمان ہین عباد بن عبید اللہ کمان ہین رافع بن عجندہ اور تھین ہان انکی کہ برابر ہی لڑی تھین ایک سو سوار سے کمان ہین
عتبہ بن ابی عبید کمان ہین مغیث بن قیس کمان ہین ہلال بن صابرہ کمان ہین بن ابی ابید کمان ہین کلال بن حارث کمان ہین عمرو
بن عمر کمان ہین عبد اللہ بن یزید واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مین نے مختصر کرکے ذکر کیا ہی اور بہ تحقیق خالد بن الولید نے منتخب کیا اکثر کو قوم
انصار سے پس کہا قوم انصار نے کہ خالد بن الولید آگے کرتے ہین آج کے روز انصار کو اور پیچھے کرتے ہین مہاجرین کو شاید کہ انکے دل مین کوئی
بات ہی انصار کی طرف سے یا یہ کہ انکو برگزیدہ کرتے ہین واسطے لڑائی انکی قوم کے تاکہ دیکھین وہ کہ کیسا ہی صبر انکا اس معاملے مین یا ارادہ
کرتے ہین وہ اس امر کا کہ آگے کرین انکو واسطے ہلاکی کے اور شفقت کرتے ہین اولاد مغیرہ پر پس جب سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ کلام متوجہ
ہوے وہ یہانتک کہ انصار کے بیچ مین آئے اور کہا کہ قسم ہی اللہ کی ای اولاد عمرو بن عامر کے نہین بلایا اور تجویز کیا مین نے تمکو مگر اس معاملے مین جسکو
پسند کیا ہی مین نے اپنی ذات کے واسطے اور بنظر اچھے ہونے اعتماد کے تمپر اور تمھارے ایمان پر اسواسطے کہ تمھارے دلون مین ایمان نے جگہ پکڑی ہی انصار نے
کہا کہ تم سچے ہو پھر مشاورہ کیا انسے اکثر قوم نے از روی نزدیک ہونے کے ساتھ انکے دل سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سب کے پیچھے ساتھ
آدمیون سے خالد بن الولید نے حاطب بن عمرو کو بلایا پس جب بلایا انھون نے حاطب بن عمرو کو ساتھ کے پیچھے ظاہر ہوا خشم اور غصہ انکے چہرے سے اور حاطب کو
شدت عداوت تھی اپنے بھائی سہیل کے ساتھ اسلام مین اور وہ اکثر کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ اگر قدرت پاؤنگا مین اپنے
بھائی سہیل کے خون پر تو ہیچ نہ چھوڑونگا اسکو پس تعجب فرماتے تھے مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی اچھائی ایمان سے پس جب ہوا دن یرموک کا آگے کیا
خالد بن الولید نے سہیل کو اور پیچھے کیا حاطب کو پس لاحق ہوئی حاطب کو عار اور آئے خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای بیٹے ولید کے تم ہمیشہ
دشمن ہے خاندان بنی عامر کے آگے کرتے ہو تم جسکو پیچھے ہونا چاہیے اور پیچھے کرتے ہو جسکو آگے ہونا چاہیے اور نہین ارادہ کیا ہی تمنے اس امر سے مگر یہ کہ
چھوڑ دو ہمکو اور مقدم کرو ہمارے غیر کو اور نہین خطا پر تھی تجویز امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی تمھارے باب مین کہ تم ناز کرتے ہو اپنی دلیری اور
جوانمردی پر ساتھ اس چیز کے جو فتح کی اللہ تعالی نے تمھارے ہاتھ پر اور تم اپنے کو شجاع اور لوگون کو اپنے سے کم جانتے ہو اور اگر مین نہ ڈرتا اللہ تعالی سے
حالانکہ اللہ تعالی پر بھروسا اور اعتماد کرتے ہین مومنین تو ملاتا مین اپنی باگ کو تمھاری باگ کے ساتھ اور اپنے گھوڑے کو تمھارے گھوڑے کے ساتھ اور
حملہ کرتا مین ان کافرون پر پس دیکھتے مسلمان کہ کون ہم مین کا بڑا صبر کرنے والا ہی مشرکین کی لڑائی پر اللہ تعالی کی راہ مین پس خشمناک ہوے
خالد بن الولید حاطب کے کلام سے اور کہا انسے کہ تمکو اور تم ایسے اور لوگون کو کہنے کی بات ہوگئی اور دراز ہوئین باتین تمھاری گفتگو مین یہانتک کہ
زیادہ کیا تمنے بیہودے ملامت کو تو دیکھ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور مین نہین جانتا ہون اس امر کو کہ تمھارے واسطے اس کلام مین کوئی گناہ ہی

اور نہیں ہی یہ مگر آزمایش اللہ تعالی کی طرف سے کہ ناطق کیا ہی اسنے اس کلام سے تمھاری زبانون کو اور جاہتا ہی وہ میری آزمایش کو اُسکے سبب سے
اور میرے صبر کو اور مین خواست کرتا ہون اللہ تعالی سے توفیق اور سلامتی کی تا کہ دور ہو جاوے سینہ دل سے ننگ وعار شیطان کی اور عقیدہ ماتھا
کا پھر کہا قسم ہی خدا کی ای ماطب اگر قصد کرو تم بعد اس کلام کے اس امر کا کہ رکھو تم اپنے قدم کو خالد کے رخسار پر تو ہر آئنہ نہ باز رکھونگا مین تمکو اور یہ
امر ازروی عاجزی اور فروتنی کے ہی واسطے بندہ خدا کے اور ازروی طاعت کے ہی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نہین باقی رہا کوئی
شخص مسلمانون سے جسنے سنا قول خالد بن الولید کا مگر یہکہ شکر گزاری اور استحسان کی اس بات کا کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح سنتے تھے قول خالد بن الولید کا پھر
رونے لگے اور کہا قسم ہی خدا کی ای ابا سلیمان کہ تم فرد اور یکتا ہو اللہ کی شکر گزاری مین پھر اٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور پکڑ لیا ہاتھ ماطب
کا اور ڈال دیا اُنکے ہاتھ کو خالد بن الولید کے ہاتھ مین پس پھیر دیے وہ اور مصافحہ کیا ایک نے دوسرے سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین امید رکھتا ہون اس امر کی
کہ ہو جاوتم دونو مصداق اُسکے جو فرمایا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مجید مین ونزعنا مافی صدورہم من غل آخر تک **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ جب انتخاب کیا خالد بن الولید نے شہسواران مسلمین سے ساٹھ مردون کو کہ ہر ایک اُنمین کا اگر ارادہ کرتا بذات واحد لشکر کے مقابلے کا تو آسان تھا اُسپر
اُسی وقت کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ کیا ارے ہی تمھاری رحمت کرے اللہ تم پیچ حملہ کرنے کے میرے ساتھ اس لشکر پر جو ہمسے لڑنے کو آیا ہی اور وہ لوگ
قوم عرب مین مثل تمھارے اور تم خوب انکو جانتے اور پہچانتے ہو پس اگر ہو گا تمکو اُنکے مقابلے مین صبر اور تائید کریگا اللہ تعالی بحالت صبر کے ساتھ مدد کے اور
شکست دو گے تم ان عرب کو پس جان لو تم اس امر کو کہ تم اس لشکر کو شکست دو گے پس جب شکست دو گے تم انکو اور ڈرجاویگا خوف تمھارا اُنکے دلون مین
پس الٹ جاینگے وہ بحالت زیانکاری کے اُنھون نے کہا کہ ای ابا سلیمان کرو تم جو تم چاہتے ہو قسم ہی خدا کی ہر آئنہ لڑینگے ہم اپنے دشمنون سے مثل لڑائی
ایسے شخص کے جو مدد دیتا ہی اللہ تعالی کے دین کو اور بھروسا کرتا ہی اللہ تعالی کی قوت پر اور خرچ کرتا ہی طلب آخرت مین اپنی جان کو پس دعاے خیر کی
دی خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما نے اُنکو اور کہا کہ آمادہ ہو جاو تم رحمت کرے اللہ تمپر اور لے لو تم ساز و سامان اپنا اور ہو جاو تم ساتھ
بالون مین نزدیک کرنے والے موت کی اور نہ لیوے کوئی تم مین نیزے کو اسواسطے کہ نیزہ ہوتا ہی ناراستی اور کمی کرنے والا کبھی میل کرتا ہی وقت مارنے کے پس
ناراستی کرتا ہی اور نہ لو تم تیرون کو کہ وہ خطا بھی کرتے ہین اور کارگر بھی ہوتے ہین اور سوار ہو گھوڑون تیز رو پر اور نہ سوار ہو کوئی مرد مگر اپنے آگے گھوڑے پر
جسپر اُسکو اعتماد ہو اور وعدہ کرتا ہو آپس مین اس امر کا کہ یکجائی نزدیک حوض مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ متفرق ہوے ساٹھون مسلمان اپنے اسباب کی طرف واسطے درستی اپنے حال کے اور سلام کرتے تھے وہ اپنے اہل و عیال پر اور ضرار بن الازور آگے اپنے
خیمے مین اور لباس پہنی اُنھون نے اور سلام کیا اپنی بہن خولہ پر پس جب درست کیا اُنھون نے آلات لڑائی کو تو کہا اُنکی بہن نے کہا کہ ای بھائی مین دیکھتی ہون
تمکو کہ تم مجھکو اس طرح سے رخصت کرتے ہو جیسے کوئی یقین کرنے والا جدائی کا رخصت کرتا ہی پس آگاہ کیا ضرار نے اُنکو اس حال سے کہ وہ ارادہ
رکھتے ہین دشمن سے بھڑنے کا جمعیت خالد بن الولید کے پس رونے لگی خولہ اور کہا کہ ای بھائی میرے لڑو تم دشمن سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ اللہ تعالی کے اسواسطے کہ
دشمن نزدیک کریگا تمسے قوت دور کو اور نہ دور کریگا وہ نزدیک کو پس اگر پیش آویگا تمپر کوئی حادثہ یا لاحق ہو گی تمکو تمھارے دشمن سے کوئی مصیبت تو قسم ہی
خداے بزرگ کی کہ ہر آئنہ سست اور ضعیف ہو جاونگی خولہ اور ہو نگی بیٹھنے والی زمین پر یا لیونگی تمھارا بدلا اور جا ملینگی تم مین جلدی پس لیس دیکھا ضرار بن الازور نے
اُنکے رونے سے اور رات گذری اُنھون نے نماز بعد دعا اور عاجزی اور رونے مین اور آنحالیکہ طلب کرتے تھے وہ مدد کو اللہ تعالی سے تا اینکہ ظاہر ہوئی صبح

دی اور ہم نے شقی راہ
چلنے والے اگر نہ راہ دیتا
ہمکو اللہ بعثت السابق
رسول ہمارے رب کی
تحقیق بات اہر پکاری
گئی وہ کہ یہ جنت ہی وارث
کیے گئے تم اسکے بدلے
بہنا کامون کے ۱۲ ف
ذکر آمادہ ہونے مسلمانون کا
ساتھ خالد بن الولید کے واسطے
لڑائی کے بعض روم کی
۱۲

پس پورا کیا قوم نے وضو کو اور بلند کیا آوازون کو ساتھ اذان کے اور نماز صبح کی پڑھائی اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پس جب فراغت پائی
اُنھون نے نماز سے تو سب کے پہلے جلدی کی نکلنے اور لڑائی مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور وہ اشعار رجزیہ پڑھتے تھے اور گئے وہ اپنے اسباب کی طرف
اور پہنا اپنے ہتھیارون کو اور رخصت کیا اپنی ازواج کو اور سوار ہوے وہ آگے لشکر مسلمانون کے اور ملکیا ہوئے تھے ساتھی اُنکے نزدیک اُنکے پس سب کے پیچھے ہوئے
اُنکے پاس ابوعبیدہ بن الجراح تھے اور تھے ہمراہ اُنکے زبیر بن العوام اور اُنکے ساتھ اُنکی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما تھین اور ایک جانب مین اُنکے
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ تھے اور اسماء دعا کرتی تھین اُنکی سلامتی کی اور کہتی تھین کہ اے بھائی میرے نہ جدا ہو نا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پھوپھی کے
بیٹے سے تہمت اپنے حملہ کرنے کے کہ نام وہ امر جو وہ کرینگے اور نہ نام اُسطرح سے جسطرح سے وہ لڑین اور نہ لاحق ہو تمکو اللہ کے کام مین ملامت کسی ملامت
کرنیوالے کی اور رخصت کیا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی اہل کو اور روانہ ہوئے اور خالد بن الولید اُنکے بیچ مین تھے گویا وہ شیر تھے اور گرد اُنکے شیر تھے
یہانتک کہ ٹھہرے وہ سامنے ہمراہیان جبلہ کے پس جب دیکھا بنو غسان نے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف حالانکہ وہ تھوڑے تھے گمان کیا اُنھون نے
کہ وہ بھیجے ہوے آئے ہین اُنکے پاس طلب صلح اور ترک لڑائی کے اور چلا کر پکارا جبلہ نے اپنی قوم کو اور درخواست روانگی کی اُنسے اور پکار کر کہا غسان سے
کہ جلدی کرو تم بجانب مدد دینی صلیب کے پس قبول کیا اُنھون نے اور لیا اُنھون نے سامان لڑائی کو اور بلند کیا صلیبان کو اور صف بندی کی واسطے
لڑائی کے اور بلند ہوا آفتاب اور نیزے اور تلوارین چمکتی تھین مثل روشنی آفتاب کے اور چمک خودون کی مثل روشنی آگ کے تھی اور ٹھہرے وہ بانتظار اس
امر کے کہ کیا کام کرتے ہین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور جب برابر ہوئین دونون جماعتین نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیون
کے بیچ سے اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے عبادت کرنے والے صلیب کے اور کھانے والو قربان کے نکلو اور چلو تم بجانب لڑائی اور نیزہ بازی کے
پس جب سنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا جانا کہ مسلمان بھیجے ہوے نہین آئے ہین بلکہ لڑنے کو آئے ہین پس نکلا جبلہ قلب لشکر سے اور وہ
اشعار رجزیہ پڑھتا تھا پھر کہا جبلہ نے کہ کون شخص ہے ہمارا پکارنے والا واسطے ہماری لڑائی کے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ شخص مین ہون پس
نکلو تم بجانب میدان لڑائی کے جبلہ نے کہا تحقیق ہمنے درست کیا ہے اپنے کامون کو تمھاری لڑائی کے واسطے اور تم نہین ڈرتے ہو ہماری ملاقات سے
اور قسم ہے حق مسیح کی کہ نہ منظور کرینگے ہم اُس چیز کو جو تم ہمسے خواہان ہو ملیٹ جاؤ تم اپنی قوم کی طرف اور آگاہ کرو اُنکو اس امر سے کہ سوائے لڑائی کے
ہم کچھ نہین چاہتے ہین پس ظاہر کیا اُسکے لیے خالد بن الولید نے تعجب کو اُسکے کلام سے اور کہا کہ اے جبلہ آیا جانتا ہے تو کہ ہم نہین آئے ہین مگر واسطے
لڑائی کے پس اگر تم ہماری نسبت یہ کہو گے کہ ہم گروہ قلیل مین پس اللہ تعالی مدد اور غلبہ دیگا ہمکو پھر جبلہ نے کہا کہ اے جوان تحقیق غرور اور فریب کیا
تمنے اپنی ذات اور قوم کے ساتھ جو تم ہمسے لڑنے کو آئے ہو خالد بن الولید نے کہا تو ایسا گمان نہ کر پس قسم ہے خدا کی کہ ہم جدا ہوئے ہین تمسے لڑنے کو ہر مرد
ہم مین کا تمھارے ایک ہزار کے واسطے کافی ہے اور ہمارے پیچھے ایسے قوم رہ گئے ہین کہ وہ زیادہ خواہشمند ہین لڑائی کے خواہش پیاسے کی دریا کی
کی طرف جبلہ نے کہا کہ اے بھائی مخزوم کے بہ تحقیق مین بزرگ جانتا تھا تمکو عقل مین اور قصد کیا تھا مینے تمھارے مقابلے مین چلانے اور بھیجنے
دلیرون کو تا اُنکے سنا مینے تمسے یہ کلام کہ تم ساٹھ آدمی قصد ہماری لڑائی کا رکھتے ہو اور ہم رئیس غسان اور قوم لخم اور جذام کے ہین اور اب ہم
حملہ کرتے ہین تم پر ساٹھ ہزار سے پس نہ باقی رہیگا تم مین کا کوئی شخص اور پکار کر کہا جبلہ نے اپنی قوم سے کہ اے آل غسان حملہ کرو حملہ کرو
پس حملہ کیا ساٹھ ہزار نے ایک ہی ساتھ خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہیون پر پس ثابت قدمی کی اُنکے مقابلہ مین صحابہؓ نے

اور سخت ہوئی لڑائی اُنکے بیچ مین پس نہین سنی جاتی تھی مگر آواز شور و غل قوم کی اور پڑین تلوارین خودون پر یہانتک کہ یقین کیا
ہر مسلمان و مشرک نے اس امر کا کہ خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے نہ نجات پاوینگے قتل سے پس تکبیر کہی مسلمانون نے اور لاحق ہوا اُنکو قلق اور
اضطراب اپنے مسلمان بھائیون پر اور بعض اُنکے بعض سے یہ کہتے تھے کہ بتحقیق خالد بن الولید قریب نفس مین آگئے یہ نسبت ہمارے ساتھیون کے
اور ہلاک کیا اُنکو اور رومی کہتے تھے کہ اگر ہلاک کیا جاوے اس گروہ کو پس لامحالہ ہلاک عرب کا ہمارے ہاتھ سے حاصل ہو اور اسی طرح
برابر لڑائی ہوتی رہی عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کے تھی نیکو کاری خالد بن الولید اور زبیر بن العوام اور عبدالرحمن بن
ابی بکر صدیق اور فضل بن عباس و ضرار بن الازور اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی کہ بتحقیق دیکھا تھا مین نے ان چھ شخصون کو کہ بلاتے ہوتے تھے
موڈھے لڑائی میں اور بچاتے تھے اور نگاہ رکھتے تھے بعض اُنمین کے بعض کو اور نہین جدا ہوتے تھے پس کتنے لوگ ایسے تھے کہ باقی رہگئے بدون ہاتھ کے
کے دائین جانب میں اور کتنے ایسے تھے کہ نیست ہوگئی تھی مدد اُنکی بائین جانب کی اور زیادہ کیا تھا لڑائی نے شعلون کو پس کتنے خون
تھے کہ بہنے لگے اور کتنے فرار پانے والے زمین کے جھکگئے اور متوجہ ہوئے تیر ساتھ دلیرون کے اور چلاتے تھے تیرون کو اور نیزہ بازی کی اُنھون نے
ساتھ نیزہ ہائے بلند کے اور تنگی مین آلا ساتھ تلوارون کے چمکتی ہوئی کے اور سن ہوگئے بازو تھکے ہوئے اور آئی کوشش اور گئی سستی اور سست ہوگئی
اور رخنہ دار ہوگئین ہڈیان گو وہ دار سرداران کے موڈھون کی اور جب آئے انمین چھ اصحابی اور قتل کیا اُنکو جلدی سے پس اختلاط ہوا اُنمین
ساتھ اُنکے اور کہا مین نے کہ پہونچیگی مجکو وہ چیز جو پہونچ گئی اُنکو اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ اے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی
جگہ سے قیامت ہے اور بتحقیق دی گئی خالد بن الولید کو وہ چیز جسکی وہ تمنا رکھتے ہین پس جب گرم ہوئی ہمارے بیچ مین لڑائی پاپیادہ ہوگئے
خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اور پاپیادہ ہوگئے مرقال بن ہاشم اور ہجوم کیا اُنپر لوگون نے اور منڈل باندھا گرد اُنکے زبیر بن العوام اور فضل
بن عباس نے در آنحالیکہ بچاتے تھے ان دونون کو اور فضل بن عباس پکار کر کہتے تھے کہ جدا ہوا گروہ دوستون سے اور دور ہوا اصحاب زرہ سے
مین شہسوار نیزہ زن ہون مین ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے عیش رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ مین نے شمار کیا تھا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بیس حملے کہ حملہ کرتے تھے وہ خالد بن الولید کی طرف سے اس لشکر پر
جو گرد اُنکے تھا پس مار ڈالتے تھے وہ ہر حملے مین ایک سوار کو گروہ قوم سے اور سوار ہوے خالد بن الولید ایک گھوڑے پر سوائے اپنے گھوڑے کے اور سوار
ہوے مرقال ایک گھوڑے پر اسپان قوم سے اور حملہ کیا اُنھون نے مشرکین پر اسطرح سے کہ گویا وہ لڑتے تھے اور برابر تمام اس دن سخت لڑائی لڑتے
رہے تا اینکہ قریب غروب ہوا آفتاب اور تھے وہ مثل شیر حملہ آور کے اور مسلمانون کو سخت قلق تھا اپنے بھائیون پر پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے شور کر کے کہا مسلمانون سے کہ حملہ کرو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین پس دیکھین ہم کہ ہمارے بھائیون کا کیا حال ہوا کہ بے شبہہ ہلاک
ہوے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے پس سمجھون نے اُنکا کہنا منظور کیا سوائے ابو سفیان کے پس کہا ابو سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ
اے سردار ضرور قوم مسلمانون کو مخلصی حاصل ہوگی اور دیکھوگے تم جو کچھ ہوگا پس التفات کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب کلام ابو سفیان کے
اور بوجہ قلق کے قصد حملے کا کیا اور رونے لگے پس اسی حال مین کہ وہ آمادہ تھے حملہ کرنے پر کہ دفعۃً لشکر متفرہ کا بھاگ نکلا اور آوازین
مسلمانون کی بلند ہوئین ساتھ قول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کے اور دیکھا ہوسے

بعض ملکے بعض کے پاس اور گروہ منضرہ کا بھاگا جاتا تھا اس طرح سے کہ گویا کسی پکارنے والے نے آسمان سے پکار کر بھگا دیا تھا
انکو اور آئے خالد بن الولید اور ساتھی انکے وسط معرکے سے درآنحالیکہ پیاسے تھے وہ بسبب لاحق ہونے مشقت اور شدت کے پس تجسس اور
تلاش کی اپنے ساتھیون کی خالد بن الولید نے پس دیکھا انمین سے مگر بیس مردون کو پس طمانچے مارتے تھے وہ اپنے منھہ مین اور کہتے تھے کہ ہلاک کیا
تو نے مسلمانون کو اے بیٹے ولید کے کل پروردگار عالم کے سامنے تجکو اس بارے مین کیا عذر ہوگا پس دیکھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور
پکار کر پوچھا انسے کہ کیا حال ہے تمھارا اے خالد انھون نے کہا کہ اے سردار گم کردیا مین نے مسلمانون سے چالیس شخص کو کہ منجملہ انکے زبیر بن العوام اور فضل
بن عباس اور عبد اللہ بن جعفر اور ابو ایوب اور فلان فلان شہسواران مسلمین ہین پس استرجاع کی اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم اور کہا اے خالد مین نے کہا تھا تجسے کہ تمھارا غرور قریب ہے تمھارے ساتھ کچھہ نہ کچھہ کریگا پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا انسے سلامہ بن احوص السلمی نے کہ اے سردار لو تم جگہہ لڑائی کو اور تلاش کرو صحابہ کو پس اگر دیکھو
تم انکو تو خیر ورنہ لوگ یا تو قید ہوگئے ہین یا تعاقب کفار کا کیا ہے پس لائی گئین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس مشعلین آگ کی
اور دیکھے وہ لڑائی کی جگہہ مین پس دیکھا انھون نے کہ بنی غسان سے پانچ ہزار آدمی مارے گئے ہین اور صحابہ سے دس آدمی
شہید ہوے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ احتمال ہے کہ بقیہ صحابہ قید مین ہین یا مشرکین کا پیچھا کیا ہے پھر کہا انھون نے اللھم
امنن علینا بالفرج ولا تفجعنا یا بن عمۃ نبیک ولا یا بن عمۃ الفضل پھر کہا انھون نے کہ اے گروہ مسلمانون کے کون شخص تم مین سے
پیچھا کریگا نشان قوم کا اور دریافت کریگا خبر مسلمانون کی اور ثواب اور مزدوری اسکی اللہ تعالی پر ہوگی پس منظور کیا اس
امر کو خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی مین ضرور جاؤنگا انکی تلاش کو پھر بدل لیا خالد بن الولید نے اپنے گھوڑے کو حازم بن جبیر کے گھوڑے سے
جسکا نام ہر طال تھا کہ تیز روی مین نہین ملتا تھا اس سے مگر ہما پس کہا انسے گھوڑے کے مالک نے کہ اے ابا سلیمان بشارت ہو تمکو تمھارا
اس خیر کے کہ خوش کریگی تمکو کہ ایسے گھوڑے پر تم سوار ہوے کہ جسکی سواری مین نے احد اور خیبر اور ذات السلاسل اور تبوک اور یمامہ
مین کی ہے اور سوار ہوے تھے اسپر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بروز غزوہ حنین کے اور سوار ہوے تھے اسپر ابو بکر صدیق رضی عنہ بروز ردۃ
کے جب کہا تھا انھون نے کہ لڑونگا مین ساتھہ انکے ہمراہ اپنے ان دونون بیٹون کے پس خوش ہوے خالد بن الولید اور ڈال دیا اسکی
باگ کو بطلب تعاقب قوم کے اور نسبت کی انکی ایک جماعت نے مسلمانون سے پس بہت دور نہین چلے تھے خالد بن الولید کہ دفعۃً سنی
انھون نے آواز تہلیل اور تکبیر کی پس جواب دیا خالد بن الولید نے مثل اسکے پس آئی قوم خالد بن الولید کی طرف کہ آگے انکے زبیر بن العوام
اور فضل بن عباس اور بنی ہاشم مرقال تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے انکی طرف مرحبا کہا انسے اور تعظیم کی انکی اور سلام کیا انپر اور کہا فضل بن
عباس سے کہ اے ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا حال تھا تمھارا انھون نے کہا کہ اے ابا سلیمان شکست دی اللہ تعالی نے مشرکین
کو اور پھیر دیا انکو انکے پیچھے پس تعاقب کیا ہمنے انکا اور یہ امر اس وجہ سے ہمنے کیا تھا کہ کچھہ لوگ ہم مین سے قید ہوگئے ہین پس امید کی ہمنے انکی
رہائی کی پس نہ دیکھا ہمنے انکو اور مشکوک ہے کہ مار ڈالے گئے ہین خالد بن الولید نے کہا کہ تو ضرور قید مین ہین زبیر بن العوام نے انسے پوچھا کہ انکی قید کا

امیر رضی اللہ عنہ نے کہ تو ہم ساتھہ کشود کار کے اور نہ اندوہگین کو بسبب پھوپھی کے بیٹے اپنے نبی کے اور نہ بسبب چچیرے بھائی اپنے نبی کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

حال ہمکو کہان سے معلوم ہوا خالد بن الولید نے کہا اس وجہ سے کہ ہمنے نہین پایا لڑائی کی جگہہ مین سوائے دشمن کے اور ہم مین مین اور تم پچیس ہو
اور پانچ قید ہوگئے ہین مرتبے قیدیون مین رافع بن عمیرہ الطائی اور ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر اور عاصم بن عمرو اور یزید بن ابو سفیان
پس سخت گذرا یہ معاملہ مسلمانون پر اور سجدہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے گھوڑے کی زین پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے گروہ مسلمانون کی
قسم ہے خدا کی کہ نہ بچ کیا مین نے اپنی جانون کو پس روزی ہوئی ہمکو شہادت اور جو مارے گئے موت انکی آگئی تھی وہ پانچ آدمی تم مین سے قید
ہوگئے ہین اور رہائی انکی میرے ہاتھون پر ہے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رات گذرانی مسلمانون نے حالت خوشی اور سرور مین اور مشرکین نے سختی
مین در آنحالیکہ شکستگی پائی تھی انکے حامی لشکر نے پس بلایا باہان نے جبلہ کو اور دریافت کیا سب حال اور کام اسکا پس کہا اسنے کہ اے بادشاہ
ہم برابر انپر غالب تھے یہانتک کہ درآئی تاریکی رات کی پس ہنگامہ اور شور کرکے پکارا ہمکو پکارنے والے نے پس متفرق کردیا اسنے جماعت کو
اور مارے گئے ہم مین جو مارے گئے اور قوم کو جو مدد اور غلبہ دیتا ہے وہ معبود آسمان کا ہے اور اگر ایسا نہو تا تو نکلتے انہین کے ساٹھ آدمی واسطے
مقابلہ ساٹھ ہزار کے ہم مین سے باہان نے کہا کہ بھیجتا ہون مین تم مین سے لوگون کو بطور ایلچی کے پس نہین قبول کیے جاتے ہو تم اور بھیجتا ہون مین
تمہارے لشکرون کو پس شکست اٹھاتے ہین وہ قسم ہے حق صلیب کی کہ حملہ کرونگا مین کل انپر ساتھ اپنے گروہ کے اور کرونگا مین ٹکڑے اور رات
گذرانی اسنے بفکر اور قریب کے مسلمانون اور خالد بن الولید پر اور رات گذرانی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور اتفاق رائے کیا دسون کی لڑائی کا
کل کی صبح پر اور لکھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ایک خط ان لفظون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عامر بن الجراح عاملہ علی الشام
سلام علیک اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واعلم یا امیر المومنین ان کلب الروم قد تنمر
علینا کل من یحمل صلیبا وقد ساروا القوم الینا کالجراد المنتشر وقد نزلنا بالیرموک قریب من الجولان والعدو فی ثمان مائۃ الف
مقاتلۃ فیہ الاتباع وشیخ الفاسق المنتصرۃ من غسان واول من التقانا جبلۃ وجموعہ فی عیشین لنا فخرج الیہم ستون رجلا فہزم
اللہ المشرکین علی ایدیہم وما النصر الا من عند اللہ وقتل منا عشرۃ وسماہم واسر منہم رافع بن عمیرۃ وربیعۃ بن عامر وضرار بن الازور
وعاصم بن عمیرۃ ویزید بن ابی سفیان ونحن علی اہبۃ اللقاء فلا تغفل عن المسلمین وامدنا برجال الموحدین ونحن نسأل اللہ تعالی
ان ینصر الاسلام واہلہ والسلام علیک وعلی جمیع المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط اور سپرد کیا عبد اللہ بن قرط کو اور حکم کیا انکو واسطے
مدینہ طیبہ کا عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا مین یرموک سے جمعہ کے دن بعد عصر کے ماہ ذیحجہ مین اور گذری تھین ماہ ذیحجہ سے بارہ راتین
پس پہونچا مین مدینہ منورہ مین جمعہ کے دن بیچ پانچوین گھڑی کے اور مسجد نبوی بھری تھی لوگون سے پس بٹھایا مین نے اپنی اونٹنی کو باب جبریل پر
اور آیا مین روضہ مبارک مین پس سلام کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور قصد کیا مین نے ساتھ خط کے
طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس شور کیا مسلمانون نے مجھکو دیکھکر اور بڑھکر گیا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پس بوسہ دیا مین نے
انکے ہاتھون کو اور سلام کیا مین نے انپر اور مسلمانون پر پس جب پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو بدل گیا رنگ انکا اور کہا انھون نے
انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت عباس اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ وغیرہم رضی اللہ عنہم نے کہ اے امیر المومنین
آگاہ کرو تم ہمکو مضمون خط سے ہمارے بھائیون کے پس کھڑے ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور چڑھ گئے منبر پر اور پڑھ کر سنایا خط مسلمانون کو پس جب سنا

امرکی کہ مدد اور غلبہ دیتا ہے وہ اسلام کو اور اہل اسلام کو اور سلامتی ہو تمپر اور سب مسلمانون پر اور رحمت و برکت اللہ کی ۱۲

فاقرؤہ علی المسلمین واعلمہم ان یقاتلوا فی سبیل اللہ یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا الآیۃ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پھر لپیٹا خط کو اور حوالے کیا عبد اللہ بن قرط کے اور کہا کہ اے بیٹے قرط کے جسوقت کہ قریب ہو تم مسلمانون کے اور برابر ہو جلین ہون
صفین لڑائی کی جاؤ تم مسلمانون کی صفون مین اور پھرو انکے سرداران صاحب نشانون کے پاس اور آگاہ کرو انکو اس امر
کہ تم فرستادہ ہو انکے پاس اور کہو انسے کہ عمر نے سلام کہا ہے تمکو اور کہا ہے تمسے کہ اے ایمان والے لوگ صدق دل سے لڑو انسے وقت
مقابلے کے اور شدت کرو انپر مثل شدت کرنے شیرون کے اور مارو انکے سرون کو ساتھ تلوارون کے اور ہو وین وہ آسان تر تمہارے
نزدیک کیڑے سے پس تم مدد دیے جاؤ گے اور غالب ہو جاؤ گے اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر پڑھکر سناؤ تم انکو یہ آیت الآ ان حزب اللہ ہم
الغالبون عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ کہا مین نے کہ اے امیر المومنین دعا کیجیے میرے واسطے سلامتی اور جلد پہونچنے کی پس
کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حفظک اللہ تعالی وسلمک وطوی لک البعید عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ سلام کیا مین نے
انپر اور مسلمانون پر اور باہر نکلا مین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب آیا مین دروازے پر کہا مین نے
اپنے دل مین کہ قسم ہے خدا کی کہ خطا کی مین نے کہ نہین سلام کیا مین نے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسواسطے کہ مین
نہین جانتا ہون کہ اس دن کے بعد دیکھونگا مین قبر شریف کو یا نہ دیکھونگا پس قصد کیا مین نے حجرۂ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
وعن ابیہا کا اور وہ بیٹھی تھین قبر شریف کے پاس اور حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سرہانے قبر
شریف کے بیٹھے تھے اور حضرت امام حسن علیہ الصلواۃ والسلام حضرت عباس کی گود مین تھے اور حضرت
امام حسین علیہ الصلواۃ والسلام حضرت علی کی گود مین تھے اور حضرت عباس سورہ انعام اور حضرت
علی سورہ ہود پڑھتے تھے پس سلام کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رخصت ہوا مین پس کہا حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے بیٹے قرط کے قصد رہائی کا کیا تمنے مین نے کہا کہ ہان اے میرے سید او نہین جانتا ہون مین کہ پہونچونگا
مسلمانون کے پاس مگر اسوقت کہ لشکر متوجہ لڑائی کے ہونگے اور لڑائی تیزی پر ہوگی اور سر گرتے ہونگے اور جسوقت دیکھینگے مسلمان مجکو
اس حالت میں کہ میرے ساتھ کوئی مدد کار نہین ہے تو ڈرتا ہون مین انکے واسطے اس امر کو کہ بے صبری کرینگے وہ اور مین دوست رکھتا ہون
اس بات کو کہ پہونچ جاؤن مین انکے پاس قبل انکے ملاقی ہونے کے دشمن سے پس پھر جاؤن مین اور نصیحت کرون مین انکو پس کہا حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے کہ تمنے عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست دعا کی نہین کی آیا نہین جانتے اے بیٹے قرط کے کہ انکی دعا نہین پھیری جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے انکے حق مین ارشاد فرمایا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر آیا نہین ہین وہ ایسے کہ موافقت کی تھی انکے حکم نے حکم قرآن مجید کی
اور فرمایا تھا مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لو نزل من السماء عذاب ما نجا منہ الا ابن الخطاب آیا نہین جانتے کہ اللہ تعالی نے نازل فرمایا
ہے انکے حق مین آیات کو نہین ہین وہ زاہد پرہیزگار آیا نہین ہین وہ عابد قوم عدو سے آیا نہین ہین وہ مشابہ نوح نبی کے آیا نہین ہین وہ
پیروی کرنے والے راہ گذرے ہوے لوگون کی آیا نہین ہین وہ پہونچنے والے مرتبہ مقبولیت اور رضا کے آیا نہین جانتا اور نہین سنا تمنے کہ انکی بیٹی
حفصہ نے غصہ کیا تھا انپر اور کہا انسے کہ اے میرے باپ نرمی کرو تم اپنی جان کے ساتھ اور کھاؤ تم غذا گیہون کی اپنے کھانے مین پس تحقیق دی گئی ہے تمکو

فانزرہ علی المسلمین واحرہم ان یقاتلوا فی سبیل اللہ یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا الآیۃ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پھر لپیٹا خط کو اور حوالے کیا عبد اللہ بن قرط کے اور کہا کہ ای بیٹے قرط کے جسوقت کہ قریب ہو تم مسلمانون کے اور برابر ہو جلین ہون
صفین لڑائی کی جاؤ تم مسلمانون کی صفون مین اور ٹھہرو انکے سرداران صاحب نشانون کے پاس اور آگاہ کرو انکو اس امر سے
کہ تم فرستادہ ہو انکے پاس اور کہو انسے کہ عمر نے سلام کہا ہی تمکو اور کہا ہی تمسے کہ ای ایمان والے لوگ صدق دل سے لڑو انسے وقت
مقابلے کے اور شدت کرو اوپر مثل شدت کرنے شیرون کے اور مارو انکے سرون کو ساتھ تلوارون کے اور ہو وین وہ آسان تر تمہارے
نزدیک کتے سے پس تم مدد دیے جاؤگے اور غالب ہو جاؤگے اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر پڑھکر سناؤ تم انکو یہ آیت ان حزب اللہ ہم
الغالبون عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا ہی کہ کہا مین نے کہ ای امیر المومنین دعا کیجیے میرے واسطے سلامتی اور جلد پہونچنے کی پس
کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سلمک اللہ تعالی وسلک وطوی لک البعید عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا ہی کہ سلام کیا مین نے
انپر اور مسلمانون پر اور باہر نکلا مین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب آیا مین دروازے پر کہا مین نے
اپنے دل مین کہ قسم ہی خدا کی کہ خطا کی مین نے کہ نہین سلام کیا مین نے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسواسطے کہ مین
نہین جانتا ہون کہ اس دن کے بعد دیکھونگا مین قبر شریف کو یا نہ دیکھونگا پس قصد کیا مین نے حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
وعن ابیہا کا اور وہ بیٹھی تھین قبر شریف کے پاس اور حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سرہانے قبر
شریف کے بیٹھے تھے اور حضرت امام حسن علیہ الصلواۃ والسلام حضرت عباس کی گود مین تھے اور حضرت
امام حسین علیہ الصلواۃ والسلام حضرت علی کی گود مین تھے اور حضرت عباس سورہ انعام اور حضرت
علی سورہ ہود پڑھتے تھے پس سلام کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رخصت ہوا مین پس کہا حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے کہ ای بیٹے قرط کے قصد روانگی کا کیا تمنے مین نے کہا کہ ہان ای میرے سید اور نہین جانتا ہون مین کہ پہونچونگا
مسلمانون کے پاس مگر اسوقت کہ لشکر متوجہ لڑائی کے ہونگے اور لڑائی تیزی پر ہوگی اور سر گرتے ہونگے اور جسوقت دیکھینگے مسلمان مجھکو
اس حالت مین کہ میرے ساتھ کوئی مدد اور کمک نہین ہی تو ڈرتا ہون مین انکے واسطے اس امر کو کہ بےصبری کرینگے وہ اور مین دوست رکھتا ہون
اس بات کو کہ پہونچ جاؤن مین انکے پاس قبل انکے ملاقی ہونے کے دشمن سے پس پھر جاؤن مین اور نصیحت کرون مین انکو پس کہا حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے کہ تمنے عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست دعا کی نہین کی آیا نہین جانا تمنے ای بیٹے قرط کے کہ انکی دعا نہین پھیری جاتی ہی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے انکے حق مین ارشاد فرمایا ہی لو کان بعدی نبی لکان عمر آیا نہین ہین وہ ایسے کہ موافقت کی ہی انکے حکم نے حکم قرآن مجید کی
اور فرمایا تھا مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لو نزل من السماء عذاب ما نجا منہ الا ابن الخطاب آیا نہین جانا تمنے کہ اللہ تعالی نے نازل فرمایا
ہی انکے حق مین آیات کو نہین ہین وہ زاہد پرہیزگار آیا نہین ہین وہ عابد قوم [illegible] سے آیا نہین ہین وہ مشابہ نوح نبی کے آیا نہین ہین وہ
پیروی کرنے والے راہ گذرے ہوئے لوگون کی آیا نہین ہین وہ پہونچنے والے مرتبہ مقبولیت اور رضا کے آیا نہین جانا اور نہین سنا تمنے کہ انکی بیٹی
حفصہ نے غصہ کیا تھا انپر اور کہا انسے کہ ای میرے باپ نرمی کرو تم اپنی جان کے ساتھ اور کھاؤ تم غذا گیہون کی اپنے کھانے مین پس تحقیق دی گئی ہی تمکو

کشایش اور آیا ہی تمھارے پاس مال پس کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے حفصہؓ اگر سنتا مین اس کلام کو سوائے تمھارے کسی اور شخص سے تو
مین اُسپر بہت ملامت اور غصہ کرتا اور بیان کیا اُنسے حال سختی اور تنگی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق رضی اللہ عنہ کا پھر کہا
کہ اے حفصہؓ آیا نہین جانتی کہ تھے وہ دونون میرے ساتھی اور سدھارے وہ ایک راہ کو اور مین چاہتا ہون کہ اُنکے طریقہ کی موافقت مین قیامت
کرون پھر کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ نے تمھارے واسطے دعا کی ہی تو پہونچ گئے تم قبولیت دعا کو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا
عبداللہ نے قسم ہی خدا کی اے امیر المومنین کہ جو فضائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آپ نے ذکر کیے ہین مین اُنکو جانتا ہون ولیکن مین اُسکے سوائے
آپ کی دعا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی دعا چاہتا ہون خصوصاً نزدیک قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اُٹھایا حضرت
علیؓ نے اپنے دونون ہاتھون کو اور حضرت عباسؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے اور بیٹھی
تھین اُنکے پاس حضرت حفصہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما پھر پڑھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس دعا کو اللّٰھم انی تقرب الیک بھذا الرسول

المجتبی والنبی المصطفی الذی توسل بہ آدم فاجیبت دعوتہ وغفرت خطیئتہ الا سہلت علی عبد اللہ طریقہ وطویت لہ البعید وایدت اصحاب

نبیک بنصرک یاذا الجلال والاکرام اور آمین کہی حضّار نے حضرت علی کی دعا پر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ روانہ ہو اے بیٹے
قرط کے پس بہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہ پھیریگا دعا ہی علیؓ اور عمرؓ اور عباسؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
حالانکہ وسیلہ اختیار کیا ہی ہمنے اُسکی طرف ساتھ بزرگترین خلائق کے عبداللہ نے بیان کیا ہی کہ نکل کر باہر آیا مین حجرہ
شریف سے اور مین خوش تھا اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور دوڑایا مین اُسکو دشت بے آب وگیاہ مین بعد نماز عصر کے
اُسی دن کہ جس روز مین مدینہ طیبہ مین داخل ہوا تھا اور مین نگاہ رکھتا تھا قطع راہ کو پس جب ملی تاریکی اور آئی رات
ڈھیلی کردی مین نے باگ اونٹنی کی پس جانا مین نے کہ وہ مجھکو لیے ہوئے اُڑتی ہی اور اسی طرح مین تین دن برابر چلتا رہا پس جب
ہوا وقت عصر کا تیسرے دن سے قریب ہوا مین یرموک کے اور سنا مین نے شور اذان اور تکبیر مسلمانون کا پس قصد کیا مین نے ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خیمے کا اور بٹھایا مین نے اپنی اونٹنی کو اور آیا مین اُسکے پالان سے اور سلام کیا مین نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور مسلمانون کو
پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجھکو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراحؓ نے کہ مین تعجب کرتا ہون تمھارے جلد جانے اور پھر آنے سے حالانکہ راستہ دور ہی
اور جسوقت سے کہ تم ہمسے جدا ہوئے دس دن گذرے ہین پس آگاہ کیا مین نے اُنکو کیفیت دعا ہی حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے
پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہو تم اُنکی دعا نہین پھیری جاتی ہی پھر پڑھکر سنایا اُنھون نے خط مسلمانون کو پس خوش ہوے
دل اُنکے اور کہا اُنھون نے کہ ہم مین کوئی ایسا نہین ہی کہ نہ چاہتا ہو شہادت کو پس اللہ تعالیٰ پہونچاوے ہمکو مرتبۂ شہادت پر واقدی
رحمۃ اللہ نے عمرو بن العلا اور اُنھون نے ایک معتبر ثقہ سے روایت کی ہی کہ کہا اُس مرد نے کہ جسوقت آئے عبداللہ بن قرط ہمارے لشکر
مین کہ دفعۃً سنا ہمنے آوازین ڈرانے والی کو پس دوڑے ہم آوازون کی طرف کہ اُسی وقت دیکھا ہمنے قوم یمن کو صعدا اور
زبید اور بجیلہ اور بلاد یمن اور عتبہ اور ذی جبلہ اور خناجر اور بجوہ اور حضرموت سے کہ آئے تھے واسطے جہاد کے
تعداد اُنکی چھ ہزار تھی اور سپہ سالار اُنکے جابر بن خویلد الربعی تھے پس سلام کیا ہمنے اُنکو اور مرحبا کہا اُنسے اور نہین آئی تھی

تاریکی رات کی تا اینکہ آئے ایکہزار سوار اہل مکہ سے اور طائف سے اور اُنکے سردار سعید بن عامر تھے کہ بنایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
اُنکے واسطے نشان فوج کا اور وصیت کی اور کہا تھا اُنسے کہ اے سعید مین نے سردار مقرر کیا تمکو اس لشکر پر اور نہین ہو تم بہتر اُنسے مگر یہ کہ ہو جاؤ
تم زیادہ ڈرنے والے اور پرہیزگار اُنسے پس جب روانہ ہو تم تو نرمی کرو اُنکے ساتھ اور نہ دشنام دو ہی اور ناخوش و لی کرو تم اُنکے سامنے اور
نہ ناچیز جانو تم اُنکے چھوٹے کو اور نہ برگزیدہ کرو تم اُنکے قوی کو ضعیف پر اور نہ تبعیت کرو تم اپنی خواہش نفس کی اور پرہیز کرو تم اُنکے
ساتھ راہ چلنے جنگل مین اور چلو اُنکو لیکر راہ آسان مین اور نہ لاؤ تم اُنکو سخت راہ پر اور مراقبہ خلیفہ ہی تم پر اور تمھارے ساتھیون پر کہا
سعید نے کہ اے امیر المومنین آپ نے مجکو ایسی وصیت کی ہے کہ اگر عمل کرونگا مین اُسپر تو ہو جاونگا نجات پانے والون سے پس کہا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے سعید یاد رکھو تم وصیت اپنے امام کی اور جب پہونچو تم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ملاقی اور
مقابل ہو تم اس لشکر سے کہ نہ ملاقی ہوگے کبھی مثل اُسکے اور دشوار ہو جاوے تم پر معاملہ اُسکا پس لکھو تم امیر المومنین کو تاکہ بھیجین وہ مجکو تمھارے
پاس پس یکجا ہونگا مین اور تم جو میرے ساتھ ہونگے مہاجرین سے پس اُلٹ دیوینگے ہم زمین شام کو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رخصت
کیا سعید کو اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ جب مدینہ پہونچا مین مدینہ طیبہ سے چلا مین تبوک کی
راہ پر اور کہا مین نے کہ جنگلون مین مسلمانون کو لیکر پھرے مین پس ٹھہرا مین تبوک مین اور وہ مقام صلح مسلمانون مین اول تھا
اور اُسکے پیچھے جندل تھا جسکو عیاض بن غانم نے فتح کیا تھا اور کوچ کیا مین نے بارادہ جابیہ کے اور چھوڑ دیا مین نے شاہ راہ کو اور مین
خوفناک تھا مسلمانون کے واسطے دشمن سے اور تھا یہ معاملہ میری روانگی کا بسبب توفیق اور لطف اللہ تعالی کے پس پیش آئی راہ مشکل
مجکو گویا کہ مین نہین چلا تھا اُس راہ مین ایک ساعت کبھی پس متحیر ہوا مین اور گھبرا ہوے مسلمان میرے پاس اور مین پڑھتا تھا لاحول
ولا قوة الا باللہ العلی العظیم پس ملگئے آپس مین مسلمان اور پہچانتا مین نے کسی کو اپنے کام مین پس چلا مین دو دن اور مین بلاتا تھا لوگون کو
چلنے کے واسطے اور لوگ مجھسے سوال کرتے تھے اور مین اُنسے یہ کہتا تھا کہ مین راہ پر ہون پس جب دسوان دن ہوا ظاہر ہوا ہمکو ایک
بڑا پہاڑ پس دیکھا مین نے اُسکی طرف اور نہین پہچانتا تھا مین اُسکو اور کہا مین نے اپنے دل مین کہ فریب نفس مین آیا کیا تو نے مسلمانون کو
اور اپنے ساتھ اور مین کہتا تھا کہ یہ پہاڑ بعلبک کا ہوگا اور دیکھا تھا مین نے پہاڑ کو آغاز دن مین پس نہین پہونچے اور چلے ہم اُسپر مگر اُسوقت
کہ رات آگئی پس جب پہونچے ہم ایک گانون مین اور آگے آیا ہمارے ایک بڑا جنگل جسمین بہت سے درخت وغیرہ تھے پس کہا مین نے اپنے
ساتھیون سے کہ بشارت ہو تمکو کہ یہ درخت ملک شام کے ہین اور اُسی وقت ایک جنگل متوحش پیش آیا جسمین اندھیری تھی پس مشقت اٹھائی
مسلمانون نے اُسمین اور اکثر لوگ پیدل تھے اور اُٹھاتے تھے بعض اُنکے بعض کو اور ایک دوسرے کے پیچھے تھے گھوڑون اور اونٹون کی پیٹھون پر
پس کہا مسلمانون نے کہ ہم جانتے ہین اے سعید کہ تمنے خطا کی چلنے مین ہمارے ساتھ پس تھوڑی راحت دو ہمکو اس جنگل مین کہ ہم تھک
گئے ہین سعید نے کہا کہ قبول کیا مین نے اس امر کو اور تھا جنگل مین ایک چشمہ جسمین بہت پانی تھا پس اُترے مسلمان اُس مقام مین اور
پانی پیا اُس چشمے سے اور پانی پلایا اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اور نماز پڑھی اور چرایا گھوڑون اور اونٹون کو درختون کے پتون سے
اور سو رہے لوگ اور بعضے نماز پڑھتے تھے اور بعضے اپنے پروردگار سے دعا مانگتے تھے اور مین بیٹھا تھا پس سو گیا مین اور دیکھا مین نے خواب مین کہ

اشعار [illegible] ابن الجراح اور صحابہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے النصرة واتیٰ للدین [illegible] اور اللہ تعالی نے دین کی مدد کیا ۱۲

گویا مین ایک باغ سبز اور ہرے مین ہون جسمین درخت ور پہل بہت ہین اور مین اُسکے پہل کہاتا ہون اور اُسکی نہرون کا پانی پیتا ہون
اور چہپاتا تہا مین پہل اور دیتا تہا مین اپنے ساتہیون کو اور وہ کہاتے تہے اور مین اسی حالت مین خوش تہا کہ دفعۃً نکلا میری طرف اُن درختون سے
ایک بڑا شیر پس دیکہا اُسنے میرے منہ کی طرف اور قصد ناگہان در آنے کا کیا مجہپر اور مین خوفناک تہا کہ اسی وقت نکلے اُس شیر پر دو اور بڑے
شیر پس گرا دیا اُن دونون نے زمین پر اُسکو پس سنا مین نے اُس سے ایک بڑی آواز کو پس متنبہ اور بیدار ہوگیا مین خواب سے اور مٹہائی
پہلون کی میرے منہ مین تہی پس تعبیر کی اُسکی مین نے کہ یہ مال غنیمت ہوگا کہ حاصل کرینگے مسلمان اُسکو اور مین بیٹہا ہوا قرآن شریف
پڑہتا تہا کہ دفعۃً سنا مین نے آواز دینے والے غیب کو کہ پکارتا تہا جنگل مین اور اشعار تقویت اور بشارت دہی کے پڑہتا تہا سعید نے
بیان کیا ہی کہ جب سنا مین نے اشعار ہاتف اور اُسکی بشارت دہی کو مسلمانون کے واسطے درباب حصول مال غنیمت کے سجدہ شکر اللہ تعالی کا
ادا کیا مین نے اور بیدار ہوے مسلمان بسبب آواز ہاتف کے پس یاد رکہا مین نے ایک شعر کو اور یاد رکہا شماخ بن حصن کلبی نے تین شعرون کو
اور پڑہکر سنایا انہون نے مجہکو اور خوش ہوے مسلمان کلام ہاتف کا سنکر اور خوش ہوے دل اُنکے واسطے حصول غنیمت کے اور نکلے مسلمان
جنگل سے بعد پڑہنے نماز صبح کے اور طول جنگل کا دو فرسخ تہا پس دیکہا مین نے اُسکو اور تحقیق کیا تو وہ جبل رقیم تہا پس جب اُسکو دیکہا اور پہچانا مین نے
اُسکو تکبیر کہی مین نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے میرے تکبیر کہنے سے اور کہا انہون نے مجہسے کہ کیا چیز دیکہی ہی تمنے اے بیٹے عامر کے مین نے کہا کہ نزدیک
پہونچے ہم شام کے شہرون کے کہ یہ جبل رقیم ہی اور اکثر ہمراہی میرے جاہل تہے اور کہا انہون نے کہ اے سعید رقیم کیا چیز ہی پس کہا مین نے کہ مین نے
اس پہاڑ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تہا اور آیا مین مسلمانون کو لیکر غار کی طرف پس نماز پڑہی مسلمانون نے اُسمین اور
روانہ ہوے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم شہر عمان مین سعید نے بیان کیا ہی کہ تجاوز کیا مین نے راہ سے ایک گانون کی طرف جسکا نام ابنی
تہا پس دیکہا مین نے گانون والون کو کہ وہ نکلتے تہے گانون سے سرخ رنگ کے بالون کے گویا کہ وہ چہوڑنے والے تہے گانون کے پس جب دیکہا مسلمانون نے
اُنکو حملہ کیا اُنپر بعوض اُسکے کہ حکم دون مین اُنکو حملہ کرنے کا پس قید کر لیا انہون نے بعضون کو اور پہری قوم گانون کی طرف اور تہی اُسمین
ایک شہر پناہ مضبوط پس پناہ لی انہون نے اُسمین پس نزدیک گیا مین شہر پناہ کے اور پکار کر کہا مین نے اُن لوگون سے جو اُسمین تہے کہ تمہی
تپر کیا حال ہی تمہارا جو نکلے جاتے ہو تم اپنے گانون سے پس قریب آیا میرے ایک گانون والا اُنمین اور کہا اُسنے کہ اے عرب ہم
نکلے جاتے تہے اپنے گانون سے پس ڈر گئے ہم تمسے اور سبب ہمارے جانے کا یہ تہا کہ حاکم عمان نے پیام بہیجا تہا ہمارے پاس اور حکم کیا
ہمکو کہ روانہ ہووین ہم اُسکے پاس تاکہ ہو جاوین ہم اُسکی حمایت مین آیا ہو سکتا ہی تمسے اے گروہ عرب کے کہ ہم تمہاری ذمہ داری اور
امان مین ہون پس کہا مین نے کہ ہان ہمکو منظور ہی پس واقع ہوئی صلح ہمارے اُنکے بیچ دس ہزار درہم پر اور لکہدی مین نے اُنکو بہت اور صلح
کی پس جب قصد کیا مین نے چلنے کا کہا دہقان نے کہ بتحقیق امن یا ادب دور کر دیا تمنے ہمکو اے گروہ عرب کے اور ڈرتے مین ہم اپنی قوم سے اور جان لو
تم اس امر کو کہ نقیطا حاکم امان کی طرف سے نزدیک تمکو سختی پہونچیگی پس اگر فتحمند ہوے تم اُسپر تو ہوگی فتح ہمکو اور تمکو پس کہا مین نے اُس سے کہ کیونکر
فتح پاوینگے ہم اُسپر انہون نے کہا کہ ملک باہان ارمنی نے کہلا بہیجا ہی اُسکے پاس یہ کہ کوچ کرے وہ بجانب کنارے دریا کے قیساریہ کو تاکہ
ہووے وہ ساتہ قسطنطین بیٹے ہرقل بادشاہ کے یکجا اور متفق پس اگر فتحمند ہوے تم اُسپر تو ہوگی وہ فتح بہی غنیمت مین نے کہا کہ اے سعد اُسکا لشکر ہی

اُسنے کہا کہ پانچ ہزار ہتھیار بند ہین ولیکن ڈالا ہی تمھارا خوف اُنکے دلون مین پس وہ نہ رستگاری پاوینگے پس کہا سعید نے مسلمانون سے
کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم اس بطریق عمان اور اُسکی غنیمت کے باب مین مسلمانون نے کہا کہ تم جو چاہو پس اگر مار ڈالوگے تم اُسکو تو ہوگا یہ امر بہتر واسطے
مسلمانون کے اور باعث سستی اور ضعف مشرکین کا سعید بن زید نے بیان کیا ہی کہ کہا مین نے گانون والون سے کہ وہ قوم کس راہ پر آوینگے
انھون نے کہا اسی راہ پر اور بتایا ہمکو راہ حوران کی پس چلے ہم طرف ایک بڑے جنگل کے پس پوشیدہ رہے ہم اسمین ایک دن ایک رات جب
صبح کی ہمنے کہا مین نے کہ اے گروہ مسلمانون کے وہ امر جسکے واسطے بھیجا ہی ہمکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یعنی کمک ابو عبیدہ بن
الجراح کی بہتر اور بزرگتر ہی ہمارے اس مقام کے ٹھہرنے سے پس نکلو اور چلو تم رحمت کرے اللہ تمپر تاکہ کمک کرین ہم اصحاب اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور جسوقت پہونچینگے ہم قریب مسلمانون کے بجماعت سات ہزار مرد کے تو ہوگا یہ امر باعث سستی اور
ذلت مشرکین کا پس کہا مسلمانون نے کہ اے بیٹے عامر کے ہمارے دلون کو یقین حصول غنیمت کا ہی پس نہ محروم کر تم ہمکو اس سے پس
مسلمان اسی حال مین تھے کہ دفعۃً قریب پہونچی اُنکے ایک قوم جو بالون کے بُنے ہوے کپڑے پہنے تھے اور اُنکے ہاتھون مین صلیبان تھین ایسے
مُنڈائے تھے وسط اپنے سرون کو پس دوڑے مسلمان اور گھیر لیا اُنکو اور لاکر کھڑا کیا سامنے سعید کے پس کہا سعید نے اُنسے کہ تم کون ہو اور تھا
اُنمین ایک بڑا بوڑھا پس کہا اُسنے کہ ہم لوگ راہب ان دیرون کے ہین ارادہ رکھتے تھے ہم بادشاہ کے بیٹے قسطنطین کے پاس جانے کا
تاکہ دعا کرین ہم واسطے غلبے لشکر دین کے اُنپر سعید نے کہا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال پس تمھارے پیچھے کیا چیز ہی انھون نے کہا ہمارے
پیچھے حاکم عمان کا ساتھ جمعیت پانچہزار ہتھیار بند بہت لڑنے والے نصرانیت اور بہادر عبادت کرنے والے صلیب کے ہی پس کہا مسلمانون نے اللھم
اجعلہم غنیمۃ لنا پھر کہا سعید بن عامر نے اُس راہب سے جس سے گفتگو کی تھی کہ اے بوڑھے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے فرمایا
تھا کہ نہ تعرض کرین ہم اُس راہب سے جسنے قید کیا ہی اپنی ذات کو اپنی جگہ پر لیوسا اگر نہ ڈراتے اور دھمکاتے تم ہمکو دشمن سے تو چھوڑ دیتے ہم
تمھاری راہ کو پھر حکم کیا سعید نے اُنکی مشکین باندھنے کا اُنکے زنارون سے پس وہ اسی حال مین تھے کہ دفعۃً دکھائی دیا اور قریب پہونچا اُسے کا
لشکر حاکم عمان کا پس جب نزدیک ہوے وہ مسلمانون کے حملہ کیا اُنھون نے مسلمانون پر اور مسلمان اُس وقت سامان لڑائی سے درست تھے
مگر یہ کہ بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور رکھا انمین تلوارون کو پس مار ڈالا اُنکے سب لوگون کو اور خبر
دی گئی حاکم کو پس جب دیکھا اُسنے مسلمانون کے کام کو لڑائی مین حکم کیا اُسنے اپنے ساتھیون کو حملہ کرنے کا پس چڑھایا اُنھون نے
کمانون کو اور بڑھایا قنطاریات کو اور کھینچ لیا تلوارون کو اور حملہ کیا مسلمانون پر اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور بہت سخت لڑائی
لڑے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے مسلمانون کو کہ وہ مار ڈالتے تھے رومیون کو اور کر دیتے تھے اُنکو ٹکڑے ٹکڑے مثل
بکری کے پس دیکھا نعیطا نے مسلمانون کی لڑائی کو اور بھاگ نکلا وہ اور پیچھا کیا اُسکا مسلمانون نے اور بعض مسلمان مشغول لینے اور یکجا کرنے
غنیمت مین تھے اور بعض مسلمان قیدیون کی نگاہبانی کرتے تھے اور نقیطا بھاگا جاتا تھا پس ٹھہر گیا وہ تاکہ ملجاوین اُس سے بھاگے ہوے
لوگ کہ دفعۃً پہونچا اور قریب ہوا اُنکے پیچھے سے دوڑتا ہوا ایک گروہ سوارون کا اور بہ تحقیق راست کیا تھا اُنھون نے نیزون کو اور زرہ پہنے
ایکہزار سوار کے اور پیشرو اُنکے دو سوار مثل دو شیر کے تھے پس تامل سے دیکھا مین نے اُن دونون مین تو ایک اُنمین سے فضل بن عباس

جمع قنطاریہ بمعنے بچھو ۱۲

دوسرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما تھے پس جب دیکھا رومیون نے انکی طرف پھرے اپنی پشتون پر پس حملہ کیا زبیر بن العوام نے
بطریق پر اور نیزہ مارا اُسکے اور اُلٹ کر گرا دیا اُسکو زین سے زمین پر اور جلدی بھیجا اللہ تعالی نے اُسکی روح کو آگ کی طرف اور فضل بن عباس
رضی اللہ عنہما او ندھا گرا دیتے تھے شہسواران کو یہانتک کہ مارڈالا اُنھون نے اُنکی جماعت سے بہتون کو اور پکار کر کہا زبیر بن العوام نے
کہ اے گروہ مسلمانون کے پکڑ لو اور قید کر لو تم قوم کو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر کہ ہم قریب کرینگے اُنکے سبب سے اپنے دشمن کے ساتھ راوی نے
بیان کیا ہے کہ پہونچے ہمراہی سعیدؓ کے اس جگہہ پس دیکھا اُنھون نے بطرف معرکے کے پس تحقیق دیکھا اُنھون نے رومیون کو کہ آپسمین
لڑرہے ہین اور بعض اُنکے بعض کو قتل کرتے ہین پس جب نزدیک ہوے اُنسے سُنا اُنھون نے آواز تکبیر اور تہلیل کو پس اصل تھے سعیدؓ غبار
مین پس آملے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ کہتے تھے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا کا بیٹا ہون پس نزدیک ہو گئے
سعید اُنکے اور کہا کہ واسطے اللہ کے ہے نیکو کاری تمھاری اے فضل کون تمھارے ساتھ ہین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فضل نے
کہا کہ میرے ساتھ زبیر بن العوام ہین سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ نہین چھوٹ گیا قوم سے کوئی شخص مگر یہ کہ مارا گیا اور گرفتار ہوا تھا
اور حاصل کیا مسلمانون نے بڑے مال غنیمت کو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو پس آئے زبیر بن العوام سعیدؓ کے سامنے اور کہا کہ
اے ابن عامر کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو چلنے سے تا اینکہ پایا ہمنے تمکو اس مقام مین حالانکہ آئے تھے سالم بن نوفل العدوی
اور آگاہ کیا تھا اُنھون نے ہمکو تمھاری روانگی سے ہماری طرف کو پس برے ہوے گمان مسلمانون کے تمھاری نسبت پس بھیجا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمکو کہ تاخت و تاراج کرین ہم عمان کو پس پہونچے ہم تمھارے پاس پس شکر ہے اللہ کا سلامتی پر
پھر حکم کیا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے جدا کرنے سرون کا اور اُٹھالیا سرون کو عرب نے نیزون کی نوکون پر اور تھے سر چار ہزار اور قیدی
ایک ہزار اور چھوڑ دیا سعیدؓ بن عامر نے راہبون کو اور روانہ ہوے مسلمان تا اینکہ پہونچے وہ قریب لشکر مسلمانون کے اور بلند کیا اپنی
آوازون کو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور جواب دیا اُنکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے سب لشکر نے پس اپنی جگہہ سے نکلے بد لوگ رومیون کے
اور دیکھا اُنھون نے آٹھ ہزار مسلمانون کو اور سرون کو نیزون کی نوکون پر پس متحیر ہو گئے وہ اس حال کے دیکھنے سے اور سلام کیا
مسلمانون نے سعیدؓ بن عامر رضی اللہ عنہ پر اور بیان کیا مسلمانون نے حال شامل ہونے مدد اللہ تعالی اور حاصل ہونے غنیمت رومیون کا
ابو عبیدہ بن الجراح سے پس سجدہ شکر ادا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا نسبت ایکہزار رومیون کے پس ماری گئین گردنین اُنکی
قطبتہ بن سوید نے بیان کیا ہے کہ نہین دیکھا مین نے کسی لشکر رومی کو کہ نہ بچ رہا اُس سے کوئی شخص مگر لشکر عمان کو اور زبیر بن العوام
نے لیا تھا اُنمین سے ایک غلام پس ٹھہرا وہ اُنکے نزدیک تین دن اور بھاگ گیا بجانب لشکر باہان کے اور ملال ہوا زبیرؓ
بن العوام کو اُسکے چلے جانے سے پس بعد ختم ہونے لڑائی کے ہاتھ آیا وہ ایک مرد مسلمان کے پس دیکھا اُسکو زبیر نے اور پہچانا اُسکو
اور مطالبہ کیا اُسکا پس نہ دیا اُس شخص نے اُنکو پس جھگڑتے ہوے آئے وہ دونون پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے پس حکم کیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی نسبت واسطے زبیرؓ کے پس لیا اُسکو زبیر نے اور تھا وہ زبیرؓ کے ساتھ یہانتک کہ مراجعت کی اُنھون نے
مدینہ طیبہ کو اور مضبوط ہوے دل مسلمانون کے بسبب اُنکے جو آئے اُنکے پاس واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب گرفتار ہو گئے

پانچ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنج ہوا انکے گم ہونے سے صحابہ کو اور سب سے زیادہ ابو عبیدہ بن الجراح کو رنج تھا
اور وہ روتے تھے اور عاجزی اور دعا کرتے تھے قیدیون کی رہائی کے واسطے اور پانچون قیدیون کا یہ حال گذرا کہ وہ لائے گئے باہان ملعون
کے سامنے پس جب دیکھا اُسنے انکو نا چیز جانا انکے حال کو اور پوچھا جبلہ سے کہ یہکون ہین اُسنے کہا کہ یہ لوگ جنھنے لشکر مسلمانون کے ہین اور تھے وہ
ساٹھ آدمی کہ مار ڈالا ہین نے اکثر انمین سے اور گرفتار کیا مین نے ان پانچ کو اور نہین باقی رہا انکے لشکر مین کوئی ایسا شخص کہ ڈرین ہم اُسکی قریب
کار سے مگر ایک شخص کہ وہی ثابت قدم رکھتا ہی انکو اور ہر ایک اُس سے ڈرتا ہی اُسی نے فتح کیا ہی ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصری اور دمشق اور
وہی ہی جسنے توڑ دیا تھا لشکر اجنادین کو اور تعاقب کیا تھا توما اور ہربیس کا صرح الدیباج تک اور مار ڈالا تھا ان دونون کو اور پکڑ لیا تھا ہرقل
بادشاہ کی بیٹی کو پس جب باہان نے یہ حال سُنا کہا اُسنے کہ ضرور ہی مجکو کوئی حیلہ اور مکر کرون مین اِس مرد کے ساتھ کہ بہانہ تک بلاؤن مین
اُسکو اپنے پاس اور مار ڈالون اُسکو ساتھ ان پانچون کے پھر بلایا اُسنے ایک مرد رومی کو جسکا نام جرجہ اور وہ حکیم دانا اور زبان عرب
مین فصیح تھا اور کہا اُس سے کہ اے جرجہ جا تو ان عرب کے پاس اور کہہ تو اُنسے کہ بھیجین وہ ہمارے پاس ایک ایلچی کو اور وہ خالد بن الولید ہوں
پس سوار ہوا جرجہ اور روانہ ہوا بجانب مسلمانون کے پس ملاقی ہوے خالد بن الولید اُس سے اور کہا کسواسطے تو آیا ہی اُسنے کہا کہ بادشاہ نے
مجکو تمہارے پاس بھیجا ہی اور کہا ہی کہ بھیجو تم اپنی جماعت سے ایک شخص کو شاید کہ اللہ تعالی بچاوے ہمارے اور تمہارے خونون کو پس کہا خالد
بن الولید نے کہ مین بذات خود ایلچی ہوکر جاؤنگا اور ٹھہرایا اُنھون نے ایلچی روم کو اور بیان کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے یہ کہ مین
باہان کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا ہون پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جاؤ تم سلامت رکھے اللہ تعالی تمکو پس شاید کہ اللہ تعالی ہدایت دیوے
اُنکو یا ایک گروہ کو انمین سے تمہارے ہاتھون پر اور گردن دیوین اور منظور کرین وہ صلح اور ادای جزیہ کو اور بچائے جاوین خون تمہارے ہاتھ سے
پس بچانا خون ایک مسلمان کا دوست تر ہی اللہ کے نزدیک سب کافرون سے خالد بن الولید نے کہا کہ مین طلب کرتا ہون اعانت اور تائید کو
اللہ تعالی سے پھر گئے وہ اپنے خیمے کیطرف اور پہنا اُنھون نے حجازی موزہ کو اور سیاہ عمامہ سر سے باندھا اور مضبوط کیا اپنی کمر کو ساتھ پٹکے چرمی کے جسمین
کڑیان چاندی کی تھین اور لٹکایا ایک تلوار مین کی جو مسیلمہ ملعون کی تھی اور حکم کیا اپنے غلام ہمام کو کہ لیوے وہ اپنے ساتھ قبہ سرخ ادیم[a] کا جو طائف سے چمڑے
کا بنا ہوا تھا اور اُسمین دو سو برج سونے کے بنے تھے جو چمکتے تھے اور حلقے اُسکے چاندی کے تھے سل لیا تھا اُسکو خالد بن الولید نے زد جبیرہ بن مسروق عبسی
سے بقیمت تین سو دینار کے پس لادلیا اُسکو ہمام نے سبز خچر پر اور سوار ہوے خالد بن الولید اپنے گھوڑے پر اور تھا وہ سبقت لیجانے والا گھوڑون مین گھوڑ دوڑ
اور کوتل رکھا ہمام اُنکے غلام نے اُس خچر کو جسپر قبہ تھا اور ہمام پہنے تھے حلّہ سبز اور عمامہ سرخ اور کمر بند جسمین کڑیان چاندی کی تھین اور لٹکائے ہوے تھے
تلوار مین کو پس جب ارادہ کیا خالد بن الولید نے چلنے کا کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے ابا سلیمان لیلو تم اپنے ساتھ کچھ لوگون کو مسلمانون سے
خالد بن الولید نے کہا کہ اے سردار مین نہین دوست رکھتا ہون اِس امر کو اور نہین درست ہی جبر کرنا دین مین اور نہین ہی انکے ذمے میری اطاعت کرنا
پس جب سُنا مسلمانون نے کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا کہا اُنسے معاذ بن جبل نے کہ اے ابا سلیمان تحقیق تم بزرگی کے لوگون سے ہو اور اگر حکم کروگے
تم ہمکو کسی کام مین تو ہم فرمانبرداری کرینگے اسواسطے کہ تم جانتے ہو اللہ اور رسول کی اطاعت مین اور اِس معاملہ مین کوئی جبر کی بات نہین ہی حکم کرو
ہمسے جو تمکو منظور ہو کہ ہم جلدی کرینگے اللہ اور رسول کی اطاعت مین راوی نے بیان کیا ہی کہ منتخب کرایا خالد بن الولید نے مسلمانون سے ایکسو مبارز جو

---

[1] جرجہ ... باہان کا جو ایلچی ... خالد بن الولید ... بصیغہ ... ۱۲

[a] ادیم ... نمبر ۳ ... ۱۲

[3] ... خالد بن الولید کا بطور ایلچی کے باہان کی جانب ... رومیون کے ۱۲

انصار کو حسین ح قال بن ہاشم اور عتبہ بن ابی وقاص زہری اور سعید بن زید اور میسرہ بن مسروق اور قیس بن ہبیرہ اور شرحبیل بن حسنہ اور
اور یزید بن ابوسفیان اور سہیل بن عمرو اور قعقاع بن عمرو التیمی اور جابر بن عبداللہ انصاری اور عبادہ بن صامت اور اسود بن سوید المازنی
اور ذوالکلاع الحمیری اور مقداد بن عمر الربعی اور مقداد بن اسود الکندی اور عمرو بن معدیکرب الزبیدی تھے رضی اللہ عنہم اور برابر خالد بن الولید
منتخب کرتے رہے ایسے ہی بزرگ لوگون کو تا اینکہ پورے کیا انکو ایکسو سوار کہ ہر فرد انمین کا اکیلا نکلنے والا تھا ایک لشکر کے مقابلے مین پس پہنا انھون نے
ہتھیارون کو اور باندھا عماموں کو اور ڈال لیا اپنے اوپر چادرون کو اور لٹکایا خنجرون کو اور مونڈھون پر ڈال لیا ڈھالون کو اور دائین
طرف انکے معاذ بن جبل اور بائین جانب انکے مقداد بن عمرو اور سب گرد انکے تھے معاذ بن جبل نے بیان کیا ہی کہ املان کیا ہمنے وقت چلنے
کے ساتھ تکبیر اور تہلیل کے نضر بن سالم نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جس وقت کہ روانہ ہوے خالد بن الولید
اور ساتھی انکے پڑھتے تھے ایک آیت قرآن شریف کی اور آنسو انکے جاری تھے پس کہا مین نے کہ اے سردار کون چیز تمکو رلاتی ہے انھون نے
کہا کہ اے بیٹے سالم کے یہ لوگ قسم ہے خدا کی مدد دینے والے اس دین کے ہین پس اگر مصیبت پہونچے کسی کو انمین سے ابو عبیدہ کی سرداری
مین تو کیا ہوگا عذر انکا اللہ کے نزدیک **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچے خالد بن الولید اور ساتھی انکے قریب لشکر
روم کے بڑھایا مسلمانون نے اپنی نگاہون کو پس دیکھا انھون نے دشمن کے لشکر کو پانچ فرسخ تک اور لوہا چمکتا تھا انکے لشکر مین پس شور
کرکے کہا خالد بن الولید اور انکے ساتھیون نے لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ پس اسی حال مین تھے کہ آگے
آئی انکے فوج طلیعہ روم کی کہ پیشرو انکا جبلہ بن ایہم الغسانی تھا پس کہا اسنے کہ تم کون ہو پس جواب دیا گیا کہ یہ خالد بن الولید ہین
کہ جاتے ہین باہان کو آئے ہین اسکے پاس بطور ایلچی کے بلاتے ہین اسکو طرف ہدایت کے اسنے کہا کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اسوقت تک
کہ اجازت حاصل کرون مین تمھارے واسطے ملک باہان سے پھر آیا جبلہ باہان کے پاس اور کہا اس سے کہ اے بادشاہ بتحقیق آگئے ہین سردار عرب کے
خالد بن الولید اور ہمراہ انکے ایک سو سوار انکے اصحاب سے ہین گویا وہ شیر حملہ کرنے والے ہین پس کہا باہان نے مین نے تو فقط خالد بن الولید کو
چاہا تھا اور انکے سوا دوسرے کو نہین بلایا تھا پس آکر ٹھہرا جبلہ سامنے مسلمانون کے اور کہا اسنے اے گروہ عرب کے ملک باہان نے نہین طلب
کیا تھا مگر تنہا خالد بن الولید کو کہ سوال کریگا وہ جس بات کا وہ ارادہ کریگا پس شاید ان دونون مین صلح واقع ہوجاوے خالد بن الولید نے کہا کہ تو
کہدے اپنے سردار سے کہ خالد نہ آوینگے تیرے پاس مگر اصحاب انکے ہمراہ انکے ہونگے کہ مین نہین بے پرواہون انکی راے اور مشورے سے پس گیا جبلہ
باہان کے پاس اور آگاہ کیا اسکو گفتگو ہی خالد بن الولید سے پس کہا باہان نے کہ اجازت دے تو انکو آنے کی پس جب آوین وہ میرے خیمے کے پاس
پس حکم کر تو انکو گھوڑون سے اترنے کا اور تلوارون کے جدا کرنے کا پس گیا جبلہ اور اپنے ساتھ چلنے کو انسے کہا پس چلے اور داخل ہوے صحابہ
رضی اللہ عنہم اور بطارقہ گرد انکے چلتے تھے اور خالد بن الولید سر جھکائے ہوے خاموش تھے اور نہین دیکھتے تھے دائین اور بائین کو اور ساتھی
بھی انکے نہین فکر اور اندیشہ کرتے تھے روم مین اور نہ انکے ساز و سامان مین یہانتک کہ پہونچے وہ باہان کے خیمے تک پس جب سامنے ہوے
خیمے کے پکار کر کہا انسے جبلہ نے کہ اے گروہ عرب کے پہونچ گئے تم بادشاہ کے خیمے تک پس اترو تم اپنے گھوڑون سے اور رکھدو تم اپنی
تلوارون کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ گھوڑون سے تو ہم اترینگے مگر تلوارین ہماری بزرگی عزت ہین اور ہم نہین چھوڑینگے

اُس بزرگی اور عزت کو جسکے واسطے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مبعوث ہوے ہین پس آگاہ کیا مترجم نے اس گفتگو سے باہان کو پس کہا اُسنے کہ چھوڑ دو اُنکو آوین جسطرح سے وہ چاہین پس پکار کر کہا حاجبون نے کہ داخل ہو تم ای گروہ عرب کے جسطرح سے تم چاہو

واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب خالد بن الولید اُترے اپنے گھوڑے سے اور پاپیادہ ہوگئے وہ اور ایک سو مسلمان ہمراہ انکے ناز کرتے تھے وہ اپنے چلنے مین اور کھینچتے تھے حمائل اپنی تلوارون کو اور پھاڑتے تھے صفین حجاب اور بطارقہ کی اور نہین مُڑتے تھے کسی سے یہانتک کہ پہونچ گئے وہ تکیون اور مسند دون اور دیباج تک اور دکھائی دیا انکو باہان دران حالیکہ وہ بیٹھا تھا اپنے تخت پر پس جب دیکھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُسکے تکلفات اور زینت کو بُرائی بیان کی اُنھون نے اللہ تعالیٰ کی اور بچھائی گئین اُنکے واسطے کرسیان پس نہ بیٹھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُنپر بلکہ اُٹھا دیا اُنکو اور بیٹھے وہ زمین پر پس جب دیکھا باہان نے اُنکے کامون کو ہنسا وہ اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے کسواسطے انکار کرتے ہو تم بزرگی اور بخشش سے اور کیون دور کیا تمنے فرش دیباج اور کرسیون کو اور بیٹھے تم مٹی پر اور نہ عمل مین لائے تم ادب کو ہمارے ساتھ اور پریشان کر دیا تمنے ہمارے فرش کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ ادب کرنا ساتھ اللہ برتر اور بزرگ کے بہتر اور بزرگتر ہی ادب کرنے سے تمہارے ساتھ کہ بچھونا اللہ تعالیٰ کا پاک ہی تمہارے بچھونے سے پھر پڑھی یہ آیت منہا خلقناکم آخر تک **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے **بیان** کیا ہی کہ خالد بن الولید اور باہان کے بیچ مین کوئی مترجم واسطہ نہ تھا بلکہ وہ خود آپسمین باتین کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ ای خالد بن الولید مین بُرا جانتا ہون تجسے آغاز کلام کرنے کو خالد بن الولید نے کہا کہ بات چیت کر تو جو چاہتا ہی کہ مجھکو پروا نہوگی اُس بات سے جو تو کہیگا اور ہر بات کو جواب ہوگا پس اگر تجھکو منظور ہی تو کلام کر تو اور اگر تو چاہتا ہی تو مین بات چیت شروع کرون باہان نے کہا کہ مین شروع کرتا ہون پھر کہا اُسنے کہ تعریف ہی اُس اللہ کی جسنے کیا ہمارے سید مسیح کو بزرگترین انبیا کا اور کیا اُسنے ہمارے بادشاہ کو بزرگترین بادشاہون کا اور ہماری امت کو بہترین امتون کا پس کاٹ دیا خالد بن الولید نے اُسکی بات کو پس کہا ترجمان نے کہ نہ کاٹ تو تم بادشاہ کی بات کو ای برادر عربی اور عمل مین لا تو تم ادب کو پس انکار کی خالد بن الولید نے چپ رہنے سے اور کہا سب تعریف ثابت ہی اُس اللہ کی جسنے گردانا ہمکو ایسا کہ ایمان لائے ہم اپنے نبی اور تمہارے نبی اور سب انبیاؤن پر اور گردانا اُسنے ہمارے سردار کو جسکے سپرد کیا ہی ہمنے اپنے کامون کو ایک مرد مثل بعض ہم لوگون کے اگر ہمارے سردار امید اس امر کی کرین کہ وہ ہمپر بادشاہ ہین تو معزول کرینگے ہم انکو اپنے اوپر کی حکومت سے پس نہین دیکھتے مین ہم یہ کہ ہمارے سردار کو ہمارے اوپر بزرگی ہو مگر اس حال مین کہ ہو دین وہ ہمسے زیادہ خدا سے ڈرنے والے اور پرہیزگار اور بتحقیق گردانا ہی اللہ تعالیٰ نے ہمارے گروہ کو ایسا کہ پابند امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ہین اور اقرار کرتے ہین وہ اپنے گناہون کا اور طلب مغفرت کی کرتے ہین اُس سے اور عبادت کرتے ہین اللہ واحد کی جسکا کوئی شریک نہین ہی **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ زرد ہوگیا رنگ باہان کا اور چپ رہا وہ کچھ دیر تک اور کہا اُسنے کہ سب تعریف ہی واسطے اُس اللہ کے جسنے آزمایش مین ڈالا ہمکو اور نیک کیا آزمایش کو ہماری طرف اور معاف رکھا ہمکو محتاجگی سے اور غالب کیا ہمکو قومون پر اور عزت دی ہمکو پس نہ خوار اور ذلیل ہونگے ہم اور منع کیا ہمکو ظلم کرنے سے پس نہین ظلم کرتے ہین ہم اور نہین ہین ہم کسی چیز مین جمع دیا ہی ہمکو اللہ تعالیٰ نے نعمتون بہت سے سے پھر دنیا

زیادتی کرنے والے لوگون پر اور تھے ایک گروہ تم مین سے کہ آتے تھے اور درخواست کرتے تھے ہماری ایلچی گری اور ہماری بخشش اور انعام کی
پس ہم نیکی کرتے تھے تمھارے ساتھ اور تعظیم کرتے تھے تمھارے مہمان کی اور بڑھاتے تھے تمھارے مرتبے کو اور احسان کرتے تھے تم پر اور انعامی وعدہ
کرتے تھے تم سے اور ہم جانتے ہین کہ سب قبائل عرب ہمارے اس معاملے کو جانتے ہین اور ہمارے شکر گزار ہین اُس خیر پر جو بخشش کی تھی ہمنے
اپنی نعمتون بزرگ سے تمکو پس نہین آگاہ ہوئے ہم تا آنکہ آئے تم ہمارے یہان بالتہ گھوڑون و مردون کے اور جانا ہمنے کہ تم آئے ہو بطلب اُس چیز
کے جسکو طلب کیا تھا تمھارے بھائیون نے پس نا گمان تم اُسکے خلاف پائے گئے یہانتک کہ آئے تم اور ان حالیکہ قتل کرتے ہو مردون کو اور قید
کرتے ہو عورتون کو اور لوٹ لیتے ہو مالون کو اور کھو دیتے ہو اور مٹاتے ہو آثار اور نشانیون کو اور چاہتے ہو ہمارے نکالدینے کو ہمارے
شہرون سے اور بہ تحقیق طلب کیا ہے اِن باتون کو اُن لوگون نے جو تمھارے پیشتر اور تم سے زیادہ تعداد اور ہتھیار اور مال مین تھے اور پھیر دیا ہمنے
اُنکو اور ان حالیکہ تھے وہ نا امید ہونے والے اور ڈوہنے والے درمیان زخمیون اور مردانہ ہون کے پس پہلے جو ہمنے ایسا کیا تھا وہ بادشاہ فارس کے
ساتھ تھا اور پھیر دیا تھا اُسکو اللہ تعالیٰ نے اُسکی پشت پر ساتھ نا امیدی اور ذلت کے اور ایسا ہی ہمنے بادشاہ ترک اور جرامقہ وغیرہ کے ساتھ بھی کیا
پس تھا کوئی گروہ تم سے زیادہ چھوٹا اور شکستہ حال اسواسطے کہ بہ تحقیق کہ تم اہل بالون اور پشم شتر اور بدبختی کے لوگ یعنی مفلوج ہو اور تم باہنمہ امید اور
طمع رکھتے ہو ہمارے شہرون اور مالون مین اور ہمارے گرد بہت سردار ہین اور ہمارا مدد بہت سخت ہے اور گروہ ہمارے بڑے ہین اور نہین دوڑ کر
آتے تم ہمارے اوپر مگر اس سبب سے کہ نکلے تم زمین خشک بے گیاہ اور قحط پانی سے پس آئے تم شام کے ملکون مین اور فساد کیا تمنے تمامتر
فساد اور سوار ہوئے تم ایسی سواریون پر کہ نہین ہین وہ مثل تمھاری سواریون کے اور پہنے تمنے ایسے کپڑے کہ نہین ہین وہ مثل تمھارے
کپڑون کے اور تعرض کیا تمنے واسطے شہرون روم اور اُنکی لڑکیان سپید رنگ اُنس کرنے والیون کے پس مقرر کیا تمنے اُنکو خدمت کنندہ اپنے
واسطے اور کھائے تمنے وہ کھانے جو نہین ہین مثل تمھارے کھانون کے اور بھر لیا تمنے اپنے ہاتھون کو سونے اور چاندی اور متاع بزرگ سے اور بہ تحقیق
ملاقی ہوئے ہین ہم تم سے اب حالانکہ تمھارے ساتھ ہمارا مال اور متاع اور جو کچھ ہمسے تمنے لوٹا ہے موجود ہے پس چھوڑ دیتے ہین ہم تمکو اس حال مین کہ
نہ مطالبہ کرینگے ہم تم سے اُن چیزون کا اور نہ جھگڑا کرینگے ہم تم سے اُنمین اور نہ خشم اور غصہ کرینگے ہم تم پر تمھارے گذرے ہوئے کامون مین پس اب چلے جاؤ تم
ہمارے ملک سے پس اگر انکار کروگے تم پھر جانے سے تو عزیمت سخت کرینگے ہم تم پر پس نیست کر دینگے ہم تمکو مثل کل کے دن گذرے اور نیست ہوگے
اور اگر سیل کروگے تم بجانب صلح کے تو حکم کرینگے ہم دینے کا ہر مرد کو تمھارے لشکر سے ایکسو دینار اور ایک کپڑا اور تمھارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے
واسطے ایکہزار دینار اور تمھارے خلیفہ کے واسطے دس ہزار دینار اس قرار پر کہ قسم کھاؤ تم ہمسے اس امر کی کہ پھر و تم بجانب ہماری لڑائی کے
راوی نے بیان کیا ہے کہ باہان کبھی خواہش اور رغبت دلاتا تھا اور کبھی دھمکاتا اور ڈراتا تھا اور خالد بن الولید خاموش تھے اور کچھ
کلام نہین کرتے تھے پس جب فارغ ہوا باہان یعنی کلام سے کہا خالد بن الولید نے کہ بادشاہ نے کلام کیا اور اچھا کلام کیا اور سنا ہمنے اُسکے
کلام کو اور ہم کلام کرتے ہین اور سُنتے وہ ہمارے کلام کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ سب تعریف ثابت ہے واسطے اُس اللہ کے جسکے سوا کوئی معبود
نہین ہے پس جب سنا باہان نے یہ کلام اُٹھایا اپنے ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہا کہ سچ ہے جو تمنے کہا اے عربی پس کہا خالد بن الولید نے کہ گواہی
دیتا ہون مین اس امر پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے اور بھیجے ہوئے اُسکے ہین بندے پسند کیے گئے ہین اور نبی اُسکے برگزیدہ ہین پس کہا باہان نے

کہ نہ قسم ہے خدا کی مین نہین جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین یا نہین اور شاید ہون جیسا کہ تم کہتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے

کہ پسند کیا مردنے اپنے دین کو پھر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ بزرگترین ساعتون کی وہ ہے جسمین اللہ تعالی کی اطاعت کیجاوے پس کہا

باہان نے اپنی قوم سے کہ یہ شخص مرد حکیم اور دانشمند اور عاقل ہے کلام حکمت کا کرتا ہے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو نے

اپنی قوم سے کیا کہا پس آگاہ کیا اسنے انکو اپنی گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اگر دی گئی ہے مجکو عقل پس اللہ تعالے کا

تعریف کیا گیا ہے اس باب مین اور ہمنے سنا ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ما خلق اللہ تعالی شیئا احب الیہ من العقل لان

اللہ تعالی لما خلق العقل وصورہ وقدرہ قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر فقال وعزتی وجلالی ما خلقت شیئا احب

الی منک بک تنال طاعتی وتدخل جنتی باہان نے کہا کہ جب تم مین ایسی عقل ہے تو کیون لائے تم ان لوگون کو ساتھ اپنے خالد

بن الولید نے کہا کہ مین انکو اسواسطے لایا ہون کہ مشورہ کرون مین انسے باہان نے کہا کہ تم باوصف اپنی تیزی عقل اور اچھائی

اپنی راے اور ادراک کے محتاج مشورہ غیر کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو مشورے کا حکم

فرمایا ہے اور وہ سب زمین کے لوگون سے زیادہ عاقل تھے پس فرمایا اللہ تعالی نے انکو وشاورہم فی الامر اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ما ضاع امرء عرف قدرہ ولا ضاع مسلم قبل مشورۃ اخیہ اگر مین صاحب راے اور عقل ہون جیسا کہ یقین کرتا ہے تو

اور جیسا کہ سنا ہے تو نے پس تحقیق نہین بے نیاز ہون مین مشورہ دانشمند سے پس کہا باہان نے کہ تمھارے لشکر مین مثل تمھارے عاقل اور

ہوشیار کسقدر ہین خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارے لشکر مین زیادہ ایکہزار مرد سے ہین کہ نہین بے نیاز ہون مین انکی راے اور مشورے سے باہان نے

کہا کہ ہم نہین جانتے تھے کہ تم مین ایسے لوگ ہین اور ہمنے تو یہی سنا تھا کہ تم لوگ فرومایہ جاہل بے عقل ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ اکثر ہم مین

ایسے ہی تھے یہانتک کہ بھیجا اللہ تعالی نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہدایت کی اللہ تعالی نے ہمکو راہ راست اور تبلایا

ہمارے تئین ہماری راہون کو اور سمجھے ہم نیک کو بد سے اور ہدایت کو گمراہی سے پس کہا باہان نے کہ اے خالد تعجب مین ڈالا ہے مجکو تمھاری عقل

اور دانشمندی نے اور مین دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ بھائی ہو جاؤن مین تمھارا پس ہو جا تم بھائی میرے اور دوست میرے پس کہا خالد بن الولید نے

کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اگر پورا کرے اللہ تعالی تیرے کلام کو اور تو ہو جاوے نیکبخت اور یکجا ہو جاوین ہم اور تم اور نہ جدا ہووین پس کہا باہان نے کہ یہ

کیونکر ہو سکتا ہے خالد بن الولید نے کہا کہ گواہی دے اور کہہ تو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا رسول اللہ الذی بشر بہ المسیح عیسی پس

جسوقت تو ایسا کریگا ہو جاویگا تو بھائی میرا اور مین بھائی تیرا اور ہو جاویگا تو دوست میرا اور مین دوست تیرا اور نہ جدا ہونگے ہم

اگر بسبب پیش آنے کسی نئی بات کے باہان نے کہا کہ جو تم مجھسے اپنے دین چھوڑ دینے اور تمھارے دین مین داخل ہونے کو چاہتے ہو

پس نہین ہے میرے لیے طرف اس امر کے کوئی راہ خالد بن الولید نے کہا کہ مجکو بھی تیرے بھائی بننے کی کوئی راہ نہین ہے جس حال مین کہ تو اپنے

دین پر ہے باہان نے کہا کہ مین دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ اصلاح ہو جاوے کام ہمارے اور تمھارے بیچ مین خالد بن الولید نے کہا کہ جو اللہ تعالے

چاہیگا وہ ہوگا باہان نے کہا پس تحقیق مین چاہتا ہون کہ دور کرون مین خشم اور غصے کو اپنے اور تمھارے بیچ سے اور بات چیت کرون مین تجسے

اسطرح جیسے کہ بھائی بھائی سے کلام کرتا ہے پس جواب دو تم میرے اس کلام کا جسپر مینے تمکو بلایا ہے کہ سنون مین کہ تم کیا کہتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اسکے

گفتگو کے حال یہ ہی کہ تو جانتا ہی اس امر کو کہ جو کیفیت تو نے اپنی قوم کی عزت اور مالداری کی اور غلبہ انکا دشمنون پر اور قرار پکڑنا ملکون مین
بیان کیا پس ہم جانتے اور آگاہ ہین اس سے اور جو تو نے اپنی بخششون کا حال ہمارے ہمسایون عرب پر ذکر کیا وہ بھی ہم جانتے ہین ولیکن
نہین کیا تمنے یہ امر مگر واسطے باقی رکھنے اپنی نعمتون کے اور منظر نگاہ رکھنے اپنی جانون اور اولادون کے اور بڑھانے اپنے ملک اور عزت کے تاکہ زیادہ
ہوجاوے جماعت تمھاری اور ڈرین اُسکے دبدبے کو وہ لوگ جو تمھارے مقابلے کا قصد کرین اور جو تمنے ہماری محتاجگی اور اونٹ چرانے کا ذکر کیا سو
اکثر لوگ ہم مین سے اونٹ چراتے ہین اور جس شخص نے ہم مین سے اونٹ چرایا حاصل ہوئی اُسکو بزرگی اُس شخص پر جسنے نہین چرایا اور جو تو ہمکو محتاج
اور بدبخت کہتا ہی پس ہم ایسے ہی تھے اور بہ تحقیق اُتارا تھا اللہ تعالی نے ہمکو ایسی جگہ مین جہان نہرین اور درخت اور کھیتی نہین ہی مگر تھوڑی سی اور تھے
ہم وا اہلیت کے لوگ ایسے جاہل کہ نہین مالک تھا ہم مین کا کوئی شخص مگر اپنی تلوار اور گھوڑے اور اونٹون اور بکریون کا اور کھا جاتا تھا
زبردست ہم مین کا ضعیف کو اور نہین بے ڈر اور امن مین رہتے تھے بعض ہمارے بعض سے مگر چار مہینے حرام مین عبادت کرتے تھے
ہم سوائے اللہ تعالی کے اُن بتون کی جو نہ سنتے تھے اور نہ نفع دیتے تھے اور ہم آپس مین منھ کے بھل پڑے رہتے تھے یہانتک کہ بھیجا اللہ تعالے
نے ہم مین نبی عربی کو کہ پہچانا ہمنے شرافت اور بزرگی اُنکی اور تھے وہ نبی پیشوا پرہیزگار ظاہر کیا اُنھون نے اسلام کو اپنی دعوت سے اور
لائے وہ ہمارے واسطے قرآن روشن اور ہدایت مضبوط کو اور دکھایا ہمکو راہ راست تمام کیا اللہ تعالی نے بسبب اُنکے انبیا کو پس
حکم کیا اُنھون نے ہمکو ساتھ عبادت پروردگار عالم کے کہ عبادت کرتے ہین ہم اُسکی اور نہین شریک گردانتے ہین ہم اُسکے ساتھ کسی چیز
کو اور نہین پرستش کرتے ہین ہم اُسکے سوا کسی بت کو اور نہین اختیار کرتے ہین ہم اُسکے سوا کسی مالک اور حاکم کو اور نہین سجدہ کرتے ہین
ہم چاند اور سورج کا اور نہ آگ اور صلیب کا اور نہ قربان کا اور نہین سجدہ کرتے ہین ہم مگر واسطے اللہ تعالی کے اور اقرار کرتے ہین
ہم ساتھ نبوت اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ہدایت کیا اللہ تعالی نے ہمکو اُنکے سبب سے پس اطاعت کی ہمنے اُنکے حکم
کی پس منجملہ اُنکے احکام کے ہمکو ایک یہ ہی کہ جہاد کرین ہم اُس شخص کے ساتھ جو ہمارے دین کو نہ اختیار کرے اور جو ہم کہتے ہین وہ نہ
کہے ہر وہ شخص اُن لوگون سے جنھون نے نہین مانا اور ناسپاسی کی ساتھ اللہ تعالی کے اور مقرر کیا اُسکے ساتھ شریک کو حالانکہ بزرگ
اور بری ہی پروردگار ہمارا اس سے لا تاخذہ سنۃ ولا نوم عہ پس جس شخص نے غیبت کی ہماری ہوگیا وہ ہمارا بھائی اسلام مین اور جسنے
انکار کیا قبول کرنے اسلام سے پس جزیہ دینا بچاتا ہی اُسکے خون اور مال کو اور جسنے انکار کی جزیہ سے پس تلوار حکم ہی ہمارے اُسکے
بیچ مین یہانتک کہ جاری کرے اللہ تعالی حکم اپنا اور وہ بہترین حاکمون کا ہی اور ہم تمکو ان باتون پر چھوڑتے ہین یا کہو تم لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ یا جزیہ دو ہر سال مین ہر مرد جوان کی طرف سے ایک دینار اور نہین ہی اُس شخص پر
جو نہین پہونچا ہی مرتبہ بلوغ کو اور نہ عورت پر نہ راہب جو بیٹھ رہا ہی اپنے صومعہ مین پس کہا بابان نے کہ آیا بعد کہنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کے کوئی اور بات بھی مجھپر لازم ہوگی خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اسکے نماز پڑھو تم اور زکوۃ دو تم اور روزے رکھو رمضان کے مہینے مین
اور حج کرو بیت الحرام کا اور قتل کرو کافرون کو اور حکم کرو ساتھ احکام شریعت کے اور منع کرو منہیات شرعیہ سے اور آپس مین دوستی رکھو اللہ کے
کام مین اور دشمنی رکھو دشمنان خدا کے ساتھ پس اگر انکار کروگے تم اس سے پس لڑائی ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچ مین یہانتک کہ مالک اور

عہ نہین پکڑتی ہی اسکو اونگھ اور نہ نیند

وارث کریگا اللہ تعالی اپنی زمین کا جس شخص کو وہ چاہیگا اپنے بندون سے باہان نے کہا کہ جو تمکو منظور ہوگا کہ ہم پہونچینگے اپنے مدد حق
اور نہ جو یہ دیوینگے اور جو تم کہتے ہو کہ زمین اللہ تعالی کی ہے پس سچ کہتے ہو واسطے کہ وہ ہماری اور تمھاری نہ تھی بلکہ باپ سے اور تمھارے
سوا اور دادون کی تھی پس لڑے ہم آپس مین اور مالک ہو گئے ہم زمین کے اور اب تمھارے بیچ مین لڑائی ہوگی پس نکلو تم مقابلے کو اللہ کا
حکم ایک پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے خدا کی کہ تم ہم سے زیادہ خواہشمند لڑائی کے نہین ہو اور گویا مین دیکھتا ہون تمھارے لشکر کو کہ شکست
اٹھائی ہو آپنے اور وہ دلو خلیجا رہے آگے ہو اور تو چلایا جاتا ہو خوار اور ذلیل درانحالیکہ رسی تیری گردن مین ہو اور سامنے لایا گیا ہو تو امیرالمومنین عمر
رضی اللہ عنہ کے پس مار ینگے وہ تیری گردن کو پس جب سنا باہان نے کلام خالد بن الولید کا بہت سخت غضبناک ہوا وہ راوی نے بیان کیا ہو کہ
جب دیکھا حجاب و ریطانقہ اور ہر قلیہ و قیامرہ نے باہان کے خشم اور غصے کو ارادہ کیا انھون نے خالد بن الولید کے مار ڈالنے کا لیکن جو لوگ منتظر حکم
باہان کے تھے پس کہا باہان نے کہ اے خالد مین تم سے بات چیت کرتا تھا اور میرے دل مین تمھاری نسبت مہربانی تھی اور اب ہو گیا اسکی جگہ پر خشم
اور غصہ پس قسم ہو حق مسیح کی کہ سامنے بلاؤنگا مین تمھارے پانچون اصحاب قیدی کو اور گردن مارونگا انکی پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ حق
تو جو مین تجھسے کہتا ہون کہ مار ڈالنا تو ان پانچون کی خواہش اور تمنا ہی اور ہم بھی مشل انکے ہین پس قسم ہو حق صاحب عالی مقبول کی اور
دعوت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امامت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ اگر مار ڈالیگا تو انکو تو مارڈالونگا مین تجھکو اپنی اس تلوار سے اور مار ڈالیگا ہر ایک
شخص میرے ساتھیون سے ایک ایک کو تیرے ساتھیون سے پھر جلد اٹھو کھڑے ہوئے خالد بن الولید اور کھینچ لیا انھون نے اپنی تلوار کو میان سے
اور انکے ساتھیون نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا رسول اللہ راوی نے بسلسلۂ
راویون کے بیان کیا ہو رافع بن ازن سے کہا رافع مازن نے کہ تھا مین ہمراہ خالد بن الولید کے باہان کے خیمے مین اور نکال لیا تھا ہمنے
اپنی تلوارون کو اور قصد کیا تھا ہمنے قوم کا اور نہ مین تھی ہماری آنکھون مین روئے زمین سے کوئی چیز اور یقین کی تھی ہمنے کہ قبر ہماری اسی جگہ
ہوگا پس جب دیکھا باہان نے حال خالد بن الولید کا اور ہمارا اور ظاہر ہوئی سرعت ہماری تلوارون کی تیزی سے پس چلاکر کہا باہان نے
کہ اے خالد توقف کرو مہلت نہ کرو کہ جلدی مین ہلاک ہو جاؤگے تم اسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ تمنے یہ کام نہین کیا ہو مگر اس وجہ سے کہ
تم اچھی ہو اور ابھی نہین مار ڈالا جاتا ہو اور یہ باتین مین نے کہین واسطے کہین کہ آزمایش کرون مین تمھاری اور دیکھون اور دریافت کرون
مین کہ تمھاری کیا رائے ہو اور اب مین تمسے مواخذہ نہین کرتا ہون پس پلٹ جاؤ تم اپنے لشکر کو اور قصد اور طیاری لڑائی کی کرو اور دیگا اللہ
تعالی مدد اور فتح جس شخص کو چاہیگا پس جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام باہان کا میان مین کیا تلوار کو اور کہا کہ اے باہان قیدیون کے

ساتھ تو کیا ارادہ رکھتا ہو باہان نے کہا کہ مین چھوڑ دونگا انکو بنظر بخشش کے تمھارے حال پر اور چھوڑ دونگا انکی راہ کو تاکہ ہو وین مددگار
تمھارے اور نہ عاجز ہو وین مسلمان لڑائی مین کل کے روز پس خوش ہوئے خالد بن الولید اس کلام سے اور حکم کیا باہان نے چھوڑ دینے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس چھوڑ دیے گئے وہ قید سے اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے روانگی کا پس کہا باہان نے کہ اے خالد مین دوست
رکھتا تھا صلح ہو جانے کو اپنے اور تمھارے بیچ مین اور مین سوال کرتا ہون ایک حاجت کا خالد بن الولید نے کہا کہ سوال کر تو جس چیز سے کہ تو چاہتا ہو
باہان نے کہا کہ تمھارے اس سرخ قبے نے تعجب مین ڈالا ہو مجکو اور مین چاہتا ہون کہ تم میرے تئین ہبہ کر دو مجکو اور دیکھو تم میرے لشکر مین جو چیز کہ تمکو

ابھی معلوم ہو رہا ہے میں تجکو دیدون خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی ہر آئینہ خوش کیا تو نے مجکو جبکہ تا کا تو نے میری شکست کی خبر کو پس تو ہی ہی مجکو اور جو تو نے اپنے لشکر کی چیز دان کو کہا ہی پس مجکو اُسکی کچھ حاجت نہیں ہی باہان نے کہا کہ تم اللہ کے واسطے لوگ ہو ہر آئینہ بخشش کی تمنے اور نیکی کی تمنے خالد بن الولید نے کہا کہ تحقیق تو نے ہمپر احسان اور نیکی کیا جو ہمارے ساتھیون کو قید سے چھوڑ دیا پھر اٹھے خالد بن الولید باہان کے پاس سے اور ساتھی اُنکے گرد اُنکے تھے اور آگے لایا گیا گھوڑا اُنکا پس سوار ہوے وہ اور سوار ہوے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور حکم کیا باہان نے اپنے حجاب و ہمراہیون کو کہ جاوین ساتھ مسلمانون کے ساتھ اُس جگہ تک جو اُنکے قبضے میں ہی پس ایسا ہی کیا قوم نے اور پہونچے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور خوش ہوے مسلمان اور بیان کیا انہون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور بیان کیا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے تمام سرگذشت کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی حق محمد پیغمبر اور روضہ شریف کی کہ نہین چھوڑا باہان نے ہمارے ساتھیون کو مگر بخوف ہماری تلوارون کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ باہان ہی حکیم اور دانشمند ہی مگر شیطان اُسکی عقل پر غالب ہو گیا ہی پس کس قرار داد پر تم اُنسے جدا ہوے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارے اُنکے لڑائی پر قرار داد ہوئی ہی اور دیگا مدد اور غلبہ اللہ تعالی جسکو چاہیگا پس جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال سنا تکبیر کیا پس لوگون کو مسلمانون سے اور کھڑے ہوے اُنکے بیچ میں درانحالیکہ وہ خطبہ پڑھنے والے تھے پس حمد و ثنا بیان کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور آگاہ کیا مسلمانون کو اس امر سے کہ کل صبح کو دشمن کا ارادہ لڑائی کا ہی اُنسے اور حکم کیا اُنکو واسطے درستی ساز اور سامان لڑائی کے اور کہا کہ بھروسا اور اعتماد کرو تم اللہ تعالی پر پس درست کیا مسلمانون نے سامان اپنا اور شہسوار مسلمانون کے آمادہ کرتے تھے بعض اُنمین کے بعض کو اور آئے خالد بن الولید اپنے ساتھیون پاس اور وہ لوگ لشکر زحف کے تھے اور کہا اُنسے کہ جان لو تم یہ بات کو کران کافرون نے جنپر مدد دی ہی اللہ تعالی نے تمکو بہت جگہون میں ملجا کی ہر جماعت اپنے ملکون کی اور میں گیا تھا اُنکے بیچ میں اور دیکھا میں نے کہ وہ کثرت میں مثل چیونٹیون کے ہین اور وہ ایسے لوگ ہین مگر نہ دل رکھتے ہین نہ کوئی اُنکا مددگار ہی اور یہی لڑائی ہی ہمارے اُنکے بیچ میں سو اسطے کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب میں فرمایا ہی ذلک

بان اللہ مولی الذین امنوا و ان الکافرین لا مولی لھم اور قرار پائی ہی لڑائی کل کی صبح پر اور تم جوانمردی اور شدت کے لوگ ہو پس کیا رائے ہی تمہاری رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا خالد بن الولید کے ہمراہیون نے کہ لڑائی تو ہماری خواہش اور تمنا ہی اور برابر صبر کرینگے ہم اُنکے مقابلے میں لڑائی اور شدت اور نیزہ اور تلوار پر یہانتک کہ حکم کریگا اللہ تعالی ہمارے اُنکے بیچ میں اور وہ بہترین حاکمون کا ہی پس خوش ہوے خالد بن الولید اُنکے کلام سے اور کہا اُنسے کہ درست کرو تم اپنے آلات لڑائی کو پس نہین یہ رات گذرانی کسی نے مگر یکہ وہ مسلح تھا اور رات کاٹی خوشی سے واسطے جہاد کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی موذنون نے اور وضو کیا مسلمانون نے اور نماز پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑون پر واسطے لڑائی کے اور آراستہ کیا اپنی صفون کو پس ہین تین صفین کہ نہین دیکھتی تھی ہر صف اپنی پچھلی کو اور آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ اے سردار کیا حکم دیتے ہو تم ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مقرر کرو تم معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو میمنہ میں پس کہا خالد بن الولید نے کہ وہ اسکے لائق ہین پس کہا کہ اے معاذ جاو تم میمنہ پر پس گئے معاذ بن جبل میمنہ کو اور ٹھہرے وہان ساتھ نشان کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار کسکو مقرر کروگے تم میسرہ پر انہون نے کہا کہ کنانہ بن ہاشم کو

پس روانہ ہوئے کہتا ہے جیسا کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہتا ہے کہ شجاعت کا حال یہ تھا کہ وہ آئے تھے قبائل عرب کے پاس جو انکے دشمن تھے پس پکارتے اور ڈانٹتے تھے انکو اور جدائی اپنے نام کی بیان کرتے تھے پس نکلتے اور آتے تھے انکی طرف لوگ نیزہ وشمشیر زن پس اُنسے لڑتے تھے پس اگر فتحمند ہوتے تھے اُنپر تو عین انکا مطلب تھا اور اگر دیکھتے تھے انکی طرف سے غلبہ اور سختی کو اور دشوار ہوتا تھا انکو کام ان لوگوں کا اترتے تھے اپنے گھوڑے سے اور دوڑتے تھے انکے سامنے ہو کر پس نہین پاتے تھے وہ لوگ اُنسے کچھ گرد کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب مقرر کیا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے میسرہ پر جا کر ٹھہرے وہ میسرہ مین اور متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بجانب خالد بن الولید کے اور کہا اُنسے کہ اے ابا سلیمان سردار مقرر کیا مین نے تمکو لشکر پر پس سردار مقرر کرو تم پیدل لوگون پر جسکو چاہو تم خالد بن الولید نے کہا کہ قریب ہے مقرر کرونگا مین انکے کام کو ایسے شخص کو کہ نہ لائے جاوینگے مسلمان اُسکے آگے سے پس پکارا خالد بن الولید نے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور کہا اُنسے کہ حاکم مقرر کیا ہے تمکو سردار نے پیدل لوگون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اترو اے ہاشم اور ہو تم انکے ساتھ آگاہ ہو کہ مین اس جگہ تمہاری موافقت کرنے والا ہون راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مرتب و آراستہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کی صفوں کو کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار کہلا بھیجو تم اب سرداران مالک نشانون کے پاس کہ سنین وہ میری بات کو پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ضحاک بن قیس کو اور کہا اُنسے کہ اے بیٹے قیس کے جاؤ تم اصحاب الرایات کے پاس اور کہو اُنسے کہ ابو عبیدہ تمکو حکم دیتے ہین کہ سنو اور اطاعت کرو تم واسطے خالد بن الولید کے پس ایسا ہی کیا ضحاک نے اور گھومے وہ اصحاب الرایات پر یہانتک کہ آئے معاذ بن جبل کے پاس اور ابلاغ حکم کیا پس کہا معاذ بن جبل نے کہ بخوشی اور اطاعت یہ حکم منظور ہے پھر آئے معاذ اپنے ہمراہی لوگون کے پاس اور کہا اُنسے کہ آگاہ ہو تم کہ مامور کیے گئے ہو تم ساتھ اطاعت امر دسبارک پیشانی اور مبارک صورت کے پس جو حکم وہ دیوین اسکے خلاف نہ کرنا تم کہ وہ سوائے بہتری مسلمانون کے اور کچھ نہین چاہتے ہین پس جب وصیت کر چکے ضحاک بن قیس اصحاب الرایات کو ساتھ قول ابو عبیدہ بن الجراح اور تابعداری خالد بن الولید کے پھرتے تھے خالد بن الولید درمیان صفوں کے اور ٹھہرتے تھے نزدیک نشانون کے اور کہتے تھے کہ اے مسلمانون تحقیق صبر کرنا ارادہ اور قصد ہی اور ڈرنا اور بد دلی کرنا عاجزی ہے اور جانو تم اس بات کو کہ صبر کرنے والے غالب ہوتے ہین اور ڈرنا اور نامردی دونون سبب خواری کے ہین جس نے صبر کیا اللہ تعالی اسکو مدد اور غلبہ دیتا ہے اسکے دشمن پر اسواسطے کہ اللہ تعالی اسکے ساتھ ہی جس نے صبر کیا تلوارون کی تیزی پر پس جب آویگا وہ اللہ تعالی کے پاس عوض دیگا اسکو اللہ تعالی اچھی جگہ کو اور مشکور ہوگی سعی انکی واللہ یحب الشاکرین راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح خالد بن الولید ہر صاحب نشان سے یہی کلام کرتے تھے تا اینکہ گذرے ساتھ جماعت لوگون کے پھر خالد بن الولید نے یکجا کیا اپنے پاس گروہ مسلمانون کو اہل شدت اور صبر سے اور جو شخص موجود ہوا تھا انکے ساتھ لشکر زحف مین پس تقسیم کیا انکو چار ٹکڑون پر پس مقرر کیا ایک حصے پر قیس بن ہبیرۃ المرادی کو اور کہا اُنسے کہ تم شہسوار عرب کے ہو پس ہو تم اس جگہ پر اور جیسا مین کرون ویسا ہی تم بھی کرو اور مقرر کیا دوسرے حصے پر میسرہ بن مسروق العبسی کو اور اسی طرح کی وصیت انکو بھی کی اور بلایا عامر بن طفیل کو اور اسی طرح اُنسے بھی وصیت کی اور مقرر کیا انکو تیسرے ٹکڑے پر اور ٹھہرے خود خالد بن الولید مع لشکر زحف اور باقی لشکر کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نہین بلند ہوا تھا آفتاب مگر یہ کہ خالد بن الولید فراغت پا چکے تھے ترتیب لشکر سے اور باہان ارمنی کا یہ حال تھا

کہ اُسنے حملہ کیا رومیون کو ساتھ کرنے زینت اور درستی سامان لڑائی کے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے مگر یہ کہ مسلمان زیادہ جلدی کرنے والے
تھے ترتیب لشکر اور درستی سامان جنگ مین راوی نے بیان کیا ہے کہ چلا لشکر رومیون کا بجانب لشکر مسلمانون کے اور دیکھا باہان اور
اُسکی قوم نے مسلمانون کو اور اُنکی آراستگی صفون کو کہ گویا چڑیان اُنپر سایہ کیے ہین اور صفین ملی ہوئی ہین اور نیزے بلند ہین پس ڈر آیا
اُنکے دلون مین خوف اور ہیبت پھر آراستہ کیا باہان نے اپنے لشکر کو اور مقرر کیا اُسنے عرب کو قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے آگے
صفون کے اور آگے کیا اُسنے اپنی صلیب کو اور وہ صلیب کھری چاندی کی تھی بوزن پانچ رطل کے اور سونے کا کام اسمین تھا اور اُسکے چارون
گوشون پر جواہر چمکتے تھے اور روشن تھے مثل ستارون کے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ صفین جنکو باہان نے آراستہ اور مرتب کیا تھا بیس
صفین تھین کہ ایک صف اُنمین کی مثل لشکر مسلمانون کے تھی اور ظاہر کیا باہان نے اپنے تئین صفون مین اور قسیس اور راہب صوفی تھے
تھے مکو اور پڑھتے تھے وہ انجیل کو اور بہت بنایا تھا باہان نے اپنے لشکر مین نشان اور علمون کو پس جب برابر اور پوری ہو گئین صفین اُنکی نکلا
بطریق بطارقہ روم سے بھاری ڈیل ڈول کا جو پہنے زرہ پہنے تھا اور اُسکی گردن مین صلیب جڑاؤ سونے اور جواہرات کی تھی اور اُسکی سواری
مین سبز گھوڑا تھا اور وہ بطریق مرتبے والے رومیون سے تھا جو بادشاہ کے تخت کے پاس کھڑا ہوتا تھا پس جب نکلا وہ لشکر سے مقابلے کو
تو طلب کرتا تھا ساتھ کلام رومی کے اپنی آواز سے مثل گرجنے بادل کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ طلب کرتا ہے لڑنے والے کو پس توقف کیا
مسلمانون نے نکلنے سے پس چلا کر کہا خالد بن الولید نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یہ گبر بلاتا ہے تمکو واسطے اپنی لڑائی کے تو تم پھرنے ہو
پس اگر تم لوگ نہ نکلوگے اُسکی طرف تو مین خود نکلونگا اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے اُسکے مقابلے مین نکلنے کا کہ دفعتہ نکلا ایک سوار مسلمانون سے ایک
بڑے بزرون سبزہ رنگ پر اور وہ زرہ وغیرہ سامان سے اچھا اور پورا تھا اور قصد کیا اُسنے بجانب بطریق کے پس نہین تھا کوئی شخص خالد بن الولید کے
ہمراہیون سے کہ پہچانتا ہو اُس سوار کو پس کہا خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام سے کہ جا تو اُس سوار کی طرف اور دیکھ کہ وہ کون شخص ہے مسلمانون
اور کس گروہ عرب سے ہے پس گئے ہمام اور آواز دی اُس سوار کو دران حالیکہ ارادہ کیا تھا سوار نے نزدیک ہو جانے کا بطریق سے اور کہا ہمام نے
کہ ای مرد تم کون شخص ہو پس کہا اُس سوار نے کہ مین روماس حاکم بصری کا ہون پس پھر آئے ہمام اور آگاہ کیا خالد بن الولید کو اُسکے حال سے پس
جب جانا خالد بن الولید نے اُس حر کو دعا کی اور کہا اللھم بارک فیہ وزدنی جتہ پس جب گئے روماس سامنے گبر کے کلام کیا اُس سے زبان رومی
مین پس پہچانا اُنکو رومی نے اور کہا کہ ای روماس کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے اس قوم کی طرف روماس نے کہا کہ یہ دین
جسمین داخل ہوا ہون مین ایسا دین بزرگ ہے کہ جو شخص داخل ہوا اُسمین ہو گیا نیکبخت اور جسنے مخالفت کی اُسکی پس بتحقیق گمراہ ہوا وہ
پھر حملہ کیا روماس نے گبر پر اور حملہ کیا گبر نے اُنپر اور لڑے وہ آپس مین ایک گھڑی یہانتک کہ تعجب کیا دونون لشکرون نے اُن دونون کی لڑائی سے
پس غافل پایا گبر نے روماس کو پس مارا اُسنے ایک وار سخت کہ بہنے لگا خون اُنکا اور محسوس کی اُنہون نے اُس ضرب کی روماس کو پس پھرے وہ بجانب
مسلمانون کے اور پیچھا کیا اُنکا گبر نے بطلب اُنکے اسلئے کہ نہین کمی کی اُس نے اُنکی طلب سے اور قریب تھا کہ دراوے اُنپر پس للکارا اُنکو مسلمانون نے ہر طرف سے پس
مضبوط ہو گیا دل روماس کا مسلمانون کی آواز دینے سے اور ڈر گیا گبر اُنکے للکارنے سے پس باز رہا وہ اور کمی کی اُسنے روماس کی طلب سے اور داخل ہوے
روماس مسلمانون کے لشکر مین اور خون اُنکے تن پر روان تھا پس لیا اُنکو ایک جماعت نے مسلمانون سے اور باندھا اُنکے زخم کو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کام کا

اور وعدہ کیا اُسنے اللہ تعالیٰ کی بخشش کا اور بسیار کیا دی انکو ساتھ سلامتی کے اور جب پھرے رومی شکست کھا کر غرور آیا کبر نے اپنے دل میں اور
ظاہر کیا اُسنے اپنی دشمنی کو اور تیلا پن کیا اپنے کلام میں اور طلب کیا لڑنے والے کو پس ارادہ کیا میسرہ بن مسروق العبسی نے اُسکے مقابلے میں نکلنے کا
پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے میسرہ تمھارا ٹھہرنا تمھاری جگہ پر دوست تر ہے مجکو تمھاری نکلنے سے اس کبر کی طرف اور تم شیخ بوڑھے ہو
اور یہ کبر شدید اور بھاری ڈیل ڈول کا ہے اور جوان بہادر ہے اور میں نہیں دوست رکھتا ہوں تمھارے جانے کو اُسکی طرف و نہیں برابری کر سکتا ہے
بوڑھا آدمی جوان و مضبوط کی خصوصاً یہ کہ ایک بال مسلمانوں کا دوست تر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اہل شرک سے پس پھر گئے میسرہ اپنی جگہ پر اور ارادہ
کیا مقابلے کو نکلنے کا عامر بن طفیل نے پس کہا خالد بن الولید نے کہ تم کم سن ہو اور میں ڈرتا ہوں کہ تم برابری کر سکو گے پس کہا عامر بن طفیل نے اے امیر
بڑا کر دیا تمنے معاملہ اس کبر رومی بدکار کا اور داخل کر دیا تمنے مسلمانوں کے دلوں میں اُسکی طرف سے خوف کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ سوار نہیں ہے
پھیلاتے ہیں اپنے مثل کو لڑائی میں اور اُسکی شجاعت اور شرارت ظاہر ہے اور تم اُسکی برابری نہیں کر سکتے ہو واسطے کہ نہیں نکلا وہ مگر بعد اپنے
ساتھیوں کے اور ظاہر کیا اُسنے اپنی شجاعت کو مگر اس وجہ سے کہ وہ فرد ہے شجاعت میں اپنی قوم میں پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر پس ٹھہرے عامر بن
طفیل اپنے ساتھیوں میں اور نہیں مخالفت کی خالد بن الولید کے حکم سے راوی نے بیان کیا ہے کہ کبر طلب کرتا تھا مقابلہ کرنے والے اور لڑائی
کو پس آئے خالد بن الولید کے پاس حرث بن عبد اللہ ازدی اور کہا اُنسے کہ میں چاہتا ہوں اُسکے مقابلے کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے
مجکو اپنی جان کی کہ تم میں دلیری اور قوت سخت ہے و نہیں جانتا ہوں میں تمکو مگر مرد چالاک پس اگر تمکو منظور ہے تو اللہ کا نام لیکر اُسکے مقابلے میں
نکلو پس درست کیا ازدی نے سامان لڑائی کا اور قصد کیا مقابلے میں نکلنے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ ٹھہرو تم اپنی اوڑھنی پر رحم
کرو اے بیٹے عبد اللہ کے یہان تک کہ سوال کروں میں تمسے اُنھوں نے کہا کہ پوچھو تم اے ابا سلیمان خالد بن الولید کیا آیا پیشتر اسکے مقابلہ کیا ہے
تمنے کسی سے حرب میں اُنھوں نے کہا نہیں خالد بن الولید نے کہا نہ نکلو تم اُسکے مقابلے کے واسطے اے غرور کیا نکلنے میں اور یہ سوار تجربہ کار
لڑائی کا ہے اور آزمائش کی ہے میں نے اُسکی اور پہچانا ہے میں نے اُسکی بازگشت کو لڑائی میں اور نہیں دوست رکھتا ہوں کسی کے نکلنے کو اسکے مقابلے
میں مگر جو شخص کہ مثل اُسکے ہو پس اشارہ کرتے تھے خالد بن الولید اُس کبر کی طرف اور کہتے تھے یہ اور دیکھتے تھے قیس بن ہبیرۃ المرادی کی طرف
پس کہا قیس نے کہ اے ابا سلیمان میں جانتا ہوں کہ تم پیش آتے ہو ساتھ میرے اور میرے نکلنے کو ارادہ لیتے ہو میں جاؤں اُسکے مقابلے کو پس کہا خالد بن
الولید نے کہ جاؤ تم اللہ غالب و بزرگ کا نام لیکر کہ بہ تحقیق تم مثل اُسکے ہو اور اللہ تعالیٰ تمھاری اعانت کریگا اسپر پس نکلنے قیس بن ہبیرۃ
رحمہ اللہ اور روان کیا اُنھوں نے اپنے گھوڑے کو میدان میں یہان تک کہ نرم و ملائم کر دیا اُسکی طبیعت کو اور تیز دیا اُسکی تیزی کو پس آگے بڑھایا
اُسکو بجانب بطریق کے اور وہ کہتے تھے بسم اللہ وعلی برکۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزدیک ہو وہ بطریق پس جب دیکھا کبر نے اُنکے کا سونا چاہتا
اُسنے کہ وہ شہسوار سخت ہیں شہسواران مسلمین سے پس جلدی پھر وہ اُنکی طرف اور ارادہ کیا اُنکی جانب کو اور تیرہ بازی و تیر زنی کیا وہ دونوں
آپس میں پس دوڑے اُسکی طرف قیس بن ہبیرۃ اور مارا ایک ہاتھ تلوار کا اُسکے سر پر پس لیا اُسکو کبر نے اپنی ڈھال پر پس پھاڑ ڈالا قیس بن ہبیرۃ کی
تلوار نے سپر کو اور پہونچی خود پر اور پیوست ہو گئی اُسمیں اور قصد کیا قیس نے تلوار کے نکال لینے کا پس نہ نکال سکے وہ اور تلوار ماری کبر
اُنکی تنہا ہے کبر پر پس قائم ہوا وہ از تلوار کا اور ملاقی ہوے وہ دونوں بعد دونوں وار کے پس آ پڑا اگر شہر بالا دہ قید کر لینے کے اور تھا وہ بہت سخت

اور قیس بسبب عبادت شب بیداری اور روزہ وغیرہ کے دبلے پتلے جسم کے تھے پس جب دیکھا قیس نے طرف گبر کے کہ غالب ہوگیا وہ ان پر جدا ہوگئے وہ اُنکے
ہاتھ سے اور دور ہوگئے اُس سے اور دیکھتے تھے اُسکو گوشۂ چشم سے بطور غصے کے اور سوچتے تھے اُسکے لیے مکر اور فریب کو مگر یہ کہ تلوار اُنکی نکل گئی تھی اُنکے
ہاتھ سے پس پھیری باگ اپنے گھوڑے کی بارادہ ملنے کے مسلمانون مین تاکہ لیوین وہ کسی کی تلوار کو اور پھرین طرف لڑائی کے اور بہ تحقیق مایوس ہوگئے
تھے وہ اپنی جان سے پس جب پھیرا باگ کو درانحالیکہ وہ پلٹنے والے تھے شور کیا گبر نے اُنکے پیچھے اور دوڑا اُنکی طلب مین پس کمی کی قیس بن ہبیرہ نے
پلٹنے مین اور کہا اپنے دل مین کہ اے نفس بسبب تیرا موت ہے اور تو بھاگتا ہے پھر تو بجانب گبر کے پس پکار کر کہا اُسنے خالد بن الولید نے کہ اے
قیس مین واسطے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمکو دیتا ہون کہ پھر آؤ تم اور چھوڑ دو تم اُسکے کام کو میرے لیے اور یہ اسواسطے تھا کہ خالد
بن الولید نے دیکھا تھا اُنمین تعب کو پس کہا قیس نے کہ اے خالد تمنے بڑی قسم دلائی مجکو لیکن اگر پھر آؤنگا مین تمھارے پاس آیا بڑھا دوگے
تم میرے وقت مقرر مین خالد بن الولید نے کہا کہ نہین قیس نے کہا پس نہ اختیار کرونگا مین قرار کو ورنہ ہونگا مین اصحاب نار سے بلکہ صبر
کرونگا مین اور ہوئیگا نگا مین مرتبہ بخشش کو اللہ تعالی کی طرف سے اور پھرے وہ اپنے نزدیکی کی طرف اور اُنکے ہاتھ مین تلوار نہ تھی بلکہ نکال لیا
تھا اُنھون نے خنجر کو جو اُنکی کمر مین تھا پس دیکھا خالد بن الولید نے قیس بن ہبیرہ کو اس حال سے کہ اُنکے ہاتھ مین تلوار نہین ہے پس کہا
خالد بن الولید نے کہ کون شخص لیگا اس تلوار کو اور پہونچاویگا قیس بن ہبیرہ تک باامید حصول ثواب خدائے غالب اور بزرگ کے
پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ اے ابا سلیمان مین اس کام کو کرونگا پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ کام تمھین سے
ہوگا اے بیٹے صدیق کے پھر نکال لیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو میان سے اور جا ملے وہ قیس بن ہبیرہ سے بارادہ پہونچا دینے
تلوار کے پس جب دیکھا رومیون نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور اُنکے ملنے کے قیس بن ہبیرہ سے گمان کیا اُنھون نے کہ وہ بارادہ
اعانت قیس بن ہبیرہ کے اُس بطریق پر آئے ہین پس نکالا رومیون سے ایک دوسرا بطریق اور آیا وہ اپنے ساتھی کے پاس اور ٹھہرا اُسکے ساتھ
اور دے دیا تلوار کو عبدالرحمن نے قیس بن ہبیرہ کو اور ٹھہرے وہ اُنکے پاس اور نہ پھرے وہ جسوقت کہ دیکھا اُنھون نے دو کو اور وہ گبر نکلنے والا
لشکر رومیون سے کچھ بڑی باتین کرتا تھا کہ مسلمان کچھ بھی اُس کلام سے واقف نہین ہوئے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ خواری ہو تجکو
کیا بات کہتا ہے تو کہ ہم نہین سمجھتے ہین تیرے کلام کو پس نکلا اُنکی طرف ایک مترجم رومیون سے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آیا نہین کہا تھا تمنے
یہ کہ ہم لوگ صاحب انصاف اور حق ہین عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہان ہم ایسے ہی ہین قسم ہے خدا کی ترجمان نے کہا پس نہین دیکھا
ہمنے تمھارے انصاف سے کچھ بھی درانحالیکہ نکلتے ہو تم دو سوار ایک سوار کی طرف عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین اسواسطے نکلا
ہون کہ دے دون مین اپنے ساتھی کو تلوار اور پلٹ جاؤن اور اگر نکلین تمسے ایک سو مرد ہم مین سے ایک شخص کے مقابلے مین تو آنیوالا نہ بڑا
اور دشوار ہوگا ہم پر یہ امر اور آگاہ ہو کہ تم تین شخص ہو اور مین اکیلا ہون اور مین تمھارے واسطے کافی اور بس ہون پس آگاہ کیا مترجم نے اپنے ساتھی
کو پس تعجب کیا اُسنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے کلام سے اور دیکھتے تھے وہ دونون گوشۂ چشم سے براہ تکبر اور غضب کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ
عنہ نے کہ درخواست کرتا ہون مین تمسے بواسطہ اللہ تعالی کے اے قیس کہ تمنے مشقت اُٹھائی ہے پس ٹھہر جاؤ تم تاکہ ایک ساعت آرام حاصل کرو اور
دیکھو تم اس امر کو جو مجھسے ہوگا پھر حملہ کیا عبدالرحمن نے اُس شخص پر جس سے گفتگو کرتے تھے پس نیزہ مارا اُنھون نے اُسکے سینے مین کہ جا نکلا اُسکی

پشت سے پس گر پڑا وہ زمین پر اور دیکھا دونوں گبروں نے اپنے ساتھی کو زمین پر گرتے ہوا پس حملہ کیا ان دونوں نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر
پس قصد کیا عبدالرحمن کی طرف قیس رضی نے بارادہ اعانت کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ اے قیس سوال کرتا ہوں میں تجھ سے بواسطہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بحق ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ کہ چھوڑ دو تم مجھ کو آگ میں ڈالونگا میں ان دونوں کو پس اگر مارا گیا میں تو پہنچا
تم تک میرے ثواب جہاد میں اور کہدینا عائشہ رضی اللہ عنہا کو میری طرف سے سلام پس پیچھے ہٹے انکے پاس سے قیس اور تعجب کیا انکے کام پر
اور حملہ کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ایک پر ان دونوں گبروں سے اور نیزہ مارا اسکے پس پھنس گئی نوک انکے نیزے کی گبر کی زرہ میں پس ڈال
عبدالرحمن نے نیزے کو اپنے ہاتھ سے اور نکالا میان سے اپنی تلوار کو اور مارا گبر کے ایسا ایک کہ کر دو ٹکڑے کر دیا اسکو اور دیکھا تیسرے
گبر نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور انکی جرات کے پس متحیر اور متعجب ہوا وہ انکے کاموں سے اور دیکھا قیس رضی اللہ عنہ نے اس بطریق
کی طرف کہ وہ متحیر اور مبہوت تھا پس ظاہر ہوئی انمین غفلت پس کہا انہوں نے عبدالرحمن نے کہ اے قیس کیا باعث تمہارے توقف کا ہے پس حملہ کیا
قیس رضی اللہ عنہ نے اس بطریق پر اور مارا اسکے ایسا وار تلوار کا کہ توڑ دیا سر اسکا اور گر پڑا وہ زمین پر بیہوش ہوکر اور جلدی بھیجا
اللہ تعالی نے اسکی روح کو آگ کی طرف پس جب دیکھا روسیوں نے حال اپنے ان ساتھیوں کا کہا بعض نے انمین کے بعض سے نہیں ہیں
یہ گروہ مگر شیطان واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آگاہ کیا گیا باہان انکے کاموں سے پس کہا اسنے اپنی قوم سے کہ بادشاہ بہت
جاننے والا حال اس قوم کا ہے قسم ہے حق مسیح کی میں جانتا ہوں کہ تم میں کوئی ایسی بات ہے جسکے سبب سے غالب لیے گئے ہیں یہ قوم پس
اگر نہ بلیش ڈالوگے تم انکو اپنی کثرت سے پس کوئی شخص نہ ٹھہرا ہوگا تمہارے واسطے انکے مقابلے میں پھر آیا باہان کے پاس ایک بطریق اور
سرگوشی کی اس سے پس کہا اسنے کہ اے بادشاہ قوم مسلمان بیشک غلبہ دیے گئے ہیں ہم پر اسواسطے کہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا ہے گویا
کچھ لوگ اترے ہیں آسمان سے طرف زمین کے اور وہ سبز اور ابلق گھوڑوں پر سوار ہیں اور لوہے کے ہتھیاروں سے سلح ہیں اور …
انہوں نے ان عرب کو اور ہم لوگ انکے سامنے کھڑے ہیں اس حال میں کہ نہیں نکلتا ہے کوئی شخص ہمارے لشکر سے مگر یہ کہ مار ڈالتے ہیں وہ اسکو
یہاں تک کہ ہمارے بیٹوں کے ساتھ ایسا ہی کیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ٹوٹ گیا اس بطریق کے کلام سے دل باہان کا
اور کچھ جواب اسکو نہیں دیا پس یکجا ہوئی قوم اسکے پاس اور سوال کیا اس سے پس نہ آگاہ کیا اسنے انکو پس جب بہت بات چیت کی قوم نے اس سے
کھڑا ہوا باہان انکے بیچ میں مثل خطبہ پڑھنے والے کے اور کہا کہ اے اہل من دین کے اگر نہ لڑوگے تم عرب سے تو ہوگے تم زیان کار … اور رحم
اور غصہ کرینگے تم پر مسیح اور اللہ تعالی ہمیشہ مددگار اور عزت دینے والا ہے تمہارے دین کا اسواسطے کہ اللہ تعالی کی حجت تم پر ہے کہ اسنے بھیجا
تمہاری طرف رسول کو اور اتارا تمہارے اوپر کتاب کو پس نہیں تابعیت کی تمہارے رسول نے دنیا کی اور حکم کیا تمکو رسول نے یہ کہ نہ
تابعیت کرو تم دنیا کی اور اسکی کتاب میں یہ حکم ہے کہ نہ ظلم کرو تم اسواسطے کہ وہ ظالم کو دوست نہیں رکھتا ہے پس جب تابعیت کی تمنے دنیا کی اور
ظلم کیا تمنے اور مخالفت کی تمنے انکی غالب کیا اسنے تمہارے دشمنوں کو تم پر پس کیا عذر ہے تمہارا اپنے خالق کے نزدیک اور بتحقیق چھوڑ دیا تمنے
حکم اپنے نبی اور احکام مندرجہ کتاب الہی کا اور یہ عرب تمہارے سامنے جاتے ہیں قتل تمہارے شہسواروں اور اولادوں اور عورتوں کا
اور تم گناہ کے کام کرتے ہو اور نہیں ڈرتے ہو اپنے پروردگار سے پس اگر وہ کرو یا اللہ تعالی نے تمہارے غلبے کو تمہارے ہاتھ …

کر دیا اُسنے تمھارے دشمن کو تیر پس یہ حق او عدالت ہے اللہ تعالی کی طرف سے سو اسطے کہ تم مطابق احکام شریعت کے حکم نہین کرتے ہو اور منہیات شرعیہ سے باز نہین رکھتے ہو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ توڑا اور قطع کیا باہان نے اپنے اس کلام سے کلام اُس بطریق کا جسنے خواب کا حال بیان کیا تھا اور حکم کیا باہان نے اُسکو کہ نہ پراگندہ اور فاش کرے وہ اس حال کو کسی سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب قیس بن ہبیرہ اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہما نے مار ڈالا ان دونون کو اُترے عبدالرحمن اپنے گھوڑے سے اور لیا اُنھون نے اور قیس بن ہبیرہ نے ہتھیار اور کپڑے مقتولین کے اور پلٹ آئے وہ بجانب مسلمانون کے اور دیئے کپڑے وغیرہ مقتولین کے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا اُنھون نے کہ یہ تم دونون کا حق ہے اور جس شخص نے قتل کیا کسی سوار کو پس وہ شخص مالک مقتول کے اسباب کا ہے کہ ایسا ہی حکم دیا ہے مجکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پس لے لیا قیس بن ہبیرہ نے اسباب کو اور جا ٹھہرے وہ اپنی اُس جگہ مین جہان خالد بن الولید نے اُنکو ٹھہرایا تھا اور پلٹے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بجانب میدان لڑائی کے پس گردا دیا اُنھون نے دونون صفون کے بیچ مین اور وہ اُس بطریق کے گھوڑے پہ سوار تھے جسکو اُنھون نے مار ڈالا تھا پس دیکھا اُسکو کہ نہین جلدی کرتا ہے وہ گھوڑا اُنکی سواری مین جیسا کہ نگاہ رکھتے تھے وہ عربی گھوڑے کو پس پھرے اور بدل ڈالا اس گھوڑے کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا اُنھون نے میمنہ روم پر پس پھیر دیا اُنکی صفون کو اور مار ڈالا اُنمین سے دس سوارون کو اور پلٹے پس حملہ کیا قلب پر پھر متوجہ ہو طرف میسرہ کے پس چلا گئے اُنپر تیر پس پھرے وہ یہان تک کہ ٹھہرے سامنے لشکر کے اور ڈراتے تھے رومیون کو اپنے نام سے اور بلاتے تھے میدان مین نکلنے واسطے پس نکلا اُنکے مقابلہ مین ایک کبر رومی پس نہین گردا دیا عبدالرحمن نے اُسکے ساتھ مگر اندک یہان تک کہ مار ڈالا اُسکو اور نکلا دوسرا پس اُسکو بھی مار ڈالا پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اللھم ارعہ واحفظہ فان عبدالرحمن قد اصطلی الیوم بقتال جیش الروم وحدہ پھر پکار کر کہا اے عبدالرحمن قسم ہے تمکو اپنے باپ کے بڑھاپے اور اُنکی بیعت کی کہ پھر آؤ تم اپنی جگہ پر اور چھوڑ دو تم اپنے مسلمان بھائیون کو واسطے لڑائی کے پس پھر آئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر جب قسم دلائی اُنکو خالد بن الولید نے خرام بن قثم نے بیان کیا ہے کہ پوچھا مین نے ایک شخص سے جو یرموک کی لڑائی مین موجود تھا کہ آیا عورتین بھی تمھارے ساتھ لڑائی مین حاضر ہوتی تھین اُس شخص نے کہا ہان ایک اُنمین کی اسما زوجہ زبیر بن العوام اور خولہ بنت ازور اور ام ابان زوجہ عکرمہ بن ابی جہل اور عزہ بنت عامر مع اپنے شوہر سلمہ بن عود الضمری کے اور رملہ بنت طلحۃ الزبیدی اور دعالہ اور امامہ اور زینب اور نعم اور سندا اور غعدہ اور لبنی اور مثل اُنکے اور عورتین کہ یہ سب ایسی سخت لڑائی لڑی تھین جس سے راضی کرتی تھین اللہ غالب و بزرگ اور اسکے رسول کو واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ واقعہ یرموک کی ابتدا ایک چنگاری اُڑنے والی اور انتہا اسکی آگ بڑی بھڑکنے والی اور جلانے والی تھی اور جو دن لڑائی کا آتا تھا وہ گذرے ہوے دن سے سخت اور دشوار ہوتا تھا عمرو بن جریر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے یرموک کی لڑائی کو کہ پہلے دن اندک تھی اور پچھلے دن سخت اور دشوار تھی اور سبب اسکا یہ تھا کہ باہان نے حکم دیا تھا دس صفون کو مسلمانون پر حملہ کرنے کا اور یہ سبب اُسکے ہوا تھا کہ مار ڈالا تھا عبدالرحمن نے جس کسی کو کہ مار ڈالا اور حملہ کیا مسلمانون نے نیزا اور بیچ سپاہی لوگ ساتھ لوگون کے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے دران حالیکہ وہ متوقف تھے نہین حملہ کرتے تھے باہان کے لشکر پر اور جانا اُنھون نے کہ قریب تر ہے کہ معاملہ سخت اور دشوار ہوگا پس کہا اُنھون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پڑھتے تھے اس حیلے

ف ذکر لڑائی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا ساتھ بعض رومیون کے بمقام یرموک کے

الذین قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم فزادہم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور برابر جاری رہی لڑائی بلندی آفتاب سے تاقرب غروب کے اور نہین جدا ہوے دونون لشکر تا اینکہ جدا کیا رات نے دونون گروہون کو پس جسوقت جدا ہوئے بعض لوگ بعض سے تو نہین پہچانتے تھے مگر ساتھ نشانی کے اور ہر قوم عرب کے پکارتے تھے اور بتادیتے تھے اپنی نشانیون معینہ کا اور باہم یاد دلاتے تھے اپنے نسبون کو اور پھر ہر گروہ طرف اپنی جگہون کے اور آئے مسلمان اپنی عورتون کی طرف اور ہر عورت ملتی تھی اور صاف کرتی تھی اپنے شوہر کے چہرے کو اپنی کملی سے اور کہتی تھی کہ بشارت ہو تمکو ساتھ بہشت کے اے دوست اللہ کے اور رات گذارنی مسلمانون نے ساتھ تنگی اور سہتری کے اور روشن کیا اُنھون نے آگ کو اور یہ اس سبب سے تھا کہ پہلے دن قتل نہین ظاہر ہوا تھا دونون گروہون پر پس مارے گئے رومیون سے تھوڑے لوگ اور شہید ہوئے مسلمانون سے دس آدمی کہ منجملہ اُنکے دو شخص حضرموت کے تھے ایک شخص کا نام مازن اور دوسرے کا نام قادم تھا اور تین شخص غسان سے جنکے نام نخع اور میحلی اور حازم تھے اور ایک شخص انصار سے جنکا نام عبداللہ بن الاخرم تھا اور تین شخص قوم بجیلہ اور ایک شخص قوم مراد سے جو بھتیجے قیس بن ہبیرۃ المرادی کے تھے پس غمگین ہوئے اُنکے مارے جانے سے قیس بن ہبیرہ اور تلاش کیا اُنکو اور نہ دیکھا پس جانا اُنھون نے کہ وہ مارے گئے پس لیا قیس نے اپنے ساتھ تھوڑی آگ روشن کو اور نکلے وہ اور کچھ لوگ اُسی قوم کے یہانتک آئے میدان معرکے مین اور ڈھونڈھا اُنکو پس نہ دیکھا اُنکو پس جسوقت کہ ارادہ پھرنے کا کیا دفعۃً دیکھا اُنھون نے ایک آگ کو کہ آتی ہے رومیون کی طرف سے بارادہ میدان معرکے کے تلاش ایک بطریق کے جو بہت ذی رتبہ تھا اُنکے نزدیک پس کہا قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون سے کہ بجھادو تم اپنی آگ کو پس قسم ہے خدا کی کہ مین اپنے بھتیجے کا بدلا لونگا اس قوم سے پس بجھا دیا اُنھون نے آگ کو اور لیٹ گئے وہ زمین پر مقتولین کے بیچ مین اور آمادہ ہوئے واسطے رومیون کے اور تھے رومی قریب ایکسو آدمیون کے ساتھ ساز و سامان لڑائی کے اور قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ اُنکی قوم کے سات آدمی تھے پس کہا اُنھون نے کہ اے قیس قوم اکیسو ہین اور ہم سات آدمی ہین اور ہم تھکے ماندے ہین پس کہا قیس رضی اللہ عنہ نے کہ بلٹ جاؤ تم اپنے پیچھے کو مین اپنے واسطے سواے موت کے اور کچھ نہین چاہتا ہون یا لونگا مین بدلا اپنے بھتیجے کا پس تعجب کیا اُنھون نے اُنکے کلام سے اور ٹھہرے وہ اُنکے ساتھ مثل ٹھہرنے بڑے صبر والون کے اور آئے گبر ان رومی درانحالیکہ وہ گرد گھومتے تھے درمیان مقتولین کے تا اینکہ ٹھہرے وہ اُس گبر بطریق کے پاس جو پہلے لڑنے کو نکلا تھا اور اُسکو قیس بن ہبیرہ نے قتل کیا تھا پس جب پھرے وہ بارادے جانے اپنے لشکر کے چلا کر پکارا اُنکو قیس بن ہبیرہ نے اُنکے پیچھے اور تبعیت کی اُنکے ساتھیون نے پس اٹھالیا رومیون نے اپنے بطریق کی لاش کو اپنے شانون پر اور غافل ہوگئے اور بھول گئے وہ پس نہین شعور کی آواز سے پس نہ پہچانا اُنکا سامانون نے اور شمشیر زنی کی اُنمین اور مار ڈالا اُنکو جلد اور قیس رضی اللہ عنہ جسوقت مارتے تھے اُنمین سے تلوار کو کہتے تھے کہ یہ بدلا میرے بھتیجے کی طرف سے ہے یہ بدلے اُنکے ہین یہانتک کہ مارے گئے اُنکے ہاتھ سے سولہ رومی اور مار اُنکے ساتھیون نے بہت لوگون کو اور پلٹ گئے باقی رومی پس جب فراغت پائی قیس نے قوم سے پھرے تلاش اپنے بھتیجے کے جنکا نام سوید بن ہرم تھا جانب لشکر روم کے پس سنا اُنھون نے ایک آواز نالہ کی اور آئے اُسکی طرف نا گہان وہ اُنکے بھتیجے سوید تھے پس جب دیکھا قیس نے اُنکو پہچانا اور روئے پھر کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہے تمہارا اے میرے بھتیجے پس کہا اُنھون نے کہ اے چچا میرے مین نے پیچھا کیا تھا قوم روم کا پس پھرا اُنمین کا ایک شخص میری طرف پس ایسا نیزہ مارا اُسنے میرے سینے مین کہ نکل گئی نوک اُسکی میری پشت سے اور مین دیکھتا ہون اُسکے سبب سے ایک بڑے امر کو اور یہ خوبصورت عورتین بہشتی میرے گرد ہین درانحالیکہ انتظار کرتی ہین وہ

پس زیادہ کیا اُنکو اللہ اور کیا خوب کارساز ۱۲

میری روح نکلنے کی پس روئے قیس رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ای بھتیجے ہر وقت معین اور لکھا ہوا ہی اور شاید کہ تمھارے واسطے وقت دراز ہو پس کہا
سوید نے کہ افسوس ہی قریب ہوا ہی قسم ہی خدا کی معاملہ پس آیا قریب اور طاقت رکھتے ہو تم اس امر کی کہ اٹھا لیچلو مجکو بجانب مسلمانون کے اور مرون مین
اُنھی جگہہ قیس رضہ نے کہا کہ ہان پس اُٹھا لیا قیس نے انکو اپنی پیٹھ پر اور لائے انکو مسلمانون کے لشکر مین اور رکھ گئے انکو فرودگاہ مین اور کہا اٹھا
دیا انکو اور سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ نے قیس بن ہبیرہ رضہ کے آنیکو پس آئے وہ انکے پاس اور دیکھا انکے بھتیجے کی طرف کہ انھون نے جو زخم دیے تھے
ساتھ اپنی جان دہی پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو اور بیٹھے قریب سر کے اور روئے وہ اور مسلمان پس کہا انسے ابو عبیدہ بن الجراح
کیونکر اور کس حال مین ہم پاتے ہین تمکو ای میرے بھتیجے سوید نے کہا ساتھ نیکی اور بہتری اور مغفرت کے جزاے نیک عطا کرے اللہ تعالی ہماری طرف سے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہر آئینہ سچے تھے وہ اپنے قول مین اور راست ارشاد کیا تھا ہمکو اور سوید باتین کرتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح
یہان تک کہ مر گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالی انپر پس نہین جدا ہوے ہم انکا یہ چھپا دیا ہمنے انکو انکی قبر مین اور آگاہ کیا قیس رضہ نے ابو عبیدہ
بن الجراح کو شکر لین کے قتل کرنے سے پس بہت خوش ہوے وہ اور جانا انھون نے کہ یہ بات اتفاقی ہے اور مطلب کی ہے اور باقی رات گذاری
مسلمانون نے درانحالیکہ پڑھتے تھے وہ قرآن مجید کو اور مانگتے تھے اللہ تعالی سے مدد اور نصرت کو اور رہا ماہان کا یہ حال کہ جب
وہ بجانب اپنے لشکر کے یکجا ہوے اُسکے پاس بطارقہ روم اور راہب اور عالم دانشمند اور لایا گیا ماہان کے سامنے کھانا اور بچھایا گیا دستر خوان
اُسکا پس نہین کھایا اُسنے کچھ بسبب واقع ہونے خوف کے اسکے دل مین اُس خواب سے جسکو ایک بطریق نے دیکھا تھا اور مطلب اُسکا قصد
کر لینا عرب سے اور دینا جزیہ کا تھا مگر مغلوب تھا اپنی رائے مین بسبب خلاف کرنے رومیون کے اُس سے اور بوجہ خوف ہرقل بادشاہ کے و لیکن
لیقضی اللہ امرا کان مفعولا راوی نے بیان کیا ہی کہ قس اور راہب سامنے ماہان کے آئے اور کہا انھون نے کہ کیا حال ہی بادشاہ کا جو باز رہا ہی
کھانے سے پس اگر یہ امر بسبب رنج اور غم ہنگامہ لڑائی کے ہی تو حال یہ ہی کہ لڑائی پھرنے والی ہی مثل ڈول کے کہ ایکدن تیرے واسطے ہی اور ایکدن تجھپر
اور جان تو ای بادشاہ اس امر کو کہ قوم مسلمان غلبہ اور فتح دیے گئے ہین ہمپر اور نہین ہلاک کر سکتے ہین ہم انکو مگر اسطرح کہ ہم سب کے سب انپر
حملہ کرین پس نہ باقی رکھین انمین سے ایک کو ماہان نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون مگر ایک چیز کو تمھارے واسطے جو کہ تمنے بدل ڈالے
احکام اپنے دین سے اور ظلم کرتے اپنی حکومت مین پس اسی وجہ سے غالب کیے گئے عرب تمپر پس اُٹھ کھڑا ہوا ایک مرد اُسکے دین والون سے اور
کہا اسنے کہ ای بادشاہ تو ہمیشہ زندہ رہے حال یہ ہی کہ مین ایک مرد اہل بلاد اور تیرے دین والون سے ہون اور میرے پاس ایکسو بکریان تھین
جنکو مین چرایا کرتا تھا پس خیمہ کھڑا کیا ایک بڑے آدمی نے تیرے بڑے عرب والون سے بکریون کے پہلو مین پھر دوسرے دن کیا اُسنے وہان
پس لے لین اُسنے بکریون سے بقدر حاجت کے اور لیا باقی بکریون کو اُسکے ساتھیون نے پس آئی اسکے پاس میری عورت اور جا کہ
وہ شکایت کرتی تھی اُسکے نزدیک میری بکریون کے لیجانے کی پس جب دیکھا اُسنے اُس عورت کو حکم کیا اُسکو اپنے پاس آنے کا پس داخل ہی
وہ اُسکے پاس اور دیر تک اُسکے نزدیک ٹھہری پس جب دیکھا اس حال کو اُسکے بیٹے نے آیا وہ نزدیک خیمے کے پس دیکھا اُسنے کہ وہ اُسکی ماں کے
ہمپہلو ہی پس شور کیا لڑکے نے پس حکم دیا اُس بطریق نے اُسکے مار ڈالنے کا اور مارا گیا وہ دوڑا مین اُسکے پاس بارادہ رہائی اپنے بیٹے کے
پس بلایا اُسنے مجکو اور مارا مجھے تلوار کو پس روکا مینے وار تلوار کو اپنے ہاتھ پر پس کاٹ ڈالا تلوار نے ہاتھ کو پھر بعد اس کلام کے نکالا اُس شخص نے اپنا

ف ۱ اور لیکن اللہ پورا کرے ایک کام کا جو ہو چکا

ف ۲ فصل ایک اور رومی کا جسکی بکریان ایک ... اور رومی نے ... کا ضبط

ہاتھ کو لیں وہ ہاتھ درحقیقت کٹا ہوا تھا پس بہت خشمناک ہوا باہان اس حال کے سننے سے اور کہا کہ آیا تو نے بھیجا تھا اسکو پس کہا ہاں وہ یہ شخص ہے
اشارہ کیا اُسنے اپنے ہاتھ سے بجانب ایک بطریق کے بطارقہ سے پس دیکھا باہان نے بطریق کی طرف بحالت غضب کے پس خشمناک ہوا اور بطارقہ اسکے
سبب سے اور سیل کیا انھوں نے اُس شخص اعانت چاہنے والے پر اور مار ڈالا اسکو اپنی تلوارون سے اور باہان انکی طرف دیکھتا تھا پس زیادہ ہوا خشم اسکا
اور کہا کہ خوار ہو تم قسم ہے حق صلیب کی سختی ہو تم پر کیونکر امید رکھتے ہو تم مدد اور غلبے کی حالانکہ تم ایسے کام کرتے ہو یا نہیں ڈرتے ہو تم کل کے عوض
کو کہ ضرور اللہ تعالی بدلا لیویگا تم سے اور چھین لیویگا تمہارے ہاتھوں سے اس چیز کو جو اُسنے تمکو دی ہی اور دے دیویگا اُس چیز کو نہیں تمہارے
غیر کو جو موافق احکام شریعت کے حکم کرتے ہین اور منہیات شرعیہ سے باز رہتے ہین پس اب تم میرے نزدیک مثل کتون اور گدھون کے ہو جانور درندے پر ہو
اور قریب تھا کہ دیکھو گے تم انجام کار اپنے ظلم کا کہ کس چیز کی طرف پہنچاویگا وہ تمکو اور کس جگہ جاوگے تم پھر حکم کیا اُسنے انکو چلے جانے کا اور لعنتیوں نے یہ وصیت کی ہی
کہ انکے ظلم اہل وہ اور انکو انکے حال پر چھوڑا پس جب پلٹ گئی قوم اُسکے نزدیک سے نہیں باقی تھا مگر ایک بطریق پس کہا اُسنے کہ اے بادشاہ قسم ہے خدا کی یہ بات
یہی ہی جو تو نے کہی اور نہیں دیکھتے ہین ہم مگر یہ کہ ہم مغلوب ہین بسبب اپنے ظلم کے اور جان تو پس اے امیر کہ مین نے اپنے خواب مین دیکھا ہی کہ کچھ لوگ اترے
ہین آسمان سے سبز گھوڑون پر پس گھیر لیا انھوں نے ان عرب کو وہ لوگ ہتھیار رکھتے ہوئے مسلح ہین اور ہم لوگ انکے سامنے کھڑے ہوئے انکو دیکھتے
ہین نہیں نکلتا ہی ہم مین سے کوئی مگر یہ کہ اُسکو مار ڈالتے ہین یہانتک کہ بہتون کو ہم مین سے مار ڈالا اور بیان کی اُسنے کیفیت خواب کی جیسا کہ دیکھا تھا
بطریق نے بیان کی تھی اور باہان تمام رات سوچتا رہا کہ مسلمانوں کے معاملے مین کیا کرنا چاہیے پس آسانی کی اُسکی رائے نے واسطے اُسکے اس امر کے
جاری کرے وہ لڑائی کو اپنے اور مسلمانوں کے بیچ مین پس جب صبح ہوئی آراستہ کیا مسلمانوں نے اپنی صفونکو اور دیکھا انھوں نے کہ نہیں ہی کوئی جنبش درمیان
لشکر مین پس جانا انھوں نے کہ رومیوں کے واسطے کوئی عذر پیش ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ چھوڑ دو انکو انکے حال پر اور نہ زیادتی
تم انپر راوی نے بیان کیا ہی کہ بیٹھا ہی بطارقہ باہان انکے پاس اور چارون ملوک قناطر اور جرجیر اور دیریجان اور قورین اور وہ لشکر کے
کہ طلب اجازت لڑائی کی اُس سے کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ کیونکر لڑون مین بسبب ایسی قوم کے کہ ظلم کرتے ہین پس اگر ہو تم لوگ اہل قوم کے
پس اگر ہو تم اپنے غلبے اور حکومت کے واسطے اور باز رکھو تم انکو اپنی حرمت اور گھر بار سے پس کہا انھوں نے کہ قسم اللہ کی تو اور حوالہ کر لڑائی کو ہمپر پس قسم ہے حق
مسیح بن مریم کی کہ جدا ہونگے ہم اُنسے یہانتک کہ دور کر دینگے ہم انکو ملک شام سے یا مار ڈالینگے وہ ہمکو یا ہم انکو پس اعتماد کر تو ہمارے کام پر اور توجہ
کر انکی طرف پس جسوقت قصد کرے تو لڑائی کا پس چھوڑ تو ہر ایک کو ہم مین سے اُسکی باری پر مع اُسکے لشکر کے لڑے ہر ایک ہم مین سے ایکدن تاکہ تمکو
معلوم ہو جاویگا کون شخص ہم مین سخت اور شدید ہی اور کون شخص بیقرار کرتا ہی مسلمانوں کو اور بلاد دینے لڑائی سے اور دیکھا کرینگے ہم بیٹے لڑکے
باپوں اور ماوں کو کشتیوں مین پس اگر ہوگا غلبہ ہمکو عرب پر تو پھیر دینگے ہم انکو اور اگر ہوگا غلبہ عرب کو ہمپر پس جا ملینگے لڑکے باپ اپنے شہر و بنا
اور قوم مین اور ہوگی لڑائی ہمارے انکے بیچ مین ایک ہفتے مین پانچ دن اور آرام حاصل کرینگے ہم دو دن اور امید رکھتے ہین ہم اس امر کی کہ
جدا اور فیصل ہو جاویگا کام ہمارے انکے بیچ مین ایکدن یا دو دن مین باہان ملعون نے کہا اے یہی ہی پھر لکھا اُسنے خط ہرقل کو اس مضمون سے
بعد حمد کے پس سوال کرتے ہین ہم اللہ سے اے بادشاہ تیرے لشکر اور تیرے گھر والوں کے واسطے مدد اور غلبے کا اور تیری سلطنت کے واسطے
عزت اور حکومت کا پس بتحقیق بھیجا تو نے مجھکو ساتھ بیشمار لشکر کے اور آیا مین عرب پر پس اترا مین انکے میدان مین اور طمع دی مینے انکو

ف
سبب خشمناک ہونے
باہان کا اپنے بطارقہ
پر اور خواب دیکھنا
ف
بطریق کا اور مقرر کرنا
ہر ہفتے مین پانچ دن
لڑنا اور دو دن آرام
کرنا دونون
لشکران کا لڑائی سے

پس طمع کی انھون نے اور درخواست کی مین نے اُنسے صلح کی پس قبول کیا انھون نے اور کیے مین نے اُنکے واسطے حیلے اس امر پر کہ پھر جاوین وہ اپنے ملک کی طرف پس
نہ کیا انھون نے اور بہت سخت خوفناک ہوگیا ہی لشکر بادشاہ کا اُنسے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ بد دلی اور ڈر ان سب کو شامل اور اُن سبکے
دلون مین داخل ہوجاوے اور یہ اس سبب کثرت رواج ظلم کے ہی اُنمین اور بہ تحقیق مشورہ کیا مین نے عقلا اور اہل نصیحت کو اپنے ساتھیون سے
اور متفق ہوئی ہماری سب کی رائے کوچ کرنے پر تمام اپنی جمعیت سے ایکدن مین اُنپر اور برابر لڑینگے ہم اُنسے یہان تک کہ حکم کرے اللہ تعالے
ہمارے اُنکے بیچ مین پس اگر غالب کردیگا اللہ تعالی ہمارے دشمن کو ہمپر پس راضی ہو جا تو ساتھ حکم خدا کے اور جان تو کہ دنیا دور ہونیوالی ہی
تجھے پس نہ افسوس کر تو اُس چیز پر جو جاتی رہے اس دنیا سے اور نہ غبطہ کر تو دنیا کی کسی چیز پر جو تیرے ہاتھ مین ہی اور جا اہل تو اپنی پناہ کی جگہ
اور دار الریاست قسطنطنیہ مین نیکی کر تو اپنی رعیت کے ساتھ کہ نیکی کرے اللہ تیرے ساتھ اور رحم کر تو کہ رحم کیا جاے تجھپر اور عاجزی اختیار کر واسطے
اللہ کے کہ بلند مرتبہ کرے تجکو اللہ تعالی اسواسطے کہ اللہ تعالی نہین دوست رکھتا ہی غرور کرنے والے کو اور بہ تحقیق کیا مین نے مکر اور حیلہ سردار قوم
خالد بن الولید کے بلانے مین پس نہ قادر ہوسکا مین اور خواہش اور رغبت دلایا مین نے اُنکو مال پر پس نہ قبول کیا اُنھون نے اور دیکھا
مین نے اُنکو حق پر ثابت اور قائم اور ارادہ کیا تھا مین نے اُنپر ناگہان در آنے کا اور مکر کرنے کا پس خوف کیا مین نے انجام کار مکر کو اور
نہین غلبہ دیے گئے وہ مگر بسبب عدالت اور تبعیت طریقہ اپنے نبی کے اور سلامتی ہو تجھپر پھر لپیٹا خط کو اور بھیجا اُسکو بعض کبرونکے
ہاتھ اپنے ہمراہیونسے پاس ہرقل کے راویون نے بیان کیا ہی کہ باہان بعد پہلی لڑائی کے سات دن مسلمانونسے نہین لڑا اور
نہ مسلمان اُس سے لڑے اور بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسون سے اُس شخص کو جو دریافت کرے اُس امر کو جسنے باز رکھا ہی قوم کو لڑائی سے
پس غائب رہا وہ جاسوس ایکدن اور رات پھر واپس آیا اور آگاہ کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ باہان نے خط لکھا ہی ہرقل بادشاہ
کو اور وہ راہ دیکھتا ہی اُسکے جواب کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار قسم ہی خدا کی کہ نہین باز رہا ہی باہان لڑائی سے مگر اس وجہ سے کہ
در آیا ہی خوف ہمارا اُسکے دل مین پس روانہ کرو تم ہمکو اُسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے خالد جلدی نہ کرو تم کہ جلدی کرنا
شیطان کا کام ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نرم طبیعت تھے اور دوست رکھتے تھے
نرمی کو پس جب آٹھوان دن ہوا دیکھا باہان نے افسوس اور ملال اپنے ساتھیون کا لڑائی پر پس بلایا اُسنے ایک شخص کو عرب متنصرہ سے
اور کہا اُس سے کہ جا تو اور داخل ہو اُس قوم کے لشکر مین اور دریافت کر تو میرے واسطے اُنکے حالات کو اور دیکھ تو اس امر کو کہ اُنکے نزدیک ہماری خبر
کیا ہی اور کیونکر ہی آرزو اُنکی ہماری لڑائی مین اور کام اور خصلتین اُنکی کیا ہین اور کیونکر ہی خوف ہمارا اُنکے دلون مین پس چلا وہ شخص لخمی
یہان تک کہ داخل ہوا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر مین اور ٹھہرا وہان ایکدن اور رات در انحالیکہ پھرتا تھا وہ اُنکے
لشکر مین اور کوئی مسلمان اُس سے انکار نہین کرتا تھا اس وجہ سے کہ وہ عرب سے تھا اور اُسکے اور اُنکے لباس یکسان تھے پس دیکھا اُسنے مسلمانونکو
کہ بے نور اور مطلعین ہین نہین ہی اُنمین کسی طرح کا پیچ مگر یہ کہ حال اُنکا درست اور اُنمین نماز اور قرآن اور تسبیح جاری ہی اور اُنمین کوئی
امر تجاوز کرنے کا حد سے نہین ہی اور نہ کوئی کسی پر ظلم اور ستم کرتا ہی اور قصد کیا اُسنے اُس جگہ کا جہان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے
پس دیکھا اُنکو گویا وہ ضعیف ترین عرب کے ہین کبھی بیٹھتے ہین زمین پر اور کسی وقت سو رہتے ہین پس جب آتا ہی وقت نماز

وقت نماز کا اٹھا پورا وضو کرتے ہین اور مؤذن لوگ اذان کہتے ہین اور وہ لوگونکو نماز پڑھاتے ہین اور دیکھا لخمی نے کہ ابو عبیدہ بن
الجراح کرتے ہین ویسی مسلمان بھی کرتے ہین پس کہا لخمی نے کہ یہ اچھی اور نیک عبادت ہی اور قریب ہی یہ کہ مدد اور غلبہ دیے جاوینگے وہ پھر
گیا وہ لشکر باہان کی طرف اور بیان کیا اُس سے جو کچھ کہ دیکھا تھا اُسنے قوم مسلمانونسے اور کہا اے بادشاہ مین آیا ہون تیرے پاس ایسی قوم
نزدیک سے کہ شب بیداری کرتے ہین اور روزہ رکھتے ہین دن مین اور حکم کرتے ہین مطابق احکام شریعت کے اور منع کرتے ہین منہیات
شرعیہ سے راہب ہین رات کو اور شیر ہین دن مین اگر چوری کرتا ہی کوئی اُنمین تو اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالتے ہین اور اگر زنا کرتا ہی کوئی تو سنگسار
کرتے ہین اسکو اور نہین غالب ہوتی ہی خواہش اُنکی امر حق پر بلکہ حق اُنپر غالب ہی اور نہین عمر اُنکے ضعیف ترین اُنمین سے مگر یہ کہ اطاعت
کیے جاتے ہین وہ اپنے کلام مین اُنکے بیچ مین اگر وہ کھڑے ہوتے ہین تو سب کھڑے ہوتے ہین اگر وہ بیٹھ جاتے ہین تو سب بیٹھ جاتے ہین خواہش
اُنکی قتل ہی اور باز رہنا اُنکا لڑائی سے اس وجہ سے ہی کہ بغاوت تمہارے اوپر ثابت ہو جبکہ تم ابتدا کروگے اُنسے لڑائی مین پس کہا باہان
نے کہ یہ قوم فتحمند اور غلبہ دیے گئے ہین غیر اُنکے مین نے ایک حیلہ اور مکر تجویز کیا ہی کہ عمل مین لاؤنگا اُنپر پس کہا لخمی نے کہ اے بادشاہ کیا انکو
باہان نے کہا کہ آیا نہین کہا تونے کہ وہ نہ لڑینگے جب تک کہ ہم اُنسے نہ لڑینگے تاکہ ہم باغی قرار پاوین اُنسے کہا ہان باہان نے کہا کہ مین لڑائی
کرونگا ملکہ طول دونگا معاملے کو اُنکے بیچ مین اور بعد اُسکے جا پڑونگا مین اُنپر بیچ غفلت کے اور ہونگے وہ نہ زرہ پوش اور نہ سامان لڑائی کے
اور بدون ہتھیار کے پس قریب ہی کہ فتحمند ہونگا مین اُنپر پھر باہان نے بلایا اپنے پاس ملوک اور بطارقہ کو اور بنایا اُنکے واسطے نشان اور
صلیبا اُنکو یہان تک کہ بنایا اُسنے ایکسو ساٹھ صلیب اور ہر صلیب کے نیچے دس ہزار آدمی تھے پس پہلے صلیب اُسنے قناطر کے واسطے بنائی جو ہم مرتبہ اُسکا
اور حکم کیا اُسکو کہ میمنہ مین ٹھہرے پھر بنائی اُسنے ایک صلیب دیرجان کے واسطے اور ساتھ کیا اُسکے قوم سکسکہ اور لان کو اور مقرر کیا اُسکو
میسرہ پر پھر بنائی اُسنے ایک صلیب واسطے جرجیر کے اور ہمراہ کیا اُسکے قوم ارمن اور بجہ اور نوبہ اور روسیہ اور سنقالیہ کو اور بنائی ایک صلیب
کے بھانجے قورین کے واسطے اور پر قوم افرنج اور ہرقلیہ اور قیاصرہ اور برغز اور دوقس کے اور بنائی ایک صلیب جبلہ بن ایہم غسانی
کے واسطے اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ کو قوم عاملہ اور لخم اور جذام اور غسان اور ضبیعہ سے اور حکم کیا کہ وہ آگے لشکر کے رہے اور کہا اُسسے
کہ تم عرب ہو اور دشمن بھی ہمارے عرب ہین اور لوہے کو نہین کاٹتا ہی مگر لوہا پھر جدا کیا اُسنے گبرونکو اپنے لشکر کے پیچھے تین صفین کر کے
اس طرح سے کہ نہین دیکھی تھی پہلی صف نے پچھلی صف کو اور برابر آراستہ کیا لشکر کو یہان تک کہ صبح ہوئی اور فراغت پائی آراستگی سے
لشکر سے اور قریب کیا اُسنے طلایع اپنے لشکر کے پھر حکم کیا اپنا خیمہ کھڑا کرنے کا پس کھڑا کیا گیا خیمہ ایک بلند ٹیلے پر جانب یرموک کے تاکہ
دیکھے وہ وہان سے دونون لشکرونکو اور ٹھہرایا اُسنے اپنے داہنے جانب ایک ہزار سوار کو خاصان روم سے کہ وہ پہنے ہوئے تھے ہتھیار زرین
اور ایک ہزار سوار بائین جانب مین جنکے لباس ریشم سرخ اور سونے کے تارونسے بنے ہوئے تھے نہین دکھائی دیتا تھا جسم اُنکا مگر پتلیان
آنکھونکی اور یہ لوگ ملوک صاحب تخت تھے پس حکم کیا اُنکو ہوشیار رہنے کا اور کہا اُنسے کہ مین نے امان کا سونین عرب کے ساتھ مکر اور حیلہ کیا ہی
اسواسطے کہ وہ لڑائی کے واسطے آراستہ نہین ہین اور تم مرتب اور آراستہ ہو اور جب طلوع کرے آفتاب اور دیکھو تم مسلمانونکو غیر آراستہ پس حملہ کرو
ہر جگہ اور ہر طرف سے پس نہین وہ ہمارے لشکر مین مگر مثل سپیدی تل کے بیچ پوست شتر سیاہ کے اُسید بن علقمہ نے بیان کیا ہی کہ جب نصب کیا باہان نے

لشکر کو میں اپنے لشکر میں سے اور ہمکو انکے اس کام سے کچھ آگہی نہ تھی پس جب صبح ہوئی اذان کہیں موذنوں نے اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور نماز پڑھی انکے ساتھ لوگوں نے اور وہ نہیں جانتے تھے باہ انکے مکر اور فریب کو پس پڑھا انھوں نے پہلی رکعت میں سورۂ والفجر کو یہانتک کہ جب پڑھی انھوں نے یہ آیت ان ربک لبالمرصاد پس پکار کر کہا مسلمانوں سے ہاتف غیبی نے دوران لیکہ وہ نماز میں تھے یہ کلام ظفرتم بالقوم وبالغنی کیدہم شفیاد ما اجری اللہ ہذہ علی لسان امیرکم الا البشارۃ لکم پس جب سنا مسلمانوں نے آواز ہاتف کو تعجب کیا انھوں نے پھر پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے دوسری رکعت میں والشمس وضحٰہا اس آیت تک فدمدم علیہم ربہم بذنبہم فسوّٰہا ولا یخاف عقبٰہا اور اسی وقت ہاتف غیبی نے یہ کہا تم المقال وصح الرجز ہذہ علامۃ النصر پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز سے کہا انھوں نے مسلمانوں سے کیا آیا سنی تمنے آواز ہاتف غیب کی انھوں نے کہا کہ ہاں سنا ہمنے وہ ایسا ایسا کہتا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ قسم ہے خدا کی ہاتف مدد اور غلبہ اور پہونچنے مطلب کا ہے پس خوش ہو تم ساتھ مدد اللہ تعالے کے پس قسم ہے خدا کی کہ اللہ مدد اور غلبہ دیگا ہمکو انپر اور پھیجیگا انپر شدت اور سختی عذاب کی جیسا کہ اتارا تھا اللہ تعالے نے عذاب کو اگلے لوگوں پر پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے جانو تم اس امر کو کہ میں نے رات کو خواب دیکھا جو دلالت کرتا ہے ہمارے غلبے کو اعداپر اور شامل ہونے اعانت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پس دعا دیکر کہا مسلمانوں نے کہ کیا خواب دیکھا تمنے انھوں نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ میں کھڑا ہوں سامنے دشمنان دین کے ناگہ گھیر لیا مجکو ایسے لوگوں نے جو سفید کپڑے پہنے تھے کہ مثل انکے نہیں دیکھا تھا میں نے اور چمک انکے نور کی ڈھانپ لیتی تھی بینائی آنکھوں کو اور انکے سروں پر عمامے سبز اور انکے ہاتھوں میں نشان زرد اور وہ سبزے گھوڑوں پر سوار تھے پس جب وہ صف بستہ ہوئی گرد میرے کہا انھوں نے مجھسے کہ آگے بڑھو تم اپنے دشمنوں پر اور نہ ڈرو تم کہ تمھیں غالب ہو اور اللہ تعالے مددگار تمھارا ہے اور بلایا انھوں نے کچھ لوگوں کو تم میں سے پس پلائی انکو شراب جو انکے کاسوں میں تھی اور گویا میں دیکھتا ہوں اپنے لشکر کو کہ داخل ہوا وہ لشکر روم میں پس جب دیکھا رومیوں نے ہمکو ہمارے سامنے سے بھاگ نکلے وہ لوگ پس کہا مسلمانوں نے کہ صالح اور نیک کرے اللہ تمکو یہ سفر یہ بشارت ہے کہ ٹھنڈی کیا اللہ تعالے نے اسکے سبب سے تمھاری آنکھوں کو اور اچھی بشارت دی تمکو پس اٹھ کھڑا ہوا ایک شخص قوم خولان سے اور کہا اسنے کہ اچھا اور نیک کرے اللہ تعالے سردار کو میں نے بھی رات کو ایک خواب دیکھا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ نیک خواب دیکھا اور نیک ہوگا اگر چاہا اللہ تعالے نے کیا دیکھا ہے رحمت کرے اللہ تمپر اور ہمپر انھوں نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ گویا ہم نکلے ہیں اپنے دشمن پر پس جب ملا انھوں نے ہمسے لڑائی کو کہ اسی وقت ٹوٹ پڑیں اوپر آسمان سے سفید چڑیاں جنکے پر سبز اور چنگل انکے مثل کرگس کے تھے پس وہ توڑتی تھیں انکو مثل توڑنے چڑیوں تیز چنگل کے پس جب تیزی کی کسی نے ہم میں سے تو لیا چنگل مارا انھوں نے کہ ٹکڑے کر دیا اسکو پس خوش ہوئے مسلمان اس خواب سے اور کہا بعضوں نے بعضوں سے کہ بشارت ہوگی کہ بتحقیق مبعوث کر دیا اللہ تعالے نے اور غلبہ دیا تمکو اور بتایا کی تمھاری ساتھ فرشتوں کے کہ لڑینگے وہ تمھارے ساتھ ہوکر جیسا کہ انھوں نے تمھارے ساتھ بدر کے دن کیا تھا اور خوش ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا انھوں نے کہ یہ اچھا خواب وسیع ہے اور تعبیر اسکی مدد اور غلبہ ہے اور میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالے سے واسطے تمکو عاقبت بہتر کی اور نیک پس کہا ایک شخص نے ... سبب سے تمھارے تو قف کرنے ...

دینے کے اور ہمین کچھ پروا وہ ہمارے مقابلے سے مگر پاروے آپڑنے کے ہم پر کسی لت مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی بات تو ہمکو
معلوم ہوتی ہی جو تم گمان کرتے ہو سعید بن نافعہ حمیری نے بیان کیا ہی کہ ہم لوگ اسی حال مین تھے کہ دفعۃً سنا ہمنے آوازون اور چلانے کو کہ بلند
ہوئی تھین وہ ہر طرف سے پکارتی تھین لڑنے کو اور رومی چلے آتے تھے ہماری طرف کو اور جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ فریب دیگئے
اور پڑی ہی مین مسلمان لوگ نماز صبح مین پس اٹھ کھڑے ہو وہ اور اٹھ کھڑے ہوئے ہم لوگ وہ اپنے تئین نگاہبان لشکر مسلمانونکے سعید بن زید بن
عمرو بن طفیل العدوی تھے کہ دفعۃً آئے وہ ہماری طرف اور وہ پکارتے تھے کہ چلو چلو اے گروہ عرب کے یہانتک کہ آکر ٹھہرے وہ آگے ابو عبیدہ
بن الجراح کے اور انکے ساتھ کچھ لوگ عرب متنصرہ تھے پس کہا انھون نے کہ اے سردار بہ تحقیق باہان نے فریب کیا مسلمانونکے ساتھ سبب
اپنے باز رہنے کے لڑائی سے اور اسنے آراستہ اور مرتب کی ہین صفین اپنے لشکر کی اور چلا ہی ہماری طرف بارادے اپڑنے کے ہم پر اور ہم بے سامان
جنگ اور بے ترتیب ہین اور یہ متنصرہ آئے ہین ہمارے پاس بخواہش اسلام کے ڈرانے والے ہین ہمکو باہانکی سختی سے اور کہتے ہین کہ باہان روانہ ہوا ہی
مع اپنے لشکر کے اور آتے ہین ہماری طرف حامی بطارقہ کے اور واسطے انکی اس امر پر متفق ہوئی ہی کہ اٹھ سے ایک بادشاہ انکے بادشاہونمین سے
مع اپنے لشکر ہمراہی کے ایکدن اور یہ صورت سخت ترین لڑائیونکی ہی اور دیکھا مسلمانون نے نشانہاے قوم کو کہ قریب ہو گئے ہین اور چلے ہین
نزدیک آگئی ہین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا انھون نے کہ کہان ہین یا سلیمان
خالد بن الولید پس آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسنے کہ تم اوّل کام کے واسطے ہوئے یا سلیمان جاؤ اور نکلو
ساتھ دلیر اور بہادر مسلمانونکے اور باز رکھو تم دشمنونکو اہل عیال تک آنے سے تا انیکہ ہونگی صفین آراستہ [illegible] اور درست کرلیوین
وہ اپنے آلات حرب کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ سمعاً کہنا تمہارا بخوشی منظور ہے اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ کہان ہین ہاشم مرقال کہان ہین
زبیر بن العوام کہان ہین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کہان ہین فضل بن عباس کہان ہین یزید بن ابی سفیان کہان ہین ربیعہ
بن عامر کہان ہین میسرہ بن مسروق العبسی کہان ہین میسرہ بن خثیم کہان ہین عبد اللہ بن انیس الجہنی کہان ہین صخر بن حرب الاموی کہان
ہین عمارہ سدوسی کہان ہین سلام بن الغنم العدوی کہان ہین مقداد بن اسود کندی کہان ہین ابو ذر غفاری کہان ہین عمرو بن
معدیکرب الزبیدی کہان ہین عمار بن یاسر عبسی کہان ہین ضرار بن الازور کہان ہین عامر بن طفیل کہان ہین ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم
اجمعین اور اسی طرح خالد بن الولید بلاتے تھے ایک کو بعد ایک کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان لوگونکو جو موجود تھے انکے
ساتھ سخت لڑائیون مین یہانتک کہ بلایا انھون نے پانچ سو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہر ایک انمین کا بڑا [illegible] تھا
جو کہ اللہ تعالی کی راہ مین لڑتا تھا پس آئے وہ سب کے سب خالد بن الولید کے پاس اور نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ پانچ سو کے اور مقابلہ
اور استقبال کیا انھون نے لشکر مشرکین کا اپنے نیزونکی نوکون سے اور مشغول ہو گئی لڑائی آپس مین اور مشغول رہے ابو عبیدہ بن الجراح
ترتیب صفوف اور آراستگی لشکر مین اور آئے ابو سفیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا انسے کہ اے سردار حکم کرو تم عورتونکو کہ چڑھ جاویں
وہ اس ٹیلے پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اچھی رائے ہے تمہاری [illegible] راوی نے کہا ہی کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتونکو پس چڑھ
گئین وہ ٹیلے پر اور پہنچایا انھون نے اپنی بات کو [illegible] انکے ساتھ [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح [illegible]

جو ہین خیمونکی اور خیمہ ونکو اپنے سامنے رکھو اور رغبت دلاؤ تم مسلمانونکو لڑائی پر پس اگر فتح اور غلبہ ہمارے واسطے ہو پس ہو تم جسطرح پر کہ ہو
اور اگر بھاگتے ہوے دیکھو تم کسی مسلمانکو پس مارو تم اُنکے منھون مین چوبین اور خیمہ ونکو اور دکھاؤ تم اُنکی اولادکو اور کہو اُنسے کہ لڑو تم اپنے
گھر بار اور اولاد اور اسلام کے واسطے پس کہا عورتون نے کہ اے سردار خوش رہو تم اس امر پر جو کہ آسان کھائی دیتا ہی ہمکو واقدی کہتے ہیں
بیان کیا ہی کہ جب پناہ مین کر دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتون کو ٹیلے پر متوجہ ہوے وہ واسطے ترتیب لشکر کے اور دوسرے
لوگ لڑائی کی طرف بعد اُسکے آراستہ کیا ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے انکو میمنہ اور میسرہ اور قلب اور دونون بازو پر اور آگے کیا صاحب نشانونکو اور
مقرر کیا مہاجرین اور انصار کو قلب مین اور ظاہر کیا مسلمانون نے سامان اور ہتھیار ونکو اور کر دانین اپنے لشکر مین تین صفین پہلی
صف مین تیرانداز لوگ اہل یمن سے تھے اور ایک صف مین ڈھال تلوار والے لوگ اور ایک صف مین صاحب تیر و اسپان و سامان تھے
اور تقسیم کیا سوار ونکو تین فرقون پر پس اسکی بھی تین صفین کین اور مقرر کیا اُنپر تین شخص کو شہسواران مسلمین سے کہ ایک اُنمین کے عیاض
بن حرملہ عامری اور دوسرے سلمہ بن سیف الیربوعی اور تیسرے قعقاع بن عمرو التیمی تھے اور ٹھہرے مسلمان اُنکے نشانونکے نیچے اور
ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح اپنے اُس نشانکے نیچے جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وقت روانگی بجانب ملک شام کے اُنکے واسطے بنایا تھا
اور وہ زرد نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا جو غزوہ خیبر مین ہمراہ تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بن الولید کے ساتھ
رایۃ العقاب تھا اور وہ سیاہ رنگ تھا اور پیدل لوگون پر شرحبیل بن حسنہ اور بازو دے میمنہ پر یزید بن ابی سفیان اور بازو دے میسرہ پر
قیس بن ہبیرہ مقرر تھے پس جب آراستہ ہو گئین صفین چلے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفونکے بیچ مین اور وہ ترغیب دیتے تھے مسلمانونکو
لڑائی پر اور کہتے تھے کہ اگر مدد دوگے تم اللہ تعالی کو مدد دیگا وہ تمکو اور لازم پکڑو صبر کہ نجات دینے والا رنج سے اور پسندیدہ پروردگار اور دفع
کرنے والا دشمن کا ہی پس دور کرو تم اپنی صفون کو اور نہ توڑو اپنی ہیئتونکو اور نہ چلو تم ایک قدم مگر یہ کہ یاد کرو تم اللہ غالب و بزرگ کو
اور نہ آغاز کرو تم لڑائی کو یہان تک کہ ابتدا کرین وہ تم پر اور راست کرو تم نیزونکو اور چھپاؤ تم اپنے کو ساتھ ڈھالونکے اور التزام کرو تم
خاموشی کا مگر اللہ غالب اور بزرگ کے یاد کرنے مین اور کوئی نئی بات نہ کرو یہان تک کہ حکم دون مین تمکو اُسکے کرنے کا پھر گئے وہ
قلب فوج کی طرف اور ٹھہرے اُنمین پھر نکلے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ ترغیب دیتے تھے لوگونکو اور یہ کہتے تھے یا اہل القرآن
و یا انصار الہدی و الحق علموا ان رحمۃ اللہ تعالی لا تنال الا بالعمل و النیۃ و لا تدرک بالمعصیۃ و التمنی بغیر عمل مرضی و لا یدخل الجنۃ الا
بالاعمال الصالحۃ مع رحمۃ اللہ عز و جل فلا یوتی اللہ رحمۃ و مغفرۃ الواسعۃ الا الصالحین و الصدقین الم تسمعوا قول اللہ عز و جل و عد
اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم و لیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم و لیبدلنہم
من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا و من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون و استحیوا رحمکم اللہ من اللہ تعالی ان
یریکم اللہ منہزمین من عدوکم و انتم فی قبضتہ و لیس لکم ملجا من دونہ اور برابر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسلمانون سے
ایسا ہی کچھ کہتے تھے یہان تک کہ پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُنکے سہیل بن عمرو کہ چلتے تھے صفون کے
بیچ مین اور نصیحت کرتے تھے مثل نصیحت معاذ بن جبل کے اور پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُنکے ابو سفیان بن حرب پس گئے وہ

صفون کے بیچ مین اور وہ پورے تھے ہتھیار وتین سوار تھے اپنے گھوڑے پر اور نصیحت کرتے اور کہتے تھے یا معاشر الناس
انتم العرب الکرام السادۃ العظام وقد صبحتم فی دیار الاعلاج منقطعین عن الاہل والوطن واللہ لا ینجیکم منہم الیوم الا الطعن
والضرب تبلغون بذلک اربکم وسالون انفو بین ربکم واعلموا ان الصبر فی مواطن الباس مما یغفر اللہ بہ الہم و یحیی بہ الغم
فاصدقوہم القتال فان النصر ینزل مع الصبر فان صبرتم ملکتم امصارہم وبلادہم واستعبدتم نساءہم وابناءہم وان ولیتم
فلیس بین ایدیکم الا اسفار ولا القلیع الا بالزاد والکثیر والماء القفری و ہولاء یرجعون الی دور وقصور فاتقوا اللہ فیکم
وجاہدوا فی اللہ حق جہادہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون پھر نکلے ابو سفیان صفون کے بیچ سے اور آئے عورتونکے پاس
اور بڑے ٹیلے پر تھین اور انمین مہاجرات اور بیٹیان انصار کی تھین اور وہ اولاد انکی انکے ساتھ تھی پس کہا ابو سفیان نے
انسے یہ کلمات ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال النساء ناقصات عقل ودین فکن ممن حفظن ادیانہن و
ذلک بالبتہ وحرضن ازواجکن علی القتال ومن رجع منہم منہزما فاحسین وجہہ بالحجارۃ وآخرین خوادۃ بالعمد واہرن
اطفالکن حتی یرجع راوی نے بیان کیا ہے کہ ٹھہرین عورتین آمادہ ہو کر اور وہ باندھنے والی تھین دوپٹونکو سر اور کمر من اور
پڑھنے والی تھین اشعار رجز کو اور پھر سے ابو سفیان اپنی جگہ پر اور وہ کہتے تھے یہ کلمات یا معاشر المسلمین قد حضر ما ترون
وہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامکم والشیطان والنار ورائکم اور بعد اسکے آکر کھڑے ہوے وہ اپنی جگہ پر اور نہین بے بنا
کیا مکر و فریب باہان نے کسی چیز کو اور پھر سے رومی اپنے پیچھے کو جسوقت دیکھا انھون نے خالد بن الولید کو آتے ہوے جمعیت
پانچ سو سوار کے پس تجاوز کیا انھون نے اس وجہ سے اور پھر گئے وہ پس جب برابر ہوئین صفین اور آراستہ کیا مسلمانون نے اپنے
لشکر کو چلا کر کہا باہان نے رومیون سے کس چیز نے توقف مین رکھا ہے تمکو مسلمانونکی لڑائی سے پھر ہم آئی طرف پس پھر رومی بجا
مسلمانونکے اور دیکھا خالد بن الولید نے بڑے اور بہت لشکر کو رومیونسے اور تلوارین چمکتی تھین اور علیحدہ ہو گئے تھے
زمرۂ رومیونسے تیس ہزار آدمی انکے بڑے مرتبے والونسے اور کھودی گیئن تھین انکے واسطے خندقین اور آترے نے
وہ انمین اور باندھا تھا انھون نے اپنے پیرون کو زنجیر ونسے اور ملے تھے ہر دس آدمی ایک زنجیر مین بغرض حفاظت
کے اور اس حمایت سے کہ نہ بھاگین وہ اور قسم کھائی تھی انھون نے مسیح بن مریم اور صلیب اعظم اور قسون اور
راہبون اور چار دن کنیسون کی اس امر پر کہ نہ دور ہونگے وہ اپنی جگہون سے یا مار ڈالے جاوینگے وہ پس جب دیکھا خالد بن
الولید نے انکے کام کو کہا انھون نے انسے جو انکے گرد تھے لشکر زحف سے کہ قریب ہے کہ یہ دن بہت سخت و بڑا ہوگا
پھر کہا انھون نے اللہم اید المسلمین بالنصر وافرغ علیہم الصبر پھر آئے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا انسے
کہ اے سردار بہ تحقیق قوم مثل درندے کے ہین انمین ساتھ زنجیرون کے اور روانہ ہوے ہین وہ ہماری طرف
ساتھ شمشیرہاے بران کے اور قریب ہے کہ ہووے یہ دن بڑا اور سخت پس آئے ابو عبیدہ بن الجراح مسلمانونکے
پاس اور کہا کہ قوم رومیون کی تعداد کثیر ہے اور نہ نجات دیگا مگر صبر کرنا پھر کہا انھون نے خالد بن الولید سے

کہ تمہاری کیا رائے ہی اے ابا سلیمان پس کہا خالد بن الولید نے کہ جانو تم اس امر کو کہ باہان نے آگے کیا ہی حمایت کنندگان اپنے
ہمراہیون کو اپنے لشکر کے اور صف بندی کی ہی انکی بمقابلے مسلمانون کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ
باہان نے اپنے آگے کیا تھا رومیون سے ان لوگونکو جنکی شجاعت اور دانشمندی و ثابت قدمی مشہور تھی ایک لاکھ پس جب دیکھا خالد بن
الولید نے انکو جانا انھون نے کہ وہ لوگ اہل شدت ہین پس کہا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ میری رائے یہ ہی کہ ٹھہرو تم اپنی
اس جگہ پر جہان تم ہو سعید بن زید کو ور ٹھہرو تم انکی پشت پر محاذی انکے جمعیت دو سو یا تین سو مسلمانو نکے اپنے ساتھ لیکر تاکہ جب
جانینگے مسلمان اس امر کو کہ تم انکے پیچھے ہو تو شرم کرینگے وہ اللہ پاک سے پھر تمسے پس نہ بھاگینگے وہ پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے مشورہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا اور بلایا سعید بن زید بن عمر بن نفیل کو اور یہ سعید منجملہ ان دس مسلمانونکے
ہین جنسے رضامندی اپنی ارشاد فرمائی ہی اللہ تعالےٰ نے اس آیت مین لقد رضی اللہ عن المومنین آخر تک پس ٹھہرایا انکو اپنی
جگہ پر پھر منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک سو سوار کہ شہسواران یمن سے اور انمین کچھ لوگ مہاجرین سے تھے اور
ٹھہرے انکو لیکر پیچھے صف کے محاذی سعید بن زید کے راوی نے ورقہ بن مہلل التنوخی سے جو یرموک کی لڑائی مین نشان دار
ابو عبیدہ بن الجراح کے تھے روایت کی ہی کہا ورقہ نے کہ پہلے جو نکلا لڑائی کو مسلمانو نکے لشکر سے وہ ایک شخص قوم ازد سے کم سن تھا
پس کہا اس شخص نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار مین چاہتا ہون کہ تسکین دون اور سیراب کرون اپنے دلکو اور جہاد کرون
اپنے اور اسلام کے دشمن کا اور خرچ کرون مین اپنی جانکو اللہ تعالیٰ کی راہ مین شاید دیجائے مجکو شہادت پس آیا اجازت دیتے ہو تم
مجکو اس بارے مین اور اگر کوئی تمہارا مطلب و حاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پس آگاہ کرو تم مجکو اس سے پس روئے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا اقرا محمدا منی السلام وخبرہ انا وجدنا ما وعدنا ربنا حقا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر ازدی
نے اپنے گھوڑے کے سر کو اور حملہ کیا ارادے لڑائی کے پس نکلا انکے مقابلے مین ایک گبر کفار روم سے پورا قد و قامت کا سبز
گھوڑے پر پس جب دیکھا اسکو ازدی نے چلے اسکی طرف اور بہ تحقیق قید کیا تھا انھون نے اپنی جانکو اللہ تعالیٰ کی راہ مین پس جب
نزدیک ہوئے پڑھا انھون نے شعر رجز کا اور حملہ کیا ہر ایک نے ان دونو سے اپنے ساتھی پر پس جلدی کی ازدی نے رومی پر اور نیزہ مارا
اسکے اور گرادیا اسکو زمین پر بیہوش اور لے لیا اسباب اور گھوڑا اسکا اور سپرد کیا یہ سب ایک مرد کو اپنی قوم سے پھر پلٹے وہ میدان
کی طرف اور بلایا لڑنے والے کو پس نکلا انکے مقابلے مین دوسرا رومی پس مار ڈالا اسکو اور نکلا تیسرا اور چوتھا یہانتک کہ قتل کیا
انھون نے چار رومیونکو پس نکلا انکے مقابلے مین پانچوان رومی اور شہید کیا اسنے ازدی کو رحمت کرے اللہ تعالےٰ انپر پس غضبناک
ہوئے قوم ازد بسبب مارے جانے اپنے ساتھی کے اور نزدیک ہوگئے وہ رومیونکی صفونسے پس اسی وقت آگے بڑھے رومی اور چلے مثل
پھیلی ہوئی ٹیڑی کے یہانتک کہ نزدیک ہوا ایک کنارہ انکا میمنہ مسلمین سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہ بہ تحقیق دشمنان خدا اور تمہارے آمادہ حملہ کے ہین اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہی پس قائم رکھو تم اپنے تئین حالت
صبر اور راستی اور بلاقی اور شامل ہونے مدد کے اللہ تعالےٰ کے پاس سے پھر دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے گوشہ چشم

آسمان کی طرف اور دعا مانگی انھون نے اللهم ایاک نعبد وایاک نستعین ولک نوحّد ولا نشرک بک شیئاً وان هو لا یکفرون بک وبلایک ویتخذون الٰهاً غیرک ففیک تعاظم لک فلذا الهم النصرنا علیهم یا من قال فی کتابه واعتصموا بالله هو مولٰکم فنعم المولٰی ونعم النصیر اللهم زلزل اقدامهم وارعب قلوبهم و انزل علینا السکینة والزمنا کلمة التقوٰی وابناء عداک یا من لا یخاف السیعاد پس اسی حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ یہ دعا کر رہے تھے کہ دفعتہً حملہ کیا رومیون نے میمنہ مسلمین پر اور اُسمین قوم ازد اور مذحج اور حضرموت اور حمیر اور خولان تھی پس ایک ہی حملہ کیا اُنپر رومیون نے پس صبر کیا مسلمانون نے انکے مقابلے مین اور سخت لڑائی لڑے وہ اور بہت اچھی ثابت قدمی کی پس حملہ کیا اُنپر دوسرے لشکر رومیون نے پس بڑا صبر کیا مسلمانون نے انکے مقابلے مین اور حملہ کیا تیسرے لشکر نے اُنپر پس ہٹے مسلمان میمنہ سے اور چھوڑ دیا ایک گروہ نے لوگون سے جگہ کو اور پھرے وہ اپنے لشکر کی طرف اور بہت اچھی ثابت قدمی کی ایک گروہ نے اور لڑے وہ رومیون سے اپنے نشانون کے نیچے اور خالی کر دیا اپنی جگہ کو قوم زبید نے اسی وقت اور وہ میمنہ مین تھے پس ورے اُنمین سے عمرو بن معدیکرب الزبیدی رضی اللہ عنہ اور وہ سردار تھے قوم زبید پر اور قوم زبید انکی تعظیم کرتی تھی بسبب انکی شجاعت کے جو زمانۂ جاہلیت اور اسلام مین تھی اور یرموک کی لڑائی تک عمر انکی ایکسو دس برس کی ہو چکی تھی مگر یہ زیادہ کیا تھا انکو شجاعت نے پس جب دیکھا انھون نے اپنی قوم کی طرف کہ چھوڑ دیا ہی جگہ کو چلا کر کہا انھون نے یا آل زبید یا آل زبید

تفرون من الاعداء تفرون من شرب کوس الردٰی ترضون لانفسکم بالعار والذلة فما هذه الانزعاج من کلاب

لا علاج ما علمتم ان الله مطلع علی المجاهدین الصابرین فاذا نظر الیهم قد لزموا الصبر فی مرضاته وثبتوا لقضائه ومدهم بنصره وایدهم بصبره فاین تهربون من الجنة ارضیتم بالعار وغضب الجبار پس جب سنا قوم زبید نے کلام اپنے سردار عمرو بن معدیکرب الزبیدی یا حجاج بن عبد یغوث کا علی اختلاف الروایات پھرے وہ اپنی جگہ کی طرف مثل پھرنے بکری وغیرہ جانورونکے اپنے بچون کی طرف اور یکجا ہوئے گرد عمرو بن معدیکرب الزبیدی کے اور وہ پانچسو سوار تھے اور شدت کی انھون نے رومیون پر اور حملہ کیا انکے ساتھ قوم حمیر اور حضرموت اور خولان نے اور حملہ کیا اُن سب نے بالاتفاق رومیون پر بہت سخت حملہ پس ہٹ گئے اور رد ہوئے رومی اپنی جگہ سے اور حملہ کیا قوم دوس نے مشرکین پر ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پس جنبش دی ابو ہریرہ نے اپنے نشان کو اور ترغیب دلاتے تھے وہ اپنی قوم کو لڑائی پر اور نصیحت کرتے تھے وہ اس کلام سے یا ایها الناس سارعوا الٰی معانقة حور العین وجوار رب العالمین فی جنات النعیم وما من

موطن احب الی الله من هذه المواطن الا وان الصابرین فضلهم الله علی غیرهم الذین لم یشهدوا اشدهم پس جب سنا دوس نے انکے کلام کو گرد ہوئے انکے اور حملہ کیا رومیون پر اور گھیر لیا انکو جیسا کہ گھیر لیتی ہی چکی اور ہجوم کیا جماعت رومیون نے میمنۂ مسلمین پر پس چلایا اور ہٹایا انکو بیچ قلب کے پس بہت اچھا صبر کیا مسلمانون نے انکے مقابلے مین اور جلدی ہو گیا اُنپر دوسرا لشکر رومیونکا پس شکست اُٹھائی لشکر میمنہ مسلمانون نے درانحالیکہ وہ اپنے پیچھے پھرنے والے تھے اور گھوڑے پھیرتے تھے اپنی دشمنونکی طرف اور نکلا لشکر میمنہ کا درانحالیکہ چھوڑنے والا تھا اپنی جگہ کو مثل بکری جگہ چھوڑنے والی کے شیر کے آگے سے اور دیکھا

سلہ ترجمہ اے لوگو جلدی کرو ہم بجانب ملنے حور العین کے اور ہمسائگی پروردگار عالمین کے بہشت میں نعمت کی کوئی جگہ دوست تر اللہ کے نزدیک ایسی جگہوں سے آگاہ ہو کر تحقیق

عورتون نے شکست اٹھاتے ہوئے گروہ مسلمانونکو پس پکار کر کہا عورتونے اپسمین کہ اے بیٹیان عوارت عرب کی لو تم دونکو اور پہیر دو ہانے
رکہو شکست اٹھانے سے سعیدہ بنت عاصم خولانی نے بیان کیا ہی کہ تھی ہین سب عورتونمین اس دن ٹیلے پر پس جب چھوڑ دیا اپنی جگہ کو
میمنہ مسلمانونمین آواز دی ہمکو عفیرہ بنت غفار نے کہ اے عوارت عربیہ لو تم مرد ونکو اور اٹھا لو اپنی اولاد کو اپنے ہاتھونمین اور استقبال
کرو تم ساتھ پکارنے اور ترغیب دلانے کے راوی نے بیان کیا ہی کہ آگے بڑھین عورتین در انحالیکہ تہیں مارتی تھین وہ گھوڑونکی منہ پر اور
عیاض بن ناشبہ کی بیٹی پکار کر کہتی تھین کہ بُرا اور زبون کرے اللہ تعالے منہ اُس مرد کا جو بھاگے اپنی زوجہ سے اور سب عورتین اپنے شوہرونسے کہتی تھین
کہ تم ہمارے شوہر نہین ہو اگر نہ بچاؤ گے تم ہمکو گبر دلتے عیاض بن سہیل بن سعید الطائی نے بیان کیا ہی کہ خولہ بنت الازور اور خولہ بنت ثعلبہ
انصاریہ اور کعوب بنت مالک بن عاصم و سلمی بنت ہاشم اور نعم بنت قناص اور ہند بنت عتبہ بن ربیعہ اور لبنی بنت الجرابر الحمیریہ آگے سب
عورتونکے تھین اور عود باجے انکے ساتھ تھے اور وہ اشعار نصیحت آمیز نسبت مسلمانونکے پڑھتی تھین اور برابر ترغیب دلاتی تھین وہ لڑائی
پر پس پھر مسلمان شکست اٹھانے والے بہت سخت پھر ناوقت سننے ترغیب دہی عورتونکے اور نکلین ہند بنت عتبہ اور انکے ہاتھ مین عود تھا
اور انکے پیچھے عورتین مہاجرات تھین اور ہند پڑھتی تھین وہ اشعار جو بردز جنگ احد انھونے پڑھے تھے پھر استقبال کیا ہند نے گروہ مسلمانونکا
پس دیکھا انکو بھاگتے ہو پس آواز دیکر کہا انسے کہ کہان بھاگتے ہو تم اللہ تعالے اور اسکی بہشت سے اور وہ سامنے ہی تمھارا اور دیکھا ہند نے اپنے شوہر
ابوسفیان کو بھاگتے ہوے پس مارا انکے گھوڑے کے منہ کو چوب خیمہ سے اور کہا کہ کہان جاؤ گے تم اے بیٹے صخر کے پھرو تم لڑائی کی طرف اور خرچ کرو تم
اپنی جانکو یہان تک کہ خالص اور پاک کرے اللہ تعالے تمکو اس چیز سے جو گذری ہی تمھاری ترغیب دہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس پھر
ابوسفیان جب سنا انھونے کلام ہند کا اور پھرے مسلمان انکی ہمراہی مین اور دیکھا مین نے عورتونکو کہ حملہ کیا عورتونے ابوسفیان کی معیت مین پس
دیکھا مینے عورتونکو کہ سبقت کرتی تھین وہ مسلمانونپر اور وہ گھوڑونکے بیچ مین تھین اور دیکھا مینے ایک عورت کو کہ وہ لڑتی تھی ایک بڑے گبر سے جو اپنے
گھوڑے پر سوار تھا پس جا ملی وہ عورت اسکی طلب مین جدا ہوئی وہ اس گبر سے یہان تک کہ اونچا کر لیا اسکو گھوڑے سے پھر گرا ڈالا اسکو اور وہ کہتی تھی کہ یہ
مدد اللہ کی ہی زبیر نے بیان کیا ہی کہ سخت حملہ کیا مسلمانونے در انحالیکہ نہین مطلوب تھی انکو اُس حملے مین سوا رضا مندی اللہ غالب و بزرگ و رضا مندی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بہت سخت لڑائی لڑی قوم نے بالاتفاق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ یہان تک کہ ظاہر ہوا انمین قتل پس کام آئی
انمین سے ایک جماعت کثیر اسواسطے کہ انھونے صدمہ اٹھایا تھا اپنی جانون پر پس شہید ہوا انمین سے اسقدر کہ نہین شہید ہوا اسقدر انکے پہلے
اور قبیلہ قیس سے سعید بن عمرو بن نفیل نے بیان کیا ہی کہ مسلمانونکے میمنہ مین ایسی سخت لڑائی تھی کہ کبھی ہم شکست کھاتے تھے اور کبھی پھر جاتے
لڑائی کی طرف اور کبھی صبر کرتے تھے اور کبھی بھیڑتے تھے اور دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر میمنہ کو کہ پہونچ گیا ہی قلب لشکر
تک سا پس پکارا انھون نے اپنے ہمراہیونکو اور متوجہ ہوئے انکی طرف چھ ہزار آدمی کی جماعت سے اور تکبیر کیا اور حملہ کیا رومیون پر
پس بڑا قتل اور زخمی کیا انمین یہان تک کہ دور کر دیا دشمنان خدا کو میمنہ اور قلب سے اور پھیر دیا انکو انکی پشت کی طرف پھر چلے
وہ یہان تک کہ پھیر انھون نے میمنہ اور قلب کو اپنی جگہونپر اور شہرسے خالد بن الولید آگے انکے اس حال مین کہ دور کرتا اور بھگاتے
تھے وہ اُس شخص کو جو رومیون سے مسلمانونکے نزدیک تھا پس بڑی شکست اٹھائی رومیونے خالد بن الولید کے آگے سے اور دیکھا

خالد بن الولید نے اُنکے شہسوارونکو پس پکار کر کہا اُنھون نے کہ اے اسلام دینا نکے لوگ اور اے پڑھنے والے قرآن کے اور اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحقیق
واقع ہوئی قوم روم مین شکست پس باقی ہی اُنکے نزدیک کوئی شخص مضبوط اور لڑنے والا مگر اسیقدر کہ دیکھا تھا اور بہ تحقیق توڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اُنکی تیزی کو
پس پھیر دو تم اُنپر حملے کو اور شدت کرو اُنپر رحمت کرے اللہ تعالیٰ پس قسم ہی اُسکی جسکے ہاتھ مین خالد کی جان ہی کہ مین امید اس بات کی رکھتا ہون کہ دیگا
اللہ تعالیٰ اُنکو غلبہ اُنکے بازو و پیر پس کہا اُنسے مسلمانون نے ہر طرف سے کہ حملہ کرو تم اے خالد بن الولید پس حملہ کرین ہم تمہارے ساتھ پس نکال لیا خالد
بن الولید نے اپنی تلوار کو اور حملہ کیا باتفاق اپنے ہمراہیونکے عبد الرحمن بن حمید الجمحی نے بیان کیا ہی کہ مین اُن لوگون مین تھا جنھون نے خالد
بن الولید کے ساتھ حملہ کیا تھا پس قسم ہی خدا کی کہ جگہ چھوڑ دی رومیون نے ہمارے سامنے سے اور بھاگے وہ مثل بھاگنے بکری کے شیر کے
ڈکارنے سے اور تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے پس واقع ہوا حملہ روم کے میمنہ پر پس بُری طرح سے جگہ کو چھوڑ دیا اُنھون نے اور وہ لوگ جو خندق
مین تھے پس نہین چھوڑا اُنھون نے اپنی جگہ کو درانحالیکہ چلاتے تھے وہ تیر فنا کو اور وہ نگہبان قوم کے تھے اور خالد بن الولید ہمارے آگے تھے
حملہ مین اور ہم اُنکے پیچھے تھے اور ہمارا شعار اُس حملے مین یہ تھا یا محمد یا منصور احبت احبت پس خالد بن الولید برابر حملہ کرتے تھے
یہان تک کہ پہونچے وہ دریجان تک اور وہ کھڑا تھا اپنی اُس جگہ جہان باہان نے اُسکو کھڑا کر دیا تھا اور اُسکے ساتھ صلیب جواہر کی
اور ساتھی اُسکے منتظر حملے کے تھے اُسکی معیت مین پس جب پہونچا لشکر مسلمانون کا اُس جگہ تک جہان دریجان تھا کہا اُسکے بطارقہ نے
اُس سے کہ اے بادشاہ آیا نہین حملہ کرتا ہی تو کہ حملہ کرین ہم اُسکے ساتھ یا پیچھے کو پھیرین ہم کہ مل گیا ہی ہم مین لشکر عرب کا پس کہا اُسنے
اپنے ساتھیون سے کہ جاؤ تم اس امر کو کہ مین بُرے دن کا دیکھنا اور اُسمین حاضر ہونا نہین چاہتا ہون اور بادشاہ نے مجھکو اس جگہ
ٹھہرایا ہی اور مین برا جانتا ہون یہان کے ٹھہرنے کو مگر لپیٹ دو تم میرے منھ اور سر کو اس کپڑے مین تاکہ نہ دیکھون مین لڑائی کو
پس لپیٹ دیا اُنھون نے اُسکے چہرے کو ایک ریشمی کپڑے مین اور لوگ لڑتے تھے یہان تک کہ بھاگے رومی مسلمانونکے سامنے سے اور
پہونچے وہ دریجان کے پاس اور چہرہ اُسکا لپیٹا گیا تھا کپڑے مین پس حملہ کیا اُسپر ضرار بن الازور نے اور پار ہونے والا نیزہ مارا اُسکے اور گرا ڈالا
اُسکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اچھا معاملہ اللہ تعالیٰ کا مسلمانونکے ساتھ یہ ہوا کہ جرجیر اور قناطر نے باہمدیگر اختلاف
اور جھگڑا کیا اور جرجیر میمنہ مین تھا ساتھ قوم ارمن کے اور قناطر میسرہ مین تھا جرجیر نے قناطر سے کہا کہ حملہ کر تو عرب پر یہ کیا تیرا
توقف ہی حملے مین پس قناطر نے کہا کہ آیا تو مجھکو حکم حملے کا دیتا ہی جرجیر نے کہا ہان اور کیونکر مین تجھپر حکم نہ کرون آیا مین تجھپر سردار نہین ہون
قناطر نے کہا کہ تو جھوٹا ہی تو ایک سردار ہی مین دوسرا سردار ہون اور نہین مرتبہ تجھپر حکم زیادہ ہی اور تو مامور ہی میری اطاعت کا
پس اختلاف کیا اُن دونون نے اور خشمناک ہوا جرجیر گفتگو سے قناطر سے پس سخت حملہ کیا اُسنے مسلمانون پر اور تھا حملہ اُسکا
کنانہ اور قیس اور خثعم اور جذام اور قضاعہ اور عاملہ اور غسان پر اور یہ لوگ اُس دن درمیان لشکر میسرہ اور قلب مسلمانونکے تھے
اور دور کر دیا رومیون نے مسلمانونکو اُنکی جگہ سے یہان تک کہ دور ہو گیا لشکر میسرہ مسلمانونکا اپنی صفونکی جگہ سے اور تنہا ہی رہ گیا
اُسمین سے مگر مالک لشکر نونکے پس لڑے وہ اور جو اُنکے نزدیک تھے بہت سخت لڑائی اور پیچھا کیا رومیون نے اُن مسلمانونکا جنکو
شکست اُٹھانی تھی یہان تک کہ داخل ہوئے اُنکے ساتھ اُنکے لشکر تک پس نکلین اُنکی عورتین ساتھ چوبہائے خیمونکے مارتی تھین

ف ذکر مخالفت جرجیر و قناطر کا باہمدیگر بمقام یرموک

گھوڑونکے سمہونمین اور چلاتی تھین انپر پھر اونکو پکار کر کہتی تھین اُنسے کہ کہان تک شکست اٹھاؤگے اور چھوڑکر جاؤگے اے لوگ سلام کے ماں و
بہنون اور لڑکے اور لڑکیون کو آیا ارادہ ہم نے انکے سپرد کرنے کا کبرونکو دیکھتے ہو تم منہال دوسی نے بیان کیا ہے کہ مین بقسم کہتا ہون کہ آپ نے
عورتین ہم پر سخت اور شدید تھین رومیون سے پس سخت پھرنا پھرے مسلمان ہزیمت سے اور پکار بعضون نے بعض کو اور وصیت کی آپسمین پکار ہا بی
صبر کی اور پھرے وہ رومیون پر سخت پھرنا اور قناثہ بن اشیم الکنانی آگے مسلمانونکے تھے درانحالیکہ مارتے تھے وہ مشرکین کے منہ کو کبھی تلوار سے
اور کبھی نیزے سے یہانتک کہ ٹوٹ گئے تین نیزے انکے اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پھر حملہ کیا
قناثہ نے یہانتک کہ ٹوٹ گئین دو تلوارین انکی اور جب کوئی تلوار یا نیزہ ٹوٹ جاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ کون شخص بعاریت دیگا مجکو تلوار یا نیزہ واللہ کی
راہ مین اور بدلا دنیا اسکا اللہ کے اوپر ہے پھر پکار کر کہا انھون نے اے گروہ قیس کے لو تم حصہ اپنا ثواب و عز دو رسے اور صبر دنیا مین بزرگی ہے اور آخرت مین
رحمت اور فضیلت ہے فاصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون پس قبول کیا انکے کلام کو انکی قوم نے اور خوش ہو وہ انکی ہمراہی مین لڑنے کو
قناثہ نے بیان کیا ہے کہ نہین دیکھا تھا مین نے مثل حملہ قناثہ اور اسکی قوم کے کہ ملا دیا تھا انھون نے ہمارے بعض کو بعض سے اور پھر خالد بن الولید
اپنے حملے سے جمعیت دشمن اسکے اور رکھا انھون نے تلوار کو رومیون پس مار ڈالا انکو بہت جلد اور رومیون مین بہت لوگ مارے گئے اور آئے خالد بن الولید
اپنے حملے سے اور مسلمان کہتے تھے کہ جزائے خیر دے اللہ تعالے قناثہ بن اشیم الکنانی کو کہ ہمارے واسطے رنج اٹھایا انھون نے پس جب سنا خالد بن الولید نے
یہ کلام آئے وہ قناثہ کے پاس اور بوسہ دیا انکی آنکھونکو اور سر کو اور کہا اے قناثہ جزائے خیر دے اللہ تعالے تمکو اسلام کے واسطے اور [illegible]
اترکے اور وہ کہتی تھین کہ کیا کام کیا خالد نے یہانتک کہ آکھڑی ہوئین خالد بن الولید کے سامنے اور کہا اے بیٹے ولید کے آیا تم نے سکھلایا ہے مسلمانونکو بھاگنا
لڑائی سے حالانکہ لوگ اپنے سردار کے تابع ہوتے ہین پس اگر ثابت قدمی کرتے ہین سردار تو ثابت قدمی کرتے ہین لوگ انکے ساتھ اور اگر شکست اٹھاتے ہین سردار تو
شکست اٹھاتے ہین لوگ ساتھ انکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے خدا کی کہ مین شکست اٹھانے والون مین نہین تھا اور نہین تھا وہ شخص جو اترا تھا اگر دیکھا مین نے مگر کس کا
ذریعے کہ برا کرے اللہ اسکا جسنے دیکھا اپنے سردار کو ثابت قدم اور بھاگ نکلا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا باہان لشکر میمنہ کی طرف کہ صفوف
مثل رعد جانے چڑھے ہے پس تعجب دلا بھیجا اسنے انکو لڑائی پر پس اسی وقت نکلا ایک کافر گبر انکے قوم سے لشکر میمنہ سے اور پوشاک ہتھیار دیکھنے گویا ایک ٹکڑا
پہاڑ کا اور سوار تھا ایک شہری گھوڑے پر قد و قامت والے پر پس نکلکر آیا وہ دونون صفونکے بیچ مین اور گرداداد یا اسنے اپنے شہری گھوڑے کو اور درخواست لڑائی کی
کی پس نکلا اسکے مقابلے کو ایک جوان قلم زدے پس نہین گرداوندیا اسنے ساتھ اسکے مگر اندک یہانتک کہ قتل کیا اسنے انکو گبر نے پھر طلب کیا اسنے لڑنے والے
پس ارادہ کیا اسکی طرف نکلنے کا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اے معاذ درخواست کرتا ہون مین تجھسے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کی کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر بدلے رہو اپنے نشانکو کہ تم اٹھانا اور یہ نشان انکا دوست تر ہے مجکو تمہارے نکلنے سے پس گبر
کی طرف پس ٹھہر گئے معاذ بن جبل ساتھ نشان کے پھر پکار کر انھون نے کہا اے گروہ مسلمانونکے جو شخص چاہتا ہو گھوڑا نیک سوار ہو کر لڑے اسپر پس یہ گھوڑا اور ہتھیار
موجود ہین پس جواب دیا انکو انکے بیٹے عبدالرحمن نے اور کہا کہ مین اس کام کو کرونگا اے میرے باپ اور تھے عبدالرحمن جوان پس سلح ہو وہ اور لیا گھوڑا اپنے باپ کا اور
سوار ہوا اسپر اور کہا کہ اے میرے باپ مین اس گبر کی طرف جاتا ہون پس اگر صبر کیا مین نے اسکے مقابلے مین تو احسان ہے اللہ کا مجپر اور اگر مارا جاؤن تو تمکو پس میرا سلام ہے
اور اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی مطلب خاص ہے پس وصیت کرو تم مجکو پس کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے اے بیٹے میرے عرض کرو تم میری طرف سے انکے

حضور مین سلام کہو اور عرض کرو کہ خبر لے خیر دیوے اللہ تعالے آپکو دوست کی طرف سے پھر کہا جاؤ تم اے بیٹے میرے توفیق دے اللہ ہمکو اور تمکو یہ خبر کہی جبکو دوست رکھتا ہی اور پسند کرتا ہی پس لوٹنے ہو عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہما بجانب گبر کے مثل شعلہ آگ کے اور حملہ کیا گبر پر اور مارا اُسپر تلوار کو پس اچھل آئی تلوار اور نہ کارگر ہوئی اُسپر اور سیل کیا اُسپر گبر نے ساتھ دار پہونچنے والے کے اور تلوار ماری اُسنے اُنکے سر پر پس کاٹ ڈالا تلوار نے عمامے کو اور زخمی کر دیا سر کو کہ جاری ہوا خون پس جب دیکھا گبر نے بجانب خون کے اور گمان کیا اُسنے یہ کہ مار ڈالا اُسنے اُنکو پھر اُودہ اپنی پشت کی طرف تاکہ دیکھے وہ کیونکر گرتے ہین عبدالرحمن گھوڑے سے زمین پر پس جب دیکھا عبدالرحمن نے گبر کو کہ پیچھے کو ہٹا ہی وہ پھرے بجانب مسلمانوں کے پس کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہ اے بیٹے تمہارا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ گبر نے مجھکو مار ڈالا ہی معاذ نے کہا کہ اے میرے بیٹے کس چیز کو چاہتے ہو تم دنیا سے پھر باندھا اُنکے زخم کو اور اُسی وقت وہ زخم اچھا ہو گیا پھر گبر نے براہ تکبر کے تین حملے کیے اور قوم ازد نے پھیر دیا اُسکے حملوں کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون شخص تم مین سے اسکا مقابلہ کریگا پس نکلے اُسکی طرف عامر بن طفیل الدوسی اور تھے وہ اصحاب الرایات سے اور حاضر ہوے تھے خالد بن الولید کے ساتھ جنگ یمامہ مین اور بروز جنگ یمامہ کے اُنھون نے مسیلمہ کی لڑائی مین یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا ملاقی ہوے وہ ایک عورت سے پس کھولدیا اُس عورت نے اُنکے واسطے اپنی فرج کو پس داخل ہوے وہ اُسمین اور دیکھا اُسکی طرف اُنکے بیٹے نے پس جلدی دوڑے وہ تاکہ داخل ہو دین وہ اُس جگہ مین جہان اُنکے باپ داخل ہوے تھے مین پھر بیدار ہوے خواب سے اور بیان کیا خواب کو مسلمانوں سے پس کسی شخص نے تعبیر نہین جانی پس کہا عامر بن طفیل نے کہ مین اُسکی تعبیر جانتا ہون مسلمانون نے کہا کہ کیا تعبیر ہی اے بیٹے طفیل کے اُنھون نے کہا کہ مین نے اُسکی یہ تعبیر مقرر کی ہی کہ مین قتل کیا جاؤنگا اسواسطے کہ وہ عورت جسنے داخل کر لیا تھا مجھکو اپنی فرج مین وہ زمین ہی اور میرے بیٹے کو زخم پہونچیگا اور قریب ہی کہ وہ ملاقی ہو مجھسے پس لڑے وہ جنگ یمامہ مین اور مبتلا امتحان نیک ہوا اور سلامت رہے اور نہین لاحق ہوئی کوئی اذیت اُنکو پس جب دن لڑائی یرموک کا ہوا حاضر ہوے وہ اُس لڑائی مین اور نکلے واسطے لڑائی گبر کے اور حملہ کیا اُسپر بعد اُسکے الٹ دیا اُنھون نے میمنہ و مقدمہ کو اُنکے میسرہ پر پھر باگ پھیری بطریق پر مثل برق کے اور نیزہ مارا اُسکے اور نیزہ اُنکا وہ تھا جو موجود رہا تھا اُنکے ساتھ ردت اور یمامہ کی لڑائی مین پس ٹوٹ گیا نیزہ پس ڈالدیا اُسکو ہاتھ سے اور اعتماد کیا اپنی تلوار پر اور جنبش دی اُسکو اور مارا تلوار کو گبر کے شانے پر اور ملادیا اُسکی انتریوں مین پس اوندھا ہو کر گر پڑا گبر نیچے گھوڑے سے اور دوڑے اُسکی طرف عامر بن طفیل پس لے لیا اُسکو اور لائے مسلمانوں کے پاس اور سپرد کیا اُسکو اپنے بیٹے کے اور پھرے بجانب رومیوں کے اور ایک حملہ کیا میمنہ پر اور ایک حملہ کیا میسرہ پر اور ایک حملہ قلب پر کیا اور طلب کیا اپنے حملے مین عرب متنصرہ کو قوم غسان و لخم اور جذام سے اور پہچان لیا جبلہ بن ایہم الغسانی کو پس ڈانٹا عرب نے ایک سوار کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلا اُنکی طرف جبلہ بن ایہم اور وہ ایک زرہ پشمین طلائی کام کی اور اُسکے نیچے ایک زرہ تبابعہ کے زرہون سے پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود تھا کہ مثل شعاع آفتاب کے چمکتا تھا اور گھوڑا اُسکی سواری کا عاد کے گھوڑوں کی نسل سے تھا پس نکلا جبلہ بجانب عامر بن الطفیل کے پس کہا اُسنے کہ تم کس گروہ سے ہو عامر نے کہا کہ مین قوم دوس سے ہون جبلہ نے کہا کہ تم اہل قرابت سے ہو پس باقی رکھو اپنی ذات کو اور پھر جاؤ اپنی قوم کی طرف اور دور کر دو اور چھوڑ دو طمع کو کہا عامر بن طفیل نے کہا کہ مین نے تجھسے کہدیا کہ مین کون شخص ہون اور کس قبیلے سے ہون پس تو کس گروہ عرب سے ہی اُسنے کہا کہ مین غسان سے ہون اور مین اُن سب کا سردار ہون

۱۰ ذکر لڑائی جندب بن طفیل الدوسی کا بمقام یرموک کے ۱۲

میرا نام جبلہ بن الایہم ہے اور مین نکلا ہون تمہاری طرف کو جس وقت کہ دیکھا مین نے تمکو اور تحقیق مار ڈالا تمنے اس بطریق سخت کو اور وہ مثل
بابان اور جرجیر کے تھا شجاعت مین پس نکلا ہون مین تمہاری طرف تا کہ مار ڈالون مین تمکو اور بہرہ مندی حاصل کرون مین بابان و ہرقل کے
نزدیک تمہارے مار ڈالنے سے عامر بن طفیل نے کہا کہ جو تو نے شدت و سختی قوم کی اور بڑے ہونے ڈیل ڈول کا ذکر کیا پس اللہ تعالی شدید تر ہے
بازرکھنے مین اور ہلاک کرنے والا ظالمون کا ہے اور جو تو یہ کہتا ہے کہ میرے مار ڈالنے سے بہرہ مندی حاصل کریگا نزدیک مخلوق کے اور وہ مثل تمہارے
کے ہے پس مین ارادہ رکھتا ہون کہ بہرہ مندی حاصل کرون بسبب اپنے جہاد کرنے کے نزدیک پروردگار اپنے کے اور حملہ کیا عامر بن طفیل نے
جبلہ بن ایہم پر اور حملہ کیا جبلہ نے اُنپر اور باقی ہو دونون ضربون سے پس نکلا وار عامر بن طفیل کا بیکار اور بے جگہ اور نکلا وار جبلہ کا کارگر جگہ
پر پس کاٹ ڈالا انکے گیسو سے شانے تک پس گر پڑے عامر بن طفیل شہید ہو کر رضی اللہ عنہ اور گھوما جبلہ عامر بن طفیل کی جگہ گر پڑنے اور پیٹھ پھیر
اور تعجب کرتا تھا وہ اپنے دل مین اور اس چیز پر جو کیا تھا اُسنے اور طلب کیا جبلہ نے لڑنے والے کو پس نکلے اُسکی طرف جندب بن عامر بن
طفیل الدوسی اور اُنکے پاس نشان تھا پس آئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اے سردار میرا باپ مار ڈالا گیا ہے اور مین
چاہتا ہون کہ اُسکا بدلا لون یا جاملون اُنمین اور دے دو تم اپنے نشان کو جو میرے پاس ہے جس شخص کو چاہو تم قوم دوس سے پس لیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے نشان کو اُنکے ہاتھ سے اور دے دیا ایک شخص کو قوم دوس سے پس اٹھا لیا اُسنے نشان کو اور نکلے جندب بن عامر
واسطے لڑائی جبلہ کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور نزدیک ہو جبلہ بن الایہم سے اور چلا کر کہا اس سے کہ ٹھہر تو اے قاتل میرے باپ
کے مین اُنکے عوض تجکو مار ڈالونگا جبلہ نے کہا کہ تم کون ہو عامر کے اُنھون نے کہا کہ مین اُنکا بیٹا ہون جبلہ نے کہا کس چیز نے برانگیختہ کیا
تمکو اپنے اور اپنی اولاد کے ہلاک کرنے پر اور قتل نفوس کا برا اور حرام ہے پس کہا جندب نے کہ قتل نفس اللہ کی راہ مین نیک اور بہتر ہے جسکے
سبب سے بڑا مرتبہ ملتا ہے جبلہ نے کہا کہ مین تمہارا مار ڈالنا نہین چاہتا ہون حالانکہ تم جوان کم سن ہو پس پلٹ جاؤ تم یہان تک کہ
نکلے میرے مقابلے کو اور کوئی سوائے تمہارے جندب نے کہا کہ مین کیونکر پھر جا سکتا ہون حالانکہ غمزدہ ہون بسبب موت اپنے باپ کے
قسم ہے خدا کی نہ پھرونگا مین یا اُنکا بدلا لونگا مین یا اُنسے جا ملونگا پھر حملہ کیا اُنپر جبلہ نے اور حملہ کیا اُنھون نے جبلہ پر اور برابر ایک دوسرے پر
در آتے تھے اور کھلی ہوئی تھین آنکھین لوگونکی دونون کی طرف اور دیکھا جبلہ نے جندب کی طرف اور اس چیز کو جو ظاہر ہوئی اُنکی
شجاعت سے پس جان لیا اُسنے کہ وہ بڑے سخت اور شدید ہین پس اختیار کیا اُسنے اُنسے احتیاط کو اور قوم غسان دیکھتی تھی اپنے سردار
جبلہ کو پس جب دیکھا اُنھون نے جندب کو کہ غالب ہو گئے ہین وہ لڑائی مین پس پکار کر کہا بعض نے اُنمین سے بعض کو کہ یہ جوان جو نکلے ہین
تمہارے سردار کے مقابلہ کو جوان شریف اور بزرگ ہین پس اگر دیکھو تم اُنکو کہ غالب ہو گئے ہین وہ تمہارے سردار پر پس کمک کرو تم اپنے سردار کی اور
نہ چھوڑو اُنکو کہ مار ڈالین اُسکو پس آمادہ ہو سواران غسان واسطے حملے کے بجانب جندب کے تا کہ بچا دین اُسکو اگر لاحق ہو جاوے اُسکو کوئی
امر سخت اور دیکھا مسلمانون نے اپنے ساتھی جندب بن عامر بن طفیل کی طرف اور اُنکی شدت و شجاعت کو پس خوش ہو وہ اُس سے اور دیکھا
سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنکو اور اُنکے کامونکو پس بولے وہ اور کہا کہ ایسے ہی ہوتے ہین وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین اپنی جانکو اللہ کی
راہ مین سے نہ اللہ نہ فراموش کرتا اُنکے واسطے اُنکے کامونکو جابر بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین یرموک کے دن پس

کرنے والے کے ۱۲

میں سے کسی جوان کو شریف و بزرگ تر نہ دیکھا اور وہ جندب بن عامر بن طفیل تھے کہ جب سے تھے وہ مسلمان ہیں ہمیشہ لڑائی میں آگے ہوتے کہ جس وقت جانی
موت تو نہیں نفع دیتی شدت لڑائی میں اور نہ کثرت ہتھیاروں کی اور صورت یہ ہوئی کہ جوان دوسی نے حملہ کیا جبلہ پر اور مارا اُسکے ایک ایسا زخم کا
جس سے سُست کر دیا اُسکو اور مارا جبلہ نے ایک ضرب پس قتل کیا اُنکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالیٰ اُنکی روح کو بجانب بہشت کے اور راست کیا
اللہ تعالیٰ نے خواب عامر بن الطفیل کا اور گرد گھوما جبلہ اُنکی لاش پر پس چلا کر کہا اُنکی قوم نے کہ پھیر لوٹے تم اپنی جگہ پر کہ تحقیق جاری کر چکا
تھا اس چیز کو جو تقدیر واجب تھی پس پلٹ گیا جبلہ اور وہ غرور کرنے والا تھا اپنے کام پر یہانتک کہ ٹھہرا وہ اپنی صلیب کے نیچے اور
باہان نے اُسکا شکریہ کہا اور بھیجا اور اندوہگین ہوئے مسلمان بسبب عامر بن الطفیل اور اُنکے بیٹے کے پس اسی وقت آئے ہیں پکار کے کلمات
قوم دوس نے یا لنجعة الجنة خذوا بثار شیخکم عامر و بولده من اعداء اللہ پس نکلی قوم دوس بجانب لڑائی کے اور قوت دی اُنکو قوم ازد
اور دوس نے اور وہ اُنکے ہم سوگند تھے اور حملہ کیا اُنھون نے قوم غسان اور لخم اور جذام پر اور پکارا اُنھون نے ساتھ الفاظ اپنی پہچان کے
پس اسی وقت آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں کو اور کہا کہ اے گروہ مجاہدین دوڑو تم بجانب مغفرت اپنے پروردگار
اور ملاقات حوران بہشتی کے بہشت میں پس نہیں ہے کوئی جگہ دوست تر اللہ کے نزدیک ان جگہوں سے آگاہ ہو کہ صابرون کو بزرگی
دی ہے اللہ نے اُن لوگوں پر جو نہیں حاضر ہوئے ہیں اُنکے حاضر ہونے کی جگہوں میں پس جب سنا قوم ازد نے اس کلام کو حملہ کیا اُنھوں
نے ساتھ دوس کے مشرکین پر بڑا سخت حملہ اور پکارتے تھے وہ اپنے الفاظ پہچان کو الجنة الجنة واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ اُنکو
بیان کیا ہے کہ بروز جنگ یرموک شعار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا یہ تھا امت امت اور شعار قوم عبس کا یہ تھا یا آل
عبس یا آل عبس اور شعار اہل یمن کا جس میں ہر قسم کے لوگ تھے یہ تھا یا انصار اللہ یا انصار اللہ اور شعار خالد بن ولید اور اُنکے
ہمراہیوں کا یہ تھا یا حزب اللہ یا حزب اللہ اور شعار قوم دوس کا یہ تھا یا آل اللہ یا آل اللہ اور شعار قوم حمیر کا یہ تھا الفتح الفتح
اور شعار قوم ہمدان اور سکاسک کا یہ تھا الصبر الصبر اور شعار بنی مراد کا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ انزل پس یہ سب شعار مسلمانوں کے
تھے یرموک کی لڑائی میں پس جب حملہ کیا قوم دوس نے اور متابعت کی اُنکی قوم ازد نے قصد کیا اُنھوں نے عرب متنصرہ کا اور طلب کیا جگہ اُنکی صلیب کی
اور پھاڑا اُنکی جماعت کو سخت پھاڑنا یہانتک کہ پہونچے وہ صلیب تک پس نیزہ مارا ایک مسلمان نے اُٹھانے والے اُس صلیب کو جو قوم
غسان کے واسطے تھی پس گرا دیا اُسکو گھوڑے سے اور گر پڑی صلیب اُسکے ہاتھ سے اوندھی ہو کر اور حملہ کیا غسان نے بارادہ لینے صلیب کے
پس لڑے وہ صلیب کے نزدیک یہانتک کہ بہت لوگ اُنکے مارے گئے اور مارے گئے کچھ لوگ قوم ازد اور دوس کے مگر یہ کہ وہ غسانی بیچ میں
مثل سپیدی تل کے بیچ پوست شتر سیاہ کے تھے پھر نکلے وہ غسانی بیچ سے واقدی رحمہ اللہ نے ہشام بن عمار اور اُنھوں نے ابن جویریہ سے اور
اُنھوں نے نافع بن جبیر اور اُنھوں نے عبداللہ بن عدی سے روایت کی ہے کہا عبداللہ نے کہ موجود تھا میں یرموک میں پس تعداد مسلمانوں کی
پچیس ہزار تھی پس خشمناک ہوا ابن جویریہ اور کہا اُنھوں نے کہ جھوٹ کہا جسنے تم سے یہ تعداد بیان کی اور بتحقیق مسلمان یرموک کے دن
اکتالیس ہزار تھے اور میں نے اس امر کو ثقہ راویوں سے سنا ہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ قول ٹھیک ہے اسواسطے کہ مسلمان
بروز جنگ اجنادین کے تینتیس ہزار تھے پھر آئی کمک بعد اُسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب حملہ کیا قوم ازد اور دوس نے

ذکر تعداد لشکر مسلمانون کا بروز جنگ یرموک

بروز جنگ یرموک کے مشرکین پر پہلا مشرکین کو بحکم قہار مع ذلت مین اور قہر مین ڈالا انکو مشرکین نے اور لڑنے والا حملہ کیا مشرکین نے مسلمین پر اور ہٹا دیے
اور چھوڑ دیا مسلمانون نے جگہ کو اور تھے صاحب نشان مسلمانونکے بروز یرموک کے عیاض بن غنم الاشعری پس شکست اٹھائی انھون نے
اور دیکھا مسلمانون نے بجانب عیاض بن غنم الاشعری کے کہ پیٹھ پھیری اسنے اور نشان انکے ہاتھ مین ہی پس چلا کر کہا انسے مسلمانون نے
کہ ثابت قدمی قوم اور لڑنے والون کی نہین ہوتی ہی مگر بسبب انکے نشان کے پس دوڑے واسطے لینے نشانکے عمرو بن العاص اور خالد بن الولید
رضی اللہ عنہما دران حالیکہ سبقت کرتے تھے وہ دونون نشانکی طرف پس سبقت کی عمرو بن العاص نے نشانکے لینے مین اور برابر لڑتے رہے وہ
یہانتک کہ شکست اٹھائی رومیون نے اور فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانونکے ہاتھ اور تیسرا دن یرموک کا بہت سخت تھا کہ تین مرتبہ شکست اٹھائی
شہسواران مسلمین نے کہ پھیرتی تھین انکو عورتین ساتھ پتھرون اور چوبون خیمہ کے اور ظاہر کرتی تھین انکے سامنے لڑکونکو پس پھر مسلمان
بجانب لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہی کہ آئی رات ساتھ اپنی تاریکی کے اور لوگ لڑتے تھے اور مشرکین کے بہت لوگ مارے گئے اور مسلمانونمین
تھوڑے سے شہید ہوے مگر تیرونسے انمین بہت زخمی ہوگئے تھے پس جب آئی انپر رات ساتھ اپنی تاریکی کے روانہ ہوے رومی اپنی جگہون پر اور رات
گذاری انھون نے بحالت سلاح بندی کے اور یہی حال مسلمانونکا تھا اور نہین تھا انکے واسطے کوئی ارادہ مگر نماز اور بعد اسکے باندھا
انھون نے زخمونکو اور نماز پڑھائی انکو ابو عبیدۃ بن الجراح نے دو نمازین ایک ہی ساتھ پھر کہا اے لوگو رحمت کرے اللہ تم پر جس وقت
سخت اور دشوار ہو بلا پس منتظر رہو کشود کار کے کہ آتی ہی وہ اللہ تعالی کے نزدیک سے اور روشن کرو تم آنکھو اور نگہبانی کرو تم
اور ظاہر کرو تم تہلیل و تکبیر کو اور اٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ چلتے پھرتے تھے مسلمانونکے
بیچ مین اور وہ پکڑے تھے ہاتھ خالد بن الولید کا اور پرسش حال کرتے تھے مسلمانونکی اور باندھتے تھے انکے زخمونکو اپنے ہاتھ سے
اور کہتے تھے کہ اے لوگو دشمن بھی تمھاری طرح رنج اٹھائے ہین جیسا کہ تم رنج اٹھائے ہو اور امید رکھتے ہو تم اللہ تعالی سے اس چیز کی جسکی وہ امید
نہین رکھتے ہین اور پھر گئے ابو عبیدۃ بن الجراح مع خالد بن الولید کے اور وہ آتے تھے مسلمانونکے خیمون مین تمام رات صبح تک اور
قطع کی رومیون نے راہ کو بجانب یرموک کے ساتھ باہان کے اور جمع کیا اور خشمناک ہوا وہ انپر اور کہا انسے کہ مین جانتا تھا کہ تمھارا
یہی حال ہوتا ہی بسبب اس چیز کے جو دیکھا تھا مینے تم مین خوف اور بزدلی اور بے بصیری سے دو چند اہل عرب سے پس جواب دیا
انھون نے اس سے اور کہا کہ کل ہم اچھے لڑینگے اسواسطے کہ ہم مین بہادر اور شجاع لوگ ہین جو ابتک نہین لڑے ہین اور کل لڑائی
کرینگے ہم اچھے لڑائی مین اور غالب ہوجاوینگے ہم انپر پس سکوت کیا باہان نے اپنی جھڑکی سے انپر اور حکم کیا انکو اپنے سلاح
اور ہتھیارونکی اصلاح اور درستی کرین پس ایسا ہی کیا انھون نے اور رات گذرانی دونون فریق نے دران حالیکہ نگہبانی کرتے تھے
وہ اپنے لشکرونکی اور ڈر گئے تھے رومیونکے دل بسبب اسکے کہ لوگونکی آنکھون اور مسلمان لوگ قوی تھے اپنے دین مین اور درست
تھین نیتین انکی پس جب صبح ہوئی نماز خوف کی پڑھی ابو عبیدۃ بن الجراح نے ساتھ مسلمانونکے اور اسی وقت دیکھا صلیبونکو کہ ظاہر ہوئین
بمقابلہ مسلمانونکے اور نشان رومیونکے بلند ہوے مثل شمار شوک درختونکے گویا کہ نہین ملاقی ہوے تھے وہ کسی دشمن سے اور نہین
لڑے تھے پس ٹھہرے وہ اپنی صفون کی جگہ مین اور کھڑا کیا گیا باہان کا تخت اس ٹیلے پر جہان وہ بیٹھا تھا اور منع دیکھے حال دونون

۱۰

لشکروں کے اور حکم کیا اُسنے رومیوں کو کہ درست اور مرتب کریں وہ صفوں کو اور نہ لڑیں مسلمانوں سے مگر اُسوقت کہ لڑیں مسلمان انسے
پس صف بندی کی اُنھوں نے اور لازم پکڑا اپنی جگہوں کو پس جب دیکھا سرداران مسلمین نے بجانب جلدی کرنے رومیوں کے
واسطے قتال کے پکارا ہر سردار نے اپنے لوگوں کو اور ترغیب دی انکو لڑائی کی پس پھیرے وہ لوگ منہ سے طرف گھوڑوں کے اور سوار ہوئے
اور مسلح ہو گئے اور پھرا ہر سردار اپنی جگہ پر درانحالیکہ نصیحت کرتا تھا وہ اپنے ہمراہیوں کو اور وعدہ کرتا تھا انسے شامل ہونے
مدد خدا کا اور گئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفوں کے بیچ مین پس بیان کرتے تھے انسے بزرگی اور فضائل جہاد کے اور
اُس چیز کو جو مہیا کیا ہے اللہ تعالی نے مجاہدین صابرین کے واسطے اور بیقرار کیا عورتون اور اولاد اور مال اور اسباب غنیمت کو پس
سعید بن عمیر الانصاری کو اور مامور کیا پیدل لوگون پر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی کو اور ساتھ کیا تیر چلانے والوں کو قوم مزینہ اور انصار اور قریش
مین سے پانچ سو کو میمنہ مین اور پانچ سو کو میسرہ مین اور پانچ سو کو قلب مین اور گھومے اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح انکے پاس اور کہا کہ اے گروہ چلانے
والے تیروں کے لازم پکڑو تم اپنی جگہوں کو پس اگر دیکھو تم قوم روم کو کہ پھیرے وہ ہماری طرف گھوڑے اپنے پس تیر اندازی کرو تم انپر اور یاد کرو نام
اللہ غالب اور بزرگ کا اور نہ چلاؤ تیروں کو جدا جدا بلکہ ڈالیں تیر تمہاری کمانوں سے ایک ہی ساتھ اسطرح کہ گویا وہ ایک قبضہ کمان کے تیر ہین
اور اگر چلیں وہ ہماری طرف پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر یہانتک کہ پہونچے تمہارے پاس حکم میرا پس کیا انھوں نے وہ کام جو حکم دیا تھا انکو
ابو عبیدہ بن الجراح نے اور آگئے ابو سفیان اپنے بیٹے یزید کے پاس اور نشان انکا ہاتھ مین تھا اور انکے ہمراہی انکے ساتھ تھے اور ارادہ کیا
انھوں نے حملہ اور جہاد کا اور کہا انھوں نے کہ اے میرے بیٹے نیک کام کیا تو نے نیکی کرے اللہ تعالی تمہارے ساتھ لازم پکڑو تم پرہیزگاری اور خوف
خدائے غالب اور بزرگ کو اور صبر کرو تم اسواسطے کہ نہین ہے کوئی شخص اس وادی یعنی یرموک مین مگر وہ اترنے والا جہاد اور صبر کا ہے پس پرہیزگاری
کرو اور ڈرو تم اللہ سے جیسا کہ چاہیے اور مدد دو اللہ کے دین اور شرع اُسکے نبی کو اور احتیاط کرو بے صبری اور خوف سے کہ جو کچھ اللہ تعالی نے
مقرر کی ہے اسکو وہ ضرور جاری کریگا اور صبر کرو مع اپنے ساتھیوں کے مثل صبر صاحب ارادہ لوگوں کے اور ڈرو تم اس سے کہ دیکھے اللہ تعالی
تمکو شکست اُٹھاتے ہوئے پس رجوع کرو تم بجانب غضب اللہ غالب اور بزرگ کے پس بیٹے نے کہا کہ قریب تر صبر کرونگا مین بقدر اپنی کوشش اور
طاقت کے اور اللہ تعالی سے سوال کرتا ہون مین اعانت اور مدد کا اور آواز دی یزید بن ابی سفیان نے اپنے لوگوں کو اور جنبش دی اپنے نشان
اور پکارا انکو واسطے لڑائی کے اور حملہ کیا تمام اُن دشمنوں پر جو انکے نزدیک تھے اور قوم یزید کی انکے ساتھ تھی پس لڑے وہ ایسی سخت اور
بڑی لڑائی کہ تعجب کیا لوگون نے اُس سے اور برابر لڑتے رہے وہ اسی طرح یہانتک کہ بڑا قتل اور جرح کیا انھوں نے دشمنوں مین اور
مبتلا ہوئے وہ آزمایش نیک مین اور لڑائی انکی لشکر کے قلب کی جانب سے تھی اور یزید بن ابی سفیان اسی حال مین پنجہ کاموں اور جوانمردی
مین مصروف تھے یہانتک کہ نکلا انکی طرف ایک بطریق بطارقہ سے جو بھاری ڈیل ڈول کا اور شدید اور سخت تھا اور اُسکے ہاتھ مین
ایک نیزہ تھا جسمین صلیب سونے کی جڑی تھی اور گرد اُسکے دس ہزار سوار رومی تھے پس لگے پھیرنے انھوں نے مسلمانوں کے لشکر میمنہ پر اور میمنہ مین
عمرو بن العاص تھے پس چلے اور پھرے بجانب اپنی پشت کے عمرو بن العاص اور ہمراہی انکے درانحالیکہ وہ شکست اُٹھانے والے تھے یہانتک کہ
داخل ہوئے وہ اول لشکر مسلمانوں مین قریب میمنہ کے اور عمرو بن العاص اور ساتھی انکے پھرتے لوگون پر پس حملہ کرتے تھے نیزوں اور پیچھے ہٹتے تھے

ف
بہادری دکھانی یزید بن ابی سفیان کا بمقام یرموک ۱۲

یہان تک کہ غالب ہو گئے اُنپر رومی پس دور کر دیا اُنکو اُنکی جگہون سے تا اُنکہ ملا دیا اُنھون نے اُنکو اُسکے ٹیلے پر جسپر عورتین خیمون اور بیمار و مجروحون کے تھے
ٹیلے کو پس آواز دی ایک عورت انصاری نے کہ کہان ہین دین کے مدد کرنے والے کہان ہین اسلام کی حمایت کرنے والے راوی نے
بیان کیا ہے کہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اپنی زوجہ اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اُن کا علاج
کرتے تھے وہ اپنی آنکھ کا اور اُنکو عارضہ آشوب چشم کا تھا کہ ناگہ سنی اُنھون نے آواز عورت کی جو پکارتی تھی کہ کہان ہین مددگار دین کے پس کہا
اُنھون نے اپنی زوجہ سے کہ اس عورت کا کیا حال ہے جو آواز دیتی ہے مددگاران دین کو پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ اے ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم شکست اُٹھائی ہے لشکر میمنہ مسلمانون نے یہان تک کہ ملا دیا ہے اُنکو ہم مین اور پہونچا اور مل گئے ہین کہ خیمون مین اور عورت
انصاریہ طلب مدد کرتی ہے مددگاران دین سے پس کہا زبیر بن العوام نے کہ مین قسم ہے خدا کی مددگاران دین سے ہون اور نہ دیکھیگا مجھکو
اللہ پاک اس جگہ بیٹھے ہو پھر اُٹھ کھڑے ہوئے یعنی اُنھون نے کپڑے کو آنکھ سے اور سوار ہو وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر اور لے لیا اپنے پیچھے نیزے کو
اور پکارا اپنا نام لیکر اور کہا اپنے حملے مین کہ مین زبیر بن العوام ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی کا بیٹا ہون اور
برابر اُنمین نیزہ بازی کرتے تھے یہان تک کہ پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتونکی طرف اور گھوڑے اُنکے پھرتے تھے اپنی دمونکی جانب لپیٹ
جابر نے کہا ہے کہ واسطے اللہ کے سختی نیکوکاری زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی کہ بتحقیق پھیر اُنھون نے رومیونکو اپنے ہاتھ سے پس
حملہ کیا تیر اور سوا اُنکے کوئی شخص عرب سے اُنکے ساتھ نہ تھا یہان تک کہ پھیر دیا اُنکو اُنکے لشکر کی طرف اور پھیر گئے گروہ عمرو بن العاص
اور لوگ اُنکے اور زبیر بن العوام پکارتے تھے الجنۃ الجنۃ الجنۃ الحزم الحزم یا اہل الاسلام الصبر الصبر پھر حملہ کیا عمرو بن العاص اور
اُنکے ساتھیون نے اور دور کر دیا رومیونکو بعد شکست اُٹھانے کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جرجیر ارمنی نے ساتھ جمعیت
تیس ہزار قوم ارمن کے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا پس خالی کر دیا جگہ پھر اصحاب شرحبیل بن حسنہ
نے اور نہین ثابت قدم رہا سوا اُنکے کوئی واسطے لڑائی کے جبکہ اپنی قوم کے سوا پانچ سو آدمی کے پس حملہ کیا شرحبیل
بن حسنہ نے قوم ارمن پر اور پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتونکی طرف پھر پلٹے گھوڑے سے اور وہ یہ پکار کرتے تھے یا اہل الاسلام اقتربوا من الموت الصبر
الصبر پس پھر سے ہمراہی اُنکے اور حملہ کیا وقت اُنکے پھرنے کے قوم ارمن پر پس پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتونکی طرف اور شمشیر زنی اور
نیزہ بازی اور تیر اندازی کی ہمراہیان شرحبیل بن حسنہ نے ارمن پر یہان تک کہ ایسی مصیبت پہونچائی اُنھون نے ارمن کو کہ نہین
پہونچائی تھی ارمن نے اُنکی ہزیمت کے وقت پھر واپس آئے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور اُنکے ساتھی گرد اُنکے ہو گئے
پس درشتی کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اُنپر ساتھ غصے کے اور وہ کہتے تھے کہ اپنی ہی ہو تم کیا صدمہ پہونچا تمکو جو شکست
اُٹھائی تم نے ان عجمیون بدبخت بریہ کافر دلون سے حالانکہ تم لوگ حمایت کرنے والے دین کے اور فرمانبردار اور اہل قرآن اور
بیت کے ان رحمٰن ہو کیا نہین سنا ہے تم نے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مجید مین فرماتا ہے ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا
الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ کیا نہین سنا ہے تم نے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہے اپنی کتاب عزیز مین ان اللہ اشتری
من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ کیا موت سے تم لوگ بھاگتے ہو کیا بہشت سے گریز کرتے ہو پس کہا اُنھون نے کہ اے صحابی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ لغزش تھی شیطان کی طرف سے مثل روز احد اور حنین کے اور اب ہم تمہارے ساتھ ہین پس حملہ کرو تم تاکہ
حملہ کرین ہم تمہارے ساتھ پس دعا ے جزا ے خیر دی انکو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور ٹھہرے وہ اپنی جگہ مین قریب سعید بن زید بن
عمرو بن نفیل العدوی کی اور لازم پکڑا انھون نے اپنی جگہ کو اور نہین متحرک ہو وہ اپنی جگہ سے بغرض انکا بچانی کے اور دیکھا قیس بن ہبیرہ
رضی اللہ عنہ نے گروہ شرحبیل بن حسنہ کو کہ ٹھہرے وہ اپنی جگہ پر پس نکلے قیس مع اپنے ساتھیونکے اور حملہ کیا دشمن پر اور وہ پکارتے تھے
ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے انکے پکارنے کو پس نکلے خالد بن الولید پیچھے جماعت رومیونکے پکارا
انھون نے اور انکے ساتھیون نے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور شعار انکا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا منصور امت امت اور یہی
شعار مسلمانون کا بروز جنگ بدر اور احد کے تھا اور حملہ کیا خالد بن الولید نے رومیون پر میمنہ کی طرف سے اور حملہ کیا قیس بن
ہبیرہ نے میسرہ کی جانب سے پس بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور گرد اڑے سخت دیے رومیون نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری
زبیر بن العوام اور ہاشم مرقال اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کی کہ حملہ سخت کیا انھون نے یہان تک کہ باہانکے خیمے کے قریب پہونچ گئے
پس جب دیکھا باہان نے یہ حال بھاگا وہ اپنے تخت سے اتر کر اور آواز دی رومیونکو واسطے شدت اور سرزنش کی انپر پس پھر رومی واسطے
لڑائی کے اور آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کو پس حملہ کیا سعید نے مع اپنے ساتھیونکے اور وہ کہتے تھے
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا منصور امت امت یا نصر اللہ انزل اور سخت مار مارا انکو اور بہ تحقیق اتارا اللہ تعالےٰ نے اپنی
مدد کو مسلمانون پر اور جلد جلد مارا انھون نے رومیونکو پس مسلمان اسی حال اپنے حملے مین تھے کہ دفعتہً سنا انھون نے ایک آواز
دینے والے کو کہ یہ کہتا تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ اقترب یا ایہا الناس الغیاث عامر بن اسلم نے بیان کیا ہے کہ جب تاملکر کے
دیکھا ہمنے آواز دینے والے کو تو وہ ابو سفیان تھے اور وہ تحت نشان اپنے بیٹے یزید کے تھے اور شدت کی سب سرداران سلمین نے ان رومیونپر جو انکے
قریب تھا اور بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور نہین تھا رومیونمین زیادہ ثابت قدم زنجیر والے لوگون سے کہ وہ ٹھہرے تھے اپنی جگہونمین اور باز
رکھتے تھے اس شخص کو جو انکی طرف آتا تھا اور تیر چلانے والے قوم ارمن کے قلب مین تھے رومیونکے لشکر سے اور وہ ایک لاکھ تیر انداز تھے کہ جس وقت تیر
چلاتے تھے عرب کی طرف چھپا دیتے تھے آفتاب کو تیرونسے پس اگر مدد اور اعانت اللہ کی شامل حال نہوتی تو مسلمان ہلاک ہو جاتے اور جلد ہو
مسلمان بحالت سرور اور خوشی کے اور مشرکین کے بہت لوگ ہلاک ہوے اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ نکلا ایک گبر ان رومیون سے گویا
وہ مثل بڑے بھاری درخت کے تھا اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا اور اسکے سر پر خود طلائی کلم کا تھا جسمین صلیب جڑا اور سونے کی لگی تھی اور
وہ سوار تھا ایک بڑے شہری پر اور اس شہری پر ایک زرہ لوہے کی پڑی تھی اور اسکے ہاتھ مین نیزہ تھا پس گرداوار دیا گبر نے اور ظاہر کیا اپنے
کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس دیکھا مسلمانون نے اسکے بھاری اور مہیب ڈیل ڈول کو پس دیکھتے تھے وہ برابر اسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے لوگو مت خوفناک کرے تمکو وہ چیز جو دیکھتے ہو تم اسکی بڑائی قد و قامت سے کہ کتنے بھاری ڈیل ڈول کے ایسے ہوتے ہین جنکا دل
مضبوط نہین ہوتا ہے پس کون شخص نکلے گا تم مین سے اسکے مقابلے کو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالےٰ سے پس نکلا ایک غلام اہل عرب کے
غلامونسے اور وہ سیاہ رنگ تھا اور اسکے ہاتھ مین فی الحال تلوار تھی اور وہ پیدل تھا پس جب ارادہ کیا اسنے گبر کے نزدیک جانے کا آواز دی اسکو

یہان تک کہ غالب ہوگئے اُنپر رومی اپس دور کردیا اُنکو انکی جاے سے تا اینکہ یاد دیا اُنھون نے اُنکو اُس ٹیلے پر جسپر عورتین تھین اور کمہیر لیا رومیون نے ٹیلے کو پس آواز دی ایک عورت انصاری نے کہ کہان ہین دین کے مددگار اے کہان ہین اسلام کی حمایت کرنے والے راوی نے بیان کیا ہے کہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اپنی زوجہ اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اُن کا علاج کرتے تھے وہ اپنی آنکھ کا اور اُنکو عارضہ آشوب چشم کا تھا کہ ناگہ سنی اُنھون نے آواز عورت کی جو پکارتی تھی کہ کہان ہین مددگار دین کے پس کہا اُنھون نے اپنی زوجہ سے کہ اس عورت کا کیا حال ہے جو آواز دیتی ہے مددگاران دین کو پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ اے ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکست اٹھائی ہے لشکر میمنہ مسلمانون نے یہان تک کہ ملا دیا ہے اُنکو ہم مین اور پہونچا اور مل گئے ہین کبھیرہم مین اور یہ عورت انصاریہ طلب مدد کرتی ہے مددگاران دین سے پس کہا زبیر بن العوام نے کہ مین قسم ہے خدا کی مددگاران دین سے ہون اور نہ دیکھیگا مجھکو اللہ پاک اس جگہ بیٹھے ہوے پھر الدیا اُنھون نے کپڑے کو آنکھ سے اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر اور لے لیا اپنے نیزے کو اور پہچنوایا نام لیکر اور کہا اپنے حملے مین کہ مین زبیر بن العوام ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی کا بیٹا ہون اور برابر اُنھین نیزہ بازی کرتے تھے یہان تک کہ پھیر دیا اُنکو انکی پشتون کی طرف اور گھوڑے اُنکے پھرتے تھے اپنی دمون کی جانب اور جابر نے کہا ہے کہ واسطے اللہ کی تھی نیکوکاری زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی البتہ تحقیق پھیر اُنھون نے دیا اُنکو ایک ہاتھ سے جب حملہ کیا تیر اور سواے اُنکے کوئی شخص عرب سے اُنکے ساتھ نہ تھا یہان تک کہ پھیر دیا اُنکو اُنکے لشکر کی طرف اور پھیر گئے گروہ عمرو بن العاص اور لوگ اُنکے اور زبیر بن العوام پکارتے تھے الرجعة الرجعة الجنة الجنة ما الخبر یا اہل الاسلام الصبر الصبر پھر حملہ کیا عمرو بن العاص اور اُنکے ساتھیون نے اور دور کردیا رومیون کو بعد شکست اٹھانے کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جرجیر رینی نے ساتھ جمعیت تیس ہزار قوم ارمن کے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا پس خالی کردیا جگہ اپنا شرحبیل بن حسنہ نے اور نہین ثابت قدم رہا سواے اُنکے کوئی واسطے لڑائی کے بعد چند کس اپنی قوم کے سواے پانچ سو آدمی کے پس حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ نے قوم ارمن پر اور پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتون کی طرف پھیر پلٹے وہ حملے سے اور وہ یہ پکار کرتے تھے یا اہل الاسلام اقربن الموت الصبر الصبر پس پھیرے ہمراہی اُنکے اور حملہ کیا وقت اُنکے پھرنے کے قوم ارمن پر پس پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتون کی طرف اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی اور تیر اندازی کی ہم راہیان شرحبیل بن حسنہ نے ارمن پر یہان تک کہ ایسی مصیبت پہونچائی اُنھون نے ارمن کو کہ نہین پہونچائی تھی ارمن نے اُنکو ہزیمت کے وقت پھر واپس آئے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور اُنکے ساتھی گرد اُنکے ہوگئے پس درشتی کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اُنپر ساتھ غصے کے اور وہ کہتے تھے اپنے ہمراہیون سے کہ کیا صدمہ پہونچا تمکو جو شکست اٹھائی تمنے ان عجمیون بے ختنہ بربریہ کافرون سے حالانکہ تم لوگ حمایت کرنے والے دین کے اور فرمانبردار اور اہل قرآن اور اہل کلام رحمن ہو کیا نہین سنا ہے تمنے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مجید مین فرماتا ہے ومن یولهم یومئذ دبره الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئة فقد باء بغضب من اللہ کیا نہین سنا ہے تمنے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہے اپنی کتاب عزیز مین ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسهم واموالهم بان لهم الجنة کیا موت سے تم لوگ بھاگتے ہو یا بہشت سے گریز کرتے ہو پس کہا اُنھون نے کہ اے صحابی رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ لغزش بھی شیطان کی طرف سے مثل روز احد اور حنین کے اور اب ہم تمہارے ساتھ ہین پس حملہ کرو تم تاکہ
حملہ کرین ہم تمہارے ساتھ پس دعاے جزاے خیر دی انکو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور ٹھہرے وہ اپنی جگہ مین قریب سعید بن زید بن
عمرو بن نفیل العدوی کی اور لازم پکڑا انھون نے اپنی جگہ کو اور نہین متحرک ہوے وہ اپنی جگہ سے بغرض نگاہبانی کے اور دیکھا قیس بن ہبیرہ
رضی اللہ عنہ نے گروہ شرحبیل بن حسنہ کو کہ ٹھہرے وہ اپنی جگہ پر پس نکلے قیس مع اپنے ساتھیون کے اور حملہ کیا دشمن پر اور وہ پکارتے تھے
ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے انکے پکارنے کو پس نکلے خالد بن الولید پیچھے جماعت رومیون کے پس پکارا
انھون نے اور انکے ساتھیون نے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور شعار انکا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا منصور امت امت اور یہی
شعار مسلمانون کا بروز جنگ بدر اور احد کے تھا اور حملہ کیا خالد بن الولید نے رومیون پر میمنہ کی طرف سے اور حملہ کیا قیس بن
ہبیرہ نے میسرہ کی جانب سے پس بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور گرداوے سخت دیے رومیون نے پس دکھلا اللہ نے بھی نیکو کاری
زبیر بن العوام اور ہاشم مرقال اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کی کہ حملہ سخت کیا انھون نے یہان تک کہ باہان کے خیمے کے قریب پہونچ گئے
پس جب دیکھا باہان نے یہ حال بھاگا وہ اپنے تخت سے اتر کر اور آواز دی رومیون کو بشدت اور سرزنش کی انپر پس پھر رومی قسطنطنیہ
لڑائی کے اور آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کو پس حملہ کیا سعید نے مع اپنے ساتھیون کے اور وہ کہتے تھے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا منصور امت امت یا نصر اللہ انزل اور سخت مارا انکو اور بہ تحقیق اتارا اللہ تعالے نے اپنی
مدد کو مسلمانون پر اور جلد جلد مارا انھون نے رومیون کو پس مسلمان اسی حال اپنے حملے مین تھے کہ دفعۃً سنا انھون نے ایک آواز
دینے والے کو کہ یہ کہتا تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ اقرب یا الناس الغیاث عامر بن اسلم نے بیان کیا ہے کہ جب تامل کرکے
دیکھا ہمنے آواز دینے والے کو تو وہ ابو سفیان تھے اور وہ تحت نشان اپنے بیٹے یزید کے تھے اور شدت کی سب سرداران مسلمین نے ان رومیون پر جو انکے
قریب تھے اور بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور نہین تھا رومیون مین زیادہ ثابت قدم زنجیر والے لوگون سے کہ وہ ٹھہرے تھے اپنی جگہون مین اور باز
رکھتے تھے اس شخص کو جو انکی طرف آتا تھا اور تیر چلانے والے قوم ارمن کے قلب مین تھے رومیون کے لشکر سے اور وہ ایک لاکھ تیر انداز تھے کہ جسوقت
چلاتے تھے عرب کی طرف چھپا دیتے تھے آفتاب کو تیرون سے پس اگر مدد اور اعانت اللہ کی شامل حال نہوتی تو مسلمان ہلاک ہو جاتے اور جلد ہم
مسلمان بحالت سرور اور خوشی کے اور مشرکین کے بہت لوگ ہلاک ہوے سدوسی نے بیان کیا ہے کہ نکلا ایک گبر ان رومیون سے گویا
وہ مثل بڑے بھاری درخت کے تھا اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا اور اسکے سر پر خود طلائی کام کا تھا جسمین صلیب جڑا او سونے کی لگی تھی اور
وہ سوار تھا ایک بڑے شہری پر اور اس شہری پر ایک زرہ لوہے کی پڑی تھی اور اسکے ہاتھ مین نیزہ تھا پس گرداوا دیا گبر نے اور ظاہر کیا اپنے
کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس دیکھا مسلمانون نے اسکے بھاری اور مہیب ڈیل ڈول کو پس دیکھتے تھے وہ برابر اسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے لوگو نہ خوفناک کرے تمکو وہ چیز جو دیکھتے ہو تم اسکی بڑائی قد و قامت سے کہ کتنے بھاری ڈیل ڈول کے ایسے ہوتے ہین جنکا دل
مضبوط نہین ہوتا ہی پس کون شخص نکلے گا تم مین سے اسکے مقابلے کو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالے سے پس نکلا ایک غلام اہل عرب کے
غلامون سے اور وہ سیاہ رنگ تھا اور اسکے ہاتھ مین فی الحال تلوار تھی اور وہ پیدل تھا پس جب ارادہ کیا اسنے گبر کے نزدیک جانے کا آواز دی اسکو

اُسکے مالک تھے اور وہ ذوالکلاع الحمیری تھے پس جب واپس آیا تھا غلام اُنکا نکلے وہ دوڑکر بجانب گبر کے اور سخت گرداوا دیا اُنھون نے اور تھے ذوالکلاع
الحمیری اہل شجاعت سے پس گرد گھومے وہ ساتھ اپنے نیزے کے اور اُنکے گرد گھوما گبر اور وہ دونون نیزہ باز تھے پس قریب ہوکر سخت نیزہ بازی کی
دونون نے یہان تک کہ تھک گئے نیزہ بازی سے اور ایک ساعت جدا ہوگئے وہ دونون پس نکالا اُن دونون نے تلوارونکو اور نزدیک ہوے
پس مارا ذوالکلاع الحمیری نے تلوار کو گبر پر اور گبر نے بھی اُنپر تلوار ماری اور تلوار اُسکی کاٹنے والی اور بازو اُسکے قوی تھے پس کاٹ ڈالا
اُسنے اپنی تلوار کے وار سے سپر اور زرہ اُسکے نیچے کے کپڑون کو اور پڑی تلوار ذوالکلاع الحمیری کے بازو پر بہت زخمی کردیا اُنکو
اور بوجھ ہوگیا ہاتھ اُنکا اُنپر پس جب دیکھا ذوالکلاع الحمیری نے اُس امر کو جو لاحق ہوا اُنکو گبر سے پھیر اُنھون نے سر اپنے
گھوڑے کا بارادہ لشکر مسلمانون کے اور دیکھا گبر نے اُنکو باگ پھیرتے ہوے پس طمع کی اُسنے اُنمین اور للکارا اپنے بزدون سوار کو
تاکہ ملجاوے اُنسے اور گھوڑا ذوالکلاع الحمیری کا تیز چلنے والا تھا پس نہین پایا اُنکو یہانتک کہ ملگئے وہ مسلمانونمین پس
آئے وہ اپنی قوم کے نشان کی طرف اور خون جوش مارتا تھا اُنکے زخم سے مثل ٹونٹی کے اور یکجا ہوے اُنکے پاس شہسواران قوم
حمیر کے اور کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہے تمہارا اے سردار پس کہا اُنھون نے کہ اے شہسواران حمیر ڈرو تم غرور سے اور نہ بھروسا
کرو تم لڑائی مین ہتھیارون اور اُنکی مضبوطی پر اور بھروسا کرو واللہ غالب اور بزرگ پر قوم حمیر نے کہا کہ اے سردار یہ بات کیونکر ہے
پس کہا اُنھون نے کہ مین نے باز رکھا تھا اپنے غلام کو لڑائی سے بہ نظر شفقت کے اُسکے حال پر جسوقت کہ نہ تھی اُسکے پاس
زرہ پس کیا اُس بے ختنہ بریدہ نے میرے ساتھ وہ معاملہ جو تم دیکھتے ہو قسم ہے خدا کی کہ قبل اُسکے کسی لڑائی مین مجکو ایسا زخم
نہین لگا تھا پس باندھا قوم حمیر نے اُنکے زخم کو اور ٹھہرے ذوالکلاع الحمیری اپنے نشان کے نیچے جسکو ایک شخص اُنکی قوم کا
اُٹھائے تھا پس پکارا ذوالکلاع الحمیری نے کہ اے لوگ حمیر کے اگر پھیر لائے تمہارے سردار زخمی ہوکر پس آیا نہین ہے کوئی تم
مین سے ایسا جو اُنکا بدلا لیوے پس نکلا ایک سوار شہسواران حمیر سے اور اُسکے پاس پورے ہتھیار تھے یمن کے بنے ہوے تلوارون
اور نیزے سے مثل شعلہ آگ کے اور دلیرانہ حملہ کیا اُسنے بجانب گبر کے اور بڑا گرداوا دیا اُسنے اُسکے ساتھ اور پھیرا حمیری نے اپنے
نیزے کو گبر پر کہ قائم کردیا اُسکے سینے مین اور مار ڈالا اُسکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالے اُسکی روح کو بجانب دوزخ کے اور ارادہ
کیا حمیری نے اُترنے کا اپنے گھوڑے سے واسطے لینے اسباب اور کپڑے گبر کے پس حملہ کیا اُسپر ایک گروہ نے رومیون کے پس دور کردیا
رومیون نے حمیری کو اُس مقتول کے پاس سے اور پھیر دیا حمیری نے اُنکو ذلیل اور خوار پھر واپس لے حمیری گبر کی طرف پس لے لیا
اسباب اُسکا اور لائے وہ اسباب ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس پس دے دیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے وہ اسباب اُنکو پس حوالہ کیا اُنھون نے
اسباب کو اپنی قوم کے اور پھیرنے وہ اپنی جگہ لڑائی پر پس نکلا اُنکی طرف دوسرا گبر پس مار ڈالا اُنھون نے اُسکو اور نکلا تیسرا گبر پس اُسکو بھی مار ڈالا
پس نکلا چوتھا گبر پس قتل کیا اُسنے حمیری کو اور ارادہ کیا گبر نے حمیری کے اسباب لینے کا پس تیر چلایا اُسپر ایک مرد نے تیراندازان نصاریٰ سے
پھر مارا تیر اُسکے سینہ پر اور زمین پر گرادیا اُسکو بیہوش اور جلدی لے گیا اللہ تعالے اُسکی روح کو طرف آگ دوزخ کے اور گرے
وہ دونون ایک ساتھ پس آواز دی بعض بطارقہ نے بعض کو اور دوڑے وہ مسلمانونکی جماعت سے اور یہ بطریق جو تیر سے

ما را گیا اُنکے نزدیک بڑے مرتبے والوں سے تھا پس پکارا اُنکو باہان نے اور تسکین دی انکی گھبراہٹ کو اور نکلا واسطے لڑائی کے بادشاہ لان کا جسکا نام مریولیس تھا اور وہ شاہانہ زرہ پہنے تھا اور ظاہر کیے تھے اُسنے اپنے ریشمی کپڑے اور جواہرات کو اور اسکی کمر میں جڑاؤ پٹکہ تھا پس گرداوا دیا اُسنے دونوں صفوں کے بیچ میں اور ظاہر کیا اپنی تلوار کو اور شناسا کیا اپنی ذات کو اور کہا کہ میں بادشاہ لان کا ہوں پس نہ نکلے میرے مقابلے میں مگر سردار بھادر پس نکلے اسکی طرف شرحبیل رض بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے ہاتھ میں نشان تھا اور دو زرہ پہنے اور اُسکے اوپر کمر بند چمڑے کا باندھے اور سیاہ گھوڑے پر سوار تھے پس کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کون شخص اس گبر کے مقابلے کو نکلا ہے لوگوں نے کہا کہ شرحبیل رض بن حسنہ ہیں پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکے پاس کہ دے دو تم نشان جس کسی کو چاہو اور نکلو تم مقابلے کو بدون نشان کے پس جب سنا اُنھوں نے یہ پیغام اُس شخص سے جسکو ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا دے دیا نشان اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہر تو اسکو لیکر اپنی جگہ پر پس اگر اللہ تعالے نے میری نسبت قضا و قدر کا معاملہ کیا پس دے دینا نشان ابو عبیدہ رض بن الجراح کو تاکہ سپرد کر دینگے وہ جسکو چاہینگے اور اگر میں پھر آیا تو لے لونگا نشان کو پس لیا اُس شخص نے نشان کو اور رکھا اُسکو اور نکلے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ بجانب گبر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سنا لانی نے شعر شرحبیل رض بن حسنہ کا پس نہیں سمجھا وہ شعر کو اور وہ اندک زبان عربی جانتا تھا پس کہا اُسنے کہ اے عربی کیا کہا تُنے شرحبیل رض بن حسنہ نے کہا کہ میں کلام کہتا ہوں جو اہل عرب لڑائی کے وقت کہتے ہیں کہ شجاعت حاصل ہوتی ہے اُسکے سبب سے اُنکے دلوں کو اور اعتماد کرتے ہیں وہ اللہ تعالی کے ان وعدوں پر جسکا وعدہ ہمارے نبی **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پس کہا اُسنے کہ تمھارے نبی نے تم سے کیا وعدہ کیا تھا شرحبیل رض بن حسنہ نے کہا کہ ہمسے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ فتح کریگا اللہ تعالے ہمارے واسطے شہروں کو طول و عرض میں اور مالک ہو جاوینگے ہم شام و عراق اور خراسان کے اور ہم لڑینگے ترک اور خزر اور لان سے پس ہونگے ہم غالب اور فتح مند بسبب مدد الہی اللہ تعالے کے اُسنے کہا کہ اللہ تعالے نہیں مدد دیتا ہے اُس شخص کو جو ظلم کرے اور تم ظلم کرتے ہو ہم پر اور مانگتے ہو ہمسے وہ چیز جسکے تم مستحق نہیں ہو شرحبیل رض بن حسنہ نے کہا کہ ہم وہ قوم ہیں کہ حکم دیا ہے اللہ تعالے نے ہمکو اُس کام کرنے کا اور زمین کا مالک اللہ تعالی ہے وارث کرتا ہے وہ زمین کا جس کسی کو چاہتا ہے اپنے بندوں سے تکو ئی عاقبت کی واسطے پرہیزگاروں کے ہے اور میں تجکو پہچاننے والا بعض لغت عرب کا دیکھتا ہوں پس اگر چھوڑ دے تو عبادت صلیب کی اور داخل ہو تو دین اسلام میں تو ہو جائیگا اہل بہشت سے اور نیکبخت ہو جاویگا تو پس کہا اُسنے کہ میں اپنے قول سے پھرنے والا نہیں ہوں اور نکالا اُسنے ایک صلیب کو اپنی گردن سے پس بوسہ دیا اُسکو اور رکھا اپنی دونوں آنکھوں پر اور طلب مدد کی اُس سے پس خشمناک ہوئے شرحبیل رض بن حسنہ اُسکے کاموں سے اور کہا اُس سے کہ سختی ہو تجھپر اور تیرے ساتھیوں پر اور آنیوالی ہے جنکا قول مثل تیرے قوم کے ہے پھر گرد گھومے اُسکے اور آمادہ ہوئے دونوں لڑائی پر اور بڑھکر گرداوے دیے دونوں نے اور برابر ایک گھڑی دونوں گرداوے دیتے رہے اور دیکھتی تھیں اُنکو آنکھیں لوگوں کی اور مسلمان دعاے مدد اور اعانت کرتے تھے واسطے شرحبیل رض بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا شرحبیل رض نے

لغت دیجر الروم
شہر دنی البلاد
اور جا عنہ روم کی
بھاگنے والی ہوگی
شہر دان مین ۱۲

حسنہ نے مشرک کی شدت اور سختی اور تیزی کو پس وہ ہو گئے آگے سامنے سے مثل شکست اٹھانے والے کے پس جانا کبر نے کہ شکست اٹھائی اُنھون نے
پس تعاقب کیا اُنکا اور کمی کی شرحبیل بن حسنہ نے اپنے گھوڑے کے دوڑانے مین تا اینکہ جس وقت جانا اُنھون نے کہ کبر نزدیک پہونچ
گیا ہی اُنکے پھیری باگ کو اُسکی طرف اور پھیرا نیزے کو سیدھا بارادہ مار دینے کے اُسکے سینے پر پس خالی دیا مشرک نے نیزے کو
اور صحیح و سالم بچ رہا پھر کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے نہین چھوڑتے ہو تم فریب اور مکر کو پس کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ ٹھہر سختی ہو
کیا نہین جانتا تو نے کہ لڑائی فریب اور حیلہ ہی اور مکر کرنا اصل اُسکی ہی پس کہا کبر نے کہ کیا نفع دیا تمکو تمہارے مکر نے پھر متوجہ ہوے
دونون بجانب حملے کے اور شمشیر زنی کی آپسمین یہان تک کہ ٹوٹ گئین دونون کی تلوارین اور بہت سخت لپٹ گئے آپسمین دونون پس تھا
مشرک مضبوط اور بھاری قد و قامت کا اور شرحبیل بن حسنہ نحیف اور لاغر تھے بسبب ہمیشہ روزہ رکھنے کے پس اپنے ورے اُنکو دبایا
مشرک نے کہ سست کر دیا اُنکو اور قصد کیا اُسنے اُنکے اٹھا لینے کا زین اسپ سے اور دونون گروہ دیکھتے تھے اُنکی طرف ضرار بن الازور نے
بیان کیا ہی کہ در آیا مجھ مین غصہ اور کہا مینے اپنے دل مین کہ افسوس ہی تجھپر اے ضرار اس بات کا کہ یہ کبر قتل کریگا کاتب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو پس کس چیز نے باز رکھا ہی تجکو اُنکی مدد سے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا کہ نکلے ضرار بن الازور اُنکی طرف دوڑان حالیکہ وہ
پیدل تھے اور دوڑتے تھے اپنے قدمون سے مثل ہرن باریک کمر کے یہانتک کہ نزدیک ہو گئے اُن دونون کے اور وہ دونون اس حال سے
بے علم تھے اور ضرار کے ہاتھ مین خنجر تھا پس مارا ضرار نے خنجر کو اُسکی پشت سے پس نکلا خنجر اُسکے دل کی طرف سے پس گرا کبر مردہ ہو کر اور چھوڑا یا
اللہ تعالے نے شرحبیل بن حسنہ کو اُسکے فشار اور سختی سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب گر پڑا کبر اپنے گھوڑے کی پشت سے اُترے اور گئے
شرحبیل بن حسنہ اور ضرار بن الازور کبر کی طرف اور لے لیا جو کچھ زرہ وغیرہ سامان لڑائی کا اُسکے پاس تھا اور سوار ہو ضرار اُسکے گھوڑے
اور پھیر دہ اور شرحبیل بن حسنہ بجانب مسلمانونکے پس مبارکباد دی مسلمانون نے شرحبیل بن حسنہ کو اُنکی سلامتی پر اور شکریہ ادا کیا ضرار
بن الازور کے کامون کا پھر شرحبیل بن حسنہ نے لیا اسباب کبر کا پس جھگڑا کیا آپسمین ضرار بن الازور نے اور کہا کہ اسباب مجکو چاہیے
اسواسطے کہ مینے کبر کو مارا ہی اور شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ مینے اُسکو مارا ہی اور منازعت کی اس بارہ مین اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوف کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کا کہ فیصلہ کرین وہ اس مقدمہ مین پس راضی ہون وہ دونو
اُنکے فیصلہ پر اور لکھا خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے یا امیر المومنین ان رجلا خرج الی البراز
و قاتل علجا من علوج الروم و بلغ معہ فی الحرب الی جہد جہید و خرج آخر من المسلمین فاعان الرجل و قتل العلج فالسلب لمن ہو
سنہ پس آیا جواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اس تفصیل سے کہ اسباب مقتول کا اُسکے مار ڈالنے والے کو چاہیے پس لے لیا
اسباب کو ابو عبیدہ بن الجراح نے شرحبیل بن حسنہ سے اور دے دیا ضرار بن الازور کو پس کہا ایک مسلمان نے شرحبیل سے کیونکر پایا ضرار نے
اسباب کو پس کہا شرحبیل نے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مار ڈالا ضرار بن الازور نے
بادشاہ لان کو خشمناک ہو رومی پس نکلا اُنمین سے ایک بہادر سواران حالیکہ طلب کرتا تھا وہ لڑنے والے کو پس نکلے
بن العوام رضی اللہ عنہ اور مار ڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا دوسرا سوار پس مار ڈالا زبیر نے اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا

اور جو تھا پس ما شاء اللہ زبیر نے اُن دونون کو اور لے لیا اسباب انکا پس کہا خالد بن ابو سلیمان نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ
زبیر بن العوام نے کوشش کی ہی آج کے دن بمقابلے رومیون کے اور خرچ کیا ہی اپنے نفس کو واسطے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اور مجکو خوف ہی انکے تھک جانے کا پس آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے زبیر بن العوام کو اور قسم دلائی
انکو کہ نہ مقابلے کو نکلیں وہ پس پھرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اپنی جگہ کی طرف اور نکلا ایک جوان رومی پس نکلے اسکے مقابلے کو ولید
بن الولید اور مار ڈالا اسکو اور تھا وہ ملک روسیہ اور داماد ملک لان کا پس برابر تخمینہ کیا گیا کپڑے اور پٹکے اور صلیب اور زرہ
سر بند کل اسباب اسکا ساتھ پندرہ ہزار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ آگاہ کیا گیا باہان اس حال سے پس خشمناک ہوا وہ اور
کہا اسنے کہ یہ دو بادشاہ ہم مین سے مارے گئے اور مین جانتا ہون کہ مسیح ہماری مدد نہ کرینگے پھر حکم کیا اسنے تیر اندازون کو برابر ایک ہی ساتھ
تیر چلانے کو پس چلایا انھون نے اپنے تیرونکو اور چھوڑا انھون نے بجانب مسلمانونکے ایک لاکھ تیر ایک ہی ساتھ پس پڑتے تھے
مسلمانونکے لشکر مین مثل گرنے برف کے آسمان سے اور بکثرت واقع ہوا قتل اور جرح مسلمانون مین اور سات سو مسلمان کی چشم پھوٹ گئی
پس اس دن کا یوم التعویر نام رکھا گیا اور منجملہ اُن لوگونکے جنپر تیر پہونچے یہ تھے مغیرہ بن شعبہ اور سعید بن زید بن نفیل اور بکیر بن
عبداللہ التیمی اور ابو سفیان صخر بن حرب اور راشد بن سعید اور بعد اس سانحہ کے ایک مرد دوسرے مرد سے ملاقات کرتا تھا اور کہتا تھا کہ پہونچی
مصیبت تمھاری آنکھ کو پہونچی پس کہتا تھا دوسرا مرد کہ اس معاملے کو مصیبت نہ کہو بلکہ کہو اسکو آزمائش اور محبت ہی اللہ تعالے
کی طرف سے راوی نے بیان کیا ہی کہ سخت اور بڑا ہوا معاملہ تیر دستونکے پڑنے کا مسلمانونکے لشکر مین یہانتک کہ نہین سنی
جاتی تھی مگر یہ آواز واعنیاہ وابصراہ واحدقتاہ اور اضطراب شدید واقع ہوا مسلمانون مین اور پھیرین عرب نے اپنے گھوڑونکی
کی باگون کو درین حالیکہ پھرنے والے تھے وہ اپنی لشکرون کی طرف اور دیکھا باہان ملعون نے مسلمانونکے لشکر کی گھبراہٹ کو
پس ترغیب دی اسنے تیر اندازون اور رومیونکو اور آواز دی اپنے لوگونکو اور چلا اور روانہ ہوکر زنجیر والے لوگ بجانب لشکر مسلمانونکے
اور حملہ کیا جرجیر اور قناطر اور قوریر نے اور کہا اسنے باہان سے کہ ٹھہرو تم حملے سے اور چلاؤ اور رہیگا وہ تم مسلمانونکو کرو نئے
کہ سوا اسکے کوئی تدبیر انکے واسطے نہین ہی پس زیادتی کی تیر اندازون نے تیر چلانے مین اور روانہ ہوکر زنجیر والے لوگ مثل
اپنے لوہے کے اور تلوارین چمکتی تھین لوگونکے ہاتھونمین مثل پارہ ہائے آتش کے اور لڑائی قائم تھی پس بیکے بجلی اور
اختیار کیا مسلمانون نے اپنی جانون پر مہربانی کو بسبب اُس چیز کے جو پہونچا تھا ان کو نکل پڑنے تیلی آنکھ نسے عباد بن حارث نے
بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے مسلمانونکے لشکر کو اپنی طرف آنے والا اور شہسواران مسلمین پھرنے والے اور گھوڑے انکے پیچھے کو ہٹنے والے
پس کہا مین نے لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم اللھم انزل علینا نصرک الذی نصرتنا بہ فی المواطن کلھا پھر پکار کر کہا مین نے
حمیر کے لوگونسے کہ اے گروہ حمیر کے بھاگتے ہو تم بہشت سے دوزخ کی طرف اے لوگ قران مجید کے یہ کیسا تمھارا بھاگنا ہی
آیا نہین ڈرتے ہو تم نار اور ننگ کو آیا نہین ہو تم سامنے اللہ تعالی جبار کے آیا نہین ہی وہ جاننے والا حالات پوشیدہ کا آیا
ڈر گئے تم کفار کی لڑائی سے پس نہین جواب دیا مجکو کسی نے گویا وہ بہرے تھے اور کچھ نہین سنتے تھے پس کہا مین نے اسکے قبیلے کے

ف

لوگ حمیر ساکت ہین جواب دینے سے پس پکارتا تھا مین ہر قبیلہ عرب کو اور ہر قبیلہ یا زرہا تھا بسبب اپنے معاملہ ذات کے مجکو جواب دینے سے
پس بہت پڑھا مین نے کلام لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کو پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا کہ نازل ہوئی مدد آسمانی
اور معاملہ یہ گذرا کہ مسلمان لوگ پھر سے بجانب قبیلہ عورتونکے اور نہین ثابت قدمی کی انکے ساتھ کسی نے سوے صاحب
نشانون کے عبد اللہ بن قرط ازدی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین شام کی سب لڑائیو مین پس نہین موجود ہوا اور
نہین دیکھا مینے زیادہ سخت کسی لڑائی کو مسلمانون پر یرموک کے دنسے اور نہین موجود تھا اور نہین دیکھا مینے یرموک مین زیادہ
سخت لڑائی یوم التعویر سے اور چلتے تھے گھوڑے مسلمانونکے اپنی دشمنون کی طرف اور لڑتے تھے سردار بذات خود اور نشان انکے
ہاتھو مین تھے یہان تک کہ ابو عبیدہ بن الجراح اور یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص جان دینے کی لڑائی لڑتے تھے اور دیکھا مینے شرحبیل
بن حسنہ اور ضرار بن الازور اور ہاشم مرقال اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کو
کہ بہت بڑی لڑائی لڑتے تھے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ کتنی مدت یہ لوگ لڑ سکتے ہین حالانکہ وہ چند کس ہین تا اینکہ مساعدت کی اللہ
تعالیٰ نے ہمارے ساتھ سے ان عورتون کے جو حاضر ہوئی تھین لڑائیون مین ہمراہ رکاب سعادت انتساب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے معمر بن راشد زہری نے بیان کیا ہی کہ عورتین حاضر ہوئی تھین لڑائی مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس وہ علاج زخمون کے
کرتی تھین اور پانی پلاتی تھین اور درمیان جنگ مین لوٹے کو نکالتی تھین پس نہین دیکھا ہی مینے کسی عورت کو عوارت قریش سے لڑتی تھین وہ ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہ جنگ یمامہ مین ہمراہی خالد بن ولید کے مثل اسکے کہ لڑین عورتین قریش کی یرموک کے دن جسوقت کہ
کہ سخت ہوا مسلمانون پر قتل اور ملگئے رومی مسلمانون مین پس بڑی شمشیر زنی کی عورتونے اور یہ بات زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ
عنہ مین واقع ہوئی اور ملگئی تھین عوارت مہاجرین کی ساتھ مسلمان عورتون لخم اور جذام کے اور قائم تھی لڑائی یرموک کے جبل اور ظاہر تھین
نشانیان انکی پس بیان کرتی تھین عورتین اپنی قومیت اور نام اپنی باپون اور اپنے قبیلونکو اور جان دینے کی لڑائی لڑتی تھین اور مارتی تھین
گھوڑونکو منہ مین چوبون کو اور ظاہر کرتی تھین اولادون کو اور بعض انمین کی لڑتی تھین مشرکین سے اور بعض لڑتی تھین مسلمانون سے
یہان تک کہ پھیر مسلمان بجانب لڑائی کے اور حمایت کی اور بچایا انھون نے لوگون کو تا اینکہ شکست اٹھائی مسلمان عورتون
لخم اور جذام اور غسان نے پس نکلین انکی طرف خولہ بنت الازور اور عفرا بنت غفار اور ام حکیم بنت الحرث اور لبنی بنت سالم اور سلمی
بنت لوی بن عاصم الیربوعی اور مارتی تھین وہ انکے منہ اور سرون پر چوبونکو اور کہتی تھین کہ نکل جاؤ تم ہمارے بیچ سے
کہ تمنے سست کر دیا ہماری جماعت کو پس پھرین عورتین لخم اور جذام کی اور وہ جان دینے کی لڑائی لڑین اور لڑین ام حکیم
بنت الحرث تلوار سے آگے لشکر کے اور پھیرتی تھین وہ مشرکین کو واقدی بن ابی عون نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے
ہند بنت عتبہ کو کہ انکے ہاتھ مین ہندی تلوار تھی اور وہ شمشیر زنی کرتی تھین مشرکین مین اور پکار کر کہتی تھین اپنی بلند آواز سے
کہ اے گروہ عرب کاٹ ڈالو تم گبرون بے ختنہ بریدہ کو ساتھ تلوارونکے اور اسوقت سواے آواز ابو سفیان کے اور کسی کی آواز نہین سنی جاتی
اور وہ نصیحت کرتے تھے اپنی بلند آواز سے اور کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمانونکے یہ ایکدن ہی اللہ تعالیٰ کے دنونسے پس مالش نیک مین آؤ تم

ذکر لڑائی عورتون کے ساتھ مشرکین کے یرموک مین

الله کے کام مین اور اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کا یہ حال تھا کہ مار دیا تھا انھون نے بہی بہت کو ساتھ باگ اپنے شوہر زبیر
بن العوام کے پاس بیٹھین ہاتے تھے زبیر بن العوام کوئی وار تلوار کا مگر یہ کہ مارتی تھین اسماء مثل اُسکا اور پھیرے مسلمان بجانب لڑائی
جسوقت دیکھا انھون نے عورتون کو کہ جان دینے کی لڑائی لڑتی ہین اور کہتے تھے مرد اپنے نزدیک آلے سے کہ اگر نہ لڑینگے ہم تو
عورتون سے زیادہ مستحق ہین ہم پردہ نشینی کے پس واسطے اللہ کے ہے نیکو کاری عورتون کی یرموک کے دن واقدی رحمہ اللہ
سلسلۂ راویونکے بیان کیا ہی کہ لڑائی یرموک کی رجب کے مہینے سن پندرہ ہجری مین ہوئی تھی بن عامر نے بیان کیا کہ حملہ کیا
خولہ بنت الازور اخت ضرار نے ایک گبر رومی پر جسنے حملہ کیا تھا ہم پر پس سامنا کیا خولہ نے اُسکا اور سبقت کر گئی تھین وہ ساتھ
تلوار کے یہانتک کہ آ گری تلوار اُنکے ہاتھ سے اور مارا گبر نے اپنی تلوار کو اُنکے سر پر پس جاری ہو لہو اور گر پڑین وہ زمین پر پس آواز
دی عفرہ بنت غفار نے جسوقت دیکھا اُنکے گرنے کو اور پکار کر کہا کہ اندوہگین ہو تم خدا کی قسم سبب اپنی بہن کے پھر حملہ کیا عفرہ
نے گبر پر اور مارا اُسکے سر پر ایسا وار تلوار کا کہ جدا کر دیا اُسکے سر کو اور آئین عفیرہ خولہ بنت الازور کے پاس اور اٹھایا اُنکے سر کو اور خون نے
رنگین کر دیا اُنکے بالون کو مثل سرخ پھول لالہ کے پس کہا عفیرہ نے کہ بہن کیا حال ہی پس کہا خولہ نے کہ بخیر ہون
ولیکن میرا گمان یہ ہی کہ مین ضرور مر جاؤنگی پس آیا انکو میرے بھائی ضرار کا حال معلوم ہی پس کہا عفیرہ نے کہ نہین تو انکو نہین دیکھا پس
خولہ نے اللھم اجعلنی فداء لاخی ولا تفجع بالاسلام عفیرہ نے بیان کیا ہی کہ کوشش کی مین نے اُنکے اٹھانے اور لشکر تک لیجانے مین
پس نہ ٹھہری ہوئین وہ پس نہین ہوئی تھی رات تا آنکہ دیکھا مین نے کہ وہ پھرتی تھین وہ اور پانی پلاتی تھین لوگون کو اور گویا انکو
کوئی اذیت نہ تھی پس دیکھا انکو انکے بھائی نے اور زخم انکے سر مین تھا پس کہا بھائی نے کہ تمکو کیا ہوا ہی انھون نے کہا کہ یہ زخم
سبب ایک گبر کے ہوا ہی جسکو عفیرہ نے مار ڈالا انھون نے کہا اے بہن خوش ہو تم کہ بہ تحقیق ایک زخم کے عوض مین بہت بدلے
لیے ہین اور مار ڈالا مین نے انکے بیشمار لوگون کو اور برابر قائم تھی لڑائی آغاز روز سے اور جب رات قریب آئی لڑائی زیادہ ہو شعلہ زن
ہوئی گرمی لڑائی کی اور ابو عبیدہ بن الجراح لڑتے تھے اپنا نشان لیے ہوا اور سرداران مسلمان مثل اُنکے لڑتے تھے اور ارادہ کیا
ابو عبیدہ بن الجراح بجانب مسلمانون کے اور اُنکے ساتھ ہاشم مرقال اور بنی حمیر و لخم اور جذام تھے اور مارے گئے یوم الثنی کو
ہزار رومی یا کچھ زیادہ اس سے اور خالد بن الولید کے ہاتھ سے نو تلوارین اس دن ٹوٹ گئین اور اس لڑائی دیکھنے والون نے خالد بن الولید کے لڑنے
مثل انکے بہادر شہسوار جوانون کی لڑائی کے روایت کیا ہی حازم بن عون نے بیان کیا ہی کہ لشکر کین تھے لڑائی مین اشیمی تیز
والے لوگ سبز اور ابلق گھوڑون پر گویا وہ مثل پہاڑون قائم اور مضبوط کے تھے پس جب نکلے وہ درمیان بیچ لڑائی مین اور ایکبارگی
ساتھ حملہ کیا انھون نے اور بلند کی انھون نے اپنے بیچ مین ایک بڑی صلیب جوہر کی او حملہ کیا انکے میسرہ نے ہمارے میسرہ پر اور انکے میمنہ نے
ہمارے میمنہ پر پس فرار کیا ہمنے انکے سامنے سے گویا ہم مثل چار دنونکے تھے جنگل مین اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب
مسلمانون کے کہ بھاگے وہ عورتونکی طرف اور عورتین انکے منھ مین مارتی ہین پس آواز دیکر یہ کہتے تھے اللہ اللہ لا تسلموا الاسلام
نصر نبیکم واتقوا اللہ ربکم اور تھے ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے ایک شخص قوم بنی محارب سے جنکا نام نجم بن مفرج تھا

اور وہ بڑے صاحب جواب اور خوش بیان اور فصیح ترین عرب اور بلند آواز تھے نبی محارب مین ایسے مشہور تھے کہ آتے تھے فصحاے عرب انکے
پاس واسطے سماعت انکی نثر اور نظم کے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ اپنے صفوان بن اشاء سے روایت کی ہر کہ نہین پھیرا
لوگونکو ہزیمت اور شکست سے بعد حکم اور مدد اللہ تعالے کے یرموک کی لڑائی مین مگر کلام ایک مرد کا نبی محارب سے جسکا نام مفرج تھا
اور کوئی کلام انکا خالی از سجع اور قافیہ نہین ہوتا تھا کہ وہ جمع کرتے تھے اس کلام کو نہی حسن ترتیب سے اور یاد کیا ہمنے انکے کلام کو
ہزیمت یرموک کے دن جسکا ذکر کرینگے ہم اور فصحاے متاخرین اصمعی اور ابو عبیدہ معمر المثنی کے طرز کی پیروی کرتے تھا اور وعظ انکا نسبت
مسلمانونکے بروز جنگ یرموک یہ ہی ایہا الناس ہذا یوم لہ ما بعدہ وقد عاینتم قربہ وبعدہ ولن تنالوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ بانہ
ما یدخلہا من ہوی الجہاد وکارہ ولند فی عرض السموات جنۃ محفوفۃ بالمکارہ واعلی الدرجات درجۃ الشہادۃ فارضوا عالم الغیب والشہادۃ نبینا
جہاد قد قام علی ساقہ وبد لشقاق فی اسواقہ واختفی نفاقہ فی انفاقہ الا انتم اصحاب نبی المصطفی افالیتم من الثبات والنصر بشر یوح ا
بنیاتکم وقد بو العزم لصفار نیاتکم وایاکم تولون الادبار بستوجب غضب الجبار ہماوالذی قدر الاقدار ولجری الفلک لدو
وکل شیء عندہ بمقدار لقد زینت لکم حور العین بایدیہن اباریق وکاس من معین فمن طلب دار البقاء فان علیہ الیوم ما یلقی
فنتحو الطلبکم تنالوا ربکم وحققوا احلامکم تنالوا الغنیمتکم واطعنوا الصدور تنالوا الحرث وشرعوا الاسنۃ تنالوا الجنۃ واعمدوا علی
یکتب لکم الاجر واشہرما المومنین کبین عملکم وایاکم ان تضاوا عن سبیلکم لا تو افقوا الکفار فی حیلہم واعدلوا عن طبق قولہم ودوا
من سبق من اسلافکم فی فعلہم واسمعوا ما نزل فی القرآن من اجلہم وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلہم ثم قال سبحانہ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا ثم بین بعلم السر المکنون
فقال یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون سیر افقد سبق السدون احمدوا فقد
فاز المجتہدون یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور وہ سرخ عمامہ سر پر باندھے
تھے اور ڈراتے تھے رومیونکو اپنے نام سے اور کہتے تھے کہ مین خالد بن الولید ہون اور نکلا انکے مقابلے مین ایک بطریق جسکا نام نسطور اور وہ
ریشمین کپڑے پہنے تھا اور آیا وہ دران حالیکہ طلب کرتا تھا خالد بن الولید کو بجانب میدان لڑائی اور وہ توتلاپن کرتا تھا اپنی زبان مین اور
ملاقی ہوے دونون اور بڑی سخت لڑائی لڑے جیسا کہ چاہیے پس وہ نہایت لڑائی کی تیزی مین تھے کہ دفعۃ منہ کے بھل گرا گھوڑا خالد بن الولید
کا اور جھکے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اسکے سر کی طرف اور دیکھا مسلمانون نے انکی جانب کہ وہ جھکے ہین پس کہا مسلمانون نے لاحول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم اور خالد بن الولید کہتے تھے ہی اور بلند کیا بطریق نے اپنی تلوار کو خالد بن الولید کی پشت پر پس سست کر دیا انکی

انکی پشت کو اور کچھ کام نہین کیا اُسنے بسبب تلوار کے اور اُٹھا گھوڑا خالد بن الولید کا اپنی لغزش قدم سے اور گر پڑا تاج خالد بن
الولید کا انکے سر سے پس پکار کر کہا اُنھون نے کہ لو میرے تاج کو پس لیا تاج کو ایک شخص نے بنی مخزوم سے پس رکھ لیا خالد بن الولید نے
اُسکو اپنے سر پر پس کہا اُس شخص نے کہ ای ابا سلیمان تم اس حال لڑائی مین ہو اور تم تاج طلب کرتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے جس وقت منڈایا تھا اپنے سر مبارک کے بالون کو حجۃ الوداع مین لے لیا تھا مین نے کچھ موے مبارک انکے پیشانی کی پس فرمایا تھا
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے کہ تم ان بالون کو کیا کروگے مین نے عرض کی تھی کہ بطور تبرک کے رکھونگا مین ای رسول اللہ کے اور اعانت طلب
کرونگا مین اُس سے اپنے دشمنون کی لڑائی مین پس فرمایا تھا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے کہ ہمیشہ تم فتحیاب رہوگے جبتک کہ یہ بال تمھارے
پاس رہینگے پس رکھ لیا تھا مین نے اُن بالون کو آگے کی طرف اپنے تاج مین پس نہین ملاقی ہوا مین کسی جماعت کو کبھی حالانکہ وہ کلاہ سر پر تھا مگر یہ کہ
شکست دی مین نے اُس جماعت کو اور یہ سب برکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ خالد بن الولید نے مضبوط
باندھا تاج کو اپنے سر پر ساتھ سربند سرخ کے اور حملہ کیا نسطور بطریق پر اور بلند کیا اپنی تلوار کو اُسکے شانے پر پس کاٹ ڈالا دوسرے
شانے تک اور ارادہ دوسرے وار کا ظاہر کیا پس حملہ کیا اُسکے ساتھیون نے اور کھینچ لے گئے اُسکو اپنی طرف پس ہلاک ہوا وہ اُنکے بیچ مین اور
ٹوٹ گئین ہمتین اُن لوگون کی جو باقی تھے اُنکے ملک سے اور برا جانا اُنھون نے پیش قدمی کو اور بعد اس معاملہ کے خالد بن الولید
بلاتے تھے اُنکو بجانب میدان جنگ کے پس نہین نکلتا تھا کوئی اُنمین سے اور برابر خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے تھے رومیون مین یہانتک
کہ تھک گئے بازو اُنکے پس مہربانی کی اُنپر حرث بن ہشام مخزومی نے اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ ای سردار خالد بن الولید نے
کیا جو کچھ اُنپر واجب تھا اور ادا کیا حق تلوار کا یہانتک کہ سست ہوگئے بازو اُنکے پس اگر تم اُنکو حکم استراحت کا دو تو بہتر ہے پس چلے ابو عبیدہ
بن الجراح اُنکی طرف اور قسم دلاتے تھے اُنکو کہ پیشقدمی کرین وہ اور کہتے تھے اُنسے کہ باز رکھو تم اُنکو اپنی ذات سے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ ای سردار مین ہر طرح سے شہادت کو طلب کرتا ہون پس اگر خطا کرون مین تو اللہ تعالی جانتا ہے میری نیت کو اور حملہ کیا اُنھون نے پس
نہین پھرے وہ اپنے حملے سے یہانتک کہ ظاہر اور پورا کیا حملے کو اور مسلمانون نے قوت دی خالد بن الولید کو اُنکے حملے مین اور پھیرے مسلمان
جانب لڑائی کے بعد اُٹھانے ہزیمت کے اور عورتین مردون کے آگے تھین اور برابر دونون مین لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ پھیرے ولد رومی
اپنی پشتون کی طرف اور مارے گئے اُنمین سے ہزارون گنتی مین اور زرہ زنجیر والے رومیون کا یہ حال ہوا کہ شکست دی اکثرون نے اُنمین سے اور
بے سپر کیا اُنکو گھوڑون نے اپنے سمون سے اور برابر آپس مین لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ میل کیا آفتاب نے بجانب غروب کے اور جدا ہوئے بعض
اُنکے بعض سے اور بہ نکلا خون اُنکے بیچ مین اور فرش ہوگئی زمین ساتھ مقتولین کے اور زخم ظاہر تھے دونون لشکرون مین مگر رومیون مین کثرت
تھی زخمیون کی اور پھرا ہر قوم بجانب اصلاح اپنے حال و معالجہ زخمون کے اور عورتین مقرر تھین واسطے درستی کھانے اور بندش خستگیون اور
علاج زخمیون کے اور جس چیز کی مردون کو ضرورت ہوئی عورتون نے اُسکی درستی کی اور نہین کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کسی ایک کو صاحب
نشانون سے واسطے نگہبانی مسلمانون کے بلکہ نگاہبانی کو اپنے ذمہ لیا ساتھ مہاجرین کے پس اسی حال مین تھے کہ ابو عبیدہ بن الجراح گشت
کرتے تھے کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے دس سوارون کو کہ ملاقی ہوئے اُن سے اور وہ دونون سوار گشت کرتے تھے انکی گشت کے ساتھ پس جب کہا

ابو عبیدہ بن الجراح نے لا الہ الا اللہ کہا اُن دونون عورتون نے محمد رسول اللہ پس نزدیک ہوئے اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح و دیکھا تو ایک
اُنمین سے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور دوسری زوجہ اُنکی اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین پس سلام کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اُنپر اور کہا کہ ای ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کس چیز نے تمکو نکالا ہی اُنھون نے کہا کہ مین نگاہبانی
مسلمانون کی کرتا ہون اور سبب اسکا یہ ہی کہ میری زوجہ اسماء نے مجھسے کہا کہ ای ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب ہی
کہ مسلمان ہار جاوینگے اس رات مین نگاہبانی سے پس آیا ہو سکتا ہی تجھسے کہ مساعدت اور قوت ہی کہ تو تم میری مسلمانون کی نگاہبانی
پر پس منظور کیا مین نے انکی بات کو پس اُنسے شکریہ کیا اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور قسم دلائی اُنکو پھر جانے کی اپنے گھر بار کی طرف
پس نہین کیا اُنھون نے ایسا اور زبیر بن العوام اور زوجہ اُنکی تمام اُس رات مین گشت کرتے رہے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ روایت
کے بیان کیا ہی کہ رومیون کے لشکر مین ایک شخص حمص کا تھا جسکو لوگ ابو الجعید کہتے تھے اور وہ روساے حمص سے تھا پس جب یکجا ہو
رومی اور روانہ ہوئے وہ مسلمانون کی طرف بجانب یرموک کے تو اُترے وہ کھیتون مین اور ابو الجعید نے اپنا مسکن اسی جگہ مقرر کیا تھا
بسبب خوشی ہونے آب و ہوا کے اور دیہات حمص سے اور اُترا لشکر روم کا کھیتون مین اور وہان درخت ابو الجعید کے تھے اور اُسکی زوجہ نگہبانی
کرتی تھی اُنکی پس ابو الجعید نے رومیون کو اپنا مہمان کیا اور بزرگ بنتی کی انکی اور کھانا کھلایا اُنکو اور پانی پلایا پس جب فارغ ہوا اُنکے سب
کامون سے رومیون نے اُس سے کہا کہ لا تو اپنی عورت کو ہمارے پاس پس انکار کیا اُسنے اس امر سے اور کہا ایسا نہین ہو وہ لوگ سنگدل تھے
مگر اسکی ہم بستری کو پس جب نخل کیا ابو الجعید نے انپر اس کام مین قصد کیا انھون نے ہم بستری کا پس لیا اُس عورت کو اور تمام رات مصروف بازی
رہے اُسکے ساتھ پس دیکھا ابو الجعید اور شور کیا اُسنے اور دعاے بد کی اُنپر پس ڈالا اُنھون نے اُسکے بیٹے کو پس دی اُسکی ماں اور لیا اُسنے سر اپنے
بیٹے کا اپنے دوپٹے مین اور لائی اُسکو بجانب شہر اُس لشکر کے اور شکایت کی اپنے حال کی اُس سے اور کہا اُس سے کہ دیکھ تو تیرے ساتھیون نے
میرے بیٹے کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہی پس حق سبحانی کر تو میری پس نہین متوجہ ہوا وہ اُن دونون کے کلام پر اور عوض اُسکے بیٹے کا نہ لیا پس کہا
اُس لڑکے کی ماں نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ ہمیشہ غالب رہینگے عرب تمپر اور پھر گئی وہ اور دعاے بد کرتی تھی اُنپر پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا کہ
اللہ تعالی نے مسلمانون کے ہاتھ سے اُنکو ہلاک کیا پس جب آیا دن یرموک کا بعد اسکے کہ مار ڈالا خالد بن الولید نے نسطور بطریق کو آیا ابو الجعید مسلمانون
کے لشکر مین اور کہا کہ یہ لشکر جو تمہارے سامنے اُترا ہی بڑا لشکر ہی اور اگر حملہ کرینگے وہ اپنے تئین تمکو واسطے قتل کے تو ہرآئینہ فراغت
نہ پاؤگے تم اُنکے مار ڈالنے سے مدت کثیر مین پس اگر مکر و فریب کرون مین اُنکے ساتھ اس رات مین ایسا فریب کہ فتحیاب ہو جاؤ تم اُنپر تو
میرے ساتھ کیا کروگے اور کیا مجکو دوگے مسلمانون نے کہا کہ ہم یہ کچھ دینگے اور موقوف اور دور کر دینگے تجھسے یہ چیزین اور کبھی ہم خراج
نہ لینگے تجھسے نہ تیری اولاد سے اور اس بات پر ایک عہدنامہ ہم تجکو لکھ دینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب عہد لے لیا اور
مضبوطی حاصل کی اُسنے مسلمانون سے گیا وہ رومیون کی طرف وہ لوگ نہین آگاہ تھے یاقوصہ سے اور یاقوصہ ایک ندی ہی پس کہا
ابو الجعید نے اُنکو اُسکے سپاہیون مین اور کہا اُنسے کہ اس جگہ سے نہ دور ہو تم پس مین ترتیب فریب کرونگا تمہارے واسطے ساتھ عرب کے کہ اسکے سبب سے وہ
ہلاک ہو جاوینگے اور کیا اُسنے یاقوصہ کو آگے اور عرب کے بیچ مین اور وہ لوگ نہین جانتے تھے کہ اُسکی اصلیت کس قدر ہی پس بعد یوم الستور کے آیا ابو الجعید

قصہ ابو الجعید کا

ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پہنچے پایا انکو اسی حال مین گشت کرتے تھے وہ اس رات مین مع جماعت مہاجرین کے پس کہا ابو الجعید نے کہ یہ توقف اور
بیٹھ رہنا تمھارا کیا اور کس وجہ سے ہی انھون نے کہا کہ کیا کام کرین ہم اُسنے کہا کہ جب کل کی رات آوے کثرت سے آگ روشن کرو تم پھر
پلٹ گیا وہ رومیون کی طرف تاکہ خبر پہونچاوے وہ اُنپر پس جب دوسری رات آئی روشن کیا مسلمانون نے دس ہزار سے زیادہ جگہون میں
آگ کو پس جب روشن ہوئی آگ آیا ابو الجعید اُنکے پاس پس کہا انھون نے کہ تینے بہ عجب کئے نیرے کے آگ روشن کی ہی پس بعد اسکے کیا
تدبیر ہی اُسنے کہا کہ مین پانچسو آدمی تمھارے دلیر اور بہادرون سے چاہتا ہون تاکہ مشورہ دون مین انکو اُس چیز کا جو وہ کرینگے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اختیار کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچسو مردون کو کہ منجملہ اُنکے عباس بن عمر بن طارق الہلالی اور
رافع بن عمیرۃ الطائی اور ضرار بن الازور اور عبد اللہ بن قرطا اور عبد اللہ بن یاسر اور عبد اللہ بن اوس اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور
عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور عامر بن عبد اللہ اللیثی اور سوا اُنکے اور لوگ مثل انکے رئیسون کے تھے پس جب یکجا ہوئے یہ لوگ چلا ابو الجعید
انکو لیکر غیر راہ میں اور قصد کیا اُسنے ساتھ اُنکے لشکر روم کا پس جب نزدیک ہوئے وہ اور قریب تھا کہ ملجاوین وہ رومیون مین لیا ابو الجعید نے
کچھ لوگون کو اُن میں سے اور راہ بتلائی انکو ندی کے گھاٹ پر اور سوا اُسکے او سکنہ پر سوا اسکے اور کوئی گھاٹ کو نہین جانتا تھا اور
کہا اُنسے کہ ڈالو تم اندر لڑائی کو پھر شکست اُٹھاؤ تم اور چھوڑ دو مجھکو اور اُنکو پس ایسا ہی کیا اُن لوگون نے اور شور و حملہ کیا اور جاری ہوئی
لڑائی انکے اور رومیون کے بیچ مین پھر شکست اُٹھائی پانچسو مسلمانون نے اور بھاگے گھاٹ کی طرف پس آئی قوت و شور کیا ابو الجعید نے
اپنی آواز بلند سے اور کہا کہ اے گروہ روم کے لو تم انکو جنھون نے شکست اُٹھائی ہی پس ان مسلمانون نے روشن کیا ہی اپنی آگ کو
واسطے تمھارے فریب ہی سے اور یہی کیا ہی انھون نے بھاگ جانے کا پس چلے رومی بحالت جلدی کے درانحالیکہ وہ اس امر کو بیچ جانتے تھے
پس سوار ہوئے بعض اُنمین ننگی پیٹھ گھوڑون پر اور بعض پیدل تھے اور چلے وہ شکست اُٹھانے والون کی طلب مین اور ابو الجعید چلا تھا
اُنکے سامنے یہانتک کہ ٹھہرا دیا اُسنے انکو ندی پر اور کہا کہ یہ گھاٹ ہی لو تم اسکو پس گئے وہ درانحالیکہ اُترتے تھے پانی مین اور گرتے تھے
مثل گرنے بیریون کے یہانتک کہ مر گئی انمین سے ایک جماعت کثیر کہ جسکا احاطہ اور ادراک زبان اور دل سے نہین ہو سکتا ہی پس اہل عرب نے
اس ندی کا نام یاقوصہ کہا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سرگذشت رومیون کی ہی اور نہین جانا ہم نے سوا اسکے کہ پیچھے والے لیکر گیا اللہ انکو یہانتک
کہ جب صبح کی اُنھون نے سُنا انھون نے اس امر کو کہ مسلمان بدستور اپنے لشکر مین ہین پس جانا اُنھون نے کہ مسلمانون نے سخت مصیبت ڈالی اُنپر
رات کے وقت اور گھٹ گئی تعداد انکے لشکر کی پس کہا بعضون نے بعض سے کہ وہ کون شخص تھا جو رات کو شور کرتا تھا پس کہا بعضون نے کہ وہ شور
کرنے والا مرد وہی ہی جسکی زوجہ کے ساتھ تم نے ہم بستری اور زنا کی تھی اور مار ڈالا تھا تم نے اُسکے بیٹے کو اور تحقیق لے لیا اُسنے اپنا عوض تم سے
راوی نے بیان کیا ہی کہ جسوقت سُنا باہان نے حال ملنے نازلہ کا اپنے ساتھیون پر پس جانا اُسنے کہ بیشک وہ ہلاک ہوگا اور عرب اُسپر فتحیاب ہونگے پس
کہلا بھیجا اُسنے خوریس سے کہ کس کام کرنے کا مشورہ دیتا ہی تو مجھکو پس تحقیق غالب ہو گئے ہین عرب ہمپر اگر وہ ایک ہی ساتھ حملہ کرینگے ہمپر تو ہم شکست
کوئی شخص نہ بچیگا پس آیا مناسب ہی تیرے نزدیک یہ کہ درخواست کرین ہم اُنسے اس امر کی کہ توقف اور تاخیر کرین وہ لڑائی مین یہانتک کہ لڑکر
ہم کوئی تدبیر نکالا اور حیلہ اپنی جانون کے بچانے کا پس کہا قورس نے کہ تو اس کام کو کر پس بلایا باہان نے ایک شخص کو قوم لخم سے اور بھیجا اسکو مسلمانون کی طرف

ن سے گر کر مر جانے
سے یعنی بھاگ جانے
اور دریاؤن کا تنگی مین جمع
ہونے ۱۲

اور یہ پیام دیا کہ لڑائی سخت دشوار ہے اور دنیا گھومنے والی ہے اور تحقیق قریب کیا تمنے ہمارے ساتھ پس ظلم اور بغاوت کرو تم کہ ظلم کرنے والے
ظالم اور آج کے دن توقف میں ڈالو تم لڑائی کو ہمسے پس جس وقت کل ہوگی تو ہمارے تمھارے فیصلہ ہو جائیگا پس آیا ایلچی ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور ادا کیا پیام
اسنے پس قصد کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اسکی درخواست کی منظوری کا پس منع کیا انکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس امر سے اور کہا کہ ای امیر ایسا نہ کرو تم
کہ یہ حیلہ ہے قوم کے واسطے اچھائی نہیں ہے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے ایلچی سے کہ جا تو اپنے ساتھی کے پاس اور کہدے تو اوس سے کہ ہم لڑائی میں تاخیر نہ کرینگے اور ہمکو اپنے
کام میں جلدی ہے پس پھرا ایلچی باہان کے پاس اور آگاہ کیا اسکو ابو عبیدہ بن الجراح کے جواب سے پس تحقیق اور دشوار گذرا اوس پر یہ امر اور سراسیمہ ہوا وہ اور کہا اوسنے کہ
غرض میری اس امر میں جو پوشیدہ نشت صلح کی رکھتا تھا پس قسم ہے حق صلیب کی کہ نکلیگا انکے مقابلہ کو سوا میرے دوسرا کوئی شخص پھر آواز دی اوسنے رومیوں اور
ارکان تخت بادشاہ اور ان لوگوں کو جن پر بھروسا کرتا تھا وہ سختیوں میں اور حکم دیا اسنے کہ درست کریں وہ سامان کو واسطے لڑائی کے راوی نے
بیان کیا ہے کہ مستعد ہوئے وہ لوگ اور نکلا باہان آگے لشکر کے اور صلیب اوسکے آگے تھی اور اوسی وقت مسلمانوں نے لیا اپنی جگہوں کو واسطے
لڑائی کے اور صورت اسکی یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی پڑھائی مسلمانوں کو اور حکم کیا انکو جلدی کرنے کا
لڑائی میں اور لیا انھوں نے اپنی جگہوں کو واسطے لڑائی کے اور ٹھہرے ابو عبیدہؓ بن الجراح اور خالدؓ بن الولید اوس لشکر میں جو مشہور ہے لشکر
زحف تھا اور نکلا آفتاب پس اوسی وقت نکلا جرجیر جو بعض ملوک رومیوں سے تھا اور طلب کیا اسنے لڑنے والے کو اور کہا اسنے کہ نہ نکلے
میرے مقابلہ کو مگر سردار لشکر کا پس جب سنا کلام اسکا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے حوالہ کیا انھوں نے نشان کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے
اور کہا تم اسکے مستحق ہو پس اگر پھرونگا میں بطریق کی لڑائی سے پس نشان میرا ہے اور اگر مارڈالیگا وہ مجھکو پس تم متکفل سرداری کے رہنا یہاں تک
کہ تجویز کرینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ موافق اپنی رائے کے پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ میں اسکے مقابلہ کو جاؤنگا سواے تمھارے پس کہا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ
بن الجراح نے کہ میں ایسا نہ کرونگا اور ضرور میں اسکی طرف جاؤنگا اور اجر میں تم میرے شریک ہو پھر نکلے ابو عبیدہؓ بن الجراح اور مسلمان اس امر کو نزدیک
جانتا تھا اور مسلمانوں نے درخواست باز رہنے کی کرتے تھے پس مبالغہ کیا انھوں نے نکلنے میں اور چھوڑ دیا مسلمانوں نے انکی راے پر پس نزدیک ہوئے
ابو عبیدہؓ بن الجراح جرجیر سے اور دیکھا انکو اوسنے کہا کہ تمھیں لشکر کے سردار ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہاں میں سردار ہوں اور میں نے منظور کیا تیری
درخواست کو واسطے لڑائی کے پس توجہ ہو اور میدان لڑائی کا ہے پس نہیں باقی ہے کوئی امر تمھاری شکست میں مگر یہ کہ مارڈالوں میں تجھکو اور بعد تیرے باہان کو
جرجیر نے کہا کہ است صلیب کی تیرے غالب ہو جائیگی پھر حملہ کیا جرجیر نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پر اور حملہ کیا انھوں نے جرجیر پر اور طول ہوئی
ان دونوں کے بیچ میں لڑائی اور خالدؓ بن الولید اور مسلمان لوگ دیکھتے تھے بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور دعاے سلامتی اور مدد کی
انکے واسطے کرتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ دوری اختیار کی جرجیر نے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے سامنے اور چلا سامنے لشکر کے اور طلب کیا اوسنے
اپنے اوس دوری میں میمنہ مشرکین کو اور پیچھا کیا اسکا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور گمان کیا انھوں نے کہ وہ ہزیمت کا ارادہ رکھتے تھے اور چلے ابو عبیدہ بن الجراح اسکے پیچھے
پس اوسی وقت پھرا ان پر جرجیر مثل بجلی کے اور ملاقی ہوئے دونوں ساتھ دو ضرب شمشیر کے پس ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سبقت کی اپنے داہنے ہاتھ کی ضرب
اسکی جرجیر کے لگی شانہ پر کہ جا نکلی اوسکے دوسرے شانہ سے پس تکبیر کہی اسی وقت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور تکبیر کہی مسلمانوں نے اور ٹھہرے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اسکی لاش پر اور تعجب کرتے تھے اسکے بھاری ڈیل ڈول سے اور نہیں لی انھوں نے کوئی چیز اسکے ہتھیار سے پس پکارا انکو خالدؓ بن الولید

لہ الحرب سجال یعنی لڑائی مثل ڈول کے ہے اور دستور ہے کہ اکثر دو دو ڈول ایک رسی میں باندھکر پانی کھینچتے ہیں کنوئیں سے اور پانی ایک ڈول بھرا آتا ہے اور دوسرا خالی اور کبھی پہلا اور دوسرا بھرا اور پہلا خالی ۱۲

فی ذکر لڑائی ابو عبیدہؓ بن الجراح کا ساتھ جرجیر

رضی اللہ عنہ نے کہ واسطے اللہ کے ہی نیکوکاری تمہاری ای سردار پھرو تم اپنے نشان کی طرف کہ تحقیق کہ چلے تم جو تم پر واجب تھا پس پھر ابو عبیدہ
بن الجراح پس قسم دلائی مسلمانون نے انکو انکی جگہ پر پھرنے کی پس پھرے وہ اور لیا اپنے نشان کو خالد بن ابو لید سے اور دیکھا باہان نے
بجانب جرجیر کے کہ مار ڈالا گیا ہی پس دشوار گذرا اُسپر یہ امر کہ جرجیر ایک رکن تھا اُسکے ارکان سے اور قصد کیا اُسنے بھاگنے کا پھر کہا اُسنے
اپنے دل مین کہ نہیں ہیے جاتا ہون مین کسی عذر کو نزدیک ہرقل بادشاہ کے اور نکلون مین واسطے لڑائی کے پس اگر مار ڈالا گیا مین تو جنت پاونگا
مین عار ننگ سے اور اگر صحیح و سالم رہا مین تو ہوگا میرے تئین بادشاہ کے نزدیک نیک عذر بھاگنے اور پیٹھ پھیرنے سے پس آگاہ کیا اُسنے
لوگون کو کہ وہ بذات خود ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پھر لیا اُسنے اپنا سامان جنگ اور پہنا اُسنے اپنا لباس پر تکلف اپنا اور نکلا گویا وہ بادل چلتا ہوا
سونا تھا پس بلوا کیا اُسنے اپنے پاس بطارقہ اور قسیس اور راہبون کو اور کہا اُنسے کہ ہرقل بادشاہ تم لوگون سے زیادہ اس حال کا دانا تھا پس ارادہ کیا اُسنے
قوم مسلمانون سے صلح کا پس مخالفت کی تمنے اُسکی اور آگاہ ہو تم کہ مین بذات خود لڑنے کو جاتا ہون پس آگے آیا اُسکے ایک بطریق بطارقہ تخت بادشاہ
اور اُسمین ایک طریقہ عبادت اور دین کا تھا اور وہ کنائس اور راہبون کی تعظیم کرتا تھا اور تبعیت کرتا تھا اُس چیز کی جو اللہ تعالیٰ نے فرض
کی تھی اُسپر انجیل مین اور نسب مین جرجیر سے قریب تھا پس جب جانا اُسنے حال جرجیر کے مارے جانے کا دشوار گذرا اُسپر یہ امر اور کہا اُسنے کہ قسم ہی
حق صلیب کی کہ مین لڑنے کو نکلونگا بجانب مسلمانون کے اور عوض لونگا پس جا ملونگا جرجیر مین یا مار ڈالونگا اُسکے مارنے والے کو پھر کہا اُسنے باہان
سے کہ مقرر ہو گیا مجھپر جہاد اور یہ کہ ادا کرون مین فرض مسیح کو اور مجکو ضرور کرنا ہی پس چھوڑا اُسکو باہان نے اُسکی رائے پر پس نکلا وہ اور نام اُسکا
سرجس تھا اور وہ زرہ پہنے تھا اور زرہ پر لوہا تھا اور لوہے کا باز و پہنے تھا اور حمائل کر لیا تھا اُسنے تلوار کو اور لٹکایا تھا اُسنے چھوٹے کو اور پناہ
مانگی اُسکے واسطے قسون نے اور کنیسون کی دھونی اُسکو دی اور آیا اُسکے سامنے ہر ایک عموریہ کا اور دی اُسکو ایک صلیب جو اُسکے گردن مین تھی اور کہا
کہ یہ صلیب مسیح کے زمانے سے راہبون کی وراثت مین چلی آتی ہی اور سب لوگ مس کرتے ہین اُسکو اور چومتے ہین پس پایا تو اُسکو کہ یہ مدد دیگی تجکو پس لیا اُسکو
سرجس نے اور نکلا وہ اور پکارا اُسنے لڑنے والے کو ساتھ کلام عربی فصیح کے تا اینکہ گمان کیا لوگون نے کہ وہ عرب متنصرہ سے ہی پس نکلے اُسکی طرف ضرار
بن الازور مثل شعلہ آگ کے پس جب نزدیک گئے اور دیکھا اُسکے بھاری ڈیل ڈول کو خوفناک اور نادم ہوئے وہ اپنے نکلنے پر اُسکے مقابلہ مین پھر کہا
کہ قریب ہی کہ نہ بے نیاز کریگا یہ لباس اگر آ گئی ہی موت پھر پلٹے ضرار پیچھے کو پس جانا مسلمانون نے کہ ڈر گئے ہین پس کہا ایک شخص نے کہنے والون سے
کہ ضرار نے شکست اُٹھائی کبر سے حالانکہ نہ دیکھا تھا انکو ایسا کبھی نہین دیکھا تھا اور نہین کلام کیا ضرار نے کسی سے یہانتک کہ گئے وہ اپنے خیمہ مین
اور نکالا اپنے کپڑون کو بدن سے اور باقی رکھا صرف ازار کو اور لیا اپنے ساتھ کمان کو اور حمائل کر لیا تلوار اور ڈھال کو پھر پلٹے بجانب لڑائی کے
بقصد قتال بطریق کے پس پایا اُنھون نے مالک نخعی کو کہ سبقت کی تھی اُنھون نے بجانب بطریق کے اور تھے مالک دراز قامت کہ جس وقت
سوار ہوتے تھے تو کھینچتے تھے اپنے دونون پیرون کو زمین پر پس دیکھا ضرار نے کہ مالک نخعی پکارتے ہین گبر کو ان الفاظ سے تقدم یا عباد الصلیب
الی الرجل النجیب نام محمد ان الحبیب پس نہ جواب دیا اُنکو گبر نے بسبب لاحق ہونے خوف کے پس گرد گھومے اُسکے مالک نخعی اور ارادہ کیا
اُسپر نیزہ مارنے کا اور آگے کیا اُسکی طرف اپنے نیزے کو پس نہ دیکھا اُسکے بدن مین کوئی جگہ نیزہ مارنے کی بسبب زرہ وغیرہ کے جو اُسپر تھی پس
قصد کیا اُسکے گھوڑے کا اور نیزہ مارا اُسکے چوتڑ مین کہ نکلی نوک نیزے کی دوسری جانب سے پس چلا گھوڑا بسبب گرمی ضرب نیزے کے اور قریب تھا

اپنے ہاتھ پیرون کو زمین پر اور ارادہ کیا مالک نے نیزے کے نکالنے کا پس نہ نکال سکے اسواسطے کہ نیزہ در آیا تھا گھوڑے کی پسلیون
مین پس ٹوٹ گیا نیزہ اور گر پڑا گھوڑا مع بطریق کے اور وہ اسکی پشت پر تھا اور نہین قادر ہو سکا بطریق گھوڑے کی پشت سے اترنے پر
اسواسطے کہ وہ ساتھ زنجیرون کے بندھا تھا اپنے زین مین پس دیکھا مسلمانون نے بجانب ضرار بن الازور کے کہ وہ دوڑے بطریق کی طرف
مثل آہو باریک کمر کے یہانتک کہ پہونچے گیر تک پس مارا اپنی تلوار کو اسکے سر پر پس دو ٹکڑے کر دیا اسکے سر کو اور پھر اوڑھے لیا اسکے اسباب
کو پس آئے انکے سامنے مالک نخعی اور کہا یہ کیا بات ہی ای ضرار کہ شریک ہوتے ہو تم میرے شکار مین ضرار بن الازور نے کہا مین تمہارا شریک نہین
بلکہ مین سکا مالک ہون پس کہا مالک نخعی نے کہ تم نہین مالک ہو سکتے ہو مین نے مارا ہی اسکے گھوڑے کو ضرار نے کہا رب کعبہ کی قسم لقا عدالمل غیر حامد اللشیشے
مالک نخعی اور کہا کہ لو تم اپنے شکار کو گوارا کرے اللہ اسکو تمہارے تئین ضرار بن الازور نے کہا کہ مین نے یہ کلام نہین کیا تھا مگر بطور مزاح کے
لو تم اس اسباب کو پس قسم ہی خدا کی نہ لونگا مین اسمین سے کسی چیز کو اور وہ حق تمہارا ہی اور تم مجھسے زیادہ مستحق ہو پس اٹھا لیا ضرار نے
اس اسباب کو اپنے کاندھے پر اور نہین قریب تھا یہ امر کہ اٹھا وین وہ اسباب کو بسبب گران باری کے اور پسینا ٹپکتا تھا انکے بدن سے
بسبب بار کے زبیر بن عائد نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین ضرار کو کہ اسوقت وہ پیدل چلتے تھے اور مالک نخعی سوار تھے یہانتک کہ پہونچایا
اور ڈالدیا ضرار نے اس اسباب کو مالک نخعی کی فرودگاہ مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر کہ قسم ہی خدا کی کہ یہ وہ
قوم ہین جنھون نے ہبہ کر دیا ہی اپنی جانون کو واسطے اللہ کے اور نہین چاہتے ہین وہ دنیا کو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مارا گیا جرجیر
بطریق ٹوٹ گئے بازو باہان کے پس آواز دی اسنے اپنی قوم کو اور کھینچا کیا انکو اپنے پاس اور کہا انسے کہ سنو تم ای ہمراہیان بادشاہ کے
اور پہونچاؤ تم اسکو میرا پیام کہ مین نے نہین اٹھا رکھا کسی طرح کی کوشش کو اس دین کی مدد دہی مین اور حمایت کی مین نے بادشاہ کی اور
لڑا مین اسکی نعمتون کے سبب سے اور میرے نہین قوت اور طاقت رکھتا ہون غالب ہو جانے کی آسمان کے پروردگار پر اسواسطے کہ اسنے راہ بیلاد کی
ہی عرب کو ہمپر اور مالک کر دیا ہی انکو ہمارے شہرون کا اور اب مین کیا منھ لیکر بادشاہ کے پاس جاؤنگا یہانتک کہ نکلونگا مین واسطے لڑائی کے اور جاؤنگا
بیچ نیزہ بازی اور شمشیر زنی کی جگہ مین اور مین نے ارادہ کیا ہی کہ سپرد کر دون مین صلیب کو تم مین سے کسی کو اور نکلون مین واسطے لڑائی مسلمانون کی پس اگر
مار ڈالا جاؤنگا مین تو جنت پاؤنگا میرا اور ننگ اور بادشاہ کی سرزنش سے اور اگر نصیب کا غلبہ اور عوض لونگا مین مسلمانون سے اور پھر ونگا
مین صحیح اور سالم تو جانیگا بادشاہ اس امر کو کہ نہین کمی کی ہی مین نے اسکی مدد دہی مین پس کہا ان لوگون نے کہ ای بادشاہ نہ جا تو بجانب میدان
جنگ کے یہانتک کہ جاوینگے ہم لوگ بجانب لڑائی کے تیرے پیشتر پس اگر مار ڈالے جاوینگے ہم لوگ تو خلتیار ہی تجکو اس کام کے کرنے کا جو تجکو منظور
ہو گا پس قسم کھائی باہان نے چار دن کنیسون کی اس امر پر کہ اسکے پیشتر کوئی لڑنے کو نہ جاوے لیکن جب قسم کھائی باہان نے باز رہے وہ لوگ
اسکے پھیرنے سے پس بلایا باہان نے اپنے بیٹے کو جو اسکے ساتھ تھا پس دے دی صلیب اسکو اور کہا اس سے کہ ٹھہر تو میری جگہ مین اور سامنے
لایا گیا باہان کے سامان جنگ پس پہن لیا اسنے اسکو **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ وہ سامان جنگ جسکو باہان پہنکر لڑنے کو
نکلا تھا ساٹھ ہزار کے برابر تخمینہ کیا گیا کہ وہ سب جڑاؤ تھا موتی اور یاقوت سے اور جب قصد کیا اسنے بجانب میدان کے نکلنے کا آیا اسکے
سامنے ایک راہب عموریہ کا پس کہا اسنے ای بادشاہ مین نے دیکھا ہون تیرے واسطے کوئی راہ میدان جنگ مین جانے کی اور نہین دوست

رکھتا ہون مین اس بات کو تیرے واسطے باہان نے کہا کس وجہ سے تو کہتا ہے اُسنے کہا کہ مین نے تیری نسبت ایک بات کہا ہے سمجھ تو اس لیے
سے اور چھوڑ تو دوسرے کو سوا اسکے اپنے واسطے نکلنے میدان جنگ کے باہان نے کہا کہ مین تو یہ نہ کرونگا اور مرجانا مجکو نسبت تیری عار کے
سے بس ہوئی وہی بات جو نے اسکو اور پناہ اور دعا مانگی اسکے واسطے اور نکلا باہان بجانب لڑائی کے اور گویا وہ ایک چمکتا ہوا پہاڑ
سونے کا تھا پس آیا بیچ میدان کے ٹھہر وہ دونون صفون کے بیچ مین اور طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو اور ڈرایا اپنے نام سے پس جسنے
پہلے اُسکو پہچانا وہ خالد بن الولید تھے پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ باہان سردار قوم کا ہے اور قسم ہے خدا کی کہ وہ نہین نکلا ہے مگر یہ کہ اسکے
نزدیک کوئی بات ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ باہان خوف دلاتا تھا اپنے نام سے پس نکلا اُسکے مقابلہ کو ایک جوان قوم ازد سے اور کہا
اُس جوان نے کہ مین مشتاق بہشت کا ہون اور باہان کے ہاتھ مین ایک عمود سونے کا تھا پس مارا اُسنے عمود اُسی شدت سے جوان ازدی کو
کہ قتل کیا اُسکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالی اُسکی روح کو بجانب بہشت کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے ازدی کو
کہ جس وقت گرا وہ گھوڑے سے اشارہ کرتا تھا اپنی انگلی سے بجانب آسمان کے اور نہین ڈرایا تھا اسکو اس چیز نے جو لاحق ہوئی تھی
پس جانا مین نے کہ یہ امر بسبب خوشی اور سرور کے ہے دیکھنے حوران بہشتی سے اور گھومتا باہان اسکے گرد اور قوی ہوا دل اسکا بسبب ڈالنے اُس
ازدی کے اور طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو پس دوڑے اسکی طرف مسلمان اور آگے آئے وہ مستعد مانگتے ہین اللھم اجعل قتلہ علی یدی پس سبسے
پہلے مالک نخعی نکلے اور برابری کی اُسکے میدان مین اور مبادرت کی باہان سے ساتھ کلام کے اور کہا کہ اے گبر اگر تو اُس شخص کے
مار ڈالنے پر خوش ہے کہ وہ ساتھی ہمارا اشتیاق ملاقات اپنے پروردگار کا تھا اور نہین ہے کوئی ہم مین مگر یہ کہ وہ مشتاق ہے بہشت کا پس اگر
چاہتا ہے تو ہمسایگی ہماری بہشت مین پس کہہ تو کلمہ شہادت کو پس اگر نہین منظور ہے یا تو جزیہ دے ورنہ تو بیشک ہلاک ہوگا پس کہا باہان نے
کہ آیا تم میرے ساتھی خالد بن الولید ہو پس کہا اُنھون نے کہ نہ بلکہ مین مالک نخعی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا باہان نے
مرور ہو لڑائی پھر حملہ کیا اسنے مالک نخعی پر اور تھا وہ ملعون اہل شجاعت سے اور بھروسا کیا اُسنے اپنے عمود پر اور مارا مالک نخعی کے خود پر پس در آیا
خود اُنکی پیشانی مین پس پھر گئی ہڈی اُنکی آنکھ کے اوپر کی پس اُس دن سے نام اُنکا مالک اشتر رکھا گیا اور ارادہ کیا مالک اشتر نخعی نے بسبب صدمہ
ضرب مالکے پھرنیکا پھر تامل کیا اپنے ارادہ فرار مین پس رکھا اُنھون نے اپنے نفس کو اور جانا اُنھون نے یہ امر کہ اللہ تعالی مدد کرنے والا ہے انکا اور خون
جاری تھا اُنکے زخم سے اور دشمن خدا جانتا تھا کہ مین نے مار ڈالا ہے مالک اشتر کو پس وہ منتظر تھا اس امر کا کہ گرے وہ اپنے گھوڑے سے گرتے
ہین اور اسی وقت حملہ کیا مالک اشتر نے اُسپر اور پہونچین انکو آوازین مسلمانون کی اس کلام سے کہ اے مالک اللہ تعالی سے اعانت طلب کر تم
کہ وہ اعانت کریگا تمھاری نزدیکی پر مالک اشتر نے بیان کیا ہے کہ اعانت طلب کی مین نے اللہ تعالی سے اور درود بھیجا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس مارا مین نے اسکے ایک مارا اور پہونچا کاٹا سیری تلوار نے لیکن وہ بسبب سستی کرنے والی تھی پس جانا مین نے
کہ موت مثل شہر پناہ کے ہے پس جب جانا اور پایا باہان نے اثر زخم کا پھرا اُسنے اپنے منھ کو اور داخل ہوا وہ اپنے لشکر مین واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ جب بھاگا باہان مالک اشتر کے سامنے سے شکستہ ہوکر پکار کر کہا خالد بن الولید نے مسلمانون کو کہ اے اہل اسلام وہ ہی درخت
حملہ کرو تم قوم پر جبتک کہ وہ خوف مین ہین پھر حملہ کیا خالد بن الولید اور انکے ہمراہی لشکر نے اور حملہ کیا ہر سردار نے ساتھ اپنے ہمراہیون کے

اور تعبیت کی اُنکی مسلمانون کی جماعت نے ساتھ تہلیل او رتکبیر کے پس کچھ تھوڑا صبر کیا رومیون نے اُنکے مقابلے مین یہانتک کہ غائب ہوا آفتاب اور تاریک ہوگیا کنارہ آسمان کا چھوڑ دیا رومیون نے اپنی جگہ کو در انحالیکہ وہ شکست اُٹھانے والے اور بھاگنے والے تھے اور تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے در انحالیکہ قتل کرتے تھے اور گرفتار کرتے تھے اُنکو پس مارے گئے اُنمین سے قریب ایک لاکھ کے اور گرفتار ہوئے چالیس ہزار اور ڈوب مرے ندی مین ایک جماعت کثیر جنکا شمار نہین ہوسکتا ہی اور گر کر مرے اور ہلاک ہوئے بعض اُنمین کے پہاڑون اور جنگلون مین اور گروہ مسلمانون کے اُنکے پیچھے تھے کہ لاتے تھے اُنکو پہاڑون سے گرفتار کرکے اور برابر مسلمان اُنکو قتل اور قید کرتے تھے یہانتک کہ گذری کچھ تھوڑی رات پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کے پاس کہ چھوڑ دو تم اُنکو صبح تک پس مسلمان لوگ پھرتے تھے اپنے لشکر کی طرف اور ہاتھ اُنکے بھرے تھے غنائم اور اوقات اور سونے چاندی کے برتنون اور زرہائی اور زنار اور دیبا سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لوگون کو واسطے لیجا کر غنائم اور رات گذرانی مسلمانون نے در انحالیکہ وہ خوشی اور سرور مین تھے بسبب حاصل ہونے مدد اللہ تعالی کے اُنپر یہانتک کہ جب وقت صبح کی اُنھون نے پس نہ معلوم ہوئی رومیون کی کوئی خبر اور جا پڑے اکثر رومی یرموک کے غارون اور گڑھون مین راوی نے بیان کیا ہی کہ ارادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے شمار کرنے تعداد مقتولین مشرکین کا پس قادر ہوسکے وہ اُنکے شمار پر مگر ساتھ لکڑی کے پس حکم کیا اُنھون نے کاٹنے لکڑی کا جنگل سے اور رکھتے تھے شمار کرنیوالے ہر مقتول پر ایک لکڑی کو پس شمار کیا لکڑیون کو تو معلوم ہوا کہ تعداد مقتولین کی ایک لاکھ پانچ ہزار ہی اور قیدی چالیس ہزار تھے اور مارے گئے مسلمانون سے چار ہزار کچھ زیادہ اور پایا ابو عبیدہ بن الجراح نے کچھ سرون کو یرموک سے پس نہین پہچانے جاتے تھے کہ آیا وہ عرب کے ہین یا مسلمانون کے پس حکم کیا اُنکے غسل دینے کا پھر نماز پڑھی اُنپر اور اُن لوگون پر جو مارے گئے تھے اور حکم کیا اُنکے دفن کرنے کا اور جدا ہو گروہ مسلمانون کے تلاش رومیون کے پہاڑون اور جنگلون مین اور اسی وقت دیکھا اُنھون نے ایک چرواہے کو کہ سامنے آیا اُنکے پس کہا اُنھون نے اُس سے کہ آیا گذرا ہی تیری طرف ہو کر کوئی شخص رومیون سے پس اُسنے کہا ہان گیا ہی میری طرف ہو کر ایک بطریق اور اُسکے ساتھ قریب چالیس ہزار آدمی کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ بطریق جسکا حال چرواہے نے بیان کیا باہان ملعون تھا پس پیچھا کیا اُنکا خالد بن الولید نے اور ڈھونڈھتے جاتے تھے وہ اُنکے نشان قدم کو اور اُنکے ساتھ لشکر حمص کا تھا پس پایا اُنکو دمشق مین پس جب نزدیک ہوئے اُنسے تکبیر کہی مسلمانون نے اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور رکھا تلوار کو اُنمین پس مار ڈالا اُنمین سے بہتون کو اور باہان پاپیادہ ہوگیا تھا اپنے گھوڑے سے اور یہ کام اُسنے اپنی جان بچانے کے واسطے کیا تھا پس سامنے آیا ایک شخص مسلمانون سے پس حمایت کی باہان نے اپنی جان کی پس مار ڈالا اُسکو اُس شخص نے اور قاتل باہان کے نعمان بن زید یا عاصم بن خول الیربوعی تھے اور اختلاف کیا ہی راویون نے اس باب مین کہ اُن دونون سے کس شخص نے باہان کو قتل کیا ہی اور اللہ تعالی بڑا جاننے والا ہی واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نکلے اہل دمشق اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ آیا ہم اپنے اُسی عہد پر ہین جو ہمارے تمہارے بیچ مین ہوا ہی کہا خالد بن الولید نے کہ تم اپنے اُسی عہد پر ہو پھر چلے خالد بن الولید تلاش قوم مین پس مار ڈالا اُنکو جہان کہین پایا تا آنکہ پہنچے وہ ثنیۃ العقاب تک پس اقامت کی وہان ایکدن پھر واپس آئے اپنی راہ مین بجانب حمص کے پس ٹھہرے وہان اور پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس روانہ ہوئے وہ یہانتک کہ آملے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے مع اُنکے ہمراہی مسلمانون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ سرداران مسلمین تلاش رومیون کے ہر طرف ملک شام کے گئے تھے پس جب اکٹھا ہوئے وہ سب بجانب دمشق کے ٹھہرے تو سب

اور ریکا ...ا کیا ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے غنائم اور نکالا اُسمین سے پانچوان حصہ اور لکھا خط بشارت اور فتح کا بنام حضرت عمر رضی اللہ عنہ ... الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلوۃ علی نبیہ المصطفے ورسولہ المجتبی من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واشکرہ ملیًّا علی ما اولی علی من نعمتہ وخصنا بہ من کرمہ برکۃ نبی الرحمۃ وشفیع الامۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واعلمک انی نزلت الیرموک ونزل باہان بالقرب منا ولم یر المسلمون اکثر منہ جمعًا ولا عدد وافضل اللہ تلک الجموع ونصرنا علیہم بمنہ وفضلہ فقتلنا منہم زہاء علی مائۃ الف وخمسۃ آلاف واسرنا اربعین الفًا وقتل المسلمین اربعۃ الاف ختم اللہ لہم بالشہادۃ ووجدت رؤسا قطعت لم اعرف صحابہا فصلیت علیہا ودفنتہا وقتل باہان علی دمشق قتلہ عاصم بن خولۃ الیربوعی مکان قتیل ابو قتیبہ ... علیہم رجل منہم یقال لہ ابو جعیدۃ من اہل حمص فالتقاہم فی موضع من الیرموک یقال لہ یاقوصۃ فغرق منہم مالا احصیہم الا اللہ تعالی واما من قتل فی الاودیۃ والجبال من منہزمین وغیرہم فقد فنت سبعون الفًا وقد ملکنا اللہ اموالہم واخوالہم وحصونہم وبلادہم وکتبنا الیک فی ہذا بعد الفتح من دمشق وقد جمعت الغنائم وخمستہا وانا منتظر امرک فی الخمس والغنائم والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین اور لپیٹا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور مُہر کی اُسپر اپنی اور بُلایا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو اور دیا خط اُنکو اور ساتھ کیے اُنکے دس مسلمان مہاجرین اور انصار سے اور کہا حذیفہ سے کہ روانہ ہو تم ساتھ خط فتح اور بشارت کے بجانب امیر المومنین رضی کے اور مزدور ہی تمہاری اللہ تعالے پر ہے پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ اُسی وقت اور اُسی ساعت میں اور وہ دس مسلمان اُنکے ساتھ تھے دران حالیکہ وہ کوشش کرتے تھے چلنے میں دن اور رات کو تا اینکہ پہونچے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب شکست دی اللہ تعالی نے رومیون کو یرموک کے دن اور ہوا معاملہ مطابق اُسکے جو اللہ تعالی نے مقدر کیا تھا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شب ہزیمت روم کو یہ خواب کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے روضہ مقدس مین ہین اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُنکے ساتھ مین اور عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا دل مسلمانون سے متعلق ہے اور نہین مین جانتا ہون کہ اللہ تعالی نے اُنکے ساتھ کیا کیا اُنکے دشمنون کے معاملہ مین اور مین نے سنا ہے کہ آدمی آٹھ لاکھ ہین پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے عمر خوش ہو تم کہ تحقیق فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانون کو اور شکست دی اُنکے دشمنون کو اس قدر اُنمین سے مارے گئے پھر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوًا فی الارض ولا فسادًا والعاقبۃ للمتقین راوی نے بیان کیا ہے کہ جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگون کو اور آگاہ کیا مسلمانون کو اپنے خواب سے پس خوش ہوئے مسلمان اُسکے سبب سے اور جانا اُنھون نے کہ شیطان خواب مین صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہین بن سکتا ہے

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب آئے حذیفہ بن الیمان اور دس مسلمان مع خط ابو عبیدہ بن الجراح کے شہر فتح شام کے لیکر تھا مضمون
اس خط کا مطابق ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس سجدہ شکر ادا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور پڑھکر سنایا خط لوگون کو
پس بلند ہوئین آوازین مسلمانون کی ساتھ شکر اور تعریف پروردگار عالم کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ سے کہ آیا تقسیم کر دیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو انھون نے کہا نہین یا امیر المومنین بلکہ انھون نے جدا کیا پانچوین حصہ کو اور وہ منتظر تمھارے حکم کے
ہین پس منگا یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قلم دوات کو اور لکھا خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ
عمر بن الخطاب الی عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد فرحت بما فتح اللہ علی المسلمین
من نصرہ وانہزام عدوہم فاذا وصل الیک کتابی ہذا فاقسم الغنائم علی المسلمین وفضل اہل السیف واعط کل شی حق حقہ واحفظ المسلمین
والکمہ ... صبرہم ... علیہم واقم لموضعک حتی یاتیک امری والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر لپیٹا خط
اور دیا حذیفہ بن الیمان کو پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوئے دوتا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا
انکو دمشق مین پس سلام کیا انکو اور دیا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس جب پڑھکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے خط مسلمانون کو حکم کیا لانے غنائم کا پس لائے گئے غنائم انکے سامنے پس تقسیم کیا اسکو مسلمانون پر پس ہوا
ہر سوار کے حصہ مین چودہ ہزار مثقال سرخ سونا اور ہر پیدل کے حصہ مین آٹھ ہزار اور اسی طرح چاندی بھی تقسیم ہوئی اور دیا مین عتیق کو
ایک سہم اور فرس عتیق کو دو سہم اور ملا دیا براذین کو عرب مین پس جب اس طرح سے تقسیم کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا
اصحاب الہجین نے کہ ملا دو تم ہمکو ساتھ عرب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین نے تقسیم کیا ہی غنائم کو جیسا کہ تقسیم فرمایا تھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اپنے صحابہ کے غنیمت کو پس مانا انھون نے انکے قول کو اور لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو حال اختلاف لوگون کا بیچ خیل ہجین اور عرب کے پس لکھا انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط اس عبارت سے اما بعد فانک
فعلت سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولم تعد حکمہ فاعط الفرس العربی سہمین والہجین سہما واعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعرب العربی
وہجن الہجین وجعل للہجین سہم وللعربی سہمین پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو
انھون نے کہا کہ قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے نا چیز کرنے کسی مرد کا تم مین سے ولیکن تبعیت کی تھی
سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب تقسیم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو
مسلمانون پر کہا انسے خالد رضی اللہ عنہ ابو لبید نے کہ ایک شخص مسلمانون سے خواہش کرتا ہی میرے واسطے سے اس امر کی کہ ملا دو تم اسکے ہجین گھوڑے
کو عربی گھوڑے مین اور دو تم اسکو دو سہم پس انکار کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ جیسا نا مین کا مجکو دوست تر ہی اس سے غنم بن میسرہ نے
روایت کی ہی کہ موجود تھے میرے جد زبیر بن العوام یرموک کی لڑائی مین اور انکے پاس دو گھوڑے تھے کہ ایکدن ایک پر سوار ہوتے تھے
اور ایکدن دوسرے پر پس جب آیا وقت تقسیم غنائم کا دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو تین سہم اور انکے گھوڑے کو دو سہم پس کہا زبیر بن العوام
نے کہ آیا تم میرے ساتھ اس طرح سے نکرو گے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز حنین کے میرے ساتھ کیا تھا اور میرے ساتھ دو

گھوڑے تھے پس دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو پانچ سہم اور میرے گھوڑے کو چار سہم مجکو ایک سہم مقداد بن عمرو نے کہا کہ تھا مین
اور تم بدر کی لڑائی مین اور میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو ایک ایک حصہ واسطے میرے دونون گھوڑون
کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم سچے ہو ای مقداد اب مین کام کرونگا مثل کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کیا تھا انھون نے
بدر حنین کے دن مین اور آئے جابر بن عبد اللہ انصاری پس گواہی دی انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر بن العوام کو حنین کے دن پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچ سہم زبیر بن العوام کو پس جب
ایسا کیا انھون نے تو آئے عرب کے لوگ جنکے پاس چار گھوڑے اور پانچ گھوڑے تھے پس کہا انھون نے کہ ملاؤ تم ہمکو ساتھ زبیر بن العوام کے
پس اجازت طلب کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس باب مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پس جواب لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ
سچے ہین زبیر بن العوام بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن انکو پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس نہ دو تم اور کسی کو سوا انکے راوی
بیان کیا ہے کہ جب شکست دی اللہ تعالی نے رومیون کو یرموک کی لڑائی مین مسلمانون کے ہاتھ سے پہونچی خبر ہزیمت لشکر اور قتل باہان کی ہرقل
کو تو اُسنے کہا کہ مین جانتا تھا کہ معاملہ ایسا ہی ہوگا پھر توقف کیا اُسنے بانتظار دیکھنے اس امر کے کہ اب مسلمان لوگ کیا کام کرینگے **واقدی** رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہے کہ مسلمانون کا حال یہ گذرا کہ اقامت اختیار کی اُنھون نے ایک مہینا برابر دمشق مین اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے
مسلمانون کو اپنے پاس اور کہا انسے کہ مشورہ دو تم مجکو اس امر کا کہ مین کون کام کرون اور کس طرف جاؤن اسواسطے کہ میری رائے تو اس امر پر قرار
پائی ہے کہ یا بجانب قیساریہ کے کوچ کرون یا طرف بیت المقدس کے پس تم لوگون کی کیا رائے ہے پس کہا مسلمانون نے کہ تم مرد امین ہو اور تم جہان
کہین جاؤگے ہم تمہاری تبعیت کرینگے پس کہا معاذ بن جبل نے کہ اے امیر لکھو تم امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کو پس جہان کہین جانے کا حکم تمکو دیوین پس
طلب اعانت کرو تم اللہ سے اور روانہ ہو تم اُس طرف کو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تمہاری رائے صائب ہے توفیق خیر دے اللہ تعالی ہمکو اور تمکو پھر
لکھا اُنھون نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس مضمون سے کہ مین ارادہ قیساریہ یا بیت المقدس کا رکھتا ہون اور تمہارے حکم کا منتظر ہون اور بھیجا ساتھ خط
عرفجہ بن ناصح نخعی کے اور حکم روانگی کا انکو کیا پس روانہ ہوئے وہ یہانتک کہ پہونچے مدینہ طیبہ مین اور دیا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس پڑھا حضرت عمر نے
خط کو اور مشورہ کیا اس امر مین مسلمانون سے پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے کہ ای امیر المؤمنین حکم کرو تم ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ کہ جاوین وہ
بجمعیت لشکر مسلمانون کے بیت المقدس کو پس گھیر لیوین اسکو اور لڑین ان کے لوگون سے کہ یہ بہتر اور مبارک رائے ہے پس جس وقت فتح کریگا اللہ تعالے
بیت المقدس کو پھیرین وہ اپنے لشکر کو بجانب قیساریہ کے کہ وہ لیکے فتح ہو جاویگی اگر چاہا اللہ تعالی نے ایسی ہی خبر دی تھی مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت عمر نے کہا کہ سچ فرمایا تھا مصطفے صلواۃ اللہ علیہ نے اور سچے ہو تم ای ابا الحسن پھر منگایا دوات کاغذ اور لکھا خط اس عبارت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المؤمنین الی عاملہ بالشام ابی عبیدۃ فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ وقد وصل الی کتابک تستشیرنی فی ای

ناحیۃ تتوجہ وقد اشار ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالمسیر الی بیت المقدس فان اللہ یفتحہا علی یدک والسلام علیک وعلی من معک

من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل پھر لپیٹا خط اور دیا عرفجہ بن ناصح نخعی کو اور حکم کیا عجلت روانگی کا پس روانہ ہوئے عرفجہ یہانتک کہ پہونچے
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا انکو جابیہ مین اور دیا خط انکو پس پڑھکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط مسلمانون کو پس خوش ہوئے وہ سبب اسی

عزیمت کے بجانب بیت المقدس کے پس بلایا اسی وقت ابو عبیدہ بن الجراح نے یزید بن ابی سفیان کو اور بنایا انکے واسطے ایک نشان سرخ اور دیا
انکو وہ نشان اور ساتھ کیے انکے پانچہزار سوار مسلمانون سے اور روانہ کیا انکو اور کہا کہ ای بیٹے ابی سفیان کے مین نہین جانتا ہون تمکو
مگر خیر خواہ دین کا پس جب قریب ہو تم شہر ایلیا کے پس بلند کرو تم اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور سوال کرتا ہون مین
اللہ سے بواسطہ مرتبہ اسکے نبی اور صالحین سکنا سے بیت المقدس کے اس امر کا کہ آسان کرے اللہ تعالی اسکی فتح کو مسلمانون
پر پس لیا یزید نے نشان کو اور روانہ ہوئے وہ بارادہ بیت المقدس کے پھر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے شرحبیل بن حسنہ کاتب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بنایا انکے واسطے ایک نشان سیاہ اور سپرد کیا انکے اور ہمراہ کیے انکے پانچہزار سوار اہل یمن
حضر موت اور کملان اور طی اور خولان اور بنی عبس و ... اور کہا روانہ ہو تم یہانتک کہ پہنچو تم بیت المقدس کو پس اترو تم مع اپنے
لشکر کے اور نہ ملاؤ تم اپنے ساتھیون کو یزید بن ابی سفیان کے ساتھیون مین پھر بنایا تیسرا نشان اور وہ نشان سفید تھا اور سپرد کیا
مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور ساتھ کیے انکے پانچہزار سوار عرب مع قوم سفر وغیرہ سے اور روانہ کیا انکو پیچھے شرحبیل بن حسنہ کے
اور کہا کہ اترو تم بیت المقدس کی شہر پناہ پر اور ہو جگہ تمہاری اترنے کی دور تمہارے دونون ساتھیون سے اور بنایا چوتھا نشان اور
سپرد کیا مسیب بن نجبۃ الفزاری کو اور کہا انسے کہ جاملو اپنے بھائیون مین اور ساتھ کیے انکے پانچہزار سوار قوم نخع اور خثعم اور غطفان
اور فزارہ سے اور بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا قیس بن ہبیرۃ المرادی کے اور ساتھ کیے انکے پانچہزار سوار کو انکی قوم سے اور بنایا
چھٹوان نشان اور سپرد کیا عروہ مہلہل بن زید الخیل کے اور ساتھ کیے انکے پانچہزار سوار انکی قوم سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہی کہ تمام وہ لشکر جو روانہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب بیت المقدس کے تیس ہزار تھا اور روانہ ہوئے سرداران
لشکر چھ دن مین اس طرح سے کہ ہر سردار ایک ان مین روانہ ہوا تا کہ ڈراوین وہ دشمنان خدا کو ہر روز بسبب پہنچنے ایک سردار کے
لشکر کے اور جو پہلے ظاہر ہوا انپر یزید بن ابی سفیان تھے پس جب قریب ہوئے انسے تکبیر کہی انھون نے اور انکے ساتھیون نے اور سنا اہل بیت المقدس
نے تو انکی آوازون کا پس ہل گئے دل انکے اور چڑھے وہ شہر پناہ کے اوپر پس جب دیکھا انھون نے بجانب فلسطین امیر یزید بن ابی سفیان
کے نا خبر جانا انکو اور سمجھے کہ یہ کل تعداد لشکر مسلمانون کی ہی پس اترے یزید بن ابی سفیان مع اپنے ہمراہیون کے قریب باب اریحا کے اور آئے
دوسرے دن شرحبیل بن حسنہ اور تیسرے دن مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص پس اترے وہ باب غرب پر اور آئے چوتھے دن مسیب بن
نجبۃ الفزاری پس آگئے اتر طرف بیت المقدس کے اور آئے بعد انکے قیس بن ہبیرۃ المرادی پس اترے ساتھ اسکے اور عروہ بن مہلہل بن
زید الخیل پس اترے وہ قریب راہ رملہ سامنے محراب داود علیہ السلام کے عبداللہ بن عامر ربیعۃ الغفغانی نے بیان کیا ہے کہ نہین آیا اور اترا کوئی شخص
مسلمانون سے بیت المقدس پر مگر یہ کہ اترکر نماز پڑھی اسنے سامنے بیت المقدس کے اور تکبیر کہی اور دعا مدد اور فتح کی دشمنون سے
مانگی اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور باقی لوگ اور اولاد اور عورتین اور جانور اور جو خیر دی اللہ تعالی نے
جانورون اور مال سے وہی ٹھہرے اور نہین جدا ہوئے اپنی جگہ سے اور ٹھہرے اور توقف کیا مسلمانون نے تین دن اور اترے بیت المقدس
پہ اور نماز لیکن نہین لیتے تھے اندر آنے کو اور راہ دیکھتے تھے انکی طرف کے ایلچی کی پس نہین کلام کیا مسلمانون سے کسی نے وہان کے لوگون سے

مگر یہ کہ مضبوط کیں انھون نے دیوارین شہرپناہ کی ساتھ ڈھلواسیون اور تلوارون اور سپرون اور جوشنون کے ساتھ بڑے تکلفات کے
سیب بن نجبۃ الفزاری نے بیان کیا ہی کہ نہین تھا کوئی شہر بلاد شام سے جہان ہم نہین اُترے پس نہین دیکھا ہمنے زیادہ تر
پرتکلف اور باسامان کسی شہر کو بیت المقدس سے اور نہین اُترے ہم کسی قوم پر مگر یہ کہ فروتنی اور عاجزی کی انھون نے ہمارے مقابلے مین اور
داخل ہوا اُنمین رنج اور خوف مگر اہل ایلیا کے کہ ہم اترے اُنکے مقابلے مین تین دن پس کچھ بات چیت انھون نے ہمسے نہین کی پس جب چوتھا دن
ہوا کہا ایک مرد بدوی نے شرحبیل بن حسنہ سے کہ ای سردار آیا یہ قوم بہرے ہین جو نہین سنتے ہین یا گونگے ہین جو کلام نہین کرتے ہین یا
اندھے ہین جو نہین دیکھتے ہین چلو تم ہمکو لیکر اُنکی طرف ورنہ ناگہان در آؤ تم اُنپر پس جب ہوا چوتھا دن اور نماز صبح کی پڑھی مسلمانون نے
پہلے جو شخص سوار ہوا سردارون سے واسطے لڑائی بیت المقدس کے یزید بن ابی سفیان تھے اور ظاہر کیا انھون نے اپنے ہتھیارون کو اور نزدیک
ہوے وہ اُنکے شہرپناہ کے سامنے اور تحقیق لیا تھا انھون نے اپنے ہمراہ ایک مترجم کو کہ بیان کرتا تھا اُنسے جو کچھ وہ لوگ کہتے تھے پس ٹھہرے
یزید بن ابی سفیان سامنے شہرپناہ کے اس حیثیت سے کہ سنتے تھے وہ کلام اُنکا اور وہ خاموش تھے پس کہا یزید نے اپنے ترجمان سے کہ کہہ تو
اُنسے کہ سردار عرب کے تمسے کہتے ہین کہ کیا کہتے ہو تم قبول کرنے دعوت حق اور کلمہ صدق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین تا کہ بخشے ہمارا پروردگار
تمہارے گذرے ہوے گناہون کو اور بچاؤ تم اپنے خونون کو پس اگر انکار کرتے ہو تم اسکے کہنے سے اور نہین قبول کرتے ہو دعوت
اسلام کو پس تمہارے شہر کے واسطے صلح ہو سکتی ہی جیسا کہ صلح کی تمہارے غیرون نے جو سامان اور قوت مین تمسے بڑے ہین پس اگر انکار
کروگے ان دونون باتون سے پس آویگی تمپر ہلاکی اور ہوگی بازگشت تمہاری بجانب آتش دوزخ کے پس بڑھا مترجم نے انکی طرف اور کہا کہ
کون شخص مخاطب ہوتا ہی تم مین سے پس کلام کیا اُس سے ایک قس نے جو بالون کا بنا ہوا کپڑا پہنے تھا اور کہا اُسنے کہ مین مخاطب ہون اُنکی طرف سے
پس تم لوگ کیا چاہتے ہو پس کہا مترجم نے کہ یہ سردار ایسی ایسی باتین تمسے کہتے ہین اور بلاتے ہین تمکو بجانب دین اسلام کے پس اگر
انکار کرتے ہو تو تم قبول کرنے دین اسلام سے پس مصالحہ کرلو اپنے شہر اور جانون کے واسطے ساتھ اداے جزیہ کے ورنہ ہمارے تمہارے
بیچ مین لڑائی ہی پس پہونچایا قس نے اہل بیت المقدس کو گفتگو مترجم کی پس شور کیا انھون نے ساتھ اپنے کلمہ کفر کے اور کہا ہم اپنے دین سے
نہ پھرینگے اور مرجانا ہمکو آسان تر ہی پھرجانے دین سے پس آگاہ کیا مترجم نے یزید بن ابی سفیان کو انکی گفتگو سے پس آئے یزید بن ابی سفیان
سردارون کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو جواب قوم سے اور کہا کہ کس امر کے تم منتظر ہو انکے معاملہ مین انھون نے کہا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے
ہمکو اُنسے لڑنے کا حکم نہین دیا ہی بلکہ اُترنے کا حکم دیا ہی مگر ہم لکھتے ہین امین الامۃ کو پس اگر وہ حکم دینگے ہمکو لڑنے کا قوم سے تو ویسا ہی
کرینگے ہم پس لکھا یزید بن ابی سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح کو کیفیت جواب اہل بیت المقدس کی اور درخواست کی اُنسے پس لکھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اُنکو حکم لڑائی کا قوم سے اور یہ کہ مین بھی خط کے پیچھے تمہارے پاس روانہ ہوتا ہون اور بھیجا خط ساتھ میسرہ بن ناصح کے
پس جب پڑھا مسلمانون نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا خوش ہوے وہ اور رات گذرانی بانتظار صبح کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ مجھکو روایت پہونچی ہی کہ مسلمانون نے اُس شب کو ایسی خوشی مین گذرا کہ گویا وہ منتظر کسی آنے والے کے اپنے پاس ہین بسبب لڑائی
اہل بیت المقدس کے اور ہر سردار اپنے [illegible] فتح بیت المقدس کی چاہتا تھا پس جب روشن ہوئی صبح اذانین کہین مؤذنون نے اور نماز صبح کی

لڑائی بیت المقدس کی

پڑھی مسلمانون نے پس پڑھی یزید بن ابی سفیان نے ساتھ اپنے ہمراہیون کے یہ آیت یا قوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم
آخر تک پس روایت کی گئی ہے کہ ہر سردار نے اپنے ہمراہیون کے ساتھ یہی آیت نماز مین پڑھی گویا وہ ایک وقت پڑھے پس جب
فارغ ہوئے وہ نماز سے پکارا اُنھون نے کہ چلو آئی مخلوق خدا کی پس چلے سب بنو حمیر اور یمن کے لوگ نکلے واسطے لڑائی کے اور نکلے مسلمان
مثل شہد چاہ آور کے اور دیکھا اہل بیت المقدس نے مسلمانون کو اور ظاہر ہوئے وہ واسطے لڑائی مسلمانون کے اور چڑھایا اُنھون نے اپنی کمانون کو
اور چلایا مسلمانون پر اپنے تیرون کو اور تھے وہ تیر مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے پس بچاتے تھے مسلمان تیرون کو ساتھ سپرون کے اور صبح
غروب آفتاب تک تھا برابر اُنمین سخت لڑائی ہوتی رہی اور نہین ظاہر کرتے تھے وہ مسلمان کی طرف سے کسی طرح خوف اور دہشت کو اور نہین
امید وار کرتے تھے مسلمانون کو اپنے شہر مین پس جب غروب ہوا آفتاب پھرے مسلمان اپنے لشکر کی طرف اور نماز پڑھی اُنھون نے اور
اصلاح طعام شبینہ کیا پس جب فارغ ہوئے وہ اس سے کثرت سے روشن کیا آگ کو کہ لکڑیان انکو ممکن موجود تھین پس بعض قوم نماز
پڑھتے تھے اور بعض قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے اور بعض جناب باری کی درگاہ مین دعا اور زاری کرتے تھے اور بعض سوتے تھے بسبب
ہو پہنچنے مشقت لڑائی کے پس جب صبح ہوئی چلے مسلمان انکی طرف اور آمادہ ہوئے واسطے انکی لڑائی کے اور بکثرت ذکر اور تعریف اللہ تعالی
کی کی اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آگے بڑھے چلانے والے تیرون کے اور وہ تیر چلاتے تھے اور
ذکر اللہ تعالی کا اور تسبیح اسکی کرتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مسلمان دس دن لڑائی اہل بیت المقدس مین مصروف رہے
اور اہل بیت المقدس ظاہر کرتے تھے سرور کو اور انکے دلون مین مسلمانون کیطرف سے کچھ جنبش اور گھبراہٹ نہ تھی پس جب ہو گیا دسوان دن
ظاہر ہوا انپر نشان ابو عبیدہ بن الجراح کا حسب وعدہ بن سالم لیے تھے اور نشان کے پیچھے شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین گرد ابو عبیدہ رض
بن الجراح کے تھے اور خالد بن الولید انکی داہنی جانب اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما انکے بائین جانب تھے اور آگے میمنہ اور
شمال پس پر شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس جواب دیا انکو تمام قبائل نے اور واقع ہوا رعب اہل بیت المقدس کے دلون مین اور
رجوع کیا انکے قسیسون اور بطارقہ نے بجانب اس کنیسہ کے جو انکے نزدیک معزز اور نام اسکا قمامہ تھا پس جب پہنچے وہ اپنے بطریق کے
سامنے سلام اور سجدہ تعظیمی کیا اسکو پس کہا اُسنے کہ یہ کیا شور ہے جو مین سنتا ہون پس کہا اُنھون نے کہ تحقیق آئے ہین سردار قوم کے
ہماری طرف اور نزدیک ہوئے ہین ساتھ باقی مسلمانون کے پس شور انکے سبب سے ہے پس جب سنا بطریق نے یہ کلام اُنسے بدل گیا
رنگ اور متغیر ہو گیا چہرہ اسکا اور کہا اُسنے ہے ہے پس کہا اُنھون نے کہ یہ کیا بات ہے اُسنے کہا کہ قسم ہے حق انجیل کی کہ اگر ہین وہ سردار اُنکے
پس نزدیک آئی ہلاکی تمھاری اُنھون نے کہا کہ یہ کیونکر ہے بطریق نے کہا کہ جو علم ہمکو متقدمین سے بطور وراثت کے چلا آتا ہے اس سے ہمکو
معلوم ہوا ہے کہ جو شخص فتح کریگا زمین کو طول اور عرض مین وہ سرخ رنگ صحابی انکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے پس اگر
وہی آئے ہین تو کوئی راہ تمہارے واسطے انکی لڑائی اور تمکو طاقت مقابلے انکے کا ہرگز نہین ہے اور ضرور ہے کہ قریب ہون مین انسے
اور دیکھون انکی صفت کو پس اگر وہی ہین تو مین انسے مصالحہ کرونگا اور قبول کرونگا جس امر کا وہ ارادہ کرینگے اور اگر انکے سوا
کوئی اور ہین پس نہ سپرد کرونگا مین شہر کو کبھی اس واسطے کہ ہمارا شہر نہ فتح ہوگا مگر اس شخص کے ہاتھ سے جسکا ذکر مین نے تم سے کیا ہے

پھر اسکے گھیرا ہوا قسیس اور راہب اور شماسہ اسکے گرد تھے اور مانند کی تھیں صلیبان اُسکے سر اور کھولا تھا انجیل کو سامنے اُسکے اور گھیرے
تھے لیجار قہ گرد اُسکے اور چڑھے وہ شہر پناہ کی دیوار پر یہانتک کہ آئے وہ اُس رستہ کے نزدیک جس راہ سے ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ آئے تھے پس دیکھا بطریق نے مسلمانوں کی طرف اور مسلمان دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کو اور سلام کرتے تھے انپر اور
تعظیم کرتے تھے اُنکی پھر رجوع کی انھون نے بجانب لڑائی کے گویا کہ وہ شیر حملہ آور تھے پس پکارا مسلمانوں کو ایک شخص رومی نے جو بطریق کے
ساتھ چلتا تھا بموجب حکم بطریق کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ مسلمانوں کے باز رہو تم لڑائی سے یہانتک کہ سوال کریں ہم اور طلب خبر کی
کرین ہم تمسے پس توقف کیا مسلمانوں نے لڑائی میں پس پکار کر کہا اُسنے اُس شخص رومی نے زبان عربی میں کہ جانو تم اس امر کو کہ صفت اُس
شخص کی جو فتح کریگا ہمارے اس شہر اور سب شہرون اور زمین کو ہمارے پاس موجود ہے اور ہمکو معلوم ہے اگر پس وہی تمہارے سردار ہیں تو ہم تمسے
نہ لڑینگے بلکہ سپرد کر دینگے ہم شہر تمکو اور اگر وہ نہیں ہیں پس باز رہینگے ہم تمسے اور نہ سپرد کرینگے ہم شہر تمکو کبھی واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ جب سنا مسلمانوں نے کلام اُنکے مترجم کا آئے کچھ لوگ انمیں سے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اُس گفتگو سے جو انھوں نے سنی تھی
پس نکلے اور چلے اُنکی طرف ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح یہانتک کہ اُنکے سامنے آ کھڑے ہوئے اور دیکھا انھوں نے ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور تحقیق کیا اُنکی صورت کو
پس کہا بطریق نے اہل بیت المقدس سے کہ یہ وہ شخص نہیں ہیں پس خوش ہو تم اور لڑو اپنے دین کے واسطے پس جب سنا انھوں نے اُسکے کلام کو بلند کیا
انھوں نے اپنی آوازوں کو اور آشکار کیا اپنے کلمۂ کفر کو اور متوجہ ہوئے وہ بجانب لڑائی کے درانحالیکہ لڑتے تھے وہ سخت لڑائی اور چلا گیا
بطریق بجانب کنیسہ قمامہ کے اور کچھ کلام نہیں کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے بلکہ حکم کیا اُسنے اپنی قوم کو لڑائی کا اور پھرے اُسی وقت
ابو عبیدہ بن الجراح بجانب اپنے ہمراہیون کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیا حال گذرا تمہارا اے سردار ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میں کچھ نہیں
جانتا ہوں سوائے اسکے کہ میں گیا تھا اُنکی طرف جیسا کہ تم نے دیکھا ہے اور قریب ہوا اور دکھائی دیا مجھکو ایک شیطان اُنکے شیاطین سے جو اُنکو گمراہ
کرتے ہیں پس نہیں تھا وہ مگر یہ کہ دیکھا اُسنے میری طرف یہانتک کہ اُسکی ساتھ اُن سبھوں نے شور کیا پھر چلا گیا وہ اُنکے پاس سے اور کچھ
کلام نہیں کیا اُسنے مجھسے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قریب ہے کام اس بات میں اُنکے نزدیک کوئی تجویز اور رائے ہو کہ واقف ہونگے ہم اسکے بعد اُسکے
اور جانینگے ہم خبر اسکی بعد فرصت کے پھر پکارا خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں کو اور حکم کیا اُنکو لڑنے کا واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہے کہ آنا اور اُترنا مسلمانوں کا بیت المقدس پر ایام جاڑون و سردی میں تھا اور جاتا تھا اور دیکھو نے کہ مسلمان طاقت رکھینگے
ٹھہرنے کی راوی نے بیان کیا ہے کہ چلے مسلمان اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنپر اور نکلے تیر انداز لوگ اہل یمن سے اور تحقیق کمانیں اُنکی درختان کوہی کی
جنکا تیر بہت پلا کرتا تھا اور لپیٹ لئے وہ درانحالیکہ کھینچتے تھے کمانوں کو تھے زمین کے بھل اور چلایا انپر تیرون کو اور رومی کہ چھپتے تھے
گوند دار تھے تیروں سے بسبب اپنی بے پروائی کے تیروں سے یہانتک کہ دیکھا مسلمانوں نے تیروں کو کہ اوندھا کر دیتے تھے آنکھ سر دن
بھل رینگتے تھے اُنکی پشتوں سے عون بن مصلی نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کے ہے خوبی تیر کاری عرب یمن کی اور تحقیق دیکھا میں نے اُنکو کہ
وہ تیر چلاتے تھے اور رومی نیچے گرتے تھے شہر پناہ کی دیوار سے مثل بارش قطرات پانی کے پس جب دیکھا اُنھوں نے تیروں کے کارگر ہونے کو حیلہ کیا
تیروں سے اور مضبوط کیا انھوں نے واسطے تیروں کے شہر پناہ کو ساتھ ڈھالوں اور چمڑوں اور نمدے اور کپڑوں سے جو باز رکھتے تھے انسے تیروں کو اور

لڑائی تیراندازان
بیرون
سخت سرما
بیت المقدس کے

دیکھا مین نے ضرار بن الازور کو کہ آئے بجانب برج کے دروازے شہر پناہ کے اوپر ایک بڑا بطریق تھا جسکے سر پر سونے کی صلیب تھی اور
گرد اسکے غلام کرتے پہنے ہوئے اور انکے ہاتھون مین عمود اور کمانین چڑھی ہوئی تھین اور بطریق لوگون کو لڑائی پر ترغیب دیتا تھا
پس دیکھا مین نے ضرار کو کہ قصد کیا اسکی طرف اور وہ چھپتے تھے اپنی ڈھال کے نیچے یہانتک کہ وہ نزدیک پہونچے اس برج کے
جسپر وہ بطریق تھا پھر چلایا انھون نے اپنے تیر کو بطریق پر پس دیکھا مین نے تیر کو کہ نکلا اور برج اونچا تھا پس کہا مین نے کہ کیا کام کریگا یہ تیر تا
بکام پہونچنے کے اس دیوار تک اور کیا کارگر ہوگا اس کافر پر حالانکہ اسپر زرہ وغیرہ سامان جنگ ہے پس قسم کہتا ہون مین کہ پڑا تیر اسپر پس
پھیر دیا اسکو بجانب اسفل اُنکی شہر پناہ کے پس سنا مین نے واسطے قوم کے ایک بڑی آواز ڈرانے والی کو پس جانا مین نے کہ مار ڈالا ضرار نے اس بطریق
کو اپنے تیر سے اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ لڑتے رہے اہل بیت المقدس سے چار مہینے کامل اور کوئی دن ایسا نہ تھا جسمین سخت لڑائی نہین
ہوتی تھی اور مسلمان صبر کرنے والے تھے سردی اور پانی اور برف پر پس جب دیکھا اہل بیت المقدس نے شدت محاصرہ اور اس چیز کو جو نازل ہوئی
اوپر مسلمانون سے گئے وہ لوگ بجانب قمامہ کے اور ٹھہرے وہ سامنے اپنے بطریق کے اور سجدہ تعظیمی کیا اُسکے سامنے اور کہا کہ ای ہمارے سردار ہمی
ہو گیا ہمپر محاصرہ ان عربیکا اور ہم امید رکھتے تھے کہ آویگی ہمارے پاس کمک بادشاہ کی اور بتحقیق بادشاہ ہمسے بیٹک بذات خود بشکست اٹھانے
اپنے لشکر کے اور کوئی دن ہمپر ایسا نہین گذرتا ہی جسمین بہت لوگ ہمارے مارے نہین جاتے ہین اور انکے بھی لوگ مارے جاتے ہین مگر یہ کہ وہ لوگ
زیادہ تر خواہش مند لڑائی کے ہمسے بیچ زندگانی کے اور جس دن سے کہ وہ ہمپر اترے ہین کوئی ایک کلام بھی ہمنے اُنسے نہین کیا ہی اور نہ انکے
کلام کا جواب پایا ہی بسبب نا خبر جانتے کے انکو اور بتحقیق دور ہو ہی چھپانا حال کا اور سخت دشوار ہو گیا کام ہمارا اور ہم چاہتے ہین تمھسے چل تو
قریب قوم مسلمانون کے اور دیکھ اور دریافت کر تو کہ وہ ہمسے کس امر کے خواہان ہین پس اگر ہوگا امر دشوار تو کھولدینگے ہم دروازون کو اور نکلینگے ہم
انکے مقابلے کو پس یا سب ہم مار ڈالے جاوینگے یا شکست دیوینگے ہم انکو پس منظور کیا بطریق نے انکی درخواست کو اور ظاہر کیا اسنے اپنے لباس کو
اور چڑھا وہ شہر پناہ کی دیوار پر اور اٹھائی گئی صلیب اسکے سامنے اور کھڑے ہوئے قسیس اور راہب سب لوگ گرد اسکے جنکے ہاتھون مین انجیلین کھلی ہوئین تھین اور
انگیٹھیان دھونی کی تھین اور آیا بطریق اسجگہ پر جہان ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اترے تھے اور پکار کر کہا انمین سے ایک مرد فصیح زبان نے
ساتھ زبان عربی کے کہ ای گروہ عرب کے عمدہ شخص دین نصرانیت اور خلاصہ شریعت اس دین کا آیا ہی تمسے گفتگو کرنے کو پس بھیجو ایک ہمارے آوے سردار
تمھارا پس آگاہ کیے گئے ابو عبیدہ بن الجراح انکے کلام سے پس پھر آئے وہ چلتے ہوئے اسکی طرف اور ایک جماعت صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی گرد انکے تھی اور مترجم انکا انکے ساتھ تھا پس جب آکر ٹھہرے وہ سامنے انکے کہا ابو عبیدہ بن الجراح کے مترجم نے کہ کیا چاہتے ہو تم اور کیا مانگتے ہو تم
یہ سردار عرب کے ہین جو تمھاری طرف آئے ہین بطریق نے مترجم سے کہا کہ کہہ تو انسے کہ ہمسے تم کیا چاہتے ہو پس تحقیق شہر ارض مقدس ہی اور جسنے اسکا
ارادہ کیا قریب ہی کہ اللہ تعالی اسپر غضب اور اسکو ہلاک کریگا پس آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
مترجم سے کہ کہہ تو انسے کہ ہم جانتے ہین اس امر کو کہ یہ شہر بزرگ ہی اور اسی شہر سے تشریف لے گئے تھے معراج کو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نزدیک
ہوئے تھے اپنے پروردگار سے پس قریب ہوئے تھے وہ بقدر دو گوشہ کمان کے بلکہ کمتر اس سے اور یہ شہر معدن انبیا اور انکی قبرین اسمین ہین اور ہمکو نسبت
تمھارے اس شہر کے ساتھ زیادہ استحقاق ہی اور ہم برابر اترے رہینگے یا مالک کردیگا اللہ تعالی ہمکو اس شہر کا جیسا کہ مالک کر دیا ہی اسنے ہمکو

ذکر دوبارہ محاصرہ اہل بیت المقدس کا

نے اس شہر کا بطریق نے کہا کیا چیز تم ہم سے چاہتے ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو ہم چاہتے ہیں وہ ایک بات ہے تین باتوں سے پہلے یہ ہے کہ
کہو تم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس اگر قبول کرو گے تم اس کلمہ کو تو ہمارا تمہارا حال یکساں ہو جاویگا بطریق نے
کہا کہ یہ کلمہ بڑا ہے اور ہم قائل ہیں سب کے مگر یہ کہ تمہارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مقر نہیں کہ وہ رسول اللہ کے ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا
کہ جھوٹا ہے تو اے دشمن خدا اور تو کبھی اللہ کی وحدانیت کا قائل نہیں ہے حالانکہ خبر دی ہے ہمکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اس امر کی کہ تم یہ
کہتے ہو المسیح ابن اللہ لا الہ الا اللہ سبحانہ وتعالی عما یقولون الظالمون علوا کبیرا بطریق نے کہا کہ اس بات کو ہم کبھی منظور نہ کرینگے پس
دوسری بات کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ دوسری بات یہ ہے کہ مصالحہ کر لو تم اپنے شہر کے واسطے اور دو ہمکو جزیہ درانحالیکہ تم حقیر و
ذلیل ہونے والے ہو جیسا کہ تمہارے سوا اور شام کے سب لوگوں نے ہمکو جزیہ دیا ہے بطریق نے کہا کہ یہ بات پہلی بات سے زیادہ بڑی اور دشوار ہے
ہم پر اور کبھی ذلت اور حقارت گوارا نہ کرینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس نہ جدا ہونگے ہم تمہاری لڑائی سے یا فتحیاب کریگا اللہ تعالی ہمکو تم پر
لونڈی غلام بناوینگے ہم تمہاری عورتوں اور اولاد کو اور مار ڈالینگے ہم تم میں سے اس شخص کو جو مخالفت کریگا کلمہ حق سے اور قیام کریگا
کلمہ کفر پر بطریق نے کہا کہ ہم اپنا شہر نہ سپرد کرینگے یا ہم سب کے سب ہلاک ہو جاوینگے اور کیونکر ہم سپرد کرینگے اپنے شہر کو حالانکہ اسمیں مہیا کیا ہے
ہمنے سامان حصار کا اور ہیں اچھا سامان اور سخت اور شدید لوگ ہیں اور نہیں ہیں مثل ان لوگوں کے جنکو ملاقی ہوئے تم اہل شہروں سے اور
انھوں نے اقرار ادائے جزیہ کا تمسے کر لیا کہ اس قوم پر مسیح نے غضب کیا ہے پس ذلیل ہو گئے وہ تمہاری اطاعت میں اور ہم اپنے شہر میں جس وقت
سوال اور دعا کرتے ہیں مسیح سے قبول کرتے ہیں وہ ہماری دعا کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تو جھوٹا ہے اے دشمن خدا کے مسیح
ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام خلقہ اللہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون پس کہا بطریق نے کہ ہم اپنے دین و
اعتقاد سے نہ پھرینگے پس کہا اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین بطریق نے کہا کہ میں قسم مسیح کی کہتا ہوں
کہ اگر تم تیس برس بھی ہمپر اترے رہو گے تو کبھی ہمارے شہر کو نہ فتح کر پاؤ گے اور نہ فتح کریگا ہمارے شہر کو مگر ایک مرد جسکی تعریف ہم اپنی کتابوں میں لکھی
پاتے ہیں اور وہ صفات تم میں نہیں ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا صفت ہے اسکی جو تمہارا شہر فتح کریگا بطریق نے کہا ہم اسکی صفت کو
تمسے نہ بیان کرینگے مگر ہم پاتے ہیں اسکو اپنی کتابوں اور علم میں اس طرح سے کہ جو شخص فتح کریگا اس شہر کو وہ صحابی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
نام انکا عمر بن الخطاب اور وہ مشہور بہ فاروق اور وہ بہت سخت مرد ہونگے کہ نہ ڈراویگی انکو اوپر اللہ کے کاموں میں ملامت کسی ملامت
کرنے والے کی اور ہم انکی صفت تم میں نہیں دیکھتے ہیں پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس بات کو بطریق کی گفتگو سے ہنسے اور وہ
کہا انھوں نے فتحنا البلد ورب الکعبۃ پھر کہا بطریق سے کہ اگر انکو دیکھے تو پہچان سکتا ہے اسنے کہا ہاں اور کیونکر میں انکو نہ پہچانوں گا
حالانکہ صفت انکی اور شمار انکے نسب کے اور نشانیاں انکی ہمکو معلوم ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہے خدا کی وہی ہمارے خلیفہ اور
صحابی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں بطریق نے کہا کہ جب یہ بات ہے اور ہمکو معلوم ہو گئی صداقت ہمارے قول کی پس بچا لو تم
خونریزی کو اور کہلا بھیجو اپنے خلیفہ کو کہ وہ یہاں آویں پس جس وقت ہم انکو دیکھینگے اور ثابت و محقق ہو جاویگی ہمکو پہچان اور صفت انکی تو کھولدینگے
ہم انکے واسطے دروازہ شہر کو اور جزیہ دیوینگے ہم انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو میں قریب انکے پاس یہاں آنے کے واسطے کہلا بھیجونگا

آیا تم دوست رکھتے ہو لڑائی کو اپنے ساتھ یا باز رہنے کو تمسے بطریق نے کہا کہ ای گروہ عرب کے تم نہین چھوڑتے ہو اپنے ظلم اور جبر کو کہتے ہو یہی بات تمسے کبھی دور ہونے کے واسطے بچانے خونریزی کے اور تم لڑائی کے خواہان ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لڑائی مرغوب تر ہی ہمارے دلون کو زندگانی سے امید رکھتے ہین ہم لڑائی کے سبب سے بڑے مرتبہ اور بخشش کی اپنے پروردگار کی طرف سے پھر رجعت کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا انھون نے مسلمانون کو باز رہنے کا لڑائی سے پھر گیا اور آگاہ کیا انکو بطریق کی گفتگو سے اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور کہا انھون نے کہ ای سردار تم ایلیا ہی کرو اور لکھو تم امیر المومنین کو یہ حال پس شاید وہ روانہ ہون ہماری طرف کو اور فتح کرے اس شہر کو اللہ ہمیر پس اسی وقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب من عامله علی الشام ابی عبیدة عامر بن الجراح اما بعد سلام اللہ علیک فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو واصلی علی نبیہ واعلم یا امیر المومنین انا منازلون لاہل مدینة ایلیا نقاتلہم کل یوم ویقاتلونا ولقد یلقی المسلمون مشقة عظیمة من البرد والامطار الا انہم صابرون علی ذلک یرجون رحمة اللہ عز وجل بذلک فلما کان فی الیوم الذی کتبنا الیک انہ اشرف علی بطریقہم الذی یعظمونہ قال انہ یجد فی کتبہم لا یفتح بلدہم الا صاحب امرنا وانہ یعرفہ لصفتہ وقد سالنا حقن الدماء وان تیسر النیاد وتجئ بنفسک فلعل اللہ ان یفتح ہذہ البلدة علی ایدیک والسلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کون شخص لیجائیگا میرے خط کو بجانب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور مزدوری اسکی اللہ پر ہی پس جلدی کی جواب مین میسرہ بن مسروق العبسی نے اور کہا انھون نے کہ ای سردار مین ایلچی ہونگا اور واپس آؤنگا ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے اگر چاہا اللہ تعالی نے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لو تم خط کو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین پس لیا خط کو میسرہ بن مسروق نے اور سوار ہوئے وہ اپنی اونٹنی پر اور برابر کوشش کرتے رہے چلنے مین یہانتک کہ آئے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس داخل ہوئے وہ رات کے وقت اور آئے مسجد شریف مین اور سلام کیا قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پھر آئے وہ ایک جگہ مسجد مین اور سو رہے حالانکہ کئی راتین انکو گذری تھین کہ وہ نہین سوئے تھے پس لگ گئین آنکھین انکی پس نہین بیدار ہوئے وہ مگر حضرت عمر کی اذان سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعلان کرتے تھے اذان مین پس جب اذان کہی انھون نے داخل ہوئے وہ مسجد مین اور وہ یہ کہتے تھے الصلوة رحمکم اللہ میسرہ نے بیان کیا ہی کہ اٹھ کھڑا ہوا مین اور وضو کیا مین نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز صبح کی پڑھی مین نے پس جب پھرے وہ نماز سے کھڑا ہوا مین انکے سامنے اور سلام کیا مین نے انکو پس جب دیکھا انھون نے مجکو مصافحہ کیا مجھسے اور خوش ہوئے اور کہا انھون نے کہ میسرہ ہین قسم پروردگار کعبہ کی اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی ای بیٹے مسروق کے مین نے کہا کہ ای امیر المومنین بہتری اور سلامتی ہی پھر دیا مین نے انکو خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پس لوٹا یا انھون نے خط کیا اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس خوش ہوئے مسلمان اسکے مضمون سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کیا رائے دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس بارہ مین جو مجکو امین الامة نے لکھا ہی پس سب کے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور کہا انھون نے کہ ای امیر المومنین اللہ تعالی نے ذلیل کیا رومیون کو اور نکالا انکو ملک شام سے اور مدد و غلبہ دیا مسلمانون کو اوپر انکے اور محاصرہ کیا ہی ہمارے ساتھیون نے ایلیا کا اور تنگی مین ڈالا ہی انکو اور ہر روز انکی ذلت اور سستی اور دہشت بڑھتی جاتی ہی پس اگر ٹھہرے رہوگے

تم یہان اور نجاؤ گے تم انکی طرف جائینگے وہ کہتے تھے انکے کام کو خفیف اور سبک جانا ہی پس شہر نکلینگے وہ مگر اندک مدت یہانتک کہ اختیار کرینگے وہ ذلت اور حقارت کو اور ادا کرینگے جزیہ کو اپس جب سُنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے کلام کو دعاے جزاے خیر دی انکو اور کہا مسلمانون سے کہ آیا اس راے کے سوا اور کوئی راے بھی تم لوگون کے نزدیک ہی پس کہا حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ ہان میری راے اس راے کے خلاف ہی اور مین ظاہر کرتا ہون اُسکو رحمت کرے اللہ تم پر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا ابا الحسن وہ کیا راے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قوم نے درخواست کی ہی تمھارے آنے کی اور انکی درخواست مین فتح ہی اور بنا ہی کہ مسلمانون کے واسطے صورت فتح کی ہوا اور بتحقیق اُٹھایا ہی مسلمانون نے بڑی سختی کو سردی اور لڑائی اور طول مقام سے اور میری راے یہ ہی کہ اگر تم روانہ ہوگے انکی طرف کو تو فتح کریگا اللہ تعالی شہر کو تمھارے ہاتھون پر اور ہوگا تمھارے چلنے مین بڑا اجر ہر پیاس اور بھوک مین اور ہر جنگل کے کاٹنے اور پہاڑ کے چڑھنے مین یہانتک کہ پہونچو گے تم انپر پس جس وقت نہ پہونچو گے تم انپر ہوگی تمھارے اور مسلمانون کے واسطے اطمینان اور آرام اور بہتری فتح اور مین بے خوف نہین ہون اس امر سے کہ اگر مایوس ہو جاوینگے وہ لوگ تمھارے آنے اور قبول کرنے صلح سے تو جنگل مارینگے اور پکڑینگے وہ شہرون کو اور آویگی مدد انکی بطارقہ اور طاغیہ کے پاس سے پس آویگی اسوجہ سے مسلمانون پر سختی اور بلا اسواسطے کہ بیت المقدس اُنکے نزدیک بزرگ اور معظم ہی اُسی کا وہ حج کرتے ہین اور نہین پھیرتے ہین وہ اس سے اور بہتر یہی ہی کہ تم روانہ ہو انکی جانب کو پس خوش ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے اور کہا اُنھون نے کہ نظر کی عثمان رضی اللہ عنہ نے بجانب مکر کے واسطے دشمن کے اور نظر کی علی رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کے حال مین اور دعاے جزاے خیر دی انکو اور کہا انھون نے کہ نہ اختیار کرونگا مین مگر علی رضی اللہ عنہ کے مشورے کو کہ نہین دیکھا مین نے انکو مگر نیک مشورہ اور مبارک صورت پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم کیا لوگون کو واسطے درستی سامان روانگی کے اپنے ساتھ پس خوش ہوئے مسلمان اس سبب سے اور درستی سامان کی مسلمانون نے اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین پس چار رکعت نماز کی پڑھی مین پھر آئے بجانب قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور چھوڑا اپنی طرف سے مدینہ طیبہ مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور رخصت ہو چلے وہ مدینہ منورہ سے اور لوگ انکی مشایعت کرتے تھے اور رخصت کرتے تھے انکو اور سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے سرخ اونٹ پر جسپر لٹکتے تھے ایک مین ستو دوسرے مین چھوہارے بھرے تھے اور انکے سامنے ایک مشک بھری ہوئی پانی کی تھی اور پشت پر انکے ایک بڑا لنگر کھانے کا تھا اور نکلی انکے ساتھ ایک جماعت صحابہ کی جو یرموک کی لڑائی مین حاضر ہوئی تھی پھر پلٹ گئے تھے بجانب مدینہ منورہ کے اور منجملہ انکے زبیر بن العوام اور عبادہ بن صامت تھے اور روانہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب بیت المقدس کے اور وہ جب کسی منزل مین پہونچتے تھے تو نہین کوچ کرتے تھے وہان سے مگر بعد نماز صبح کے پس جب فارغ ہوتے تھے نماز سے متوجہ ہوتے تھے بجانب مسلمانون کے اور حمد و ثنا اللہ کی بیان کرتے تھے ان کلمات سے الحمد للہ الذی اعزنا بالاسلام وخصنا بنبیہ علیہ السلام وہدانا من الضلالۃ وجمعنا من بعد الشتات علی کلمۃ التقوی والف بین قلوبنا ونصرنا علی عدونا ومکن لنا فی بلادہ وجعلنا اخوانا متحابین فاحمدوا اللہ عباد اللہ علی ہذہ النعمۃ واسالوہ المزید منہا والشکر علیہا وعلی ما اصبحتم تتقلبون فیہ من النعمۃ السابغۃ والمنن الظاہرۃ فان اللہ یزید المستزیدین والراغبین فیما لدیہ ویتم نعمتہ علی الشاکرین پھر لیتے تھے حضرت عمر کلسے کو اور بھرتے تھے اسکو ستو سے اور بچھاتے تھے گرد اسکے خرمون کو اور کہتے تھے مسلمانون سے کہ کھاؤ تم کو اللہ رحمت کرے اللہ تم پر اور کھلاتے تھے خود اور

کھاتے تھے مسلمان ساتھ انکے پھر کوچ کرتے تھے پس برابر اسی طرح سے وہ کوچ کرتے تھے عمرو بن مالک عبسی **بیان** کیا ہے کہ تھا میں ہمراہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے جس وقت کہ وہ روانہ ہوئے تھے بجانب ملک شام کے پس گذرے اثنائے راہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک پانی پر جسکی
مالک قوم جذام تھی اور اُسپر ایک گروہ جذام کا اترا تھا اور جگہ پانی کی ذات المنار کے نام سے پکاری جاتی تھی پس اُترے مسلمان بیچ
پس اسی حال میں کہ تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گرد اُنکے تھے کہ آئی اُنکے پاس ایک قوم جذام کی
پس کہا اُنھوں نے کہ ای عمر ہمارے نزدیک ایک مرد ہے جسکی دو زوجہ ہیں اور وہ دونوں بہنیں ہیں ایک ماں باپ سے پس خشمناک ہوئے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ لاؤ تم اُس مرد کو پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ دونوں عورتیں کون ہیں اُسنے کہا میری زوجہ ہیں حضرت نے کہا کیا ان
دونوں میں کوئی قرابت ہے اُسنے کہا ہاں وہ دونوں حقیقی بہنیں ایک ماں باپ سے ہیں پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ دین تیرا کیا ہے آیا تو مسلمان
نہیں ہے اُسنے کہا کہ میں مسلمان ہوں حضرت عمر نے کہا آیا نہیں جانا تو نے کہ یہ صورت حرام ہے تجھپر آیا نہیں فرمایا ہے اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں وان
تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف اس مرد نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میں اس امر کو نہیں جانتا ہوں کہ وہ دونوں مجھپر حرام ہیں پس خشمناک ہوئے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ اور کہا تو جھوٹا ہے قسم ہے خدا کی کہ وہ تجھپر حرام ہیں ہر آئینہ چھوڑ دے راہ ایک کی ان دونوں سے ورنہ میں تیری گردن مارونگا
اُس مرد نے کہا کہ آیا آغاز کار تمھارا مجھی پر ہے میری زوجہ کے مقدمہ میں یہ ایسا دین ہے کہ نہیں پہونچا میں اسمیں کسی بہتری کو ہر آئینہ تھا میں
بے نیاز اسمیں داخل ہونے سے پس کہا حضرت عمر نے اُس سے کہ نزدیک آ تو میرے پس نزدیک ہوا وہ اُنسے پس مارے حضرت عمر نے چند درّے اُسکے
سر پر اور کہا آیا گالی دیتا ہے اور بُرا کہتا ہے تو اسلام کو ای دشمن خدا کے اور دشمن اپنی جان کے حالانکہ یہ وہ دین ہے جسکو پسند کیا ہے اللہ تعالی نے
اپنے فرشتوں اور پیغمبروں اور بہترین لوگوں کے واسطے چھوڑ دے تو نہیں تو تجھپر راہ ایک کی ان دونوں سے ورنہ میں حد افترا کی تجھپر جاری
کرونگا اُس مرد نے کہا کہ میں کیا کروں حالانکہ میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں مگر قرعہ ڈالو تم دونوں کے بیچ میں پس جسپر قرعہ پڑے وہ
میری ہے اور میں اُسکا ہوں اگرچہ میں دونوں کا دوست رکھنے والا ہوں پس قرعہ ڈالا حضرت عمر نے ان دونوں عورتوں پر اور پڑا قرعہ تین مرتبہ ایک پر
اُن دونوں سے پس لیا اُس مرد نے ایک کو اور چھوڑا دوسری کو پھر آئے حضرت عمر اُسکے سامنے اور کہا کہ سُن ای مرد اور نگاہ رکھ اس امر کو جو میں تجھسے
کہتا ہوں کہ جو شخص داخل ہو ہمارے دین میں پھر رجوع کرے اُس دین سے تو ہم اسکو مار ڈالتے ہیں اور دور تو جدا ہونے سے اسلام اور اسی امر سے کہ خبر پہونچی
مجھکو تیری بارہ میں یہ کہ شب گذرانی تو نے ساتھ بہن اپنی زوجہ کے پس اگر تو ایسا کریگا تو میں تجھکو سنگسار کرونگا **راوی** نے **بیان** کیا ہے
کہ روانہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مقام سے یہانتک کہ پہونچے ایک قبیلہ پر بنی مرہ سے پس اُسی وقت دیکھا اُنھوں نے ایک قوم کو
کہ کھڑے کیے گئے ہیں وہ آفتاب میں دریں حالیکہ سختی کیجاتی ہے اُنپر حضرت عمر نے کہا کہ ان قوم کا کیا حال ہے جو اُنپر سختی کیجاتی ہے لوگوں نے کہا
کہ اُنکے ذمہ خراج ہے پس اسی کے مطالبہ میں اُنپر سختی کیجاتی ہے پھر حکم کیا حضرت عمر نے اُنکے چھوڑ دینے کا اور کہا کہ وہ لوگ کیا کہتے ہیں لوگوں نے
کہا کہ وہ لوگ عذر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نہیں پاتے ہیں کہ جو ادا کریں ہم خراج کو حضرت عمر نے کہا کہ چھوڑ دو انکو اور نہ تکلیف دو انکو
اُس چیز کی کہ جسکی وہ طاقت نہیں رکھتے ہیں پس بتحقیق میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے لا تعذبوا الناس فان الذین
یعذبون الناس فی الدنیا یعذبہم اللہ یوم القیامۃ پھر روانہ ہوئے حضرت عمر یہانتک کہ جب آئے وہ وادی القری میں آگاہ کیا لوگوں نے

انکو اس حال سے کہ یہان ایک پیر مرد ہی اور اُسکی ایک زوجہ ہی اور اُسی بوڑھے کا ایک شخص دوست ہی پس کہا اُس بوڑھے سے اُسکے دوست نے کہ آیا
ہوسکتا ہی تجھسے یہ امر کہ مقرر کرے تو اپنی زوجہ مین میرے واسطے حصہ کو اور مین تیرے اونٹون کو چراؤنگا اور پانی پلاؤنگا اور اُنکی نگاہبانی کرونگا
اور زوجہ تیری ایک دن رات میرے حصہ مین ہیگی اور ایک دن رات تیرے حصہ مین پس کہا اُس بوڑھے نے کہ منظور کیا مین نے اس امر کو پس جب خبر
پہونچی اس حال سے حضرت عمر کو حکم دیا حضرت عمرؓ نے اُنکے حاضر کرنے کا پس حاضر کیے گئے وہ دونون پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ سختی ہو تم دونون پر تمھارا
دین کیا ہی اُنھون نے کہا کہ ہم مسلمان ہین پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ کیا بات ہی تم دونون کی جو مین نے سنی ہی اُنھون نے کہا کہ وہ کون بات ہی حضرت
عمرؓ نے جو سنا تھا اُس سے اُنکو آگاہ کیا پس کہا بوڑھے نے کہ سچ ہی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آیا نہین جانا تمنے کہ یہ امر حرام ہی دین اسلام مین افسوس ہی تجھپر اور
اُس خبر پر جسنے اس امر قبیح کی طرف تجکو بلایا ہی پس کہا اُسنے کہ مین مرد بوڑھا مُسن ہون اور ضعیف ہوگیا ہون اور میرے کوئی اولاد نہین ہی جسپر
اعتماد اور بھروسا کرون اور کہا مین نے کہ یہ شخص کفایت کریگا میرے اونٹون کے چرانے اور پانی پلانے کو اور اعانت کریگا میری درماندگی
اور مقرر کرونگا مین اُسکے واسطے حصہ اپنی زوجہ سے اور اب کہ مین واقف ہوگیا ہون اس امر کے حرام ہونے سے پس الساعة کرونگا مین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لے تو ہاتھ اپنی زوجہ کا نہین ہی کسی کو تجھپر کوئی راہ اس باب مین پھر کہا حضرت عمرؓ نے اُس جوان سے کہ ڈر تو اس عورت کے
نزدیک جانے سے پس اگر خبر پہونچیگی مجکو اس امر کی تو مین تیری گردن مارونگا پھر کوچ کیا حضرت عمرؓ نے بارادہ بیت المقدس کے یہانتک کہ قریب پہونچے
آغاز ملک شام سے اسلم بن برقا نے جو حضرت عمر کے غلام تھے بیان کیا ہی کہ جب پہونچے ہم شام مین دفعةً دیکھا ہمنے ایک چھوٹی جماعت کو
مسلمانون سے پس کہا حضرت عمرؓ نے زبیر سے کہ ای عبداللہ جلد جاؤ تم اور دیکھو کہ یہ گروہ کیسا ہی پس جلد گئے زبیر اس گروہ کی طرف پس جب
نزدیک گئے تو دیکھا اُس گروہ کو کہ وہ اہل یمن ہین جنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے دریافت خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجا تھا زبیر نے
بیان کیا ہی کہ سلام کیا اُن لوگون نے مجکو اور کہا اُنھون نے کہ ای جوان تم کہان سے آتے ہو مین نے کہا کہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
آتا ہون اُنھون نے کہا کیونکر چھوڑا ہی تمنے وہان کے لوگون کو مین نے کہا ساتھ نیکی اور بہتری کے اُنھون نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کام کیا
آئینگے وہ ہماری طرف کو یا نہین مین نے کہا کہ تم کون لوگ ہو اُنھون نے کہا کہ ہم قوم عرب ہین اور بھیجا ہی ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے تاکہ
دریافت کرین اور پہونچاوین ہمکو خبر حضرت عمرؓ کی راوی نے بیان کیا ہی کہ پھرے زبیر بعد اس گفتگو کے بجانب حضرت عمرؓ کے اور بیان کیا
اُنسے پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ خاموش ہو ای عبداللہ اور آئے بعد اُنکے اُنکے پیچھے والے لوگ پس سلام کیا اُنھون نے ہمپر اور پوچھا حال
حضرت عمرؓ کا پس کہا ہمنے اُنسے کہ یہ حضرت عمر ہین پس کیا تم چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ای امیر المومنین تحقیق بیدار رہین آنکھین اور بلند ہوئین
گردنین بسبب طول مدت کے بجانب تمھارے آنے کے پس شاید کہ اللہ فتح کرے ہمپر بیت المقدس کو راوی نے بیان کیا ہی کہ پھر چلے وہ لوگ
اپنی پشتون کی طرف یہانتک کہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر مین اور پکار کر کہا بلند آواز سے کہ خوش ہو ای گروہ مسلمانون کے
حضرت عمر کے آنے سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جنبش مین آئے لوگ اور قصد کیا سبھون نے سوار ہونے کا واسطے استقبال حضرت عمرؓ کے پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہی میری طرف سے ہر مرد کو کہ نہ نکلے کوئی اپنی جگہ سے پھر چلے ابو عبیدہ بن الجراح ساتھ تھوڑے لوگون کے مہاجرین
اور انصار سے یہانتک کہ پہونچے وہ اور ہمراہی اُنکے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور دیکھا حضرت عمرؓ نے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے کہ

وہ سوار تھے ایک مادہ شتر جوان پر جو بیٹھی گئی تھی کملیم قطوانی سے اور باگ اسکی بالون کی تھی اور ابو عبیدہ بن الجراح اپنے ہتھیارون سے مسلح تھے پس
جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت عمرؓ کو بٹھایا اُنھون نے اونٹنی کو اور بٹھایا حضرت عمرؓ نے اپنے اونٹ کو اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور سامنے آئے
مسلمان اُنکا لیکہ سلام کرتے تھے حضرت عمرؓ کو پھر سوار ہوئے حضرت عمرؓ اور ابو عبیدہ بن الجراح اور روانہ ہوئے آگے لوگون کے اور آپس میں باتین کرتے
تھے اور اسی طرح چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُترے وہ دونون اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کو پھر بہت اچھا خطبہ
سنایا مسلمانون کو ان الفاظ سے الحمد للہ الحمید القوی المجید الفعال لما یرید بعد اسکے کہا ان اللہ تعالیٰ اکرمنا بمحمد علیہ السلام فازاح عنا الضلالۃ و جمعنا
بعد الفرقۃ والف بین قلوبنا من بعد البغضاء فاحمدوہ علی ہذہ النعم تستوجبون منہ المزید لان اللہ عزوجل قال لئن شکرتم لازیدنکم پھر پڑھا اس آیت
کو من یہدی اللہ فہو المہتد ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا پس جب پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو اٹھہ کھڑا ہوا ایک قسیس نصرانی
جو اُنکے سامنے بیٹھا تھا اور کہا اُسنے کہ اللہ تعالیٰ تو کسی کو گمراہ نہین کرتا ہی پس جب مکرر کہا اُسنے اس کلام کو کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
مسلمانون سے کہ دیکھتے رہو تم لوگ اگر پھر کہے یہ شخص ایسی کلام کو تم گردن مارو اُسکی اور جان لیا قسیس نے جو حضرت عمرؓ نے کہا تہا پس ٹھہر گیا وہ
اور خاموش ہو رہا اور پڑھنا شروع کیا حضرت عمرؓ نے اپنے خطبہ کو ان الفاظ سے اما بعد فانی اوصیکم بتقوی اللہ عزوجل یبقی و یفنی ما سواہ الذی
بطاعتہ ینفع اولیاءہ و بمعصیتہ یضر اعداءہ ایہا الناس واذکوۃ اموالکم طیبۃ بہا انفسکم لا تریدون بہا جزاء من مخلوق ولا شکرا افہموا ما توعظون
بہ فان الکیس من احرز دینہ وان السعید من وعظ بغیرہ الا وان شر الامور مبتدعاتہا و علیکم بالسنۃ سنۃ نبیکم والزموہا فان الاقتصاد فی السنۃ خیر
من الاجتہاد فی البدعۃ والزموا القران فانکم تجدون فیہ الشفاء والنور ایہا الناس انہ قد قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کقیامی فیکم و
قال الزموا اصحابی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب حتی یشہد من لا یستشہد و یحلف من لا یستحلف فمن اراد بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم
الجماعۃ وان الفرقۃ من الشیطان ولا یخلوا احدکم بامراۃ فانہن حبائل الشیطان ومن سرتہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فہو مومن والصلوۃ ثم الصلوۃ پس جب
فارغ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ سے بیٹھے وہ اور ابو عبیدہ بن الجراح بیان کرتے تھے اُنسے سب کیفیات رومیون کی لڑائی کی اور حضرت
عمر خاموش تھے پس کبھی وہ روتے تھے اور کبھی سکون مین آتے تھے یہانتک کہ آیا وقت نماز ظہر کا پس کہا لوگون نے کہ یا امیر المومنین درخواست
کرو تم ہمارے واسطے بلال مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ وہ اذان کہین اور بلال رضی اللہ عنہ ملک شام مین مقیم تھے پس جب سنا انھون نے
کہ مسلمان اُترے ہین بیت المقدس آئے وہ مسلمانون کے پاس اور حاضر ہوئے لڑائی مین اور لڑتے تھے اُنکی معیت مین پس جس وقت سنا انھون نے
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آئے ہین آئے بلال اور سلام کیا حضرت عمرؓ کو اور تعظیم کی اُنکی بزرگی مرتبہ کی پس جب آیا وقت ظہر کا
سوال کیا مسلمانون نے حضرت عمرؓ سے کہ درخواست کرین وہ بلال سے اذان کہنے کی پس بلایا اُنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور کہا کہ اے بلال
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تم سے درخواست رکھتے ہین کہ اذان کہو اُنکے واسطے اور یاد دلاؤ تم اُنکو وفات اُنکے نبی کے بلال رضی اللہ عنہ
نے کہا ہان مین اذان کہونگا پس جب کہا اُنھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر جاری کی مسلمانون نے اور کپنے لگے بدن اُنکے پس جب کہا بلالؓ نے

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ بہت شدت سے روئے مسلمان یہانتک کہ قریب پھٹ جانے کے ہوئے دل
مسلمانون کے وقت ذکر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قریب تھا کہ بلال قطع کر دیوین اذان کو بسبب لاحق ہونے خوف اور
درد اور رونے کے مسلمانون کو اور ذکر مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب فارغ ہوئے بلال رضی اللہ عنہ اذان سے نماز پڑھائی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کو پس جب فارغ ہوے حضرت عمر نماز سے اور بیٹھے کہا بلال نے کہ یا امیر المومنین سرداران لشکر شام کے
کھاتے ہین تازہ گوشت چڑیون اور صاف روٹی کو اور وہ چیزین جو ضعیف مسلمانون کو نہین ملتی ہین اور نہین پہونچتے ہین ضعیفون کے ہاتھ
ان چیزون تک پس پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیفیت اس امر کی پس کہا یزید بن ابی سفیان نے کہ نرخ ہمارے اس ملک کا ارزان ہے اور ہم
پہونچتے ہین اس چیز کو جو کہا ہے بلال نے یہان جیسا کہ ہم کھاتے تھے اور قوت دیتے تھے اپنی جانون کو حجاز مین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ اگر یہی بات ہے تو کھاؤ گوارا ہو تمکو اور مین نہ جدا ہونگا اپنی اس جگہ سے یہانتک کہ یکجا کرو تم میرے پاس ان لوگون کو جو اپنی جگہون مین
ہین یعنی لکھو تم محتاج مسلمانون کو جو شہرون مین اور گانون مین ہین پس مقرر کرون مین واسطے ہر ایک گھر بار والے کے وہ چیز جو کفایت
کرے انکو گیہون اور جو اور شہد اور زیت اور عدس اور سرکہ اور سوائے اسکے اور جو کچھ انکو ضرور ہو پھر کہا حضرت عمر نے ضعفاے
مسلمین سے کہ یہ چیزین تمہارے واسطے تمہارے سردارون سے ملینگی اور سوائے اسکے جو دونگا مین تمکو بیت المال سے پس اگر موقوف اور
منقطع کر دیوین یہ چیزین تمسے سردار تمہارے آگاہ کرو تم مجکو یہانتک کہ معزول کرونگا مین انکو پھر حکم دیا حضرت عمر نے مسلمانون کو
کوچ کرنیکا پس جب ارادہ کیا حضرت عمر نے اپنے اونٹ پر سوار ہونے کا اور جو لباس بکری کے بالون کا بنا ہوا وہ پہنے تھے وہ ٹکڑون
سے تہ بتہ سیا ہوا تھا اور ہر ایک اسمین چودہ پیوند اور بعض پیوند چمڑے کے تھے پس کہا مسلمانون نے کہ یا امیر المومنین اگر سوار ہو تم عوض
اپنے اونٹ کے کسی گھوڑے پر اور پہنو تم کپڑون کو یہ باعث بڑی ہیبت کا ہوگا تمہارے دشمنون کے دل مین پس آئے
مسلمان آگے انکے درانحالیکہ درخواست کرتے تھے اور نرمی کرتے تھے انکے ساتھ یہانتک کہ منظور کیا حضرت عمر نے انکی درخواست
کو اور نکال ڈالا اپنے لباس کو اور پہنا سفید کپڑون کو زبیر نے بیان کیا ہے کہ مین جانتا ہون کہ وہ کپڑے مصر کے تھے اور قیمت
اسکی پندرہ درہم تھی اور ڈال لیا تھا انھون نے اپنے شانہ پر ایک دستار کو کہ نہ وہ نئی تھی اور نہ پرانی اور دیا تھا انکو ابو عبیدہ
بن الجراح نے اور لایا گیا انکے سامنے ایک برذون سبزہ رنگ براذین روم سے پس جب سوار ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسکی
پشت پر خوش رفتاری کی برذون نے انکی سواری مین پس جب دیکھا حضرت عمر نے اسکی چال ڈھال کو جلد اترے اسکی سواری
سے اور کہا کہ چھوڑ دو تم میری لغزش کو بروز قیامت کے قریب تھا کہ بھائی تمہارا ہلاک ہو جاوے
بسبب اسکے کہ داخل ہوا میرے دل مین کبر اور مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لا یدخل الجنۃ من
کان فی قلبہ وزن مثقال حبۃ من خردل من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان در قریب تھا کہ ہلاک کرے
مجکو سپید کپڑا تمہارا اور برذون خوش رفتار تمہارا پھر نکال ڈالا حضرت عمر نے ان کپڑون کو اور پہن لیا اپنے پھٹے لباس کو راوی نے
بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے بارادہ گھاٹی پہاڑ اور اسکے چڑھنے کے بیت المقدس کی راہ مین پس ملاقی ہوئے انسے ایک

برائی ہوگی اور نہ دوزخ مین وہ شخص جسکے دل مین دانہ سپند کے ایمان ہوگا ۱۲

قوم مسلمانون کی جو کپڑے دیباج کے پہنے تھے جیسا کہ انھون نے یرموک سے پایا تھا پس حکم کیا حضرت عمر نے مٹی ڈالنے کا اُنکے منھون پر اور پھاڑ ڈالا اُنکا
اُنکے کپڑون کو اور برابر چلتے تھے وہ گھاٹی پہاڑ پر یہانتک کہ قریب بیت المقدس کے پہونچے پس جب دیکھا بیت المقدس کو کہا انھون نے اللہ اکبر
اللہ اکبر اللھم افتح لنا فتحا کبیرا واجعل لنا من لدنک سلطانا نصیرا اور استقبال اُنکا کیا گروہ مسلمانون اور سردارانشانون نے اور چلے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ یہانتک کہ پہونچے وہ اس جگہ مین جہان ابوعبیدہ بن الجراح اُترے تھے پس کھڑا کیا گیا اُنکے واسطے ایک خیمہ
بنا ہوا بالون کا پس بیٹھے اُسکے کنارے کی جانب مین مٹی پر پھر اُٹھ کھڑے ہوے اور چار رکعت نماز کی پڑھی اُنھون نے راوی نے
بیان کیا ہو کہ بلند ہوا واسطے مسلمانون کے ایک بڑا شور جنبش دینے والا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سُنا اہل بیت المقدس نے شور کو
بدون لڑائی کے پس چڑھ گئے وہ شہر پناہ پر پس کہا اُنسے ایک بطریق نے کہ سختی ہو تمپر دیکھو تم کہ عرب کا کیا حال ہو جو بلند ہوئین ہین
آوازین اُنکی بدون لڑائی کے پس قریب ہوا ایک مرد عرب متنصرہ سے اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے آگاہ کرو تم ہمکو کہ تمہارا قصہ
کیا ہو مسلمانون نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ آئے ہین ہمارے پاس مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پس یہ شور مسلمانون کی
خوشی کا بسبب اُنکے آنے کے ہو پس پھرا وہ متنصرہ اور آگاہ کیا اُسنے بطریق کو مسلمانون کے کلام سے پس چپ ہو رہا وہ اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے
پس جب صبح ہوئی اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کو کہا اُنھون نے کہ ای [illegible] جاؤ تم قوم کی طرف اور آگاہ کرو
اُنکو اس سے کہ مین آیا ہون پس گئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور پکارا اُنکو اور کہا اُنسے کہ ای لوگو اس شہر کے ہمارے سردار امیر المومنین
عمر بن الخطاب آئے ہین پس کیا کرو گے تم اس امر مین جو تمنے کہا تھا پس آگاہ کیا لوگون نے بطریق کو پس نکلا وہ اپنے کنیسہ سے اور وہ لباس
بنا ہوا بالون کا پہنے تھا اور گرد اُسکے راہب اور قسیس اور اساقفہ تھے اور اُٹھائی گئی تھی اُسکے سامنے بڑی صلیب جسکو وہ نہین نکالتا تھا
اہل شہر کے واسطے مگر اُنکی عید مین اور چلا اُسکے ساتھ بطلیق جو حاکم بیت المقدس کا تھا اور وہ کہتا تھا بطریق سے کہ اگر تو اُنکی صفت کو
پہچانتا ہی تو خیر والا نہ کھولین گے ہم اُنکے واسطے دروازے کو اور چھوڑ دے تو ہمکو اور عادات ان عرب کو پس ستاوینگے وہ ہمکو یا
ستاوینگے ہم اُنکو بطریق نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا اور بلند ہوا وہ شہر پناہ پر اور سامنے آیا ابوعبیدہ بن الجراح کے کہ کہو تم جو تمکو منظور
ہو ای شیخ نیک و خوب سیرت ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ امیر المومنین جنکے اوپر کوئی سردار نہین ہی ابھی آئے ہین پس نکلو تم اُنکی طرف
اور لو تم اُنسے امان اور ذمہ داری مقرر کرو تم اُنکے واسطے جزیہ کو بطریق نے کہا کہ ای مرد اگر سردار تمھارے آئے ہین اور وہ ایسے ہین
جنپر کوئی سردار نہین ہی پس کہو تم اُنسے کہ قریب اور سامنے ہون وہ ہمکے پس پہچانین ہم اُنکی صفت اور نعت سے اور جدا کرو تم
اُنکو اپنے بیچ سے اور ٹھہرین وہ سامنے شہر پناہ کے تاکہ دیکھین ہم اُنکو پس اگر ہونگے وہ ساتھی ہمارے جنکی صفت ہم انجیل مین
پاتے ہین اُتر ینگے ہم اُنکی طرف اور منعقد کرینگے ہم اُنسے امان اور ذمہ داری کو اور اقرار کرینگے ہم اُنکے واسطے جزیہ دینے کا اور اگر
وہ سوائے اُس شخص کے ہین جنکی صفت اور نعت ہمکو معلوم ہی پس نہین ہو تمھارے واسطے ہماری طرف سے سوائے لڑائی کے پس
پھرے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب حضرت عمر کے اور آگاہ کیا اُنکو بطریق کے مقولہ سے پس قصد کیا حضرت عمر نے کھڑے
ہونے اور چلنے کا پس کہا اُنسے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ یا امیر المومنین جاتے ہو تم اُنکی طرف تنہا اور نہین ہی تمھارے پاس

کوئی ساز و سامان لڑائی کا سواے اُس مُرقع کے پس ہم ڈرتے ہین تمھارے واسطے اس امر کو کہ وہ تمھارے ساتھ بیوفائی کرین لیکن ہمکو

اور پاجاوین وہ تمکو پس کہا اور پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون
بعد طلب کیا انھون نے اپنے اونٹ کو پس لایا گیا اونٹ اُنکے پاس پس سوار ہوئے وہ اسپر اور لباس اُنکا وہی مرقع تھا اور سوا اُسکے اور کچھ نہ تھا
اور تھا اُنکے سر پر ایک ٹکڑا گلیم قطوانی کا جس سے باندھا تھا اپنے سر کو اور سواے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کوئی اُنکے ساتھ تھا کہ چلتے تھے
ابو عبیدہ سامنے اُنکے یہانتک کہ نزدیک ہوئے وہ شہر پناہ سے اور ٹھہرے سامنے بطریق اور باطلیق کے اور کلام کیا اور کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ ای لوگو یہ امیر المومنین آئے ہین پس بڑھایا بطریق نے اپنی نگاہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف پس غور کیا اور کہا ہم نے
اپنی بلند آواز سے کہ یہی قسم ہے خدا کی وہ شخص ہین جنکی صفت اور نعت ہم اپنی کتابون مین پاتے ہین اور یہی وہ شخص ہین کہ ہوگی فتح ہماری
شہر کی انکے ہاتھون پر اور ضرور یہ بات ہوگی پھر کہا اُسنے اہل بیت المقدس سے کہ تحقیق یہ تمپر اترو اور جاؤ تم اُنکے پاس اور منعقد کرو تم اُنسے
امان اور ذمہ داری کو پس یہی قسم ہے خدا کی صحابی محمد بن عبد اللہ ہینگے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جب سنا رومیون نے کلام بطریق کا
چلے وہ اور اُترے جلد حالانکہ جان اُنکی ضیق مین تھی رنج محاصرہ سے اور کھولدیا اُنھون نے دروازے کو اور آئے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کے پاس اس حال میں کہ درخواست کرتے تھے اُنسے عہد اور ذمہ کی اور اقرار کرتے تھے جزیہ دینے کو پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے اُنکو اس حال مین عاجزی کی اُنھون نے واسطے اللہ تعالی کے اور گر پڑے سجدے مین اونٹ کے پالان پر سامنے آئے رومیون کے اور کہا
اُنسے کہ پھر جاؤ تم اپنے شہر کی طرف اور تمھارے واسطے ذمہ اور عہد ہوگا اگر درخواست کروگے تم ہمسے اور اقرار کروگے ہمارے واسطے جزیہ
دینے کو راوی نے بیان کیا ہے کہ مراجعت کی قوم نے اپنے شہر کی طرف اور نہین بند کیا اُنھون نے دروازے کو اور پھر گئے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ اپنے قیامگاہ اور لشکر کی طرف اور رات گذرانی وہان پس جب دوسرا دن ہوا اُٹھ کھڑے ہوے وہ پس داخل ہوے بیت المقدس
مین اور تھا داخل ہونا اُنکا دوشنبہ کے روز اور ٹھہرے وہان جمعہ تک اور ایک نشان محراب کا بنایا اُنھین اور وہ جگہ مسجد کی ہے اور آگے
پس نماز جمعہ کی پڑھائی اپنے ہمراہیون کو پس قصد کیا رومیون نے اُنکے ساتھ بیوفائی کا اور تھا ابو الجعید جسنے رنج اور بلا مین ڈالا تھا
رومیون کو پیرو کہین اہل بیت المقدس کے نزدیک بسبب اپنے لڑکے بالون اور مال کے پس کہا اُن لوگون نے ابو الجعید سے
کہ کیا اے تیری ہے ہمارے غدر اور بیوفائی کرنے مین ان عرب کے ساتھ جس وقت کہ مشغول ہون وہ اپنی نماز مین اور سجدہ کرین وہ
اور نہین ہین اُنکے پاس ہتھیار لڑائی کے پس کہا اُنسے اُنکے ساتھی ابو الجعید نے کہ ای قوم نہ کرو ایسا کام اور نہ بیوفائی کرو تم اُنکے ساتھ اگر
تم ایسا کروگے تو مغلوب کیے جاؤگے تم وقت بیوفائی اور غدر کے ولیکن ظاہر کرو تم اُنکے واسطے زینت دنیا کو اور چھوڑو اُنکو تم پس اگر وہ
اہل دنیا ہین اور اُسکے خواہان ہین سواے عالم آخرت کے تو مین مشورہ دونگا اُس کام کا جو تم اُنکے ساتھ کرنا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم کون
کام کرین ابو الجعید نے کہا کہ ظاہر کرو تم واسطے عرب کے اس چیز کو کہ جو تمھارے پاس زینت اور متاع دنیا اور دنیا کی اُس چیز سے ہے جس سے ساتھی دنیا کا
صبر نہین کرسکتا ہے پس اگر طلب کیا اُنھون نے اُسکو اور قصد بیوفائی کا کیا پس تمکو اختیار ہے اس کام کے کرنے کا جسکا تم ارادہ رکھتے ہو راوی نے
بیان کیا ہے کہ آئی قوم اُن چیزون پر جسکی وہ قدرت رکھتے تھے اچھے مال و متاع سے پس ظاہر کیا اُسکو اور آراستہ کردیا اُسکو

مسلمانون کی راہ مین پس سلمان اسکو دیکھتے تھے ہنگام آنے بیت المقدس کے اور تعجب کرتے تھے اور یہ کہتے تھے الحمد للہ الذی اور تمادیار قوم لہم

مثل ہذا من الدنیا ولو سویت الدنیا عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی الکافر منہا شربۃ ماء عوان بن سالم نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہ مین تھا کوئی مسلمان ایسا جسنے ہاتھ لگایا ہو کسی چیز پر انکی متاع سے اور ابو الجعید نے اُس سے کہا کہ یہ وہی قوم ہین جنکی تعریف اللہ تعالے نے توریت اور انجیل مین بیان کی ہے اور وہ ہمیشہ حق پر رہینگے اور کوئی شخص اُنکی لڑائی مین نہ ٹھہریگا جبتک وہ قایم رہینگے اُس چیز پر جسپر وہ قایم ہین واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس دن بیت المقدس مین قیام کیا شہر بن حوشب نے روایت کی ہے کہ کعب بن احبار کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جس وقت مصالحہ کیا اہل بیت المقدس سے اور داخل ہوئے وہ وہان تو اقامت کی اُنھون نے وہان دس دن اور آیا مین اُنکے پاس اور تھا مین ایک گانو مین دیہات فلسطین سے پس آیا مین اُنکے پاس تاکہ اسلام اختیار کرون مین اُنکے ہاتھون پر اور سبب اسکا یہ تھا کہ میرے باپ بڑے جاننے والے تھے اُس چیز کے جو نازل کی تھی اللہ تعالی نے موسی بن عمران علیہ السلام پر اور مجکو بہت دوست رکھتے تھے اور مجھپر بہت شفقت کرتے تھے اور کوئی چیز اُنھون نے مجھسے نہین چھپائی تھی مگر یہ کہ تعلیم اور آگاہ کر دیا تھا مجکو اُس چیز سے پس جب اُنکی موت کا وقت آیا بلایا اُنھون نے مجکو اپنے پاس اور کہا کہ اے میرے بیٹے تم جانتے ہو کہ مین نے نہین جمع کیا اور نہین اٹھا رکھا تجسے کسی چیز کو جسکو مین جانتا تھا مگر ڈرتا ہون تمھارے واسطے اس امر کو کہ خروج کرین بعض جھوٹھے لوگ پس تبعیت کرو تم اُنکی اور مین لکھتا ہون ان دو ورقون کو اس طاق کے روزن مین جبکہ تم دیکھتے ہو پس متعرض ہونا اور نہ دیکھنا انکو مگر اُس وقت کہ سنو تم خبر نبی کی جو آخر زمانہ مین مبعوث ہونگے اور نام اُنکا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا پس اگر چاہیگا اللہ تعالے تمھارے ساتھ نیکی اور بہتری کو پس تبعیت کروگے تم اُنکی پھر مر گئے میرے باپ بعد اس وصیت کرنے کے مجکو پس دفن کیا مین نے اُنکو پس نہین تھی کوئی چیز دوست تر مجکو اس امر سے کہ گذر جاوین ایام تعزیت کے تاکہ دیکھون مین کہ اُن دو ورقون مین کیا ہے پس جب گذر گئے دن تعزیت کے آیا مین روزن کی طرف پس کھولا مین نے اُسکو اور نکالا مین نے اُن دونون ورقون کو اور پھیلایا مین نے انکو اور نظر کی مین نے بیچ ان چیزون کے جو اُن مین تھی اور دیکھا مین نے کہ اُسمین یہ لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ مولدہ بمکۃ ودار ہجرتہ طیبۃ الطیبۃ الانیقۃ لیس

الفظ ولا غلیظ ولا صخاب فی الاسواق والذین یحمدون اللہ علی کل حال السنتہم رطبۃ بالتکبیر والتہلیل وہو منصور علی کل من ناواہ

من بعد الہ اجمعین یغتسلون فروجہم ویستردون اوساطہم اناجیلہم فی صدورہم وتراحمہم بینہم تراحم الانبیاء بین الامم وہم اول من یدخل

الجنۃ یوم القیامۃ من الامم ہم السابقون المقربون الشافعون المشفع لہم کعب نے بیان کیا ہے کہ جب پڑھا مین نے ہسکو کہا مین نے دل مین کہ آیا کوئی چیز بھی میرے باپ نے مجکو تعلیم کی ہے جو اس سے بہتر ہو پھر توقف کیا مین نے بعد موت اپنے باپ کے جبتک کہ اللہ تعالے نے چاہا تا اینکہ سنا مین نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے ہین مکہ معظمہ مین اور وہ مکرر ظاہر کرتے ہین اپنے کام کو پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ یہ وہی ہین بلامحالہ قسم ہے خدا کی اور برابر مین فکر اور گفتگو کرتا تھا اُنکے حال اور کام سے یہانتک کہ بیان کیا لوگون نے مجھسے کہ وہ مکہ کو چھوڑ کر یثرب مین گئے ہین پس نگاہ رکھتا مین اُنکے معاملہ کی یہانتک کہ جہاد کیا اُنھون نے اور لڑے وہ لڑائیان اپنی اور غالب ہوئے اپنے دشمنون پر پس قصد اور سامان کیا مین نے اُنکے پاس جانے کا پس سنا مین نے کہ اُنھون نے اس عالم سے انتقال فرمایا پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ یہ وہ نہین ہین جنکا مین انتظار کرتا ہون تا اینکہ دیکھا مین نے اپنے خواب مین کہ گویا دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین اور فرشتے گروہ در گروہ اترتے ہین

اور کہنے والا یہ کہتا ہے کہ انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور موقوف اور منقطع ہوئی وحی اور نہیں پس بعد اس خبر کے
پھرا میں بجانب مین اپنی قوم کے اور پہونچی مجکو یہ خبر کہ بعد آپکے ایک خلیفہ ہوئے ہین آپکی امت سے جنکا نام ابوبکر صدیق ہے پس کیا مین نے
اپنے دل مین کہ جاؤنگا مین اُنکے پاس پس نہین دیر ہوئی تھی کہ آیا ہماری طرف لشکر اُنکا ملک شام مین پھر آئی میرے پاس خبر اُنکی وفات کی
پھر سنا مین نے کہ اُنکے بعد ایک شخص خلیفہ ہوئے ہین جنکا نام عمرؓ ہے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ نہ داخل ہونگا مین دین مین جبتک کہ معلوم
کرونگا مین حقیقت اُسکی اور برابر مین اُمید رکھتا تھا یہانتک کہ آئے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیت المقدس مین اور مصالحہ کیا اُنھون نے
وہان کے لوگون سے اور دیکھا مین نے وفاے عہد اور اُس چیز کو جو اللہ تعالی نے اُنکے دشمنون کے ساتھ کی تھی پس جانا مین نے کہ یہی لوگ اُمت
نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور ارادہ اور گفتگو کیا مین نے اپنے دل مین اُنکے دین مین داخل ہونے پر اور مین پس و پیش کرتا تھا اس امر مین
پس قسم ہے خدا کی کہ ایک رات مین کھڑا تھا اپنے کوٹھے کی چھت پر اور اُسی وقت ایک مرد مسلمان یہ آیت پڑھتے تھے یا ایہا الذین اوتوا الکتاب
آمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوہا فنردہا علی ادبارہا او نلعنہم کما لعنا اصحاب السبت وکان امر اللہ مفعولا پس جب سنا مین نے
اس آیت کو ڈرا مین قسم ہے خدا کی اس امر کو کہ نہ صبح کرونگا مین تا اینکہ پھر جائیگا منھ میرا پس کوئی بات مجکو صبح کے پھرنے سے زیادہ دوست
نہ تھی پس جب صبح کی مین نے چلا مین اپنے گھر سے اور پوچھا مین نے حال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس کہا گیا مجھسے کہ وہ بیت المقدس
مین مقیم ہین پس قصد کیا مین نے اُنکی طرف اور وہ اُسی وقت نماز صبح کی پڑھ چکے تھے ساتھ اپنے ساتھیون کے پس سامنے آیا مین اُنکے اور سلام کیا
مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے اور کہا کہ تم کون ہو پس کہا مین نے کہ مین کعب حبر ہون اور مین آیا ہون بارادہ داخل ہونے کے
دین اسلام مین اس واسطے کہ مین نے دیکھا اور پایا ہے صفت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اُنکی اُمت کی اُتری ہوئی کتابون مین بتحقیق اللہ تعالی نے وحی
کی تھی بجانب موسی علیہ السلام کے اپنی بعض کتاب مین اور یہ فرمایا ہے یا موسی انی ما خلقت خلقا اکرم علی من محمد لولاہ لما خلقت جنتی
ولا ناری ولا شمسا ولا قمرا ولا ارضا امتہ خیر الامم ودینہ خیر الادیان المبعوث فی اخر الزمان امتہ مرحومۃ وہو نبی الرحمۃ النبی الامی التہامی القرشی
الرحیم بالمومنین الشدید علی الکافرین سریرتہ مثل علانیتہ وقولہ لا یخالف فعلہ القریب والبعید عندہ سواء امتہ صلوات ترجمون
پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ آیا سچ ہے جو تم کہتے ہو اے کعب کہا کعب نے کہ ہان قسم ہے اُسکی جو سنتا ہے میرے اس کہنے کو اور جانتا ہے
اُس چیز کو جو پوشیدہ ہے سینون مین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ الذی اعزنا واکرمنا وشرفنا ورحمنا برحمتہ التی وسعت
کل شیء وہدانا بمحمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس آیا ہو سکتا ہے تمسے اے کعب کہ داخل ہو ہمارے دین مین پس کہا کعب نے کہ یا امیر المومنین آیا
تمھاری کتاب مین جو تمپر نازل ہوئی ہے وہ کر تمھارے نبیؐ کا ہے حضرت عمرؓ نے کہا ہان پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ووصی بہا ابرہیم بنیہ
ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا

نعبد الٰهک واله اٰبائک ابراهیم الایة پھر پڑھی حضرت عمرؓ نے آیت ماکان ابراهیم یهودیا ولا نصرانیا الایة پھر پڑھی یہ آیت ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه پھر پڑھی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا پھر پڑھی یہ آیت وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملة ابیکم ابراهیم وسمّٰکم المسلمین من قبل کعب احبار نے بیان کیا ہے کہ جب سنا مین نے یہ کہا کہ یا امیر المومنین انا اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدًا رسول الله پس خوش ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ لسبب مسلمان ہونے کعب کے پھر کہا انھون نے کعب سے کہ آیا ہوسکتا ہے تمسے کہ چلو تم میرے ساتھ مدینہ طیبہ کو پس زیارت کرو تم قبر نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی اور فایدہ حاصل کرو تم قبر شریف کی زیارت سے پس کہا مین نے کہ ہان یا امیر المومنین مین ایسا ہی کرونگا راوی نے بیان کیا ہے کہ کوچ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعد از ینکہ لکھدیا اہل بیت المقدس کو عہدنامہ اور ساکن کردیا انکو انکے شہر مین اداے جزیہ پر اور روانہ ہوے مع اپنے لشکر کے بجانب جابیہ کے پس ٹھہرے وہان اور ترتیب دیا دفتر کو اور لیا خمس واسطے اللہ غالب اور بزرگ کے اُس چیز سے جو دی اور پوری کی تھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر پھر تقسیم کیا ملک شام کو دو قسمون پر دیا ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح کو حوران سے حلب تک اور جو اُسکے قریب تھا اور حکم کیا اُنکو روانگی حلب اور وہان کے لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ فتح کرے اللہ تعالیٰ حلب کو اُنکے ہاتھون پر اور دیا ارض فلسطین اور ارض القدس اور ساحل یزید بن ابی سفیان کو اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو حاکم اُنپر اور حکم کیا اُنکو کہ لڑین وہ ساکنان قیساریہ سے تا اینکہ فتح کرے اللہ اُسکو اُنکے ہاتھون پر اور دیا اکثر ملک اجنادین کا ابو عبیدہؓ بن الجراح کو مع خالد رضؓ بن الولید کے اور روانہ کیا عمرؓو بن العاص کو بجانب مصر کے اور مقرر کیا عہدۂ قضاے حمص پر عمرو بن سعید الانصاری کو پھر روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ طیبہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اور کعب کو اپنے ساتھ لیا اور مدینہ منوّرہ کے لوگ گمان کرتے تھے اِس امر کا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اقامت کرینگے ملک شام مین بسبب دیکھنے کثرت بہتری اور پاکی اور ارزانی نرخون ملک شام کے اور اُسی وجہ سے کہ اُس ملک کو بلاد الانبیا کہتے ہین اور وہ ارضِ مقدّس ہے اور اُس سے محشر ہوگا پس ڈھونڈھتے تھے اُنکی خبر کو اور نکلتے تھے شہر کے باہر ہر روز بانتظار اُنکے یہانتک کہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جنبش مین آیا مدینہ طیبہ اُنکے آنے کے دن مین اور خوش ہوے صحابہ رضؓ اُنکے آنے سے اور سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اور مبارکباد دی اُنکو اُس چیز پر جو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکے ہاتھون پر پس پہلے سب کے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور چند رکعتین نماز کی پڑھین اُسمین اور بلایا کعبؓ احبار کو اور کہا اُنسے بیان کرو تم مسلمانون سے جو کہ دیکھا تھا تمنے دو ورقون مین پس بیان کیا کعبؓ نے پس زیادہ کیا لوگون نے ایمان کو رضی اللہ عنہم اجمعین ؛

تمّت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ قسم ہی اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور وہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہی کہ نہین
اعتماد کیا مین نے فتوح ملک شام کی خبر مین مگر صدق اور راستی کو اور نہین بیان کیا مین نے اُس خبر کو مگر طریقہ راستی سے تاکہ ثابت کرون
مین اسمین بزرگیان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور خاک مین ملاؤن مین اسکے سبب سے ناکین اہل رفض او منکرین سنت اور
فرض کی ہو واسطے کہ اگر نہوتے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ساتھ خواہش اور ارادہ اللہ تعالیٰ اور بزرگ کے تو نہوتے شہر شام وغیرہ
مسلمانون کی ملکیت اور قبضہ مین اور نہ ظاہر اور بلند ہوتا نشان اس دین کا پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری اُنکی کہ تحقیق کوشش اور
جہاد کیا اُنھون نے اور صبر دلایا اور ثابت قدمی کی اُنھون نے واسطے مقابلہ دشمن کے اور خرچ کیا اُنھون نے اپنی کوشش کو
اور نہین کمی کی اُنھون نے یہانتک کہ دور کر دیا اُنھون نے کفر کو اسکے تخت سے اور آمادہ ہو گیا کفر اپنے چلے جانے پر اور ذلیل اور
خوار کیا اُنھون نے کسرے اور قیصر اور حلبند کر کی کو تا اینکہ برتر اور ظاہر ہو گیا اسلام اور ذلیل اور خوار ہوا کفر اور پیچھے کو پھیرا
اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے اُنکے حق مین یہ ارشاد فرمایا منھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا سرداران شام کو تو بھیجا اُنھون نے ابو عبیدہ بن عامر الجراح رضی اللہ
عنہ کو بجانب حلب اور انطاکیہ اور معرہ اور اُن قلعون کے جو اُن مقامات کے نزدیک تھے اور بھیجا عمرو بن العاص کو
بجانب مصر کے اور بھیجا یزید بن ابی سفیان کو بجانب کرانہ ہاے دریاے شام کے پس پہونچے اور اُترے یزید بن ابی سفیان
وہان اور قیساریہ مین لوگ بکثرت گروہ در گروہ تھے اور حاکم وہان کا قسطنطین ہرقل بادشاہ کا بیٹا تھا اور اُسکے ساتھ اسی ہزار
فوج تھی رومیون اور عرب اور متنصرہ اور قوم رومیہ سے پس جب دیکھا قسطنطین نے بجانب مسلمانون کے کمک طلب کی اُسنے ہرقل سے اور بھیجا

ف بیان یمن سے وہ در حقیقت روان کیا اپنی تدکو اور انھین وہ ۵۹۳ جو بغلطی کاتب ۱۲ ف ۳ ذکر لڑائی قیساریہ اور خط لکھنا یزید بن ابی سفیان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ۱۲

ہرقل نے حاکم دمشق لاون بن مخال کو ساتھ بیس ہزار دلیران قوم کے اور بھیجیں اسکے واسطے کشتیاں غلے اور کھانے کی پس جب دیکھا یزید بن ابی سفیان
نے یہ حال ڈر گیا اسواسطے کہ نہیں قدرت ہی انکو قیساریہ پر خط لکھا انھون نے بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم

من یزید بن ابی سفیان عامله علی الجیش الشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اما بعد یا امیر المومنین انی نزلت قیساریۃ وہی مدینۃ اہلہا بالخلق کثیرۃ العدۃ ولیس لہا سبیل وان قسطنطین ابن الملک ہرقل
قد استعد بآبائہ وقد انجدہ بصاحب دمشق وہو لاون بن مخال فی عشرین الفا من الدوسیۃ والمراکب ترد علیہ فی کل یوم بالعلوفۃ والطعام
والمیرۃ والسلام اور یہ خط کو حوالہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سالم بن ... کے پس جب پہونچے سالم مدینہ طیبہ میں
سپرد کیا خط حضرت عمر کو اور سلام کیا انکو پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ خط کہان سے آیا ہی سالم نے کہا کہ تمھارے عامل یزید بن ابی سفیان کی طرف سے
لیا حضرت عمر نے خط کو اور کھولا اور پڑھا اسکو پس جب پہونچے اسکی انتہا تک فکر کی یزید بن ابی سفیان کے کام اور انکی درخواست میں
اور اسی وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے پس اٹھ کھڑے ہوے حضرت عمر اور سلام کیا انسے اور سلام کیا ایک نے دوسرے کو پھر بیٹھ گئے وہ
دونون صحابی پس کہا حضرت علی نے کہ یا امیر المومنین کیونکر ہی حال تمھارا پس کہا حضرت عمر نے کہ مین اللہ کی طرف سے ساتھ نیکی اور بہتری
کے ہون اور مین اس سے درخواست اعانت کی کرتا ہون اس کام مین جو اسنے مجھکو سپرد کیا ہی قسم ہی خدا کی کہ اگر ضائع اور رائگان جاویگی
کوئی بکری کنارے دریا ... کے تو البتہ خوف ہوگا اسکے سبب عمر پر اور یہ خط یزید بن ابی سفیان کا جو قیساریہ شام پر ہین طلب کمک کے
مجھسے آیا ہی پس کہا حضرت علی نے کہ تم مسلمانون پر کچھ رنج اور تنگی نہ کرو اور نہ بے صبری کرو تم اسواسطے کہ اللہ تعالی قریب ہے اسکو فتح کریگا تمہارے ہاتھ
خاک مین ملا دیگا مشرکین کو پس کمک کرو تم یزید بن ابی سفیان کی جس قدر کہ تم قدرت رکھتے ہو پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحکم کمک کے پس فوج مدد بھیجی یزید بن ابی سفیان کے اور روانہ کیا انکے پاس خط کو واقدی رحمۃ اللہ
بیان کیا ہی کہ تعداد لشکر کی ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے بیس ہزار اور ساتھ یزید بن ابی سفیان کے چھ ہزار اور ساتھ عمرو بن العاص
کے نو ہزار تھی پس جب پہونچا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا انھون نے یزید بن ابی سفیان
کے پاس تین ہزار سوارون کو ہمراہ ... بن عدی کے اور باقی رہے ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ سترہ ہزار کہ اکثر انمین
اہل یمن سے تھے اور حال یہ گذرا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کی تھی اہل قنسرین اور حاضر کے ساتھ بحالت خواری
ان لوگون کے پانچ ہزار اوقیہ سونے اور اسی قدر چاندی سپید اور دو ہزار کپڑون اقسام دیباج اور پانسو بار شتر
زیتون اور انگور پر پس جب تمام ہوئی صلح انکی اور منظور اور حاضر کی انھون نے وہ چیز جسکے ذمہ دار ہوے تھے وہ اپنے
شہر سے لکھدی ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو دستاویز صلح کی اور مقرر کئین اسمین شرطین انکے واسطے اور داخل ہوے ابو عبیدہ
بن الجراح اور خالد بن الولید اور چند سرداران اسلام شہر مین پس کھینچا انھون نے شہر مین خط مسجد کا اور سنا اہل حلب نے حال صلح
قنسرین اور روانگی عرب کا اپنی جانب کو پس بہت گھبرائے اور وہ تھے اہل حلب پر دو شخص بطریق اور وہ دونون حقیقی بھائی ایک ماں باپ سے
تھے اور وہ رہتے تھے شہر مین اور اسوقت انکا شہر قلعہ مین داخل نہ تھا بلکہ قلعہ سے جدا تھا اور ایک بطریق کا نام یوقنا تھا اور دوسرے کا

نام یوحنا تھا اور باپ اُن دونون کا مالک ہو گیا تھا شہر حلب اور اُسکے اطراف وجوانب کا تا حد گھاٹی پہاڑون اور عزازت سکا اور بیرون
حلب کا وہ مالک تھا کہ کسی نے اُس سے جھگڑا نہین کیا اور ہرقل بادشاہ روم نے حلب اُسکے واسطے بطور جاگیر کے چھوڑ دیا تھا بسبب
ڈرنے اُسکی برائی اور اوسکے بڑے مکر و فریب کے اور لوگ روم کے اُس سے ڈرتے تھے اور اُسکی تعظیم کرتے تھے اور اِس سے منہین لیتے
تھے بوجہ دوست رکھنے اپنی حکومت اور جمعیت کے اور اس وجہ سے کہ وہ جنبش مین لایا تھا لوگون کو اپنے قبضے اور ارادہ سے کہ
وہ جوان کم سن تھا اور یہ خیال سے کہ وہ مالک ہو جاوے کل سلطنت کا بسبب اپنی قوت اور تدبیرون کے اور کثرت اور نعمت اپنے
بھائی بندون کے پس جب ڈر آیا وہ عواصم مین خاص کر لیا اُسنے قلعہ حلب کو واسطے رہائی اور حفاظت اپنے نفس کے اور بنایا اُسکو اور شہر پناہ
سے استوار کیا اُسکو اور فراخ دستی کی اُسنے شہرون مین پس جب ہلاک ہوا وہ مالک ہوا جو اُسکے بڑا بیٹا اُسکا یوقنا اور وہ بڑا شجاع
اور دلیر جمع کرنے والا مال کا اور آگے آنے والا لڑائی مین تھا کہ نہین ڈرتا تھا اُسکی آگ سے اور بھائی اُسکا یوحنا نرم طبیعت تھا اور
چھوڑ دیا تھا اُسنے ملک کو اپنے ہاتھ سے اور راہب ہو گیا تھا اور وہ اپنے زمانہ کا بڑا عالم تھا اور جب سنا اُسنے کہ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے قصد اُنکے طرف کا کیا ہے کہا اُسنے اپنے بھائی یوقنا سے کہ کس چیز کی طرف میل کیا ہے تو نے اُسنے کہا کہ عرب کی لڑائی
اور نہ چھوڑونگا مین انکو کہ وہ میری زمین اور شہر کے نزدیک آدین اور رکھا دونگا مین … کہ مین اُن … شعلہ وغیرہ سے
نہین ہون جنکا سامنا اہل عرب نے کیا ہے اور یوحنا پڑھا تھا انجیل و زبور … اور نہین تھا اُسکا کام مگر آباد کرنا کنائس و بنانا دیر و
اور مضبوط کرنا صومعون اور لباس اور کپڑے دینا شماسون اور قسیسون اور راہبون کا اور متکفل ہوا اُنکے کا … پس جب پہونچی ان دونون بھائیون کو
خبر فتح حاضر اور قنسرین کی اور … قرار دادے صلح کے اور یہ کہ عرب اس مقام مین اترے ہین اور لشکر اُنکا عمارات اور عواصم اور قلاع
سے حد قرات تک مار دوڑا کرتا ہے پس آیا یوحنا اپنے بڑے بھائی یوقنا کے پاس اور کہا اُس سے کہ مین چاہتا ہون اس امر کو کہ خلوت کرون
تیرے ساتھ ایک رات اور مشورہ کرون تجھسے اور آگاہ کر دون تجکو … سے اور اطلاع حاصل کرون تیری رائے پر پس منظور کیا یوقنا نے
اُسکی درخواست کو پس جب یکجا ہوے وہ دونون رات اور چھپایا اُنکو رات نے کہ اکٹھا ہوے وہ دونون بیچ ایک گھر مین جو قلعہ مین تھا پس جب
بیٹھے وہ واسطے مشورہ کے سامنے آیا یوقنا اپنے بھائی کے اور کہا اُسنے کہ اے میرے بھائی آیا نہین دیکھا تو نے اس چیز کو جو اتری اوپر
بادشاہان پیران عرب سے ہو سکے اور … اور اُس خبر کو جو آئی اہل شام پر اُنکے ہاتھون سے مارے جانا اور لوٹ لینا اور زبردستی …
اور نہین اترتے ہین وہ کسی شہر پر شام کے شہرون سے مگر یہ کہ فتح کر لیتے ہین اُسکو اور مالک ہو جاتے ہین اُنکے لوگون کے …
کرنے کا تو مجکو مشورہ دیتا ہے کہ گویا مین اُنکے سامنے ہون اور پہونچ گئے ہین وہ … کہا یوحنا نے اے میرے بھائی تحقیق … مشورہ … کیا
مجھے اپنے کام مین پس … نصیحت خالص کرونگا تجکو اگر قبول کرے تو میری نصیحت کو گو مین … تجھسے چھوٹا ہون اور لڑائی کے کام کو
تجھسے کم جانتا ہون پس قسم ہے مسیح کی کہ اگر قبول کریگا تو میرے مشورے کو تو باقی رہیگی … تیری اور درست و سلامت رہیگا حال اور
جان تیری پس کہا یوقنا نے کہ مین تجکو خیر خواہ جانتا ہون پس تیری کیا رائے ہے کہا یوحنا نے کہ میری رائے یہ ہے کہ تو بھیجے ایلچی کو …
پاس اور اگر تجکو منظور ہو تو مین خود تیری طرف سے ایلچی ہو کر جاؤن … تو … قدر مال اور درخواست کر

تو اُسسے صلح کی ہو مقرر کر تو اُنکے واسطے ایک مقدار مال کی کہ دیا کرے تو اُنکو ہر سال مین جانب سے اُنکے واسطے غلبہ ہے پس جب یہ سُنا یوقنا نے
یہ کلام اپنے بھائی کا خشمناک ہوا یہ سپاہ اور کہا مسیح تیرا بُرا کرین کیا بُری اور عاجز رائے ہی تیری اور تیری مان نے تجھکو ایسا ہی جنا پیدا کیا ہی
اور مجھکو بادشاہ اور لڑنے والا نہین پیدا کیا ہی اور راہبون کے دل نہین ہوتے ہین سو واسطے کہ غذا اُنکی مسور اور زیت اور ترکاری ہی
اور وہ گوشت نہین کھاتے ہین اور نعمتون کو نہین پہچانتے ہین اور اُنکو لڑائی مین آتش و رگی ہی اور نہ لوگون سے بھرا جاتے ہین اور مین تو
بادشاہ اور بادشاہ کا بیٹا ہون اور میرے اُنکے بیچ مین سوائے لڑائی کے اور کچھ نہین اور تو منسوب کرتو بادشاہون کو جانب عجز کے یعنی ہو تجھپر اور کیونکر
ہوسکتا ہی کہ سپرد کر دیوین ہم اپنا ملک عرب کو اور دیدیوین ہم ساری اپنی جانون کی اُنکے ہاتھ مین بدون لڑائے بھڑے پس جب سُنا یوحنا نے یہ کلام
اپنے بھائی کا نہ بسا اُسکے کلام سے مثل ہنسنے متعجب کے اور کہا اُسنے کہ اے میرے بھائی قسم ہی حق مسیح کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تیری موت نزدیک
آئی ہی اس واسطے کہ تو ستمگار اور باغی ہی کہ دوست رکھتا ہی تو خونریزی اور ہلاکی جانون کو اور مین تیری جماعت کو ہرقل کی اُس جماعت سے زیادہ
نہین جانتا ہون جسکو اُسنے ہر ملک مین یا اُنکے ساتھ بھجا کیا تھا اور اس قوم کو ہمپر غلبہ دیا گیا ہی پس ڈر تو اللہ سے اور نہ اعانت کر تو اپنی
ہلاکی پر پس جب سُنا یوقنا نے کلام اپنے بھائی کا غضبناک ہوا وہ اور کہا اُسنے یوحنا سے کہ تو نے بہت بات چیت کی اور بڑی تعریف کی تو نے
اہل عرب کی اور مین مثل اُس جماعت کے نہین ہون جسکا ذکر تو نے کیا ہی اور مین نہین ملایا جاسکتا ہون علاوہ برین مین تو ایک کو بھی
اُن لوگون سے جنکا تو نے اہل شہرون وغیرہ سے ذکر کیا ہی نہین جانتا ہون کہ اُسنے اپنے شہر کو از روے غلبہ اور قہر مسلمانون کے بغیر لڑائی کے
سپرد مسلمانون کے کر دیا ہو اور مین نے مال اسی واسطے اکٹھا کیا ہی کہ اُسکے سبب سے اپنی ذلت کو دفع کرون اور مین نے اہل عرب کی لڑائی پر اتفاق
کر لیا ہی پس اگر فتحیاب کریگی صلیب مجھکو اُنپر اور غلبہ دیوینگے مجھکو مسیح مسلمانون پر تو تلاش اور طلب کرونگا مین عرب کو یہانتک کہ جا دونگا
مین اُنکے پیچھے حجاز مین اور سپاہی اُنکا دونگا سب بادشاہون پر اور پھر ونگا مین ملک شام مین بادشاہ ہوکر اور ہرقل مجھسے مقابلے
اور جھگڑے کی قدرت نہ رکھیگا اور اگر شکست دیوینگے مجھکو عرب تو آؤنگا مین اپنے اس قلعہ مین اور نہ چھوڑونگا اسکو سو واسطے کہ مین نے جمع کیا ہی
اسمین توشہ اور کھانا جو مجھکو مدت تک کافی ہوگا اور رہونگا مین اسمین گرمی اور سردی تا وقت موت کے اور نہ ڈالونگا مین اپنے ہاتھ کو ہرگز
کی طرف اور نہ خرچ کرونگا مین اپنے مال کو بیدون سبب کے اور نہ حد سے تجاوز کر تو میرے ساتھ بیچ کسی معاملہ عرب کے ساتھ ایسے کلام کے کہ جسمین تو
بلاتا ہی مجھکو صلح کی طرف مگر یہ کہ سخت گیری کرونگا مین تجھپر بیشتر اُنکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تحقیق گھیر لیا تھا شیطان
نے یوقنا کے عقل کو اور آراستہ کرکے دکھایا تھا اُسکو بُرے کام کو پس جب سُنا یوحنا نے کلام اپنے بھائی یوقنا کا کہا اُسنے کہ تجھکو مجھسے بات
چیت کرنا ہونے کے واسطے حرام ہی یہانتک کہ رجوع کرے تو میری رائے اور مشورے کی طرف اور ہو وے انتہا کا تیرا میرے کلام کی جانب
پس اُٹھ کھڑا ہوا یوحنا بحالت خشمناکی کے پس جب دوسرا دن آیا اکٹھا کیا یوقنا نے سب اپنے لشکر کو قوم ارمن اور منطرہ وغیرہ سے اور اپنے ساتھ منے
بلایا اُنکو پس جسکسی نے ہتھیار نہ پایا تھا اُسکو ہتھیار دیا اور تقسیم کیا مال کو اُنمین اور سہل اور آسان ظاہر کیا تھا اُنپر معاملہ عرب کا اور کہتا تھا اُنسے
کہ وہ لوگ تھوڑے ہین بہت نہین ہین سو واسطے کہ جماعت اُنکی جدا اور متفرق ہوگئی ہے بعض اُنمین سے بجانب بیت المقدس کے روانہ ہوئے
اور بعض مصر کی طرف گئے ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ ارادہ کیا یوقنا نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی لڑائی پر قبل اسکے

کنا دین اور مہونچین وہ اسکے شہر کی طرف پھر متوجہ ہوا وہ ایک بطریق کی طرف اپنے بطارقہ سے جسکا نام کرکرین یا اراکلس تھا اور ساتھ کئے اسکے ایکہزار ہتھیار بند اور مقرر کیا اُسکو واسطے نگہبانی اپنے شہر کے اور اسلیے کہ بچاوے وہ شہر کو تاخت و تاراج ہونے سے اور روانہ ہوا یوقنا مع اپنے ساتھیون کے بقصد پھرنے لشکر ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمانون کے اور مسلمان اُسدن بارہ ہزار مسلح تھے سوا اُنکے جو تھانے بیٹھے تھے اور ظاہر کیے گئے اُسکے آگے نشان اور وہ صلیب جسکی وہ تعظیم کرتا تھا اور وہ صلیب جواہر کی بنی تھی اور اُسکے گرد ایکہزار نشان تھے مذہب ثعلبہ نے بیان کیا ہے کہ اقامت کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قنسرین مین بعد اسکے کہ فتح کیا تھا اُسکو ساتھ صلح کے یہانتک کہ آیا اُنکے پاس قاصد مع خط امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسمین حکم کیا تھا اُنھون نے کہ یہ روانہ کرین وہ کسی قدر لشکر اپنی ہمراہی کا پاس یزید بن ابی سفیان کے پس بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح نے تین ہزار سوارون کو اور میل کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے روانگی حلب کا پس بلایا اُنھون نے ایک مرد کو بنی ضمرہ سے جسکا نام کعب بن ضمرۃ الضمری تھا اور وہ بڑے دلیر اور سخت لڑنے والے تھے اور جس وقت قایم ہو جاتے تھے وہ زمین پر واسطے لڑائی کے تو نہین ڈرتے تھے لشکرون سے تھوڑے ہون یا بہت اور ساتھ کیا اُنکا ایکہزار سوار اور روانہ کیا آگے اپنے لشکر کے اور کہا اُنسے کہ اے کعب لڑنا مت ایسے لشکر سے جسکے مقابلہ کی طاقت تم مین نہو اور احتیاط کرنا اس گبر سے اور دریافت کرنا اسکے حال کو اور تمہارے پیچھے مین بھی کوچ کرونگا پس روانہ ہوئے کعب بن ضمرہ بارادہ حلب کے اور یوقنا نے اپنے لشکر کے آگے خبر رسانی کے واسطے جاسوس مقرر کیے تھے پس خبر دی اُسکی جاسوسون نے یہ کہ مسلمانون کا لشکر بارادہ اُسکے شہر اور اُسکی لڑائی کے آتا ہے پس کہا اُسنے کہ کسقدر عرب ہین اس لشکر مین جاسوسون نے کہا کہ ایکہزار سوار ہین اور وہ اُترے ہین چھ میل کے فاصلہ پر تیرے شہر سے پس پوشیدہ بطور گھاٹ کے بٹھایا یوقنا نے آدھے لشکر کو پھر روانہ ہوا وہ ساتھ آدھے لشکر کے یہانتک پہونچا وہ سامنے مسلمانون کے اور مسلمان اُترے تھے اپنی جگہ مین ایک پانی کی نہر پر اور کھا لیا پانی پلاتے تھے وہ اپنے گھوڑون کو اور وضو کرتے تھے پس وہ اسی حال مین تھا کہ دفعتہ یوقنا مع اپنے لشکر اور بطارقہ کے اُنکے سامنے آیا پس جب سامنے آیا اُنکے یوقنا اور صلیب اُسکے آگے تھی پکارا بعض مسلمانون نے بعض کو اور سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑون پر اور سوار ہوئے کعب بن ضمرہ اپنے گھوڑے پر اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور سامنے ہوئے لشکر یوقنا کے پس اندازہ کیا اور دیکھا اُنھون نے اُسکے لشکر کو پانچہزار کی تعداد مین اور یوقنا نے اپنے لشکر کے دو حصے کیے تھے نصف اُسکے ساتھ اور نصف گھاٹ مین تھا جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے یوقنا اور اُسکے لشکر کو پھرے وہ اپنے ساتھیون کی طرف اور کہا اُنسے کہ اے مددگاران دین خدا مین نے دیکھا اور اندازہ کیا دشمنون کے لشکر کا اور وہ پانچہزار ہین اور وہ تمہارے واسطے بجا مال غنیمت کے ہین آیا نہین مقابلہ کریگا ایک تم مین کا اُنکے پانچ نفر سے مسلمانون نے کہا ہان قسم ہے خدا کی ایسا ہی ہوگا اور شجاعت دکھاتے تھے بعض مسلمان بعض کو اور نزدیک ہوا ایک گروہ ساتھ ایک گروہ کے اور پکارا یوقنا نے اپنے لوگون اور غلامون اور بطارقہ کو اور حکم کیا اُنکو حملہ کا مسلمانون پر پس اُن سبھون نے بہت سخت حملہ کیا اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور مل گئین دونون جماعتین اور دراز لڑائی اور لڑے اہل عرب سخت کی لڑائی اور یقین کیا تھا اُنھون نے غنیمت اور فتحیابی کا کہ دفعتہ ظاہر ہوا اُنپر لشکر گھاٹ کا اور وہ پانچہزار تھے مسلمانون کے پیچھے سے اور حملہ کیا اُنھون نے مسلمانون پر مسعود بن عون المجبی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین اُس لشکر مین جسکو ابوعبیدہ بن الجراح نے بطور مقدمۃ الجیش کے کعب بن ضمرہ کے ساتھ بھیجا تھا اور موجود تھا مین اُسدن جبکہ بھڑ گئے دونون لشکر اور نکلا ہماری طرف لشکر گھاٹ کا اور ہم لڑ رہے تھے اور ہم نہین جانتے تھے کہ اُنکا

بن ضمرہ کا ساتھ دینا
حاکم حلب

لشکر گاہ میں ہی پس دکھائی دیا وہ لشکر ہماری پشتوں کی طرف سے اور دفعتہً آوازیں گھوڑوں کے سموں کی بلند تھیں پس نہیں آگاہ ہوئے ہم مگر اس وقت
کہ آپڑا وہ لشکر ہمپر پس یقین کیا ہمنے اپنی ہلاکی کا بعد اسکے کہ یقین رکھتے تھے ہم حصول غنیمت کا اور ہو گئے ہم گھیروں کے بیچ میں پس ضرور ہوا ہمکو لڑنا
پس جدا ہو گئے مسلمان تین گروہ میں ایک گروہ نے شکست اٹھائی اور ایک گروہ نے واسطے لڑائی لشکر گاہ کے قصد کیا اور ایک گروہ کعب
بن ضمرہ کے ساتھ رہا اور وہ کوشش کرتا تھا یوقنا اور اسکے ساتھی پرستش کرنے والوں صلیب کی لڑائی میں مسعود بن عون نے بیان کیا ہے کہ واسطے
اللہ کے تھی نیکوکاری قوم کنندہ کی کہ وہ بہت سخت لڑائی لڑے اور آزمائش کیے گئے وہ بلا سے نیک میں اور ہبہ کر دیا تھا انھوں نے اپنی جانوں کو
واسطے اللہ تعالیٰ کے یہانتک کہ مارے گئے انمیں سے اسدن ایک سو آدمی ایک جگہ پر اور بڑا سخت کام کیا گاڑے والے لشکر نے اور کعب بن ضمرہ
بے آرام تھے مسلمانوں کے حال پر اور لڑتے تھے مشرکین سے اور وہ گرداو دیتے تھے ساتھ نشان کے اور پکارتے تھے ان کلمات سے یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل علیٰ
معاشر المسلمین اثبتوا لہم فانما ہی ساعۃ وانتم الاعلون اور مسلمان آتے تھے انکے پاس یہانتک کہ یکجا ہو گئے وہ گرد انکے پس دیکھا کعب بن ضمرہ نے انکو اور
زخم ظاہر تھے انمیں اور مارے گئے مسلمانوں سے ایک سو ستر آدمی پس لوگ رئیس انمیں سے یہ لوگ تھے عباد بن عاصم نخعی اور زمر بن عامر الیمامی اور حازم بن نبہان
اور سہیل بن سلیم الیعلی اور فاعلہ بن محصن الظفری اور عامر بن ذر الغفری اور قیس بن طالب الغفری اور نجبہ بن دارم الغفری اور عیان بن سیف الغفری
اور لجام بن ضمرۃ الغفری اور محکو بن ماجد الیشکری اور سنان بن عودہ اور سعید بن منقلع اور جو لڑائی یوم السلاسل اور غزوہ تبوک میں ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جنگ یمامہ میں ہمراہ خالد بن ابو لید کے حاضر تھے مسعود بن عون نے کہا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ قصد
کیا ہمنے سعید بن منقلع کے قتل پر اور انمیں چالیس زخم دیکھے ہمنے کہ وہ سب انکے سینے میں تھے اور کوئی زخم انکی پشت میں تھا لیکن جو وہ رئیس تھے مگر
یہ کہ کوئی شخص نہیں مارا گیا یہانتک کہ مار ڈالا اسنے بہتوں کو مشرکین سے اور ظاہر ہوئی بدولی مشرکین میں جس وقت کہ دیکھا انھوں نے ثابت قدمی
مسلمانوں کو انکی تھوڑی تعداد پر اور مارا جانا اپنے ہمراہی لوگوں کا پس قصد کیا انھوں نے شکست اٹھانے کا لیکن ثابت قدم کیا انکو یوقنا نے اور کہا اسنے
کہ سختی ہو تمپر نہیں ہیں عرب مگر مثل مکھیوں کے کہ اگر ہٹائے اور پھیرے جاتے ہیں تو پھر آتے ہیں اور اگر اپنے حال پر چھوڑے جاتے ہیں تو امید اور طمع کرتے ہیں
اور جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے ان لوگوں کو جو انکے نشان کے نیچے مارے گئے بہت ملول اور اندوہگین ہوئے وہ پس اترے وہ اپنے گھوڑے سے اور کھینچا
زرہ کو زرہ پر اور مضبوط باندھا اپنی کمر کو پٹکے سے اور ہاتھ پھیرا اپنے گھوڑے کے منہ پر اور اسکے نتھنوں پر اور وہ گھوڑا انکے پاس اکثر لڑائیوں میں موجود
رہا تھا اور جہاد کیا تھا انھوں نے اسکی سواری میں سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اسکا نام ہلال رکھا تھا پھر سوار ہوئے اسپر اور پھر
آگے مسلمانوں کے اور دیکھتے تھے مقتولین کی طرف اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام میں اور نشان انکے ہاتھ میں تھا اور راہ دیکھتے تھے
ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف سے کسی لشکر یا کسی طلیعہ کی جو آوے انکی جانب کو پس کوئی اثر اور نشان اسکا انھوں نے نہیں دیکھا اور سبب یہ ہوا کہ ابو عبیدہ
بن الجراح گویا روکے گئے تھے انکی طرف کی روانگی سے تا اہل حلب کا اور صورت اسکی یہ ہوئی کہ جب روانہ ہوا یوقنا واسطے لڑائی مسلمانوں کے
گیا تو رئیس اور بڑے آدمی حلب بعض انکے بعض کے پاس اور کہا کیا تم تم خوب جانتے ہو کہ اہل دین صلیب نے ان عرب کی اطاعت
قبول کی ہے اور انکی ذمہ داری میں داخل ہوئے ہیں اور بعض نے انمیں سے انکے دین کی طرف رجوع کیا ہے اور جو شخص اسکے ارادہ پر نہیں ہوا
پس آیا ہو سکتا ہمسے کہ چلو تم سردار عرب کے پاس اور طلب کرو انسے صلح کو اپنے واسطے اور مصالحہ کریں ہم سب شہر کے واسطے اور دیویں انکو

وہ چیز جو بہت اچھی ہو اپنے لوگون سے لیکر فتحیاب ہونگے مسلمان یوقنا البطریق پر تو ہونگے ہم بخوف سبقت صلح کے اور اگر غالب ہوگا یوقنا اور جانی
وہ بحالت سلامتی کے تو نہ آگاہ کرینگے ہم اسکو اپنی صلح سے اور متفق ہوئی اُن سبکی رائے اس امر پر اور نکلے تیس آدمی انکے دینوں سے اور روانہ ہوئے
وہ سوائے اُس راہ کے جس راہ سے یوقنا گیا تھا یہانتک کہ قریب لشکر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پہونچے اور وہ قنسرین میں اُترے تھے
اور ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے رکھتے تھے پیچھے کعب بن ضمرہ کے پس جب قریب پہونچے وہ لوگ پکار کر کہا اُنھون نے نعون نعون اور عرب کو یہ امر
معلوم تھا کہ اس کلمہ کے معنی امان ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہونچی تھی اور لکھ بھیجا تھا اُنھون نے اپنے عمال کو جو ملک شام میں تھے یہ کہ
نعون کے معنی رومی لغت مین امان کے ہین پس جس کسی کو تم یہ کہتے سنو اسیر تم جلدی نکرو ساتھ قتل کے کہ مطالبہ کریگا تمسے اللہ تعالیٰ اُسکے خون
کا قیامت کے دن اور عمر اُس سے بری ہونگے پس عرب پہچانتے تھے اس کلمہ کو جب سنا مسلمانون نے اُنکے پکارنے کو دوڑے اُنکی طرف اور لا کر ٹھہرایا اُنکو
سامنے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قریب ہے کہ یہ لوگ طلب کرینگے صلح اور امان کو اپنی جانون کے واسطے اور یہ
اہل عرب ہین ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین اللہ سے یہی امید رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور اگر وہ مصالحہ کرینگے مجھسے تو مصالحہ کرونگا
مین اُنسے راوی سفیان کہتا ہے کہ وہ لوگ جانتے تھے حال اپنے ساتھیون کا جو یوقنا کے ہمراہ تھے اور آئے تھے وہ لوگ رات کے وقت اور
آگ روشن تھی ابوعبیدہ بن الجراح کے سامنے اور بعض مسلمان نماز مین کھڑے اور قرآن شریف پڑھتے تھے پس کہا بعض اہل حلب نے بعض سے کہ ایسی
کانون سے مدد اور غلبہ دئے گئے ہین یہ لوگ پھر جب سنا ترجمان نے اُنکی گفتگو کو آگاہ کیا اُسنے ابوعبیدہ بن الجراح کو اُنکی گفتگو سے پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہ ہم وہ قوم ہین کہ سبقت کی ہے عنایت ہمارے خالق نے ہمارے لیے واسطے اُن کامون کے اور ہم وہ لوگ ہین کہ نہین بدلتے ہین
ہم اللہ اور رسول اللہ کے دین کو اور نہین بےصبری کرتے ہین ہم مارڈالنے دشمنون سے پس آگاہ کیا مترجم نے اُنکو اس کلام سے اور کہا اُنسے کہ تم
کون لوگ ہو پس کہا اُنھون نے کہ ہم حلب کے رہنے والے ہین اور وہان کے تاجر اور رئیس ہین اور ہم آئے ہین بطلب صلح کے تمسے پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہ کیونکر ہم تمسے مصالحہ کرین حالانکہ ہمنے سنا ہے کہ تمھارے بطریق نے ہمسے لڑنیکا ارادہ مصمم کیا ہے اور مضبوط کیا ہے اُسنے اپنے قلعہ کو اور
رکھی ہے اُسمین وہ چیز جو برسون کے کھانے کو اُسکو کافی ہوگی اور بہت لشکر یکجا کیا ہے اور تمھارے واسطے ہمارے نزدیک صلح نہین ہے پس کہا
اُنھون نے کہ ای سردار ہمارا سردار یوقنا نکلا ہے ہمارے پاس سے باراوہ تمھاری لڑائی کے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کب نکلا ہے اُنھون نے کہا کہ
آج صبح کو اور ہم بعد اُسکے روانہ ہوئے ہین اور اُسکی راہ کے سوا ہم دوسری راہ سے آئے ہین اور ہم امید رکھتے ہین کہ وہ بیشک ہلاک ہوگا اسواسطے
کہ وہ تیزی کرنے والا ہے بغاوت مین اور نہین راضی ہوا وہ ساتھ صلح کے اور اطاعت کی ہے اُسنے اپنی خواہش نفس کی اور جسنے ایسا کیا تو وہ ہلاک
کیا جاتا ہے پس جب سنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال وانکی البطریق کا ڈرے وہ اپنی فوج طلیعہ پر جسکو کعب بن ضمرہ کے ساتھ
بھیجا تھا اور کہا اُنھون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہلاک ہوا واللہ کعب مع اپنے ساتھیون کے انا للہ وانا الیہ راجعون پس جھکایا سر کو زمین کی
طرف اور خاموش ہورہے اور کہا اہل حلب نے مترجم سے کہ گفتگو کر تو ہمارے واسطے سردار سے در باب صلح کے پس گفتگو کی مترجم نے پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح نے ساتھ اپنی بلند آوازی کے کہ ہمارے نزدیک اُنکے واسطے صلح نہین ہے پس ڈرے اہل حلب اپنی جانون پر اور کہا اُنھون نے کہ تحقیق
یکجا ہوئے ہین ہمارے پاس بہت لوگ گانون اور زمینون کے پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو آباد کرینگے ہم تمھارے واسطے زمین کو اور

ہستی ترزمانی اہل حلب سے صلح کی بعہد ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا بمقام قنسرین سنہ ۱۲ لفظ نعون نعنو بمعنی الامان

ہونگے ہم مددگار تمھارے اُسکی آبادی پر اور زندگانی کرینگے ہم تمھارے ساتھ عدالت مین اور اگر تم صلح سے انکار کروگے پس بھاگینگے لوگ تمھارے
اور چلے جاوینگے وہ تمھارے اپنی شہرون کو اور مشہور ہوجاویگی یہ خبر کہ تم مصالحہ نہین کرتے ہو پس باقی رہیگا کوئی شخص گرد تمھارے پس آگاہ
کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اُنکی گفتگو سے پس دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور اُسی وقت نکلا اُنمین سے
ایک مرد پستہ قد سرخ رنگ لاغر وہ حکماے روم سے اور فصیح شاہان عرب مین پس کہا اُسنے کہ ای سردار سنو تم جو بیان کرتا ہون مین
اس علم کو جو اللہ تعالی نے صحیفون مین اپنے انبیا پر نازل کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہو تو ہم سنتے ہین پس اگر وہ حکم حق ہوگا
عمل کرینگے ہم اُسپر اور اگر حق نہوگا نہ سُنینگے ہم اُسکو پس کہا اُسنے کہ ای سردار اللہ پاک نے نازل کیا ہی اپنے انبیا پر انا الرب الرحیم خلقت الرحم
واشتققتها من اسمی فمن وصلها وصلته ومن قطعها قطعته لا یرحم من لا یرحم فمن احسن احسنت الیه ومن تجاوز تجاوزت عنه ومن عفا عفوت عنه ومن طلبنی وجدنی
ومن یخاف مطوفا المنة یوم القیمة وسبلت له فی رزقه وبارکت له فی عمره وکثرت له اہله ونصرته علی عدوه ومن شکر المحسن علی احسانه
فقد شکرنی اور ہم آئے ہین تمھارے پاس بحالت تندوا در خوف کے پس قبول کرو تم ہماری لغزشون کو اور امن دو تم
ہمارے خوف کو اور احسان اور نیکی کرو ہمارے ساتھ پس خوش ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اُسکے کلام سے اور پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ان اللہ
یحب المحسنین پھر کہا اُنھون نے صلی اللہ علی محمد وعلی جمیع الانبیاء فہذا والله رسل نبینا الی جمیع الخلق فالحمد للہ علی ہدایته لنا پھر
متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح مسلمانون کی طرف اور وہ لوگ گرد اُنکے تھے اور اُنمین رؤساے مہاجرین و انصار تھے
اور کہا اُنسے یہ لوگ بازاری اور تاجر ہین اور یہ دادخواہ ہین اور میری راے یہ ہی کہ نیکی اور مصالحہ کرو تم اُنکے ساتھ اور خوش
کرو اُنکے دلون کو سو واسطے کہ جب شہر ہمارے قبضہ مین ہوگا اور بازاری لوگ ہمارے ساتھ ہونگے تو وہ اعانت کرینگے ہمارے
ساتھ رسد اور کھانے کی اور آگاہ کرینگے ہمکو ہمارے دشمن کی عزیمت اور ارادے سے اور ہونگے وہ جاسوس ہمارے پس کہا ایک مرد نے مسلمانون سے
کہ نیک چال کھے تمکو اللہ تعالی ای سردار ان لوگون کا شہر قلعہ سے نزدیک ہی اور ہم نہین مطمئن اور بیڈر ہین اس قوم سے اس امر پر کہ راہ بتادین
یہ دشمن کو ہمارے پوشیدہ کامون پر اور آگاہ کرین دشمنون کو ہمارے حال سے اور نہین آئے ہین قوم مگر یہ ارادہ مکر اور فریب کے آیا نہین
دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ بطریق انکا نکلا ہی بارادہ ہماری لڑائی کے پس کیونکر یہ لوگ ہمسے صلح چاہتے ہین اور کچھ شک نہین ہی اس امر مین کہ اُنھون نے
کعب بن ضمرہ اور اُنکے ہمراہیون کے ساتھ فریب کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای مرد نیک گمان کر تو ساتھ اللہ تعالی کے اور اعتماد
کر تو اللہ تعالی پر سو واسطے کہ اللہ تعالی ہمکو خوار اور ذلیل نہ کریگا اور ہمارے دشمن کو ہمپر غلبہ دیگا پس رحم کرے اللہ تعالی اُس شخص پر جسنے نیک اور بہتر
بات کہی یا سکوت کیا اور مین اُنسے صلح مین شرط خیرخواہی مسلمانون کی کرلونگا پھر متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب قوم حلب کے اور کہا
اُنسے کہ مین چاہتا ہون کہ تم اپنی صلح مین اسقدر مجکو دو جسقدر اہل قنسرین نے دیا ہی اُنھون نے کہا کہ ای سردار شہر قنسرین کا ہمارے شہر سے
بڑا ہی اور لوگ اُسمین بہت ہین اور ہمارا شہر مختلف ہی لوگون سے بسبب ظلم ہمارے سردار کے ہمپر سو واسطے کہ اُسنے لے لیا ہی ہمارے
مال اور لڑکون کو اور سبکو لیکر قلعہ پر چڑھ گیا ہی اور باقی رہ گئے ہین ہمارے نزدیک ضعیفا اور وہ لوگ جنکے پاس مال نہین ہی اور ہم سوال
کرتے ہین تمسے اس امر کا کہ نرمی کرو تم ہمپر اور نیکی کرو ہمسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم کسقدر مال کیطرح صلح دینی چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ جسقدر اہل قنسرین

دیا ہم اُسکا نصف ہم تمکو دینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمھارے اس کہنے کو اس شرط پر کہ جسوقت ہم آوین تمھاری سرزمین پہ
تو اعانت کرو تم ہماری ساتھ رسد کے اور خرید و فروخت کرو تم ہمارے لشکر مین اور نہ چھپاؤ تم کسی چیز کو جو معلوم ہو تمکو ہمارے دشمنون سے اور
نہ چھپاؤ تم ہم پر کسی جاسوس کو جو تجسس اور تلاش کرے ہماری خبرون کو اور اگر پھر جاوے بطریق تمھارا شکست اُٹھاکر تو باز رکھو تم اُسکو قلعہ پر چڑھ جانے سے
انھون نے کہا کہ اے سردار یہ امر کہ باز رکھین ہم بطریق کو قلعہ پر چڑھ جانے سے بس اُسکی تو کوئی راہ ہمارے واسطے نہین ہے اور ہم تمسے اس امر کا اقرار
نہ کرینگے جسکو ہم نہ کر سکین اسواسطے کہ اس امر مین ہمکو طاقت نہین ہے اور نہ اُسکے لشکر اور مددگارون کے ساتھ ہم ایسا کر سکتے ہین ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا اگر تمھارے امکان مین نہین ہے تو نہ باز رکھنا تم اُسکو قلعہ پر چڑھنے سے اور ہے تم پر اللہ تعالے کا عہد اور قسمین ہین اس امر کی کہ کہو تم اس بات کو دل سے
اور پورے کرو تم ہمارے ساتھ سب شرائط کو پھر دو قسمین دلادین اُنکو جسکو وہ جانتے تھے پس قسم کھائی اُن لوگون نے اپنے مردون اور اولاد اور
عورتون اور غلامون اور سب گھر والون کی طرف سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ تمنے قسم کھائین اور ہمنے تمھاری قسمون کو
منظور کیا پس اگر کوئی تم مین سے ہمارے ساتھ خلاف کریگا یا جانے گا وہ کسی حال کو بطریق سے اور نہ آگاہ کریگا ہمکو اس سے پس واجب ہوگا اُسپر
قتل اور حلال ہوگا ہمکو لے لینا اُسکے مال و اولاد کا کہ نہ مطالبہ کریگا اللہ تعالے اُسکی ذمہ داری کا اور جسوقت توڑوگے تم کسی ہماری
شرط کو جو ہمنے تمپر مقرر کی ہے پس باقی نہ رہیگا عہد اور ذمہ تمھارے واسطے اور ہم اگلے سال سے تمسے جزیہ لیا کرینگے سعید بن عامر التنوخی نے
بیان کیا ہے کہ راضی ہوئے اہل حلب ابو عبیدہ بن الجراح کی شرائط پر اور لے لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عہد اُنسے اور لکھ لیے نام اُنکے اور ارادہ کیا قوم نے
پھر جانیکا اپنے شہر کی طرف پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ٹھہرو تم تاکہ مقرر کرون مین تمھارے ساتھ اُس شخص کو تمھارے ساتھ جاوے
تمھاری جائے پناہ تک کہ وہ سبب ہووے ہمیشہ نگہبانی تمھاری اُسوقت تک کہ پھر جاؤ تم بحالت سلامتی کے اپنے شہر کی طرف پس کہا اُس مرد پست قد
نے اُنکا اے سردار ہم اُسی راہ سے چلے جاوینگے جس راہ سے ہم آئے ہین اور ہم کسی کو اپنی ہمراہی کے واسطے نہین چاہتے ہین پس چھوڑا اُنکو ابو عبیدہ
بن الجراح نے اُنکے حال پر اور رات کاٹی بحالت بے آرامی کے کعب بن ضمرہ اور اُنکے ساتھیون کے واسطے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ پھرے اہل حلب اُسی رات کو شہر کی طرف پس ہو گئی صبح اور نہین پہونچے وہ شہر مین پس جب پہونچے وہ قریب شہر کے دیکھا اُنکو بعض لوگون یوقنا
بطریق نے کہ وہ پھرے آتے ہین اور آیا وہ ملکر اُنکے سامنے اور پوچھا اُنسے کہ تم کہان سے آتے ہو اور کیا کام کیا ہے تمنے پس سمجھے وہ لوگ اُس کبر کو
اہل حلب سے آگاہ کیا اُنکو کیفیت صلح سے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے پس چھوڑا کبر نے اُنکو اور چلا گیا اور اہل حلب نے استقبال کیا اُس گروہ کا اور حال
پوچھا اُنسے پس آگاہ کیا اُنھون نے اہل حلب کو حال صلح سے پس خوش ہوئے وہ لوگ اس امر سے اور روانہ ہوا وہ کبر تنہا اکیلا آیا یوقنا کے پاس اور
وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑ رہا تھا اور گھیر لیا تھا اُنکو اور وہ جانتا تھا کہ مین مسلمانون پر قابض ہو گیا ہون اور منتظر فتح کا تھا
کہ اُسی وقت وہ کبر آیا پس کہا اُس کبر نے کہ اے بطریق تو غافل ہے اُس بلا اور سختی سے جو تجھپر آئی ہے اور گویا تو مسلمانون کے سامنے ہے اور
گویا مالک ہو گئے ہین وہ قلعہ کے اور لے لیا ہے انھون نے مال اور مار ڈالا ہے عورتون کو پس جب سُنا یوقنا نے اُس خبر کو جو کبر نے بیان کی
ارادہ اپنے قلعہ کے واسطے کہ مالک اُسکے ہو جاوینگے مسلمان اُسکی غیبت مین پس توڑ دی اُسنے اپنے اوپر اُس امید فتحیابی کو جو کعب بن ضمرہ اور اُنکے
ساتھیون پر رکھتا تھا اور دو سو مسلمانون سے کچھ زیادہ مارے گئے تھے اور کعب بن ضمرہ نے ٹھان لیا تھا اپنے دل مین لڑائی کو اور رہ جانے تھے

کہ مسلمان بیشک ہلاک ہونگے کعب بن ضمرہ نے بیان کیا ہے کہ مین اُسدن بذات خود لڑتا تھا اور باز رکھتا تھا مشرکین کو مسلمانون سے اور نگاہ رکھتا تھا
مین اُنکو ساتھ اپنی جان کے اپس جب باز رکھا اور ملول کیا مجھکو لڑائی نے پناہ لی مین نے طرف اپنے ساتھیون کے اور رہا وصف ساعات کے مین اللہ تعالی سے
امید کشود کار کی رکھتا تھا اور دیکھتا تھا راہ آنے نشان ابو عبیدہ بن الجراح کی پس دیر کی اس امر نے ہمپر اور برابر لڑائی جاری رہی ایکدن
اور رات دوسری صبح تک پس قسم کھاتا ہون مین اللہ کی اس امر پر کہ نہ کسی کو نماز میسر ہوئی اور نہ کوئی کھانے پانی تک پہنچا اور ہم درمیان
یاس در امید کے تھے اور مین امید رکھتا تھا راہ فتح کی اوپر اس امر کی کہ ظاہر ہو نشان اسلام کا اُس راہ سے اور نہین دیکھا مین نے کوئی اثر اُسکا کہ
دفعتہ دشمن کے لشکر نے جنبش کی اپنے کنارون سے اور ایک بڑا شور و غل اُنکا بلند ہوا پس کہا مین نے کہ نہین ہے یہ مگر کمک آن ملی ہے اُنکے شہنشاہ
کے پاس سے پس پناہ لی مین نے ساتھ اس کلمہ کے جو حالت رنج اور سختی مین کہا جاتا ہے یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس قسم ہے عیش رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہین کہہ چکا تھا مین اس کلمہ کو تا اینکہ دیکھا مین نے دشمن کے لشکر کو کہ چھوڑ دیا اُسنے اپنی جگہ کو اور پھرا اپنی پشت کی طرف
پس کہا مین نے الحمد للہ حمد الشاکرین اور مین گمان کرتا تھا کہ کسی آواز دینے والے نے آواز دی ہے اُنکو آسمان سے پس بھگا دیا اُن سب کو یا ملائکہ نازل ہوئے ہین
اُنپر مثل جنگ بدر کے پس نہین دیکھا مین نے کوئی اثر اور نشان دشمنون کا اور ارادہ کیا مین نے اُنکے تعاقب کا پس پکار کر کہا مسلمانون نے کہ کہان جاتے ہو
ای کعب پھرو تم ہماری طرف آیا نہین کافی ہے تمکو یہ امر جمین ہین ہم چلو تم ہمارے ساتھ اور رحمت دو ہمکو مشقت و سختی سے اور نگاہ رکھو ہمارے واسطے
فرض کو اور آرام دو ہمارے گھوڑون کو کہ نہین پھیرا ہے اللہ تعالی نے دشمنون کو ہمسے مگر اپنے ارادے اور قدرت سے پس اُترے کعب بن ضمرہ اور آرام کیا
مسلمانون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ دیر کی خبر کعب بن ضمرہ نے ابو عبیدہ بن الجراح پر پس جب نماز پڑھی اُنھون نے
صبح کی پھرے وہ نماز سے اور متوجہ ہوئے مسلمانون کی طرف اور خطاب کیا خالد بن الولید سے اور کہا کہ ای ابا سلیمان تمھارے بھائی ابو عبیدہ
نہین سوئے رات کو بسبب رنج کے اگرچہ واجب ہے ہمپر شکر کرنا اُس چیز پر جو فتح کی ہے اللہ تعالی نے ہمپر اور دل میرا مجھسے یہ کہتا ہے کہ وہ لوگ جو
کعب بن ضمرہ کے ساتھ ہین ہلاک ہوئے اور مارے گئے بسبب بیان کرنے اُس گروہ کے جنھنے کہ ہمسے درخواست صلح اور ذمہ داری کی کی تھی اس امر کو کہ
اُنکا حاکم یوقنا روانہ ہوا ہے مسلمانون کی طرف اور مین کوئی اثر اور نشان اُنکا نہین دیکھتا ہون اور گمان کرتا ہون اس امر کا کہ اُسنے دیکھا ہمارے
ساتھیون کو پس لڑا اُنسے اور مار ڈالا اُن سب کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین بھی تمھاری طرح قسم ہے خدا کی نہین سویا بسبب رنج کے مسلمانون کے
پس کیا کام کرنے کا تمھارا ارادہ ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین کوچ کا قصد رکھتا ہون پھر حکم دیا لوگون کو درستی سامان سفر کا پس کوچ کیا فوراً
مسلمانون نے اور روانہ ہوئے بارادہ حلب کے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید اور پیچھے ابو عبیدہ بن الجراح تھے پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا تا اینکہ آئے خالد بن الولید
مسلمانون پر اور وہ لوگ سوتے تھے اور مقرر کیا تھا اُنھون نے اپنے واسطے دیدبان تاکہ نگہبانی کرین پس جب اُنکے قریب آئے خالد بن الولید اور نشان فوج کا
اُنکے ہاتھوین تھا پکارا مسلمانون کو ان کلمات سے النفیر النفیر یا انصار الدین پس اُٹھ کھڑے ہوئے مسلمان اپنی خوابگاہون سے مثل شیرون
ڈکارنے والون کے اور سوار ہوئے اپنے گھوڑون پر اور استقبال کیا صاحب نشان کا اور پہچانا اُنکو پس پکار کر کہا بعض نے بعض سے
کہ خوش ہو تم کہ یہ نشان مسلمانون کا ہے جسکو خالد بن الولید اُٹھائے ہین اور ملگئے لوگ اُنمین اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح پس
جب دیکھا اُنھون نے کہ کعب بن ضمرہ صحیح اور سالم ہین حمد اور شکر اللہ کا ادا کیا اور دیکھا لڑائی کی جگہ کو اور مقتولین کی لاشون کو اور

ف ذکر بھیجنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا جابر بن عبد اللہ کو ... دیدبان ... [illegible]

مسلمانون نے نہین چھپایا تھا مقتولین کو مٹی مین پس جب یکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے چال بدل گئی غرشی انکی ساتھ رنج کے اور کہا لاحول ولاقوۃ
الا باللہ العلی العظیم اور بلایا کعب بن ضمرہ کو اور کہا کہ ای کعب کیونکر مارے گئے ساتھی تمھارے اور کون شخص لڑا شہر ان میں سے پس کہا کعب
بن ضمرہ نے کہ یوقنا اور مین و مسلمان ہمراہی میرے قریب ہلاکت کے پہونچے تھے کہ نہین باقی تھی انمین جنبش پس ہم اسی حال مین تھے کہ پھرے
اور پلٹے وہ ہماری طرف بدون لڑائی کے پس کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہ پاک ہی اللہ تہیا کرنے والا اسباب کا کاش ابو عبیدہ
مارے جاتے انکے آگے ورنہ مارے جاتے تحت نشان ابو عبیدہ کے پھر حکم کیا مسلمانون کو کہ کھودین انکے واسطے گڑھون کو زمین مین پھر
لٹایا گیا انکو ابو عبیدہ رض بن الجراح نے اور ایک ہی نماز سب پر پڑھی اور دفن کیے گئے وہ اپنے کپڑون خون آلودہ مین پھر کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ وہ فرماتے تھے یحشر اللہ تعالی الشہداء الذین قتلوا فی سبیل اللہ
یوم القیامۃ ودماؤہم علی النحور ہم اللون لون الدم والریح ریح المسک والنور علیہم نبلا الا رفید خلہم الجنۃ بغیر حساب پس جب چھپایا لاشہای
مقتولین کو مٹی مین کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہ اگر دشمن خدا پھر گیا ہی اور رجا بیگا وہ کیفیت صلح قوم کی
پس ڈالی جائیگی قوم انکی طرف سے بڑی مشقت مین پس چاہتا ہون مین انمین کہ واجب ہی ہمپر یہ امر کہ دفع کرین اور باز رکھین ہم انسے اسواسطے
کہ وہ دخل مین ہماری ذمہ داری مین اور اسی وقت کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بارادہ حلب کے پس جب پہونچا لشکر یوقنا کا حلب مین گھیر لیا اُسنے
اہل حلب کو اور یوقنا چاہتا تھا انکے مار ڈالنے کو اور کہا اُسنے اہل حلب سے کہ تمنے سختی ہوتی ہمپر مصالحہ کیا تمنے عربسے اپنے واسطے اور ہوگئے تم مددگار انکے
ہمپر انھون نے کہا کہ بیشک ہمنے ایسا ہی کیا ہی اسواسطے کہ ہم جانتے ہین کہ وہ غلبہ دیے گئے ہین یوقنا نے کہا کہ سختی ہو تمپر تحقیق نہ راضی ہونگے
مسیح تمھارے کامون سے پس قسم ہی حق مسیح کی کہ مین تم سب کو مار ڈالونگا یا نکلو اور چلو تم میرے ساتھ اہل عرب کی لڑائی پر اور توڑ دو تم اپنے
اور انکے بیچ کے عہد اور پیمان کو اور لاؤ تم میرے سامنے اُس شخص کو جسنے اس کام مین شروع کی ہی تاکہ آغاز قتل کرون مین اُسی سے پس لائے انھون نے
اس امر کو پس کہا یوقنا نے اپنے غلامون سے کہ جاؤ اور لاؤ تم میرے پاس انکو تاکہ مار ڈالون مین انکو پس تحقیق خبر دی ہی مجھکو فلان بطریق نے انکے
حالات سے کہ وہ بطریق ملاقی ہوا تھا انسے اور آشنا کر دیا تھا اُسنے مجھکو اُنسے پس گہان رکھے غلام یوقنا کے اہل حلب کے اور مارتے اور ہلاک کرتے تھے انکو
اُنکے فرشون اور گھرون کے دروازون پر اور سنا یوحنا نے شور و غل اور وہ قلعہ مین تھا پس آیا وہ اپنے بھائی کے پاس اور دیکھا اُسکو کہ قتل کرتا ہی وہ
اہل شہر کو اور تین سو مرد شہر کے مار ڈالے گئے ہین پس چلا کر کہا اُسنے اپنے بھائی سے کہ ٹھہر تو اپنے سے وحشت نرم پر اور السیانہ کر اسواسطے کہ مسیح خشمناک ہونگے
تجھپر اور مسیح دشمن کے مارنے سے ممانعت کی ہی پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ جو لوگ ہمارے دین مین ہین وہی مار ڈالے جاوین پس کہا یوقنا نے اپنے بھائی سے کہ
انھون نے مصالحہ کیا ہی عرب سے شہر کے واسطے اور ہو گئے ہین وہ مددگار عرب کے ہمپر پس یوحنا نے کہا کہ اس امر مین انپر کوئی باز پرس نہین ہی انھون نے اپنی بہتری کا
ارادہ کیا ہی اسواسطے کہ وہ لڑائی کے لوگ نہین ہین پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہی حق صلیب کی کہ مین ایک کو انمین سے باقی نہ چھوڑونگا اور معلوم ہوتا ہی کہ تونے انکو صلح
پر برانگیختہ کیا ہی اور مین پہلے تجھپر حملہ اور سخت گیری کرونگا پھر متوجہ ہوا یوقنا اپنے بھائی کی طرف اور قابض ہو گیا اُسپر اور نکالا اپنی تلوار کو تاکہ قتل کرے اُسکو
پس جب دیکھا یوحنا نے اپنے بھائی کی طرف کہ نکالا ہی اُسنے اپنی تلوار کو جانا اُسنے کہ مین ہلاک ہونگا پس بلند کیا اُسنے اپنے سر کو آسمان کی طرف
اور کہا اللہم اشہد علی انی مسلم الیک مخالف الدین ہولاء القوم اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ وان المسیح نبی پھر کہا اپنے

بھائی اُسے کہ کر تو اب جو کچھ مجھکو کرنا ہو سو کر اگر ہو تو قاتل میرا تو مین جاتا ہون بجانب بہشت کے پس بہت گران گذرا یوقنا بطریق پر اسلام اپنے بھائی کا اور مصلحہ
اہل شہر کا اور خوف مسلمانون کا پس برانگیختہ کیا غصے نے اُسکو اس امر پر کہ جدا کرکے ڈالدیا اُسنے سر اپنے بھائی کا اُسکے بدن سے رحمت کرے اللہ اوپر جنا کے
بعد اسکے آمادہ ہوا وہ واسطے مار ڈالنے اہل شہر کے اور وہ لوگ داد چاہتے تھے پس نہین دادرسی کرتا تھا اور سوال کرتے تھے اُسسے پس نہین
جواب دیتا تھا اُنکو اور نہین باز رہتا تھا اُنسے پس زیادہ ہوئی اُنمین آواز چلانے کی اور بلند ہوا شور و غل اُنکا اور گھیر لیا تھا یوحنا کے لشکر نے
شہر کو ہر طرف سے اور مایوس ہوگئے تھے اہل حلب اپنی جانون سے اور اسی وقت آئی اُنپر کشود کار اور پہونچی اُنکو اعانت کہ دفعتہً دکھائی دیے
اُنکو نشان اسلام کے اور گرد نشانون کے بہادر اور دلیر موحدین کلمۂ توحید کہتے ہوے اور خالد بن الولید اُنکے آگے اور ایک جانب اُسکے
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اہل حلب کو اور اُنکے شور و غل اور رونے کو کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار
گئے اور ہلاک ہوے قسم ہو خدا کی تمھاری صلح اور ذمہ داری کے لوگ جیسا کہ تمنے مذکور کیا تھا پھر للکارا خالد بن الولید نے اپنے گھوڑے کو اور حملہ کیا اور
نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اُڑا اُٹھا اپنے حملہ مین قوم مشرکین کو اور کہا کہ دور ہو تم ای گروہ گبرون کے ہمارے اہل صلح کے پاس سے پھر جس طرح سے
رکھا اُنمین نیزے کو اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور خروج کیا اُنھون نے تلوارون کو گبرون مین پس جب دیکھا
یوقنا نے اس حال کو بھاگا وہ اپنے قلعہ کی جانب مع اپنی سب بطارقہ کے محصن بن عمرو العدوی نے بیان کیا ہو کہ کشایش دی اور
دور کیا اللہ تعالی نے رنج ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دل سے جیسا کہ دور کیا اُسنے رنج کو ہمارے دلون سے بسبب بھاگنے گبرون کے
حلب کی لڑائی کے دن پس جدا ہوے رومی اہل حلب سے دو گروہ ایک گروہ نے اُنمین سے پناہ لی بجانب قلعہ کے اور ایک گروہ نے جنگل کی
راہ لی پس جسنے کہ پناہ لی طرف قلعہ کے وہ بچ رہا اور جو جنگل کی طرف بھاگا وہ مارا گیا اور کل تعداد ہمارے اہل صلح کی جنکو یوقنا نے مار ڈالا تھا
تین سو مرد تھے اور ہمنے یوقنا کے تین ہزار ہمراہیون کو مار ڈالا اور یہ ایک عجیب واقعہ تھا کہ خوش ہوے مسلمان اُسکے سبب سے پس جب مار ڈالے گئے
وہ لوگ جو مار ڈالے گئے اور دور کیا اللہ تعالی نے اہل حلب سے اس امر کو جسکو پایا تھا اُنھون نے بیان کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے سب
حال اپنا اور کیفیت مار ڈالنے یوقنا کی اپنے بھائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب بھاگیا یوقنا مسلمانون کی تلوارون سے اور داخل ہوا
وہ اپنے قلعہ مین درست کیا اُسنے سامان قلعہ کا اور قائم کیا اُسنے ڈھلو ہیون اور عرادات کو اور ظاہر کیا ہتھیارون کو قلعہ کی دیوارون پر اور بنایا
اُسنے سامان قلعہ داری کا اور اہل حلب لائے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس چالیس قیدی بطارقہ سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے
کہ کہہ تو اُنسے کہ کس واسطے تمنے اُنکو قید کیا ہو اُن لوگون نے کہا کہ یہ لوگ یوقنا کے ساتھی ہین جو ہمارے پاس بھاگ آئے ہین پس نہین مناسب جانا ہمنے
اُنکا چھپا رکھنا تمسے اسواسطے کہ وہ ہماری صلح مین داخل نہین ہین پس عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنپر اسلام کو پس منجملہ اُنکے
سات آدمیون نے دین اسلام قبول کیا اور باقی نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین اُنکی بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اہل حلب سے کہ بتحقیق تمنے خیرخواہی کی اپنی صلح مین اور قریب ہے دیکھو گے تم ہمسے امر جو باعث تمھاری خوشی کا ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور ہم اپنا اور تمھارا اعمال یکسان
جانتے ہین اور اس تمھارے بطریق نے پناہ لی ہو ہمسے اس قلعہ مین پس آیا جانتے ہو تم لوگ کوئی پوشیدہ راہ کہ بتلاؤ تم ہمکو تاکہ لڑین ہم اس راہ سے پس
اگر فتح کریگا اللہ تعالی اُسکو ہمپر تو ہوگا تمھارے لیے حصہ ہمارے ساتھ اس مال غنیمت سے جو لوٹینگے ہم تمھاری قوم سے بعوض تمھارے اچھے

ف ذکر پہونچنے ابو عبیدہ بن الجراح کا حلب مین اور بھاگنا اہل حلب کا یوقنا سے اور بھاگ جانا یوقنا کا قلعہ مین اور تمہید محاصرہ قلعہ مین ۱۲

کلام کے ہمارے ساتھ پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار تم ہے خدا کی کہ ہم کوئی پوشیدہ راہ اُسکی نہین جانتے ہین سواسطے کہ رومیون نے بند کر لیا ہے قلعہ کی راہون کو
اور دشوار گذار کر دیا ہے اُنکو اور اُن راہون کو ہم نہین جانتے ہین پس اُسی وقت اُٹھ کھڑا ہوا سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے ایک مرد مسلمانون سے اور
کہا اُسنے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو دیکھو تم اس قوم کو کہ اگر وہ داخل ہو گئے ہین ہمارے گروہ مین تو وہ ہماری خیر خواہی کرینگے اور راہ
پوشیدہ قوم کی ہمکو بتلا دینگے پس کہا اہل حلب نے اُس شخص سے کہ قسم ہے خدا کی ہم تمھارے گروہ مین داخل ہین اور قسم ہے خدا کی کہ ہم اُسکی کوئی
پوشیدہ راہ نہین جانتے ہین اور ہم تمھارے ساتھ بیوفائی نہ کرینگے اور نہ چھپاوینگے ہم تمسے کوئی بات تمھارے دشمن کی جسکو ہم جانینگے پس پاک اور
خوش رکھو تم اپنے دلون کو ہمپر پس قسم ہے خدا کی ہم کبھی غدر اور بیوفائی نہ کرینگے پس اُسی وقت متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح خالد بن الولید اور
مسلمانون کی طرف اور کہا کہ مشورہ دو تم مجھکو رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس سامنے آیا اُنکے وہی مرد مسلمان جسکا نام یونس بن عمرو غسانی تھا
اور وہ واقف تھا شام کے ملک اور اُسکے شہرون سے اور تمام زمین شام مین چلا پھرا تھا اور کوئی راہ آسان اور دشوار شام کی
اُس سے پوشیدہ نہ تھی پس کہا اُسنے دعا دیکر کہ اے سردار مین ان شہرون کا حال جانتا ہون اور اپنی رائے بیان کرتا ہون پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ بیان کر تو اے بیٹے عمرو غسانی کے کہ تو میرے نزدیک خیر خواہ مسلمانون کا ہے پس کہا اُسنے کہ اے سردار جان تو تم اس امر کو
کہ اللہ غالب اور بزرگ نے فتح کیا ہے تمھارے ہاتھون پر شام کے شہرون کو اور ہلاک کیا اُسنے کافران گمراہ اور اُنکے حامیون کو اور باقی لشکر اُنکا
گھاٹیون کے پیچھے ہے اور دردون مین پہاڑ اور تنگ راہین اور دشوار گذار اور ویران ہین اور قوم روم کے دل خوفناک ہین بسبب اسکے کہ بھگا دیا
اللہ تعالیٰ نے اُنکو پس نہین باقی ہین اُنمین ایسے دل کہ لڑین وہ بقوت اُنکے مسلمانون سے پس گھیر او اور محاصرہ کرو تم اس قلعہ کو اور پراگندہ کرو تم
گروہون کو اور تاخت تاراج کرو اطراف و نواح کو کہ اُنکے پاس توشہ نہین ہے جو کافی ہوگا اُنکو پس جب سنے خالد بن الولید غسانی کے کلام سنے اور کہا کہ
قسم ہے خدا کی سچ ایسی ہی ہے اور مین تمکو دوسرا مشورہ دیتا ہون وہ یہ ہے کہ حملہ کرو اور چلو تم ہمکو لیکر بجانب اس قلعہ کے پس شاید کہ اللہ تعالیٰ ہمکو ابھی فتح کرے
اسواسطے کہ مجھکو خوف اس امر کا ہے کہ اگر بڑھ جاویگی مدت ہمارے قیام کی تو دوبارہ پھر یگا ہمپر لشکر روم کا پس حائل ہو جاوینگے رومی ہمارے اور
قلعہ کے بیچ مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان تمنے مشورہ نیک دیا ہے اور بات سچی کہی ہے پس حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
حملہ کرنے اور چلنے کا بجانب قلعہ کے پس پا پیادہ ہوے سوار اپنے گھوڑون سے اور پیدل ہو گئے وہ اپنے کپڑون سے اور مل گئے غلام اور سادات
سب ایک مین اور بڑائی اور نسب اپنا ظاہر کیا ہر قبیلہ اور گروہ نے اور جواب دیا ایک نے دوسرے کو ساتھ اشعار کے مسروق بن مالک البلوی نے
بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین دیکھا تھا مینے شام کے قلعون کی لڑائی مین کوئی سخت اور زیادہ دن اس دن سے اور ہم تشبیہ دیتے تھے
لڑائی کی گردش کو ساتھ گردش چکی کے کہ پیس ڈالتی ہے اُس چیز کو جسپر وہ گھومتی ہے اور نکلے ہم اُنکی طرف ابتدا لڑائی مین اور پکارتے تھے
دلیران مین اور رئیسان ربیعہ اور مضر بعض اُنمین سے بعض کو اور طلب کرتے تھے وہ لوگ قلعہ کو ایسی جانب سے جسطرف راہ نہ تھی پس
جب نزدیک ہوے وہ قلعہ کی طرف لیا اُنکو پتھرون نے ہر طرف سے اور چلایا اہل قلعہ نے اُنپر ڈھلوا سیاہ اور عرادات کو اور مین ہاتھی سپر بہت نزدیک زمین کے تھے
بیچ جلدی پھیر ہم نشیبون کی طرف اور دفع کرتے تھے بعض ہم مین سے بعض کو نہین جانتے تھے ہم کہ بچیگا کوئی شخص ہم مین کا اور واقع ہوئی
خواری واسطے مسلمانون کے اور توڑ ڈالا پتھرون نے ایک جماعت کثیر کو پس مار ڈالا بعض ہمارے لوگون کو اور سر توڑ ڈالے

بعض نے پھر جو لوگ مارے گئے تھے روز محاصرہ قلعہ حلب کے نام انکے یہ ہین عامر بن الاسلع الربعی اور مروان بن عبید الربعی اور مالک
بن حزر علی الربعی اور حسان بن حنظلة الربعی اور سلیمان بن نوفل العامری اور عطا بن سالم الکلابی اور سراقة بن مسلم بن عوف العدوی
اور عاصم بن فارح العدوی اور مرہ بن سفیان العدوی اور زید بن سیف العدوی اور سواد بن مالک العدوی اور سب وہ لوگ جو
اس دن مارے گئے انمین چار آدمی بنی ربیعہ سے اور ایک شخص اولاد عامر سے اور ایک بنی کلاب سے اور سات آدمی بنی عدی سے تھے سرق
بن مالک نے بیان کیا ہے کہ قسم خدا کی بعد اس سانحہ کے برسون ہم ایک جماعت کو لنگڑا اور لولا دیکھتے تھے کوئی شخص پیر سے لنگڑا تھا اور کوئی
شخص ہاتھ سے لنجا تھا اور پہچانتے تھے ہم انکو حلب کی لڑائی مین پس اُسی وقت کھڑا کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے نشان کو باہر
شہر کے اور پکار کر کہا مسلمانون سے کہ یکجا ہو تم میرے پاس رحمت کرے اللہ تم پر تا اینکہ یکجا ہوے مسلمان گرد انکے اور کہا ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہ اے لوگو لڑے تم اُنسے آج کے دن بحالت غفلت و نا آزمودگی کے پس دفن کرو تم شہیدون کو اور باندھو تم خستگی
ان لوگون کو جو زخمی ہوے ہین پس دوڑے مسلمان درانحالیکہ دفن کرتے تھے وہ شہدا کو اور خوش ہوے رومی بسبب شکست اُٹھانے مسلمانون کے
اور نازل ہونے سختی کے اُنپر پس کہا رومیون سے یوقنا نے کہ نہ پھرینگے مسلمان بجانب قلعہ کے اسکے بعد کبھی اور قسم ہے حق مسیح کی کہ
مکر اور فریب کرونگا مین انکے ساتھ پھر اترونگا مین انکے لشکر کی طرف **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ چن لیا
یوقنا نے دو ہزار کو اپنے لوگون سے اور ایک رات کو حکم کیا انکو اترنے کا پس اُترے وہ قلعہ سے اور دیکھا اُس جماعت کثیر نے بجانب لشکر
مسلمانون کے اور آگ روشن تھی لشکر کے کنارون مین پس گھومتا تھا گرد لشکر مسلمانون کے تا اینکہ دیکھا اُسنے ایک کنارہ انکے لشکر کو کہ
ٹھنڈی ہو گئی ہے آگ انکی اور اُس طرف مسلمان بادیہ مین کے مثل مراد اور بنی کعب و عک کے تھے عبداللہ بن صفوان العکی نے بیان کیا ہے کہ ہم
اُس رات مین ہتھیارون سے برہنہ اور مطمئن اور بیڈر تھے اپنے دشمن کی طرف سے بسبب اپنی کثرت کے اور غافل تھے نگہبان ہمارے پس نہین خبردار ہوے ہم
مگر رومیون کی آپس کی بول چال سے اور تحقیق ناگہان ڈرائے وہ ہمیں اور وہ پکارتے تھے اپنی زبان مین اور ظاہر کیا تھا انھون نے گرد اور غبار کو
اپنے بیچ مین اور ہم نہین سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہتے ہین اور رکھا تھا انھون نے ہم مین تلوار کو پس تھا مرد گرامی ہم مین وہی شخص جو سوار ہوا
اپنے گھوڑے پر اور طلب کیا اُسنے نجات کو اپنی ذات کے واسطے اور وہ نہین جانتا تھا کہ کیونکر اور کہان سے یہ سختی مین ڈالا گیا ہے اور کیونکر رہائی پاویگا
اور کس سمت کو متوجہ ہوگا اور واقع ہوا تھا حملہ مسلمانون کے لشکر مین اور لوگ پکارتے تھے النفیر النفیر دھمنا ورب الکعبة اور وہ دوڑتے تھے
بجانب خیمہ ابوعبیدہ بن الجراح کے اور پکار کر کہتے تھے کہ اے سردار آپڑا ہمپر یوقنا مع اپنے لشکر اور ہمراہیون کے پس اُسی وقت سوار ہوے
ابوعبیدہ بن الجراح مع لوگون کے اور گھومتے تھے وہ گرد لشکر کے اور جانا سردار رومی نے کہ عرب بچ گئے اور ملگئے آپس مین پس آواز دی
اور کہا اُسنے اپنے ساتھیون سے کہ جس کسی نے کوئی چیز لی ہو پس چھوڑ دیوے اسکو اور طلب کرے نجات اپنی جان کے واسطے کہ عرب ہم تک
پہونچ گئے ہین عبداللہ بن صفوان نے بیان کیا ہے کہ لیا انھون نے ہمارے لوگون سے ایک جماعت کثیر کو قریب پچاس آدمیون کے سوا انکے جو کہ اُسی
جگہ مین مارے گئے اور وہ سات آدمی تھے یمن سے اور اکثر انمین قوم حمیر سے تھے اور رومی حمایت کرتے تھے بعض انکے بعضون کی اور طلب کرتے تھے
قلعہ کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو حملہ کیا ساتھ اپنے گروہ کے پس لیا اُس جماعت سے قریب ایک سو مرد کو اور رکھا انمین تلوار کو

اور مار ڈالا اُنکو پس جب جو پیچھے ہمراہی یوقنا کے قلعہ مین گھسوا دیا اُسنے دروازہ قلعہ کا اور دخل کر لیا اُنکو پس جب ظاہر ہوئی صبح اور بلند ہوا
آفتاب لایا یوقنا نے اُن سپاہی آدمیون کو جو گرفتار ہو گئے تھے مسلمانون سے اور مشکین اُنکی بندھی تھین پس نزدیک کیا اُنکو ایسی جگہ ہے کہ دیکھتے تھے اُنکی
طرف مسلمان اور سنتے تھے آوازین اُنکی اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہانتک کہ سب مار ڈالے گئے رضی اللہ عنہم پس جب دیکھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے حال منادی کرائی اپنے لشکر مین کہ قسم ہے اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سردار ابو عبیدہ کی طرف سے
ہر مرد پر لازم ہوا کہ اپنے ہی نگہبانی کو دوسرے پر اور ہووے ہر مسلمان نگہبان اپنی جان کا اور نہ بھروسا کرے ایک دوسرے پر پس اختیار کیا قوم نے احتیاط کو
رومیون سے اور آمادہ ہوے اُنکی لڑائی پر اور متوجہ ہوا یوقنا دوسرے مکر و فریب کی تدبیر مین واسطے مسلمانون کے جبوقت جانا اُسنے کہ مسلمان اُسکا محاصرہ کرنے والے ہین
علاوہ برین جاسوس اُسکے دن رات اُنکو خبرین پہونچاتے تھے اور پرچے جاسوس اُسکے عرب تنفر تھے پس اُس حال مین کہ ایکدن یوقنا اپنے قلعہ مین تھا
اور گرد اُسکے بطارقہ اور رعالقہ اُسکے تھے اور تنگی اور سختی مین پڑا ہوا تھا اُنکو محصور ہونے اور دشوار گذرتا تھا اُسپر یہ امر کہ شہر کے لوگ جس کسی
ایک کو اُسکے ہمراہیون سے دیکھتے اور پہچانتے تھے اُسکو پکڑ کر مسلمانون کے سپرد کرتے تھے پس یوقنا مشورہ کر رہا تھا اپنے ساتھیون سے اپنے کام اور اِس
امر مین کہ دوبارہ کیونکر اور کیا فریب اور مکر مسلمانون کے ساتھ کرنا چاہیے کہ دفعۃً آیا اُسکے پاس ایک جاسوس اُسکا پس کہا اُسنے کہ اے بطریق اگر تجھکو
عرب کے ساتھ مکر و فریب کرنا منظور ہے تو اسوقت ممکن ہے پس کہا یوقنا نے کہ یہ بات کیونکر ہے اور تجھکو کیا حال معلوم ہے اُسنے کہا کہ اہل عرب
کے واسطے رسد کے پہونچانے والے لوگ ہین کہ نکلے اور گئے ہین عرب جانب جنگل کے اور مصالحہ کیا ہے دہان کے لوگون سے اور رسد اور دانہ چارہ
عرب کا انھین لوگون سے متعلق ہے اور دیکھا ہے مین نے اُنکے باربردارون اور خچرون اور جانورون کو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ عرب کا ہے جو پرانی
پوستین پہنتے ہین اور اُنکے ہاتھون مین برچھے اور کچھ نیزے ہین اور وہ گئے ہین بجانب جنگل کے بطلب رسد کے اور وہ تھوڑے آدمی ہین
پس جبکہ سنا یوقنا نے حال اپنے جاسوس سے مقرر کیا اُسنے ایک ہزار سوار کو اپنے رؤساے قوم سے اور کہا اُنسے کہ درست کرو تم اپنے سامان کو
پس قسم ہے حق مسیح علیہ السلام کی کہ تنگی مین ڈالونگا اور بند کر دونگا مین عرب کی راہون کو پس جب آئی تاریکی رات کی کھولا اُنکے واسطے
پوشیدہ دروازے کو اور روانہ کیا اور جاسوس اُنکے آگے تھا یہانتک کہ آئے وہ راہ پر اور چلے جاتے تھے رات کی تاریکی مین پس وہ اسی
حال مین تھے کہ ملا اُنکو ایک چرواہا اور اُسکے ساتھ ایک گلہ گاے بیل کا تھا جسکو وہ کسی شہر مین بہ عجلت لیے جاتا تھا پس جب دیکھا اُنھون نے
چرواہے کو جلدی گئے اُسکی طرف اور کہا اُس سے کہ آیا تجھکو کسی عرب کا حال معلوم ہے اُسنے کہا ہان عرب گئے ہین اسوقت کہ آفتاب زرد ہوا تھا اور وہ
قریب ایک سو کے ہین تیز رو گھوڑون پر اور اُنکے ساتھ اونٹ اور خچر اور جانور ہین بہ ارادہ لانے رسد کے اس جنگل سے پس کہا اُس سے
کہ تو مع ان جانورون کے کیونکر اُنکے ہاتھ سے بچ رہا اُسنے کہا کہ اس جنگل کے لوگ عرب کی صلح مین داخل ہین پس اسی وجہ سے ہم لوگ اُنسے
نہین ڈرتے ہین پس کہا اُس شخص نے جو پیشرو اُن ایک ہزار سوار کا تھا کہ جانا ہے تو نے حال صلح اس جنگل کے لوگون کا جس سے ہم بے خبر تھے پس
حکم کرینگے مسیح تمھارے اس معاملہ رسد رسانی اور قوت وہی عرب مین پس آگاہ کر تو مجھکو کہ کس راہ سے عرب گئے ہین اُسنے ہاتھ کے اشارہ سے
بتلایا اور کہا کہ اس راہ سے پورب کو گئے ہین پس روانہ ہوا وہ بطریق مع اپنے ساتھیون کے اور نہین متعرض ہوے وہ چرواہے سے یہانتک کہ
صبح کے قریب پہونچ گئے مسلمانون کے نزدیک اور مسلمانون پر ایک شخص سردار تھے جنکا نام نمادش بن ضحاک الطائی تھا پس جب دیکھا مسلمانون نے

گروہ رومیون کو اپنی طرف آتے ہوے متوجہ ہوے وہ بجانب مسلمانون کے اور کہا اُنسے کہ اے اولاد نشانون عرب کے یا اہل طریق البطارقہ گروہ تم
ہمارے سامنے آیا ہو پس لڑو تم جہاد کو اور صبر کرو سختی پر تاکہ ہو تم بہشت کو پھر حملہ کیا مسلمانون نے رومیون پر پس آیا اوپر دشمن ساتھ اپنے گروہ اور
لوگون کے پس شدت کی مسلمانون نے اوپر اور ہوئی بہت سخت لڑائی اُنسے اور مارے گئے مناوش بن ضحاک اور غیلان بن یاسر اور غطریف بن ثابت اور
شیع بن عاصم اور کہلان بن مرہ اور مطر بن حمید اور یاسر بن عوف اور بشیر بن سراقہ اور شیبہ بن الاشلع اور سہال بن المشکر اور نجام بن عقیل
اور مسیب بن نافع اور حنظلہ بن ماجد اور مناوش بن شلیط اور ربیعہ بن فائع اور مرہ بن ماہر اور نوفل بن عدی اور عطا بن یاسر اور
عقال بن ماہر اور سالم بن عفان اور فضل بن ثابت اور اقرع بن فارع اور سعید بن عامر اور ربیعہ بن عامر سے تھے اور منجملہ ایک سو تیس آدمی
مارے گئے اور ماندہ ہو گئے رومی جانورون اور اونٹون کی جو مسلمانون کے ساتھ تھے اور پھرے مسلمان بحالت شکست اٹھانے کے پس اُسی وقت
متوجہ ہوا البطریق اپنے ہمراہیون کی طرف اور کہا اُنسے کہ گروہ تم پیچھون کو اونٹون کی اور مار ڈالو انکی پیرون کی نوکون سے اور لے لو ان
جانورون کو جنپر رسد ہو اور چلو پہاڑ پر اور پوشیدہ ہو کر ٹھہرو پہاڑ مین عرب کی آنکھون سے ورنہ اسی وقت آوینگے تمپر گروہ عرب کے مثل [illegible] کے
پس سختی ڈالینگے تمپر [illegible] رات [illegible] پہنچینگے ہم قلعہ کو اور رہینگے ساتھ [illegible] پس اُسی وقت قصد کیا رومیون نے اونٹون کی طرف
اور گرا دیا اُس چیز کو جو انکے پشتون پر تھی اور نیزے مارے انکے سینون پر اور لیا ان جانورون کو جنپر رسد تھی اور پھرے بجانب پہاڑ کے ایک
کانون مین جو پہاڑ پر تھا پس ٹھہرے وہ تمام دن اور انتظار کیا رات کی تاکہ پھر جاوین بجانب قلعہ کے اور مقرر کیا اپنے واسطے نگاہبانون کو
کہ نگاہبانی کرتے تھے انکی طرف سے یعقوب بن صالح الطائی نے بیان کیا ہے کہ مین تھا مسلمانون کے گروہ مین جبکہ مارے گئے مناوش جیسے
اور ہم لوگ تھوڑے تھے اور آپڑے اور سختی پر لاتا ہمکو گروہ رومیون نے اپنی [illegible] انکی کثرت اور شدت لڑائی کو ساتھ قلت اپنی تعداد
پھر ہم لوگ اپنے پیچھے کو پس آئے ہم مسلمانون کے لشکر مین اور گروہ ساتھی ہمارے پیچھے پھر [illegible] پس گئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ
تمہارے پیچھے کیا حال ہے ہمنے کہا کہ ہمارے پیچھے لڑائی متوسط ہو گئی قسم ہے خدا کی مناوش اور مارے گئے انکے ساتھ بہت لوگ سوار اور [illegible]
اور زبیدے [illegible] اور لے لیا گیا ہمارے ساتھ کا غلہ اور جانور ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کس شخص نے تمپر سختی ڈالی ہے حالانکہ محاصرہ مین ڈالا ہے
اللہ تعالے نے رومیون کو پس کوئی انمین کا قدرت نکلنے کی نہین رکھتا ہے مسلمانون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین سوے اسکے کہ دیکھا ہمنے ایک
بڑے بطریق کو کہ آیا وہ ہمارے سامنے اچھے سامان اور لشکر کثیر [illegible] کے رستے کہ نہین جانتے ہم تعداد انکی اور نہین جانتے ہم کہ وہ کہان سے آئے
پس ناگہان [illegible] وہ ہمپر اور ہم چلے جاتے تھے پس مارے گئے سردار ہمارے اور مار ڈالا انھون نے ہمارے لوگون کو اور لے لیا انھون نے جو کچھ ہمارے ساتھ
جانورون اور غلہ سے تھا پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال بلایا خالد بن الولید کو اور کہا اُنسے کہ اے ابا سلیمان تمہین سے یہ کام ہو گا
اور تمہین یا مالک ہو ایسے کامون کے واسطے اور مین اعتماد رکھتا ہون اللہ تعالے پر اور تمپر با انیکہ مین طلب بہتری کی کرتا ہون اللہ تعالے سے
سب کامون مین تو تم اپنے ساتھ مسلمانون کو جسقدر چاہو اور روانہ ہو تاکہ پہنچو تم سانحہ کی جگہ پر پیچھا کرو تم نشان قدم اُن لوگون کا جنھون نے مار ڈالا ہے
ہمارے لوگون کو اور طلب و تلاش کرو تم انکو جہان کہین وہ ہون پس شاید کہ جاوے تمہارا اور لیویں بدلا مسلمانون کا اور جانو تم اس امر کو کہ مین نے مصالحہ کیا ہے پس
جنگل کے لوگون سے اور مین نہین [illegible] ہون کسی عہد کو اور نہین کھولتا ہون کسی گرہ کو مگر یہ کہ قوم نے فریب کیا ہو پس [illegible] بجانب انکے قتل کی راہ کو پس نہ کرو

اور مدد کرو تم اللہ تعالی سے اُنکے معاملہ مین روانہ ہو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس چلدیے خالد بن الولید بجانب اپنے خیمہ کے اور مسلح ہوے اور
سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور تنہا قصد کیا روانگی کا پس کہا اُنسے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ کہان جاتے ہو تم اے ابا سلیمان کہا اُنھون نے کہ چلا جاتا ہون مین
اُس کام کی طرف جسکا تمنے حکم کیا ہے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ لے لو تم اپنے ساتھ مسلمانون سے جنکو تم چاہو خالدؓ بن الولید نے کہا کہ مین اکیلا جاؤنگا
اور نہین چاہتا ہون مین اپنے ساتھ کسی کو پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ تم کیونکر تنہا جاؤ گے حالانکہ تمھارے دشمن کی تعداد بہت ہے
خالدؓ بن الولید نے کہا کہ وہ کسقدر ہونگے اور اگر ہونگے وہ ایکہزار پس مین اکیلا اُنکا مقابلہ کرونگا ساتھ اعانت اللہ تعالے کے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے
کہا کہ بات یہی ہے ولیکن لے لو تم اپنے ساتھ کچھ لوگ قوم طے سے جنمین ضرارؓ بن الازور اور ربیعہؓ بن عامر ہون پس ایسا ہی کیا خالدؓ بن الولید نے
اور روانہ ہوے وہ مع اپنے ساتھیون کے تا آنکہ پہونچے معرکہ کی جگہون مین پس دیکھا اُنھون نے مردون کو کہ پڑے ہوے ہین اور گرد اُنکے
جنگل کے لوگ ہین اور وہ روتے ہین بخوف اپنی جانون اور اولاد کے اور بخیال مطالبہ کرنے اہل عرب کے اُنسے پس جب آئے خالد بن الولید
اُنکے پاس شور اور فریاد کی قوم نے اُنکے سامنے اور ڈالا اپنے تئین خالدؓ بن الولید کے سامنے خالد بن الولید نے اپنے مترجم سے جو اُنکے ساتھ تھا
کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین مترجم نے کہا کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ہم تمھارے ساتھیون کے خون سے بری ہین اور ہم تمھاری صلح مین ہین پس قسم طلب کی
خالدؓ بن الولید نے اُنسے بعلّت قتل مسلمین پر پس قسم کھائی اُنھون نے اُس امر پر خالدؓ بن الولید نے کہا پس وہ کون شخص تھا جو آپڑا ہمارے
ساتھیون پر اُنھون نے کہا کہ ایک بطریق ہمراہی یوقنا کے جسکے ساتھ ایکہزار مرد سخت ترین قوم یوقنا سے تھے یہ امر کیا ہے اور یوقنا کے
جاسوس تمھارے لشکر مین مقرر ہین پہونچاتے ہین اُسکو خبر تمھاری خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کس راستہ سے گئے ہین اُنھون نے کہا کہ
یہی اونچی راہ اور دیکھا ہمنے اُنکو کہ طلب کرتے تھے پہاڑ کو پس کہا خالدؓ بن الولید نے اپنے ہمراہیون سے کہ قوم نے جانا ہے اس امر کو کہ ہمارا لشکر ضرور
اُنکو تلاش کریگا پس تجاوز کیا ہے اُنھون نے ہماری راہ سے تا کہ دن آوے اُنپر راست پس پھر جاوین وہ بجانب اپنے قلعہ کے پھر کہا کہ ڈھیلی کرو تم
باگون کو پس ایسا ہی کیا اُنکے ہمراہیون نے اور خالدؓ بن الولید اُنکے آگے تھے اور لے لیا ساتھ ایک کو معاہدین سے کہ راہ بتلاتا تھا اور مسلمان اُسکے پیچھے
جاتے تھے پس جب آئے راہ پر کہا خالدؓ بن الولید نے اُس مرد معاہد سے کہ آیا سوائے اس کے اور کوئی راہ بھی اُنکے قلعہ مین جانے کی ہے اُسنے کہا نہین
پوشیدہ ہوکر ٹھہرو تم پس تحقیق قریب آجاوینگے تم اُنپر پس اُترے خالدؓ بن الولید اور ہمراہی اُنکے جنگل مین اور وہ امید رکھتے تھے اور راہ دیکھتے تھے
بطریق کی پس جس وقت گذری تھوڑی رات تو اُسی وقت دریافت کیا مسلمانون نے آواز گھوڑون کے سمون کی تاریکی مین اور بطریق آگے تھا اور
لشکر اُسکے پیچھے تھا اور وہ چلا جاتا تھا اور دلیر کرتا تھا اور برانگیختہ کرتا تھا اُنکو چلنے مین پس اُسی وقت نکلے خالدؓ بن الولید گڑھے سے اور ایک
بڑی آواز دی مثل شیر کے اور نکلے اُنپر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ خالد بن الولید کے پس نہین تھی خالد بن الولید کو مہتگاری
سوائے اُنکے بطریق مشہور کی اور چاہا خالد بن الولید نے کہ وہ بوخا ہے ہوا پس سامنا کیا اُسکا اور مارا اُسپر ایک ایسا وار تلوار کا کہ ڈالدیا اُسکو
دو آدھے کرکے اور رکھا مسلمانون نے اُنمین تلوار کو اور ڈھونڈھتے اور تلاش کرتے تھے اُنکو اور وہ بھاگتے تھے پس نہین نجات پائی اُنمین سے کسی نے
اور لے لیے جانور اُنکے اور پھرے بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور وہ منتظر راہ دیکھتے تھے مسلمانون کے آنے کی پس جب قریب آئے
خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے اور تھے اُنکے ساتھ قیدی اور بہت کپڑے اور اسباب مقتولین کا پس کلمہ تکبیر کہی اُنھون نے اور جواب دیا اُنکو ابو عبیدہؓ

بن الجراح نے اور سب مسلمانون نے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے اور آئے خالد بن الولید اور انکے ساتھ زیادہ تین سو سے قیدی اور ہمات سمجھے سے یا
کم معنوں میں کہتے ہیں عرض کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا اُنھون نے اور کہا کہ ہم تمکو اپنے عوض میں مال دینگے پس کہا خالد
بن الولید نے کہ بہتر ہے گردنین انکی مارنا سامنے اہل قلعہ کے کہ ایسا کرنے مین دشمن خدا اور دشمن مسلمانون کو ضعف اور سستی ہوگی پس جب سنا ابوعبیدہ
بن الجراح نے یہ کلام خالد بن الولید کا حکم دیا اُنھون نے سب قیدیون کی گردنین مارنے کا پس ماری گئین گردنین انکی اور یہ وقت تھا اور سپاہی تھی اُنکے اس امر کو
دیکھتے تھے پس جب ماری گئین گردنین انکی کہا خالد بن الولید نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ ہم جانتے تھے کہ ہم قوم کو محاصرہ کیے ہین اور اے
وہ لوگ خلاف اسکے ہین کہ وہ امیدوار رہتے ہین ہماری غفلت کے اور انتظار کرتے ہین ہماری ناآزمودگی کی اور لے لیتے ہین ہمارے
اونٹون اور چارپایون کو اور بہتر یہ ہے کہ تم حکم کرو اپنے لوگون کو یا سامان کے رہو ہشیار اور بیدار رہنے کا اور نگہبانی کرو تم مشرکین پر اور حیلہ کہ
نہ ممکن ہو انکو نکلنا انکے قلعہ سے اور تنگی مین ڈالو انکو جہانتک ہو سکے مقتضے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ جزاے خیر دے تمکو اللہ تعالی اے ابا سلیمان
تمھارے مشورہ مین پس جب ہوا دوسرا دن نماز صبح کی پڑھائی ابوعبیدہ ابن الجراح نے مسلمانون کو اور متوجہ ہوکے وہ نماز سے اپنے
ہمراہیون کی طرف اور بلایا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور سعید بن عمرو بن طفیل العدوی اور قیس بن ہبیرہ اور میسرہ بن مسروق کو
پس متفرق کر دیا انکو گرد قلعہ کے اور حکم کیا انکو لینے اور ضیق مین ڈالنے رہون کا یہ وقت تھا پس ایسا ہی کیا انھون نے اور شدت کی انھون نے اسکے اور تنگ کر دین
تا اینکہ اگر اُڑتی اُنکی طرف کوئی چڑیا تو شکار کر لیتے اُسکو اور اقامت کی قوم مسلمانون نے محاصرہ قلعہ پر پس جب طول ہوا زمانہ انکے گھیر لینے کا رہون کو
اور بیقرار ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بسبب طول مقام کے حکم کیا لوگون کو کوچ کرنے کا اور ارادہ کیا دور ہٹنے کا اُنسے اور قلعہ سے تا اینکہ پا دین
اُنسے کسی غفلت کو کہ غنیمت جانین وہ اُسکو یا موقع کسی حسب کرنے کو کہ پہونچین پس جانب قلعہ کے پس دور ہوگئے وہ قلعہ سے کئی میل اور وہ چاہتے تھے
کسی مکر اور فریب کو کہ پہونچین اُسکے سبب سے قلعہ تک اور رہو تھا نہین اُترتا تھا قلعہ سے اور نہین کھولتا تھا اُسکے دروازے کو اور ابوعبیدہ
بن الجراح کو یہ امر بہت ناگوار اور زبون معلوم ہوا اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا اُنسے کہ اے ابا سلیمان مین گمان کرتا ہون اس امر کا کہ
جاسوس دشمن خدا کے پہونچاتے ہین خبر اُسکو اور ڈرتے مین اُسکو سبب سے اور مین تمکو قسم دیتا ہون اے ابا سلیمان اس امر کی کہ کہو تم ہمارے لشکر مین
اور آزمائش کرو تم لوگون کے کام کی پس شاید در آؤ تم دشمنان خدا کے جاسوسون پر پس سوار ہوے خالد بن الولید اور حکم کیا لوگون کو گشت
کرنے کا لشکر مین اور وہ بذات خود انکے ساتھ تھے اور حکم کیا انکو اس امر کا کہ قبضہ کر لیوین وہ ہر اُس شخص پر جسکو وہ نہ پہچانتے ہون
پس اُسی حال مین کہ خالد بن الولید گشت کر رہے تھے کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے ایک مرد کو عرب سے اور اُسکے سامنے ایک قسم کا کمل تھا جسکو وہ
اُٹھا لیتا تھا پس خالد بن الولید اُسکو دیکھتے تھے اور انکار کرتے تھے اُسکی شناسائی مین پس متوجہ ہوے اُسکی طرف اور سلام کیا اُسپر اور کہا
اُسسے کہ اے برادر عرب تو کس عرب سے ہے اُسنے کہا کہ مین ایک مرد ہون بنی [illegible] سے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کس قبیلہ سے ہے پس ارادہ کیا تھا اُسنے بیان
کرنے کا اپنے قبیلہ اپنے سے پس جاری کیا اللہ تعالی نے امر حق کو اُسکی زبان پر اور کہا اُسنے کہ مین قوم غسان سے ہون پس جب سنا خالد بن الولید نے کلام اُسکا
قبضہ کیا اُسپر اور کہا اُسسے کہ اے دشمن خدا تو عرب متنصرہ سے ہے اور تو دشمن کا جاسوس ہے اُسنے کہا کہ مین نصرانی نہین ہون مین مسلمانون سے ہون پس متوجہ ہوے
خالد بن الولید اُسکو لیکر جانب ابوعبیدہ بن الجراح کے اور کہا اُنسے کہ اے سردار تحقیق متعجب کیا مجھکو اس شخص کے کام نے اسواسطے کہ مین نے اُسکو

سے آئے اس سے اور کبھی نہیں دیکھا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں قوم غسان سے ہوں اور یہ بے شک معا دا شکنندگان حلب سے ہے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ
اے ابا سلیمان آزمایش کرو تم اس شخص کی خالدؓ بن الولید نے کہا کہ میں کیونکر اسکی آزمایش کروں ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ آزمایش کرو اسکی
ساتھ قرآن اور نماز کے پس اگر جواب صحیح دیوے تمکو تو سچا ہے ورنہ عرب متنصرہ سے ہے خالدؓ بن الولید نے اُس سے کہا کہ اے برادر عربی اُٹھ کھڑا ہو اور
دو رکعت نماز کی پڑھ اُنمیں قرآن شریف کو بآواز بلند پیش جانا اُس شخص نے کہ کیونکر ادا کر یا پڑھے پس کہا خالدؓ بن الولید نے اُس سے کہ تو
قسم ہے خدا کی جاسوس ہے پھر پوچھا اُسکے حال کو پس اقرار کیا اور کہا اُسنے کہ میں جاسوس ہوں تب پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ تو اکیلا ہے اُسنے
کہا نہیں بلکہ ہم تین شخص ہیں کہ میں ایک اُنمیں کا ہوں اور دو شخص پھر گئے ہیں بجانب قلعہ کے تاکہ تمھاری خبر پہونچا دیں یوقنا کو اور میں
ٹھہر گیا تھا واسطے دیکھنے اُس امر کے جو اُن دونوں کے پیچھے تم میں واقع ہوا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا کہ آگاہ کر تو
مجھکو کہ دو کاموں مارے جانے یا اسلام قبول کرنے سے کون کام تجھکو دوست تر ہے کہ سوا اسکے تیسرا کام تیرے واسطے نہیں ہے غسانی نے کہا کہ
میں مسلمان ہوتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں اس امر کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس رجوع کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور برابر
چار یا پانچ مہینے گھیرے رہے قلعہ کو اس حال سے کہ نہیں گذرتا تھا اُنپر کوئی دن مگر یہ گزرتے تھے مسلمان رنج اور شدت میں اور دیر کی
ابو عبیدہؓ بن الجراح نے خط لکھنے میں امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پس لکھا حضرت عمرؓ نے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے
اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام ابی عبیدۃ سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یا ابا عبیدہؓ لو علمت ما تصیبنی بابطاء کتابک عنی وانقطاع خبرک بکثرۃ متعلقی وضنی جیدی علی اخوانی المسلمین جالی اللیل لا نہار الا وقلبی
عندکم ومعکم فاقاما یاتیکم خیولا رسول فان عقلی طائر وفکری وکانک لا تکتب الی بالفتح والغنیمۃ واعلم یا ابا عبیدۃ ان ابطا عنکم فانی داع لکم قلق
علیکم کقلق المراۃ الجنۃ علی ولدہا فاذا قرات کتابی ہذا فکن للاسلام والمسلمین عضداً والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ اور روانہ کیا خط کو بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پس جب پہونچا خط اُنکے پاس پڑھا اُسکو آہستہ پھر پڑھکر سُنایا مسلمانوں کو
بلند آواز سے پھر کہا کہ اے گروہ مسلمانوں کے ہرگاہ امیر المومنینؓ تمھارے واسطے دعا کرتے ہیں اور تمھارے کاموں سے رضی ہیں پس تحقیق اللہ تعالیٰ
اور بزرگ مدد کریگا تمھاری تمھارے دشمنوں پر پھر لکھا جواب خط کا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب
من عاملہ بالشام ابی عبیدۃ سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا
واعلم یا امیر المومنین ان اللہ عزوجل ولہ الحمد قد فتح علی ایدینا قنسرین وقد شنینا الغارۃ علی العواصم وقد فتح العدو مدینۃ حلب علی وقد
عصی من فی قلعتہا وہم خلق کثیر سع لطریقہم یوقنا وقد کادنا مرارا وقتل منا رجالا رزقہم اللہ الشہادۃ علی یدہ پھر لکھا نام مقتولین کا
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واللہ من ورائہ بالمرصاد وقد ارت الرحیل عن محاصرۃ الی البلاد التی ما بین
انطاکیۃ وحلب وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط اور مہر کی اُسپر اور بھیجا اُسکو دو
شخصوں کے ساتھ اپنے ساتھیوں سے ایک اُنمیں سے عبد اللہ بن قرط الیمانی اور دوسرے جعد بن حیران الیشکری سے تھے پس
روانہ ہوئے وہ دونوں درانحالیکہ جلد چلتے تھے دن اور رات کو اور لی اُنھوں نے راہ عتیقہ کی اور کوشش کی اُنھوں نے

پیچھے کلمات میں ہے اور تحقیق میں نے ارادہ کیا ہے کوچ کرنے کا اُسکے محاصرہ سے بجانب اُن شہروں کے جو درمیان انطاکیہ اور حلب کے ہیں اور میں منتظر تمھارے جواب کا ہوں اور سلامتی ہو تمپر اور تمھارے
ساتھیوں پر اور رحمت اللہ کی ۱۲

چلنے مین یہانتک کہ قطع کیا انھون نے ارض حقان کو صکا صکہ تک اور یہ مقامات قلعہ عرب کے تھے نزدیک تبالہ کے پس جب پہونچے وہ دونون وہان سامنے آیا انکے ایک سوار گھوڑے پر اور وہ زرہ پہنے تھا اور خود اسکا چمکتا تھا آفتاب کی روشنی مین لٹکائے ہوئے تھا رکاب مین لپنے نیزے کو گویا وہ نکلا تھا اپنے دشمن کے مقابلہ مین یا جاتا تھا کسی لڑائی پر پس جب دیکھا اُسنے ان دونون کو قصد کیا انکی طرف کا پس کہا عبداللہ بن قرط نے جعد بن جبیران سے کہ سختی ہو تمھارے دشمن پر آیا نہین دیکھتے ہو تم اس سوار کو کہ سامنا کیا آکر اُسنے ہمارا ایسی جگہہ ادر ایسے حال مین جعدہ بن جبیران نے کہا کہ شہسواران عرب اور اُنکے لوگون کو ڈرنا نچاہیے اور نہین ہے اس شہر مین کوئی ایسا شخص جو صاحب خیمہ اور خرگاہ ہو مگر یہ کہ وہ ہمارے ساتھ ہے شریعت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس جب قریب ہوا وہ سواران دونون سے سلام کیا اُسنے اُنپر اور کہا کہ تم دونون کون شخص ہو اور کہان سے آتے ہو اور کہان جاتے ہو اُن دونون نے کہا کہ ہم بھیجے ہوئے سردار ابو عبیدہ رض بن الجراح کے ہین بجانب امیرالمومنین عمر بن الخطاب کے پس تم کون شخص ہو سو اُسنے کہا کہ مین ہلال بن زید الطائی ہون پس کہا دونون نے کہ کیا سبب ہے جو ہم تمیر ساز و سامان لڑائی کا دیکھتے ہین ہلال نے کہا کہ مین جاتا ہون ساتھ ایک گروہ اپنی قوم اور ایک جماعت اپنے ہمراہیون کے بجانب شام کے واسطے جہاد کے بسبب آنے خط امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمارے نام پر پس جب دیکھا مین نے تم دونون کو جنگل کے بیچ سے آیا مین تمھاری طرف کو تاکہ دریافت کرون مین کہ تم کون ہو اور تمھارا ارادہ کیا ہے اور میرے ساتھی میرے پیچھے آتے ہین پھر سلام کیا اور روان کیا انھ دونون نے اپنے اونٹون کو اور روانہ ہوئے اور اُسی وقت دکھائی دیے گروہ اونٹ آگے ہوئے اور چلے ہلال بن زید اور جا ملے اپنے ساتھیون مین اور آگاہ کیا اُنکو حال دونون صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس خوش ہوئی قوم اس حال سے اور روانہ ہوئے بارادہ شام کے اور عبداللہ بن قرط اور جعدہ بن جبیران پہونچے مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوئے مسجد شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور سلام کیا حضرت عمر اور مسلمانون پر اور دیا خط حضرت عمر رض کو پس جب پڑھا انھون نے خط کو خوش ہوگئے اور بلند کیا دونون ہاتھون کو طرف آسمان کے اور اللھم اکف المسلمین شرہ و شر کل ذی شر پھر حکم کیا منادی کو کہ پکار دیوے لوگون مین الصلوٰۃ جامعۃ پس جب اکٹھا ہوئے لوگ پڑھ کر سُنایا اُنکو حضرت عمر نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پس نہین پڑھ چکے تھے خط کو تا انکہ آگئے اُنکے پاس کچھ لوگ حضرموت اور کچھ لوگ یمن کے زبان اور سبا اور مارب سے ورا نحالیکہ درخواست کرتے تھے وہ حضرت عمر رض سے اپنے روانہ کرنے کی بجانب شام سے حضرت عمر رض نے پوچھا کہ تم کتنے آدمی ہو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین انھون نے کہا کہ ہم سب قریب چار سو سوار کے ہین اور تین سو اونٹنیان ہین کہ انپر دو دو آدمی سوار ہین اور کچھ لوگ ہمارے ساتھ پیدل ہین جنکے پاس سواری نہین ہے پس اگر منگا دیوین امیرالمومنین سواریون کو تو سوار کر لیوین ہم اپنے لوگون کو تاکہ پہونچ جاوین ہم اپنے دشمنون تک پس کہا اُنسے حضرت عمر نے کہ وہ کتنے لوگ ہین انھون نے کہا کہ ایک سو چالیس ہین حضرت عمر رض نے پوچھا کہ عرب ہین یا غلام انھون نے کہا کہ عرب ہین اور غلام بھی ہین جنکے مالکون نے اجازت دی ہے انکو جہاد اور روانگی مین بجانب دشمن کے پس اُسی وقت بلایا حضرت عمر رض نے عبداللہ اپنے بیٹے کو اور کہا اُنسے کہ جاؤ مال صدقات کی طرف پس لاؤ تم قوم کے واسطے ستر سواریان تاکہ ایک کے پیچھے

ایک سوار ہو وین انپر اور لادلیوین اپنا سامان توشہ اور کہانے کا اُنکی پشتون پر پس جلدی کی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اور اُنے اختیار
اور سپرد کیا اُن لوگون کو اور کہا اُنسے کہ لو تم راہ کو رحمت کرے اللہ تعالےٰ تیپر جانب اپنے بھائیون کے اور جلدی کرو تم بطرف لڑائی اپنے دشمن کے
پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فقد ورد علی کتابک مع رسولک فسرنی
ما سمعت من الفتح والنصر علی اعدائکم ومن قتله اللہ من الشہداء وانا ماذکرت من النصر فانک لی امیلا دالتی ما بین حلب الی انطاکیہ فکان القلعۃ تزین
فیہا فما ہذا ایرانی اشترک رجلا قد اخذت دیارہ وملکت مرنیہ ثم ترحل عنہ فیبلغ الخبر الی جمیع النواحی انک لم تقدر علیہ لاوصلت الیہ بضعیف
ذکرک ویعاوذکرہ بما صنع ویطمع فیک من لم یطمع ویجتری علیک اجناد الروم وجمیع من فی الشام حاصتہم وعامتہم ویرجع الیک جیوشہاد نکات
لکھا فی امرک فایاک ان تبرح حتی یحکم اللہ وہو خیر الحاکمین فبث الخیل فی السہل وسعتہ وادفعہا فی المضائق والجبال ومن المعرات
الی حدود الفرات ومن جہا بجانبہم فاقبل صلحہ ومن سالمک سالمہ واللہ علیفی علیک وعلی جمیع المسلمین قد نفذت کتابی ہذا واہل شادی الیمن
حتی ذہب نفسہ للہ تعالےٰ ورغبۃ فی الجہاد فی سبیل اللہ منہم عرب وموالی وفرسا ورجالۃ والمدد یاتیک متواترا انشاء اللہ تعالیٰ
پھر لپیٹا خط اور مہر کی اُسپر اور دیا عبد اللہ بن قرط کو اور اُنکے ساتھ جعدہ بن حیران تھے اور قوم سلمان کوشش کرتے تھے
اپنے چلنے مین اور سوائے اسکے پوچھتے تھے وہ لوگ عبد اللہ بن قرط اور اُنکے ساتھی سے حال بلاد شام اور فتح ہونے شہرون اور لڑائی
رومیون کا تا اُنکے پوچھا اُنھون نے حال قیامگاہ مسلمانون کا اور یہ کہ لشکر اُنکا کہان ہے پس کہا اُنسے عبد اللہ بن قرط نے کہ سب مسلمان
مع سردار اُنکے قلعۂ حلب کو گھیرے ہوئے ہین اور اُسمین ایک شخص معززین روم سے ہے اور اُسکے ساتھ گبران جرار ہی اُسکے مین
کہ پناہ لی ہے اُسنے اپنے اصل قلعہ مین مسلمانون نے کہا کہ اے ابن قرط کیا سبب ہے کہ وہ مسلمانون کے ساتھ مصالحہ نہین کرتے ہین جیساکہ
اُنکے اور ساتھیون نے مصالحہ کیا ہے پس کہا عبد اللہ بن قرط نے اُنسے کہ اے گروہ عرب کے ہمنے نہین دیکھا ہے بعد لڑائی یرموک کے
کسی کو بڑا بہادر اس شخص سے پس بتحقیق مار ڈالا اُسنے لوگون کو اور زمین پر گرادیا دلیرون کو اور وہ آپڑتا ہے مسلمانون کے
اطراف لشکر پر وقت غفلت مسلمانون کے پس مار ڈالتا ہے اُنکے لوگون کو اور لوٹ لیتا ہے اُنکے اسباب کو اور پھر جاتا ہے اپنے قلعہ
کی طرف اور وہ کبھی اندھیری رات مین بطلب تلاش رسد لانے والون کے جاتا ہے پس جا پڑتا ہے اُنپر اور گرفتار کر لیتا ہے اُنکو اور
لے لیتا ہے سب جانور اور رسد اور توشہ اُنکا پھر پلٹ جاتا ہے اپنے قلعہ کو اور ہم لوگ نہین آگاہ ہوتے ہین اُسکے آنے جانے سے اور
سبب اُسکا یہ ہے کہ مسلمان اُسکے قلعہ کا محاصرہ کیے ہین اور اُس سے ڈرتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ منجملہ اُن لوگون کے
جو سنتے تھے کلام عبد اللہ بن قرط کا اور سمجھتے تھے گفتگو اُنکی ایک شخص غلامان بنی طریف ملوک کندہ سے تھا جسکا نام واسق تھا اور
کنیت اُنکی ابو الہول تھی اور وہ مشہور تھے اپنے نام اور کنیت سے تھے اور تھے وہ بہت سیاہ رنگ پست گردن گویا مثل موٹے
درخت کے تھے اور جسوقت سوار ہوتے تھے اونچے گھوڑے پر خط کھینچتے تھے اپنے پیرون سے زمین پر اور وہ
بڑے شہسوار اور شجاع تھے کہ مشہور ہو گیا تھا ذکر اُنکا اور بڑگیا تھا اور بلند ہو گیا تھا کام اور مرتبہ اُنکا بلاد کندہ اور
حضرموت اور جبل مہرہ اور ارض شجر مین اور ڈرایا تھا اُنھون نے جنگل والون کو اور لوٹ لیا تھا مال آبادگانون کا اور

باانہمہ نہین پاتے تھے انکو ضعیف کھوٹے اور اہل عرب جسوقت انکا ذکر اپنی مجلسون مین کرتے تھے تو تعجب کرتے تھے انکے دبدبہ اور
شجاعت سے پس جب سنا اوس ابوالہول نے ذکر یوقنا اور اسکے کامون کا مسلمانون کے ساتھ قریب تھا کہ پارہ پارہ ہوجاوین
وہ غصہ اور خشم سے اور کہا انھون نے عبداللہ بن قرط سے کہ خوش ہو اے برادر عربی پس قسم ہے خدا کی کہ ہر آئینہ ایسی کوشش کرونگا مین
کہ خوار اور ذلیل کریگا اللہ تعالی اسکو میرے ہاتھون پر پس جب سنا عبداللہ بن قرط نے کلام ابوالہول کا دیکھا انکی طرف گوشہ چشم سے
براہ غصہ اور تکبر کے اور کہا کہ اے بیٹے عورت سیاہ رنگ کے ہر آئینہ خواہش کی ہے تمھارے نفس نے ایسی امید کی کہ نہ پہونچیگا تم
اسکو اور ایسی چیز کی نہ پاؤگے اسکو افسوس ہے تیرا کیا نہین سنا ہے تمنے کہ شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین سب کے سب اسکو
گھیرے ہین اور اسکے ساتھیون سے لڑتے ہین وباانہمہ کوئی کچھ اسکا نہین کرسکتا ہے تحقیق کر اور فریب کیا ہے اسنے لوگون کو مکر سے
اور غالب ہوگیا ہے زمین کے زبردستون پر پس جب سنا اوس ابوالہول نے یہ کلام عبداللہ بن قرط کا خشمناک ہوئے وہ اور کہا کہ
قسم ہے خدا کی کہ اگر نہوتی وہ چیز جو لازم ہے مجھپر تمھارے واسطے حق سلام سے تو ہر آئینہ ابتدا کرتا مین تجھین سے پیشتر اسکے پس احتیاط کرو
تم لوگون سے کے حقیر جانتے سے پس اگر تم دوست رکھتے ہو میرے پہچاننے کو پس پوچھو تم میرے حال کو اُن لوگون سے جو موجود ہین میرے
گھروالون سے اور اوس چیز کو جو گذر گئی ہے میرے کامون سے جنکے بیان کرنے سے حیران ہوتی ہین عقلین اور تنگی مین پڑتے ہین سینے کتنے لشکرون
اڑا دیے ہین مین نے اور کتنی جماعت کو متفرق کردیا ہے مین نے اور کتنے گروہون کو ہلاک کردیا ہے مین نے اور کتنی جگہہ تاخت وتاراج کی ہے مین نے اور دور دراز
جگہون مین مرا آیا ہون مین اور بہت لوگون کو مار ڈالا ہے مین نے اور بہت مالون کو لوٹ لیا ہے مین نے اور بہت جنگلون کو قطع کیا ہے مین نے اور کسی نے
مجھسے عوض نہین پایا اور نہین پہچانا کسی نے میرے نشان قدم کا اور نہین ستم کیا مجھپر کسی ہمسایہ نے اور نہین لاحق ہوئی مجھکو کوئی ننگ و عار
اللہ کی عنایت سے کسی حملہ کرنے والے بہادر کی طرف سے پھر چھوڑا عبداللہ بن قرط نے ابوالہول کو حالت خشم اور غصہ مین اور روانہ ہوے وہ آگے لوگون کے
اور بعض قوم عرب نے عبداللہ بن قرط سے کہا کہ اے برادر عربی نرم کرو تم اپنے نفس کو اسواسطے کہ تم قسم ہے خدا کی ایسے مرد سے کلام کرنے والے ہو
کہ وہ رئیس ہے نزدیک اور امر سخت اوسپر آسان ہوجاتا ہے اور بتحقیق وہ شخص مضبوط ہے کہ نہین ڈراتے ہین اسکو لوگ اور نہین خوف کرتے ہین
اسکو دلیر اگر وہ لڑائی مین ہوتا ہے ابتدائے لڑائی کو پہونچتا ہے جس جگہہ کو طلب کرتا ہے اور نہین چھوڑتا ہے اسکو جو بھاگتا ہے پس کہا
عبداللہ بن قرط نے کہ تم لوگون نے بہت طول دیا ہے تعریف اور وصف کو اور مین امید رکھتا ہون اس امر کی کہ کرے اللہ تعالی
اپنے نزدیک بہتری کو اور کشود کار واسطے مسلمانون کے جو کوشش کی تم نے چلنے مین تاآنکہ آگئے وہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس
اور وہ اُترے تھے اہل قلعہ پر گھیرے ہوئے تھے یوقنا کو اور گھیر لیا تھا مسلمانون نے قلعہ کو ہر طرف سے پس جب قریب ہوئے سب قوم مسلمان
آراستہ ہوگئے وہ اور نکال لیا انھون نے اپنی تلوارون کو اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارون کو اور بلند کیا اپنے نشانون کو اور تکبیر کہی سبھون نے اور
درود بھیجا اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جواب دیا لشکر نے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے ہر طرف اور ہر جگہہ سے اور استقبال کیا انکا ابوعبیدہ بن الجراح نے
اور سلام کیا انپر اور سلام کیا انھون نے ابوعبیدہ بن الجراح پر اور اُتری ہر قوم اپنے ٹھکانون اور گروہ مین اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ باانہمہ وہ ہرشب کو
بھیجتا تھا مسلمانون کی طرف اپنے لوگون کو اور ڈالتا تھا انپر لڑائی کو اور دیتا تھا کہ نہین آتا تھا وہ مسلمانون سے دن کو اور نہین نکلتا تھا

اپنے قلعہ سے مگر راہ کو اور اکثر نکلتا اشکالات غفلت مسلمانون مین واقع ہوتا تھا پس جب بیٹھا تے والے مسلمانون نے اس رات مین تو دیکھا
انھون نے قوم طی اور ہمیں اور نبہان اور کندہ اور حضرموت کو شدت نگہبانی اور آواز تکبیر اور بڑی احتیاط مین اور متوجہ ہوئے واسطے بنی طریف کی
طرف جنکے پاس وہ اُترے تھے اور کہا اُنسے کہ تم قسم ہے خدا کی بالضرور محاصرہ کرنے والے سے ہو انھون نے کہا کہ یہ مرکیونکر ہے وہ اس لیے کہ
دشمن تمھارا قلعہ کی چوٹی پر ہے اور تم زمین کشادہ اور فراخ مین ہو اطمینان سے کہ نہ دشمن ہے جو ڈراوے تمکو اور نہ لشکر مقابلے سامنے
جو خوفناک کرے تمکو پس یہ خوف تمھارا کس وجہ سے ہے اور یہ کیا تمھاری بے آرامی ہے انھون نے کہا کہ ای ابو الہول مالک اس قلعہ کا کہ بڑا خونی
بدفال ہے کہ اسید وار رہتا ہے ہماری غفلت ورنا آزمودگی کا اور آپڑتا ہے ہمارے کنارون پر پس مار ڈالتا ہے وہ ہمارے لوگون کو اور
آتا ہے ہماری امن کی جگہون مین پس اُس حالت مین کہ وہ اس بات چیت کرتے تھے اپنی قوم سے کہ اُسی وقت ایک شور واقع ہوا
اطراف لشکر مسلمانون مین پس اٹھ کھڑے ہوئے واسطے اس کے ایک نکال لیا تھا انھون نے اپنی تلوار کو اور کاندھے پر ڈال لیا اپنی سپر کو اور
طلب کیا اُس جانب کو جس طرف آواز گئی تھی تا اینکہ پہونچے وہان پس پوچھا تھا یہ جمعیت پانسو سوار دلیر اور گرامی کے کہ اور پایا تھا اُسنے
غفلت کو مسلمانون سے پس جب دیکھا و اسنے رومیون کو جا پڑے اُنکے دلیر دن بیچ مین اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور مارتے تھے اُنکے منھون کو
اپنی تلوار کو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ بہادران اور شہسواران بنی طریف سے تھا پس جب دیکھا یوقنا نے اُس چیز کو جو اُتری اُسپر
فوراً بھاگا وہ اپنے پیچھے کو اور دو سو آدمی اُسکے لوگون سے مارے گئے اور وہ اس حملہ کرتے تھے اُنپر اور پوچھا گیا اُنکا اصل قلعہ تک اور قوم کندہ
اُنکے پیچھے تھی پس پکارا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہے میری طرف سے تمپر کہ نہ پیچھا کرے اُنکا تم مین سے کوئی تاریکی رات مین پس کہا
لوگون نے کہ ای ابو الہول سردار قسم دیتے ہین ہمیں اور ہم پیچھے پھرنے کی پس پھرو تم رحمت کرے اللہ تعالے تمپر پس پھرے واسطے اپنے قیامگاہ کی طرف
اور پھری قوم اپنے اسباب اور قیامگاہون کی جانب اور قوم کندہ مبتلا ہوئے آزمایش نیک سے ہوئی تھی اور لوگ خوش ہوئے
رومیون کی بلا کی اور مارے جانے اُنکی جماعت کثیر سے پس جب صبح کی انھون نے کیا ہوئے واسطے نماز کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پس جب ہو چکی نماز متفرق ہوئے لوگ اور نہین باقی رہے ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے مگر چند مسلمان اور
رئیس اُنکے پس ذکر کرتے تھے آپس مین رات کے سانحہ کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالے سردار کو تحقیق دیکھا
مین نے رات کے وقت قوم کندہ کو کہ مبتلا ہوئے آزمایش نیک سے تھے اور دلیری اور ثابت قدمی کی تھی اُنکے دلیر لوگون نے اور
دور کیا انھون نے ہمسے دشمن کی بدی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہتے ہو تم قسم ہے خدا کی ای ابا سلیمان تحقیق یاری
اور مددکی لوگون کو قوم کندہ نے اپنی ثابت قدمی اور جرأت سے اور مین نے سنا تھا اُنکو کہ کہتے تھے وہ لوگ کہ اچھی اور نیک
کوشش کی واسطے ابو الہول نے اور نہین دیکھا مین نے اُس مرد کو جسکی طرف وہ اشارہ کرتے تھے پس اُٹھ کھڑے ہوئے ایک شخص سردار قوم
کندہ سے سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے جسکا نام سراقہ بن مرداس بن بکر بالکندی تھا پس کہا انھون نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی امیر کو
واسطے ابو الہول غلام بنی طریف کے ہین وہ ساتھ اُس گروہ کے جو کل ہمارے لشکر مین آیا ہے اور واسطے ایسے شخص مین کہ عاجز کر دیتے ہین لوگون کو
اور ڈراتے ہین دلیرون کو اور رسوا کرتے ہین پہلوانون کو اور ذلیل کرتے ہین اپنے حریفون کو نہین ڈراتی ہے اُنکو جماعت اور نہین

دشوار گذرتا ہی اُنپر تاخت و تاراج کرنا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا کہ آیا مُنا تمنے کلام سراقہ بن مرداس کا انکے غلام مرس
(؟) بابلین پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ سردار کو سچے ہین اپنے کلام مین اور تحقیق مینے سنا ہی ذکر انکا اور آگاہ کیا گیا ہون مین
انکی شجاعت سے اور آگاہ کیا ہی مجھکو ایک مرد نے جسکا نام عمرو بن عنبر الہری ہی اس امر سے کہ دس سے تاخت کی تھی انپر تنہا اور وہ کنارے دریا کے تھے
اور وہ اس نے ایسا امر و قریب کیا تھا قوم مہرہ پر کہ جنبش نہین دیتے تھے وہ اُنکو اس امر سے تا اینکہ تنہا لے لیا تھا تمام حلہ کو اور جو کچھ اُن مین تھا
اور حلہ مین تھے آدمی قوم مہرہ سے تھے اور وہ اس پر طلب انکی تھی واسطے اپنے عوض لینے کے جو قوم پر تھا اور قوم ڈرتی تھی اسنے اور اُنکی
برائیون اور سختی سے اور وہ چلے گئے تھے مع اپنے مال اور اولاد اور جانورون کے بجانب شہرون اور کنارون دریا کے بخوف لگنے کے اُسکے اور وہ
پوچھتے تھے اُنکے حال اور اخبار کو پس جب صحیح اور درست معلوم ہوا اُنکو اترنا قوم کا کنارے دریا پر پکارا اس نے اپنی قوم کو واسطے تاخت کرنے کے
قوم مہرہ پر پس گرانی کی قوم نے اُنپر اور نکلا اُنمین سے کوئی شخص واسطے اُسکے ساتھ اور حال یہ تھا کہ وہ آگاہ تھے شہرون کی زمین ہموار اور پہاڑون
اور جنگل اور دریاون سے لیکن جب مایوس ہوئے اس اپنی قوم سے گئے وہ اپنے خیمے کی طرف اور اُٹھا لیا اپنے پشتوارہ کو اپنے شانہ پر پس جب دیکھا
قوم کے لوگون نے غلامون وغیرہ سے اُس کی اس حیثیت سے کہ نکلے ہین وہ اپنے خیمے سے اور پشتوارہ اُنکے سر پر ہے آئے کچھ لوگ قوم کے انکے پاس اور
کہا اُنسے کہ کہان تک قصد کرتا ہی ابو الہول اور یہ کیا چیز ہی جسکو ہم تمہارے ساتھ دیکھتے ہین پس کہا ابا الہول نے اُنسے کہ مین ارادہ رکھتا ہون
تاخت کا بنی شعر اپر اور لینے عوض کا اور دور کرونگا مین اپنے سے عار و ننگ کو پس کہا اُنسے گروہ کے بڈھے لوگون نے کہ نہین دیکھا ہی ہمنے
زیادہ تر تعجب مین ڈالنے والی تمہاری راے سے اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ بنی شعر اشر مرد ہین پس وہ شخص کہ ارادہ کرتا تاخت کا انپر ہووے
وہ اپنے ساتھ کچھ لشکر دن کو نہین سُنا ہی ہمنے اس امر کو مگر تمسے اسوقت اور ہم جانتے ہین کہ تم جوذار کے پاس جاتے ہو اور جوذار لونڈی تھی
حسان کے حضار سے اور حضر موت کے ایک گانون مین رہتی تھی جسکا نام سفلہ تھا اور وہ اسکو دوست رکھتے تھے اور جو کچھ پاتے تھے مال
اور اونٹ اور گھوڑے وغیرہ سے اُسکو دیتے تھے کہ نہین بڑا جانتے تھے اُس مال کثیر کو اور اُسکے واسطے تھوڑے پر راضی نہین ہوتے تھے
اور نہ سیر ہوتے تھے اُسکو بہت دینے سے پس گمان کیا قوم نے کہ وہ جوذار کے پاس جاتے ہین پس کہا اُنسے وہ اس نے کہ قسم ہی خدا کی جو تم گمان
کرتے ہو اور وہ جھوٹھ ہی اور قریب ہی تر جانوگے تم کہ مین نہین کہتا ہون مگر امر حق کو اور قریب ہی تر واقف ہو جاوگے تم اس معاملہ سے
پس پھیری قوم اور چھوڑا تنہا اُنکو اور روانہ ہوے وہ اس یہانتک کہ آئے چراگاہ قوم پر پس لی ایک اونٹنی اُنکے اونٹون سے اور
کوچ کیا اُنپر اور رکھ لیا اپنی تلوار اور ڈھال کو اپنے سامنے اور لپیٹ کر رکھ لیا اپنے پیچھے پشتوارہ کو پالان اونٹنی پر اور چلے وہ ایکدن
اور رات تا اینکہ جسوقت ہوئی پچھلی رات پھیر اسواری کو بجانب بعض جنگل کے اور اُترے وہان سے اور باندھا اسباب کو اور باندھ دی
اُسکی باگ اُسمین پھیر چھوڑ دیا اُسکو اور وہ بندھی ہوئی چرتی تھی پھر چھپ گیا وہ درمیان پتھرون کے اور رہتے تھے قریب قوم سے اور وہ
ڈرتے تھے اس امر کو کہ دیکھ لے اُنپر کوئی شخص پس جب گذر گیا اُنپر دن اُنکا اور آئی رات آگے وہ اپنی اونٹنی کے پاس پس
بٹھایا اُسکو اور رکھا اُسپر پالان وغیرہ کو اور سوار ہوے اور چلے تا اینکہ جسوقت گذری کچھ تھوڑی رات دیکھا قوم کی
آگ روشن کو پس پھیر اپنی اونٹنی کو یہانتک کہ بلند ہوئی اونچی زمین پر جو بلند تھی قوم پر اور اُس مین مین رخصت طلبی

اور کنارے کے تھے پس بٹھایا اپنی اونٹنی کو اور مضبوط باندھ دیا اُن درختون مین تاکہ نہ چرے وہ پس نہین قوم آواز اُسکے چرنے اور
کف نکالنے کی پس جب باندھ دیا اُنکو گئے وہ بجانب اپنے پشتوارہ کے پس کھولا اُسکو اور نکالا اُنھین سے زناردن کو اور لے لیا درختون کی شاخون کو
اور سینتے تھے ہر لکڑی کو بقدر اپنے قد کے اور ڈالتے تھے لکڑی کو پس کھڑی کرتے تھے اُسکو اور مضبوط کرتے تھے اُسکو ساتھ پتھرون کے پھر ڈالتے تھے اوپر
زنار کو اور ایسا ہی کرتے تھے تا اینکہ کھڑی کین چالیس لکڑیان درستی اُنکی ایک صف سامنے گھرون کے دروازون اور خیمون کے پھر لٹکایا اُنھون نے اپنی
تلوار اور ڈھال کو اور پہن لیا ایک زنار سرخ ارغوان کو پھر اُترے وہ بلندی سے جسمین متفرق کر دیا تھا کپڑون کو لکڑیون پر اور قصد کیا
گروہ کا اور گھسے گرد اُنکے خیمون کے اور فکر کی اُنکے کام مین کہ کیونکر مکر اور حیلہ کرین اور رات بہت گئی تھی پھر دیر کی اور مہلت دی اُنکو آفتاب کے
نکلنے تک پھر روانہ ہوئے بجانب ساحل کے اور تلوار اُنکی برہنہ اور سپر اُنکے ہاتھ مین تھی پس جب نزدیک ہوئے اُنسے آواز دی اُنکو کہ نزدیک ہے ہلاکی
ہلاکی تمھاری مین ابو الھول ہون پس تحقیق صبح کی تمنے ساتھ سختی کے اور بہ گئے تم خشکی اور دریا کی طرف سے پھر پکارتے تھے کہ ای آل الطف
رمہ آل کندہ پس جب پڑی آواز اُنکی قوم کے کانون مین بھول گئے اپنے تئین مرد اُنکے اور چلائین عورتین اُنکی اور نکل بھاگی قوم اُنکے
سامنے سے ہو کر گھرون کے بجانب پہاڑ کے اور وہ اُنکے پیچھے تھے پس جب تنہا دیکھا قوم نے اُنکو شجاعت دلائی بعض نے بعض کو اور پھرے
اُنکی طرف دراینحالیکہ وہ ڈرتے تھے اُس سے اور امید کی تھی اُنھین نے سبب اسکے کام کو تنہا دیکھا تھا اور اُنکے پیچھے اور کسی کو نہین دیکھا پس پڑے طلب اُنکے
ہوئے پس اُس پر حملہ کرتے تھے اُنپر اور پیچھے پھرتے تھے اُنسے اور مار ڈالتے تھے ایک مرد کو بعد ایک مرد کے پس جب دیکھا قوم نے اُنکی شدت اور جوانمردی
اور سختی کو چاہا اُنھون نے کہ سبقت کر جاوین وہ اُس پر بجانب بلند زمین کے تاکہ ڈراوین اُنپر اُنکے پیچھے سے پس جب دیکھا اُس نے اُنکی طرف کہ نزدیک
ہوئے ہین وہ اُن لکڑیون سے جنپر شلوارین اور کپڑے تھے ڈرے اس امر کو کہ دیکھیگی قوم اُنکی طرف اسپر اُمید کرینگے اُنھین اور واقف ہو جاوینگے
اُسکے مکر اور فریب پر پس پھرے ساتھ کوشش کے اُنکے سامنے تاکہ سبقت لیجاوین اُنپر پس کوشش کی تا اینکہ سبقت لیگئے اور ہو گئے آگے اُنکے
پھر آئے وہ لکڑیون کی طرف دراینحالیکہ کلام کرتے تھے اُنسے گویا کہ وہ کلام کرتے تھے لوگون سے اور وہ کہتے تھے ای آل طریف ای آل کندہ
آلگئی ہے تمپر قوم قصد کیا ہے تمھارا لوگون نے پس حملہ کرو تم اُنپر پس بڑھایا قوم نے اپنی نگاہون کو وقت آواز دینے اُس کے اونچی زمین
کی طرف پس دیکھا ان لکڑیون کو جنپر کپڑے تھے اور نہین شک کی اُنھون نے اس امر مین کہ وہ مرد ہین پس شکست اُٹھائی اُنھون نے دراینحالیکہ
پھرنے والے تھے بجانب دریا کے پس پکارتے تھے وہ اُس کہ ای قوم قسم دیتا ہون مین ہر مرد پر تمسے اس امر کی کہ نہ جدا ہووے اپنی جگہ سے اور نہ
اُترے اپنے مقام سے پس مین کفایت کرونگا تمھارے واسطے مشقت قوم کو پس پھری قوم مہرہ اپنی پشتون کی طرف دوڑتی ہوئی کسی نے
اپنے پیچھے سوار کر لیا تھا اپنی زوجہ کو اور کسی نے اپنے بیٹے کو اور کسی نے لے لیا تھا اسقدر اسباب اپنے گھر کا جسپر وہ قادر ہو سکا اور پھرے
ابو الھول بجانب گروہ کے پس نہین پایا اُنمین مگر غلامون اور لڑکون اور مردان زنان پیر کو پس حکم کیا اُس نے غلامون کو نزدیک جانے
اور لینے اونٹون کا پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور رکھا اسباب کو اونٹون کی پشت پر پھر مشکین باندھین غلامون کی اور اُٹھا لیا جو کچھ
گروہ مین تھا اور روانہ ہوئے بارادہ اپنی قوم کے پس جب آئے وہ راہ پر توقف کیا اور پھیر ہے اُن لوگون سے اور گذرے اور گئے اس شب [illegible] اور
لے لیا شلوارون اور کپڑون کو پھر آملے لوگون مین اور روانہ ہوئے یہانتک کہ پہونچے اپنی قوم کے گروہ مین پس تعجب کیا عرب نے اُنکے اوپر

اور کتنے کاموں سے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال دامس کا خالد بن الولید سے متوجہ ہوکر سراقہ بن اس الکندی کی
طرف اور کہا اُنسے کہ لاؤ تم میرے پاس اپنے غلام کو تاکہ دیکھوں میں اُنکو اور سنوں میں کلام اُنکا پس کچھ دیر نہیں ہوئی تھی کہ سراقہ لائے اُنکو پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم دامس ہو اُنھوں نے کہا ہاں نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین نے عجیب اور
غریب تمھارے حالات سُنے ہیں اور تم قسم ہے خدا کی کہ لائق ان کاموں کے ہو سو واسطے کہ تم سخت ہو لوگوں سے اور جان تو تم اس امر کو کہ تم اور
تمھاری قوم لڑتی تھی زمین مرج میں ہمارے تھے تم پہاڑوں اور قلعوں کو اور تحقیق ڈر گئے تھے اور ڈالی تھی تمنے رات کو دشمن خدا پر
بڑی سختی کو پس نرمی کرو تم اپنے نفس کے ساتھ اور احتیاط رکھو اس بطریق یوقنا سے پس کہا دامس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو مین نے
تاخت کی ہے قوم مہرہ پر اور کئی مرتبہ لے لیا ہے مین نے اُنکے مالوں کو اور پہاڑ اُنکے بلند اور ڈھیلے اور پتھر والے ہیں اور یہ پہاڑ نہیں
مضبوط اور باز رکھنے والا ہے اُن پہاڑوں سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین تمکو گرامی دیکھتا ہوں پس آیا کہتا ہے تمھارا دل
تمسے اس قلعے کے باب مین کسی امر کو پس کہا اُنسے دامس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو جانو تم اس امر کو کہ جب مین آیا تھا تمھارے ساتھ
ساتھ گروہ کے دیکھا تھا مین نے اثنا راہ مین ایک خواب کو کہ دلالت کرتا ہے فتح تیری پر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ کیا خواب تمنے دیکھا ہے دامس نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ گویا مین چلنے والا ہوں بیچ نشان قدم کے زمین پر دراز تھا ایک مین کوشش کرنے والا ہون
بطلب اپنی قوم کے اور گویا مین جدا ہوگیا ہوں اُنسے وسبقت کر گئے ہیں وہ مجھپر بجانب ایک تاخت کے جسکا ارادہ کیا ہے اُنھوں نے
ایک قوم پر پس اُس حال مین کہ مین کوشش کرتا تھا اپنے چلنے مین پہونچ گیا مین اُنکے پاس پس پایا مین نے قوم کو ٹھہرے ہوئے اور وہ
متحیر ہیں نہ آگے بڑھتے ہیں نہ پیچھے پھرتے ہیں پس پکارا مین نے اُنکو اے قوم تمھارا کیا حال ہے اور کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو چلنے سے
پس کہا اُنھوں نے کہ آیا نہیں دیکھتے ہو تم اس پہاڑ کو کہ کیونکر سامنے آگیا ہے ہمارے آخر اس راہ مین کہ نہیں ہے ہمارے واسطے اُسمین کوئی جگہ
گذرنے اور نکلنے کی پس کہا مین نے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر آیا نہیں دیکھتے ہو تم اس شگاف کو اس پہاڑ مین پس کہا اُنھوں نے
افسوس ہے کہ نہیں راہ ہے اُسمین پس کہا مین نے کہ یہ کیونکر ہے اُنھوں نے کہا کہ اُسمین ایک بڑا اژدہا ہے کہ نہیں گذرتا ہے اُسپر کوئی
مگر یہ کہ ہلاک کرتا ہے وہ اُسی کو اور بہت مردوں اور دلیروں کو اُسنے مار ڈالا اور گرا دیا ہے پس کہا مین نے کہ اے قوم کیوں
تم سب اُسپر ناگہاں نہیں دوڑتے ہو پس کہا اُنھوں نے کہ ہم نہیں قدرت رکھتے ہیں اس امر کی سو واسطے کہ آگ نکلتی ہے اُسکے سانس اور
دم لینے سے اور کوئی راہ ہمارے واسطے اُسپر نہیں ہے پس کہا مین نے اُنسے کہ اے قوم تلاش کرو تم کسی راہ کو اُسکی پشت کے
پیچھے سے پس کہا اُنھوں نے کہ ہم نہیں قدرت رکھتے ہیں اس امر کی بسبب بڑائی اُسکے ڈیل کے پس چھوڑا مین نے اُنکو اور
تلاش کیا مین نے اپنے واسطے کسی جگہ کو پس نہ پایا مین نے مگر ایک جگہ دشوار گذار راہ تنگ کو پس در آیا مین اُسمین پس نہیں
مالک ہوا مین اُسکا مگر بعد مشقت کے پس برابر مین نرمی کرتا تھا اپنے کام مین تا اینکہ آیا مین بجانب اژدہے کے اُسکے
پیچھے سے پس مار ڈالا مین نے اُسکو پس قریب ہوئی مجھسے قوم میری اور تعجب کی اُنھوں نے میرے نشان قدم کی پس نہیں
پہونچے مجھ تک مگر بعد کوشش اور مشقت کے پس جب پہونچے وہ میرے پاس بعد دیکھا اُنھوں نے اژدہے کو مارا ہوا پس چڑھے وہ پہاڑ پر اور دم

بے ڈر ہے اپنے دشمن سے بہر بیدار ہوا مین ڈر رہا تھا لیکن مین خوش تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بہتر دیکھا تم نے اور
بہتر ہوگا اے دوس اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے تعبیر تمھارے خواب کی خوشی ہے واسطے مسلمانون کے اور رنج کی ہے واسطے دشمنون کے
پس کہا دوس نے کہ اے سردار یہ کیونکر ہے پھر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے اللہ اکبر
اللہ اکبر فتح اللہ ونصر وحیا نابالظفر آگاہ ہو کہ جو شخص دور ہے پس نزدیک آوے وہ تاکہ سنے وہ اور جو شخص تمھین سے نزدیک ہے پس سنے وہ
ہو واسطے کہ بیچ بیان خواب اس کے عبرت ہے اسکو جو اعتبار کرے اور نصیحت ہے اسکو جو نصیحت قبول کرے پس آئے مسلمان دوڑتے
ہوئے انکی طرف بحالت خوشی کے اور سننے والے تھے انکے کلام کے پس جب اکٹھا ہوئے مسلمان اور آئے انکے پاس اٹھ کھڑے ہوئے ابو عبیدہ
بن الجراح اور حمد اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور ذکر کیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا انپر پھر کہا اے گروہ مسلمانون کے
تحقیق اللہ پاک اور برتر نے کہ اسی کے واسطے خاص تعریف ہے وعدہ فرمایا ہے اپنی کتاب مین غلبہ کا ہمارے دشمنون پر اور
فتحیابی کا ہمارے مطلب پر اپنے نبی کی زبان سے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو لیئے انبیاؤن سے خلاف نہین کرتا ہے اور مین نے نذر کی ہے
کہ اگر فتح کریگا اللہ تعالیٰ اس قلعہ کو میرے ہاتھ پر تو نیکی اور احسان کرونگا مین لوگون کے ساتھ جسقدر کہ استطاعت ہوگی مجھکو اور اب
گذرا ہے میرے دل مین اور در آیا ہے لیکن تحقیق ہم فتحیاب ہونگے اس قلعہ اور انپر جو اسمین ہے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور سب قوت
اللہ برتر اور بزرگ کے سبب سے ہے راہ بتائی ہے مجھکو اس امر پر تعبیر خواب اس غلام نے پھر لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے ہاتھ سے
ہاتھ داس کا اور کہا اسنے رحمت کرے اللہ تعالیٰ تیرے بیان کرو تم اپنے بھائیون سے جو دیکھا ہے تمنے خواب مین پس اٹھ کھڑے ہوئے
داس ابو الہول اور کہا کہ جانو تم اسے اور کو کہ مین نے یہ باتین دیکھی ہین اور بیان کیا اسنے تمام خواب اول سے آخر تک پس جب فارغ ہوئے
وہ خواب کے بیان سے متوجہ ہوئے مسلمان ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا انھون نے کہ اے سردار تحقیق سنا ہے ہمنے قول اس کا
پس تعبیر اسکی کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر اس امر کو کہ وہ پہاڑ جسکا انھون نے ذکر کیا ہے
کہ دیکھا اسکو بلند اور دشوار گذار پس وہ بیشک دین اور سنت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور وہ اژدہا جسکو دیکھا انھون نے
اور ناگہان ڈر گئے وہ اسپر پس کوئی امر ہے کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے ہونے کو انکے دونون ہاتھون پر کہ خوش ہونگے مسلمان
اسکے سبب سے راوی نے بیان کیا ہے کہ خوش ہوئے لوگ ساتھ تعبیر دینے ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر کہا انھون نے کہ اے سردار
پس تم کس چیز کا حکم دیتے ہو انھون نے کہا کہ مین حکم دیتا ہون تمکو اللہ غالب اور بزرگ سے ڈرنے کا ہر حال پوشیدہ اور ظاہر مین
پھر اٹھانے سختی کا واسطے دشمنان خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے از روئے رغبت اور صبر کے جاؤ تم اپنے اپنے مکانون کی
طرف نگہبانی مین رکھے تمکو اللہ اور درست کرو تم اپنے سامان اور ہتھیار لڑائی کو کہ مین روانہ کرونگا تمکو کل صبح کو بجانب تمھارے
دشمنون کے مگر یہ کہ پیدا ہو جاوے میرے واسطے کوئی اور امر سوائے اس تجویز کے سو اسلئے کہ مین نہین چھوڑتا ہون کوشش کرنے کو
رہنمائی اور مشورہ کرنے مین ان لوگون سے جنپر اعتماد رکھتا ہون اپنے گروہ سے پس کہا مسلمانون نے کہ توفیق بہتری کی دیوے اللہ تعالیٰ تمھاری
رائے کو اے سردار اور فتحیاب کرے تمکو تمھارے دشمنون پر وہ سننے والا دعا کا ہے پھر متفرق ہوئے وہ سب لوگ اپنے قیامگاہون کی طرف اور مصروف ہوئے

کام مین پس کوئی اُن مین تیز کرتا تھا اپنی تلوار کو اور کوئی درست کرتا تھا اپنی کمان کو اور کوئی دیکھ بھال کرتا تھا اپنی زرہ کی اور تیمارداری
کرتا تھا اپنے گھوڑے کی اور وہ باقی دن اور رات بھر برابر اسی کام مین وہ لوگ مصروف رہے پس جب صبح کی اُنھون نے بلایا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے دامس کو اور کہا اُنسے کہ ای بندہ خدا کوشش کرنے والے اس قلعہ کے باب مین تم نے کیا رای کی ہی اور کون حیلہ اور فریب تمھارے
نزدیک کارآمد ہی پس کہا دامس نے کہ قلعہ لیا البتہ اور استوار ہی کہ عاجز کرتا ہی گروہون کو اور باز رکھتا ہی آنے والے وطلب کرنے والے کو نہ فائدہ کریگا اُنکے
لوگون مین محاصرہ کرنا انکا اور تنگی مین پڑینگے سینہ انکے لڑائی سے سوا اُسکے کہ مین نے ایک حیلہ اور فریب تجویز کیا ہی جسکو مین کرونگا اور مین
امید اُسکے پورے ہونے کی اللہ پر رکھتا ہون اسی ہوگی اُس حیلہ مین ہلاکی اُنکی اور ملکیت مین آجاوینگے اللہ کے حکم سے زمین اور گھر اُنکے
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای دامس کیا حیلہ اور فریب ہی پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالے سردار کو تم جانتے ہو اس امر کو کہ
بھید اور پوشیدہ بات کے مشہور اور رایگان کرنے مین بُرائی ہی اور جو شخص چھپاتا ہی اپنے بھید کو ہوتی ہی بہتری اُسکو اور نکوئی اُسکے ہاتھ مین
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم کس امر کا مشورہ دیتے ہو اور وہ کیا چیز ہی جسپر تمکو اپنے کام مین اعتماد ہوگا دامس نے کہا کہ میری رای یہ ہی
کہ چلا جائے مع اپنے لشکر اور سب علیحدہ کیجئے اور اُترو تم سامنے قلعہ کے تاکہ ظاہر ہو اُنپر تمھاری طرف سے ہیبت اور خواہش لڑائی کی
اور مین اُس حیلہ اور مکر کو کرونگا اور مین امید اُسکے پورے کرنے کی اللہ غالب اور بزرگ سے رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالے نے
اور نہین ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے اور حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی کو کہ پکار دیوے
وہ لشکر مین حکم کوچ کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور اُترے وہ قلعہ کے نیچے اور کلمہ اور تکبیر کہا اُنھون نے اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارون کو
اور ڈرایا دشمنان خدا کو پس بلند ہوئی اُنپر ایک جماعت روم کی اور دیکھا اُنھون نے مسلمانون کی جماعت کو پس خوفناک کیا اُنکو
اُس امر نے اور ڈالدیا اللہ تعالی نے دہشت کو اُنکے دلون مین یہانتک کہ گھبرائے اور مضطر ہوئے وہ اپنے قلعہ مین اور گئے بعض اُنمین کے
بعض کے پاس اور مشورہ کرتے تھے آپس مین بعض قوم نے کہا کہ ہم اُنسے لڑینگے اور بعض نے کہا کہ ہم بیٹھ رہینگے اپنے قلعہ مین اسلئے
کہ وہ لوگ نہ قدرت پاوینگے ہمپر پس متفق ہوئی رای اُنکی لڑائی پر قلعہ کے اوپر سے پس چڑھ گئے وہ برجون پر اور مارتے تھے
مسلمانون پر پتھر اور تیرون کو اور ایک دن اور رات اسی طرح کرتے رہے پھر چھوڑ دیا لڑائی کو اور اقامت کی مسلمانون نے سامنے قلعہ کے
ستائیس دن اور اُنھیمہ دامس لوالھول سیکر اور فریب اُنکے ساتھ کرتے تھے مگر کچھ بُرائی اُنکو نہین پہونچائی پس بعد ستائیس دن کے آئے
دامس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اُنسے کہ ای سردار مین نے کوشش اور فکر کی ہر تدبیر اور فریب کرنے مین دشمنان خدا پر
پس نہین پائی مین نے کوئی راہ فریب کی اور اب ایک امر مین سوچا ہون اور امید رکھتا ہون بسبب اُسکے اللہ سے فتحیابی اور
غلبہ کی اپنے دشمنون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم نے کیا تجویز کی ہی دامس نے کہا کہ ساتھ کرو تم میرے اپنے رؤسا قوم سے
تیس مردون کو اور حکم دو تم میری طاعت اور چھوڑدینے میرے خلاف اور اعتراض کرنے کا میرے حکم پر اور میرے کام اور میری رای پر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ قریب ترا ایسا ہی کرونگا مین پھر ساتھ کیا اُنکے تیس مردون کو شہسواران مسلمین سے تا آنکہ جب حاضر ہوے وہ لوگ متوجہ ہوے ابو عبیدہ
بن الجراح اور کہا اُنسے کہ ای گروہ مسلمانون کے مین نے سردار مقرر کیا دامس کو تم پر اور حکم دیتا ہون مین تمکو اُنکی طاعت کرنے اور منظور کرنے اُنکے

کم کا اور جانو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر کہ مین نے اسوجہ سے انکو تمپر سردار نہین کیا ہی کہ وہ بہتر ہین تمسے حسب اور نسب مین اور
نہ وہ بڑے سوار کار اور بہت لڑنے والے دشمن سے خصومت کرنے والے ہین اور کوئی شخص تم مین کا اپنے دل مین یہ بات نہ کہے کہ مین نے سردار کیا ہی تمپر
ایک غلام کو اور زرو پا جبر جاننے کے اور مین قسم خدا کہتا ہون کہ اگر کار دیا اس لشکر کا مہر کے ہوتا تو مین سب کے پہلے ساتھ تمہاری جماعت کے جاتا
اور مین اللہ تعالی سے امید اس امر کی رکھتا ہون کہ فتح کرے وہ تمہارے ہاتھون پر پس متوجہ ہوے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا انھون نے
نیک حال کرے اللہ تعالی سردار کو ہم لوگ کچھ شک اور شبہہ نہین رکھتے ہین تمہاری نسبت اپنی تعظیم کرنے اور پہچاننے مرتبون کے تمہارا کلام پہلے ہی
ہمارے دلون مین اثر کر گیا تھا اور اب ہم تمہارے مطیع اور تمہارے ماننے والے ہین اگر سردار کرو تم ہمپر کسی گر بے ختنہ بریدہ کو تو ہم تمہاری راے
اور تجویز سے باہر نہین ہونگے جبکہ جان لیا ہمنے کہ تم نہین چاہتے ہو مگر خیرخواہی سب کی اور نگاہبانی مسلمانون کی اسلئے ہم مطیع حکم ہین اللہ کے
پھر تمہارے اور اس شخص کے جسکو تم سردار مقرر کرو ہر کسی طرح کے لوگون سے وہ ہو پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح انکی گفتگو سے اور
اعتماد کیا انکے کلام پر اور دعاے خیر کی دی انکو اور شکریہ بیان کیا انکا اور کہا انہنے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر کہ میرا دل
مجھسے یہ کہتا ہی کہ اللہ تعالی نے فتح کر دیگا اس قلعہ کو اس شخص کے ہاتھ پر اسواسطے کہ یہ شخص باریک بین اور بڑا مقبل ہو پس روانہ ہو تم انکے
ساتھ اور بھروسا اور اعتماد کرو تم اللہ تعالی پر اور تم لوگ جانتے ہو اس امر کو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سردار مقرر فرمایا تھا
اپنے غلام کو اوپر سارے عرب مسلمین اور اشراف لوگون پر انکے قبیلہ سے پھر متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح دامس کی طرف اور کہا انہنے
کہ اے دامس لکھے سو اب تم کس امر کو دوست رکھتے ہو پس کہا دامس نے کہ اسی وقت کوچ کرجاؤ تم مع اپنے لشکر کے اور ہوجاؤ ہمسے ایک فرسخ کے
فاصلہ پر پس اترو تم مع اپنے ساتھیون کے وہان اور حکم دو اپنے ہمراہیون کو کم چلنے پھرنے اور چھپے رہنے کا جہانتک انسے ہوسکے اور مقرر ہین
تمہاری طرف سے ایسے دو مرد جنگی عادت نیک اور رہونے خیرخواہ مسلمانون پر اعتماد رکھتے ہو اور انحالیکہ تلاش کرتے رہین وہ ہمارے حالات
اور نشانون کو بدون اسکے کہ کوئی انسے آگاہ ہووے اور رہین دونون بدون ہتھیار کے مگر خنجر انکے پاس ہون پس جسوقت دیکھین وہ
دونون ہمارے غلبہ کو ہمارے دشمنون پر تو مین انسے یہ چاہتا ہون کہ جا ملین وہ تم مین اور خوشخبری پہونچا دین تمکو تاکہ آملو تم ہم مین
اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رہین وہ دونون شخص جدا جدا اور نہ ٹھہرین وہ ایک جگہ مین کہ یہی بات انکے واسطے موجب بہتری
اور سلامتی کی ہوگی اور اللہ تعالی اعانت طلب کیا گیا ہی ہر حال مین پھر دامس متوجہ ہوے ان لوگون کی طرف جو انکے ساتھ تھے
اور جو وہ سردار تھے پس کہا انہنے چلو تم میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تعالی تمپر تاکہ چھپ رہین ہم بعض جگہ اس پہاڑ مین جب تک کہ لوگ
پھیلنے والے ہون واسطے کوچ کے اور سامنے ہون اور دیکھین رومی انکے کوچ کرنے کو اسواسطے کہ نہو سکیگا ہمسے تلاش کرنا
کسی جگہ پوشیدہ ہونے کا جسوقت بلند ہونگے اور دیکھینگے رومی لئے قلعہ سے اور رہے ہر شخص کے پاس سواے تلوار اور ڈھال کے تیر
اور کمان ساتھ نہو پس ایسا ہی کیا لوگون نے چپ چاپ اور مسلح ہوگئے وہ لوگ دامس کے سامنے اٹھ کھڑے ہوے کوہ مین اور رہا اپنی ... کو لیا
اپنے خنجر کو کپڑون کے نیچے اور رہے لیا اپنے توشہ دان کو اور چلا انکو ساتھ لیکر تا اینکہ چھوڑا انھون نے لشکر کو فاصلے تھا اپنے تئین اور
چلتے تھے یہانتک کہ آئے وہ ایک غار کے بیچ مین پس حکم کیا انکو داخل ہونے کا غار مین پس داخل ہوے وہ لوگ اور بیٹھے دامس انکے دروازہ پر واقدی

رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کوچ کا دیا لوگون کو بعد اسکے آراستہ کیا لوگون کو جیسا کہ بیان کیا
اُسنے اسکے اور کوچ کیا مسلمانون نے اور بلند ہوا اُنسے ایک بڑا شور اور غل ڈرانے والا پس جبکہ ہو گئے اہل قلعہ اور دیکھا انکو کوچ
کرتے ہوئے پس خوش ہوئے وہ اس حال سے اور اپنی زبان مین بات چیت کی آپس مین اور بہت خوش ہوا اور کہا انھون نے کہ عرب کوچ کر گئے اور
شور و غل کیا مسلمانون نے ہمت اور ہر جگہ سے کوچ کرنے مین تا اینکہ نہین باقی رہا مسلمانون سے کوئی شخص اور روانہ ہوئے ابو عبیدہ رضی
بن الجراح مع اپنے ساتھیون کے یہانتک کہ پوشیدہ ہو گئے اور دور ہو گئے وہ حلب سے اور بہت خوش ہوئے رومی اس معاملہ سے اور آئے وہ اپنے
بطریق کے پاس اور کہا انھون نے کہ اے سردار کھول دے تو ہمارے واسطے دروازے کو تاکہ نکلین ہم بجانب عرب کے جنھون نے کوچ کیا ہے
پیچھا کرین ہم مار ڈالین اور گرفتار کر لیوین بعض کو انمین سے پس منع کیا اور باز رکھا بطریق نے انکو اس ارادہ سے اور اسی حال مین رہے
وہ باقی دن یہانتک کہ ایسا ہوا وقت عصر کا کہ اسی وقت متوجہ ہوئے دامس اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ کون شخص ہے کہ نکلیگا بجانب قلعے کے پس شاید کہ وہ لائے
ہمارے واسطے کوئی خبر قلعے کی یا قدرت پاوے کسی مرد کے گرفتار کرنے پر پس لاوے اسکو ہمارے پاس تا کہ دریافت کرین ہم اس سے
کسی خبر کو پس نہین جواب دیا دامس کو کسی نے قوم سے پھر دوبارہ کہا اسی کلام کو دامس نے پس نہین جواب دیا کسی نے انکو پس کہا دامس نے
اُنسے کہ مین جانتا ہون کہ نہین ہے جماعت مین کوئی شخص مگر یہ کہ وہ بخیل ہے اپنی جان پر اور ڈراتا ہے موت کو اور مین تمہارے
عوض مین ہون پس دیکھتا ہون مین کہ تم لوگ کس حال پر ہوتے ہو پھر چھوڑا انکو دامس نے اور روانہ ہوئے پس غائب رہے ایک ساعت اور
اسی وقت لے آئے وہ اور انکے ساتھ ایک گبر تھا پس کہا دامس نے مسلمانون سے کہ اے جوان مردو لو تم اسکو اور سوال کرو اس سے پس کلام کیا
مسلمانون نے اس سے پس وہ باتین کرتا تھا مسلمانون سے اور مسلمان نہین سمجھتے تھے پس کہا دامس نے مسلمانون سے کہ رہو تم اپنی روش
پر پس پھر غائب ہوئے دامس یہانتک کہ لائے وہ دوسرے گبر کو پس وہ بھی مثل اپنے ساتھی کے کلام کرتا تھا اور مسلمان نہین جانتے تھے کہ وہ
کیا کہتا ہے پس کہا دامس نے کہ رہو تم اپنی روش پر پھر غائب ہوئے وہ تھوڑی دیر تک اور واپس آئے اور انکے ساتھ چار گبر دیگر
پس سوال کیا انسے مسلمانون نے پس نہین سمجھے کہ وہ کیا کہتے ہین پھر چھوڑا دامس نے انکو اور تین گبر اور لائے پس نہین تھا انمین
کوئی شخص جو سمجھے لغت عرب کو پس کہا دامس نے کہ لعنت کرے اللہ تعالی انپر کیا وحشی ہے لغت انکی اور زیادہ ہوا تو ملاین گبرون کا پس چھوڑا
دامس نے انکو اور روانہ ہوئے پس غائب رہے وہ تا اینکہ آدھی رات گذر گئی اور وہ واپس نہ آئے پس سخت بیقرار ہوئے انکے ساتھی اینپر اور رنج کیا
انھون نے دامس کے غائب ہونے پر اور کہا بعضون نے بعض سے کہ ہم گمان کرتے ہین کہ دامس سے لوگ آگاہ ہو گئے پس مار ڈالے گئے دامس یا
یا گرفتار ہو گئے اور نہین جاری ہوا معاملہ بیچ مشقت کے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانے کا بجانب اپنے لشکر کے پس وہ مایوسی کی حالت مین تھے
کہ اسی وقت آگئے انکے پاس دامس اور کھینچے ہوئے لیے آتے تھے ایک دکو رومی سے پس اٹھکر دوڑے مسلمان انکی طرف اور بوسہ لیا انکا
اور پوچھا انسے سبب دیر کرنے کا اور کہا انھون نے کہ اے دامس تحقیق بُری باتین آئین ہمارے دلون مین تمہارے باب مین اور سخت گذرا ہمپر
دیر کرنا تمہارا پس جس چیز نے دیر کرایا تمکو ہمسے پس کہا دامس نے کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر کہ مین جس وقت جدا ہوا تھا تمسے تو روانہ
ہوا مین یہانتک کہ نزدیک ہو گیا مین شہر پناہ قوم سے پس ٹھہر گیا مین پس لوگ نکلے اور گذرتے تھے اور تو ملاین کرتے تھے اپنی لغت مین اور مین نہین تعرض کرتا تھا قوم سے

قوم سے یہ سب اسواسطے تھا کہ میرا مطلب اُس شخص کے تھا جو زبان عربی مین کلام کرتا ہو پس نہین مین کہتا ہین لیے کسی کو تا اینکہ نا امید ہوا اور
قصد کیا مین نے پھر آنے کا کہ اُسی وقت سنا مین نے ایک آواز سخت کو جو واقع ہوئی تھی شہر پناہ کے اوپر سے پس دوڑا مین اُسکی طرف تا کہ
دیکھون مین کہ وہ کیا ہے پس اُسی وقت مین اس مرد کے پاس تھا اور تحقیق گرا دیا تھا اُسنے اپنے تئین اس قلعہ سے نیچے شہر پناہ کے
پس گرفتار کر لیا مین نے اور لایا مین تمھارے پاس اسکو پس دیکھو تم کہ وہ کون ہے پس نزدیک ہوے مسلمان اُس سے اور کلام کیا انہون نے
کلام کیا اُسنے مگر اپنی نعت مین اور دیکھا اُسکو تو پیر اُسکا اُلٹ گیا تھا اور اُسکی پیشانی پر جو زخم آگیا تھا پس کہا مسلمانون نے واسطے اُس کے کہ اس
شخص کے واسطے کوئی امر ہے اور تم مین کوئی ایسا نہین ہے جو اُسکے کلام کو سمجھے پس ہو تم اپنی روش پر کہ مین لاؤنگا تمھارے لیے
اُس شخص کو جو زبان عربی مین کلام کرتا ہو اور جلد روانہ ہوے واسطے اُنکے پاس سے اور تھوڑی دیر مین پھر آئے اور اُنکے ساتھ ایک مرد تھا
کہ چھوڑ دیا تھا اور اُسنے اپنے عمامہ کو اُسکی گردن مین اور اُسکو کھینچتے تھے تا اینکہ لائے اُسکو سامنے اپنے ساتھیون کے پس کہا
مسلمانون نے اُس سے کہ تو شہر کا رہنے والا ہے یا قلعہ کا اُسنے کہا کہ مین اہل قلعہ سے ہون پس کہا واسطے اُس سے کہ تو رومی ہے اُسنے کہا
کہ نہین بلکہ مین عرب متنصرہ سے ہون پس کہا اُس سے کہ یہ شخص ہو سکتا ہے تجھسے کہ آگاہ کرے تو ہمکو کسی پوشیدہ راہ اس قلعہ سے اور ہم
چھوڑ دیوین تیرے واسطے راہ کو اور نہ پیش آوے تیرے ساتھ کوئی شخص ہم مین کا ساتھ برائی کے اُسنے کہا کہ مین اس قلعہ کی کوئی پوشیدہ
راہ نہین جانتا ہون اور اگر جانتا مین تو نہ سماتی میرے دین مین یہ بات کہ راہ بتا دیتا مین تمکو ایسا نہو گا قسم ہے میرے پیشوا
مسیح کی پس خشمگین ہوے واسطے اُس سے اور اُسکے کلام سے اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اُن قیدیون سے کہ آیا ہے کوئی شخص آئین شہر کے
لوگون سے اسواسطے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین صلح ہے پس سوال کیا اُس شخص نے زبان رومی مین پھر کہا اُسنے واسطے اُس کے کہ ان قیدیون مین
شہر کا کوئی آدمی نہین ہے بلکہ وہ حلب کے لوگ ہین اور مین اُنکو پہچانتا ہون واسطے اُسکے کہا کہ تو سوال اور دریافت کر اُس کے واسطے اس
مرد سے کہ کس وجہ سے اُسنے اپنے تئین شہر پناہ کے اوپر سے گرا دیا تھا اور کیا چیز باعث اس امر کی ہوئی پس سوال کیا اُس سے اور متوجہ ہوا
واسطے اُس کی طرف اور کہا کہ وہ بیان کرتا ہے کہ ملک یوقنا خشمگین ہوا تھا شہر والون پر بسبب اُنکی صلح کرنے کے تمسے اور اُنکو دھمکاتا تھا پس جب
پھر گئے عرب اُترا یوقنا قلعہ کے اوپر سے پس جمع کیا اُسنے ہمارے رئیسون کو اور چڑھایا اُسنے ہمکو قلعہ کی طرف اور طلب کیا اُسنے
اسقدر مال کو جسکی قدرت ہم نہین رکھتے تھے پس جب دیکھا مین نے اُس امر کو جو نازل ہوا تھا مجھپر بھاگا مین اور گرا دیا مین نے اپنے تئین قلعہ سے طلب
کشود کار اور نجات پانے کے قلعہ اور سختی سے پس نہین خبردار ہوا مین مگر اُسوقت کہ تم قابض ہو گئے مجھپر اور مین اہل شہر سے ہون پس اگر تم لوگ
عرب ہو تو مین تمھاری ذمہ داری اور امان مین ہون پس نہ بھیجو اور نہ بیوفائی کرو تم اور اگر سوا مسلمانون کے اور لوگ ہو پس مانگو تم
مجھسے جسقدر تمکو منظور ہو مین عوض دیکر چھوڑا لونگا اپنی جان کو تمسے پس کہا واسطے اُس کی اصمعی عرب متنصرہ سے کہ کہدے تو اس شخص سے
کہ ہم اہل عرب سے ہین اور تیرے واسطے کوئی سختی اور ڈر نہین ہے اور ہمسے تجھکو کوئی برائی نہ پہنچیگی اور ارادہ کیا واسطے اُس نے اس امر کا کہ وہ کلام
وہ اُس شہر والے کو وہ چیز جو کرینگے اُسکے دشمنون کے ساتھ پس نکالا رومی اور متنصرہ کو اور باہر گردن مین اُنکی داد نہین
سوائے اُس شہری کے پھر رہا کر دیا اُسکو اور متوجہ ہوے واسطے اپنے توشہ دان کی طرف اور نکالی اُس مین سے ایک کھال بکری کی

پس ڈال دیا اسکو اپنے بدن پر اور نکالا توشہ دان سے ایک خشک روٹی کو اور کہا اپنے ساتھیون سے بسم اللہ کرو اور اعانت طلب کرو تم
اللہ تعالی سے اور بھروسا کرو اوسپر اور چھپاؤ اپنے کام کو اور آگے کرو تم نیکیون کو اپنے کامون مین اسواسطے کہ مین ارادہ اور میل
کرنے والا ہون اس قلعہ کی فتح پر اس رات مین اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا لوگون نے کہ ای دامس چلو تم ہمکو ساتھ لیکر اور نہین ہوتی ہے
قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر اٹھ کھڑی ہوئی قوم دوڑانی لیکن وہ جلدی کرنے والے تھے اور دامس انکے آگے تھے اور بھیجا دو
شخصون کو اپنے ساتھیون سے کہ آگاہ کرین وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو انکے حال سے اور کہدین کہ بھیجو تم ہمارے واسطے
لشکر کو وقت نکلنے آفتاب کے پس روانہ ہوے وہ دونون شخص اور چلے دامس مع اپنے ساتھیون کے در حالیکہ وہ چھپاتے تھے اپنے کام کو بیچ
تاریکی رات کے اور دامس انکے آگے تھے اور تجسس کرتے تھے انکے واسطے اخبار کو اور چلتے تھے چارون ہاتھ پیر کے بھل او رکھال بکری کی پشت
پر تھی پس جب کوئی چاپ اور آہٹ پاتے تھے توڑتے تھے روٹی کو جیسے کتا ہڈی کو توڑتا ہی اور مسلمان انکے پیچھے تھے کبھی چھپتے تھے
اور کبھی چلتے تھے اور چھپتے تھے پتھرون کی آڑ مین پس برابر وہ لوگ اسی طرح سے چلتے تھے تا اینکہ نزدیک ہوے وہ قلعہ سے پس سنی
اُنھون نے آواز نگہبانون اور لوگون کی قلعہ کے اوپر اور نگہبانی سخت ہو رہی تھی پس دامس مع اپنے ساتھیون کے گرد قلعہ کے
گھومتے تھے تا اینکہ آئے وہ بعض برجون کی طرف اور چوکیدار برج کا سوتا تھا اور دیوار قلعہ مین کوئی برج اس برج سے چھوٹا نہ تھا پس
کہا دامس نے مسلمانون سے آیا دیکھتے ہو تم اس قلعہ کی بلندی اور مضبوطی کو اور نہین ہوسکتا ہی کوئی حیلہ اور فریب اس قلعہ مین بسبب شدت
نگہبانی اور بیداری رومیون کے پس کس کام کرنے کی رائے رکھتے ہو تم مجکو اور کیا تدبیر ہی تمھارے نزدیک قلعہ پر چڑھ جانے کی تاکہ پہونچ جاوین ہم
قلعہ کے بیچ مین پس کہا انسے قوم نے کہ ای دامس ہمارے سردار نے حاکم مقرر کیا ہی تمکو ہمپر اور تم بڑے مضبوط ہو دل کے اور ہم تمھارے تابع حکم اور
تمھارے سامنے ہین پس جس امر مین تم بہتری مسلمانون کی دیکھوگے پس نہ پھیر رہینگے ہم اوس سے اور قسم ہی خدا کی کہ مارا جانا ہمارا آسان تر ہی ہمپر
پلٹ جانے بلا فائدے سے پس تمھارا کام حکم کرنا اور ہمارا کام مان لینا اور اطاعت کرنا ہی پس نہین ہی ہم مین کوئی ایسا کہ پھیر رہیگا وہ اور نہ
مرینگے ہم مگر نیچے سایہ تلوارون کے اللہ کی طاعت اور اپنے مسلمان بھائیون کی رضا مندی مین پس کہا دامس نے کہ مشکور کرے اللہ تعالی تمھارے
کامون کو اور مدد کرے وہ تمکو تمھارے دشمنون پر پس جب خواہش اور آرزو تمھاری یہ ہی پس طلب کرو تم دیوار قلعہ کو اور لازم ہی اس کام کو اوس نے
بیان کیا ہی کہ ہم سب تیس آدمی تھے پس جب گئے ہم نزدیک دیوار قلعہ کے اور مل گئے اوس ساعت مین کہا دامس نے آیا ہی کوئی تم مین ایسا جو قدرت
رکھتا ہو چڑھ جانے کی اس قلعہ پر پس کہا اُنھون نے کہ ای ابو الہول کیونکر ہم اسپر چڑھ سکتے ہین اور کس چیز کے واسطے سے اسکی بلندی پر پہونچینگے
پس کہا دامس نے کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر پھر اختیار کیا اور لیا دامس نے انمین سے سات شخصون کو جو مثل شیرون جست کرنے والے کے تھے
کہ تحقیق مشقت احتیار کی اُنھون نے اٹھا لینے اس برج کی اپنے شانون پر بسبب سختی اور شبہ ہونے اس کام کے اور پھر لیا دامس نے
ایک شخص کو انمین سے اپنے شانہ پر اور وہ شخص بیٹھا تھا شانہ پر اور حکم کیا اسکو اس امر کا کہ پکڑ رہے وہ دیوار کو اپنے ہاتھ سے اور لٹکائے اپنے
بوجھ اور قوت کو دامس پر پس حکم کیا دوسرے شخص کو کہ چڑھ جاوے وہ اپنے ساتھی کے شانہ پر اور بیٹھ جاوے مثل بیٹھنے پہلے شخص کے پھر حکم کیا اور شخص کو کہ وہ بھی
ایسا ہی کرے پس برابر بیٹھتا گیا ہر شخص اپنے ساتھی کے شانہ پر یہانتک کہ جب بیٹھا دامس نے اس امر کو کہ ساتون آدمی ایک دوسرے کے شانون پر بیٹھ چکے ہین حکم کیا

اُس شخص کو جو سب کے اوپر تھا کھڑے ہو جانے کا اپنے ساتھی کے شانہ پر پھر کھڑا ہو گیا وہ شخص اور پکڑ لیا اُسنے قلعہ کی دیوار کو پس جب کھڑا ہوا پہلا
شخص کھڑا ہوا دوسرا پھر کھڑا ہوا تیسرا پھر کھڑا ہوا چوتھا پھر کھڑا ہوا پانچوان پھر کھڑا ہوا چھٹوان پس ہر شخص نے اُنمین سے بھار دیوار کا لیا تھا
پھر کھڑے ہوے وامس سب کے پیچھے اور اُسی وقت پہونچ گیا اوپر والا شخص دیوار کے کنگرون تک اور پکڑ لیا اُسنے کنگرون کو پھر جست کی اُس
شخص نے پس پہونچ گیا وہ دیوار پر اندر کی طرف اور دیکھا اُس برج کے چوکیدار کو بحالت خواب کے اور بیہوش تھا وہ شراب سے پس لے لیا
مرد مسلمان نے اُسکے ایک ہاتھ اور دونون پاؤن کو اور پھینکدیا اُسکو برج کے اوپر سے نیچے کو پس جب نیچے گرا وہ کاٹ ڈالا اُسکو مسلمانون نے
ٹکڑے ٹکڑے اور ملے اُس مرد مسلمان کو دو ساتھی اُس چوکیدار کے درآنحالیکہ وہ دونون بیہوش تھے شراب سے پس ذبح کر ڈالا مرد مسلمان نے
اُن دونون کو اپنے خنجر سے اور ڈال دیا اُنکو اپنے ساتھیون کی طرف پھر لٹکایا اُس مسلمان نے اپنے عمامہ کو اپنے ساتھی کی طرف جسکے مونڈھون پر
وہ کھڑا ہوا تھا پس پکڑ لیا اُسنے عمامہ کو اور کھینچ لیا اُس مسلمان نے اُسکو اپنی طرف پس پہونچ گیا وہ دیوار کے اوپر اور یہ دونون ایسا ہی کرتے رہے
اپنے ہمراہیون کے ساتھ تا اینکہ پہونچے وامس تک پس لٹکایا مسلمانون نے اپنے عمامون کو اور ہمدیگر نے اعانت کی اُنکے چڑھا لینے مین تا اینکہ پہونچ گئے
وامس اُنکے ساتھ دیوار پر پس کہا وامس نے کہ دیکھو اور دریافت کرو تم گذرگاہ دیوار کو اور کوئی شخص تم مین سے حرکت اور جنبش نہ کرے
تا اینکہ دریافت کرون مین تمھارے لیے خبر قوم کی پھر متوجہ ہوے وامس بلندی وسط قلعہ پر پس دیکھا اُنھون نے سرداران مدینہ کو
قوم کو ایک مجلس مین اور اُنکے سامنے تیلیان سونے اور چاندی کی تھین اور یوقنا اُنکے بیچ مین دیباج سرخ سنہری کے فرش پر بیٹھا تھا
اور وہ موتی آبدار پہنے اور سربند جڑاو جواہرات کا باندھے تھا اور قوم کھاتی پیتی تھی اور مشک اُنپر چھڑکا جاتا تھا پس آئے وامس اپنے ساتھیون کے
پاس اور کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ قوم ایک جماعت کثیر ہین لڑنے والون سے اور اگر ہم ناگہان درآوینگے اُنپر نہ بشدیر ہونگے ہم اُنکے غلبہ سے
بسبب اُنکی کثرت کے ولیکن ہم چھوڑتے ہین اُنکو کھانے پینے مین پس جب آویگا وقت صبح کا ناگہان درآوینگے ہم اُنپر ساتھ اپنی تلوارون کے
پس اگر فتحیاب ہونگے ہم اُنپر اور ذلیل اور خوار کریگا اللہ تعالی اُنکو ہمارے ہاتھون پر پس یہ بات ہماری خواہش کی ہی اور اگر سوائے اسکے
دوسرا امر واقع ہوا تو ہونگے ہم نزدیک صبح سے اور بیشک اُن دو مردون نے آگاہ کیا ہوگا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو ہمارے کام سے پس
بھیجینگے وہ ہمارے واسطے لشکر اور مردون کو پس کہا مسلمانون نے وامس سے کہ ہم کسی بات مین تمھارے خلاف اور نافرمانی نہ کرینگے اور تحقیق
داخل ہوئے ہین ہم بیچ ان کے قلعہ مین اور نہ نجات دیگی ہمکو قسم ہے خدا کی مگر بشدت ارادے اور ہوشیاری کے پس جب سُنا وامس نے یہ کلام اُنکا کہا اُنسے کہ
رہو تم اپنی جگہ تم پر پس شاید کہ مین مار ڈالون دروازے کے نگہبانون کو اور کھول دون تمھارے واسطے دروازے کو راوی نے بیان کیا ہے کہ قلعہ
مین دو دروازے تھے اور اُن دونون کے بیچ مین نہر تھی بند کرتے تھے نگہبان لوگ دونون دروازون کو اندر کی طرف سے اور لوگ وہان با سامان
ہتھیار بند تھے ہر رات کو تین آدمی باری باری نگہبانی پر رہتے تھے پس جب آئے وامس طرف دروازے کے پایا اُسکو بند اندر کی طرف سے پس
دشوار گذرا اُنپر یہ امر پھر قصد کیا اُنھون نے بجانب ستون دروازے کے پس کھودا اور نکال لیا اُسمین سے ایک بڑے پتھر کو اور داخل ہوئے دروازے کے
اندر پتھر کی جگہ سے پس پایا اُنھون نے قوم کو سوتے ہوئے پس اُسی وقت کھینچ لیا وامس نے اپنے خنجر کو پس مارا اور حلال کر ڈالا اُنکو پھر کھول دیا
اُن دونون دروازون کو جو ایک اُنمین کا باہر کی طرف قلعہ کے اور دوسرا اُسکے اندر کی طرف تھا پھر چھوڑا دونون دروازون کو کھلے ہوئے

اور واپس آئے اپنے ساتھیوں کے پاس اور ہوگئی صبح پھر کہا اُنھوں نے کہ اے جوانمردان عرب آگاہ ہو تم کہ تحقیق مین نے کھولدیا تمھارے واسطے
دروازون کو اور مارڈالا مین نے لوگون کو جو وہان تھے پس لو تم دروازے کو اور سبقت کرو اُسکی طرف اور نگاہ رکھو اور احتیاط کرو تم اسپر پس تحقیق قوم
کاٹی ہوئی تلوارون کی اور لقمہ تمھارے خنجرون کے ہین اگر چاہا اللہ تعالی نے پس اُٹھ کھڑی ہوئی قوم اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوارون کو
میان سے اور لٹکا لیا ڈھالون کو اور چھپاتے تھے وہ اپنے تئین اور اپنے کام کو پس جب پہونچے وہ سب قلعہ کے دروازے پر ٹھہر گئے ایک
اُنمین کا اپنی جگہ پر پس دوڑے رومی اُنکی طرف اور قصد کیا اُنکا دلیرون نے اور آگئے اُنپر سردار لوگ پس چلائے رومی اور کہا اُنھون نے
لعنت ہے کہ ہاے مصیبت کیونکر ہوا ہمارا حملہ اور فریب ہم پر اور بعض رومیون نے کہا کہ خشمناک ہوئے مسیح علیہ السلام اور صلیب اکبر ہمپر اور بعض نے اُسکے
سوا اور کچھ کہا اور زیادہ ہوئی گفتگو اُنمین اور چلایا اُنکا بطریق یوقنا اور ہمراہی شہسوار آپہونچے اور حملہ کیا دونون گروہ نے اور ظاہر کیا
اُنھون نے معاملات عجیب کو اپنی لڑائی سے اور بلند ہوا شور اور رخنہ دار ہوگئے تیرے اور کام کیا اُسوقت تلوارون نے اور
جاری ہوے خون بہنے والے اور کاٹے گئے ہاتھ اور شانے اور روے آدمی ڈسے ہوے مصیبتون اور بلند ہوئی آواز تکبیر مسلمانون کی ابن
اوس التغلبی نے بیان کیا ہے کہ لڑتا تھا مین لوگون سے اور خصومت کی تھی مین نے زور دوا سے پس نہین دیکھا مین نے کسی شخص کو شدید اور سخت
لڑنے والے کو دامس سے اور تحقیق شمار کیا تھا مین نے اُسکے بدن پر زخم جو ہوے اپنے کے لڑائی سے تہتر زخمون کو اور تھے ہم لوگ شدت
لڑائی اور بڑے رنج مین اور زخمی ہوے تھے لوگ ہمارے اور ہم قریب بہ ہلاک پہونچ گئے تھے اور بچا تا تھا بعض ہم مین کا بعض کو اور یقین
ہوگیا تھا ہمکو اپنے سب کی موت کا ایک ہی ساتھ اور ہم لوگ سعادت اٹھائیس آدمی تھے پس مارڈالے گئے ہم مین سے اوس بن عامر الجرمی اور
ابوعائذ بن سراقة الحمیری اور قارع بن مسیب التیمی اور نزار بن شداد الغنوی اور ربیع بن جابر العبدی قوم بنی عبدالدار سے اور ہلال
بن حریب النخعی اور امیہ بن قادح الدارمی اور اسود بن طاعب بن مقدام بن عروة الحضرمی رحمت کرے اللہ تعالی اُنپر واقدی
رحمة اللہ نے بسلسلہ راویون کے عوعلیم بن خارج سے جو دامس کے ساتھ حلب کے قلعہ مین تھے روایت کی ہے کہا عوعلیم نے کہ جب مارڈالے
گئے آٹھ آدمی ہمارے ساتھیون سے اور باقی رہے ہم مین سے بیس آدمی اور غلبہ کیا رومیون نے ہمپر جماعت زیادہ چار ہزار ہتھیار بند
سے اور مایوس ہوگئے تھے ہم لوگ اپنی جانون سے کہ اُسی وقت پہونچے ہمارے پاس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بہ جمعیت ایکہزار
سوار کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور معاملہ یہ گذرا کہ سردار ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اندیشہ مین اور بے آرام تھے
ہم لوگون پر اور دیتے تلاش ہماری خبرون کے تھے اور خالد بن الولید ملے تھے قریب جگہ مین ہم سے اس پہلے اُنھین سے ملاقی ہوے وہ دونون
ہمراہی ہمارے جنکو دامس نے خبررسانی کو بھیجا تھا پس آگاہ کیا اُن دونون نے خالد بن الولید کو ہم لوگون کے چڑھ جانے سے قلعہ پر پس
متوجہ ہوے خالد بن الولید ہماری طرف بحالت جلدی کے اور پایا اُنھون نے ہمکو سخت اور شدید لڑائی مین پس جب بلند ہوا
شور خالد بن الولید کے آنے کا شور کیا آپس مین رومیون نے اور چھوڑا اُنھون نے ہمکو اور چڑھ گئے وہ قلعہ کی دیوارون پر اور دیکھا
اُنھون نے اُس لشکر کو جسمین خالد بن الولید تھے اوس نے بیان کیا ہے کہ جب سُنی ہمنے آواز تکبیر مسلمانون کی مضبوط ہوگئے
دل ہمارے اور بڑھ گئی شدت ہماری دشمن کی لڑائی پر اور مارا ہمنے اُنپر ضربات تیغ دہندہ اور سخت لڑائی لڑے ہم اور

قتال دامس کی واسطے ابوالہول کا اور اسکے ساتھیوں کا حلب کے قلعہ میں ۱۲

ذکر پہنچنے خالد کا واسطے کمک دامس کے قلعۂ حلب میں ۱۲

گرفتار کر لیا ہمنے بہت لوگون کو انمین سے پس چڑھ آئی قلعہ پہ ہمارے پاس ایک جماعت کثیر مسلمانون سے پس جب دیکھا رومیون نے
اس حال کو جانا انھون نے کہ انکو طاقت مقابلہ کی ہمارے ساتھ نہین ہے پس ڈالدیا انھون نے اپنے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اس کلمہ سے
لغون لغون پھر بچایا انھون نے اپنی جانون کو پس باز رہے مسلمان انکے قتل سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ پہونچے اسی وقت ابو عبیدہ
بن الجراح ساتھ جماعت سرداران مسلمین و دلیران موحدین انصار و مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین کے پس آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح
کو ایک جماعت نے اس امر سے کہ رومی امان طلب کرتے ہین اور مسلمانون نے اٹھا لیا ہے تلوار کو انپر سے اور موقوف کیا ہے ان سے لڑائی کو
باننتظار تمہارے آنے اور تمہارے حکم دینے کے اپنی رائے سے انکے مقدمہ مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کھولدیے گئے اور دروازے اور راستے
پر لائے گئے مسلمان پھر حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے حاضر لانے مردان اور زنان رومیون کے اور عرض کیا انپر اسلام کو
پس سبقت کی پہلے جسنے اسلام قبول کیا وہ بطریق انکا یوقنا رحمہ اللہ تھا اور تبعیت کی یوقنا کے اسلام قبول کرنے مین ایک جماعت نے
اسکے سرداران اور رئیسان و بطارقہ سے پس پھیر دیا انکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکے مال و انکے بالون کو پھر باقی رہے
انمین سے لوگ نواحی قلعہ کے اور کاشتکار لوگ پر منت اور احسان کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انپر اور معاف کر دیا انکے جرائم کو اور لیا
انسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ نہ آویں کسی مسلمان کے ساتھ کرنے اخونکی کے پھر چھوڑ دیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکے
بوڑھے مردون اور بڈھی عورتون کو پس چلے گئے وہ لوگ بجانب گانوئن پہاڑون کے اور نکالا مسلمانون نے قلعہ سے سونا اور چاندی اور
ظروف سونے اور چاندی کے اسقدر کہ شمار نہین ہو سکتا ہے پس نکالا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اسمین سے پانچوین حصہ کو واسطے
بیت المال کے اور تقسیم کر دیا باقی کو مسلمانون کے لشکر پر اور ذکر کیا مسلمانون نے قصہ راس ابو الہول اور انکے مکر اور فریب کرنے کا اور
علاج کیا انھون نے واسطے زخمون کا اور اسبطرح کی مسلمانون نے وہان نا ایک چپ ہو گئے واسطے اور ساتھی لوگ جو زخمی ہوے تھے پھر
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بلایا مسلمانون کو اپنے پاس اور مشورہ کیا اسے کام مین پس کہا انھون نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے
اور اسی کے واسطے تعریف ہے فتح کیا اس قلعہ کو ہمارے اور نہین باقی رہا ہے ہمارے واسطے کوئی جگہ جہان ہم ارادہ کرین مگر
انطاکیہ کہ وہ دار السلطنت رومیون کی اور کرسی انکی مملکت کی ہے اور کچھ نہین باقی ہے کہ انکے ہمراہ ہرقل بادشاہ کے ہین پس کیا ہے نیک
اندیش تم لوگون کی ہے پس متوجہ ہوا یوقنا جو کہ صاحب تھا ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا اسنے کھلی ہوئی اور صاف زبان عربی ہین
کہ جانو تم اے سردار اس امر کو کہ اللہ تعالی ہے اور بزرگ ہے نے تائید کی تمہاری اور مدد دی تمکو اور فتحیاب کیا تمکو تمہارے دشمنون پر اور نہین ہے امر
ہے مگر اسوجہ سے کہ تمہارا دین سچا ہے اور راستہ ہے اور نبی تمہارے محمد رسول اللہ ہین جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہے اور وہی ہین
جنکی بشارت عیسی بن مریم علیہما السلام نے دی ہے اور اسمین کوئی شک اور شبہ نہین ہے اور تحقیق ذکر کی ہے اللہ تعالی نے صفت انکی اپنی
انجیل مین عیسی علیہ السلام سے کہ وہ خاتم الانبیا ہین اور مدد کرنیوالے حق اور باطل کے ہونگے اور وہ نبی یتیم ہونگے جنکے ماں باپ جاتے رہینگے
اور انکے دادا اور چچا انکی کفالت کرینگے پس اب واقع ہوا ہے یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ہان وہی ہمارے نبی ہین اور تم اے یوقنا کل کے روز
لڑتے تھے اور آپ تھے ہمارے لشکر پر اور کاٹتے تھے ہماری راہ کو جہانتک ہو سکے اگر چہ پھر آج تم ایسی باتین کرتے ہو اور مین سنتا تھا کہ تم

عربی نہین جانتے پس یہ گفتگو اور زبان تمکو کہان سے حاصل ہوئی پس کہا یوقنا نے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ آیا تعجب کرتے ہو تم اے سردار اس حال سے ابوعبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا ہان یوقنا نے کہا کہ مین شب گذشتہ کو فکر اور اندیشہ کرتا تھا تمھارے کام مین کہ کیونکر مدد اور غلبہ دیے گئے تم لوگ ہمپر حالانکہ کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف ہمارے نزدیک نہ تھا پس جب دل مین تم الامین نے تمھارے معاملہ کو تو سو گیا مین پس مین دیکھا مین نے ایک شخص کو روشن تر چاند سے پس پوچھی مین نے کیفیت اُنکی پس کہا گیا مجھسے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس گیا مین سوال کرتا ہون کہ اگر یہ نبی صادق ہین تو درخواست کرین اپنے پروردگار سے کہ آگاہ اور تعلیم کر دیوے مجکو پروردگار ساتھ زبان عربی کے پس گویا اشارہ فرماتے ہین میری طرف اور درخواست کی اپنے پروردگار سے اس امر کی پس بیدار ہو گیا مین اور مین زبان عربی مین کلام کرتا تھا پس آٹھ کھڑا ہوا اور گیا مین اپنے بھائی یوحنا کے گھر کی طرف پھر کھولا مین نے خزانہ اُنکی کتابون کا پس پڑھا مین نے کتابون کو اور پایا مین نے بعض کتاب مین صفت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اُنکے حالات کو جو واقع ہونگے اور اس امر کو کہ زیادہ تر دشمن اُنکے لوگون سے یہود ہونگے آیا یہ امر واقع ہوا ہے ابوعبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا کہ سچ ہے قوم یہود بشدت اُنکی طلب اور تلاش مین رہی یہانتک کہ مدد اور غلبہ دیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنپر اور اُنکے قلعے اور شہر پناہ مین آئی اور مار ڈالا اُنکے دلیرون کو یوقنا نے کہا کہ مین نے اُنکی صفت کتاب مین یہ پائی ہے کہ اللہ تعالیٰ وصیت کریگا اُنکو اُنکے اصحاب اور تبعیت کرنے والون کے واسطے اور اعانت کرینگے وہ یتیم اور مسکین کی آیا واقع ہوا ہے یہ امر ابوعبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا ہان حال وصیت کرنے اللہ تعالیٰ کا اُنکو واسطے اُنکے اصحاب کے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین اور یتیم اور مسکینون کے حق مین فرمایا ہے الم یجدک یتیماً فآویٰ ووجدک ضالاً فھدیٰ ووجدک عائلاً فاغنیٰ فاما الیتیم فلا تقہر واما السائل فلا تنہر یوقنا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکی نسبت صفت ضلالت کی کیون بیان کی حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبے والے تھے پس کہا ابوعبیدہ رضہ بن الجراح نے معاذ اللہ یہ معنی اُسکے نہین ہین بلکہ معنی یہ ہین

ووجدک ضالاً فی تیہ محبتنا فھدیناک الی مشاہدتنا وایضاً سہل لک الوصول الی منازل المکاشفۃ ووفقک للوقوف فی مقام المشاہدۃ و

ایضاً ووجدک ضالاً فی بحار الطلب علی مراکب الطلب فآواک الی سواحل الحق وقربک الی محل حقائق الصدق وایضاً انکرت تقلبک علی

عبید الاعتبار وتہت فی قیعان الاستخبار طامحاً بعیون الاستتار متہیئاً بساعات الوصول والتلاق ولکن لیس لک متاخیر ولا معک

سنا اثر حتے الحسنا لک لوایح الرضی وکشفنا عن واضح الفضا اما علمت یا عبداللہ انہ لاکثر عند المومن اوفی من العلم ولا مال

اربح من الحلم ولا حسب افضح من الغضب ولا قرین ازین من العقل ولا رفیق اشر من الجہل ولا شرف اعز من التقی

ولا کرم اوفر من ترک الہوے ولا عمل افضل من الفکر ولا حسنۃ اعلے من الصبر ولا سیئۃ اخزیٰ من الکبر ولا دولۃ

ولا نعین اشد من الرزق ولا داد اوجع من الخوف ولا رسول حادل من الحق ولا دلیل انصح من الصدق ولا فقر اذل من الطمع ولا غنا اشقی
من الجمع ولا حیواة اطیب من الصحة ولا معیشة اهنی من العفة ولا عبادة احسن من الخشوع ولا زہد خیر من القنوع ولا حارس احفظ من الصمت
ولا غائب اقرب من الموت پس جب سنا یوقنا نے یہ کلام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے چمکنے لگا چہرہ اُنکا خوشی سے اور کہا کہ
ایسا ہی پڑھا تھا مین نے شب گذشتہ کو اپنے بھائی یوحنا کی کتاب مین اور یوحنا نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے کہ پایا اُسنے اس مضمون
کو توریت کے حاشیہ مین اور اب مضبوطی پکڑی تمہارے دین نے میرے دل مین اور جان لیا مین نے کہ یہی دین حق ہے اور قریب ہے
لڑونگا مین تمہارے دشمنون سے اور دور کرونگا اپنی خطا ہاے گذشتہ کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے یوقنا سے کہ اے معتمد
مشورہ دو اور راہ بتاؤ تم ہمکو اس امر کی کہ کسطرف کا ہم قصد کرین پہلے کہا یوقنا نے کہ جانو تم اے سردار اس امر کو کہ قلعہ اعزاز کا مضبوط
ہے اور قوت دیا گیا ہے ساتھ لوگون اور سامان اور توشہ کے اور حاکم وہانکا میرے چچا کا بیٹا ہے جسکا نام دارس ہے اور سخت اور مضبوط ہے
اور لڑائی اور شمشیر زنی مین اور اگر تم ہمکو چھوڑ دوگے اور جاؤگے نواحی انطاکیہ کو تاخت و تاراج کریگا وہ حلب اور قنسرین اور ارض العواصم کو
اور برائی پہونچا دیگا وہان کے لوگون کو اور کبھی گرفتار کرلیگا اُنکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کیا حیلہ اور تدبیر اسمین کرنا چاہیے
پس کہا یوقنا نے کہ اے سردار مین نے تجویز کیا ہے ایک مکر اور فریب کو امید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ اُسکو پورا کرے پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ کہو تم گویا کرے اللہ تعالی تمہاری زبان کو ساتھ راستی اور بہتری کے پس کہا اُنھون نے کہ جانو تم اے سردار اس امر کو کہ مین نے تجویز
کی ہے کہ سوار ہون اپنے گھوڑے پر اور میرے ساتھ کرو تم ایک سو سوارون کو مسلمانون سے اور وہ لباس رومیون کا پہنے ہون اور مین اُنکو ساتھ
لیکر آگے روانہ ہون پھر روانہ ہو ایک کوئی سردار سرداران عرب سے پیچھے میرے جسکے ساتھ ایک ہزار سوار تیز رو گھوڑون پر ہون اور مین
آگے لشکر کے بہیئت ایک سو سوار کے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر ہون اس صورت سے کہ گویا مین تمسے بھاگے والا ہون اور وہ ہزار
آدمی در پے طلب میرے ہین پس جب قریب اعزاز کے ہم پہونچینگے تو پکارونگا اور شور کرونگا مین اور ساتھی میرے پس جب دیکھیگا
ہمکو دارس حاکم وہانکا بالضرور آویگا وہ ہمارے پاس اور ملجاویگا ہم مین پس جب سوال کریگا وہ میرے حال سے تو آگاہ کرونگا
مین اُسکو اور کہونگا یہ امر کہ مین مسلمان ہوا تھا براہ مکر کے پھر بھاگا اور نکل آیا مین اور عرب در پے طلب میرے ہین اور جب
وہ یہ حال مجھسے سُنیگا تو چڑھ جاویگا ساتھ لیکر ہمکو قلعہ پر اور پوشیدہ ٹھہرینگے تمہارے سردار نزدیک جگہ مین جسے ایک
گانون مین جسکا نام بثیرہ ہے پس جب ہوگی آدھی رات اُترینگے ہم بیچ قلعہ مین اور مارینگے اور کھینچینگے تلوارون کو اپنے دشمنون پر
پس جب ہوگا وقت نماز صبح کا ملجاوینگے تمہارے سردار ہم مین مع اپنے ہمراہیون کے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

یہ کلام یوقنا کا [illegible] کیا انھوں نے خالد بن الولید اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے اس معاملہ مین پس کہا ان دونون صحابی نے کہ اے امین الامت یہ خوب طور اسکا اور تجویز ہی بشرطیکہ یہ شخص غدر اور بیوفائی نہ کرے اور اپنے دین کی طرف نہ پھر جاوے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ان ربک لبالمرصاد پس کہا یوقنا نے آیا نہین ہی یہ امر قسم ہی خدا کی نہین پھر امین اپنے دین سے تمھارے دین کی طرف مگر یہ کہ نیکیا اور دور کر دیا اللہ تعالی نے میرے دل سے اس چیز کو جسکی مین تعظیم کرتا تھا تصویرون اور صلیبون سے اور نہین باقی رہی ہی میرے دل مین سوائے محبت اللہ غالب اور بزرگ کے جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنکو مین نے خواب مین دیکھا اور معجزات انکے معائنہ کیے پس اگر تم لوگ میرے ساتھ گمان بد رکھتے ہو پس چھوڑ دو اور نہ مقرر کرو تم مجھکو اس کام مین جو مین نے بیان کیا ہی پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے عبداللہ اگر تم خیرخواہی کروگے مسلمانون کی اور غدر اور بیوفائی نہ کروگے پس اللہ تعالی تمھارا معین ہوگا ہر کام مین جسکا تم ارادہ کروگے پس تبعیت کرو تم راستی کی تاکہ نجات حاصل کرو تم اسکے سبب سے کہ بقاے ہمارے دین کی راستی اور تبعیت طریقہ تمھارے ساتھی مسلمین پر ہی تحقیق مومن صادق کی غذا وہ ہی جو میسر ہو اور لباس اسکا اسقدر ہی جو چھپاوے چھپانے کی جگہ کو اور گھر اسکا وہ ہی جہان وہ ہو پس نہ ہول ورنہ اندوہگین کرے تمکو وہ چیز جو چھوڑا ہی تمنے اپنے ملک و زینت اور حکم اور سرداری سے اسواسطے کہ جو کچھ تمنے چھوڑا ہی وہ نیست ہونے والا ہی اور جسکے تم درپے طلب ہو وہ باقی اور پایدار ہی کہ نعمت دنیا جاتی رہتی ہی اور عالم آخرت نیک در باقی ہی اور جانو تم اس امر کو کہ آج کے دن تم بری اور طاہر ہو گناہوں سے مثل اس دن کے کہ نکلے تھے تم اپنی ماں کے پیٹ سے اور جانو تم اس امر کو

الدنیا سجن المومن والقبر منجعہ والخلوۃ مجلسہ والاعتبار فکرہ والقرآن حدیثہ واللہ انیسہ والذکر رفیقہ والزہد قرینہ والحزن شانہ والحیوۃ شعارہ والجوع ادبہ والحکمۃ کلامہ والتراب فراشہ والتقوی زادہ والصمت غنیمتہ والصبر معتمدہ والتوکل حسبہ والعقل دلیلہ والعبادۃ حرفتہ والجنۃ دارہ اور جانو تم اے یوقنا کہ مسیح علیہ السلام نے کہا ہی عجبت لثلثۃ عاقل لیس معقول عنہ ومومل الدنیا والموت یطلبہ وبانی قصور والقبر مسکنہ اور تحقیق فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من اعطی اربعا داعطی اربعا تفسیر ذلک فی کتاب اللہ عزوجل من اعطی الذکر ذکرہ اللہ بقولہ تعالی اذکرونی اذکرکم ومن اعطی الدعاء اعطی الاجابۃ لان اللہ عزوجل یقول ادعونی استجب لکم ومن اعطی الشکر اعطی الزیادۃ لان اللہ تعالی یقول لئن شکرتم لازیدنکم ومن اعطی الاستغفار اعطی المغفرۃ لان اللہ عزوجل یقول واستغفروا ربکم انہ کان غفارا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے عامر بن اوس سے روایت کی ہی کہا عامر نے کہ موجود تھا مین فتح قنسرین اور حلب مین ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اکثر مین ان رومیون سے صحبت رکھتا تھا جو داخل ہوے تھے ہمارے دین مین پس نہین دیکھا مین نے انہین

کوئی بڑا سخت کوشش کرنے والا اور خالص نیت والا اور بڑا جہاد کرنے والا اور جاننے والا طریقہ لڑائی رومیون کا یوقنا سے قسم ہی خدا کی
کہ خیر خواہی کی تھی اُسنے مسلمانون کی اور جہاد کیا تھا مشرکین مین اور راضی کیا تھا پروردگار عالمین کو اور وہ کام رومیون مین کیا تھا جو کسی نے اُنکے
ابنائے جنس نے نہین کیا تھا رضی اللہ عنہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہی کہ جب نصیحت کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یوقنا کو اور
فارغ ہوے وہ نصیحت سے ساتھ کیا یوقنا کے ایک سو سوارون کو مسلمانون سے اور پہنائین اُنکو زرہین اور کپڑے رومیون کے اور
ہر دس آدمی اُنمین ایک قبیلہ سے تھے اور قبائل یہ تھے طی اور نخع اور خزاعہ اور سنبس اور حمیر اور حضرموت اور حمیر اور باہلہ اور مراد اور
تمیم اور مقرر کیا ہر دس آدمی پر ایک نقیب کو پس نقیب بنی طی کے جزعل بن عاصم اور نخع پر مرہ بن مزاحم اور خزاعہ پر سالم بن عدی اور
سنبس پر مسروق بن نبہان اور حمیر پر ذو الکلاع اور باہلہ پر سیف بن رفاع اور تمیم پر سعید بن جبیر اور مراد پر مالک بن قناص تھے پس مرتب کیا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس ترتیب کو کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تم پر مین بھیجنے والا ہون تمکو ساتھ اس بندہ
خدا کے جسنے ہبہ کیا ہی اپنی جان کو اللہ اور رسول کے واسطے اور تمھارے ہر گروہ پر ایک نقیب ہی جسکو مین نے سردار کیا ہی تم پر پس اطاعت
کرو تم اس شخص کی جب تک وہ اللہ تعالی کی رضامندی مین قائم رہے پس کہا مسلمانون نے کہ سُنا اور منظور کیا ہمنے اطاعت کو راوی
نے بیان کیا ہی کہ لباس پہنا اور سوار ہوے اور روانہ ہوے یوقنا آگے اُنکے بارادۂ حاکم اعزاز کے اور یوقنا اپنا لباس پہنے تھے پس جب دور ہو
اور پہونچے وہ ایک فرسخ تک مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مالک بن الحرث الاشتر النخعی کو اور ساتھ کیا اُنکے ایکہزار سوار کو اُنکی قوم سے
پس کہا اُنسے کہ اے ابن الحرث روانہ ہو تم پیچھے اس بندۂ خدا کے اور دیکھو تم کہ کس چیز کی طرف رجوع کرتا ہی کام اُسکا پس جب پہونچو تم
قریب اعزاز کے پوشیدہ رہو تم صبح کے وقت تک پھر ظاہر ہو تم اپنے بھائیون کے واسطے توفیق دیوے تمکو اللہ تعالی اور راہ راست پر
رکھے تمکو پس روانہ ہوے مالک اشتر اُنکے ایکہزار سوار کے اور چلے وہ باقی تمام اسدن اور آئی تاریکی رات کی اور وہ پہونچے سیرہ گانون
مین پس پایا اُسکو خالی رہنے والون سے پس پوشیدہ ہوے وہان اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ لیا اُنھون نے شاہراہ کو اور چلے وہ بطلب اعزاز کے
واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے جزعل بن عاصم سے روایت کی ہی کہ جزعل نے کہ تھا مین گروہ یوقنا مین جبکہ بھیجا تھا اُسکو
ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ اُنکے پس جب ہم قریب اعزاز کے پہونچے متوجہ ہوے یوقنا ہماری طرف اور کہا کہ اے جوانمردان عرب ہم
پہونچ گئے ہین دُشمن کے شہر مین پس احتیاط کرو تم اس امر کی کہ کوئی شخص تم مین کا کچھ کلام کرے اسواسطے کہ تمھارے لغت غیر
پوشیدہ نہین ہین اور مین مترجم تمھارا ہون اور ہوشیار رہو تم اپنے کام مین پس جب دیکھو تم مجکو کہ حملہ اور سختی کی مین نے اعزاز پر
پس تیزی اور جلدی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر پھر روانہ ہوے یوقنا حالانکہ اُنکو معاملہ تقدیر سے کچھ خبر نہ تھی واقدی رحمۃ اللہ نے
بسلسلۂ راویون کے اکوع مازنی سے روایت کی ہی کہا اکوع نے کہ تھا مین ساتھ مالک اشتر نخعی کے اُنکے ایکہزار لشکر مین جسوقت
روانہ ہوے تھے ہم پیچھے بطریق حلب کے تا اینکہ پوشیدہ ہو کر ٹھہرے ہم سیرہ گانون مین بانتظار صبح ہونے کے اور اُسی وقت دیکھا ہمنے اپنے
پیچھے ایک لشکر کو اور مالک اشتر پوچھتے تھے حال اُس لشکر کا ہمسے پس ارادہ کیا اُنھون نے لشکر کا پس کچھ دیر وہ ہمسے غائب رہے اور واپس
آئے اور اُنکے ساتھ ایک شخص عرب کا تھا پس جب لائے اُسکو کاٹ دے کی جگہ مین کہا مالک اشتر نے کہ اے جوانمردان عرب سنو تم اس خبر کو

تقسیم لشکر و روانگی قوم ۱۲ ذکر طارق بن سنان کا بمقام اعزاز کے ۱۲

جو شخص کہتا ہی پس کہا مسلمانون نے کہ وہ کیا کہتا ہی مالک اشتر نے کہا کہ تم اس سے پوچھو وہ تمکو آگاہ کریگا اور پوچھا مسلمانون نے اس سے اور کہا کہ تو کون ہی
ہی اُسنے کہا کہ مین غسانی ہون بنی عم جبلہ بن الایہم الغسانی سے ہون پس کہا مالک اشتر نے کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ میرا نام طارق بن منان ہی پس کہا مالک
اشتر نے کہ قسم ہی تجکو داخل ہونے کی قوم عرب مین کہ نہ پوشیدہ کر تو ہمسے کسی حال کو جو تو ہمارے دشمنون سے جانتا ہو اُسنے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ
چھپاؤنگا مین تمسے جس حال کو مین جانتا ہونگا ولیکن احتیاط کرو تم اپنی جانون پر قبل آنے اپنے دشمن کے مالک اشتر نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی پس کہا
طارق نے کہ تم بارادہ مکر اور فریب کے ساتھ اپنے دشمن کے آئے ہو حالانکہ تمھارے دشمن نے تمھارے ساتھ فریب کیا ہی پس کہا مالک اشتر نے
کہ یہ کیا بات ہی طارق نے کہا کہ رات کو آیا تھا اور لشکر کا جاسوس تمھارے پاس سے اور نام اسکا عصمہ بن عرفطہ التیمی ہی اور وہ سنتا تھا تمھارے
اُس مشورہ کو جو مکر اور فریب یوقنا نے حاکم اعزاز کے ساتھ تجویز کیا تھا پس جب سنا جاسوس نے اس تجویز کو لکھا اُسنے اسی وقت ایک رقعہ اور
باندھ دیا رقعہ کو ایک کبوتر کی دُم مین جو اسکے پاس تھا تمھارے ظاہر لشکر مین تھا اور چھوڑ دیا کبوتر کو بجانب حاکم اعزاز کے اُسی دن قبل
تمھارے نماز ظہر کے پس جب پڑھا حاکم نے اُس رقعہ کو بھیجا اُسنے مجکو بجانب حاکم راوندان کے جسکا نام لوقا بن شماس ہی بطلب کمک کے
تمھارے اوپر اور پہونچایا مین نے لوقا کو پیام اسکا اور یہ وہ ہی کہ آتا ہی بجماعت پانسو سوارون کے دلیران روم سے پس گویا تم اُسکے
سامنے ہو پس احتیاط کرو تم اور سچا جانو تم مجکو میرے کلام مین اور آمادہ ہو تم واسطے اسکے مقابلے کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا
ہی کہ یہ تو حال مالک اشتر کا اس مقام پر تھا اور یوقنا کا حال یہ ہوا کہ وہ روانہ ہوے یہانتک کہ پہونچے اعزاز کے قلعہ تک
پس پایا اُنھون نے حاکم اعزاز کو اس حال مین کہ احتیاط کی تھی اُسنے اپنی جان پر اور مضبوط کیا تھا اپنے قلعہ کو اور احتیاط کی
تھی اپنے لشکر مین اور صف بندی کی تھی اُنکی باہر قلعہ کے اور وہ اُنھون سوار ہوا تھا بجماعت تین ہزار رومی اور ایک ہزار عرب
متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام سے سواے اُن لوگون کے جنھون نے اطراف اسکے شہر سے اسکے پاس پناہ لی تھی پس جب آئے
یوقنا تو نہین وہم دلایا اُسنے یوقنا کو اپنی کسی چیز سے بلکہ استقبال کیا یوقنا کا اور پیدل ہو گیا اپنے گھوڑے سے اور آیا یوقنا
کی طرف دوڑتا ہوا کہ گویا بوسہ دیگا اُنکی رکاب کو اور تھی اسکے ہاتھ مین ایک چھوٹی چھری جو تیغا سے زیادہ رواں تھی اور جب
نزدیک ہوا وہ یوقنا سے جھکا وہ یوقنا کی رکاب پر تا کہ کھینچ لیوے رکاب کو پس کاٹ ڈالا چھری سے زین کے تنگ کو اور پکڑ لیا اُسنے
یوقنا کی رکاب کو کھینچ لیا اُسی وقت پراگندہ ہوے یوقنا اور گرے وہ سر کے بل اور آ پڑے چار ہزار سوار اور پیدل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور نہین مہلت دی اُنکو یہانتک کہ غالب ہو گئے اُنپر اور باندھ لیا اُنکو پس جب ہوے یوقنا دشمنون کی قید مین
تھوک مارا دارپیس ملعون نے یوقنا کے منہ پر اور کہا یوقنا سے کہ بتحقیق غضب کیا تجپر صلیب نے جس وقت چھوڑ دیا تو نے دین اُسکا
اور رجوع کیا تو نے اُسکے دشمنون کی طرف پس قسم ہی حق مسیح کی کہ مین ضرور تجکو ملک جیم کے پاس بھیجونگا پس عوض لیگا وہ تجسے و
انطاکیہ کے دروازے پر بعد اسکے کہ ماریگا وہ گردنین ان عرب کی پھر مڑ چلا گیا دارپیس اُنکو ساتھ لیکر اپنے قلعہ پر واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ ایک تدبیر کرنے کا مسلمانون کا اللہ تعالی کی طرف سے یہ تھا کہ جاسوس نے اپنے رقعہ مین حال روانگی مالک اشتر نخعی کا بجمعیت
ایک ہزار سوار کے حاکم اعزاز کو نہین لکھا تھا اور مالک اشتر کا حال یہ گذرا کہ جب سنا اُنھون نے کلام طارق متنصرہ کا

احتیاط کی اُنھون نے اور اُنکے ساتھیون نے اپنی جانون پر اور مضبوط باندھا متنصرہ کو اور پھرے وہ بہ انتظار حاکم راوندان کے پس جب تھوڑی
رات گذری سُنی اُنھون نے آواز لگامون اور آواز گھوڑون کی ساتھ ہتھیارون کے پس نہین کلام کیا اُنسے مالک اشتر نے یہانتک کہ بیچ گاڑھے
مین آگیا لشکر اور اُسی وقت ور آئے اُنپر مالک اشتر ساتھ دلیران مسلمین و شہسواران موحدین کے اور گھومے گرد اُنکے مثل گھومنے چلی کے اور گھیر لیا
مسلمانون نے اُنکو مثل گھیرنے سپیدی آنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور حملہ کیا دو دو مسلمانون نے ایک ایک رومی پر پس پکڑ لیا اُنکو پھر مضبوط باندھا
اُنکو اور لے لیے کپڑے اور لباس اُنکے پس پہن لیا اُن کپڑون کو اور بلند کیا اُنکے نشانون اور صلیبون کو جیسے کہ وہ تھے اور متوجہ ہوے مالک
اشتر اِس متنصرہ کی طرف اور کہا اُس سے کہ آیا ہوسکتا ہی تجھسے کہ پھرے تو بجانب دین اللہ غالب اور بزرگ اور دین اللہ کے نبی کے
اور دور کیا دین تجھسے دو باتین کفر کی جو گذری ہین بسبب ایمان کے اور صبح کریگا تو ہمارے ساتھ منجملہ برادران ایمانی کے پس کہا طارق نے
کہ بدل لیا مین نے تمھارے پاس اور تمھارے دین مین ہی اور مین پہلے مسلمان ہوا تھا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہمراہ اپنے
بادشاہ جبلہ بن الایہم کے اور مین نے سُنا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص بدل ڈالے اپنے دین کو پس قتل کرو تم اُسکو پس کہا
مالک اشتر نے کہ تو سچ کہتا ہی ولیکن منسوخ ہوگیا ہی یہ حکم اللہ تعالی کے قول سے جو فرماتا ہی الا من تاب وامن وعمل صالحا اور تحقیق قبول
فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توبہ وحشی غلام جبیر کی حالانکہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو
قتل کیا تھا اور اُسکے حق مین آیات قرآنی نازل ہوئین تھی پس جب سُنا غسانی نے یہ کلام کہا اُسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان
محمد رسول اللہ مالک اشتر نے کہا کہ قبول کرے اللہ تعالی توبہ تیری اور ثابت رکھے تیرے ایمان کو پھر کہا اُس سے کہ اے عبد اللہ
مین چاہتا ہون کہ جاوے تو بجانب حاکم اعزاز کے اور بشارت دیوے اُسکو ساتھ آنے حاکم راوندان کے اُسکی مدد ہی کو پس کہا
غسانی نے کہ مجکو بخوشی منظور ہی اور مین اِس کام کو کرونگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر تمکو میرے معاملہ مین کچھ شک ہی پس بھیجو تم
میرے ساتھ ایک مرد کو جسپر تمکو اعتماد ہو اور جانتا ہو وہ شخص جو مین کہونگا اسواسطے رات آدھی آچکی ہی اور نگہبانی اور چوکیداری
مین شدت ہی اور دروازے قلعہ کے بند ہین پس مین کلام کرونگا رومیون سے کنارہ خندق کے پس ساتھ کیا اُسکے مالک اشتر نے
اپنے چچیرے بھائی راشد بن قیس کو اور وصیت کی اُنکو ہوشیار رہنے کی اپنے کام مین اور روانہ ہوے وہ دونون بجانب
اعزاز کے پس پایا اُنھون نے نگہبانی کو شدت مین اور چوکیدار بیدار اور ہوشیار تھے اپنی دیوارون پر اور رومی نرسنگھے اور قرنا بجاتے
تھے اور آواز بلند تھی وسط قلعہ مین پس کہا طارق نے راشد سے کہ قسم ہی حق اپنے پروردگار کی کہ نہین ہی یہ مگر آثار لڑائی کے
پھر خاموش ہو رہے وہ دونون اور کان رکھے آواز پر تو معلوم ہوا کہ معاملہ وہی ہی جو طارق بن سند نے کہا ہی واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اصل معاملہ اُس آواز کا یہ تھا کہ وادرس حاکم اعزاز کا اکثر اوقات بھیجتا تھا اپنے بیٹے لاوان کو ساتھ تحفے
اور ہدایا کے پاس یوقنا کے اور لاوان یوقنا کے پاس قلعہ مین مہینا دو مہینے مقیم رہتا تھا اور آیا تھا لاوان پاس یوقنا کے
ایک مرتبہ عید صلیب مین جو اُسکے کنیسہ واقع قلعہ مین واقع ہوئی تھی اور گیا تھا یوقنا کی زوجہ کے پاس پس دیکھا تھا اُسنے
یوقنا کی بیٹی کو ساتھ اُسکے لونڈیون اور پیش خدمتون کے اور وہ آراستہ تھی لباس اور زیور اور جواہرات سے اور

اور ایمان لایا اور کلام بنک کیا ہو ۱۲ اسکے نفد لاوان پسر وادرس حاکم اعزاز کا ۱۲

صورت اُسکی مثل روشن چاند کے تھی پس محبت آئی محبت شدید اُسکی لاون کے دل کے مین اور چھپایا اُسنے اس امر کو تا اینکہ واپس آیا بجانب اعزاز کے اور شکایت کی اُسنے اپنی مان سے پس کہا اُسکی مان نے کہ اے میرے بیٹے ٹھنڈی رکھو تو اپنی آنکھون کو کہ مین تیرے باپ سے اس امر مین گفتگو کرونگی اور کہونگی اُس سے کہ پیام بھیجیگا حاکم حلب کے پاس پس بیاہ کر دیگا وہ تیرا اپنی بیٹی کے ساتھ پس خوش ہوگیا دل اُسکا جب سُنا اُسنے کلام اپنی مانکا اور آنھین دنون مین آئے عرب اور محاصرہ کیا انھون نے قلعہ حلب کو پس مشغول ہوگئے دل اُنکے پس جب آئے یوقنا اعزاز مین اور ہوا معاملہ اُنکا جو ہوا اور قابض ہوگیا دادرس بیٹا اُسکے چچا کا اُنپر اور ایک سو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس کہا دادرس نے اُن سبکو اپنے بیٹے لاون کے گھر مین اور نگہبان مقرر کیا اُسکو اُنپر اور لاون نے کہا کہ قسم ہے اپنے دین کی کہ یہ بطریق یوقنا میرے باپ سے زیادہ جانتے ہین علوم دین کو لہذا اگر وہ حق کو اُن عرب کے ساتھ نہ دیکھتے تو اُنکی تبعیت نہ کرتے سوائے اسکے بادشاہ لوگ اُنکا مقابلہ نہ کرسکے اور اللہ تعالی نے مدد دی ہے اور غالب کر دیا ہے اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہونے کے اور میرے دل کو تعلق ہے یوقنا کی بیٹی سے اور مین راستی کی راسے اور ستودہ امر یہ دیکھتا ہون کہ چھوڑ دون اس قوم کو قید سے اور رجوع کرون مین اُنکے دین کی طرف کہ حق وہی ہے اور پہونچونگا مین اُسکے سبب سے فوز عظیم کو ملک کریم کی طرف سے اور بیاہ کرونگا مین یوقنا کی بیٹی سے اور تسکین دونگا مین اپنی دل محبت کو اُسکے سبب سے پس جب کہی اُسکے دل نے اُس سے یہ بات متوجہ ہوا وہ یوقنا کی طرف اور بیٹھا اُنکے سامنے اور کہا کہ اے چچا مین نے ارادہ اور میل کیا ہے تمھارے چھوڑ دینے کا قید سے اور چھوڑ دینے تمھارے ساتھیون کا اور مین نے برگزیدہ اور اختیار کیا ہے تمکو اپنے باپ اور بادشاہ پر اور تم جانتے ہو کہ جدائی گھر بار اور یگانون کی امر دشوار ہے ولیکن یہان زیادہ توفیق دینے والا ہے کفر سے اور مین نے جان لیا ہے اس امر کو کہ اس قوم کا دین صحیح اور عقل اُنکی غالب ہے اور ذکر اُنکا تہلیل و تسبیح ہے اور مین چاہتا ہون تمھارے اور تمھارے ساتھیون کے رہا کرنے کو اس شرط پر کہ تم میرا بیاہ اپنی بیٹی کے ساتھ کر دو اور مہر اُسکا جو تم لوگے میرے نزدیک یہی تمھارا اور تمھارے ساتھیون کا چھوڑ دینا ہے یوقنا نے کہا کہ اے میرے بیٹے اگر تیرا ارادہ اور میل بجانب اسلام کے ہے پس چاہیے یہ امر بسبب کسی غرض دنیا کے نہو بلکہ خالص واسطے اللہ تعالی کے ہو اسواسطے کہ اللہ تعالی قائم اور ثابت رکھیگا تجکو اس کلام پر جو تو کریگا اور مین انشاء اللہ تعالی تجکو تیری مراد کو پہونچاؤنگا اور حاصل ہوگی تجکو عزت دنیا اور آخرت کی پس کہا لاون نے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد عبدہ و رسولہ پھر چھوڑ دیا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیونکو اور دیدیے اُنکو ہتھیار اُنکے اور کہا اُنسے کہ جلد اور تیزی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر اور آگاہ ہو کہ مین جاتا ہون اپنے باپ کے پاس اسواسطے کہ وہ سوتا ہے اور بیہوش ہے شراب سے پس مار ڈالونگا مین اُسکو اللہ غالب اور بزرگ کی رضامندی مین پھر جلدی گئے لاون اپنے باپ کے گھر کی طرف پس پایا اُسنے اپنے باپ کو بدون مردکے اور پایا اپنی مان اور بہنون کو اُسکے پاس پس کہا لاون نے کہ کسنے میرے باپ کے ساتھ یہ امر کیا ہے پس کہا اُن عورتون نے کہ ہمنے کیا ہے پس کہا لاون نے کہ تمنے کسواسطے یہ امر کیا ہے پس کہا عورتون نے کہ ارادہ کیا ہمنے اس کام سے رضامندی اور دیدار خدا کا اور بتحقیق سُنا تھا ہمنے تیری بات چیت کو یوقنا اور اُنکے ساتھیون سے پس خوف کیا ہمنے تیری جان پر اس امر کا کہ نہ پورا ہو سکےگا تیرے لیے وہ امر کہ جو تو چاہتا ہے اور غلبہ کریگی قوم مسلمانون پر

جماعت رومیون کی اور پہونچیگی تیری خبر تیرے باپ تک پس مارڈالیگا وہ تجھکو پس معلوم کیا ہمنے اور سخت گیری کی اسپر ہمنے تجھے بسبب
دیکھنے تیری تیزی عقل اور فہم کے پس خوش ہوے لاون اس حال سے اور پھر گئے وہ بجانب یوقنا اور انکے ساتھیون کے اور آگاہ کیا
انکو حقیقت حال سے اور بلند کیا انھون نے آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا انھون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور مارا اور رکھا تلوارون کو رومیون مین پس جنبش مین آیا قلعہ انکی تکبیرون سے اور جست کی اور نکل پڑے
رومی اپنی جگہون سے اور وہ حیران اور بھول گئے تھے آپس مین ایک دوسرے کو اور واقع ہوا شور قلعہ مین اور دوڑ پڑے رومی اپنا
اٹے یوقنا اور ساتھی انکے رومیون سے اور اسی وقت آئے طارق بن سنان اور مالک اشتر کے چچا کے بیٹے پس جب چپ ہو اور کان
لگایا انھون نے آواز پر اور جانا انھون نے حال لڑائی کو پھرے وہ دونون بجانب مالک اشتر کے اور بیان کیا انسے جو کچھ کہ سنا تھا دونون نے
اعزاز مین پس کہا مالک اشتر نے اپنے ساتھیون سے کہ دوڑاؤ تم گھوڑون کو رات کی تاریکی مین اور نہین ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ برتر
اور بزرگ کے پس اسی وقت چھوڑ دین مسلمانون نے باگین گھوڑون کی اور راست کر لیا نیزون کو تا اینکہ پہونچے وہ اعزاز کے دروازے
پر اور پائی آہٹ انکی لاون بن وادرس نے پس حکم کیا اسنے اپنے غلامون کو کھولدینے پوشیدہ دروازے کا پس ایسا ہی کیا غلامون نے
بعد اسکے کہ کہا تھا لاون نے انسے کہ حاکم ارونداث ہماری مدد ہی کو آیا ہی پس جب آیا مالک اشتر اور ہمراہی انکے اعزاز مین اعلان کیا
انھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجے بشیر اور نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دیکھا اہل اعزاز نے اس معاملہ کو جو در آیا انپر اور
جانا انھون نے کہ ہم ہلاک ہونگے پس پھینک دیا انھون نے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اس کلمہ سے لغون لغون پس اٹھا لیا مالک
اشتر نے تلوار کو انکے اوپر سے اور لیلیا جو کچھ اس قلعہ مین تھا مال اور لوگون اور لڑکیان اور لڑکون اور قیدیون سے اور شکریہ ادا کیا
یوقنا اور انکے ساتھیون کا پس کہا یوقنا نے کہ شکریہ ادا کرو تم اللہ تعالی کا اور اس لڑکے کا پھر بیان کیا سب حال اسکا پس کہا مالک
اشتر نے اذا اراد اللہ امرا ہیا اسبابہ واقدی رحمۃ اللہ نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہی کہا جبیر نے کہ پوچھا مینے ابولبابہ بن المنذر
سے جو شام کی سب لڑائیون مین ابتدا سے انتہا تک حاضر تھے کہ سبب قتل وادرس کا کیا تھا کہ میرا دل انکار کرتا ہی اس حال سے اور
مین صحت اسکی چاہتا ہون پس کہا ابولبابہ نے کہ جب رکھدیا اہل عرب نے اپنے بوجھ اور ہتھیارون کو اور دیکھا کیا مالک اشتر نے قیدی اور
مال اور کپڑے اور ظروف اور سونے اور چاندی کو اور حکم کیا انھون نے اس سبکے نکالنے کا باہر اعزاز کے اور مقرر کیا اسپر قیس بن سعید کو
اور قیس بن سعید حاضر ہوے تھے یرموک کی لڑائی مین اور پہونچا تھا انپر ایک تیر پس یک چشم کر دیا تھا اسنے انکو اور یہی حال ابولبابہ
بن المنذر کا ہوا تھا اور یہ دونون صحابی حاضر ہوے تھے جنگ بدر مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب نہ باقی رہا
کوئی اعزاز مین اٹھ کھڑے ہوے مالک اشتر درانحالیکہ چلتے اور پھرتے تھے وہ قلعہ مین اور اسکو دیکھتے بھالتے تھے پس مقتول دیکھا انھون نے
وادرس کو اور کہا انھون نے کہ کسنے قتل کیا ہی اس ملعون کو پس کہا لاون نے کہ میرے بھائی لوقا نے اسکو قتل کیا ہی اور وہ مجھسے عمر مین
بڑا ہی اور عقل مین مجھسے زیادہ اور پورا ہی پس طلب کیا اسکو مالک اشتر نے اور کہا اس سے کہ تونے کیون اسکو قتل کیا ہی حالانکہ وہ
تیرا باپ تھا اور ہمنے نہین سنا ہی کہ قوم رومیون مین کسی بیٹے نے اپنے باپ کو مارڈالا ہو سوا تیرے لوقا نے کہا اے بھائی

ہر دو ایک کام کے سامان کو ۱۲

اور برانگیختہ کیا مجھکو اس کام مین تمھارے دین کی محبت نے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ اس قلعہ کے کنیسہ مین ایک قس زیادہ سن کا ہے اور
ہم اس سے انجیل پڑھتے تھے اور وہ تعلیم کرتا تھا ہمکو مسائل حلال اور حرام کے اور لکھدیتا تھا ہمکو رومی خط سے اور مین ایکدن اُسکے نزدیک
بیٹھا تھا اور سوا میرے اسکے پاس اور کوئی نہ تھا پس در آئی میرے دل مین یہ بات کہ سوال کرون مین اُس سے کچھ چیزون اور حالات کا پس کہا
مین نے اُس سے کہ اے باپ ہمارے آیا دیکھتا ہے تو کہ ملک شام پر کیونکر عرب غالب ہو گئے ہین اور بہت ملک شام کے وہ مالک ہو گئے ہین اور شکست
دی ہے انھون نے ہرقل بادشاہ کے لشکرون کو اور شاہانہ فوجون کو اور ہم اس امر کا نہین گمان کرتے تھے کہ عرب اس امر پر قدرت حاصل کرینگے
اسواسطے کہ کوئی گروہ اُنسے زیادہ ضعیف نہ تھا اور اللہ تعالی نے مدد دی اور غالب کر دیا انکو باوصف انکے ضعیف ہونے کے پس آیا
پڑھا ہے تو نے اس حال کو کتب روم اور اُنکے ملاحم یونانیہ مین یا نہین پس کہا قس نے کہ اے میرے بیٹے ہان مین نے اس حال کو پڑھا ہے اور
تحقیق آگاہ کیا تھا ہمکو ہرقل بادشاہ نے قبل واقع ہونے اس حال کے اور قبل آنے عرب کے بجانب شام کے اس امر سے کہ عرب عنقریب مالک
ہو جاوینگے اُسکے تخت گاہ تک اور ہمنے سنا ہے کہ اس قوم کے نبی نے یہ فرمایا ہے زویت لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وسیبلغ ملک امتی ما زوی
لی منہا پس کہا مین نے قس سے کہ اے باپ ہمارے تو کیا کہتا ہے مسلمانون کے نبی کے باب مین پس کہا اُسنے کہ اے بیٹے میرے ہماری کتابون مین
لکھا ہے کہ اللہ تعالی بھیجیگا ایک نبی کو حجاز سے اور تحقیق بشارت دی ہے انکی مسیح نے اور مین نہین جانتا ہون کہ یہ وہی ہین یا نہین پس چاہا مین نے
اس امر کو کہ وہ قس چھپاتا ہے حال کو بخوف ظاہر اور پراگندہ ہونے اس خبر کے اس سے پس چھپایا مین نے اس حال کو شب گذشتہ تک پس جب دیکھا
مین نے یوقنا اور اُنکے ساتھی قیدیون کو کہا مین نے کہ یہی یوقنا ہین کہ جنھون نے مار ڈالا اپنے بھائی کو اور سختی کی عرب پر اور لڑے اُنسے پھر رجوع
کیا انھے دین کی طرف اور یہ امر نہین ہوا مگر اسوجہ سے کہ جانا انھون نے حق کو ساتھ ان عرب کے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ مار
ڈالون مین اپنے باپ کو اور چھوڑ دون یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو اور پھرون مین بجانب دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ وہی
دین حق ہے اس مین کچھ شک نہین ہے پس جب سو گیا باپ میرا اور وہ بیہوش تھا شراب سے پس مار ڈالا مین نے اُسکو اور آیا مین
واسطے چھڑانے یوقنا کے پایا مین نے اپنے بھائی لاون کو کہ بیٹی کی تھی اُسنے مجھ پر اس کام مین پس کہا اس سے مالک اشتر نے کہ اے
لڑکے کسواسطے تو نے یہ کام کیا لوقا نے کہا کہ بسبب محبت تمہارے دین اور تمہارے نبی کے اور مین گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ لا الہ
الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ قبول کیا تجھکو اللہ تعالی نے اور توفیق دی تجھکو پھر
باہر نکلے مالک اشتر قلعہ سے اور حاکم کیا قلعہ کا سعید بن عمرو الغنوی کو اور چھوڑا اُنکے ساتھ ایک سو مسلمانون کو جنکو ابو عبیدہ بن
الجراح نے یوقنا کے ساتھ بھیجا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ اعزاز کی فتح اسی صورت سے
واقع ہوئی اور جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ داردیس کی زوجہ اور اُسکی لڑکیون نے اسکو مارا صحیح نہین ہے پھر مالک اشتر نے بعد مقرر
کرنے سعید بن عمرو الغنوی کی بعد فتح اعزاز پر ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے کیا مع قیدیون اور مال اور غنایم
کے پھر شمار کیا انھون نے قیدیان اعزاز کا پس تھے وہ ایک ہزار مرد جوان رومیون سے اور دو سو بیتالیس مرد
بڈھے اور راہب تھے اور ایکہزار عورتین اور لڑکیان کنواری وغیرہ تھین اور ایک سو اسی بڑھیان تھین اور دیکھا مالک اشتر

ف ذکر کلام قس کا بمقام اعزاز کے [illegible]

نے ایک بڈھے راہب کو جو خوشنما پیری میں اور صاحب وقار تھا پس کہا اُنھون نے کہ اگر سچا ہے گمان میرا پس یہ راہب وہی ہے جسکا حال تھا لاون نے مجھسے بیان کیا تھا پھر بلایا مالک اشتر نے لوقا کو اور کہا کہ آیا یہ وہی ہے جسکا حال تمنے مجھسے بیان کیا تھا لوقا نے کہا ہان پس کہا مالک اشتر نے اُس بڈھے سے کہ ہرگاہ ہے تو عالم اپنے دین سے پس کیون چھپاتا ہے تو امر حق کو اُسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہین چھپایا مین نے اُسکو اُسکے مستحق سے ولیکن ڈرتا تھا مین میسوں سے اس امر کو کہ وہ مجھکو مار ڈالینگے اسواسطے کہ امر حق بھاری ہے اور بوجھ ہوتا ہے پس کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ آیا پھر یگا تو ہمارے دین کی طرف اُسنے کہا کہ پھرونگا مین تمھارے دین کی طرف مگر یہ کہ مین سوال کرتا ہون تمسے چند مسائل کا جنکو پایا ہے مین نے لوقا کی انجیل مین پس کہا مالک اشتر نے کہ بیان کر تو مسائل اپنے تاکہ مین سنون اُسکو پس جبکہ چاہا قسیس نے کلام کرنا ساتھ اُن مسائل کے واقع ہوئی آواز اور قلعے کے پس متوجہ ہوے مسلمان اُسکی طرف اور جلدی کی مالک اشتر نے اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے تاکہ دیکھین کہ مسلمانون کا کیا حال ہے اور گمان کیا اُنھون نے کہ رومیون نے مسلمانون کے ساتھ غدر اور بیوفائی کی ہے پس اُسی وقت دیکھا ایک جماعت مسلمانون کو کہ شور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ احتیاط کرو تم اپنی جانون پر اور ہوشیار رہو اسواسطے کہ تم دیکھتے ہین ایک گرد کو منبج اور براعہ کی راہ پر اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُس گرد کے نیچے کیا ہے پس سوار ہو مالک بن اشتر اور دلیران مسلمین ہمراہی اُنکے اور متوجہ ہوے اُدہر ایک دوسرے دیکھتے تھے کہ کون سخت معاملہ پیش آیا ہے اور اُسی وقت دور ہوئی گرد اور دکھائی دیے اُسکے نیچے سے عربی گھوڑے اور مشہور نیزے اور عادی خود اور ہندی تلوارین اور لوگ سب کے اور اُنکے آگے تھی اور نال اور بندھے ہوے سلوگ ہین پس جب دیکھا اہل لشکر نے اُس لشکر کی طرف تو وہ ایک ہزار سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ ہر ایک اُنمین کے دلیر نیزہ باز اور شمشیرزن جنگی ہے اور وہ لوہے مین ڈوبے ہوے ہین اور پیشرو اُنکے فضل بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بھیجا تھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ اُس لشکر کے تاکہ تاخت وتاراج کرین منبج اور اُسکے پل اور براعہ اور اُسکے سواد اور دہات کو پس واقع ہوئی تکبیر دونون گروہ سے اور سلام کیا مالک اشتر نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض پر اور پوچھا فضل بن عباس نے مالک اشتر سے حال اُنکا پس بیان کیا اُنھون نے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے فتح کیا اعزاز کو اور ذلیل اور خوار کیا ہر شخص کو جو اُسمین تھا اور بیان کیا سب حال مسلمانون کا اور یوقنا کا اور کہا اُنسے کہ نہین باز رکھا مجھکو کوچ کرنے سے بجانب حلب کے مگر اس قسیس اور اُسکے سوال کرنے نے پس کہا فضل بن عباس نے اُس قسیس سے کہ کہہ تو جو تجھکو کہنا ہے پس کہا اُسنے اخبرنی ای شی خلق اللہ من مخلوقاتہ قبل السموات والارض قال اول ما خلق اللہ اللوح والقلم ویقال العرش والکرسی ویقال الوقت والزمان ویقال العدد والحساب ویقال خلق اللہ اولا جوہرا فصیر منہ ماء ثم علی منہ العرش لقولہ فی کتابہ وکان عرشہ علی الماء ویقال خلق اللہ اولا العقل لانہ اراد ان ینتفع بہ الخلق وقیل اول ما خلق اللہ نورا وظلمۃ ثم دعاہما الی الاقرار بربوبیتہ فانکر الظلمۃ واقر النور فخلق الجنۃ من النور لرضائہ عنہ والنار من الظلمۃ لسخطہ علیہما وخلق ارواح السعداء من النور وارواح الاشقیاء من الظلمۃ لاجل ذلک یرجع کل واحد منہم الی مستقرہ

ویقال اول ما خلق اللہ نقطۃ فنظر الیہا بالہیبۃ فتضعضعت وسالت فصیرہا الفا فجعلہا مبتدا کتابہ فسبحان من الف کتابہ
من نقطۃ وخلق خلقہ من نطفۃ ثم سیتیم بقبضتہ ثم یحییہم بنفخۃ پس جب سنا قس اعزاز نے یہ کلام فضل بن عباس رضی اللہ عنہما

کا کہا اُسنے اشہد ان ہذا العلم الذی انہا توبہ الانبیاء وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ و
رسولہ پس جب دیکھا اہل اعزاز نے اپنے قس کی طرف کہ مسلمان ہوگیا وہ اسلام اختیار کیا سبھون نے مگر تھوڑے سے
لوگ اپنے دین پر رہے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب اہل اعزاز نے بوجہ مسلمان ہوجانے قس کے
اسلام قبول کیا میل کیا کوچ کا فضل بن عباس رضی اور مالک اشتر اور اُنکے ہمراہی مسلمانون نے بجانب حلب کے
پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہے خدا کی مین تو مسلمانون کو منھ نہ دکھاؤنگا اسواسطے کہ مین نے ایک بات کہی تھی اور
ایک حیلہ تجویز کیا تھا پس نہین پورا ہوا وہ دشمنان خدا پر اور مین ارادہ اور میل رکھتا ہون انطاکیہ کے جانے کا
شاید کہ اللہ تعالے میری مدد کرے اور دشمنو پر مجکو فتحیاب فرما دے پس کہا اُنسے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما
نے کہ اللہ تعالے نے ہمارے نبی سے یہ ارشاد فرمایا ہے لیس لک من الامر شیٔ پس تم اس امر کا اپنے دل مین بار
نہ اُٹھاؤ پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہے اُس خدا کی جسکے دین پر مین ہون کہ نہ پھر جاؤنگا مین مگر ساتھ ایسے
کام کے کہ روشن اور سپید کریگا اللہ تعالے اُسکے سبب سے میرے منھ کو نزدیک مسلمانون کے پھر دیکھا
یوقنا نے کہ فضل بن عباس کے ساتھ دو سو آدمی یوقنا کے یک جدی اور قرابتی اور گھر والے ہین جنکے دلون مین ایمان
نے جگہ پکڑی تھی اور وہ لوگ رئیس حلب کے ہین اور اُنکے لڑکے بالے حلب مین ہین پس لیا اُنکو یوقنا رحمہ اللہ
نے اور روانہ ہوے وہ اُنکو ساتھ لیکر بارادہ انطاکیہ کے اور پھرے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بجانب ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب رات ہوئی روانہ ہوے یوقنا اور کچھ تھوڑی رات گذری منتخب کر لیا اُنمین سے
چار یا چالیس شخصون کو اپنے یگانون سے اور باقی لوگون سے کہا کہ تم راہ غم اور راہ تاح کی اسطرح سے کہ گویا تم بھاگنے والے
اہل عرب سے ہو اور مین اور یہ چار شخص اس راہ سے روانہ ہوتے ہین اور وہ راہ حارم کی ہے اور یکجا ہونگے ہم تم سب انطاکیہ مین
اگر چاہا اللہ تعالے نے پس ایسا ہی کیا قوم نے اور یوقنا برابر چلے جاتے تھے یہانتک کہ آئے وہ دیر سمعان پر جو
قریب تھا بحر اسود سے پس پایا یوقنا نے اُس مقام مین ایک گروہ کو کہ وہ حفاظت راہون کی کرتے تھے پس جب دیکھا اُنھون نے
یوقنا اور چار شخص اُنکے ساتھیون کو دوڑے اُنکی طرف اور پوچھا حال اُنکا پس کہا یوقنا نے کہ مین حلب کا سردار ہون اور بھاگا ہون
اہل عرب سے اور آیا ہون مین ہرقل بادشاہ کے پاس اُن لوگون نے کہا کہ یہ ہمراہی تمہارے ساتھ کون ہین یوقنا نے کہا کہ میرے
قرابتی اور قبیلے کے لوگ ہین پس سچا جانا اُنھون نے کلام یوقنا کا اور مقرر کیا یوقنا کے ساتھ مالک اُس جماعت محافظین راہ نے
چند سوارون کو اپنے ہمراہیون سے اور کہا اُنسے کہ لیجاؤ تم اُنکو سامنے بادشاہ کے پس لائے وہ لوگ یوقنا
اور اُنکے ساتھیون کو بادشاہ کے پاس پس پایا اُنھون نے بادشاہ کو اُسکے کنیسہ مین اور وہ نماز پڑھتا تھا

پس ٹھیرے وہ یہانتک کہ فراغت پائی آنسے اپنی نماز سے اور ٹھیرایا اُن سواروں نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیوں کو بادشاہ کے پاس
اور سجدہ تعظیمی کیا اُسکا اور کہا آیتیں کہ بطارقہ سردار و متعقد راہ نے جو دریہمان کے نزدیک ہو تیرے پاس بھیجا ہی ان لوگون
کو اور یہ شخص کہتا ہی کہ میں سردار حلب کا ہون پس جب سُنا ہرقل نے یہ کلام متوجہ ہوا جانب یوقنا کے اور کہا کہ تم یوقنا ہو
پس کہا اُنھون نے ہان میں یوقنا ہون بادشاہ نے کہا کس وجہ سے تم یہان آئے ہو حالانکہ میں نے تو یہ سُنا ہی کہ تم پھر گئے ہو
جانب دین عرب کے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تو نے حق بات سُنی ہی لیکن میں بظاہر مسلمان ہوا تھا مگر اپنی مرضی سے کہ فریب
اور مکر کرون میں اُنکے ساتھ اور رہائی پاؤن اُنکی بُرائیون اور اُنکی زیادتیون سے میں نے اور کہا تھا اُنسے اور میں نے اُنسے کہا تھا کہ میں
سپرد کرونگا تمکو اعزاز کو اور مار ڈالونگا وہان کے حاکم کو اور لیا تھا میں نے عرب کے ایک سو مرد اُنکے بہادرون سے اور روانہ ہوا تھا میں اُنکو
لیکر اور کہا تھا میں نے مسلمانون کے سردار سے کہ بھیج میرے پاس ایک ہزار عرب کو تاکہ جس دن پہنچینگے وہ اعزاز میں تحقیق اور مار ڈالونگا میں
اُنپر یہانتک کہ اُنکو ساتھ لیکر چڑھ جاؤنگا میں قلعہ میں پس جب پہنچ جاوینگے وہ اعزاز میں قبضہ کراونگا میں اُنپر اور بھیجونگا میں اُنکو تیرے
پاس پس جلدی کی میرے ساتھ داورینے اور نہ آگاہ ہوا وہ اُس امر سے جو میرے دل میں تھا اور اعتماد کیا اُسنے اپنے جاسوس پر اور
نہ سمجھا مانا اُسنے مجھکو اور گرفتار کر لیا مجھکو اور جب جا پہونچے عرب اعزاز کے قلعہ میں مارا اور رکھا اُنھون نے تلوار دین کی وہان کے لوگون میں پس
یوقنا نے مار ڈالا اپنے باپ کو اور حمل ہو عرب اور چھڑایا اُنھون نے مجھے جب ہم سکو قید سے مشغول ہے وہ لڑائی اور لوٹ میں جاگ آیا میں
اور یہ جا شخص جو ہمارے دین میں ہیں تیری طرف کو اور راگ مجھکو اپنے دین کے ساتھ محبت ہوتی تو میں اپنے بھائی یوحنا کو نہ مارڈالتا اور
نہ صبر کرتا میں عرب کی لڑائی اور اُنکے محاصرہ کرنے پر اپنے میں ایک سال تک پس جب یوقنا نے بادشاہ کے سامنے یہ کلام کیا مساعدت اور
اعانت کی یوقنا کی بطارقہ اور ملوک نے اور کہا اُنھون نے ہرقل بادشاہ سے کہ یوقنا سچے ہیں ہم میں کوئی شخص مثل یوقنا کے اخلاص قلبی میں
اور راستی اور عبادت اور دیانت میں نہیں ہی یوقنا نے کہا کہ ای بادشاہ قریب ترظاہر ہو جاوینگے کوشش او نکام میرا اور وہ کچھ جو مسلمانون
کے ساتھ میں کرونگا اور یہ کہ کیونکر صرف کرونگا میں کوشش کو انمین پس جب سنا ہرقل بادشاہ نے یہ کلام یوقنا کا خوش ہوا وہ اور خلعت دیا
اُسنے یوقنا کو وہ لباس بادشاہی جو پہنے تھا اور تاج اور پٹکا دیا اُنکو اور کہا کہ اگر حلب تمسے لے لیا گیا ہی تو میں تمکو انطاکیہ کا سردار کرونگا کہ تم انطاکیہ
سکندا اور دمشق یعنی مسیح اور والی ہمارے ہو گئے پس تعظیم کی اور دعا دی اُسکو یوقنا نے اور ٹھیرے اُسکی خدمت میں پس وہ اس حال میں تھے
کہ اُسی وقت محافظ کوہی کے پل کا آیا ہرقل کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ آئے ہیں ہمارے پاس سو بطریق شہسواران حلب سے کہ وہ اپنے تئین ایک ہی
خاندان و دین سے بیان کرتے ہیں اور وہ قرابتی اور یگانے یوقنا کے ہیں اور وہ بھاگے ہیں عرب سے پس جب سنا بادشاہ نے یہ حال کہا یوقنا
کو سوار ہو تو ای سکندر دمشق اور جا تو اُس قوم پر پس اگر وہ تیرے قرابتی ہیں پس پہنچ گئے تم اپنے یگانون میں اور میں اُنکو تم ملادونگا
اور وہ تمھارے ساتھ رہینگے اور اگر وہ تمھارے قرابتی نہیں ہیں پس لاؤ تم اُنکو میرے پاس تاکہ میں اُنکے باب میں غور کرون
اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ وہ بھیجے ہوئے عرب کے اور اُن لوگون کے ہون جنھون نے رجوع کی ہی اُنکے دین کی طرف اہل شیزر اور حماۃ اور
رستن اور بعلبک اور دمشق اور حوران سے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ میں ایسا ہی کرونگا پھر اُسی وقت سوار ہوئے یوقنا اور سوار ہوئے اُنکے ساتھ ہرقلیہ

اور سر پر اور پہونچے لوہے کے بال تک پس ٹھہرے وہ وہان اور حکم کیا انھون نے آدمیون کو سامنے لانے کا پس جب دیکھا یوقنا نے انکو انکار کی انکی شناسائی
سے گویا کہ انھون نے قبل اسکے انکو نہین دیکھا تھا پھر پوچھا یوقنا نے حال انکا پس آگاہ کیا انھون نے اس امر سے کہ ہم لوگ بھاگ گئے ہوے ہین اہل عرب سے
آئے ہین بادشاہ کے شہرون مین تاکہ اقامت اختیار کرین تمھین پس مرحبا کہا یوقنا نے پس جب دیکھا ان لوگون نے حشمت اور خلعت بادشاہ کو
یوقنا پر اور سرپا پیادہ ہوگئے وہ یوقنا کے سامنے اور بوسہ دیا انکی رکاب کا پس کہا یوقنا نے انسے کہ کیونکر رہائی پائی تمنے اہل عرب کے ہاتھ سے
پس کہا انھون نے کہ ہم لوگ نکلے تھے انکے سردار کے ساتھ بارادہ شیزر اور رابعہ کے پس جب پھرے ہم بارادہ حلب کے لے لیا ہمنے اپنی راہ کو بجانب
اعزاز کے پس پایا ہمنے اعزاز کو ملکیت اہل عرب مین پس جب رات ہوئی بھاگ گئے ہم اور طلب کیا ہمنے بادشاہ کے شہرون کو راوی نے
بیان کیا ہے کہ بادشاہ کے مصاحب اس گفتگو کو سنتے تھے پس حکم کیا انکو یوقنا نے سوار ہونے کا پس سوار ہوئے وہ اور روانہ ہوے
[illegible] اور بیان کیا بادشاہ سے انکے مصاحبون نے جو سنا تھا انسے پس خلعت دیے بادشاہ نے انکو اور اتارا انکو ساتھ بزرگی اور بخشش کے
اور دیا یوقنا کو ایک [illegible] اپنے قیصر کے سامنے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ تو جانتا ہے کہ اس دنیا کی نعمتیں ہمیشہ نہین باقی رہتی ہین اور شیخ نے
دنیا کو [illegible] تشبیہ دی ہے اور اسکے طالب کو سبز کیڑون کے بیان کیا ہے کہ کھینچتے ہین اپنی طرف اسکو جیسا روایت کی گئی ہے کہ
[illegible] نے ایک [illegible] پایا کہ وہ بہت خوش وضع تھی اور رنگ اسکے بہت اچھے رنگ برنگ کے تھے پس دور کیا شیخ نے اسکے پوست کو
پس دیکھا اسکو بہت بری صورت سے پس کہا شیخ نے کہ تو کون ہے پس کہا اسنے کہ مین دنیا ہون ظاہر میرا اچھا ہے اور باطن میرا برا ہے اور یہ مین نے
[illegible] تجھسے واسطے بیان کی ہے کہ [illegible] خالی نہین ہے پس جب متوجہ ہوئی اور آتی ہے دنیا کسی کے پاس تو بہت ہو جاتے ہین [illegible] اسکے
اور مین ڈرتا ہون تیرے واسطے [illegible] اس امر کو کہ ظلم کرے [illegible] تیرے باب مین اور دور کرین تجکو ایسے کامون کے [illegible] سے جو
[illegible] پس [illegible] نفرت کرتا ہے [illegible] تو مجھسے اس کام کو جسپر تو نے مقرر کیا ہے اور مین تیری ہمراہی سے [illegible] قبل [illegible] کہا
کہ دمشق مین [illegible] مقرر کیا تمکو اس شام پر مگر [illegible] کہ میرے دل کو تیرا اعتماد ہے اور جو شخص تمھارے باب مین کچھ کلام کرتا ہے مین اسکو تمھارے سپرد کر دونگا
کرنا [illegible] اسکے باب مین جو تمکو منظور ہوگا پس بوسہ دیا یوقنا نے زمین کو بادشاہ کے سامنے اور ارادہ کیا [illegible] اپنے اس کام پر جسپر بادشاہ نے
انکو مقرر کیا تھا اور اسی وقت ایک گروہ قاصد ہرقل کے پاس دمشق سے آیا اور بیان کیا انھون نے کہ بادشاہ کی بیٹی زیتون کے بھیجے ہوے [illegible]
اور وہ خوفناک ہے اہل عرب سے اور وہ چاہتی ہے تیرے پاس آنے کو تاکہ دیکھے وہ کہ تیرا معاملہ مسلمانون سے کیا ہوتا ہے اور طلب کیا ہے اسنے ایک
لشکر تجھسے تاکہ [illegible] ہو جاوے دل اسکا پس جب سنا اس حال کو بادشاہ نے کہا اسنے کہ اے [illegible] یوقنا سوا تمھارے اور کوئی اس کام کا اہل نہین ہے
پس بوسہ دیا یوقنا نے بادشاہ کے ہاتھ کو اور کہا کہ تیرا حکم بخوشی و اطاعت منظور ہے اور ساتھ انکے بادشاہ نے دو ہزار سوار کو [illegible]
مقرر کیا پس روانہ ہوے یوقنا ساتھ دو ہزار سوار اور اپنے ہمراہیون کے اور بلند کی گئی تھی صلیب انکے سر پر اور ہمراہ تھے انکے کوتل گھوڑے
اور [illegible] لوگ جو آراستہ تھے ساتھ زیور [illegible] اور لباس حریر اور دیباج اور موتی کی لڑیون سے گندھے ہوے سنہرے تار [illegible]
اور روانہ ہوے وہ ساتھ کوشش اور جلدی کے تا اینکہ پہونچے وہ دمشق مین اور لیا انھون نے زیتون دختر ہرقل کو جو اسکی
چھوٹی بیٹی تھی اور ہرقل نے اسکو اس زمین اور [illegible] کا حاکم اور اسکا بیاہ نسطورس کے ساتھ کر دیا تھا اور

نسطورس کو لوگ سیف النصرانیہ کہتے تھے بسبب اُنکی شجاعت کے اور وہ مرگیا تھا یرموک کی لڑائی مین بسبب غمی ہونے کے واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب لیا یوقنا نے ہرقل کی بیٹی کو اور پھرے وہ بطلب انطاکیہ کے پس لیا اُنھون نے بڑی شاہراہ کو اس خیال
سے کہ شاید ملے اُنکو کوئی جاسوس مسلمانون کا یا کوئی شخص معاہدین سے پس بھیجین وہ خبر اپنی بجانب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے اس شرح سے کہ بحکومت قرار پکڑا ہی اُنھون نے انطاکیہ مین پس پہونچے وہ ایک رات مین بمقام مرج الدیباج کے اور وہ وقت
آدھی رات کا تھا اور اُسی وقت چوکتے ہوے گھوڑے رومیون کے اور وہ گروہ جو بطور طلایہ کے تھا مثل برق کے پیچھے کو پھر الپس
کہا یوقنا نے اُنسے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی پس کہا اُنھون نے کہ ای دمستق ہم قریب پہونچے مرج کے پس دیکھا ہمنے ایک اُترے
ہوے لشکر کو پس جاسوسی کی ہمنے اُسپر تو معلوم ہوا کہ وہ عرب ہین اور سوتے ہین اور جانور اپنا دانہ چارہ کھاتے ہین اور وہ بیشک
مسلمان ہین پس جب سُنا یوقنا نے اس حال کو خوش ہوے وہ اپنے دل مین اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ احتیاط کرو تم اپنی جانو
پر اور ہوشیار کرو تم اپنے دلون کو اور آگاہ کردو تم اپنے بھائیون کو اور کوشش کرو اور لڑو اپنے دشمنون سے اور لڑو بادشاہ کی آبرو کے واسطے
اور نہ سپرد کرو تم اسکو اپنے دشمنون کے اور ہوجاؤ تم بہترین گروہ کے اور لڑو تم اپنے مالک کی نعمت کی طرف سے پس جب در آوے لڑائی
ہمارے اور اُنکی بیچ مین پس قصد کرو تم اُنکے گرفتار کرلینے کا اور احتیاط کرو مار ڈالنے سے اور جان لو تم اس امر کو کہ اہل عرب مع اپنے سردار
کے کل ضرور بادشاہ کا مقابلہ کرینگے پس اگر گرفتار ہوجاویگا کوئی شخص ہم مین سے تو جسکو قید یون سے معاوضہ کی گنجایش ہوگی اور بعض
کتب حکما مین یہ بات لکھی ہی کہ جو انجام کار مین نظر کریگا وہ امان مین رہیگا اور جو چھوڑیگا اپنے کلام کو اپنے حال پر تنگی مین پڑیگی جان
اُسکی اور جو غدر اور بیوفائی کریگا اور آویگا اُسپر مکر اور فریب وسکے کا چلو تم ساتھ برکت اور اعانت مسیح کے پس بلند کیا اُن لوگون نے نیزون کو
اور ڈھیلا کردیا باگون کو اور قصد کیا اُن لوگون کا جو مرج الدیباج مین تھے پس جب آہٹ پائی رومیون کی نگاہبانان لشکر نے جگایا اُنھون
نے اپنے ساتھیون کو اور کہا اُنسے کہ ہم آوازلگامون اور گھوڑون کی سنتے ہین اور ہم نہین جانتے ہین کہ وہ کون قوم ہین پس بیدار اور سوار ہوئی
قوم اور استقبال کیا اُنھون نے یوقنا کا اور پکارا اُنھون نے کہ ہم لوگ تابع مریم اور صلیب اور مسیح کے ہین پس تم کون ہو دور ہوجاؤ تم قبل اسکے
کہ عمل کرین تلوارین تمھارے سرون پر پس جب سُنا یوقنا نے کلام اُنکا کہا اُنھون نے کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم ہرقل بادشاہ کے ہمراہی ہین
اور ہم تابع بادشاہ عرب ایہم بن جبلہ الغسانی کے ہین اور پیشرو ہمارا اُسکا بیٹا ایہم ہی پس جب سُنا یوقنا نے یہ کلام پیادہ ہوگئے وہ واسطے
تعظیم پسر جبلہ کے اور پلہ پیادہ ہوگئے وہ سب دو ہزار اور دو سو ہمراہی یوقنا کے ایک ہی ساتھ اور سلام کیا اُسپر اور سلام کیا رومیون
نے منتشر ہوا اور کہا ایہم بن جبلہ نے یوقنا سے کہ تم کہان سے آتے ہو یوقنا نے کہا مین مرعش سے ہمراہ دختر بادشاہ کے آیا ہون پس تو کہان
سے آتا ہی اُسنے کہا کہ مین بیرہ اور عمہ سے آتا ہون لیا تھا مین نے رسد کو وہان کے لوگون سے پس جب پھرا مین بارادے بادشاہ کے گذر
کیا مین نے مرج دابق مین پس ملاقی ہوا مین ایک گروہ سوارون سے اور وہ قریب دو سو کے تھے اور نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سوائے نیلی آنکھ کے
پس جب ہم قریب پہونچے اُنکے دوڑے وہ ہماری طرف بقصد لڑائی شدید کے اور پیشرو اُنکا نہین چلتا تھا لڑائی کی آگ سے اسواسطے
کہ وہ سوار حملہ کنندہ اور دلیر ڈرانے والا اور شیر ڈکارنے والا تھا پس بہ تحقیق ہلاک کیا اُسنے ہمارے مردون کو اور زمین پر گرایا

دلیروں کو اور بیچ جماعت ایک ہزار سوار دلیر نیزہ باز اور شیر خصومت کرنے والوں کے تھا پس تھیں تھا وہ شخص ہم میں مگر مثل آگ کے لکڑی
میں پس برابر ہم اوپر حملہ کرتے تھے اور وہ ہمپر حملہ کرتے تھے یہانتک کہ گرفتار کر لیا ہمنے اُن سبکو بعد اسکے کہ مارڈالا انھوں نے ہم میں سے اپنے دو چند کو اور
کوئی سوار اُنکا نہیں بھاگا تھا مگر یہ کہ مار ڈالتا تھا وہ ہم میں سے دو تین سواروں کو اور باقی رہا سردار اُنکا سب کے پیچھے پس نہیں قدرت ہوئی ہمکو اوپر اور
نہیں پہونچا ہم میں کا کوئی اُن تک پس قصد کیا ہمنے اُنکے گھوڑے کا ساتھ تیروں کے اور مار ڈالا ہمنے گھوڑے کو پس جب گر پڑا وہ شخص اپنے گھوڑے
سے ناگہاں ورتے ہم اُسپر اور گرفتار کر لیا ہمنے اسکو اور جب پوچھا ہمنے نسب اُنکا تو معلوم ہوا کہ وہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بیشیر واُس گروہ کے
ضرار بن الازور بن طارق ہیں اور وہ سب ہمارے ساتھ قید اور بندھے ہوئے ہیں لئے جاتے ہیں ہم اُنکو بجانب بادشاہ کے ہیں جب سُنا یوقنا نے کلام
ایہم بن جبلہ غسانی کا بیقرار ہوا وہ اور دھڑکنے لگا دل اُنکا لیکن صبر دلایا اُنھوں نے اپنے دل کو اور مضبوط کیا خوشی اور سرور کو اور کہا قسم ہے اپنے
دین کی کہ ہر آئینہ پہونچا تو ساتھ بڑی بزرگی اور عزت کے بسبب گرفتار کرنے اس جوان یعنے ضرار کے اور میں نے سُنا ہی جو کچھ کیا ہی اُنھوں
نے ساتھ دلیران شام اور شہسواران روم کے پھر روانہ ہوئی قوم بارادہ ہرقل بادشاہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب
فتح کیا مسلمانوں نے اعزاز کو اور چھوڑا وہاں مالک اشتر نے سعید بن عمرو العنوی کو اور رہائی ہوے وہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما
سے اور پھرے مسلمان ساتھ مال غنیمت کے بجانب حلب کے اور خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بسبب سلامتی
لوگوں اور فتح اعزاز کے اور پوچھا حال یوقنا کا پس بیان کیا مالک اشتر نے بسبیل اخفا کے حال اُنکا اور یہ کہ روانہ ہوے ہیں بجانب
انطاکیہ کے تاکہ سختی اور بلا ڈالیں وہ ساتھ ہمی بر اسوجہ سے وہ تمھارے پاس پھر نہیں آئے کہ اُنھوں نے تجویز کیا تھا ایک حیلے
اور فریب کو اور نہیں پورا ہوا مطلب اُنکا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اللہ تعالی اُنکو مدد دیگا اور فتحیاب کریگا اُنکے دشمنوں
پر اور نگاہ رکھیگا اُنکو پھر لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من ابی عبیدة عامر ابن الجراح عاملہ بالشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی
علی نبیہ اما بعد فان اللہ علینا منة لیستوجب بہا الشکر والحمد من جمیع المسلمین اذ فتح علینا ما استصعب من قلاع الکفار وبلاد الاشرار
اذل لنا ملوکہم واورثنا ارضہم ودیارہم واموالہم وان اللہ عزوجل قد فتح علینا قلعة حلب اراد فہا باعزاز وان بطریق یوقنا اسلم وحسن
اسلامہ وقد رجع عونا للمسلمین الی الکافرین وقد کتبت ہذا الکتاب نحن معولون علی المسیر الی انطاکیة لقصد طاغیة الروم فما بقی سورة
عصنا الاعدا اتنا ونحن طامعون باخذ سریرہ وکنوزہ لما وعدنا نبینا صلوات اللہ وسلامہ علیہ فزدونا بالدعاء فانہ سلاح المومن ودعا
اکافروالسلام علیک وعلی من معک رحمة اللہ وبرکاتہ پھر نکالا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پانچویں حصہ کو مال غنیمت
سے اور سپرد کیا اسکو رباح بن غانم الیشکری کے اور ساتھ کئے ایک سو سوار مہاجرین اور انصار سے جسمیں قتادہ بن العمر اور سلمہ
بن الاکوع اور عدی بن یسار اور جابر بن عبد اللہ اور مثل ان لوگوں کے تھے پس کہا انھوں نے مال خمس کو اور روانہ ہوے پھر ملایا ابو عبیدہ

بن الجراح نے ضرار کو اور ساتھ کیا انکے دو سو سوارون کو اور حکم انکو کیا اس امر کا کہ قصد کرین وہ بجانب اطراف شام کے اور تاخت و تاراج کرین پس سوار ہوئے ضرار بن الازور اور دو سو ہمراہی انکے اور روانہ ہوئے ساتھ انکے سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور برابر چلے جاتے تھے ضرار بن الازور اور ساتھی انکے اور آگے انکے ایک مرد معاہد تھا جو انکو راہ بتلاتا تھا پس جب پہونچے وہ مرج والق تک کہا معاہد نے انسے کہ دانہ چارہ دو تم اپنے گھوڑون کو اور آرام کرو تم ایک ساعت پس جب صبح ہوگی قصد کرنا تم اللہ تعالی کی قوت اور اطاعت سے پس اترے وہ لوگ وہان اور دانہ اور چارہ دیا اپنے گھوڑون کو اور سو رہے پس نہین آگاہ اور خبردار ہوئے وہ مگر اسوقت کہ ایہم بن جبلہ ناگہان آپڑا انپر پس جب واقع ہوئی آواز سوار ہوئے ضرار بن الازور اپنے گھوڑے پر اور ایک سو ہمراہی انکے انسے نزدیک تھے اور ایک سو باقی ماندہ نہین بیدار ہوئے مگر اسوقت کہ چھپا لیا انکو گھوڑون نے اپنی ٹاپون سے اور بھاگ گئے گھوڑے انکے شور و غل سے پس اٹھے وہ پیدل ہوکر اور نہین پہونچے ان تک دشمن انکے تا اینکہ مار ڈالا ہر ایک نے اُنمین سے اپنے خصم کو اور ضرار بن الازور کا حال یہ تھا کہ پکارا انھون نے اپنے ساتھیون کو اور کہا کہ ای جوانمردان عرب یہ دشمن تمھارے ہین کہ ناگہان درآئے ہین تمپر اوقت تمھاری غفلت کے اور وہ عرب ہین مثل تمھارے اور یہ اچھا وقت ہی اللہ تعالی کے نزدیک پس آگے کرو تم اپنے ارادون کو اور نہ بزدلی کرو واسطے کہ تم جانتے ہو کہ یہ تحقیق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی الجنۃ تحت ظلال السیوف اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین سمرہ بن عامر نے جو مرج والق مین ضرار بن الازور کے ساتھ تھے بیان کیا ہی کہ ربیعہ بن عمر بن ابی عون ہمارے ساتھ تھے اور تھے وہ فصحاے عرب سے اور نہین کلام کرتے تھے وہ مگر ساتھ خوش اسلوبی اور وزن اور قافیہ کے اور جب وہ بدیہہ کلام کرتے تھے تو سننے والے متحیر ہوتے تھے انکی خوش کلامی سے اور ہم انکے کلام مسجع کو سنتے تھے اور اُسکو یاد کرلیتے تھے پس جب سنا انھون نے ضرار بن الازور کو کہ وہ ترغیب دیتے ہین لڑائی پر اور گشت کرتے ہین ہمارے بیچ مین کہا ربیعہ نے یا قتیان ربیعۃ و مضر ہذا یوم لہ ما بعدہ وقد علمتم قربہ و بعدہ و لن تنالوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ وتشفی عرض السموات جنۃ محفوفۃ بالمکارہ واعلی الدرجات درجۃ الشہادۃ فارضوا عالم الغیب والشہادۃ فہذا الجہاد قد قام علی ساقہ وبدا النفاق فی اسواقہ واختفی نفاقہ فی اسواقہ اما انتم اصحاب نبی العصر فاستم بالثبات والنصر لتشبروا روح المصطفی بثباتکم وقدموا العزم الصادق بنیاتکم وایاکم ان تحملوا الادبار فتستوجبوا غضب الجبار واعلموا ان الصبر والثبات جنتان منصوران فمن طلب دار البقاء ہان علیہ لقاء العدو فاطلبکم تنالوا ارتکم وحققوا حملاتکم تنالوا الغنیمۃ واطعنوا العدو تنالوا الحور وشرعوا الاسنۃ تنالوا الجنۃ و اعتمدوا النصر تنالوا النصر وایاکم ان تخافوا الفارق جلہم واحد لو اعطی لی تعلمہم فعلہم قال اللہ تعالی وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ثم قال علینا ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا ثم بین من بعلم السر

الممکنون قال یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون سیروا فقد سبق لمعدون فی جہدہ وافقد فائز المجتہدون

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ابن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ بتحقیق کھل گئے دل ہمارے انکے کلام سے اور حملہ

کیا ہم نے متقرہ پر اور ضرار ابن الازور ہمارے آگے تھے اور یہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے پھر حملہ کیا ضرار ابن الازور نے اور ہم انکے پیچھے تھے اور خرچ کیا ہم نے

اپنے نیزون اور تلوارون کو متنصرہ مین اور پیش آئی ہمکو ایسی لڑائی جو بیان نہین ہو سکتا ہی اور ضرار ابن الازور مثل آگ کے لڑائی مین تھے اور ابہیم ہن جہاد

تعجب کرتا تھا بوقلوقا اور حملون اور شمشیرزنی سے پس حکم کیا اُسنے اپنی قوم سے اس امر کا کہ قصد کرین انکے گھوڑے کا اپنے تیرون اور نیزون سے

پس ایسا ہی کیا اُنھون نے پس گر پڑا گھوڑا اور گر پڑے ضرار ابن الازور اُسکی پشت سے اور ہجوم کیا اہل متنصرہ نے پس لے لیا اُنکو اور مشکین باندھین

اور باقی انکے ہمراہیون کو بھی قید کر لیا اور روانہ ہوئے بار آور انطاکیہ کے پس ملاقی ہوا وہ بوقنا اور بادشاہ کی بیٹی سے جیسا کہ ہم بیان کر چکے

ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضرار ابن الازور کے ساتھ موجود تھے جس وقت وہ قید

کیے گئے تھے پس جب رات ہوئی چلے اور بھاگے سفینہ بامید پہونچنے کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس سامنے آیا انکے ایک

بڑا شیر اثنائے راہ مین پس کہا اُنھون نے کہ اے ابا الحارث مین سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور یہ میرا حال ہی پس

متوجہ ہوا شیر دراننحالیکہ ہلاتا تھا وہ اپنی دم کو یہانتک کہ کھڑا ہوا سفینہ کے پہلو مین اور ڈکارا اُسنے سفینہ نے بیان کیا ہی کہ چلا مین اور وہ

شیر میرے پہلو مین تھا تا اینکہ آیا مین اپنی صلح کی جگہ مین پھر چھوڑا اسکو اور چلا گیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پہونچے سفینہ صرف اپنی

ذات سے لشکر مین اور آگاہ کیا اُنھون نے مسلمانون کو حال قید ہونے ضرار ابن الازور اور انکے ہمراہیون سے پس سخت و دشوار گذرا یہ امر مسلمانون

پر اور رو دئے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما ضرار ابن الازور کے قید ہونے پر اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی

العظیم اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس کہا اُنھون نے انا للہ وانا الیہ راجعون یا ابن امی لیت شعری فی السلاسل اوثقوک ام بالحدید قیدوک

پھر وہ بیان کرتی تھین یہ نحو دانددہ اپنا اشعار مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یکجا ہوئین وہ عورتین عربیہ خولہ کے گھر مین جنکے یگانے

ضرار ابن الازور کے ساتھ قید ہوئے تھے پس وہ روتی تھین اپنی اولاد پر اور منجملہ انکے مرزوعہ بنت عملوق حمیریہ تھین اور وہ بڑی فصیح

تھین اپنے زمانہ مین لوگون سے اور وہ روتی تھین اپنے بیٹے صابر بن اوس پر جو قید ہو گئے تھے پس پکارتی تھین اپنے بیٹے کا نام لیکر

اور وہ اشعار مصیبت کے پڑھتی تھیں پس جب فراغت پائی اُنھون نے گریہ اور بکا اور اشعار سے کہا اُنسے سلمہ بنت سعید نے جو تھی یہی امید اور عابدہ تھیں کہ آیا اسی کام کا تمکو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہی نہیں حکم دیا ہی اُسنے مگر صبر کرنے کا اور صبر پر وعدہ اجر کا تسے کیا ہی آیا نہیں سنا ہی تمنے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون اور تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ثواب میں عوض ہی تمہاری مصیبتون کا اور جو بات دنیا کی گذر جانے سے تمہارے نزدیک ٹھہری ہوئی ہی اُسمین یہ معاملہ تمہارے رنج اور اندوہ کا پند اور نصیحت ہی پس خاموش ہوئین عورتین اور تعزیت کی آپس مین ایک نے دوسری کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا مال خمس کا اور خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پاس امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رباح بن غانم الیشکری کے پس جب آئے وہ مدینہ طیبہ مین واقع ہوا شور اُنکے آنے کا پس یکجا ہوے لوگ مسجد شریف مین تاکہ سنین وہ حال طلب او ماجرا وہان کے محاصرے اور لڑائی او فتح کا پس جب آگے رباح سلام کیا اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھون کا اور دو رکعت نماز پڑھی بیچ روضہ مقدس مین اور سلام کیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر سامنے کیا مال خمس کو حضرت عمر کے اور سپرد کیا خط اُنکو پس جب پڑھکر سنایا خط حضرت عمر نے مسلمانون کو شور کیا اُنھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور لکھا حضرت عمر نے ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ کہ جاؤ تم انطاکیہ کو اور نہ باز رکھے تمکو کوئی چیز ورن کے جانے سے اور روانہ کیا جواب ساتھ رباح بن غانم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا جواب خط کا پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے روانہ ہوے وہ اُسی آن بطلب انطاکیہ کے اور حال یوقنا رحمہ اللہ اور ایہم بن جبلہ اور اُنکے ساتھیون کا یہ کہ وہ روانہ ہوے وہ بجانب انطاکیہ کے اور پیشتر روانہ ہوا خوشخبری دینے والا پاس ہرقل بادشاہ کے ساتھ آنے اُسکی بیٹی اور ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور دو سو قیدی کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس حکم کیا ہرقل نے کنیسہ کے آراستہ کرنے اور اُسمین فرش بچھانے کا اور دی خیرات او خلعتین غربا ے روم کو اور نکلا لشکر بادشاہ کا واسطے اُنکی ملاقات کے ہمراہ اُسکے بھتیجے تو جب کہ اور داخل ہوئی قوم اپنے لباس اور زینت مین او پاپیادہ ہو گئے بادشاہ کے لوگ سامنے دختر بادشاہ کے او نکلے سب شہر والے انطاکیہ کے او تھا وہ دن مجمع عام کا اور تسکے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او وہ بندھے ہوے تھے اور رومی گالیان دیتے تھے اُنکو او گرد تھے اُنکے لوگ ایہم بن جبلہ کے او گئی بادشاہ کی بیٹی اپنے باپ کے قصر مین او داخل ہوے لوگ بادشاہ کے پاس اور جھکے وہ بجانب زمین کے بادشاہ کے سامنے واسطے تعظیم کے پس خلعت دئے اُسنے ایہم بن جبلہ او یوقنا او بڑے لوگون کو او بلایا

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے اپنے اور وہ رسیون مین بندھے تھے پس جب ٹھہرے وہ لوگ سامنے اُسکے پکارا
کہا اُسنے مصاحبون اور سخادمون سے کہ زمین بوسی کرین واسطے بادشاہ کے پس نہین التفات کیا صحابہ نے اُنکی طرف کو اور نہین آمادہ ہوئے
اُنکے کلام مین پس کہا اُسنے سرورندنے جو بڑا مصاحب بادشاہ کا تھا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ نہین تعظیم کرتے ہو تم
بادشاہ کے فرش کی ساتھ سجدے سے اُسکے سامنے پس کہا ضرار بن الازور نے کہ ہم مخلوق کا سجدہ روا نہین رکھتے ہین اور ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ٹھہرے اصحاب رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے ہرقل کے گفتگو کی اُسنے صحابہ سے بدون واسطہ مترجم کے اور ارادہ کیا اُسنے اس گفتگو بلاواسطہ
سے اس امر کا کہ بطارقہ اور مصاحب نے اُسکی سنین مین نہین وہ باتین جو بیان کی تھین اُسنے بطارقہ سے جب فرمان بھیجا تھا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اُسکے پاس اور حال یہ گذرا تھا کہ ہرقل نے بلایا تھا اپنے بطارقہ اور مصاحبین کو اور کہا تھا کہ یہ وہی نبی مبعوث ہین جنکی
بشارت ہمکو مسیح نے دی ہی اور وہ حاکم وقت کے ہونگے اور امت اُنکی بہترین امتون کی ہوگی کہ باقی رہیگی اس زمانہ مین آگاہ ہو کہ دین اُنکا بدلا نجائیگا
اور ضرور دین اُنکا ظاہر ہوگا یہانتک کہ بھر لیگا پورب اور پچھم کو پھر کہا تھا اُسنے ہرقل نے واسطے ادائے جزیہ کے پس جب سُنا اُنھون نے
اس کلام کو گھبرائے اُسکے قول سے اور ارادہ کیا تھا اُسکے مار ڈالنے کا پس چاہا اُسنے اُسدن اس امر کو کہ ظاہر کرے اُنکے واسطے حقیقت
اپنے کلام سابق کی اور اُسنے اس امر سے سوائے اصلاح اور بہتری اُنکے حالون کے اور کچھ نہین چاہا تھا پس کہا اُسنے صحابہ سے کہ کون شخص جواب
دیگا تم مین سے میرے سوالات عظمی کا پس اشارہ کیا صحابہ نے بجانب قیس بن عامر الانصاری کے اور وہ بڑے مسن اور واقف کل حالات اور معجزات
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس جب اشارہ کیا صحابہ نے بطرف قیس بن عامر کے پس کہا اُنھون نے بادشاہ سے کہ جو تجھکو کہنا
ہو پس کہا ہرقل نے کہ کیونکر نازل ہوئی تھی اُنپر وحی ابتداے کار مین پس کہا قیس بن عامر نے کہ پوچھا تھا اس سوال کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے ایک مرد نے اہل مکہ سے جنکا نام حارث بن ہاشم تھا اور مین اُسوقت حاضر تھا پس کہا حارث نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیونکر آپ پر وحی آتی ہی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کبھی آتی ہی مجھپر وحی مثل نرم آواز شہد کی مکھیون کے اور اُسکی گرانی مجھکو معلوم
ہوتی ہی پھر منقطع ہوجاتی ہی وہ آواز مجھسے اور بہ تحقیق مین یاد کرلیتا ہون جو کچھ وہ آواز کہتی ہی اور کبھی آدمی کی صورت پر فرشتہ میرے
پاس آتا ہی اور مجھسے کلام کرتا ہی پس یاد کرلیتا ہون مین جو وہ کہتا ہی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہی کہ اُترتی تھی وحی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر جاڑے کے دن مین پس منقطع ہوتی تھی وحی اُنسے اور اُنکی پیشانی مبارک سے پسینا جاری ہوتا تھا پھر قیس بن عامر نے کہا
کہ ابتداے وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ اچھے خوابون کے تھی اور نہین دیکھتے تھے آپ کسی خواب کو مگر یہ کہ وہ ظاہر ہوتی تھی مثل سپیدی
صبح کے پھر دوست رکھتے تھے آپ اپنی تنہائی کو پس تنہا جاتے تھے آپ غار مین اور متواتر راتین وہان گذرانتے تھے پس وہ برابر چلی گئی تھی یہانتک کہ
آیا امر حق اور وہ غار حرا مین تشریف رکھتے تھے پس آیا اُنکے پاس ایک فرشتہ اور کہا اُسنے کہ پڑھو تم پس فرمایا آپ نے کہ مین پڑھنے والا نہین ہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ لے لیا اُس فرشتہ نے مجھکو دوبارہ یہانتک کہ مجھکو محنت اُسکی معلوم ہوئی پھر
چھوڑ دیا اُسنے مجھکو اور کہا کہ پڑھو تم مین نے کہا کہ مین نہین پڑھنے والا ہون پس لے لیا اُسنے سہ بارہ مجکو اور ڈھانپ لیا مجکو پھر چھوڑ دیا

ذکر سوال ہرقل کا قیس بن عامر انصاری سے

اور کہا اقرا باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا و ربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم پس پھرے
وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درانحالیکہ جنبش کرتا تھا گوشت میان کتف اور گردن مبارک کا پس داخل ہوئے خدیجہ بنت
خویلد کے پاس اور فرمایا کہ کپڑا اڑھاؤ مجھے پس کپڑا اڑھایا لوگوں نے آپ پر یہانتک کہ جاتا رہا خوف آپ سے پس آگاہ فرمایا آپنے خدیجہ کو حال سے
اور کہا مجھکو اپنی جان کا بڑا خوف ہی پس خدیجہؓ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ اللہ تعالی آپ کو کبھی اندوہگین نہ کریگا اسواسطے کہ آپ پاس یگانگت
کا کرتے ہیں اور بار اٹھاتے ہیں یتیم کا اور تیمارداری کرتے ہیں محتاج کی اور مہمانی کرتے ہیں مہمان کی اور بیان کیا قیس نے تمام
اس حدیث کو اور کہا کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اسی حال میں کہ میں چلا جاتا تھا دفعتہً سنا میں نے ایک آواز کو
آسمان سے پس بلند کیا میں نے اپنی نگاہ کو پس تھا وہ ایک فرشتہ جو آیا تھا میرے پاس غار حرا میں اور وہ بیٹھا تھا ایک کرسی پر آسمان
اور زمین کے بیچ میں پس خوفناک ہوا میں اس سے اور واپس آیا میں اور کہا میں نے کہ کپڑا اڑھاؤ مجھکو کپڑا پس نازل فرمایا اللہ غالب و بزرگ نے
اس آیت کو یا ایہا المدثر قم فانذر و ربک فکبر و ثیابک فطہر والرجز فاہجر پس آئی وحی اور پے درپے آنے لگی اور کہا قیس بن عامر نے
بادشاہ روم سے کہ تھا میں ایک روز ہمراہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد شریف میں کہ اسی وقت آیا آپ کے پاس
ایک شتر سوار پس بٹھایا اسنے شتر کو صحن مسجد میں اور رسی میں باندھ دیا اسکو پھر کہا اسنے کہ تم لوگوں میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کون شخص ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ دیے بیٹھے تھے پس کہا ہمنے کہ یہ روشن اور سپید رنگ تکیہ دینے والے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہیں پس کہا اس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یا ابن عبد المطلب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
میں نے سنلیا تیرے جواب دینے کو پس کہا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ میں آپ سے سوال کرونگا اور بار گران ڈالونگا آپ پر
مسائل میں پس نہ بے نیاز کریں آپ مجھسے اوپر اپنی ذات مبارک کو پس فرمایا آپ نے سوال کر تو اس چیز سے جو ظاہر ہوئی ہی تجھکو پس کہا
اس مرد نے کہ سوال کرتا ہوں میں بقسم آپ کے پروردگار اور پروردگار سابقین کے کہ آیا اللہ تعالی نے آپ کو سب آدمیوں پر
بھیجا اور نبی کیا ہی آپ نے فرمایا کہ ہاں پھر اسنے کہا کہ قسم دلاتا ہوں میں آپ کو خدا کی کہ آیا اللہ تعالی نے پنجگانہ نماز پڑھنے کا آپ کو
حکم دیا ہی حضرت نے ارشاد فرمایا ہاں اسنے کہا کہ سوال کرتا ہوں میں آپ سے بقسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالی نے
حکم ایک مہینے کے روزہ کا تمام سال میں دیا ہی آپ نے ارشاد فرمایا ہاں کہا اسنے کہ سوال کرتا ہوں میں آپسے بقسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ
تعالی نے حکم اس امر کا آپ کو دیا ہی کہ لیویں آپ صدقے کو ہمارے دولتمندوں سے پس تقسیم کریں آپ اسکو محتاجوں پر آپ نے فرمایا ہاں اس مرد نے
کہا کہ ایمان لایا میں ساتھ اس چیز کے جسکو آپ لائے ہیں اور میں ایلچی ہوں اور میرے پیچھے ایک قوم ہی اور میں ضمام بن ثعلبہ ہوں ایک
شخص قوم بنی سعد بن بکر سے ہرقل نے قیس بن عامر سے کہا کہ قسم ہی تجکو اپنے دین کی کہ کیا معجزات تونے انکے دیکھے ہیں قیس نے کہا کہ تھا
میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر میں پس آیا ایک اعرابی اور نزدیک ہوا انسے پس فرمایا اس سے مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ اس اعرابی نے کہا کہ کون شخص اس کلام کا گواہ ہی آپنے فرمایا یہ درخت پس بلایا اس
درخت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ کنارے میدان میں تھا پس آیا وہ درخت درانحالیکہ پھاڑتا تھا زمین کو تا آنکہ ٹھہرا سامنے

[illegible]

یعنی ... اور اپنے پروردگار کی تعظیم کر اور اپنے کپڑے کو پاک کر اور بتوں کی پلیدی سے دوری کر ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس طلب گواہی کی آپنے اُس سے پس کہا اُسنے انت محمد رسول اللہ پھر واپس گیا وہ اپنی جگہ پر پس
کہا قیس سے ہرقل نے کہ ہم پاتے ہین اپنے علم اور کتابون مین اس امر کو کہ ایک مرد اُنکی اُمت سے جسوقت ایک گناہ کریگا تو لکھا جاویگا
اُسپر ایک ہی گناہ اور جسوقت وہ ایک نیکی کریگا لکھی جاوینگی اُسکے واسطے دس نیکیان پس کہا اُس سے قیس بن عامر نے کہ یہی صفت
اُمت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اسواسطے کہ ہمارے قرآن مین مذکور ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها ومن جاء بالسيئة
فلا يجزى الا مثلها پس کہا ہرقل بادشاہ نے کہ جانو تم اس امر کو کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسی مسیح نے دی ہے وہ گواہ ہونگے دنیا مین اور
گواہ ہونگے لوگون پر قیامت کے دن قیس بن عامر نے کہا کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے کہ وہ گواہ ہین دنیا مین جیسا کہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہے انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا اور گواہی اُنکی عالم آخرت مین پس کہا ہے ہمارے پروردگار
نے اپنی کتاب بزرگ مین وجئنا بك على هؤلاء شهيدا اور گواہی اُنکی امت کی پس اللہ تعالی نے فرمایا لتكونوا شهداء على الناس پس
کہا ہرقل نے کہ وہ شخص جنکا تمنے وصف بیان کیا ہے آیا حکم کیا ہے اللہ تعالی نے بندون کو اس امر کا کہ جاوین وہ اُنکی حیات مین اُنکی طرف
اور درود بھیجین اُنکی حیات مین اور بعد اُنکی موت کے اُنپر پس کہا قیس نے ہان اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے ان الله وملائكته يصلون
على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ہرقل نے کہا کہ وہ نبی جنکا وصف عیسی مسیح نے بیان کیا ہے جاوینگے آسمان
پر اور کلام کریگا اُنسے پروردگار اُنکا پس کہا قیس نے کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے اللہ غالب اور بزرگ نے کہا ہے سبحان الذي اسرى بعبده
ليلا قیس بن عامر نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ کا ایک بطریق تھا اور وہ سنتا تھا ہمارے کلام کو اور وہ اصل تھا اُنکے دین مین
پس کہا اُس بطریق نے کہ اے بادشاہ جس نبی کا تونے ذکر کیا وہ بعد ازین مبعوث ہونگے ضرار بن الازور نے کہا کہ جھوٹی ہے یہ
داڑھی ناپاک تیری اے کتے روم کے اور وہی نبی عربی مبعوث اور مشہور توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان مین ہین اور وہ ہمارے
نبی ہین مگر پردہ کفر نے باز رکھا ہے تمکو اُنکے پہچاننے سے پس کہا ہرقل نے کہ تمنے بے ادبی کی جبکہ کاٹا تمنے کلام کو ہمارے دین مین
پس تم کون ہو قیس بن عامر نے کہا کہ یہ ضرار بن الازور بن طارق الحجازی صاحب معرکہ ہائے مشہور ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ
وہی ہین جنکا حال مین نے یون سُنا ہے کہ وہ کبھی پیدل لڑتے ہین اور کبھی سوار ہوکر لڑتے ہین اور کبھی برہنہ تن بغیر کپڑے کے لڑتے ہین قیس نے
کہا ہان وہی ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ مجکو روایت اس امر کی پہونچی ہے کہ جب سُنا بطریق نے قطع کرنا ضرار کا اُسکے
کلام کو سامنے بادشاہ اور مصاحبین اور بطارقہ کے چھپایا اُسنے غصے اور خشم کو اور اُٹھ کھڑا ہوا وہ بادشاہ کے سامنے سے پس
خشمناک ہوئے بطارقہ اور مصاحبین بسبب خشم بطریق کے پس جب دیکھا ہرقل نے اُن لوگون کے خشم اور غضب کو ڈرا وہ اپنی جان پر اُن
لوگون سے پس کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم ضرار کو اپنی تلوارون سے پس لے لیا ضرار کو تلوارون نے ہر طرف سے اور پہونچے اُنپر وار تلوار کے سو کئی پس
مارا اُنھون نے جو وہ وار تلوار کے مگر وہ کارگر نہین ہوئے تھے بسبب سلکے کہ چاہا اللہ تعالی نے نجات ضرار کی پس جب دیکھا بطریق نے
یہ حال تھا وہ اور کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم اُنکی زبان کو پس جب سنا یہ قیس رحمہ اللہ نے یہ کلام کہا اُنھون نے اپنے بیٹے سے جو ایک سو کی جماعت
مین تھے کہ قسم ہے خدا کی پہونچونگا مین اس لعین کو کہ جگہ پکڑے وہ کسی مرد پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس آگئے

پڑھے یوقنا اور روئے یہانتک اور کہا کہ اے بادشاہ یہ بات بہتر نہیں ہے بلکہ اسے مناسب چھوڑ دینا اسکا ہے کہ اسکا حال یہی ہے اگر
زندہ رہیگا جوان کل کی صبح تک ہونگا لینگے ہم اسکو شہر کے دروازہ پر اور اسکی گردن ماریںگے ہم روبرو لوگوں کے پس آرام حاصل کرینگے
اس امر سے دل ہمارے کہ اسواسطے کہ انکے دلوں پر وہ امر ہے جو بیان نہیں ہو سکتا ہے بسبب مارڈالنے اسکے ان … انکے بیران اور بطریقان
کو علاوہ برین ہم بھیجینگے خبر عرب کو پس پڑینگے سستی میں اور ڈالینگے ہم لوگوں کو اس معاملہ سے اور نہیں چاہا تھا یوقنا نے اس کلام سے مگر نجات
ضرار بن الازور کی اسوقت میں اور کہا تھا یوقنا نے کہ جب گذر جائیگی یہ بات ٹوٹ جائیگا غصہ قوم کا انسے … نے بیان کیا کہ
بہتر جانا بادشاہ نے یوقنا کی رائے کو اور کہا اسنے یوقنا اور انکے بیٹے سے کہ لو تم دونوں اس شخص کو اپنے پاس اور … بہتر ہو سکو
پس لیا یوقنا اور انکے بیٹے نے ضرار بن الازور کو اور لائے وہ دونوں انکو اپنے گھر میں پس … کیا انکے بدن کو اور دیکھا انھوں نے زخم تلوار کا کہ نہیں
کاٹا تھا کسی رگ اور پٹھے کو بسبب لطف اور مہربانی اللہ تعالی کے انکے حال پر پس … یوقنا اور انکے بیٹے نے … اور ڈالا انپر
دوا کو اور کھانا کھلایا اور پانی پلایا انکو … ضرار … انکو اور نہیں جانتے تھے کہ یوقنا نے برائی اور بلا ڈالی ہے … انپر
بلکہ وہ جانتے تھے کہ یوقنا مرتد ہو گئے ہیں پس کہا ضرار نے کہ اگر تم دونوں کافر ہو پس بتحقیق اللہ تعالی نے … کیا ہے تمکو یہ سو اسواسطے
تاکہ علاج کیا تمنے اس چیز کا جو رنج دیتی تھی … اور اگر تم دونوں مسلمان ہو پس خوشحالی و مبارکی ہو تمکو اور شاید کہ اللہ تعالی جمع
کرے میری پریشانی کو ساتھ ایک ضعیفہ بزرگ کے جو ہمارے … تھی انسے آواز نالہ اور رونے کی اور دعا کرتی تھیں وہ دن رات
حالانکہ وہ جانتی تھیں میرے انداز اور پیش آنے … باقی مانند کان انکے دوستوں کے ہیں … میری بہن میں ہمارے
لشکر میں بتحقیق پوشیدہ ہے حال میرا انپر پس اگر ممکن ہو تمسے تو پہونچاؤ تم میری بہن کو سلام اور آگاہ کرو تم انکو میری جگہ اور حال سے اور کیونکر
ہو سکتا ہے کفار سے کلام میرا پس بہن میری آگاہ کرینگی میری ماں کو اور لکھینگی وہ حال میرا انکو اور کہا کہ لکھو تم میری طرف
سے میری بہن کو پھر لکھا انکو اور پڑھے انھوں نے یہ اشعار

اشعار

الا ایها الشخصان بالله بلغا آگاہ ہو اے دو شخص واسطے اللہ کے پہونچاؤ تم دونوں	**سلامی الی اطلال مکة والحجر** میرے سلام کو بجانب آثار اور تودہ ہاے مکہ اور حجر اللہ کے
ولقیتما ما عشتما الف نعمة اور ملو تم دونوں جبتک زندہ رہو تم ہزار نعمت کو	**بعز واقبال یدوم مع النعم** ساتھ بزرگی اور اقبال کے ہمیشہ رہے وہ اقبال ساتھ نعمتوں کے
ولا ضاع عند الله ما تصنعانه اور نہیں رائیگان ہوا نزدیک اللہ کے جو کچھ کیا ہے تم دونوں نے نیکی سے	**فقد خف عنی ما وجدت من الالم** پس تحقیق سبک ہو گئی اور جاتی رہی مجھسے وہ چیز جو پایا تھا میں نے سختی و الم
بفعلکما لی نلت خیرا ورحمة بسبب نیکی کرنے تم دونوں کے میرے ساتھ پہونچا میں بہتری بعد آرام اور مہربانی کو	**کذالک فعل الخیر بین الوری یجری** اسیطرح کار نیک درمیان خلایق کے جاری اور یادگار رہتا ہے
وبالی وبیت الله سوی … دائما … اور آرزو جو مجھکو ہے واللہ … میرا ہی دل نہیں ہے وہ آرزو مگر … سے	**ترکت عجوزا فی المهامة والقفر** کہ چھوڑا تھا میں نے ایک ضعیفہ کو بیچ بیابان اور زمین بے آب و گیاہ کے

ضعیف حیل لیس فیہا جلادۃ

سست پائے ضعیف ہین وہ تدبیر کی نہین ہے اُنمین مضبوطی

علی الشیح والقیصوم والعشب والزہر

اور پر شیح اور قیصوم اور عشب اور زہر کے

واطعمہا من صید کفی ارانبا

اور کھلاتا تھا مین انکو اپنے ہاتھ کے شکار سے خرگوش

مع البقر الوحش والمقیمات فی البر

ساتھ گاؤ دشتی اور رہنے والے دشت کے

وانی اردت اللہ لا شئی غیرہ

اور مین نے چاہا تھا اللہ کو نہ کسی چیز کو سوائے اُسکے

لعلی انال الفوز فی موقف الحشر

شاید کہ پہنچون مین رستگاری کو بیچ کھڑے ہونیکی جگہ حشر کے

کذلک اخی جاہدت کل کافر

اسی طرح میرے بھائی مین نے جہاد کیا ہر کافر پر

الا یا اخی مالی علی البین من صبر

آگاہ ہو اے میرے بھائی نہین ہے مجکو جدائی پر صبر

اذا سافر الانسان من ارض اہلہ

جب سفر کرتا ہے آدمی اپنے گھروالوں کی زمین سے

وقولا غریب مات فی قبضۃ الکفر

اور کہو تم غریب بیکس مرگیا بیچ اختیار کافرون کے

الا یا حمامات الاراک تحملی

آگاہ ہو اے کبوتران سبزہ شورہ زار کے اٹھاؤ اور لیجاؤ تم

الی عسکر الاسلام والسادۃ الغر

طرف لشکر اسلام اور ریگستان بزرگ کے

علی نائبات الحادثات التی تجری

اور مصیبتون وقایع کے جو آئی اور جاری ہوتی ہین

ولکنت لہا رکنا ادوم رضاءہا

اور تھا مین انکے واسطے خادم اور کارکن چاہتا تھا مین انکی رضا

من الوحش والیربوع والضب العفر

دشتی اور وحش صحرائی اور سوسمار اور گوشت خشک کیا ہوا

واحمی حملہا ان تقام فلم یزل

اور نگاہ رکھتا تھا مین انکی نگاہ رکھنے کی جگہ کو اگر کھڑی

وجاہدت فی جیش الملاعین بالسمر

اور جہاد اور کوشش کیا مین نے بیچ لشکر ملعونون کے ساتھ

فمن خاف یوم الحشر ارضی الٰہہ

پس جو شخص ڈریگا قیامت کے دن کو راضی کریگا وہ اپنے پروردگار کو

وما برحت فی الطعن فی الکر والفر

اور نہین جدا ہوئی مین نیزہ بازی مین بیچ حملے اور بھاگنے کے

الا یا اخی ہذا الفراق فمن لنا

آگاہ ہو اے بھائی میرے اس جدائی کو پس کون شخص ہے واسطے

فاما ہلاک او رجوع الی الدہر

پس یا ہلاکی ہوتی ہے یا پھرنا بجانب انقلاب زمانہ کے

جریح طریح بالسیوف مقطع

خستہ اور افتادہ ساتھ تلوارون کے کاٹا گیا

رسالۃ صب لا یفیق من السکر

پیام ایسے عاشق کا جو نہین آتا ہے ہوش مین بیہوشی سے

وقولی ضرار فی القیود مکبل

اور کہو تو کہ ضرار بیچ بیڑیون کے قیدی ہے

معودۃ سکنی القفار رفیقتہ

عادت رکھنے والی ہین بیچ سکونت ریگستان کی اور آبگیاہ کی قیام کرنے والی ہین

واکرمہا جہدی وان سنی فقری

اور زیر گداشت کرتا تھا مین بقدر اپنی کوشش کے اگرچہ لاحق تھی مجکو تنگی

مع الظبی والغزلان والنبق بعدہ

ساتھ آہو اور بچگان آہو اور نبق بعد اسکے

لہا ناصر فی موقف الشر والضر

تھا مین مددگار انکا بیچ جگہ ٹھہرنے بدی اور تنگی کے

وارضیت خیر الخلق اعنی محمدا

اور راضی کیا مین نے بہتر خلایق یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

وقاتل ابناء الصلیب ذوی الکفر

اور قتل کریگا ابنائے صلیب کافرون کو

تقول وقد حان الفراق بجنبہ

کہتی تھی وہ کہ بتحقیق نزدیک ہوئی جدائی اپنے وقت سے

بحسن رجوع قادم منک بالبشر

اچھے پھرنے والے آنے والے تمہارے پاس سے ساتھ خوشخبری کے

الا بلغا عنی اخیہا تحیۃ

آگاہ ہو پہونچاؤ تم دونون انکے بھائی کی طرف سے دعا کو

علی نصرۃ الاسلام والطاہر الطہر

اور پہونچا دہی اسلام اور پاک سب پاکون کے

حمائم نجد بلغی قول شائق

اے کبوترزمین بلند کے پہونچا تو پیام آرزومند کا

بعید عن الاوطان فی بلد وعر

دور ہین وطن سے بیچ جگہ دشوار کے

حمائم نجد اسمعی قول مغرد
اے کبوتر زمین بلند کے سن تو پیام تمہارے مسکین کا
بان دموعی کالسحاب وکالمطر
اسلیے کہ آنسو میرے جاری ہین مانند باران اور مینہ کے
حمائم نجد ان اتیت خیامنا
اے کبوتر زمین بلند کے اگر آوے تو ہمارے خیمون مین
لعلة بین الجوانح والصدر
اسکو بیماری ہی درمیان استخوانہاے پسلی اور سینہ کے
وفی خده خال محبة مدامع
اور اسکے رخسار پر ایک تل تھا جسکو شمار دیا آنکھون نے
فوافاة ابنا اللیام علے غدر
پس پہونچگئے ہین لوگ کس اور بیوفائی کے
الا یا حمامات الحطیم وزمزم
آگاہ ہو اے کبوتر حطیم اور زمزم کے
بقبر غریب لا یزار من السکر
واسطے قبر بیکس کے کہ نہین زیارت کیجاتی ہی

غریب کئیب فی ذلة الاسر
دور از وطن ایسا کہ نزدیک ہے بیچ خواری قید کے
حمائم نجد غردی عند موطنی
اے کبوتر زمین بلند کے خوش آوازی کر بعد پہنچنے کے
فقولی کذاک الدہر عسر علی یسر
پس کہہ تو اسی طرح رہیگا زمانہ دشوار ہی او پر آسانی کے
کمن عدا العمر عشر وسبعة
واسطے اسکے شمار عمر کی اٹھارہ برس ہے
علے فقد اوطان وکسر بلا جبر
اوپر جدائی اور دوری گھرون اور خستگی ہی
الا فاوفنانی بارک اللہ فیکما
آگاہ ہو پہنچا پیام دونون کو بحالت سوزش کہ برکت دے
الا فاخبری امی ولی علی امری
خبر دے تو میرے مان کو اور مطلع کر تو میرے حال پر

وان سالت عنی الاحبة فاخبری
اور اگر پوچھین میرے حال کو تجھسے دوستان تو کہہ
وقولی ضرار قد یحن الی الوکر
اور کہہ ضرار نالہ و زاری کرتا ہی بیچ آشیانہ قید کے
وقولی لہم ان الاسیر بحرقة
اور کہہ تو انسے کہ تحقیق قیدی بیچ گرمی جگر کے
ولا واحدة عن الحساب بلا فکر
وقت حساب کرنے کے بدون فکر کے
سقته سارابعی الجمال وتبرعا
الا وکتبا ہذا الغریب علی قبری
اور لکھو تم دونون کہ یہ مسافر اور بیکس ہی میری قبر پر
عسی تسمح الایام عنہما بزورة
شاید کہ موافقت کرے زمانہ انکو ساتھ

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب لکھا یوقنا نے ضرار کے اشعار کو ختم کیا انھون نے
خط کو اور سپرد کیا خط ایک شخص کو معاہدین میں سے جسپر وہ اعتماد رکھتے تھے پہونچا دینے خط کو
بجانب مسلمانون کے واقدی رحمہ اللہ نے جابر بن عمران الدوسی سے اور انھون نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہی کہا ابی ہریرہ نے کہ تھا
مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین اور ہم لوگ اُس دن مین تھے جسکا نام بلاط تھا کہ اُسی وقت آئے معین بن
اوس قبیلہ مخزوم سے اور چھوڑا اور مقرر کیا تھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے مقدمہ لشکر پر پس لائے وہ ایک مرد رومی کو
اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ لو تم اُس شخص کو کہ وہ اپنے تئین ایلچی بیان کرتا ہی پس پوچھا اُس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے پس کہا اُسنے کہ
مین ایلچی ہون میرے پاس ایک خط ہی تمہارے نام کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کسکی طرف سے ہی اُسنے کہا کہ تمہارے ایک قیدی
کی طرف سے ہی جو انطاکیہ مین ہین اور نام انکا ضرار بن الازور ہی پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس روئے مسلمان
اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس آئین وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُسنے کہ یا امین الامة سناؤ تم مجکو شعر میرے بھائی کے پس سنایا
پڑھکر خولہ کو بعض اشعار اور نہین تمام کیا اسکو پس انا للہ پڑھا خولہ نے اور کہا لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم واللہ لآخذن
ثارہ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یاد کر لیا لوگون نے اشعار ضرار کے اور دست بدست پھرایا ان اشعار

کو لوگون مین اور سب سے زیادہ غمگین اُنمین خالد رضی اللہ عنہ تھے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا
ہی کہ اہل حازم اور راذندان اور رعم اور رارتاج اور سوائے اُنکے اور مقامات کے قلعون کو مسلمانون نے از روے صلح
فتح کیا اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلتے تھے مع مسلمانون کے تا اینکہ پہونچے اُنکو بیکر لوہے کے پل
تک اور پہونچی خبر ہرقل کو پس قرار پکڑا خوف نے ہرقل کے دل مین اور حکم کیا اُسنے اپنے بطارقہ کو واسطے آمادگی
لڑائی عرب کے اور کھڑے کرنے اپنے خیمے کے قریب پل لوہے کے اور کھڑا کیا ملوک نے اپنے خیمون کو اور کھولدیا
بادشاہ نے خزانہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا ہتھیارون کو اپنے لوگون اور لشکرون پر اور خلعت دیا یوقنا
کو اور کہا اُسسے کہ ای دمشق حاکم کیا مین نے تمکو اپنے اس سب لشکر پر پس بند و بست کرو تم اُسکا پھر سپرد کی اُسنے یوقنا
کو ایک صلیب کہ جو قسون کے کنیسہ مین تھی اور وہ نہین ظاہر کرتے تھے اُسکو مگر بڑے دن مین اور کہا اُسنے کہ ای دمشق
اپنے آگے کرو تم اس صلیب کو اور اعتماد کرو تم اُسپر پس وہ مدد دیگی تمکو پس لیا اُسکو یوقنا نے اور سپرد کیا اپنے بیٹے کو اور
حکم کیا اُسکے اُٹھانے کا سامنے اپنے پھر ہرقل نے سب خلعت دیا یوقنا کو سوار ہوا وہ اُسی وقت بجانب کنیسہ قسیسین کے
اور سوار ہوے اُسکے ساتھ ملوک اور بطارقہ اور حجاب اور راہب تا اینکہ پڑھی اُنھون نے نماز مدد کی پس جب پڑھ چکے
وہ نماز اور بیٹھا بادشاہ اور گرد ہوے اُسکے حجاب حکم کیا اُسنے اپنے سامنے لانے کا سامنے مقیدین اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاکہ قربانی اُنکی کرے پس اوسنے دیا یوقنا نے اُسکے ہاتھ کو اور کہا کہ ای بادشاہ نہین حکومت اور
تصرف دیا تجکو اللہ تعالی نے بندون اور شہرون پر مگر اس سبب سے کہ معلوم کیا اللہ تعالی نے تیرا حال کو کہ حلم اور بردباری تیری اٹھا دیگی
اس بوجھ کو اور حکیم دیسورقوس نے کہا ہی کہ عقل بالیقین زبان بزرگی ہی اور عقل آنکھ ہے اور بزرگی موتا ہی اسواسطے کہ عقل عزت ہی
جسمون کی اور چراغ ہی خلایق کی اور جان تو ای بادشاہ اس امر کو کہ قصد کیا ہی عرب نے ساتھ اپنے لشکر اور سامان کے اور ضرر سے
اُنسے لڑنا ہی اور ہم نہین جانتے ہین کہ غالب کسکے لیے ہی پس اگر مار ڈالیگا تو ان عرب کو اور پھر جاویگا کوئی شخص ہم مین کا عرب کے ہاتھون
مین تو وہ نہ باقی رکھینگے ہمکو اور تیرے ہی چھوڑ دینا اُنکا اُنکے حال پر بہتر ہے کہ دیکھین ہم کس طرح عرب کو رجوع کرتا ہی کام ہمارا پس اگر گرفتار
ہو جاویگا کوئی شخص ہمارا پیان بادشاہ سے تو معاوضہ کرینگے ہم اُنسے اور ہوا اوسنے کہا کہ ای بادشاہ یہ دمشق اپنے قول مین پس کلام
کیا اور کہا ایک بطریق نے کہ ای بادشاہ حکم کر تو قیدیون کے لانے کا اس کنیسہ مین اسواسطے کہ یہ کنیسہ قسیسون کا اچھا ہی اور پھر ای عورتو
اور لڑکیون سے اور پیش کر تو اُنسے سوال نصرانی ہونے کا اسواسطے کہ جب وہ دیکھینگے ہماری عورتون اور لڑکیون کی خوبصورتی اور اُنکی بوے
خوش شاید کہ جھکین دل اُنکے بجانب دنیا اور اُسکی زینت اور آسایش کے اور پھرین وہ ہمارے دین کی طرف اور ہووے یہ امر
باعث ضعف اور سستی مسلمانون کا پس حکم کیا بادشاہ نے اُنکے لانے کا پس جب لائے گئے وہ کنیسہ مین بلند کیا قسون نے آوازون
کو ساتھ پڑھنے انجیل کے اور دھونی کی خوشبودار چیزون کی اور ظاہر کیا اپنے تکلفات اور آرایش کو پس بلند کیا مسلمانون نے
اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پر اور کہا اُنھون نے کذب العادلون باللہ وضلوا ضلالاً بعیداً

دخسر واخسر انا ہمینا ما اتخذ اللہ من ولد وما کان معہ من الہ اور تھے صحابہ مین ایک مرد فصحاے یمن اور انکے علما سے جو جانتے تھے
کتب حمیریہ کو اور آگاہ تھے گذری ہوئی کتابون سے اور نام انکا رفاعہ بن زہیر تھا کہتے تھے وہ شعر کو اور آراستہ کرتے تھے کلام کو اور انھون
نے جب دیکھا کنیسہ اور اُسکے کافرون کو اور دیکھا انکو کہ نزر گذاشت کرتے ہین وہ صلیبان کی اور سجدہ کرتے ہین تصویرون کا
کہا انھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذب حزب الشیطان ولا الہ الا الرحمن الذی
لیس فی عدد محسوب وانہ فرد لا الی شی منسوب لیس لہ ضد ولا ند لا قد ولا حد اوجد الموجودات وصور المصنوعات
وخلق المخلوقات ودبر امر الکائنات اول لا افتتاح لوجودہ وآخر لا عدم لشہودہ لا یموت ولا یفنی ولا یزول ولا یبلے لا اخر یکن
لہ ولا وزیر ولا صاحبۃ ولا مشیر لیس کمثلہ شیٔ وہو السمیع البصیر راوی نے بیان کیا ہی کہ جنبش مین آیا کنیسہ اُنکے قول
سے اور جھکے راہب لوگ ساتھ اپنے عصاؤن کے اُنکی طرف پس اشارہ کیا بادشاہ کے دربانون نے راہبون
کی طرف کہ چھوڑ دو اُس شخص کو اُسکے حال پر پس جدا ہوئے راہب اُنسے پس کہا ہرقل نے رفاعہ بن زہیر سے کہ ای برادر
عربی تمھارا کیا نام ہی رفاعہ نے کہا کہ ای بادشاہ تو میرے نام سے کیا چاہتا ہی حالانکہ مین تمھاری جنس سے نہین ہون
جو مجھسے تم پوچھوگے پس کہا بطریق نے کہ ای بادشاہ یہ شخص سچ کہتا ہی کہ یہ تمھاری جنس سے نہین ہی اور نہ وہ علم و مسائل حکمت
سے آگاہ ہی کہ پوچھین ہم اُس سے بلکہ وہ بدوی ہی کہ نہین جانتا ہی مگر سکونت جنگلون اور صحبت بدوون کی اور حکمت ہمارے
شہرون مین ظاہر ہی اور ہمارے حکما مین مشہور ہوئی ہی جوش مارا حکمت نے یونانیون سے اور سمجھ لیا ہی اُسکو سریانیون کے
سینون نے پس کہان ہی اہل عرب مین حکمت اور علوم جو پہونچا دین اور پڑھین اُسکو آپسمین اس واسطے کہ بزرگیان سب
ہمارے عالمون مین ہین اور عدالت ہمارے بادشاہون مین ہی ہماری قوم سے اسکندر اور بطلیموس اور ارمول
اور جرجیس اور ارسطاطالیس اور فیثاغورس تو چندی جسنے انطاکیہ کو بنایا تھا اور ارسیون جو نبی اور بادشاہ
تھے اور طاطاغورس اور اُسنے بنایا تھا رہا اور منبج کو اور ساطینس اور یہ شخص کاہن تھا اور خبر دی تھی اُسنے بادشاہ
عہد کو کہ پیدا کیا جاویگا اُسکے واسطے ایک لڑکا جو کلام کریگا اپنے پروردگار سے اور اُسکے واسطے ایک حال اور امر
بزرگ ہوگا اور ہلاک کیا جاویگا اُسکے ہاتھون پر فیلاطون یعنے فرعون اور سنافیطلش حکیم اور معنی اس لفظ کے
دریاے علوم ہین اور ہماری قوم سے ارمینو تھا جسنے بنایا تھا روئیہ کبری اور اُسی کے نام پر اُسکا نام رکھا گیا اور ہمین لوگون سے
تھا سیطاینوس اور وہی بنانے والا اُس پہلی کتاب کا ہی جسمین صورتین زمین کی مع اُسکے پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور
جانورون کے ہین اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کا حال مع اُنکی رنگتون کے اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کی
معدنیات سونا اور چاندی اور جواہرات کو اور شمار کیا ہی اُسی نے سب زمین کی نہرون کو اُنکے نامون سے اور اسی طرح
بیان کیا ہی اُسنے زمین کے پہاڑون اور جنگلون اور گھاٹیون اور آبادیون اور اُسکے عجائبات کو واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ نہین کہا بطریق نے اس کلام کو سامنے ہرقل بادشاہ کے مگر بطور طعن اور طنز کے عرب پر تاکہ سُنے جبلہ بن الایہم اس کلام کو

اُس مقام مین موجود تھا اور سبب عداوت کا اُس بطریق اور جبلہ کے بیچ مین یہ تھا کہ بطریق نے ایک بُرا دیر بنایا تھا اور ہر سال
مین اُسکے واسطے ایک میلہ مقرر کیا تھا کہ آتے تھے رومی ہر جگہ سے ساتھ نذرون اور مالون اور جانورون اور موم کے اور یہ سبب
رسم بطریق کے تھا پس دی ہرقل نے وہ زمین جبلہ کو پس غالب ہو گیا جبلہ دیر پر اور بنایا اُسنے گرد اُسکے ایک شہر اور اپنے نام
پر اُسکا نام رکھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا رفاعہ بن زہیر نے قول بطریق کا ہنسے وہ اُسکے کلام سے اور کہا
کہ اے بترک بہ تحقیق تعریف کی تو نے ایسی قوم کی کہ اُنکے واسطے کوئی راہ بزرگی کی نہین ہے اور نہ کوئی اُنمین فاضل اور بزرگ
ہے اور ہم مین سے کوئی اُنمین سے ایسا اللہ بزرگ کی توحید کا قائل ہوا ہے جسکا مثل اور مانند نہین ہے اور نہین ہے بزرگی مگر واسطے ولد
اسمعیل بن خلیل کے جنکے واسطے بیت الحرام اور زمزم اور مقام اور مشعر الحرام ہے اور انھین سے تبابعہ اور اقیال اور حماۃ
اور انسال ہین جو مالک ہوئے زمین کے طول اور عرض مین اُنھین سے ملک الصعب ذو مراثد اسکندر اول تھے جو مالک
ہوئے تھے دنیا کے اور گئے تھے ظلمات مین اور داخل ہوئے تھے اُنکی اطاعت مین زمین کے لوگ اور پہونچے تھے جا طلوع اور
غروب آفتاب تک اور ذلیل اور خوار کیا تھا اُنھون نے زمین کے ملوک کو اور کیا تھا اپنے واسطے اُنکو مددگار اور لشکر اللہ تعالی نے اُنکا
نام ذوالقرنین رکھا تھا اور انھین سے شداد بن عاد اور شدید بن عاد اور ذو المنار اور لقمان بن عاد اور ہداد اور عمرو ذو الاذعار
اور ہدہاد بن سکسک اور ہازیل بن عیان اور یہ شخص کلام حکمت کا کہتے تھے اور ہم مین سے سبا بن یشجب اور وہ پہلے پہننے والے
تاج کے ہم مین تھے پھر والی ہوئے بعد اُنکے حمیر بیٹے اُنکے پھر بعد اُنکے تبع ہوئے اور وہ بھی پہننے والے تاج کے تھے پھر مالک
بن حمیر بیٹے عاد بن حمیر ہوئے پھر ہم مین سے نبی اللہ حنظلہ بن صفوان نبی اہل الرس ہوئے پھر ہم مین سے نفیلہ بن عبد المدان بن
خشرم پانسو برس زندہ رہے اور انھین نے بنایا تھا قلعہ سنے مضبوط اور نکالا تھا اُنھون نے خزانون کو اور تابع کیا
تھا لشکرون کو اور وارث کیا تھا اللہ تعالی نے اُنکو نبی حنظلہ بن صفوان کے علم کا اور ختم کیا اللہ نے ہماری بزرگی کو
اور بلند کیا ہمارا مرتبہ جس وقت کہ کیا اُسنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم مین سے پس ہم لوگ رئیس ہین اور تم غلام ہو
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجکو روایت پہونچی ہے کہ یہ شخص رفاعہ بن زہیر بن یاد بن عبیدہ بن سریۃ الجرہمی جاننے والے
تھے عرب کے نسبون اور اُنکے حالات اور اُنکے بادشاہون کو اور پڑھا تھا اُنھون نے کتب ہود اور صالح اور حنظلہ علیہم السلام
کو پس جب کلام کیا اُنھون نے سامنے فلیطلس بیٹے ہرقل بادشاہ کے ان کلمات سے ارادہ کیا بترک نے اس امر کا کہ عاجز کرے اُنکو
کسی سوال مین پس کہا بترک نے کہ ساتھ ہمت بلند اور طبائع پاک کے پہونچتے ہین دل بجانب ہوا سے خوش اور نرم اس عقل
روحانی کے اور پہونچتی ہین بجانب ترقی مقام ملکوت روشنی اُن صورتون کی جو آنکھون سے پوشیدہ ہین وہ آنکھین جو گھیرنے والی
ہین جلوہ کی اور پہونچتے ہین بجانب تقی ایسی یا صفات عقلیہ کے جو صاف ہین پلیدی و نجاست سے اور بجا نہ گنہگار اور خیالات باطلیہ کے
بسبب صاف اور روشن ہو جانے اُن عادات کے جو محیط با فکار ہین موجود تھا ے جسمانیہ سے پس بحالت حاصل ہونے روشنی اور صفائی
اور جدا ہونے تیرگی کے ایسی زندگانی ابدی ارواح کو حاصل ہوتی ہے جسمین کوئی نقصان اور نیستی نہین لاحق ہوتی ہے پس اسوقت

ملجاتا ہی ایک عنصر دوسرے سے اور لے لیتی ہی روشنی روشنی کو اور نیچے بیٹھ جاتی ہی تیرگی اور ملجاتی ہی تیرگی مین پس رفاعہ بن زہیر رحمہ اللہ
نے کہا کہ ای قیس نہین جواب کو پہونچا تو اپنے اِس کلام مین قیس نے کہا کیونکر ہی یہ بات رفاعہ نے کہا کہ کیونکر میل کرینگے دل بجانب
علام الغیوب کے درآنحالیکہ چھپائی گئی ہی اُنسے راہ پہونچانے والی اور کیونکر رہائی پاویگی اور جدا ہوگی روشنی تاریکی سے بدون پاک
ہونے کے کفر سے اور کیونکر پاوینگے افکار شکل بھیدون پوشیدہ کو درانحالیکہ وہ افکار پردۂ غفلت مین ہین جبکہ پہونچتی ہین چیزین
اپنے پہونچنے کی جگہون تک اور نزدیک ہوتی ہین ہمتین اپنے مقر اور مسکن تک اور پھرتی ہی فکر اپنے عناصر تک اور پھرتی ہین چیزین
جنبش دینے والی زیرکی اور دانائی کی اپنے مسکنون تک اور پہونچتے ہین اذہان بلند اپنی جگہون تک اور جدا ہوتے
ہین اشکال سے بسبب تاثیر خواہش کے اُنمین اور راہ ڈھونڈھی کرتی ہین اپنی صورتون پر گرنا اپنے عناصر سے پھر کہا
رفاعہ نے کہ ای تبرک یہ کلام آن عرب کا ہی کہ کہان کیا تھا تو نے کہ حکمت اُنکے اخلاق سے نہین ہی اور اُنکی بازارون مین نہین
بیچی جاتی ہی اور تھا ایک بادشاہ ملوک یمن سے جسکا نام سیف بن ذی یزن تھا کہ اُسنے خوشخبری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
دی تھی سات سو برس قبل اُنکے ظہور کے اور وہ کلام کرتا تھا ساتھ مشکلات علوم کے اور اچھی طرح سے نثر اور نظم کو قافیہ دار کرتا
تھا کلام کیا ہی اُسنے اپنی زبان پر ساتھ حکمتون اور شکر نعمت کے اور منجملہ اُسکے جو کچھ کہا ہی ایک فصیح نے ہمارے فصحا سے جسکا نام
قس بن ساعدۃ الایادی تھا اُنکے اشعار ہین واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہی
کہا عبد اللہ نے کہ کہا مین نے رفاعہ بن زہیر سے جب چھوٹے وہ روم کی قید سے کہ ای چچا کیونکر سمجھا تھا تبرک تمہارے قول کو
اور تم اُسکے کلام کو رفاعہ نے کہا کہ ای میرے بیٹے نہین دیکھا مین نے زیادہ فصیح ملعونون سے کلام عربی مین اور پوچھا تھا مین نے اس حال کو
یوقنا سے پس کہا یوقنا نے کہ آیا نہین جانتے ہو تم کہ ملک بادشاہان روم اور بطارقہ کا نہین قائم اور پایدار رہتا ہی مگر اُس حال مین کہ
کلام کرین وہ ساتھ زبان عرب کے اسواسطے کہ وہ قریب ہین عرب سے حجاز مین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بیان کی رفاعہ نے
مسلمانون سے کیفیت اپنے مناظرے کی تبرک سے تو لکھ لیا تھا اُسکو اکثر لوگون نے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ
بن زہیر کے ایک بیٹے تھے جو اُنکے ساتھ ساتھ گئے تھے اور دل اُنکا میل کرتا تھا بجانب کفر کے اور باپ اُنکے دعا کرتے تھے اُنکے
واسطے اور جب داخل ہوے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسون کے کنیسہ مین اور مشغول ہوے رفاعہ ساتھ تبرک
کے مناظرے مین متوجہ ہوے بیٹے اُنکے عامر درانحالیکہ وہ تیز نظر سے دیکھتے تھے بجانب کنیسہ اور اُسکی آرایش اور تکلفات
اور تصویرون اور صلیبان کے اور بتامل دیکھتے تھے وہ رومیون کی عورتون اور اُنکے لباس اور خوبصورتی کو پس اُسی وقت
فریب کیا اُنکے ساتھ شیطان نے پس دوڑے وہ بجانب بوسہ دہی صلیبان اور تصویرون کے اور اختیار کیا شرک کو ساتھ اللہ پاک کے
پس جب دیکھا اُنکی طرف اُنکے باپ رفاعہ نے روئے وہ اور کہا کہ سختی ہو تجھپر آیا کافر ہو گیا تو بعد ایمان کے سختی ہو تجھپر دور کیا گیا تو
درواز رحمان سے سختی ہو تجھپر آیا کفر کیا تو نے ساتھ بادشاہ عوض لینے والے کے ای پر اندے گئے قدرت کے ای دور کئے گئے حضوری
کے ای سختی ہو تجھپر کیونکر ناسپاسی کی تو نے ساتھ صاحب قدرت کے قسم ہی خدا کی کہ غمگین ہونگا مین تجھپر تیری جدائی سے دنیا مین دنیا کا جھوٹا

ضرور ہی اور ہوگا غم یہ اپنی جدائی سے مگر عالم آخرت مین جبکہ چلیگا تو ایک راہ مین اور مین ایک راہ مین جبکہ تو جائیگا شیطان
کے گھر کی طرف اور اُٹھایا جائیگا تو ان راہبون اور رقسون کے ساتھ اور ہوگا تو جہنم مین طبقے آگ مین اور مین جاونگا ساتھ امت
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے گھر مین جسمین ازواج او نعمتین باقی ہونگی ای بیٹے نہ طلب کر تو زندگانی دنیا کو ای بیٹے نہ
اختیار کر عالم آخرت پر خواہش نفس کو جو نیست ہونے والی ہی افسوس ہوگا مجھپر میری ندامت کا تیرے کام سے جبکہ
ٹھہریگا تو سامنے ذات بزرگ و مالک کے ای بیٹے میرے تحقیق تو نے رسوا کیا اپنے باپ کو بڑھاپے کر جبکہ کفر کیا تو نے ساتھ
جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے ای بیٹے میرے تحقیق زیان کار ہوئی امید میری تیرے باب مین ای بیٹے میرے کیونکر خوش ہوا دل تیرا
دوری محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ ایسے ہین کہ کل کے روز لوگ اُنسے شفاعت طلب کرینگے پھر پڑھے اُنھون نے
اشعار پند و نصیحت کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ کے بیٹے نے اُنسے کہا کہ تحقیق ای باپ ڈالا گیا ہی پردہ اور
بند کیا گیا ہی دروازہ راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم کیا بطریق نے چھوڑ دینے رفاعہ کے بیٹے کا قید سے اور اُنکے نہلانے کا ساتھ عود کے
اور گرد ہوے قس اور شماسہ اور رہبان و پہنائی گئین اُنکو خلعتین بطارقہ اور ملوک کی طرف آور نصرانی کیا اُنکو اور دیا بادشاہ
نے ایک گھوڑا خاص اپنی سواری کا اور دی ایک عورت جوان اُنکو اور کر دیا اُنکو سردار سپاہ جبلہ بن الایہم الغسانی مین پس
کہا بطریق نے صحابہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ای عرب کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ پھرو تم
ہمارے دین کی طرف جیسا کہ تمہارے ساتھی نے کیا ہی درحالیکہ حاصل کروگے تم تمتع دنیا اور رضامندی ہرقل بادشاہ
کو پس کہا صحابہ نے کہ باز رکھا ہی ہمکو اس امر سے صحت اور حقیقت ہمارے دین اور پایداری ہمارے یقین نے اور ہم
لوگ ان لوگون مین نہین ہین کہ ایمان کو کفر سے بدل ڈالین اگرچہ مار ڈالے جاوین ہم تلوارون سے بحالت صبر کے پس کہا بطریق
نے کہ دور کیا ہی تمکو مسیح نے اپنے دروازے اور درگاہ سے پس کہا رفاعہ بن ہبیرہ نے کہ اللہ تعالی اس امر کو خوب جانتا ہی کہ
ہم مین اور تم مین سے کون راندا گیا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ مسیح علیہ السلام بری ہین تمسے اور تم اُنکے دشمن ہو اور اُنپر جھوٹی تہمت
کرتے ہو اور وہ دشمن ہونگے تمہارے میدان قیامت مین سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے اسواسطے کہ مسیح بزرگ اور جوانمرد
بندے ہین اور بھیجا تھا اللہ تعالے نے اُنکو تمہارے پاس پس مخالفت کی تمنے اُنکی اور بدل ڈالا تمنے اُنکی شریعت کو اور نہین
سمجھے تم اُس چیز کو جو وہ تمہارے پاس لے کر آئے تھے اور ہمارے نزدیک تم گمراہ ہو بسبب اپنے جہل کے اور ظلم کرتے ہو تم مسیح پر بسبب
کہنے تمہارے برخلاف واقع کے اُنپر اسواسطے کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی والکافرون ہم الظالمون پس کہا ہرقل نے رفاعہ سے کہ کم
کرو تم بات چیت کو ای شیخ اسواسطے کہ اللہ تعالی خوب آگاہ اور دانا ہی اپنے بندون کے حال سے اور کلام بہت ہی اور نہین دوست
رکھتے ہین ہم تمکو اور نہ تم ہمکو پھر کہا ہرقل نے کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہی کہ تمہارے خلیفہ اور سردار کا لباس پیوند لگا ہوا ہی حالانکہ پہونچا ہی
اُنکے پاس ہمارا مال اور خزانہ اُس قدر جسکا بیان نہین ہو سکتا ہی پس کس چیز نے باز رکھا ہی اُنکو اس امر سے کہ وہ ساتھ
تکلفات اور لباس شاہانہ کے رہین رفاعہ بن ہبیرہ نے کہا کہ باز رکھا ہی اُنکو اس امر سے خوف خدا اور عالم آخرت نے پس کہا ہرقل نے

کہ اُنکے دارالامارۃ کا حال کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ وہ پتھر سے بنایا گیا ہی ہرقل نے کہا کہ اُنکے مصاحب اور دربان کیسے ہین رفاعہ نے
کہا کہ دربان اُنکے محتاج اور غریب مسلمان ہین ہرقل نے کہا کہ فرش اُنکا کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ فرش اُنکا عدالت کرنا اور تکیہ ہی ہرقل
نے کہا کہ تخت اُنکا کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ تخت اُنکا پاکدامنی اور یقین ہی ہرقل نے کہا کہ خزانہ اُنکا کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ خزانہ اُنکا اُمید
رکھنا ساتھ پروردگار عالم کے ہی ہرقل نے کہا کہ لشکر اُنکا کون ہی رفاعہ نے کہا کہ لشکر اُنکا دلیران موحدین اور شہسواران مسلمین
ہین کیا نہین جانا اور سنا تو نے ای بادشاہ کہ ایک جماعت نے اُنسے کہا تھا کہ یا عمر تحقیق مالک ہوگئے تم خزانہ سلاطین روم کے
اور ذلیل اور خوار کیا تم نے بطارقہ اور اکاسرہ کو پس تم کیون لباس اچھا نہین پہنتے ہو پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ تم لوگ آرایش اور تکلفات دنیا کو چاہتے ہو اور مین رضامندی پروردگار دنیا و آخرت کی چاہتا ہون اسی وجہ سے جب انھون
نے ظاہر کیا اس کام کو تو اشارہ کیا اس کلام کی طرف پکارنے والے مالک اندازے ہر چیز نے الذین ان مکناہم فی الارض اقاموا
الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم کیا بادشاہ نے مسلمانون کے قید خانے مین
لیجانے کا پھر نکلا وہ کنیسہ سے اپنے لشکر کی طرف تاکہ آوے خیمون مین پس دیکھا اُسنے کہ خیمے بطارقہ کے کھڑے کئے گئے ہین اور سامنے
ہر خیمے کے کنیسے لکڑی کے تھے جنپر سونے کا کام بنایا گیا تھا اور گھنٹے اُنکے دروازون پر تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ کنیسے لکڑی کے
جنمین وہ دھوم کرتے تھے اور آپسمین فخر کرتے تھے اُنکی خوبی سے اور ساتھ رہتے تھے ساتھ اُنکے سفرون مین اور لشکرون مین پس گشت کی ہرقل نے اپنے
تمام لشکر مین اور قصد کیا انطاکیہ کے جانے کا کہ اُسی وقت چند سوار گھوڑے دوڑاتے ہوے اُسکے پاس آئے پس کہا بادشاہ نے کہ ای دربانون
نشانے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی کہا انھون نے کہ آگئے عرب لوہے کے پل پر اور مالک ہوگئے اُسکے راوی نے بیان کیا ہی کہ اس کلام کے
سننے سے یقین ہوا ہرقل کو اپنے ملک کے زوال کا اور کہا اُسنے کہ کیونکر لے لیا عرب نے دونون برجون کو حالانکہ اُسمین تین تین سو مرد
لڑنے والے ہین سوارون نے کہا کہ ای بادشاہ جو اُن تین سو کا پیشرو ہی اُسی نے سپرد کیا دونون برج کو مسلمانون کے **واقدی**
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اچھا کام اللہ غالب و بزرگ کا مسلمانون کے ساتھ یہ تھا کہ دربان بادشاہ کا ہر روز اپنے لشکر
مین جاتا تھا پل تک اور تاکید اور وصیت کرتا تھا اُن لوگون کو جو دونون برجون مین تھے محافظت اور نگہبانی کی اور گیا تھا وہ ایک
دن ہان موافق اپنی عادت کے پس پایا اُن لوگون کو حالت شراب خواری مین اور اُن لوگون مین احتیاط اور ہوشیاری نہ تھی پس مارا اُسنے ایک
کے انمین سے پچاس کوڑے اور قصد کیا اُنکے پیشرو کے مار ڈالنے کا پھر باز رہا اُس سے از روے احتیاط اور خوف کے خشم بادشاہ سے
پھر چھوڑ دیا اُنکو اور پھر آیا بادشاہ کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے اور در آیا کینہ اُن لوگون کے دلون مین پس جب آئے ابو عبیدہ
بن الجراح اور مسلمان دونون برجون تک لے لیا اُن لوگون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے اپنے واسطے امان کو اور کھول دیا اُنکے واسطے دروازے
کو پس داخل ہوا لشکر مسلمانون کا برجون مین پس داخل ہوا ہرقل بادشاہ اپنے خیمے مین اور حکم کیا اُسنے اپنے ہمراہیون کو مسلح اور
آمادہ ہونے کا واسطے لڑائی کے پس ایسا ہی کیا انھون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب داخل ہوے مسلمان نواح ارض
انطاکیہ کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہ ای ابا سلیمان تحقیق چلتے ہین ہم کلب روم کے شہر مین اور ابھی پہونچ گئے تم اُنکے

مسلمانون کا دونون برج آ ... انطاکیہ مین ۱۲

فسئلہ پر پس تمھاری کیا رای ہی پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای امین الامۃ جانتے ہو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترہبون بہ عدو اللہ وعدوکم اور اب حکم کرو تم اپنے ساتھیون کو اس امر کا کہ آمادہ اور باسامان ہوجاوین وہ اور ظاہر کرین زینت اسلام کا اور قوت ایمان کو اور روانہ کرو تم ہر سردار کو ساتھ اسکے لشکر کے اور ایک لشکر ایک کے پیچھے ہو اور باندہین وہ اپنے نشانون کو اور ظاہر کرین اپنے ہتھیارون کو پس ایسا ہی کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سب سے پہلے بنایا ایک نشان واسطے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور وہ ایک شخص ہین منجملہ ان دس کے جنسے اللہ تعالی نے اپنی رضامندی ارشاد فرمائی تھی اور ساتھ گئے انکے تین ہزار سوار مہاجرین اور انصار سے اور روانہ کیا انکو آگے اپنے لشکر کے پھر بنایا دوسرا نشان اور سپرد کیا رافع بن عمیرۃ الطائی کے اور ساتھ گئے انکے دو ہزار سوار قوم طی وغیرہ سے اور بھیجا انکو پیچھے سعید بن زید کے پھر بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا میسرہ بن مسروق کے اور ساتھ گئے انکے تین ہزار سوار یمن سے اور بھیجا انکو پیچھے رافع بن عمیرۃ الطائی کے پھر بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مالک بن اشتر نخعی کے اور ساتھ گئے انکے تین ہزار سوار قوم نخع وغیرہ سے پھر بھیجا انکو پیچھے میسرہ بن مسروق عبسی کے پھر بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا اسکو خالد بن الولید کے اور وہ نشان عقاب تھا جسکو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا جبکہ بھیجا تھا انکو بجانب لیلہ کے اور روانہ ہوئے خالد بن الولید اپنے لشکر کے جو مشہور ہی بجیش الزحف تھا پیچھے مالک اشتر کے پس جب کچھ دور جا چکے خالد بن الولید کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ بقیہ لشکر کے اور ان باقیماندہ مین عمرو ابن معدیکرب الزبیدی اور ذوالکلاع الحمیری اور عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق اور عبد اللہ بن عمر الخطاب اور ابان بن عثمان بن عفان اور فضل بن عباس اور ابوسفیان صخر بن حرب اور راشد بن سعید اور رافع بن سہیل اور زید بن عامر اور عبد اللہ بن طغیر اور عبید بن اوس اور ابولبابہ بن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عابد بن ہلبہ اور واقع بن عجدہ اور عبد اللہ بن قرحا الازدی اور واجد بن ابی العون اور مہاجرین اوس اور کعب بن ضمرہ اور سعود بن عون ورمثل ان کے بہتسون کے تھے رضی اللہ عنہم اور پیچھے انکے وہ عورتین تھین جنکے بیگانے رقیق مین تھے اور انمین خولہ بنت الازور اور عفیرہ بنت عفار اور زوجہ بنت عملوق الحمیریہ اور ام ابان بنت عتبہ تھین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ان سب عورتون مین خولہ بنت الازور سے زیادہ کوئی غمناک اور اندوہگین نہ تھا اور انھون نے اپنے بھائی کی قید کے باب مین اشعار کہے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے جیسا کہ بیان کیا ہی ہمنے پس اسی حال مین کہ رومی اپنے پڑاؤ و خیمون مین تھے کہ دفعۃً واقع ہوا شور عرب کے آنے کا پس سوار ہوے رومی اپنے گھوڑون پر اور آراستہ کیا انھون نے اپنی صفون کو پس جو سب کے بیچ والے دکھائی دیئے اور ملے ہوئے رومیون سے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی تھے مع اپنے نشان کے پھر پیچھے انکے رافع بن عمیرۃ الطائی پھر بعد انکے میسرہ بن مسروق العبسی تھے بعدہ مالک اشتر بعد انکے خالد بن الولید پھر بعد انکے ابو عبیدہ بن الجراح مع اپنے لشکر کے تھے پس اترا ہر سردار ساتھ اپنی قوم کے اپنی جگہ پر پس جب دیکھا ہرقل بادشاہ نے مسلمانون کے لشکر کو کہ آتے وہ گرد انکے چھوڑا اس نے اپنے لشکر کی حفاظت کے واسطے

اپنے بڑے مصاحب بطارہ س کو اور وہ بہادر اور دلیر لڑائی کا تھا پھر داخل ہوا ہرقل کنیسہ قسیسین مین اور بیٹھا گیا اُسنے
ملوک اور بطارقہ اور حجاب کو اپنے پاس اور کھڑا ہوا اُنکے بیچ مین بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا کہ ای اہل دین نصرانیہ اور بنی معمودیہ
کے بہ تحقیق نزدیک ہوا وہ امر جو بیان کیا تھا مینے تمسے درباب زوال تمھارے ملک اور جانے تمھاری عزت اور بزرگی
کے زمین سوریہ سے اور ڈرایا تھا مین نے تمکو اس معاملہ سے پس نہ مانا تمنے میرے کہنے کو اور قصد کیا تھا تمنے میرے مارڈالنے
کا اور یہ قوم بہ تحقیق درآئی ہین تمھارے ملک اور تمھارے تاج بزرگی کے گھر مین پس اٹھو تم اُنسے واسطے اپنے گھر بار اور مال
اور جانون کے اور احتیاط کرو تم خوف اور بددلی سے اور نہ لاحق ہو تمکو لڑائی مین سستی اور کاہلی پس بہ تحقیق بہت کوشش کی مین نے
تمھارے واسطے اور تلف کیا مین نے مال اور خزانہ اور لوگون کو تمھارے دین اور ملک کے واسطے پس نہ مساعدت اور یاری
کی میری نیک بختی نے اور نہ پہونچا مین اس قوم سے کسی ارادے کو پس اگر بددلی کروگے تم اور پھروگے اپنی جگہون پر اور نہ قصد کروگے
تم واسطے اپنے ملک کے اور نہ کوشش کروگے اب عرب کے واسطے تلوار ارادے سے تو ہوگی ننگ اور عار تپر اور ہوگی
اذیت تمکو مان ہین باپ تمھارے اور گذرے ہوے لوگ کہ مرگئے وہ بحالت بزرگی اور جوانمردی کے اور وہ ناکس نہ تھے
اور سکونت کی اُنکے گھرون مین عرب بادیہ نے پس اُنکے کنیسون کی مسجدین بنائین اُنھون نے اور ویران کردیا اور کھود
ڈالا اُنکے دیرون کو اور ذلیل اور خوار کیا تمھارے بادشاہون کو اور لونڈی غلام بنایا تمھاری عورتون اور لڑکون کو مالک
ہوگئے وہ تمھاری پناہ کی جگہون کے اور غالب ہوگئے وہ تمھارے قلعون اور شہرون پر اور بہ تحقیق گذرا جو گذرا پس اب
سر نو سے احتیاط کرو تم کام مین اور لڑو تم پس ہمت کرو وہ ہلاک ہو مین مشیر تمھارا اپنے ملک اور حکومت کی حمایت اور اپنے گھر بار کی غیرت
پر اور میری نادانی کا نتیجہ تمھارے واسطے یہ تھا کہ معاملہ کرلو تم اپنے اور ان عرب کے بیچ مین پس انکار کیا تمنے اس امر سے اسواسطے کہ تاریکی
تمھاری جہل کی نہین قبول کیا روشنی حکمت اور دانائی کو آیا نہین جانا اور سنا تمنے اس امر کو کہ پایا گیا تھا ایک تختہ سبز پتھر کا صماوت کی قبر
پر جسمین کلمات حکمت کے اس مضمون کے لکھے تھے جسنے کھودیا عالم اعلی کے چڑھنے کی سیڑھی کو پس بہ تحقیق کھودیا اُسنے مرتبہ قرب اور
نزدیکی کو اپنے پیدا کرنے والے سے حکمت اور دانائی زندگانی ہی عقل کی اور دولت ہی فہمون کی اور دور رکھنے والی ہی جاہلون کی پلیدی
سے اور روشنی عقلون کی ہی جو شخص حکیم اور دانا نہین ہی وہ ہمیشہ بیمار اور بدحال رہتا ہی جو کوئی انجام کا سوچیگا وہ دیکھیگا اور جو دیکھیگا
پہچانیگا وہ اپنے خالق کو اور جو پہچانیگا وہ عمل نیک کریگا اور جو عمل نیک کریگا تیز ہوجاویگی بوجھ اور عقل اُسکی اور جو شخص آراستہ
اور پاک ہوجاویگی عقل اُسکی صاف اور روشن ہوجاویگی روح اُسکی پس اُٹھ کھڑا ہوا جبلہ بن ایہم اور کہا اُسنے کہ ای عظیم روم نہین
ہی لڑائی اس قوم کی مگر بسبب ہونے اُنکے خلیفہ عمرؓ کے مدینہ منورہ مین پس اگر اجازت دے تو مجھکو تو بھیجون مین ایک شخص کو
قوم غسان سے کہ جاکر ناگہان مارڈالے اُنکو پس جب سنینگے یہ لوگ حال اُنکے مارے جانے کا پیٹھ پھیرینگے ہمسے اور ہوگا یہ امر سبب
اُنکے ہٹانے اور نکالنے ملکون شام کا جسکے وہ مالک ہوگئے ہین اُنکے ہاتھون سے پس کہا ہرقل نے کہ یہ ایک خواہش اور آرزو ہی کہ
نہین صحیح ہی امید اُسکی اور نہ گھٹیگا کسی سے وقت اُنکا اسواسطے کہ اوقات مقرر اور اندازہ کئے گئے ہین اور جان اور دم معین ہین

مگر یہ ایک بات ہے کہ خوش کرتی ہے دلون کو سننے کے وقت پس کر تو جس امر کا تو نے ارادہ کیا ہے پس مقرر کیا جبلہ نے ایک شخص کو
اپنی قوم سے جسکا نام واثق بن مسافر غسانی تھا اور وہ بہادر اور پیش قدمی کرنے والا تھا لڑائی مین پس کہا اُس سے جبلہ نے کہ جا تو
یثرب کو پس شاید کر تو فریب اور مکر کرے ساتھ عمر کے اور قتل کرے تو اُنکو پس اگر تو ایسا کریگا تو دونگا مین اسقدر مال اور اس سے زیادہ
ملک تجکو پس چلا واثق بن مسافر بجانب مدینہ طیبہ کے اور پہونچا وہان بوقت شام کے پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھ لوگون کے اور دعا مانگی اور پڑھی اُس قدر جسکی اُنکو اجازت تھی پھر نکلے وہ باہر مدینہ مکرمہ کے تاکہ دریافت
کرین وہ خبر مجاہدین شام کی پس سبقت کر گیا اُنپر باہر جانے مین وہ متنصر اور بیٹھا وہ اُنکے واسطے ایک درخت پر جو اُنکی راہ
مین سامنے باغ ابی الدحداح انصاری کے تھا اور چھپایا اُسنے اپنے تئین درخت کی شاخون اور پتیون مین اور حضرت عمر رضی اللہ
عنہ شہر سے باہر مدینہ طیبہ کے یہانتک کہ گرم ہونے لگی زمین آفتاب کی حرارت سے پھر معاودت کی اُنھون نے تنہا اور نزدیک ہوئے
اُس درخت سے اور سوئے ابی الدحداح کے باغ مین پس جب سو گئے وہ قصد کیا متنصر نے درخت سے اُترنے کا اُنکی طرف
اور نکال لیا اُسنے اپنے خنجر کو کہ اُسی وقت ایک شیر آیا سرے جنگل سے اور وہ چلتا تھا جھومتا ہوا انگڑائی کرتا تھا اپنے گرد پیش
کی اور نالہ کرتا تھا وہ مثل آرزومند کے اور زیادہ کرتا تھا اپنی لا یعقلی کو تا اینکہ آیا اور گھوما گرد حضرت عمر کے اور چاٹے اُسنے اپنی زبان
سے دونون قدم حضرت عمر کے اور نگاہبانی کرتا رہا یہانتک کہ بیدار ہوئے حضرت عمر پھر چھوڑا اُس شیر نے نگاہبانی کو اور چلا گیا
پس اُترا متنصر درخت سے اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھ کا اور کہا اُسنے یا عمر عدلت وامنت فنمت وانت بابی وفندس الکائنات تحفظ
والسباع تحرسہ والملائکہ تکنفہ والجن تعرفہ پھر بیان کیا اُس متنصر نے سب حال اپنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان
ہوگیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب نصیحت کی ہرقل نے اپنی قوم کو قسمون کے کنیسے مین اور قسم طلب کی اُنسے
اس امر کی کہ نہ شکست اٹھاوین وہ یا مرجاوین سب کے سب پس قسم کھائی اُنھون نے پس آیا ہرقل اپنے لشکر مین اور بلند ہوئین
صلیبان اور پڑھنے لگے قس اور رہبان اور بلند ہوا شور وغل اہل کفر وطغیان سے اور چلے اور آمادہ ہوئے وہ واسطے
لڑائی کے پس اُسی وقت سوار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ٹھہرا ہر سردار مسلمانون کا اپنی جگہ پر اور
ظاہر کیا نشانہائے اسلام کو اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازون کو ساتھ ذکر بادشاہ علام الغیوب کے اور کثرت سے پڑھتے
تھے وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر مین اُس صورت اور وضع سے جس وضع
سے پہلے دن آئے تھے اور اشارہ کیا اُنھون نے ربیعہ بن عامر کو اور یہ العامر بن ربیعہ شاعر اور فصیح اور زباندان تھے کہ نہین
بات کرتے تھے مگر ساتھ کلام آراستہ کے جیسا کہ ہمنے پیشتر ذکر کیا ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بلند کرو تم تیر آپ اپنی وعظ
اور نصیحت کو بجانب لشکر مسلمین کے اور رغبت دلاؤ تم مجاہدین کو جہاد دشمنان خدا و مشرکین پر پس بڑھے اور آگے ہوئے رو برو
صفون کے اور تھے وہ بلند آواز کہ سنتے تھے اُنکی آواز کو نزدیک اور دور کے لوگ پس کہا اُنھون نے ایہا الناس الی متی ہذہ
المہلۃ فما ہو المہلۃ فہذہ طیور الارواح قد عولت علی افراق انقعاض الاشباح وقد ارتاحت الی باریہا واجابت

صوتلعقت منادیہا وہاہی مخاطبنا بصوت اشارتہا عن نطق عبادتہا ماہذا التوقف عن بذل انفسکم وقد اشتراہا مویدکم اناخلدتم
الی الحیوۃ الفانیۃ الاالنفس الفانیۃ وبذوادقانکم بالنصر مویدہ وحسنکم عن طلب زینۃ الدنیا متحدۃ والمواعظ الصادقۃ بکلام الحق
مقیدہ ایما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ وہذا طوالع سعودنا بالاقبال طالعۃ وشجرالنا بالتائید بالغۃ
فللہ درہم لقد زہرت نجوم المجتبی افلاک سادتہم وبلج فجر الغسق فی سماء رشدہم واشرقت شموس المعرفۃ من شارق عشقہم علما
ہموا بالحیاۃ وحققوا وقدسوا ہمم النفوس الی رضاء القدوس واستبقوا وزحم بعضہم لبعضادم برفقوا فنودوا من صفاء سرائرہم من
المومنین رجال صدقوا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے صابر ابن اوس سے بیان کیا ہی کہا صابر بن اوس نے
کہ مین موجود تھا ابو عبیدہ بن الجراح کی لڑائی اور صف بندی مین انطاکیہ پر جسوقت کہ وعظ اور نصیحت کی تھی ربیعہ بن معمر نے
پس سبکے پہلے جو نکلا واسطے مقابلے کے رومیون سے بہادر رومیون کا نسطورس بن مند اور گویا وہ مثل ایک برج لوہے کے تھا
پس جب آیا وہ میدان مین طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو پس نکلے اُسکے مقابلے کو واسطے ابو الہول غلام بنی ظریف کے جنھون نے
قلعہ حلب کو فتح کیا تھا اور وہ آج کے دن گھوڑے پر سوار تھے پس حملہ کیا ایک نے دوسرے پر پس جب روشن ہوئی آگ
لڑائی کی دونون کے بیچ مین لڑکھڑایا اور ٹھوکر لی واسطے گھوڑے نے پس گر پڑے واسطے اُسکی پشت سے پس جھکا اُنکی
طرف نسطورس اور گرفتار کر لیا اُنکو اور کھینچتا ہوا لے گیا اُنکو بحالت حقارت کے اپنے خیمے تک اور سپرد کیا اپنے بعض
ہمراہیون کے پھر واپس آیا نسطورس اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلے اُسکے مقابلے کو ضحاک بن حسان الطائی اور
ضحاک مشابہ خالد بن الولید کے تھے سوار کاری اور حالات اور درازی قد اور صورت مین پس جب نکلے وہ کہا ایک شخص نے
رومیون سے جسنے دیکھا تھا خالد بن الولید کو لڑائیون مین اور پہچانتا تھا اُنکو یہ کہ وہ شہسوار مسلمانون کے مین جنھون نے فتح کیا ہی ہمارے
شہرون کو اور ہلاک ہوگئے مین ہمارے قلعون کے اور مار ڈالا ہی ہمارے بطارقہ کو اور گرفتار کر لیا ہی ہمارے حامیون کو پس بڑھا ہر شخص لشکر
انطاکیہ کا در انحالیکہ دیکھتا تھا لڑائی کو اور وہ ضحاک بن حسان کو خالد بن الولید سمجھے تھے پس بھیڑ کی لوگون نے اور ٹوٹ گئین رسیان
خیمون کی اور منجملہ اُن خیمون کے جنکی رسیان ٹوٹ گئین تھین خیمہ نسطورس کا تھا پس گر پڑا خیمہ اُسکے تخت پر پس ڈرے فراش لوگ اس
سے کہ اگر نسطورس واپس آویگا اور دیکھیگا اپنے خیمے کو اس حال سے مار ڈالیگا اُنکو اور نہ پایا اُنھون نے کسی کو جو اعانت کرے اُنکے
خیمے کی بلند کرنے مین اسواسطے کہ ہر شخص لشکر کا مشغول تھا نسطورس اور اُسکے خصم کی لڑائی دیکھنے مین پس متفق ہوئی
تجویز فراشون کی جو تین آدمی تھے واسطے کے کھول دینے پر قید سے اور کہا اُنھون نے واسطے سے کھول دینگے تمکو تمھاری قید سے
اس شرط پر کہ ہماری اعانت کرو تم اس خیمے کی چوب اُٹھانے پر اور پھیر دینگے ہم تمکو بجانب قید کے جیسے کہ تم تھے اور جسوقت بطریق
آویگا ہم درخواست کرینگے اُس سے تمھارے باب مین پس چھوڑ دیگا وہ تمھاری راہ کو پس کہا واسطے نے کہ ہان مجکو یہ شرط منظور ہی
پس کھول دیا فراشون نے اُنکو قید سے پس جب پایا واسطے نے آرام اور رہائی قید سے ناگہان در آئے وہ دو فراشون پہ
اور لیا ایک کو دامن ہاتھ اور دوسرے کو بائین سے اور در آیا تیسرا فراش بسبب اُن دونون کے پس غالب ہو گئے واسطے

ہوا اور اُترنا ضحاک ابن حسان طائی کا نسطورس سے

اسپر اور گر پڑا وہ شدت صدمہ سے اور مارا واسس نے ایک فراش کو دوسرے پر پس مار ڈالا اُسکو اور قصد کیا تیسرے کا
پس مار ڈالا اُسکو پھر کھولا اُنھون نے ایک صندوق کو صندوقون سے اور دیکھا تو اُسمین بسطورس کے کپڑے تھے پس پہن لیا اُنھون نے
اُن کپڑون کو اور سوار ہوے وہ ایک تیزرو گھوڑے پر اُسکے گھوڑون سے اور بدل دیا اپنی وضع کو اور قصد کیا لشکر متنصرہ کا اور تھے
ساتھ حازم بن عبد الغیوث الغسانی کے اور پیشتر کیا تھا جبلہ نے حازم کو اپنے لشکر متنصرہ پر اور جبلہ شہر انطاکیہ مع اپنے بیٹے
ایہم بن جبلہ اور اپنے مرتبے والے یگانون کے بائین جانب لشکر بادشاہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ برابر ہوتی رہی لڑائی
بسطورس اور ضحاک بن حسان کے بیچ مین تا اینکہ تھک گئے دونون گھوڑے حملے اور پھیرنے پھرانے سے پس نہ قدرت پائی کسی نے
اُنمین سے اپنے دشمن پر پس جدا ہوگئے وہ دونون اور پھر البسطورس بطلب اپنے خیمے کے تاکہ آرام حاصل کرے اُسمین اُس مشقت
اور محنت سے جو کہ لاحق ہوئی تھی اُسکو پس پایا اُسنے خیمے کو پڑا ہوا انہین پر اور فراشون کو مردہ دیکھا اور نہ پایا واسس کو پس
جانا اُسنے کہ یہ مصیبت اُنھین کے ہاتھ سے ہی پس گیا اور آگاہ کیا اُسنے بادشاہ کو اس حال سے اور کہا کہ قسم ہی مجھکو اپنے دین کی کہ نہین
ہین یہ عرب مگر شیطان اور جنبش مین آیا لشکر ابوالہول کے کام سے اور کہا اُنھون نے کہ نہین گئے ہین وہ مگر متنصرہ کے لشکر مین اسواسطے
کہ وہ اُنکے ہمجنس ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا واسس نے لشکر اور اُسکی جنبش کو پس جانا اُنھون نے کہ یہ امر اُنکے سبب سے
ہی اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے بر سبیل غفلت کے اور لیا تھا اُنھون نے اُس تلوار کو بسطورس کے خیمے سے
اور وہ تلوار روان تھی اور مارا اُس سے حازم بن عبد الغیوث کو پس جدا کردیا اُسکے سر کو اُسکے دھڑ سے راوی نے بیان کیا
ہی کہ گھبرا گئے متنصرہ واسس کے کامون سے اور روکا اور باز رکھا اللہ تعالی نے غسان کے ہاتھون کو واسس سے پس بحالت خوف
اور دہشت قوم غسان کے چھوڑ دی اور ڈھیلی کردی واسس نے باگ اپنے گھوڑے کی اور طلب کیا مسلمانون کے لشکر کو پس جب
دیکھا مسلمانون نے اُنکو بلند کیا آواز تہلیل اور تکبیر کو اور تھوڑے واسس آگئے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور سلام کیا اُنکو پس جب
بیان کیا اُنھون نے اپنے حال کو ساتھ قوم کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے بطور دعا کے کہ نہ تھکین تمھارے ہاتھ راوی نے بیان
کیا ہی کہ سُنا ہرقل بادشاہ اور جبلہ نے حال مارے جانے اپنے بھتیجے حازم بن عبد الغیوث کا پس خشمناک اور متوجہ ہوا جبلہ طرف
بادشاہ کے اور زمین بوسی کی اُسکے واسطے اور کہا کہ ای عظیم الروم مین نہین طاقت رکھتا ہون صبر کی اور ضرور ہی ہمکو حملہ کرنا ان عرب
پر کہ تجاوز کیا اُنھون نے اپنی حد اور طریق سے اور بھول گئے ہین وہ اپنے مرتبے کو پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ حکم کرے ابنے
بطارقہ اور حجاب کو حملہ کرنے مسلمانون پر کہ دفعتہً آیا ایک گروہ گھوڑے دوڑاتا ہوا اُسکے پاس پس کہا بادشاہ نے کہ تمھارے پیچھے
کیا خبر ہی اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ تیری کمک کو فلیطانوس حاکم رومۃ الکبری کا آیا ہی اور اس شہر کا نام فلیطانوس کے دادا کے
نام پر رکھا گیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ بنایا گیا تھا رومۃ الکبری مین ایک مکان ترسایان کا جسکا نام ابو سوفیا رکھا گیا تھا
اور بنائی گئی تھی ایک تصویر تانبے کی جسپر سونے چاندی کا کام تھا اور اُس مکان کے سات دروازے سونے کے تھے اور ہر دروازے
پر ایک بنا ہاتھی جسکے سر پر گھومتا تھا ایک مرد اور اُس مرد کے ہاتھ مین سات تختیان سونے کی تھین کہ ہر سال مین بلند کرتا تھا

سلہ دارالحال ... الکبری کا اور ... ۱۲

وہ مرد ایک تختی کو اُس بنا پر جانب آفتاب کے بیچ دیکھتا تھا وہ ہر چیز کو جو اُس بنا سے ثابت ہوئی تھی اُس تختی مین پس معلوم کرتا
تھا وہ اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی اُس اقلیم مین جو خاص اور متعلق تھی اُس تختی سے اور یہی حال ہر بنا کا تھا اُن بناؤن سے پس معلوم
کر لیتے تھے رومۃ الکبریٰ کے لوگ اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی عالم مین بسبب علم اپنے اگلے حکیمون کے اور اُن مکانون کے بیچ مین
ایک گنبد ہشت پہل تانبے کے ستونون پر تھا جسپر سونے کا کام تھا اور اسکو ایک دیوار گھیرے تھی پھرا آتا تھا اُس دیوار کو
اُس قبہ پر بڑا فسان اُسکا جسکے سر پر ایک صورت پتھر کی تھی کہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ وہ کیا ہی یا وہ ایک پتھر سیاہ تھا پیوند کیا ہوا
ساتھ سقف باری کے پس ہوتا تھا موسم اعتدال اور بہار زیتون کا پورب اور پچھم کی ہوا مین سُنتے تھے لوگ اُس فسان سے ایک آواز
ڈرانے والی کو کہ قریب تھا کہ عقلین جاتی رہین اُس آواز کے صدمے سے پس جب ہوتا تھا دوسرا دن آتی تھین اُس فسان کی طرف
زرازیر جنگلی چونچون اور پانون مین زیتون ہوتا تھا پس ڈالتی تھین وہ چڑیان اُن زیتونون کو اُس شخص کے سر پر پس وہ برابر ڈالتی جاتی
تھین یہانتک کہ پر ہو جاتا تھا وہ فسان عظیم جو پھرا آتا تھا اُس دیوار کو پس نچوڑ لیتے تھے لوگ زیتون سے اُسکے روغن کو اُس قدر کہ کفایت
کرتا تھا اُنکو اُس سال سے دوسرے سال تک اور تھا اندر اُس مکان بند کے ایک قفل کہ نہین کھولا گیا تھا وہ جب سے کہ شہر رومۃ الکبریٰ
بنایا گیا تھا اور جب قصد کیا تھا فلیطانوس بادشاہ نے کوچ کا واسطے مدد ہرقل کے اور درست ہوئی تھی اُسکو بادشاہی کی
کھلاوے وہ اپنے لشکر کو پس آیا وہ اُس بند گھر کی طرف اور قصد کیا اُسکے کھولنے کا پس کہا اُس سے عطاوس نے جو اُس مکان بلند اور
عجیبے کا مہتمم اور برپا رکھنے والا تھا کہ اے بادشاہ اس گھر مین جب سے قفل لگایا گیا ہی اُسکو سات سو سال گذرے ہین یکسو ستر
برس پہلے ظہور مسیح علیہ السلام سے اور نہین تھا کوئی ایسا شخص جو قریب ہوتا تھا اہتمام اس مکان سے مگر یہ کہ وصیت کرتا تھا اس گھر پر اس امر کی کہ
نہ کھولا جاوے وہ اور نہ دور کی جاوے وہ دانائی اور حکمت کہ روشن اور بلند کیا تھا اُسکو ان لوگون نے جو تجھ سے پیشتر تھے حکما اور
بادشاہون سے اور بنایا تھا اس شہر کو اور مضبوط کیا تھا ان مکانون کو تیرے دادا نے سونے اور باقی رہا وہ اپنے ملک اور سلطنت
مین تین سو سال اور وصیت کرتا تھا وہ اس گھر کے نہ کھولنے کی پھر حکومت کی بقسطانوس تیرے باپ نے تین سو سال اور وصیت
کی تھی اُسنے مثل وصیت اپنے باپ کے اور اسی طرح سو برس سے تو اس ملک مین حاکم ہی پس نہ دور کر تو اُس حکمت اور طلسمون کو
جسکو اُن لوگون نے بنایا تھا پس اصرار کیا فلیطانوس نے اُسکے کھولنے مین پس جب کھولا اُس گھر کو نہ پایا اُس گھر مین کسی چیز کو مگر یہ کہ
پایا ایک گھر کو جسمین تصویرین بنی تھین پس دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس گھر مین صورت بیت المقدس اور بلاد شام اور صفت اور شمار ملک
شام کی ہی اور آخر مین صورت ہرقل کی ہی اور گویا وہ دیکھتا ہی ایک تختے مین جو اُسکے سامنے ہی اور اُسمین زبان یونانی یہ مضمون
لکھا ہی کہ اے ڈھونڈھنے والے علم کے تجھپر لازم ہی بہت پڑھنا علم کا اسواسطے کہ جب بار بار ہوگا گذرنا اچھی اور باریک باتون
کا کانون مین اور سنینگے کان اُن باتون کو تو ہوگا یہ امر سخت کرنے والا واسطے قوت علم کے اور برا حکم کرنے والا واسطے
درست اندازی علم کے اسواسطے کہ سب علوم نکالے اور باہر لائے گئے ہین عقل سے اور اندازہ کرنا نہین ہوتا ہی مگر بسبب کثرت محنت
اور کوشش کے علم مین اور علم زیرکی اور دانائی پایان کار دیکھنے کی ہی اور پایان کار دیکھنا جگہ اور محل علم کا ہی اور علم جگہ عقل کا ہی

اور عقل پوری کرنے والی صورتون علم کی ہی اور بتحقیق ہمنے دیکھا ہی حکمت اور اسرار پوشیدہ مین یہ امر کہ ابر کوری اور سایہ گمراہی کا
جسوقت چھا جایگا صفحہ زمین پر تو ظاہر ہوگا اور نکلیگا چراغ ہدایت کا زمین تہامہ سے پس لیجایگا اور دور کریگا وہ چراغ
تاریکی نادانستگی کو جو تاریک کرنے والی حس اور ادراک کی ہی اور بلاوینگے وہ صاحب چراغ ہدایت کے لوگون کو اپنے دین کی طرف
واسطے توحید خالق کے اور وہ صاحب شتر کبود چشم کے ہونگے پس دور کرینگے وہ دینون اور راہون کو اور اطاعت کریگی انکی زمین نرم
اور پہاڑ پس جب بلند ہوگی پاکی انکے نور کی ہر ہوائی اور زبون چیز پر اور جائیگی روح انکی بجانب عالم روحانی کے تو حکومت کرینگے
بعد انکے ایک مرد لاغر جسم کہ دل انکا روشن ہوگا ساتھ نور راستی کے مضبوط کرینگے یہ شخص انکے دین اور شریعت کو
سنختی ہوگی شام پر جب در آویگی وہ سختی اُسپر ایک مرد سیاہ دور کرنے والے ملک قیصر سے سخت اور زبردست ہوگا دبدبہ
اور حملہ اس مرد کا کشادہ اور فراخ ہوگی صورت انکی عدالت کرنا صفت انکی ہوگی اور پابندی حق کی ہنر انکا ہوگا آرایش
ہوگی انکو گدڑی انکی اور تلوار انکی دُرہ انکا ہوگا انکے زمانے مین دور کیجاوینگی دولتین اور بدل جائینگی اور نیست ہوجاینگی
انکا سرہ اور دور کیے جائینگے وہ اور وقت اس معاملے کا وہی ہوگا کہ جب کھولا جائیگا یہ گھر جسمین تصویرین حکمت کی گھیرنے والی
نعمت کی ہین پس پاکی اور خوشی ہو جیو اُس شخص کو جسکے دل مین حکمت نے یہ مضبوطی قیام کیا ہی اور روشن ہوئے ہین چراغ
حکمت کے اسکی خالص عقل مین اور پیروی کی ہی اُسنے حق کی اور پہچانا ہی اُسکو اور کنارہ اور خلاف کیا ہی اُسنے باطل سے راوی
نے بیان کیا ہی کہ جب پڑھا فلیطانوس نے اُس چیز کو جو تختی مین تھا لاحق ہوا اُسکو تعجب اور کہا اُسنے علماؤس سے جو مہتمم اُس
مکان کا تھا کہ ای پدر مہربان تو اس حکمت کے باب مین کیا کہتا ہی اُسنے کہا کہ ای بادشاہ نہین قریب ہی یہ امر کلام کرون مین
اُس حکمت مین جسکو علما اور حکما نے بنایا اور کہا ہی اور نہین پہونچتے ہین علوم مشکلہ مگر اُس دراک تک جو قائم کی گئی ہی ساتھ
روشنی عقل کے اور بتحقیق مین جانتا اور دیکھتا ہون اس امر کو کہ دولت ہرقل کی گذر گئی اور ستون اُسکی عزت کے گر پڑے
اور کھود ڈالا گیا قبہ اُسکے ملک کا زمین سوریہ سے اور گیا ملک روم کا اُس زمین سے بجانب استنبول یعنی قسطنطنیہ کے اور اسی حال سے
آگاہ اور خبر دی ہی ہرابس حکیم نے اپنی تصنیف کی ہوئی کتاب مین جسکا نام اُسنے اسارروس یعنے جوہر الحکمۃ رکھا تھا اور بعض
اُسکے کلمات حکمت کا مضمون یہ ہی کہ جب ظاہر ہوگا نور یتیم کا جو پاک اور صاف ہوگا فاران کے پہاڑون سے اور روشن ہونگے اذہان تاریک
اُس نور کی حکمت سے اور روشن ہوگی تاریکی ڈھنپنے والی آسمان نادانستگی کی بسبب قوت عزم اور ارادے صاحب اُس نور کے اور
بلاوینگے وہ لوگون کو اللہ تعالی کی طرف ساتھ اچھے اور نرم بلانے کے اور کھینچینگے اُنکو اپنی طرف ساتھ مہارون نیکی اور نرمی کے
اور بلند ہونگے اور جائینگے وہ آسمانون پر سختی ہوگی زمین ایلیا پر دبدبہ اُنکے صحابی اور ساتھی سے جو آراستہ ہونگے ساتھ حمایل ہیبت کے
اور تاج دینے والے ہونگے ساتھ بزرگی کے مالک فتوحات زمین کے اور ذلیل کرنے والے اُسکے سلاطین کے ہونگے عدل ترازو انکا ہوگا
اور مرقعہ لباس انکا ہوگا انکے زمانے مین اوندھی ہوجائینگی صلیب اور ویران ہوجاوینگی تصویرین اور گھر ترسایان کے اور ناپدید
ہوجائینگی جگہین قربانی کی اور خوار اور ذلیل ہونگے لوگ بار معمود یہ کے پس نہ نجات ہوگی انکے حملے اور دبدبے سے مگر ساتھ

پیروی کرنے شریعت اُنکے مالک اور سزاوار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا فلیطانوس نے یہ حال منہم مکانات بانیجو
سے پوشیدہ کیا اُسنے حال کو اپنے دل میں اور کہا کہ ضرور ہی مجکو دیکھنا عرب کا اور جانا واسطے مدد ہی ہرقل بادشاہ کے اور بتحقیق
پہونچا ہی مجکو خط البطریق اسطولش ہو قائم اور پائدار رکھنے والا شریعت مسیح کا ہی اور اُسنے بلایا ہی مجکو بجانب مدد دینی دین کے پس اگر توقف کرونگا
میں اور پیچھے رہونگا میں ناامید کریگا وہ مجکو پھر اختیار کیا اُسنے لشکر روم سے تیس ہزار کو اور وہ قوم کرا جیبھی اور حاکم مقرر کیا اپنی جگہ
پر اپنے بیٹے سقیلوس کو اور نکالا اُسنے بیت الحکمت سے نشان سکندر یونانی کو جو زینت دیا گیا تھا ساتھ سونے اور چاندی اور
موتیوں کے اور وہ نشان وہ تھا جسکو ظاہر اور بلند کیا تھا اسکندر نے بروز فتح راحات کے زمین بالیوس سے اور وہ نہیں ظاہر کیا
جاتا تھا مگر دو دن سال میں بیچ کنیسہ اباسوفیا کے اور وہ ایک دن عید صلیب اور ایک دن عید شعانین کا تھا اور جب بلند کیا وہ
نشان فلیطانوس کے سر پر روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا انطاکیہ میں اور اُترا باب وادس پر یعنی اس لفظ کے باب فارس ہیں پس
جب حاکم ہوگئے عرب ثقیل جانا اُنھون نے اس لفظ کو اور پوچھے معنی اُسکے پس کہا گیا کہ فارس ہیں پس اُنھون نے دروازے
کا نام باب فارس رکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا ہرقل واسطے ملاقات فلیطانوس کے اور کھڑا کیا گیا خیمہ اُسکا
سامنے خیمے بادشاہ کے اور خوش ہوے رومی اور شگون نیک جانا اُنھون نے واسطے مدد کے اور بجائے گئے گھنٹے
اور پھونکے گئے ناقوس اور واقع ہوا شور بادشاہ کے لشکروں میں اور بلند ہوئین آوازین رومیون کی انطاکیہ میں اور متحیر ہوے
مسلمان وقت سننے آوازون رومیون کے اور اُسی وقت جاسوس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے جو معاہدی لوگ تھے
آئے اُنکے پاس رومیون کے لشکر سے اور آگاہ کیا اُنکو فلیطانوس ملک روم اور اُسکے ہمراہیون کے آنے سے پس بلند کیا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دونون ہاتھون کو اور کہا اللّٰھم شتت شملھم وفرق کلمتھم ودمر جیوشھم وزلزل
اقدامھم واجعل کلمتنا العلیا وکلمتھم السفلے وانصرنا النصرک لنبیک یوم الاحزاب اللھم ردکیدھم فی نحورھم وانصرنا علیھم اور
آمین کہا مسلمانون نے اُنکی دعا پر واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب آیا فلیطانوس مع اپنے
لشکر کے تو خوفناک ہوے مسلمان مگر اللہ تعالیٰ نے ثابت قدم رکھا اُنکو اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور
بھیجا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اور اُنکے ساتھ تین ہزار سوار قوم طے وغیرہ سے تھے اور کہا اُنسے کہ ای صاحب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بتحقیق رومی یکجا ہوتے ہین کنارے دریا شام سے واسطے مدد ہی اپنے دین کے پس کوچ کرو تم اور تاخت و تاراج کرو شہرہائے
واقع کنارہ دریا کو اور نگاہ رکھو اور حفاظت کرو تم مسلمانون کی اور نہ لانے جاوین لوگ تمھارے سامنے سے راوی نے بیان کیا ہی کہ
روانہ ہوے معاذ رضی اللہ عنہ جبلہ اور لاذقیہ پر پس گھیر لیا اُنھون نے اُسکے مالون کو اور لیا اُسکے غنائم کو اور پایا اُنھون نے باب جبلہ پر اُسکے حاکم
عنان بن جہیم الغسانی بن عم جبلہ بن الایہم کو اور اُسکے ساتھ ایک ہزار جانور بارگیون اور جو کے تھے واسطے لشکر بادشاہ کے اور یکجا کیا تھا
اُسنے غلہ کو طرابلس اور عکا اور صور اور بلاد قیساریہ سے اور بھیجا تھا اُسکو قسطنطین بن ہرقل نے ساتھ اپنے مصاحب کے بجانب ہرقل کے
پس جب ہوئی مادہ مصاحب شہر جبلہ تک سپرد کیا اُسنے وہ غلہ بتنفرہ کو اور واپس گیا پس جا پڑے اُسپر معاذ بن جبل اور وہ غلہ

شہر کے دروازے پر تھا اور وہ لوگ راہ دیکھتے تھے بادشاہ کے لشکر کی تا کر روانہ کرین اُسکو بجانب انطاکیہ کے پس لے لیا اُس
قلعہ کو معاذ بن جبل نے اور پھرے وہ بجانب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مع مال اور چیزون اور غلے کے پس بلند ہوا
شور مسلمانون کا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سنا بادشاہ نے شور موحدین کا پس بھیجا اُسنے اپنے جاسوسون کو واسطے لانے
خبر کے پس غائب رہے جاسوس کچھ دیر اور لائے اُسکے پاس خبر کو پس دشوار گذرا بادشاہ پر لینا مسلمانون کا اُس سد کو جسپر اُسکو
اپنے لشکر کے واسطے اعتماد تھا اور کہا اُسنے اپنے بطارقہ سے کہ نہین باقی رہی ہمارے اس قوم کے بیچ مین مگر لڑائی اور دیگا اللہ
تعالی مدد اور یاری جسکو وہ چاہیگا پس حکم بھیجا اُسنے سرداران صاحب نشان اور بطارقہ اور ہرقلیہ اور قیاصرہ اور ارمن کو ساتھ تیاری
اور آمادگی کا اور سوار ہوا ہرقل اور آئے اُسکی طرف فلیطانوس حاکم رومہ اور حاکم مرعش اور حاکم قلعہ انکیابرس اور حاکم طرسوس
اور مصیصہ اور انطاکیہ اور دراسن اور رامیہ اور اقصر اور انتہائے قیساریہ اور فاغنۃ اور بارجہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ آئے یہ فنادر آنحالیکہ مرتب اور آراستہ کرتے تھے وہ صفون کو بطور آراستگی لڑائی کے پس جب ٹھہرا ہر بادشاہ
ساتھ اپنے لشکر کے اور ہر بطریق مع اپنے ہمراہیون کے اور قصد کیا انھون نے حملے اور لڑائی کا واسطے مسلمانون کے
پس ارادہ کیا فلیطانوس ملک رومہ نے نزدیکی اور تقرب حاصل کرنے کا ہرقل سے بسبب اپنے لڑنے کے عرب سے پس
جھکا وہ اپنے کو ہمزمین پر واسطے تعظیم بادشاہ کے اور کہا اُسنے کہ ای بادشاہ نہین چھوڑا ہے مین نے اپنی سلطنت کو اور آیا
ہون تیری خدمت مین دوسو فرسخ سے مگر بوجہ تیری تعظیم اور رضا جوئی مسیح کے اور جو حجاب اور بطارقہ وغیرہ تیرے سامنے
ہین وہ سب لڑ چکے اور کوشش کر چکے ہین اور مین چاہتا ہون کہ لڑنے کو نکلون مین آج کے دن بجانب ان عرب کے اور تسکین
دون مین اپنے دل کو اُنسے پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ خوش کرے اُسکے دل کو اور کہا اُسنے کہ ٹھہر تو اور لازم پکڑ اپنی
جگہ کو اور نہ پھاڑ تو دبدبہ ملوک کو اسواسطے کہ تو مقدم ہے مجھسے سلطنت مین اور چھوڑ تو اپنے سوا دوسرے کو اس کام کے واسطے
کہ نہین پہونچا ہے حال اور مرتبہ عرب کا یہانتک کہ تو بذات خود اُنکے مقابلے کو نکلے فلیطانوس نے کہا کہ کون دبدبہ ہمارے
واسطے باقی رہا ہے ساتھ ان عرب کے حالانکہ بیکار اور مہمل کر دیا ہے اُنھون نے ہمارے کام کو اور ذلیل اور خوار کیا ہے اُنھون نے
ہمارے بزرگان دین کو اور جہاد سب چھوٹے بڑے پر فرض ہے اور بادشاہ اور بازاری اس مین برابر ہین آیا نہین جانا تو نے
ای بادشاہ اس بات کو کہ جو شخص دیکھیگا طرف دنیا کے محبت کی آنکھ سے کھینچیگا اُسکو قصد خواہشہائے جسمانی کا بجانب تعلق محبت
دنیا اور آمادگی اُسکی آرایش کے پس جب وہ ایسا کریگا دراوندگی بدلی گندگی اور زیادتی جہل کی اُسکے کنارہ سینہ پر پس باز رکھیگا یہ امر
طلب آخرت سے اور جو شخص دوڑیگا بجانب طاعت اور بندگی اپنے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دینے تلاش خواہشہائے جسمانی کے ترقی
اور بلندی حاصل کریگا وہ طرف گھر دائرے پاک کے بیچ جگہ محبت کے اور جب جائیگا قدیم ازلی میلان تمہارے دلون
کا جو چھپے ہوئے پردہ ہائے غفلت سے ہین بجانب طلب اُن چیزون کے جو نیست اور معدوم ہوتی ہین مسلط اور غالب
ہو گا تمپر ضعیف ترین گروہ کو پس دور کرینگے وہ تمکو تمہارے ملکون اور گھرون سے اور نہین ہے یہ امر مگر بسبب ہمیشہ ہونے

سلہ ذکر مشورہ کرنے فلیطانوس کا ہرقل سے اور اسکا لڑائی مسلمانون سے
مین دو سو فرسخ
سے

تمھارے کے بجانب خواہشون کھینچنے والی کے طرف غار ہلاکی کے اسواسطے کہ تمنے حکم کیا خلاف حق کے اور ظلم کیا تمنے
رعیت پر بیچ لینے اُنکے مالون اور تباہ کرنے اُنکی جانون کے اور کثرت زنا اور تبعیت بیہودگیون کے پس اسی سبب سے نزد
دیے گئے تم اور ہوا احاطہ رائی کا تمپر پس کلام کیا بادشاہ کے بڑے حاجب نے اور چلایا وہ فلیطانوس پر اور کہا کہ ای سردار نہ بار ڈال
تو بادشاہ کے دل پر محنت اور مشقت کا اسقدر کہ وہ نہیں طاقت رکھتا ہی کہ تجھسے زیادہ لوگون نے اُسکو نصیحت کی تھی پس نہین پھایا
اُسنے قول ناصح کا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سخت اور دشوار گذرا فلیطانوس پر چلانا حاجب کا اُسپر اسوقت مین
سامنے بادشاہ کے اور برا معلوم ہوا اُسکو یہ امر جبکہ نہ باز رکھا بادشاہ نے اُس حاجب کو اس کلام سے در چھپایا فلیطانوس
نے معاملے کو رات تک پس جب گذری تھوڑی رات بلایا اُسنے اپنے ساتھیون اور خاص لوگون کو اپنی قوم سے جو مرتے تھے اُسکے مرنے
مین اور جیتے تھے اُسکے جینے مین اور کہا کہ اپسند کرتے ہو تم اس امر کو کہ ڈانٹے مجکو حاجب ہرقل کا اور حقیر کرے مجکو اور کم کرے میرے مرتبے
کو بادشاہون کے بیچ مین اور تم لوگ جانتے ہو اس امر کو کہ میرا گھر اور نسب اُسکے گھر اور نسب سے بڑا ہی اور میرا ملک اُسکے ملک سے مقدم ہی اور بتحقیق
کہا ہی اسلیس حکیم نے کہ نہ بڑھا تو اپنے قدم کو واسطے اُس شخص کے جو دیکھے تجکو کم اور پست اپنے سے پس ہو جاویگا تو حقیر اور کم نزدیک اُسکے
اور عزیز کر تو اپنے نفس کو بمقابلے برائی اُسکے غرور کے اسواسطے کہ عزت نفوس کی مقابلہ کرتی ہی مرتبہ بادشاہون کو اور نہ کر تو کوئی نیکی
ساتھ غیر مستحق نیکی کے اسواسطے کہ کھینچیگی وہ تجھپر برائی کو اُسکی طرف سے کسواسطے کہ احسان بہتر ہوتا ہی نزدیک بڑے مرتبے والون
کے اور چھپ جاتا ہی نزدیک احمقون فرومایہ کے اور نہ وصف کر تو اپنے دوست ناکس کا اسواسطے کہ تو طلب کرتا ہی اُسکی منفعت کو اور وہ
چاہتا ہی خواہش اپنے نفس کو ساتھ تیری اذیت دینے کے اور بتحقیق آئے ہین ہم دو سو فرسنگ بلکہ زیادہ اس طرف ایک مرد کے کہ دکھلایا ہمکو
ہمارے مقصد نے دار السلطنت اور تاج عزت اُسکا اور ہم منجملہ اُسکے توابع کے ہین پس بتحقیق نور عقل کا جو پایدار کیا گیا ہی ساتھ جوہر
ادراک کے باز رکھتا ہی مجکو تبعیت جہل تاریک کرنے والی حواس سے اور میرا دل انکار کرتا ہی اس امر سے اسواسطے کہ بزرگی کی جگہ بڑی ہی اور
مقام اُسکا بزرگ ہی اور ذلت اور خواری گران اور ناگوار ہی اور صاحب ذلت کا حقیر ہی اور بتحقیق مین نے قصد اور میل کیا ہی اس امر پر کہ
جاؤن مین ان عرب کی طرف اور مدد دون مین انکے دین کو پس بتحقیق در آیا ہی میرے دل مین یہ امر کہ دین اُنکا صحیح اور درست اور شریعت
اُنکی مضبوط اور ثابت ہی ساتھ حق کے تائید کی گئی ہی ساتھ راستی کے پس جو شخص ہوگا اُس شریعت پر بیخوف ہو جائیگا وہ اپنی جاے
بازگشت مین بڑے ڈر اور دہشت سے پس تم لوگ اس بات مین کیا کہتے ہو انھون نے کہا کہ ای بادشاہ کیونکر پاک اور خوش کریگا
تو اپنے عقل کو ساتھ چھوڑ دینے اپنے دین اور ملک کے اور تبعیت کریگا تو ایسی قوم کی جنکے واسطے بزرگی نہین ہی اور نہ اُنمین حکمت
ہی کہ بلند کرے انکی قدر کو فلیطانوس نے کہا کہ حکمت کامل کا ٹھکانا اُنھین کے نزدیک ہی اور اُنھین کے دلون مین اُسکا گھر ہی
اسواسطے کہ نور اُنکے توحید کا بسبب صفائی اُنکے ذہنون کے ہی اور نور اُنکے ایمان کا برکت اُنکے سردار کے ہی جو نام رکھے گئے ہین
ساتھ علام الغیوب کے اسواسطے کہ مقناطیس اُنکی حکمت ربانیہ نے کھینچ لیا قوم کے جوہر عقلون کو بجانب اپنی تبعیت اور پیروی اپنی شریعت
کے اور جو شخص ارادہ کریگا ترقی کا بجانب اعلی علیین کے پس بیٹھیگا وہ کنارے زمین جہل پر آیا نہین جانا تمنے اس امر کو کہ نور روشن کرنے والا

فرمان ... فلیطانوس ... تمام ... موافقت اور تبعیت ... قوم کا واسطے فلیطانوس کے ۱۲

تاریکی کا ہی اور مرجانا انتہا ہے زندگانی ہی پس جب سُنا اُنھون نے کلام اُسکا کہا کہ ای بادشاہ نہین تبعیت کی ہو ہمنے تیری اس غرض سے
کہ طلب کرین ہم اُس بزرگی کو جسکا انجام اور نہایت کا ذلت اور غلبہ ہی پس اگر تلاش کرتا ہی تو ایسی راہ کو جو پہونچاویگی بجانب بقا کے اور دور
کریگی بدبختی کو پس سزاوار ہی تبعیت کرنا امر حق اور درست کا اور ہم لوگ تیرے تابع ہین اور تیرے سامنے ہین پس کہا فلیطالوس نے اُنسے کہ
نہین برگزیدہ اور اختیار کیا ہی مین نے تمھارے واسطے مگر اُس چیز کو کہ اختیار کیا ہی مین نے اُسکو اپنی ذات کے واسطے اور وہ امر حق ہی اور اگر
نہ موافقت کروگے تم میری اس امر پر چلا جاؤنگا مین تنہا اسواسطے کہ مین نے جان لیا ہی اس امر کو کہ وہی راہ سلامتی اور بہتری کی دنیا اور آخرت مین
ہی پس آیا خوش ہوتے ہین دل تمھارے اس کام پر پس کہا اُنھون نے کہ ہان فلیطالوس نے کہا پس ہوشیار رہو جاؤ تم پس جب ہوگی رات سوار ہونگے
ہم سب اسطرح کہ گویا ہم گھومتے ہین گرد لشکر کے اور نگاہبانی کرتے ہین ہم اُسکی اور طلب کرتے ہین لشکر عرب کو قوم نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے
اور متفرق اور جدا ہو گئے وہ لوگ اور لیا فلیطالوس نے اپنے مال اور اسباب وغیرہ کو اور قصد کیا اُسنے اس امر کا جو ہمنے بیان کیا ہی
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ارادہ کیا فلیطالوس نے جانے کا بجانب لشکر عرب کے آئے یوقنا بھیجے ہوے ہرقل بادشاہ کے پس جب
ادا کیا اُنھون نے پیام کو اور ارادہ کیا کھڑے ہونے کا کہا اُنسے فلیطالوس نے کہ تم کون ہو جواب بادشاہ سے اُنھون نے کہا کہ مین یوقنا حاکم حلب
کا ہون فلیطالوس نے کہا کہ کیونکر چھوڑ دیا ہی تمنے اپنے ملک کو اور غالب ہو گئے عرب اُسپر پس بیان کیا یوقنا نے سب سرگذشت اپنے قلعے
اور محصور ہونے کی اور نہین آگاہ کیا اُسکو اپنے اسلام سے پس کہا فلیطالوس نے[له] اُنسے کہ مجکو خبر پہونچی تھی کہ حاکم قلعہ حلب کا پھر گیا ہی دین
عرب کی طرف پس کہا اُس سے یوقنا نے کہ پہلے ایسا ہی ہوا تھا پھر رجوع کی مین نے بجانب بادشاہ اور اُسکے دین کے پس کہا فلیطالوس نے کہ کیا
حال ظاہر ہوا تھا تمکو اس قوم سے یوقنا نے کہا کہ ای بادشاہ مین پھرا تھا اُنکے دین کی طرف جبکہ آگہی حاصل کی مین نے اُنکے حال پر اور ظاہر
ہو گیا تھا مجکو امر پوشیدہ اُنکا اور دیکھا تھا مین نے اُنکو کہ نہین تبعیت کرتے ہین وہ باطل کی اور نہین میل اور کنارہ کرتے ہین وہ حق سے اور
نہین سوتے ہین وہ رات کو بسبب مجاہدہ اور ریاضت کے اور نہین کلام کرتے ہین بدون یاد کرنے اپنے پروردگار کے داد دلاتے ہین مظلوم کی ظالم سے اور ہاک
اور غمخواری کرتے ہین وہ یتیمون کی ساتھ اُنکے محتاجون کے سردار اُنکے بلباس غربا رہتے ہین اور بزرگ کم مرتبہ اُنکے نزدیک امر حق مین برابر ہی پس کہا
اُنسے فلیطالوس نے کہ ہرگاہ تم اُنکے بھید پر واقف ہو گئے تھے اور دیکھی تھی تمنے بزرگی اُنکی پس کس چیز نے باز رکھا تمکو اُسی سے مقیم ہو تم اُنکے بیچ مین یوقنا
نے کہا کہ باز رکھا مجکو اس امر سے محبت نے تیری اور محبت میری قوم نے اسواسطے مین نے نہ چاہی جدائی اُنکی فلیطالوس نے کہا کہ تحقیق نفوس
پاک اور عقلین اجتماع کرنے والی جسوقت دیکھتی ہین امر حق کو کھینچتے ہین اُنکو یقین بجانب تلاش جائے نجات اور رہائی کے بُری زندگانی سے تا اینکہ
ترقی کرتے ہین وہ نفوس اور عقول اعلی علیین کو راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلے یوقنا فلیطالوس کے پاس سے اور تحقیق در آیا اور مضبوط ہو گیا تھا
اُنکے دل مین قول فلیطالوس اور کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین کہی اُسنے کوئی بات مگر یہ کہ لکھی گئی ہی وہ بات کنارے اُسکے سینے پر اور کلام
اُسکا گواہی دیتا ہی ساتھ قبول کرنے اُسکی عقل کے صحت دین اسلام کو اور گذرا یا یوقنا نے بحالت بے آرامی کے اس امر سے تا اینکہ آئی تاریکی
رات کی پھر کوئی سبب گردانا اُنھون نے بحالت پوشیدگی کے اور آئے وہ فلیطالوس کے پاس پس پایا اُسکو بہیئت سوار کے جیسا کہ ہمنے
بیان کیا ہی پس جب ٹھہرے یوقنا سامنے اُسکے کہا اُنسے فلیطالوس نے کہ ای یوقنا دیکھتے ہو تم کس پردے نے ڈھانپ

له ذکر کلام فلیطالوس کا

دھانپ لیا ہی مگر انہونکو تبعیت کرنے مسلمانوں نے اور حق ظاہر ہوتا ہی اُس شخص پر جو تلاش اور طلب کرتا ہی اُسکو اور باطل گھیر لیتا ہی
اُس شخص کو جو اُسکی پیروی کرتا ہی پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ کیا معنی اس کلام کے ہین جو تو نے سنا ہے کہا فلیطانوس نے کہا کہ اگر
دیکھتے تم اُس چیز کو جو دیکھا مینے ساتھ آنکھ دلیل اور حجت کے نہ پھرتے تم اُنکے طریقے اور شریعت سے اور نہ طلب کرتے تم عوض کو
اُنکے غیر سے اور نہین طلب کیا تمنے مگر اُس نعمت کو جسکی بازگشت بجانب زوال کے ہی اور پہونچاتی ہی وہ اپنے صاحب کو طرف عذاب
کے راوی نے بیان کیا ہی کہ سکوت کیا یوقنا نے اور نکلے وہ فلیطانوس کے پاس سے اور دریافت کرتے رہے وہ حال فلیطانوس کا
اور ٹھہرے اُسکے انتظار مین مسلمانوں کی راہ مین پس جب سوار ہوا فلیطانوس اور نکلا وہ اپنے خیمے سے پایا اُسنے اپنے یگانوں کو
کہ ساز اور سامان ہو گئے تھے وہ لوگ اور وہ چار ہزار آدمی تھے یگانے اور رئیس قوم فلیطانوس کے آگے کیا اُنھوں نے اپنے قصد کو اور
چاہے وہ سبکے سب درانحالیکہ طلب اور تلاش کرتے تھے سوعدین کے لشکر کو اور بتحقیق چھوڑ دیا تھا اپنے ملک اور عزت کو پس جب
نزدیک ہوئے وہ مسلمانوں کے لشکر سے ظاہر ہوئے اُنکو یوقنا اور اُنکے ہمراہ دو سو آدمی تھے اُنکے یگانوں سے پس کہا یوقنا نے کہ ای
بادشاہ قصد کیا ہی تو نے اسلام کا کہ آ رہے تو مسلمانوں کے لشکر پر فلیطانوس نے کہا نہین قسم ہی ذات بزرگی کی او یقین جانتا ہوں مین انکی طرف
مگر اس غرض سے کہ داخل ہوں مین اُنکے دین مین اور ہو جاؤں مین اُنکے زمرے سے اسواسطے کہ جو شخص دیکھیگا بجانب دنیا کے ساتھ آنکھ نیستی
اور معدوم ہونے کے کام کریگا وہ آخرت کا پس کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ موافقت کرو تم ہمارے اُس کام پر جسکا ہمنے قصد کیا
ہی پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تحقیق کھینچ لیا ہی تجکو کھینچنے والے حق نے گمراہی کی راہ سے پھر بیان کیا اُس سے یوقنا نے اپنا سب حال
اور جو کہ وہ قصد غدر اور فریب کا رومیوں کے ساتھ رکھتے ہین پس کہا فلیطانوس نے کہ تم کیونکر اس پر قدرت پاؤگے اور نہین ہی
تمھارے ساتھ مگر چند لوگ تمھاری قوم سے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تحقیق شہر کے اندر دو سو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے ہین کہ وہ بیس ہزار کا مقابلہ رومیوں کے لشکر سے کر سکتے ہین اور رائے مین یہ امر مناسب دیکھتا ہوں کہ تو اپنی قوم سے پھر جا
اپنی جگہ پر اور نہ جلدی کر تو اور بھیجینگے ہم ایک مرد کو سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس کہ آگاہ کریگا وہ شخص اُنکو اس امر سے
جسکا ہم قصد رکھتے ہین پس جب ہو دیگا کل کا دن ٹھہرنا تو مع اپنے لشکر کے گرد ہرقل کے اور داخل ہونگا مین شہر کے اندر چھڑا دونگا مین
سے دو سو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور دیدونگا مین اُنکو اُنکے ہتھیاروں کو اور حملہ کریگا سب لشکر عرب کا اور حملہ کرنا تو مع
اپنے لشکر کے ہرقل کے لشکر پر اور قصد کرنا تو بذات خود ہرقل کا اور قابض ہو جانا اُسپر پس ہوگا تو ایسا گویا آپنے جہاد کیا اور جہد
کرونگا مین اور ہرگا نصیب اور دو سو صحابی اندر شہر کے پس ہالک ہو جاینگے ہم اُسکے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر چاہتا ہی تو اس امر کو کہ پھر جاوے
تو بجانب دار السلطنت کے اور معاملہ تیرا پوشیدہ رہے رومیوں سے پس سپرد کر تو کام اپنے لشکر کا اُس شخص کو جسپر تو اعتماد رکھتا ہی
اپنی قوم سے فلیطانوس نے کہا کہ نہین کیا ہی مینے اس کام کو اس حال مین کہ میری نیت ہو دنیا کی حکومت مین اور جبکہ گذر جائیگا یہ معاملہ اور
مدد دونگا مین اسلام اور اسکے لوگوں کو تو جاؤنگا مین بیت المقدس کو اور مقیم رہونگا مین وہاں یہانتک کہ مرونگا پس کون شخص
جائیگا بجانب عرب کے ساتھ ہمارے پیام کے اور آگاہ کریگا اُنکو ہمارے عزم سے پس کہا یوقنا نے کہ جاویگا یہی مرد کہ عرب کے

جاسوس ہین ہمارے نزدیک اہل حلب سے جو داخل ہین فی مداری ہین اور ہین آگاہ کرینگے انکو ساتھ اس حال کے اور خبر دینگے وہ ابو عبیدہ بن الجراح
کو اس حال سے راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی حال مین کہ یوقنا اور فلیطانوس اور سا انکے ہمراہی اسی گفتگو مین تھے رات کے پردہ مین کہ اسی
وقت قصد کیا ایک مرد پیر نے انکی طرف پس جب نزدیک آئے وہ مرد پیر دیکھا انکو یوقنا نے اور وہ عمرو بن امیۃ الضمیری ساعی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پس سلام کیا انھون نے یوقنا کو اور انکے ہمراہیون پر اور کہا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جزاے
خیر دے اللہ تعالی تمکو تمھارے دین کی طرف سے اور انھون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا انسے حال حاکم روم اور اسکی بات چیت کا اپنی قوم سے اور اسکے قصد اور ارادے کا اور
خوشخبری دی ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر کی کہ کل فتح ہو جاویگا شہر انطاکیہ کا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور دور ہو جاوینگے رومی اس
واقعہ میں رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے دیکھا تھا شب فتح انطاکیہ مین کہ گویا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کرتے ہین انپر اور ارشاد فرماتے ہین یا ابا عبیدۃ ابشر برضوان اللہ ورحمتہ غدا تفتح المدینۃ فصلوا علی نبیکم
وان صاحب الروم قد [illegible] آخر وقت یوقنا کذا وکذا وہم بالقرب من جیشک فنفذ الیہم بانجاز الامر راوی نے بیان
کیا ہے کہ بیان کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے [illegible] کیا انھون نے اپنے خواب کو خالد بن الولید سے اور جیسا عمرو بن امیۃ الضمیری کو
جیسا کہ بیان کیا تھا پس جب سنا فلیطانوس نے یہ حال کا پہنچنے اور تھرتھرانے لگا بدن انکا اور کہا انھون نے کہ گواہی دیتا ہون
مین اس امر کی کہ یہی دین پایدار اور راہ راست ہے پھر سوار ہوے کی انھون نے اور گھوڑے وہ گرد لشکر بادشاہ کے گویا وہ پہرا
کرتے تھے لشکر کی پس اسی حال مین کہ یوقنا جدا ہوے تھے مع اپنے ساتھیون کے فلیطانوس سے اور مضبوط کیا تھا انھون
نے اپنے ارادے کو جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ اسی وقت حاجب بادشاہ کا آیا سامنے انکے اور مشعلین اسکے سامنے تھین
اور نکلا تھا وہ انطاکیہ سے اور آگے اسکے ضرار بن الازور اور رفاعہ بن زبیر اور دو سو قیدی تھے اور میل کیا تھا بادشاہ نے
انکے قتل پر اس رات مین پس جب دیکھا انکو یوقنا نے کہا انھون نے حاجب سے کہ کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہے بادشاہ نے انکے
ساتھ حاجب نے کہا کہ میل کیا ہے اسنے انکے قتل کا اور ڈالیگا کل انکے سرون کو بجانب مسلمانون کے پس جب سنا یوقنا نے یہ
حال اندھا ہو گیا دن انکی آنکھون مین اور کہا انھون نے کہ اے حاجب کیا تو جانتا ہے اس امر کو کہ کل لڑائی واقع ہونے والی ہے ہمارے اور
عرب کے بیچ مین پس جب مار ڈالوگے تم ان لوگون کو اور پھینکوگے انکے سرون کو عرب کی طرف پس نہ پاوینگے وہ ہم مین سے کسی کو مگر یہ کہ مار ڈالینگے
وہ اسکو پس ڈر تو اللہ کو اور نہ جلدی کر تو اور کہہ تو بادشاہ کو انکے معاملے مین اور چھوڑ دے تو انکو میرے پاس یہانتک کہ دیکھے تو کہ
کس چیز کی طرف بازگشت ہوتی ہے ہمارے اور انکے معاملے کی پس چھوڑ دیا حاجب نے قیدیون کو نزدیک یوقنا کے اور گیا وہ بادشاہ
پاس تنہا اور بات چیت کی اسکے ساتھ انکے مقدمہ مین بادشاہ نے کہا کہ چھوڑ دے تو انکو دمشق کے ہاتھ مین پس پھرا حاجب یوقنا کے
پاس ساتھ پیام بادشاہ کے اور کہا کہ تم نگاہ رکھو انکو کہ تمھین متہم ہو انکی حفاظت کے پس لیا انکو یوقنا نے اور لے گئے انکو اپنے خیمے مین مع شعلہ
گذرا انپر نکلنا انکا انطاکیہ سے اسواسطے کہ یوقنا نے قصد کیا تھا انکے سبب مالک ہو جانے شہر کا پس جب آئے وہ یوقنا کے نزدیک

رہا کر دیا اُنکو قید سے اور دے دیے اُنکے ہتھیار اور بیان کیا اُنسے حال قصد فلیطانوس کا بادشاہ پر قابض ہو جانے کے باب میں پس کہا ضرار بن الازور نے کہ قسم ہے خدا کی ہم البتہ راضی کرینگے ہم پروردگار کو کل وقت اپنے جہاد کرنے کے اُسکی راہ میں اور نہیں رکھا اور چھوڑا یوقنا نے اُنکو اپنے خیمے میں بلکہ متفرق اور جدا کر دیا اُنکو اپنے یگانوں کے پاس اور ہر مرد کے پاس اُنمیں سے ایک کو بھیج دیا

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جسنے حکم دیا نکالنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیدخانہ انطاکیہ سے وہ ہرقل تھا اور ہرقل نے لیا تھا اُنکو اور ڈال دیا تھا اُنکو اپنے قیدخانہ میں اور نہیں جانا تھا یوقنا نے کہ بعد اُسکے بادشاہ نے اُنکے ساتھ کیا معاملہ کیا اور نہیں حکم کیا تھا اُنکے نکالنے کا قیدخانے سے واسطے قتل کے مگر یالیس بن بیوس غلام بادشاہ نے اور دیکھا تھا اس میں بادشاہ نے اپنے خواب میں یہ کہ گویا ایک شخص اترا ہے آسمان سے اور پلٹ دیا اُس شخص نے اُسکا تخت سے اور گویا تاج اُسکا اُتر گیا اُسکے سر سے اور گویا ایک شخص کہتا ہے کہ نزدیک ہوا زوال تیرے ملک کا سو رستے اور تحقیق دور ہوئی دولت بختی اور دور ہوئی راہ اور لیا اللہ تعالیٰ نے سب اہل اتفاق کو اور گویا اُس شخص نے بیچ نکالا اُسکے لشکر میں پس روشن ہوا اُسمیں آگ کر پس بیدار ہوا ہرقل بحالت خوفناکی کے اور تعبیر پائی کی اُسنے اس خواب کی ساتھ زوال اپنے ملک کے اور یقین کیا تھا اُسنے خزانے اور اسباب اور اُن چیزوں کو جسپر وہ اعتماد رکھتا تھا اور ڈال دیا تھا اُس سب کو کشتیوں میں قبل اسکے کہ مسلمان نکلیں اُسکی طرف اور جمع کیا تھا کھانا اور سامان اور آلات لڑائی کو پس جب دیکھا اُسنے اس حالت میں وہ معاملہ جو دیکھا اُسنے اپنے خواب میں بھیجا اُسنے اپنی بیٹی اور سب عورتوں کو جانب کشتیوں کی بحالت پوشیدگی کے اپنے ارباب دولت سے اور بلایا اُسنے اپنے گھر والوں کو اور آگاہ کیا اُنکو معاملے خواب سے اور بیان کیا اُسنے اُنسے قصد اپنے فرار کا اور حکم کیا اُنکو اپنے ساتھ نکلنے کا پھر بلایا اُسنے اپنے خاص غلام یالیس کو اور وہ بہت مشابہ تھا ساتھ ہرقل کے صورت میں اور پہنایا اُسکو لباس اور پٹکہ اور تاج اپنا اور کہا اُس سے کہ تو بیٹھ میری جگہ پر ٹھہرنا سو اسیلیے کہ میرا ارادہ مکر اور فریب کا عرب کے ساتھ رکھتا ہوں اور بطور گاؤں کے بیٹھونگا میں پیچھے اُنکے پھر سوار ہوا ہرقل اور نکلا وہ مع اپنے گھر والوں کے بحالت اسکے کہ پہنایا تھا اپنے غلام کو لباس اور پٹکہ اور تاج اپنا اور چلا جانب دریا کے اور سوار ہوا کشتی میں اور روانہ ہو گیا پس اُسی وقت حکم دیا تھا یالیس نے ساتھ نکالنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ملاقات ہوئی تھی اُنسے یوقنا اور ہوا معاملہ اُنکا وہ جو بیان کیا ہمنے ٭ **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ نہیں نکلا ہرقل انطاکیہ سے مگر یہ کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا اور سبب اُسکا یہ ہوا تھا کہ اُسنے لکھا تھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بحالت اپنی پوشیدگی کے اپنی قوم سے یہ امر کہ میرے سر میں درد رہتا ہے نہیں سکون ہوتا ہے اُسمیں پس دوا کرو تم میرے واسطے کسی دوا کو پس بھیجی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ پس جب رکھا ہرقل نے اُسکو اپنے سر پر ٹھہر گیا درد اُسکا اور جب اُتار لیا اُسنے کلاہ کو پھر لاحق ہوا وہ درد پس تعجب کیا اُسنے اس حال سے اور حکم کیا اُسکے ادھیڑنے کا اور دیکھا تو اُسمیں یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا اُسنے کیا اچھا اور بزرگ ہے یہ دین کہ شفا دی اللہ تعالیٰ نے مجکو ایک آیت سے ٭ **راوی** نے بیان کیا ہے کہ جب ہوا دوسرا دن سوار ہوا لشکر مسلمانوں کا اور لشکر حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع عسکر زحف کے اور سوار ہوا سب لشکر کافروں کا اور گرد اُنکے لشکر فلیطانوس کا اور سوار ہوئے یوقنا اور اُسکے ساتھ اُنکے عزیز اور یگانے اور دو سو صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیماً کثیراً مبارکاً فیہ اور وہ چھپائے

ہوئے تھے اپنے تئین نیچے ہتھیاروں کے ایک جدا گانہ جماعت مین کہ سوا اُنکے اور کوئی ساتھ نہ تھا پس سبکے پہلے حملہ کیا خالد بن الولید نے ساتھ لشکر
زحف کے اور تبعیت کی اُنکی سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ربیعہ بن قیس بن میسرہ بن مسروق العبسی نے اور
حملہ کیا بعد اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ذو الکلاع الحمیری نے اور حملہ کیا بعد اُنکے فضل بن عباس
بن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حملہ کیا بعد اُنکے مالک اشتر نخعی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی نے اور حملہ کیا بعد
اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ باقی لشکر کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور ڈھانپ لیا لوگون نے بسبب کثرت کے بعض نے بعض کو پس جب
[illegible] حملہ کیا یوقنا اور اُنکے عزیز و یگانون نے اور حملہ کیا ضرار بن الازور اور اُنکے ساتھیون نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکو کاری ضرار بن
الازور کی کہہ دیا تھا اُنھون نے تلوار کو حق اُسکا اور لیا تھا اپنے عوض کو رومیون سے اور جب مار ڈالتے تھے وہ کسی رومی کو پکارتے تھے و
ثارات ضرار اور تھا قصد اُنکا واسطے لشکر عرب متنصرہ کے اور ساتھی اُنکے نہین جدا ہوتے تھے اُنسے اور رفاعہ بن زبیر الحجری نصیحت
کرتے تھے اور شجاعت دلاتے تھے اُنکو اور کہتے تھے اے حمایت کرنے والو [ای قاتلوا ان ضرار سے] ان اقتتلوا واعلموا ان الجنۃ قد زخرفت قصورہا و اشرقت حورہا و سح ولدانہا

اور تجلی دیا اسکا پھر پکارا اُنھون نے یا فتیان العرب الکرام رغب فی تزویج الحور فلیجعل بذل نفسہ المومن یرید عروسًا فی الجنان من یحب ان یقوم

مع ولدان من ارغب فیہا فال الایمان متلبسین علی رفرف خضر و عبقری حسان الیوم یدا فی ہمتہ من شہید راد حنین پس اسی
حال مین کہ ضرار ابن الازور حملہ کرتے تھے دشمنون مین اور جھکاتے تھے اُنکو شراب تباہی کی کہ دفعۃً ملاقی ہوئے وہ ایک سوار سے
[illegible] اور پیشانی اُسکا تھا لشکر مین کو اور رو رہا کرتا تھا واثارات ضرار پس بتامل نظر دیکھا ضرار نے اُس سوار کو تو وہ اُنکی
[illegible] کہا اُنسے کہ واسطے اللہ کے ہے نیکو کاری تمہاری اے بیٹی ازور کی مین قسم ہے خدا کی تمہارا بھائی ضرار ہون پس متوجہ ہوئین
خولہ اور سلام کیا [illegible] کلام ہوا اُنکی طرف پس کہا ضرار نے اُنسے کہ الگ رہو تم مجھسے اسواسطے کہ مار ڈالنا ان کافرون کا بہتر
اور [illegible] ہر بات جیت سے اور قسم ہے میری مان کی یا اور تم اپنی باگ کو میری باگ سے اور اپنے نیزہ کو میرے نیزہ سے اور جہاد اور کوشش
کرو تم اللہ تعالیٰ کی راہ مین پس اگر رہیگا ایک ہم مین سے تو ملیگا دُوسرا قیامت کے دن نزدیک حوض سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے راوی نے بیان کیا ہے کہ اُسی حال مین کہ ضرار ابن الازور کلام کرتے تھے اپنی بہن سے کہ دفعۃً لشکر رومیون کا اپنے پیچھے کو پھرا
اور گروہ اُنکے بھاگ نکلے اور باعث اسکے بلیطانوس حاکم روم ہے اسواسطے کہ جب دیکھا اُنھون نے لڑائی کو کہ بھڑکا یا ہے اُسنے آگ
کو اور اونچی ہوئی ہین چنگاریان اُسکی حملہ کیا اُنھون نے مع اپنے ساتھیون کے اور قابض ہو گئے بالیس پر اور وہ اُسکو ہرقل
بادشاہ جانتے تھے اور پکار کر کہا پکارنے والے نے کہ پکڑ لیا ہرقل کو اُسکے دشمن حاکم روم نے پس پیٹھ پھیری رومیون نے
اور سیل کیا اُنھون نے بجانب فرار کے اور قتل عظیم کیا مسلمانون نے اُنمین کہ نہین مارے گئے تھے رومی اُس قدر مگر اجنادین
اور یرموک مین اور مارے گئے متنصرہ سے قریب بارہ ہزار کے اور تلاش کیا مسلمانون نے جبلہ بن الایہم اور اسکے بیٹے ایہم کو
پس نہ دیکھا کوئی اثر و نشان اُنکا اور نہ پائی کچھ خبر اُنکی راوی نے بیان کیا ہے کہ بھاگ گئے وہ دونون اور پھرے
[illegible] اُنکی قوم کے بجانب دریا کے اور سوار ہوئے ہرقل بادشاہ کی کشتیون پر اور منجملہ اُن متنصرہ کے جو جبلہ

جو جبلہ اور اسکی بیٹی کے ساتھ بھاگ گئے تھے پانسو آدمی اور رئیس اسکی قوم کے تھے کہ منجملہ انکے عرفطہ بن عصمۃ اور عروہ بن عاتق
اور سیف بن مراقد اور ہجام بن سالم اور سوائے انکے اور لوگ تھے اور انھیں کی نسل سے انہیں ہین اور لے لیا مسلمانون نے
غنیمتون اور گھوڑون اور سازوسامان کو جسکی شمار اللہ تعالی کو معلوم ہی اور بیس ہزار آدمی رومیون سے گرفتار ہوئے اور ستر ہزار
مارے گئے اور بھاگے رومی متفرق ہو کر پس بعض انمین سے گئے بجانب انطاکیہ کے اور بعض نے طلب کیا قیساریہ کو بجانب قسطنطنیہ پس ہرقل کے اور
بعض انمین سے جا لگے کنارے دریا کی طرف پس جب کہا اہل عرب نے اپنے ہتھیارون کو اور ٹھنڈی ہوئی آگ لڑائی کی لیجایا گیا
مال اور اسباب اور قیدی سامنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب دیکھا انھون نے اسکو سجدہ شکر ادا کیا واسطے
اللہ تعالی کے اور بشارت دی بعض مسلمانون نے بعض کو اور آئے ضرار بن الازور اور ساتھی انکے اور یوقنا اور بیگانے انکے
پس سلام کیا مسلمانون نے انپر اور خوش ہوئے انکی رہائی پر انکے دشمنون کے ہاتھ سے اور آئے فلیطانوس اور ہمراہی انکے بجانب
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس استقبال کیا انکا ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ فروگذاشت کے اور اٹھ کھڑے
ہوئے مسلمان واسطے انکی ملاقات کے اور آگے بڑھے واسطے انکی صاحب سلامت کے بڑے بڑے صحابی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا فلیطانوس نے انکی تواضع اور صفات پسندیدہ کو پس کہا انھون نے کہ قسم ہی خدا کی یہ لوگ وہی
ہین جنکی بشارت مسیح نے دی تھی پھر مسلمان ہوے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے ہاتھ پر اور مسلمان ہوے ساتھی فلیطانوس کے
راوی نے بیان کیا ہی کہ لائے فلیطانوس سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے بالیس کو پس پیش کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسپر
اسلام کو اور انکار کیا اسنے اور ماری گئی گردن اسکی راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی
انطاکیہ اور ان لوگون کے جو اسمین تھے پس یہ دعا مانگی انھون نے اللہم اجعل لنا الیہم سبیلا وافتح لنا فتحا مبینا واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ انطاکیہ مین بادشاہ کی طرف سے ایک حاکم تھا جسکا نام صلیب بن قطنس تھا اور وہ جاہل تھا اپنی قوم مین پس ارادہ
کیا اسنے لڑائی کا شہرپناہ کی دیوار کے اوپر سے پس اکٹھا ہوئے رئیس لوگ اسکے بطریق کے پاس اور کہا انھون نے کہ جا تو طرف ان عربون کے
اور مصالحہ کر تو ہمارے اور انکے بیچ مین جسقدر پر تجھسے ہو سکے پس نکلا بطریق طرف ابو عبیدہ بن الجراح کے اور بات چیت کی اسنے صلح کی
پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کو اور مقدار اسکی جسپر اہل انطاکیہ نے صلح کی تھی تین لاکھ دینار تھے پس جب قرار پائی صلح
کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم کھا تو ہمارے واسطے اس امر کی کہ نہ غدر اور بیوفائی کرو تم لوگ ہمارے ساتھ اسواسطے کہ شہر تمہارا امن کی جگہ
اور باز رکھنے والا اور بہت پہاڑون اور ٹیلون والا ہی اسنے کہا ہان ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کون شخص قسم دیگا اسکو پس کہا تو
نے کچھ پرکھا یوقنا نے اپنے ہاتھ کو بطریق کے ہاتھ پر پس کہا اسنے کہ کہہ تو واللہ واللہ چالیس مرتبہ نہ کاٹ ڈالون مین اپنے زنار کو اور توڑ
ڈالون مین اپنی صلیب کو اور لعنت کرین مجھپر شماسہ اور دیرے لوگ اور مخالفت کرون مین دین نصرانیہ کی اور ذبح کرون مین اونٹ کو یا
مین یا بچھڑے کو روم مین انکو ساتھ پتیاب لڑکے کے اور مار ڈالون مین ہر سامنے آنے والے کو ورنہ پچھاڑ ڈالون مین گرجے مریم کے اور
سر سبز اسکا بنا نمیں مرتہ ذبح کرون مین قسیسون کو اور رنگون انکے خون سے دلہن کے کپڑون کو ورنہ رکھون مین گنج مین زعفران کو اور تکنیہ گرجا مین مین

مضمون انجیل کی ورنہ جانون مین مسیح کو ایسا مُردہ کہ نہ اُٹھ کھڑا ہو ورنہ جانون مین مریم کو زنا کرنے والی ورنہ رکھون مین
نریح مین خون حیض ہو دیہ کو ورنہ بجھادون مین قندیلون کنیسہ سرجس کو ورنہ بیاہ کرون مین ساتھ یہودیہ حائضہ کے یہانتک کہ نہ پاک
ہون مین کبھی ورنہ دھودون مین اپنے کپڑون کو جمعہ کی صبح کو ورنہ کھود ڈالون مین کنائس اور دیرون کو اور قبول کرون مین عیدون اور
جماعت کو ورنہ عبادت کرون مین لات کی اور انکار کرون مین ناموس کا ورنہ کھاؤن مین اونٹ کے گوشت کو عید شعانین میں ورنہ روزہ
رکھون مین رمضان کا بحالت پیاس کے ورنہ کھاؤن مین اونٹ کے گوشت کو بحالت پکڑنے کے دانت سے ورنہ نماز پڑھون مین یہود کے
گرجون میں اور رکھون میں عیسیٰ نبانے والے جیرون کے تھے اگر غدر اور بیوفائی کرون مین تمھارے اور تمھارے ہمراہیون کے ساتھ اور واقع ہوا داخل
ہونا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا انطاکیہ میں اور انکے سامنے وہ نشان تھا جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے انکے واسطے بنایا تھا
اور داہنی جانب انکے خالد بن ولید اور بائین جانب میسرہ بن مسروق تھے اور قاری پڑھتا تھا سورۂ فتح کو انکے سامنے اور برابر چلے جاتے
تھے تا اینکہ پہونچے وہ باب لحان تک پس اُترے وہان اور بنایا اُسکی جگہ پر ایک مسجد کو کہ اب تک دیکھی اور پہچانی جاتی ہے اور لیا اور سولی
پر چڑھایا وہان کے حاکم کو پس وہان کے والی نے صلیب کو پس مارڈالا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکو میسرہ بن مسروق بن عمر والخزاعی نے
بیان کیا ہے کہ دیکھا ہمنے بجانب شہر کے پاک اور صاف اور بہت پانی اور اچھی چیزون کے پس نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ خوش اور پاک
معلوم ہوا شہر اُسکو اور دوست رکھا ہمنے اس امر کو کہ اگر ٹھہرتے ہم اُسمین ایک مہینہ تو آرام حاصل کرتے ہم اپنی مشقتون سے پس نہین چھوڑا
ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے وہان ٹھہرنے کو مگر تین دن پہر لکھا اُنھون نے ایک خط فتح کا بنام حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اعمال
سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدہ عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو علی ما رزقنا من الفتح والغنیمۃ والنصر
اعلمک یا امیر المومنین ان اللہ قد فتح علی المسلمین کرسی النصرانیۃ ومدینۃ الطاغیۃ العظمی انطاکیۃ وقتلت الیہا وکسرت عساکرہم ونصرنا
اللہ علیہم وہرب ہرقل فی البحر برکتہ وانی لم اقم بہا لطیبہا وانی خشیت علی المسلمین ان یوافقہم حسن ہواہا وان یغلب حب الدنیا علی
قلوبہم فیقطعہم ذلک عن طاعۃ ربہم وانی معول علی المسیر الی حلب وانا منتظر امرک فان امرتنی ان اسیر الی آخر الدروب فعلت وان امرتنی بالمقام
اقمت واعلم یا امیر المومنین ان العرب الطغام قد نظروا الی نساء الروم وبناتہم فدعتہم انفسہم الی التزویج فمنعتہم من ذلک انی
اخشی علیہم الفتنۃ الا من عصمہ اللہ وشرح صدرہ فعجل امرک والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہر لپیٹا خط اُنھون نے
اور مہر کی اُسپر اور کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے کون شخص تم مین کا لیجاویگا اس خط کو پاس امیر المومنین کے پس جلدی کی ساتھ
منظوری کے زید بن وہب غلام عمرو بن سعید نے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار مین پہونچاؤنگا اسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس
کہا ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے کہ ای زید تم مختار اپنے کام کے نہین ہو بلکہ تم مملوک ہو پس ہرگاہ تمھارا ارادہ جانے کا ہے تو پوچھ
تم اپنے مالک عمرو سے کہ اجازت دیوین وہ تمکو اس امر کی پس جلد گئے زید اپنے مالک عمرو کے پاس اور جھکے انکے سر پر اور
بوسہ لیا سر کا پس باز رکھا اُنکو اس کام سے عمرو نے اور سبب اسکا یہ تھا کہ عمرو مرد پرہیزگار تھے اور نہین مالک تھے
وہ دنیا کی چیزون سے مگر ایک تلوار اور ایک نیزہ اور ایک اونٹ اور ایک گھوڑا اور ایک توشہ دان

اور ایک کانسہ اور ایک مصحف کے اور جب پاتے تھے وہ اپنے حصے کو مال غنیمت سے نہین جمع کرتے تھے اُسمین سے کسی چیز کو اور نہین لیتے تھے اُسمین سے مگر بقدر کہانے کے اور دیدیتے تھے اپنے گہر والون کو اور بہیجتے تھے باقی کو بجانب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیتے تھے غربا ے مہاجرین اور انصار کو پس جب آئے زید بن وہب پاس عمرو بن سعید کے تاکہ بوسہ لیوین اُنکے سر کا باز رکہا اُنھون نے زید کو اس امر سے اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو زید نے کہا کہ اے میرے مالک اجازت دو تم مجکو اس امر کی کہ ہون مین قاصد مسلمانون کا ساتھ خوشخبری کے بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس کہا عمرو بن سعید نے آیا چاہتے ہو تم اس امر کو کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے مسلمانون کے اور مین باز رکھون تمکو اس امر سے تو مین اس حال مین کہ مین بخیل ہونگا جاؤ تم جسطرح سے چاہو کہ تم آزاد ہو واسطے خوشنودی اللہ تعالی کے اور مین اُمید رکھتا ہون بسبب تمہارے آزاد کرنے کے اس امر کی کہ حرام کرے مجکو میرا پروردگار آتش دوزخ پر پس خوش ہوے زید بن وہب اور لیا اُنھون نے خط کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بعد اسکے کہ بیان کیا اُنھون نے حال اجازت دینے اپنے مالک کا پھر سوار ہوے وہ اپنی اونٹنی پر جو دی تھی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شتر ہاے یمن سے اور وہ تیز رو اونٹنی تھی اور زید چلے جاتے تھے اور طلب کرتے تھے راہ نزدیک کو زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ آیا مین مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور باقی تھے ذیقعدہ کے مہینے مین پانچ دن اور دیکھا مین نے مدینہ منورہ مین انقلاب اور وہان کے لوگون مین ایک شور عظیم اور وہ لوگ دوڑتے تھے بجانب دروازے بقیع کے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ اُنکے واسطے کوئی معاملہ درپیش ہے پس متابعت کی مین نے اُنکی تاکہ دیکھون مین کہ اُنکا حال کیا ہے اور مین کہتا تھا کہ وہ کسی لڑائی کا ارادہ رکھتے ہین پس سلام کیا مین نے ایک مرد مسلمان پر تاکہ حال پوچھون مین اُس سے پس جواب دیا اُسنے مجکو سلام کا اور جب دیکھا اُنھون نے میری طرف پہچانا مجکو اور کہا کہ تم زید بن وہب ہو مین نے کہا ہان اُس مرد نے کہا اللہ اکبر اے زید تمہارے پیچھے کیا خبرین ہین پس کہا مین نے بشارت اور فتح اور غنیمت ہے پس کیا کام کیا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اُس مرد نے کہا کہ امیر المومنین باہر مدینہ منورہ کے ہین ارادہ رکھتے ہین حج بیت اللہ الحرام کا اور نکلے ہین وہ ساتھ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکہ حج کرین اُنکے ساتھ اور لوگ اُنکو رخصت کرتے ہین زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ اُترا مین اونٹنی سے اور باندھ دیا مین نے اُسکو ساتھ رسی ہوئی اُسکی مہار کے اور گیا مین دوڑتا ہوا تا اینکہ ٹھہرا مین سامنے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور وہ جاتے تھے پاپیادہ اور پیچھے اُنکے غلام اُنکے سرفا چلاتے تھے اُنکے اونٹ کو اور تحقیق اُسکو آراستہ کیا تھا ساتھ گلیم ملمع اپنیہ کے اور توشہ اور کاسہ اُنکا اُسی پر تھا اور ہودج بیبیون کے اُنکے سامنے چلنے والے تھے اور داہنی جانب اُنکے حضرت علی اور بائین جانب حضرت عباس تھے اور پیچھے اُنکے ایک جماعت مہاجرین تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وصیت کرتے تھے اُنکو واسطے حفاظت مدینہ منورہ کے پس جب ٹھہرا مین سامنے اُنکے پکار کر کہا مین نے السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت عمر نے کہا وعلیک السلام تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو پس کہا مین نے کہ یا امیر المومنین مین زید بن وہب مولی عمرو بن سعید کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے حضرت

عمرؓ نے کہا خوش رکھے اللہ تمکو ساتھ نیکی کے کیا خوشخبری ہی تمہارے پاس کہا مین نے کہ یہ خط تمہارے عامل ابو عبیدہ کا ہی
خبر دیتے ہین وہ تمکو اس امر کی کہ اللہ تعالی نے فتح کیا اُنپر انطاکیہ کو پس جب سنا حضرت عمرؓ نے ذکر انطاکیہ اور اُسکی فتح کا گر پڑے وہ
واسطے اللہ کے بحالت سجدے کے درانحالیکہ رو رہے تھے اپنے منھ کو مٹی مین پھر اُٹھایا اُنھون نے اپنے سر کو اور خاک آلودہ ہوگیا تھا منھ
اُنکا اور داڑھی اُنکی اور وہ کہتے تھے اللّٰھم لک الحمد والشکر علی نعمتک السابغۃ پھر کہا اُنھون نے کہ لاؤ تم خط کو رحمت کرے اللہ
تعالی تمپر پس سپرد کیا مین نے خط اُنکو پس جب پڑھا اُنھون نے مضمون خط کو رو دئے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ کس
چیز سے ہی رونا تمہارا حضرت عمرؓ نے کہا اُس چیز سے جو کیا ابو عبیدہؓ نے ساتھ مسلمانون کے بتحقیق نفس بڑا حکم کرنے والا ہی برائی
کا پھر دیا خط حضرت علیؓ کو پس پڑھا اُنھون نے اُسکو انتہا تک زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ پھر دیکھا مین نے حضرت عمرؓ کو بعد اسکے کہ سکون
ہوا اُنکو رونے سے کہ زیادہ ہوتی خوشی اُنکی پھر متوجہ ہوے وہ میری طرف اور کہا کہ ای زید اگر پھر جاؤ تم اور نفع حاصل کرو تم
روغن زیتون اور انجیر اور انگور انطاکیہ کے کہانے سے پس شکر کرو تم اللہ تعالی کا پس کہا مین نے کہ یا امیر المومنینؓ یہ ایام میوہ جات کے نہین ہین
پھر بیٹھے حضرت عمرؓ زمین پر اور منگایا دوات اور کاغذ کو اور خط لکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح کو اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ واشکرہ علی ما وہب من النصر للمسلمین
وجعل العاقبۃ للمتقین لم یزل معینا لطیفا واما قولک انک لم تقم با نطاکیۃ لطیبہا فان اللہ عز وجل لم یحرم الطیبات علی
المتقین الذین یعملون الصالحات فقال فی کتابہ یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم فکان یجب علیک
ان تریح المسلمین من تعبہم تدعہم یتعدون فی مطعمہم ویریحون الابدان بما قد نصبت فی قتال من کفر باللہ واما قولک انک
منتظر امری الذی امرک ان تدخل الدروب خلف العدو فانک شاہد وانا غائب وقد یری الشاہد ما لا یری الغائب
وانت بحضرۃ عدوک وعیونک یاتیک بالاخبار فی کل وقت فان رایت ان دخولک الی الدروب بالمسلمین صواب
فابعث الیہم السرایا واحمل معہم الی بلادہم وضیق علیہم المسالک وابعث مع السرایا من یدل بہم علی الطریق ممن
تثق بہ من المتنصرۃ وان طلبوا منک الصلح فصالحہم واوف بالتقدم واما قولک ان العرب ابصرت نساء الروم وبناتہم فرغبت
فی التزویج من احب ذلک فدعہ ان لم یکن لہ اہل بالحجاز ومن اراد ان یشتری الا ما رفدعہ فذلک امنون لفروجہم والسلام
علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط کو اور ثبت کیا اُسپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور
دیدیا زید بن وہب کو اور کہا اُنسے کہ روانہ ہو تم اسکو لیکر رحمت کرے اللہ تمپر اور شریک کرو تم عمر کو اپنے ثواب مین
پس لیا زید بن وہب نے خط کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اور قصد کیا اُنھون نے چلنے کا پس متوجہ
ہوئے اُنکی طرف حضرت عمرؓ اور کہا کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر ای زید تا اینکہ توشہ دین تمکو عمرؓ اپنے کھانے سے پھر حضرت
عمرؓ نے اُٹھایا اپنے اونٹ کو اور نکالا اُنھون نے زید کے واسطے ایک صاع خرمے اور ایک صاع ستو کا اور کہا اُنسے
کہ لو تم اسکو اور معذور رکھو تم کو اسواسطے کہ اسی قدر اُنکے امکان مین تھا پھر بوسہ لیا حضرت عمرؓ نے زید کے سر کا

پس روئے زید اور کہا کہ یا امیر المومنین نہین پہونچا مین اس حد کو کہ بوسہ لو تم میرے سر کا حالانکہ تم سردار مسلمانون کے ہو اور
ساتھی اور مقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو اور تمھین پر ختم کیا تھا اللہ تعالی نے اربعین کو پس روئے عمرؓ اور کہا
امید رکھتا ہون مین یہ کہ بخشے اللہ عمرؓ کو بسبب تمھاری گواہی دینے کے واسطے عمرؓ کے زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ سوار
ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور قصد کیا مین نے چلنے کا پس سُنا مین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ یہ کہتے تھے اللّٰھم احمل علیھا واطو لہ
البعید وسھل لہ القریب انک علی کل شئی قدیر پس خوش ہوا مین حضرت عمرؓ کی دعا سے اس واسطے کہ اللہ تعالی نے برکت دی تھا
حضرت عمرؓ کی دعا کو اور چلتا تھا مین اور زمین لپٹتی جاتی تھی نیچے قدمون میری اونٹنی کے اور تھا مین تیرھوین دن نزدیک
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور کوچ کیا تھا اُنھون نے انطاکیہ سے اور اُترے تھے وہ حازم مین پس جب آیا
مین مسلمانون کے پاس پایا مین نے اُنمین ایک بڑا شور جو ہوتا تھا دائین جانب لشکر سے اور پوچھا مین نے اُنسے کہ کیا سبب
اس شور کا ہی پس کہا گیا مجھسے کہ یہ شور بسبب خوشی اور سرور اُس چیز کے ہی جو فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون پر اور
حال اُسکا یہ ہی کہ خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ گئے تھے بجانب کنارہاے دریاے فرات کے اور تاخت کی تھی اُنھون نے
اپنے گروہ اور لوگون سے منبج اور براعہ اور نابلس پر اور لے لیا تھا اُنھون نے مال اور غنائم وہانکا اور مصالحہ کیا تھا اُن لوگون
نے خالدؓ بن الولید سے اس امر اور اقرار پر کہ پھیر دیوین خالد بن الولیدؓ اُنکے مال اور غنائم اور لوگون کو اور تحقیق پھیر دیا
یہ سب خالدؓ بن الولید نے اُنکو اور فتح کیا خالدؓ بن الولید نے اُن مقامات کو از روے صلح کے اور واقع ہوئی فتح
منبج اور براعہ اور نابلس اور قلعہ نجم کی اور وہ ایک پل تھا منبج کا بیچ کے عشرہ ماہ محرم سنہ اٹھارہ ہجری مین
مصالحہ کیا تھا وہان کے لوگون نے بعد اُسکے کہ پھیر دیا تھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکے مالون کو ڈیڑھ
لاکھ دینار پر اور چھوڑ دیا تھا خالدؓ بن الولید نے وہان کے حاکم جرفاش کو کہ چلا جاوے وہ مع اپنے مال اور اسباب
اور لونڈی غلام اور گروہ کے بجانب شہرہاے روم کے اور حاکم کیا تھا خالدؓ بن الولید نے منبج پر عبادہ بن رافع سہمی
کو اور پل پر نجم بن مفرج الفہری کو اور نام اس پل کا اُنھین کے نام سے رکھا گیا اور حاکم کیا براعہ پر اوس بن خالد ربعی کو اور
نابلس پر یاد ابن عون الحمیری کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک قلعہ اور اُنھین کے نام پر اُسکا نام رکھا گیا اور پھرے تھے
خالدؓ بن الولید مع مالون کے برو قت آنے زید بن وہب کے مدینہ طیبہ سے زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ آیا مین بجانب خیمے
ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور وہ بیٹھے تھے اور اُنکے پہلو مین خالدؓ بن الولید تھے اور آگے لایا گیا تھا اُنکے واسطے مال صلح
کا پس بٹھایا مین نے ناقے کو اور آیا مین ابو عبیدہؓ بن الجراح کی طرف اور سلام کیا مینے امیر اور خالد بن الولید رضی اللہ
عنہما پر اور دیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح کو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا اور آگاہ کیا
مین نے اُنکو حضرت عمرؓ کے کلام سے پس توڑا اور کھولا اُنھون نے خط کو اور پڑھا اپنے دل مین پھر اعادہ کیا
مسلمانون پر اُسکے پڑھنے کا اور آگے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بذات خود مسلمانون پر اور کہا کہ ای گروہ

مسلمانون کے بتحقیق امیر المومنین نے چھوڑ دیا ہی معاملہ داخل ہونے ان پہاڑون کے درون مین ہمپر اور کہا ہی انھون نے کہ تم
حاضر اور دیکھنے والے ہو اور مین پوشیدہ اور دور ہون اور مین نہین کرتا ہون کسی چیز کو مگر تمھاری راے سے پس کیا مشورہ
دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس چپ رہے مسلمان اور کچھ جواب نہین دیا انکو پس اعادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے
کلام کو اور کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے اس شام کا اللہ تعالی نے تمکو مالک کر دیا اور باہر کر دیا تمھارے دشمنون کو
اس سے ساتھ ذلت اور خواری کے اور وارث کر دیا تمکو اللہ تعالی نے انکی زمین اور گھرون اور مالون کا جیسا کہ وعدہ فرمایا تھا ہمسے
اللہ اور اسکے رسول نے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم اس امر مین کیا داخل ہو گئے تم ان درون مین بجانب اپنے دشمن کے پس سکوت کیا
لوگون نے اور کچھ جواب نہین دیا پھر اعادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام کو تیسری مرتبہ اور کہا کہ یہ کیا خاموشی ہے
آیا بزدلی لاحق ہوئی ہی تمکو بعد شجاعت کے یا کاہلی ہی بعد خوشی کے یا اکتفا کیا ہی تمنے کارہاے نیک سے آیا نہین باقی رہین تمپر برائیان
اور نیکیان تمھاری بہت ہین اور نہین ہی تمپر کوئی گناہ اور برائی پس خواہش اللہ غالب اور بزرگ کی تو ہی پس خواہش کرو تم اسکی
طرف اور سوال کرو تم اس سے اس امر کا کہ اعانت کرے وہ تمھاری جہاد پر کہ یہ امر بہتر ہی تمھارے واسطے دنیا اور اس چیز سے جو دنیا
مین ہی پس سبکے پہلے جواب دیا انکو میسرہ بن مسروق العبسی نے اور کہا کہ اے سردار ہم نہین چپ رہے ہین بسبب کسی خوف کے جو لاحق ہو ہمکو یا بسبب کسی
بے صبری کے چھپا لیا ہو ہمکو بلکہ بعض ہم مین دیکھتے تھے بعض کو اور جانو تم اے سردار اس امر کو کہ ہمارے واسطے کوئی سوداگری نہین ہی اور
نہ کوئی کام ہی سواے جہاد کے واسطے دشمنان خدا کے اور طلب کرنے اس چیز کے جو اللہ کے نزدیک ہی اور ہم تمھارے سامنے ہین پس جس کام کا
تم حکم کروگے ہم اسکو کرینگے پس تمھارا کام حکم دینا ہی اور ہمارا کام اطاعت کرنا واسطے اللہ تعالی اور واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور واسطے سردار کے ہی آیا نہین ہی یہ امر کہ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا پس متوجہ کرو تم مجکو جہان کہین چاہو کہ پاؤگے تم فرمانبرداری
کرنے والا جلدی کرنے والا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے گروہ مسلمانون کے جس کسی کی کوئی راے ہو اور موجود ہو اسکے
پاس کوئی مشورہ پس بیان کرے وہ اسکو اور ظاہر کرے اس امر کو جو اسکے نزدیک ہو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ قسم ہی خدا کی کہ پھر جانا ہمارا طلب و تلاش غنیمت سے سستی اور عاجزی ہی ہمپر اور سرزنش ہی ہمارے دین پر اور
طلب و تلاش کرنا دشمنون کا مال غنیمت اور تائید ہی اور جس امر کا مین تمکو مشورہ دیتا ہون ہی مراد اپنی وہ یہ ہی کہ بھیجو تم لشکر کو ہر گھاٹی اور درے
کی طرف ان درون سے پس یہ امر باعث ضعف اور سستی دشمن کے دل کا ہوگا اور ٹھنڈی ہونگی اسکے سبب سے آنکھین مسلمانون کی پس دعا
خیر دی انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا انھون نے کہ یا ابا سلیمان مین یہ مناسب دیکھتا ہون کہ بناؤن مین ایک نشان واسطے میسرہ
بن مسروق العبسی کے اور روانہ کرون مین انکو اور انکے ساتھ یمن کے لوگ ہون سو واسطے کہ پہلے انھین نے جلدی کی ہی اس راے مین اور منظور کیا اور
مشورہ دیا ہی انھون نے اسکا پس وہ آوین درون مین اور غارت اور تاخت کرین وہ ان مقامون پر جو نزدیک ہین دشمن کے شہرون سے اور پھر آوین ہمارے
پاس اگر چاہا اللہ تعالی نے ساتھ انکی چال شہرون کے پس عمل کرینگے ہم موافق اسکے خالد بن الولید بولے کہا کہ پہونچے تم اچھی راے کو
رحم کرے اللہ تعالی تمپر پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک پورے نیزے کو اور بنایا اسکے سر پر ایک نشان کو مثل نشان

فصل
ذکر مشورہ کرنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا مسلمانون سے

ذکر بھیجنا میسرہ بن مسروق عبسی کا درون پہاڑون کے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برنگ سیاہ کہ لکھا تھا اُسپر سفیدی سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور جنبش دی نشان کو
اپنے ہاتھ مین بعد سپرد کیا اُسکو میسرہ بن مسروق العبسی کے اور کہا کہ ای میسرہ تھے تم پہلے مشورہ دینے والے مسلمانون پر ساتھ دوڑنے کے
بجانب شہر روم اور آگے دوڑنے انکی طرف پس لو تم اس نشان کو اور ہو تم انجام دینے والے اس کام کے اور ایسی فتح کرو تم اُسمین کہ ہو اُس فتح
مین نام اور ذکر تمہارا دنیا مین اور ذخیرہ اور اندوختہ عالم آخرت مین اور منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے گروہ مین سے ہاں کے دلیرون سے تین ہزار
مرد کو اور ایکہزار غلام کو پس جو قبائل یمن کے تھے وہ کندہ اور کہلان اور طی اور نبہان اور سنبس اور ازد اور مذحج اور ذبیان اور حمیر اور خولان
اور عک اور ہمدان اور لخم اور جذام سے تھے اور اُسمین رئیس اور بزرگ لوگ تھے اور پہنا تھا اُنھون نے اپنے پورے ہتھیارون کو اور ظاہر کیا
تھا اُنھون نے اپنے اُس لباس کو جو قبائل مین مشہور تھا اُنپر چادرین اور حمی اور عمامے عدنی تھے اور کمر بند جسمین بند چمڑے کے تھے اور جو غلام تھے
پس پہنا اُنھون نے سرخ رنگ کپڑے کو اور اُنکے سرون پر زرد عمامے تھے حمائل کیے تھے دو تلوارون کو اور اُنکے ہاتھون مین حربے اور
تازیانے چمکنے والے تھے اور ہر غلام اُنمین کہتا تھا اپنے دل مین کہ وہ ایک لشکر پر حملہ کریگا اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
دامس ابو الہول کو مقدم اور سردار غلامون پر اور کیا ابو الہول کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور کہا کہ ای ابو الہول ہو تم
آگے ان غلامون کے کہ وہ تحت اطاعت تمہارے ہین اور تم تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور نہ مخالفت کرو تم انکی جسمین وہ تمکو
مشورہ دیوین اسواسطے کہ وہ اچھے ہین مشورہ دینے مین وہ بزرگ ہین اور وہ راستی پر ہین کام مین دامس نے کہا کہ مجکو بہ رغبت اور اطاعت
یہ منظور ہی اور یکسو ہوے ابو الہول اور ساتھ اُنکے غلام تھے اور قبول کیا گروہ عرب نے قول ابو عبیدہ بن الجراح کو لیکن کچھ لوگ
قوم طی نے ناپسند کیا روانگی کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے پس کہا بعض اُن لوگون نے بعض سے کہ کیونکر بنایا ابو عبیدہ بن الجراح
نے نشان کو واسطے ایک مرد کے قوم عبس سے اور چھوڑ دیا اُنھون نے رئیسون اور بادشاہون یمن کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہی پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس لایا اُنھون نے اُنکو اور کہا کہ ای آل طی کے تم تعریف کیے گئے ہو نزدیک مسلمانون
کے اور بڑا تمہارا نہین ہی مگر مسلمانون کی طرف سے پس ور نہ آدے تمہارے دلون مین برائی اور بزرگی پس ہلاک ہو تم اُسکے سبب سے
اور جانلو تم اس امر کو کہ نہین مدد اور غلبہ ہوتا ہی بسبب کثرت شمار کے اور نہ بسبب شدت غضب طی کے بلکہ نہین عاجز اور مغلوب ہوتے ہین
دشمنان خدا مگر ساتھ مدد ہی اللہ تعالی کے فرمایا ہی اللہ تعالی نے ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم اور بزرگ ہم مین کا اللہ تعالی کے نزدیک بڑا
پرہیزگار ہی اور ڈرنے والا ہم مین کا ہی قسم ہی خدا کی کہ میسرہ مقدم ہین تمسے از روے سبقت کے بجانب اسلام اور ہجرت طرف دار الاسلام اور صحبت رسول
علیہ وآلہ الصلواۃ والسلام کے پس جب ہو رہی قوم طی وقت سننے اس کلام کے اور جلدی کی اُنھون نے قبول کرنے مین تا اینکہ ٹھہرے وہ تحت
نشان میسرہ بن مسروق کے پس جب پورا اور آمادہ ہو وہ سب چلنے پر آئے میسرہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار مین
نہین جانتا ہون راہ کو اور اس ملک سے مین ناواقف ہون اور نہین جانتا ہون کہ مین کہان داخل ہون اور کہان کو متوجہ ہون اور زمین ہلاک کرنے والی
ہی اُس شخص کو جو نہین جانتا ہی اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم کیا ہی تمکو اپنے خط مین اس امر کا کہ مقرر کرو اور بھیجو تم ہمارے ساتھ
راہبرون کو اور ضرور ہی ہمکو راہبر سے کہ راہ بتاوے اور کر دیوے وہ ہمکو ایسی راہ پر کہ چلین ہم امیر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہر آئینہ یاد دلایا تمنے

مجکو وہ امر جو مین بھولا تھا اور ضروری تھی تمکو راہبر پاس نے کیا اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ہر جگہ کے حاکمین کو جو داخل فرمان تھے اور جانتے
تھے اچھائی اور بھلائی کو انکی و خیر خواہی انکی واسطے مسلمانونکی بلا بھیجا میسرہ نے انمین سے پچاس شخص اور نہ ذمہ داری کی انکی و عطیہ مقرر کی اور دور کر دیا
وسوسہ کو اور مشورہ کیا اونسے کہ کس رستہ مین ہو گا داخل ہونا مسلمانونکا بطالب تلاش دشمن کے پس انمین سے ایک شخص نے مشورہ دیا اونکو ساتھ دربکا شہر قوص سے
اور کہا ہر ایک نے کہ ای سردار یہ شہر مثل ان شہرونکے نہین ہین جسکو دمشق فتح کیا ہے اور وہ شہر بہت بڑے پتھرون والا اور
سخت جاڑے والا ہی اور وہ راہین تنگ و گھاٹیان و غار اور جنگل مین پس کیا اہل مونے رہبر سے کہ یہ پل تر اُنکے ہمارے بیس تحقیق تو دیکھیگا ہمسے
کار ہا عجب انکا خبر کو پس آگے سی قوت جنبش دی میسرہ بن مسروق نے نشان کو اپنے ہاتھ مین پھر چلے وہ نشان لیکر آگے اپنی قوم کے بعد اسکے کہ
سلام کیا انھونے ابو عبیدہ بن الجراح کو و مسلمانون پر اور وہ لوگ شور کرتے تھے ساتھ تہلیل و تکبیر و قرآن مجید پڑھنے کے عطار
بن جعدۃ الغسانی نے بیان کیا ہی کہ چلے ہم درانحالیکہ ہم کوشش کرتے تھے چلنے مین اور راہبر ہمارے آگے تھا تا نزدیک آئے ہم بقعہ
جند راس تک سا ہم چلے ہم یہانتک کہ عبور کیا ہمنے نہر سا جور کو اور متوجہ ہوے ہم طرف قوص کے پس اُترے ہم وہان اور رات گذاری ہمنے
پس جب صبح کی ہمنے اور روانہ ہوے ہم بجانب شہر کے اور برابر ہم پہنچے تھے بیچ راہون پھیرنے والی دشوار گذار اور درختون باہم ملے ہوے
ہوے اور پانیون بہتے ہوے اور تنگ گھاٹیون کے کہ نہین تھی اُسمین سوار کو جگہ پھرنے کی پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ اگر دراز ہوا ہم پر معاملہ
ان جنگلون کا تو ڈرتا ہی بھلا مین مسلمانون پر اس امر سے کہ فتحیاب ہو جاوے اوپر دشمن نکا اور چلے راہبر لوگ آگے مسلمانون کے اور لے گئے وہ
مسلمانون کو اونچے لانبے پہاڑون پر پس دشوار گذرا مسلمانون کو گھوڑونپر چڑھنا پہاڑون کا پس نہین باقی تھا کوئی شخص مگر یہ کہ
پیادہ ہو گیا وہ اپنے گھوڑے لیے اور کھینچا اُسکو اپنے پیچھے سے عبد الرحمن بن عبیدہ نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ساتھ میسرہ بن مسروق کے
اُنکے سریہ مین اور تحقیق وہ آئے اور پہاڑ تھا اُنھونکے ہمارے ساتھ دردن کو پس دیکھا مین نے اونچے اور موٹے پہاڑون و باہم ملے ہوے
درختون کو اور پیر پاس تو تنگ تھا پس گھوڑے سے پس جب اترا مین گھوڑے سے پہن لیا مینے اُسکو اور روانہ ہوا پس قسم ہی خدا کی کہ تھوڑے عرصہ مین چلے
اُسکے اترنے اور باقی رہے پاؤن پر مرا انحالیکہ بہاتے تھے وہ خون کو دشواری راہ اور اسکی سختی سے اور برابر راہبر لوگ چلتے تھے ہمارے
ساتھ اور ہم انکے پیچھے تھے تین دن تک اور نہین تھا کوئی ایسا دن کہ چلتے تھے ہم اُس دن مگر راہبر کہتا تھا مسلمانون کو کہ ہوشیار رہو اور
احتیاط رکھو تم اپنے دشمن سے اسواسطے کہ اگر ہوئیگا دشمن بیچ جگہ گذرنے والی کو تو ہلاک ہو جاؤ گے پس جب ہوا چوتھا دن نکلے ہم ایک
بلند ہی کشادہ کی بلندی اور تھا نا فضل ہونا ہمارا اور مین آیا غار گرمی مین بعد نہین تھا کوئی شخص مسلمانون سے مگر یہ کہ نکال ڈالا تھا اُسنے
اپنے پوستین کو اپنے بدن سے پس جب نکلے ہم اُس مین کی طرف پھر اہر مرد مسلمانون سے درانحالیکہ پہنا تھا اُسنے اُس لباس کو جو پہنتا
تھا وہ جاڑون مین اور طلب کرتا تھا گرمی کو اور ہم دیکھتے تھے برف کو کہ چمکتی تھی وہ ہمارے دائین اور بائین جانب سے اور واسس
ابو الہول و اخل ہوے تھے ہمارے ساتھ اور تھی اُنپر زرہ لڑائی کی اور نہین لیا تھا اُنھونے اپنے ساتھ مگر نقصان و درد جادر و اوجھی
کو پس جب داخل ہوے وہ زمین بلند پر پس کیا اُنکو شدت ہوا کے نے اور پہونچی انکو سردی اور نہین تھی اُنکے ساتھ وہ چیز جو کفایت کرے
اُنکو واسطے گرم ہونے کی پس کہا اُنھونے کہ برا کرے اللہ ان کافرونکے خیزہ پرید کا ہر گاہ اسقدر سردی انکے شہر مین گرمی کے موسم مین

پس کیونکر ہوگی وہ جاڑے سے یعنی آیا نہین ہی کہ مار ڈالے اُنکو اللہ تعالی پاس ہیبت اور جاڑے سخت سے پھر دیکھتے تھے اور کانپتے تھے وہ پس
دیکھا اُنکی طرف ایک مرد نے مسلمانون سے پس کہا اُسنے کہ اے ابوالہول کیا ہوا ہی تمکو کہ دنگ گئے تمہارے بدن کے کھڑے ہوتے ہین مس نے کہا کہ لاحق
ہوئی ہی مجکو سردی مسلمانون نے کہا کہ کیا سبب ہی کہ نہین گرم پاتے ہو تم اُسنے کہا کہ سوا اسکے جو پہنے ہون میرے پاس اور کچھ نہین ہی اور یہ مجکو کفایت نہین
کرتا ہی پس آگاہ کیا اُس مرد نے میسرہ بن مسروق کو اس حال سے پس دیا میسرہ نے واسطے اُسکے ایک پوستین جو وہ پہنے ہوئے تھے پس جب پہنا اُسکو ابوالہول
نے اور گرم ہوا بدن اُنکا کہا اُنھون نے کہ اے میسرہ پہناوے اللہ تعالی تمکو ایک قطیفہ قطیفہاے جنت سے پس کہا اُنسے میسرہ بن مسروق نے کہ یا
اباالہول بخل کیا تُنے مجھپر ساتھ صلے کے حالانکہ صلہ اچھا ہوتا ہی قطیفہ سے اور چلا رہبر لوگون کو ساتھ لیکر اور مسلمان اُسکے نشان قدم پر چلتے تھے
اور برابر وہ لوگ چلتے رہے شہرہاے روم مین تا اینکہ پہونچے وہ زمین پاک بہت پانی تھوڑے درختون والی مین پس حکم کیا میسرہ نے لشکر کو اُترنے کا اور سبب
یہ ہوا کہ ہمنے نہین دیکھا کسی کو رومیون سے اثنای راہ مین پس اُترے لوگ اُس مقام مین تا اینکہ پورا ہوا لشکر پس جب پورا دیکھا ہوگئے لوگ کوچ کیا اُنکو لیکر میسرہ
بن مسروق نے اور چلے وہ آگے لشکر کے اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ہم نہین دیکھتے تھے کسی کو راہ مین اسواسطے کہ رومیون نے اختیار کیا تھا احتیاط
اور خوف کو ہمسے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین دیکھا ہمنے کسی کو رومیون سے پس جب ہوا پانچوان دن اور ہم چلے جاتے
تھے کہ دفعۃً ظاہر ہوئی مسلمانون کو ایک سیاہی بیچ شگاف جڑ پہاڑ کے پس جلدی کی گروہ مسلمانون نے بجانب سیاہی کے پس جب
نزدیک پہونچے وہ اُس سے دیکھا کہ ایک گانون ہی دہات رومیون سے پہاڑ کی جڑ کی شگاف مین خالی ہی لوگون سے نہین ہی اُسمین کوئی مگر یہ کہ سنی
مسلمانون نے بانگ مرغون اور آواز بکریون کی اور نہین تھا کوئی اُسمین دور کرنے والا اور نہ باز رکھنے والا پس جب دیکھا ہمنے یہ حال
جانا ہمنے کہ وہ لوگ بھاگ گئے ہین ہمسے پس پکارا ہمکو میسرہ نے اور کہا اُنھون نے کہ ہوشیار ہو جاؤ اور احتیاط کرو تم اسواسطے کہ مین گمان
کرتا ہون کہ قوم نے جانا ہی ہماری جگہ کو پس وہ بھاگ گئے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دوڑے لوگ بجانب گانون کے پس لیا اُنھون نے
جو کچھ اُسمین تھا غلہ اور اسباب وغیرہ کو سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مینے ابوالہول کو کہ وہ اُٹھائے ہوئے تھے اپنے کاندھے پر تین
کمل اور دو چادرین کو پس کہا مینے اُنسے کہ یا اباالہول یہ کیا تمھارے پاس ہی اُنھون نے کہا کہ اے سعید یہ واسطے جاڑے اس شہر کے
ہی پس کہا مینے اُنسے آیا نہ کفایت کریگا تمکو پس کہا اُنھون نے کہ باز رہو تم مجھسے پس تحقیق ہلاک کیا ہی مجکو اس شہر کے جاڑے
نے کہ نہین اُسکو کبھی نہ بھولونگا ذبیحہ عامر کے راوی نے بیان کیا ہی کہ لے لیا مسلمانون نے جو کچھ اُس گانون مین غلہ وغیرہ
تھا پھر روانہ ہوے میسرہ اور مسلمان اُنکے ساتھ تھے تا اینکہ پہونچایا ہمکو رہبر نے ایک مرج مین جسکو مرج القبائل کہتے تھے اور وہ مقام
ڈرانے والا اور بہت لانبا اور دراز تھا پس جب پہونچے ہم مرج پر پھیل گئے گھوڑے مسلمانون کے اُسمین داہنے اور بائین کو پس اُترے
میسرہ اُس مقام مین اور وہ مشورہ کرتے تھے اپنے دل مین پھرنے کا بجانب ابوعبیدہ بن الجراح کے اور سبب اسکا یہ تھا کہ ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کیا تھا اُنکو اس امر کا کہ نہ دور ہون وہ اُنسے اور نہ ناگہان در آوین کسی شہر مین اور ہوشیار اور
احتیاط کرنے والے رہین پس وہ اُس حالت مین تھے اور گھوڑے پھیلے ہوئے اور لوگ بیدار تھے ایسے دشمن سے کہ در آوے
اور ہجوم کرے اُنپر کہ دفعۃً آئے ایک مرد مسلمانون سے اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا جسکو چلاتے تھے وہ اپنے پیچھے سے شل چوپاؤن

سلہ قطیفہ یعنی [illegible] ۱۲
عہ [illegible] بن مسروق کے [illegible]
سلہ [illegible] مرج القبائل
عہ [illegible] ۱۲

تا اینکہ ٹھہرایا اُسکو سامنے میسرہ کے پس کہا اُنسے میسرہ نے کہ اس گبر کا کیا حال ہی اور کہان سے تم اسکو لائے ہو پس کہا انھون نے کہ ای عزا
مین نے سبقت کی تھی اپنے ساتھیون پر چلنے مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ ظاہر ہوتا تھا وہ کبھی اور چھپ جاتا تھا کبھی پس جلدی گیا مین اُسکی
طرف پس وہ یہی شخص تھا پس لیا مین نے اُسکو پس بلایا میسرہ بن مسروق نے ایک مرد کو معاہد ہے جو اُنکے ساتھ تھے پس جب آیا وہ معاہدی کہا میسرہ نے
کہ سوال کر تو اس گبر سے کہ کیا خبر ہے اُسکے نزدیک خبر رومیون سے پس متوجہ ہوا معاہدی طرف اُسکی ایک سوال کرتا تھا وہ رومی سے اور زیادہ کیا معاہدی نے
اُسکے ساتھ کلام کو اور لوگ چپ تھے پس جب طول دیا معاہدی نے گفتگو کو ساتھ رومی کے کہا اُس سے میسرہ بن مسروق نے کہ منتہی ہو تجھے یہ گبر کیا کہتا ہی
معاہدی نے کہا کہ ای سردار یہ کہتا ہی کہ جب بادشاہ در آیا اور سوار ہوا دریا مین قصد کیا اُسنے قسطنطنیہ کا مع اپنے گھر والون کے اور قصد کیا
اُسکے پاس کے بھاگے ہوے رومی اور سوائے اُنکے اور رومی نے ہر جگہ سے اور خبر ہو گئی بادشاہ کو یہ کہ انطاکیہ فتح ہو گئی از روے صلح کے اور
مارا گیا حاکم اُسکا سو اُس پر بس دشوار گذرا بادشاہ پر یہ امر اور رویا اور کہا اُسنے السلام علیک یا ارض سوریہ الی یوم القیامۃ پھر لکھا
کیا اُسنے اپنے بطارقہ اور حجاب کو اور کہا کہ مین ڈرتا ہون عرب سے اس امر کو کہ داخل ہو دین وہ ہماری تلاش کو بجانب روم کے پھر تیار اور
آمادہ کیا بادشاہ نے ایک لشکر تیس ہزار کا ہمراہی مین بطریق کے کہ حفاظت کرتے ہین وہ اُسکی واسطے درون کے پس کہا میسرہ نے
معاہدی سے کہ ہمارے انکے بیچ مین کسقدر فاصلہ ہی معاہدی نے کہا کہ یہ رومی بیان کرتا ہی کہ تمھارے اُنکے بیچ مین دو فرسخ ہین
راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا میسرہ نے یہ حال جھکا لیا اُنھون نے سر کو بجانب زمین کے درانحالیکہ نہین پھیرتے تھے
وہ کسی جواب کو اور نہین آغاز کرتے تھے بات چیت کو پس کہا اُنسے ایک مرد نے قوم سہم سے جنکا نام عبد اللہ بن حذافہ سہمی تھا اور
وہ دلیران مسلمین سے تھے اور اُنکے پاس ایک عمود لوہے کا تھا کہ اُس سے لڑتے تھے لڑائی مین نہین اُٹھاتے تھے وہ سوا اُسکے
اور تھے وہ نرم اور مہربان لوگون مین پس کہا اُنھون نے میسرہ سے کہ کیا ہوا ہی مجکو کہ مین دیکھتا ہون تمکو ای سردار سر جھکائے
ہوئے بجانب زمین کے مثل سر جھکائے گھوڑے کے آواز لگام سے حالانکہ ایک مرد ہم مین کا لڑیگا ایک ہزار رومی سے پس
کہا ای میسرہ نے کہ قسم ہی خدا کی یا عبد اللہ کہ نہین سر جھکایا مین نے از روے خوف اور بیصبری کے ولیکن ڈرتا ہون مین مسلمانون پر
اس امر کو کہ مبتلا ہوے بلا اور مصیبت ہو دین میرے نشان کے نیچے اور وہ پہلا نشان ہی کہ داخل ہوا ہی درون مین پس ملامت اور سرزنش
کرینگے مجپر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور جو چیز امر ہی پوچھا گیا ہی وہ اپنی رعیت سے پس کہا مسلمانون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین پروا
کرتے ہین ہم موت کی اور نہین اندیشہ کرتے ہین ہم درگذرنے مین اسواسطے کہ ہمنے بیچ ڈالا ہی اپنی جانون کو اللہ تعالی کے ہاتھ مین اور جو
شخص جانتا ہی اس امر کو کہ وہ جانے والا ہی اس دنیا کے گھر سے بجانب گھر آخرت کے پس نہین پروا کریگا وہ اُس چیز کی جو پہنچیگی
اُسکی طرف کافرون سے پھر کہا میسرہ نے کہ ای لوگو آیا مناسب دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ ہم ملاقی ہون اور بھڑین اُنسے اپنی اسی
جگہ پر یا چلین ہم بجانب اُنکے پس کہا مسلمانون نے کہ پوچھو تم اس گبر سے کہ اگر ہووے یہ جگہ ہمارے لیئے زیادہ کشادہ
قوم کی جگہ سے تو ٹھہرین ہم پس پوچھا معاہدی نے گبر سے پس کہا اُسنے کہ نہین ہی بعد عمومیہ کے کوئی جگہ زیادہ کشادہ
اس مرج سے پس اگر قصد کیا ہی تمنے لشکر کی لڑائی کا پس ٹھہرو تم اور اگر پھر جاؤ گے تم اپنے پیچھے کو تو یہ بہتر ہوگا

تمہارے واسطے بخشش از نیکہ آوے تیر دشمن تمہارا بس ع عفی کیا میسرہ بن مسروق نے اُس کو بدین اسلام کو پس انکار کیا اُسنے
پس حکم کیا میسرہ نے اسکی گردن مارنے کا اور ماری گئی گردن اُسکی پس لوگ اس حال مین تھے کہ دفعۃً بلند ہوے اور دکھائی دیئے
نشان اور صلیبان رومیون کے پس اُترے وہ لوگ نزدیک جگہ مین مسلمانون سے اور تھے وہ مثل بستی ہونی ٹڈیون کے پس تشویش کیا انھون نے
اپنی آگون کو رات مین پس جب دوسرا دن آیا نماز صبح کی پڑھی میسرہ بن مسروق نے ساتھ لوگون کے پس جب فارغ ہوے مسلمان نماز سے
کھڑے ہوے انمین میسرہ بن مسروق بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا اُنھون نے ایہا الناس ہذا یوم لہ ما بعدہ الا ان رأیتم بذا ادہ ایہا
رایۃ وخلت الدروب واعلموا ان جیش اخوانکم سیتطاول فعلکم واعلموا ان الدنیا دارہم والآخرۃ دار مستقر واسمعوا ما قال نبینا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم الجنۃ تحت ظلال السیوف فلا ینظروا الی قلتکم وکثرۃ اعدائکم فقال عز وجل کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ
واللہ مع الصابرین پس کہا مسلمانون نے کہ اے میسرہ سوار ہو تم ہمکو کیا ہے جانب اُنکے ٹھہرنے کے پس تحقیق ہم امید رکھتے ہین
مدد اور غلبے کی اُنپر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس خوش ہوے میسرہ اُنکے کلام سے اور اُسی وقت وہ سوار ہوے اور اُنکے سوار ہونے
سے سب لشکر سوار ہوا اور جدا ہوے غلام عرب سے اور ٹھہرے وہ نیچے نشان ابوالہول کے اور اکٹھے ہوے مسلمان نیچے
نشان میسرہ بن مسروق کے اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانون پر واسطے لڑائی اپنے دشمنون کے اور طلب مدد کی کی انھون
نے اللہ تعالیٰ سے جو بہترین مالکون اور بہترین مدد کرنے والون کا ہے اور کہا میسرہ بن مسروق نے اللہ تعالیٰ سے جو بہترین مالکون
اور بہترین مدد کرنے والون کا ہے اور کہا میسرہ بن مسروق نے قبل اپنے حملہ کرنے کے بطور وصیت کے یا ایہا الناس انی
اوصیکم بتقوی اللہ وحدہ لا شریک لہ لو لو اکتفوم اشتدت علیہم الموت غلبہم وامنہم بانہ لاحت لہم الجنۃ بخدا ایہا وانظروا الی
ما اعد اللہ لہم فیہا فاجبوا السرعۃ للدخول الیہا وہذا الجنۃ امامکم وانتم الیوم جیش الاسلام پھر آراستہ کیا میسرہ نے انکو میمنہ اور
میسرہ اور قلب اور دونون بازو مین پس مقرر کیا اُنھون نے میمنہ پر عبداللہ بن حذافہ السہمی کو اور میسرہ پر سعید بن الحنفی کو اور
آگے کیا غلامون کو اور وہ ایک ہزار غلام تھے ساتھ لباس رنگین سرخ کے اور اُنکے ہاتھون مین حربے اور تلوارین
تھین اور ٹھہرایا اُنکو آگے فوج قلب کے اور نشان ابوالہول کے ہاتھ مین تھا اور کان لگائے تھے میسرہ ابوالہول پر
پس نہین سُنا گیا ابوالہول سے کوئی کلمہ بلکہ خاموش تھے اور کچھ نہین بولتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا لشکر
رومیون کا اور بڑھایا انھون نے اپنی صفون کو تین صف مین کہ ہر صف مین دس ہزار تھے اور آگے اُنکے صلیبان اور اُن لوگون کا لباس ریشمی تھا
اور اچھے سامان سے تھے پس جب برابر ہوئین صفین اُنکی نکلا ایک مرد رومیون کے لشکر سے جو سمجھتا تھا کلام کو زبان عربی مین
اور تھا وہ متنصرہ عرب غسان سے پس نزدیک ہوا وہ مسلمانون کے لشکر سے اور کہا اُسنے کہ ظالم کو اُسکا ظلم ہمیشہ پھیر لاتا
اور رد کرتا ہے آیا نہین کفایت کی تمکو اُس چیز نے جسکے مالک ہو گئے تم بڑے ملک شام سے تا اینکہ در آئے اُن رومیون
اور بلند پہاڑون مین ہماری طرف کو نہین لائے ہین تمکو مگر سو مین تمہاری ورے یہ تیس ہزار بالین اُن لوگون سے ہین
جنہونے قسم کھائی ہے صلیب کی اس امر پر کہ نہ شکست اُٹھاوینگے وہ کبھی یا مار ڈالے جاوینگے پس اگر چاہتے ہو تم باقی رکھین ہم تمکو پس گردن

رکھو اور منظور کرو تم قید ہو جانے کو تا کہ لیجاوین ہم تمکو بجانب ہرقل بادشاہ کے پس حکم کرے وہ تمہارے بارے مین جس حکم کا وہ ارادہ کرے
پس نکلے بجانب اُن تینوں شخص کے ابوالہول اور اس وقت اُنکے ہاتھ مین نشان تھا کہ جنبش دیتے تھے اُسکو اور کہا اُنھون نے کہ سچا ہی تو اپنے کلام مین کہ ظالم
کہ ہمیشہ رو کتا ہی ظلم اُسکا اور یہ تیرا کہنا کہ ڈالین ہم لوگ اپنے ہاتھون کو تمہاری طرف تا کہ باقی رکھو تم ہمکو پس اسوقت مین تو ہی ظالم ہی بسبب
اپنے کلام کے جبکہ کلام کیا تو نے بدون ہمارے آزمانے کے اپنی طرف سے اور ہین ایک غلام ہون غلامان عرب سے کہ ہیرے واسطے بنے والوں کے
نزدیک کوئی مرتبہ نہین ہی پس نزدیک ہو تو مجھسے تا کہ ڈالدون مین تجھکو زمین پر بحالت بیہوشی کے تیرے خون مین پھر وہ اسکے آگے گیا اپنے نیزے کو
اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور نیزہ مارا اُسکے پس گرا دیا اُسکو گھوڑے سے بحالت مُردگی کے پس جب گرا وہ مُردہ ہو کر خوش ہوئے ابوالہول
اپنی نیکوکاری سے اور جنبش دی اُنھون نے اپنے نیزے کو اور کہا اُنھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ و نصر پھر گرا دیا اُنھون نے ساتھ اپنے جھوٹے
نیزے کے اور ظاہر کیا اور چمکایا اپنے نشان کو پس دیکھا رومیون نے بجانب ابوالہول کے کہ مار ڈالا ہی اُنھون نے اُنکے ساتھی کو اور خشمناک
ہوئے وہ اس حال سے پس نکلا بجانب ابوالہول کے دوسرا شخص گھبرایا ہوا ہے پس نہین چھوڑا اسکو ابوالہول نے اُسکو نزدیک آنے
وہ تا آنکہ نیزہ مارا اُسکے سینے مین پس مار ڈالا اسکو پس ڈرا یا رومیون کو ابوالہول کے کام نے اور دیکھا اُنھون نے ابوالہول کو اور
کہا اُنھون نے کہ یہ شخص ایک غلام ہی غلامان عرب سے کہ کی ہی اُسنے ہمارے ساتھ وہ چیز جو تم دیکھتے ہو پس کیونکر ہوگا حال ہمارا ساتھ
اُنکے رئیسون اور بہادرون کے پس نہین دلیری کی کسی رومی نے واسطے مقابلہ مین نکلنے کی پس اُسی وقت حملہ کیا اُنپر ابوالہول نے ساتھ نشان
کے اور تھے وہ پیادہ پس مار ڈالا اُنھون نے ایک کو فوج قلب سے اور پھرے وہ پس اُسی وقت سرزنش کی بعض رومیون نے بعض کو اور
قصد کیا اُنھون نے حملہ کا مسلمانون پر اور مسلمانون نے بھی تعجب کیا اسکے کام سے پس اُسی حال مین کہ وہ اسی داد دیتے تھے
دونون صفون کے بیچ مین اور پکارتے تھے لڑنے والے کو اور ڈراتے تھے وہ مثل شیر کے کہ دفعۃً حملہ کیا اُنپر ایک صلیب والے نے رومیون سے
جسکے نیچے دس ہزار رومی تھے اور ناگہان ہجوم کیا اُنھون نے اسپر ساتھ لشکر کے اور دیکھا مسلمانون نے بجانب مشرکین کے کہ حملہ کیا
اُنھون نے اُنکے ساتھی پر پس پکارا میسرہ بن مسروق نے مسلمانون کو اور کہا الحملۃ الحملۃ پس حملہ کیا مسلمانون نے مشرکین پر اور
ملگئے قوم مین میسرہ بن مسروق نے بیان کیا ہی کہ واسطے اللہ تعالی کے تھی نیکوکاری غلامون کی کہ سخت لڑائی لڑے وہ اور چھوڑ دیا
اُنھون نے اس ابوالہول کو عین ہلاکی سے اور ساتھ لیا اُنھون نے اسکو بحالت لڑائی مشرکین کے اور کہتے تھے نحن عبید اللہ و ضربنا
مثل الحریق فی اللہ نقتل من کفر باللہ راوی نے بیان کیا ہی کہ برابر جاری ہی آپس مین لڑائی دن اُنکے لڑنے کے بلافصل کہ نہین جدا
ہوا بعض اُنمین کا بعض سے تا اینکہ ٹھہرا آفتاب درمیان آسمان مین اور گرم اور تیز ہوئی لڑائی اور سخت ہوئی مار دھاڑ اور بے چینی مسلمان
یقین رکھنے والے تھے ساتھ تائید خدا کے اور کافر یقین رکھنے والے تھے ساتھ خرابی اور خواری کے اور جدا ہوئے دونون لشکر ماندگی
سخت اور لڑائی سے اور مارے گئے مشرکین سے بہت لوگ اور گرفتار ہوئے مسلمانون سے دس آدمی اور وہ عامر بن طفیل اور عبداللہ بن ہبیرہ اور مالک
بن حاتم اور سالم بن مفرج اور دارم بن صابر اور عون بن جابر اور مشعر بن حسان اور مفرج بن عاصم اور نبہان بن مرداس اور عدی بن شہاب تھے
اور مارے گئے پچاس مرد منجملہ اُنکے حرث بن یربوع اور سہم بن جابر اور عبداللہ بن صامد اور جریر بن صالح اور عبد بن جابر اور نعمان بن جمیل

زید بن ارقم اور ضرار بن حاتم اور روحا بن سہل اور سہل اُن بیسون کے تھے اور پکڑ لیئے گئے رومیوں سے نو ستّو آدمی اور مارے گئے انمین سے قریب گیارہ سو کے پس جب جدا ہوے دونون لشکر تلاش کیا مسلمانونے واسطے اپنے دیکھا انکو اپنے بیچ مین پس شمار کیا مسلمانون نے اُنپر اور بے آرام ہوگئے لوگ بسبب اُنکی پوشیدگی کے پس تلاش کیا انکو مقتولون مین نہین دیکھا انکو پس بہت جانا مسلمانون نے اس امر کو اور کہا میسرہ بن مسروق نے کہ اگر ابو الہول مارے گئے پس تحقیق مبتلا ہوے رنج اور مصیبت مین گئے مسلمان اُنکے سبب سے اور اللہ تعالی سے شکایت کرتے ہین ہم اُس چیز کی جو پہونچی ہمکو گم ہونے ابو الہول و اصحاب کے اُسکے مسلمانون سے پھر کہا میسرہ بن مسروق نے کہ کون شخص تم مین سے چلیگا اور طلب کریگا وہ ہمارے واسطے خبر ابو الہول و اصحاب اُنکے ابھی مسلمانون کی جو گرفتار ہوگئے ہین پس نہین جواب پایا انکو کسی نے اس امر مین راوی نے بیان کیا ہی کہ پھر حملہ کیا رومیون نے مسلمانون پر اور سخت لڑائی لڑے وہ انتہا ایک مرد مسلمان سو اور ایک سو رومی تک جمع ہوتے تھے پس بدلا لیتے تھے اُسکا یا گرفتار کر لیتے تھے اور تھے میسرہ بن مسروق ہر جماعت چار ہزار عرب و غلامون کے اور رومی بیس ہزار تھے پس تحقیق جہاد اور کوشش کی مسلمانون نے اللہ تعالی کی راہ مین جیسا کہ چاہیئے تھا اور میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ پکارتے تھے اس میدان مین اور کہتے تھے ایہا الناس اذکرکم الآخرۃ

واعلموا انہا اقرب الی احدکم من رجوعہ الی ابائنا فاستقبلوا الآخرۃ استقبال الوالدۃ لولدہا ولا تدبروا عنہا وتولوا لہا تولی الفرمن

فرع الاسد فان ہذا القوم ما خشیت ان یکون لک ہنا منا و جرءۃ منہم علینا پھر پکارا میسرہ نے بلند آواز سے حطموا جفون سیوفکم واجعلوا

علی انصالہا بایانکم ہذا الطریق النجاۃ زید بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانون سے جسکہ سنا اُسنے کلام اپنے سردار کا مگر یہ کہ ڈال دیا تھا اُسنے میان اپنی تلوار کا پس نام رکھا گیا اُس لڑائی کا ساتھ دو نامون کے ایک نام وقعہ مرج القبائل اور دوسرا نام وقعۃ الحطم بسبب اسکے کہ توڑ ڈالے تھے مسلمانون نے میان اپنی تلوارون کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ لڑتے تے مسلمان تلوارون سے یہانتک کہ جانا انھون نے کہ وہ نہ لوٹینگی اور مسلمان پھر دسارہ کہتے تھے اللہ غالب و بزرگ ہی اور رومی چلاتے تھے اپنے کلمہ کفر سے اور بارہا ہر وہ کہتے تھے کہ غالب ہوئی صلیب اور مسلمان طلب کرتے تھے کشود کار کو اُنپر اور غلام لوگ بہت سی لڑائی کرتے تھے اور مسلمانون کا شعار اس دن النصر النصر اور غلامون کا شعار یا محمد یا محمد تھا عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ ابھی ہوا مجکو مسلمانون پر اندوہ اور ہم بڑے رنج اور سختی میں تھے کہ دفعۃً سنی مین نے واسطے رومیون کے ایک آواز ڈرانے والی ایسی جیسے ہواؤن میں ہو وہ ایک غبار تھا پس تامل نظر دیکھا مینے اُس غبار کو تو دفعۃً دور اور پراگندہ ہوگیا وہ غبار اور ہوا وہ غبار پیچھے لشکر رومیون کے پس کہا مینے کہ یہ کوئی لشکر ہی کہ اُنکی طرف آیا ہی پس چھوڑ دی مینے باگ اپنے گھوڑے کی اور در آیا مین غبار مین تاکہ دریافت کرون مین کہ وہ کیا ہی اور تھے وہ رومی بڑی لڑائی مین ساتھ ایک گروہ کے مسلمانون سے اور مسلمان انکے بیچ مین تھے اور شور انکا بلند تھا اور سنا مینے ایک کہنے والے کو کہ وہ کہتا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا مینے کہ یہ آواز فرشتون کی ہین پس تحقیق کی مینے آواز انکی تو وہ آواز واسطے ابو الہول کی تھی اور وہ ٹھہرے تھے پیچھے اپنی سپر کے اور گرد اُنکے دس مسلمان تھے کہ بیٹھے تھے وہ اپنی ہاتھون کے بھل اور رومیون نے ہجوم کیا تھا اُنپر اور نہین سستی کرتے تھے وہ مسلمانون کی لڑائی مین اور ابو الہول

جہاد اور کوشش کرتے تھے اپنے تنہا اور بار ۔ کہتے تھے اپنے ساتھیوں سے جبکہ حملہ کرتا تھا مسلمانوں پر کوئی گروہ مارتے تھے
ابو الہول ایک ارطبار کا انہیں اور آزمایش کرتے تھے اُنپر اور سنا میں نے اُنکو کہ اشعار جنکو پڑھتے تھے پس پکارا میں نے کہ ای وامس
تمہارے پیچھے کیا ہی اور تم کہاں تھے کہ تحقیق پہنچ گئین ہم میں لوگ اور سردار میسرہ بن مسروق تمہارے سبب سے پس کہا اُنھون نے
کہ ای بھائی نہیں تھا مگر سخت لڑائی میں اور گرفتار ہو گیا اور نا امید ہو گیا تھا میں اپنی جان سے یہانتک کہ چھڑایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اور یہ وقت پوچھنے کا نہیں ہی عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ دورا ایتھین یکایک سردار میسرہ بن مسروق کے اور اُنھون نے رنگین
کر دیا تھا نشان کو کفار کے خون سے پس پکارا میں نے اُنکو کہ ای سردار خوشخبری ہو تمکو اُنھون نے کہا کیا خوشخبری ہی تمہاری رحمت کرے اللہ تم پر
آیا آئی ہی ہمکو مدد اور کمک تمہارے ساتھیوں کے پاس سے پس کہا میں نے کہ نہیں لیکن آئی ہی ہمکو مدد اور یاری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس سے اور تحقیق رہائی پائی وامس ابو الہول اور اُنکے ساتھی مسلمانوں نے قید سے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین
کہ میں بات چیت کرتا تھا میسرہ بن مسروق سے کہ اُسی وقت آئے ابو الہول اور ساتھی اُنکے اور وہ گویا در آئے اور تیر سے تھے خون کے دریا
مین عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ جدا ہوسے دونون لشکر پس قسم ہی خدا کی کہ نہیں مارے گئے ہم مین سے زیادہ پچاس مرد سے یا دو کم
پچاس سے اور مارے گئے تھے مشرکین سے تین ہزار اور کچھ زیادہ سوا اُنکے کہ مار ڈالا تھا ابو الہول اور اُنکے ساتھیوں نے اُس لشکر سے
جنھوں نے گھیر لیا تھا اُنکو پس جب دیکھا ابو الہول کی طرف میسرہ بن مسروق نے قصد کیا اُنھوں نے پیادہ ہونے کا اپنے گھوڑے
سے تاکہ سلام کریں ابو الہول پر پس قسم دلائی اُنکو ابو الہول نے اس امر کی کہ نہ کریں وہ ایسا اور آئے میسرہ اُنکی طرف اور مصافحہ کیا اور
بوسہ لیا اُنکے ہاتھ کا اور کہا کہ ای وامس کیونکر تھا حال تمہارا وامس نے کہا کہ ای سردار جانو تم اس امر کو کہ رومیوں نے مجکو گرفتار کیا تھا اور
ڈالے تھے وہ ہمکو بیڑیوں میں اور ایسا ہی کیا تھا اُنھوں نے میرے ہمراہیوں کے ساتھ اور نا امید ہو گئے تھے ہم اپنی جانوں سے پس جب چھپایا رات
نے سو گیا میں پس دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور گویا آپ یہ ارشاد فرماتے ہیں لا یا ابن عبیک یا وامس واعلم ان منزلتی عند اللہ
عظیما پھر کھینچ لیا آپ نے اپنے بزرگ ہاتھ سے بیڑیوں کو پس کھل گئیں وہ اور طوقوں کو پس دور ہو گئے وہ اور ایسا ہی کیا آپ نے میرے ہمراہیوں کے ساتھ
اور فرمایا ابشروا بنصر اللہ فانا محمد رسول اللہ پھر پوشیدہ ہو گئے آپ ہمسے پس لیا ہمنے اپنی تلواروں کو اور کھینچ لیا ہمنے اُنکو قوم کے بیچ
سے اور حملہ کیا ہمنے قوم پر پس مدد دی ہمکو اللہ نے اُنپر اور رسول اللہ نے اور یہ حال اور بیان ہمارا ہی پس شور کیا مسلمانوں نے ساتھ تہلیل
اور تکبیر کے اور درود بھیجا بشیر اور نذیر پر **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ بطریق قوم نے جسکا نام حارس تھا جب دیکھا اُس خبر کو جو
در آئی تھی اُنکے ساتھیوں پر پکارا اُسنے اُنکو اپنے پاس اور کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی تحقیق زبان کار رہا بادشاہ اور تم اُسکی حمایت کرنے
والے ہو اور اگر نہ کروگے تم ساتھ سختی قصد اور ارادہ کے ہر آئینہ بتا ڈالونگا میں تمکو بشیر اُنکے اور آگاہ کرونگا میں بادشاہ کو تمہارے
حال سے پس قسم کھائی آپس میں قوم نے اس امر کی کہ نہ شکست اُٹھاوینگے وہ کبھی یا مار ڈالے جاوینگے پس جب عہد لے لیا اُسنے اُنسے حکم کیا
اُسنے آگ کے روشن کرنے کا پس روشن کی آگ رات کو پہاڑوں پر جا بجا بالونپر اور بھیجکر بلایا اُسنے تمام اُن شہروں کے لوگوں کو اور وہ آتے تھے
ہر طرف اور ہر جگہ سے مثل پھیلی ہوئی ٹڈی کے پس نہیں گذرے تھے اوپر اسکے دو دن تا اینکہ آئے رومی اور ارمن سے تیس ہزار اور مسلمانوں نے نہین

پیدا کی اُنکی پس جب ہوا دوسرا دن نماز خوف کی پڑہی میسرہ نے ساتھ مسلمانون کے اور وہ پہلے اُن لوگون کے ہین جنھون نے نماز خوف
پڑہی تھی اندر روم کے اور پہلا نشان جو داخل ہوا تھا روم مین وہ نشان میسرہ بن مسروق کا تھا پس جب فارغ ہوے میسرہ اپنی نماز
سے کھڑے ہوئے وہ لوگون مین بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا یا ایہا الناس اصبروا لما نزل بکم فان الصبر عند نزول المصائب بابہ رحمۃ
من اللہ لنا ونحن فی صدور الاعداء وقد دارنا جیش عظیم نحن الاتقا بکم الا ینفر اللہ وان الامیر ابا عبیدۃ کان قد امرنی ان لا ابعد بکم
وبیننا وبین الجیش سبعۃ ایام وما کان ظن الامیر انا نلاقی مثل ہذا الجیش الغرمرم تب کہا اُنسے سعید بن عامر نے بنا بن نفیل العدوی نے اے
میسرہ کس چیز کو تم چاہتے ہو اس کلام سے اگر تم رغبت دلاتے ہو ہمکو لڑائی پر پس ہم زیادہ مشتاق ہین جانب جنت اللہ تعالی کے زیادت
پیاسے کی طرف اُسکے پینے پانی کے پس کہا میسرہ نے کہ نہین ارادہ کیا مین نے اپنے اس کلام سے مگر تمہارے مشورے کا اور
مین مناسب دیکھتا ہون اس امر کو کہ روانہ کرون مین کسی کو بجانب امین الامۃ کے شاید کہ مدد اور یاری کرین وہ ہماری پس کہا اُنسے سعید
بن زید نے کہ ہان یہی امر ہی جو کہا اور مناسب دیکھا تمنے پس بلایا میسرہ نے ایک مرد کو اہل ذمہ سے اور وعدہ کیا اُس سے بڑے
کی نیکی کا اور کہا کہ روانہ ہو بجانب سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری کرین اور آگاہ کر
اُنکو کہ گروہ دشمن کے آملے ہین ہم پر قلعون اور زمینون اور سب اُنکے شہرون سے اور اُترے ہین وہ ہمارے مقابلے مین اسیطرح بیان کر تو حال ہمارا
راوی نے بیان کیا ہی کہ پس معاہد نے لباس رومیون کا اور جدا ہوا مسلمانون کے لشکر سے بوقت شفق کے اور چلا بطلب
لشکر ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور کوشش کی اُسنے اپنی جان سے چلنے مین اور نہین پھرا تھا وہ طرف کسی کام کے تا اینکہ پہونچا لشکر
مین اور اُترے ہوئے تھے ابو عبیدہ بن الجراح جابیہ مین پس قصد کیا اُسنے سردار کے خیمے کا اور نہین بازرکھا اُسکو کسی نے
تا اینکہ ٹھہرا وہ سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے مثل بوڑہے خچر کے بسبب اسکے کہ پہونچی تھی اُسکو ماندگی اور سختی چلنے کی پس جب دیکھا اُسکو
ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اس حال مین جانا اُنھون نے کہ اُسکے واسطے کوئی معاملہ ہی پس منگایا اُسکے واسطے کھانا اور پانی کو پس کھایا
اور پیا اُسنے پس جب راحت حاصل کی اُسنے کہا اُنھون نے اُس سے کہ تیرے پیچھے کیا حال ہی ای برادر روم کی یا ہلاک ہوا لشکر اُسنے کہا نہین
قسم ہی خدا کی ای سردار ولیکن روانہ کیا اُنپر دشمن نے ہر قلعے اور شہر سے لوگون کو اور گھیر لیا اُنکا لشکر دین نے ہر طرف سے پھر آگاہ کیا اُسنے
اُنکو اُس حال سے جو گذرا تھا اُنکے واسطے معاملہ لڑائی کا اور توڑ ڈالنا اُنکا تلوار رومیون کی میان کو اور گرفتار ہونا ابو الہول کا اور
کھل جانا اُنکے اور اُنکے ساتھیون کی قید کا اور ہونا اُنکا شدت اور سختی مین پس بے آرام ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح وقت سننے حال کے
معاہد سے اور اُٹھ کھڑے ہوے وہ بحالت جلدی کے تا اینکہ آئے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے خیمے مین پس پایا اُنکو [illegible]
کہ درست کرتے اور دیکھتے بھالتے تھے وہ اپنی زرہ کو پس جب دیکھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو آتے کھڑے ہوے وہ واسطے
اُنکی تعظیم کے اور سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اُنکو اور کہا خیر تو ہی [illegible] پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے [illegible] اور
لے گئے اُنکو اپنے قیام گاہ کی طرف اور کہا معاہد سے کہ اُٹھ کھڑا ہو اور بیان کر اُنسے جو کچھ تو نے دیکھا ہی پس
کھڑا ہوا معاہد اور بیان کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے تا اینکہ تمام کیا اُسنے اپنے کلام کو پس کہا خالد بن الولید

رضی اللہ عنہ نے ان اللہ سبحانہ ما نیصرہ ولم تجد لنا فلہ الحمد علی ذالک قد امرنا بالصبر علی الشدائد فقال یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ۵ بعد اسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ مع الصابرین ۵ اور مینے بتحقیق قیام کیا ہی اپنے نفس کو اللہ کی راہ اور نہ بخل کرونگا مین سا تھ اپنی جان کے اللہ غالب اور بزرگ اور اُسکے رسول پر پس شاید کہ وہ دیوے میرے تئین اپنی بہشت کو اور شاید کہ روزی کرے مجکو شہادت اپنی راہ مین بھر جلدی گئے وہ بجانب اپنے خیمے کے اور پہن لیا اپنی زرہ کو اور ڈال لیا کلاہ مبارک کو اپنے سر پر اور گردن مین لٹکا یا اپنی تلوار کو سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور کر لیا اپنے نیزے کو رکاب مین اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے پاس لشکر کو اور واقع ہوئی آواز مسلمانون مین اور متوجہ ہوئے وہ بجانب جلدی کے دوڑے تھے ہر سمت اور جگہ سے واسطے اللہ اور رسول اللہ کے پس اگر نہ بار رکھتے انکو ابو عبیدہ بن الجراح تو ہر آئینہ جاتے وہ سب کے سب پس منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انمین سے تین ہزار سوار کو اور پیچھے انکے مقرر کیا عیاض بن غانم کو ساتھ ایک ہزار سوار کے **واقدی** رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب چلے خالد بن الولید بجانب مدد دہی میسرہ بن مسروق العبسی کے کہا انھون نے اللھم اجعل لنا الیھم سبیلا واطولنا البعید ولا تسلط علینا من لا یرحمنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ ۵ اور دوڑ آئے وہ دوڑ رہے تھے اور حال میسرہ رضی اللہ عنہ کا یہ تھا کہ گھیر لیا تھا انکو رومیون نے ہر طرف سے اور وہ ہر روز لڑتے تھے پس نہین جدا ہوتے تھے وہ رات تک تا اینکہ آجاتی تھی تاریکی پس جب حائل ہو جاتی تھی تاریکی دونون لشکرون کے بیچ مین جدا ہوتے تھے وہ لڑائی سے اور ہر روز تعداد رومیون کی بڑھتی جاتی تھی حالانکہ قبل اِس کے واقع ہوا تھا گویا وہ قوم تھی کہ باز رکھی گئی تھی اُنسے موت **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب روانہ ہو خالد بن الولید تا کہ جا وین وہ میسرہ کے پاس وہ طلوع ہوئی کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا اُنھون نے اللھم انی اسئلک بحرمۃ نبیک محمد صلعم ان تمن علینا بالنصر ولا اسئلک الا طویت لھم البعید وسہلت علیھم الصعب الشدید وانصرھم باصحابنا یا الہ العالمین ۵ راوی نے بیان کیا ہی کہ میسرہ اور ہمراہی اُنکے منتظر تھے کسی کشود کار کے کہ آوے انکے واسطے یا کسی مدد کہ آوے ابن عبد اللہ بن الولید الانصاری نے ثابت بن عجلان سے اور اُنھون نے سلیمان بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کہا سلیمان نے کہ تھا مین ساتھ میسرہ بن مسروق کے مرج القبائل کی لڑائی مین اور راستہ ان کہ بیٹھے توڑ ڈالا تھا تلوارون کے میانون کو اور رومی آتے تھے ہر طرف سے بجانب مسلمانون کے اور ہم صبح کو لڑتے تھے اور شام کو راحت اور آسائش حاصل کرتے تھے پس نکلا ایک دن بجانب لڑائی کے ایک بطریق بطارقہ سے اور پہنے تھا وہ دو زرہین اور اُسکی دونون آستینون پر دو بازو لوہے کے تھے اور اُسکے سر پر ایک خود تھا کہ وہ چمکتا ہوا سونا تھا اور اُسکے صلیب جوہر کی تھی اور اُسکے ہاتھ مین ایک عمود لوہے کا تھا گویا وہ اونٹ کا ہاتھ پس گردوا دیا اُسنے دونون صفون کے بیچ مین اور بلایا اُسنے بجانب نکلنے کے واسطے لڑائی کے اپنی رومی زبان مین اور یہ بطریق ان بطارقہ سے تھا جنکو ہرقل نے رومیون کے ساتھ بھیجا تھا پس گردوا دیا اُسنے اپنے گھوڑے کو اور بلایا تھا ہمکو واسطے لڑائی کے اور تکرار کرتا تھا اپنے کلام مین میسرہ بن مسروق سے مترجم نے کہا آیا یہ گبر ملعون کیا کہتا ہی مترجم نے کہا کہ وہ اپنی بڑائی بیان کرتا ہی اور بلاتا ہی واسطے لڑائی کے اور کہتا ہی کہ نکلین میرے مقابلے کو بہادر اور دلیر لوگ تمھارے پس کہا میسرہ بن مسروق نے

اے گروہ مسلمانوں کے کون شخص جائیگا بجانب اسکی لڑائی کے اور کفایت کریگا اسکی بدی کو پس جلدی کی قبول کرنے میں ایک مرد مسلمان نے
قبیلہ نخع سے جو زرہ اور کپڑے سوسن کے پہنے تھے پس جب نکلے وہ مرد مسلمان بطریق کی طرف جانا اسنے کہ وہ بعض منصور عرب سے ہیں انتظار کیا ہے
اسلام کو اور مسلمان ہو گئے اور نکلے ہیں بارادہ لڑائی کے پس کلام کرتا تھا بطریق زبان رومی میں ہے وہ جانتا تھا کہ وہ اسکے کلام کو سمجھتے ہیں پس جب
دیکھا اسنے کہ وہ نہیں سمجھتے ہیں اس کلام کو جو وہ کہتا ہے حملہ کیا اوپر نخعی کے اور مارا اوپر ایک نیزہ کہ تھا اسکے ہاتھ میں تھا پس پیچھے کو پھرے نخعی اور
دوڑایا گھوڑا اپنے پیچھے کو پس ٹھوکر کھائی گھوڑے نے اسکے سر پر اور گر پڑا گھوڑا اسکے سبب سے اور جست کی نخعی نے اپنے پاؤں کے بل اور قصد کیا اس نے کا
گرد دین میں مگر یہ ساتھ ایک تلوار کے پس مہربانی کی میسرہ بن مسروق نے اور کہا کہ اے میرے بھائی نخعی پھر تم پیچھے کو اور نہ ڈالو تم اپنے ہاتھ کو
بجانب ہلاکی کے پس فوراً پھرے نخعی اپنے پیچھے کو اور تعاقب کیا انکا گبر نے بارادہ مارنے کے اور نخعی پیدل تھے اور گبر سوار تھا پس جب قصد کیا
گبر نے انکے مارنے کا دوڑے اسکی طرف عبد اللہ بن حذافہ سہمی اور چلایا اونکا گبر کو پس متحیر ہو گیا وہ اسکے سبب سے اور متوجہ ہوا بجانب حذافہ کے
اور سلامت رہے نخعی اور داخل ہوئے وہ مسلمانوں کے لشکر میں اور حملہ کیا عبد اللہ بن حذافہ نے بطریق پر اور حملہ کیا بطریق نے اوپر لڑائی
کے میدان میں اور سخت ہوا ان دونوں کے بیچ میں گرد اور اور عبد اللہ بن حذافہ جس وقت مارتے تھے بطریق پر کچھ نہیں کام کرتی تھی تلوار انکی
گبر میں بسبب کثرت اسکے ہتھیاروں کے اور گبر جب مارتا تھا عبد اللہ بن حذافہ پر لیتے تھے وار کو اپنی ڈھال پر تا آنکہ سست کر دیا
اسکو بوجھ ہوئے اور گرانی نے اسکے بازو نے اور بڑھ گئی ان دونوں کے بیچ میں لڑائی اور ملاقی ہوئے وہ دونوں واروں سے کہ ملکی
کی امیر عبد اللہ بن حذافہ نے ساتھ وار کے پس پڑی تلوار اسکی داڑھی کے نیچے اور طلب کیا اسنے سینے کو اور رہ گئی اسکی بنی ہوئی
چھوٹی زرہ میں اور پہونچی اسکی گردن تک پس اڑ گیا سر اسکا اسکے بدن سے اور قصد کیا گھوڑے نے نکل جانے کا اسکے نیچے سے
اور پھر جانے کا اسکے ساتھیوں کی طرف پس دوڑے اسکی طرف عبد اللہ بن حذافہ پس لے لیا اسکو اور اترے وہ بجانب کافر کے
اور لے لیا اسباب اسکا اور پھرے بجانب مسلمانوں کے پس دشوار گذرا یہ امر رومیوں پر عبد اللہ بن حذافہ نے بیان کیا ہے کہ گئیں
کیا رومیوں کو جو اسے جانتے تھے کہ بطریق کے لوگ اس بطریق کا مرتبہ بادشاہ کے نزدیک بڑا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑنے کو نکلا دوسرا بطریق
اور کہا اسنے کہ ساتھی بادشاہ کا مار ڈالا گیا اور ضرور ہے مجھکو اسکا بدلا لینا اور اب میں جاتا ہوں اس شخص کی طرف جسنے مار ڈالا ہے بطریق کو پس
گرفتار کر لونگا اس شخص کو اور لیجاؤنگا میں اسکو ہمراہ بادشاہ کے پاس اور کہونگا میں اس سے کہ یہی مارنے والا تیرے بطریق کا ہے پس
کر تو اسکے ساتھ جو تو چاہتا ہے پھر وہ مسلح ہوا اور زرہ پہنی اور نکلا ایک بڑے ڈیل کے شہری پر اور آیا وہ تا آنکہ ٹھہرا وہ بطریق مقتول
کی جگہ پر پس نظر کی حالانکہ لے لیا عبد اللہ بن حذافہ نے اسباب اسکا اور سر اسکا جدا تھا اسکے بدن سے پس رویا بطریق بنظر مہربانی کے
اسکے واسطے اور قسم کھائی اسنے مسیح اور صلیب اور انجیل کی اس امر پر کہ ضرور ہے اسکو اسکا بدلا لینا اور چلتا تھا وہ یہاں تک
کہ نزدیک ہوا مسلمانوں کے لشکر سے اور کہا اسنے زبان عربی فصیح میں کہ اے گروہ مسلمانوں کے قریب ہے کہ اللہ غالب اور بزرگ
ہلاک کریگا تمکو بسبب تمہارے ظلم اور زیادتی کرنے کے ہے اور بوجہ تمہارے کاموں کے ہمارے ساتھ پس نکلے میرے مقابلہ کو جسنے مار ڈالا اس بطریق
کا مالک ہوں میں اس شخص کو اور مجھے لازم ہے یہ امر کہ نہ باقی رکھوں میں کسی کو بعد اسکے اسکے ساتھیوں سے پس جب سنا سہمی عبد اللہ بن حذافہ

سے نے کلام اسکا قصد کیا انھون نے نکلنے کا اسکی طرف پس منع کیا انکو میسرہ بن مسروق نے نکلنے سے واسطے لڑائی کے بسبب مہربانی کے
انکے حال پر اسواسطے کہ انھون نے ماندگی اور مشقت اٹھائی تھی پہلے بطریق کی لڑائی سے اور قصد کیا میسرہ بن مسروق نے اس امر کا کہ
نکلین وہ اسکی طرف اور نگاہ رکھین وہ عبداللہ کو بسبب اپنی ذات کے پس کہا عبداللہ بن حذافہ نے کہ ای سردار وہ ہرگاہ بلاتا ہی مجکو
میرا نام لیکر اور پھر طعنا دون مین نکلنے سے تو مین ہونگا اس حال مین ناتوان ضعیف مضبوطی کرنے والا میسرہ بن مسروق نے کہا کہ مین مہربانی کرتا ہون
تمپر بسبب تمہاری مشقت اٹھانے کے عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ آیا مہربانی کرتے ہو تم مجہپر مشقت اٹھانے سے دنیا مین اور
نہین مہربانی کرتے ہو مجہپر آگ سے عالم آخرت مین اور جلتی ہوئی آگ دوزخ سے قسم ہی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ لڑنے کو
نکلیگا اسکی طرف کوئی شخص واسطے میرے پھر نکلے عبداللہ بن حذافہ اور انکی سواری مین گھوڑا بطریق کا تھا جسکو انھون نے مار ڈالا تھا
اور نہین بدلا تھا انھون نے اپنے سامان لڑائی سے کسی چیز کو اور انکے ہاتھ مین تلوار اور ڈھال تھی پس جب نکلے وہ بجانب بطریق کے
اور دیکھا بطریق نے اپنے ساتھی کے گھوڑے کو پہچانا اسنے کہ عبداللہ بن حذافہ ہی قاتل ہین اسکے ساتھی کے پس نہین مہلت دی
اسنے عبداللہ کو اس امر کی کہ وہ گرداوا دیوین اپنا کہ جست کی اسنے ساتھ اپنے گھوڑے کے بجانب عبداللہ کے اور حملہ کیا انپر گویا وہ پہاڑ
تھا کہ ٹوٹ پڑا تھا اوپر سے اور چنگل مارا انپر اور کھینچا انکو اپنی طرف اور جدا کر لیا انکو انکے زین سے اور گرفتار کر لیا اور لایا انکو اپنی
قوم کے پاس اور سپرد کیا انکے اور بلایا کچھ لوگون کو اپنی قوم سے اور کہا اسنے کہ مضبوط کرو تم انکو ساتھ لوہے کے اور لادو بیجاؤ تم
انکو طرف قسطنطنیہ کے اور ٹھیراؤ انکو بادشاہ کے سامنے اور آگاہ کرو اسکو کہ یہی قاتل قیس بن جریج کے ہین راوی نے بیان کیا
ہی کہ قید کیے گئے عبداللہ ساتھ لوہے کے اور روانہ کیے گئے وہ اوپر گھوڑے کے بجانب قسطنطنیہ کے اور پھر آیا وہ بطریق اپنی
لڑائی کی جگہ مین اور وہ ناز کرتا تھا اپنے کام پر اور پھر آیا وہ بجانب لڑائی کے پس نکلے اسکی طرف تین شخص مسلمانون سے پس کہا میسرہ
بن مسروق نے اپنے دل سے کہ ای بیٹے مسروق کے کہ آیا نہین شرماتے ہو تم اللہ تعالی سے اس امر کو کہ تھے تم ساتھ نشان مسلمانون
کے اور تم کشادہ ہو کر دیکھا انکو حالانکہ گرفتار ہو گئے عبداللہ بن حذافہ اور نکلے ہین اس ملعون کی طرف تین شخص مسلمانون سے اور تم پیچھے
ہو لڑائی سے پس کیا عذر ہوگا تمہارا نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے بروز حساب اور پرسش کے پھر بلایا انھون نے سعید بن زید
بن عمرو بن نفیل العدوی رضی اللہ عنہ کو اور سپرد کیا انکو وہ نشان جو بنایا تھا انکے واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
اور کہا سعید سے کہ لیے ہو تم اس نشان کو تا کہ جاؤن مین طرف اس ملعون کے پس اگر مار ڈالیگا وہ مجکو پس اجر میرا اللہ غالب اور بزرگ پر ہی اور
اگر مار ڈالونگا مین اسکو پس ہوگا وہ عوض واسطے عبداللہ بن حذافہ کے پس لے لیا سعید نے نشان کو اور نکلے میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ
بجانب بطریق کے گویا وہ شیر شکار کرنے والے تھے پس گرداوا دیا انھون نے بطریق پر اور اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور حملہ کیا
انھون نے بطریق پر اور حملہ کیا بطریق نے انپر اور گرداوے دیے دونون نے دیر تک اور بڑھ گیا اور دشوار ہو گیا کام ان
دونون کے بیچ مین پھر نزدیک ہوئے دونون آپس مین اور جست کی ایک نے دوسرے پر اور چمٹ گئے دونون نیچے گرد کے
اور ہر گروہ لشکر کا گردن اٹھائے ہوئے دیکھتا تھا ان دونون ساتھیون کی طرف اور دعا کرتا تھا اپنے ساتھی کے واسطے

مددکی تا انکا ظاہر ہوئے وہ دونوں غبار کے نیچے سے حالانکہ وہ دونوں واسطے جدا ہونے کے آپس میں نزدیک تھے پس کہا گبر
نے میسرہ بن مسروق سے کہ ای مسلم قسم ہے تمکو تمہارے دین کی کہ آگاہ کرو تم مجکو کہ یہ کیا نشان ہے جو نکلا ہے ہمارے لشکر کے پیچھے
سے پس نہیں التفات کیا میسرہ بن مسروق نے اسکے کلام پر اور کہا انھوں نے وما ذالک علی اللہ بعزیز پس کہا گبر نے کہ قسم ہے مجکو
میرے دین کی کہ نہیں کہا ہے میں نے تمسے مگر سچی بات پس متوجہ ہوئے میسرہ بن مسروق بسبب آرزومند ہونے اپنے کے اس امر
پر کہ لاوے اللہ تعالی مسلمانوں پر کشود کار کو طرف دیکھنے حقیقت اس امر کے جو بطریق نے اُنسے کہا تھا پس حملہ کیا البطریق نے
اُنپر اور پھرایا اپنے ہاتھ کو اُنپر تا کہ جدا کر لیوے اُنکو جگہ سے کہ دفعۃً ظاہر ہوا نشان اور وہ چمکتا تھا خالد بن الولید المخزومی کے
ہاتھ میں پس جب دیکھا اُسکی طرف مسلمانوں نے تکبیر کہی سبھوں نے پس بسبب بزرگی اور دبدبہ اُنکی تکبیر کے ڈھیلا ہو گیا ہاتھ بطریق
کا میسرہ بن مسروق سے اور متوجہ ہوا وہ دائیں بائیں دیکھتا تھا وہ کہ کیا حال مسلمانوں کا ہے پس ہاتھ مارا صحابی رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور قصد کیا اُنھوں نے اُسکے جدا کر لینے کا اُسکے زین سے پس نہیں پائی اُنھوں نے کوئی راہ اس امر کی
اس واسطے کہ وہ جکڑا ہوا تھا لوہے میں پس کھینچتے تھے وہ اپنے ہاتھ کو بقصد اُسکے گرا دینے کے اور دیکھا گبر نے نشان خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ کو کہ نزدیک ہوا ہے اُس سے اور وہ ارادہ رکھتے ہیں اُسکی طرف کا پس جانا اُسنے کہ وہ بالضرور ہلاک ہونے والا ہے پس بلند کیا
اُسنے تلوار کو بارادے مارنے میسرہ بن مسروق کے پس چھوڑا اُسنے تلوار کو اپنے ہاتھ سے پس اتری اُسپر تلوار اور پڑی اُسکے بائیں ہاتھ پر اور
کاٹ ڈالا اُسکو اور پھر سیدھا ہوا اپنے زین کی طرف پھر البطریق بجانب اپنے ساتھیوں کے حالانکہ ہاتھ اُسکا کٹا ہوا تھا اور وہ سخت نالہ کرتا تھا اب بے
ہوش ہو کے گر پڑا اور درد کے پس لے گئے اُسکو غلام اور مصاحب اُسکے اور لاد لیا اُسکو اپنی گردنوں پر اور لائے اُسکے خیمے میں اور داغ دیا اُنھوں نے اُسکے
ہاتھ کو اور خالد بن الولید ملاقی ہوئے میسرہ بن مسروق سے اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور بیان کیا اُنسے میسرہ بن مسروق نے
جو گذرا تھا اُنپر رومیوں سے اور حال گرفتار ہو جانے عبداللہ بن حذافہ کا پس ہاتھ پر ہاتھ مارا خالد بن الولید نے اور کہا اگر گرفتار ہو گئے
مثل عبداللہ بن حذافہ سے شخص قسم ہے خدا کی کہ نہ جدا ہونگے اُنسے خالد یا چھوڑا دینگے عبداللہ بن حذافہ کو اگر چاہا اللہ تعالی نے
اور توقف کیا خالد بن الولید نے باقی دن پس جب دوسرا دن ہوا دیکھا اُنھوں نے ایک بوڑھا مرد کہ نکلا وہ رومیوں کے لشکر سے اور
وہ لباس بال کا بنا ہوا پہنے تھا پس آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا سامنے خالد بن الولید کے اور اشارہ کیا سجدہ کرنے کا طرف خالد بن الولید کے
پس باز رکھا اُسکو خالد بن الولید نے اس امر سے اور کہا اُنھوں نے کہ تو کیا چاہتا ہے اُسنے کہا کہ بطریق لشکر کا قصد رکھتا ہے واسطے اطاعت کے
اور اُسنے جب کہ دیکھا ہے اس لشکر کو جو آیا ہے تمہاری طرف کہ جانا ہے اُسنے اس امر کو کہ نہیں طاقت ہے اُسکو تمہارے مقابلے و لڑائی کی اور وہ کہتا ہے
کہ آیا منظور ہے تمکو صلح کرنا اور چھوڑ دیویں ہم تمہارے قیدی کو اور دیویں ہم تمکو اسقدر مال جو تم چاہو اور پھر جاؤ تم ہمارے شہروں اور ہماری
لڑائی سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ پھر جانا ہمارا تم سے پس نہ جدا ہونگے ہم تم سے مگر تین باتوں کے فیصلے پر اور مقدمہ قیدی کا پس اگر چھوڑ دوگے
تم قیدی کو از روے اطاعت و فرمانبرداری کے تو بہتر ہے ورنہ چھینیں گے تم قیدی کو از روے سختی اور ناپسندیدگی کے پس کہا
اُس شیخ نے کہ آیا تم سردار عرب کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہاں پس کہا اُسنے کہ اگر مناسب دیکھو تم اس امر کو کہ توقف کرو تم [illegible]

اور رات پس کہا تم اس کام کو تاکہ فکر کرین ہم راستے مین کہ پس مین بعد آرام پاوے یہ بطریق اپنے ہاتھ سے کے دروازے اور آویگا تمھارے
پاس پس منظور کریگا اس چیز کو جو تم چاہو گے خالد بن الولید نے کہا ہمنے منظور کیا تمھاری اس درخواست کو پس پھر گیا وہ بوڑھا اپنی قوم
کی طرف اور کہا بطریق سے کہ اُنھون نے منظور کیا اور رکھدیا لڑنے والون نے اپنے ہتھیارون کو اور اُترے خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ پس جب رات ہوئی حکم کیا بطریق نے اپنے ساتھیون کو روشن کرنے آگ کا خیمون کے دروازون پر اور زیادتی کرنیکا اُسکے روشن
کرنے مین پس ایسا ہی کیا قوم نے اور کھولا الا اُنھون نے اپنے بوجھ اور اسباب کو اور چھوڑ دیا خیمون کو انکی حالت پر اور آگ شعلہ
زن تھی خیمون کے دروازون پر اور روانہ ہوے وہ ابتداے شب سے پس جب صبح ہوئی کوئی خبر اور نشان انکا نہ تھا پس جب دوسرا
دن ہوا سوار ہوے خالد بن الولید اور مسلمان اور انتظار کیا اُنھون نے اس امر کا کہ نکلے انکی طرف کوئی شخص رومیون سے پس نہ دیکھا
اُنھون نے کسی کو پس جانا مسلمانون نے کہ رومی بھاگ گئے پس کاٹا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیون کو غصے سے اور انا للہ وانا الیہ
راجعون پڑھی اُنھون نے اُنکے ناگہان نکل جانے پر اپنے ہاتھون سے اور قصد کیا چلنے کا انکی جستجو مین پس باز رکھا انکو میسرہ بن
مسروق نے اس ارادے سے اور کہا اُنھون نے کہ یہ شہر دشوار گذار اور دور ہین مسافت مین اور بہتر یہ ہے کہ پھر چلو تم بجانب لشکر
مسلمانون کے پس لیا مسلمانون نے جو چھوڑ گئے باقی اسباب قوم کو اور پھر لشکر مسلمانون کا بحالت فتحمندی کے اور لوگ غمگین
تھے عبد اللہ بن حذافہ پر تا اینکہ پہونچے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس ملاقات کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے اور خوش
ہوئے انکی سلامتی پر اور سامنے آئے میسرہ بن مسروق اور سلام کیا اُنھون نے امین الامۃ پر پس معانقہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح
نے اُنسے اور مرحبا کہی انکو اور بیان کیا میسرہ نے حال اپنا اور جو کچھ گذرا تھا رومیون سے اور جسقدر مارے گئے تھے رومی اور جو
مارے گئے تھے مسلمانون سے مگر پچاس آدمی پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال گرفتاری عبد اللہ بن حذافہ
کا دشوار گذرا اُنپر یہ امر اور کہا اللھم اجعل لہ من امرہ فرجا و مخرجا پھر لکھا اُنھون نے خط امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کو
مشعر حال پہونچنے لشکر کا بجانب دروں اور سرگذشت مسلمانون اور حال گرفتار ہونے عبد اللہ بن حذافہ کے پس جب پہونچا خط
ابو عبیدہ بن الجراح کا بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور پڑھا اُنھون نے خط کو خوش ہوے وہ بسبب سلامتی حال مسلمانون اور
انکے غالب ہونے کے انکے دشمنون پر مگر اندوہناک ہوے وہ بسبب گرفتار ہوجانے عبد اللہ بن حذافہ کے پس کہا اُنھون نے
کہ قسم ہے میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی بیعت کی کہ لکھونگا مین خط ہرقل کو تا اینکہ واپس کرے میرے پاس عبد اللہ بن حذافہ
کو اور نہ بھیجون گا مین اُسکی طرف لشکر مگر اُسکے بعد تو جوان کو پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ہرقل باس عبارت سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا وصلی اللہ علی نبیہ ورسولہ محمد علیہ السلام ہذا الکتاب من عمر
بن الخطاب امیر المومنین اما بعد فاذا وصل الیک کتابی ہذا فابعث الی بالاسیر الذی فی اسرک ہو عبد اللہ بن حذافہ فان
فعلت ذالک رجوت لک الہدایۃ وان ابیت بعثت الیک رجالا لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ والسلام علی من اتبع
الہدیٰ اور لپیٹا خط کو اور بھیجا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور حکم کیا انکو اُسکے روانہ کرنے کا بجانب ہرقل بادشاہ

روم کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بلایا اُنھون نے ایک مرد کو معاہدین سے اور ذمہ دار ہوئے اُسکے
واسطے مزدوری کے اور آیا اُسکو خط اور روانہ ہوا معاہدی خط کو لیکر بجانب قسطنطنیہ کے پس جب پہونچا وہ مرد اطلاع دی گئی اُسکے
حال سے بادشاہ کو اور کہا گیا کہ وہ ایلچی عرب کا ہی پس کہا ہرقل نے کہ فروگذاشت کرو تم اُسکی پھر بلایا ہرقل نے عبد اللہ بن حذافہ
کو اپنے پاس عبد اللہ بن حذافہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا مین ہرقل کے پاس اور تاج اُسکے سر پر تھا اور بطارقہ اُسکے گرد تھے پس جب
ٹھہرا مین سامنے اُسکے کہا اُسنے مجھسے کہ تم کون ہو مین نے کہا کہ مین ایک مرد ہون قبیلۂ قریش سے پس کہا اُسنے کہ تم اپنے نبی کے گھرانے
سے ہو مین نے کہا کہ نہین بلکہ مین اُنکے نبی عم سے ہون اُسنے کہا کہ آیا ہو سکتا ہی تمسے کہ تبعیت کرو تم ہمارے دین کی اور بیاہ دون مین
تمھارے ساتھ بیٹی ایک بطریق کی اپنے بطارقہ سے اور کردون مین تمکو اپنے بڑے مصاحبون سے پس کہا مین نے کہ مین نہین چھوڑنے
والا اور جدا ہونے والا ہون دین اسلام سے اور اُس چیز سے جسکو لائے ہین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پس کہا بادشاہ نے کہ قبول کرو
تم میرے دین کو تاکہ دون مین تمکو اسقدر مال سے اور منگوایا اُسنے ایک جامہ ان جواہرات کا اور کہا کہ اگر داخل ہوگے تم میرے
دین مین تو دیدونگا مین یہ جواہرات تمکو پس کہا مین نے کہ قسم ہی خدا کی مین کبھی جدا نہونگا اپنے دین اسلام اور اہل اسلام سے اگرچہ تو
دیوے تو مجھکو سب وہ چیز جسکا تو مالک ہی کہا اُسنے کہ اگر نہ پھروگے تم بجانب میرے دین کے ہر آئینہ مار ڈالونگا مین تمکو بری طرح سے پس
کہا مین نے کہ مین کبھی ایسا نہ کرونگا پس کر تو جس امر کا کرنے والا ہی پس خشمناک ہوا وہ تیرے کلام سے اور کہا اُسنے کہ ایک سجدہ کرو تم صلیب
کے واسطے اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مین نے کہ مین نہ کرونگا پس کہا اُسنے کہ کھالو تم گوشت سور کا اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مین نے کہ قسم ہی
خدا کی مین کہ اُنمین نہین ہون کہ یہ کام کردون اُسنے کہا پی لو تم ایک کاسہ شراب کا اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مینے کہ قسم ہی خدا کی مین ایسا
کبھی نہ کرونگا پس کہا اُسنے قسم ہی اپنے دین کی ہر آئینہ کھاؤگے تم اس گوشت کو اور پیوگے تم اس شراب کو پھر کہا اُسنے اپنے غلامون سے کہ کرو
اُنکو ایک گھر مین اور کرو اُنکے نزدیک گوشت سور کا اور شراب اسواسطے کہ جب تنگی مین ڈالیگی اُنکو بھوک تو کھا لینگے اُسکو اور جب پیاسے ہونگے پینگے وہ شراب کو
راوی نے بیان کیا ہی کہ پہلی مرکیا غلامون نے جو بادشاہ نے حکم کیا تھا اور اکیلا کردیا اُنھون نے عبد اللہ بن حذافہ کو ایک گھر مین اور اُنکے ساتھ
گوشت خنزیر اور شراب تھی اور بند کرلیا اُنھون نے دروازے کو اور چھوڑ دیا اُنکو واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون بیان کیا ہی کہ ہرقل
مرگیا تھا بعد بھاگنے کے انطاکیہ سے بسبب رنج کے جو در آیا تھا اُسکے دل پر جدائی نہین سوریہ سے اور روایت کیا گیا ہی یہ امر کہ وہ مسلمان
مرا اور جسنے یہ معاملہ عبد اللہ بن حذافہ کے ساتھ کیا تھا وہ ہرقل کا بیٹا قسطنطین تھا اور بجاے اُسکے باپ کے لقب اُسکا ہرقل مقرر کیا گیا تھا
پس جب ہوا چوتھا دن کہا ہرقل نے کہ کیا کام کیا قیدی نے لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ یہ مرد بزرگ ہی اپنی قوم مین اور نہ اختیار
کریگا ذلت کو اور جو کچھ ہم کرینگے قیدی کے ساتھ مسلمان بھی کرینگے ساتھ اُس شخص کے جسکو گرفتار کرینگے اگر پڑجاویگا
اُنکے ہاتھون مین ہم مین کا پس بلایا اُسنے عبد اللہ بن حذافہ کو اور کہا کہ کیا کیا شراب اور گوشت کو لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ
وہ اپنے حال پر ہی بادشاہ نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا تمکو اُسکے کھانے سے عبد اللہ بن حذافہ نے کہا کہ بخوف نافرمانی خدا
اور اُسکے رسول کے حالانکہ منع کیا ہی اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُس سے اور حرام کیا ہی اُسکو ہمپر علاوہ وہ برینہ وہ حلال ہوگیا تھا ہمپر بعد

کے واسطے حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ معاملہ ۱۲

تین ان کے ولیکن چھوڑ دیا مین نے اُسکو تاکہ ہو دے طعن مسلمانون کا ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب آیا ہرقل کے پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پڑھا اُسنے خط کو پس دیا اُسنے عبد اللہ بن حذافہ کو بہت مال اور کپڑے اور چھوڑ دیا اُسنے اُنکی راہ کو اور دیا اُنکو ایک بڑا موتی بطور ہدیہ کے واسطے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھیجا اُسنے ایک گروہ کو ساتھ عبد اللہ بن حذافہ کے پہاڑون کے دربون تک اور پھر آئے وہ لوگ اُنکی ہمراہی سے اور پہونچے عبد اللہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوش ہوئے وہ اُنکے آنے سے اور بھیجا اُنکو مدینہ طیبہ مین جب آئے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور دیکھا حضرت عمر نے اُنکو سجدہ شکر کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے اوپر بابت سلامتی کی دی عبد اللہ کو اور دیا عبد اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو موتی پس جب دیکھا حضرت عمر نے موتی کو تعجب کیا اُسکو سوداگران مدینہ طیبہ پر پس نہین جانا اُنھون نے اُسکی قیمت کو اور کہا اُنھون نے کہ ہمنے ایسا موتی نہین دیکھا ہی پھر کہا اُنھون نے کہ یا امیر المؤمنین بہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دیا ہی تمکو پس لو تم اُسکو برکت دے اللہ تعالیٰ تمکو اُسمین حکم کیا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگون کے یکجا ہونے کا اپنے پاس پس جمع ہوئے وہ مانند بھر گئی مسجد لوگون سے پھر چڑھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا اُنھون نے یا ایہا الناس ان کلب الروم قد وجہ الی ہذا اللؤلؤ ہدیۃ وقد جعلتہ للمسلمین منہا فی حل فما تقولون مسلمانون نے کہا کہ برکت دیوے اللہ تعالیٰ تمکو اُسمین ای سردار مسلمانون کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان کنتم جعلتمونی منہا فی حل فکیف اصنع بمن غاب من المسلمین ومن فی البطون والاصلاب من ولد المہاجرین والانصار والمجاہدین فی سبیل اللہ واللہ لا طاقۃ لعمر بطالبتہم یوم القیمۃ پھر بیچ ڈالا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اور کر دیا اُسکی قیمت کو مسلمانون کے بیت المال مین عمرو بن سالم نے روایت کی ہی کہ جب فتح کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انطاکیہ از روے صلح کے اور ہوا معاملہ میسرہ بن مسروق کا جیسا کہ بیان کیا ہی ہمنے اقامت کی اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح حلب مین بہ انتظار اسکے کہ معاملہ عمرو بن العاص کا قیساریہ مین کیا ہوتا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو ثقات سے روایت اس امر کی پہونچی ہی کہ اہل معرات اور کفر طاب اور قامیۃ اور روحیل ابی قبیس جو شام مین ہی اور اُسکے نزدیک کے قلعون اور شہرون کو فتح کیا تھا مسلمانون نے از روے صلح کے اور تمام وہ لوگ جو روانہ ہوے تھے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب قیساریہ کے پانچ ہزار مسلمان تھے جنمین عبادہ بن صامت اور عمرو بن ربیعہ اور بلال بن حمامہ اور ربیعہ بن عامر تھے سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ہمراہ عمرو بن العاص کے پس دیکھا مین نے انگور کے ایک درخت کو ایک گھر مین ہات کے گھرون سے اور اُسمین خوشے انگور کے لٹکتے اور بڑی قسم کے تھے پس لیا مین نے اُسمین سے ایک انگور اور کھایا مین نے اُسکو پس سردی کی اُسنے اور لاحق ہوا سخت جاڑا مجکو پس کہا مین نے برا کرے اللہ تعالیٰ ان بے ختنہ بریدہ کافرون کا شہر اُنکا سرد ہی اور اُنکے انگور سرد ہین اور پانی اُنکا سرد ہی اور ہم ڈرتے ہین ہلاک ہو جانے کو بسبب شدت سردی اُنکے شہرون کے پس سنا ایک مرد نے نصاری ملک شام سے میرے کلام کو اور متوجہ ہوا وہ میری طرف کو بہ ارادے نزدیکی حاصل کرنے کے مجھسے اپنے کلام سے تاکہ باقی رکھون مین اور نہ مار ڈالون مین اُسکو پس کہا اُسنے کہ اے برادر عربی اگر یہان کے انگور مین تمکو سردی معلوم ہوئی ہی پس پی لو تم پانی یہان کا پس راہ بتلائی اُسنے مجکو ایک بڑی مشہور چشمہ کی جسمین پانی تھا پس پیا مین نے اور ایک جماعت نے عرب سے پانی کو اور آئے ہم اپنے لشکر مین اور ساتھ ایکے جھکتے تھے ہم نشے

سے اپنی جان اور شاید عمرو بن العاص نے ہماری خبر کو اور لکھ بھیجا اُنھوں نے حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس خط لکھا
ابو عبیدہ نے انکو اس عبارت سے اما بعد من شرب فحدوه علیها وائم حدود اللہ تعالیٰ کما امر ولا تخش فی اللہ لومۃ لائم پس جب
پہونچا خط عمرو بن العاص کے پاس بُلایا اُنھوں نے سبیع بن حمزہ اور اُنکے ساتھیوں کو جنھوں نے شراب پی تھی پس تازیانے ساط
کے مارے عمرو بن العاص نے اور سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہے کہ جب تازیانے لگانے کے پیرے عمرو بن العاص نے اور درد آگین
کیا اُنھوں نے مجھکو کہا مین نے کہ قسم ہے خدا کی ہر آئینہ مار ڈالونگا مین اُس گبر کو جسنے راہ تبلائی تھی مجھکو شراب پر یہانتک کہ
پیا مین نے اُسمین سے اور لیا مین نے اپنی تلوار کو اور گیا مین اُس گانون مین اور تلاش کیا مین نے گبر کو اور پایا مین نے اُسکو پس جب
پڑی نگاہ میری اُسپر نکال لیا مین نے تلوار کو اور قصد کیا مین نے اُسکے مار ڈالنے کا پس پیٹھ پھیر کر اُسنے مجھسے بحالت بھاگنے کے اور پوچھا
کیا مین نے اُسکا اور وہ کہتا تھا کہ مین نے تمہارا کیا گناہ کیا ہے پس کہا مین نے کہ سختی ہو تجھپر اسواسطے کہ تو نے راہ تبلائی مجھکو
اُس چیز پر جسپر پروردگار خشمناک ہوتا ہے پس کہا اُسنے کہ قسم ہے خدا کی کہ مین نے نہین جانا تھا اس امر کو کہ وہ تمپر حرام ہے سبیع بن حمزہ
نے بیان کیا ہے کہ پکارا مجھکو عبادہ بن صامت نے اور کہا کہ احتیاط کر تم اُسکے مار ڈالنے مین کہ وہ داخل ہمارے ذمہ مین ہے پس چھوڑ دیا
مین نے اُسکو پس گیا وہ اور لایا میرے واسطے انجیر اور جوز کو اور کہا اُسنے کہ کھاؤ تم اُسکے ساتھ کہ وہ گرم کریگا تمکو پس کھایا مین
نے اُسکو اور پایا مین نے اُسمین پاکی اور خوشبو کو پس کہا مین نے اُس سے کہ بُرا کرے تیرا اللہ تعالیٰ کہان تھا تو ان چیزون سے
ابتدا سے حال مین پیشتر اسکے کہ مارا جاؤن مین تازیانون سے سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن العاص نے کوچ کیا ہمکو لیکر
تا اینکہ اُترے ہم ایک گانون مین جسکا نام نخل تھا اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اور بنا والی تھی اُسکے پاس اُن لوگون نے جو
بھاگ گئے تھے اُسکے باپ کے لشکر سے اور تمام رومیون اور بطارقہ نے اور پورا ہوا تھا لشکر اُسکا اسی ہزار کی تعداد مین اور بلایا اُسنے
ایک مرد متنصرہ کو پس کہا اُس سے کہ جا تو اور دریافت کر خبر عرب کی اور تعداد اُنکے لشکر کی کہ کسقدر ہے اور لا تو میرے پاس خبر کو پس
چلا وہ جاسوس تا اینکہ داخل ہوا وہ عرب کے لشکر مین اور دیکھا اُسنے اول اور آخر سب لشکر کو تا اینکہ گذرا وہ ایک قوم مین ہر اور وہ آگ کے
گرد تھے پس رجوع کی اُسنے اُنکی طرف اور بیٹھا اُنکے بیچ مین ورانحالیکہ سنتا تھا وہ اُنکی باتون کو پس جب ارادہ کیا اُسنے اُٹھنے اور
کھڑے ہونے کا لڑکھڑایا وہ اپنے دامن کے سبب سے اور کہا اُسنے صلیب کے نام سے ایک کلمہ کہ لڑکھڑایا اُسکی زبان پر
پس جب سُنا اہل یمن نے اُسکے قول کو جانا اُنھون نے کہ وہ متنصرہ اور جاسوس روم کا ہے پس جست کی اُن لوگون نے اُسکی طرف اور
مار ڈالا اُسکو اور واقع ہوا شور لشکر مین تا اینکہ سُنا عمرو بن العاص نے ایک شور شدید اسواسطے کو پس پوچھا اُنھون نے کہ کیا
حال ہے پس بیان کیا لوگون نے اُنسے حال جاسوس اور اُسکے مارے جانے کا پس خشمناک ہوئے عمرو بن العاص رض اس معاملے
سے اور بُلایا اُنھون نے اہل یمن کو اپنے پاس اور کہا کہ ای لوگو کس چیز نے اُبھارا تمکو جاسوس کے مارنے پر کسواسطے نہ لائے تم
اُسکو میرے پاس کہ خبر پوچھتا مین اُس سے پس کتنے ہین جاسوس ہمارے اور پھرتے ہین وہ واسطے ہمارے اسواسطے کہ دل لوگون کے
اللہ تعالیٰ کے اختیار مین ہین پھیر دیتا ہے اُنکو جسطرح چاہتا ہے پھر پکار دیا عمرو بن العاص نے اپنے لشکر مین کہ جو شخص مارے

کسی عرب یا جاسوس کو بھیں لووے اسلو میرے پاس راوی نے بیان کیا ہی جب دیر کی جاسوس کی خبر نے قسطنطین پر جانا
اُسنے کہ وہ مارڈالا گیا پس روانہ کیا اُسنے دوسرے کو تاکہ خبر لاوے اُسکے واسطے پس آیا جاسوس گانون مین اور دیکھا اُسنے
مسلمانون کے لشکر کو اور نگاہ اور اندازہ کیا اُسکا اور پھر گیا وہ بادشاہ کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ قریب اور بلند ہوا مین
مسلمانون کے لشکر پر اور اندازہ کیا مین نے اُنکا تو وہ پانچ ہزار سوار ہین وہ شیر دلیر اور کرگس ہیں اور بزرگ ہین کہ چاہتے اور دیکھتے ہین وہ موت
کو بجاے مال غنیمت کے اور زندگی کو تاوان پس جب سنا قسطنطین نے یہ حال کہا اُسنے کہ قسم ہی مسیح اور صلبان اور انجیل اور قربان کی
ہر آئینہ خرچ کرونگا مین اُنکی لڑائی مین اپنی کوشش کو اور لڑونگا مین اُنسے سخت لڑائی سے پس یا پہونچونگا مین مطلب کو یا مرجاؤنگا مین بحالت صبر
کے پھر بلایا اُسنے اپنے بطارقہ اور راجہ اور زندیجوں کو اور اختیار کیا اُنمین سے دس ہزار سوار کو کہ وہ سب ہتھیار بند تھے اور بنایا ایک
نشان چاندی کے نیزے پر اور اُسکے سر پر ایک صلیب سرخ سونے کی تھی اور سپرد کیا اُس نشان کو ایک بطریق کے جسکا نام
مسکال ذکر تھا اور وہ فہم اُسکے لشکر کا تھا اور کہا کہ بتحقیق حاکم اور سردار کیا مین نے تجکو ان لوگون پر پس روانہ ہو تو اُنکے ساتھ اور تو طلیعہ
ہی میرے لشکر کا پس لیا بطریق نے نشان کو اور نکلا وہ ساتھ دس ہزار سوار کے اور اُسی وقت روانہ ہوا وہ پھر قسطنطین نے بنائی
دوسری صلیب اور سپرد کیا اُسکو لشکر کے دمستق کے اور نام اُسکا حرسہ تھا اور ساتھ کیا اُسکے دس ہزار کو اور حکم کیا اُسکو ملجانے کا
پہلے بطریق سے پس جب ہوا دوسرا دن نکلا قسطنطین ساتھ باقی لشکر کے اور چھوڑا اُسنے قیساریہ کی حفاظت پر اپنے چچا کے بیٹے
قسطاویل کو اور چھوڑا اُسکے نزدیک بیس ہزار فوج کو یسار ابن عون نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین کہ ہم نخل گانون مین تھے کہ دفعۃً
قریب اور بلند ہوا ہم پر پہلا بطریق ساتھ دس ہزار سوار کے پس نزدیک ہوا وہ ہمسے اور دیکھا ہمنے لشکر کو اور نگاہ اور اندازہ کیا ہمنے
اُسکا تو وہ دس ہزار تھے پس خوش ہوے ہم اور کہا ہمنے کہ ہم پانچ ہزار سوار ہین اور دشمن ہمارے دس ہزار ہین اور ہر مرد ہم مین کا
لڑیگا دو رومیون سے پس ہم اُسی حال اور خوشی مین تھے کہ دفعۃً ظاہر ہوا دوسرا بطریق اور اُسکے ساتھ دس ہزار سوار تھے پس
کہا عمرو بن العاص نے اعلموا انہ من اراد اللہ تعالی والیوم الآخر فلا یرتاع من کثرۃ العدو ولا من تزاید المدد فان الجهاد فی نجدۃ
فوز علی مومن یقبل فی صفوف الکفار ویکون حیا ابدا یرتع فی مروج الجنۃ وینال من اللہ سابغ نعمۃ قال اللہ عز وجل ولا
تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون ولو ان الجاسوس الذی قتلتموہ لم تعجلوا علیہ لکان قد
اخبرنا بهذہ الجیوش وکثرتها الینا ولکنا قد اخذنا علی انفسنا بالاحوط ولکن امر اللہ عز وجل لا یغلب پھر بلایا عمرو بن
العاص نے اپنے پاس دلیرون کو اور کہا اُنھون نے کہ بتحقیق مناسب یہ دیکھتا ہون مین اس امر کو کہ کہلا بھیجون مین
امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ مدد کرین وہ ہمارے ساتھ لشکر کے اسواسطے کہ یہ بڑا لشکر ہی اور کہا اُنھون نے کہ ای لوگو
کون شخص سوار ہوگا اور جائیگا بجانب امین الامۃ کے اور آگاہ کریگا اُنکو اُس چیز سے جسمین ہم واقع ہوے ہین شاید کہ وہ ہماری مدد
اور یاری کرین جیسا کہ مدد کی اُنھون نے ہمکو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور وہ قنسرین کے محاصرہ پر ہین اعداء حاجۃ اُسکا اللہ غالب امر
بزرگ پر پھر کہا ربیعہ بن عامر نے کہ ای عمرو ملاقی ہو اور پھر تو ہمکو لیکر دشمن سے اور پھر و ساکرو تم اللہ غالب اور بزرگ پر اسواسطے

کہ جسنے مدد دی تھی ہمکو بہت جگہون مین حالانکہ ہم تھوڑے تھے وہ قدرت رکھنے والا اسکا ہی کہ مدد دیوے اور غالب کرے ہمکو
باقی کافرون پر راوی نے بیان کیا ہی کہ نفع حاصل کیا عمرو بن العاص نے ربیعہ بن عامر کی وصیت سے اور کہا انھون نے کہ قسم ہی خدا کی سچ کہا تمنے
پھر حکم کیا انھون نے لوگون کو آمادہ ہونے کا واسطے ملاقی ہونے دشمن کے پس سوار ہوے مسلمان اور بلند کیا انھون نے اپنی آوازون کو ساتھ
تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجی بشیر و نذیر پر پس قبول کیا اور جواب دیا انکی تہلیل اور تکبیر کا پہاڑون اور ریگون اور ڈھیلون اور درختون نے
اور ساکنان زمین کی آبادیون نے اور خوفناک ہوے مشرکین وقت سننے آواز مسلمانون کے اور گویا زمین ہلنے والی اور
جلنے والی تھی ساتھ اپنے لوگون کے اور دیکھا قسطنطین نے مسلمانون کے لشکر کو پس زیادہ معلوم ہوا اسکی آنکھ مین اور کہا اسنے
کہ قسم ہی اپنے دین کی جب آیا اور بلند ہوا تھا مین اس لشکر پر تو نہین تھے وہ زیادہ پانچہزار سے اور اب بڑھ گئی ہی تعداد انکی اور زیادہ
ہوئی مدد انکی اور نہین شک ہی کہ اللہ تعالی نے مدد دی ہی انکو ساتھ فرشتون کے اور باپ میرا دانا اور بینا تھا ان عرب کے
حال کا اور نہین ہی میرا لشکر زیادہ باہان ارمنی کے لشکر سے جبکہ ملاقی ہوا تھا وہ انسے پرموک مین دس لاکھ سے اور بہ تحقیق ندامت
حاصل کی ہین سنے اپنے نکلنے پر انکے مقابلے کو اور مین قریب تر فکر کرونگا اسی مکر اور فریب کا ان عرب پر پھر بلایا اسنے ایک بڑے مرتبے
والے کو اپنے نزدیک اور وہ شخص قیساریہ کا قس اور عالم تھا اور کہا اس سے کہ سوار ہو کر جا تو اس قوم کی طرف اور اچھی بات چیت
کر تو اور کہہ تو انسے کہ بادشاہ چاہتا ہی تمسے اس امر کو کہ روانہ کرو تم بادشاہ کے پاس ایک شخص کو جو بڑا فصیح زبان کا اور بڑا مضبوط
دل کا ہو اور نہ ہو وہ شخص فرومایگان عرب سے پس سوار ہوا وہ قس اور کپڑے دیباج سیاہ کے اور ایک کلاہ بالون کی پہنے تھا اور سوار
ہوا سبز سے استر پر اور لی اسنے اپنے ہاتھ مین ایک صلیب جواہر کی اور چلا تا آنکہ پہونچا قریب لشکر مسلمانون کے پس ٹھہرا وہ ایسی
حیثیت سے کہ سنتے تھے مسلمان کلام اسکا اور کہا اسنے کہ اے گروہ عرب کے مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس بادشاہ جسیم
قسطنطین پسر ہرقل کی طرف سے اور وہ چاہتا ہی تمسے صلح کرنے کو اور نہین خواہش رکھتا ہی تمھاری لڑائی کی اسواسطے کہ وہ عالم ہی اپنے
دین کا اور وہ دانا بینا ہی اپنے کام مین اور نہین دوست رکھتا ہی خونریزی اور تباہ کرنے صورتون کو پس نہ ظلم اور زیادتی کرو تم ہمپر اسواسطے کہ ظالم مغلوب
کیا جاتا ہی اور مظلوم مدد دیا جاتا ہی اور مسیح نے ہمارے واسطے یہ کہا ہی کہ نہ لڑو تم مگر اس شخص سے جو ظلم اور زیادتی کرے اور بادشاہ تمسے
یہ چاہتا ہی کہ بھیجو تم اسکے پاس ایک مرد کو جو بڑا فصیح زبان اور مضبوط دل ہو اور نہ ہو وہ شخص فرومایگان عرب سے پھر سکوت کیا
اس قس نے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا عمرو بن العاص نے کلام اسکا کہا انھون نے کہ اے لوگو تحقیق سنا تمنے جو کچھ کہا اس بے
خلتنہ بریدہ نے پس کون شخص تم مین سے دوڑیگا بجانب خوشنودی اور پسندیدگی اللہ اور رسول کے اور دیکھے اور دریافت کریگا اس
چیز کو جو سنگت ومی بیان کریگا پس کہا بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور تھے وہ جوان سیاہ رنگ اور
دراز قد لوگون مین مثل درخت بلند کے چمکتی تھی سیاہی انکے رنگ کی اور دونون آنکھین انکی سرخ تھین مثل خون بستہ کے اور وہ بلند
آواز تھے پس کہا انھون نے کہ یا عمرو مین اسکے پاس جاونگا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اے بلال تحقیق شکستہ حال کر دیا ہی تمکو تمھارے
رنج نے مفارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علاوہ برین تم جنس حبش سے ہو اہل عرب سے نہین ہو اور اہل عرب کے کلام تر رگ

واسطے مقابلے دشمن کے

اور فصیح اور مسجع اور مقفیٰ ہین پس کہا بلال رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہی تمکو حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیں امر پر کہ
چھوڑ دو تم مجھکو کہ جاؤن مین اُسکی طرف کو پس کہا عمرو بن العاص نے کہ تمنے بڑی اور بزرگ قسم مجھکو دلائی جاؤ تم اور اعانت طلب کرو تم اللہ
تعالیٰ سے اور نہ درو تم اُس سے کلام کرنے مین اور فصاحت بیانی کرو تم جواب مین اور بڑائی اور بزرگی ظاہر کرو تم شریعت اسلام کی
بلال نے کہا کہ قریب ترپاؤگے تم مجھکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو پس نکلے بلال رضی اللہ عنہ اور تھے وہ مثل
درخت بلند کے چوڑے تھے دونون شانے اُنکے گویا وہ قوم شنوہ کے لوگ سے تھے اور اُنکے ڈیل ڈول کی بڑائی سے دیکھنے والے
ڈرتے تھے اور اُس دن وہ قمیص کرابیس شام کا پہنے تھے اور سر پر اُنکے عمامہ صوف کا تھا لٹکائے ہوئے تھے اپنی تلوار اور توشہ دان
کو اپنے شانے پر اور عصا اُنکا اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلے وہ مسلمانون کے لشکر سے اور دیکھا اُنکی طرف قس نے زشت اور زبون جانا
اُسنے اُنکو اور کہا اُسنے کہ مسلمانون کی آنکھون مین مرتبہ ہمارا سست اور ضعیف دکھائی دیا ہی پس جب بلایا ہمنے اُنکو کہ آپس
مین بات چیت کرین تو بھیجا اُنھون نے ہمارے پاس ایک کو اپنے غلامون سے بسبب ہمارے اندک اور حقیر ہونے کے اُنکی آنکھون
مین پس کہا اُسنے کہ ای غلام پھر جاؤ اور کہدے اپنے مالک سے کہ بادشاہ ہمارا چاہتا ہی کسی سردار کو تم مین سے تاکہ کلام کرے وہ جوار دد
رکھتا ہی پس کہا اُس سے بلال نے کہ ای مرد مین بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون امیرالمومنین ہون حاجز تمھارے
سردار کی جوابدہی سے پس کہا اُسنے بلال سے کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر تاکہ آگاہ کرون مین بادشاہ کو تمھارے حال سے پھر واپس گیا
وہ اور ٹھیرا سامنے قسطنطین کے اور کہا کہ ای بادشاہ قوم نے بھیجا ہی میرے پاس ایک غلام کو اپنے غلامون سے تاکہ بات چیت کرین وہ
تجھسے اور نہین ہی یہ امر مگر اسوجہ سے کہ ضعیف اور سست معلوم ہوئے ہین ہم اُنکی آنکھون مین اور وہ غلام سیاہ رنگ دراز قامت
بھاری ڈیل ڈول کے ہین اور بیان کی اُسنے صفت بلال بن حمامہ کی تا اینکہ در آیا اُسمین حرف بلال کے حال اور صفت سے
پس کہا قسطنطین نے اُسے کہ پھر جاؤ تو اُنکی طرف اور کہہ تو اُنسے کہ بھیجا تھا بادشاہ نصرانیہ کے بیٹے نے تمھارے پاس
بارادہ طلب بعض تمھارے سردارون کے جس سے وہ بات چیت کرے اور تم بھیجتے ہو اُسکے پاس ایک غلام کو اپنے غلامون
سے پس پھر آیا مترجم بلال کے پاس اور کہا کہ بادشاہ تم سے کہتا ہی کہ ہم غلام سے بات چیت کرنا نہین چاہتے ہین بلکہ
ہم چاہتے ہین کہ تمھارے لشکر کے مالک اور تمھارے سردار سے ہم بات چیت کرین پس پھرے بلال درانحالیکہ وہ
شکستہ دل تھے اور آگاہ کیا اُنھون نے عمرو بن العاص کو اس حال سے پس کہا عمرو بن العاص سے شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ مین اُسکے پاس جاتا ہون پس کہا اُسنے شرجیل بن حسنہ نے کہ ای ابا عبداللہ ہرگاہ کہ تم خود جاؤ گے پس کس شخص پر چھوڑوگے تم
مسلمانون کو عمرو بن العاص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہی اپنے بندون پر اور وہ بڑا مہربانی کرنے والا ہی اپنی خلقت پر مگر ہو تم نشان کے اور
بطور میرے خلیفہ کے ٹھہرو تم میری جگہ پر پس اگر قوم عذر اور بیوفائی کریگی پس اللہ تعالیٰ مالک ہی اُنکا علیہم پس ٹھہرے شرجیل بن حسنہ
عمرو بن العاص کی جگہ پر اور لیا نشان کو اور نکلے عمرو بن العاص اور چلے بجانب قسطنطین کے اور وہ زرہ کے اور جبہ صوف کا پہنے تھے
اور سر پر اُنکے زرد رنگ عمامہ مصری تھا کہ بیچ لیا تھا اُسکو اپنے سر پر بطور پیچ کے اور [illegible] تھا اُسکی [illegible] کو اور کمر بند اُنکے شکادوال

ذکر ارادہ [illegible] عمرو بن العاص [illegible] قسطنطین [illegible]

کا تھا اور لٹکا لیا تھا اُنھوں نے اپنی تلوار کو اور رکاب میں لٹکایا تھا اپنے نیزے کو پس باہر وہ چلے گئے تا اینکہ ٹھہرے وہ سامنے اُس
ترجمان کے جسکو قسطنطین نے بھیجا تھا پس جب دیکھا اُنکو ترجمان نے ہنسا وہ پس کہا اُسسے عمرو بن العاص نے کہ کس چیز سے تو ہنستا ہے اے
برادر نصرانی پس اُسنے کہا کہ تمہارے لباس اور تمہارے اُٹھانے اور پہننے سے اِن ہتھیاروں کو کیا کام کروگے تم اِنسے اور کیا
ارادہ کروگے تم ترجمان کو پس عمرو بن العاص نے کہا کہ اُٹھانا اور پہننا ہتھیاروں کا لباس اہل عرب کا اور وہی بچھونا اُنکا اور اوڑھنا اُنکا
ہے اور نہیں لیا ہم نے ہتھیاروں کو ساتھ اپنے مگر واسطے طلب عزت کے اپنے دشمن پر اور شاید کہ ڈالا جاؤں میں تمہارے نزدیک شر اپنی
میں پس ہونگے ہتھیار رکھنے والے پناہ میرے واسطے میرے دشمن سے اور بچاؤنگا میں انکے سبب سے اپنی جان کو کہا ترجمان نے سچ ہے اے بھائی تم اسلئے ہم لوگ اہل صلح وفا
اور مکر سے نہیں میں تم دل کو مطمئن کرو پھر پھرا ترجمان بجانب قسطنطین کے جبکہ سنا اُسنے مقولہ عمرو بن العاص کا اور کہا کہ اے بادشاہ
عمرو اور اُسکے ساتھ تیرے پاس آئے ہیں اور وہ ایسا ایسا لباس پہنے ہیں پس سنا بادشاہ قیصر نے کلام اُسکا اور کہا اُس سے کہ تو اُنسے کہ آویں میرے پاس اور
داخل ہوویں جیسے میں چاہیں اپنے لباس میں پس پھرا بادشاہ نے مساجت کو سبب آنے عمرو بن العاص کے اُنکے پاس اور آراستہ کیا اُسنے اپنے ملک کو اور ٹھہرایا
بطارقہ اور رہبانوں کو دونوں بازو اور حجاب کو گرد اپنے اور آیا ترجمان نزدیک عمرو بن العاص کے اور کہا اُنسے کہ اے برادر عربی چلو تم کہ بادشاہ نے اجازت دی ہے
تمکو پس اٹھے عمرو بن العاص اپنے گھوڑے پر اور لشکر نصاریٰ تعجب کرتا تھا اُنکے لباس سے تا اینکہ ٹھہرے وہ بادشاہ کے خیمے کے دروازہ پر پھر پیادہ ہوے وہ اور چلے
بطارقہ اور حجاب آگے اُنکے تا اینکہ پڑی آنکھ اُنکی قسطنطین پر پس سلام کیا اُنھوں نے ساتھ دعا عرب کے پس نزدیک بلایا اُنکو بادشاہ نے
اور مرحبا کہی بعد تازہ روئی کی اُنسے اور کہا کہ مرحبا اے سردار اپنی قوم کے اور حاکم کیا اُنکو تخت پر بیٹھنے کا پس انکار کیا عمرو بن العاص نے
اس امر سے اور کہا اُنھوں نے کہ فرش اللہ تعالیٰ کا پاک ہے تیرے فرش سے سو واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے زمین کو اور کیا اُسکو بچھونا ہمارا
اور مباح کیا اُسنے ہمارے واسطے اُسکو پس ہم سب اُس میں برابر ہیں اور میں نہیں چاہتا ہوں بیٹھنے کو تیرے اُس چیز پر جو مباح کیا ہے اللہ تعالیٰ
نے ہمارے واسطے پھر بیٹھے عمرو بن العاص زمین پر بحالت چارزانو کے اور رکھ لیا اپنے نیزے کو آگے اپنے اور رکھی تلوار اپنی ران پر اور کہا قسطنطین
سے کہ کہہ تو جو چاہتا ہے اے عظیم روم کے اور سوال کر تو جس چیز سے تجھکو منظور ہے پس کہا اُسسے قسطنطین نے پیشتر اسکے کہ تمہارا نام کیا ہے خبر دیجئے
کہا کہ میرا نام عمرو ہے میں عرب کا بزرگ اور ارباب بیت الحرام سے ہوں جسکی قوم تعظیم کرتے ہیں قسطنطین نے کہا کہ تم جوان بزرگ ہو نسب میں اے عمرو
اور اگر تم عرب کے ہو تو ہم روم کے ہیں اور ہمارے تمہارے بیچ میں نسبت اور قرابت اور یگانگیت نزدیک ہے اور ہم تم نسب میں ملتے ہو میں پس کیوں لوگ نسب
میں متصل ہوں نہیں چاہئے اُنکو کہ خونریزی کریں بعض اُنکے بعض کی عمرو بن العاص نے کہا کہ ہمارا نسب ملتے ہیں ہمارا پایا دین سے اور [illegible] نسب
میں اسلام کا ہے اور جب بھائی بھائی کے ساتھ ہو اور وہ دونوں جدا ہوں دین میں پس حلال ہے بھائی کو کہ مار ڈالے اپنے بھائی کو
منقطع ہو گیا نسب اُن دونوں کے بیچ میں اور جو تو نے کہا کہ تیرا نسب ہم سے ملتا ہے پس کیونکر ہمارا تمہارا نسب ایک ہو سکتا ہے حالانکہ تم
قریش بزرگ روم سے ہو اُسنے کہا کہ اے عمرو آیا نہیں میں باپ ہمارا آدم پھر نوح پھر ابراہیم اور عرب نسل اسمٰعیل سے ہیں اور روم اولاد
بن العیص بن اسحاق ہیں اور وہ دونوں اولاد ابراہیم کے ہیں اور یہ دونوں سگے بھائی اس امر کو کہ زیادتی کرے اپنے بھائی پر اور ظلم
[illegible] عمرو بن العاص نے کہا کہ تو سچا ہے لیکن [illegible] بیٹے اسحاق [illegible]

میں یعنی اسمعیل چچا عیص کے بیٹے ہیں اور ہم ایک باپ کی اولاد ہیں اور باپ ہمارے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اگرچہ نوح نے
تقسیم کر دیا تھا زمین کو اپنی اولاد میں لیکن انھوں نے تقسیم کیا تھا اُسکو بحالت گذر کرنے کے جیسی جبکہ خشمناک ہوئے تھے وہ اپنے
بیٹے حام پر اور جان تو اس امر کو کہ اولاد نوح کی نہیں راضی ہوئی تھی اس تقسیم پر تب تک اور غالب ہو گئے بعض انکی بعض پر اور یہ زمین جس میں تم ہو تمھاری
نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی ہے جو تمھارے زیر تصرف تھے اسواسطے کہ نوح نے تقسیم کیا تھا زمین کو اپنے تینوں بیٹوں سام اور حام اور یافث پر پس دیا تھا
انھوں نے اپنے بیٹے سام کو شام کا ملک اور جو گرد اُسکے ہے یمن اور حضرموت سے عمان بحرین تک اور سب عرب اولاد سام سے ہیں اور وہ قحطان
اور طسم اور جدیس اور عمالیق ابو العمالیق جہاں کہیں تھے شہروں میں اور یہ ہی جبابرہ ہیں جو شام میں تھے پس یہ عرب خالص ہیں اور دی تھی نوح نے
حام کو زمین مغرب اور سواحل کی اور اُترے تھے یافث اُس میں بیچ مشرق اور مغرب کے تھی اور زمین خالص ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے وارث
کرتا ہے جسکو چاہتا ہے وہ اپنے بندوں سے اور نکو دی عاقبت کی واسطے پرہیزگاروں کے اور ہم چاہتے ہیں کہ پھیر دیوے تو اس تقسیم کو اور کرے تو
اسکو تقسیم برابری کی پس لیویں ہم اُس چیز کو جو تمھارے ہاتھوں میں ہے شہروں اور محلوں مضبوط اور پانی جاری اور زمین فراخ سے اور لو تم اُس
چیز کو جو ہمارے ہاتھوں میں ہے درخت خاردار اور پتھروں اور ملک خالی شہروں اور آبادی سے پس جب سنا قسطنطین نے کلام عمرو بن العاص کا جانا
اُسنے کہ وہ مرد بزرگ ہیں پس کہا اُسنے کہ سچے ہو تم اے عمرو اپنے کلام میں مگر یہ تقسیم تو جاری ہو چکی اور اگر نہ راضی ہو گے تم اُسپر تو ہو گے تم
ظلم کرنے والے ہمپر اور ہم جانتے ہیں اس امر کو کہ نہیں برانگیختہ کیا اور اُٹھایا ہے تمکو اس امر پر اور نکالا ہے تمکو تمھارے شہروں سے مگر بری کوشش نے پس کہا
اُسسے عمرو بن العاص نے کہ اے بادشاہ یہ جو تو نے گمان کیا ہے کہ کوشش نے نکالا ہے ہمکو ہمارے شہروں سے پس ہاں ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا ہے اسواسطے
کہ ہم کھاتے تھے روٹی چنے اور جوکی اور جب دیکھا ہمنے تمھارے کھانے کو اور کھایا ہمنے اُسکو اچھا جانا ہمنے اُسکو پس جدا ہونگے ہم تمسے
یہانتک کہ چھین لینگے ہم شہروں کو تمھارے ہاتھوں سے اور بنا دینگے ہم تمکو غلام اپنا اور سایہ طلب کرینگے ہم بیچ اُن درخت بلند اور شاخوں سبز
اور اچھے پھلوں والے کے پس اگر باز رکھوگے تم اُس چیز سے جو چکھی ہے ہمنے تمھارے شہروں میں چیزیں وہ دینے والی زندگانی سے پس مشغول
کر دینگے اور لے لینگے تمکو مگر وہ مرد کہ دوست رکھتے ہیں موت اور طلب آخرت کو اور زیادہ مشتاق ہیں تمھاری لڑائی کے تمھارے دوست رکھنے
دنیا کی زندگی کو اسواسطے کہ وہ دوست رکھتے ہیں لڑائی کو جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو زندگانی کو پس پیاسا ہوا اور باز رہا وہ اُنکے جواب
سے اور بلند کیا اُسنے اپنے سر کو اپنی قوم کی طرف اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ یہ عرب سچے ہیں اپنے قول میں قسم ہے حق کتاب اور بیعہ اور قربان
اور مسیح اور صلبان کی کہ ہمارے واسطے اُنکے مقابلے میں سوا بردباری کے نہیں ہے جو عمرو بن العاص نے بیان کیا ہے کہ پائی ہیں نے راہ انکی نصیحت
کرنے کی اور کہا میں نے کہ جانو تم اس امر کو اے گروہ روم کے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے نزدیک کر دیا ہے تمپر اُس چیز کو جسکو تم طلب کرتے ہو
پس اگر چاہتے ہو تم اپنے شہروں کو داخل ہو تم ہمارے دین میں اور تصدیق کرو تم ہمارے قول کی ساتھ مقولات ہمارے نبی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسواسطے کہ دین اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے پس کہو تم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد عبدہ
ورسولہ قسطنطین نے کہا کہ اے عمرو ہم نہ جدا ہونگے اپنے دین سے حالانکہ اسی پر مر گئے ہیں باپ دادے ہمارے عمرو بن العاص نے کہا
کہ اگر نہ ہوں چاہتا ہے تو اسلام کو پس دے تو ہمکو جزیہ اپنے اور اپنی قوم کی طرف سے بجا لاتے کہ تم حقیر ہو قسطنطین نے کہا کہ نہیں

منظور کر سکتا ہوں میں تمہارے واسطے اس امر کو سوا اسکے کہ رومی ادا ے جزیہ پر میرے اطاعت نہ کرینگے حالانکہ میرے باپ نے اُنسے جزیہ کے واسطے پیشتر کہا تھا پس ارادہ کیا تھا اُنھون نے اُسکے مار ڈالنے کا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ جو کچھ میرے پاس تھا عذر خواہی اور ڈرانے سے اور بہ تحقیق ڈرایا میں نے تم لوگون کو جہانتک ممکن ہوا اور نہین باقی ہی مگر تلوار ہمارے تمہارے بیچ مین حکم کرنے والی اور اللہ تعالی جانتا ہی اس امر کو کہ میں نے بلایا تھا تمکو ایسے کام کی طرف جسمین تمہاری نجات تھی پس نافرمانی کی تمنے اُس سے جیسا کہ نافرمانی کی تھی تمہارے باپ عیص نے اپنی مان کی پس نکل گئے قرابت سے آگے اپنے بھائی یعقوب کی اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ تم لوگ نزدیک ترہو نسب مین اور ہم بیزاری ظاہر کرتے ہین طرف اللہ غالب و بزرگ کے تم سے اور تمہاری قرابت سے جس حال مین کہ تم ناسپاسی و کفر کرو ساتھ اللہ مہربان کے اور تم اولاد عیص بن اسحاق سے ہو اور ہم اولاد اسمعیل علیہ السلام سے ہین اور اللہ غالب و بزرگ نے اختیار اور برگزیدہ کیا ہمارے نبی کے واسطے نسلون کو پشت آدم سے تا اینکہ نکلے وہ اپنے باپ عبد اللہ کے پشت سے پس کیا اُسنے بہترین لوگون کا اولاد اسمعیل کو اور سکھلایا اُسنے اسمعیل کو عربی مین کلام کرنے کو اور چھوڑا اُسنے اسحاق کو اُنکے باپ کی زبان پر پس اولاد اسمعیل کی عرب ہین پھر کیا اللہ تعالی نے بہترین عرب کا کنانہ کو پھر بہترین کنانہ کا قریش کو پھر بہترین قریش کا بنی ہاشم کو پھر بہترین بنی ہاشم کا بنی عبد المطلب کو پھر بہترین بنی عبد المطلب کا ہمارے نبی کو صلوات اللہ وسلامہ علیہ پس بھیجا اُنکو رسول اور کیا اُنکو نبی اور اُترے اُنپر جبرئیل ساتھ وحی کے اور کہا جبرئیل نے کہ پھرا مین پورب اور پچھم مین پس نہین پایا مین نے بزرگ زیادہ تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن العاص نے بیان کیا ہی کہ کھڑے ہوے رونگٹے اُنکے بدن کے اور فروتنی کی اُنکے اعضای بدن نے جسوقت کہ ذکر کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جنبش مین آئے دل اُنکے اور داخل ہوا خوف قسطنطین کے دل مین اور کہا اُسنے عمرو بن العاص سے کہ تم سچے ہو اپنے کلام مین اسی طرح انبیا بھیجے جاتے ہین بزرگ خاندان اپنی قوم سے پس آگاہ کرو تم مجھکو اس امر سے کہ آیا تمہارے ان ساتھیون مین کوئی مثل تمہارے ہی کہ جلد جواب دے وہ جسوقت کہ مخاطب کیا جاوے مثل تمہارے جواب دینے کے کہ جب سوال کیا گیا جواب دیا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ سب ہی ہیں ایک ہی زبان پر ہین اور اُنمین سے ایسے لوگ ہین کہ اگر کلام اور سوال کریگا تو جانیگا اس امر کو کہ مین نہین اندازہ کیا جاتا ہون اُنکے ساتھ مقابلے مین پس کہا بادشاہ نے کہ محال ہی یہ امر کہ ہوین تمہارے ساتھیون مین مثل تمہارے اور نہ تمام عرب مین عمرو بن العاص نے کہا ہان قسم ہی خدا کی اور اگر دوست رکھیگا بادشاہ اس امر کو تو لاؤنگا مین اُنکو تاکہ واقف ہو جاویگا بادشاہ اُنسے صحت کلام پر پھر جسکے عمرو بن العاص نے اور چلے اپنے گھوڑے کی طرف اور سوار ہوے اور آئے اپنے لشکر مین پس شکر کیا اللہ تعالی کا مسلمانون نے اُنکی سلامتی کے اور رات گذراتی اُنھون نے بحالت نگاہبانی کے یہان تک جب صبح کی اُنھون نے نماز صبح کی پڑھی عمرو بن العاص نے ساتھ مسلمانون کے اور حکم کیا اُنکو سوار ہونے کا واسطے لڑائی اُنکے دشمن کے پس جلدی کی مسلمانون نے اس امر مین اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑون کی پشتون پر اور صف بستہ ہوگئے واسطے لڑائی کے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہی کہ جب لڑائی کا دن ہوا قسطنطین نے اپنے لشکر کی تین صفین کین اور آگے کیا اُسنے تیراندازون کو اور آراستہ کیا میمنہ اور میسرہ کو اور بلند کی گئی صلیب آگے اُسکے اور پیش قدمی کی اُسنے آگے اپنے لشکر کے اور دیکھا عمرو بن العاص نے بجانب قسطنطین کے جاننا کہ اُسنے مرتب کیا تھا اپنے لشکر کو اور قصد کیا تھا لڑائی کا

ذکر عمرو بن عاص ... اور آراستہ ہونا دونون لشکرون کا واسطے لڑائی کے ۱۲

پس آراستہ کیا اُنھون نے مسلمانون کو اور ایستادہ کی اُنکی اور مقرر کیا میمنہ مین حامیان دین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور اُنکے ساتھ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ضرار بن حنانۃ اللیثی اُنکے بائین جانب تھے اور ضرار بن
حنانۃ شہسواران مسلمین مین فرستادہ تھے اسی حال مین کہ تقسیم کیا عمرو بن العاص نے لوگون کو اس ترتیب سے کہ ناگاہ نکلا ایک سوار
مشرکین سے اور وہ کپڑے ریشمین پہنے تھا اور زرہ اور جوشن پہنے تھا اور اُسکے گلے مین ایک صلیب سونے کی تھی پس حملہ کیا اُسنے تا اینکہ خط کھینچا
اُسنے زمین پر اپنے نیزے سے میمنہ سے میسرہ تک اور میسرہ سے میمنہ تک پھر قلب تک اور کھڑا ہوا وہ مقابلہ لشکر مسلمانون اور گاڑ دیا اُسنے اپنے
نیزے کو سامنے اپنے اور لیا کمان کو اپنے ہاتھ مین اور بلند کیا اور جوڑا اُسنے اُسمین تیر کو اور چلایا تیر کو ایک مرد پر میمنہ مین پس پہونچا تیر اور زخمی
کیا اُسکو اور چلایا اُسنے دوسرا تیر میسرہ مین اور مار ڈالا ایک کو پس دیکھا اُسکو اور اُسکے کامون کو عمرو بن العاص نے پکار کر کہا اُنھون نے
مسلمانون سے کیا نہین دیکھتے ہو تم اس کافر ملعون اور اُسکے کام کو جو اُسنے اپنی کمان سے کیا ہی ایکون ہی شخص کفایت کریگا ہمکو اُسکے کام مین
اور پھیریگا مسلمانون سے اُسکی بدی اور برائی کو پس نکلے اُسکی طرف ایک مرد قوم ثقیف سے اور وہ میلی پوستین اور پرانا عمامہ پہنے تھے اور
اُنکے ہاتھ مین ایک کمان عربی تھی کہ چڑھایا تھا اُنھون نے اُسمین ایک تیر کو اور نکلے وہ بارادے کافر کے پس دیکھا کافر نے ثقفی کو اس حال مین
کہ نہین ہی اُنکے جسم پر کوئی چیز لوہے کی جو چھپاوے جسم کو مگر ایک پوستین میلی اور نہین ہی کوئی ہتھیار مگر ایک کمان پس حقیر جانا کافر نے
اُنکو اور اُنکے تیر کو اور چھوڑا اُنکی طرف ایک تیر اپنی کمان سے پس پڑا تیر اُسکا ثقفی کے سینے مین اور در آیا تیر پوستین مین اور کارگر ہوا اور وہ
ملعون بڑا تیرانداز اپنے زمانے کا تھا نہین چلایا تھا اُسنے تیر کو کسی چیز پر مگر یہ کہ در آیا تھا تیر اُسکا اُسمین اور پہونچ گیا تھا اُسپر
پس خشمناک ہوا وہ اپنے تیر کے نہ کارگر ہونے سے اور قصد کیا اُسنے دوسرے تیر کے چلانے کا پس کھینچا ثقفی نے تیر کو اور چلایا
اُسکو بجانب کافر کے اور نہین دیکھا کافر نے تیر کو بسبب اُسکی چھپائی اور پوشیدہ ہونے جگہ اُسکی رکھنے کی پس در آیا وہ تیر کافر کے
حلق مین اور نکلا اُسکی گردن کے پیچھے سے پس قدرت اور طاقت پائی مشرک نے بیہوشی ہوکر گرپڑنے سے پس دوڑے ثقفی اُسکے
گھوڑے کی طرف اور لے لیا اُسکو اور سوار ہوے اُسکی پشت پر اور رکھ لیا اُنھون نے مشرک کے خود کو اپنے سر پر اور کھینچتے ہوے
لائے اُسکو بجانب مسلمانون کے پس استقبال کیا ثقفی کا اُنکے چچا کے بیٹے نے اور کلام کیا اُنسے پس نہین جواب دیا ثقفی نے
اُنکو بسبب خوشی اور سرور کے اپنے کام سے پس کہا اُنکے چچا کے بیٹے نے کہ اے بھائی میرے مین تمسے کلام کرتا ہون اور تم مجکو جواب
نہین دیتے ہو گویا تم اولاد قیصر سے ہو پس آئے ثقفی مع ہتھیار کافر کے پاس عمرو بن العاص کے اور دیدیا ہتھیار اُنکو اور دیکھا مشرکین نے
ثقفی کا کام پس خشمناک کیا اُنکو اس امر نے اور نہین جانا اُنھون نے کہ کیونکر مار ڈالا ثقفی نے کافر کو پس اشارہ کرتے تھے وہ بجانب
آسمان کے پس جانا مسلمانون نے اس امر کو کہ وہ کہتے ہین کہ ملائکہ نے مار ڈالا اُنکے ساتھی کو اور دیکھا قسطنطین نے اس حال کو
پس خشمناک ہوا وہ اور سخت گذرا یہ امر اُسپر اور کہا اُسنے بعض بطارقہ سے کہ نکل تو ان عرب کے مقابلہ کو اور حمایت کر تو صلیب کی پس نکلا
ایک بطریق اور وہ دیباج سرخ پہنے تھا اور اُسکے نیچے زرہ مضبوط اور زرہ کے نیچے جوشن استوار تھے اور اُسکی گردن مین
سونے کی صلیب جڑاؤ تھی اور اُسکے ساتھ ایک غلام اور اُسکے پیچھے ایک گھوڑا کوتل تھا اور اُسکے پاس ڈھال تلوار تھی پس نکلا

وہ بطریق تا اینکہ ٹھہرا وہ دونون صفون کے بیچ مین اور درخواست کرتا تھا لڑائی کی پس جب دیکھا مسلمانون نے اسکی طرف متوجہ ہوئے وہ درانحالیکہ دیکھتے تھے وہ اُسکے گرداگرد اوسکے ہتھیار اور سواری کو پس کوئی اُسکے مقابلہ کو نہ نکلا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اے لوگو کون شخص نکلیگا اُسکے مقابلے کو اور کفایت کریگا تو دونگے واسطے اُسکی برائی کو اور نذر کریگا اپنی جان کو واسطے اللہ تعالیٰ اور پرہیزگار کے پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک مرد عرب سے اور وہ یہ کہتا تھا کہ کام مین کر دونگا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالیٰ تم مین اور تمہارے ارادے مین برکت دیوے اور اُسی وقت قصد کیا اُس مرد مسلمان نے بطریق کی طرف بحالت غصہ کی اور پیشی کی اُسکی جانب بطریق نے اور ایک ساعت دونون گرداگرد دیتے رہتے اور شمشیر زنی کرتے رہے تا اینکہ راست ہوئے اُن دونون کے وار پس سبقت کیا مرد مسلمان پر بطریق نے اپنی تلوار سے وار سے اور پڑی تلوار ڈھال پر اور پھاڑ ڈالا اور کر دیے اُسکے ٹکڑے اور تھی وہ ڈھال چمڑے کی بغیر استر اور دوسری تہ کے اور نہین پہونچا کوئی اثر تلوار کا مرد مسلمان پر اور مارا مرد مسلمان نے ایک تلوار کا وار پیچھے اُسکے پس کاٹا اور پھاڑ ڈالا خود کو پس نیچے پیچھے کو پھرا بطریق اور نہین پہونچا اُسیر اثر تلوار کا پس جب بطریق کی جان مین جان آئی اور سکون اور آرام حاصل کیا اُسنے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُسکو حملہ کیا اُسنے مرد مسلمان پر اور مارا اُسنے مرد مسلمان پر ایک ایسا وار کہ زخمی کیا اُنکو زخم نمایان پس پھرے وہ مرد مسلمان بجانب مسلمانون کے پس آواز دی اُنکو ایک مرد عرب نے اُنکی قوم سے اور کہا مرد مسلمان سے کہ افسوس ہے تیر جو شخص ہیہ کرتا ہے اپنی جان کو واسطے اللہ تعالیٰ کے وہ پھرتا ہے اپنے دشمن کے سامنے سے پس کہا مرد مسلمان نے کہ آیا نہین کافی ہے تمکو وہ چیز جو دیکھی ہے تم نے اس تلوار کے وار سے تا اینکہ سرزنش کرتے ہو مجھپر بہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہین حکم دیا ہے ہمکو اس امر کا کہ ڈالون مین اپنے ہاتھون کو بجانب ہلاکی کے پھر باندھا اُنھون نے اپنے زخم کو واسطے اصلاح کی زخم کی جگہ کو اور پھرے وہ طرف لڑائی کے اور دشوار گذرا تھا اُسپر جو اُنکے چچا کے بیٹے کو ہا تھا پس جب نکلے وہ واسطے لڑائی کے کہا اُسنے اُنکے چچا کے بیٹے نے جنھون نے پہلے گفتگو کی تھی کہ پھر آؤ اور لے لو تم اس خود کو اور رکھ لو اسکو اپنے سر پر واسطے حفاظت اور نگہبانی کے اور لیلو تم اس سپر کو پس کہا مرد مسلمان نے کہ چپ رہو تم اعتماد اور بھروسا میرا ساتھ اللہ تعالیٰ کے بڑا ہی میرے بھروسے سے تمہارے لوہے پر پھر دوڑے وہ مرد مسلمان بجانب بطریق کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ دعا کی مسلمانون نے اُنکے واسطے مدد اور غلبے کی اور کہا اُنھون نے اللھم اعطہ ما تمنی اور حملہ کیا اُنھون نے مشرکین پر اور مار ڈالا لوگون کو اور برابر ایسا ہی کرتے رہے تا اینکہ مارے گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُنپر عمرو بن العاص نے کہا ہذا رجل اشتری الجنۃ من اللہ تعالیٰ بنفسہ اللھم اعطہ ما تمنی واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ ہرقل نے جب اپنے بیٹے قسطنطین کو بجانب قیساریہ کے روانہ کیا تھا تو بھیجا تھا اُسنے اُسکے ساتھ ایک بطریق کو بطارقہ سے جسکا نام قیدمون تھا اور وہ شہسواران روم سے تھا اور بادشاہ کا ماموں تھا اور وہ لڑا تھا لشکر فارس اور ترک اور جرامقہ سے اور وہ ملعون تمام تعتین یاد رکھتا تھا پس کہا اُسنے قسطنطین سے کہ ضرور ہے مجکو لڑنا ان عرب سے اسواسطے کہ مجھپر فرض کیا گیا ہے پس قادر ہوا قسطنطین اُسکے باز رکھنے پر پس پہنی قیدمون نے زرہ اپنی لڑائی کی اور نکلا وہ دوڑتا ہوا پس جب دیکھا

اُسکو مسلمانون نے کہ نکلا ہے وہ مثل پہاڑ کے اور جو چیز اُسکے جسم پر تھی وہ چمکتی تھی روشنی جواہر سے شور کیا مسلمانون نے درانحالیکہ وہ کہتے تھے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس جب ٹھہرا وہ میدان مین پیش آیا وہ درانحالیکہ تو تلا پن کرتا تھا اپنی زبان مین اور طلب کرتا تھا لڑنے والے کو پس متوجہ ہوے شہسواران عرب درآنحالیکہ دوڑتے تھے اُسکی جانب ہر طرف سے ہر شخص چاہتا تھا اُسکے مار ڈالنے کو بسبب اُس لباس اور اسباب کے جو اُسکے جسم پر تھا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے تمھارے واسطے اُس چیز سے جو اُسکے جسم پر ہے پس نہ نکلے کوئی شخص درانحالیکہ طلب کرتا ہو اُسکے اسباب کو پس ہوگا نکلنا اُسکا اسباب کے سبب سے پس اگر مار ڈالا جاویگا وہ شخص تو مارا جاویگا اُس چیز کی راہ مین جسکی طلب مین وہ نکلا ہے اور بہ تحقیق سنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی الدنیا یصیبہا او امرءۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ راوی نے بیان کیا ہے کہ نکلا تھا ایک جوان یمن سے اور اُسکی مان اور بہن اُسکے ہمراہ تھین درانحالیکہ وہ سب ارادہ رکھتے تھے ملک شام کا اور بہن اُسکی اُس سے کہتی تھی کہ اے بھائی کوشش کر تو تم ہمارے ساتھ چلنے مین تاکہ ہو جاوین ہم بجانب شہرہاے فراخ حال کے اور کہا مین ہم اچھی چیزین شام کی بسبب اچھے ہونے اُسکے اور اُسکی نعمتون کے پس کہا تھا اُس سے اُسکے بھائی نے کہ نہین جاتا ہون مین مگر اس سبب سے کہ لڑون مین واسطے رضامندی اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے [illegible] جہاد اور کوشش کرون مین اُسکی راہ مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو اور بہ تحقیق سنا ہے مین نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے ان الشہداء احیاء عند ربہم یرزقون پس کہا اُسکی بہن نے کہ کیونکر روزی پاتے ہین وہ حالانکہ وہ مرگئے ہین اُسنے کہا کہ سنا ہے مین نے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی معاذ بن جبل کو کہ وہ کہتے تھے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ان اللہ تعالیٰ یجعل ارواحہم فی حواصل طیر خضر من طیور الجنۃ فتاکل تلک الطیور من ثمار الجنۃ وتشرب من انہارہا فتقر وارواحہم فی حواصل الطیور فہو الرزق الذی جعل اللہ لہم پس جب ہوا دن لڑائی لشکر مسلمین کا قیساریہ مین نکلا وہ جوان واسطے لڑائی کے بعد ازینکہ رخصت کیا اُسنے اپنی مان اور بہن کو مثل رخصت موت کے اور کہا اُسنے کہ یک جائی ہماری تمھاری نزدیک حوض مصطفیٰ صلوات اللہ علیہ وسلامہ کے ہوگی اور نکلا وہ طرف لڑائی کے اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ چوڑا ہو اگر کا تھا اور اُسکی سواری مین گھوڑا کم اصل تھا پس جب نکلا وہ جوان حملہ کیا اُسنے بطریق پر اور نیزہ مارا اُسکے پس درآئی نوک نیزے کی بطریق کی زرہ مین پس قادر ہو سکا وہ جوان اُسکے نکالنے پر بطریق کی زرہ سے تلوار ماری بطریق نے جوان کے نیزے پر اور کاٹ ڈالا اُسکو اور حملہ کیا جوان پر اور ماری تلوار اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کردیا سر کو اور گر پڑا وہ جوان مُردہ ہوکر رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُسپر اور گرد اور دریا قید سوار اُسکے گرنے کی جگہ پر پھر طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلے اُسکے مقابلے کو ابن قثم پس مار ڈالا بطریق نے اُنکو پس جب دیکھا اس حال کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے خشم کرتے تھے وہ اپنے نفس پر اور کہا اُنھون نے کہ اے نفس بد تو کشایش اور سیر کرتا ہے مسلمانون کے

دمشق پر پھر نکلے وہ اور اُنکے ہاتھ میں وہ نشان تھا جسکو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکے واسطے بروز روانگی کے
بجانب شام کے بنایا تھا پس جب دیکھا اُنکو عمرو بن العاص نے کہ میل کیا ہی اُنھوں نے نکلنے کا کہا عمرو بن العاص نے کہ اے عبد اللہ گاڑ دو
تم نشان کو تاکہ نہ مشغول کرے وہ تمکو پس گاڑ دیا اُسکو شرحبیل بن حسنہ نے پس ٹھہرا وہ نشان مثل درخت کے اور درآیا پتھر میں
گویا وہ اُسی سے نکلا تھا پس شگون لیا اُنھوں نے اس امر سے مدد اور غلبے کا اور نکلے وہ بجانب بطریق کے قیدیوں کے اور مسلمان
دعا کرتے تھے اُنکے واسطے مدد اور غلبے کی اُنکے دشمن پر پس جب دیکھا اُنکو بطریق نے ہنسا وہ اُنکے لباس سے اور اُس
ملعون کی آواز مثل رعد تند کے تھی اور وہ موٹا تھا لوگوں سے اور شرحبیل بن حسنہ لاغر جسم تھے بسبب کثرت روزہ رکھنے اور
شب بیداری کے پس جب برابر ہوا بطریق میدان میں حملہ کیا ہر ایک نے اُن دونوں سے اپنے ساتھی پر اور سبقت کی دونوں
نے دو وار تلواروں سے اور پہلا وار شرحبیل بن حسنہ کا تھا پس کچھ کارگر نہوئی اُنکی تلوار دشمن خدا کی زرہ پر اور اُچھل آئی تلوار
اپنے پڑنے کی جگہ سے اور پڑی تلوار قیدیوں کی شرحبیل بن حسنہ پر پس توڑا اُسنے اُنکے سر کو پھر پاپیادہ ہوگئے وہ دونوں
گھوڑوں سے سعید بن روح نے بیان کیا ہی کہ وہ دن بہت بدلی اور جاڑے کا تھا پس اُسی حال میں کہ وہ دونوں لڑ رہے تھے
کہ دفعۃً نازل ہوا پانی مثل مُنھ مشکوں کے اور اُترے وہ دونوں گھوڑوں سے اور کشتی کرتے تھے دلدل اور مٹی میں سوا
اُسکے کہ دشمن خدا نے حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ پر پس مارا اُسنے اپنے ہاتھ کو اُنکے پیٹ کی نرم جگہ پر پس اُٹھا لیا اُنکو زمین سے اور
ڈال دیا اُنکو پیٹھ کے بھل پھر درآیا وہ اُنکے سینے پر اور قصد کیا اُنکے ہلاک کرنے کا پس پکارا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے
یا غیاث المستغیثین پس نہیں تمام کیا تھا اُنھوں نے اپنے کلام کو تا اینکہ نکلا ایک سوار رومیوں کے لشکر سے اور وہ سنہری
زرہ پہنے تھا اور اُسکی سواری میں اصیل گھوڑا تھا پس قصد کیا سوار نے بطریق کے جگہ کا اور شرحبیل بن حسنہ نے گمان کیا تھا نسبت
کافر کے اس امر کا کہ نہیں نکلا ہی وہ سوار مگر واسطے دینے گھوڑے کے بطریق کو اور اُسکی اعانت کریگا قتل شرحبیل بن حسنہ پر پس جب
نزدیک ہوا وہ اُن دونوں سے پاپیادہ ہوگیا وہ اپنے گھوڑے سے اور حملہ کیا طرف بطریق کے اور کھینچ لیا اُسکو اپنے پیرسے شرحبیل
کے سینے سے اور کہا اُسنے کہ اے بندۂ خدا اُٹھ کھڑے ہو تم پس بہ تحقیق آئی تمکو مدد فریاد رس فریاد کرنے والے کے پاس سے پس دیکھتے تھے
شرحبیل بن حسنہ اُسکی طرف در آنحالیکہ وہ تعجب کرنے والے تھے اُس سے اور اُسکے کلام اور اُسکے کام سے اور دیکھا تو ایک بڑھا پا بستہ تھا
اور نکال ایسا مجنھ اپنی تلوار کو اور مارا بطریق پر ایک وار پس کاٹ ڈالا اُسکے سر کو اور کہا شرحبیل بن حسنہ سے کہ اے بندۂ خدا لیلو تم اُسکے اسباب کو
پس کہا اُس سے شرحبیل بن حسنہ نے کہ قسم ہی خدا کی نہیں دیکھا میں نے زیادہ تر تعجب انگیز معاملہ تیرے کام سے اور دیکھا میں نے تجھکو
کہ آیا تو مشرکین کے لشکر سے پس تو کون شخص ہی اُسنے کہا کہ میں وہ بدبخت رانده گیا طلیحہ بن خویلد الاسدی ہوں کہ دعوی کیا تھا
میں نے نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جھوٹ باندھا تھا میں نے اللہ تعالی پر اور گمان کیا تھا میں نے اس بات کا
کہ میرے اوپر آسمان سے وحی اُتری ہی پس کہا میں نے اُس سے کہ اے میرے بھائی اللہ تعالی کی رحمت فراخ اور کشادہ ہی ہر چیز پر اور جو شخص توبہ
کرتا ہی اور باز رہتا ہی گناہ سے اور رجوع کرتا ہی قبول کرتا ہی اللہ تعالی اُسکی توبہ کو اور بخش دیتا ہی اُسکے گناہ کو اور نبی صلوۃ اللہ علیہ نے

ارشاد کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تم کو ماقبلہا آیا نہین جانا تونے اے بیٹے خویلد کے کہ اللہ پاک اور برتر نے جب اُتارا اپنے نبی اور رسول پر
اس آیت کو ورحمتی وسعت کل شیٔ ایسدکی ہر شخص نے یہان تک کہ ابلیس نے پس جب اُتری یہ آیت فساکتبہا للذین یتقون و
یؤتون الزکوٰۃ کہا یہود اور نصاری نے کہ ہم صدقہ اور زکوٰۃ دیتے ہین اور جب اُتری یہ آیت والذین ہم بآیاتنا یؤمنون
کہا یہود اور نصاری نے کہ ہم ایمان لائے ہین اُس چیز کا جو اُتارا ہے اللہ تعالیٰ نے صحف اور توراۃ اور انجیل مین پس چاہا
اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کہ آگاہ کردیوے وہ یہود اور نصاری کو کہ یہ امر خاص امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے واسطے ہے اس کلام سے الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ والانجیل یامرہم
بالمعروف وینہاہم عن المنکر آخر تک طلیحہ نے کہا قسم ہے خدا کی کہ میرے واسطے ایسا منہ نہین ہے کہ رجوع کرون مین
بجانب اسلام کے اور قصد کیا اُسنے چلنے کا اپنی طرف کو پس باز رکھا اُسکو شرجبیل بن حسنہ نے اور کہا کہ اے طلیحہ مین
نہ چھوڑونگا تجھکو کہ چل تو میرے ساتھ بجانب لشکر مسلمانون کے پس کہا اُسنے کہ نہین باز رکھا ہے مجھکو تمھارے ساتھ چلنے
سے مگر وہ بدخواہ اور سخت دل یعنی خالد بن الولید نے اور مین ڈرتا ہون کہ وہ مجھکو مار ڈالینگے پس کہا مین نے اُس سے
کہ اے میرے بھائی وہ ہمارے ساتھ نہین ہین اور یہ لشکر عمرو بن العاص کا ہے شرجبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہے
کہ چلا وہ اور رجوع کیا میرے ساتھ پس جب ہم دونون نزدیک ہوئے مسلمانون کے دوڑے لوگ ہماری طرف کو
اور کہا اُنھون نے کہ اے عبد اللہ یہ کون شخص تمھارے ساتھ ہے کہ تحقیق اُسنے تمھارے ساتھ نیک کام کیا ہے شرجبیل
بن حسنہ نے بیان کیا ہے کہ نہین پہچانا مسلمانون نے اُسکو اسواسطے کہ وہ ڈھاٹا باندھے تھا اپنے بڑے ہونے عمامہ سے
پس کہا مین نے کہ یہ طلیحہ بن خویلد الاسدی ہے مسلمانون نے کہا کہ آیا توبہ اور رجوع کی ہے اُسنے بجانب اللہ تعالیٰ
کے پس کہا اُسنے کہ مین توبہ کرنے والا ہون طرف اللہ تعالیٰ کے اُس چیز سے جو مجھ سے واقع ہوئی ہے شرجبیل بن حسنہ
نے بیان کیا ہے کہ لے گیا مین بجانب عمرو بن العاص کے پس سلام کیا اُنھون نے اُسپر اور مرحبا کہی واقدی رحمہ اللہ
نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ روایت پہونچی ہے مجھکو کہ جب طلیحہ نے دعوی نبوت کا کیا تھا اور واقع ہوئی تھین
اُس سے لڑائیان ساتھ خالد بن الولید کے اور سُنا تھا اُسنے اُس حال کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ
کذاب اور سجاح کو جنھون نے دعوی نبوت کیا تھا مار ڈالا اور اسود عنسی کو بھی مار ڈالا کہ اُسنے اپنے کو نبی کہا تھا پس ڈرا
طلیحہ اپنی جان پر اور بھاگا رات کو مع اپنی زوجہ کے بجانب شام کے اور طلب ہمسایگی کی اُسنے ایک شخص قوم کلب سے
اور وہ شخص سلمان ابن تھا پس ہمسایگی مین لیا اُس سلمان نے اور بٹھایا اُسکے نزدیک تا آنکہ پوچھا اُسکے حال کو پس بیان کیا
اُس سے طلیحہ نے سب حال اپنا اور کیفیت لڑائیون کی ساتھ خالد بن الولید کے اور دعوی کرنے نبوت کا پس خشمناک
ہوا وہ مرد کلبی کلام اُسکے سے اور کہا اُسنے کہ قسم ہے خدا کی نہین کیا تونے اس امر کو مگر بسبب بخل کے اپنے مال پر پس دور کردیا اللہ تعالیٰ
نے تجھ سے اُس مال کو ولیکن واجب ہے دولتمندون پر یہ امر کہ مواسات کرین اُس چیز سے جو اُنکے پاس ہے ساتھ فقرا کے کہ یہ امر بزرگون اخلاق سے ہے

پھر دور کر دیا اُس سلمان نے طلیحہ کو اپنی ہمسائگی سے پس اقامت کی طلیحہ نے شام مین اور توبہ کی اُسنے اپنے کام سے پس جب سنا
اُسنے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا کہا اُسنے کہ گئے وہ شخص جنپر مین نے تلوار کو برہنہ کیا تھا پس کوئی شخص کار فرما
ہوئے ہین بعد انکے لوگون نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اُسنے کہا کہ یہ بڑے بدخواہ سنگدل ہین اور ڈرا وہ حضرت
عمر سے اس امر کو روا نہ کرین وہ کسی کو اُسکی طرف اور ڈرا خالد بن الولید سے کہ دیکھینگے اُسکو شام مین اور مار ڈالینگے اُسکو پس
ارادہ کیا اُسنے قیساریہ کا کہ سوار ہووے وہ کشتی مین اور ڈالے اپنے تئین بعض جزائر دریا مین پس جب دیکھا اُسنے قسطنطین
کے لشکر کو کہ نکلا ہے وہ بجانب لڑائی مسلمانون کے کہا اُسنے کہ جاؤنگا مین ساتھ اس لشکر کے پس شاید کہ ڈالون مین اس لشکر کو
کسی رنج مین اور دھو ڈالون مین اسکے سبب سے کسی قدر اپنے گناہ کو اور حاصل ہووے مجکو قرب بجانب اللہ تعالے اور
مسلمانون کے پس جب دیکھا اُسنے شرجبیل بن حسنہ کو معرض ہلاکت مین کہا اُسنے کہ نہین صبر ہی مجکو اس حال مین اور متقل
اُنکی طرف اور چھوڑا یا اُنکو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی پس جب ٹھہرا وہ سامنے عمرو بن العاص کے شکر گذاری کی اُنھون نے اُسکے
کام کی اور بشارت دی اُسکو توبہ کی پس کہا اُسنے کہ ای عمرو مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے اس امر کو کہ دیکھینگے وہ مجکو
پس مار ڈالینگے وہ میرے تئین عمرو بن العاص نے کہا کہ مین تجکو اک چیز کا مشورہ دیتا ہون کہ کر تو اُسکو اور بے ڈر ہو جا تو اپنی
ذات پر دنیا و آخرت مین اُسنے کہا کہ وہ کیا چیز ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ لکھدونگا مین تجکو ایک دستاویز مشعر اُس کام کی
جو تو نے کیا ہی اور اسمین گواہی مسلمانون کی ہوگی اور بھیجا تو اُسکو بجانب عمر بن الخطاب کے اور دیوے اُنکو اور ظاہر کر
تو اُنسے توبہ کو پس وہ قبول کرینگے تجھسے توبہ کو اور قریب تر مقرر کرینگے اور بھیجینگے وہ تجکو بجانب مشرکین کے پس مٹ جاوینگے
اُسکے سبب سے گذرے ہوئے گناہ تیرے پس منظور کیا اس امر کو طلیحہ نے اور لکھدیا اُسکو عمرو بن العاص نے ایک خط بنام
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مشعر اُس کام کے جو اُسنے کیا تھا اور لی اُسکے واسطے گواہی مسلمانون کی پس خط کو
لیا طلیحہ نے اور روانہ ہوا اُسکو لیکر بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نہین پایا اُسنے حضرت عمر کو مدینہ منورہ
مین اور کہا گیا اُس سے کہ وہ مکہ معظمہ مین ہین پس روانہ ہوا طلیحہ تا اینکہ پہونچا مکہ مین پس پایا اُسنے حضرت عمر کو اس حال مین
کہ پکڑے ہوئے تھے وہ پوشش اور پردہ ہائے کعبہ کو پس پکڑا اُسنے پوشش کو اور کہا کہ یا امیر المومنین مین توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ تعالے
اور بزرگ پروردگار اس مکان کے اُس چیز سے جو واقع ہوئی مجھسے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تو کون شخص ہی اُسنے کہا کہ
مین طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون پس ہٹے اُس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ سختی ہو تجھپر مین تو معاف کرونگا تجھے پس کیونکر اور
کیا کام کرونگا مین کلمہ کے دن سامنے اللہ غالب و بزرگ کے بمقدمہ خون عکاشہ محصن الاسدی کے طلیحہ نے کہا کہ ای امیر المومنین عکاشہ
ایک مرد تھے کہ نیکبخت کیا اُنکو اللہ تعالی نے میرے ہاتھون پر اور بدبخت ہوا مین اُنکے سبب سے اور مین امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے اس امر کی
کہ وہ بخشدیوے میرے کل گناہ کو بسبب اُس کام کے جو کیا ہی مین نے پس نکالکر دیا اُسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط عمرو بن العاص کا پس
جب پڑھا اُسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور سمجھے اُسکے مطلب کو خوش ہوئے اُسکے سبب سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ خوشی ہو تجکو اسواسطے کہ اللہ تعالے

بڑا بخشنے والا اور مہربانی کرنیوالا ہی اور حکم کیا حضرت عمرؓ نے اُسکو اپنے ساتھ رہنے کا مگہ مین تا مراجعت بجانب مدینہ منورہ کی پس شہادہ حضرت عمرؓ کے ساتھ چند روز پس جب پھر آئے مدینہ طیبہ مین بھیجا اُسکو بجانب لڑائی ملک فارس کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رجوع کرتے ہین ہم بجانب پہلے بیان کے یعنی جب مارا گیا قیدمون لبطریق طلیحہ بن خویلد کے ہاتھ سے اور نجات پائی شرحبیل بن حسنہ نے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُنکو پھرے وہ دونون بجانب عمرو بن العاص کے اور تھا سخت پانی اور پڑا جاڑا کہ باز رکھتا تھا لوگون کو لڑائی سے اور مسلمانون کو اُسکے سبب سے اذیت لاحق ہوئی اسواسطے کہ اکثرون کے پاس خیمہ و خرگاہ و نہ تھے پس پناہ لی اُنھون نے طرف جابیہ کے اور چھپے وہ اُسکی دیوارون کی آڑ مین اور ہوا رحمت اللہ تعالی سے مسلمانون کے واسطے یہ امر کہ واقع ہوئی دہشت اور کاہلی اور سستی قسطنطین کے دل مین بسبب مارے جانے قیدمون کے اور تھا وہ باعث اُسکی قوت کا پس مشورہ کیا اُسنے اپنے ساتھیون سے درباب پھرنے کے بجانب قیساریہ کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ رومیون کے تم جانتے ہو اس امر کو کہ لشکر یہ ہو کنے نہیں ثابت قدمی کی اس قوم کے مقابلے مین اور میرے باپ نے منہ پھیرا بجانب قسطنطینہ کے اُنکے اس خوف سے کہ سختی مین ڈالا جاویگا وہ اُنکے آگے سے اور بتحقیق مالک ہوگئے وہ تمام ملک شام کے اور نہین باقی رہا اُنکے واسطے سوائے اس ساحل کے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ سختی اور دشواری آوے اُنکے آگے سے اور مالک ہوجاوین وہ قیساریہ کے اور کوچ کرنا مناسب ہی موافق تری بیان کے مقام سے پس منظور کیا اُنھون نے اس امر کو پس جب رات ہوئی کوچ کیا قوم نے اور پانی برستا تھا سعید بن جابر اوسی نے بیان کیا ہی کہ سبب اللہ غالب اور بزرگ کی مہربانی تھی ہمارے حال پر پس جب چوتھا دن ہوا دور ہوا پانی اور ظاہر ہوا آفتاب پس نکلے ہم لوگ جابیہ سے بطلب لڑائی کے رومیون سے پس دیکھا ہمنے کوئی اثر اور نشان اُنکا پس قسم ہی خدا کی کہ خوشی ہماری آفتاب کے نکلنے پر زیادہ تھی قوم کے کوچ کرجانے سے پس لکھا عمرو بن العاص نے خط اس حال کا بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہ کے بجانب حلب کے اس مضمون اور عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص السہمی الی امیر جیوش المسلمین بالشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو واشکرہ علی ما منحنا من النصر اما بعد یا صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فان قسطنطین بن ہرقل خرج الی لقائنا فی ثمانین الفا وکان لقاؤنا معہم علی غفلۃ اسر شرحبیل بن حسنۃ وکان الذی امر قیدمون ثم غلب اللہ علی یدی طلیحہ بن خویلد الاسدی وقتل قیدمون وقد وجہتہ بکتابی الی امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد انہزم عدو اللہ قسطنطین وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ۵ اور بھیجا خط ہمراہ جابر بن سعید الحضرمی کے پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو خوش ہوئے وہ بسبب سلامتی مسلمانون اور شکست اُٹھانے دشمن کے مسلمانو سے اور لکھا عمرو بن العاص کو اما بعد پس تحقیق پہنچی مجھ کو کتاب تیری اور حمد کیا مین نے اللہ کا اوپر سلامتی مسلمانون کے فاذا قرأت الکتاب فانزل علی قیساریۃ او ما فی اثر الکتاب فعل بالمسیر الی صور وعکۃ وطرابلس والسلام پھر سپرد کیا خط جابر بن سعید کو اور حکم کیا اُنکو پھر جانے کا اور قصد اور میں کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی نے کوچ کرنے کا بجانب ساحل کے پس گئے وہ نکلے پاس عبداللہ یوقنا رحمہ اللہ اور کہا اُنھونے کہ اے یوقنا تم جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے ہلاک کیا مشرکین کو اور بلند کیا نشان موحدین کو اور مین چاہتا ہون تجھے بھیجا تو قبل لشکر بجانب ساحل کے

پس شاید کہ ہو بیجون مین قوم سے ساتھ کسی تدبیر کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ امید ہے اللہ اگر تم ایسا کوئی کام کروگے کہ وہ
نزدیک کریگا تمکو اللہ تعالی سے تو البتہ پاؤگے تم اسکو اللہ تعالی کے سامنے پس اٹھ کھڑے ہوئے یوقنا اور لیا انھون نے اپنے ہمراہیون
کو اور ملا لیا انھون نے اپنے ساتھ ان شخصون کو جو انکے خدمت کرتے تھے اور تھے وہ سردار جاسوسون کے اور ان سبھون نے رجوع کیا
بجانب اسلام کے اور وہ لڑتے تھے ساتھ ہمت اور قوت کے اور وہ چار ہزار سوار تھے اور بعضے مسلمانون نے انکی تعداد دو ہزار بیان کی ہے
مسلمان ہونے سے زیادہ نہیں ہیں اور بیان کیا ہے کہ جب شکست اٹھائی
قسطنطین پسر ہرقل نے بجانب قیساریہ کے اور حال اسکا آگے بیان ہو چکا ہے کہ اسکے پاس اہل اطرابلس نے کہ روانہ کرے وہ انکے پاس ایسی
کمک کو کہ غلبہ حاصل کرین وہ مسلمانون پر پس روانہ کیا قسطنطین نے انکے پاس تین ہزار سوار بطارقہ باسامان اور اسلحہ
انکا جرفاس کو مقرر کیا اور روانہ ہوا جرفاس بجانب اطرابلس کے مع اپنے ساتھیون کے پس نزدیک ہوا وہ طرابلس کے اور اترا وہ ایک چراگاہ
مین تاکہ دانہ چارہ دیوے اپنے گھوڑون کو اور حکم کیا اس نے اپنے لوگون کو مسلح ہونے کا تاکہ ظاہر کرین وہ اپنی آرائش کو واسطے اہل طرابلس کے
پس وہ لوگ اسی حال مین تھے کہ اسی وقت پہونچے اور ظاہر ہوئے یوقنا اور ہمراہی انکے رومیون پر اور یوقنا کے ساتھ فایطانوس
حاکم رومتہ الکبری اور انکے ہمراہی تھے جو ارادہ اور میل کیا تھا انھون نے زیارت بیت المقدس اور ٹھہرنے کا اس مقام مین پس جب
قریب ہوئے وہ لوگ چراگاہ پر پس ظاہر ہوا واسطے انکے کہ نہین جدا تھا انھون نے اسکے لباس کسی چیز کو اور جب دیکھا انکی طرف جرفاس نے سلوم
ہوا واسطے اسکے تاکہ دریافت کرے وہ انکے حال کو پس جب قریب ہوا جرفاس انکے سلام کیا اور مرحبا کہی انکو اور پوچھا کہ تم کون ہو
پس کہا یوقنا نے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ تھے حال ہمارا بجانب ان عربون کے اور طالب کفایت کی تھی ہمنے انکی برائی سے اور گمان کیا تھا
ہمنے کہ وہ کچھ ہین اور دیکھا تو وہ لوگ ایسے ہین کہ نہین دین ہے انکے نزدیک پس بھاگے اپنے دین کی طرف ہم لوگ اور اصحاب تفسیر اور
حلب اور اعزاز اور عم اور منبج اور انطاکیہ کے اور ہم جاتے ہین بادشاہ قسطنطین کے پاس تاکہ ہو جاوین ہم انکے بازو کے سایہ مین پس جب
جرفاس نے یہ حال قوم سے اسکی حاصل کیا اٹھا اور مرحبا کہی انکو اور کہا اسنے کہ اترو تم ہمارے پاس تاکہ آرام حاصل کرو ایک ساعت مشقت سے
کر چکے تم رات دن چلے اور ڈر سے ہین دل تمہارے خوف سے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ کہان جاتے ہو اسنے کہا کہ بھیجا ہے ہمکو قسطنطین
بادشاہ نے بطور کمک کے بجانب اہل اطرابلس کے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ اچھی طرح سے ہوشیار رہو اس واسطے کہ وہ سردار عرب کے جنکا نام
ابو عبیدہ کہا جاتا ہے چھوڑا ہے ہمنے انکو بیچ ارادہ آنے کے بجانب ساحل کے پس کہا جرفاس نے کہ کیا چیز نفع دیگی ہمارے احتیاط کرنے کو حالانکہ
دولت ہماری معدوم ہوگئی اور زمانہ ہمارا جاتا رہا اور نہین دیکھتا ہون مین صلیب کو کہ بے پروا کرے وہ اپنے لوگون کو کسی چیز سے اور کہا
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اترے یوقنا اور ساتھی انکے رومیون کے نزدیک ایک ساعت اور پیش کیا رومیون نے انکے واسطے اپنی زاد راہ کو پس
کھایا انھون نے پھر چھوڑا انھون نے رومیون کو اور سوار ہوئے وہ اور قصد کیا جرفاس اور اسکے ساتھیون نے سوار ہونے کا پس جب انکے
سوار ہونے کے پس کہا یوقنا رحمہ اللہ نے کہ مشغول رہ تو اپنے ساتھیوں مین اور تنہا تو انکو اچھا لباس اور آراستہ کر انکو واسطے
کہ یہ امر دالیگا وحشت اور خوف کو تمہارے دشمنون کے دلون مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نہین داخل ہوئے تھے یوقنا

کنارہ دریا مین تا اینکہ مضبوط کر لیا تھا انھون نے اور قریب کو وہاں یہ گذرا کیا تھا انھون نے پہلے ارادہ کیا عدی بن الاحمر کی جانب اور وہ مسلمانون کے صلح مین داخل تھا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ [illegible] حارث بن سلیم کو جو انکے ساتھ گئے تھے کہا ہے تھے وہ اپنے ساتھیون کو اور وہ دو سو مرد تھے اہل عرب کے [illegible] اور باندھ لین انکی اور انکو لیکر ہوپنچے بلاد ساحل مین ایسا سبب ہوئی تاریکی رات کی [illegible] اس حال مین کر دیا گیا تھا انکو اپنے پاس پوشیدگی مین کہ گمان کرو تم اس امر کا کہ مین پھر گیا ہون [illegible] اور منع کیا [illegible] تھا اس امر کو مگر اسواسطے کہ سنین رومی اور ساحل کے لوگ یہ بات کہ مین نے فریب اور مکر کیا [illegible] پس مطمئن ہو مسلمان یوقنا کے کلام سے اور کہا انھون نے کہ اگر تم ارادہ اور قصد قائم کرنے دین خدا کا رکھتے ہو پس خدا مدد کریگا تمھاری دشمنون پر اور فتحیاب کریگا تمکو راوی نے بیان کیا ہے کہ مقرر کیا یوقنا نے لوگون کو [illegible] پس مطمئن ہوا جرجاس اور کشتی انکے یوقنا پھر جبکہ دیکھا تھا انھون نے یوقنا کے ساتھ قیدیون کو [illegible] اور دیکھا ان کو پس جب سوار ہوئے یوقنا اور ہمراہی انکے دیکھا انھون نے رومیون کو کہ وہ طلب کرتے ہین [illegible] انھون نے راہ طرابلس اور [illegible] اور چپ رہے وہ رات کو قوم کی راہ مین اور جرجاس [illegible] انکے ساتھ صلح نامہ مین تھا اپنے ساتھیون [illegible] یہان تک کہ آئی تاریکی رات کی اور کہا [illegible] وہ گاڑی کی جگہ مین آپہنچے اوپر یوقنا اور ساتھ انکے [illegible] اور گھیر لیا انکو اور [illegible] انکو [illegible] تاکہ نہ نکلے کوئی شخص [illegible] جب آئے رومی [illegible] مضبوطی انکی قید کے ارادہ کیا [illegible] حارث بن سلیم اور انکے ساتھیون کا حارث کہا کہ مین تمھارے واسطے [illegible] ہون کہ چھوڑ دو تم ہمکو [illegible] اسواسطے کہ ثواب اللہ تعالی کا نیک اور بہتر ہے اور [illegible] تم ہمکو لیکر دشمن کے شہرون مین [illegible] تحقیق تم پہونچو گے کسی شہر مین شہر کا کنارہ دریا سے مگر فتح کریگا اللہ تعالی تمھارے واسطے یوقنا نے کہا کہ اچھی رائے دی تھے راوی نے بیان کیا کہ حکم دیا یوقنا نے اپنے ساتھیون کو کہ مضبوط باندھین وہ قیدیان جرجاس اور اسکے ساتھیون کو اور پوشیدہ کر کے بٹھایا یوقنا نے دو ہزار کو اپنے اور فلیطانوس کے ساتھیون سے ہمراہ قیدیون کے اور وہ تین ہزار تھے اور [illegible] جب آوے تمھارے پاس پیام میرا پس آؤ تم پھر پہنا یوقنا کے ہمراہیون نے لباس ان اہل قیساریہ کا جنکو گرفتار کر لیا تھا انھون نے اور روانہ ہوئے بجانب طرابلس کے پس جب پہونچے وہ طرابلس مین نکلا ہر شخص شہر کا انکی ملاقات اور دیدار کو اور بھیجا خط قسطنطین کا انکے پاس اس مضمون سے کہ اُسنے روانہ کیا انکی طرف کو تین ہزار سوار ہمراہ جرجاس بن صلبان کے اور داخل ہوئے یوقنا مع اپنے ہمراہیون کے تا اینکہ ٹھہرے وہ دار الامارۃ مین اور وہ لوگ منتظر تھے آنے کمک کے آراستہ ہو نیواسطے واسطے لشکر کے اپنے لشکر سے اور نہین شک کی انھون نے اس امر مین کہ وہ لشکر بادشاہ کا ہے پس نہین باز رکھا انکو کسی نے پس آئے یوقنا کے پاس بڑے لوگ طرابلس کے اور بطارقہ اور دولتمند لوگ انہین سے پس جب ٹھہرے وہ یوقنا کے پاس حکم کیا انھون نے

اپنے ساتھیوں کو پس قبضہ کر لیا یوقنا کے ہمراہیوں نے اُنپر اور کہا اُنھوں نے کہ اے اہل طرابلس کے بتحقیق اللہ پاک نے مدد دی اسلام
اور اہل اسلام کو اور بزرگ کیا اپنے دین کو اور غالب کیا اُسکو سب دینوں پر اور بتحقیق تھے ہم اگلے زمانے میں پرستش کرتے تھے صلیب
کو اور زنار کو باندھتے تھے اور ان میں سجدہ کرتے تھے ہم صلیبوں کو اور تعظیم کرتے تھے ہم تصویروں کی اور قربان کی اور گردانتے تھے ہم واسطے
اللہ تعالیٰ کے زوجہ اور بیٹے کو اور اینکہ مقرر کیا اور بھیجا اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے اس قوم کو پس ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے انکے سبب
اور بتلا دیا ہمکو اُنکے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دین میں اور وہ نبی امی بھیجے گئے ہیں جنکا ذکر انجیل میں ہے اور بشارت دی ہے
اُنکی عیسیٰ بن مریم نے اور بتحقیق دین اسلام حق ہے اور قول اہل اسلام کا سچا ہے امر کرتے ہیں وہ ساتھ معروف کے اور باز رکھتے ہیں
امور زشت سے اور پڑھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ کلام حق کرتے ہیں اور نسبت کرتے ہیں راستی کی اور توحید کرتے ہیں اللہ غالب و بزرگ کی
اور پاکی اسکی بیان کرتے ہیں زن و فرزند اور اولاد سے اور کوشش اور جہاد کرتے ہیں وہ اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جانوں
اور یہ وہ دین ہے کہ مدد کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسکے اپنے انبیا اور رسولوں کو پس یا پھرو تم بجانب دین اسلام کے یا ادا کرو جزیہ کو
ورنہ [illegible] میں تمکو غلام بنا کر واسطے عرب کے اور میرے پاس تو یہی ہے دین اسلام راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا قوم نے قول یوقنا
کا [illegible] اُنھوں نے کہ یوقنا نے [illegible] اور مکر کیا اُسپر اور رکھ لیا اُنھوں نے ہمراہیان بادشاہ کو راہ میں پس کہا اُن لوگوں نے کہ اے سردار
ہم ایسا ہی کرینگے جیسا کہ تمنے حکم دیا ہے پس بعض اُن میں سے مسلمان ہو گئے اور بعض راضی ہوئے ادائے جزیہ پر اور پھرے یوقنا اور کہا بھیجا اُنھوں نے
اپنے ہمراہیان [illegible] کے پاس [illegible] وہ لوگ ساتھ مالوں اور قیدیوں کے پس عرض کیا یوقنا نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا
اُنھوں نے پس حکم کیا یوقنا نے اُنکے مار ڈالنے کا اور [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مشہور خبر اور سرگذشت کے اور بھیجا خط
حارث بن سلیم کے ہاتھ جسکو وادی بن الاحمر سے لیا تھا اور کہا کہ ہو تم واسطے سردار کے خوشخبری پہونچانے والے ساتھ اس فتح
[illegible] کہا ایسا ہی کرونگا میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور روانہ ہوئے وہ ساتھ خط کے تا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس اور دیا خط انکو پس جب پڑھا اُنھوں نے خط کو اور جانا اُسکے مطلب کو بہت خوش ہوئے اور کہا اُنھوں نے حارث بن سلیم
کو کیا نہیں اجازت دی تھی میں نے تمکو اور تمہارے اعمام کو جانے کی بجانب وادی بن الاحمر کے اُنھوں نے کہا ہاں ابو عبیدہؓ بن الجراح
نے کہا پس کس طرح پہونچا تمکو طرابلس میں حارث نے کہا کہ پہونچایا مجکو حکم خدا نے اور حال یہ گذرا کہ یوقنا نے مخالفت کیا ہمپر اور گرفتار کیا
ہمکو پھر [illegible] مفصل بیان کیا پس متعجب ہوئے ابو عبیدہؓ بن الجراح اور کہا اُنھوں نے اللّٰہم ثبتہ وایدہ ونصرہ واقدی رحمۃ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ [illegible] جب کھل گیا پانی کوچ کیا اُنھوں نے جابیہ سے اور اُترے وہ قیساریہ کے دروازے پر اور یوقنا رحمۃ اللہ کا حال اور
قصہ [illegible] طرابلس کا اور حاوی ہو گئے وہ اُسپر اور مضبوط کر لیا اُسکے دروازوں اور شہر پناہ کو
اور چھوڑا اُنھوں نے اپنے ہمراہیوں کو دروازوں پر اور کہا اُنسے کہ نہ چھوڑو تم کسی کو کہ نکل جاوے وہ شہر سے اور آئی تھیں
مقام [illegible] میں بہت کشتیاں پس لے لیا اُنکو یوقنا نے اور چڑھائی اور رکھی اُنپر ہر چیز احتیاج کی اسباب سفر دریا
بحالت پوشیدگی کے اہل شہر سے تا کہ نہ جانے کوئی اہل ساحل سے اس کام کو جو کیا اُنھوں نے واقدی رحمۃ اللہ علیہ

ہمراہ اپنے ساتھیوں اور اُن لوگوں کے جنکو خاص کر لیا تھا اپنی ذات کے واسطے پس بنایا اور تیار کیا دمشق نے اُسکے واسطے بڑا کھانا
اور بچھایا دسترخوان مختلف الوان کا اور دیا اُنکے سرداروں کو خلعت اور بزرگداشت کی اُنکی اور یوقنا ارادہ رکھتے تھے رات اور اُنکی
تاریکی کی تاکہ تیزی اور حملہ کریں وہ مع اپنے ساتھیوں کے اور وہ سب جو تھے یوقنا کے ساتھ تو سو تھے اور چھپا رکھا تھا اُنھوں نے باقی لوگوں
اور کہہ دیا تھا اُنسے اُترنے کو کشتی سے اگر یہ پاؤ تم [illegible] اور قریب [illegible] ہم چاہتے ہیں اور نہ [illegible] جب تک [illegible]
اپنی کشتیوں سے اور روانہ کرو تم کسی کو سردار خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور آگاہ کرو تم [illegible] واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ نہیں [illegible] زیادہ تر تعجب [illegible] جب [illegible] یوقنا اور نو سو ہمراہی [illegible] اور کہا اُنھوں نے کہ
دمشق کا اور خلعت دیا گیا اُنکے بڑے لوگوں کو تو آیا اہل صور کے پاس [illegible] ایک مرد [illegible] نام
ہوگئی تھی اور گھیر لیا تھا [illegible] اُسکے جسم کے [illegible] اور سبقت کیا تھا اُسکو واسطے [illegible] نے اُسکے بنانے والے کی طرف سے کہا اُسنے
کہ اے دمشق میں نہیں ہم یوقنا کا ہوں جنکی تعظیم اور بزرگداشت کی تو نے اُٹھایا اُنکو اپنے دسترخوان پر اور اپنے نزدیک کیا تو نے اُنکو
پس میل کر تو اُنکی طرف اور نہ قریب میں آ تو اُنکی بات پر اور قریب ہے ظاہر ہوگی تجھکو وہ چیز جسکا اُنھوں نے ارادہ کیا ہے اور
جان تو اس امر کو کہ نہیں آئے ہیں وہ مگر اسواسطے کہ مار ڈالینگے وہ تجھکو اور مالک ہو جاویں وہ صور کے پس بیان کیا اُسنے حال
یوقنا کا اور وہ امر جسکا قصد کیا تھا اُنھوں نے مکر و فریب سے اور آگاہ کیا اُسنے دمشق کو کہ یوقنا مسلمان ہیں اور وہ عرب کے ہمراہی ہیں
بادشاہ کے ساتھ لڑے ہیں اور اُنھوں نے فتح کیا طرابلس کو اور گرفتار کیا ہے بطریق جرقاس بن [illegible] صاحب بادشاہ
اور اُسکے ساتھیوں کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سنا دمشق نے یہ حال اُس مرد سے نہیں جھوٹھ جانا اُسنے کسی چیز کو
سوا اسکے کہ سوار ہوا وہ ساتھ اپنے ہمراہیوں کے اور قابض ہوگیا یوقنا اور اُنکے نو سو ہمراہیوں پر اور بلند ہوئیں بہت آوازیں اور
ہوا شور پس سنا اُسکو ہمراہیان یوقنا نے جو کشتیوں پر تھے اور جانا اُنھوں نے کہ یہ شور آواز کا بسبب اُنکے ہمراہیوں کے ہے پس بہت غمگین ہوے
وہ لوگ اس حال سے اور ڈرے وہ اپنی جانوں پر دشمن سے کہ آوے وہ اُنکی طرف کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مضبوطی سے قید کر لیا
اُنکو دمشق ارمویل بن قسطہ نے نگاہبان مقرر کیا اُنپر ایک ہزار سوار کو اور کہا اُنسے کہ لیجاؤ تم اُنکو پاس بادشاہ کے تاکہ کرے
اُنکے ساتھ جو کچھ اُسکو منظور اور بہتر معلوم ہو پھر متوجہ ہوے وہ لوگ درانحالیکہ سرزنش کرتے تھے یوقنا پر اور کہتے تھے اُنسے کہ کیا چیز پائی تمنے
عرب کے دین میں تا اینکہ تبعیت کی تمنے اُنکی اور چھوڑ دیا تمنے اپنے اور اپنے باپوں کے دین کو بہ تحقیق راندا تمکو مسیح نے اپنی درگاہ سے اور
دور کر دیا تمکو اپنی درگاہ سے اور چھپایا تمکو اپنے پردے سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب قصد کیا اُنھوں نے اُنکو لیکر چلنے کا واقع ہوا
شور شہر کے دروازے سے اور چلے اور بھاگے گانوں والے لوگ جو نزدیک تھے صور کے بسبب خوف عرب کے پس سوال کیا اہل صور نے اُنسے پس کہا اُنھوں نے کہ
ہجوم کیا اور سختی ڈالی اور آگئے عرب تم پر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب اُترے تھے عمرو بن العاص قیساریہ پر تو بھیجا تھا یزید
بن ابی سفیان کو ساتھ دو ہزار سوار کے بجانب صور کے تاکہ محاصرہ کریں وہ اُسکا پس جب سنا دمشق نے یہ حال بند کر لیے اُسنے شہر کے دروازے
کو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگوں کو [illegible] شہر پناہ کی دیوار پر پس چڑھ گئے لوگ [illegible] اور کھڑا [illegible] کیا اُنھوں نے

[illegible] ۱۲

۱۲ سنہ ۱۵ ہجری میں [illegible] اور [illegible] یزید بن ابی سفیان کا صور میں ۱۲

ڈھیلوا سیون اور عردات کو اور حکم کیا دستق نے بہ نسبت یوقنا اور اُنکے نو سو ہمراہیون کے اس امر کا کہ لیجادین اُنکو محور کے قصر مین اور
مضبوطی سے قید کرین اُنکو تاکہ پوری ہووے اُسپر اُنکے ہاتھون سے وہ چیز جسکو وہ زبون جانتا تھا اور رات گذرانی قوم نے درانحالیکہ وہ
نگہبانی کرتے تھے اور روشن کیا تھا اُنھون نے آگ کو شہر پناہ کی دیوار پر پیتے تھے شراب اور ناچتے تھے باجون کی آوازون پر تمام رات
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب دوسرا دن ہوا بلند اور ظاہر ہوا اُنپر دستق پس دیکھا اُسنے لشکر یزید بن ابی سفیان کو پس تکلیف
اور ضعیف جانا اُنکو اور امید کی اُسنے اور کہا کہ قسم ہے حق مسیح کی ضرور ہے مجکو نکلنا اُنکے مقابلے مین اور ہین یہ گروہ اندک اور ناچیز
پھر پہنایا دستق نے اپنے لوگون کو اچھا لباس اور تلوارین اور زرہین اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا اور چھوڑا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون
کی حفاظت پر اپنے چچا کے بیٹے باسیل بن منجائیل رحمہ اللہ کو اور تھے یہ اسیل کہ پڑھا تھا اُنھون نے کتب گذشتہ اور اخبار ماضیہ کو اور دیکھا تھا
اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحیرا راہب کے دیر مین جبکہ نکلا تھا بحیرا اُنکی طرف درانحالیکہ زیارت کرتا تھا وہ اُنکی اور اتفاق یہ ہوا تھا
کہ قافلہ قریش کا آیا تھا اور اونٹ خدیجہ بنت خویلد کے قافلے کے ساتھ تھے اور اُس قافلہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور
دیکھا اُسنے ابر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب کی گرمی سے اور ڈھیلا اور پتھر سجدہ کرتے تھے
اُنکا پس جب ظاہر ہوا اُسکو یہ حال کہا اُسنے کہ یہی قسم ہے خدا کی صفت اُن نبی کی ہے جو مبعوث ہونگے تھا سے پھر دیکھا اُسنے
کہ قافلہ اُترا ہے اور اُترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے نزدیک ایک درخت خشک کے اور تکیہ دیا اُسپر پس پھوٹ آئی کونپل
اُسکی اور جھک پڑین شاخین اُسکی اور پختہ ہوگئے پھل اُسکے اور بحیرا راہب دیکھتا تھا اُنکو اور باسیل زیارت کرنے والا دیکھتا تھا
اور امید رکھتا تھا واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب دیکھا یہ حال بحیرا راہب نے طیار کیا اُسنے قریش کے واسطے کھانے کو
اور بُلایا اُنکو واسطے کھانے کے پس داخل ہوئے وہ لوگ دیر مین اور باقی رہے سید الوجود اور وہی جو مقصود تھے ساتھ اونٹون کے
درانحالیکہ چراتے تھے اُنکو پس جب دیکھا بحیرا نے ابر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر تھا کہ وہ اپنے حال پر ہی اور
سایہ کرتا ہے اُنپر آفتاب سے باقی ہے ساتھ اُنکے جانا اُسنے کہ وہ نہین آئے ہین پس کہا اُسنے قوم قریش سے بر سبیل سرزنش کے کہ اے گروہ
قریش کے آیا باقی ہے کوئی شخص تم مین سے اُنھون نے کہا ہان ایک جوان ہم مین سے باقی ہین جو بیٹھ رہے ہین واسطے نگہبانی قافلہ
اور چرانے اپنے اونٹون کے بحیرا نے کہا کہ اُنکا نام کیا ہے لوگون نے کہا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیرا نے کہا آیا ماں باپ
اُنکے مرگئے ہین لوگون نے کہا ہان بحیرا نے کہا کہ آیا کفالت اور پرورش کی ہے اُنکی دادا اور چچا نے لوگون نے کہا ہان پس کہا بحیرا نے کہ اے
قریش بزرگ داشت اور تعظیم کرو تم اُنکی اسواسطے کہ بہ تحقیق قسم ہے خدا کی کہ وہ سردار تمھارے ہین اور اُنکے سبب سے زیادہ ہوگی دنیا مین بزرگی تمھاری
اُنھون نے کہا کہ کہان سے جانا تونے اس امر کو بحیرا نے کہا کہ جب تم ظاہر ہوئے تھے مجھ پر پس دیر سے نہین باقی تھا کوئی درخت اور پتھر نہ ڈھیلا مگر یہ کہ منھ کے
بل گرا تھا وہ اُنکے واسطے سجدہ مین واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ باقی رہا باسیل متحیر اپنے معاملہ مین اُس چیز سے جو دیکھا تھا اُسنے اور
اُس چیز سے جو آگاہ کیا تھا اُسکو بحیرا نے اور جانتا تھا اُسنے کہ بحیرا نہین کہتا ہے مگر کلام حق اور راستی کو پس چھپایا اُسنے اپنے معاملہ کو تا اینکہ گرفتار ہوئے
یوقنا اور ہمراہی اُنکے اور مقرر کیا باسیل کو دستق نے اُنکی نگہبانی پر کہا اُنھون نے کہ قسم ہے خدا کی کہ دین اسلام دین مضبوط اور راہ راست ہے

وہی دین ہی جسکی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ بخش دیوے مجھکو جبکہ چھوڑ دون مین اس دین استوار کو لیکن کہ
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اچھی اور عمدہ تدبیر اتمہ غالب اثر بزرگ کی اپنے مسلمانان کے واسطے یہ تھی کہ جب نکلا تھا
دمشق واسطے لڑائی کے یزید بن ابی سفیان سے نہین چھوڑا تھا اُسنے کسی جوان شہر کو مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا تھا اُسنے اور باقی رہے تھے
عوام اور بوڈھے اور ضعیف لوگ شہر پناہ کی دیوار پر درانحالیکہ دیکھتے تھے وہ اس امر کو انجام کار کیا ہوتا ہے اُنکے اور سردار مسلمانون کا اور دیکھا
باسیل بن بنحائیل نے شہر اور اُسکے خالی ہونے کو لوگون سے اور مشغول ہونے شہر کے لوگون کے اُس چیز مین جو نازل ہوئی تھی اُنپر اور شہر ہو رہا
خالی ہر آدمیون سے جمع کیا اُنھون نے اپنی راے کو یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے چھوڑ دینے پر پس آئے باسیل اُنکے پاس رات کو پھر متوجہ ہوا یوقنا کی
طرف اور کہا اُسنے کہ اے بطریق بزرگ مرتبہ کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے باپ دادے کے دین کو جو پیشتر تمہارے تھے اور پھر تم بجانب دین ان عرب کے
اور وہ کیا چیز ہی جو دیکھی تمنے اُنکے نزدیک حق سے تا اینکہ تبعیت کی تمنے اُنکی حالانکہ رومی اور سلاطین اُنکے تمکو اپنی قوت اور پشت پناہ
گردانتے تھے پس کہا یوقنا نے کہ اے باسیل ظاہر ہوئی میرے واسطے امر حق سے وہ چیز جو ظاہر ہوئی پس پہچانا تمنے اُسکو اور پکار کرتا تھا مجھے غیب کا
پکارنے والا کہ بہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہی باسیل کو بجانب دین اسلام کے اور سبب تیرا ہمیشہ ثابت ہے واسطے اُس اللہ کے جسنے ہدایت کی
تمکو اور ہمکو اور چھوڑا اُسنے ہمکو راستے ہلاکی سے اور کیا اُسنے ہمکو اپنے دین کے لوگون سے اور آسان کیا اُسنے ہماری رہائی کو تمہارے ہاتھون سے
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا باسیل نے قول یوقنا کا زیادہ ہوا یقین اُنکا اور راست اور درست ہوا ایمان اُنکا اور مضبوط ہوئی تصدیق اُنکی
پھر کہا اُنھون نے کہ قسم ہے خدا کی اے یوقنا بہ تحقیق جاری کیا اللہ تعالیٰ نے تمہاری زبان پر حق کو اور گویا کیا اُسنے تمکو ساتھ کلام راست کے
اور اللہ تعالیٰ نے اور اُسی کے واسطے تعریف اور شکر ہے دور کر دیا تھا پردہ غفلت کا میرے دل سے جبکہ دیکھا تھا مینے ان عرب کے نبی کو بحیرا راہب کے
دیر مین اور وہ مکہ کے قافلے مین تھے اور دیکھا تھا مینے ابر کو اُنکے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب سے اور اُنھون نے تکیہ دیا تھا ایک درخت
خشک پر پس وہ سبز ہو گیا تھا اور پھل لایا تھا اور پختہ ہو گئے تھے پھل اُسکے اور خبر دی تھی مجھکو بحیرا راہب نے اس امر کی کہ اُسنے پڑھا
اور پایا تھا علم سابق اور کتاب ناطق مین اس امر کو کہ ایک جماعت نے انبیا سے تکیہ دیا تھا اُس درخت پر اور بیٹھے تھے وہ اُسکے نیچے لیکن جب
تکیہ بنایا تھا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور ہرے دار ہو گئی تھین شاخین اُسکی اور پختہ اور رسیدہ ہو گئے تھے پھل اُسکے
تعجب کیا تھا مینے اس امر سے اور سنا تھا مینے بحیرا سے درانحالیکہ وہ کہتا تھا کہ یہ قسم ہے خدا کی وہی نبی صلعم ہین جنکی بشارت
مسیح نے دی ہی پس پاکی اور خوشی ہو اُس شخص کو تبعیت کریگا اُنکی اور ایمان لاویگا اُنکا اور تصدیق کریگا اُنکی واقدی
رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر آگاہ کیا باسیل نے یوقنا کو اس امر سے کہ نہین باز رکھا تھا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ و
آلہ وسلم سے مگر اس امر نے کہ جب پھرے وہ زیارت بحیرا راہب سے سفر کیا اُنھون نے بجانب قسطنطنیہ کے اور در آئے
دریا مین واسطے تجارت کے بجانب شہر روم کے اور کہا باسیل نے کہ ٹھہرا مین جب تک چاہا اللہ تعالیٰ نے
پھر واپس آیا قیساریہ مین اور دیکھا مینے رومیون کو آشوب اور فتنہ مین پس پوچھا مینے اُنکے حال کو پس
کہا گیا مجھسے کہ بہ تحقیق ظاہر ہوے ہین نبی حجاز مین جنکا نام محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہی اور نکالا ہی اُنکو اُنکے قوم نے مکہ سے

اور ہجرت کی اُنھون نے بھی جانب مدینہ کے جسکو تبع نے بنایا تھا اور بتحقیق غالب ہوے ہین وہ اپنی قوم پر اور شکست دی ہے انکو اور اُنکی مدد کی ہے
اللہ تعالی نے قوم پر پس برابر مین پوچھتا رہا اُنکے حال اور اخبارات کو اور وہ اخبار ہر روز زیادہ ہوتے تھے اور بڑھتے تھے تا اینکہ بلایا اللہ تعالی نے
انکو اپنی طرف اور اختیار کیا اللہ تعالی نے اُنکے واسطے اُس چیز کو جو اللہ کے نزدیک ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر متولی ہوا اور سردار ہوے
اُنکے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پس روانہ کیا اُنھون نے اپنے لشکر کو بجانب شام کے پس نہین ٹھہرے وہ مگر تھوڑی مدت تک
اور انتقال کیا اُنھون نے اس عالم سے پھر متولی ہوے بعد اُنکے یہ مرد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پس فتح کیا اُنھون نے ہمارے
شہرون کو اور ذلیل کیا ہمارے بادشاہون کو اور شکست دی ہمارے لشکرون کو اور مین باین ہمہ امید رکھتا تھا اُنکے آنے
کی اس شہر کی طرف تا اینکہ لایا اللہ تعالی اُنکو پس کہا اُنسے یوقنا نے کہ کس امر کا تمنے ارادہ کیا ہے پس کہا باسیل نے کہ قصد کیا ہے
مین نے قسم ہے تمہاری اس امر پر کہ چھوڑ دونگا مین اپنے باپ دادے کے دین کو اور بیعت کرونگا مین تمہاری اسواسطے کہ حق ظاہر
ہو گیا پس کہا باسیل نے یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو اور سپرد کیا اُنکو اُنکے سامان اور ہتھیار کو اور کہا یوقنا سے کہ جانو تم اس امر کو کہ نگہبان
شہر کے میرے پاس ہین اور لشکر سب شہر کے باہر ہے اور مشغول ہے عرب کی لڑائی مین اور نہین ہے شہر مین کوئی ایسا شخص جسکو ڈرین ہم
پس [illegible] تم اللہ تعالی کا نام لیکر پس کہا اُنسے یوقنا نے کہ جزاے خیر دیوے اللہ تعالی تمکو اے باسیل بتحقیق ہدایت کی تمکو اللہ تعالی نے
بجانب دین اسلام کے اور چلایا اُسنے تمکو راہ نجات پر اور ختم کیا تمہارے واسطے نیکی کو اور واجب ہوا تم پر اب اور ہم پر یہ کہ قوی ہو جاوین
ہم اپنی جانون پر اور بھیجین ہم کسی کو اُن لوگون کی طرف جو کشتیون مین ہین تا کہ اُتر آوین وہ ہمارے پاس پس ہو جاوین ہم
اور وہ ایک قوت اور جماعت باسیل نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا پھر نکلے باسیل بحالت پوشیدگی کے اور کھولا اُنھون نے باب البحر کو
اور تھے اُس دروازے پر ایک مرد نصرانی تھا سے پس بیان کیا باسیل نے اُنسے حال کو اور سوار ہوے اُنکے ساتھ ایک چھوٹی کشتی پر اور
جا پہونچے وہ دونون بجانب کشتیون کے اور بیان کیا اہل کشتیون سے حال کو پس متوجہ ہوئی ہر کشتی بجانب گھاٹ کے اور اترے
وہ کشتیون سے بیچ میدان پراگندگی کے اور در آئے وہ سب شہر مین شہر پناہ کے اندر سے اور اندھی کر دیا اللہ تعالی نے ظالمین کی
آنکھون کو اُنسے پس جب قصد کیا باسیل نے حملہ کا اور حکم کیا اُنکو تیزی اور حملہ کرین وہ لوگ شہر مین کہا یوقنا نے کہ یہ امر میری راے
کے موافق نہین ہے اور مین چاہتا ہون تمسے ایسے شخص کو کہ ہبہ کر دے وہ اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے اور چھپا وے اپنے
کام کو اور نکلے وہ باب مینا سے اور جاوے بجانب لشکر مسلمانون کے اور پہونچے سردار یزید بن ابی سفیان کے پاس اور آگاہ کرے
اُنکو ہمارے حال سے پس ہو جاوین ہم اپنے ساز اور آمادگی پر پس جب سنینگے مسلمان ہماری آواز کو تو خوفناک کریگا یہ امر اُنکو پس
کہا ایک مرد نے قوم سے کہ اس کام کو مین کرونگا پھر نکلا وہ بحالت تبدیل وضع کے اور بند کر لیا باسیل نے اُس مرد کے پیچھے شہر کے
دروازے کو پس پہنچا وہ مرد یزید بن ابی سفیان تک اور بیان کیا اُنسے حال یوقنا اور باسیل کا اور آگاہ کیا اُنکو اُس چیز سے کہ جسپر عزم کیا تھا
اُن دونون نے پس بیدار ہوا لشکر کیا یزید بن ابی سفیان نے اور روانہ کیا اُسی وقت بجانب مسلمانون کے ایک خط کو تا کہ ہوشیار ہو جاوین وہ اپنی جان تو
[illegible] آگاہی [illegible] آمدنی کے قوم پر پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور یوقنا رحمہ اللہ نے جب جانا اس امر کو کہ پہونچ گئی ہے خبر مسلمانون کو کہا اُنھون نے اپنے

ساتھیون سے کہ چڑھ جاوے اُنمین سے ایک جماعت شہر پناہ کی دیوار پر پس شروع کرین وہ اُن لوگون سے جو اُسپر ہین کہا باسیل نے اُنسے یہ میری راے نہین ہی اسواسطے کہ وہ قوم جو دیوار شہر پناہ پر ہین اُنکا اعتبار نہین ہی اور شاید کہ اللہ تعالی ہدایت کر دیوے اُنکو بجانب اسلام کے ولیکن حکم کر دو تم اپنے ساتھیون کو اس امر کا کہ لازم پکڑین وہ جگہ اُترنے اور آنے شہر پناہ کو تاکہ نہ اُترے اُسپر کوئی شخص اُنمین سے یا یہ کہ وہ امان طلب کرے پس بہتر جانا یوقنا نے اُنکی راے کو اور مقرر کیا تھا اُنھون نے لوگون کو شہر پناہ کے آنے کی جگہ پر پھر شور کیا یوقنا نے نعبش دینے والا شور ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اللہ اکبر کے پس جب ظاہر کیا اُنھون نے کلمہ توحید کو تو سنا اُسنے جو شخص شہر مین تھا اور دیوار پر تھا پس جانا اُنھون نے کہ یوقنا اور اُنکے ہمراہیون نے رہائی پائی قید سے اور تیزی اور حملہ کیا اُنھون نے شہر مین پس متحیر ہوئین عقلین اُنکی اور جنبش مین آ گئے دل اُنکے اپنے مال اور اولاد اور گھر بار پر اور ٹھہرے وہ حیرت مین پس جو شخص تھا اپنے گھر مین نہین قدرت پائی اُسنے نکلنے کی پھر یزید بن ابی سفیان نے جب سنا شور کو شہر مین جانا اُنھون نے اس امر کو کہ مسلمان شہر سے اور راست ہوئے شہر مین پس تکبیر اور تہلیل کہی یزید بن ابی سفیان اور مسلمان موحدین نے

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سنا دمستق نے شور کو شہر سے پس جانا اُسنے کہ یوقنا اور ہمراہی اُنکے چھوٹ گئے قید آور اُنھین لوگون نے یہ امر کیا ہی پس واقع ہوا خوف مشرکین کے دلون مین اور دیکھا اُنھون نے کہ آگ شعلہ زن ہی مسلمانون کے لشکر مین اور وہ آمادہ ہوئے ہین حملہ کرنے کو پس باقی رہا اُنمین صبر اسواسطے کہ دل اُنکے متعلق تھے اپنے مال اور اولاد اور گھر بار پر شہر کے اندر اور شہر قیساریہ محصور تھا اور نہ تھی اُنکے واسطے یاری اور مددگاری قسطنطین پسر ہرقل کی طرف سے پس پھیرا اُنھون نے پیٹھون کو اور میل کیا بجانب فرار کے اور پیچھا کیا مسلمانون نے اُنکا اور ہلاک کیا اُن سب کو اور مالک ہو گئے وہ غنیمتون کے

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب صبح کی اللہ تعالی نے کھولدیا یوقنا نے مسلمانون کے واسطے دروازہ شہر کا پس داخل ہوئے یزید بن ابی سفیان اور ہمراہی مسلمان اُنکے شہر صور مین اور گھیر لیا اُنھون نے رومیون کے مالون کو اور پکارا اُن لوگون نے جو دیوار پر تھے یعنی امان امان پس امان دی اُنکو مسلمانون نے اُترے وہ دیوار سے پس کہا اُنسے یزید بن ابی سفیان نے کہ جانو تم اس امر کو کہ تحقیق اللہ تعالے نے اور اُسی کے واسطے تعریف ہی فتح کیا ہمپر اس تمہارے شہر کو زور سے قہر اور غلبہ کے ساتھ تلوار کے اور تم لوگ اب ہمارے غلام ہو پس جیسا ہم چاہین تمہارے ساتھ اور تمپر حکم کرین ولیکن ہم وہ قوم ہین کہ جب عہد کرتے ہین تو اُسکو پورا کرتے ہین اور جب ہم بات کہتے ہین تو سچی بات کہتے ہین اور تحقیق دی ہمنے تمکو امان اور ذمہ داری جانون کی ولیکن ہم لیوینگے جزیہ اُس شخص سے جو نہ داخل ہوگا ہمارے دین مین ہر سال مین اور جو تم مین سے مسلمان ہوگا پس ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا پس منظور کیا اُن لوگون نے اس امر کو اور مسلمان ہوئے اکثر اُنمین کے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ شہر صور لے لیا گیا اور داخل ہو گئے مسلمان اُسمین پس جانا اُسنے کہ وہ نہین برابری کر سکتا ہی عرب کی پس لگا پھانسنے فرصت کو اور لے لیا اُسنے اپنے خزانے اور مال اور گھر والون اور مصاحبون کو اور سوار کرایا اُنکو رات مین اور چلا وہ بارادہ ملجانے کے اپنے باپ سے بجانب قسطنطنیہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی جب دیکھا اہل قیساریہ نے

شہر مین داخل ہونا اور امان طلب کرنا شہر والون کا

فتح ۲۰ھ ذکر فتح قیساریہ کا اور بھاگ جانا قسطنطین کا وہان سے اور صلح کرنا اہل قیساریہ کا عمرو بن العاص سے

اس کام کو جو قسطنطین لیسر ہرقل نے کیا تھا نکلے وہ لوگ بجانب عمرو بن العاص کے اور مصالحہ کیا انھون نے عمرو بن العاص سے شہر قیساریہ کے سپرد کر دینے پر پس منضبط ہوئی صلح آنکے بیچ مین دو لاکھ درم اور تمام اُس چیز پر جو چھوڑا تھا قسطنطین لیسر ہرقل نے مال و اسباب اور کپڑے اور جانور اپنے اُس لشکر کے جو اُسکے ساتھ تھے کشتیون مین سوار ہو گئے تھے پس منظور کیا اُن لوگون نے اس امر کو اور لکھہ دی دست آویز صلح کی پس جب تمام ہوئی صلح داخل ہو لئے عمرو بن العاص اور مسلمان قیساریہ مین اور لین اُنھون نے وہ چیزین کہ عاجز ہوا تھا بادشاہ اُسکے اُٹھا نے سے کشتی مین پھر مقرر کیا عمرو بن العاص نے اُنپر جزیہ کو آیندہ سال سے ہر مرد پر چار دینار اور اُسی امر کی وصیت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بھیجا عمرو بن العاص نے بجانب شہر صور کے ایک حاکم کو اُسپر جسکا نام باسیل بن عون ابن سلمہ تھا اور وہ مرد بڑے مسن صالح تھے حاضر ہوئے تھے ہمراہ رکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوہ حنین اور نضیر مین اور مارے گئے بھائی اُنکے حنین کے دن اور بھائی اُنکے سخت لڑے تھے پس مارا تھا اُنکو مالک ابن عون النضیری نے پس بھیجا اُنکو عمرو بن العاص نے بجانب صور کے اور اُنکے ساتھ اکیسو سوار اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے اور حکم کیا تھا عمرو بن العاص نے اُنکو عدالت کرنے کا اُن لوگون مین اور ڈرنے کا اللہ پاک اور برتر سے ہر حال پوشیدہ و ظاہر مین **واقدی**[1] رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے قیساریہ کو از روے صلح کے دو لاکھ درہم اور اُس چیز پر جو چھوڑا تھا بادشاہ کے بیٹے قسطنطین نے اپنے مال اور اسباب سے داخل ہوئے وہ قیساریہ مین بدہ کے دن عشرۂ اوسط شہر رجب مین اور یہ امر سنہ انیس مین ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے چار سال اور چھہ مہینے زمانہ خلافت مین واقع ہوا تھا **واقدی**[2] رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پہونچی خبر اہل رملہ اور رتبہ و عکہ اور یافا اور عسقلان اور غزہ اور نابلس اور طبریہ مین پس داخل ہوئے اِن مقامات کے لوگ تحت ذمے کے اور مصالحہ کیا اُنھون نے مسلمانون سے اور اسی طرح اہل جبلہ اور بیروت اور لاذقیہ نے اور مالک کر دیا اللہ غالب اور بزرگ نے مسلمانون کو کل ملک شام برکت رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شرف و کرم و رضی اللہ عن اصحابہ الاخیار و آلہ الابرار و ازواجہ الاطہار و ہذا انتہی الینا من فتوح الشام علی التمام و الکمال و نعوذ باللہ من الزیادۃ و النقصان

[1] ذکر صلح اہل رملہ وغیرہ
[2] وختم ہذا الکتاب

بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان
فتوح المصر
مطبع نامی منشی نولکشور مین بہ طرز مطبوع چھپا ہوا
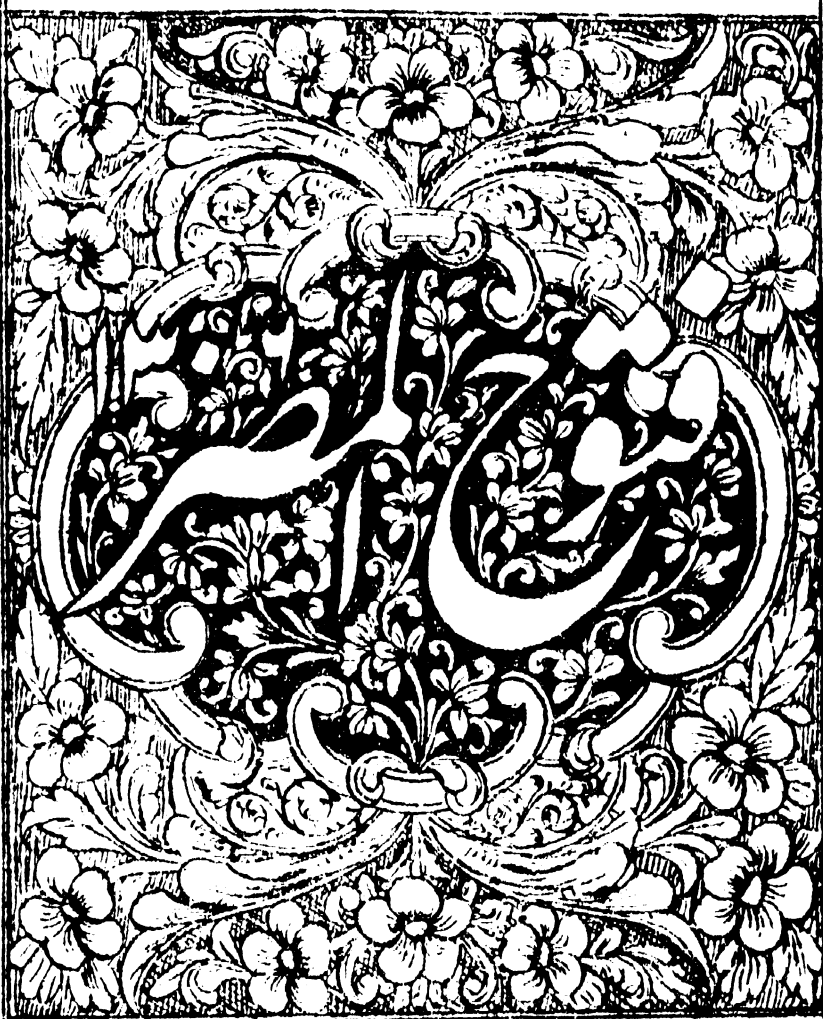
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من المسلمین ونصر الانصار والمہاجرین علی اعداء الدین وفضلنا علی امم السابقین بان آمنا بخاتم النبیین والصلوۃ والسلام علی رسولہ حبیبہ محمد سید المرسلین وشفیع المذنبین وآلہ الذین ہم سفینۃ النجٰوۃ عن تلاطم امواج الابتلاء فی الدنیا والدین واصحابہ الذین بذلوا جہدہم فی ترویج احکام الشرع المبین اما بعد مخفی نہ رہے کہ یہ فاقد الادراک والتمیز اضعف عباد اللہ رب المشرقین سید مہدی حسن النقوی المداری السیدنپوری ابن منشی محمد حسین صانہ اللہ عن کل شین خدمت ارباب صدق وصفا مین التماس کرتا ہی کہ اس خاکسار کو بسا اوقات یہ امر جاگزین خاطر تہا کہ کوئی ایسی کتاب خاص زبان عربی کی دیکھنا چاہیئے جس سے فی الجملہ استعداد اور مناسبت ترجمہ وعلم لغات ومحاورات عرب حاصل ہو بالفعل حسن اتفاق سے کتاب فتوح الشام عن مرویات علامہ واقدی علیہ الرحمۃ مع فتوح المصر مطبوعہ کلکتہ جناب عم معظم قبلہ گاہی منشی سید عنایت حسین صاحب مدظلہ تعالی تک پہونچی اس حقیر نے جناب ممدوح کی خدمت مین گزارش کیا کہ اگر ترجمہ اسکا عربی سے بزبان اردو ہو جاوے تو ہر کم سواد قلیل الاستعداد اسکے مضامین کثیر المنفعت سے حظ وافر اٹھاوے نظر بران جناب موصوف نے باوجود ضیق فرصت بوجہ مشاغل دنیاوی کے ترجمہ فتوح الشام کا بزبان اردو تحریر فرمایا اور ترجمہ فتوح مصر کا اس احقر کی تحریر پر محول فرمایا چنانچہ حقیر نے امتثالاً للامر ترجمہ فتوح مصر کا بطرز وروش ترجمہ فتوح الشام کے لکہکر جناب موصوف کی خدمت مین گذرانا اور جناب معظم الیہ نے اسکو پسند فرمایا اب ناظرین انصاف پسند کی خدمات مین عرض یہ ہی کہ اگر کسی مقام مین کوئی سقم اور غلطی پاوین تو عیب جوئی سے اغماض فرماوین کہ احقر واقع کم استعداد ہی اور غرض خاص اس ترجمے سے نفع عام پیش نہاد ہی والآن اشرع فی البیان راجیا برحمۃ اللہ المنان وعلیہ التکلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
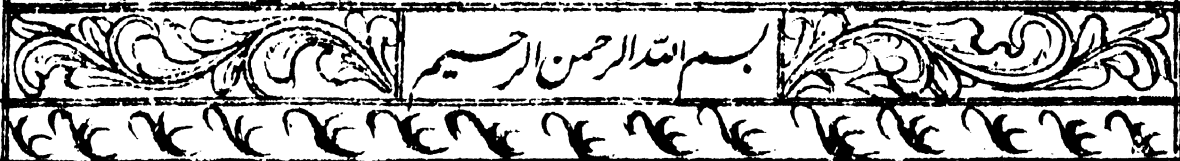
واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے یحییٰ بن شاکر المدنی سے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ غالب اور بزرگ نے سواحلِ شام کو عمرو بن العاص اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون پر لکھا عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص بن وائل السہمی الی امین الامۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ الذی اخبرۃ الامیر ان اللہ جل و علا فتح علینا ما کان بقی من الساحل وفتحنا قیساریۃ صلحاً وہرب منہا قسطنطین بن الملک الہرقل باموالہ وذخائرہ وحریمہ ورکب المراکب وسار فی البحر ونحن بقیساریۃ منتظر امرک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور روانہ کیا خط کو راوی نے بیان کیا ہی کہ لکھا یزید بن ابی سفیان نے بھی ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے مشعر خبر فتح صور کے اپنے اور بندہ نیک یوقنا کے ہاتھو پر اور لکھا اس خط مین حال یوقنا کا اور رہائی دینا اللہ تعالیٰ کا انکو قید سے باسیل بن ہیحائیل کے ہاتھ سے اور مسلمان ہونا باسیل کا اور روانہ کیا اس خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس پہونچے وہ دونون خط انکے پاس اس حالت مین کوچ کیا تھا انھون نے حلب سے بارادہ طبریہ کے اور ملے انکو خطارہ مین جبکہ اترے تھے وہ زراعہ مین پس جب پڑھا انھون نے خطون کو روشن ہوگیا چہرہ انکا بسبب خوشی کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور اسی وقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب کے درانحالیکہ بشارت دیتے تھے انکو اس چیز کی جسکو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کے ہاتھو پر اور لکھا اسمین حال یوقنا کا اور روانہ کیا خط کو ساتھ عرفجہ بن مازن کے پس سوار ہو عرفجہ اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہو وہ بارادہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چلتے رہے رات دن تا اینکہ پہونچے مدینہ مین عرفجہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا مین مدینہ منورہ مین اور میرے پاس ایک کپڑا ریشمی تھا کہ فخر کرتا تھا مین اسکے سبب سے اور میرے سر پر ایک چادر ریشمی بہت اچھی سونے کے تارون کی بنی ہوئی تھی اور حضرت عمر نکلے تھے مدینہ منورہ سے بارادہ خود کے

پس جب بغور دیکھا مین نے انکو پہچانا مین نے انکو اور اپنی اونٹنی کو چار زانو بٹھا کر باندھ کر دیا مین نے اسکو اور جلدی سامنے آیا مین انکے
اور سلام کیا مینے امیر پس جواب سلام دیا انھون نے مجکو اور دیکھا میری طرف پس نہین پہچانا مجکو اور کہا کہ کون شخص ہے مین نے کہا کہ مین عروہ
بن مازن ہون پس کہا انھون نے کہ ای بیٹے مازن کے آیا نہین تھی تمکو اچھی پیروی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
تحقیق یہ کپڑا ریشمی حرام ہے ہم مردون پر کس واسطے کہ اس کپڑے کی صلاحیت اور زیبائش سوا عورتون کے اور کسی کو نہین ہے اور جو
تمھارے پاس ہے اسکو تصدق کرو تم فقراے مدینہ طیبہ پر آگاہ ہو تم ہر کر داخل ہوا تھا مین ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حضور مین اس حالت مین کہ آپ آرام فرماتے تھے ایسے تخت پر جو بنا گیا تھا خرمے کے پوست سے اور نہین تھی درمیان بدن مبارک
اور اس تخت کے کوئی چیز اور نشان بنگیا تھا اسسبب سے آپکی جلد نرم اور نازک مین پس رویا مین یہ حال دیکھکر تب آپ نے فرمایا کہ ای عمر رض
کس چیز نے رلایا تمکو مین نے کہا کہ قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ بیشک مین جانتا ہون اس امر کو کہ آپ بزرگ ہین نزدیک اللہ کے
کسری اور قیصر سے اور وہ دونون عیش کرتے ہین مملکت دنیا مین اور آپ اللہ کے رسول ہو کر اس حالت مین ہین پس فرمایا آپ نے
کہ ای عمر آیا نہین راضی ہو تم اس امر سے کہ دنیا ان لوگون کے واسطے ہو اور آخرت ہمارے لیے عروہ نے بیان کیا ہے کہ دیا مین نے خط حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو پس انھون نے کھول کر پڑھا اسکو پس جب پڑھ چکے خط چمکنے لگا چہرہ انکا اور بہت خوش ہو کر حمد اور شکر اللہ کا
بجا لائے پھر گیا مین اپنی خالہ کے گھر مین جنکا نام عقیرہ بنت ابی ایوب الانصاری تھا پس شب گذرانی مین نے وہان اور جب صبح ہوئی
برا جانا مین نے اس امر کو کہ جاؤن مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت سے یعنے وہ کپڑا ریشمی پہنے ہوئے پس دیدیا مین نے
وہ کپڑا اور عمامہ اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے انکو کہ اسکو بیچکر تصدق کر دین فقراے مدینہ طیبہ پر اور نکلا مین بارادہ جانے کے حضرت عمر رض
کے پاس پس جب آیا مین انکے پاس سلام کیا مین نے انپر پس جواب سلام کا دیا انھون نے مجکو اور دیکھکر ہنسے اور کہا کہ ای بیٹے مازن کے وہ
ریشمی کپڑا کیا کیا تم نے مین نے کہا کہ یا امیر المومنین دیدیا مین نے اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے واسطے بیچنے اور تصدق کرنے اسکے فقرا اور مساکین
مدینہ طیبہ پر پس پڑھا حضرت عمر نے یہ آیت وما تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم بعد اسکے حکم کیا مجکو بیٹھنے کا پس بیٹھ گیا مین پس منگایا
انھون نے قلم اور دوات اور کاغذ اور لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبۃ للمتقین من عبد اللہ
امیر المومنین الی ابی عبیدۃ عامر بن الجراح اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد فرحت بما فتح اللہ علی
المسلمین مما وعدنا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنوز قیصر سیفتح علینا کنوز کسری ان شاء اللہ تعالی وقد بلغنی ان
بادیۃ الاعراب قد استندوا الی الدنیا وزینتھا وتمسکوا بذیل عمرہا ونسوا الجنۃ وقصورہا ورفلوفی اثیاب الدیباج واکلوا
السلوا وخبز الحنطۃ والماہیم ذلک عن الآخرۃ حتی تہاونوا بالصلوۃ ونسوا المفروضات فحیر ولہم عتاق العجم واغلظ علیہم لانکن
لہم حامدا فیطمعوا فیک ومن اخل بشیء مما افترضہ اللہ علیہ فاقم فیہ حدود اللہ عز وجل واعلم انک راع وکل راع مسؤل عن رعیتہ
وکونوا من الذین ذکرہم اللہ عز وجل فی کتابہ العزیز اذ یقول الذین ان مکناہم فی الارض اقاموا الصلوۃ و
اتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور وقد قال فیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابو عبیدة امین ہذہ الامة فاعطا الامانة حقہا ومن ترک صلوۃ فاضربہ علیہا ولقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یحدثنا وتحدثہ فاذا حضرت الصلوۃ فکانہ لم یعرفنا ولم نعرفہ اشتغالاً بعظمة اللہ تعالی وعنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال
ان اللہ تعالی یقول ان بیوتی فی الارض المساجد وان زواری عمارہا فطوبی للعبد تطہر فی بیتہ ثم زارنی وحق علی المزور
ان یکرم زائرہ وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتقوا اللہ واعلموا ان اللہ عزوجل افترض جمیع المفترضات علی فی الارض
الصلوۃ فان اللہ عزوجل افترضہا علی فی السماء وافا قرأت کتابی ہذا فامر عمرو بن العاص ان یتوجہ الی مصر بعسکرہ وابعث
معہ عامر بن ربیعة العامری ومشائخ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیقصد ہم عند مشورتہ وابعث من تعتمد
علیہ الی الارض ربعیة وزیارا الحارث بن صالح واللہ اسال ان یکون لکم عونا ومعینا والسلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ
علی جمیع المسلمین راوی نے بیان کیا ہے کہ لپیٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو اور مہر کیکے عرفجہ بن مازن کے حوالے کیا
اور حکم کیا انکو روانگی کا بعد اسکے کہ حکم کیا انکو واسطے دینے زاد راہ کے بیت المال سے عرفجہ نے بیان کیا کہ لیا مین نے خط کو
اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا مین تمار کی راہ سے پس ملی مجکو نزدیک ابار لخم کے ایک قوم اہل وادی القری سے
پس پوچھا مین نے انسے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا انھون نے کہا کہ ٹھہرے ہین وہ غباغب مین بارادہ روانگی طبریہ کے
پس چلا اور گذرا مین ابار لخم سے بطلب غوبراء ورجولان کے اور قصد کیا مین نے طبریہ کا پس ملاقی ہوا مین بعد چند دن
ابو عبیدہ بن الجراح سے اردن مین اور سامنے آکر سلام کیا مین نے انکو پس جواب سلام کا دیا انھون نے مجکو پھر دیا
مین نے انکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس کھول کر پڑھا اسکو باواز خفی اور جب پڑھ چکے سب
مسلمانون کو جمع کیا اور پڑھا انکے سامنے خط کو باواز بلند پس جب فارغ ہوئے اسکے پڑھنے سے کہا کہ اے گروہ مسلمانو
جب مجکو یہ ہوگا کہ چھوڑا کسی شخص نے نماز کو یا چھوڑا ہے اسنے اس چیز کو جسکو فرض کیا ہے اللہ تعالی نے اسپر تو درّے
لگاؤنگا مین اسکے پس جب ہوا دوسرا دن پہونچنے خط سے آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کے
طرابلس سے پس انکو بھی پڑھکر سنا دیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے خط امیر المومنین کا پھر روانہ کیا اس خط کو
پاس عمرو بن العاص کے اور وہ اس دن قیساریہ مین تھے پس جب پہونچا انکو خط کھول کر پڑھا انھون نے اسکو
اور جب مطلع ہوئے وہ اس امر سے جو اسمین لکھا تھا حکم روانگی کا بجانب مصر کے احتیاط کی انھون نے اپنی جان پر اور
آمادہ بروانگی ہوئے واقدی علیہ رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہے کہ جب پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب
کا عمرو بن العاص کے پاس بحکم روانگی مصر کے احتیاط کی انھون نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہوکر چلے وہ مع اپنے
لشکر کے اور ہمراہ انکے یزید بن ابی سفیان اور عامر بن ربیعة العامری اور ایک جماعت صحابہ کبار کی تھی
اور عبداللہ یوقنا بھی بجمعیت چار ہزار سوار کے اپنے صحابہ اور غنی عم سے انکے ہمراہ تھے راوی نے بیان کیا ہے
کہ عبداللہ یوقنا اور انکے ساتھیون نے نہین کوچ کیا تھا ساتھ عمرو بن العاص کے طرف شہر بیابون کے

باکہ اپنے دائین جانب چھوڑ دیا اُنھون نے جنگل اور قلعجات رفح اور عریش اور عداد اور بکارہ اور قرمہ کو جو مصر کی راہ مین تھے اور روانہ ہوئے وہ پچھم کو گویا وہ حجاز کا ارادہ رکھتے تھے اور عنقریب ذکر کرینگے ہم کیفیت فتح ہونے اُن قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالی نے پس جب دور نکل گئے یوقنا تا اینکہ پہونچے وہ اُس موضع مین جسکو ماغویرا اور عقبہ ایلا کہتے تھے سیل کیا اُنھون نے بہ طلب زمین مصر کے اور تھی زمین مصر کی حدود نوبہ سے ساحل بحر اسکندریہ اور عقبہ کبیرہ اور کنالیس اور دیر زجاج تک اور یہ تمام مواضع بادشاہت قبط مین تھے اور اس زمانے مین بادشاہ قبطیون کا مقوقس بن راعیل تھا اور یہ بادشاہ صاحب عقل اور بزرگی اور تدبیر اور شاگرد حکیم تاذمون کا تھا اور حکیم تاذمون وہ شخص ہی جسنے بنایا تھا ایک جھانجھ اس ضرورت سے کہ غالب ہو گئے تھے سانپ مصر کی زمین مین اور خراب کر دیا تھا اُسکو پس بنایا اُس حکیم نے ایک جھانجھ کہ جب حرکت دیتا تھا اُسکو تو سُنی جاتی آواز اُسکی بفاصلہ ایک پرتاب تیر کے پس نکلتے تھے سانپ سوراخون سے اور جو بھاگ جاتا تھا وہ بچ جاتا تھا اور جو ٹھہر جاتا تھا مر جاتا تھا اور مقوقس اپنے زمانے کا بڑا عالم تھا اور اُسکی سلطنت مین قبطی لوگ عیش پسندیدہ اور مراتب بلند مین تھے اور مقوقس متوقع ظہور رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رہتا تھا اور اُسکے عہد مین شہر مصر مین ایک حکیم تھا جسکا نام عنلماوس تھا اور اُسنے بنایا تھا چرخ اور چکی ہوا کی بہت مدت مین اور پہونچ گیا تھا وہ حکمت کے بھیدون پر اور جانتا تھا وہ خواص سونے اور چاندی کے اور آگاہ تھا اُن حرکات سے جو جنبش دیتے ہین ہوا کے چلنے کو اور جانتا تھا اقسام ہوا کو اور آگاہ ہوا تھا اُن علوم کے پڑھنے سے جو کتب گذشتہ مین تھے اس امر پر کہ اللہ غالب اور بزرگ مبعوث کریگا ایک نبی عرب کی زمین تہامہ سے جو بلا دینگے لوگون کو بجانب اقرار وحدانیت اللہ تعالی اور اُسکی عبادت کے اور ظاہر کرینگے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اور پھیل جائیگا دین اُنکا روے زمین پر اور بلند ہوگا کلمہ اُنکا اور مالک ہو جائینگے اصحاب اُنکے شہرون کے پچھم سے پورب تک اور بنایا تھا حکیم عنلماوس نے بزور اپنی حکمت کے زمانہ راعیل بن قطماوس بن مقوقس مین ایک بڑا خطیرہ تانبے کے ستونون پر موضع عین شمس مین اور بنائی تھین اُس خطیرے پر کئی تصویرین خول کا اور رکھے تھے منہ اُن تصویرون کے بجانب مصر کے اور لکھی تھی اُسپر زبان اور خط قبطی مین یہ عبارت اذا دارت ہذہ الاشخاص وجوہہا حما یلی الحجاز فقد قرب ملک العرب راوی نے بیان کیا ہی اُسی حال مین کہ مقوقس بعض ایام مین سوار ہوا تھا بارادہ شکار کے اور یہ سوار ہونا اُسکا زمانہ ہجرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا پس جب پہونچا مقوقس موضع مین عین شمس تک بلند ہوئین آوازین اُن تصویرون سے اور پھر گئے منہ اُنکے بجانب حجاز کے پس یقین کیا بادشاہ نے اپنی عزت و ملک کے زوال کا پس پھیرا وہ اپنے تئین سے اور باز رہا شکار سے اور داخل ہوا اپنے محل مین اور تخت پر جلوس کر کے جمع کیا قسون اور راہبون اور اکابر قبط کو اور کہا اُنسے کہ اے لوگ دین نصرانیہ کے آگاہ ہو تم کہ زمانہ تمھارا گذر گیا اور بادشاہت تمھاری جاتی رہی اور یہ زمانہ اُن نبی کا ہی جو مبعوث ہونگے آخر زمانے مین اور اُنکے بعد کوئی نبی نہوگا اور وہ مبعوث ہونگے ساتھ تلوار اور قدر لانے کے اور ضرور ایک شخص اُنکے اصحاب سے مالک

ہوجائیگا شہرون کا اور ذلیل کریگا بندون کو اور معمور کریگا بادشاہون کو اور مالک ہوجائیگا میرے پاے تخت تک پس
نہ کرو تم اپنے کام مین اور صلح رکھو آپسمین اور مہربانی کرو اپنی رعیت پر اور ظلم نہ کرو تم اپنے احکام مین بیروی ظلم سے تحقیق
ظلم گران اور ناگوار ہی مظلوم پر اور چراگاہ اُسکی زیان کاری ہی اور دو تم حق اپنے ذمہ کا اور نہ دست درازی کرے قوی تمہارا
تمہارے ضعیف پر اور جانو تم اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے پاس قبل تمہارے تاکہ ہمیشگی کرے وہ تمہارے
ساتھ اور جسطرح کہ تمنے ملکیت دنیا حاصل کیا ہی اُن لوگون سے جو تمہارے قبل تھے اسی طرح ملکیت اُسکی حاصل کرینگے
اور قوم جو تمہارے بعد ہونگے پس نیک اور درست رکھو تم اپنی نیتون کو اُن امور مین جو تمہارے اور تمہارے پیدا کرنے والے
کے بیچ مین ہین پس اگر تم ایسا کروگے تو امید رکھونگا مین تمہارے واسطے فتح کی تمہارے دشمنون اور اُن لوگون پر جو تم سے
لڑنے کا ارادہ کرینگے اور تابع ہوگے تم خواہش نفسانی کے تو ظاہر ہوگی تمہارے لیے ہلاکی تمہاری واقدی رحمۃ اللہ نے
بسلسلہ راویون کے حمید بن طویل سے اور اُنھون نے ابن اسحاق راوی غزوات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کی ہی کہ جب ہجرت فرمائی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ سے بجانب مدینہ طیبہ کے اور بیعت کی آپ سے
قبیلہ اوس اور خزرج نے لکھا آپ نے خطوط تمام بادشاہان زمین کے نام اور لکھا آپ نے بشمول اُن خطوط کے ایک خط
بنام مقوقس بن راعیل حاکم اور بادشاہ مصر اور اسکندریہ کے اور کاتب اُس خط کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے

اور وہ خط اس عبارت سے تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی صاحب مصر والاسکندریۃ امابعد

فان اللہ تعالے ارسلنے رسولہ وانزل علی قرانا مبینا وامرنی بالاعذار والانذار ومقاتلۃ الکفار حتی یدینوا

الناس بدینی ویدخلوا فی ملتی وقد دعونک الی الاقرار بوحدانیۃ اللہ تعالی فان فعلت سعدت وان
ابیت شقیت والسلام پھر لپیٹا اپنے خط کو اور ثبت کیا اُسپر مہر اپنی پھر بھین لیا اُسکو اپنی انگشت مبارک
مین اور تھی وہ مہر چاندی کی اور اُسپر تین سطرین تھین پہلی سطر مین لفظ محمد اور دوسری مین لفظ رسول
اور تیسری سطر مین لفظ اللہ تھی پس نہین کندہ ہوسکتی ہی یہ عبارت کسی شخص کی انگوٹھی پر مثرو بن عوف نے
بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے حمید بن طویل سے کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی مین نگ
تھا یا نہین اُنھون نے کہا مجکو نہین معلوم اور پوچھا ایک شخص نے جابر بن عبد اللہ الانصاری سے کہ کس ہاتھ مین
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی پہنتے تھے اُنھون نے کہا کہ داہنے ہاتھ مین ابن عباسؓ نے بیان کیا ہی
کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انگوٹھی پہنے ہوے داہنے ہاتھ مین اور فرماتے تھے کہ داہان ہاتھ زیادہ
مستحق ہی واسطے زینت کے بائین ہاتھ سے اور یہن ہی آپنے انگوٹھی داہنے ہاتھ مین پھر پھیر لیا اُسکو آپنے بائین ہاتھ مین انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ پہنتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی کو بائین ہاتھ مین اور جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے
روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہم پہنتے تھے انگوٹھی کو

میرے دین مین اور داخل ہون میرے مذہب مین اور تحقیق بلاتا ہون مین تجکو بجانب اقرار وحدت اللہ برتر کے پس اگر قبول کریگا تو نیکبخت ہوگا اور اگر انکار کریگا تو بدبخت ہوگا والسلام ۱۲

بائین ہاتھ مین راوی نے بیان کیا جب چھاپا آپنے خط کو اپنی مہرسے فرمایا کہ ای لوگو کون شخص تم مین کا جائیگا یہ خط میرا لیکر بجانب حاکم مصر کے اور مزدوری اُسکی اللہ تعالی کے ذمہ ہوگی پس جلد اُٹھ کھڑے ہوے آپکے حضور مین حاطب بن ابی بلتعہ القریشی اور کہا انھون نے کہ مین جاؤنگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا آپنے کہ برکت دیوے اللہ تمہین حاطب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ لیا مین نے خط کو اور روانہ ہوا مین بجانب اپنے گھر کے اور کسا مین نے اپنی سواری کو اور رخصت کیا مین نے اپنے اہل وعیال کو اور سوار ہوکر اپنی اُنٹنی پر چلا مین مصر کی راہ پر پس جب دور ہوا مین مدینۂ منورہ سے تین دن کی راہ پر پہونچا مین ایک چشمۂ پانی پر قوم بدر کے پس چاہا مین نے درلانا اپنی اُنٹنی کا پانی مین کہ ناگہان دکھائی دیے مجکو تین شخص دو شتر سوار اور ایک تیسرا جو ابلق گھوڑے پر سوار تھا پس جب دیکھا مین نے اُنکو ٹھہر گیا مین واسطے اُنکے دریافت حال کے کہ اُسی وقت وہ اسپ سوار نزدیک ہوا مجھسے اور کہا کہ ای شخص تو کہان سے آتا ہی اور کہان کا ارادہ رکھتا ہی پس کہا مین نے کہ ای شخص سوال کر تو مجھسے اُس چیز سے جس سے ہی تو بیچ مین اور مین ایک مرد مسلمان صحابی والا راہ کا ہون پس کہا سوار نے کہ تو خوف نکر ہمنے تیری طرف کا قصد نہین کیا ہی بلکہ ہم ایک قوم ہین کہ جاتے ہین محمد بن عبد اللہ کے واسطے لینے اپنے عوض کے اور جلعت کی ہی ہمنے آپسمین اس بات کی کہ داخل ہووین ہم شہر یثرب مین وقت غفلت کے اور ناگہان درآوین ہم اُنپر پس شاید کہ پاوین ہم اُنھین غفلت مین اور مار ڈالین ہم اُنکو پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ قسم ہی خدا کی کہ اگر قدرت دیتا مجکو خدا تعالی ان لوگون پر تو جہاد کرتا مین اُنمین اگرچہ مکر ہوتا کس واسطے کہ سُنا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے الحرب خدعۃ پس مین اُس سوار سے باتین کرہی رہا تھا کہ ناگاہ دو شتر سوار میری طرف متوجہ ہوا اور سختی اور ترشروئی سے کہا مجھسے کہ افسوس ہی تمپر تم اصحاب محمد سے ہو مین نے کہا کہ قریب تھا کہ بیشک جانتے تم دونون راہ راست سے حالانکہ مین ایک مرد ہون مثل تمھارے اور چاہتا ہون مین بھی اُس چیز کو کہ جسکو تم طلب کرتے ہو اور قصد شریک کا رکھتا ہون اور بتحقیق خواہش کی ہی مین نے تم دونون کی صحبت کی تاکہ ساتھ رہون مین تمھارے لیکن مین نے بھی اس راہ مین سُنا ہی مَین نے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہی ایک ایلچی کو اپنے صحابہ سے بجانب حاکم مصر کے مع اپنے خط کے اور مین راہ اُسکی دیکھتا ہون کہ شاید کہ دیکھ پاؤن مین اُسکو اور تیر کمان مین وہ شخص اس جنگل مین پوشیدہ ہی حاطب نے بیان کیا ہی کہ اشارہ کیا مین نے بجانب ایک جنگل کے جو مجھسے نزدیک تھا جسکو وادی الاراک کہتے تھے اور اکثر مین اُسمین ٹھہرتا تھا پس کہا مین نے کہ بھیجو تم میرے ساتھ کسی کو جو بڑا مضبوط دل تم مین کا اور بڑا تیز ہو تیرہ بازی مین تاکہ کھولین اور ڈھونڈین ہم اس جنگل مین پس جا پڑین ہم اُسپر تو مار ڈالین اُسکو پس کہا اسپ سوار نے مجھسے کہ مین تمھارے ساتھ چلونگا پھر آگے ہوا وہ میرے اور چھوڑا اپنے دونون ساتھیون کو بحالت سواری کے اپنی اُنٹنیون پر اور آیا مین اور وہ سوار اُس جنگل مین اور چھپ گئے ہم اُسمین پس جب دور لیگیا مین اُسکو اُسکے دونون ساتھیون سے سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مین نے اُس سے کہ تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا کہ میرا نام سیلاب بن عاصم الهدانی ہی پس کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو اس امر سے کہ نہین قدرت رکھتا ہی داخل ہونے کی شہر یثرب مین مگر وہ شخص جو

جنیبہ چلا اور قوی دل ہو سلاب نے کہا کہ یہ بات کیونکر دیکھی مینے کہا اس سبب سے کہ وہان سردار روے زمین اور جوانمردان عرب کے
مین مثل عمر اور علی اور فلان فلان کے مگر تلوار تیری کیسی ہی اُسنے کہا کہ تلوار میری تیز اور روان ہی مینے کہا کہ دکھا تو مجکو
پس کھینچ لیا اُسنے تلوار کو میان سے اور حوالے کیا مجکو پس لیا مینے تلوار کو اُسکے ہاتھ سے اور جنبش دی مینے اُسکو اور کہا مینے
کہ ای سلاب یہ تلوار روان ہی پھر پڑھا مینے اس شعر کو سیوف حداد یا لوی بن غالب + حداد و لکن این بالسیف
ضارب + اُسنے پوچھا کہ اسکے کیا معنی ہین مینے کہا کہ ای بیٹے عاصم کے تلوار تیری بنائی ہوئی قوم عاد کی ہی اور نہین پائی ہو عرب نے
کسی تلوار کو زیادہ روان مثل اس تلوار کے لیکن واجب ہو خبر بزرگی تیری اور مین چاہتا ہون تجھسے تو دیکھی کو سبب یک کسی
حیلے کے آگاہ کرون مین تجکو اس سے تاکہ قتل کرے تو سبب اسکے اپنے دشمن کو اُسنے کہا قسم ہی تمکو سرداری عرب کی ایسا ہی کرو تم
مینے کہا جسوقت ہووے تو لڑائی کی جگہ مین اور لڑے تو اپنے دشمن سے اور چاہتا ہی اُسکے قتل کو پس جنبش دے تو اس تلوار کو تاکہ جھکنے
لگے پانی اسکی اور تو اُسکے کنارے سے اپنے دشمن کو کہ وہ جلد کارگر ہوگی واسطے مارنے اور کاٹ ڈالنے دشمن کے پھر پکارا حاطب نے اُسکو
اور کہا کہ ای سلاب دیکھتا ہی تو اس سوار کو جو آتا ہی ہماری طرف جنگل کے سرے سے کہ میرے گمان مین وہ ہمارے دشمنون سے ہی پس متوجہ ہوا
سلاب اور اُٹھا لیا اُسنے تامل و نظر دیکھتا تھا بجانب جنگل کے پس مارا حاطب نے تلوار کو اُسکی گردن پر اور اُسی وقت سر اُسکا اُڑ گیا اُسکے
بدن سے اور مردہ ہوکر گر پڑا وہ دشمن خدا زمین پر حاطب کہتے ہین کہ دوڑا مین بجانب اُسکے گھوڑے کے اور لیکر باندھ دیا مینے اُسکو
ایک درخت مین تاکہ نہ بھاگ جاوے وہ اُسکے ساتھیون کے پاس پھر چھوڑ دیا مینے اُسکو بندھا ہوا اور چلا آیا مین بجانب ان دونون ساتھیون
سلاب کے اور وہ دونون دیکھتے تھے پس جب دیکھا اُنھون نے مجکو آیا میرے نزدیک ایک شخص اُن دونو کا اور کہا کہ کیا حال ہی ہمارے
پیچھے اور سلاب کہان ہی پس کہا مین نے اُن دونون سے کہ بشارت ہی تمکو سبب عوض لینے اور دور ہوجانے ننگ و عار کے
آگاہ ہو تم دونون کہ تحقیق پایا ہی مینے دو شخصون کو اصحاب کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دونون سوتے ہین اور بھیجا ہی مجکو
ساتھی یعنی سلاب نے تمھارے پاس تاکہ چلے ایک شخص تم مین کا میرے ساتھ کہ قوت اور قدرت حاصل کرین ہم ان دونون
پر اور ٹھہرے ایک شخص تم دونون کا یہان کس واسطے کہ یہ جنگل اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی نہین ہی پس کہا ان دونون
نے کہ کیا اچھی راے ہی یہ اور چلا دوسرا شخص ساتھ میرے اور جلدی کی مینے اُسکے ساتھ چلنے مین اور پھر گیا مین راہ مقتول یعنی سلاب سے
اور لیا مینے اُسکے ساتھ جنگل کی راہ کو پھر سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مینے اُس سے کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ عبد اللات مینے اُس سے کہا کہ
تو پیادہ ہو اور احتیاط کر خوف سے پس جسوقت ناگہان در آوین ہم اُن دونون شخصون پر پس تو ہوشیار رکھنا اپنے دلکو پھر مین لینے داہنے
بائین دیکھنے لگا پس کہا اُسنے کہ کیا ہوا ہی تمکو مینے کہا کہ مین غبار دیکھتا ہون اور بیشک اُسمین قوم ہین جنھون نے میل کیا ہی بجانب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس تامل نظر و دیکھنے لگا وہ بجانب غبار کے مثل بیخود اور حیران کے پس ماری مینے اُسکو ایک ضرب تلوار کی بیچ
غفلت کے اور ڈالدیا مینے سر اُسکا جدا کرکے اُسکے بدن سے پس گر پڑا وہ زمین پر مردہ ہوکر اور پھرا مین تیسرے شخص کی طرف پس جب
اُسنے اکیلا دیکھا مجکو یقین کیا اُسنے ساتھ بُرائی کے اور سامنے آیا میرے پس مار کر کوشش کی اُسنے مجھ پر اور مین اُسپر اور صدمہ پہونچایا اُسنے مجکو

اور مین نے اُسکو مگر یہ کہ خدا تعالی نے اعانت کی میری اور غالب کر دیا مجھکو اُسپر پس مار ڈالا مین نے اُسکو اور لیا مین نے دونون اُونٹون اور گھوڑے
اور چھوڑا مین نے گھر اسباب کو نزدیک ایک شخص کے عبد الشمس سے اور وہ میرا بڑا دوست تھا زمانہ جاہلیت مین اور سوار ہوا مین اپنے اُونٹ
پر اور متوجہ ہوا مین بجانب مصر کے اور شب روز چلا جاتا تھا مین تا اینکہ پہونچا مین مصر مین پس جب دیکھا قبطیون نے مجھکو متوجہ ہوے
بجانب میرے اور کہا مجھسے کہ کہان سے آیا ہی مین نے کہا کہ مین بطور ایلچی کے آیا ہون تمہارے حاکم کے پاس اُنھون نے کہا کہ تو کسکا ایلچی ہی
مین نے کہا کہ مین ایلچی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ہون پس جب سنی اُنھون نے یہ بات مجھسے گھیر لیا مجھکو ہر طرف سے اور چلے مجھ
ساتھ لیکر تا اینکہ لائے وہ مجھکو بادشاہ کے محل تک اور مجھکو دروازے پر ٹھہرا کر اجازت طلب کی اُن لوگون نے مقوقس سے پس
حکم کیا اُسنے میرے حاضر لانیکا پس جب گیا مین سامنے اُسکے تو دیکھا مین نے اُسکو بیٹھے ہوے اپنے تخت پر جو مرصع بجواہر تھا اور یاقوت
کے نگینے اُسکے دیوارون مین چمکتے تھے اور حجاب اُسکے سامنے کھڑے تھے پس ٹھہرا مین سامنے اُسکے متوجہ ہوا مین بجانب اُسکے
ساتھ وعلمائے اسلام کے پس کہا ایک حاجب نے اُسکے حجاب سے کہ ای برادر عربی کہان ہی خط تمہارے سردار کا پس دیا مین نے
خط اپنے ہاتھ سے بادشاہ کے ہاتھ مین اور لیا اُسکو بادشاہ نے مجھسے ساتھ توجہ کے اور بوسہ دیکر رکھا اُسکو اپنی آنکھون پر اور کہا
کہ فراخی اور مبارکی ہو خط نبی عربی کو پھر دیا اُسنے وہ خط اپنے وزیر کو جسکا نام باکلین تھا اور کہا اُس سے کہ پڑھکر سنا تو مجھکو پس
پڑھا وزیر نے خط کو آخر تک پس کہا بادشاہ نے اپنے غلام سے کہ لا تو اُس جامہ دان کو جو مین نے تمکو سپرد کیا ہی پس لے آیا اُسکو
غلام اور رکھا اُسکو سامنے بادشاہ کے پس کھولا اُسکو بادشاہ نے اور نکالا اُسمین ایک جامہ نگارین کو جسمین تصویر اور
تعریف آدم اور تمام انبیا علیہم السلام کی تھی اور سب کے اخیر مین تعریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی
تھی پس کہا بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہ کہہ تو اس عربی سے کہ بیان کرے وہ ہمسے تعریف اپنے نبی کی صلی اللہ علیہ و
آلہ و سلم اس طور سے کہ گویا مین اُنکو دیکھتا ہون پس کہا وزیر نے حاطبؓ سے کہ ای برادر عربی بادشاہ تمسے کہتا ہی کہ
تعریف کرو تم مجھسے اپنے سردار کی حاطبؓ نے کہا کہ کس شخص کی طاقت ہی تعریف کرنے ایک عضو کی اعضائے
مبارک ہمارے سردار رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے پس کہا وزیر نے کہ ضرور ہی تمکو جواب دینا سوال کا حاطبؓ
نے بیان کیا ہی کہ کھڑا ہوا مین قدمون کے بل اور بیان کیا مین نے ان صاحبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
وسیم قسیم معتدل القامۃ بعید الہامۃ بین کتفیہ شامۃ وہی علامۃ کانہ اذا تبدع صاحب خشوع و دیانۃ
و عفۃ و صیانۃ صادق اللہجۃ واضح البہجۃ اشم العرنین واضح الجبین سہل الخدین رقیق الشفتین
براق الثنایا بعینیہ دعج و بحاجبیہ زجج و باسنانہ فلج والف غیر ذی عوج و صدر تیر حسرج و بطن کطی
الثوب المدبج و لسان فصیح و نسب صریح صلی اللہ علیہ و آلہ قد رحسنہ و جمالہ راوی نے
بیان کیا ہی کہ جب سنی بادشاہ نے تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی کہا اُسنے کہ سچے ہو
تم ای عربی اُس امر مین جسکو تم نے بیان کیا ایسی ہی تعریف اور حلیہ اُنکا ہمارے پاس ہی راوی کہتا ہی کہ اُسی

حالت مین کہ حاطب تھے بادشاہ سے مخاطب اور بادشاہ اُن سے کہ بچھایا گیا دستر خوان اور لایا گیا کھانا حاطب
کہتے ہین کہ حکم کیا مجھکو بادشاہ نے آگے آنیکا واسطے کھانا کھانے کے پس باز رہا مین اُس سے تب ہنسا بادشاہ
اور کہا اُسنے کہ ای برادر عربی مین جانتا ہون اُس چیز کو جو تمپر حلال اور جو حرام ہی اور حکم کیا ہی مین نے کہ لایا جاوے
تمھارے سامنے گوشت چڑیا کا پس کہا مین نے کہ ای بادشاہ ہم ان چاندی اور سونے کے برتنون مین نہین
کھاتے ہین کس واسطے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وعدہ کیا ہی ہمسے ان برتنون مین بہشت مین کھانے کا
پس اُسی وقت حکم کیا بادشاہ نے رکھنے کھانے کا میرے واسطے مٹی کے برتنون مین تب آگے بڑھا اور کھانے لگا
مین پس پوچھا مجھسے بادشاہ نے کہ ای برادر عربی کون کھانا دوست رکھتے ہین سردار تمھارے مین نے کہا کہ
دوست رکھتے ہین آپ کدو کو پس جب آتے تھے ہم کھانے پر اور ہمارے سامنے کدو ہوتا تھا تو ہم اسکو آپ کے
نزدیک کر دیتے تھے اور ایکبار تشریف لے گئے تھے آپ ایک گھر مین اپنی قوم کے پس سامنے لایا گیا آپ کے ایک
بڑا کاسہ جسمین ثرید تھا اور اُسکے اوپر کدو رکھا تھا پس آپ نے اُسکے ساتھ کھایا کدو پس ہمیشہ دوست رکھتا ہون مین
کدو کو اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکو دوست رکھتے تھے بادشاہ نے کہا کہ ای برادر عربی کس چیز مین
آپ پانی پیتے ہین مین نے کہا کہ پانی پیتے ہین آپ ایک پیالے مین جو لکڑی کا ہی اُسنے کہا کہ آیا قبول کرتے ہین آپ
ہدیے کو مین نے کہا کہ ہان اور فرماتے تھے آپ صلعم لَوْ دُعِیْتُ اِلیٰ کُرَاعٍ لَاَجَبْتُہٗ وَلَوْ اُھْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُہٗ بادشاہ نے
کہا کہ قبول کرتے ہین آپ صدقے کو مین نے کہا نہین بلکہ قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو اور سُنا ہی مین نے آپ کو
کہ فرماتے تھے آپ صلعم تَہَادُوْا اِنَّ الْہَدِیَّۃَ تُذْہِبُ ... اور بہ تحقیق دیکھا ہی مین نے آپ کو جسوقت کہ آتا ہی
آپ کے پاس ہدیہ اقسام کھانے سے تو نہین کھاتے ہین آپ اُسکو جبتک کہ آپ کے اصحاب نہین کھاتے
ہین مقوقس نے کہا کہ آیا سُرمہ لگاتے ہین آپ مین نے کہا ہان سُرمہ لگاتے ہین آپ داہنی آنکھ مین
تین بار اور بائین آنکھ مین دو بار اور فرمایا آپ نے کہ جو شخص چاہے سُرمہ لگانا زیادہ لگاوے اُس سے یا کم اور
سُرمہ آپکا سنگ اثمد کا ہی اور دیکھتے ہین آپ آئینے کو اور برابر کرتے ہین اور لٹکاتے ہین موہاے مبارک کو
کنگھی سے اور نہین جدا ہوتی ہین آپ سے یہ چند چیزین آئینہ اور سرمہ دان اور کنگھی اور مسواک سفر مین یہ حضر مین
اور دیکھا مین نے آپ کو کہ زینت اور آراستگی کرتے ہین آپ واسطے ملاقات اپنے ساتھیون کے سواے زینت
اور آراستگی کے واسطے اپنی اہل کے اور کہا ایک دن آپ سے آپ کی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُس
حالت مین کہ دیکھا تھا آپ نے بیچ ایک رکابی کے جسمین پانی تھا اور برابر کیا آپ نے بالون کو کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مان اور باپ آپ پر تصدق ہون پانی مین دیکھکر برابر کرتے ہین آپ بالونکو حالانکہ آپ
بہترین مخلوقات خدا کے اور اُسکے رسول ہین آپ نے فرمایا کہ ای عائشہ بہ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی اپنے بندے

واسطے جسوقت نکلے اپنے بھائیون کی طرف اُس امر کو کہ زینت کرے وہ واسطے اُن لوگون کے مقوقس نے کہا کہ جسوقت
سوار ہوتے ہین آپ ساتھ کسی لشکر کے تو کون چیز اُٹھائی جاتی ہی آپکے سر پر مین نے کہا کہ سیاہ و سفید نشان جسمین یہ لکھا ہی
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مقوقس نے کہا کہ آپکے پاس کوئی تخت ہی جسپر آپ جلوس فرماتے ہین یا قبہ جسمین بیٹھا کرتے ہین آپ
مین نے کہا ہان ایک تخت ہی کہ پائے اُسکے لوہے کے ہین اور دیکھا ہی مین نے آپکے پاس ایک قبہ مدور چمڑے کا جسمین قریب
چالیس آدمی کے بیٹھ سکتے ہین مقوقس نے کہا کہ گھوڑون مین سے کس قسم کے گھوڑے کو آپ دوست رکھتے ہین مین نے
کہا کہ دوست رکھتے ہین آپ اُس گھوڑے کو جسکے اوپر کے لب مین سفیدی ہو اور ہاتھ پیر اُسکے سفید ہون اور ایال اور دم
اُسکی سُرخ اور آگے دوڑنے والا ہو چھوڑا ہی مین نے آپکے پاس ایک گھوڑا جسکا نام مرتجع ہی پس جب سُنا مقوقس نے کلام
حاطبؓ کا منتخب کیا اُسنے اپنے گھوڑون سے ایک گھوڑا جو بہت اچھا اور مشہور تھا اُسکے گھوڑون مین جسکا نام ماموں تھا اور
زین پوش اور لگام سے درست کرکے آپکے واسطے نامزد کیا اور ایک حمار جسکا نام عفیر تھا اور استر موسوم بہ دُلدل
اور ایک لڑکی سیاہ رنگ کی جسکا نام بریرہ تھا اور ایک لڑکی خوبصورت سفید رنگ کی قبط کی لڑکیون سے جنکا نام ماریہؓ
تھا اور ایک غلام موسوم بہ محبوب اور مشک اور عود اور چیزین خوشبو کی اور عمامے قبطی سفید باریک کتان کے جو مصر
مین بُنے جاتے تھے اور حکم کیا اپنے وزیر کو لکھنے جواب خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس عبارت سے بسمک اللّٰھم
مِنَ المُقَوقِسِ اِلٰی مُحَمَّدٍ اَمَّا بَعدُ فَقَد بَلَغَنِی کِتَابُکَ وَقَرَأتُہٗ وَفَہِمتُ مَا فِیہِ وَاَنتَ تَقُولُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَرسَلَکَ رَسُولًا وَفَضَّلَکَ
تَفضِیلًا وَاَنزَلَ عَلَیکَ قُرآنًا مُبِینًا وَقَد کَشَفنَا یَا مُحَمَّدُ فِی عِلمِنَا عَن خَبَرِکَ فَوَجَدنَاکَ اَقرَبَ دَاعٍ اِلَی اللّٰہِ وَاَصدَقَ مَن تَکَلَّمَ بِالصِّدقِ
وَلَولَا اَنِّی مَلَکتُ مُلکًا عَظِیمًا کُنتُ اَوَّلَ مَن سَارَ اِلَیکَ لِعِلمِی اَنَّکَ خَاتَمُ الاَنبِیَاءِ وَسَیِّدُ المُرسَلِینَ وَاِمَامُ المُتَّقِینَ وَالسَّلَامُ وَ
رَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اِلٰی یَومِ الدِّینِ حاطبؓ نے بیان کیا ہی کہ دیا بادشاہ نے خط مجھکو مع ہدیے کے اور بوسہ دیا درمیان میری
دونون آنکھون کے اور کہا کہ قسم ہی اللہ کی تمکو اے حاطبؓ اسی طرح بوسہ دینا تم درمیان دونون آنکھون
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میری طرف سے بعد اُسکے حکم کیا اُسنے ایک گروہ کو اپنے ہمراہیون سے چلنے کا ساتھ
میرے پس روانہ ہوا مین اور رات دن چلتا تھا مین اور قبطی لوگ میرے ساتھ تھے تا اینکہ داخل ہوا مین
عرب کے شہرون مین اور پایا مین نے ایک قافلے کو شام سے آتے ہوے بارادے مدینہ طیبہ کے پس
پھیر دیا مین نے ہمراہیان بادشاہ کو اور روانہ ہوا مین ساتھ قافلے کے تا اینکہ پہونچا مین مدینہ منورہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس متوجہ ہوا مین بجانب مسجد شریف کے اور بٹھا کر اپنی اُونٹنی کو باندھ دیا مین نے
اور ہدیے کو مسجد کے دروازے پر رکھ کر اندر مسجد کے داخل ہوا اور آیا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے حضور مین اور سلام کیا مین نے آپ کو اور اُن لوگون کو جو سامنے آپ کے تھے اصحابؓ سے
اور ٹھہرا مین دونون قدمون کے بل اور پڑھنا شروع کیا مین نے ان اشعار کو اشعار

أنعم صباحاً يا وسيلة أمته
ساتھ تازہ نعمت و بہتر یہ کہ صبح کرین آپ ہر روز اے وسیلہ امت کے ۱۲

أطوي المهامه كي أجهد التعقف
لپیٹنے والا تھا مین بیابان کو مشقت کوشش کرنے والے سخت کے ۱۲

فقرأته يا حين فككت ختامه
پس پڑھا مینے آپ کے خط کو جبکہ توڑا اور جدا کیا اسنے اسکی مہر کو

ماذا أثار عليك من كتاب مشرف
کس چیز نے تازہ کیا مجھکو اس خط بزرگ سے

قالوا وهمت فقال لست بواهم
کہا انھون نے کہ غلط سمجھا ہے تو پس کہا اسنے کہ نہین ہون مین غلط سمجھنے والا

خط يلوح لناظر متوقف
خط روشن اور چمکنے والا ہے واسطے دیکھنے والے امید رکھنے والے کے ۱۲

ترجو النجاة غداً به يوم الموقف
امید رکھتی ہے امت نجات کی کل دن قیامت کو ۱۲

حتى رأيت بمصر صاحب ملكها
تا اینکہ دیکھا مینے مصر مین وہان کے سردار کو

فأظل يرعد كاهتزاز المرهف
پس ہو گیا وہ ڈرانے والا کہ جیسا تھا شمشیر تلوار تنک اور باریک کے ۱۲

قال اسكنوا يا ويلكم وتيقنوا
کہا اسنے کہ چپ ہو تم برا ہو تمھارا اور سچ جانو تم

لكن قرأت بيان خط الأحرف
لیکن پڑھا اور پایا مینے فقط خط لکھے ہوے حرفون کو ۱۲

هذا الكتاب كتابة لك جامعاً
یہ خط خط اسکا ہے کہ نام ڈرانے والا جامع ہے آپ کے فضائل ۱۲

إني عنيت اسم الذي أرسلني
تحقیق گیا مین اسکی طرف جہان کو بھیجا تھا مجھکو ۱۲

فبدا إلي بمثل قول المنصف
پس آغاز کلام کیا اسنے میرے ساتھ مثل کلام شخص انصاف کنندہ کے ۱۲

قال البطارقة الذين تجمعوا
کہا ان افسرون نے جو جمع تھے ۱۲

هذا كتاب لألا من مصحف
کہ یہ خط ہے روشن صحیح خطا اور کتابون سے

في كل سطر من كتاب محمد
بیچ ہر سطر کے نام محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

يا خير مبعوث بفضلك نكتفي
اے بہتر بھیجے گئے ساتھ تیری بزرگی کے اکتفا کرتے ہین ہم ۱۲

پھر دیا مینے خط مقوقس کا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس دیا آپنے وہ خط امام برحق علی کرم اللہ وجہہ کو اور فرمایا کہ یا علی پڑھو تم اسکو پس جب پڑھ چکے حضرت علیؓ فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ قبطیون کو انکی دنیا مین پس یہ تحقیق پہچانا اُن لوگون نے امر رسالت کو اور ظاہر کیا خطاب کو پھر حکم کیا آپنے لانے ہدیے کا پس لایا گیا سامنے آپ کے وہ ہدیہ سب تب آپنے فرمایا کہ ہر ذی روح خاص ہی میرے واسطے پس خاص کیا آپنے ماریہ قبطیہ کو اپنے واسطے اور مقرر کیا مہر اُنکا آزادی اور پیدا ہوے اُنسے ایک بیٹے جنکا نام مبارک ابراہیم تھا علیہ السلام الی یوم القیام اور زندہ رہے وہ دو سال تک خواہ کم اس سے پھر وفات پائی پس جب وفات پائی اُنھون نے گہن لگا سورج مین پس کہا مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ یہ گہن لگنا آفتاب کا نہین ہے مگر بسبب وفات آپکے بیٹے ابراہیم کے آپنے فرمایا کہ نہین گہن لگتا ہے چاند اور سورج مین بسبب وفات کسی شخص کے سواسطے کہ یہ نشانیان ہین اللہ تعالے کی نشانیون سے پس جب گہن لگے اُنکو تو ان دونون مین رجوع کرو تم بجانب نماز کے پھر لیا آپنے اونٹ یا ونگ لڑکی اور غلام اور استر اور گھوڑے اور حمار کو اور باقی ہدیے کو برابر تقسیم کر دیا آپنے اپنے اصحاب کرام کو صلی اللہ علیہ وآلہ قدحسنہ وجمالہ واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہے کہ جب جدا ہوے عمرو بن العاص سلسل شام سے تو چلے وہ بارادۂ مصر کے پس پہونچے وہ ایک موضع مین جسکو فرح کہتے تھے جدا ہوے قادع اپنے لشکر کے اہل عرب سے اور کہا اُنھون نے عمرو بن العاص سے کہ تم ارادہ اس امر کا رکھتے ہو کہ نا گمان اور آؤ تم زمین مصر مین مع اپنے لشکر کے شاید کہ لیلو تم اسکو ہجوم اور سختی سے اور مالک ہو جاؤ اُسکے بسبب غفلت کے اور مین یہ چاہتا ہون کہ تمسے علیحدہ اور اکیلا ہو کر تمھارے پیشتر جاؤن شاید کہ

پہونچ جاؤن مین اپنے مقصد کو جسکا ارادہ کیا ہی مینے اور ملکیت حاصل کرون مین اُسکی تمھارے واسطے ساتھ فریب اور
مکر کے عمرو بن العاص نے کہا کہ روانہ ہو اور جاؤ تم توفیق سے اللہ تعالیٰ تمکو اور امانت و حفاظت کرے تمھاری پس چلے ساتھ
اپنے لشکر کے رفح سے وقت شب کے اور نہین متعرض ہوے وہ عریش اور ورادہ اور بلقارہ سے اور یہ تینون مقام شہرپناہ مضبوط
اور آباد تھے اور رہنے والے یہانکے ایک قوم عرب تنصروسے تھے جو خراجگزار مقوقس بن اعیل کے تھے اور جلد ذکر کرینگے ہم کیفیت
فتح اُن قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے راوی نے بیان کیا ہی کہ یوقنا دن رات چلے جاتے تھے تا اینکہ پہونچے وہ قرسہ مین اور
وہان ایک حاکم مقوقس کی طرف سے تھا جسکا نام دینداران تھا اور قرسہ کنارے دریاے تیس کے بسمت مشرق اُسکے
واقع تھا پس جب آئے اُسپر یوقنا مع اپنے لشکر کے دیکھا اُنھون نے بڑے خیمون کو کھڑے ہوے پس جب قریب ہوے یوقنا مع اُسکے
لشکر کے واقع ہوا شور اور سوار ہوا حاکم وہان کا مع لشکر بادشاہ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ اخبار ملک شام کے اور وہ کام
جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان کرتے تھے ہر روز انکو وہان پہونچتے تھے پس جب مالک ہوگئے اصحاب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواحل شام اور قیسا ریہ کے اور بھاگا وہان سے قسطنطین بن ہرقل پہونچی یہ خبر بھی اہل مصر کو
اور بہت غمگین ہوے وہ لوگ اس باعث سے اور سبب اِس رنج کا یہ تھا کہ قسطنطین بن ہرقل نے نکاح کیا تھا مقوقس کی
بیٹی ارمانوسہ کے ساتھ اور مقوقس نے ارمانوسہ کو مع مال واسباب اور لونڈیون کے آراستہ کرکے روانہ کیا تھا بجانب بلبیس کے
تاکہ وہ اپنے شوہر قسطنطین کے پاس جاوے پس جب پہونچے وہ فاقوس تک خبر پہونچی اُسکو اس امر کی کہ عرب لوگ آگئے ہین
شام کے سواحل پر اور مالک ہوگئے ہین وہان کے شہرون اور قلعجات کے اور بادشاہ وہان کا قسطنطین بسر ہرقل
مع لونڈیون اور اہل وعیال اور خزانے کے کشتیون مین سوار ہو کر بارادۂ قسطنطنیہ کے روانہ ہوا ہی پس جب پہونچی اُسکو یہ خبر
پھرے وہ بجانب بلبیس کے اور بھیجا اُسنے ایک اپنے حاجب کو جسکا نام شیلاذونش تھا مع دو ہزار سوار کے واسطے نگاہبانی قرسہ کے
اور حکم کیا اُسکو وہان کی حفاظت کا اہل عرب کے خوف سے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے ایک مرد قبطی سے جو داخل
اسلام اور رہنے والا بادشاہ کے لشکر کا تھا روایت کی ہی کہ پوچھا مین نے اُس سے کہ کیا حال تھا تمھارا جسوقت پہونچی تھی
تمکو یہ خبر کہ عرب مالک ہوگئے شام اور شہرون اور قلعونکے اور مار ڈالا اُنھون نے وہان کے جوانمردان اور بطارقہ کو اور بھگایا
اور شکست دی وہان کے بادشاہون کو اُسنے کہا کہ جب پہونچی یہ خبر مقوقس کو بھیجا اُسنے اپنے قاصدون کو بطرف اُن شہرون
کے جو قریب ہین شام سے پاس اپنے عاملون کے واسطے اس امر کے کہ نہ اُترنے اور داخل ہونے دین وہ کسی رومی اور نہ کسی اور کو
[illegible] شام سے زمین مصر اور شہرہاے ملک مقوقس مین اور یہ سب باتین اس خوف سے تھین کہ بیان کرینگے وہ لوگ
معاملات عرب کو ساتھ لشکر شام کے اور کیفیات اُنکی جنگ اور قتال کی پس داخل ہوگا خوف عرب کا قبطیون کے دلون مین اور
سُست اور ڈھیلے ہو جائینگے وہ بسبب خوف کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب متوجہ ہوے یوقنا بجانب زمین مصر کے اور
پہونچے وہ عریش تک آئے لوگ وہان کے اور کہا کہ اے بطریق آگاہ کرو تم ہمکو اپنے حال سے کہ کیا باعث ہی تمھارے آنے کا یوقنا نے کہا کہ ہم قوم

سوم اور لشکر ہرقل بادشاہ سے ہین اور عرب لوگ مالک ہوگئے ہین ہمارے شہرون کے اور پراگندہ کر دیا ہی انھون نے تمام بادشاہون
کو اور نکال دیا انکو انکے شہرون سے اور قلعون سے اور سکونت اختیار کی ہی انکے ملکون مین اور ہم ایک قوم ہین کہ آئے ہین بارادہ
اور رہینگے ہم ہمراہ اور تحت رکاب بادشاہ کے اور زندگی بسر کرینگے ہم اسکی نعمتون سے ان لوگون نے پوچھا کہ قسطنطین پسر ہرقل
حاکم قیساریہ نے کیا کام کیا یوقنا نے کہا کہ اسکے حال پوچھنے سے تمھارا کیا مطلب ہی انھون نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی اسکو اپنی
زوجہ ارمانوسہ بیٹی مقوقس بادشاہ سے حالانکہ مقوقس اسکے باپ نے اسکو مع مال اور اسباب اور نوکرون اور لونڈیون وغیرہ کے آراستہ
کیا ہی تاکہ بھیجے اسکو بجانب قسطنطین کے یوقنا نے کہا کہ اسکا علم مجھکو نہین ہی راوی کہتا ہی کہ جب یوقنا نے اس بات کو سنا
ہوگیا دل انکا اور مضبوط ہوگیا ارادہ انکا نسبت اس چیز کے جو تھی انھون نے اور تجویز کیا ایک فریب کا اپنے دل مین پس روانہ
ہوئے وہ اس حالت مین کہ کھل گئے تھے انکے واسطے دروازے مکر اور فریب کے پس جب پہونچے تھے وہ کسی قلعہ پر [illegible]
وہان کے پوچھتے تھے حال انکا اور سبب انکے آنے کا تو کہتے تھے وہ انسے حال اپنا اور جواب دیتے تھے [illegible]
یوقنا مرد عاقل پہچاننے والے ہر چیز کے واقف تھے لڑائی کے کامون اور اسکے مواقعات سے [illegible] مکر و فریب کے
پس جب ان قلعجات کو طے کرکے قرمہ مین پہونچے تو دیکھا وہان خیمون کو نصب کیے ہوئے پس واقع ہوا شور سب لشکر [illegible]
والی قرمہ کا مع اپنے حجاب [illegible] لشکر کے جو وہان تھا سوار ہوکر آیا پاس یوقنا کے اور پوچھا حال انکا یوقنا نے حاجب [illegible]
سردار جان تو اس بات کو کہ بادشاہ قسطنطین نے بھیجا ہی مجھکو واسطے لیجانے ملکہ ارمانوسہ کے تاکہ لیکر [illegible]
جاملون مین بادشاہ سے قسطنطنیہ مین پس جب سنا حاجب نے کلام انکا اور دیکھا بجانب حشمت اور دبدبے اور کثرت لشکر انکی
سچا جانا انکو اور ڈر آیا اور چل گیا اوپر مکر اور فریب یوقنا کا اور کہا اسنے کہ ملکہ ارمانوسہ کو اسکے باپ نے آراستہ کرکے مع مال اور اسباب
کے بھیجنا چاہا تھا لیکن نہین باز رکھا اسکو روانگی سے مگر خوف اہل عرب نے اور معلوم ہوا ہی اسکو بھی کوچ کرنا اپنے شوہر [illegible]
بجانب قسطنطنیہ کے آیا تمکو اسکی روانگی کا علم ہی یوقنا نے کہا کہ مین روانہ ہوا تھا اسکے پاس سے اس حال مین کہ وہ نیت روانگی کی
کی رکھتا تھا اور حکم کیا تھا اسنے مجھکو آنے اپنی زوجہ کا تاکہ اسکو لیکر روانہ ہون مین براہ دریا کے اور جاملون اسکو قسطنطنیہ
پس جب سنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا انسے کہ ٹھہرو تم یہان مع اپنے لشکر تا اینکہ جاؤن مین ملکہ ارمانوسہ کے پاس اور آگاہ کرون
اسکو تمھارے حال سے پھر تاکید کی اسنے وہان کے حاکم کو دربارۂ یوقنا کے اور مضبوط کیا تاکید کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا
ملکہ کے پاس اور زمین مین جھکا واسطے اسکی تعظیم کے بعدہ بیان کیا اسنے حال یوقنا اور انکی گفتگو کا ملکہ نے کہا کہ لاؤ اسکو
میرے پاس پس سوار ہوا شمیلاطوس اور یوقنا کے پاس آکر حکم کیا انکو سوار ہوکر چلنے کا پاس ملکہ کے پس سوار ہوئے یوقنا
مع اپنے لشکر کے اور پہونچے وہ ارمانوسہ کے لشکر مین اور تھا وہ بڑا لشکر زیادہ دس ہزار سوار سے پس پیادہ ہوگئے
یوقنا اور ساتھی انکے اور جاکر ٹھہرے خیمے کے دروازے پر تا اینکہ اجازت طلب کی انکے واسطے حاجب نے پس حکم کیا ملکہ نے
انکے آنے کا پس جب گئے یوقنا سامنے اسکے جھکے زمین مین واسطے تعظیم کے پس حکم کیا ملکہ نے انکے واسطے ایک کرسی لانے کا

پس لائی گئی کرسی لوہے کی اور حکم کیا اُنکو بیٹھنے کا پس بیٹھے وہ اور کھڑے ہوئے حجاب سامنے ملکہ کے اور نوکر چاکر دائین بائین تب کلام کیا
ملکہ نے بلا واسطہ کسی مترجم کے اور تھی زبان قبط کی غیر مشابہ زبان روم سے لیکن بادشاہ لوگ یاد کرتے تھے اکثر زبانون کو واسطے
استعمال وقت حاجت کے پس کہا ملکہ نے رومی زبان مین کہ کتنی مدت ہوئی تمکو بادشاہ سے جدا ہوئے آپ اُنھون نے کہا کہ ایک مہینا گذرا
ملکہ نے کہا کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہوا تھا یا نہین یوقنا نے کہا نہین بلکہ جدا ہوا مین اُس سے اُسوقت کہ بھیجا اُسنے مجھکو ملکہ کی خدمت
مین پس چلا مین اور وہ ارادہ سوار ہونے کا دریا مین رکھتا تھا پس جب پہنچا مین مقام غزہ مین تو معلوم ہوا مجھکو یہ امر کہ بادشاہ
کشتیون مین سوار ہو کر روانہ ہوا بارادہ قسطنطنیہ کے اور اُسنے بیان کی تھی مجھسے تخلیے مین یہ بات کہ نہین طاقت ہی مجھکو عرب سے لڑنے
کی اور باپ میرا بھاگ گیا انطاکیہ سے بخوف عرب کے اور جانو تم اے یوقنا کہ باپ میرا لڑا عرب سے مع اپنے لشکر کے اور مدد طلب کی اُسنے ان لوگون سے
پر بہر رسیدہ ممالیک سے والی شہرہاے اطراف سے اور بھیجا اُسنے ماہان ارمنی کو چھ لاکھ سوار سواے عرب متنصرہ کے بجانب یرموک کے
پس شکست دی عرب نے میرے باپ کے لشکر کو اور قتل کیا اُن لوگون نے میرے باپ کے سردارون اور ماہان کو اور مین نے قصد کیا ہی اس امر کا
کہ اپنے اہل وعیال اور خزانہ اور نوکر چاکر لیکر جا ملون مین اپنے باپ سے اور رہون مین قسطنطنیہ مین پناہ سے اپنی جان اور اہل و عیال
اور مال ہی اور بعد اس گفتگو کے بھیجا ہی مجھکو بادشاہ قسطنطین نے تیرے پاس کہ تجھکو لیکر روانہ ہون مین کشتیون مین اور جا ملون
مین اُس سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا ارمانوسہ نے کلام یوقنا کا سر جھکا لیا اُسنے پھر سر اُٹھا کر کہا کہ مجھکو کسی کام کرنیکی
طاقت بغیر حکم بادشاہ کے نہین ہی اور بہت جلد لکھکر آگاہ کرتی ہون مین اُسکو اس حال سے پھر حکم کیا ارمانوسہ نے یوقنا کے بیٹھ
جانے کا پس زمین چوم کر باہر آئے یوقنا اُسکے سامنے سے پس پایا اُنھون نے اپنے لوگون کو کہ کھڑے کیا تھا اُنھون نے اپنے اور یوقنا کے
خیمون کو پس اُترے یوقنا اپنے خیمے مین اور آئین اُنکے لیے ضیافتین ملکہ کی طرف سے اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑون کے لیے ابن
اسحاق نے روایت کی ہی کہ پہونچی ہی مجھکو یہ روایت کہ جب آئی تاریکی رات کی اُسی دن پہونچے جاسوس ارمانوسہ
کے اُسکے پاس اور بیان کیا اُس سے کیفیت فتح قیساریہ اور بلاد شام اور روانگی عمرو بن العاص کی بجانب مصر اور گفتگو یوقنا
کی اور جدا ہونا اُنکا عمرو بن العاص کے پاس سے بہ قصد فریب کے اور ڈرایا جاسوسون نے ارمانوسہ کو یوقنا سے اور کہا کہ یوقنا حاکم حلب کا ہی
اور وہ داخل ہوا ہی عرب کے دین مین اور وہ ایسا شخص ہی کہ فتح کیا ہی اُسنے طرابلس اور صور کو مکر سے پس جب سنی ارمانوسہ نے
یہ بات اپنے جاسوسون سے ڈر آیا خوف اُسکے دل مین اور یقین کیا اُسنے اس امر کا کہ کہنا اُنکا سچ ہی اور بیشک یوقنا ارادہ فریب کا
رکھتے ہین پس بلایا اُسنے اپنے حاجب کو اور بیان کی اُس سے تمام گفتگو جاسوسونکی اور حکم کیا اُسکو آراستگی لشکر اور پہننے ہتھیارون
اور ہوشیار رہنے کا اور کہا اپنے غلامون اور نوکرون چاکرون سے کہ جسوقت آوے یہ رومی اور مصاحب اُسکے پس قبضہ کرلو تم
اُن سب پر اور جب مالک اور قابض ہو جاؤگے تم اُنپر تو ذلیل اور خوار ہو جائینگے ساتھی اُسکے پس جب درست کیا ملکہ نے اس
ترتیب کو بھیجا اُسنے ایک خادم کو یوقنا کے پاس خادم نے آکر کہا کہ اے بطریق کبیر ملکہ ارمانوسہ بُلاتی ہی تمکو کہ بات چیت کرے تم سے
اُس مقدمے مین جو کہلا بھیجا ہی تیرے باپ نے پاس یوقنا نے کہا کہ پھر جا تو اُسکے پاس اور کہہ اُس سے کہ بخوشی منظور ہی ابھی مین سوار ہوتا ہون مع اپنے

مصاحبون کے اور چلتا ہون اُسکے پاس پھر رجوع کیا یوقنا نے اپنے اکابر اصحاب کو اور کہا ان سے کہ اے اولاد و کبیر عرب کی آگاہ ہو تم اس چیز سے
کہ اس قوم کی ملکہ نے بھیجا ہی میرے پاس ایک شخص کو اور بلایا ہی مجھکو اور نہین بھیجا اُسنے میرے پاس اسوقت مگر یہ کہ جان لیا ہی
اُسنے ہمارے کام اور ارادے کو اور جان لو تم اس امر کو کہ اگر پڑ جائینگے ہم اُنکے ہاتھون مین تو پکڑ کر مار ڈالینگے وہ ہمکو اور رکھینگے ہمارا فریب اور حیلہ
اُن مسلمانون کے واسطے وہ جو بعد ہمارے آوینگے پس مرو تم حالت بزرگی مین اور نہ پڑو تم اپنے ہاتھون سے قتل مین اور مرین ہم مدد ہی
اس دین مین کیونکہ ہم ہمیشہ زندہ رہینگے اور نہین قریب ہے یہ بات کہ امید بہتری کی رکھین ہم اس دنیا سے فریب دہندہ
جسکا حال یہ ہی کہ نہین صاف اور خالص کیا اُسنے اپنی دوستی کو ساتھ کسی کے مگر یہ کہ بدل ڈالا اُسکو ساتھ کدورت اور رنج
کے اور یہ تحقیق دیکھا ہی اُن چیزون کو جسپر تھے تم امر اور نہی سے پھر جاتی رہی وہ بات تمسے پس بناؤ تم اب آخرت کے
گھر کو جہاد کرو قوم پر شاید کہ راضی کرو تم بسبب اپنے جہاد کرنے کے اپنے پروردگار کو اور بناؤ اور تم اُن چیزون کو جو گنہگاری
تمہارے کفر سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا قوم نے اپنے سردار یوقنا سے وعظ کو کھل گئین آنکھین اُنکی اور قوی ہوا
ایمان اُنکا اور عزم مصمم کیا اُنھون نے اپنے دشمنون سے جہاد کرنے پر اور لیا اُنھون نے ہتھیارون اور سامان لڑائی کو اور کمر
کیا اُنھون نے سب کامون مین اپنے پروردگار پر راوی کہتا ہی کہ جب پھر گیا خادم ملکہ ارمانوسہ کا اور آگاہ کیا اُسکو
یوقنا کے جواب سے انتظار کی اُسنے اُنکی اور اُنکے ساتھیون کے آنے کی اور آمادہ ہوئی اُنکے پکڑ لینے پر لیکن یوقنا اُسکے پاس نہین آئے
پس جب دیر ہوئی اُنکے آنے مین بھیجا اُسنے ایک اور خادم کو وہ کہ بار بار برانگیختہ کرتا تھا اُنکو آنے پر پاس ملکہ کے پس کہا
یوقنا نے کہ پھر جا تو اور کہہ ملکہ سے کہ نہین جاری ہی عادت بادشاہون کی اس بات مین کہ برانگیختہ کرین اور بلاوین وہ
ایلچیون کو مگر واسطے کسی کام کے اور دن کو تو مین اُسکے پاس تھا پس کیا پایا تونے مجھسے آدھی رات کو پس پھر گیا خادم
بجانب ملکہ کے اور آگاہ کیا اُسکو یوقنا کی گفتگو سے پس اُسی وقت ظاہر ہوئی اُسکو سچائی اپنے جاسوسون کی اور ثابت
ہوئی اُسکو یہ بات کہ نہین آئے ہین یوقنا مگر بارادہ بلاد واسطے کے اسیر کر گرفتار کرنے اور قابض ہو جانے کے اُسکے باپ اور
اُسکے ملک پر پس سوار ہوئی ملکہ اُسی وقت مع اپنے لشکر کے اور گھیر لیا یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو تا اینکہ دور ہوئی
تاریکی رات کی اور روشن ہوا دن پس اُسی وقت آیا ایک حاجب ملکہ کا پاس یوقنا کے اور کہا کہ ہر طرف پھیر کس
چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اور تمہاری قوم کو چھوڑ دینے دین مسیح اور اُس چیز پر جسپر تمہارے باپ دادا تھے اور چھوڑ دیا تمنے
مسیح اور اُنکی مان کو اور آئے تم اس حالت مین کہ حیلہ اور فریب کرتے ہو ہم پر مگر یہ کہ مسیح نے ہم پر ہی تمپر اور مسلط کیا
ہمکو تمپر پس نہ باقی رکھینگے ہم تم مین سے کسی کو یوقنا نے کہا کہ مسیح بندے اللہ کے ہین نہین طاقت اور قدرت
رکھتے ہین وہ کسی چیز پر بدون حکم اللہ تعالے کے اس واسطے کہ وہ بندہ محکوم اور مکلف ہین اور بہ تحقیق گویا
کیا تھا اُنکو اللہ نے اس کلام سے گہوارے مین اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ
وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ

ترجمہ مین بندہ ہون اللہ کا دی ہی مجھکو کتاب اور کیا مجھکو نبی اور کیا مجھکو برکت والا جہان کہین مین ہون اور حکم کیا مجھکو نماز کا اور زکوٰۃ کا جب تک مین جیتا ہون اور سلوک والا اپنی مان سے اور نہین بنایا مجھکو زبردست بدبخت اور سلام ہی مجھپر جس دن مین پیدا ہوا
۱۲۱۶

وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا اور جسکو حکم کیا جاتا ہی نماز اور زکوۃ کا اور جو مرجاتا ہی وہ خدا نہین ہی اور نہین ہی وہ
مگر بندہ مکلف واسطے عبادت کے مثل ایک شخص کے ہم مین سے اور بیشک اللہ تعالی نہین مثال ہی کسی مخلوق
سے اسواسطے کہ وہ ایسا خالق ہی کہ پیدا کیا ہی اُسنے تمام دنیا کو اور شیطان نے بہکایا ہی تمکو اور پولس نے گمراہ کیا ہے
اور باز رکھا ہی تمکو راہ حق سے بسبب کہنے کے مسیح پر غیر حق کو اور ہم بھی مثل تمہارے تھے کہ بوسہ دیتے تھے ہم صلیبون
کو اور بزرگ جانتے تھے ہم تصویرون اور قربانی کرنے کو اور مسیح کو خدا کا بیٹا جانتے تھے اور گردانتے تھے ہم ساتھ
اللہ کے دوسرا خدا تا اینکہ ظاہر اور معلوم ہوا ہمکو حق اور جانا ہمنے کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہی دین ہی
جسپر قبل اُسکے انبیا علیہم السلام تھے پس ہدایت کی ہمکو اللہ تعالی نے بیچ اس دین حق کے اور آگاہ ہوے
ہم اس بات سے کہ عیسی مسیح بیٹے مریم کے اور روح اللہ اور کلمۂ اللہ کے اور نبی اُسکے اور رسول اُسکے بجانب خلق
کے ہین اور اسی طرح پر قول اللہ تعالی کا اُسکی کتاب مین جسکو اتارا ہی اُسنے اوپر نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر بطور خبر کے واقع ہی مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ اور ہم
بھی کہتے تھے کہ ابراہیم اور اسحاق یہ دونون نصرانی تھے پس جھٹلایا ہمکو اللہ تعالے نے اپنی کتاب بزرگ مین
اس عبارت سے اور بزرگ ہی کہنے والا اُسکا مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور بھی فرمایا ہی اللہ تعالے نے اپنی کتاب بزرگ مین واسطے ثبوت دین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ
اور اب ہم آئے ہین تاکہ جہاد کرین تم پر مگر یہ کہ کہو تم لوگ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ راوی کہتا ہی کہ
جب سُنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ لو تم ان شخصون کو جو آئے ہین بارادے
تمہارے قتل اور مالک ہوجانے تمہارے شہرون اور لوٹنے تمہارے مال اور لونڈی غلام بنانے
تمہاری عورتون اور لڑکون کے پس حملہ کیا قبطیون نے یوقنا اور اُنکے ساتھیون پر اور شور کرکے
گھیر لیا اُنکو پس لڑے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کے اور لڑے وہ سخت لڑائی لیکن قبطی دس ہزار تھے اور یوقنا اور ساتھی اُنکے چار ہزار سوار تھے اور
مبتلا ہوے یوقنا ایسی آزمایش مین جسکی اُن کو طاقت نہ تھی اور ایک جماعت اُنکے ساتھیون سے
شہید ہوئی اور بہت لوگ زخمی ہوے لیکن قبطی بہت مارے گئے اور صبر کیا یوقنا نے مثل صبر
کرنے بزرگ لوگون کے اور اسی طرح وہ سخت لڑائی لڑ رہے تھے کہ دور ہوئی روشنی دن کی اور آئی
تاریکی رات کی پس متفرق ہوگئے دونون لشکر اور پھر گئی ملکہ ارمانوسہ بجانب اپنے خیمے کے دران حالیکہ
خوفناک ہوگئی تھی وہ بسبب دیکھنے ثابت قدمی یوقنا اور شدت اور سختی اُنکے ساتھیون کی لڑائی مین

واقدی رح نے بسلسلۂ راویون کے عبداللہ بن حفص سے روایت کی ہے کہ جب خبر دی تھی جاسوسون نے
ملکہ کو حال یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص سے بجانب مصر کے تو لکھا تھا ملکہ نے اسی وقت ایک خط بنام اپنے
باپ مقوقس کے اور لکھا تھا اسمین قصہ یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص کا مع لشکر کے بجانب مصر کے اور قصد اپنا انکی
لڑائی پر اور طلب کی تھی کمک اور لکھا تھا کہ مین منتظر جواب اور کمک کی ہون اور بھیجا تھا خط اور کہا تھا قاصد سے کہ جلد
جانا اور جواب لیکر جلد آنا پس روانہ ہوا وہ قاصد اور جب پہونچا وہ بادشاہ کے پاس براہ اطاعت کے سلام کرکے دیا وہ
خط بادشاہ کو اور بادشاہ نے کھول کر پڑھا اسکو پس جب پڑھ چکا اور مطلع ہوا وہ اُسکے مضمون پر بلایا اُسنے اپنے ارباب
دولت کو اور کہا اُسنے کہ کام تمام ہوگیا اس اسطرح پر پس تمہارا مشورہ کیا ہے اُن سبھون نے کہا کہ اے بادشاہ کمک
اور بھیج تو ملکہ کے پاس ایک لشکر کو بعد اُسکے روانہ کر خط کو اطراف بلاد مین اپنے ایلچیون کے ہاتھ اور طلب کر اُنسے
کمک کو پس وہ روانہ کرینگے لشکر کو کہ اُنمین سے حاکم بجاۃ اور حاکم برابہ کے ہین اور بھیج تو کسی کو بجانب اپنے نائب کے
جو اسکندریہ مین ہے تاکہ وہ روانہ کرے تیرے واسطے اُن لوگون کو جو اُسکے پاس ہین لشکر سے اور اسی طرح پر بجانب
اپنے نائب کے جو صعید الاعلی پر ہے کہ مدد کرے وہ تیری اپس جس وقت یہ لشکر جمع ہو جاوے تو پیش آ اور جا پڑ تو اُن
عرب پر ساتھ اُس لشکر کے اور نہ چھوڑ اُنکو اُنکے حال پر تاکہ سختی کرین وہ تجھپر اور طمع کرین تیرے ملک مین جسطرح کہ
سختی کی اُنھون نے تیرے غیر پر اور مالک ہوگئے اُنکے شہرون کے اور بھگا دیا وہان کے بادشاہون کو مقوقس نے
کہا کہ اے لوگ دین نصرانیہ اور بنی ماءمعمودیہ کے جانو تم اس بات کو کہ بادشاہ محتاج ہوتا ہے طرف سیاست کے اور جو
شخص غالب ہوگیا اپنی عقل پر غالب ہوگیا وہ اپنی تجویز کام مین اور جو شخص غالب ہوا اپنی تجویز پر بے ڈر ہوگیا وہ
مگر بات زمانے سے اور نہین ہوتا ہے غلبہ بسبب کثرت کے بلکہ بسبب خوبی اور حسن تدبیر کے ہوتا ہے اور قسم ہے خدا کی
کہ ہرقل بادشاہ روم کا بہت بڑا تھا مجھسے لشکر مین اور وسیع تھا شہرون مین اور بزرگ تھا سامان مین اور جمع کئے
اُسنے بادشاہان روم کو یونان سے بلاد جیوہ اور اندلس تک اور مدد طلب کی تھی اُسنے ہم لوگون اور غیر ہم لوگون سے
پس نہین نفع کیا اُسکو اُسکی کثرت نے کسی چیز سے اور نہ قادر ہوسکا وہ اس امر پر کہ پھیر دے قضا و قدر کو اور
جانو تم سب اس بات کو کہ عقل جڑ اور بنیاد آدمی کی ہے جو مامور بہ اطاعت اور بزرگی دیا گیا ہے بسبب عقل کے
تمام مخلوقات زمین پر پس جو شخص مالک اور غالب ہوگا اپنی عقل پر مالک ہوگا وہ اپنے کام کا اور جو شخص
نہ پہونچیگا اپنے کام کو تو اپنی جہل پر بہت راضی رہیگا اور جانو تم اس امر کو کہ نہین پہونچتا ہے کوئی شخص حکمت کو مگر بسبب
عقل کے اور حکیم ماسیوس نے کہا ہے کہ حکمت کی سیڑھی بزرگ ہے اور خواہشمند اُسکا ہوشیار اور چھوڑنے والا اُسکا خوار ہے
کسواسطے کہ حکمت بزرگی جانون اور قوت دلون کی ہے اور جانو تم اس بات کو کہ مین نہین کلام کرتا ہون ساتھ
کسی خواہش نفسانی کے لیکن مجکو لائق ہے کہ سچ کہون مین اور صدق کے ساتھ بات کرون مین اور تم جانتے ہو اس امر کو

کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کے نبی نے بھیجا تھا میرے پاس نامہ اپنا درانحالیکہ بُلاتے تھے وہ مجکو بجانب اپنے دین کے
پس طلب راہ کی مین نے اُنکے قول کی سچائی پر بسبب اُنکے خط کے اور اُس چیز پر جو ظاہر ہوئی لوگون کو اُنکے معجزات سے
اور تحقیق سُنی ہی مین نے یہ بات کہ جب وہ مبعوث ہوے تھے تو نہین سُنا تھا کسی شخص نے ذکر اُنکا مگر یہ کہ ڈر گیا تھا اُنسے اور قبول
کیا تھا اُنکی دعوت کو اور معلوم ہوئی ہی مجکو اُنکے بعض معجزات سے یہ بات کہ ماہتاب دو ٹکڑے ہوا تھا اُنکے واسطے اور قبول
کیا تھا اُسنے اُنکے بُلانے کو اور سلام کیا تھا اُنپر اور ایک معجزہ اُنکا یہ ہی کہ گوشت دست زہردار بکری نے بات کی اور کہا
اُنسے کہ یا رسول اللہ مجکو آپ نہ کھائین کہ مین زہردار ہون اور منجملہ اُنکے معجزات کے یہ ہی کہ کلام کیا ہی اُنسے سوسمار نے
اور بھیڑیے نے اور سجدہ کیا اُنکا درخت نے اور گواہی دی اُنکی رسالت کی اور گئے تھے وہ آسمان پر اور در آئے اور داخل ہوئے
تھے پانی کی موج پر اور پہلا اُنمین ہی کی قوم نے اُنسے دشمنی کی تھی اور اُنکے یگانے اُنسے لڑے تھے اور انکار کی تھی اُنکے کلام
اور احکام دین کی اور وہی یہ لوگ ہین جنھون نے فتح کیا ہی ملک شام کو پس جب جانا لوگون نے کہ وہ آئے ہین ساتھ حق کے اور کلام
اُنکا سچا ہی ایمان اُنکا لائے وہ لوگ اور مدد دی اُنکو اور جہاد کیا سامنے اُنکے اور اب یہ وہی لوگ ہین کہ نکال دیا ہی رومیون
کو اُنکے ملک سے اور مالک ہو گئے ہین اُنکے شہرون اور قلعون کے اور بیشک آئے ہین وہ ہماری طرف بارادے کرنے اُس کام
کے جو کیا ہی اُنھون نے ہمارے غیر کے ساتھ اور اب جو تم انکار کرتے ہو اور زبون جانتے ہو اُنکے کام کو تو نہین ہین وہ لوگ
مگر یہ کہ حکم کرتے ہین اچھے کامون کا اور منع کرتے ہین بُرے کامون سے اور قائم رکھتے ہین اُن احکام خدا کو جنکا حکم اُنکو ہی
اور نہین ہی اُنکی کتاب مین کوئی حکم یا کوئی چیز مگر یہ کہ انجیل مین بھی مثل اُسکے ہی اور بیشک گمراہ کیا ہی تمکو پولس نے اور
بھٹکایا ہی تمکو بسبب کہنے اپنے کے کلام ناراست کو اور فریفتہ کیا ہی تمکو اور بدل ڈالا ہی اُسنے تمھاری شریعت کو ساتھ ایسے
نام کے جو نہین لائق ہی اور یکسو کیا ہی تمکو راہ سے اور حلال کیا ہی تمپر اُن سب چیزون کو جو حرام کیا اللہ تعالی نے
تمپر تمھاری اُس کتاب مین جسکو اُتارا تھا تمھارے نبی پر اور یہ بات عین محال اور اندھے پن کی خواہش ہی کہ تابع ہو
تم پولس کے کہنے کے اور چھوڑ دو تم اُس چیز کو جو کہا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین جسکو اُتارا تھا اُسنے تمھارے نبی پر اور
کیونکر لائق ہی عیسیٰ بن مریم کو یہ کہ حکم کرین وہ تمکو خلاف اُس چیز کے جسپر اُنکو اللہ تعالی نے تمھاری طرف بھیجا اور ہم
نہین لائق ہی یہ امر کہ پولس تمسے یہ کہے کہ مسیح نے مجھسے خواب مین کہا ہی کہ حلال کیا ہی اُنھون نے تمھارے لیے گوشت سُور کا اور وہ حکم
کرتے ہین تمکو گناہ ظاہری اور باطنی کرنے کا پس اطاعت کی تمنے اُسکی اور سچا جانا تمنے قول اُسکا حاشا کہ مسیح اِسطرح کرتے
ہون یا بات بھی کی ہو پولس سے اور تمام نبی اُسی طریقے پر تھے جسپر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین اور نہین
تھا کوئی حکماے سابقین سے مگر یہ کہ کلام کرتا تھا وہ ساتھ وحدانیت اللہ غالب اور بزرگ کے اور تحقیق کیا ہی حکیم ہرمس نے
اور وہ ایسا شخص تھا کہ بنایا تھا اُسنے دیر ترا حمیم کو اور گرداتا تھا اُسکو مثل واسطے اُستون آیندہ کے اُسوقت
سے آخر زمانے تک اور بنایا تھا اُسنے تصویرین حکما کی اور ایک تصویر بنائی تھی جسکے سر پر چار سطرین تھین

یونانی مین لکھی تھین پہلی سطر یہ تھی مَنْ خَافَ اَنْ یُعْیَرَ سَلَا عَمَّا یُرِیْدُ اور دوسری سطر یہ تھی مَنْ خَافَ
مِمَّا یُصِیْبُہٗ صَارَ مَا فِیْ یَدَیْہِ اور تیسری سطر یہ تھی اِنْ کُنْتَ تَطْلُبُ الْخَیْرَ نَلْ فَلَا تَنَمْ وَلَا تَغْفُلْ اور چوتھی سطر
یہ تھی بَادِرْ قَبْلَ نُزُوْلِ مَا تُحَاذِرُ پس جن لوگون کا ایسا کلام ہو وہ کیونکر خلاف اسکے کرینگے اور یہ کلام
ایک فریضہ ہی فرائض مذہب محمدیہ سے پس جھکا لیا قوم نے اپنے سرون کو زمین کی طرف بادشاہ مقوقس کے
بیہم ہو کر بسبب کہنے مقوقس کے ایسے کلام کو راوی نے بیان کیا ہی کہ نہین یہ کلام کیا تھا مقوقس نے تا اینکہ
عہد لے لیا تھا اُسنے اپنے نوکرون اور حجاب سے اور ٹھہرا لیا تھا اُسنے ایک ہزار ہتھیار بند غلامون کو
اپنے سر پر اسواسطے کہ پہونچی تھی اُسکو خبر ماجرائے ہرقل کی وقت وعظ اور نصیحت کرنے اُسکے اپنے بطارقہ کو اور
یہ کہ ہرقل کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اُن لوگون نے پس اسی سبب سے عہد لے لیا تھا مقوقس نے اپنے ساتھیون سے
تا اینکہ ایسی گفتگو کی تھی اُسنے پھر متوجہ ہوا مقوقس بجانب اپنے وزیر کے اور کہا اُس سے کہ لکھ دے تو میری ٹیپ کو
ایک خط اس مضمون سے کہ مہربانی کرے قوم کے ساتھ اور اُنکو امان دیوے اور روانہ کر اُنکو میری طرف کو تاکہ
آرام پاوین دل اُنکے اور خلعت دون مین اُنکو اور رہینگے لوگ ساتھ ہمارے اور لڑینگے ہمارے دشمنون سے اور اُس سے
جو ہمارے ملک کا قصد کریگا اور نہین تھا قصد بادشاہ کا اس مضمون سے مگر رہائی یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی قبطیون کے
ہاتھ سے اسواسطے کہ بادشاہ جانتا تھا کہ مسلمان لوگ حق پر ہین پس لکھا وزیر نے خط بنام ملکہ کے اور روانہ
کیا اُسکو اور قاصد سے کہا کہ جلد جا تو پس روانہ ہوا قاصد مع خط کے اور بہت جلد چلتا تھا تا اینکہ پہونچا وہ ملکہ
ارمانوسہ کے پاس اُس حالت مین کہ دن گذر گیا تھا اور لوگ لڑائی سے باز رہے تھے اور قبطی لوگ اپنے خیمون مین
پھر گئے تھے اور یوقنا بھی مع اپنے ساتھیون کے اپنے خیمون مین آئے تھے پس جب پہونچا قاصد مع خط کے ملکہ ارمانوسہ
کے پاس براہ اطاعت سلام کیا اُسنے اور خط دیا ملکہ کو پس لیکر دیا ملکہ نے وہ خط اپنے حاجب کو اور پڑھا اُسنے ملکہ کے
سامنے پس جب سنا ملکہ نے مضمون خط کا لے لیا خط اُسکے ہاتھ سے اور لپیٹ کر سپرد کیا اپنے خادم کو اور حکم کیا اُسکو
کہ پہنچا خط کا پاس یوقنا کے پس روانہ ہوا خادم خط لیکر اور آیا پاس یوقنا کے اور دیا خط اُنکو اور کھول کر پڑھا اُسکو
یوقنا نے پس جب آگاہ ہو وہ اُسکے مضمون سے متوجہ ہوے بجانب خادم کے اور کہا اُس سے کہ پھر جا تو بجانب ملکہ کے اور کہہ اُس سے
کہ بہتر ہی مگر مشورہ کر لین ہم اپنے دلون سے خط کے مطلب مین پس جب لوٹ گیا قاصد متوجہ ہوے یوقنا بجانب
اکابر اپنی قوم کے اور کہا اُنسے کہ قسم ہی اللہ کی بیشک دور کیا اللہ تعالی نے پردۂ غفلت اُس بادشاہ کے
دل سے اور ظاہر ہوئی اُسکو وہ چیز جو ظاہر ہوئی تھی ہمپر حق سے پس کیا راے تم لوگون کی ہی اُن لوگون نے کہا
کہ ہم سواے تمھارے قول کے اور کسی کی بات نہین سنتے ہین یعنی جو تم کہتے ہو وہ ہمکو منظور ہی یوقنا نے کہا کہ مہلت دو تم
مجکو تاکہ راے زنی کرون مین پس چھوڑا اُنھون نے یوقنا کو بموجب اُنکے ارادے کے پس جب رات ہوئی

اور خوش ہوگیا تھا دل اُنکا اور بے ڈر ہو گئے تھے ساتھی اُنکے اپنی جانون پر بسبب پھر جانے قبطیون کے اُنکی لڑائی سے
تو کھڑے ہوے یوقنا واسطے ادائے اُس نماز کے جو فوت ہوگئی تھی اُنسے پس اُسی حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے کہ دفعۃً
آیا اُنکے پاس ایک شخص اور جب آگاہ ہوے یوقنا اُس شخص سے اور دیکھا اُسکو کھڑے ہوے اپنے پاس مختصر کیا اُنھون نے
اپنی نماز کو پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے سلام کیا اُنکو اُس شخص نے پس جواب سلام کا دیا یوقنا نے اور پہچانا اُنکو تو وہ
عمرو بن امیۃ الضمیری تھے اور دیکھا تھا اُنکو یوقنا نے انطاکیہ کی لڑائی مین اُسوقت کہ آئے تھے بطور ایلچی کے ابو عبیدہ بن
بن الجراح کے پاس سے پس جب پہچانا اُنکو یوقنا نے خوش ہوے اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا چیز ہے اے مرد بزرگ اُنھون نے
کہا کہ اے یوقنا سردار عمرو بن العاص نے بھیجا ہے مجھکو تمھارے پاس کہ دریافت کرون مین خبر تمھاری اور کوشش جاؤن مین اُنکے
پاس یوقنا نے کہا کہاں چھوڑا ہے تُمنے اُنکو اُنھون نے کہا کہ نزدیک ہین وہ تُمسے تمھارے اُنکے بیچ مین تین کوس یا کم اس سے
فاصلہ ہے پس بیان کیا یوقنا نے حال اپنا اور کیفیت اپنی ساتھ ملکہ ارمانوسہ کے اور کہا کہ اے عمرو پھر جاؤ تم بجانب سردار کے
اور کہو اُنسے کہ جلد آؤ تم ہماری طرف کو پس پھرے عمرو بن امیۃ الضمیری بجانب سردار عمرو ابن العاص کے حالت تنہائی
مین اور آگاہ کیا اُنکو یوقنا کے قصے سے پس چھوڑا عمرو بن العاص نے کل اسباب اور باربرداری اور غنائم وغیرہ کو جو
اُنکے ساتھ تھی غنیمت روم اور ساحل سے اور نگہبان چھوڑا اُن سب پر ربیعۃ العامری کو بجمعیت ایک ہزار سوار کے
اور خود روانہ ہوے مع اپنے لشکر کے رات کو پس تھے وہ قریب طلوع صبح کے نزدیک یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور آفتاب نہین
طلوع ہونے پایا تھا کہ گھیر لیا اُنھون نے قبطیون کو اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور آپڑے
قوم پر اور گرد ہو گئے قبطیون کے اور رکھا اُنپر تلوار کو پس نہین بلند ہوا تھا آفتاب تا اینکہ مار ڈالا اُنھون نے قبطیون سے
پس کچھ زیادہ ایک ہزار سوار کو اور قید کر لیا ایک بڑی جماعت کو اور پیٹھ پھیری باقی لوگون نے بحالت بدحواسی کے بارادہ
کے اور مالک ہو گئے مسلمان خیمون وغیرہ کے اور قابض ہوگئے پادشاہ کی بیٹی ملکہ ارمانوسہ پر اور لے لیا تمام مال اور
لونڈی اور اسباب اُسکا پھر آئے عمرو بن العاص یوقنا کے پاس اور سلام کرکے مبارکباد دی اُنکو بسبب اُنکی سلامتی کے پس ٹھہرے
وہان سب مسلمان اُس حال مین کہ بہت بڑی غنیمت حاصل کی تھی اُنھون نے اور آملے عمرو بن ربیعۃ العامری بھی
مع ہودج سواری زنان اور اموال غنائم کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مالک ہوگئے مسلمان ملکہ ارمانوسہ اور اُسکے مال
اسباب اور لونڈی اور غلام کے اور قرار پکڑا اپنے اپنے خیمون مین حکم کیا عمرو بن العاص نے اکابر صحابہ کو اپنے پاس جمع ہونے کا پس جب
آکر بیٹھے وہ لوگ سامنے اُنکے کہا اُنھون نے کہ اے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانو تم اس بات کو کہ بیشک
اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے کہ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ راوی کہتا ہے کہ وہ اکابر
اصحاب جو جمع ہوے تھے عمرو بن العاص کے پاس یہ تھے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور
قعقاع بن عمرو التیمی اور خالد بن سعید السہمی اور عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہم اجمعین

پس کہا اُن لوگوں نے کہ اس کہنے سے تمہارا کیا مطلب ہے عمرو بن العاص رضی نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ کشائش اور خوشی
دی تھی اللہ تعالی نے اُس بادشاہ کو کہ لکھا تھا اُسنے خط ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بھیجا تھا آپ کے واسطے
تحفہجات اور ہم زیادہ مستحق ہیں مُعاوضے کے اپنے نبی کی طرف سے اور میرے نزدیک یہ بات مُناسب معلوم ہوتی ہے کہ بھیجوں
میں بادشاہ کے پاس اُسکی بیٹی کو مع تمام مال اور اسباب اور لونڈی اور غلام کے جو ہمنے لے لیا ہے اور ہم ایسی قوم ہیں کہ تبعیت
کرتے ہیں سُنت اپنے نبی کی جبکہ فرماتے تھے آپ ارحموا عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر پس اچھی اور بہتر جانی سب لوگوں نے رائے
عمرو بن العاص کی اور کہا کہ بہتر ہے جو حکم تمہارا ہو پس روانہ کیا عمرو بن العاص رضی نے ملکہ ارمانوسہ کو بجانب اُسکے باپ مقوقس کے
بحالت تعظیم کے مع مال اور اسباب کے ہمراہ قیس رضی بن سعید کے راوی کہتا ہے کہ یہ حال تو سردار عمرو بن العاص کا تھا لیکن بلی
اُلکسا پس جب بھاگ کر پہونچے وہ مصر میں اور آئے بادشاہ کے پاس بڑے لوگ قوم کے اور بیان کیا حال تمام لشکر اور قتل میں
اور اسیر ہونے اور قید ہو جانے اُسکی بیٹی کا تنگی میں پڑا سینہ اُسکا بسبب اس سانحے کے اور متفکر ہوا وہ اپنے کام میں کہ کیا
تدبیر کرے حالانکہ عرب سے لڑنے کو اُسکی نیت نہ تھی پس وہ اسی حال میں تھا کہ آیا اُسکے پاس خوشخبری دینے والا ساتھ
آنے اُسکی بیٹی کے مع مال و اسباب وغیرہ کے پس خوش ہوا وہ اور دور ہو گیا کسی قدر ملال اور رنج اُسکا اور جانا اُسنے اس
بات کو کہ قوم مسلمان فتح پاوینگے پس جب داخل ہوئی ارمانوسہ اپنے باپ کے محل میں حکم کیا بادشاہ نے حاضر لانے قیس رضی
بن سعید کا پس جب آئے وہ سامنے بادشاہ کے بزرگداشت اور تعظیم کی اُسنے اُنکی اور اکابر دولت اور حجاب آئے تھے
اُسکے پاس واسطے مبارکباد سلامتی اور آنے اُسکی بیٹی کے پس اُسی وقت متوجہ ہوا بجانب قیس رضی کے اور سوال کیا اُسنے
چند چیزوں کا تاکہ سنیں ارباب دولت اُسکے اور نرم ہو جاویں دل اُنکے اور وہ لوگ دیکھتے اور تعجب کرتے تھے قیس رضی کے
اباس سے بادشاہ نے کہا کہ اے برادر عربی تمہارا کیا نام ہے اُنھوں نے کہا قیس رضی اُسنے پوچھا کہ تم لوگ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور اُن لوگوں سے ہو جنہوں نے جہاد کیا تھا ساتھ اُنکے قیس رضی نے کہا ہاں بادشاہ نے کہا کہ بیان کرو تم مجھسے حال اپنے سردار
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کس گھوڑے پر سوار ہوتے تھے قیس رضی نے کہا کہ سوار ہوتے تھے آپ اُس گھوڑے پر جو سُرخ اور سپید تھا اور
پیشانی اُسکی سپید تھی اور چاروں ہاتھ پاؤں اُسکے سفید تھے اور اُن اوصاف کا ایک گھوڑا تھا آپکے پاس جسکا نام مرتجل تھا
اُسنے کہا کہ اے برادر عربی معلوم ہوتی ہے مجکو یہ بات کہ آپ صرف حمار اور اُونٹ پر سوار ہوتے تھے اور ارادہ کیا بادشاہ نے اس کلام سے
ثبوت عاجزی اور انکساری کا قیس رضی پر اسواسطے کہ حمار اُن لوگوں کے نزدیک بجائے کمینے کے تھا قیس رضی نے کہا کہ بیشک اللہ نے
بزرگی دی ہے اُونٹ کو جبکہ کہا اُسسے کہ ہو جا پس ہو گیا وہ اور نکالا اور پیدا کیا اُونٹنی کو سنگ بزرگ سے اور خاص کیا اُسکو
عرب کے لیے سوائے اوروں کے اور آپ اُس پر اس جہت سے سوار ہوتے تھے کہ اللہ تعالی نے اُسکا پیٹ مبارک پیدا کیا کہ قناعت کرتا ہے وہ اسقدر
پر کہ پاتا ہے اور صبر کرتا ہے کوشش اور اُٹھانے بوجھ اور سختی چلنے پر اور صبر کرتا ہے پانی پر اور ذکر کیا ہے ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب
میں وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق اور فرمایا ہے اللہ تعالی نے والبدن جعلناها لکم من شعائر اللہ اور پہلی لڑائی جو

دشمنان دین کے ساتھ لڑتے وہ لڑائی دین کی تھی پس تھے آپکے ساتھ ایک اونٹ آبکش اور دو گھوڑے کہ سوار تھے ایک پر مقداد بن اسود الکندی
اور دوسرے پر مصعب بن عمیر العبشمی اور تھے ہم لوگ تین سو تیرہ باوجود کثرت اور بے سامانی اُن لوگون کے پس بھگا دیا اللہ تعالی نے اُن لوگون کو بسبب
برکت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو قسیس نے کہا آیا حمار پر آپ نہین سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ آپ اس حمار پر سوار ہوتے تھے
جسکو تحفے آپکے واسطے بطور ہدیہ کے بھیجا تھا اور پیچھے بٹھاتے تھے آپ اپنے یار کو جسکا نام معاذ بن جبل ہے اور تھا اس حمار پر ایک چارجامہ
پوست خرما کا اور لگام پوست خرما کی اور آپکے عادت تھی کہ آپ پارہ دوزی کرتے تھے موزون مین اور پیوند لگاتے تھے قمیص مبارک مین اور
فرماتے تھے آپ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ اور آپکے پاس ایک قمیص لی دار تھا جسکا طول کم تھا اور دونو آستین بھی کم تھین اور
آستین اور گریبان کی نہ تھی بطور ہدیہ بھیجا تھا آپکے واسطے ... اور ایک حلہ اور تھا جو مول لیا گیا تھا آپکے واسطے بعوض ستائیس
اونٹون کے اور ایک ہی بار آپنے اسکو پہنا تھا اور ایک جبہ شامی کا بطور ہدیہ کے آیا تھا آپکے واسطے پس پہنا آپنے اسکو تا اینکہ پھٹ
گیا وہ اور دو موزے تھے آپکے انکو پہنا یہانتک کہ وہ دونون پھٹ گئے اور ایک چادر تھی جسکا طول چار گز اور عرض ڈھائی گز تھا
کہ اسکو آپ اوڑھتے تھے اور ایک کپڑا تھا جسکو پہنتے تھے آپ وقت آنے وفود کے اور تھے آپ شیرین ترین آدمیون کے وقت کلام
کرنے کے اور جب کرتے تھے آپ کلام کسی کلمے کے تو تین بار اسکو فرماتے تھے اور جب گذرتے تھے کسی قوم پر تو سلام کرتے تھے انپر اور جب
بات کرتے تھے تو تبسم کرتے تھے اور جب بیٹھے ہوئے ہوتے تھے آپ کسی جماعت مین اور ارادہ اٹھنے کا کرتے تھے تو فرماتے تھے آپ
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کلمات
آپکی عادات ہوگئے ہین آپنے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے انھین کلمات سے میری زیارت کی ہے اور جان تو اے بادشاہ
کہ جب انتقال فرمایا آپنے تو نکالا تھا آپکی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر اور ایک ازار پرانی اور کہا کہ انہی مین
انتقال فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو قسیس نے کہا کہ قسم ہے خدا کی یہی اخلاق انبیا کے ہین پس خوشی اور کشایش ہو
اسکو جسنے تبعیت کی آپکی اور بیشک امت آنکی وہی امت ہے جسکا وصف انجیل مین ہے پس بول اٹھا ایک قسیس کہ بشارت ہو
تجکو اے بادشاہ کہ جو امت اللہ کے نزدیک افضل ہے وہ امت ہم ہین پس بر ہم ہوا بادشاہ اور کہا کہ کس چیز سے تم لوگ افضل ہو نزدیک
اللہ کے آیا بسبب حرام کھانے کے اور گناہ کرنے کے اور کرنے کامون بد کے اور دور ہونے کے نیکیون سے اور رعیت پر ظلم کرنے سے اور
خواہش کرنے بجانب دنیا کے دینے کے اور کہان ہو تم اُن قوم سے کہ گذرا تھا انپر اسکندر پس دیکھا انکو کہ کوئی انمین حاکم ہے نہ کوئی
قاضی ہے اور نہ کوئی امیر ہے ساتھ امارت کے ہے اور کوئی ایسا شخص ہے کہ خاص ہو ساتھ مالداری کے اپنے دوسرے بھائی سے اور کوئی
ایسا محتاج بھی ہے جو رسوا کرے اسکو برابر ہین وہ لوگ ہر چیز مین کھانا پینا اُن لوگون کا ایک ہے نہ ایک دوسرے کی نفی کرتا ہے اور نہ حسد
کرتا ہے بلکہ آپس مین محبت اور دوستی رکھتے ہین پس تعجب کیا اسکندر نے اس امر سے جو دیکھا اور پوچھا انکے عقلمندون سے حال انکا پس کہا انھون

نے کہ اے بادشاہ ہم لوگون نے پایا تھا ایک کاسہ سر کا جسپر یہ لکھا تھا یا ابن آدم ... خیال مین ...
اجلک فصرت الی التراب ... خلوت ... [illegible]

وتعوذ بت ان یکون لک الی الدنیا مرجع اترجع سن لا ترى الهاك وتقلع فلم ترجع فطوبى للكيس العاقل الذى ليس بوان واهمل

تزود الى ماليس كه تعيب عيب بل بكاك على التقصير ويادر الى الخير قبل الفوت واغتنم حياتك قبل الموت فكانك

بالحى قد ملك وفارق كلما ملك پس عبرت حاصل کی ہمنے اے بادشاہ ان نصیحتون کا مل اور پہونچنے والی پر اور پہنا ہمنے
اسکے پورے اور ٹھیک لباس کو اسکندر نے پوچھا کہ کیا حال ہے تمہاری مسجدون کا کہ متفرق اور دور ہین اور قبرین
تم لوگون کی نزدیک اور قریب ہین اُن لوگون نے کہا کہ مسجدین ہماری پراگندہ اور دور اسواسطے ہین کہ بہت اجر ہو
بسبب چلنے کے اُنکی طرف اور قبور ہماری اسوجہ سے نزدیک ہین کہ یاد رکھین ہم موت کو تا کہ باز رہین ہم گناہون سے
اسکندر نے پوچھا کہ کیا ہے مجھکو کہ دیکھتا ہون مین تمہارے دروازون کو بغیر زنجیرون کے اُن لوگون نے کہا اسواسطے کہ ہم مین
کوئی چور نہین ہے اسکندر نے کہا کہ کیا ہے مجھکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی امیر اور نہ حاکم انھون نے کہا اسواسطے
کہ نہین پاتے ہین ہم اپنے مین کسی زبردست اور ظالم کو اسکندر نے کہا کیا ہے مجھکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی فقیر
اور غریب انھون نے کہا اسواسطے کہ روزی اللہ کی ہم لوگون مین برابر ہے سب چھوٹے بڑے کو بعد اُسکے نکالے اُن لوگون نے
اسکندر کے لیے دو بڑے پرانے کاسے سر کے اور کہا کہ ان دونون مین سے تو کسکو چاہتا ہے ایک کاسہ سر مرد ظالم کا ہے اور
ایک مرد عادل کا ہے اور یہ دونون اسی بازگشت کی طرف گئے ہین اور نہین بے پروا کیا ان دونون کو بڑی جماعت نے
لیکن عادل خوش ہے اور ظالم شرمسار اور حیران ہے پہونچیگا مطلب کو پرہیزگار اور محروم رہا بدکار پس طلب آگہی کی کر تو اُس
چیز سے جو تو دیکھتا ہے تو قبل خبردار ہونے کے تو سمجھے ان دونون کاسہ سرون کے ہے مالک ہوا تو اے بادشاہ پیشانیون کا
اور جاری ہوا حکم تیرا پست اور بلند پر اور خلیفہ کیا تجھکو اللہ تعالی نے زمین پر اور حکم کیا تجھکو استعمال عقل اور فرض کا پس یاد کر
تو اپنی جا بازگشت اور قبر کی مٹی کو اور عمل کر تو واسطے اپنی ذات کے اور جان تو یہ کہ نہ نفع دیگا تجھکو لشکر تیرا جبتک کہ روح تیری
قبض کیجاویگی اور پکڑیگی تجھکو زمین پس چھوڑ دے تو احکام اور خواہش شیطان کو اور لے تو حکم رحمان کو اور پرہیز کر اُسکی منہیات
سے اور نہ فریفتہ کرے تجھکو شیطان مردود پس پھرے تو ساتھ گناہ عظیم کے اور یاد کر تو اے بادشاہ اُس چیز کو جو کیا تھا شیطان
نے تیرے باپ آدم کے ساتھ جسوقت کہ مقرر کیا تھا اُنپر اپنے مکر کو اور گھیر لیا تھا اُنکو ساتھ اپنے حیلے کے اور مقرر کیا تھا اُنکے لیے
خرخراہٹ عداوت کو اور فریفتہ کیا تھا اُنکو ساتھ دوستی ایک دانے گندم کے پس کہا قیس نے کہ اے بادشاہ آیا جانتا ہے
تو کہ وہ لوگ کون تھے تو قیس نے کہا نہین قیس نے کہا کہ وہ لوگ ایک قوم ہو سن تھے قوم موسی بن عمران علیہ السلام سے اور بیشک
خبر دی ہے اللہ تعالی نے قرآن مجید مین اُنھین لوگون کی اس عبارت مین ومن قوم موسى امة يهدون بالحق وبه يعدلون اور دیکھا تھا
اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس رات مین کہ گئے تھے آپ آسمان پر پس جب کہ پھر آئے تو گذرے اُنپر اور آگاہ کیا ہمکو اُنکے احوال سے
پس عرض کیا ہمنے کہ یا رسول اللہ آیا یہ قوم ایمان لائے ہین ساتھ نیکی کے آپنے فرمایا ہان اور ارادہ کیا اللہ تعالی نے اس بات کا کہ آگاہ کرے
اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے کہ وہ لوگ افضل ہین قوم موسی سے تو کہا اللہ تعالی نے اُنکے حق مین وممن خلقنا امة يهدون

بالحق و بہ بعد لون پس کہا مقوقس نے قیس سے کہ اے برادر عرب لوٹ جاؤ تم اپنے ساتھیون کی طرف اور آگاہ کرو انکو اُس چیز سے جو
سنے اور دیکھو تم اس چیز کو جو قرار پائی ہمارا اور تمھارے بیچ مین قیس نے کہا کہ جان تو اے بادشاہ اس بات کو کہ ضرور ہی ہمکو مقابلہ کرنا تم سے اور
نجات نہ ہوگی کوئی چیز ہے تمکو مگر مسلمان ہونا یا جزیہ دینا یا لڑائی مقوقس نے کہا کہ عنقریب بیان کرونگا مین اپنی قوم سے وہ چیز
جو بیان کی تھی اور مین جانتا ہون کہ وہ لوگ اس بات کو منظور نکرینگے اسواسطے کہ دل اُنکے سخت ہو گئے ہین بسبب کھانے
حرام کے محمد بن اسحاق الاموی نے بسلسلہ راویون کے سلیمان بن یحییٰ سے روایت کی ہی کہ مقوقس بادشاہ مصر اور اسکندریہ نے
مقرر کیا تھا اپنے واسطے ایک اچھے طریقہ کو رمضان کے مہینے مین پس جب دیکھا جاتا تھا چاند ماہ رمضان کا تو علیحدہ ہوتا تھا
اپنی رعیت سے بطلب تنہائی کے ایک مکان مین جسکو بنایا تھا اُسنے اس رسم کے واسطے پس نہین ظاہر ہوتا تھا وہ کسی پر
اپنے ارباب دولت سے اور نہین جاتا تھا کوئی اُسکے پاس سوائے اُن لوگون کے جو کھانا کھلاتے تھے اور پلاتے تھے اُسکو اور خدمت پر مقرر تھے
پس جب گذر جاتا تھا مہینا رمضان کا نکلتا تھا وہ اور بیٹھتا تھا تخت بادشاہت پر اور یہ گفتگو مقوقس اور قیس بن سعید کی آخر ماہ
شعبان مین واقع ہوئی تھی پس روانہ ہوا قیس بادشاہ کے پاس سے بجانب عمرو بن العاص کے اور آگاہ کیا اُنکو بادشاہ کی
گفتگو سے راوی نے بیان کیا ہی کہ آیا مہینا رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ اپنے اُس گھر خلوت مین جسکو مقرر کیا تھا رمضان
کے مہینہ مین اور تھا میل اُسکا بجانب اسلام کے اور نہین منظور تھا لڑنا اُسکو عرب سے اور بیٹھا بیٹا اُسکا ارسطولیس تخت پر اسواسطے کہ ولیعہد اسکا
وہی تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بیٹھا ارسطولیس تخت پر اور تھا وہ سخت اور باطل کوش اور جب سنی تھی اُسنے گفتگو اپنے
باپ کی ساتھ قیس بن سعید کے جانتا تھا اُسنے کہ میل اُسکے باپ کا بجانب اسلام کے ہی اور وہ عرب سے نہ لڑیگا اور قریب ہی کہ بخش
کر دیگا ملک اپنا اُنکو پس اُسی وقت جمع کیا اُسنے اپنے ارباب سلطنت اور رؤسا قبطیون کو اور کہا اُنسے کہ جانو تم اس بات کو کہ [illegible]
تمام اس ملک کے بعد غرق یعنی طوفان نوح کے ہی اور باپ میرا ارادہ رکھتا ہی سپرد کرنے ملک کا عرب کو اور یہ بات اسطرح پر ہی
کہ سنا ہی مین نے کلام اُسکا اور وہ جو گفتگو کی اُسنے پس جانا مین نے کہ گفتگو اُسکی نزدیک ہی اس امر سے اُن لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ
جان تو اس بات کو کہ حکومت تیرے اختیار مین ہی اور تو ہی ولیعہد اُسکا اور حاکم ہی بعد اُسکے پس کر تو وہ امر جو بہتر ہو تیرے
اور ہمارے اور رعیت کے حق مین بعد اسکے رخصت ہو کر وہ سب لوگ اور بادشاہ کے بیٹے نے عزم مصمم کیا اپنے باپ کے مار ڈالنے کا پس آیا وہ پاس
اُس شخص کے جو پانی پلاتا تھا اُسکے باپ کو اور دیا اُسکو ایک ہزار دینار اور مقرر کی اُسکے واسطے کچھ زمین بطور جاگیر کے اور قسم لی اُس سے اس
بات پر کہ دے باپ کو زہر اُسکے باپ کو قبول کیا اُس شخص نے اُسکو اور زہر پانی مین ملا کر پلا دیا اُسکو پس اُسی وقت مر گیا وہ پھر آیا ارسطولیس کے پاس اور آگاہ
کیا اسکو اُسکے باپ کی موت سے پس گیا ارسطولیس اپنے باپ کی نعش پر اور بہت رویا بعد اسکے حکم کیا اُسکے خادمون کو دفن کرنے کا اُسکے لباس شاہی
مین جو پہنے تھا اور قتل کیا اُن لوگون کو بھی جنھون نے زہر پلایا تھا اور بیٹھا ارسطولیس تخت سلطنت پر مثل اپنی معمولی عادت کے جبکہ باپ اُسکا
پوشیدہ ہوتا تھا اپنی رعیت سے اور کسی شخص کو یہ نہ معلوم ہوا کہ بادشاہ مر گیا راوی کہتا ہی کہ یہ حال ارسطولیس اور اس امر کا تھا جسکو اُسنے اپنے
ساتھ کیا لیکن حال عمرو بن العاص کا پس گئے قیس بن سعید انکے پاس اور آگاہ کیا اُنکو بادشاہ کے ارادہ اور گفتگو سے تو قصد کیا اُنھون نے لڑائی اور محاصرہ

مصر کا بشرطیکہ جواب دیوے بادشاہ کے حسب خواہش مسلمانون کے اسلام لانے یا جزیہ دینے سے پس کوچ کیا اُنھون نے مع تمام
لشکر کے اور اُترے وہ ایک موضع مین جو مشہور یہ قلیوب تھا اور وہان ٹھہر کر بھیجا اُنھون نے قاصدون کو بجانب دیہاتی لوگون کے
اور اُن لوگون کے دلون کو مطمئن کر کے کہلا بھیجا کہ تم لوگ خوف نکرو اور ہماری طرف سے تمکو امان ہو اور ہم قناعت کرینگے اُتنے ہی
پر جو بھیجو گے ہمارے پاس اپنے غلے سے پس منظور کیا اُن لوگون نے اس بات کو اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے قلیوب سے تا اینکہ پہونچ کر
اُترے وہ مقام مجر العصا مین جو خاص مصر سے تھا پس جنبش مین آیا شہر مصر بسبب اُترنے عرب کے وہان کے لوگون پر اور واقع ہوئی
تشویش اُنمین اور بلند ہوا شور اور بند کر لیا اُن لوگون نے دوکانون کو اور چلے گئے سب لوگ درون مین اور قیام کیا ہر درواالے نے اپنے
درے مین مع اپنے ساتھیون کے مسلح ہو کر واسطے بچانے مال اور اسباب اور لڑکے بالون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے
عمرو بن العاص مع اپنے لشکر کے مقام مجر العصا مین حکم کیا اپنے ساتھیون کو کھودنے خندق کا گرد لشکر کے پس ایک خندق کھودی
گئی اور آئین اُنکے واسطے اچھی چیزین اور خورش جا نورون کی دیہات سے اور مضبوط ہو گیا ٹھہرنا عمرو بن العاص کا مقام مین
پس ٹھہرے رہے وہ برابر وہان اور نہ دیکھا وہان کے بادشاہ کی طرف سے کوئی ایلچی اور نہ کچھ خبر پس قصد کیا عمرو بن العاص نے
بھیجنے ایلچی کا پاس مقوقس بادشاہ مصر کے اور تھا اُنکے پاس ایک غلام جو مقام رملہ مین اُنکو ہاتھ لگا تھا اور وہ زبان قبطی جانتا
تھا پس متوجہ ہوئے عمرو بن العاص اُسکی طرف اور کہا اُسسے کہ اے وردان تو ایسا شخص ہو کہ جانتا ہی زبان قبطیون کی اور مین ارادہ رکھتا ہون
کہ بھیجون تجکو بادشاہ مصر کے پاس بطور ایلچی کے وردان نے کہا کہ اے مولا مین تابع تمھارے حکم کا ہون اور کسی بات مین خلاف
تمھارے حکم کے نکرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص چاہتے تھے کہ بھیجین ایک خط ارسطولیس بادشاہ مصر کے نام
وردان کے ہاتھ کہ اُسی وقت ایک شخص قبطی کنارے خندق پر کھڑا ہوا بزبان عربی فصیح یہ کہتا تھا یا معاشر العرب اِنَّ ولی عہد
الملک و لدہ ارسطولیس یرید منکم ان تبعثوا الیہ رسولاً من عندکم لیخاطبہ بما فی نفسہ لعل اللہ تعالیٰ اَن یصلح الامر بینکم و بینہ
پس جلدی گیا ایک مرد اہل عرب سے عمرو بن العاص کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اس بات سے پس کہا عمرو بن العاص نے
یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور عبد اللہ بن جعفر طیار اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو اُنکے نزدیک
موجود تھے کہ مین جانتا ہون بات چیت ملوک عجم کی اور اپنے سوا اور کسی کو نہین دیکھتا ہون جو جاوے بجانب قبطیون کے اور مین چاہتا
ہون کہ دیکھون اُنکے حاکم اور بات چیت کرون اُس سے جس انداز سے کہ وہ بات چیت کرے اور معلوم کرون مین اُنکی تجویز اور ارادے کو
تا کہ نہ چھپی رہے کوئی بات اُنکی مجھپر صحابون نے کہا کہ اے سردار مضبوط اور قوی کرے اللہ تعالیٰ تمھارے ارادے کو اور کشادہ کرے
تمھاری راہ کو ہم لوگون نے نہین دیکھا تم سے کوئی بات سوائے خیر خواہی مسلمانون کے اور فکر اُنکے حال مین ساتھ ایسی چیزون
کے جو اُنکے لیے آسان ہون پس اگر دیکھو تم کہ تمھارے جانے مین بجانب اس قوم کے نیکی اور بہتری ہی تمھاری اور مسلمانون کے
واسطے پس قصد کرو تم اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہی اور دیکھو تم اُس چیز کو جو دکھاوے تمکو اللہ تعالیٰ پس بلایا عمرو بن العاص نے
شرحبیل بن حسنہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور عہدہ دار کیا اُنکو مسلمانون کے کام کا اور وصیت کی

کہ ... تاکہ بیان
کرے وہ اپنے دل
کی بات کو شاید
اللہ تعالیٰ بہتری
کرے کام مین آپس کے
اور تمھارے
درمیان کے بیچ مین ۱۲

اُنکو حفاظت لشکر کی اور کہا کہ لازم پکڑو تم میری جگہہ کو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اُس بادشاہ کے اور معلوم کرون مین
اُس چیز کو جو اُسکے پاس ہی اور لاؤن مین خبرین وہان کی شرحبیل نے کہا کہ جاؤ تم اللہ راہ نمائی کرے اور محفوظ رکھے
تمکو راوی نے بیان کیا ہی کہ پہنا عمرو بن العاص نے ایک کپڑے کو پارچہ شام اور نیچے اسکے ایک جبہ بنا ہوا بالون کا تھا اور لٹکالی
اپنی تلوار کو اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور روانہ ہوے وہ اور غلام اُنکا وردان آگے آگے تھا بار آئے مصر کے اور گرد شہر کے نہ کوئی دیوار
تھی اور نہ کوئی خندق جو مانع ہوتی لیکن محفوظ کیا گیا تھا دروازون سے پس پایا ہر در پر سوارون اور پیدیون کو پس وردان آگے
بڑھکر گفتگو کی اُنکی زبان مین اور کہا کہ ای قوم یہ شخص ایلچی عرب کا آیا ہی بجانب تمھارے پس کشادہ کرو تم اُسکے لیے راہ ان
لوگون نے کہا کہ ہم کسی کو بغیر حکم بادشاہ کے نہ آنے دینگے پس یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آیا ایلچی ارسطولیس کا اور وہ وہی شخص تھا
جو پہلے عمرو بن العاص کے پاس آیا تھا پس حکم کیا اُسنے مالکون کو کھولنے راہ کا اُنکے واسطے اور کہا کہ نہ منع کرے کوئی
شخص اُنکو آنے سے پس کشادہ کر دیا اُن لوگون نے عمرو بن العاص اور اُنکے غلام کے لیے راہ کو اور چلے وہ مع اپنے غلام اور
ایلچی بادشاہ کے بجانب قصر شمع کے تو دیکھا اُنھون نے کہ چیدہ اور منتخب لشکر اور حجاب اور اکابر دولت نے ظاہر کیا تھا اپنے کو ساتھ اچھے
لباس اور زرہون اور جوشنون اور بنی ہوئی زرہون کے اور ہاتھون مین اُنکے چڑھی ہوئی کمانین تھین اور ظاہر کیا تھا اُس لشکر نے
جو کچھ ممکن ہوا اُنکو حشمت اور ہتھیار اور آراستگی سے پس جب پہونچے عمرو بن العاص محل کے دروازے تک اجازت طلب کی اُنکے
واسطے حاجب نے ارسطولیس سے پس اجازت دی اُسنے آنے کی اور حجاب باہر آئے اور حکم کیا عمرو بن العاص کو گھوڑے سے اُترنے کا
سو اُتر پڑے اور جب چلے وہ تو حجاب نے چاہا کہ نکال لین وہ تلوار کو اُنکی گردن سے پس کہا اُنھون نے کہ نہ جاؤنگا مین بغیر اپنی
تلوار کے اور اگر چاہتا ہی بادشاہ تمھارا اس بات کو کہ نکلوالے تلوار کو میری گردن سے تو پھر جاؤنگا مین جس حیثیت سے کہ آیا ہون
اسواسطے کہ ہم ایک ایسی قوم ہین کہ عزت دی ہی اللہ تعالی نے ہمکو ساتھ اسلام کے اور مدد دی ہمکو ساتھ ایمان کے اور تائید کی
ہماری بسبب تلوار کے اور اسی تلوار کے سبب سے ذلیل کیا ہے مشرکین کو اور اس وقت تمھین نے ہمکو بلایا ہی اور ہم نے تمھاری
خواہش کی پس آگاہ کیا حجاب نے بادشاہ کو عمرو بن العاص کی گفتگو سے اُسنے کہا کہ چھوڑ دو تم اُنکو آوین وہ جسطرح سے
چاہین پس اُسی قسم سے داخل ہوے عمرو بن العاص اور غلام اُنکا وردان اور آئے سامنے ارسطولیس بادشاہ کے اُس حالت مین کہ وہ بیٹھا تھا
تخت بادشاہت پر اور حجاب سامنے اُسکے اور غلام اُسکے داہنے بائین کھڑے تھے اور ہاتھ اُنکے تلوارون کے قبضون پر تھے اور وہ
قبائین ریشمین رنگین پہنے تھے اور اُنکی کمرون مین پٹکے جڑے ہوے ہر قسم کے نگینون سے اور اُنکے ہاتھون مین سونے کے کنگن تھے
پس جب دیکھا عمرو بن العاص نے اِن چیزون کو ہنسے وہ اور پڑھی یہ آیت فما اوتیتم من شئ فمتاع الحیوة الدنیا وما عند اللہ
خیر وابقی للذین امنوا وعلی ربہم یتوکلون راوی نے بیان کیا ہی کہ اس محل کو بنایا تھا اولاد بادشاہ ریان بن الولید نے
ارسلادس جسنے خلیفہ کیا تھا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوة والسلام کو مصر پر بعد عزیز کے پھر ویران ہو گیا تھا اور
پانچ سو برس تک ویران پڑا رہا تا اینکہ کوئی نشان اُسکا نہین باقی رہا اور ہالک ہوا جب آیا فرعون بادشاہت مصر کا اور دعوی کیا اُسنے

جو دعوی کیا اور بنایا اُسنے اُس محل کو اُسطرح پر جیسا کہ تھا وہ اور مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اور ہلاک کیا
فرعون کو اُنکے ہاتھون پر پھر ویران ہوگیا وہ محل تا اینکہ مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اور پھیلی دعوت
اُنکی اور ہوا اُنکا کام جو ہوا اور اُٹھا لیا اُنکو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اور پراگندہ ہوگئی امت اُنکی کئی فرقون پر اور دعوی
کیا اُن لوگون نے جو دعوی کیا جھوٹھ باتون سے اور مالک ہوا ملک مصر کا بادشاہ ارجالیس بن مرقالیدس اور بنایا اُسنے
اُس محل کو اور کیا اُسکو اچھا جدید کہ تھا اور نام رکھا اُسکا قصر شمع اسواسطے کہ شمع سے وہ خالی نہین رہتا تھا جب
بنا چکا وہ بلایا اُسنے اُن حکما کو جو شہر اخمیم مین تھے اور سب سے بڑا اُنمین حکیم فریانس تھا ارجالیس نے سب سے کہا کہ جانو تم اس بات کو
پڑھا ہے مین نے بہت کتابون کو جو آسمان سے اُتری ہین انبیا علیہم السلام پر پس پایا مین نے اُنمین یہ امر کہ اللہ تعالیٰ اور بزرگ
آخر زمانے مین مبعوث کریگا ایک نبی کو عرب سے کہ کلام انکا سچ اور دین اُنکا حق ہوگا اور اخلاق اُنکے پاک اور شریعت
اُنکی ظاہر اور روشن ہوگی اور مسیح علیہ السلام نے بھی خوشخبری دی تھی اس بات کی پس اے حکما کیا کہتے ہو تم اس امر مین
جسکا ذکر مین نے تمسے کیا فریانس حکیم نے کہا کہ جو کچھ پڑھا اور کہا تو نے وہ سب صحیح ہے کبھی نہ بدلیگا بادشاہ نے کہا کہ ضرور
یہ بات ہونی ہے اور پیچھے کوئی مخالفت کرے حکما نے کہا ہان ایسا ہی ہوگا اور پیچھے کوئی مخالفت کرے پس کہا حکیم فریانس نے
کہ اے بادشاہ مین چاہتا ہون کہ ایک تصویر بناکر رکھون مین تیرے محل کے دیوار بناؤن مین اسمین بزور حکمت کے ایک
اور رکھون مین اُسکے منہ کو قریب اوپر طرف تیری کنیسہ دیربالیس کے اور وہ کنیسہ بنایا گیا تھا واسطے آباد شاہ کے اور نام اُسکا دیربالیس کہتا
کیا تھا یعنی بیت العبادۃ اور بناؤن مین ایک دوسری تصویر اور رکھون مین اُسکو اُس پہلی تصویر کے مقابلے مین اور منہ اُسکا
تو یہ اُس تصویر کے جو تیرے محل کے اوپر ہوگی پس جب ہوگا وقت بعثت اُن نبی عربی کا تو پھیریگی ہر تصویر اپنے منہ کو اپنے مقابل کی طرف سے
اور جب مبعوث ہونگے یہ نبی تو گر پڑیگی اپنے منہ کے بل وہ تصویر جو کنیسے کے اوپر ہوگی اور جان تو اے بادشاہ کہ یہ مقام جگہ عبادت اُن
قوم کا ہوگا جو تبعیت اُن نبی کی کرینگے اور انھین کے سبب سے قیام اُنکی شرع کا ہوگا پس انعام دیا اُنکو بادشاہ اور شروع کیا اُنھون نے
بنانا تصویرون کا جیسا کہ ہمنے بیان کیا پس جب مبعوث ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھیر لیا ہر تصویر نے اپنے منہ کو اپنے مقابل سے اور
گر پڑی وہ تصویر بھی جو کنیسے کے اوپر تھی اپنے منہ کے بل اور اب بجاے اُس کنیسے کے جامع مسجد ہے اور وہ تصویر جو محل کے اوپر تھی پس پھیر گیا
منہ اُسکا اُسکی جانب مقابل کی طرف سے اور ہمیشہ قائم رہی اپنی جگہ پر تا اینکہ داخل ہوے عمرو بن العاص قصر شمع مین پس سنا لوگون نے
اُس تصویر سے ایک بڑی آواز دہشت ناک کو پھر گر پڑی وہ اپنے منہ کے بل پس جنبش مین آگیا بادشاہ اور ارباب دولت اُسکے اور ڈر گئے
دل سب کے تب کہا اُن لوگون نے زبان قبطی مین کہ نہین گر پڑی یہ تصویر وقت داخل ہونے اس مرد کے مگر بسبب کسی بڑے کام کے اور بیشک یہ
یہی شخص کھو دیگا جڑ ہماری دولت کی اور مالک ہو جائیگا ہمارے شہرون کا راوی نے بیان کہ جسوقت داخل
ہوئے عمرو بن العاص بادشاہ کے مکان اور دیکھا بجانب اُسکی حشمت اور ارباب دولت کے جسمین وہ لوگ تھے زینت
ظاہری سے تحیت ادا کی اُنھون نے بادشاہ کی اور بیٹھ گئے سامنے اُسکے اور رکھ لیا تلوار کو اپنے زانو پر اور دیکھا بجانب محل کے

کہ آراستہ تھا چاندی سونے سے اور جڑا تھا رنگا رنگ نگینون سے تمام محل اُسکا پس پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالی کا ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتہم سقفا من فضۃ ومعارج علیہا یظہرون ولبیوتہم ابوابا وسررا علیہا یتکؤن وزخرفا وان کل ذلک لما متاع الحیوۃ الدنیا والآخرۃ عند ربک للمتقین ۃ پھر کہا اُنھون نے کہ اُمھائے جاوگے تم ننگے بدن ننگے پاون پھر پڑھی یہ آیت کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین قسم ہی خدا کی ہر آئینہ ہر آئینہ پوچھے جاوگے قیامت کے دن اُس چیز سے جو تم کرتے ہو پس ڈرو تم اللہ سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہی اور جانو تم اس بات کو کہ دنیا گھر زوال اور فنا کا ہی اور آخرت گھر بقا کا ہی آیا نہین سُنا تھا اُس چیز کو جسپے تھے تمھارے نبی عیسی علیہ السلام پرہیزگاری سے لباس اُنکا بالون کا تھا اور بچھونا اُنکا پتھر کا تھا چراغ اُنکا ماہتاب تھا اور سُنا ہی ہمنے اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وحی کی بجانب اپنے نبی عیسی کے یا عیسی نح علی نفسک فی الفتہات وعاتبہا فی الخلوات وسارع الی الصلوۃ واستغل الحسنات وکتسب الباقیات وابک علی نفسک بکاء من دوع الاہل والاولاد واصبح وحیدا فی البلاد وکن یقظانا اذا نامت العیون خوفا من امر لا بد ان یکون پس جبکہ عیسی جو روح اللہ اور اُسکے کلمہ تھے ڈرائے گئے اس دھمکی سے تو بندہ ضعیف کی کیا حقیقت ہی اور جانو تم اس بات کو کہ اُنھون نے گہوارے مین بات کی اور کہا کہ مین اللہ کا بندہ ہون پس جبکہ عیسی نے اپنی عبدیت کا اقرار کیا تو تم لوگ کیونکر اعتقاد رکھتے ہو اُنکی نسبت ربوبیت کا اور بیشک اللہ تعالی اور بزرگ پاک ہی شرکت سے اور تنہا ہی ساتھ وحدانیت کے اور بزرگ ہی ساتھ الوہیت کے اور کیا بزرگ ہی وہ جسنے یہ کلام کیا ہی ما اتخذ اللہ من ولد ولا یشرک فی حکمہ احدا پاک ہی وہ دوستون اولاد سے اور شرکت اور اضداد سے نہ اُسکے کوئی ہمنشین ہی نہ کوئی اُسکا بیٹا ہی نہ کوئی اُسکا شریک ہی اور نہ کوئی وزیر ہی نہ اُسکے پہلے ہونے کی ابتدا ہی اور نہ اُسکے پچھلے ہونے کی انتہا ہی کوئی جگہ اور مکان اُسکو نہین گھیرے ہی لیکن وہ ہر جگہ اور مکان مین بغیر حلول کے موجود ہی نہ اُسکے جسم ہی جو مس کیا جاوے اور نہ جوہر ہی جو حس کیا جاوے کوئی شخص اُسکی تعریف ساتھ حرکت اور سکون اور نفع اور نقصان کے نہین کرتا ہی بعد اسکے پڑھی اُنھون نے یہ آیت شریف ان کل من فی السموات والارض الا آتی الرحمن عبدا لقد احصاہم وعدہم عدا وکلہم آتیہ یوم القیمۃ فردا پس بعد اس گفتگو کے ارسطولیس بادشاہ نے کہا کہ یہ بات تمھارے نزدیک بھی صحیح ہو چکی کہ مسیح نے گہوارے مین بات کی تھی عمرو بن العاص نے کہا ہان بادشاہ نے کہا کہ یہ ایک فضیلت تھی مخصوص عیسی علیہ السلام کو جمیع انبیا پر عمرو بن العاص نے کہا کہ اُنکے سوا اور ون نے بھی کلام کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ سوائے اُنکے اور کسنے کلام کیا ہی اُنھون نے کہا کہ ساتھی جریح اور ساتھی اخدود نے کلام کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ بنی اسرائیل مین جریح نام ایک شخص تھا ایک دن وہ اپنے صومعے مین نماز پڑھتا تھا کہ آئی مان اُسکی اور بلانے لگی اُسکو اپنے پاس اُسنے کہا کہ اے پروردگار مین نماز

پڑھتا ہون اور مان بلاتی ہی پھر مشغول رہا وہ اپنی نماز مین اور کچھ جواب نہ دیا اُسکو تب اُسکی مان چلی گئی پس جب دوسرا
دن ہوا پھر آئی مان اُسکی اور تیسرے دن بھی وہی حال گذرا تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا تب اُسکی مان نے کہا کہ اے اللہ میرے
نہ موت دے اُسکو تا اینکہ دیکھے وہ چہرہ ہاے منحوس کو راوی کہتا ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا تذکرہ ہونے
لگا اور اُس زمانے مین بنی اسرائیل مین ایک عورت زانیہ فاحشہ تھی جسکے حسن کا شہرہ مثالون مین بیان ہوتا تھا اُسنے لوگون سے
کہا کہ اگر تم چاہو تو مین اس شخص کی آزمایش کرون پس گئی وہ عورت پاس جریج کے اور پیش کیا اپنے تئین اُسکی سامنے مگر
اُسنے کچھ التفات نکیا وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے صومعے کے نیچے رہتا تھا اور اُس سے مرتکب فعل شنیع کا ہو کر
حاملہ ہوئی پس جب جنی وہ بیان کیا اُسنے کہ یہ لڑکا جریج کا ہی پس آئے وہ لوگ جریج کے پاس اور اُتارا اُسکو اُسکے صومعے سے
مارتے ہوئے جریج نے کہا کہ تم لوگون کا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ تو نے اِس عورت فاحشہ کے ساتھ زنا کی ہی کہ اُسکے ایک
لڑکا تجھسے پیدا ہوا اُسنے کہا کہ تم اُس لڑکے کو میرے پاس لے آؤ پس لے آئے وہ لوگ لڑکے کو جریج نے کہا کہ ٹھہراؤ اُسکو
تا اینکہ نماز پڑھ لون مین پس ٹھہرایا لوگون نے اُسکو تب جریج نے نماز پڑھ کر دعا مانگی پس جب نماز اور دعا سے فارغ ہوا
لڑکے کے سامنے آکر اپنے ہاتھ کو اُسکے پیٹ مین چبھویا اور کہا کہ اے لڑکے کون شخص تیرا باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلان چرواہا
میرا باپ ہی تب بنی اسرائیل نے جریج کی بہت تعظیم کی اور مبارکباد دیا اُسکو اور کہا کہ ہم تیرے صومعے کو سونے چاندی کا بنادیتے ہین
کہا نہین بلکہ مٹی سے اُسکو بنادو جیسا کہ وہ تھا پس ایسا ہی کیا اُنھون نے پھر عمرو بن العاص نے کہا کہ دوسرا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین
ایک عورت بیٹھی تھی اور اُسکی گود مین ایک لڑکا دودھ پی رہا تھا کہ اُسی وقت ایک مرد سوار خوبصورت وہان سے ہو کر
نکلا لڑکے کی مان نے کہا کہ اے اللہ میرے لڑکے کو تو مثل اُسکے کر دے پس چھوڑ دیا لڑکے نے چھاتیان اپنی مان کی اور
کہا کہ اے میرے اللہ نکرنا تو مجکو مثل اُسکے یہ کہکر دودھ پینے مین مشغول ہوا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اوپر اس حدیث
کے بعد روایت حدیث کے کہتے تھے کہ گویا مین اسوقت دیکھتا ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جبکہ
آپ بیان فرماتے ہین کیفیت دودھ پینے اُس لڑکے کی بیچ کلمے کی اُنگلی کو کان مبارک مین رکھکر اور چوستے ہین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ پھر عمرو بن العاص نے کہا کہ نکلی اُس لڑکے کی مان کی طرف ایک لڑکی اور اُسکے ساتھ
بہت سے آدمی اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے کہ زنا اور چوری کی تو نے اور وہ لڑکی کہتی تھی حسبی اللہ ونعم الوکیل جب
دیکھا لڑکے کی مان نے کہا کہ اے اللہ تو میرے لڑکے کو مثل اُسکے نکرنا تب لڑکے نے اپنی مان کی چھاتیان چھوڑ دین
اور کہا کہ اے اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا پس اُسوقت لڑکے کی مان نے اُس سے کہا کہ نکلا ایک خوبصورت مرد پس
دعا مانگی مین نے کہ اے اللہ میرے بیٹے کو مثل اُسکے کرنا پس تو کہتا ہی کہ اے اللہ مجکو تو مثل اُسکے نکرنا بعد اُسکے نکلی
ایک لڑکی اس حالت سے کہ لوگ اُسکو مارتے ہین اور کہتے ہین کہ چوری اور زنا کی تو نے مین نے دعا کی کہ اے اللہ میرے
بیٹے کو مثل اُسکے نکرنا پس کہا تو نے کہ اے اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا لڑکے نے کہا ہان سچ ہی وہ مرد ظالم اور سرکش تھا

مین نے کہا کہ ای اللہ مجکو مثل اسکے نکرنا اور اس لڑکی نے نہ زنا کی تھی اور نہ چوری مین نے کہا کہ ای اللہ مجکو مثل اسکے کرنا تھی تب ارسطولیس نے کہا کہ ای برادر عربی آیا اللہ تعالی نے تمھارے نبی کو سوا زبان عربی کے ساتھہ اور زبان کے کبھی گویا کیا تھا عمرو بن العاص نے کہا نہین اور خبر دی ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب بزرگ مین اسطرح وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم فیضل اللہ من یشاء ویہدی من یشاء ارسطولیس نے کہا کہ آیا بھیجا اللہ تعالی نے کوئی اور نبی عربی سوا ے تمھارے نبی کے عمرو بن العاص نے کہا ہان ہود اور صالح اور شعیب اور محمد علیہم الصلوۃ والسلام کو بادشاہ کے وزیر نے عمرو بن العاص سے کہا کیا کہتے ہو تم ستارون اور انکی تاثیر کے بارے مین اور وہ وزیر حکیم او رنام اسکا قبطس تھا جسکے معنی بحر العلوم ہین اور وہ راہب دیر عدس کا تھا مین جب ارسطولیس تخت پر بیٹھا تھا بجا ے مقوقس کے طلب کیا تھا اسکو دیر سے اور مقرر کیا تھا وزیر اپنا اور تھا وہ بڑا جاننے علم حکمت اور نجوم کا عمرو بن العاص نے کہا کہ ستارون کے واسطے نہ کوئی تاثیر ہی اور نہ کوئی حکم ہی اسواسطے کہ وے محکوم ہین ان سے خدمت لی جاتی ہی کوئی حکم اور اختیار انکو نہ اپنے اور نہ غیر کے امور مین ہی ولیکن ضرور ہی ہمکو شناخت اور معرفت منازل کی اسواسطے کہ ضرور ہی ماہتاب کے واسطے کوئی ایسی جگہ اور منزل جسکی طرف وہ جاتا ہی اور یہ تحقیق خبر دی ہی ہمکو اللہ تعالی نے اس بات کی اپنی کتاب بزرگ مین والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم اور منزلین وہی بارہ برج ہین حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور سنبلہ اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت اور ستارے سات ہین زحل اور مشتری اور مریخ اور قمر اور شمس اور زہرہ اور عطارد پس جو شخص کہ قائل ہوا ساتھہ قطع اور تاثیرات کے پس نکل گیا وہ ہماری ملت سے اور معنی قطع اور تاثیر کے یہ ہین کہ ستارہ جسوقت قطع کریگا ساتھہ تاثیر کے تو ضرور پانی برسیگا پس ہوگی گرانی اور ارزانی اور یہ علم ایسا ہی کہ نہین خاص کیا اسکے ساتھہ اللہ تعالی نے کسی کو اپنی خلق سے مگر یہ کہ ستارہ جسوقت نزدیک دوسرے ستارے کے ہوگا تو یہ امر باعث احتراق اور انعکاس کا ہوگا پس صاحب اس ستارے کو انکار نہ پہونچیگا اور یہ بات ہوتی ہی اور نہین بھی ہوتی ہی اور اسی واسطے فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے من صدق کاہنا او منجما فقد کفر بما جاء بہ ابو القاسم محمد اور بھی فرمایا ہی اذا انشأت بحریۃ ثم تشاءمت فتلک عین غدیقۃ اور اسی طرح برق بھی ہی جسوقت چمکی بجانب یمن کے تو کہتے ہین ہذا برق خلب یعنی پانی نہ برسیگا اور اسیواسطے فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اصبح من الناس مومن وکافر فمن قال برحمۃ اللہ مطرنا فہو مومن باللہ کافر بالکواکب ومن قال بالکواکب الفلانی مطرنا فہو کافر باللہ مومن بالکواکب بعد اسکے پڑھی عمرو بن العاص نے یہ آیت ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر پس جب سنا قبطس وزیر نے کلام عمرو بن العاص کا اور دیکھا انکی فصاحت بیانی کو کہا انہ

زبان قبطی مین بادشاہ سے کہ ای بادشاہ بتحقیق یہ بدوی فصیح زبان ہی اور مضبوط ہی دل کا اور میری
دانست مین یہی شخص پیشیرو عرب کا اور مالک اُس لشکر کا ہی جو ہمارے یہان آیا پس اگر قبضہ کر لیوین ہم اُسپر
تو بھاگ جاوینگے ساتھی اُسکے اور چلے جاوینگے وہ لوگ ہمارے یہان سے راوی کہتا ہی کہ وردان غلام
عمرو بن العاص کا سُنتا تھا گفتگو وزیر کی بادشاہ سے پس کہا بادشاہ نے وزیر سے کہ نہین جائز اور سزاوار ہی ہمکو
کہ غدر کرین ہم ایلچی کے ساتھ خصوصًا اُس حالت مین کہ جب ہمنے خود بلایا ہو پس اُسی وقت وردان نے عمرو
بن العاص سے کہا کہ کیا ہی مجکو جو مین تمکو وحشت ناک دیکھتا ہون آیا گمان کرتے ہو تم کہ ارسطولیس بادشاہ تمپر
قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہی حالانکہ تم اُسکی امان مین ہو وہ ایسا نکریگا پس جب سُنا عمرو بن العاص نے کلام
وردان کا جان لیا اُنھون نے مطلب اُسکے مشورے کا اور پہچان گئے کہ وہ ڈراتا ہی اُنکو تب بیدار اور ہوشیار کیا
اُنھون نے اپنے دل کو پس کہا ارسطولیس بادشاہ نے کہ ای برادر عربی کیا چیز چاہتے ہو تم لوگ ہمسے اینکہ ہمارے یہان
اگر اُترے ہو تم ہماری زمین مین اور ہم قوت اور طاقت اور دبدبے کے لوگ ہین اور نہین قصد کیا ہماری طرف کسی نے
بادشاہون سے مگر یہ کہ پھر اوہ ساتھ زیانکاری کے اور نوبت اور سپاہ کا لشکر ہماری کمک کریگا اور مین نے اُنکو
بلایا ہی گویا کہ تم اُنکے سامنے ہو اور وہ متوجہ ہوے ہین میری طرف کو عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم ایسی قوم ہین کہ نہین
ڈرتے ہین لشکرون کو اگرچہ وہ بہت ہون پس ڈراؤ تم لوگ ہمکو اسواسطے کہ اللہ پاک اور برتر نے وعدہ کیا ہی
ہمسے مدد کا زبان مبارک ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہی مضمون نازل کیا ہی اپنی کتاب پاک مین اور فرمایا ہی
ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون ۵ اور ہم بلاتے ہین تمکو بجانب اس بات کے
کہ کہو تم لوگ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ پس اگر انکار کروگے تم لوگ اس بات سے
اور غالب ہوگی تمپر بدبختی پس ادا کرنا ہوگا تمکو جزیہ درانحالیکہ تم ذلیل ہوگے اور اگر اس سے بھی انکار کروگے تو
علم کرو تم لڑائی کا اللہ سے پس جب سُنی بادشاہ نے یہ بات عمرو بن العاص کی کہا اُسنے کہ ای برادر عربی جانو تم اس
بات کو کہ نہین ممکن ہی ہمسے یہ امر کہ کرین ہم کوئی کام بغیر صلاح اور مشورے بادشاہ مقوقس کے اور اب وہ خلوت خانہ میں
جو مقرر کیا ہی اُسنے اپنے واسطے رمضان کے مہینے مین لیکن جب گذریگا مہینا رمضان کا اور بادشاہ نکلیگا تو کلام کریگا وہ
اپنی راے سے لیکن ای برادر عربی میرے گمان مین تمہارے ساتھیون مین کوئی شخص مثل تمہارے تیز زبان اور
مستقل اور مضبوط دل کا نہین ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ مین گونگا ہون بنسبت اپنے ساتھیون کے اور بعض ایسے
ایسے ہین کہ اگر کلام کرے تو ای بادشاہ اُسے تو جانے کہ قیاس میرا اُنپر یقین ہو سکتا ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ بات
محالات سے ہی کہ تمہارے ساتھیون مین مثل تمہارا ہو عمرو بن العاص نے کہا ہان ای بادشاہ اور اگر تو چاہتا
تو بلاؤن مین تیرے سامنے دس آدمیون کو اُنمین سے تا کہ جانے تو صحت میرے کلام کی بادشاہ نے کہا کرو تم اس

کام کو پھر اُسنے اپنے وزیر سے زبان قبطی مین کہا کہ جسوقت منظور ہوا ہمکو کہ اس شخص کو قید کرلین تو قید کرنا دس
شخصون کا بہتر ہی پھر عمرو بن العاص سے کہا کہ بھیجو تم اُنکے پاس کسی کو تاکہ لے آوے اُنکو انھون نے کہا کہ اے بادشاہ وہ
لوگ قاصد کے بلانے سے نہ آوینگے پس اگر تو چاہتا ہی تو خود مین جاؤن اور لے آؤن اُنکو بادشاہ نے کہا کہ ایسا ہی
کرو پس اُٹھ کھڑے ہوئے عمرو بن العاص و نکل کر جلدی سے سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اس حالت مین کہ اُنکو اپنے
بچنے کا یقین نہ تھا اور چلے اور غلام اُنکا وردان آگے آگے تھا تا آنیکہ نکل کر باہر ہوئے مصر سے اور جب چلے گئے عمرو بن العاص
اور غلام اُنکا بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی اگر لے آئیگا یہ شخص اپنے ساتھیون کو تو سب کو ہم
قتل کرینگے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب نکلے عمرو بن العاص مع اپنے غلام کے آگاہ کیا اُنکو وردان نے اُس
بات سے جو سنی تھی اُسنے وزیر سے کہ وہ کہتا تھا بادشاہ سے اُنکے قید کرنے کو عمرو بن العاص نے کہا کہ قسم ہی اللہ کی
مین نہ پھرونگا ایسی بات کی طرف قسم ہی خدا کی اے وردان مین تیرے ساتھ اُسکے عوض مین نیکی کرونگا کہ عوض نیکی کا نیکی ہی
اور روانہ ہوئے وہ تا آنیکہ پہونچے اپنے لشکر مین پس جب دیکھا اُنکو مسلمانون نے کہ آتے ہین جلد چلے سب لوگ واسطے
اُنکی ملاقات کے اور سلام کرکے مبارکباد دی اُنکو اُنکی سلامتی کی اور کہا کہ اے سردار تحقیق بری ہوئے گمان سبھون کے
بہ نسبت تمھارے اسلیے کہ دیر کی تمنے تب عمرو بن العاص نے بیان کیا سبھون سے وہ امر جو گذرا تھا اُنپر بادشاہ کی طرف
کہ کیونکر ارادہ کیا تھا اُنکے قید کرنے کا اور آگاہ کرنا وردان کا اُنکو اس حال سے اور بیان کی یہ بات کہ نہ نجات پاتے وہ
اگر نہ ذمہ دار ہوتے بادشاہ سے وہ لانے دس آدمیون کے اپنے ساتھیو سے پس متعجب ہوئے لوگ اور شکر کیا اللہ تعالی کا
اُنکی سلامتی اور رہائی پر قبطیون کے ہاتھ سے اور کاٹی اُنھون نے وہ رات پھر جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی عمرو بن العاص
مسلمانون کو اور جب نماز سے فارغ ہو حکم کیا مسلمانون کو سبتی سامان اور ہتھیارون او سوار ہونے کا لڑائی پر اُسی وقت ایلچی
ارسطولیس بادشاہ کا کھڑا تھا کنارہ خندق پر اور کہتا تھا کہ اے گروہ عرب کے ارسطولیس بادشاہ منتظر ہو تمھارے ایلچی کا مع اُسکے دس
ساتھیون کے پس خبر دی لوگون نے عمرو بن العاص کو اس بات کی اُنھون نے سامنے اکر کہا کہ اے شخص بیشک غدر اور فریب ہلاک کرتا ہی اُسکو جو
کرتا ہی اور باغی پر گھومتے ہین دائرہ ہزیمت کے برا ہو تیرا مطلب کیا تیرے مالک نے ایلچی کو پس جب گیا مین اُسکے پاس چاہا اُسنے
مجکو قید کرنا اور ایسا ایسا کچھ کہا برا ہو تیرا کون شخص بچا سکتا ہی تجکو جسوقت کہ ارادہ کرین ہم تیرے مار ڈالنے کا
ولیکن ہم ایسا نکرینگے اسواسطے کہ ہم لوگ وفا کرتے ہین وعدے کو اور نہین توڑتے ہین ہم عہد و پیمان کو لوٹ جا تو اپنے مالک کے
پاس اور کہہ اُس سے کہ سُنا مین نے جو کلام کیا اُسنے اپنے وزیر سے دربارہ میرے قید کرنے کے اور بیشک نجات دی مجکو اللہ تعالی نے
اُسکے مکر سے اور اب کبھی مین اُسکے پاس نہ جاؤنگا راوی نے بیان کیا ہی کہ اسطرح تھا ماجرا عمرو بن العاص کا ساتھ ارسطولیس ابن مقوقس
بادشاہ مصر کے اور بعد اس معاملے کے جب پیش آتا کوئی عمرو بن العاص کو اور چاہتے تھے وہ حلف کرنے کو تو کہتے تھے کہ قسم ہی
اُسکی جسنے نجات دی مجکو قبطیون کے بادشاہ سے راوی کہتا ہی کہ پھر گیا قاصد بجانب ارسطولیس کے

اور بیان کیا اُس سے متولہ عمرو بن العاص کا پس جانا اُسنے کہ جان گئے وہ اُس راے کو جبکہ بیان کیا تھا
وزیر نے اُس سے پھر کہا اُسنے وزیر سے کہ کہان سے جانتا ہی یہ شخص ہماری زبان کو حالانکہ وہ بدوی ہی وزیر نے
کہا کہ گمان کرتا ہون مین کہ جو شخص ساتھ اُنکے تھا وہ جانتا تھا ہماری زبان کو پس ڈرایا اُسنے اپنے ساتھی کو ہم سے
بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کیا راے ہی تیری ان عرب کے بارے مین اور بیشک یہ قوم ہشیار اور بیدار ہین اپنی جانون کیلیے
پس کوئی شخص مکر اور فریب سے اُن تک نہ پہونچیگا وزیر نے کہا کہ معلوم ہوا ہی مجکو یہ امر کہ قوم کے واسطے ایک ایسا
دن ہی کہ تعظیم کرتے ہین وہ اُسکی اور وہ دن جمعے کا ہی جسطرح کہ تعظیم کرتے ہین ہم لوگ اتوار کی اور میری راے یہ ہی
کہ گاڑا بٹھلاؤن اُنکے واسطے قریب جبل مقطم کے پس جب شروع کرین قوم اپنی نماز کو نکلے گاڑا آپہنچ اور رکھیے اونکو اور لٹاوین اونکو تلوار سے
پس نہ بچیگا کوئی شخص اُن مین کا پس بہتر جانا بادشاہ نے اُسکی راے کو اور توقف کیا با انتظار آنے دن جمعے کے تا کہ بٹھلاوے
اُنکے واسطے گاڑے کو جسطرح سے کہ وزیر نے بیان کیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ہاتھ آئی سردار عمرو بن
العاص نے بادشاہ قبطیون کے ہاتھ سے اُسدن تو دوسرے دن اُسکے بلایا اُنھون نے عبد اللہ یوقنا کو اور کہا اُسنے
کہ ای عبد اللہ جانو تم اس بات کو کہ اس قوم نے تاخیر کی ہی لڑائی مین اور ہم مقیم اور منتظر اُنکی لڑائی کے ہین اور اب ہمارے
پاس نہ کھانا رہا ہی نہ دانہ چارہ جو ہمکو اور ہمارے جانورون کو کفایت کرے پس جاؤ تم مع اپنے لشکر اور بنی عم کے
بجانب دیہات کے اور حاصل لو تم توشے اور دانے چارے کو جو کافی ہو ہمارے اور ہمارے جانورون کے واسطے ان ایام مین
یوقنا نے کہا کہ بخوشی اور اطاعت مجکو منظور ہی پھر سوار ہوے یوقنا مع اپنے بنی عم اور لشکر کے اور اُسدن وہ چار ہزار سوار تھے
اور ساتھ لیا اُنھون نے نوکرون اور غلامون اور خچرون کو اور روانہ ہوے وہ سب ایک ہی ساتھ بطلب جوف کے
راوی نے بیان کیا ہی کہ مل گئے تھے مسلمانون مین کچھ لوگ جاسوس قبط کے اور سُن لیا اُنھون نے اُس مشورے کو
جو مسلمانون نے آپسمین کیا تھا در باب بہیجے جانے کے بجانب جوف کے واسطے لانے رسد کے پس گئے وہ لوگ
بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو اس بات سے پس خوش ہوا وہ اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے دن جمعے کے اور
جب ہوا دن پنجشنبے کا بلایا ارسطولیس نے اپنے چچازاد بھائی کو جسکا نام ماسیوس اور وہ کل لشکر کا سردار تھا پس
چار ہزار سوار کو لشکر مصر سے منتخب کر کے اُسکے ساتھ کیا مطابق شمار ہمراہیان یوقنا کے اور حکم کیا اُسکو ساتھ لینے
جانورون اور خچرون کا جسپر بوجھ اور رسد اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑون کا بھی ہو تا کہ نہ شبہہ کرے کوئی شخص اس امر کا
کہ یہ وہ مسلمان نہین ہین جو رسد لینیکو گئے تھے اور کہا کہ جانورات کو اور گاڑے مین بٹھلادے لوگون کو پیچھے جبل مقطم کے
اور کچھ لوگ بطور نگاہبانی کے مقرر کرتا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب مسلمانون کے پس جب مشغول ہون وہ لوگ نماز مین
آگاہ کرین وہ لوگ تمکو اُنکے حال سے پس نکلو تم مسلمانون پر اور جانور اور خچر وغیرہ تمھارے ساتھ ہون اسلیے کہ مسلمان اُنکو
دیکھکر شبہہ مین نہ پڑین تمھاری نسبت جبکہ نکلو تم اور متوجہ ہو اُنکی طرف راوی کہتا ہی کہ روانہ ہوا ماسیوس رات کو

مع اپنے لشکر کے بجانب پشت جبل مقطم کے او رچھپ رہا وہان اور بندوبست کیا اُسنے اپنے کام کا جیسا کہ حکم کیا تھا اُسکو بادشاہ نے اور مقرر کیا انگا ہبانون کو بجانب غار سود ان کے راوی نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ اسطرح پر بندوبست کیا بادشاہ قبط ارسطولیس نے مسلمانون کے واسطے اور چھپایا اُسنے گاڑے کو ناحیہ جراے شیلہ تورتک اور اب وہان مسجد موسیٰ ہی اور باقی رہے کچھ لوگ پہاڑ مقطم کی پشت پر اور درمیان پہاڑ او رمقام مجبر الحصا کے نصف میل سے کم مسافت تھی اور رات گذرانی قوم نے گاڑے میں اور مسلمانون کو کچھ اس امر کی خبر نہ تھی پس جب صبح ہوئی اور ہوا دن جمعہ کا اور آفتاب بلند ہوا اور قریب ہوا وقت نماز کا اور جمع کیا مسلمانون نے چار پائے اور شلیطے جانورون اور اونٹون کے اور تلے اوپر رکھا اُنکو واسطے خطبہ پڑھنے کے اور جمع ہوے سب لوگ واسطے نماز کے اور وہ مکر اور فریب اپنے دشمن سے بیخبر تھے اور عمروؓ بن العاص باتین کرتے تھے مسلمانون سے لڑائی کی اور ترغیب دیتے تھے سبکو جہاد کی تا اینکہ اذان کہی مسلمانون کے موذنون نے پس جب اذان سے فراغت ہوئی چڑھ گئے عمرو بن العاص اُن شلیطون پر اور اچھا خطبہ پڑھا اور بیان کین اسمین بزرگیان جہاد کی اور وہ چیز جو مقرر کی ہی اللہ تعالی نے واسطے مجاہدین کے اجر اور ثواب سے اور پڑھی اخیر مین یہ آیت یاایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۝ تومنون باللہ ورسولہ وتجاہدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۝ پھر بیان کین بزرگیان جہاد او رماہ رمضان کی راوی نے بسلسلۂ راویون کے شداد ابن اوس سے بیان کیا ہی کہا شداد نے کہ ہم لوگ جمع تھے واسطے نماز کے جمعے کے دن اور عمروؓ بن العاص بیان کرتے تھے ہم لوگون سے معاملہ لڑائی کو ہمارے دشمن سے اور ذکر کرتے تھے بزرگیان جہاد کی اور ترغیب دیتے تھے ہمکو اُسپر ہم لوگون نے کہا کہ اے سردار کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو ہمارے دشمن کی لڑائی سے انہون نے کہا کہ قسم ہی اللہ کی نہین باز رہا ہون مین لڑائی سے بسبب بے صبری اور خوف کے ولیکن جانتے ہو تم لوگ قصہ اس بادشاہ مقوقس اور اُسکی دانشمندی کا اور وہ مقر ہی رسالت ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اور اب وہ اپنے اُس خلوت خانے مین ہی جو بنایا ہی اُسنے اپنے واسطے مہینے رمضان مین اور اس مہینے کے پانچ دن باقی رہ گئے ہین پھر نکلیگا وہ اور اپنے تخت بادشاہت پر جلوس کریگا تب بھیجینگے ہم اُسکے پاس ایک ایلچی اپنا اور دیکھینگے ہم کہ وہ کیا جواب دیگا صلح اور لڑائی سے شدادؓ بن اوس کہتے ہین کہ ہم سب سُن رہے تھے باتین عمروؓ بن العاص کی کہ اُسی وقت آیا ایلچی ارسطولیس لعین کا اور خندق کے کنارے پر ٹھہر کر اجازت آنے کی مانگی پس عمروؓ بن العاص نے اجازت دی اُسکو اور چکر کھا کر آیا وہ زمین ہموار کی طرف سے اسواسطے کہ تھی خندق گرد مصر اور اُسکے درون کے قریب جبل مقطم کے پس جب آیا وہ سامنے عمرو بن العاص کے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ سردار عرب کے بادشاہ کے ولیعہد نے تمکو سلام کہا ہی اور یہ پیام دیا ہی کہ مین طاقت اور قدرت نہین رکھتا ہون کسی کام کرنے کی صلح اور لڑائی سے بغیر حکم بادشاہ کے اور اُسکو جا بیٹھے ہو تم کہ خلوت مین ہی اور باقی رہے ہین اُسکے نکلنے کو پانچ دن بعد اُسکے بیٹھیگا وہ اپنے تخت بادشاہت پر اور بندو

ترجمہ اے ایمان والو مین بتاؤن ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو

کریگا اپنی رعیت کا جیسا وہ چاہیگا عمرو بن العاص نے کہا کہ منظور کیا ہمنے اِس بات کو اور اگر ہوتا بادشاہ اِسی حالت مین اور وہ امر جو معلوم ہی ہمکو اُسکے یقین سے نسبت اقرار نبوت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو نہ چھوڑتے اور نہ مہلت دیتے ہم تمکو ایک دم کی والسلام تب ایلچی چلا گیا راوی بھی کہتا ہی کہ نہین بھیجا تھا ارسطولیس ابلیس نے قاصد کو اُسوقت مگر اِس غرض سے کہ خوش اور مطمئن ہو جائین دل مسلمانون کے تا کہ جاری کرے اللہ تعالی اُس کام کو جو ہونے والا تھا اور پس بعد چلے جانے قاصد کے اذان کہی مؤذن نے اور خطبہ پڑھا عمرو بن العاص نے اور ڈرایا لوگون کو دوزخ کی آگ سے اور ترغیب دی بجانب جہاد کے اور اشتیاق دلایا جنت کا پس جب فارغ ہوے وہ خطبے سے کھڑے ہوے واسطے نماز کے اور مسلمانون نے حکم کیا تھا غلامون کو اِس بات کا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب شہر مصر کے بخوف دشمن اِس بات سے کہ ناگہان آ پڑین وہ حالت نماز مین شداد کہتے ہین کہ ہمنے نہین دیکھا تھا کسی کو اہل مصر سے جو ظاہر اور معلوم ہوتا نہ کوئی سوار نہ کوئی پیدل پس درست کیا ہمنے صفون کو اور برابر ہوے ہم پیچھے عمرو بن العاص کے واسطے نماز کے اور ہمکو کوئی دشمن نہین نظر آیا جس سے ہم ڈرتے پس جب پیش امام ہوے عمرو بن العاص ہمارے اور ہم سبھون نے اُنکے پیچھے نیت باندھی اور پہلی رکعت پڑھکر عمرو بن العاص نے رکوع کیا اور رکوع مین گئے ہم سب اُنکے ساتھ اور بعد رکوع کے قصد سجدہ کا کیا کہ اُسی وقت ظاہر ہوے اونٹ اور خچر لوجھ سے لدے ہوے اور لشکر اُنکے پیچھے تھا اور وہ سب ہی لوگ تھے جنکو گاڑے مین بٹھالایا تھا دشمن خدا ارسطولیس نے اور وہ ہم عدد ہمراہیان یوقنا کے یعنی چار ہزار سوار تھے پس جب دیکھا اُنکی طرف ہمارے غلامون نے گمان کیا اُنھون نے کہ یہ لوگ ہمارے ساتھیون مین سے ہین کہ رسد لیے آتے ہین پس خوش ہوے وہ اور کہا کہ آئے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور اِسی طرح چلے آتے تھے وہ تا اینکہ قریب ہوے ہمسے بطرف زمین ہموار کے اور آملے ہم مین اُس حالت مین کہ ہم نماز مین تھے اور رکھا اُنھون نے تلوار کو ہم مین جبکہ ہم سجدہ کرتے تھے دوسری رکعت مین سامنے اللہ تعالی کے اور تلوار برابر کاٹتی تھی مسلمانون کے گوشتون کو اور کوئی مسلمان سجدے سے نہ اُٹھا اور نہ نماز کو چھوڑا اور تھا یہ حملہ اخیر صف مین اور اُس صف پر جو اُنکے قریب تھے اور اُنھین قوم مین اور بجیلہ کے اور کچھ لوگ وادی القری اور [illegible] اور وادی نخلہ کے تھے عبادہ بن صعصعہ نے بیان کیا ہی کہ شہید ہوے لوگ دونون صفون کے قبطیون کی تلوار سے اور ہمنے بھی ہلاکی کا یقین کیا اِسلیے کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا جسنے نماز سے منہ پھیرا ہو کہ دفعۃً آئے عبد اللہ یوقنا اور ساتھی اُنکے مع رسد کے پس دیکھا اُنھون نے ہماری طرف کو کہ تلوارین چمکتی ہین پس زبون جانا یوقنا نے ہمارے معاملے کو اور پھینک دیا اُس چیز کو جو اُنکے سر پر تھی اور چلائے اپنے ساتھیون اور بنی عم مین اور کہا قسم ہی اللہ کی مصیبت سخت مین پڑے ساتھی ہمارے آگاہ ہو کہ جو شخص باز رہیگا تم مین سے دشمن کے جہاد سے اور نہ خرچ کریگا وہ اپنی جان کو خدا کی راہ مین تو مواخذہ کیا جائیگا اُس سے دن قیامت کے آگاہ ہو کہ بیشک دشمن خدا نے فریب کیا ہمارے یارون کے ساتھ کہ گھیر لیا اُنکو اور تنگ پکڑا اور رکھا تلوار کو اُنھین اور احتیاط کرو تم لوگ اِس بات کی کہ رہائی پاوے اُنھین سے کوئی پھر حملہ کیا یوقنا اور رسم

اور اُسی وقت پہونچنا یوقنا کا مع اپنے لشکر کے اور واقع ہونا لڑائی کا اور ہلاک اور قتل ہونا اُن سب قبطیون کا ۱۲

ساتھ دن رے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو پس جب دیکھا قبطیون نے ناگہان ور آنے مسلمانون کو اُٹھا لیا اُنھون نے
تلوار کو نمازیون سے اور متوجہ ہوے وہ بجانب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ فارغ ہوے
عمرو بن العاص نماز سے اور بہت جلد اپنے گھوڑے پر سوار ہوے اور سب مسلمان بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور بہت سخت حملے
کیا اُنھون نے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو اور حائل ہو گئے اُنکے اور مصر کے بیچ مین اور رکھا اُنمین تلوار کو پس قسم ہی اُنکی
کہ نہین نجات پائی اُنمین سے کسی نے گویا وہ چڑیان تھین کہ صیاد کے جال مین پھنسین تھین پس چھوڑا اُن سب کو
مردہ زمین پر اور کسی مخبر نے بھی نجات نہین پائی اور مارا گیا ماسیوس چچازاد بھائی بادشاہ ارسطولیس کا اور جب لڑائی ختم
ہو چکی مبارکباد دی بعض مسلمانون نے بعضون کو بسبب سلامتی کے اور شکر کیا اُنھون نے اللہ تعالی کا اُس چیز پر جو عطا کیا مسلمانون
کو فتح سے اور تعریف کی یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی اور لے لیا قبطیون کے گھوڑون اور اُنکے ہتھیارون اور جانورون وغیرہ کو مع اُس
کے جو بار کر لائے تھے اور ایک بڑی غنیمت ہاتھ لگی اور تعداد شہیدون کی چار سو چھتیس شمار کی گئی خاتمہ کیا اُنکا اللہ تعالی نے شہادت
پر پس خاص لوگ اُنمین سے یہ تھے حمزہ بن سالم الیشکری اور ربیعہ بن صابر السہمی اور مسیب بن خویلد الیشکری اور نسیب بن غالب الیشکری
اور نصر الیشکری اور سائق بن مزید العجلی اور مزید بن سعید الیشکری اور خزام بن عمرو العجلی اور قیس بن ماجد التنوخی اور طلحہ بن
ثابت المخزومی اور نصر بن الاخیل مولی غیاص بن غانم الطائی اور تھے یہ بڑے چڑھنے والے گھوڑے پر اور نصر عبد مناة السلمی
چچازاد بھائی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کامل بن سعد بن خازم النخعی اور مقدام بن سارۃ النخعی اور سعید بن مرشد الخفر
اور رفاعہ بن مسروق اللعبی اور جعفر بن مانیہ جو اپنی مان کی اضیت سے مشہور تھے اور ایک شخص قوم بنی عامر بن صعصعہ سے تھے
اور عروہ بن شامل الثقفی اور عمر بن طاغن الزبیدی العامری اور عائش بن سمرۃ العامری اور رافع بن سہیل العامری اور عبد اللہ
بن قاہر الکلابی اور مالک بن نقیط العامری اور مکرم بن غالب العامری اور عمرو بن خلیفۃ الداری اور ماجد بن مرۃ الخزرجی اور وہما
بن عوض بن مسلم العجلی اور طارق بن معلن السلمی اور لبانہ بن طاغن العبسی اور ہیاج بن عمرو التمیمی اور سلیم بن مفرح التمیمی اور احوص
بن یربوع التمیمی اور یاسر بن مفرح النبہانی اور ہلال بن خویلد الغطفانی اور ہجام بن عتبہ الغطفانی اور طوق بن حبیب الکلابی کل
ساٹھ آدمی بزرگترین قوم کے تھے کہ خاتمہ کیا اُنکا اللہ تعالی نے شہادت پر اور نماز پڑھی اُنپر عمرو بن العاص نے ساتھ جماعت
مسلمانون کے اور دفن کیا سب کو وہین بجانب پورب محجر المحصب کے اور قبرین اُنکی اُس جگہ مشہور ہین اور رہینگی دن
قیامت تک راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچی ارسطولیس کو خبر مارے جانے اُسکے چچازاد بھائی اور چار ہزار سوار کی
پس سخت گذرا یہ معاملہ اُسپر اور یقین کیا اُسنے اپنی زوال سلطنت کا اور بُلایا اُسنے اپنے بطارقہ اور ارباب دولت کو اور مشورہ
کیا اُسنے اس امر مین اُن لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ جانتا ہی تو اس بات کو کہ دُنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے ساتھ قبل تیرے
تا کہ ہمیشہ رہے تیرے ساتھ اور اسی طرح ہمیشہ بادشاہ لوٹتے اور شکست کھاتے ہین پھر عود کرتے ہین اور تو اول اُن
لوگون کا نہین ہی جنھون نے ہزیمت پائی ہی بادشاہون زمین سے اور سنا ہی تینے اس بات کو کہ دارنیوس بن اردیس بن

ہرمزبن کتیبان بن یزدجرد فارسی کو سکندر نے ستر بار ہزیمت دی اب تجکو چاہیے کہ نکل تو ہم لوگون کو ساتھ لیکر
واسطے لڑائی اُس قوم کے اور شروع کر تو اُنکے ساتھ لڑائی کو اور نہ نا امید ہو تو فتح سے کہ مسیح تیری مدد کرینگے اور یہ قس اور
راہب اور شماسہ اور مطران تیرے واسطے دعا سے مدد کرینگے پس قبول کیا بادشاہ نے مشورہ اپنے ساتھیون اور اکابر دولت
اور حجاب کا اور اپنے باپ کا خزانہ کھول کر کھانا دیا لشکر کو اور ہتھیار تقسیم کیے اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا واسطے پیش آنے
اور لڑائی کے عرب سے پس نکلے وہ اور خیمے اُنکے نصب کیے گئے اور آراستہ ہوے سب لوگ واسطے لڑائی دشمن کے اور لکھا ارسطولیس نے
خطوط اور روانہ کیا بجانب حاکم نوبہ اور حاکم بجاۃ کے بطلب کمک کے اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے کمک کے محمد بن
اسحاق نے بسلسلہ راویون کے عبدالرحمن بن حبیب سے اور اُنھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب ہوا کام
مسلمانون کا وہ جو بیان کیا ہمنے مقدرات سے ناگہان ور آئے دشمن سے اُنپر تو لکھا عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امیر المؤمنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبۃ للمتقین من عمرو بن العاص بن وائل السہمی
الی امیر المؤمنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ اما بعد
فانی وصلت الی مصر سالما وجری لنا علی بلد بلبیس مع ابنۃ الملک المقوقس کذا وکذا ونصرت علیہم ودخلت
منہا الی مصر ونزلت بجبل الحصا وخندقنا حولنا خندقا وصالحت اہل القری والاطراف وہی ارض یقال لہا
الحوف لیعینونا ویمیرونا بالزاد والعلوفۃ ویجلبوا لنا من خیرات بلادہم واتا اعوزنا شاء من المؤنۃ والعلوفۃ
فبعثنا یوقنا وبنی عمہ وجندہ الی تلک القری لیشتروا لنا منہم طعاما وسرت انا رسولا بنفسی الی ملک القبط
ارسطولیس بن المقوقس فکلمنی وجاوبتہ وہم بالقبض علی فنجانی اللہ تعالی ولکن لنا کمینا واشغلنا برسول
الی سنۃ مکرا وخدیعۃ فلما کان یوم الجمعۃ واصطفینا للصلوۃ واخذنا فی صلاتنا ورکعنا وسجدنا فلم نشعر الا والخیل
کبستنا ونحن فی السجود وبذلوا فینا القبط السیوف ونحن مقبلون علی ربنا فی صلاتنا فقتلوا منا اربع مائۃ
رجل وستۃ وثلاثین رجلا وما فینا من الواہی عن صلاتہ ولان اللہ عزوجل انجدنا الفضل منہ فی تلک الساعۃ
بیوقنا وجندہ فاقبلوا علینا والسیوف تعمل فینا فصاح یوقنا فی جندہ وحمل علی القبط واحاط بہم فرفعوا السیف
عنا واشتغلوا بیوقنا فبذل فیہم السیف فقتل القبط جمیعا فلم ینج منہم احد من سیفہ وسیوف جندہ وقتل مقدم القوم
ماسیوس وہو ابن عم الملک ارسطولیس وغنمنا اللہ تعالی خیلہم وسلاحہم واسلابہم وما کان معہم من مال ودواب وال

ونحن الآن یا امیر المومنین فی بحر تیلاطم امواجہ من کثرۃ العدو فانجدنا یا امیر المومنین وادرکنا بعسکر من المسلمین لیعینا علی قتال المشرکین والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط کو اور مہر کر کے سپرد کیا عبد اللہ بن قرط الازدی کو اور حکم کیا انکو روانگی کا بجانب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پس سوار ہوئے عبد اللہ بن قرط اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوئے درانحالیکہ کوشش کرتے تھے وہ چلنے مین رات اور دن تا آنکہ وارد ہوئے مدینہ منورہ مین اور اونٹنی کو دروازہ مسجد پر باندھ دیا اور داخل ہوئے مسجد نبوی مین اور دو رکعت نماز پڑھی پھر متوجہ ہوئے بجانب قبر مطہر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سلام کے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نزدیک قبر شریف کے بیٹھے تھے عبد اللہ نے روایت کی ہی کہ سلام کیا مین نے قبر شریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعد اسکے متوجہ ہوا مین بجانب عمر رضی اللہ عنہ کے اور سلام کیا مین نے انکو پس جواب سلام کا دیا انھون نے اور دیر تک میری طرف دیکھا کیے اور جب پہچانا مجھکو کہا کہ عبد اللہ ہو مین نے کہا ہان یا امیر المومنین فرمایا شاباش ہو تمکو پس بوسہ دیا مین نے انکے ہاتھ کو اور دیا خط تب فرمایا کہ تم کہان سے آئے ہو اے عبد اللہ مین نے کہا کہ یا امیر المومنین مصر سے آپکے عامل عمرو بن العاص کے پاس سے آیا ہون مین فرمایا مرحبا ہو تمکو اے بیٹے قرط کے بعد اسکے کھول کر پڑھا خط کو پس جب پہونچے اخیر تک کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا من ترک الحزم وراء ظہرہ تباعدت عنہ فسیحات منہ الخطاء قسم ہی اللہ کی نہین جانتا ہون مین عمرو بن العاص کو مگر ہوشیار عقل مین اور اچھا تدبیر مین ضابط اپنے کام مین اچھا سیاست مین لیکن جب آتا ہی حکم پروردگار کا تو آنکھین اندھی ہو جاتی ہین بعد اسکے لکھا اسی وقت ایک خط بنام سردار لشکر مسلمانون کے ملک شام مین یعنی ابو عبیدہ بن الجراح کو اور لکھا اسمین ماجرا عمرو بن العاص کا اور حکم کیا انکو بھیجنے بہت لشکر کا پاس عمرو بن العاص کے اور روانہ کیا خط کو ہاتھ سالم مولی ابو عبیدہ بن الجراح کے عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا ہی کہ توقف کیا مین نے مدینہ منورہ مین دو دن پھر اجازت چاہی مین نے عمر رضی اللہ عنہ سے روانگی کی پس زاد راہ دیا انھون نے مجھکو بیت المال سے اور لکھا ایک خط بنام عمرو بن العاص کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم

من عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ وقد وصلنی کتابک وقراتہ وعلمت ماجری علیکم من عدوکم وغدرہ لکم فذلک لما سبق فی ام الکتاب وکان یجب علیک یا ابن العاص الا تطمئن الی عدوک والا تسمع لہ کلاما وما اعرفک یا ابن العاص الا حسن الرای والتدبیر ولکن لیقضی اللہ امرا کان مفعولا فاستعمل النشاط فی امرک ولا تتوان فی مصالح المسلمین واعلم ان کل راع مسئول عن رعیتہ فدبر امرک ولا تامن عدوک واستعمل الحذر فان امامک والناس

مابات الاعلی حذر ولا کذب خبرا واللہ یعیننا وایاک علی طاعتہ وقد نفذت الی امین الامامۃ ابی عبیدۃ عامر بن الجراح
لیسیر الیک جیشا والسلام علیک و علی من معک المسلمین و رحمۃ اللہ برکاتہ اور خط لپیٹ کر کے مہر کی اسپر اور
حوالے کیا عبد اللہ بن قرط کے اور حکم کیا انکو روانگی کا عبد اللہ کہتے ہین کہ خط کو لیکر سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر
اور روانہ ہوا اور اسحالیکہ کوشش کرتا تھا مین روانگی مین رات اور دن پس پہونچا مین مصر مین بعد دس دنکے
اور آیا پاس سردار عمرو بن العاص کے اور سلام کرکے دیا مین نے انکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا پس کھولکر
پڑھا آہستہ اسکو اور خوش ہوے پھر پڑھا اسکو باواز بلند مسلمانون مین پس بہت خوش ہوے سب مسلمان مضمون خط سے
اسلیے کہ اسمین کمک کا ذکر تھا اور توقف کیا عمرو بن العاص نے بانتظار آنے کمک کے ابو عبیدہ بن الجراح کے
پاس سے راوی کہتا ہے کہ جب اوپر پڑی ماری لشکر ارسطولیس نے مسلمانون پر اس حالت مین کہ وہ نماز مین تھے
دن جمعہ کے اور پھر اادائرہ بڑائی کا کافرون پر اور مارا گیا ماسیوس چچازاد بھائی ارسطولیس کا مع چار ہزار سوار اپنے
لشکر کے اور نہین نجات پائی انمین سے کسی نے تو برہم ہوا بادشاہ اور قسم کھائی اسنے معتقدات اپنے دین کی کہ ضرور بدلا
لونگا مین اسکا مسلمانون سے پس حکم کیا حجاب کو اس امر کا کہ جمع کرین وہ امرا اور اکابر دولت اور عظماء بطارقہ کو کنیسہ معلقہ مین
جو قصر شمع مین تھا حجاب نے ایسا ہی کیا اور رکھی واسطے بادشاہ کے ایک کرسی پس بیٹھا وہ اسپر بعد اسکے کھڑا ہوا وہ بیچ
خطبہ پڑھنے کے اور کہا اے لوگو ین نصرانیہ اور بنی مارمعودیہ کے ایک جانو تم بات کو کہ ملک تمہارا عظیم اور شہر تمہارا عظیم
اور یہ شہر فراعنہ کا ہے اور دار السلطنت تھا واسطے ان بادشاہون کے جو قبل تمہارے تھے آل حمیر سے مثل نسیغان
اور بیتق اور جلجان جو بنانے والا ان اہرام کا ہے اور مرثد بن عنیان اور شداد بن عاد اور لقمان بن عاد اور شدید بن عاد اور ذوالقرنین
جو بادشاہ مالک شمشیر تھا اور جاتا رہا ملک ان سبکا انسے اور گذر گیا زمانہ انکا اور پھر الطرف غیر کے ملک سبا اور بلاد یمن اور حضر موت
اور قصر عمران وغیرہ سے بعد اسکے مالک ہوے ہوئی اس سرزمین کی قوم قبطی آبا و اجداد تمہارے اسطلیس او ربلیوس اور ریان بن ولید
جسنے خلیفہ کیا تھا یوسف علیہ السلام کو بعد اسکے دوسرا ولید اور قسطیس تھا جسکی کنیت فرعون تھی کہ ہلاک کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے
موسی ابن عمران علیہ السلام کے ہاتھ پر بعد اسکے طیماوس بعد اسکے دادا میرا طعیل بعد اسکے باپ میرا مقوقس اور نہین مالک ہوا کوئی
کسی نے مین کا مگر یہ حسد کیا انسے ہماری سلطنت پر ملک مصر مین اور یہ عرب طماع ہین کہ امید کی ہے ہم مین اور آئے ہین ہمارے
یہان باراد مالک ہو جانے ہمارے شہرون کے اور نکال دینے ہمارے ملک سے جسطرح کہ طمع کی انھون نے ملک
شام مین اور لے لیا اسکو قیاصرہ کے ہاتھونسے اور مار ڈالا انکے بہادرون کو اور لوٹ لیا انکے مالونکو اور لونڈی غلام بنایا انکی عورتون
اور لڑکونکو پس اگر تم بھی باز رہوگے انکی لڑائی سے تو امید کرینگے وہ تم مین اور قتل کرینگے تمہارے بہادرون کو لوٹ لینگے
مال تمہارا اور لونڈی اور غلام بنا دینگے تمہاری عورات اور لڑکونکو اور سکونت اختیار کرینگے تمہارے مکانون اور ملکون مین
اور تمہارے معبد گاہون کو اپنی مسجد بنا دینگے اور اب بادشاہ مقوقس نے حکم کیا ہے محکو لڑائی کا ان عرب سے اور نہ بچگے گا

وہ اپنے خلوت کے گھر سے جبتک کہ دیکھ لیگا وہ امر جو ہوگا تمھارے اور ان عرب کے بیچ مین پس کیا کہتے ہو تم اور کس بات پر
متفق ہی راے تم لوگون کی اُنھون نے کہا کہ اے بادشاہ آیا نہین ہین ہم لوگ غلام اس دولت کے اسواسطے کہ اس دولت نے
اپنا مطیع کرلیا ہی ہمکو اپنی بزرگی کے سبب سے اور نعمتین اسکی ہمپر ہمیشہ ہین اور اب ہم لڑینگے انسے بسبب اپنی محبت کے
اس دولت سے پس شاید کہ مسیح ہماری مدد کرین یا مریم مدد دین ہم سب یک ہی تلوار پر پس شکر ادا کیا بادشاہ نے اُنکی باتون پر
اور خلعت دیے اُن کو اور کہا کہ نکلو تم سب اور نصب کرو اپنے خیمونکو باہر شہر کے اور طول دو لڑائی کو قوم سے تا اینکہ
بلاؤن مین کمک حاکم نوبہ اور بجاہ کے پاس سے پس ان سبھون نے کہا کہ بہتر ہی جو بادشاہ کہتا ہی بعد اسکے نکلے وہ سب لوگ
بادشاہ کے پاس سے اور حکم کیا اپنے غلامون کو خیمونکے نکالنے اور نصب کرنے کا قریب ٹیلہ نواد رصد کے پس ایسا ہی کیا
اُن لوگون نے محمد بن اسحاق الاموی نے بیان کیا ہی کہ اُسی دن کہ باہر نکلے وہ لوگ آئے وہ ایلچی جنکو بھیجا تھا
ارسطولیس نے بجانب حاکم نوبہ اور بجاہ کے بطلب کمک کے اور بیان کیا اُنھون نے کہ واقع ہوئی لڑائی درمیان
حاکم نوبہ اور بجاہ کے اور بھر گئے وہ آپس سے اور کوئی اُن دونون سے ارسطولیس کی کمک کریگا پس غصہ آگیا اسپر بادشاہ کو
اور گھبرا گیا قبطیون نے اپنے خیمون کو گرد خیمون بادشاہ کے پس جب دیکھا مسلمانون نے کہ قبطیون نکل کر خیمے
نصب کیے ہین احتیاط کی اُنھون نے اپنی جانون پر اور آمادہ ہوے واسطے لڑائی دشمن کے اور باری باری نگہبان
مقرر کیے اپنے واسطے بسبب خوف مکر اور بیوفائی قوم کے تا کہ نہ پورا ہو اُنپر کوئی امر کہ جسطرح کہ واقع ہوا تھا پہلے مرتبہ
ناگہان آپڑتے سے پس پہلے جو مقرر ہوا واسطے نگہبانی کے سردار عمرو بن العاص تھے پہلی رات کو بذات خود ساتھ ایک جماعت مسلمانون کے
اور گھومتے رہے وہ گرد لشکر کے آخر رات تک غرض کہ اسی طرح کرتے رہے مسلمان بحالت خوف اور پرہیز کے اور نور چمکتا تھا
اُنکے لشکر پر اور آوازین اُنکی بلند تھین ساتھ تہلیل اور تکبیر اور درود اور پرہیز و نذیر کے رات اور دن باری باری راوی کہتا ہی
کہ یہ تھا حال قبطیون اور مسلمانونکے لشکر کا پھر راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا
ابو عبیدہ عامر بن الجراح کو پس کھول کر پڑھا اُنھون نے اسکو اور مطلع ہوے اُسکے مضمون سے اور اسی وقت آئے
ابو عبیدہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے اباسلیمان کیا راے ہی تمھاری یہ خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا ہی
حکم کیا ہی اُنھون نے مجکو بھیجنے لشکر کثیر کا عمرو بن العاص کے پاس خالدؓ نے کہا کہ جب امیر المومنین حکم کرتے ہین تمکو بھیجنے کمک کا
پس کمک اور مدد کرو تم عمرو بن العاص کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے اباسلیمان جانو تم اس بات کو کہ راہ مصر کی
سخت اور دور اور پیاس لانے والی ہی پس اگر بھیجون مین بڑے لشکر کو تو ڈرتا ہون مین اُنکی ہلاکت کو خالدؓ نے کہا
کہ کتنے لوگون کے بھیجنے کا قصد کیا ہی تمنے ابو عبیدہؓ نے کہا کہ بھیجونگا مین ہزار سوار خالد نے کہا کہ اگر یہی ارادہ
تمھارا ہی پس بھیجو تم چار شخصون کو مسلمانون سے کہ وہ برابر چار ہزار کے ہون ابو عبیدہ نے کہا کہ وہ
کون چار شخص ہین خالد نے کہا کہ ایک اُنمین کا مین ہون اور دوسرے مقداد بن اسود الکندی اور تیسرے عامر بن

یاسر الکندی اور چوتھے مالک بن اشتر النخعی پس جب سنی ابو عبیدہؓ نے خالد سے یہ بات روشن ہوگیا چہرہ اُنکا خوشی سے اور کہا کہ ای اباسلیمان کرو تم جو تمھاری راے ہو کہ بیشک راے تمھاری مبارک ہی پس بلایا اُن لوگونکو خالد نے اور مطلع کیا اُنکو اپنے قصد سے اُن لوگون نے کہا کہ منظور ہی ہمکو بخوشی اور اطاعت واسطے اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خالدؓ نے کہا کہ آمادہ اور مستعد رہو تم لوگ واسطے روانگی کے پس جب گذر گیا دن اور ہوئی رات اور نماز پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے مغرب کی مسلمانون کے ساتھ آئے تینون شخص خالدؓ کے پاس اُس حالت مین کہ درست کیا تھا اُنھون نے سامان اپنا اور ٹھہرے تھے وہ اپنے خیمہ کے دروازے پر پس سوار ہوے خالد اور روانہ ہوے وہ سب بطرف خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور جب خیمے کے قریب پہونچے تو نکلے ابو عبیدہؓ بن الجراح اُنکی طرف اور سلام کرکے رخصت کیا چارون شخصون کو اور ہمراہ کیا اُنکے ایک راہبر کو جو راہ بتاتا تھا اُنکو شونک اور وادی موسیٰ کی پس روانہ ہوے وہ بارادہ مصر کے اور ہمیشہ کوشش کرتے تھے چلنے مین تا اینکہ نزدیک ہوے عقبۂ ایلا کے کہ اُسوقت وہان گھوڑے اور اونٹ زیادہ ایک ہزار اسپ سوار اور شتر سوار سے نظر پڑے پس خالدؓ اور اُنکے رفیقون نے اُنکی طرف جلد جاکر سلام کیا پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے تب خالدؓ نے پوچھا کہ تم کہان سے آتے ہو اور کہان جاؤگے اُنھون نے کہا کہ ہم قبیلۂ ثقیف اور طی اور مرداس سے ہین بھیجا ہی ہمکو امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے بطرف مصر کے ہمراہ رفاعہؓ بن قیس اور بشارؓ بن عوف کے واسطے کمک عمروؓ بن العاص کے پس خوش ہوے خالد اُنکے آنے سے اور شکر ادا کیا اُنکے کامون کا اور وہ لوگ بھی بسبب خالدؓ اور اُنکے رفیقون کے خوش ہوے اور سب ایک ساتھ ہوکر روانہ ہوے اور خالدؓ نے بھی بیان کیا اُنسے کہ جاتے ہین وہ واسطے کمک عمرو بن العاص کے پس بزرگداشت کی عرب نے خالدؓ کی اور مبارک جانا اُنکو اپنی راہ مین راوی نے بسلسلۂ راویونکے نضرؓ بن ثابت سے بیان کیا ہی کہا نضرؓ نے کہ تھا مین ہمراہ اُس گروہ کے جسکو بھیجا تھا امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے ہمراہ رفاعہؓ بن قیس اور بشارؓ بن عوف کے پس ملے ہم خالد اور اُنکے ساتھیون سے قریب عقبۂ ایلا کے اور وہان سے ایک ہی ساتھ بارادہ مصر کے روانہ ہوے پس جب قریب پہونچے ہم مصر کے اور باقی رہا ہمارے اور مصر کے بیچ مین راستہ دو دن کا پس اُسی حالت مین کہ ہم لوگ چلے جاتے تھے ایک رات کو اور رات اندھیری تھی کسی کو مجال نہ تھی کہ اپنی ہتھیلی تک دیکھ سکے اور نہ اپنے ساتھی کو دیکھ سکتا تھا بسبب زیادتی اندھیرے کے کہ دفعۃً سُنی ہمنے ایک آہٹ دور سے پس توقف کیا ہمنے واسطے سننے اُس آہٹ کے نضرؓ بن ثابت کہتے ہین کہ سوار تھا مین اپنی اُونٹنی پر پس اُترا مین اُسکی پشت سے زمین پر اور اُسکو اپنے ساتھی کے حوالے کرکے پیادہ چلا مین بجانب اُس آہٹ کے اور چھپایا مین نے اپنے تئین تا اینکہ نزدیک ہوا مین اُس آہٹ سے تو دیکھتا ہون مین

دیگرہ مسلمانون کا اثنا راہ مین تین ہزار اور ب متفرہ کے جو واسطے کمک ارسطوبس بادشاہ مصر کے جاتے تھے اور مار ڈالنا مسلمانون کا ایک ہزار متفرہ کو ... اور گرفتار کرنا دو ہزار کا اور گردن مارنی اُنکی بسبب نہ قبول کرنے دین اسلام کے اور روانہ ہونا مسلمانون کا بلباس اُنھین ... بجانب مصر

کہ وہ ایک بڑا لشکر ہی گھوڑون اور اونٹونکا پس چھپ کر بیٹھ گیا مین زمین مین اور دریافت کیا مین نے قوم کو
تو وہ لشکر عرب متنصرہ کا تھا زیادہ تین ہزار سوار ہے اور سنتا تھا مین کہ کیا کہتے ہین وہ لوگ تا کہ ثابت ہو جاوے
مجکو کام اُنکا پس نہین چلا مین ساتھ اُنکے مگر تھوڑی دیر تا اینکہ سنا مین نے کہ کہتے تھے وہ یہ کہ ذلیل کرے
اللہ ہمارے دشمنون کو اے قوم کہ پہونچے اور ملے ہم سختی اور کوشش کو جبسے کہ نکلے ہین ہم مدین سے اور نہین
پایا ہمنے کسی کو اپنی راہ مین اب مصر قریب ہی ہے پس اترو تم لوگ تا کہ چندے آرام کرین ہم اور گھوڑے ہمارے
اور دانہ چارہ دیوین اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اسواسطے کہ بیشک ماندے ہو گئے ہین وہ چلنے اور بھوک سے
پس کہا ایک مرد نے اُنمین سے جو سردار قوم کا تھا کہ قسم ہے حق مسیح کی نہین رنج پہونچا یا ہمنے اپنی جانون پر
مگر واسطے آرام اور حصول مال کے بادشاہ ارسطولیس سے لیکن جب قصد کیا تمنے آرام کا پس اترو تم اور سو رہو
رات بھر اور صبح کے وقت کوچ کرو تم پس اتری قوم ایک چشمے پر جسکو غور کہتے تھے اور متوجہ ہوے وہ واسطے
جمع کرنے گھاس وغیرہ کے تا کہ طیار کرین اپنے واسطے کھانے کو اور دانہ چارہ دین گھوڑون کو اور چھوڑ دیا اونٹونکو
واسطے چرنے کے لشکر بن ثابت کہتے ہین کہ جب جانا مین نے اُنکے کام کو اور آگاہ ہوا مین اُنکی خبر سے کہ وہ
عرب متنصرہ ہین قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے تو پھرا مین اطرف اپنے ساتھیون کے اور آگاہ
کیا مین نے خالدؓ کو اُنکے ارادے اور اُس خبر سے جو سنی مین نے اُنکی باتون سے پس بہت خوش ہوے
خالدؓ اور تعریف و شکر اللہ تعالی کا بجالائے راوی نے بیان کیا ہے کہ آئے رفاعہ بن قیس اور بشار
بن عوفؓ خالدؓ بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے سردار ہمارے راے یہ ہے کہ چھوڑ دو تم قوم کو تا اینکہ سو رہین وہ
لوگ اور آرام لیوین واسطے اپنی جانون کے تب جا پڑین ہم اُنپر وقت غفلت کے اور شبخون مارین اُنپر پس نہ
نجات پاویگا اُنمین سے کوئی خالدؓ نے اُنکی راے کو بہتر جانا اور کہا بہتر ہے جو تم کہتے ہو پس اُسی وقت آئے
بشار بن عوف اور رفاعہؓ بن قیس اپنے ساتھیون پاس اور حکم کیا اُنکو درستی سامان اور پہننے ہتھیارون
اور سوار ہونے کا اُن لوگون نے ایسا ہی کیا اور حکم کیا اپنے غلامون کو نگاہبانی اونٹون اور اسباب وغیرہ کا
اور توقف کیا مسلمانون نے ناگہان آپڑنے مین اُنپر بانتظار بجھنے آگ مشرکین اور سو جانے اُنکے اور تاکید کی
بعضون نے بعضون کو اس بات کی کہ ہوشیار رہین وہ اس امر سے کہ نہ نجات پاوے اُنمین کا کوئی تا کہ
پہونچے وہ بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کرے اُسکو مسلمانون کے حال سے پس ہوشیار ہو جاوے وہ
مسلمانون سے راوی کہتا ہے کہ توقف کیا مسلمانون نے اپنے مشورے کے سبب سے تا اینکہ
بجھ گئی آگ قوم کی اور سو رہے وہ لوگ اور موقوف ہو گئی آہٹ اُنکی پس جان گئے مسلمان یہ حال اُنکا
اور پوشیدہ نکل کر چلے اُنکی طرف مثل قطار جانور کے تا اینکہ پہونچے اُنکے مقابلہ مین اور کچھ حس و حرکت

انہین نہ پائی پس اُسی وقت ناگہان اُنپر آکر گھیر لیا اُنکو مسلمانون نے مثل گھیرنے سپیدی کے آنکھ کی سیاہی کو اور رکھا تلوارون کو اُنمین پس جھپٹی قوم اپنے سونے کی جگھونسے اُس حالت مین کہ سستی نیند کی اُنکی آنکھون مین بھری تھی اور حیران ہوگئے تھے دل اُنکے اور عقلین اُنکی دہشت مین پڑی تھین اور نکال لیا تھا اپنی تلوارونکو اور مارتا تھا بعض اُنمین کا بعض کو اندھیری رات مین اور توقف کیا رفاعہ بن قیس اور ابشار بن عوف اور خالدؓ بن الولید نے ساتھ ایک جماعت کے اپنے ساتھیونسے راہ پر پس جو بھاگتا تھا اُنمین سے بارادے جان بچانے کے تو قبضہ کرتے اور گرفتار کر لیتے اور رسّی مین باندھ لیتے تھے اُسکو نضر بن ثابت کہتے ہین کہ برابر کام کرتی تھی تلوار اُنمین تا اینکہ صبح ہوئی اور تھی قوم درمیان مقتولین اور اسیرین کے اور مین نے مقتولونکا شمار کیا تھا تو وہ ایک ہزار تھے اور باقی قیدی قریب دو ہزار کے پس قبضہ کر لیا خالدؓ نے اکابر قوم پر اور مار ڈالا سب قیدیونکو بعد اُسکے متوجہ ہوئے خالد طرف اُن اکابر کے جن پر قبضہ کر لیا تھا اور کہا اُنسے کہ آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے کہ کہان تک تمہارا قصد تھا اُنھون نے کہا کہ ہم قوم عرب متنصرہ سے ہین چچازاد بھائی جبلہ بن الایہم کے خالدؓ نے کہا کہ کہان جانے کا ارادہ رکھتے تھے تم اُنھون نے کہا کہ ہم شام مین تھے پس جب مالک ہوئے تم شہرون کے اور بھگا دیا تمنے ہرقل کو اور وہ مع اپنی اولاد اور خزانے کے قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور جبلہ بن الایہم بھی اپنے بنی عم اور اکابر قوم کے ساتھ بھاگا اور وہ سب براہ دریا کشتیون مین سوار ہو کر روانہ ہوئے جزائر مین تو ارادہ کیا ہمنے سرزمین مین کا تمہارے خوف سے اور وہان پہونچ کر لکھا ہمنے بادشاہ مقوقس حاکم مصر کو تاکہ ہو وین ہم اُسکے لشکر سے اور مدد دیوین اُسکو اُسکے دشمن پر اور اجازت چاہی ہمنے اپنی روانگی کی پاس اُسکے پس انکار کیا اُسنے تب بھیجا ہمنے تحفہ جات اور گھوڑے وغیرہ بجانب اُسکے ولیعہد ارسطولیس کے اور لکھا ہمنے اُسکو دوست رکھتے ہین ہم کہ ہو وین تمہارے ساتھیون اور لشکر سے اور زندگی گذرانین ہم زیر سائے تمہارے پس جب پہونچے اُسکے پاس وہ تحفہ جات مرسلہ ہمارے اور پڑھا اُسنے ہمارے خط کو بھیجا اُسنے خلعت وغیرہ ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو روانگی کا اپنی طرف کو پس روانہ ہوئے تھے ہم بارادۂ مصر کے کہ آپڑے تم لوگ ہمپر اور حکم کیا تمہاری تلوارون نے ہم مین پس سنکے خالدؓ بن ولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ سلہ
من حفر لاخیہ المؤمن بئراً اوقعہ اللہ فیہ قریبا بعد اُسکے عرض کیا اُنپر اسلام کو مگر سبھون نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین اُنکی نضر کہتے ہین کہ لیکر جمع کیا ہم لوگون نے اُنکے گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیارون اور کپڑون وغیرہ کو جو از قسم مال و اثاثہ و توشہ وغیرہ سے تھا اور لے لیا ہمنے اُن خلعتون کو جنکو ارسطولیس نے بھیجا تھا واسطے بڑے سردار اُنکے لشکر کے اور خالدؓ اُن خلعتون کو لیکر رفاعہؓ بن قیس کو دیدیا تب روانہ ہوئے ہم بارادۂ مصر کے اُسی دن قریب وقت عصر کے کہ ناگہان ہمکو سامنے ایک دیر نظر پڑا جو مشہور بہ دیر مرقس تھا اور وہ دیر راہبونکی جہت سے آباد تھا پس قصد کیا ہمنے اُسکا اور اُسکے گرد آکر اُترے ہم پس لوگ وہان کے ہمارے پاس آئے اور کہا کہ تم لوگ عرب سے کون قوم ہو ہمنے کہا کہ تم لوگ ہم اصحاب بادشاہ ہرقل کے

سلہ جو کوئی کھودے کنوان واسطے اپنے مسلمان بھائی کے [illegible]

قوم عرب ساکنان شام سے ہمراہیان جبلہ بن الایہم غسانی سے ہین آتے ہین ہم بارادۂ مدد دہی ارسطولیس
تمھارے حاکم کے اسواسطے کہ بھیجا تھا اُسنے ہمارے پاس قاصد کو ساتھ خلعتون اور اموال کے اور حکم کیا ہمکو آنے کا
اپنے یہان تاکہ مدد دین ہمکو اُسکو ان عرب محمدیون پر تب وہ لوگ بہت خوش ہوئے دعوت کی ہماری اور دیکھا ہمکو اُنکے بڑے
بطرک نے جو شام کے قسوںسے بڑا قس عالم اور دانا اور پہچاننے والا آل غسان کا تھا کیونکہ اسلیے کہ وہ شام کے قسون سے تھا
اور پرورش پائی تھی اُسنے ملک شام مین اور ہرقل بادشاہ نے جدا کردیا تھا کچھ زمین کو ایہم بن جبلہ کیواسطے پس مالک کردیا تھا ایہم نے
اِس قس بولیس بن لوقا کو اس زمین کے خراج لینے پر پس جب فتح کیا مسلمانون نے بعلبک اور حمص کو بھاگا یہ قس بولیس
بجانب طرابلس کے مصر تک اور جب مصر مین پہونچا تو پہونچی خبر اُسکی مقوقس بادشاہ کو پس طلب کیا بادشاہ نے اُسکو اور جب
سامنے آیا وہ حال اُسکا پوچھا بادشاہ نے پس اُسنے سب حال اپنا بیان کیا اور مقوقس بادشاہ نے اُسکو خلعت دیا اور
ٹھہرایا اُسکو کنیسۂ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا پس ٹھہرا وہ وہان اور رہوگیا بجاے بابیوس کے بسبب کثرت علم اور
دانائی کے اور بابیوس مصریون کے نزدیک مثل ہی بطرک کبیر تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب روانہ ہوے مسلمان بجانب
مصر کے بارادے اُسکے مالک ہوجانے اور لڑنے وہان کے بادشاہ سے قبل ماہ رمضان کے پس جب اُترے وہ لوگ
وہان اور ہوا اُنکے کام سے جو ذکر کیا ہے اور آیا مہینا رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ مقوقس اپنے اُس خلع کے
گھر مین جسکو اُسنے اپنے لیے بنایا تھا اور بیٹھا بیٹا اُوسکا تخت بادشاہت پر اسواسطے کہ وہی ولیعہد اُسکا تھا
بعد اُسکے پس محتاج ہوا وہ بجانب اُس شخص کے جو مشورہ دیوے اُسکو پس اُسی وقت بھیجا اُسنے قاصد کو
بطرف دیر مرقش کے اور بلایا وہان کے بطرک کبیر کو جو موسوم بہ بابیوس تھا پس جب آیا وہ سامنے متوجہ ہوا
ارسطولیس اُسکی طرف اور مشورہ چاہا اُس سے اُن کامون مین جو بیان کیا اُس سے اور مشورہ لیا اُن لوگون نے
اُس کنیسۂ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا اور بھیجا اُس قس ملعون بولیس بن لوقا کو بجانب دیر مرقش کے پس ہا وہ وہان
تا اینکہ آئے اور اُترے عرب مسلمان گرد دیر کے نصر بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ جب اُترے ہم دیر مین آیا اور دیکھا
اُسنے ہمکو اور تھا وہ بڑا پہچاننے والا خالد بن الولید کا کہ دیکھا تھا اُسنے اُنکو بہت جگہون مین ملک شام مین اور ہر بیس
حاکم حمص نے بھی بھیجا تھا اُسکو بطور ایلچی کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے جبکہ اُترے تھے مسلمان پہلی مرتبہ قبل اُسکی فتح کے
پس وہ ملعون تمیز کرتا تھا ہمارے چہرون کی اور دیکھتا تھا ہمارے لباس کو اور کہا اُسنے کہ کن عرب سے تملوگ ہو
اور تھا وہ بڑا فصیح زبان عربی مین پس کہا ہمنے کہ تم لوگ عرب تنصرہ شام کے اصحاب ہرقل سے ہین کہ آئے ہین واسطے
کمک تمھارے سردار کے لڑینگے ہم اُسکے دشمنون سے اور بہ تحقیق بھیجا تھا اُسنے اپنے ایلچی کو ہمارے پاس ساتھ
خلعتون اور بخششون کے اور کمک چاہی اُسنے ہمسے پس کہا اُسنے کہ قسم ہے حق مسیح کی نہین ہو تم غسان اور
نہ عرب متنصرہ سے بلکہ تم عرب حجازی ہو اور نہین نکلے ہو تم اپنے شہرون سے مگر اسی مرتبہ اور نہین حاضر تھے

تم ملک شام اور نہ وہان کی لڑائی مین اور کہتا تھا وہ ملعون ہمراہیان رفاعہ بن قیس سے کہ کیونکر شایہ ہو سکتا ہے
لباس تمہارا غسان کے لباس سے حالانکہ تھے غسان ملوک شام کے اور شراکت کی تھی اُنھونے رومیون کی اُنکے لباس مین
اور پہنے اُنھون نے کپڑے اطلس اور ریشم کے اور سوار ہوئے تھے اوپر زین پوش والے گھوڑون پر اور کوتل رکھے سپید رو
گھوڑے اور بلند کرتے تھے اپنے سرون پر صلیبان سونے اور چاندی کی اور بیشک تم عرب محمدی ہو کہ آئے ہو تم ساتھ
اپنے فریب کے تاکہ بلاؤ ذالنیم ارسطولیس بادشاہ پر اور ہلاک ہوجاؤ اُسکے شہرون کے جیسا کہ کیا تمنے ملوک شام کے ساتھ
اور چھین لیا تمنے ملک انکا اُنکے ہاتھون سے اور مار ڈالا تمنے بطارقہ اور ہرقلیہ کو اور مین دیکھتا ہون تمہارے
بیچ مین اُس شخص کو جسنے فتح کیا ملک شام کو اور ہلاک کیا وہان کے لوگون کو اور مار ڈالا بطارقہ اور بہادرون کو
اور بھگا دیا بادشاہون کو اور عنقریب لکھونگا مین بادشاہ کو اور آگاہ کرونگا مین اُسکو تمہارے حال سے تاکہ قبضہ
کر لیگا وہ تمپر عامرؓ بن ہبار نے روایت کی ہے کہ کہا ہمنے اُس سے کہ ہمکو اس حال سے جو تو کہتا ہے کچھ خبر نہین ہے اور
یہ تیرا خیال خام ہے آیا نہین جانا تو نے اس امر کو کہ مسلمانون نے سب کچھ سامان ہمارا جو تو بیان کرتا ہے لوٹ لیا اور
صبح کی ہمنے بعد عزت کے ذلت مین اور بعد تونگری کے فقیری مین اور لکھ بھیجی تھی ہمنے ارسطولیس بادشاہ کو یہ بات
کہ آوین ہم اُسکے پاس اور رہوین ہم اُسکے لشکر سے اور لڑین اُسکے دشمن سے اور بھیجا اُسنے ہمارے پاس
خلعتون کو اور خوش کیا ہمارے دلون کو عامرؓ کہتے ہین کہ ہنسا وہ ملعون میرے کلام سے اور کہا کہ اکثر لوگ غسان
کے زبان روم کو جانتے ہین پس کون شخص تم مین ہے جو کلام کرے میرے ساتھ اُس زبان مین پس کہا ہمنے
کہ ہم لوگ سوائے اپنی زبان کے اور زبان نہین جانتے ہین پس کہا ملعون نے کہ قسم ہے میرے دین کی کہ تم قوم
غسان سے نہین ہو اور اب ٹھیک ہوا کلام میرا تمہارے باب مین اور تم اصحاب محمدؐ سے ہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس کہا ہمنے کہ برا ہو تیرا اگر ہوتے ہم اُن لوگون سے جنکو تو کہتا ہے تو نہ طاقت ہوتی ہمکو اس امر کی کہ ظاہر
ہوتے ہم دن کو بلکہ چھپتے ہم دن کو اور چلتے ہم رات کو ولیکن طلب مغفرت کی کر تو مسیح سے اس بات پر کہ آگی
است کو تو نے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹھہرایا اور یہ بڑا گناہ ہے پھر چھوڑا اُسنے ہمکو اور نہین کلام کیا ہے
پس کہا اُس سے راہبان دیر نے کہ اے باپ ہمارے اگر قوم انہین سے ہوتی جنکا تو نے ذکر کیا تو نہ آتے وہ مصر کو
دن کی روشنی مین اور نہ اُترتے آبادیون مین پس کہا اُسنے کہ قسم ہے اپنے دین کی مجھکو کہ مین بڑا پہچاننے والا اُنکا ہون
اور یہ قوم اصحاب محمد سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس باز رہو تم اُنسے اور نہ کہا لو تم کھانا وغیرہ اُنکے واسطے
اور قریب تر مین بھیجونگا بادشاہ کو خبر اُنکی اور آگاہ کرونگا مین اُسکو اُنکے حال سے تاکہ ہوشیار رہین وہ
لوگ اُنسے عامرؓ بن ہبار نے بیان کیا ہے کہ تھا مہربانی اور کرم اللہ تعالے سے ہمارے ساتھ یہ امر
کہ جب منار راہبون نے بولیس سے یہ حال کہا بعضون نے بعض سے اگرچہ کسی طرح سے پہچان لیا ہے

قس نے اُنکو پس ضرور ہی ہمکو یہ امر کہ صلح کر لیوین ہم اپنے واسطے اُنسے پس ہونگے ہم امن مین اُنکے فریب سے اپنے دیر مین
پس کہا ایک راہب نے اُنمین سے جو بڑا دانا اور عالم اور عاقل تھا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو اچھا کرو گے ولیکن نہین
جانتے ہین ہم یہ امر کہ کسکے واسطے ہو وے دائرہ لڑائی کا اور فریقین سے کون شخص فتح پاوے ہمارے سردار کے واسطے
تو ڈرتے ہین ہم اُس قس لعین سے اُس امر کو کہ آگاہ کر دیگا بادشاہ کو ہمارے حال سے پس مار ڈالیگا وہ ہمکو اور
یہ ملعون ہمارے غیر مذہب پر ہی اور ہر روز کفر کرتا ہی ہمارے ساتھ اسواسطے کہ وہ نسطوری ہی اور ہم یعاقبہ ہین
پس اگر قصد کیا ہی تمنے اس قوم سے مصالحہ کرنے کا اور چاہتے ہو اپنے لیے اُنسے امان کو پس قید کر لو تم اُس ملعون کو
اور سپرد کر دو تم اُسکو مسلمانون کے کرین وہ اُسکے ساتھ جو وہ چاہین اور مصالحہ کرو تم قوم سے پس اگر ہو گی فتح
اُنکے واسطے تو یہی مطلب تمھارا ہی اور اگر ہو گی فتح واسطے ہمارے سردار کے پس بچ جاوینگے ہم اُس سے اور بادشاہ
ہمارا حال نہ جانیگا پس اچھی جانی اُن لوگون نے راے راہب کی اور اتفاق کیا قس کے قید کر لینے پر اُس حال میں
کہ وہ نہین جانتا تھا پھر متوجہ ہوے وہ لوگ اُسکی طرف اور پکڑ لیا اُسکو اور مشکین باندھین اُسکی اور آئے
مسلمانون کے پاس اور کہا کہ قسم ہی تمکو اُسکی جسکے تم معتقد ہو اور جسکی طرف تم اشارہ کرتے ہو آیا تم اصحاب محمد ہی ہو
یا نہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس بہ تحقیق ہمنے قبضہ کر لیا ہی قس پر اور ہم چاہتے ہین کہ سپرد کرین اُسکو تمھارے
اور صلح کرین ہم تمسے اور لے لیوین ہم اپنے لیے تمسے عہد اور امان کو اسواسطے کہ ہم ایسی قوم ہین جو نہین جانتے ہین
لڑائی کو اور نہین پیدا کیے گئے ہم واسطے لڑائی کے پس کہا مالک بن اشتر نخعی نے کہ جب ارادہ کیا تمنے ہماری صلح کا
پس نہین ہین ہم اُن لوگون سے جو چھپا دین اپنے حال کو تمسے اور نہین پسند کرتے ہین ہم جھوٹ بولنے کو کہ ہمارے نزدیک
جھوٹ بہت بُری چیز ہی خصوصاً اسلام نے باز رکھا ہی ہمکو اُسکے استعمال اور تبعیت سے اگر ہو وے تلوار کسی ایک کے
سر پر ہم لوگون سے اور سوال کیا جاوے وہ اپنے دین سے تو اُس حالت مین مباح ہی اور ہم لوگ اصحاب محمد رسول اللہ ہین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمھارے واسطے امان ہی امان اللہ اور اُسکے رسول کی پس جب سُنی راہبون نے مالک اشتر نخعی سے
یہ بات اُترے وہ اور معمول دیا اُنھون نے دروازہ دیر کا اور نکالا بولیس قس کو اور سپرد کیا اُسکو مسلمانون کے
پس کہا خالد نے اُس سے کہ اے دشمن خدا ارادہ کیا تھا تو نے ہمارے ساتھ ایک کام کا اور چاہا اللہ غالب و بزرگ نے
سواے اُسکے پھر عرض کیا اُسپر اسلام کو پس انکار کیا اُسنے اور کہا کہ بھاگا مین شام سے مصر مین پھر ڈال دیا مجھکو مسیح نے
تمھارے ہاتھون مین نہین شک کرتا ہون مین اس بات مین کہ مسیح مسلم ہین اور مین کافر ہون تمھارے دین کے ساتھ
پس مار دی خالد رضہ نے گردن اُسکی عامر رضہ ہمارا نے بیان کیا ہی کہ لے آئے راہب لوگ کھانا اور دانہ چارہ اپنے دیر سے
پس کھایا ہمنے اور کھلایا اپنے گھوڑون کو اور ٹھہرے ہم وہان رات بھر پس کہا اُس راہب کبیر نے جسنے مشورہ دیا تھا
راہبون کو قید کرنے بولیس کا خالد بن الولید سے کہ اے سردار جانتا اور دیکھتا ہون مین تم مین شجاعت کو تم کون ہو

اصحاب محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اُنھون نے کہا کہ مین خالد رض بن الولید المخزومی ہون پس کہا راہب نے کہ قسم ہے
اپنے دین کی کہ تم وہی ہو جسنے فتح کیا شام کو اور ذلیل کیا بادشاہون اور لبطارقہ کو اور تعریف اور صفت تمھاری
میرے نزدیک موجود ہے پھر گیا وہ اپنے دیر مین اور غائب رہا تھوڑی دیر اور پھر آیا تو ساتھ اسکے ایک جزدان تھا
پس کھولا اُسکو اور نکالی اُسمین سے ایک بڑی کتاب تو درمیان اوراق کتاب کے صفت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
اور صورت اُنکی اور لباس اُنکا اور صورت ابو عبیدہ اور صورت خالد رض کی اور تلوار برہنہ اُنکے ہاتھ مین تھی پھر کہا
اُسنے خالد رض سے کہ اے سردار ہمیشہ امیدوار رہا مین تم لوگون کا اور سُنتا تھا مین خبرین تمھاری تا اینکہ داخل ہوے تم ملک
شام مین اور فتح کیا تمنے شام کے بعض شہرون کو اُس حال مین کہ تم سردار تھے پس جب معزول کیا تمکو عمر بن الخطاب نے
رضی اللہ عنہ اور حاکم کیا سواے تمھارے دوسرے کو متعجب ہوا مین اس حال سے اور حال تمھارا ہمارے نزدیک اسطرح پر لکھا ہے کہ
کہ فتح کرنے والے شہرون کے تم ہی ہو پس کیا سبب تھا اسکا خالد رض نے کہا کہ اے راہب جان تو اس امر کو کہ عمر رض بن الخطاب امام اور خلیفہ مین
اور جب جس کام کا حکم وہ ہمکو کرتے ہین تو ہم بجا لاتے ہین اسکو اور حکم اُنکا اطاعت کیا گیا ہے ہم لوگون مین پس ہرگز نہین پھرتے ہین
ہم اُنسے اور اسی بات کا حکم کیا ہے ہمکو اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جس جگہ کہ فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا
اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم پس اطاعت اُنکی ہمپر فرض ہے اور وہ حکم کرتے ہین ساتھ عدل اور اچھے کامون کے
اور منع کرتے ہین بُرے کامون سے اور وہی مالک ہین بلاد مفتوحہ اور اُس چیز کے جو کہ بنا کیا ہمنے اُنکے واسطے مالون سے
اور ہمیشہ حکم اُنکا تعریف کیا گیا ہے اور ہمیشہ وہ طریقہ بے خواہشی دنیا پر ہین بحالت انکسار اور خاکنشینی اور لباس اُنکا
گدڑی ہے اور پیدل چلتے پھرتے ہین بازارون مین بسبب عاجزی کے واسطے اللہ تعالی کے لباس اُنکا تقوی ہے
اور بچھونا اُنکی ذکر خدا ہے اور شعار اُنکا عدل ہے رعیت کے حق مین مہربانی کرتے ہین وہ یتیم پر اور نرمی کرتے ہین بیوہ عورتون
اور مسکینون پر اور اعانت کرتے ہین مسافرون کی سخت ہین وہ اللہ کے دین مین اور درشت ہین اُس شخص پر جسنے
کفر کیا ساتھ اللہ تعالی کے قائم کرنے والے احکام اللہ کے ہین نہین شرم کرتے ہین وہ امر حق سے اور نہین چین پاتی
کرنے ہین خلق مین راہب نے کہا کہ آیا یہی ہیبت اُنکی تمھارے نبی کے زمانے مین بھی تھی خالد رض نے کہا ہان تھی اُنہی
مین سے سعد بن ابی وقاص کو کہتے تھے وہ کہ اجازت حضوری طلب کی ایک دن عمر رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور اُسوقت آپکی حضوری مین قریش کی عورتین تھین جو کلام اور شکایت کرتی تھین آپ سے اپنے حال کی ساتھ
آواز بلند کے پس جب اذن دیا آپ نے عمر کو حضوری کا دوڑین وہ عورتین واسطے پردے کے پس ہنسے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پس کہا عمر رض نے بطور دعا کے ہنستا رکھے اللہ تعالے آپکے دندان مبارک کو اے رسول اللہ کس
آپ نے ارشاد کیا کہ اے عمر رض تعجب کیا تمنے ان عورتون سے جو بیٹھی ہوئی تھین گئین واسطے پردے کے تمھارے خوف سے عمر رض نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ زیادہ مستحق ہین اس بات کے کہ ڈرین وہ آپ سے پھر کہا اُنسے تو کہ عمر رض نے کہ اے دشمنان اپنی جانون کی

ڈرتی ہو تم مجھسے اور نہیں ڈرتی ہو تم اللہ کے رسول سے انھون سنے کہا ہان تم بہت درشت اور سخت ہو پس فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ قسم ہی مجکو اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی اے عمرؓ نہ ملیگا تمکو شیطان کسی دن
چلتا ہوا راہ مین مگر یہ کہ چلا جاویگا وہ دوسری راہ کو راوی کہتا ہی کہ جب سُنی راہب نے یہ بات کہا اُسنے کہ حرمت
اور برکت اور رسالت تمھاری نبی کی پھر آئی تمھارے امام اور تم لوگون پر پس کہا خالدؓ نے کہ کس چیز نے باز رکھا ہی
تجکو داخل ہونے سے ہمارے دین مین اُسنے کہا کہ جب چاہیگا پروردگار آسمانون اور زمین کا خالدؓ نے کہا کہ چاہتا ہون مین
تجھسے یہ امر کہ نکال دے تو ہمکو صلیبان اپنے دیر کی اور زنار بھی پس نکال لایا وہ صلیب تدیح کو کہ وہ بڑی صلیب چاندی کی تھی
اور اور صلیبان بھی چھوٹی چھوٹی اور زنار بھی پس خالدؓ نے اُنکو لیکر رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کے سپرد کیا پس لیا
مسلمانون نے اُنکو اور آراستہ ہوے وہ ساتھ لباس عرب متنصرہ کے جنکو راستے مین مار ڈالا تھا اور سو گئے رات بھر
دیر مین پس جب صبح ہوئی کوچ کیا خالدؓ نے مع ساتھیون کے بعد ازین کہ ٹھہرایا دیر مین دس آدمیون کو واسطے دیر کے
تاکہ نہ نکلے انمین سے کوئی اور جا کر آگاہ کرے بادشاہ کو اُنکے حال سے اور کوچ کیا خالدؓ نے دیر سے مع اپنے ہمراہیون کے
بلباس متنصرہ کے اور مضبوط کر لیا زنارون کو اپنی اپنی کمر مین اور بلند کیا صلیبانون کو اپنے سرون پر اور روانہ ہوے
بارادہ مصر کے اور اُنکے اور مصر کے بیچ مین ہی دن تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ متوجہ ہوے خالدؓ بن الولید نصر بن ثابت
کی طرف اور کہا اُنسے کہ اے نصر جاؤ تم بادشاہ کے پاس اور خوشخبری دو اُسکو ہمارے آنیکی اور کہو اُس سے کہ عرب متنصرہ آئے ہین
تیری مدد ہی کے واسطے پس جلد گئے نصر بن ثابت تا اینکہ قریب ہوے وہ قبطیون کے لشکر سے نصر کہتے ہین کہ جب
قریب اور سامنے ہوا مین لشکر قبط کے دوڑے لوگ میری طرف اور کہا کہ تم کون ہو مین نے کہا کہ مین ایلچی عرب متنصرہ کا ہون
آیا ہون خوشخبری دینے بادشاہ کو لگ بھگ عرب متنصرہ کے اُسکے پاس راوی نے بیان کیا ہی کہ لیا لوگون نے نصر کو اور لیگئے اُنکو
ارسطولیس کے سامنے اور اجازت چاہی اُس سے پس اذن دیا اُسنے اور جب داخل ہوے نصرؓ بادشاہ کے پاس کہا اُنکو حجابون نے
واسطے اس بات کے کہ تعظیم کرین وہ مجلس بادشاہ کی سجدہ کرنے سے نصرؓ کہتے ہین کہ قسم ہی اللہ کی نہین التفات کیا مین نے
بجانب اُنکی آوازون کے اور ارادہ کیا مین نے یہ کہ سجدہ نہ کرون لیکن ڈرا مین اس امر سے کہ نفرت کرینگے دل قوم کے مجھسے
اور نہ پورا ہوگا ارادہ ہمارا اور یہ بات اُن لوگون کو ٹھیک معلوم ہو چکی تھی کہ جو شخص ہوگا اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے وہ سجدہ نکریگا کسی بادشاہ روے زمین کو جو کفر کرتا ہی ساتھ اللہ کے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ نیت کرتا ہون مین
واسطے اللہ کے اور سجدہ کرتا ہون رب العالمین کے واسطے اور سنا تھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے
آپ انما الاعمال بالنیات ۔ ولکل امرء مانوی پس سجدہ کیا مین نے پروردگار عالم کا اور جب اُٹھایا مین نے اپنے سر کو سجدے
سے کہا مجھسے بادشاہ کے وزیر نے کہ اے برادر عربی پہونچ گئے ساتھی تمھارے مین نے کہا ہان اب وہ قریب جبل مقطم کے ہین
راوی کہتا ہی کہ جب سُنی وزیر نے یہ بات حکم کیا اُسنے حجابون اور اکابر دولت کو نکلنے کا واسطے ملاقات عرب کے پس سوار ہوے

قبطی ساتھ آراستگی کے اور کوتل رکھا غلامون نے گھوڑون کو آگے سامنے ساتھ بڑی زینت کے اور زریح اور پوشون جڑاؤ ساتھ نگینون جواہرات اور لگامون طلائی ہوئی ساتھ سونے اور روپے بند بنے ہوئے ساتھ موتیون کے اور سوار ہوا انکے ساتھ ارسلاوس قبطی سردار لشکر کا اور خلعت دیا بادشاہ نے نعمؓ بن ثابت کو جبکہ آئے تھے وہ ساتھ خوشخبری کے اور روانہ ہوئی قوم واسطے ملاقات عرب کے درانحالیکہ گمان کرتے تھے کہ وہ عرب متنصرہ ہین اور نہین جانتے تھے معاملہ تقدیر کو یہ تو حال نعمؓ بن ثابت اور نکلنے قبطیون کا واسطے ملاقات عرب کے تھا لیکن حال خالد بن الولید کا پس روانہ ہوئے وہ تا اینکہ پہونچے جبل مقطم تک ابن اسحاقؓ نے بسلسلہ راویون کے نعیمؓ بن مرہ سے روایت کی ہے کہا نعیم نے کہ تھا مین منجملہ اُن لوگون کے جنکو عمر بن الخطاب نے بھیجا تھا اہل وادی القری اور وادی نخلہ سے اور خالدؓ بن الولید دوست رکھتے تھے مجکو اسواسطے کہ میرے باپ شریک تھے عائشؓ وائل السہمی کے اور سفر کیا تھا انکے واسطے مالون کے بصریٰ کی بازار تک پس جب جانا خالد بن الولید نے اس بات کو کہ قبطی اصحاب بادشاہ ارسلاوس کے انکے استقبال کے واسطے نکلے ہین ڈرے وہ اس امر پر کہ تشویش مین پڑینگے دل مسلمانون کے اس حال سے جبکہ دیکھینگے مسلمان انکی طرف اور ڈرے عمرو بن العاص پر بھی اس بات سے کہ سستی مین پڑینگے وہ پس آئے میرے پاس اور کہا مجھسے کہ اے ابن مرہ مین چاہتا ہون تمسے ایک بات کہنا ہین سمجھو تو تم اسکو مجھسے مین نے کہا کہ اے آیا سلیمان وہ کیا بات ہے انھون نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ عمرو بن العاص اور ساتھی انکے جب دیکھینگے ہمکو کہ آئے ہین ہم ساتھ لباس متنصرہ کے اور صلیبان ہمارے سرون پر ہین اور قبطی لوگ سوار ہوئے ہین ہمارے استقبال کے واسطے تو تشویش مین پڑینگے دل انکے ہمارے حال سے ولیکن مین چاہتا ہون تمسے اس امر کو کہ اترو تم اپنے گھوڑے سے اور سپرد کرو تم اسکو اپنے غلام کے اور چھپے ہو تم اس پتھر کی آڑ مین پس جب دور چلے جاوین ہم لوگ تمسے اور تنہا رہو تم نکلو اور قصد کرو لشکر مسلمانون کا اور جاؤ تم عمروؓ بن العاص کے پاس اور بیان کرو اُنسے حال ہمارا کہ قصد کیا ہے ہمنے فریب اور مکر کا ساتھ قوم کے تاکہ مطمئن ہو جاوے دل انکا اور یاران انکے رہین وہ اپنے کام مین اسواسطے کہ وہ سوائے تمھارے اور کسی سے مطمئن نہونگے کیونکہ پہچانتے ہین وہ تمکو اور کہو تم میری طرف سے انکو سلام اور یہ بات کہ باسان رہین وہ اور لشکر انکا اپنے کام مین پس جب سنین وہ تکبیر ہماری قبطیون کے لشکر مین بلند کرین وہ اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرین وہ قوم پر پس کہا مین نے خالدؓ سے کہ بخوشی منظور ہے مجکو پھر اترا مین اپنے گھوڑے سے اور سپرد کیا مین نے اپنے غلام وارم کے اور چلا مین طرف پہاڑ کے اور چھپ رہا مین پیچھے ایک بڑے پتھر کے اور چلے خالدؓ بن الولید مع اپنے ساتھیون کے درانحالیکہ آراستہ تھے وہ ساتھ لباس عرب متنصرہ اور اُن خلعتون کے جنکو بادشاہ نے متنصرہ کے واسطے بھیجا تھا اور پہنین رفاعہؓ بن قیس اور بشارؓ بن عوف نے وہ دونون خلعتین جو بادشاہ نے بطریق پیشوائی کے بھیجا تھا اور بلند کیا صلیبانون کو اپنے سرون پر اور کھولدیا نشان متنصرہ کے اور بلند کیا صلیبان سونے اور چاندی کی جو دیر رہبان سے لیا تھا اور بدل دیا خالدؓ نے بھی اپنے لباس کو اور اسی طرح

مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی نے بھی تبدیل لباس کیا تھا پس اُسی حال مین کہ وہ چلے جاتے تھے کہ سامنے ہوا اُنکے
لشکر قبطیون کا اور سردار لشکر کا ارسلاوس اور حجاب بادشاہ کے پس متوجہ ہوے رفاعہ بن قیس و بشار بن عوف اپنے
ساتھیون کی طرف اور کہا اُنسے کہ پیدل ہوجاؤ اور جھکو تم سامنے اُنکے کہ نہین ہی اس امر سے تیر پیروی اور بدی عاقبت کی
او قسم کھاؤ مسیح او سیدہ کی اور نہ غلطی کرے کوئی تم مین کا کہ یاد کرے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس
آگاہ ہوجاوین قوم ہمارے حال سے اور کرلو تم اپنی ہمتون کو اپنی آنکھون کے آگے اور بھروسا کرو تم اللہ تعالی پر اپنے کامون مین پس
ویسا ہی کیا قوم مسلمانون نے جو حکم کیا اُنکے سردارون نے اور پیدل ہوے اور جھکے وہ واسطے تعظیم حجاب و سردار لشکر ارسلاوس کے اور
دعا مین و مین اُنکو پس متوجہ ہوے حجاب اُنکی طرف اور بزرگداشت کی اُنکی اور حکم کیا اُنکو سوار ہونے کا پس سوار ہوکر روانہ ہوے
وہ تا آنکہ پہونچے سراپردے تک اور حکم کیا اُنکو حجاب نے اُترنے کا پس اُترے وہ اپنے گھوڑون سے اور ٹھہرے سراپردے کے دروازے پر
اور اجازت طلب کی بادشاہ سے پس اذن دیا اُسنے آنے سرداران لشکر اور اکابر کا پس داخل ہوے رفاعہ بن قیس و بشار بن عوف اور
نہین داخل ہوا کوئی سوا اُنکے اور ٹھہرے خالد اور مقداد اور عمار اور مالک اور باقی عرب ہمراہی رفاعہ اور بشار کے دروازے پر پس جب
داخل ہوے رفاعہ ابن قیس و بشار بن عوف سراپردے مین مبارکباد دی اور جھکے وہ واسطے تعظیم کے سامنے بادشاہ کے پس متوجہ ہوا بادشاہ
اُنکی طرف اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے بتحقیق جان لیا تمنے محبت ہماری اپنے ساتھ اور قرب ہمارا اپنے واسطے اور بلایا ہمنے تمکو اسلیے
کہ رہو تم ساتھ ہمارے اور لڑو ہمارے دشمنون سے اور رہو مین ہم تم ایک ہی ساتھ ان عرب محمدیون پر پس اگر تم خیرخواہی کروگے
ہماری اور لڑوگے ہمارے دشمنون سے اور حمایت کروگے ہماری دولت کی تو ہونگے ہم موافق تمھارے حکم کے اور تقسیم کردینگے تمکو ملک
لینا اور مالک کردینگے ہم تمکو اپنی نعمتون کا رفاعہ نے کہا کہ بشارت ہو تجکو اے بادشاہ قریب دیکھیگا تو وہ چیز جو خوش کریگی تجکو اور خرچ کرینگے ہم
تیرے سامنے اپنی کوشش کو اپنے دشمن کی لڑائی مین پس شکریہ ادا کیا اُنکا بادشاہ نے اور بہت اچھی دو خلعتین دین رفاعہ بن
قیس اور بشار بن عوف کو اور پہنا اُنھون نے اُن دونون خلعتون کو اُن خلعتون پر جو پہلے سے پہنے تھے کہ اُنھین کو پہنکر وہ
بادشاہ کے سامنے گئے تھے پس اسی وجہ سے مطمئن ہوگیا تھا دل بادشاہ کا کہ اُسی نے وہ خلعتین اُنکے واسطے بھیجی تھین اور
اس سبب سے یقین کیا کہ وہ عرب متنصرہ ہین راوی نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب آگئے خالد بن الولید اور
اور مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اور وہ لشکر جسکو امیرالمومنین عمر
بن الخطاب نے اہل وادی القری اور طائف اور وادی نخلہ سے بھیجا تھا اور ہوا معاملہ اُنکا اسطرح پر جیسا کہ بیان
کیا تھا ہمنے اور متوجہ ہوے وہ بجانب لشکر بادشاہ ارسطولیس کے اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف خلعتین
پہنے تھے اور نشان اور صلبان اُنکے سرون پر تھے پس دیکھتے تھے مسلمان لشکر عمرو بن العاص کے اُنکی طرف اور
تعجب کرتے تھے اُنکے حال سے پس کہا معاذ بن جبل نے عمرو بن العاص سے کہ قسم ہی خدا کی اے عمرو یہ لوگ عرب متنصرہ
نہین ہین اور میرا جی نہین مانتا ہی اس بات کو اور بیشک وہ ہمارے ساتھیون سے ہین اور مین نے

ایک ایک کو انمین سے دیکھا پس دیکھا مین نے انمین لباس اوی نخلہ او طائف اور وادی القری کے کہ شرحبیل بن حسنہ نے کہا
کہ مین اس سے زیادہ تر تعجب کی بات تمسے کہتا ہون کہ مین نے ان سبمون کے بیچ مین خالد ابن الولید کو دیکھا ہی اور ظاہر ہوا
مجکو عمامہ اور وہ کپڑے انکے جو پہنکر مجلس مین داخل ہوے تھے یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ مین نے قسم ہی خدا کی
مالک اشتر نخعی کو دیکھا ہی اور پہچانا مین نے انکو بسبب انکی درازی قد اور رکاب کے اور گھوڑے کی زین تک
پہنچ کے ہین عمرو بن العاص نے کہا کہ قریب تر تمکو حال معلوم ہوجاویگا اگر چاہا اللہ تعالی نے راوی کہتا ہی کہ گذر گیا دن
اور آئی رات ساتھہ تاریکی کے کہ اسی وقت آئے نعیم بن مرہ پہاڑ کی طرف سے بارادہ لشکر مسلمانون کے اور اس رات مین سعید
بن زید بن نفیل واسطے نگہبانی کے مقرر تھے پس جب دیکھا انھون نے بکا بند ذات نعیم بن مرہ کے کہ آتے ہین وہ انکے لشکر کی طرف
جلد متوجہ ہوے مسلمان انکی طرف اور کہا کہ تم کون ہو مختصر کہو حال اپنا پس کہا انھون نے کہ مین نعیم بن مرہ ہون پھر سلام کیا
نعیم نے مسلمانون کو پس جب پہچانا مسلمانون نے انکو مرحبا کہی انکو اور پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو پس آگاہ کیا نعیم نے
انکو سرگذشت سے پس لیگئے مسلمان انکو عمرو بن العاص کے پاس نعیم کہتے ہین کہ جب پہونچا مین عمرو بن العاص کے
خیمے مین سلام کیا مین نے انکو پس جواب سلام کا دیا انھون نے مجکو اور کہا کہ کون شخص ہی تو مین نے کہا کہ مین نعیم ہون
انھون نے کہا کہ مرحبا ای نعیم تمھارے پیچھے کیا حال ہی آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے ای بیٹے میرے بھائی کے بیٹھ جاؤ تم
پس بیٹھ گیا مین انکے سامنے اور سب حال اول سے آخر تک بیان کیا مین نے انسے پس بہت خوش ہوے وہ اور
بشارت حاصل کی ساتھہ مدد اور غلبے کے اور سجدہ شکر اللہ تعالی کا بجا لائے اور اسی وقت بلایا انھون نے معاذ ابن
جبل اور شرحبیل بن حسنہ کو پس جب آئے وہ لوگ اور بیٹھے سامنے انکے متوجہ ہوے عمرو بن العاص انکی طرف اور کہا کہ
ای اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نعیم بن مرہ خبر لیکر میرے پاس آئے ہین اور ایسا ایسا کچھ مجھسے بیان کرتے ہین
پھر کہا نعیم سے کہ ای بیٹے میرے بھائی کے بیان کرو تم ان لوگون سے وہ چیز جو بیان کی تمنے مجھسے پس نعیم نے ابتدا سے
انتہا تک انسے بیان کیا پس بہت خوش ہوے وہ لوگ اور کہا کہ ہم اللہ غالب اور بزرگ سے امید اس بات کی رکھتے ہین
کہ یہ معاملہ سبب ہووے ہمارے غلبے کا ہمارے دشمنون پر پھر نعیم نے عمرو بن العاص سے کہا کہ ای سردار سوار ہو تم
اور حکم کرو سواران مسلمین اور لشکر کو سوار ہونے کا اور آمادہ اور باسامان رہو تم اپنے کام مین پس جب سنو تم
تکبیر کو قبطیون کے لشکر سے کہ بلند ہوئی ہی تو بلند کرو تم بھی اپنی آوازون کو ساتھہ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرو تم دشمن
لشکر پر ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ اللہ تعالی کو اپنی خلق کے کام مین نگرانی انجام کار کی ہی اور معاملہ اسکا
یون ہی کہ جب رات ہوئی تو جمع کیا ارسطولیس نے اصحاب اور سردارون کو اور کہا انسے کہ تنگی مین پڑا ہی سینہ میرا ان
عرب کے سبب اور انکے قیام سے ہمارے یہان اور نرخ غلے کا ہمارے یہان گران ہوگیا ہی کہ حاکم ہوگئے ہین
وہ لوگ دیہاتون اور زمین والون پر اور باز رکھا ہی انھون نے اور شہروالون کو اس امر سے کہ پہونچا دین

وہ ہمارے پاس کسی چیز کو پیداوار شہرون سے اور آنکے گروہ کبھی جاتے ہین ریف اور صعید تک اِس جانب سے اور اہل نوبۃ اور
بجاوۃ کسی نے بھی ہماری کمک نہین کی اور آنکے آپسمین فساد اور جھگڑا اٹھ گیا ہی سو میری راے تو یہ ہی کہ شروع کرون مین
لڑائی کو ان عرب سے اور مدد اور غلبہ دیوین مسیح جسکو چاہین پس کہا حجاب اور سردارون نے کہ ای بادشاہ کر توجہ
چاہتا ہی کہ ہم لوگ کسی امر مین تیرے سے خلاف نکرینگے پس کہا ارسطولیس نے کہ نکلو اور چلو تم لوگ اسی وقت اور آگاہ کردو
لشکر کو کہ کل لڑائی ہوگی اور حکم دو اُنکو کہ پہنین وہ لباس حرب کا اور آمادہ ہوان واسطے لڑائی کے اور آفتاب
نہ نکلنے پاوے کہ وہ لوگ پہاڑ پر پہونچ جاوین کہ شاید دفعتہً درآوین ہم عرب پر بوقت غفلت کے پس نکلے حجاب بموجب حکم
بادشاہ کے اور نہ تھی بادشاہ کو آگہی اُس معاملے سے جو پورا ہو چکا تھا قصر شمع مین اور تھی اچھی تدبیر اللہ تعالی کی اپنے
مسلمان بندون کے واسطے یہ کہ مقوقس کا ایک حقیقی بھائی تھا جسکا نام ارجانوس تھا اور مقوقس اُسکو بہت دوست
رکھتا تھا اور کوئی کام بدون اُسکے مشورے کے نہین کرتا تھا اور دونون ساتھی سوار ہوتے تھے اور ساتھی اُترتے تھے
اور نہین جدا ہوتے تھے آپس سے بسبب محبت ایک کی دوسرے سے موافق اپنی عادت کے اور مقوقس داخل ہو چکا تھا اپنے
خلوت کے گھر مین رمضان کے مہینے مین جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین اور بھائی اُسکا نکلنے کی راہ دیکھتا تھا جس وقت کہ تمام
تمام ہوا مہینا پس جب پورا ہو گیا مہینا رمضان معظم کا اور مقوقس بادشاہ نہ نکلا تو سخت گذرا اُسپر یہ حال اور برا جانا اُسکے معاملے
کو اور آیا وہ اپنے بھائی کے خلوت خانے کی طرف در اُسکا لیکر پوچھتا تھا اُن لوگون کو جو اُسکی خدمت مین مقرر تھے پس دیکھا
اُنمین سے کسی کو تاکہ پوچھے حال اپنے بھائی کا اور یہ کہ کیا سبب اُسکے دیر کرنے کا نکلنے سے پس نہ پایا اُنمین سے کسی کو
اور شک کی کام مین اور آیا بجانب ارسطولیس بیٹے اور ولی عہد اپنے بھائی کے پس پایا اُسکو بیٹھا ہوا تخت پر اور
حکم اُسکا جاری تھا ملک مین پس نہایت برا جانا اُسکے معاملے کو اور متوجہ ہوا ارسطولیس کی طرف اور پوچھا اصل سے
حال اُسکے باپ کے اور سبب اُسکے دیر کرنے کا پس کہا ارسطولیس نے کہ بادشاہ نے اپنے طالع کو مقابلہ ان عرب کے ضعیف دیکھا
اور حکم کیا مجھکو ٹھہرنے کا اپنی جگہ پر اور بندوبست کرنے معاملے کا اُسکے اور عرب کے بیچ مین مصالحہ کریون مین اُنسے
یا لڑون مین اُنسے پس جب سُنی ارجانوس نے یہ بات ارسطولیس سے چپ ہو رہا اور کچھ جواب اُسکو نہین دیا اور چھپایا معاملے
کو اپنے دل مین اور جان گیا اِس امر کو کہ ارسطولیس نے اپنے باپ کو مار ڈالا ہی راوی کہتا ہی کہ ارجانوس بھائی
مقوقس کا بھی اعتقاد رکھتا تھا نبوت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جانتا تھا کہ دعوت آپکی پھیلیگی زمین
مشرق اور مغرب تک اور سب بادشاہ لوگ سست ہو جاینگے آنکے صحابہ کے زمانے مین اور وہ لوگ غالب ہو جاینگے شہرون پر پس
نکلا وہ اپنے بھتیجے ارسطولیس کے پاس سے اور نہین ظاہر کیا اُسنے کسی سے وہ امر جو اُسکے دل مین تھا اور ارسطولیس نے
ارادہ لڑائی کا عرب سے کل کے روز پر رکھا تھا پس نکلا ارجانوس اُسکے پاس سے رات کے وقت اور گیا قصر شمع مین
اور دیکھا کیا اُسنے اُن لوگون کو جنکو اُسکے بھتیجے نے اکابر دولت سے اُسمین چھوڑا تھا اور اُن لوگون کو جنپر اُسکو اعتماد تھا اپنے کام

اور اپنی حفاظت مین ہین جب داخل ہوا ارجانوس اُنکے پاس کہا اُسنے اُنسے کہ جانو تم لوگ اس امر کو کہ عقل سبب پائداری
بنی آدم کی ہی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے خاص کیا بنی آدم کو ساتھ عقل کے سوائے اپنے اور سب مخلوقات کے اور
مقوقس کو اُسکے بیٹے نے ضرور مار ڈالا ہی بسبب خواہش دنیا کے اور تھا مقوقس مہربان تم لوگون پر اور مطیع تھا تمھارا
اور جانو تم اس امر کو کہ یہ عرب ہین کہ پیش آنے والا اُنکا وہ تھا جسکا ملک تمھارے ملک سے بڑا تھا اور لشکر اُسکا تمھارے لشکر سے
زیادہ تھا پس ٹھہر سکے وہ لوگ عرب کے سامنے اور نہین ہی زمانہ جاتے رہنے اور سست ہوجانے تمھاری دولت کا مگر
اسقدر کہ پھر پین اور مقابل ہون دونون لشکر پس اگر فتح پاوینگے تیر عرب تو مار ڈالینگے وہ تمکو اور لوٹ لینگے وہ تمھارے
مال کو اور لونڈی غلام بناوینگے تمھارے عورات اور لڑکون کو اور رہینگے تمھارے گھرون مین جسطرح کہ کیا انھون نے
تمھارے غیر کے ساتھ اُن لوگون نے کہا کہ ای سردار کیا رائے ہی اس معاملہ مین اُسنے کہا کہ رائے یہ ہی کہ ہوشیار ہوجاؤ تم
اپنی جانون پر اور بند کرلو تم دروازہ اپنے قصر کا اور نہ آنے دو اُسمین کسی کو بادشاہ کے لشکر سے اور نہ اُسکو اسواسطے
کہ اُسکو قوت تمھاری لڑائی کی نہوگی اس حال مین کہ عرب اُسکے پیچھے ہونگے اور وہ عبور کریگا بجانب غربی کے اور چلا جاویگا اسکندریہ
کو اور مین بعد اُسکے صلح کرلونگا اپنے اور تمھارے واسطے ان عرب سے اور بے ڈر ہوجاوینگے ہم اپنی جانون اور مالون اور
اولاد پر اور بعد اُسکے جو ارادہ کریگا تبعیت کا اُنکے دین پر تو اُسکے واسطے کوئی مانع نہوگا اور جو کوئی اپنے دین پر استقامت
کریگا وہ اُنکو جزیہ دیگا اور محفوظ رہیگا خون اُسکا اور مال اُسکا اور لڑکے بالے اُسکے راوی کہتا ہی کہ جب سُنی اُن لوگون نے
یہ بات اُسکی بہتر جانا اُسکی رائے کو اور سمجھے وہ کہ حق اسی کے ساتھ ہی پھر راوی نے بیان کیا ہی کہ ارجانوس سوار ہوتا تھا ساتھ
ایک ہزار سوار کے اپنے غلامون سے پس گھیر لیا ارجانوس نے قصر شمع اور اُس چیز کو جو اُسمین تھی خزانے اور مال اور اسباب اور ہتھیار
وغیرہ سے اور بند کرلیا اُسنے دروازے کو اور چڑھ گیا مع اپنے لوگون کے اوپر کے مکان پر اور بادشاہ ارسطولیس کو اس حال کی
کچھ خبر نتھی راوی کہتا ہی کہ آئے بعض غلام ارسطولیس کے جو واقف ہوگئے تھے اس معاملہ سے اور آگاہ کیا اُسکو اُسکے
چچا ارجانوس کے حال سے پس جب سُنا ارسطولیس نے یہ حال یقین کیا اُسنے اپنے زوال ملک کا اور اُسکے نکلجانے کا اپنے ہاتھ سے اور
حیران ہوگیا اپنے کام مین پس قصد کیا اُسنے داخل ہو قصر کا رات کو کہ اُسی وقت بلند ہوئی آواز تہلیل اور تکبیر کی اُسکے وسط لشکر سے
اور عرب نے حملہ کیا راوی کہتا ہی کہ جب سُنی عمرو بن العاص نے آواز تکبیر کی کہ بلند ہوئی ہی قبطیون کے لشکر مین اور سوار ہوچکے تھے وہ
اور سب لشکر اُنکا پس اُسی وقت تکبیر کہی عمرو بن العاص اور مسلمانون نے اور حملہ کیا انھون نے قبط کے لشکر پر اور عمل کیا تلوار نے
اُنمین پس جب دیکھا ارسطولیس نے بجانب اُس چیز کے جو نازل ہوئی اُسپر آپڑنے عرب سے اور ثابت ہوگیا اُسکو یہ امر کہ وہ عرب
جو آتے تھے بطور کمک کے لباس متغیرہ مین انھون نے حملہ کیا اُسکے لشکر پر پس جانا اُسنے کہ یہ بات قریب عرب سے تھی اور یہ کہ اُسکو
طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہی اور سوار ہوا وہ اُسی وقت اور سوار ہوئے حجاب اور بطارقہ اور امرا اور غلام اُسکے اور اٹھالیا خزانے
اور مال اور اسباب کو اور اُس سب کو اُن لوگون نے اپنے آگے کرلیا اور روانہ ہوئے وہ رات کو اور دور آئے وہ اور قطع کی مسافت

ف [illegible] اور فتح ہونا قصر کا بطور صلح کے اور امان دینا مسلمانون کا ارجانوس اور مقوقس کو اور داخل ہونا مسلمانون کا [illegible] ۱۲

شہر مصر کی تا اینکہ پہونچے پہلے پل پر اور اُسپر سے عبور کرکے چلے بجانب مریوط کے پس چھوڑا مردمان باقی کو وہان مع تین ہزار سوار کے اور روانہ ہوئے وہ سب بارادہ اسکندریہ کے راوی کہتا ہی کہ پکارا پکارنے والے نے کہ ارسطولیس بادشاہ بھاگ گیا پس نہ ٹھہر سکا کوئی شخص اُسکے لشکر کا اور پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے وہ سب اور تلوار کام کرتی تھی اُنمین اور مدد اور غلبہ دیا اللہ غالب اور بزرگ نے اصحاب اپنے نبی کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن اسحاق نے ثقات سے روایت کی ہی کہ مارے گئے اُس رات مین لشکر قبطیون سے پانچ ہزار سوار اور غنیمت مین پایا مسلمانون نے اُنکے خیمون اور اُس چیز کو جو اُسمین تھی مال اور اسباب سے پس جب صبح ہوئی آئے خالدؓ اور عمارؓ اور مقدادؓ اور مالکؓ پاس عمروؓ بن العاص کے اور سلام کیا اُنکو اور اُنکے ساتھیون کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض کو اور آئے رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف طرف عمروؓ بن العاص کے اور سلام کیا اُنکو پس متوجہ ہوئے عمروؓ بن العاص اُن سب کی طرف اور سلام کیا اُنکو اور مرحبا کہی اور دعا دی اُنکو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور بیان کیا خالدؓ بن الولید نے عمروؓ بن العاص سے تمام ماجرا جو گذرا تھا ساتھ عرب متنصرہ کے اور ہلاک کرنا اُن سب کا اور مالک ہو جانا اُس چیز پر جو ساتھ اُنکے تھی گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیار اور لباس وغیرہ سے اور گفتگو اہل و برادر اُنکے رہبان کی اور مارا جانا قس کبیر کا اور لینا اُن لوگون سے صلبان اور زنارون کا اور داخل ہونا ارسطولیس کے یہان ساتھ مکر اور فریب کے پس خوش ہوئے عمروؓ بن العاص اُنکی باتون سے اور شکر ادا کیا اللہ تعالی کا اس معاملے پر اور دعا دی خالد اور سب مسلمانون کو اور کوچ کیا مقام مجزالحصا سے مع اپنے لشکر کے اور روانہ ہوئے تا اینکہ آئے مصر مین اور مالک ہو گئے اُسکے درون کے اور اُترے خالدؓ اور عمارؓ اور مقدادؓ اور مالکؓ اشتر قصر شمع پر پس ظاہر ہوا اُنپر ارجانوس بن راعیل بھائی مقوقس کا اور کہا اُنسے عربی زبان مین کہ اے جوانمردان عرب جانو تم اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے مدد کی تمھاری ساتھ غلبے کے اور مالک ہوئے تم شہرون کے اور جانو تم اس بات کو کہ مین نے تمھارے حق مین نیکوخواہی سے ایسا ایسا کچھ کیا ہی اور اگر نہ فریب کرتا مین ساتھ بیٹے اپنے بھائی کے تو نہ شکست کھاتا وہ تمسے اور اب ہم صلح کرتے ہین تمسے اور سپرد کرتے ہین تمکو یہ قصر اس شرط پر کہ نہ تعرض کرو تم ہماری کسی چیز سے اور نہ دراز کرو تم اپنے ہاتھون کو ہماری طرف ساتھ کسی برائی کے اور جو شخص ہم مین کا چاہے کہ داخل ہو تمھارے دین مین پس کوئی اُسکو مانع نہوگا اور جو باقی رہیگا اپنے دین پر پس نہ تعرض کرو تم اُس سے اور دیا کریگا وہ جزیہ پس کلام کیا اُس سے معاذؓ ابن جبل نے اور کہا کہ جان تو اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے غلبہ دیا ہمکو کافرون پر بسبب صدق ہماری نیتون اور اچھائی ہمارے کامون اور تبعیت کرنے ہمارے حق کی اور ہم لوگ نہین کہتے ہین کوئی بات مگر سچ اور نہین عہد و اقرار کرتے ہین ہم کسی بات کا مگر یہ کہ پورا کرتے ہین ہم اپنے عہد کو اور نہین عمل مین لاتے ہین ہم بیوفائی اور فریب کو اور تمھارے واسطے امان ہی تمھاری جانون اور مالون اور اولاد پر اور جو شخص مسلمان ہوگا تم مین سے اور داخل ہوگا ہمارے دین مین تو قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو کوئی باقی رہیگا اپنے دین پر پس نہ تعرض اور برائی کرینگے ہم اُس سے اور اکتفا کرینگے ہم اُس سے جزیہ پر پس جب سنا ارجانوس اور مشائخ مصر اور اُسکے سردارون نے یہ کلام خوش ہوئے دل اُنکے اور اُترا

ارجانوس اور کھول دیا اُسنے دروازہ قصر کا اور لیکر آیا اُنکے پاس کنجیان اور سپرد کیا اُنکو پس لیا خالدؓ اور اُنکے ساتھیون نے
ارجانوس اور مشائخ مصر اور وہان کے رئیسون کو ساتھ اپنے اور لیکر آئے پاس عمروؓ بن العاص کے اور ٹھہرایا اُن لوگون
کو سامنے اُنکے اور بیان کیا اُنسے خالدؓ نے حال صلح اور اُس چیز کا جسپر وہ لوگ متفق ہوے تھے پس خوش ہوے عمروؓ
بن العاص اس حال سے اور متوجہ ہوے اُنکی طرف اور کہا کہ ای قوم جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے غالب کیا ہمکو تمپر
اور شکست دی اور بھگا دیا ہمنے تمھارے بادشاہ کو اور اب تم لوگ ہمارے قبضے مین ہو اور ہو گئے تم غلام ہمارے
اسواسطے کہ فتح کیا ہمنے تمھارے شہر کو بزور تلوار کے اور اب تم ہمارے مغلوب ہو پس کہا ارجانوس نے کہ ای سردار آیا نہین ہی
یہ بات جو سُنی ہی ہمنے تمسے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے ٹھہرایا مہربانی کو تمھارے دلون مین اور تم لوگ معاف کر دیتے ہو اُسکو
جو تمپر ظلم کرتا ہی اور نیکی کرتے ہو تم اُسکے ساتھ جسنے تمسے برائی کی اور تم جانتے ہو کہ ہم لوگ رعایا اور محکوم ہین اور اگر ہوتا حکم
ہمارے اختیار مین تو بیعت کرتے ہم تمھاری پس نرمی کرو تم اب ہمارے ساتھ اور دیکھو ہمارے حال کو پس کہا عمروؓ بن العاص نے
صحابہؓ سے کہ کیا کرون مین ان لوگون کے معاملے مین شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ ای سردار کرو تم اُنکے ساتھ وہ امر جسکا حکم کیا ہی
اللہ غالب اور بزرگ نے عدل سے اور نیکی کرو تم اُنکے ساتھ اور خوش کرو تم اُنکے دلون کو کہ مالک ہو جاؤگے تم اور شہرون کے بھی
ایسا کرنے سے بسبب اسکے کہ سُنینگے لوگ اور خبر ہو جاویگی شہر والون کو اُسکی پس سپرد کر دینگے وہ شہرون کو بغیر لڑائی جھگڑے کے اور
گفتگو کی معاذ بن جبل اور اکابر صحابہؓ نے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار بات وہی ہی جو شرجیل بن حسنہ نے کہی پس کہا عمروؓ بن العاص نے
کہ ای لوگ مصر کے تحقیق امان دی ہمنے تمکو تمھاری جانون اور مالون اور گھر بار اور اولاد پر بسبب اپنے احسان کے تمپر اور معاف کیا
مین نے تمکو جزیہ اس سال کا اور سال آیندہ مین لیوینگے ہم تمسے جزیہ کہ ہر شخص بالغ سے چار دینار اور جو شخص مسلمان ہوگا
تم مین سے تو قبول کرینگے ہم اُسکو پس جب سُنا ارجانوس نے کلام عمروؓ بن العاص کا کہا اُسنے کہ عدالت کی تمنے قسم ہی خدا کی اسی وجہ سے
مدد اور غلبہ دیے گئے تم اور پڑ گئی میرے دل مین اب صحت تمھارے دین کی اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی لا الہ الا اللہ
وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ اور جو کچھ چھوڑا ہی میرے بھائی کے بیٹے نے قصر شمع مین خزانے اور مالون اور ہتھیار
اور اسباب وغیرہ سے وہ سب ہبہ ہی میری طرف سے تمکو بعوض اُسکے جو تمنے میرے شہر والون کے ساتھ کیا راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا
اہل مصر نے بطرف اپنے سردار ارجانوس کے کہ ایمان لایا اور مسلمان ہوا وہ داخل ہوے بہت لوگ اُنکے دین اسلام مین راوی نے
بیان کیا ہی کہ قصد کیا اور گئے عمروؓ بن العاص بجانب اُنکے کنیسے کے پس بنایا اُسکو جامع مسجد اور اسی سبب سے مشہور ہی وہ آج تک
بنام جامع عمروؓ بن العاص کے اور یکجا کیا عمروؓ بن العاص نے اُس مال کو جو لیا تھا اُنھون نے قبطیون کے خیمون سے جو بھاگ گئے تھے اور
نکالا اُسمین سے پانچوان حصہ واسطے امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کے اور تقسیم کر دیا باقی کو مسلمانون پر اور دیا ہر ذی حق کو حق اُسکا
پھر لکھا ایک خط بنام خلیفہ عمرؓ بن الخطاب کے مشعر فتح مصر کے اور حال وہان کا اور روانہ کیا خط اور خمس کو ساتھ مسلم بن ساریہ کے
اور ساتھ کیا اُنکے ایک سو سوار کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب مدینہ منورہ کے پس روانہ ہوے وہ اور تھا ایکہ کوشش

کرتے تھے چلنے مین رات دن تا اینکہ پہونچے وہ مدینۂ طیبہ مین اور داخل ہوے علم بن ساریہ امیر المومنین عمر بن الخطاب کے
پاس اور سلام کرکے دیا خط اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنکو حضرت عمرؓ نے اور لے لیا خط کو اور کہا کہ تم کہان سے آئے ہو
علم بن ساریہ نے کہا کہ مصر سے عمروؓ بن العاص کے پاس سے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تمھارا کیا نام ہے اُنھون نے کہا کہ یا امیر المومنین
مین علم بن ساریہ ہون حضرت عمرؓ نے کہا کہ شاباش ہو تمکو ای علم پھر کھولا خط اور پڑھا اُسکو آہستہ تا اینکہ پہنچے آخر تک
پس سجدہ شکر اللہ کا ادا کیا پھر اُٹھایا اپنے سر کو اور پڑھا خط کو باآواز بلند مسلمانون پر پس خوش ہوے وہ لوگ اس حال سے
اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود اوپر بشیر و نذیر کے پھر حکم کیا حضرت عمرؓ نے
لیجانے مال خمس کا مسلمانون کے بیت المال مین راوی نے بیان کیا ہے کہ پہونچی ہے مجکو یہ روایت لوگون سے کہ آئے
علم بن ساریہ امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کے پاس اور کہا کہ یا امیر المومنین عمروؓ بن العاص نے سلام کہا ہے آپ کو اور کہا ہے
کہ کفارون نے دریاے نیل مین ہر سال ایک طریق مقرر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دیر کرتی ہے روانی دریاے نیل کی
اُن لوگون پر تو لیتے ہین وہ لوگ ایک لڑکی کو اور آراستہ کرتے ہین اُسکو ساتھ اچھی زینت کے اور ڈالتے ہین اُسکو دریاے
نیل مین پس بجہ آجاتا ہے پانی پس جب سُنی یہ بات عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ فاذا
وصلک کتابی ہذا فاطلب اعداء اللہ حیث کانوا من البلاد و ایاک ان تلین جانبک لہم و انظر فی احوال الرعیۃ و اعدل فیہم
ما استطعت و اطلب العفو من اللہ بالعفو من الناس و اجر المسلمین علی قوانینہم و قررلہم و اجباً فی حوائجہم و ادع الرسوم
العافیۃ بالعدل فی الرعیۃ فانما ہی ایام تمضی و مدۃ تنقضی فاما ذکر جمیل و اما خزی طویل و السلام پھر لکھا دوسرا خط
بنام نیل مصر کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین الی نیل مصر اما بعد فانک
مخلوق لا تملک ضرا و لا نفعا فان کنت تجری بحولک و قوتک فانقطع فلا حاجۃ لنا فیک و ان کنت تجری بحول اللہ
و قوتہ فاجر کما کنت تجری و السلام پھر لپیٹا دونون خطون کو اور سپرد کیا علمؓ ابن ساریہ کے اور کہا اُنسے کہ سلام
کہنا تم عمرو بن العاص کو اور کہنا اُنسے کہ ڈال دو تم اس خط کو دریاے نیل مین بعد اُسکے حکم کیا اُنکو روانگی کا
علمؓ بن ساریہ نے بیان کیا ہے کہ لیا مین نے دونون خطون کو اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور سوار ہوے وہ
ایک سو سوار بھی جو آئے تھے ساتھ میرے ہمراہ مال خمس کے اور روانہ ہوے ہم بارادۂ مصر کے اور کوشش کی
ہمنے روانگی مین رات اور دن تا اینکہ پہونچے ہم مصر مین اور آئے ہم پاس عمروؓ بن العاص کے اور سلام کرکے دیا مین نے
دونون خط اُنکو پس کھول کر پڑھا آہستہ اُسکو اور مطلع ہوے اُسکے مطلب سے جو حکم کیا تھا اُنکو امیر المومنین عمر بن الخطاب نے
ولیکن جو خط جو دریاے نیل کے نام تھا پس ڈال دیا اُسکو عمرو بن العاص نے نیل مین حالانکہ نا امید ہو گئے تھے لوگ کھیتی سے
اُس سال مین پس قسم ہے اللہ کی کہ نہین صبح ہونے پائی تھی اُس رات کی کہ بڑھا دریاے نیل مثل دریاے زور و شور

کرنے والے کے جسکی سونا ہین بتھیڑیاں تین راوی نے بسلسلہ راویون کے یحییٰ بن عوف سے روایت کی ہو کہا یحییٰ نے
کہ مجکو روایت پہونچی ہو اس امر کی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے مصر کو آئے وہ بجانب اُسکے بُرج کنیسے کے
پس پایا اُنھون نے اُسمین ایک گھر مقفل اور کھولا اُسکو تو اُسمین ایک صورت چاندی کی تھی اور آگے اُس صورت
کے دوسری تصویر تھی جسکے ہاتھ مین بُت تھے اور یہ صورت اور وہ تصویر مثل اس صورت اور تصویر کے تھی جسکو محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے کعبے مین پایا تھا ہنگام فتح مکہ معظمہ کے پس فرمایا تھا آپ نے کہ یہ صفت ابراہیم
علیہ السّلام اور صفت اُنکے باپ آزر کی ہو راوی کہتا ہو کہ ہنسے عمرو بن العاص اور پڑھی اُنھون نے آیت
ماکان ابراہیم یہودیاً و لا نصرانیاً ولکن کان حنیفاً مسلماً و ماکان من المشرکین ۔ معاذ بن جبل نے کہا
کہ جب آیا تھا مین مین سے سنا تھا مین نے ابا ہریرہ کو کہتے تھے وہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے یلقی ابراہیم ابوہ آذر یوم القیامۃ و علی وجہہ قترۃ و غبرۃ فیقول لہ ابراہیم الم اقل لک و لا تعص
فیقول لہ ابوہ الیوم لا اعصیک فیقول ابراہیم یارب انک وعدتنی انک لا تخزنی یوم یبعثون فای خزی
اخزی من ہذا فیقول اللہ عزوجل انی حرمت الجنۃ علی الکافرین ثم یقول یا ابراہیم انظر ما تحت قدمیک
فینظر فاذا ہو بالریح متلطخ فیوخذ بقوائمہ آزر فیلقی فی النار ۔ راوی نے بیان کیا ہو کہ اُسی وقت
حکم کیا عمرو بن العاص نے اُن دونون کے توڑنے کا پس توڑی گئین وہ دونون پھر حکم کیا عمرو بن العاص نے
لشکر مسلمانون کو عبور کرنے کا بجانب غربی کے پیچھے دشمن کے پس عبور کیا لشکر نے اور آگے اُس
لشکر کے خالد بن الولید اور رفاعہ بن قیس اور مقداد بن اسود الکندی اور عمار بن یاسر اور مالک
اشتر نخعی اور عبد اللہ یوقنا اور قوم اور لشکر اُنکے تھے اور چلے وہ سب بارادہ دمرلوط کے پس
جب عبور کیا اُنھون نے بجانب غربی کے بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بطرف مردبان ساقی کے
اور اُنکے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے بنی عم اور لشکر سے پس روانہ ہوے یوقنا اُنکو لیکر تا اینکہ آئے وہ
دمرلوط مین اور ٹھہرے سامنے شہر کے پس دیکھا اُنکو شہر والون نے آئے وہ مردبان ساقی کے پاس اور
آگاہ کیا اُسکو اُنکے حال سے پس بھیجا اُسنے اُنکے پاس اپنے غلامون کو بغرض پوچھنے اُنکے حال کے پس
جب پوچھا غلامون نے کہا یوقنا نے کہ مین ایلچی ہوکر آیا ہون تمھارے پاس سردار عرب کی جانب سے
پس پھر گئے غلام اپنے سردار مردبان کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُس حال سے پس حکم کیا اُسنے غلامون کو
اُنکے لانے کا اپنے پاس پس آئے غلام اُنکے پاس اور کھولدیا اُنکے واسطے دروازے کو اور داخل ہوے اُنکو لیکر
پاس مردبان کے پس جب ٹھہرے یوقنا اور ساتھی اُنکے سامنے اُسکے کہا اُسنے کہ کون چیز تمکو ہمارے پاس لے آئی ہو
یوقنا نے کہا کہ مسلمانون کے سردار نے بھیجا ہو مجکو تیرے پاس بطور ایلچی کے اور وہ اختیار دیتے ہین

تجکو اس امر کا کہ عمل کرے تب اپنے اور اپنے توابعین قوم کی جان بچانے پر اور مین تجکو نیک مشورہ دیتا ہون کہ سپرد کر دے
تو یہ شہر انکو اور تیرے واسطے امان ہوگی تیری جان اور مال اور اولاد پر اور تجکو یہان کے قیام مین اختیار ہوگا کہ اگر منظور ہوگا
تجکو رہنا تحت حکومت اسلام کے پس کوئی تجکو مانع نہ ہوگا اور اگر چاہیگا تو چلے جانے کو مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور قوم کے
پس چلا جا تو جسطرح تجکو منظور ہو اور جس گانون کو تو جانا چاہے کہ ہم تجکو پہونچا دینگے والسلام پس جب سنا مرزبان نے
یہ کلام ہنسا وہ قہقہہ مار کر اور کہا کہ قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ بیوفائی عادت تمھاری ہے اور مکر لباس تمھارا ہے اور نہین فلاح پائی
اسنے جسنے پناہ لی تمھاری طرف اور نہ وہ جو داخل ہوا تمھارے دین مین اور مین ان لوگون سے نہین ہون کہ رسوا کرون
بادشاہ کو اور سپرد کردون شہر اسکا اور مین اور وہ ایک ہی جگہ مین ہون اور قریب تر ہے بھیجونگا مین خط بادشاہ کو اور آگاہ کردونگا اسکو
تمھارے حال سے اور قریب تر جانوگے تم اس امر کو کہ کس شخص پر دائرہ لڑائی کا پھرتا ہے اور آخر کون شخص نقصان دیدہ ہوتا ہے پھر
حکم کیا اسنے ان لوگون کے گرفتار کر لینے کا اور کہا اسنے یوقنا اور انکے ساتھیون سے کہ اے گروہ روم کے کفر کیا تمنے ساتھ مسیح
اور انکار کی تمنے سیدہ مریم کی اور باہر گئے تم طریقہ حوارین سے اور داخل ہوئے تم ان عرب بدوؤن کے دین مین پس
قسم ہے حق مسیح کی ہر آئینہ بھیجونگا مین تمکو بادشاہ ارسطولیس کے پاس کہ مار ڈالیگا وہ تمکو اور مقابلہ کریگا تمھارے سبب
تمھارے کفر کے پھر حکم کیا اسنے انکو قیدخانے مین لیجانے کا بعد لے لینے انکے ہتھیار وغیرہ کے اور لے گئے لوگ انکو ایک گھر مین
جو دار الامارۃ مین تھا اور مضبوط کیا انکو ساتھ لوہے کے اور ارادہ کیا انکے بھیجنے کا بجانب اسکندریہ کے اور توقف کیا انتظار قافلے
تاکہ روانہ کرے انکو پھر مقرر کیا اسنے اوپر ایک لونڈی کو اپنی لونڈیون سے جسکا نام دنیا تھا بعد اسکے کہ اتارا انکو ایک گھر مین
جو دار الامارۃ مین تھا اور حکم کیا اس لونڈی کو انکی حفاظت کا اور سپرد کی اسکو کنجی اس گھر کی اور کہا اس سے کہ جایا کرے انکے پاس
ساتھ اس چیز کے جو سبب بقائے بدن انکا ہو کھانے اور پینے سے پس بجالائی وہ حکم اسکا راوی نے بیان کیا ہے کہ مشغول ہوا
دشمن خدا مرزبان کھانے پینے مین تا اینکہ بیہوش ہو گیا وہ نشہ شراب سے اور غلام اسکے بھی پس جب دیکھا دنیا لونڈی نے مرزبان ساقی کو
کہ بیہوش ہے وہ اور غلام اسکے بے ڈر ہو گئی وہ اپنی جان پر اور آئی اس گھر کی طرف اور کھولا اسکو اور داخل ہوئی یوقنا اور انکے
ہمراہیون کے پاس اور کہا اسنے کہ تمھارے لیے کچھ خوف نہین ہے اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ نے ڈالی ہے مہربانی کرنے کو تمھارے ساتھ
میرے دل مین اور مین بہن ماریہ قبطیہ کی ہون جسکو مقوقس بادشاہ نے تمھارے نبی کے واسطے ہدیہ بھیجا تھا اور جب مین رہا کر دون تم لوگون کو
تو مین تم سے یہ چاہتی ہون کہ تم مجکو اپنے نبی کے مدینے تک پہونچا دو کہ شاید دیکھون مین اپنی بہن کو اور مینے قصد کیا ہے اس امر کا کہ چھوڑ دون
تم لوگون کو تمھاری قید سے اور سپرد کر دون تمکو سامان تمھاری لڑائی کا یوقنا نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے اگر چاہا اللہ تعالی نے مگر یہ کہ
ڈرتا ہون مین تجھپر دشمن خدا سے کہ آگاہ ہو جاوے وہ تیرے حال سے پس نہ پہونچ سکے تو اپنے قصد و ارادے کو اور مار ڈالے ہمکو اور تجکو پس کہا
دنیا نے کہ مین نہین آئی ہون تمھارے پاس مگر ایسے حال مین کہ دشمن خدا اور غلام اسکے بیہوش ہو گئے ہین پس کہا یوقنا نے کہ مانع کون ہے
کہ ڈرتا ہے خوف کی جگہ سے نیل گاہ کر تو ہمکو کہ کیونکر ہوگا نکلنا ہمارا حالانکہ دروازہ شہر کا بند ہے اسنے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ

تمھارا واسطے دروازہ شہر سے اور ہوگا نکلنا تمھارا او سطہ دار الامارۃ سے باہر شہر کے اس راہ سے جو نکلی ہو زمین کے نیچے ہو کر طرف
مقابر کے ایک قبے تک جو آٹھ کھمبوں پر بنا ہی اور دروازہ نکلنے کا قبہ کے نیچے ہو جاتا ہی اُسمین جانے والا اور نکلتا ہی اُسمین سے
نکلنے والا اور وہ دروازہ مثل قبر کے ہی پس جو کوئی دیکھیگا اُسکو گمان کریگا وہ کہ کسی بادشاہ کی قبر ہی اور جانو تم یہ بات کہ جسنے اُسکو
بنایا تھا وہ ایک عورت تھی عادین کی ران جسکا نام تھا مامات بنت عاد تھا اور اُسنے یہ مقابر بنائے تھے جنکو تم بصورت مضبوط محلوں
کے دیکھتے ہو پس کہا یوقنا نے کہ کر تو جو تجھکو منظور ہو بہتری سے اور وہ چیز جو نزدیک کرے تجھکو اللہ برتر سے اور شاید کہ نکالے تو ہمکو اس
راہ سے اور نہ آگاہ ہو کوئی ہمارے حال سے اور پہونچیں ہم اپنے لشکر تک اور آگاہ کریں ہم اُنکو اس کیفیت سے شاید کہ داخل ہو جاویں
وہ شہر میں اس راہ سے اور مالک ہو جاویں شہر کے جب تک کہ مرزبان اور ہمراہی اور غلام اُسکے بیہوش ہیں رنیا نے کہا کہ قریب تھا
ایسا ہی کہ نکلی میں باہر نکلی وہ اور آئی طرف مرزبان کے اور قریب ہوئی اور دیکھا اُسکو اور اُسکے غلاموں کو کہ بیہوش ہیں
وہ شراب سے پڑے سوتے ہیں پس جلد پھری وہ طرف دروازے تہخانے کے تا کہ کھولے اُسکو کہ ناگاہ پشت دروازے سے
ایک آہٹ پائی تہخانے میں پس ڈری وہ اور ٹھہر گئی دران حالیکہ سُنتی تھی وہ آہٹ کو راوی نے بسلسلہ راویوں کے
اوس بن ماجد سے روایت کی ہی اور تھے وہ اُن لوگوں سے جو موجود تھے فتوح مصر اور اسکندریہ میں اور تھے یاد رکھنے والے
حالات لڑائی مسلمانوں کے اوس بن ماجد کہتے ہیں کہ تھا میں ہمراہیان خالد بن الولید میں جبکہ بھیجا تھا اُنکو عمرو بن العاص نے
بجانب اسکندریہ کے اور جب اترے ہم مریوط پر مع اپنے لشکر کے اور بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بجانب مرزبان
ساقی کے اور یوقنا کے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے بنی عم اور قوم سے اور پکڑ لیا اُنکو مرزبان ساقی نے اور ٹھہرے خالد با انتظار
اُنکی واپسی کے پس دیر کی اُن لوگوں نے آنے میں اور گذر گیا دن اور آئی رات ساتھ تاریکی کے اور نہ پھرے وہ جانا خالد نے کہ
شہر والوں نے گرفتار کر لیا اُنکو پس ہے وہ رنج میں بسبب یوقنا اور اُنکے ساتھیوں کے اور تھے خالد بڑے صاحب ارادہ اور رعب والے
کہ نہیں سوتے تھے وہ رات کو بسبب خوف کے مُسلمانوں پر اور ساتھ رہتے تھے جاسوس اُنکے ہر شہر کے جسکے وہ مالک ہوے تھے اور صلح
کر لیا تھا اُنسے جزیہ کو اور دیتے تھے اُنکو پوری مزدوری تا کہ لاویں وہ اُنکے واسطے خبریں سلاطین اور لشکروں کی پس اُس حال میں کہ خالد اُس رات کو
جسمیں یوقنا اور ساتھی اُنکے قید ہو گئے بے چین اور رنج میں تھے بسبب اُنکے دیر کرنے کے اور دل اُنکا اُنسے طرح طرح باتیں کرتا تھا
کہ اُسی وقت آئے جاسوس اُنکے پس خبر دی اُنھوں نے خالد کو اس امر کی کہ شیامرزبان ساقی کا آیا ہی بادشاہ ارسطولیس کے پاس سے ساتھ
خلعتوں اور تحفوں کے بہ جمعیت پانچ سو سوار کے بارادہ مریوط کے پس پہونچی اُسکو خبر تمھارے اُترنے کی شہر پر پس ڈرا وہ تمھاری
طرف سے اور اُترا ہی ساتھ لشکر کے فاصلے پر شہر سے اور نکلا ہی وہ پیادہ تنہا مع دو نوکروں کے اور چلا ہی پوشیدہ بجانب شہر کے
اور ہم نہیں جانتے ہیں کہ اُسنے کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہی پس جب سنا خالد نے یہ حال اپنے جاسوسوں سے جلد اُٹھ کھڑے ہوے وہ
اور ساتھ لیا اپنے غلام ہمام اور چار شخصوں کو بنی مخزوم اور چار کو لشکر مسلمانوں سے اور روانہ ہوے وہ تا آنکہ نزدیک مقابر کے پہونچے
اور بیٹھے وہ سب ایک ہی ساتھ سایہ کی جڑ میں اور لیٹ رہے وہ زمین پر اُس راہ سے اور کر لیا راہ کو سامنے اپنے کہ اُسی وقت شیامرزبان کا

اور وہ خادم آگے آگے اور برابر چلے جاتے تھے وہ تا اینکہ آئے وہ اُس قبے تک جو وہان تھا اور در آئے اُسمین پس نکلے خالد اور
ساتھی اُنکے اور ہمام اور متفرق ہو گئے وہ گرد قبے کے اور آپڑے اُوپر قبے مین اُسوقت کہ وہ لوگ مٹی کو ہٹاتے تھے پس جب
ناگہان آئے خالد اور ساتھی اُنکے اُن لوگون پر ڈرے وہ لوگ اور مرزبان کا بیٹا اور خادم کانپتے تھے خوف سے پس کہا اُنسے خالد نے
کہ تمھارا احوال کیا ہے نہ ڈرو تم پس اگر آگاہ کرو گے تم مجکو اپنے حال سے اور سچ کہو گے مجھسے تو تمکو امان ہے اور اگر جھوٹھ بولوگے
تو مین پھینک دونگا کاٹ کر سر تمھارے پس کہا لڑکے نے کہ مین بیٹا مرزبان ساقی کا ہون اور مین ارسطولیس بادشاہ کے
پاس تھا اور نے تحقیق روانہ کیا اُسنے میرے ساتھ پانچ سو سوار بطور کمک کے واسطے حفاظت اس شہر کے پس جب تھا مین راہ مین ملے مجکو جاسوس میرے
اور خبر دی اُنھون نے مجکو تمھارے اُترنے کی اس شہر پر پس حکم کیا مین نے لشکر کو اُترنے کا پھیر چھوڑا مین نے اُنکو اور آیا مین ساتھ اُن دونون خدمتگارون کے
اس قبے تک خالد نے کہا کہ تم اس قبے سے کیا چاہتے ہو آیا تمھارے واسطے یہان کچھ مال ہے یا ہتھیار ہین اُسنے کہا نہین خالد نے کہا سچ کہہ تو
مجھسے ورنہ مین تیرا سر اُڑا دونگا لڑکے نے کہا کہ اے سردار اگر امان دو تم مجکو تو بیان کرون مین تمسے خالد نے کہا کہ تیرے واسطے امان ہے
اگر سچ بولیگا تو پس بوسہ دیا لڑکے نے خالد کے ہاتھ کو اور کہا کہ اے سردار چاہتا ہون تمسے امان اپنے لیے اور اپنے باپ اور اُسکے واسطے
جو اُسکے ساتھ پناہ لیوے خالد نے کہا کہ تمھارے سب کے واسطے امان ہے لڑکے نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ اس قبر مین جو اس قبے مین ہے وہ نہ
تہخانے کا ہے اور تہخانہ پہونچا ہے میرے باپ کے دار الامارۃ تک اور دار الامارۃ بیچ شہر مین ہے پس جب سنا خالد نے یہ حال لڑکے سے
روشن ہو گیا چہرہ انکا خوشی سے اور گرفتار کر لیا خالد نے اُس لڑکے اور دونون خدمتگارون کو اور حکم کیا اپنے بعض ساتھیون کو اُنکی
نگہبانی کا اور متوجہ ہوئے خالد اور ہمام واسطے کھودنے قبر کے اور دور کرتے تھے وہ اُس مٹی کو تا اینکہ ظاہر ہوا اُنکو تہخانہ اور وہ بند تھا
پس داخل کیا خالد نے اُسمین کسی چھوٹی چیز کو تو پایا ایک بند دروازے کو پس دھکا دیا اُسکو خالد نے تا اینکہ کھولا اُسکو پس اُسی وقت متوجہ ہوئے
خالد اپنے غلام ہمام کی طرف اور کہا اُس سے کہ جلد جا تو لشکر مین اور طلب کر دلیران اور اکابر کو بحالت اخفا کے اور لا تو اُنکو میرے پاس پوشیدہ بغیر
شور اور آہٹ کے پس چلا گیا ہمام اور بلا لایا دلیران اہل یمن بہادران موحدین کو مثل عمار بن یاسر اور یزید بن ابی سفیان اور شرحبیل بن حسنہ
اور مالک اشتر اور ربیعہ بن عامر اور غطریف اور ظاعن بن زید اور کہلان بن عمرو اور خزیمہ ابن سلم اور معمر بن ساف اور جابر بن سراقہ اور سعید بن
زید اور مثل ان سردارون کے اور برابر ہمام بلاتے تھے لوگون اور دلیرون کو تا اینکہ پورا کیا اُنکو تعداد مین تین سو مرد دلیران مسلمین سے اور نکال لیا
اُنھون نے اپنی تلوارون اور ڈھالون کو اور چلے روانہ ہوئے دوران حالیکہ چھپایا تھا اُنھون نے اپنی آہٹ کو اور لیا تھا ساتھ اپنے
مشعلین جو اُنکے سامنے روشن تھین پس چلے یہانتک اور تھا درمیان قبے اور شہر کے ایک بڑا اور بلند ٹیلا پس جب چڑھتا تھا کوئی شخص اوپر شہر پناہ پر
تو نہین دیکھتا تھا وہ اُس شخص کو جو پشت ٹیلے پر ہو پس جب پہونچے مسلمان قبے مین حکم کیا اُنکو خالد نے ٹھہرنے کا تہخانے کے دروازے پر
اور داخل ہوئے خالد اور پسر مرزبان اور خدمتگار اُسکے تہخانے مین تا اینکہ پہونچے وہ دروازہ جو اُنچی تک پس تھا پہونچنا اُنکا اُس دروازے
پاس اُس حال مین کہ رینا خادمہ اُسکی قصد اُسکے کھولنے کا رکھتی تھی پس جب سنا رینا نے آہٹ کو کہا اُسنے کہ تم کون ہو پس کہا خالد نے لڑکے
سے کہ جواب دے تو اس کلام کرنے والے کو اور کہہ اُس سے کہ کھول دے دروازے کو اور نہ آگاہ کرے تیرے باپ مرزبان کو پس کہا لڑکے نے

کہ کون شخص ہے تو اس دروازے کے پیچھے لونڈی نے کہا اس حال میں کہ پہچان گئی تھی وہ لڑکے کے کلام کو کہا کہ میں تیرے باپ کی
لونڈی ریتیا ہون لڑکے نے اُس سے کہا کہ کھول دے تو دروازے کو اور نہ آگاہ کر میرے باپ کو راوی کہتا ہے کہ نہ باقی رہا تھا
اُسکا اختیار میں کہ کھولے دروازے کو بسبب خوف کے پھر کھول دیا اُسنے دروازے کو اور داخل ہوئے خالد اور پسر مرزبان و ہمراہی
اور گرفتار کر لیا خالدؓ نے لونڈی کو راوی کہتا ہے کہ داخل ہوئے مسلمان تہ خانے میں ایک بعد دوسرے کے تا آنکہ داخل ہوئے تین سو مرد
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب گرفتار کر لیا خالدؓ نے ریتیا لونڈی کو اور تھی وہ فصیح زبان والی میں پس کہا اُسنے خالد اور مسلمانوں سے کہ
نہ گرفتار کرو تم مجھکو حالانکہ تھی میں کوشش کرنے والی تمہارے ساتھیوں کی رہائی میں اور کھولی تھی میں نے انکے واسطے دروازے کو
اور چھوڑ دیتی میں انکو کہ چلے جاتے وہ تمہارے پاس اور پھر آتے وہ تمکو ساتھ لیکر مجھ تک تا آنکہ مالک ہو جاتے تم اس شہر کے اور میں ہتیا
خواہر ماریہ قبطیہ زوجہ تمہارے نبی کی ہون جنکو مقوقس بادشاہ نے انکے واسطے ہدیہ بھیجا تھا پس جب سنا خالدؓ نے یہ کلام اُس سے خوش ہوئے
اور کہا کہ ہمارے ساتھی کہاں ہیں پس لیگئی وہ خالدؓ اور انکے ہمراہیوں کو اُس گھر میں جہاں یوقنا اور انکے ساتھی تھے پس داخل ہوئے
خالد اور اکابر صحابہ انکے پاس سلام کیا انکو اور مبارکی دی انکو ساتھ سلامتی کے اور دور کیا اُسنے زنجیروں کو اور نکالا انکو اور آئے
خالد مع اپنے ہمراہیوں کے بطرف دار الامارہ کے پس پایا مرزبان اور انکے ساتھیوں کو بیہوش شراب سے مثل مردے کے پس مقرر کیا
اُسپر خالدؓ نے ایک جماعت کو مسلمانوں سے اور بھیجا ایک جماعت مسلمانوں سے بطرف شہرپناہ کے پس قبضہ کر لیا انھوں نے اُن لوگوں پر جو تھے
وہاں نگہبان اور پیدل لوگوں سے اور اُترے شہر کے دروازے پر تو اُسی دروازے تھے پس توڑ ڈالا انھوں نے قفلوں کو اور دور کر دیا
زنجیروں کو اور کھولا دونوں دروازوں کو اور بھیجا خالدؓ نے ہام کو لشکر میں اور حکم کیا کہ آئے سب لشکر پس جلد گئے ہام بجانب لشکر کے
اور حکم کیا انکو سوار ہونے اور چلنے کا طرف شہر کے پس سوار ہوئے وہ سب اور جلد چلے بجانب شہر کے اور داخل ہوئے شہر میں رات کو
اور مالک ہو گئے اسکے اور ٹھہرے خالدؓ شہر میں تا آنکہ صبح ہوئی پس بیدار ہوا مرزبان اپنے خواب سے اور ہوش میں آیا وہ نشہ
شراب سے پس اسی وقت حکم کیا خالد بن الولیدؓ نے مسلمانوں کو بلند کرنے آوازوں کا ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر
اور نذیر پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جب سنیں مرزبان اور اسکے ہمراہیوں نے آوازیں مسلمانوں کی شہر میں کہ بلند ہوئی ہیں
ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اُٹھ کھڑا ہوا مرزبان اور غلام اسکے وقت سننے آواز مسلمانوں کے شہر میں دراں حالیکہ خوفناک ہو گئی تھیں
عقلیں انکی اور دھڑکنے لگے تھے دل انکے اور بند ہو گئی تھی زبان مرزبان کی اور ارادہ کیا اُسنے نکلنے کا دار الامارہ سے تاکہ
دیکھے وہ کہ حال کیا ہے کہ یکایک دیکھا اُسنے مسلمانوں کو جو مقرر تھے دروازے پر پس کانپنے لگا دل اسکا اور ہل گئے جوڑ جوڑ اسکے
پس متوجہ ہوئے اسکی طرف خالدؓ اور کہا کہ اے دشمن خدا کے اگر نہ دے چکا ہوتا میں امان تیرے بیٹے کو تو مار ڈالتا میں تجھکو بری طرح
ولیکن بسبب لے تو اپنے لڑکے بالے اور مال کو اور چلا جا تو جس طرح سے تجھکو منظور ہو کہ ہم لوگ وہ قوم ہیں کہ جو کہتے ہیں سو سچ کہتے ہیں اور جو وعدہ
کرتے ہیں ہم تو پورا کرتے ہیں اسکو پس اسی وقت جانا مرزبان سابق نے یہ امر کہ جو مصیبت پہونچی اسکو وہ بسبب اسکے بیٹے کے ہے پس نکلا
دشمن خدا مع اپنے لڑکے بالے اور مال کے اور چھوڑ رہا اس سے بیٹا اسکا اور کہا اُسنے خالدؓ سے کہ اے سردار میرے مجھکو یقین اسلام کا ہے

کہ اگر مین اپنے باپ کے ساتھ جاؤنگا تو مار ڈالیگا وہ اور اسطولیس بادشاہ مجھکو اور مین نہین چاہتا ہون کسی کو سوائے تمھارے اور
مین گواہی دیتا ہون اس امر کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا خالدؓ نے کہ ہرگاہ مسلمان ہوگیا تو پس تیرے واسطے ہی محل تیرے
باپ کا اور وہ چیز جو چھوڑ گیا ہی وہ آمین اور عرض کیا خالدؓ نے اسلام کو اہل مریوط پر پس مسلمان ہوے اکثر لوگ انمین کے پھر آئے خالدؓ
عبداللہ یوقنا کے پاس اور کہا کہ ای عبداللہ بشارت ہو تمکو ساتھ رضامندی اللہ اور اسکے ثواب اور مغفرت کے کہ پہونچ گئے تم اُس چیز کو
جو چاہی تمنے اللہ غالب اور بزرگ سے بسبب اپنے صبر کرنے کے سختیون پر اور تمھارے صبر کے سبب سے فتح کیا اللہ تعالی نے ہمپر اس شہر کو
یوقنا نے کہا قسم ہی خدا کی بلکہ ہوئی فتح ساتھ مہربانی اللہ اور برکت اُسکے رسول کی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم راوی نے بیان کیا
کہ بزرگداشت کی خالدؓ نے رُنیا خواہر ماریہ کی اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور اچھی تعریف کی اُنکی اور مسلمان ہوئین وہ
ساتھ اُن لوگون کے جو مسلمان ہوے اور وعدہ کیا اُنسے خالدؓ نے ہر طرح کی نیکی کا اور شامل کرلیا اُنکو مسلمانون کی عورتون
اور لکھا خالدؓ نے بجانب عمرو بن العاصؓ کے خط فتح و مریوط کا اور عمرو بن العاصؓ مقیم تھے اُسوقت تک مصر مین اور لکھا خالدؓ نے
یہ بھی کہ مین ارادہ اسکندریہ کا رکھتا ہون ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ توقف کیا خالدؓ نے ومریوط مین بضرورت
علاج ذو الکلاع الحمیری کے کہ اُنکو سخت بیماری لاحق ہوگئی تھی پس ٹھہرے وہان ایک مہینہ کامل اور نہ قدرت پائی خالدؓ نے
اُنسے جدا ہونے کی اور وہ منتظر صحت ذو الکلاع الحمیری کے تھے پس مرگئے وہ اپنی موت سے بحکم خدا کے اور سخت اندوہگین ہوے
خالدؓ اور مسلمان اُنکے مرنے سے اور تھے ذو الکلاع الحمیری بادشاہ حمیر کے اور قبل مسلمان ہونے کے سوار ہوتے تھے اُنکی سواری مین
بارہ ہزار غلام حبشی جنکو اُنھون نے اپنے مال سے مول لیا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ دیکھا تھا مین نے ذو الکلاع الحمیری
کو بعد اس حشمت کے جبکہ داخل ہوے تھے وہ اسلام مین کہ چلتے پھرتے تھے وہ بازارون مین اور اُنکی پشت پر ایک کھال بکرے کی تھی اور
بعد اُسوقت تھا جبکہ آگئے تھے وہ زمانہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین بارادۂ جہاد کے اور جب مرگئے ذو الکلاع الحمیری تو لیگئے اُنکی
لاش کو اُنکے بھتیجے جبران بن منصور الحمیری بجانب مصر کے اور قصد کیا لاش کے لیجانے کا مین کو راوی نے بسلسلہ راویون کے معمر بن مازنی
سے روایت کی ہی کہا معمر نے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون پر مریوط کو گذرا معاملہ موت ذو الکلاع الحمیری کا جو گذرا کوچ کیا خالدؓ نے
مع لشکر مسلمانون کے بارادہ اسکندریہ کے پس اُترے وہ مع ہم لوگون کے ایک گانون مین جو مشہور بنام شجرہ تھا اور جب فتح کیا
مسلمانون نے ومریوط کو پہونچین خبرین اُسکی فتح کی اسطولیس بادشاہ کو اور وہ اسکندریہ مین تھا ساتھ ایک قوم کے اپنے جواسیس سے پس
تنگی مین پڑا سینہ اُسکا اس سبب سے پھر تھوڑے دنون مین پہونچا اُسکے پاس مرزبان ساقی مع اپنے مال اور لڑکے بالون کے اور آگاہ کیا
اُسکو ساتھ عبور مسلمانون کے طرف جانب غربی کے اور بیان کیا اُسنے سب حال اپنا اول سے آخر تک اور کیفیت گرفتار کرلینے یوقنا اور اُنکے
ساتھیون کی وقت آنے اُنکے بطور ایلچی کے اور فتح کرنا مسلمانون کا شہر کو اُسکے بیٹے کے ہاتھ سے اور داخل ہونا مسلمانون کا شہر مین تنجانے کی
راہ سے بعد لڑائی جھگڑے اور کشت و خون کے پس جب سنا یہ حال بادشاہ نے مرزبان ساقی سے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ قسم ہی
حق مسیح کی ہر آئینہ تنگی کرونگا مین ہر سپر ہر تدبیر سے کہ قدرت اُسکی رکھتا ہون اور چھپایا اُسنے اپنے دل مین مع لعر جبکے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

راوی نے بیان کیا ہے کہ شہر اسکندریہ آباد نہ تھا اور نہ تھی آبادی مگر شہر اسلاروس میں اور یہ شہر بھرا تھا لوگوں سے اور یہی شہر
موسوم بہ مریوط تھا اور سبب اس نام کے رکھنے کا یہ تھا کہ اُسمین ایک حکیم تھا حکماے قبط سے اور وہ بڑا زاہد عالم اور نام اُسکا بوط تھا
اور لوگ مشورہ لیتے تھے اُس سے اور فائدہ مند ہوتے تھے اُسکے علم سے اور معتمد جانتے تھے اُسکے قول کو اور کہا تھا اُسنے شہر والوں سے کہ
ضرور ظاہر ہونگے حجاز سے ایک ایسے نبی کہ تمام کریگا اللہ تعالی اُنپر نبوت اور رسالت کو اور پھیلیگی دعوت اُنکی پورب پچھم میں پس جب
مبعوث ہوے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہجرت فرمائی آپنے بجانب مدینہ طیبہ کے اور وفات پائی اور بار اٹھا سے خلافت کے ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ اور بھیجا اُنھوں نے اپنی فوجوں کو بجانب شام کے اور پہونچی خبر حکیم اسلاروس یعنی بوط کو پس لیا حکیم نے تین جوڑے کبوتر کے اور
توڑا اور گرا دیا ایک کے بازو کو تا کہ نہ اُڑ سکے وہ اور نوچ ڈالے پر دوسرے کے اور چھوڑا تیسرے کو مع پر و بال اُسکے حال پر تا کہ حاصل رہے اُسکو
قوت اُڑنے کی پھر بند کر دیا اُسنے دروازہ اپنا اور کوچ کر گیا وہ بحالت غفلت کے اہل شہر سے بطلب عرب کے پس جب دو دن گذرے
ڈھونڈھا لوگوں نے اُسکو مگر نہ پایا اُسکو تب آئے وہ اُسکے گھر میں پس دیکھا اُنھوں نے تین چڑیاں قسم کبوتر کی کہ ایک کے بازو ٹوٹے ہیں اور
دوسرے کے پر نُچے ہیں اور تیسری پردار ہے کہ ارادہ اُڑنے کا رکھتی ہے پس کہا اُنکے عالموں نے کہ اُسنے مثال دی ہے تمہارے واسطے اور کہہ گیا ہے
اپنی زبان اشارے سے یہ کہ جو شخص طاقت رکھتا ہو تم میں سے کوچ کر جانے کی اس شہر سے پس ایسا ہی کرے وہ کہ حاصل کریگا وہ سلامتی کو
مثل اس چڑیا پردار کے جو اُڑ سکتی ہے اور جو شخص عیالدار ہے بسبب لڑکے بالوں کے پس چلا جاوے وہ آہستہ آہستہ مثل اس چڑیا بازو
ٹوٹی ہوئی کے اور جو شخص کہ ہو محتاج مال سے اور باردار اہل و عیال سے پس وہ مثل چڑیا کے ہے جسکے پر نہیں ہیں پس اگر ٹھہریگا وہ تو ہلاک ہو جائیگا
اور نہ طاقت ہوگی اُسکو کوچ کرنے کی پھر باہر نکلے وہ لوگ اُسکے گھر سے در انحالیکہ وہ کہتے تھے مر بوط پس پھر گیا نام اُس شہر کا اسلاروس
سے طرف مریوط کے اور چلے گئے اکثر باشندے اُسکے اسکندریہ کو اور آباد ہو گیا اُسی وقت سے شہر اسکندریہ اور بہت ہو گئے باشندے
اُسکے اب ہم رجوع کرتے ہیں طرف بیان اصل حال کے کہ جب پہونچی خبر فتح مریوط کی ارسطولیس بادشاہ کو بیدون لڑائی اور کشت خون کے تحت
سرسیم ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ قسم ہے حق مسیح کی ہر آئینہ تنگ پکڑونگا میں عرب کو جہاں تک مجھکو قدرت ہوگی پھر بھیجا اُسنے بیس کشتیوں کو
دریا میں اور جنگی بٹھایا اُسنے اُسمیں جوانمردان اور دلیران اپنے لشکر کو زیادہ چار ہزار مرد سے اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب ساحل یافا کے
اور کہا کشتیوں کے سرداروں سے کہ جب پہنچے تو ساحل تک تو نہ اُتر خشکی میں جب تک کہ بھیجے تو جاسوسوں کو کہ لے آویں تیرے واسطے
خبر پڑاو عرب کی پس جہاں کہیں اُنکے آتنے کی خبر دیں تجکو پس چھوڑ دے تو اُنکو رات ہونے تک اور لگا دے تو کشتیوں کو خشکی میں
رات کو اور اُتر تو اُنکی طرف اور ناگہان جا پڑ تو اُنپر اور کوشش کر اس امر میں کہ حتی الامکان کسی کو اُنمیں سے قتل نہ کر اور لا تو اُنکو اسیر یا
قید کرکے سرداروں نے کہا کہ بخوشی و اطاعت مجھکو یہ امر منظور ہے قریب تر ایسا ہی کرونگا میں جیسا کہ حکم کیا ہے تو نے مجھکو پھر کوچ کیا اُنھوں نے اُسی دن
اور کھول دیے بادبان کشتیوں کے اور چلے وہ دریا میں دن رات پس لگ گئی اُنکو ہوا ساحل شام پر اُس موضع میں جو مشہور ہے یافا تھا پس
گذر گئے وہ ساحل یافا سے کسواسطے کہ نہیں دیکھا اُنھوں نے وہاں کسی پڑاو کو اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ نزدیک ہوے ساحل رملہ سے تو وہاں
پڑاو عرب کے تھے پس جب ظاہر ہوے اُنکو وہ پڑاو تو ملا دیا اُنھوں نے اپنی کشتیوں کو خشکی میں اور احتیاط کی اپنی جانوں پر تا اینکہ آئی رات ساتھ تاریکی کے

اور عرب نے روشن کیا تھا اپنی آگ کو پس اترے وہ لوگ اپنی کشتیون سے اور قصد کیا اُنھون نے آگ کی طرف راوی کہتا ہی کہ تھا وہ پڑاؤ جسکا قصد کیا
اُنھون نے دوس بنی عم ابی ہریرہ رضہ کا اور ضرار بن الازور بھی اُس جماعت مین تھے اور وہ بیمار تھے اور بہن اُنکی اُنکا علاج کرتی تھین اور خبرگیری
کرتی تھین اُنکے حال کی اور ابی عبیدہ رضہ بن الجراح نے حکم کیا تھا اُن لوگون کو اس جگہہ مین اُترنے کا اور وہ لوگ مقیم تھے اُس مین اور
بے ڈر تھے کسی دشمن سے جو در آوے اُنپر رات کو اسواسطے کہ دولت روم کی گھٹ گئی اور ایام اُنکے برگشتہ ہو گئے تھے پس جبکہ
وہ لوگ بیخبر اُس حال مین کہ قبطی آپڑے اُنپر پس مار ڈالا قبطیون نے بعض کو اُنمین سے جسنے باز رکھا اُنکو اپنی ذات سے اور گرفتار
کر لیا اُنھون نے سب اُن لوگون کو جو پڑاؤ مین تھے اور ضرار اور اُنکی بہن بھی اُنمین قید کر لیگئے وہ سب کو کشتیون مین مردون اور عورتون
اور غلامون اور لونڈیون کو پس کل تعداد قیدیون کی ایکہزار ایکسو تھی اور کوچ کیا اُنھون نے اُنکو لیکر اُسی رات کو دریا مین اور چلے
وہ بارادۂ اسکندریہ کے ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے سکونت اختیار کی طبریہ مین اور اچھی معلوم
ہوئی تھی وہ جگہہ اُنکو پس رہتے تھے وہان بوجہ کثرت اُسکی اچھی چیزون اور اعتدال اُسکی ہوا کے اور نزدیک ہونے اُسکے اردن اور دمشق
اور بلاد سواحل سے پس جب پہونچی خبر بیماری ضرار کی ابا عبیدہ رضہ کو تنگی مین پڑا سینہ اُنکا اُنکے بیمار ہونے سے کہ وہ ضرار کو بہت چاہتے تھے
بسبب اُنکی دینداری اور کوشش کرنے کے جہاد مین اور اسی طرح سب مسلمان اُنکو دوست رکھتے تھے پس کہا ابو عبیدہ رضہ نے ابو ہریرہ رضہ سے
کہ ضرار بیمار ہین اور مین چاہتا ہون کہ کسی شخص کو اُنکے پاس بھیجون تاکہ لاوے وہ شخص خبر اُنکی میرے واسطے پس کہا ابو ہریرہ رضہ نے
کہ وہ شخص مین ہونگا اور ابو ہریرہ رضہ نے اس ضمن مین زیارت اپنی قوم کی بھی چاہی پس روانہ ہوے ابو ہریرہ رضہ اور چلے اُنکے ساتھ
ایک اور شخص ہم عہد اُنکے قوم بجیلہ سے جسکا نام عارب بن ظالم تھا پس چلے وہ دونون تا اینکہ پہونچے پڑاؤ کی جگہہ تک پس پایا اُنھون نے
گھرون کو گرے ہوے اور آدمیون کو قتل کیے ہوے اور زخمی پایا کچھ لوگون کو پڑاؤ والون سے اور تھا آنا ابو ہریرہ رضہ اور اُنکے ہم عہد کا
اوپر پہونچنے کے صبح کو پس پوچھا اُنھون نے زخمیون سے کہ کسنے مصیبت اور سختی ڈالی تمپر اور ایسا کچھ تمھارے ساتھ کیا پس کہا اُنھون نے کہ ہمکو
علم نہین ہی اُن قوم کا جو آپڑے ہمپر کہ وہ کون تھے اور کہان سے آئے تھے اور نہین خبردار ہوے ہم مگر اُسوقت کہ تلوارون نے ہمکو لے لیا اور لے لیا
اُنھون نے گروہ اور اُس چیز کو جو وہان تھی پس کہا ابو ہریرہ رضہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اشہد ان اللہ علی کل شئی قدیر
پھر روانہ ہوے ابو ہریرہ اور ہم عہد اُنکے تا اینکہ آگئے وہ کنارہ دریا پر اور نگاہ کی اُنھون نے پس دیکھا کسی چیز کو پس جب قصد کیا اُنھون نے
پھرنے کا تو دیکھا اُسی وقت ایک تختے کو کہ موجین اُسکو اچھالتی ہین اور اُس تختے پر ایک شخص ظاہر ہوا پس ٹھہر گئے وہ ایک ساعت
تا اینکہ نزدیک ہوا وہ تختہ کنارے سے اور مل گیا خشکی مین اور اُٹھکر چلا وہ شخص تختے سے بجانب خشکی کے پس متوجہ ہوے ابو ہریرہ رضہ اور ہم عہد
اُنکے بجانب مرد کے تو وہ سردار قوم دوس لحیان بن غوث چچازاد بھائی ابو ہریرہ رضہ کے تھے پس جب دیکھا اور پہچانا اُنکو ابو ہریرہ رضہ نے پاپیادہ
ہوگئے ابو ہریرہ اور معانقہ کرکے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ اے بیٹے چچا کے تمھارا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ اے صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
بتحقیق دشمن ناگہان در آئے ہمپر رات کو اور گرفتار کر لیا اور وہ لیگئے ہمکو کشتیون مین اور چلے وہ ہمکو لیکر دریا مین پس جب بیچ دریا مین پہونچے ہم بھیجا اللہ تعالیٰ اور
ہوا کو نے ایک تند ہوا کو کشتیون پر پس غرق ہو گئیں وہ کشتیان مع اُن لوگون کے جو اُنمین تھے قیدیون سے سوا میرے اور غرق ہو گئے

مشرکین اور وہ ایک جماعت کثیر تھی پس غرق ہو گئے وہ سب اور نہین نجات پائی دو کشتیون کے سوارون سے کسی نے سوا میرے
اور آسان کیا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بسبب اُس تختے کے کہ جا پایا اُسنے میری نجات کو پس در آیا اور سوار ہو بیٹھا مین اُسپر جیسا کہ دیکھتے ہو
تم تا اینکہ پہونچا مین اس جگہہ تک پس شکر ہی میرے پروردگار کا ابوہریرہ رض نے کہا کہ ای بیٹے چچا کے وہ دشمن کون تھا اُنھون نے کہا
کہ وہ مصر کے قبطی تھے اور سنا تھا مین نے اُنمین سے بعض کو جو جانتے تھے لغت عرب کو کہ وہ بیان کرتے تھے حال اسکندریہ کا راوی
کہتا ہی کہ چھوڑا ابوہریرہ رض نے اپنے چچازاد بھائی اور اپنے ہم عہد کو نزدیک خیمون کے اور حکم کیا اُنکو بیچ کرنے خیمون اور مال و متاع اور اسباب کا
کہ بار کرین اونٹون اور گھوڑون اور جانورون پر اور اُٹھا وین زخمیون کو اور کوچ کرین بجانب رملہ کے اور پھرے ابوہریرہ رض بحالت
جلدی کے تا اینکہ پہونچے ابی عبیدہ کے پاس اور سامنے آئے اُنکے دران حالیکہ رو رہے تھے اور بیان کیا اُنسے وہ حال کہ جو گذرا تھا اُنپر اور خبردار
آگاہ کیا اُن لوگون کے حال سے جو مارے گئے اور زخمی ہوئے پس استرجاع کی ابو عبیدہ رض نے اور کہا لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم انا للہ
وانا الیہ راجعون اعوذ باللہ من الآفات الردیہ قسم ہی اللہ کی اگر پہونچ گئے وہ لوگ اسکندریہ تک تو نہ باقی رکھیگا اُنکو حاکم وہان کا بعد چشم زدن
بھی اور مر جائینگے ضرار اور رودان ہوگا خون اُنکا بحالت مباح ہونے کے پھر لکھا اُسی وقت ابوعبیدہ رض نے ایک خط عمرو بن العاص رض کو
دران حالیکہ آگاہ کرتے تھے اُنکو اُس چیز سے جو گذری مسلمانون پر حاکم اسکندریہ کے ہاتھون سے اور یہ کہ گرفتار ہو گئی ایک جماعت مسلمانون کی
قوم دوس اور بجیلہ سے اور تھے ضرار بن الازور ہمراہ اُنکے بسبب بیماری کے اور بہن اُنکی اُنکے ہمراہ تھین پس جب پہونچے تمکو یہ خط میرا تو
کوشش کرو تم اُنکی رہائی مین اور اگر پڑجاوے تمھارے ہاتھ مین قبطیون سے کوئی ایسا شخص جو اُنکے نزدیک عزت دار ہو تو معاوضہ کرین تم
اُس سے اپنے قیدیون کا اور بھیجا خط کو مع زید الخیل ابیض الرکبان کے پس لیا اُنھون نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ بارادہ مصر کے اور تھے
زید پہچاننے والے راہون کے اور اکثر گئے تھے اُن راہون مین زمانہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین پس چلے وہ اُس راہ سے جنکو وہ جانتے تھے
اور جلدی کی اپنے چلنے مین تا اینکہ داخل ہوئے مصر مین اور آئے عمرو بن العاص کے پاس اور سلام کیا اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے
اور دیا اُنکو خط ابوعبیدہ رض کا پس لیا اُسکو عمرو بن العاص نے اور کھولا اور پڑھا اُسکو پس جب جانا اُسکے مضمون کو سخت گذرا اُنپر وہ امر جو
گذرا تھا اور وہ ضرار کو بہت دوست رکھتے تھے پس روئے وہ اور استرجاع کی اور لکھا ایک خط خالد بن الولید کو اور لکھا اُسمین حال
قیدیان اور ضرار بن الازور و خولہ اُنکی بہن کا اور رنگ بخشیہ کرتے تھے اُنکو روانگی پر بجانب اسکندریہ کے اور یہ کہ کوشش کرین قیدیون کی رہائی
مین راوی کہتا ہی کہ چلا قاصد عمرو بن العاص رض کا مع اُنکے خط کے پاس خالد رض کے پس پایا اُنکو اس حال مین کہ کوچ کیا تھا اُنھون نے مرکوط سے
اور اُترے تھے وہ قریہ شجرہ مین جیسا کہ بیان کر چکے ہم پیشتر اسکے پس آیا قاصد عمرو بن العاص کا خالد رض کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور دیا
خط عمرو بن العاص کا پس کھولا اُسکو خالد رض نے اور پڑھا پس جب آگاہ ہوئے وہ اُسکے مضمون سے سخت گذرا اُنپر وہ معاملہ اور تنگی مین
پڑا سینہ اُنکا بسبب قید ہو جانے مسلمین اور ضرار اور اُنکی بہن کے اور روئے وہ اور کہا لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم راوی نے بسلسلہ
راویون کے روایت کی ہی کہ جب پکڑی گئی قوم دوس اور بجیلہ اور ضرار اور بہن اُنکی اور ڈوب گئین دو کشتیان مع دشمنان خدا کے اور پہونچے
باقی اسکندریہ مین اور آگاہ کیا لوگون نے بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے بہت خوش ہوا وہ اور حکم کیا اُسنے اُنکے حاضر لانے کا

پس لائے گئے وہ سامنے اُسکے اور قصد کیا بادشاہ نے اُنکے مار ڈالنے کا پس کہا اُسکے اکابر دولت نے کہ جلدی کر تو اے امیر اور جان تو اس امر کو کہ عرب متوجہ ہین تیری طرف کو اور ضرور ہے ہمکو اُنسے لڑنا پس اگر قید ہو جائیگا ہم مین سے کوئی شخص جسکو ہم بزرگ جانتے ہونگے تو معاوضہ کر لینگے ہم اُسکا ان قیدیون سے اور شاید کہ صلح کر لیوین ہم عرب سے اُنکے سبب سے پس بہتر جانا بادشاہ نے راے اُن لوگون کی اور روانہ کیا قیدیون کو بجانب اُس دیر کے جو بنام دیر جاج مشہور تھا اور روانہ کیا اُنکے ہمراہ دو ہزار سوار کو نیلیون سے کہ پہونچا دین اُنکو دیر تک راوی نے بیان کیا ہے کہ مقرر کیا تھا خالد بن الولید نے جاسوسون کو معاہدین سے جو لاتے تھے خبرین ہر شہر کی اور آگے اُنکے چلتے تھے اور پھرتے تھے ساتھ خبرون کے اُنکے پاس اور ایک جماعت اُنمین کی بیشتر جا چکی تھی شہر اسکندریہ کو پس جب دیکھا اُنھون نے بادشاہ کو کہ حکم کیا ہے اُسنے اُنکے جانے کا بجانب دیر جاج کے نکلے وہ اسکندریہ سے بحالت جلدی کے چلتے تھے وہ خالد بن الولید کو تا آگاہ کرین اُنکو اس حال سے پس ملے وہ خالد کو راہ مین اور خالد جاتے تھے اسکندریہ کو پس آگاہ کیا اُنھون نے خالد کو قیدیون کے حال سے اور کہا کہ بادشاہ نے روانہ کیا ہے اُنکو بجانب دیر جاج کے پس جب جانا خالد نے حقیقت حال کو بہت خوش ہوے وہ اور کہا امید رکھتا ہون مین اللہ تعالیٰ سے اسامر کی کہ ہووے رہائی اُنکی میرے ہاتھون پر پھر کہا اُنھون نے اپنے لشکر سے کہ چلو تم میرے ساتھ اور جلدی کرو شاید کہ ہم پہونچ جاوین دیر تک قبل پہونچنے قبطیون کے مع قیدیون کے اور لیکن اس وجہ سے تھا کہ خالد نزدیک تھے دیر سے بہ نسبت اسکندریہ کے اُس سے پس روانہ ہوے وہ بحالت کوشش کے تا اُسکے قریب دیر کے پہونچے پس جب پہونچے دیر تک اور پھرے گرد اُسکے سامنے آیا اُنکے ایک راہب بوڑھا خوبصورت بوڑھاپے کا جسکا نام سماح تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ راہب بحیرہ کا شاگرد تھا پس جب آیا وہ نزدیک خالد کے کہا اُس سے خالد نے کہ اے راہب کیونکر اور کس حال پر تو دیکھتا ہے دنیا کو اُسنے کہا کہ دنیا لاغر کرتی ہے بدن کو اور کاٹتی ہے امید کو اور نزدیک کرتی ہے موت کو اور کاٹتی ہے آسایش کو خالد نے کہا کہ اُسکے لوگون کا کیا حال ہے اُسنے کہا کہ جو شخص پہونچ گیا اُسمین سے کسی چیز کو تو نہین آسودہ اور سیراب ہوتا ہے وہ اور جس سے کہ کم ہو گئی کوئی چیز اُسکی تو حسرت ہوتی ہے اُسکو خالد نے کہا کہ کیا ہے اچھائی لوگون کی دنیا مین اُسنے کہا کہ عمل نیک اور پرہیزگاری خالد نے کہا کہ کیا ہے برائی لوگون کی دنیا مین اُسنے کہا کہ پیروی نفس اور خواہش کی خالد نے کہا کہ سچ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الحکمۃ ضالۃ المومن یاخذہا حیث وجدہا خالد نے کہا کیونکر اچھی معلوم ہوتی ہے تنہائی تجکو اُسنے کہا کہ دوست رکھتا ہون مین اُسکو خالد نے کہا کہ آیا پہونچا تو اُسمین کسی فائدے کو اُسنے کہا ہان پہونچا مین راحت کو بسبب تواضع آدمیون کے خالد نے کہا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہوتا یہ امر دین اسلام اور توحید مین اُسنے کہا کہ مین نہین جانتا ہون سواے اسکے اور کسی چیز کو خالد نے کہا کہ کیا کہتا ہے تو محمد بن عبد اللہ کے دین مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہب نے کہا کہ وہ سردار رسولون کے اور پورے کرنے والے انبیاؤن کے اور برگزیدہ برگزیدگان اور حجۃ اللہ ہین کفار پر خالد نے کہا پس کیون نہین رہتا ہے تو شہر ہاے اسلام مین کہ بہتر ہوگا تیرے واسطے اس مقام سے راہب نے کہا میرا دل آلودہ ہے دنیا کی محبت مین اور پڑھے اُسنے اشعار اس مضمون کے خالد نے کہا کہ اے راہب آیا تجکو کچھ حال اُن عرب قیدیون کا معلوم ہے جنکو ارسطولیس بادشاہ نے تیرے پاس روانہ کیا ہے اُسنے کہا کہ نہین قسم ہے اللہ کی ولیکن آیا تھا میرے پاس رات کو ایک بطریق اور ایک اسقف اور پانی پیا اُنھون نے میرے اس کنوئین سے اور پوچھا تھا مین نے اُن دونون سے یہ کہ تم دونون کہان سے آتے ہو پس کہا تھا اُنھون نے کہ وہ آئے تھے بطولیلچی کے از جانب ملک کیلاوش حاکم زمین برقا کے ارسطولیس بادشاہ کے پاس اُس غرض سے کہ بھیجے ارسطولیس اُسکے

پاس ایک عمر کو قیدیان عرب سے تاکہ دیکھے وہ انکی وضع اور لباس کو اور پوچھے اُنسے حال اُنکے دین کا اور اسطولیس نے منظور کیا اِس امر کو اور وعدہ کیا بھیجنے دو قیدیون کا اور پھیرے تھے وہ دونون شخص بیجواب لیکر اپنے حاکم کے پاس اور ریانی پیا اُنھون نے میرے اس کنوئین سے اور چلے گئے اور اسکے سوا اور کسی بات کی اُنھون نے مجکو خبر نہین دی پھر کہا راہب نے خالدؓ سے کہ شاید تم اُن مسلمانون سے ہو جنھون نے فتح کیا ملک شام کو خالدؓ نے کہا ہان ہم وہی لوگ ہین پس کہا راہب نے کہ ہر روز کی خبرین تمھاری میرے پاس موجود ہین اور دیکھا تھا مین نے ایک دن تمھارے نبیؐ کو اُس حال مین کہ مین بحیرا راہب کے دیر مین تھا اور آئے تھے نبیؐ تمھارے ایک قافلہ قریش سے بارادہ شام کے اور دیکھے مین نے معجزات اُنکے جو دیکھے پھر بیان کیا اُسنے حال اُس درخت کا کہ بیٹھے تھے رسول اللہ اُسکے نیچے اور سبز اور ہرا ہو گیا تھا وہ اُسی وقت بعد اسکے کہ خشک تھا وہ پھر جب مر گیا بحیرا آیا مین اِس دیر مین اور جانو تم اس امر کو کہ نہین باقی رہا ارض الکنائس مین نہ ارض عقبہ اور نہ ارض بیادہ مین کوئی قس اور راہب مگر یہ کہ آیا میری زیارت کو اور پوچھا اُسنے مجھسے حال تمھارے نبیؐ کا اور کہا اُنھون نے کہ تھا تو اُنکو راہ پر بحیرا کے دیر مین اور دیکھا تو نے اُنکو پس بیان کر تو ہمسے حال اُنکا اور صفت اُنکی پس بیان کیا مین نے اُنسے حال تمھارے دین کا اور آگاہ کیا مین نے اُنکو تمھارے نبیؐ کے معجزات سے جو مین نے دیکھے تھے اور واقع ہوا میرے اُنکے بیچ مین جھگڑا اور گفتگو اور بھی واقع ہوا میرے اور مسار راہب کے بیچ مین جو مجھسے نیک رہتا ہے ایک مناظرہ اور کہا اُسنے مجھسے کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسٰی بن مریمؑ نے دی ہے وہ حجاز سے ظاہر ہونگے اور جائینگے وہ آسمان پر اور کلام کریگا اُنسے پروردگار اُنکا اور نہین سُنی ہمنے یہ بات کہ یہ شخص آسمان پر بھی گئے پس کہا خالد بن الولیدؓ نے کہ ہان قسم ہے اللہ کی چڑھائے گئے تھے وہ آسمان پر اور کلام کیا اُنسے اُنکے پروردگار نے اور خبر دی ہے اسکی اللہ تعالیٰ اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جسجگہ کہ فرمایا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ آخر آیت تک اور کہا خالدؓ نے کہ سُنا ہے مین نے ابا ذر کو کہتے تھے وہ کہ سُنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ لما اسری بی الی المسجد الاقصی وعرج بی الی السماء وبلغ بی الی السماء الدنیا فاستفتح فقال الملک الموکل بہ من ہذا قال جبریل قال ومن معک قال محمد قال ارسلت الیہ قال نعم ففتح لھا فلما دخل بی الی السماء نظرت واذا رجل جالس وعن یمینہ اسود وعن یسارہ اسود فاذا نظر عن یمینہ ضحک واذا نظر عن شمالہ بکی ثم قال الرجل بجبریل من ہذا معک قال جبریل ہذا محمد قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح فقلت یا جبریل من ہذا قال ابوک آدم تقدم وسلم علیہ فتقدمت وسلمت علیہ فرد علی السلام وہنانی بما اعطانی اللہ من الکرامۃ فقلت یا جبریل فما ہذا الاسود الذی عن یمینہ قال ہم السعداء من اولادہ والاسود الذی عن شمالہ الاشقیاء من اولادہ فالسعداء الی الجنۃ والاشقیاء الی النار ثم عرج بی الی السماء الثانیۃ ولم یزل کذلک یعرج بی من سماء الی سماء الی ان بلغت الی السماء السابعۃ ثم انطلق بی الی سدرۃ المنتہی عندہا جنۃ الماوی فدخلتہا ورایت ما اعد اللہ فیہا من النعیم لاہلہا اور اسی طرح تاہی کہ بیان کیا خالدؓ نے راہب سے حدیث معراج اور اُن چیزون کو جو دیکھا اُسمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عجائبات سے پس تعجب کیا راہب نے خالدؓ اور اُنکے کلام سے اور جانا اُسنے کہ وہ سچے ہین اور جو کچھ کہا سو سچ کہا پس متوجہ ہوا اُنکی طرف اور کہا کہ اے برادر

عربی تمھارا نام کیا ہی انھون نے کہا کہ میرا نام خالد ہی اُسنے کہا کہ ای خالد جانو تم اِس امر کو کہ اِس پہاڑ کے اوپر ایک دیر ہی موسوم بہ دیر مسیح اور اُسمین ایک بطریق بطارقہ قبطہ سے رہتا ہی اور وہ بڑا ظالم اور سخت ہی اور اُسکے نزدیک ایک مرد مسلمان ہی عرب سے کہ قید کر رکھا ہی اُسنے اُس مرد کو مدت سے اور مجھکو معلوم ہی یہ امر کہ وہ شخص اصحاب تمھارے نبی سے ہی اور آیا تھا وہ واسطے تجارت کے مصر مین مقوقس بادشاہ کے زمانے مین پس بیچا اُسنے مال اپنا اور خرید کیا اور مال اور گیا مصر سے اسکندریہ کو پس مول لی بھی مال بیچا اور دوسرا مال مول لیا اور روانہ ہوا ارض حجاز کو ہمراہ ایک بڑے قافلے کے پس جب آئے وہ نزدیک اس پہاڑ کے نکلا اور آپڑا یہ بطریق مع اپنے غلامون کے قافلے پر اور لوٹ لیا مال اُنکا اور بار برداری اُنکی اور چھوڑ دیا مال والون کو پس جب دیکھا اُسنے تمھارے یار کو اور دیکھا اُسپر لباس عرب کا طمع کی اُسمین اور گرفتار کر لیا اُسکو اور وہ اُسکے نزدیک بندھے ہین ایک درخت مین نزدیک دیر کے اور بہ تحقیق آنکھین اُسکی ہو گئی ہین اُنکے آنسوؤن سے اور بطریق کسی دن نہین کھاتا پیتا ہی جبتک نہین مار لیتا ہی اُنکو اور کہتا ہی اُنسے کہ نہین ہی تمکو میرے ہاتھ سے رہائی مگر یہ کہ پھر جاؤ تم اپنے دین سے اور رجوع کرو میرے دین کی طرف اور قائل ہو تثلیث کے اور ہو گئے ہین وہ مثل خلال کے اور بطریق نہین باز رہتا ہی اُنکے مارنے سے اور نہین کمی کرتا ہی اُنپر عذاب کرنے سے اور وہ شخص کہتے ہین اپنی مناجات مین یا اللہ قد نزلت حسبی من اجلاک فاقبل رحمتک پس جب باز رہتا ہی بطریق اُنکے مارنے سے تو لاتا ہی وہ بعد اُسکے ایک تصویر بنائی ہوئی کی جسکے سر پر عمامہ سیاہ اور اُسکے سینے پر یہ لکھا ہی ہذا النبی العربی محمد پھر بیٹھا ہی وہ شراب کو اور ڈالتا ہی فضلہ کاسے کا تصویر پر اور کہتا ہی اُنسے کہ تمھارے نبی ہین سوال کرو تم اُنسے اپنے چھوٹنے کا میری قید سے اور وہ مسلمان پناہ مانگتے ہین اللہ تعالی سے بسبب کفر اس بطریق کے **راوی** کہتا ہی کہ جب سنا خالد نے حال وشہادت گذرا اُنپر اور سخت برہم ہوے پھر منتخب کر لیا انھون نے اپنے ساتھیون سے شرحبیل بن حسنہ اور عامر بن ربیعہ اور یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید اور قعقاع اور مقداد اور رفاعہ بن قیس اور تین مردون کو جنکے نام پر مجھکو آگہی نہین ہوئی اور چھوڑا لشکر کو نزدیک دیر کے اور تاکید کی اُنکو ہوشیار رہنے کی تا واپسی اپنے اور روانہ ہوے خالد مع دس آدمیون کے اور چڑھ گئے پہاڑ پر پس جب پہونچے وہ پہاڑ کی پشت پر ظاہر ہوا اُنکو وہ دیر اور درخت **راوی** کہتا ہی کہ بطریق نکلا تھا اُس دن واسطے شکار کے پس جا پڑا وہ ایک جنگلی بیل پر اور شکار کیا اُسکو اور لایا اُسکو دیر مین پس اُترا وہ اُس درخت کے نیچے جو دیر کے دروازے پر تھا اور حکم کیا اُسنے اپنے غلامون کو دور کرنے کھال اُس جانور کا پس جب دور کیا غلامون نے اُسکی کھال کو حکم کیا اُنکو آگ جلانے کا پس روشن کی گئی آگ اور کاٹتا تھا وہ ٹکڑے گوشت اُس جانور کے اور بھونکر کھاتا تھا پھر منگائی اُسنے شراب پس لائے غلام اُسکے شراب کو سامنے اُسکے پس پیتا رہا وہ تا اینکہ خوب مدہوش ہو گیا پھر چلایا وہ اپنے غلامون پر اور کہا کہ لاؤ تم اُس محمدی کو پس لے گئے اُن مسلمان کو غلام اُسکے اور وارد کی تھی اُنپر خواری اور اُنکی گردن مین ایک زنجیر لوہے کی تھی پس کہا اُنسے بطریق نے کہ غالب ہو گیا تو مہر اور مسلم بسبب اپنے محمد کے صلی اللہ علیہ وسلم پس قسم ہی مجھکو اپنے دین کی کہ نہ اُٹھاؤنگا مین تیرے اوپر سے عذاب کو تا اینکہ پھرے تو میرے دین کی طرف اور قائل ہو تثلیث کا اور نہین تو مین تیرا قاتل ہون پس کہا اُس مرد مسلمان نے کہ کر تو جو تیرے اختیار مین ہی اسواسطے کہ مین خوب جانتا ہون اس امر کو کہ تمام چیزین سوا معبود خدا کی خواہش اور ارادے پر اور بندے اُسکے اختیار مین ہین اور آسمان بلند کیے گئے ہین اُسکی قدرت سے اور زمین بچھائی گئی ہی اُسکی حکمت سے اور سخاوت اور بخشش اُسکی اُسکی خلق مین

اُسکے علم مین ہی اور علم اُسکا کل اغیار پر محیط ہی اُسکے واسطے اُسکی خلق مین نظر ہی انجام کار پر اُسکا کوئی مثل نہین ہی اُسکے واسطے ملک ہی
اُسکا کوئی وزیر نہین ہی پس سب سُنا بطریق نے کلام مسلمان کا اور توحید اور تعظیم اُنکی واسطے اللہ تعالی کے بہت برہم ہوا اور
لیا اپنی تلوار کو اور قصد کیا نکالنے تلوار کا میان سے اور اُسکے مارنے کا مرد مسلم پر کہ اُسی وقت آگئے اور پہونچے خالد اور دس ساتھی
اُنکے اُسیر درحالیکہ وہ قابض تھا اپنی تلوار پر پس چلائے خالد بن الولید اور ڈانٹا اُسکو اور کہا کہ باز رہ تو ای دشمن خدا اللہ کے ولی
سے اور تکبیر کہی اُنھون نے ان الفاظ سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصر وحیانا یا الظفر ومکن سیوفنا من رقاب من کفر اور ناگہان آگئے
خالد بطریق پر پس جب دیکھا بطریق نے اُنکے ناگہان در آنے کو اُٹھ کھڑا ہوا وہ اپنے پیرون کے بل اور نکال لیا اپنی
تلوار کو اور قصد حملے کا کیا خالد پر پس پیش آئے اُسیر خالد ساتھ اپنے چھوٹے نیزے کے اور مارا اُسکے سینے مین ایک نیزہ کہ
پار ہو کر چمکنے لگا وہ اُسکی پشت سے اور حملہ کیا صحابہ نے بطریق کے غلامون پر پس مار ڈالا اُن سب کو اور اُترے خالد اور
ساتھی اُنکے کنوئین پر بارادہ محاصرہ دیر کے پس آگئے سامنے اُنکے راہب لوگ اور کہا اُنھون نے کہ ہم قوم راہب ہین ہم لڑائی کے
لوگ نہین ہین جو تمسے لڑین اور تمھارے نبی نے منع کیا ہی تمکو قتل رہبان سے پس کہا خالد نے کہ دے دو ہمکو جو کچھ اُس بطریق
کا تمھارے پاس ہو مال اور اسباب وغیرہ سے اور تم لوگ ہماری طرف سے اللہ کی امان مین ہو گئے اور ہم تعرض نکرینگے تمسے تو اُنھون نے
کہا کہ ہم بخوشی واطاعت یہ امر کرینگے پھر نکالا اُنھون نے مال بطریق کا اور اسباب اور لڑکے بالے اُسکے پس لے لیا خالد نے اُس سب کو اور آئے
وہ طرف قیدی کے اور کھولی زنجیر اُنکی اور پوچھا کہ تم کس عرب سے ہو اُنھون نے کہا کہ مین امید بن حاتم طائی ہون قید ہوا مین آخر زمانہ خلافت
ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین اور صورت یہ ہوئی کہ پہونچا مین اسکندریہ مین پس بیچا مین نے مال اپنا اور خریدا دوسرا مال اور چلا مین
اسکندریہ سے مع اپنے مال کے ارض بقا کو ساتھ ایک جماعت سوداگرون کے پس نکلا ہمپر یہ بطریق اور لوٹ لیا ہمارے مالون کو اور چھوڑ دیا
تاجران قافلے کو اور نہین قید کیا کسی کو سوا میرے سو واسطے کہ اُنمین سوا میرے کوئی عربی نہ تھا اور تھا حکم اللہ کا ہونے والا پس مبارکباد
دی اُنکو مسلمانون نے ساتھ سلامتی کے اور بشارت دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کی طرف سے ساتھ بزرگی کے اور پھرے خالد اور ساتھی اُنکے
بارادہ دیر راہب کے اور مال و اسباب بطریق کا اور لڑکے بالے اُسکے گھوڑون پر اُنکے آگے تھے اور برابر چلتے رہے وہ تا اینکہ اُترے پہاڑ سے اور قریب
دیر کے پہونچے پس دیکھا جب مسلمانون نے خالد کو کہ آتے ہین اُنکی طرف مع اپنے ساتھیون کے اور مال بطریق کا اور لڑکے بالے اُسکے اُنکے سامنے ہین خوش ہوے
مسلمان اُنکی سلامتی سے اور بلند کین آوازین اپنی ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر و نذیر پر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور استقبال کیا
اُنھون نے خالد اور اُنکے ساتھیون کا اور سلام کیا اُنکو اور مبارکباد دی قیدی کو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور بہت خوش ہوا راہب بسبب ہلاکی
اسیر اور ہلاک بطریق کے راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بیان کرتے تھے راہب سے ماجرا بطریق کا اور بطریق سنتا تھا اُنکے کلام کو کہ اُسی وقت آوازین
گھوڑون اور سکر کھڑاہٹ لگامون کی اور چلانا اور رونا عورتون اور لڑکون کا اور آوازین نالہ مردون کی معلوم ہوئین اور قبطی چلاتے تھے نیزے جیسے اور آگے
اُسکے اور گھنگرو سوارون کی اور چمکنا انواع صلیبون کی سُنی اور دیکھی گئی اور کنواری عورتین تھین ساتھ ذلت اور عاجزی کے اور خولہ بنت الازور
آگے قیدیون میں بھائی اُنکے سامنے اُنکے چلے جاتے تھے لت قید مین اور خولہ روتی تھین اور یہ اشعار بطور بین مصیبت کے پڑھتی تھین اشعار

فیروزی سے کی اور جلا دی
ہماری تلوارون کو
کافرون کی گردنون پر

جل المصاب وعم الويل والحرب
بڑھ گئی مصیبت اپنے لیا سختی اور لڑائی نے

والعين باكية والدمع منسكب
اور آنکھین روتی ہین اور آنسو جاری ہین

فزادت الارض مما قد رميت به
اور تر ہو گئی زمین بسبب اس چیز کے جو ڈالی گئی اس پر

حتى توهمت ان الارض تنقلب
تا اینکہ گمان کیا مین نے اس امر کا کہ زمین بدل جائیگی

جار بنا القبط فينا عند غفلتنا
ظلم کیا قبطیون کے ہاتھ نے ہم پر بیچ ہماری غفلت کے

واستحكموا القبط لما ذلت العرب
اور مضبوطی کی قبطیون نے اپنے کام مین جبکہ عاجز اور ذلیل ہوگئے عرب

لهفي على بطل قد كان عدتنا
رنج اور افسوس میرا ایک دلیر پر جو تھا ساز و سامان میرا

فيه العفاف وفيه الدين والادب
تھی اس مین پارسائی اور دینداری پاس نگہداشت عزت کی

قد كان ناصرنا في وقت شدتنا
تھا وہ مدد کرنے والا ہمارا ہماری سختی کے وقت مین

اعني ضرار الذي للحرب ننتدب
یعنی ضرار کہ وہ واسطے لڑائی کے منتخب کیے جاتے تھے

فيه الحمية والاحسان عادته
تھی اس مین غیرت اور نیکی کرنا عادت انکی

فيه التعصب والاحسان والحسب
تھی اس مین سختی اور نیکوکاری اور بزرگی

لو كان يقدر ان يرقا مراكبه
اگر قدرت رکھتے وہ سوار ہونے کی اپنی سواریون پر

كان العدو بنار الحرب يلتهب
تو جلایا گیا ہوتا دشمن ساتھ آگ لڑائی کے

او كان خالد فينا حاضرا لشفا
یا موجود ہوتے خالد ہمارے ساتھ خالی تو ہر آئینہ آرام ملتی

وزال عنا الذي نشكوا ونتحب
اور دور ہوتا ہمسے وہ چیز جسکی شکایت کرتے ہین ہم اور جسکے

او كان يسمع صوتي وصاح بي عجلا
یا سنتے وہ میری آواز کو تو پکارتے وہ جلد اور کہتے

مهلا فقد زال عنك البوس والعطب
کہ ٹھہر وہ تحقیق جاتی رہی دور ہوئی تجھسے سختی اور ہلاکی

راوی کہتا ہی کہ نہین فارغ ہوئی تھین جو کہ بنت الازور اپنے اشعار سے مگر یہ کہ خالدؓ نے سنا شعر پڑھنا اور پکارنا انکا پس جواب دیا انکو خالدؓ نے ان الفاظ سے لبیک لبیک قد جاءک الفرج وذهب عنک البوس والحرج انا خالد بن الولید اور تکبیر کہی اور حملہ کیا خالدؓ اور مسلمانون نے قبطیون پر اور جھکے انپر ساتھ تلوار روشن اور نیزون چمکنے والون کے اور شور کیا عربی گھوڑون نے پس پریشان ہوگئین عقلین قبطیون کی اور کانپنے لگے دل انکے اور پکڑ لیا انکو لرزے نے اور رد کیے گئے انکے سر ساتھ صحابہ ابرار کی تلوارون سے پس تھوڑی دیر مین مسلمانون نے سات سو مرد کو قبطیون سے مار ڈالا اور گرفتار کر لیا تیرہ سو مرد کو اور لے لیا مسلمانون نے گھوڑے اور ہتھیار اور کپڑے انکے اور رہائی پائی مسلمان قیدیون نے اور سلام کیا بعض نے بعض کو اور مبارکباد دی انکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور مبارکباد دی ضرار کو بسبب انکی رہائی کے اور آئے ضرار خالدؓ کے پاس اور سلام کیا انکو اور شکریہ ادا کیا انکے کام کا پس مرحبا کہی انکو خالد نے اور بزرگداشت کی انکی اور مبارکباد دی انکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور دیا خالدؓ نے ہر مرد کو مسلمان قیدیون سے ایک گھوڑا قبطیون کے گھوڑون سے اور ہتھیار ایک مرد کے اور باقی گھوڑون پر سوار کر لیا عورتون اور لڑکون کو اور بار کر لیا اسباب کو اور رخصت کیا خالد نے راہب کو بعد اسکے کہ لکھدی اسکو ایک دستاویز واسطے ہر چیز کے جو احتیاج کھانے اور پینے اور کپڑے سے اسکو اور اسکے شخص کو ہو جو اسکے پاس ہے دیر مین اور یہ کہ پہونچیگی اسکو سب چیزین اسکندریہ سے جب تک زمانہ رہیگا اور روانہ ہوئے خالد مع اپنے لشکر اور قبطیون کے ورانحالیکہ وہ بندھے ہوئے تھے سامنے انکے رسیون مین تا اینکہ پہونچے اسکندریہ مین اور اترے ساتھ مع اپنے لشکر کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اترے خالدؓ مع اپنے لشکر کے اسکندریہ پر تنگی مین پڑا اسپنا ارسطولیس بادشاہ کا اس سبب سے

اور حکم کیا اُسنے اپنے حجاب کو اس امر کا کہ پکار دین وہ اپنے لشکر مین واسطے درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے اور نکلنے کے باب السدرہ کی طرف بمقابلہ عرب کے اور واقع ہوا شور شہر مین عرب کے آنے اور اُنکے اُترنے کا شہر پس کانپنے لگے دل وہان کے لوگون کے اور آئے سرداران قبط اور حجاب ارسطولیس بادشاہ کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ ای بادشاہ کیا رائے ہی تیری ان عرب کے معاملے مین اُنکے سننے کا کہ نہین قریب ہی یہ کہ تجویز کرون مین کوئی رائے اور بندوبست کرون حالانکہ در آیا ہی خوف تم لوگون مین اور جگہ پکڑی ہی اُنکے ڈر نے تمھارے دلون مین اور طمع کی ہی اُنھون نے تمھارے ملک مین بسبب کمی تمھاری کوشش کے اور ذلیل جانا ہی اُنھون نے تمکو اور جان لیا ہی اُنھون نے یہ امر کہ نہین حمایت کرتے ہو تم اپنے شہرون کی اور نہین لڑتے ہو تم اپنے اہل و عیال کی طرف سے اور اگر لڑتے ہو تو ہوتی ہین خواہشین تمھاری جدا اور رائین تمھاری غیر متفق لہذا ان لوگون نے ہلاک کیا تمھارے حامیون کو اور مار ڈالا تمھارے دلیرون کو اور نہین تم تمسے لڑنے کو اور اب اُترے ہین تمھارے میدان مین شہر پر اور وہ قصد تمھاری لڑائی کا رکھتے ہین اور نہین ہی کوئی باز رکھنے والا اُنکا اور اگر میرے نزدیک ہوتے وہ سپاہی اُنکے جنکو قید کیا اور بھیجا ہی مین نے بجانب ہرزجاج کے تو مصالحہ کر لیتا عرب سے بسبب اُنکے اور دور کرتا مین عرب کو اپنے یہان سے اور تجاوز کیا ہی مین نے حد سے آٹھ ہزار کے بارے مین جنکو مین نے قیدیون کے ساتھ بھیجا پس اگر ہوتے وہ لوگ میرے پاس تو لڑتا مین اُنکو لیکر عرب سے حسب طاقت اپنے پس کہا اُسکے وزیر نے کہ ای بادشاہ آیا ہو سکتا ہی تجسے یہ امر کہ بھیجے تو عرب کے پاس کسی ایلچی کو کہ گفتگو کرے اُنسے صلح کے بارہ مین اس شرط پر کہ ہم سپرد کر دینگے اُنکے قیدیون کو جو ہمارے قبضے مین ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ عرب نہین باقی رہے ہین اس حال پر کہ بے ڈر ہو وین ہمسے اور نہین قبول کرتے ہین وہ ہماری طرف سے ایلچی کو جیسے کہ آپڑے تھے ہم اُنپر اور وہ اُترے تھے مقام مجرالوحا کے وزیر نے کہا کہ کیا ضرر ہی تمکو ایلچی کے بھیجنے مین اُنکے پاس پس قصد کیا بادشاہ نے ایلچی کے بھیجنے کا اور وہ مشورہ کرتا تھا اس بارے مین اپنے دل سے کہ اُسی وقت آئے اُسکے پاس نگہبان دریا کے جو گھاٹ پر مقرر تھے اور خبر دی اُسکو اس امر کی کہ ایک کشتی ظاہر ہوئی ہی پچھم کی طرف سے اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُسکا حال کیا ہی اور وہ کہان سے آئی ہی پس جب سنا بادشاہ نے یہ حال نگہبانون سے ملتوی کیا اُسنے روانگی ایلچی کو اور آمادہ ہوا واسطے آنے اُس کشتی کے اور گمان کیا اُسنے اپنے دل مین کہ وہ کشتی حاکم برقا بادشاہ کی ہی پس نہین گذرا تھا تھوڑا عرصہ انتظار اُنکا کہ لنگر انداز ہوئی وہ کشتی گھاٹ مین اور اُترا اُسپر سے ایک بوڑھا قسّ خوبصورت رودار سیاہ ریشمی کپڑے پہنے اور سر پر سرخ عمامہ رکھے ہوئے اور اُترے اُسکے ساتھ دس آدمی قسون سے اور راہبون سے پس جب اُترے وہ کشتی سے آئے اُنکے واسطے گھوڑے بادشاہ کے پاس سے آراستہ ساتھ زین پوشون کامدار کے جنمین نگینے جواہر کے جڑے تھے اور لگامین اُنکی سونہری تھین پس سوار ہوئے وہ اور نکلے اُنکی ملاقات کے واسطے امرا اور حجاب اور سردار اُنکے پاس اور تعظیم کی اُنکے مرتبون کی اور بزرگداشت کی اُنکی اور چلے سامنے اُنکے بادشاہ کے محل تک پس اُترے وہ اور ٹھہرے ایکدن اور رات اور آئین اُنکے واسطے دعوتین اور اچھی چیزین بادشاہ کے پاس سے اور رات گذرانی اُنھون نے اچھے حال سے پس جب صبح ہوئی دوسرے دن کی سوار ہوے وہ اور نکلے طرف لشکر کے اور آئے بجانب سراپردہ ارسطولیس بادشاہ کے اور اُترے وہ گھوڑون سے اور داخل ہوے بادشاہ کے پاس پس اُٹھ کھڑا ہوا بادشاہ اُنکے واسطے اور تعظیم کی اُنکی اور بٹھلایا اُنکو اپنے ساتھ تخت پر محمد بن اسحاق راوی نے بیان کیا ہی کہ روایت پہونچی ہی مجکو ثقات سے اس امر کی کہ ارسطولیس بن مقوقس نے

بھیجے تھے بہت اچھے تحفے واسطے کیاوُش بادشاہ کے جو حاکم سرزمین مبقا کا تھا حد وفرطماۃ تک اور یہ سبب تھا اسلئے کہ سرزمین میں فرکیاوش اُن
سب کا بادشاہ تھا اور تھا وہ بڑا بادشاہ بڑے لشکر والا اور مالک کردیا تھا اُسنے اپنے بیٹے فلاغورس کو فرطمانہ کے خزائن پر اور تھا
لشکر اُسکا دو لاکھ آدمی قوم روم سے پس جب بھیجا اسطولیس نے اُن دونون باپ بیٹون کے واسطے تحفہ تو بھیجا اُنکو خط بھی جسمین مذکور آیا تھا اُنکو عرب سے
اور خط کا مضمون یہ تھا کہ اے بادشاہ دنیا گھر زوال اور کوچ کرنے کا ہے اور نہین دی دنیا نے کوئی چیز مگر یہ کہ پھیر لیا اُسکو اور نہین خوش کیا اُسنے کسی کو
مگر یہ کہ زیان کار کیا اُسکو پس مغرور وہ ہے جسنے پنجہ مارا اُسکے دامن غرور مین اور مطمئن ہوا اُسپر اور نکبخت وہ ہے جسنے پہنا لباس خوف کا اور کام کیا
واسطے گھر آخرت اور پائدار کے آیا نہین دیکھا تونے اے بادشاہ بزرگ فلیطس یعنی ہرقل کو جو حاکم شام اور زمین سوریہ کا تھا بلاد قسطنطنیہ تک
کیونکر جاتا رہا ملک اُسکا اور خالی ہوگئے اُس سے شہر اُسکے اور پوشیدہ اور دور ہوگئے اُس سے غلام اُسکے اور لشکر اُسکا اور معاملہ اُس وقت ہوا کہ جب
ڈالا اُسکو دنیا نے اپنے معائب مین اور تیر اندازی کی اُسپر ساتھ تیرون اپنے رنج رسانی کے بعد اسکے کہ تھی دنیا اُسکے جہیز پر شادمان اور چلنے والی اور نازکی
کی دنیا نے اُسکے ساتھ تا اینکہ روند ڈالا اُسکو دشمنون نے اور اُتری اُسپر جماعت مدی اور ہلاکی ابدی بدرگاہ کی کہ زمانہ تھی اُسکے سبب سے بزرگی اور جوانمردی
اور بو الیسے دبدبے کے کہ آراستہ تھی ساتھ اُسکے خوبیون کی خصلتین تحقیق ملتی تھی زمین اُسکے قدمون کے نیچے اور ہوتے تھے آسمان مطیع اُسکے پس
جب دیکھا زمین نے تازہ روئی اور شادمانی اُسکی گیاہ ناک ہوئی وہ اور اگر دیکھا اُسنے جفا اور ستم اُس سے خشک لب گیاہ ہوگئی وہ ہر آئینہ تھے اراد
اور اوہام لشکر اُسکے اور رات دن مددگار اُسکے تھے پس کون ہے ایسا کہ دور کرے حکم اُس ذات کا جسنے آراستہ کیا برجون کو اپنے بندون کے واسطے
اور موجود کیا اُسنے ستارون کو واسطے اپنی الیسی ہیئت کے کہ اگر چاہے وہ تو باندھ دیوے ہوا کو اور سخت کر دیوے پانی کو اور جدا کر دیوے ترکیب
آسمان کو اور الفت دیوے درمیان آگ پانی مین اور باز رکھے روشنی کو سورج اور چاند سے اور باز رکھے اُن دونون کو چلنے اور سفر سے اور اگر چاہے تو
بند کر دیوے وہ جگہ بہنے اور چلنے ہوا اور آندھیون کو اور کھول دیوے سیلان برقون چمکنے والی کے اور اُگا دیوے ترگھانس کو دریاؤن پر اور
پیدا کیے رات کو روشنی دن کی اور جان تو اے بادشاہ اس امر کو کہ نہین یہ مثالین دین مین نے تیرے واسطے مگر بسبب اپنے حلم کے اس بات پر کہ
دنیا کی بازگشت طرف زوال کے ہے اور یہ محمدی لوگ غالب ہوگئے ہین شہرون پر اور ذلیل کیا ہے اُنھون نے اپنی تلوارون کے سبب سے بندون کو اور
شکست دی اُنھون نے لشکرون اور فوجون کو اور برپا کیا اُنھون نے اپنے دین کو ساتھ تلوارون تیز کے اور مالک ہوگئے اور لے لیا اُنھون نے شام کو تمام
اور آیا ہے اب کہ گیا وہ اُنکا میری طرف کو اور مالک ہوگئے ہین بعض ہمارے شہرون کے اور حکومت حاصل کی ہے اُنھون اور جھگڑتے ہین ہم سے باقی ہمارے ملک مین اور
کوشش کرتے ہین ہمارے نکالدینے مین اُس ملک سے جس مین نعمت پاوینگے وہ ہم سے تو نہ بے پروائی ہوگی اُنکو تم سے اور بہتر یہ ہے کہ آمادہ ہو تو اُنکے واسطے ہم تون
یا لوگون سے اور مدد دے تو ہمکو اپنے لوگون سے اُن محمدیون نے سرکشی اور ظلم کیا ہے اور کمک کر تو ہماری کہ ہم تیرے ہمسایہ ہین اور ہم سب تیرے لشکر اور تیرے
مددگار ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچا ہدیہ اور خط بادشاہ کیاوُش کے پاس پڑھ کر سنایا اُسنے اپنے ارباب دولت کو اور کہا اُسنے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ
اُس مین جو سنا تمنے اسطولیس نے خط مین کیا ارادہ ہے تمھاری پس کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ سلاطین ہمیشہ مدد طلب کرتے ہین بادشاہون سے اور
جو بات حاکم اسکندریہ نے لکھی ہے وہ بہتر ہے اور جان تو اس امر کو کہ عرب جس وقت مالک ہو جاوینگے ملک قبط کے تو ضرور متوجہ ہونگے وہ ہمارے شہرون
کی طرف پس مناسب ہے بھیج تو قبطیون کے واسطے کمک ہم لوگون کی تاکہ قوت دے وہ کمک اُنکو اُنکے دشمنون پر اور ہم مدد دیوینگے ہمکو پس جب سنا ملک

کیماوُش نے کلام اپنے سرداروں کا بہتر جانا اُسنے رائے اُنکی اور خلعت دیا اپنے بھائی اصطفانوس کو اور منتخب کیا اُسکے ساتھ چار ہزار سوار کو اور
حکم کیا اُسکو روانگی کا واسطے قوت ہی حاکم اسکندریہ کے پھر بھیجا کیماوُش نے اپنے خادم کو پاس بطرک کے جو عالم اُنکے دین کا اور برپا
رکھنے والا اُنکی شرع کا اور نام اُسکا سیلعش تھا اور تھا مقام اُسکا ایک دیر مین جو مشہور بہ دیر کنائیس تھا اور اس بطرک کی عمر ایک سو بیس برس
کی تھی اور تھا وہ شاگرد زیرہ شا کا اور زیرو شا شاگرد مرقش کا اور مرقش شاگرد یحیٰ کا اور یحیٰ دیلمی بھائی حواری مسیح عیسیٰ بن مریم کا تھا
اور بطرک بیٹھا اور پڑھا تھا علموں کو اور مطالعہ کیا تھا کتابوں کو اور وہ ایمان رکھتا تھا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جانتا تھا صفات
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور امید رکھتا آپکے ظہور کی اور سنتا تھا آپکے اخبار کو اور امیدوار تھا آپکے زمانہ بعثت کا پوچھتا تھا
آپ کی نشانیوں اور معجزات کو پس جب پہونچی اُسکو خبر مبعوث ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر ہوئین نشانیان اور معجزات آپکے
تو ایمان لایا وہ آپکا اور قصد رکھتا تھا آپ کی حضوری کا پس نہین مدت گذری مگر اندک تا اینکہ پہونچی اُسکو خبر وفات رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس عیادہ آپ کی وفات سے اور اختیار کیا گوشہ غمگینی کو اور نہین ظاہر ہوا وہ کسی کے واسطے اپنی قوم سے ایک سال کامل
اور اگر ہوتا وہ مشغول عبادت مین تو نہ نکلتا اور ظاہر ہوتا وہ پھر بنایا اُسنے اپنے واسطے ایک صومعہ راہ پر پس جب آتا تھا کوئی قافلہ اُسکی
طرف تو پوچھتا وہ اُس سے حال لشکر مسلمانوں کا اور یہ کہ وہ کس سرزمین مین ہین اور پوچھتا تھا کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کون خلیفہ ہوا پس کہا گیا اُس سے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے پس جب وفات پائی ابوبکر صدیق نے پہونچی اُسکو خبر اُنکی وفات اور
خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی بعد اُنکے پھر پہونچی اُسکو خبر فتوح شام اور روانگی صحابہ کی بجانب مصر کے پس جب ہوئی یہ نوبت تو بھیجا اُسکو
بادشاہ کیماوُش حاکم ارض برقانے سواری کشتی کے بادشاہ ارسطولیس کے پاس اسواسطے بشارت دہی آنے کمک کے مع اصطفانوس بھائی بادشاہ کیماوُش
کے بہ جمعیت چار ہزار سوار کے اور قریب تر پہونچے اُنکے نزدیک ارسطولیس کے پس جب حاضر ہوا سامنے بادشاہ ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو
اس حال سے تو خوش ہوا بادشاہ اور کہا اُس سے کہ اے باپ ہمارے مین چاہتا ہون تیری بخشش اور احسان سے یہ بات کہ جا تو ان عرب کے پاس واسطے ایلچی کے میری
طرف سے اور دریافت کر تو میرے لیے خبر اُنکی اور دیکھ تو اُس چیز کو جو اُنکے نزدیک ہے اور اُس چیز کو جسکا وہ عزم رکھتے ہین اور یہ کہ غرض اُنکی
لڑائی ہے یا صلح پس اگر ہے غرض اُنکی صلح کرنا تو میرے پاس اُنکے قیدی ہین اور وہ ایک بڑی جماعت ہین کہ بھیجدیا ہے مین نے اُنکو بجانب برجاج
الکبیر مصالحہ کرین مجھسے تو مین سپرد کرونگا قیدیوں کو اُنکے اور دونگا مین اُنکو بقدر اپنے مال سے اور باندھونگا مین اُنکے ساتھ عہد اس بات کا
کہ نہ پھرین ہماری طرف کو اور نہ تعرض کرین ہمسے پس کہا بطرک نے کہ جو حکم تیرا ہے اُسکو مین کرونگا ولیکن اے بادشاہ جان تو اس امر کو کہ تحقیق مینے پڑھی ہے
کتابوں مین پیشینی انبیا گذشتہ سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ بھیجیگا آخر زمانے مین ایک نبی عربی کو زمین تہامہ سے اور بخشیگا اور
حکم دیگا اُنکو تمام زمین کفر نے پس توجہ کرینگے وہ خزانوں کی طرف اور [illegible] معتقدی پیدا اور اصحاب اُنکے بھی تابعت کرینگے
اُنکی راہ کی اور قائم رکھینگے اُنکی سنت کو اور مین چاہتا ہون اے بادشاہ کہ امتحان کرون مین اُنکے حال کا پیشتر جانے کے اُنکی طرف یا دیکھا
کہ کس چیز سے آزمائش کریگا تو اُنکی اُسنے کہا کہ اے بادشاہ حکم کر تو کسی ایک غلام کو اپنے غلاموں سے کہ زین پوش باندھے وہ ایک اچھے گھوڑے پر تیرے
سواروں کے ساتھ اچھے زین پوش اور سامان کے اور گلے میں ڈالے اُسکے بیش بہا انواع جواہرات اور یاقوتوں کی اور بھیجدے اُسکو مسلمانوں کے

لشکر کی طرف پس اگر لے لیوینگے وہ اُسکو تو جان لینا تو اس امر کو کہ وہ دنیا کے طالب ہین اور لڑائی انکی دنیا کے واسطے ہے اور نہین چاہتے ہین آخرت کو
اور اگر وہ پھیر دیوینگے اُسکو تمھاری طرف کو پس جان لینا یہ بات کہ وہ طالب آخرت اور اس چیز کے ہین جو اللہ تعالے بزرگ کے نزدیک ہے
پس حکم کیا بادشاہ نے اپنے سائیسون کو اس امر کا کہ درست اور آراستہ کرین وہ ایک خچر کو اُسکی اچھی سواریون سے ساتھ زین پیش
سُنہری جڑاؤ جواہرات کے اور سنہری لگام لگا دین اُسپر اور لٹکا دین اُسکے گلے مین مالین موتیون کی اور چھوڑ دین اُسکو بجانب لشکر
مسلمانون کے پس ایسا ہی کیا انھون نے راوی کہتا ہے کہ تھے مسلمانون کی نگہبانی پر اُس دن شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب نزدیک ہوا وہ خچر مسلمانون کے لشکر سے اور دیکھا اُسکو اور اُسکی زینت اور جواہرات کو شرحبیل بن
حسنہ نے وہ اور کہا کہ دشمنان خدا چاہتے ہین اُسکے سبب سے ہماری آزمایش کو اس بات پر کہ ہم لوگ طالب دنیا کے ہین یا آخرت کے قسم ہے اللہ کی
نہین ہے ہم مین کوئی شخص ایسا جو جھکے اُس چیز کی طرف کہ نیست ہونے والی ہے اور نہین ہے خواہش ہماری مگر اُس چیز مین جو باقی اور پایدار ہے
پھر پڑھی انھون نے یہ آیت اعلموا انما الحیوة الدنیا لعب ولهو وزینة وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد آخر آیت تک پھر پکڑی باگ
خچر کی اور لائے اُسکو بطریون کے لشکر کی طرف پھر چھوڑ دیا اُسکو راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا بادشاہ نے اس حال کو سخت ہو گیا چہرہ اُسکا
اور کہا قسم ہے اللہ کی اس سبب سے غلبہ دیے گئے وہ لوگ اور خوار و ذلیل کیے گئے ہم اور باپ دادا ہمارا اور آگاہ تھا انکے حال سے پھر حکم کیا اُسنے
بطرک سطلیس کو جانے کا مسلمانون کی طرف پس چلا بطرک پیادہ بجانب لشکر مسلمانون کے پس جب نزدیک ہوا آنسے متوجہ ہوکے شرحبیل
بن حسنہ اُسکی طرف اور پوچھا اُسکے حال سے پس کہا اُسنے کہ مین ایلچی ہون ارسطولیس بادشاہ کا بجانب سردار عرب کے پس لیا اُسکو شرحبیل نے
اور لے گئے اُسکو لشکر مین بارادہ خیمہ خالد بن الولید کے پس جب داخل ہوا بطرک سطلیس مع شرحبیل بن حسنہ کے مسلمانون کے لشکر مین دیکھا تھا
وہ عرب کی طرف اور وہ لوگ بیٹھے تھے پس دیکھا اُسنے ایک قوم کو کہ چھوڑ دیا ہے انھون نے دنیا کو بعض اُنمین سے قرآن شریف پڑھتے ہین اور
بعض اُنمین سے ذکر خدا مین مشغول ہین اور بعض زمین مین معروف ہین اور دیکھا اُنمین آرام و سکون کو اور نور روشن ملتہب ہے اُنپر پس جب
پہونچا وہ خالد بن الولید کے خیمے تک اجازت چاہی اُسکے واسطے شرحبیل بن حسنہ نے پس اجازت دی اُسکو خالد نے داخل ہونے کی پس جب داخل ہوا
وہ خالد کے پاس اُنکے خیمے مین پایا اُنکو بیٹھے ہوے زمین پر اور نہ تھا اُنکے واسطے کوئی حاجب دربان اور سامنے اُنکے ایک جماعت صحابہ کی تھی پس
سلام کیا اُنکو سطلیس نے اور کہا کہ کون تم مین کا سردار ہے پس جواب سلام کا دیا سبھون نے اور اشارہ کیا خالد کی طرف پس کہا بطرک نے کہ آیا تم سردار
اس قوم کے ہو خالد نے کہا کہ ایسا ہی سمجھتے ہین یہ لوگ مجھکو کہ مین اُنکا سردار رہون جبتک مین حق پر اور تبعیت کرون مین عدل کی حکم اور
انصاف مین اور ڈرون مین اللہ تعالے سے نیکی کرنے والا ہون مین واسطے نیک کے اُنمین سے اور سختی کرنے والا بد پر جسکہ بھلجاون مین ان چیزون سے تو
نہین سرداری ہے مجکو پس کہا بطرک نے کہ تم قسم ہے اللہ کی وہ قوم ہو کہ بشارت دی ہے تمھارے نبی کی مسیح نے پس رسول نے اور حق تمھارے ساتھ ہے بطریق
پس راوی کہتا ہے کہ حکم کیا اُسکو خالد نے بیٹھنے کا پس بیٹھا وہ اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آگاہ کرو تم مجکو اپنے نبی کے حال اور اُنکے حسب نسب سے خالد نے کہا
کہ اللہ تعالے بزرگ نے برگزیدہ کیا اولاد آدم سے عرب کو اور برگزیدہ کیا عرب سے مضر کو اور مضر سے کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے ہاشم کو
اور ہاشم سے عبدالمطلب کو اور عبدالمطلب سے عبداللہ کو اور عبداللہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کہا خالد نے کہ

ترجمہ: جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائی مارنی آپسمین اور بہتایت ڈھونڈھنی مال کی اور اولاد کی

سوال کیے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نبوت سے پس فرمایا آپنے کنت نبیا وآدم بین الماء والطین اور فرمایا آپنے
لما خلق اللہ تعالی العرش کتب علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلما وقع آدم فی الزلۃ واخرج من الجنۃ رای مکتوبا علی
ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقال آدم یا رب من ہذا محمد قال ولدک یا آدم الذی لولاہ لما خلقتک قال آدم بحرمۃ
ہذا الولد ارحم الوالد فقال اللہ عزوجل یا آدم لو تشفعت الینا بمحمد فی اہل السموات والارضین لشفعناک پھر اللہ غالب بزرگ نے
کیا آپ کے نام کو نزدیک اپنے نام سے اور ذکر کیا آپ کا ساتھ اپنے ذکر کے اور نام رکھا آپکا مثل اپنے نام کے پس فرمایا اللہ تعالی
نے ان اللہ بالناس لرؤف رحیم اور فرمایا آپ کے حق مین بالمؤمنین رؤف رحیم اور فرمایا اللہ تعالی نے من یطع الرسول
فقد اطاع اللہ اور فرمایا اللہ تعالی نے آپ کے حق مین یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اور اللہ غالب اور
بزرگ نے بلند کیا ذکر آپ کا اور بڑائی کی آپ کے فخر کی اور بزرگ کیا آپ کے کام کو پس فرمایا اللہ بزرگ اور برتر نے و
رفعنا لک ذکرک اور دیا امر انتہا سے بزرگی اور تعظیم اور تکریم ہی اور فرمایا اللہ بزرگ نے یا محمد لا اذکر الا وتذکر ولا اعرف الا وتعرف
ومن سبک فقد سبنی ومن حمدک فقد حمدنی ومن انکر نبوتک فما عرفنی وانا اقسم بنبوتک ان حجدت وخالفوک عمالہا
اور فرمایا ہی اللہ نے ویقول الذین کفروا لست مرسلا قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم اور فرمایا ہی اللہ تعالی نے وکفی باللہ
شہیدا محمد رسول اللہ راوی کہتا ہی کہ جب سنا بطرک نے یہ حال خالدؓ سے خوش ہوا وہ اور کہا اسنے قسم ہی اللہ کی یہ تحقیق
نجات پائی اسنے جسنے تبعیت کی انکی اور زیانکار رہا وہ جو جدا ہوا انسے پھر تجدید کی بطرک نے اپنے اسلام کی خالدؓ کے
ہاتھ پر اور بیان کیا انسے حال اپنا ابتدا سے انتہا تک کہ کیونکر ایمان لایا وہ ساتھ اللہ کے اور تصدیق کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس خوش ہوے خالدؓ اور مسلمان اسکے اسلام سے اور کہا خالدؓ نے کہ کسواسطے آیا ہی تو ارسطولیس شاہ کے
پاس سے پس بیان کیا اسنے خالدؓ سے کل حال بادشاہ ارسطولیس کا اور یہ کہ ہدیہ اور خط بھیجا تھا اسنے سردار ہرقل کے پاس بطلب
کمک کے تمہارے خوف سے اور بھیجا اسکے واسطے کمک کیا وش نے اپنے بھائی اصطفانوس کو بہ جمعیت چار ہزار سوار ابطورکمک کے اور
تم نے سبقت کی اسیر یا مین بادشاہ ارسطولیس کی طرف تاکہ خبر دون مین اسکو اس حال سے اور بھیجا مجکو ارسطولیس نے تمہارے پاس بطور
ایلچی کے چاہتا ہی وہ صلح کرنا تمسے اور نہین خواہش رکھتا ہی تمسے لڑنے کی اور کہا ہی اسنے کہ صلح کرو تم اس سے اس امر پر کہ دیگا وہ تمکو
کسی قدر اپنے مال سے اور سپرد کر دیگا تمہاری ایک قوم کو عرب سے جنکو گرفتار کیا ہی اسنے ساحل بحر شام سے پس کہا خالدؓ نے کہ تحقیق
پس کھیج دیا اللہ تعالی نے انکی قید کو اور رہا کر دیا ہمکو اور انکو اور غالب کیا ہمکو قبطہ پر اور بیان یادشاہ ہرقل پر اور ڈالا ہمنے انمین سے
سات سو سوار کو اور قید کر لیا ہمنے تین سو مرد کو پھر حکم کیا خالدؓ نے سامنے بطرک کے لانے کا ان قیدیون کو پس سامنے اسکے لائے گئے وہ
پھر عرض کیا پھر خالدؓ نے اسلام کو پس انکار کی اکثر نے اور جسنے اسلام قبول کیا چھوڑ دیا خالدؓ نے اسکو اور نیکی کی ساتھ اسکے اور جسنے انکار کی
اسلام سے حکم کیا خالدؓ نے اسکی گردن مارنے کا راوی کہتا ہو کہ بطرک نے سلام کیا خالدؓ اور مسلمانون کو اور پھرا وہ طرف ارسطولیس شاہ کے
اور کہا کہ جان تو ای بادشاہ کہ یہ قوم ہین کہ نہین ملوک ہو سکتی ہی برگزیدگی انکی اور وہ ہوشیار اور احتیاط کرنے والے ہین پھر

انکار کیا اسکو ملا اسکے ساتھیوں اور ربانی ان مسلمان قیدیوں سے جنکو بھیجا تھا اُسنے بجانب دیر زجاج کے پس جب سنا بادشاہ نے یہ حال
بطرک سے گر پڑی وہ چیز جو اسکے ہاتھ میں تھی اور یقین ہوگیا اُسکو زوال اپنے ملک کا اور کہا اُسنے اپنے ارباب دولت سے کہ ہوشیار
ہو جاؤ تم اپنی جانوں پر واسطے پیش آنے اور ٹھہرنے ان عربوں کے پس گویا کہ ایک ملک کیمیاوش جا لگم بقا کا آگیا ہے تمھارے پاس پس لپٹو تم ساتھ
دونوں ہاتھوں اور اسرار پاک اور لطیف کے اور سیح مرد ہونگے تمکو راوی کہتا ہے کہ وہ رات کاٹی بادشاہ نے بہ نیت لڑائی کے اور قصد کیا
اُسنے لڑائی اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ بادشاہ ارسطولیس نے کاٹی باقی اپنی رات درانحالیکہ
وہ غمگین تھا پس جب غرق ہوا وہ دریائے خواب میں اور بند ہوئیں آنکھیں اسکی دیکھا اُسنے اپنے خواب میں کہ سامنے آیا اُسکے ایک شخص سُرخ و سپید
خوبصورت سینے کا چوڑا اور اُسکے ساتھ ایک شخص اور ہے ظاہر خوبی اور پاکیزگی کا بہت نور والا نمکین صورت نیک پیدائش نورانی صاحب ہیبت
و بزرگی پس کہا اُس مرد سرخ و سپید نے ارسطولیس سے کہ اے بادشاہ میں مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا ہوں اور یہ جو میرے پہلو میں ہیں وُہی نبی عربی ہیں جنکی
بشارت دی تھی میں نے قبل اُنکے مبعوث ہونے کے محمد عربی سردار پیغمبروں کے اور پورے کرنے والے انبیاؤں کے ہیں پس جو ایمان لاویگا
اُنکا ہدایت پاویگا اور جو انکار کریگا اُنکی نبوت کی وہ گمراہ ہوگا اور شکستہ ہوگا اور بتحقیق آئے ہیں ہم واسطے مدد دہی اُنکے اصحاب کے اور
مقام ہمارا اُس قبہ میں ہے جو برج پر ہے راوی کہتا ہے کہ تھا وہ قبہ ایک بلند برج پر قریب دروازہ خضر کے پس اگر ہے تو میری امت سے
تو ایمان لا تو اُنکا اور اُنکی نبوت کا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بنایا تھا اسکندریہ کو تو نام اُسکا اپنے نام پر رکھا تھا پس جب بنایا اُسنے
اس برج کو تو رکھا تھا اُسپر اس قبے کو پس رہتے تھے اُسمیں خضر اور بنایا تھا اسکندر نے دروازے کو اور نام رکھا تھا اُسکا باب الخضر
جیسا کہ تھا وہ اصل برج میں اور خضر رہتے تھے وہاں اور یہ دروازہ مشہور رہیگا قیامت تک راوی کہتا ہے کہ جب کہا عیسیٰ نے بادشاہ سے
یہ حال تو چلے گئے وہ دونوں شخص ایک ہی ساتھ اور جاگا بادشاہ اپنی خواب سے درانحالیکہ وہ خوفناک تھا خواب سے پس جب صبح کی بادشاہ
نے متوجہ ہوا وہ اپنے اُمرا اور حجاب اور اکابر دولت کی طرف اور بیان کیا اُنسے جو حال دیکھا تھا اُسنے خواب میں پس کہا اُن لوگوں نے کہ اے
بادشاہ یہ خواب شوریدہ اور پریشان ہیں اور نہیں ہو سکتے ہیں مسیح اُن لوگوں سے جو چلیں ساتھ نبی عربی کے حالانکہ وہ نبی دشمن
مسیح کے ہیں پس سن لیا بادشاہ نے اُنکی باتوں کو اور سوار ہوا وہ اور بجائے گئے نقارے اُسکے اور شور کیا قرناؤں نے اور بلند کیے گئے
نشان اُسکے اور سوار ہوا لشکر اُسکا اور آراستہ ہوئے وہ صفوں میں پس جب دیکھا مسلمانوں نے لشکر قبط کو کہ سوار ہوا ہے وہ اور صف بندی
کی ہے لیا اُنھوں نے اپنے سامان لڑائی کو اور وہ بھی سوار ہوئے اور آراستہ ہوئے صفوں میں اور خالد پھرتے تھے بیچ اُنکے اور آراستہ کرتے تھے اُنکو اور
نصیحت کرتے تھے اور برانگیختہ کرتے تھے اُنکو جہاد پر اور کھینچیں صفیں اُنکی قریب دروازہ خضر اور دریا کے اور پھر ارسطولیس بادشاہ اپنی ہلیسہ پر تھے
اور دیکھا تھا وہ قبہ کو اور نور ظاہر اور روشن تھا قبے پر پس در آیا وہم بادشاہ کے دل میں [illegible] اُسنے خواب میں کو دیکھا تھا اور کہا اُسنے
قسم ہے اللہ کی جو میں نے اپنے خواب میں دیکھا ہے وہ سچ ہے اُسمیں شک نہیں ہے محمد بن اسحاق راوی نے [illegible] کہا
کہ تھا میں [illegible] الولید کے لشکر میں بروز لڑائی اسکندریہ کے پس جب ٹھہرے ہم لڑائی کی جگہ میں برابر ہوئیں صفیں دونوں لشکروں کی اور [illegible] عزم کیا تھا
حملے کا اُسی وقت نکلا ہماری طرف کو لشکر قبط سے ایک بطریق جسے ... کا اور اُسکے بدن پر ایک زرہ سونے کے کام کی تھی جسمیں طرح طرح کے

ف بلند برج دروازہ [illegible] ۱۲

جواہر و جبسے تھے سوار تھا وہ اچھے عربی گھوڑے پر پورا تھا ہتھیاروں میں اور جب ٹھہرا وہ درمیان دونوں صفوں کے پکارا اُسنے ساتھ زبان فصیح
عربی کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے پھر جاؤ تم ہماری طرف سے کس واسطے کہ ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے ہیں پس بہ تحقیق مالک ہو گئے تم ہمارے
ملک سے مصر اور صعید اور اکثر مقامات ریف کے اور باقی رہا ہمارے پاس تھوڑا ہمارے ملک سے اور مالک ہو گئے تم اکثر اُسکا اور ہم نہ
جھگڑا کرینگے تم سے اُس چیز میں جو لے لی ہے تمنے ہم سے اور ہم تبعیت کرینگے تمہاری باقی ملک میں پس اگر مصالحہ کرو گے تم ہم سے تو مصالحہ کرینگے
ہم تم سے ایسا مصالحہ کہ رجوع کریگی بہتری اُسکی ہم پر اور تم پر اور عدل کرو تم ہمارے ساتھ اور نہ ظلم کرو تم ہم پر صلح میں پس اگر انکار کرو گے تم
اس امر سے تو پیش آوینگے ہم تم سے ساتھ بھیدوں پاکی اور دلوں مضبوط کے اور پھیر دینگے ہم تمکو تمہاری اشیتوں کی طرف در حالیکہ شکست اُٹھانے والے
ہو گئے تم اور بیچ دامنوں کو پنی ذلت کے بھاگنے والے ہو گے اس واسطے کہ نہیں ہے دشمنی کی کسی نے اس دین کے لوگوں سے مگر یہ کہ ذلیل ہوا وہ
اور شکست اُٹھائی اُسنے کیونکہ ہم ایسی قوم ہیں جنکے واسطے کنیسے اور صومعے اور قسیس اور رہبان اور انجیل اور تدبیح اور صلبان ہیں پس تمہارے
پاس اسکا کیا جواب ہے راوی کہتا ہے کہ یہ گفتگو کرنے والا بادشاہ اسطولیس بسر مقوقس کا تھا پس نہیں فارغ ہوا تھا وہ اپنے کلام سے تا اینکہ نکلے
اُسکی طرف شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جواب دیا شرحبیل نے اور کہا کہ سختی ہو تجھپر اظہار برائی کا کیا تو
ساتھ ایسی چیز کے جو پھیر یگی تجھکو طرف ہلاکی کے اور عذاب میں ڈالیگی تجھکو برے گھر میں سختی ہو تجھپر آیا برائی کرتا ہے تو ہمپر ساتھ کفر
اور نافرمانی اور عبادت صلبان اور شرک ساتھ رحمان کے اور ہم لوگ صاحب پرہیزگاری اور ایمان اور رستگاری اور خوشنودی خدا اور
قبلہ قرآن اور حج اور احرام اور نماز اور روزہ ہیں دین ہمارا بہتر اور بزرگ دینوں کا ہے اور نبی ہمارے مبعوث ہوئے ساتھ معجزات اور
بیان اور آیات اور برہان کے ایسے تھے وہ جنپر قرآن اُترا جسنے تبعیت کی اُنکی پہونچا وہ بخشش کو اور جو پھرا اُنکی بحث اور دلیل سے پھر اسکے تم
غضب کیے ایسے بادشاہ مرنیے والے سے کہ ہے وہ اور نہیں ہے مکان اُسکے واسطے اور نہ دہر و زمان ہے اُسکے واسطے گواہی دی اُسنے اپنی
ذات پر اپنی ربوبیت کی اور ازلیت اپنی صفات کی اور احدیت اپنی ذات کی اور ہمیشگی اپنے ملک کی غلبہ اُسکا ظاہر ہے اور تدبیر اُسکی
استوار ہے اور حکم اُسکا مضبوط ہے عرش اُسکا بلند ہے صفت اُسکی نادر ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اُسکی ذات کے واسطے کوئی
حد مقرر ہے اور نہ اُسکی بقا کے واسطے کوئی وقت شمار کیا گیا ہے فروتنی کرتی ہیں گردنیں واسطے اُسکی بزرگی کے اور ذلیل ہیں قوی لوگ
مقابلہ اُسکی قوت کے نہیں ٹھہرا جا سکتا ہے کمال اُسکا اور نہیں نیست ہوتی ہے بخشش اور عطا اُسکی اور نہیں معدوم ہوتی ہے بزرگی اُسکی سختی ہو
تیرے کیونکر خوش اور اچھا معلوم ہوا تم لوگوں کو کفر ساتھ اُسکی معبودیت کے اور شرک ساتھ اُسکی ربوبیت کے اور یہ کہ مقرر کرو تم واسطے اللہ کے
بیٹے کو اُسکی وحدانیت میں پھر پڑھی اُنہوں نے یہ آیت یوم یحشر اعداء اللہ الی النار فہم یوزعون پھر کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ اللہ کے ایسے بھی بندے ہیں
کہ قسم کھاویں وہ اُسپر اس امر کی کہ ریزہ ریزہ کر دیوے اللہ اُنکے واسطے اس دیوار شہر پناہ کو تو ایسا ہی کریگا وہ اور اشارہ کیا شرحبیل
نے ہاتھ سے شہر پناہ کی دیوار کی طرف پس گر پڑی وہ دیوار زمین پر اور ظاہر ہوئے اور دکھائی دیے گھر اور عمارتیں شہر کی راوی کہتا ہے کہ
کہنے لگے اعیان بادشاہ کے وقت دیکھنے اس حال کے بڑائی قدرت سے پھر پھیرا اُسنے سر اپنے گھوڑے کا بجانب اپنے لشکر کے اور کانپنے لگے دل
قبطیوں کے اس حال کے دیکھنے سے اور ڈر گئے قبطی بڑائی اس معاملے سے جو دیکھا اُنہوں نے اور متعجب ہوئے وہ اور پھرے بجانب اپنے خیموں کے

اور نہ ارادہ کیا اُنھوں نے لڑائی کا اور اسی طرح پر مسلمان بھی پھر گئے اپنے خیموں کی طرف گذر گیا دن پس جب رات ہوئی لیا بادشاہ نے خزانہ اور
وہ چیز جو عزیز تھی اُسکو اور اہل و عیال اور لونڈیاں اپنی اور سوار ہوا کشتیوں میں روانہ ہوا اُسی رات سے بارادۂ جزیرۂ افریطس کے پس
جب صبح ہوئی واقع ہوا شور شہر میں بادشاہ کے بھاگ جانے کا اور اکٹھا ہوے رئیس لوگ قبطیوں کے بعض اُنمیں سے بعض کے پاس کہا اُنھوں
نے کہ بادشاہ نے پیٹھ پھیری اور چلا گیا ہمارے یہاں سے اور آج ہمارے لیے کوئی ایسا نہیں ہے جو مدافعت کرے ہمیشہ اور تحقیق باز رہے ہیں قوم مسلمان
ہمسے اور اگر چاہتے وہ داخل ہونا کو ہماری طرف تو داخل ہو جاتے لیکن وہ ایسی قوم ہیں کہ ٹھہرایا ہے اللہ تعالی نے رحمت اور مہربانی کو انکے دلوں میں
پس چلو تم لوگ اب ہمارے ساتھ انکے پاس تاکہ لیویں ہم اپنے لیے اُنسے عہد و زنہاری کو اور مصالحہ کرلیں ہم اُنسے اپنے شہر کے واسطے اور بچاویں ہم اپنے
لڑکے بالوں کو اُس چیز سے جو بہتر ہے اور اُنکے اتفاق واقع ہو راوی کہتا ہے کہ متفق ہوئی راے اکابر کی اس امر پر اور نکلے وہ بجانب لشکر مسلمانوں کے
اور چاہی اُنھوں نے حضوری سامنے سردار خالد بن الولید کے اور آئے اُنکے پاس بعد اجازت کے پس جب ٹھہرے اُنکے سامنے سلام کیا اُنکو جو شخص جانتا تھا
زبان عربی کو پس جواب سلام کا دیا اُنکو خالد نے اور پوچھا سبب اُنکے آنے کا اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو پس آگے بڑھے اکابر سے وہ لوگ جو زبان عربی
جانتے تھے اور کہا اُنھوں نے کہ اے سردار اللہ تعالی نے غلبہ دیا تمکو ہمپر بسبب سچائی اور صفائی تمھارے دلوں اور نیتوں کے اسواسطے کہ تم ایسی قوم ہو
کہ ٹھہرایا ہے اللہ تعالی نے رحمت کو تمھارے دلوں میں اور ہم چاہتے ہیں تمسے اس امر کو کہ معاملہ کرو تم ہمسے ساتھ نصفت کے اور دیکھو ہماری طرف کو
مہربانی کی آنکھ سے اور حکم کرو ہم میں ساتھ عدالت کے اُن لوگوں کے طریقہ پر جو پیشتر تمھارے تھے ہمارے ساتھ قوم روم سے پس کہا خالد نے ہاں ہم وہ
قوم ہیں کہ ٹھہرایا ہے اللہ تعالی نے رحمت کو ہمارے دلوں میں اور غلبہ دیا ہمکو ساتھ نشانیوں ہمارے دین کے اور مدد دی ہمکو ہمارے دشمنوں پر اور ہم کرینگے
تمھارے ساتھ وہ معاملہ جیسا کہ جاری ہوئی ہے عادت ہماری ساتھ تمام اُن لوگوں کے جنکے شہر ہمنے فتح کیے اور اگر ہم چاہیں داخل ہونے کو تمھارے
شہر میں بزور تلوار کے تو ایسا کر سکتے ہیں اور آسان ہے ہمپر یہ امر لیکن بہتر آدمیوں کا وہ ہے جسنے قدرت پائی اور معاف کردیا اور اب ہم چاہتے ہیں
تمسے تمھاری صلح پر ایک لاکھ دینار تمھارے لیے اور بہتر لوگوں کے اور صلح کے تمھاری جانوں اور اہل و عیال پر اور بعد اسکے بلاوینگے ہم تمکو طرف اسلام اور
توحید اللہ تعالی اور تصدیق شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جو کوئی تم میں کا قبول کریگا اس امر کو تو ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا اور
جو انکار کریگا اسلام سے تو لیوینگے ہم اُس سے جزیہ سال آیندہ سے فی کس تم میں اور اولاد کے بالغ سے چار دینار اور پیش کرینگے ہم تمپر کچھ شرطیں کہ قبول کروگے تم انکو
اور وہ شرطیں یہ ہونگے کہ نہ سوار ہو کسی جانور پر اور نہ بلند اور اونچے کرو تم اپنے گھروں کو مسلمانوں کے گھروں پر اور نہ بلند کرو تم اپنی آوازوں کو مسلمانوں پر
اور نہ بناؤ تم اسلام میں کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر اور نہ تازہ کرو اُس چیز کو جو پرانے ہوگئے رسومات تمھارے دین اور شریعت سے اور ملاقات کرو مسلمانوں سے
ساتھ عاجزی اور فروتنی کے اور جلدی کرو تم واسطے اجرا انکی حاجتوں کے اُس چیز کے جو چاہیں اپنی بہتری حال کے واسطے اور تعظیم کرو تم اسلام اور اُسکے لوگوں
کی اور جو کوئی گناہ کریگا تم میں سے تو حد جاری کرینگے ہم اُسپر اور جو پھر جائیگا ہمارے عہد اور قول سے تو مار ڈالینگے ہم اُسکو اور پابند ہو تم زنار کے اپنی کمروں میں
واسطے اظہار اپنے دین شناخت اپنی عبادت کے اور نہ بجاؤ تم اور نہ بلند کرو صلیب کو اور نہ قوت اور غلبہ چاہو درمیان مسلمانوں کے ساتھ کسی چیز کے اپنے دین
اور کفر کی باتوں سے اور جب نماز پڑھو تم اپنے کنیسوں میں تو نہان کرو تم اپنی آوازوں کو اپنی انجیل کے پڑھنے میں پس کہا اُن لوگوں نے کہ اے سردار دشوار ہے ہمپر
چھوڑنا اپنے دین اور عہد اُس چیز کا جسپر تھے ہمارے باپ دادا ہمیشہ سے پس ہنسا خالد اُنکی باتوں سے اور پڑھی اُنھوں نے یہ آیت سلہ واذا قیل لہم

اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ اباءنا اولو کان الشیطان یدعوھم الی عذاب السعیر پس کہا انھون نے کہ اے سردار بہ تحقیق منظور کیا ہمنے
جو کچھ تمنے کہا اور ہم چاہتے ہین تمسے اس امر کو کہ حاکم مقرر کرو تم ہمپر ایک مرد کو اپنے ہمراہیون سے تا انیکہ یکجا ہو جاوے وہ مال
جو تم ہمسے مانگتے ہو پس کہا خالد رضہ نے کہ ہم نہین جانتے ہین حال تمھارے ساتھیون کا اور ہمکو نہین معلوم کہ انمین سے صاحب مقدور
کون ہے اور ضعیف و غریب کون ہے پس دیکھو اور تجویز کرو تم اپنے رئیسون سے ایسے شخص کو جسکو تم لوگ یکجا کرنے مال کا مختار کر سکتے ہو پس حاکم مقرر
کرو تم اسکو ان لوگون پر اور اسکے ساتھ ایک شخص ہمارے ہمراہیون سے بھی رہیگا کہ قوت دیگا وہ اسکو اس کام پر ان لوگون نے کہا کہ
اچھا پھر اشارہ کیا ان لوگون نے بجانب ایک مرد رئیس کے اپنے اکابر سے جسکا نام شعیا ابن شاماس ہے وہ رئیس بہ شیر تھا قبطیون مین پس
حاکم مقرر کیا اسکو ان لوگون پر بحکم خالد رضہ کے اور مقرر کیا خالد رضہ نے ساتھ اسکے ایک مرد کو اپنے ساتھیون سے جسکا نام قیس بن سعد تھا
اور حکم کیا ان دونون کو یکجا کرنے مال کا اور کہا انسے کہ جو کوئی تنگ حال اور ضعیف ہو اسکو چھوڑ دو اور لو تم ہر مرد سے اسقدر جسکا
وہ متحمل ہو اور نیکی کرو تم کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والون کو اور نہ ظلم کرو تم کسی محتاج اور رانڈ اور یتیم پر راوی کہتا ہے
کہ داخل ہوے وہ شہر مین اور مقرر ہوے مال کے یکجا کرنے مین اور لیتے تھے وہ ہر مرد سے اتنا جسکا وہ متحمل ہوتا تھا اور جو تنگ حال اور ضعیف تھا
اسکو چھوڑ دیتے تھے قیس بن سعد بموجب حکم خالد رضہ کے راوی نے بسلسلہ راویون کے مازن بن شیث سے بیان کیا ہے کہا شیث نے کہ جو خود
تھا مین جبکہ داخل ہوے شعیا ابن شاماس اور قیس بن سعد شہر مین تاکہ تحصیل کرین وہ مال کو اور ایک جا ہوے وہ قصر مقوقس مین قریب باب البیت کے
اور مقرر کیا اور بھیجا شعیا ابن شاماس نے اپنے غلامون کو دروازون پر لیکر یکجا کرتے تھے وہ مال کو اور جو انکے پاس موجود تھا اور حصے کر دیے تھے انھون نے
مال کے شہر والون پر پس جو بڑا دولتمند اور بہت مالدار تھا اسکا حصہ برابر دس قیراط کے ہوتا تھا اور اوسط الدار کا حصہ دو قیراط کہ اسی وقت
آئے وہ ایک مرد کے پاس اپنے ساتھیون سے جسکا نام یونس بن مقوقس تھا نہین جانتا تھا کوئی کہ وہ کسقدر مال و نعمتون اور ملک کا مالک ہے اور تھا وہ
بڑا انجیل پڑھنے والا اپنے وقت کے لوگون مین پس کہا اسسے رئیس قوم شعیا ابن شاماس نے جو خراج یکجا کرنے پر مامور تھے کہ بہ تحقیق واجب ہوا تجھپر اس حصے سے
ایک دینار اسنے کہا قسم ہے حق مسیح کی کہ مین ہرگز اسکو ادا نہ کرونگا اگرچہ مر جاؤن مین صدقہ دینا میرا کنیسے پر بہت اچھا ہے میرے نزدیک دینے سے
عرب کو پس کہا اسسے قیس بن سعد نے کہ برا ہو تیرا جو کچھ لیتے ہین ہم تجھسے حلال ہے نہ حرام ہے برا ہو تیرا جان تو کہ بہ تحقیق داخل ہوے ہین ہم لوگ تمھارے
شہر مین بزور تلوار کے اگر نہ مارا جاتا تو اور تیرا مال بھی لوٹا جاتا پس کہا شعیا ابن شاماس نے اس بطریق سے کہ زیادہ انکار کرتا ہے تجکو اللہ تعالی لعنت کرے
تجھپر سب لوگ اسکندریہ کے جانتے ہین کہ تو ایسا محتاج تھا کہ نہین قدرت رکھتا تھا دنیا کی کسی چیز پر اور دیا تجکو اللہ تعالی نے اپنی مہربانی
اور کشائش سے دیا تجھے اچھی روزی کو پس کہا ملعون نے کہ آیا نہین ہے یہ بات کہ وارث ہوا مین مال کا باپ دادا سے مجھپر اللہ تعالی کی کوئی بزرگی اور مہربانی
نہین ہے پس جب ہم ہوے قیس بن سعد اسکے کلام سے اور اٹھ کھڑے ہوے اسکی طرف اور ماری اسکو ایک لکڑی جو انکے ہاتھ مین تھی اور کہا کہ جھوٹا ہے
تو اے دشمن خدا اور دشمن اسکے رسول کا بلکہ بزرگی اور احسان خاص ہے واسطے اللہ کے اسواسطے کہ روزی دیتا ہے وہ ہمکو اپنی مہربانی اور احسان سے اور پوری
اور فراخ کیا اسنے ہمپر اپنی نعمتون کو اور اگر شمار کرو تم سب لوگ اللہ کی نعمتون کو تو نہ گن سکو گے اسکو شمار مین پھر کہا قیس نے اللھم انہ جحد
نعمتک وکفر بہا فانزع لہا عنہ راوی کہتا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین گذرا تھا وہ دن انکا تا انیکہ آئی خبر کہ املاک اسکی گر پڑی اور بکریان اسکی مر گئین

اور بامانات اُسکے سو کھو گئے اور سب مال اُسکا جاتا رہا پس کہا قیس بن سعد نے کہ واللہ اگر یہ بات اسی طرح کی ہی جو سنی تھی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ابو ہریرہ میرے پہلو مین بیٹھے تھے پس فرمایا تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بنی اسرائیل مین تین شخص تھے ایک کوڑھی جسکا بدن سفید تھا دوسرا گنجا تیسرا اندھا پس چاہا اللہ تعالی بزرگ نے یہ کہ آزمایش کرے اُنکی پس بھیجا اُنکے پاس ایک فرشتے کو اور آیا وہ فرشتہ کوڑھی کے پاس اور کہا اُس سے کہ کون چیز بہت پیاری ہی تجھکو اُسنے کہا کہ اچھی جلد بدن کی پس مس کیا فرشتے نے اُسکے بدن کو پس جاتا رہا وہ مرض اُسکا اور اچھی کر دی جلد اُسکے بدن کی پھر کہا فرشتے نے کہ کون مال زیادہ دوست ہی تجھکو اُسنے کہا کہ اونٹ پس دی اُسکو ایک اونٹنی دس مہینے کی باردار اور کہا فرشتے نے کہ برکت دیوے اللہ تجھکو اسمین آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کہ کون چیز زیادہ دوست ہی تجھکو اُسنے کہا کہ اچھے بال پس مس کیا فرشتے نے اُسکو اور جاتا رہا مرض اُسکا اور اچھا کر دیا اُسکے بالون کو پھر کہا کہ کس مال کو تو بہت دوست رکھتا ہی اُسنے کہا مادہ گاؤ پس دی اُسکو مادہ گاو حاملہ پھر کہا اُس سے کہ برکت دیوے اللہ تجھکو اسمین آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا اُس سے کہ کون چیز تجھکو بہت پیاری ہی اُسنے کہا کہ پھیر دیوے اللہ تعالی میری بصارت کو تاکہ دیکھون مین اُسکے سبب سے لوگون کو پس مس کیا اُسکو فرشتے نے اور پھیر دی اللہ تعالی نے بصارت اُسکی پس کہا فرشتے نے کہ کون مال تجھکو بہت دوست ہی اُسنے کہا بکری پس دیا فرشتے نے ایک بکری بچے دینے والی اور کہا کہ برکت دیوے اللہ تجھکو اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اُسکے بل بل گئے وہ تینون اُسمین اور بچے دیئے کوڑھی کی اونٹنی اور گنجے کی گاو اور اندھے کی بکری نے پس آیا وہ فرشتہ پاس کوڑھی کے بصورت و لباس فقیر کے اور کہا کہ مین اللہ کی راہ مین تجھسے سوال کرتا ہون ای شخص بواسطہ اُسکے جسنے دیا تجھکو اچھی جلد اور اچھا رنگ اور مال ایک اونٹ کا کہ پہونچ جاؤن مین اُسپر اپنے سفر مین پس کہا اُسنے کہ مجھپر حقوق حقداروں کے بہت ہین فرشتے نے کہا کہ گویا مین تجھکو پہچانتا ہون آیا نہ تھا تو کوڑھی کہ پلید اور نجس جانتے تھے لوگ تجھکو اور محتاج تو پس بخشش کی تجھپر اللہ تعالی نے پس کہا اُسنے کہ نہین وارث ہوا ہون اس مال کا مگر اپنے بزرگون اور باپ دادا سے فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہی تو کر دیگا اللہ تعالی تجھکو جیسا کہ تو تھا پس پھیر دیا اللہ تعالی نے اُسکو طرف اُس چیز کے جیسا کہ وہ تھا اور آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس بہ لباس فقیری کے پس کہا اُس سے جیسا کہ کوڑھی سے کہا تھا پس ویسا ہی جواب دیا اُسنے جیسا کہ کوڑھی نے جواب دیا تھا پس کہا فرشتے نے کہ ای پروردگار میرے اگر یہ جھوٹا ہی تو کر دے اُسکو جیسا کہ وہ تھا پس پھر گیا بطرف اُس چیز کے جسپر تھا اور آیا وہ فرشتہ اندھے کے پاس بلباس فقیری کے اور کہا کہ مین مرد غریب مسافر ہون قطع کیا ہی مین نے مہار کو اپنے سفر مین پس نہین ہی اب کوئی چیز میری پہونچانے والی مگر ساتھ اللہ کے پھر تجھسے سوال کرتا ہون بواسطہ اُسکے جسنے پھیر دیا تجھپر تیری بینائی کو اور دیا تجھکو مال سوال کرتا ہون مین تجھسے ایک بکری کا کہ پہونچ جاؤن مین اُسکے سبب سے اپنے سفر کو اُسنے کہا کہ تھا مین اندھا پس پھیری اللہ تعالی نے مجھپر بصارت میری اور عطا کیا اُسنے مال پس جو چیز تجھکو منظور ہو قسم ہی خدا کی نہ انکار کرونگا مین تجھسے آج کے دن کسی چیز کو جسکو تو اللہ کی راہ مین لیویگا پس کہا فرشتے نے کہ رکھ تو اپنے پاس مال اپنا کہ نہین ہی یہ مگر آزمایش کہ تم آزمائے گئے پس تحقیق راضی ہوا اللہ تجھسے اور خشمگین ہوا اوپر دونون ساتھیون پر راوی نے بیان کیا ہی کہ پھر جو مال اور نکلے اور آ گئے وہ لوگ ساتھ مال کے پاس خالد بن ولید کے پس لیا خالد نے مال کو اور داخل ہوئے وہ شہر مین لے لیا اُنکے بڑے کنیسے کو پس بنایا اُسکو جامع مسجد اور چھوڑ اُنکے واسطے چار کنیسون کو واسطے ادائے رسوم اُنکے دین کے اور لکھا عمرو بن العاص کو خط مشعر فتح کے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو

اور پڑھا انھون نے اسکو بہت خوش ہوے وہ اس حال سے اور حاکم مقرر کیا مصر مین ابا ذر غفاری کو ساتھ ایک جماعت
مسلمانون کے اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے اور داخل ہوے وہان اور بنائی اسمین ایک مسجد بیچ مین اور
وہ مسجد اب تک بنام جامع عمرو بن العاص مشہور ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ بعد تھوڑے دن کے آئے لوگ رشید اور قوہ اور
محلہ اور دمیرہ اور سمنود اور بحیرہ کے واسطے صلح کے اور صلح کیا انسے عمرو بن العاص نے اس چیز پر کہ اتفاق کیا انھون نے اسپر
پھر بھیجا عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی اور ضرار بن الازور اور رفیع بن عمیرۃ الطائی اور شاکر بن مرزوع اور نوفل
بن طامن اور راجح بن عیاض اور عاصم بن عبد اللہ اور قدار بن سمر اور عطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل اور صعصعہ بن عدی
اور عمیر الجہنی اور کعب بن مالک اور سعید بن عبادہ اور یزید بن خطاب اور عطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل اور صعصعہ بن خرمان
اور ہشام بن سعید اور جبلہ بن الشرید اور فرزدع بن ثابت اور یاسر بن الاخرس اور مجمع بن سعید اور بکر بن راشد اور مرہ بن الحکم
اور زاہر بن قیس اور حنظلہ بن کامل اور عبیدہ بن اوس اور رافع بن اسید اور مرداس بن طامن اور اسود بن یحیی اور غانم بن
الاحوص اور عبد اللہ بن جابر اور حازم بن ناصر اور حامد بن حرام کو پس یہ سب جنکے نام ہمنے ذکر کیا چھتیس آدمی تھے اور چار شخص اور تھے
جنکے نامون پر ہمکو واقفیت نہین ہوئی پس یہ سب چالیس مرد تھے بزرگ صحابہ سے اور سردار کیا انپر عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود
الکندی کو اور حکم کیا انکو روانگی کا بجانب دمیاط کے راوی نے بیان کیا ہے کہ تھا حاکم دمیاط کا ہامرک ماموں مقوقس کا اور وہ
سوار ہوتا تھا ساتھ بارہ بیٹون کے اور تھے ہر بیٹے کے قبضے اور اختیار مین پانچ سو سوار دلیران قبط سے اور مضبوط کیا تھا اسنے دمیاط کو ساتھ
لوگون اور غلات و میوہ کے پس جب پہونچے وہان مقداد مع اپنے چالیس مردون کے اور دیکھا ہامرک نے بجانب انکی قلت کے ہنسا وہ اور کہا
اسنے کہ قوم نے بھیجا ہے ہماری طرف چالیس مردون کو تا کہ مالک ہوجاوین وہ ہمارے شہر کے ہرآئینہ وہ لوگ سست رای اور اندک ہین عقل مین
راوی کہتا ہے کہ بڑا بیٹا ہامرک کا شہسوار مشہور تھا نیل کے شہرون مین اور اسکا نام ہربر تھا اور باپ اسکا اعتماد رکھتا تھا اسکی شجاعت اور
دانشمندی پر اور اسکی نگاہ مین کوئی شہسوار نہین جنچتا تھا پس جب دیکھا اسنے صحابہ اور انکی قلت کو امید کی اسنے انکی لڑائی مین اور پہنے
ہتھیار اپنے اور پورا ہوا ساتھ اپنے سامان کے اور سوار ہوا اور نکلا مع اپنے بیٹون اور لشکر کے اور متوجہ ہوا بجانب میدان لڑائی کے اور
صف بندی کی اپنے ساتھیون کی راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا مسلمانون نے بجانب لشکر دمیاط کے کہ نکلا ہے واسطے لڑائی مسلمانون کے اور صف بندی
کی ہے سوار ہوے مسلمان بھی اور ٹھہرے انکے مقابلے مین پس نکلا قبطیون کی صف سے ہربر بڑا بیٹا ہامرک کا اور گرداوا دیا اسنے اپنے
گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلے اسکی طرف ضرار بن الازور اور حملہ کیا اسپر اور نیزہ مارا اسکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا اسکی
پشت سے پس گر پڑا وہ مردہ ہو کر زمین پر اپنے گھوڑے کی پشت سے اور لوٹنے لگا اپنے خون مین اور حملہ کیا ضرار نے ہامرک کے لشکر پر اور پیچھا کیا
اسکو شہر پناہ تک پس پناہ مانگی ہامرک نے فرار اور انکے حملون سے اور در آیا خوف اسکے لشکر اور لوگون کے دلون مین اور تنگی مین پڑا سینہ اسکا بسبب اپنے
بیٹے کے اور افسوس کیا اسپر اور رویا اور پھر آیا جانب شہر کے مع اپنی اولاد اور لشکر کے اور بند کرلیا شہر کے دروازون کو اور آیا ہامرک اپنے قصر مین اور
بلایا اسنے اپنے پاس اکابر دولت کو اور یہ تحقیق سخت اور دشوار گذرا انپر وہ امر جو نازل ہوا انپر صحابہ کی طرف سے پس کہا بادشاہ نے اپنے

ساتھیون سے کہ کیا راے ہے تم لوگون کی اس قوم کے بارہ مین جو آگئے ہین ہماری طرف اور اُترے ہین ہمارے شہر پر بارادہ ہماری لڑائی اور لینے ہمارے شہر کے پس کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ راے وہی درست ہے جو تجھکو مناسب معلوم ہو بادشاہ نے کہا فکر در ہے ہمکو راے اور تدبیر سے راوی کہتا ہے کہ تھا واسطے قوم کے شہر مین ایک حکیم کہ اعتماد رکھتے تھے وہ لوگ اسپر راے اور مشورہ مین اور وہ حکیم صاحب عقل اور مشورہ اور سنتا سا امور کا تھا پس حکم کیا بادشاہ نے اُسکے حاضر لانے کا اور حاضر ہوا وہ سامنے بادشاہ کے پس دیکھا بادشاہ نے اُسکی طرف اور کہا کہ اے حکیم دانا کیا مشورہ دیتا ہے تو ہمکو ان عرب کے مقدمہ مین حکیم نے کہا کہ جان تو اے بادشاہ اس امر کو کہ جوہر عقل کی قیمت نہین ہے اور جسنے روشنی حاصل کی اُس سے پہونچالے اُسکو بجا اب راہ اُسکی نجات کے اور کینچتی ہے اُسکو طرف نشانیون اُسکی بہتری کے اور اس قوم کو کوئی راے دلیل نہین کرتی ہے اور نہین پہونچتا ہے اُنسے کوئی مطلب کو اور بہ تحقیق فتح کیا ہے اُنھون نے شہرون کو اور ذلیل کیا ہے بندون کو اور مشہور ہو گیا ہے کام اُنکا اور بلند ہو گیا ہے ذکر اُنکا اور پھیل گئی ہے خبر اُنکی اور بلند ہوا ہے کلمہ اُنکا اور بھر لیا ہے اُنکی طلب اور دعوت نے زمین کو پس کوئی اُنپر قادر نہین ہو سکتا ہے اور اُن تک نہین پہونچ سکتا ہے اور نہین زیادہ سخت ہین ہم شام کی فوجون سے مضبوطی مین اور نہ بہت عمارت مین اور نہ مضبوطی شہرون اور یہ قوم تائید کی گئی ہے ساتھ فتح اور غلبہ کے اور غالب ہوے ہین سلطنت دباؤ کے اور مہربانی اُنکے دلون مین ہے اور نہین کوئی ایسا عہد کیا اُنھون نے جسمین خیانت کی ہو اور نہین کوئی قسم کھائی اُنھون نے جسکے خلاف کیا ہو اور بہ تحقیق معلوم ہو چکا ہے تجھکو وہ امر جسپر وہ ہین دین اور نگہبانی اور راستی اور امانت داری سے اور میری راے تو یہ ہے کہ صلح کرے تو اُنسے واسطے ہم لوگون کے پس پہونچیگا تو اُسکے سبب سے بے خوفی اور رہائی خونریزی اور حفاظت لڑکے بالون کو اور صلح کرلینگے ہم قوم سے اور دیوینگے ہم اُنکو کسی قدر اپنے مالون سے کہ باز رکھینگے ہم اُنکو بسبب اُسکے اپنے سے راوی کہتا ہے کہ جب سنا ہامرک نے یہ کلام حکیم کا کہا اُسنے کہ بُرا ہو تیرا میرا بیٹا مارا گیا اور تو مشورہ دیتا ہے مجکو سپرد کر دینے میرے شہر کا پھر حکم کیا اُسنے حکیم کی گردن مارنے کا پس جب دیکھا حکیم نے موت کو کہ ڈھانپ لیا ہے اُسکو کہا اُسنے اللھم انی بری مما یشرکون لا شریک لک ولا صاحبۃ لک ولا ولد لک اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ راوی کہتا ہے کہ جب سنا ہامرک نے یہ کلام اُس سے جست کرکے کھڑا ہو گیا اور کھینچ لیا اپنی تلوار کو اور مارا اُسکی گردن پر اور کاٹ کر پھینک دیا اُسکے سر کو اُسکے بدن سے پس جب دیکھا اُسکے ساتھیون اور ارباب دولت نے اُسکے کام کو ساتھ حکیم کے نہین جرأت کی کسی نے اُنمین سے کوئی مشورہ دینے کی اور باز رہے وہ لوگ گفتگو سے پس اُسی وقت متوجہ ہوا ہامرک اُنکی طرف اور حکم کیا اُنکو درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے کا پس لیا قوم نے اپنے سامان کو اور سوار ہوے وہ اور نکلے باہر شہر کے اور کھڑے کیے خیمے اپنے اور قصد کیا لڑائی کا صحابہ سے راوی نے بیان کیا ہے کہ گذر گیا وہ دن اور نہوئی لڑائی اور سوئے وہ لوگ رات کو اور تھا حکیم ریرخان کا ایک بیٹا عاقل اور دانا اور وارث ہوا تھا وہ اپنے باپ کی بزرگیون کا اور صاحب عقل اور تدبیر تھا پس جب مار ڈالا بادشاہ ہامرک نے اُسکے باپ کو ظاہر کیا اُسنے خوشی اور دعا کو واسطے بادشاہ کے اور کہا کہ آرام دی مجکو بادشاہ نے اُس سے اور اُسکی برائی سے ہمواسطے کہ ذلیل کرتا تھا اور مارتا تھا وہ مجکو راوی کہتا ہے کہ پہونچی خبر کلام پسر حکیم کی بادشاہ کو پس بُلایا اُسکو

اور خوش کیا اُسکے دل کو اور خلعت دیا اُسکو پس جب رات ہوئی کہا حکیم کے بیٹے نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ لونگا مین عوض
اپنے باپ کا اور تھا گھر حکیم کا ملا ہوا شہر پناہ سے پس کھودا حکیم کے بیٹے نے ایک کشادہ سوراخ اور نکلا اُسمین سے اور نہین آگاہ
ہوا اُس حال سے کوئی شخص اور قصد کیا اُسنے بجانب صحابہ کے پس جب آہٹ پائی اُسکی لوگون نے آئے اُسکے پاس اور
کہا اُس سے کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ باپ میرا مار ڈالا گیا تم لوگون کے سبب سے اور ایک کشادہ
سوراخ کھودا مین نے شہر پناہ مین اور نکلا مین اُسمین سے اور آیا تمھارے پاس تاکہ در آؤ تم شہر مین لیوائی تم کھڑے ہو تم
اللہ کی برکت اور مدد پر تاکہ داخل اور مالک ہو جاؤ تم شہر کے پس کہا اُس سے ضرار نے کہ بُرا ہو تیرا جسنے کہ تجھکو اس کام پر بھیجا
ہی اُسنے تیرا مار ڈالنا چاہا ہی آیا نہین جانا تو نے کہ احتیاط عادت ہماری ہی اور ہوشیار رہنا خاصہ ہمارا ہی ہر آدمی کہتا ہی کہ قصد
کیا اُسکا ضرار نے پس کہا اُنسے مقداد نے کہ اے ضرار جلدی نہ کرو تم کہ دیکھا ہی مین نے اس رات مین جبکہ میری آنکھ لگ گئی تھی
خواب مین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے ہین میرے پاس اور آپ ہمکو بشارت دیتے ہین اور یہ
لڑکا ہمارے سامنے کھڑا ہوا ہی کلام کر رہا ہی اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے دست بزرگ سے اشارہ فرماتے ہین اُسکی
طرف پس بہ تامل دیکھا مین نے اُسکو اے ضرار پس پایا تھا مین نے اُسکو خواب مین اس حالت پر جو اس وقت ہی اور
دیکھا تھا مین نے اُسکی کمر مین ایک کمربند چمڑے کا جسمین کڑیان چاندی کی تھین پھر کہا مقداد نے کہ اے لڑکے کھول تو اپنی کمر کو
پس اُٹھایا اُسنے اپنے کپڑے کو تو کمربند ویسا ہی کمر مین تھا پھر کہا لڑکے نے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدًا رسول اللہ پس سامنے آئے
مقداد اور ضرار اُس لڑکے کے اور مصافحہ کیا اُس سے اور بہت خوش ہوے صحابہ اس حال سے اور سوار ہوے مقداد اور ضرار اور
چالیسون مرد اپنے گھوڑون پر بدون جلدی اور گھبراہٹ کے اور چلے وہ تاریکی مین اور لڑکا اُنکے آگے تھا تا اینکہ آئے وہ اُس
شہر پناہ تک جسمین لڑکے نے سوراخ کیا تھا پس کشادہ کیا اُس سوراخ کو صحابہ نے اور داخل ہوے اُسمین مع اپنے گھوڑون کے پھر
بند کر دیا اُنھون نے سوراخ کو پتھرون اور مٹی سے پس تحقیق لے لیا تھا اللہ تعالی نے اُنکے دشمنون کی بینائی کو پس نہین دیکھا
اُنکو کسی نے شہر والون سے اور داخل ہوے صحابہ حکیم کے گھر مین اور چھپ رہے اُسمین ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ خبر
پہونچی ہی مجکو اس امر کی کہ حکیم کے بیٹے کے چچازاد بھائی اور یگانے اُسکے باپ کے اسّی مرد تھے پس گیا لڑکا اُن لوگون کے پاس
رات کو اور آگاہ کیا اُنکو اپنے کام سے اور وہ لوگ بھی خشم آگین تھے بسبب مارے جانے حکیم کے پس آئے وہ لوگ اُسکے ساتھ
گھر کی طرف اور داخل ہوے صحابہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور رات کاٹی اُنکے نزدیک پس جب صبح ہوئی کھولا گیا دروازہ شہر کا
اور نکلے لوگ دمیاط کے واسطے قوت دہی اور کمک بادشاہ کے عرب کی لڑائی پر اور نہین ٹھہرا شہر مین کوئی سواے عورتون اور لڑکون
کے اور سوار ہوا ہامرک مع اپنے لشکر کے اور طلب کیا اُن لوگون نے صحابہ کو پس نہ پایا اُنکو اور نہ معلوم ہوئی اُنکو خبر
اُنکی پس واقع ہوا شور اس امر کا کہ عرب بھاگ گئے پس اُسی وقت چلد گیا بیٹا حکیم کا اور اسّی مرد یگانے اُسکے
بجانب دروازۂ دمیاط کے پس بند کر لیا اُنھون نے دروازے کو اور ٹھہری اُنمین سے ایک جماعت واسطے

نگہبانی دروازے کے اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر مین ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور مالک ہوگئے
وہ شہر کے اور سپرد کیا اُسکو حکیم کے بیٹے اور اُسکے بگالون کے اور نکلے صحابہؓ اُس دروازے سے جسکو باب الرحیم یعنی باب الجبا
کہتے تھے اور اُسی نام سے وہ اب تک مشہور ہے راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا ہامرک نے صحابہؓ کو کہ نکلے ہین وہ شہر سے جانا اُسنے کہ
شہر قبضے مین آ گیا اُنکے اور نہین باقی رہا اُسکو بہونچنا شہر مین اور نکل گیا شہر اُسکے ہاتھ سے دشوار گذرا اُسپر یہ امر اور ڈرے لوگ
ہمراہی اُسکے اپنے لڑکے بالون پر اور حیران ہوے وہ اپنے کام مین راوی کہتا ہے کہ جب نکلے صحابہؓ دروازے سے آراستہ
ہوے وہ واسطے لڑائی کے اور ارادہ کیا اُنھون نے لڑائی کا ہامرک اور اُسکے ساتھیون سے اور ہامرک نے اپنے ہمراہیون کو
لڑائی کے واسطے مرتب کیا پس جب فارغ ہوا وہ ترتیب سے کھڑا آگے اپنے لشکر کے نیچے اپنی صلیب کے اور ٹھہرا شطا بیٹا
اُسکا داہنی جانب اُسکے اسواسطے کہ ہامرک اُسکو بہت دوست رکھتا تھا سوا اور بھائیون کے بسبب اُسکی عقل اور
اُسکے اجتہاد کے اپنے دین مین کہ تھا وہ عالم اور عاقل بہت ہوشیار بڑا ادب والا تبعیت کرتا تھا راہبون کی اور صحبت رکھتا
تھا اپنے دین کے عالمون سے اور پیدایش اور ایام طفولیت سے نہین کھایا تھا اُسنے گوشت سور کا اور نہین پی تھی شراب
اور نہین سجدہ کیا تھا کسی تصویر کا اور نہین بوسہ دیا تھا کسی صلیب کو اور نہین مرتکب ہوا تھا حرام کا اور چاہا تھا اُسنے یہ
کہ بناوے اپنے لیے ایک صومعہ اور اکیلا ہو کر رہے اُسمین پس نہین چھوڑا اُسکے باپ نے اور باز رکھا اُسکو اِس ارادے سے
بسبب زیادتی محبت کے اُسکے ساتھ راوی کہتا ہے کہ یہ لڑکا شطا گفتگو کرتا تھا حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس جب پہونچے صحابہ اُنکے شہر مین اور ہوا معاملہ اُنکا جیسا کہ بیان کیا ہمنے اور نکلے صحابہ شہر سے بعد اسکے کہ مالک ہوگئے اُسکے اور
ٹھہرے ایک صف مین اور مرتب کیا ہامرک نے اپنے لشکر کو قبیلون مین اور ٹھہرا بیٹا اُسکا داہنی جانب اُسکے اور دیکھتا تھا
شطا صحابہؓ کی طرف پس کھول دیا اللہ تعالیٰ نے اُسکی بینائی کو بسبب اسکے کہ چاہا اُسکی راہنمائی کو پس دیکھا اُسنے جو دیکھا
کہ چمکتا ہے اُنپر پس اُسی وقت اُٹھایا اُسنے اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف پس کھول دیا گیا معاملہ اُسپر اور دیکھا اُسنے جو دیکھا پس
چلایا وہ شور کر کے اور جھکا اپنے گھوڑے پر سے اور رکھا اپنے مُنھ کو اوپر زمین پر بحالت غشی کے پس میل کیا ساتھ شوق اور
حرص کے باپ اُسکے نے اِس حال سے اور آیا اُسکے پاس اور روکا اُسکو بخوف اُسکے گر پڑنے کے زمین پر پس جب ہوش مین آیا
وہ کہا اُسکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کیا ہوا اور کس چیز نے صدمہ پہونچایا تجھکو اُسنے کہا کہ اے باپ ظاہر ہوا مجھکو قسم ہے خدا کی امر حق
اور جان لیا مینے حقیقت ایمان کو اور دیکھا مینے ان عرب پر ایک بڑے نور کو اور دیکھا مینے اُنکے ساتھ کچھ لوگون کو سبز کپڑے پہنے ہوے
اور اُنکے ہاتھون مین زرد نشان جو چمکتے تھے ساتھ نور کے اور وہ لوگ ابلق گھوڑون پر سوار تھے پھر دیکھا مینے زمین آسمان کے بیچ
پس دیکھے مین نے گنبد لٹکتے ہوے بدون کسی لگاو کے اُنکے اوپر سے اور بدون ستونون کے اُنکے نیچے سے اور اُسمین کچھ مرد ہین
کہ نہین دیکھا مین نے بہت اچھا کسی کو اُنسے اور نور چمکتا تھا اُنکے چہرون سے پس کہا مینے کہ یہ لوگ کون ہین پس اُسی وقت کہا
ایک کہنے والے نے کہ یہ وہ شہید لوگ ہین جو مارے گئے اللہ کی راہ مین پھر دیکھا مینے ایک بڑے گنبد چمکنے والے کو پس دیکھتا تھا

مین اُسکی طرف اور دیکھا مین نے اُسمین ایک حور کو جو بہت نور والی تھی کہ اگر ظاہر ہو جاوے وہ کسی اہل دنیا پر تو مر جاوین وہ اُسکے شوق مین اور یہان تو اے باپ میرے کہ بتحقیق اللہ غالب و بزرگ نے نہین کھول دیا میری آنکھ کو اور دیکھا مین نے جو دیکھا مگر واسطے میری ہدایت کے اور چاہا اُسنے میری بہتری کو اور نہین ہو سکتا ہی بعد اس خواب کے کہ رہون مین گمراہی پر اور تبعیت کرون اُسکی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر جنبش دی اُسنے اپنے گھوڑے کو اور کہا اپنے غلامون اور لوگون سے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہی مجھکو تبعیت کرے میری پس تبعیت کی اُسکی قوم سے اکثر آدمیون نے اور جا ملے صحابہ مین راوی کہتا ہی کہ جب متوجہ ہوا شطا اور ساتھی اُسکے بجانب صحابہ کے پھینک دیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو اور ظاہر کیا کلمۂ توحید کو اور توحید بیان کی اللہ غالب و بزرگ کی پس متوجہ ہوے صحابہ اُنکی طرف اور بہت خوش ہوے اور مبارکباد دی اُنکو ساتھ سلامتی کے اور خوش خبری دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کی طرف سے ساتھ بزرگی اور قبولیت کے پس جب دیکھا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا اور اُسکے ایمان لانے کو ساتھ اللہ غالب اور بزرگ کے اور اُسکے جا ملنے کو صحابہ مین کہا اُسنے کہ نہین ایمان لایا بیٹا میرا مگر یہ کہ دیکھ لیا اُسنے حق کو اور مین نہین شک رکھتا ہون اُسکی عقل و دانائی مین پس ظاہر کیا ہامرگ نے کلمۂ شہادت کو اور جا ملا ساتھ اپنے بیٹے شطا کے راوی کہتا ہی جب دیکھا اُسکی اولاد اور سرداران اور اکابر دولت نے بادشاہ کو کہ مسلمان ہو گیا وہ اور مل گیا اپنے بیٹے شطا کے ساتھ کہا اُنھون نے کہ اگر نہ ظاہر ہوتا اُنکو حق تو نہ مسلمان ہوتے پس مسلمان ہو گئے وہ سب اور جا ملے اپنے بادشاہ ہامرگ سے پس خوش ہوے صحابہ اس معاملے سے اور متوجہ ہوے اور آئے ہامرگ کے پاس اور بلند کیا اُسکے اور اُسکی اولاد اور اُسکے اُمراکے مرتبون کو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور تجدید کی اُن سبھون نے اپنے اسلام کی صحابہ کے ہاتھون پر اور کھول دیے گئے دروازے شہر کے اور داخل ہوے صحابہ اور بادشاہ اور اولاد اور لشکر اُسکے شہر مین پس جو ایمان لایا پورا رہا اپنے اسلام پر اور جسنے انکار کی اسلام کی اور ارادہ کیا ٹھہرنے کا اپنے دین پر چھوڑ دیا صحابہ نے اُسکو اور نہین جبر کیا اُسپر اور نکال دیا اُسکو دیہات اور جزائر کی طرف راوی کہتا ہی کہ جو لا مقداد نے اُس گھر کو جسمین سے داخل ہوے تھے شہر مین اور حکم کیا اُسکے بنانے کا پس بنایا گیا ایک دروازہ اور نام اُسکا باب النعیم رکھا اور وہ بیٹا حکیم کا تھا راوی کہتا ہی کہ چھوڑا اُنکے پاس مقداد نے ایک مرد کو صحابہ سے جسکا نام زید بن عامر تھا تاکہ سکھا دین وہ اُنکو مسائل دین اسلام کے اور روانہ ہوے مقداد دمیاط سے بجانب اسکندریہ کے اور بیان کیا عمرو بن العاص سے کیفیت فتح دمیاط اور مسلمان ہونے ہامرگ اور اُسکی اولاد اور اُسکے لشکر اور شہر والون کی پس خوش ہوے عمرو بن العاص اس حال سے اور لکھا اُنھون نے ایک خط حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مشتمل بر بشارت فتح اسکندریہ اور رشید اور فوہ اور دمنہور اور بحیرہ اور دمیاط کے اور بھیجا خط اُنکو مع عامر بن لوحی کے راوی نے بسلسلۂ راویون کے نصر بن مسروق سے روایت کی ہی کہا نصر نے کہ جب فتح کیا دمیاط اور ہوا معاملہ اُسکا جو ہوا کہا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا سے کہ اے میرے بیٹے بتحقیق اللہ پاک اور برتر نے چھوڑایا ہمکو دوزخ کی آگ سے اور ہدایت کی ہمکو بجانب راہ راست اور بہشت کے اور یہ بزرگی اور خوش مرادی کی ہی کہ ہمیشہ لکھی گئی تھی ہمارے واسطے اور یہ مقام تنیس نزدیک ہی ہمسے اور وہ جزیرہ ہی کہ نہین پہونچ سکتا ہی کوئی وہان کہ کشتیون مین اور بہتر ہی کہ ہم لکھین وہان کے حاکم ابا ثوب کو اور بلاوین اُسکو

ذکر فتح جزیرہ تنیس

بجانب اللہ تعالی اور دین ہمارے نبی کے پس اگر قبول کیا اُسنے تو بہتر ہی ورنہ چلین ہم اُسکی طرف اور لڑین اُس سے اور اللہ تعالی
مدد دیگا پس کہا شطا نے کہ یہ اچھی تجویز ہی اور مین بذات خود ایلچی ہوکر جاؤنگا اُسکی طرف پس کہا بادشاہ نے کہ ای میرے بیٹے
قصد کر تو اللہ کی برکت اور اُسکی مدد پر راوی کہتا ہی کہ سوار ہوا شطا اور چار مرد اُسکے غلامون سے پس کہا یزید بن عامر نے
شطا سے کہ مین تمھارے ساتھ چلونگا بجانب حاکم تنیس کے اسواسطے کہ اگر وہ پوچھیگا تجسے کوئی بات ہمارے دین کی تو تم سوال کے
جواب سے آگاہ نہوگے اور ہم خدا کے فضل سے مسائل اپنے دین کے جانتے ہین اور جواب سوال کا دے سکتے ہین اور
ہم مین کوئی شخص ایسا نہین ہی جو غرور اور بڑائی ظاہر کرے کس واسطے کہ خواہش ہماری عالم آخرت اور کام ہمارا وہ ہی جو نزدیک
کردیوے ہمکو اللہ غالب و بزرگ سے شطا نے کہا چلو تم میرے ساتھ راوی کہتا ہی کہ روانہ ہوا شطا اور چار غلام اُسکے اور
یزید بن عامر اور برابر وہ چلتے رہے تا اینکہ آگئے وہ دریاے تنیس پر تو وہان کشتیان وہان کے حاکم کی طرف سے مقرر تعین
پس جب دیکھا کشتی کے لوگون نے شطا اور اُسکے چارون غلام اور اُنکے ساتھ ایک مرد کو عرب سے کہا اُنھون نے کہ تم کون ہو شطا نے کہا
کہ مین شطا بیٹا بادشاہ ہامرگ سردار دمیاط کا ہون اور میرے ساتھ یہ مرد اصحاب رسول اللہ سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایلچی ہوکر
ہم تمھارے پاس آئے ہین پس بھیجا قوم نے ایک مرد کو ابی ثوب حاکم جزیرہ تنیس کے نزدیک واسطے خبر رسانی اور طلب اجازت عبور
دریا اور اُسکے پاس آنے کے پس اجازت دی ابی ثوب نے اُنکے واسطے پس پھر آیا وہ مرد اُنکے پاس ساتھ اجازت کے
اور پیش کیا اُن لوگون نے واسطے شطا اور اُسکے غلامون اور یزید بن عامر کے ایک چھوٹی کشتی کو پس سوار ہوے وہ لوگ اُسمین
اور لیکر چلے وہ لوگ اُنکو تا اینکہ آگئے جزیرہ کے گھاٹ پر اور اُسی وقت بادشاہ ابو ثوب نے بھیجے تھے گھوڑے برسم سواری کے پس اُترے
وہ کشتی سے اور چاہا شطا نے یہ کہ سوار ہون یزید اُنکے ساتھ گھوڑون پر پس انکار کی یزید نے سوار ہونے سے پس موافقت کی اُنکی
شطا اور اُسکے غلامون نے اس امر مین اور پاپیادہ چلے وہ تا اینکہ پہونچے قریب محل ابی ثوب کے اور اجازت طلب کی اُس سے پس
اجازت دی اُسنے اُنکو داخل ہونے کی پس جب بیچ محل مین آگئے وہ پایا اُنھون نے ابا ثوب کو کرسی دبدبہ اور دولت اور زینت مین اور
حجاب اُسکے سامنے تھے اور وہ اپنے رتبے کی جگہ مین تھا اور غلام اُسکے سامنے خدمت گزاری مین کھڑے تھے پس جب داخل ہوے یہ لوگ اور
ٹھہرے سامنے اُسکے تو جلدی کی ابو ثوب نے اُنپر سلام کرنے مین پس کہا یزید بن عامر نے السلام علی من اتبع الہدی انا قد اوحی الینا ان العذاب
علی من کذب و تولی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ ابو ثوب اُن عرب سے تھا جو زمین عریش مین رہتے تھے اور تھا وہ عرب
متنصرہ غسان اور جبلہ بن الایہم کے یگانون سے اور تھا وہ صاحب مال اور جمال کا اور جب مالک ہوگئے مسلمان
ملک شام کے اور ذلیل کیا اُنھون نے رومیون کو اور شکست اُٹھا کر بھاگا ہرقل بجانب قسطنطنیہ کے اور بھاگا جبلہ بن
الایہم بھی مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اکابر قوم کے اور سوار ہوے وہ دریا مین اور طلب کیا اُنھون نے جزائر کو
بھاگا یہ ابو ثوب مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اپنے بھائی بندون کے بجانب زمین حفار کے اور اترا وہ خشکی مین
درمیان عریش اور رفح کے اور قابو مین کیا اُس زمین کو اور اقامت کی وہان راوی کہتا ہی کہ بادشاہ مقوقس

ترجمہ
سلامتی ہو اُسکی جو اتباع راہ کی بات

نکلا تھا ایکدن مع اپنے امرا اور اکابر دولت کے بقصد شکار کے پس پہونچا وہ اپنے شکار مین زمین عریش تک پس بھاگی آسکے
سامنے ہوکر ایک ہرنی اور چھپا گیا اسکا بادشاہ نے اپنے گھوڑے پر تا اینکہ بھگایا اسکو فرودگاہ ابی ثوب بن کامل بن مسعود تک
پس ماندا ہوگیا گھوڑا بادشاہ کا اور بچ گئی ہرنی اور ابی ثوب بیٹھا تھا اپنے خیمے مین پس جب دیکھا اسنے مقوقس بادشاہ کو کہ
متوجہ ہوا ہی اسکے خیمے کی طرف جلد اٹھکر چلا بادشاہ کی طرف اور نہین پہچانا اسکو بلکہ دیکھا اسکی حشمت اور لباس شاہانہ کو
پس جانا اسنے یہ بادشاہ ہی پس جب پہونچا اس تک بزرگداشت کی اسکی اور تعظیم کی اسکے مرتبے کی اور پکڑا اسکی رکاب کو
اور اتارا اسکو اور حکم کیا اپنے غلامون کو بادشاہ کے گھوڑے کے لینے کو اور اسکے ٹہلانے اور آرام دینے کا اور داخل ہوا ساتھ
کو لیکر خیمے مین اور بٹھایا اسکو اور حکم دیا غلامون اور لونڈیون کو بکریان ذبح کرنے اور کھانا پکانے کا راوی کہتا ہی کہ آئے [illegible]
لشکر اور غلام بادشاہ کے بھی اسکے پیچھے تا پہونچے پس اتارا انکو ابو ثوب نے اور جب طیار ہوا کھانا تو لائے گئے
بڑے کاسے بھرے ہوئے گوشت اور ہر طرح کے کھانون سے راوی کہتا ہی کہ بادشاہ اور اسکے لوگون نے
تین دن ابو ثوب کے نزدیک توقف کیا پس جب چوتھا دن ہوا سوار ہوا بادشاہ مع اپنے ہمراہیون کے بارادہ
مصر کے پس سوار ہوا ابو ثوب بھی اسکے ساتھ اور برابر بادشاہ کے ساتھ تھا تا اینکہ قسم دلائی اور پھیر دیا اسکو بادشاہ
بعد اسکے کہ اچھی تعریف کی اسکی اور وعدہ کیا ہر طرح کی نیکی کا اسکے ساتھ اور چلا مقوقس بادشاہ تا اینکہ داخل
ہوا مصر مین اور بیٹھا تخت سلطنت پر پس اسی وقت حکم کیا اسنے اپنے وزیر کو کہ لکھدیوے ابی ثوب کو ولایت
تنیس اور اسکے متعلقات کی اور روانہ کیا اسکے واسطے ساتھ فرمان کے خلعتون اور غلامون کو پس جب پہونچا فرمان
بادشاہ کا اور خلعتین اور غلام ابی ثوب کو خوش ہوا اور قبول کیا اسنے اس زمین کو اور روانہ ہوا مع اپنے لڑکے بالون
اور یگانون کے بجانب قرمہ کے اور سوار ہوا وہان سے کشتیون مین اور گیا تنیس کو پس جب قرار پکڑا اسنے [illegible]
مین بھیجا اسنے لوگون کو واسطے لانے اپنے بھائیون اور باقی قوم کے اور آئے وہ لوگ اسکے پاس پس حاکم کیا اسنے اپنے
بھائی ابا مینا کو جزیرہ صدف پر اور حاکم کیا اسنے دوسرے بھائی ابو شفا کو جزیرہ طیر پر اور حاکم کیا اپنے بیٹے مفناقر کو [illegible] پر
اور حاکم کیا اپنے غلام فینا کو ابا الاج پر راوی کہتا ہی کہ قرار پکڑا حکومت پر ابو ثوب نے اور بھٹک گیا اور متمرد ہو گیا
وہ اور گذری مدت اسی حال مین تا اینکہ آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصر مین اور ہوا احوال
بادشاہ کا اس طرح پر جیسا کہ بیان کیا ہمنے مارا جانا اسکا اسکے بیٹے ارسطولیس کے ہاتھ سے اور کیفیت اسکے ہلاک
ہونے کی پس جب پہونچی یہ خبر ابو ثوب کو روکا اسنے اس محصول کو جو مقوقس کے بیٹے ارسطولیس کے پاس بھیجتا تھا
اور دیکھا اسنے اپنے کو ایک ایسے جزیرہ مین کہ باز رکھتا تھا اسکو جو پہونچے اس تک آدمیون سے اور سپاہ مین
رکھا اپنے تئین اسی جزیرے مین پس جب مالک ہو گئے مسلمان مصر اور اسکندریہ اور اسکے اطراف کے شہرون اور دمیاط
اور مسلمان ہو گیا ہرگ اور اولاد اور فوج اسکی روانہ ہوئے شطا اور غلام اسکے اور یزید بن عامر بطور ایلچی کے بجانب ابو ثوب کے

پس جب داخل ہوے وہ لوگ وہان اور ٹھہرے اُسکے سامنے اور دیکھا انکو ابو ثوب نے تو ظاہر کیا اُسنے غرور اور تکبر کو اور
نہین اُٹھایا اُسنے اپنے سر کو اُنکی طرف اور کسی کو اُسکے حجاب سے جرات اس امر کی ہوئی کہ ان لوگون کو اجازت بیٹھنے کی
دیوے پس جب دیکھا یزید بن عامر نے یہ حال پڑھا اُنھون نے یہ کلام اللہ تعالی کا ان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ
والعاقبۃ للمتقین پھر بیٹھ گئے وہ اور بیٹھے اُنکے پہلو مین شطا اور دیکھا یزید نے تخت ابی ثوب کو تو وہ سونے کا تھا اور
اُسمین تصویر ایک درخت خرمے کی اور اُس درخت کے نیچے تصویر مریم کی تھی اور مسیح عیسیٰ اُنکی گود مین تھے پس
پڑھا یزید رضی اللہ عنہ نے کلام اللہ تعالی کا فناداہا من تحتہا الا تحزنی قد جعل ربک تحتک سریا وہزی الیک بجذع
النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا فکلی واشربی وقری عینا اور برابر پڑھتے رہے یزید ان آیات کو اس آیت تک انی
عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ مادمت حیا وبرا بوالدتی
ولم یجعلنی جبارا شقیا والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا پس جب سُنا ابو ثوب نے یزید بن عامر کو
یہ آیات پڑھتے ہوے بدل گیا رنگ اُسکا اور بہت برہم ہوا پس جب فارغ ہوے یزید پڑھنے آیات سے متوجہ ہوا
ابو ثوب اُنکی طرف اور کہا اُسنے غضب اور غصّے سے کہ یہ کیا کلام ہے جو تمنے کہا یزید نے کہا کہ یہ کلام اللہ غالب اور بزرگ
کا ہے کہ اُتارا ہے اُسنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ نہین مٹینگے عجائبات اُسکے اور نہ بدلینگے کلمات اُسکے اور نہ مثل
ہوگا اُسکی آیات کا ابو ثوب نے کہا کہ جو تمنے ذکر کیا اُسکے کیا معنی ہین یزید نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ جو خبر دی ہے اللہ غالب اور
بزرگ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کہ معلوم کیا عیسیٰ نے حق کو اور حق کلام کیا اُنھون نے اپنی ذات پر اس طرح سے
کہ وہ بندہ اللہ کے ہین نہین ہین بیٹے اللہ واحد اور پاک کے اور جو اُنھون نے یہ کہا کہ اوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ تو اور مطلب اُنکا
یہ ہے کہ مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بندگی اللہ اور اُسکی فرمانبرداری کے مثل ہم لوگون کے اور نماز پڑھتا ہون مین واسطے اپنے پروردگار
اور یہ کہ ہے میرے مال مین حق اللہ تعالی کا اور معنی اُنکے اس کلام کے والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا یہ ہین
کہ عیسیٰ نے آگاہ کیا لوگون کو اس امر سے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین نہین استحقاق رکھتے ہین معبود ہونے کا اور جو کوئی پیدا ہوگا اُسکے واسطے
کوئی بزرگی اور بڑائی نہین ہے اور معنی اس قول کے ابعث حیا یہ ہین کہ آگاہ کرتے ہین عیسیٰ لوگون کو اس امر سے کہ عیسیٰ اور وہ سب
اُٹھائے جاوینگے روز قیامت کے جو دن افسوس اور پشیمانی کا ہوگا اور اگر ہوتے وہ دونون معبود تو نہین ہو مین اُن دونون کے
واسطے خواہش اور بڑھتا اختلاف دونون کے بیچ مین ولیکن دیکھ اور فکر کر تو اس امر مین کہ دیکھتا ہے تو حکمت کو کہ نہین بگڑتی ہے
اور وہ اللہ کی وحدانیت پر گواہ ہے پس جب سُنا ابو ثوب نے کلام یزید بن عامر کا متوجہ ہوا اُنکی طرف اور کہا کہ بتحقیق تمنے جنگل مارا
اور بھروسا کیا ساتھ جھوٹی باتون کے اور ڈوبے ہو تم لوگ دریاے گمراہی مین پس کہا یزید بن عامر نے کہ اللہ خوب جانتا ہے اُسکو
جو سرگردان ہے جنگل مارا اور برائی مین شریک کرنے والا ہے ساتھ بادشاہ برتر کے اللہ ایسا قدرت رکھنے والا ہے کہ نہ آسمان
اُسپر سایہ کر سکتا ہے اور نہ زمین اُسکا بوجھ اُٹھا سکتی ہے اور نہ رات اُسکو تاریک کر سکتی ہے اور نہ دن اُسکو چھپا سکتا ہے

اور نہ کوئی روشنی اسپر غالب ہو سکتی ہی اور نہ کوئی تاریکی اُسکو چھپا سکتی ہی اور کوئی بادشاہ اُسکو مغلوب نہین کر سکتا ہی
اور کوئی زمانہ اُسکو بدل نہین سکتا ہی اور ہر ساعت اُسکو ایک دھندھا ہی آیا نہین ہی تمکو سوجھ آیا نہین ہی تم مین کوئی
ایسا جو دیکھے اور عبرت حاصل کرے اور فکر کرے بادشاہ قہار کی قدرت مین آیا نہین ہی کوئی تم مین ایسا کہ نصیحت
کرے اپنے نفس کو بسبب جانے دن روشن اور آنے رات تاریک کے آیا نہین ہو سکتا ہی تمسے کہ واحد جانو تم اللہ کو
اور عبادت کرو اُسکی اور پاک جانو اُسکو شرکت سے اور اقرار کرو اُسکی یکتائی کا آیا نہین سُنا تمنے کلام اُس شخص کا جسکی تم
لوگ عبادت کرتے ہو اور اشارہ کرتے ہو اُسکی طرف اور تعظیم کرتے ہو اُسکی یعنی کلام عیسیٰ بن مریم کا کہ اقرار کیا اُنھون نے
اللہ کی وحدانیت اور معبودیت کا اور کہا کہ مین بندہ اللہ کا ہون اور بشارت دی عیسیٰؑ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ آلہ
وسلم کی قبل آپ کے مبعوث ہونے کے اور آگاہ کیا لوگون کو ساتھ بزرگی ہمارے نبی اور نزدیکی اُنکی اللہ برتر سے آیا نہین سُنا
تمنے آپ کے معجزات کو اور وہ جو کچھ ظاہر کیا اپنے حق کو اپنے معجزات اور نشانیون اور دلیلون سے آیا نہین دو ٹکڑے ہوا چاند اُنکے
واسطے آیا نہین بات کی اُنسے سوسمار اور پتھر نے آیا نہین مخاطب ہوا اُنسے اونٹ اور درخت آیا نہین ہین وہ اچھے گھر والے
قبیلۂ مضر مین راوی کہتا ہی کہ چپ رہگیا ابو ثوب جواب دینے سے اور نہ رہی اُسکے واسطے کوئی چیز جسکے سبب سے وہ حجت
اور دلیل کو اُٹھاوے مگر یہ کہ کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ پہونچے ہین ہمکو وہ سب کلام جو تمھارے نبی نے کہا تھا لیکن تھا وہ
جادو قدیم سے چلا آتا اور اگر یہ گفتگو تمھاری سچ ہی پس دعا کرو تم اللہ سے اور وسیلہ گردانو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس
بات پر کہ برساوے اللہ پانی پس اگر برسیگا پانی تو جانینگے ہم کہ کلام تمھارا حق ہی اُسمین کوئی شک نہین ہی اور ایمان لاوینگے
ہم ساتھ اللہ برتر کے اور تصدیق کرینگے ہم رسالت محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزید بن عامر نے کہا کہ اللہ غالب اور بزرگ
قادر ہی اس بات پر جو تونے کہی وان اللہ علی کل شئ قدیر اور بندہ نیک خالص جب دعا کرتا ہی اللہ تعالی سے تو اللہ
قبول کرتا ہی اُسکی دعا کو اور اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پھر اُٹھ کھڑے ہوے یزید بن عامر اور نکلے ابی ثوب کی مجلس سے پس کہا اُسنے
ابو ثوب نے کہ کہان تک جاوگے اے یزید اُنھون نے کہا کہ دعا کرونگا مین اللہ سے ایسا اللہ کہ اگر چاہے تو اُتارے تمھارے
اوپر عذاب کو آسمان سے پھر پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالی کا بل اتبع الذین ظلموا اھوائھم بغیر علم فمن یھدی من
اضل اللہ وما لھم من ناصرین راوی نے بسلسلۂ راویون کے وقاص بن جبیر سے روایت کی ہی کہ نہین
طلب کیا ابو ثوب نے پانی کو اور اسی قدر پر کفایت کی مگر اس وجہ سے کہ اُسکی ایک زراعت تھی قاصلے پر
دریاے نیل سے پس نہین قدرت رکھتا تھا وہ اُسکے سینچنے کی اور نہین پہونچ سکتا تھا وہان تک پانی اور نہین
سینچی جاتی تھی وہ مگر آسمان کے پانی سے اسواسطے کہ ابو ثوب نے اُس کھیتی کے واسطے گڈھے اور تالاب بنائے تھے کہ
یکجا ہوتا تھا اُنمین پانی باران کا اسقدر کہ کفایت کرتا تھا اُس زراعت کو ایک سال سے دوسرے سال تک پس جب
موقوف ہوجاتا تھا برسنا پانی کا گرمیون کے دنون مین تو سینچتا تھا وہ اُس زراعت کو اُن تالابون سے اور اُس سے کھیتی کو

قوت ہوتی تھی اور لگائے تھے اُسنے اُسمن درخت سب پھلون کے اور اس سال مین کہ آئے تھے یزید بن عامر ابو ثوب کے پاس
روکا تھا اللہ تعالی نے پانی کو چار دن کے دنون مین اور چک گیا تھا وہ پانی جو تالابون مین یکجا تھا اور پیاسی ہوئی تھی کھیتی اور
قریب بہ خشکی پہونچی تھی کریسون مین اور ابو ثوب بہت محتاج تھا پانی کا اُسوقت مین کہ یزید بن عامر اُسکے پاس آئے تھے اور
گذرا حال ان دونون کا وہ جو بیان کیا ہمنے اور طلب کیا ابو ثوب نے یزید سے پانی برسنے کو حالانکہ وہ زمانہ برسات کا نہ تھا
پس کہا یزید نے کہ اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی پھر نکلے یزید اور قصد کیا دریا کا اور وضو کیا اور دو رکعت
نماز پڑھی پھر بلند کیا اپنے سر کو آسمان کی طرف اور کشادہ کردیا دونون ہتھیلیون کو اور دعا مانگی ان الفاظ سے اللھم انک قد

امرتنا بالدعاء ووعدتنا بالاجابۃ وانت اصدق القائلین اذ تقول واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع

اذا دعان وقد دعوتک کما امرتنی فاستجب کما وعدت یاذا المعروف الذی لا ینقضی ابدا ولا یحصیہ غیرک احدا

استغنا بمشیتک بحق محمد ن المصطفے وآلہ الشرفا واصحابہ اہل الوقار انک علی کل شئ قدیر و قابص بن جبیر نے
بیان کیا ہی کہ مجکو ثقات سے یہ حال معلوم ہوا ہی کہ یزید بن عامر دعا کرتے تھے کہ اُسی وقت اونچی ہوئی بدلی زمین
آسمان کے بیچ مین اور ٹھہری وہ مثل ٹھہرنے شخص عاجزی اور فروتنی کرنے والے کے اور بلند ہوئی مثل باز و چلنے
والے تیز کے اور پھیل گئی اور آپسمین ملگئی اور رعد حملہ کرتا تھا اُسپر مثل حملے شخص غضبناک کے اور رعد
اُسکو ساتھ آواز برق کے مارتا تھا اور ڈپٹتا تھا مثل ڈپٹنے غضبناک کے اور رعد اُسکو ساتھ آواز برق کے
مارتا اور چلاتا تھا اور طرح طرح کی آواز کرتا تھا اُسپر اور بدلی اللہ کی آسمان قدرت پر بحالت فرمانبرداری کے
چلتی تھی اور اللہ قادر نے مقرر کیا تھا بدلی پر فرشتگان رحمت کو دران حالیکہ باندھے تھے وہ کمرون مین
پٹکے خدمتگزاری کے چلاتے تھے وہ بدلی کو ساتھ خزانون رحمت اللہ کے کھینچتے تھے اُسکو مہار قدرت سے
ساتھ ہاتھون اُسکے دیدیے اور چلے مکے اور بدلی رکھے ہوئے تھی باز داطاعت کے موافق منطوق یسبح

الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ اور بدلی چلتی تھی مثل چلنے تیز دو کے اور جلدی کرتی تھی مثل جلدی ڈرنے
والے کے اور رعد تسبیح کرتا تھا مثل تسبیح اُس شخص کے جو سجدہ کرتا ہی واسطے بزرگی اللہ کے فتری الودق
یخرج من خلالہ پس جب سیراب اور پوری ہوئی وہ اور بار دار ہوئی ساتھ پانی کے اور کشادہ ہوئی
زمین آسمان کے بیچ مین اور پھیل گئی اور رعد چلاتا تھا اُسکو اور برق مارتی تھی اُسکو ساتھ آواز اپنی چمک کے
اور چمکتی تھی اُسکے درمیان سے چلی بدلی پر ہوائے قدرت اللہ کی دران حالیکہ پھیلی تھی وہ ہوا درمیان ہاتھون
اُسکی رحمت کے تو اُس وقت کھل گئے پٹ اُسکے دروازون کے اور اُٹھ گیا پردہ اُسکے پانی کا پس دی وہ ساتھ
آنسوا اپنے پانی کے جدائی اپنے خزانہ پر اور پڑ در پڑ روان کیا زمین پر صاف پانی اپنے آنسو دن کا پس خوش ہوئی زمین وقت
اُترنے اُسکے پانی کے اور آراستہ کیا پانی نے لڑی پھولون کی بیچ گردن اُسکے وجود کے پس نکالا زمین سے اپنی پونجی

ترجمہ سا اے میرے اللہ بہ تحقیق تو نے حکم کیا ہمکو دعا کا اور وعدہ کیا تو نے قبول کرنے کا اور تو بڑا سچا ہی کلام کرنے والون میں جس جگہ کہتا ہی ۱۲ ترجمہ آیت اور جب تجھسے پوچھین بندے میرے مجھکو تو مین نزدیک ہون پہونچتا ہون پکارنے کی پکار کو جسوقت مجکو پکارتا ہی

جمع کی ہوئی سبزے کی اور دے خوشی اور بشارت کے ساتھ رحمت اپنے پروردگار کے اور پکارا پکارنے والے
قدرت نے یہ انظر الی آثار رحمۃ اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا راوی نے بیان کیا ہی کہ برسا پانی دران حالیکہ
برستا رہا وہ باقی دن اور تمام رات تک تا اینکہ سیراب ہو گئی زمین اُنکی اور بھر گئے تالاب اُنکے پس جب ہوا دوسرا
دن آئے یزید بن عامر ابی ثوب کی مجلس مین اور کہا اُس سے کہ کیونکر دیکھی تو نے صنعت اللہ صانع کی جو وسعدار ہی بندونکی
روزی کا پس ہنسا ابو ثوب اور کہا اُسنے کہ یہ جادو تمھارا عقیم ہی اور مکر تمھارا بڑا ہی اور جادو اس سے زیادہ کام کرتا ہی پس کہا
اس سے یزید نے کہ رحمت نہین ہوتی ہی مگر اللہ تعالی کی طرف سے کہ وہ نیکو کار اور قبول کرنے والا توبہ کا ہی اور قسم دلائی مین نے اسکو
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس قبول کی اُسنے دعا میری پس جب رہگیا ابو ثوب پھرنے جواب سے جبکہ دیکھی اُسنے قدرت اللہ غالب
اور بزرگ کی برسنے پانی اور ظاہر ہونے برکت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا اُسنے کہ اب ظاہر ہوا مجکو حق
اور ثابت ہو گئی مجکو یہ بات کہ دین تمھارا حق اور کلام تمھارا راست ہی اور مین ایمان لایا ہون ساتھ اللہ کے تصدیق کرتا ہون
رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر کہا ابو ثوب نے کہ مین چاہتا ہون کہ عرض کرون مین اسلام کو اپنے جزیرے
کے لوگون اور اپنے اہل وعیال اور اپنے ساتھیون پر اور کھود ڈالون مین کنیسون کو اور بناؤن مین مسجدون کو اور حکم کرون
مین نیک کامون کا اور منع کرون مین بد کامون سے پس کہا یزید بن عامر نے کہ اگر تو ایسا کریگا تو راہ نیک پر ہوگا اور اگر نفاق اور
خلاف کریگا تو اللہ تیری گھات مین ہی پھر نکلے یزید اور شطا اور غلام اُسکے ابو ثوب کے پاس سے اور پھر آئے ہامرگ حاکم دمیاط کے
پاس اور بیان کیا حال ابو ثوب کا پس کہا ہامرگ نے کہ قسم ہی خدا کی مکر اور فریب کیا اُسنے تمھارے ساتھ اور چلایا تیر اپنے
مکر کا پس کہا یزید نے ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے دن نہین گذرے تھے کہ پہونچی
مسلمانون کو یہ خبر کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہی لشکرون کو تمام جزیرون سمنہ اور ابی ینا اور ابی سلود سے اور وہ بعد چند روز کے
مسلمانون کے پاس ہوگا پس جب سُنا ہامرگ نے یہ حال کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ مدد طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اور بھروسا
کرتے ہین ہم اُسپر اور جو کوئی لڑیگا ہمسے لڑینگے ہم اُس سے اور بھیجا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا کو بجانب برلس اور دمیرہ اور اشمون
اور اُن شہرون کے جو اُسکے قبضے مین تھے دران حالیکہ بُلاتا تھا اُنکو طرف جہاد کے پس آئی قوم اُسکے پاس ہر جگہ سے مع اپنے لوگون
اور سامان کے اور کھڑے کیے اُنھون نے خیمے اپنے قریب پورب اور قبلہ رُخ دمیاط کے اور لکھا مسلمانون نے کل
حال عمرو بن العاص کو اور یہ کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہی جماعتون کو اور وہ ارادہ ہماری طرف کا رکھتا ہی پس کمک
کرو تم ہماری ساتھ لوگون کے دلیران مسلمین سے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو اور پڑھا اُسکو روانہ کیا
اُنھون نے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ کو مع ایکہزار سوار کے بادیہ اعراب اور وادی القری سے اور
حکم کیا اُنکو روانگی دمیاط کا راوی نے بیان کیا ہی کہ حال ابو ثوب کا یہ ہوا کہ جب یکجا ہوئین اُسکے پاس جماعتین
تو جائزہ لیا اُنکا باہر تنیس کے اور وہ بیس ہزار پیدل اور پانچ سو سوار قبط اور عرب تنصرہ سے تھے اور نکلا اُنکو ساتھ لیکر

کشتیون مین اور چلے وہ تا اینکہ نزدیک دمیاط کے پہونچے اور اُترے مسلمانون کے مقابلے مین اور صف بندی کرکے
ارادہ کیا لڑائی کا اور مقابل ہوے دونون لشکر پس پہلے جو نکلا مسلمانون کے لشکر سے وہ شطا بن ہامرک تھے پس نکلے وہ
اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا دشمنون پر پس مار ڈالا لوگون کو اور زمین پر گرا دیا دلیرون کو اسواسطے کہ اُنھون نے مول لیا تھا
ایمان کو بعوض اپنی جان کے اور کھل گیا تھا واسطے اسلام کے سینہ اُنکا اور مشتاق تھے وہ گھر سلامتی یعنی بہشت کے اور
یہ امر اسوقت تھا کہ ظاہر ہوے اُنکو یہ انوار اور کھولے گئے اُنکے واسطے دروازے اُنکے دل کے ساتھ معرفت کے اور برابر لڑتے
رہے وہ باقی دن تک تا اینکہ آئی تاریکی رات کی اور پھرے وہ قبطیون کی لڑائی سے طرف نماز اور شب بیداری ساتھ کھڑے
رہنے کے پس بہت رات تک کھڑے رہے قدمون کے بل بیچ خدمت بادشاہ جاننے والے پوشیدگیون کے بحالت خوف اور
شرمندگی کے سر جھکائے ہوے بحالت مین پروردگار تعالیٰ اور بزرگ سے پس جب آدھی رات ہوئی اور سہیل تارے
نے طلوع کیا سو گئے وہ پہلو کے بل پس جب ہوا وقت تاریکی کا اور نزدیک ہوئی صبح اور پراگندہ ہوئی روشنی صبح کی
بیدار ہوے شطا درانحالیکہ وہ روتے تھے پس کہا اُنسے اُنکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کس چیز نے رلایا ہے تمکو اُنھون نے کہا
کہ دیکھی مین نے خواب مین وہ چیز جو کبھی نہین دیکھی اور سُنی مین نے وہ چیز جو کبھی نہین سُنی تھی اور دنیا مجھسے چھوٹتی ہے
پس کہا اُنسے اُنکے باپ نے کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس کلام سے اور شاید کہ یہ خواب پریشان ہے پس کہا شطا نے
کہ قسم ہے خدا کی یہ خواب پریشان نہین ہے ولیکن یہ قرب اور نزدیکی ہے بادشاہ علام الغیوب سے جسنے کہ جاری کیا
قلمون کو اور پیدا کیا روشنی اور تاریکی کو اور بھیجا محمد سید الانام کو بجانب خلائق کے ساتھ راہ و روش اسلام کے اور مین نے
دیکھا ہے خواب مین کہ گویا دروازے آسمان کے کھولے گئے اور روشنی ہدایت کی بلند ہوئی اور چمکتی ہے پس دیکھا مین نے
فرشتگان آسمان دنیا کو اس حال مین کہ بعض اُنمین کے سجدہ مین ہین کہ نہین کھڑے ہوتے اور بعض رکوع مین
ہین کہ نہین سیدھے ہوتے اور بعض اُنمین کے کھڑے ہین کہ نہین بیٹھتے اور وہ سب اللہ کے خوف سے روتے ہین
کہ نہین خشک ہوتی ہین آنکھین اُنکی اور اسی طرح پر دیکھا مین نے ایک آسمان کو بعد ایک کے ساتوین
آسمان تک پھر دیکھا مین نے ساتوین آسمان مین ایک گنبد زمرد سبز کا جسمین قندیلین سفید موتی کی ہین کہ وہ چمکتی ہین
ساتھ روشنی کے اور روشن ہین بدون آگ کے اور اُس گنبد مین چالیس حورین ہین جو ایسی پوشاک پہنے ہین
کہ نہین دیکھا مین نے مثل اُسکے اور نہ مثل اُنکی شکلون کے اور چہرے اُنکے مثل انسان کے چہرون کے ہین لیکن
نور اُنکا مانند کرتا ہے سورج کے نور کو اور اُنکے پاؤن مین یاقوت سرخ کی نعلین ہین کہ لپٹتی اور چلتی ہین وہ اُسکو پہنے ہوے فرش
ریشمین اور نگارین اور رنگین پر اور پھرتی ہین سرور کے تختون پر پس پکارا مجکو ایک نے اُنمین سے اور وہ کہتی تھی یا مفتون

بدار الغرور ما لک ان تذکرنا و ترغیب فی قربنا اما علمت ان من اجلک خلقتنا ربنا وجعل مہرنا منک الجہاد فما ہذا الہجر
البعاد الفت الجفان فما ہکذا صنع اہل الوفاء والآن فقد نفذت المیقات وانقضت الساعات فیسقط

من المنام وبادر الی الرحیل واقصد دار السلام وارفع راسک تری اما اعد اللہ تعالی القوام اللیل وصیام النہار والمجاہدین الابرار پس بلند کیا مین نے اپنے سر کو تو دیکھا مین نے بہت گنبدون کو لٹکے ہوے جنکی نہایت نہین موافق شمار تارون اور قطرات باران کے ہر گنبد مین حورین ہین مثل انکے جو مین نے پہلے گنبد مین دیکھا تھا اور وہ اچھی پوشاک اور زیور پہنے ہین اور نور انکا چمکتا ہی پس ظاہر اور سامنے میرے ہوئی ایک حور انمین سے کہ اگر ظاہر ہو وہ اہل دنیا پر تو بے نیاز ہوجاوین اہل دنیا بسبب اسکی روشنی سورج اور چاند سے اور وہ یہ اشعار پڑھتی تھی شعر

انت یا مفتون باترح فی بحر المنام
تو ای مبتلا فریفتہ کب تک کوشش کریگا دریای خواب غفلت مین
وابل ولا تلو علی عدل الملام
اور ہو اشتر اور نہ ہو پھر شتر لدا ہوا بار ملامت سے
فی جنان المخلد والفردوس فی دار السلام
وہ ملک ہی بیچ باغ بہشت کے اور خواہش رکھتا ہون مین
وله اصدع علی اخد کنون تحت لام
اور سوے بچاے ہین اسکے رخسارے پر مثل دال و حرف نون کے
یا امانی ورجائی وعمادی ومرام
ای آرزو میری اور امید میری اور ستون میرے اور مقصد میرے
فانت یا سیدی تجد نی بعد رجال الظلام
پس تو ای سردار میرے پاویگا مجھکو بعد دور ہونے تاریکی کے

قدع السہو وبادر بفعل المستہام
پس چھوڑ تو آرام و راحت کو اور جلدی کر تو کام مین مانند کلام آرزومند
ایہا اللائم دعنی لست اصغی للملام
اور کہہ تو کہ ای ملامت کنندہ چھوڑ مجکو نہ سنونگا مین ملامت کو
دعروسا فاقت الشمس مع بدر التمام
اور خواہش رکھتا ہون مین دلہن خواستہ یعنی خوبرو کی
احسن الاتراب قدا فی اعتدال وقوام
بہت اچھی ہی ہمسنون مین از روے قد کے اعتدال اور قیام
فاستمع منی کلامی وفکر فی النظام
سن تو میری بات کو اور سوچ اور اندیشہ کر تو

واسفح الدمع علی ما اسلفت
اور بہا تو آنسو اسپر جو گذرا تو نے پہلے
اننی اطلب ملکا نیلہ صعب المرام
سو اسواسطے کہ مین خواہش رکھتا ہون ایسے ملک کی کہ پہنچا
طرفہا یشرق بالحظ سقیا بالسہام
آنکھ اسکی روشن ہی ساتھ ایسے غلط شوخی کے کہ دشمن کو ڈالا
فہنیئا من قام لیلا وهو یبکی فی الظلام
پھر اسکا وہ ہی جو شب بیداری کرے اور روے تاریکی مین حد کے
وغدا بادر الی الحرب واضرب بالحسام
اور کل جلدی کر تو طرف لڑائی کے اور شمشیر زنی کر تو

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا ہامرگ نے وہ امر جو بیان کیا اس سے اسکے بیٹے شطانے کیفیت خواب سے کہا اسنے کہ ای میرے بیٹے جان تو کہ بعض خواب سچ ہوتے ہین اور بعض خواب پریشان ہوتے ہین پس نہ مشغول کر تو اپنے دل کو اس چیز مین جو دیکھا تو نے خواب سے شطانے کہا کہ نہ قسم ہی خدا کی ای باپ میرے یہ خواب پریشان نہین ہین بلکہ یہ بزرگیان ہین بادشاہ غیب وان کی اور نہین باقی رہی مجکو ای میرے باپ کوئی امید دنیا مین غرض کہ اسی طرح برابر روتے رہے شطار اور عاجزی کرتے رہے اور کھڑے رہے نرمی اور فروتنی کے قدمون کے بل اور آنسو انکے جاری تھے پروردگار کے خوف سے تا اینکہ صبح ہوئی اور ظاہر ہوئی روشنی صبح کی اور سوار ہوے لوگ واسطے لڑائی کے اور چھوڑا شطانے اپنے باپ اور گھر والون کو اور لیا انھون نے اپنا سامان لڑائی کا اور پہنا اپنے ہتھیارون کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر پس لپٹ گئے انسے باپ انکے اور کہا کہ ای میرے بیٹے قسم ہی تجکو میرے حق کی کہ نہ مبتلا کر تو مجکو اپنی جدائی مین پس کہا شطانے کہ چھوڑ دو تم غصے کو کہ نزدیک آگیا زمانہ ملاقات دوستون کا پس اسی وقت برپا ہوا ماتم اور

جاری ہوئے آنسو اور روان ہوا ایک چشمہ ہر آنکھ سے اور رخصت کیا ہامرگ نے اپنے بیٹے کو اور کہا کہ اے میرے بیٹے اگر ٹھیک
ہو خواب تیرا اور کھڑا کرے تو اپنے خیمے کو بہشت مین پس یاد کر تو ہمکو اچھے طریقہ وفا سے اور عرض کر سلام سید احمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو راوی کہتا ہے کہ نکلے شطا بجانب میدان لڑائی اور جا سے نیزہ بازی و شمشیر زنی کے اور گرداد دیا اپنے گھوڑے کو اور
طلب کیا لڑنے والون کو پس نکلا انکی طرف ایک سوار ابی ثوب کے لشکر سے پس مار ڈالا اسکو شطا نے اور نکلا دوسرا اور تیسرا پس مار ڈالا
اُن دونون کو اور چوتھے اور پانچوین کو بھی قتل کیا اور برابر وہ جہاد اور کوشش کرتے رہے تا انیکہ مار ڈالا انھون نے بارہ سوارون
کو ابی ثوب کے لشکر سے پس جب دیکھا ابی ثوب نے اُس معاملے کو جو شطا نے اسکے سوارون کے ساتھ کیا نہ طاقت رہی اسکو صبر کی
غیر از نیکہ نکلا وہ بذات خود اور تھا وہ جوانمردان مشہور اور دلیران نامی سے پس جب برابر ہوا شطا کی لڑائی کے میدان مین
کہا اُسنے کہ اے لڑکے کیونکر چھوڑ دیا تو نے دین راست کو اور تبعیت کی تو نے ان عرب کی اور داخل ہوا تو انکے ساتھ دین سلام مین
بہ تحقیق کام کر گیا تجھ مین جادو قوم کا اور سحر اور نخشم اور ملامت کا ہوا پھر کو بجانب دین صحیح ہمارے سید مسیح کے پس جب سُنا شطا نے
کلام ابی ثوب کا خشمناک ہوئے وہ اسپر اور کہا کہ اے مردود حکم کرتا ہے تو مجکو چھوڑ دینے ایسے دین راست کا جس دین پر ابراہیم اور
موسیٰ تھے اور بہ تحقیق ظاہر ہوئی مجکو وہ چیز جو چھپا کی ہے اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے بڑی نیکی اور بہتری سے پس جب سُنا ابو ثوب
نے کلام اُنکا غصے مین آیا وہ اور حملہ کیا اُنپر اور بڑھایا اپنے نیزے کو اُنکی طرف پس پیش آئے شطا اُسکے سامنے ساتھ دل مضبوط
اور قصد روشن اور تلوار چمکنے والی کے اور سخت لڑائی لڑے وہ دونو اور مقابلہ کیا آپسمین دونون نے اپنے گھوڑون پر اور برابر
مشغول رہے مار دھاڑ سخت مین تین گھڑی تک تا انیکہ بلند ہوا دن اور اوپر آگیا اُن دونون کے غبار اور تیزی پر ہوا آفتاب کی
رنج دیا شطا کو پیاس نے اور جان لیا پروردگار نے یہ حال انکا پس چاہا اللہ تعالیٰ نے کہ خوش کرے دل اپنے بندے شطا کا اور
دکھا دے اُنکو وہ چیزین کہ جو مہیا کین تھین اُنکے واسطے بزرگیون سے پس کھول دیا اُنکی بینائی کو پس دیکھا شطا نے اُس گنبد کو
جسکو خواب مین دیکھا تھا اور اُس حور کو جسنے اشعار پڑھے تھے اور اُسکے ہاتھ مین ایک کاسہ جواہر کا بھرا آب کوثر سے تھا اور وہ یہ
کہتی تھی یا شطا ہذا شراب من شربہ مایسقے ولا یہرم ولا یسقم ولا یموت ولا یبلی والساعۃ تصل الینا پس جب دیکھا شطا نے
اس حال کو چلائے وہ اور کہا اللہ اکبر یہ وہی چیز ہے جسکا وعدہ کیا تھا مجسے میرے پروردگار نے اور دکھلایا تھا مجکو میرے خواب
مین اور روئے شطا اور جاری ہوئے آنسو اُنکے اللہ غالب اور بزرگ کے خوف سے پس کہا ابی ثوب نے کہ کس سبب سے ہے رونا
تمہارا شطا نے کہا کہ مین نے ایسا ایسا کچھ دیکھا ہے پس ہنسا ابو ثوب اُنکے کلام سے اور حملہ کیا اُنپر اور لڑے وہ دونون بڑی
لڑائی پہلے مرنے سے مگر یہ کہ ابو ثوب نے سبقت کی شطا پر اور حملہ کیا اُنپر اور مارا اُسنے اپنے چھوٹے نیزے کو اُنکے سینے مین
کو نکلا نیزہ چمکتا ہوا اُنکی پشت سے پس گر پڑے وہ زمین پر مردہ ہو کر اور جلدی لے گیا اللہ اُنکی روح کو طرف بہشت کے راوی
کہتا ہے کہ جب دیکھا ہامرگ نے اپنے بیٹے کو مردہ نہ رہا اُنکو صبر سوائے اُسکے کہ حملہ کیا اُنھون نے اور اُنکے ہمراہیون
نے ابو ثوب پر درانحالیکہ لڑنے لگین چرنون حاعتین آپس مین اور بلند ہوا شور تا انیکہ ہو گیا دن مثل

تاریکی سے کثرت گرد و غبار سے اور واقع ہوئی ہزیمت ہامرک کے لشکر پر پس چلے وہ بجانب شہر پناہ دمیاط کے اور امید کی
اُنہین دشمن خدا ابو ثوب نے اور گمان کیا اُسنے کہ مسلمان اُسکے قبضے مین ہین کہ اُسی وقت آئی مسلمانون کے واسطے کشائش
اور آسکے اُنکی طرف نشان مسلمین کے اور اُنکے پیچھے دلیران موحدین اور بشیر آنکے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ تھے اور
بلند کیا تھا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود بشیر اور نذیر پر راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا
ہامرگ نے کہ آسکے مسلمان قوی ہوگیا دل اُنکا اور آنکے ساتھیون کا اور زیادہ ہوئی خوشی اُنکی اور بڑا حملہ کیا اُنھون نے
ابو ثوب اور اُسکے ہمراہیون پر اور کہا اُنھون نے کہ اے دشمنان خدا کے آپہونچے تمھارے لیے راستی اور ایمان کے
لوگ اور در آئی ہلاکی تم مین اے بندگان صلیبون کے راوی کہتا ہے کہ حملہ کیا ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ نے
مع اپنے ہمراہیون کے کافرون پر اور مار اُنہین شمشیر ہاے بران کو پس جب دیکھا ابو ثوب نے کہ ناگمان
در آئے اُسپر عرب ناگہان متحیر ہو گیا وہ پس اُسی حال مین کہ وہ اپنی حیرانی اور گمراہی مین تھا کہ ملے اُسکو یزید بن
عامر پس کہا یزید نے اُس سے کہ اے دشمن خدا اور دشمن اپنی جان کے آیا نہین نصیحت کی تھی مین نے تجکو ساتھ
آیات اللہ کے آیا نہین ظاہر ہوئی تھی تجکو حقیقت اللہ کے دین کی اور دیکھین تھین تو نے نشانیان اُسکی اور سنی
تھی تو نے وہ چیز جو لائے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حق سے اور یہ معجزات اُنکے ہین پھر جا پڑے یزید اُسپر ساتھ
اپنے حملے کے اور قبضہ کر لیا اُسکی زرہ کے گردن بند پر اور کھینچا اور جدا کر لیا اُسکو گھوڑے سے اور گرفتار کر لیا اور
لیچلے اُسکو حالت ذلت مین اور پڑ گیا شور اس امر کا کہ ابا ثوب گرفتار ہو گیا پس گردن رکھی اُسکی قوم نے
واسطے قضا و قدر کے پس بعض اُنمین سے لڑے تا اینکہ مارے گئے اور بعض اُنمین کے گرفتار ہو گئے اور کچھ بھاگ گئے
شکست اُٹھا کر اور گرفتار ہو گیا حاکم ابو مینا اور ابو شفا اور حاکم درنا اور سمنا کا اور غلبہ اور مدد دیا اللہ غالب اور
بزرگ نے مسلمانون کو اور خوار کیا مشرکین کو اور آئے مسلمان ہامرگ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور مبارکباد دی سبب
سلامتی اور فتح کے اور تعزیت کی آنکے بیٹے شطا کی پس کہا ہامرگ نے کہ امید مزدوری اور ثواب کی رکھتا ہون مین
اُسکے واسطے نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے اور صبر کیا مین نے ساتھ حکم اللہ برتر کے پس کہا اُنسے یزید بن عامر نے
کہ بہ تحقیق بہشت مین کچھ ایسے درجے ہین کہ نہین پہونچ سکتے ہین اُن تک مگر صبر کرنے والے اور یہ قول اللہ برتر کا
اُسکی کتاب بزرگ مین ہے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون اولئک
علیھم صلوات من ربھم و رحمۃ و اولئک ھم المھتدون راوی نے بیان کیا ہے کہ دفن کیا لوگون نے شطا کو
اُنھین کپڑون مین جنکو وہ پہنے تھے اور اُن مسلمانون کو بھی دفن کیا جو شہید ہوے تھے اور اترے مسلمان
اپنے خیمون مین باقی دن تک اور رات کاٹی اُنھون نے پس جب صبح ہوئی آئے ہامرگ یزید بن عامر کے خیمے تک
اور کہا کہ اے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دیکھا مین نے رات کے وقت اپنے بیٹے کو خواب مین کہ وہ ایک گنبد مین

انھون نے خواب مین دیکھا تھا اور ایک حور انکے سامنے ہی پس کہا مین نے کہ ای میرے بیٹے اللہ تعالی نے تمھارے ساتھ
کیا معاملہ کیا انھون نے کہا قبول کیا مجکو اللہ تعالی نے اچھی طرح سے اور بخشش کی مجھپر ساتھ بشارت اور عطیہ بے بدل کے
اور اتارا مجکو جوار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین راوی نے بیان کیا کہ شہید ہوے شطا شب نصف شعبان کو
پس کیا اللہ تعالی نے اس رات کو بطور موسم کے پس نہین باقی رہا کوئی مسلمان اس رات مین مگر یہ کہ زیارت کی انکی قبر کی
راوی کہتا ہی کہ سامنے اپنے بلایا ہلال بن اوس نے اباثوب کو اور عرض کیا اسپر اسلام کو پس مسلمان ہو گیا وہ اور اسی طرح
سب قیدیون کو بلاکر اسلام عرض کیا انپر پس جسنے اسلام قبول کیا بزرگداشت کی اسکی اور رد ما ذمی اسکو اور جسنے انکار کی مسلمان
ہونے سے ٹھہرایا اسکو ادای جزیہ پر سال آیندہ سے پس داخل ہوے سب لوگ بہ سواری کشتیون کے تنیس مین اور جامع مسجد
بنایا انکے کنیسون کی اور سب جزیرون مین ایسا ہی کچھ کیا اور نکالا ابوثوب نے اپنے اور اپنے قوم کے مال سے خمس کو اور بھیجا اسکو
تحاف سردار مسلمین عمرو بن العاص کے مع مال ان لوگون کے جو مارے گئے حالت کفر مین راوی کہتا ہی کہ اترے ہلال بن اوس ایک
سرخ ٹیلے پر جو باہر جزیرۂ تنیس کے تھا بعد اسکے کہ فراغت پائی انھون نے اور جزیرون اور وہان کے لوگون سے پس جب اترے ہلال بن
اوس مع اپنے لشکر کے سرخ ٹیلے پر ہامرگ نے کہا کہ ای سردار بے ڈر ہو گئے ہم طرف سے لیکن ایک جگہ سے ہمکو خوف باقی رہا ہی پس کہا
ہلال بن اوس نے کہ مین نہین جانتا ہون کہ باقی رہا ہی تمھارے واسطے کوئی دشمن جسکی طرف سے تم لوگ ڈرتے ہو لوگون نے کہا سچ ہی
وہ لوگ قلعہ مدنیہ کے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ تھا انکے قریب مین گذرگاہ تنیس پر قریب پورب اسکے ایک قلعہ اور حاکم وہان کا صامت
بن مرہ تھا آل مرداس سے پس جب ہلال بن اوس نے یہ حال سنا روانہ ہوے اسکی طرف بہ جمعیت تمام عرب ہمراہی اپنے اور لوگ اس
سرزمین کے اور قصد کیا قلعہ کے محاصرہ کا پس قریب اور سامنے آکر دیکھا صامت بن مرہ نے مسلمانون کو کہ اترے ہین وہ قلعہ پر اور ارادہ اسکے
محاصرے کا رکھتے ہین پس متوجہ ہوا وہ اپنے ساتھیون کی طرف اور حکم کیا انکو تیر چلانے کا مسلمانون پر اور اس قلعہ مین ایک ہزار
تیرانداز تھے پس چلایا انھون نے ایک ہزار تیر ایک ہی ساتھ پس نام رکھا عرب نے اس قلعہ کا الف رمی اور ٹھہرے رہے ہلال بن اوس
اسپر بحالت محاصرے کے بیس دن تک مگر نہ قادر ہو سکے اسپر پس کہلا بھیجا انھون نے عمرو بن العاص کے پاس اور کمک طلب کی اسسے پس
روانہ کیا عمرو بن العاص نے انکی طرف مقداد بن اسود الکندی کو بہ جمعیت پانچ سو سوار عرب اور تین ہزار ان قبطیون کے جو مسلمان ہو گئے تھے
پس جب آئی کمک ساتھ مقداد کے اور اترے وہ قلعہ پر اور ارادہ کیا انھون نے محاصرۂ قلعہ اور لڑائی کا وہان کے لوگون سے اور دیکھا صامت بن مرہ نے
ان لوگون کے اترنے اور انکی کوشش کو جانا اسنے کہ اب کوئی مددگار اور کمک کرنے والا اسکا باقی نہین ہی پس اس حال مین مصالحہ کیا اسنے
مقداد سے چار ہزار دینار اور چار سو اونٹنی اور ایکہزار بکری اور اس بات پر کہ مہلت دیوین اسکو سال کے پورے ہونے تک پس اگر چاہے
وہ تو اسلام قبول کرے ورنہ کوچ کر جاوے مع اپنے لڑکے بالون اور مال کے اور سپرد کر دیوے قلعہ کو پس منظور کیا اسکو مقداد نے اور مصالحہ کیا اسسے
اور لیا اس سے وہ چیز جسپر مصالحہ کیا اسنے اور بھیجا مقداد نے مال کو پاس عمرو بن العاص کے اور کوچ کیا مقداد اور ہلال بن اوس نے ساتھ
لشکر کے اور اترے نزد ملعازہ اور تھا وہان ایک شخص عرب متنصرہ سے جسکا نام باقریت تھا پس مسلمان ہوا وہ مع ان لوگون کے

ہوا سکے نزدیک تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ کوچ کیا مسلمانوں نے بجانب قرمشیہ کے اور اسکو بھی صلح سے فتح کیا اور کوچ کیا انہوں نے طرف واردہ کے اور اُترے اسپر پس صالحہ کیا وہان کے لوگون نے جس چیز پر کہ متفق ہوے وہ سب اور کوچ کیا مسلمانون نے بجانب عرش کے پس اُسکو بھی صلح سے فتح کیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے بلاد شام کو ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور تمام صحابہ کے ہاتھون پر اور فتح کیا اللہ تعالے نے بلاد مصر اور اسکندریہ اور دمیاط اور اُن دونون کے شہرون اور جزائر کو عمرو بن العاص اور خالد بن الولید اور عبداللہ یوقنا اور اُنکے یگانون اور ہمراہیون کے ہاتھون پہ اور یہ معاملہ آخر سنہ سولہ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں واقع ہوا اور خلافت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں سامھے چار برس گذرے تھے تو لکھا عمرو بن العاص نے امیر المومنین عمر بن الخطاب کو ایک خط مشتمل خوشخبری فتح اور اُس چیز کے جو پوری کی اللہ تعالے نے مسلمانون پر مدد اور مال او فتح سے اور روانہ کیا خط کو پس جب پہونچا حلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور پڑھا اُنھون نے اسکو بہت حمد اور ثنا کی اللہ برتر کی اور شکر کیا اُسکا غالب ہونے مسلمانون اور ہلاکی مشرکین پر پھر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ابو عبیدہ بن الجراح کو حکم بھیجنے فوجون کا بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ کو کھولا اور پڑھا اُنھون نے خط کو اور جب سمجھے وہ اُسکے مطلب کو فرمان برداری کی اُنھون نے حکم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی اور روانہ کیا لشکرون کو بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علے احسانہ کہ ترجمہ کتاب صداقت نصاب جامع غزوات صحابہ کرام فتوح الشام عن مرویات علامۂ واقدی علیہ الرحمہ مترجمہ عالم نبیل فاضل جلیل الحبر الاعظم والشہیر المعظم مولوی سید عنایت حسین ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوی عبد الجامع سیدنپوری ۔ و ترجمہ فتوح المصر مترجمہ واقف اسرار فروع اصول آئینۂ حقیقت نمائے منقول و معقول مولوی سید مہدی حسین النقوی المداری السیدنپوری ابن منشی محمد حسین برادر سید عنایت حسین صاحب موصوف بہ اصرار شائقین و استبداد مسلمین سابق ازین تین مرتبہ مطبع اودھ اخبار واقع لکھنو مملوکہ و مقبوضہ عالیجناب منشی نول کشور صاحب سی آئی ای دام اقبالہ این حلیہ طبع سے آراستہ ہوا اب خواہش شائقین سے شاخ مطبع موصوف واقع کانپور ماہ اگست ۱۸۹۷ء میں پہلی مرتبہ چھپی

اعلان

حق ترجمہ کاپی رائٹ ہر دو نسخہ فتوح الشام و فتوح المصر کا بحق مطبع اودھ اخبار محدود و محفوظ ہی۔

فہرست کتاب غزوۂ عرب ترجمۂ فتوح عجم

بعون صانع مکین و مکان و بفضل خلاق زمین و زمان
غزوہ عرب
ترجمہ اردو
فتوح العجم
مطبع نامی منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مطبوع جہاں ہوا

سپاس و ثناے خداوند عالم اگر ذرات بحر و بر کو نجوم ہفت آسمان سے ضرب دیجیے تو حاصل ضرب سے بمراتب فزون ہی اور نعت و مدح سرور انبیا اگر ذرات بحر قلزم سے بقلم اشجار کوہ و ہامون کے املا کیجیے تو بمدارج زیادہ تر ہونگے اسی طرح زبان قاصر ہی اوصاف مین آل مصطفےٰ و اصحاب باصفا کے جنھون نے بھالون کی سوکھی لکڑیون سے پھل کھائے اور کھلائے اور اُنکے کلک خشک تیر مین ایسے تیز پر جمے اور لگے تھے کہ شاہین پروازی سے مرغ دل کا شکار کرتے تھے اپنی تیغ آبدار کے وہ جوہر دکھائے کہ بڑے بڑے شناوران بحر شجاعت کو تلوار کے گھاٹ اُتار کر اقلیم روم و عجم قبضے مین لائے خم شمشیر چشمک ابروے ہلال دور سپر رشک بدر جمال اُنکی کمان تیر سے انگشت نما بسوے قوس سپہر اور لب سوفار سے گویا قصہ قدرت خالق بر و بحر سلام اللہ علیہم الی یوم البعث والنشر اما بعد راقم ساکن شہر خاموشان یشار تعلیخان بن علی مردان خان بن مردان علیخان اسکنہم اللہ وایانا الجنان الثمار کرتا ہی بعالی خدمات ارباب عز و شان کے کہ بعد ختم کتاب مغازی الصادقہ ترجمہ مغازی الرسول کے حسب الارشاد عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار خورشید اشتہار دامت حشمتہ ما اتصل اللیل والنہار ترجمہ فتوح عجم کا متن عربی سے بنام نہاد غزوۂ عرب کے کیا کر اعداد حروف مسمی سے تاریخ تالیف کی سال یکہزار و دو دیست و نود نکلتی ہی ۱۲۹۰ صاحبان سیر خوش سیر سے داد خواہ ہون کہ سادہ بیانی اور محاورہ زبانی کو بچشم انصاف ملاحظہ فرما دین اور از راہ قدردانی کے خطاے النسانی سے معاف رکھین اور واضح رہے کہ تمام وفا تر تواریخ مین سے

جو لطف سیر اس دفتر مین ہی وہ کسی کتاب مین نہین خصوص واقعات اقالیم فارس مین کیسے کیسے نوازل ملک روم پر گذرے اور کیا کیا زوال ملک عجم پر آیا جو نہایت عبرت آگین وہم بصیرت افزو حسرت گزین ہین جیسا کہ اُسکے حسب حال شاعر نے کہا ہی بیت از نقش ونگار در و دیوار شکستہ * آثار پدید ست صنادید عجم را اب مین آغاز کرتا ہون وقائع بدائع روزگار بتوفیق خداوند کردگار

ف — ذکر فتوح دیار بکر وارض ربیعہ

ذکر فتوح دیار بکر وارض ربیعہ

طارق عدنان بن یحیی الحارثی سے روایت ہی معز الجوفی سے اور دوسرے طارق سے مروی ہی ابن عمیر التمیمی سے وہ ناقل ہی مہلب اور طلحہ سے یہ سب بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ جب حق سبحانہ وتعالی نے ملک شام پر فتح دی ہاتھ سے ابو عبیدہؓ عامر بن الجراح اور ہاتھ سے خالد بن الولید کے اور ملک مصر پہ فیروزی بخشی نام سے عمرو بن العاصؓ ابن وائل السہمی کے تو اُسوقت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو اس مضمون سے نامہ لکھا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مِنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ عُمَرَ اَمِیۡرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلٰی عَامِرِ بۡنِ الۡجَرَّاحِ سَلَامٌ عَلَیۡکَ فَاِنِّیۡ اَحۡمَدُ اللّٰہَ اِلَیۡکَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ وَاُصَلِّیۡ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعۡدُ الخ یعنے بندۂ خدا امیر المومنین عمرؓ کی جانب سے عامر بن الجراح پر سلام اور تم آگاہ ہو کہ مین حمد وثنا اُس خداوند کی کرتا ہون جسکے سوا ے کوئی معبود لایق بندگی کے نہین ہی اور درود بھیجتا ہون اُسکے نبی پر کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وبعد ازان واضح ہو کہ تمنے قتل کفار مین تہ دل سے کوشش کی اور اپنی جان لڑائی اور رضاے خدا مین بڑی سرگرمی و عرق ریزی کی ہی تمنے پیش خدا اپنے ایسے اچھے کامون کو پیشکش بھیجا ہی کہ روز پیشی تمہارے یعنے قیامت مین وہ تمہارے پیش آوینگے اور ہمنے کسی جنگ مین کسی روز کسی پیش آنے والے مرد مبارز کو نہین دیکھا کہ وہ تمہارے اداے فرض سے تمسے زیادہ ہو یعنے جو تمپر فرض تھا جیسا تمنے اُسکو ادا کیا ہمنے تمسے زیادہ کسی جنگ آور کو کسی معرکہ مین نہین دیکھا اور تمنے اپنے نبی کی سنت کو خوب قائم کیا اور راہ خدا مین جو حق جہاد وکوشش چاہیے تم اُسکو بخوبی بجا لائے حق سبحانہ وتعالی ہمسے اور تمسے ان کامون کو قبول کرے اور ہماری تمہاری مغفرت وآمرزش فرماوے غرض کہ جسوقت یہ نامہ ہمارا تمہارے مطالعہ مین درآوے تو فورًا اسامان جنگ کا واسطے عیاض بن غنم الاشعری کے مہیا کردو اور لشکر اسکے ہمراہ کرکے طرف سرزمین ربیعہ اور دیار بکر کے روانہ کرو تو مجکو حق تعالی سے امید ہی کہ وہ اُن بلاد پر اُسکے ہاتھ سے فتح وظفر پاوے گا اور اُسکو خوب فہمایش کردو کہ امور ناشایستہ مین خوف خدا رکھے اور جہاد وکوشش باطاعت خدا بجا لاوے اور امور جہاد مین کچھ تاخیر وتراخی نکرے اور سیرت مومنین مجاہدین کی تبعیت کرے اور حق تعالی نے سید المرسلین صلعم کو جس کام کا مامور کیا ہی اور آیہ جو نازل کیا ہی کہ یَآ اَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الۡکُفَّارَ وَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ یعنے اے نبی تو جہاد وقتال کر کفار اور منافقین سے تو اُس امر کی اتباع کرے یعنے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے

ف — نامہ عمر بن الخطاب کا بنام ابو عبیدہ بن الجراح کو واسطے بھیجنے عیاض بن غنم الاشعری کے سامان جنگ کے

باقی سلام تمپر اور جمیع مسلمین پر اور رحمۃ اللہ اور برکات خدا تم سب پر و بعد ازان ایک دوسرا نامہ بطور سند بنام
عیاض بن غنم کے لکھا کہ ہمنے تمکو ولایت یعنے حکومت و سرداری دی تمام ارض ربیعہ فارس اور دیار بکر کو روانہ ہو راوی
کہتا ہی کہ یہ نامہ بدست ساعدۃ بن قیس المرادی کے ابلاغ کیا اور سامان اُسکے زاد و راحلہ کا بیت المال سے کردیا اور حکم کیا کہ
جلد جا پھر وہ روانہ ہوا تا آنکہ مقام جلبریہ مین ابوعبیدہ کے پاس پہونچا اور نامہ امیر المومنین عمرؓ کا پیش کیا اور دوسرا نامہ عیاض
بن غنم الاشعری کو حوالہ کیا جب ابوعبیدہ نے نامہ پڑھا تو کہا اطاعت خدا و امتثال امر امیر المومنین بسر و چشم قبول ہی اور
عیاض کو جہاد پر جانے کی مبارکبادی دی اور آٹھ ہزار آدمی کی جمعیت اُنکی ہمراہی کے لیے تیار کردی اُنمین دو ہزار صحابی تھے
ازانجملہ خالد بن الولید تھے اور نعمان بن المنذر و ضرار بن الازور اور ابن سابق اور ضمرہ بن شمصل اور عمرو بن ربیعہ و ذوالاذعا
بن قیس اور حکم بن ہشام اور یسع بن مخلف اور طلحہ اور عامر بن بہرام اور مقداد بن الاسود اور عمار بن یاسر اور عبداللہ بن
یوقنا اور یہ لوگ سب پاس ابوعبیدہ کے بعد فتح مصر شہر شوال ۲۶ھ بست و ششم ہجری مین آئے تھے چنانچہ عیاض بن غنم
مقام جلبریہ سے بجمعیت آٹھ ہزار مردم طرف جزیرہ کے روانہ ہوے اور مقدمۃ الجیش یعنے ہراول سہیل بن عدی تھے
پس یہ لوگ برابر چلے گئے یہانتک کہ مقام بالس مین جا اُترے اور یہ وہ مقام ہی کہ خالد نے اُسکو بصلح فتح کیا تھا وہان
لشکر کا تو مقام ہوا اور سہیل بن عدی طرف رقہ کے روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو اُسکے قلعہ کے قریب خیمے کے اور اس قلعہ کا
مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصاری تھا اور اُسکا نام یوحنا تھا اور وہ صاحب راس العین[۵۵] کا تھا یعنے بادشاہ نصاری کی
طرف سے وہان کا حاکم تھا وہ آمادہ و مستعد بجنگ ہوا اور سامان قلعہ جمع کرنے لگا پھر سب اہل رقہ نے دیکھا کہ حاکم اُنکا تیاری
اسباب جنگ و فراہمی سامان قلعہ مین مصروف ہی تو اُسوقت ایک دوسرے کے پاس مشورہ کے واسطے گئے اور پھر سب
جمع ہو کر بطریق کے پاس حاضر ہوے اور کہنے لگے آپکا کیا ارادہ ہی یعنے یہ ارادہ خوب نہین ہی کہ تم درمیان اہل شام
اور اہل عراق کے ہو یعنے یہ سب تابع اسلام ہین ان قوم کے مقابلے مین تم مقام و مقاومت نکرسکو گے یعنے انکے سامنے
ٹھہر نسکو گے راوی کہتا ہی پھر یہ سب اہل رقہ باہم مشورہ کرکے پاس عیاض بن غنم مالک جیش کے بمقام بالس
روانہ ہوے اور صلح کی درخواست کی تب عیاض نے اُسنے مصالحہ قبول کرکے سہیل بن عدی کو حکم بھیجا کہ اُسنے
جس امر پر اتفاق ہو مصالحہ کرلو و بعد ازان خود عیاض نے بھی مقام بالس سے طرف رقۃ البیضا کے کوچ کیا اور آئے
چنانچہ اسی باب مین سہیل بن عدی نے یہ اشعار پڑھے وَصَادَفْنَا الْفُرَاۃَ غَدَاۃَ سِرْنَا ✤ بِجُوْدِ الْخَیْلِ وَالْاَسَلِ الطِّوَالِ
اَخَذْنَا الرِّقَۃَ الْبَیْضَاءَ لَمَّا ✤ رَاَیْنَا الشَّہْبَ لَوَّحَ بِالتِّلَالِ ✤ وَاَزْعَجَتِ الْجَزِیْرَۃُ بَعْدَ خَفْضٍ ✤ وَقَدْ کَانَتْ تَخَوَّفُ بِالزَّوَالِ
سَتَقْصُدُ رَاسَ عَیْنٍ اَوْ رَاٰی ✤ غَدَاۃَ حَلَّتِیْ مَعَ جَیْشِ الضَّلَالِ ✤ وَقَصْدُ سُہَیْلٍ اَمَامَ جَیْشِ الصِّدْقِ ✤ وَتَقْتُلُ فِی الْبَطَارِقِ لَا یُبَالِیْ
فَنَحْنُ اُولُو الْبَقِیَّۃِ وَالْمَعَالِیْ ✤ وَنَحْنُ الصَّابِرُوْنَ بِکُلِّ حَالٍ ✤ صَحَابَۃُ اَحْمَدَ خَیْرِ الْمَوَالِیْ ✤ رُقِیَ الْعَلْیَاءَ فَالرُّتَبِ الْعَوَالِیْ
اِلٰی رَبِّ السَّمَاءِ یَرِدُ نَا عُلُوًّا ✤ وَخَاطِبَۃُ شِفَاہًا بِالْمَقَالِ ✤ یعنے ہم فراۃ کو پہونچے جس روز ہمنے کوچ کیا اور ہمارے ہمراہ

[۵۵] راس العین نام شہر اور وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اس شہر کے دروازہ مین ایک چشمہ … بادشاہ نصاری کا … بنا ہوا …

جید اور تیز رو گھوڑے ہین اور نیزہ ہاے دراز و بلند پھر ہمنے رقۃ البیضا کو جا لیا جسوقت ہمنے تارون کو چمکتے ہوئے ٹیلون پر دیکھا تھا یعنے ہنگام شام اُسوقت تنگی و ضغطہ مین پڑ گیا جزیرہ باوجود وسعت عیش کے اور حال یہ کہ وہ جزیرہ خوف زوال و تباہی کا رکھتا تھا قریب تھا کہ ہم قصد راس العین کا کرتے اسلیے کہ کل صبح کو اُسنے یعنے اُسکے بطریق نے ہمراہ اپنی فوج گمراہ کے ہمپر ارادہ حملے کا کیا تھا اور سہیل جو پیشوا لشکر راست رو کا ہی ارادہ رکھتا تھا کہ سرداران نصاریٰ کو بیدریغ تہ تیغ کرے اور ہم لوگ اہل فضائل آبائی اور صاحب درجات عالیہ ہین اور ہم لوگ ہر حال مین صابر و شاکر ہین اصحاب محمد بہترین یاران و دوستداران و بلند ہونے والے مدارج برتری اور مراتب بزرگی کے ہین اور وہ محمد وہ ہی جو علو مرتبت سے مقرب ہی پروردگار ارض و سما کا اور حق تعالیٰ نے اُس سے خطاب کرکے زبانی کلام کیا اور واقدی رحمۃ اللہ نے کہا جب رقۃ البیضا بطریق صلح کے فتح ہوا تب عیاض بن غنم نے وہان سے بقصد راس العین کے کوچ کی تیاری کی اور اُن روزون مالک جزیرہ کا بادشاہان روم مین سے ایک بادشاہ تھا جسکا نام شہریاض بن فرینون تھا اور جمعیت اُسکے لشکر کی لاکھ آدمی کی تھی اور اُسکی عملداری مین تحت حکومت اُسکے نصارای عرب سے ہمراہ سلطان بن ساریۃ التغلبی و ہبیرہ کے بتیس ہزار جوان تھے چنانچہ جسوقت جزیرہ والون کو اخبار فتح رقہ کی پہونچی اور یہ بھی خبر اُنکو پہونچی کہ اہل اسلام ہمراہ عیاض بن غنم اور خالد اور مقداد کے اُنپر قصد آنے کا رکھتے ہین تو وہ لوگ شہریاض بادشاہ کے پاس راس العین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے ای بادشاہ ہوشیار ہو تحقیق کہ اصحاب محمد ہمارے دیار مین آگئے ہین اور ہماری طرف اُنکا قصد ہی اور مطلب اُس قوم کا یہ ہی کہ ہم اُنکے دین مین داخل ہون پس ہمارا حکم ای بادشاہ کہ آپ اپنے خیمے باہر نکالیے یعنے کوچ کیجیے اور فوج کشی کیجیے اور اُنسے بمقابلہ پیش آیئے اُسمین ہمکو نفع ہو خواہ ضرر غرضکہ بادشاہ نے اس امر کو قبول کیا اور کہا مجکو سواے اس بات کے کوئی اندیشہ نہین ہی کہ تم لوگ بھاگ جاؤ گے تب اُنھون نے اپنے عیال خواہ خدم و اموال کو رہاین مین یعنے گرو مین دیا یعنے اول دیا آخر بادشاہ نے اُنسے عہد واثق لیکر اسباب قلعہ درست کرنا شروع کیا اور خزانہ و مال خزانہ سے نکالکر تنخواہ سپاہ کی تقسیم کی اور قلعہ مین محفوظ رکھا اور قلعہ کی دیوارون پر نگہبان اور دیدبان مقرر کیے اور قلعہ کی خندقون کو گہرا اور چوڑا کھدوایا اور حکمنامے بطلب کمک بطرف بلاد حلبین و کفرتوثا و دارا و ماردین و رہا و تل مزرت و حسن و موزر کے ابلاغ کیے و بانتظار عیاض بن غنم کے بجاے خود قائم و قیام پذیر رہے عبد اللہ بن اسلم نے بواسطہ عاصم بن اسد و اسحاق ابن اموی و یزید بن ابی حبیب کے راشد مولی یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہی کہ جسوقت عیاض بن غنم نے بقصد راس العین براے جنگ شہریاض بادشاہ کے عزم کوچ کا کیا تو قبل از روانگی کے شعث بن علیم اور عبد اللہ بن غسان کو طرف دو قلعون کے جو بنام زبا و زلوبیا کے مشہور ہین روانہ کرنے لگے اُسوقت عبد اللہ یوقنا نے عیاض بن غنم سے کہا کہ سن ای امیر یہ دونون قلعے جنکا تو نے ذکر کیا یہ دونون قلعے بہت بلند و استوار ہین ایک بطرف شرق

واقع ہی اور دوسرا بسمت غرب اور یہ دونون ایک زمانے مین یعنے جب مین اسلام سے مشرف نہ تھا میرے تحت حکومت
تھی اور اُسکا حاکم میری جانب سے میرے چچا کا ایک بیٹا تھا جسکا نام اشفکیاص بن ماریہ ہی اور ماریہ اُسکی مان کا نام ہی
وہ اُن قلعون پر قابض و متصرف تھا پھر مین نے اپنی دختر سے اُسکا عقد ازدواج کر دیا تھا چنانچہ اُس دختر نے قلعہ شرقی
کو جو جانب فرات ہی اپنے مہر مین لے لیا ہی پس میری راے مین یہ آتا ہی کہ تم مجکو حکم کردو تا ان دونون قلعون پر پہلے
مین جاؤن یہانتک کہ قلعہ غربیہ مین داخل ہون اگر اُسکو مین فتح کرونگا تو دوسرا بھی میرے قبضے مین آجاویگا عیاض نے
کہا اے عبداللہ تیری راے بہت نیک و صائب ہی تو اسلام اور اہل اسلام کا خیر خواہ ہی حق تعالی تجکو جزاے خیر عطا
کرے بہتر اُن جزاؤن سے کہ اپنے اولیا و دوستدارون کو دیتا ہی تو ہی روانہ ہو خدا تجکو برکت بخشے اور تیری مدد کرے
پھر جبکہ وہان تجکو تین دن کا توقف ہوگا تو مین تیرے پاس شعث اور عبداللہ اور اُنکے ہمراہیون مسلمانون کو کمک روانہ
کرونگا کہ بعد فتح انشاء اللہ تم سب میرے پاس حاضر آؤ گے تب یوقنا نے کہا ہم خدا ہی سے طلب مدد کرتے ہین اور اُسی پر
توکل و تکیہ رکھتے ہین بعد ازان اُسنے اپنی جماعت کے صنادید سردارون مین سے سو سردار اپنے ہمراہ لیے اور سواے
اسکے کہ گھوڑون مین سے ایک گھوڑا کوتل ہمراہ لیا اور کچھ سامان گرانبار اپنے ساتھ نہین رکھا اور عیاض بن غنم کو
بالس مین چھوڑا اول شب سے کوچ کیا تمام رات چلے گئے اور قبل فجر جب سحر تھا تو خانوقہ کی چڑھائی پر بلند ہوئے وہان
قوم ارمن سے ایک ہزار آدمی نظر آئے کہ وہ وہان تمامی اپنے ساز و سامان سے مقام رکھتے تھے پھر جب یوقنا اور اُسکے
ہمراہی اُس قوم کے سامنے آئے اور آپس مین بزبان رومی باتین کرنے لگے تو اُس قوم یعنے ارمنیون کو اُنسے انس ہوا
اور اُنکے احوال پرسی کی تب یوقنا کے ہمراہیون نے جواب دیا کہ یہ بطریق معظم یعنے یہ اعظم رئیس نصاری یوقنا ہی صاحب
و حاکم حلب کا کہ عرب سے گریز کرکے براے نصرت صاحب اس قلعہ کے آیا ہی جب قوم ارمن نے یہ خبر سنی تو بہت
خوش ہوئے اور وہ سب یوقنا کے آگے جھکے اور اُنہین جو افسر تھا اُسنے ایک چالاک سوار کو روانہ کیا اور اُسکو حکم کیا
کہ بہت جلد پہونچکر اشفکیاص کو خوشخبری دے کہ یوقنا عرب سے گریز کرکے تیرے پاس آیا ہی اور اذن ملاقات کی
طلب کرتا ہی چنانچہ وہ سوار گیا اور اشفکیاص کو خبر کی اشفکیاص نے اس فکر مین سر جھکایا و بعد از تامل اپنے وزیر سے
کلام کیا کہ قسم ہی مسیح و انجیل کی آیا اس شخص کا خالی اس سے نہین ہی کہ کوئی مفسدہ و ہمہمہ برپا کرے اور ان دونون قلعون کو
ہمسے انتزاع کرے جیسا کہ اُسنے طرابلس اور صور کے باب مین کیا ہی اور مین اس سے امین و مطمئن نہین ہون پس اے وزیر
اس امر مین تیری کیا راے ہی اور راوی ابن اسحق نے کہا مجکو یہ روایت پہونچی ہی کہ یہ وزیر اہل قراۃ مین سے
تھا یعنے منجملہ قاریان توریت و انجیل کے تھا اور داناے فن ادب اور مرد عاقل و زیرک تھا اور اُن لوگون مین سے تھا
جو ناظرین کتب سابقہ یعنے صحف انبیا کے اور ماہرین اخبار ماضیہ یعنے تواریخ پیشینیہ کے تھے اور ملاحم دانیال یعنے فتن
و وقائع جنگ دانیال پیغامبر اُسکی نظر سے گذرے تھے اور زمان بعثت نبی صلعم سے وہ ساکن دیر مرتھیا کا تھا

جو مابین اشر و حلب کے واقع ہی پس اُس دیر مین مدت دراز سے مشغول بعبادت تھا یہانتک کہ ذکر اُسکا درمیان
اہل دین نصرانیہ کے مشتہر ہوا بعد ازان روم کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اس شخص کے پاس از جملۂ حوافر حمار مسیح یعنے سمہاے
خر عیسی علیہ السلام سے ایک حافر یعنے ایک سم ہی تو اہل روم اُسکے لیے نذرین اور صدقات لانے لگے اور اس بات کا چرچا پھیلا
اور وہ دیر بنام دیر حافر مشہور ہوا اور ایسا ہوا کہ وہ دیرانی یعنے یہی وزیر اُنھین دنون مین ایک روز اپنے دیر سے
اپنے مزرعہ کے نکلا اور مزرعہ دہین قریب تھا ناگاہ ایک شخص جانب بیابان سے طی مراحل کرتا ہوا نظر آیا کہ وہ اپنے
ناقہ پر سوار تھا اور اُسوقت گرمی اور دھوپ کی شدت تھی تو وہ شخص دیوار دیر کے سایہ مین ٹھہر گیا اور اپنے
ناقہ کو بٹھا کر اُتر پڑا اور ناقہ کو عقال کیا یعنے چھاندیا اور خود اُسی سایہ مین سو رہا اور راہب یعنے وہ دیرانی
اُسکو دیکھ رہا تھا پھر جبکہ وہ شخص اپنے خواب مین غرق یعنے اپنی نیند مین خوب غافل ہو گیا تو اُس راہب کے کھیت سے
ایک سانپ نکلا اور اُسکے منھ مین ایک گلدستہ شگوفہ نرگس سے تھا چنانچہ وہ سانپ اُس شخص کے پاس آکر وہ گلدستہ
شگوفہ اُسکو سونگھانے لگا تا آنکہ وہ شخص بیدار ہوا اور راہب یہ حال دیکھ رہا تھا آخر جب وہ شخص ہوش مین آیا تو راہب
اُسکے قریب گیا اور پوچھا تو کس قوم مین سے ہی اُسنے کہا مین عرب سے ہون تب راہب نے کہا خیر یہ تو مجکو معلوم
ہوا پر مین تجھسے یہ سوال کرتا ہون کہ تو کس دین پر ہی اُسنے کہا دین میرا اسلام ہی جو دین سارے انبیا علیہم السلام
کا تھا اور وہ سب اسی دین اسلام پر تھے راہب نے کہا شاید تو اُس شخص کے دین پر ہی جو بالفعل زمین حجاز مین ظاہر
ہوا ہی اُسنے کہا ہان اُسیکے دین پر ہون راوی ابن اسحٰق نے کہا وہ شخص بدوی ورقہ بن الصامت النزلی خواہر زادہ
رواحۃ الانصاری کا تھا اور صحابی رسول خدا صلعم کا تھا اور غزوۂ تبوک اور غزوۂ سلاسل مین حاضر تھا اور صاحب فن
ادب اور دانشمند و مرد شاعر تھا آنکہ کلام اُسکا بدون سجع کے نہوتا تھا یعنے ہر کلام اُسکا مسجع و موزون ہوتا تھا اور ابو عبیدہ نے
جسوقت لوگ حصار قلعۂ حلب مین تھے تو ورقہ بن الصامت کو طرف صاحب رقۃ البیضا کے روانہ کیا تھا کہ وہ اُسکو
دعوت اسلام یعنے قبول اسلام پر اُسکو طلب کرے چنانچہ وہ راہب کہ نام اُسکا شوجون بن کربان تھا کہنے لگا مین نے
سنا ہی کہ تم لوگ کہتے ہو کہ حق سبحانہ تعالی نے کسی مخلوق کو معظم تر و مکرم تر و رحیم تر محمدؐ سے خلق نہین کیا ہی اور دراے
اُنکے تمنے آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ و اسباطؑ یعنے آل یعقوبؑ و موسیٰؑ و داؤدؑ و سلیمانؑ و عیسیٰؑ سارے انبیا کو
ترک کر دیا تو مین چاہتا ہون کہ حقیقت اور وجہ اس امر کی مجھسے تو بیان کر ورقہ بن صامت نے کہا جو کچھ مین کہتا ہون
اُسکو سُن اور فضول باتون کے درپے نہو کیا تجکو معلوم نہین کہ جب عالم ملائکہ طرف موقف بیت المعمور کے گئے
اور جمع ہوئے تو وہان درمیان اُنکے تصرفات امور مین جدال و قیل و قال واقع ہوئی چنانچہ کروبین نے روحانیین پر
اور مسبحین نے مقربین پر تفاخر کیا اور ابلیس نے بھی اپنی سیر عبادت سے مزاحمت و مقابلہ کیا یعنے اپنی کثرت عبادت کو
پیش کیا اور بناے استوار ریاضات سے سبقت لے گیا اور کہنے لگا کہ مین شعلہ آتش سے پیدا ہون جو عبادت

عزیز الجبار مین کامل العیار ہی اور تم لوگ میرے طول قیام کو جو مین قدمون ہمت پر ہزار برس تک کھڑا رہا ہون اور کثیر
وفور تعبد یعنے خدا پرستی کو جو مین نے آسمانون کے اطراف وجوانب اور اسکے فصیلون اور سطحون پر اور زمین کے کنارون
اور پہاڑون مین کیا ہی کہان پہونچ سکتے ہو تب جبرئیل علیہ السلام اُس سے باعتراض پیش آئے اور معرفت حقائق
مین اُسکا امتحان کیا اور اُسکے علم کو آزمایا تا آنکہ اُسکی دلیل افتخار اور دعوے سے اُسکو پھیر دیا اور آزمائش مین یہ کہا
کہ تو اس افتخار کرنے سے فروترین پستی جہل مین از پا افتادہ ہی تو نہین جانتا کہ خدا کے عالم ملکوت مین خدا کا ایک بندہ
پردہ نشین خلوت گزین ہی وہ ہر آئینہ اشتیاق ہمارا اُسکی طرف بمرتبۂ کمال بڑھا ہوا ہی وہ ہر گاہ ورود ہمارا امور خیر مین
یعنے صدور خیر ہمسے حسب ارادۂ حق تعالی ہی تو اُسنے غایت عبادت اپنی ونہایت عبودیت ہماری یہ مقرر کی ہی کہ اُس
حجلہ نشین نہان خانۂ قدس پر درود وصلوۃ بھیجا کرین پس تو اترائی کی چڑھائی سے نیچے اُتر یعنے اترانے سے باز آ
اور تو نے جو آفتاب دعاوی بلند کیا ہی اُسکو غروب مین لا یہ سنکے ابلیس بولا یارب آمین مگر اُسکی ملاقات کی آیا کوئی سبیل
بھی ہی اور اُس تک پہونچنے کی کوئی دلیل ہی جبرئیل نے کہا مسافت اپنی امید کی طی کر اور عزر بوبیت کے دریاے
اعتراف واقرار مین غوطہ لگا اور ریسمان توکل خدا کو مضبوط تھام تو عالم تکوین سے ایک ٹکرہ نور کا تو دیکھیگا کہ
اُسپر قلم تکوین سے لکھا ہوگا اِنَّکَ لَمِنَ المُرسَلِینَ یعنے تو معشر انبیاے مرسلین سے ہی غرضکہ عزازیل نے لباس عمل اپنا
اُتار رکھا یعنی بندگی سے باز رہا اور بازو سے آرزو سے پرواز مین آیا اور طوق دعاوی گردن سے نکال ڈالا اور کلاہ تکبر کو
سر سے اُتار پھینکا وبقوت شہپر طلب مستعد پرواز ہوا اور قول جبرئیل سے اُسکے دلمین نہایت مرتبہ کا تعجب سمایا تھا اور اپنے
درست عزم کو سبب حصول مقصود کا قرار دیا اور بدانقلابی سے ڈرا یعنے ایسا نہو کہ طاعات اُسکے منقلب بسیئات ہوجاوین
اور کہنے لگا یا للہ العجب یعنے خدا کی قسم مجھے تعجب ہی کہ باوجود میری صدق نیت کے عمل مین اور راستی انابت ودرستی
خلوص دلی میری کے طلب زیادہ مین کوئی مثل میرے ہو یا میرے درجۂ کردار نیک کو پہونچے اور ایسا کیونکر ہوگا کیونکہ
جب مین تسبیح مین اپنا سر بلند کرتا ہون تو جو کچھ گرداگرد عرش واقع ہی مین مشاہدہ کرتا ہون اور جب مین نظر بعظمت حق تعالی
سجدہ کرتا ہون تو جو کچھ زیر عرش تا فرش موجودات سے ہی معائنہ کرتا ہون چنانچہ پیشگاہ خداوند عزوجل سے خطاب آیا
کہ اگر تو اپنی مزید طاعت سے اور وفور اسباب اپنی بضاعت عبادت سے ہمپر اظہار افتخار کرتا ہی حال آنکہ ہمنے تجکو توفیق
اپنی طاعت اور طاقت عمل نیک کرنے کی دی ہی اور ہمنے تجکو توانائی ورسائی تمام اپنے روے زمین اور افق آسمانون مین
پھرنے کی قوت عطا کی ہی بھلا کسنے تجکو ہماری عبادت پر قدرت بخشی ہی اور کسنے تجکو ہمارے ملائکہ کا معلم کیا ہی قسم ہی مجکو
اپنے عزت وجلال کی اگر احمد نہوتا تو مین خلق نہ کرتا ملک کو اور حرکت مین نہ لاتا فلک کو اور تابان نہ کرتا ماہتاب کو اور
درخشان نہ کرتا آفتاب کو اور جاری نہ کرتا قضا وقدر اور نہ قرار دیتا عرش اور نہ بچھاتا زمین کا فرش اور نہ پیدا کرتا بہشت و
دوزخ اور نہ دوران کرتا نہرین نہ دریا اور طلوع وغروب مین نہ لاتا تارون کو اور مقرر نہ کرتا دنیا کے مشارق اور نہ مغارب

یعنے اُسکے جہات کو پس اپنے جناح استعجال سے طلب آثار مین تو پرواز کرتا زمانیکہ خدا تجکو موت دے میان بہشت و دوزخ
بانزوی تیز ۱۲
کے یعنے جنت مین یجادے تجکو خواہ جہنم مین آخر وہ فلک تجرید یعنے عالم تجرد مین مراکب تفرید یعنے بے تعلقی کی سواریون پر
روانہ ہوا ایہانتک کہ اُسنے درمیان عرش و کرسی کے گذر کی اور حال سے ہر ایک جنس جن و نوع انس کے خبردار ہوا اور
جب وہ جملہ اطراف مین سے ایک طرف گذرا تو منجملہ معانی واسرار کے ایک سر معنی پر مطلع ہوا اور کیفیت اُسکی یہ ہی
کہ اُسنے قسم قسم ملائکہ کو دیکھا کہ وہ کوشش امور ماموره مین اور طاعات و اعمال موفورہ مین مختلف الاحوال ہین اور جبیں
پرستہ گان اُنکمین کے جو بندگان شکرگزار ہین وہ اُس عالم معانی مین متوقف یعنے منتظر ہین اوپر ظہور خلقت سرور دنیا
و آخرت کے پھر جبکہ عزازیل اُنکے معنی و سر عبودیت سے خوب آگاہ ہوا اور آثار اُنکے ارادت کے مترتب و متحقق ہوئے
تو اُسکو نسبت اُنکے نہایت تعجب ہوا اور موجودگی یعنے صورت پذیر ہونا اس معنی کا عالم تراب یعنے عالم خاکی مین
امر عظیم معلوم ہوا تب عزازیل نے عرض کی اے میرے پروردگار کیونکر مین اسکو پاسکتا ہون اور کسطرح ہمنشین اسکا
ہوسکتا ہون اور کیا سبیل ہی کہ اسکی صحبت مین رسائی ہو فرمایا نہر سلسبیل پر جا تو وہان تجکو سبیل اُسکے مشاہدہ کی
ملیگی پس وہ زیر قبۂ مشیت تقدیری کے در آیا تا آنکہ اُس نہر پر پہونچا تو دیکھا ایک شعلہ نور ہی کہ درخشان ہی
اور اسرار اُسکا اپنی صفات سے مشک فشان ہی اور تمام گرد بگرد اُسکے مقربین ملائکہ و روحانیین و مسبحین و صافون
و راکعین و ساجدین طواف کرتے ہین اور قطب اللہ اُنکے عبادات کا اُنکے استغفار پر دور کرتا ہی اسلیے کہ استغفار سرمایہ افتخار
اور جب وہ تسبیح اور سجدہ اور استغفار از براے بندگان نیکوکار کرتے ہین تو اُس سے کہا گیا کہ تو بھی اس زمرہ مین داخل ہو
اور اُنکی راہ روش اختیار کر یعنے شامل ان ملائکہ کے ہوجا جو واسطے اہل ایمان کے استغفار کرتے ہین تاکہ تو بھی منجملہ اُنکے
حضار یعنے قیام کنندگان مقام حسنات کے فائز بمشاہدات ہوجاوے تب ناگاہ اُسنے نور احمد مشاہدہ کیا کہ اوج علا پر منور
و ساطع ہی اور اپنے سراپردۂ قصر معلی سے جلوہ گر و طالع ہی یہ لمعان دیکھکر ملائکہ نے معنی عظمت سے سجدۂ تعظیمی کیا
اور کہا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنے تیرا خلق عظیم ہی اور تو خلق عظیم ہی پھر جبکہ اُسنے دیکھا کہ اُس صاحب خلق عظیم پر
نور پر نور وار د ہوتے ہین اور انوار نے اُسکو سراپا ڈھانپ لیا ہی اور وہ بزبان بدنی ساتھ استفادہ جسمانی
اپنے کے گویا ہی کہ وہ کون ہی جسنے کون و مکان کو اپنی عبادت سے پر کر دیا اور وہ کون ہی جسنے خلوص و ریاضت
نفسی و تعب بدنی سے ملائکہ پر افتخار کیا یہ سنکے اُسکو یارا ے جواب نہ رہا ناگاہ اُسوقت ایک ندا آئی کہ اے گروہ
ملائکہ تم اپنی نظرون کو دیکھنے عالی یعنے رنج دہندہ و مغلوب نفسانی سے باز رکھو اور حق الیقین سے بسوے فضائل اور
اسرار معانی کے نگاہ کرو پس ملائکہ نے اپنی نظرون سے گرد اُس قصر معلی کے احاطہ کیا یعنے اُسطرف بغور دیکھا تو اُس
قصر کے جہات و جوانب مین چار چشمے دیکھے تب ملائکہ نے عرض کی اے رب العزت ہمنے اُس عالی کی طرف نظر کرنے سے
تو قطع نظر کی مگر حقیقت اسرار اس معنی کی کیا ہی فرمایا یہ عیون اُسی معنی کی نہرون کے چشمے ہین اور تلوارین ہین

اُسکے انصار کی اور اُسکی سنت کے نشان ہین بلند آثار دروازے ہین اُسکے علم کے اور جائے قرار ہین اُسکے حکم کے زینت
ہین اُسکے دین کی اور علم ہین اُسکے یقین کے اور اول عین یعنے پہلا چشمہ عین التصدیق ہی اور عین ثانی عین تحقیق ہی
اور عین ثالث عین نور وحیا و توفیق ہی اور عین رابع عین العلم اور تشریق ہی یعنے شمس الضحی ہی پس عین التصدیق
صدیق و یار غار اُس سر معنی صاحب قصر دار القرار کا ہی اور عین العدل اُسکے فاروق کا ہی اور عین الحیا اُسکے داماد
و رفیق کا ہی اور عین العلم اُسکے برادر شقیق کا ہی دشقیق نیمہ حصہ طول سے یعنے ایک نور کے دو نصف ہوئے نصف محمد
نصف علی علیہما السلام کو پس لازم ہی ای ملائکہ کہ تم انکو بچشم بزرگی نظر کرو اور وقار کرنے کی نگاہ سے دیکھو اور انکے لیے
دعا میں اکثار اور استغفار کرو کیونکہ مین نے انکے حق مین کہا ہی الصَّابِرُونَ وَالصَّادِقُونَ وَالْقَانِتُونَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ
بِالْأَسْحَارِ یعنے یہ لوگ صبر و استقامت کرنے والے ہین اور صدق گفتار ہین اور فرمانبردار اور نماز مین بادب قیام کرنے والے
اور استغفار بجالانے والے ہین اوقات سحر مین یعنے قبل از صباح الغرض جب شرجون کلام ورقہ بن الصامت سے آگاہ
ہو تو اُس سے کچھ رد و انکار نہین کیا اور بعد معرفت حق سوائے تسلیم کے معترض نہین ہوا اور ان باتونکو اپنے دل مین
پوشیدہ رکھا اور اپنے دیر مین بدستور مقیم رہا یہانتک کہ اہل اسلام حلب پر فتحیاب ہوئے اُسی عرصہ مین شرجون پاس
اشفکیاص کے گیا اور اُسکا وزیر ہوا پس یہ حکایت تھی اُس دیر کی راوی کہتا ہی کہ پھر جب اشفکیاص نے دربارۂ یوقنا کے
وزیر سے مشورہ لیا تو اُسنے جواب دیا کہ سُن ای بادشاہ ہر آئینہ یوقنا سلاطین اور اولاد سلاطین مین سے ہی اور اُسنے
اگلی کتابون کی خوب سیر کی ہی اور اُسکا بھائی اپنے دین مین اُس سے افضل تھا اور یوقنا ان عربون کی صحبت مین بہت رہا
اور اُنکے راز و اسرار پر بخوبی مطلع ہوا ہی اور اُنکے دین سے خوب ماہر ہی اور جب اُسکے نزدیک از روے امعان نظر کے خوب
ثابت ہوا کہ دین مسیح دین اہل عرب سے بہتر ہی تو اُنکے پاس سے گریزان ہو کر آپ پاس آیا ہی اب ملاحظہ کرنا چاہیے کہ
اگر یہ شخص بغیر بار انبار کے آیا ہی تو معلوم کیجیے کہ بے شبہ اُس قوم کے نزدیک سے آپ پاس بھاگ آیا ہی در نیصورت
آپ پر لازم ہی کہ بپاس اُسکے عظم و شان و بلندی مکان کے اُسکی ملاقات کے لیے استقبال کیجیے چنانچہ جب
اشفکیاص نے یہ کلام سنا اور پسند کیا تو واسطے ملاقات یوقنا کے لشکر اپنا ہمراہ لیکر باہر نکلا اور قلعہ مین صرف وزیر
باقی رہ گیا اور جب دختر یوقنا نے سنا کہ یوقنا اُسکا باپ آیا ہی فَنَزَلَتْ تَسْعَىٰ فِي سِرْبَالِهَا تَحْتَ الْأَرْضِ یعنے
پس وہ بھی دامن کشان ہمراہ خادمان و کنیزان کے روانہ ہوئی اور قصد دوسرے قلعہ کا کیا یعنے قصد قلعہ عزیکا
جہان وزیر مقیم تھا پس وہان جاکر دیکھا کہ اشفکیاص تو یوقنا اُسکے باپ کے استقبال کو گیا ہی اور وزیر اپنے مقام
وزارت پر مستقر ہی چنانچہ وزیر دختر یوقنا کے پاس گیا اور اُسکے آگے سر جھکایا اور آداب خدمت بجالایا تب وہ
دختر بیٹھی اور وزیر سے باتین کرنے لگی اُسوقت شرجون وزیر نے اُس دختر سے کہا تو اپنی ذات خاص کے لیے حذر
و حفظ اختیار کر کیونکہ بادشاہ اُسکی ملاقات کو جو نکلا ہی تو مین ڈرتا ہون کہ یہ ملعون تیرے باپ پر حملہ و غلبہ کریگا

اور تو یقین کر تیرے باپ نے اتباع اور پیروی اہل عرب کی یون نہین کی ہی مگر یہ کہ اسکے نزدیک خوب ثابت و تحقیق ہو لیا ہی کہ بتحقیق دین انکا حق ہی اور قول انکا صدق ہی یہ سنکے اس لڑکی نے کہا بھلا تو در بارۂ دین اس قوم کے کیا کہتا ہی یعنے تیری کیا رائے ہی شہرجون نے کہا واللہ وہ برحق اور دین صدق ہی اور مین اس راز کو اپنے دلمین مخفی رکھتا تھا پس جب اس لڑکی نے یہ بات سنی تو ہنسی اور کہنے لگی واللہ جس امر مین میرے باپ کی رضا ہی مین بھی ملجاؤن اسکی راضی ہون ولیکن تو میری جانب سے بھی اس بات کو مخفی رکھ واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ بالجملہ اشفکیاص نے استقبال کرکے عبداللہ یوقنا سے ملاقات کی و باہم یکدیگر سلام علیک ہوئی و ترجّل کلّ منہما لصاحبہ یعنے ہر ایک اُن دونون مین سے بپاس تعظیم و تکریم یکدیگر کے سواریون سے اُترکر پیادہ پا دونون جانب سے چلکر باہم ملاقی ہوئے اور جسقدر کہ عالم اشتیاق مین متالم ہوئے تھے ہر ایک نے اُسکی شکایت پیش کی یعنے فرط شوق اپنا اپنا ظاہر کیا بعدازان دونون سوار ہوئے اور جانب قلعہ راہی ہوئے چنانچہ یوقنا اور اسکے سب ہمراہی اُس قلعہ مین اُترے اور زن اشفکیاص یوقنا اپنے باپ پاس آئی اور آداب سلام بجا لائی پھر رونے لگی تو یوقنا بھی رونے لگا کہ اشفکیاص اس گھات مین لگا تھا کہ کوئی حیلہ پاکر یوقنا کو گرفتار کرلیوے چنانچہ اُسنے یوقنا سے کہا اے بادشاہ عربون کے دین کا کیا حال ہی اور اُنکے ملک مین اُنکی عدالت اور سیاست کی کیا کیفیت ہی یوقنا نے جواب دیا کہ وہ قوم اپنے زعم مین ارادہ ملک دنیا کا نہین رکھتے ہین بلکہ خواہش ملک آخرت کی کرتے ہین و باوجود اُسکے وہ لوگ مالک و متسلط ملک شام و ملک مصر پر ہوگئے ہین مگر اُنکے طبائع اور نفوس دنیہ کو ابتک کچھ تغیر نہین ہوا اور اول و آخر امر اُنکا یہ ہی کہ وہ بمکر و حیلہ پیش آتے ہین یہانتک کہ اکثر بلاد کو اپنے قبضہ اور تصرف مین لائے پس جب اسرار اُنکا مجھپر منکشف ہوا اور اُنکے اخبار و آثار سے مین ماہر ہوا اور بیان اُنکا جسپر اُنکا اعتقاد ہی مین نے خوب سنا تو اُنکے پاس سے مین بھاگا اور اُنسے دور ہوگیا بعدازان کہ مین نے گمان کیا تھا یعنے پہلے مین جانتا تھا کہ وہ لوگ حق پر ہین تو مین نے اُنکی خیرخواہی کی تھی اور حدود طرابلس و صور و انطاکیہ پر اُنکو قابض و دخیل کردیا تھا پس مجکو اب اس بات کا یقین ہی کہ مجھپر مسیح کا غضب ہی اسلیے کہ مین نے اُسکے دین کو چھوڑ دیا تھا اور جو کچھ اُسنے حکم کیا تھا یا جو وصیت بواسطۂ مریحا در بارہ اصطباغ[له] کے کی تھی اُس سے بھی دست بردار ہوا سو مجکو اب یقین نہین ہی کہ مین پلیدی گناہون اور زشتی عیبون سے پاک ہونگا پھر بعد اس بیان کے یوقنا نے اظہار گریہ و زاری اور ہاے واے اور گلہ گزاری شروع کی اور اشفکیاص نے جب حال اُسکا ایسا دیکھا اور کلام اُسکا سنا تو اُسکی تیمارداری کرنے لگا اور کہا اے ملک ہرگاہ آپ اپنی زشتی اعمال پر نادم و پشیمان ہوئے اور تہ دل سے طرف دین صحیح کے رجوع کی تو قبول توبہ اور زوال گناہون سے خوشی کیجیے اور یقین رکھیے اس بات پر کہ باب توبہ کا کھلا ہوا ہی اور علم قبول کا اہل ندامت کے واسطے بلند ہی اور عید صلیب[له] بھی عنقریب ہی کہ اُسکے بیس دن باقی ہین اور یہ قریا توکس راہب اس زمانہ کا دیر سکرہ مین موجود ہی اور وہ بزرگترین اہل دین

[له] اصطباغ عمل نصاری معروف ... [illegible]

[له] عید صلیب جس روز مسیح بعد دار کشی کے زندہ ہوئے کہ وہ تیسرا دن ... منہ ۱۲۱۲

نصرانیہ کا ہی اُسکے پاس جانیے کہ وہ آپکو آب اصطباغ مین غوطہ دیگا تو لوث گناہون سے پاک صاف ہوکر نکلوگے
یوقنا نے کہا مین یون ہی کرونگا ولیکن تا زمان عید صلیب کون خدا من زندگانی ہی اور اُسوقت دختر یوقنا اُٹھ کھڑی
ہوئی اور سر عجز جھکا کر کہنے لگی ای والد بزرگوار واللہ مین نہ چھوڑدون گی کہ چلے جاؤ جب تک نگاہ بھر کر اور
سیر ہوکر نہ دیکھ لون گی یہ کلام یوقنا سے کرکے ہاتھ پر اشفکیاص اپنے شوہر کے بوسہ دیکر یعنے دست بوسی کرکے بولی
ای میرے والی مین چاہتی ہون میرے باپ کو اذن دو کہ وہ میرے ساتھ میرے قلعہ کو چلین اشفکیاص نے کہا وہ آج کی
شب تو میرے ضیف ہین اور کل کی رات تمھارے یہان مہمان ہونگے یہ سُنکے یوقنا کو اضطراب ہوا اور معلوم کیا کہ ناگزیر
اُسکے ساتھ کھانا کھانا پڑیگا اور ضرور اُسکی میز پر گوشت خوک ہوگا اور شراب بھی خواہ مخواہ ہوگی تب یوقنا نے کہا
ای سردار مین جہان رہونگا تمھاری ہی نعمت مین متنعم ہون اور تمھاری ہی خیر و برکت سے متمتع ہونگا اس بات کو
شرجون وزیر سمجھا اور اشفکیاص سے عرض کی ای ملک ہرآئینہ ملک یوقنا اپنی دختر کے لیے بہت مشتاق دیدار ہین کیونکہ زمانہ
دراز سے نہ اُنھون نے اُنکو پایا نہ اُنھون نے اُنکو دیکھا اور آپ پر یہ بات خوب روشن ہی پس از روے صوابدید کے
مناسب یہ ہی کہ امشب اپنی صاحبزادی کے مہمان ہون پھر شب فردا آپکے یہان فایز بضیافت ہونگے آخر اس
بات کو اشفکیاص نے قبول کیا اور کہا اچھا یون ہی کرو تب اُس لڑکی نے یوقنا اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا اور قلعہ شرقیہ کی
راہ لی اور اصحاب یوقنا بھی ہمرکاب چلے پھر جب وقت شب ہوا تو اُس لڑکی نے یوقنا سے کہا ای والد بزرگوار بعد
از انکہ آپ نے اہل عرب کی صحبت اُٹھائی اور اُنکے دین کی خیر خواہی کی پھر کیونکر اُنکو چھوڑا گیا وہ لوگ باطل پر ہین
اور آپ کا پہلا دین حق اُس سے افضل تھا کہ پھر آپ نے اُسی کی طرف رجوع کی یوقنا نے کہا ای پیاری بیٹی مین جو تیرے
پاس آیا ہون تو اسلیے کہ ہرگاہ شفقت میری تجھپر فزون تر ہی اور باوجود اسکے مین نے دنیا مین تجھسے مفارقت کی ہی
تو مین ڈرتا ہون کہ آخرت مین کہین تجھسے جدائی نہ ہوجائے یعنے اس صورت مین کہ مین مسلم ہون اور تو نصرانیت مین
رہے کہ موجب فراق اخروی کا ہو اور مین بیقین جانتا ہون کہ یہ دونون قلعے نصب العین پیش نظر مسلمانون کے ہین یعنے
اُنکی نگاہون مین چڑھے ہین اور تو خوب جانتی ہی کہ یہ قلعہ ہمارا کچھ شام کے قلعون سے محکم تر و مشید تر نہین ہی کہ اُن
سبکو عرب نے فتح کرلیا اور اُنکے ملوک کو اُنکے ملک و بلاد سے نکال دیا پس ای میری بیٹی تو اپنے حق مین خدا سے
خوف کر اور وہ کام کر کہ تیری ذات کو نجات ملے شعلۂ آتش دوزخ سے جو نہایت سوزندہ و گدازندہ ہی اور
تاکہ تو مخلصی پاوے ہمیشہ رہنے سے جہنم مین بس چاہیے کہ تو عنقریب ترجوع بخدا کر اور دین صلیب سے درگذر
کہ واللہ ہرگز کوئی دین بہتر دین اسلام سے نہین ہی اور مسیح بھی اور سارے انبیاے علیہم السلام اسی دین اسلام پر
قائم تھے اور سواے اسکے نہین ہی کہ نصاریٰ کو جسنے ورغلانا اور طریق حق سے پھرایا ہی وہ شخص تھا جو خود رائی مین
اُنکا وحید و منفرد تھا جسکا نام پولص تھا اور وہ قوم یہود سے تھا پس اُسنے نصاریٰ کو راہ راست سے اغوا کرکے

گمراہی قدیم پر رہنما ہوا یہانتک کہ اُن لوگون نے طریقہ اور سنت ابراہیم خلیل اللہ کو ترک کر دیا اور یہ اہل عرب اُسی امر کی اتباع اور پیروی کرتے ہین جسکا حکم کیا ہی خداے عزوجل اور اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قول راجح اور فضل صالح اُنھین کے نزدیک اُنھین کے پاس ہی یعنے قول اُنکا غالب اور تفضل وکمال اُنکا اصلح ہی اسلیے کہ اُنھون نے دنیا کو تین طلاق دیے اور بعد اجتماع دنیا کے اُس سے افتراق کیا پس جبکہ امر کو تیرے باپ نے اپنے لیے اختیار کیا ہی تو بھی اُسی کو اپنے واسطے اختیار کر یہ سنکے اُس لڑکی نے جواب دیا کہ جو کچھ آپنے فرمایا واللہ مین بھی اس بات کو خوب جانتی ہون پس جو کچھ آپ نے اپنے لیے قبول کیا ہی وہی مجھے بھی اپنے حق مین قبول و منظور ہی وانا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان سیدنا محمد رسول اللہ یعنے مین گواہی دیتی ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہی اور مین گواہی دیتی ہون کہ ہر آئینہ آقا ہمارا محمد رسول ہی خدا کا چنانچہ یوقنا اُس لڑکی کے اسلام لانے سے بہت مسرور ہوا پھر اُس سے بطریق مشورہ یہ کہا اے میری پیاری بیٹی اب ہم اِس لعین فاجر کے بارہ مین کیا فکر کرین اُسنے کہا واللہ کہ شرحون وزیر مجھسے پہلے کہہ چکا ہی کہ اُس لعون کو آپ کی گرفتاری اور اسیری مین کمال اصرار ہی اسلیے کہ وہ آپ کی نسبت گمان کرتا ہی کہ آپ اُسپر ارادہ غلبہ کرنے کا رکھتے ہین اور اُسکا استیصال چاہتے ہین یوقنا نے کہا ہرگاہ یہ بات ہی کہ وہ اپنے اس گمان سے میری گرفتاری کی فکر مین ہی تو اُسکے لیے سامان ضیافت کی تیاری کر اور اُسکے پاس جاکر اُسکے تئین اور اُسکے خواص اصحاب کو مدعو کر اور مین بھی اپنے اصحاب کو حکم کرتا ہون کہ جب وہ سب آکر جمع ہون اور کھانے پینے مین مشغول ہون تو اُسکو اور اُن خواص لوگون کو یکبارگی مقبوض و محبوس کر لیوین پھر جب ہم ایسا کرینگے تو دونون قلعے ہمارے قبضے مین آجاوینگے اور ہم ان اسیرون کو پاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر کے لوگون پر ظاہر کرینگے یعنے مشہور کرینگے کہ ہم اُن اسیرون سے عرب کے پاس سے بھاگے ہین یہانتک کہ اس حیلہ سے قلعہ قرقیسیا مین داخل ہو جاوینگے کیا عجب ہی کہ حق تعالے اُسکو بھی ہمارے ہاتھون فتح کرے پس بہرکیف یہ راے مستحسن ہی واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا جب وہ شب تمام ہوئی یعنے جس شب کو یوقنا اپنی دختر کا مہمان تھا اور مشورہ کرتا تھا تو صبح کو اُس دختر نے اپنے خدام کے تئین واسطے تیاری اقسام طعام و انواع حلویات وغیرہ کے مامور کیا پھر جب خادمون نے وہ سب کچھ تیار کیا اور میز لگا کر دسترخوان بچھایا اور اُسپر ہر طرح کے کھانے گرم و سرد چن دیے تو دختر یوقنا اشفلیاص اپنے شوہر پاس اُسکے قلعہ مین گئی اور سر جھکا کر مؤدب سامنے کھڑی ہوئی اور اُدھر اشفلیاص بھی اُسکی تعظیم کے لیے کھڑا ہوا بعد ازان احوال پرسی کی کہ یوقنا بادشاہ بخیر ہین اور اُنکا کیا حال ہی اُسنے جواب دیا اے بادشاہ وہ تو ساری رات نہین سوئے اور تمام شب ہول قیامت و خوف عذاب دوزخ مین متفکر رہے اور آج بھی ارادہ روانگی طرف شہر قرقیسیا کے کیا اور قصد جانے کا پاس راہب معظم قریاقوس کے ہو تب مین نے اُنکو روک رکھا اسلیے کہ آپ اُنکی ضیافت کرین اور آپ اُنکو اپنے ہمراہ لیکر پاس جرجیس بطریق کے جاوین

تاکہ وہ اپنے دین کی طرف رجوع کرین اور مین آپ کے پاس اسوقت اسلیئے آئی ہون کہ آپ مع جملہ اپنے خواص صحاب کے میری میزبانی وضیافت مین تشریف لیچلیے اور جو کچھ اقسام طعام سے حاضر ہی تناول فرمائیے اور انواع مشروبات سے مثل بادۂ گلگون وغیرہ جو کچھ مہیا ہی نوش کیجیے کہ یہ سب آپ ہی کے فضلۂ خوان کرم واحسان سے ہی اور قبول فرمانا آپ کا میری دعوت کو موجب سرور میری خاطر کا ہی چنانچہ اشفکیاص نے اس بات سے انکار کیا کیونکہ اُسکے دلمین یوقنا کی طرف سے ملال آیا اسلیئے کہ وہ اول شب اُسکے پاس شب باش نہین ہوا کہ وہ یوقنا کو حسب مراد اپنے گرفتار کرلیتا تب شرجون وزیر نے کہا ای بادشاہ یہ بات میری راے کے خلاف ہی کیونکہ آپ کے انکار کرنے اور تشریف نہ لیجانے سے یوقنا کے دلکو آپ سے نفرت وگریز ہو جاویگی ای بادشاہ آپ سے کس نے کچھ خبر بیان کی ہی وحال آنکہ ملک یوقنا اپنے کردار گذشتہ پر نہایت نادم وشرمسار ہین اور اپنے گناہ وخطا کا اقرار کرتے ہین اور آپ جسوقت اُنکی دختر کی ضیافت نوش فرمائینگے اور پھر آپ بھی اپنے خوان نعمت پر اُن سب کو مدعو کرینگے تو بعد ازان آپ جو چاہتے ہین بخوبی کرسکتے ہین راوی نے کہا یہ کلام شرجون کا اشفکیاص سے در پردہ وپوشیدہ تھا دختر یوقنا سے پس جب اشفکیاص نے یہ باتین شرجون وزیر سے سنین اُسی وقت اُٹھا اور متوجہ ضیافت ہوا اور وزیر سے کہتا تھا وقت معاودت میرے تو بجاے میرے محافظت ونگرانی کر راوی کہتا ہی اشفکیاص کے کوئی اولاد سے نہ تھا کہ وارث اُسکے ملک کا ہو پس اُسنے اپنے صنادید قوم اور حجاب نگہبانان اور بنی اعمام یعنے عمزادگان کو اپنے ہمراہ لیا اور چلا اور زوجہ اُسکی اُن لوگون کے آگے آگے چلی اور غلامان وکنیزان شمع افروز سامنے اُنکے مشعل وفانوس روشن کیے ہوئے چلے وتحقیق کہ وزیر خوب جانتا تھا کہ بعد اسکے اُنمین سے کوئی ایسا باقی نہ رہیگا کہ اُسکے پاس پھر کر آوے آخر جب اشفکیاص قلعہ زلوبیا مین داخل ہوا تو یوقنا مع اپنے اصحاب کے ملاقات کی خاطر بطریق استقبال کے دوڑا اور حال یہ کہ یوقنا اپنے اصحاب کو پیشتر سے فہمایش وتاکید کرچکا تھا کہ وہ لوگ اشفکیاص کے بارہ مین ایسا ایسا کرین پھر جب طرفین سے نگاہین چار ہوئین اور آنکھون سے آنکھین لڑین تو یوقنا اُسکے معانقہ کے واسطے پیش آیا آخر اُسکو اپنی آغوش مین لپیٹا کر ذبح لیا جسطرح شیر اپنے شکار کو دبا بیٹھتا ہی اور اصحاب یوقنا نے بھی مثل یوقنا کے وہی چالاکی کی کہ ہمراہیان اشفکیاص سے ایک ایک کو پکڑ لیا اور اُسی حال مین اُنکو قتل کیا وَلَمْ تَنْتَطِحْ فِيهَا شَاتَانِ یعنے اس مقدمہ مین دو بکریان بھی سینگھ باہم نہ لڑین یہ کنایہ ہی عدم وقوع شر وفتنہ سے کہ برابر آویزش دو گوسپند کے بھی خطرہ وخرخشہ سرزد نہوا اور کسی نے نہ جانا اور نہ سنا کہ ان لوگون نے کیا کیا وبعد ازان فوراً طرف قلعہ زبا کے راہی ہوئے وہان شرجون سے ملاقات کی کہ وہ ان لوگون کا منتظر تھا جب اُسنے سب کو دیکھا تو فرط خوشی سے ہنسا اور کلمہ توحید بالاعلان زبان پر لایا اور کہنے لگا ای عبد اللہ یوقنا حق تعالی تمکو جزاے خیر عطا کرے جیسا کہ اُسنے تمھارے سینے کو واسطے اسلام کے کشادہ کیا ہی اور تو نے اپنے پروردگار کو رضامند وخوشنود کیا تب یوقنا نے بھی اُسکو جزاے خیر کی دعا دی اور اُسکو مالک قلعہ اشفکیاص کا کیا اور اُس نواح کی رعایا وبرایا کو طلب کرکے اُنپر عرض اسلام کیا پھر جسنے قبول اسلام کیا جسنے انکار کیا سب کو رہا فرما دیا

نکل جاوین تاکی ضائع بعضون سے لی تا کوئی اُنمین سے بھاگ کر صاحب و مالک قرقیسیا کے پاس نہ جاوے اور اُسکو دارئیوقنا
کی خبر نہ کرے پھر بعد کئی روز کے ان لوگون کے پاس عبد اللہ بن غسان وسہیل بن عدی بھی دو ہزار سوارون سے
آپہونچے جیسا کہ عیاض بن غنم نے یوقنا سے ان لوگون کے بھیجنے کا وعدہ کر دیا تھا پس یوقنا نے از راہ توریہ وحیلہ کے
ان لوگون سے مضایقہ ومعارضہ کیا وبظاہر پانچ روز تک اُنسے مصروف بمقابلہ رہا وحال آنکہ وہ لوگ خوب جانتے تھے
کہ یہ یوقنا کی جنگ زرگری وبہانہ سازی ہی کیونکہ رات کو اُسنے خفیہ کہلا بھیجا تھا کہ یہ دونون قلعے میرے قبضہ مین ہین
رات کو ہم خالی کر دینگے اور تمھارے سپرد کرکے ہم نکل جاوینگے اور اپنا نکل بھاگنا طرف قرقیسیا کے ظاہر کرینگے کیا عجب ہی
کہ حق تعالے اُسکو بھی میرے ہاتھ پر فتح کر دیوے پھر جب رات ہوئی تو یوقنا نے شرحون کو حکم کیا کہ ان دونون قلعونکو
بدست عبد اللہ بن غسان وسہیل بن عدی تفویض کر دیوینے گویا کہ عبد اللہ اور سہیل وغیرہ مسلمانون کا تسلط ہو گیا
چنانچہ مسلمانون کی صداے تہلیل وتکبیر ہر طرف آشکار ہوئی اور ہر سمت منادی کی پکار تھی اور جدھر دیکھتے اُدھر ہی چمکتی
تلوار کی اور ایسا ہوا تھا کہ اُسی روز قبل از وقوع اس واقعہ کے صاحب قرقیسیا نے تحف وہدایا طرف یوقنا کے بھیجے تھے اور مبارکباد
جمع تحفہ وہدیہ ۱۲
سلامتی اور خلاصی کی عرب سے اور شاباشی رجوع کرنے کی طرف دین اپنے کے کہلا بھیجی چنانچہ یوقنا نے ہدیہ قبول کیا اور رسولونکو
یعنے ہدیہ لانے والون کو اپنے اصحاب کے خیمون مین اُتارا تھا کہ خیمے اُنکے جانب قلعہ شرقی کے ایستادہ تھے پھر جس وقت
مسلمانان اصحاب عبد اللہ وسہیل قلعہ زبا مین داخل ہوئے تو یوقنا نے اظہار فریاد وخروش کا کیا اور کہنے لگا قسم
اپنے دین کی یہ عرب کے لوگ شیاطین ہین بعد از ان مسلمانون نے مصلحۃً کچھ اسباب دختر یوقنا کا لوٹ لیا اور خباثت قیسیا
کو جالیا اور بنا بر اس واقعہ کے طریف بن احمد ربیعہ بن مالک نے یہ اشعار پڑھے اور وہ سائر ورا ہبر مسلمین صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا

أتينا الى ارض الفرات مع الربا
واعني بيوقنا عليه تحية
وصاح على الملعون صاحب زيجا
ليسخطي غدا يا البعث يوم معاده

ونحن نروم الروم من كل فاجر
يناصب للاعدا بحيلة غادر
فاوردة في الحال سكني المقابر
بروح وريحان وحور قواصر

وقد امنا ليث الحروب وشهما
وقاتل ابناء الصليب وجرهم
وملكنا القلعتين كلاهما

همام شجاع في الذراعين قاصر
بحد حسام ماضي القطع باتر
سعد واقبال ونصرة قادر

یعنے ہم لوگ طرف سرزمین فرات کے قلعہ زبا مین آئے
اور ہم جستجو مین روم کے ہر ایک فاجر بدکار کے ہین پیشرو ہمارا شیر جنگ ہی اور وہ تیر آوری پیکار کا بزرگ ہی شجاع ہی
باوجود کوتاہی بازو کے (یعنے باعتبار خلقت کے انسان سست بنیان قاصر الذراعین ہی) اور مراد میری ان اوصاف
سے یوقنا ہی اُسپر ہدیۂ سلام کہ وہ جنگ کرتا ہی دشمنون سے ساتھ حیلہ وخدع کے اور قتال کی اُسنے اولاد صلیب
اور اُنکے لشکر سے ساتھ تیزی شمشیر قاطع وبران کے اور اُسنے نعرہ مارا اوپر اُس ملعون صاحب زولبیا یعنے شمعیر
کے پھر اُسکو داخل کر دیا فی الفور سکونت کرنے کے لیے قبر مین اور دونون قلعون کا ہمکو مالک کر دیا وقت سعد اور
اقبال اور نصرت خداداد کے قریب ہی کہ وہ یوقنا بہرہ مند ہوگا کل کے روز وقت بعث ونشر اور حشر کے ساتھ

آسایش و تنعم اور حوران بہشتی کے روایت کی ہی سیف بن عمر التمیمی نے بواسطہ اپنے رواۃ کے محمد بن ابی لیلیٰ
ابن میسور سے اُسنے کہا جب ایسا امر میان یوقنا اور اشفکیاص کے واقع ہوا جیسا کچھ ہمنے ابھی ذکر کیا اور یوقنا نے اپنی لڑکی
خاطر سے حیلہ گریز کا کر کے اپنی دختر اور اپنے اصحاب خاص اور اُن ایلچیون کو جو ہدیہ لائے تھے ہمراہ لیکر قرقیسیا کو چلا
گو یا کہ یہ سب شکست پاکر بھاگے جاتے تھے چنانچہ شام کو قرقیسیا مین پہونچے اور اُن ایلچیون نے یوقنا کو پاس شہریاض بادشاہ کے
داخل کیا اور خبر دی کہ مسلمانون نے قلعہ زبا اور زلوبیا دونون کو لے لیا اور اُن عربون نے یوقنا اور اُسکے اصحاب کے ساتھ
ایسا کچھ کیا یہ سنکے شہریاض کو اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہوا تب یوقنا نے کہا ای میرے آقا آپ اندیشہ نہ کیجیے ہم آپکے سامنے
مقاتلہ کرتے ہین یہانتک کہ ہم اپنی جان نثار کرینگے اگر عرب لوگ ہمپر اُتر آوینگے اور ارادہ ہمارے حصار کا کرینگے تو ہم اُنکو
تماشا اپنی قتال کا اُنسے لڑکر دکھلاوینگے اور وہ ہرگز آپ کو کسی طرح کی برائی نہین پہونچا سکتے ہین یہ کلام یوقنا کا سنکے
ملک شہریاض کو وثوق و اعتماد ہوا اور بطیب خاطر اُسکو خلعت دیا اور اُسکے لیے جاے خالی کر دی اور اُسکو ایک مکان مین
قریب اپنے اُتارا اور اُسی رات کو شہریاض نے رسول اپنا پاس اپنے خال یعنے ماموں کے روانہ کیا کہ وہ اُس زمانے
مین سرزمین ربیعہ کا بادشاہ تھا راس العین کے مقام مین پس کہلا بھیجا اور لکھ بھیجا کہ عرب لوگون پر ہماری نصرت کرو اور اُسکو
اس بات کی خبر دی کہ عربون نے ہمارا قلعہ زبا زلوبیا لے لیا ہی اور یہ شخص معظم شاہ حلب کا چند روز اُنکے یہان رہکر
اُنسے بھاگ آیا ہی اور ہمارے پاس موجود ہی اور وہ مرد ایلچی طرف دیر مربع کے نکلا پھر وہان سے جانب مجدل
طرف مقام راس العین کے گیا وہان اُس بادشاہ کو ایک قلعہ منیع و مشید مین پایا کہ وہ تہیۂ آلات حصار مین مصروف
تھا اور قلعہ کی خندقون کو پہنا اور عمیق کراتا تھا اور خیمون کو اور پالون کو قلعے کے پچھم طرف اور براہ نقب سُرنگ کے برپا کیا تھا بنا بخاطر
آمد عیاض بن غنم اور اُسکے اصحاب کے آمادۂ ملاقات تھا اور تمام مردم عرب جزیرہ بنی تغلب وغیرہ سے اُسکے پاس
جمع تھے اور اُنکے لیے خوا ہمارے ضیافت تیار کرایا تھا اور اُن عربون کے امرا سب مدعو تھے مثل نوفل بن مازن اور ذفر
بن ثعلب بن عاصم اور اشجع بن وائل و مسیرۃ بن وائل و مسیرۃ بن عاصم و خرام بن عبد اللہ و قارب بن الاصم
یہ سب جمع تھے اور اُن لوگون سے وہ بادشاہ یہ کہتا تھا کہ ای جوانان عرب ہمیشہ سے تمھارے صغیر و کبیر اور حر و عبید
چیرہ دستی کرتے ہو اور ہمنے اپنی زمین کو تمھارے لیے مباح و مجاز کر دیا ہی کہ تم اُسکے حزن و سہل مین یعنے سخت و نرم
چڑھائی اور ترائی صحرا و کوہسار مین اپنے مواشی چراتے ہو اور ہم تمسے رضامند ہین کہ تم ہمارا محصول قسم اوبار شیم وغیرہ
ادا کرتے ہو اور تم سب ہمارے امن و امان مین ہو پس یہ لوگ تمھارے بنی اعمام یعنے تمھارے چچازادے تمام ملک شام کے
مالک ہو گئے ہین اور اُسکے قلعے اور سرزمین مصر اور جو حدود اُس سے متعلق ہین سب اپنے قبضے مین کر لیا ہی اور پھر اسپر
اکتفا نہین کرتے یہانتک کہ ہماری طرف آئے ہین اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہمسے ہمارے ملک پر مزاحمت کرین اور
ہمکو ہماری سرحدون سے نکال دیوین اور تم لوگ خوب جانتے ہو کہ اگر وہ لوگ تمپر ظفریاب ہونگے تو وہ نہ تمھاری جان

باقی رکھینگے نہ تمھارا مال اور وہ تمسے رضامند نہونگے مگر اُس صورت مین کہ تم اُنکے دین مین داخل ہو اور وہ تمکو نہ چھوڑینگے
یہانتک کہ اپنے دین کے واسطے اور اپنے اہل و عیال کے لیے اُنسے مقاتلہ کرو پس لازم ہی کہ تم سب یکدست و یکدل
ہوجاؤ کہ تم مین سے کوئی کسی بات سے باہر نہو اور نہ کوئی بات تم مین سے نکلنے پاوے جیسا کہ حال جبلہ بن الایہم اور آل
غسان کا تھا رفاقت مین ہرقل بادشاہ کے پس اگر ہم اس قوم پر ظفریاب ہونگے تو ملک و زمین مین حصہ ہمارا اتھارا برابر ہی
اور اگر امر دگرگون ہوا تو ہم تم دین واحد پر مرینگے اور ذکر و چرچا ہمارا ہمیشہ باقی رہیگا یہ کلام اُس بادشاہ کا سنکر
جزیرہ کے قبائل عرب نے امتثال امر کیا اور باہم تحالف و تعاہد کیا یعنے آپسمین قول و قسم سے یہ بات مقرر ہوئی کہ
ایک ہی تلوار سے سب مرین یعنے اس جنگ مین سب ملکر جانبازی کرین بعد ازان بادشاہ نے اُنکو مال و زر و سلاح
بہت سا عطا کیا کہ وہ سب ہمراہ بادشاہ کے ہو لیے بعد ازان اُسی عالم مین ایلچی صاحب قرقیسیا کا بادشاہ کے حضور مین
حاضر ہوا اور نامہ اُسکے خواہرزادے شہریاض کا اُسکو حوالہ کیا جب اُسنے نامہ پڑھا اور اُسکے مضمون سے مطلع ہوا
کہ اُسنے اُسمین بطلب مردم مبارز کے لکھا تھا اور یوریک الارمنی کو طلب کیا تھا اور وہ شخص وہ ہی جسنے بنا
تل موزر یعنے تودہ ہاے موزر و حسن و تل عرب و عابدین و سواے اُسکے کہ یہ سب گڑھیان بلندی تودون پر واقع ہیں
تیار کی تھین چنانچہ شاہ ربیعہ نے اُس ارمنی کو چار ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا پھر جبکہ وہ ارمنی چار ہزار جمعیت سوار کے
ساتھ قرقیسیا مین پہونچا اور حال یہ ہی کہ یہان شہریاض بادشاہ نے پل قرقیسیا کا جو خابور پر بنا تھا تڑوا دیا تھا اُس
پل مین آہنی ستون قائم تھے اور اُسپر بھاری بھاری زنجیرین تھین اور اُن زنجیرون پر تختیان جڑی تھین اور
اسی طرح جانب فرات سے بھی پل شکست کرا دیا تھا اور اپنے شہرون اور بستیون کے گرداگرد خندقین عمیق پہنا ور کھدوا دی
تھین اور اپنے شہرون اور قریون کو مانند قلعون کے مستحکم و استوار کر لیا تھا اور اُسمین اقامت رکھتے تھے اور انتظار لشکر اسلام کا کرتے تھے

ذکر فتح قرقیسیا

جب شرحون وزیر نے قلعہ غربی زلوبیا کو بامر یوقنا سپرد عبداللہ بن غسان کر دیا اور عبداللہ اُسپر متسلط ہوا اور یوقنا
عربون کو چھوڑکر قرقیسیا کی طرف بھاگا اُسوقت شرحون مسلمانون کو طرف قلعہ شرقیہ کے لے گیا اور اُسپر قابض و دخیل
کر دیا اور اُسمین جو کچھ مال و متاع اشکیاص کا تھا اُسکو قبضے مین لائے اور کسی کو پاس عیاض بن غنم کے خفیہ روانہ کیا
اور جو جو کار نمایان یوقنا نے کیے تھے وہ پوشیدہ کہلا بھیجا چنانچہ عیاض اور سارے مسلمانون نے ملکر یوقنا کے حق مین
دعاے خیر کی اور اُسکی شکرگذاری مین زبان کھولی اور عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو اس مضمون سے
لکھ بھیجا کہ جو کچھ قلعہ شرقیہ مین ہی تم دونون اُسکی حفاظت کرو اور اُسمین سے بقدر ایک درہم کے بھی نہ لیا جاوے یہانتک
کہ یوقنا وہ سب کچھ اپنی دختر کو تفویض کرے اور کسی معتمد کو اُس قلعہ کی حفاظت کے لیے چھوڑکر تم دونون بطلب قرقیسیا
روانہ ہوا اُسپر دھاوہ مار و زیادہ والسلام چنانچہ جسوقت یہ نوشتہ پاس عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کے پہونچا تو

جو کچھ عیاض نے اُسمین اُنکو حکم کیا تھا اُسکی تعمیل بجالائے کہ قلعۂ عزبیہ پر احوص بن عامر کو متولی کیا اور اُسکی ہمراہی مین سو سوار مقرر کیے اور قلعۂ شرقیہ پر زیاد بن الاسود کو حاکم کر کے ایک سو سوار اُسکے ساتھ بھی تعنات کر دیے پھر بعد فراغ اس امر کے عبد اللہ اور سہیل طرف قرقیسیا کے روانہ ہوئے تا آنکہ درمیان اُنکے اور قرقیسیا کے فرات حائل ہوئی تب اُس سرزمین کے بعض باشندگان نے ان لوگون کو مقام مخاضہ کی طرف راہبری کی اور یہ لوگ وہان رات بھر ٹھہرے رہے علی الصباح روانہ ہوئے اور اُس سرحد مین پہونچے جہان وہ سب دشمنان خدا جمع تھے اور مسلمانون نے ایلچیون کو طرف ماجن و محولہ و بدیل کے روانہ کیا اور اُنکے لیے امان بھیجی پھر اُنکے گھرون مین جا اُترے اور اُنکے مہمان ہوئے پھر اُنسے یہ کلام کیے کہ اگر ہماری فتح ہوگی تو ہم تمھارے ساتھ احسان و نکوئی کرینگے اور اگر شکست ہوئی تو ہم تمھارے یہان سے پھر جاوینگے اور تم لوگ ہماری عدالت سے جو درمیان تمھارے مرعی ہوئی مشکور و ممنون رہوگے چنانچہ باشندگان ماجن وغیرہ نے اس بات کو منظور کیا اور اُنکے ہاتھون غلہ بیچا راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی ہلال بن عاصم نے یحیی بن جبیر سے اُنھون نے سوار بن یزید سے کہ جب عبد اللہ بن غسان نے طرف اہل قریات ماجن وغیرہ کے ایلچی بھیجکر اُنکو رضامند اور اُنسے ساز کر لیا تو بعد کئی روز کے سہیل بن اساف التیمی کو جو صحابۂ اولین مین سے تھے سو آدمی مسلمین مین سے اُنکے ہمراہ کر کے واسطے رسد رسانی کے مقرر کیا تاکہ ناحیۂ ماکسین سے غلہ وغیرہ لد والاوین تا آنکہ سہیل مع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوئے جب سمسانیہ مین پہونچے تو اُسکو تاخت و تاراج کیا اور اُسکے باشندون کا مال لوٹ لیا ناگاہ نوفل بن مازن جو سرداران لشکر شہرباض بادشاہ سے تھا پانچ سو سوارون سے آپہونچا پس جو کچھ مسلمانون نے لیا تھا اُنسے وہ سب چھین لیا پھر درمیان اُنکے قتال واقع ہوئی چنانچہ مسلمانون نے بخوشدلی تمام و صفائی طینت و نکوئی نیت سے حملہ کرنا شروع کیا اور اُس حالت مین قلب اُنکے منزہ تھے شک و ریب سے بسبب وفور ایمان کے اور زبانین اُنکی ناطق تھین ذکر رحمٰن مین پس وہ سب برابر مشغول قتال رہے یہانتک کہ منجملہ اُن مسلمانون کے بیس مرد شہید ہوئے اور سینتالیس نفر منہزم ہوئے اور ستائیس آدمی اسیر ہوئے اور اُن اسیرون مین سہیل بن اساف بن عدی بھی تھے پس جو کچھ نصاریٰ کے ہاتھون سے ان مسلمانون پر گذرا تھا اُن مفرورون نے جاکر اپنے اصحاب سے بیان کیا اُنکو سخت صدمہ پہونچا اور یہ امر اُنپر عظیم واقع ہوا راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی نوفل بن عامر نے سالم بن عاصم سے اُسنے سالم بن دوسی سے اُسنے کہا مین ہمراہ سہل بن اساف کے حاضر تھا تو جسوقت ہمنے سمسانیہ پر غزوہ کیا ناگاہ نوفل بن مازن ہمپر آپڑا اُسوقت واللہ ہمنے ایسی قتال شدید کی کہ مثل اُسکے مین کسی معرکہ مین حاضر نہوا تھا یہانتک کہ ہوگیا اہل ہزیمت سے جو ہوگیا یعنے بھاگا جو بھاگا سالم بن عبد اللہ نے کہا کہ جب نوفل بن مازن نے ہمکو گرفتار اسیر کیا تو اُنکو رسیون مین جکڑ کر باندھا اور بعضون کو بعض سے ملا کر کس دیا اور اُسنکے پانون کی رسیان اپنے گھوڑون سے باندھ دین اور اُنکو بطرف راس العین کے لے چلا پھر لوگون نے نوفل کو

خبر دی کہ شہریاض بادشاہ مقام مرج الطیر مین طرف مشقب کے ہی تب نوفل اُسی طرف چلا اور اُسکے ساتھ اُسکے
چچا کی اولاد سے چالیس بھائی تھے چنانچہ اُن قیدیون اصحاب نبی صلعم کو پاس شہریاض کے لے گیا اور روبرو اُسکے
لیجا کر کھڑا کیا اور اُنکے احوال سے اُسکو خبر دی پس اُسنے ان سب کے قتل کا حکم کیا آخر وہ سب شہید کیے گئے اور اُن مقتولون کے
اخیر مین سہل بن اساف باقی رہ گئے تھے اور وہ نہایت مرد وجیہ و صاحب حسن و جمال تھے تو ایک بطریق یعنے منیس
نصاری نے اُنکی جان بخشی کے لیے سفارش کی شہریاض نے سہل کے تئین اُس بطریق کے حوالہ کیا اور اُسکو ہبہ کردیا
اور اُس بطریق کا نام توتا ابن یورک تھا اور وہ حاکم کفر توتا کا تھا چنانچہ توتا نے سہل کو اپنے ہمراہ لیا اور بمقام کفر توتا
اپنے قصر مین لایا اتفاقاً دختر توتا نے سہل کو دیکھا تو اُنکو اپنے باپ سے طلب کیا توتا نے کہا ای بیٹی ہر آئینہ مسیح نے
اس جوان کی مہر و محبت میرے دلمین ایسی ڈال دی کہ مین نے بادشاہ سے اُسکی سفارش کی اور جان بخشی کرائی تو
بادشاہ نے اسکو میرے حوالہ کیا تو مجھسے اسکو لے چنانچہ اُسنے جب سہل کو مانگ لیا تو اُنکو اپنی بستان محلسرا مین داخل کیا
پھر کئی دن کے بعد جب وہ لڑکی اُس بستان مین گئی اور سہل بن اساف پر نظر اُسکی پڑی تو بہت مسرور ہوئی اتفاقاً
سہل اُسوقت تلاوت اس آیہ کی کرتے تھے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ
رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ یعنے محمد رسول ہی اللہ کا اور
جو لوگ ساتھ والے ہین وہ کافرون پر سخت تر ہین اور آپسمین نرم و رحیم تر ہین تو اُنکو دیکھتا ہی کہ وہ رکوع و
سجود مین مشغول رہتے ہین اور فضل و رضا کے طلبگار رہین پیشانیان اُنکی نشان سجود سے اُنکے چہرون پر نور افشان
ہین آخر اُس لڑکی نے جب قرات سہل کی سُنی تو اُسکے دلکو تاثیر کر گئی وہ بولی کیا ہی یہ کلام فصیح و پاکیزہ اور آسان
تر ہی واسطے فہم کے سہل نے یہ کلام ملک علام کا ہی کہ اُسینے اسکو ہمارے سید انام پر نازل کیا ہی تب اُس
لڑکی نے کہا اس کلام مین جو کہ ذکر محمدؐ ہی پس وہ تو لامحالہ تمھارا نبی ہی مگر یہ کون لوگ ہین جنکی شان مین وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ
واقع ہی سہل نے کہا وہ اُس نبی کا مصاحب اور وزیر ابوبکر الصدیق ہی رضی اللہ عنہ اور اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ وہ صاحب
ان فتوح کا اور بھیجنے والا لشکر اسلام کا عمر بن الخطاب ہی رضی اللہ عنہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ وہ اُس نبی کا کاتب وحی اور
اُسکا داماد عثمان بن عفان ہی رضی اللہ عنہ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا وہ برادر محمدؐ اور اُسکا پسر عم اور مالک اُسکی تیغ کا علی
بن ابی طالب ہی رضی اللہ عنہ یہ سنکے وہ لڑکی اُنسے کلام کرنے لگی اور نام اُسکا ابریتا تھا اور وہ بخط توریت و انجیل کتابت
کرتی تھی اور زبان عرب مین کلام کرتی تھی اور اکثر وہ علماے یہود و نصاری سے حال رسول اللہ صلعم کا استفسار
کیا کرتی تھی مگر کوئی اُنمین اُسکو مفصل خبر نہ دیتا تھا یہانتک کہ سہل بن اساف اُسکے ہاتھ لگے پھر اُسنے پوچھا
کہ جنکا ذکر تو نے کیا ہی یہ کون ہین سہل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جب کچھ کلام کرتے ہین تو سچ بولتے ہین اور
جب جہاد کرتے ہین تو ثابت قدم رہتے ہین اور جب اسپ پیشرو اور سریع السیر پر سوار ہوتے ہین تو توفیق سبقت کی

پاتے ہین اور جب وادی طلب مین چلتے ہین تو پروا ے رفیق نہین رکھتے ہین اور جب علم افضال یعنے نشان نبرد میدان
کارزار کی جھلک دیکھتے ہین تو ہمہ تن اُسکے مشتاق ہوتے ہین اور اُنکے سینون مین ندادی گئی اور دلون مین اُنکے یہ الہام ہوا کہ
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللہَ عَلَیہِ الخ یعنے یہ وہ لوگ ہین کہ جس بات پر خدا سے عہد کیا اُسکو سچ کیا یعنے وفا کیا بعد ازان یہ اشعار پڑھے

رِجَالٌ مِنَ الاَحبَابِ مَا ہَبَّت نُفُوسُہُم
اِلیٰ مَنزِلِ الاَحبَابِ فَاستَعمَلَ لَکُمَا
اُولٰئِکَ قَومٌ فِی العِبَادَۃِ اَخلَصُوا

یُبَادُونَہُ خَوفًا وَیَدعُونَہُ قَصدًا
یَحُثُّونَ حَثَّ الشَّوقِ نَحوَ مَلِیکِہِم
فَتَاہُوا بِہٖ شَوقًا وَمَاتُوا بِہٖ وَجدًا

وَقَامُوا اللَّیلَ وَالظَّلَامُ مُعَبِّسٌ
وَقَصدُہُمُ الفِردَوسُ مِن جَنَّتِ الخُلدِ
یعنے یہ اشخاص وہ احباب ہین کہ فرط

انکے شوریدہ و سرگردان ہین شوق الٰہی مین یا یہ کہ دل انکے ہیبت زدہ و ترسان ہین خوف معاصی سے کہ اپنے
پروردگار کو پکارتے ہین خائف ہوکر اور اُس سے دعا مانگتے ہین ارادت دلی سے کھڑے ہوتے ہین یعنے جاتے ہین حالت
تاریکی شب ناخوش کرنے والی مین طرف منزل احباب یعنے عبادت گاہ کے جو محبوب ہے پس عمل کرتے ہین بکوشش
تمام یا یہ کہ عمل بکوشش کرتے ہین اور آمادہ ہوتے ہین برانگیختگی شوق سے بطرف اپنے مالک کے اور قصد اُنکا فردوس
کا ہوتا ہے جو جنت الخلد یعنے باغ بہشت ہمیشگی کا ہے یہ وہ قوم ہین کہ طرف عبادت کے خلوص و میل رکھتے ہین پس
سرگشتہ رہتے ہین شوق مین اور مرتے ہین حالت وجد مین پھر بر تیا نے سہل سے کہا مین نے نیسا راہب و پرقنا سے
سنا ہے کہ ہر آئینہ حق تعالے تمھارے نبی کی دعوت یعنے اُسکی دعوت اسلام کو شرق سے تا غرب نشر و نافذ کریگا اور
مغرب و مشرق تمام اُسکے قبضۂ اقتدار مین دیگا اور اہل اسلام اُسکو نہین اپنے پدر و مادر اور برادر و خواہر سے افضل
و اولے جانینگے اور ان سب سے زیادہ تر اُسکو عزیز رکھینگے اور بعد وفات کے اُسکے مزار پر زیارت کو آوینگے اور جب
اُنکے روبرو اُسکا ذکر ہوگا تو اُسکے اوپر باکثار تمام درود و صلوٰۃ بھیجینگے تب سہل نے اُس سے کہا کیا تجکو یہ معلوم نہین ہے
کہ وہ اپنی ایام حیات مین اپنے اصحاب کے حق مین دعا کرتا تھا اور اُنکے لیے اور جو کوئی اُسکے گھر مین داخل ہوکر اُسکا
اقرار اور تصدیق اُسکی کرتا تھا اُن سب کے واسطے استغفار کرتا تھا چنانچہ عائشہ زوجۂ نبی صلعم نے روایت کی ہے کہ جس
شب کو رسول خدا صلعم کے تشریف لانے کی میرے پاس باری تھی جب ثلث اول یعنے پہلی تہائی رات کی گذری کہ فلک
دوار نکے ساتھ دور کرتا تھا اور آسمان ستارون سے چمکتا تھا اور شیاطین پر شہاب ثاقب کی مار پڑتی تھی اور سراپردۂ انوار
الٰہی کے بازو کشادہ تھے اور ظلمت نے سیاہی اپنی ہر طرف کی تھی پس اس ہنگام مین کہ مین سوتی تھی اور میرے پہلو مین
افضل مرسلین و اکرم مخلصین و متوسلین تھے ناگاہ اُنکے کلام شریف نے مجھے بیدار کر دیا اور اُسوقت وہ فرماتے تھے
کہ اے چشم سرمگین بسرمہ ثبات تو غافل ہے واردات شبہات سے بیدار ہو اپنے خواب سے اور مشغول ہو بعمل خیر واسطے
از برائے روز ہنگام یعنے قیامت کے کہ اُسوقت اُولُو الاَلبَاب اُٹھتے ہین اور اپنے رخسارون کو آستان عجز پر اور خاک
نیاز مین ملتے ہین عائشہؓ نے کہا پھر مین نماز کے لیے اُٹھی اور مجھے حضرت نے کھڑا کیا اور آپ شفاعت امت کرتے تھے

یہانتک کہ روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور شگوفہ فجر کا شگفتہ ہوا تو حضرتؐ نے مجھسے فرمایا اٹھو واسطے نماز و استغفار
کے حاضر ہوا در پروردگار سے طلب عفو کر چنانچہ مین حضرتؐ کی خدمت مین حسب ارادہ اُنکے کھڑی ہوئی اور
مقصد و مراد کو پہونچی یعنے فائز بسعادت ہوئی پھر جسوقت حضرتؐ تسبیح سے فارغ ہوئے اور جسم اطیب سے خوشبو
ہر طرف پھیل گئی اور مہکنے لگی تو اُسوقت مین نے یہ دیکھا کہ حضرتؐ دم سرد بھرتے ہین یعنے ٹھنڈی ٹھنڈی سانس
لیتے ہین اور انگشت سبابہ سے جو ہر دندان ملتے ہین یعنے انگلی کو دانتون پر ملتے ہین تو مین نے عرض کی اے
سید موجودات و وجود امی بہترین از روے آبا و اجداد تحقیق کہ انگشت بدندان زدن عادت اہل عرب کی
اُس حالت مین ہی جب کوئی امر اہم اُنکو پیش آتا ہی یا کسی حال مین وہ متالم ہوتے ہین اسکے جواب مین فرمایا
کہ اُسوقت مین نے حال عاصیان اپنی امت کا یاد کیا اور مجکو خیال مخلصین اپنی محبت کا آیا اسلیے کہ مجھے قول پروردگار
یاد آگیا ہی لَاَمْلَئَنَّ جَہَنَّمَ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ۵ یعنے حق تعالی فرماتا ہی کہ البتہ جہنم کو مین جنون اور آدمیون سے
بھر دونگا تب مین نے عرض کی یارسول اللہ کیا حق تعالی نے آپ پر یہ نازل نہین کیا ہی یَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ یعنے تاکہ حق تعالی تیرے گناہان گذشتہ و آیندہ بخشدیوے درینصورت واللہ کہ حق تعالی بموجب قول
خود بالضرور آپ اور آپ کی امت سے عفو کریگا وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی یعنے عنقریب پروردگار تیرا تجکو وہ کرامت
و منصب شفاعت عطا کریگا کہ تو رضامند و خرسند ہوجائیگا اور ہر آئینہ آپ وہ ہین جسکے نور سے حق تعالے نے آسمانون
اور زمینون اور عرش و کرسی کو خلق کیا اور آپ وہ ہین جسکے دروازے پر براق تقرب کا حاضر کیا گیا اور آپ وہ ہین
جسپر عالم ملکوت منکشف ہوا اور جو بسمت بارگاہ قرب و جبروت بلند کیا گیا اور آپ وہ ہین جسکو لیلۃ القدر دی گئی آپ
صاحب بطحا اور مالک حرم ہین آپ کے آگے پتھر موم ہین یعنے آپ کے سامنے رقت و نرمی کرتے ہین اور درخت
آپ پر سلام کرتے ہین اور آپ کے لیے شق قمر ہوا الشب اہر ارادر آپ پر نازل ہوا یَاَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الْکُفَّارَ یعنے
اے نبی جہاد کر کفار سے اور آپ مالک عرفات و منی ہین اور آپ مخصوص ہین ساتھ شکر و ثنا کے یعنے حمد خدا
بجالانا اور شکر اُسکا ادا کرنا آپ ہی کا کام ہی اور قریب ہی کہ حق تعالی آپ کو دربارۂ امت کے منصب منت و
احسان پر پہونچا دیگا کیا حق سبحانہ تعالی نے آپ سے وعدہ مقام محمود کا نہین کیا ہی اور آپ کے لیے لواے محکم
یعنے لواے حمد تیار نہین کیا ہی اور کیا آپ سے عہد حوض مورود یعنے حوض کوثر کا ساتھ کرم وجود کے نہین کیا ہی
اور کیا انوار سعادات کو آپ کی امت پر تابدار اور ابرہاے توفیق کو اُنپر رحمت بار نہین کیا ہی اور کیا آپ کے
علم طفر شمیم کو جو ہاتھ مین آپ کے اصحاب کے ہی بجواہر قبول آراستہ نہین کیا ہی اور اُسکے پھر ہرے پر یہ نہین
لکھا ہی عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قریب تر ہی کہ تیرا پروردگار تجکو مقام محمود یعنے مقام کرامت و
شفاعت پر فائز کریگا پس آپ اپنی امت پر نزول عذاب کا کیون خوف کرتے ہین و حال آنکہ حق تعالی نے بقول خود

انکو سواالناس پر فضیلت دی ہی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنے تم لوگ بہتر ہو اُس امت مین جو واسطے ہدایت عوام الناس کے مقرر کی گئی ہی ای میرے آقا آپ خوب جانتے ہین کہ آپ کے باپ آدم نے بواسطہ آپ کے پرودگار سے خواستگاری شفاعت کی تو حق تعالی اُنپر متوجہ و مہربان ہوا اور نوح نے آپکے وسیلے غرق سے امان مانگی تو حق تعالی نے اُنکو نجات دی اور ابراہیم کو باوصف اُس علو قدر کے آپکے ذریعہ سے حق تعالی نے آگ سے محفوظ رکھا اور موسیٰ نے باوجود اُس تقرب و مرتبہ کے آپ کے وسیلے سے سوال شرح صدر اور تیسیر امر کا کیا راوی کہتا ہی کہ غرض سہل بن اسان کی ذکر اس مناقب سے یہ تھی تا وہ لڑکی طرف دین اسلام کے رجوع کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اُس لڑکی نے کلام سہل سنا تو بولی کہ تمھارے نبی کے دین مین جو کوئی داخل ہو اور اُسکے قول کا قائل ہو تو اُسکے لیے کیا جزا ہی سہل نے کہا وہ اپنے گناہون سے مثل اُس روز کے پاک ہوجاوے جسدن اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور اُسکے سارے سیئات محو ہو جاوینگے اور جزا اُسکی رضوان اور جنان ہی بعد ازان یہ آیت پڑھی من یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما یعنے جو کوئی عمل بد کرتا ہی یا اپنے نفس پر ظلم یعنے گناہ کرتا ہی اور بعد ازان حق تعالی سے طلب مغفرت کرتا ہی تو حق تعالی کو آمرزگار اور مہربان پاتا ہی پھر جب برتیا لڑکی نے یہ کلام سہل کا سنا تو اُسکے دل پر اثر کر گیا اور عقل و راے اُسکی اس کلام اور دین اسلام کی طرف مائل ہوئی تو اُسنے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ کہ مین ادائے شہادت کرتی ہون اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود لائق عبادت نہین کہ وہ فرد یکتا ہی کوئی اُسکا ہمسر و شریک نہین اور گواہی دیتی ہون اس امر کی بے شبہ محمد بندۂ خدا اور رسول خدا ہی صلے اللہ علیہ وسلم چنانچہ سہل اُسکے اسلام لانے سے نہایت فرحت و مسرت اندوز ہوئے بعد ازان برتیا نے سہل سے کہا کہ اس راز کو رات تک مخفی و مکتوم رکھ یہانتک کہ پردۂ شب مین مین تیرے پاس آؤن اور تیرے ہمراہ لشکر اسلام مین چلی جاؤن راوی کہتا ہی کہ مجھسے روایت کی صاعد بن عدی النمیری نے اور اُنھون نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ مدینے مین لوگون سے بیان کرتے تھے اُس زمانے مین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے تمام مال راس العین کا اور خزانہ شہریاض بادشاہ کا پیش کیا گیا تھا تو اسوقت راوی نے بقیہ روایت مذکورۂ بالا اسطرح ذکر کیا کہ آخر وہ لڑکی یعنے برتیا سہل کے پاس سے اپنے محلات مین چلی گئی اور وہان اپنے گھوڑون کو طلب کیا اور اپنے باپ کے مال سے ایک ہزار دینار زاد راہ لیا پس جسوقت شب تاریک ہوئی تو بعد تجسس و تفحص احوال نگہبانون کے وہ دروازہ کھولا جو باب السر و مدار تھا چنانچہ برتیا نے یہ دیکھا کہ گرد قصر کے جتنے پاسبان ہین خواب مین ہین تو طرفۃ العین مین پاس سہل کے آئی اور نظر بندی سے انکو وارستہ کر دیا اور اُسنے کہا بسم اللہ آٹھو برکات نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور راہی ہو پس سہل اٹھکر دروازے پر آئے

تب بر تیا نے اُنکو ایک زرہ پہننے کو دی اور آپ بھی ویسی ایک زرہ پہن لی اور یہ دونون اُسی دروازے سے نکلے تو
وہان دو گھوڑے تیار رہتے پھر وہ دونون سوار ہو کر چلے جب کفر توتا سے مسافت بقدار دو فرسخ کے طی کر چکے ناگاہ
اُن دونون نے اپنے پیچھے حس و صدا گھوڑون کے ٹاپون کی سُنی اُسوقت بر تیا نے سہل سے کہا اگر یہ لوگ رومی ہین
تو مین اُنسے مکالمہ و مخاطبہ کرونگی اور اگر وہ عرب منصرہ ہین یعنے جنھون نے تنصّر اختیار کیا ہی تو چاہیے کہ تو اُنسے
گفت و شنود کر چنانچہ تھوڑی سی دیر گذری تھی کہ ناگاہ ایک جماعت نمودار ہوئی کہ وہ تعداد مین چھتیس سوار تھے اور وہ
لوگ سبز لباس پہنے تھے اور وہ سب اشہب یعنے خنگ گھوڑون پر سوار تھے آخر جب سہل نے اُنکو بتامل دیکھا تو پہچانا
کہ یہ سب تو اُسی کے اصحاب ہین جنکو شہریاض بادشاہ نے شہید کیا تھا پس سہل اُنکے قریب گئے اور اُن پر سلام کیا
اور کہا سبحان اللہ کیا مین وقت قتل تمھارے حاضر نہ تھا یعنے کیا تم شہید نہین کیے گئے ہو اُنھون نے کہا ہان ہم
شہید ہوئے ہین پر کیا تو نہین جانتا ہی کہ ہر آئنہ شہدا زندہ ہین وہ مرتے نہین ہین بلکہ یہ مرگ یعنے قتل ہونا
اُنکا نقل ہی ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کے و تحقیق کہ حق سبحانہ تعالے آج کی شب شہدا کی ارواح کو
بنا بر زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجتا ہی اور وہ شب شب نیمۂ شعبان تھی تب سہل نے
اُن شہیدون سے کہا مین بھی چاہتا ہون کہ تمھارے ساتھ چلون اور تمھاری صحبت مین رہون اُنھون نے
جواب دیا یہ بات تیرے امکان مین نہین ہی کیونکہ ابھی تیری عمر مین اکتالیس دن باقی ہین کہ بعد ان تو بھی
ہمسے آملیگا اور اس لڑکی کے لیے حق تعالی نے جنت مین وہ چیزین مہیا رکھی ہین جو اور اپنے مخلصین کے واسطے
تیار کی ہین اور اسکے لیے ایک قصر جواہر و یاقوت سرخ سے کنارے نہر کوثر کے بنا کیا گیا ہی سراپردے اُسکے
آویزان ہین اور انوار تجلیات سے روشن ہین اور قبے یعنے گنبد اُسکے منقش ہین سریر یعنے تخت اُسکے زرنگار ہین
اور فرش اُسکے ذکل و گداز زمین سے اُونچے اونچے بچھے ہین اور لب نہر کوہ ہاے خوشنما چنے ہین اور گوشہ ہاے
قصر اشیاے نفیسہ سے پر ہین اُسمین ملبوسات دوختہ اندوختہ ہین اور خدام اُسکے بحسن و فلے تمام آراستہ و پیراستہ
ہین اور اُسکے دروازے پر قلم ستر مکنون یعنے راز در پردہ سے لکھا ہوا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنے داخل ہو اس
جنت مین بعوض اپنے حسن اعمال کے پھر جب اُس لڑکی نے شہیدون سے یہ بات سُنی تو بولی کہ مین کسوجہ سے مستوجب
و سزاوار ان نعمتون کی ہوئی شہیدون نے کہا اس سبب سے کہ تو نے توحید اپنے پروردگار کی توثیق اور نبی
ذی وقار کی تصدیق کی ہی یہ سن کے اُس لڑکی نے ایک نعرہ کیا اور جان بحق تسلیم کی چنانچہ سہل اپنے گھوڑے سے
اُترے اور اُسکو دفن کیا اور وہ سب شہید نظر سے غائب ہو گئے سہل کہتے ہین کہ پھر مین مسلمانونکے پاس پہونچا اور
عبد اللہ ابن غسان و سہیل بن عدی سے یہ کیفیت بیان کی تو سارے مسلمین کا یقین اس امر عجیب سے زیادہ ہوا اور بعد
اس واقعہ کے اکتالیس روز سہل بن اساف زندہ رہ کے مرگئے رحمہ اللہ صفوان بن عامر نے روایت کی ہی

خویلد بن ماجد سے اُنھون نے عبد الرحمن بن النعمان سے اُنھون نے سُنا اُس شخص سے جسنے اُنسے فتوح شام
وارض ربیعہ فارس کا ذکر کیا اور کہا کہ جب لشکر مسلمین قرقیسیا پر جا پہونچا اور عبد اللہ وسہل ساتھ تھے اُسوقت
مسلمانون نے اپنی حفاظت کے لیے ایک خندق عمیق کھودی اور اُسمین ایک مقام محفوظ مقرر کیا کہ اُسی مین آذوقہ
رکھتے تھے راوی کہتا ہی کہ ایاض بن غنم اُسوقت بطرف رقۃ البیضا گئے تھے اُنکو خبرین متصل پہونچتی تھین اور وہ
اِس تردد مین تھے کہ ابتدا سے جنگ کس سے کیجاوے شہر یاض کے ساتھ یا اہل حران وہاکے ساتھ تب اُنسے
خالد بن الولید نے کہا کہ جو لشکر روبرو موجود ہی اور رہتے آمادۂ قتال ہی اُسکو چھوڑ کر اور پر قصد کرتے ہو میری راے
یہ ہی کہ پہلے اِس دشمن یعنے شہر یاض سے مقابلہ کرو پھر جسوقت اسکو شکست دوگے تو تمھاری ہیبت ہر طرف
غالب ہو جاویگی بعد ازان جس بلد پر چاہنا قصد کرنا کہ انشاء اللہ تعالی وہ جلد فتح ہو جائیگا یہ سنکے عیاض تھوڑی دیر
فکر مین متامل رہے ناگاہ خبر دارون اور جاسوسون نے آنکر اُنکو اس بات کی خبر دی کہ ہر اُسنے تمسے لڑنے کو شہر یاض
بادشاہ اور بہت سے صاحبان قلعہ مستعد و آمادہ ہین مثل نوفل و قریاطس صاحب دار و لوذر و صاحب جلبین دارا
صاحب تل سماوی و آجو صاحب بارعیہ و شہر یاض صاحب ماردین و روس صاحب حران ورہا اور لشکر اُنکا
دو لاکھ سوار سے جمع ہی اور اُنھون نے بادشاہ سے تمھارے مقاتلے و مقابلے کا ذمہ اور عہد کیا ہی اور
وہ کہتے ہین کہ ہم جنگ کرینگے دشمن سے باتفاق اپنے اہل و اولاد کے اور ساتھ اپنے مال و موالی کے یہانتک
کہ ہم مین سے کوئی گریز نہ کریگا اور از روے ترتیب لشکر کے پہلے تمھارے مقابلے کو توم ارمن بقدم ہوئے ہین
اور بعد اُنکے روم ہین اور وہ سب فرات سے ادھر آ پہونچے ہین جب عیاض نے یہ خبر سُنی تو ولید بن عقبہ کو اُنکی
طرف روانہ کیا اور اُسکو اپنا مطلب سمجھا دیا چنانچہ ولید نے پاس عرب بنی ثعلب کے جاکر اُنکے رئیسون کو جمع کیا اور وہ
سب نوفل بن مازن و ہاشم و اشجع و میسرہ و خرام و قارب وغیرہ تھے تب ولید نے اُنسے کہا اے جوانان عرب آگاہ ہو
کہ انجام کار پر نظر کرنا موجب امان کا ہوتا ہی ہلاکت سے کچھ تم لوگ بڑے تیز زندان اور بڑے قوی دل اور بڑے
جری اور بڑے مرد میدان زیادہ بنی غسان سے نہین ہو اور تم مین سے کوئی مشابہ و ہمسر جبلہ بن الایہم کا نہین
ہی کہ وہ شصت ہزار مردم سے پیش آیا تھا تو اُسوقت حق تعالے نے ہمین کو اُنپر نصرت و فتح دی اور ہمنے اُنکے بڑے
بڑے سردارون کو قتل کیا پس از روے صوابدید کے بہتر یہی ہی کہ تم لوگ ہماری طرف چلے آؤ اور ہمارے لشکر مین
شامل ہو جاؤ چنانچہ اُن سب نے تو اس بات کو قبول کیا مگر ایک گروہ ابا ذالشمطا کا کہ وہ لوگ بلاد روم کی طرف کوچ
کر گئے اور باقی سب عرب بنی ثعلب جو مسلم جو کافر شریک لشکر عیاض بن غنم ہو گئے اس بات سے سارے اہل
اسلام خوشدل ہوئے اور کہنے لگے اے گروہ عرب بتحقیق کہ حق سبحانہ تعالی نے تمھارے حق مین بڑی خیر کی اور اُسنے
چاہا ہی کہ تمکو برکت بخشے اِس سبب سے کہ تم ہمسے آملے اور صلیب پرستون کو چھوڑ دیا حق تعالی تمکو عنقریب اعزاز اپنے دین

اور شرف اپنے نبیؐ کا دکھلا دیگا کیونکہ حق تعالی نے اپنے نبیؐ سے ہمارے لیے وعدہ کیا ہی اور وعدہ اُسکا برحق ہی کہ وہ
ہمکو ملک کسری و قیصر پر فیروزمند کریگا اور دونون کا خزانہ ہمکو دلا دیگا اور نبیؐ اُسکا مخبر صادق ہی جسکی شان مین
حق تعالی نے فرمایا ہی مَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى کہ منطوق کلام اُسکا خواہش نفس سے نہین (یعنے کل انسان ناطق ہین کہ
وہ اپنی ہواے خاطر سے نطق کرتے ہین مگر نبی وہ ناطق ہی کہ بدون وحی الٰہی من تلقاے نفس اپنے کچھ نطق نہین کرتا
پس منطوق کلام اُسکا تمام تر وحی و الہام ہی) اور کہا کہ ہمارے حق مین خداے عزوجل نے یہ فرمایا ہی وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ
مِن بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ یعنے ہمنے کتاب زبور مین بعد ذکر اور صرف بندگان نیکوکار کے
لکھا ہی یعنے یہ مقرر کیا ہی کہ وارث و والی روے زمین کے ہمارے بندگان صالحین ہونگے یہ سنکے اُن عرب
بنی تغلب مین جو کافر تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے آخر وہ سب کے سب فائز بشرف اسلام ہوئے روایت ہی
خالد بن سعید سے کہ عیاض بن غنم کو جب بھاگ جانا ابا ذا الشمطا کا طرف بلاد روم کے معلوم ہوا تو یہ خبر حضرت
عمر بن الخطابؓ کو لکھ بھیجی تب اُن حضرت نے ہرقل بادشاہ روم اور اُسکے پسر قسطنطین کو نامہ لکھا اور کہلا بھیجا کہ
اگر تم ابا ذا الشمطا کو جو بنی تغلب عرب سے ہی اپنی سرحد سے ہماری طرف نہ پھیردوگے تو ہم سارے نصرانیون کو جو
ہماری عملداری مین ہین فنا کر دینگے **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جب پیغام عمر رضی اللہ عنہ کا ہرقل بادشاہ اور اُسکے
پسر کو پہونچا تو اُنھون نے ابا ذا الشمطا کو اسطرف بھیجدیا راوی نے کہا کہ بعد ازان عیاض بن غنم نے قصد قتال اور
ملک شہریاض کے کیا اور اُدھر شہریاض صاحب قرقیسیا نے یہ بندوبست کیا کہ اُسنے رئیسان نصاری کو جمع کرکے
اُنسے کہنے لگا آگاہ ہو اگلے بادشاہونکی سیرت سے مجھے یہ بات پہونچی ہی کہ وہ لوگ جب لشکرکشی کرتے تھے
تو حیلہ سازی سے وہ غافل نہ رہتے تھے چنانچہ مین بھی ارادہ رکھتا ہون کہ کل صبح ہی مین بعزم ملاقات عرب کے نکلونگا
پھر جب صفون سے مین باہر نکلون تو تم لوگ مجھے میرے گھوڑے سے اُتار کر پیدل کردو اور مجھپر اپنی تلوارین کھینچ
اُٹھاؤ گویا کہ تم مجکو قتل کیا چاہتے ہو اُسوقت تمسے مین کہونگا کہ مین عذرخواہ ہون اور وہ سواے اسکے نہین ہی
کہ مین نے تمھاری آزمائش کی تھی کہ تمھاری حمیت تمھارے دین مین کتنی ہی اور مجکو گمان غالب ہوا کہ تم لوگ
ان عربون سے خوف زدہ ہوگئے ہو پھر جب یہ باتین مجھسے تم سنا تو پھر تم میرا اجلال و اعظام بجالانا بعد ازان تم
عرب سے حرب شروع کر دیجیو اُسوقت پھر تمھارے پاس سے مین عربون کی طرف بھاگ جاؤنگا اور اُنسے کہونگا مین نے
ارادہ کیا تھا کہ تمھارے تئین تفویض بلد کردون اس بات سے قوم نے مجھپر یورش کی جیسا کہ تمنے خود دیکھا ہی اور
اُنھون نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا تو مین از روے اعتذار کے بچ گیا اب مین تمھارے پاس آیا ہون کہ مجکو تمھاری
صحبت سے بڑی رغبت ہی پھر جسوقت مجھے امان دیوینگے اور مجھسے غافل ہوجاوینگے تو رات کو مین اُنکے امیر کو
قتل کرونگا اور مین خوب جانتا ہون کہ وہ قوم بعد قتل اپنے امیر کے اپنے امر مین سست ہوجاوینگے بعد اُسکے مین

وہانسے بھاگ آونگا یہ بات سنکے اُسکے وزیرارمنی نے کہا آپ کیونکر اپنی جان پر یہ تعب اُٹھاوینگے اور اپنے تئین کیون
ایسے تنگ گذرگاہ مین ڈالین گے اور ایسا آپ کرینگے تو جانب عرب سے ہم آپ پر امین نہین ہین اور آپ کے
بحال بیٹے مامون آپ کے ہمپر عتاب کرینگے اور کہین گے تمنے اُنکو کیون چھوڑا اور عرب کی طرف کیون جانے دیا تو ہم کیا
جواب دینگے بعد ازان عبد الله یوقنانے بھی کہا کہ ہر آئینہ یہ سردار اپنے قول مین سچا ہی اور کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم آپکو
چھوڑ دیوینگے اور آپ اُس طرف چلے جاوین بلکہ در بارۂ اس قوم کے مین آپ کو ایک تدبیر بتاتا ہون کہ وہ اس سے
قریب تر اور آسان تر ہی تب شہر یاض بادشاہ اور وزیر ارمنی نے کہا اے ملک وہ کیا تدبیر ہی یوقنانے کہا کہ کل
صبح کو ہم اپنی جمعیت مردم ہمراہ لیکر نکلین اور اُنسے مقابلہ کرین اور آپ ہماری کوشش و جانفشانی ملاحظہ کیجیے جیسا
کہ ہم بحسب اپنی طاقت کے مقاتلہ کرینگے بعد ازان ہم مصلحۃً شہر کے اندر بھاگ جاوین اور دروازے شہر کے خوب
مضبوط بند کرکے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاوین پھر وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہم اُنسے بدستور قتال کرتے رہینگے پھر
جب ہم ایسا کرینگے تو عرب کو ہمسے طمع ہو گی اور ہمارے قریب تر آجاوینگے اور تم خوب جانتے ہو کہ اُنکے لشکر مین رومیون
کی ایک جماعت ہی جو بیدین ہو کر اُنکے دین مین آگئے ہین تو جب وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہمپر ارادہ کرینگے
تو ہم اُنکو ایک نامہ لکھکر اُنکے دلونکو خوش کرینگے پھر ہم اُنکے پاس ایلچی بھیجکر طلب صلح کرینگے اور ہم کہلا بھیجینگے
کہ تم اپنے عقلا مین سے صاحبان قول فیصل کو ہمارے یہان بھیجو تا ہم دیکھین کہ وہ ہمسے کیا ارادہ رکھتے ہین اور
کیا عجب ہی کہ ہم تمھاری صلح کو قبول کر لیوین آخر جب وہ لوگ ایسا کرینگے اور ہمارے پاس ہمارے قابو مین
آجاوینگے تو ہم اُنکو گرفتار کر لیوینگے اور اُنکے سرون پر اپنی تیغین علم کرکے اُنسے کہین گے کہ یا تو تم ہمارے ملک سے کوچ کر جاؤ
ورنہ ہم تمکو قتل کرتے ہین پس وہ قوم جب ہمسے ایسی جد و کد یعنے یہ خطر دیکھینگے تو اپنے اصحاب سے درخواست ہماری صلح کی کرینگے
اور ہمارے یہانسے کوچ کر جاوینگے اور حال یہ ہی کہ عرب جب کچھ قول کرتے ہین تو اُسکو وفا کرتے ہین پھر اگر وہ لوگ
شہر یاض بادشاہ کو شکست دیوینگے اور بادشاہ کے شہرون پر مسلط ہو جاوینگے تو بعد اسکے اس کردار کے ہم اُنکی
اطاعت مین داخل ہو کر پھر اُنکے نزدیک سے طرف بلاد روم کے بھاگ جاوینگے راوی کہتا ہی سوا اسکے نہین ہی
کہ یوقنانے اپنے اس کلام سے دو امر کا ارادہ کیا ایک تو یہ کہ اُنکے نزدیک تہمت و اشتباہ سے بری ہو جاوے یہانتک
کہ وہ لوگ اُس سے مطمئن خاطر ہو جاوین اور دوسرے یہ کہ تا اصحاب نبی مین سے ایک جماعت قلعہ مین داخل کر دیوے
اور حیلہ کیے کہ مسلمان میرے قابو مین ہین اور حال آنکہ باتفاق اُنکے اپنا دخل کرے اور شہر مین اُنکا قبضہ کرا دیوے یہ
سنکے وزیر ارمنی بولا کہ اس صورت مین اگر عرب اپنے صعالیک کو جو درویش بے خانمان ہین اور اپنے نامدونکو جنکا جینا
اور مارا جانا یکسان ہی ہماری طرف بھیجین اور بالفرض کہ تو اُنکو گرفتار کر لیوے اور تو اُنسے وعدۂ قتل کرے یعنے قتل سے
اُنکو ڈراوے اور وہ کچھ اُسکی پروا نکرین اور اُنسے کوشش و اہتمام تمام ہمارے قتال مین واقع ہو اور وہ ہمارے یہانسے

کوچ نکر جاوین تو پھر ہم کیا کرینگے یہ سنکے یوقنا نے اپنے تئین آنکھو خشمناک دکھلایا اور کنارہ کشی ظاہر کی یعنے تا وہ سمجھین کہ
ان باتون سے غصہ ہوا اور کنارہ کیا پھر یوقنا نے کہا قسم ہے مسیح کی تمھارے دلون مین اُس قوم کی ہیبت سما گئی اور تم اُنکے
رعب مین آ گئے بعد اسکے اب تم کبھی رستگاری نپاؤ گے اور قسم ہے مجکو اس امر کی جسکا مجکو اعتقاد ہے کہ ہر آئینہ مین نے
اپنے قلعۂ حلب مین اُنسے قتال کیا اور لشکر اُنکے سوارون کا حلب کے سائر بلدان مین سال بھر پھرا کیے اور سرگردان رہے
اگر یہ بات نہوتی کہ ایک غلام حبشی نے اُنکے غلامون مین سے جسکا نام دامس ابو الہول تھا اور اُسکے ساتھ اور بیس آدمی تھے
کہ اُنھون نے میرے ساتھ حیلہ کرکے میرے قلعہ پر مسلط ہوئے تو کبھی وہ اُس قلعہ پر قادر نہو سکتے یعنے اگر یہ امر نہوتا کہ وہ
غلام مجھپر حیلہ گری کرتا تو ہرگز وہ مجھپر قدرت نپاتا پس حیلہ بازی ایسی کارگر ہوئی ہے اور ایسا ہوا تھا کہ وہ اپنے جمیع
لشکرون جرار اور اپنے تمام دلاورون ذی الاقتدار کے مجھپر آ پڑے تھے پس تمھاری یہ کیا کیفیت ہے حال آنکہ تم پر نہین
آئے ہین مگر ایک گروہ چند آدمیون کا اور تمھارا شہر و شہر پناہ بھی مثل قلعہ محکم کے استوار ہے اور اُسپر قتال بھی دشوار ہے سواے
دو مقام کے ایک طرف جبل دوسرا جانب غرب سے اور تمھارے تئین کوئی عذر بھی مانع نہین ہے اور جو کوئی ارادہ رضامندی
مسیح کا رکھتا ہو اور طالب اجر کا ہو تو چاہیے کہ اپنے دین کے لیے قتال کرے اور اپنے اہل اور خاندان کو ان عربون سے بچاوے
اور اگر تم اِس امر کا خوف کرتے ہو کہ وہ لوگ ہماری طرف اپنے غلامون کو بھیجینگے یا ایسونکو جنکی کچھ وقعت و قدر اُنکے نزدیک
نہین ہے تو مین سارے آدمیون مین اُنکا بڑا آشنا سا ہون کہ تمام اُنکے شہسوارون اور دلاورون کو اور اُنکے خادمون کو اور اُنکے
خاص اصحاب کو خوب پہچانتا ہون پس تم اپنے ایلچیون کے ساتھ اُس قوم کے نام بنام نامہ بھیجو کہ وہ سب نامی و گرامی ہین انھین سے
مقداد ہین اور نعمان و شرحبیل بن کعب و نوفل و عبدالرحمن بن مالک و اسود بن قیس و خالد بن جعفر و ابن قیس و ہمام بن النجار
و مالک بن نوبۃ و سلامۃ بن عامر یہ لوگ اشراف و اعیان قوم ہین یہ سنکے وزیر ارمنی ہنسا اور کہا قسم ہے مجکو اپنے دین کی عرب
لوگ ان اشخاص کے سبب ہرگز اپنے کامون مین سستی نکرینگے یعنے اپنے ارادے سے باز نرہینگے مگر یہ کہ وہ تمسے رہائن یعنے گروی
و عوضی جسکو اول و بندی کہتے ہین طلب کرینگے تب یوقنا نے کہا راے تمھاری سست ہو گئی اور دل تمھارے بودے
ہو گئے تم اُنکے پاس ایلچی کے ہاتھ نامہ بھیجو اگر اُنھون نے قبول کر لیا تو اس بات کو ہمارے سید مسیح کی برکات و مغفرت سے
سمجھنا اور اگر وہ رہائن طلب کرینگے تو ہم اہل شہر سے اپنے ضعفا یعنے کمترین مردم کو اور اُنکی اولاد کو لباس فاخرہ پہنا کہ
اُنکے یہان بھیجدینگے اور کہلا بھیجین گے کہ یہ لوگ ہمارے بزرگان اور رئیسان شہر ہین تب شہر یاض بادشاہ نے کہا قسم ہے
قربان کی یعنے قربانی مسیح کی سواے اُس بات کے جو کچھ تو نے ہمکو حکم کیا ہے مین اور کچھ نکرونگا بعد ازان بادشاہ نے اپنے
سردارون اور اپنے اہل کارون کو حکم کیا کہ وہ لوگون کو واسطے تیاری جنگ کے امر کرین چنانچہ اُن امرا نے یون ہی حکم کیا پس اُن
لوگون نے اپنے ہتھیار لگائے اور آمادۂ قتال ہوئے اور ادھر سالار لشکر اسلام نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہون چنانچہ
خیل عرب سوار ہوئے اور دروۂ خندق سے باہر نکلے اور لشکر اعدا بلندی وادی سے ان لوگون کے سامنے آیا اسوقت اہل اسلام

یہ دعا پڑھنے لگے اَللّٰہُمَّ انْصُرْنَا عَلَیْہِمْ کَنَصْرِ نَبِیِّکَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ یعنے ای ہمارے پروردگار تو ہمکو انپر نصرت دے جیسے تونے نصرت دی تھی اپنے نبی کو روز مقابلہ لشکر کفار مکہ کے پھر اِن لوگون نے اپنی صفین باندھین اور اُس افسرنے لوگونکو وعظ کیا اور آخر وعظ یہ تھا کہ دیکھو اب ہم جانب طاغیہ روم کے حملہ کرتے ہین اور اُسکے صلیب پرستون پر چڑھائی کرتے ہین پس آؤ ہماری پیروی کرو اگر حق تعالی بقتل اُس طاغی اور صلیبیون کے ہمکو فتحیاب کریگا تو اُس قوم کے قدم چلا پڑینگے اُن لوگون نے جواب دیا ای امیر تونے ہمکو ایسے امر کی طرف دعوت کی یعنے بلایا ہی کہ وہ خود ہمکو نہایت محبوب ہی اور مرغوب تر ہی اُن باتون سے جو تونے ذکر کیا پس حملہ کر ہم حملہ کرتے ہین چنانچہ محمد بن مسلمہ نے روایت کی کہ آخر امیر لشکر اسلام اور اُسکے ہمراہیون نے لشکر قرقیسیا پر حملہ کیا اور امیر مسلمانونکے عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی تھے پس بتحقیق کہ اُن لوگون نے بقتال شدید مقاتلہ کیا اور راہ خدا مین وہ جہاد کیا جیسا حق جہاد کرنے کا ہی اور دشمنان خدا کو بھالے مارے اور تلوارین مارین اور اُسی معرکہ مین عبداللہ بن مالک اشعری نے وزیر ارمنی کو جالیا اور جب اُسکی ہیئت اور شان کو دیکھا تو جانا کہ یہ کوئی اُنکے ملوک وسلاطین مین سے ہی آخر عبداللہ بن مالک نے اُسکے سینے مین بھالا مارا کہ انی اُسکی اُسکی پشت سے پار نکل آئی اور نعمان بن المنذر شہریاض بادشاہ پر جا پڑا اُسوقت جماعت مردم اُسکے گرد سے متفرق ہوگئے تو نعمان نے شہریاض پر وار کیا مگر وہ یہ نہین جانتا تھا کہ یہ صاحب و مالک بلد ہی بلکہ یہ سمجھا کہ کوئی منجملہ ملوک کے ہی آخر اُسپر حملہ کیا اور اُسوقت یہ اشعار پڑھتا تھا اشعار

وَ اَنَا لَقَوْمٌ فِی الْحَرْبِ لُیُوْثُہَا
وَ نَرْغَمُ اُنُوْفَ الْعِدَیٰ اَوْ نَرُوْدُہَا
مَلَکْنَا بِلَادِ الشَّامِ ثُمَّ مُلُوْکَہَا
اِلٰی شَہْرَیَاضِ الْکَلْبِ ذَاکَ شَدِیْدُہَا
وَ نَمْضِیْ اِلٰی حَرَانِ ثُمَّ سُرُوْجِہِمْ
اَیْنِیْہِ لُیُوْثُ الْحَرْبِ ثُمَّ اُسُوْدُہَا

وَ تَشْہَدُ مِنَّا فِی الْوَغَا اُسُوْدُہَا
لَنَا الْفَخْرُ فِیْ کُلِّ الْمَوَاطِنِ کُلِّہَا
اِلٰی اَنْ بَدَّلْنَا بِالنِّکَالِ عَدِیْدُہَا
وَ تِلْکَ دَائِرًا ثُمَّ جُلَیْنَ بَعْدُہَا
کَذَاکِ الرُّہَا فِی الْمُسْلِمِیْنَ نُعِیْدُہَا

نُحَامِیْ عَنْ شَرْعِ الْہُدٰی وَ نَعُوْنُہٗ
بِاَحْمَدِنِ الْہَادِیْ فَذَاکَ سَعِیْدُہَا
سَنُوْفُ نَقُوْدُ الْخَیْلَ جُرْدًا سَوَابِقًا
کَذَا رَاسَ عَیْنٍ وَ الْجُیُوْشَ نَقُوْدُہَا
وَ اِنِّیْ اَنَا النُّعْمَانُ ذَاکَ بْنُ مُنْذِرٍ

یعنے مین حق مین اس قوم کے وقت جنگ کے شیر جنگ ہون بھالے گتے ہین مجھسے وقت وغا کے شیران کارزار شرع ہادی کی طرف ہم حمایت کرتے ہین اور اُسکی صیانت واعانت کرتے ہین اور دشمنون کی ناکین گھستے ہین اور ہم اُنکے تئین دفع کرتے ہین ہمارے لیے ہر مقام مین فخر تمامتر ہی بطفیل احمد ہادی کے کہ یہی فخر اُس کل مواطن کی سعادت ہی ہم تمام بلاد شام اور ملوک ملک شام پر غالب ہوئے یہانتک کہ ہمنے اُسکے عدید یعنے جماعات کو ساتھ نکال یعنے ہلاکت کے بدل دیا اور قریب ہی کہ ہم گھوڑے دوڑاوین گھوڑے تیز رو طرف شہریاض کتے کے کہ یہ سخت تر ہی کتون مین اور ہم مالک ہونگے دارا کے بعد ازان حلبین کے اور اسی طرح مالک ہونگے راس العین کے اور اُسکے لشکر کو ہنکاتے ہین و بعد ازان ہم گذر کرینگے طرف حران کے بعد ازان طرف اُنکے سروج کے

(مسروج نام بلد عجم ہی) اسی طرح طرف رہا کہ ان سب کو واسطے مسلمین کے ہم پھیرینگے اور مین وہ نعمان ہمن جو ابن منذر ہی ہلاک کرونگا مین ہزبران بنرد آزما کو پھر شیران جنگ کو غرضکہ نعمان بن المنذر شہریاض بادشاہ پر جا پڑا اور دفعۃً اسکو نیزہ مارکر زمین پر ڈالدیا پھر جب لشکر قرقیسیا نے یہ دیکھا کہ اُنکا بادشاہ مارا گیا تو وہ سب اپنے شہر کو پھر پڑے اور اپنے شہر کو اپنا قلعہ کیا اور اُسکو بند وبست سے مستحکم کیا چنانچہ ازمانوسہ ملکہ شہریاض نہایت خوف زدہ ہوئی اور اُسکے دل مین رعب سمایا تب اُسنے عبد صالح یوقنا سے کہا ای عبد المسیح سوا تیرے اب ایسا کوئی ہمارا باقی نہین رہا کہ وہ بجز تیرے سیاست ہمارے ملک کی اور تدبیر ہمارے امور کی کرے یوقنا نے کہا ای ملکہ مین آپ کے حضور مین خدمتگزاری کو حاضر ہون بعد ازان ملکہ نے اپنے کامون کو یوقنا اور اُسکے اصحاب پر محول کیا اور یہ بات کہی تم آگاہ اور خبردار ہو کہ یہ شہر اور ملکہ تمھاری طرف ہی یعنے تمھارے بھروسے ہی یوقنا نے کہا ہمپر واجب ہی کہ ہم ملکہ کے حق خدمت پر قائم رہین اور اُسکی طرف سے قتال کرین بعد ازان یوقنا نے اپنے ہمراہیون کو سور بلد یعنے شہر پناہ پر چڑھالیا کہ وہ مسلمین سے قریب ہوگئے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کی جو فوج پیدل تھی وہ فلاخن سے سنگ اندازی کرتی تھی کہ پتھر اُنکا کبھی نشانے سے خطا نکرتا تھا اور افسر پیدل لشکر پر اور گروہ موالی پر منذر بن العاصم تھے کہ تمام حجاز و عرب مین کوئی شخص منذر سے زیادہ تر فلاخن انداز نہ تھا اور اُنکے قوت بازو کا حال یہ تھا کہ جب وہ فلاخن سے سنگ انداز ہوتے تھے تو وہ پتھر برج اعظم سے بالاتر گذر جاتا تھا پس وہ برابر اسی طرح ہر روز سنگ اندازی کرتے تھے کہ وہ پتھر ایک دو آدمی کا سر توڑ دیتا تھا چنانچہ عرب نے نام عاصم کا برج المنذر رکھا تھا غرضکہ ان لوگون نے اہل قرقیسیا پر نہایت سختی وتنگی کی تب ارمانوسہ ملکہ نے یوقنا سے کہا وہ تیری تدبیرین در بارۂ ان عربون کے کہان ہین جسکا وعدہ تو ملک شہریاض سے کیا کرتا تھا یوقنا نے کہا مین اس امر مین خود متفکر ہون اور اس فکر سے مین غافل نہین ہون بعد ازان یوقنا شہر پناہ پر جو مسلمین سے متصل تھا چڑھ گیا اور پکار کر کہا ای معاشر عرب درمیان ہمارے تمھارے یہ امر طول ہوا کیا تمنے ملک شہریاض کو شکست نہین دی اور کیا تم راس العین پر مالک و غالب نہین ہوئے اور بعد اسکے ہم بھی تمھارے مین اور تم ہمسے مال طلب کرتے ہو آخر تمھارا ارادہ کیا ہی اور ہم خوب جانتے ہین کہ جو تم کہتے ہو وہ کرتے ہو اور وفا کرتے ہو آخر جب یوقنا کو عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اور سب صحابہ نے دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قرقیسیا پر اُسکا ارادہ جنگ کا ہی تب سہل بن عدی نے یوقنا سے خطاب کرکے کہا ای دشمن اپنی جان کے تونے ہمسے فریب کیا اور منصوبہ تیرا جو ہمپر تھا وہ تمام وپورا ہوا کہ تو ہمارے دین مین داخل ہوا جب ہم تجھسے مطمئن ہوئے تو تونے فریب کیا کہ اپنے پہلے دین کی طرف پھر گیا آخر تو ہمسے اب کہان بھاگ کر جائیگا اور ہمسے کدھر روپوش ہوجائیگا اور ہم تیری طلب وتلاش مین ہین اور قریب ہی کہ ہم اس شہر پر بزور شمشیر غالب ہوتے ہین اور تیری گردن مارتے ہین (یہ کلام مسلمین کا ساتھ یوقنا کے مصلحۃً بطریق جنگ زرگری تھا) تب یوقنا نے جواب دیا ای جماعت عرب تحقیق کہ مین نے تمھاری خیرخواہیان

اور تمھاری خدمتین کین اور تجسے بھی ہمین سنے سوائے خیر کے اور کچھ نہین دیکھا ولیکن میرے دلکو اپنا دین بھایا اور ایسا خوش
آیا کہ آخر پھر مین نے اُسطرف کو میل کیا خیر اب جو کچھ ہوا سو ہوا آیندہ اس شہر مین پہونچنا تمھارا غیر ممکن ہی اور تم اسپر قابض
وقادر نہین ہو سکتے اسلیے کہ وہ نہایت مشیّد و مستحکم ہی اور اُسمین بڑے بڑے مردان کارزار ہین اور رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے
پاس وافر ہی ولیکن تم اپنی جماعت مین سے دس آدمی کو جو تمھارے معزز اصحاب ہون اور ہم بھی اُنپر وثوق و اعتماد
رکھتے ہون ہمارے [illegible]رف روانہ کرو کہ وہ ہمسے قول وقسم کرین اور ہم اُنسے قول وقسم کرین یہانتک کہ جب تم راس العین کو
فتح پاؤ گے تو یہ شہر بھی ہم تمکو سپرد کر دینگے اور بالفعل درمیان ہمارے تمھارے بقیہ سال حال صلح رہے اور اس
سال مین کل چار مہینے باقی ہین کہ اول ان مہینون کا رمضان ہی یعنے ابتداے رمضان سے چار مہینے باقی ہین یہ
سنکے عبداللہ بن غسان نے کہا کہ ہمنے یہ معاہدہ تیرا قبول کیا مگر وہ دسون آدمی کون ہین جنکو تو چاہتا ہی کہ ہم انکو تیرے
پاس بھیجین یوقنا نے کہا ارادہ میرا ان لوگون سے ہی مقداد بن الاسود وآسود مولاے قیس وخالد بن جعفر والدہم
بن قیس وہمام بن الحارث وسلامۃ بن عامر وابن نعیم تیس مین ان لوگونکو چاہتا ہون کہ میرے پاس آوین اسلیے کہ
بدون آنے انکے امر صلح متعسر ہی آخر عبداللہ نے اشخاص مذکور کو روانہ کیا اور یوقنا نے انکے لیے پھاٹک کھول دیا مگر
عبداللہ نے یوقنا سے یہ کہا کہ ہم بدون رہاین کے دربارۂ اپنے اصحاب کے سستی وغفلت نکرینگے یعنے بغیر اسکے ہمکو اپنے
اصحاب کے حق مین اطمینان نہین ہی یہ سنکے یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور اُسکو خبر دی کہ وہ قوم رہاین طلب کرتے
ہین ملکہ نے کہا ہماری لڑکونکو بھیجدو یوقنا نے کہا اے ملکہ حرب مین مکر وحیلہ کرنا عرب کے یہانسے نکلا ہی اور
بادشاہون کی شان کا یہ مقتضا ہی کہ جو کہین وفا کرین وحال آنکہ قول حکیم فارس کا ہی کہ جب غدر کرنا طبیعت اور
عادت قوم کی ہو تو وثوق واعتماد ساتھ ہر کسی کے بہت دشوار ہی یعنے ہر گاہ عادت عرب کی مکر وحیلہ ہی اور
بادشاہون کی شان کا یہ کرنا لازم پڑا ہی تو البتہ ادھر ایک کے مکر متعذر ہی وبہر کیف آپ جو ارادہ بھیجنے اطفال
اہل سوق کا کرتے ہین تو یہ بھی خالی از تردد نہین اسواسطے کہ آپکے اہل بلد مین رؤسا وملوک ہین کہ وہ بعد بادشاہ آپکے
شوہر کے اگرچہ آپکی شان کو عظیم جانتے ہین لیکن وہ آپکو بچشم تانیث دیکھتے ہین یعنے آپکی طرف اُس نظر سے
نگاہ کرتے ہین جسطرح نسوان کو بعین استضعاف دیکھا کرتے ہین اور اُنکا کچھ رعب نہین مانتے ہین اور میری طرف
بعین غربت نظر کرتے ہین کہ مجھے مسافر اور بیرونی سمجھکر اپنے نزدیک میری جانب سے کچھ ہیبت نہین رکھتے ہین
اور حال ہمارے صلح کا عرب کے ساتھ سنتے ہین تو ہمکو اس بات کا مالک ومختار نہین جانتے ہین درینصورت ارادہ
ہمارا اور آپکا پورا نہوگا اور جب اہل بازار بھیجے جاوینگے تو وہ لوگ ہمپر جرات وجسارت کرینگے وتعرض وتمردپیش آوینگے
مثل اسکے کہ جسطرح ساتھ ملک موصل اور صاحب ہنکاریہ کے معاملہ ہوا تھا اسی طرح یہ امر بھی دشوار ہوجاوے گا
تب ملکہ نے کہا پھر اسے اب مین تیری کیا راے ہی یوقنا نے کہا میری راے یہ ہی کہ ہم انھین رئیسون کو پاس

عرب کے رہائن بھیجین راوی نے کہا یہ فعل یوقنا نے اسلیے کیا کہ جب ان معززلوگون کو حوالہ عرب کے کردیوے تو شہر مین
کوئی رئیس رؤسا مین سے ایسا باقی نرہیگا جو درمیان شہر کے عربون سے مزاحم و متعرض ہوگا غرضکہ ملکہ نے یوقنا کی راے
کو قبول کیا اور رؤساے بلد کو طرف عبد اللہ بن غسان کے بطریق رہائن روانہ کیا پھر جب یہ سب وہان پہونچے تو وہ
دسون اصحاب نبی صلعم یعنے مقداد وغیرہ جنکو طلب کیا تھا آن کر داخل شہر ہوے انکو یوقنا نے حکم کیا کہ برج کبیر مین
جا اترین اور وہ برج معروف بہ برج المنذر تھا اور یہ تدبیر یوقنا نے اسواسطے کی تا جو لوگ ملکہ کی طرف سے اس
برج مین مامور تھے وہ نافرمانی و سرتابی نکرسکین کیونکہ اس برج مین اموال اہل بلد کا سب جمع تھا آخر جب وہ دسون
اصحاب اس برج مین مسلط ہو گئے اسوقت یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور کہا کہ ان اشخاص عشرہ کو مین نے
برج مین ٹھہرایا ہی اسلیے کہ کل صبح کو ان سب کو بالاے برج یعنے اسکے سطح پر کھڑا کرونگا اور انکی قوم عرب کو
دکھلا کر انسے خطاب کرونگا کہ یا تو تم ہمارے یہانسے کوچ کرجاؤ نہین تو ہم ان سب کو قتل کرتے ہین تب ملکہ نے کہا
پھر ہم اپنے اصحاب رہائن کو کیا کرینگے اور انکی رہائی کیونکر ہوگی کیونکہ اگر ہم انکے اصحاب کے ساتھ ایسا کرینگے جیسا
کہ تو نے ذکر کیا تو لامحالہ وہ بھی ہمارے اصحاب کے ساتھ ایسا ہی کچھ کرینگے اسوقت یوقنا نے جواب دیا کہ ہرگاہ آپ
اپنے اہل بلد کے لیے گھبراتی ہین تو اس قوم سے مصالحہ در پیش کیجیے ملکہ نے کہا تو اپنی حسن راے سے جو مناسب ہو
وہ تدبیر کر یوقنا نے کہا سمعًا وطاعةً یعنے بسر و چشم تعمیل حکم کرونگا اب مین ان دسون اصحاب پاس جاتا ہون اسلیے
کہ انکے امیر نے انکو کس امر کا مامور کیا ہی اور ہم دیکھین کہ وہ ہمسے کس بات کے طلبگار ہین بعد ازان یوقنا ان اصحاب
عشرہ کے پاس گیا اور جس بات پر تفویض بلد سے اسکا عزم تھا وہ انسے بیان کیا اور کہا جب تم لوگ شور و غل سنوگے
تو ان لوگونکو جو اس برج مین ہین تم سمجھ لیجیو یہ کہکے یوقنا اپنے اصحاب خاص پاس گیا اور انکو دیوار شہر پناہ پر چڑھا دیا
اور انکے ساتھ اہل بلد مین سے کیسکو نچھوڑا آخر جسوقت تاریکی شب ہوئی تو عبد اللہ یوقنا اپنے اصحاب کے پاس کہ وہ
دوسو آدمی تھے گیا پھر ان سب نے صداے تہلیل و تکبیر بلند کی اور دروازۂ شہر پر پہونچکر پھاٹک کھولدیا اور فورًا عبد
ابن غسان سے کہلا بھیجا کہ جلد اپنا لشکر لاوے تا آنکہ وہ لوگ اندرون شہر آپہونچے اور اہل بلد سے تلوار چلی پس اہل
قرقیسیا تھوڑی دیر نہ ٹھہرے تھے کہ اہل اسلام انسے بزور شمشیر تیز غالب آئے تب ان لوگون نے قصد برج اعظم کا
کیا تو وہان ان لوگون پر ان دسون اصحاب نے غلبہ و حملہ کیا بالآخر ارمانوسہ ملکہ کو معلوم ہوا کہ یہ سب حیلہ سازی و مکاری
یوقنا کی تھی کہ ملکہ پر تمام ہوئی یعنے اسپر چل گئی اور اسوقت وہ صداے الغیاث و شوار و فریاد اہل بلد سے سنتی تھی
یہانتک کہ عبد اللہ بن غسان نے ان سب کو امان دی اور جو کچھ شہر مین تھا سب پر قبضہ کیا پھر مال و متاع سب
جو کچھ اسمین تھا اور جو ذخیرہ و خزانہ برج اعظم مین تھا لے لیا پھر اسمین سے خمس نکال کر باقی سب مسلمین پر تقسیم
کردیا مگر پہلے انپر عرض اسلام کیا پھر جو کوئی انمین سے اسلام لایا اسکو اسکا اہل و مال پھیر دیا اور جسنے اسلام قبول کیا

اُسپر جزیہ یعنے محصول باندھا گیا و بعد ازان وہ سب جو مسلمان ہوئے تھے جمع ہو کر سرداران لشکر اسلام کے پاس آئے
اور کہنے لگے کہ ہم تمھارے دین مین داخل ہوئے تو چاہیے کہ ہمارے انگور کے باغات اور بستان میوہ جات ہمکو حوالہ کرو
تب عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اُنکو جواب دیا کہ یہ چیزین موقوف ہین بحکم امام یعنے حکم عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ پر منحصر ہی کہ وہ جسکو چاہیگا اُسمین آباد کریگا اور جسکے قبضے مین یہ املاک وضیاع ہونگے اُس سے خراج
مقرر کریگا اسلیے کہ حکم خراج وخمس وجزیہ بامر امام ہوتا ہی کہ وہ اُسمین سے بقدر حاجت اپنے لیتا ہی اور باقی مصالح اور
مسلمین مین صرف کرتا ہی راوی نے کہا پھر ماتوسہ ملکہ اسلام لائی اور سارے وابستگان ومنتسبان اُسکے مشرف
باسلام ہوئے تا آنکہ عبد اللہ بن غسان نے اُنکے ساتھ بخوبی احسان کیا اور اُنکے لیے تجدید امان کی اور اُنکو اُنکے اماکن ومساکن
مین آباد ان کیا چنانچہ یہ تمام اخبار اہل بلاد کو پہونچے یہانتک کہ وہ سب داخل اسلام ہوئے ابن عطیہ جسنے ادراک
وتفحص اس واقعہ کا کیا وہ کہتا ہی کہ فتح قرقیسیا اول شب یعنے پہلی تاریخ رمضان کو ہوئی اور سنہ ۲۲ بائیسوان تھا
ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُس قوم نے جو کنیسہ بنایا تھا کہ وہ بیعہ یعنے مسجد جرجیس نبی کی تھی اُسکو
مسلمانون نے جامع مسجد قرار دی اور جب تک اُسمین نماز ادا نہ کی تھی وہانسے کوچ نکیا اور ملکہ کے اصحاب رہائن کو رہا کردیا
اور اُسکی ولایت وسلطنت کو تفویض شرجیل بن کعب کے کیا اور شرجیل کی ہمراہی مین ایک سو پچاس مردان کارآزمودہ
مقرر کیے وبعد ازان عزم روانگی طرف ماکسین کے کیا اُسوقت عبد اللہ بن غسان نے عبد اللہ یوقنا سے کہا کہ تم اپنی
دختر کو حکم کرو کہ وہ اپنے قلعے کو پھر جاوے کہ ہمارے پاس اس بارہ مین حکمنامہ امیر عیاض بن غنم کا صادر ہوا ہی آخر دختر
یوقنا نے وہان سے اپنے قلعے کی طرف معاودت کی والحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہ

ذکر فتح ماکسین وشمسانیہ وغیرہ

روایت ہی زہمان بن رقیم سے اُسنے روایت کی ہی صلت بن مخالد سے اُسنے قبیل بن میسور سے
کہ جب عبد اللہ بن غسان مع لشکر قرقیسیا سے روانہ ہوئے اور مقام ماکسین پر آ پہونچے تو فتح اُسکی بصلح ہوئی اور
چار ہزار درہم اُنکے حصہ بلاد سے مقرر کیا اور نقد کے ساتھ ایک ہزار گون گندم وجو کے بھی ٹھہرائی چنانچہ یہ
خراج سنگین اُنپر بار گران ہوا تب اُنکے لیے نصف چھوڑ دیا اور اسی طرح معاملہ ساتھ اہل شمسانیہ کے ہوا بعد ازان
ابن غسان نے قصد عربان کا کیا جب وہان پہونچے تو اہل عربان بھی اُنکے پاس حاضر ہوئے اور مصالحہ کیا بسبب
امرے کہ اہل ماکسین نے صلح کی تھی بعد ازان مجدل کی طرف کوچ کیا پس اُسپر بھی مسلط ہوئے پھر وہان قیام کیا اور
منتظر رہے کہ اُنکے امیر عیاض بن غنم کی پیشگاہ سے کیا خبر اور کیا حکم اُنپر وارد ہوتا ہی اور اُس عرصہ مین عیاض
بن غنم نہر بلخ پر نازل تھے چنانچہ عبد اللہ نے اُنکو نامہ لکھا اور اُسمین وقائع تسخیر بلاد جس جسکی فتح خدا داد اُسکے

ہاتھ پر ہوئی تھی مندرج کیے جب یہ فتحنامہ عیاض کے پاس پہونچا تو اُنھون نے جواب مین عبداللہ کو لکھا کہ جبتک ہمارا حکم تمکو پہونچے تم اپنے اُسی مقام پر مقیم رہو والسلام سہل بن مجاہد بن سعید نے بیان کیا کہ جب حق تعالی نے دست عبداللہ بن غسان پر فتح ارض دخابور کی بصلح کرادی اور عبداللہ نے مقام مجدل مین قیام کیا اُس زمانے مین قیس بن حازم البجلی نے یہ ابیات کہے اور پڑھے

اَقَمْنَا مَنَارَ الدِّیْنِ فِیْ کُلِّ جَانِبٍ
وَصُلْنَا عَلَی اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ

وَدَانَ لَنَا الْخَابُوْرُ مَعَ کُلِّ اَہْلِہٖ
وَکَانَ عَجَاجُ النَّقْعِ مِثْلَ السَّحَائِبِ
وَجَنْدَلُ وَزَنْبَکُ وَشَہْرِیَاضُ بَعْدَہٗ
وَیَحْفَظُنَا عَنْ طَارِقَاتِ النَّوَائِبِ

بِفِتْیَانِ صِدْقٍ مِنْ کِرَامِ الْعَرَائِبِ
وَکُلُّ ہُمَامٍ فِی الْحُرُوْبِ تَخَالُہٗ
تَرَکْنَا ہُمُوْ فِی الْقَاعِ نَہْبًا لِنَاہِبٍ
فَلِلّٰہِ اَلْحَمْدُ فِی الْمَسَاءِ وَبُکْرَۃً

بِزَمْنَاہُمْ لَمَّا اَلْتَقَیْنَا بِمَارِجٍ
یَکُرُّ وَیَحْمِلُ فِیْ صُدُوْرِ الْکَتَائِبِ
وَمَا زَالَ نَصْرُ اللّٰہِ یَکْنُفُ جَمْعَنَا
کَمَا لَاحَ نَجْمٌ فِیْ سُدُوْلِ الْغَیَاہِبِ

یعنے منارے دین کے ہمنے ہر طرف قائم کیے اور اپنے دشمنون پر ہمنے تیغہاے تیز و بُرّان سے حملہ کیا اور شہر خابور مع اپنے کل باشندگان کے ہمارا مطیع ہوا اور جب ہمنے اعدا سے بشمشیر قاطع مقابلہ کیا تو باتفاق جوانان صدق شعار و دجملہ مکر مین یگانۂ روزگار کے اُنکو بھگا دیا اور اسوقت گرد وخاک مثل ابر کے اُڑتی تھی اور ہر ایک مرد با ہمت وقت جنگ کے منتخب زمانہ تھے کہ وہ بار بار حملہ کرتے تھے درمیان لشکرون کے اور جندل و زنبک وبعدہ شہریاض سب کو ہمنے میدان مین کشتہ افتادہ چھوڑ دیا واسطے لوٹنے لوٹنے والونکے اور ہمیشہ نصرت خدا ہماری جماعت کی حامی ہی اور جمیع آفات وبلا سے ہماری حفاظت کرتی ہی پس حمد ہی خدا کی صبح وشام جبتک ستارے روشن ہین سراپردہ تاریکی مین

ذکر فتوح قلعہ ماردین

روایت ہی سواد بن کثیر سے اُسنے روایت کی ہی یوسف بن عبدالرزاق اُسنے کامل اُسنے مثنی بن عامر اُسنے اپنے جد سے کہ جب مدائن خابور بر بطریق صلح کے فتح ہوئی اور خبر قتل شہریاض ملک کی صاحب ارض [illegible] وعین وردہ وراس العین کو پہونچی تو اُسپہ سانحہ عظیم گذرا اور اسکو بہت بڑا صدمہ ہوا تب اُسنے اپنے ارکان دولت اور ارباب سلطنت کو جمع کیا اور وہ اُس عرصے مین درمیان ارض الطیر کے وارد تھا چنانچہ اُن سب عمائد سے کہنے لگا کہ ہمارے بلاد سے یہی تین مدائن ہین جنکا مین مالک ہون اور یہ دونون قلعے ہین اور حال یہ ہی کہ سارے عرب منتصرہ یعنے نو نصرانی ہمارے یہان سے چلے گئے ہین یعنے جمعیت ہماری شکست ہوگئی ہی اس حالت مین تمہاری کیا راے ہی یہ سنکے بطریق توتلنے جواب عرض کیا کہ اے ملک تحقیق کہ لڑائی عرب کی ہمسے لابد ہی اور لا محالہ ہمکو بھی اُنسے لڑنا پر ضرور ہی اور نصرت وظفر بدست خدا ہی جسکو چاہے عطا کریگا پر سوا اسکے اور کچھ میری راے مین نہین آتا ہی کہ آپ اپنے فرزند عمود کا عقد ازدواج ملکہ ماریہ دختر آرسوس ابن جارس

صاحب ماردین و مردین یعنے قلعۃ المرأہ سے کردیجیو راوی نے کہا کہ سبب بنا ہونے ان دونون قلعون مذکور کا
یہ تھا کہ یہ شخص آرموص بن جارس اہل طیرزند سے تھا اور بڑا شجاع بہادر و مناع دلاور تھا اور اول جس شخص نے
بناے مملکت ملک ارمنیہ مین یعنے بناے بادشاہت ارمنیہ کی ڈالی وہ یہی شخص ہوا اور شہر طیرزند مین یہ شخص یکتا تھا
اور ہمیشہ جب چاہتا تھا تو بلاد روم مین غارت گری و ڈاکہ زنی کیا کرتا تھا یہانتک کہ باشندگان اُن بلاد نے حضور
مین بادشاہ اعظم کے عرضی لکھی اُسمین اُسکے ہاتھ سے استغاثہ کرتے تھے تب ہرقل بادشاہ نے ایک شخص کو انطاکیہ
سے طرف ربیعہ کے اُسکے پاس بھیجا اُسنے اُس سے کہا کہ تو اپنے لیے ایک گڑھی بنا لے اُسمین رہا کر پھر جبکہ
وہ درمیان زمین جبل اردین کے گیا اور نیچے اُترا تو ناگاہ ایک ٹیکرا پہاڑی کا نظر آیا وہان آتش فارسیون کی
روشن تھی اور فارس کے عابدون مین سے اُس مقام مین ایک عابد رہتا تھا اور وہ کثرت عبادت مین درمیان فارسیون کے
مشہور تھا اور اقصاے بلاد خراسان و عراق سے عمدہ چیزین اور نذرین اُسکے لیے کرتی تھین اور اُسکا نام دین تھا
چنانچہ ارسوس اُسکے پاس جا اُترا اور اُسکا منتظر وقت ہوا اور اُسکے پاس تحفے اور ہدیے لیجانے لگا اور وہ عابد اُس سے
پوشیدہ اور جدا نرہتا تھا بلکہ ہمیشہ اُسکے ساتھ صحبت رکھتا تھا یہانتک کہ ایک روز ارسوس نے اُسکو تنہا پاکر قتل
کر ڈالا اور زمین مین خفیہ گاڑ دیا جب باشندگان اُس دیار نے اُس عابد کو نپایا تو گمان کیا کہ دین عابد کہین جاکر
مرگیا بعد ازان ارسوس نے اُس جگہ ایک بڑا آتشخانہ بنام بیت النار تیار کیا اُسکو اپنا حصن قرار دیا اور اُسکی ایک
دختر تھی اُسکا نام ماریہ تھا جب اُس دختر نے دیکھا کہ اُسکے باپ نے اپنے لیے ایک مکان بنایا اور اُسکو اپنی گڑھی
مقرر کی ہے اور اُسمین بیت النار بھی ہے تو اُس لڑکی نے بھی اُس مکان کے مقابل ایک دوسرا مکان بنوایا اور
اُسکو اپنا قلعہ ٹھہرایا اور اُسمین اپنا سارا مال خزانہ اور تمام ذخیرہ جمع کیا اور حال اُسکا یہ تھا کہ جب کوئی شخص اُسکا خطبہ
یعنے خواستگاری شادی کی اُس سے کرتا تھا تو وہ اُسکو اپنے سے ادنی و کمتر سمجھکر انکار کرتی تھی اسلیے کہ وہ خاندان
مملکت سے تھی اور ایسا ہوا کہ اُسکے قلعہ سے قریب سطح جبل پر ایک دیر تھا اور اُسمین ایک راہب دیرانی تھا اور
وہ مجرد و تنہا اُس دیر مین رہا کرتا تھا اور وہ صورت و شکل مین حسین ترین مردم تھا اور اُسکا نام فرما تھا چنانچہ ایک
روز وہ دختر اُس دیرانی یعنے فرما عابد کی زیارت کو آئی جب اُسکو دیکھا تو اُسکی عاشق ہوگئی آخر اُسکے پاس ہمیشہ جانے
آنے لگی اور اُسپر جسارت و دلیری کرتی تھی یعنے بے تکلفی سے پیش آتی تھی یہانتک کہ درمیان اُن دونون کے
صحبت گرمجوشی کی ہونے لگی پھر وہ دختر اُسکے ہم بستر ہونے پر راضی ہوئی آخر اُس سے حاملہ ہوگئی اور
جب حمل کے پورے دن ہوئے تو خفیہ ولد نرینہ یعنے بیٹا جنی اور اُسکو چھپا کر اپنی دایہ محرم راز کے سپرد کیا اور
اُس سے کہا تو اِس لڑکے کے ساتھ کیا کریگی یعنے کیونکر اُسکی پرورش کریگی اور مین اگرچہ اُسکو چاہتی نہین ہون مگر اُسکا
قتل بھی نہین چاہتی ہون اسواسطے کہ اگر میرا باپ یہ ماجرا میرا جانیگا تو مجھکو اور اُسکو دونون کو قتل کریگا

بالآخر اُسکے لیے مال گران بہا قسم جواہر نفیسہ نکالا اور اُسکے گہوارے مین رکھدیا اور اُسپر یہ لکھدیا کہ جو کوئی اس لڑکے کو
لیوے تو یہ مال اُسکی پرورش مین صرف کرے بعد ازان اُسنے اُس طفل کے بدن کا تفحص کیا تا کوئی علامت
اُسکی شناخت کر رکھے ناگاہ اُسکے رخسارے پر ایک داغ سیاہ بقدر پہن ناخن کے پایا اور اُسکا داہنا کان
دیکھا تو وہ کچھ بڑھا ہوا تھا چنانچہ دایہ نے اُس طفل کو اُٹھا لیا اور رات کے اندھیرے مین اُس قلعہ سے لے اُتری
اور اُسکے ہمراہ ایک غلام تھا کہ وہ اسرار ملکہ سے ماہر تھا تب وہ دایہ اُس طفل کو اُس قلعے کے نیچے لائی اور شارع
عام پر چلی جاتے جاتے ایک پتھر کا عمود یعنے ستون ملا کہ نصف سے زیادہ زمین مین دھنسا تھا اور وہ راست
ایستادہ تھا اور بالائے سر عمود ایک قاعدہ یعنے ایک سطح بطور عرشہ کے اُسپر تعبیہ تھا آخر دایہ نے اُس قاعدہ پر
گہوارہ طفل کا رکھدیا کیونکہ زمین پر رکھنے مین خوف درندون کا رکھتی تھی کہ اُسکو کھا جاوینگے بعد ازان وہ دایہ
اور وہ غلام اُس طفل کو وہان چھوڑکر بطرف قلعہ چلے گئے راوی لکھتا ہی کہ پھر بمقتضاے قضا و قدر الٰہی کے
ایسا ہوا کہ صاحب موصل ملک الغلاق شہریاض بادشاہ کی طرف سے برسم رسالت طرف ارسوس بن جارس کے
بھیجا گیا جب وہ ہنگام سحر اُس راستے سے گذرا جدھر وہ عمود تھا تو اُسنے صداے گریۂ طفل سنی پھر اُسکے نزدیک
گیا اور اپنے گھوڑے پر سوار تھا تو ایک آدمی بچہ زرین پارچہ پیچیدہ دیکھکر اُٹھا لیا اور ایک کنیز کو جو ہمراہ سفر تھی
حوالہ کیا اور اُس سے حکم کیا کہ اس بچے کی خوب حفاظت کر شک نہین کہ اسکے لیے کوئی شان ہی اور اسمین
کچھ اسرار نہان ہو بعد ازان وہ روانہ ہوا یہانتک کہ اُسنے طرف صاحب ماردین کے تبلیغ رسالت کی پھر وہانسے
طرف راس العین کے کوچ کر کے پاس شہریاض کے مع جواب معاودت کے اور خدا نے اُسکی زبان پر جاری
کردیا کہ اُسنے شہریاض بادشاہ سے قصہ اُس طفل کا اور پانا اُسکا قاعدۂ عمود پر بیان کیا یہ سنکے شہریاض نے کہا
وہ لڑکا مجھے دے کہ میرے کوئی اولاد نہین ہی جو میرے ملک کا وارث اور میرا جانشین ہو تا آنکہ اُس شخص نے
لڑکے کو حاضر کیا اور بادشاہ نے اُس سے لیکر خواصون اور دائیون کے حوالہ کیا اُن سب نے اُسکی پرورش
و خدمتگزاری کی یہانتک کہ نشو و نما پاکر جوانی پر آیا اور گھوڑے پر خوب بیٹھنے لگا اور بادشاہ نے اُسکا نام بھی
عمود رکھا اور وجہ تسمیہ وہی تھی کہ وہ بالاے عمود سے دستیاب ہوا تھا اور سائر مردم اُسکا نام ولد الملک لیتے
تھے چنانچہ وہ بڑے ناز و نعم مین پلا اور طریقہ و آداب شاہی کا سکھلایا گیا اور جو کچھ بادشاہون کو ضرور ہی مثل شہسواری
و تیراندازی اور گرفت و آویزش سے دشمن کو خمیدہ کرنا اور اسلوب جنگ اور پیچ و بند سے خصم کو زمین پر ڈالنا
ان سب فنون کو تعلیم پایا یہانتک کہ ذکر اُسکا مشہور ہوا اور لوگون مین فخر اُسکا مذکور ہوتا تھا اور وہ درمیان بلد
عین دردہ کے اپنے مکان مین کمتر قیام کرتا تھا بلکہ اکثر صید و شکار مین مصروف رہتا تھا اور اُسنے اپنے لیے
راس المنارہ پر ایک قصر بنایا تھا اور وہان رہنے لگا تھا اور اُس قصر کا نام اپنے نام سے عمود رکھتا تھا یعنے قصر عمود

اور اُدھر ماریہ اُسکی مادر کا حال یہ تھا کہ اُسکو کچھ خبر نہ تھی اس بات کی کہ اُسکے فرزند کے ساتھ زمانے نے کیا کیا اور اس
بات کو ایک زمانہ گذر گیا اور کئی برس ہو گئے تھے یہانتک کہ لشکر اسلام بارادہ فتح جزیرہ کے وارد ہوا پھر جسوقت
بادشاہ نے اپنے اعیان دولت سے بامر عرب مشورہ کیا تب توتا نے اُسکو مشورہ یہ دیا کہ آپ ازدواج عمود اپنے ولد
کا ملکہ ماریہ سے کرا دیجیے کہ وہ اسی پسر کے لیے صلاحت رکھتی ہی اور ابھی وہ باکرہ ہی اگرچہ عمر اُسکی بتیس برس کی ہی
وحال آنکہ اکثر شاہون وشاہزادون نے اُسکی خواستگاری کی مگر وہ کسی سے راضی نہوئی اسلیے کہ وہ اُنکو اپنے سے کمتر
سمجھتی ہی اور جسوقت آپ اُسکو اپنے ولد کے واسطے طلب کرینگے تو اُسکا باپ اس امر سے امتناع نکریگا بلکہ وہ آپ سے
سمدھیانہ ہونے کی بہت شادمانی کریگا آخر بادشاہ نے اس بات کو قبول کیا اور طرف ارسوس بن جارس کے ہدیہ عظیم
ہمراہ توتا کے روانہ کیا اور توتا سے کہا کہ تو ہی اس بات مین واسطہ ہو چنانچہ توتا چلا اور ارسوس کے پاس پہونچکر
باریاب سلام ہوا اور ہدیہ گذرانا ارسوس نے وہ ہدیہ قبول کیا اور توتا سے باتین کرنے لگا اس درمیان مین توتا نے
اصل مطلب بیان کیا ارسوس نے یہ بات قبول کی مگر اُسکے مہر مین یہ چار چیزین طلب کین ایک لاکھ دینار اور
دو قلعے بارعیہ وجملین اور بیس آدمی امراے عرب سے تاکہ شب زفاف اپنی دختر کے اُن امراے عرب کو واسطے
نذر مسیح کے قربانی کرے توتا نے منظور کیا بعد ازان ارسوس طرف قلعہ اپنی دختر کے چلا اور اُسکے پاس پہونچکر اس
بات سے اُسکو خبر دی وہ بھی راضی ہوئی تب ارسوس اپنی دختر کے پاس سے نکلا اور راہبون اور قسیسون کو
جمع کرکے عقد تزویج اپنی دختر کا ساتھ عمود کے کر دیا اور اُنکے تئین احکام تقدیری سے کچھ خبر نہ تھی راوی کہتا ہی
پھر توتا واپس نے خدمت مین شہریاض بادشاہ کی پھر آیا اور ابرام واستحکام امر سے اُسکو مطلع کیا اور جو شرطین ارسوس
نے دربارۂ طلب قلعتین بارعیہ وجملین و لاکھ دینار اور بیس امیر امراے عرب سے واسطے قربانی اُنکے شب
زفاف اپنی دختر کے کی تعین بیان کین ملک شہریاض اس بات سے خوش ہوا اور زر نقد تو بھیجدیا اور
درباب قلعتین یہ وعدہ کیا کہ جب زفاف واقع ہوگی تو دونون قلعے پدر عروس کو تفویض کر دونگا وبعد ازان اُسنے
عمود کو اپنے پاس بلایا اور اُسکو خبر دی کہ مین نے عقد تزویج تیرا دختر ارسوس بن جارس سے کر دیا ہی اور تو آگاہ ہو
ای فرزند کہ منجملہ صداق کے بیس آدمی بھی ہین رؤساے عرب سے پس تو تیاری کر اور لشکر ہمراہ لے اور قصد
عرب کا کر اور اُسکی ہمراہی کے لیے توتا وزیر اور رودس حاکم حران کو بھی حکم کیا اور اُنسے تاکید کی کہ اگر قابو پاؤ
کہ عرب کو گرفتار کر لو تو جہانتک ہو سکے اس امر مین کوشش کرو آخر وہ سب روانہ ہوئے اور ہمراہ اُنکے
جمعیت لشکر بیس ہزار مرد جرار تھے راوی نے کہا کہ یہان عیاض بن غنم سے خبرداروں نے آکر جو کہ وہان کا
ماجرا تھا بیان کیا اور کہا وہ لوگ آپ کی طرف روانہ ہو چکے ہین اور وہ لوگ رودس حاکم حران و توتا صاحب کے فوج
ہین اور عامر بن الملک دس ہزار آدمی کی جمعیت سے ہی اور اُن سب کا یہ ارادہ ہی کہ بہنگام شب آکر تمکو گرفتار کر لیوین

پس چاہیے کہ تم لوگ اپنی حفاظت کے لیے بیدار و ہشیار رہو یہ سنکے عیاض بن غنم نے اعیان صحابہ کو طلب کر کے
استشارہ کیا تب خالد بن الولید نے مشورہ دیا کہ آپ اسی وقت عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو لکھ بھیجیے کہ
وہ فوراً ہمارے پاس پہونچین اور ہم اُنکو خبردار کر دین کہ دشمنون نے ایسا کچھ قصد کیا ہی تاکہ وہ لوگ بھی اُنسے ہوشیار
رہین اور اُنکو فہمائش کیجاوے کہ جب وہ لشکر اعدا سے قریب ہون تو کمین گاہ مین پنہان رہین تاکہ اُنکو گرفتار کر لیوین
اور ہمارے اصحاب اُنکی کمک کو پیچھے رہین اور ہم لوگ بھی اُنکے داہنی بائین کمین گاہ مین گھات پر بیٹھین تا دفعۃً دشمنون پر
جا پڑین چنانچہ جمہور صحابہ نے اس مشورہ کو پسند کیا اور بالاتفاق بولے کہ یہ راے باصواب ہی بالآخر خالد دو ہزار مردم
جرّار سے نکلا اور اُسی وقت عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو لکھا گیا کہ لشکر خالد سے آکر لاحق ہو جاوین اور
جو کام اُنسے متعلق کرنا منظور تھا وہ اُس نوشتے مین درج کیا اور وہ حکمنامہ بدست سراقہ بن دارم روانہ کیا وہ اُسی روز
اپنے ناقے پر سوار اُن دونون مکتوب الیہما کے پاس پہونچا اور نامہ پہونچایا اُنھون نے نامہ پڑھکر اُسی ساعت کوچ کر دیا اور
ادھر صحابہ بھی اُنکی روانگی سے مطلع ہو کر سوار ہوئے اور چلے اور اپنے عیون یعنے سراغ رسانون کو واسطے تجسس
خبر اعدا کے روانہ کیا **راوی** نے کہا اما خالد پس وہ عیاض کی خدمت سے ساتھ دو ہزار اہل کارزار کے روانہ ہوے
اور اپنے ہمراہیون کو ایک ہی راستے پر نہین لے گئے بلکہ ایک ہزار کو طریق یمین پر بھیجا اور اُنپر سعد کو سالار کیا اور ایک ہزار
طریق یسار پر خالد نے اپنے ہمراہ رکھا اور سعد کو فہمایش کر دی تھی کہ اُس طریق سے دور نہ جیو اور اپنے خبر رسانونکو روانہ کیا
واقدی رحمہ اللہ نے کہا جب عمود باتفاق توتا وردوس و بجمعیت بیس ہزار سوار روانہ ہوا اور برابر چلے گیے یہانتک کہ
درمیان اُنکے اور لشکر عیاض بن غنم کے فاصلہ دس فرسخ کا باقی رہگیا تو ایک مکان پر مقام کیا وہان استراحت و آرام کرنے لگا اور
اپنے گھوڑون کو دانہ چارہ دیا اور اپنی اپنی زرہ و اسباب حرب آراستہ و درست کرتے تھے **واقدی** نے کہا اُسی
عرصے مین جیش عبداللہ بن غسان کا تو اُنکے پیچھے سے آیا اور خالد بن الولید اپنے لشکر کو لیکر اُنکے داہنے پر چلا اور جماعت
نجبیہ بن سعد بائین طرف سے آپہونچی اور رومیون کو اصلا اسکی خبر نہ تھی پھر جب خالد کو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام نے
اُس قوم کو ہر طرف سے گھیر لیا ہی تو مسلمین مین سے مردم واقف کار کو ایک سمت روانہ کیا کہ وہ لوگ وقوع شور و صدا کے
آمادہ رہین وہ سب استماع آواز پر مستعد رہے بعد ازان خالد بن ولید نے مسلمانون مین سے پانسو مردان دلاور کو
اپنے ہمراہ لیا اور پانسو مردان بہادر ساتھ عدی بن سالم الہلالی کے کر دیے اور اُس سے کہدیا کہ جب تو آتش جنگ کو
مشتعل اور شرارے اُسکے اُڑتے دیکھیو تو اپنے کمین گاہ سے برجستہ نکل پڑیو بعد ازان خالد نے قصد جیش عدو کا کیا اور اُنکے
سامنے آیا اُسوقت سارے مسلمان بآواز بلند تہلیل و تکبیر کرنے لگے **راوی** کہتا ہی جب رومیون نے اُنکی آوازین سُنین
تو اپنے اپنے ہتھیار سنبھالے اور اُنمین سے سوائے وردوس اور اُسکے اصحاب کے اور کوئی سوار نہوا اور وہ سب
پانچ ہزار تھے کیونکہ اُسوقت اُنمین سوائے وردوس کے اور کوئی بیدار و خبردار نہ تھا اور توتا عمود کے ساتھ مصروف تھا

راوی کہتا ہی کہ اور صاحب حران بمقابلہ خالد کے آیا مگر اُسنے خالد کو جب جماعت قلیلہ کے ساتھ دیکھا تو حقیر سمجھا اور اُسکو اُسکے ساتھ طمع ہوئی یعنے گمان اُسکے لوٹ مار لینے کا کیا اور اُسوقت اہل روم خالد اور اُسکی جمعیت کو دیکھ رہے تھے اور رودس نے کہا کہ ہم اُنکے امر کو کافی ہین پس جسوقت وہ لوگ لشکر خالد کو دیکھتے تھے کہ خالد نے اُس دشمن خدا رودس پر نعرہ مارا اور مثل ابر کے اُسکو چھالیا اور برق کی طرح اُسپر آپڑا اور یہ ابیات زبان پر لایا شعر

وَاِنَّا الْقَوْمُ لَا تَكِلُّ سُيُوفُنَا	مِنَ الضَّرْبِ فِي أَعْنَاقِ سُوقِ الْكَتَائِبِ	سُيُوفٌ ذَخَرْنَاهَا لِقَتْلِ عَدُوِّنَا
وَاِعْزَازِ دِينِ اللهِ مِنْ كُلِّ جَانِبِ	قَتَلْنَا بِهَا كُلَّ الْبَطَارِقِ عَنْوَةً	وَاِجْلَاءِ سُوقِ الْمُلْكِ مِنْ كُلِّ جَانِبِ
اِلَى اَنْ مَلَكْنَا الشَّامَ قَهْرًا وَغَلَظَةً	وَصُلْنَا عَلَى اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ	اَنَا خَالِدُ الْمِقْدَامُ لَيْثُ عَشِيرَتِي
اِذَا هَمَّتْ اَسَدًا نُوغَلُ فِي الْقَالِبِ		

یعنے بہر آئینہ ہم وہ قوم ہین کہ نہین کند ہوتی ہین تلوارین ہماری مارنے سے گردنین سرداران لشکرون کی اور ہتھیارون کو ہمنے براے قتل اپنے دشمنون کے ذخیرہ جمع کیا ہی و نیز جمع کرنا اسلحہ کا واسطے اعزاز و ترقی دین خدا کے ہی ہر جانب سے اور ہمنے کل رئیسان نصاری کو قتل کیا غلبہ کرکے اور واسطے نکال دینے ارکان مُلک و مِلک کے ہر طرف سے یہانتک کہ ہم مالک ملک شام ہوئے از روے قہر و غلبہ کے اور ہم مسلط ہوئے اپنے دشمنون پر بزور شمشیر ہاے تیز کے اور مین خالد ہون مقدمۃ الجیش اور مین اپنی قوم کا وہ شیر ہون جو شیران جنگ جنگاہ مین گوبختے ہین آخر خالد نے رودس کو نیزہ مار کر زمین پر گرادیا پھر اُسکے تئین ہمام غلام خالد نے باندھ لیا و بعد ازان خالد اور اُسکے اصحاب نے ہمراہیان رودس پر حملہ کیا اور اسی اثنا مین کہ وہ سرگرم کارزار تھے ناگاہ نجیبہ بن سعد و عدی بن سالم مع اپنی جماعت کے نکل آئے و بعد ازان عبداللہ بن غسان بھی اپنا لشکر لیکر سامنے سے نمودار ہوا یہانتک کہ تمام وہ سرزمین صداے مہیب و بانگ بزن سے پر ہو گئی اور اُس دشت مین ہر طرف تہلکہ پڑ گیا اور اعدا کو عربی گھوڑون کے آگے دھر لیا و بنام خدا و ندا ارض و سما ہر سمت سے غلغلہ بلند ہوا اور ہر جانب سے دشمنون کو چھاپ لیا کیونکہ اُسوقت توفیق الٰہی صحابہ کی مصاحب و ہمدم تھی پس اہل روم کو اتنی مہلت و قدرت بہم نہ پہونچی کہ وہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوتے مگر یہ کہ تلوار اُنکا کام تمام کر رہی تھی تا آنکہ کتنون کو قتل و پامال کیا اور کتنون کو بھگا دیا اور بہتون کو اُسمین سے اسیر کر لیا اور رعود و تو تا کو بھی پکڑ لیا چنانچہ چار ہزار آدمی بندی تھے ایک ہزار سات سو چھیاسٹھ آدمی قتل ہوئے اور باقی مردم بھاگ کر شہریاض بادشاہ کے پاس پہونچے اور اُسکو اُس واقعات کی خبر سنائی فَضَاقَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یعنے روے زمین باوصف اس کشادگی کے اُسپر تنگ ہو گئی اور اُسکو یقین ہو گیا کہ عہد دولت اُسکا منقطع ہو گیا اور ایام سلطنت مضمحل اور آخر ہو گئے پس جو لوگ اُسکے ارباب دولت سے باقی رہگئے تھے اُنکو جمع کرکے استشارہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے اُن سب نے بالاتفاق ظاہر کیا کہ اس ملک اب ٹھہرنا ہمارا راس العین مین نادانی ہی کیونکہ درمیان ہمارے اور حران و رہا و سروج کے بھی دوری ہو گئی تو اس

صورتین عرب ہمارے اوپر بلاد مین طمع کرینگے بلکہ قرین راے صواب اندیشی یہ ہی کہ ہم یہان سے کوچ کر چلین اور اپنے بلاد کے
اوساط و دور میان مین ہو رہین جاننے ہمارے قلعے بھی قریب پڑین اور ہر طرف سے رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے پاس
پہونچ سکے درینصورت اگر ہماری فتح اور عرب کی شکست ہوئی تو پھر ہم اُنسے اپنے سارے مقامات چھین لینگے اور اگر ہمارے
لیے شکست ہوئی تو ہم اپنے قلعون کی طرف بھاگ جاوینگے مثل ماردین و قلعۂ مازن وکفرتوتا اور سمت چلین وتل توتا و
بارعیہ وتل سما وتل قرع وصور و دجلۃ الجبل وغیرہ کے قصد کرینگے اور اپنے اوپر امین ہو جاوینگے اس مشورہ کو بادشاہ نے
پسند وقبول کیا اور برج طیر سے کوچ کر کے پہلے قصد راس العین کا کیا اور وہان آلات وسامان حصار مہیا کیا اور دس ہزار
فوج سے مرتودس کو شہر مین چھوڑا اور وہ مشاہیر شہسوارون مین سے تھا اور دختر ملک شہریاض اُس سے منسوب
تھی پھر جبکہ بادشاہ یہ بندوبست وہان کا کر چکا تو مرج رغبان کو کوچ کر گیا روایت ہی ابو یعلی سے
اُسنے روایت کی ہی طاہر المطوعی سے اُسنے ابو طالب بن ملیحہ سے اُسنے وہبان بن بشر بن ہزار دسے
اُسنے کہا مین نے وقائع فتوح اول سے تا آخر احمد بن عامر الحوفی کے سامنے پڑھا اُنھون نے سعدان بن حاصب سے
اُنھون نے یحیی بن سعیدان المروزی سے اُنھون نے ابی عبد اللہ بن محمد الواقدی سے کہ وہ اُن روز دن بحالت
عزلی قاضی تھے اُنھون نے بیان کیا کہ جب ملک شہریاض اپنے لشکر کو مرج رغبان مین لایا تو اُسی عرصے مین
عیاض بن غنم نے بھی شہریاض کے پیچھے کوچ کر دیا یعنے تعاقب کیا اور قبل از کوچ نامہ اپنا مشتمل اخبار جنگ و حصول
فتح قلعۂ زبا و قلعہ زلوبیا و فیروزی ملک خابور بحضور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے روانہ کر دیا تھا اور
التماس دعا لکھی تھی اور مکتوب کے ساتھ خمس وغیرہ جو کچھ عمدہ چیزین قلعون سے دستیاب ہوئین بھیجین حبیب بن صہبان
کے ہاتھ ارسال کین اور حبیب کے ہمراہ سو سوار کر دیے چنانچہ حبیب تو وہ سب اشیا لیکر روانہ مدینہ ہوا اور عیاض بن غنم
مع لشکر مسلمین تعاقب شہریاض کا کیا یہانتک کہ لشکر اسلام بھی طابق النعل بالنعل اُن اعدا کے مرج رغبان پر جا پہنچا
اور اُنکے مقابلے مین اُترا راوی نے کہا ہی کہ جب یہ خبرین ارسوس بن جارس صاحب ماردین کو گذرین اور خبر اسیر
ہونے عمود کی بھی پہونچی تو اُسنے اپنی دختر ماریہ کو اپنے پاس بلایا اور کہا اے بیٹی آگاہ ہو کہ شوہر تیرا اسیر ہو گیا اور وہ پسر
ملک ہی اور مین ننگ و عار کرتا ہون اس بات کی کہ لوگ کہینگے دختر ارسوس کی ابن ملک عمود کو راس نہ آئی کہ جب وہ
اُسکی تزویج مین آئی تو وہ قید ہو گیا اور حال یہ ہی کہ یہ امر مجھکو سخت و دشوار ہو گیا یہ سنکے ماریہ نے جواب دیا اے پدر بزرگوار
قسم ہی مسیح کی آپ نے حق کہا اور کلمۂ صدق فرمایا پس آپ کے نزدیک اس بات مین کیا راے ہی ارسوس نے کہا
تو ہی بتا کہ تیری کیا راے ہی اُسنے کہا مین نے یہ حیلہ تجویز کیا ہی کہ مین اپنے تئین اجنبی بناؤن یعنے بھیس بدلون یہانتک
کہ لشکر مسلمین مین داخل ہو کر اُنکے امیر کے پاس جاؤن اور اُس سے کہون کہ مین تیرے ہاتھ پر اسلام لانے کو آئی ہون
اسلیے کہ مین نے اپنے خواب مین مسیح کو دیکھا اور اُنکے ہمراہ اے امین تو گریا کہ جو کچھ تم لوگون کے ہاتھ سے ہم پر وارد ہوئی

ہی مسیح سے مین شکایت کیسے گئی اور گویا کہ مسیح مجھسے فرماتے ہین کہ تو اسلام قبول کر کہ وہ قوم حق پر ہین وگویا کہ اُسی خواب
مین تمھارے پاس مین اسلام لاے کو گئی اور گویا کہ مین نے تمکو اپنے باپ کے قلعے کا مالک کردیا ہی اور تمنے مجکو میرے قلعے مین
چھوڑ دیا ہی پھر جسوقت امیر اُنکا مجھسے کہیگا تو ہمکو اپنے باپ کے قلعے کا کیونکر مالک کردیگی کیونکہ وہ جمیع حصون سے
بلند و استوار تر ہی اور سائر قلعون مین محکم و پائدار تر ہی تو مین اُس سے کہونگی کہ تم اپنے صنادید و عمائد سے سو سوار
میرے ہمراہ کردو کہ اُنکو مین اپنے قلعے مین لیجاؤن پھر اُنکو صندوق مین بند کرکے اپنے باپ کے قلعے مین بھیجدون
اور مین بھی اُنکے ہمراہ پاس متولی قلعہ کے جاکر اُس سے کہون کہ ان صندوقون مین میرا اسباب سامال ہی اسکو تو میرے
باپ کے خزانہ مین داخل کرلے پھر جبکہ وہ قوم میرے قابو مین آجاوینگے تو مین اُنکو تہخانہ یعنے تہ خانے مین
ڈالدونگی اُسوقت مین اُن لوگون سے کہونگی کہ مین تمکو نہ چھوڑونگی جبتک تم اپنے امیر سے کہلا بھیجو کہ وہ میرے
شوہر کو میرے پاس بھیجدیوے یہ سنکے پدر ماریہ نے کہا کیا تو چاہتی ہی کہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالے کیونکہ
عرب پر کسی کا حیلہ نہین چلتا بلکہ وہ خود صاحبان خدعہ و حیلہ ہین یہ تیرا مکر اُنکے آگے پیش رفت نہ جائیگا پھر ماریہ نے
کہا اور اگر وہ لوگ مجھسے رہائی یعنے گرو ضمانت طلب کرینگے تو جسوقت جو کچھ فدیہ و معاوضہ اُنکے اصحاب کا قرار
پاوے گا اُسوقت اُسکے عوض مین رہائی اپنے شوہر کی طلب کرونگی آخر ارسوس نے اُس سے کہا خیر وہی تدبیر جو
تو ارادہ کرتی ہی کیا عجب ہی کہ اسی مین کوئی مصلحت درست ہو غرضکہ ماریہ اپنے گھر سے رات کو نکلی اور قصد مرج
رغبان کا کیا اور اُسکے ہمراہ ایک خادم تھا اور چار غلام تھے جو اُسکے بغلون یعنے اشترون کو ہانکتے تھے اور اُنپر
اشیاے پیشکش اور عمدہ خزون بارستے پھر جبکہ روانہ ہوئی تو ناگاہ اثناے راہ مین اپنے باپ کے غلامون اور بطارقہ سے
ملاقات کی کہ اُنکی حراست مین چالیس قیدی مسلمین کے تھے اُنمین عبد اللہ بن غسان تھے اور مثل اُنکے راوی نے کہا
سبب اِس واقعہ کا یہ ہوا کہ جب عیاض بن غنم نے مع اِن سب سردارون کے بقصد تسخیر راس العین کے کوچ کیا تو بحسب
عادت کے عبد اللہ ابن غسان کو با جمعیت مناسب طرف حران و سروج و رہا کے بھیجا تا کہ رسد غلہ وغیرہ واسطے لشکر کے لادوین
چنانچہ عبد اللہ روانہ ہوے جب بلاد روم کے وسط و درمیان مین پہونچے تو ایکایک سائس بن نقولا و جرجیس بن
شمعون نے آکر اُنسے ملاقات کی کہ وہ بھی رسد غلہ وافرہ براے لشکر ملک شہریاض کے لیے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ
تین ہزار آدمی تھے جو غرق باہن تھے یعنے زرہ و خود وغیرہ ساز حرب مین ڈوبے تھے جب ان لوگون نے
قلت جماعت مسلمین کی دیکھی تو اُنمین اُنکو طمع ہوئی آخر وہ سب بہم ہر جانب سے اُنپر آپڑے اور پکڑ لیا اور اُن
سب مسلمانون کو اسیر کرکے پاس ملک شہریاض کے حاضر کیا شہریاض اُنکے قتل پر مستعد ہوا اُسوقت اُسکے وزیر نے
کہا اے بادشاہ یہ میری راے نہین ہی اسلیے کہ عمود پسر آپکا اور رودس حاکم حران و توتا صاحب انجاب دشمنون کے
ہاتھ مین گرفتار ہین پس اگر آپ ان اسیرون کو قتل کرینگے تو وہ بھی آپکے اصحاب اور عمود ولد کو مار ڈالینگے بہتر یہ ہی

کہ آپ ان قیدیون کو قلعہ ماردین یعنے قلعۃ المراۃ مین بھیجدیجیے اور ملکہ ماریہ کے سپرد کردیجیے کہ یہ سب اُنکے پاس محبوس رہینگے پھر جسوقت عرب ان لوگونکو آپ سے طلب کرین تو آپ اُنسے کہیے کہ وہ لوگ تو قلعہ ماردین مین ہین ہماری بندی مین نہین ہین اورجنکے پاس وہ قیدی ہین ہمکو اُنسے کچھ کام نہین پس اگر آپ ایسا کرینگے تو آپکی وقعت اور ہیبت اُنپر بہت غالب ہوگی آخر بادشاہ نے اِس راے کو پسند کرکے اُن بندیون کو پاس ماریہ کے ہمراہ ملازمان ارسوس پدر ماریہ کے روانہ کیا تھا چنانچہ یہ لوگ اُن اسیرون کو لیے جاتے تھے کہ خود ماریہ سے باشتاے راہ مقام دنیس مین ملاقات ہوگئی جیسا کہ پہلے ابھی مذکور ہوا ہی تب ماریہ نے یہ ماجرا سنکے ملازمون کو حکم کیا کہ بندیون کو ہمارے قلعے مین لیجاؤ اور خود بدستور جدھر جاتی تھی راہی ہوئی یہانتک کہ لشکر مسلمین مین کچھ رات گئے پہونچی اور اُسوقت سہیل بن عدی اور نجیبہ بن سعد مع ایک جماعت کے لشکر اسلام مین بطریق طلایہ و نگہبانی کے پھر رہے تھے جب سہیل وغیرہ نے ماریہ کو دیکھا تو اُسکے پاس آئے اور پوچھا تو کون ہی اور تیرا کیا کام ہی ماریہ نے کہا مین امیر پاس جایا چاہتی ہون تب وہ لوگ اُسکو عیاض بن غنم کے پاس لے گئے جب سامنے گئی تو ہدایا پیشکش کیا اور ارادہ کیا کہ حضور مین امیر کے سجدہ کرے اُنھون نے اُسکو اس بات سے منع کیا اور کہا حق تعالی نے ہمکو عزت دی اور ہدایت کی ہی بسبب اسلام کے اور ہمکو گمراہی سے نکالا ہی بطفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے دلون سے کینہ وحسد کو زائل کیا ہی اور ہمکو شرف وبزرگی بخشی ہی ساتھ تحیت کے یعنے ساتھ سلام کے اور ہمکو منزہ اور دور رکھا ہی اِس بات سے کہ کوئی ہم مین سے ایک دوسرے کو سجدہ کرے کیونکہ اِس بات مین رغبت نہین ہی مگر جبابرہ و متکبرین ملوک کو اور حق تعالی نے فرمایا ہی کہ اَلْعَظَمَةُ رِدَائِیْ وَالْكِبْرِيَاءُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِيْهِمَا قَصَمْتُهٗ وَلَا اُبَالِیْ یعنے عظمت وجلالت میری چادر ہی اور کبریائی وبڑائی میرا ازار ہی پس جو کوئی ان دونون چیزون میں مجھسے نزاع کرے گا تو مین اُسکی گردن توڑونگا اور کچھ پروا نکرونگا چنانچہ وہ کلام جو عیاض بیان کرتے تھے ماریہ سمجھتی تھی جب کلام تمام ہوا تو ماریہ نے کہا اے امیر حق تعالی نے تمکو انھین سیرتون کے سبب اُمپر غالب کیا تب عیاض نے اُس سے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین ماریہ دختر ارسوس صاحب ماردین کی ہون اور وہ شخص جو تمھارے پاس اسیر ہی وہ میرا شوہر ہی مجکو اُسپر صبر نہین ہی اور وہ شخص وہ ہی جسکا نام عمود ہی جسوقت مجھپر فکر نے ہجوم کیا اور شوق میرا اُسکی خاطر از حد فزون ہوا تو مین نے اپنے خواب مین مسیح اور حوارئین کو دیکھا اور مسیح نے مجکو تمھاری اتباع وپیروی کا حکم کیا پس مین تمھارے پاس اِس نیت سے آئی ہون کہ تمھارے دین کی تبعیت کرون اور قلعہ اپنا اور اپنے باپ کا قلعہ دونون قلعون کو تمھارے سپرد کرون بشرطیکہ میرا قلعہ میرے لیے باقی چھوڑ دو اور میرے امور مین کچھ تغیر وتبدل نکرو تا آنکہ مین مع اپنے شوہر کے اُسمین مقیم رہون اور مین بذات خود اپنے شہر پر حاکم رہون چنانچہ اُسکی اِن باتون سے عیاض بن غنم نے تبسم کیا اور کہا اے ماریہ آگاہ ہو تو ہمارے پاس نہین آئی مگر واسطے

تا اپنے شوہر کے بارہ مین تو ہمکو رنج و اندوہ مین مبتلا کرے اور یہ شخص تیرا شوہر کیونکر بلکہ تیرا پسر ہی اور قصہ اُسکا ایسا
ایسا ہی جب ماریہ نے یہ حکایت عیاض بن غنم سے سُنی تو رنگ اُسکا اُڑ گیا اور چہرہ متغیر ہو گیا اور کہنے لگی اے
میرے سید و آقا آپکو یہ حال کیونکر معلوم ہوا اور آپ پر کسطرح ثابت ہوا کہ عمود میرا پسر ہی و حال آنکہ وہ پسر ملک
شہر یاض ہی تب عیاض نے کہا مین نے آج کی شب خواب مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی
اور حضرت نے یہ ساری حکایت مجھسے بیان فرمائی ماریہ نے کہا مین چاہتی ہون کہ اُسکو دیکھون اگر وہ میرا پسر ہی تو میرے لیے
اُسمین کچھ علامت و شناخت ہی کہ اُس سے مین اُسکو پہچان لونگی پس عیاض نے اُسکے احضار کا حکم کیا تو سعید بن زید نے
اُسکو حاضر کیا جب ماریہ نے اُسکو دیکھا اور نگاہ اُسکی اُسپر پڑی اور داغ اُسکے رخسارے کا اور اُسکا ایک کان کچھ بڑھا ہوا
نظر آیا اور اپنے پارچۂ عصابہ کو جسمین جو اہر بندھا تھا معائنہ کیا تو بصداے عظیم ایک نعرہ مارا کہ حضار مجلس حیران و
از خود رفتہ ہو گئے اور ماریہ نے اپنے تئین عمود اپنے پسر پر ڈالدیا اور اُسکو لپٹ گئی اور کہنے لگی اسمین کچھ شک نہین کہ
یہ میرا فرزند ہی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کلام مین صادق ہین اور اُس لڑکے نے بھی اپنی مان کی طرف
نظر کی اور اُسکے خون نے جوش کیا تو شدت گریہ سے بیہوش ہو گیا جب ہوش آیا تو وہ اور اُسکی مان پھر باہم دونون
ملکر خوب روئے آخر جب وہ دونون خاموش ہوئے تو عیاض نے اُنسے کہا کہ تم دونون پر واجب و لازم ہی کہ جسطرح
حق تعالی نے تم دونون پر اپنا فضل و کرم کیا ہی تو اس نعمت کی شکرگزاری مین تم خداے وحدہ لاشریک کی توحید پر ایمان لاؤ کیونکہ
حق تعالی شکرگزارون کے لیے اپنی نعمت و کرامت زیادہ کرتا ہی اور رحمت اُسکی نیکوکارون سے بہت قریب ہی اور
عذاب اُسکا مجرمون منکرون سے دور نہین ہی اور آگاہ ہو کہ حق تعالی کے لیے نہ کوئی حد و انتہا ہی اور نہ
اُسکے واسطے قد و بالا ہی اور نہ اُسکے لیے قبل ہی کہ اُس سے کوئی شی پہلے ہوا اور نہ اُسکے واسطے بعد ہی کہ
وہ نہو تو اُسکے پیچھے کوئی چیز رہ جاوے وہی اول ہی کہ ہستی عالم کی اُسی پر معول و موقوف ہی اور وہی آخر ہی
کہ وہی شایان مفاخر ہی چنانچہ جسوقت عمود نے یہ مقولہ عیاض کا سنا تو بولا واللہ تیرے قول مین کچھ زور و زیادتی
نہین ہی وَ اَنَا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ یعنے مین گواہی
دیتا ہون اس بات کی کہ سواے اُس خدا کے جو یکتا ہی جسکا کوئی ہمسر نہین دوسرا کوئی الٰہ لایق پرستش کے
نہین ہی و بتحقیق کہ محمد صلعم بندہ اُسکا ہی اور رسول اُسکا ہی راوی کہتا ہی جب ماریہ نے عمود اپنے پسر کو دیکھا کہ
مشرف باسلام ہوا تو اُسنے بھی اُسی وقت اُسکی موافقت کی اور طریق بدی سے باز رہی و بالآخر وحدانیت حق تعالی
کی شہادت ادا کی اور رسالت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی مقر ہوئی پس عیاض بن غنم اور جماعت مسلمین
حاضرین مجلس نے کہا حق تعالی اسلام تم دونونکا قبول کرے اور حق تعالی تم دونون کو توفیق علم و عمل کی دیوے اور رہ آئینہ حق تعالی
نے اب تمھاری دلون کو قوی کیا اور تمھارے گناہون کو بخش دیا پس چاہیے کہ تم سر نو سے اعمال کرو لیکن یہ تو بتاؤ کہ اُس

قلعہ منیعہ پر ظفر یابی اور وہان پہونچنے کی کیا سبیل ہی ماریہ نے کہا تمکو خردہ ہو کہ جب تمھارے اصحاب قریب حمان اسیر ہوئے
تو ملک شہریاض نے اُن اسیرون کو میرے پاس روانہ کیا تاکہ مین تمسے اُن لوگونکے فدا و سر بہا میں اس طفل عمود کو طلب
کرون چنانچہ مین نے انکو اپنے قلعہ کی طرف روانہ کردیا تھا اور اب مین اُن لوگونکے پاس جاتی ہون اور انکو اپنے باپ کے
قلعے مین بھیجتی ہون پھر اُنکو قید سے رہا کرکے قلعے کا مالک کرتی ہون انشاء اللہ تعالی یہ سنکے عیاض نے اُس سے کہا حقتعالے
نے تجھے ہر حال مین توفیق بخشی اور تجکو بدیون سے نجات دی اور البتہ اسیری ہمارے اصحاب کی نہایت مجھپر صعب
اور اس صدمہ سے مجکو سخت تعب ہی اور اب تیری اس فکر صائب سے میرے دلکو تسلی ہوئی پس چاہیے کہ تو اپنے فرزند کو
ہمارے پاس چھوڑکر اپنے باپ کے پاس جا جب تجھسے ملاقات ہو تو اُس سے ظاہر کر کہ مین نے اپنے سارے کر دحیلے
عرب پر تمام کیے مگر کوئی تدبیر در بارۂ رہائی عمود کے پیش رفت نگئی اور بعد اظہار اس بات کے پھر جسوقت تو ہمارے
اصحاب کے پاس جائیو تو اسوقت جو بصلاح وصوابدید تیرے بہتر ہو وہ عمل مین لائیو اُسنے کہا سمعًا و طاعۃً یعنے
بگوش دل مین نے سُنا بسر و چشم بجالاؤنگی بعد ازان ماریہ اپنے زوج یعنے اپنے پسر کو مسلمانون کے پاس چھوڑکر
اُسی شب کو طرف ماردین کے روانہ ہوئی جب وہان پہونچی تو معلوم ہوا کہ ارسوس پدر اُسکا خدمت ملک مین بمقام
مرج رغبان گیا ہی مگر اُس حاجب سے ملاقات ہوئی جسکے ہمراہ اُسارائے اہل اسلام تھے اور اُسنے اُن اسیرون کو قلعہ ارموس
مین پہونچا دیا اور اُسکے قبضے مین سپرد کر دیا تھا اور حال اس حاجب کا یہ ہی کہ وہ عاقل ترین مردم اور توریت و انجیل
و زبور پڑھا ہوا تھا اور مقام میدی امراۃ کا راہب تھا اور اُسکا وہان ایک صومعہ یعنے معبد تھا کہ وہ لنبے لنبے پتھر کے
ستونون پر ایک سقف مسطح تھا اُسپر قبہ بنا تھا چنانچہ اُس بالاخانے پر زینے سے چڑھ جاتا تھا اور زینہ ریسمان ابریشم سے
بنا تھا اور اُس قبے مین لٹکا دیا تھا اور اُس زینے مین دو لنگر آہنی زمین پر لگے تھے جب وہ قبے پر چڑھتا تھا تو زینے
کو اوپر کھینچ لیتا تھا اور یہ خبر اُسکی مشہور تھی اور چرچا اُسکی عبادت و رہبانیت کا ہر ایک کی زبان پر مذکور تھا
پھر جب لشکر اسلام طرف اُن بلاد کے متوجہ ہوا اور ملک خابور بطریق صلح کے فتح ہوا اُسوقت گرد اُس قبے کے
اجتماع خلائق ہوا اور کہنے لگے ای باپ ہمارے یعنے ای بزرگوار ہمارے آپ ہمارے حق مین کیا مشورہ دیتے ہیں
کہ ہر آئینہ عرب نے ہماری جانب رخ کیا ہو و حال یہ ہی کہ وہ لوگ فتح ملک شام اور اکثر عراق کر چکے ہین اور ہماری
سرحد و سرزمین مین پہونچے ہین درینصورت ہم کیا تدبیر کرین یہ سنکے وہ راہب اپنے قبے سے جھانکنے لگا اور بولا ای
گروہ نصرانی ہمیشہ نعمتین و برکات خدا کی ظاہر و باطن تمپر نازل ہین کہ تم لوگ اپنے بلاد مین باطمینان تمام متمکن ہو
اور گردنین خلائق کی تمھارے آگے جھکی ہین یعنے تمھاری مطیع ہین او مسیح نے تمکو سائر امم پر نصرت بخشی ہی اور ساری
امتون کا منھ تمسے پھیر دیا ہی اور تمھارے لیے زمین کو طول و عرض مین وسیع کیا ہی یعنے تمھارے ملک کو بڑی وسعت دی
ہی جبتک تم اچھے کامونکا حکم کرتے تھے اور بُرے کامون سے منع کرتے رہے اور ظالمون کو سزا اور مظلومونکی داد دیتے تھے

اور حکم بجا لاتے تھے اور اپنی شریعت کی پیروی کرتے تھے اور اپنے نفوس کو حرامخواری وزناکاری سے بزجر ومنع باز رکھتے

رہے پھر جبکہ تمنے ان سب باتونکو بدل ڈالا خدا نے اپنی برکتون کو بھی تمسے بدل دیا چنانچہ انجیل یحییٰ وانجیل مرقس میں

لکھا ہی کہ جو کوئی احکام حق کی پیروی کرتا ہی اور اپنی زبان کو راست گوئی پر لگاتا ہی اور اپنے پروردگار کے

حکمون پر عمل کرتا ہی اور ان اعمال کی اعانت اور اسکی غایت کو اپنے نفس پر لازم کرتا ہی اور کسی کی امانت مین

خیانت نہین کرتا ہی اور اپنی نماز وعبادت کو بطریق دوام بجالاتا ہی اور موافق اپنی شریعت کے عمل کرتا ہی اور

اپنی خواہش ونفسانیت کی پیروی نہین کرتا ہی تب زہد اسکا اسکی تمنا کو پہونچتا اور پہونچاتا ہی اور جسنے

جور وجفا کی اور ظلم وجبر روا رکھا اور جو کوئی طریق حق سے منحرف ہوا وہ بہت جلد فنا ہوگا اور اپنے ہاتھ سے اپنا قاتل

ہوگا اور وہ خانہ خراب ہوگا اور انکار باعث اسکی خواری کا ہوگا اور خوف اسکا پیراہن ہوگا یعنے وہ ہمیشہ خوف

وخطر مین رہیگا اور جہنم اسکا دثار یعنے اسکی ردا ہی کہ اسکو ڈھانپ لیگا اور توریت مین مرقوم ہی کہ ظلم نکرو خدا ظالم کو

دوست نہین رکھتا یعنے اسپر مہربانی نہین کرتا اور مین نے سنا ہی کہ قرآن مین بھی یہ مذکور ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ

الْمُفْسِدِیْنَ فَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ یعنے حق تعالےٰ مفسدون کے کامون کی اصلاح بخیر نہین کرتا پس چاہیے کہ تم اپنے

کامونکو بصلاحیت بجا لاؤ انتہی اور خوف خدا ہمیشہ پیش نظر رکھو اور اپنے اہل اور خاندان کی حمایت کے لیے قتال کرو

اور اپنے نبی کی شریعت کی اتباع کرو اور اپنے دشمنون سے جہاد کرنے کو باہر نکلو اسلیے کہ جہاد آج افضل ہی جمیع عبادات

مامور بہا سے یعنے جن عبادات کی بجا آوری کے تم مامور ہو تو جہاد ان سب سے بہتر ہی اور جو کوئی اعداے دین سے جہاد کریگا

تو جائیگاہ اسکی بہشت ہی اے قوم آگاہ ہو کہ مین اپنے اس مقام سے اترتا ہون پس چاہیے کہ کوئی تم مین سے میری ہمراہی

سے پیچھے نرہجاوے یہ کہکے اسنے وہ زینۂ ریشمی نیچے لٹکا دیا اور اتر آیا جب لوگون نے اسکو نیچے اترے ہوئے دیکھا تو

باآداب سلام پیش آئے اور اسکے دست وپا پر بوسہ دیا اور وہ راہب ان سب کو طرف کنیسۂ دیرہ دمائرو کنیسہ باذا کے لیگیا

اور انکو وہان نماز پڑھائی اور دعا کی پھر انکو جہاد کو حکم کیا اور قصد دیر ملوح کا کیا اور وہ قبلہ تھا باشندگان وادی

روم کا اسکے اندر ایک راہب رہا کرتا تھا چنانچہ اس راہب نے اس راہب دیر ملوح کو اسکا نام لیکر پکارا اور

کہا یہ وقت عبادت کا نہین ہی یہ سنکے وہ راہب بھی اپنے دیر سے نکلا اور ہمراہ ہو لیا پھر وہ راہب اول

جو جمعیت مردم ہمراہ لایا تھا مع اس راہب ثانی کے نصیبین کی طرف روانہ ہوا اور اسکی آمد سنکر ملک قرقیاقس

استقبال کو نکلا اور وقت ملاقات اسکے سامنے پیدل ہو گیا اور مصافحہ کیا اور اسکے ہمراہ بیعہ یعنے مسجد نصاریٰ

تک گیا وہان دیر یعقوب کی زیارت کی اور اہل نصیبین دوڑکر اسکے پاس مجتمع ہوئے اسوقت اسنے انکو وعظ وپند

سنایا اور امر بجہاد کیا وبعد ازان عازم راس العین ہوا اور اسکی خبر پاس ارسوس بن جارس کے پہونچی

چنانچہ جسوقت عبد الصمد بن غسان اور اصحاب انکے اسیر ہوئے تو وہ سب اسی راہب کے ہمراہ گئے اسکا نام میتامن عبد المسیح تھا

بھیجے گئے تھے اور اُس سے اثناے راہ مین ماریہ نے مُلاقات کی تھی جیسا کہ بالا مذکور ہوا اور اُسی کو ماریہ نے حکم کیا تھا کہ
اِن قیدیون کو ہمارے قلعہ مین لیجا اور جب میتا بن عبدالمسیح اُن قیدیون کو لیکر ماریہ سے جُدا ہوا اور روہ پہونچا اتفاقاً
پدر ماریہ بھی کہ اُس نواحی مین اپنے لشکر کے ساتھ تھا اُس راہب سے مُلاقات کو آیا تو اُس سے استفسار حال کیا
کہ کہان سے آتا ہی اور کسلیے جاتا ہی اُسنے بیان کیا کہ ملکۂ شہر یامن نے اِن اسیرون کو میرے ساتھ بھیجا ہی تب
ارسوس نے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین میتا بن عبدالمسیح ہون جب ارسوس نے یہ باتین سُنین تو بہت مسرور
ہوا اور کہا قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ مین ایک زمانۂ دراز سے تمھارا منتظر و مُشتاق تھا اور تمھاری راے او صوابدید کا
مُتمنی تھا بالفعل تم اِن لوگون کو میرے قلعہ مین لیجاکر پہونچاؤ اور تعیین بذات خود اِن قیدیون کی حفاظت پر متولی رہو
یہانتک کہ کوئی حکم ہمارا تمھارے پاس صادر ہو اور ہمارا یہ خاتم تم لو چنانچہ میتا راہب نے بندیون کو لیجاکر قلعہ مین پہنچایا
اور مجلس مین قید رکھا اور خود اُنکی حراست مین مستعد ہوا اور اکثر اوقات اُنکے حسن عبادت پر نظر کیا کرتا تھا اور اُنکی تجوید تلاوت
یعنے خوشخوانی و لہجۂ لسانی سُنا کرتا تھا تا آنکہ ایک روز اُنکی طرف متوجہ و مخاطب ہوکر پوچھا کہ تم لوگون کے یہان مذہب مین
کیا کیا اور کتنے فرض ہین عبداللہ بن غسان نے جواب دیا نماز پنجگانہ ہمپر واجب ہی پھر جو شخص اُسکو بجا لاوے اور
اُسکے رکوع و سجود کو خوب ادا کرے تو وہ دوزخ مین بھیجا نجائیگا حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰةِ وَالصَّلوٰةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنے محافظت کرو اپنی نمازون کی ضائع و قضا ہونے سے
خصوص حفاظت نماز درمیان والی یعنے عصر کی کہ وہ مابین صبح و ظہر کے ہی اور بعض روایت مین مُراد ہی نماز صبح سے
کہ وہ مابین دو نماز رات و دو نماز دن کے ہی اور بعض روایت مین مُراد ظہر سے ہی جو مابین صبح و عصر کے ہی اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الصلوۃ صلۃ ما بین العبد و ربہ فیہا اجابۃ الدعاء و قبول الاعمال و برکۃ
فی الرزق و راحۃ فی الابدان و ستر بینہ و بین النار و ثقل فی المیزان و جواز علی الصراط و مفتاح الجنۃ
یعنے نماز ایک علاقہ ہی درمیان بندگان اور یزدان کے اُسی نماز مین دعا قبول ہوتی ہی اور اعمال مقبول
ہوتے ہین اور برکت و وسعت رزق ہوتی ہی اور بدنونکو راحت و صحت حاصل ہوتی ہی اور وہی نماز درمیان
نمازی اور دوزخ کے سد حائل ہوتی ہی اور وزن میزان مین بہت بھاری ہی اور صراط پر تیزی سے گذرنے والی ہی
اور کنجی جنت کی ہی پس یہ نماز فرض و واجب تھی ساری امتون پر گراں لوگون نے اُس فرض کو ادا نکیا بلکہ اُسمین
تقصیر و کمی کی یہانتک کہ اس نماز کو حق تعالیٰ نے ہمپر فرض کیا سو ہمنے ادا کیا اور یہ نماز جامع و مجموعہ جمیع طاعات عبادات
کی ہی منجملہ اُن عبادات کے ایک جہاد ہی تو نمازی گویا کہ جہاد کرنے والا ہی ساتھ دو دشمن کے ایک نفس امارہ دوسرا
شیطان مرند اور نماز ہی سے متعلق ہی روزہ تو ہر آئینہ نمازی نہ کھاتا ہی نہ پیتا ہی اور روزے پر زیادہ یعنے سواے
روزے کے اسی نماز مین تمسک بمناجات پروردگار ہی یعنے نمازی اپنے پروردگار کی مناجات سے دست بداماں ہوتا ہی

اور اُس نماز سے حج کو بھی علاقہ ہی اور حج کیا ہی کہ قصد و عزم کرنا ہی طرف بیت حرام کعبہ کے پس نمازی عازم ہوتا ہی
طرف رب البیت کے اور حج پر زیادہ یعنے علاوہ حج کے نمازی اپنے پروردگار کے ملکوت سے تقرب پاتا ہی چنانچہ
حق تعالیٰ فرماتا ہی وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ یعنے سجدہ کرکے تقرب حاصل کر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تمام مفترضات کو حق تعالیٰ نے زمین مین واجب کیا ہی سواے نماز کے کہ اُسکو آسمان مین بھی فرض کیا ہی
اور مین جسوقت خدا کے قرب حضور مین حاضر تھا یعنے معراج مین تو فرمایا اے محمدؐ اس نماز کو ہمنے جمیع انبیا پر فرض کیا تھا
سو ہمنے اسکو تیری امت کے سپرد کیا اور اس نماز کو جمیع طاعات و عبادات کا جامع کیا اور فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھسے کہا اے محمدؐ کھڑے ہو اور جسطرح مین کرون آپ بھی ویسا ہی
کیجیے سو جبرئیل نے آگے بڑھ کے دو رکعت نماز پڑھی اور مجھسے کہا یہ نماز صبح ہی یہ پہلے اوّل نماز ہی کہ حضرتؐ نے
اسکو ادا کی اسی وجہ سے اسکا نام صلوۃ الاولی ہوا بعد ازان جبرئیل نے دوسری بار نماز پڑھی جسوقت کہ ہر شے کا
سایہ اُسکے مثل و برابر آیا اور مجھسے بیان کیا یہ نماز ظہر ہی بعد ازان اول وقت نماز عصر پڑھی اور کہا یہ نماز عصر ہی
بعد ازان پھر وہی نماز پڑھی یعنے مگر جسوقت کہ آفتاب مائل بزردی ہوا یعنے جب دھوپ زرد ہوگئی بعد ازان پھر
جسوقت آفتاب غروب ہوا تو نماز پڑھی اور کہا یہ نماز مغرب ہی بعد ازان وقت ذہاب حمرۂ غربیہ یعنے جسوقت
شفق مغربی غائب ہوئی تو پھر نماز پڑھی اور کہا یہ نماز عشا ثانی ہی بعد ازان پانچوین مرتبہ نماز پڑھی اور اُسوقت
فجر نمودار ہوئی تھی تو کہا یہ نماز صبح ہی و بعد ازان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازین فرض ہوئین تھین دو دو
رکعت پھر زیادہ ہوئین حضر مین پھر نماز سفر مین چھوڑی گئی اپنی حالت پر یعنے وہ جو حضر مین زیادہ کی گئی تھی سفر مین قصر
کی گئی یہ سُنکے مینا نے عبد اللہ بن غسان سے پھر سوال کیا اے اخ العرب اے برادر عرب تم جو اپنی نمازون مین تکبیر کے
ساتھ رفع یدین کرتے ہو یعنے ہر تکبیر پر دونون ہاتھ اُٹھاتے ہو اسکا باعث کیا ہی اور اسکے کیا معنی ہین عبد اللہ نے
کہا تو نہین دیکھتا ہی کہ ڈوبنے والا جب کوئی چیز پاتا ہی تو اپنے ہاتھون کو اُسطرف بڑھاتا ہی اور اُٹھاتا ہی تاکہ
اُس سے لٹک جاوے اور ڈوبنے سے نجات پاوے اور اسی طرح بندہ نماز مین اپنے تئین غریق دریاے خطا و
گناہ سمجھکر اپنے دونون ہاتھون کو اُٹھاتا ہی اور کہتا ہی اے میرے پروردگار میری دستگیری کر کہ مین خطاؤن اور
گناہون کے دریا مین ڈوبتا ہون اور تجھسے بھاگ کر پھر تیری طرف رجوع کرتا ہون و اما معنی قرأت و تلاوت
نماز مین یہ ہی کہ وہ خطاب یعنے ہمکلامی و ہمزبانی ہی درمیان بندہ اور اُسکے پروردگار کے و اما معنی
رکوع کے یہ ہین کہ مین تیرا بندہ ہون مین نے اپنے پہلوون کو تیری طرف جھکایا ہی و اما سر اُٹھانا رکوع سے اور کہنا
بندے کا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یعنے اے میرے پروردگار خاص تیرے ہی لیے تمام حمد سزاوار ہین اس سے مراد یہ ہی
کہ مین تیرا حمد کرتا ہون اپنی گلو خلاصی پر گناہون سے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ گویا کہ فرماتا ہی اَذْنَبْتَ کیا تو نے گناہ کیا

تو بندہ کہتا ہی اَنَا عَبْدُکَ مین تیرا بندہ ہون پس حق تعالیٰ فرماتا ہی قَدِ اَغْفَرْتُکَ مِنَ الذُّنُوْبِ اور مین نے تیری گلوخلاصی
کی گناہون سے واما معنی سجدۂ اولیٰ کے اور زمین پر پیشانی رکھنے سے مراد بندے کی یہ ہی کہ اسی زمین سے تو نے مجکو
پیدا کیا اور زمین سے سر اُٹھانے کے معنی یہ ہین کہ تو نے مجکو اس سے نکالا ہی اور سجدۂ ثانیہ سے یہ غرض ہی کہ پھر تو
مجکو اسی زمین مین پھیریگا یعنے پھر اسی خاک مین ملا دیگا اور سر اُٹھانا دوسری بار غایت اُس سے یہ کہ پھر تو دوسری بار
مجکو اسی زمین سے نکالیگا اور سلام داہنی جانب سے مراد یہ ہی کہ اے پروردگار میرے تو میرا نامۂ اعمال میرے
داہنے ہاتھ مین دے اور میرے بائین ہاتھ مین نہ دے (یہ اسلیے کہ اہل جہنم کا اعمال نامہ بائین ہاتھ مین دیا جائیگا)
اور جب کتاب اعمال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش ہوتی ہی تو فرماتے ہین جو شخص محافظت نماز پنجگانہ
کی کرتا ہی اُسکی مثال یہ ہی کہ ایک نہر شیرین ہی تو جو کوئی تم مین سے اُسمین ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے کیا پھر
اُسکی کسافت سے کچھ باقی رہ جاتا ہی پس یہی حال نماز پنجگانہ کا ہی کہ بندے پر کوئی گناہ باقی نہین چھوڑتی ہی
غرض کہ جب میتا راہب نے کلام عبد اللہ کا سنا تو کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تم لوگ حق پر ہو اور شک نہین
کہ دین تمہارا حق ہی اور قول تمہارا صدق ہی وبعد ازان وہ اسلام لایا اور بعد تھوڑے عرصہ کے ماریہ بھی پہونچی
کیونکہ اُسکو معلوم ہوا کہ صحابہ اُسکے باپ کے قلعے مین محبوس ہین پھر جبکہ بالاے قلعہ پہونچی تو اپنے باپ کے مکانون مین
اُتری اور ساری رات صحابہ کے قلق مین بسر کی جب صبح ہوئی تو میتا اُسکے پاس آیا اور اداب سلام بجالایا ماریہ نے
اُس سے کہا اے میتا عرب کے ساتھ تو نے کیا معاملہ کیا اُسنے کہا مین نے اُنکو حراست استوار مین رکھا ہی جبتک کہ اُنکے
بارہ مین جو راے مالک کی ہو ماریہ نے کہا واللہ تو نے کچھ کوتاہی اور کمی نہین کی لیکن تو اُنکو ہمارے بیعہ یعنے مسجد مین
ہمارے ساتھ کر دے تاکہ وہ ہمارے حسن عبادت کو دیکھین اور ہمارا پڑھنا انجیل کا سنین تو کیا عجب ہی کہ وہ ہمارے
دین مین داخل ہون میتا نے کہا سمعاً وطاعةً یعنے مین نے حکم آپکا بگوش جان سنا و بدل بجا لایا یعنے بسر و چشم بجا لاتا ہون
بعد ازان وہ اُن صحابہ کو بیعہ مین لے گیا جب رات ہوئی تو ماریہ بیعہ مین آئی اور اصحاب نبی صلعم کو دیکھا کہ وہ سب
پا بزنجیر ہین اور اُس جگہہ سواے میتا کے اور کوئی غیر نہین ہی تب ماریہ نے کہا اے میتا تو ہمارے علماے دین مین ہی اور
تجھسے امر حق پوشیدہ نہین ہی اور تو ان لوگون کے دین پر بھی مطلع ہوا ہی پس تو بیان کر کہ حق ہمارے ساتھ ہی یا انکے
ساتھ یعنے حق پر ہم ہین یا یہ لوگ حق پر ہین میتا نے کہا اے ملکہ حق پر کچھ پردہ نہین ہی یعنے حق پوشیدہ نہین ہی اور
البتہ حق نہین عرب کے ساتھ ہی اور جس مقدمہ مین تو آئی ہی اور جو عہد تو لائی ہی اُسکو وفا کر پیش از آنکہ تو اُسکو
طلب کرے اور تو اُسپر تجکو دسترس نہو یعنے پیش از فوت وقت اُس کام کو کرے اور حال یہ ہی کہ تو اس قوم کا صدق
بیان اور صدق دین دیکھ چکی ہی کہ حق تعالیٰ نے درمیان تیرے اور ولد تیرے عمود کے جمع کر دیا یعنے تجکو اُس سے
ملا دیا پھر جسوقت ماریہ نے یہ باتین راز کی میتا سے سنین تو حیرت مین مبہوت ہوگئی اور اُس سے کہنے لگی کہ تجکو یہ اسرار

کہان سے معلوم ہوئے ریتا نے کہا مین نے یہ کیفیت اپنے خواب مین دیکھی ہی اور اُس سے تمام وہ احوال بیان کیا گویا کہ
خود وہان اُسوقت حاضر تھا تب ماریہ نے سجدۂ شکر کیا پھر جسوقت اُسنے سجدے سے سر اُٹھایا تو برجستہ اُٹھکر اصحاب کو
زنجیرون سے کھول دیا اور اُنکے تئین ہتھیار دیا اور ریتا کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کا اکرام کر اور مین اس امر کی فکر و تدبیر
کرتی ہون کہ والی قلعہ کو کیونکر گرفتار کر لیوین اور قلعہ پر کسطرح متسلط ہو جاوین بعد ازان ماریہ اپنے قلعہ کو گئی اور اُس
قلعہ کا ایسے شخص کو والی کیا جس سے اُسکو طمانینت تھی فکر و اندیشہ سے اور قلعہ سے اُن لوگون کو جنسے خوف و اندیشہ
رکھتی تھی نکال دیا اور اُس قلعہ کو بندوبست سے مستحکم کیا اور ادھر ریتا نے صحابہ کو بیعہ بیت المذبح مین متمکن کیا اور اُنسے
کہدیا کہ کل جسوقت صبح ہووے اور والی قلعہ نماز کے لیے آوے تو اُن حاضران بیعہ پر دفعۃً نکل پڑو حق تعالی تمکو
(نماز نصاری تو)
اُنپر نصرت دیگا راوی نے کہا پھر جب صبح ہوئی اور والی قلعہ اپنے خواص کے ساتھ نماز کے لیے بیعہ کی طرف نکلا
اور اجتماع مردم کے واسطے ناقوس پھونکنے لگے تب قس یعنے قسیس سردار ترسایان جو مالک بیت المذبح کا تھا آیا تاکہ
دروازہ مذبح کا کھولے اور قربانگاہ کے قریب جاوے پھر جسوقت اُسنے دروازہ مذبح کا کھولا یکبیک عبد اللہ بن
غسان مع اپنے چالیسون اصحاب کے نکل پڑے اور یکبارگی سبنے پکار کر تکبیر کی کہ قلعہ مین اور لوگون مین جو وہان تھے
زلزلہ پڑ گیا اور مسلمانون نے اُنمین خوب تیغ زنی کی کہ اُن سب کو قتل کیا اور قلعہ پر اور جو کچھ اُسمین تھا سب پر قبضہ کیا
چنانچہ رعایا نے یہ شور تکبیر سنکر یقین کیا کہ اہل اسلام قلعہ پر مسلط ہو گئے تو وہ سب اپنے سامنے بھاگے اور راوی کہتا ہی
جب ماریہ نے شور تکبیر اور غلغلہ آدمیون کا سنا تو یقین کیا کہ قلعہ اُسکے باپ کا مسلمانون کے قبضے مین آ گیا تب اپنے قلعہ کا دروازہ
بند کر لیا اور شخص معتمد کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور اپنے حسن تدابیر سے اُنکو آگاہ کیا انھون نے حق تعالی کی نعمتون کا
شکر ادا کیا اور اکثر مردم مفرور پاس ملک شہر یاض کے پہونچے اور اُسکو اس واقعہ سے خبر دی کہ قلعۂ ماردین پر مسلمانون نے
عمل کر لیا اُسپر سخت صدمہ اور قلق ہوا اور اپنے زوال ملک کا یقین ہو گیا اور اُسکے دل مین رعب سما گیا اور اُسکے لشکر پر
ہیبت طاری ہو گئی اور ارسوس کو بھی خبر پہونچی کہ اُسکا قلعہ چھن گیا اور خزانہ اُسکا لُٹ گیا چنانچہ اُسنے اس امر کو تا شب
مخفی رکھا اور جن لوگون پر اُسکو وثوق و اعتماد تھا اُنکو ہمراہ لیکر بطلب و تسخیر حران روانہ ہوا پس دوسری شب کو وہان
پہونچا جب قریب پھاٹک کے آیا تو اُنکے روکنے کو نگہبانون نے سامنا کیا اُسوقت اصحاب ارسوس نے ان لوگون پر
شور کیا اور کہا دروازہ کھول دو اور دیکھو کہ یہ بطریق رودس ہی اور غرض اس سے یہ تھی کہ یہ اُنکا پہلا بطریق ہی
یعنے رودس قید عرب سے چھوٹکر آیا ہی تب نگہبانون دربانون نے دروازہ کھول دیا ناگاہ ارسوس داخل ہوا
اور مالک شہر ہو گیا اور یہ اخبار تمام اس بلاد مین فاش ہو گئی کہ ارسوس صاحب ماردین اپنے حیلہ اور حکمت عملی سے
حران کا مالک ہو گیا پھر اُسکے پاس وہ سائر مردم دوڑ پڑے جو طالب دیوان تھے یعنے طالب ایسے شخص کے تھے
جو لوگون کو جمع کرے پس اُن سب کے اجتماع سے ارسوس کے پاس ایک لشکر عظیم جمع ہو گیا

ذکر فتوح رہا و حران

راوی نے کہا کہ رودس صاحب حران کا ایک پسر تھا اُسکو رودس نے قید و بند مین رکھا تھا کیونکہ اُس سے خائف تھا کہ وہ بڑا شجاع تھا اُسکا نام ارغوک تھا پس اُسکو گرفتار کرکے مقام عمق مین محبوس رکھتا تھا اور ارغوک کی مادر کا نام بنت العسکر تھا وہ مالک و حاکم سمیاط کی تھی اور وہ اپنے اہل و اقربا کی ملاقات کو گئی تھی اور باعث مقید ہونے اپنے پسر کے خشمگین و پرغضب رہتی تھی پھر جبکہ اُسکو یہ خبر پہونچی کہ ارسوس نے حران پر تسلط کیا ہی تو اُسپر سخت قلق و صدمہ گذرا چنانچہ وہ سوار ہوئی اور سمیساط سے عمق مین آئی اور اپنا اختلال خاطر اپنے بیٹے سے ظاہر کیا اور اُسکو خبر دی کہ ارسوس حران پر مسلط ہو گیا ہی پھر اُسکو حبس سے نکال کر اموال کثیر اُسکے حوالہ کیا اور کہنے لگی کہ شہسوارون اور مبارزون سے اتفاق اور لشکر کو جمع کر اور اُس شخص پر جا جسنے ایسا کام کیا ہی یعنے حران پر قبضہ کیا ہی چنانچہ ارغوک نے وہ مال خرچ کیا پس مردم کثیر اُسکے پاس حاضر ہوئے کہ ایک جیش عظیم ہو گیا پھر اُسنے بقصد حران طرف فرات کے کوچ کیا اور یہ خبر ارسوس کو پہونچی تو وہ بھی اُسکے مقابلے کو نکلا اور دونون جماعت باہم مقابل ہوئی اور ارغوک کے لشکر کا سردار ایک مرد ارمنی تھا اُسکا نام ارجوک اور وہ بڑا دلاور تھا اُسکے ہمراہ تین ہزار آدمی کی جمعیت تھی مگر ارمنی کو شکست ہوئی روایت ہی عبد اللہ بن اُسید سے اُسنے کہا مجھسے روایت کی سالم بن ربیعہ نے دو مرد عادل تمیمی سے اور اُن دونون نے محمد بن عمر الواقدی سے کہ جب یہ خبرین عیاض بن غنم کو پہونچین کہ ارجوک ارمنی نے طرف ارسوس کے کوچ کیا ہی تو عیاض نے رودس صاحب حران کو اپنے پاس بلا کر جو اخبار ارسوس کے اُنکو پہونچے تھے اُس سے ظاہر کیا اور کیفیت متسلط ہونے ارسوس کی حران پر بیان کی اور یہ کہا کہ اب ارغوک تیرے پسر نے ارادہ مقابلۂ ارسوس کا کیا ہی اور مین قصد تیرے قتل کا رکھتا ہون لیکن اگر تو ہمارے دین مین داخل ہو جاوے تو قتل سے تجھے امان ہی رودس نے کہا اگر تو مجکو چھوڑ دیوے تو جو قلعے میرے تحت مین ہین مین تمھارے سپرد کر دون اور کیا عجب ہی کہ مین حران مین بھی پہونچون کیونکہ وہان کے لوگ مجکو بہت دوست رکھتے ہین اسلیے کہ مین اُنکے حق مین احسان کرتا تھا اور میرا قول یہ ہی کہ جسوقت وہ لوگ مجکو دیکھینگے تو فوراً اُس بلد کو میرے سپرد کرینگے اور مین تمھارے تئین حوالہ کر دونگا اِس شرط پر کہ تم مقام سویدہ خواہ نصیبین الصغرا مجکو دو اور مین تمکو اُسکا جزیہ یعنے محصول ہر سال دیا کرونگا چنانچہ ابن غنم نے ان باتون کو اور شرطون کو منظور کیا اور عبد اللہ یوقنا کو حکم کیا کہ اُس سے حلف لیوین اُنھون نے حلف لیا اور بعد اخذ و قبول حلف کے اُسکو رہا کیا اور اُسکے ہمراہ یوقنا کو بھی مع جماعت اُسکے روانہ کیا اور رودس کے خیام اور اسباب تمام اُسکا پھیر دیا اور اُسکی جماعت کو بھی اُسکے ساتھ کر دیا پھر وہ سب آخر شب مقام مرج رغبان سے بقصد حران راہی ہوئے جب قریب حران پہونچے تو جاسوسون کو بھیجا اُن لوگون نے

واپس آکر خبر کردی کہ لشکر ارسوس کا بیرون حران نازل ہی اور لشکر ارغوک پسر رودس کا اُسکے مقابلے پر ہی اور سوا
اس امر کے کہ ارجوک اسیر ہوگیا ہی کہ اُسکو ارسوس نے گرفتار کر لیا ہی باقی لشکر ارجوک کا بدستور اپنے حال پر ہی
مگر ارسوس نے اپنا ایلچی طرف لشکر ارجوک کے بھیجا ہی اور اُنکو اپنی طرف طلب کیا ہی کہ تم ہمارے شریک ہو جاؤ
ہم تمپر انعام کرینگے اور یہ اسلیے تا اُنکو اور اپنے لشکر کو لیکر رہا پر چڑھائی کرے اور اُسپر بھی متسلط ہووے کہ وہ بھی
اُسکے تحت تصرف مین آجاوے اور اُن لوگون نے جواب دیا تھا کہ ہم پیش خود ہا اس باب مین مشورہ کرتے ہین
راوی نے کہا جب رودس اور یوقنا دونون وہان گئے اور دونون نے لشکر کی جانب نگاہ کی اور دیکھا کہ آگ روشن ہی
تو رودس نے یوقنا سے کہا کہ یہ آگ جو قریب روشن ہی شک نہین کہ میرے پسر کے لشکر کی آگ ہی پس ایک
شخص کو وہان بھیجا تاکہ خبر لاوے تب اُس شخص نے جاکر معلوم کیا کہ وہ لوگ کون ہین اور واپس آکر خبر دی کہ وہ قوم یعنے لشکر
ارمن آمادہ ہین اس بات پر کہ ارسوس اُن سے عہد و حلف کرے تو وہ اُسکے لشکر ہو جاوین یعنے شامل اُسکے لشکر کے
ہو جاوین اور یہ بات مقرر ہوئی ہی کہ کل جب صبح ہووے تو ارسوس اپنے اصحاب سے سو سوارون کو ہمراہ لیکر دیر مسمہ
فرحا کے جو درمیان رہا و حران کے واقع ہی واسطے حلف کے جاوے اور لشکر ارغوک تیرے پسر سے پچاس مردم کا ہ
بھی اُس دیر مین جا کر وہین باہم معاہدہ کرین یہ سُنکے چہرہ یوقنا کا فرط سرور و فرح سے روشن ہو گیا اور رودس سے
کہا خوش ہو کہ وہ قوم اب ہمارے قبضے مین آئی بعد ازان وہان سے اُس دیر کو چلے اور قریب اُس دیر کے کمین گاہ
کیا بعد ازان یوقنا کا ایک غلام تھا قوم شریف سے اُسکو اُنھون نے پالا تھا وہ اُنکے ہمراہ حاضر تھا اُسکا نام شامس تھا
اور وہ بڑا دانشمند تھا سو یوقنا نے اُسکو بھیجا اور اُس سے کہا اے شامس تو پاس صاحب رہا کے جسکا نام کیلوک ہی
جا کر اُس سے کہیو کہ اصحاب ارجوک مین جو لوگ مقدم ہین اُنھون نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہی اسلیے کہ وہ تیرے
لوگون مین سے ہو جاوین کیونکہ تو بھی اُنھین مین سے اور اُنکا طرفدار ہی اور ارسوس اہل روم سے ہی اور وہ ہمارے
لوگ دیر فرحا مین آتے ہین اور ارسوس اُنکے ساتھ ہی اسواسطے کہ اُن سے حلف و عہد کرے اور اُن سے بھی حلف و عہد
لیوے مگر ارسوس تجھسے ارادہ درخواست رکھتا ہی کہ تو دو سو آدمیون سے نکل کر قریب دیر سے ہمارے لیے کمین گاہ مین
بیٹھے تاکہ جب ہم لوگ مردم ارجوک وہان پہونچین تو اُسوقت تو نکلکر ہمپر چھاپہ مارے چنانچہ شامس روانہ ہوا اور پاس
صاحب رہا کے پہونچا اور جو کچھ اُسکے صاحب یوقنا نے اُس سے کہدیا تھا اُس سے بیان کیا غرضکہ قضا و قدر
الٰہی سے وہ حیلہ جسکی فکر و تدبیر یوقنا نے کرکے صاحب رہا سے کہلا بھیجی تھی اور اکابر جیش ارجوک کی جانب سے پیغام
بھیجا تھا ایسا ہوا کہ جب شامس یوقنا کے پاس سے صاحب رہا کے پاس پہونچا اور اُس سے وہ باتین جو ابھی مذکور
ہوئین بیان کین اور اس عہد کو اُس نے استوار کیا پس صاحب رہا چار سو آدمی اپنی قوم سے ہمراہ لیکر اور سلاح و سامان
حرب سے مضبوط ہو کر نکلا و بقصد دیر فرحا روانہ ہوا اور یوقنا بھی مع اصحاب اپنے اُن سے قریب قریب کمین گاہ مین بیٹھے

کرشناس بھی اُن سے فرصت پاکر علیحدہ ہوگیا اور یوقنا کے پاس آکر خبر دی کہ صاحب رہا فلان مقام مین تمسے قریب کمین مین ہے
اور ادھر حال ارسوس کا یہ تھا کہ جب اُسنے اپنا ایلچی طرف ارمن لشکر جوک کے بھیجا تھا تو رودس ارمن کے پاس آیا اور انکو
فہمائش کی کہ ارسوس تمسے حلف و عہد کرے اور تم اُس سے حلف کرو اس بات کا کہ تم اُسپر حملہ نکرو نہ دوسرے گروہ
کے ساتھ آمیزش نکرو اور اتفاق اس امر پہ ہوا تھا کہ حلف دیر فرجا مین واقع ہو پھر آخر شب ہوئی تو لشکر ارسوس اور جماعت
ارمن از یکدیگر علیحدہ علیحدہ روانہ ہوئے اس خوف سے کہ کسی کی جانب سے غدر و عہد شکنی واقع نہو اور صاحب رہا سے
جو کچھ قرارداد ہوا تھا تو اُسکی طرف سے ان لوگون کی خاطر مطمئن تھی وبعدازان گروہ ارمن نے قبل اپنے خروج اور کوچ کے
اپنی جمعیت مین سے ہزار مرد شجعان کو بلباس اہل رہا کے آراستہ کیا اور اُنکو فہمائش کردی کہ خفیہ لشکر سے پیش روی
کرکے لشکر رہا مین جا ملین اسطور سے کہ گویا مددگار صاحب رہا کے ہین اور کہدیا تھا کہ کچھ کلام نکیجیو جب تک دیکھو کہ صاحب رہا
اپنی کمین گاہ سے باہر نکلا پھر جسوقت وہ برآمد ہوئے اور تم اُسکے سامنے سے آؤ تو باواز بلند باخود اظہار خوشی و خوشخبری کا
کیجیو گویا کہ تم اُسکے ہمراہیون مین سے ہو یہانتک کہ وہ تمسے مطمئن خاطر رہین ورنہ بصورت شاید کہ تم اُسپر قدرت و دسترس پاؤ
کہ اُسکو گرفتار کر رکھو یہانتک کہ ہمارا امیر جوک بھی آپہونچے غرضکہ یہ کتیبہ ہزار ارمن کا بطریق پیش روی کے اول شب سے
روانہ ہوچکا تھا اور کسیکو ان کی روانگی کی خبر نتھی **راوی** نے کہا کہ جب ارسوس حوالی دیر مین جا پہونچا تو دفعۃً دو سو
شہسوار اصحاب نبی صلعم سے کمین گاہ سے نکلکر اُسپر آپڑے اور اُنکا افسر عمرو بن معدی کرب زبیدی تھا اور سبب
یکایک خروج کرنے اصحاب کا یہ تھا کہ جسوقت عیاض بن غنم نے رودس کو بھیجا اور یوقنا کو بھی مع اصحاب اُسکے
اُسکے ساتھ کردیا تھا تو رودس کے طرف سے بدگمانی ہوئی اور کہا مین نے بہت جلدی کی کہ ولی اللہ کو عدو اللہ کے ساتھ
کردیا ہی تب خالد نے کہا اے امیر تو اپنی خاطر کو رودس کے طرف سے مشتغل بفکر نکر اسلیے کہ ملوک روم جو قول کرتے
ہین اُسے وفا کرتے ہین اور وہ لوگ اس بات مین عار رکھتے ہین کہ اُنمین سے کوئی کچھ قول کرے اور اُسکو وفا نکرے
عیاض نے کہا اے ابو سلیمان بہرحال ہمکو لازم نہین ہی کہ ہم اپنے اصحاب اور اُنکے ساتھ والون سے غافل
رہین بعد ازان اُنھون نے عمرو بن معدی کرب زبیدی کو دو سو سوارون سے روانہ کیا تھا اور یہ لوگ حران کو
جاتے تھے کہ اثناے راہ مین ارسوس مل گیا کہ وہ دیر فرجا کو جاتا تھا آخر الامر اُسکو اور اُسکے ہمراہیون کو ان لوگون نے
گرفتار کرلیا اور اُدھر یوقنا نے کیلوک صاحب رہا کو پکڑ لیا اور بقیہ روز کمین مین پوشیدہ رہے رات کو طرف رہا کے
متوجہ ہوئے جب قریب رہا کے پہونچے تو یوقنا نے اُس طرح کا لباس پہنا جسطرح کا لباس صاحب رہا پہنے تھا
اور اصحاب یوقنا نے بھی ایسے لباس پہنے جیسے جماعت صاحب رہا پہنے تھے پھر جب رہا سے نزدیک ہوئے اور
مشعلین روشن کیئے ہوئے تھے تو دربانون نے پھاٹک کھول دیا پس یہ لوگ رہا مین گھس پڑے اور
جب اندر داخل ہوگئے تو اِن لوگون نے بعد اسکے تہلیل و تکبیر و ثناے رب قدیر کے اپنی آوازون کو بلند کیا

پس عوام الناس مین سے کسیکو جسارت نہوئی کہ کچھ کلام کرسکے پھر رہا مین جسقدر ذخیرہ اور اشیاے تحفہ اور خزانہ و مال کیلوک کا تھا اُس سب کو یوقنا نے قبضہ مین کیا اور رؤساے رہا مین جنسے کچھ اندیشہ و خطرہ تھا اُنکو بھی گرفتار کرلیا وہین بعد ایک شخص کو اپنے اصحاب مین سے جسپر وثوق و اعتماد تھا رہا پر حاکم مقرر کیا اور ایسا ہوا کہ کیلوک کے برادر عمزادے جب امان مانگی تھی تو عیاض سے اُسکو امان دی تب اُسنے تمام اُن اشیا و خزائن پر جسقدر کیلوک کا تھا رہبری کی بعد ازان عیاض بن غنم نے ابن عم کیلوک کو اپنے ہمراہ آگے کرلیا اور بقصد حران روانہ ہوئے جب وہان پہونچے تو یہ دیکھا کہ رودس نے حران کو فتح کرلیا تھا اور یہ اسطرح ہوا کہ جب عمرو بن معدی کرب زبیدی نے ارسوس کو گرفتار کرلیا تھا تو رودس مع بقیۂ لشکر مسلمین وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ حران مین پہونچا اور جو لوگ شہر پناہ کی دیوارون پر حارس و نگہبان تھے اُنکو ندا دی جب اُنھون نے رودس کو پہچانا تو فوراً دروازہ کھول دیا اور اُسکے روبرو تعظیم کو جھکے اور اُسکے دار الامارۃ مین اُسکو لے گئے پھر جب رودس حران کا مالک ہوا اور رئیسان بلد اُسکی خدمت مین حاضر ہوئے اور اُسکی سلامتی کی مبارکبادی دینے لگے تو رودس اُس مجمع مین خطبہ بیان کرنے کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم آگاہ ہو تحقیق کہ حقتعالی نے مجھے آفتون سے نکالا اور ہلاکت سے نجات دی اور ماجرا میرا ایسا ایسا گذرا اور مین نے امیر قوم مسلمین سے عہد کیا ہی کہ اس شہر کو مین اُنکے سپرد کرون اور وہ مجکو والی نصیبین صغری و سویدا کرینگے اور مین نے امیر سے اِس عہد پر حلف کیا ہی بے شبہ مین اپنا عہد وفا کرونگا اور مین تمہارے سامنے گواہی دیتا ہون اِس بات کی کہ جو دین خلاف دین اسلام ہین وہ سب باطل ہین وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئینہ محمد صلعم فرستادہ خدا ہی جب اہل حران نے یہ کلام رودس کا سنا تو کہنے لگے کہ حق تعالی نے آپکے ساتھ ارادۂ خیر کیا پس ہم بھی آپکے ساتھ آپکے اسلام پر موافقت کرتے ہین چنانچہ وہ لوگ بھی اسلام لائے مگر کچھ لوگ اُنمین سے اسلام سے محروم رہی

ذکر فتوح قلعۂ راس العین

روایت ہی ربیعہ بن ہیثم سے اُسنے روایت کی ہی عبد اللہ تنوخی سے اُسنے عبدان بن عطیہ سے اُسنے کہا کہ اہل جزیرہ اسلام نہین لاے تھے مگر باعث اہل حران کے یعنے بسبب اسلام لانے اہل حران کے اہل جزیرہ ایمان لائے تھے پھر جب اصحاب نبی صلعم نے دیکھا کہ وہ سب داخل اسلام ہوئے تو اصحاب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُمْ عَلٰی دِیْنِكَ وَلَا تُمَكِّنْ مِنْ بَلَدِهِمْ عَدُوًّا یعنے اے پروردگار ان لوگون کو تو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور اُنکے بلد سے کسی شی پر اُنکے دشمنون کو تمکنت و قدرت ندے پھر اُن لوگون نے اُن شہرون کے کنیسون اور دیرون کو مسجدین اور جامع مسجد کر ڈالین اور جو کچھ حوالی و نواحی حران و رہا کے مضافات سے تھا وہ سب اُنھون نے تفویض اصحاب کر دیا

بقیۂ لشکر مسلمین سے مراد ہی کہ جسقدر ہمراہ عمرو بن معدیکرب کے ... (handwritten marginal notes, partly illegible)

وبعدازان عبد اللہ یوقنا رہا سے حران مین آئے اور اصحاب نبی صلعم کو مجتمع کرکے دربارۂ رہا مشورہ کیا کہ اُسکا حکم کیونکر
ہو تب سعید بن زید نے کہا کہ تمھین نے اس شہر کو اپنے حیلون اور اپنی تدبیرون سے لیا ہی و برامنہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اَلحَربُ خُدعَۃٌ یعنے جنگ حیلہ سازی ہی اور البتہ یہ حیلہ پورا ہو گیا اور جو لوگ
اس بلد مین ہین وہ سب بندگان وکنیزان مسلمین ہین اور اُنکا سارا مال بھی مال مسلمین ہی تب یوقنا نے کہا تم خوب
جانتے ہو کہ جزیرے مین سے اکثر تمھارے قبضے مین ابھی نہین آئے ہین اور وہان ابتک بڑے بڑے قلعہ مانع مداخلت
ہین پس صوابدید یہ ہی کہ ایسے خیر وخوبی کے کام کرو جس سے ذکر تمھارا بلند آوازہ رہے اور فخر تمھارا زیادہ ہو تب
سعید نے کہا ہر گاہ ایسا امر ہی اور یہ ارادہ ہی جیسا تمنے ذکر کیا تو یہان کے لوگون کو اُنکے حال پر چھوڑو یہانتک کہ
ہم چلکر دیکھین کہ اُنکے بارہ مین امیر عیاض بن غنم کی کیا راے ہی چنانچہ یہی امر قرار پایا وبعدازان یہ خبر شاہ شہریاض کو
متصل پہونچین کہ بلاد حران ورہا وسروج وسخن واکساس وعمق ان سب پر دخل عرب کا ہو گیا پس اُسکو اپنے
ملک کے زوال کا یقین ہوا تب وہ اور اُسکے معتمدین موثقین مقام راس العین مین داخل ہوئے اور بیعہ نسطوریا
مین جو آج جامع مسجد ہی اُنھون نے نماز پڑھی جب اپنی نماز سے فراغت پائی تو شہریاض ملک نے کہا ای معاشر
روم آگاہ ہو کہ ہم آمیۂ اہل عرب ہمارے بلاد مین شریک ہو گئے ہین اور یہ سارے بلاد اُنکے معاقل ومامن ہین اُنھین
وہ لوگ مجتمع ہوتے ہین اور وہان اُنکے یار ومعاون ہین اُن لوگون سے اُنکو رسد غلہ وعلوفہ پہونچتا ہی اور شہرون سے
اُنکے پاس مالہاے خطیر آیا کرتے ہین اور ملک خابور تمام اُنکا ہی اور اُنھین کے حکم مین ہی اور اب درمیان ہمارے
اور اُنکے سواے جنگ اس مرتبہ کے جو درپیش ہی اور کچھ باقی نہین ہی اگر ہماری فتح ہوئی تو مقام وقیام عرب کا
ہمارے درمیان نرہیگا اور اگر عرب کی فتح ہوئی تو یہ ہمارے سارے بلاد اُنکے ہین چنانچہ میری راے مین ایک بات
آئی ہی کہ وہ صائب وباصواب ہی لوگون نے پوچھا وہ کونسی راے ہی ملک نے کہا میری راے یہ ہی کہ جنگ سے
اُنکو دیر و درنگ مین رکھین یعنے جنگ مین ایام گذاری کرین اور اس عرصے مین دونون شاہان بزرگ سَفَر و زَعفَر کو
نامہ لکھین کیا عجب ہی کہ یہ دونون اپنے اپنے لشکر سے ہماری کمک کرین اور ملک حُرقناس بن فارس کو اور ملک انطاق
کو جو نینوی وبلاد نینوی کا مالک ہی نامے لکھین اور جبر بن صائع الشکاریہ کو بھی لکھین کہ یہ سب ہمکو مدد دیوین پھر جسوقت
یہ ملوک ہمارے پاس اپنے لشکرون کو بھیجین تو ہم باستعانت مسیح کے مسلمانون سے مقابلہ کرین کہ حقتعالی نصرت اپنی
جسکو چاہے عطا کرے چنانچہ وہ سب بالاتفاق یکزبان ہو کر بولے یہ راے بہت خوب ہی پس وہ نامے لکھے گئے اور
ایلچیون کے ہاتھون ملوک مذکورین کے پاس مرسل ہوئے وبعدازان شہریاض اپنے لشکر مین واپس آیا واقدی علیہ الرحمہ
نے کہا کہ عیاض بن غنم جو کہ اُسوقت جنگ قوم سے باز رہے تو اسلیے کہ اُنکی راے مین فتح بلاد اُنکے اصحاب کے
ہاتھ سے بدون قتال متصور تھی اسوجہ سے اُنھون نے جنگ کرنے مین تعجیل نکی اور اسلیے کہ وہ قوی پشت تھے

باعث اُن بلاد کے جنکی فتح ہوگئی تھی و نیز عیاض بن غنم سے عبیدۃ بن الجراح کو بطلب خبر لکھ بھیجا کہ جو خبر قوم کی تمھارے پاس
آوے اُس سے ہمکو مطلع کرو اور راوی نے کہا کہ جب نامے ملک شہریاض کے صاحبان اقالیم کو پہونچے تو انھون نے
اُسکی نصرت کے لیے لشکر معین کیے اور نامہ شہریاض کا والی اخلاط کو پہونچا اُسکی ایک دختر تھی نہایت صاحب حسن و
جمال اور وہ از روے قوت کے منجملۂ مردان شجاع کے تھی اُسکا نام طاریون تھا اور محل استقرار یعنے قرارگاہ اُسکا ایک جبل تھا
جو ہمنام اُس دختر کا تھا یعنے جبل طاریون اور حال یہ تھا کہ جو کوئی اُس سے خطبہ و خواستگاری کرتا تھا وہ راضی نہوتی
تھی مگر بشرطیکہ میدان مین اُسکا مقابلہ کرتی تھی اسلیے کہ اگر صاحب خطبہ اُس دختر پر غالب آوے تو وہ اُسکا شوہر ہو چنانچہ
وہ تمام اہل خطبہ پر غالب آئی تھی و منجملہ خواستگارون کے ایک لڑکا تھا سوسی نام پسر ملک سلنطور والی جبل السناسنہ کا وہ
اپنے پدر کی طرف سے ہدیہ واسطے پدر طاریون کے لیکر اخلاط مین آیا تھا اور خواستگاری کی تھی چنانچہ اُس دختر نے کہا
میری وہی شرط ہی جو معروف ہی پس اُسنے میدان مین اُس جوان سے مبارزطلبی کی آخر اُسپر غالب آئی اور اُسکی
پیشانی کے بال کاٹ لیے اس بات کو چند روز و شب گذر گئے تھے پھر جبکہ ملک شہریاض نے ملوک کو بنابر استمداد نامے
لکھے اور والی اخلاط کو بھی بطلب مدد نامہ لکھا تو والی اخلاط نے شہریاض کی طرف چار ہزار سوار روانہ کیے اور اُن جماعت کی
اپنی دختر طاریون کو افسر کیا اور اُس سے کہا اے میری دختر تحقیق مین نے تجھکو لشکر پر مقدمۃ الجیش کیا ہی اور مین یہ چاہتا ہون
کہ تو عرب پر ایسا غلبہ و حملہ کر جیسا کہ تو شہسوارون پر حملہ و غلبہ کرتی ہی یہانتک کہ تو نزدیک امت مسیح کے مشکور رہو
اور راوی نے کہا کہ ملک سناسنہ نے بھی ایک جماعت مردان کارزار کو ہمراہ لشکر طاریون کے کر دیا اور افسر اُس
جماعت کا سوسی اپنے پسر کو کیا تھا چنانچہ وہ لڑکا مصاحبت و ہمراہی مین طاریون کے چلتا تھا اور یہ لڑکا یعنے سوسی کمال
شاندار و طرحدار اور جمال مین نہایت وجیہ و حسن دار تھا ہلال ابرو اُسکا بدر نما تھا اور وصف خوبروئی مین وہ خوبان زمان
سے یکتا و بیہمتا تھا آخر جب نظر طاریون کی اُسکے چہرۂ جمیل پر پڑی تو اُسکو بچشم محبت و رغبت دیکھنے لگی اور دل اُسکا
اُسکے دام عشق مین پھنس گیا پھر اُسنے اپنے لوگون کو حکم کیا کہ اُسکی جماعت کے ساتھ ساتھ چلین **واقدی** رح نے کہا
اس واقعات فتوح مین بہترین وقائع یہ ہی کہ اس لڑکی یعنے طاریون کا ایک برادر عمزاد تھا اُسکا نام یرغون تھا
وہ بھی طاریون کے عاشقون مین تھا اور اُسکو بہت چاہتا تھا مگر یہ استطاعت نرکھتا تھا کہ اُسکو اپنا احوال سناوے
اور یرغون بھی مرد شجاع و سخت گیر تھا اور اُسکے قبضے مین معاقل و مامن بہت تھے مثل حران و معدن و ابرون
و قیفث و انظرو بدلیس و ارزن اور وہ بھی واسطے نصرت شہریاض کے اپنی تین ہزار فوج سے چلا تھا پھر جسوقت
لشکر اُسکی عمزادی طاریون کا بدلیس مین پہونچا تو اُسنے اُس لڑکی کے لیے بڑا اہتمام اور اُسکا بڑا اعزاز و اکرام کیا
اور تحف و ہدایا بسے وافر اُسکے پیشکش کیے اور اُسکے ہمراہ کوچ کیا یہانتک کہ یہ سب فوجین قلعۂ کیفا مین پہونچین
پھر وہان سے طرف موزر کے اپنا راستہ لیا اور ایک قلعہ پر جو معروف بالہتاخ اور راہ نہر پر واقع ہی جا اُترے

اور یرغون براور عزادطاریون نے اپنے جاسوس و ہرکارے مقرر کیے تھے کہ وہ اُسکو احوال دشمن سے مطلع کرتے
رہتے تھے پھر جب طاریون مقام نہر پر اُتری تو اُس جوان سوسی کے پاس ایک آدمی بھیجکر کہلا بھیجا آگاہ ہو کہ محبت
صادقہ نہین ہوئی مگر بعد افراط عداوت کے یعنے بعد فرط عداوت کے اگر محبت ہوجاتی ہی تو پھر محبت صادقہ ہوجاتی ہی
اور مین پشیمان ہوئی امر گذشتہ واز دست رفتہ پر کہ مجھسے جو کچھ تیرے ساتھ ہوا یعنے ردّ خطبہ بعد غلبہ میدان کے
اور مجکو معرفت اس بات کی حاصل ہوئی کہ جب ہم قتال اعداسے مراجعت کرینگے اُسوقت تو اپنا ایلچی میری خواستگاری مین
میرے باپ پاس بھیجیو اور بالفعل مین چاہتی ہون کہ وقت شب تو میرے ابن عم یرغون سے چھپکر میری ملاقات کر
تا درمیان میرے اور تیرے عہد و میثاق ہوجاوے اور تو مجھسے حلف کرے میری خواستگاری کا میرے باپ سے
اور مین تجھسے حلف کرون کہ سوا تیرے اور کسیکو مین قبول نکرون اور جب یہ پیغام اپنے ایک خادم کی بانی کہلا بھیجا
تو اُسکے ساتھ کچھ قسم حلویات وغیرہ سے ہدیہ بھی بھیجا اور مثل اسکے کچھ شیرینی وغیرہ اپنے ابن عم یرغون کے لیے
اور اسی طرح سارے امراے ندما کے لیے بھی بھیجا تا کوئی اُسکے راز کو نجانے یعنے اسواسطے کہ بوجہ ہدیہ عام کے ہدیہ سوسی
کی خصوصیت پہچانی نجاوے راوی نے کہا کہ یہ خادم جو ہدیہ و پیغام لیگیا اور اس کیفیت سے آگاہ ہوگیا وہ پروردہ
اُسکے ابن عم یرغون کا تھا کہ اُسنے اُسکو اپنی گود مین پالا تھا اور اُس سے محبت شدید رکھتا تھا چنانچہ اُس خادم نے
وہ سب باتین طاریون کی جو نسبت سوسی بن سلنطورس کے واقع ہوئین تھین یرغون سے بیان کین اور کہا کہ طاریون
آج کی شب ارادہ اُسکی ملاقات کا رکھتی ہی تا اُس سے قول و قسم اس بات مین محکم کرے کہ مین تیرے سوا کسی غیر کو
قبول نکرونگی یہ سنکے یرغون نے اس بات کو اور اپنے ارادے کو اپنے دل مین مخفی رکھا پھر جسوقت تاریکی شب نمودار ہوئی
تو اُسنے اپنے لشکر کے امیرون اور افسرون کو طلب کیا اور اُن سے کہنے لگا تم لوگ آگاہ ہو مین تمہارا والی و حاکم اس وجہ سے
ہوا ہون کہ مسیح کے علم دین مین میری عقل و دانشمندی تمہارے عقول سے بہت زیادہ ہی اُن لوگون نے کہا اے صاحب
ہمارے آپکا جو ارادہ ہو ارشاد کیجیے تا ہم آپکا فرمانا بجالاوین اور امتثال آپکے امر کی کرین یرغون نے کہا اے قوم تم جانتے ہو
اس بات کو کہ ہم لڑائی پر جاتے ہین اور حال یہ ہی کہ تم تھوڑے عرصے مین دیکھو گے کہ گھوڑے ہمکو پا لینگے
اور روند ڈالینگے اور نیزے ہمکو گھیر لینگے اور چھید ڈالینگے تب اُن لوگون نے کہا یہ بات کیونکر ہی یرغون نے
کہا کہ عرب نہ خواب غفلت مین ہین اور نہ کچھ دور ہین اور البتہ نصرت ان کی جانب عائد ہی اور تم خوب جانتے ہو کہ
ملک شہر یاض از روے وفور ہمت اور از روے کثرت لشکر کے ہرقل بادشاہ اور دیگر ملوک روے زمین سے بزرگتر
و زیادہ تر تھین ہی اور حال یہ ہی کہ عرب انکی دولت و سلطنت پر متسلط ہو گئے اور اُنکے معاقل و مساکن کو لیلیا
اور وہان کے ملوک کو گرفتار کر لیا یا دور کر دیا اور مجکو یقین ہی کہ ملک شہر یاض کو روز جنگ عرب کے مقابلے مین
ثبات و قرار نہوگا کیونکہ اُسکے بلاد پر وہ لوگ مالک ہوگئے ہین کہ شہرہاے حران و رہا [illegible]

تو قلعۂ ماردین یعنے قلعۃ المراۃ کو تسخیر کر لیا اور دارسوس کو اسیر کر لیا اور اُسکی دختر ماریہ کو بھی لے لیا اور گویا کہ تم بھی عرب کے
امکان مین ہو کہ وہ مالک دیار شہر پا حش کے ہو کر تمھاری طرف پھر پڑینگے تو تمھارے دیار پر بھی غالب آوینگے اور تمھارے
حریم یعنے اہل وعیال کو بندی کرینگے اور خوب جان لو کہ وہی لوگ حق پر ہین اور سیرت اُنکی یہ ہی کہ جب وہ جو بات
کہتے ہین تو اُسکو پورا کرتے ہین اور وہ اپنے قول وقرار کو وفا کرتے ہین اور جو کوئی اُنکا مطیع ہو جاتا ہی وہ اپنی جان کی
امان پاتا ہی اور اپنے اہل وعیال و مال سے امین ہو جاتا ہی چاہے وہ اُنکے دین مین آوے خواہ اپنے دین پر رہے
الغرض تم آگاہ ہو کہ اس لڑکی طاریون کی طرف سے میرے دل مین آگ بھڑکتی ہی اور مین نے اُسکو پیغام
بھیجا تھا تا کہ وہ میری زوجیت مین آوے اور مین اُسکا شوہر ہون مگر اُسنے اِس بات سے انکار کیا اور اب وہ ابن ملک
سناسنہ کو چاہتی ہی پس اگر اس لڑکی نے عقد تزوج اپنا اُس سے کیا تو یہ سب یکدست ویکدل ہو کر ہمارے معاقل
ومامن کو لے لیونگے اور ہمارے قلعون کے مالک ہو جاوینگے پھر ہمکو اُنکے ساتھ یارا ے مقاومت نرہیگا فلہذا میری راے
یہ ہی کہ مین آج کی رات طاریون کو گرفتار کرون بعد ازان یرغون نے وہ سب باتین جو خادم نے کہی تھین اُن
ندیمون سے بیان کین تب اُن لوگون نے جواب دیا کہ اے ملک جب آپ اُسکو گرفتار کرینگے تو کون سی زمین آپکی جاے پناہ
ہو گی اور کونسا قلعہ آپکا حامی ہو گا یرغون نے کہا مین ارادہ لشکر عرب کا رکھتا ہون کہ ہم اُن سے امان حاصل کرینگے اُنھون نے
کہا ہرگاہ آپ اس امر پر آمادہ ہین تو عزم کیجیے یرغون نے کہا تم اپنی تیاری کرو اور کوچ پر مستعد رہو پس اُنھون نے
یون ہی کیا واقدی رح نے کہا پھر جب تاریکی شب ہوئی تو پیش از انکہ سوسی پوشیدہ ہو کر آوے یرغون خود بجاے
سوسی چھپ کر گیا اور سرا پردۂ طاریون مین پہونچا جب دختر نے اُسکو دیکھا تو سوسی سمجھکر برجستہ اُسکے سامنے اُٹھو کھڑی ہوئی
اور اُسپر سلام کیا اور تعظیم کے لیے اُسکے آگے جھکی اور طاریون نے یہ کیا تھا کہ پہلے نگہبانون اور غلامون اور دربانون کو
اپنے پاس سے دور کر دیا تھا تا کوئی اسکے اسرار سے مطلع نہو بعد ازان طاریون کو ثابت ہوا کہ وہ اُسکا برادر عمزاد یرغون ہی
تو شرمندہ وترسندہ ہوئی اور اُس سے سواے اسکے اور کچھ بن نہ آئی کہ نہایت الحاح والتجا سے اُسکی مدارات کرنے لگی
یرغون نے کہا اے طاریون مجھے یہ گمان تھا کہ مین تیرے راز درپردہ پر واقف نہو سکونگا اور تیرے امر کا تفحص نکرونگا
واے تجھپر بھلا کیا مناسبت ہی درمیان روم وارمن کے تا آنکہ تو طرف ابن ملک سناسنہ کے مائل وراغب ہوئی
اور مجھ ایسے کو ترک کیا بعد ازان یرغون اُسپر بغضب متوجہ ہوا اور اُسکو گرفتار کر لیا اور اُسکے منھ کو کسی گندی چیز سے
بند کر دیا یعنے کپڑا وغیرہ مثل لقمہ کے منھ مین بھر دیا اور اُسکے دونون بازو باندھکر اپنے لشکر مین لے گیا اور اپنے اصحاب کو
دیکھا کہ وہ اپنا رخت وسلاح آراستہ کیے ہوئے گھوڑون پر سوار ہین اور خیمے اُکھڑوا چکے اور اسباب لدوا چکے ہین
پس یرغون نے وہان پہونچکر طاریون کو استر پر سوار کر لیا اور فوراً وہان سے کوچ کر دیا اور اصحاب سوسی کوچ کرنا
یرغون کا دیکھکر اپنے لشکریون سے کہنے لگے کہ تم لوگ کوچ کرنے مین توقف کرو جبتک کہ صبح روشن ہو جاوے اسلیے کہ

راستہ تنگ ہی اُسمین گھوڑون اور اُشترون کا ازدحام ہو جاویگا چنانچہ اُن لوگون سے ویسا ہی کیا کہ ٹھہرے رہے
اور یرغون نے راہ روی مین شتابی کی یہانتک کہ اُسکو صبح نہوئی مگر مقام سور پر پہونچکر بس وہان اُتر پڑا اور اما
وہ لڑکا یعنے سوسی بس اُس شب کو طاریون کے پاس نگیا اور نہ اُس سے کچھ سوال کیا اور اس خوف سے اُسکے
پاس نگیا کہ ایسا نہو اُسنے کچھ مکر و فریب اُسکی گرفتاری کا کیا ہو ولیکن جب صبح ہوئی تو اُسنے اپنے خادمون اور ملازمون کو
حکم کوچ کا دیا اور خود سوار ہوکر طاریون کے سراپردے کے قریب آیا اور اُسکے لوگون کو دیکھا تو وہ منتظر تھے کہ طاریون
اپنے سراپردے سے برآمد ہو جب دیر ہوئی تو ایک خادم طاریون کا اندر خیمے کے گیا اور باہر نکلکر کہنے لگا کہ ملکہ اپنے
خیمے مین نہین ہی امر اُسکا کچھ معلوم نہین ہوتا اور نہ اُسکے غائب ہو جانے کا کوئی سبب معلوم ہوتا ہی یہ سنکے
اُسکے سب اصحاب مضطرب و حیران ہوئے اور ارادہ بازگشت کا کیا اُسوقت ملکہ کے ایک مصاحب و رفیق نے کہا
اگر ہم پھر چلینگے تو ہم ملک سلنطور سے ایمن نہین ہین اس بات مین کہ وہ ہماری گردنین ماریگا اور کہیگا تم لوگون نے
یہ کیسی غفلت کی کہ میری دختر کو تمھارے درمیان سے کوئی پکڑلے گیا پس تمھارے حق مین خیر نہین ہی اور ملکہ کو
سواے یرغون اُسکے ابن عم کے اور کوئی نہین لیگیا ہی اسلیے کہ اُسکے دل مین اُسکی طرف سے بہت کچھ خیال تھا
بعد ازان وہ سب سوار ہوئے اور اُسکی طلب و تلاش مین کوشش کرنے لگے راوی کہتا ہی کہ یرغون جب
برج سور مین اُترا تھا تو وہان آرام کیا اور آمادۂ کوچ تھے کہ ناگاہ وہ قوم یعنے اصحاب طاریون اُنکے سرون پر
جا پہونچے اور شور و غوغا کرنے لگے کہ اے یرغون تو ہلاک ہو ملکہ کو اپنی قید سے چھوڑدے اور قبل از حصول نتیجۂ آتش و شمشیر از
وقوع اپنی مرگ کے اُسکو بند سے رہا کر مگر یہ کہ یرغون نے اُس جماعت اور اپنے بنی اعمام یعنے عمزادون کو اور اُسکے اعزہ و اقربا کو
جو ہمراہ اُس لشکر کے تھے حقیر و خوار سمجھا پس اُس حالت مین اپنے بنی اعمام سے خطاب کرکے کہنے لگا تم خوب جان لو اس
بات کو کہ اہل عرب اپنے اعدا پر فیروزمند نہین ہوتے مگر بسبب صدق اپنے دین کے اور اسوجہ سے کہ قتال کرنا اُنکا واسطے
دین خدا کے ہوتا ہی اور آگاہ ہو کہ یہ قوم جنکی طلب مین ہم چلے ہین وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ اپنے امور مین غافل ہون
خصوص جبکہ اُنکو معلوم ہو جاوے کہ ہم لوگ اُنپر قصد رکھتے ہین اور اُنکا ارادہ کرتے ہین اور وہ قابو مین نہ آوینگے
مگر طریق عقل و تدبیر کامل سے اور آئینہ دین اُنکا ہمارے دین سے برتر ہی اسلیئے کہ وہ خداے یکتا کی وحدانیت کا
اعتقاد رکھتے ہین اور ہم لوگ صلیب اور صورتون کو سجدہ کرتے ہین اور ہم لوگ قائل اس بات کے ہین کہ خدا کیلیے
زوجہ اور پسر ہی و حال آنکہ وہ یکتا فرد اور مستغنی عن الغیر ہی اور مجکو قول اُنکا معلوم ہی جس بات کے وہ قائل ہین
کہ مقتول اُنمین کا جنتی ہی اور مقتول ہم مین کا جہنمی ہی کیونکہ ہم لوگ اُنکے نزدیک کافرون مین ہین غرضکہ اگر تم لوگ
اپنے اعدا پر ظفر چاہتے ہو تو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرو اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہو آخر اُنھون نے
کلمۂ توحید بالاعلان زبان پر جاری کیا کہ اُنکے شور و صدا سے پہاڑون اور ٹیلون اور رنگ تو دون پر اور درختون

اور تھوڑون مین غلغلہ پڑگیا پھر جب دشمنان خدا نے اُنکی آوازین سنین اور اُنکے کلمات سے آگاہ ہوئے تو معلوم کیا کہ جماعت
یرغون دین اسلام مین داخل ہوگئی بعد ازان سوسی نے باتفاق اپنی جماعت کے یرغون کو گھیر لیا اور کہنے لگا اے یرغون
تجھپر ویل وہلاکی ہو کیا تجھکو یہ بات کفایت نہین کرتی کہ تو لوگون کے درمیان نامور اور دین نصرانی مین کافر ہوگیا بلکہ تجھکو
گمان ہے کہ تو نے جو اُنکے دین مین رجوع کی ہے تو وہ ہمپر تیری نصرت و مدد کرینگے اور عرب کہان ہین جو تیری صدائے
استغاثہ اُن تک پہونچے گی اور عنقریب ہم تجھسے فراغ کرتے ہین اور بُرے حال سے تم سب کو قتل کرتے ہین اب تم
محمد کو پکارو کہ وہ تمھاری مدد کرین وبعد ازان ان لوگون نے یرغون اور اُسکے اصحاب پر حملہ کیا پس ان لوگون نے
بھی آگے بڑھکے بصدق نیت و بتوفیق ارادت مقابلہ کیا اور اظہار کلمہ حق کا اور اعلان درود کا سید خلق پر کیا اور اپنی
تلوارون کو خون اعدا سے رنگین کیا اور اُنکو آب دم شمشیر سے سیراب کیا اور اُن سے جہاد کرنے مین منازل جنت کے
طالب ہوئے اور دنیا کو طلاق ثلاثہ یعنے طلاق بائن[1] دیا تا آنکہ اُنکے صدق شوق کی آگ بھڑکی تو زراعت کفر جلادی
اور اُسکو ہوا اوڑا لے گئی پھر جب شمعین اُنکے افکار کی پرتو فگن اور مشعلین اُنکے انوار کی روشن ہوئین تو اُنھون نے
سوائے اُس پروردگار واحد یکتا کے اور کسی شی کو ایسا نپایا کہ اُسکی طرف اشارہ بوحدانیت یا صفت اُسکی الوہیت
یا نعت اُسکی بازلیت کرین پس اُنھون نے توسن عبودیت کو میدان عذرخواہی مین جولان کیا اور بزبان اقرار
پکارنے لگے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنے ہم ایمان لائے ساتھ اُس پروردگار کے جو کل عالم پر غالب ہے
اور کہنے لگے اُسکے سوا ہمنے غیر کی عبادت کیونکر کی وحال آنکہ بجز اُسکے کوئی ہمارا معبود نہین ہے پس وائے خجالت
وندامت جبکہ ہم روبرو اُسکے کھڑے ہونگے اُس روز سامنے اُسکے جب سب پیش کئے جاینگے درینصورت ہم کس بضاعت
اور سرمایہ سے اُسکی رضا و خوشنودی کی خواہش کرینگے چنانچہ منادی قرآن اُنھین کی طرف اشارہ کرتا ہے وَاٰخَرُوْنَ
اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ یعنے اور دوسرے وہ لوگ جو اپنے
گناہون کا اعتراف و اقرار کرتے ہین وہ ہین جنھون نے اعمال صالحہ اور افعال قبیحہ کو باہم مخلوط کر ڈالا قریب ہے اور کچھ
بعید نہین کہ حقتعالی اُنکی توبہ قبول کرے پھر جب اُنکو ہول قیامت سے خوف ہوا تو اُنھون نے لشکر طاعات آراستہ
کیا اور پاہائے امید رکاب اقبال مین رکھے اور اپنے لشکر عز و جلال کے ساتھ جولان گر ہوئے اور آفتاب اُنکا اسلام کا
فلک اطاعت و انقیاد پر درخشان ہوا اور منادی جہاد اُنکو ندا دینے لگا کہ اے اخیار نیکوکار تمپر سلام کہ بسبب تمھارے
صبر و استقامت کے تمھارا کیا خوب گھر آخرت کا ہے راوی کہتا ہے کہ آخر اُن ناکسون نے یرغون اور اُسکی
جماعت کو گھیر لیا اور وہ اشرار اُنپر چڑھ آئے یہانتک کہ یرغون اور اصحاب اُسکے جسوقت معرض ہلاکت مین
پہونچے یکبارگی دروازہ سور کا کھلا اور اُسمین سے سو سوار مانند شیران غضبناک کے نکل آئے و باواز بلند تہلیل و تکبیر
کہتے ہوئے پکارکر کہنے لگے کہ اے کلمۂ توحید کے کہنے والو نصرت و تائید سے خوشدل ہو دیکھو ہم آپہونچے اور

[1] [illegible]

تمھاری پکار پر ہم حاضر ہوئے اور تمھاری مدد کو ہم نکلے ہین عنقریب تمکو امر ہولناک سے ہم چھوڑاتے ہین ہم لوگ اصحاب نبی ہین صلے اللہ علیہ وسلم واقدی رح نے کہا اور یہ سو جسکے اندر ہے یہ سو سوار نکلے تھے قلعون مین سے وہ قلعہ تھا جسکو میتا نے سپرد اصحاب رسول علیہ السلام کے کیا تھا اور وہ سوار وہ تھے کہ عیاض بن غنم نے عبد الرحمن رض بن ابی بکر صدیق رض کو وہ سو سوار ہمراہ کرکے واسطے رسد غلہ لانے کے بھیجا تھا اور انمین مقداد بن الاسود وضرار بن الازور وسعد بن غنم الاسدی ومسیب بن ماجد السلمی وبارمی بن مرۃ الغنوی وہلال بن عامر الانصاری وعتبۃ بن رافع الجہنی وحفص بن العثیور الفزاری اور مثل انکے بزرگوارون کے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین پھر جب یہ سب اصحاب قلعہ سور مین پہونچے تھے تو طالوت والی حصن سور نے اُن سے ملاقات کی اور اُنکو باکرام تمام اپنے یہان مہمان کیا اور ان کی ضیافتین کین چنانچہ یہ لوگ وہان تین روز سے طالوت کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے کہ یرغون اُس نواحی مین وارد ہوا اور اُسکو وہ امر پیش آیا جو مذکور ہوا پھر جسوقت ان اصحاب نے صداے تکبیر اُن سے سُنی تو باخود کہنے لگے یہ لوگ ایسے معلوم ہوتے ہین کہ ہمارے دین مین داخل ہوئے ہین پس ہمپر اُنکی نصرت واجب ہے تا آنکہ وہ سب دوڑ پڑے جیساکہ ذکر کیا گیا اور اُن دشمنان خدا پر حملہ کیا اور یرغون اور اُسکے ہمراہیون کی مدد کی اور وہ سب اشرار شکست پاکر رات کو طرف مرج رغبان کے بھاگ کر پاس مالک شہر یاض کے پہونچے اور جو کچھ اُنپر گذرا تھا ملک سے بیان کیا یہ سنکے اُسکو زوال ملک اپنے کا یقین ہوگیا چنانچہ صبح ہوئی تو یرغون پاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گیا اور اُنکے روبرو شکر وسپاس خداے عزوجل بیان کرنے لگا کیونکہ حقتعالی نے اُسکو اور اُسکے ہمراہیون کو دشمنون کے ہاتھ سے اُن اصحاب مستطاب کے ہاتھ پر نجات دی اور یرغون اور اُسکے اصحاب کا ایمان واعتقاد زیادہ ہوا اور اصحاب سے اپنی ساری حکایت نقل کی اور اُنکے ساتھ عیاض بن غنم کی خدمت مین روانہ ہوا پھر جب یہ سب بلدین مین پہونچے تو ان لوگونکے پاس میتا بھی حاضر ہوا اور وہ سارا ماجرا ان لوگون کا سن چکا تھا پس اُسنے آکر انپر سلام کیا اور اُنکی سلامتی کی مبارکباد دی اور اُسوقت میتا نے یرغون اور اُسکے اصحاب سے یہ بات کہی کہ اگر تمھارا ارادہ ثواب جزیل کا ہو خداوند جلیل سے تو تم اپنے اسلام کو باتمام پہونچاو اُس کام سے جو مین تمپر حوالی کرون یرغون نے کہا وہ کونسا کام ہے میتا نے کہا تم اور تمھارے اصحاب یہین ٹھہرے رہو جب شام ہو تو بعنایات وبرکات خداے عزوجل کفر توتا کا قصد کرو پھر جب وہان رات کو پہونچو تو وہان کے باشندون سے ظاہر کرو کہ ملک نے ہمین تمھارے پاس از براے حفاظت شہر کے بھیجا ہے پھر جسوقت اندر شہر کے داخل ہو جاو تو بنام خدا وبرکت رسول خداے اُسمین دخل عمل کرو چنانچہ یرغون نے ایسا ہی کیا کہ وہان متوقف رہا جب اندھیری رات ہوئی تو اپنا لشکر اور اسباب ضروری ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اصحاب نبی کو وہین چھوڑا کہ وہ لوگ رسد غلہ لیکر اپنے لشکر کو راہی ہوئے اور یرغون جب کفر توتا مین پہونچا اُسوقت شب تمام ہوگئی تھی اور فجر کا ظہور ہوا

تب یرغون نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ وہان کی بول چال مین اپنی آوازون کو بلند کرین یعنے انکی شناخت شعار کی بولیان بولین تا وہ قوم ناآشنا دناشنا سا سمجھکر وحشت نکرین اور انکا اسباب بھی خچرون پر لدا ہوا وہان پہونچ گیا پھر جب اہل کفرتوتا نے شور لشکر سنا تو بالاے سور شہر پناہ پر چڑھکر انپر مشرف ہوئے اور جھانکنے اور پوچھنے لگے کہ تم لوگ کون ہو اُن لوگون نے کہا ہم ملک شہر یاض کے لشکر سے بھیجے ہوئے تمھاری مدد کو آئے ہین اور واقدی رح نے کہا اس قصے مین عجب تر وطرفہ تر یہ امر ہی کہ پیش ازین ملک شہر یاض نے اپنا شتر سوار اہل کفر توتا کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا تھا کہ ہم تمھارے لیے ایک لشکر ہمراہ حاجب کے روانہ کرتے ہین جسوقت وہ پہونچین تو تم اُنکے لیئے دروازہ کھول دنیا کیونکہ عرب اُنکے آثار عقب آوینگے چنانچہ جب یرغون اور اصحاب اُسکے وہان پہونچے اور اہل کفر توتا سے کہا کہ ہم لشکر ملک آئے ہین تو ان لوگون نے بے تامل دروازہ کھول دیا اور یہ سب اندر شہر کے داخل ہوگئے اور یرغون نے کچھ کلام نکیا یہانتک کہ دار الامارۃ یعنے مکان حاکم نشین مین جا اُترا اور مستقر بجلوس ہوا اور پھاٹک شہر اور جو دروازے تھے سب مضبوطی سے بند کروائے اور اپنے لوگون کو دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھا دیا اُسوقت اہل بلد کو حکم کیا کہ اب تم لوگ اپنے اپنے گھرون مین جاکر آرام کرو کیونکہ ملک نے ہمکو واسطے نگہبانی بلد کے تعنات کیا ہی تب اُن لوگون نے بھی کہا اے سردار ہر آئینہ حکمنامہ بھی ملک کا ہمارے پاس آیا تھا اُسمین یہی لکھا تھا جو تم کہتے ہو کہ حاجب کو ہم متولی حفاظت بلد کا کرکے بھیجتے ہین پھر جب یرغون نے اُنکا کلام سُنا تو معلوم کیا کہ بے شبہ ارادہ ملک کا یہان لشکر بھیجنے کا ہی تب یرغون نے اُن سے کہا تم اپنے گھرون کو پھر جاؤ اور خبردار ہرگز کوئی تم مین سے رات کو گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ اگر کوئی تم مین شب کو ہمارے سامنے پڑجاویگا تو مارا جاویگا آخر وہ سب اپنے اپنے مکانون کو چلے گئے یہانتک کہ سوائے والی بلد کے جو توتا کی جانب سے تھا اور سوائے اُسکے غلامان وخدام کے اور کوئی اہل بلد سے پاس یرغون کے باقی نرہا پھر جب ایسا موقع ہوا تو یرغون نے والی بلد اور اُسکے غلمان کو گرفتار کرلیا اور اُنکو قتل کرکے اُن برجون مین جو خالی پڑے تھے ڈلوا دیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا خوب ہوشیار اور بہت خبردار رہو اسلیے کہ ملک شہر یاض اپنا لشکر اس شہر مین بھیجنے والا ہی پھر جسوقت تم اُنکو دیکھو کہ وہ آپہونچے توفی الفور اُترکر دروازہ کھول دو لیکن ایک پٹ پھاٹک کا بند رکھو اور ایک کھلا پھر جو جو سوار آوے تو اُسکو دروازے باہر رکھو تا آنکہ وہ گھوڑے سے اُتر پڑے تب اُسکے ہتھیار لے لو اور اُسکو باندھکر برج مین ڈال دو راوی کہتا ہی اُسی حالت مین کہ یرغون اپنے اصحاب کو یہ باتین تعلیم کر رہا تھا ناگاہ لشکر آپہونچا اور وہ ہزار سوار تھے اور افسر اُنپر ایک بڑا ندیم ومصاحب بادشاہ کا تھا تب اُنھون نے پکار کر کہا دروازہ واسطے لشکر بادشاہ کے کھول دو اُسوقت اصحاب یرغون مبادرت کرکے آئے اور پھاٹک کا ایک پٹ کھول دیا اور دوسرا پٹ بند رکھا اور کہنے لگے کہ ہم آنے نہ دینگے مگر ایک ایک کو اسلیے کہ ہمکو خوف یوقنا اور اُسکے اصحاب کا ہی ایسا نہو کہ وہ تمھارے شمول مین گھس آوین پھر جو جو سوار آتا تھا اُسکو بیرون دروازے گھوڑے سے اوتار لیتے تھے اور جب وہ اندر پہونچتا تھا تو

اسکا تمھارے پیتے تھے اور اسکو باندھ لیتے تھے یہانتک کہ دو ہزار سوار اور بعد انکے وہ جماعت سر دراسب یون ہی داخل
ہوئے اور باندھ لیے گئے پھر جب ان سب سے فراغ کر چکے تو باواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر پکارنے لگے اور کہنے لگے حق تعالے
نے ہمکو فتح و نصرت عطا کی اور ہمکو فیروزمند کیا چنانچہ اس صدا سے کفر توثا مین زلزلہ پڑ گیا اسکے باشندون کے دلون مین
اضطراب و رعب سما گیا اور انکو معلوم ہوا کہ یہ لوگ یعنے اہل اسلام انکے شہر پر مسلط ہو گئے پھر کسی کو انمین سے جسارت
نہوئی کہ شہر مین گھر سے باہر نکلے اور جو نکلا وہ قتل ہوا آخر جب صبح ہوئی تو یرغون نے اکابر و مشایخ شہر کو اور بطارقہ
یعنے راہبان شہر کو طلب کیا جب وہ سب حاضر ہوئے تو انکو گرفتار کرکے پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور
جو جو کچھ کیا تھا اور جیسا گذرا تھا لکھ بھیجا پھر جسوقت یہ نامہ عیاض کے پاس پہونچا تو وہ سجدات شکر بجا لائے یا اور پیشتر
ایسا ہوا تھا کہ جب عبدالرحمن بن ابو بکر اور انکے ہمراہی رسد غلہ لیکر اپنے لشکر مین پہونچے تھے تو انھون نے عیاض بن غنم
اور مسلمین سے ماجرا یرغون کا اور جانا اسکا طرف کفر توثا کے بیان کیا تھا تو سارے مسلمین منتظر تھے کہ اسکے پاس
سے کیا خبر آتی ہی آخر جب انکو خبر فتح پہونچی تو حمد و سپاس خدائے عز و جل بجا لائے اور فتح و نصرت کی فال
مبارک سے شادمان ہوئے اور **واقدی** رح نے کہا پھر عیاض بن غنم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ چلو سوار ہو
اور قوم کو ہمراہ لو وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ یعنی توانائی و قوۃ حاصل نہین ہوتی مگر باعانت
و عنایت خداوند برتر و بزرگ کے اور خالد بن الولید کو حکم کیا کہ اپنے اصحاب کو لیکر میمنۂ قوم پر رہے عمرو بن سالم سے
فرمایا کہ وہ اپنی جماعت کے ساتھ میسرۂ قوم پر رہے اور حکم دیا کہ تم پہلے خروج نکیجیو جب تک کہ آتش جنگ مشتعل نہووے
اور برق سنان و شمشیر نہ چمکے اسوقت حملہ کیجیو اور تلوارون سے لڑیو کہ یہ قریب تر مرگ ہی اور چاہیے کہ شعار تمھارا
یعنے علامت شناخت درمیان تمھارے تہلیل و تکبیر رہے اور اپنی مدت عمر کو آخر اور امید زندگانی فانی کو منقطع
سمجھیو اور حیات ابدی باقی سے رغبت رکھیو اور دور رہا کو اس دار ناپایدار سے کہ مقام رنج و محن و محل حوادث و بلیات
ہی پس تم فریب دنیا مین نہ پڑو کہ وہ تمکو خدا سے غفلت و بے پروائی مین ڈالیگی پس ہمت کرو استقامت اور
ثابت قدمی پر مثل وقوف و ثبات ان لوگون کے جو حلاوت وصال الٰہی مین مبتلائے بلا ہوئے مگر مصئون و محفوظ رہے
اور وہ یہ کہ حق تعالی نے انکو امر کیا کہ ہمارے طاعت پر قایم رہو پس ان لوگون نے سر تسلیم خم کیا اور جمیع علایق سے
مجرد ہو کر راتون کو اسکی عبادت مین قیام کیا اور ہرگاہ وہ لوگ محبت الٰہی مین ایسے شوریدہ سر و از خود بیخبر ہو گئے
تو حق سبحانہ تعالی نے انکی مدح و ثنا فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے
اعتقاد کیا کہ اللہ جل شانہ ہمارا پروردگار ہی پھر اسی عقیدے پر قائم و مستقل رہے راوی کہتا ہی پھر وہ اصحاب
مستطاب آن جناب مقررہ پر جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا یعنے میمنہ و میسرہ پر جا کر مستعد ہوئے اور موحدون نے
صفین جنگ کی مرتب و آراستہ کین اور پھر پرے نشانون کے اڑنے لگے اور شقے علمون کے کھل گئے

اور باہم وعدے ملاقات روز موعود کے کرنے لگے اور کہتے تھے اَللّٰھُمَّ مَا لَنَا سِوَاکَ مِنْ نَصِیْرٍ فَاَنْتَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر
یعنے ای خداوند ہمارے تیرے سواے کوئی ہمارا یاور نہین ہی اور توہی کیا خوب مولی ہی اور کیا ہی اچھا
مددگار ہی راوی کہتا ہی اور لشکر روم مین پکار پڑی کہ مسلمانون نے اپنی صفین درست کین اور بڑہ آئے ہین آخر
وہ بھی مستعد بجنگ ہوئے اور زرہ وغیرہ لباس حرب سے چست و درست ہو گئے اور آخرت سے گریز کرکے طرف
صلیب کے تضرع و زاری کرنے لگے اور جب نشانون کو اٹھایا تو انکے قسیسین و رہبان انپر تلاوت انجیل کرنے لگے اور
باعث انکے شرک کے دروازے دوزخ کے انپر کھل گئے اور انکے لشکر پر بسبب کفر مانند دخان کے تیرگی سی
چھا گئی اور یہ شیوہ انکے لشکر کا شیطان تھا اور ان لوگون مین شور بلند تھا اور وہ اضطراب مین پڑے تھے پھر جسوقت
اہل اسلام نے انکی کثرت جمعیت کو دیکھا کہ تمام قوم انکی مجتمع تھی تو انھون نے حکم قضا و قدر تسلیم کیا اور کہنے لگے ہم راضی
بقضا و قدر ہین اسوقت غیب سے آواز آئی یعنے الہام ہوا کہ ہمنے تمھاری جانون کو مول لیا اور تمسے قبول کیا
تمکو چاہیے کہ حکم خداوند عز و جل پر صبر و استقامت کرو اور منھ نہ پھیرو اور پیٹھ ندو کیونکہ حکم سابق ہو چکا اور
قلم لوح پر جاری ہو گیا اور اسنے بامر خداوند تقدیر کے یہ لکھا اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی یعنے خداوند عالم نے مول لیا
پس وہ بولے جسکے لیے منت شایان ہی اور سراسر اسکا احسان ہی وہ ہمسے کیا چیز ہی جو مول لیگا تب ہاتف غیب نے
جواب دیا کہ تمھاری جانون کو مول کیا اور تمھارے اموال کو قبول کیا عوض مین جنت کے کہ تمھارے لیے بدلا ہی
جنت سے انھون نے کہا بہرحال ہمنے تسلیم و رضا اختیار کی تاکہ ہم عشرت کدہ بہشت مین فائز ہون پھر انپر
القا ہوا کہ تم بطرف بازار خرید و فروخت آخرت کے کوچ کرو کہ وہان تمھارے لیے ہمنے مژدہ ہاے بہار مہیا کیے ہین
اور تمھاری قبض ارواح کے واسطے خداوند عز و جل جلوہ گر ہی پس یہ مژدہ پاکر ان سب مشتاقون نے خداوند عالم کی
تسبیح کی اور سجدے کیے اور آوازین اپنی ساتھ توحید و تمجید کے بلند کین پھر جب انکو یقین وصال ہوا تو سہیل حال یعنے
کوکب یمن وصال طالع ہوا اور اشجار انکے احوال کے شگوفہ دار ہوئے اور رقیبان ملاء اعلی سپہر برین پر انکو
من جانب رب العالمین ندا دیتے تھے کہ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ یعنے مین تمھارے اعمال خیر سے خبردار ہون
پھر انھون نے جب سنا کہ منادی خاطر انکو شام و سحر بشوق لقا ندا کرتا ہی تو انھون نے اپنی جانون کو نثار کیا اور
اپنے پروردگار کو راضی کیا اور جہاد مین کمال جہد کی اور حملہ کرنے مین شتابی کی اور حوض شہادت پر وارد ہوکر سیراب
ہوئے اور جنگ دشمن سے پس پا نہوئے اور برابر پیکار کفار مین مشغول رہے یہانتک کہ جب دن تمام ہوا اور
شام ہوئی تو مجاہدین اسلام کہتے تھے کہ کاش ہمارے لیے برابر دن رہتا اور تاریکی رات کا غلبہ ہوتا راوی نے
کہا جب تیرگی شب گذر گئی اور روشنی صبح کی ہر طرف پھیل گئی تو مسلمانون نے مبادرت کی طرف حرب و ضرب کے
اور مہلت ندی بعض نے بعض کو پیش ازانکہ واقع ہو حملہ مشرکین کا مسلمین پر پس انکے لشکر میمنہ کو شکست ہوئی پھر

علامت سہیل بہشت نعمت ملنے کی

انکے لشکر میسرہ نے شکست پائی اور اصحاب رسول اُنمین گھس گئے اور تمام روز قتال کرتے رہے پھر جب شب ہوئی تو ازہمدیگر جدا جدا ہوگئے اور جب تیسرا روز ہوا تو لشکر اسلام مین خالد بن الولید متولی و مہتمم جنگ ہوے اور اُسنے لشکر کو بترتیب شایستہ آراستہ کیا میمنہ پر قبیلہ باہلہ اور طی کو مقرر کیا اور میسرہ پر بنی عدی و نمیر و فزار کو قرار دیا اور مقابلہ اعدا پر اپنے چپ و راست قوم کندہ و عاملہ و مرۃ کو قائم کیا اور قلب لشکر مین دلیران انصاری کو جو صاحبان کارزار اور اہل انتصار تھے برپا رکھا اور علم میمنہ بدست عامر بن سراقہ و لواے میسرہ بدست ضرار بن الازور دیا اور نشان لشکر اپنے ایمن و ایسر کا عبد الرحمن بن الاشتر کو سپرد کیا اور رایت قلب لشکر کا حوالہ عبد الرحمن بن ابو بکر کے کیا پھر جب اِس اسلوب سے ترتیب لشکر ہوچکی تو خالد نے لوگون سے خطاب کیا کہ ڈرتے رہو اُس خدا سے جسکی طرف تمہاری بازگشت ہی اور خوب جان لو اس بات کو کہ حق تعالی تمہاری تائید اور نصرت کا متکفل و ضامن ہی اور تم خبردار ہو اِس بات سے کہ اہل اسلام تمہارے سامنے سے قتل کیے جاوین اور تم جنگ مین پیروی اُن لوگون کی کرو جنہون نے تم سے پہلے ممالک شام کی فتح کی اور جو کوئی تم مین منھ پھیریگا اور پیٹھ دیگا اُسکا ٹھکانا جہنم ہی اور اُسپر غضب خدا متوجہ ہوگا اور خوب جان لو اِس بات کو کہ حقتعالی نے جہاد کو اور قتل عناد کو تمپر فرض و واجب کیا اور یقین کرو اِس بات کو کہ محبوب تر پیش خداوند عز و جل دو قطرے ہین ایک تو قطرۂ خون جو راہ خدا مین ٹپکا اور دوسرا قطرہ اشک جو خوف خدا مین بہے اور آج وہ روز ہی جسکے اجر و جزا کا کچھ شمار نہین اور اے بندگان خدا اختیار تقوی کرو واسطے خداوند عز و جل کے اور ایسے مقام پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تم بڑے بڑے مقامون مین برجا رہے ہو اور دور رہو بودے ہو جانے سے کہ تمہاری ہیبت جاتی رہیگی اور اپنے نبی کی شریعت کو برپا رکھو اور یقین رکھو اِس امر کا کہ حق تعالی صابرون کے ساتھ ہی اور وہ اجر نیکو کارون کا ضایع نہین کرتا ہی اور اب مین تمہارے بھائیون مین سے ایک جماعت لیے ہمراہ لیکر طرف صلیب کے جاتا ہون اور مین پھرنے والا نہین ہون مگر کہ صلیب سے ساتھ شکست دینے کے کافرون اور مشرکون کو چنانچہ خداوند جل ذکرہٗ نے فرمایا ہی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت کرنی مومنین کی ہمپر لازم ہی پھر جسوقت تم دیکھو کہ صلیب قوم مائل بطرف زمین ہو تو فوراً حملہ کرنا اور درنگ نکرنا اور نہ مہلت دینا پھر جب خالد اُنکو وعظ کرچکے تو ہر ایک علمدار و نشان بردار کو اپنی اپنی جا پر بترتیب قائم کیا اور دلاوران اہل اسلام مین سے جسکو انتخاب کرنا تھا منتخب کرلیا اور پھر لوگون سے تاکید کی کہ جسوقت تم دیکھو کہ صلیب زمین پر گر گئی تو حملہ کیجو حق تعالی تمکو نصرت دیگا یہ کہکے خالد اور اُسکے اصحاب نے حملہ کیا اور طرف لواے ملک شہر یاحص کے اُسکے صاحب کے قصد کرکے جا پڑے اور کثرت لشکرون کی اُنکو حملہ کرنے سے روک نسکے واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھے روایت پہونچی ہی اُس شخص سے جسپر مجکو وثوق حاصل ہی کہ جب خالد اور اُسکے ہمراہیون نے حملہ کیا تو کفار کے لشکرون کو پراگندہ کردیا اور رم اُنکے مبارزون کو ہلا دیا اور اُنکے دلیرونکو اُنکے مقامون سے ہٹا دیا اور سرداران نصرانیہ کو اُنکے مراتب

ح

مجلد ۱۲ زرک
بنی ہیلیام

اُتار دیا اور اُنکو سواے اپنی تلوارون کے اور کسی پر اعتماد و تکیہ نتھا اور اُنھون نے صفوف اعدا کو اپنی تلوارون کے آگے دھر لیا
تھا جب ملک شہر یاض نے شجاعت اصحاب رسول اللہ صلعم کی اس مرتبہ کو دیکھی تو تاج سر اپنے سر سے پھینک دیا اور
رئیسان نصاری و خوانین و سلاطین وغیرہ سب خوفناک ہوئے اور کہنے لگے اے معشر روم بنی اصفر خوب یقین کر لو اس امر کو
کہ درمیان زوال دولت و سلطنت تمھارے بھی آج کا روز ہی بس چاہیے کہ تم مقابلہ کرو اپنے دین کے لیئے
اور واسطے اپنے خاندان اور ملک اور اپنے اہل و اولاد کے اور خبردار کہ تم پیٹھ پھیرو پھر جو شخص منھ پھیریگا اُسپر غضب
مسیح کا ہوگا کہ مسیح اُسکو داخل جہنم کریگا اور راوی کہتا ہی مجکو روایت پہونچی ہی کہ اُسے روز مبترک بزرگ
اُنکا جس سے اُنکے دین مین مشورہ کیا جاتا تھا وہ بھی وہان آپہونچا اور اُسکے ساتھ تمام قسیسین و شماس
و رہبان ارض جزیرہ کے آئے تھے تاکہ اہل روم کو قتال پر آمادہ و مستعد کرین اور اُس مبترک کا نام روم مین دین الدیر
اور وہ دیر مین رہا کرتا تھا اور اُس دیر کو دیر فرقوت کہتے تھے اور یہ لوگ قبل حملہ کرنے مسلمین کے پہونچے تھے اور وہ
دین الدیر درمیان صفوف لشکرون کے کھڑا ہو کر وعظ کرتا تھا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی حرمت کو شکست دیگا یعنے اپنے
خاندان کو فرار کرنے سے رسوا کریگا تو اُسکو مسیح کبھی قبول نکریگا بعد ازان کہ وہ وعظ کر چکا تو اُس قوم سے مع اپنے
ہمراہیون کے جدا ہوا اور ایک رایت پر شناخت کی علامت و نشانی باندھی اور قوم مین بلند کیا اور صلیبون کو اونچا اور انجیلونکو
وا کیا اور خداے یکتا کے ساتھ شرک کرنے والے ہوئے واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی
عبداللہ بن مالک نے اُسنے موسی بن ابی انعام سے اُسنے اشعث سے اُسنے یحیی سے اُسنے کہا مجھسے روایت بیان کی
بشیر بن عامر نے کہ وہ اُن لوگون مین سے تھا جو جنگ مرج رغبان مین حاضر تھے اور یہ روز یعنے جو یہان مذکور ہوا ہی
جنگ روز سہ شنبہ تیسری شہر صفر سنہ سترہ ہجری کو تھا اور ایسا میدان ہوا کہ ملک شہر یاض نے شہر راس العین اور اپنے
تمام شہرون مین سوارون کو بھیجکر وہان کے اہل و اولاد اور لشکریون کے عیال و اطفال کو اور تمام بزرگان نصاری اور اُنکے
زنان و فرزندان کو بلوالیا اور روز جنگ اُن سب کو دروازہ خیام پر کھڑا کیا اور اُنکو حکم کیا کہ ہر ایک ایک عورت
اپنے بچے کو ہاتھون پر اُٹھاوے اور اپنے شوہر اور اپنے برادر کا نام لیکر شور مچاوے اور یہ اسواسطے کیا تاکہ وہ لوگ
قتال مین ثابت قدم رہین چنانچہ صداے شور و غوغا ہر طرف سے بلند ہوئی اور تلوارین چلنے لگین اور اہل روم
بسبب اپنی زنان و فرزندان و بپاس بترک یعنے دین الدیر کے بہ ثبات عظیم ثابت رہے اور اُنکے مقابلے مین
مردان مین کھڑے ہوئے اور پیکان پہناور سے اُنکو تیر مارتے تھے اور خالد بن الولید نے باتفاق اپنے اصحاب کے جنبوت
حملہ کیا اور قصد صلیب کا رکھتا تھا اُسوقت عیاض بن غنم سے لوگون نے سُنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار

سنحمل فی جمع اللئام الکواذب
بفتیان صدق من کرام الاعارب

ونفری رؤسا منھم بالقواضب
فیا معشر الاصحاب جدوا وجندلوا

ونصر دین اللہ فی کل مشھد
وکرّوا علی خیل کرام المناسب

قَدْ وَلَّوْا اقْصدُ الصَّلِيبِ وَبَادِرُوا ✽ نَشْرضَى اِلٰهَ الْخَلْقِ مُعْطِي الْمَوَاهِبِ ✽ یعنے قریب ہو کہ ہم حملہ کرین اُس جماعت
مین جو لئیم و کاذب ہین اور کائین ہم سر اُنکے تلوارون سے اور نصرت کرین ہم دین خدا کی ہر جگہ جو ہمارے حاضر ہونیکی
ہو یعنے جہان ہم حاضر و موجود ہون اور نصرت کرنا ہمارا باتفاق اُن جوانون کے جو صادق الوفا ہین بزرگان عرب سے
ایسا ہی گروہ اصحاب کوشش کرو اور اعدا کو سنگسار کرو اور بار بار حملہ کرو سوار ہوکر ایسا ن بزرگ شرارہ براور
بازرہ ہو قصد صلیب سے بلکہ مبادرت کرو اس قصد مین تا ہم رضامند کرین خداوند خلق کو جو بخشنے والا مواہب عطایا کا ہی
راوی کہتا ہی کہ بعد ازان خالد نے باتفاق ہمراہیان اپنے بقصد صلیب حملہ کیا اور حال یہ تھا
کہ ملک شہر یاض نے جب اپنے لشکر کی صفین مرتب کی تعین تو گرد صلیب اعظم کے بارہ ہزار سوار زرہ پوش
کھڑے کیے تھے اور اُنکے آگے خارہاے آہنی بکھیر دئے تھے تا کوئی اُن تک نہ پہونچے پھر جب خالد اور اُسکے
اصحاب نے حملہ کیا اور صلیب کے قریب پہونچے اور اُنکے گھوڑون کی ٹاپین اُن لوہے کے گوکھروؤن پر پڑین تو
وہ گھوڑے منہ کے بل گر پڑے اور پشت زین سے سوار بھی گرے اور اہل روم بھی لپنے شدت غیظ و خشم سے اُن سوارون کے
آگر سے اور بہ شدائد تمام اُنکو پکڑ لیا اسلیے کہ سواران خالد بسبب خار آہنی کے جو کہ گھوڑون سے زمین پر گر پڑے تھے تو
رومیون نے یکبارگی جمع ہوکر اُنکو گرفتار کر لیا اور ہر جانب سے شورش و صداے دار و گیر بلند ہوئی اور دار تلوارون کا
کرنے لگے پھر جسوقت امیر عیاض بن غنم نے سُنا کہ خالد اور اصحاب اُسکے ایسی آفت مین پھنس گئے اور اس مصیبت مین پہنچے
تو اُسپر یہ بہت شاق و دشوار گذرا اور اپنے دل سے کہنے لگا اے ابن غنم پیش خدا تیرا کیا عذر ہوگا کہ تیرے نشان کے تلے
ان بزرگوارون پر کیا گذری تب عیاض نے باواز بلند شور کیا اے گروہ مسلمین حملہ کرو اور دیر نکرو اور اپنی ہمتون کو بلند کرو
اور تعجیل کرو کہ ان سردارون سربازون کو دشمنون کی قید سے مخلصی دو اور حق تعالیٰ سے طلب نصرت کرو راوی کہتا ہی
جسوقت عیاض درمیان مسلمین کے صیحہ کر رہے تھے اور رومیون نے خالد اور اُسکے اصحاب کو اپنی صفون کے سامنے کھڑا کیا تھا
اُسوقت وضاح بن مجید بن فافور بن عمرو بن سالم بن التابغۃ الدیبانی نہایت غمناک و اندوہگین ہوا اور وہ فصیح ترین
مردم تھا از روے کلام کے اور جوان مرد ترین از روے اکرام کے اور تیز تر تھا زبان مین اور بلیغ ترین بیان مین اور
وہ حلیف خالد بن الولید کا تھا اور اُسی روز مرج رغبان سے آیا تھا چنانچہ اُسنے مسلمین سے خطاب کیا اور کہا
اے گروہ مومنین بتحقیق کہ صبر و ثبات یہ دونون دو لشکر ہین تو ایسا نہو کہ یہ دونون تمپر غالب آوین کہ تم بے صبر و ثبات
ہوجاؤ آج کا روز سخت روز مصیبت ہی کیا ہوا وہ تمہارا فخر اور کیا ہوئی تمہاری مروت اور کہان ہی دین تمہارا
کہ تم اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنون کے ہاتھون مین چھوڑتے ہو پس تمکو لازم ہی کہ اُنکو اس آفت و بلا سے
نکالو اور ڈرو انتقام خدا سے کہ اُسی کی طرف تمہاری بازگشت ہی اور خوب جان لو کہ ترک کرنا اشیاے نفیسہ کا اور
اختیار کرنا کالاے خبیثہ کا لائق نہین ہی کیا تمکو تحقیق نہین ہوا کہ دنیا مائل بزوال و فنا ہی اور آخرت عشرت کدہ بقا ہی

اور کیا تمکو معلوم نہین ہی کہ اُلوالعزمی روحانیہ اور کالبد جسمانیہ یہ سب سراے دنیا سے طرف دار آخرت کے انتقال
کرتے ہین پس دنیا سے کوچ کرنا لابدہی اسواسطے کہ بقاء دنیا کی بہت قلیل ہی پس زاد لیلو اے معاشر ارواح کیونکہ
رواح قریب ہی یعنے وقت مراجعت آخر روز کا نزدیک ہی اور قصد تمھارا مین جانتا ہون اور مراد تمھاری مین
سمجھتا ہون اور حال یہ ہی کہ یہ سفر تمھارا سفر شاق ہی اسمین احتیاج زاد و راحلہ کی ہی لوگون نے کہا وہ کون سی ازاد ہی
جو ہم لیوین اور اُس سے کوتاہی نکرین تو کہا زاد وافی وہ ہی جسکو حقتعالی فرماتا ہی وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی
یعنے زاد سفر لیلو کہ بہترین زاد تقوی و پرہیزگاری ہی تب اُن لوگون نے کہا یہ تو وہ زاد ہی کہ ہم مین سے بعضے اُسپر
قادر ہین اور بعضے وہ ہین جو اُسپر قادر نہین ہین تو کہا گیا دور رہو اِس بات سے کہ باز رہو اِس سفر سے بغیر اعمال کے
پس چاہیے کہ عمل اُس روز کا کرو کہ جسمین نہ بیع ہی نہ دوستی پھر جسوقت اُن لوگون نے زاد اخلاص اپنا درست کیا اور مرادا
دنیا سے کنارے ہوگئے تو اُنکو خلعت فضل و انعام کا پہنایا گیا اور تاج عزت و اکرام کا اُنکے سر پر رکھا گیا اور فردوس اُنکا
مقام مقرر کیا گیا چنانچہ حقتعالی اُنکے حق مین فرماتا ہی کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا یعنے اُنکے لیے باغہاے
فردوس مہمانخانہ ہی اور کہا گیا کہ سنو جو کچھ حقتعالی نے اُنکے بارہ مین فرمایا ہی فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ
یعنے بعضے اُنمین وہ ہین جنھون نے اپنی مدت زندگی تمام کی اور بعضے اُنمین سے منتظر ہین راوی کہتا ہی کہ یہ
کلام و صلاح کا سنکے مسلمانون نے اپنی خاطر جانی اور ہمت دانی سے رومیون پر حملہ کیا اور اُنکے سینون مین تیر مارنے لگا اُنکے
سرون پر طائر اجل پر مارنے لگا اور اُنکے لشکر مین گھسکر ایسی تیغ زنی کی کہ اُنپر وہ دن شامت کا ہوگیا راوی کہتا ہی
کہ درمیان اُنکے بقیۂ روز سے تا شب ہنگامۂ کارزار گرم رہا شبانگاہ لشکر طرفین قتال سے کنارے ہوئے اور اہل اسلام
حال پر خالد و اصحاب کے متاسف اور اُنکی اسیری پر غمگین ہوئے پھر جسوقت خالد اور اُسکے اصحاب اسیر ہوگئے اور شام کو دونون
لشکر از یکدیگر جدا ہوئے تو ملک شہر یاص نے اُن قیدیون کو ہمراہ اپنے حاجب نقیطا بن عبدوس کے طرف شہر
راس العین کے روانہ کیا اور اُسکے ہمراہ ہزار سوار کردیئے اور حکم دیا کہ اُنکو شبا شب لیجاؤ اور راہ طی کرنے مین بہت
تعجیل کرو اور اُنکو لیجا کر والی راس العین کے سپرد کردو چنانچہ وہ لوگ اُن قیدیون کو لیکر روانہ ہوئے اور ہنوز صبح نے
طلوع نکیا تھا کہ راس العین مین پہونچ گئے اور ملک شہریاص نے ایک ایسے شخص کو بھیجا تھا جو والی راس العین کو
اس قصے سے آگاہ کرے پس والی مذکور اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر ان لوگون کی ملاقات کی خاطر باہر نکل آیا اور شہر
راس العین ان لوگون کی آمد کا شور و غل پڑگیا اور کوئی ایسا نتھا کہ پیچھے رہ گیا ہو بلکہ وہ روز اُنکا روز مشہود تھا
کہ تمامی مردم شہر حاضر و مجتمع ہوئے آخر والی راس العین نے اُن سب قیدیون کو بڑے کنیسے مین جو کہ اب مسجد جامع ہی
ڈال دیا اور طوق و زنجیر مین جکڑ دیا راوی کہتا ہی مجھسے روایت بیان کی قاہم الیشکری نے بشار بن
عدی سے اُسنے مراقۃ بن زہیر سے اُسنے خزیمہ بن عازم سے اُسنے اپنے جد عبد اللہ بن عامر سے اُسنے کہا

ایسا اتفاق واقع ہوا کہ جب رہا و حران و سروج کی فتح ہوئی تھی تو یوقنا نے رودس اور اُسکے اصحاب کو مجتمع کیا اور اُن سے کہا تم لوگ آگاہ ہو اس بات سے کہ ہر آئینہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے ان بلاد یعنے رہا و حران و سروج وغیرہ کو تو ہمیں فتح کردیا باقی رہا راس العین سو وہ شہر عظیم ہی اور حال یہ ہی کہ اہل راس العین نے بہت سے آلات حصار و سامان پیکار مہیا کیے ہین یہانتک کہ امر اُسکا صعب و سخت تر ہو گیا اور فتح اُسکی مسلمانون کے ہاتھ سے دشوار و متعسر ہو گئی اور مین بے شبہ آمادہ ہون اس بات پر کہ اپنی جان کو راہ خدا مین فدا کرون اور اپنے اصحاب کو لیکر وہان جاؤن کیا عجب ہی کہ اندرون راس العین داخل ہون اور امید ہی کہ حق تعالیٰ میرے ہاتھ پر اُسکو فتح کر دیوے یہ سُنکے سعد بن زید نے اُس سے کہا حقتعالیٰ تیرے عزم کو استوار کرے اور تیرے امر کو پایدار کرے راوی نے کہا کہ یوقنا اُسی شب کو روانگی پر آمادہ ہوا اتفاقاً جاسوسان و مخبران مسلمین حران کی طرف سے آپہونچے اور یوقنا کو خبر دی کہ عاصم بن رواحہ متنصر یعنے جو نصرانی ہو گیا تھا وہ پانسو سوار اپنی قوم کے اباذ الشمطا کی جانب سے لیکر آیا ہی کیونکہ اباذ الشمطا ہنگام فتح حران وغیرہ کے اپنی قوم کو لیکر طرف قسطنطنیہ کے گیا تھا اور اس باب مین نامہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پاس ہرقل بادشاہ کے اس مضمون سے پہونچا تھا کہ اُسکو اپنے ملک سے نکال دو چنانچہ بادشاہ نے اُسکو نکال دیا تھا اور وہ ساری قوم ہر طرف متفرق ہو گئی تھی پس اُنھین مین سے عاصم بن رواحہ پانسو سوارون سے ملک شہریاض کے پاس آیا تھا اور ملک اُسکو بہت دوست رکھتا تھا پھر جب عاصم مقام بیرہ مین پہونچا تو وہان سے ملک شہریاض کو نامہ لکھا اور اُسمین یہ لکھا کہ مین بلاد قسطنطنیہ سے نکلکر آپ کے بلاد مین آپکی خدمت گذاری کے لیے حاضر ہوا ہون اور اُس نامہ کو بدست ایک شخص کے اپنے عمزادون مین سے بھیجا اور نام اُس شخص کا رفاعہ بن ماجد تھا چنانچہ یہ شخص پاس ملک کے پہونچا اور نامہ سپرد کیا ملک عاصم کے آنے کی خبر سنکر نہایت خوش ہوا اور اُس سے امر کیا کہ بہت جلد عاصم کو حاضر لا دے اور ملک نے کسیکو طرف والی راس العین کے بھیجا اور حکم بھیجا کہ شہر مین ایک مکان واسطے عاصم اور اُسکے ہمراہیون کے خالی کر دو کہ جسوقت وہ پہونچین تو اُسی مکان مین اُتریں پھر جسوقت یوقنا نے جاسوسون خبر رسانون سے یہ خبر سُنی نہایت شادمان ہوا اور پوچھا کہ تم کس راہ سے آتے ہو اُنھون نے کہا راہ سروج سے ہم آتے ہین اور درمیان تمھارے اور اُنکے ایکرات کی راہ باقی ہی یہ سُنکے یوقنا کو نہایت خوشی حاصل ہوئی اور اُسکے ہمراہی اور مصاحب اُسکے مثل عمرو بن معدیکرب و سعید بن زید اور جو لوگ اُنکے ساتھ تھے سب بہت خوش ہوئے پھر سب ایک مقام مین کمین اور گھات مین بیٹھے اسلیے کہ اُنکو معلوم ہوا کہ عاصم مع اپنے ہمراہیون کے اسی طرف سے گذر کریگا پھر جسوقت شب نے اپنے خیام ظلمت کے زمین پر برپا کیے اور خافقین مین اپنے اعلام سیاہ قائم کیے ناگاہ سواران عاصم سامنے آپہونچے اور کمین نشینان یوقنا نے ٹاپون کی آہٹ سُنی اور ہنہنا گھوڑون کا سنکر منتظر رہے یہانتک کہ وہ لوگ ہر طرف سے وسط اور درمیان مین آگئے پھر جب اُنھون نے اُنکو بیچ مین کر لیا تو ہر ایک اپنی کمینگاہ سے

یکبارگی نکل پڑا اور مجموع سب نے اُن سوارون کو ہر سمت سے گھیر کر پکڑ لیا اور اُنمین سے ایک بھی بھاگنے نپایا اور اُنکے اسباب و شتران پُر بار کو قبضے مین کر لیا اور اپنے کمینگاہ کی طرف پھر آئے اور اپنے گھوڑون سے اُترے تب سعید بن زید نے اُن اسیرون سے کہا تم مین امیر کون ہی کہ جس سے ہم کلام و خطاب کرین اُنھون نے بطرف عاصم بن رواحہ کے اشارہ کیا تب سعید بن زید نے کہا اے ابن رواحہ تم مین اور روم مین کیا مناسبت ہی کہ تو نے اُن سے آمیزش کی اور اُنکی طرف مائل ہوا اور عرب العربا کو جو خاص عرب ہین چھوڑ دیا اسلیے کہ تو ہم مین سے ہی اور ہماری طرف کا ہی اور حسب و نسب تیرا وہی حسب و نسب ہمارا ہی اسواسطے کہ قبیلہ انمار و ایاد و ربیعہ و مضر ان سبکی رجوع و نسبت اور علاقہ و واسطہ سب کا طرف انذار بن معد بن عدنان کے ہی اور حقتعالی نے ان سب کی سکونت کے واسطے اپنا حرم یعنے مکہ مقرر کیا ہی اور اپنے خانۂ کعبہ کے جوار مین تم سب کا مسکن پسند کیا ہی اور حال یہ ہی کہ ہم سب بُت پرستی کرتے تھے اور عمل بقسمت[ڡ۱ه] ازلام کرتے تھے اور حرام راہون کی پیروی کرتے تھے یہانتک کہ حق سبحانہ و تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور ہماری طرف بھیجا اور اُسپر یہ وحی نازل کی وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ یعنے اے محمد تو اپنے عزیز و اقربا کو خدا سے ڈرا اور اُس نبی کو حکم کیا کہ بمقام دار الخیزران[۱۲] اقامت کر پھر اُس نبی نے لوگون کو طرف خدا پرستی و خدا شناسی کے طلب کیا اور اُسنے سب کو فہمایش کی کہ تم لوگ اولاد اسمٰعیل بن ابراہیم خلیل سے ہو و تحقیق کہ خداوند عزّ و جلّ نے تمکو اپنی خلق پر فضیلت دی اور تمکو اپنے بلد حرام محترم اور بیت معظم[۱۲] اور مقام اور زمزم مین آباد کیا اور پھر مین تمکو دیکھتا ہون کہ بتون کی پرستش پر متوجہ ہوا اور عمل بالازلام کے قائل ہوا اور تبات کفر پر مائل ہو کیا تمھارے تئین عقل نہین ہی کہ تمکو باز رکھے اور کیا تمھارے تئین بینائی نہین ہی کہ تمکو روک لیوے کیا تم صاحب حکمت بالغہ نہین ہو کیا تم اہل رائے بلند نہین ہو کیا اسیواسطے تمکو خدا نے پیدا کیا ہی کیا اسی کام کا تمکو خدا نے حکم کیا ہی کہ تم پتھرون سے بتون کو تراشتے ہو اور فسق و فجور کی راہون پر چلتے ہو اور ایسے واحد جلیل جبار کے ساتھ کفر کرتے ہو جسنے نہرون اور چشمون کو جاری کیا اور فلک دوار کو حرکت مین لایا اور لیل و نہار کو خلق کیا کیا تم اُس صانع کارساز کی شکرگزاری نہین کرتے جسنے نجوم و کواکب کو طلوع کیا اور اُسی کے طرف کل عالم کی رجوع ہی اور جب بت پرستون نے کہا تھا اے محمد تجکو کسنے حکم کیا ہی کہ تو ہمارے خدا معبودون کو بد کہتا ہی اور ہمارے علما و عقلا کو احمق سمجھتا ہی تو اُسنے جواب دیا تھا کہ علم آلہی نے مجکو حکم کیا اور عقل خدا آگاہی نے مجھے سوجھایا ہی کیا تم نہین جانتے ہو کہ جو شخص مصنوعات مین نظر و فکر کرتا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ مصنوعات کے لیے کوئی صانع ضرور ہی کہ اُسکو کسی طرح کا تغیر و زوال نہین ہی پس مخلوقات مین نظر کرنی حکمت ہی اور خدا کی صنعت مین فکر کرنا مصلحت ہی اور اقرار بوحدانیت خدا نعمت ہی اور ایمان بخدا رحمت ہی تب اُن لوگون نے کہا کہ آخر تو کسکی پرستش کرتا ہی فرمایا مین اُسکی عبادت کرتا ہون جسنے مجھے پیدا کیا اور جو مجھے وجود مین لایا اور اپنے عرفان کے لیے میرے دل کو کشادہ کیا

[ڡ۱ه] قسمت بالازلام ...

اور میری آنکھون کو بنایا کیا اور سائر مخلوقات کو خلق کیا اور تمام موجودات کو مقدر کیا اور کل مصنوعات مین صنعت اپنی
ظاہر کی اور ساتھ قضا و قدر کے اقسام رزق نازل کیا اور ہر ایک کے لیے روزی مناسب اُتاری اُسکی مشیت مین چون و چرا کو
گنجایش نہین ہی اور اُسکی قضا و رضا مین مجال دخل نہین ہی وہ کلام کرتا ہی مگر نہ بالفاظ زبان و دہان اور وہ ارادہ رکھتا ہی
پر ارادہ اُسکا ظاہر نہین ہوتا اور وہ سنتا ہی اور دیکھتا ہی مگر نہ بگوش و چشم سر اور وہ برتر ہی احاطۂ مکان و قید زمان سے اور منزہ ہی
مشابہت و مباینت سے اور اُسنے فرمایا ہی لَا تَتَّخِذُوا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ یعنے دو خدا کا اعتقاد نکرو کیونکہ خدا واحد ہی و بس
ای بن رواحہ کیا تو جانتا نہین ہی کہ جو کچھ مین نے بیان کیا وہی حق ہی اور قول میرا صدق ہی اور حق تعالی نے کسی نبی آخر کو مبعوث
نہین کیا مگر یہ کہ اُسکی امت کو واسطے پیروی دین اسلام کے حکم کیا چنانچہ قرآن مین فرمایا ہی کہ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا
وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ یعنے ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی ولیکن وہ حقانی اور مسلم تھا
اور نتھا مشرکین مین سے اور فرمایا خداوند عز و جل نے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ
دِيْنًا یعنے آج مین نے تمھارا دین کامل کیا اور نعمت اپنی تمپر تمام کی اور تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہی مین راضی ہوا اور
فرمایا وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ یعنے حق تعالی نے تمپر تمھارے
دین مین کوئی عسر و حرج نہین ڈالا ہی سو تم ملت و طریقہ اپنے باپ ابراہیم کا اختیار کرو کہ اُسنے تمھارا نام مسلم رکھا ہی پہلے
پس ای عاصم تو خوب جانتا ہی کہ اسوقت تم لوگ ہمارے قبضۂ اختیار مین ہو کیونکہ تم سب ہماری بندی ہو اگر تم ساتھ
خداے عز و جل کے ایمان لاؤگے اور تصدیق رسالت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ کی کروگے تو جو کچھ ہمارے لیے ہی وہی
تمھارے لیے ہوگا اور جو کچھ ہمپر گذرے گا تمپر بھی گذرے گا اور اگر تم انکار کروگے تو ہم تم سب کو قتل کرینگے راوی کہتا ہی
کہ جب یہ کلام سعید بن زید کا عاصم بن رواحہ نے سنا تو کہنے لگا کہ اگر ہم تمھارے قول کے طرف رجوع اور تمھارے
دین کی پیروی کرین تو کیا ایسا ہو سکتا ہی کہ جو کچھ ہمنے حقتعالی کی ربوبیت و وحدانیت مین شرک کیا ہی اور غیر خدا کو
سجدہ کیا ہی اس صورت مین وہ ہماری مغفرت کریگا سعید نے کہا البتہ وہ آمرزش کریگا اسلیے کہ اسلام جو کچھ قبل اسلام
عمل مین آیا اُسکو واگذار کرتا ہی اور قبل اسلام جو کچھ کسے فروگذاشت ہوا حقتعالی اُسکا مطالبہ نہین کرتا ہی اور تم اپنے
گناہون سے ایسے صاف و پاک ہو جاؤگے جسطرح ماں کے پیٹ سے نکلتے ہو بعد ازان وضاح نے یہ آیت پڑھی
قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
یعنے حق تعالی نے اپنے نبی سے فرمایا کہ تو میری جانب سے میرے بندون سے بیان کر کہ ای میرے
بندو وہ بندے جنھون نے اپنی جان پر اسراف و ظلم کیا یعنے گناہ گاری و نافرمانی کی ہی تو وہ رحمت خدا سے ناامید نہون
بتحقیق کہ حق تعالی سارے گناہون کو بخش دیتا ہی کہ وہ آمرزگار و رحم کنندہ ہی پھر جب عاصم نے یہ کلام سعید کا سنا
تو کہا اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ

سوائے اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہ محمد رسول فرستادہ خدا ہی پھر جسوقت ہمراہیان عاصم نے یہ دیکھا کہ عاصم اسلام لایا تو وہ بھی سب کے اسلام لائے چنانچہ اہل اسلام اس بات سے نہایت مسرور ہوئے اور کہنے لگے البتہ اب ہمپر واجب ہی کہ ہم ان لوگون کے دلون کو محظوظ کرین بعد ازان وہ سب وہان سے کوچ کرکے حران کو گئے اور عاصم وغیرہ نو مسلمانون کو وہان اُتارا اور حران کو اُنپر چھوڑ دیا یعنے حران کو اُنکے حوالہ کیا اُسوقت یوقنا نے کہا قسم ہی رب کعبہ کی اب ہم فتح راس العین کرینگے تب سعید نے کہا ای عبداللہ تو کیونکر فتح کریگا یوقنا نے کہا کہ عنقریب اس بیان کی خبر مین تجھے دونگا اور تجکو دکھلا دونگا بعد ازان یوقنا نے عاصم بن رواحہ سے درمیان اپنے اور اُسکے تخلیہ کرکے راز در پردہ بیان کیا اور کہا مین تجھسے یہ چاہتا ہون کہ تو مجکو اور میرے چالیس اصحاب کو مشکین باندھ کر بھیجے شتران بار بردار کے شبا شب راس العین مین بیجا اور روالی راس العین سے ظاہر کرے جب ہمنے فرات سے عبور کیا تو یہ لوگ ہمپر ناگہان تاخت آپڑے مگر ہمکو مسیح نے اُن پر غالب کیا اور فتح دی سو ہمنے بعضون کو قتل کیا اور باقی ان سب کو اسیر کیا ہی اور انکو تمھارے پاس لائے ہین مگر خبردار اُسکو ایسی قدرت اور ایسا اختیار ہمپر نہ بخشیو کہ وہ ہم مین سے کسیکو قتل کرسکے اور اگر وہ ارادہ قتل کا کرے تو اُس سے کہیو کہ درمیان ملک شہر یاض اور عرب کے جنگ بپا ہی تو کیا جانتا ہی کہ کون ہمارے لوگون مین سے اُنکے یہان گرفتار رہو جاوے تو ہمارے پاس اُسکا یہی فدیہ ہوگا یعنے انھین مین سے عوض سرہا کلو کرا اپنا قیدی چھوڑا لینگے تب عاصم نے کہا بھلا ہم سارے اپنے اصحاب کو کیون نلیجاوین یوقنا نے کہا ابھی اسلام قوم کے دلون جاگزین نہین ہوا ہی ہم اندیشہ کرتے ہین کہ کوئی اُنمین سے اشارہ وغمازی کرے تو حال ہمارا زبون وفاسد کردیوے اور اعتماد و وثوق ہر ایک کے ساتھ متعذر ہی تب عاصم نے کہا واللہ تحقیق قول تیرا درست ہی پھر عاصم نے حران مین اُن پانچسو سوارون کو اپنے بنی عم کے یہان اُتار دیا اور یہ بات جو یوقنا نے کی تو اس تدبیر سے تھی تا کہ وہ سب بطریق رہاین یعنے بطور اول کے رہین راوی کہتا ہی آخر عاصم اور اُسکے رازدارون نے بازو یوقنا اور اُسکے چالیسون اصحاب کا باندھکر اور اُنکو اباذ الشمطا کی حراست وقبضے مین کرکے حران سے رات کو لیچلے اور راہی بطرف راس العین ہوئے پھر جب ایک مقام پر جو معروف بعلومی تھا پہونچے تو ناگاہ صدائے سم اسپان گوش زد ہوئی مگر اُن سے اپنا امر مخفی رکھا یہانتک کہ جب اُنکے نزدیک گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ چار سو پچاس غلام حبشی کہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور بعضے اُنمین تسبیح کررہے تھے تب اُنکو دیکھکر سعید بن زید اور رہمراہی اُسکے آگے بڑھے اور مثل اُنکے یہ بھی تکبیر کرنے لگے اور اُنکے قریب ہوئے تو دیکھا اور پہچانا کہ وہ سب موالی اصحاب رسول خدا کے ہین اور افسر اُنپر دامس ابوالہول ہی اور سبب ان لوگون کے اسطرف آنے کا یہ ہوا کہ عیاض بن غنم نے نامہ اپنا بطلب کمک بنام ابوعبیدہ کے لکھا تھا اور کیفیت اجتماع قوم کفار سے اطلاع دی تھی کہ یہ سب بمقام مرج رغبان جمع ہین سو جسوقت ابوعبیدہ نے نامہ پڑھا تو دامس کو واسطے نصرت اسلام کے حکمنامہ بھیجا اور یہ دامس اور اُسکے اصحاب ملک سمیساط اور اُسکے شہرون مین رہتے تھے اور جب سے سمیساط فتح ہوا تھا

یہ سب اُسی دیار مین بود باش رکھتے تھے چنانچہ جسوقت نوشتہ ابو عبیدہ کا واسُ کو پہونچا تو اُسنے سمسیاط مین کسی اپنے
معتمد کو جسپر وثوق رکھتا تھا مقرر کرکے اُس جمعیت غلامان حبشی کو جسکا ابھی مذکور ہوا ہمراہ لیکر اسطرف آیا تھا غرض جب
سعید بن زید نے اُن سے ملاقات کی اور باہم بسلام علیکم تعارف ہوا تو باعث اجتماع و اتفاق اپنی جماعت کے خوش ہوئے
اور واسُ نے شتران باردار کو دیکھا کہ اُسپر یوقنا اور اُسکے اصحاب سوار ہین تو کہنے لگا کیا تمنے ان اُونٹون کو مع
اسباب راہ لوٹا ہی تب سعید نے کہا یہ یوقنا عبد اللہ ہی اور باقی سب اُسکے اصحاب ہین کہ ان لوگون نے خدا کے
واسطے جان نثاری کی ہی اور احوال سے اُسکو مطلع کیا پھر جب ابو الهول نے کلام سعیدؓ کا سنا تو اپنے گھوڑے کے
قربوس پر سجدۂ شکر کیا اور عبد اللہ یوقنا کے پاس آکر سلام کیا اور کہنے لگا مرحبا و شاباش ہی اُس قوم کے لیے
جنھون نے دنیا کو زہد و پرہیزگاری سے چھوڑ دیا اور مرضیات حق تعالیٰ کو طلب کیا بعد ازان ابو الهول نے سعیدؓ سے
کہا اے صاحب رسول اللہ اس حیلہ و تدبیر مین ہمکو بھی اپنے ساتھ شریک کروگے سعیدؓ نے کہا ہان تم بھی شریک ہو
مگر ان شتران باردار کو بطور ساربانون کے کھینچتے چلو اور اپنی زرہین و ساز حرب چھپا لو اور اُسیکو بندکش ہوا اور آگے آگے
اونٹون کو ہانکتے چلو گویا کہ تم لوگ ہمارے عبید و خدام ہو اس صورت مین جو لوگ تمکو دیکھینگے تو نہ پہچانینگے چنانچہ ان لوگون نے
یون ہی کیا جسطرح سعیدؓ نے فہمایش کردی تھی کہ اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو حمالون کے بیچ مین چھپا دیا اور اونٹون کو
کھینچتے چلے جب ذو الحجہ تک پہونچے تو وہان اُتر پڑے اور زرہین وغیرہ ساز حرب کو پہن لیا اور پھریرے نشانون کے اور ان صلیبون کے
جو اباذ الشمطا کے ہمراہ تھے کھول دئے اور یوقنا اور اُسکے اصحاب کو گھیر لیا اور بطور اسیرون کے انکو بیچ مین کرلیا اور لیچلے یہانتک
کہ جب راس العین سے قریب ہوئے تو سعیدؓ نے ایک شخص کو پاس والی راس العین کے بھیجا اور وہ شخص عاصم بن رواحہ کے
ہمراہیون مین سے تھا جو اسلام لایا تھا اور وہ اہل راس العین کا حلیف بھی تھا اور اُسکو پیشتر اسلیے بھیجا تاکہ وہ والی راس العین کو
آمد عاصم بن رواحہ اور اباذ الشمطا کی خوشخبری دیوے پھر جب وہ فرستادہ پاس والی کے پہونچا تو وہ اپنی جماعت کو ہمراہ
لیکر واسطے ملاقات و پیشوائی کے نکلا اور اُس فرستادہ نے اس بات کی بھی خبر دی تھی کہ یوقنا اور اُسکے چالیس اصحاب
بھی بندی مین آتے ہین چنانچہ اس خبر کو منادی نے راس العین مین پکار دیا تھا تو کوئی باقی نرہا مگر یہ کہ وہ ہمراہ والی راس العین
کے حاضر ہوا آخر سب نے ملاقات اُن صحابہ کی کی جو قبضے مین اباذ الشمطا کے اسیر تھے بعد ازان گرد بگرد عاصم بن رواحہ کے
آئے اور والی راس العین عاصمؓ کو دوست رکھتا تھا اور اُسکو بھیجا تھا جب اُسنے عاصم کو دیکھا تو اپنے گھوڑے سے
اُتر پڑا اور عاصمؓ بھی اپنے گھوڑے سے اُترا اور دونون نے آگے بڑھکر باہم معانقہ کیا اور دونون طرف کی جماعتون مین
بھی باخود صاحب سلامت ہونے لگی اور حاکم راس العین نے عاصمؓ سے پوچھا کہ تو نے ان لوگون کو اور اسلیے یوقنا کو
کیونکر گرفتار کرلیا ہی عاصم نے کہا جب ہم فرات پر پہونچے اور وہان سے عبور کیا تو یوقنا اپنی جماعت کو لیکر ہمپر آیا پھر
ہمنے اُس سے مقاتلہ کیا آخر ہمکو مسیح نے اُنپر فیروزمند کیا کہ ہمنے اُنمین سے پچاس آدمیون کو قتل کیا اور ان لوگون کو گرفتار کرلیا

سله
السارق الرعب
عن الدین [illegible]
[illegible]
[illegible]

اور باقی بھاگ گئے یہ سنکے حاکم راس العین بہت مسرور ہوا وبعد ازان طرف یوقنا کے متوجہ و مخاطب ہوکر بزجر و درشتی کلام
کرنے لگا مگر یوقنا نے کچھ جواب ندیا اور اہل روم یوقنا کو بشماتت گالیان دینے لگے پر یوقنا اُنکی طرف نظر نکرتا تھا اور نہ اُن سے
کلام کرتا تھا یہانتک کہ وہ داخل راس العین ہوئے پس حاکم نے اُنکو حکم کیا کہ ان اسیرون کو پاس اُن اسیرون کے کردو جو بیعہ
نسطوریا مین بند ہین اور اُنکی خوب محافظت رکھو اور ہم ملک شہریاض کو لکھتے ہین کہ ان لوگون کے باب مین اُسکی کیا رائے ہی
آخران سب کو نزدیک خالد اور اُسکے اصحاب کے پہونچادیا وبعد ازان عاصم نے حاکم سے کہا تو خوب جانتا ہی کہ درمیان
ہمارے اور اہل عرب کے عداوت ہی اور یہ عرب یعنے قیدی مقدار جمعیت مین مثل ہمارے ہین اور تو جسکو روم یا ارمن سے
اُنکی حفاظت کے لیے مقرر کرتا ہی اور یہ لوگ اُن سے باتین کرینگے تو مین اُن عرب کے اطلاق اور طلاقت لسانی سے
اندیشہ کرتا ہون ایسا نہو کہ وہ اُنکو ہموار اور ساز گار کرکے ملک کو اور تمکو ضرر پہونچادین لہذا صوابدید یہ ہی کہ ہم مین سے
بعضون کو اندر بیعہ کے مقرر کردو اور بعضون کو بیرون بیعہ متعین رکھو کیونکہ جو کوئی جہاد و جہد کرتا ہی وہ مائل براحت
نہین ہوتا اور جو شخص دنیا مین اندک بھی تعب و رنج اُٹھاتا ہی وہ آخرت مین بہت چین و آرام پاتا ہی چنانچہ والی
راس العین نے عاصم کی رائے صائب کو پسند و قبول کیا اور اُسکو مع اُن اصحاب رسول خدا صلعم کے جو بہ تبدیل
ہیئت اُسکے ہمراہ تھے بیعہ مین اُتار دیا اور یوقنا وغیرہ کو خالد کے شمول مین کردیا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ اب
اس صورت مین جمعیت مسلمانون کی چھ سو سوار دن سے ہوگئی پھر جب یہ لوگ بیعہ مین مستقر و مستقل ہوگئے اور رات
تاریک ہوئی اُسوقت سعید نے خالد کے پاس جاکر سلام کیا اور کشود کار کی خوشخبری دی تب خالد نے کہا اے
ابن زید مجکو یہ خوشخبری اُسی وقت سے معلوم ہوئی ہی جب یہان کے لوگ ذکر کرتے تھے کہ یوقنا اور اُسکے چالیس
اصحاب بندی مین آگئے ہین تب مین نے نورایمان کو روشن دیکھکر اس امر کو صحیح معلوم کیا پھر سعید نے کہا کہ والی راس العین نے
ملک شہریاض کو خوشخبری گرفتاری یوقنا اور اُسکے چالیس اصحاب کی اور بشارت آمد عاصم اور اُسکے ہمراہیون پانسو
اصحاب کی لکھی ہی **راوی** کہتا ہی کہ جب ملک شہریاض کو یہ خبر پہونچی تو اُسنے حکم کیا کہ بوقات یعنے نرسنگے اور قرنے
پھونکے جاوین پھر اس بات کو مسلمانون نے سنا تو آپسمین کہنے لگے کہ قرنا بجانا اور نرسنگا پھونکنا نہین ہوتا مگر بسبب
امر مہم کے اور جب عباد بن بشیر عیاض بن غنم کے پاس گیا ہی تو عیاض اُسکے لیے کھڑے ہوگئے اور اُسپر سلام کیا اور کہا
اے ابن بشیر کس بات کی بشارت تو لایا ہی خدا تیری آنکھون کو ٹھنڈا کرے مگر عباد نے کچھ جواب ندیا یہانتک کہ اُسکے
ساتھ تخلیہ کیا اور سارا ماجرا اُس سے بیان کیا پھر جسوقت عیاض نے بشارت عباد بن بشیر کی سنی تو سجدۂ شکر خدا ادا کیا
پھر عباد نے کہا اے امیر سعید بن زید اور اُسکے اصحاب نے آپکو اور آپکے اصحاب کو سلام کہا ہی اور کہہ دیا ہی کہ تیاری
جنگ کی کرو امید ہی کہ حقتعالی تمہارے ہاتھون پر فتح کردیوے اسلیے کہ درمیان تمہارے اور فتح راس العین کے
کچھ باقی نہین مگر اسیقدر کہ وہ قوم شکست پاکر فرار کرے اور تم فتح کرلو عیاض نے کہا مجھے توکل ہی خدا عز وجل پر

ف

بیعہ یعنے مسجد و معبد نصاری جو بنام نسطوریا واقع تھی اور اُسمین خالد ابن الولید اور اصحاب اُسکے قید تھے کر ان [illegible] جب [illegible] عیاض بن غنم [illegible] حرمت [illegible] راس العین [illegible]

پھر جسوقت رات تاریک ہوئی تو عیاض نے سارے صاحبان نشان کو جمع کیا اور اُن سے باتین کین اور اُنکو تاکید کی کہ کسی سے کسی امر کو بیان نکرو کیونکہ خوف جاسوسان روم کا ہی اور ایسا نہو نے پاوے کہ صبح نمایان ہوجاوے مگر یہ کہ تم ساز و سامان حرب سے درست رہو راوی کہتا ہی کہ ہنوز صبح روشن نہوئی تھی کہ مسلمان اپنے اسباب حرب سے آراستہ ہوگئے پھر جسوقت آفتاب برآمد ہوا اور زمین پر دھوپ پھیلی تو خود اپنے اور بار گیر لینے اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور آتش حرب افروختہ ہوئی اور شرارے اُسکے اُڑنے لگے اور قبائل ازیکدیگر متفرق ہوگئے اور آتش جنگ مشتعل ہونے لگی اور شیرون دلیرون نے حملہ کرنا شروع کیا اور اپنے رخسارون کو خاک پر وقت دعا کے ملتے تھے اور اپنے شدائد احوال پر صبر و شکیب رکھتے تھے اور بد تہامی عمر آخر ہوچکی تھی اور اجل قریب آپہونچی تھی پس وہ یعنے اہل اسلام جنگ مین وفاداری اور پورا کام کرتے تھے اور دشمنون کے لشکر سے قریب ہوتے جاتے تھے اور جنگاہ مین بحالت اضطرار آمد و رفت کرتے تھے اور گرد و نبرد کے بگولے بلند تھے اور دُخان جنگ تمام جنگ گاہ مین چھایا تھا ہر طرف غل پڑا اور ہر سو شور مچا تھا اور ہر سمت خون کے فوارے تھے اور لہو کی بوچھار تھی اور اسباب جابجا لوٹ کے لیے پڑے تھے اور گوشت مقتولون کے واسطے طائرون اور درندون کے رزق و خوراک تھے خروش ابر سے کانون کو خراش تھی اور تابش آفتاب سے بدنون اور جانون کو بیتابی و بے آرامی تھی حرب نے لوگون کی مدتہاے عمر قطع کردی تھی اور زندگی سے دامن برزدہ اور مرگ پر کمر باندھے تھے تنور کارزار ہر جانب گرم و فروزان تھے اور چشمہ ہاے پیکار ہر سمت جاری و روان تھے صفین ملگئی تھین یورش کا ہیجان تھا تمام لشکر غبار کے بادل مین نہان تھا ہر ایک مقدم سے جنبش اُسکا بخیر اور عیش صافی اُسکا مکدر تھا اور گھوڑے بار بار رہ مین جاتے تھے اور ہر بار پھر آتے تھے تلوارون سے خود و سپر چو غان ہوتے تھے اور ردم شدت غیظ مین خفقان کرتے تھے اور غبار بدنون پر ایسے جمے تھے گویا تن پر زرہین سیاہ سجی تھین اور غارون مین اسطرح اُڑ اُڑ کر پڑی تھی گویا چادرین بچھی تھین طائرون کا ہجوم تھا اور قیامت کی دھوم تھی چنانچہ اس مصاف بزرگ اور ستیز سترگ مین مسلمانون نے استقبال کیا تو حسن معاد مین جن چیزون کی رغبت رکھتے تھے اپنی تمنا کو فائز ہوئے اور اہل روم کہ اُنھون نے اپنی جانون کو خواری مین ڈالا تو انپر غضب و عقاب آیا کہ وہ سخت عذاب کو پہونچے واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ ناگاہ عبداللہ بن عیاض بن وائل اور عبداللہ بن قرط یہ دونون ملک شہریاض پر جا پڑے اور حال یہ تھا کہ ملک عزم گریز کرچکا تھا کیونکہ اُسکے لشکر والے اپنی اپنی نفسی نفسی مین ایسے مشتعل تھے کہ نصرت ملک سے غافل تھے اور ملک کے پاس سواے اُسکے دس غلامون کے کوئی نرہا تھا چنانچہ عبداللہ بن قرط اور عبداللہ بن عیاض نے ملک کو گھیر لیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجکو معلوم نہین ہوا کہ اُن دونون مین سے پہلے کسنے بھالا مارنے مین سبقت کی آخر اُسنے شہریاض کے سینے مین نیزہ مارا کہ اُسکی پشت سے انی پار نکل گئی اور اُسکے غلامون نے جب اپنے ملک کو کشتہ دیکھا تو پشت پھیر کر بھاگے اور عبداللہ نے گھوڑے سے اُتر کر شہریاض کا سر کاٹ لیا اور اپنے نیزے پر بلند کیا اور گھوڑے پر

سلہ صاحبان نشان جمع ہے صاحب نشان کی جماعت بن نشان فوج [illegible]

سوار ہوکر باواز بلند پکارنے لگا کہ اے مسلمانو اور اے رومیو دیکھو بتحقیق کہ مین نے ملک کو قتل کیا ہی پھر اب جسکو تم مین سے قائم رکھنا جنگ کا منظور ہو تو قائم رکھے وبعد ازان مسلمانون نے اعداء اللہ پر حملہ کیا اور اُنکے درمیان تیغ زنی کرنے لگے یہانتک کہ قتل ہوا جو قتل ہوا اور اُنمین سے گرفتار ہوا جو گرفتار ہوا اور باقی بھاگ گئے اور سارا اسباب و مال وخیمے وغیرہ سب جنبہا چھوڑ گئے تا آنکہ اُسپر مسلمانون نے قبضہ کیا حدید بن ناشب الضمیری نے کہا مین بڑا حریص تھا اس بات کا کہ جسوقت ہنگامۂ جنگ موقوف ہوجاوے تو مین شمار مقتولان روم کا کرون تا آنکہ مین نے ایک توبڑہ یعنے تھیلا اپنے دوش پر لٹکایا اور اپنی آغوش مین سنگریزے بھرلیے پھر جسوقت جس مقتول پر گذر کرتا تھا تو ایک کنکری اُسکی تھیلے مین ڈال دیتا تھا بعدازان مین نے اُن سنگریزون کا شمار جو کیا تو وہ اسّی ہزار سات سو پچاس تھے مگر قیدیون کا شمار نہین کیا گیا پھر جب ہنگامۂ جنگ برطرف ہوا تو عیاض بن غنم نے حکم کیا کہ سارا اسباب اور سب اسیر کفر تو تاین روانہ کیے جاوین اور یہ سب ساتھ صلب بن مازن کے بھیجا گیا اور اُسکے ہمراہ ہزار سوار کیے گئے اور اُنکو حکم کیا وہان سے تجاوز نکرین تا وقتیکہ راس العین فتح ہو وبعدازان عیاض بن غنم نے تمام شب تلاوت قرآن کی اور صبح کو اِس جنگ سے پیچھے لگے ہوئے طرف راس العین کے یکبارگی کوچ کردیا اور وہ رومی جو جنگاہ سے شکست پاکر بھاگے تھے وہ سب بحال تباہ راس العین مین جا پہونچے اور شہر مین ہر سمت شکست لشکر اور قتل شہریاض کی پکار پڑگئی اہل بلد پر سانحہ عظیم گذرا اور مرسیوس والی راس العین نے شہر اور دیوار شہر پناہ کی بڑی مضبوطی کی اور قصد اِس بات کا کیا کہ کل کی صبح کو قیدیون کو قتل کرے اور روم کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی بادشاہ اُنکا مارا جاتا تھا تو بالعوض اُسکے اپنے دشمنون کے اسیرون مین سے سو آدمی کو قتل کرتے تھے آخر جب دوسرے دن صبح ہوئی تو وہ دشمن خدا سوار ہو اور وسط شہر مین آیا اور حکم احضار قیدیون کا کیا اور وہ قیدی خالد وغیرہ اور جو خالد کے ہمراہی تھے تاکہ ان سب کو قتل کرے ناگاہ جب اُسکے ملازمون نے ارادہ کیا کہ اسیرون کو حاضر کرین تو دفعۃً صبح ہوتے ہی عیاض بن غنم مع لشکر وہان جا پہونچے پس وہ لوگ اسطرف مشغول ہوگئے اور قیدیون کے امر سے ذہول ہوگیا اور عیاض بالشکر مسلمین باب اسطاحون پر جاکر اُترے اور وہ باب شرقی تھا راس العین کا اور اُس باب پر ایک خیمہ کپڑے کا واسطے مرسیوس عدو اللہ کے ایستادہ تھا اور قریب خیمہ ایک منجنیق بزرگ بپا تھا اُسکی رسن کشی اور اُسکے اہتمام مین چالیس آدمی مقرر تھے اور مالک و مہتمم اُسکا برادر عمزاد ملک کا تھا جسکا نام مترقیس بن اشفکیاص تھا کہ اُسی کا باپ قبل شہریاض کے بادشاہ تھا اور یہی مترقیس صاحب و مالک دنیا رہا ہے اشفکیاضیہ کا تھا چنانچہ جسوقت عیاض بن غنم مسلمین کو لیکر واسطے قتال کے پیش آئے تو وہ اعداء اللہ قتل خالد وغیرہ سے باز رہے بلکہ مصروف بقتال ہوئے پس فلاخن سے سنگ اندازی اور کمانون سے تیراندازی کرنے لگے اور حسن اتفاق سے ایسا ہوا کہ ایک نوجوان اہل شہر راس العین جسکا نام جمیل بن سعد الداری تھا عیاض سے آملا اور وہ تیراندازی مین فائق ترین مردم تھا اور یون ہوا کہ اُسکی مادر ضعیفہ بھی

منجنیق فلاخن
تیراندازی

اُس سے آ کر ملی تو جمیل نے کہا ای مادر مین ارادہ رکھتا ہون کہ آج راہ خدا مین وہ جہاد کرون جیسا حق جہاد کرنے کا ہی تو مجکو
امید ہی کہ مین اُن بھائیون اور اپنے جد سے ملاقات کرون جو سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہوئے پیچھے
جمیل نے اپنی مادر کو وداع کیا اور چلا تب اُسکی مان نے کہا ای میرے فرزند سدھار حقتعالی تیری نصرت و تائید کرے
غرضکہ وہ آگے بڑھا اور آڑ پکڑ کر کھڑا ہوا اور یہ ذکر اُسکا درمیان عرب کے مشہور و شائع تھا کہ جب وہ طائر کو ہوا مین
دیکھتا تھا تو کہتا تھا مین قدرت رکھتا ہون اس بات کی کہ اس طائر کو حالت طیران مین جس جگہ در جہان کہو تیر مارون
چنانچہ وہ اُسی حالت مین اُسے مارتا تھا کہ وہ زمین پر گر پڑتا تھا اور تیر اُسی مقام پر لگا ہوتا تھا جہان وہ کہکے مارتا تھا
پھر جب قتال شروع ہوئی تو جمیل آگے بڑھا اور سرداران نصاری کو جو بالاے دیوار شہر پناہ کے دیدبان تھے تیر مارنے
لگا تو کوئی تیر اُسکا خالی نہین جاتا تھا مگر یا تو سینے مین لگتا تھا یا آنکھ پر پڑتا تھا یہانتک کہ اُنمین سے تیس بطریق کو
قتل کیا اُن مقتولون مین سے اور اُس دیوار پر سے کوئی بطرف شہر اندرون شہر گرتا تھا اور کوئی بیرون طرف خندق مین
گر پڑتا تھا یہانتک وہ برج جسپر وہ سب دیدبان تھے خالی ہو گیا راوی کہتا ہی کہ وہ عدو اللہ مرسیوس والی راس العین
صاحب منجنیق جسکا ذکر ابھی اوپر گذر گیا ہی وہ بھی فلاخن اندازون مین بڑا سنگ انداز تھا پس وہ بھی سنگ اندازی کرنے
لگا تب لوگون نے جمیل بن سعد سے کہا ای نوجوان دور کھڑا ہو تا کہ اُسکا سنگ فلاخن تجھپر نہ پہونچے کیونکہ ہمکو اُس سے
تیرے لیے بڑا اندیشہ ہی تب جمیل نے جواب دیا ای قوم مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی وہ کتاب خدا مین
بیان کرتے تھے اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین ہوگے
موت تمکو لیگی اگرچہ تم بڑے مستحکم و استوار برجون مین متمکن ہوگے پس ضرور ہی کہ مین اُنکے سبب فائز بثواب ہون بعد ازان
جمیل نے اُن لوگون مین سے جو رسن فلاخن کھینچتے تھے ایک کو تیر مار کر قتل کیا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو بھی قتل کیا
آخر وہ سب بطارقہ رسن کش وہان سے بھاگے اور کہنے لگے کہ اس نوجوان کے مارے ہمکو اس جگہ ٹھہرنے کی طاقت نہین ہی
تب مرسیوس نے حکم کیا کہ تم لوگ زرہین پہن لو اور آڑ پکڑ کر ٹھہرو چنانچہ اُنھون نے ویسا ہی کیا کہ رسن کشی فلاخن پر
مستعد ہوئے اور مرسیوس نے فلاخن سے ایک ایسا پتھر مارا کہ ایک شخص کو جو قبیلہ بجیلہ سے تھا بڑے زور کا پتھر لگا
کہ وہ شہید ہوا پھر برابر وہ اُسی طرح سنگ اندازی مین مصروف رہا یہانتک کہ اُسنے مسلمانون مین سے چھ آدمیون کو
قتل کیا اور راوی کہتا ہی کہ جمیل بن سعد جو تیر چلاتا تھا وہ خطا نکرتا تھا اور کہتا تھا وَاشَوْقَاہُ اِلَی الشَّہَادَۃِ
یعنے مجکو کمال شوق شہادت ہی اور مجکو بڑی آرزو ہی اس بات کی کہ مین دار العلم اور مقام شہادت کو پہونچون پس
اُسکے باطن سے ندا آئی اور الہام ہوا کہ اگر تیرا ایسا ارادہ ہی تو اِس امر کے طرف مستعد و آمادہ ہو جا اور دل مین کچھ
خوف نلا اور عنان توسن عزم کو میدان طلب مین ہاتھ سے چھوڑ دے اور خبردار کہ ہمارے دروازے سے تخلف
کرے اور دور رہجاوے کیونکہ جو کوئی ہماری طرف ارادہ کرتا ہی ہم بھی اُسکی طرف ارادہ کرتے ہین اور جو شخص ہمکو

دوست رکھتا ہی ہم بھی اُسکو دوست رکھتے ہین تب جمیل نے اپنے دل سے جواب دیا کہ مین اسی دم اِس امر مین اقدام کرتا ہون
کیونکہ درحقیقت میرے دل کو کسیطرح کا کچھ تاَلم و توہم نہین ہی و تحقیق کہ مین نے اپنی جان تیرے ہاتھ فروخت کی تو اُسکی
خریدکے لیے متوجہ ہو بس قریب ہی کہ مین جنت مین داخل ہون اور اُس شی مبیعہ کو وہان دیکھون چنانچہ اُسکے
قلب پر القا ہوا کہ ہمنے تیری جان کو قبول کیا پس شاد کام و شادمان ہوا ور ہمارے شکر مین رطب اللسان ہو کیونکہ جو کوئی
اپنی جان ہمارے ہاتھ بیچیگا اُسکو نقصان نہوگا اور سُن اُس کلام کو جو ہمنے کتاب مکنون مین لکھا ہی وَلَاتَحْسَبَنَّ
اَلَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ یعنے جو لوگ راہ خدا مین قتل ہوئے اُنکو مردہ
نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ زندہ ہین اور اپنے پروردگار کے قرب بارگاہ مین روزی پاتے ہین راوی نے کہا اور اسی کیفیت
مین کہ جمیل مشغول بعالم وجدانی تھا ناگاہ اُس عدوّ اللہ مرسیوس نے فلاخن سے جمیل کو پتھر مارا اور اُسی دم جمیل نے
بھی قصد کیا کہ اُسکو تیر مارے مگر وہ پتھر جمیل کے سینہ پر ایسا جا پڑا کہ پشت تک توڑ گیا پس جمیل نے کہ چلّے سے تیر جوڑ چکا
تھا جب دیکھا کہ پتھر کام تمام کر گیا تو معلوم کیا کہ اب مین مرچکا اُسوقت طرف اپنے برادر عمزاد کے جسکا نام
رافع بن خالد تھا نظر کی اور کہا کہ میری مادر ضعیفہ کو میرا سلام پہونچا دیجیو اور اُسکے سامنے یہ اشعار پڑھکر سنائیو
چنانچہ جمیل یہ ابیات کہکر فائز بدرجۂ شہادت و داخل جنّت ہوا **اشعار** ایا رافعا الاحملت رسالتی

مخبرا الی لقیت حمامی
وان سالت عن العجوز فقل لها
من الحجر الصلد الاصم عظامی

وان جئت اُمّی واخوتی وعترتی
قتیل حجار لا قتیل سہامی
دالست ابالی ان قتلت لانّنی

مخصهم عنی بکل سلامی
طریحا بباب الحصن لما تطائرت
ارجو بقتلی فی الجنان مقامی

یعنے ای رافع تو کیون نہین میرے پیام کا حامل ہوتا ہی کہ خبر دینے والا ہو اِس امر کا کہ ہر آئینہ مین نے مرگ سے ملاقات کی
اور اگر تو میری بہنون عزیزون کے پاس جاوے تو میری جانب سے اُنہین ہر ایک کو میرے سلام سے مخصوص کر اور اگر
تجھسے میری مادر ضعیفہ میرا حال پوچھے تو اُس سے کہیو جمیل کشتۂ سنگ ہی نہ کشتۂ تیر اور دروازۂ قلعہ پر اِس حال سے
پڑا ہی کہ سنگ سخت خاموش سے استخوان کے پُرزے اُڑ گئے ہین راوی نے کہا جب عیاض کو حال جمیل سے
آگاہی ہوئی تو اُسکی مادر کے احوال پر رحم کرکے بہت بکا کی اور بعد نماز جنازہ کے اُسے دفن کرا دیا بعد ازان یہ خبر
مادر جمیل کو پہونچی تو اُسنے صبر کیا جیسا کہ مردان کرام و عظام صبر کرتے ہین پھر اُس پیر ضعیفہ نے کہا یَا بُنَیَّ عِشْتَ
سَعِیْدًا وَمِتَّ شَہِیْدًا وَسَلَکْتَ سَبِیْلَ آبَائِکَ فَرَحِمَکَ اللّٰہُ وَآنَسَ غُرْبَتَکَ وَنَفَعَنِیْ بِہَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنے ای میرے
فرزند تو زندہ تھا تو سعید تھا اور مرا تو شہید ہوا اور تو اپنے باپ دادا کی راہ پر گیا حقتعالی تجھپر رحم کرے
اور اس مسافرت آخرت مین وہ تیرا انیس ہو اور مجکو بھی تیری شہادت سے روز قیامت نفع بخشے پھر اُس ضعیفہ نے
یہ آیت پڑھی اَلَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْہُمْ مُصِیْبَۃٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنے وہ لوگ جو صابر ہین

جب انپر مصیبت پڑتی ہی تو وہ کلمۂ استرجاع زبان پر جاری کرتے ہین کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنے ہم خدا ہی کے
ہین اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہین راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی ہی سمر بن الجون النبہانی نے
جسکا جد سراقہ اُن لوگون مین تھا جو فتح راس العین مین حاضر تھے اُسنے بیان کیا جب جمیل بن سعد شہید ہوا تو اہل روم
بہت خوش ہوئے اور اُس عدو اللہ مرسیوس نے جو بعد شہر یاص مالک امر تھا جب دیکھا کہ اہل اسلام قلعہ پر قصد
کرنے والے ہین تورات کو بیعہ[له] نسطوریا مین گیا اور وہان نماز پڑھی اور قربانگاہ[له] کے قریب گیا دہرگاہ بغض و کینہ اُسکا
مسلمانون سے اس مرتبہ بڑھا تھا کہ اُسنے دروازہ بیعہ پر کسی شخص عرب کی تصویر کھنچوائی تھی اور اُسپر لکھا تھا
ہٰذَا نَبِیُّ الْعَرَبِ کہ یہ شخص عربون کا نبی ہی چنانچہ جو کوئی اُس بیعہ مین داخل ہوتا تھا وہ اُس تصویر پر تھوکتا
جاتا تھا اور اندر بیعہ کے شبیہ عرصۂ قیامت و میزان و صراط و جنّت و نار کی بنوائی تھی اور اُسی مرقعہ مین پیکر عیسیٰ بھی
کھینچی تھی اس ہیئت سے کہ اُنکے ہاتھ مین صلیب تھا اور زیر لوا اُنکی مادر مریم صدیقہ تھین راوی کہتا ہی کہ جب
وہ عدو اللہ مرسیوس اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اُسنے عاصم بن رواحہ سے کہا کہ اس شب مین میرا ارادہ ہی کہ ان قیدیان
عرب مین سے دس نفر کو مقام مذبح مین ذبح کرکے تقرب بخدا حاصل کرون یہ سُنکے عاصم نے اُسکو جواب دیا کہ ملک
یہ میری راے نہین ہی کیونکہ آپ دیکھتے ہین جو کچھ امور عرب درپیش ہین اور یہ امر تو آپ کے قبضۂ اختیار مین ہی یہ سُنکے
وہ خاموش رہا اور وہان سے باہر نکلا اور عاصم نے رومیون مین سے کسیکو اندر بیعہ کے رہنے نہ دیا سبکو وہان سے باہر نکال دیا
اور دروازہ بیعہ کا باستحکام تمام بند کر دیا پھر جسوقت اُس بیعہ مین کوئی رومی باقی نہ رہا اور دروازہ اُسکا مستحکم
ہوگیا تو وہ صحابہ جو اسیر تھے اُس بیعہ کے اندر اندر بیت المذبح مین داخل ہوئے کیونکہ مذبح متصل و ملحق تھا بیعہ سے تو وہان
دیکھا کہ بہت ہتھیار مجتمع ہین کیونکہ اہل روم جسقدر قسم سلاح بطریق نذر اس بیعہ و مذبح مین لاتے تھے اور چڑھاتے تھے
وہ سب وہین بطور سلاح خانہ جمع رہتا تھا چنانچہ اُن صحابہ نے وہ اسلحہ اُٹھا لیے اور قصد کیا کہ کل صبح کو جسوقت اہل شہر
مشتغل بقتال ہونگے تو ہم لوگ اندرون شہر غل کردیوین راوی نے کہا پھر جسوقت رات ہوئی تو وہ صحابہ اُٹھے اور
نماز اور قیام اللیل یعنے نماز شب اور ذکر اللہ مین مشغول ہوئے اور اُن تصویرون اور شبیہ عرصۂ قیامت و صراط و میزان
اور نار و جنّت کو دیکھتے تھے اُسوقت عاصم بن رواحہ نے سعید بن زید سے کہا کہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
دوڑنا کیا ایمان کو زیادہ کرتا ہی تب سعید نے کہا ہان البتہ پیروی دین خدا و رسول کی موجب مزید یقین ہی کیونکہ جب
روز قیامت آویگا اور دن حسرت و ندامت کا ہوگا اور ہواے تند و باد صرصر قیامت کی چلے گی اور ساری خلق خدا
محشور ہوگی اور جہنم سامنے ہوگا اُس شخص کے جو اُسکا سزاوار ہوگا اور جب صفین کھڑی ہونگی پرہیزگارونکی اور ہڈیان
بوسیدہ زندہ کیجاوینگی متقین و نمازگزارون کی اور جب رایات اہل حق کے گڑنے لگینگے اور پھریرے نشانون اہل صدق کے
اُڑنے لگینگے اور جب منبرہاے انبیا و مرسلین نصب کیے جاوینگے اور وسادہ ہاے ابرار و صدیقین حسب مراتب مرتب ہونگے

[له] بیعہ نسطوریہ یعنی عبادت خانہ نصاریٰ کا جو نسطوریہ فرقہ کا ہے میں واقع تھی ۱۲

[له] قربانگاہ بمعنی مذبح جہان قربانی کرتے ہین اور ... جو ... بعد ... شبیہ ... ۱۲

اور جب روحین موحدین کی شادمان ہونگی اور کافرون کی جانین تنگی و نقصان مین پڑینگی اور تباہی اور خواری پڑیگی اوپر
مشرکین کے اور دمتکار وللکار ہوگی واسطے ظالمین کے اور جب ذلیل و خوار ہونگے ملوک و حکّام جور و ستم اور
سرنگون و رسوا ہونگے شاہان روم و عجم اور جب مسرور و مستبشر ہونگے ابرار و دیندار اور محزون و متحسر ہونگے فجار و
بدکار اور جب ندا دیگا مالکِ جبّار یعنے بادشاہِ غالب کردگار لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنے جسکے لیے آج بادشاہت
ہی وہ یکتا و زبردست ہی یعنے پروردگار اور اُسکے ساتھ یہ فرمائے گا کیا ہمنے تمکو عذابِ دوزخ سے نہین ڈرایا تھا
کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہین آیا تھا کیا تمنے نہین سنا ہی کہ پروردگار نے سید مختار صلی اللہ علیہ
وآلہ الاطہار پر کیا نازل کیا ہی قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ یعنے ای سید ابرار تو اوپر قوم کفار کے تبلیغ
حکم کردے کہ بہرہ مند ہو لو دُنیا مین آخر کو ٹھکانا تمھارا جہنم ہی هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ یعنے وہ روز
فیصل ہی کہ تمکو اور پہلے والون کو ہم جمع کرینگے غرضکہ وہ روز عرضہ ہی کہ اعمال سب کے پیش کیے جائینگے
وہ روزِ وفا ہی کہ حق تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کریگا اور لوگ بدلا اپنا پورا پا دینگے وہ دن جزا کا ہی حسنات سے
اور دن سزا کا ہی سیّئات سے وہ روز تمام کون و مکان کو زلزلے مین لانے والا ہی وہ روز قریب آنیوالا ہی
وہ دن فصل و داوری کا ہی وہ دن عدل و دادگری کا ہی اُسوقت ہر موقف اپنی جا پہ کھڑے ہونے والون کو
پراگندہ کریگا اور ہر جاہل بعذر لاعلمی سراگندہ ہوگا حسرت سے لوگ اپنے ہاتھون کو دانتون سے کاٹینگے اور دل
اُنکے شدت خوف سے کانپینگے اور منادی ہاتف پکاریگا کہ کنارے ہو جاؤ ای قوم بدکار تحقیق کہ فرمان بردار
رستگار ہو گئے کیا تمنے کتاب مکنون مین نہین سُنا ہی وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ یعنے ای منکرو آج جدا ہو جاؤ
مومنون کے نزدیک سے چنانچہ اُس حالت مین تشنگی اُنکو بیتاب کردیگی اور دہشت اُنکو اضطراب مین لاویگی بڑی تنگی مین
پھنسینگے سخت خستگی مین پڑینگے اپنے عرق مین غرق ہونگے منادی ملائک ندا دینگے اور یہ سب سُنینگے وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ
مَسْئُوْلُوْنَ یعنے انکو کھڑا رکھو کہ اُن سے بازپرس ہی اور کہیگا انکو ٹھہرا رکھو یہانتک کہ ہماری ہیبت اور ہماری مملکت کو
دیکھین انکو ٹھہرا رکھو کہ ہماری سلطنت و عظمت پر نظر کرین انکو ٹھہرا رکھو یہانتک کہ یہ پیش کیے جاوین ہماری جناب مین
انکو کھڑا رہنے دو یہانتک کہ اِن سے مناقشہ کرین ہم حساب مین کہان ہین وہ لوگ جنھون نے انکار و نافرمانی کی کہان ہین وہ
جنھون نے اصرار و طغیانی کی مین بہت بڑا جبار و غالب ہون پر کسی پر ظلم نہین کرتا مین بڑا رحیم ہون مگر بیرحمون پر
رحم نہین کرتا کہان ہین اُمت نوح جو صبح و شام مرتکب تھے باموِر قبیح کدھر ہین قوم ہُود کہان گئے آل ثمود کدھر ہین
اُمت شعیب کہان گئے اہل شک و ریب کہان ہین اہل توحید کہان ہین اہل صلوٰۃ و تمجید کہان ہین اُمتِ قرآن
کہان ہین اُمت سوار بُراق پران کہ یہ سب واسطے جائزہ کے حاضر ہون کہ رب الارباب حاضر و ناظر ہی لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ یعنے آج کسی پر ظلم نہین ہی اسلیے کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ بر سر حساب ہی اور اُسوقت

مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم با جماعت خدم و خیل حشم و با دبدبہ و حشمت و فروزینت ہونگے اور اُنکے سر پر تاج رضا سے
خدا ہوگا اُسپر بقلم امضا لکھا ہوگا وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيكَ رَبُّكَ فَتَرۡضَىٰٓ یعنے قریب ہی کہ پروردگار تیرا ایسا کچھ دیگا کہ تو
رضامند ہوگا اور اُنکے ہاتھ مین لواے حمد ہوگا اور داہنے اُنکے انبیا اور بائین اولیا ہونگے اور ملائکہ سامنے
کھڑے ہونگے اور اہل موقف حضرت کی طرف دیکھتے ہونگے اور اُمت اُنکی اُنپر درود پڑھتی ہوگی اور چہرے
اُن لوگون کے فرح و سرور سے درخشان ہونگے جامۂ اسلام اُنکا زیب تن اور ہاتھون مین اُنکے اسکا دامن ہوگا پکارتے
ہونگے اپنے پروردگار کو بکلمات تمجید اور شور کرتے ہونگے اہل موقف باقرار توحید کے نور ایمان اُنکا تابان ہوگا اور
جائزہ اُنکا بیش خداوند جہان ہوگا گواہ کرینگے ہم اُنکو ساری اُمتون پر اور قبول کرینگے ہم اُنکی شہادتون کو اُن پر
مارے رنج و بلا کے ان سے غائب ہو جاوینگے اور ہول قیامت سے امن پاوینگے مُنادی ملک اُنکو ندا کریگا كُنتُمۡ خَيۡرَ
أُمَّةٍ أُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ یعنے تم بہترین اُمت ہو کہ واسطے ہدایت اور اُمتون کے انتخاب کیے گئے تھے اہل موقف اُنکے
جمال پر بحیرت نظر کرینگے اور اُنکے فر جلال پر متحیر ہونگے اور کہینگے کہ رستگار وُہی ہین جنھون نے اُنکی ملت کی پیروی کی
اور اُنکی شریعت کی تصدیق مین پیشروی کی چُنانچہ فرمایا ہی رُّبَمَا يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَوۡ كَانُواْ مُسۡلِمِينَ یعنے سائر کفار
بشتر یہی آرزو کرینگے کہ کاش اہل اسلام مین ہوتے غرضکہ ایسے ہنگام مین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے مقام محمود مین وارد ہونگے اور وہان طول قیام کرینگے اور آرزومندی سے ہاتھون کو پھیلاوینگے اور نیازمندی
سے طلب و سوال مین بلبلاوینگے اور عرض کرینگے ای میرے پروردگار مین تجھسے سوال کرتا ہون کہ میری اُمت
گنہگار کے حق مین میری شفاعت قبول کر بناگاہ بارگاہ الہٰ سے ندا آویگی کہ قسم ہی مجکو اپنی عزت و جلالت کی مین تجھسے
خلف وعدہ نہ کرونگا اور اپنے عہد کو جو تجھسے کیا ہی نہ توڑونگا یہانتک کہ اہل موقف کو تیرا علو شان اور تیرا مرتبہ
شایان دکھلاؤنگا اور وہ مرتبہ تجکو عطا کرونگا کہ تو راضی ہوگا وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيكَ رَبُّكَ فَتَرۡضَىٰٓ یعنے قریب ہی
کہ پروردگار تیرا وہ نعمت و کرامت تجکو عطا کریگا جہانتک کہ تو راضی ہو راوی کہتا ہی کہ جب ان کلمات
ہدایت آیات کو عاصم نے سعید سے سنا تو اُسکے ایمان کو ترقی ہوئی پھر جسوقت ہنگام سحر ہوا تو وہ صحابہ اقدام حرب پر
مستعد ہو کر اہل شہر پر برجستہ نکل پڑے اور استعانت بخدا کر کے کہنے لگے اَللّٰهُمَّ انۡصُرۡنَا كَنَصۡرِ نَبِيِّكَ يَوۡمَ الۡاَحۡزَابِ
یعنے ای ہمارے پروردگار ہماری ویسی مدد کر جیسی تو نے اپنے نبی کی امداد کی تھی روز جنگ بدر وغیرہ کے
اُسوقت خالد نے کہا خبردار تم لوگ ازیکدیگر متفرق نہونا کہ تمھاری ہیبت جاتی رہیگی اور خوف رکھو اُس
پروردگار سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہی اور اِس بات کو خوب سمجھ لو کہ یہ سب دُشمنان خدا تمپر ہجوم
کرینگے اِسطرح کہ مرد اُنکے تمسے مُقاتلہ کرینگے اور عورتین اُنکی تمپر پتھر مارینگی اُسوقت تم دور رہو اِس بات سے کہ
درمیان جنگ کے کسی مرد و عورت کی طمع ویروا کرو بلکہ حرب و ضرب مین ثابت قدم و بایکدیگر ہمدم رہو کیونکہ

صبر مردون کا ظاہر نہین ہوتا مگر ہنگام ملاقات ہول اضطرار کے اور ہم لوگ گھبرانے والون مین نہین ہین لیکن بسبب ہجوم مرگ
و ضرر کے اسلیے کہ ہمیہ خوب ثابت و تحقیق ہی کہ ہمارے ہر ایک کے لیے مدت اجل معین ہی کہ اُس سے تجاوز نہین کرتا
درینصورت جو کوئی اپنے تئین خطرۂ عظیم مین ڈالیگا وہ امر عظیم کو پہونچیگا اور حال یہ ہی کہ اس شہر کا بڑا نام ہی
اور اسمین کثرت و جمعیت مردم بہت ہی اور یہ شہر دیار ربیعہ کا قصر و پایگاہ ہی اور ہم لوگ اس قوم کے بیچمین
اور اس شہر کے وسط مین ہو گئے ہین درینصورت اگر تم طالب ظفر ہو تو صبر و استقامت رکھو اور عجلت نکرو اسلیے کہ
صبر قرین حصول مرام ہی اور تعجیل موجب لغزش اقدام ہی اور استقامت نصرت انجام ہی اور خوب جان لو کہ یہ عید
انکا بہت بڑا عید معظمہ ہی اور ضرور ہی کہ وہ لوگ نماز کے لیے وہان آتے ہین پھر جسوقت سالار انکے لشکر کا مع ہمراہیان
وہان داخل ہو تو دفعۃً ہر طرف سے ہم اُنپر جا پڑین اور گھیر لیوین اور قتل کرنا شروع کرین پھر جسوقت ملوک انکے
اور امرای نصاری مارے جاوینگے تو پھر کسیکو جرات و جسارت ہاتھ اُٹھانے کی ہمیہ نہوگی اور باقی عوام کا کچھ اعتبار
نہین ہی یہ سنکے عاصم بن روح نے کہا ای امیر خدا تیری نیکوئی کو زیادہ کرے امور حرب مین کیا خوب تجھکو خبر و
آگاہی ہی کلام تیرا باصواب ہی اور خطاب تیرا مستحسن و لاجواب ہی پھر سعید نے کہا تمکو لازم ہی کہ ہر ایک تم مین سے
اپنے اپنے مقام پر ٹھہرا رہے اور ہتھیار اپنے اپنی عباؤن مین چھپائے رکھے پھر جسوقت وہ قوم اپنی نماز مین مشتغل ہو تو یکبارگی ہم
اُنپر حملہ کرین اور اُنپر خوب فراغ دستی کرین پس سب نے اس رائے کو پسند کیا اور وہ سب صحابہ ایک بڑے مکان مین
جو متعلق بیعہ سے تھا مقیم تھے اور اُس مکان مین مال و متاع نذر اس کثرت سے جمع تھا جو شمار و حساب سے افزون تھا
راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی عبد اللہ بن یانس نے اپنے جد فیاض بن زید سے کہ وہ منجملہ اُن صحابہ کے تھا جو فتح راس العین
مین حاضر تھے اُسنے کہا قصہ ہمارا اسطرح ہوا کہ پہلے ہمنے جو تدبیر کی تھی پھر اُس سے باز رہے چنانچہ امر مقدر الٰہی سے جس روز
ہمنے وہ تدبیر کی تھی کہ ہم ہتھیار عباؤن مین چھپائین اور جسوقت کہ وہ لوگ مشتغل بحرب ہون تو ہم لوگ یکبارگی اُنپر جا پڑین
اتفاقاً اُس روز لشکر راس العین مین سے کسی نے اقبال نکی اور اُسکا سبب یہ ہی جو ہم ذکر کرتے ہین راوی نے کہا چنانچہ قضائے
الٰہی سے یون ہوا کہ والی راس العین کا ایک بھائی تھا کہ وہ بڑا زیرک و دانشمند تھا اور تدبیر و رای اُسکی صائب تھی اور وہ
عارف اُس حکمت کا تھا جسکی وصیت فہرابس نے اُسکو کی تھی اور فہرابس منجملہ حکماے یونانیین کے تھا وہ عالم تواریخ
اور راز دار شہر یاض کا تھا کہ شہر یاض بے مشورہ اُسکے کچھ نکرتا تھا چنانچہ اُسنے برادر حاکم راس العین کو قتال عرب
سے منع کیا تھا اور اُسکو فہمائش کی تھی کہ عرب سے قتال کرنے مین تیرے حق مین خیر نہین دیکھتا ہون تو اس
امر کو اپنے لیے اپنے نفس پر لازم کر پھر جبکہ ملک شہر یاض کا وہ حال ہوا اور لشکر اُسکا مارا گیا اور بھاگا اور بعد
شہر یاض کے مرسیوس مالک اُسکا ہوا تو اُس سے اُسکے بھائی نے فہمائش کی اور نام اُسکا ارسالوس تھا
اور معنی ارسالوس کے زبان یونان مین حکیم زمانے کا ہی پس وہ کہنے لگا ای برادر معلوم کر کہ مرد عاقل و مرد کامل کی لیے

سزاوار نہین ہی کہ وہ اپنے نفس کو غیر موقع مین ڈالے اور زمام خواہش نفسی کا رام ہوجاوے بیشک نفس امارہ کے
اختیار مین ہوجاوے اور جو کوئی اطاعت نفس کی کرتا ہی وہ ذلت مین پڑتا ہی اور منسوب بجہالت ہوتا ہی اسلیے کہ
خواہش دنیا خواری ہی اور پیروی نفس کی بیماری ہی اور طلب لذات سبب مہلکات ہی کیونکہ اُس لذت مین کیا
مزہ ہی جو منجر بغم ہوتا ہی اور صاحب لذت کے حق مین مورث رنج و عنا ہی شہوات نفسانی ہلاکت و شماتت ہی اور آرزوے
دنیا زعیب و سفاہت ہی تمتع دام ہی اور حب دنیا دام ہی عاقل بپایان نہین ہوتا اور جاہل مرد میدان نہین ہوتا جلد باز
کو تامل نہین اور مضطر کی راے مستقل نہین خائن نیکو کار نہین ہوتا اور دروغگو راست گفتار نہین ہوتا اور حقیر شریف
نہین ہوتا اور شریف خفیف نہین ہوتا جس کسی نے فائدہ پہونچانے مین پہلوتہی کی وہ عبودیت کو نہ پہونچا اور جو کوئی
تعلقات دنیا مین مسرور رہا وہ آخرت سے محروم رہا مرد ستمگار رستگار نہین ہوتا اہل رشد محروم نہین رہتے اور نادم ہو دا
مذموم نہین ہوتے توبہ کرنے والے کے لیے خوف نہین ہی اور رجوع کرنے والے کو روک نہین ہی جسنے پیروی
کی راہ صواب کی اُسنے نجات پائی ذلت عذاب سے اے برادر خوب جان لو کہ قیام ریاست کا سیاست سے ہوتا ہی
اور دوام دولت کا عدالت سے رہتا ہی تقوی خیر ہی واسطے اصحاب اخیار کے اور رہوا و ہوس شر ہی حق مین برادران
دنیدار کے جو کوئی موافق اپنی حیثیت کے میانہ روی رکھیگا اُسکو ذلت نہوگی اور جو کوئی اپنی حقیقت کو بھول جاویگا
اُسکی کچھ رفعت نہوگی تعلق رکھنا اہل دنیا سے موجب تضییع اعمال و اوقات ہی حسن اخلاق کیا خوب سبب
وفاق ہی اتفاق اہل خلقت کا سبب نجات ہی ہلاکت سے سریع الزوال کو جلد طلب کرنا پیام اجل کا آنا ارتکاب عصیان کا
نشان ہی خذلان کا علامت توفیق کی آسانی ہی طریق کی جو کوئی انجام کار دیکھتا ہی وہ ہلاکت سے امن پاتا ہی
جسنے دنیا کو بچشم فنا دیکھا اُسنے آخرت مین اپنی تمنا کو حاصل کیا آگاہ ہو اے برادر کہ جملہ اخبار سے جو ہمارے
سامنے مذکور ہوا ہی ایک یہ ہی کہ عیسیٰ بن مریم نے ایک طائر کو دیکھا کہ وہ بہت خوبصورت اور خوشنمائی پردن سے
کامل زینت تھی تب مسیح نے اُس طایر سے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین دنیا ہون کہ ظاہر میرا ملیح ہی اور باطن
میرا قبیح ہی حضرت مسیح نے کہا مجکو عجب آتا ہی اُس غافل سے کہ وہ امید تمام کرنے کسی شی کی رکھتا ہی وحال آنکہ
مرگ اُس کو بلاتا ہی پس مین نے اس بات کو تجھسے بطریق تمثیل بیان کیا ہی تاکہ تو وعظ سمجھے اس مثال کو اور اس
زوال کو جو ملک شہریاض پر واقع ہوا کہ کل سماط پر موجود تھا اور آج صراط پر حاضر ہی کل وہ اپنی سلطنت و مملکت پر
فخر و ناز کرتا تھا آج قبر مین با سوز و گداز پڑا ہی کثرت لشکر کام نہ آئی وفور خزانہ و بسیاری سامان جنگ سے کچھ منفعت
نہوئی واللہ وہ ذلیل ہو گیا و باوجود کثرت کے قلیل ہو گیا جو کوئی اپنے افعال پر نازان ہی وہ اپنے اعمال مین مرتہن
و پشیمان ہی تو اپنے زعم مین راہ خدا پر چلتا ہی وحال آنکہ تو پیروی اُن لوگون کی کرتا ہی جنکو خدا نے ہلاک کیا ہی
پس کوئی فعل تجکو نافع نہین ہی اور کوئی عمل تیرے تابع نہین ہی تجکو لازم ہی کہ اپنی جان کے لیے اور اپنے اہل ملت

واہل بلد کے واسطے خدا سے خوف کر اور اپنے لیے انجام بخیر طلب کر ان عربون سے از روے صلح کے اور جو کچھ مین نے تجھسے از راہ نصیحت کے کہا ہی وہ قبول کر خونریزی سے درگذر عورتون پر رحم کر لوگون کو بچا کہ تو بھی بچا رہیگا اور یہ قوم جو بات کہتے ہین وہ کرتے ہین کیونکہ صدق اُنکا دین ہی اور ایمان اُنکا یقین ہی وہ لوگ طالبان ملک مین سے نہین ہین کہ ملک پر نزاع کرین اور اسکی طرف مائل ہون بلکہ وہ طالب آخرت ہین اور کچھ اُنکے لیے پیش خدا مہیا ہی اُسی کے وہ خواہان ہین اور دیکھو گل رودس صاحب حران کے ساتھ کیا وفا کی کہ وہ اپنے دین سے نکل کر اُنکے دین مین داخل ہوا اور اسی طرح بلکہ بار یہ نیت ارسوس اور بڑے ملوک روم مثل یوقنا و دیر غون دعمود دمیتا جو کہ ہمارے دین مین وہ ہمسے بڑا عالم تھا یہ سب اُنکے دین مین داخل ہو گئے وحال آنکہ یہ لوگ مالک ایسے ایسے بڑے ملکون کے تھے جو طول وعرض مین بہت وسیع وفراخ تھے اور حال یہ ہی کہ محاصرہ حصار داری وہی شخص کر سکتا ہی جسکے پاس غلہ رسد وافر وکثرت لشکر وسامان وسلاح بتوافر ہو اور حفاظت بلد پر قادر ہو وحال آنکہ یہ شہر عظیم ہی اور جو کچھ سامان اسمین موجود ہی وہ ایک سال بلکہ کمتر سال کے لیے بھی مردمان شہر کو وفا نہین کر سکتا پس اگر تو اسلام نلاویگا تو اہل شہر لامحالہ اسلام لاوینگے اور تیری گردن باندھ کر مسلمانون کے حوالے کر دینگے اور تو اُنکے عظم شان پر خیال کر کہ اُنکے قبضے مین حران ہی اور کفرتوتا ورہا وسروج وسجستان وماردین وصور وخابور اور فرات سے تا بشام اور زمین مصر تک یہ سب اُنکا ہی اور اُنکے لشکرون سے سارا ملک عراق گھرا ہوا ہی اور تمام آفاق پر ہی اور مجھے خبر پہونچی ہی کہ ملک کسری نے طرف مقام محاق کے چڑھائی کی ہی تو چاہیے کہ امیر اہل عرب کے پاس اپنا ایلچی بھیجکر اعانت طلب کر تاکہ تجکو کسری پر فیروزمندی حاصل ہو اور وہ تیری ایسی امداد کریگا کہ تو اپنی جان اور اپنے مال وعیال سے خوش رہے گا اور اس قوم کے ظل حمایت مین خوشی سے زندگانی بسر کر خواہ تو اُنکے دین مین داخل ہو خواہ اپنے دین پر رہ وہ کسی حال مین تجھسے بغض وعداوت نرکھینگے راوی نے کہا مرسیوس نے جب یہ کلام اپنے برادر حکیم ارسالوس کا سُنا تو اُسپر غضب ہوا اور اُسوقت اُسکے ہاتھ مین کوڑا تھا تو اُسنے ارسالوس کو کوڑا مارا اور کہنے لگا تو وہ ہی کہ مسیح نے تجکو پیدا نہین کیا مگر ذلیل وخوار تجکو کیا ہوا ہی جو مجھے تو یہ مشورہ دیتا ہی کہ مین اپنا ملک عربون کے حوالے کر دون لامحالہ تو میری ہلاکت کا باعث ہوتا ہی تو ہلاک ہو میرے پاس سے دور ہو اگر پھر میری نگاہ تجھپر پڑیگی تو مین تجکو قتل کرونگا راوی کہتا ہی کہ آخر ارسالوس وہان سے غضبناک چلا گیا مگر مرسیوس لعین نے اپنے ارکان دولت کو حکم کیا کہ وہ سب کنیسہ بیعہ نسطوریا مین جمع ہون تاکہ اُن سب سے حلف لیوے چنانچہ چاؤش ونقیب اُسکے گئے اور اہل شہر ومشایخ بلد اور رہبان کے جمیع اکابر ورؤسا کو جمع کیا اور علما وعبّاد نصاری کو اُس کنیسہ مین حاضر لائے اور پادریون اور دیر کے مجاورون کو بھی بُلا لائے تاکہ اہل شہر سے حلف لیوین پھر جب یہ سب بیعہ مین داخل ہوئے تو اُسکا پھاٹک بند کر دیا تاکوئی

جان ومال وعیال

عوام مین سے اندر نہ آوے چنانچہ یہ سب مجتمع تھے اور ملک مرسیوس اور مقربان دیر مبیٹھے ہوئے لوگون سے حلف و عہد
لیتے تھے اور وہ سب کے سب خطرات سے مطمئن و امین تھے ناگاہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبارگی تیغ بکف نکل پڑے
و باواز بلند تہلیل و تکبیر پکارتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم امّت تنزیل اور اصحاب نبیِّ جلیل ہین ہم حاملان قرآن اور
صاحبان صیام رمضان ہین حقتعالی نے تمھاری گناہگاری کے سبب تمھاری جاے امن کو تمسے لے لیا اور تمھارا
پردہ فاش کیا اور غم والم کو تمپر مسلط کیا اب وہ تمھارے صلیب و صلیب پرست کہان ہین اور وہ صُوَر و پیکر جنکی
تم پرستش کرتے ہو کدھر ہین اور تقرب تمھارا قربان گاہ سے کیا ہوا اور تدبیرین تمھاری شبانگاہ کی کیا ہوئین اب
تم اپنے ارباب و خداؤن کو بلاؤ کہ تمھاری مدد کرین واللہ کہ باطل تمھارا جاتا رہا اور جاہل تمھارا باعث شرک کے
ہلاک ہوا تمھارے ایام شکستہ و مضمحل ہوگئے دولت تمھاری زائل ہوگئی یہ کہکے اصحاب نے اُنکو تلوارون کے آگے دھر لیا
اور مرگ نے اُنکو جلد پکڑ لیا چنانچہ بطارقہ و رئیسان نصاریٰ کو بہ نیت صادقہ قتل کیا پھر جسوقت روم نے اُنکی خرابیون کو دیکھا
تو باخود ہا شور و فریاد کرنے لگے اسوقت خالد نے مسلمانون سے خطاب کیا ای اولیاء اللہ خوب تلوارین مارو
اعداء اللہ کو اور مشرکون کا خون بہاؤ پھر جب بڑے بڑے افسر مارے گئے اور اونچے اونچے اہل کرو فر تہ تیغ ہوگئے
تو یہ حال دیکھکر اور یہ خبر سنکر عوام خلائق شہر پناہ کی دیوارون پر بھاگ گئے اور آگاہ ہوگئے کہ اُنکی قوم جہنم واصل
ہوئی اور بلا اُنپر نازل ہوئی اُسوقت دامس نے بھاگ کر پھاٹک شہر کھول دیا کہ تمام لشکر اسلام تہلیل و تکبیر کرتے ہوئے
داخل ہوئے اور قتل عام راس العین مین ہونے لگا یہانتک کہ وہ موارد ہلاکت کو پہونچے جمعیت مشرکین کی پراگندہ
ہوگئی شریعت سید المرسلین کی مسلمانون کی موتید ہوئی راوی نے کہا کہ فتح راس العین شہر ربیع الاول ۱۸ھ سترہ مین
ہوئی تھی چنانچہ تمام مال وہان کا جمع کیا گیا اور سب آدمی شہر کے فراہم کیے گئے اور یہ لوگ بیس ہزار آدمی تھے اور
امین سے دس ہزار مرد محارب و کارزار تھے غرض کہ اُس قوم سے اکثر آدمی اسلام لائے اور حکیم ارسالوس بھی مع
اپنے ہمراہیون کے ایمان لایا **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ دیار بکر مین سے سواے راس العین کے اور کوئی ملک
تلوار سے نہین لیا گیا یعنے اُس اقلیم مین جملہ بلاد بصلح و تدبیر ہاتھ آئے مگر راس العین بزور شمشیر قبضے مین آیا و بعد ازان
میر لشکر اسلام عیاض بن غنم نے کل مال سے خمس نکالکر خدمت مین امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
ارسال کیا اور ایک نامہ اِس مضمون کا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم عیاض بن غنم الاشعری کیجانب سے بخدمت
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بعد سلام عرض یہ ہی کہ مین حمد کرتا ہون اُس خدا کا جسکے سوا کوئی
معبود بحق نہین ہی اور مین درود پڑھتا ہون اُسکے نبی پر بعد ازان واضح ہو کہ جو جو امر دشوار تھا حق تعالی نے
اُسکی فتح باسانی کرادی ہمارے نوجوانون کے شعاع انوار نے مثل برق خاطف کے آنکھون مین چکا چوند ڈالدی
پھر جسوقت اُس قوم نے ہمپر عرصۂ مقابل تنگ کر دیا اور ہمپر ازدحام کیا اُسوقت ہمنے ایک لشکر عظیم کو دیکھا

گروہ ہمارے سامنے سد بلند ہوگئے اور فوج فوج پیش آئے اور موج موج بہم آپڑے ہر جانب سے نصرت اُنکی
نمایان ہوئی اور وہ ہر قسم کے ساز حرب مین نمایان ہوئے اور تابش آہن کی مانند شعلہ کے تھی تلوارون کی کرچین اُنکی تقیز
اور برچھیون کے پرنچیے ہوتے تھے چنانچہ خصومت اُسوقت برطرف ہوئی اور آتش جنگ جبھی بجھی اور رخت حرب تنون سے
جب اُترے کہ مسلمانون نے طاغیون اور فاسقون کو قتل کرلیا اور حقتعالی نے نصرت کافی بخشی اور سرکشون کو ذلت و خواری
دی دشمنون نے پیٹھ پھیری اُنکی حضرت سے نجات ملی سارے شہر اُنکے کفر سے پاک ہوئے رئیس اُنکے اندوہناک ہوئے
پادشاہ اُنکا ادل مخذول ہوا اور بدترین حال سے مقتول ہوا و بعدازان حقتعالی نے ہمکو فتح راس العین کی عنایت
کی اور بعد اسکے ہم عازم دیار بکر کے ہوئے ہین حقتعالی معین ہی اور اُسی سے استعانت کرتے ہین وبس اور سلام
ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور ہماری طرف سے تحیہ سلام عرض کیجیے قبر سید المرسلین پر صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین
بعدازان ابن غنم نے اِس نامہ پر مہر ثبت کی اور لفافہ کرکے مع مال خمس حوالے عبداللہ رض بن جعفر طیار کے کیا اور
اُنکے ہمراہ سو سوار مہاجرین و انصار مین سے کردیے چنانچہ عبداللہ مع ہمراہیان اپنے روانہ ہوگئے اور مسلمانون نے
راس العین مین ایک مہینا مقام کیا اور بیعہ نسطوریا کو مسجد جامع بنایا اور اسمین نماز ادا کی اور سارے کنیسون کو
مسجدین بناڈالین پھر عیاض نے عرفجہ بن مازن العامری کو وہان کا والی مقرر کردیا اور اُسکے ہمراہ تین سو سوار تعنات
کردیے و بعدازان مال رہا و کفرتوثا سے بھی خمس نکال کر بعد عبداللہ رض بن جعفر رض کے سلامۃ بن الاحوص کے ساتھ
روانہ کیا اور اُسکے ہمراہ پچاس سوارون کو بھیجا

ذکر فتح دارا و بیرحا دیاسا

راوی نے کہا جب عیاض بن غنم راس العین سے کوچ کرکے کفرتوثا مین وارد ہوئے تو وہان اُنکی خدمت
مین وہ لڑکا یرغون حاضر ہوا اُسکو مرحبا کہا اور کفرتوثا کا اُسکو والی کیا اور اُس لڑکی طاریون کے روبرو
اسلام پیش کیا وہ بھی اسلام لائی اُسکا عقد تزویج یرغون اُسکے عمزادے سے کردیا اور بیعہ کو جامع بنایا پھر وہان سے
طرف دارا کے کوچ کیا جب وہان پہونچکر خیمے کیے تو اہل دارا سب حاضر ہوئے اور صلح کی درخواست کی اور
جس مقدار محصول پر اہل دارا نے صلح کی وہ بیس ہزار مثقال سونا تھا یعنے اشرفی تھی اور تیس ہزار چاندی یعنے
درم اور اپنے ہتھیار دے دیوین اخر اُنھون نے یہ سب کچھ منظور کرلیا بعدازان اُنکے کنیسون کو جامع بنایا
اور اُنمین سے بہت تھوڑے آدمی اسلام لائے اور باقی مردم نے اقرار ادائے جزیہ کا کیا بعدازان عیاض رض
دارا سے کوچ کرکے بیرحا کو گئے وہان والون نے بھی صلح کی اور مصالحہ اہل بیرحا کا مقدار محصول
اہل دارا کے چہارم پر ہوا ولیکن ہرگاہ بنی اسرائیل بیرحا کی تعظیم بہت رکھتے تھے اور وہان نذرین لاتے تھے

اور بانی بیر جا کا خرقیا بن تورخ بن بازریا تھے اور زخرقیا انبیاے بنی اسرائیل مین سے تو لوگ وہان کے پاس عیاض بن غنم کے پھر حاضر ہوئے اور مصالحہ اسقدر پر چاہا جس مقدار پر معاملہ ساتھ اہل دارا کے ہوا تھا مگر اس شرط سے کہ اُنکے مقدم سے نے یہ درخواست کی کہ مین مادام حیات اپنے مالک اس بلد کا ہون یہانتک کہ مرگ سے ملاقات کرون پھر اہل بلد مین سے جو کوئی ارادہ کریگا کہ تمھارے دین مین داخل ہو تو اسکو کوئی مانع نہوگا یہ سنکے عیاض نے کہا تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا میرا نام طریاطس ہی تب عیاض نے کہا اے طریاطس ہم تمکو عدل پر حکم کرتے ہین اسلیے کہ خدا نے ہمکو فتح جو دی ہی تو محض بسبب پیروی امر حق اور راہ روی طریق صدق اور باعث عدل و دادری درمیان خلق کے اور ہم جور و ظلم سے اجتناب رکھتے ہین بس اسی وجہ سے جو ہم قصد کرتے ہین تو اپنے مقصود کو پہونچتے ہین اور تم دیکھتے ہو کہ جیسے تم لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم تمھارے سوالات برابر قبول کرتے ہین اور ہم نے وہ معاملہ کرتے ہین جسطورسے اہل دارا کے ساتھ ہمنے مصالحہ کیا ہی پھر طریاطس نے کہا کہ اہل عربن سے اسی طرح مصالحہ کرو جیسا اہل بیر جا کے ساتھ کیا ہی چنانچہ عیاض نے اُسکو بھی منظور کیا و بعد ازان یاعما اور دیر بیدار د ہوئے وہان بھی حسب درخواہ طریاطس و موافق اُسکی راے کے معاملہ کیا اور عیاض نے جو ہر ایک امر مین طریاطس کا کہنا مانا تو اسلیے کہ تا اُسکی طبیعت کو ملائم کرے اور تاکہ تالیف قلوب کرے سو ایسا ہی ہوا کہ جب یہ خبر بن اہل دیار بکر کو پہونچین تو وہ لوگ فوج فوج بطیب خاطر آنے لگے اور بلا منازعت تسلیم اطاعت کرنے لگے وحال آنکہ عیاض کو خبر معلوم ہوئی تھی کہ بلاد اُنکے بہت مستحکم ہین اور قلعہ اُنکے نہایت استوار و دشوار گذار ہین راوی کہتا ہی کہ پھر طریاطس نے مال کثیر و زر خطیر اپنے خزانے سے نکالا اور اہل بلد سے کچھ نہین لیا اور وہ سب حوالہ عیاض کر دیا اور عیاض نے قبول کیا پھر جب اہل نصیبین نے بھی خبر حسن سیاست اور شہرت عدالت مسلمین کی سُنی اور جودت و خوبی احکام اسلام معلوم ہوئی تو اکثر اُنمین سے اسلام لائے و منجملہ اُنکے جو مشرف باسلام ہوئے اصحاب دیر لمند ورتھے کہ اُنھون نے دیر مند درکوشا کر اُسکا جامع بنایا اور عیاض نے نصیبین مین ایک ماہ قیام کیا پھر جس وقت وہان سے ارادہ کوچ کا کیا تو طریاطس پاس عیاض کے آیا اور کہنے لگا کہ تم لوگ ہماری نگاہون مین عظیم تر نظر آئے اسلیے کہ تمھاری صلوۃ و عبادات کو بہترین طاعات دیکھتے ہین آخر طریاطس اسلام لایا اور اسلام اُسکا بہت خوب درست ہوا پھر وہ بدستور ہمیشہ ملک و مالک اُس دیار کا رہا یہانتک کہ بعہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اُسنے وفات پائی اور اُسی عرصے مین اسامۃ بن عامر الکندی مع اپنے دس نفر برادر عمزاد سے مسجد کندہ مین جا کے اُترتھے اور عیاض نے دیار یاعما وغیرہ سے فارغ ہو کر کوچ کیا اور زیر قلعۃ المراۃ کے جا اُترے اُس قلعہ مین ماریہ تھی اور اُسکا بیٹا عمود بھی تھا یہ لوگ عیاض کے پاس مہمانی لائے اور لوازم ضیافت سے پیش آئے بعد ازان عیاض نے وہان سے کوچ کیا اور ساتوین شہر جمادی الاولی کو شہر آمد پر داخل ہوئے

ذکر فتوح میافارقین و آمد

مروی ہو کہ بلد آمد مین دو برادر تھے صاحب صولت وفر ایک کا نام پطرس تھا اور دوسرے کا نام یوحنا تھا
اور پطرس اُس بلد کے جانب مشرق رہتا تھا اور یوحنا سمت مغرب سکونت رکھتا تھا اور یوحنا کی ایک لڑکی تھی
اُسکا نام رغورۃ تھا اور پطرس کی بھی ایک بیٹی تھی بنام صفورا اور وہ دونون پطرس و یوحنا اُس بلد مین مشغول
رہتے تھے چنانچہ یوحنا نے ارادہ اپنے عقد تزویج کا کیا اور پاس مرطاؤس صاحب دارا کے پیغام بھیجکر اُسکی دختر
مریم نام سے عقد کیا اور مریم کو اُسکے باپ کے شہر سے اپنے پاس بلا لیا اور یہ عورت بڑی پر مکر و حیلہ گر تھی جب
بلد آمد مین داخل ہوئی تو دیکھا کہ اُس شہر مین مال و متاع بکثرت اور نعمتین فراخ ہین اور باشندے وہان کے
متحصّن و مطمئن ہین اسلیے کہ دیوار شہر پناہ بہت مستحکم و بلند ہی اور باغات اُسکے تمام سرسبز ہین یہ دیکھکر وہ اپنی
دایہ سے تخلیہ مین کہنے لگی کہ ای دایہ مین نے اس شہر سے بہتر کوئی شہر محکم و بلندتر نہین دیکھا کیا تو نہین دیکھتی ہی
کہ وسط شہر مین نہرین جاری ہین اور دائرہ پہاڑ کی ہر طرف سے پایدار ہی اور مراد اُسکی پہاڑ سے دیوار سیاہ
شہر پناہ کی تھی پھر اُسنے دایہ سے پوچھا کہ اصل بانی اس شہر کا کون تھا دایہ نے کہا آگاہ ہو کہ مالک تمام بلاد روم کا
اول بلاد یونان سے آخر بلاد عموریہ تک وہ بادشاہ تھا جسکا نام طیاؤس تھا وہ بیٹا ارساؤس بن میطاط بن مکلاؤکن
بن الاصغر بن العیص بن اسحاق کا تھا اور یہ اول وہ شخص ہی جسنے بیت حکمت اپنے بلد رومیۂ کبری مین بنا لیا کہ
اُس سے اُسکے بہت سے مطالب حاصل ہوتے تھے اور عجائب امور روے زمین کے اُسپر منکشف ہوتے تھے
اور اُسنے اس فن کو اپنی طبیعت سے ایجاد کیا تھا اور اس حکمت کو بصرف زر کثیر ممالک روے زمین مین جاری کیا
اور اُسکی منفعت سے متمتع ہوا اور اُسکا ایک بیٹا تھا اصطنبول نام سو اُس لڑکے نے اپنے باپ طیاؤس سے کہا کہ
مین اپنے نام سے یہان ایک شہر بسایا چاہتا ہون جس سے میرا شہرہ رہے بادشاہ نے کہا ای فرزند یہ شغل
بہتر ہی تم اپنے نام پر شہر آباد کرو پھر بادشاہ نے سامان اُسکا مال و زر و مردمان مہتمم و کاریگر سے مہیا کر دیا چنانچہ
اصطنبول نے دیوار شہر پناہ کی چھہ فرسنگ مین کھنچوا کر شہر آباد کیا اور اسکا نام اپنے نام سے اصطنبول رکھا اور بعد اُسکے وہ چار برس
زندہ رہا اور ایک بیٹا اپنا چھوڑ کر مر گیا اُسکا نام قسطنطین تھا تب اُس شاہزادے نے بقیہ بنا شہر کی تمام کی اسلیے
یہ شہر دونون نام سے مشتہر ہوا اصطنبول تو باپ کے نام پر اور قسطنطینیہ بیٹے کے نام پر مشہور ہوا اور ایسا اتفاق ہوا تھا
کہ پدر اُسکا یعنے طیاؤس بادشاہ جب تسخیر بلاد کرتا ہوا یہان تک پہونچا تو یہان کے چشمہ سارا و دجلہ کو دیکھکر اس سرزمین کو
بہت پسند کیا اور اپنے ارکان دولت و ارباب سلطنت کو طلب کیا کہ وہ سب بہتر شخص باسم ملک موسوم تھے یعنے وہ سب
ملک کہلاتے تھے چنانچہ اُنسے مشورہ کیا کہ مین یہان ایک شہر بنایا چاہتا ہون اور وہ شہر ایسا ہو کہ روے زمین پر

مثل اُسکا محکم تر و بلند تر نہو ولیکن وہ اس طور پر بنے کہ ہر ایک تم مین سے اپنی اپنی ذات سے ایک ایک شہر اور ایک ایک
برج تیار کرے کہ مجموعاً ایک شہر عجیب و عظیم آباد ان ہو جاوے یہ سنکے اُن سب نے قبول کیا اور کہا ای بادشاہ
ہم حکم آپکا بجا لاتے ہین پھر وہ سب سوار ہوئے اور اپنے اپنے حدود شہر کا خط کھنچوایا اور بنوانا شروع کیا اور اطراف
بلاد و اقصائے ممالک سے معمار و کاریگرون کو بلوا کر ہر ایک ملک نے بطور خاص اپنا اپنا شہر و برج و حمام و کنیسہ
تیار کرایا جب بنا اُن شہرون کی تمام ہو چکی تو ناگاہ وہ بادشاہ مر گیا تو اس شہر کا نام آمد رکھا گیا اسوجہ سے کہ جب
مدت بنائے شہر اختتام کو پہونچی تو مدت عمر بادشاہ کی بھی تمام ہوئی پھر وہ سب ملوک اور ملوک زادے ہمیشہ
وہان کے وارث رہے یہانتک کہ وراثت منتہی ہوئی طرف ان دونون برادر بطرس و یوحنا کے یہ سنکے مریم کو دایہ کے
بیان سے تعجب ہوا اور اس راز کو مخفی رکھا اور بطرس کا ایک بیٹا تھا لاون نام چنانچہ بطرس نے اپنے بیٹے کے
لیے اپنے بھائی یوحنا سے اُسکی بیٹی صفورا کی خواستگاری کی اور اُس سے یہ شرط کی کہ تو اپنی بیٹی کا عقد تزویج
میرے بیٹے سے کر دے تو مین اپنی بیٹی کا عقد تیرے بیٹے سے کر دون مگر یوحنا نے منظور نکیا اسلیے درمیان اُن
دونون کے شر و فتنۂ عظیم برپا ہوا اور اُس شہر کے وسط مین دیوار حد کھنچی ہوئی تھی اور اُسمین دروازے تھے
سو وہ سب دروازے بند کیے گئے اور ہر ایک اپنی اپنی سرحد مین مشغول بکار خود ہوا پھر جب مریم نے یہ ماجرا دیکھا
تو درمیان اُنکے بنابر صلح و اصلاح کے در آئی اور کہنے لگی کہ یہ بات تم دونون کے لیے جائز نہین ہے کیونکہ تم دونون
بھائی ہو اگر باہم ایسی تنازع برپا رکھوگے تو ملوک دیار بکر بطمع ملک تمپر عزم کرینگے غرض کہ مریم سوار ہوئی اور درمیان
اُن دونون بھائیون کے صلح کرا دی اور دروازے حد اندرونی کے کھلوا دیے اور طعام ضیافت بسامان عظیم
تیار کراکے بطرس اور اُسکے بیٹے لاون اور اُسکی بیٹی صفورا کی بڑی دھوم سے دعوت کی تا آنکہ اُن سب نے طعام
ضیافت تناول کیا بعد ازان اُنکے لیے شراب منگوائی اُسمین زہر ملا ہوا تھا جب اُنکو وہ شراب پلائی تو وہ سب کے
سب مر گئے اور اسی طرح اُسنے یوحنا اپنے شوہر اور اُسکے بیٹے کو بھی وہی شراب زہر آمیز پلا کر مار ڈالا پھر خود مالک
و ملکہ اُس ملک و شہر کی ہوئی اور ایک ایسا بیعہ بنوایا کہ تمام بلاد روم مین ویسا بیعہ کہین پایا نگیا اُسکے اندر و باہر
صحن مین نگینے جڑوائے اور سنگ رنگ برنگ کے نصب کرائے اور اُسکی دیوارون کو لاجوردی کار سے مرصع نگار
کر دیا اور اُسمین پردے دیباج زرتار لٹکوا دیے اور شہر شہر کے مردمان مشاہیر کو طلب کیا اور اہل بلد سے جو کچھ
اُنپر حیف و تلف تھا دور کر دیا اور اُنمین ایسی عدالت گستری کی کہ تمام اہل بلد اُس سے راضی ہوئے اور اُسکے
حسن سیرت کی شکر گزاری کرنے لگے اور اُن لوگون کو اعلی خدمات پر مامور کیا اور اُنکو مزید انعام و اکرام سے مشکور کیا
پھر شہرہ اُسکی داوری و دادگری کا سنکر ہر طرف و ہر جگہ سے خلائق آنکر مجتمع ہوئی غرضکہ ملکہ مریم کی سلطنت کو
بلد و آمد مین بارہ برس گذرے تھے کہ بعد ازان اُسپر نزول عیاض بن غنم اور ورود اُنکے اصحاب کا ہوا ان سب نے

آکر مدینہ آمد کو گھیر لیا واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھے یہ روایت پہونچی ہی کہ عیاض بن غنم نے سعید بن زید کو
باب الروم پر مامور کیا اور معاذ کو باب الجبل پر مقرر کیا اور خالد کو باب المار پر تعینات کیا جب ملکہ مریم نے یہ دیکھا
اور معلوم کیا کہ صحابہ حصار کی چڑھائی پر مستعد ہین تو خود سوار ہوکر اپنے کنیسے مین آئی اور اپنے ارباب دولت کو جمع
کرکے اُن سے کہنے لگی کہ تم سب اس بات کو خوب یقین کرو کہ یہ عرب تمھارے شہر مین آبیٹھے اور تمھارے گھرون مین
داخل ہوگئے ہین اور انکے دلون مین اس شہر کے لے لینے کی طمع ہی اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ شہر دیار بکر کا قفل ہی
جب اسکو اُنھون نے کھول لیا اور فتح کیا تو تمام دیار بکر میرے باپ کے قبضے سے چھین لینگے اسصورت مین دین مسیح
بالکل مضمحل و سست ہو جاویگا پھر ان شہرون مین مطلق ذکر اُسکا باقی نرہیگا اور مین خوب جانتی ہون کہ جو ملوک
دین نصرانیہ مین مشار الیہم و نامور ہین وہ سب منتظر ہین کہ ہماری جانب سے کیا تدارک ہوتا ہی اور تم بھی خوب جانتے ہو
کہ یہ شہر تمھارا ایسا متحصن و مستحکم ہی کہ اگر عرب سو برس مقاومت و محاصرہ کرینگے تو اسپر قادر نہونگے اور قابو نپاوینگے
لاجرم لازم ہی کہ اپنے حریم و خاندان و مال و متاع کے لیے قتال کرو اور بالاے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاؤ اور ان عربون سے
مقاتلہ کرو و بعدازان ملکہ نے قسیسین و رہبان و اکابر و بزرگان نصاریٰ کو طلب کرکے اُنکو حکم کیا کہ اہل بلد اور
مردم لشکر سے حلف و عہد اس امر کا لیوین کہ یہ سب بالاتفاق یکدل و یکدست ہو جاوین روپوشی نکرین اور گھرون مین
چھپ نرہین چنانچہ اُن سے ان باتون پر حلف و عہد لیا گیا آخر وہ لوگ دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھ گئے اور ہتھیار
لگاے اور اسباب حرب و آلات ضرب تمام تر درست کیے اور صلیب و رایات برپا کیے اور الگ الگ گروہ کو واسطے
حفاظت برجون کے متولی کیا راوی نے کہا جب عیاض بن غنم نے یہ دیکھا کہ وہ لوگ بالاے دیوار شہر پناہ سے
آمادہ قتال ہوگئے تو اپنے لشکر کے سردارون کو جمع کرکے اُن سے فرمایا کہ یہ مدینہ حصینہ جو دیار بکر کا سر ہی جسوقت
حقتعالی نے اسکو ہمپر فتح کر دیا تو ہم مالک سارے دیار بکر کے ہو جاوینگے پھر تم لوگون کی کیا راے اور کیا صلاح ہی
اسلوب جنگ کسطور پر کیا جاویگا اور حال یہ ہی کہ ان اعداء اللہ نے اس قلعۂ بلند کی بڑی مضبوطی کی ہی
تب خالد نے جواب دیا اے امیر ہم لوگ جو مالک بلاد ہوئے ہین تو محض بعنایت خدا نہ بقوت و کثرت خود ہا اور نہ
بسبب اسباب و سامان کے بلکہ حقتعالی نے ہمارے لیے آسان کر دیا اور ہم امید رکھتے ہین کہ حق تعالی ببرکت اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکو بھی فتح کریگا کیونکہ اُسنے اپنے نبی سے وعدۂ فتح اسلام کیا ہی اگر یہ قوم اپنے شہر کے
ہر چہار طرف واسطے قتال کے پھیل گئے ہین تو ہمکو امید ہی کہ یہ امر ہمارے لیے زیادہ تر سہل ہی اور اگر وہ اجتماع پر
اقامت کرینگے تو تم صبر و استقامت رکھو کہ انجام صبر کا نصر ہی اور چاہیے کہ اس عورت کو ایک نامہ لکھو جو
مشتمل ہو اوپر خوف و رجا کے یعنے اُسکو ڈراؤ بیم ہلاکت سے اور مژدہ دو امید کرامت سے تو کیا عجب ہی کہ
حق تعالی اُسکے دل کو ایمان کے لیے ملائم کرے یا وہ ملک اپنا بطریق صلح کے ہمارے تسلیم کرے چنانچہ عیاض نے

قلم دوات وکاغذ منگوا کر اس عورت کو یہ نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ مِنْ عِیَاضِ بْنِ غَنْمٍ اَمِیْرِ جُیُوْشِ الْمُسْلِمِیْنَ بِاَرْضِ رَبِیْعَۃَ وَدِیَارِ بَکْرٍ اِلٰی مَرْیَمَ الدَّارِیَّۃِ اَمَّا بَعْدُ الخ یعنے بنام خداوند رحمن ورحیم اور بعد صلوٰۃ تو پر ہمارے سید و آقا کے کہ وہ محمد ہین اور اوپر اُنکی آل کے یہ نامہ ہی منجانب عیاض بن غنم کے کہ وہ امیر اُن لشکرون مسلمین کا ہی جو حدود ربیعہ و دیار بکر مین وارد ہین لکھا جاتا ہی طرف مریم دار یہ کے (منسوب بقلعہ دارا) واضح ہو کہ حق سبحانہٗ تعالی نے ہمکو نصرت امداد کی ہے اور تمام قوم کفار پر ہمکو فیروز مندی بخشی ہی اور ملوک کفار پر قابض و قادر ہونے مین ہماری تائید فرمائی ہی ہم جس جس بلد پر نازل ہوئے اُسکے مالک ہوئے اور جو جو لشکر ہمارے مقابلہ مین آیا اُسکو ہمنے شکست دی کیونکہ غلبہ و تسلط مخصوص واسطے حق تعالی کے ہی اور واسطے اُسکے رسول اور واسطے مومنین کے اور قلعہ تیرا کچھ بہت بلند اور بڑا محکم قلعہ تدمر سے نہین ہی کہ وہ قلعہ منیعہ بنایا ہوا سلیمان بن داؤد کا ہی اسپر اہل اسلام نازل ہوئے اور اُسکو فتح کر لیا اور اسیطرح قلعہ بعلبک و حلب و انطاکیہ پر جو دار الملک ہرقل بادشاہ کا ہی متسلط ہو گئے اور ہمارے تئین کوئی ایسی مشکل پیش نہین آئی مگر یہ کہ حق تعالی نے ہمپر آسان کر دی اور اسی امر کا حق تعالی نے اپنی کتاب مین ہمسے وعدہ کیا ہی وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے نصرت مومنین کی ہمپر واجب و لازم ہی پس جسوقت ہمارا یہ نامہ تجکو پہونچے تو بیدرنگ ہمارے امر کو تسلیم کر کہ اسصورت مین تو بسلامت رہیگی اور پرہیز کر ہماری مخالفت سے والا ندامت اُٹھاویگی اور جسوقت ہمنے ارادہ کیا فوراً ہم تیرے یہان پہونچینگے اور ہم وہ نہین ہین کہ تیرے دین پر تا تیرے کسی اہل بلد کے دین پر زبردستی کرین کیونکہ حق تعالی نے فرمایا ہی لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنے امر دین مین اجبار کرنا جائز نہین ہی اور اگر تو باعث اپنی خودداری کے ہم سے بے اعتنائی کریگی تو نتیجہ اسکا تجکو عنقریب معلوم ہوگا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا یعنے قریب ہی کہ تم جانوگے کون عاجز تر ہی اس بات مین کہ اُسکا کوئی ناصر و یاور نہین ہی اور کون کمتر ہی کثرت انصار و سامان کارزار مین اور سلام ہی اوپر بندگان خاصگان خدا کے وبعد ازان نامہ لپیٹا اور لفافہ سربمہر کرکے ایک شخص کے حوالہ کیا جو معاہدین مین سے تھا اور اسکو حکم کیا کہ قریب اس قلعہ کے جا اور وہان کے لوگون کو نامہ حوالہ کر کے بانتظار جواب توقف کر چنانچہ وہ شخص تہ قلعہ پہونچا اور اُنکو اُنکی زبان مین پکارا اور نامہ دکھلایا اور اشارہ کیا تب لوگون نے اوپر سے رسی لٹکا دی اس شخص نے وہ نامہ اُس رسی مین باندہ دیا اُنھون نے کھینچ لیا اور نامہ بر نیچے منتظر ٹھہر رہا اور لوگون نے وہ نامہ ملکہ مریم کے پاس پہونچایا اور پڑھا گیا پھر جب مریم نے اُسکا مضمون سمجھا تو اپنے اعیان دولت کو جمع کر کے مشورہ کیا اور فرمایا جو کچھ امیر لشکر عرب نے ہمکو لکھا ہی اس باب مین تم کیا کہتے ہو اُن لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو رائے آپکی ہو وہی بہتر ہی اور ہمارے تئین آپ جو حکم کیجیے ہم وہ بجا لاوین تب مریم نے کہا اے قوم تم خوب جانتے ہو کہ ننگ و عار گوارا ہی نہ عار اور جبکہ ہم ان عربون کا امر

تسلیم کرینگے تو اہل دم میسے ننگ و عار رکھینگے اور کہینگے کہ تمنے کیونکر اپنا بلد و قلعہ حوالہ کر دیا کہ محاصرہ تمہارا نہ سال بھر کا ہوا نہ ایک مہینا نہ دس دن کا وحال آنکہ یہ بلد تمہارا دیگر بلاد روم سے محکم تر ہی اور جب تمکو حاجت ہوتی تو تمہارے لئے اندرون حصار سکے زراعت بھی کرتے اور تمہارے پاس پانی بھی موجود تھا اور تمام چیزین جسکی تمکو احتیاج ہوتی وہ سب قلعہ مین مہیا تھین اور علاوہ میرے پاس ملوک دیار بکر نے نامے لکھے ہین اور مجھسے وعدے کیے ہین کہ وہ لینے اپنے یہانسے لشکر میری نصرت کو بھیجینگے پس اسکے اہل مشورہ نے عرض کی اے ملکہ یہ رلسے آپکی بہترین رلسے ہی چاہیے کہ آپ اُس قوم کو ایک نامہ ایسے مضمون کا لکھیے تا وہ ہمسے قطع طمع کرین چنانچہ نامہ لکھا گیا اسمین یہ درج کیا کہ تمہارا نامہ پہونچا مطلب تمہارا معلوم ہوا تمنے جو کہ اپنے حق مین ذکر نصرت خدا کا تو کیا تم نہین جانتے ہو کہ مسیح نے تمکو مہلت دی ہی اور تمکو مہمل و مطلق العنان نہین چھوڑا ہی اور بالفعل تمسے درگذر نہین کیا ہی مگر اسلیے کہ بعد اسکے وہ تمسے مواخذہ کریگا اور گویا کہ تمسے سر دست ملوک اور ملوک زادون پر قبضہ و تسلط کیا ہی تو ہر آینہ مین تمپر اُن لوگون کو بھیجتی ہون جو نہایت سخت بازو ہین اور تلوارین اُنکی تیز ہین اور روانہ کرتی ہون لشکر پر لشکر اور کمک پر کمک کہ وہ تمسے بدلا لینگے اور بندگان مسیح سے عقدۂ عار وا کرینگے یعنے اُنکو جو تمسے مغلوب ہونے کا ننگ و عار ہی تو وہ اُسکا تدارک کرینگے اور مین وہ نہین ہون کہ اپنا قلعہ کبھی تمہارے حوالہ کرون پس تم چاہو یہان مقام رکھو چاہو کوچ کر جاؤ والسلام پھر اُس نامے کو ایک ڈورین باندہ کر اُس معاہدی نامہ بر کے آگے لٹکا دیا اُسنے کھول لیا اور اُسکو خدمت مین عیاض بن غنم کی پہونچا دیا پھر اُنھون نے جب وہ نامہ پڑھا اور اُسکا مضمون سمجھ لیا تو فرمایا ہمنے توکل کیا خداوند عز و جل پر اور اپنے امر کو اُسی کے تئین سپرد کیا اور یہ آیہ پڑھا وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا یعنے جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ کرتا ہی تو حقتعالی اُسکے لئے کافی ہی یعنے اُسکے قضائے حوائج کے واسطے بس ہی کیونکہ حق تعالی بالضرور اپنے امر کو بالغ و کامل کرنے والا ہی و ہر آینہ اللہ نے ہر شی کے لئے ایک مقدار معین کی ہی راوی کہتا ہی کہ پھر عیاض بن غنم آمادہ اس بات پر ہوئے کہ شہر آمد پر اقامت کرین اور دستہ سوارون کا واسطے تاخت و تاراج کے اوپر شہرہاے ہتاج و میافارقین وغیرہ بلاد کے بھیجا جاوے راوی نے کہا اسی عرصے مین ناگاہ صداے ناقوس گوش زد ہوئی تو عیاض نے لوگون سے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہی لوگون نے کہا وہ کیا کہتا ہی عیاض نے کہا یہ کہتا ہی کہ جسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے برادر عم او علی کو بھیجا تھا ایک جماعت مسلمین کو اُنکے ہمراہ کر دیا تھا تاکہ اطراف و جوانب تبوک پر تاخت و تاراج کرین اسوقت گذر اُنکا ایک راہب کے دیر مین ہوا تھا سو وہ راہب اپنا ناقوس ٹھوکتا تھا تو علی نے اپنے ہمراہیون سے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہی اُن لوگون نے جواب دیا اللہ اور رسول بہتر جانتے ہین اور یا علی یا تم جانتے ہو علی نے کہا ناقوس یہ کہتا ہی کہ مَهْلًا مَهْلًا يَا بَنِي الدُّنْيَا مَهْلًا مَهْلًا إِنَّ الدُّنْيَا قَدْ غَرَّتْنَا وَاسْتَغْوَتْنَا وَاسْتَغْلَقَتْنَا

غَدًا تُرِی مَا تُرِی اِنَّا مِنْ یَوْمٍ یَمْضِی عَنَّا اِلَّا اَنَّہٗ اَوْ عَلَیْنَا یَا بَنِی الدُّنْیَا جَمْعًا جَمْعًا یَا بَنِی الدُّنْیَا شَرْطًا شَرْطًا مَا مِنْ یَوْمٍ یَمْضِی عَنَّا
اِلَّا اَثْقَلَ ظُہُوْرَنَا مَا مِنْ یَوْمٍ یَمْضِی عَنَّا اِلَّا اَصَارَ مِنَّا جَمَلًا قَدْ ضَیَّعْنَا دَارًا تَبْقٰی وَاسْتَوْطَنَّا دَارًا تَفْنٰی یعنے اے دنیا زاد
واے دنیا دار وجلدی نکرو سمجھ بوجھ کے تامل کام کریو کہ دنیا ہمکو اغوا کرتی ہی اور فریب مین ڈالتی ہی اور ہمکو اپنے
امور مین مشغول کرتی ہی کل ہم دیکھینگے جو کچھ دیکھینگے یعنے قیامت مین جو کچھ دیکھنا ہی دیکھینگے کوئی دن ہمسے یعنے
ہمپر سے نہین گذرتا ہی مگر یہ کہ وہ ہماری بھلائی کا ہوتا ہی یا ہماری برائی کا اے دنیا کے بچو اپنے امور کو جمع رکھو اے
دنیا والو اپنے کامون مین مستعد ہو آمادہ رہو جو روز ہمپر گذرتا ہی وہ ہماری پیٹھ کو بار گناہون سے بوجھل کرتا جاتا ہی
اور کوئی زمانہ ہمپر نہین گذرتا ہی مگر یہ کہ وہ ہماری غفلت و نادانی مین بسر ہوتا ہی یہانتک کہ ہم دار بقا کو ضائع کرتے ہین
اور دار فنا کو اپنا وطن سمجھتے ہین یہ سنکے اصحاب علی نے کہا اے فرزند عم رسول اللہ کیا یہ باتین نصرانی جانتے ہین
اور سمجھتے ہین علی نے کہا ان باتون کو سواے نبی اور صدیقین کے اور کوئی نہین جانتا راوی نے کہا مجھسے روایت
بیان کی ربیع ابو سلیمان نے موسیٰ بن عامر سے اسنے اپنے جد سے کہ اُسکے جد نے اُسپر یہ روایت پڑھی تھی مقام
حضرا مین جو مضافات عسقلان سے ہی کہ آخر عیاض بن غنم نے شہر آمد پر چار مہینے قیام کیا بعد ازان حکم بن ہشام نے
لشکر کے پرے سے باہر نکلکر عیاض سے طلب اذن کیا کہ میافارقین پر یورش کرے اور دُور مارے چنانچہ عیاض
نے اُسکو اجازت دی تو اُسنے مہاجرین و انصارین سے سو صحابہ کو اپنے ساتھ لیا اور وہ لوگ بعد نماز ظہر کے روانہ
ہوئے تا آنکہ دجلہ کے پار اُترے اور چلے تو اُنکے لیے طی الارض ہوا یعنے زمین سمٹتی جاتی تھی یہانتک کہ وہ لوگ
تھوڑی ہی سی رات گذرے تھوری دور چلے تھے کہ میافارقین مین پہونچ گئے اور اسکو گھیر لیا تا بحدیکہ اس برج
تک پہونچے جو معروف بہ برج شاۃ تھا اسوقت حکم بن ہشام نے کہا مین حق تعالیٰ سے آرزو رکھتا ہون کاش یہ
شہر میرے ہاتھ سے بلا قتال فتح ہوجاوے راوی نے کہا ہنوز یہ کلام حکم بن ہشام کا پورا نہوا تھا کہ دفعۃً ایک
برج کے حائط کا ایک دروازہ اُنکے لیے خود بخود کھل گیا ناگاہ یہ سب اندر دھس پڑے اور اُسوقت اہل شہر وسط
شہر سے اپنے بڑے کنیسے تک جو معروف بہ بیعۂ ماریہ تھا راستہ صاف کرتے تھے اسلیے کہ اُس شب کو نصاریٰ
کے یہان عید تھی پھر جب وہ لوگ نماز کے واسطے متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ باب بیعہ پر اہل اسلام نازل ہین
تب وہ شور و غوغا کرنے لگے اور لوگون نے اُنکا غلغلہ سُنا تا آنکہ صاحب بلد جسکا نام اسلاعورس تھا وہ یہ
غل سنکر آیا اور عربون کو دیکھ کر بولا تم لوگ کون ہو حکم نے کہا ہم ہین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اسنے کہا تم کہان سے آتے ہو حکم نے کہا ہم اپنے لشکر سے آتے ہین اُسنے کہا تم اپنے لشکر سے کب چلے کہا
بعد نماز ظہر کے اُسنے کہا ہمارے شہر کا پھاٹک کسنے تمہارے لیے کھول دیا حکم نے کہا ہمارے واسطے
اس شخص نے دروازہ کھول دیا ہی جسکے ہاتھ مین جمیع امور کی کنجیان ہین اُس نے کہا تمنے ہمارا کچھ باب

لگیا حکم نے کہا ہمکو کیا خوف ہی مخلوق سے کہ نہ وہ ضرر پہونچا سکتے ہین نہ نفع بلکہ وہ زیر فرمان حکم الٰہی کے ہین و
ہر آئینہ حق تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی فَلَا تَخَافُوهُم وَخَافُونِ اِن كُنتُم مُؤمِنِينَ یعنے اے ایمان والو تم کافرون
سے نہ ڈرو اگر تم مومن ہو تو بس مجھی سے ڈرتے رہو تب اسلاعورس نے کہا کہ تمہارا دین حادث و جدید ہی
اور ہمارا دین قدیم و مدید ہی اور حال یہ ہی کہ قدیم کو محدث پر فضیلت ہی حکم نے کہا اگر تیرا یہ قول حق ہی تو تفضیل
ابلیس کی آدم پر لازم آتی ہی اسلیے کہ ابلیس مقدم تر ہی آدم سے کیا تجھکو معلوم نہین ہوا کہ طینت آدم یعنے مادہ آدم
کا بصورت مشکوۃ تھا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا اَفَمَن شَرَحَ اللهُ صَدرَهُ لِلاِسلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُورٍ مِن رَبِّهِ یعنے حق تعالی جسکا
قلب واسطے اسلام کے کشادہ کرتا ہی وہ اپنے پروردگار کے نور کرامت سے منور ہی چنانچہ اندر اُس مشکوۃ کے وقت
جلوہ گری یعنے ہنگام نفخ روح کے نور اسکے قلب کا روشن ہوا اور مرتبۂ ارتقا پر استعلا و عروج کیا جب ابلیس نے
اُسکو دیکھا تو وہ چونکہ اپنے پیراہن عبودیت و بندگی کو ضوء توحید سے سفید جانتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہی کہ وہ اسکو
شرک سے سیاہ نظر آیا پس صفت اصلی و قدیمی اُسکی بصفت وقت و بصورت حال نمودار ہوئی لقولہ تعالی
وَكَانَ مِنَ الكَافِرِينَ یعنے ابلیس اپنی اصل خلقت مین زمرۂ کافرین سے تھا یعنے درحقیقت وہ سالک
طریق شرک اور زیر سایہ جہل نا عافیت اندیش کے تھا اور قطع منازل عبادات بعجب و ریا کرتا تھا اور واقع
مین وہ مشاہدۂ جمال جلال سے عالم نابینائی مین تھا پس جسوقت وہ نور الٰہی مشکوۃ ابدیت سے منور ہوا تو اُسنے
اپنا منہ آگ سے بھڑکایا یعنے اُسنے اُس نور سے طلب نار کی اور اس سے اخذ آتش کیا اُسکا مفاد یہ مفہوم ہوا
وَاِنَّ عَلَيكَ لَعنَتِي یعنے ہر آئینہ تجھپر میری لعنت اور میری رحمت سے تیرے لیے دوری ہی اور اصل آدم کی یہ ہی
کہ جب اُسنے جو طلب مین آشیانہ و پایہ گاہ بشریت سے بازو سے ہمت و قصد کے پرواز کرکے حیطۂ انسانیت
سے تجاوز کیا یہانتک کہ نار محن و آتش آلام سے قریب ہوا تو انوار الٰہیہ نے اُس سے مفارقت کی اور بازو
اُسکی اصطفائیت و برگزیدگی کا ٹوٹ گیا اور طائر اُسکی بلند پروازی و ترقی کا شکست پر ہو گیا تو دام مین
وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهُ کے گر پڑا یعنے آدم نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا پھر جب وہ وادی محبت مین سرگردان ہوا
اور ابرہاے محنت و اندوہ نے پی در پی اسپر ہجوم کیا اور برق اِهبِطَا کا تازیانہ لگا اِهبِطَا یعنے اے آدم اور اے
حوا تم دونون باغ جنت سے اُتر کر دنیا مین جاو پھر جب آدم علیہ السلام صحراے کربات مین آنکلے تو یکایک
آیت بشارت دینے والی اُنکی برگزیدگی کی اُنسے آکر لپٹ گئی یعنے آئی کہ پھر پروردگار نے اُنکو اپنا برگزیدہ
کیا فَتَابَ عَلَيهِ یعنے حق تعالی اُسپر متوجہ ہوا اور توبہ و انابت اُنکی قبول کی غرض کہ اسلاعورس نے اُن صحابہ کو
حکم کیا کہ اندر بیعہ کے داخل ہون اسوقت حکم بن ہشام نے کہا کہ ہم تمہاری بیعہ مین جاکر کیا کرین اُسنے کہا اُسکے
اندر جاکر تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو یعنے نماز پڑھو حکم نے کہا ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ واسطے ذکر اپنے پروردگار کے

بلائے جاوین تو پھر اس سے تاخیر کرین آخر صحابہؓ نے اپنے گھوڑے باندھ دیے اور اندرون بیعہ داخل ہوئے
اور اسلاعورس کا ارادہ صحابہ کے اندرون بیعہ جانے سے یہ تھا کہ آرایش بیعہ کی نمایش کرادے اسلیے کہ اُسکے
اندر ملمع و زرنگاری کی بڑی تیاری کی تھی اور اُسمین شبیہ بیت المقدس کھینچوائی تھی اور اُسمین صخرہ اور سلسلہ بیت المقدس
کا بطور تبرک کے رکھا تھا اور اُسمین محراب داؤد اور گہوارہ عیسیٰ کا بنایا تھا اور اسمین تصویر مسیح و مریم علیہما السلام
کی لکھی تھی پھر جسوقت اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اندرون بیعہ داخل ہوئے اور اسمین یہ تماشا دیکھا
تو حکم بن ہشام اس آیت کی تلاوت کرنے لگے وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ
اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنے حق تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ پسر مریم کیا لوگون سے تو نے کہدیا ہی کہ تم لوگ مجھکو اور میری
مادر کو سواے خداے واحد کے دوسرے اور دو خدا سمجھو چنانچہ اس آیت کو باواز بلند پڑھا اور کہا واللہ یہ سب
کوئی چیز نہین بلکہ قول ہمارا سواے اسکے نہین ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ راوی
کہتا ہی انکی اس صدا سے بیعہ زلزلہ مین آیا اور اس قوم کو گھبرا دیا اور قندیلین ایک دوسرے سے ٹکرا گئین
اور اُسکا مجاور ایک شیخ تھا کہ وہ سب دینون اور شریعتون کا عالم تھا اور اسکا نام عبد المسیح تھا جب اُسنے یہ
خرابیان بیعہ اور قندیلون کی دیکھین تو اسکے چہرے پر عبرت اور اس ساری قوم پر جو اُسکے اندر تھے ہیبت
غالب ہوئی تو ان سب نے اپنے ملک و مالک سے کہا کہ تو نے ہماری ہلاکت کا ارادہ کیا اسوجہ سے کہ تو نے
عرب کو اندرون بیعہ کے ہمپر داخل کیا ہی آیا تو نہین دیکھتا ہی کہ ان لوگون کا یہان آنا گویا غضب مسیح کا ہمپر ہوا ہی
تب اُس بطریق یعنے اس رئیس نصاری نے کہا قسم ہی مسیح کی جو تم سمجھتے ہو ایسا نہین ہی بلکہ کلمہ انکا توحید
خدا اور ذکر اپنے نبی کا ہی چنانچہ معجزہ اُنکے نبی کا بہت خوب ظاہر ہوا اور تمنے اُسکو دیکھ لیا واسطے ہو تمپر ہرگاہ کہ پھاٹک
شہر خود بخود اُنکے لیے کھل گیا اور وہ ہمپر آپہونچے پھر جبکہ وہ داخل بیعہ ہوئے تو کیونکر یہ بیعہ جنبش و لغزش مین نہ آوے
اور قندیلین آپس مین کیون نہ ٹکرا جاوین اور جو کچھ مینے باتین کہین تو پہلے مین شک مین تھا اور اب مین مژدہ دیتا ہون اُس
شخص کو جو اُنکے دین پر ہو واقدی رحمۃ اللہ نے کہا کہ یہ شخص خادم بیت المقدس کا تھا اور جس صدی بیت المقدس
ہاتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فتح ہوا ہی تو یہ خادم بیت المقدس مین موجود تھا اور اس نے ان تبرکات سے
جو اندرون قدس کے تھے یہ آواز سنی کہ یہ یعنے عمر رضی اللہ عنہ وہ شخص ہی کہ طول و عرض زمین مین فتح
کریگا اور محمد وہ شخص ہی جسکی بشارت مسیح بن مریم نے دی ہی اور اسی زمانے مین ایک شخص نے اُس خادم
سے سوال کیا تھا کہ مینے مسلمانون کو دیکھا ہی وہ صخرہ بیت المقدس کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اُسپر جو [illegible]
قدم بنا ہی تو اُسکو بوسے دیتے ہین پس مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ وہ قدم مسیح کو چومتے ہین تب اس خادم نے
کہا اے فرزند ہم لوگ کہتے ہین کہ وہ قدم مسیح ہی وحال آنکہ وہ قدم اُنہین کے نبی محمد بن عبد اللہ کا ہی جب کہ اُسنے

واسطے معراج کے بطرف آسمان عروج کیا تھا اب لوگوں سے کہا گیا ایسا ہوا تھا اور وہ اس عروج کو پہونچا ہی اسنے کہا
ہان سچ ہی مکہ سے بیت المقدس تک اسکو سیر کرائی گئی اور وہان آپنے سب نبیوں کو نماز پڑھائی پھر وہان سے
اُسنے طرف آسمان کے سیر فرمائی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا اور کیفیت اس سیر کی حکم نے اسطرح سنائی
کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دہی سے نفوس مردم مستبشر ہوگئے اور خبر رسالت مشتہر ہوئی اور
کمالات اُنکے مشہور آفاق ہوگئے اور انوار جمال عالم کو منور کیا اور ارادہ باری تعالی یہ ہوا کہ آنحضرت صلعم کو قربت
قاب قوسین سے تمام اہل کونین پر اشرف و افضل کرے پس تمام عالم ملکوت مین ندا دی گئی کہ اب تم درستی اپنے
احوال و اعمال کی کرو اور تہذیب آداب سے آراستہ ہو جاؤ کیونکہ یہ شب قرب و حضوری کی ہی یہ شب آزادی
کی ہی جہنم سے یہ شب شادمانی و سرور کی ہی یہ شب ابتہاج ہی یہ سب معراج ہی اے فرشتو بزبان پیغام بری کا
لگاؤ اور گرد یاد کریو ہا اے مالکو ہموار کرو اور بارگاہ آداب پر مادب کھڑے ہو رہو اے جبریل جنتوں کو
آراستہ کر حوروں کو اور غلمانوں کو ترتیب و زینت جلوہ دے اے جبریل آؤ مان کے گھر مین نازل ہو ہمارے
حبیب کو بیدار کر اور براق پر سوار کر تاکہ ہم اپنی آیات و نشانیان اُسکو مشاہدہ کراوین چنانچہ جبریل نے وہ مرکب
اپنے ہمراہ لیا جسکی خلقت عجیب اور صفت اُسکی غریب تھی اور اُسکی لگام جبالہ تقرب سے تھی اور زین اُسکا
ساز جنت سے تھا کہ جبریل نے اُس براق کو میدان کون و مکان مین نکالا اور تلاوت اس آیہ کے زادیتے
تھے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ یعنے سزاوار تسبیح وہ خدا ہی جو اپنے بندے کو سیر و مشاہدہ اپنی آیات
کا کراتا ہی چنانچہ جبریل اُس مرکب کو لیکر دروازے پر اس شہسوار عرصۂ رسالت کے کھڑے ہوئے و بعد رفع
حجاب اسرار کے جبریل نے حضرت کو دیکھا کہ وہ اپنی عبادات و تذلل مین بسوے معبود مائل ہین اور سجادہ نشین
اپنے وسادۂ عمل کے ہین اور اشتیاق نے نحیف و نزار کر دیا ہی اور آرزومندی سے دردمندی مین بسی جبریل انوار
سعادات سے اُنپر نور افشان ہوئے اور وفاے وعدہ سے مژدہ رسان ہوئے اور کہا یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ یعنے اے
چادر پیچیدہ اے گلیم پوش اپنے قدم ہمت پر کھڑا ہو اور کمر بند عزم کو چست کر اور سوار ہو اور طرف آسمان کے صعود کر
اور معراج قرب اور اوج ترقی پر عروج کر یہ سنکے سید عالم بشتابی تمام اُٹھ کھڑے ہوئے اور مرکب تحنت و سلام پر
سوار ہوئے اور جبریل نے بالاے ابر چڑھا لیا اور خانہ کعبہ سے پہلے اُسوقت ذکر خدا جلیس تھا اور یاد خدا انیس تھی اور
شوق اُسکا راہبر تھا اور جبریل خلیل تھے جب دائرہ قدس مین داخل ہوئے اور زیر مسجد اقصی پہونچے تو وہان ارواح
انبیا بلباس انوار حاضر ہوئے اور بسلام و تحیت پیش آئے اور روبرو جلوہ گر ہوئے اور بصلاۃ و درود ثنا خوانی
کرنے لگے اور ہر ایک نے وصف اپنی اپنی منزلت و ذکر اپنی اپنی فضیلت کا شروع کیا چنانچہ پہلے آدم علیہ
السلام نے بیان کیا کہ حمد ہی اُس خدا کا جسنے مجھے اپنے دست قدرت سے خلق کیا اور مجھ مین روح امر اپنا

دمیدہ کیا اور ملائکہ کو میرے لیے سجدہ کا حکم کیا اور دار کرامت مین مجھے ساکن کیا اور ادریس نے کہا حمد کرتا ہون مین اُس
خداوند کا جسنے میرے تئین مکان برتر پر مرتفع کیا اور مقام نورانی مین مجھے جگہ دی اور نوح نے کہا مین شکر گذار
ہون اُس پروردگار کا جسنے مجھے قوم ظالمین سے نجات بخشی اور میرے تئین مومنون کا باپ اور اُنکا امام مقرر
کیا اور ابراہیم نے کہا مین حمد کرتا ہون اُس پروردگار کا جسنے مجھکو اپنا خلیل فرمایا اور اُسنے مجھپر نار کو خنک و گوارا کیا
یعنے کہ آتش کو گلزار کر دیا اور میری زوجہ جو بانجھ تھی اوسکی اصلاح کی اور موسی نے کہا سپاس ہی اس خالق کا جسنے
مجھے نو آیات بینات یعنے نشانیان روشن عطا کین اور میرے لیے لوحون مین ہر چیز کو وعظ و پند لکھا اور ہر شی
کو بتفصیل بیان کیا اور فرعون میرے دشمن کو ہلاک کیا اور میری قوم کو اُسکے ہاتھ سے بچایا اور میرے لیے
دریا کو شگافتہ کیا اور مجھسے بطور تکلم کلام کیا اور سلیمان بن داود نے کہا مین شکر کرتا ہون اُس خداوند کا جسنے
تمام انس و جن کو میرا مطیع اور طیور و ہوا کو میرا مسخر کیا اور میرے تئین طایرونکی گویائی اور اُنکی زبان سکھلائی
اور مجھے وہ ملک و سلطنت بخشی جو بعد میرے ویسی کسی کے لیے شایان نہوی اور عیسی نے کہا ستائش ہی اُس خداوند
کی جسنے مجھے گندگی نطفے سے پیدا نہین کیا اور اُسنے میرے لیے مردے کو زندہ کیا یعنے مجھسے مردے کو زندہ
کرایا اور میرے واسطے کور مادر زاد اور سفید بدن کو اچھا کیا یعنے ان عوارض و امراض کو میرے ہاتھ سے اچھا کرایا پھر
جسوقت ان جملہ انبیا نے اپنی اپنی کرامتون کا فخر کیا اُسوقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے بھی فرمایا کہ حمد ہی خدائے
عز و جل کا کہ اُسنے مجھکو اپنے لب لباب انوار سے پیدا کیا اور میری قدر و منزلت کو زمین و آسمان مین بلند کیا اور میرے
نام کو اپنے ساق عرش پر لکھا اور میرے نام کو اپنے نام سے مقرون کیا اور میرے ذکر کو عالم و مقام قدس مین مصطفی
کیا اور میرے سینے کو کشادہ کیا اور میرے امر کو مجھپر آسان کر دیا اور میری قدر افزائی کی اور میرے گناہان گذشتہ
و آیندہ کی آمرزش فرمائی اور کفار پر مجھکو مؤید کیا اور مجھے ساتھ رعب و دبدبہ کے مبعوث کیا اور دین حنیف کا مجھے
رسول کیا اور مجھے منصور و مظفر کیا اور میری امت کو بہترین امت کیا اور میری اطاعت تمام عرب و عجم پر فرض
کی اور تمام روے زمین میرے لیے مسجد قرار دی اور خاک کو میرے واسطے مطہر پاک کرنے والی کر دیا اور مجھکو روز
قیامت میری امت کا شفیع بنایا اور میری شریعت سے تمام شرائع سابقہ کو منسوخ کر ڈالا اور ساری امت سابقہ کو
میری شفاعت مین داخل کیا اور کعبہ کو میرا قبلہ گردانا اور میرے بعد مجھکو میری امت کی صلوۃ کا شنوا کیا یعنے مین اُنکی صلوۃ
کو سنا کرونگا تاکہ روز قیامت مین اُنکی شہادت ادا کرون اور حق تعالی نے مجھکو شاہد کل گردانا اور میری امت کو شاہد
اور منکرین و ظالمین کے کیا ہی میرے نام کو سائر افلاک پر لکھا ہی اور حق جل و علا نے فرمایا ہی انّا ارسلناک
شاہدًا و مبشرًا و نذیرًا یعنے ہمنے تجکو تمام خلق پر شاہد مبعوث کیا ہی اور مژدہ دینے والا اور ڈرنے والا بھیجا
ہی وافدی رح نے کہا پھر جسوقت بطریق میافارقین یعنے اسلاعورس حاکم میافارقین نے حکم

بن ہشام سے یہ سارا کلام سنا تو کہنے لگا واللہ تمہارے دین مین کچھ شک نہین ہی بے شبہ تم حق پر ہو وہر آئینہ
مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیت المقدس مین اسلام لایا تھا وبعد ازان مین اس شہر مین آیا اور اُسکا
جو والی تھا وہ مرگیا تو بعد اُسکے مین والی ولایت ہوا اور پھر اپنے دین اول کی طرف مینے رجوع کی اور اب مینے توبہ
کی اور تمھارے دین مین آیا تو آیا ہو سکتا ہی کہ حق تعالی مجھسے قبول کریگا باوجودیکہ مینے ارتکاب گناہ کیا تب
حکم نے جواب دیا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی ایک روز اپنے اصحاب سے فرماتے تھے
کہ آدمی کس چیز سے بہت خوش ہوتا ہی لوگون نے عرض کی کہ اپنے اہل سے یہ سنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اندکے خاموش رہے اور اصحاب بھی چپ رہے پھر فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ نہین آدم زاد اس بات
سے بہت شادمان نہین ہوتا بلکہ جسوقت وہ کسی رہگذر مین ہو اور اُسکے پاس ایک شتر سواری کا بھی ہو اور اُسپر
اُسکا زاد راہ اور پانی اور اُسکے نفع وآرام کی چیزین بار ہون پھر جسوقت کسی ایسی راہ پر اُسکا گذر ہو کہ اُسوقت اُسپر
شدت تمازت آفتاب کی بہت ہو اور وہ کہین سایہ مین جاکر اپنے ناقے سے اُتر پڑے اور اپنے بازو کا تکیہ لگا کر سو رہے
بعد ازان وہ بیدار ہو اور دیکھے کہ ناقہ اُسکا جاتا رہا اور گم ہو گیا اور اُسپر اُسکا کھانا پانی اور صرف سفر تھا اور اُسکے
فائدے کی چیزین تھین آخر اُسکی طلب وتلاش مین نکلا اور چپ وراست ڈھونڈھتا پھرا مگر دستیاب نہوا تب
وہ اُسی مقام پر جہان سے شتر مفقود ہوا تھا پھر پھرا اور اپنی موت کا اُسکو یقین ہو گیا پھر وہان جب سو رہا وبعد
ازان جب بیدار ہوا ناگاہ اُسنے وہین اپنے ناقے کو مع مال بجنسہ پایا اور اُسکی مہار تھام لی وبعد ازان رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس شخص کو اپنا زاد دراحلہ پانے سے جیسی خوشی ہوئی اس سے زیادہ
حق تعالی خوش ہوتا ہی بندہ مؤمن کے توبہ کرنے سے راوی کہتا ہی جب اسلاعورس نے یہ کلام
حکم بن ہشام کا سنا تو اُسکی آنکھون سے اشک جاری ہوے پھر اُن سب صحابہ کو اپنے دارالامارۃ مین لیگیا
اور کہنے لگا واللہ حق ثابت ہوا اور صدق ظاہر ہو گیا غرضکہ وہ اسلام لایا اور اسلام اُسکا بہت خوب وپسندیدہ
ہوا پھر اُسنے اپنی جماعت کو طلب کیا آخر وہ سب بھی اسلام لائے بعد ازان اُسنے اکابر وصنادید بلد کو طلب کیا
اور اپنے اسلام سے اُنکو خبر دی اور کہا کہ جو کچھ مین اپنی ذات خاص کے لیے پسند کرتا ہون وہی تمھارے لیے
بھی چاہتا ہون وہر آئینہ دین ان لوگون کا برتر ہی اُسپر کوئی دین غالب نہین ہی پس جو جو تم مین سے اسلام
لاویگا وہ دنیا وآخرت دونون جگہ امن وامان پاویگا اور یہ لوگ ہرگاہ بلد مین نازل ہوئے تو کچھ شک
نہین کہ تمام دیار بکر اُنہین کا ہی درینصورت جو کوئی اُنکی مخالفت ونافرمانی کریگا بالضرور وہ اُسکا شہر
لوٹ لینگے اور اُسکے اہل واطفال کو بندی کر لینگے اور بندگی مین لینگے پھر اگر تم لوگ اسلام لاؤ تو تم اپنی جان
ومال وبلاد سے امین رہوگے تب اُن سب نے جواب دیا اے صاحب ومالک ہمارے

ہمکو تین دن کی مہلت دیجیے تا ہم فکر و مشورہ کرین کہ ہمارے حق مین کیا مناسب و مصلحت ہی چنانچہ اسلا عورس نے انکو رخصت کیا وہ سب اُسکے پاس سے واپس آئے پھر جب رات ہوئی تو وہ سب مجتمع ہوئے اور آپسمین اُنھون نے حلف و عہد کیا کہ ہم دین عرب کا قبول نکرین اگرچہ وہ ہم سبکو مار ڈالین پس چاہیے کہ قتال پر صبر و استقامت کرو پھر جب تین روز گذر گئے تو اسلا عورس نے انکو طلب کیا تو انمین سے تھوڑے سے لوگ آئے اور باقی نہین آئے اور خبرداروں نے اسلا عورس کو اُس قوم کے عزم و ارادے سے خبر دی آخر اہل بلد مسلح ہوکر اُس سے لڑنے کو آئے تب اسلا عورس بھی اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اُنسے لڑنے نکلا اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُسکے ساتھ تھے تا آنکہ جنگ شدید واقع ہوا جب رات ہوئی تو اسلا عورس نے صحابہ سے کہا کسی کو اپنے امیر کے پاس بہت جلد روانہ کرو کہ وہ ہم لوگون کے لیے کمک و مدد بھیجے آخر اُن صحابہ مین سے ایک کو روانہ کیا وہ ہنوز بلد سے تھوڑی ہی دور نہین گیا تھا کہ ناگاہ صدائے سُم اسپان سنکر متحیر ہوا پھر جب انکا تفحص کیا تو وہ سب لشکر اسلام سے تھے اور وہ پانسو سوار تھے اور افسر اُنپر ضبۃ بن عدی تھے اور سبب ان سواروں کے آنیکا یہ تھا کہ عیاض بن غنم نے اپنے خواب مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قصہ میافارقین اور ماجرا اہل بلد کا ارشاد کیا اور بنا بر روانگی لشکر کے حکم فرمایا جب عیاض خواب سے بیدار ہوئے تو ضبۃ بن عدی کو پانسو سوار کے ساتھ روانہ کیا اور حکم خداوند عزوجل سے طی الارض ہوا یعنے زمین ایسی سمٹ گئی کہ وہ لوگ اُسی رات کو میافارقین مین پہونچ گئے تب وہ صحابی جو بطلب مدد جاتا تھا ان سب سوارون کو خفیہ دروازے کی طرف سے لایا اور اُس دروازے پر کچھ لوگ بنا بر محافظت کے تعنات تھے تب اُس صحابی نے اُن محافظون کو اواز دی تو انھون نے دروازہ کھول دیا اور سب سوارون کو اندر داخل کر لیا پھر سوارون نے سوال کیا کہ ہمارے آنے کی تمکو کس نے خبر دی تب صاحب بلد اسلا عورس نے جواب دیا کہ تمہاری خبر مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہی کہ ہرگاہ قتل اہل بلد سے میرا دل تنگ ہوا اور مین سو یا تو مینے حضرت کے وجود باجود کو خواب مین دیکھا وہ تمہارے آنے کی خوشخبری مجھسے فرماتے تھے غرضکہ جب یہ سب پہونچ گئے اور قتال اہل بلد کے واسطے آمادہ ہوئے تو مسلمانون نے اہل بلد کو پکارا اور کہا اے دشمنان خدا تحقیق کہ ہلاکی تمپر اُتر چکی ہی کہ تمکو اصحاب مستطاب نے گھیر لیا ہی اور تمکو تلوارون کے آگے دھر لیا ہی یہ سنکے وہ لوگ اپنے گھرون کو بھاگے اور اپنے مکانون مین جا گھسے اور دروازے خوب مضبوط بند کر لیے اسلیے کہ انکو یقین ہوگیا نزول اُس بلا کا جسکی تاب و تحمل انھین نتھی یہانتک کہ الغیاث و فریاد پکارنے لگے اور امان مانگنے لگے اُسوقت اسلا عورس نے کہا جو کوئی ہمارے پاس چلا آویگا وہ امان پاویگا آخر وہ سب حاضر ہوئے تب اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تحقیق کہ ہمنے تمکو امان دی تمہاری جان و مال پر مگر یہ کہ تم اپنے ہتھیار

حوالہ کردیں اُنہون نے اپنے سارے ہتھیار جو اُنکے پاس تھے حوالہ کردیے پھر جبکہ اُس قوم نے صدق قول صحابہ کا دیکھ لیا تو وہ اسلام لائے مگر کچھ لوگ اُنمیں سے محروم رہے وبعد ازان اس بیکسرہ کا جامع مسجد بنایا اور بعض صحابہ نے تین روز مقام لیا اور اُس قوم مین حکم بن ہشام کو چھوڑا اور اُنکے ساتھ دس صحابی مقرر کردیے تا کہ وہان والونکو شرائع دین تعلیم کریں اور ضبتہ بن عدی نے اپنا لشکر لیکر عیاض بن غنم کے پاس آیا اور اُنسے سارا ماجرا بیان کیا یہ سنکے عیاض بہت خوش ہوے

بقیہ ذکر بلد آمد

جبکہ اہل آمد نے دروازہ شہر کا نہ کھولا اور نہ مقاتلہ کیا تو اس بات سے عیاض بن غنم اور جملہ اصحاب تنگ ہوگئے واقدی رح نے کہا کہ صحابہ پانچ مہینے تک بلد آمد کو گھیرے رہے چنانچہ خالد بن الولید جیسا کہ نذلو رہو اباب الماہر مامور تھے ہر روز سوار ہوتے تھے اور اپنا لشکر لیکر گرد شہر آمد کے پھرتے تھے جب رات آتی تھی تو اپنے مقام پر پھر آتے تھے اور ہمام انکا غلام ہر شب کو ایک روٹی جو کی پکا کر حجرہ مین رکھدیتا تھا کہ بعد مراجعت بعد نماز مغرب اُسی روٹی کو کھالیا کرتے تھے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ تین دن رات برابر گذرے کچھ نہ ملا جس سے افطار کرتے تب خالد نے ہمام اپنے غلام سے کہا اے فرزند کیا تیرے پاس کچھ نہین ہے کہ تو مجھے افطار کراوے یہ تیسری رات ہے کہ تو نے میرے لیے کچھ نہین پکایا اُسنے کہا اے میرے آقا والله مین بدستور ہر شب روٹی پکا کر آپکے لیے حجرے مین رکھدیا کرتا ہون مجھے معلوم نہین کہ وہ کیا ہوجاتی ہے بلکہ مجھکو تو یہی یقین تھا کہ آپ نوش کرتے ہین چنانچہ جب چوتھی رات آئی تو ہمام نے موافق عادت کے روٹیان پکا کر حجرے مین رکھدین اور وہ آپ چھپ کر بیٹھا تا کہ دیکھے کون وہ روٹیان نکال لیجاتا ہے ناگاہ ہمام نے دیکھا کہ ایک کتا شہر کے جانب سے آیا اور اندر حجرے کے گھسا اور وہ روٹیان لے بھاگا تب ہمام اُسکے پیچھے لگا کہ کہان لیجاتا ہے ناگہ وہ کتا اس تالاب سے جسپر خالد مامور تھے نکلکر طرف دیوار شہر پناہ کے گیا آخر ہمام اُسکو چھوڑ کر پھرا آیا جب خالد نماز سے فارغ ہوئے تو افطار طلب کیا اُسوقت ہمام نے کہا اے میرے آقا ایسا ایسا امر واقع ہوا خالد نے کہا اے ہمام تو مجھے وہ مقام جہان کتا روٹی لے گیا ہے دکھادے تب ہمام خالد کے آگے آگے ہولیا اور لیجاکر وہ مقام جسمین کتا روٹی لیکر گھس گیا تھا دکھا دیا جب خالد نے یہ دیکھا تو کہا الله اکبر ہر آئینہ حق تعالی نے اب ہمکو فتح و نصرت بخشی پھر وہانسے پھر آئے اور اپنے اصحاب کو بلا کر یہ قصہ اُنسے بیان کیا اور اُنسے کہا مین قصد رکھتا ہون کہ اس تالاب مین ایک منفذ ہے مین اُسمین سے اندرون شہر کے داخل ہونگا اور مین چاہتا ہون کہ تم مین سے سو آدمی اپنی جانون کو خدا کے لیے نذر کریں اور تم خوب جانتے ہو کہ دُنیا مقام صدق ہے اُسکے لیے جو اُسکو بصدق بسر کرے اور دُنیا مقام وفا ہے لینے پورا پانے کی جگہ ہے جو چاہے اُس سے اغنا کرے اور دُنیا اُمیدگاہ ہے جو کچھ چاہے اُس سے زاد آخرت لے لیوے اور دُنیا دار نجات ہے جو چاہے اُس سے حاصل کرے اور دُنیا جاے نزول وحی خدا

اور مصلّی یعنے جاے نماز ملائکہ کی ہی اور مسجد یعنے سجدہ گاہ ہی احبا و دوستداران خدا کی پس تم اس دنیا کو اپنی
کھیتی سمجھو حق تعالی تمپر رحم کریگا چنانچہ ہمارے اور تمہارے لیے یہ بات ہی کہ جو کوئی اس دنیاے فانی سے
زاد آخرت کا چاہتا ہو تو چاہیے کہ وہ تجارت سودمند کو اختیار کرے اور طول مدت کے فریب مین نہ پڑے
یہانتک کہ تقصیر عمل مین مطمئن و بے پروا ہو جاوے آگاہ ہو کہ پہلے تو جی جان کو خدا اسکے لیے بیچا اور اسکا
مول لیا بعد ازان خالد نے یہ آیت تلاوت کی إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ
الْجَنَّةَ یعنے حق تعالی نے مومنون سے انکی جانون کو مول لیا ہی اور انکے مالون کو قبول کیا ہی عوض اس
بہا کے کہ انکے لیے جنت ہی پس جو کوئی اپنے تئین بیچتا ہو وہ چاہیے کہ دلیری و دلاوری کرے اور جس
چیز سے وہ ڈرایا جاوے اس سے ہرگز نہ گھبراوے کیونکہ ہمارے تمہارے درمیان مین وعدہ گاہ عظیم
قیامت ہی اور وہ موقف حسرت و ندامت ہی لہذا انکو لازم ہی کہ اپنے اسلاف کرام اور دین اسلام
کی پیروی کرو اور خدا کی برکت اور اسکی اعانت پر تکیہ کرکے مستعد جہاد ہو بعد ازان خالد نے اپنے اصحاب
مین سے سو جوانون کو انتخاب کر لیا اور انکو حکم کیا کہ اپنے اپنے ہتھیار لگا لیو پھر بعد ازان [illegible]
پاس عیاض بن غنم کے گئے اور اپنے عزم پر انکو آگاہ کیا کہ منفذ چشمہ سے مین اندرون شہر داخل ہونے والا ہون
اور تم اپنے ساز و سامان سے تیار اور گوش بر آواز رہو جسوقت تکبیر و تہلیل کی آواز سنو تو جانو کہ [illegible]
بحمد اللہ مین تیار رہونگا تم جاؤ حق تعالی تمہاری اعانت و نصرت کرے اور چاہیے کہ عون و برکت خدا پر توکل
کرکے روانہ ہو چنانچہ خالد نے عیاض کو وداع کیا اور اپنے اصحاب پاس پھر آئے تو انکو مستعد تیار پایا تب
انکے آگے آگے راہی ہوئے اور سب پیادہ پا تھے تا آنکہ در چشمہ پر پہونچے اور اسوقت آدھی رات تھی پس
حق تعالی نے حارسان و دیدبانان دیوار شہر پناہ پر نیند غالب و مستولی کر دی کیونکہ حق تعالی جب کسی امر کا ارادہ
کرتا ہی تو اسکے تئین انجام کو پہونچاتا ہی اور اسکے اسباب مہیا کر دیتا ہی راوی نے کہا اول جو شخص اس چشمہ کے
اندر سے داخل بلد ہوا وہ خالد تھے اور انکے پیچھے لگے ہوئے عامر بن الاخوص اور حذیفہ بن ثابت و عمران بن بشر تھے
اور اسیطرح وہ سب ایک منفذ و سوراخ مین جو اندر چشمہ کے ہو گیا تھا داخل ہو گئے مگر جو جو انمین سے جسیم
و فربہ اندام تھے وہ گھسنے سے عاجز رہے اور اپنے حرمان شہادت پر تاسف کرتے ہوئے واپس آئے چنانچہ جتنے
لوگ اندر شہر کے اس منفذ سے پہونچ گئے وہ اسی آدمی تھے اور سواے ان لوگون کے جو منفذ چشمہ سے داخل ہوئے
اور کوئی انکی معیت مین نہ پہونچ سکا ولیکن بعد جانے ان لوگون کے ایک شخص ان لوگون مین سے جو باعث
جسامت کے دخول منفذ سے قاصر رہا تھا اُسنے بھی اس سوراخ کے فراخ کرنے کی تدبیر کی کہ اسکو کھود کر کشادہ کیا آخر
وہ بقیہ مردم بھی اندر داخل ہو گئے اور اپنے یارون کو جا لیا اور وہ سب وسط شہر مین پہونچ چکے تھے تا آنکہ انکے پانون کی

آہستہ سے سوتے ہوئے جاگ اُٹھے اور بیٹھے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے تب خالدؓ نے قصد اُن لوگون کا کیا جو
دیوار شہر پر دیدبان تھے تا آنکہ اُنکو پتھرون کی مار سے نیچے اُترنے نہ دیا پھر خالد نے اپنے اصحاب مین سے دس
آدمی کو باب شہر پر بھیجا کہ اُنھون نے قفلون کو توڑ کر دروازے کھول دیے اور ادھر عیاض بن غنم سوار ہو کر لوگون کو
بیدار و ہوشیار و آمادہ کارزار کر رہے تھے تا آنکہ جسوقت خالد اور اُنکے اصحاب نے باواز بلند تکبیر کی تو فوراً عیاضؓ
مع لشکر باب شہر پر جا پہونچے اُسکو کھلا ہوا پایا کر اندرون شہر دھنس پڑے اور اہل شہر طرف دیوار و برج شہر پناہ کے
بھاگے تاکہ اُسپر پناہ لیوین اور رات بہت تاریک تھی کہ اندھیرے نے اُنکو ڈھانپ لیا تھا چنانچہ کوئی ایسا تھا جو
اپنی خوابگاہ سے اُٹھا ہو مگر یہ کہ تلوار اُسکے سر کو اُسکے تن سے اُتار لیتی تھی اور جو کوئی اپنے فرزندان دلبند
کے پاس سے باہر نکلا شمشیر نے اُسکا جگر چاک اور بند بند جدا کیا اور خالد باتفاق اپنے اصحاب کے برابر پکار پکار
تکبیر کہتے تھے اور اہل آمد کے لیے عالم اسباب قطع ہو گیا تھا اور اُنکو عذاب نے گھیر لیا تھا راوی نے کہا
پھر اسیطرح برابر جنگ برپا رہی اور لاش پر لاش گرتی تھی اور مسلمین کے دلون کو شگفتگی و کشادگی ہوتی تھی اور مشاغل
اُنکے منقطع ہو گئے تھے اور شجاعان عرب سرہاے کفار عجم قلم کرتے تھے اور تلوارون پر تلوارین پڑتی تھین اور ناکین
اشرار کی کٹتی تھین اور نابکارون کے دل دہلتے تھے اور نامردون کے بدن تھرّاتے تھے آنکھون سے اشک
بہتے تھے فریاد کرنے والے کا شور کوئی نہین سنتا تھا اور کوئی کسی کی شفاعت و سفارش نہین کرتا تھا کوئی منع
کرنے والا تھا جو کسیکو باز رکھتا اور کوئی کسی سے دفع بلا نہین کرتا تھا اور کسی کا دل اُنپر ترس نہین کھاتا تھا یہانتک
کہ رات نے پیٹھ پھیری اور گریز کر گئی اور صبح آمادہ طلوع ہوئی اور خالد بعد اسکے بس بس شور کرتے تھے تا آنکہ رات نے
اپنی چادر تیرہ و سیاہ کو تہ کیا اور آثار ضیا کے نمودار ہوئے اُسوقت اہل بلد نے اپنی خواریون اور خرابیون کو دیکھکر
طرف دار الامارۃ قصر شاہی کے رجوع کی اور ملکہ مریم کو ڈھونڈھنے لگے تو اسکو نہ پایا اور نہ اُسکا کچھ پتا ملا اور سبب
اسکا یعنے اُسکے غائب ہو جانے کا یہ ہوا کہ جسوقت اُسنے داخلہ صحابہ کا اندرون شہر کے سُنا تو اُسکو یقین
ہو گیا کہ اُنکے ہاتھ سے مخلصی نہ ملیگی تب اُسنے اپنے تئین اور اپنے رفیقون کو مخفی کیا اسطور پر کہ جسقدر قسم زر
و جواہر سے لے سکی لے لیا اور اُسکے دار الامارۃ مین ایک نقب تھی چنانچہ اُس سرنگ سے نکلکر دامن کوہ مین
اُتر گئی اور بلاد روم کی راہ لی واقدیؒ نے کہا جب اہل شہر کو یقین ہوا کہ ملکہ اُنکی بھاگ گئی تو الغیاث والامان
پکارنے لگے اُسوقت صحابہ نے تلوارون کو روک لیا اور ہاتھون کو کھینچ لیا اور اُن سب کو میدان شہر مین روبروے
عیاض بن غنم کے جمع و مجتمع کیا تب عیاضؓ نے اُنسے خطاب کیا اور بعد حمد خداوند عزّ و جلّ و نعت سید رسل کے
یہ بیان کیا کہ ہر آئینہ حق تعالی نے ہمکو پھر فتح و نصرت دی اور ظفریاب کامیاب کیا اگر حق سبحانہ و تعالی ہمارے
نبی کو نبی الرحمۃ مبعوث نکرتا اور مومنون کے دلون مین رحم نڈالتا تو بالضرور ہماری تلوار تم مین سے کسیکو نچھوڑتی

ولیکن ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب مین ہمکو واسطے ضبط غصہ اور عفو کرنے کے حکم کیا ہی چنانچہ فرمایا وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ یعنے جو لوگ گھونٹ جانے والے غصے کے ہین یعنے جو ضبط خشم کرتے ہین اور لوگون سے بعفو درگذر تے ہین حق تعالی ایسے نیکوکارون کو دوست رکھتا ہی بعد ازان عیاض نے اُنکے حق مین یہ تجویز کیا کہ جو کوئی انمین سے اسلام لایا اُسکا اسلام قبول کیا اور جو اسلام نہ لایا اُسپر جزیہ یعنے محصول سالیانہ اوسی حال سے مقرر کیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ فتح آمد مین درمیان اُس جماعت کے نیدین حالوک یہودی بھی حاضر تھا اور وہ دین یہودیہ و نصرانیہ کا بڑا عالم تھا اور وہ بنا بر اپنے گمان کے اولاد داؤد علیہ السلام سے تھا اسلیئے بنی اسرائیل اُسکی شان مین بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور اسکے لیے ہدیئے و تحفے نذر لایا کرتے تھے چنانچہ عیاض بن غنم جب آمد پر ظفریاب ہوے اور اہل آمد میدان مین جمع کیئے گئے اور موافق گفتار اُس قوم کے اُنکے شیخ نے کلام کیا اُسوقت وہ عالم یہودی درمیان اپنی قوم کے اُٹھ کھڑا ہوا اور نام اُسکا یلیا بن حنیتا تھا اور اہل اسلام بھی اُسکے رتبے سے آگاہ تھے کہ وہ پیشوا بنی اسرائیل اور اولاد داؤد علیہ السلام سے ہی پس وہ کہنے لگا کہ تم اصحاب نبی الرحمۃ ہو و بتحقیق کہ حق تعالی نے رحمت کو پیدا کیا اور اُسکو تمہارے دلون مین جگہ دی و ہر آئینہ حق سبحانہ تعالی نے سارے اُمم پر تمکو افضل کیا اور صحف ابراہیم و موسی مین اسطرح نازل کیا ہی کہ آخر زمانے مین مین ایک نبی اُمی صلعم مبعوث کرونگا اور اُسکی امت کو ساری اُمتون پر فضیلت و برتری دونگا اور رحمت کو اُنکے دلون مین متمکن کرونگا اور اُنکے سبب سے اپنے ملائکہ پر مین فخر و مباہات کرونگا اور روز حشر آثار ضیا و انوار بہا سے اُنکو غرا محجلین اُٹھاونگا یعنے پرتو برکات وضو سے اُنکے چہرے درخشان اور دست و پا تابان ہونگے اور جب داؤد علیہ السلام مبتلاے گناہ ہوے اور وحشیان صحرا اُنسے بھاگنے لگے تو وہ اُس سرزمین کے ایک صحرا کی طرف باہر نکلے اور مناجات کرنے لگے الہی بحق اُس نبی عربی کے جسکو تو آخر زمانے مین مبعوث کریگا میرے گناہون کو بخش دے چنانچہ حق تعالی نے اُنکی دعا قبول فرمائی یہ سُنکے عیاض نے کہا ہر آئینہ حق تعالی عفو کو دوست رکھتا ہی تو تحقیق کہ ہمنے تمسے عفو کیا تب اہل شہر نے جواب دیا کہ ہرگاہ تمنے ہمسے عفو کیا تو اب ہم تمہارے دین کی طرف رجوع کرتے ہین آخر انمین سے اکثر اسلام لائے اور بعضے جو انمین اسلام نہین لائے تو اُنپر سال آئندہ سے جزیہ باندھا اسطرح پر کہ ہر ایک بالغ سے چار مثقال طلا یعنے فی بالغ چار چار دینار سالانہ مقرر کیا اور اُنکے ہتھیار لے لئے اور اُنکے اموال مین سے کچھ مال بھی اُنکو حوالہ کر دیا اور باقی لے لیا اور بیعہ کو مسجد بنایا جو بالفعل معروف بہ جامع ہی پھر وہان بارہ روز تک مقام کیا اور صعصعۃ العبدی کو وہان کا والی و حاکم کیا اور پانسو عرب اُسی کے بنی اعمام سے اُسکے پاس تعینات کر دیے

ذکر فتوح یمانیہ وجبل جودی

راوی نے کہا کہ بعد فتح بلد آمد کے عیاض بن غنم نے سمیساط طرف اور قلعون کے کوچ کیا اور وہ قلعے بڑے بڑے

مسے تھے چنانچہ وہان کے باشندون کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ سب اسلام لائے وبعد ازان نعمان بن معرف کو طرف اہل انکل کے
بھیجا تو وہ سب بھی اسلام لائے اور نام انکل کا یمانیہ کہا گیا اسلیے کہ فتح اُسکی ہاتھ پر حذیفہ بن الیمان کے ہوئی تھی وبعد ازان عیاض رض
نے بجانب جابیہ عزم کیا پس وہ بھی بصلح فتح ہوا بعد ازان رخ کیا طرف کوہ جودی و بطرف سیوان و ذوالغرض کے آخران مقامات
کے باشندون نے بھی صلح کی اور جس امر کو درمیان مین قرار دیا اسپر عہد لیا بعد ازان مسلمانون نے ہتاج پر عزم کیا مگر اہل
ہتاج نے اقبال اسلام و قبول اطاعت سے رد و انکار کیا اور آمادہ قتال ہو کر سازو سامان جنگ مرتب و فلاخن بزرگ
نصب کیا یہ دیکھکر عیاض رض بن غنم پر گران گذرا اور کہا یہ قلعہ مانع اور منیع ہے اگر اسکو ہم چھوڑ دینگے اور اس سے درگذر کر چلے
جاوینگے تو یہ لوگ ہمارے بلاد کے لوگون کو آزار پہونچاوینگے اور اُنپر تاخت و تاراج کرینگے وحال آنکہ جو لوگ اسلام
لائے ہین یا جنھون نے صلح کی ہے وہ سب ہمسے متعلق ہین اور ہمکو اُنسے تعلق ہے [illegible] ہم اس قلعہ سے درگذر
نکرینگے یہانتک کہ اسکو فتح کرین انشاء اللہ تعالی تب خالد نے کہا اس قلعے پر ہمارے ساتھ چلو کیا عجب ہے کہ
کار دشوار آسان ہو جاوے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ حاکم ہتاج ایک بڑا شیطان و سخت سرکش تھا اُسکا
نام یالنس بن کلیوس تھا اور اُسنے عقد تزویج کیا تھا میرونہ بنت بریونہ سے جو دختر بریول بن کالوس کی تھی اور
یہ بریول صاحب لشکر اور مالک قلعہ استوار کا تھا چنانچہ میرونہ کہ ہنوز نوعروس تھی شوہر کے پاس سال بھر رہ کر اپنے
باپ و مان کی ملاقات کو گئی تھی اور ایک مہینہ اپنے میکے مین مقیم رہی پھر جب باپ مان سے رخصت ہو کر طرف ہتاج کے
اپنے شوہر پاس چلی تو نیمہ راہ مین پہونچکر یہ خبر سنی کہ اہل اسلام قلعہ ہتاج پر وارد و نازل ہین یہ سنکے اُسنے وہین اُسی
منزل پر مقام کر دیا اور وہانسے کسیطرف تجاوز نکیا اور حال یہ تھا کہ وہ دشمن خدا شوہر اُسکا اُسکو بہت چاہتا تھا اور
بغیر اُسکے اُسکو صبر و قرار نتھا پھر جب اسنے دیکھا کہ اہل اسلام اُسپر نازل اور وارد ہین تو اُسکو یقین ہوا کہ وہ اپنی زوجہ
کی ملاقات پر قادر نہین ہو سکتا کیونکہ نہ وہ ادھر آسکتی ہے نہ یہ اُدھر جا سکتا ہے تب اسکی رائے نے یہ فکر کی اور ایسا مکر اندیشہ
کیا کہ بحیلہ و خدع مسلمانون سے پیام صلح کرے تا زوجہ اسکی پاس اُسکے آجاوے پھر عہد شکنی کر کے اطاعت سے انحراف
و سرتابی کرے چنانچہ یالنس بن کلبوس نے اپنا ایلچی پاس عیاض غنم کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم اپنی بقیہ عمر یہان
اقامت کروگے اور محاصرہ رکھوگے تو بھی ہمپر قادر نہوگے ولیکن تم ایک سال شمسی کامل ہمسے مصالحہ رکھو اگر اس مدت
مین تمنے فتح کر لی تو دیار بکر مین سے پھر کچھ باقی نرہجاویگا اور اسوقت ہم تمھاری اطاعت پذیرا کرینگے اور اگر تم فتح بلاد
پر قادر نہوئے تو اطاعت تمھاری ہمپر لازم نہ آویگی زیادہ والسلام چنانچہ یالنس نے وہ نامہ پاس عیاض رض بن غنم کے
ایک مرد عرب متنصرہ کے ہاتھ روانہ کیا یعنے اصل اُس نامہ بر کی عرب تھی مگر ایک دو پشت سے نصرانی ہو گیا اور وہ
ملک ربیعہ الفرس کے باشندون مین سے تھا اور یہ شخص مدبر و منتظم شہر ہتاج کا تھا اور اُسکے برادران عمزاد انتظام بلد مین
اُسکے شریک و اعوان تھے اور نام اُسکا مرہف بن واقد تھا اور میل و رغبت اُسکی جانب عرب کے روم سے بہت زیادہ تھی پس جب

اُسنے نامہ خدمت مین عیاض کی پہونچایا اور عیاض نے صلح کو قبول کیا تاکہ اقامت اس مقام کی طول نہو تو مرہف نے قصد
مراجعت کا کیا مگر وقت روانگی کے اُسنے عیاض سے کہا آگاہ ہوا ے امیر مین وہ نہین ہون کہ خیر خواہی عرب سے باز رہون
اور خیر خواہی بیدین کی کرون حال یہ ہی کہ اس گمراہ نے ایسی ایسی فکر کی ہی اسصورت مین اگر تم لوگ یہان سے کوچ کرکے
کہین کمین گاہ مین اسکی زوجہ کی گھات پر رہو اور اُسکو مع اسکے ہمراہیون کے گرفتار کر لو تو جسطرح اور جو اطاعت
یالنس سے چاہوگے وہ فی الفور و بے تامل تسلیم کریگا اور اپنا شہر بھی حوالہ کر دیگا پس چاہیے کہ جو مین کہتا ہون وہ کر دیہ
سنکے عیاض رضؓ نے جواب دیا ہم ایسے نہین کہ قول کرکے وفا نکرین اور امید ہی کہ حق تعالی ہماری صدق نیت پر نظر کرکے ہمکو
فتحیاب و فیروزمند کرے راوی کہتا ہی مجھسے روایت کی مالک بن بشر بن عامر نے اور وہ اُن لوگون مین تھا جو فتوح
شام و دیار بکر و دیار ربیعہ مین حاضر تھا چنانچہ اُسنے کہا جسوقت مرہف وہ باتین عیاض رضؓ سے کر رہا تھا ناگاہ سامنے سے گرد
اوڑتی ہوئی نمودار ہوئی یہ دیکھکر عیاض نے میسرہ بن مسروق سے کہا سوار ہوکر جا دیکھ تو یہ کیسی گرد ہی تب میسرہ اور ایک
جماعت صحابہ مین سے سوار ہوکر گئے تا آنکہ میسرہ فوراً پھر آیا اور کہنے لگا اے امیر آپ کو مژدہ اور فتح مبارک ہو عیاض
نے پوچھا اے ابن بشرہ وہ کیا خبر ہی اُسنے کہا یہ لشکر ابن ہبیرۃ المازنی کا ہی کہ بہت سے بلاد کفار کو تاراج کرتا ہوا
آیا ہی اور مال کثیر اور آدمیون کو اسیر کر لایا ہی یہ خوشخبری سنکے چہرہ عیاض کا روشن ہو گیا اور واسطے پیشوائی
ابن ہبیرۃ المازنی کے آگے بڑھے یہان تک کہ مازنی داخل ہوا اور عیاض و جماعت مسلمین پر سلام کیا و متاع
و غنائم سامنے عیاض کے رکھا اسوقت مرہف بن اقد تبال دیکھ رہا تھا یہان تک کہ ایک لڑکی روبرو بھی پیش
کی گئی کہ اُسکے جمال و تجمل سے خورشید خجل تھا اور اُسپر شاہان عجم کی اعیان تھی یہ دیکھکر مسلمانون نے طرف زمین
کے اپنی نگاہین پست کین اور آداب الٰہی موافق اُسکے ارشاد کے بجا لائے قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ یعنے
اے نبی تو مومنون سے کہدے کہ اپنی نگاہین نیچی رکھین پھر جسوقت مرہف نے اُس لڑکی یعنے میرونہ کو دیکھا تو بے اختیار
کہنے لگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہر آینہ اے مسلمانو دین تمہارا حق ہی اور قول تمہارا صدق ہی
تب عیاض رضؓ نے کہا اے شخص تیرا کیا حال ہی اور تجھپر کونسا امر منکشف ہوا جو تو نے اقرار شہادتین کا کیا اُسنے کہا یہی
لڑکی زوجہ یالنس مالک ہتاج کی ہی جسکا ذکر ابھی مین تمسے کرتا تھا حق تعالی نے اُسکو تمہارے ہاتھ لگا دیا یہ سنکے
عیاض نے سجدۂ شکر پروردگار ادا کیا پھر جب سجدے سے سر اُٹھایا تو کہا جو کوئی تقوی کرتا ہی اور خدا سے ڈرتا ہی
حق تعالی اُسکو رستگار کرتا ہی اور اُسے روزی دیتا ہی جدھر سے اُسکا گمان ہی اور اُدھر سے جو اُسکے گمان سے باہر
ہی واقدی رحؒ نے کہا کہ جب میرونہ اپنے میکے سے چلی اور اُسکے ہمراہ بہت سی لڑکیان اعیان نصاری کی
کی تھین اتفاقاً اُسی سرزمین پر جس راستے قافلہ میرونہ کا جاتا تھا گذر قیس بن ہبیرۃ المازنی کا مع لشکر ہوا تو مازنی
نے میرونہ اور اسکے ہمراہیون کو گرفتار کر لیا اور عیاض بن غنم رضؓ کے حضور مین حاضر لایا اُسوقت عیاض رضؓ نے

مرہف سے کہا تو یائنس کے پاس پھر جا اور اپنے اسلام کو مخفی رکھ اور جو کچھ تو نے یہان دیکھا اور سنا ہی اس سے
بیان کر اور اہل اسلام کی خیر خواہی کر اور اُس سے کہدے کہ اگر وہ اپنے اہل کا ارادہ رکھتا ہو یعنے اگر اسکو اپنی زوجہ کی خواہش
و طلب ہو تو وہ اپنا قلعہ ہمارے تئین تفویض کرے اور جو امر ہم اُس سے چاہین وہ قبول کرے چنانچہ مرہف نے یہان سے
مراجعت کی اور یائنس کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا تو یہ امر اُسپر بہت شاق و صدمہ عظیم ہوا تب مرہف نے مشورۃً
کہا کہ اب تیری کیا راے ہے اُسنے کہا آپ یقین جانیئے کہ یہ قوم عرب جو قول کرتے ہین اُسکو وفا کرتے ہین اور اسی سبب سے
یہ لوگ ہمپر ظفر یاب ہوئے ہین پس میرے نزدیک مصلحت اور خیر اسی مین ہی کہ آپ قلعہ انکو تسلیم کر دیجیے تو وہ آپکو زوجہ
آپکی اور جو کچھ آپکا ہی دیوینگے اور مین اس بات کی ضمانت کرتا ہون یائنس نے کہا اے مرہف تو اُنکے پاس جا اور اُنہین
سے دس مرد معتمد طلب کر کہ وہ ہمارے پاس آگر ہمارے ایفاے مطلوب پر حلف کرین پس اگر وہ اس بات مین عہد وفا
کرینگے تو اُنکے لیے مین قلعہ خالی کر دونگا اور ہمارے پاس ایسے شخص کو لانا جسکا قول مقبول عند الجمہور اور فعل اُسکا
مشکور ہو تا کہ میری خاطر کو اُنسے وثوق ہو اور چاہیے کہ وہ شخص ایسا ہو جسکا ذکر شجاعت مشہور ہو اور فتح کرنے مین
بلاد شام کے وہ معروف ہو اور قیود ایسے اوصاف سے مراد اُسکی طلب خالد بن الولید تھی اور یہ تجویز اُس ملعون کی
اس ارادے سے تھی کہ اُن لوگون کو اس حیلے و مکر سے طلب کر کے گرفتار کر لیوے اور اُنکے بدلے مین اپنی زوجہ کی
مخلصی کرا دے چنانچہ مرہف پاس عیاض رضؓ کے آیا اور جو کچھ یائنس نے کہدیا تھا وہ بیان کیا تب عیاض رضؓ نے کہا
اے مرہف اس مردود کا ارادہ یہ ہی کہ وہ ہمسے خدع و فریب کرے اور ہم اپنے پروردگار سے امید رکھتے ہین کہ مکر اُسکا
اُسی کی طرف عائد ہوگا اور یہ آیہ پڑھا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ یعنے خداے تعالیٰ مفسدون کے کام درست
نہین کرتا اور انجام کار اُنکا بخیر نہین ہوتا یہ سنکے خالد نے عیاض رضؓ سے کہا اے امیر مجھے جانے دو مین اس قلعہ پر چڑھ جاؤنگا
حق تعالیٰ راہ راست کا موفق ہی عیاض نے کہا بہتر ہی برکات و عنایات خدا پر تکیہ کر کے عزم کرو وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
یعنے قدرت و قوت خدا داد ہوا کرتی ہی چنانچہ خالد و مقداد و عمار و سعید بن زید و عمرو بن معدیکرب و مسیب بن نجبیہ
و قیس بن ہبیرہ و ضرار بن الازور و عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اجمعین یہ سب بہادر روانہ ہوئے اور انکے آگے
آگے مرہف تھا یہان تک کہ باب قلعہ پر پہونچے اور اُس دشمن خدا نے یہ تدبیر کر رکھی تھی کہ غلامون خادمون کو دکانات
و درۂ قلعہ مین بٹھا کر حکم دیا تھا کہ جب وہ لوگ داخل ہون تو اُنکے ہتھیار رکھوا لیوین چنانچہ اُن غلامون نے ایسا ہی
کیا کہ سب کے ہتھیار لیے لئے مگر خالد و عبد الرحمن و ضرار ان تینون نے ہتھیار نہین دیے اور کہنے لگے ہم وہ نہین ہین جو اپنے
ہتھیار غیرون کے حوالے کرین اگر اُسکو منظور ہو تو ہم اسکے پاس مسلح جاوینگے اور نہین تو ہم جدھر سے آئے ہین اُدھر ہی
پھرے جاتے ہین تب مرہف پاس یائنس کے گیا اور کہا سب نے ہتھیار حوالے کیے مگر تین آدمی نے ہتھیار نہین کھولے
پر وہ کیا قدرت رکھتے ہین اور کیا کر سکتے ہین انکو انکے حال پر چھوڑ دیجیے جسطرح چاہین چلے آوین بالفرض اگر وہ آگ بھی ہونگے

تو بھی ہمکو کچھ گزند نہین پہونچا سکتے ہین پس چاہیے کہ تو جنگ و جدل کو اسپر ثابت ہونے نہ دے تا انکو طمع و حوصلہ ہو یہ
یانس نے کہا قسم ہے حق مسیح کی بے شبہ تو سچ کہتا ہے کہدے اُنسے کہ وہ سب ہتھیار باندھے ہوئے آوین تا ان سب
پر ثابت ہو کہ ہم اُنسے کچھ خوف نہین کرتے ہین اور سوا اسکے اِس صورت مین اُنکے دلون مین ہمسے وحشت بھی
نہ رہیگی غرض کہ مریف گیا اور غلامون کو حکم کیا کہ جس جس کا ہتھیار لیا گیا ہے واپس کردو پھر انکو ہتھیار دیکر ہمراہ لیچلا
جب وسط قلعہ مین پہونچے تو یکایک یانس سے ملاقات ہوئی کہ وہ وہان منتظر کھڑا تھا پھر جسوقت اُسکی آنکھین
صحابہ سے دوچار ہوئین تو اُسکے دل مین رعب چھا گیا اور ہیبت سما گئی اسوجہ سے کہ کوئی خدا سے خوف
رکھتا ہے اُس سے ہر شی ڈرتی ہے چنانچہ یانس تھرانے لگا اور گرا چاہتا تھا دو حال آنکہ اُسنے پہلے سے اپنے خواص اصحاب
کو فہمائش اِس بات کی کر رکھی تھی کہ جب مجکو دیکھو مین اُنسے قریب ہوا ہون اور اُنسے مصافحہ کرتا ہون تو یکبارگی تم انکو گرفتار
کر لیجیو پھر جب خالدؓ نے اُن لوگون کے بشرے کی طرف نگاہ کی تو اُنکے مافی الضمیر کو بتفرس دریافت کرکے یانس سے
خطاب کیا کہ اے بطریق برجاے خود باش تو نہین جانتا ہم وہ قوم ہین کہ ہم مکر و کید نہین کرتے ہین و ہر آئینہ ہمنے بہت سے
ملوک کو مقہور و ہلاک کیا اور اُنکے بلاد لے لئے یہ کہکے اپنی تلوار ہلانے اور چمکانے لگا اور یانس کو خوف مین لایا اور اُسکو دہشت
مین ڈالا یہانتک کہ یانس کے خیال مین یہ سمایا کہ جتنے لوگ قلعہ مین تھے سب انھین مین سے اُسکو نظر آنے لگے آخر خالد آگے بڑہا اور
یانس کی رگ گردن پر ایسی ضرب شمشیر لگائی کہ اُسکے سینے تک اُتر گئی اور دیگر صحابہ نے یکبارگی اہل قلعہ پہ ہجوم و یورش کرکے
تلوارین مارنے لگے اور کشتون کے پشتے کر دیے اور حال یہ تھا کہ دیہات ہتاج سے باشندگان فسطاس و فرساط کو واسطے
(نام مقام)
قتال مسلمین کے یانس نے جمع کر رکھا تھا چنانچہ جسوقت یانس کو خالد نے قتل کیا اور اہل فسطاس و فرساط نے صحابہ کی
استقامت و ثابت قدمی و قتال اہل قلعہ پر اِس شد و مد سے دیکھی تو وہ لوگ آپسمین کہنے لگے تم خوب جانتے ہو کہ اہل عرب اپنے اصحاب
و ہمراہیون سے غافل و بے پروا نہین رہتے ہین بلکہ اُنکے معاون و مددگار رہتے ہین و تحقیق کہ اُنھون نے ہر گاہ بلاد آمد اور دیگر بلاد
کو فتح کر لیا ہے تو شہر ہتاج وغیرہ کب انکو مانع ہو سکتے ہین پس چاہیے کہ ہم لوگ اپنے لیے مسلمین کے نزدیک رسوخ اختیار کرین
اور اُنکے ہمراہ ہو کر اہل قلعہ سے لڑین چنانچہ ایسا ہی کیا کہ اُنھون نے بھی تلوارین میان سے لین اور مسلمین کے ساتھ ہو کر قلعہ
والون کو قتل کرنا شروع کیا اور ادہر لشکر اسلام مین جو بیرون قلعہ گوش بر آواز تھے سو جسوقت عیاض بن غنم نے اندرون قلعہ
سے شور و غوغا سنا تو کہنے لگے آگاہ ہو اے مسلمانو کہ ہر آئینہ یانس نے ساتھ خالد اور اُسکے ہمراہیون کے غدر و عہد شکنی کی پس
اے مجاہدین لازم ہے کہ اپنے تئین اُن تک بہت جلد پہونچاؤ یہ سنتے ہی ابو الہول مع چار سو اپنے اصحاب کے فوراً نکل
پڑا اور وہ سب پیدل تھے چنانچہ یہ سب پہاڑی پر چڑھ کر قلعے کی طرف اُتر پڑے پھر جو جو اہل قلعہ مین سے بھاگے جاتے
تھے اُنکو تہ تیغ کیا یہانتک کہ اُنمین سے کوئی بھاگ نہ بچا اور ہنوز ابو الہول اور اصحاب اُسکے داخل قلعہ نہوئے تھے کہ خالد
نے قلعہ فتح کر لیا تھا اور اُسپر تسلط بخوبی کر چکا تھا و بعد اُسکے عیاضؓ اور سارے مسلمین قلعہ مین در آئے اور جو کچھ اس قلعہ

مین تھا سب پر قبضہ کیا اور عیاض نے سالم اپنے مولا یعنے غلام آزاد کردہ کو اُس قلعہ پر والی و حاکم کیا اور اسکے ہمراہ سو آدمی تعینات کیے اور اہل فسطاس و فرساط کے لئے اور واسطے بقیہ مردم قلعہ کے ایک نوشتہ لکھا اس باب مین کہ وہ لوگ کبھی کسی عورت سے زناکاری نکرین اور اس بات پر شاہد کیے گئے خالدؓ و مقدادؓ و عمارؓ و معاذؓ و شرحبیلؓ و عبدالرحمن بن ابی بکرؓ و ضرارؓ اور عیاض نے اُن اسیرون کو بھی رہا کیا جنکو قیس بن ہبیرہ گرفتار کر لایا تھا و بعد ازان عیاضؓ نے بطلب میافارقین کوچ کیا تا آنکہ اثناے راہ مین باشندگان کوہ میافارقین و اہل الجزیرہ اور مردمان قلب و تینان و حرب الکلاب نے پیشروی کرکے پیہم پاس عیاضؓ بن غنم کے حاضر ہو گئے سو عیاضؓ نے اُنکو امان دی اور اُنپر جزیہ مقرر کر لیا اور اُن سبھون کو اُنکے شہرون کو رخصت کر دیا اور اکابر میافارقین کے عیاضؓ کی ملاقات کو آئے اور اُنکے حسن سیرت اور طیب عدالت پر شکرگذاری کی اور واسطے عیاضؓ و مسلمانین کے سامان ضیافات مہیا کیا اور عیاضؓ نے دامن کوہ مین بطرف میدان خیمہ گاہ کیا اور دس روز وہان پر مقام رکھا بعد ازان سارے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جمع کرکے اُنسے مشورہ طلب کیا اور کہا میرا ارادہ کوچ کا طرف دیار ارمنیہ اور طرف ارض روم کے ہی تو چاہیے کہ تم لوگ رحمکم اللہ مجکو مشورہ دو کہ کس راستے پر اور کدھر سے ہم اُدھر کو چلین تب ایک شخص نے معاہدین مین سے جو سبھون سے زیادہ اُن بلاد کا عارف تھا عرض کی کہ اے امیر اگر مجکو اجازت ہو تو مین عرض کرون عیاضؓ نے کہا جسکے پاس کوئی راے اور تدبیر ہو چاہیے کہ وہ بیان کرے تب اُسنے عرض کی آپ خوب بیقین کیجیے کہ اگر آپ ابھی قصد ارمنیہ کا کرینگے تو آپ کو وہان ایک زمانہ طویل گذریگا لہذا بالفعل بہتر یہ ہی کہ یہان سے قریب ایک قلعہ بلند و محکم واقع ہی اُسکا نام حصن لغوب ہی اور نام والی قلعہ کا بطالقون بن کنعان بن عبدیوس ہی اور وہ صاحب جیش عرمرم یعنے خداوند لشکر اعظم ہی اُسپر عزم کیجیے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ

ذکر فتح حصن لغوب

بعد ازان اُس شخص نے کہا اے امیر جاننا چاہیے کہ بہت سی گڑھیان اور اکثر قلعے بطالقون کے تحت حکومت اور زیر دست ہین اور بارہا وہ یہان سے سوار ہوکر بطمع تاراج باشندگان اُن شہرون کے جاتا ہی اور غارتگری کرتا ہی لہذا راے یہ ہی کہ اگر آپ اسپر لشکرکشی کیجیے تو امید ہی کہ حق تعالی آپکی فتح کرے کیونکہ اگر آپ اس قلعہ کو فتح کر لیوینگے تو جہان کہین کا آپ ارادہ کرینگے وہان جا سکینگے و نیز موجب خوشدلی و طمانینت قلبی اُس شخص کی ہوگی جسکو آپ اپنے اصحاب مین سے اپنی طرف سے یہان کا خلیفہ مقرر کر جاوینگے یہ سنکے عیاضؓ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جو کچھ اس شخص نے کلام کیا تمنے سنا اسمین تمھاری کیا راے ہی تب خالدؓ نے کہا کہ کلام اس شخص کا حق اور نطق اسکا صدق ہی آپ عزم کیجیے اور حق تعالی پر تکیہ و توکل رکھیے بعد ازان وہ لوگ عیاضؓ کے پاس سے اپنے اپنے مقامون پر

آئے اور تمام شب اِس فکر مین بسر کی کہ کس شخص کو طرف اس قلعے کے بھیجنا چاہیے آخر ہر ایک نے بالاتفاق یوقنا کو اختیار
کیا اور یوقنا کو پاس عیاضؓ کے بلوایا تب عیاضؓ نے یوقنا سے کہا اے عبداللہ یوقنا جمیع اصحاب کی راے سنے
تجھپر اتفاق کیا ہی کہ تو ہی اس قلعے مین جا اس امر مین تیری کیا راے ہی یوقنا نے کہا حق تعالی امیر کے امور کی اصلاح
کرے مینے سنا ہی کہ یہ قلعہ سخت دشوار گذار ہی اور جب وہان مین پہونچون تو احتمال طول امر ہی مبادا کہ یہ وقت فوت ہو جاوے
اور معلوم نہین کہ انجام اسکا کیا ہو ولیکن مین بہرحال اپنی جان خدا و رسول کے واسطے نثار کرتا ہون چنانچہ مین اپنے
برادران عمزاد سے ایک سو مرد کو ایسا کرکے گوشے مین فلاحین کے لباس کمین اتار دیتا ہون اور اپنی عورتون اور اولاد کو
مقام بقر مین چھوڑتا ہون اور مین باشندگان فلاحین مین جا ملتا ہون اس تدبیر سے اگر لشمول اُن باشندون کے اُس قلعے
مین میر اگذر ہو گیا تو انشاء اللہ تعالی تسخیر قلعہ کرتے ہین عیاضؓ نے کہا اے عبداللہ تیرا امر اور تیری حیلہ گری سارے
نصرانیون مین مشتہر ہی مین ڈرتا ہون کہ تو اسطرح وہان جاکر اپنے تئین اور اپنے ہمراہیون کو مہلکے مین ڈالیگا کہ وہ تم سب کو
گرفتار کر لیوینگے اور حق تعالی نے فرمایا ہی لَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ یعنے اپنے تئین از خود ہلاکت مین نہ ڈالو تب
یوقنا نے کہا پھر اگر یہ منظور نہین ہی تو مجکو اذن دیجیے کہ انکے بلاد بطریق تاخت و تاراج کے جاوین عیاضؓ نے کہا ہان
اجازت ہی اُسوقت یوقنا اپنے ہمراہیون کو ساتھ لیکر نکلا اور وہ سب ہزار مرد اُسکی قوم سے تھے اور اُن سبھون نے
شہرہاے آرزن و سعرد و سعرد و دیار باسا و حیزان و معدن پر عزم بالجزم کیا **واقدی** رح نے کہا ناگاہ قضا و قدر
الہی سے ایسا ہوا کہ مالک شہرہاے سعرد و حیزان و معدان و سہرو طراجر و سلوا اس کو جسکا نام حرسلو تھا ساتھ
بطالیقون کے عناد تھی اور درمیان ان دونون کے جنگ رہا کرتی تھی اور ایک دوسرے کے درپے تخریب رہتا تھا
پھر جب خبر آمد صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منتشر ہوئی اور یہ سب صحابہ میافارقین مین تھے اسوقت باشندگان
بلاد مذکورہ کے صاحب سعرد کو مشورہ بحرب دینے لگے مگر اُسنے اپنے مین طاقت محاربہ ساتھ عرب کے نپائی تو
اسنے ہدایاے نفیسہ ہمراہ لیکر خود پاس بطالقون کے چلا تا اس سے بعد مصالحہ فیمابین کے صلاح و مشورت
کرے کہ قتال مسلمین پر یکدست و یکدل ہو جاوین چنانچہ اس عرصے مین کہ وہ ہدایا اپنے ہمراہ لیے ہوئے جاتا تھا
کہ ایک قریہ مین جسکا نام اُفزغیر تھا جا اُترا اور گھوڑون کو واسطے رفع ماندگی اور چرنے کے چھوڑ دیا اور انتظار مین
روانگی پر آمادہ بیٹھا تھا و اتفاقاً اُسی حوالی مین یوقنا بھی گھات و تاک مین لگے تھے کہ ناگاہ انھون نے اُس
قریہ کو گھیر لیا اور جو لوگ اسمین موجود تھے اُنکو گرفتار کر لیا چنانچہ بشمول اُن لوگون کے وہ بطریق یعنے حرسلو دانی بھی مع
بھی مع ہمراہیان اپنے اسیر ہو گیا پس وہ شب تو دار و گیر مین گذری جب صبح ہوئی اور قیدی پیش کیے گئے تو یوقنا نے
اُسنے خطاب کیا کہ دیکھو حق تعالی نے کیسا مجکو تیر منصور و مظفر کیا اور آگاہ ہو کہ مین بھی ملوک روم سے ہون کہ مالک بلاد
تھا اور لشکر کشی اور فرمان روائی کرتا تھا اور صلیب پرستی بھی کی اور قربان گاہ سے تقرب رکھتا تھا جب حق تعالی نے اس

قوم کو یہاں بھیجا تو ہمنے انکے حالات کی تردیدش و آزمائش کی اور انکے کاموں پر نظر کی تو ہمکو خوب ثابت ہوا کہ حق بجانب انکے ہی تب ہمنے انکے قول و فعل کی پیروی کی وحال آنکہ ہم ملک شام میں ایسی قدرت رکھتے تھے کہ سائر ملوک عجم خصوص کسریٰ بن ہرمز اور سائر ترک و دیلم ہمسے عاجز و ہراسان تھے اور تمام مزرعات روے زمین ہمارے لیے تھی اور ہم کچھ پرواے عرب نکرتے تھے یہانتک کہ باینہمہ مکنت و قدرت کے جب عرب نے ہمپر خروج کیا تو انکے رعب و صولت سے ذائقہ ہمارا تلخ ہوگیا اور ساری شجاعت و جسارت ہماری جاتی رہی تاآنکہ وہ ہمارے تمام قلعوں اور حصنوں کے مالک ہوگئے اور ہماری جملہ املاک پر قابض و متصرف ہوئے اور پروردگار نے انکو ہمپر نصرت و فیروزمندی بخشی اسلیے کہ وحدانیت و توحید خداوند مجید کا اشارہ انہیں کی طرف کیا جاتا ہے یعنے حلق اللہ یہ انہیں لوگوں کی طرف اشارہ ہے کہ یہی لوگ موحدین خالص ہیں الحاصل اگر تم لوگ بھی خداے واحد پر ایمان لاؤ تو دنیا و آخرت میں تمہارے لیے آسائش و فراخی حاصل ہو اور میں تمکو مطلق العنان کردوں اور اگر تم انکار کروگے تو میں تمکو آخر تک یعنے تم سب کو قتل کرونگا یہ سنکے اُن لوگوں نے کہا آج کے روز و شب ہمکو مہلت دو کہ ہم بجاے خود ہاں فکر و تدبیر کریں تب یوقنا نے اُن سبکو مہلت دی اور حرسلو البطریق کے تئیں تخلیہ میں بلاکر پوشیدہ اس سے باتیں کیں اور اس سے کہا تو اس بات پر عمل کر جسکے سبب ہمسے تیری گلو خلاصی ہو اور اسلام قبول کر اور تو اپنے تئیں موہدی و آمادہ کر یہانتک کہ جو باتیں ہمنے سُنی ہیں کہ وہ درمیان تیرے اور صاحب اس قلعہ یعنے یطالقون کے واقع ہیں تجکو اسپر دسترس ہوجاوے تب اُس بطریق یعنے حرسلوا نے کہا تم سچ کہتے ہو مگر تمکو اس راز در پردہ کی کسنے خبر دی یوقنا نے کہا مجھے خدا اور رسول نے اس امر پر مطلع کیا مگر تو یہ بیان کر کہ باعث عداوت درمیان تیرے اور اُسکے کیا ہی ہر سلوا نے کہا سبب عداوت یہ ہی کہ یطالقون نے اپنے عقد تزویج کے لیے خواستگاری میری دختر سے کی تھی اور میرے پاس ہلایا اور پیام بھیجا تھا میں نے پھیردیا اور انکار کیا تھا یہ وجہ میرے اور اسکے عداوت کی ہوئی ہی یہانتک کہ وہ میرے بلاد پر تاخت و تاراج لاتا ہی اور میں اُسکے شہروں پر غارتگری کرتا ہوں اور اب میں اُسکے پاس ہدیہ و نذر لیکر ملنے جاتا تھا تاکہ ہم اور وہ یکدست و یکدل ہوجاویں ناگاہ تم آپڑے اور مجھے گرفتار کرلیا یوقنا نے جواب دیا کہ جو امر خیر میں اپنے لیے چاہتا ہوں وہی تیرے حق میں بھی ارادہ رکھتا ہوں اور میں تجھپہ جبر و زبردستی بھی نہیں کرتا ہوں کہ تو اپنا دین چھوڑ دے ولیکن مجھسے معاہدہ کر اس امر پر کہ تو ہمسے خلاف و انحراف نکیے اور میں تجھے رہا کرتا ہوں چاہیے کہ تو والی قلعہ کے پاس جاکر اُسکے سامنے انکساری و فروتنی ظاہر کر اور اظہار اپنی ندامت و پشیمانی کا کر کہ میں دربارۂ تزویج اپنی دختر سے تمہارے پیام کو رد کرکے بہت شرمسار ہوا ہوں آخر اب میں نے اُسکو اپنے ہمراہ لیا اور بزینت و آرائش تمام آراستہ کیا اور مال کثیر بطریق جہیز اُسکے ساتھ کیا اس ارادے سے کہ میں اُسکو تمہارے لیے ہدیہ پیشکش کروں پھر جب میں اُسکو ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہانتک کہ جسوقت فلان قریہ میں پہونچا تو یکایک قوم عرب برجستہ مجھپر آپڑے اور تمام مال و اسباب ہمارا لوٹ لیا اور ہمارے آدمیوں کو گرفتار کرلیا

اور مین اُنسے اپنے تئین بچاکر تمھارے پاس بھاگ آیا ہون تاکہ تم میری دستگیری کرو اور یہ جو دختر کو قید عرب سے
غرض کہ جب وہ یہ بیان سُنیگا تو طمع اُسکو دامنگیر ہوگی اور شوق دلی کی کشش سے وہ ہماری طرف نکل پڑیگا اُسوقت امید ہی
کہ حق تعالیٰ ہمکو فیروزمند و فتحیاب کریگا پھر انشاء اللہ جب ہم اِس قلعے پر متسلط و مالک ہونگے تو البتہ تو اپنے بلاد پر بدستور
باقی رہیگا اور امان و اطمینان سے گذران کریگا اور تو خوب جانے کہ فعل میرا وہی فعل عرب ہی جو کچھ مین کرونگا اُسکو تمام
عرب بیدریغ امضا کرینگے اور برابر جاری رکھینگے چنانچہ جب اُس بطریق نے یہ کلام یوقنا کا سُنا تو کہنے لگا مین یونہی کرونگا لیکن
مین ڈرتا ہون کہ مسیح کا مجھپر غضب ہوگا اِس بات سے کہ مین اپنے اہل دین پر غدر و خدع کرتا ہون یوقنا نے کہا کہ اگر تیرے
زعم مین یہ گناہ ہی تو یہ تیرا بار مین اپنے اوپر لیتا ہون یعنے تیرا گناہ میرے ذمے ہی تو مجھے چھوڑ دے کہ عیسیٰ بن مریم روز قیامت
مجھسے اِسکا مطالبہ و مواخذہ کرین بطریق نے کہا اگر ایسا ہی جیسا تم کہتے ہو تو مین اِس کام کو کرتا ہون اور یہ میرے نزدیک کوئی
امر دشوار نہین ہی ولیکن مجکو یہ اندیشہ ہی کہ جو کچھ تم کہتے ہو ہرگاہ مین اُسکو بجالایا اور شاید کہ وہ اپنے قلعے سے نہ نکلا بلکہ اُسنے
اپنے اصحاب مین سے کسی کو باجمیعت میری اعانت و نصرت کے لیے میرے ساتھ کر دیا تو تمھارے دشمن سے
تمکو کچھ فائدہ حاصل نہوگا تب یوقنا نے کہا پھر کیا تدبیر کرنی چاہیے حرسلوا لبطریق نے کہا میری دانست مین اِسکے سوا سے
دوسری صورت ہی یوقنا نے پوچھا وہ کیا ہی اُسنے کہا تم اپنے اصحاب کو اسپان سوار ہمراہ لیکر چلو اور مین بھی تمھارے
ہمرکاب ہون اور صبح ہونے پاوے کہ قلعہ تک جا پہونچین پھر جب وہ مشرف و زیر نظر ہو جاوے تو میرا گھوڑا اور میرا
ہتھیار مجکو دو کہ مین گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا بہت جلد وہان جا پہونچون اور جسوقت لیطالقون کو ہمراہ اُسکے
ارباب دولت کے دیکھون اور میری اُسکی چار آنکھین ہون تو مین اپنے سر پر خاک ڈالکر شور و فریاد کرون اے ملک
عربون نے میرے اصحاب اور میرے غلامون کو پکڑ لیا اور جو کچھ آپ کے لیے ہدیہ و نذر میرے ہمراہ تھا لوٹ لیا ہی
جب وہ کہیگا کہ عرب کہان ہین تو مین کہونگا کہ قلعہ سے ایک فرسخ پر نازل ہین پھر جسوقت وہ یہ بات سُنیگا
تو ممکن نہین کہ وہ میری نصرت سے تاخیر کرے اور سواے اِسکے اُسکو کچھ چارہ نہوگا کہ فوراً تمھاری طرف عزم کرے
اور حال یہ ہی کہ اکثر لشکر اُسکا متفرق ہی کہ جا بجا اُنکو قلعون پر تعینات کر دیا ہی اور اُسکے پاس ہمگی ہزار سوار یا کچھ کم ہونگے
پھر جبکہ یوقنا نے یہ کلام حرسلوا کا سُنا تو اُسکی باتون پر یقین اور وثوق ہوا اور اپنے پاس سے اسیرون کو پاس
عیاض رضہ بن غنم کے بھیجدیا چنانچہ وہ اسیر جب عیاض کے پاس پہونچے تو آن قیدیون کو فرمایا ہم تمکو رہا کرتے ہین
اِس شرط پر کہ تم لوگون مین جاکر ہمارے احسانات بیان کرو انھون نے کہا ہان البتہ ہم آپکا ذکر خیر مشتہر کرینگے اور
کیونکر نکرینگے کہ آپ ہماری جان بخشی اور رہائی کرتے ہین تب عیاض نے اُن بندیون کو چھوڑ دیا جب وہ لوگ ہر طرف
منتشر ہوے اور باشندگان بلاد نے حسن سیرت و طیب عدالت امیر اسلام کی سُنی تو اطاعت و فرمانبرداری مین سب
حاضر ہوے اور اِدھر یوقنا اُسی رات کو اپنی جمیعت لیکر طرف قلعہ لیطالقون کے روانہ ہوے ہنوز سپیدۂ فجر نمودار نہوا

تھا کہ سامنے قلعے کے جا پہونچے اُسوقت یوقنا نے حرسلوا لبطریق کو رخصت کیا اور اُس سے عہد واثق لیا اور اُسکا گھوڑا اور سلاح دیدیا
اور وہ اُنکے پاس سے یون چلا جیسے کوئی اپنے تئین کسی سے چھڑا کر بھاگتا ہے اور وہ چند قدم جانب قلعہ گیا تھا کہ اُسنے ملک لیطالقون
کو سامنے طرف قلعۂ شہر کے جاتے دیکھا اور اُسکے ساتھ ہزار سوار اور ہزار پیادے تھے اور اُسوقت سبب اُسکے خروج کا یہ ہوا تھا کہ
کچھ لوگ اُسکے اصحاب مین سے جو کنیسۂ قدیم مین رہتے تھے اُنھون نے اگرچہ کچھ ہمراہیان یوقنا کے ہاتھ سے اذیت پائی تھی وہ لبطریق لیطالقون
سے بطریق استغاثہ بیان کیا تھا پس یہ اُسی ارادے سے چلا تھا کہ اُن مستغیثون کو دست یوقنا سے نجات دے تا آنکہ اُسی ہنگام
مین جسوقت بطریق حرسلوا روبرو لیطالقون کے پہونچا تو پیدل ہو کر بالحاح و زاری پیش آیا اور حال اپنا بیان کیا کہ اُسکو نرم دل کیا اُسنے پوچھا آخر تو کیونکر
مخلصی پائی اُسنے کہا مین اپنے ہاتھ بندھے ہوئے چھوڑ کر اِس گھوڑے پر سوار ہو بھاگا پھر جب اُنھون نے مجھے بھاگتے دیکھا
تو وہ بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور میرا تعاقب کیا اور میرے پیچھے لگے ہوئے یہین قریب آگئے ہین جب لیطالقون نے
یہ احوال سُنا تو اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہو چنانچہ اُسیوقت بطلب یوقنا روانہ ہوا اور کہنے لگا یہ وہی شخص ہے جسکا ارادہ
کرکے مین چلا تھا سو خدا نے خود اسکو ہم تک پہونچا دیا تو چاہیے کہ اُنپر یورش کرو اور کوئی اُنمین سے بچنے نپاوے یہانتک
کہ اُنکو نیزون سے چھید لو اور یوقنا نے بحلم و تحمل تمام تامل کیا اور ہر طرف سے شور مچا اور رنج و بلا نے ہاتھ پھیلایا
اسوقت یوقنا اور اُسکے اصحاب خداوند عزوجل سے طلب اعانت و امداد کرتے تھے چنانچہ اسوقت کہ یہ لوگ قریب بہ ہلاکت
تھے کہ ناگاہ ایک جانب بلندی سے کنوتیان گھوڑون کی دور سے نظر آنے لگین اور کیوپا کہ وہ لبطریق تسنا قط لوٹے پرتے
ہین آخر جب وہ اور قریب ہوئے اور یوقنا نے اُنکو بنظر غور دیکھا تو اتفاقاً وہ سب اصحاب رسول خدا تھے صلی اللہ علیہ
وسلم اور وہ سب تین ہزار تھے اور افسر اُنکا خالد بن الولید تھا اور باعث اس لشکر کے آنیکا یہ ہوا کہ جب یوقنا اپنے
بنی اعمام کو ہمراہ لیکر عیاض سے رخصت ہو کر بقصد قلعہ لغوب روانہ ہوا تھا تو عیاض نے اُسکے حق مین اندیشہ کرکے
لشکر سوارون کا بسرکردگی خالد کے روانہ کر دیا تھا چنانچہ خالد کو جسوقت اِس نواحی مین احوال یوقنا معلوم ہوا تو گھوڑون
کی باگین چھوڑ دین اور بگٹٹ آپہونچے اور پکار کر کہا ای اہل ایمان اے حاملان قرآن گھیر لو ان صلیب پرستون کو اور
ذکر اللہ مین اپنی آوازون کو بلند کرو راوی نے کہا جب یوقنا نے یہ دیکھا کہ نصرت خدا آپہونچی تو شان اپنی عظیم سمجھکر
صاحب قلعہ سے مقابل ہوئے اور اُسکی شان عظمت سے اُسکو پہچانا اور اُس سے تیغ زنی و نیزہ بازی ہونے لگی آخر یوقنا
نے نیزہ مارکر زمین پر اُسکو گرا دیا اور خالد نے اور اُسکے اصحاب نے لشکر لیطالقون کے ساتھ وہ کام کیے جو آگ لکڑی سے
کرتی ہے آخر جب یوقنا نے صاحب قلعہ یعنے لیطالقون کو قتل کیا تو اُسکا سر کاٹکر نیزے پر بلند کیا اور اُسکے لشکر سے پکار کر
کہا کہ تم کسکے لیے قتال کرتے ہو ہمنے تو تمھارے صاحب و مالک کو قتل کر ڈالا پھر جب اُنھون نے سر لیطالقون بالاے
سنان دیکھا تو منھ موڑا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے زمین سے اکثر کھپ گئے اور باقی پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُن قلعون مین جو لیطالقون
سے متعلق تھے غل پڑ گیا کہ لیطالقون مارا گیا آخر وہان کے لوگ نکل بھاگے واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ لیطالقون کی

ایک زوجہ بڑی عاقل و زیرک اور پر مکر و تدبیر تھی جب اُسنے اپنے شوہر کا حال ایسا کچھ دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قلعہ و اہل بلد اکثر مارے
گئے اور باقی منتشر و متفرق ہو گئے تو اُسکو یقین ہو گیا کہ اب اُسکے ملک کو زوال آیا اور اُسکا خانہ خراب اور خانمان تباہ
ہو گیا تب اُسنے اپنے ارکان دولت کے اکابر و مشائخ کو طلب کیا اور کہنے لگی اے گروہ آگاہ ہو کہ ہرآئینہ صاحب تمہارا
مارا گیا اور جو جمعیت اُسکے ہمراہ تھی پریشان ہو گئی اور عربوں کے ہاتھوں سے تمپر ایسی واردات گذریں اور ملوک دین نصرانیہ
پر کیسی کیسی مصیبتیں پڑیں اور دیکھو وہ لوگ کسطرح مالک ملک شام ہو گئے اور سرزمین بعیہ اور دیار بکر اور بلاد مصر پر کیونکر متسلط
ہو گئے صالح امور اُنسے قریب ہیں شریعت اُنکی جاری ہی اور ذکر اُنکا ہر جا ساری ہی اکثر ملوک و بطارقہ اُنکے دین میں داخل
ہو گئے اور وہ لوگ جس قلعہ پر جاتے ہیں فتح کرتے ہیں اور جس لشکر سے مقابل ہوتے ہیں اُسکو شکست دیتے ہیں یہانتک
کہ وہ تمہاری سرزمین میں وارد ہوے اور تمہارے گھروں میں نازل ہو گئے اب تم اپنی رائے رشید سے کیا مشورہ
دیتے ہو اُن لوگوں نے جواب دیا اے ملکہ جو کچھ آپ نے کلام کیا ہم خوب جانتے ہیں مگر یہ امر آپ کے امر پر موقوف اور آپ کی رائے
عالی سے متعلق ہی ملکہ نے کہا صواب دید یہ ہی کہ تم سب اپنا خون بچاؤ اور اپنے خانمان اور اپنے مال و متاع کی حفاظت کرو اور جسطرح
اور اہل بلاد نے معاملہ کیا ہی ویسا ہی تم بھی کرو کہ اگر اُنسے مصالحہ کر لوگے تو جان و مال و ننگ و ناموس سے امین و مطمئن رہوگے
اور اونکے سایہ پناہ میں زندگانی بخوشی بسر کروگے یہ سنکے اُن لوگوں نے جواب دیا کہ تجویز آپکی عین صواب ہی ملکہ نے کہا پھر تم
میں سے کچھ لوگ ان عربوں کے پاس جاویں اور ہمارے لیے اُنسے التماس صلح کریں راوی کہتا ہی پھر بعد مشورے
کے وہ سب ملکہ پاس سے رخصت ہولے پھر اُنمیں سے بیس آدمی جو بڑے اخیار و ابرار قوم تھے نہر قلعہ سے عبور کر کے جانب لشکر
خالد روانہ ہوئے جسدم خالد اور جملہ مسلمانوں نے اُنکو اپنی طرف آتے دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ سب ساکنان قلعہ
ہیں تو مسلمانوں نے اُنکا استقبال کیا اور اُنپر سلام کیا اور اُنکو مرحبا کہا اور اُنکے ہمراہ ہو کر خیمہ خالد پر لیگئے اُسوقت
خالد فرش خاک پر یعنے زمین بے فرش پر بیٹھے تھے اور خاص اصحاب اُنکے گرد تھے اور وہ سب ہمہ تن بحضور دل و
جان ذکر اللہ میں مشغول تھے اور اُنکے پاس نہ کوئی پردہ دار تھا نہ کوئی دربان چنانچہ ان لوگوں نے جا کر خالد اور اصحاب
خالد پر سلام کیا تب خالدؓ نے اپنی جماعت سے خطاب کیا کہ جواب سلام بمزید تحیت مودی کرو اور یہ آیت پڑھی وَاِذَا
حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْہَا اَوْ رُدُّوْہَا یعنے جب کوئی تمہارے تئیں کوئی ہدیہ سلام و دعا اور کوئی عطیہ بذل و
عطا سے پیشکش کرے تو تم بہتر اُس سے پیش کرو مثلاً جواب سلام علیکم کا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو
یا بمثل اُسکے ادا کرو مثلاً سلام علیکم کا جواب علیکم السلام دو پس اُس قوم میں جو اکابر تھے اور اُنکے دین کے علما
تھے وہ آگے بڑھکر کہنے لگے تم میں کون امیر ہی جس سے ہم کچھ خطاب و کلام کریں اُن مسلمانوں نے جواب دیا کہ ہم میں نہ تو
کوئی امیر ہی اور نہ کوئی ایسا ہی کہ اپنے برادر ایمانی کو بچشم حقارت دیکھے کیونکہ اسلام نے سب کو برابر و یکسان کر لیا اور
دین نے ہمارے وضیع و شریف کو ایک حال پر جمع کر دیا ہم سب عباد اللہ ہیں پھر جب اُس قوم نے یہ باتیں سنیں تو وہ سب کہنے

لائے کہ واللہ تم لوگون کو حق تعالی نے ہم پر نصرت نہین دی مگر اسلیے کہ تم اپنے نبی کی اتباع و پیروی مین صادق ہو اور قول تمھارا
اپنے دین مین بحق ناطق ہی درینصورت ہم تمسے یہ درخواست کرتے ہین کہ تم اپنے قول پر ہمارا بھی تحمل و قرار داد کرو اور جسطور
پر تمنے سارا اہالی بلاد کا معاملہ کیا ہی ہمکو بھی اسمین شریک کرلو تب خالد نے کہا آخر تم لوگ ہمارے لیے کسقدر بذل مال کروگے
یعنے کتنا جزیہ و محصول دوگے انھون نے کہا جسقدر تم ارادہ رکھتے ہو ہم قبول کرینگے مسلمانون نے کہا ہم نہین چاہتے
ہین مگر اسیقدر جسپر مردم ذمی شہر والے راضی ہون تاکہ وہ خوشحال رہین اور رمال یہ ہی کہ جو شخص رحم نہین کرتا ہی اسپہ بھی کوئی رحم
نہین کرتا ہی و بتحقیق ہمنے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی وہ فرماتے تھے کہ شقی کے قلب سے رحمت نکال لی جاتی ہی راوی
نے کہا پھر جب اُس قوم نے یہ کلمے سُنے تو چہرے اُنکے فرط شادمانی سے روشن ہوگئے اور کہنے لگے بتحقیق حق تعالی نے تمکو بسبب
حق کے نصرت دی ہی یعنے تمکو نصرت دینی حق ہی کیونکہ تم مستحق نصرت ہو اور ہم تمھارے دین مین سوائے حق کے اور کچھ نہین
دیکھتے ہین بالآخر وہ سب کے سب اسلام لائے اور اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور اُن سب کو اُنکے کنیسون مین جا بجا مجمع کرکے
جو جو حسن سیرت و مکارم اخلاق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اور جو کچھ اُنکے کلمات طیبات سے سنا تھا بیان
کیا یہ سُنکے اہل شہر نے جواب دیا ہم ایسے نہین ہین کہ تمسے بذات خود کنارہ کشی کرین و تمھارے کہنے سے باہر ہون کیونکہ تم اہل دانش
و دین ہو پس لابد ہی کہ جس امر مین تم اپنے لیے راضی ہو اُسی مین ہماری بھی رضا ہی چنانچہ اکثر وہ اسلام لائے مگر بعضے اُنمین محروم رہے
و اناملکہ نے جسوقت یہ باتین سنین تو دل اُسکا کشادہ و شادمان ہوا اور سامان ضیافت و ہدایا پاس خالد کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ اپنی جماعت
سے نہر اترکر ہمارے قلعے مین آؤ پھر اُنکے لیے نہر پر پل بندھوا دیا کہ خالد مع اپنے ہمراہیون کے اُس پل سے عبور کرکے بہنسا مین آ
اُترے اور اسجا پر ملکہ اپنے محل سے مشرف و نگران تھی اور اُنکی طرف نظر رکھتی تھی آخر اُسنے یہ دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ قوم محض تارک دنیا
و طالب آخرت ہین رضی اللہ عنہم اور اُسپر خوب ثابت ہوا کہ یہ لوگ غارت گرون مین نہین ہین اور یہ لوگ سفیہ و بے عقل نہین ہین
اور انمین کوئی مخالف اپنے برادر ایمانی کا نہین ہی اور یہ سب متحمل بدکردار و متحمل بصبر ہین بالآخر جب ملکہ انکے محاسن عبادات کو خوب
دیکھ چکی تو اپنے قصر سے اُترکر ان لوگون کے پاس آئی اور مشرف باسلام ہوئی اُسوقت خالد نے کہا حق تعالی تیرے اسلام کو تجھسے
قبول کرے اور تجھسے راضی ہو اب تو اپنے قلعے مین جا اور اپنے محل مین آباد ہو تجھپر کسی کے لیے سبیل و دست برد نہین ہی و بعد ازان
نظر یوقنا کی ملکہ پر پڑی اور وہ اُنکے تئین بہت خوش آئی اور زوجیت اُسکی منظور ہوئی تو خالد کو برائے مشورت ملکہ کے پاس بھیجا
اُسنے قبول کیا تب خالد نے اس بات کو عیاض بن غنم کے پاس کہلا بھیجا اور اُنسے استشارہ و استخارہ کیا اُنھون نے جواب بھیجا
کہ عقد نکاح یوقنا کا ملکہ سے کردو اور جتنے بلاد اُس قلعے سے متعلق ہین اُنمین جو بلاد اور جو مکان ملکہ کو منظور ہو وہان اقامت کرے

ذکر فتح طنز و بہرد و سفرد

راوی نے کہا کہ بعد ازان خالد نے عزم جانب سرودیہ دکے کیا تو وہان کا یکسہ اہالی تملہ طنز پاس خالد کے حاضر

آئے اور صلح کی درخواست کی اسطور پر کہ مطیع اسلام رہین تب خالدؓ نے جواب دیا کہ جو کوئی تم مین سے اسلام لاویگا تو ہم
اُسکا اسلام قبول کرینگے و درنیصورت جو ہمارے لیے حلال ہی اُسکے لیے بھی حلال ہوگا او جو کچھ ہمپر حرام ہی اُسپر بھی حرام ہوگا اور
جو کوئی اپنے دین پر باقی رہیگا تو سال آیندہ سے اُسپر جزیہ یعنے محصول مقرر ہوگا چنانچہ اِس حکم کو اہل طنزہ نے قبول کیا پھر اُنکے لیے ایک
عہدنامہ لکھا گیا بعد ازان طرف پھر و سود و سعد و ازن کے کوچ ہوا بالآخر وہان الون نے بھی صلح قرار پائی اور وہ سب بھی اُسی
حکم پر راضی ہوئے کہ جو چاہے اسلام لاوے تو حال اُسکا حال اہل اسلام سے ہی اور جو چاہے اپنے دین پر رہے تو اُسپر جزیہ ہو وابعد ازان
جب ایام عدۃ ملکہ قلعہ کے تمام ہوئے جو زوجہ ملک بطالقون کی تھی اور نام اُسکا حانوسہ تھا اُسوقت یوقنا نے اُس سے عقد
تزویج کیا و بعد ازان خالدؓ نے وہان سے کوچ کرکے بمقام سوقاریا یعنی غنیمت ملاقات کی اور سوقاریا شہر جالوت
کا تھا پھر جب خالد مع اصحاب عیاص سے جا ملے اور فیما بین مسلمین کے طرفین سے سلام و کلام اشتیاق تمام ہو دی ہوئے
تو وہان پانچ شبانہ روز مقام کرکے عزم طرف بدلیس و اخلاط کے کیا ناگاہ یہ خبر پہونچی کہ طاریون ملکہ زادی زوجہ بریغون کی
و بریغون جسنے فتح کفر تو تا کیا تھا اور اس ملکہ کا احوال مذکور ہو چکا ہی سو وہ اپنے باپ پاس بھاگ گئی اور اپنے دین نصرانیت پر
پھر گئی پس یہ بات مسلمین پر بہت شاق ہوئی واقدیؒ نے کہا مجھسے یہ روایت بیان کی محمد بن یونس نے اُسنے کہا مجھسے روایت
کی ہی اسمعیل بن نفیس سے اُنہون نے کہا تحقیق کہ طاریون نے ہرگز نصرانیت اختیار نہین کی اور نہ دین اسلام سے منحرف ہوئی
بلکہ وہ اپنے باپ پاس جو چلی گئی تو محض اسلیے تا اُسپر کوئی حیلہ تزویج کرے اور بلاد و قلعہ اپنے باپ کا مسلمانون کو دلوا دیوے
اسواسطے اُسنے یہ ارادہ کیا کہ جسطرح بریغون اُسکے شوہر نے کفر تو تا مین کیا تھا اسیطرح وہ خود بھی اپنے باپ کے قلعے
سے کرے اور اِس باب مین رائے اُسکی اور رائے اُسکے شوہر کی متفق ہوئی مگر بریغون نے کہا مین تیرے ہمراہ نجاؤنگا کیونکہ
البتہ مجکو تیرے باپ سے اندیشہ ہی کہ وہ مجھے گرفتار کریگا طاریون نے کہا اگر ایسا اندیشہ ہی تو اپنی جا پر تو استقامت رکھ بعد ازان
طاریون نے ساز و رخت حرب بار و انہ دار اپنے تن پر آراستہ کرکے آمادہ روانگی اور چلنے پر تیار ہوئی اور اُسوقت اپنے غلمان و خدام
کو مجلس اے خلوت مین طلب کرکے اُنسے کہنے لگی تم آگاہ ہو کہ مینے ایک امر پر عزم کیا ہی چاہتی ہون کہ اُسکو بجا لاؤن و راُس
بات کو تمسے بھی ظاہر کرون اُن لوگون نے جواب دیا اے ملکہ ہمارا مونکو سوائے اطاعت آقا کے کوئی عذر نہین ہی ہم تیرے امر
کی پیروی کرینگے تب طاریون نے اُنسے بیان کیا کہ یقین کرو بے شبہ میرے تئین اقامت درمیان ان عربون کے بہت ناگوار
ہی اور مجکو اشتیاق اپنے وطن کا بھی بہت ہی چنانچہ مینے تجویز کیا ہی کہ از روے حیلے کے تمکو ہمراہ لیکر پہاڑ کی طرف شکار کو نکلون
پھر جب رات ہو تو اپنے ملک کی راہ لون یہ کلام اُسکا سُنکر وہ غلمان و خدام بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے اے ملکہ یہ رائے
بہت خوب و مناسب ہی پھر طاریون نے کہا مگر مین تم مین سے کسی پر جبر و زبردستی نہین کرتی ہون بلکہ جس شخص کا دل چاہتا
ہو کہ وہ یہان رہ جاوے اور وہ اِس دین پر مائل ہو تو وہ ٹھہر جاوے اُسکی نسبت کچھ باز پرست نہین ہی اور جو کوئی ارادہ وطن
کا رکھتا ہو وہ میرے ساتھ عزم کرے کہ بالضرور مین آج کی شب جانے والی ہون اور قسم ہی مجکو اُس سر کی جو مینے ظاہر کیا ہی اگر مجھے خبر

پہونچی کہ تم مین سے کسی نے یہ غذر میرے شوہر خواہ اور لوگون مین کسی سے میرا راز فاش کیا تو بالیقین مین اسکی گردن ماردونگی غرض کہ جس کسیکو میرے ہمراہ چلنا منظور ہو وہ میرے ساتھ روانہ ہو چنانچہ اُن لوگون نے اس امر کو قبول و منظور کیا پھر جب شب تاریک ہوئی تو طاریون اپنے شوہر سے رخصت ہوکر روانہ ہوئی اور اُسکے ہمراہ ایسے بارہ نفر نکلے تھے جو اسلام سے ارادت نہ رکھتے تھے اور طاریون کے اور بھی بارہ غلام کفر تو یا مین ایسے تھے جنکے دلون مین اعتقاد اسلام راسخ تھا اور وہ سب مسلمین سے محبّت رکھتے تھے بالآخر طاریون نے پہاڑ کا رخ کیا اور جاتے جاتے اُس مقام تک پہونچی کہ قلعہ ارزن کو اپنے پس پشت چھوڑ کر شہر بدلیس پر مشرف ہوئی اُسوقت صاحب ملک بدلیس اُسکی پیشوائی کو آیا اور اُسکے ہان مہمانی و ضیافت بھجوائی اور طاریون اسدن بقیہ روز وہین مقیم رہی

ذکرِ فتوح بدلیس و ارزن و مصافات

راوی نے کہا کہ باقتضائے قضا و قدر ایسے اسباب بہم پہونچے اور ایسا موقع ہوا کہ جب عیاض بن غنم سوقاریار نازل ہوئے اور خالد مع اپنے اصحاب آکر اُنکے شریک و لاحق ہوئے اور یوقنا بھی وہین آملے اُسوقت اہل اسلام اپنے احوال سلامت پر بہت شادمان ہوئے اور یوقنا اور خالد نے اپنی اپنی سرگذشت او فیروزمندی بیان کی اور عیاض سجدات شکر نعمت پروردگار بجالائے بعد ازان عیاض نے یوقنا کو پاس والی بدلیس کے ایلچی بھیجا اور بدلیس و ارزن اور رقیف اور انظر وغیرہ یہ سب قلعے ایک بطریق کے تھے جسکا نام ہردونہ بن بولص تھا اور ملکہ طاریون بھی وہین رہتی تھی اور اسوقت ہردونہ ملکہ طاریون ہی کے پاس موجود تھا ناگاہ جسوقت ہردونہ کو خبر ورود اور یوقنا کی معلوم ہوئی تو وہ اُنکی پیشوائی کے لیے سوار ہوا اور اُنکو اپنا مہمان کیا و بعد ازان طاریون نے یوقنا کے ساتھ تخلیہ کیا اور کہا اے میرے عم تم ہرگز یہ گمان نکرو کہ مین بھاگ آئی ہون لعد روم کی طالب ہون بلکہ مین نے ارادہ کیا ہے کہ خالصاً لوجہ اللہ کچھ تو خیرخواہی سول خدا اور مسلمانون کی کرون اور مین چاہتی ہون کہ اپنے باپ کو بطریق حیلہ و غدر کے قتل کرکے اُسکا قلعہ تسلیم اہل اسلام کردون لیکن اے میرے عم تم مجھکو مشورہ دو اور تدبیر بتاؤ کہ کس طور پر اس کام کو کرون اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ بلاد بدلیس اور اخلاط جیسے قلعہ قف و انظر واقع ہین اُس قسم کے مقامات مشکل ہین کہ جب عرب یہان ارادہ عبور کرینگے تو قادر نہو سکینگے اس باب مین جو رائے تمھاری ہو اور مجھکو بڑا اندیشہ یہ ہے کہ جب مین اپنے باپ پاس پہونچونگی تو پھر مجھکو قدرت واپسی طرف اپنے شوہر اور بجانب اہل اسلام کے ممکن نہوگی یوقنا نے کہا تو خوب یقین کر کہ ہرگاہ تو اس نیّت خالص سے عزم کریگی تو حق تعالی باعنہ و بتجہیز دروازے خیر و برکات کے کھولیگا پس تو اپنے اُسی ارادے پر روانہ ہو اور مین بھی لامحالہ رسالت امیر عیاض کی لیکر تیرے باپ پاس آتا ہون اور عنقریب پیام پہونچاتا ہون اور مین صبح کو کوچ کرونگا پھر جسوقت وہان پہونچونگا تو جو کچھ مشیت و تقدیر الٰہی ہوگی ویسی تدبیر عمل مین آویگی اور جس امر کا ہم ارادہ رکھتے ہین انشاء اللہ تو بھی اُس تک پہونچیگی بعد ازان جو جو اُسکو کرنا چاہیے وہ سب اُسے تعلیم کردیا پھر طاریون یوقنا کو وداع کرکے اُسکے پاس سے اپنے فرودگاہ کو چلی اور اپنے

باپ کی نسبت کہنے لگی کہ یہ بے عقل جیسے شہی کی کریگا تاکہ جس امر پہ میرا اعتقاد ثابت ہی اُس سے مجکو طرف دین مسیح کے پھیر
مجکو یہ اندیشہ ہوتا کہ اُسکے اصحاب بعد صاحب اُس قلعہ کا اُسکی اعانت مین ہی پیوش کرینگے تو ضرور ہی اُسکو گرفتار کر لیتی بعد ازان
وہ سوار ہوئی اور قطع مسافت مین شتاب وہی کرتی تھی اور اثناء راہ سے اُسنے اپنے غلمان مین سے بعضون کو اپنے باپ پاس روانہ
کیا اور مژدہ اپنے آنے کا کہلا بھیجا پھر جسوقت وہ نزدیک پیشگاہ ملک جا پہونچا اُسوقت اُسنے شہر کو آراستہ کرایا اور واسطے پیشوائی کے
سوار ہوا اور امرا و علما کو اور اکابر و روساء شہر کو ہمرکاب لیا اور قریب خضرپاک کے پہونچکر طاریون سے ملاقات ہوئی پھر جسوقت ملکہ
نے اپنے باپ کو دیکھا تو سواری سے اُتر پڑی اور پاپیادہ باپ کی طرف دوڑی اور ملک بھی پیدل ہوا اور سارے لشکری گھوڑون
سے اُتر پڑے اور بحضور ملکہ تواضع سے سر بخم ہوئے اور ملک نے طاریون کو اپنے سینے سے لگالیا اور استفسار حال کیا کہ اے بیٹی
یہ امر کیونکر ہوا اور بجھپر کیا واقعہ گذرا اُسنے کہا یرغون نے مجکو پکڑ لیا تھا اور لشکر مسلمین کی طرف لیگیا اور وہ مسلمان ہوا اور
مجکو بھی اُسکی اطاعت و پیروی سے بخوف مسلمانون کے کچھ چارہ نہوا یہانتک کہ اب جو وہ لوگ اہل یاربکر ہوئے تو مین اُنسے
چھپکر آپ پاس بھاگ آئی ہون یہ سنکے ملک حیرت و افسوس سے انگشت بدہان ہوا بعد ازان اُسکی سلامتی کی تہنیت و مبارکباد
دی پھر ملک ملکہ سوار ہوکر شہر کو چلے اور تمام لشکر گرد و پیش جلو مین حاضر تھے تا آنکہ ملکہ دار الامارۃ مین داخل ہوئی اُسوقت تمام خدم و حشم و زنان
ہمسایہ و ہمپایہ و غلمان و کنیزان ملک بشوق دیدار حاضر ہوئے اور بڑے ذوق و شوق اور کمال جوش و خروش سے پیش آئے اور خوب
روئے اور ملکہ بھی روئی اور سبھون نے علی قدر اپنی اپنی مقدرت کے نذرین گزرانین اور صدقے اُتارے اور بیعہ مین نذر و نیازین
چڑھائین بعد ازان ملکہ مجلس خاص مین بحضور ملک سارا ماجرا اپنا اور ذکر ملک شہر یاش کا اور کیفیت سلب قلعہ راس العین بیان
کرنے لگی تب اُسکے باپ نے پوچھا اے میری بیٹی تو نے اُنکے دین مین اُنکی کیا سیرت دیکھی اُسنے کہا اے ملک حال اُس قوم کا یہ ہی
کہ وہ لوگ محض دین کے لیئے لڑتے ہین اور دین ہی کے طالب ہین اور عدالت کو دوست رکھتے ہین یہانتک کہ خلایق اُنکی جانب
رجوع کرتے ہین مگر بایہمہ واللہ کوئی دین افضل دین مسیح سے نہین ہی اور مین نے نذر معین کی تھی کہ جب مین قوم عرب کے ہاتھ سے
مخلصی پاونگی تو بیعہ یوحنا مین دو مہینے کامل عبادت کرونگی اور جب تک یہ دونون مہینے پورے نہونگے تو اس مدت مین
نہ کسی قربانگاہ کے قریب جاونگی اور نہ شراب پیونگی اور نہ گوشت خوک کھاونگی یعنے ترک لذات کرونگی اور نہ ابیعہ و دیہ سے التماس کرونگی یعنے
اُس مدت عبادت تک طریقہ مستقر کو بھی گلتوی کھونگی پھر جبکہ مین اُنکے دین کے لوث سے طاہر و پاک ہولونگی اُسوقت قربانگاہ کے
قریب ہونگی اور صلیب و صلبان کو مس کرونگی یہ بات سنکر اُسکا باپ خوش ہوا جب صبح ہوئی تو ملکہ طاریون بیعہ یوحنا مین گئی اور اُسکے
اندر ایک گوشے مین تخلیہ کرکے بیٹھ رہی اور فقرا و مساکین پہ تصدق جاری کیا اور اپنا شعار دین اور طریقہ عبادت خوب ظاہر کیا اور
یوقنا نے جو اُس سے وعدہ اپنے آنے اور پیام عیاض کا اُسکے باپ پاس پہونچانے کا کیا تھا تو وہ اُسکے انتظار مین اقامت پذیر
تھی واقدی نے کہا مجھسے روایت بیان کی ابو محمد نے اُسنے کہا مجھسے روایت کی ایک مرد ثقہ نے جسپر مجکو وثوق ہی اور اُسنے
نقل کی ہی قیس بن ہبیرہ سے چنانچہ قیس نے کہا جب یوقنا برسم رسالت طرف بلد دلیس کے گئے تھے اور طاریون بات مین ہوئی تھیں

اور صاحب بدلیس نے اپنا سفیر پاس یوقنا کے بھیجا تھا اور وہ خود خبر ورود یوقنا سنکر اپنے حصن پر چڑھ گیا تھا اور وہین
یوقنا کو بھی طلب کیا اُسوقت مین بھی یوقنا کے ہمراہ تھا پھر جب ہم لوگ داخل قلعہ ہوئے اور بیت الامارۃ مین پہونچے تو صاحب حصن
یعنے سروند اپنے تخت مملکت پر جلوس کئے ہوئے تھا ہم لوگون نے اُسکو سلام کیا اور یوقنا نے پیام دیا کہ امیر جیوش مسلمین یعنے افسر
اُس لشکر اسلام کا جو سرزمین بعیرین نازل ہے یعنی عیاض بن غنم ہے اُسنے میرے تئین تمہاری طرف اسلئے بھیجا ہے تا مین تمکو بطرف
توحید خدا تعالی یکتا اور بسوئے نبوت سرور انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت طلب کرون یعنے تم خدا کو واحد جانو کسیکو
اُسکی ذات وصفات مین شریک نہ سمجھو اور آنحضرت علیہ السلام کو نبی مطلق و برحق الیقین کرو اور جو کچھ ہمارے لیے حلال ہے تم بھی اپنے
لیے حلال جانو اور جو چیزین ہمپر حرام ہین تم بھی اُسکو حرام سمجھو بملاحظہ احوال ملوک گذشتگان نامدار روم کے عاقل و دانا
سے عبرت پذیر ہو کہ وہ کیونکر اور کس خرابی سے ہلاک ہوگئے اور تم مجکو اس پیام کا جواب دو تا مین پھر جا کر عرض کرون سروند نے
جواب دیا اے میرے سردار مین خود ارادہ رکھتا تھا کہ اپنا ایلچی تمہارے امیر کی خدمت مین با التماس صلح روانہ کرون اور
کچھ خراج اُنکو دیا کرون اس شرط پر کہ مین بدستور اپنے دین پر باقی رہون اور ہمارے شہر کے باشندون مین سے جو کوئی تمہارے
دین کی طرف رجوع کرے تو مین اُسکا مانع و مزاحم نہونگا یوقنا نے کہا آخر تمنے کیا مقدار خراج کی اپنے دل مین تجویز کی ہے کہ بعد صلح
کے بابت ہر ایک بدلیس و ارزن وغیرہ بلاد محروسہ و مقبوضہ اپنے کے کسقدر دینا منظور ہے تاکہ مین جب پیغام صلح پاس امیر
لشکر کے لیجاؤن تو اُسپر اُنکو اور عرب کو راضی کرون تب سروند نے کہا اے سردار مین اُنکو سونا زر دیتا ہون یعنے ایک لاکھ تو دینا
دونگا اور پانسو زرہین اور ہزار کمانین بطور پیشکش کے دونگا مگر باین شرط کہ تا حین حیات میری کوئی دوسرا شخص متولی و حاکم
مقرر نکیا جاوے اور تمہاری جانب سے میرے پاس زیادہ ایک دو آدمی سے بود و باش نکرین اور وہ ایک شخص کا یہان رہنا
بھی بغرض اس غرض سے ہو تا اُنکو معلوم ہو کہ شریعت اسلام پر کون ایمان لاتا ہے و منجملہ شرائط کے یہ بھی شرط ہے کہ میری مملکت
مین میرا ہی امر نافذ رہے اور جو کوئی اسلام لاوے البتہ معاملہ اسکا اُس شخص سے متعلق رہیگا جو کوئی کہ تمہاری جانب سے ہمارے یہان
مقیم رہیگا اور ہم اُن مسلمانون پر کچھ حکم نہ کرینگے یوقنا نے جواب دیا کہ ہمنے اُن شروط پر تمہاری صلح کو پذیرا اور امضا کیا اور ہمنے تمہارا
عہد پورا کیا کہ جو شرطین تمنے ذکر کین ہم اُسپر بجانب خدا و رسول خدا عہد کرتے ہین راوی نے کہا پھر یوقنا نے اسکو عہد و ضمان
خدا و رسول لکھدیا اور رسم ہدایا فیما بین اپنے اور اسکے اُس طور پر جاری کیا جسطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فیما بین ہرقل سلطان
روم کے کیا تھا چنانچہ یوقنا نے بھی اسیطرح سروند سے ہدیہ قبول کیا اور اپنا ہدیہ بھی اسکو عطا کیا اور جمیع مسلمین کی طرف سے اسکے
ساتھ مصافحہ کیا اور قیس کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا تاکہ جو کچھ فیما بین یوقنا و سروند کے قرار پایا تھا اُس سے اُنکو مطلع کرین پھر جبکہ
نامہ یوقنا اس مضمون کا پاس عیاض کے پہونچا تو وہ اُس مقام سے کوچ کرکے بدلیس مین آئے اُسوقت سروند نے صلحنامہ یوقنا کا پیش
کیا پھر جب عیاض اُسکی ملاقات کو گئے تو اُسنے بہترین ہدایا و مال کثیر پیشکش کیا اور اپنے یہان مہمان لیا اور عیاض نے بھی ایک عہدنامہ
لکھدیا راوی نے کہا کہ ناگاہ مسلمان اہل یمن اور بدویان عرب نے وہان کی لڑکیون کا حسن و جمال جو دیکھا تو اُنکے دل اُنکی طرف

بشدت مائل و فریفتہ ہوئے یہانتک کہ اُن لوگون نے اُن جاریات سے مباشرت کی جب عیاض کو آگاہی ہوئی تو یہ سخت ناگوار گذرا تب حکم کیا کہ جنھون نے ایسا فعل کیا ہی وہ حاضر کیے جاوین چنانچہ اُن لوگون پر اقامہ حد کی گئی اور اُنسے حق اللہ یعنے دیت لی گئی اور حد جاری ہوئی اور عیاض نے اُنسے خطاب کیا کہ تمنے بعد ایمان کے کفر کیا بھلا کیا تم ایسے کردار کے لیے مامور ہو لو رکیا ایسے ہی کامون کے لیے تم خلق ہوئے ہو اور کیا تمنے نہین سنا ہی کہ حق تعالیٰ نے اپنے امر کن سے فیما بین حرف کاف و نون کے کیا ارشاد کیا ہی چنانچہ یہ کلمات سنکے سارے مسلمانون کو ہیبت و عبرت ہوئی راوی نے کہا پھر جب رات ہوئی تو یوقنا رض پاس عیاض رض کے حاضر ہوئے اور تخلیہ مین باتین بلکہ طاریون کی بیان کین اور کہا تحقیق کہ اُسنے خدا کی راہ مین اپنی جان فدا کی ہی اور وہ اس فکر و تدبیر مین گئی ہی کہ حکمت عملی سے وہ ملک بلد مسلمین کے ہاتھ لگے اور مینے اس سے وعدہ کیا ہی کہ مین بھی اُسکے پاس پہونچکر اس امر مین اُسکی اعانت کرون یہ سنکے عیاض رض نے فرمایا ہرگاہ اُسکو ایسا امر درپیش ہی تو ہمپر واجب ہی کہ اُسکی مدد کے لیے خالد بن الولید کو با جمعیت اُسکے اصحاب کے روانہ کرین یوقنا رض نے کہا اس بات مین جو کچھ آپ کے نزدیک صواب و بہبودہ کرنا چاہیے تب عیاض رض نے کسی کو پاس خالد رض اور معاذ رض و قیس و مسیب بن نجیبہ و عمر بن معدیکرب و عبد الرحمن بن ابی بکر کے بھیجا اور اُن سبکو بلوا کے وہ باتین جو یوقنا نے کہی تھین اُنسے بیان کین اور کہا تم لوگونکی اس امر مین کیا رائے ہی

ذکر فتح ارمینیہ و اخلاط و قف و النظر

چنانچہ کلام عیاض رض سنکے خالد نے جواب دیا حق تعالیٰ امیر کے امور کو صالح و بخیر انجام کرے ہرگاہ اسطرح کا امر پیش نہاد ہی تو آپ یوقنا کو بسم رسالت و سفارت کے روانہ کیجیے اور ہم لوگ بھی اُنکے ہمراہ جاوین پھر جب وہان پہونچینگے تو جو کچھ ارادہ و مشیت الٰہی مین ہی وہی ہوگا مثل معروف ہی الحاضر یری مالا یراہ الغائب یعنے حاضر وقت جو کچھ دیکھتا ہی غائب وہ نہین دیکھتا ہی پس حق تعالیٰ جو ہر حال مین حاضر و ناظر ہی تو وہی ہر شی پر قادر ہی ہم غائب اُسیرا ہر نہین ہو سکتے پس جب ہم وہان جاوینگے تو جو کچھ واقع ہوگا مشاہدہ کرینگے عیاض رض نے کہا بسم اللہ برکات خدا پر تکیہ و توکل کرکے روانہ ہو آخر خالد اور وہ سب مستعد و آمادہ ہوکر روانہ ہوئے چنانچہ ہمراہ یوقنا کے صحابہ مین سے پینتیس آدمی تھے اور بیس آدمی اصحاب یوقنا سے تھے آخر جب یہ سب خلاط پر وارد ہوئے اور اہل روم وارمن نے سطح قلعہ سے مسلمانون کو دیکھا تو اُنکو یقین ہوا کہ یہ سب رسول و ایلچی ہین تب اُن لوگون نے یہ خبر ملک سے بیان کی کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب کے ایلچی ہین یہ خبر سنکے ملک نے حکم اُنکے احضار کا کیا تا آنکہ پیادل جانب دمی دروازہ بدلیس سے مسلمانون کے پاس آیا اور دیکھا کہ وہ گھوڑون پر سوار ہین تب چوبدار نے کہا چلو تمکو ملک نے طلب کیا ہی پھر وہ اُنکو ہمراہ لیکر دار الامارۃ تک پہونچا اُسوقت ملازمون نے ملک کو خبر کی کہ وہ سب حاضر ہین اور نام اُس ملک کا یوسلیوس تھا اُسنے سبکو اپنے حضور مین طلب کیا پھر جب یہ لوگ ڈیوڑھی مین داخل ہوئے تو غلامون و خدام نے اُنسے ہتھیار رکھوا لینے کا ارادہ کیا تب خالد نے کہا ہم وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارین غیرون کے

حوالے نہیں کرتے ہیں کیونکہ حق تعالی نے ہمارے نبی کو بسیف مبعوث کیا اور تیغ بکف بھیجا اور ہم لوگ انہی کے مقلد اور
پیرو ہیں دوسری صورت جو چیز خدا و رسول نے ہمارے لیے مخصوص کی ہے ہم وہ اپنے سے جدا نہ کرینگے آخر خدام نے کلمات خالد سے
ملک کو مطلع کیا یہ سنکر ملک نے حکم کیا کہ اُنسے کچھ تعرض نہ کرو جسطرح وہ چاہیں آنے دو تا انکو یہ گمان نہو کہ ہم اُنسے خوف رکھتے ہیں
اور یہ بات خلاف شان و ننگ ملوک ہے چنانچہ خدام اسیطرح انکو اندر لے گئے جب ملک نے انکی طرف نگاہ کی تو اُن سب نے
سلام کیا اور زمین پر بے تکلف بیٹھ گئے جسطرح شیر و درندے بیٹھتے ہیں اور وہ سب دست بقبضۂ شمشیر ہوکر جو کچھ دعوت
دین و ترک دنیا سے اُنپر واجب تھا ملک پر تبلیغ کیا اور یوقنا نے اپنے اصحاب کو وعظ کیا کہ تم لوگ ان لوگوں کو ناموس امر کا
نہ کر دینے اُنسے طالب اس بات کے نہو کہ وہ ہمارے لیے سر تعظیم ہوں ورنہ تم اُنکے آگے گردنیں جھکاؤ کیونکہ صحابہ اس
فعل کو پسند نہیں کرتے تھے غرضکہ جب اُس جلسے میں صحابہ کے جلوس کو فی الجملہ استقرار ہوا تو ترجمان نے جو مکالمہ
جانبین کا مبلغ تھا صحابہ سے خطاب کیا کہ اے عرب والو کس باب میں تم لوگ ہمارے یہاں آئے ہو یوقنا نے جواب
دیا کہ امیر جیوش مسلمین نے جو سرزمین بدلیس میں نازل ہے ہمکو تمہارے پاس برسم رسالت و سفارت کے اسلیے بھیجا ہے
تا ہم تمکو دعوت طلب کریں اس امر پر کہ تم وحدانیت خداوند وحدہ لاشریک کا اعتقاد اور رسالت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وسلم کا اقرار کرو اور یا تم اس حکم میں داخل ہو جسمیں اور لوگ داخل ہوئے ہیں کہ تم لوگ مانند ذلیلوں کے اپنے ہاتھوں سے
جزیہ نذر گذرانو پس ترجمان نے کلام یوقنا کا ملک سے بیان کیا راوی نے قدامہ سے روایت کی ہے کہ درمیان صحابہ
اور ملک بوسطیوس کے کوئی ترجمان نہ تھا بلکہ یوقنا زبان ویرمی (?) اُس قوم کی بولی تھی خود تکلم کرتے تھے اور واقدی رحمہ اللہ
نے کہا مجھسے روایت بیان کی اُس شخص نے جو میرے نزدیک ثقہ ہے اُسنے کہا کہ درمیان صحابہ اور ملک کے لامحالہ ایک
ترجمان تھا کیونکہ ملک ارمنی تھا وہ سوائے زبان ارمن کے نہیں سمجھتا تھا اور یوقنا رومی تھے وہ زبان ارمن نہیں جانتے تھے
القصہ جب ترجمان نے کلام یوقنا سے ملک کو آگاہ کیا تو وہ غضبناک ہو کر کہنے لگا قسم ہے مجکو حق مسیح کی اور کتاب انجیل
کی میں ہرگز انکو جزیہ نہ دونگا اور نہ انکے دین میں داخل ہونگا یہانتک کہ ہم سب مرجاویں اور یہ لوگ زنہار اپنے دلمیں یہ گمان نکریں
کہ ہم بھی مثل لشکر رومیوں کے ہیں جنکو انھوں نے شکست دی ہے بہر حال آنکہ ہم صاحب شدت و صولت و خداوند فر و قوت ہیں
ہم اپنی کمانوں سے وہ تیر چلاتے ہیں جو نامردوں بہ نشانہ (?) ہیں اور عرب اُسکو تمام اسباب کہتے ہیں اور اپنے ایلچیوں کو طرف
والی خوی و سلماس کے بطلب کمک بھیجتا ہوں اور اسراغوس والی مرج سے بھی التماس نصرت کرتا ہوں اور انکو پس
پشت انکے بھگاتا ہوں کہ وہ اُلٹے پاؤں پھرتے ہیں اور اُنسے جملہ بلاد کو چھڑاتا ہوں اور سوائے اسکے ہمارے
پاس تمہارے جواب نہیں ہے چنانچہ ترجمان نے یہ کلام بوسطیوس کا مسلمانوں سے بیان کیا یوقنا نے کہا ہمکو اذن
واپسی دو اور رخصت کرو تا ہم لوگ جاکر اپنے مالک کو یہ جواب پہونچاویں تب ملک بوسطیوس نے کہا آج کی شب
ہمارے یہاں مقام کرکے کل صبح کو کوچ کرنا بعد ازاں اپنے ملازموں کو حکم کیا کہ ان لوگوں کو فلاں مکان میں اُتار دو تب

یہ لوگ اُس مکان مین جسکا حکم ہوا تھا جا اُترے اور منتظر ہوئے کہ دیکھیے ملکہ طاریون کی جانب سے کیا ہوتا ہے [illegible]
نے کہا جب صحابہ گئے وہان سے برخاست کی اسیوقت سوار ہوکر بیعہ یوحنا کو گیا اور طاریون اپنی دختر سے ملاقات کرکے ذکر
عربون کا کیا کہ یہ لوگ ایلچی ہین اپنے امیر کے فرستادہ میرے پاس آئے ہین اور اُنکے ساتھ ایک جماعت ہے یہ لوگ ایک
جماعت ہین اور ایسا ایسا پیغام کرتے ہین اور مینے انکو یہ جواب دیئے ہین آخر اس امر مین تیری کیا راے ہے تب طاریون نے
کہا اے ملک وہ لوگ کہان ہین اسنے کہا امشب مینے انکو روک رکھا ہی تاکہ تجھسے اُنکے باب مین مشورہ کرون طاریون
نے کہا مین چاہتی ہون اُنکو دیکھون کہ وہ کون ہین کیونکہ احوال اُنکا مجھسے مخفی نہین ہے اگر یہ لوگ اکابر عرب سے
ہونگے تو البتہ اُنکے امور کو ہم پذیرا کرینگے اور آپ مجکو اجازت دیجیے کہ مین اُن لوگون سے گفتگو کرون اور آپکے مژدہ مصالحہ
سے اُنکے دلون کو شادمان کرون اور اس بات کی انکو طمع دون پھر جب وہ اس امر مین مطمئن ہوجاوین تو بطبق میرے
اشارے کے آپ ان لوگون کو گرفتار کر لیجیے اور اپنے یہان قید رکھیے پھر اُنکو مخلصی نہ دیجیے اور جسوقت انکو گرفتار
کیجیے تو اُنکے صاحب وامیر سے کہلا بھیجیے کہ اگر تم ہماری طرف ایک قدم آگے بڑھوگے تو ہم ان لوگون کا سر تمھارے
پاس بھیجینگے ورنہ [illegible] جب امیر اُنکا اس بات سے مطلع ہوگا تو ہرگز ادھر نہ بڑھیگا آخر اُسوقت صلح اس بات پر ٹھہر
گی کہ انکے اصحاب کی رہائی کیجائیگی غرض کہ اس صورت مین سبب آپکی نصرت اور طول عمر کا ہوگا اور آپ کی قدر و منزلت کو بلند
کریگا بالآخر لشکر مسلمانون کا آپکے ملک سے بازگشت چلا جائیگا پس میرے نزدیک اس امر سے کوئی راے فائق تر
نہین ہے یہ سنکے ملک نے کہا اے میری پیاری بیٹی خدا تیری عمر دراز اور تجکو از روے قدر کے سرفراز کرے تو ہمارے
لیے اُنکی طرف جا کر اقامت اس امر کا کر اُس بیعہ ویرانہ کو چھوڑ کر ہمارے محلسرا کے بیعہ مین قیام کر کیونکہ اگر تو یہان
اقامت کریگی تو مجکو خوشنا ہی مینے یہان کے تیرے رہنے مین مجھے اندیشہ ہے ورنہ مقصود تیرا عبادت ہی تو جس مکان مین
تو رہیگی وہی عبادتگاہ ہے جب طاریون نے کلام ملک اپنے والد کا سنا تو کہنے لگی مین یہان سے حرکت نکرونگی جب
تک میرا پادری یہان کا رخصت ندیوے چنانچہ ملک نے پادری کو بلوا بھیجا جب وہ آیا تو ملک اُسکی تعظیم کو اُٹھا اور بہت
سا اُسکا اکرام کیا اور اُسکو اپنے پہلو مین بٹھایا اور قصہ اپنی دختر کا اُس سے بیان کیا تب پادری نے طاریون سے
کہا مین تجکو اجازت دیتا ہون کہ جس جگہ تیرا جی چاہے وہین عبادت کر مینے مسیح سے تیرے گناہون کے لیے طلب آمرزش
کی اُسنے تیری خطا بخشدی پس طاریون نے بشگفتہ روئی کشادہ پیشانی اظہار شادمانی کا کیا اور پادری کی شان
مین دعا کی اور اپنے والد کی سواریون مین سے ایک سواری پر سوار ہوکر اُس مکان مین گئی جسمین اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقیم تھے اور اُس مکان مین سواے طاریون اور اُسکے باپ کے کوئی اندر نہین گیا چنانچہ یوقنا
نے طاریون کو دیکھا تو شادمان و فرحان ہوا تب طاریون نے یوقنا سے کلام شروع کیا کہ اے سردار قوم آنہو
والدہ ہمارے تم لوگون کے حالات سے ناواقف ہین اور تمھاری باتین نہین سمجھتے مگر مینے انکو تمھارے احوال

سے آگاہ کرتی ہون اور قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ مینے اپنے حق مین تم لوگون سے سوائے خیر و احسان کے نہین دیکھا
اور قریب ہی کہ مین تمکو اسکی جزا دونگی اگر مجکو جوش محبت اپنے اہل اور اہل وطن کی نہوتی تو قسم ہی دین مسیح کی مین تمہارے
دیار اور تمہارے پاس سے ہرگز مفارقت نکرتی یہ باتین کرکے طاریون اور بدیا اسکا دونون وہان سے نکلکر اپنے قصر مین آئے
اُسوقت طاریون اپنے باپ سے کہنے لگی کہ ابا آپ اپنے آسانی امور پر مسرور ہو جیسے یہ لوگ جو آئے ہین مین اُنکو پہچانتی ہون کہ
یہ سب اکابر و عمائد قوم ہین اور وہ شخص جسکی شان و حیثیت کذائی روسیون کی سی ہی یوقنا ہی جو بطریق و رئیس حلب کا اور
راندۂ درگاہ مسیح ہی میرے نزدیک مصلحت یہ ہی کہ ہم ان لوگون کو اپنے نزدیک اس محلسرا مین طلب کرین اور فورًا انکو گرفتار کرلیوین اور
کوئی ہمارے اس راز و اسرار پر مطلع نہوگا غرض کہ یہ باتین طاریون کی سنکر اُسکا باپ بہت خوش ہوا اور ایلچی بناکر اُن صحابہ کے پاس
بھیجکر بلوایا تب وہ اُن جملہ اصحاب کو اپنے ہمراہ لایا اور ایک گوشۂ قصر مین اُنکو ٹھہرایا اور واقدی رح نے کہا کہ اسوقت اہل خدمات
اُس سرکار کے ہر رئیسان بلد و افسران فوج تھے اور جابجا قلعون پر مامور و تعینات تھے حضور مین ملک کے بتقریب تہنیت آنے
اور طاریون کے آنے کی اور دین مسیح مین پھر اسکے رجوع کرنے کی مبارکبادی دیتے تھے اور طاریون نے اپنے باپ سے
کہا میری راے مین مصلحت یہ ہی کہ ہم اور آپ ان عربون کے پاس چلین اور پاس انکے نشست کرین اور انکے ساتھ کھانا کھاوین تاکہ
یہ لوگ ہمسے مطمئن اور امین ہوجاوین اور ہم انسے ظاہر کرین اس بات کو کہ ہم اپنے اہل بلد اور اپنے ارباب دولت سے مشورہ کرتے ہین
بعد مشورہ اگر ہم تمسے مصالحہ کرینگے تو لا محالہ جزیہ دیوینگے یا مقاتلہ کرینگے وبعد ازان ان لوگون کو کھانا جو بھیجین تو وہ بنگ ملا ہوا
ہو اور جب وہ کھاوین اور بنگ اُنمین اپنا عمل کرے اور وہ نشہ مین مبہوت ہوجاوین اُسوقت ان سبکو قید کرلیوین پھر جو چاہین
انکے ساتھ کرین غرض جب رات ہوئی تو ملکہ طاریون اور ملک یہ دونون صحابہ کے پاس گئے اور چند ساعت اُنسے باتین کرکے
پھر آئے پھر جب صبح ہوئی اور ملک نے اپنی مسند پر جلوس کیا اور طاریون کو معلوم ہوا کہ اب وہ اپنے امور مین مشتغل ہی اُسوقت
صحابہ کے پاس پہونچی اور اُنسے کہا کہ جسوقت رات کو مین اور میرا باپ دونون تمہارے پاس آوین تم فورًا اُسکو پکڑ لو اور ایکدم
کی تاخیر نکرو کیونکہ راے ملک کی ایسی ایسی باتون پر متفق ہوئی ہی یعنے تم لوگون کی گرفتاری پر وہ آمادہ ہی یہ سنکے صحابہ نے
طاریون کی بڑی شکرگذاری کی اور اسکی فطانت کے مشکور ہوئے اور طاریون یہ بات صحابہ سے کہکے فورًا واپس گئی پھر
جسوقت شب ہوئی تو طاریون مع اپنے والد کے صحابہ پاس آئی اور اپنے باپ کے آگے آگے حاجب و نقیب کی طرح آتی
تھی اسوقت طاریون نے صحابہ کی طرف اشارہ کیا کہ ابھی جلدی نکرو اور چندے توقف رکھو تب وہ صحابہ قصد مقررہ سے
باز رہے چند ساعت فیمابین باتین رہین پھر ملک اُنسے رخصت ہوکر مع طاریون اپنے محلسرا مین آیا اور تخلیہ مین اپنی دختر سے کہنے لگا
کہ دربارہ اہل عرب کے جو تیرا ارادہ گرفتاری کا ہی تو یہ مناسب معلوم نہین ہوتا بلکہ میرا ارادہ یون ہی کہ مین اپنے رئیسان بلد اور والیان
قلعجات کو طلب کرکے تیرے لیے اُنسے عہد لیتا ہون کہ تجھے کبھی یادتی نکرین اور تیرے مطیع رہین اور خزانہ و ذخیرہ اپنا اور جن چیزونکا اندیشہ ہی
وہ سب قلعۂ رقوس مین بھیجے دیتے ہین کیونکہ وہ اس سرزمین کے تمام قلعون مین محکم و بلند تر ہے واقدی رح نے کہا یہ وہ قلعہ ہی

جسکا ذکر ہمنے کیا ہی کہ وہ وسط بحیرہ ارجیس مین ہی دہان کسیکو مجال گذار نہین ہی چنانچہ ملک نے طاریون سے کہا کہ
جسوقت مین تجکو والی قلعہ رقیوس کا کر دون تو اُسوقت تو ان عربون کو رخصت کر دے کیونکہ مجھسے آگے کبھی کسی نے
افراد ملوک سے ایلچیون کو گرفتار نہین کیا ہی و نیز اس صورت مین لوگ ہمارے تئین کہینگے کہ عربون سے ڈر گئے کہ انکے ایلچیون کو
فریب سے پکڑ لیا ہی و حال آنکہ مین اُنسے ارادہ جنگ کا رکھتا ہون پس اگر میری فتح ہوئی تو فہو المراد اور اگر وہ ہمپر غالب آئے
تو مجکو تقلید و پیروی ہوگی اپنے امثال کی ملوک گذشتہ مین سے یعنے جو حال اُنکا ہوا وہی ہمارا بھی حال ہوگا اور حال یہ ہی
کہ ہمنے ایلچی اپنا پاس ملک دونفیشل صاحب ارمان الروم کے روانہ کیا ہی کہ ملک موصوف اپنی فوج و جمعیت لیکر ہماری اعانت
کو خود یہان آوے اور مین نے اُسکو وعدہ اس امر کا لکھا ہی کہ عقد تزویج اُسکا تیری خواہر فارونہ سے کر دون اب مین تیری راے کیا
ہی یہ سنکے طاریون نے کہا اے ملک ہرگاہ آپ نے ایسا قصد کیا ہی تو جب تک آپ کے پاس اجتماع لشکرون کا نہو جاوے
اور ملک دونفیشل بھی اپنی فوج لیکر آجاوے اور کوئی آپ سے جدا نہ ہوجائے اُسوقت تک ان عربون کو چھوڑنا نچاہیے اور جب یہ لوگ اپنے
صاحب کی جماعت کی طرف روانہ ہون تو آپ بھی اپنی فوج لیکر انکے پیچھے پیچھے جائیے اور انکے لشکر کو قابو مین کر لیجیے اُسنے کہا اے
بیٹی یہ بات خلاف راے ہی کہ ہم انکو اپنے قبضہ سے نکال دیوین بلکہ مصلحت یہ ہی کہ انکے صاحب پاس ہم اپنا ایلچی بھیجکر کہلا بھیجین کہ
صحابہ تمھارے فرستادہ سب ہمارے پاس باکرام تمام مقیم ہین اور ہماری راے یہ ہی کہ ہم اپنے عید کے روز باتفاق عقلا کے
اپنے امر مین فکر کرینگے بعد ازان یا تو ہم باداے جزیہ مصالحہ کرینگے خواہ مستعد بقتال ہونگے اُسوقت حق تعالی جسکو چاہیگا نصرت
بخشیگا اور ہم اُنکے لشکر کو میدان بطان مین اُتارینگے کہ وہ میدان وسیع لائق مقابلہ لشکرون کے ہی اُسی میدان مین ہمارا انکا
مقابلہ واقع ہوگا اور ہم اُنسے سارے بلاد چھین لیوینگے اور درب یعنے درے ملک کے اُنپر بند کر دیوینگے یہانتک کہ پھر کوئی اُنمین
سے ہمسے نہ بچیگا و بعد ازان ہم دیار بکر پر قابض ہونگے اور ارض ربیعہ مسخر کرینگے پھر ان بلاد مین سواے ہمارے کوئی بادشاہ نہوگا
یہ سنکے طاریون نے جواب دیا جو آپ کے نزدیک مناسب ہی وہی کیجیے ہم آپ کے تابع فرمان ہین بعد ازان طاریون اپنے باپ
کے پاس سے اپنے محل مین داخل ہوئی پھر جسوقت طاریون کو معلوم ہوا کہ دروازے قصر شاہی کے بند ہوگئے تو وہ
خفیہ صحابہ کے پاس گئی اور اُنسے ساری کیفیت گذشتہ بیان کی اور جو کچھ اُسکے باپ نے کہا اور ارادہ کیا ہی وہ ظاہر
کیا یہ سنکے خالدؓ نے دعا کی اللّٰھم یسّر لنا الامر من غیر تعب یعنے اے میرے پروردگار ہمارے امر کو آسان کر بدون سختی
و دشواری کے بعد ازان کہنے لگے جب حق تعالی کسی امر کا ارادہ کرتا ہی تو اُسکے اسباب کو مہیا کر دیتا ہی تب یوقنا نے کہا اے صاحب
رسول اللہ آخر اسکی کیا صورت ہی خالدؓ نے کہا بحمد اللہ ہمارے امور منوط بنصر و مقرون بفتح ہین کیونکہ اس شخص نے اپنے ایلچی واسطے
جمع کرنے ملوک و جیوش کے روانہ کیے ہین اور اُنکو ہمسے قتال کرنے پر آمادہ و اغوا کرتا ہی بہر کیف بہتر یہ ہی کہ ہم صبر کرین یہانتک کہ
ملوک و جیوش مجتمع ہون طاریون نے کہا اے صاحب رسول اللہ یہ قول آپکا با صواب ہی حق تعالی آپکو توفیق بخشیگا اور امید ہی کہ
انشاء اللہ تعالی وہ جمہور ملوک و جیوش تمھارے قابو مین آجاوین کیونکہ میرے باپ کو سواے اسکے چارہ نہوگا کہ ہنگام عید پیش

ہونے کا رزار کے وہ مجکو بیعہ کا والی کریگا اور والیان قلعجات کو میرے پاس تعینات کریگا اور اُنسے میری حفاظت و حمایت پر عہد و پیمان
لیگا اور جب وہ ایسا کر چکین تو اُسوقت تم اُسپر حملہ و غلبہ کر سکتے ہو انشاء اللہ تعالیٰ و نیز یقین ہے کہ اُس مرسے مین صاحب ارزن بھی موجود ہوگا تو
اُس حالت مین عبد صالح یوقنا کو بحیثیت ہیئت گدائی صاحب ارزن کے ارزن مین بھیجدینا کہ وہ اس پیرایہ مین مالک و قابض ارزن کے ہوجاینگے
انشاء اللہ تعالیٰ اور اس صورت مین ہم اپنے مقصود پر فایز ہونگے یہ باتین کر کے صحابہ کے پاس سے رخصت ہوئی **واقدی** رحہ نے کہا
مجھسے **روایت** کی ہے صالح بن عمران نے عبد الرحمن بن الحسن سے اُنھون نے اُس سے جسنے اُنسے بیان کیا غرض ان سب نے
روایت کی ہے کہ جب رائے ملک صاحب اخلاط کی متفق ہوئی اس امر پر جسکا ذکر ہمنے ابھی کیا ہے آخر بادشاہ نے صبح کو اپنے
ایلچیون کے تئین اپنی عملداری کے عمال اور والیان قلعجات کے پاس روانہ کیا تا اُنکو بحضور بادشاہ حاضر کرین چنانچہ وہ اُن سب
کو حاضر لائے اور کوئی اُنمین سے باقی نرہا یہانتک کہ درفیشل صاحب ارزن بھی آیا اور اُسکے ہمراہ اُسکا لشکر تھا اور اجتماع ان
سبھون کا اُس شب کو ہوا جسکی صبح کو اُنکی بڑی عید تھی کہ بیعہ کو خوب آراستہ کیا تھا اور وہان بڑے بڑے قسیس و رہبان
یعنے پادریان نصاریٰ و یہود ہر دیر و دیار سے آئے تھے اور اُس بیعہ مین داخل ہو کر نمازین پڑھین اور قربانیان کین تھین پھر جب
وہ سب اپنی اپنی نمازون اور قربانیون سے فراغت پاچکے تو بادشاہ اپنے تخت پر جالس ہوا اور دختر اُسکی طاریون اُسکے سمت
راست قایم تھی اُسوقت ملک نے سائر ملوک و رؤسا سے خطاب کیا کہ آگاہ ہو مین نے تم سب کو اسلیے جمع کیا ہے کہ ایک امر عظیم درپیش
تمھارے کرتا ہون جسمین درستی تمھارے جملہ امور کی اور پایداری تمھارے ملک مین کی ہے وہ یہ ہے جو مینے ارادہ کیا ہے کہ ولایت
و تصرف تمھارے امور کا صرف ملکہ طاریون کے تفویض کرون یعنے مین اپنا ولیعہد اسکو مقرر کرون کیونکہ تم لوگ خوب جانتے ہو
کہ وہ بڑی زیرک و دانشمند ہے اور تدابیر حرب و شجاعت مین بہت ہوشیار ہے اگر مدت عمر و ایام زندگانی ہمارے آخر ہوجاوین
تو یہ ملکہ مالک تمھارے امر کی ہوگی تم لوگ اس باب مین کیا کہتے ہو چنانچہ وہ سب بالاتفاق مؤدب کھڑے ہو کر اور سر
تسلیم خم کر کے عرض کرنے لگے کہ اے بادشاہ یہ بات جو کہ آپ نے تجویز کی ہے کیا خوب رائے ہے آپ اسکو جاری و امضا
کیجیے یہ کلام اُن لوگونکا بمجرد سننے کے ملک برجستہ اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سر سے تاج آتار کر ملکہ طاریون کے سر پر رکھدیا
اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے تخت پر بٹھادیا اور خود مثل حاجب کے داہنی جانب کھڑا ہوا اور صاحب ارزن ملکہ کی بائین طرف کھڑا
تھا اور سارے ملوک ازروے آداب کے سر نگون تھے اور ملکہ سے بیعت کی اور پادریون نے پیش ہو کر اُن ملوک و امرا سے
واسطے ملکہ کے عہد و میثاق لیا اور اُن لوگون نے بگوش جان سُنا و بسر و چشم قبول کیا و بعد ازان خواہر طاریون کا عقد
تزویج صاحب ارزن کے پسر سے منعقد کردیا اور وہ سب بیعہ سے نکل کر ہمرکاب طاریون کے قصر ملک تک آئے
پھر اُن سب نے خوان شاہی پر طعام ضیافت تناول کیا اور ملکہ نے اُنکو خلعت عطا کیے اور حکم تیاری و آرائش شہر کا
دیا اور خیمے اُن ملوک و امرا کے حوالی شہر مین برپا کرائے اور قتال مسلمین پر اُنکو مامور کیا **واقدی** رحہ نے کہا مجھسے
روایت بیان کی اسرائیل بن اسحٰق نے ابی الاحوص سے کہ جب عیاض بن غنم نے خالد کو ہمراہ جماعت کے

طرف ملک ارمنیہ یعنے اخلاط کے روانہ کیا تھا اور عرصے سے ان لوگون کی کچھ خبر معلوم نہ ہوئی تو عیاض کو انکے
بدگمانی اس بات کی ہوئی کہ شاید وہ لوگ کام آئے چنانچہ عیاض نے یدلیس سے طرف سرزمین ارزن کے کوچ کیا اور
اُسکے نواح مین بر سبیل محاصرہ جا اُترے اور جاسوسون کو بلد اخلاط مین روانہ کیا چنانچہ وہ جاسوس یک چند غائب و
مفقود رہکر بعد دریافت احوال واپس حاضر آئے اور بیان کیا کہ ملک ارمنیہ وغیرہ نے طاریون اپنی دختر کو اپنی مملکت
مین بہین حیات اپنے اپنا جانشین و قائم مقام کیا اور اپنا تاج اُسکے سر پر رکھا اور سایر ملوک و والیان قلعجات
نے ملکہ کی بیعت کی اور اس خوشی مین شہر کو بزیب و زینت تمام آراستہ کیا ہی اور والی ارزن بھی آیا ہی اور اپنے بیٹے کا عقد
تزویج ملکہ کی خواہش سے کر دیا ہی اور ساری وہ قوم تمہارے قتال پر مستعد و آمادہ ہین جب عیاض نے یہ خبر سنی تو بولے
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ یعنے قدرت و توانائی خدا ہی کے لیے ہی ہمارے اصحاب بے شبہ مبتلاے
آفات و بلا ہوئے یہ کلام عیاض سُنکے مسلمانون نے کہا اے صاحب رسول اللہ یہ آپ نے کیا کہا عیاض نے
کہا آہ ہمارے اصحاب واسطے ایک امر کے گئے تھے مگر مفسدے مین پھنس گئے مسلمین نے کہا خدا سے امید واثق
رکھیے اور اُسی پر توکل و تکیہ کیجیے اور عیاض نے اُس مرج میدان مین دس روز تک مقام کیا اور اُن صحابہ کے رنج و فکر
مین بیمار ہوگئے تو لوگ انکی عیادت کو آنے لگے تب عیاض نے کہا جب حق تعالی اپنے بندے کے حق مین کسی امر خیر کا ارادہ
کرتا ہی تو نشانی اُسکی یہ ہی کہ لوگ اسکی زیارت و ملاقات کو آتے ہین واقدیؒ نے کہا کہ جب عیاض کو صحت حاصل ہوئی
تو اُس عرصے مین ایک روز لکا بر اصحاب کے ہمراہ تفریحًا سوار ہوئے تو اور سب تو مشغول بسیر و مشی تھے اور عیاضؓ بخ
و قلق مین خالدؓ و اصحاب خالد کے مشغوف تھے ناگاہ سعید بن زید دوڑتا اور پکارتا ہوا آیا کہ جلد چلو جلد چلو یہ سُنکے
عیاض فورًا اُسکے پاس گئے اور کہا اے ابن زید کیا خبر ہی خدا تجھپر رحم کرے سعید نے کہا خالد اور اصحاب خالد کی مدد کو
جلد پہونچو کہ وہ سب دریاے مصیبت مین پڑگئے ہین اور انکے ہمراہ خالد بھی قریب بہلاکت ہی عیاضؓ نے پوچھا آخر یہ ماجرا
کیا ہی سعید نے کہا کہ طاریون کو اُسکے باپ نے اپنے حین حیات مالک ملک اور اپنا جانشین کیا اور اُسکے لیے سائر ملوک
و والیان قلاع سے عہد لیا آخر ملکہ جب مالک مملکت ہوئی تو اپنے باپ پر قابو وقت پاکر اُسکو قتل کیا اور اپنے باپ کی
زبانی اور اُسی کی طرف سے سائر ملوک اور والیان قلاع کو بلوا بھیجا جب وہ لوگ ملکہ کے پاس حاضر ہوئے تو اُسنے اُن سب
کو بھی قتل کیا چنانچہ ملکہ کے بعض خدام مین سے اس راز پر مطلع ہوکر پاس بعضے رئیسان نصاری اور والیان قلعجات
کے بھاگ بھی تھے گئے اور جو کچھ ملکہ طاریون نے کہا تھا ظاہر کیا یہ سُنکے اُن لوگون نے اپنے ہتھیار لگائے اور قتال پر
مستعد ہو بیٹھے اور جب دوسرا روز ہوا تو ملکہ سوار ہوکر اپنے باپ کے لشکر مین طرف میدان کے نکلی اور ہم لوگ بھی اُسکے
ہمرکاب سوار ہوئے چنانچہ ہمکو کچھ خبر نہوئی کہ دفعتًہ وہ ساری قوم ہمپر ٹوٹ پڑی اور گھیر لیا اور ہمسے خطاب کرکے کہنے لگے کیا
تمکو یہ گمان تھا کہ مسیح تمہارے امر سے غافل ہی اور کیا وہ تمہارے گناہون کا تمسے مواخذہ نکریگا و حال آنکہ اب تم

صلیب کے قابو مین آئے یہ کہکے اُنھون نے قصد کیا کہ ہمکو پکڑ لیوین اُسوقت ہمارے اور اُنکے درمیان مین ایسی قتال شدید
واقع ہوئی کہ کسی نے مثل اُسکے ندیکھا ہوگا نہ سنا ہوگا اور ہمنے بھی اُنکی لاشون سے زمین پاٹ دی آخر جب رات ہوئی تو جنگ
ملتوی رہی اور سازحرب تن سے کھولا اور سارا لشکر ہمراہ صاحب ارزن الروم کے ہوگیا اور ملکہ کے ساتھ صرف چند نفر اُسکے خدام
اور اُسکے باپ کے غلمان مین سے باقی رہ گئے چنانچہ ملکہ نے ان خادمون اور غلامون کو بعطاے خلعت و انعام خوشدل
کرکے طرف قوم ارمن کے بھیجا اور اُنسے کہلا بھیجا کہ جو کچھ مینے کیا ہی محض از روے خوف و اندیشہ کے تمھارے حق مین بنا بر
حفاظت تمھارے خانمان کے کیا ہی اسلیے کہ یہ سب رؤساے نصرانیہ اور والیان قلعجات بالاتفاق قصد گرفتار کرلینے
اور قتل کرنے اُن عربون کا رکھتے تھے وحال آنکہ اگر یہ سب ایسا کرتے تو اصحاب ان عربون کے ہرگز تم مین سے کسی کو
روے زمین پر باقی نہ چھوڑتے آخر جب یہ خبر ارمن کو پہونچی تو اُنکے دانشمندون نے کہا واللہ ملکہ نے ہمارے حق مین سراسر
خیر و احسان کیا پھر قوم ارمن سے پانچ ہزار مردم نے ملکہ کی اطاعت کی اور مین جنگ بپا چھوڑکر آپکے پاس بسرعت تمام دوڑا
ہوا آیا ہون غرضکہ جب عیاض نے کلام سعید کا سنا تو فوراً حکم کوچ لشکر کا دیا اور بہت جلد روانہ ہوئے اور قطع مسافت مین
نہایت شتابی کی یہانتک کہ محاذی اس قوم کے جا پہونچے تو دیکھا کہ جنگ برپا ہی تب عیاض نے اور سب اصحاب نے
بصداے بلند تکبیر کہی کہ اُنکی آوازین اُس سرزمین اور پہاڑ مین گونج گئین اُس وقت حال قتال خالد و اصحاب خالد کا یہ تھا کہ
اُنھون نے اپنی کمال جان نثاری سے جناب اقدس الٰہی کو راضی کیا اور ایسی قتال شدید اُنسے سرزد ہوئی کہ روے
زمین پر مثل اُسکے کم ہوئی ہوگی اور اسیطرح برابر جنگ بپا رہی یہانتک کہ معلوم نہوتا تھا کہ کون کون قتل ہوا بعد ازان کہ جنگ
صاف ہوا اور گرد برطرف ہوئی تو دریافت ہوا کہ اعراب صحرائیون مین سے ایک سو بائیس آدمی قتل ہوئے اور معاذ بن جبل
کا بیٹا اسی ہنگامے مین گم ہوگیا ہرچند تلاش ہوئی پر نملا پھر جب رات ہوئی تو معاذ با چند اشخاص طرف مقام معرکہ کے
گئے وہان اپنے لڑکے کو پایا اُس حالت مین کہ وہ دم توڑ رہا تھا کہ ہر آئینہ اُسکے زخم بہت کاری لگے تھے تب اُسکو مقام
پر اٹھا لائے اور اُسکی بالین پر معاذ بیٹھے روتے تھے اور عبد الرحمن بن غنم برادر عیاض نے کہا کہ جب مینے اُس لڑکے
کو دم توڑتے دیکھا تو مین رونے لگا یہانتک کہ رونے مین میری آواز بلند ہوئی تب وہ لڑکا بولا چپ رہو یہ غزوہ مجکو بہت
محبوب ہی اور مجھے زیادہ تر خوش آیا اُن غزوات سے جو ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مینے غزوہ کیا تھا اُسوقت
معاذ نے کہا اے فرزند اِس صلہ مین تو ملاقات اپنے پروردگار کی کریگا آخر جسوقت اذان ظہر کی ہوئی تو وہ مرگیا اور ہنوز
مردم لشکر اپنی نماز سے فارغ نہوئے تھے کہ معاذ اُسکو اُسکے پیراہن مین کفنا چکے اور وہ سراپا اپنے خون مین تر تھا پھر
جب لوگ نماز سے فراغت پاکر آئے تو اُسکو مدفون پایا تب سبھون نے معاذ سے کہا حق تعالیٰ تجھپر رحم کرے تونے
انتظار کیون نہ کیا کہ ہم بھی اُسکے جنازے پر حاضر ہوتے معاذ نے جواب دیا یہ بات خلاف سنت ہی بلکہ یہ فعل
جاہلیت کا ہی کیونکہ ہم لوگ اُس زمانے مین بخواہش تمام اپنے اموات کے دفن مین تاخیر کرتے تھے تاکہ ہم دربارہ دفن

ہوتا کے مامور بتعجیل ہوئے غرضکہ جب معاذ نے دفن پسر سے فرصت پائی تو اپنے مقام پر پھر آئے اور اپنا سر ادھر
اپنی ڈھکر سرمہ لگایا اور اپنا لباس پہنکر عیاض کے خیمے مین حاضر ہوئے اور لبون پہ انکے تبسم اور زبان پر انکے تکبیر تھا اور یہ
اسلیئے کہ اس سے وہ اپنے تئین تسکین و تسلی دیتے تھے اور کہتے تھے ھَنِیئًا لَکَ یَا وَلَدِی یعنے اے میرے فرزند یہ شہادت
تجکو مبارک ہو یہ سُنکے عبد الرحمن نے کہا یہ تمھاری کیا باتین ہین معاذ نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
ہے وہ فرماتے تھے جس شخص کا فرزند مرجاوے اس حالت مین کہ والد اُسپر حریص ہو اور وہ اُسکو نہایت عزیز ہو اور مرنا اُسکا اُسپر
شاقِ عظیم ہو تو درصورت غزوہ اُسکا بہترین غزوات ہوگا اور اجر و صلہ اُسکا قضاے الٰہی مین واسطے اُسکے اور میت کے کوئی
شی خوب تر مغفرت سے نہین ہے اور بدلا اُسکے دارِ دُنیا کا خوشتر دار آخرت ہوگا اور اُسکے اہل سے نیکوترین اہل ملینگے اور حق تعالیٰ
اُسکی زوجیت مین حور العین عطا کریگا جو نہایت سرخ و سفید ہونگی القصہ جب روز روشن ہوا تو لشکر اسلام بطلب جہاد سوار
ہوا و ناگاہ ایک پرا گھوڑونکا نمودار ہوا اور اسپر لوگ جو سوار تھے وہ سب بے ہتھیار تھے پھر جب جانبین سے باہم نزدیک ہوئے
تو وہ سب سوار پیدل ہوکر بقصد ملاقات سپہ سالار لشکر اسلام کے آگے بڑھے مگر یوقنا نے پیش قدمی کرکے اُنکو للکارا کہ تم
لوگ کون ہو کہان سے آتے ہو اُنھون نے کہا ہم اہل ارزن الروم ہین اور یہ شخص ہمارا مقتدا و پیشوا ہے اور یہ اشارا اپنی
جماعت مین سے طرف ایک شخص کے کیا کہ وہ نیک پیر مرد تھا تب یوقنا نے اُس سے درشت کلامی کی پس اُسنے کہا
حق تعالیٰ نے تمھاری طرف میری رہبری کی اسطرح پر کہ مین جو امشب بہ نیت قتال فردا کے سویا تھا تو دیکھا مین نے
مسیح کو دیکھا اُنھون نے براے اتباع شریعت محمد کے مجکو امر کیا اور فرمایا کہ ہر آئینہ نبی آخر الزمان وہی ہے جسکی بشارت
خدا نے مجکو دی ہے پھر جو شخص اُس سے روگردانی کریگا وہ ہم مین سے نہین ہے جب یوقنا نے اُسکا یہ کلام سُنا تو وہ خود بھی
مع اصحاب اپنے گھوڑون سے اُترکر پیادہ اُن لوگون کے ہمراہ ہوکر پاس عیاض کے گئے اور سارا ماجرا اُنسے بیان کیا
یہ سُنکے عیاض نے بتعظیم شیخ درفیشل اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس سے مصافحہ کیا پھر سب مسلمانون نے شیخ سے اور ہمراہان شیخ سے مصافحہ کیا
پھر شیخ یعنے درفیشل نے جو باتین اپنے رویاے صادقہ کی یوقنا سے کہین تھین وہ تمام عیاض سے بیان کین بعد ازان
شیخ اور اُسکے جملہ اصحاب مشرف باسلام ہوئے اِس بات سے ملکہ ماریون بہت خوش ہوئی اور اپنی خواہر فاروضہ کو سپرد
شیخ کر دیا کہ وہ اُسکو لیکر ارزن الروم کو گیا اور عیاض امیر نے اُسکے ہمراہ دس مسلمانون کو کر دیا تاکہ اہل ارزن کو واسطے
اسلام کے دعوت و طلب کرین اور اُنکو شرائع دین سکھلادین **واقدی** رح نے کہا وہ دسون آدمی جو جماعت درفیشل
کے ہمراہ بھیجے گئے اُنکے نام یہ ہین رافع بن عبد اللہ و سلامۃ بن عدی و مرقال بن الاکوع و ابن خویلد و جریر بن صاعد و
عبد اللہ بن ضبیرۃ و سہل بن سعد و مصعب ابن ثابت و خارم بن معمر و ابو زہیر بن بشار **راوی** نے کہا کہ درفیشل نے بعد
قبول اسلام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وداع کیا اور اُنسے رخصت ہوکر کوچ کیا اور وہ دسون اصحاب ہمراہی بھی
اُسکے ساتھ تھے تا آنکہ ارزن الروم مین پہونچا اہل شہر نے خیریت درفیشل اور اُسکے اصحاب سے بہت شادمانی کی اور پیشوائی کو نکلے

وبعد ازان جب ملک وفنشیل نے اپنی مجلس مین جلوس کیا تو اکابر و عمائد مردم کو طلب کیا اور اُنسے تمام سرگذشت چشم دید اپنی بیان کی اُنپر اسلام کو عرض کیا آخر اُنمین سے اکثر مشرف باسلام ہوئے اور اُن سون اصحاب نے نومسلمانون کو احکام اسلام بتائے اور قرآن مجید پڑھایا وبعد ازان وفنشیل نے تمام اُن قلعون اور گڑھیون کو جو متعلق بلد اخلاط سے تھے مسلمانون کے حوالہ کردیا پھر وہان کے باشندون مین سے کچھ لوگ تو اسلام لائے اور کچھ لوگ اداے جزیہ پر سال آئندہ سے مقرر ہوئے وبعد ازان عیاض نے اصحاب کو طرف خوئی و سلماس و بجانب دیگر مضافات اُس سرزمین کے براے دعوت اسلام روانہ کیا آخرہ سب اسلام لائے مگر بعضے محروم رہے اور کچھ لوگ صحابہ مین سے اُن نومسلمانون کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے کہ اُنھون نے اُنکو احکام شرع بتائے اور قرآن سکھلایا بعد ازان عیاض نے ماہ طاریون کو ولایت ممالک اخلاط پر مستقر کیا +

ذکر فتح ارزن و سعرد و جبل بارون

واقدی نے کہا جب بعد فتح ارض ربیعہ کے دیار بکر و ارمنیہ کے تئین جسکو اخلاط بھی کہتے ہین حق تعالی نے واسطے مسلمین کے ہاتھ پر عیاض بن غنم کے فتح کردیا تو عیاض نے ایلچی پاس بریغون کے کفر توا مین بھیجا کہ اُسنے وہان جاکر حسب الحکم ولایت ارمنیہ یعنے ممالک اخلاط کی حکومت پر بریغون اور اُسکی زوجہ طاریون کو مستقر و مستقل کیا اور اُن دونون سے عہد و میثاق خدا کا اس امر پر لیا کہ درمیان خلائق کے معاملہ بعدل کیا کرین اور پیروی شریعت کی رکھین اور موافق خدا کے حکم جاری کیا کرین چنانچہ اُن دونون نے اس عہد کو قبول کیا وبعد ازان عیاض نے افلح مولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بسرکردگی جمعیت ایک سو آدمی کے طرف بلاد عراق کے روانہ کیا تاکہ وہ مردمان عراق کو دعوت اسلام کرین اور وعدہ کیا کہ ہم بھی پیچھے آملتے ہین چنانچہ جسطرف تو سواری افلح کی برسم رسالت ہوئی اور خود سرزمین ارمینیہ سے کوچ کرکے اُس راستے پر چلے جدہر سے وارد ارزن ہوئے تھے پھر ارزن سے نکل کر بطرف سعرد و جبل بارون کے گئے اور واقدی نے کہا جس شخص نے بنیاد بلد سعرد کی ڈالی تھی وہ سمول بن بالریا تھا اور پہلے یہ شخص مین اہلق مین تھا جو حدود تیما سے ہے پھر جسوقت وزیر کسری کا وہان اُسکی گرفتاری کے ارادے سے آیا تو وہ بھاگ کر اس سرزمین پر آیا اور اپنے لیے یہان یہ شہر آباد کیا غرض جب عیاض یہان آئے اور لوگون کو بدعوت اسلام طلب کیا تو اُنمین جو عاقل تھے اُنھون نے اسلام قبول کیا اور جنھون نے انکار کیا اُنپر جزیہ مقرر کیا گیا اور اُنکے لیے عہدنامہ لکھا گیا بعد ازان عیاض نے وہان سے کوچ کیا اور شہر شمطارا و سادج مین آئے پس یہان والون نے بھی قبول اسلام کیا اور اُس زمانے تک شہر جزیرہ مدبست نہوا تھا بلکہ بنا اُسکی جس شخص نے ڈالی وہ ایک شخص تھا اہل برقعیدیہ سے اُسکا نام عبدالعزیز بن عمر و تھا اور نہر دجلہ اُسکے پیشتر سے ہی چنانچہ عیاض جب جزیرہ مین وارد ہوئے اور اُنھون نے باتفاق اپنے ہمراہیون کے زیارت کوہ جودی و مقام سفینے کی کی اور گرد اس مقام کے دلدل بہت رہتی تھی تو مردم اُن بلاد کے اُسکو کھینچ ڈالتے تھے اور مالک اس جزیرے کا ایک شخص جزیری تھا اُسکا نام صالح تھا

سو اُسنے عیاض سے صلح کی اور قبول اسلام مین اطاعت کی اور شہر عادیہ مین وہ سکونت پذیر تھا اور اُسکے تحت حکومت
کراس و زعفران و قفیز و دربیش اور اُنکے سوائے اور بہت سے مقامات تھے چنانچہ جسوقت پیغام عیاض کا اُسکو پہونچا تو
بے تامل اُسنے اسلام قبول کیا اور صلح و اطاعت کی اور عیاض کی خدمت مین حاضر ہو کر اسلام لایا اور اُسکے اہل بلد کے
حق مین عہد نامہ لکھا گیا کہ جو شخص اُنکو دعوت اسلام کرتا تھا تو نفاذ اُن عہود مکتوبہ کا کرتا تھا

ذکرِ فتوحِ اسماعیلیات

راوی نے کہا بعد فراغ جزیرہ کے پھر عیاض نے طرف ممالک عربی کے کوچ کیا اور وارد ہوئے اُس بلد مین جہین
بدیع قبطی رہتا تھا آخر اُسنے بھی مصالحہ کیا اور جو کچھ اُسپر جزیہ مقرر کیا گیا اور اُسنے قبول کیا بعد ازان عیاض نے وہان سے
کوچ کر کے اسماعیلیات کا قصد کیا وہان پہونچکر عمرو بن جندب کے تئین بسرکردگی ایک جماعت کے واسطے تاخت و تاراج اوپر
موصل اور اُسکے مضافات کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ گئے اور تاراج کر کے غنائم کثیر قبضے مین لائے اِس بات پر بعضون نے
صدائے شور و فریاد بلند کی یہ غل سنکے باشندگان موصل و ساکنان نواحی نکل پڑے اور خوب مقاتلہ کیا یہانتک کہ جندب
سے ساری غنیمت چھین لی اور جندب کو بھی شہید کیا پس اصحاب نے جندب کو بجانب غربی دفن کر دیا پھر جب عیاض کو
یہ خبر پہونچی تو اسماعیلیات سے کوچ کر کے موصل پر نازل ہوئے اُسوقت اہل موصل بسلاح و سامان جنگ طرف عیاض کے
نکلے تب خالد نے بالشکر جنگ اور اہل موصل پر حملہ کیا آخر اُنکو شکستہ بال و خستہ حال کر دیا اور اُسوقت اُس شہر مین شہر پناہ تھا جو بلا
تاخت ہوتا چنانچہ موصل کو خالد نے بزور شمشیر لیا اور جانب نینوی کے نظر کی کہ وہ ایک شہر ہے جو شمال جزیرہ پہاڑ سے تب خالد نے وہان
والون سے پوچھا کہ یہ کونسا شہر ہے لوگون نے کہا یہ نینوی ہے خالد نے کہا عجب نہین ہے کہ یہی شہر یونس بن متی علیہ السلام کا ہو اور واقدی رحمہ اللہ نے
کہا کہ اس عرصے مین مالک نینوی کا ملک انطاق تھا سو عیاض نے اُسکو نامہ لکھا اُسنے اطاعت سے انحراف کیا تب صالح جزیری
کو اُسکے پاس بھیجا صالح نے اُسکو فہمائش کی کہ یہ اہل اسلام جس امر کا ارادہ رکھتے ہین یعنے اجابت اسلام چاہتے ہین اگر تو اُنکی
اطاعت سے سرتابی کریگا تو مین تجکو ضرر پہونچاؤنگا اور تجکو زندہ نچھوڑونگا آخر اُسنے درجواب نامہ عیاض کے یہ مضمون لکھا کہ مین چھہ
مہینے کا مصالحہ کرتا ہون اسلیے کہ اِس مدت تک مین انتظار کرونگا امر کسری کا اگر اہل اسلام اُسکے بلاد کو فتح کر لینگے تو مین بھی
اُنکی اطاعت مین داخل ہونگا اور یہ عذر اُسکا اسوجہ سے تھا کہ وہ تابع حکومت کسری کا تھا چنانچہ اس بات کو مسلمانون نے
منظور کیا اور اُسی شرط پر اُس سے مصالحہ کر لیا و بعد ازان عیاض نے خدمت مین امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ
کے نامہ لکھا کہ وہ مشتمل تھا اُن اخبار فتح و ظفر پر جو حق تعالی نے اُنکو فیروزی بخشی تھی نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عیاض بن غنم الاشعری الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اما بعد سلام اللہ علیک و رحمتہ و برکاتہ فانی
احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فالحمد للہ الذی ابدا الاسلام بنصرہ و خص

الشرک بقهره فلله الحمد علی ما اولی و منح فازال و کشف و رفع و صرف من عظائم و اخذ من غنائم حمداً یزید الامال
الی نفساحا و الفضد و راتسراحا و قد لانت الشدة بعد صلابتها و رقت الایام بعد قساوتها و یسر الله تعالی امرنا و
قد اکدت الاعداء موارد المهالک و ضیقت علیهم المسالک فارتبکوا فی رقابهم و اشترکوا فی وثاقهم و لم یجدوا
فی الارض و لا فی السماء مرتقا و اشتد بهم التفرق فازعجهم القلق و انهم احتالوا و خاتلوا و داهنوا و راسلوا و اظهروا
القصد من الایام و الدخول فی الاسلام و التردد به من التظلم و الجنوح الی السلم فاقررناهم علی ذلک بعد ان
اشرفوا علی المهالک فمنهم من اسلم و بایع و منهم من اقام تحت الذمة و تابع و قد نشر الله اعلامنا و اعز دیننا
و قهر عدونا و شد سیوفنا و اعلا کلمتنا و اظهر شریعتنا و قد صرف الله صدورهم و اخمد نورهم و ازال نصرتهم و نفی
البلاد و العباد موتهم و الحمد لله وحده و صلی الله علی سیدنا محمد و علی اله و صحبه و سلم و السلام علیک و علی
جمیع المسلمین و رحمة الله و برکاته یعنے بنام خداوند یہ نامہ ہی عیاض بن غنم الاشعری کا بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ کے کہ بعد حمد خدا و صلواۃ مصطفیٰ کے سلام خدا اور رحمت و برکات اُسکی آپ پر نازل ہوئین حمد و شکر
کرتا ہون اُس خدا کا کہ اُسکے سواے کوئی معبود نہین ہی اور ہین درود و سلام بھیجتا ہون اُسکے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم پر اور ستائش ہی اُس خدا کے لیے جسنے اپنی نصرت سے دین اسلام کی ترقی کی اور اپنے غضب سے شرک و
کفر کو ذلت دی اور منت و سپاس ہی خدا کے لیے اس بات پر کہ اُسنے نعمتین بخشین اور احسان کیا پس اُسنے
اپنی عطایات عظیمہ سے ہمارے دشمنون کو ہمسے دور کر دیا اور اُسنے ہمسے کشف اندوہ و ملال و صرف احوال
کیا اور غنائم وافرہ سے جو اُسنے ہمارے تئین عنایت کین اُسکے بدلے ہمسے محض حمد و شکر اپنے لیے پسند کیا اور وہ
حمد و شکر ہمارے ہی حق مین موجب مزید کشائش کا اور باعث واشد خاطر بیقرار کا ہی اور حال یہ ہی کہ اوقات شدائد بعد
صعوبات کے ہمارے لیے سہل ہوگئے اور ایام نافرجام بعد سختیون کے ہمپر نرم ہوئے یعنے دن سختیون کے نکل
گئے اب حق تعالی ہمارے امور کو آسان کریگا اور تحقیق کہ دشمن ہمارے معرض ہلاکت مین پڑگئے اور راہین اُنپر تنگ و
بند ہوگئین اور اپنی تنگی و خواری مین شامل اور باہم معاہدہ کرنے مین شریک ہوئے اور نہ انکو زمین مین کہین نکاسی ملی نہ آسمان
پر چڑھنے کا اُنھون نے راستہ و زینہ پایا اور اُنمین سخت تفرقہ پڑا اور بیقراری نے انکو از جا و از خود رفتہ کر دیا اور اُنھون
نے بڑے بڑے حیلے کیے اور بہت بہت باہم نگہداری و پاسداری کی اور نہایت چرب زبانی سے لاف زنی کرتے
رہے اور آپسمین مکاتبات و مراسلات باکثرت جاری کیے یعنے بہت کاغذ کے گھوڑے دوڑائے اور اکثر ایام گذاری
کی اور اظہار داخل ہونے اسلام کا کیا یعنے حیلہ سازی سے وعدہ و اقرار اسلام لانے کا کیا اور تاریکی جہل سے قبول
اسلام مین متردد رہے اور بیشتر میل بصلح رکھتے تھے آخر ہمنے اسی مصالحہ پر اُنسے اقرار کیا چنانچہ بعد ازان
کہ وہ مشرف و قریب بہلاکت ہوئے تو بعضے اُنمین سے اسلام لائے اور بیعت کی اور بعضے اُنمین پر ذمہ ہے

مرفہ احوال یعنے سور احوال سے پھیر کر خوشحال کیا ۱۲

یعنے ذمی ہوئے اور متابعت کی و تحقیق کہ حق تعالی نے ہمارے علمون کو ہر جا بلند کیا اور ہر طرف اُسکے پھریرون کو کھلا رکھا اور ہمارے دین کو غالب اور ہمارے دشمنون کو مغلوب کیا اور ہر کہین ہماری تلوار کو تیز و حملآور اور ہمیشہ ہمارے کلمات کو بالا رکھا اور ہماری شریعت کو غلبہ دیا اور اُنکی صورتون کو بدل ڈالا اور اُنکے چہرے کی روشنی کو پژمردہ کر دیا اور نصرت کو انسے دور کیا اور اُنکو ایک دوسرے کی مدد سے باز رکھا اور حق تعالی بلاد اسلام اور عباد مسلمین کی مؤنت و کفالت کے لیے کافی ہی اور حمد ہو واسطے خداے واحد و یکتا کے اور صلوٰۃ و سلام خدا نازل ہو اوپر سید و پیشوا ہمارے محمد مصطفےٰ کے اور اُنکی آل اصفیا اور اصحاب باصفا پر اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا اوپر آپ سب کے اور اس نامے کے ساتھ خمس محاصل دیار کا بھی بتفویض شرحبیل بن حسنہ جو کاتب وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے روانہ کیا اور اُنکے ہمراہ دو سو سوار بھی کر دیے اور نامہ اُنکے حوالے کر کے حکم جلد روانگی کا دیا چنانچہ وہ روانہ ہوگئے اور بعد چند روز اُنکے جانے کے عامر بن مزینہ فرستادہ سعد بن ابی وقاص کا عراق سے پاس عیاض بن غنم کے پہونچا اور درخواست مدد و کمک اوپر کسریٰ کے کی سو عیاض نے اُسکی امداد کے لیے ایک جماعت مردان شجاعت کی بھیجی پس حق تعالی نے ملک عراق کو سعد کے ہاتھ پر فتح کر دیا اور ماجرا اُسکے حرب کا اور واقعات وہان کے جو کچھ امور سعد سے گذرے ہم ذکر کرتے ہین و اللہ الموفق

ذکر فتوح العراق

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی اُس شخص نے جسکے وثوق و اعتماد پر مجھے بڑا اعتقاد ہی وہ کہتا ہی جب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو بسرکردگی لشکر کافی طرف عراق کے بھیجا تو وہ روانہ ہو برابر چلے گئے یہانتک کہ سرزمین حبیہ مین پہونچے اور خبرین اس لشکر کی قعور بن ہبیرۃ العبسی کو علی الاتصال پہونچاین اور وہ اُنہی زمانے مین بعد ایاس بن قبیصہ کے والی عرب تھا اور نعمان بن المنذر بھی جانب کسریٰ بن یزدشیر سے اُسی نواحی مین والی ملک تھا چنانچہ اُن دونون نے کسریٰ کو نامہ لکھا اور اس خبر کو مندرج کیا کہ لشکر مسلمانون کا مدینے سے بھیجا ہوا عمر بن الخطاب کا بقصد سر کرنے اور لے لینے ملک عراق کے آپہونچا ہی پس اے بادشاہ خواب غفلت سے بیدار ہو اور بیخبری سے ہوشیار ہو اور اپنے مصالح امور دولت و سلطنت مین فکر و تدبیر کیجیے اور آگاہ ہو اس بات سے کہ یہ وہ زمانہ ہی جسکو ہم سنا کرتے تھے اور اُسکی تصدیق نہین کرتے تھے بلکہ تکذیب کر کے اُسکو راست نہین جانتے تھے اور ہم گمان اس بات کا نہ رکھتے تھے کہ کوئی ہمپر جسارت و جرات کریگا اور نہ کوئی ہماری طرف لشکر بھیج سکیگا سو وہ وقت پہونچ گیا کہ والی مدینے کا عمر ہوا ہی اور وہ صاحب ہی فتوح کثیرہ کا اور وہ بہت سے ملوک کو شراب شر پلا کر ہلاک کر چکا ہی پس ضرور ہی کہ اپنے قدم ہمت سے کھڑے ہو اور اپنے دشمنون کے مقابلے کے لیے روانہ ہو کر پیش قدمی کر و اور ہمنے آپکو خبر دی تاکہ اپنے کام پر ہوشیار و خبردار رہو اور اپنے دل سے دور رکھو کہ اس بات کو مہمل سمجھکر طرح دو کیونکہ اگر

امر خفیف ثقیل ہو جاتے ہین اور بیشتر کار آسان دشوار ہو جاتے ہین اور حال یہ ہو کہ شروع جنگ ایک چنگاری معلوم ہوتی ہو
دبالآخر اُس سے بہت سی آگ بھڑک جاتی ہو زیادہ والسلام راوی نے کہا پھر وہ نامہ جب ایلچیون کے ہاتھ پاس کسریٰ
کے پہونچا اور پڑھا گیا تو اُسکے بدن مین ہیجان غضب سے رعشہ و لرزہ پڑگیا اور اپنے تخت پر غیظ و غلیان سے ہلنے اور کانپنے لگا
اور قبائل اساورہ و مرازبہ کو اور اقوام دیلم و سہارجہ کو طلب کر کے اُس نامے کو اُنکے سامنے پڑھوا کر سنوایا اور اُنسے کہا کہ یہ امر
جو ہمپر واقع ہوا اور ہم اپنے زمانے مین اُس سے مشرف و مطلع ہوئے یعنے اُسکو بچشم خود دیکھا تو اسمین تم لوگون کی کیا راے ہو اور
تمھارا کیا مشورہ ہو اور تم خوب جان لو کہ یہ عرب اس کوشش مین ہین اور نظر و فکر اس بات مین رکھتے ہین کہ اپنے لیے مواضع
سکونت ٹھہرا کر اُسمین مقام و منزل کرین اور حال یہ ہو کہ ان لوگون نے روم کے ساتھ برا شر کیا اور اُنکو بہت ضرر پہونچایا اور اُنکے
شہرون پر متسلط ہو گئے اور اُنکے خزانون پر قبضہ کر لیا و حال آنکہ روم بجمعیت عظیم مجتمع ہوئے تھے اور اُنمین سے کوئی باقی تھا جو
شام مین نہ پہونچا ہو اور ایسا کوئی تھا جو بمقام یرموک شریک حرب نہ ہوا ہو اور یہ عرب تو جماعت قلیل ہین جو تمھارے بلاد مین آئے
ہین اور عازم اور آمادہ ہین اس بات پر کہ ملک تمھارا تمھارے ہاتھون سے چھین لیوین اور تمھارے لیے اب کچھ اور سود مند
نہین ہو سواے اسکے کہ عزم بالجزم کرو اور شتابی پر بکمال حزم کاربند ہو اور دشمنون کو اپنے اہل و عیال و اموال اور اپنے
تمام نامی اولاد و بلاد سے دفع کرو اور خوب سمجھ لو کہ عرب کے تئین بڑی آرزو ہو اور اُنکے دلون مین یہ بات سمائی ہو کہ تمھارے
شہرون و قلعون پر تسلط کرین اور ہرگاہ وہ تمکو اپنی جنگ سے خوف زدہ اور اپنے مقابلے سے باز ماندہ دیکھینگے تو وہ تمپر ایسے
جھک پڑینگے جیسے شیر اپنے شکارون پر ٹوٹ پڑتے ہین غرضکہ مؤذن نقیب اُنکے اول روز سے علی الاتصال پکارتے رہے
اور غیرت و غضب دلایا کیے چنانچہ مروی ہو مَن نَظَرَ فِی العَوَاقِبِ اَمِنَ غَائِلَۃَ النَّوَائِبِ یعنے جو کوئی انجام کار پر نظر رکھتا ہو وہ
افتاد ناگہانی مصائب سے ایمن ہو القصہ کسریٰ نے دروازے خزانے اور خلعت خانے کے کھلوا دیے بعد ازان کسریٰ تہیہ
فوج مین مصروف ہوا چنانچہ ہرمزان کو خلعت دیکر پچاس ہزار پیادہ و سوار کا افسر کیا اور عطار بن مہرود کو خلعت دیکر بیس ہزار جمعیت
کا سردار کیا اور عمار بن ہمان کو بھی خلعت پہنا کر بیس ہزار لشکر کا سپہ سالار کیا اور رسب خسرودن کو حکم کیا کہ سرزمین زیدان
مین جا کر مع اپنی اپنی جمعیت کے خیمے کرین چنانچہ وہ سب حسب الحکم کاربند ہوئے و بعد ازان کسریٰ نے ایک ایک نامہ طرف والی
خراسان و مالک وراء النہر کے روانہ کیا اور اُسمین بعد ذکر حالات کے مضمون فوج طلبی مندرج کیا کہ وہ لوگ مع اپنی اپنی فوج کے
قتال اصحاب رسول خدا صلعم پر بہت جلد پہونچین پھر جسوقت نامے اُسکے اُن ملوک کے پاس صادر ہوئے تو فالفور وہ متوجہ
بروانگی ہوئے اور طرف عراق کے دوان و شتابان مانند ملخہاے پران کے روان ہوئے اور منجملہ قوم کے یہ چند رئیس بھی موجود تھے
شہربان بن کباد و فرجان الاہوازی و ہذیل بن جسوم و جابر السدانی اور اسکے ساتھ چالیس ہاتھی مست تھے واقدی رحمہ اللہ نے
کہا پھر جب یہ سب فوجین مجتمع ہوئین تو کسریٰ نے کوچ کیا اور سبھون کو سرگرم کر کے سرزمین شہر طاق و فراشتہ کی طرف لیگیا اور
اُسکے لشکر خاص کا سالار مہربان تھا پھر وہان جائزہ و شمار جیوش کا ہوا تو ایک لاکھ پچاس ہزار سوار و پیادہ مرد کارزار تھے

سوائے اتباع بہیر کے اور پیشاپیش جیوش کے قوم دیلم اور اہل عجم تھے اور ان سب کے آگے آگے وہ سارے فیل تھے اور ان ہاتھیون
کی پشت پر ایک ایک گدی دیباج کی کسی تھی اور ہر ایک گدی پر چالیس چالیس مرد مقاتل سوار تھے اور جھانجھ دہل بجاتے تھے اور
ہر ایک ہاتھی کی سونڈ مین ایک ایک تلوار تھی تاکہ آدمیون کو اس سے قتل کرین اور ان ہاتھیون مین ایک فیل اغور تھا کہ بڑا
خود ومانند کوہ کے بلند تھا اور وہ سب ہاتھیون سے مقدم تھا یعنے سب کے آگے چلتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو مدسب ہاتھی
اسکے پیچھے پیچھے ہوتے تھے اور جب وہ ٹھہرتا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور ان ہاتھیون کے پیچھے گلہ جوان بیلون کا بندھا تھا
انپر ہتھیار سلاح وخزانہ لدا تھا غرضکہ جب ساز وسامان سے روانگی پر آمادہ ہوئے اسوقت اردشیر بادشاہ نے اعادہ اپنے
کلام سابق کا کرکے ذکر دو مقدمون کا کیا کہ اے اہل فارس تم لوگ ہمیشہ ملوک رہے اور ہیبت تمہاری دلون مین اقوام ترک
و دیلم اور روم وجرامقہ کے متمکن رہی اور اسیطرح تم حق مین رعایا کے معادل ہو یعنے انکی اصلاح ورفاہ ملحوظ خاطر رکھتے ہو تو چاہیے
کہ اس قوم یعنے عرب کو بزور مال دفع کرو یعنے اگر یہ لوگ طالب وطامع مال ہون تو انکو مال کافی دیکر یہان سے نکال دو اور
اگر اس سے انکار کرین اور خواہان ملک ہون تو انسے جنگ کرو چنانچہ اردشیر بادشاہ نے یہ کہکر سران لشکر کو
رخصت کیا اور وہ سب روانہ ہوئے

ذکر فتوح خورنق وقتل نعمان بن المنذر وفتح حیرہ وقادسیہ

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی حسن بن اسحاق نے اور کہا مجھے خبر دی ہے سلیمان بن عامر نے
اور سلیمان نے کہا مجکو روایت پہونچی ہے کہ سعد بن ابی وقاص تیس ہزار سوار سے عراق کو روانہ ہوئے اور راہ سے بجیلہ
ونخع وشیبان وربیعہ واخلاط کے چلے جو داخل عرب ہے اور لشکر سعد مین ایسا کوئی عراق کو نہین گیا جسکے اہل واولاد
اسکے ہمسفر نہون اور ملوک فارس مین سے ایسا کوئی نہین گیا جسکے ہمراہ اسکا کل مال نہو تاکہ بجد وعزم تمام مقاتلہ کرین
اور ملک کسری نے اسی امر کی خاطر انکو وصیت وفہمایش کردی تھی چنانچہ راوی کہتا ہے کہ سعد نے منزل رحبہ سے
طرف حیرۃ البیضا کے کوچ کیا اور وہین لشکر نعمان بن المنذر کے خیام برپا تھے اور اسی کے میدان مین بیچ بلے ایستادہ تھے
اور جمیع عرب باشندگان عراق بھی کہ وہ سب اسی ہزار تھے شریک لشکر نعمان تھے اور نعمان نے انکو وفور انعام وخلعت
سے مستفیض کیا تھا اور ملک کسری کی طرف سے انکو وعدہ بذل جمیل دیتا تھا یعنے اقرار تمام بذل وعطا کا کرتا تھا اور
انسے کہتا تھا کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب ہین اور تم بھی عرب ہو اور ہلاکت ہر شے کی اسی کے ہم جنس سے ہوتی ہے اور یہ عرب
بھی مثل ہمارے ہین کچھ انکو ہمپر فضیلت نہین ہے بلکہ فضیلت ہم مین ہے کیونکہ درمیان ہماری قوم کے ملوک ہین کہ اس قوم
نے ہم اکاسرہ وملوک کو مقدم وسرآمد اپنی دولت وجمعیت کا کیا ہے تا آنکہ ہم انکے لیے رکن ہین اور انکے دشمنون پر انکے
مددگار ہین اور اصحاب محمد کے لیے کوئی امر فخر کا نہین ہے جو وہ ہمپہ افتخار کرین بلکہ ہمارے لیے انپر فخر ہے کیونکہ

ہرگاہ اُنکے گمان مین حق تعالیٰ نے اُنہین سے نبی مبعوث کیا اور اُنپر اپنی کتاب نازل کی ہی جسکو وہ قرآن کہتے ہین تو ہمارے
واسطے انجیل ہی اور ہم مین عیسیٰ ابن مریم اور جمیع حواریین ہین اور ہمارے لیے مذبح یعنے قربان گاہ ہی اور ہم مین قسیسین و رہبان
و شماسین ہین اور ہمارے لیے ناقوس ہی و بہرحال دین ہمارا عتیق و قدیم ہی اور اُنکا دین نو ایجاد و جدید ہی پس لازم ہی
کہ ہنگام وغا کے ثابت قدم رہو اور جیسا کہ ملک کسریٰ کو تمھارے ساتھ حُسن ظن ہی چاہیے کہ تم اُسکے مطابق ہو
راوی کہتا ہی اُسی درمیان مین کہ نعمان یہ باتین قوم سے کر رہا تھا کہ ناگاہ عم اُسکا الیاس صاحب حرس یعنے سردار
نگہبانون اور پاسبانون کا اُسکے پاس آیا اور کہنے لگا اے ملک اسوقت ہمارے دشمنون نے ہماری طرف ایلچی
بھیجا ہی یہ سُنکے نعمان نے کہا اُس ایلچی کو میرے پاس لاؤ اُسنے اُسکو حاضر کیا اور وہ ایلچی سعد بن ابی عبید القاری
تھا پھر جب وہ روبرو نعمان کے اُسکو حاضر لایا اور جسوقت سعد روبرو نعمان کے کھڑا ہوا تو اُسوقت حجاب خدام
نے اُسپر زجر و قہر سے شور کیا کہ تمام یہ سرزمین ہمارے بادشاہ کی ہی (مترجم کہتا ہی کہ اس خطاب سے غرض اُن لوگون
کی یہ تھی کہ سعد نے مراسم تعظیم شاہی کو ترک کیا اور آداب ملوک ادا نہ کیا تھا) مگر سعد نے اُنکی باتون پر کچھ التفات
نکی بلکہ بطرف نعمان خطاب کر کے یہ کلام کیا کہ حق تعالیٰ نے ہمکو ناموراس امر کا کیا کہ ہم ایک دوسرے کو سجدہ نکرین
کیونکہ یہ رسم و عادت قبل بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام جاہلیت مین جاری تھی مگر جب سے حق تعالیٰ
نے آنحضرت علیہ السلام کو مبعوث کیا تو اُنکے لیے ہدیہ و تحفۂ سلام کا مقرر فرمایا اور اُنکے پیشتر انبیا مین بھی یہی طریقہ نافذ
تھا کیونکہ سلام ایک نام ہی نامہاے خداے عزوجل سے مگر یہ تحیت جو تمھاری ہی وہ شیوہ جبابرہ و متکبرین ملوک کا ہی یہ
سُنکے نعمان نے جواب دیا کہ ہم جبابرہ مین سے نہین ہین بلکہ جلالت عظمت ہماری تمسے عظیم ہی اسلیے کہ تم اپنے دین مین موحد ہو
اور حق تعالیٰ کو واحد جانتے ہو مگر پسر خدا عیسیٰ ابن مریم سے انکار کرتے ہو تب سعد نے کہا تو مجھے بتا کہ عیسیٰ ابن مریم مین جو قدرت
حاصل تھی وہ حالت عبودیت تھی یا شان ربوبیت تھی غرض کہ درمیان اُن دونون کے بیشتر اس قسم کا مکالمہ سرگرم رہا
یہانتک کہ کلام سعد سے نعمان بہت عجب مین آیا اور نہایت متحیر ہوا پھر سعد سے کہنے لگا افسوس ہی تیری قوم پر کیا چیز
تجکو یہان لائی ہی اور تو کسلیے آیا ہی سعد بن ابی عبید نے کہا ہمارے امیر سعد بن ابی وقاص نے مجکو تمھارے پاس اسلیے
بھیجا ہی کہ تو بھی عرب سے ہی پس حیف ہی کہ کوئی امر موجب تیرے زیان و منفعت کا ہو اور تجکو اُسکا ضرر پہونچے اور یہ قوم علوج و گبر
ہین کہ کوئی دین نہین رکھتے ہین انکے لیے کوئی شریعت نہین ہی کہ اُسکو بجا لاوین اور نہ اُنکے واسطے کوئی فریضہ ہی کہ اُسکی پیروی
کرین یعنی اُسکو ادا کرین اور ہم تمکو دعوت و طلب کرتے ہین بطرف شہادت لا الٰہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کے یعنے تم گواہی
دو اور اقرار کرو کہ سواے اللہ کے کوئی الٰہ لائق بندگی کے نہین ہی اور محمد فرستادہ اُسی خداے یکتا
کا ہی اور چاہیے کہ جو کچھ ہمارے لیے حلال ہی وہی تمھارے لیے بھی حلال ہو اور جو شے ہمپر حرام ہی تمپر بھی حرام ہو
اور اگر تم اِس امر سے انکار کرو تو پھر جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی انحراف کرو تو تم طیار رہو حرب خدا اور رسول سے

چنانچہ نعمان نے جب کلام سعد سنا تو اُسکی باتون پر استہزا اور خندہ زنی کی راہ سے ہنسا اور کہنے لگا تمہارے نفوس
بطالت کی باتین کرتے ہین یعنے تمہارے دلون مین یہ خیال خام سمایا ہی کہ بھلا جو تمنے روم پر باندھا ہی اور اُنسے جزیہ
مقرر کیا ہی مثل اُنکے ہمکو سمجھے ہو اور ویسا ہی ہمسے بھی چاہتے ہو قسم ہی مسیح کی ایسا نہوگا بلکہ ہمارے لوگ بڑے ثابت قدم
اور بہت مضبوط دل اور نیزہ بازی مین نہایت سخت بازو ہین اور تیغ زنی مین کیا ہی مرد میدان ہین بھلا کسنے تمہارے
دلون مین یہ باتین ڈالی ہین اور کسنے تمہارے کانون مین پھونکا ہی اور کسنے تمہین اُسکی بو سونگھائی ہی کہ تمہاری خاطر مین
صورت حال اس اُمید کی پسند آئی ہی یہان تک کہ تم قحط بلاد سے آئے ہو یعنے جن بلاد مین قحط رہتا ہی وہان سے بھاگ آئے ہو
اور قصد ملک قوم اساورہ رکھتے ہو اور ارادہ اخذ بلاد اکاسرہ وملوک کا کرتے ہو حالانکہ یہان ساز وسامان حرب مہیا ہی
اور حرارت جنگ سرگرم ہی اور آتش نبرد مشتعل ہی اور حال یہ ہی کہ اردشیر بادشاہ نے اپنی فوجین بھیجی ہین وبکثرت تمام
لشکر کشی کی ہی پس گویا کہ تم اُنکے پنجون مین ہو کیونکہ وہ لوگ آپہونچے ہین تو تم سے اپنے مقصود کو پہونچینگے یعنے تمکو
قتل واسیر کرینگے اور تمہارے دلون مین جو باتین بھری ہین اُسکو تمہارے دل سے دور کرینگے تب سعد بن ابی عبید نے
کہا اے نعمان تو تعلی کرتا ہی ساتھ باطل کے اور زبان پر لاتا ہی کلام غیر عاقل کیا تو نہین جانتا ہی کہ انجام بخیر واسطے پرہیزگارون کے
ہی اور حال یہ ہی کہ حق تعالے نے اپنے فضل وکرم سے یاس وہراس کو ہمسے اُٹھا لیا اور جمہور ناس پر ہمکو مظفر ومنصور کیا
اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی سَتُفْتَحُ عَلٰی اُمَّتِی کُنُوزُ کِسْرٰی وَقَیْصَرَ یعنے قریب ہی کہ خزانے کسریٰ
وقیصر کے میری اُمت پر کھل جاوین یعنے عنقریب مال وملک کسرای عجم وقیصر روم مسلمانونکے ہاتھ لگیگا چنانچہ گنجہاے
قیصر تو حق تعالے نے ہمپر مفتوح کردیے اب گنج کسریٰ تیرے صاحب کا باقی ہی سو حق تعالے بموجب وعدہ اپنے نبی کے وہ
بھی وفا وعطا کریگا یہ کلام سعد کا نعمان نے سنکر جواب دیا کہ بھلا کہانسے تیرے صاحب یعنے تیرے نبی کو اس بات کا علم ہوا
اور کہانسے وہ اس علم کا وارث ہوا حالانکہ مینے سُنا ہی کہ وہ پڑھا لکھا نہ تھا تب سعد نے کہا کہ حق تعالے نے ہمارے نبی
علیہ السلام کو بصیرت علم کی عالم ازل وقدم سے عنایت فرمائی تھی اور جو کچھ ازل سے تا ابد قلم قدرت نے لوح محفوظ مین
لکھا ہی وہ سب اُنکو بتایا اور سکھلایا پس وہ عالم کان مایکون کے تھے پھر جب نعمان نے یہ بیان سعد کا سُنا تو کہنے لگا حیف
ہی تیری قوم پر تو یہانسے اپنی قوم کی طرف چلا جا کہ ہمارے پاس سوائے سیف کے اور کچھ تیرا جواب نہین ہی یہ سنکے سعد بن
ابی عبید سوار ہوئے اور اپنے لشکر کی جانب معاودت کی تو دیکھا کہ لشکر نزدیک آپہونچا ہی چنانچہ سعد بن ابی عبید نے امیر سعد بن
ابی وقاص سے سارا ماجرا النعمان بن المنذر کا اور جو کچھ اُسنے جواب دیا تھا بیان کیا تب امیر نے یہ شعر پڑھے ؎ سَاَحْمِلُ فِیْهِمْ حَمْلَةً عَرَبِیَّةً
وَلَا اَنْثَنِیْ وَاللّٰهِ عَنْهُمْ بِعَسْكَرِیْ ؛ فَاِمَّا تَرَی النُّعْمَانَ فِی الْقَیْدِ مُوْثَقًا ؛ وَاِمَّا طَرِیْحٌ فِی الدِّمَاءِ مُعَفَّرٌ ؛ یعنے قریب ہی
کہ مین اُنکے درمیان حملہ کرون حملہ کرنا شجاعان عرب کا اور واللہ اُنسے پھرے نہین نامردوار دونگا لشکر
اُنکا پھر مین یا تو نعمان کو قید وبند مین بندھا دیکھونگا یا اُسکو خون مین غلطان وبسبر افتادہ دیکھونگا بعد ازان سعد بن

ابی وقاص نے لوگونکو حکم کوچ کا دیا تو وہ سب روانہ ہوئے یہان تک کہ لشکر نعمان پر جا پہونچے پھر جسوقت وہ لوگ جیش سعد کے مقابل ہوئے تب نعمان نے اپنے لوگونکو سوار اور تیار ہونے کا حکم کیا آخر وہ عرب عراقی اسکے لشکر والے اپنے گھوڑون کی طرف دوڑے اور سوار ہوئے اور کچھ گھوڑون کو کوتل کر لیا اور دف وغیرہ باجے جنگی بجانے لگے کرنا اور نکی لیری زیادہ ونی اور نشانون کے پھریرے اُڑنے لگے پھر جسوقت سعد رضی اللہ عنہ اُس قوم سے مقابل ہوئے کہ وہ لوگ اپنے ساز و سامان سے چست و درست تھے تو اُنھون نے بھی اپنی فوج کی ترتیب کی کہ صفون کو آراستہ کیا اور با یکدیگر ربط دیا چنانچہ میمنۂ لشکر پر سعد بن عبید القاری کو مقرر کیا اور میسرہ پر سعد العشیرہ کو مامور کیا اور قلب لشکر کے جناح ایمن پر سعد بن نجیبہ کو قائم کیا اور الیسر پر سعد بن الاقیس الہلالی کو نصب کیا اور قلب لشکر مین خود امیر سعد بن ابی وقاص نے قیام کیا اور انکے ساتھ ابو محجن الثقفی و زہیرۃ بن الحویۃ و شرحبیل بن کعب تھے **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی احمد بن تمام نے اُسنے کہا مجھے خبر دی علی بن مسہر نے ابان سے اُسنے حسن سے اُنھون نے کہا جب صفین برابر آراستہ ہو چکین اور تکمیل تمام مرتب ہوئین اُسوقت امیر سعد درمیان صفون کے گشت کرتے ہوئے جو لوگ اُنمین عرب سے تھے مثل قبیلہ بجیلہ و طی و نبی ہلال و نخع وغیرہم کے اُنکو وعظ و پند کرتے تھے کہ آج وہ دن ہے کہ مثل اُسکے پھر نہ دیکھنا کیا تمنے نہین سُنا ہے کہ تمھارے بھائیون نے سواد شام مین جب اُنپر فوج شام نے ہجوم کیا تو اُنھون نے کیا کیا کام کیے تھے چنانچہ یہ کلام سعد سُنکے تمام مسلمین چونک پڑے اور جاگ اُٹھے اور کہنے لگے دیکھو ہم اُنپر بقصد شدید حملہ کرتے ہین کیا عجب ہے کہ حق تعالے ہمکو اُنپر نصرت و فیروزی بخشے یہ کہکے بہادرون نے اپنے گھوڑون کو ڈپٹ کر اُڑایا پھر وہ گھوڑے مانند آندھی کے چل نکلے اور ہوا ہو گئے اور وہ مردان کارزار برابر سرگرم قتال شدید رہے یہان تک کہ آفتاب قبۂ فلک کا کلس ہوا یعنے دوپہر دن آیا اور اُسوقت تک اصحاب نعمان مقابل تلوارون اور نیزون کے ٹھہرے تھے تا آنکہ قعقاع بن عمرو التمیمی یا کہ بشر بن ربیعۃ التمیمی ان دونون مین سے کوئی نعمان سے ملاقی ہوا اور اُسکے سر پر جا پہونچا اور اُسوقت وہ اپنے سوارون کے غول مین تھا آخر قعقاع خواہ بشر نے اُس غول پر حملہ کرکے اُسکو متفرق کر دیا پھر لشکر پر جا پڑا تو اُسکو پراگندہ کیا اور جوانمردی و چالاکی سے نعمان کے سینے مین ایسا بھالا مارا کہ اُسکی پشت سے پار ہو کر انی چمکنے لگی پھر جب حیرالبیضا والی لشکر نے مالک نعمان کا ایسا حال تباہ دیکھا تو اُنھی پس پشت پھیر [illegible] گئے و بارادۂ قادسیہ رخ طرف جیش فارس کے کیا اور بیان مسلمانون نے اُنکے اسباب و مال کو غنیمت مین لیا اور اُس رات کو براحت و آرام تمام بسر کی بعد ازان جن لوگون کو مسلمین نے گم کیا یعنے جو لوگ شہید ہوئے اُنکا شمار کیا تو وہ سب پانسو تئیس عدد کامل تھے اور اکثر وہ اہل نخع تھے کہ حق تعالے نے اُنکا خاتمہ بشہادت کیا **راوی** نے کہا کہ مسلمانون نے وہان کی غنیمت کا سارا مال و اسباب جمع کیا اور سعد ابی وقاص نے قصر خورنق و تخت شاہی پر قدرت پائی پھر جو کچھ اموال غنیمت سے وہان دستیاب ہوا تھا وہ سب مقام حیرہ مین چھوڑ دیا اور اُسپر سالم بن مسروق کو محافظ رکھا اور اُسکے پاس سوم دا و لاد مہاجرین و انصار سے تعینات کردی **راوی** نے کہا و اما دہ لوگ جنھون نے

ما کوتل گھوڑے ایسلئے تھے کہ جو گھوڑا سواری مین پیدل کیا جاوے تو دوسرا بدل دیوین ۱۲

ما پانچون سعد پانچ مقامون پر قائم ہوئے ۱۲

[illegible]

نعمان بن المنذر سے گریز کر کے قادسیہ کو گئے تھے اور قادسیہ مین جنود فرس ہمراہ رستم زاد بن اسفندیار کے مقیم تھے اور رستم زاد کے
ساتھ بیشتر امراء ملوک تھے مثل شہریار بن کنارہ و مرزبان بن جسوم و شر سوم الہمدانی و جنانوس بن قتاک و شاہیر بن جہو ساہو جب
لشکریون نے جیش نعمان کے فراریون کو دیکھا تو اُنسے اُنکا حال پوچھا تو اُنھون نے سارا ماجرا بیان کیا کہ مسلمانون نے نعمان
بن المنذر کو قتل کیا اور حیرہ پر تسلط کیا اور قصر الخورنق و تخت شاہی و تمام جو کچھ وہان تھا سب لے لیا یہ خبر سنکے لشکر فرس مین
بل چل پڑ گئی اور دلون مین ہیبت سما گئی اور رنگ چہرونکا اُڑ گیا اور بدنون پر لرزہ پڑ گیا مگر یہ کہ رستم زاد نے سارے لشکر اور امراء و ملوک دیلم کو
اپنے خیمے مین طلب کر کے جمع کیا اپنے تخت پر کھڑا ہوکر خطبہ شروع کیا اور کہا اے قوم آگاہ ہو کہ قوام دولت و سلطنت سیاست
سے ہی اور ناموس و ننگ ریاست سے ہی اور اب تم لوگ عرب کے مقابلے پر ہو کہ وہ لوگ تمپر آ پڑے ہین تو لازم ہی
کہ تم بھی نکل پڑو اور جلد سوار ہو اور اُنکی طرف بڑھ چلو یہ سُنکے وہ سب امراء و ملوک رستم زاد کے پاس سے رخصت ہوکر اپنے
اپنے مقام پر جا کر ساز و سامان حرب درست کرنے لگے ناگاہ اس عرصہ مین کہ وہ سب تیاری و کمر بندی مین مصروف
تھے دفعتہً لشکر سعد ابی وقاص اُنکے سامنے سے نمودار ہوا اور وہ لوگ عربی گھوڑون پر تھے اور وہ گھوڑے باریک کمر اور
سبک سیر تھے اور اُنپر شہسواران اسلامیہ و دلیران محمدیہ سوار تھے یہ دیکھتے ہی رستم نے فوراً صف آرائی کی کہ ملوک پارس و دیلم کو
اپنے سمت راست اور ملوک دیلم کو جانب چپ قائم کیا اور خود رستم زاد قلب لشکر مین مستقر ہوا اور اُسکے گرد دیگر امراء و ملوک نے
حلقہ و ہالہ باندھا اُسوقت یکایک ابو موسی اشعری سفیر و فرستادہ امیر سعد کا طرف رستم زاد کے آیا اور قلب لشکر مین جہان رستم
تھا قصد جانے کا کیا جب حجاب و خدام نے ابو موسی کو طرف آتے دیکھا تو اُسکے آگے بڑھے اور اُنکے ساتھ ترجمان تھا تب
اُنھون نے ابو موسیٰ سے کلام کیا کہ اے عربی تو کس ارادے پر یہان آیا ہی ابو موسیٰ نے کہا مین رسول و ایلچی امیر لشکر اسلام کا
ہون چنانچہ اُن حجاب نے جو کچھ ابو موسیٰ نے کہا تھا وہ رستم زاد سے جاکر بیان کیا رستم نے حجاب کو تعلیم کیا کہ تم اُس فرستادہ
جاکر یہ کہو کہ ہمارے مقدم جیش کے پاس جانے سے تیری کیا غرض ہی و لیکن جو کچھ تیرا ارادہ ہی ہمسے بیان کر کہ ہم اُسکا
جواب تجکو لا دیتے ہین چنانچہ ترجمان نے پاس ابو موسیٰ کے جاکر جو کچھ رستم نے کہا تھا بیان کیا یہ سُنکے ابو موسی نے اُس
ترجمان سے کہا تو جا کے رستم زاد اور اُسکے اصحاب سے کہدے کہ ہم تمکو دعوت اور طلب کرتے ہین طرف شہادت خدا اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر تمکو اسلام کا انکار ہی تو جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی منکر ہو تو سیف شاہد صادق ہی
یعنے ہمارے تمہارے درمیان مین تلوار ہی کہ وہ صدق شہادت ادا کریگی و تحقیق کہ حق تعالے نے اپنی کتاب مجید مین
فرمایا ہی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت و امداد مومنونکی ہمپر واجب و لازم ہی چنانچہ ترجمان نے یہ کلام ابو موسی کا
رستم زاد و اُسکے اصحاب پاس پہونچایا اور ابو موسی نے طرف امیر سعد کے مراجعت کی پھر جسوقت رات ہوئی تو لشکر رستم سے
ایک جماعت نے فرار کر کے لشکر مسلمین مین آکر پناہ لی جب صبح ہوئی اور رستم کو خبر ہوئی کہ ایک گروہ اُسکے لشکر سے طرف عسکر
مسلمین کے بھاگ گئے ہین تب ملک رستم نے اپنا ایلچی امیر سعد کے پاس بھیجا اور استدعا کی کہ گروہ سادہ و عزاہبہ سے جو لوگ

تمھاری طرف بھاگ گئے ہین انکو ہمارے یہان پھر بھجو یہ پیغام سنکے امیر سعد نے اُس ایلچی کو جواب دیا کہ ہم وہ قوم ہین کہ نہ لینا دیتے تلوار سے
ہین اور نہ عہد شکنی کرتے ہین وحال آنکہ وہ لوگ ہمارے پاس مُقر اسلام آئے ہین اور ہماری صحبت سے رغبت رکھتے ہین تو
ہمپر واجب ہی کہ ہم اُنسے دفاع ضرر کرین اور اُنپر تم مین سے کسی کو قدرت نہ دیوین یہ جواب پاکر ایلچی واپس آیا اور ملک رستم زاد سے
جواب بیان کیا وہ یہ کلام سنکر غضب مین آیا اور لشکر کو حکم مقابلہ وحملہ کرنے کا دیا راوی نے کہا جو لوگ لشکر رستم سے عسکر
سعد مین بھاگ آئے تھے وہ شاذر بن سلیم وسلیک بن اکثم وضرار بن مکتل اور انکے ساتھ والے تھے پھر جب لوگون نے
افواج رستم زاد کو دیکھا کہ وہ بقصد مُسلمین کے آگے بڑھے آتے ہین تو گروہ قعقاع نے کہا اے امیر یہ دشمن ہمارے آپہو نچے
اور یہ ہاتھیون کا انکے آگے آگے ہی جب گھوڑے عرب کے انکو دیکھینگے تو ہرگز انکے سامنے ٹھہر نہ سکینگے اور ہاتھیونکی چنگھار لشکر
تاب نہ لا سکینگے تب امیر سعد نے کہا کہ تم لوگ اپنی نیتونکو خدا کے ساتھ خالص وبے غش رکھو اور رضاے خالق ارض وسما کے واسطے
کوشش کرو اور تیر پھینکو اور پیکان فیلونکے چہرون پر مارو اور تلوارون سے انکی سونڈونکو کاٹ ڈالو راوی کہتا ہی کہ اُن
ہاتھیونکے آگے آگے ایک فیل عظیم ہیکل کوہ تمثال چلا کرتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو سب ہاتھی اُسکے پیچھے پیچھے چلتے تھے اور جب وہ
ٹھہرتا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور جدہر وہ پھرتا تھا سب ہاتھی اُسکے ساتھ ہی پھرتے تھے غرضکہ جب طرفین سے لشکرون نے
حملہ کیا اور جانبین سے مُبارزان فوج جنبش وچالش مین آئے ناگاہ حلقہ ہاتھیونکا آگے آیا گویا کہ پہاڑ حائل ہوگیا اور
اُنپر بڑے بڑے شجاعان عجم سوار تھے پھر وہ سب فیل جو سیف بحر ظلوم تھے یعنے سونڈون مین تلوارین پکڑے تھے آگے
بڑھکر لشکر مُسلمین کو قتل کرنے لگے اور گھوڑے سواران مُسلمین کے انکے آگے نہ ٹھہرے اُس عالم مین سعد بن ابی وقاص نے
اپنے دونون ہاتھ پھیلائے اور خلوص خاطر سے بخشوع وخضوع تمام درپیش پروردگار ارض وسما مشغول بمناجات ودعا
ہوئے اور کہنے لگے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ کہ اے ہمارے پروردگار
ہمپر صبر ڈال یعنے ہمارے دلون کو ثبات وقرار دے اور ہمارے قدمونکو ثابت وبرجا رکھ اور ہمکو قوم کفار پر فتح وفیروزی
بخش اور اُنپر ہمکو منصور ومُظفر کر زہیرہ بن الحویہ کہتا ہی مین سعد کو دُعا کرتے دیکھتا تھا مگر نگاہ میری ہاتھیون پر تھی
ناگاہ ایک فیل احول چشم پھر پڑا اور رستے مدائن کی راہ لی ہرچند سارے ہاتھی اور تمام آدمی گدکرتے تھے اور زور مارتے تھے
کہ اُس فیل برگشتہ کو پھیر لاوین مگر کچھ قابو نہ چلا آخر وہ فیل بگٹہ اپنے سامنے چلا گیا اُسکے پیچھے سب ہولئے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
الْقِتَالَ یعنے مِنَ الْفِيَلَةِ اور حق تعالے نے مومنونکے حق مین قتال سے لیے کفایت کی ہاتھیون سے یعنے حق تعالے
مجاہدون کے حق مین ایسا کافی ہوا کہ قتال کفار کو خود دشمنین کے ہاتھی کفایت کرگئے بالآخر جب وہ سب ہاتھی پھر گئے تو رستم
غضب مین آکر آگے بڑھا اور اُسکے ہاتھ مین جو سونے کی سانگ تھی اُس سے اُن ہاتھیونکے منھ پر مارنے لگا اور اپنی فارسی مین کلمات
زجر وقہر زبان پر لاتا تھا اور اپنی قوم کو قتال پر ابھارتا تھا وجبر آمادہ کرتا تھا تو لوگ اُسکے خوف سے حملہ ومقابلہ کرتے تھے
اور وہ خود اُن لوگونکو بُلا رہا تھا جو اُسکے لشکر سے بھاگے جاتے تھے اور سوار بھی اُسکے سامنے سے ہزیمت پائے ہوئے گھوڑے

جاتے تھے مگر اہل اسلام اُن مفروروں بھگوڑون کا پیچھا نہ کرتے تھے بلکہ اپنے موقف و مقام پر بپاے استقلال قائم
اور دل اُنکے معاملہ الٰہی مین مطمئن تھے اور دشمنونکے سینون مین نیزے مارتے تھے اور مرحق اُنکے دلون پر ناظر تھا
اُنکی خاطر مین سواے حق کے کچھ اور نہ تھا چنانچہ جسدم امیر سعد مسلمانونکو ترغیب قتال کر رہے تھے ناگاہ اسود العبسی نے
آکر اُنسے ملاقات کی مگر وہ اُسوقت بدحواس تھا اور عقل اُسکی زائل تھی سو اُس سے امیر سعد نے پوچھا اے ابو قبیس تیرے پیچھے اونکی
کیا خبر ہی اُسنے کہا اے امیر اِس صف سے دور رہو اُسکے اندر گذر نہ کرو اسلیے کہ اسمین سامنا موت سخت کا ہی اور اُسکا ناز ایک
شیر زبردست ہی کہ وہ جنود فارس و روم مین سے ایک بڑا مرد جبار ہی اُسنے مسلمانون مین سے چار مرد مبارز کو قتل کر ڈالا ہی
اور مینے جو اُس سے مقابلہ کیا تو قریب تھا کہ وہ مجھپر آپڑے اگر اُسوقت ناگہان بحکم اللہ میری مدد پر خالد بن جعفر بن قرط نہ آجاتا
تو اُسنے مجھے مار ہی ڈالا ہوتا اسلیے کہ اُسمین کمال شجاعت و شہامت ہی تب سعد نے اُس سے کہا اے مرد مسکین مقدور سے
جو تقدیرات الٰہی ہی بشر کو مفر کہان ہی کیا تو نے قول مالک الجبار کا نہین سنا اَینَمَا تَکُونُوا یُدرِککُّمُ المَوتُ وَلَو کُنتُم فِی بُرُوجٍ
مُشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین رہوگے موت تمکو پکڑ لیگی اگرچہ تم برجہاے محکم مین مخفی ہوگے آخرکو جس صف کا ذکر
اسود نے کیا تھا امیر سعد اُسمین در آئے وہان خالد بن جعفر سے ملاقات ہوئی اور اُنکا رنگ متغیر دیکھکر پوچھا اے
ابن جعفر تیرے پیچھے کیا خبر ہی اُسنے کہا یہان ایک اژدہا ہی سیاہ و شیر غران ہی اے امیر اِس شہسوار سے کنارے رہو
کہ وہ دشمن دین سخت سرکش ہی اُسکے ہاتھ مین ایک عمود طلائی یعنے سونے کی سانگ ہی کہ اُس سے وہ اپنے خصم کو موت
ہلاکت کرتا ہی اور وہ اکثر اپنے ہمسرون اور بہت شجاعون کو قتل کر چکا ہی پس قریب تھا کہ وہ میرا کام تمام کرے اگر سعد العشیرہ
میری امداد کو نہ پہونچتا تو اُسنے مجھے ہلاک کر ڈالا ہوتا پھر جسوقت امیر سعد نے کلام ابن جعفر کا سنا تو اُسپر یہ امر شاق عظیم گذرا
اور جس جگہ وہ مرد خونخوار تھا وہان کا قصد کیا تاکہ مسلمین کے بدلے اپنے تئین فدا کرے اور راہ خدا مین جان نثار ہووے
تا آنکہ امیر سعد صفین چیرتے ہوئے آگے بڑھے تو ایکا ایک سعد العشیرہ سے ملاقات ہوگئی اُس سے امیر نے پوچھا اے
ابن لوی کیا خبر ہی اُسنے کہا امیر سے پیچھے ایک مرد جبار خونخوار ہی کہ کوئی اُسکا مقابلہ نہین کرسکتا اور وہ ایک مرد دلیر ہی
کہ اُسپر کسی کا وار نہین چلتا اگر بشر بن ربیعہ میری مدد کو پہونچ نجاتا تو وہ اپنے حربہ دستی سے مجھے قدح مرگ ضرور پلاتا پھر
سعد نے اُسکی زبانی بھی یہ خبر سنکے قصد طرف اُس مرد بد کے کیا تو آگے چلکے بشر ملا تو اُسکا رنگ زرد دیکھا اُس سے
پوچھا اے ابن ربیعہ کیا حال ہی اُسنے کہا اے امیر اُسکے مقابلہ مین قعقاع نے کچھ کوتاہی اور کمی نہین کی اگر وہ نہوتا
تو مین ہول سے اپنے سر کے بل گر پڑتا غرض کہ جس سمت سے لشکر آیا تھا اُسی رستے پر امیر سعد وہان آگے بڑھے اور
توکل خدا اپنی توفیق کی راہ چلے ناگاہ قعقاع سے ملاقات ہوئی کہ اسوقت وہ پردونکو پریشان اور لشکرونکو پراگندہ
کر رہا تھا یہ شجاعت اُسکی دیکھکر امیر سعد نے کہا حق تعالے تجھے اس امر عظیم کا نیک بدلا اور خیر جزا عطا کرے اے ابن
عمرو وہ رومی سوار کدھر ہی اور تیرے ہاتھ سے وہ کیونکر بچ گیا اُسنے کہا اے امیر اگر وہ درمیان صفونکے گھس نجاتا تو مین

اسکو کاسہ مرگ پلا چکا ہوتا آخرالامر امیر سعد سوارون کے پرے مین گھس پڑے مگر اُسکا پتا نہ پایا واقدی رحمہ اللہ نے کہا
پھر برابر درمیان مسلمین و کفار کے معرکہ قتال سرگرم رہا یہانتک کہ مابین فریقین کے شب فارق و حائل ہوئی آخر
ہر جماعت نے اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف بازگشت کی اور جسوقت رستم اپنے خیمہ گاہ کو پھرا تو اُسنے اپنے خدام کو پاس افسران فوج کے
بھیجا بلوایا جب وہ سب حاضر آئے تو اُن سے کہنے لگا کہ ہر آئینہ تم لوگ ذلیل و خوار ہوئے اور تمپر جہنم سے آگ برسی ہی آخر تمکو
کس چیز نے مخذول و معذور کیا کہ تم غیر حاضر رہے اور کس شے نے تمکو مشغول و مقہور رکھا کہ تم بازرہے اور دیکھو یہ بلائے
ناگہانی تمپر نازل ہوئی و حال آنکہ تم لوگ بڑے سخت گیر و سخت کار ہو اور یہ لوگ وہ قوم ہین کہ کبھی تم انکو خیال مین
نہ لاتے تھے اور کسی بات سے یہ تمھاری خاطر مین نہ آتے تھے مگر با اینہمہ ان لوگون نے تمھارے شہسوارون اور یکہ تازونکو کیا
خوار و رسوا کیا اور رنجور و ہلاکت مین ڈالا اور تمھارے صنادید و رؤسا کو قتل کیا پس تم کس وجہ سے مدائن کو پھرے جاتے ہو
اور روبرو ملک یزدشیر کے کیا منھ دکھاؤگے اور کیا بات بناؤگے اور مین دیکھتا ہون کہ دولت و سلطنت تمھاری منقطع
ہوگئی اور ایام عشرت تمھارے منقضی ہوگئے یہ کلام رستم سنکر سرداران لشکر نے جواب دیا اے آغا ہمارے ہم لوگ ایسی قوم
کے ساتھ مقابل و مبتلا ہوئے کہ وہ نہ موت سے ڈرتے ہین نہ مصیبت مین فریاد و فغان کرتے ہین اور جسوقت ہمنے انکے
سینون مین سنان ماری تو اُنھون نے اپنے سینے پیش کر دیئے اور جب ہمنے انکی جمعیت گھٹا دی تو انکو کچھ صدمہ نہوا یعنے انکی
بھی کچھ پروا نہ کی تب رستم نے کہا اب میری رائے مین سوائے اسکے اور کوئی بات نہین آتی کہ نصف شب انپر شبخون مارین
تو کیا عجب ہی کہ ہم انپر ظفر پاوین اور بادشاہ کے نزدیک ہمارا منھ روشن ہو اور اُسکے روبرو ہم سرخرو ہوان پس اُن سب نے
اس رائے کو پسند کیا اور ایک دوسرے سے جدا و رخصت ہوکر اپنے اصلاح حال و درستی امور مین مصروف ہوئے واقدی
رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت کی عامر بن سوید نے اور کہا کہ جب ہم لوگ قتال اعدا سے طرف خیمۂ امیر سعد کے پھرے تو
سعد کو دیکھا کہ وہ فرش خاک پر اندوہناک بیٹھے تھے پھر جسدم اُنھون نے ہم لوگونکو دیکھا تو بولے مرحبا لقوم تجردوا الدنیا
و طلبوا الاخرۃ یعنے خوشحال اُس قوم کا جو تارک دنیا و طالب عقبے ہین اور کہا آج کا دن تمھارا کیونکر گذرا
ہم لوگون نے کہا ہمنے اپنے دلونکو تشفی و تسلی دی قتل اعدا سے اور ہمنے اپنے نبی کی شرع کی نصرت و حمایت کی و
تحقیق کہ ہم مین سے مردم کثیر کام آئے ہاتھون سے مسلسلہ و نشاب کے یعنے ناوک افگنون و تیراندازونکی جفاکاری
سے ہمارے بہت لوگ مارے گئے تب یہ شکایت سُنکر امیر سعد نے کہا تمام لشکر جمع ہو اور خدام کو حکم کیا کہ شیح و قیصوم
جو ایک قسم کی گھاس ہوتی ہی فراہم کرو کہ اُس سے مجھے ایک کام ہی امید ہی کہ اُسکے سبب تمھارے لیے منجانب اللہ
نجات حاصل ہو قوم نے کہا بہت خوب پھر جب لوگ تعمیل حکم کر چکے تو سعد نے فرمایا کہ اب یہ کام کرو کہ جو کچھ تم قسم
شیح و قیصوم سے خس و خاشاک لائے ہو وہ سب اونٹونکی پیٹھون پر لاد دو اور انکو اُسطرف پر جہان تیراندازون کے ہانک دو
پھر جب تم اُنسے قریب ہو تو اُس گھاس مین جو اونٹونکی پیٹھ پر لدی ہی آگ لگا دو اور نیزونکی نوک سے اونٹونکو کونچ دو تاکہ

اونٹ جب بیتاب ہوکر بھاگین تو انکو کچل اور رونڈ الین گے اور ہم لشکر لیے ہوئے تیغ بکف تمہارے پیچھے پیچھے پہنچا چاہیے
یہ سب کام یون ہی ہوا پھر جب رات آئی تو اونٹونکو لشکر کے آگے کیا اور ساربانون کو انکے پیچھے کر کے روانہ ہوئے
جب وہ صفوف تیراندازونکے قریب پہونچے تو دفعتہً پشت شتران پر اونٹ کٹارون لپیٹا رخارون مین آگ جلا دی
اور نوک سنان سے اونکو کونچا مارا پھر جب اونٹون نے اپنے اوپر آگ جلتے ہوئی دیکھی اور بھالونکی انی انکے بدنون مین
چبھین تو وہ گھبرا کے بھاگے اور سلسلہ کے پرونکو لپیا رونڈ الا جیسے کھیت کاٹا ہوا کھلیان مین ڈالتے ہین اور انکو وحشت حال
وشکستہ بال خاک پر بچھا دیا اسوقت امیر سعد مع لشکر گھوڑون پر سوار ہو کر اُس سلسلہ کو جو کچلنے سے باقی بچے تھے قتل کرنے
لگے اسی ہنگامے مین یک بیک فوجین فارس و روم کی آپہونچین اسوقت بڑی دھوم پڑ گئی اور بانگ مہیب بلند ہوئی
اسی وجہ سے اس رات کا نام لیلۃ الہریر ہوا اور وہ قتال صبح تک علی الاتصال سرگرم رہا چنانچہ عامر بن سوید راوی
کہتا ہے کہ مینے اُس ہنگام مین یہ آواز سنی کہ کفیناکہم یعنے ہم تمہارے لیے ان کافرون کو کافی ہین مینے کہا تم لوگ کون ہو
وہ بولے ہم قبیلۂ خزیمۃ النخع سے ہین آخر وہ معرکہ کارزار بدستور و برابر برپا رہا یہان تک کہ واللہ ان لشکریون مین کوئی
باقی نہ بچا بلکہ انکی نسل و بنیاد مین کوئی باقی نہ رہا راوی کہتا ہے کہ پھر جب صبح ہوئی آفتاب نکلا تو رستم بن اسفندیار سوار
ہوا اور اسکا سارا لشکر اُسکے ہمراہ ہوا اور سب یکبارگی پھر پڑے تب مسلمانون نے آگے بڑھ کر انکا مقابلہ کیا اور انکو
اور امیر سعد درمیان صفونکے پھرتے ہوئے لوگون کو وعظ و پند اور افسرون کو وصیت و نصیحت کرتے تھے اور جب
رات ہوئی تو لشکر مین گشت کرنے لگے اسوقت ابو محجن ثقفی کو دیکھا کہ وہ شراب پی رہا تھا تو سعد نے اُس سے کہا اے دشمن
خویشتن بتحقیق کہ تونے اپنے اجر جہاد کو برباد اور ثواب عبادت کو مٹا ڈالا واللہ کہ ضرور مین تجھسے حق اللہ یعنے واجب خدا لونگا آخر
اُسکو مقید کیا اور اُسپر حد شرب خمر جاری کی اُسکے اوپر کوڑون کی مار پڑی واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھے خبر دی یوسف بن عمر نے
اُسنے طلحہ و محمد سے کہ اُن دونون راویون نے کہا کہ پھر شروع جنگ اولاً خود رستم نے کی اور اُسی کی جانب سے پہلے مبارزطلبی ہوئی
تو ابن بخیتہ اسکے مقابلہ مین لڑنے کو نکلا مگر رستم نے اُسکو شہید کیا بعد ازان زہیر بن خوبی نے نکلکر اُس سے مقابلہ کیا آخر رستم
نے اسکو بھی شہید کیا بعد ازان جسوقت قعقاع نے ارادہ کیا کہ پرے سے برآمد ہو کر اُس سے مقابلہ کرے تو دفعۃً
ایک شہسوار یکہ تاز میدان پیکار مانند تند باد رستم پر آپڑا اور اُسکو اُس ڈانٹ سے للکارا کہ وہ سہم گیا پھر اُسکے پہلو مین
ایک بھالا ایسا مارا کہ دوسرے پہلو سے انی نکل گئی پھر امیر سعد نے جو دیکھا تو وہ وہی ابو محجن ہی جسپر حد شرب خمر جاری
ہوئی تھی اور وہ مقید تھا چنانچہ جب سعد نے ابو محجن کو دیکھا کہ اُسنے ایسا کار نمایان کیا تو باوجود اسکے اُسکے محافظ سے
جسکی وہ قید مین تھا یہ کہا کہ مین تجکو بقسم خدا حکم دیتا ہون کہ اسکو قید سے نہ چھوڑ یعنے پھر بدستور محبوس رکھ واقدی
رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی یوسف بن الاعلی نے اُسنے کہا مجھسے روایت کی عمر بن ابراہیم عبداللہ بن لبار
سے اُسنے بیان کیا کہ جب سعد بن ابی وقاص قادسیہ پر گئے تھے اور عساکر فارس و روم سے مقابلہ کیا تھا اور حلقہ

باقیون کا مدائن کی طرف بھاگ نکلا تھا اور امیر سعد رضی اللہ عنہ بہ تبدیل لباس وہیئت یعنے بھیس بدلکر لشکر مین پھرا کرتے تھے چنانچہ ایک رات طرف مردم بنی ثقیف کے گذر جو کیا تو ابا محجن کو شراب پیتے اور اشعار مدح خمر گاتے ہوئے پایا یہ دیکھکر غیظ وغضب مین آئے اور اُس سے کہنے لگے ہر آئینہ تیرا اجر جاتا رہا اور تیری قدر ضائع ہوئی کہ تو بعد جہاد کے باعث غضب رب العباد کا ہوا آیا تو اُس بات پر راضی نہین ہین کہ تجھپر حد جاری کی جاوے بعد ازان اُسپر حد شرب خمر جاری کرکے اُسکو محبوس رکھا اور کسی کی حراست مین اُسکے تئین سپرد کیا پھر جب وہ روز ہوا جسدن یہ جنگ واقع ہوئی اور یہ شہسوار عجم میدان مین آکر مبارز طلب ہوا اور ابو محجن نے وہ بہادری کی جو ہمنے ابھی ذکر کیا مگر با این ہمہ سعد نے پھر اُسکو محبوس کیا راوی کہتا ہی جب محجن نے رستم کو بمشاہدۂ مجمع عام کے قتل کیا اور باوصف اُسکے سعد نے پھر بھی اُسکو مقید کردیا تو ایک روز سعد خود محجن کے پاس آئے تا اُسکی حقیقت حال کو معلوم کرین لیس اُسکو قید مین دیکھکر کہنے لگے اے ابو محجن البتہ تو صاحب فضیلت ہی اُسنے کہا ہر آئینہ فضل مخصوص خدا اور رسول کے لیے ہی آخر سعد نے اُس سے قسم دیکر استفسار حال کیا تب اُسنے اپنی کیفیت بیان کی اُسوقت سعد نے کہا ہرگاہ تجھسے ایسا امر عظیم ظہور مین آیا تو جا تو کو مینے تجھے عفو کیا اور جو کوئی پھر ایسا فعل کریگا حق تعالے اُس سے انتقام لیگا بالاخر ابو محجن نے توبہ کی اور وہ کہتا تھا کہ واللہ پھر مینے کبھی اعادہ بہنو ریکا نہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی زیادہ نے اپنے جد مروان بن اوس سے اُسنے کہا جب مین قادسیہ مین تھا اور وہان سخت لڑائی پڑی اور فتح اُسکی دشوار ہوگئی آخر جسوقت رستم اور عجم شیر بلبا اُسکا دونون قتل ہوئے تو اہل فرس اپنے لیس پشت بھاگ نکلے اور ہنگام گریز انمین سے کوئی اپنے پیچھے پھر کر اپنے مال واسباب کی طرف دیکھتا تھا نہ اپنے یگانہ واصحاب کی طرف التفات کرتا تھا اور اُسوقت سوائے اُسکے سعد و دیگر کا نہ تھا کہ اپنی جان بسلامت لیجاوین پھر جب وہ سب چلے گئے تو زنان مسلمین بمقتل مین آئین اُنکے ساتھ پانی تھا اور وہ درمیان مقتولون اور مجروحونکے پھرنے لگین لیس مسلمین مین سے جسکو اُنھون نے دیکھا کہ اسمین کچھ بھی رمق جان باقی ہی تو اُسکو پانی پلاتی تھین اور اُسکے منھ پر چھڑکتی تھین اور عربون مین سے جس مقتول کی نعش پاتی تھین اٹھوا لیجاتی تھین اور زنا مسیوہ ٹپار ہتے دیتی تھین اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی سلیمان بن بشیر نے اُم کثیر زوجہ ہمام بن حارث سے اُسنے کہا مین ہمراہ سعد کے قادسیہ مین حاضر تھی جسوقت فتح ہوئی اور اہل فرس شکست پاکر بھاگ گئے تو ہمنے اپنی چادرونکو اپنے بدنون پر چست باندھکر مشکیزے اور شربے پانی بھرے ہوئے اٹھا لیے اور بطلب وتلاش اپنے بیان کے مقتولونکے پھرنا شروع کیا تو جسکی نعش ہم پاتے تھے اٹھوا لیجاتے تھے اور زخمیونکو جو پاتے تھے تو اُنکو پانی پلاتے تھے اور کافرون مین سے جسکا لاشہ دیکھتے تھے اُسکا رخت وسلاح لے لیتے تھے اور حارث راوی کہتا ہی کہ زنان قبائل عرب کثرت مین زنان قبائل بجیلہ ونخع سے زیادہ تھین بلکہ ان دونون قبیلون کی عورتین شمار مین سترہ سو تھین اور راوی نے کہا وہان کی غنیمت مین مسلمانونکو وہ وہ رخت وسلاح ہاتھ آیا کہ دیکھنے والون نے کبھی مثل اُسکے نہ دیکھا تھا اور مسلمین مین سے

جو کام آئے وہ یہ لوگ تھے سعد بن عبید وسفیان بن سلیم و مسلب بن غزوان و قادح بن عتبہ و نعمان بن نعیم اور چالیس مرد
مہاجران و انصار سے اور عنقریب ہم ذکر کرینگے جو قاریان قرآن مین سے شہید ہوئے کہ جب وہ سب تلاوت قرآن
کرتے تھے تو اُنکی آوازین باہم ملکر اُنکی مانند صدا ئے مجموع نحل و مگس کے مسموع ہوتی تھین یا جسطرح چڑیان وقت
بسیرہ لینے کے بولتی ہین اور راوی نے کہا اور مسلمانون نے مال و متاع سے ایسی ایسی قماش کی چیزین پائین کہ ویسی کبھی
نہ دیکھی تھین اور راوی نے کہا کہ فتح کے ایک روز بعد ایک جماعت لشکر فرستادہ عیاض بن غنم کی سرزمین موصل سے یہان پہنچی تھی
اور اُنمین وہ لوگ آئے تھے جو حروب و فتوح شام مین حاضر و شریک ساتھ عامر بن الجراح کے تھے اور جتنے یہ لوگ آئے تھے
وہ سب سات سو مرد تھے اور جب یہ لوگ بمقام عین التمر پہونچے تو عامر نے نصرت کے لیے عجلت کی آخر لشکر کو وہین چھوڑ کر
ستر سوار سے آگے بڑھ آیا تھا اور باقی سب اُسکے بعد پہونچے اور اُسکے ہمراہ جو ستر آگے تھے قیس بن یغوث و قیس بن ابی حازم و
سعید بن نزار و مالک اشتر نخعی تھے اور ان ستر مین بھی ہاشم و قیس کو تقدم یعنے پیش قدمی تھی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا
بواسطہ ابراہیم بن بشار و محمد بن علی کے سلیمان بن ارقم سے روایت کی ہے کہ شمار اُن قتیلونکا جو قادسیہ مین شہید ہوئے
نو اُنسی مرد تھے اور اُنمین مشہور قیس و غطا رو و ہشام و منذر و مقرب بن الاسود و عمرو بن قیس و نعمان تھے اور واقدی
رحمہ اللہ نے بواسطہ ایک مرد تمیمی کے ایک مرد تمیمیہ سے روایت کی اُسنے کہا مین قادسیہ مین حاضر تھی کہ عورتون کو
حصہ جو دیا گیا تو ہر ایک عورت کو سی وسہ مثقال عنبر اور اسی قدر مشک حصہ ملا باقی رہا کافور سو ہم لوگ کسی کو اُسکے دینے کی
پروانہ کرتے تھے مگر اُس شخص کو جو اُسکی قدر جانتا تھا بلکہ حال عرب یہ تھا کہ پہلے وہ اہل بازار سے پوچھتے تھے کہ تمکو حاجت
ملح خوشبو دار کی ہے اگر وہ خواہش کرتا تھا تو اُسکو قدر شناس سمجھکر ایک پیمانہ اُس کافور کا برابر و عوض ایک پیمانہ ملح
دیتے تھے چنانچہ لشکر یون مین سے ایک شخص نے آرد خمیر کیا یعنے آٹا گوندھا اُسمین بجائے نمک وہی کافور ملایا اور روٹی
پکا کر کھانے لگا اور کہتا تھا یہ کیسا نمک خوشبو دار ہے کہ خمیر مین کچھ مزہ نہین دیتا ہے تب ایک اور مرد عرب جو اُس ملح کے
حال سے واقف تھا اُس سے کہنے لگا مین تجکو ایک تھیلا نمک کا دیتا ہون جو خوب مزہ نمک کا دیگا اُسنے اور اُسکے یارون نے
اس شخص سے ایک تھیلہ نمک کا لیا اور اُسکو اُسی کافور سے بھر دیا اور راوی کہتا ہے جب حق تعالے نے امیر سعد کے
دشمنون کو شکست دی اور وہ پسپا ہو گئے اور تمام مال و اسباب دیار عجم کا امیر کے قبضے مین آیا اور سلیمان بن ربیعہ سارے اموال
پر قابض و متعین تھا اور ممالک عراق پر تسلط تمام ہو چکا اُسوقت سعد نے خدمت مین امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے نامہ لکھا
نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من عاملہ بالعراق سعد بن ابی وقاص الی امیر المومنین عمر بن الخطاب اما بعد سلام الیہ
علیک وانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلے وعلے نبیہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم وانا وصلنا الی العراق
والتوفیق یقدمنا والنصر یؤیدنا وقد اطلع اللہ علے قلوبنا وامتحن خفی اسرارنا فما وجدنا فیہا سواہ
ولا لغیر الا ایاہ فوفی لنا بوعدہ اذا وثقنا بصادق عہدہ فلقینا العدو وہو شاک فی السلاح

وغیر راجع عن الطارح وقد شمر علینا عن ساق الجد فدارت لنا علیھم الدوائر فھزمنا کتائبھم واستاصلنا ساقتھم وقتلنا مقدمھم فجری بذلک سابق القدر واخذناھم اخذ عزیز مقتدر وملکنا الحیرۃ والقادسیۃ وانزل اللہ باعدائنا الرزیۃ فلما کان بعد الفتح بیوم قدم الرقال وھشام وسبعون رجلا من الصحابۃ وبعدہ ثلاثۃ ایام قدم سبعمائۃ من الشام من جند ابی عبیدۃ ولم اسلم لاحد شیا من الغنیمۃ ونحن منتظر امرک فی ذالک والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علی جمیع المسلمین یعنے یہ نامہ ہے آپکے عامل عراق سعد بن ابی وقاص کا بخدمت امیر المومنین عمر رضی بن الخطاب کے کہ بعد حمد خدائے عزوجل وصلوٰۃ او پر ختم رسل کے سلام و رحمت خدا آپ پر اور مین حمد و ثنا کرتا ہون اس خدا کی جسکے سوائے کوئی معبود بحق نہین ہے اور مین ہدیہ درود بھیجتا ہون اُسکے نبی پر جو محمد مصطفے علیہ السلام ہین اور حال یہ ہے کہ ہم ملک عراق مین جو پہونچے تو توفیق آلہی ہمارے پیش پیش اور نصرت اُسکی ہماری موید تھی وبتحقیق کہ حق تعالے ہمارے قلوب وضمائر پر مطلع وآگاہ تھا اور ہمارے اسرار باطنی وراز درونی کو آزمالیا تھا کہ ہم اپنے دلون مین سوائے اُسکے یعنے بجز معرفت اُسکے اور کچھ نہین پاتے اور غیر اُسکے ہم کسی کی عبادت نہین کرتے چنانچہ اُسنے ہمارے لیے ایفا اپنے وعدے کا کیا اسواسطے کہ ہمنے اپنا صدق عہد ازلی وفا کیا سو جسوقت ہمنے مقابلہ عدو کا کیا کہ وہ اپنے ساز وسلاح مین مستعد تھے اور اپنی سرکشی وتمردی سے غیر مستعد اور باز آنے والے نہ تھے اور ہمپر دامن گردان اور بکمال جد وجہد آمادہ وخرامان تھے تو ہمارے لیے مناسب اللہ اکبر ہزیمت وہلاکی دایرو نازل ہوئی آخر ہمنے اُنکی جماعتونکو شکست دی اور بھگادیا اور بہتونکی اصل وبنیاد کا استیصال کیا اور اُنکے بڑے بڑے مقدما ور سردار ونکو قتل کرڈالا کیونکہ قضا وقدر آلہی اور ارادہ سابقہ ازلی ساتھ اس بات کے جاری ہوئی اور ہمنے انپر گرفت وسخت گیری کی گرفت غالب قدرت والونکی اور ہم مالک ہوئے بلاد حیرہ اور قادسیہ کے اور حق تعالی نے ہمارے عدا پر زیت اور مصیبت نازل کی پھر جب بعد فتح دوسرا دن ہوا تو مرقال وہشام بادیگر ستر صحابہ ہمارے پاس آئے اور اُنکے تین دن بعد سات سو نفر لشکر ابو عبیدہ کے سمت شام سے یہان پہونچے اور مینے ابھی کسی کو مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین دیا کیونکہ اس امر مین آپکے حکم کا منتظر ہون اور سلام ہمارا اور رحمت وبرکات خدا آپ پر اور سائر مسلمین پر چنانچہ سعد نے یہ نامہ سپرد زید بن عمر کیا پس وہ اپنے اسپ تیز رفتار پر سوار ہو مدینے کو روانہ ہوا راوی نے مجھے خبر دی احمد بن عمرو سے اور اُسنے نقل کی سابق بن مسلم سے کہ عمر بن الخطاب ہر روز اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر عراق کے راستے پر جایا کرتے تھے اور قریب ظہر تک بانتظار مشام چشم براہ رہتے تھے چنانچہ ایک روز موافق عادت کے سوار جو ہوئے تو راہ مین ایک مژدہ رسان سے ملاقات ہوئی کہ وہ نوفل تھا پھر جب نوفل نے سواری امیر المومنین کی دیکھی تو اپنے ناقے کو سنبھال کر سامنے آیا اور سلام کرکے یہ مژدہ سنایا کہ آپکو جمیع خیر وبرکات کی بشارت ہو بتحقیق کہ حق تعالے نے اعدا کو ہزیمت دی اور مسلمین کو نصرت بخشی کہ بلاد حیرہ وقادسیہ کے مالک ہوئے یہ خوشخبری سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہانسے پھرے اور نوفل ہمراہ رکاب تھا اور

ماجرائے جنگ قادسیہ وغیرہ بیان کرتا جاتا تھا یہان تک کہ داخل مسجد ہوئے اور لوگ ہر طرف سے دوڑ پڑے کہ انبوہ سے تمام مسجد بھر گئی
اسوقت حضرت رضی اللہ عنہ منبر پر گئے اور نامہ سعد کا سبکو سنایا اور کہا تمھارے بھائیون مسلمانون نے تمکو سلام لکھا ہی و بتحقیق
کہ اُن لوگون نے کتاب و سنت کی اتباع کی اور طریق بدعت سے باز رہے اور شرایع ہدایت پر قائم ہوئے اور درباب اُن
لوگون کے جو بعد جنگ کے وہان پہونچے ہین طالب مشورہ کیا ہی پس جواب اس بات کا یہ ہی کہ غنیمت اُس شخص کے لیئے
جو حاضر جنگ رہا ہوا اور جو کوئی جنگ کے تین دن بعد اُنسے لاحق ہوا اُسکے واسطے مواساۃ و مدارات ہی یہ بیان کر کے منبر سے
اُتر آئے اور سعد ابن ابی وقاص کے نامے کا جواب لکھا نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد سلام علیک فانی احمد اللہ
الذی لا الہ الا ہو واصلے علے نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم وقد وصلنی کتابک فحمدت اللہ کثیرا بما فتح اللہ علی
ایدیکم وانی قد ابلیت بکم وابلیتم بی وانی واللہ لا احصی شیئا من امورکم کلہ فاما اذا اجتمع صلح واذا اشفق الوالی
ونصحت الرعیۃ فعلی الوالی العدل والاحسان وعلے الرعیۃ الصبر والشکر واما الغنیمۃ فلمن شہد الوقعۃ والمواساۃ
لمن لحق بعد ثلاثۃ ایام ومن شہد حربکم من مملوک وعتیق بعد ثلثۃ ایام فاشرکوہ فہو الاحسان فیما فتح اللہ علیکم یعنے
بعد حمد و صلوٰۃ کے تجھپر سلام و بتحقیق کہ مین ستایش کرتا ہون اُس خدا کی جسکے سوا کوئی دوسرا لائق پرستش نہین اور مین
درود بھیجتا ہون اُسکے نبی علیہ السلام پر تمھارا نامہ مجھے پہونچا مینے خدا کا بہت شکر کیا اس بات پر کہ فتح تمھارے ہاتھون پر
فتح بخشی اور حال یہ ہی کہ مین تمھارے لیے مبتلا سے رنج و قلق رہا اور تم میرے لیے مبتلائے رنج و قلق رہے اور مین تمھارا
جمیع امور خیر سے ایک شمہ بھی شمار نہین کرسکتا غرض کہ جب لوگ مجتمع ہون تو اُنکے ساتھ نیکی کیجاوے
اور جب نسبت کسی والی ولایت کے شفقت و عطوفت کیجاوے تو اُسکی شکر گزاری مین اُسپر عدل و احسان
لازم ہی اور جب حق مین رعیت کے نصیحت و رفاہت کیجاوے تو بالعوض اُسکے اُنپر صبر و شکر واجب ہی
واما حصہ غنیمت مخصوص اُسکے لیے ہی جو شریک جنگ رہا ہو اور جو لوگ بعد تین روز کے حاضر و شامل
ہوئے تو اُنکی خاطر مواساۃ و مدارات ہی اور جو لوگ جنس بندگان و آزاد کردگان مین سے تمھاری حرب مین بعد
تین دن کے بھی حاضر ہوئے ہون تو اُنکو اپنے شریک کرلو کیونکہ یہ احسان ہی اُس احسان کے شکر مین کہ حق تعالے نے
تمکو فتحیاب کیا ہی چنانچہ بعد اختتام کے نامہ سربمہر ہوکر حوالہ نامہ بر ہوا وہ لیکر بسبیل استعجال گرم سیر ہوا تا آنکہ
پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچکر نامہ پیش کیا پھر جب سعد نے اُسکو پڑھا اور اُسی وقت درجواب اُسکے دوسرا نامہ لکھا
اور بسم اللہ کے بعد جو امور کہ تازہ مضمون و جدید مظنون تھے درج کیے اما بعد یا امیر المومنین آپ بہتہ مین نے مثل قعقاع
بن عمرو التمیمی کے شہسوار مرد میدان کارزار نہین دیکھا کہ اُسنے ایک ہی روز لشکر اعدا پر تیس حملے کیے اور ہر حملے مین ایک سوار
قتل کرتا تھا اور حارث الہندی سا بھی سوار جرار نہین دیکھا کہ وہ بار بار جماعتون پر یورش و چالش کر کے اُنکی جمعیت کو
توڑ دیتا تھا غرضکہ یہ نامہ ثانی بھی روانہ کیا اور اُسکے ساتھ خمس بھی ارسال کیا راوی نے کہا کہ فوج فارس جب منہزم و گریزان

ہوکر مدائن میں پہونچی اور ایوان شاہی میں داخل ہوئی تو سارا ماجرا اور احوال قتل رستم و اُسکے لشکر کا حضور میں کسریٰ کے بیان کیا چنانچہ کسریٰ اس خبر کے سننے سے نہایت مغموم و محزون ہوا اور دلمین یقین ہوگیا کہ اب دولت و سلطنت پارس کی منقطع و منقرض ہوگئی بالآخر کسریٰ تین شبانہ روز گوشہ گیر رہا گھر سے باہر برآمد نہوا اور چوتھے روز مر گیا اسلیے کہ اُسنے اپنے دلپر سخت صدمہ و قلق شدید اٹھایا اور بعد اُسکے اُسکا بیٹا یزدجرد تخت نشین ہوا کیونکہ اُسکے سوائے اور کوئی اولاد اردشیر کی نہ تھی راوی کہتا ہے مجھسے روایت کی عبد اللہ بن مروان نے اُس سے نقل کی ابو نعیم نے اپنے جد سے کہ جد اُسکا تمام آدمیوں اور جملہ داۃ میں واقعات جنگ و حالات فتوح سے واقف و ماہر تر تھا سو اُسنے بیان کیا قال لما وجه كسرى بن اردشير رستم الى قتال سعد انفذ معه نصف بيت ماله وهي ستمائة الف الف مرتين الى المصاف فلما صفت الصفوف وضعها امام الجيش وقال كل من قتل فارسا كان له كذا وكذا ومن قتل راجلا كان له كذا وكذا یعنے جب کسرے بن اردشیر نے رستم کو واسطے قتال سعد بن وقاص کے بطرف رزمگاہ کے بھیجا تھا تو نصف خزانہ اپنا اُسکے ساتھ کر دیا کہ وہ شصت کرور درہم تھے (مترجم کہتا ہے کہ الف الف یعنے ایک ہزار کو ہزار میں ضرب دینے سے دس لاکھ ہوتا ہے اور دس لاکھ کو چھ سو سے ضرب دینے سے شصت کروڑ ہوتا ہے اور تین میں جو الف الف مرتین مذکور ہے تو مرتین کی قید اسلیے ہے کہ کوئی اسکو غلطی کاتب سے لفظ مکرر نہ سمجھے فافہم) پھر جس وقت صفین آراستہ ہوئین تو رستم نے وہ سارا مال و خزانہ صفوف لشکر کے سامنے رکھدیا اور کہنے لگا کہ جو کوئی سوار کو قتل کریگا اُسکو اسقدر جائزہ ملیگا اور جو شخص پیدل کو قتل کریگا اسکو اتنا صلہ ملیگا آخر جب وہ کل مال و خزانہ مسلمانونکے ہاتھ لگا تو سعد نے پچاس کرور درم اور دو کرور دینار ارسال مدینہ کیا پھر یہ سارا مال جب خدمت میں عمر رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو آپ روئے اور فرمانے لگے تف ہے اُس شخص پر جو دنیا سے تقرب چاہتا ہے اور اُسکی طرف مائل ہوتا ہے بعد ازان یہ آیت تلاوت کی قل متاع الدنيا قليل والآخرة خير لمن اتقى یعنے متاع دنیا بس قلیل و ذلیل ہے اور نعمائے آخرۃ خیر و بہتر ہین واسطے پرہیزگارونکے راوی نے کہا قسم ہے خدا کی کہ اُس مال کثیر اور زر خطیر میں سے تھوڑا بہت اپنے لیے کچھ نہ لیا اور ایک بھی درہم و دینار کو ہاتھ نہ لگایا تب ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے امیر المومنین کاش آپ اپنے نفس کو راحت و آسایش دیتے کہ اپنے معمولی طعام سے کچھ طعام لذیذ تناول کرتے اور اپنے روزمرہ کے لباس سے کوئی پوشاک نفیس زیب بدن کرتے تو کیا خوب ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپکے لیے فتحین عظیم بخشین اور آپکے پاس زر وافر آیا ہے یہ کلام حفصہ رضی کا سنکر غصے سے چہرہ متغیر ہوگیا اور کہا میں تجکو قسم خدا کی دیتا ہون تو مجھسے بیان کر کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بہترین چیزین بیت المال مسلمین میں سے اپنے لیے ذخیرہ کی تھین اُنھون نے کہا آنحضرت علیہ السلام کے پاس ہمکو دو کپڑے دو لباس تھے کہ بس وہی دونون روزمرہ پہنتے تھے اور انھین دونونکو روز جمعہ و عیدین پہنا کرتے تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور کھانا تم لوگ اُنکے یہان کیا کیا اور کیسا نوش فرماتے تھے حفصہ نے کہا نان جوین اور ہمارے پاس ایک ظرف مسکہ تھا اُسکی تہ میں اگر کچھ روغن لگا رہجاتا تھا اور اُسمین ہم

کھانا دیتے تھے اور اُسکا مزہ کھانے مین کچھ آجاتا تھا تو فرماتے تھے کہ تم لوگون نے روغن زیادہ کردیا ہی تب عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا کہ بھلا حضرت کا بستر کیا تھا جو تم بیبیونکے یہان اُنکے لیے فرش ہوتا تھا حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم لوگون پاس ایک کملی تھی کہ ایام گرما مین اُسکو اپنے نیچے بچھاتے تھے اور سرما مین آدھی بچھاتے تھے اور آدھی اوڑھتے تھے بعد ازان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے حفصہ مثل میری اور میرے دونون صاحبونکی گویا مثل اُن تین آدمیونکی ہی کہ وہ تینون ایک ہی رستے پر چلے چنانچہ پہلا جو آگے چلا گیا اُسکے ساتھ زادراہ تھی وہ تو جا پہونچا پھر پیچھے اُسکے دوسرا چلا اور اُسی کی راہ پر گیا تو وہ بھی اُسی کے پاس پہونچ گیا بعدازان وہ تیسرا چلا پس یہ اُن دونون کی راہ پر لگ لیا اور انھین دونونکے توشے پر قناعت کی تو اُنکے ساتھ رہا اور اگر اُن دونونکے رستے سے بیراہ ہوگیا تو ہرگز اُنکے ساتھ نہ پہونچیگا

ذکر فتح نہرشیر

واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہلا بھیجا کہ تم مدائن کو جاؤ اور زنان و اطفال کو بلد حیرہ مین چھوڑ جاؤ اور لشکر سے ایک جماعت اُنکے پاس تعینات کر جاؤ اور اُنکو ہر ایک مال غنیمت مین شریک کرو اور شامل رکھو اور ایسا ہوا کہ بعد فتح کے مقام سعد کا دو مہینے قادسیہ مین تھا جب تیسرے مہینے کا ہلال نمایان ہوا تو اپنے پہلے سے زہیر ابن الحویریہ کو روانہ کیا اور اُسکے عقب عبد اللہ و شرجبیل بن السمط اور اُنکے پیچھے لگے ہوئے ہاشم بن عتبہ اور خالد بن عرفجہ حاکم ساقہ کو پیا پے روانہ کیا اور اُن لوگونکے ساتھ فوج تقسیم کر دی اور جو کچھ نقد و جنس و سلاح و فراع فرس سے غنیمت مین ہاتھ آیا تھا وہ بھی اُنکو بانٹ دیا اور کوچ اُن لوگونکا قادسیہ سے اول شہر شوال مین ہوا تھا اور جب زہیر مع اپنے ہمراہیونکے نازل کوفہ ہوئے تو عبد اللہ اور شرجبیل اور اُنکے ہمراہی بھی زہیر سے وہین آملے اور ساری فوج وہین جا پہونچی پھر زہیر نے وہانسے باتفاق کل جمعیت کے بسمت بابل کوچ کیا جب وہان وارد ہوئے تو کچھ لوگ زمرہ زنگیون مین سے زہیر کے پاس امان مانگنے حاضر ہوئے تب زہیر نے اُنکو امان دی اور اُنسے استفسار کیا کہ تمکو خبر عدو کی کچھ معلوم ہی وہ بولے اے امیر چادر حفظ و امن کو اوڑھ لو اور رد رواز دشمن سے ہوشیار و خبردار رہو اور خوب بالیقین کر رکھو کہ ایک شخص قبیلۂ مرازبہ[1] مین سے پیشگاہ کسریٰ سے تمھارے قتال و ہزیمت کا ضامن ہوا ہی اور اُسکے ہمراہ لشکر جرار ہی زہیر نے کہا حق تعالیٰ اُسکے شر کو دور کریگا اور اُسکے کید و مکر کو اُسی کے لیے وبال کریگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک اُنکے سامنے وہ قوم نمودار ہوئی اور اُنکی بیرقین چمکین یہ دیکھتے ہی زہیر اُنکے مقابلے پر سوار ہوئے اور اپنے اصحاب کو جنگ پر آمادہ و تیار کرنے لگے اور کہتے تھے کہ ہر آئینہ حق تعالیٰ تمھاری نصرت کریگا پھر کوئی تم پر غالب نہوگا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا جب لشکر اعدا مقابل آیا تو زبان مسلمین پر ذکر اللہ کا غلغلہ ہوا و بسرعت تمام اُنکی طرف عزم کیا اور اُنکو میدان دیا کہ اُنکے مردان دلیر آگے بڑھے اور مردم بزدل پیچھے رہ گئے اور حال یہ تھا کہ مسلمان بصدائے بلند تکبیر کرتے ہوئے

[1] یعنی مرزبانان زمینداران ۱۲

سینے اور حلقوم دشمنونکے بہا لوٹتے چھید رہے تھے اسی اثنامین ناگاہ زہیر کی آنکھ ایک شہسوار سرکش اور دلاور شدید پر جا پڑی
تو بدون ارادہ کسی غیر کے خاصۃً اُسی کا قصد کیا پھر دونون نے باہم دیگر خوب نیزہ بازی و تیغ زنی کی اور آپس مین تا دیر
آویزش و کاوش رہی بعد ازان زہیر نے بجستی تمام اُسکے سینے مین بھالا مارا کہ اُسکی پشت سے انی نکل گئی اور وہ تیورا کر
زمین پر گرا پھر جب اُسکی جماعت نے اُسکو کشتہ دیکھا تو اپنے پس پشت بھاگ کر اپنی قرارگاہ مین جا کر پناہ پکڑی اور اُنکے
درمیان مین اُنکے اکابر مین سے ایک شخص عقلمند و زیرک تھا جب اُسنے اپنی قوم کا حال ایسا تباہ دیکھا تو پاس زہیر کے
باحاح و انکسار تمام حاضر ہوا اور اُسنے درخواست صلح کی آخر زہیر نے اُسکو امان دی اور اُس سے خبر لشکر کسریٰ کی
دریافت کی اُسنے کہا اسے سردار قوم تحقیق اکابر اُس قوم کے جو قادسیہ سے بھاگے تھے اب وہ سب پاس بہرجان و
مہراق الداری و ہرمزان کے مجتمع ہوئے اُسوقت قیران نے اُن لوگون سے کہا تم لوگ بادشاہ کسریٰ سے کدھر
پھرے جاتے ہو حالانکہ اُسنے تمکو بہت کچھ وظیفہ و عطیہ بخشا اور تمکو ولایت و حکومت دی تو لازم ہی کہ تم یہین قیام
کرو کہ یا تو ہم تم سب روبرو بادشاہ کے سرخرو ہونگے یا سب کے سب یہین مارے جاوینگے چنانچہ یہ خبر سنکے زہیر و عبداللہ
و شرحبیل و ہاشم و خالد منتظر سعد کے ہوئے جب وہ آئے تو اُسنے خبر مذکور بیان کی سعد نے کہا بہرحال خدا ہی سے
استعانت کرو اُسی پر توکل رکھو اور حال یہ تھا کہ اہل اسلام مالک قادر جسر پر ہو ہی چکے تھے تو اُسکے پار اُتر کر آگے بڑھے
یہان تک کہ جمعیت اُس قوم کی سامنے ہوئی اُسوقت افواج فرس مین زلزلہ و لرزہ پڑ گیا اور اُنکے دلون مین خوف
سما گیا او جسوقت ہرمزان و قیران نے اپنے اپنے لشکر کا معائنہ کیا اور دونون نے اپنی اپنی صفین آراستہ کین تو ہر دو لشکر مین
بایکدیگر نفاق و کینہ ظاہر ہوا آخر ہر ایک ہرمزان و قیروان کو یقین ہو گیا کہ اب اُنکے درمیان خیر نہین ہی اور اس بات کو
تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ساری اُنکی جمعیت پریشان اور جماعت پراگندہ ہو گئی اور اپنے سامنے رخ کیے ہوئے چلے گئے
چنانچہ ہرمزان تو اہواز کی طرف گیا اور بالائے کوہ اہواز جو خزانہ کسریٰ کا تھا اور ایک شخص نہاوند نام اُسپر محافظ تھا جب اُسنے
خبر ہزیمت لشکر پا کر بھاگنا اُنکا سنا تو اُسنے وہ خزانہ خود لوٹ لیا اور بہرجان و مہراق یہ دونون عازم مدائن ہوئے تھے اور نہر
شیر کے پار جسکو مدینۃ الذہب کہتے ہین اُتر گئے تھے جب جسر کے اُسطرف منتہا پر پہونچے یعنے پل طے کر چکے تو قصد قصر شاہی کا کیا
اور اندرون قصر بادشاہ یزدجرد موجود تھا تب یہ لوگ سامنے حاضر ہوئے اور ماجرا اپنا جو کچھ عرب کے ساتھ گذرا تھا
بیان کیا جب یزدجرد نے یہ واقعہ سنا تو اُسکو زوال مملکت کا الیقین ہو گیا اور جسوقت رات ہوئی تو اپنا خزینہ و ذخیرہ پاس
نہاوند کے بھیج دیا تھا اور خود تیاری جنگ مین مصروف ہوا اور یہان لشکر اسلام مین حال زہیر کا یہ ہوا کہ جب وہ اُس
قوم کے پیچھے چلے یعنے تعاقب کیا اور موضع سوار سے گذر کر مقام کیا اور بعد اُنکے ہشام و عرقال بھی مع ہمراہیان اپنے
زہیر کے پاس آ اُترے یہان تک کہ پورا لشکر ہو گیا اور سعد بن ابی وقاص بھی آ پہونچے پھر وہان سے سب نے ایک ساتھ
طرف کوثاریا کے کوچ کیا جب اُسکے محاذی جا پہونچے اور اہل فرس نے لشکر اسلام دیکھا کہ اُنکے مقابل آ گیا تب اُنھون نے

بھی اپنا ساز وسلاح سنبھالا اور مستعد ہوئے اور مقدم سالار انکا شہریار تھا پھر جسوقت زہیر آگے بڑھے اور چار ہوئے اور انکا شہریار کی آنکھ پر پڑی اور آنکھ زہیر کی اُس سے لڑی تو وہ رعب مین آگیا اور اسکے اصحاب پر غلبہ ہیبت کا ہوا اور وہ لوگ ہاہمدیگر ایسے مضطرب وہراسان ہوئے کہ اگر انکو خوف شہریار کا نہوتا تو وہ لوگ اپنے پیچھے بھاگ جاتے چنانچہ زہیر نے حسب اپنے اصحاب کی ترتیب وصف آرائی کی اور صفین برابر ہوچکین تب شہریار لڑنے کو پرے سے باہر نکلا اور اُسوقت شان اُسکی ملوکانہ تھی اور اُسکے بر مین کسرائیونکا خلعت خسروانہ تھا اور از روے رجز کہنے لگا مین شہریار ہون کون مجھسے لڑنے کو نکلتا ہی آیا ایک سوار سے ایک سوار لڑنے کو نکلے گا یا ایک سے چار لڑینگے یا ایک کے مقابلے مین دس آوینگے یعنے مین ایک تنہا دس سوار کو کافی ہون پھر جب زہیر نے اُسکی یہ لاف زنی سُنی تو جواب دیا کہ مجھے تیری جنگ کے لیے یہ آرزو ہی کہ تجھسے لڑنے کو نہ نکلے مگر کوئی غلام کیونکہ اگر تو اُسکو قتل بھی کریگا تو ایک غلام کو قتل کریگا اور اگر وہ تجھے قتل کریگا تو یہی ہماری مراد ہی بعدازان زہیر نے ابونباتہ الاعوجی اپنے غلام آزاد کو بلوایا اور اُس سے کہا کہ تو اس بیدین سے قتال کر اور اُس پر حق تعالی سے نصرت وامداد طلب کر چنانچہ ابونباتہ اُس سے لڑنے کو نکلا پھر جب اُسکے مقابل ہوا اور شہریار نے ابونباتہ کو دیکھا تو اُسکی نگاہ مین وہ حقیر نظر آیا کیونکہ شہریار نہایت تنومند ی اور قد وبالا مین مثل شتر کے تھا آخر شہریار تلوار کھینچے ہوئے اُسپر آپڑا پھر جسوقت ابونباتہ نے اُسکو دیکھا کہ وہ آپہونچا تو اُسنے برجاے خود پاے صبر واستقلال کو بنظر بچاؤ محکم و استوار کیا اور مانند شیر کے ہوگیا اُسوقت ان دونون مین تلوارین چلنے لگین یہان تک کہ تلوارین دونون کی ٹوٹ گئین تو دونون نے پھینک دین پھر باہم آویزش ہونے لگی یہان تک کہ دونون زمین پر گرے اور شہریار اُسکے اوپر ہوگیا اور ابونباتہ اُس سے پیچ کشتی کے کرتا تھا ناگاہ انگشت ابہام یعنے انگوٹھا شہریار ابونباتہ کے منہ مین پڑگیا تو اُسنے اُس انگشت کو دانتون سے کاٹ لیا تا آنکہ شہریار کے اعضا سست پڑگئے تب ابونباتہ نے اُسکو الٹ دیا اور اُسپر چڑھ بیٹھا اور بچاؤ کی نیام خنجر اپنا کھینچ کر اُسکے حلقوم مین مارا اور کام اُسکا تمام کیا اور اُسکے سر سے تاج اوتار لیا اور اُسکے دونون ہاتھ کا دستیارہ یعنے جوڑی کڑے جڑاؤ کی لے لی اور اُسکا ساز وسلاح ورخت وخلعت سب کھینچ لیا اور لشکر اسلام مین آملا اور جب لشکر کفار نے حال شہریار کا ایسا کچھ دیکھا تو وہ سب پسپا ہوئے اور زہیر نے صبح تک اُسی مقام پر قیام کیا یہان تک کہ بقیہ لشکر مسلمین بھی وہین آپہونچا تب زہیر نے سارا ماجرا دہانکا اور احوال شہریار اور اپنے غلام آزاد کا بیان کیا اور کیفیت ہزیمت جنود فرس کی گزارش کی یہ سنکے سعد بن ابی وقاص نہایت مسرور ہوئے اور حکم کیا کہ ابونباتہ کو میرے سامنے لاؤ چنانچہ زہیر نے اُسکو روبرو سعد کے حاضر کیا تو اُس سے کہا مین تیرے لیے یہ ارادہ کرتا ہون کہ وہ دونون کڑے شہریار کے اور اُسکی زرہ تو ہی پہن اور اُسکا تاج اپنے سر پر رکھ اور اُسکے گھوڑے پر سوار ہو پھر جب ابونباتہ یہ حکم بجالایا تو سعد نے وہ سب اسباب اُسی کو عطا کیا اور کہا فیروزی ورستگاری تیرے ہی لیے ہی اور مسلمانون مین اول جو شخص کہ عراق مین دست برنجن یعنے کڑے پنہایا گیا وہ ابونباتہ تھا واقدی رح نے بواسطہ نوفل بن عدی کے وائل بن غانم الیشکری سے نقل روایت کی ہی کہ جب سعد نے کوثریا کو کوچ کیا تو

اُس مقام مین جہان ابراہیم خلیل علیہ السلام محبوس ہوئے تھے مقام کیا اور وہان نماز پڑھی اور حمد وثنا سے پروردگار
بجالائے اور رسول خدا علیہ السلام پر درود وسلام بھیجا اور یہ آیت پڑھی تِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ الآیہ یعنے
یہی انقلاب ایام ہین کہ اُنھین کو ہم درمیان آدمیونکے گردش دیتے ہین راوی نے کہا بعد ازان سعد بن ابی وقاص
نے باآنہمہ مشہد ومجمع کے مقام کوثا زیا مین چندروز قیام کیا پھر لوگونکو اپنے پاس طلب کرکے اُنسے کہنے لگے اے مسلمانو آگاہ
ہوکہ ہر آئینہ حق سبحانہ وتعالےٰ نے تمھارے تئین اکثر مقامات مین نصرت بخشی اور فیروزمند کیا اور تمکو دکھادیا اور وفا کیا
جو کچھ تمسے تمھارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا کہ فرمایا تھا سَتُفْتَحُ عَلٰی اُمَّتِی کُنُوْزُ کِسْرٰی وَقَیْصَرَ یعنے قریب ہے
کہ دریائے گنج کسریٰ فارس وقیصر روم کے میری امت پر مفتوح ہوجاوینگے سو خزائن کسریٰ سے کچھ تمھارے قبضے
مین آگیا اب اتمام واکمال اسکا حق تعالےٰ پر ہے وبتحقیق کہ مینے عزم عبور کیا ہے طرف مدائن کے بجانب غربی جو ممالک
مغربی سے ہے یہ کلام سُنکے تمام حضار مجلس نے متفق اللفظ جواب دیا اے امیر ہم مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو آپکے
حکم سے خلاف وانحراف کرے اور کون ایسا ہے جو خدا ورسول سے اپنی جان کو بخل کریگا پس آپ بے تامل عزم بالجزم
کیجیے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنے ہمکو قوت وتوانائی نہین ہے مگر بتوفیق الٰہی پھر جب سعد نے یہ جواب لوگونکا سنا
تو کوچ کی تیاری کی اور پیشتر اپنے زہیر کو اپنا علم دیکر با جمعیت جیش روانہ کیا اور حکم کیا کہ طے مراحل مین سریع السیر ہو
چنانچہ زہیر بارہ ہزار سوار سے گرم سیر ہوئے پھر جب کچھ دور کئی منزل جاچکے تو ناگاہ سامنے سے ایک غول گھوڑونکا
نمودار ہوا اور انپر سوار نظر آئے یہ دیکھکر مسلمانون نے اپنے ہتھیار سنبھالے پھر جب سامنے سے گرد برطرف ہوئی تو
جمعیت دو سو سوارونکی نمایان ہوئی اور اُن لوگون نے اپنی جماعت سے ایک سوار کو پاس مسلمین کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ
ہم لوگ اہل سابا طاہین اور سردار ہمارا سرزاد ہے وہ اپنے اہل بلد کے لیے تمسے صلح وعہد چاہتا ہے یہ خبر سنکے زہیر نے
اُس سے کہا تو اُن لوگونکو ہمارے پاس بلالا پھر جب وہ جاکر اُن لوگونکو بلالایا اور جب وہ قریب آئے تو سب
گھوڑونسے اُترکر پیادہ ہولیے وازراہ انقیاد وفرمان برداری حاضر ہوئے اور کشادہ پیشانی وشادمانی سے آکر
ملاقات کی اور فتح وفیروزی سے مژدہ ومبارکبادی دی تب زہیر نے اُنسے کہا تم لوگ کون ہو وہ بولے ہم لوگ
اہل سابا طاہین اور یہ شخص یعنے سرزاد ہمارا سردار ہے اور ہم لوگ تمسے مصالحہ طلب کرنے آئے ہین زہیر نے کہا جو کوئی ہمارے
یہان آتا ہے ہم اسکو قبول کرتے ہین اور جو ہمسے صلح چاہتا ہے ہم اُس سے صلح کرتے ہین اور ہم وہ قوم نہین ہین کہ زمین مین
ارادہ فساد رکھتے ہون بعد ازان اُنسے مصالحہ ہوا جیسا کچھ درمیان اُنکے موقع وقت اور اتفاق پڑا چنانچہ سرزاد بسبب صلح
کے شادان وفرحان اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اپنی قوم کی طرف چلا گیا وبعد ازان زہیر جب بمقام ساباط وارد ہوئے
تو وہان لشکر فرس کا دیکھا کہ اُنکا سالار موسوم بقیرو زرتھا اور وہ اپنی قوم کا بڑا شہسوار بہادر تھا اور اُسکے ہمراہ
فوج کسریٰ کی تھی اور وہ فوج وہ تھی جسپر کسریٰ کو وقت مشکل ومہم سخت کے بڑا اعتماد تھا چنانچہ زہیر کے پاس بھی عساکر

یعنی ادوار گردش ایام یہ ہے کہ دوران ملوک وسلاطین مشرکین پھری ہوا اور دور مسلمین پیش آیا ۱۲

مسلمین مجتمع ہوگیا اور سعد بن ابی وقاص بھی وہین پہونچ گئے پھر وہ سب ساز و سلاح سے آراستہ ہو آمادہ و مستعد قتال ہوے
واقدی رحمہ اللہ نے کہا پھر جسوقت صفین طرفین سے مرتب آراستہ ہوگئین تو اول جو شخص میدان مین نکلا اور اپنا نام
ونشان حسب و نسب ظاہر کیا اور فخر و مباہات کرتا تھا وہ فیروز تھا اور وہ بزبان فارسی لاف زنی و سخت گوئی کرنے لگا کہ اے
قوم عرب شما خویشتن را بطمع زدید و بحیز یکہ دسترس شما نباشد عزم آوردید و بابست گمان شما و باطل ست زعم شما کہ شما مالک ملک
عراق شوید و آنرا از دست کسرٰیان عجم در گیرید و ز نہار ہیچ نتواند شد چہ ما ہمہ جاتیش کسرٰیم کہ صاحبان البطش وشدت
وذی قوت و ہیبت ایم و مار اپیشگاہ شان پایگاہ و تقرب ہست و بحضور آنہا خوش عزتے داریم و قرابتہا رسیدایم یعنی اے عرب اوتمہارا
خیال خام ہے کہ تم مالک عراق ہوگے اور اس ملک کو ملوک عجم سے چھین لوگے ہرگز ایسا نہ ہوگا کیونکہ ہم لشکر کسریٰ ہین ہم بڑے سخت گیر
وزبردست ہین اور ہمارا رعب غالب ہے اور بادشاہونکے سامنے ہماری بڑی عزت و منزلت ہے اور انسے ہمکو بہت قربت
اور خصوصیت ہے پس چاہیے کہ جو تمہارا افسر و سردار ہو وہ میرے سامنے میدان مین آکر لڑے اور جیسا مینے کیا ہے کہ اپنی قوم
مین سے آگے نکل آیا ہون وہ بھی اپنے پرے سے باہر نکلے راوی نے کہا ہنوز یہ کلام اسکا تمام نہوا تھا کہ لشکر اسلام سے
ہاشم بن المرقال نے اسکی طرف عزم کیا اور اپنا بھالا ہلاتے ہوئے اُسپر حملہ کیا پھر درمیان اُن دونونکے ایسی جنگ واقع ہوئی
کہ اُسکے دیکھنے سے لڑکا بوڑھا ہوجاتا بعد ازان ہاشم نے اُسکے سینے مین ایک ایسا نیزہ مارا کہ انی اسکی پشت سے پار ہوگئی آخر
ہاشم نے اُسکو قتل کرکے مسلمین کی جانب مراجعت کی اُسوقت سعد بن ابی وقاص نے ہاشم کی پیشانی پر بوسہ دیا و برسم
اکرام و تکریم گھوڑے سے اوتر پڑے اور یہ آیت پڑھی جو نسبت مشرکین کے نازل ہے اَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم
مِّن زَوَالٍ یعنے کیا تمنے پیشتر سے اپنے حق مین قسم نہ کھائی تھی کہ تمہارے لیے زوال نہین ہے و حال آنکہ کیسا زوال
آیا راوی نے کہا پھر جب وہ فوج جو ہمراہ فیروز کے تھی بعد قتل فیروز کے ہزیمت پا کر پسپا ہوگئی تو لشکر اسلام نے
بھی اُنکے تعاقب کوچ کیا یہان تک کہ وہ فوج قلعہ نہمشیر مین داخل ہوگئی و بعد ازان جماعت جماعت مسلمین
بھی وہان تکبیر کرتے ہوئے جا پہونچے اور وہین جا اوترے یہان تک کہ اُس قلعہ کو ہر جانب سے گھیر لیا اور وہ قوم
بھی اپنے سامان و سلاح و آلات فلاخن وغیرہ سے تیار و درست ہوگئے اور دیوارہاے شہر پناہ پر مورچہ بندی
کی واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص نے دو مہینے قلعہ نہمشیر کا محاصرہ کیا اور اپنے سوارونکو بغرض
تاخت و تاراج طرف شط فرات و دجلہ کے بقرر کرکے منتشر کردیا کہ وہ لوگ جا کر اوپر ایک جماعت مزارعین کے
جو بجمعیت ہزار آدمی ہمراہ سرزاد رئیس ساباط کے تھے متسلط ہوگئے چنانچہ اُنکے باب مین سعد نے بخدمت امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عریضہ لکھا اور تا ورود جواب اُنکے حق مین حکم کرنے سے تامل و توقف کیا اور وہ
لوگ اپنے اپنے مقام پر پھر گئے اور سعد نے بعد بسم اللہ کے یہ مضمون درج کیا کہ امابعد حمد و صلوٰۃ کے آپکی خدمت مین
ہمارا سلام اور رحمت و برکات خدا آپ پر نازل ہو و بتحقیق کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اُس پروردگار کی جسکے سوا کوئی

معبود برحق نہین ہی اور مین درود وسلام بھیجتا ہون اُنکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور حال یہ ہی کہ ہم بانہمشیر پر وارد ہین اور قبل اُسکے درمیان قادسیہ اور ناحیہ بہنشیر کے ہمسے مقابلہ ہوا ایک لشکر کا جو ہمراہ قرط بن فیروز کے تھے چنانچہ اُسپر اور اُسکے لشکر پر حق تعالے نے ہمکو فیروزمند کیا کہ فیروز کو تو ہاشم نے قتل کیا اور باقی اُسکے ہمراہی پسپا ہوگئے اور بعد اُسکے ہم بہنشیر نازل ہوئے اور درمیان ہمنے لشکر ہر طرف بطریق تاخت کے ہر سمت مامور کردیا تو وہ قوم فلاحین یعنے مردم کشاورز پر متسلط ہوئے اور وہ ایک ہزار نفر ہین پس اُنکے بارہ مین آپکی کیا رائے ہی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے در جواب اُسکے یہ حکم نامہ لکھا کہ جو مردم کشاورز تمہارے پاس آوین اگر وہ تمہارے عہد پر قائم رہنے والے اور حکم بردار ہون تمہارے اور پر تمہارے دشمنونکے مددگار نہون تو اُنکو امان دو اور جو لوگ تمہارے پاس ایسے آوین کہ وہ بعد حرب کے تمسے ہارب ہوئے پھر وہ تمہارے ہاتھ آئے ہون تو اُنکے بارہ مین اختیار ہی جو چاہو اُنکے حق مین کرو پھر جب یہ نوشتہ پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچا تو اُنھون نے اُس جماعت مزارعین کو جو ہمراہ سرزاد کے آئے تھے وا گذار کیا و بعد ازان عوام دہقان کو طلب کرکے حکم کیا کہ اسلام لاوین خواہ جزیہ دیوین چنانچہ وہ اداے جزیہ پر راضی ہوئے ولیکن اہل شہر بہنشیر آمادہ جنگ ہوکر لشکر مسلمین پر تیر و پتھر مارنے لگے اور فلاخن اندازی کرنے لگے آخر سعد نے جب یہ حال دیکھا تو سرزاد کو بلاکر کہا کہ دیکھو ان شہر والون نے صلح کی جگہ نہ رکھی اب مین چاہتا ہون کہ تم بھی منجنیق بناؤ آخر سرزاد نے عمل منجنیق کا سامان کیا کہ بہت سے فلاخن بنائے یعنے جو بیس آلات فلاخن نصب کیے اور یہ سب کام اُسنے تین روز مین درست و تیار کیے چنانچہ بیس منجنیق سے زیادہ شہر بہنشیر پر ایستادہ کیے گئے آخر وہ لوگ فلاخن کی مار و بوچھاڑ سے عاجز ہوکر قتال مسلمین سے باز رہے اور ہٹ گئے پس اس تدبیر سے عرب بہت خوش ہوئے پھر جب محاصرہ بہار کا طول ہوا تو اہل شہر گھبراکر لڑنے کو باہر نکلے اور مسلمین سے مقاتلہ کرنے لگے اور صبر و استقامت پر باہم دگر معاہدہ کیا اسوقت اہل اسلام نے بھی بکمال انتقاد و استقلال ہنگامہ قتال شدید گرم کیا چنانچہ اہل فرس جو کہ نشاب ایک قسم کا تیر مارتے تھے تو اہل عرب بھی نبال کہ ایک نوع کا تیر چلاتے تھے یعنے وہ بھی خدنگ اندازی مین سرگرم تھے تو یہ بھی ناوک افگنی مین تیزدست تھے اور اُسوقت زہیر بن الحویریہ نے وہ قتال شدید برپا کی تھی جو موجب رضاے خدا و رسول ہو بعد ازان زہیر نے سعد سے کہا اب مجھے چھوڑ دو اور جانے دو کہ مین آگے بڑھون اور تیر اندازی و تیغ زنی کرون یہ کہکے آگے بڑھے اور دشمنون مین گھس گئے اُسوقت ایک بڑے شہسوار سے دوچار ہوئے اُسکا نام شہریار تھا اُسپر حملہ کرکے ایک ایسا بھالا مارا کہ اُنی کے ساتھ اُسکی آنتین انتڑیان نکل آئین پھر اُسکو قتل کیا تب ان عجمیون نے ہجوم و نرغہ کرکے شہید کیا اور بعد قتل اُنکے وہ سب بھاگکر اندرون شہر پنہان ہوگئے اور پھاٹک دروازے شہر کے بند کرلیے اور شہر پناہ کی دیوارون پر چڑھ گئے اور اُنمین سے ایک شخص سامنے آکر مسلمانون سے کہنے لگا کہ بادشاہ

نشاب بفتح نون و تشدید شین
نبال بفتح نون و تشدید موحدہ

خدنگ بفتح خاء معجمہ و دال مہملہ بعد ازان نون ساکن

ہمارا اُسنے فرماتا ہی کہ آیا تم ہمسے اس بات پر صلح کروگے کہ درمیان دجلہ سے ادھر ہمارا اُدھر تمھارا یہ سنکے ابو مقرہ الاسود
ابن قطبنہ آگے بڑھا اور اُسکی زبان پر حق تعالی نے وہ بات جاری کی جسے وہ خود نہین جانتا تھا کہ مین کیا کہتا ہون
پس درجواب اُس پیام کے وہ بزبان فارسی گویا ہوا مگر اپنے کلام سے آپ کچھ نہ سمجھا اور نہ اسکو پسند کیا تب یہ جواب
سنکر وہ پیام آور طرف بادشاہ کے پھر گیا اور راوی نے کہا تب ہم لوگون نے ابو مقرہ سے پوچھا کہ تو نے
اُس شخص سے کیا کہا اُسنے کہا قسم ہی اُس خدا کی جسنے محمد کو بحق مبعوث کیا مین خود نہین جانتا ہون مینے اُس سے
کیا کہا مگر یہ کہ حق تعالے نے میری زبان کو کسی بات پر کچھ گویائی دی تھی اور امید ہی کہ جو کچھ میری زبان سے
سرزد ہوا وہ حق مین مسلمین کے خیر و بہتر ہو چنانچہ ہر کوئی اُس سے پوچھتا تھا اور وہ یہی کہتا تھا کہ مین خود نہین
جانتا کہ مینے کیا کہا یہان تک کہ خود سعد بن ابی وقاص نے پوچھا تو اُسنے عرض کی ای امیر واللہ مین اپنے کلام کو آپ
بھی نہین سمجھا اس بات سے سعد کو سخت تعجب ہوا بالآخر سعد نے حکم جنگ کیا اور کہا تیر چلاؤ مگر شہر والون مین سے
کوئی سامنے نظر نہین آتا تھا اسوقت ہمکو اندیشہ ہوا کہ کیا عجب ہی ان شہریون نے کوئی مکر و حیلہ کیا ہو پھر جب
ہمارے تین دوسرا روز ہوا تو یکایک ایک شخص ہمارے پاس الامان الامان پکارتا ہوا آیا ہمنے اسکو امان دی اور اُسکو
پاس امیر سعد کے لائے تب سعد نے اُس سے کہا کیا خبر ہی اُسنے کہا شہر والے شہر مین نہین ہین وہ ساری
قوم بھاگ گئی سعد نے کہا وہ لوگ کیونکر بھاگ گئے اُسنے کہا بادشاہ نے تمھارے پاس اپنا ایلچی بھیجا تھا کہ وہ
تمسے بغرض صلح کرے سو تمنے اسکو جواب دیا تھا کہ درمیان ہمارے تمھارے کبھی صلح نہوگی حتی نا کل عسل افریذیا
نوح کوثا یعنے یہان تک کہ ہم شہد افریذیا کا کھا دین جسکو نوح کوثا کہتے ہین (افریذیا نام مقام نوح کوثا قسم شہد) پھیر
جسوقت یہ کلمات تمھارے جواب سے بادشاہ کو پہونچے تو بادشاہ نے کہا واویلاہ اور بڑا غضب ہوا کہ اُنکی زبان
پر اور اُنکے منھ سے فرشتے بولتے ہین کہ وہ ہمپر وارد ہوا چاہتے ہین اور عرب کیجانب سے وہ ہمکو جواب دیتے ہین اور
واللہ اگر یہ بات نہین ہی تو مگر بالضرور وہ ایسے کلمات ہین کہ عالم غیب سے اُس کہنے والے کے فہم و ذہن مین
ڈالے گئے ہین اور اُسکی زبان پر جاری کیے گئے پس نکل چلو یہان سے طرف شہر قصوی یعنے اُس پار دجلہ کے
بالآخر وہ سب شہر سے نکل گئے اور تمام مال و متاع چھوڑ گئے اور جو لوگ پیادہ تھے کہ اُنکے پاس گھوڑے نہ تھے وہ
عاجز رہ گئے وہ لوگ یہی غنیمت سمجھے کہ اپنی جانین بچائے گئے راوی نے کہا جب سعد بن ابی وقاص نے یہ مژدہ
اُس مخبر سے سنا تو سجدات شکر الہی بجا لائے اور مسلمانونکو حکم کیا کہ اندرون شہر داخل ہو مگر ساز و سلاح سے چاق و چوبند
رہو کیونکہ خوف کمینگاہ رکھتے تھے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سعد سوار ہوئے اور آگے آگے مجاہدونکا غول غول اپنے اپنے
سامان جنگی سے چست و درست روانہ ہوکر داخل شہر ہوئے اور شہر مین ہر سمت پھیل گئے مگر نہ شہر مین سوارونمین سے
کسی کا نشان نہ پایا مگر سارا مال و منال جو دیکھا تو بجنسہٖ بجائے خود موجود تھا تا آنکہ اُسپر ضبط و قبضہ کیا بعد ازان

سعد وہان مین روز مقام کرکے طرف شط فراط وساحل دجلہ کے کوچ کر گئے اور چاہتے تھے کہ لوگونکو پار اتار لیجاوین او سطرف شہر اسابنیر مین پہونچین مگر کوئی کشتی بہم نہ پہونچی ناچار کچھ دنون وہان رہنا پڑا اور وہ ماہ صفر تھا اور حال یہ تھا کہ اکثر لوگ سعد کو پیر کر پار اوترنے کے لیے ترغیب دیتے تھے اور اصرار وتقاضا کرتے تھے مگر وہ مسلمانون پر شفقت کرکے تامل رکھتے تھے اسی عرصے مین ایک آدمی گروہ گبر سے سعد کے پاس آیا اور ایسے گھاٹ کی طرف رہبری کرنے لگا جدہر پانی کی تھاہ تھی مگر سعد نے انکار

ذکر فتح ایوان کسریٰ اور در آنا مسلمانون کا درون دجلہ اور فتح کرنا شہر اسابنیر کا جو اُس پار دجلہ کے واقع تھا

پھر جسوقت اُس گبر نے ایک گذارے کا راستہ بتایا کہ ادھر سے اوترنے کی تھاہ ہی اور سعد نے منظور نہ کیا اور کہا دریا عمیق ہی مین مسلمانونکو اُس فریب اور دھوکے مین نڈالونگا حق تعالیٰ اُنکے لیے کچھ اور ہی سامان کردیگا یہ وہ اسی فکر واندیشے مین تھے کہ ناگاہ ایک اور کوئی گبر سامنے نمودار ہوا کہ اُسکے کپڑے ترتبر تھے اور پانی ٹپکتا تھا تب سعد نے اُسکا حال پوچھا اُسنے کہا مین اپنا احوال کیا کہون ہمارے بادشاہ نے اپنے خواب مین دیکھا ہی کہ اہل اسلام گویا دریا اوترکر اُسکے پاس جا پہونچے ہین اور اُسکے تئین یقین وآگاہی زوال ملک اپنے کا ہوگیا ہی تو وہ یہان سے بھی قصد گریز رکھتا ہی اور اس بندوبست مین ہی کہ اپنا مال ومنال لیکر خراسان کی راہ لیوے یہ خوشخبری سنکے سعد نے مسلمانونکو جمع کرکے بعد حمد وثنائے خداوند ارض وسما کے خطاب کیا کہ اے مسلمانو دیکھو دشمن تمہارا بے مدد کشتی تمہاری پناہ کی کشتی مین تمھارے پاس اُتر آیا اور حال یہ ہی کہ کسریٰ قصد فرار رکھتا ہی ودیع مال واسباب اور خادم وحشم اپنے کے خراسان کو جایا چاہتا ہی درین صورت مین تو ارادہ عبور دریا رکھتا ہون یعنے پیرکر انشاء اللہ تعالیٰ پار جاتا ہون اور تم خوب جان لو کہ اب تمہارے پیچھے کوئی ایسا باقی نہین رہا جسکا تمکو خوف ہو اسلیے کہ حق تعالیٰ نے تمہارے تئین تمام قلعون اور شہرونکا مالک کردیا حالا میری راے مین یہ آتا ہی کہ پیشنا وری دریا اُس پار اُتر جا پہونچون اس بارہ مین تم لوگ کیا کہتے ہو یہ سنکے سب اصحاب نے جواب دیا حق تعالیٰ آپ کے عزم کو اس علو ہمت پر قوت بخشے بسم اللہ آپ کیجیے جو کچھ موافق ارادہ الٰہی کے ہی اُسوقت سعد نے کہا حق تعالیٰ تمپر رحم اور تمھاری نصرت کرے تم مین کون پہلے ابتدا بعبور کرتا ہی اور کون مقدم پیشنا وری ہوتا ہی کہ وہ ہم لوگونکے لیے پانی کی تھاہ لیوے کہ کدھر سے پایاب ہی اور وہ اُسی نشان پر اُس پار جاکر اب دریا کھڑا ہوتا لوگ اُسی خط پر گذر کر اُس سے جاملین چنانچہ بمجرد استماع اس کلام کے عاصم بن عمرو دریا مین در آئے اور اُنکے پیچھے پیچھے ایسے چھ سو آدمی اہل نجدات مین سے ساتھ ہولیے جو مشاہیر سے تھے اور فخر اُنکا معروف اور اُنکی بہادری کا شہرہ تھا اور اُس قبیلے کے عوام بھی آکر کنار دریا کھڑے ہوئے

اور ایک گروہ خرسار جو سر دف بقعقاع بن عمرو تھے وہ بھی ساتھ عاصم بن عمر کے دریا مین گھس پڑے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا
مجھسے **روایت** بیان کی یوسف بن عبد الاعلی نے یوسف بن عمرو سے کہ پہلے جو لوگ دریا مین کود پڑے وہ عاصم اور شرجیل
وابو مقرن وعجل ومالک بن کعب الہمدانی اور مثل اُنکے دیگر اکابر قوم تھے اور گھوڑون پر سوار تھے پھر جب اُن سب نے دریا مین گھوڑ
ڈال دیے تو بعد اُنکے پیچھے پیچھے چھ سو ساٹھ آدمی دجلہ مین دھس پڑے اور سب سے پہلے جو دریا مین اُترے وہ عاصم بن ولاد
وابو مقرن وشرجبیل ومالک بن کعب تھے اور ایک لڑکا بنی الحارث سے تھا پھر جسوقت عجمون نے اُن لوگونکو دیکھا کہ قریب تہ
پہونچے تو اُنھون نے بھی ایک ایسی جماعت سوارونکی تیار کی جو اُنمین مقادم وسر بر آوردہ تھے پس اُن سوارون نے بھی
اپنے گھوڑے دریا مین ڈال دیے پھر لشکر سعد مین سے اول جس شخص نے اُنسے مقابلہ کیا وہ عاصم بن عمرو تھے اور جسدم
عاصم نے دریا مین اُن سوارونکا مواجہہ کیا تو اپنے اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان گبر بیدینونکو بھالے مارو اور تاک کے اُنکی
آنکھونمین انی مارو پھر جسوقت عجمون نے یہ کلام عاصم کا سنا کہ دشمنونکی آنکھین تاک کر نیزے لگاؤ اور اُنکو جا بجا سے گر[illegible]
اور اہل فارس نے یہ بھی دیکھا کہ لباس عرب کے تری مین ایسے ہین جیسے خشکی مین وقت نیزہ بازی وتیغ زنی کے چست
وبے جست ہوتے ہین یعنے ہنگام جنگ الجھتے نہین ہین تو یہ احوال سنکر اور دیکھکر پس پشت بھاگے اور مسلمانون نے اُنکا تعاقب کیا
اور اپنے آگے دھر لیا یہان تک کہ بہتونکو قتل کیا اور جسقدر وہ لوگ دریا کے کنارے تھے اُنمین سے بہت تھوڑے بھاگ نکلے
بالآخر جماعات فارس سے بجانب ساحل دریا اہل اسلام مسلط ہوگئے اور باقی جماعات مسلمانونکی دریا کے اس پار یکجا جمع
تھی چنانچہ جب سعد کو حال اُس پار کا معلوم ہوا کہ اہل اسلام غالب آگئے اور اعدا مغلوب ہوئے تو مسلمانونکو اذن عام
دیا کہ اب تم بھی دریا اہل چلو اور حق تعالے سے اعانت طلب کرو آخر وہ تمام لشکر دجلہ مین پھاند پڑا اور اُسوقت دجلہ بہتا
موج زن اور بڑے زورون پر تھا مگر اہل اسلام اپنے عزم مین کمال کوشش کر رہے تھے اور تموج وتلاطم گرداب سے کچھ
باک وپروا نہ کرتے تھے بلکہ گویا وہ زمین پر چلے جاتے تھے اور اہل فارس پر یون جاکر نازل ہوئے کہ اُنکو کچھ شمار مین اور
خاطر مین نہ لاتے تھے یہان تک کہ بقتال شاریار اُنسے مقابلہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی
ایسے شخص نے جسپر مجکو بڑا وثوق واعتماد ہے کہ لشکر سعد مین سے اول جنھون نے دجلہ سے عبور کیا وہ ساٹھ آدمی تھے کہ گروہ گروہ
نکلے تھے از انجملہ اول زمرہ تو نو آدمیونکا تھا اور اُنمین اول ومقادم عاصم تھے اور دوسرے زمرہ مین دس تن تھے اور
تیسرے غول مین تینتیس نفر تھے اور عاصم کہتے تھے کہ ہمنے دجلہ کو سوارون اور پیادون اور چوپایون سے ایسا ڈھانپ لیا تھا
کہ جب ہم اوترتے تھے تو کثرت مردم ودواب سے دریا کا پانی نظر نہ آتا تھا اور گھوڑے ہمارے پانی سے نکلکر اپنی دم وبال جھاڑتے
اور لب دریا صہلہ کرتے تھے یعنے منہناتے تھے اور بولنا اُن گھوڑونکا از روے الہام تھا بجانب ملک العلام **راوی** نے
کہا پھر جب ملک کسری نے دیکھا کہ گروہ مسلمانونکا اس جانب آگیا ہی تب شہریار بن ساور جو بڑا شہسوار اور سردار تھا
حکم کیا کہ مسلمانون سے مبارزطلبی اور اُنکا مقابلہ کرے اور اُنکو روکے رہے اور خود کسری تدبیر فرار مین مصروف ہوا

کہ جملہ اموال و نقد اور زر و جواہر و یاقوت وغیرہ سے جسقدر اٹھوا سکا الٹ دلیا **رومی** کہتا ہی کہ سعد جب دریا میں چلے تھے
تو یہ آیہ پڑھتے تھے ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ یعنے یہ اندازہ کیا ہوا خداے غالب بڑے علم والے کا ہی چنانچہ اُن
اُترنے والونمین سے کوئی ایک شخص بھی غرق نہین ہوا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے نعمان بن ثابت الیعفی نے
اپنے باپ عثمان سے سنکر بیان کیا کہ وہ لوگ دریا پار اوترنے والے اول سے آخر تک سب مع الخیر سالم رہے اور ایک شخص
قبیلہ بارق سے جسکا نام عرقدہ تھا وہ دریا مین پشت زین سے پھسلکر گھوڑے سے جدا ہو گیا اور وہ گھوڑا اشقر تھا اور قرش
اور دم اسکی سرخ تھی اور گویا مین دیکھ رہا ہون کہ وہ گھوڑا اور سوار اسکا دونون ڈوب رہے ہین اُسوقت اُسکے پاس قعقاع بن
عمرو اپنا گھوڑا پیراتے ہوے جا پہونچے اور اُسکا ہاتھ پکڑکر کھینچ لیا یہان تک کہ وہ پار ہو گیا چنانچہ لوگ کہتے تھے کہ ای قعقاع
عَجَزَتِ الْاَخَوَاتُ اَنْ تَلِدْنَ مِثْلَکَ یہ کلام مدح و آفرین ہی یعنے برادران امثال و اقران عاجز ہین کہ انسے کوئی سو بود و
مثل تیرے وجود مین آسکے اور ایک یہ بھی امر عجیب ہی کہ اُس پانی مین کسی کی کوئی چیز نہین گری اور نہ تلف ہوئی ہان
مگر ایک شخص کا کاسہ چوبی کہ اُسکا تسمہ بادور کہنہ و فرسودہ تھا تو وہ ٹوٹ کر پانی مین جاتا رہا اور موج اسکو بہالے گئی تب صاحب
کاسہ نے کہا واللہ مین اُسکے ضائع ہونے سے رنج و تکلیف اُٹھاؤنگا وجاں آنکہ ایسا نہوگا کہ حق تعالیٰ تمام لشکر مین سے میرا ہی
جام مجھسے چھین لیوے آخر جب سب پار اوتر گئے تو مسلمانونمین سے ایک شخص بنا بر حاجت غسل دریا پر آیا ناگاہ موج نے وہی
قدح اس شخص کی طرف اوچھال دیا اُسنے اُٹھا لیا اور اُسکو لشکر مین لایا تو مالک نے اپنا پیالہ پہچانا اور لے لیا اور **واقدی**
رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** کی عمرو بن تمیم نے اُسنے کہا مجھے یہ روایت پہونچی ہی کہ جب مسلمانون نے عبور دریا کیا تو اہل
فارس نے دریا ہی پر بر لب آب ہنگامہ قتال عظیم گرم کیا اور بہت سخت لڑائی لڑے اور اپنی جانونکو تب صعب مین ڈالا اور
آمادہ اس امر پر ہوئے کہ یہان تک مقاتلہ کرین تا لڑکر مر جاوین اور یہ سب خواص ملک کسری تھے اور اصحاب ایوان کسری
اور صاحبان حصن و قلعہ تھے اور سالار و سرگروہ اُنکا شہریار بن سارو تھا چنانچہ خالد بن تمیر نے شہریار کی آنکھ تاک کے نیزہ مارا
کہ اُسکی گدی توڑکر پار ہو گئی اور وہ اوندھا گرا پھر دوبارہ اُسپر ایک ضربت تلوار کی ماری کہ وہ قتل ہو گیا ونیا گاہ
اُسوقت ایک جماعت سوارونکی جانب ایوان کسری سے وہان آپڑی اُنھون نے اُس گروہ سے جنکا سالار شہریار تھا
یہ بیان کیا کہ اب تم کسکے لیے لڑتے ہو ملک کسری تو فرار کر گیا اور اپنا مال و اہل و عیال و اپنا خادم و حشم ساتھ لیگیا آخر اُن
لوگون نے جسدم یہ خبر سُنی تو وہ بھی پسپا بھاگے اور مدائن مین کوئی بات اعجوبہ زیادہ تر پایاب ہونے دریا اور عبور کرنے
مسلمین سے نہ تھی اور مسلمانون نے دجلہ سے اپنے روز عبور کا نام یوم الجراثیم رکھا تھا جراثیم جمع جرثومہ اور جراثیم کیا تھے
کہ خرمون کی شاخون کے مٹھے بندھے ہوے بطور خرمن یعنے جسطرح گٹھے بندھے تھے کہ بمنجانب اللہ ظاہر ہوئے در جدھر
پانی پایاب تھا اُسی طرف وہ بہتے تھے چنانچہ لوگ عبور کرتے اُسیکی سیدھ پر ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے اور وہ جرثومہ
یعنی وہ دان جو مانند سورچگان کے تھے زخم تنگ اسپان سے پیدا ہوئے تھے اور **قیس** بن ابی حازم نے اسطرح روایت

کی ہی کہ جب ہم لوگون نے اپنے تئین دجلہ مین ڈال دیا ہی تو اُسوقت دجلہ بڑے جوش خروش پر تھا اور بہت زور شور کرتا تھا
پھر جسوقت ہم بیچ دھارے مین پہونچے تو ایسا ہوا کہ پانی کی چھاپ فقط گھوڑونکے تنگ مین لگتی تھی مترجم کہتا ہی
کہ بیان روایت قیس اور روایات سابقہ کے جنمین طغیانی دجلہ مذکور ہی کچھ منافات نہین ہی اسلیے کہ جدھر سے قیس کے
گروہ نے عبور کیا اودھر ہی قدر پانی کم ہوگا کہ صرف تنگ بھیگتے تھے ثم پھر قیس کہتا ہی کہ جب اہل فارس نے یہ حال دیکھا
کہ اہل اسلام بیمشقت و بے تکلیف دریا اُترتے اور بہتے چلے آتے ہین تو وہ لوگ اپنی فارسی زبان مین کہنے لگے ایشان کہ ہیچ
بے پروا می آیند مگر جن و آسیب بودہ باشند یعنے یہ لوگ جو دریا مین اسطرح بے باک و بے خطر چلے آتے ہین گویا جن ہین اور کہتے تھے
کہ بخدا تم لوگ آدمیون سے نہین لڑتے ہو بلکہ جنون سے ارادہ لڑنے کا رکھتے ہو یہ باتین کہکے وہ لوگ تو بھاگ گئے اور مسلمانون نے ارادہ کیا
کہ ایوان کسری مین درآوین مگر سعد نے انکو اس ارادے سے منع کیا اور کہا کام مین عجلت کرنے سے باز رہو کیونکہ جلدبازی مورث
ندامت و پریشانی ہی اور مین اندیشہ کرتا ہون کہ یون فرار کرنا عجمیونکا شاید انکے بعض مکائد و مکاریون سے ہو یہ سنکے پھر کوئی داخل
ایوان نہوا اور راوی کہتا ہی کہ سلام الحجازی ایک لڑکا تھا وہ سعد کے پاس حاضر ہوکے کہنے لگا کہ اے امیر اللہ مینے آج خدا و رسول کو
رضامند کیا کہ مین نے ہی عجمیونکے سپہ سالار یعنے شہریار کو قتل کیا بعد ازان اُن ساٹھ آدمیون سے جو باقی رہ گئے تھے اُنسے اپنی بات پر یعنے
قتل شہریار پر گواہی چاہی مگر اُنمین سے کسی نے اُسکی گواہی نہ دی تب سعد نے اُس جوان حجازی سے کہا کہ شہریار کو تو نے قتل
نہین کیا ہی یہ سنکے اُس لڑکے نے سر نہوڑا لیا اور ارادہ کیا کہ اُس جگہ سے چلا جاوے ناگاہ ہی اتنا مین ایک شخص صحابہ مین سے
کہ اُسکا نام ہاشم بن عتبہ تھا بول اُٹھا ای امیر مینے بچشم خود دیکھا کہ مقدم و سردار اہل فرس کو اُسنے قتل کیا ہی پس سعد نے قول
صحابی کی تصدیق کی اور اُس لڑکے کو خلعت دیا اور رخت مقتول بھی اُسی کو حوالہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے بواسطہ
عبد اللہ بن بشر و سلیمان بن عامر کے نقل روایت کی ہی کہ جس روز اہل اسلام دجلہ مین درآئے اور پار اُترتے تھے تو اُسوقت
ملک یزدجرد بالاے ایوان اپنے چڑھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ اہل اسلام دریا بہتے چلے آتے ہین اور نہ انکے گھوڑے پیچھے ہٹتے ہین
نہ سوار کچھ گھبراتے ہین اور صحابہ آپسمین باتین کرتے آتے ہین گویا کہ زمین پر چلتے پھرتے ہین یہ دیکھکر ملک یزدجرد کو زوال
ملک اپنے کا یقین ہوگیا اور اپنی عزت و سلطنت کے جانے کا باور آگیا اُسوقت با دیدہ گریان و با دل بریان بام ایوان سے
نیچے اُتر کر بیت المال سے خزانہ و جواہر لیا اور توشکخانہ سے خلعتہاے گران بہا اور کوٹھونسے ظروف قیمتی اور کچھ اور چیزین
بے بہا ہمراہ لیکر باقی جو کچھ اُسکے یہان آلات و سامان حصار سے یا جو کچھ اسباب رسد غلہ وغیرہ قسم کھانے پینے سے جمع تھا
اور جسقدر کہ گاے دواب جنس بقر و غنم وغیرہ سے موجود تھا سب وہین چھوڑ دیا اور اپنے اہل و خواص اصحاب کو لیکر نکل گیا
و بعد ازان اندرون شہر قصوی اول جو شخص داخل ہوا وہ یعقوب الہذلی تھے اور ہمراہ انکے جماعت خرسار تھے جو
جماعت قعقاع بن عمرو کہلاتے تھے اور شہر قصوی وہ تھا جو منتہاے بلاد مداین وغیرہ کے واقع تھا اُسکو بیتا بیر کہتے تھے اور
وہی تختگاہ و مسکن بادشاہ کسری کا تھا چنانچہ شہر کے کوچون اور تنگ گلیون مین گھس گئے پھر کہین کسی دشمن سے ملاقات نہوئی

وبعد ازان سعد نے عزم کیا کہ شہر قصوی مین داخل ہون جیسا کہ سابق مین زہیر بن جویریہ کو حکم کیا تھا کہ اپنا لشکر لیکر وہان جاوین
غرضکہ سعد اندرون شہر داخل ہوکر شہر مین کو تلاش کرنے لگے اور ایک طرف ایک دوسرا غول ہمراہ مرقال کے گشت کرتا تھا ناگاہ
ایک شخص مرقال کے نزدیک ملا کہ وہ حاجب و مصاحب کسری کا تھا تب مرقال اُسکی فارسی زبان مین اُس سے باتین
کرنے لگے تب وہ بولا کہ عرب بعبور دریا ہماری طرف درآگئے ہین وہ یہ کہتا تھا مگر مرقال کو نہین جانتا تھا کہ یہ بھی عرب ہی
چنانچہ مرقال نے بھالا مارکر اُسکو قتل کر ڈالا اور اُسکے غلامونکو اسیر کرکے سعد کے پاس حاضر کیا اور بعضے روایات مین
مذکور ہی کہ مرزبانان کسری سے ایک بڑا زمیندار تھا اور شہر مین روز داخلہ عرب کے وہ بھی داخل تھا مگر عربونسے اُسکو کچھ
بیم و ہراس نہ تھا اور وہ اُس روز اپنے گھر سے کسی کام کو نکلکر اپنے گھر کو پھر آجاتا تھا ناگاہ اُسنے دیکھا کہ غلمان وغیرہ اُسکے گھر والے
بعجلت تمام نکل رہے ہین اور مال و اسباب نکال رہے ہین تب اُس مرزبان نے پوچھا تمھارا کیا حال ہی وہ بولے کہ زنبور
یعنے بھڑون نے ہمارے گھرون پر غلبہ کیا اور ہمکو زبردستی نکال دیا یعنے عربونکے خوف شدید سے ہم بھاگے جاتے ہین
پھر اُسنے اہل شہر سے شدت شور و بکا اور اُنکا نالہ و واویلا سُنا اور وہ سب اپنا منھ پیٹتے تھے یہ دیکھکر اُس دہقان نے اپنا
سامان حرب نکالا اور زرہ پہنی ہتھیار لگائے اور اپنا گھوڑا طلب کرکے اُسپر زین کسا اُنہین بار مضبوط کرکے باندھا تینون دفعہ
رکاب دوال ٹوٹ ٹوٹ گئی اُسی اثنا مین ایک سوار عرب آیا اور اُسکو نیزہ مارکر بولا لے اس وار کو کہ مین ابن المخارق
ہون پھر وہ سوار اُسکو مارکر چلا گیا اور اُسکے رخت و سلاح پر کچھ التفات نہ کی اور جسوقت سعد داخل شہر ہوئے تو ایوان
کسری کو تلاش کرنے لگے پھر جب ایوان مین بھی داخل ہوئے تو یہ آیہ پڑھنے لگے واورثناہا قوما آخرین یعنے بعد
ہلاک قوم کفار کے درباب مکانات و باغات اُنکے و دربارہ تنعمات و ضیاعات کے حق تعالے نے فرمایا کہ وارث کیا ہمنے اُنکی
سب چیزونکا وارث اور قوم کو کیا اور جسوقت سعد داخل ایوان ہوئے تو گھوڑے سے اُترکر پیدل ہوئے اور اُسمین نماز
شکرانہ فتح آٹھ رکعتین ادا کین کہ درمیان رکعات کی فصل نہین کی یعنے آٹھون رکعت ایک سلام سے پڑھین اور
ایوان کو مسجد قرار دیا اور راوی کہتا ہی کہ اس ایوان مین پیکر تصویر خضر علیہ السلام نصب تھی اُسکو اُسی حال پر
چھوڑ دیا یعنے نہ شایانہ خارج کیا اور جس روز سے ایوان مین داخل ہوئے تو بسبب قصد قیام چند روز کے وہان اتمام
نماز کیا یعنے قصر سفر موقوف کرکے نماز حضر تمام و پوری پڑھی اور وہان نماز کو جمع کیا یعنے ظہر و عصر ایک ساتھ اور مغرب
عشا کو ایک ساتھ جمع کرکے پڑھا اور وہ روز داخلہ ایوان کا روز جمعہ تھا تو اول نماز جمعہ جو ملک عراق مین پڑھی گئی
وہ یہی جمعہ تھا کہ مدائن مین پڑھا گیا یعنے جبسے وارد ملک ہوئے تھے تو برابر سفر رہا اور نماز قصری پڑھتے رہے کسی جگہ
قیام نہوا تھا کہ اتمام نماز کرتے یا جمعہ پڑھتے مگر مدائن مین بعد فتح جو بہ نیت قیام مقام کیا تو تمام نماز و نماز جمعہ دونونکو
ادا کیا بعد ازان سعد ایوان سے بعد تین روز کے نقل و حرکت کرکے قصر ابیض مین آگئے اور عمرو بن مقرن کو مسول غنائم
پر داروغہ مقرر کرکے حکم کیا کہ جسقدر مال و اسباب خزینہ و قصرہاے کسری مین اور جو کچھ اُسکے محلات و ایوان و دیگر مکانات

یا بازار دن مین ہو سب جمع فراہم کروا و اسکا شمار کرکے فہرست و تعلیقہ کرلو اور جب اہل مدائن نے دیکھا کہ تمام عرب اُس
سرزمین مین یکجا مجتمع ہوگئے تو وہ سب بھاگ نکلے اور جسقدر مال واسباب اپنا اُٹھا سکے لے بھاگے مگر جو کوئی اُن مین سے
جو کچھ لے بھاگا وہ سب مسلمانون نے اُنسے چھین لیا اور سعد کے پاس حاضر لائے اور سعد نے اُس سبکو سپرد عمرو بن
مقرن کیا کہ اُسے شامل اُس مال کے کردیا جو بیت المال مین جمع ہوا تھا اور اول شی جو جمع کی گئی وہ وہی مال اسباب
ہی جو قصر ابیض و منازل کسریٰ اور سائر امکنہ مدائن مین فراہم کیا گیا یعنے قبل اسکے جو کچھ مال غنیمت کے مین ہاتھ آتا تھا
وہ مسلمانون مین تقسیم ہوجاتا تھا مگر اِس مرتبہ بیت المال مین جمع کیا گیا اور جابر بن یسار نے بیان کیا کہ جب ہم مدائن
مین پہونچے تو ایک انبار کی طرف ہمارا گذر ہوا اُسپر سرپوش برنجی ڈھکا تھا ہم لوگون نے جانا کہ کچھ کھانا ہی پھر جب اُس
سرپوش کو اُٹھایا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک ظرف کلان سونے چاندی کا ہی اُسمین بہت سا کافور تھا ہم سمجھے جانا کہ وہ نمک ہی اور
راوی نے کہا کہ اُسی عرصے مین زہیر بتلاش مطلب نہر مین سے آگے ہوئے جب جسر نہروان پر پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ
اُس پل پر بہت سے اہل فارس تمام ساز و سامان پہنے و بکمال زینت و آرائش مجتمع ہین اور بالاے سے ہر ایک ازدحام ہی پھر ایسے
کہ ایک بغل اُنکا پانی مین گر پڑا تھا تو وہ سب ہجوم کرکے اُسکو نکال رہے تھے و بایدیگر شور و غوغا کرتے تھے اتفاقاً اسی
ہنگامے مین ایک اور استر یعنے استر پانی مین گر گیا تو وہ لوگ بڑے ہرج مرج مین تھے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا
اُسوقت زہیر نے کہا اِس استر کے پیچھے کوئی امر عظیم ہی اسلیے یہ سب اُسکے درپے ہین لہذا اسوقت اُنپر حملہ کرو اور تلوارین مارو تب ہم
لوگون نے اُنپر حملہ شدید کیا اور اُن مین سے بہتون کو قتل کیا اور باقی بھاگ گئے اور ہمنے اُس استر کو جب نکال لیا تو دیکھا کہ اُسپر
حلۂ کسریٰ اور خلعت اُسپر زرین تھا اور اُسکی ایک زرہ گران قیمت تھی اور ایک حمیل تھی جسمین جواہر جڑے تھے کہ اُسکو پہنکر
ساعات سے جلوس کرتا تھا آخر وہ سب ہم لے آئے اور سہل بن مالک نے کہا کہ ہمنے استر لیا اور اُسکو حوالہ صاحب اقباض
یعنے سپرد داروغہ بیت المال کے کیا مگر ہم جانتے تھے کہ اُسپر کیا ہی اور یعقوب نے اپنے جد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جو
بطلب نہر مین نکلے تھے مین بھی اُنکے ساتھ تھا ناگاہ ہمنے دو استر دیکھے اور اُنکے ساتھ دو ہی آدمی تھے [illegible] پھر جو کوئی
اُنکے قریب جاتا تھا تو اُسکو تیر مارتے تھے چنانچہ کسی کو اُنکے نزدیک جانے کی جرأت نہوتی تھی [illegible] ہم باہم عزم کرکے
اُن دونون پر حملہ کیا بالآخر دونونکو قتل کیا اور دونون استرونکو پاس صاحب اقباض کے لے آئے [illegible]
جو کچھ عرب لاتے تھے وہ لکھتا جاتا تھا پھر جسوقت اُسکے پاس دونون بغاونا مین [illegible]
دیکھون تیرے ساتھ کیا چیز ہی پھر مین نے اُسپر سے پوشش جو ہٹائی اور خورجی کھولی [illegible]
جواہر تھے اور دوسرے بغل پر خلعت و پوشاک کسریٰ تھی اور وہ سب پرزر او اُسمین [illegible] اور ہشام
بن طلحہ و مہلب سے روایت ہی کہ قعقاع جسوقت بطلب تلاش سفرودان کے روانہ ہوئے ایک سوار سواران
فارس سے ملاقات ہوئی تو وہ مسلمانون پر حملہ کرنے لگا اور یہ لوگ اُس سے پریشان ہوئے اور بہت گھبرا گئے اور

کوئی ایسا نہ تھا جو اسکے نزدیک جا سکتا اُسوقت قعقاع نے اپنے عزم بالجزم اور شدت صولت سے اُسپر قصد کیا اور اُس سے کہا ہوشیار
ہو جا ای سگ پلید قتال سے مرد ذی باس شدید کے یہ کہکر اسکو بھالا مارا پھر قتل کیا اور اُسکے اسباب ہمراہی مین دو صندوق
مقفل ہاتھ لگے ایک کو جو کھولا تو اُسمین پانچ تلوارین تھین مُطلا بذہب و زر کوفت اور زرہین کسریٰ کی اور مغفر و منطقہ
اُسکا یعنی خود و کمر پٹکا اور دوسری کو جو کھولا تو اُسمین زرہ ہرقل پادشاہ روم تھی اور زرہ ملک مایان ترک اور اور زرہین
طائفہ ملوک کی تھین جو ہنگام ستیز قبل از گریز ہمراہ کسریٰ موجود تھے اور اُن تلوارونمین ایک تلوار تو کسریٰ کی کمر کی تھی
ایک ہرقل کی اور ایک ایک محمود و خاقان و نعمان بن المنذر کی تھی چنانچہ جسدم سعد بن ابی وقاص نے ان سب اشیا کا
ملاحظہ کیا اور بولے اے قعقاع ان تلوارونمین جو نسی تجھے پسند ہو تو اٹھا لے اور اُس سے اعداے دین کے ساتھ جہاد کر
تب قعقاع نے شمشیر ہرقل اُٹھالی پھر سعد نے اسکو بہرام گور کی زرہ بھی دی اور باقی اسباب کیتہ الخرسار یعنی جماعت
قعقاع کے تئین عطا کیا مگر تیغ کسریٰ و تیغ نعمان دونونکو براے نذر امیر المومنین رکھ لیا اسلیے کہ شامل خمس کے مع
تاج مرصع کار و پوشاک زرتار بھیجنا او صحابہ مین سے ایک شخص ناقل تھا کہ ہنگام تعاقب فراریان لشکر کسریٰ کے
مین بھی غازیون کے ہمراہ تھا اُسی ہنگامہ دار و گیر مین کہ مین ایک رستے پر چلا جاتا تھا ناگاہ اثناے راہ مین ایسا
شخص مجکو ملا اور وہ اپنے حمار پر سوار تھا مگر مجھے دیکھ وہ پشت خر سے اُتر کر پیادہ ہو لیا اور اُسکو جلد جلد ہنکا لیجاتا
یہانتک کہ نہر پر پہونچا اور گذر گھاٹ تلاش کرنے لگا لیکن اُسکو پار اُترنا ممکن نہوا اتنے مین اُسکے نزدیک گیا اور وہ
مجھپر تیر چھوڑنے لگا اُسوقت مین اُسکے تیر سے اندیشناک ہوا بالآخر مین بھی اُسکا تیر کاٹکر اور نزدیک جاکر اُسپر حملہ آور ہوا
اور پہلے وار مین اُسکو قتل کیا اور اُسکا خچر لے لیا پھر کیا دیکھتا ہون کہ اُسکا ساتھی ایک آدمی اور بھی ہے اور اُسکے پاس بھی
ایک خچر ہے مگر وہ اپنے رفیق کو کشتہ دیکھکر اپنا خر چھوڑ کر بھاگ گیا اور مین اُن دونون خچرونکو لے آیا اور صاحب قبض
یعنی مہتمم بیت المال کے تئین سپرد کر دیا اُسوقت اُن دونون خر کی پشت زین سے پاکھر و پوشش جو اُٹھا کر دیکھا
تو یہ تماشا دیکھا کہ ایک خچر پر تو ایک گھوڑا از رو نقرہ سے بنا ہوا تھا اور اُسپر در و جواہر قسم قسم کے جڑے ہوئے تھے
اور اسیطرح کی اُسکی لگام تھی اور ایسا ہی اُسکا زین بھی تھا اور دوسرے خچر پر ایک اونٹنی سونے چاندی کی بنی ہوئی
اور اُسپر پالان سونے کا جڑاؤ اور اُسکی مہار بھی سونے کی اُسمین تمام نگینہاے یاقوت بٹھائے ہوئے اور اُسپر ایک مرد
ناقہ سوار بھی سیمتن زرین پیراہن مُحلّی بجواہر فرد و مرصع با جواہر تھا چنانچہ کسریٰ کبھی وہ فرش بہار اور کبھی وہ ناقہ تمغہ اپنے
تاج مین لگاتا تھا اور اُس سے سائر ملوک روے زمین پر تفاخر و مباہات کرتا تھا اور **ابو عبیدہ** الہری نے بیان کیا
کہ جب ہبوط و نزول مسلمانونکا مدائن مین ہوا اور مہتمم بیت المال کا مال غنیمت جمع کرتا جاتا تھا اور سائر مردم جو کچھ
لاتے جاتے تھے وہ سب اسی داروغہ کو سپرد کرتے جاتے تھے پھر جسوقت یہ دونون حمار اُسکے حوالے ہوئے تو اُسنے
کہا واللہ مین نے کبھی ایسی چیزین نہین دیکھین بعد ازان اُسنے اُس شخص سے جو دونون حمار کو لایا تھا قسم

خدا کی دیکر پوچھا کہ اسکے سوا تونے کچھ اور بھی اے کرب ہمارے لیا ہی یا ان چیزون مین سے کچھ تونے بھی نکال لیا ہی
وہ بولا واللہ اگر غیر انعوتا لینے اگر مین خدا کو حاضر و ناظر نہ جانتا تو یہ دونون ہمارے تمھارے پاس نہ لاتا تب اُس
مہتمم نے کہا خیر مجھے تو یہ بتا کہ تو کون شخص ہی اُسنے کہا واللہ مین تجکو اپنا نام و نشان نہ بتاؤنگا اسلیے کہ تو میری
مدح و ستائش کرے و لیکن مین حمد خداے عزوجل کرتا ہون اور اُسکے عطا سے ثواب بیحساب پر راضی اور اُسکے جزاے
خیر کا امیدوار ہون یہ کلام کر کے وہ وہانسے روان ہوا ایک آدمی داروغہ کے خدام مین سے اُس شخص کے
پیچھے ہولیا اور کچھ آگے جا کر لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہی لوگون نے بتا دیا کہ یہ عامر بن عبد القیس ہی
راوی کہتا ہی کہ یہ خبر اس گفت و شنود کی جو درمیان عامر و مہتمم بیت المال کے ہوئی تھی سعد بن ابی وقاص کو
پہونچی تو انھون نے کہا مین قسم کرتا ہون اُس خدا کی جسکا کوئی شریک و ہمسر نہین کہ اصحاب جیش قادسیہ مین اپنے
ہمارے اس لشکر مین سے مین کسیکو ایسا نہین جانتا ہون کہ وہ طالب جاہ و مال دنیا ہو چنانچہ ہمارے نزدیک تین شخص
متہم بلوث ہوے تھے تو ہمنے ایک شخص کو واسطے تفحص احوال کے انکے پیچھے لگا دیا تھا سو ہم انکے وصاف امانت و زہد
و دیانت سے ناچار ہوے اور وہ تینون ایک تو طلیحہ بن خویلد جو بعد خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے مدعی نبوت ہوا تھا دوسرا
عمرو بن معدیکرب اور تیسرا قیس بن ہبیرہ اور راوی نے کہا مجھے روایت کی ہی اُن اشخاص نے جو حاضر فتح مداین تھے کہ
جب ہمنے بعد فتح قصر ابیض کے وہانسے کوچ کیا تو کچھ مردمان مرزبان وہان آکر داخل ہوے ایک قلعہ بڑا اور وہ سب
اہل فارس مین اشد رزم و قوی عزم تھے اور انھون نے آپسمین عہد و حلف کر لیا تھا کہ ہرگز یہ قلعہ خالی نہ کرینگے پھر جو لوگ
مسلمانون مین سے وہان پھر آئے اور بتولی و بتعہد انکے محاصرے کے ہوے وہ جماعت قعقاع کی تھی اور ہم بھی انکے ہمراہ تھے
پھر جب ہمنے اُن زمیندارونکو دیکھا کہ وہ آمادہ مرگ و جان بکف ہین تو ہم لوگ انکے تیر تاب اور فلاخن کی زد سے ہٹے ہوے
محاصرہ کیے رہے آخر جب طول کھینچا کہ نہ ہمکو اُنپر موقع ملا اور نہ وہ وہانسے نکلنے پائے تب ہم لوگ سعد سے شکایت
کرنے لگے کہ ہم لوگ ان گبر بیدینونکا محاصرہ کرنے مین اور کہین کے جہاد سے محروم ہین تب سعد نے سلمان فارسی سے
کہا کہ تم ان لوگون کی طرف جاؤ اور براے مصالح امور مسلمین کے کوئی تدبیر و کچھ فکر کرو یہ سنکے سلمان فارسی انکی جانب گئے
اور فارسی زبان مین اُنسے کلام کرنے لگے تو وہ لوگ تیر چلانے اور پتھر برسانے سے رک رہے اور ٹھہر گئے اور پوچھا آپ
کون ہین اُنھون نے جواب دیا مین فرستادہ مسلمین کا ہون اور تم خوب جان لو اس بات کو کہ جو شخص اپنی جان یا مال
خواہ اولاد کے لیے مقابلہ کرتا ہی تو اُسوقت ایسا کرتا ہی جب امید مخلصی و رستگاری کی رکھتا ہی و حال آنکہ مین تمھارے
واسطے کوئی صورت خلاصی کی نہین دیکھتا ہون کیونکہ یہ تمھارا بادشاہ تو بھاگ گیا اور ہمنے اُسکا ملک و خزانہ لے لیا
اب مداین مین تمھارے سواے اور کوئی مخالف باقی نہین رہا پس تم خدا سے ڈرو مفت اپنی جانونکو ہلاک نہ کرو اور اس قلعہ کو
خالی کر دو اور ہمارے سپرد کر دو کہ اسی مین تمھارے لیے خیر ہی اور تمکو امان ہی جدھر چاہو چلے جاؤ کوئی ہم مین کا تمسے تعرض نہ کریگا

مرزبان: زمیندار ۱۲

غرض تب اُن لوگون نے کلام سلمان سنا تو جواب دیا کہ جب تک ہم سب لڑ کر مر نجاوینگے ہرگز یہ قلعہ خالی نہ کر دینگے بعد از ان
اُن لوگون نے سلمان کو تیر مارنا شروع کیا اسوقت سلمان نے اُنکے اور اپنے حسب حال یہ آیت پڑھی وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
بِغَیْظِہِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا یعنے جن لوگون نے کفر کیا تو حق تعالے نے
بسبب اُنکے غیظ و بغض کے اُنکو مردود کیا اور باز رکھا کہ وہ امور خیر کو نہ پہونچے اور برکات سے محروم رہے اور حق سبحانہ تعالے
مومنونکے حق مین قتال کے لیے کافی و کافل ہوا کہ وہ تعالے شانہ بڑا توانا اور بڑا غالب ہے چنانچہ ایسا ہوا کہ سلمان رضی اللہ عنہ
اپنے ہاتھ سے طرف تیرونکے اشارہ کرتے جاتے تھے تو وہ تمام تیر دہنے بائین نکل جاتے تھے یہان تک کہ اُن تیرون
مین سے ایک بھی اُنکے جسم پر نہ لگا یہ دیکھکر وہ سب کہنے لگے زنہار زنہار تجکو قسم ہے اپنے اُس شخص کی جو تیرا اشارا الٰہی
اور جسکی طرف تو مائل ہے سچ بتا تو کون ہے سلمان نے جواب دیا کہ مین روزبہ یعنے مین وہ دیرینہ سال ہون کہ آخر عمر مین
سن میرا چار سو برس کا ہوا اور آخر ایام مین بخدمت عیسی ابن مریم علیہ السلام کے پہونچا یہان تک کہ اس امت مین نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین بھی فائز ہوا چنانچہ جب مین اُسکی جناب مین حاضر ہوا تو اُسنے میرا اکرام کیا اور جب مین نے اُسکی
خدمتگذاری کی تو اُسنے مجھے عظمت بخشی یہان تک کہ مجھے اپنے اہلبیت مین محسوب کیا جیسا کہ فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا
اَہْلَ الْبَیْتِ و بنا بر روایت دیگر سَلْمَانُ مِنَّا اَہْلَ الْبَیْتِ یعنے سلمان ہم اہلبیت یا ہمارے اہل بیت مین سے ہے غرض جسوقت
اُن لوگون نے کلام سلمان سنا تو معرفت سلمان کی اُنکو نہایت و تحقیق ہوئی اور خوب یقین ہوا کہ یہ شخص اکابر
و ابرار اہل دین اسلام سے ہے اور سامنے سلمان کے اُنھون نے اپنی گردنین جھکا دین اور بہ آشتی و راستی پیش آئے اور
کہنے لگے واللہ کہ ہم اپنے احوال اور اپنے رازکو تمسے کچھ مخفی نہ کرینگے چنانچہ سبب ہمارے قتال کا یہ ہے کہ ہم مال و متاع کے
لیے تو لڑتے نہین بلکہ بادشاہ ہمارا کسری جو چلا گیا اور ارادہ شہر نہاوند کا کیا ہے اور اپنی دختر بیمار کو ہمراہ اپنے ساتھ لیجانا
متعذر رہا تو اسکو ہمارے سپرد کر گیا لہذا ہمنے امر اس شاہزادی کا اپنے اوپر واجب و لازم کیا ہے اگر تم ہمکو اُسکے
باب مین امان دو تو ہم نسبت کسری کے تئین تمہارے سپرد کر دین آخر جب سلمان نے اُنکا یہ بیان سنا تو کہا خیر تم ابھی اپنے
اس امر کو ملتوی رکھو یہان تک کہ مین جا کر امیر سے مشورہ کرتا ہون تب سلمان وہان سے اپنے لشکر مین پھر آئے اور
جو کچھ اُن لوگونکا کلام سنا تھا وہ سب سعد سے ذکر کیا سعد نے کہا اے عبد اللہ سلمان تم تحقیق کہ مسلمین تمام عراق مین
متفرق ہین مجکو اندیشہ ہے ایسا نہو کہ کوئی اُمین سے بیخبر آپڑے و اُنکو اُنکے حال پر باقی نہ چھوڑے ایسا اتفاق کہا و اگر
تم ہماری حمایت مین آجاؤ تو پھر تمہاری امانت واجب و لازم ہو جاوے پھر اسوقت جدھر تمہارا ارادہ ہووے تم چلے
جاؤ کہ بعد اسکے جو کچھ تمپر وارد ہو البتہ ہم اُسکے ضامن ہین یہ سنکے سلمان رضی اللہ عنہ پھر اُن زینہارونکے پاس
گئے اور جو سعد نے کہا تھا اُنسے ظاہر کیا چنانچہ اُمین سے جو لوگ دانشمند تھے وہ کہنے لگے واللہ اگر عرب حق پر نہوتے تو ہم
یعنے فارس و روم پر کبھی فیروزمند نہوتے لہذا مقتضا اسے عقل یہ ہے کہ اب ہم بھی بدینان عربونکے رجوع کرین اور اُنکے

سایہ دولت مین بامن و آسائش زندگانی بسر کرین اسلیئے کہ یہ قوم محض ارادہ ملک و ممالکت سے نہین رکھتے ہین و تمام اس شخص یعنے سلمان کی عظمت کو دیکھتے ہو اور جو کچھ اسکی کرامت تمھارے روبرو ظاہر ہوئی وہ بھی تم مشاہدہ کرتے ہو غرض کہ بعد اس مکالمہ کے ان لوگون نے باب السر یعنے خفیہ دروازہ جدھر سے پوشیدہ آمد و شد و راہ گریز ہوتی ہی کھولکر طرف لشکر اسلام کے چلے پہلے سلمان کے پاس آئے تو وہ ان سبکو اپنے ہمراہ لیکر امیر سعد کے پاس گئے تاآنکہ وہ سب اُسکے ہاتھ پر اسلام لائے پھر جب یہ امر ہو چکا تو سعد رونے لگا اور کہا اللّٰھم انصر اہل الاسلام یعنے اے پروردگار اسی طرح تو اسلام کی نصرت کر اور یہ آیہ پڑھی وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ یعنے یہ گردش ایام و انقلاب زمانہ ہی کہ ہم اسکو درمیان آدمیونکے ہاتھون ہاتھ پھراتے ہین اعنے ملک دنیا یون ہی ہمیشہ دست بدست دورہ کرتا چلا آتا ہی اور چلا جائیگا الغرض سعد نے مہتمم بیت المال سے کہلا بھیجا تو اُسنے جو کچھ مال و خزانہ ملک کسریٰ کا قصر ابیض مین تھا وہ سب تعلیقہ کر لیا پھر جسوقت اموال غنائم مسلمین پر تقسیم ہوا تو ان زمینداروں کو بھی جو اسلام لائے تھے سارے مسلمانون کے برابر حصہ دیا گیا بعد ازان ہر ایک اُنمین سے اپنے اپنے مسکن مین آبادان ہوا پھر جب اور لوگون نے سعد کی یہ عدالت دیکھی اور جو کچھ اُنھون نے نسبت مردم دہقان کے نوازش کی تھی کافہ خلائق نے سُنی تو انبوہ مردمان باقتدا سے قوم مزبان داخل دین اسلام ہوئے یعنے ہزارون آدمی اُنکی دیکھی دیکھا اسلام لائے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی موسیٰ بن عبد اللہ سے اُسنے عمرو سے اُسنے اپنے جد یحیی سے اُنھون نے کہا کہ سوا سے روایت مذکورہ بالا کے مجھے روایت دیگر بھی پہونچی ہی وہ یہ ہی کہ جب مردمان لشکر ملک کسریٰ پسپا ہوئے اور ہاشم بن عتبہ نے اُنکا پیچھا کیا تو نوبت اُسکے ترک و تاز کی حوالی حلوان تک پہونچی وہان ایک جماعت اہل فارس سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چست و درست تھے اور اُنکے ہمراہ بہت سے ہودج و محمل تھے اور اُنپر عماریان تھین اسمین زنانی سواریان تھین اور بہت سے خدام اور کنیز و غلام تھے اور وہ سب ایک محافے کے گرد تھے اور وہ محافہ چوب رطب خرما سے بنا تھا اُسپر پوشش رنگ برنگ کی زنگین تھی اور تار تار اُسکا زرین تھا اور بیل بوٹے اُسکے طلائی و مرصع بجواہر بے بہا تھے کہ تلالو اُسکی بینائی زائل و خیرہ کرتی تھی غرضکہ ہاشم نے جب یہ کیفیت دیکھی تو باتفاق اپنے اصحاب کے اُس گروہ پر حملہ کیا اور اُنھون نے بھی اُنپر حملہ کیا و بحال خود صابر و ثابت رہے اور اُس محافے کے لیے یقتال شدید جانفشانی کی کیونکہ وہ محافہ شاہزادی دختر ملک یزدجرد بن کسریٰ کا تھا (مترجم کہتا ہی یعنے حضرت شہربانو زوجہ حسین بن علی علیہم السلام) اور اُس شاہزادی کو جو شخص اپنے اہتمام مین لیے جاتا تھا وہ سافر بن ہرمز تھا چنانچہ سافر کو ہاشم نے قتل کیا اور اصحاب ہاشم نے ہمراہیان سافر سے بہتونکو قتل کیا اور باقی پس پشت پسپا ہوئے اور ہاشم نے اُس محافے کو اور ان خادمون اور کنیزون غلامونکو جو گرد و پیش محافہ جلو مین تھے اپنے قابو و اپنی سپردگی مین کرکے ان سبکو پاس سعد کے حاضر لائے اور اُنکو خبر دی اس بات کی کہ ان سبکے ساتھ اس محافے مین بنت کسریٰ ہی یہ سُنکے سعد نے یہ آیت پڑھی اَللّٰھُمَّ

شاہزادی

مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء یعنے ای پروردگار
مالک ملک لازوال توہی ملک وبادشاہت دیتاہی جسکو چاہتاہی اور توہی انتزاع ملک سلب سلطنت کرلیتاہی جس سے
چاہتاہی اور توہی جسکو چاہتاہی عزت وغلبہ عطا کرتاہی اور جسے چاہتاہی ذلیل ومغلوب کردیتاہی بعدازان سعدنے ملاحظہ
خزانونکا کیا ناگاہ اسمین بڑے بڑے دو صندوق نظر آئے کہ وہ اندر باہر تمام دیباج زربفت سے منڈھے تھے اور
اُسمین بساط کسریٰ یعنے اُسکی مسند رکھی تھی اور یہ مسند وہ تھی جسکے سبب سائر ملوک وسلاطین روے زمین پر تفاخر ومباہات
کرتا تھا اور وہ سارا پرستن تھا کہ زرتار اور ریشم بانے سے بنا تھا اور اُسپر دُر ویاقوت سرخ رنگ کا اور الماس زمرد ودیگر اقسام
جواہر گران بہا لگے تھے اور طول اُسکا یعنے طول مع عرض شصت ذراع تھا اور وہ سارا ایک پاٹ یعنے ایک ٹکڑا بے جوڑ تھا
اور اُسکا چارون دور چار باغ اور چار گلزار تھا ہر طرف ہر طرح کی بہار تھی ایک جانب تصویرین بنی تھین ایک طرف
بوٹے کھلے تھے اور کلیان لگین تھین ایک سمت کشتہاے فصل ربیع کی بہار اور ایک کنارے میدان سبزہ زار اور یہ سب
حریر رنگارنگ اور جواہر بوقلمون اور طلاے احمر اور نقرۂ خالص سے بنائے گئے تھے اور بادشاہ اس بساط کو ایام سرما
مین اپنے ایوان کے اندر بچھواتا تھا جب واسطے عیش ونشاط مے نوشی کے بیٹھتا تھا اور اُس بساط کے تئین بساط
نزہت وبساط مسرت کہتے تھے اور اُسکو گلشن شاداب جانتے تھے پھر جب عربون نے اُسکو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو چادر
بازینت وپرقباب ہی راوی نے کہا اور جب سعد نے لوگون پر غنیمت تقسیم کی تو ہر ایک سوار کو بارہ بارہ ہزار دینار
حصہ پہونچا اور وہ سبھی سوار تھے انمین پیدل نہ تھے اور جو لوگ وہان حاضر نہ تھے بلکہ شہرہاے عجم مین تون وزیکونکے ہمراہ
متعینات تھے اُنکا سہم بھی نکالا گیا پھر وہانکے مکانات بھی لوگونکے درمیان تقسیم کیے اور متولی قبض یعنے خزینہ دار تو عمرو بن
عمر المدائن تھے اور مہتمم تقسیم کے سلیمان بن ربیعہ ہوئے تھے اور فتح مدائن ماہ صفر مین ہوئی تھی اور خمس واسطے عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے نکالا گیا تھا اور جب ارادہ تقسیم بساط کا کیا تو کسی کے ذہن مین نہ آیا کہ اُسکی قسمت کسطرح کی جاوے تب
سعد نے کہا ای گروہ مہاجرین میری راے مین آتا ہی کہ اس بساط کو ہم بخدمت عمر رضی اللہ عنہ کے بجنسہ بھیجدین اُنکو اختیار ہی
وہ جو چاہینگے کرینگے یہ سنکے سب نے یکزبان ہوکر کہا یہ جو آپکی راے ہی بہت خوب وانسب ہی آخر اُس بساط کو
پھر اُسی صندوق مین رکھدیا اور مال خمس پر اُسکو اضافہ کیا اور یہ نامہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الی امیر المومنین عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ من عاملہ علی العراق سعد بن ابی وقاص اما بعد فسلام علیک وانی احمد اللہ الذی
لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی ما منحنا بالظفر علی العدو الذی اطاع شیطانہ وارخی فی
میدان البغی عنانہ وقد اجرانا اللہ سبحانہ علی جمیل العبادۃ واخذنا الملک من یزدجرد بن کسریٰ فی کثرۃ الطاعۃ
واخترنا راس اجنادہ الذی جاشت الفتنۃ دیارہم وضربت الملائکۃ وجوہہم وادبارہم ذلک بان اللہ مولی الذین
آمنوا وان الکافرین لا مولی لہم وقد انہزم عدو اللہ بعد ما قتلنا جندہ واخذنا ابنیتہ وانا منتظرون امرک فیما

یکون لعبدہٰذا و نحن مقیمون علے المدائن والسلام علیک وعلے جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ یعنے ابتدا کی جاتی ہی
اس نامہ کی باسم خداوند رحمان ورحیم کے اور ارسال کیا جاتا ہی بخدمت امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
منجانب انکے عامل سعد بن ابی وقاص کے جو ملک عراق پر مامور و مقرر ہی کہ بعد حمد خدا و درود سرور انبیا محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر ہمارا سلام اور مین سپاس اُس خدا کی کرتا ہون جسکے سوا کوئی دوسرا مستوجب
وشایان پرستاری نہین ہی اور درود بھیجتا ہون اسکے نبی مختار پر صلے اللہ علیہ وسلم اس بات پر کہ اُسنے ہمارے
ساتھ لطف واحسان کیا ہی بسبب ظفریاب کرنے کے ایسے دشمن پر جو اپنے شیطان کا مطیع ہی اور اُسنے
میدان گمراہی مین انہی باگ ڈھیل دی ہی اور حال یہ ہی کہ حق تعالے نے ہمکو خوبی عبودیت پر جرات
واستطاعت بخشی ہی تو اُس رو سے ہمنے تمام ملک ملک کسری کا تسخیر کر لیا وحال آنکہ اُسنے بکثرت حملے
کئے اور بارہا جنگ آوری کی دبا وجود کمال تندی وسرکشی اُسکے سران لشکر کے جنکے ہیبت و رعب کی اُنکے
دیار مین بڑی دھاک تھی چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی کہ ملائکہ اُنکے رو و پشت پر مارتے تھے یہ اسلیے کہ اللہ مومنونکا
سوا وناصر ہی اور کافرونکا کوئی حامی و مددگار نہین غرض بعد ازانکہ ہمنے لشکر مخالف کو تہ تیغ کیا تو وہ دشمن خدا یعنے
یزدجرد بھاگ گیا اور ہمنے اُسکی دختر کو لے لیا اور اب ہم منتظر حکم آپ کے ہین کہ اس بات مین کہ اب اُسکے کیا کیا جاوے اور
بالفعل ہم مدائن مین مقیم ہین اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت وبرکات خدا سب پر نازل ہو فقط چنانچہ
یہ عریضہ مع مال البشیر کو تفویض کیا اور پانسو سوار ہمراہ کردیے اور بنت کسری کو بھی اُسکے محافے مین سوار اور اُسکے خدم
وپرستارونکو ساتھ کرکے سپرد بشیر کیا بعد ازان رائے مین سعد کی یہ امر گذرا کہ ایک بشیر بلقب بشارت دہندہ فتح
مدائن کا بھی ساتھ جاوے اور آگے آگے اموال خمس کے رہے اور جیسا کچھ حق تعالے نے مسلمین پر فضل وانعام کیا ہی
وہ سب بیان کرتا چلے تاکہ ہیبت ورعب فتوح دلونمین زیادہ ہو پس اس کام کے لیے حبیش بن ناجد الاسدی یا واللہ
اعلم ابن ہلال کو بھیجدیا تو وہ اپنے ناقے پر سوار ہو کر بقصد مدینہ نکلا اور طے منازل وقطع مراحل مین تعجیل کرتا تھا
اور دستور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ تھا نماز صبح بقراءۃ سورہ کوچک ومختصر پڑھکر اپنے ناقے پر سوار ہو کر سمت طریق عراق
متوجہ ہوتے تھے ومترقب ومتفحص رہتے تھے کہ اخبار مسلمین سے دیکھے کیا کیا بات سُنائی دیتی ہی چنانچہ ایک روز
جو حسب معمول اُسی جانب سوار چلے جاتے تھے ناگاہ کیا دیکھتے ہین کہ حبیش اپنے ناقے پر سوار سامنے
سے نمودار ہوا پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو دیکھا تو اُسکی طرف قصد کیا اور پاس جاکر اُس سے
استفسار حال کیا کہ اے بندۂ خدا تو کہان اور کدھر سے آتا ہی اُسنے عرض کی یا امیرالمومنین مین مدائن سے
آتا ہون تب پوچھا تیرے پاس و ناکی کیا خبر ہی خدا تیری آنکھین ٹھنڈی رکھے اور ہماری تیری مغفرت کرے اُسنے کہا
یا امیرالمومنین مژدہ باد بفتح عام وسعادت تمام کہ ہر آئینہ حق تعالی نے لشکر مشرکین کو شکست دی وقطع دابر القوم

اَلْبَحرِ مُبِینٍ یعنے حق تعالیٰ نے پیچھا قوم منکرین کا کاٹ دیا کہ انکے پیچھے والا کوئی باقی نہ رہا تا حمایت و پشت پناہی کرے اور یہ
کنایہ استیصال و قطع نسل سے بھی ہے اور اُنسے انکے دیر و دیار خالی و ویران ہو گئے اور انکے آثار و نشان مٹ گئے اور
مراکب انکے یعنے سارے اسپ و شتر تلف ہو گئے اور تمام فوج و جماعت انکی اُلٹ گئی اور تمام جمعیت اُنکی پراگندہ ہو گئی اور
انکے محلات و عمارات خراب ہو گئے اور مدتہاے زندگانی اور عمریں انکی کوتاہ ہو گئیں اور احوال انکے پریشان ہو گئے
اور مسکن انکے بے چراغ اور وطن انکے ویران ہو گئے چنانچہ جسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مقال نوید اشتمال سنا تو
حمد و ثناے خداوند متعال بجالائے اور بولے کہ وہ اپنے مامن و ماوی سے آوارہ و خوار ہو گئے بعد ازان وہانسے اپنے
دولت سرا کو پھرے اور حبیش ساتھ ساتھ فتح مدائن کا ذکر اور وہانکی باتین کرتا چلا یہانتک کہ مسجد مین پہونچے اور
لوگ یہ خبر بہجت اثر سنکر جوق جوق غول غول ہر طرف سے آنے لگے اور مسجد تمام از دحام انام سے پر ہو گئی اور کشمکش ہونے
لگی اور حبیش سامنے کھڑا ہوا اُن سب سے بیان حالات کرتا تھا اور مردم حضار حمد و ثناے کثیر سے ستایش خدا کرتے تھے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے تھے و بعد ازان بشیر بھی مع مال خمس وغیرہ کے آپہونچا کہ علاوہ اُس مال
کے اُسکے ہمراہ شاہزادی بنت کسری بھی تھی اور اُسکے ساتھ کسری کی پوشاک و تاج و سلاح اُسکا اور اُسکی بساط بھی تھی جب
عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب چیزین ملاحظہ کین تو کہنے لگے یہ شخص جسنے ہمارے لیے یہ سب اشیا ہدیہ بھیجا ہے بڑا امین ہے
یعنے سعد بن ابی وقاص اُسوقت علی علیہ السلام نے کہا اب تم غنی و تونگر ہوئے چاہیے کہ بذل رہا کرو یہ سنکر عمر رضی
اللہ عنہ نے بعد ادائے حمد و ثناے خداے عز و جل کے مال خمس سے حصہ ان مسلمین کا بھی نکالا جو غایب وقت تھے اور
باقی خمس بموضع خود بجا باے مناسب تقسیم کیا بعد ازان صحابہ سے کہا مجھے مشورہ دو کہ دربارہ اس قطیفہ کے جو گلیم ہے
یعنے بساط کیا عمل کرون لوگون نے کہا ہمسے آپکی راے بالا و برتر ہے مگر علی علیہ السلام نے یہ کہا کہ لَمْ یَجْعَلْ عِلْمَکَ جَهْلًا
لَا تَقْبَلْ شَکًّا وَاِنَّهُ لَیْسَ لَکَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مَا اَعْطَیْتَ فَاَمْضَیْتَ وَلَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ وَاَکَلْتَ فَاَفْنَیْتَ یعنے تو اپنے
اوپر جہل و نادانی کو راہ نہ دے اور شک مین نہ پڑ اسلیے کہ مال دنیا سے تیرے لیے کچھ نہین ہے یعنے ساتھ نہ جائیگا مگر
جو کچھ کسی کو تونے عطا کیا پس وہ تو البتہ تونے امضا و اجرا کیا یعنے وہ جاری رہا اور جو تونے پہنا وہ بوسیدہ کر ڈالا
اور جو تونے کھایا وہ کھویا تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو الحسن یہ سب راست و درست ہے بعد ازان اُس بساط کو ٹکڑے
ٹکڑے کروا کر درمیان مردم تقسیم کر دیا چنانچہ اُنمین سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک ٹکڑا ملا پھر جب جسنے اُسکو بیچا تو معاوضہ
اُسکا بیس ہزار دینار پایا پھر جسوقت توزیع و تقسیم قطعات بساط سے فارغ ہوئے تب محکم بن رولہ بلایا گیا اور یہ شخص
اہل مدینہ مین سب سے بڑا جسیم و تنا ور تھا و نیز بڑا کج خلق و بدمزاج تھا اور جب وہ آیا تو اُسکو خلعت کسری کا پہنایا اور اُسکی
حمیل حلی بجواہر اُسکے گلے مین ڈالی اور اُسکا تاج اُسکے سر پر رکھا اور اُسکے دونون سوار یعنے دستلنے اُسکے دونون ہاتھون مین
پہنائے اور منطقہ یعنی پٹکا اُسکا اُسکی کمر مین باندھا غرضکہ جب سارا حلہ و حلیہ کسری ابن رولہ کے تن پر سجا اور تمام پوشاک

اسکی اسکو پہنائی اور اُسکا ہتھیار لگایا اور زرہ و خود وغیرہ سازِ حرب سے اُسکو آراستہ کیا اُسوقت لوگون نے جو اُسکی طرف
نگاہ کی تو شان کسریٰ جو اُسکی بادشاہی مین تھی نظر آئی (مترجم کہتا ہے کہ ابن رواحہ کو موافق زیِ کسریٰ کے آراستہ کر
اور اُسکے تئین شبیہ اُسکا بنانا از برائے عبرۃ الناظرین کے تھا وبس) چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے شبیہ کسریٰ
دیکھکر لوگون سے خطاب کیا کہ عبرت کرو دنیا سے اور دیکھو اُسکے انقلابات کو نسبت اہل دنیا کے کہ مصاحب و ملکات
اُسکے کیسے کیسے نظر آتے ہین یہی کسریٰ تھا کہ باعث کثرت اپنے مال و خزانہ و ذخائر و جواہر کے اور بسبب علو عزت
و فور جنود کے سائر ملوک دنیا پر ہمیشہ تفاخر و تکبر کیا کرتا تھا لیکن اُسنے باوصف انہمہ مقدرت کے کچھ اپنی ذات
خاص کے لیے نہ کیا کہ پیش خدا اُس سے منتفع ہوتا مگر یہ کہ امید کاذب نے اُسکو مغرور کر دیا یعنے خیال باطل نے اُسکو
دام فریب مین ڈالا آخر حق تعالیٰ نے اُسکو پکڑا اور اُسکی جا سے بنیاد سے اُسکو باہر نکالکر آوارہ خانمان کر دیا پس کمال
کہ جو کچھ اُسنے اپنے دین و دنیا مین اکتساب کیا ہے اُسی مین مرتہن و مبتلا رہیگا بعد ازان پھر لوگون سے مکرر بیان کیا کہ اے
گروہ مردمان دیکھو یہ بادشاہ مدائن کا تھا کہ اپنے اصحاب سے جدا اور اپنے ارباب اقربا سے تنہا رہ گیا اب وہ حشمت و سلطنت کہان
ہے اور وہ تمام لشکر و مددگار کدھر ہین اور کہان گئے وہ غلمان و خدام اور کیا ہوئین وہ کنیزین کیا ہوئے وہ غلام کہان وہ تاج
و کلاہ اور کہان وہ جیش ہوا خواہ کدھر وہ فرس و فیل اور کدھر وہ دوست و خلیل بعد ازان یہ آیت پڑھی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ
یعنے اے نبی تو لوگون سے کہدے کہ مال و متاع دنیا نہایت قلیل و ہیچ ہے یعنے کچھ مال نہین بعد ازان لوگون سے مخاطب ہوکے کہا کہ جماعت
اصحاب مَنْ مِنْكُمْ يَدٌ سَابِقٌ یعنے تم مین سے جسکا ہاتھ سبقت رکھتا ہو یہ کنایہ ہے اِس بات سے کہ جسکا کچھ حق و استحقاق
سابق ہو چاہیے کہ وہ اٹھکر سامنے آوے یعنے بیان کرے تب عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور بیان
کرنے لگے کہ یا امیر المومنین مین بیٹا ہون صاحب و خلیل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بیٹا ہون اُس شخص کا جو پہلے سب
ایمان لایا اور جسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پشت پر اُٹھایا اور آنحضرت علیہ السلام کی تصدیق کی اور نصرت کی
اور مال اپنا راہ خدا مین بذل و تصدق کیا اور اُنکے ساتھ داخل غار ہوکر یار غار ہوا اور اُنکے سامنے کافرون سے جہاد کیا اور
جھگڑنے والون سے جھگڑا اور اُن لوگون سے با فتخار و مجادلہ پیش آیا تا آنکہ اُسی کے بارہ مین حق تعالیٰ نے یہ آیہ نازل کیا
لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے کوئی تم مین سے برابری نہین کر سکتا اُس شخص کی
جسنے اپنا بذل مال کیا پہلے فتح مکہ سے اور مقاتلہ کیا راہ خدا مین یہ سنکے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ تو نے یہ بیان خوب
مین سچا ہے اور تو نے بہت کم فضیلت اپنے پدر کی بیان کی بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کو خلعت اور ہزار
درہم عطا کیا اور پھر حضرت رضی اللہ عنہ نے اصحاب سے خطاب کیا کہ اب تم مین سے کون شخص بنا بر اظہار اپنی حقیقت
میرے سامنے کھڑا ہوا چاہتا ہے تب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بیان کرنے لگے کہ مین وہ ہون
جسنے ہنگام عسرت کے سامان جیش کا مہیا کر دیا تھا اور مین بیر رومہ پر حاضر ہوا اور مین نے قرآن کو تالیف و جمع کیا اور

مین نے دو رکعت مین قرآن ختم پڑھا ہی اور مین نے دو دختر رسول سے عقد تزویج کیا یعنے زینب و کلثوم دختران نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور مین نے دو قبلہ کی جانب نماز پڑھی ہی اور مین نے محبت خدا و رسول مین اپنا مال بذل کیا ہی اور مین وہ ہون
جسکے حق مین حق تعالے نے نازل کیا ہی اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ یعنے کیا وہ جو فرمان بردار
اور نماز گزار ہی اوقات شبون مین جبکہ وہ سجدہ اور قیام کرنے والا ہی اور وہ خوف خدا رکھتا ہی اور اپنے پروردگار کی رحمت کا
امیدوار ہی یعنے پس ایسے شخص سے برابر نہین ہو سکتا وہ شخص جو ایسا عمل نہین کرتا ہی تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا
احسنت یا ابا الیقظان یعنے اے ابو یقظان تو نے کیا خوب کہا مثل تیرے کون ہی کہ نبوت دو اور بازرہا ہو پھر انکے لیے
بھی دس ہزار درہم کا حکم کیا ثم انه نظر الی الاخوین الزاهدین والغصنین النضرین سیدی شباب اهل الجنة
وریحانتی نبی هذه الامة وقال لهما یا حبیبی ما الذی اخر حاجتکما من شکلکما من نفسکم وقال الیس انتما سبطی الرسول
الیس امکما فاطمة البتول الیس ابوکما سیف الله المسلول الیس فی بیتکما نزل القرآن الیس کان سادسکما تحت
العبا جبرئیل الیس فیکما انزل الله الجلیل ما علی المحسنین من سبیل فان افتخرتما فلکما الفخر البالغ یعنے بعد از عطا
بخشش عبد الرحمن و عثمان رضی اللہ عنہما کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طرف دو برادر صاحبان زہد و ورع
کے نظر کی اور وہ دونون دو شاخین سرسبز اور دونون سردار جوانان اہل جنت اور دونون دو گل ریحان نبی
اس امت کے تھے یعنے حسن و حسین علیہما السلام تب اُن دونون سے کہا اے میرے حبیبو کہو تم دونونکو کونسی حاجت
بیان الذی ہی مثل تمہارے تم دونونکا کون ہی جو فخر و مباہات کرے اور کہا کیا تم دونون نواسے رسول مقبول کے نہین ہو کیا
مادر تم دونونکی فاطمہ بتول نہین ہی کیا پدر تمہارا اسد اللہ کا سیف مسلول یعنے برہنہ شمشیر نہین ہی کیا درمیان تمہارے
تاویل قرآن نازل نہین ہوئی ہی کیا تم مین نہ تھا یا چھٹا شخص جبرئیل نہ تھا یعنے تم پنجتن اہل کسا مین ششم
جبرئیل بھی داخل تھا کہ اسکو بھی سادس آل عبا ہونے کا فخر و ناز تھا اور کیا حق سبحانہ و تعالے نے
تم مین یہ حکم نازل نہین کیا ہی کہ نیکو کارون پر کوئی سبیل ملامت و دست اندازی نہین ہی غرضکہ اگر
تم دونون فخر کرو تو تمہارے لیے بہت بڑا فخر ہی و بعد ازان ہر ایک ان دونونکے لیے بیس بیس ہزار درہم دینے کا
حکم کیا اسوقت علی علیہ السلام نے کہا اے عمر اللہ در تیرا یعنے حق تعالے تمکو اجر نیک و جزاے خیر عطا کرے کہ مثل تمہارے
کون شخص ایسا کلام کرتا ہی اور کون اسطرح مدح اہل بیت نشر کرتا ہی اور کون ہی جو ایسی ثنا خوانی اور اس نہج سے ذکر خیر
اس قسم کی شکر گزاری و پاسداری کرے و بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ نے پھر لوگون کی طرف خطاب کیا کہ اب وہ شخص کہ
باپ اوسکا خیر مین سابق و فائق ہوا ہو کر میرے سامنے آوے یہ سنکر عبد اللہ بن عمر رو برو آ کھڑے ہوئے اور عرض کی
اے پدر بزرگوار کیا مین آپکا پسر نہین ہون اور کیا آپ اس امت مین شایان فضائل و حمد و افتخار نہین ہین اور کیا آپکے
لیے فصاحت و اصابت اور رفعت و وقار حاصل نہین ہی کہ آپنے اسلام و مسلمین کی نصرت کی اور آپنے

سید جوانان ۱۲

سنت وسیرت سید المرسلین کی تبعیت کی اور آپ کے حق مین حق تعالےٰ نے یہ فضیلت نازل فرمائی ہی یا ایہا النبی حسبک
اللہ ومن اتبعک من المومنین یعنے اے نبی تیری امداد کے لیے حق تعالےٰ کافی ہی اور مومنین مین سے جنے تیری
اتباع وپیروی کی نصرت کو کفایت کرتا ہی اور آپ نے اسلام کو ایسا غلبہ دیا کہ عبادت خدا جو یا خفا کیجاتی تھی وہ
باعلان بجالاتے ہین تب عمر رضے اللہ عنہ نے جواب دیا اے فرزند شقی وہ ہی جو دنیا سے ساحرہ یعنے اس فسونگر شعبدہ
کے فریب مین آوے اور سعید وہ ہی جو عاقبت وآخرت کے لیے اسوہ خیر عمل مین لاوے اور پھر یہ آیت پڑھی من عمل
صالحا فلنفسہ یعنے جو کوئی نیک کام کرتا ہی وہ اسکی ذات خاص کے لیے ہی اور جو کوئی مرتکب کار بد کا ہوتا ہی
ضرر اسکا اسی کی ذات پر واقع ہوتا ہی یہ کہکے عبد اللہ اپنے بیٹے کے واسطے ایک ہزار درم کا حکم دیا اسوقت عبد اللہ نے
اظہار اپنی حقیقت کا کیا اور کہا اے والد بزرگوار مین نے ہجرت کی ہی یعنے مین مہاجرین مین سے ہون اور مین نے بذل مال کیا
اور دین کی نصرت کی اور مین نے جماعات روم کو پراگندہ کر دیا اور انکے عیش کو جنبش مین لایا اور مین نے کسی نہج کی تقصیر و
کوتاہی نہین کی مگر با اینہمہ آپ میرے لیے خدا کے مال کثیر سے عطر تقلیل کرتے ہین یعنے میرے حق مین آپ بہت کمی کرتے ہین حالانکہ
آپ نے ان لوگونکو یعنے حسین کو اسقدر دیا ہی تب حضرت رضے اللہ عنہ نے کہا اے فرزند الانصاف پر قدم رکھ اور پیروی
اسراف کی نکر مین تجھسے یہ کہتا ہون کہ مثل جد امجد ان دونونکے اگر تیرا بھی جد ہوتا تو اسی مقدار مین تجکو بھی دیتا یا جیسی ان
دونونکی والدہ ماجدہ ہی تیری بھی ویسی ماں ہوتی تو تجکو بھی انکے برابر دیدیتا اور اگر تیرا باپ بھی انکے پدر کے برابر ہوتا تو مین تجکو بھی اسیقدر
پر ہمسا مند کرتا ولیکن اے فرزند روز قیامت جتنے نسب اور جتنی قرابتین ہین وہ سب منقطع ومخفی ہوجاوینگی مگر نسب
بتول زہرا کا ثابت ودرخشان رہیگا راوی کہتا ہی کہ جب عمر رضے اللہ عنہ ان باتون سے فارغ ہوئے تو دربارہ بنت کسری حکم
کیا کہ اسکو سامنے لاؤ چنانچہ وہ شاہزادی ۔ ۔ جو آئی تو اسکے تن پر پوشاک نفیس اور زیور وجواہر سے بہت کچھ تھا تب ایک
شخص کو حکم کیا کہ تاع زیور وغیرہ اسکے بدن سے اوتارے تا اسکی قیمت مین لوگونکے لیے اضافہ کیا جاوے آخر وہ
شخص شاہزادی کی طرف آگے بڑھا تاکہ وہ سب اسباب اوتار لیوے مگر شاہزادی نے اسکو منع کیا اور اسکے سینے پر
دو ہتڑ مارا کہ وہ بازر رہا یہ دیکھکر عمر رضے اللہ عنہ غیظ وغضب مین آئے اور لوگ اس ملکہ کے سر پر تازیانہ بلند کیے ہوئے
منتظر حکم کے ستے اور وہ روتی تھی اسوقت علی علیہ السلام بولے امیر المومنین مہلا یعنے غصہ نکرو اور افروختہ خاطر نہو تحقیق
کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے ارحموا عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر یعنے جو عزیز ورئیس
قوم کا ذلیل وخوار ہوجاوے اور جو غنی وتونگر کسی قوم کا محتاج ونادار ہوجاوے تو اسپر رحم کرو یہ کلام سنکر لیث رضے اللہ
عنہ کا فرو ہوگیا اور پھر جو اس شاہزادی کی طرف نگاہ کی تو یہ دیکھا دھی تحدق بالنظر الی الحسین بن علی رضی اللہ عنہما
یعنے وہ خوزادی گوشہ چشم سے بانظر تیز سے حسین بن علیہ السلام کو دیکھ رہی ہی اسوقت عمر رضے اللہ عنہ نے
کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ یعنے فراست

شاہزادی کا دیکھنا امام حسین

و فطانت مومن سے ڈرتے رہو اور ملحوظ خاطر رکھو کہ وہ بقوۂ نور خدا مشاہدہ کرتا ہی چنانچہ مین جو دیکھتا ہون تو یہ لڑکی
حسین ابن علی کو بچشم التفات و تیز نگاہ سے تکتی ہی سو مجھپر یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ دختر سائر مردم مین سے طرف حسین
ارادت و عقیدت رکھتی ہی اسلیے کہ انکو نہین از روے صباحت و وجاہت کے حسین سے کوئی بہتر ملتی نہین ہی بعد ازان
کہا ای ابا عبد اللہ اس لڑکی کو لو کہ یہ میری طرف سے تمھارے لیے ہدیہ و تحفہ ہی چنانچہ علی علیہ السلام اور جو لوگ مسلمین
مین سے حاضر وقت تھے وہ سب اس امر مین شکر گزار و منت پذیر عمر رضی اللہ عنہ کے ہوئے عمر بن محمد ابو قدی علیہ الرحمۃ
انس بن عبد الاعلی سے نقل کی ہی انھون نے کہا ماہ ربیع الاول ۲۹۰ھ دو صد و نود ہجری مین درمیان مسجد اقصیٰ کے
میرے سامنے یہ روایت پڑھی گئی جسکو عدنان بن ماجد الغنوی نے مجھسے روایت کی ہی کہ جسوقت اہل فارس مدائن سے
شکست پاکر مفرور ہوئے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مدائن پر مستولی و متسلط ہوئے اور دیگر حالات انکے وہ ہین
جو کچھ ہمنے ابھی ذکر کیا پس وہ اپنی جاے قرار یعنے قصر ابیض مین مستقر و متمکن ہوئے اور اسمین کس شان سے جلوس کیا
جسطرح شاہان کسری اجلاس کرتے تھے مگر یہ کہ لباس عبودیت و خشوع کا زیب تن کرتے تھے اور پیراہن خضوع کا
در بر رکھتے تھے کیونکہ دنیا کو وہ اضغاث احلام یعنے خوابہاے پریشان سمجھتے تھے اور آخرت کو دار القرار و سرے
جاودان جانتے تھے اور جسوقت آثار ملوک عجم اور انکی مملکت کی طرف نظر کرتے تھے تو دین و یقین انکا زیادہ ہوتا تھا

ذکر فتح شہر نشاور کہ یہ اخیر فتوح عجم و عراق ہی

ابو عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی رحمہ اللہ نے کہا و بعد ان قضا و قدر کردگار سے ایسا ہوا کہ ابن کسری جب مدائن سے منہزم
ہوکر حلوان کی طرف گیا اور تمام وہ لوگ جو اقوام مرزبان و دیلم سے بھاگے تھے وہ سب ملک کسری کے پاس حلوان مین جا پہنچے
اسوقت ملک کسری انکے درمیان کھڑا ہوکر خطبہ بیان کرنے لگا اور زوال اپنی مملکت و اسیری اپنی دختر کی و غارت و تاراج اپنے
خزائن و اموال کا ذکر کرکے بہت رویا اور اُسکے ارکان دولت بھی زار زار روے بعد ازان بادشاہ نے کہا ای اہل فارس
دنیا بد خصال و سریع الزوال ور روان و دوان و جلد گذران ہی دیکھو آئینہ یہ ملک تمھارا ضائع ہوا اور مرتبہ تمھارا پست ہوگیا
اور تمھارے دیار مین اغیار آ بسے اور تمھارے قلعے چھین گئے اور تمھاری گڑھیان گم ہو گئین اور مال تمھارے لٹ گئے
اور لڑکیان تمھاری بندی ہو گئین اور اہل عرب تمام عراق پر متسلط ہو گئے اور بلا بد ہی کہ وہ تمھارا پیچھا کرینگے اور تم
انسے امین نہین ہو اور قریب ہی کہ گھوڑے انکے تمکو نظر آوینگے اور حال یہ ہی کہ عرب نے ملک خراسان اور رے
اور ہمدان کو تسخیر کر لیا اور تمھارے لیے کوئی سمت ایسی باقی نہین رہی کہ اسطرف تم رخ کروگے مگر یہ کہ بلاد تمھارے
آبا و اجداد کے البتہ باقی رہے ہین سو اب بھی تم ہوشیار و خبردار ہو اور فرصت وقت کو غنیمت جانو کہ اپنے باقی ایام کو ہلو
یعنے جو گذر گئے وہ تو گئے گذرے اب جو بقیہ ایام ہین کسی کو اختیار کرو کہ اپنے پس پشت نہ پھیرو اور ہر شے مین نفع ہی

کہ دوانوس العاری بن ہرمز بن کیقباد بن یزدجرد نے اور اسکندر بن القلیس الرومی نے دونون نے باہمدیگر مقابلہ کیا اور ہمیشہ وہ دونون باہم قتال و مقاتلہ کرتے رہے یہان تک کہ ایک اُن دونونمین سے قتل ہوا ایس تم بھی اپنے دامان جد و جہد اپنی کمرون پر مضبوط باندھو اور اس مرتبہ تم اُس قوم سے بھڑ جاؤ کہ یا تو فتح تمھاری اُنپر ہو یا اُنکی فتح تمپر ہو گی اور کیا عجب ہے کہ نار و نور تمھاری مدد کرین بعد ازان بادشاہ نے جو کچھ اپنے پاس موجود رکھتا تھا اپنے ہمراہیونمین صرف کیا اور اُنھون نے اُس صرفہ کو بدلے اپنے جان کے اختیار و قبول کیا اور واسطے قتال کے مستعد ہو گئے اور خیام اپنے نواحی حلوان مین ایستادہ کیے پھر وہان اُنکے دین کے مضاد یعنے مغان آتش پرستان حاضر ہوئے اور آگ روشن کر کے اُسکے نزدیک جانورونکی قربانیان کین یعنے قربانیونسے تقرب بآتش کر کے لوگونسے عہد و حلف اس امر پر لیا کہ ہم اگرچہ سبکے سب مرجاوین بعد ازان اُنکی عورتین اور اُنکے ملوک کی لڑکیان وہان آ کر حاضر ہوئین جو بیٹیان اُن مارے ہوے جنگ اور اُنکی جو قتل ہوئے تھے بالباس ہائے خون آلودہ آ کر مجتمع ہوئین اور جیوش و جنود جو بلاد عجم وغیرہ سے آ کر جمع ہوئے تھے اُنکو بھڑکانے اور تحریک جنگ کرنے لگین چنانچہ مردم مقربان و خاصان و مرزبانان و دیگر سپاہیان عجم باہم ہمعہد و سوگند ہوئے اُس امر پر کہ فرار و گریز نہ کرین اور ہنگام پیکار و ستیز یکسر مرجاوین **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جسوقت مسلمانون نے کوفہ فتح کر لیا تھا تو محمد بن عاصم مجھے کوفے مین یہ روایت بیان کرتے تھے کہ بعد فتح مدائن کے جب اہل اسلام مدائن مین متوطن ہوئے تو اُن لوگونکا یہ معمول تھا کہ وہ اکثر مکانات فارسیونکے کھودتے تھے اور اُسمین سے دفینے اور مال برآمد کرتے تھے چنانچہ عبد اللہ بن عجبہ نقل کرتے تھے کہ جسوقت مین اُن ہوسکے پاس گیا تو اُس زمانے مین مقابل قصر ابیض کے جو ایک مرصع یعنے ایک محل بطور حصن استوار کے بنوایا ملوک فارس کا تھا اُسمین سے عربون نے ایک تمثال طلائے احمر یعنے پیکر زر کھود کر نکالا تھا اور وہ بصفت شتر کے تھا یعنے اسوار مع گھوڑا تھا اُسپر اُن لوگون نے جسقدر پانی ڈالا تھا وہ سب اُسمین جذب ہو گیا اور وہ پیکر زرین ایسا شاع گران بہا تھا جسکے سبب ملوک فرس کو سائر ملوک پر فخر و ناز تھا واللہ اگر وہ قبیلۂ بکر بن وائل پر تقسیم کیا جاتا تو باوصف اُنکی کثرت کے اُن سبکے تئین کافی و وافی ہوتا الغرض جب جاسوسان و سراغ رسانان مسلمین پاس سعد ابی وقاص کے حاضر ہوئے تو جو بند و بست و سامان قوم فرس نے کیا تھا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ نواحی حلوان مین لاکھون ہی سوار و پیادہ کی جمعیت سے مجتمع ہین اور اُنھون نے اپنے ہماری اسباب اور جو چیزین اُنکو عزیز ہین یعنے جن اشیا کا تلف ہونا اُنکو شاق تھا وہ سب لا کے کوہ پہونچا دیا اور وہ سب جریدہ ہو کر تمسے مقابلے اور مقاتلے کے طلبگار ہین یہ خبر سُنکے سائر مسلمین ایوان کسریٰ مین جمع ہوئے اور سعد سے کہنے لگے کہ ای امیر ہر اینہ دشمن ہمارے دشت حلوان مین مجتمع ہین اور سب باہم معاہد ہوئے ہین کہ اس مرتبہ مقابلے سے منھ نہ پھیرین اور پسپا نہون بلکہ سب ملکر مثل تن واحد کے مرجاوین اور ایک خون مین نہا دین اور اُس سے وہ ارادہ مدائن کا رکھتے ہین یہ سُنکے سعد بن ابی وقاص نے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے قطعہ

یہ مدد نار و نور اس لیے کہ وہ لوگ آتش پرست تھے تو نار سے استمداد کرتے تھے

عریضہ مشتمل اس خبر پر ترقیم کیا بقول لہ فیہ ان اہل الموصل قدمات ملکہم انطاق وقد تولے علیہم اشکان بن قابوس وارتد واعن صلحنا وعول ملکہم بان یکون عونا لاہل فارس علینا والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے اس نامے مین حضرت رضے اللہ عنہ کو یہ مضمون لکھا کہ انطاق بادشاہ اہل موصل کا تو مرگیا اور اب والی ومالک انپر شکان بن قابوس ہی چنانچہ مردمان موصل تو ہمارے ساتھ مصالحہ کرنے سے منحرف ہوگے اور بادشاہ انکا آمادہ اس بات پر ہی کہ وہ ہمپر اہل فارس کی امداد وکمک کرے اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت وبرکات خدا نازل ہو آپ سبھون پر چنانچہ جب یہ نامہ خدمت مین خلیفہ رضے اللہ عنہ کی پہونچا تو اسکے جواب مین لکھ بھیجا کہ یاسعد اعلم ان اللہ منجز وعدہ یعنے اے سعد تو خوب یقین رکھو اس بات کا کہ ہر آئنہ حق تعالے اپنے وعدے کا وفا کرنے والا ہی یعنے وعدہ فتح جو کیا ہی تو لامحالہ اسکا ایفا کریگا، وبعد ازان حضرت رضے اللہ عنہ نے ہاشم بن عتبہ کو بارہ ہزار سوار سے سعد بن ابی وقاص کے پاس روانہ کیا اور منجملہ ان سوار ونکے مہاجرین وانصار سے دو ہزار سوار تھے اور باقی عرب تھے اور یہان ملک ابن کسری جب اپنے اہل وعیال اور خزینہ ومال کا اہتمام واستحکام ملاذ جبل پر بخوبی کرچکا تو سپہ سالار اپنے لشکر کا مہران الداری کو کیا اور انکو وصیت وفہمائش امور مہمہ کی کردی اور اسکو مع لشکر روانہ کیا اور ابن کسری خود بھی سوار ہوکر ہمراہ مہران کے ایک میل تک گیا اور اسکو وداع کرکے حلوان کی طرف مراجعت کی اور اسکے پاس مدد وکمک سائر بلاد عجم سے پہونچنے لگی اور مہران جب شہر نشاور مین پہونچا تو دار الولایت یعنے دار الامارۃ مکان حاکم نشین مین جا اترا اور اسمین قیام پذیر ہوا پھر جب صبح ہوئی تو اپنے سرداران قوم اور افسران لشکر کو ہمراہ لیکر سوار ہوا اور باتفاق اپنے رفقا کے دیوار یعنے دیوار ہاے شہر پناہ پر اور شہر کے ناکون اور پھاٹکون پر گشت کرنے لگا اور حکم کیا کہ شہر پناہ کی فصیلون پر خوب استحکام وبند وبست رکھین اور اسکے اوپر سارا سامان حصار کا عرادات ومجانیق سے مہیا کریا یعنی عرادات فلاخنہا کوچک ومجانیق فلاخنہاے کلان اور بیرون شہر پناہ کے خندقہاے عمیق کھود وادین اور خارہاے آہنی یعنے لوہے کے گوکھرو تمام گردا گرد شہر اور خندق کے بچھوا دیئے اور اہل شہر مین سے کوئی صغیر وکبیر باقی نہ بچا کہ اسکو مصروف وماسور فصیلون اور خندقون پر نہ کیا ہو اور رسد غلہ وغیرہ آدمیونکے لیے اور دانہ گھاس گھوڑون اور خچرونکے واسطے اور جو چیزین ضروریات حصار کی تھین سب فراہم کرلیا اور تمام اہل شہر چہ خرد چہ بزرگ سب عہد وثیق اور رہائن لیا یعنے گھر پیچھے ایک ایک آدمی او ل لیا تا کوئی کبھی بھاگ نہ سکے پھر جسوقت مہران یہ سارا سامان درست کرچکا تو آمد مسلمین کا انتظار کرنے لگا چنانچہ ہاشم بن عتبہ جنکو خلیفہ رضے اللہ عنہ نے واسطے امداد سعد کے بھیجا تھا وہ بارہ ہزار پیادہ وسوار سے مقابل شہر نشاور کے آپہونچے تو دیکھا کہ حصن وحصار انکا جمیع ساز واسباب حرب وضرب ہی کہ اسلحہ کثیرہ سے پر جونکو بخوبی آراستہ کیا ہی وآلات جنگ سے زرہین خود وغیرہ بہت جمع ہین اور منجنیق بڑے بڑے اور فلاخن بھی

چھوٹے بکثرت تمام تیار ہین اور بہت سے برقین اور رایات متعدد نصب ہین اور ارکان شہر کے نامی مکانونمین اور برجون پر مجامر ہنی یعنے بڑی بڑی انگیٹھیان لوہے کی آگ سے روشن ہین اور اُسکی پرستش مین سرگرم ہین اور اُسکے آگے سجدے کر رہے ہین اور اُس سے طلب نصرت وظفر عرب پر کرتے ہین چنانچہ لشکر ہاشم بن عتبہ جسوقت اُنکے مقابل پہونچا تو وہ بکلمات کفر جو بطریق مدح وتعبد شیاطین تہونکی کہا کرتے ہین آوازین بلند کرنے لگے اور اشارہ بطرف آفتاب وآتش کے کرتے تھے یعنے اُنکی استمداد واستعانت سے فتح ونصرت کی دعا مانگتے تھے اور آگ وسورج کے سامنے سجدے کرتے تھے اور حال یہ تھا کہ اُنکی شامت اعمال سے زمین اُنکے تلے تھرا تی تھی اور آسمان اُنکے اوپر کڑکتا تھا اور عالم کائنات اُنکا افعال بد پر استرجاع اور اُنکی ہلاکت کے واسطے صیحہ کرتا تھا ایسی حالت مین بزبان حال پیشگاہ ذوالجلال سے اُنکے حق مین ندا ہوتی کہ ٹھہر جاؤ اپنے اضطراب سے یعنے کیون گھبراتے ہو آہستہ مین ایسا حلیم وبردبار ہون کہ جو میری نافرمانی کرتے ہین اُنکی سزادہی مین جلدی نہین کرتا ہون اور جو لوگ مجھسے طلبگار ہین اُنکو مین محروم ومایوس نہین رکھتا ہون اور مین وہ کردگار ہون کہ تمام طبقات آسمان اور جو کوئی اُسمین اور جو کچھ اُسکے درمیان ہی اور ہمارے اطباق زمین اور جو کوئی وجو کچھ اُسکے جمادات ونباتات مین ہی وہ سب میری ہی تسبیح وحمد مین مشغول ہین اور میرے علم مین گذر چکا ہی کہ مین ان نجاسات سے اس ملک کو پاک کرونگا اور اُسکی صورت حال بدل دونگا اُن لوگونکے لیے جنکے حق مین مین نے یہ کہا ہی کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے تم لوگ بہترین امت ہو کہ اور لوگونکے لیے برآوردہ ومنتخب کیے گئے ہو اور مین وہ پروردگار ہون کہ مہلت دیتا ہون اور مہمل وبے قید نہین چھوڑتا ہون قسم ہی مجکو اپنی عزت وجلالت کی کہ البتہ اس سرزمین کو ان کافرون ملحدون اور گروہ بدینون سے پاک کرونگا اور انشخانونکو بھی بدل دونگا کہ اُن مساجد مین باوقات شبہا وصباح ومساہا میراہی ذکر ہوا کریگا اور اس سرزمین مین وہ لوگ آباد ہونگے جو مجھسے حسن ظن رکھتے ہین اور مین نے اُنکا ذکر اپنی کتاب مکنون ومحفوظ مین کیا ہی وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ یعنے کتاب زبور مین بعد ذکر اللہ وذکر عباد صالحین کے ہمنے یہ لکھا ہی کہ وارث ومالک روے زمین کے ہمارے بندگان صالح ہونگے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عمرو بن ربیعۃ الشیبانی کے احمد الطویل سے **روایت** کی ہی کہ جب ہاشم بن عتبہ مع غازیونکے شہر نشاور نازل ہوئے تو اسوقت اُس قوم نے کچھ التفات اور پروا اُنکی اور جنگ آوری مین شدت سے تیز دستی وجنگ بازی کرنے لگے اور ایسا کیا کہ دراے حصار سے دست اندازی ودست درازی کرتے تھے مگر باہر نکلکر سامنا نکرتے تھے چنانچہ یہ امر مسلمانون پر بہت شاق تھا اور حصار والونکو یزدجرد بن کسریٰ کے نزدیک سے مدد وکمک پیہم پہونچتی جاتی تھی اس وجہ سے اُن دشمنان خدا کے دل سخت وقوی تھے آخر وہ سب اپنے اس عزم مین مہران الرازی اپنے سردار سے کہنے لگے اے ہمارے صاحب آپکو ہمسے کس امر کا انتظار ہی اور پس دیوار بیٹھے رہنے اور قیام رکھنے ہمارے

آپکے تئین کیا منظور ہی درحالیکہ ہم لوگ کمال مشتاق قتال ہین لہذا ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم ان قوم کی طرف باہر نکلین کیونکہ
اس محاصرے مین ہمارے سینے تنگ ہوگئے اور شہر بھی ہمسے تنگ ہی یعنے ہماری کثرت سے اسمین تنگی ہی اور امید یہ ہی
کہ یہ مہر درخشان اور نیر نار نور افشان بالضرور ہماری نصرت کرینگے اور ہمکو ہمارے دشمنون پر فیروزمندی بخشینگے پھر
جب مہران نے ان لونگو کو ایسا آمادہ جنگ دیکھا تب انکو باہر نکلنے کا حکم کیا اور خیل سوارون پر جوازان بن مہران کو افسر
مقرر کرکے حکم کیا کہ لشکر کو باہر نکالے پھر جسوقت پھاٹک شہر کا کھلا اور فوج فارسیونکی بیرون حصار نکل پڑی تو یہ دیکھ اہل
اسلام بہت خوش ہوئے اور انکی طرف دوڑ پڑے اور بغایت صفائی نیت و فراخی ہمت سے عزم رزم مین اصلا انکدل مکدر
خاطر نہ ہوئے بلکہ مرضات کردگار مین شہادت کے طلبگار تھے اور نفوس نفیسہ انکے اس لیے سے سرور و شادمان اور حوصلے انکے
جنگگاہ کی طرف شتابان شتابان لیے جاتے تھے اور حال یہ تھا کہ انکو سکونت دار القرار سے یاس تھی اور استقرار دار القصور
و معانقہ حور کے مشتاق و خواستگار تھے اور کہتے تھے اے پروردگار ہمارے ہمتو اس دنیا ناپایدار سے سیر و مایوس ہین اور
اشتیاق دار القرار اور تمناے قرب حضوری احمد مختار کی رکھتے ہین لہذا ہم امیدوار ہین کہ جو ہمارے لیے وعدہ کیا ہی وہ وفا
کیجیے اور جبدم ہمین وفات دیجیے تو ہمارے لیے آسانی کیجیے اور عذاب نار سے ہمین رستگار کیجیے اور ہمارا حشر ہوان
ابرار کرام کے ساتھ جنکے حق مین آپ نے فرمایا ہی والملٰئکۃ یدخلون علیہم من کل باب سلٰم علیکم بما صبرتم فنعم
عقبی الدار یعنے ملائکہ ہر ایک دروازے سے ان ابرار پر داخل ہوکر کہینگے تمپر سلام ہی کیا خوب تمنے
راہ خدا مین صبر و استقلال کیا یعنے سلامتی ہو تمپر بسبب تمھارے صبر و استقامت کے انکے صلے مین تمھارے
لیے مقام و معاد آخرت کا کیا خوب ہمرغوب ہی راوی کہتا ہی جب اہل اسلام سوار ہوئے اور سردار خیل و
مقدم الجیش طلیحہ بن خویلد تھے اسوقت ہاشم درمیان لشکر کے وعظ کرنے لگے کہ اے مسلمانو بدون حسن عمل کے فائز جنت
نہوگے لازم ہی کہ اپنے دلونکو خواہش دنیاے بازیچہ سراے وجاے پرخطر و ہولناک سے دور رکھو اور جہد جہاد
کرو تا داخل جنت ہو وہ جنت جسکی وصف مین حق سبحانہ تعالے نے ارشاد کیا ہی عرضہا السموٰت والارض
یعنے وسعت و فسحت اسکی برابر آسمانون اور تمام دائرہ زمین کے ہی اور دیکھو کہ وہ آتش جنگ بھڑک رہی ہی
اور لپک اسکی آرہی ہی اور دھوان اسکا اٹھ رہا ہی چاہیے کہ سوار ہو اور اسکو گھوڑونکی ٹاپونسے بجھا ڈالو اور دیکھو کہ
بحر حرب کس طلاطم سے موجین مار رہا ہی اور کیا جوش و خروش کر رہا ہی اور کیسے زورون پر چڑھا ہی تو لازم ہی
کہ اسمین سوار سفینہ نجات ہوکر پار اتر جاؤ اور جاکر صدق و صفا کے نشانونکو وہان نصب کرو اور راوی
کہتا ہی کہ پھر جب جنود عجم صف آرائی دیر ابندی کر چکے اور ہر طرف سے قرنونکی صدا بلند ہوئی اور نشانونکے پھریرے
اڑنے لگے اور وہ اسمین کا مومنین مشغول تھے کہ ناگاہ ملک ملک بارہ ہزار سوار سے انکی طرف آپہونچا اور ہاشم نے
یہ حال دیکھا تو کہنے لگے اے جوانان عرب زنہار انکی کثرت اور اپنی قلت پر نظر نہ کرو بلکہ خیال کرو کہ روز بدر مصطفے صلی اللہ

علیہ وسلم نے تین سو تیرہ آدمی سے مشرکین کو ہزیمت دی وحال آنکہ کثرت جمعیت انکی کس مرتبہ تھی اور سلاح سامان جو
انکے پاس کس سامان سے فراہم ومہیا تھے مگر حق تعالے نے اپنے نبی کو کیسی فتح ونصرت بخشی چنانچہ ایسے ہی موقع مین
خداوند عزوجل نے ارشاد کیا ہی کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین یعنے اکثر ایسا ہوتا ہو
کہ تھوڑی جماعت والے بتائید خدا بڑی جماعت والون پر غالب آتے ہین بسبب یہ کہ حق تعالے صابرون ثابت قدمونکے
ساتھ ہی یعنے انکا مددگار ہی چنانچہ دفعۃً ملک زئے نے اپنا لشکر لیکر مسلمانون پر حملہ کیا اور مانند سیل و سیلاب کے
آپڑا اسوقت ہاشم نے کہا اے مسلمونوا اپنی نیتونکو خالص کر دیجیے بخلوص نیت وخالصاً لوجہ اللہ جہاد کرو اور
پشت نہ پھیرو اور خوب جان لو کہ خداوند جبار ان لوگونکو تمھارے اوپر پھیر لایا ہی یعنے انکو تمھارے سامنے کر دیا ہی
راوی کہتا ہی کہ بالآخر دونون طرفین سے آپس مین بھڑ گئے اور ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑا اور درمیان کشادگی وتنگی کے
گھس گئے اور جانبین سے ازدحام وہجوم ہو گیا اور بایکدیگر نعرہ وشورش ہونے لگا اور جنگ برپا ہوئی دونون
طرف سے تلوار چلنے لگی اسوقت دلاوران عجم باشدت تمام سرگرم مقاتلہ تھے اور برابر جواب ضربات دیتے تھے اور بڑی چالاکی
ناوک افگنی وخدنگ اندازی کر رہے تھے تیرون نے رزمگاہ گرد سے تمام تیرہ وتاریک تھی دخان بانند ابر نماق پر چھایا ہوا تھا اور
عجم بلشتیر تیغ زنی مین بہت مصروف تھے اور عرب نیزہ بازی مین زیادہ تر مشغول تھے وعرب مین الے تیراندازی
بڑی تیز دستی سے کر رہے تھے اہل عجم اسوقت تحمل بالالیحانق کا کرتے تھے اور اہل عرب انگوستان ما رسے کاسۃ
الفراق وجام الوداع پلاتے تھے وہ دونون جانب اسی طرح برابر سرگرم کارزار رہے یہانتک کہ دن جاتا رہا رات آئی اور
راوی کہتا ہی کہ اسی روز جسوقت آفتاب غروب ہونا اور روشنی باقی تھی تو دفعۃً قعقاع بن عمرو بارہ ہزار سوار سے آپڑے اسوقت
اس لشکر موحدین کے آنے سے مسلمانونکے دلونکو بڑی تقویت وتوانائی ہوئی اور باعلان کلمۂ توحید کا کرنے لگے اور صدا انکے
نعرونکی ایسی بلند ہوئی کہ پہاڑون اور ٹیلون اور بیابانون مین گونج پیدا ہوئی اور درختون اور تالابون مین سما گئین
آخر جب ان دشمنان خدا نے یہ آوازین سنین اور انکے کلمات کانونمین پڑے تو انکی گردنونکی پھول گئین اور رونگٹے
بدنکے کھڑے ہو گئے چنانچہ لشکر اسلام نے بنیت صافی وہمت وافی سے یکبارگی حملہ کر کے انکے تئین تلوارون و نیزونکے
آگے دھر لیا اور بالاعلان ذکر کلمۂ حق کرتے ہوئے یعنے تکبیر وتہلیل کہتے ہوئے اور سرور کائنات پر صلوٰۃ ودرود پڑھتے
ہوئے دشمنونمین خوب تیغ آزمائی کی اور تلوار کے گھاٹ سے آب مرگ انکو خوب سیراب وٹھنڈا کیا دہرگاہ اہل اسلام
اس عزم عظیم سے طرف اعدا کے واسطے جہاد کرنے مین عقیدت صدق وصفا سے طلبگار جنت تھے کہ اپنے مقصود پر
فائز ہوئے اور دنیا کو طلاق بائن[1] دیکر اس سے تباین وکنارہ کش ہوئے اور خوب جان گئے کہ آخر ایکدم جاوینگے
اور خوب سمجھ لیا کہ بعد سلم واستزاج اربعہ عناصر کے بھی نشر وفراق ہی الغرض لشکر عجم مین ہزیمت پڑی اور جمعیت انکی منتشر
ہو گئی اور مسلمانون نے انکا تعاقب کیا یہانتک کہ حق تعالے نے انکو منہزم وپسپا کر دیا چنانچہ جو زد پر آپڑے وہ مارے گئے

[1] طلاق بائن تیسری طلاق ہی جسکے بعد افتراق بائن ہوتا ہی۔

اور جو ہاتھ لگے وہ اسیر ہوئے اور باقی جو بھاگ نکلے وہ بچ گئے اور مسلمانون نے شہر نشاور پر تسلط و قبضہ کرلیا اور جسقدر اسمین مال و منال تھا اُس سبکو غنیمت مین لیا اور وہ سب مال بے حصر و بے حساب تھا اور اُس شہر مین اقامت پذیر ہوکر مسجد جامع بنا کی جسمین حق سبحانہ تعالے کا ذکر کثیر ہونے لگا غرضکہ حق سبحانہ تعالے نے مسلمانونکے لیے ملک عراق مین فتح کامل و فیروزی تمام عطا کی اسوقت مژدہ فتحیابی کا بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لکھکر احوال فتوح سے اطلاع دی اور فتحیابی کے ساتھ خمس بھی ارسال کیا پھر جسوقت نامہ مع خمس پاس خلیفہ رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو نہایت مسرور ہوئے اور مسرت عظیم حاصل ہوئی اور حمد کثیر و شکر وافر بجناب اقدس الٰہی بجالائے اور سارے مسلمانونکو خوشی فتح عراق کی زیادہ تر فتح بلاد کسریٰ اور اُسکے مضافات سے حاصل ہوئی جو ہاتھ میر سعد بن ابی وقاص کے یہ سب فتح ہوئے تھے و بالآخر ان نمازیون نے انھین بلاد عراق مین اپنا وطن کیا رضی اللہ عنہم اجمعین

ذکر فتوح بلاد بہنسا و اہناس اور اُسکے اعمال و مضافات کا اور فضائل اُسکے جبانات یعنے صحراؤں اور صات کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلم وفقک اللہ تعالے یعنے بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ شہر بہنسا وہ مقام ہے جسکا ذکر مفسرین نے کیا ہے کہ یہ آیۂ حق تعالے نے اپنی کتاب عزیز مین دربارۂ عیسیٰ علیہ السلام اُس شہر کو اسطرح مذکور فرمایا ہے وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ واوینٰہما الی ربوۃ ذات قرار و معین یعنے ہمنے ابن مریم عیسیٰ اور اُسکی مادر مریم کو اپنی قدرت کی نشانی اور دلیل مقرر کی اور ان دونونکو اُس ٹیلے پر متمکن کیا جو جاے قرار و دم و جاے قرار آب شیرین کی ہے چنانچہ مفسرین کہتے ہین کہ وہ ربوہ وہی سرزمین بہنسا ہے جیسا اور عیسیٰ علیہ السلام سے جو کچھ وہان واقع ہوئے عنقریب ہم اُسکو ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالے اور حال یہ ہے کہ اُس سرزمین مین تقریباً پانچ ہزار اصحاب نبی صلعم سے شہید ہوئے ہین اُنمین اعیان و امرا قریب چارسو کے تھے اور اُنکے ساتھ جم غفیر اشراف و اصحاب سے مثل علی بن عقیل بن ابی طالب و حسن بن صالح بن الحسین بن علی بن ابی طالب جنھون نے مسجد جامع اُس شہر مین بنا کی تھی اور اُنکے حالات سے عنقریب ہم ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالے اور مثل زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب و فضل بن العباس عم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قریب ہے کہ ضمن ذکر فتوح اُس شہر کے جو لوگ اعیان اصحاب سے اور اُنکی اولاد اور اُنکی جماعت کثیرہ وہان شہید ہوئے ہین ہم اُن سب کا بھی ذکر عنقریب کرینگے انشاء اللہ تعالے اور واضح ہو کہ زمرۂ ابرار و اخیار سے ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص زیارت کرتا ہے

جبانہ بہنسا یعنے اسکے عرصہ وصحرا مین وہ جب تک وہانسے معاودت کرتا ہی رحمت کردگار مین داخل رہتا ہی اور کہا
جو کوئی اُس دشت مین زیارت کو جاتا ہی وہ اپنے گناہون سے ایسا صاف و پاک نکل آتا ہی جیسا شکم مادر سے
اور جو کوئی مہموم و محزون زیارت وہانکی کرتا ہی اسکا ہم و حزن رفع ہو جاتا ہی اور ایسا کوئی غمزدہ وہان زیارت
نہین کرتا مگر یہ کہ غم اسکا دفع کرتا ہی اور کوئی حاجتمند ایسا نہین ہوتا کہ وہانکی زیارت سے حاجت اسکی دلخواہ
جو مقامات وہانکے ہیں ان مین دعائین مستجاب ہوتی ہین انمین سے قریب مجری الجمعا ہی یعنے جاے سنگلاخ و مقطع
السیل یعنے جہان سیلاب گرتا ہی کیونکہ وہان مدفن خلق کثیر کا ہی شہدا سے اور مشہد ہی حسن بن الصباح بن الحسین بن علی
بن ابی طالب کا اور اسی طرح اجابت دعا ہوتی ہی نزدیک قبر زیاد بن ابی سفیان الحارث اور نزدیک قبر عبد الرحمن
کے وہ مقام جو اندرون باب داخل ہی اور قریب عبادتگاہ عیسی بن مریم علیہما السلام کے جو وہان واقع ہی اور

قریب قبور دیگر شہدا کے جو قبرین متصل یعنے سطح جبل پر واقع ہین چنانچہ درپیش دیوار جانب شرقی جبانہ کے ایک علم معروف
برا عہ ہی وسطح جبل یعنے دامن کوہ اور نزدیک قبرین شہیدونکی ہین اور مروی ہی کہ ایک جماعت صالحین نے جبانہ مذکور
کی مجاورت کی اور وہ باشندگان سرزمین مشرق کے تھے تہا سے عراق سے اور ایک اور جماعت ابرار کی تھی ساکنان زمین
مغرب منتہاے اندلس ستادیہ لوگ بہ سبب سفر حج کے گذر اکا طرف جبانہ کے ہوا تھا اور باعث انکی مجاورت کا یہ ہوا
کہ انھون نے ایسے ایسے فضائل وہانکے دیکھے اور ان لوگونکے لیے کرامت وانوار اُس مقام کے ظاہر ہوئے اور
انھون نے یہ سب کچھ بچشم خود مشاہدہ کیا اور اصحاب تواریخ کہتے ہین کہ زمین مصر جو ملک بحیرہ سے ہی وہ شہیدونکے
شہید ہونے مین زیادہ تر زمین بہنسا سے نہ تھی اور مجری العصا جو نزدیک مقطع سیل کے ہی وہ جہات غربیہ سے ہی
وہین مدفن خلائق کثیر کا ہی کہ خاص اُس مقام پر چار سو صحاب رضے اللہ عنہم اجمعین شہید ہوئے ہین اور قریب ہی
کہ ہم ذکر اسکا ضمن فتح مین کرینگے انشاء اللہ تعالے واما فضائل بحر یوسفی یہ ہی کہ اُسکے ساحل پر ایک جانب یہ شہر بہنسا م
آباد ان ہی اور اُس سے اکثر عجائب ظہور مین آتے ہین از انجملہ وہ کثیر البرکت اور چشمہ فیض ہی کہ اُس حوالی مین اہل قریات
و اہل بلدان اپنی کھیتون مین اُس سے پانی سیچتے ہین باوجودیکہ دریاے نیل مین پانی بہت ہی مگر اُس سے اسقدر
نفع نہین ہی جسقدر اُس نہر سے لوگ منتفع ہوتے ہین اور اُسکے عجائب سے ایک یہ ہی کہ جب رود نیل مین پانی
کی کچھ زیادتی ہوتی ہی تو اُس نہر مین وفور آب ہوتا ہی اور منجملہ عجائب یہ ہی کہ جب آمد آب مدد نیل سے منقطع
ہو جاتی ہی تو یہ بحر یوسفی سے سوتا پھوٹ کر نہر جاری ہو جاتی ہی اور یہ بات کسی اور نہر مین کبھی پائی نہین جاتی ہی
اور بعض عجائب سے یہ ہی کہ اُسمین سے ایک چشمہ زمین فیوم مین بھی گیا ہی اور فیوم تشدید یا ایک حصہ مین
مصر کا ہی کہ وہ بلند ہی تو وہان والے اُس چشمے سے آب پاشی زراعات و باغات کی کرتے ہین اور اُسکے برکات
سے ایک یہ ہی کہ اُسمین یوسف صدیق علیہ السلام کی قبر ہی اس سبب سے اُسکی برکت زیادہ تھی اور وہ نہر

فرسخ یعنی

زمانہ موسی علیہ السلام تک بدستور جاری رہی اور اُسکی بعض کرامات سے یہ ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے بامر خداوند عز وجل کے اپنے
بال و بازو کی حرکت سے اُس نہر کو یوسف علیہ السلام کے لیے شق کیا تھا اور اس بات پر عمالقہ کو حسد ہوئی تھی اور عمالقہ
و عمالیق ایک قوم و قبیلہ ہی اور حکایت اُسکی اسطرح ہی جیسا کہ راویون نے ذکر کیا ہی کہ بعد چند سال کے جب یوسف کے
پاس اجتماع بنی اسرائیل کا ہوا تو عمالقہ نے حسد و رشک سے ذکر اس بات کا مالک مصر سے کیا تب درمیان ملک مصر
اور یوسف علیہ السلام کے کلام ہوا اُسنے کہا ای یوسف ہمارا ملک ہمکو پھیر دو اُسوقت رای طرفین کی اوپر فرقت و قسمت کے
مجتمع ہوئی یعنے رائے اعیان جانبین اس امر پر متفق ہوئی کہ ملک مصر و یوسف علیہ السلام جدا جدا ہو جاوین اور زمین مصر
تقسیم ہو جاوے چنانچہ زمین مصر از روے قسمت کے جانب غربی سے حصے مین یوسف علیہ السلام کے آئی اور وہ زمین
ایک دشت بے آب و گیاہ تھی اور سارا ریگستان تھا اور اُسکے عرصات مین ٹیلا اور تودے بہت سے واقع تھے تب حضرت
یوسف علیہ السلام کو منظور ہوا کہ رود نیل سے نہر لاوین اور اُس سرزمین مین جاری کرین چنانچہ اس کام کے لیے ایک لاکھ آدمی
جمع کیے اور بیل و کلند وغیرہ آلات حصر انکو حوالہ کر کے حکم کیا کہ جانب بلندی پشت رود نیل سے نہر کھودنا شروع کرین
تاآنکہ تین سال تک اُنھون نے نہر کھودی اور اُنکی مزدوری خزانے سے برابر ملتی رہی پھر جسوقت نیل کا سوجہ آیا تو اُسکی
تہیا اور طغیانی سے جسقدر کھودا تھا سب بند ہو گیا تب جانب شرقی سے کھودنا شروع کرایا یہان تک کہ سات برس گذر گئے
اور نہر نہ کھودی آخر اس کام سے تھک کر عاجز ہو گئے تب اس بات سے حضرت یوسف علیہ السلام کو صدمہ و قلق
عظیم ہوا اُسوقت حق تعالے نے وحی کی کہ ای یوسف تونے اس کام مین اپنے مال و مردم سے استعانت کی اور ہمسے استمداد
نہ کی اور قسم ہی مجکو اپنے عزت و جلالت کی اگر اس امر مین تو مجھسے مدد چاہتا تو ہم تیرے لیے چشم زدن مین چشمہ کھودوا دیتے
یہ ندا سنکر یوسف سجدے مین گر پڑے اور کہنے لگے سبحانک ما اعظم شانک و اعظم سلطانک یعنے ای پروردگار
تیری شان کیا بزرگ و برتر ہی اور تیری سلطنت غالب تر ہی بعد ازان یوسف علیہ السلام نے سجدہ سے
سر اُٹھایا پھر اپنا ملبوس اُتار کر پانی سے دھویا اور کپڑے تر پہنے ہوئے ربوہ یعنے کریوہ کی طرف نکلے اور وہان جا کر سجدے
مین گر پڑے اور بدرگاہ جناب قدس الٰہی تضرع و زاری کرنے لگے اُسوقت اُنکو وحی ہوئی کہ ای یوسف اپنا سر اُٹھا ہمنے
تیری حاجت روا کی پھر حق سبحانہ تعالے نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا کہ اُنھون نے اپنے بازو کی حرکت سے زمین کو
شق کیا اور بعض روایت مین یون ہی کہ اپنے ایک پر بال کو ایک حرکت دی کہ سرزمین فیوم کے سرے سے آخر تک
ایک طرفۃ العین مین بقدرت کردگار شگافتہ ہو گیا اور نہر جاری ہوئی تب یوسف علیہ السلام نے اُس نہر پر پل
بنوایا اور شہر فیوم کی بنا کی اور اُسکو بسایا اور اُس ساری زمین کو درمیان اپنے اور اپنے بھائیون اور بیٹون کے تقسیم
کر دیا چنانچہ زمین سنبا حصے مین افرثیم بن یوسف کے آئی کہ اُسنے اُس سرزمین پر تعمیر شہر ہنسا شروع کی اور پتھر
ترشوا کر دیوار شہر پناہ اور فصیلین اور برج بنوائے اور وہ نہر وسط شہر مین بلندی زمین کی طرف سے جاری تھی

بعد ازان بحریہ کی طرف نکل کر جاری ہوئی اور زمان اسلام تک اسی طرح سے روان تھی اور قریب ہے کہ ہم اسکا ذکر ضمن بیان فتح بہنسا (نام مقام ۱۲) مین کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور راوی نے کہا کہ افرثیم بن یوسف نے بہنسا مین ایسے بروج بنوائے اور ایسی بازارین تیار کرائین جو وصف سے بالاتر ہین اور اُسمین قبائل بنی اسرائیل کو آباد کیا چنانچہ اُن لوگون نے اُس مین مکانات ومحلات بنائے اور یہ سب کچھ مصر سے بسمت غربی واقع تھا کیونکہ زمین بہنسا جہت غربیہ سے آخر صعید (نام مقام ۱۲) تک تھی اور مالک اس تمام حدود کے مختص بنی اسرائیل تھے کسی قوم غیر کی اُس مین شرکت نہ تھی اور یوسف علیہ السلام نے اُن تمام عبید کو جو نہر کھودنے مین مجتمع ہوئے تھے زمین بہنسا کے دفتوم کے حوالی مین کشاورزہ کاشتکار مقرر کر دیے اور اُنسے عمارتین بنوائین اور بحر یوسفی کے دو رویہ غرباً و شرقاً اشجار باردار نصب کرائے چنانچہ عورتین اودھر سے جو نکلتی تھین اور اُنکے سرون پر ٹوکرے ہوتے تھے تو وہ تمام میوون سے بھر جاتے تھے وحالانکہ وہ اپنے ہاتھ سے ایک پھل بھی نہ توڑتی تھین پھر جب بنی اسرائیل نے عصیان و نافرمانی شروع کی اور کفران نعمت پروردگار کرنے لگے اور افعال معصیت کے مرتکب ہونے لگے تو حقتعالیٰ نے ان نعمتون کو اُنکے ہاتھون سے چھین لیا اور غیرون کو عطا کین کہ انھون نے آکر اُنکے ملک و مال پر قبضہ کر لیا اور ملوک مصر کو اُن پر متسلط کر دیا اسلیئے یہ بنی اسرائیل ملحد و گمراہ ہو کر انکار نعمت پروردگار کا کرنے لگے تھے اور انبیا کو قتل کرتے تھے اس بات پر کہ وہ واجبات کا حکم کرتے تھے اور محرمات سے منع کرتے تھے آخر بعد ازانکہ یہ لوگ سادات و اشراف قوم تھے سو مصریون نے اُنکو ذلیل و خوار کیا کہ اُنسے خدمات عبید و جواری کا لینے لگے اور اُنکو کارہائے رذیل پر مقرر کیا چنانچہ اُنسے کام معماری و مزدوری اور سنگ تراشی و گازری کا کراتے تھے اور اُنکے مردون اور عورتون اور لڑکون کو اپنی خدمتون مین رکھتے تھے غرضکہ وہ تمام بنی اسرائیل ہمیشہ تنگ زندگانی اور بڑی مصیبت و حیرانی مین رہے اور نہایت سختیون اور درشتیون سے بسر کرتے تھے اور ایسے تکالیف و آفات مین مبتلا تھے کہ تاب تحمل نہ رکھتے تھے یہانتک کہ موسیٰ علیہ السلام اُنکے لیے مبعوث ہوئے اور یہ کتاب ہرگاہ مختص بذکر ایسے حالات کے نہین ہے لہذا بقیہ احوال اُنکا فروگذاشت کیا گیا تا آنکہ پھر ہی بنی اسرائیل بعد مبعث موسیٰ علیہ السلام کے تمام مدائن مین سارے زراعات و باغات پر قابض و متصرف ہوئے

ذکر عصیان بنی اسرائیل

ذکر نکلنا عیسیٰ علیہ السلام کا مصر سے اور اقامت پذیر ہونا زمین بہنسا مین

قَالَ اللّٰہ تعالیٰ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ یعنے حقسبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمنے عیسیٰ بن مریم اور اُسکی ماں مریم کو اپنی قدرت کی نشانی مقرر کی اور اُن دونون کو ہمنے متمکن و مستقر کیا بجانب اُس ربوہ یعنے زمین بلند کے جو جائے بود و باش مرحوم و جائے قرار آب صاف و شیرین کی ہے و سابق ازین مذکور ہو چکا کہ وہ ربوہ زمین بہنسا ہے اُس مین اختلاف مفسرین کا ہے چنانچہ اصحاب تواریخ مثل

ذکر مسیح علیہ السلام

مسعودی و ابو جعفر طبرانی و واقدی و ابن اسحاق و ابن ہشام و ارباب سیر و اہل تفسیر مثل سعید بن جبیر و سعید بن المسیّب
و ابن عباس وغیرہ لوگ جنھون نے اس کتاب عجیب مین کلام کیا ہی کہ اگر آب زر لکھی جاتی تو یہ بھی اقل مرتبہ تھا
کیونکہ اسمین کتابین کثیر اور تواریخ و تفاسیر و فتوحات وغیرہ سب کچھ جمع ہین پس ان سب مورخین و مفسرین نے کہا ہی
کہ مولد عیسی علیہ السلام کا وہ زمانہ تھا جب ملوک اُس سرزمین کی سلطنت کو بیالیس برس گذرے تھے اور ریاست
ملک شام اور اُسکی نواحی پر اُسوقت قیصر ملک روم ہرقل متمکن تھا یعنے ملک روم ہرقل ملقب بقیصر تھا وہی ملک شام
وغیرہ کی ریاست پر قائم تھا جیسا کہ فتوح شام مین مذکور ہوا اور سرزمین بہنسا مین ریاست قنطاریوس کی تھی چنانچہ
جب ملک ہیرودوس نے خبر ولادت مسیح علیہ السلام کی سنی تو اُسنے قصد قتل مسیح کا کیا اور یہ امر اسطرح ہوا کہ
انھون نے جب ایک کوکب کو طالع دیکھا تو اُسکے حساب سے میلاد مسیح اور فساد اپنے احوال کا معلوم کیا اسوقت
حقتعالے نے ایک فرشتہ پاس یوسف نجار کے بھیجا اُسنے ارادہ ہیرودوس بادشاہ سے یوسف نجار کو خبر دی اُسنے
مریم علیہا السلام کو آگاہ کیا اور کہا طرف سرزمین مصر کے نکل چلو کیونکہ اگر ہیرودوس تیرے فرزند کو پاویگا تو لامحالہ قتل کریگا
پھر جب ہیرودوس مر جاویگا تو پھر اپنے شہر کو پھر آئیو غرضکہ یوسف نے مریم اور مسیح علیہما السلام کو اپنے حمار پر سوار کر کے
وہانسے روانہ ہوا یہانتک کہ داخل ملک مصر ہو کر زمین بہنسا پر وارد ہوئے اور وہی وہ ربوہ ہی جسکا ذکر حق تعالے
نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہی وَآوَیْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ (ترجمہ اسکا ابھی ہو چکا ہی) اور وہان
ایک عبادتگاہ تھی اُسمین ایک کنوان تھا اُسکے پانی سے مردم مریض طلب شفا کرتے تھے اور وہ کنوان وہ تھا
جسکے پانی سے مریم و مسیح علیہما السلام وضو برائے نماز کیا کرتے تھے اور وہان تہ زمین ایک سرنگ تھی یعنے تہ خانہ تھا
اُس مین یہ لوگ رہا کرتے تھے اور بعضون نے روایت کی کہ جب مریم علیہا السلام مسیح اپنے فرزند کو لیکر زمین بہنسا پر
وارد ہوئین تو وہان ایک کنوان تھا مگر نہ رسّی تھی نہ ڈول تھا اور اسوقت مسیح بہت پیاسے تھے پانی مانگتے ہوئے
رونے لگے اور اُنکے رونے سے مریم کو نہایت قلق ہوا تب قعر چاہ سے پانی ابل کر لب پر آیا یہانتک کہ مسیح نے
اُس سے پانی پیا پھر اُسی روز سے اُسمین پانی زیادہ ہوا چنانچہ زیادتی نیل کی بھی اُسی سے مشہور ہی اور نصاری
ابتک اُسی کی عید کرتے ہین اور وہان ایک دیر بنا ہی اور زراعت بھی بہت ہوتی ہی و بعد ازان جب
مریم علیہا السلام شہر بہنسا مین داخل ہوئین تو وہان بارہ برس مقیم رہین اُس مدت مین سوت کاتا کرتی تھین اور
کھیت کاٹنے والون کے ساتھ بالیان چنتی تھین اور اسی طرح بسر کرتی تھین یہانتک کہ مدت قیام منقضی ہوئی اور
محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب عیسی علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ شہر بہنسا مین آئے ہین
تو اسوقت طفل دو ماہہ تھے ولیکن وہ گویا کہ پسر دو سالہ تھے پھر جب پورے نو مہینے کے ہوئے تو حضرت مریم
انکو لیکر شہر بہنسا مین معلم کے پاس گئین تب معلم نے مسیح کو اپنے روبرو بٹھلا کر کہا پڑھو بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیسیٰ نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر اخوند نے کہا کہو ابجد تب عیسی نے اُسکی طرف دیکھکر کہا تم جانتے ہو کہ ابجد کیا چیز ہی
اخوند نے مارنے کے لیے کوڑا اٹھایا تب مسیح نے کہا اخوند صاحب مجھے کیون مارتے ہو اگر تم نہین جانتے ہو تو مجھسے
پوچھو مین تمکو بتاؤنگا مؤدب نے کہا اچھا بیان کرو مسیح نے کہا تم اپنے بالانشین سے نیچے اترآؤ تو مین بیان کرون یہ سُنکے
مؤدب اُس مقام سے نیچے آیا اور مسیح اُسکے پایگاہ بلند پر جا بیٹھے اور فرمایا الالف آلاء اللہ والباء بہاء اللہ
والجیم جلال اللہ والدال دین اللہ والہاء ہوت جہنم وھو الہاویۃ والواو ویل لاھلہا والزای زفیر جہنم والحاء
حطت الخطایا عن المستغفرین والکاف کلام اللہ لا مبدل لکلماتہ والصاد صاع بصاع والقاف
تقرب منہا حیات جہنم یعنے الف الاء اللہ کا الف ہی بمعنی نعمتین و برکتین خدا کی اور با بہاء اللہ کی با ہی بمعنی
نور عظمت الہی اور جیم سے مراد جلالت الٰہی ہی اور دال جو دین اللہ ہی بمعنی طاعت و انقیاد ہی اور ہا جو
کہ ہوت جہنم ہی وہ قعر و غار دوزخ ہی جسکو ہاویہ کہتے ہین اور واو سے ویل وبلا کی ہی برائے اہل دوزخ کے
اور زاے زفیر دوزخ ہی یعنے صداے مہیب و سمع خراش اور زفیر آواز غم جو باریک ہوتی ہی اور شہیق جو بانگ
سخت ہوتی ہی اور حا سے حط ذنوب و سقوط گناہون کا ہی توبہ و استغفار کرنے والون سے اور کاف سے مراد کلام
ملک العلام ہی جسکے کلام کو تغیر و تبدل نہین ہی اور صاد سے اشارہ ہی طرف صاع بصاع یعنے وزن برابر وزن کے اس سے
مراد یہ ہی کہ جو چیزین مثل گندم و جو و زبیب و تمر و زر و سیم جس وزن سے جسکو قرض دو اُسی قدر اُس سے لو نہ زیادہ
نہ کم کہ محسوب بسود ہو جائیگا اور قاف سے مراد ہی کہ صاع کے قریب مار ہاے دوزخ ہین یعنے درصورت کم دینے
اور زیادہ لینے کے پھر جسوقت مسیح علیہ السلام یہان تک بیان کر چکے تو اُس استاد ادیب نے حضرت مریم سے
کہا کہ بس اب تو اپنے لڑکے کو لیجا اُسکو حاجت اُستاد کی نہین ہی بلکہ حق تعالے نے خود اُسکو تعلیم کیا ہی مصنف
کتاب کہتا ہی مجھسے روایت بیان کی حسین اور محمد بن الحسین المقری نے حکیم سے انھون نے محمد بن احمد حمدون سے
اُسنے حکم بن نافع سے اُسنے اسمعیل سے اُسنے ملیکہ سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
انھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب عیسی علیہ السلام کو انکی والدہ نے واسطے تعلیم کے
مکتب مین بھیجا تو معلم نے کہا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم تب عیسی علیہ السلام نے کہا بسم اللہ کیا چیز ہی معلم نے کہا مین نہین جانتا
ہون تب مسیح نے بیان کیا الباء بہاء اللہ یعنے عظمت پروردگار و السین سناء اللہ یعنے خداے کردگار و المیم
ملک اللہ یعنے فرشتہ جو آیات اور معجزات لایا ہی یعنے وہ آیات و معجزات جو مسیح علیہ السلام کے لیے زمین بہنسا
مین ظاہر ہوئے اور وہب راوی نے کہا اول آیت و معجزہ جسکو عیسی علیہ السلام نے اپنے صغر سن مین درمیان شہر
بہنسا کے لوگون کے تئین دکھلایا وہ یہ ہی کہ انکی مادر مکرمہ درمیان بہنسا کے جو زمین مصر سے ہی گھر مین ایک دہقانی یعنے
زمیندار کے مقیم تھین کیونکہ یوسف نجار جب مسیح و مریم کو حدود شام سے مصر مین لایا تھا تو اُسنے اُن دونون کو اُسی زمیندار کے

مکان مین لا کر اُتارا تھا اسیلیے کہ خانہ زمیندار مذکور مامن مساکین و مسافرین تھا چنانچہ کسی دن دہقانی نے مال قیمتی اُس
زمیندار کے خزانے سے چورایا اور وہ زمیندار خاصگان بادشاہ بہنسا سے تھا مگر اُسنے اُن مساکین مین سے جو اُسکی
معافسرا مین ٹھہرے تھے کسی مسکین کو متہم نکیا ولیکن حضرت مریم کو اُس دہقان میزبان کے نقصان سے سخت ملال ہوا
پھر جب مسیح نے ملال اپنی والدہ شریفہ کا دیکھا تو فرمایا ای مادر معظمہ کیا آپ چاہتی ہین کہ مین وہ مال جہان رکھا ہے
آپ کو بتا دون مریم نے کہا ہان ای فرزند مین یہی چاہتی ہون مسیح نے کہا آپ اُس زمیندار سے کہدیجیے کہ وہ سب
مساکین کو جو آپکے مکانون مین رہتے ہین جمع کرے تب مریم نے اُس دہقان زمیندار سے یہ پیام بیان کیا اُسنے
اُن سب کو جو وہان رہتے تھے جمع کیا جب مسیح نے دیکھا کہ سب مجتمع ہوئے تو مسیح اُن لوگون مین سے دو آدمی
کے پاس گئے کہ ایک اندھا تھا اور ایک لنگڑا تب حضرت کے معجزے سے اُس لنگڑے نے اندھے کو اپنے شانے پر
اُٹھایا اور رکھنے لگا میرے شانے پر کھڑا ہو اندھے نے کہا مین ناتوان ہون لنگڑے نے کہا اُس رات کو تیرے تئین
اس بات کی یعنے شانے پر کھڑے ہونے کی قوت کیونکر ہوئی تھی جب لوگون نے یہ بات سُنی تو اندھے کو مارنے لگے آخر
وہ کھڑا ہوا جب سیدھا ہوا اور لنگڑا اسکو اُٹھائے تھا یہان تک کہ اسکو روزن خزانہ تک پہونچایا اُسوقت مسیح
علیہ السلام نے دہقان زمیندار سے فرمایا دیکھ تیرا مال اُس شب کو دونون نے یون ہی لیا ہے اسیلیے کہ اندھے نے
اُس لنگڑے کی قوت سے استعانت کی اور لنگڑے نے اُسکی اعانت کی یہ سُنکے اُس اندھے اور لنگڑے نے اقرار کیا اُس
کلام مسیح کی تصدیق کی پھر اُن دونون نے مال دہقان کا مسترد کر دیا اور دہقان نے اپنے خزانے مین داخل کیا اور
مریم علیہا السلام سے کہنے لگا کہ نصف اس مال بازیافتہ سے تو لے حضرت مریم نے جواب دیا مین اسواسطے پیدا نہین
ہوئی ہون تب اُس زمیندار نے کہا خیر اگر تو نہین لیتی ہے تو اپنے بیٹے کو دے مریم نے فرمایا مجھسے اُسکی شان عظیم تر ہے و بعد ازان
اُس زمیندار نے سامان ضیافت کا مسیح کی خاطر مہیا کیا اور اُس تقریب مین تمام اہل شہر کو جمع کیا اور دو مہینے تک
طعام داری کی و بعد ازان اکابر شہر کے اور ملوک اُس نواحی کے مسیح کی زیارت کو آئے مگر کچھ طعام و شراب
قسم خمر سے اور نان خورش مسیح کے پاس موجود نہ تھا پھر جسوقت سب مجتمع ہوئے تو حضرت علیہ السلام نے کہا خمہائے
شراب جو خالی ہین اُنمین پانی بھر دو جب وہ سب پانی سے بھرے گئے تو وہان خم پر اپنا ہاتھ رکھا دفعۃً وہ سب خم پر از شراب
ہوگئے اور اُسوقت سن شریف دوازدہ سالہ تھا یہ دیکھکر اعتقادات اہل بہنسا اور مردم حوالی مدائن و اہل قریات اور
باشندگان سواد مصر کے بہت زیادہ ہوئے اور یہ معجزہ ثانی تھا سرزمین بہنسا مین اور سُدی راوی نے کہا کہ عیسی علیہ السلام
مکتب مین لڑکون سے باتین جو کرتے تھے تو جو کچھ اُنکے باپ مان اور اُنکے گھر والے اپنے گھرون مین کلام کرتے تھے وہ اُن لڑکون
سے بیان کرتے تھے اور بعض لڑکون سے کہتے تھے تم اپنے گھر جا کر دیکھو کہ تمھارے گھر والے فلان فلان چیزین کھاتے ہین
تو وہ لڑکے اپنے گھر جا کر اپنے اہل سے رو کر وہ چیزین طلب کرتے تھے یہان تک کہ وہ لوگ اُن لڑکون کو بھی کچھ دیتے تھے

اور کہتے تھے یہ تمکو کسنے بتایا ہی وہ کہتے تھے ہمکو عیسیٰ نے خبر دی ہی آخر اہل شہر نے اپنے لڑکون کو عیسیٰ کے پاس آنے جانے سے
روک دیا اور انکو یہ سمجھا دیا کہ اس جادوگر لڑکے کے ساتھ نہ کھیلو اور ان لوگون نے لڑکون کو ایک مکان کے اندر بطریق
قید وبند کے جمع کیا اور عیسیٰ علیہ السلام وہان خود آئے اور ان لڑکون کو بلانے لگے تب والیان اطفال نے حضرت سے کہا یہان
تو کوئی نہین ہی حضرت نے کہا اس مکان کے اندر کون ہی لوگون نے کہا اسکے اندر چاہیے خنازیر یعنی خوک بند ہین حضرت نے
فرمایا ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ تعالے آخر جب لوگون نے دروازہ اس مکان کا کھولا تو دیکھا کہ وہ سب خوک ہوگئے تھے آخر جب
یہ امر لوگون مین فاش ہوا تو سب ہیبت زدہ خوفناک ہوئے اور ترسیدہ ہوئے راوی نے کہا جب عیسیٰ علیہ السلام ہمراہ اپنی مادر
مکرمہ مع اپنے ہمراہیون کے سرزمین بہنسا مین وارد ہوئے اور اسکے قریات سے ایک قریہ مین ایک شخص کے مکان پر وہ سب
اترے اسنے سب کو اپنا مہمان کیا اور وہ بادشاہ کا نان بز تھا چنانچہ ایک روز وہ شخص باہر سے اپنے گھر مین جو آیا
تو بہت حزین وغمگین تھا اور اسوقت مریم علیہا السلام اس شخص کی زوجہ کے پاس بیٹھی تھین اسکا حال پریشان دیکھکر
زن خانہ سے کہنے لگین آج تیرے شوہر کا کیا حال ہی کہ مین اسکو مغموم دیکھتی ہون اس عورت نے کہا یہ حال مجھسے کچھ
نہ پوچھو حضرت نے کہا آخر مجھے بھی اس کیفیت سے آگاہ کر امید ہی کہ حق تعالے تجکو اس غم سے رستگاری بخشے تب اس عورت
نے بیان کیا کہ بادشاہ بہنسا کا جب اپنے شہر سے واسطے سیر وتگرانی اپنے ممالک محروسہ کے نکلتا ہی تو ہر ایک قریے
مین مقام کرتا ہی اور یہ دستور مقرر کیا ہی کہ اس قریہ کا مقدم ایک روز ضیافت بادشاہ کی طعام وشراب سے کرتا ہی
اور اگر کوئی ایسا نہ کرے تو وہ مبتلاے عتاب وعذاب ہوتا ہی اور وہ بادشاہ آج ہمارے قریہ مین ہمارے یہان
وارد ہونے والا ہی اور ہمکو کچھ مقدرت اسکے ضیافت کی نہین ہی یہ سنکے حضرت مریم نے اس عورت سے فرمایا تو
اپنے شوہر سے کہدے کہ وہ کچھ غم نہ کرے مین اپنے فرزند سے کہتی ہون کہ وہ اسکے لیے حق تعالے سے دعا کریگا وہ
اپنی رحمت سے اس امر کو کفایت کریگا بعد ازان مریم نے ذکر اس بات کا عیسیٰ علیہ السلام سے کیا حضرت نے فرمایا
اگر مین ایسا کرونگا تو کچھ زحمت واقع ہوگی حضرت مریم نے کہا کچھ پروا نہین کیونکہ اس شخص نے ہمارے ساتھ احسان
واکرام کیا ہی تب مسیح علیہ السلام نے کہا آپ اس سے کہدیجیے کہ جسوقت بادشاہ قریب پہونچے تو وہ اپنی دیگون اور
خمون کو پانی سے بھر دیوے اور مجھے خبر کرے چنانچہ اس شخص نے یون ہی کیا کہ ناگاہ وہ ملک آپہونچا اور صداے
دہل ونقارون اور شور قرنا وچنگون سے زمین ہلنے لگی اور اسکا سارا لشکر بھی پہونچ گیا اسوقت اس شخص نے مسیح
علیہ السلام کو خبر دی حضرت نے جناب قدس الٰہی مین دعا کی اسیوقت وہ تمام دیگین جو پانی سے بھری تھین پر از قورمہ
وملو باقسام طعام ہوگئین اور وہ سارے خم بھی شراب سے لبالب ہوگئے اور وہ ایسے قسم کے کھانے تھے اور اس قسم
کی شراب تھی کہ کسی بشر نے کبھی نہ ویسا کھانا کھایا نہ ویسی شراب چکھی تھی آخر جسوقت بادشاہ نے وہ طعام لذیذ تناول کیا
اس مے خوشگوار کو نوش کیا تو میزبان سے پوچھا کہ ایسی شراب کہانسے تیرے ہاتھ آئی اسنے کہا شہر فیوم سے

منگوائی ہی بادشاہ نے اس بات کو سچ نمانا اور کہا ہمارے لیے وہین سے شراب آئی ہو بلکہ انگور وہانکا آتا ہی اور ہمارے
یہان اُسی کی شراب کھینچی جاتی ہی مگر اس شراب کے مساوی نہین ہوتی اُسنے کہا یہ اور سرزمین سے آئی ہی پھر جب
کلام مین خلط و اضطراب واقع ہوا تو بادشاہ نے اُسکی کوئی بات نمانی آخر اُس شخص نے کہا خیر اب مین آپ سے
یہ عرض کرتا ہون کہ میرے یہان ایک ایسا لڑکا آیا ہی کہ جو کچھ وہ حق تعالے سے سوال کرتا ہی وہ اُسکو عطا کرتا ہی سو
اُسی نے حق سبحانہ تعالے سے دعا کی کہ خم آب تمام خم شراب ہوگئی اور حال یہ تھا کہ اُس ملک کا ایک پسر تھا وہ
اُسکو اپنا ولیعہد و جانشین کیا چاہتا تھا ناگاہ وہ لڑکا قبل اس سے مرچکا تھا اور بادشاہ کو وہ لڑکا محبوب ترین خلایق
تھا چنانچہ بادشاہ نے کہا اگر تیرا کلام سچ ہی تو وہ لڑکا جسکی تو صفت کرتا ہی وہ اپنے پروردگار سے میرے لڑکے کے
لیے دعا کرے تا وہ زندہ ہو جاوے تب اُس شخص نے مسیح علیہ السلام کو بادشاہ کے سامنے بلوایا اور مکالمہ فیما بین سے
آگاہ کرکے التماس دعا کی حضرت نے فرمایا مین دعا تو کرتا ہون ولیکن اگر وہ زندہ ہوگا تو ملک پر بلاے عظیم نازل ہوگی
ملک نے کہا بعد ازانکہ مین اُسکو زندہ دیکھ لون پھر جو آفت آوے گی مجکو اُسکی کچھ پروا نہین مسیح نے کہا بھلا اگر مین دعا کرون
اور تمھارا پسر زندہ ہوا اُسوقت تم مجکو اور میری مادر کو چھوڑ دوگے اور جانے دوگے کہ جہان ہم چاہتے ہین چلے جاوین
اور تم لوگ ہمارے درپے نہو اور مجکو نہ گھیرو بادشاہ نے کہا نہین پھر ہم تمکو زحمت ندینگے آخر مسیح نے درگاہ حی القیوم مین
دعا کی تو پسر ملک زندہ ہوا پھر جسدم اہل مملکت نے دیکھا کہ وہ لڑکا زندہ ہوگیا تو وہ سب ہتھیار لیکر دوڑے اور
کہنے لگے کہ ملک نے ظلم و زبردستی سے ہمارا تمام مال کھالیا اور ہم نادار ہوگئے اور اب جو وہ مرنے کے کنارے ہوا
تو چاہتا ہی کہ اپنے پسر کو اپنا خلیفہ کرکے ہمپر متسلط کرے تا وہ بھی مثل اپنے پدر کے ہمارا مال کھا جاوے اور ہمکو تباہ
کرے یہ کہکے اُن لوگون نے ایسا نرغہ کیا کہ پدر و پسر یعنے ملک و ملک زادہ دونون کو قتل کر ڈالا اور مسیح و مریم
علیہما السلام وہانسے روانہ ہوئے اسی طرح معجزات حضرت مسیح کے بہت سے ہین ذکر ان سب کا طول مقال ہی چنانچہ
ابواسحاق ثعلبی نے اپنی کتاب عرائس مین اُن کرامات کو لبشرح و بسط ذکر کیا ہی +

ذکر فتح بہنسا اور اُسکے فضائل کا اور بیان ہی اُن واقعات کا جو وہان صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت پیش آئے

اکثر رواۃ نے بطرق اپنی اپنی اسانید صحیحہ کے ان لوگون سے روایت بیان کی ہی جو اُس فتح مین شریک تھے
اور وہ رواۃ اصحاب السیر و ارباب تواریخ ہین مثل واقدی و ابن جعفر الطبرانی کے اور ابن خلکان نے اپنی تاریخ بدایہ
و نہایہ مین لکھا ہی اور منجملہ مورخین موصوفین کے ابن اسحاق و ابن ہشام ہین اور انین سے ہر ایک کی روایت

دوسرے کی روایت مین داخل ہی اسلیئے کہ اسمین اختلاف ان روایات کا ہی جو حاضر فتوحات تہے و موجود واقعات تھے
اور وہ سب صحابہ ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور اکثر اُن مین عالم و اکابر صحابہ ہین مثل عبد اللہ بن عمرو بن العاص جو امیر جیوش
تھے مصر پر اور انکے برادر محمد بن عمرو اور خالد بن الولید اور انکا پسر سلیمان اور قیس بن ہبیرۃ المرادی و مقداد بن الاسود
الکندی و میسرۃ بن المسروق العبسی و زبیر بن العوام الاسدی اور انکا بیٹا عبد اللہ و ضرار بن الازور اور عمزادگان رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم مثل فضل بن العباس و جعفر بن عقیل و مسلم بن عقیل و عبد اللہ بن جعفر و پسران خلفا رضی اللہ
عنہم مثل عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق و عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و ابان بن عثمان اور باقی اسما سے ہمنے اختصار کیا باعث
اندیشہ طول کلام کے پس اُن صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو کچھ ان فتوحات مین بچشم خود دیکھا اور جو کچھ ان واقعون مین مشاہدہ کیا وہ سب
بیان کیا اور انسے اُنکے ابنا و اخلاف نے روایت کی اور ہمنے انسے اخذ کرکے ان فتوح کو اوپر قاعدہ صدق و سداد
کے ضبط و ثبت کیا اور مقصود اس سے اثبات فضائل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و فضیلت صحابہ رضی اللہ عنہم ہی کیونکہ
اگر یہ لوگ ایسا نہ کرتے تو مسلمین مالک بلاد نہوتے اور نشر اعلام اس دین کا نہوتا یعنے نشانہاے دین اسلام نصب و
قایم نہوتے چنانچہ لشکر کفار اطراف زمین مین شرقاً و غرباً آوارہ ہوگئے اور وہ سب دشمن پسپا ہوکر بھاگ گئے اور مسلمانون نے
خاطر خواہ زمین مین انکے خون بہائے اور نہب و تاراج انکے مال کا اپنے لیے مباح و حلال کیا اور حال یہ تھا کہ حق تعالے نے
انکا رعب و خوف انکے دشمنون کے دل مین ڈال دیا تھا غرض کہ وہ لوگ یعنے صحابۂ مجاہدین نجوم ہدایت اور اہل ولایت
تھے کہ اجراے شرایع اور تلاوت قرآن مین جہد بلیغ کرتے تھے جیسا کہ حق تعالے نے انکے حق مین از روے انکی فضیلت و
بزرگی کے فرمایا ہی فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا یعنے بعضے اُنمین وہ لوگ ہین جنھون نے
اپنی مدت زندگانی تمام کی یعنے شہید ہوئے اور بعضے منتظر شہادت ہین اور اُنھون نے اپنے عزم و عہد کے تئین کچھ
نہین بدلا راوی کہتا ہی مجھسے ابو عبد اللہ محمد بن محدث المصری نے بیان کیا کہ مین نے فتوح کثیرہ کا مطالعہ کیا تو
اُسمین از روے بیان کے اکثر زیادہ و کم پایا اور اسی طرح تواریخ منقولہ مین بھی کمی و بیشی دیکھی پھر مین شہر بہنسا
مین بنابر زیارت اُسکے جبانہ یعنے صحراے مزار شہدا کے گیا اسلیئے کہ مین نے اُسکے بڑے بڑے فضائل و اجر اور
خیر و ثواب دیکھے تھے کہ زیارت وہان کی گناہون کو مٹاتی ہی اور غمون کو غلط اور سختیون کو دور کرتی ہی اور وہان
کی زیارت سے حسن اخلاق دراز دیا در رزق ہوتا ہی اور وہ زیارت مورث نصرت ہوتی ہی اعدا پر اور کفایت کرتی ہی شدائد
و حوادث کو کیونکہ اسمین اُن اکابر شہدا کے مزار ہین جنھون نے خدا کے واسطے جانبازی کی در رضاے خدا کے لیے راہ خدا
مین قتل ہوئے اور وہ وہ لوگ ہین جنکے حق مین حق سبحانہ تعالے نے فرمایا ہی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ و
اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے بتحقیق کہ حق تعالے نے مومنون سے مول لے لیا ہی انکی جانون اور انکے مالون کو اس بدلے مین
کہ انکے لیے جنت ہی اور وہ لوگ اپنے پروردگار کی حضوری مین زندہ موجود ہین اور روزی پاتے ہین چنانچہ ہمنے زیارت اُنکی

چیانہ کی اوقات سحر مین کی یعنے قبل از فجر کے اور ہمنے اُن سے انوار ساطعہ شاہدہ کیے اور ہم لسبب زیارت مزاران ابرار اخیار کے اپنے پروردگار سے امیدوار ہین کہ ہمکو ہمارے بار گناہون سے رستگار کرے غرضکہ جب ہم زیارت سے فارغ ہوئے تو درپے تفحص اخبار اُن بزرگوار کے ہوکر انکے حالات صبر و قرار سے جسقدر کہ اُنھون نے معرکۂ غزوات و کارزار مین تحمل کیا ہمکو آگاہی ہوئی اور ہمارے بعض اصحاب نے ماجرائے فتح شہر بہنسا کا مجھسے سوال کیا اور اُنکو منظور رفع شہادت تھا تب میری خاطر نے مجکو تحریک کی اور اس امر کے لیے میری نظر و فکر بیدار ہوئی تا آنکہ مین نے مطالع تواریخ و فتوحات کا کیا پھر مین نے مزاحات و زدارت سے اجتناب کرکے اس کتاب کو انتخاب کیا تو وہ مانند اُس دریکتا کے ہی جسکی قیمت کوئی نہین کرسکتا ہی اور اُسکی سماعت سے دلون کو تازگی ہوتی ہی اور رنج و الم دور ہوتے ہین اور جہاد پر شجاعت و جرأت بڑھتی ہی اور ممالک و بلاد مین اقامت عدل و داد کی اعانت کرتی ہی اور مقصود تدوین اس کتاب سے طلب رضاے خداوند کریم اور خواہش ثواب نعیم ہی اور وہ یہ ہی کہ بعد حمد خداوند عالم اور درود اوپر سید خاتم کے مین ابتدا بہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کرتا ہون راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی اُس شخص نے جسپر میرے تئین زیادہ تر اعتماد ہی منجملہ رواۃ مذکورین کے اُسنے کہا جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مالک مصر و اسکندریہ اور بحیرہ اور جہات بحری وغیرہ تمام و کمال فتح کر چکے اور اُسوقت حدود ممالک صعید مین شہرہاے نوبہ و بربرہ و دیلم و صقالیہ و روم و قبط آباد ان تھے اور آبادی مین سب سے زیادہ روم کو غلبہ تھا کہ وہ بڑا شہر اور بہت آباد تھا چنانچہ عمرو بن العاص نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کسطرف قصد کرنا چاہیے آیا لشکر کو سمت شرق لے چلین یا جانب غرب ورکیا کیا جائے یہ سنکے اصحاب نے مشورہ دیا کہ اس باب مین بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مکاتبہ لکھا جاوے تا موافق حکم اُنکے عمل مین آوے تا آنکہ یہ نامہ لکھا گیا بسم اللہ الرحمن الرحیم مِن عَبْدِ اللّٰہِ عَمرو بنِ العَاصِ عَامِلِ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ عَلٰی مِصرَ وَ نَوَاحِیہَا اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَلَامٌ عَلَیکَ وَ رَحمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّی اَحْمَدُ اللّٰہَ وَ اُثْنِیْ عَلَیْہِ وَ اُصَلِّی عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنْ بِالمَدِیْنَۃِ مِنَ المُہَاجِرِیْنَ وَ الاَنْصَارِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قَدْ فُتِحَتْ لَنَا مِصْرُ وَ الوَجْہُ البَحْرِیُّ وَ اِسْکَنْدَرِیَّۃُ وَ دِمْیَاطُ وَ لَمْ یَبْقَ فِی الوَجْہِ البَحْرِیِّ مَدِیْنَۃٌ اِلَّا وَ قَدْ فُتِحَتْ وَ لَا قَرْیَۃٌ وَ اَذَلَّ اللّٰہُ المُشْرِکِیْنَ وَ اَعْلٰی کَلِمَۃَ الدِّیْنِ وَ قَدِ اجْتَمَعَتْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّادَاتِ وَ الاُمَرَاءِ وَ الاَخْیَارِ وَ المُہَاجِرِیْنَ وَ الاَنْصَارِ یَطْلُبُوْنَ الاِذْنَ مِنْ اَمِیْرِ المُؤْمِنِیْنَ بِاَنْ یَّسِیْرُوْنَ اِلَی الصَّعِیْدِ وَ اِلَی الغَرْبِ وَ الاَمْرُ اَمْرُکَ یَا اَمِیْرَ المُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّہُمْ عَلَی الجِہَادِ مُتَلَہِّفِیْنَ وَ بَاعُوْا اَنْفُسَہُمْ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ عریضہ ہی جانب سے بندۂ خدا عمرو بن العاص کے جو امیر المومنین کا عامل ہی اوپر مصر اور اُسکے نواحی پر اور لکھا جاتا ہی بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب

آغاز ذکر فتح بہنسا

رضی اللہ عنہ کے سلام ہمارا اور رحمت و برکات خدا آپ پر اما بعد حمد و صلوٰۃ کے مین حمد و ثنائے کردگار کرتا
ہون اور درود اور سلام بھیجتا ہون رسول خدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارا سلام اُن لوگون پر جو مدینہ
طیبہ مین ہین جملہ مہاجرین و انصار سے اور شکر ہے اُس پروردگار کا جسنے ہمکو فتح بخشی ملک مصر اور تمام سواحل بحر یعنے
ترائی دریا پر اور اسکندریہ و دمیاط پر اور جہات بحری مین کوئی شہر و دیہ ایسا باقی نہین رہا جو فتح نہین ہو گیا اور
حق تعالے نے مشرکین کو ذلیل و خوار کیا اور ذکر دین کا بلند کیا اور اب جملہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو
اکابر و امرا و اخیار ہین مہاجرین و انصار سے مجتمع ہین اور راے انکی اس بات پر متفق ہو کر امیر المومنین رض سے طلب
اذن کرتے ہین کہ آیا بطرف ملک صعید اور بجانب عرب کے روانہ ہون یعنے اگر آپ کا حکم ہو تو ہم ان سمتون کو عزم
کرین سو یا امیر المومنین اس بات مین ہمکو حکم آپکا ہے اور حال یہ ہے کہ سائر مسلمین جہاد کرنے پر حریص و بیقرار ہین یعنے مستعد و آمادہ
ہین اور انھون نے اپنی جانون کو خدا کے لیے بیچ ڈالا ہے یعنے راہ خدا مین جان اپنی فدا کر چکے ہین اور درود و سلام خدا
کا اوپر سید و آقا ہمارے محمد خاتم الانبیا کے اور اُنکے آل و اصحاب سب پر واقدی رحمہ اللہ نے کہا جب عمرو بن عاص
تحریر نامہ سے فارغ ہوئے تو اصحاب کو سنایا اور مہر کر کے ملفوف و مختوم کیا اور ایک شخص پیک کو جسکا نام سالم بن
جبیعہ الکندی تھا بلوا کر نامہ سپرد کیا اور اُسکو ایک ناقہ دیا کہ وہ اُسپر سوار ہو کر چلا اور مدینے کی راہ لی اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا

أسير إلى المدينة في أمان	وأرجو الفوز في غرف الجنان	وأرجو أن تقرب لي اجتماعي
وأعطى ما أريد من الأماني	ألا يا ناقتي جدي وسيري	إلى قبر النبي بلا استهان
وأقربه السلام والتحية	كلاما صادقا حسن البيان	ألا يا أشرف الثقلين يا من
به شرفت المدينة والمكان	فكن لي في المعاد غدا شفيعا	إذا ما قيل هذا عبد عاني

یعنے مین مدینے کو جاتا ہون امان خدا مین امیدوار ہون کہ غرفات جنت مین فائز ہون اور آرزو رکھتا ہون کہ میری اجتماع
یعنے جمعیت میرے اقربا و احبا کی مجھسے قریب ہون اور میری ملاقات کرین اور جو کچھ اپنی آرزوؤن سے چاہتا ہون مجھے
حاصل ہوا ہے میرے ناقے کوشش کر اور جلد چل طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا تہاون تا قریب کرون اُسکے تئین
سلام کو یعنے اُس سے تقریب بسلام حاصل کرون اور کلام صادق پڑھون یعنے درود اور حسن بیان کرون یعنے مدح
ثنا آگاہ ہوا ہے اشرف گروہ جن و انس اور اے وہ شخص جس سے شرف ہے مدینہ اور کل مکان کو چاہیے کہ کل کے روز
معاد مین میرا شفیع ہو جسوقت کہ مجکو لوگ کہینگے یہ بندۂ خوار اور بندہ گناہون کا یعنے گناہگار ہے واقدی رحمہ اللہ نے
کہا کہ چنانچہ وہ بیک شبانہ روز برابر قطع مسافت کرتا ہوا مدینہ طیبہ مین بعد نماز عصر جا پہونچا اور باب مسجد پر اپنی ناقہ
کو بٹھا کر اور فاضل زمام یعنے مہار کے دوسرے سرے سے باندھ چھاند کر مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین داخل ہوا
اور قبر اقدس پر سلام زیارت کر کے مابین روضہ و منبر کے دو رکعت نماز بجا لایا بعد ازان آگے بڑھا تو حضرت عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فائز ہوا اور بعد عرض سلام مصافحہ سے مشرف ہوا پھر سالم کہتا ہے کہ جب امیر المومنین رضہ نے
مجھے دیکھا کہ میں اُنکے روبرو شادان و فرحان بڑھا آتا ہوں تو فرمایا مرحبا سالم کو کہ بالضرور مصر سے خط لایا ہے اور میں نے
دیکھا کہ اُنکے جانب راست علی بن ابی طالب رضہ ہیں اور بائیں طرف جیب عثمان بن عفان رضہ ہیں اور سائر مہاجرین و انصار اُنکے
گرد ہیں مثل عباس بن عبد المطلب و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن زید و طلحہ بن عبد اللہ اور باقی صحابہ حلقہ باندھے بیٹھے
تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب میں نے بعد سلام وہ نامہ پیش کیا انھوں نے فرمایا کیا خبر ہے اے سالم تو سالم ہے دنیا و
آخرت میں الخ، اللہ تعالے میں نے عرض کی یا امیر المومنین خبر خوش ہے اور مژدہ دامن ہے پھر جب نامہ پڑھا تو نہایت
مسرور و شادمان ہوئے اور مال غنیمت قبل از ورود سالم کئی روز پیشتر پہونچکر درمیان صحابہ قسمت پذیر ہو چکا تھا
تاآنکہ عمر رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام اور حاضرین صحابہ رضہ سے مشورہ کیا (یعنے دربارۂ لشکر کشی سمت
ممالک مغربی وغیرہ جیسا کہ عمرو بن العاص نے لکھا تھا) تب علی بن ابی طالب رضہ نے یہ مشورہ دیا کہ عمرو بن العاص رضہ ہمراہ
لشکر بجاوے تاکہ اُسکی ہیبت دشمنوں کے دلوں میں غالب رہے اور پہلے ایک لشکر دس ہزار سوار کی جمعیت کا تیار
کرکے روانہ کرے اور اُنپر خالد بن الولید کو افسر کرے کیونکہ وہ سیف اللہ یعنے شمشیر خدا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپنے
راست و درست کہا بتحقیق کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خَالِدٌ سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ
یعنے خالد البتہ خدا کی شمشیروں میں سے ایک شمشیر ہے اور دوسری روایت میں یوں ہے اِنَّ خَالِدًا سَیْفٌ
لَا یُغْمَدُ عَنْ اَعْدَائِہٖ یعنے خالد ہر آئینہ وہ برہنہ شمشیر ہے کہ اُسکے دشمنوں کے سامنے میان میں نہیں رہتی غرضکہ
اُس شب کو تو سالم نے شب باشی کی جب صبح ہوئی اور مسجد نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں نماز فجر ادا کی تب حضور میں خلیفہ
رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوکر جواب خط کا طالب ہوا اسوقت حضرت رضی اللہ عنہ نے قلم دوات و کاغذ طلب کرکے
جواب لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰی عَامِلِہٖ عَلٰی مِصْرَ وَنَوَاحِیْہَا عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَلَامٌ
عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَمَّا بَعْدُ الخ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ جواب خط ہے جانب سے
بندۂ خدا عمر بن الخطاب رضہ کے اپنے عامل کیطرف جو اوپر مصر اور اُسکے نواح کے مامور ہے کہ وہ عمرو بن العاص ہے
ہمارا سلام اور رحمت و برکات خدا کی تجپر نازل ہو اور بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ میں حمد و ثنا کرتا ہوں اُس
خدا کی جسکے سواے کوئی دوسرا خدا نہیں اور درود و سلام بھیجتا ہوں اُسکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد ازاں
سلام ہمارا تجپر اور ان لوگوں پر جو تمھارے ہمراہ ہیں مہاجرین و انصار سے اور رحمت و برکات خدا تم سب پر
تمھارا خط پہنچے پڑھا اُسکی کیفیت مندرجہ سے میں مطلع ہوا سو جسوقت یہ خط ہمارا تمھارے مطالعہ میں در آوے
تو استعانت بخدا کرکے امرا کو طرف بلاد کے روانہ کرو اسطور سے کہ ہر ایک بلد کے لیے ایک ایک میر مقرر کرکے اُسکے
ہمراہ جمعیت مناسب تعینات کردو اور ہر ایک کو خوب فہمایش کردو کہ وہ اپنی اپنی جاے متعلقہ پر پہونچکر شرائع دین کو قائم کریں

اور احکام اسلام لوگون کو تعلیم کرین و بعد ازان زمرہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس ہزار آدمی کی جماعت
ترتیب دو اور اُنپر خالد بن الولید کو امیر مقرر کرو اور اُسکے ساتھ زبیر بن العوام اور فضل بن العباس اور مقداد بن الاسود
و غانم بن عیاض الاشعری و مالک الاشتر و دیگر بعض امراے لشکر و اصحاب رایات کو یعنے جو صاحبان نشان سالاری
ہین انکو مامور کرو اور کہدو کہ جب وہ اُن پر نازل ہو وارد ہوکر پہلے لوگون کو طرف اسلام کے دعوت و طلب کرین پھر
جو لوگ قبول کرین فلہ ما لنا و علیہ ما علینا یعنے اُس ہر ایک کے لیے وہی واجب ہی جو ہمارے لیے واجب ہی کہ
حرمت اُسکے مال و خون کی مثل ہمارے ہی اور جو کچھ ہمپر حرام ہی محرمات شرعیہ سے وہی اُسپر بھی حرام ہی اور جو کوئی کہ
اسلام سے اعراض و انکار کرے تو حکم کرو کہ اُس سے جزیہ و محصول لیا جاوے اور جو لوگ نافرمانی و سرتابی کرین
اُنسے حرب و قتال ہی اور جملہ میران و سرداران لشکر کو حکم کردو کہ جب کسی شہر کا محاصرہ کرین تو اُسکے سواد پر شبخون
اور دوڑ مار کر پراگندہ کردین (یعنے تا وہ لوگ مجتمع ہوکر محصوران کی مدد کو نہ آسکین) اور مجکو خبر پہونچی ہی کہ حدود مصر
مین دو شہر بہت بڑے ہین ایک اہناس وہ قریب مصر واقع ہی اور دوسرا اہنسا کہ اسکا قلعہ بہت بلند و محکم ہی اور مین نے
سنا ہی کہ اس شہر کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصرانی ہی وہ بڑا سرکش و خونریز ہی اسکا نام بطلاوس ہی اور وہ جملہ
بطارقہ مصر یعنے مصر کے رؤساے نصاری مین بزرگ تر ہی اور مجھے خبر پہونچی ہی کہ وہ مالک ہی واعات کا لہذا انکو
لازم ہی کہ ابھی تم قصد ملک صعید کا نکرو جب تک کہ اُن دونون قلعون کو فتح کرلو اور تمپر اور اُنپر جو تمہارے
ساتھ ہین تقوی و پرہیزگاری سرا و علانیتہ لازم ہی اور مظلومون کا انصاف کرو ظالم سے یعنے ظالم سے مظلوم کی داد
و فریادرسی کرو اور واجبات کا حکم اور محرمات سے منع کرتے رہو اور حق کم زور و ناتوان کا زورآور و توانا سے لو
اور نچاہیئے کہ خدا کے احکام اور کام مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمکو مزاحمت کرے اور چاہیے کہ تم خود تو مصر مین
مقیم رہو اور لشکرون کو جہان بھیجنا ہو بھیجدو اور جسوقت احتیاج مدد ہو تو مجھے لکھ بھیجو کہ مین فوراً تمہارے پاس کمک روانہ
کرون و در حقیقت اعانت منجانب اللہ عزوجل ہی تو لازم ہی کہ حق سبحانہ تعالے سے سوال و استمداد کرو کہ وہ تمہارے لیے
نصرت و معونت عطا کریگا اور تمکو فتح دیگا والحمد للہ رب العالمین بعد ازان اس نامہ کو لفافہ کیا اور خاتم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے سر مہر کرکے حوالہ سالم کیا اور سالم وہ نامہ لیکر سب صحابہ رضہ سے رخصت اور قبر مقدس رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے وداع ہوا اور بعد از وضو دو رکعت نماز تہیۂ سفر پڑھکر روانہ ہوا اور روارو چلا گیا یہان تک کہ مصر مین پہونچا تو یہ دیکھا
کہ عمرو بن العاص اور سائر صحابہ زمین جیزہ مین اُترے ہین اور فصل بہار کی ہی اور عمرو رضہ اپنے خیمے مین بیٹھے ہین اور اُنکے اصحاب بھی پاس
موجود ہین اور یہ خیمہ ملک قبط کا تھا اور وہ حریر نیلگون اور سرخ و زرد سے بنا تھا اور وسعت اُسکی تیس ذراع کی تھی یعنے پندرہ
گز طول و پندرہ گز عرض تھا اور اُسمین فرش بچھا تھا جیسا فرش اہل مصر کا بتکلف آراستہ ہوتا ہی اور عمرو اُسپر بیٹھے
ہوئے مقداد و خالد و فضل و غانم وغیرہ امراے حضار محفل سے باتین کررہے تھے اور وہ خود بھی مثل اُن سب کے

ایک انھین مین سے تھے یعنی کچھ شخص و تکلف مانند رئیس مرؤس کے نمتا سالم کہتا ہی کہ آخر مین نے وہان پہونچکر اپنا ناقہ
بٹھایا اور اترا اسوقت مین نے عمرو کی آواز سُنی اور مین اسی خیمہ تھا وہ کہتے تھے کہ سالم نے بہت دیر لگائی یعنی مدینے سے جو آ
لانے مین اسکو درنگ ہوئی خالد نے کہا وہ عنقریب پہونچتا ہی یہ کہکے خالد منتظر و متوجہ ہوئے اور مین سمت خیمہ مائل تھا
گویا کہ وہ اندرون خیمہ سے مجھے دیکھتے تھے وحال آنکہ انھون نے مجکو بچشم خود نہین دیکھا اور نہ کسی اور شخص نے دیکھا
نہ کسیکو میرے آنے کی خبر تھی تب خالد نے کہا کیا سالم ہی مین نے کہا لبیک یا ابا سلیمان یعنی ابو سلیمان ہان مین حاضر ہوا
خالد نے کہا مرحبا شاد باش اہر سالم تو خوب آیا خدا تجھے زندہ و دوست رکھے پھر مین آگے بڑھا اور اوپر عمرو اور خالد
کے اور سارے امرا اکابر پر سلام کیا اور نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا حوالہ عمرو بن عاص کے کیا انھون نے وہ نامہ تا آخر
پڑھکر اور اسکے مضمون سے مستشعر ہوکر سب کو سنایا تو جمیع امرا ابو فور مسرور خرم و مسرور ہوئے بعد ازان عمرو نے اس باب
مین ان سب امراو اکابر سے استشارہ و استصواب کیا کیونکہ اُن اصحاب کا معمول ہر امر مین ہمیشہ شورہ تھا کہ وہ جملہ امور
مین بدون مشورہ با یکدیگر کوئی کام نہ کرتے تھے اسی وجہ سے حق تعالے نے اپنی کتاب مجید مین اُنکی مدح فرمائی ہی
بقولہ تعالی وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ یعنی امر انکا اور دستور العمل انکا مشورہ باخود ہا کا تھا چنانچہ ان سب نے عمرو کو مشورہ
دیا کہ اول ان امرا کو جو ہر ایک بلد مین امیر مقرر ہوئے ہین اُنکے ہمراہ لشکر مناسب مامور کرکے شرقًا و غربًا منقسم
بھیجنا چاہیے بعد ازان ترتیب افواج قاہرہ کیجا وے کہ وہ خدا کے توکل پر قصد ملک صعید کا کرین (یعنی جیسا کہ خلیفہ
رضی اللہ عنہ نے مندرج نامہ کیا ہی) اور واقدی رحمۃ اللہ نے کہا کہ جب فتح مصر اور وجہ بحری یعنی جہات بحری وغیرہ
ہو چکی تو صحابہ رض متفرق ہوگئے تھے کہ بعضے اسکندریہ و اسوس مین مقیم تھے اور بعضے دمیاط و رشید و بلبیس مین سکونت پذیر تھے
اور اکثر وسط دیار بحیرہ مین درمیان اس مکان کے قیام گزین تھے جو معروف بمنزلہ ہی اور یہ لوگ مثل قعقاع بن عمرو التمیمی
و ہاشم بن المرقال و میسرہ بن مسروق العبسی و مسیب بن نجبۃ الفزاری کے تھے اسوقت عمرو رضی اللہ عنہ نے مقام بحایہ
سعاۃ سے عمرو بن امیۃ الضمری وغیرہ امرا کو طلب کیا اور دیگر امرا بلاد کو نامے لکھے تو اُن سبھون نے حاضر ہونے کو
قبول کیا اسلیے کہ وہ سب رضی اللہ عنہم قتال کے بڑے شائق تھے گویا تشنگی مین آب سرد و شیرین کے مشتاق تھے چنانچہ
انھون نے بلاد مدائن مین اپنے اپنے بلد مین اپنے معتمدین موثقین سے ایسون کو اپنا قائم مقام کیا جو حراست و حفاظت
مملکت کی بخوبی کرسکین کیونکہ خوف اندیشۂ اعدا سے ایمن نتھے اور بعد اس انتظام کے وہ لوگ بہت جلد مصر کی طرف
راہی ہوئے جب وہ ہر جانب سے حوالی مصر مین آپہونچے اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو اُنکے آنے کی خبر پہونچی
تو تو وہ داخل دار الامارۃ یعنی مکان بارگاہ عام مین جو قریب مسجد جامع عمری کے واقع تھا داخل ہوئے پھر وہ
سب امرا بھی وہان حاضر ہوئے اور عمرو کو سلام کیا اور وہ روز چہارشنبہ دہم شہر ربیع الاول سال بست و یکم ہجری
تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ سنہ ۲۲ بست و دوم تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ محمد بن عبد اللہ و عبیدۃ بن رافع

وغیرہ رواۃ کے جابر بن عبداللہ انصاری اور ابن سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی کہ جب وہ سب اُمراءِ بلاد
جو زمرۂ صحابہ اخیار رضی اللہ عنہم سے تھے ہر دیار سے مصر مین آپہونچے تو تین روز یعنے یوم چہارشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ اُنھون نے
وہان قیام کیا یہان تک کہ ہر سمت سے جملہ اشخاص فراہم و مجتمع ہوئے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے اُن سبکے مجمع مین خطبہ پڑھا
یعنے بعد حمد و صلوٰۃ کے وعظ و پند بیان کیا و بعد از فراغ خطبہ حکم کیا کہ لوگ متفرق نہون سب جمع رہین یہان تک کہ
اُنکے سامنے نامہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پڑھا جاوے چنانچہ وہ نامہ پڑھا گیا جب اُسکے مطالع سے
فارغ ہوئے تو برجستہ وہ سب خوشی سے اُچھل پڑے جسطرح شیر حملہ ور باشتیاق تمام شکار کی طرف چھلانگ مارتا ہی
اور سب یکبارگی بول اُٹھے کہ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا یعنے سمعًا و طاعۃً ہمنے اپنی جانون کو راہِ خدا مین بذل و صرف کیا اور نقد
جہاد کو طلب کیا اور جنس ثواب کی خواہش کی اور جنت کے مشتاق ہوئے اُسوقت اس بات سے عمرو خوش ہوئے اور کہنے
لگے کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم کیا ہی کہ مین تمپر خالد بن الولید کو امیر و افسر مقرر کردون کہ وہ سیف اللہ اور
قہرِ خدا ہی دشمنانِ خدا پر اور مرد قتال شدید و بہادر و صندید ہی اور راوی کہتا ہی کہ خالد بن الولید ایام جاہلیت سے عمرو بن
العاص کا برادر دوستدار اور اُسی کی طرف بہت مائل تھا چنانچہ ایک ہی روز باتفاق عمرو کے وہ بھی اسلام لایا تھا غرض کہ
عمرو نے طرف خالد کے التفات کرکے کہا ای ابو سلیمان میرے پاس آؤ جب وہ نزدیک آئے تو عمرو نے کہا ای گروہ اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سبکے لیے فضیلت و عظمت ہی اور مین تمسے کچھ افضل و بہتر نہین ہون اور تمھین لوگون مین بعض
بعض وہ شخص ہی جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے علاقہ قرابت و نسب رکھتا ہی اور تم سب کا بردہ امرا ہوا اور مین
بھی ایک تم مین سے ہون اور تم خوب جانتے ہو کہ حق تعالے نے میرے ہاتھون پہ جسقدر کہ فتح بلاد کی ہی اور میرے ہی
ہاتھون سے لشکرون کو برباد کردیا ہی راوی کہتا ہی یہ کلام عمرو کا سنکر فضل بن عباس رضی اللہ عنہ برجستہ سامنے اُٹھ
کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے امیر ہمنے اپنی جانون کو رضاے خدا مین فدا کیا ہی اور اس سے ہمکو سواے رغبت پیش
خدا کے اور کوئی غرض متعلق نہین ہی اور حال یہ ہی کہ خالد تو بھلا ہمارے اخیار مین سے ہی اگر تم ہمپر کسی غلام حبشی کو
افسر کرتے تو رضاے خداے عزوجل مین بالفور ہم اُسکا امتثال امر کرتے پس ہم تمسے طلبگار خالد کے ہین کہ وہ سادات
و صنادید قریش سے ہی اور وہ ہمارے نزدیک جاہلیت مین بھی عزیز و گرامی تھے اور اب اسلام مین بھی وہ ہم مین معزز
و موقر ہین یہ کلام فضل کا سنکر فرط سرور و نشاط سے منھ خالد و عمرو کا روشن ہوگیا بعد ازان عمرو نے سبھون کو حکم
کیا کہ زمین جیزہ مین قریب اہرام[1] شرقی کے قیام کرین تب وہ سب اُسطرف متوجہ ہوئے اور وہان اپنے خیام کھینچے
یہان تک کہ جتنے آنے والے تھے وہ سب بھی آپہونچے اور جو جو جہان جہان کے لشکر تھے ہر ایک تمام و کمال کو پہونچے
ہوگئے اور راوی نے اپنی سند طرف واقدی و اسحق بن ہشام کے کرکے روایت کی ہی کہ جب سائر
جنود و عساکر کامل ہوگئے اور وہ ماہ ربیع الآخر سنہ مذکورہ تھا تو عمرو بن العاص اپنے اصحاب کو نماز صبح کی

[1] اہرام نام بناے در حوالی مصر ۱۲

پڑھا کر اسیوقت اٹھ کھڑے ہوئے اور اس جگہ سے پیادہ پا چلے اور گرد انکے جماعت مسلمین ہمراہ تھی اور انکے ساتھ
خالد بن الولید و مقداد بن الاسود الکندی و زبیر بن العوام الاسدی و فضل بن العباس الہاشمی و عبدالرحمان بن ابی بکر الصدیق
و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و ہاشم بن المرقال و مسیب بن نجبۃ الفزاری و عباس بن مرداس و اولاد عبدالمطلب اور
بقیۃ اکابر و ابرار یہ سب تھے تا آنکہ بالائے رابیہ یعنے ایک پشتے پر چڑھ گئے پھر اس ٹیلے کے اوپر سے لشکروں کی طرف
نگاہ کی جب انکی کثرت و جمعیت دیکھی تو مسرت عظیم حاصل ہوئی بعد ازاں حکم عرض جیش کا کیا یعنے ہر ایک سپہدار
اپنے اپنے لشکر کا جائزہ دپیش کرے تب امرائے صاحب رایات یعنے جو صاحبان نوبت و نشان تھے وہ آگے بڑھے
اور انمیں سے ہر ایک امیر با توقیر اپنی فوج ہمراہی اور اپنے برادران عمزادگان یعنے اپنے بھائی بندوں کا جائزہ دیکر
عمرو بن العاص کے دینے لگا آخر ان سب کا شمار قلم بند جو ہوا تو سولہ ہزار سوار کی جمعیت محسوب ہوئی پھر انمیں سے جو
انتخاب کیے گئے تو آزمودہ کار و مرد میدان کارزار دس ہزار چیدہ برآمد ہوئے کہ وہ سب شیر ژیان و شیر غران تھے
اور انکے تنوں پر زرہیں داودی سجی ہوئیں اور گلوں میں تلواریں ہندی حمائل پڑی ہوئیں اور ہاتھوں میں نیزے
خطیہ تولے ہوئے اور وہ سب اسپان عربیہ پر سوار تھے اور وہ تمام خیار امت خیر الانام تھے اسوقت عمرو نے ان سبھوں
خطاب کر کے کہا یا معاشر امرائے صاحبان رایات و اخیار سادات ہر آئینہ خالد بن الولید تمھارا سردار اور رتبہ امیر ہے انکی
سنو اور انکی اطاعت کرو اور تم سب مثل کلمۂ احد کے یک دل و یکزبان رہو اور عزم مدائن کرو اور انکے قلعوں پر
نازل ہو اور انکے سواد پہ تباخت و تاراج دوڑ مارو اور کسی قوم کے ساتھ پہلے جنگ نہ کرو جب تک کہ
انکو بطرف شہادت وحدت خدا اور رسالت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت و طلب کرو اور اگر وہ انکار
کریں تو جزیہ دیویں اور اگر وہ ادائے جزیہ سے بھی انحراف کریں تو اسوقت درمیان انکے اور تمہارے قتال ہے
تا وقتیکہ حق تعالی انکے حکم کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے اور ایسا کرنا کہ برائے نگہبانی و دیدبانی کے طلائع بھیجنا
تا وہ دور دور گشت کرتے رہیں اور چاہیے کہ طلائع میں صرف سوار آزمودہ بیکار رہوں یعنے ہر ایک طلیعہ سوار دلاور
جنگ آوروں کا ہو اور تمکو لازم ہے کہ تم اپنے نفوس کو ثابت و مستقل رکھو اور کثرت اعدا سے فریب نکھاؤ اور لغزش
میں نہ آؤ اسلیئے کہ بہر حال غالب تمہیں رہو گے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے نے اسی کتاب مبین میں فرمایا ہے وکم من
فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصَّابِرِیْنَ یعنے اکثر تھوڑی جمعیت بتائید خدا بھاری
جماعت پر غالب آئی ہے اور حال یہ ہے کہ حق تعالی صابروں ثابت قدموں کے ساتھ مددگار ہے درینصورت
تمکو چاہیئے کہ اپنی نیتوں کو بحسن ظن خالص رکھو اور اپنے عزم کو بالجزم و محکم کرو کہ تمہیں غالب ہوگے کیونکہ پروردگار
تمہارے ساتھ مددگار ہے اور تم لوگ سب اہل فضل اور سبقت کنندگان میں سے ہو اور تم وہ اصحاب رسول خدا
ہو کہ روبروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمنے معرکہ جہاد میں بڑی بڑی جنگ آزمائی کی ہے اور تم لوگ

[illegible]

میری وصیت و نصیحت کے محتاج نہین ہو یعنے تمہارے تئین کچھ حاجت فہمائش کی نہین ہی حق تعالے تم مین برکت نازل کرے راوی کہتا ہی کہ بعد ازان عمرو بن عاص نے ان سران ذیشان کو بلوایا جو شایان منصب نشان کے تھے چنانچہ بعد خالد کے اول جسنے پیش قدمی کی وہ زبیر بن العوام تھے اور وہ اپنے مچھلیان گھوڑے پر سوار اپنے ساز و سلاح مین آراستہ تھے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے انکو علم سالار کیا دیکر پانسو سوار کا افسر کیا پھر جب وہ اپنا لشکر ہمراہ لیکر اپنے نشان کو تکان دیتے ہوے اور رسالے ہوے چلے تو یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے

اَنَا الزُّبَیرُ وَابْنُ الْعَوَّام	لَیثٌ شُجَاعٌ فَارِسُ الْاِسْلَام	قَرمٌ هُمَامٌ فَارِسٌ حجاحِم +
اَقْتُلُ کُلَّ فَارِسٍ ضِرْغَام +	دَانِئِی یَوْمَ الْوَغَا صدّام +	وَاَنَا صِرفِی هما بهَا الْاِسْلَام +

یعنے مین زبیر ہون اور پسر عوام ہون شیر جنگ آور ہون شہسوار اسلام ہون مرد بزرگ ہمت ہون سوار ہجوم آور ہمادر ہون قتل کرتا ہون سوار شیر غرین کو دہر آئینہ مین روز جنگ کے سرکوب ہون اور روز و نصرت کرتا ہون اسلام کی اوقت اسکی حمایت کے وبعد ازان عمرو بن عاص نے فضل بن العباس کو بلایا اور انکو بھی پانسو سوار کا جو وہ سب اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے سپہ سالار کیا اور ایک علم سروری انکے بھی ہاتھ مین دیا وہ بھی یہ اشعار پڑھتے چلے اِنِّی اَنَا الْفَضْلُ وَابْنُ الْعَبَّاس

وَفَارِسٌ مَنَازِلِ حوَارِسٌ ++	دَمْعِی حُسَامٌ قَاطِعٌ لِلرَّاس	وَفَالِقُ الْهَامَاتِ وَالْاَفْرَاس
اَفْنِی بِهِ الْاَعْدَا اِبْنِیْ سَاسِ	وَمَا عَلَیَّ مِنْ اَمْرِهِمْ مِنْ بَاسٍ	یعنے مین فضل ہون اور پسر عباس ہون

اور شہسوار ہون ان مقامون کا جہان اژدہام مردمان ہو اور میرے پاس وہ تلوار ہی جو سر کی کاٹنے والی اور کھوپری توڑنے والی اور دانتون کی گرا دینے والی ہی و بعد ازان زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بن عبدالمطلب بلائے گئے اور انکو بھی ایک علم سرداری کا ملا اور وہ بڑے شہسوار بہادر روز مرد لاور تھے پس وہ علم دوش پر رکھے ہوئے بیتاب جوش مین پڑھتے چلے اَنَا الْفَارِسُ الْمَشْهُوْرُ یَوْمَ الْوَقَائِعِ | بِحَدِّ حُسَامٍ فِی الْاَعَادِی قَاطِعٍ +

وَرُمْحِی عَلَی الْاَعْدَاءِ مَا زَالَ طَائِلٌ	اِذَا اِحْتَلَمَ الْاَعْدَاءُ لِیَقْصِدَ قَامِعٌ	وَعَزْمِی فِی الْهَیْجَاءِ مَا زَالَ مَاضِیًا
بِرَأْیٍ سَدِیْدٍ لِلْمَجَامِیْنِ جَامِعٌ	اَصُوْلُ عَلَی الْاَعْدَاءِ صَوْلَةَ قَادِرٍ	وَاَسْبَعُهُمْ ضَرْبًا بِبِیْضٍ لَوَامِعِ
اَنَا مِنْ الْوَغَی مِنْ اٰلِ غُرَّةِ هَاشِمٍ	حَمَاةُ الْبَرَایَا کَالْبُدُوْرِ الطَّوَالِعِ	اَنَا بْنُ اَبِی سُفْیَانَ مِنْ نَسْلِ حَارِثٍ

تَمُوْتُ الْعِدَا مِنِّی اِذَا جِئْتُ نَازِعٌ یعنے مین وہ شہسوار ہون کہ در وقائع کارزار کے مشہور روزگار ہون اس بات مین کہ تیزی میری تیغ کی دشمنون کو پرزے کرنے والی ہی اور نیزہ میرا دشمنون پر ہمیشہ دست دراز ہی کہ جسوقت وہ ظلم کرتے ہین خلاف کا یعنے جب وہ مخالفت کرتے ہین تو انکو خوار و ہلاک کرتا ہی اور اولوالعزمی میری دربارہ جنگ ہمیشہ جاری ہی موافق میری راے استوار کے جو جامع خوبیون کی ہی مین دشمنون پر وہ حملہ کرتا ہون جیسا مرد قادر و غالب حملہ کرتا ہی اور مین انکو سیر کرتا ہون ضرب شمشیر آبدار تابدار سے مین پیشگاہ جنگ ہون آل بزرگ ہاشم سے جو حامی خلائق تھے

اور مانند ماہہاے کامل کے تابان و درخشان ہیتے ہین لیسر ہون ابوسفیان کا نسل حارث سے جب مین سامنے آتا ہون
تو دشمن مجھسے خوف زدہ ہوکر مرجاتے ہین وبعد ازان عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما بلائے گئے اور وہ
بھی پانسو سوار کے افسر ہوئے اور علم سروری انکو بھی حاصل ہوا تو وہ یہ اشعار پڑھتے ہوئے چلے أَسِيْرُ إِلَى الْأَعَادِيْ بِاهْتِمَامِ

بِقَلْبٍ صَادِقٍ حَسَنِ الزِّمَامِ ‏+‏ بِأَبْطَالٍ جَحَاجِحَةٍ أُسُوْدٍ ‏+‏ سَرَاةٍ فِي الْوَغَا قَوْمٍ كِرَامٍ ‏+‏
أُبِيْدُ بِهِمْ عُدَاةَ الدِّيْنِ جَمْعًا ‏+‏ وَلَا أَخْشَى مِنَ الْقَوْمِ اللِّئَامِ ‏+‏ إِذَا مَا جَاءَتْ فِي الْهَيْجَا بِرَغْمِيْ ‏+‏
أَصُوْلُ بِهِ وَفِيْ أَيْدِيْ حُسَامٌ

یعنے مین طرف دشمنون کے عازم ہوتا ہون اپنی ہمت سے بصدق دل خوش عنان
اور جاتا ہون باتفاق ان دلیرون کے جنکی صولت وحملہ اوری شیرون کی سی ہے اور وہ جوان مردان وغا اور قوم
کرم ہین اور مین ہلاک کرونگا سارے دشمنون کو اور مین قوم لئام سے ڈرتا نہین ہون جسوقت مین جلوہ گر دنمودار ہوتا
ہون میدان نبرد مین اپنا نیزہ تول کر اور اپنی سنان تانکر تو اُس سے حملہ کرتا ہون اور مین تیغ بکف ہوتا ہون وبعد ازان
عمرو ابن عاص نے عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انکو بھی سپہ سالار پانسو سوار کا کیا اور علم سرداری
کا انکو بھی دیا تو وہ بھی اپنا رسالہ لیے ہوئے یہ اشعار پڑھتے چلے وَحَقِّ مَنْ أَنْزَلَ الْآيَاتِ وَالسُّوَرَ ‏+‏ وَأَرْسَلَ الْمُصْطَفَى الْمَبْعُوْثَ مِنْ مُضَرَ

لَا أَنْثَنِيْ عَنْ لِقَاءِ الْأَعْدَاءِ وَلَوْ جُمِعَتْ ‏+‏ حُمَاةُ الْبِلَادِ يَوْمَ الْوَغَا زُمَرًا ‏+‏ حَتَّى أُبِيْدَهُمْ ضَرْبًا وَأَتْرُكُهُمْ ‏+‏
فَوْقَ الثَّرَى خُمَّدًا مُخْدَوْشَةَ الصُّدُوْرِ ‏+‏ بِكُلِّ قَرْمٍ هُمَامٍ مَاجِدٍ نَجِدٍ ‏+‏ إِلَى الْوَقَائِعِ يَوْمَ الْحَرْبِ مُبْتَدِرٍ
نَحْنُ الْكِرَامُ الَّذِيْنَ الدِّيْنَ أَرْسَلَنَا ‏+‏ أَيَا مَ الْوَرَى غَيْثُ النَّدَى عُمَرُ

یعنے قسم ہے اس کردگار کی جسنے آیتین اور
صورتین نازل کین اور بھیجا مصطفے کو جو مبعوث ہوئے ابتدا از قبیلۂ مضر سے مین روگردانی نکرونگا ملاقات ومقابلہ اعدا سے اگرچہ جمع
ہون انکے حامیان دلاور روز نبرد کے گروہ گروہ یعنے گو انکے مددگاران دلاور روز جنگ فوج فوج جمع ہون یہان تک
کہ مین انکو مار مار کر ہلاک کرونگا اور انکو اوپر خاک نمناک یعنے زمین جو خون سے تر ہوگی اسیر انکو ڈالونگا اس حالت مین
کہ وہ جگر خراش وسینہ چاک ہونگے اور یہ باتفاق ان سب کے جو مردان بزرگ ہمت اور ذوالمجد وکرامت ہین اور وقائع
کارزار سے مطلع وآزمودہ کار ہین اور روز پیکار کے حملہ آور وکرار ہین اور ہم لوگ وہ گرامی قدر ہین کہ واسطے حمایت
دین کے ہمارے تئین بھیجا ہے امام خلق اور باران شدید بارش عمر رضی اللہ عنہ نے وبعد ازان عمرو امیر نے جعفر بن عقیل
کو بلایا اور انکو بھی پانسو سوار کا امیر کرکے اور علم ریاست دیکر رخصت کیا تو وہ بھی یہ ابیات پڑھتے ہوئے چلے

أَنَا ابْنُ عَقِيْلٍ مِنْ لُؤَيٍّ وَغَالِبٍ ‏+‏ هُمَامٌ شُجَاعٌ لِلْأَعَادِيْ غَالِبٌ ‏+‏ حُمَاةُ الْوَغَا أَهْلُ الْوَفَا مَعْدِنُ الصَّفَا
إِلَى جُوْدِ يُمْنَانَا تَحِنُّ الْمَوَاكِبُ ‏+‏ وَلَا يُعْرَفُ الْمَعْرُوْفُ إِلَّا بِغَيْرِنَا ‏+‏ وَلَا الْجُوْدُ إِلَّا جُوْدُنَا وَالْمَوَاهِبُ
عَلَا مَجْدُنَا فَوْقَ الثَّنَا وَتَنَاهَا ‏+‏ عَلَا شَرَفًا مِنْ فَوْقِ كُلِّ كَتَائِبِ ‏+‏ فَيَا ذُلَّ أَهْلِ الْبَغْيِ مِنَّا إِذَا الْتَقَتْ
فَوَارِسُنَا فِيْهِمْ بِحَدِّ الْقَوَاضِبِ ‏+‏

یعنے مین بیٹا عقیل ہون نسل لوی وغالب سے کہ وہ مبد ہمت واہل شجاعت تھے

اور دشمنون کے لیے غالب و قاہر تھے حامی رونا تھے کہ داو نبرد و ہیبت تھے اہل نا تھے کہ جو سنت نکلے پورا کہتے تھے اور کان فنون کی
و وفا تھے وقت جود بابرکات کے اور ہنگام سوار ہونے واسطے مصافات کے اور ہم دون یعنے احکام تنزیل یہی انے نہین جانے
الا ہمارے تئین پہچاننے اور ہمارے پہنچوانے سے اور جہان مین کسی کے جود کو وجود نہین مگر ہماری جود ہی اور ہمارے
ہی مواہب ہین اور ہماری مجد و کرامت فوق مدح و ثنا سے بالاتر ہی اور ثنا ہماری مواہب و سخاوت کی بلند تر ہی اور رو
شرف و شرافت کے مراتب کل کتاب ہنود سے پس ہلاکی ہی ان باغیون کے لیے جو سخت شقاوت رکھتے ہین اور ہم وقت
کہ جب شہسوار ہمارے بہ تیغہا سے تیز انپر حملہ و غلبہ کرتے ہین و بعد ازان برادر جعفر فضل بن عقیل کو بلایا انکو بھی ہزار
سوار پر افسر کر کے علم افسری کا انکو بھی دیا تو وہ بھی رخصت ہو کر اشعار پڑھتے ہوے چلے

اسیر الی الحرب بلا تمہیل +
و ابن عمی احمد الرسول +
نحی بسیف قاطع فصیل ++
المجتبی بصلوۃ الملک الجلیل +
انی انا الفضل و ابن عقیل
و بہ ابید الکافر المخبول

یعنے کچھ شک نہین کہ مین فضل فرزند
اور پسر عقیل ہون واسطے حرب کے جاتا ہون بلا تامل و بے تال اور جو جاتا ہون تو با تیغ تیز بران صیقل شدہ کہ اسی
سے ہلاک کرونگا تیرہ درونان و زنگ خوردہ دلان حبالت کو اور حال یہ ہی کہ پسر میرے عم کا یعنے میرا برادر عم زاد احمد
ہی جو رسول ہی خدا کا اور وہ برگزیدہ اور بزرگی یافتہ ہی بصلوۃ و رحمت خداوند جلیل کے و بعد ازان مقداد بن
الاسود الکندی کو بلوا کر انکو بھی پانسو سوار کا سردار مقرر کیا اور انکو بھی نشان ناموری کا دیکر رخصت کیا تو وہ بھی
اپنی رجز مین یہ اشعار پڑھتے ہوئے چلے

انا المقداد فی یوم النزال
و سیفی فی الوغا ابدا صقیل
یجیدہ الطعن فی یوم النزال
فنترکہم صرعا کاعجاز نخل
طلیق الحق فی اہل الضلال +
فیا ویل للعداد ان یوم منشا +
تقطعہا الفوارس بالقتال ++
ابید الصنادید بالسمر العوالی + +
معی من آل کندۃ کل قرم + +
اولئک خیم الفوارس فی القتال

یعنے مین مقداد ہون کہ بروز جنگ ہلاک کرتا
ہون مخالف صناوید کفار کو لسبب تیزی بلا سے لشکر کے یعنے بہ تیغ برندہ کے اور میری تلوار معرکہ جنگ مین ہمیشہ صاف و صیقل
کردہ رہتی ہی اور وہ ہمیشہ برہنہ یعنی ہوئی اور تیز بار چڑھی ہوئی گمراہون کے حق مین رہتی ہی اور میرے ہمراہ آل
کندہ سے تمام جوانمرد ہین جنکی ہمعنان روز جنگ بہت کاری ہی پس ہماری طرف سے واسطے اعدا دراہل وہ کے دیل ہلاکی
ہی اسوقت کہ کشتی و آویزش کرتے ہین دلیران بہادر میدان قتال مین سو انکو ہم زمین پر پڑا ہوا چھوڑتے ہین مانند نخل خالی و خشک
کے کہ دلاوران ہمارے انکے تیغ تلوارون سے جو زنگ و شرک سے کرتے ہین و بعد ازان عمار بن یاسر کو طلب کر کے انکو بھی
سر گروہ پانسو سوار کا کیا اور رواے سرداری انکو بھی دیکر وداع کیا تو وہ بھی ان اشعار سے رجز خوانی کرتے ہوئے چلے

انا الماتم فارس الکرار +
و قائم سوق الحرب انا
انی بسیفی عصبۃ الکفار +
اخی الدین المصطفی المختار
ان جالت الخیل بلا افتکار + +
صلی علیہ الواحد القہار + + +

وَاٰلِہٖ وَصَحَابَۃِ الْاَخْیَارِ — اَنَا بَانِ لِنَسْلِ وَاَعْمَارُ عَمَائِرٍ — یعنے مین بزرگ ہمت شہسوار بار بار حملہ آور

ہون اور مین نیست ونابود اور قطع کرتا ہون نسل کفار کو وسرآئینہ جولانی کرتے ہین گھوڑے بانکر اندیشہ اور بازار کارزار
گرم ہی اور مین عمار ہون کہ حمایت کرتا ہون دین مصطفیٰ کی جو برگزیدہ وپسندیدۂ خداوند کریم کا ہی صلواۃ و رحمت
خدا اُسپر اور اُسکی آل اطہار اور اُسکے اصحاب اخیار پر جب تک کہ شب ظلمت فگن اور روز روشن ہی وبعد ازان
عباس بن مرداس کو طلب کرکے اُنکو بھی پانسو سوار کا مقدم کیا اور رایت ایالت بھی اُنکو دیکر روانہ کیا تو وہ

بھی ان ابیات سے رجزخوانی کرتے چلے
وَذَلِ بِہِمْ حُمَاۃَ الْبَغْیِ لَنَا
لِاَہْلِ الشِّرْکِ کَالْمَوْتِ الْعَمِیْمِ
وَنَحْنُ بَنِیْ سُلَیْمٍ خِیَارُ قَوْمٍ

اَنَا الْعَبَّاسُ رَائِیْ مُسْتَقِیْمٌ
تَرَی الْہَیْجَاءَ کَاللَّیْلِ الْبَہِیْمِ
بِہٖ اَفْنِی الطُّغَاۃَ بِکُلِّ اَرْضٍ
ہُدِیْنَا لِلصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ

مَعِیْ سَادَاتُ بَنِیْ سُلَیْمٍ
وَسَیْفِیْ مَاضِیُ الْحَدَّیْنِ اَضْحٰی
وَاَقْتُلُ کُلَّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ
یعنے مین عباس ہون میری راے

راست واستوار اور میرا عزم مصمم ہی میرے ساتھ بزرگواران بنی سلیم ہین کہ باتفاق اُنکے مین ذلیل وخوار کرونگا
حامیان بغی وجور وجفا کو جسوقت ہم دیکھینگے ہنگامۂ جنگ کو کہ مانند شب کے یکرنگ وہمرنگ ہی اور میری آبدار گذرنے
والی دو دھاری ہی یعنے میری تیغ تیزی مین دودم ہی اور مثل امل روز کے روشن ہی تو وہ واسطے اہل شرک کے
موت عام ہی کہ اسی سے مین اہل طغیان اور سرکشون کو ہر ایک سرزمین مین فنا وہلاک کرونگا اور اسی سے ہر ایک
کاذب وعاصی کو قتل کرونگا اور ہم اولاد سلیم ہین کہ وہ بہترین قوم ہین اور ہم ہدایت کیئے گئے ہین براے صراط مستقیم
یعنے ہم راہ راست واستوار پر ہین وبعد ازان ابودجانہ انصاری کو بلواکر اُنکو بھی رایت سالاری دیکر مرخص کیا تو وہ بھی

ان اشعار سے اپنا افتخار کرتے ہوئے روانہ ہوئے اَسِیْرُ بِاسْمِ اللّٰہِ الْوَاحِدِ الْمَنَّانِ

اَرْمِیْہِمْ ضَرْبًا عَلَی الْاَبْدَانِ
صَلّٰی عَلَیْہِ الْمَلِکُ الدَّیَّانُ

بِکُلِّ ہِنْدِیٍّ مُبِیْدِ الْجَانِیْ
وَاٰلِہٖ وَالصَّحْبِ وَالْاِخْوَانِ

حَتّٰی اُبِیْدَ اَہْلَ الْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ
اَنْصُرُ دِیْنَ الْمُصْطَفَی الْعَدْنَانِ
مَا نَاحَ قُمْرِیٌّ عَلَی الْاَغْصَانِ

یعنے بنام خداے واحد منان کے مین جاتا ہون آشکارا براے اہل کفر وطغیان کے کہ مین اُنکے بدنون پر ضربات
مارکر اُنکو اسکا ذائقہ چکھاؤنگا اور وہ ضربات ہر ایک تلوار ہندی کے ہونگے جو ہلاک کرنے والی نافرمانون کی
ہین اور مین نصرت کرتا ہون دین مصطفےٰ کی جو نسل عدنان سے ہین صلوۃ ورحمت ملک دیان کی اُنپر نازل ہو
اور اُنکی آل اور اُنکے اصحاب وبرادران پر جبتک کہ قمریان شاخون پر نشیمن گزین اور دوستان سرا ہین اور
بعد اُنکے پھر غانم بن عیاض اشعری بلائے گئے اُنکو بھی علم واسطے افسری ملا تو وہ بھی مرخص ہوکر ابیات فخریہ پڑھتے

اِنِّیْ اِذَا انْتَسَبَ الْفَوَارِسُ اَشْعَرِیٌّ
وَبِرَاحَتِیْ مِنَ الْقَنَا اَخْضِیْبُ اَسْمَرَ

قَرْمٌ ہُمَامٌ فِی الْمَعَامِعِ عَنْتَرِیٌّ
یَوْمَ اصْطِلَامٍ لِلْفَوَارِسِ مُسْکِرٌ

حُمَاۃُ الْاَبْطَالِ الْاَعَادِیْ مُرْدِیٌ
اَخُوْضُ غَمَرَاتِ الْغُبَارِ الْجُوْذَرِیِّ

فلا قمین فوارسا وعوابسا ۔ وأذيقهم مني العذاب الاكبر ۔ یعنے جسوقت جماعت شہسواروں کی

نسبت وبیجانی ہو اشعری سے وہ اشعری جو بزرگ ہمت ہین ہنگامۂ شدائد وسختی کرتا ہین تو اسوقت مین مثل عنترکے ہون
اور انبوہ مبارزان دشمن مین ملاقات کرلے والا ہون اسحالت مین کہ میرے ہاتھ مین تیغ قاطع نسل ہی اور برو تر
جوشش جنگ کے جنگ آوروں کے لیے سرمست ہون اور مین تعاقب کرتا ہون گروہ مفروران کا جو مانند گورخ
آہوان رمیدہ کے ہین اور ضرور ضرور قتل کرونگا اُنکے دلیرون اور شیرون کو اور مین اپنی جانب سے یعنے اپنے ہاتھ سے
اُنکو عذاب اکبر وعقاب شدید چکھاؤنگا وبعد ازان ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بلائے گئے اور پانسو سوار پیادے ہمراہ
ہوگئے اور انکو علم امارت دیا گیا تو وہ بھی یہ اشعار بطریق رجز انشاد کرتے ہوئے متوجہ قتال ہوئے ۔ سامضی لاعداء بلا ارتیاب

وقلبي للقتال والحرب صابي ۔ ولي عزم اذل به الاعادي ۔ وارجو الفوز فيهم والثواب
وان صالوا الجميع بيوم حرب ۔ الكان الكل عندي كالكلاب ۔ اذلهم بابيض جوهري ۔ ۔
عليهم الحرب فيهم غير ارتياب ۔

یعنے مین جاتا ہون واسطے قتال دشمنون کے بلا تکلف اور حال یہ ہی کہ دل
میرا برائے مقابلہ وحرب دشمن کے بیتاب ہی اور میرے لیے عزم بالجزم ہی کہ اس سے مین دشمنون کو ذلیل وخوار
کرونگا اور مجھے امید ہی کہ انکے باب مین یعنے دربارۂ تذلیل وتخریب ان کافرون کے مین ذائر ثواب ہونگا اور
اگر روز جنگ وہ سب کے سب ایک ساتھ فراہم ہو جاوین تو بھی وہ سب میرے نزدیک مانند کتون کے
خوار ہین کہ مین اُنکو ذلیل کرونگا تیغ جوہردار سے جو اُنکے حق مین نہایت تیز ہی جسکی کچھ پناہ نہین اور راوی نے کہا
کہ بعد ازان پھر عمرو بن العاص نے قعقاع بن عمرو التمیمی اور مغیرۃ بن شعبۃ الثقفی اور میسرۃ بن مسروق العبسی اور مالک
الاشتر النخعی اور ذو الکلاع الحمیری وولید وعقبۃ بن عامر الجہنی وجابر بن عبد اللہ الانصاری وربیعۃ بن زہیر المحاربی وعدی
بن حاتم الطائی اور مثل ان بزرگوار اخیار کے سبکو بلایا اور ہمنے ان لوگون کے اشعار کو بخوف طوالت اختصار کیا
غرض پانچہ ان سبہون کو اعلام سرداری کے دیے اور ہر ایک کو پانچ پانچ سو سوار کا سپہ سالار کیا پھر جسوقت انکی
تکمیل اور ترتیب لشکر کی ہوچکی تب عمرو بن عاص باتفاق اپنے اصحاب کے اپنے خیمے سے برآمد ہوئے اور اُن سب امرا کو
وداع کیا تا آنکہ جملہ کتائب وعساکر روانہ ہوئے اور ہر ایک لشکر آگے پیچھے ہوئے اور اُنکے پیچھے پھر اُنکے اطفال وصبیان
کی بستی یہان تک کہ سرزمین جنبر مین پہونچکر ایک مقام پر جا اترے جو معروف بمرج کبیر تھا یعنے وہ میدان وسیع تھا اور وہ قریب
مدائن کے واقع تھا اور اسکے قریات وبازارون سے نزدیک تھا پھر اُس مقام سے طلائع یعنے غول غول سوارون کے واسطے
حراست وتجسس اخبار کے مامور ہو کر گشت کرنے لگے اور وہان سے نزدیک دہشوار ایک شہر تھا اسمین ایک بطریق
علیم یعنے نصاری کا ایک بڑا رئیس رہتا تھا اور وہ پیشگاہ ماریوس والی انہاس سے وہان کا مالک وحاکم تھا اور وہ بڑا شہسوار
ذی اقتدار اور سگ نابکار راندۂ روزگار تھا اور وہ اپنے زعم مین اپنے تئین ولایت وحکومت مین نظیر وہمسر بطلیوس کا

ذکر شہر دہشوار ۔

سمجھتا تھا حال آنکہ بطلوس والی بہنسا تھا اور وہ سیاست مین بڑا سخت درشت تھا اور ریاست مین بہت حیثیت و دستگاہ رکھتا تھا اور عدد لشکر مین اکثر اور مدد مین قوی تر اور وسعت بلاد مین بالاتر تھا چنانچہ اُس بطریق مالک دمشوار نے درباره آمد لشکر اسلام کے والی بہنسا کو نامہ لکھا اور روسال حاکم اشمونین کو لکھ بھیجا اور قراقیس صاحب فقط کو بھی لکھا اور وہ اخیم پر بھی حاکم تھا اور کیکلاح کو بھی نامہ لکھا کہ حکومت اُسکی عدن سے لیکر تابدریاے شور اور تا بلاد بجاوہ و نوبہ اور حدسواد یعنے حدود حبش تک تھی اور تمام عموم الناس کو ورود عرب سے طرف صعید کے اطلاع و آگاہی دی اور جب ملوک ممالک اس خبر سے مستشعر ہوئے تو ہر ایک نے دوسرے کو بذریعۂ تحریر مطلع کیا اور بلد صعید نے تنگی و اضطرابی کی اپنے اہل کے ساتھ حد واحات تک (یعنے بسبب نزول عرب کے) اور وہان والون کے دلون مین رعب غالب ہوا اُسوقت کلسوح ملک بجارتا[نام مقام ۱۲] اور علیف ملک نوبہ یہ دونون بادشاہ مع اپنی اپنی جمعیت کے آپہونچے اور انھون نے گرد نواح سرزمین نوبہ و بربر و بجاوت سے لوگون کو جمع کر کے طرف اسوان کے آئے اور ملک بجارت کے ساتھ ایک ہزار تین سو فیل تھے اُنپر حریری عماریان کسی تھین اور اُنمین فولاد کی کمانیان جڑی تھین اور ہر ایک عماری مین دس دس حبشی طویل القامت عریان تن سوار تھے اور اُنکے شانون پر شیر وغیرہ کی کھالین تھین اور اُنکے پاس ڈھالین اور بھالے اور تبر آہنین اور فلاخنین اور گرز ہاے آہنین اور تلوارین اور تیر و کمانین یہ سب حربے تھے اور وہ سب زنگی شمار مین بیس ہزار تھے اور جب وہ سب اس سامان سے قریب اسوان پہونچے تو وہان والے اُنکی ملاقات کو اُنکے لشکر مین آئے اور اپنے احوال سے اُنکو آگاہی دی اور اُنکی تالیف خاطر کے لیے شیر و نان شعیر و آب شیرین اور ہر قسم کے گوشت خوک و سوسمار وغیرہ ساتھ لائے اور اُنکو اپنے یہان اُتارا اور تین روز تک اپنا مہمان رکھا بعد ازان بطریق اسوان کا اُن لوگون کے ہمراہ مع اپنی جمعیت کے نکلا اور یہ سب طرف ملک فقط کے گئے اور وہ ایک قریہ ہی قریب قوص کے تو اُسنے بھی ان لوگون سے وہی معاملہ ضیافت و میزبانی کا کیا جیسا اسوان والون نے کیا تھا اور اُسنے اُن لوگون کے ساتھ ایک اپنا لشکر کمکی مقرر کر دیا یہان تک کہ یہ لوگ انصنا مین پہونچے اور وہان ایک بڑا بطریق پادری تھا و دلاوری و تناوری مین مشہور تھا اور منجم بھی تھا تو بقوت اُسکے اس نواح مین شرقاً و غرباً حکومت کرتا تھا اور اُسکا شہر بہت بڑا لب دریا واقع تھا اور اُسمین فوج کثیر تھی اور اُس شہر مین بڑے بڑے عجائب و طلسمات تھے اور اُس شہر کا قلعہ بھی عظیم الشان سنگی بنا ہوا تھا اور اُسکی بلندی تیس ذرعہ کی تھی اُسکے اندر محلات و مکانات بنے تھے اور پرستش گاہین بنی تھین اور یہ سب ستونہاے سنگی پر قائم تھے پھر جسوقت یہ لشکر انصنا مین پہونچا تو بطریق وہانکا جرجیس بن قابوس اُن سبکی ملاقات کو نکلا اور اُسنے اپنے برادر عمزاد مسمّی قبطارس کو جو بڑا بہادر تھا بسر کردگی چار ہزار سوار کے بطریق کمک شریک و ہمراہ اُس لشکر کے کر دیا اور وہ سب جاتے جاتے وادی بہنسا مین پہونچے اور اُس وادی کے بطریق کے یہان جا کر اُترے اُسکا نام تلوما تھا اور وہ ملک بطلوس کے امراءین سے تھا پھر جسوقت

خبر ورود لشکر کی بطلوس نے سنی تو انکی ملاقات کے لیے اپنا لشکر عظیم لیکر نکلا اور یہ علاوہ اُسکے لشکر عام کے اُسکا لشکر
خاص پچاس ہزار نصرانیون سے تھا اور وہ سب زرہ پوش تھے اور زرہین طلا کار تھین اور قبائین اُنکی دیباج زرنگار کی تھین
اور اُنکے سرون پر تاج مکلل بجواہر شاہوار تھے اور وہ سب گھوڑون پر سوار تھے اُنپر زین زرین کسے تھے اور اُنکے ساتھ
جو گھوڑے کوتل تھے اُنپر پاکھرین حریر رنگ برنگ، زردوزی کی پڑی تھین اور غاشیہ تمامی کے مرصع بسیم و زر تھے
اور اُنکے ساتھ پچاس صلیب طلائی تھے یعنے نشانہائے ترسول اور طول ہر صلیب کا چار چار بالشت تھا اور ہر ایک
صلیب کی نوک پر زمانۂ طلائی وطغرائی یعنے سونے کے لٹو نقش کھدے ہوے جڑے تھے اور زیر ہر صلیب کے یعنے ہر
صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور وہ عظیم شان اور عجیب سامان سے تھے اور اُنکے ساتھ بہت سے باجے بجتے
مثل نقارے وطبول وطنبور وبگول و نرسنگے و ڈھول کہ جب سب وہ بجتے تھے تو زمین ہلتی تھی اور اُنکے ساتھ اونٹ و خچر
اور بھیسے و بیل بہت سے تھے غرضکہ جسوقت اُن لشکرون سے جو وارد تھے بطلوس والی بہنسا کی ملاقات ہوئی تو سب
ملوک و رؤسائے نصاری گھوڑون سے اُترکر پیادہ پا ہو گئے اور فیما بین اُنکے بعد سلام کے بمقدمۂ اقدام حرب کے کلام
ہوا تب اُن لوگون سے بطلوس ملک نے کہا ہوشیار و خبردار ہو کر اہل عرب تم مین اور تمہارے بلاد مین طمع و حوصلہ
نہ کرین کیونکہ مثل عرب کی مثل بکھیون کی ہے کہ اگر انکو نہ اُڑاؤ تو سب کھالیوین اور اگر ہنکاؤ تو چھوڑ بھاگین پس چاہیے
کہ ثابت قدم اور صادق ہم رہو و تحقیق کہ مین نے تمہارے لیے سحاریب ملک برقہ کو اور ملک واحات وغیرہ کو بلا بھیجا
لکھے ہین وہ گویا کہ تمہارے پاس موجود ہین اور حال یہ ہے کہ عرب تمہارے یہان آگئے ہین اگر مجکو خوف اس بات
کا ہوتا کہ عرب ہمارے بلاد مین آجاوینگے تو وہ نہ سنتے یعنے اُنکو خبر بھی نہو کہ یکایک مین اُنپر جا پڑتا لیکن جو یہ ہین
اسطرح یک بیک اُنپر جا پڑون تو اُنکی ایک جماعت تو ہمسے تمسے مقابلہ کرین اور ایک جماعت اُنکی ہمارے بلاد
مین دھس پڑین اور اپنا تسلط کر لیوین تو وہان کوئی ایسا نہین ہے کہ اُنکو ان بلاد سے دور کرے و ہرگاہ مین تمہارے
ساتھ خروج کرون تو البتہ تمہاری خدمت مین رہونگا وحال آنکہ مین نے قدیم کتابون مین لکھا دیکھا ہے کہ جب اہل
عرب بلد بہنسا اور اُسکے مضافات پر مالک و قابض ہو سنگے تو اہل صعید یعنے ملک مصر مین سے کوئی اُنسے مقابلہ
نہ کر سکیگا یہ سنکے کر اس رومی بول اوٹھا اور یہ وہ شخص ہے جو بعد اس واقعہ کے اسلام لایا اور حاضر ہو کر یہان کی
سرگذشت بیان کی چنانچہ اُسنے اُسوقت کہا اے معاشر ملوک و امراء مین نے بھی پرانی کتابون مین سیر کی ہے تو فی الواقع
اُنمین یہی لکھا ہے کہ جب اہل عرب بلد بہنسا اور اُسکے نواحی پر متسلط ہونگے تو بعد اُسکے اہل صعید کے لیے کوئی اُنسے مقابلہ
نہ لا سکیگا پھر جسوقت ملوک و امرا نے یہ بات سُنی تو آگے بطلوس ملک کے اپنے سرون کو جھکا لیا تب بطلوس نے اپنے
نصرانیون مین سے ایسے دس ہزار آدمی انتخاب کیے جنکی شجاعت و قوت اور بہادری و دلاوری معروف تھی اور اُس
جماعت پر صاحب مالک کھنور کو افسر مامور کیا اور وہ بڑا کافر طاغی تھا اور اُسکا نام ہلیس تھا اور اُسکو ایک سونے کا صلیب

دیا اور ایک اور نشان زرد حریر کا دیا اُسکے پھریرے پر زرتار سے صورت شمس مرتسم تھی اور جو چیزین انکے لیے ضروری تھین وہ سب کچھ مہیا کرادیا مثل خیمہ ہاے دیباج رنگ برنگ کے اور شامیانے و سراپردے اور گھوڑے کو تاع عجم وغیرہ براے پرتل ونیز اُن گھوڑون پر پاکھرین حریر زرنگار رنگ کی پڑی ہوئین اور خچرون پر ظروف طلائی ونقرہ اور جو کچھ وغیرہ لدے ہوئے اور صندوقہاے کلان وکوچک سونے چاندی کے پتر جڑے ہوئے (یعنی اُنین پوشاک و خلعت فاخرہ جواہر وغیرہ بھرے ہوئے ساتھ کردیے) پھر جبکہ یہ لشکر بریعی کا روانہ ہوا تو وہ سارے ملوک مع اپنی اپنی فوج کے بہم یکے بعد دیگرے راہی ہوئے یہانتک کہ ایک شہر بابالکبری سے قریب ہوئے تو بطریق اسکا یادری ورئیس وہانکا جسکا نام صندراس تھا ان لشکرون کی ملاقات کو نکلا اور جیسا بطلموس نے لشکرون کی میزبانی و مدارات کی تھی اسیطرح صندراس نے بھی سبھون کی مہمانداری و مددگاری کی اور اپنا ایک لشکر دس ہزار سوار کا منادید لصرانیون سے تیار کر انکے ساتھ کردیا اور اپنے لشکر پر ایک بطریق کو جسکا نام داور لیس تھا افسر کردیا اور یہ شخص بھی شجاعت و قوت اور بہادری و دلاوری مین بطریق مالک کفور کا نظیر و ہمسر تھا پھر یہ سب لشکر باہم متفق ہوکر روانہ ہوئے تا آنکہ شہر برآیشت کے نزدیک پہونچے تب وہان کا بطریق رئیس بھی ان لشکروالون کی ملاقات کو آیا اور یہ بطریق بھی رئیس اعظم اور راس و سرِ جملہ بطارقہ حملہ آور کا تھا چنانچہ یہ سب اسیطرح جابجا سے جمع و مجتمع ہوتے ہوئے چلے جاتے تھے یہانتک کہ اس سرزمین مین شرقاً و غرباً یہ لوگ مملو ہوگئے (یعنے وہ ساری زمین حد شرقی سے حد غربی تک ان لوگون سے پر ہوگئی) پس یہ ماجرا ان لوگون کا تھا راوی نے کہا اور احوال اصحاب نبی علیہ السلام کا یہ تھا جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا کہ جب اہل اسلام قریب قلعہ و بلدۂ دہشور کے نازل ہوئے اور وہان پر عیون و جاسوسان مسلمین بھی بنی طی و قبیلہ مذحج سے فرو کش تھے اور وہ اپنی زی و ہیئت ان عربون کی سی بنائے تھے جنھون نے تنصر و نصرانیت قبول کی تھی سو وہ اس لباس مین تردد ہش اخبار و تفحص احوال کیا کرتے تھے اور اُنکے لشکرون مین مختلط ہوگئے تھے اور بڑے زیرک و اشنہ تھے کہ از ہمدیگر متفرق رہتے تھے پھر جسوقت ان مخبرون نے اسقدر کثرت عساکر کفار کی دیکھی تو انکے تئین رنج و محن دامنگیر ہوا راوی کہتا ہے مجھسے روایت کی سنان بن قیس الربعی نے طارق بن مکسوح الفزاری سے انھون نے زید بن غانم الثعلبی سے اور وہ اُن لوگون مین سے ہین جو ان فتوح مین حاضر تھے اور اس واقعہ مین شریک لشکر خالد بن الولیدؓ کے تھے تو وہ بیان کرتے ہین کہ ہم لوگ جسوقت نزدیک دہشور پہونچکر مرج یعنے حوالی میدان مین بیٹھے ہوئے اصلاح اپنے احوال کی یعنے صلاح و مشورہ اپنے امور مین کر رہے تھے اور ہنوز رخت سفر بدن سے اتارے نتھے ناگاہ مردم مخبر و جاسوس آپہونچے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ دشمنون کے لشکر جوق جوق داخل ہوگئے ہین خالد نے اُنسے پوچھا کچھ تمنے اُنکے لشکرونکا اندازہ کیا ہی کہ تخمیناً کسقدر ہونگے وہ بولے ہان ہمکو معلوم ہی کہ وہ دو لاکھ سوار و پچاس ہزار پیادے ہین اور یہ سب بلاد نوبہ و بربر و بجات سے ہین لیکن اکثر انمین مردمان

ماشنکار و دیگر قبائل مختلف دیار کے ہین اور سب اپنے بڑے ساز و سامان سے ہین اور انکے ساتھ ایک ہزار تین سو
فیل جنگی ہین اور مردان کارزار سوار ہین جسطرح روز واقعہ عراق کے وا... ہوا تھا پھر جسوقت امرا نے یہ خبر سنی تو مضطر
ہوئے اور جو لوگ صابر تھے وہ بدستور ثابت قدم رہے اور یہ آیہ پڑھنے لگے قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا یعنے اسے نبی
تو کہدے کہ ہمکو کوئی ضرر نہ پہونچاویگا مگر جسقدر کہ حق تعالیٰ نے ہمارے لیے مقرر و مقدر کیا ہے اور خالد نے یہ خبر سنکر کہا
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ یعنے ہمکو کچھ توانائی و قوت حاصل نہین ہے مگر تائید اُس خدا کے جو برتر و عظیم
تر ہے و بعد ازان یہ آیہ تلاوت کی الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا
حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یعنے وہ ایسے لوگ ہین کہ لوگون نے اُنسے جو کہا یعنے انکو ڈرایا کہ ہر آئینہ دشمن
تمھارے لیے جمع ہین تو اُنسے تم ڈرتے رہو سو یہ سنکے انکے ایمان کو اور زیادہ ترقی ہوئی اور کہنے لگے حق تعالےٰ
ہمارے تئین بس ہے اور وہ کیا خوب مددگار ہے و بعد ازان یہ آیت پڑھی كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ
فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے اکثر چھوٹی جماعت والے بڑی جماعت والون پر
تائید خداے عز و جل غالب آئے ہین اور حق تعالےٰ صابرون کے ساتھ معین و معاون ہے و بعد ازان خالد
نے اپنے اصحاب سے کہا کہ یارو اپنے تئین پست ہمت و از پا افتادہ نکرو اور صبر و استقامت رکھو کہ حق تعالےٰ
فرماتا ہے وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ یعنے تمھین غالب رہوگے کہ حق تعالیٰ تمھارے ساتھ مددگار موجود ہے اور یہ
جمعیت زیادہ تر جمعیت یرموک سے نہین ہے اور نہ یہ کثرت زیادہ تر کثرت جنادین سے ہے (یعنے جیسی جمعیتین و کثرتین
ملک عراق مین ہوئین تھین سو اُنسے یہانکا ہجوم و ازدحام زیادہ نہین ہے) و باوصف اسکے تم مالک ملک مصر کی
ہو چکے وہ مصر جو ان کافرون کے عز و غرور کا سرتاج تھا اور اسکے سوا تم مالک وجہ البحری کے بھی ہوئے ہو اور
انکے ملوک و بطارقہ یعنے امراے سو مردون کو قتل بھی کر چکے ہو و با اینہمہ ملک شام و یمن و عراق و حجاز یہ سب
تمھارے قبضے مین آ گئے ہین اور تمام بلاد تمھارے تحت تصرف مین ہین اور حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاذْكُرُوا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيلًا
فَكَثَّرَكُمُ اللَّهُ وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا یعنے پہلے تم تھوڑے تھے پھر حق تعالےٰ نے تمکو
بہت کر دیا یعنے تمھاری جمعیت کو بڑھا دیا اور فرمایا کہ تم اوپر کنارے غار نار کے یعنے قعر جہنم کے کنارے تھے
پھر حق تعالےٰ نے تمکو اُس سے نکال لیا اور تمھین وہ لوگ ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک ہو کر تمنے جہاد
وجہاد کیا اور فرشتون سے تمکو نصرت ملی اور حق تعالیٰ نے زبان نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تمسے وعدہ فرمایا ہے اس
امر کا کہ لَيَسْتَخْلِفَنَّكُمْ فِي الْأَرْضِ یعنے حق تعالیٰ تمکو خلیفہ و مالک کریگا زمین مین اور دوسری جگہ فرمایا ہے
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ یعنے ضرور ضرور ہم انکو خلیفہ روے زمین کا
کرینگے جیسا کہ ان لوگون کو کیا تھا جو اُنسے پیشتر تھے یعنے اہل دین اور علاوہ ان سب باتون کے بڑی بات یہ ہے کہ

تم مین سے جو راہ خدا مین قتل ہوگا لامحالہ اُسکے لیے بہشت ہی کہ روح اُسکی نقل کر گئی اُسکے بدن سے طرف روح و ریحان
یعنے بجانب آسایش و نسیم خوشبو و رحمت کردگار کے اور مستوجب رضاے پروردگار ہوگا چنانچہ یہ کلام خالد کا
جب لوگون نے سنا تو دفور فرح و سرور سے سبکے منھ روشن ہوگئے اور سب یکزبان ہوکر بولے ای خالد ہم لوگ
سب تمھارے روبرو حاضر ہین اور ہمنے اپنی جانون کو بطلب رضاے خدا کے ہبہ و فدا کیا ہی اور واقدی علیہ
الرحمہ نے کہا کہ بعد ازان خالد نے یزید بن معرج التنوخی کو پاس عمرو بن عاص کے بہت جلد روانہ کیا اور احوال
یہان کا کہلا بھیجا تب عمرو نے بمجرد سننے اس خبر کے اپنے برادر عمزاد خارجہ کو مصر مین بجاے خود مقرر کیا کہ خارجہ مرد
صالح تھا اور سواے اُسکے اور بھی چالیس شہسوار اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مصر خاص مین مامور کر دیے اور
خود وہانسے مع چار ہزار سوار کے روانہ ہوئے پھر جب عمرو بن عاص لشکر اسلام مین خالد کے پاس پہونچے تو
مسلمین اُنکے پاس مجتمع ہوئے اور بعد سلام کے کہنے لگے ای امیر ہمتو آپکی جانب سے یعنے بجاے آپ کے کافی تھے
(مراد اس کلام سے یہ ہی کہ آپ نے کیون تکلیف کی اور کس لیے قدم رنجہ فرمایا) تب عمرو نے جواب دیا کہ ہان تمکو ایسا ہی
جانتا ہون ولیکن اسوقت سکونت تمھاری بلاد دشمن مین ہی مجھے سزاوار نہ تھا کہ مین ایسی خبرین یہانکی سنکر تمسے
قعاعد کرکے بیٹھ رہتا اس کلام سے سائر مسلمین مسرور و شادمان ہوئے اور براے مقابلہ و مقاتلہ دشمنون کے مستعد و آمادہ
ہوگئے چنانچہ ہر روز طلائع سوارونکا غول غول ہوکر براے تردد مثل غبار نکلتے تھے آخر اُسی عرصے مین ایک روز
ایسا ہوا کہ فضل بن عباس بن عبد المطلب اور اُنکا برادر حقیقی عبد اللہ بن عباس اور جعفر بن عقیل برادران
جعفر مثل علی و مسلم و عبد اللہ بن زبیر و سلیمان بن خالد بن الولید و محمد بن فرحہ بن عبد اللہ و عبد اللہ بن المقداد و عبد اللہ
بن عمر بن الخطاب و عبد اللہ بن عمرو بن العاص و عمرو بن سعد بن ابی وقاص و محمد بن سلمہ و عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق
و زیاد بن مغیرہ بن شعبہ اُن سب نے جنگ کی تیاری کر دی اور باتباع ان لوگون کے دیگر بزرگوار تقریبًا چار
ابرار اولاد صحابہ و امراے ذی اقتدار و اولاد صاحبان رایات ذیشان سے اور ایک ہزار چھ سو مخلط و مختلف
عرب مہاجرین و انصار سے آمادۂ پیکار ہوگئے چنانچہ اپنی زرہین اپنے تنون پر سجے ہوئے اور پہنے ہوئے تلوارین
پرتلون مین لٹکائے ہوئے نیزون کو زیر ران دبائے ہوئے سپرین دوش پر لگائے ہوئے اس شان و شوکت سے روانہ ہوئے
تا آنکہ قریب ایک دیر کے پہونچے جو وہان لب جبل واقع تھا اور وہ معروف بدیر مسیح تھا تب اس مقام سے انکشاف
احوال و تفحص اخبار کرنے لگے پھر وہ اسی حال مین مصروف تھے کہ ناگاہ ایک غبار منعقد مثل بگولہ سمت افق آسمان کے
نظر آیا اُسوقت ان اصحاب مین سے ایک نے دوسرے کو دیکھا بعض نے کہا یہ غبار وحشیان صحرا کا ہی اور
بعضون نے کہا اگر ایسا ہوتا تو آخر یہ غبار پھٹ کر منتشر ہو جاتا بلکہ یہ گرد لشکر کی ہی اسواسطے کہ جب گھوڑے
دوڑتے ہین تو اُنکی ٹاپون سے اسطرح کی غبار متصل لبتہ اُڑتی ہی اور راوی نے بواسطۂ ابو الزناد و عبد اللہ

وابو مالک الخولانی وطارق بن شہاب البجرہمی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جس عرصہ
مین کہ ہم لوگ فضل بن عباس کے ساتھ اُس معرکہ مین باتین کر رہے تھے کہ ناگاہ وہ غبار ہمارے قریب آیا اور اُس
سے دس ہزار سوار نمودار ہوئے اُنکے ساتھ بہت سے نشان اور صلیب تھے پھر جسوقت اُن لوگون نے ہمکو
دیکھا تو اپنی زبان مین غوغا کرنے لگے وبعد ازان بلا تامل وبیدرنگ ہم پر حملہ آور ہوئے راوی کہتا ہے اور ایسا
ہوا کہ اتفاقاً ضرار بن الازور ہم لوگون سے جدا چلے تھے اور اُنکے ہمراہ دو سو آدمی اہل نجدہ و شجاع تھے اور وہ سب
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ لوگ شاہراہ چھوڑ کر پہاڑ کے راستے سے آتے تھے تو چلتے چلتے
ناگاہ ایک ایسا غبار اُٹھا کہ ہمارے اُنکے درمیان حائل ہو گیا یہانتک کہ وہ ہم تک پہونچنے سے عاجز رہے پھر جب
ضرار وغیرہ نے اُس غبار مین ایک لشکر جرار دیکھا تو اُنکو اپنے اضطرار و اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا اُسوقت ضرار برجستہ
روبرو نکل آئے اور کہنے لگے أَفِرَارٌ مِنَ الْمَوْتِ یعنے موت سے گریز نہین ہے پس ان اعدا نے ضرار وغیرہ کو مہلت
ندی اور چارون طرف سے گھیر لیا پھر جب اُن جانبازون نے دیکھا کہ جنگ ناگزیر ہے تو لوگ باہم یکدیگر ملتفت ہو کر
باستقلال و استقامت تمام بصبر جمیل و ثبات کرام اختیار کیا تا آنکہ رومیان لئام نے انکو ہمگی اطراف و جوانب سے محاصرہ
کرلیا فللّٰہ درّ ضرار یعنے حق تعالےٰ ضرار کو جزائے خیر دیوے کہ البتہ اُنھون نے مقاتلہ شدیدہ سے مقابلہ کیا اور تھوڑی دیر مین
اصحاب ضرار سے ایک جماعت شہید ہوئی ناگاہ گھوڑا ضرار کا زخمی ہو کر گر گیا تو اعدا نے اُنکو اسیر کرلیا اور اُنکے بقیہ اصحاب
سے بھی ایک جماعت کو قید کرلیا اور اُن بطارقہ نصرانیون کا سردار جسنے مقاتلہ کیا صاحب بالاکبر کا تھا آخران دشمنون نے
ضرار اور اُنکے اصحاب کی مشکین کسکر اپنے گھوڑون کی فتراک سے باندھ لیا اور اُنکو اپنے لشکر اعظم کی طرف روانہ کیا اتفاقاً
اُن قیدیون مین سے ایک شخص مولی معادی عبد الرحمن بن ابی بکر سے یعنے اُنکا غلام آزاد کردہ جسکا نام سالم تھا چھوٹا
بھاگا اور دوڑتا ہوا بشتابی تمام خدمت مین خالد اور عمرو کے پہونچا تب اُسوقت مسیّب بن نجیبۃ الفزاری ورافع
بن عمیرۃ الطائی برجستہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور دونون نے زمرہ صحابہ سے [illegible] ہزار صحابی اپنے ہمراہ لیے اور ایک
شخص اہل جنبرہ مین سے جو اسلام لائے تھے اُنکے ساتھ ہو لیا تاکہ غیر شاہراہ کے اُنکو کسی اور راستے سے لیجاوے
چنانچہ وہ لوگ وہان ایک دیر کے قریب جا کر کمینگاہ مین پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے تا آنکہ وہ بطریق جسنے ضرار
واصحاب ضرار کو اسیر کیا تھا نزدیک کمینگاہ کے مع اپنی جماعت کے آپہونچا اور اُسکو ان کمین نشینون کی کچھ خبر بھی
اور نہ کچھ اُنکا اثر و نشان پایا جاتا تھا اُسوقت اُس رہبر نے مسلمانون سے کہا مجھے یقین ہے کہ تم اس قوم پر سبقت
پاؤگے ابھی تم یہین گھات مین چھپے چپکے بیٹھے رہو (یعنے جبتک کہ وہ تمھاری گھات پر پہونچین) اور جسقدر لوگ
ہمراہ ضرار وغیرہ قیدیون کے گئے تھے وہ سب پانسو سوار تھے راوی نے کہا اور ایسا ہوا تھا کہ جب خبر اسیری ضرار
وغیرہ کی خالد وعمرو کو پہونچی تھی اور مسیّب ورافع آمادہ تاخت ہوئے تھے اسوقت خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی

بسبب اندوہگین تھی او سکو اسیری اپنے بھائی کی اسقدر نہایت شاق تھی پھر جسوقت مسیب ورافع جماعت صحابہ ہمراہ لیکر بطلب ضرار روانہ ہونے لگے تو وہ فورًا سر در سے اُسکا چہرہ روشن ہو گیا اور وہ بھی مردانہ وار اپنے ہتھیار لگا کر خالد کے پاس آئی اور اُسوقت قوم روانہ ہوتی تھی تو کہنے لگی ای امیر میں تمسے بواسطہ طاہر و مطہر یعنے خدا کی قسم دیکر سوال کرتی ہون کہ مجھے بھی ان جانے والون کے ساتھ جانے دو قریب ہے کہ مین انکے مشاہدہ و مشاہد مین حاضر و شریک ہون تب خالد نے مسیب و رافع سے کہا تم لوگ اس لڑکی کی شجاعت و براعت یعنے اُسکی بہادری کو خوب جانتے ہو اسکو بھی اپنے ہمراہ لیلو انھون نے کہا سمعًا وطاعةً یعنے ارشاد آپکا ہمنے بگوش دل سنا اور بجا لائے آخر وہ بھی ہمراہ گئی غرضکہ یہ لوگ اُس مقام مین جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جسوقت کمین نشین تھے ناگاہ اُنکو ایک گرد نمودار ہوئی تب رافع نے کہا یارو ہوشیار ہو جاؤ یہ سُنکے قوم فورًا بیدار ہمت ہو گئی اور تھوڑی دیر کے بعد غبار کو جالیا اور وہ لوگ یعنی ضرار وغیرہ اسیرون کو گھیرے ہوئے چلے آتے تھے اور ضرار اُسوقت لیئے بازو بستہ سے بہت تمامتر اندوہگین تھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے

الا ابلغا قومي وخولة انني + + / اسير رهين موثق اليد بالقيد + / وحولي علوج الروم من كل كافر
واصبحت معهم لا اعيذ ولا ابدي / فلو انني فوق الجواد راكبًا + + / وقائم حد العضب قد ملكت يدي
اذل به الروم اذلال نقمة + / واسقيهم اوسط انواعًا اعظم الكبد / فيا قلب مت همًا وحزنًا وحسرة
ويا دمع عيني كن معينا على خدي . / فلو ان اقوامي وخولة عندنا + / والزم ما كنا عليه من العهد .

(مترجم کہتا ہے کہ قولہ الا ابلغا معمول شعراے عرب ہے کہ اکثر صیغہ مخاطب مین بزیادۃ الف بنابر وزن شعر علی نہج تثنیہ استعمال کرتے ہین) یعنے ای مخاطب تو میری قوم اور خولہ میری خواہر کو خبر پہونچا دے کہ مین اسیر و بندی ہون اور دست بستہ قید محکم ہون اور میرے گرد بے دینان روم ہین کہ وہ سب کے سب کافر ہین اور مین اُنکے ساتھ صبح کیا کرتا ہون یعنے اُنکے ساتھ ہون اسطرح کہ نہ عود کر سکتا ہون نہ مدد پا سکتا ہون اور کاش کہ مین اوپر گھوڑے کے سوار ہوتا اور تیز حد سیف پر دسترس رکھتا یعنے شمشیر بران پہ قادر ہوتا تو ہاتھ میرے مالک ہوتے یعنے اُس حالت مین البتہ میرے تئین غلبہ و استیلا ہوتا کہ مین ذلیل و خوار کرتا روم کو از روے ذلت کینہ کشی و سختی کے اور مین پلاتا اُنکو عین وغا مین جام درد و ندامت شدید کا پس ای دل تو مردہ ہو جا غم و رنج و حسرت مین اور ای اشک میری چشم کے تو چشمہ جاری ہو میرے عارض پر اور کاش ایسا ہوتا کہ میری قوم اور میری خواہر خولہ میرے پاس ہوتی تو لازم کرتا مین اپنے لیے اُس امر کو جس پر اعہد ہے یعنے حمایت دین اور شہادت واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ اشعار ضرار کے سنکر خولہ اپنی کمینگاہ سے بیساختہ بول اٹھی کہ ای بھائی بزرگوار ہر آئینہ حق تعالی نے آپ کی دعا قبول کی اور آپ کی تضرع و زاری و مناجات و انکساری پذیرا فرمائی مین خولہ حاضر ہون بعد ازان خولہ نے باواز بلند تکبیر کہکر دفعۃً حملہ کیا اور اُسیدم مسیب و رافع بھی تکبیر کرتے ہوئے حملہ آور ہوئے اور حمیر بن سالم بیان کرتے تھے جب ہم لوگ ہنگام وغا کے مستعد تھے ہمارے گھوڑے بھی الہام الہی سے

صداے تکبیر پر صیاں وشور کرتے تھے پھر اُسوقت جب ہم لوگون نے خولہ ورافع وسیب کے ہمراہ ملکر نرغہ ویورش کردیا تو ایک ساعت سے زیادہ نگذری تھی کہ تمام اُن دشمنون کو قتل کر ڈالا اور حق تعالے نے ضرار اور اُنکے اصحاب کو اُنکی قید وبند سے مخلصی بخشی پھر ہمنے گھوڑے اُس قوم کے اور رخت وسلاح اُنکے لے لیے اور یہ پہلی اُنکی غنیمت حاصل ہوئی اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا کہ ہنگام وغا جسوقت ضرار مع اپنے اصحاب کے اُنسے خلاص ہوئے تھے تو فوراً ایک گھوڑے ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور ایک نیزہ جو پڑا ہوا تھا اُسکو اُٹھا کر قوم پر حملہ کیا اور یہ اشعار اُنکی زبان پر جاری تھے

لَكَ الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ فِي كُلِّ سَاعَةٍ
وَجَمَعْتَ شَمْلِي ثُمَّ اَشْفَيْتَ سِيلَتِي
وَاَتْرَكْتُمْ جَمْعًا صَرْعًا عَلَى الثَّرَى

اَمُفَرِّجَ اَحْزَانِي وَهَمِّي وَكُرْبَتِي
فَيَا ذُلَّ كَلْبِ الرُّوْمِ اِنْ ظَفِرَتْ يَدِي
كَرَمْتَهُ فَوْقَ الْاَرْضِ مِنْ عَظْمِ ضَرْبَتِي

لَقَدْ نِلْتُ مَا اَرْجُوْهُ مِنْ كُلِّ رَاحَةٍ
سَوْفَ اَعْلُوْهُ بِالْحُسَامِ نَقِمَتِي

یعنی تیرے ہی لیے حمد وثنا ہے اے میرے مالک ہر حال وہر ساعت مین کہ تو ہی کھولنے والا اور دور کرنے والا میرے رنج وغم وسختی کا ہے وبتحقیق کہ مین اُس مراد کو پہونچا جسکی مین آرزو رکھتا تھا ہر گونہ راحت وآرام سے کیونکہ تو نے میرے امور پراگندہ اور میری خاطر پریشان کو جمع کردیا اور میرے آزار کو تو نے شفادی پس ویل وہلاکی ہے سگان روم کے لیے اگر مجھے اُنپر دسترس ہوئے اور یہ قریب ہے کہ مین شمشیر اپنے غضب اور کینہ کشی کی اُنپر بلند کرونگا اور مین اُن سب کو یکسر روے زمین پر افتادہ چھوڑونگا اپنی ضربت شدید سے جسطرح شکار تیر خوردہ زمین پر تڑپتا ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا پھر جب ضرار انشاد اشعار سے فارغ ہوئے تو ناگاہ ایک جماعت سوارون کی شکست یافتہ آملی اور سبب اسکا یہ ہے کہ جسوقت رومیون نے فضل بن عباس پر حملہ کیا تو اُسوقت اُنھون نے اور اُنکے بنی اعمام نے ملکر اُنپر ایک نعرہ مارا اور اُنکو للکار لیا اور اُنکی کثرت عدد سے کچھ باک نکرتے تھے اور اُنھون نے صبر کیا تھا صبر دلیران گرامی قدر کا اور اُسوقت زحمت شدید تھی اور حصول مرام دشوار تھا اور سیل خون روان تھا اور آسمان تیرہ وتاریک تھا (یعنے گرد وغبار جنگ گاہ سے) اور آسدم تنور رزم گرم تھا اور مردم دلاور صرف ہمت مین مصروف تھے اور ہنگامہ قتال بڑے زورون پر تھا اور جنگ عظیم برپا تھا اور اُس آن کوئی کسی کا انیس وغمخوار نہ تھا جلکی لڑائی کی بڑے زور شور سے چل رہی تھی طعن سنان وضرب شمشیر کی بڑی شدت تھی مردم مبارز سرگرم چالش تھے اور جوانان قتال سخت کد کرتے تھے گرد زمین ماری گئی تھین آنکھین نکل پڑی تھین انجام کار دشوار ہو گیا تھا چاند سورج تیرہ وتار ہو گئے تھے اُسوقت حال مسلمین کا یہ تھا کہ باعث کثرت مشرکین کے اُنکے درمیان مین معلوم نہ ہوتے تھے اور ایک دوسرے کو نہین پہچانتے تھے مگر بصداے تہلیل وتکبیر یا باواز صلواۃ ودرود او پر بشیر ونذیر کے صلے اللہ علیہ وسلم اور حال یہ تھا کہ اُس آن فضل نے صبر جوانمردان گرامی قدر کا فللہ دُرّہ الفضل یعنے حق تعالے فضل کو جزاے خیر دیوے اور اُنکی نیکوئی زیادہ کرے کہ اُنھون نے وقت شدت حرب کے بنفس نفیس اپنے کیا خوب چالاکی وچابکی کرتے تھے کہ کبھی صفین میمنہ کی میسرہ پر اُلٹ دیتے تھے یعنے اودھر سے ادھر بھگا دیتے تھے

اور کبھی پرے میسرہ کے میمنہ پر ہٹا دیتے تھے اور وقت جنگ کے اُنکے ہاتھ مین نشان تھا باغرو شان وَلِلّٰہِ دَرُّ مُسْلِمِ
بْنِ عَقِیْلٍ وَاِخْوَاتِہٖ یعنے حق تعالیٰ جزاے خیر اور نیکوئی مسلم اور اُنکے بھائیون کی زیادہ کرے کہ اُنھون نے اُس
شدومد سے قتال کی کہ بسبب قطع اکباد الابل کے یعنے اس سبب سے کہ اُنھون نے بڑے بڑے دلاورون کے
کلیجے پھاڑ ڈالے اور جگر اُنکے چھید ڈالے تھے تو زرہین اُنکی تمام خون چکان تھین وَلِلّٰہِ دَرُّ سُلَیْمَانَ بْنِ خَالِدٍ
یعنے حق تعالیٰ جزاے خیر و نیکوئی سلیمان بن خالد کی زیادہ کرے کہ وہ واقعۂ دیر یعنے جنگ دیر مین قریب حدود
طرابلس درمیان ایک قریہ موسوم بدیر وطہ کے شہید ہوئے اور اُنکے ساتھ عبد اللہ بن مقداد اور ایک گروہ بھی شہید ہوئے
اور قریب ہے کہ اسکا ذکر آویگا انشاء اللہ تعالیٰ محمد بن مسلمہ انصاری نے بیان کیا کہ ہمنے یہ مقاتلہ قتال موت کا
کیا تھا اور ہمکو یقین ہوا کہ محشر اسی مقام سے ہے اور جسوقت سے آفتاب برآمد ہوا برابر تا غروب قتال کرتے رہے
اور ہمنے رومیون سے مقتلۂ عظیم سے جماعت کثیر کو قتل کیا چنانچہ فضل بن عباس ایک بطریق بادری عظیم کی طرف متوجہ ہوئے
اور وہ سوار تھا گویا کہ ایک برج سونے کا نظر آتا تھا (یعنے وہ بلند قامت و مُغَرَّق بزر تھا) تا آنکہ فضل نے اُسکے
سینے مین بھالا مارا کہ اُنکی پشت سے پار ہوگئی جب یہ حال رومیون نے دیکھا تو اُنکے دلون مین طیش آیا پھر درمیان
ہمارے اور اُنکے ہنگامۂ قتال گرم ہوا اور اُسوقت مسلمین سے چالیس مرد شہید ہوئے اور مشرکین مین سے تین سو
آدمی مارے گئے اور ہم مین سے کوئی مقتول نہوتا تھا جب تک کہ اُنمین سے ایک جماعت کو قتل نہ کر لیتا تھا پھر
جسوقت ہم اُس معرکہ مین مشغول تھے اور ہمکو یقین تھا کہ موت ہماری اسی موقف مین ہے اور ہم اس جنگ پر خوب
جان لڑا رہے ہوئے تھے کہ ناگہان ایک غبار نمودار ہوا اور ایک شور اُٹھا و بعد از انکہ غبار رایات اسلامیہ و جماعت
محمدیہ سے برطرف ہوا تو زائد از دو ہزار سوار نظر پڑے اور پہلے شہسواران بزرگوار و سرداران ابرار نمایان ہوئے کہ ایک
تو مقداد با ہزار سوار تھے اور دوسرے زیاد بھی ہزار سوار سے تھے پھر اُنکے پیچھے قعقاع بن عمرو و شرحبیل بن حسنہ اور ان دونون
کے ساتھ بھی ہزار ہزار سوار تھے تب مقداد نے کچھ درنگ نکی کہ حملہ کیا اور فوج دشمن مین گھس گئے اور یہ اشعار زبان پر جاری تھے

اَلَا اِنَّنِیْ الْمِقْدَادُ فِی الْحَرْبِ صَائِلٌ	وَسَیْفِیْ عَلَی الْاَعْدَاءِ مَا زَالَ عَامِلٌ	اِذَا اشْتَدَّ الْاَہْوَالُ کُنْتُ اَمَامَہَا
وَاَضْرِبُ بِالسُّمْرِ الطِّوَالِ الذَّوَابِلِ	وَلِیْ ہِمَّۃٌ بَیْنَ الْوَرٰی الْعِدَا	لَہَا تَشْہَدُ الْاَبْطَالُ بَیْنَ الْقَبَائِلِ
فَلَیْسَ لِسَیْفِیْ فِی الْاَنَامِ مُبَارِزٌ	وَلَیْسَ لِشَخْصِیْ فِی الْاَنَامِ مُنَازِلُ	یعنے آگاہ ہو کہ ہر آئینہ مین مقداد ہون

اور حرب مین حملہ آور ہون میری تلوار ہمیشہ دشمنون پر دراز ہے یعنے مین اعدا پر مدام شمشیر علم ہون اور جسوقت ہنگامہ
ہولناک ہوتا ہے تو مین اُسکے آگے آگے ہوتا ہون اور تلوار لمبی پر تلے والی سے قتل کرتا ہون اور میری ہمت بلند درمیان
خلائق اعدا یعنے جمہور دشمنان مین مشہور ہے یہانتک کہ اُنکے مردم دلاور گواہی میری ہمت کی بیان قبائل کے
دیتے ہین اور جہان مین کوئی مبارز مقابل میری سیف کا نہین ہے اور نہ میرے کالبد عظیم کے لیے دنیا مین کوئی جایگاہ ہے

یعنے عالم مین میرے مرتبے کی گنجایش نہین ہے یہ اشعار رجز پڑھ کر مقداد درمیان جنگاہ کے گھس گئے اور بعد انکے زیاد بن ابی سفیان نے حملہ کیا اور یہ اشعار رجز پڑھنے لگے

جدی یزید من اشرف العربان ✢ وابن عمی احمد العدنان ✢✢
اطعن فی کل کافر جبان ✢✢ وکل قلب ناقص الایمان
انا زیاد بن ابی سفیان ✢✢ سیفی حسام ثم رمحی ثانی ✢ ✢

یعنے مین زیاد بن ابی سفیان ہون میرا جد اشرف عرب مشہور تھا اور پسر عم میرا یعنے میرا برادر عمزاد احمد ہے نسل عدنان سے میرے پاس شمشیر بران ہے اور نیزہ ہے اسی شمشیر کا ثانی وہمزاد سو مین تلوار و نیزہ مارتا ہون ہر کافر نامرد کو اور ان سب کو جنکے قلب ناقص الایمان ہین یہ رجز پڑھ کر پھر زیاد بھی دشمنون کے پرے مین گھس پڑے اور میمنہ والون کی صفین میسرے پر اور میسرہ والون کی صف کو میمنہ پر الٹ دیا پھر قلب لشکر مین دھس پڑے اور روم انکے سامنے سے بھاگے جاتے تھے اور انکے درمیان تلوارین مارتے ہوئے طولاً و عرضاً یعنے سامنے اور چپ و راست ترکتازی کرتے تھے اور بعد انکے پھر قعقاع بن عمرو التمیمی نے نکلکر حملہ کیا اور وہ اپنی رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

انا الہمام الفارس القعقاع ✢ لیث ہمام فیکم مطاع ✢✢
سیفی حسام نیر الاوجاع ✢ ولیقطع الہامات والاضلاع
یا ویل اہل الشرک والنزاع ✢ متی اذا طال فی الحرب باع ✢✢

یعنے مین بزرگ ہمت شہسوار قعقاع ہون شیر ہمت ہون اور وہ شیر زبردست ہون جسکے سب زیردست ہین میرے پاس وہ شمشیر ہے جو دردون کو دور کرتی ہے اسطرح کہ سرون کو کاٹ ڈالتی ہے اور پہلوون کو پھاڑ ڈالتی ہے اور پسلیون کو توڑ ڈالتی ہے ویل و روائے تمہارا ای اہل شرک اور ای نزاع کرنے والو جبکہ حرب مین طول ہوا اور لڑائی بڑھ گئی تو پھر رحم و کرم کہان ہے راوی کہتا ہے کہ پھر انکے بعد شرحبیل بن حسنہ نے حملہ کیا اور رجز مین یہ ابیات انکی زبان پر جاری تھے ✢ الا یا عصبة الاسلام صولوا ✢ بلدغ السمہری فالتیع الطویل وذوقوا الوغا قوما کراما ✢ وعمتم فی المعامع لا تزولوا ✢ یعنے ای پہلوانان و جوانمردان اسلام حملہ کرو دشمنون پر تیغ تیز و صیقل کردہ سے اور چکھاؤ انکو حوض موت سے یعنے انکو جام ہلاے مرگ پلاؤ و آشکارا اس سے مراد یہ ہے کہ انکو قتل کرو للکار کر ضرب نیزۂ دستی اور طعن سنان دراز سے اور مرجاؤ تم جنگ مین اس حالت مین کہ تم قوم گرامی ہو اور سختیون مین انسے تم اپنے پاؤن پیچھے نہ ہٹاؤ اور قدمون کو لغزش نہ دو راوی کہتا ہے کہ بعد ازان بقیہ سواران مذکور (یعنے ..... و ہزار جو مقداد و زیاد کے ہمراہ تھے اور دہ ہزار سوار جو قعقاع و شرحبیل کے ساتھ تھے) باہم آگے پیچھے آپڑے اور اسوقت زیاد اس قوم مین گھسے ہوئے تھے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہے چنانچہ انھون نے قصد اس بطریق اعظم کا کیا جو مالک بیا الکبری تھا اور اسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ بائین شانے سے اسکی نوک چمکتی نظر آتی تھی تب اسوقت مسلمانون مین یکبارگی ایسا شور تکبیر کا بلند ہوا اور صدائے کوہ سے آواز تکبیر آنے لگی اور صدمۂ سم اسپان یعنے گھوڑون کی ٹاپون سے زمین ہلنے لگی اور ہر ایک میر لشکر نے ہر ایک بطریق پر حملہ کرکے اسکو قتل کیا

پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ ساری فوج دشمن کی پسپا ہوکر بھاگ نکلی اور فرار سے پناہ لی کوئی ایک دوسرے کو مڑکر
نہ دیکھتا تھا اور مسلمانون نے انکا تعاقب کیا اور قتل و اسیر کرتے جاتے تھے یعنے بعضون کو مار لیتے تھے اور بعضون کو
بندی کر لیتے تھے یہانتک کہ وہ فوج ہزیمت خوردہ گریزان گریزان جوزہ دبیقہ وقم مین پہونچے اور راوی کہتا
ہے کہ جسوقت ضرار اور انکے اصحاب آگے بڑھتے ہوئے اتر رہے تھے کہ ناگاہ روم بھاگ نکلے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہے (نام مقام ۱۲)
اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا تو کتنون کو قتل کیا اور کتنون کو گرفتار و قید کر لیا اور ان مسلمانون کو حال ضرار اور
انکے رفقا کا کچھ معلوم نہ تھا پھر جسوقت ان لوگون نے ضرار اور انکے رفیقون کو دیکھا تو بعد سلام کے انکو مبارکباد
سلامتی کی دی اور ان سے ماجراے ستیز و گریز دشمنون کا اور قتل و قید کر لینا اپنا بیان کیا بعد ازان پاس مسیب اور
انکے اصحاب کے سب مجتمع ہوئے اور انکو جاے معرکہ اور جاے مقتولون کی دکھلائی یعنے رزمگاہ اور قتل گاہ سے
انکو نشان بتایا تب وہ سب بے نہایت خرم و شادمان ہوئے اور راوی کہتا ہے جسوقت فضل مع اپنے اصحاب
کے بعزم طلاعۃ یعنے گشت و نگرانی کے برآمد ہوکر خالد اور عمرو سے ملاقات کرتے ہوئے روانہ ہوگئے تو خالد نے عمرو
سے کہا یا ابا عبد اللہ ہر آئینہ فضل اور اصحاب خاص اسکے عزیز و مکرم تر ہین بہ نسبت عامۂ مسلمین کے جو اسکے ہمراہ ہین اور
مجکو اندیشہ ہے اس بات کا کہ شاید طلیعۂ رومیون کا نکلا ہو تو ہمارے اصحاب کو ضرر پہونچاوینگے یہ سنکے عمرو نے کہا اے
ابو سلیمان میری خاطر مین بھی یہی خطور ہوا تھا آخر اس باب مین تمہاری کیا راے ہے خالد نے کہا میرے نزدیک
راے یہ ہے کہ انکے پیچھے ایک دوسرا طلیعہ روانہ کرو تب عمرو نے کہا یہ راے بہتر ہے بعد ازان عمرو نے زبیر بن العوام
و ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما کو طلب کرکے اس مشورہ سے مطلع کیا پھر جب وہ دونون آمادہ روانگی ہوئے
تو خالد نے بھی ارادہ کیا کہ انکے ہمراہ سوار ہو جاوین مگر زبیر نے انکو منع کیا اور قسم کھائی کہ مین خود ہی جاؤنگا تمکو جانے
نہ دونگا پھر زبیر اپنی ہمراہی کے لیے سوارون کو انتخاب کرکے روانہ ہوئے تا آنکہ قریب رزمگاہ پہونچے اور جماعت مسلمین
سے جو ہمراہ فضل بن عباس کے تھے ملاقات ہوئی تو وہ اسوقت روم کو شکست دے چکے تھے جیسا کہ ابھی ہمنے ذکر کیا
ہے بعد ازان مسلمانون نے تمام اسباب سلاح اور گھوڑے وغیرہ جمع کیے پھر وہان سے خوشی بخوشی اور اپنے اعدا پر ظفر یابی
سے بامسرت و خرمی طرف اپنے اصحاب کے اپنی لشکرگاہ کو پھرے راوی نے کہا جب غازیان جرار سالماً و غانماً
اپنے لشکر مین پھر آئے اور انکے ساتھ چھ سو اسیران روم تھے تو بروقت پہونچنے کے مجاہدون نے باواز بلند ذکر تہلیل و تکبیر کا اور
اور بشیر و نذیر کے درود و سلام کا اعلان کیا پھر سائر مسلمانان شکر ان کلمات طیبات مین شریک و ہمزبان ہوئے
اور جب ان لوگون نے انکے ہمراہ اسباب غنیمت معاینہ کیا اور بندی روم کے دیکھے تو انکو اسکی بڑی خوشی ہوئی پھر آپسمین
سلام علیکم ہونے لگی پھر عمرو بن عاص و خالد بن الولید اور سائر امراے کبار سے ملاقات ہوئی اور سب نے اس نصرت
فیروزی سے تفاؤل کی اور اسکو شگون نیک سمجھے پھر قیدیون کو پیشگاہ عمرو و خالد کے حاضر لائے اور جب شب ہوئی

تو اس میدان مین آگ کی روشنی کی اور ساری رات تلاوت قرآن مین بسر ہوئی اور خداوند منان کی جناب مین تضرع
والحاح کرتے رہے اور کوئی انمین خالی اس سے نتھا کہ وہ رکوع وسجود مین تھا اور راوی کہتا ہے کہ یہ ماجرا تو مجاہدان
نیک فرجام کا ہوا اما منہزمان روم سو وہ اپنے پادریون اور ملوک کے پاس جا پہونچے اور انکو خبر اپنی سرگذشت کی
سنائی تو انکو اپنے مقتولونکا بڑا صدمہ ہوا اور اپنے لوگون کی اسیری بہت شاق ہوئی تب انھون نے تیاری جنگ کی
کردی کہ اپنے سازو اسباب حرب سے اپنے تئین آراستہ کیا اور اپنے گھوڑون پر اور اونٹون ہاتھیون پر سوار
ہوئے اور کوچ کیا اور قطع مسافت مین شتابی وتیز روی کرتے تھے اور بڑی دھوم سے طبل و نرسنگے اور جنگ
وغیرہ باجے جنگی بجاتے جاتے تھے اور قیس بن حارث نے بیان کیا کہ مسلمانون نے بعد اس واقعہ کے ایک دن
وہان مقام کیا اور حال یہ تھا کہ امرایان تہور نشان و دلاوران جانفشان ہر روز سوار ہو کر ہر سمت واسطے
انکشاف اخبار کے دور دور نکل جاتے تھے چنانچہ جس روز ہمارا وہان مقام تھا اسکے دوسرے روز ہم لوگ
بیٹھے ہوئے تھے اور طلیعہ ان بہادرونکا گشت کے لیے گیا ہوا تھا اور وہ ہر طرف نظر کرتے تھے کہ ناگاہ ایک غبار
اٹھتا ہوا دیکھا پھر جب وہ افق آسمان کی طرف مرتفع ہوا تو انبوہ آدمیون کا اور ہجوم گھوڑونکا نظر آیا کہ وہ مانند
ملخ کے پران اور مثل سیل کے روان چلے آتے تھے اور اثر دحام اسپان سخت لجام سے اور انکی ٹاپونسے زمین ہلتی تھی
یہ دیکھکر وہ لوگ جو گشت کو نکلے تھے پھر پڑے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس حال سے خبر دی اسوقت لشکر مین منادی
نے ندا دی کہ اَلنَّفِیرُ اَلنَّفِیرُ یَا خَیْلَ اللّٰہِ اِرْکَبُوْا وَفِی الْجَنَّۃِ اِرْغَبُوْا وَفِی الثَّوَابِ اُطْلُبُوْا یعنے کوچ ہے کوچ ہے اے لشکر خدا سوار
ہو اور خواہش جنت مین شتاب روی اور طلب ثواب مین جلدی کرو یہ سنتے ہی جملہ مسلمان اپنے ہتھیارون کی طرف
دوڑ پڑے اور اپنی زرہین پہننے لگے اور اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور نشان بلند کیے اور پھریرے کھول دیے
اور زینت سازہاے حرب سے آراستہ ہوگئے اور اپنے دلون کو آلودگیہاے تعلقات سے پاک کیا اور اپنی
جانون کو خدا کے لیے بیچ ڈالا اور تھوڑی دیر نہ گذری کہ سب تمام تر مستعد ہو گئے اور خالد و عمر یہ دونون کھڑے
ہوئے تعبیہ و ترتیب لشکر کرتے تھے کہ نیزہ بازون بھالے والون کو قلب لشکر مین کیا مثل فضل بن عباس اور انکے
برادران عم زاد سادات بنی ہاشم سے کہ وہ جعفر و مسلم و علی[1] اولاد عقیل بن ابی طالب تھے اور زیاد بن ابی سفیان الحارث
اور مثل انکے دیگر دلاوران تہمتن و رستم نژاد تھے اور جناح ایمن یعنے لشکر کے داہنے بازو پر زبیر بن العوام اور مقداد
بن اسود الکندی اور مسیب بن نجیبۃ الفزاری کو مقرر کیا اور جناح الیسر یعنے لشکر کے بائین بازو پر قعقاع بن عمرو التمیمی
وہاشم بن مرقال و غانم بن عیاض الاشعری وابوذر الغفاری وجابر بن عبد اللہ انصاری وغیرہ کو مامور کیا اور خالد
وعمر قلب لشکر مین قائم رہے اور ان دونون کے ساتھ عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق و عبد اللہ بن عمر بن الخطاب تھے
و نیز عقبہ بن عامر الجہنی وبقیہ امراے صحابہ صاحبان اعلام ہو کہ ہمرکاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معرکہ غزوات

[1] علی یعنے ابن عقیل

مین حاضر تھے اور عبد اللہ بن زید نے ابو امامہ سے جو صاحبان رایات مین سے تھے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جسوقت
ہم لوگ مصروف ترتیب لشکر تھے بناگاہ ہمنے دیکھا کہ لشکر مسلمین کے نشان کھلے اور نیزے اُنکے ظاہر ہوئے اور اُنکی
زینت زرق و برق کی نظر آئی اور اُنکے صلیب بلند ہوئے اور اُنکے کلمات کفر کی آوازین آنے لگین یعنے جن الفاظ سے
وہ استمداد و طلب مدد کرتے تھے گوش زد ہونے لگے اور اُنکے فیلان جنگی آگے بڑھے اور سوار و پیادے اُنکے قتال کے
لیے پیش قدمی کرنے لگے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا تو اپنی نیتون کو خالصًا لوجہ اللہ خالص کیا اور جو کچھ
اُنھون نے ساز و سامان لشکر روم کا دیکھا اُس سے اُنکو مطلق ہول و ہراس نہوا اور اپنے خالق سے تضرع و دعا
کرتے تھے اور اپنے مالک سے استغاثہ و استعانت مین مشغول تھے اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے
درود و سلام بھیجتے تھے اور اسی شان سے چلے جاتے تھے یہانتک کہ قوم مشرکین سے قریب ہوئے اور انکو اپنے
پیش نگاہ معاینہ کیا پھر جب مشرکین سے سامنا ہوا اور دونون طرف سے دیکھا دیکھی ہوئی تو یکبارگی مشرکون نے
اپنے گھوڑون کی باگین روک لین اور ہاتھیون کی زنجیرین تھام لین اسلیے کہ حق تعالے نے اُنکے دلون مین ہیبت
ڈالدی کہ وہ عسیلہ مین آگئے پھر بطریق ازان ایک بطریق عظماے بطارقہ سے یعنے ایک رئیس اُنکے بڑے رئیسون مین
سے باہر نکلا اور وہ ہاتھی پر تھا گویا کہ ایک برج استوار تھا اور زینت و آرائش مین مغرق بزر تار تھا اسطرح
کہ اُسکے گرداگرد حلقہ حشم کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا اور اُسکی ہمراہی مین عرب منتظر تھے یعنے وہ عرب
جنھون نے نصرانیت اختیار کیا تھا پھر وہ بطریق اپنا سر اونچا کرکے پکارنے لگا ای معاشر عرب تم کسیکو اپنے مین سے
میرے نزدیک بھیجو تاکہ ہمارے بادشاہ کے پاس بھیجون تب یہ سنکر مسلمانون نے خالد اور عمرو کو اس بات کی خبر دی تب خالد نے چاہا
کہ وہ آپ جاوین مگر امرا نے انکو اس ارادہ سے منع کیا اُسوقت مقداد بن اسود اُٹھ کھڑے ہوئے اور قسم کھائی
کہ سوا اُنکے اور کوئی نجاوے تب خالد اور عمرو نے کہا کہ ای ابا عبد اللہ جاؤ دیکھو آن بیدینون کو کیا کہتے ہین
اور تم اُنکو دعوت دو اُس کلمۂ اخلاص کے جو رستگاری دینے والا ہی روز قصاص کے یعنے
اُنکو تم شہادت وحدانیت خدا اور رسالت مصطفے کی طرف بلاؤ کہ موجب نجات روز قیامت ہی پس اگر وہ قبول
اسلام سے انکار کرین تو وہ کمترین فرمان بردارون کی طرح اپنے ہاتھون سے جزیہ گذرانین یعنے بطریق نذر پیش
کرین اور وہ اس امر سے سرتابی کرین تو ہم اُنسے قتال و مقاتلہ کرینگے یہانتک کہ حق تعالی درمیان ہمارے اُنکے حکم کرے
اور وہ بہترین حاکمان ہی غرض کہ مقداد اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر روانہ ہوئے یہانتک کہ اُس بطریق کے پاس
پہونچے اور اُسکا نام بولص اور وہ مالک شہر کفور تھا اور وہ طاغی بطلیموس بادشاہ کے خاصگان مین سے تھا
اور اذن بادشاہی اور اجازت رئیسون سے آیا تھا پھر جسوقت اُسنے مقداد کو دیکھا تو بزبان عربی کلام کرنے لگا
اور کہنے لگا ای بدوی یعنے ای مرد صحرائی تو ہی اپنی قوم کا امیر ہی مقداد نے کہا نہین مین امیر نہین ہون تو اس بطریق نے کہا

پھر مین طلب نہین کرتا ہون مگر امیر قوم کو تاکہ جو کچھ میرے تئین اُس سے پوچھنا ہی دریافت کرون مگر امید ہی کہ تو ہی
درمیان ہمارے اور اُنکے مصلح ہو یہ سُنکے مقداد نے کہا تجھے جو کچھ پوچھنا ہو مجھسے پوچھ لے اور جو تیرا ارادہ ہو مجھسے ظاہر کر
کیونکہ ہم وہ قوم ہین کہ جب ہم مین سے کوئی شخص کوئی امر کرتا ہی اور اُسمین خیرخواہی دین کی اور اصلاح مسلمین کی
ہوتی ہی تو کوئی مسلمانون مین سے اُسکا انکار نہین کرتا ہی اور اُس امر کو جسکا وہ قول کرتا ہی امیر بھی اُسی کو پذیرا اختیار
کرتا ہی سو چاہیے کہ تو اپنے امر اور اپنے ارادے سے مجھے مطلع کر اُسنے کہا مجھسے کوئی شخص کلام نہ کرے سوا
امیر کے اور اگر وہ مجھسے خوف کرتا ہو تو مین اپنا ہتھیار رکھدون تب مقداد اُسکی ایسی باتون سے ہنس پڑے اور کہنے لگے
ای دشمن خدا اگر تو اور تجھ ایسے بہت سے لوگ ہتھیار بند ہون تو ہمکو اُنسے فکر و اندیشہ نہین ہی کیونکہ اگر ہم مین کا ایک
بھی تمھارے ہزار مین ہو تو وہ بے باکانہ اپنے تئین تم مین ڈال دیگا اور اُسکو اس بات کی کچھ خطر و پروا نہو گی اسلیے
کہ معونت منجانب اللہ ہی اور حال یہ ہی کہ ہم لوگ موت پر جان لڑاے ہین اور مرنے پر دل رکھتے ہین اور خوب
جانتے ہین کہ یہ دُنیا فانی ہی اور وجہ اللہ یعنے جہت خداشناسی و رضامندی اُسکی ہمیشہ باقی ہی پس تجھکو جو کچھ کہنا منظور
ہو بیان کر اُسنے جواب دیا کہ سواے امیر قوم کے اور کسی سے مین کلام نہ کرونگا یعنے اپنا مکنون و مرکوز خاطر دوسرے
سے بیان نکرونگا زیادہ برین طول کلامی و فضول گوئی سے درگذر تب مقداد نے کہا ای شخص ہمارے یہان دو امیر
ہین ایک تو متوفی الامر یعنے مالک امور ہی اور دوسرا سردار فوج کش یعنے مقدم الجیوش ہی تو ان دونون مین
کسکی نسبت ارادہ کرتا ہی اُسنے کہا تم ان دونون کے نام مجھے بتاؤ مقداد نے کہا اما وہ شخص جو مالک امور ہی
اُسکا نام تو عمرو بن العاص ہی اور سالار فوج کا نام خالدؓ بن الولید ہی اُسنے کہا مین خالد کا طلبگار ہون کیونکہ
مین نے اُسکے اکثر امور خیر سُنے ہین اور برادران زمانہ اہل روم اُسکے عجائب کثیرہ بیان کرتے ہین اور راوی
کہتا ہی کہ اِس لعین نے ذکر خالد کا سُنا تھا کہ وہ سردار ہی تو وہ اپنے دل مین یہ آرزو رکھتا تھا کہ مین خالد کو بحیلہ طلب
کرکے اُس سے عہد شکنی کرون تو کیا عجب ہی کہ مین اُسکو قتل کرون اور اُسمین دو فائدے ہین ایک تو میرے لیے تمام
روم پر فخر ہوگا دوسرے عرب کا غرہ ٹوٹ جائیگا اور جمعیت اُنکی پریشان ہو جاوے گی اور اگر مجکو اس امر پر قدرت
نہوئی تو اُسکا خطاب سنونگا کہ وہ کیا کہتا ہی اور کیا چاہتا ہی آخرکار مقداد نے وہانسے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری
اور خالدؓ کی طرف پھرے اُسوقت خالد نے اصحاب سے کہا دیکھو آخر مقداد پھرے آتے ہین کیونکہ اُس دشمن خدا
کا قصد کسیکی نسبت نہین ہی مگر مجھسے اور وہ جو مجھی کو طلب کرتا ہی تو مین اُسکے پاس جاتا ہون اگر مین اُس سے غدر دیکھونگا
دیکھونگا تو مین اُسکی روح اُسکے بین کتفین سے نکالونگا یعنے اُسکی جان لونگا اور اِس امر پر مین استعانت بخداے
عز و جل کرتا ہون چنانچہ جسوقت خالد یہ باتین کہہ رہے تھے بناگاہ مقداد آپہونچے اور خالد و عمرو سے جو امر گذرا تھا
بیان کیا تب اُسیوقت خالدؓ بسرعت تمام اُٹھ کھڑے ہوئے اور نکل پڑے اور اُسیدم وہ زرہ حربی پہنے ہوے

تھے آخر آنکے اصحاب مین سے جو بزرگوار تھے وہ دامنگیر ہوئے مگر خالد نے قسم کھائی کہ جا امیر اُسکے پاس لا بدونا گزیر ہی
یہ کیک لشبابی تمامتر روانہ ہوگئے تا آنکہ اُسکے روبرو اور مقابل جا پہونچے پھر جب اُسنے خالد کو دیکھا کہ وہ اُسکے سر پر جا پہونچے
تو اوّلا اُسنے اپنی جان کی نگہداری کی یعنے اپنے بچاؤ کی فکر کی بعد ازان اُسنے ارادہ کیا کہ کچھ کید و مکر کرکے خالد پر حملہ کرے
غرضکہ خالد نے اُس سے خطاب کیا کہ تو بطریق ہی تمالد موجود ہے تو اپنی حاجت اور جو غرض لایا ہی بیان
کر اور خبردار خیال خدعہ و غدر کا اپنے دل سے دور رکھ کیونکہ ہم خداع کے اصل تجربہ کار ہین یہ سنکے بطریق نے
کہا اے خالد کچھ تیرے ارادے مین ہو ظاہر کر اور درمیان ہمارے اور اپنے نزدیکی کر یعنے اصلاح کر اور آدمیو
کی خونریزی سے پرہیز رکھ اور خوب جان لے کہ تو اس بات سے سوال کیا جائیگا یعنے اس خونریزی کی بازپرس ہوگی
اور فردائے قیامت پیش خدا اسے عزوجل تو لطف کیا جائیگا پس اگر تو کچھ مال دنیا سے خواہش رکھتا ہی تو ہمکو اُس سے
کچھ بخل نہین ہی کہ ہم صدقہ و خیرات انبیا اور اپنے اصحاب کا تجکو البتّہ دیوینگے اسلیے کہ ہمارے نزدیک خوب ثابت
ہو کہ جہان مین کوئی گروہ خلائق تمسے زیادہ تر عاجز و خستہ حال نہین ہی اور ہمکو خوب معلوم ہی کہ تم لوگ اپنے بلاد مین
قبل اس سے کہ تمنے فتح بلاد کی ہی قحط مین مبتلا تھے اور بھوکون مرتے تھے اور لاغری سے دم توڑتے تھے اور اب تم مالک
بلاد ہوئے اور گوشت کھاتے کھاتے تمہارے پیٹ بھر گئے موٹے ہوئے اور تم سوار ہوئے اُن گھوڑون پر جو زین
زرین سے آراستہ ہین اور تلوارین جوہردار پرتلاون مین لٹکائین اور بعد فقر و فاقون کے سیر و آسودہ ہوگئے
سو اگر تم ہمسے کچھ مانگتے ہو تو ہم تمکو بخوشی خاطر دیتے ہین بشرطیکہ تم ہمارے بلاد مین کچھ طمع نہ کرو جیسا کہ تمنے دیگر
بلاد مین طمع کی ہی پس اگر ہمسے کسیقدر پر قناعت کرو تو بہتر غرضکہ جسوقت خالد رضؓ نے اُسکے مقالات سے ایسی باتین
شوخی و بیہودہ گوئی کی سُنین تو طیش مین آکر کہنے لگے او سگ نصرانی نجس ترین اُن لوگون سے جو ماء معمودیہ یعنے
جو آب پاشیدہ سے غوطہ دیے اور تر کیے جاتے ہین (یہ کنایہ ہی عمل انصاری سے کہ جب کسیکو نصرانی بناتے تھے
تو اُسپر پانی چھڑک کر تر کرتے تھے اور اُس عمل کو فرہ بپتسما کہتے ہین) آگاہ ہو کہ ہر آئینہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمارے
لیے اپنے نبی کو بھیجا اُسنے ہمکو گمراہی سے رہنمائی کی اور ہمکو جہالت سے نکالکر خداشناسی بتائی اور ہمکو حق تعالیٰ
نے اسقدر دسترس بخشی ہی اور ہمارے تئین ایسا غنی کر دیا ہی کہ ہم تمہارے صدقات سے مستغنی ہین بلکہ ہمارے لیے تمہارا
سارا مال و منال اور تمہاری زنان اور تمہارے فرزندان کو حلال و مباح کر دیا ہی ہمکو تمسے کچھ حاجت نہین ہی
مگر یہ کہ تم کہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ یعنے سوا اُس خدا کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی اور محمد رسول فرستادہ
اُسی خدا کا ہی غرضکہ تم لوگ وحدانیت خدا کا اقرار اور رسالت مصطفےٰ کا اعتراف کرو تو تمہارے حق مین آرزوے
دنیا و دین سے بہتری ہی اور اگر تم اقبال اس امر سے انکار کرو تو پھر تم اپنے ہاتھون سے کمترینون کی طرح جزیہ پیش کرو اور
اگر ادائے جزیہ سے سرتابی کرو تو پھر ہمارے تمہارے درمیان مین تلوار حکم قاطع ہی تا وقتیکہ حق تعالیٰ کوئی حکم نازل

ذکر شوخی و زبان درازی بطریق ہجو مین اہل اسلام

کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے اور حکم اُسکا یہ ہے کہ وہ جسکو چاہے فتح و نصرت عطا کرے اور حال یہ ہے کہ ہمکو تو حرب و قتال
محبوب تر ہے اور صلح سے زیادہ تر ہمکو جنگ و جدال مرغوب ہے اور یہ جو تیرا گمان فاسد ہے کہ کوئی گروہ خائف تیرے
نزدیک ہمسے زیادہ عاجز و خستہ حال نہیں ہے تو ہمارے نزدیک تو اور تیرے اصحاب بمنزلہ گان ذلیل و خوار
کے ہیں اسوجہ سے کہ دیکھو ہم میں سے تن تنہا تم ہزار تن سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا ہے اور یہ طرز کلام تیرا اور یہ طریقۂ عطا
جو تو کرتا ہے شایان اُس شخص کے نہیں ہے جو طلبگار صلح کا ہو یعنے طالب صلح کی ایسی گفتگو نہیں ہوتی ہے اور اگر تیری
یہ آرزو تھی کہ جس حالت میں اپنے اصحاب سے میں جدا و تنہا ہوں اُسوقت تو میری ملاقات کرے تو یہ طمع تجھسے
بعید ہے یعنے اگر میری تنہائی سے تیرا ارادہ میری گرفتاری کا ہے تو یہ خیال تیرا خام ہے اور یہ تمنا تیری تجھسے بہت دور ہے
اور ہان اگر میری تنہائی میں تیرے تئین مجھسے ارادۂ قتال ہے تو یہ ابھی تیرے نزدیک ہی یعنے میں تیرے پاس تنہا
موجود ہوں اور حال یہ ہے کہ میں اکیلا تیرے لیے اور تیرے اصحاب کو کافی ہوں انشاء اللہ تعالیٰ بالآخر جسوقت
بولص نے یہ کلام خالد کا سنا تو غصے سے زین پر اپنے سرین سے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا میرے پاس تیرا جواب سوائے
اس تیغ کے نہیں ہے یہ کہا اور اپنی تلوار میان سے کھینچکر خالد پر آیا اور تیز دستی سے اپنا ہاتھ خالد کے دامن زرہ اور
اُن کے کمر پٹکے میں ڈال دیا اور اُسکے ہمراہیوں میں سے بھی بعضوں نے دامن اور پٹکہ مضبوط تھام لیا پھر وہ بطریق
بطریق استغاثہ و استعانت کے اپنے اصحاب کو پکارنے لگا کہ جلد دوڑو اور لو اسکو کہ صلیب نے مجکو اس امیر عرب
پر قدرت دی ہے یہ فریاد و صدا اُسکی سُنکر بطارقہ اُسکے اصحاب ہر جانب سے دوڑ پڑے اور ایک گروہ عظیم انبوہ
جو دو سو سوار سے زیادہ تھے نکل آئے پھر وہ سب تلوارین گھسیٹ کر خالد پر ٹوٹ پڑے اور جب خالد نے اُن سبکو
اپنی جانب آتے دیکھا تو دفعۃً اپنے گھوڑے کو ڈپٹ کر اور شیرون کی طرح جھپٹ کر ایسی جست ماری کہ اپنے تئین اُس بطریق
کے قبضے سے چھوڑا لیا پھر اسکے بعد رومیون نے آکر ہر طرف سے گھیرا اور ایک ورغول آپہونچا تو اُس عالم میں خالد تیغ زنی جسپر
راست کر رہے تھے اور وہ دشمن خدا بولص اپنے لوگون کو للکار رہا تھا کہ اے ہو تم اسکو جلد پکڑ لو پیشتر اسکے کہ وہ تمھارے ہاتھ
سے جاتا رہے اور قبل اسکے کہ وہ تمکو ہلاک کرے اور راوی کہتا ہے جسوقت خالد سرگرم قتال تھے تو اُسوقت ضرار و فضل
بن عباس و علی بن عقیل و عبد اللہ بن جعفر و عبد اللہ بن عمرو بن العاص و عبد اللہ بن طلحہ و عبد اللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد
رضی اللہ عنہم یہ سب امراء و امرازادگان الگ ایک تودہ یعنے ایک ٹیلے پر قریب لشکر روم کھڑے تھے جب انھون نے
رومیون کو دیکھا کہ اُنکے ہاتھون میں تلوارین ہین اور خالد کو گھیرے ہین تو گھوڑون کو مہمیز کرتے اور تیز دوڑاتے ہوئے آپہونچے
اور اول جو شخص گھوڑا سرپٹ پھینکتا ہوا پہونچکر سرگرم دغا ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور اُسوقت یہ اشعار رجائیہ پڑھتے تھے

عَلَيْكَ رَبِّي فِي الْاُمُوْرِ مُتَّكَلِي ⁂	اِغْفِرْ ذُنُوْبِي اِنْ دَنَى مِنِّيَ الْاَجَلْ	رَبِّ وَفِّقْنِي اِلَى خَيْرِ الْعَمَلْ ⁂
وَارْمِ عَنِّي سَيِّدِي كُلَّ الزَّلَلِ ⁂	اَنَا ضِرَارُ الْفَارِسُ الْقَرْمُ الْبَطَلْ	بَاغِيْ عَلَى الْاَعْدَاءِ اَضْحَى مُتَّصِلَا

قَمِّعْ بِسَيْفِي الرُّوْمَ حَتّٰى تَضْمَحِلّ ✣ مَالِي سِوَاكَ فِي الْاُمُوْرِ مِنْ بَعَلٍ ✣ یعنے اے میرے پروردگار تجھی پر مین اعتماد وتکیہ کرنے والا ہون میرے گناہون کو بخشدے کہ ہر آئینہ اجل مجھسے قریب ہی اور اے میرے کردگار مجھے عمل نیک کی توفیق دے اور اے میرے سید و مالک میرے لغزش قدم یعنے گناہون کو مجھسے درگذر کر اور رہنما دے مین ضرار شہسوار و عظیم دلیر کا نزار ہون جست مارنے والا ہون اعدا پر اور طالع متصل ہون یعنے بار بار مقابلے پر آنے والا ہون مین اپنی تلوار سے روم کا استیصال کرون یہانتک کہ وہ مضمحل و عاجز ہو جاوین (مترجم کہتا ہی یہ تین مصرعے بر سبیل رجز ہین چنانچہ مصرعٔ چہارم مین پھر رجوع بدعا ہی) الٰہی میرے تئین سوا ے تیرے کسی سے کچھ اُمید نہین ہی اور واقدی رحمۃ اللہ نے بواسطۂ طرق اپنے رواۃ کے نافع بن علقمہ یربوعی سے روایت بیان کی وہ کہتے ہین کہ مین روز جنگ روم درمیان میدان مشہور دو کے لشکر عمرو بن العاص مین حاضر تھا تو جسوقت ہماری نگاہ روم کے لشکرون پر پڑی ناگاہ ہمنے دیکھا کہ تلوارین چلتی ہین اور خالد کو رومی گھیرے ہین تو دفعۃً مردمان شجاعان میمنہ والون سے ہم ایک گروہ اُنکی طرف دوڑ پڑے اور جا ملے اتفاقاً اُسوقت وہ شخص جسکا ذکر ہم ابھی کر چکے ہین یعنے ضرار بن الازور اُس گروہ غدار پر سبقت کر چکے تھے پس اول جس شخص نے روم پر اقدام کیا وہ ضرار تھے اور وہ تیغ بکف و عریان تن یعنے بے زرہ مثل شیر کے نعرہ کرتے تھے پھر جب قوم اُنکے پیچھے جا پہونچے اور وہ آگے آگے تھے اور اپنے گھوڑے پر شیر کی طرح جھومتے اور جھپٹتے ہوئے چلے جاتے تھے اور تلوار تولے ہوئے بولص پر حملہ آور ہوئے اُسوقت خوف کے مارے بولص کی رگ گردن اُبھر آئی اور پھول گئی تو وہ گھبرا کر خالد سے فریاد کرنے لگا اے خالد اِس شیطان سے مجھے بچاؤ اور بہتر ہی کہ تو ہی مجکو قتل کر پر اسکو نچھوڑ کہ وہ مجھے قتل کرے یعنے اسکو مجھسے باز رکھ کہ مین اسکی صورت دیکھنے سے پریشان حال ہوتا ہون تب خالد نے کہا لا محالہ وہی تیرا قاتل ہی یہ ہلاک کرنے والا اپنے ہمسرونکا اور قتل کرنے والا اور دان ملک ترکمان کا ہی اور نیست و نابود کرنے والا صلیب پرستون اور کافرون کا ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ دفعۃً ضرار آگے بڑھ آئے اور تلوار کو تکان دیکر نعرہ مارا کہ او دشمنِ خدا تیرے خدع و مکر نے تجکو کچھ نہ بچایا کہ تو نے صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد شکنی کی یعنے حیلے سے بلوا کر دغا کی بعد ازان ضرار چاہتے تھے کہ اُس پر تلوار کا وار کرین ناگاہ خالد رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا اے ضرار اندکے تامل کرو یہانتک کہ مین اُسکے قتل کا تمکو حکم کرون اور اسی عرصے مین دیگر فحول صحابہ کا آپہونچا وہ سب اُسکے قتل پر جھپٹ پڑے تو خالد نے اُنکو منع کیا اور کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ راوی کہتا ہی اور بولص نے دیکھا اور اُسکو یقین ہو گیا کہ اُسپر بلا نازل ہو گئی چنانچہ ضرار نے اُسکو قربوس یعنے زین کے ہرنے سے جکڑ کر باندھ لیا پھر اُسکو اٹھا کر زمین پر دے مارا کہ اُسپر غشی طاری ہو گئی پھر اُسنے اپنے ہاتھون کے اشارے سے امان مانگی کہا الامان الامان تب خالد نے کہا اے سگ نصرانی امان نہین ہوتی مگر واسطے اہل ایمان کے اور تو وہ شخص ہی کہ تو نے غدر و مکر کیا آخر جب ضرار نے خالد سے یہ کلام سُنا تو سبے درنگ اُسکے داہنے شانے پر ایک ایسی تلوار ماری کہ اُسکے بائین شانے سے نکلکر نوک تلوار چمکنے لگی

پھر وہ دشمن خدا زمین پر گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا۔ آخر کار خدا نے بہت جلد اُسکی روح کو واصل جہنم کیا پھر اُسکے اصحاب کو اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا شروع کیا اور رومیون نے جب اپنے اوپر یہ بلا نازل دیکھی تو اُن سب نے ملکر حملہ کیا اور اصحاب الفیل آگے بڑھے اور اُن ہاتھیون پر بہت سے لوگ سوار تھے اور دونون جانب سے گھیرے ہوئے اور دونون فریق لڑ گئے قتال شدید برپا ہوا جنگ عظیم واقع ہوئی ضعفین ہم گئین ہزارون گم گئے قیل و قال موقوف جانین تلف ہوئین سر کٹنے لگے لوگ قتل ہونے لگے دلاورون کے چھوٹ قتال کی شدت ہوئی بلائین عظیم واقع ہوئین غبار بلند ہوا آسمان تاریک ہو گیا گھوڑون کی ٹاپون سے شرارے اُڑنے لگے گروہ حبشیون کے کلمات کفر غل مچاتے تھے ایک طرف گبرون کی چیخ تھی ایکطرف ترسایونکا خروش تھا اور اُسوقت اصحاب فیل قتال شدید کر رہے تھے اور فیل والون کے چار غول ہو گئے تھے ایک گروہ میمنہ والون کے متصل تھا اور ایک گروہ میسرہ والونسے قریب تھا اور ایک فرقہ قلب کے نزدیک تھا اور ایک جماعت جمیعت لشکر کی شریک تھی اور اہل نوبہ و بجات و روم باہدیگر صیحہ و نعرہ زنی کرتے تھے فللہ در خالد بن الولید یعنے حق تعالے خالد کے تئین جزاے خیر عطا کرے کہ اُسوقت عجیب اسلوب سے قتال شدید کر رہے تھے کہ کبھی میمنہ پر تھے تو کبھی میسرہ پر جا پڑے اور کبھی قلب لشکر پر جا گرے اور یہی حال امیر عمرو بن العاص کا تھا کہ وہ بھی ادھر سے اُدھر مارتے چلے جاتے تھے اور اُدھر سے ادھر نکل آتے تھے لیکن فضل بن العباس الہاشمی و قعقاع بن تمیمی و غانم بن عیاض الاشعری یہ لوگ اُسوقت ساق لشکر یعنے بائین پر واسطے حراست و حفاظت نسوان و صبیان اور ذراری و جواری کے مامور تھے و اما عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمرو و ہاشم بن مرقال یہ لوگ اپنے لشکر سے منقطع و جدا ہو کر ایک گروہ روم و حبش سے جنگ کرتے تھے اور وہ غول تقریباً ہزار سوار کا تھا چنانچہ یہ سب بہادر اُنکے درمیان گھس گئے تو اُس جگہ ایک بطریق پر احملہ رہا اُسکا نام عزنایں بن میخائیل تھا جب اُسنے اپنے تئین اور اپنے اصحاب کو مبتلا اس بلا کا دیکھا تو وہ دوڑ کر اپنے صلیب کے قریب گیا تاکہ اُسکو بوسہ دیوے اور اُسکی زیارت کرے بعد ازان اُسنے رومیون کی زبان مین شور و غوغا کیا تو اُنھون نے صحابہ کو گھیر لیا اور ارادہ کیا کہ اُنکو گرفتار کر لیوین ناگاہ عبدالرحمن بن ابی بکر نے بشتابی و چالاکی تمام تر اُس بطریق پر حملہ کیا اور اُسوقت اُس بطریق پر خلعت دیباے زرد رنگ بالاے زرہ آراستہ تھا اور اُسکے سر پر خود درخشان گویا کوکب تابان تھا اور کمر مین ٹیکا جواہر نگار رکھتا پھر اُن دونون مین کچھ دیر معرکہ رہا اور دونون باہدیگر چالش و کاوش کرتے رہے آخر عبدالرحمن نے اُسکو ایک تلوار الیسی ماری کہ سر اُسکا دھڑ سے جدا جا پڑا پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اُن سب نے یکبارگی عبدالرحمن اور اُنکے اصحاب پر حملہ کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُنکے حملے پر صبر و تحمل کیا و ہر جا خود مستقل اور ہر ایک اپنے صاحب دیار کی نصرت و مدد پر مشتغل ہے اور ہلاک ہونے پر یقین رکھتے تھے چنانچہ عبدالرحمن کے دست راست پر جراحت شدید پہونچی کہ اس سے خون اُنکی زرہ پر بہتا تھا تب اُنھون نے تلوار کو دست چپ مین لیا اور قتال کرنے لگے اور ہاشم بن مرقال کے دست و عارض پر گیارہ زخم

لگے تھے اور وہ بار بار اپنا خون پونچھتے ہوئے لڑتے جاتے تھے واما فضل بن عباس اور اُنکے برادران عمرو یہ سب بھی
لڑتے ہوئے کبھی میمنہ پر جا پہونچتے تھے اور کبھی میسرہ پر نکل جاتے تھے پھر سامنے والون سے مقابلہ کرتے کرتے اُس غول پر جا پڑے
جسمین عبدالرحمن وعبداللہ بن عمر وہاشم بن عتبہ قتال کرتے تھے اور فضل بن عمرو نے دیکھا کہ عبدالرحمن کو رومی اپنے نرغہ مین گھیرے ہوئے ہین
اور اُنکے گھوڑے کو اُنکے زیر ران لیا چاہتے ہین اور اُنکے اصحاب دشمنون کو اُنسے ہٹاتے ہین اور عبداللہ بن عمر کبھی تو بزور
شمشیر مشرکون کو اُنسے ہٹاتے ہین اور کبھی نیزے سے دفع کرتے ہین اور اُنکے زخمون سے بھی خون جاری ہے اور عبداللہ
عمر کے ہاتھ پر چھ زخم کاری لگے تھے پھر جبکہ فضل نے یہ حال دیکھا تو انھون نے اور اُنکے اصحاب نے ایسے سب بیس آدمی
سبنے یکبارگی حملہ وغلبہ کر دیا اور اُنکی صفون کو چیر کر اندر گھس گئے اور اُن لوگون مین سے جو عبدالرحمن کو گھیرے تھے
ایک سوار کے سر پر ایک تلوار ایسی ماری کہ خود کو کاٹ کر اسکے دندان تک پہنچ گئی آخر وہ تیورا کر زمین پر
گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا پھر حق تعالی نے بہت جلد اسکی روح کو جہنم مین پہونچا دیا اور جب وہ اپنے گھوڑے سے
سے زمین پر گرا تو عبدالرحمن جھپٹ کر اپنے گھوڑے پر سوار ہو بیٹھے اور یہ سب باالاتفاق مقابلہ کرنے لگے یہانتک کہ دشمنون کو
متفرق اور اپنے اصحاب سے دور کر دیا اور اُنکے جناح الیسر یعنی انکے لشکر کے بازوے چپ جو جماعت قبیلہ اوس اور
ہمدان سے تھی سو ایک گروہ روم نے حملہ کیا اُن دونون قوم کی طرف باگ پھیری تو وہ دونو قوم اپنی جایگاہ سے
ہٹ گئے اور اپنی پایگاہ کو چھوڑ کر اپنے سامنے بھاگے تب ابو ہریرہ اور اُنکے لیے عبداللہ اور مالک اشتر نے اُن سبکو
للکارا کہ او قوم منھ نہ پھیرو پیٹھ نہ دو مرتد سے نہ بھاگو کیا تم چاہتے ہو کہ عار عرب اور ننگ عرب ہو گے پیش رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تم کیا عذر کروگے کیا تمنے قول اللہ عزوجل نہین سنا ہے فلا تولوھم الادبار ومن یولھم یومئذ دبرہ
الآیہ یعنے جو کافرون سے اپنی پشت پھیرے اور کوئی آدمی ایسا جو اپنا پیچھا پھیریگا سوا اسکے کہ پیچھا پھیرا لڑنے کے
یا واسطے ملنے دوسری جماعت اسلام سے تو وہ مستوجب غضب خدا ہوا اور ٹھکانا اسکا جہنم ہوا اور جنت تو زیر
سایہ شمشیر ہے اور تم لوگ جنت والی شفاعت کے نزدیک قبر کے ہو راوی کہتا ہے آخر اُن فراریون نے ان لوگون
کے کہنے پر کچھ التفات نہ کی اور انکا کلام ہیچ سمجھا پھر یہ سب فراری نزدیک غانم بن عیاض الاشعری اور اُنکے اصحاب
اور نسوان اور رمیبان کے پاس پہونچے اور عورتین اُنپر شور کرنے لگین اور اُنکے منھ پر مٹی ڈالتی اور دھتکار کرتی تھین اور اُن مفرورون
نے ایسا ہی کچھ روز معرکہ یرموک کے بھی کیا تھا اور اصحاب نے اُنکے گھوڑون کے منھ پر چھڑیان ماریں اور اُسوقت
خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی کفار سے قتال شدید کر رہی تھی پھر جب غانم نے ان لوگون کا بھاگ آنا اور خولہ کا لڑنا
دیکھا اور غانم کے ہمراہ قیس بن الحارث ورفاعۃ بن زبیر المخزومی بھی تھے اور اہل نجدہ سے آزمودہ کار پانسو سوار تھے
غانم نے اہل نجدہ کو آواز دی کہ اے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھو بصدق نیت وثبات قدم سب ملکر
یکبارگی کفار پر حملہ کرو آخر جب کافرون نے ایسا دیکھا تو منہزم ہوئے راوی نے کہا اور اسیطرح اول صبح سے

عصر تک علی الاتصال میان فریقین تیغ زنی ہوتی رہی و بالآخر حق تعالیٰ نے صحابہ پر نصرت نازل کی اور حال یہ ہوا کہ
جسوقت اصحاب الفیل اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تیراندازی کر رہے تھے تو مفرج بن غنیۃ الفزاری اُس
فیل کی طرف بڑھے جو چار سو فیل پر مقدم تھا اور آگے آگے رہتا تھا اور اُسکی ایک آنکھ مین بھالا مارا تو بھالے کی انی اُسکی
آنکھ مین ایسی پیوست ہوگئی کہ اُسکو وہ کھینچ لیسکے تب وہ ہاتھی چنگھارتا ہوا بھاگا اور جو لوگ اُسپر سوار تھے اُنکو اپنی پشت
سے زمین پر گرا کر پاؤن سے کچل ڈالا اور جب وہ ہاتھی بھاگا اور سب ہاتھی اُسکے پیچھے بھاگے اور اپنے اوپر کے
سوارون کو زمین پر ڈالکر پیرون سے روند ڈالا اور مفرج نے اپنی قوم اور اپنے اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان ہاتھیون
کے آنکھون اور دانتون کو اور اُنکی سونڈون کو کاٹ ڈالو کہ یہی انکے ہتیار ہین تب بنی فزارہ و بنی افزار و بنو عبس ہاتھیون پر
جھپٹے اور اُنکی سونڈون پر تلوارین مار کر ہلاک کر ڈالا یہانتک کہ ایک سو ساٹھ ہاتھی مار ڈالے اور جو لوگ اُنپر سوار
تھے اُنکو بھی قتل کیا پھر اسیطرح قوم مین علی الاتصال قتال شدید برپا رہی اور حملے پر حملے برابر ہوتے رہے یہانتک کہ رات
ہوگئی اور تاریکی شب درمیان فریقین حائل ہوئی اور رومی وحبشی اپنے لشکرگاہ کی طرف پھر گئے پھر مسلمانون نے اپنے
مقتولون کو تفحص کیا تو وہ دو سو چالیس مرد تھے کہ حق تعالیٰ نے اُنکے تئین شہادت نصیب کی اور مشرکون نے جو اپنے
یہان کے کشتون کا شمار کیا تو وہ پانچ ہزار آدمی تھے اہل نوبہ و بجات اور روم سے چنانچہ اہل اسلام اپنے مقام پر شب باش
ہوکر حراست ونگہبانی کرتے رہے اور قرآن خوانی مین مشغول رہے اور راتون رات شہیدون کو دفن کیا پھر جب صبح ہوئی
تو اُٹھے اور اپنی تیاری کرنے لگے ناگہان رومی اور زنگی اپنے ساز و سامان سے آگے بڑھے اور اپنی زرق و برق ظاہر کرنے
لگے اور اُنھون نے اپنی جمعیت کی پانچ صفین کین اور ہر ایک صف چالیس چالیس ہزار سوار کی تھی اور پیدل بھی کئی
ہزار آدمی تھے قیس بن علقمہ کہتے تھے کہ مین معرکہ عراق مین شریک تھا اور مین نے جنود کسریٰ اور جرمق اور یرموک اور واقعات
کو معاینہ کیا اور جنگ مصر و قبط بھی دیکھی اور فتح اسکندریہ و دمیاط مین حاضر تھا مگر کثرت وہان کے لشکرون کی ایسی نہ تھی جیسی
کہ دیار بہنسہ مین و غور فوجون کی تھی غرض کہ جب ہمنے فوج رومیون کی آتے دیکھی تو اسوقت خالد درمیان صفون کے
پھر کر لوگون سے خطاب کرتے تھے کہ مثل آج کے دیار مصر و صعید مین پھر کبھی ایسی کثرت فوجون کی نہ دیکھوگے اگر انکو تم
توڑ دو اور شکست دیدو تو پھر کبھی کوئی یہان تمہاری مقاومت کے لیے کھڑا نہوگا بس چاہیے کہ اپنی نیتون کو جہاد
مین خالص کر دو اور صبر و استقلال کو اپنے اوپر لازم کر لو اور زنہار کہ پشت پھیرو کہ مستوجب نار جہنم ہوگے اور شانون
سے شانے ملائے رہو یعنے صف باندھے رہو اور متفرق نہو اور حملہ کرنے مین سبقت نہ کرو جب تک کہ مین تمکو حکم دون
دلاوری سے کہا پھر جب بطریقون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ آمادہ جنگ ہین تو ہر ایک دوسرے
کو اغوا سے شجاعت و دلاوری کرنے لگا چنانچہ بولص مقتول کا بھائی بطرس ان بطریقون سے کہنے لگا تم خوب جان لو کہ
اگر تم اس مرتبہ جمعیت مسلمانون کی توڑ دوگے تو بعد اسکے کبھی کوئی تمسے مقاومت کے لیے قائم نہوگا اور اگر اُسوقت

تم ایسا نہ کروگے تو یہ سب تمھارے بلادکے مالک ہوجاوینگے اور تمھارے مردون کو قتل کرینگے اور تمھاری عورتون کو اور تمھارے لڑکون کو بندے بنا وینگے لاجرم تمکو صبر و استقامت لازم ہے اور چاہیے کہ حملہ تمھارا یکبارگی ہو اور تم پراگندہ نہو جاؤ اور فیلان جنگی کو آگے کر لو اور بیدلون کو اپنی پشت پر رکھو اور صلیب سے استعانت و استمداد کرو کہ وہ تمھاری نصرت و مدد کریگا **راوی** نے کہا اسوقت عمرو بن عاص اور خالد بن ولید کہنے لگے ہم دیکھتے ہین کہ ہماری قوم مین سے کون ہمارے سامنے آتا ہے کہ وہ دشمنون کے مقابلہ پر جاوے یہ سنتے ہی فضل بن عباس آگے آئے اور کہنے لگے مین جاتا ہون یہ کہکر وہ چلے یہانتک کہ اُس قوم سے قریب ہوگئے اور اُنکے ساز و سامان کو دیکھا کہ شعاعین تلوارون اور نیزون کی آنکھون کو خیرہ کرتی تھین اور نشانون کے پھریرے گویا کہ گِدس پر و بال کھولے ہوئے تھے پھر جب اُن لوگون نے فضل کو دیکھا تو بولے کہ یہ سوار مسلمانون مین سے جو آیا ہے تو شک نہین کہ وہ طلیعہ و دیدبان ہے پس تم مین سے کون اسکی طرف مبادرت کرتا ہے اور اُسکو کون پکڑ لاتا ہے یہ سنکر تیس سوار دوڑ پڑے اور فضل نے جب انکو اپنی طرف آتے دیکھا تو پھر پڑے گویا بھاگے جاتے تھے اور تھوڑی دور گھوڑا بھگا لیگئے یہانتک کہ کچھ لیٹ ہوگیا تو قدم قدم چلے جب وہ لوگ نزدیک آئے تو یکبارگی اپنے گھوڑے کی باگ پھیری اور پہلا سوار جو مقدم تھا اسکو قتل کر کے تیسرے لشے سوار کو بھی مار لیا تب اُن لوگون کے دلون مین اس طرز کی جنگ سے فضل کا خوف و رعب سما گیا اور بھاگے تب اُنھون نے انکا پیچھا کیا پھر تو سوار پر سوار مارتے گراتے چلے جاتے تھے تا آنکہ اُنمین سے بیس سوار قتل کیے اور باقی دس سوار جب اپنے لشکر کے نزدیک پہونچے تو فضل وہانسے پھر کر اپنے لشکر مین آئے اور مسلمانون کو اس کیفیت سے خبر دی تب سب نے کہا اے پسر عم رسول اللہ تمنے اپنے تئین بڑے مہلکے و مخاطرے مین ڈالدیا تھا اُنھون نے کہا جب قوم نے مجھپر قصد کیا تو مین نے خوف اس بات کا کیا کہ مبادا خدا میرے تئین میرا بھاگنا دکھاوے مین نے بخلوص نیت و باخلاص درست جہاد کیا تو آخر حق تعالےٰ نے مجکو اُنپر فتح و نصرت بخشی اور یقین جانو کہ وہ لوگ ہمارے لیے غنیمت اور ہمارے حصے مین ہین انشاء اللہ تعالیٰ اور **راوی** کہتا ہے کہ بعد ازان خالد و عمرو ترتیب لشکر مین متوجہ ہوئے اور میمنہ و میسرہ و جناحین سے آراستہ کیا جیسا کہ حال صف آرائی روز اول کا ابھی آگے بیان ہو چکا و بعد ازان عمرو نے زیاد بن ابی سفیان بن الحارث کو بایین و موخر لشکر مین گرد اگرد نسوان و صبیان و مال و اسباب کے از برائے حراست و حفاظت مقرر و مامور کر دیا اور اُنکے ساتھ ہزار سوار تعینات کر دیے اور اُن مستورات مین وہ عورتین بھی تھین جنکا ذکر سابق بذکر جنگ اجنادین و یرموک کے ہو چکا ہے اور وہ یہ تھین مثل عفیرہ بنت عفار و ام ابان بنت عتبہ اخت ہند و خولہ دختر ازور و مزروعہ دختر عملوق و سلمہ دختر زراع و لبنیٰ دختر سوار و سلمیٰ دختر نعمان و ہند بنت عمرون و زینب انصاریہ اور یہ سب وہ عورتین ہین جو شجاعت مین معروف تھین تب انسے خالد نے کہا اے دختران عرب البتہ تمنے وہ کام کیے ہین کہ خدا و رسول و مسلمانون کو رضامند کیا ہے و البتہ ذکر تمھارے باقی و یادگار رہینگے کہ دختران ترک و روم مینا ابعد حین وقتاً فوقتاً تمھارا چرچا کرین گی اور یہ دیکھو کہ دروازے جنان کے تمھارے لیے کھلے ہین اور

دورہاے جہنم تمھارے اعداکے واسطے کھلے ہین اور مین تمکو اس بات پر تاکید کرتا ہون کہ جب روم و زنگی تمھاری طرف آوین تو تم اپنی جانب سے ایسی قتال کرو جیسی تم نے روز معرکۂ اجنادین ورد زمنگامۂ یرموک کے جنگ کی تھی اور اگر کسی کو تم اپنے یہان سے بھاگتے دیکھو تو اُسکے تئین چھریان مارو اور اُسکے فرزند کو اُسکے سامنے پیش کرو اور اُس سے کہو کہ تو اپنے اہل و اطفال کو چھوڑ کر کہان جاتا ہے اور سائر مسلمانون کو اپنے کلمات سے جنگ پر آمادہ و برانگیختہ کرو یہ سنکر اُن عورتون نے جواب دیا کہ اے امیر ہماری خوشی نہین ہے مگر اُسوقت کہ ہم تمھارے سامنے مرین اے ابو سلیمان ضرور ضرور ہم رومیون اور زنگیون کو یہانتک مارینگے کہ پھر ہمارے لیے کوئی عذر باقی نہ رہجاوے یہ سُنکے خالد اُنکے مشکور ہوئے اور پھر صفوف مسلمانون مین آئے اور اپنے گھوڑے پر سوار اُنکے درمیان پھرنے لگے اور لوگون کو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے کہ اے یارو تم اپنی قوم کی نصرت کرو اور دشمنون کو قتل کرو اور راہ خدا مین اپنے تئین قایم رکھو و مستقل رہو اور دشمنان خدا کی قتال پر صبر و استقامت کرو اور اپنے ننگ و ناموس کی طرف سے جنگ کرو اور جب تک مین تمکو حکم کرون تم حملہ کرنے مین سبقت نہ کرو اور چاہیے کہ تیر تمھاری کمان واحد سے نکلین یعنے سبھون کے تیر ایک ساتھ چلین کیونکہ جب تیر مجتمع ہوکر چلینگے تو اس سے خالی نہین ہے کہ اُنمین اکثر سہم صائب ضرور ہونگے یعنے اس صورت مین کوئی تو نشانے اور زرہ پر پہونچا کریگا اور چاہیے کہ تم صابر و ثابت رہو اور اورون کو بھی امر بصبر و استقلال کرو اور باخود ربط و اتفاق رکھو تا فلاح پاؤ اور رعب جان لو کہ کبھی تمنے اپنے سامنے مثل اس جماعت کے مقابلہ و مقاتلہ نہین کیا ہے کیونکہ یہ سب اپنی قوم کے سردار و امرا و ملوک ہین یہ سُنکے لوگون نے جواب دیا سمعًا و طاعةً یعنے ہمنے ارشاد آپ کا بگوش جان سُنا اور بسر و چشم بجا لائے و بعد ازان خالد آگے بڑھے اور جماعت قلب لشکر مین جہان عمرو بن عاص تھے وہین جاکر ٹھہرے اور عمرو بن عاص کے پاس جو لوگ مجتمع تھے مثل عبدالرحمن بن ابی بکر و قیس بن ہبیرہ و رافع بن عمیرۃ الطائی و مسیب بن نخبیۃ الفزاری و ذو الکلاع الحمیری و ربیعۃ بن عامر و مالک اشتر و عباس بن مرداس السلمی و مثل انکے بقیہ امرا جو موجود تھے بعد ازان یہ سب بطمانیت خاطر و برفتار با وقار آگے بڑھے پھر جب رومیون اور زنگیون نے دیکھا کہ عرب بڑھے آتے ہین تو وہ بھی چلے اور حال یہ تھا کہ اُنکی کثرت سے وہ سرزمین طولًا و عرضًا تمام پر تھی پھر جب دونون گروہ باہم دوچار ہوئے اور دونون جماعتین بھر گئین اور رومیون نے آرایش اپنے صلیبون اور نمایش اپنے نشانون کی ظاہر کی اور آوازین اپنی بکلمات کفر و شرک بلند کین اُسوقت ایک راہب کبیر یعنے ایک بڑا دیرانی جبہ سیاہ پہنے ہوئے اور کلاہ کلان بر سر و زنار در بر سامنے نکلا اور بزبان عربی گویا ہوا کہ اَیُّکُمْ اَمِیْرُ الْقَوْمِ فَلْیَخْرُجْ اِلَیَّ یعنے تم مین سردار قوم کون ہے کہ وہ مجھسے کلام کرے یہ سُنکے خالد اُسکے روبرو آئے تو اُسنے کہا اَنْتَ اَمِیْرُ الْقَوْمِ یعنے کیا تو ہی رئیس قوم ہے خالد نے کہا کذالک یزعمون ما دمت علی طاعۃ اللہ کہ ہان یون ہی لوگ گمان کرتے ہین اُسوقت تک کہ مین طاعت خدا و سنت نبی پر قائم ہون پھر جسوقت مین اس سے بدل جاؤن اور سنت رسول کو بدل ڈالون تو پھر مجھپر میری اطاعت و سرداری نہین ہے یہ سُنکے راہب نے کہا مین خوب جانتا ہون کہ تم اکثر بلاد پر مالک

مکالمۂ راہب

متصرف ہوئے ہو اور اب تمنے عزم کیا ہی ان بلاد کی طرف جسپر کسی ملک نے ملوک مین سے کبھی جرأت و جسارت
نہین کی ہی کہ ان دیار مین معارضہ و مداخلت کرے اور اکثر ملوک نے ارادہ اس یار کا کیا مگر محروم و نامراد پھر گئے اور اپنی
جانین انھین بلاد مین کھپا گئے اور ایسا نہین ہی کہ ہمیشہ تمھارے ہی لیے نصرت ہو سو یہانکے ملوک نے مجھے تمھارے پاس
بھیجا ہی کہ اگر تم تامل کرو تو ہم تمھارے لیے کچھ مال جمع کرین اور تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک چادر اور عمامہ اور
ایک ایک دینار دینگے اور خاص تیرے لیے سو چادر و عمامہ اور سو دینار دیوینگے اور ہر ایک کے لیے ایک ایک بار
شتر گندم و جو کا اور خاص تیرے لیے دس دس بار گندم و جو سے اور تمھارے صاحب مالک عمرو کے واسطے
دس ہزار دینار اور اسی قدر عمامے اور کپڑے اور بار ہاے شتر بر از گندم و جو پھر یہ سب کچھ تم ہمسے لو اور یہانسے چلے جاؤ
اور اپنی جانون کو بچاؤ کیونکہ ہم لوگ بلغ شمار ٹڈی دل ہین اور تم ہمکو مثل اُن لوگون کے نہ سمجھو جنکا تمنے مقابلہ کیا ہی اہل فرس
و روم اور اہل شام و قبط سے کیونکہ اس لشکر مین اہل نوبہ اور بجارۃ اور روم و حبش سے موجود ہین اور بڑے بڑے بطارقہ
یعنے رؤساے نصاری اور بڑے بڑے اساقفہ یعنے پیشوایان ترسا شریک ہین اور ہم بلاد روم و حبش سے اس کثرت سے
(جمع بطریق) (جمع اسقف ۱۲)
فراہم کرینگے جنکی تاب نہ لا سکوگے اور تم بالفعل انھین چند بجۂ جوان مردون سے دو چار ہوئے ہو جو سردست ہمارے پاس
وارد ہوئے ہین و حال آنکہ بقیۂ روم ابھی تمھارے لیے نہین آئے ہین صرف اسیقدر لوگ بھیجے گئے ہین جو تمسے جنگ کرنے
کو کفایت کرتے ہین یہ سنکے خالد نے جواب دیا کہ واللہ ہم تمھارے یہانسے نہ پھر جاوینگے مگر تین صورتون مین ایک صورت
سے کہ یا تو تم ہمارے دین مین داخل ہو یا جزیہ دو یا لڑو اور جو کہ تو نے ذکر اپنے لشکر کا بشمار بلغ کیا ہی تو حال یہ ہی کہ حق تعالیٰ
نے ہمسے وعدہ فتح کیا ہی زبان سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اپنی کتاب مجید مین بھی وعدہ ظفر ہمارے لیے
ارشاد فرمایا ہی اور جو کہ تو نے لباس عمامہ وغیرہ دینے کا ذکر کیا تو عنقریب ہی کہ ہم خود تمھارے لباس و عمامے لینگے اور
تمھارے تمام بلاد کے مالک ہونگے جیسا کہ ہم مالک ملک شام و مصر و عراق و یمن و حجاز و روم کے ہوئے ہین یہ
سنکے راہب نے کہا مین پھر کر جاتا ہون اور اپنے اصحاب کو اس کلام کی خبر کرتا ہون کیونکہ مین پیشگاہ بطلوس والی
بہنسا سے بھیجا ہوا پاس والی اہناس کے آیا تھا سو یہان جملہ ملوک و بطریقون نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہی اب مین
انکے پاس جا کر تمھارا جواب انسے بیان کرتا ہون بعد ازان وہ راہب جہانسے آیا تھا وہان چلا گیا پھر جب اُسنے
جا کر بطریقون سے جواب خالد بیان کیا تو انھون نے اپنے ملوک کو لکھ بھیجا اور جواب خالد مشتمل بر قتال مندرج کیا
پھر جسوقت یہ جواب پاس اُن ملوک کے پہونچا تب لشکر روم و حبش روانہ ہوئے اور قطار ہاتھیون کی اپنے سامنے
مقدم کی اور ہاتھیون کے آگے آگے پرا پیدلونکا کیا انکے ہاتھون مین تلوارین اور تیر و کمان اور بھالے و برچھے تھے
اسوقت فضل بن عباس و رفاعہ بن زہیر المحاربی و قعقاع بن عمرو التمیمی و شرجیل بن حسنہ و مقداد بن اسود الکندی
و معاذ بن جبل وغیرہ نے پکار کر مسلمین سے خطاب کیا کہ اے مسلمانو یقین رکھو اس بات پر کہ دروازے جنت

کے کھلے ہین اور ملائکہ تمھاری طرف دیکھ رہے ہین اور حورین بازینت تمام آرائش غرفات جنت سے جھانکتی ہین بعد
ازان یہ آیت پڑھنے لگے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یعنے حق تعالی نے اہل ایمان سے
انکی جانون اور انکے مالون کو مول لیا ہی اس بدلے مین کہ انکے لیے جنت ہی یعنے انکی جان اور انکے مال کے بدلے مین بہشت
انکے لیے مقرر کی ہی بعد ازان اُن لوگون نے صفین آراستہ کین اور خالد نے پیش صفوف کھڑے ہو کر کہا کہ ہر ایک جماعت
باہم یکدیگر ملے رہو اور مستقل و ثابت قدم رہو اور خوب جان لو کہ جمعیت اعدا تمسے دہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے
تو چاہیے کہ جنگ کو اتنا طول دو کہ وقت عصر آجاوے اسلیے کہ وہ ساعت نصرت اعدا پر اور زجر دار کہ لشت پھیر و
اور روگردانی کرو اور برکات واعانت خدا پر تکیہ کر کے سبقت کرو راوی نے کہا پھر اُدھر سے زنگیون اور
بربری اور نوبیون اور اہل بجاوت نے ہجوم و نرغہ کیا یہانتک کہ جب دونون طرف کی جماعتین باہم یکدیگر نزدیک
ہوگئین تو اصحاب فیل نے تیراندازی شروع کردی اور اس کثرت سے تیر چلے گویا ٹڈیونکا دل آتا ہی یہانتک کہ
اُسمین اکثر مردان کارکام آئے اور بہت سے جوانمرد زخمی ہوگئے اور اُسوقت حال خالد کا یہ تھا کہ وہ تیغ زنی کرتے
ہوے کبھی تو میمنہ اعدا پر جاتے تھے اور کبھی میسرہ پر آتے تھے اور اصحاب الفیل مین سے ایک گروہ زنگیون
اور بربریونکا ایسا تھا کہ وہ ایک جا ساکن و مقیم رہتے تھے اُنکو قواد کہتے تھے اُنکے اوپر کے لبون مین سوراخ
یعنی سرکش ۱۲
ہوتا تھا اُسمین حلقے مسی برنجی پڑے ہوتے تھے اور شروع جنگ مین وہ قواد اپنی جا سے حرکت نہ کرتے تھے
مگر جبکہ ہنگامہ حرب گرم ہوتا تھا اور شدت رزم ہوتی تھی تب وہ نکلتے تھے اور وہ زنگی جنگی بڑے لمبے قد آور
تھے کہ ہر ایک انمین کا بلندی قامت مین دس گز کا تھا پھر جسوقت مستعد جنگ ہوتے تھے تو انکے حلقون مین
زنجیر ڈالی جاتی تھی اور زنجیر کے دونون سرے الگ الگ بربری کے ہاتھ مین ہوتے تھے اگر درمیان فریقین کے
صلح ہوگئی تو خیر نہین تو وہ بربری زنجیرین زنگیون کی کھینچے ہوئے رزمگاہ مین لیجا کر چھوڑ دیتے تھے اور انکے ہاتھون
مین لمبے لمبے گرز آہنی دیدیتے تھے تو وہ سوار کو مع گھوڑا ایک ضرب مین قتل کر ڈالتے تھے اور انھین حبشیون مین
وہ حبشی تھے جو فیل سوار تھے اور اسی کے اوپر سے قتال کرتے تھے پھر جسوقت دونون جماعتین طرفین سے مقابل
ہوئین تو وہ قواد لائے گئے اور انکے بدن پر شانے سے تا سینہ شیر کی کھال مضبوط بندش سے لپٹی تھی اور اسطرح
انکی کمرین بھی رسیون اور زنجیرون سے محکم بندھی تھین اور باقی جسم انکا برہنہ اور سر انکے ننگے تھے اور انکے ہاتھون
مین گرز تھے اور بربری انکی زنجیرین پکڑے ہوئے کھینچے ہوئے میدان مین لائے اور لشکر اسلام منتظر تھے کہ
کب انکو حکم حملہ کرنے کا ہوتا ہی پھر جسوقت مسلمانون نے یہ حال اُن قواد اور فیل سواروںکا دیکھا تو مردان نبرد
ثابت قدم اور قوی دل رہے اور مسلمانون مین سے بعضے خوف مین آئے اور گھبرا گئے ناگاہ لشکر مخالف سے ایک
بطریق جسکا نام بطریس جبر اور بعض مقتول کا تھا میدان مین نکلا اور وہ گھوڑے پر سوار تھا اور اُس گھوڑے پر ہاتھی کی

کمال کی بدحواسی تھی سو اس حال سے لعلیٰ بن سہار م قتال ہوا راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی خالد بن اسلم نے شریف بن طارق الازدی سے اُسنے کہا جب اُس بطریق نے ایسا کیا تو ہمیشہ ازد آسکے سامنے سے بھاگ نکلے اسوقت ایک سوار لشکر اسلام سے نکل کر گھوڑا دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ برہنہ تن تھا یعنے زرہ پوش نتھا جب قوم مخالف سے قریب ہوا تو یہ اشعار رجز پڑھنے لگا اشعار

وَاَنْتُمْ شِبْهُ الْحُمُرِ اِذَا انْتَشَیٰ +
وَاَصْبَحَ مَوْلَاهَا عَنِ السَّعْیِ نَائِمًا

لَقَدْ مَلَكْتُ بِيَدِيْ سِنَانًا وَصَارِمًا +
عَلَيْهِ شُجَاعُ الْمُصْرِخِي الْقَشَاعِمَا +
وَقَدْ مَلَكَ اللَّيْثُ الْغَضَنْفَرُ جَمْعَهَا

اَذِلُّ عُدَاةَ السُّوْءِ اِنْ جِئْتُ قَادِمًا +
وَلَا كَاغْنَامٍ مُضِيْعِيْنَ لِقَفْرَةٍ +
وَاَصْبَحَ فِيْهَا بِالْمَخَالِبِ حَاطِمًا +

یعنے مین مالک ہون سنان و شمشیر کا ذلیل و خوار کرتا ہون دشمنون کو جسوقت میدان مین سامنے آتا ہون اور انکو مانند سنگ گسترده لیٹے بچھے ہوئے پتھر کی طرح زمین پہ ڈال کر چھوڑتا ہون جسطرح کہ شیر مردان شجاع روندتے چلتے ہین اور مرد شجاع وہ جو فریاد رس آزاد و بزرگ منش ہین اور نہ ان بھیڑون کی طرح ہون جنکا گذر دشت و بیابان مین ہوا اور انکا مالک انکی سعی حراست سے خواب غفلت مین ہو اور اسوقت اُن بھیڑون پر شیر حملہ آور ہوا ہو یا کہ ان مین جا گھسا اور انکو ناخون پنجون سے پھاڑ ڈالا (مترجم کہتا ہے دونون شعر اخیر کے مضمون سے غرض اُس سوار رجز خوان کی یہ ہے کہ اگرچہ مین اس میدان مین تنہا ہون مگر امیر ہمارا اور ہمارے مددگار ہمسے غافل نہین ہین) راوی کہتا ہے کہ پھر اس سوار نے یہ اشعار پڑھ کر ایک نعرہ مارا کہ مین ضرار بن ازور ہون مین قاتل ملوک شام ہون مین ناصر دین اسلام ہون اور مین تسلط و غلبہ کرنے والا ان لوگون پہ ہون جو خدا کے ساتھ کفر و شرک کرتے ہین اور مین قاتل ہون بولص کا جو سگ و طغیان تھا پھر جسوقت رومیون نے کلام ضرار کا سنا تو جو لوگ مقابلے پر تھے وہ اپنے پیچھے ہٹے اسوقت ضرار کو انپر طمع فیروزی ہوئی کہ ناگاہ انھون نے حملہ کیا یہ دیکھکر بطرس بولا یہ کون ہے جو برابر لڑ رہا ہے اور وہ برہنہ تن ہے یعنے زرہ وغیرہ سے اور کبھی تیغ زنی کرتا ہے اور کبھی نیزہ بازی کرتا ہے اُسکے لوگون نے کہا یہ ضرار بن ازور ہے یہ سنکر وہ لعین متحیر ہوا اور کہنے لگا یہی شخص میرے بھائی بولص کا قاتل ہے مین خواہش رکھتا ہون کہ اس سے اپنے بھائی کے خون کا بدلا لون پھر جب اُسنے قصد خروج کیا تو ایک اور بطریق نے جو بطریقون کا سردار اور اُسکا نام بھی بولص تھا بطرس پہ سبقت کر کے کہنے لگا مین تیرے بھائی کے خون کا عوض لونگا یہ کہکر اُسنے ضرار پہ حملہ کیا پھر تھوڑی دیر ان دونون مین آویزش و کاوش رہی اور دونون آپسمین ڈپٹ جھپیٹ کرتے رہے پھر ایک ساعت سے زیادہ دیر نہوئی تھی کہ ضرار نے اُسکے سینے مین ایک نیزہ مارا کہ اُسکی زرہ توڑ کر نوک سنان پشت سے باہر نکل آئی اور کشتہ اُسکا زمین پہ گرا اور وہ اصل جہنم ہوا یہ دیکھکر بطرس کہنے لگا یہ شخص مگر جن ہے اور لازم نہین ہے انسان کو کہ جن سے مقابلہ کرے بعد ازان اُسنے اپنی زرہ حربی پہنی اور اپنے سر کو سر پیچ سے مضبوط باندھا اور بالائے زرہ حربی کے زرہ زیبالیشی پہنکر بقصد ضرار برآمد ہوا اسوقت ان بطریقان

جرار مین سے ایک اور بطریق بنے جسکا نام شد طهورس تھا بطریق نے بنفت کرکے قسم کھائی کہ میرے سوا سے کوئی غیر اس
سوا سے لڑنے نجاوے یہ کہکر اُسنے ضرار پر حملہ کیا اور بولا ادنُ دنک وانقتال یعنے قریب آ اور لے اس قتال کو راوی
کہتا ہی کہ ضرار رضی اللہ عنہ نے یہ کلام اُسکا نہین سمجھا کہ وہ کیا کہتا ہی پھر اُس بطریق نے حملہ کیا اور حملہ کرتے ہوئے ایک صلیب طلائی
جو اپنے گلے مین لٹکائے تھا اُسکو نکالا اور اُس سے استمداد کی تب ضرار ہنسنے لگے اور بولے تو اس صلیب سے استعانت کرتا ہی
اور ہم ملک دیان رب الناس وجان سے استعانت کرتے ہین بعد ازان اُن دونون نے نمونے اپنے اپنے سپاہگری کے دکھلائے
جسے دیکھکر آدمی ڈرجاسے اُسوقت خالد اور دیگر امرا نے پکار کر آواز دی کہ ای ضرار اسقدر سستی و تاخیر کیون ہی
کہ تیرے لیے در جنت مفتوح ہی اور تیرے دشمن کے واسطے دروازہ جہنم وا ہی یہ سنکر ضرار ہوشیار ہوگئے
اور اُس بطریق پر حملہ کیا اور ادھر سے روم نے اپنے صاحب کو آواز دی پھر انمین حرب عظیم واقع ہوئی اور
آفتاب نے اپنی تابش ڈالی اور جنگ برابر برپا رہی یہانتک کہ اُن دونون کے بازو شل ہوگئے اور زیر ران اُن
دونون کے گھوڑے پسینے پسینے ہوگئے تب بطریق نے ضرار سے اشارہ کیا کہ بدل ہو جاؤ اور خود بھی اپنے گھوڑے
سے اُترپڑا اسلیے کہ اُسکو دونون گھوڑون پر ترس و رحم آیا ناگاہ بطارقہ نے ایک گھوڑا جیسے جبل پا کمر کی
پڑی تھی اُس بطریق کی سواری کے لیے بھیجا یعنے اُسکا گھوڑا بدل دیا پھر جب ضرار نے یہ حال دیکھا تو اپنے
گھوڑے کو ڈانٹ کر کہا ای گھوڑے اسوقت میرے ساتھ ثابت قدمی کر نہین تو مین تیری شکایت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کرونگا تب گھوڑے کی آنکھون سے اشک رواں ہوئے اور ہمہمہ کرنے لگا پھر اُسنے اپنی معتاد کی
رفتار سے بہت زیادہ تیز روی کی اور ضرار نے اُس بطریق پر حملہ کیا آخرکار اُسکو نیزہ مارکر زمین پر گرا دیا اور اُسکا
گھوڑا لے لیا اور ارادہ اُسکے قتل کا کیا کہ ناگاہ دروبیو کا ایک غول نکلا اور اُنکے ساتھ اُنکا ایک بزرگ سنگ تھا
اُسکا نام شاؤل اور وہ زمرۂ بطارقہ ان شمونین سے ایک بطریق تھا پھر ان سب نے آخر ضرار کو گھیر لیا اور شاؤل کے
سر پر سونے کا تاج تھا پھر جب صحابہ کرام نے اِس گروہ کو دیکھا کہ ضرار کے اوپر نکلا ہی اور شاؤل کے سر پر تاج چمک رہا ہی
تو وہ سب خالد سے کہنے لگے کیا سبب ہی جو ہم اپنے صاحب کی نصرت سے تقاعد و تہاون کرتے ہین وحال آنکہ رومیون
نے اُسکو گھیر لیا ہی یہ سنکے خالد نکل پڑے اور دس مرد خیار قوم سے چنکر اپنے ہمراہ لیے کہ وہ فضل بن عباس بن
عبد المطلب تھے اور اور اُنکے بھائی اور عبداللہ بن جعفر اور مسلم و علی اولاد عقیل اور عبداللہ بن عمر بن الخطاب
اور عبد الرحمان بن ابی بکر اور عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عبداللہ بن المقداد پھر ان دلاورون نے اپنے بھالے
سنبھالے اور گھوڑونکی لگامین چھوڑ دین یعنے باگین لین اور ضرار الروم کے مقابل بصبر و ثبات قائم رہے یہانتک کہ خالد
مع امراء موصوفین کے اُن تک پہونچے اور آواز دی کہ اے ضرار نصرت و فتح تیرے پاس آپہونچی اور خوف و ہراس
تجھسے دور ہو اسواب تو ان کافرون سے اندیشہ نکر اور حق تعالے سے استعانت کر ضرار نے کہا مین منجانب اللہ

شاہیش ورشنگار ہی سے کیا ہی قریب تر ہوا ہون چنانچہ یہ لوگ اُن لوگون سے باہم ملاقی و مقابل ہوئے اور ضرار اُسوقت
دشمنون کے ساتھ مشغول تھے اور خالد بطلب تلاش صاحب تاج و دستار کے مصروف ہوئے اور شاذل نے جو دیکھا
کہ گروہ مسلمانون نے ضرار کو حلقے مین کر لیا اور اپنی جماعت کو مبتلا دیکھا اوسوقت شاذل مدہوش ہوگیا
اور اُس کے بدن مین رعشہ پڑگیا اور ضرار اپنے خصم کے ساتھ مشتغل بجنگ تھے آخر اُسنے ارادہ گریز کا کیا تب ضرار نے
اپنے گھوڑے سے اُترکر اُسکا پیچھا کیا یہانتک کہ اُس سے لاحق ہوگئے پھر نیزہ اپنے ہاتھ سے ڈالدیا اور لپٹ گئے
اور دونون نے ایک دوسرے کا بازو پکڑ لیا اور باہم کشتی ہوئی اور وہ دشمن خدا جسامت مین گویا ایک پارۂ
کوہ تھا اور ضرار لاغر جسم تھے مگر یہ کہ حق تعالے نے انکو توانائی اور قوت عطا کی تھی پھر جب اُن دونون مین آویزش
تادیر رہی آخر ضرار نے اپنا ہاتھ اُسکی کمر مین ڈالکر اُٹھا لیا اور زمین پر دے مارا اُسوقت وہ لعین اپنے
ملطارقونکو پکارنے لگا اور مدد کو بلاتا تھا یہ دیکھکر رومیون اور زنگیون مین شور و غوغا پڑگیا اور صحابہ مین
واہ واہ کی دھوم ہوئی اور اُس حالت مین ضرار نے اُسکو مہلت ندی کہ اُسپر چڑھ بیٹھے اور وہ نیچے سے اونٹ کی طرح
بلبلاتا تھا اُسوقت ضرار نے اپنی تلوار کھینچی اور موقع پاکر اوسکو نحر کیا یعنے اُسکے سینے مین بھونک دی اور قتل کیا
اور اوسنے ہنگام نحر ایسی چیخ ماری تھی کہ لشکرون نے سنی تب رومیون اور زنگیون نے دھاوا کیا اور جب ضرار نے
یہ دیکھا تو فوراً اُسکا سر کاٹکر اُسکے سینے سے اُترآئے اور اُس سر بریدہ سے خون ٹپکتا تھا اور مسلمانون نے
صدائے تکبیر بلند کی تھی پھر دونون فریق باہم متقابل ہوئے اور زور آور دن مین کشاکشی ہونے لگی جنگ عظیم
برپا ہوئی قتال نے زور پکڑا بدنون سے عرق بہنے لگے پتلیان آنکھون کی پھر گئین آنکھین ڈگڈگاتی تھین
مصیبتین عظیم نازل ہوئین جہان تاریک ہوگیا چکی اُس لڑائی کی بڑے زور شور سے چل رہی تھی نیزہ بازی
و تیغ زنی کو بڑی قوت ہوئی سینے تنگ تھے شدائد امور سے لوگ دنگ تھے راہین بند تھین شانے کٹے پڑے تھے
تنونکے پرزے پرزے بند بند جدا تھے اور سوائے اسکے اور کچھ نظر نہین آتا تھا کہ فوارے خونکے اُڑتے تھے یا وار کرنے
ہاتھ کھلے تھے یا گھوڑے دوڑ رہے تھے غرض کہ زنگیون اور زنجیر والون نے کہ وہ بڑے سرکش اور شدید الکفر تھے
یکبارگی نرغہ کیا اور گرز آہنی مارنے لگے اور وہ روز بہت سخت تھا کہ اہل شجاعت کو یاس تھی اور اہل جبن گریزان
تھے اور باقی مردم حیران تھے اور ادہر لشکر اسلام مین عمرو بن العاص لوگونکو قتال پر ترغیب دیتے تھے اور
کہتے تھے اے اصحاب اے حاملان قرآن یاد کرو غرف جنان کو اور اہل ایمان اُنکا یہ کلام سنکر خوش ہوتے تھے اور باہم اظہار
نشاط و سرور کرتے تھے اور حال زنگیونکا یہ تھا کہ وہ گرز گران سے سوارون اور گھوڑونکو یکبارگی قتل کرتے تھے اور اپنے
فیل سوار تیر و نیزے مارتے تھے یہانتک کہ وقت عصر داخل ہوا اور اُسوقت تک فریقین سے خلق کثیر قتل ہوچکی تھی
پھر اُسوقت خالد نے اپنے خصم شاذل پر قابو پاکر نیزہ اُسکے سینے مین مارا کہ نوک سنان اُسکی پشت سے

پار ہو کر چمکنے لگی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور **راوی** نے کہا جسوقت بلاے
عظیم و قتال شدید بسبب ہاتھی تو رفاعۃ المحاربی نے پانسو مرد سیدان قبیلہ بنی محارب و لبید و مالک سے انتخاب کر کے
قصد فیلونکا کیا پھر اُن سب دلیرون سے کہنے لگا اے بہادران عرب تم قریب قریب رہو مین جا کر اُنکو دیکھ لیتا ہون
یہ کہکر رفاعہ قریب فیل ابیض کے گئے کہ وہ قائد و راہبر سب ہاتھیونکا تھا اور وہ سب ہاتھی پانسو تھے چنانچہ
رفاعہ تیغ بکف اُس سفید ہاتھی کیطرف بڑھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے **اشعار** یا مالک من جثۃ کبیرۃ ؎

لقیت کل کبیرۃ خطیرۃ . الیوم قد ضاقت بک الحضیرۃ . حتی ترے ملقا علی الحفیرۃ ؎

ترجمہ یا حرف ندا و منادی محذوف کہ مراد لشخصہ و خطاب بنفسہ ہی یعنے شاعر اپنے تئین کہتا ہی) اے شخص
تیرے لیئے آمد بزرگ ہی یعنے تیری بڑی آمد ہی کہ تو نے بڑے بڑے معرکونمین اور بڑے بڑون سے
مقابلہ و مقاتلہ کیا ہی آج کے روز تجھسے رزمگاہ تنگ ہی یہانتک کہ تو گرو ہونکو لب گور اور کنارے غار کے پڑے
ہوئے دیکھتا ہی **راوی** کہتا ہی کہ بعد ازان رفاعہ نے اُس سفید ہاتھی کو ایسی تلوار ماری کہ وہ بھاگ نکلا اور
پھر تیورا کر بیٹھ گیا اور اُسپر عماری چرمی مین جو چند زنگی سوار تھے سو جسوقت وہ ہاتھی زمین پر گرا تو ایک ملحد اُنمین
سے پشت فیل سے کود کر سامنے آیا اور اُسکے ہاتھ مین گرز تھا اُسنے اُس سے رفاعہ کو مارا اتفاقاً وہ گرز خالی گیا
تب رفاعہ نے اُسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ جھلک تلوار کی بائین شانے سے نظر آئی اور وہ دشمن خدا
زمین پر گر کر خون مین لوٹنے لگا اور فی النور واصل جہنم ہوا بعد ازان صحابہ دوڑ کر اصحاب فیل سے بھڑ گئے اور ہاتھیونکی
انکھونمین بھالونکی انی مارنے لگے جیساکہ ہمنے ابھی ذکر کیا ہی آخر وہ ہاتھی بھاگ گئے وبعد ازان خالد اور مقداد وغیرہ
جودت نہاد نے قصد اُن قواد کا کیا جنکا ابھی مذکور ہو چکا ہی (یعنے زنگی زنجیرون والے) اور ظفر و ثبات حقتعالی سے
طلب کرتے تھے اور اسلوب جنگ کا یہ طور کیا کہ چند سوار داہنی طرف سے اور کچھ سوار بائین سے آنے لگے اور اُن
پر برپا تکو جو زنگیونکی زنجیر دنکے دونون سرے پکڑے تھے قتل کرنا شروع کیا اور زنجیر دنکے سر خود تھام لیئے اور باگ
و مہار کیطرح کھینچے ہوئے تھے اور وہ زنگی مانند شتران شارد و رمیدہ کے قابو مین ہو گئے پھر مسلمانون نے انکے
ہاتھون سے گرز چھین کر سخت ترین طور سے قتل کرنے لگے اور یون ہی درمیان فریقین کے قتال و نزاع برابر ہوتی
رہی یہانتک کہ رات آئی کہ درمیان دونون فریق کے حائل ہوئی اور دونون طرف سے خلق کثیر قتل ہوئی تھی چنانچہ
مسلمانون نے بارہ ہزار جماعت ملوک و بطارقہ روم سے قتل کیا اور بندرہ ہزار جمعیت ملوک و بطریقان حبش
وغیرہ سے تہ تیغ کیا اور مسلمانون نے وہان شب گذاری کی اسطرح کہ ساری رات حراست و نگہبانی مین رہے
اور **راوی** کہتا ہی کہ اور ایسا ہوا کہ اُس روز اکثر مسلمانونکو زخمون نے بہت سست و سخت رنجور کر دیا تھا پھر جب
رات ہوئی تو ایک جماعت مسلمانونکی واسطے دوا علاج مجروحونکے مقرر ہوئی اور ایک گروہ اُن کا واسطے دفن

شہید ہونیکے مامور ہوئے اور کچھ لوگ تمام شب تلاوت قرآن مین مشغول رہے اور کچھ لوگ نماز و دعا مین مصروف تھے اور
کتنے باعث کثرت تعب کشتی کے سو گئے اور خالد بن الولید و زبیر بن العوام و مقداد بن الاسود اور عبدالرحمن بن
ابی بکر یہ سب رات بھر گرداگرد لشکر دورہ و گردش کرتے رہے پھر جب صبح نمودار ہوئی تو موذن نے اذان دی اور عمرو بن العاص
نے سورۂ فتح کے ساتھ لوگونکو نماز پڑھائی اور جناب اقدس الٰہی مین دعا کی کہ حق تعالےٰ نصر و ظفر روزی کرے بعد ازان
اپنے گھوڑونکے پاس گئے اور اُنپر سوار ہوا اپنے لشکر کی صف آرائی کی جسطرح ہمنے دیر وز گذشتہ کی صف بندی و ترتیب
جیوش کا ذکر کیا ہو پھر جب تعبیۂ عساکر سے فارغ ہوئے تو افسران فوج اپنی اپنی جماعت کے آگے بڑھ بڑھ کے لوگونکو
قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور مؤخر لشکر پر رافع بن عمیرۃ الطائی و حارث بن قیس و رفاعۃ بن زبیر وغیرہم
مقرر ہوئے اور اُنکے ساتھ پانسو سوار تعینات ہوئے **راوی** نے کہا کہ عبادۃ بن رافع نے سالم بن مالک سے **روایت**
کی اور اُنھون نے عبداللہ بن بلال سے روایت کی کہ یہ عبداللہ جماعت رافع میں تھے سو اُنھون نے بیان کیا
کہ جب صفین مرتب ہو گئین اور دونون فریق طرفین سے مقابل ہوئے اور قتال کی شدت ہوئی اور ہر ایک بذات خود
مشغول تھا تو مین اُسوقت عورتون اور بچون سے دشمنون کو دور کرتا تھا اور وہ عورتین جنکا حال سابقاً مذکور
ہوا ہی بڑی شدت سے قتال کرتی تھین کہ ناگاہ ایک گروہ عظیم بطارقون اور زنگیون اور اہل بجاوت کا آپہونچا
اور اُنکے ساتھ چھ سو ہاتھی سے زائد تھے اور ہمکو اپنی طرف سے اُنھون نے غافل پایا اسلیے کہ ہم لوگ اور سمت
مشغول بقتال تھے پس اُنھون نے آکر اُس بڑی جماعت کو گھیر لیا جسمین تمام گلہ اونٹونکا تھا اور اُسمین ساری عورتین
تھین اور سب لڑکے تھے اور بہت سے مرد بھی تھے اور اونٹ دو ہزار سے زیادہ تھے اور دو سو عورتین تھین اور انھین مین
زائد بن ریاح البکری و عباد بن عاصم العذری بھی تھے اور ان دونونکے ساتھ دو سو سوار بھی تھے اُنھون نے
اُسوقت قتال موت کی قتال کی یہانتک کہ وہ سب کثرت و شدت زخمون سے سست و شل ہو گئے اور اُس
ہنگامے مین عورتون نے بکمال جرأت مردانہ وار گرزون اور تلوارون خنجرون سے خوب مقاتلہ کیا فَلِلّٰہِ دَرُّ عُفَیْرَۃَ
بِنْتِ عَفَّارٍ وَسَلْمٰی بِنْتِ زَاہِرٍ وَنُظَائِرِہِنَّ یعنی حق تعالےٰ جزائے نیکو دے عفیرہ دختر غفار و سلمیٰ دختر زاہر کو اور جو انکے
مثل ہین تھین اُن سبکی نیکیان خدا زیادہ کرے کہ البتہ ان سبنے خوب قتال کی یہانتک کہ دشمنون نے اُنکے
سرون پر تلوارین مارین کہ خون اُنکے سرون سے اُنکے منھ پر بہتا تھا اور وہ آپس مین کہتی تھین کہ اے زنان
عرب خوب مقاتلہ کرو اپنے لشکر اور اپنی ذات خاص کے لیے واللہ ہم سے ان حبشیون وغیرہ بیدینون نامختونکے ماری
جاؤگی چنانچہ اُن سب نے قتال موت کی قتال کی اور انمین سے پندرہ مسلمان کام آئے جنکے واسطے حق تعالےٰ
نے درجہ شہادت نصیب کیا تھا و بعد ازان وہ دشمن خدا اُن عورتون اور لڑکون کو ہانکلے گئے پھر
ایک سوار نے اُنکے ساتھ سے پھرکر پاس خالد بن ولید اور عمرو بن عاص کے پہونچکر اس حال سے خبر دی اور

وہ لوگ اور طرف اُسوقت قتال شدید مین مصروف تھے یہ سنکر مسلمانون نے بہت شور و غوغا کیا اور ایک گروہ
امیرون انفسہ و نکا درمیان معرکہ سے نکل آیا اور وہ فضل بن عباسؓ و عبداللہ بن عمر بن الخطابؓ و عبدالرحمن بن ابی بکر
و زیاد بن ابی سفیان و عبداللہ بن ابی طلحہ و ضرار بن الازور تھے اور مثل انکے دیگر امرا اور اتباع اُنکے چھہ سو سوار
عرب کہ یہ سب صنادید عرب و اشراف القوم تھے آخر یہ سب دوڑ پڑے اور اُنکو جا لیا نزدیک اول جبل یعنے قریب دامن
کوہ کے اور وہ لوگ ارادہ لیجانے بندیونکا طرف روم کے رکھتے تھے چنانچہ اُسوقت فضل بن عباسؓ بصدائے مہیب
آواز دی کہ اے دشمنان خدا کہان جاتے ہو یہ سنکر وہ لوگ رومی و زنگی اوپر مسلمانونکے پھر پڑے و بقتال شدید مقاتلہ
کرنے لگے اور اسی حال مین ضرار نے بڑھکر زنگیونکے افسر کے سینے مین برچھا مارا کہ اُس کی انی اُسکی پشت سے چمکنے لگی
اور اسیطرح فضل بن عباس نے کیا کہ ایک بطریق عظیم کیطرف بڑھے اور اُسکے جگر پر نیزہ مارا کہ انی اُسکی پشت سے
پار نکل آئی اور زمین پہ گرکر خون مین لوٹنے اور دم توڑنے لگا آخر واصل جہنم ہوا راوی کہتا ہے پھر اسیطرح برابر بڑی
شدت سے مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ ایک مقتل عظیم قتل کیا پھر جب دشمنون نے اس طرز کی جنگ سخت دیکھی کہ اوسکے
تحمل سے عاجز تھے تو جو کچھہ مال غنیمت سے اُنکے قبضے مین تھا وہ سب اُنھون نے ڈالدیا اور پھر چلے اور اہل اسلام اپنے
اسیرونکو مع اُنکے زر و زیور کے پھیر لائے اور ایسا ہوا کہ اُن عورتون نے مردونکی بڑی مساعدت کی کہ گرزون اور
تلوارون اور خنجرون سے حرب کرتی تھین اور دشمنونکے گھوڑونکے منھہ پر ایسا گرز مارتی تھین کہ وہ گر پڑتے تھے تب
اُن سوارونکو لات کر زمین پر دے مارتی تھین پھر خنجر سے انکو قتل کر ڈالتی تھین یہانتک کہ اُنھون نے ایک جماعت کو
رومیون اور زنگیون اور اہل بجارہ وغیرہ سے قتل کیا آخر جب اُن لوگون نے یہ حال دیکھا تو سامنے سے بھاگ نکلے
تب مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا کہ تلوارونکے آگے اُنکو دھر لیا پھر بہتونکو قتل کیا اور کتنونکو اسیر کر لیا یہانتک کہ ایک
مقتل عظیم قتل کیا اور قریب چھہ سو کے رومیون اور زنگیون سے اسیر کیا اور اُنکے ہتھیار و گھوڑے غنیمت مین لیے
راوی نے کہا یہ ماجرا تو یہانکا تھا و اما حال لشکر کا یہ ہوا کہ وہ لوگ بدستور قتال شدید و مہم عظیم و تیغ زنی و نیزہ بازی
و قتل مردم و مقاتلہ زور آوران و مقابلہ شہسواران مین مشغول تھے اور حرب و جنگ برابر قائم و برپا رہی کہ گرزین
ماری جاتی تھین اور مردان شجاع حملہ کر رہے تھے اور بودے بھاگے جاتے تھے اور جنگ کی چکی چل رہی تھی اور ضرب
شمشیر و سنان کی شدت تھی زنقا کٹ گئے جمعیتین پریشان ہوگئین طیور اجل سرون پر گرم پرواز تھین
مصیبتون پر مصیبتین نازل تھین و زحمتہائے عظیم و مہم اہم واقع تھین سینے تنگ تھے کارہائے دشوار سے لوگ
تنگ تھے گرد و غبار کی کثرت تھی صبر و ثبات کی قلت تھی اور امرا اپنی رایات سے جنگ کر رہے تھے اور زنگی اپنی
لغات مین شور کرتے تھے اور رومی غل مچاتے تھے اور نرسنگے بجاتے تھے اور نیزے مارتے تھے تیر چلاتے
تھے فکرین گم تھین بصارت کم تھی گرد و غبار کی وہ شدت تھی کہ دن تاریک تھا اور شعار[له] مسلمین کا یہ تھا یا نصر اللہ انزل

له شعار وہ کلمات ہے کہ وقت اختلاط مردم واسطے شناخت باہم دگر کے بولتے ہین

یعنے اگر نصرت خدا نازل ہوتی ورنہ اُسوقت صبر مسلمانون کا صبر کرام و جوانمردونکا تھا فلقد ذرا الزبیر بن العوام
والمقداد بن اسود والفضل بن العباس و عقبہ بن عامر والمسیب بن نجیبۃ الفزاری و نظائرہم من الامارلے یعنے
حقتعالے زبیر و فضل و عقبہ و مسیب وغیرہ امراکو جزاے نیک زیادہ کرے کہ یہ لوگ قتال شدید مین ثابت قدم تھے
اور بلاے حسنہ و معرکہ محنہ مین کارآزمارہے اور جوانمردونکا سا صبر و استقلال کیا واما خالد و عمرو قعقاع بن عمرو و سعید
بن زید النون نے قتال موت کی قتال کی کہ ہاتھیون کو اور اُس گروہ کو جو اُنپر سوار تھے ہلاک کیا اور رومیون اور
اُنکے بہادرونکو اور زنگیون اور اُنکے فیلونکو قتل کیا اور حال ہاتھیونکا یہ تھا کہ وہ عربونکے گھوڑون پر حملے کرتے تھے
اور اونپر جو سوار تھے وہ تیرونکی بوچھار کرتے تھے کہ اُن تیرونکا ہجوم مانند ٹڈی دل کے آتا تھا یہانتک کہ اُس روز
بہتونکی آنکھین نکل پڑین اور ہر سمت سے یہی آواز آتی ہے وا عیناہ یعنی ہاے ری آنکھین اور کوئی کہتا تھا وا کبداہ
یعنے واے رے میرے ہاتھ اور اُس حالتین ہاتھیونکا یورش تھا اور دلاورون پر زنگیونکی تیرونکی مار تھی ناگاہ فاتح
بن زہیر المحاربی لشتابی وہی تمام پاس خالد و عمرو کے آئے اور کہنے لگے اے امیرو اگر یہ امر یونہی برپا رہیگا تو ہم سب ہلاک
ہوجاوینگے یہ سنکے دونون امیرون نے کہا پھر اس امر مین کیا راے ہے رفاعہ نے کہا میری راے یہ ہے کہ ہم ہر دم جمع کرین
اور اُسکو روغن زیت سے چرب کرین اور نیزونکی نوکون پر باندھین اور آگ سے روشن کرین اور قیصوم یعنے خس خاشاک
فراہم کرین اور اُسکا پشتارہ بناکر اونٹونکی پشت برہنہ پر لادین اور دشمنونکو قتال مین مشغول کرین بعد ازان
ہمارے سوار پیچھے سے اونٹونکو ہنکاوین اور اُن بھالونسے پشتارونمین آگ لگادین جب آگ بھڑکیگی تو اونٹ آگے بھاگینگے اور
لوگونکو روندڈالینگے اس صورت مین وہ لوگ تاب نہ لاسکینگے یہ تدبیر ہے اور خداوند قدیر کی جانب سے معونت و امداد ہے
چنانچہ سبھون نے اس راے کو پسند کیا اور کچھ لوگونکو اس کام پر مامور کیا اور باقی لوگون نے دشمنون کو قتال پر لگایا
پس تھوڑی دیر نگذری تھی کہ وہ سب سامان مکیدہ و خدع کا مہیا ہوگیا اور ہزار سوارون نے ملکر ہر دم جمع کرکے روغن
زیت وغیرہ سے اُسکو تر کیا اور نیزونکی نوکون پر مٹھہ باندھا اور قیصوم اقسام خس خاشاک کو غرارون تھیلیون مین بھرکر
اونٹونکی پیٹھون پر رکھا اور نیزونکے مٹھونکو مشتعل کرکے اُن پشتارون مین آگ لگادی پھر جب اُسمین آگ بھڑکی اور
اونٹونکی پیٹھونکو سوزش پہونچی تو وہ رومیون اور زنگیون پر دوڑ پڑے پھر جب ہاتھیون کے وہ شعلے اور اونٹونکے
واسطے دیکھے تو اپنے لنگر اور اپنی زنجیرین توڑا کر بھاگے اور اپنے فیلبانونکو زمین پر گراکر روند ڈالا اور جو مردم
جنگی اُنپر سوار تھے اُنکو نیچے ڈالکر پامال کیا اور جو سامنے پڑا کچل ڈالا اور روم کے گھوڑے اور خچر بھی منہ پھیرکر
بھاگے اور سوارون اور پیادون کے دل ہل گئے اور ادھر شہسواران اسلام نے دشمنونکو اپنی تلوار رکھنے لگے دھرلیا
اور نیزون اور تیرون سے چھیدنے لگے اور مسیب بن نجیبہ کہتے تھے ہمنے طائرون کو دیکھا کہ وہ ہمپر سایہ کیے ہوئے تھے
اور ہمنے کچھ طائر ایسے دیکھے کہ وہ کافرونکے سرون پر رفرف کرتے تھے یعنے پر مارتے اور اوڑتے تھے بعد ازان اپنے

دونون بچون سے اُنکی آنکھین نکال کر زمین پر پھینک دیتے تھے اور اس بات کو بعد نماز عصر کے تھوڑی بھی دیر
نگذری تھی کہ رومی پشت پھیر کر روبفرار ہوئے اور اہل اسلام اُنکا تعاقب کیے ہوئے اُنکو قتل و اسیر کرتے جاتے تھے
یہانتک کہ دن تاریک ہوا اور رات ہوگئی اور وہ لوگ بھاگتے بھاگتے کچھ تو اُس قریہ مین پہونچے جو دیر مشہور تھا اور
کچھ لوگ لاہوتیین اور کچھ اہناس و بیدوم مین داخل ہوئے اور لشکر اسلام تمام رات صبح تک اُنکا پیچھا کیے چلے گئے
آخر اُنکی جماعت متفرق اور جمعیت پریشان ہوگئی اور اُنمین سے انبوہ کثیر قریب پانچ ہزار کے اسیر ہوئے اور قتل اُسقدر ہوئے
جنکا شمار نہ تھا رافع بن ازد الجہنی نے بیان کیا کہ جب ہم لوگ تعاقب منہزمین سے طرف مقام معرکہ کے پھرے تو ہمنے
وہ ساری زمین کشتگان روم و زنگ و بجاۃ وغیرہ سے پُر دیکھی اور اکثر قتیلان مسلمین اُنمین مختلط تھے خصوص نکے
تن پر سر نہ تھے تو وہ پہچانے نجاتے تھے مگر اسقدر اُنکی شناخت تھی کہ رومیون وغیرہ کے ہاتھ مین صلیب تھی اور
مسلمان اُس سے خالی تھے چنانچہ ہمنے اُنکی تمیز اسطرح کی تھی بعدازان ہمنے جو بھاے نخل اور درختون کی
شاخین جمع کین اور اُسی مقام معرکہ مین ایک لکڑی ہر ایک نعش پر رکھدی بعدازان اُن سب لکڑیونکو جمع کرکے
شمار جو کیا تو کشتگان کفار نو ہزار تھے اور جو بھاگ دان مین اور راستون مین مارے گئے اُنکا اسمین شمار نہین یعنے
وہ نوے ہزار سے علاوہ تھے اور قتیلان مسلمین کا جو شمار ہوا تو وہ پانسو تیس مرد تھے بعدازان مسلمانون نے
اموال غنائم فراہم کیا اور تقسیم کیا گیا اور عمرو بن عاص نے اُسمین سے خمس نکالا اور ایک نامہ مشتمل بر فتح و ظفر لکھا
اور اسمین فہرست خمس کی مندرج کی اور امیر ہاشم بن مرقال کو بلواکر نامہ و مال خمس اُنکے سپرد کیا اور تیس سوار
خیار لشکر سے اُنکے ہمراہ کر دیے اور اُنکو حکم روانگی مدینہ کا دیا اور بعد اس جنگ کے مسلمانون نے بیس روز تک
صحراے زرمگاہ مین مقام کیا یہانتک کہ وہان استراحت کی اور جو لوگ پیچھے مفرور ہونکے گئے تھے وہ بھی اس عرصہ مین
واپس آئے بعدازان وہ سارے اہل اسلام پاس عمرو بن عاص کے مجتمع ہوئے اور درخواست کوچ اور استدعا آگے جانیکی
کرنے لگے تب عمرو نے اُنکو اجازت دی اور وداع کیا اور اُنکے لیے دعاے خیر کی اور کہا تم لوگونکی فراق مجھپر بہت
شاق ہی اگر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے میرے تئین حکم کوچ کرانے کا نکیا ہوتا تو ہرگز مین تمسے مفارقت نکرتا
غرض کہ عمرو بن عاص کے ساتھ تین ہزار ایک سو بیس آدمی نے مراجعت کی اور وہ سب جو اس معرکہ مین کام آئے
آٹھ سو اسی مرد تھے جنکے لیے حق تعالے نے شہادت نصیب کی تھی اور بعضون نے کہا کہ وہ لوگ ایک ہزار تھے اور
بعض کہتے ہین کہ نوسو چالیس تھے بنابر اختلاف رواۃ کے راوی نے کہا ہی کہ مین نے اس کتاب مین وہی
روایتین لی ہین جو موافق قاعدۂ صدق کے ہین اور اسمین استعانت حق تعالے سے کی ہی پھر کہتا ہو کہ اہل
اسلام جو کہ مالک ان بلاد کے ہوئے اور ذلت و خواری واسطے اہل شرک و فساد کے ہوئی تو محض محنت و برکت صحابہ رضی اللہ
عنہم اجمعین کہ وہ مردان دلاور و برگزیدگان اخیار جملہ مہاجرین و انصار صاحب حد مختار تھے اور وہ ایسے بہادر

جانثار تھے جنھون نے بزور تلوار کیسے کیسے امصار و دیار فتح کیئے اور کفار کو ذلیل و خوار کیا اور اپنے آمرزگار کو رضامند
کیا اور اپنی جانکو راہ کردگار مین نثار کیا اور مستوجب جنات ذات انہار کے ہوے اور راوی نے کہا جب
منہزمین روم اپنی اپنی طرف کو پھر گیے اور ملوک و بطریقون کے پاس پہونچکر اپنی خرابی احوال سے خبر دی تو اُنکے
دلونمین رعب سمایا اور از خود رفتہ و خاطر گم گشتہ ہوے اور کچھ نجانا کہ کیا تدبیر کرین اور کچھ نسوجھی کہ اب کیا فکر کرین
آخر بطریق اہناس پر اور والی بہنسا پر امر دشوار ہوا اور جو کچھ اُنکے بطریقون پر گذرا بہت شاق ہوا تب وہ اپنے
قلعہ و حصار پر متوجہ ہوے اور آلات حرب جمع کرنے لگے اور رسد غلہ وغیرہ مایحتاج فراہم کرتے تھے اور اُنکو
یقین ہوگیا کہ لابد اس ملک کو عرب لیونگیے اور یہی بات اُنکے دلونمین گڑ گئی اور اسیطرح بطریقان ملک صعید اور
وہانکے ملوک کو بھی باور ہوگیا اور جو تباہی کہ اُنپر آئی اُس سے اُنکے دل بہت تنگ ہوے راوی نے کہا
پھر جب عریضہ عمرو بن عاص کا خدمت مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو وہ نہایت شاد و خرسند ہوے اور خط کو
روبرو علی بن ابیطالب و عثمان بن عفان و عبد الرحمن بن عوف و عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم کے پڑھا اور
سنایا تو وہ سب بھی بہت مسرور و خرم ہوے بعد اسکے مال غنیمت اہل مدینہ پر تقسیم ہوا اور برابر ہر ایک کے اُن مین سے
خود بھی حصہ لیا اور جواب خط لکھکر ہاشم کو حوالہ کیا اور زبانی بھی یہ پیام دیا کہ عمرو سے کہدینا تا وہ صحابہ کو فتح صعید پر
آمادہ و برانگیختہ کرین اور راوی نے واما عمرو بن عاص نے قبل از روانگی جانب مصر کے تمام مال غنیمت کو درمیان
صحابہ کے تقسیم کیا اور صاحبان نشان اور اہل سابقہ کو بہ نسبت اورونکے زیادہ دیا اور راوی نے کہا جب عمرو
بن عاص نے خالد وغیرہ امراے لشکر سے مفارقت کی اور کوچ کر گئے تو لوگون نے باہم مشورہ کیا کہ اب کسطرف
قصد کرنا چاہیے تب اُن سب کی راے اس بات پر متفق ہوئی کہ ہزار سوار بر سبیل طلیعہ یعنے براے دیدبانی کے
روانہ ہون اور اخبار و آثار دشمنون سے مطلع ہون اور اُن سوارون پر قیس بن الحارث کو افسر
مقرر کیا اور اُن کے ہمراہ ایک گروہ امرا کا مامور ہوا کہ ازانجملہ رفاعہ بن زہیر المحاربی و قعقاع بن عمرو
التیمی و عقبہ بن عامر الجہنی و ذو الکلاع الحمیری تھے اور تجویز یہ ہوئی کہ یہ لوگ درمیان شہرون کے جاوین اور
باقی لشکر انسے قریب قریب ہے پھر جو لوگ اہل بلاد مین سے طاعت قبول کرین اور امان مانگین تو انکو امان دیوین اور
اور اُنسے مصالحہ کرین اور اونپر جزیہ مقرر کرین اور جو لوگ انکار کرین اُنسے مقاتلہ کرین اور جو اسلام لاوین اُنکو
چھوڑدین غرضکہ کہ خالد مع بقیہ لشکر بارادہ اہناس کے روانہ ہوے کہ دیار مدائن مین وہ بہت بڑا شہر و قلعہ تھا اور وہ استحکام
مین جمیع سامان خیل و آلات وغیرہ سے مشہور و نامزد تھا چنانچہ جب بطریق والی اہناس آمد صحابہ سے مطلع ہوا تو اُسنے
بطریقون رئیسون کو جمع کرنا شروع کیا و حال انکہ باعث ہزیمت اُنکے لشکر ونکے جمعیت اُنکی پریشان ہو چکی تھی اور
فوجین اُنکی لوٹ گئین تھین اور اُنکی اگ دھاک اور بڑے بول کی ٹھنڈی ہو گئی تھی آخر اُسنے لوگون سے مشورہ کیا

اور کہا اپنے ساز وسلاح سنبھالو اور لیئے ننگ وناموس اور مال وملک کے لیئے لڑو اور نہیں تو عربونکی نہ بنیں
جاؤ اور اونکے عبید وغلام ہو جاؤ کہ وہ جیسا چاہیں تمہارے ساتھہ کریں اور اگر تم چاہتے ہو تو ہم اون سے
صلح رکھیں یہانتک کہ ہم معلوم کریں کہ بطریقوں سے کچھ نہیں ہوسکتا ہے یہ سنکے اُن لوگوں نے جواب دیا
اور کہنے لگے ہم اپنے بلاد کو ہاتھہ سے نہ دینگے اور جب تک ہم بالکل مغلوب وعاجز ہو جاوینگے اُونکے حوالے نکرینگے
اور ہم سب سامان اپنا اور مال واسباب اپنا اس شہر میں جو قلعہ محکم ہے جمع کرکے بیرون حصار اُنسے مقاتلہ کرتے ہیں
پھر جب ہم دیکھینگے کہ وہ لوگ ہمپر غالب ہوتے ہیں تو بالائے حصار چڑھ جاوینگے غرض کہ رائے اُن سب کی اسی بات پر
متفق ہوئی پھر جنھوں نے اُنمیں سے اس امر کو منظور کیا وہ اپنی جان و مال سے آمادہ و حاضر ہو گئے اور جنھوں نے اس بات کو
قبول نکیا وہ بجائے خود مستقیم رہے اور اسیطرح بطریقان بہنسائی بھی کیا کہ بعضے اُنمیں اپنی جان و اولاد اپنے مال سے
وہاں حاضر ہوے اور بعضے اُونمیں سے اپنی جا پر قائم رہے اور مدائن والونمیں سے بھی وہ تھے جو واسطے اقامہ جنگ کے
حاضر حصار ہوے **راوی** کہتا ہے پھر جب خالد اپنا لشکر لیکر چلے اور آگے آگے اُنسے کچھ فاصلے پر طلائع اور امرا کا
غول جاتا تھا اور یہ لوگ قریات وبلاد اور کنارہ ہاے دریا پر تاخت وتاراج کرتے جاتے تھے پھر جو لوگ اپنے اماکن سے
ابطلب صلح نکلتے تھے اور پیام صلح کرتے تھے تو اہل اسلام اونسے صلح پذیرا کرتے تھے اور علوفہ وضیافت سے اونکی استمالت
کرتے تھے اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے تھے اُنکو اسلام کیطرف دعوت وطلب کرتے تھے اگر وہ اس سے انکار کرتے تھے
تو اُنسے جزیہ لیتے تھے اور اگر وہ جزیہ دینے سے سرتابی کرتے تھے تو اُنکو غارت وتاراج کرتے تھے یہانتک کہ متصل
اہناس کے پہونچے اور والی اہناس کو یہ خبر پہونچی تو اوسکو باور ہوا کہ لابد اُنسے مقابلہ ومقاتلہ ہوگا اور منتظر ہوا کہ
دیکھیے ان لوگونکی جانب سے کیا امر ظہور میں آتا ہے چنانچہ وہ بیرون شہر برآمد ہوا اور شہر پناہ سے قریب قریب ہمرا
اور وہانسے دور نگیا اور اسکے جو چار پھاٹک تھے تو تین دروازے بند کروا دیئے اور ایک باب شرقی جدھر وہ آپ تھا کھلا رکھا
اور اُدھر سے خیام وسراپردے اور اکثر ساز وسامان اپنا باہر نکلوایا اور مشورہ کیا کہ اگر قبل از قتال مید وجنگ شہر کے
اندر جاوین تو عرب کو ہماری جانب طمع ہوگی یعنے ہمکو خائف سمجھکر اُنکو حوصلہ داخلہ شہر کا ہوگا بعد ازان اُسنے
یہ تدبیر کی کہ بطریقونکو متفرق کردیا اور لشکر کو پھیلا دیا تاکہ کثرت اُنکی زیادہ نظر آوے اور تعداد اُس کے فوج کی
پچاس ہزار تھے بعد ازان وہ اپنے لشکریوں سے کہنے لگا کہ خبردار ثابت قدم اور اپنے ناموس کے لئے قتال کرو
اور لشکر خوار و بداطوار نہو جاؤ گرفتار ہو جاؤ چنانچہ اُن لوگون نے استقلال کیا اور اپنے ساز وسلاح سے چست کر
مستعد قتال ہوئے اور انتظار آمد صحابہ کا کرنے لگے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا واما خالد جسوقت اہناس سے
قریب ہوے تو زبیر بن العوام کو طلب کیا اور اُنکے ہمراہ ہزار سوار مقرر کردے کہ اُنمیں اکثر اُمرا تھے اور اُنکو حکم کیا کہ آگے
بڑھو بعد ازان فضل بن عباس کو بلایا اور ہزار سوار اونکے بھی ساتھ مامور کیئے تو وہ پیچھے زبیر کے روانہ ہوئے بعد الان

میسرۃ بن مسروق بلائے گئے اونکے ہمراہ بھی ہزار سوار دیے اور وہ عقب فضل کے چلے و بعد ازان زیاد بن ابی سفیان طلب ہوئے اونکے ساتھ بھی ہزار سوار کیے اور وہ میسرہ کے پیچھے ہوئے و بعد ازان مالک اشتر کو یاد کیا اُنکو بھی ہزار سوار دیکر بعد زیاد رخصت کیا اور سب کے عقب پر خود خالد مع بقیۂ لشکر پشت پناہ ہوئے اور **عون** بن سعید نے بواسطۂ ہاشم بن نافع کے رافع بن مالک الغلوی سے **روایت** کی وہ کہتے تھے مین گروہ زبیر بن عوام مین تھا کہ جب ہم درمیان بلاد یہو پہنچے اور ہر ایک شہر کے باشندونسے تعرض کرتے تھے اور سواد و لواح پر دوڑ مارتے تھے تو وہان ایک عرصہ دشت مین ایک گلہ بھیڑون کا دیکھا اُسکے ساتھ جو پان تھے جب اُن چرواہون نے ہمکو دیکھا تو بھیڑونکو چھوڑ بھاگے تب ہم اُن بھیڑونکو ہانک لیچلے جب وہانسے تھوڑی دور چلے تھے کہ کچھ عورتین اور کچھ لڑکے اور ایک غول نصارے کا اہل قبط وغیرہ سے ایک ٹیکرے پر نظر آیا جب اُنھون نے ہمین دیکھا تو بھاگ گئے اور اُنکے ساتھ ایک طرف کو بیش سوار بھی تھے اور وہ عرب متنصرہ تھے قبیلہ جذام سے اور اُنکے ساتھ ایک بطریق یا دری بھی خلعت فاخرہ پہنے ہوے تھا آخر اُنکی بھی نگاہ ہم پر پڑی تو وہ بھی بھاگ گئے تب ہمنے اُپنر دوڑ ماری اور تھوڑے عرصہ مین ہمنے اُنکو پکڑ لیا اور قید کر لائے اور اُنسے ہمنے پوچھا کہ تم کون اور کہانکے اور کس قبیلے سے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ قریات مختلف کے ہین اور معلوم ہوا کہ وہ لوگ ارادہ اہناس جانے کا رکھتے تھے تب ہم نے اُنکے تئین اسلام پیش کیا انھون نے انکار کیا ہمنے ارادہ اُنکے قتل کا کیا مگر زبیر نے ہمکو قتل سے منع کیا اور کہا یہ قیدی پاس خالد کے حاضر کیے جاوین وہ جو چاہین کرین غرض کہ ہم لوگ جاتے جاتے متصل اہناس کے پہونچے اور ہمنے وہان خیمے برپا اور سراپردے دیکھے یعنے قناتین کھینچی تھین اُسوقت زبیر نے باواز بلند تکبیر و تہلیل کی اور مسلمانون نے بھی صدائین تکبیر کی اس زور شور سے بلند کین کہ زمین ہل گئی اور رومی اپنے خیمون سے باہر نکلکر ہمکو دیکھنے لگے اور وہ دشمن خدا مارلوس بن منجائیل والی اہناس بھی دیکھتا تھا اور اُسکے ساتھ ایک غول تھا کہ وہ سب حجاب و نواب یعنے اہل خدمات و اہل مہمات دارباب دولت و پیران مملکت تھے اور یہ سب اُسکے گرد بگرد داہنے بائین سے حلقہ باندھے تھے پھر جب ہملوگ اُنکے سامنے بڑھے تو وہ آپسمین شور و غوغا کرنے لگے اور اپنی زبان مین بول چال کرتے تھے وبالا علان کلمات کفر سے استعانت بغیر خدا کرتے تھے اور اپنی نگاہونمین ہماری جماعت کو کمتر دیکھتے تھے چنانچہ جب زبیر اُن کے قریب گئے رفع رایتہ یعنے اپنے علم کو تان کر یہ اشعار رجز پڑھنے لگے **اشعار**

یا اہل اہناس الطغاۃ الکوافر	علی کل مشکول من کل ضامر
ویا عصبۃ الشیطان من کل غادر	فان لم تجیبو اسوف تلقون ذلہ
اتتکم لیوث الحرب سادات قومہا	و تقتل منکم کل کلب فاجر

یعنے اے اہل اہناس اے سرکشو کافر وادر اے گروہ شیطان سب کے سب دغا باز آپہونچے ہین تمہارے پاس شیران جنگ جو اپنی قوم مین سردار ہین اور وہ سب اسپان مشکول اور ناتوان پر سوار ہین اگر تم قبول اطاعت نکرو گے

تو ذلت وخوار بین پڑوگے اور تم مین کا ہرایک سگ نابکار مارا جائیگا وبعد ازآن راوی رافع بن مالک نے کہا کہ پھر ہم اور بھی قریب اُس قوم کے نازل ہوئے تو فضل بن عباس آگے بڑھے اور پیرامون اُنکے سرداران بزرگوار تھے پھر جب اونھون نے تکبیر کی تو اُنکے ہمراہیون نے بھی صدائے تکبیر بلند کی اور فضل نے اپنا نشان ہلاکر یہ اشعار رجز پڑھنا شروع کیا اشعار

یا اہل اہناس الکلاب الطواغیا
والا تردوا امراعلیما مدا نیا

اتتکم لیوث الحرب فاصغوا مقالیا
وقروا بان اللہ ارسل احمدا

وقروا بان اللہ لارب غیرہ
نبیا کریما للخلائق ھادیا

یعنے اے اہل اہناس سگان سرکش تمھارے پاس شیران جنگ آپہونچے ہین تم قول ومقال اُنکے بگوش دل سنو اور اقرار اس بات کا کرو کہ ہرآئینہ اللہ وہ ہے جسکے سوائے کوئی پروردگار دوسرا نہین ہے اور اگر اقرار اس امر کا نکروگے تو آفت عظیم عنقریب دیکھوگے اور اقرار اس امر کا کرو کہ حق تعالے نے احمد کو نبیؐ صاحب کرم بھیجا ہے اور اُنکو خلایق کا ہادی کیا ہے یعنے یہ اقرار کرو کہ محمد رسول اللہ ونبیؐ خدا کے اور رہنما ہر دوسرا کے ہین اور راوی نے کہا کہ بعد ازان فضل اپنے اصحاب کے نزدیک آکر ٹھہرے اور کچھ دیر نگذری تھی کہ امیر میسرۃ بن مسروق العبسے آگے بڑھے اور اونھونے اور اون کے ساتھ والے مسلمانون نے اعلان تکبیر کا کیا اور باتفاق اُنکے دیگر مسلمانون نے بھی جواب تکبیر دیا یعنے وہ سب بھی تکبیر گویان ہوئے پھر میسرہ اپنا نشان چمکاتے ہوئے یہ اشعار رجز پڑھنے لگے اشعار

اتینا لاہناس من کل غضنفر
والا ابدناھم بکل مھند

علی کل صھال من الخیل اجرد
ونخرب اہناسا ونقتل اہلہا

فان ہم اطاعونا شکرنا فعالہم
اذا خالفوا دین النبی محمد

یعنے ہم اہناس کے لیے آئے ہین سب شیر نر کہ وہ اوپر صہیل وشور کرنے والے کے یعنے ہنہنانے گھوڑون اجرد پر سوار (مترجم کہتا ہے اجرد وہ گھوڑا ہے جسکے چھوٹے چھوٹے بال اور روئین گھنے ہون تو وہ مطبوع وپسند عرب ہوتا ہے) پس اگر وہ اہل اہناس ہماری اطاعت کرینگے تو ہم اُنکے کردار سے مشکور ہونگے اور اُنکی قدردانی وشکرگزاری کرینگے ورنہ اگر وہ اطاعت سے انحراف کرینگے تو ہم اُنکو ہلاک کرینگے شمشیر ہندی سے (مترجم کہتا ہے مہندہ بمعنی سیف ہندی کہ ہندی آہن وولایتی ساخت ہو یعنی جسکا لوہا ہندی اور ساخت اُسکی ولایتی ہو) اور ہم خراب وویران کرینگے اہناس کو اور قتل کرینگے اُسکے باشندونکو جبکہ وہ مخالفت کرینگے دین نبیؐ کی جو محمدؐ ہے راوی نے کہا پھر میسرہ بھی بعد رجز خوانی کے متصل فضل سے جاکر قیام پذیر ہوئے اور بعد اُن کے قریب بغروب آفتاب کے زیاد بن ابی سفیان بھی مع اپنے اصحاب کے آگے بڑھے اور اونھون نے اور اُن سب مسلمانون نے غل مچاکر تکبیر کہی اور زیاد نشان جنبان ان اشعار سے رجز خوان ہوئے اشعار

ہلموا لے اہناس یا آل ہاشم
تقطع رؤس ثم فلق جماجم

ویا عصبۃ المختار نسل الاکارم
لننصر دینا للنبی محمد

ودونکم ضرب السہام لشدۃ
نبی الہدی المبعوث من آل ہاشم

له آل ہاشم سے
مراد بنا ہاشم ہیں و
بنو ہاشمان خود ہین کہ
وہ اولاد ہاشم
سے ہیں ۱۲

یعنے اے اولاد ہاشم طرف اہناس کے عزم کرو اور اے قرابت داران احمد مختار نسل بزرگواران بزرگ نسل لو ضرب حسام یعنے رنا بیر کا شروع کرو یکبارگی حملہ کرکے واسطے کاٹنے سرون اور پراگندہ کرتے جمعیتونکے اور البتہ ہم نصرت کرینگے دین نبی کی وہ نبی کہ محمد ہین وہ محمد جو نبی ہین ایسے نبی جو ہادی و رہنما ہین اور وہ مبعوث و فرستادۂ خدا ہین اور آل ہاشم ہین اور راوی نے کہا کہ بعد رجز خوانی زیاد کے جب کہ شام ہوگئی تو مسلمانون نے بجاے خود شب باشی کی اور رات کو تلاوت قرآن کرتے رہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھا کیے اور رات بھر فجر تک اپنے لشکر کی حراست بھی کی جب صبح ہوئی تو مقداد رضی اللہ عنہ اصحاب خود پیش قدمی کی اور وہ مع اپنے اصحاب کے سرگرم نعرۂ تکبیر ہوئے پھر انھون نے آگے بڑھکر علم ہلاتے ہوئے ان ابیات فخریہ کو زبان زد کیا اشعار

أنا الفارس المشكور في كل موطن + وناصر دين للنبي محمد + لعل تنال الفوز عند الهنا
فأفوز من أضحى نزيل المويمر + ونقتل عباد الصليب جميعهم + بأسمر خطي وعضب مهند +

یعنے مین وہ شہسوار ہون کہ ممدوح ہون ہر مقام مین اور ناصر ہون دین نبی کا کہ وہ محمد ہین سو کیا عجب ہے کہ ہم اپنے پروردگار کے نزدیک فیروزی و رستگاری کو پہونچین پس مین فیروزمندی کو پہونچون بہت جلد اور صبح صبح نازل ہونے والا اور مدد پانے والا ہم قتل کرین سب صلیب پرستونکو سیف خطی اور شمشیر ہندی سے اور راوی نے کہا کہ پھر مقداد بھی بعد انشاد اشعار کے بمحاذی و برابر فضل کے جاکر قیام گزین ہوئے اور درمیان ان امراے متقدم الذکر کے مکالمہ ہونے لگا پھر جب دشمنون نے ہمکو دیکھا کہ ہم چند ہزار بہ نسبت اُن کے شمار کے کمتر تھے تو اُنکو گمان ہوا کہ ہمارے پیچھے اور کچھ لوگ نہین ہین چنانچہ اُس روز تو ہم خاموش بیٹھے رہے نہ ہمنے کچھ کلام کیا نہ وہ بولے جب دوسرا روز ہوا تو نزدیک بطلوع آفتاب ناگاہ ایک گرد اوٹھی اور گھوڑونکی دور سے غبار نمودار ہوا پھر دیکھا تو اُن گھوڑون پر سواران حجازی سوار تھے اور قریب آنکر اونھون نے بصداے تکبیر نعرہ کیا تو باتفاق اُنکے سب مسلمانون نے بھی پکارکر تکبیر کہی پھر رایات اسلامیہ و اعلام محمدیہ بلند ہوئے اور اُن صحابہ نے جو ہمراہ زبیر وغیرہ کے بطور طلیعہ آئے تھے صداے تکبیر ہم مُنین اور زبیر و فضل وغیرہ اُنکی ملاقات کو نکلے تو دیکھا کہ اوائل لشکر مین تو خالد بن الولید ہین اور اون کے پہلو بہ پہلو غانم بن عیاض الاشعری اور ابو ذر الغفاری و ابو ہریرۃ الدوسی کہ اُنکا نام عبدالرحمن تھا و دیگر اُمراے مہاجرین و انصاریہ سب ساتھ تھے پھر جسوقت رومنے یہ حال نزدیک سے دیکھا تو رعب اُنکے دلونمین غالب ہوا پھر لشکر اصحاب مقبل اہناس کے جا اُترا ہر گروہ اپنے اپنے مرکز و زمرے مین فرو کش ہوے اور اُس روز مقام کیا جب دوسرا دن ہوا تو سب اُمرا و صاحبان نشان پاس خالد کے جمع ہوکر مشورے کرنے لگے کہ والی اہناس کے پاس کسکو بھیجنا چاہیے

اور کون جاوے گا یہ سنکر مقداد نے کہا مین جانے کو موجود ہون خالد نے کہا تمھین لایق اس امر کے ہو
بسم اللہ جاؤ اور جس جس کو چاہو اپنے ساتھ لو تب مقداد نے ضرار بن الازور اور بسرۃ بن مسروق
العبسی کو اپنے ہمراہ لیا اور بروقت انکی روانگی کے خالد نے انسے فہمایش کی کہ تم جاکر پہلے اُسکو دعوت
اسلام کرو جب نمانے تو اُس سے طلب جزیہ کرو اگر اس سے بھی انکار کرے تو پیام قتال دو اور چاہیے کہ
اپنی جانون کو حراست وحفاظت مین رکھو یعنے اُسکی شر سے ہوشیار رہو راوی کہتا ہے پھر یہ لوگ
روانہ ہوئے اور اُنکے لشکر کے قریب پہونچے اُسوقت سوار اُنکے میخین گاڑ رہے تھے اور طنابین خیمونکی
کھینچتے تھے اور قناتین لگاتے یعنے تب مقداد وغیرہ کو اُنکے حجاب ونگہبانون نے دیکھکر پکارا تم لوگ کون ہو
کدھر آتے ہو انھون نے جواب دیا کہ ہم ایلچی ہین یہ سنکے حجاب نے اپنے بطریق کو خبر دی اُسنے حکم احضار کا دیا
جب یہ لوگ روبرو اُسکے حاضر ہوئے تو اُسکے ملازمون نے ڈانٹ کر کہا کہ دیکھو یہ ملک مالک ملک ہے یعنے
آداب شاہی کا لحاظ رکھو مگر ان لوگون نے اس بات کی کچھ پروا نکی اپنے گھوڑونسے نہ اُترے مگر مین دروازۂ
سراپردہ شاہی پر اور دروازے پر ٹھہرے رہے یہانتک کہ انکے تعیئن حکم اندر داخل ہونے کا ہوا تب یہ لوگ اندر
داخل ہوئے مگر اپنے گھوڑونکی لگام اپنے ہاتھونمین تھامے رہے ہر چند غلامون نے چاہا کہ ان گھوڑونکی پکڑلیوین
پر اُنھون نے نمانا اور اُنکے ہاتھونمین باگین ندین آخر بطریق نے خدام کو اشارہ کیا کہ چھوڑ دو انکو یونہین
آنے دو پھر جسوقت یہ داخل ہوئے تو وہ بطریق اپنے تخت زرین پر جو مرصع بدر وجواہر تھا بیٹھا تھا اور
اُسکے گرداگرد تمام رئیس ونواب وارباب دولت وارکان سلطنت بھی بیٹھے تھے اور اُن سب کے ہاتھونمین
تلوارین اور گرز وتبر تھے پھر جب ملک نے ایلچیونکو دیکھا تو اُسکا رنگ متغیر ہوگیا اور وحشت مین آگیا اور انکو
اذن بیٹھنے کا دیا ان لوگون نے کہا ہم ایسے فرشون پر نہین بیٹھتے ہین کہ یہ ہمپر حرام ہے آخر اُسنے حکم کیا تو وہ فرش
اُٹھاکر فرش سوتی بچھایا گیا بعد ازان اُسنے اشارہ کیا کہ اب بیٹھ جاو ان لوگون نے کہا ہم نہ بیٹھینگے جب تک کہ
تو اپنے تخت سے نیچے اُتر نہ آوے چنانچہ اس بات پر مردم روم غوغا کرنے لگے تب ملک نے اُنکو اشارے
سے منع کیا کہ وہ خاموش ہو رہے پھر لوگون نے چاہا کہ اُن ایلچیون کے ساتھ سے تلوارین وغیرہ
چھین لیوین مگر بادشاہ نے اُنکو اس ارادے سے بھی منع کیا آخر وہ لوگ ہرگونہ تعرض ومزاحمت سے
باز رہے تب بادشاہ نے اُنسے قصد مکالمہ کیا اُنھون نے انکار کیا کہ جب تک اپنے تخت سے نیچے
نہ آوے گا ہم کچھ کلام نکرینگے بالآخر وہ تخت سے اُتر آیا اور عربی زبان مین کلام کرنے لگا اور
اُنکے احوال سے سوال کیا کہ تم لوگ یہان کس ارادے سے آئے ہو ان لوگون نے جواب دیا کہ
ہم تمکو نہ چھوڑینگے اور اس دربار سے نجاوینگے جب تک کہ تو اور تیری قوم اسلام لاوے یا جزیہ دیوے

یا قتال کرے یہ سنکے ملک نے انکار کیا اور کہا فردا روز وعدہ قتال ہی تب یہ لوگ اُسکے پاس سے باہر نکلے
اور جواب لیکر خالد کے پاس آئے اور اس امر سے خبر دی اُسوقت سائر امرانے تیاری جنگ کی کر دی جب
صبح ہوئی تو خالد نے نماز صبح صحاب کو پڑھائی اور بعزم رزم آگے بڑھے اور ندادی النفیر یا خیل اللہ
ارکبو وللجنۃ اطلبو یعنے نکلوا ور چلو ای لشکر خدا سوار ہوا ور جنت کے طلبگار ہو یہ سنکے اہل اسلام اپنے
گھوڑون پر سوار ہونے اور نشان کھولے اور ہے میمنہ و میسرہ کے ترتیب دے اور قلب جیش اور
جزاحین کی صف آرائی کی اور خالد وسط لشکر بین تھے اور موخر لشکر یعنے پشت لشکر پر میسرۃ بن مسروق
العبسی و مالک اشتر تھے اُنکے ساتھ پانسو سوار تھے مہاجرین و انصار سے راوی نے کہا بعد ازان تھوڑی دیر
نگذری تھی کہ روم سامنے نکل پڑے اور اپنے صلیبون کو روبرو کیا اور راوی نے بواسطہ رافع بن مالک
اور عبادبن مازن کے محمد بن مسلمۃ انصاری سے روایت کی اُنھون نے بیان کیا جب نشان اُس
قوم کے آگے بڑھائے گئے تو ہمنے اُن نشانونکا شمار کیا کہ وہ پچاس صلیب تھے اور زیر ہر صلیب ہزار ہزار
سوار تھے چنانچہ پہلے جسنے اُن مین سے آغاز حرب کیا وہ ایک بطریق تھا اُس کا لباس دیبائے سرخ
تھا اُس کے سر پر خود اور اُس پر دستار پیچ زرتار جواہر نگار بندھا تھا پھر جسوقت اُسنے مبارز طلبی
کی تو لشکر اسلام سے ایک سوار جرار قبیلہ خثعم سے جسکا نام زید بن ہلال تھا اُس سے لڑنے کو نکلا سو اُس
بطریق نے زید کو قتل کیا اور دوسرا مبارز طلب کیا تب اُسنے مقابلے کو عبداللہ بن عمر بن الخطاب برآمد
ہوئے اور کچھ دیر نہوئی کہ اُسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری جو اُسکے بائین شانے سے باہر نکل آئی
اور وہ گرکر اپنے خون مین تڑپنے لگا اور اُسید مر واصل جہنم ہوا تب عبداللہ نے دوسرا مبارز طلب کیا پھر
ایک رومی سوار نکلا تو اُسکو بھی قتل کیا پھر ایک اور نکلا تو اُسکو بھی مار لیا پھر عبداللہ اُنکے میمنہ لشکر پر جا پڑے
تو صفونکو الٹ دیا اور بڑے بڑے دلیرونکو تہ تیغ کیا پھر اپنے قلب لشکر مین پھر آئے پھر اُنکے بعد شرجیل بن
حسنہ نکلے انھون نے بھی مثل عبداللہ کے قتل و قتال کی پھر انکے بعد فضل بن عباس نے حملہ کیا اور
بعد اُنکے عباس بن مرداس نے اور بعد اُنکے ابو ذر غفاری نے پھر جملہ مسلمانون نے حملہ کیا آخر جب
رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے تئین اپنی جمعیت اور ساز و سامان سے چست کرکے زرہین پہنکر اور
تلوارین پکڑکر نرغہ کردیا کہ ہنگامہ قتال علے الاتصال سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب وسط آسمان پر آیا اُسوقت
خالد بن الولید نے حملہ کیا اور لشکر دشمن مین گھس گئے تو میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر الٹ دیا اور
مقاتلہ شدید کیا یہانتک کہ رات ہوگئی اور درمیان فریقین کے حائل ہوئی تب اہل اسلام شب باش ہوکر
حراست و نگہبانی کرتے رہے اور اپنے قتیلونکا تفحص جو کیا تو ان مین سے چہل و دو مرد شہید ہوئے تھے

محمد بن مسلمہ ... کہ نشان ... راست ... اور قلب یعنی لشکر ... [illegible]

اجمعین شہید ہوئیں ربیعۃ بن عامر الذودی و زید بن ربیعۃ المحاربی و غانم بن نوفل المحاربی و صفوان بن مرۃ
الیربوعی و دیگر مردم مختلط تھے اور لشکر عدو سے ایک ہزار و زائد از سہ صد مارے گئے اور اُن دشمنان خدا نے رات کو
اپنے اصحاب میں تخلیہ کیا تو جو کچھ اُنپر ہنگامۂ حرب میں سختی گذری تھی باخود با تذکرہ سنے لگے اور صعوبت جنگ اُنپر
دشوار ہوئی اور بطریقوں کو عجز و انکسار ہوا و بالآخر آمادہ ستیز ہوئے پھر جسوقت صبح ہوئی اور سپیدۂ فجر
نمودار ہوا تو مسلمانوں نے نماز صبح پڑھی اور گھوڑوں پر سوار ہوکر صف آرائی کی اور ادھر روم نے بھی
صفیں باندھیں اور بطریقوں نے اپنی تیاری کی اُنہیں سے ایک بطریق عظیم حاکم طینا کا میدان میں نکلا اور زرہ حربی
پہنے تھا پھر اُسنے مبارزطلبی کی تب ادھر سے فضل بن عباس برآمد ہوئے اور اُن دونوں میں معارکہ و
محاربہ ہونے لگا اور دونوں کی واریں خالی گئیں آخر کار فضل بن عباس کی ضربت نے سبقت کی کہ اُس
بطریق کے سر پر تلوار ماری تو اُسکے کلے ڈاڑھ تک اتر آئے وہ تیورا کر زمین پر گرا اپنے خون میں لوٹنے لگا اور
اسقدم فی النار ہوا تب دوسرا بطریق نکلا اُسکو بھی مار لیا اور اسیطرح علی الاتصال قتال کرتے رہے یہانتک
کہ انکے چار جرار کو قتل کیا پھر جملہ روم نے یکبارگی حملہ کر دیا اور ادھر مسلمانوں نے یورش کی چنانچہ ضرار
بن ازور اور مدعور بن غانم الاشعری و فضل بن عباس و محمد بن عقبہ بن ابی معیط و مسلم جعفر و علی پسران عقیل
و عبداللہ بن جعفر و سلیمان بن خالد و عبدالرحمن بن ابی بکر ان سب نے حملہ شدید اور نیزہ بازی و تیغ زنی کی
شدت کی اور جالش مردم و کاوش اسپان سے گرد و غبار تا بآسمان بلند ہوا یہانتک کہ دن کی رات ہوگئی
اور تیروں کی بوچھاڑ نیزوں کی مار ہونے لگی جا بجا پناہ منقطع ہوگئیں اور پرے پراگندہ ہوگئے اور سوائے
گھوڑونکی دوڑ اور تلوار نیزے کی وار اور فوارے خون و سیلان عرق کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور حال خالد کا یہ تھا
کہ وہ مانند شیر کے جولانی کرتے تھے اور گونج رہے تھے اُسوقت غانم بن عیاض نے آسمان کیطرف نظر کی
اور دعا کرنے لگے یا عظیم العظما انزل علینا نصرک کما انزلتہ علینا فی مواطن کثیرۃ و انصرنا علی القوم الکافرین
یعنے ای عظیم العظما ہمپر فتح و نصرت نازل کر جسطرح تو نے اکثر معرکوں میں ہماری امداد کی ہے اور ہمکو
غالب و ظفرمند کر قوم کفار پر پھر تھوڑی دیر گذری کہ ہمنے دیکھا ان کفار میں سے کشتہ پر کشتہ گرے
جاتے ہیں مگر ہم نہیں جانتے تھے کہ یہ لوگ کیونکر مارے جاتے ہیں پھر جب روم نے یہ حال دیکھا تو دروازہ
شہر کی طرف بھاگے اور مسلمانوں نے تعاقب کیا کہ قتل و اسیر و غارت کرتے ہوئے پیچھا کیے جاتے تھے
بعد شہر پناہ کی فصیل پر سے لوگ مسلمانوں کو پتھر مارتے تھے مگر یہ لوگ اُسکی کچھ پروا نکرتے تھے اور
باب شہر تک پہونچے اور وہ لعین عدائی ابن انس اندر شہر کے داخل ہوگیا اور اُسکے پیچھے خالد و دیگر امرا
ہمراہی وہاں تک ہانک لائے تھے اور اُس جگہ ایک جماعت روم بجمعیت پانچ ہزار سوار کے جو وہاں بکھے تھے

اُن سے قریب پھاٹک شہر کے خوب تادلچلی اور فصیل حصار سے پتھر چلنے تا آنکہ مسلمانون نے آئین سے قریب
تین ہزار کے قتل کیا اور باقی سب اندرون شہر داخل ہو گئے اور دروازہ مضبوط بند کر لیا اور فصیل شہر پناہ پر
چڑھ گئے اور تیر و پتھر مارنے لگے یہان تک کہ رات درمیان مین حائل ہوئی راوی نے کہا کہ آخر مسلمانون
نے حصار اہناس پر تین مہینے قیام کیا اور محاصرہ رکھا اور ہر روز پیہم اُنکے درپے جنگ رہتے تھے اور حال
یہ تھا کہ فصیلین بہت بلند تھین اور پھاٹک بہت محکم و استوار تھا اور اہل اسلام ہر روز اطراف شہرستان پر تاخت و
تاراج کرتے تھے راوی نے کہا بالآخر نوبت یہ پہونچی کہ اہل اہناس سے مردم توانا ناتوان ہو گئے اور
ناتوان مر مر گئے اور آمد و رفت اُنکی منقطع ہو گئی اور نفوس اُنکے تینگ آئے اور صحابہ کو انمین بڑی آرزو تھی
پس خالد نے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے کہ فتح باب نے تھکا دیا ہے اتفاقا ہمراہ صحابہ کے ایک مرزبان
تھا کہ وہ مرزبانان کسریٰ سے تھا اور وہ اسلام لایا تھا اور جہاد کو نکلا تھا و بالآخر اُسنے اپنی جان راہ خدا مین
فدا کی کہ وہ بصنابین قریب شرقی لب بحر یوسف جنگ مین صاحب طی کی جو بستان زاہری شہید ہوا اور ذکر اُسکا
عنقریب اپنے محل پر آوے گا انشاءاللہ تعالے غرض کہ اُس مرزبان نے عندالمشہورہ کے خالد سے کہا
کہ ہم جب بلاد فارس مین کسی شہر کا محاصرہ کرتے تھے اور اُس کے فتح پر قدرت نپاتے تھے اور عاجز
ہو جاتے تھے تو ہم لوگ روغن زیت اور گوگرد جمع کرکے لکڑی کے صندوقون یعنے پیپون مین بھر دیتے
تھے اور اُن مین کڑے اور دستے لگے ہوتے تھے تا لوگ اُٹھائے رہین اور اُس سے بچے رہین اور وہ
اُن پیپون کو دروازے سے ملا دیتے تھے اور اُن مین آگ لگا دیتے تھے اور اُسکا رخ پھیر دیتے تھے تا آنکہ
روغن اُسکا دروازے مین چپیدہ اور شعلہ اُس کا درگرفتہ ہو کر لوہے کو گداختہ کر دیتا تھا اور لکڑیونکو جلا دیتا
تھا اور گلنے لگتے تھے پس دروازہ منہدم ہو کر کھل جاتا تھا یہ سنکے خالد نے کہا ہم بھی یون ہی کرتے ہین
انشاءاللہ تعالے پھر جب صبح ہوئی تو ایسا ہی کیا کہ روغن زیت و گوگرد جمع کیا اور پیپون مین بھرا اور اُنمین
دستے اور حلقے لگا دئے اور اُسکو لوگون نے اُٹھا لیا اور اُنکے پیچھے پیچھے پراسوارون کا
قتال کرتا ہوا چلا اور وہ مرزبان آگے آگے تھا تا حاملان پیپون کو تدبیر بتا دی کہ اُس کو کیونکر عمل مین لانا چاہیے
اور سوار وہ لوگ اپنی سپرون مین اور زرہون کی نقابون مین چھپے تھے کیونکہ بالاے فصیل سے اُنپر پتھرون
اور تیرونکی بوچھار تھی یہانتک کہ دروازہ ہاے شہر کے اول دروازے پر پہونچے اور وہ دروازہ شرقی تھا
اور بڑا پھاٹک یعنے صدر دروازہ تھا پھر جب اُس پھاٹک سے ملصق ہوئے تو پیپون کو بلند کیا اور اُن مین
آگ ڈالدی دفعۃً زیت و گوگرد مشتعل ہوئے پھر اُسکا رخ پھاٹک کیطرف پھیر دیا اور دروازے سے لگا دیا کہ
ایک لحظہ مین آگ دروازے کو لگ گئی پھر چٹخنے لگی لکڑیان جلنے لگین لوہے گھل گئے شعلونکی بھڑ فصیل تک

پہونچی برج مین آگ لگ گئی تو برج گر پڑا لوگ رومی جو اُسپر تھے دبکر مرگئے اور جماعت کثیر اُنمین سے ہلاک ہوگئی اور مسلمانون نے دروازے پر قبضہ و دخل کر لیا اور مشکون مین پانی بھر بھر کر آگ بجھائی اور داخل شہر ہوئے اور قصد قصر شاہی کا کیا اور وہ قصر بھی ایک حصن مستحکم سنگہاے تراشیدہ کے ستونون پر قایم تھا اور دربانون نے اُسکا دروازہ بھی مضبوط بند کر لیا تھا چنانچہ مسلمانون نے وہان بھی وہی عمل کیا جیسا دروازہ شہر پر کیا کہ اُسمین نفط و کبریت سے آگ لگاکر ہدم کر دیا آخر جب اُس لعین والی اہناس نے یہ حال دیکھا تو اُسکو یاراے صبر و قرار باقی نرہا دیگر دروازے بھی کھلوا دئیے اور خود مع اپنی جماعت خدم و حشم و باتفاق اپنے بطریقون کے الامان الامان پکارنے لگا اُسوقت مسلمانون نے دعوت اسلام پیش کی اُنھون نے انکار کیا تب خالد نے حکم اُنکے قتل کا کیا پھر جسنے اسلام قبول کر لیا اُسکو امان دی اور جسنے انحراف کیا اُسکو قتل کیا بعد ازان بازاریون اور رعیتون نے استغاثہ کرنا شروع کیا کہ ہم لوگ زیردست و مغلوب ہین چنانچہ اُنمین سے جو اسلام لایا اُسکو چھوڑ دیا اور جو اپنے دین پر باقی رہا اُسپر جزیہ محصول مقرر کیا و بعد ازان وہان کے محلات و مکانات کھدوا کر ٹیلہ کر دیا اور مسلمانون نے وہان سے اموال غنائم سے علاوہ نقد کے ظروف طلائی و نقرئی و خلعتہاے فاخرہ و فرشہاے مکلف وغیرہ بہت کچھ حاصل کیا اور اُس شہر پر عبادہ بن قیس کو حاکم مقرر کیا کہ وہ وہین مقیم رہے اور اُنکے ساتھ تین سو جوان تعینات کر دئے و بعد ازان لشکر اسلام نے بیرون شہر نکلکر صحرا مین خیمے کیے اور باشندگان شہر مین سے کوئی باقی نرہا مگر وہ لوگ جو اسلام لاے یا وہ جنھون پر جزیہ مقرر ہوا اور وہان ایک مسجد بنا کی اور خالد بن الولید جب امور انتظام سے فارغ ہوئے تو جمیع غنائم سے خمس نکال کر پاس عمرو بن العاص کے بھیجدیا تاکہ وہ اُسکو بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بطرف مدینہ روانہ کرین اور حصہ عمرو بن العاص کا بھی اور اُن لوگون کا جو مصر اور نواحی مصر مین مقیم تھے روانہ کیا اور بعد اسکے خالد نے باتفاق جماعت امراکے اہناس مین چالیس مقام کیے و بعد ازان خالد نے عدی بن حاتم الطائی کو اپنے پاس بلایا اور اُنکے ساتھ میمون بن مہران کو شریک کیا اور ہزار سوار اُنکے ہمراہ کر دئیے اور اُنکو حکم کر دیا کہ اذا تم لوگ جب بلاد مین بطلوس کے نازل ہوا اور باشندگان شہرستان بھی وہین پہونچین اور جسوقت وہان تم ملاقات قیس[2] بن الحارث کی کرو تو اُسکو بھی حکم روانگی کا طرف بہنسا کے پہونچاؤ اور تم سبکے لئے یہ حکم ہے کہ جو مقاتلہ کرے تم بھی اُس سے مقاتلہ کرو اور جو کوئی تمسے آشتی کرے تم بھی اُس سے آشتی کرو اور جو تم سے صلح رکھے تم بھی اُسکے ساتھ صلح رکھو یہانتک کہ تمھارے پاس ہمارے نزدیک سے مدد پہونچے چنانچہ بعد روانگی عدی بن حاتم کے پھر خالد نے اُنکے پیچھے غانم بن عیاض اشعری کو بسرکردگی ہزار سوار کے رخصت کیا اور اُنمین کے ساتھ فضل بن عباس و مسیب بن نجبۃ الفزاری و ابو ذر الغفاری و مرزبان فارسی و جعفر و مسلم و علی پسران عقیل

[1] [illegible] نسخہ میں ہے کہ [illegible] والی بہنسا [illegible] ۱۲

[2] قیس بن الحارث جو ہزار سوار لیکر [illegible] در میان [illegible] بہنسا [illegible] جنگ بہنسا ۱۲

وعبد اللہ بن المقداد وسلیمان بن خالد ومحمد بن طلحہ وعمرو بن سعد بن ابی وقاص وشرحبیل بن حسنہ کاتب
وحی رسول اللہ صلعم تھے آور خالد نے ان سب سے کہدیا کہ تم لوگ روانہ ہو چلے جاؤ یہانتک کہ شہر بہنسا کو پہونچو اور
ہم بھی تمہارے پیچھے آتے ہین بشرطیکہ مجھے اور میرے اصحاب کو کوئی امر مانع نہوا ور تم لوگ وہان جاکر
تو ان کو اسلام کی طرف دعوت وطلب کرو اگر وہ لوگ قبول کرین تو جو امور ہمارے لیے واجب ہین وہی انکے لیے
بھی واجب ہین اور جو چیز حرام ہین وہی اُنپر بھی حرام ہونگے اور جو اسلام سے انکار کرین اُنپر جزیہ ہی
اور جو جزیہ دینے سے انحراف کرین اوانسے حرب وقتال ہی اور جب حدود مدائن مین پہونچو تو جملہ جماعت
قریب قریب رکھنا اور کوچ نکرنا مگر ایک ساتھ اور ہر ایک جماعت کو جدا جدا رکھنا یعنے جھنڈے اور پھیلے رہنا
مگر نزدیک نزدیک نہ دُور دُور اسلیئے کہ اگر کسی جماعت پر کوئی ایسی واردات پڑے جسکی وہ متحمل نہو تو دوسری
جماعت اُسکی کمک کو بہت جلد پہونچ سکے اور چاہیے کہ ثابت ہمت وثابت قدم رہو اور نیتون کو خالصاً لوجہ اللہ
اور عزم کو با لجزم رکھو پھر جسوقت تم لوگ خاص بہنسا تک پہونچو کہ وہ اُس قوم کی دار السلطنت ومحل ولایت ہی
تو وہان کے بادشاہ کے پاس اپنے ایلچی بھیجو اور اُسکو پیام ودر طلب ودعوت اسلام کے اگر وہ قبول کرے تو اُسکو
بدستور اُسکے ملک مین چھوڑ دو بیعنے اُس سے اور اُسکے ملک سے کچھ تعرض وغرض نہین ہی اور اگر وہ انکار کرین مثل
کمترین مردم کے اپنے ہاتھون سے جزیہ پیش کرین اور اگر ادائے جزیہ سے سرتابی کرین تو حکم بسیف ہی اور کیونکہ مین
خبر پہونچی ہی کہ وہ بہت بڑا شہر ہی اور وہان کے باشندے بکثرت ہین اور اُسمین خیل کثیر ہی یعنے جمعیت سوارونکی
بہت ہی اور اُسکے حوالی ومضافات مین بہت سے شہر وقصبات وبازار وقریات ہین پھر جو لوگ تم سے آشتی
ومصالحہ چاہین تو تم اُنسے صلح کرو اور جو تم سے مقاتلہ کرین تو تم بھی اُنسے قتال کرو اور تمکو ہوشیاری
وہوشیاری اپنے امور کی لازم ہی اور خلوص نیت وصدق عزیمت ضرور ہی جیساکہ حق تعالے نے اپنی کتاب
محفوظ مین فرمایا ہی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوْا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنے ای مومنو صبر وقرار
پکڑو اور آپسمین امر بصبر کرو اور باخود یا ارتباط واتفاق رکھو اور خدا سے ڈرتے رہو تو کیا عجب ہی کہ رستگار ہو
اور بعد روانگی عدی بن حاتم وغیرہ امراکے خالد نے مغیرۃ بن شعبہ کو بلوایا اور اُنکے ساتھ زیاد اکبر ابو المغیرہ
جد زیاد بھی رہتے تھے اور وہ قریہ درپوط مین قریب طنبدی کے تھے اور قریب ہی کہ ذکر زیاد بن مغیرہ اور
اُنکے اصحاب کا یہین جنگ مین آوے گا انشاء اللہ تعالے وبعد ازان سعید بن زید کو بلوایا اور یہ ایک
عشرۂ مبشرہ رضی اللہ عنہم مین سے ہین وبعد ازان ابان بن عثمان کو بلایا اور ان لوگون سے بھی تمہید وصیت
کرکے وداع کیا راوی نے کہا کہ عدی بن حاتم طائی ومیمون جو روانہ ہوئے اور چلتے چلتے حدود میدوم مین
جب پہونچے تو وہان قیس بن حارث سے ملاقات ہوئی اتفاقاً وہ وہان باشندگان اُس دیار سے مصالحہ

کر چلے تھے اور صلحنامہ لکھ چکے تھے اور اُنسے جزیہ مقرر کرا لیا تھا جسقدر کہ جماعت نے تجویز کیا تھا اور اہل
برشلت سے بھی بعد قتل اُنکے بطریق و رئیس کے وہی معاملہ کیا گیا اور اسیطرح اُسطرف سائر بلاد کے
باشندگان سے شہرو ہشور تک یہی معاملہ یعنے مصالحہ ہوا اور جزیہ مقرر کیا گیا اور اُس اقلیم مین ندائے
امان دی گئی اور وہان والون نے صلح کی تقریب مین علاوہ جزیہ کے اموال کثیر پیشکش کیا بعدازان
اہل اسلام نے ایک جماعت مسلمین کی مرتب کرکے طرف بر شرقی کے روانہ کیا اور وہ یہ لوگ تھے مثل
رفاعۃ بن زہیر المحاربی و عقبہ بن عامر الجہنی و ذو الکلاع الحمیری و دیگر ایک ہزار صحابہ تھے پھر ان
سبھون نے حدود عقبہ مین جو متصل حلوان ہے جا کر اُن قریون اور بلاد پر تاخت و تاراج کرنے لگے
اور جنھون نے مسلمانون سے مصالحہ چاہا تو انھون نے بھی اُنسے صلح کر لیا اور جسنے انکار کیا
اُس سے قتال کی و بعدازان جب یہ لوگ طرف شہر اصفیح و دیر بنیل کے پہونچے وہان ایک بطریق تھا
اور وہ معروف بنام صول تھا چنانچہ وہان کے باشندے بھی صلح پر حاضر ہوئے اور جزیہ قبول کیا
و بعدازان مسلمانون نے وہان سے تیاری کوچ کی کر دی پھر عدی بن حاتم وہان سے چلے
تو قیس بن الحارث سے قریب اُس قریہ کے ملاقات ہو گئی جو معروف بہ ثمن تھا اور میمون جا کر اُس
قریہ مین اُترے جو وہ بھی معروف بمیمون تھا تب قیس بن الحارث نے میمون سے کہا تم یہان مقام کرو
جب تک اِس نواح کے بلاد ہمارے لیے فتح نہو جاوین یا تا وقتیکہ امیر خالد کے پاس سے کچھ خبر نہ آوے
خواہ اُس زمانے تک کہ وہ اپنے ارادے کے موافق ہمکو کچھ اجازت دیوین اور عدی مع اپنی اولاد کے
اُس قریہ مین اُترے جو معروف بہ نمی عدی ہے و بعدازان عدی نے اپنے پسر حاتم اور اپنے بھائیون کو وہین
چھوڑ کر کوچ کیا اور حاتم وغیرہ اِس قریہ کو گھیرے رہے اور قیس بن الحارث جو مع اپنے اصحاب کے
چلے تو اُس قریہ پر وارد ہوئے جو معروف بنام موس ہے اور اُس شہر مین پہونچے جو معروف بدلاص ہے
تب وہان کے باشندے بعد قتل ہو جانے اپنے بطریق کے حاضر ہوئے اور مصالحہ ہوا و بعدازان درمیان
حدود بلاد اور ترائیون مین دریا کی جا پہونچے پھر رفتہ رفتہ شہر بابا الکبری پر نازل ہوئے اور اُنکے عقب پر
عنم بن عیاض بھی مع اپنے اصحاب کے روان تھے اور اُس شہر مین ایک بہت بڑا دیر معروف بہ دیر ابی جربا
تھا وہان ایک بڑی عید ہوتی تھی کہ مردم سائر بلاد اُس عید کو وہان مجتمع ہوتے تھے اتفاقاً پہونچنا صحابہ کا
وہان قریب اُنکی عید کے ہوا چنانچہ ایک شخص ذمیون مین سے صحابہ پاس آیا اور اُسنے اجتماع مردم روز
عید سے خبر دی یہ سُنکے قیس بن الحارث مع پانسو اپنے اصحاب کے فوراً تیار ہو گئے اور رفاعۃ بن زہیر المحاربی
اُنپر افسر تھے تا آنکہ اُس دیر پر دوڑ ماری اور حال یہ تھا کہ ایک جماعت رئیسان شہرستان روم و قبط کی اور ایک

ذکر جنگ دیر ابی جربا

بجمعیت سواران مسلح وزرہ پوش ونگی گرد اوس دیر کے حراست وحفاظت کرتے تھے اور وہ ساری خلائق اُس روز اپنے خورد ونوش وخرید وفروخت وزینت وآرایش مین مشغول تھی سو اُنھون نے اپنے اشغال مین کچھ خیال نہ کیا مگر یہ کہ خیل مسلمانونکا اُنکے سر پہ جا پہونچا اور تھوڑی ہی دیر لڑائی ہوئی کہ مردمان بیرون دیر بھاگ نکلے پھر صحابہ نے تمام جو کچھ بازار مین مال واسباب تھا لوٹ لیا اور جانور اُنکے اونٹ گھوڑے بیل بھیڑے سب ہانک لے گئے اور دیر کو گھیرے ہے اور مردمان دیر بالاے دیر سے قتال کرنے لگے تب مسلمانون نے زنجیرین اور قفل دروازے کا توڑ ڈالا اور ایک جماعت دیوار پر چڑھ کر اندرون دیر داخل ہوگئی اور وہان سے مال ومتاع اور ظروف طلائی ونقرئی بہت سمیٹ لیا اور سو آدمی گرفتار کر لیے اور کچھ قتل ہوئے باقی بھاگ گئے وبعد ازان اندرون شہر داخل ہوئے اور شہر بہا الکبری سے نزدیک اور بحر یوسفی سے قریب قریب بہت سے قریات قصبات تھے اور درمیان اُن دیہات کے ایک شہر تھا معروف بسحاق اُسمین ایک بطریق عظیم رہتا تھا اور وہ بطلیوس بادشاہ کے معاذین سے تھا جب اُسکو خبر ورود صحابہ کی معلوم ہوئی تو اُسنے لشکر دن کو جابجا سے شہرہاے اقتس وشمصطا ولیسلمتون ونشابہ وغیرہ مین جمع کیا اور خیل روم کو زمیداران ونصاری سے چھ ہزار فراہم کیا اور اُن سبکو لیکر صحابہ کے مقابلہ مین نکلا اور ایسا ہوا کہ اہل بہا الکبری اور وہان کے گرد ونواح والے اور اسیطرح اہل ہوریت یہ سب پاس قیس بن الحارث کے حاضر ہوکر صلح کر چکے تھے بعد ازان یہ سب لشکر مسلمانون کا روانہ ہوا جب قریب ایک قریہ کے پہونچے جو معروف بنی صالح تھا اور چلے جاتے تھے ناگہان ایک غبار بلند ہوا پھر جب وہ ہٹا تو چھ صلیب نظر کیے اور ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے آخر جب مسلمانون نے اُنکے تئین دیکھا تو اُنکو اتنا وقفہ اور اتنی مہلت نہ دی کہ وہ اُنپر حملہ آوری مین سبقت کرین تا آنکہ قتال شدید برپا ہوئی اور گرد رزمگاہ کی افق پر چڑھ گئی اور سم اسپان فولاد نعل سے شرارے اُڑنے لگے اور دونون طرف کی جماعتین دوچار ہوئین اور دونون فریق مین ہنگامہ ستیز سرگرم ہوا فَلِلّٰہِ دَرُّ رِفَاعَةَ بْنِ زُہَیْرِ الْمُحَارِبِیِّ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُہَنِیِّ وَعَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ الْعَبْسِیِّ وَمَیْسَرَةَ بْنِ مَسْرُوقٍ الْعَبْسِیِّ یعنے حق تعالے جزاے نیک عطا کرے رفاعہ کو وعقبہ وعمار ومیسرہ کو کہ ان سب نے کیا داد مردانگی دی اور بڑی بہادری کی راوی نے کہا پھر صحابہ نے اُس قتال شدید مین صبر صبر جوان مردونکا کیا اور وہ بطریق عدو اللہ جسکا نام لاوے بن ارمیا تھا اور وہ عالم شہر سیزا اور بڑا شہسوار ومرد میدان کارزار تھا جنگگاہ مین آکر مبارز طلب ہوا اور جالش وحملہ کرنے لگا اور مردمان متعدد اُسنے قتل کیے اُسوقت لشکر اسلام سے سنان بن نوفل الاوسی اُسکے مقابل مین آئے مگر اُسنے سنان کو شہید کیا تب اُس سے لڑنے کو عمار بن یاسر العبسی برآمد ہوئے پھر دونون نے باہم جالش گری ومعرکہ آرائی اور تیغ زنی ونیزہ بازی کی اور اُن دونون مین از روے قربت کے عمار سابق وبالادست تھے آخر اُنھون نے اُسکے سینے مین ایک ایسا بھالا مارا کہ اُس کی

انی پشت سے پار نکل آئی اور وہ زمین پر گرکر خاک و خون مین لوٹنے لگا اور اُسیدم مرگیا یہ حال دیکھکر روم طیش مین آئے اور اپنے صاحب کے مارے جانے سے غضبناک ہوکر اُنمین سے سوارونکی ایک جماعت نے عمار پر حملہ کیا اور اُنکے گھوڑے کو پے کیا اور سب نے ہجوم کرکے اُنکو شہید کیا[لہ] چنانچہ مسلمین مین سے پندرہ آدمی شہید ہوئے اور **راوی** نے بواسطہ سنان بن نوفل و مالک کے غانم الیربوعی سے کہ وہ خیل مین فاعہ بن زہیر المحاربی کے تھے **روایت** کی ہی کہ اُنھون نے کہا جب ہم لوگ مشغول قتال تھے اور جنگ شدید بپا تھی اور ہم اپنے دلونکو مرگ پر آمادہ کئے تھے اُسوقت رفاعہ مسلمانون کو حرب و ضرب پر برانگیختہ کرتے تھے اور یہ اشعار انشا کرتے تھے

یَا مَعْشَرَ النَّاسِ وَالسَّادَاتِ وَالْهِمَمِ وَكُمْتُوا الضَّرْبَ فِي الْهَامَاتِ وَالْقِمَمِ	وَيَا اَهْلَ الصَّفَا يَا مَعْدِنَ الْكَرَمِ وَاتْرُكُوا الْقَوْمَ فِي الْبَيْدَاءِ مُطَّرِحَةً	فَاصْدُقُوا الْعَزْمَ لَا تَبْغُوا بِهِ فَشَلًا عَلَى الثَّرَى خُشَّعًا بِالذُّلِّ وَالنِّقَمِ

یعنے ای گروہ مردم ای جماعت بزرگوار ای اہل ہمت اور ای صدق و صفا اور ای معدن کرم چاہیے کہ اپنے عزم کو راست و استوار کرو اور اُسکو فاسد نکرو اور بودے ہونے سے اور قوت پکڑو ضرب لگانے کی سرون مین اور اُنکے بدنون یعنے اُنکے سر کاٹنے مین چستی و چابکدستی کرو اور قوم کو ہلاکی مین چھوڑو کہ وہ زمین پر خراشیدہ و زخمی ہوکر بذلت و خواری تمام پڑے ہون اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا چنانچہ رفاعہ رضی اللہ عنہ لوگون کو آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور کہتے تھے یا معشر السادات و اقبال یعنے ای سوارو پیش قدمی کرنے والو تمکو مژدہ ہو کہ اب رومیون سے کوئی کبھی تمسے مقاومت نکریگا اور خوشی کرو صحبت حوران اور خدمت غلمان سے غرفات جنت مین و ہر آئینہ جنت تمہاری تلوارونکی سایہ مین ہی رفاعہ نے کہا پھر جس عرصے مین کہ ہم سرگرم اشتد قتال تھے ایک غبار نمایان ہوا اور پھیل گیا پھر جب وہ غبار ہٹا تو ایک ہزار سوار غرق باہن نظر آئے کہ اُنپر زرہین داؤدیہ زیب تن تھین اور اُنکے سرون پر خود ہاے عادیہ درخشان تھے اور نیزے اُنکے زیران دبے تھے اور عربی گھوڑون پر وہ سوار تھے آخر ہمنے جو اُنکو غور سے دیکھا تو ناگاہ وہ سلیمان بن خالد و عبداللہ بن مقداد و عبداللہ بن طلحہ اور اُنکے بھائی محمد اور زیاد بن المغیرہ اور ولید و محمد بن عتبہ و محمد بن ابی ہریرہ تھے و باقی دیگر صحابہ و امراے لشکر رضی اللہ عنہم اور یہ وہ لوگ تھے کہ غانم بن عیاض نے اپنے آگے آگے اُنکو بطور طلیعہ کے روانہ کیا تھا غرض اُس جماعت نے جب ہم لوگونکو دیکھا تو بآواز بلند تکبیر کی پھر ہمنے بھی اُنکی تکبیر سنکر تکبیر کہی تا آنکہ وہ لوگ آکر ہم مین شامل ہوگئے اور ان لوگون مین سے ہر ایک نے بطریقون سے مبارزطلبی کی پھر جو سامنے آیا اُسکو قتل کیا بالآخر جب روم نے یہ حال دیکھا بعد پسپا ہوکر بھاگے اور فرار کیطرف قرار پکڑا اور صحابہ نے اُنکا تعاقب کیا کہ لوٹتے مارتے قید کرتے ہوئے حوالی و حدود شہر سیرا و لیساقون تک پہونچے اور فراریون مین سے قریب پانسو آدمی کہ [illegible] اور قریب تین ہزار کے اُنمین سے قتل ہوئے اور باقی طرف فرست و بلاد کے بھاگ گئے اور بعد قتل بطریق سیرا کے باشندے وہان کے قوم

[لہ] روایت شہادت عمار [illegible] جنگ صفین [illegible] انصاب [illegible] عمار بن یاسر [illegible] معاویہ بن ابی سفیان مین واقع ہوئی ۱۲

[عہ] عادیہ [illegible]

نصاریٰ اور اہل بازار سے مسلمانون کے پاس گئے اور اونسے استحکام صلح کا کیا اور ادائے جزیہ پر سب متفق ہوئے اور اسیطرح وہ لوگ جو اُس شہر کے گرد نواح کی بستیون مین بستے تھے حاضر ہوئے اور ادای جزیہ پر صلح پذیر ہوئے اور عمرو بن الزبیر با جماعت مسلمین وہان مقیم رہے اور قیس بن الحارث آگے آگے اوس قدیم ذمی کی روانہ ہوکر قریب شہر طنبدی و شہر اسنا کے جا اُترے اور اُسمین ایک بطریق رہتا تھا اُسکا نام بولیاس بن بطرس اور وہ بڑا سرکش تھا چنانچہ وہ مع جماعت مسلمانونکی ملاقات کو نکلا اور اُسکے ہمراہ سامان ضیافت تھا اور یہ اُسکا مکر و زور تھا پھر اُسنے مسلمانونسے عقد صلح محکم کیا اور ادائے جزیہ اپنے شہر کیطرف اور جانب اسنا سے قبول کیا کیونکہ اسنا بھی اُسکے تحت حکومت تھا و بعدازان قیس بن الحارث نے مع اپنے اصحاب کے کوچ کیا اور زیاد بن المغیرہ وہین متوقف رہے آخر قیس روانہ ہوکر قریہ دربوط مین وارد ہوئے اور وہانکے باشندونسے عقد مصالحہ مستحکم کیا اور سلیمان بن خالد اور عبداللہ بن مقداد مع اپنی جماعت کے قریب شہر اسنا مقیم تھے اور اُنمین سے بعضے قریہ اُطینہ مین اُترے تھے اور ایک جماعت راتونکو شہر مین جاکر پھر آتے تھے اسلیے کہ بولیاس کے مکید سے اندیشہ رکھتے تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ جو لوگ لشکر سے پیچھے رہگئے تھے وہ پانسو سوار تھے سو وہ دریا کے کنارے کنارے چلے آتے تھے اور اہل سواد و نواح پر تاخت و تاراج کرتے تھے پھر جو لوگ طلبگار صلح ہوتے تھے اونسے مصالحہ کرتے تھے اور جو اسلام لاتے تھے اُنکو چھوڑ دیتے تھے و بعدازان قیس بن الحارث نے کوچ کیا اور اُس شہر مین وارد ہوئے جو اب معروف بنام قس ہے اور وہ اسلیے قیس کے نام سے قس مشہور ہوا اور اُس شہر مین ایک بطریق تھا اور وہ بطلیوس بادشاہ کے امرا مین سے اور اُسکے بنی اعمام سے تھا اور اُسکا نام شکور بن میخائیل تھا تا آنکہ تمام اہل سواد و نواح اُسکے پاس [illegible] شہر کے مجتمع ہوئے اور قیس نے دو مہینے تک اُسکا محاصرہ رکھا و بعدازان دروازہ جلاکر کھول لیا اور اُس کے اندر داخل ہوئے اور اس سے پہلے ایک لڑائی درمیان اُنکے اور مسلمانونکے بمقام کوم الانصار ہوچکی تھی کہ وہان سے شکست پاکر مصار قس مین آکر متحصن ہوئے تھے کہ بالآخر مسلمانون نے بعد محاصرہ کے اس شہر کو فتح کیا اور اُسکے بطریق کو قتل کیا اور مال اُسکا لوٹ لیا اور جو کچھ اس شہر مین تھا وہ سب لے لیا بعدازان لوگون کو طرف اسلام کے دعوت و طلب کیا مگر وہ لوگ اس سے باز رہے تو اُنپر جزیہ مقرر ہوا و بعدازان حوالی و اطراف مین شہر قس کے جو بلاد آباد تھے اور اُسی نواحی مین شہر ماطلی بھی واقع تھا تو اُن سب پر تاخت و تاراج کرتے تھے بعدازان طرف شہر تقور کے [illegible] دوڑی تو وہان سے ایک بطریق نکلا اور وہ برادر عمزاد والی و مشور کا تھا جو مقتول ہوا اور اُسکا بھائی بطرس تھا آخر اُس بطریق نے آکر مسلمانون سے مصالحہ کیا اور ادائے جزیہ پر راضی ہوا پھر اہل عرب وہانسے چلکر قریب شہر دیر سما و بلا اور اُسکے گرد نواح کے قریات مین وارد ہوئے اور زبیر مع ایک جماعت عرب بمقام زبرد اُترے ہوئے تھے اور باقی اہل سواد جو بہنسا کی حوالی شرقی و غربی مین رہتے تھے جب اُنھون نے آمد عرب سُنی تو وہ اپنا مال و اسباب اور اپنی عورتون اور اولاد کو لیکر شہر بہنسا مین داخل ہوگئے اور اپنے شہرونکو خالی چھوڑ دیا اور بطلیوس بادشاہ نے

اپنے بطریقونکو بھیجا تو انھون نے اُن لوگونکو جو بھنسا مین گرد نواح سے بھاگ آئے تھے خصار مین مقرر کیا اور یحتاج حسار جو آمدت محاصرہ و کفایت کرے جمع کردیا واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ ماجرا تو یہان بھنسا والونکا تھا و اما بولیاص حاکم طلبندی جسنے کید سے صلح کی تھی سو اُسکے بطلیوس کو یہ لکھ بھیجا کہ مین نے عربون سے بکید و مکر مصالحہ کیا ہی اور ارادہ میرا اُنسے عذر و عہد شکنی کا ہی چاہیے کہ تم میرے لیے ایک لشکر بطریقونکا تیار و مہیا کردو شاید کہ مین جماعت دلیران مسلمین پر ظفریاب ہون اور عنقریب تمھارے مقتولونکے خون کا عوض لون اور حال یہ تھا کہ اُس دشمن خدا کے پاس ہر روز خبرین متحات عربان متفرقہ کے پہونچتی تھین یعنے جن عربون نے تفرقہ اختیار کیا تھا وہ خبرین پہونچاتے تھے اور سوائے اُنکے اہل بلاد و سواد اخبار فیروزمندی عرب اور خبرین مقتولان بطارقہ کی آتی تھین اور ماجرا فتح بلاد و نہب اموال کا سنکر اُسکے تئین ہم و غم عظیم ہوتا تھا اور یہ احوال اپنے بطریقونمین سے کسی پر ظاہر نکرتا تھا بلکہ اُنکے دلونکو یہ کہکر خوش کرتا تھا کہ ہمارا قلعہ بہت مستحکم ہی اگر عرب ہمسے لڑینگے تو ہم بھی اُنسے خوب لڑینگے اگر وہ ہمپر غالب ہونے لگینگے تو ہم اپنے قلعے کے اندر ہو جاوینگے اگرچہ تمام اہل حجاز جمع ہو کو ہمپر آوینگے تو ہرگز ہم تک نہ پہونچینگے اگر بیس برس تک یہان پڑے رہین گے تو بھی دخل نہ پاوینگے حالانکہ وہ اس بات سے غافل تھا کہ حق تعالی اپنے امر پر غالب ہی یعنے اُسکا امر غالب ہی اور وہ ناصر دین اسلام ہی اور ذلیل و خوار کرنیوالا کفار لئام کا ہی چنانچہ جسوقت مکاتبہ بولیاص کا پاس بطلیوس کے پہونچا تو اُسکو پڑھکر بہت شاد ہوا اور اپنے بطریقونمین سے ایک بطریق کو جسکا نام روماس تھا بلواکر پانچ ہزار سوار روم نصاری وغیرہ اہل قریات سے اُسکے ہمراہ کیا اور اُنکو حکم کیا کہ تاریکی شب مین روانہ ہون پھر جسوقت آدھی رات ہوئی تو یہ لوگ نکلی شہر طلبندی مین پہونچے اور پاس بولیاص کے حاضر ہوئے وہ ان لوگونکے آنے سے بہت خوش ہوا اور مسلمان بیخبر پرورش کیا اور ادھر اہل اسلام نماز صبح ادا کر چکے تھے کہ دفعۃً خیل بولیاص کا سامنے نمودار ہوا اُسوقت مسلمانونمین ندا ہوئی کہ النفیر النفیر کوچ کرو یعنے تیار و ہشیار ہو جاؤ دیکھو کہ دشمنون نے ہمپر ہجوم کیا اور عہد شکنی و دغا کی تب صحابہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور آگے بڑھے اور جسوقت قریب دیر پہونچے تو دیکھا کہ فوج روم دس ہزار سوار سامنے ہی اور یہ دشمنان خدا ایک کمینگاہ سے نکل پڑے تھے کہ وہین قریب بلونکی آڑ مین چھپے بیٹھے تھے اور وہان ایک نہر عمیق رودنیل سے اُس زمانے مین دیر سے مغرب رویہ قریب شہر جاری تھی پھر جسوقت مسلمانون نے بالیس سنان اور خود ونکی دیکھی اور جنبش علمونکی اور چمک صلیبون چاندی سونونکی نظر آئی تو فوراً اپنے گھوڑون کیطرف دوڑکر سوار ہوئے و بالا علان تہلیل و تکبیر کرنے لگے اور درود و سلام بشیر و نذیر پر بھیجتے تھے اور شتابی سے اُنکی طرف آگے بڑھے اور کثرت سے کچھ اندیشہ و اضطراب نکرتے تھے اور ہر ایک دوسریکو قتال پر برانگیختہ کرتا تھا اور پہلے ان غدارون نے یہ کام کیا کہ ایک چھوٹی جماعت پر جو تھوڑے سے مسلمان قریب دیر اُترے تھے جا پڑے اور اُنپر وار تلوارونکے کرنے لگے اور ادھر تو اُنکو سب طرف سے گھیر لیا اور ادھر قریب دریوط تک جولانی کرتے ہوئے تمام پھیل گئے اُسوقت سلیمان بن خالد

زبیر بن حبیب
بعد بیاس
وشہادت
سلیمان
بن خالد
وعبداللہ
بن مقداد

وعبد اللہ بن مقداد وعامر بن عقبہ بن عامر وشداد بن اوس اور ایک گروہ صحابہ کا اپنے لشکر سے مقابلہ پر نکلے اور قتال شدید و جنگ عظیم ہونے لگی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا گھوڑے جو طرارے بھرتے تھے انکی ٹاپوں سے شرارے اڑتے تھے سمت سنانوں کی چمک تھی یا یہ کہ گھوڑوں کی ٹوٹ گئیں ہاتھوں سے لگامیں چھوٹ گئیں تھیں وحشت سے دیکھنے والے مبہوت تھے قدمین کم تھیں ہوش باختہ تھے بالآخر اُن نابکاروں نے ہر جانب سے صحابہ کو گھیر لیا فَلِلّٰہِ دَرُّ سُلَیْمَانَ بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمِقْدَادِ یعنی حق تعالے جزائے خیر و نیکیاں سلیمان بن خالد و عبد اللہ بن مقداد کی زیادہ کرے کہ ان دونوں نے جہاں شدت قتال کی دو مردان میدان امتحان ہوئے اور اسیطرح زیاد بن المغیرہ بھی جنگ عظیم کر رہے تھے کہ کبھی انکے میمنہ پر جا پہنچتے تھے اور کبھی مارتے ہوئے میسرہ پر آپڑتے تھے دگاہے قلب لشکر میں گھس جاتے تھے اور دشمنوں نے ان مردوں کو ہر جہا طرف سے گھیر لیا تھا جسطرح انگشتری یا سفید گل کھال یا بدن شتران سیاہ کے یا جیسے تلوار صاف میان سیاہ میں اُسوقت مسلمانوں نے صبر و قرار پکڑا تھا صبر و قرار جوانمردوں کا اور اکثر اہل اسلام کثرت زخموں سے سست ہوگئے تھے اور کفار یعنی سختی و درستی پر تھے اور مسلمانوں نے انکے دلیروں کو ہٹا کر انکے پس پشت کر دیا تھا اور قتال شدید کر رہے تھے اور موت پر جان لڑاتے تھے اور ایک دوسرے کو شجاعت دلاتا تھا اور اُسوقت سلیمان بن خالد کہتے تھے اے مسلمانو اللہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے اور دھر گاہ نزدیک حوض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے یہ کہکے بڑے زوروں کی لڑائی لڑے یہانتک کہ زخمہائے کاری سے سست ہوگئے اور اُس روز لشکر اسلام سے قریب دوسو بیس مردوں کے متصل ایک ٹیلے کے جو بجانب غرب شہر دریلوط سے ہے شہید ہوئے اور مسلمانوں میں سے کوئی اُسوقت قتل نہ ہوا جب تک اُسنے دشمنوں میں خلق کثیر کو قتل نکر لیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا جب مسلمانوں نے اور سلیمان بن خالد نے دیکھا کہ آفت اصحاب پر کیا گذری تو سلیمان کبھی حملہ کرتے ہوئے میسرہ پر جاتے تھے اور کبھی حملہ کرتے ہوئے میمنہ پر آتے تھے اور عبد اللہ بن مقداد و بقیہ صحابہ حملہ کرنے میں انکی اعانت کرتے تھے ثُمَّ تَقَدَّمَ سُلَیْمَانُ بْنُ خَالِدٍ وَطَعَنَ بِطْرِیْقَ اَسْنَا طَعْنَۃً صَادِقَۃً اَرْدَاہُ عَنْ جَوَادِہٖ وَغَاصَ فِی الْقَلْبِ یعنے وبعد ازاں سلیمان آگے بڑھے اور بطریق اسنا کو کہ وہی بولیا مس تھا نیزہ کاری مارکر اسکو گھوڑے سے نیچے گرا دیا اور انکے قلب لشکر میں گھس گئے ترجمہ دیگر کہ سلیمان آگے بڑھے تو بطریق اسنا یعنے بولیامس نے نیزہ کاری مارکر انکو نیچے گرا دیا اور خود اندر اپنے قلب لشکر کے گھس گیا (مترجم کہتا ہے کہ ترجمۂ ثانی بنابر سیاق خبر کے صادق آتا ہے) چنانچہ **راوی** نے بواسطہ اوس بن شداد و علقمہ بن سنان کے زید بن رافع سے **روایت** کی ہے انھوں نے کہا میں خبل میں اصحاب سلیمان بن خالد کے موجود تھا کہ ہمنے مشرکوں کو اپنے سے باز رکھا اور دور کر دیا تھا مگر پھر وہ ہمارے سامنے اُلٹے پھرے اور ہمکو یہ خبر نہتی کہ وہ ہماری گھات تاک میں پوشیدہ بیٹھے تھے دفعتہً وہ اپنی کمینگاہ سے ہم پر نکل پڑے آخر ہمنے اُنسے مقابلہ موت کیا یعنے موت کی لڑائی لڑے اور اُن میں سے ایک جماعت قریب دو ہزار آدمی کے قتل ہوئے اور سلیمان بن خالد نے انکے بڑے بڑے سرداران باوقار اور انکے بطریقان اخیار کو قریب تیس شہسوار کے قتل کیا اور اسیطرح عبد اللہ

بہ یعنے حوض مسکن شریف

بن مقداد نے بھی انبوہ کثیر اُنکے دلیران کارزار سے قتال کیا ناگاہ ایک گروہ دشمنوں نے جو قریب دو ہزار سوار کے تھا سلیمان بن خالد کو گھیر لیا اور اُنکے گھوڑے کو جو اُنکی سواری مین تھا بیکار کیا اور سلیمان پر تلوارین مارین یہانتک کہ اُنکا دست راست قطع ہو گیا تو اُنھون نے تلوار اپنے دست چپ مین لی آخر اُس ہاتھ پر بھی ایک ہاتھ تلوار کا پڑا کہ بایان ہاتھ بھی کٹ گیا تب دشمنون نے اُنکو ہر طرف سے گھیر لیا غرض جب اُنکو اپنے قتل ہونے کا یقین ہو گیا تو اپنے والد کو سامنے تصور کر کے اس حال سے گویا ہوئے کہ یَعِزُّ عَلَیْکَ یَا خَالِدُ مَا حَلَّ بِوَلَدِکَ وَلٰکِنَّ ہٰذَا فِیْ رِضَاءِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یعنے اے خالد والد ماجد آپ پر سخت دشوار گذریگا وہ واقعہ جو آپکے فرزند پر گذرا ہی ولیکن یہ سانحہ عین رضاے خداے عزوجل مین واقع ہوا ہی اور حال یہ تھا کہ اُنکے سینے مین قریب بیس زخم سنان کے لگے تھے یہانتک کہ اُنکی قوت نے بہت کمی کی آخر زمین پر گر پڑے و بعد ازان ہنسنے لگے اور کہتے تھے اسوقت ہم ملاقات اپنے نانا شہدا کی کرتے ہین رحمہم اللہ اور جسوقت عبد اللہ بن مقداد نے اُنکو اس حال سے قتل گاہ مین پڑا ہوا دیکھا تو آہ مار کر بولے لَا حَیَاۃَ بَعْدَکَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَلْمُلْتَقٰی فِیْ جَنَّاتِ عَدْنٍ یعنے اے محمد پیش آنے والے جنت عدن کے بعد تمھارے لطف زندگی نہین ہی یہ کہکر اُنکے اعدا مین گھسکر مقاتلہ کرنے لگے ناگاہ دشمنون نے اُنکو اُسوقت گھیر کر بھالونکی آنی سے چھید لیا اور اُنکے منھ پر بہت سے زخم لگے اور وہ نیزونکو توڑ ڈالتے تھے اور اپنے چہرے سے لہو پونچھتے تھے تا انکہ گھوڑے نے اُنکو زمین پر گرا دیا یعنے وہ اپنے گھوڑے سے زمین پر گرے اور آواز دی وَا شَوْقَاہُ اِلَیْکَ یَا بْنَ مِقْدَادٍ یعنے اے ابن مقداد مین اسوقت تمھارا کمال مشتاق ہون بعد ازان ہنسے اور کہا مرحبا اور مر گئے رحمہ اللہ تعالی پھر یہ حال دیکھکر ہمکو یقین ہوا کہ ہم سب اسی محاربہ مین موتکی ملاقات کرینگے اور یہین قیامت بپا ہوگی بعد ازان یکایک ایک غبار نمودار ہوا جب وہ ہٹا تو نشانہاے لشکر اسلام نظر آئے اور جماعت مسلمانون کی ظاہر ہوئی اور آگے آگے اُس قوم کے قعقاع بن عمرو التیمی حراول تھے اور اُنکے ہمراہ مسیب بن نجیبۃ الفزاری و سمرۃ بن جندب و فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان با دیگر اولاد ہاشم و اولاد عبد المطلب و دیگر سرداران قبیلہ اوس و خزرج و نیز غانم بن عیاض اشعری مع اپنے ہمراہیان امرا واکابر کے موجود تھے چنانچہ اُن لوگون نے دشمنونکو ذری مہلت ندی کہ آتے ہی فوراً اُنپر یکبارگی حملہ کر دیا یہانتک کہ اُنپر غالب آئے اور بولیاص مارا گیا اور بہ سبب اسکے بطریقان لبطلیوس جو بولیاص کے ہمراہ تھے وہ سب بھاگ گئے اور روم بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوے اور اسیر کرتے ہوے اور لوٹتے جاتے تھے یہانتک کہ وہ اہل ہزیمت لب بحر یوسفی پہونچے تو اُنھون نے اپنے تئین مضطربانہ دریا مین ڈال دیا کہ مردمان کثیر اُنمین سے ڈوب گئے اور اُس معرکہ مین وہ لوگ تقریباً چار ہزار آدمی قتل ہوئے اور قریب بارہ سو کے گرفتار ہوئے اور باقی لبطلیوس کیطرف بھاگے رات کو تو جا بجا چھپے رہے پھر بطلیوس کے پاس پہونچے اور اُسکو اس شکست و تباہی کی خبر دی

یہ سنکر زمانہ اُسپر تنگ ہوگیا اور اُسکے سینے نے تنگی کی اور اپنے امر مین متفکر ہوکر تیاری فراہم اور سامان جنگ کا کرنے لگا
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا یہ ماجرا تو یہان ان لوگونکا تھا اور وہان اہل طلبندی و اہل اسنا کہ ہنوز انھون نے نہ خروج
کیا تھا اور نہ قتال کی تھی اسلیے کہ انکو وہ ساری خبرین پہونچین تھین اور اُنکے ساتھ اکثر بطارقہ و امرا تھے وہ سب ایک
بطریق رئیس سے سوال قتال کرتے تھے اور وہ رئیس نصرانی تھا رومی نتھا اور اُسکا نام لوص تھا اور اُسی نام کا وہ شہر تھا جسمین
وہ رہتا تھا چنانچہ اُسنے قتال سے انکار کیا پھر جسوقت اُسکو خبر اہل ہزیمت کی پہونچی تو لوص اپنے شہر سے نکلا اور اُسکے
ساتھ اہل شہر سے ایک جماعت تھی پھر لوص مع اپنے ہمراہیونکے پاس مسلمانونکے آیا اور صلح کی درخواست کی تب مسلمانون نے
صلح منظور کی و بعد ازان باشندگان شہر طلبندی و شہر اسنا کے جتنے لوگ بازاری و رعایا تھے وہ سب اپنے عیال و
اطفال کو لیکر نکلے اور مسلمانونکے پاس آکر اُنکے آگے زار و نالہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ قوم رعیت ہین اور اپنے
امور مین مغلوب و زیردست ہین پس اب ہم تمھارے ذمی اور تمھاری رعیت ہین مسلمانون نے کہا ہم تمکو امان دیتے ہین
بشرطیکہ تم اُن لوگون کو بتادو جو تمھارے یہان بھاگے ہوئے چھپے ہون (یعنے ہمراہیان بولیاص معرکۂ قتل سلیمان
بن خالد مین شریک تھے) تب اُن رعایاے طلبندی و اسنا نے اس شرط کو قبول کیا اور اہل اسلام اُن لوگون کی
گرفتاری کو شہر طلبندی و اسنا مین گئے آخر اُن رعایا نے گھرونمین گھس گھس کر رومیونکو پکڑکے مسلمانون کے
حوالہ کیا پھر اسیطرح ہر ایک نصرانی رومی کو پکڑ پکڑ کے مسلمانونکے سپرد کرتے تھے یہانتک کہ تہخانون اور غارون سے
جہان مسلمان قید ہوتے وہ لوگ بند رکھتے تھے اور دیگر مکانات سے وہ سب قریب پندرہ سو آدمی کے گرفتار ہوئے پھر
جسوقت یہ سب قیدی روم کے نصرانی فراہم کیے گئے اُسوقت عیاض بن غانم نے حکم اُنکے قتل کا کیا اُس ٹیلے پر
جو وہان معروف بکوم تھا بعد ازان مسلمانون نے قتل گاہ کیطرف مراجعت کی پھر وہان جب سلیمان بن خالد
و عبداللہ بن مقداد و عبید بن الدار کی لعشونکو دیکھا تو سب بہت روئے اور وہ امرا جو اُنکے ساتھ مین شہید ہوے
تھے اُنکے لاشے بھی دیکھکر بہت محزون و مغموم ہوے چنانچہ عمرو بن یاسر نے تعزیت مین سلیمان بن خالد و عبداللہ
بن مقداد کی اور اُنکے ہمراہیون کی سوگوارے مین ان شعار سے مرثیہ پڑھا اشعار یا عینُ جُودی بالدمار لصبیب

ثم اندبی یا عینُ فقدَ الحبیب	والنجلِ المقتولَ فداءً فی الفلا	ممجد لا و سطا الفیا فی غریب
وابکی سلیمانَ لا تنفنی +	فامرہ والله امرٌ عجیبٌ +	قد کانَ لا یفکر ببخل العدا
ان سلَ من غمدِہ القضیب	متحشی الاعداء من باسہ	لو انھم اعدادُ رمل الکثیب
فیا حمام الایکِ نوحی اذا	علی فتیً قد کان غصناً رطیب	وابکی خالدیما قد عرا بے
لعل ان یبکی بدمعٍ سکیب +	واخبرے المقداد من بعدہ	بان عبدالله اضحی سلیبٌ +
واندبی الامرا من بعدہم	وکل قومہم فی المعامع نصیبٌ .	لا التقی البطلو من خیر آدلاہ

اَجنادُ ہُ الاَنذال اہل الصلیب	قَد کمنوا لنا جیشاً عاماً	یوم اتوھا من کل کلب مریب
وحقِ من اعطٰی لنا نصرۃ	فی کلِّ وادٍ ثم فتح قریب	لنا خذ النار من جمعہم
جہراً و نطفئ حر نار اللہیب		

اے آنکھ بارش کر اشک خون نابہ کی اور نوحہ کر اے آنکھ گم ہونے پر یعنے مرجانے حبیب کا اور ماتم داری و ماتم پرسی کر ان مقتولوں کی جو کل کے روز یعنے کل سے صحرا میں پڑے ہوئے ہیں درمیان میدان کے بیوطن اور بکا کر سلیمان بن خالد پر اور دور نہو یعنے کمی [?] کوتاہی نکر گریہ کرنے میں کیونکہ وقعہ اسکا واقعہ عجیب ہے وہ ایسا تھا کہ اندیشہ نکرتا تھا سارے دشمنوں سے اگر کھینچ لیتا تھا اپنے نیام سے اپنی تلوار کو اور ہیبت میں آجاتے تھے تمام اسکے رعب سے اگرچہ وہ لوگ بیشمار ریگ تودہ کے ہوتے تھے اے طائران شاخ اب نوحہ کر و اس جوان پر جو شاخ تازہ تھا اور اے حمام کبوتر خالد کو خبر کر اس سرگذشت کی شاید کہ وہ بکا کرے اشک خون چکان سے و بعد ازان خبر دے مقداد کو اس بات سے کہ عبداللہ مسلوب و بیجان ہوگیا اور اے آنکھ بعد انکے نوحہ کر ان امرا کے لیے کہ وہ سارے بزرگوار سختیون میں مبتلاے مصیبت ہوئے نہ ملاقات کرے گا یعنے نہ پہونچے گا بطلوس خبر کو اور نہ اسکی فوجین فرد یا جو اہل صلیب ہین کینگاہ میں پوشیدہ رکہا لشکر کو بقصد روز وغا کے کہ وہ سب سگان لشکر ورافتادہ تھے اور قسم ہے اس خدا کی جسنے ہمین نصرت عطا کی ہے ہر ایک وادی دہر مواقع مین اور فتح قریب نزدیک والی بخشی ہے البتہ ہم ان سب سے اپنا کینہ اور عوض خون کا اسکا لیوین گے اور حرارت آتش سوزان کو بجھا دینگے یعنے اپنی دلکی آگ بھڑکی ہوئی کو ٹھنڈا کرین گے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ غانم رضی اللہ عنہ نے اس قتلگاہ مین لاشین شہدا کی جمع کرا کے انھین کے لباس ہاے خون آغشتہ اور لہو بھری قبرون مین دفن کردین اور کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ وہ شہدا جو راہ خدا یعنے جہاد مین مارے گئے ہین وہ روز حشر اسلح محشور ہون گے کہ انکے زخمون سے خون ٹپکتا ہوگا اور رنگ مثل رنگ خون تازہ کے ہوگا اور بو اسکی بوے مشک ہوگی اور **واقدی** نے کہا کہ پھر غانم بن عیاض بعد دفن شہدا کے نزدیک ایک ٹیکرے کے قیام پذیر ہوے اور امراے لشکر دریا کے کنارے کنارے ترائی کی بستیون تاخت و تاراج کرتے تھے اور عدی بن جابر بن عبداللہ الانصاری و ابوایوب و مسیب بن نجبۃ الفزاری نے باجمعیت ہزار سوار کے اہل شرونہ پر دوڑ ماری اسوقت انکی طرف ایک بطریق راس الجابل کا اور ایک بطریق اہریت کا پانچ ہزار سوار سے نکلا اور نزدیک دامن کوہ کے قتال شدید برپا ہوئی اور یہ خبر غانم بن عیاض کو پہونچی تو انھون نے ایک دوسری جماعت ہزار سوار کی ہمراہ ابن المنذر اور فضل بن العباس اور مرزبان[۱] کے انکی طرف روانہ کی پھر جب ہم نے یہ حال دیکھا تو انکے دلون پر رعب غالب ہوا کیونکہ انکے درمیان یعنے ان لوگون سے حرب عظیم ہوچکی تھی بعد ازان فضل بن عباس نے قصد بطریق جابل کا کیا آخر ایک ضربت ہاشمیہ اسکے سر پر ایسی ماری کہ اسکے خود سر تک کاٹ گئی اور گلے تک اتر آئی کہ خشخشہ شمشیر یعنے کرکرانا تلوار کا اسکے دانتون سے سنائی دیتا تھا اسوقت فضل نے تکبیر کہی اور انکی

ذکر جنگ شہر جابل و شہر اہریت

[۱] مرزبان جو معظم از مرزبانان زمینداران کسری سے تھا ۱۲

تکبیر سنکر سب مسلمانون نے آواز تکبیر بلند کی اور وہ بطریق زمین پر گر کر خاک و خون مین تڑپنے لگا اور مر گیا فضل بن عباس کہ شہسوار بہادر و جوانمرد دلاور تھے تو درمیان گروہ مشرکونکے گھس گئے اور اُنمین بڑی دلیری سے مقاتلہ کیا اور مرزبان نے بطریق شروند پر حملہ کرکے اُسکو قتل کیا اور ابن المنذر او پر بطریق اہربیت کے حملہ آور ہوئے تا آنکہ اُسکو تیغ کیا آخر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے پس پشت پسپا ہوئے اور فرار کو قرار پکڑا اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوئے اور اسیر کرتے ہوئے اور لوٹتے ہوئے مقام دیرا اور اہربیت تک چلے گئے اور اُنمین سے اکثر دریا مین گر کر ڈوب گئے اور ایک ہزار پانسو سوار مارے گئے اور پندرہ سو گرفتار ہوئے اور ایک جماعت رومیون اور نصرانیونکی شہر جاہل مین پناہ گزین ہوئی اور اُس شہر کا حصار بہت استوار تھا تا آنکہ مسلمانون نے سات روز تک اُسکا محاصرہ کیا مربعد ازان پھاٹک اُسکا جلا دیا اور اندرون شہر داخل ہوئے اور دیوار و نکو گرا کر مکانونکے اندر سے لوگونکو نکالا اور اُس شہر کو کھود کر مسمار کر دیا کہ اب تک وہ ویرانہ ہی بعد ازان نصارے شہر وہ و اہربیت اپنے گھر ونسے نکلکر مسلمانونکے پاس آئے اور صلح کی درخواست کی اور جزیہ دینا قبول کیا اور مرۃ الکلبی کو مع اُنکے دو سو اصحاب کے اُنہے یہان اُتارا اور ابن خالد بن ابی عمرو بن العاص مع دو سو سوار کے اس مقام مین قیام کیا جو بنام دبناے خالد معروف ہی اور اکثر مسلمانون نے دریا کیطرف گذر کیا اور عامر مع دو سو سوار کے مقام عبریت مین فروکش ہوئے جو قریب طلبندی اور راسنا کے اور نزدیک بیا القریہ یعنی قریہ بات سے نزدیک ہی اور غانم بن عیاض رضی اللہ عنہ نے با بقیہ لشکر وہانسے کوچ کیا اور **راوی** نے کہا پھر جسوقت جمعیت مسلمانونکی کمل ہوئی تو غانم نے اپنے سامنے آگے آگے مسیب بن نجبیۃ الفزاری و عباس بن مرداس السلمی و فضل بن عباس الہاشمی و عامر بن عقبۃ الجہنی و زیاد بن ابی سفیان بن الحارث کو باجماعت پندرہ سو سوار کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ جاتے جاتے اُس مقام تک پہونچے جو بنام جرنوش معروف ہی اور وہان ایک قلعہ و دشت بطلوس کا تھا اور یہ معمول تھا کہ زمانہ ربیع یعنی موسم بہار مین وہان گرد اُس قلعے کے خیمے ڈیرے بطلوس کے بپا ہوا کرتے تھے اور وہین اُسکے پاس بطارقہ در دساے بلاد مجتمع ہوتے تھے اور وہین چند ماہ مقیم رہتے تھے پھر وہانسے اپنی اقلیم قلمرو مین دورہ کرتے ہوئے طرف بیت الخلافت حمص کے مراجعت کرتے تھے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ لوص نے اپنا ایلچی پاس بطلوس بادشاہ کے بھیجکر مدد لشکر بسرکردگی ایک بطریق کے طلب کی یعنے جب مسیب وغیرہ مع جیش بمقام جرنوش وارد ہوئے تھے اُسی زمانہ مین لوص نے بطلوس سے درخواست فوج کمکی کی تھی اور یہ لوص وہ ہی جسکا ذکر ابھی اوپر مذکور ہو چکا ہی کہ اُسنے مسلمانون سے مصالحہ کر لیا تھا غرض کہ بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام شاقم تھا مع لشکر پاس لوص کے روانہ کیا اور اُسی شلقم کے نام سے ایک شہر بھی اُسی کا بسایا ہوا قریب حمص کے واقع ہی کہ وہ وہینکا بطریق مالک تھا اور یہ فوج جو اُسکے ہمراہ ہوئی تو دس ہزار سوار کی جمعیت تھی **راوی** کہتا ہی مجھسے **روایت** کی مسلم بن سالم الیربوعی نے بواسطہ شداد بن مازن کے طارق بن ہلال سے اور طارق شریک خیل عباس

نعمان بن المنذر یعنی ابن المنذر

بن مروان السلمی تھے تو انھون نے کہا جس عرصہ مین ہم لوگ قریب جبرلوس چلے جاتے تھے یکایک ہمنے ایک
گرد اُڑتی دیکھی اور اُسوقت پہر دن چڑھا تھا آخر ہمنے تامل وغور جو کیا تو دس نشان لشکر کے اور دس
صلیب سونے کے نظر آئے اور ہر ایک صلیب مانند تارے کے چمکتا تھا اسوقت ہم لوگون نے بقصد
حملہ اپنے ہتھیار سنبھالے اور وہ لوگ بھی ہمارے مقابلہ پر مستعد ہو گئے اور بیدرنگ ہمپر حملہ آور ہوئے
پھر ہمنے بھی اُنپر حملہ کیا اور اُن لوگون نے ہمین گھیر لیا کیونکہ وہ دس ہزار تھے اور ہم صرف پندرہ سو تھے
چنانچہ رومیون نے قتال شدید برپا کی اور اپنی زبان مین غوغا کرنے لگے اور اپنے کلمات کفر کا اعلان
کرتے تھے اسوقت ہمنے صبر جوانمردانہ کیا اور اُس ہنگامہ مین ہمنے قتال مرگ کا مقابلہ کیا یعنے موت کا
سامنا کیا فللہ در غانم بن عقبۃ والمسیب بن نجبۃ الفزاری والفضل بن العباس وزیاد بن ابی سفیان
یعنے حق تعالے حسنات انکے زیادہ کرے کہ انھون نے اس معرکہ مین بڑی شدت وزد وداوری کی قتال کی
اور فضل اپنے سر پر عصابہ یعنے سرپیچ سرخ باندھے تھے اور اسیطرح کی دستار زیاد بن ابی سفیان بن الحارث
بھی باندھے تھے جسطرح ان دونونکے عم بزرگوار حمزہ باندھا کرتے تھے پھر ان دونون نے اُس روز قتال موت کی
قتال کی اور دونون مرگ سے دوچار ہوئے اور ایک ساعت نگذری تھی کہ عین شدت گرمی وہنگامہ حرب مین
غانم بن عیاض الاشعری معہ جیش ہمراہی کے ہمارے برسر وقت آپہونچے اُسدم ہمارے دل قوی ہوگئے
تب ہم تکبیر کہنے لگے اور انھون نے بھی ہماری تکبیر کے جواب مین تہلیل وتکبیر کی اُس آن فضل بن عباس بطریق
شلقم کی طرف آگے بڑھے اور شلقم بڑا شہسوار و سخت حملہ آور تھا اور اسوقت اُسکے تن پر خلعت دیباج
زربافتہ کا اور کمر پر منطقہ زرین مرصع بجواہر بندھا تھا اور اُسکے سر پر عصابہ یعنے سرپیچ جواہر نگار لپٹا تھا
اور اُسکے ہاتھ مین سونے کی سانگ تھی کہ وہ تیس بالشت سے دراز تر تھی اور وہ کبھی تو تلوار کا وار کرتا تھا اور
کبھی اُس برچھی سے حرب کرتا تھا پھر جب فضل نے اُسکی ایسی چالاکی دیکھی اور اُنکو گمان ہوا کہ وہ مجھپر حملہ کیا چاہتا ہے
تو انھون نے اپنی چابکدستی سے خود اُسپر حملہ سبقت کی اور یہ اشعار رجزیہ پڑھتے تھے یا ایہا الکلب اللعین الطاغیا

ومن اتی بجیشنا معادیا	ابشر لقد واناک اسد ضاریا	یحمد سیفہ فی عداۃ نادیا
کان لہ الرب العظیم واقیا	من کل کلب کان ثم طاغیا	یعنے اے سگ لعین سرکش اور

اے وہ شخص جسنے ہمارے لشکر مین لڑکر عود کیا ہے یا یہ کہ وہ کون ایسا شخص ہے جو ہمارے لشکر مین دوبارہ
عود کرنے والا ہے خوش ہو کہ تجھپر مشرف ہوا ہے شیر ژیان بکمال تیزی شمشیر کے اپنی عداوت کو شفقینا
اُس شیر کا ایک پروردگار عظیم الشان نگہبان ہے ہر ایک سگ کافر نافرمان سے اور راوی کہتا ہے کہ
ابیات فضل کے تئین شلقم کچھ نہین سمجھا اور حملہ کیا پھر وہ دونون باہم آویزش وچالش کرنے لگے

پھر اُسنے جو ضرب لگایا فضل اسکو بچا گئے اور جو وار کیا خالی دیا آخر فضل نے مڑ کر اسکے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا اور اسنے
ایک ایسا وار قرشیہ کیا اور ایسی ضرب ہاشمیہ ماری کہ سر دھڑ سے جدا جا پڑا اور اسکو جو دیکھا تو وہ گھوڑے سے نگرا تھا تب
اُسکے قریب پھر آکر دیکھا تو تن بے سر تھا اُسگھڑی ایک ور سوار مسلمانوں میں سے جسکا نام زہیر تھا اُسکے پاس آکر دیکھنے لگا
تو فَقَدَہ مُمْکِناً بِکَلالیب فی سرجہ یعنے زہیر کو معلوم ہوا کہ میخین آہنی یعنے کیلین بشکل پنجہ جو زین مین جڑین تھیں تو وہ جثہ
بیسہ مکان مکمل یعنے مربوط اور بندھا تھا پھر جب زہیر نے اُن کلالیب یعنے کیلونکو کھینچ لیا تو فوراً جسد بے سر مانند ایک برج کی زمین
گر پڑا اور تاج زرین منطقہ لاجوردی اسکا جو خون آلودہ پڑا تھا تو فضل نے زہیر سے کہا کہ سلب و رخت مقتول کا جو ہے لے لیجئے
وہ تو لیوے اُسنے کہا لا اَعْدِمْنَا لا یبدکار مکم یا بنی ہاشم یعنے مین آپکی عطا کو واپس نہین کرتا ہون اے اولاد ہاشم تمھاری
نیکوسیان و کرم بخشیان خدا ہی کے لیے ہین و بعد ازان فضل نے لوحِ پاک پھیری تو اسکو بھی قتل کیا اور اسطرح ہر ایک نے لشکر
اسلام سے ایک ایک بطریق جنود کفر کو قتل کیا اور جملہ مسلمانون نے یکبارگی حملہ کر کے جمعیت اعدا کو پراگندہ کر دیا آخر وہ سامنے سے
بھاگ نکلے اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا کہ قتل و اسیر و غارت کرتے ہوئے بحر لوسفی تک پہونچے اور انکو اُس مقام مین جا دبا جو قریہ سانوائی
قریب تھا اور ایک جماعت انمین سے اندرون ایک قلعہ کے جا گھسی جو وہان دشت مین واقع تھا اور مسلمانون نے اُسکا محاصرہ کیا
دیا لاحر پھاٹک جلا کر اندر داخل ہوئے اور مکانونکی دیوارین گرا کر جو کچھ مال و اسباب تھا نکال لیا اور رومیون سے ایک جم غفیر قتل
ہوئے جو قریب تین ہزار کے تھے اور تقریباً ایک ہزار آدمی اسیر ہوئے اور مسلمانون مین سے ہشتاد و ہشت مرد شہید ہوئے اور ان کا
شہدا مین سے ایک سیف الالفضامی تھے کہ وہ مع اپنے صحابہ کے اُسی جگاہ مین دفن ہوئے و بعد ازان زیاد بن المغیرہ جو مع اپنی جماعت
کے اپنے فرودگاہون مین متصل شہر طبندی حوالی مین شہر دربوط کے فروکش تھے اور یہ زیاد بڑے دوستدار سلیمان بن خالد
بن الولید رحمۃ اللہ کے تھے تو انھون نے خالد بن الولید کو برسم تعزیت سلیمان انکے فرزند کے ایک نامہ لکھا اُسمین ان

ابیات کو مندرج کیا **اشعار**

بخذال النفس فی الھیجا اذ جمعت
وما لعنہ منہ تنکیسا وارغاما
کانہ اللیث وسط الغاب اذا وردت
وانہ لی نارسا قد کان ضرغاما
بکل الفتی المعتدا و خیر فتی

یا خالد ان ہذا الدھر فجعنا
ولا عنا دید یوم الحرب حضاما
لا یملک الصندد من ابطالنا املا
لہ العدا و علی الاشبال قد حاما
والسید اللبیب عبداللہ قد حکمت
قد کان فی ملتقی الاعداء و حیا ماجلا

فی سید کان یوم الحرب مقداما
یا طول ما ہدم الاعداء بصارمہ
ان حاز ساعدہ القصام مصعاما
یا عین جودی لفیض الدمع منک دما
بہ المنایا و حکم اللہ قد داما

یعنے اے خالد ہراینہ اس زمانہ نے
درد مند کیا مصیبت مین اُس سید و سردار کے جو روز معرکہ مقدم و پیش تھا غلبہ و حملہ کرنے والا فوج فارس و روم کا
جنگ مین جسوقت وہ سب مجتمع ہون اور انکے صنادید و سردارونکے لیے روز حرب ضغام و پلنگ اور تھا ہی غالب
زیر دست کیا ہی ہلاک کیا دشمنونکو اپنی تلوار سے کہ پہونچی انکو اُس سے سرنگونساری و فرسودگی یعنی ناک کو کی سردار جوانمرد

ہمارے دلاوروں مین سے کسی اپنی امید پر مالک وقادر نہوگا اگر وہ اپنے بازو کو قصاص مین تلوار سے روکے گا اور وہ گویا کہ
شیر تھا درمیان بیشۂ نبرد کے جسوقت وارد ہوتی تھی اُسکے پاس جماعت دشمنونکی اور بچون و یتیمون پر حمایت و مہربانی
کرنے والا تھا ای آنکھ خونباری کر اپنے چشمہ سار اشک سے اور نوحہ کر اُس شہسوار پر جو شیر جرار تھا اور اے آنکھ گریہ کر سردار
دانشمند عبد اللہ کے لیے جسکو مرگ نے اپنے تحت حکم کر لیا اور حال یہ ہی کہ حکم الٰہی ہمیشہ جاری ہی اور بر ترین جوانمردونکا
مقداد ہی کہ جسکا پسر بہترین نوجوانان تھا مقابلہ دشمن مین اُنپر ہجوم و شرغہ لانے والا تھا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے
کہا جسوقت نامہ زیاد بن المغیرہ کا پاس خالد بن الولید رضہ کے پہونچا تھا تو اُسوقت وہ اسیر و نکو رہا کر رہے تھے اور اہل
بلاد اُنکے پاس حاضر آئے تھے اور جسقدر مال وغیرہ پر اُنھون نے مصالحہ کیا وہ سب حاضر لائے تھے اور تیاری روانگی
عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و عقبہ بن نافع النہری و زبیر وغیرہ کی ہزار سوار سے کرتے تھے بارادہ
ایک سرزمین مصر کے جو بنام فیوم کے معروف ہی اور ذکر اسکا اپنے محل و مقام پر آویگا انشاء اللہ تعالی چنانچہ جسوقت وہ نامہ
خالد کے مطالعہ مین آیا تو وہ بیہوش ہو کر بے اختیار زمین پر گر پڑے اور غش کر گئے پھر جب ہوش مین آئے تو استرجاع
کیا یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور یہ کلمات زبان پر جاری کیے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ سُلَیْمَانَ اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ فَرَطًا وَذُخْرًا وَاَعْقِبْنِیْ عَلَیْہِ کَثِیْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ بِذَالِکَ اَجْرًا وَلَا
تَحْرِمْنِی الثَّوَابَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ترجمہ یعنے توانائی و قوت طاعت و تقوی کی حاصل نہین ہوتی مگر بتوفیق
خداے برتر و عظیم الشان کے اور ہم خدا ہی کے عبد و مملوک ہین یعنے اُسی کے ہین اُسی کیطرف رجوع و بازگشت کرینگے
ای ہمارے پروردگار مین چشمداشت اجر و ثواب کی باعث سلیمان کے تیری طرف رکھتا ہون اور اے ہمارے پروردگار
اُسکو ہمارے لیے اجر و ذخیرہ آگے بھیجا ہوا مقرر کر اور مجھے اُسکے پیچھے اُسپر صبر کرنیوالا رکھ اور میرے لیے اس امر مین اجر عظیم عطا کر
اور مجکو ثواب سے محروم نرکھ بسبب اپنی رحمت کے ای بڑے رحم کرنیوالے زیادہ تر جمیع رحم کرنیوالونسے اور خالد نے اُس جوش غم مین یہ کہا کہ مین اُسکے بارہ مین
یعنے سلیمان کے عوض خونہین مندا دیدہ گذا اسکے ہزار سردار کے ساتھ مواخذہ و مکافات کرونگا اور اُنکے نام اور اور انکے شہسوار
قتل کرونگا اور مین حقتعالی سے امیدوار ہون کہ بدلا اس خون کا لون انشاء اللہ تعالی اور بطلوس کو مین ضرور ضرور قتل کرونگا
بد ترین کشتنی یعنے بُرے طور کے قتل سے تو اس ہونہین شاید مین اپنے سینہ سوزان کو تسکین دون اور حرارت جگر کو بجھاؤن اور کیا
عجب ہی کہ میرے ہاتھ سے اُسکا دیہہ و دیار خراب و ویران ہو اور اسکے لشکر و تکہ شکست اور اُسکی مملکت کو زوال ہو اور اُسکی آتش
سوزان گرمی اُنکے جگر سے اُسکے عارض پر پانی روان ہون و بعد ازان استرجاع کرنے لگے اور یہ ابیات اُنکی زبان پر جاری ہوئے اشعار

جری بدمعی فوق المحاجر منہل
قلیت البشیر البین لاکان قد وصل
لقد کان بدرا زائدا لحسن ثما اما

و... فوادی من جری البین تقتتا
بالکی علیہ کل ما امسی المسا
فاصبح لبعد العزو ازہر قد افل

وہام فوادے حین اخبت لنعیہ
وما اتبسم الصبح المنیر وما ابتہل
وکان کریم العم والخال سیدا

اذا قام سوق الحرب لا یعرف الرجل
و عیشک تلقاہم صراغی علی الثری
باجیض ماضی الحد فی الحرب مستطل
لاقتل منہم فی الوغا الف سید

اذا حاولت بہ خیل اللئام باسرہم
علیہم لیسوق الطیر و الوحش محتفل
وحق الذی حجت قریش بیتہ
اذا سلم الرحمن و انسح الاجل

وبقد ملکونہ مہند والاسل
وا اسفا لو اننی کنت حاضرا
وارسل طہ المصطفے غیابۃ الامل

ترجمہ قولہ مدمع منہل اشک روان یعنے جاری ہوئے میرے اشک روان اوپر رخسارون کے اور حرارت میرے جگر کی سوزش غم جدائی سے مشتعل ہی اور دل میرا سرگشتہ ہی جبسے مینے اسکی خبر مرگ سنی ہی کاش کہ خبر بد دینے والا میرے پاس نہ پہونچتا اور قریب ہی کہ مین ہمیشہ اسپر رویا کرونگا جسوقت شام ہوگی اور جب شگفتہ ہوگی صبح تابان اور جب تک زندان ہوگی یا جب وقت اسکا دعا وزاری کا ہوتا ہی وتحقیق کہ وہ بدر منیر از حسن و جمال طالع تھا سو وہ بعد تابندگی و درخشندگی کے غروب ہوگیا اور وہ کریم العم تھا یعنے جسکا عم بزرگ ہوا اور کریم النخال تھا جسکا خال یعنے برادر مادر جسکا بزرگ تھا اور وہ خود سردار تھا اور جسوقت شدت جنگ بپا ہوتی تھی تو وہ ہراسان نہوتا تھا اور جب زندگی لیا اسکو خیل لئام نے سب ملکر تو بعد قتل اسکے مالک ہوئے اسکی شمشیر و سنان کے یعنے اسوقت حوصلہ بیغرتی کا ہوا اور اے محاطب قسم ہی تیری زندگانی کی کہ اسنے دشمنونکے کشتے کے پشتے زمین پر ڈال دیے تھے تو اوپر ہجوم کرتے تھے طائران ہوا پرے کے پرے اور وحشیان صحرا قطار قطار اے افسوس کاش مین وہان موجود ہوتا تو مین دست دراز ہوتا یعنے مین انکا قاتل ہوتا بشمشیر بران جو حد تیزی سے گذر جانے والی ہی حرب مین اور قسم ہی اس خدا کی جسکے خانہ کعبہ کی قریش حج و طواف کرتے ہین اور جسنے بھیجا ہی طہ کو یعنے مصطفے کو جو غائب مرام ہی یا یہ کہ جسنے طہ بھیجی ہی مصطفے کو جو منتہائے مقاصد ہی البتہ مین قتل کرونگا ان دشمنونسے ہزار سردار کو اگر خدا مجھے زندہ سالم رکھیگا اور اجل مجکو مہلت دیگی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ پھر امرا و اکابر باہن خالد کے آنے یعنے بعد ورود نامہ زیاد کے اعیان مسلمین انکے پاس آتے تھے اور پرسا سلیمان کا دیتے تھے اور انکی آنکھون سے اشک جاری تھے یہ کلمات تعزیت کہتے تھے اَعظم اللہ لک اجراً و اَعقبک علیہ صبراً و جعلہ لک ذخراً فی المعاد و ذخراً یعنے حق تعالی تمھارے اجر کو عظیم اور زیادہ کرے اور اسکے پیچھے تمکو اسپر صبر کرنے والا کرے اور اسکو تمھارے لیے فردائے قیامت کو روز حشر ذخیرہ حسنات کا کرے اور پھر کہنے لگے کہ ہیہے وہ قوم معدوم و مفقود ہوگئے ہین جنکے باعث ہمارے دل ہماری وحشت سے رمیدہ اور جراحت رسیدہ ہین اور ہم انکے قتل ہونے سے نعرہ ان و خاطر پریشان ہین اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ اور اسیطرح لوگ پاس مقداد کے گئے اور انکے فرزند عبداللہ کی تعزیت کی اور یہ خبر مصر مین عمرو بن عاص کو بھی پہونچی کہ وہ وہین مقیم تھے تو انھون نے خالد اور مقداد کو ماتم پرسی کے خطوط لکھے اور خبر شہادت سلیمان و عبداللہ کی مدینے مین پہنچیگی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بھی گئی تو انھون نے اور سائر اصحاب مثل علی بن ابی طالب و عثمان بن عفان و طلحۃ بن عبداللہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم جو مدینہ مین حاضر موجود تھے ان سبنے استرجاع کی

یعنے عالم حزن و الم مین انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے تھے اور صحابہ نے بھی خطوط ماتم پرسی کے خالد و مقداد کو لکھے تو جو کچھ اُنمین کلمات صبر لکھے تھے اور جو ثواب و اجر اُنکے حق مین مرقوم تھے اُس سے خالد و مقداد کے دلکو طمانیت و تسکین حاصل ہوئی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہان ماجرا اہل اسلام کا تو یہ تھا اور اُدھر بطلوس کو جب خبر آمد عرب کی طرف مدینہ بہنسا کے متحقق ہوئی تو اُسنے دروازہ خزانے کا کھلوا دیا اور زر و خلعت وساز و سلاح زرہ و خود وغیرہ دنیا و بانٹنا شروع کیا اور بطریقون وغیرہ اُمرا پر تقسیم و تفریق جماعات عساکر کی کرنے لگا یعنے ہر ایک بطریق و رئیس کو افسر و سالار ایک ایک جماعت کا مقرر کیا اور وہان پر ایک مکان مقفول تھا اُسمین کتبے تھے جنمین صفات و اسماے عرب لکھے تھے سو بطلوس نے دروازہ کھولے جانیکا حکم کیا کیونکہ اُسکو گمان تھا کہ اندر اس مکان کے ذخیرۂ مال ہی مگر اُسکے کھولنے سے قسیسین و رہبان یعنے علماے نصاری و یہود نے بادشاہ کو منع کیا مگر اُسنے اُنکے امتناع پر التفات نکی اور اُسکو کھلوایا تو اُسمین سواے صفت و اسماے عرب کے اور کچھ نپایا جیسا ہمنے اوائل کتاب مین ذکر کیا ہی و بعد ازان بطلوس کنیسہ مین گیا اور اپنے تخت پر جلوس کیا اور گرد بگرد اُسکے جماعت بطریقونکی حاضر تھی تب اُسنے اپنے امر مین مشورہ اور استشارہ کیا اُسوقت اُنمین سے ایک شیخ بزرگ راہب اُٹھ کھڑا ہوا اور وہ اُن لوگونمین مطاع و مسموع الکلام تھا یعنے وہ سب اُسکی اطاعت کرتے تھے اور اُسکا کہنا مانتے تھے اور وہ بزرگ سن تھا کہ عمر اُسکی ایک سو بیس برس کی تھی اور اُسوقت وہ جبہ سیاہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر کلاہ کلان گوشہ دار اور ہاتھ مین عصاے آبنوس مکلل بعاج و زر یعنی جسمین ہاتھی دانت اور سونا جڑا تھا اس نسی و زنیت سے وہ قریب ہیکل کے آیا (ہیکل بناے بلند عبادت گاہ ترسایان) اور ایسے الفاظ سے کچھ کلمات اپنی زبان پر لایا جو مفہوم نہوتا تھا و بعد ازان وہ کہنے لگا کہ ای اہل دین نصرانیہ اور ای بنی ماء المعمودیۃ یعنے اولاد قوم آب پاشیدہ و بآب ترشدہ (یہ کنایہ ہی عمل نصاری سے کہ جب جسکو کرسٹین بناتے ہین تو اُسپر عمل آبپاشی کا کرتے ہین اور اُس عمل کو وہ بپتسما کہتے ہین) پھر یہ خطاب کر کے اُسنے کہا کہ دولت و سلطنت تمھاری اُس زمانے تک قائم تھی اور کلمہ کلام تمھارا عند اللہ و عند الناس مسموع و پذیرا رہا جبتک کہ تم نیک کامون کا حکم کرتے رہے اور بُرے کامو نسے منع کرتے تھے اور رعیت مین رعایت عدالت رکھتے تھے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیتے تھے اور اُس سے اُسکی داد دلاتے تھے اور درمیان ناتوان و توانا کے انصاف کرتے تھے اور نادار و بینوا کو نسے انس و مواسات رکھتے تھے اور مال مردم پر دست درازی نکرتے تھے اور زناکاری سے خوف و پرہیزگاری رکھتے تھے تو اسوقت تک دولت و حکومت تمھارے لیے تھی اور قلوب رعایا کے تمھاری طرف مائل تھے اور وہ تمھارے حقمین دعا گو تھے کہ بادشاہت تم مین تھی اور اب تم نیک کامونکا حکم نہین کرتے اور برے کامون سے باز نہین رکھتے اور نہ خود باز رہتے ہو اور رعیت پر ظلم اور احکام مین تعدی اور حکم برخلاف حق کے کرتے ہو اور حق ضعیف و عاجز کا قوی و زور آور سے نہین دلاتے ہو اور مال رعایا پر دست اندازی کرتے ہو اور فسق و فجور تم مین فاش و برملا علان ہوگیا ان وجوہ سے دل رعایا کے

لشے پھر گئے اور انھون نے دست بدعا فذا ری تبہ پیش خداوند کیا اور حال یہ ہی کہ دعا مظلوم کی مستجاب ہوتی ہی
اور کثرت ظلم کی خراب کرتی ہی پس قریب ہی کہ یہ نعمتین تمھارے ہاتھونسے چھن جاوینگی اور غیرونکے ہاتھ لگین گی اور
بسبب کثرت تمھارے گناہونکے اور باعث شامت تمھاری نافرمانیونکے اور مظلومونکی بددعا سے یہ لوگ عرب کے تمپر مسلط
ہوئے اور تمھارے بلاد کے مالک ہوگئے اور تمھارے لوگونکو قتل کیا اور تمھارا مال لوٹ لیا اور تمھارے گھروزمین
نازل اور تمھاری جا سے پناہ پتقابض ہوے لاجرم تمکو لازم ہی کہ اپنی غفلت سے اب بھی ہوشیار ہو اور اپنے خانمان اور مال و
ملک سے ان لوگونکو دفع کرو اور انکو اپنی جانب مجال دخل ندو یہ میرا قول و کلام تم سب کے حق مین بہبودی ہی آخر جب
بطلوس نے کلام و بیان اُس راہب کا سنا تو بطرف اپنے بطریقون اور جماعت و بجانب ارکان و اعیان دولت کے
متوجہ ہو کر کہنے لگا تمنے سنا کہ تمھارے باپ یعنے تمھارے بزرگ وار نے کیا کہا وہ سب بولے ہان ہمنے خوب سنا تب
بطلوس نے کہا پھر تمھاری کیا راے ہی اور تمھارے نزدیک کیا مصلحت ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہم آپکے ساتھ اور
حضور مین حاضر ہین اور ہم عرب سے مقاتلہ کرنے کو مستعد ہین اور ہم اپنے درمیان اُنکو مداخلت ندینگے جیساکہ انھون نے
اور لوگونمین دخل کیا ہی اگر وہ ہم پر غالب آنے لگین گے تو ہم اپنے حصار قلعہ پر چڑھ جاوینگے کیونکہ ہمارے پاس رسد غلہ
وغیرہ اُسقدر ہی کہ ہمارے تئین دس برس تک بلکہ مزید سے بران کفایت کریگی اور ہمارا یہ شہر بھی بہت مستحکم ہی اور ہم
اپنے تئین اُنکے اختیار مین ندینگے اور پیش ملوک یہ ننگ و عار ہم اپنے اوپر گوارا نکرینگے یہ جواب سنکر بطلوس بہت مسرور
اور اُنکا کمال مشکور ہوا اور اُسوقت ایک دوسرا راہب جو معرفت امور مین اُس پہلے راہب کا نظیر و ہمسر تھا اور جبہ اُسکے
گلے میں لٹکا ہوا فَاسْتَخْرَجَ كِتَابًا مُعَلَّقًا عِنْدَهُ فِي صُنْدُوقٍ مِنَ الْآبَنُوسِ مُقَفَّلًا بِأَقْفَالٍ مِنَ الْفُولَاذِ یعنے پھر اُسنے ایک صندوقچہ
آبنوسی مقفل بقفل فولادی سے جو اُسکے گلے مین لٹکا تھا ایک کتاب نکالی اور کہنے لگا اے دین نصرانیہ کے بنی یا قوم عمیہ
یعنے اے اولاد قوم آب پاشیدہ و بآب تر شدہ سنو مجھسے جو کچھ تمھارے حق مین علماے ماضیین و حکماے سابقین نے کہا
کہ ہر آینہ آخر زمانہ مین ایک نبی مبعوث ہوگا جسکا نام محمد بن عبد اللہ اور بنی عدنان سے مبعوث ہوگا اور اُسکے باپ مان
مرگئے ہون گے تو اُسکے جد و عم پرورش و کفالت اُسکی کرین گے تا آنکہ حق تعالے اُسکو جمیع خلائق و کافہ انام
پر نبی مبعوث کریگا اور مولد اُسکا مکہ اور مقام اُسکی ہجرت کا مدینہ ہوگا اور وہ چند روز قائم بحیات رہکر پھر جب
حق تعالی اُسکو فائز بوفات کرے گا تو مالک و متولی امر خلافت کا ایک شخص بنام ابوبکر ہوگا اور عرب بسبب اُسکے
بہت فخر و مباہات کرینگے اور وہ فوجین تیار و آراستہ کریگا اور حدود شام مین بھیجے گا اور وہ بہت تھوڑے
زمانے تک قائم رہے گا پھر جب حقتعالے اُسکو موت دیگا تو بعد اُسکے متولی اس امر کا ایک شخص اصلع ہوگا جسکے ہونٹ پیش
سر ریختہ ہونگے وا ہو ریعنے سخت سیاہ چشم ہوگا اُسکا نام عمر ہوگا اور صاحب فتوحات اور صلح کرنے والا دشمنون کا
بشامت ترین حالات کے ہوگا اُسکے ہاتھ پر بہت سے امصار و دیار فتح ہونگے اور وہ اپنے لشکر دلن کو سائر

اقطار مین بھیجیگا اور مین کتب قدیمہ مین پاتا ہون کہ فتح اس شہر کی ہاتھ پر ایک شخص کے ہوگی جو گندم رنگ شیر شجاع شہسوار حملہ آور سردار دلاور وسمی بخالد بن الولید ہوگا اگر تم میرا کلام سنو اور میری بات مانو تو عرب کے ساتھ صلح کر لو اسلیے کہ آج اُنکا اقبال ہے اور دولت بکام اُنکے ہے اور دین اُنکا حق ہے اگر تمام اہل مشرق و اہل مغرب اُنسے مقاتلہ کرینگے تو برکات خدا اور اپنے نبی کی برکت سے وہی غالب رہینگے پھر جب بطریقون نے اُسکا یہ کلام سُنا تو برہم و برآشفتہ خاطر ہوکر ارادہ اُسکے قتل کا کیا مگر بطلوس بادشاہ نے اُنکو اس بات سے منع کیا اور باز رکھا اور اُس راہب سے کہا مگر تو عرب کی تلوار سے ڈر گیا اور مین خوب جانتا ہون کہ رہبان و قسیس لڑنے والے نہین ہوتے اور کچھ جان نہین رکھتے اسلیے کہ اُنکی خورش سوائے عدس اور تیل زیت اور لیمون وغیرہ اشیا ردیہ کے کوئی چیز مقویات سے نہین ہوتی ہے اور وہ گوشت سے واقف نہین ہین اس سبب سے اُنکے دل بودے ہوتے ہین اگر تیری قدر و منزلت قدیم الایام سے نہوتی اور تو قدما ملوک کی رویت و صحبت سے فائز نہوا ہوتا تو مین تیرے ساتھ بدرشتی پیش آتا اور اگر تو پھر اپنے اس کلام کا اعادہ کریگا تو مین تجھکو بے شبہہ قتل کرونگا برے طور کے قتل سے یہ سُنکے وہ راہب خاموش ہو رہا اور بطلوس وہانسے اُسیوقت چلا گیا اور اپنے قصر رفیع مین جاکر بیٹھا اور بطریقونکو بلوا کر اُنکو خلعت و نشان دیا اور تبرکاً اُنکو ایک ایک صلیب بھی عطا کیا پھر اپنی فوجونکا جائزہ کیا اور ملاحظہ فہرست طبلق کا کیا تو ہشتاد ہزار کی جمعیت تھی سوائے کثرت پیادون اور بھیڑ بازاریکے پس اس سامان سے وہ بہت محظوظ و خوشوقت ہوا و بعد ازان اُن بطریقون مین سے ایک بطریق کو جسکا نام قابیل تھا طلب کیا اور وہ منجملہ اُن ہمجلیسون کے تھا جو پایہ تخت کے بیٹھنے والے تھے اور بغیر اُسکے نفاذ کسی امر کا نکرتا تھا چنانچہ اُسکو خلعت دیا اور سی ہزار سوار اُسکے حوالہ کرکے حکم دیا کہ جاکر عرب سے مقابلہ کرے و بعد ازان اُسنے اپنے خواص و اعیان سلطنت سے استشارہ کیا کہ خود بنفسہ اندرون شہر اقامت گزین رہے یا بیرون شہر برآمد ہو یہ سُنکے بطریقون مین سے جو ذی ہوش و دانشمند تھے وہ کہنے لگے اے بادشاہ ہرگاہ آپ اندرون شہر قیام رکھینگے تو لوگ ہماری رائے ضعیف اور ہمارے امر کو ضعیف سمجھین گے اور جبکہ آپ بھی شہر کے باہر ایک جانب متمکن رہینگے تو عرب ہماری طرف نہین پہونچ سکتے ہین اور شہر کو ہم اپنی پشت پر رکھین گے اور بیرون باب سے ہم مقاتلہ کرینگے اور جو لوگ شہر پناہ کے فصیلون اور برجون پر ہونگے وہ ہمارے مساعد و پشت پناہ رہین گے پھر جسوقت امر ہمارا دشوار ہو جاویگا تو ہر چہ بادا باد اور جب تک ایسا امر عظیم نہوگا تو ہم اندرون شہر داخل نہونگے چنانچہ بادشاہ نے اُنکی رائے کو پسند و پذیرا کیا بعد ازان فراشون کو حکم ہوا کہ خیمے و سراپردے اور شامیانے و قناتین بیرون شہر لیجاکر برپا کرین تب اُن لوگون نے شادروان خاص خیمہ شاہی و قبہ عظیم بارگاہی جسکی وسعت و رفعت ہفتاد ذراع کی تھی باہر لیجاکر بیچ بہاے نقرئی طلاکار پر ایستادہ کر دئے اور وہ سائر خیام حریر و دیبا سے رنگ

برنگ کے تھے کوئی سفید کوئی سیاہ کوئی سرخ کوئی سبز کوئی زرد کوئی نیلگون تھے اور اُسکے اکثر ایستادے
سیم و زر سے مرصع بدر و جواہر تھے اور اُن خیمون کے داخل مین تصویرین انسانکی لگی تھین اور خارج مین پیکر وحوش
وطیور اور شبیہ کواکب بنی تھی اور اُسمین فرش دیباے بوقلمون ولیاط حریر گوناگون بچھے تھے اور اُسپر زیر انداز
وقالین پڑے تھے اور مسندین نگین اور گاؤتکیے لگے تھے اور اُسکی طنابین ریشمی رنگین جو بیچ ملے عاج آبنوس سے سونے چاندی
کھر مائین کھینچی تھین تو اُن طنابون مین زنجیرین زرین وسیمین لٹکتی ہوئی اُنمین قندیلین لاجوردی آویزان تھین اور
بالاے فرش تخت سلطانی چوب ساج و صندل کا مذہب و مفضض اوپر توائم لینے پایہاے منبت بذہب و فضہ کے آراستہ
رکھا تھا اور طول و عرض اُسکا سات سات ذرع تھا اور ارتفاع بھی مثل اُسکے تھی اور زینہ اُسکا چوبی سونے چاندی کا پتر جڑا ہوا
اور اُسکے عرشے پر فرش حریر بچھا ہوا اور اُسپر مسند بچھی ہوئی اور تکیہ لگا ہوا اور پہلو کے تکیے دھرے ہوئے تھے اور
اُسکے گرد ہشتاد کرسیان آبنوسی بڑا برابر سجی ہوئی تھین اُنپر ارباب دولت و اصحاب صولت بیٹھتے تھے اور گرد
شادروان کے جسمین تخت تھا بہت سے پیشے و سراپردے بارالیش و زیبالیش تمام جسکا وصف نہین ہو سکتا بپا تھے
راوی کہتا ہے مجھے روایت پہونچی ہے ایک جماعت صحابہؓ سے جو حاضر فتح اور دیکھنے والے اُن خیام کے تھے
انھون نے بیان کیا کہ جب بطلوس بھاگا اور داخل شہر ہوا تھا تو ہمنے دیکھا وہ تمام خیام و سراوقات مقابل باب
البحری جو بنام باب لقندوس معروف تھا بدستور نصب تھے اور اُسنے ایک بطریق کو بطریقون سے جسکا نام سمعان تھا
حکم کیا تھا کہ وہ اپنا خیمہ جو اُسکو ملا تھا نزدیک باب لوما کے نصب کرے اور وہ سامنے کا دروازہ تھا اور ایک بطریق
کو جسکا نام اصطافین تھا حکم دیا تھا کہ وہ مع اپنے لشکر کے بجانب مشرقی قریب پل کے اُترے اور وہ پل نہر سا باط
پر سنگی ستونونکے اُوپر قایم تھا سو وہ وہین گرد قلعہ کے دس ہزار سوار سے اُترا تھا چنانچہ ہبار بن ابی سفیان و سلمة
بن ہاشم المخزومی نے بیان کیا کہ ہم مدائن کے شہرون مین سے کسی ایسے شہر مین وارد نہین ہوے اور ہمنے نہین
دیکھا جو حمص سے ساز و سامان مین فزون تر ہو اسلئے وہان والونسے کہین اور جگہ آدمی بھی زیادہ تر قوی
دل و تہمتن تھے اور انھون نے صلیب بکثرت قائم کیے تھے اور بہت سے سراوقات و خیام برپا کیے تھے اور
منجنیق یعنے فلاخن شہر پناہ کی دیوارون پر اور بہت سے قبے جلد فیل کے فولادی پتر جڑے ہوے فصیلون پر نصب تھے
اور گروہ سنگ اندازون اور فلاخن اندازون کا اور غول نیزہ دارون اور تیر اندازون کا باہتمام تمام ترتیب دیا تھا
راوی نے کہا کہ یہ ماجرا تو ان قوموں کا تھا اور یہان امیر غانم بن عیاض جب قریب حمص پہونچے تو اپنے اصحاب
سے مشورہ کیا اور وہ اصحاب مثل ان اکابر کے تھے جیسے ابوذر غفاری و ابو ہریرہ دوسی و معاذ بن جبل و سلمة
بن ہاشم المخزومی و مالک اشتر النخعی و ذوالکلاع الحمیری وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور سب اُنکے اصحاب دس ہزار تھے
چنانچہ امیر غانم نے ان سبکو حکم دیا کہ شرقی جانب کو اُترو اور اگر وہ قتال کریں تو تم بھی مقاتلہ کرو اور اس قلعہ پر

نازل ہوکر ایسی جنگ کرو کہ قلعہ لیلو اور یہ کہکر خود امیر غنم جنہ بحریہ کی دوسری جانب گیے اور اُنکے ہمراہ اصحاب
رایات و امرا و سادات تھے اور اُنکے آگے آگے طلیعہ تھا یعنے جماعت مقدم کہ جسمین بڑے بڑے ابرار تھے مثل
فضل بن عباس رضی اور اُنکے برادر عبداللہ بن عباس اور شقران صہیب اور مسلم و جعفر پسران عقیل بن ابی طالب رضی
اور عبداللہ بن جعفر و زیاد بن ابی سفیان اور اُنکے عقب پر دیگر امراء ذیشان و صاحبان نشان پشت پناہ تھے
مثل نعیم بن ہاشم بن العاص و معاویہ بن ابی سفیان و عبداللہ بن عمرو الدوسی و سعید بن زبیر الدوسی و حسان
بن النضر الطائی و جریر بن رضا بن نعیم الحمیری و سالم رضی بن فرقد الیربوعی و سیف بن اسلم الطائی و معمر بن خویلد السکسکی
و سنان بن اوس الانصاری و مخلد بن عوف الکندی و ابن زید الخیل اور مانند اُنکے دیگر اکابر رضی اللہ عنہم اجمعین اور
اُنکے پیچھے دیگر جماعتین یکے بعد دیگرے بجانب غربی چلے جاتے تھے ناگاہ وہ دشمن خدا قابیل جسکا ذکر مقدم ہوچکا ہے
مع اپنی جماعت بطریقوں کے سامنے آیا چنانچہ جسوقت جماعت فریقین نزدیک دامن کوہ کے مقابل ہوئین تو قابیل نے
اپنے لشکر کو آگے جانے سے روک لیا اور کہا یہین ٹھہر او اور خود بطرف ایک نشان عالیشان کے بڑھکر ایک شخص
متنصر یعنے عرب نصرانی کو جو اُس نشان کے پہلو مین کھڑا تھا حکم کیا کہ مسلمانونکی طرف باواز بلند پکار کر کہدے تا وہ
اپنے زمرہ سے کسی مرد زیرک کو جو وہ خود بھی اپنے مغز سخن سے ماہر ہو پاس بطریق کے بھیجدین چنانچہ جب اُنہنے یہ
ندا سنی تو فوراً جریر الحمیری پاس غانم کے آکر کہنے لگے ای امیر مجکو اذن دیجیے تا مین اس سے کلام کرون اُنھون نے کہا
اچھا اگر وہ طالب صلح و خواہان رفع قتال ہون تو ہم اُنسے مصالحہ کرینگے اُس زمانے تک کہ امیر خالد بن الولید تشریف
لا دین اور وہ اپنا حکم جاری کرین والا اگر ان لوگونکا ارادہ قتال ہو تو ہم اُنسے مقاتلہ کرینگے اور حق تعالیٰ سے
اُنپر استعانت و استمداد کرینگے کہ وہ ہمارے لیے کافی اور بہترین مددگار ہے و اقدی رحمۃ کہا کہ اُسوقت
جریر یہ حکم سنکر روانہ ہوے تا آنکہ بطریق قابیل کے سامنے جا کھڑے ہوے اور اُس سے کہا تیری کیا حاجت ہے
بیان کر اُسنے کہا کیا امیر قوم تو ہی ہے جریر نے کہا نہین بلکہ مین امیر کیجانب سے مجاز سوال جواب کا ہون تب قابیل
کہنے لگا کہ بلاد شام اور یہانکے نعمہائے عظام کو چھوڑ کر تم لوگ ان بلاد مین کیون آئے ہو در حالیکہ تم لوگ بلاد
حجاز مین مارے بھوکھونکے لاغر اندام و گرسنہ پشت تھے اور افلاس سے برہنہ تن رہتے تھے بعد ازان تمنے فوا کہ شام
سے اور میوے حجاز کے چکھے اور حضرت یمن کی کھائی تو لیا یہ تمکو کافی نہوا یہان تک کہ تم ملک مصر مین آئے اور اہل
قبط کو مقہور کیا پھر تم بلاد فارس و روم پر آئے تو وہانکے ملوک پر مسلط ہوے مگر یہ بھی تمکو کافی نہوا یہان تک
کہ اب تم ہمارے بلاد مین ہمپر ہجوم کرکے آئے اور ہمارے ابطال یعنے جوانمردونکو قتل کیا اور ہمارے اموال لوٹ لیے
اور ہم لوگ تمھاری طرف سے غافل تھے اور اپنے امور مین ہم اہمال کرتے رہے حتیٰ غلظت شوکتکم یعنے آخر کار تمھارا
سخت ہوگیا یعنے تم زور پکڑ گئے اور شوکت و سطوت تمھاری بڑھگئی کہ تمنے ہمارے شہر پر عزم کیا اور تم ہمارے

مکالمہ قابیل -

اُس بلد کے طالب ہوے ہو جو ہمارا دار المملکت وبیت السلطنت ومحل ولایت وحکومت ہے وحال آنکہ یہ وہ بلد ہے

کہ تمسے پیشتر اکثر فراعنہ مصر وجبابرہ قبط وسلاطین روم وملوک عجم وگروہ جرامقہ موصل نے اس بلد پر ہر چند قصد کیا

مگر خایب وخاسر پھر گئے اور اب تمنے ہمپر ہجوم کیا ہے اور ہمارے بہت سے لوگونکو قتل کر چکے ہو پس اب تم ہم سے بیان کرو

کہ ہماری طرف تمہاری کیا غرض ہے اگر تم مال چاہتے ہو کہ لیکر یہانسے پھر جاؤ تو مین اپنے بادشاہ کیطرف سے اس امر کا

مجاز ہون کہ تمکو دون بشرطیکہ تم ہمارے یہانسے چلے جاؤ اور جتنے شہر ہمارے تمنے لیے ہین وہ مسترد کردو اور حال یہ ہے

کہ بادشاہ میرے امر قرار داد سے مخالفت نکریگا سو تم مجھے بتاؤ کہ تمہاری کیا مراد ہے اور تم کیا مانگتے ہو یہ سنکے جریر نے جواب دیا

کہ اب تو اپنے کلام سے فارغ ہوا یا نہین اُسنے کہا ہان مین کہ چکا تب جریر نے کہا کہ اب تو اپنا جواب سن اما قول تیرا کہ ہم لوگ

خستہ حال وتنگ مجال تھے سو یہ بات یون ہی ہے جیسے تو نے کہی ولیکن حقتعالی نے ہمپر بسبب اسلام کے فضل وانعام کیا کہ یہ ہمارے

لیے اول نعمت ہے وبعد ازان حق سبحانہ تعالے نے ہمکو مامور بجہاد کیا اور مال مشرکین کا جبتک وہ حربی رہنوالے ہین ہمارے لیے

مباح کیا ہے یعنے تا وقتیکہ کفار حربی ہین مال انکا حلال ہے اور جب وہ ذمی ہو جاوین تو تا نقض عہد مال انکا حلال نہین

ہوتا پھر کہا جریر نے کہ اور حقتعالے نے ہمکو تمسے جہاد کرنیکا حکم کیا ہے جبتک کہ تم یا تو اسلام لاؤ یا مردم ذلیل کیطرح

اپنے ہاتھونسے جزیہ پیش کرو اور نہین تو مقاتلہ کرو یہان تک کہ حکم خداوند احکم الحاکمین کا جاری ہو یعنے جسکو چاہے نصرت

یا شکست دے اور وہ جو تو نے مال کا ذکر کیا تو ہمکو مال دنیا سے کچھہ غرض نہین اور نہ متاع فانی پر ہماری خواہش ہے بلکہ خود

بلاد تمہارے عنقریب ہمارے ہو جاوینگے یعنے بنابر خبر پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مال تمہارے ہمارے لیے غنیمت مین

ہاتھہ آوینگے کہ ہم اسکو درمیان اپنے تقسیم کر لینگے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جسوقت بطریق قابیل نے یہ کلام سنا تو

سخت غضبناک ہوکر بولا کہ اب بدون اذن بادشاہ کے مین بے شبہہ تمکو کفایت کرتا ہون یہ کہا اور اپنے ہمراہیونکو حکم دیا

کہ جریر پر حملہ کرین چنانچہ جریر کہتے ہین کہ ہنوز مین نے اپنے گھوڑے کی باگ نہ پھیری تھی کہ ایک گروہ سوارونکا مجھپر آپڑا

اُسوقت دفعۃً ایک غول مسلمانونکا برجستہ پہاند پڑا اور قتال شدید برپا کی اُسدم عجب عالم تھا کہ چالش مردمان نبرد

جوانمردان وشدت ناوک افگنی وکثرت خدنگ دوزی وضربت تیغ وسنان وصولت مبارزان اور دونون جماعت کا

باہم بھڑ جانا اور دونون فریق کا بایکدیگر لڑ جانا اور گرمی معرکہ ستیز وہنگامہ پر ہول رستخیز یعنے یہ سب اُس جوش

وخروش پر واقع تھا کہ بیان مین نہین آتا فللہ درہ المغیرۃ بن شعبۃ و عون بن ساعدۃ وعبادۃ بن تمیم والفضل

بن العباس رضی اللہ عنہم یعنی حقتعالے انکی نیکیان وحسنات زیادہ کرے کہ ان لوگون نے بڑی جنگآوری کی

ومرد میدان امتحان ہوے اور من ابتداے ارتفاع آفتاب تا غروب یون ہی برابر سرگرم قتال شدید رہے

ناگاہ عبد اللہ بن جعفر نے قابیل پر حملہ کرکے ایک ضربت تلوار جو ماری تو وار خالی گیا مگر وہ اپنی جماعت کیطرف

بھاگ گیا اور وہ جماعت تین سو سوار کی تھی پھر درمیان فریقین شدت قتال علی الاتصال برپا رہی یہانتک

جواب جریر

حملہ اول

کہ آفتاب غروب ہوا اور دونون جماعت فریقین از یکدیگر جدا ہوگئین چنانچہ مسلمانونمین سے قریب بپانسو کے شہید ہوچکے
اور رومیون مین سے قریب دو ہزار نفر کے مقتول ہوے اور بقیہ لشکر روم پاس قابیل کے جمع ہو کر سب کے سب بھاگ گئے تا انکہ بطلوس کے
پاس پہونچے پھر جب بطلوس نے ان مفرورون مقہورونکو دیکھا تو انکو بہت سی سرزنش فرمانے لگا اور کہا کیا وجہ ہی
کہ تم لوگ عرب سے اسطرح بھاگتے ہو اور انکے سامنے ٹھہر نہین سکتے ہو اور تم اسقدر بودے ہو گئے او گھبرا گئے
کہ وہ تم پر غالب آئے تب قابیل نے جواب دیا کہ اے بادشاہ خبر اور معاینہ مین اور شنیدہ اور دیکھنے مین بڑا فرق ہی
شنیدہ کے بود مانند دیدہ حال یہ ہی کہ یہ لوگ انسان نہین ہین بلکہ جن ہین اور جنگ مین جنونکے برابر ہین اگر اجل
حصین و استوار نہوتی یعنے اگر مدت حیات ہماری باقی نہوتی تو ہم پھر کر آپکے پاس نہ آتے یہ سنکے بادشاہ غیظ و غضب مین
آکر بولا خاموش ہو بتحقیق کہ رعب عرب کا تیرے دل پر غالب ہو گیا اور عنقریب تو دیکھ لیگا کہ انجام کار انکا کیا
ہوتا ہی غرضکہ بطلوس نے سخت قلق و اندوہ مین شب بسر کی جب صبح ہوئی تو اسنے اپنی قوم کو حکم تیار ہونیکا اور فوج کو
اذن سوار ہونیکا دیا اور کہا ابھی توقف کرو اور دیکھو کہ انکا امر کیونکر ہوتا ہی یعنے انتظار کرو کہ اب وہ کیا کرتے ہین +

ذکر فتوح قلعہ بھنسا اور اسپر نزول صحابہ رضی اللہ عنہ کا اور قتل کرنا بطریق کو

واقدی رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو جماعت مسلمانونکی نماز صبح پڑھکر اپنے گھوڑون کیطرف متوجہ
ہوئی اور زین باندھکر سوار ہوے مگر دشمنونکا اسوقت کچھ پتہ و نشان نملا تو یقین ہوا کہ وہ لوگ بھاگ گئے اور اپنے
شہر کے اندر جا چھپے تب اہل اسلام آگے بڑھے یہان تک کہ بھنسا سے قریب ہوے اور خیمے و شامیانے اور رایات نظر آنے لگے
راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی قیس بن منہال نے بواسطہ عامر بن بلال کے ابن زید الخیل سے انھون نے
کہا جب ہم شہر بھنسا کے سامنے پہونچے اور خیام نظر آئے اسوقت غانم بن عیاض باین کلمات گویا ہوے اَللّٰھُمَّ اَخذلھم
وَانصرنا علیھم اللّٰھُمَّ اَحصِھِم عددًا وَاقتلھم بددًا ولاتبق منھم احدًا وَاخذھم اِنَّکَ علٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنے اے پروردگار
ان کافرون کو خوار کر اور ہمکو انپر فتح و نصرت دے اور انکی جمعیت کو گھیرے اور انکو پراگندہ کرکے ہلاک کر
اور انمین سے کسیکو باقی نہ رکھ اور انکو اپنے غضب مین گرفتار کر وَاٰمَنَ المُسلِمُونَ علٰی دُعَاءِہٖ اور اہل اسلام انکی
دعا پر آمین کہتے تھے پھر جب ہم شہر بھنسا پر جا پہونچے اور ہم لوگ باواز بلند تکبیر و تہلیل کرتے تھے اسوقت
وہ لوگ اپنے خیمونسے باہر نکلے اور انکے ہاتھونمین تلوارین اور کمانین تھین اور تیر و نیزے تھے اور ہمنے دیکھا کہ قوم
کثیر برجون و فصیلون پر چڑھے ہین اسدم ایک جماعت عرب نے انپر حملہ کرنیکا ارادہ کیا مگر امیر غنم اور سائر امرا نے
انکو اس ارادے سے منع کیا اور کہا لَاحَملَۃَ اِلَّا بَعدَ الاِنذَارِ یعنے حملہ کرنا نچاہیے مگر بعد انذار و حجت استوار کے چنانچہ
وہ ہماری طرف نہ بڑھے اور نہ قتال پر دست درازی کی اور ہم لوگ انکی نگاہونمین قلیل نظر آئے اور واقدی نے
کہا کہ پھر مسلمانون نے بجانب کوہ سمت شہر عبور کیا اور نزدیک ایک تل کوچک قریب دامن نشیب کے نازل ہوے یہ حوال

قوم و قبیلہ نے اپنے اپنے بنی اعمام کو جمع کرکے قرآن پڑھنا اور محمد اشرف اولاد عدنان پر درود بھیجنا شروع کیا اور کوئی اُنمین ایسا تھا مگر یہ کیا وہ رکوع و سجود مین یا بدرگاہ خداوند عزوجل مصروف دعا تھا بامید آنکہ حق تعالے انکو دشمنون پہ فتحیاب کرے اور حال روم یہ تھا کہ اُن لوگون نے اندرون شہر و بالائے حصار تمام رات شراب خواری اور اعلان کلمات کفر مین بسر کی یہانتک کہ سرزمین بعنسا نے پیش پروردگار فریاد و فغان کی اُسوقت زبان قدرت سے اُسکو ندا آئی کہ اے بہنسا سکوت کر اور سکون رکھ قسم ہے مجکو اپنی عزت و جلالت کی کہ ضرور ضرور مین ان قومونکو ہلاک کرنے والا ہون اور تجکو آباد کرونگا اون قومون سے جو میری توحید کرینگے اور وہ میرے برگزیدگان خلق سے ہونگے اور سابق صدر ان بعد یعنے عباد نگاہ رکھنا کو واسطے جماعت نماز کے مساجد مقرر کرونگا پھر جب اُس زمین نے یہ مژدہ خطاب پیشگاہ رب الارباب سے سُنا تو بفرح و طرب تمام مستبشر ہوئی اور منتظر وعدۂ کردگار اور اپنے دفع کرب کے لیے امیدوار رہی آخر تھوڑا عرصہ بھی نگذرا تھا کہ حقتعالے نے اہل کفر طغیان اور پرستندگان اصنام و اوصان کو دفع کر دیا اور اُس سرزمین کو بہترین امت برگزیدہ مہاجرین و انصار اور اصحاب محمد مختار سے آباد ان کیا کہ وہ لوگ باوقات شبہا و اوائل و اواخر روز ہا نمازین پڑھا کرتے تھے اور وہانکے دشت نواحی کو مقابر شہداء اکابر کا کیا اور اُس سرزمین کو بعد ظلمت کے منور کر دیا اور اُسکی زیارت سے خطا دگنا ہونکو دور کیا **واقدی** رحمہ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو اہل اسلام نماز صبح پڑھکر اس انتظار مین بیٹھے کہ امور مخالفین سے کیا ظہور مین آتا ہے ناگاہ ایک قس یعنے پادری عالم نصاری استر پر سوار سامنے آیا اور وہ پیراہن اُونی پہنے تھا اور اُسکے سر پر کلاہ کلان اور اُسکی کمر مین زنّار[1] بندھا تھا ناگہ وہ قریب لشکر اسلام آکر بزبان عربی گویا ہوا یا مسلمین اُرید امیر العرب کہ اے مسلمانو مین سردار عرب کی ملاقات چاہتا ہون **راوی** نے کہا مجھ سے نقل روایت کی قیس بن شماس نے بواسطہ کعب بن ہمام کے شداد بن اوس سے کہ وہ صحاح روایات مین سے تھے اُنھون نے کہا جسوقت ہم لوگ بیٹھے ہوے امیر غانم سے باتین کر رہے تھے کہ یک بیک عبداللہ بن عاصم روبرو آیا اور حال قس کا بیان کیا تو امیر غانم نے اُسکے حاضر ہونے کی پروانگی دی چنانچہ جب وہ داخل ہوا تو اُسنے امیر کو دیکھا جالساً علیٰ فراشٍ اَدَمٍ وَحَشْوَہٗ مِنْ لِیْفٍ کہ وہ فرش زمین پر جسپر پوست شاخ خرما بچھا تھا بیٹھے تھے و نیز ادم جمع ادیم یعنے کھال کا فرش تھا جسکے اندر چھال بھری تھی یا اُسپر چھال بچھی تھی اور فرشہاے مکلف جو مشرکونکی غنیمت مین ملے تھے وہ ایک جانب لپیٹے ہوئے رکھے تھے اور گرد امیر کے دیگر امراء و سائر اکابر صحابہ بیٹھے ہوے تھے کہ وہ بھی گویا ایک انھین مین سے مثل انکے تھے اور تلوارین اُنکے زانوون پر دھری تھین و بر اُنپر شان فرو وقار کی عیان تھی پھر جب وہ قس روبرو آیا تو ڈر گیا اور رعب مین آکر دہنے بائین دیکھنے لگا اور بولا اے قوم تم مین امیر کون ہے تا مین اُس سے کلام کرون کیونکہ مین دیکھتا ہون تو تم سب کا برو امر یکسان ہے اور تم سب پر شان ہیبت و سطوت برابر ہے تب لوگون نے اشارہ بطرف امیر غانم کے کیا تب وہ اُنکی جانب متوجہ ہوکر کہنے لگا اے جوان تو ہی امیر قوم ہے اُنھون نے

[1] زنار ایک زنّار پادریان بزبان عربی ۱۲

کہا ہان لوگ یون ہی گمان رکھتے ہین جبتک کہ ہم خدائے عزوجل کی طاعت و فرمانبرداری پر قایم ہون تب اُسنے اصحاب سے کہا کہ بادشاہ لیطلوس نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی اور اُسنے تم مین سے ایک مرد زیرک و دانشمند کو طلب کیا ہی تا کہ اُس سے تمھارے امر کا سوال کرے اس صورت مین کیا عجب ہی کہ درمیان اُنکے اور تمھارے انسداد خونریزی کا ہو یہ سنکر امیر نے اصحاب کیطرف التفات کی اور کہا کہ یہ راہب جو پیام تمھارے پاس لایا ہی اور جو کچھہ بیان کرتا ہی اس امر مین تم لوگ کیا کہتے ہو اور تم مین سے اسکے ساتھ کون جائیگا کہ بادشاہ سے ہمکلام ہو اور پھر کر ہمسے ظاہر کرے یہ سُنتے ہی مغیرۃ بن شعبہ پیوستہ اُٹھہ کھڑے ہوئے اور بولے مین اُسکے پاس جاتا ہون اور چاہتا ہون کہ منجملہ امرا کے دس مرد دیدار و رعبدار میرے ہمراہ چلین امیر نے کہا تم خود جس جس کو چاہو انتخاب کر لو حقتعالیٰ تجکو توفیق دے اور تیری تسدید و تقویت کرے اپنے تیرا دل قوی رکھے اور تجکو مع تیرے ہمراہیون کے ہمارے پاس سالماً و غانماً پہونچا دے تب مغیرہ پس پشت دیکھکر کہنے لگے کہ عباد رضی اللہ عنہ بن عبد القادر اور ابو ایوب الانصاری کہان مین اور خالد بن زید الانصاری و زید بن ثابت الانصاری کہان ہین اور ابن مسعود البدری و جبیر بن مطعم و ابو یزید العقیلی و معاویہ بن الحکم الثقفی و عمار بن حصین و زید بن ارقم یہ سب کہان ہین چنانچہ ان سبنے جواب دیا کہ ہم حاضر ہین مغیرہ نے کہا اپنے ساز و سلاح اُٹھا لو اور میرے ساتھ چلو اور عون و برکت خدا پر نظر رکھو یہ سُنتے ہی اُن سب امرا کا برنے بمبادرت تمام اپنے خیمون مین جا کر اپنی زرہین پہنین اور سپرین لگائین اور تلوارین لٹکائے ہوے گھوڑون پر سوار اپنے نیزے رانون تلے دابے ہوے موجود ہوے

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اُسیوقت مغیرہ نے بھی اپنے خیمے مین جا کر اپنی زرہ پہنی اور اُسپر کمر پٹکہ چرمی کسکر باندھا اور اُس پٹکے مین دو خنجر داہنے بائین گھرسے تھے اور اپنی شمشیر پر جوہر گلے مین لٹکائی اور مشکی گھوڑے پر سوار اور برچھا زیر ران دابے ہوے تیار ہوے اور ہر ایک نے ایک ایک اپنی خادم و غلام کو خچرون پر سوار کرکے اُنکو مطلق العنان کیا اور اُسوقت امیر غانم بجانب مغیرہ متوجہ ہوکر کہنے لگے کہ اَعْرِفْ یَا اَبَا شُعْبَۃَ مَا تَکَلَّمَ بِہٖ ہٰذَا الْمَلْعُوْنَ یعنے اے ابو شعبہ خوب سمجھہ بوجھہ لو کہ وہ لعین کیا کہتا ہی اور مین تجکو مفلح و موضع الحجۃ جانتا ہون پس تو پہلے اُسکو اسلام کیطرف دعوت کر اور اُن امرون پر طلب کر جو فرض ہین مثل نماز و زکوۃ و روزہ و حج و جہاد کے اور جو چیزین حلال ہین اُنکو مباح اور جو حرام ہین اُنھین حرام جانین پھر اگر وہ لوگ ان امور سے انکار کرین تو ہر سال جزیہ ادا کرین اور اگر اس سے بھی انحراف ہو تو ہماری تیغ سے جنگ کرین اور مین فضل خداوند ذی الاکرام سے بجاہ محمد خیر الانام کے امیدوار فتح و نصرت کا ہون تب مغیرہ نے کہا مجکو اعانت و عنایت خدای وہاب سے امید ہی کہ بجواب باصواب پھرونگا غرضکہ وہ سب امرا روانہ ہوے اور وہ راہب سر سجدہ آگے آگے چلا اور وہ خدام و غلام پیچھے پیچھے خچرون پر سوار تھے اور ہر ایک خادم و غلام زرہ حربی پہنے تھے اور یہ سب تہلیل و تکبیر بالاعلان کہتے ہوے اور صلوۃ و سلام او پر بشیر و نذیر کے باواز بلند پڑھتے جاتے تھے زیاد بن ثابت کہتے ہین کہ جسوقت یہ لوگ سامنے امیر غانم کے آکر رخصت ہوے اُسوقت مین

ذکر روانگی مغیرہ بن شعبہ برائے مکالمہ لیطلوس

امیر کیطرف دیکھا تو اُنکی آنکھوں سے اشک جاری تھے یہانتک کہ قطرات سرشک اُنکی ریش سے ٹپکنے لگے اور وہ تلاوت قرآن کرتے تھے یہ دیکھکر مین نے کہا اے امیر یہ بکا کس لیے ہے اُنھون نے کہا اے ابن ثابت یہ لوگ واللہ انصار دین اللہ ہین اگر کوئی انمین سے آفت رسیدہ ہوا تو پیش خدا میرے لیے کیا عذر ہوگا غرضکہ مغیرہ اور اُنکے اصحاب وانہ ہوے یہانتک کہ لشکر عدو کے محاذی پہونچے تو دیکھا کہ اُنکی کثرت سے وہ ساری زمین پر انبوہ ہے اور وہ سب گرداگرد شہر پھنسا کے اُترے ہین اُسوقت مغیرہ اور اُنکے اصحاب بآواز بلند کہنے لگے لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ یہ کہہ رہے تھے ناگاہ بطریقون مین سے ایک بطریق آگے بڑھا اور اُسکے ہم پہلو ایک عرب متنصر یعنے عرب نصرانی بھی سوار تھا اور قریب سو سوار کے بھی ہمراہ تھے آخر یہ لوگ مغیرہ وغیرہ اصحاب سے بطریق استقبال آکر ملے اور اُنکے آگے آگے ہوکر چلے جب قریب شادروان شاہی کے پہونچے اور رطلوس سامنے سے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا نظر آیا تو اُسوقت حجاب ولیسادل وندما ونواب ارباب دولت وصولت سامنے آکے کہنے لگے کہ اب تم لوگ سراپردۂ سلطانی کے قریب آ پہونچے ہو چاہیے کہ اپنے گھوڑونسے اُتر پڑو اور اپنے ہتھیارونکو رکھدو یہ سنکر مغیرہ نے جواب دیا کہ اچھا ہم گھوڑونسے تو اُتر پڑینگے مگر اپنے ہتھیار نرکھینگے اسلیے کہ یہی ہتھیار تو ہمارے لیے عزت وزینت ہے اور ہم ایسی چیز کو نہ اُتار رکھینگے جس سے ہم اپنے اہل زمانہ پر غالب ہین یہ سُنکے حُجاب نے بادشاہ کو اس بات کی خبردی اُسنے کہا اُنکو چھوڑدو کہ وہ اپنے ہتھیار ونسے داخل ہون تب خادمون نے ندا دی کہ آؤ مع ہتھیارون چلے آؤ راوی کہتا ہے کہ آخر مغیرہ وغیرہ اصحاب پیدل ہوے اور گھوڑے اپنے خادمونکو تھمادئے اور اپنی وقار وبتختری کی چال سے آگے بڑھے اور پر تلون مین اُنکی تلوارین گھسٹتی جاتی تھین اور کافرونکی صفین چیرتے چلے جاتے تھے اور اُنسے کچھ بیم وباک نکرتے تھے یہانتک کہ برابر پایہ تخت کے پہونچے منتہا یہ کہ لب فرش دیباج مسند سے قریب ہوے اور بادشاہ بدستور تخت نشین تھا پھر جسدم مسلمانون نے یہ سامان دیکھا تو عظمت خدا وند ذوالجلال کو یاد کیا اور تکبیر وتہلیل اُس بانگ مہیب سے کرنے لگے کہ تختگاہ ہلنے لگا اور اُس قوم کے رنگ متغیر اور ہیبت سے دنگ ہوگئے اُسوقت اُن اصحاب سے خطاب کرکے حُجاب پکارے اَلْاَرْضُ لِلْمَلِکِ کہ روے زمین بادشاہ کا ہے یعنے مالک ملک کا ملک ہے (اس کلمہ سے مراد اُنکی بجا آوری سجدۂ تعظیمی تھی) یہ سُنکے اصحاب نے کچھ التفات نکی اور مغیرہ نے جواب دیا لَا یَنْبَغِی اَلسُّجُوْدُ اِلَّا لِلْمَلِکِ الْمَعْبُوْدِ وَلَعَمْرِیْ کَانَتْ ہٰذِہٖ تَحِیَّتُنَا قَبْلُ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰہُ تعالے مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم نَہَانَا عَنْ ذٰلِکَ فَلَا یَسْجُدُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ یعنے سجدہ کرنا سواے ملک معبود کے سزاوار نہین ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی یہ رسم سجدہ کرنیکی قبل از اسلام ہمارا شیوۂ تعظیم تھا پھر جبکہ حقتعالے نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو اُنھون نے ہمکو اس فعل سے منع کیا کہ بعض ہمارا بعض کو یعنے کوئی مخلوق کسی مخلوق کو سجدہ نکرے یہ کلام مغیرہ کا سنکر وہ سب خاموش ہورہے اور بموجب حکم ملک کے ان لوگون کے لیے کرسیان سونے چاندی کی

لگائی گئیں مگر یہ لوگ اُنپر نہ بیٹھے اور جسوقت سے داخل بارگاہ ہوئے تھے تو اپنے بعض خادم کو حکم کر دیا تھا کہ وہ انکے قدمونکے تلے سے بساط راہ کو سمیٹتا جاتا تھا یہانتک کہ جب لب فرش دیباج پہونچے ہین تو اُسکو پانوسے ایک طرف اُلٹ دیا تب بطریقون نے کہا کہ تمنے ہمسے سُوراوب و بے ادبی کی کہ اول تو بادشاہ کو سجدہ نکیا پھر ہمارے فرش کو لپیٹ ڈالا مغیرہ نے جواب دیا کہ ادب کرنا خدا تعالے سے افضل و برتر ہے تمہارے ساتھ ادب کرنے سے اور زمین خدا تمہارے فرشون سے پاکیزہ تر ہے اسلیے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جُعِلَتِ الاَرْضُ مَسجِداً وَطَهُوراً یعنے ساری زمین ہمارے لیے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر کی گئی ہے اور حقتعالے نے فرمایا ہے مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى یعنے اسی زمین اور خاک سے ہمنے تمکو پیدا کیا اور پھر اسیمین تمکو ملا دینگے اور اسی سے دوسرے بار پھر تمکو نکالینگے۔ راوی نے کہا کہ درمیان صحابہ رضہ اور بطلوس بادشاہ کے کوئی ترجمان نتھا کیونکہ وہ اپنے اہل زمانہ سے زیادہ تر زبان عرب کا ماہر تھا چنانچہ اُسنے صحابہ رض کو حکم بیٹھنے کا کیا تب مغیرہ رض نے کہا اگر تم بھی اپنے تخت سے اُتر کر ہمارے ساتھ زمین پر آبیٹھو تو ہم بیٹھین یا اذن دو تو ہمبھی اس تخت پر تمہارے برابر جا بیٹھین اسلیے کہ حق تعالے نے ہمکو شرف اسلام سے مشرف و مکرم کیا ہے آخر بطلوس نے اُن لوگونکو اپنے برابر تخت پر بیٹھنے کا اشارہ کیا مگر بعد ازانکہ فرش دیبا اُنکے نیچے سے اُٹھوا ڈالا تھا تب مغیرہ رض وغیرہ صحابہ اُسکے ایک جانب کو جا بیٹھے اُسوقت بطلوس نے اُنسے خطاب کیا کہ تم مین سے کون اپنے صاحب یعنے امیر کیطرف سے کلام کرنے والا ہے اصحاب نے اشارہ طرف مغیرہ کے کیا اور یہ سب اصحاب دست بقبضہ بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ بطلوس نے بطرف مغیرہ مخاطب ہو کر پوچھا تمہارا کیا نام ہے وہ بولے میرا نام عبد اللہ مغیرہ ہے تب اُسنے کہا ای مغیرہ مجھے ناپسند ہے کہ مین تمسے ابتداے کلام کرون مغیرہ نے کہا تم جو کچھ چاہو کلام کرو کہ برآئینہ میرے پاس تمہارے جملہ مقالات کے لیے ایک ہی جواب ہے بعد ازان بطلوس کہ وہ اپنے کلام مین بڑا فصیح تھا گویا ہوا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ سَيِّدَنَا الْمَسِيحَ أَفْضَلَ الْأَنْبِيَاءِ وَمَلِكَنَا أَفْضَلَ الْمُلُوكِ وَنَحْنُ خَيْرُ السَّادَاتِ یعنے جمیع حمد ہے اُس خدا کے لیے جسنے ہمارے خداوند مسیح کو افضل انبیا کیا اور ہمکو افضل و ملک الملوک کیا اور ہم بہترین سادات ہین نقطع علیہ المغیرۃ یعنے یہانتک بطلوس کا کلام پہونچا تھا کہ مغیرہ رض نے اُسکا قطع کلام کیا دمراد قطع کلام سے یہ تھی کہ بدولی ظاہر فضیلت کے اور جو کچھ کہنا ہو بیان کرے م اُسوقت حجاب و نواب شاہی نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یا اخا العرب ای برادر عرب تونے بادشاہ کے ساتھ بے ادبی کی مگر مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُنکے کہنے پر سکوت نکیا اور کہنے لگے کہ الحمد للہ الذی ہدانا للاسلام وخصنا بین الامم ببعث محمد علیہ افضل الصلوۃ والسلام فہدانا بہ من الضلالۃ وانقذنا بہ من الجہالۃ وہدانا الی الصراط المستقیم ؎

فنحن خیر امۃ اخرجت للناس نومن بنبینا و نبیکم و بجمیع الانبیاء و جعل امیرنا الذی تنتو لی علینا کاحدنا لو زعم انہ ملک و جار عزلناہ عنا لسنا نری ان لہ فضلاً علینا الا بالتقوی و قد جعلنا اللہ نامر بالمعروف و ننہی عن المنکر و نقر بالذنب و نستغفر منہ و نعبد اللہ وحدہ لا شریک لہ و لو اذنب الرجل منا ذنوبا تبلغ مثل الجبال فتاب منہا قبلت توبتہ وان مات مسلما فلہ الجنۃ یعنی جمیع حمد و ثنا ثابت ہین اُس پروردگار کے لیے جسنے ہمکو اسلام کی اور میان امت اولین و آخرین سے ہمکو مخصوص کرلیا ہی بسبب مبعوث کرنے محمد صلعم کے اُنپر درود و سلام بھیجے حق تعالیٰ اُسی کے باعث ہمکو راہ راست پر لایا گمراہی سے اور بطفیل اُسی کے ہمکو جہل سے نکالا اور ہمارے تئین راہ راست و استوار کی طرف ہدایت و رہنمائی کی سو ہم بقول خداوند کے بہترین امت ہین جو واسطے رہبری لوگون کے انتخاب کیئے گئے ہین اور ہم وہ ہین کہ ایمان لاتے اور اقرار کرتے ہین اپنے نبی اور تمھارے نبی اور تمام انبیا کا اور حق تعالیٰ نے ہمارے امیر کو مثل ہمارے مقرر کیا یعنی گویا کہ وہ بھی ایک ہم مین سے ہی درحالانکہ وہ ہمپر متولی اور والی ہمارے امور کا ہی اگر وہ اپنے زعم مین اپنے تئین بادشاہ سمجھکر جور و تعدی کرے تو ہم اُسکو اپنی تولیت سے معزول و خارج کرین کیونکہ ہم اُسکے لیے کچھ تفضیل اپنے اوپر نہین دیکھتے ہین ہان بسبب تقوی کے (یعنی ہم مین کسی کو کسی پر فضیلت نہین ہی اگر ہی تو جسمین تقوی و پرہیزگاری زیادہ تر ہو وہی افضل ہوتا ہی و بس) اور حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمکو مقرر کیا ہی کہ ہم نیک افعال کا حکم کرین اور کردار بد سے مانع ہون اور ہم پیش خدا اپنے گناہون کا اقرار کرتے ہین اور آمرزگار کی جناب مین اُن گناہون سے استغفار و طلب مغفرت کرتے ہین اور ہم اُسی معبود کی عبادت کرتے ہین جسکا کوئی شریک و ہمسر نہین ہی اور اگر کوئی ہم مین سے اسقدر گناہ کرے کہ گناہ اُسکے برابر پہاڑ کے ہون پھر وہ گناہگار اُس سے توبہ کرے تو اُسکی توبہ قبول ہوتی ہی اور جو کوئی حالت اسلام مین مسلم مرتا ہی اُسکے لیے بہشت ہی راوی کہتا ہی کہ یہ کلمات مغیرہ کے سنکر رنگ لطلوس کا متغیر ہوگیا اور تھوڑی دیر سکوت کرکے کہنے لگا الحمد للہ الذی ابتلانا باحسن البلاء و اغنانا من الفقر و نصرنا علی الامم الماضیۃ یعنی جمیع حمد و ثنا لائق ہین اُس خدا کے لیے جسنے بہترین آزمایش مین ہمکو آزمایا یعنی ہمارے دین حق مین ہمارا امتحان کیا اور ہمکو فقر و محتاجگی سے غنی و مستغنی کیا مترجم کہتا ہی یہ رمز و طنز ہی نسبت تونگری اہل عرب کے بعد ناداری کے اور ہمکو فیروزمند کیا ہی اُسی خدا نے سارا امتون گذشتہ پر و بعد ازان[1] لطلوس یہ کلمات زبان پر لایا کہ پیش ازین تحقیق ایک جماعت عرب ہمارے بلاد مین آتی تھی اور وہ لوگ ہمارے یہان سے خوشہ ہاے گندم و جو وغیرہ جن لیجاتے تھے اور ہم اُنسے باحسان پیش آتے تھے اور اس بات سے وہ ہماری شکر گذاری کرتے تھے اور بخلاف اُسکے تم لوگ جو ہمارے

[1] طعنہ زنی لطلوس بتوہین عرب

یہان آئے تو ہمارے لوگون کو قتل کرتے ہو اور ہمارے یہان کی عورتون کو بندی مین لیتے ہو اور ہمارے مال اسباب کو غنیمت جانتے ہو اور ہمارے شہرون اور قصبون اور قلعون مین لوٹ مچاتے ہو اور چاہتے ہو کہ ہمارے تئین ہمارے بلاد و دیار سے خارج کرو حال آنکہ تم لوگ وہ ہو کہ ساری امتون مین سے کوئی امت تمسے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہی کیونکہ تم لوگ اہل شعیر و دخن ہو یعنی جو اور کودون کے کھانے والے (مترجم کہتا ہی کہ شاید بجاے دخن عوض خاء معجمہ کے دخن بحاء حطی ہو بمعنی کلان شکم و دجن بواو و جیم جامہ شوئی واہل دجن یعنی گازر) و بعد ازان ہمارے بلاد مین آکر اب تم نان گندم کھانے لگے اور ہمارا مال چکھتے ہو وحال آنکہ ہمارے یہان افواج کثیرہ ہین اور ہماری شوکت شدیدہ ہی اور ہماری جمعیت عظیمہ ہی اور ہمارا مدینہ حصینہ ہی اور تمھاری جرات تم پر اسوجہ سے ہی کہ تم لوگ ملک شام و عراق و یمن و حجاز کے مالک ہو گئے ہو اور اب تم کوچ کر کے ہمارے بلاد مین آئے اور تمام فساد تمنے برپا کیا اور تمنے شہرون کو خراب کیا اور قلعون کو منہدم کر ڈالا اور تمنے اپنے بدنون پر لباسہاے فاخرہ سجے اور تمنے دختران ملوک و امرا سے تعرض کیا کہ انکو اپنی خادمہ و کنیزین بنائین اور تم اب وہ طعامہاے طیب و لذیذ کھانے لگے جس سے کبھی واقف نہ تھے اور تمنے اپنے ہاتھون کو سونے چاندی و متاع فاخرہ و جواہر سے بھر لیے یعنے تمھارے کیسے ان چیزون سے پر ہو گئے اور تمھارے پاس وہ متاع ہماری اور وہ ہمارا مال ہی جو از آن ہماری قوم اور ہمارے اہل وطن کے ہی اور ہم یہ سب کچھ تمھارے تئین چھوڑتے ہین اور ہم اسپر تمسے کچھ نزاع نہین کرتے ہین اور جو افعال تمسے ہمارے لوگون کے قتل کرنے اور ہمارے اموال لوٹنے مین پیشتر سرزد ہوئے ہم اسکا بھی مواخذہ تمسے نہین کرتے ہین ولیکن اب تم ہمارے یہان سے کوچ کر جاؤ اور ہمارے بلاد سے نکل جاؤ اور اگر اور کچھ چاہتے ہو تو ہم اپنا خزانہ کھولدیتے ہین اور حکم کرتے ہین کہ تم لوگون مین سے ہر ایک شخص کے واسطے سو سو دینار اور ایک ایک جوڑہ جامہ حریر و عمامہ مطرز مذہب یعنی طلا کار دیا جاے اور تمھارے اس امیر یعنے افسر لشکر کے لیے ہزار دینار اور دس جوڑے لباس اور دس عمامے زرتار دیے جاوینگے اور اسی طرح تم مین سے ہر ایک سردار کے لیے ہو گا اور جو تمپر خلیفہ ہی اسکے لیے دس ہزار دینار اور سو خلعت فاخرہ اور سو عمامے زرنگار ہین مگر یہ سب کچھ بعد اس توثیق کے ہی کہ ہم تمسے بطور مضبوطی اس بات کی کر لینگے تا پھر تم ہمارے بلاد پر یغار نکری عودنہ کرو یہ ہماری ساری شرطین مین نے عرض کین جب تک بطلوس حرف زن تھا مغیرہ خاموش سنا کیے پھر جب وہ اپنی لاف زنی سے فارغ ہوا تب مغیرہ نے جواب دیا کہ ہمنے سارا کلام تمھارا سنا اب تم ہمارا کلام سنو کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنے جمیع حمد و ثنا سزاوار ہین اُس کردگار کے لیے جو یکتا و غالب و تنہا و بے نیاز ہی اور وہ ایسا ہی کہ نہ کسی کا والد ہی اور نہ کسیکا مولود ہی اور نہ اُسکا کوئی شریک و ہمسر ہی یہ سنکر بطلوس نے کہا اے بدوی تو نے خوب کہا پھر مغیرہ نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ المرتضے و نبیہ المجتبے یعنی مین اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی اور

جواب

الٰہ نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اسی اللہ کا بندہ اور اوسیکا رسول پسندیدہ و نبی برگزیدہ ہی تب بطلوس
بولا کہ مین محمد صلعم کو رسول اللہ نہین جانتا ہون بلکہ شاید وہ ایسا شخص ہو جیسا کہا گیا ہی حبیب الرجل
دینہ یعنی آدمی وہ شخص ہی جسنے اپنا دین اچھا بنایا اور اپنے مذہب کو محبوب رکھتا ہی وہ اب ابن غیرہ کی طرف
مخاطب ہو کر سوال کیا کہ یا عربی ما ہی افضل الساعات یعنی کون سی ساعت بہترین ساعات ہی مغیرہ نے جواب دیا
کہ یہ وہ ساعت ہی جسمین خدا کی نافرمانی نہ کیجاوے اوسنے کہا اے اخا العرب تمنے اینست و ورستی کہا الیقیۃ رحجانِ
عقل و جودت طبع تمہاری تو مجھپر ثابت ہوئی بھلا کوئی اور بھی تمہاری قوم مین ایسا ہی جسکی راستی دانش مثل تمہاری
راے کے ہو اور حزم و آگاہی اوسکی تمہاری سی ہو مغیرہ نے کہا ہان ہماری قوم اور ہمارے لشکرون مین انسے زیادہ
ہزار آدمی سے ایسے ہین جنکی رائے و مشورت سے بے پروائی و بے اعتنائی نہین کیجاتی ہی یعنی انمین ہزارون
ایسے ہین جنکی راے و مشورت پر لوگون کا اعتبار و اعتماد ہی اور ہمارے پیچھے بھی اسی طرح کے لوگ ہین جو عنقریب
ہمارے پاس آنے والے ہین یہ سنکے بطلوس نے کہا ہم اس بات کا یقین نہین کرتے ہین کہ تم مین ایسے لوگ ہون
کیونکہ ہمکو تمہارے یہان کی خبر پہونچی ہی کہ تم لوگ ایک ایسی جماعت ہو جنکو عقل سے کچھ بہرہ نہین ہی مغیرہ نے اسکے
جواب مین کہا ہان ہم لوگ ایسے ہی تھے یہان تک کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہم مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو اوسنے
ہمکو ہدایت کی اور ہمارے تئین ارشاد و رہبری کیا تب بطلوس نے کہا لقد اعجبنی کلامک فہل لک فی صحبتی یعنی
تیرا کلام مجکو بہت خوش آیا بھلا تجکو منظور ہی کہ ہمارے ساتھ مصاحبت مین رہے مغیرہ نے کہا انا افعل
ذلک اذا فعلت ما اقول لک کہ یہ بات میرے مین خوشی کی ہی بشرطیکہ جو مین کہون تو اوسکو بجا لاوے
اوسنے کہا وہ کیا بات ہی مغیرہ نے کہا تشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و رسولہ کہ تو اقرار کر اس امر کا کہ
سواے اللہ کے کوئی لائق الوہیت نہین ہی و ہر آئینہ محمد اوسی اللہ کا بندہ اور اوسی کا رسول فرستادہ ہی
بطلوس نے جواب دیا کہ اس امر کی کوئی سبیل نہین ہی یعنی یہ نہین ہوسکتا و لیکن ہمنے یہ ارادہ کیا کہ درمیان
اپنے اور تمہارے اصلاح امور کرین مغیرہ نے کہا ہر امر باختیار خدا ہی و اما قول تمہارا ہمارے حق مین کہ
ہم لوگ محتاج و مفلس و عاجز تھے تو سچ ہی کہ ہم لوگ ایسے ہی تھے اور ہم اہل جاہلیت تھے اور کوئی ہم مین سے ملکیت کسی چیز کی
نہ رکھتا تھا سواے اپنے گھوڑے اور تیر و کمان اور اونٹون کے اور سواے ماہہاے حرام کے اور کسی شی کی عظمت و احترام
نہین کرتے تھے یہان تک کہ حق تعالیٰ نے اپنے نبی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے پاس بھیجا اور ہم اوسکی عمر و اہل کو خوب
پہچانتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ وہ صادق اور امین اور ہر عیب و معصیت سے پاک ہی اور امام و رسول تھا اوسنے اسلام کو
ظاہر کیا اور غلبہ دیا اور بتون کو توڑا اور نبیون کا پیشوا خاتمہ ہوا یعنی وہ خاتم الانبیا تھا اور اوسنے ہمکو عبودیت عبادت
رب العالمین کی معرفت دی پس ہم خدا ہی کی پرستش کرتے ہین اور کسی غیر کو نہین پوجتے ہین اور سواے اوسکے

ف
ماہہای حرام یعنی
حرمت والے ذیقعدہ
ذی الحجہ محرم رجب

ہم سن اور ہو اپنا والی و ناصر نہین ٹھہراتے ہین اور ہم بجز اُس خدا کے جسکا کوئی ہمتا و ہمسر نہین ہی کسی اور کو سجدہ نہین
کرتے ہین ... ہم اقرار نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے ہین اور ہم ماسور بجہاد ہین اُن لوگون سے جو کفر بخدا
کرتے ہین اور بتون کو ساتھ خدا کے شریک کرتے ہین وحال آنکہ وہ ہمارا پروردگار برتر و بالاتر ہی اور وہ واحد و تنہا ہی
نہ اسکو کبھی غفلت و اونگھ ہی نہ اُسکو کبھی نیند سے خواب آتا ہی چنانچہ جو کوئی ہماری پیروی کرے وہ ہمارے
بھائیون مین سے ہی اور جو کچھ ہمارے لیے ہی واجبات و مباحات سے وہی اُسکے لیے ہی اور جو کچھ ہمپر ممنوع ہی
محرمات و منہیات سے وہی اُسپر بھی منع ہی اور جو کوئی اسلام سے انکار کرے تو اُسپر جزیہ ہی کہ اُسکو اپنے ہاتھون سے
ذلیلون اور کمترین قومون کی طرح ہمارے روبرو پیشکش کرے پھر جو کوئی جزیہ ادا کریگا تو حقتعالی نے اُسکا خون
بہانے اور اُسکا مال لوٹنے سے باز رکھا ہی اور جو کوئی اسلام لانے اور جزیہ دینے سے انحراف و سرتابی کرے تو درمیان
ہمارے اور اُسکے شمشیر حکم ہی اور وہ جزیہ یہ ہی کہ ہر ایک حتلم یعنی ہر شخص بالغ پر فی سال یعنی ہر سال ایک دینار مقرر ہی
اور نابالغ پر جزیہ نہین ہی اور نہ نسوان پر اور نہ راہب دیرانی پر جو قطع تعلقات کرکے صومعہ نشین ہی یہ بیان
سنکے لطلوس نے کہا کہ کلام تمہارا در بارہ اسلام کے وہ تو مین نے سمجھا فما قولک عن الجزیۃ عن ید وانتم صاغرون
یعنی کیا مراد ہی تمہارے اس قول کی در باب دینے جزیہ کے ہاتھون سے اس حالت مین کہ تم یعنی ہم صاغرین مین سے
ہون یعنی ذلیلان اور کمترین قومون کی طرح سے پس مین نہین جانتا ہون کہ مردم صغار تمہارے نزدیک کون ہین
تب مغیرہ نے کہا وہ تو ہی جبکہ قائم بجنگ ہو اور تلوار تیرے سر پر کھنچی ہو پھر جسوقت لطلوس نے یہ کلام مغیرہؓ کا سنا
تو بغیظ و غضب شدید لمنیش مین آیا اور دفعۃً اُٹھکر قائم بجنگ ہوا جیسا ابھی مغیرہ نے کہا تھا کہ جبکہ تو قائم بجنگ ہو اور
تلوار تیرے سر پر ہو چنانچہ مغیرہؓ نے بھی جسپٹا اپنے مقام سے اُٹھکر تلوار میان سے کھینچ لی اور اسی طرح جملہ اصحاب نے
مثل مغیرہؓ کے کیا اور اُنکی زبان پر برابر کلمہ طیبہ جاری تھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ
نے بواسطہ مسلم بن عبد الحمید و طارق بن ہلال کے عبد اللہ بن رافع سے نقل روایت کی ہی اُنھون نے کہا ہم بھی مغیرہؓ
کے ساتھ تھے اور تلوار گھسیٹ کر دفعۃً اُس قوم پر دست افراز ہوے اور غیرت اسلام ہماری دامنگیر تھی کہ اسوقت
فرط جوش سے جیوش لطلوس ہماری نگاہون مین کوئی چیز نہ تھے اور ہمکو یقین ہو گیا کہ بس محشر اسی مقام سے
برپا ہوا چاہتا ہی پھر جب لطلوس نے ہمسے یہ حال دیکھا اور اُسکو ہماری تیزی شمشیر سے یقین اپنی موت کا ہو گیا
اُسیوقت لطلوس نے ندا دی مہلاً یا مغیرۃ لا تعجل فتہلک وانا اعلم انک رسول والرسول لا یقتل
وانما تکلمت بما تکلمت لاختبرکم وانظر ما عندکم والآن لا نواخذکم فاغمد واسیوفکم کہ اے
مغیرہ تامل کر جلدی نہ کر نہین تو ہلاک ہو جائیگا اور مین خوب جانتا ہون کہ تو ایلچی ہی
وحال آنکہ ایلچی مارا نہین جاتا ہی اور تو نے کلام نہین کیا مگر ساتھ اون کلمات کے جو تجھسے کہا گیا تھا

ف ذکر گفتگو و مقابلہ جزیہ

ف ذکر غصہ و جوش مغیرہ ... لطلوس

تیغ

یعنی تو نے وہی کلام کیا جسکے تمام کا تو مامور تھا اور میں تو یہ ا چھے طرح تعلیم کرتا تھا اور میں دیکھتا تھا کہ تمھارے پاس کیا تھا یعنی ہماری بشارت و جسارت سے ہم اور اب ہم تمہے کچھ ہو اندر ہ نکر سکے تم اپنی تلوارین میان مین کرو ابن اعثم راوی کہتا ہے کہ مغیرہ نے اپنی تلوار میان مین کی اور ابو سفیان بن حرب آگے بڑھے اور بطلوس سے قریب ہو کر بیٹھے تو بطلوس نے کہا اے عرب اب تمہاری خیر ہے اور اپنی بات کہو یعنی سہی بات کہو اسلیے کہ مغیرہ برحیم تھا اور تم کو اشارہ کیا ہے اور مارا دیے زیر عزت کے اور قریب تھا جدا ہو نا گاہ بطلوس نے ان سے کہا کہ چپ رہو اور غیروں کی طرف متوجہ ہوا کہنے لگا کہ درباره عیسیٰ بن مریم کے تمہارا قول کیا ہے مغیرہ نے کہا عیسیٰ بندۂ خدا اور رسول خدا اور اسکا کلمہ ہیں بطلوس نے کہا پھر بتاؤ کون ہے جسنے اسکو پیدا کیا مغیرہ نے کہا حق تعالیٰ نے اسکو پیدا کیا تھا اسکو کہا کہ اس نے فرمایا ہو جا یعنی عدم سے کون و ہستی مین آ جا تو وہ آ گیا اور یہ خبر قرآن عظیم دلیل ہے بقولہ تعالیٰ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون یعنی مثل و مثال عیسیٰ بن مریم کی بیچ خدا و ند عالم مثل و مثال آدم علیہ السلام کی ہے کہ اسکو خاک سے پیدا کیا بنایا پھر اس سے کہا ہو جا یعنی ہستی مین آ تو وہ آ گیا پھر اس نے کہا بھلا کیا دلیل ہے اس بات کہ خدا واحد و یکتا ہے مغیرہ نے کہا دلیل ہماری قرآن مجید ہے کہ خدا نے قول اپنا زبان نبی سے ارشاد فرمایا ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن له کفوا احد یعنی وہ اللہ ایک ہے ہی ہے اللہ بے نیاز ہے کہ نہ کسی کا والد ہے نہ کسی کا مولود ہے نہ اسکے لیے کوئی شریک و ہمسر ہے بطلوس نے کہا اے مرد اعور یعنی احوال چشم ہر آئینہ مین نے تیری سی حذاقت نہین دیکھی اور تیرا سا جواب نہین سنا اور حال یہ تھا کہ مغیرہ کی ایک آنکھ مین روز جنگ یرموک کچھ صدمہ پہونچا تھا اسوجہ سے بطلوس نے اعور کہکر خطاب کیا تب مغیرہ نے کہا یہ گزند چشم مجکو عیب دار نہین کرتا ہے کہ ہر آئینہ میری آنکھ نے جہاد فی سبیل اللہ مین ایک تجھ ایسے سگ سے صدمہ اٹھایا ہے مگر جسنے میرے ساتھ یہ کام کیا مین نے بھی اس سے اپنا بدلا لیا کہ بیشک اسکو قتل کر ڈالا اور ایک جماعت کو بھی انمین سے قتل کیا اور اس صدمۂ چشم سے ثواب اللہ عز و جل بہت عظیم ہے بطلوس نے کہا کیا ہے تیرا حاذق جواب ہے بھلا تیری قوم مین ایسا اور بھی کوئی ہے مغیرہ نے کہا مین تجھسے پیشتر کہہ چکا کہ ہم مین ایسے اہل علم و اہل راے ہین کہ مین انکے علم و عقل کی کچھ بھی برابری نہین کر سکتا اور مین تو ایک مرد بدوی ہون فلو رأیت علی بن ابی طالب بن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المختار و قاتل الکفار سید الفجار واللیث الکرار والبطل المغوار یعنی کاش تو علی بن ابی طالب کو دیکھتا جو برادر عم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور مختار و برگزیدہ سید ابرار کے ہین اور قاتل کفار اور ہلاک کرنے والے فاجران ناپاک کے ہین اور شیر حملہ آور اور جوانمرد دلاور ہین بطلوس نے کہا کیا وہ اس لشکر مین تمہارے ساتھ ہین تحقیق کہین تمھی

ذکر علی علیہ السلام

اُنکی شجاعت و بہادری نسبت سنی ہر تو مین چاہتا ہون کہ اُنکو دیکھون تب مغیرہ نے کہا تحقیق کہ علی کرم اللہ وجہہ
امام ہین قدر اُنکی برترا ور مرتبہ انکا بزرگتر اس سے ہر کہ وہ بنفس نفیس خود چلکر پاس ایک سگ تجھ ایسے کے اوین
پھر بطلیوس نے کہا بھلا اُنکے سواے اور بھی کوئی ویسا ہی مغیرہ نے کہا ہان مثل امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ جو ہمارا خلیفہ ہر و نیز عثمان بن عفان و عبدالرحمن و سعید و سعد و ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہم
اور وہ امرا جو جابجا متفرق ہین حجاز مین اور یمن و شام و عراق و مصر مین اور وہ ہر ایک امیر و شجاعت و عبرات
و فضائل وغیرہ مین تجھ ایسے ہزار کے برابر ہین و اما سیف اللہ خالد بن الولید جو ہمارے امیر جیش ہین اور انکے ساتھ
ایک جماعت امرا کی ہر اور وہ لوگ گویا کہ تمہارے پاس ہین (یعنی عنقریب آپہونچتے ہین) اور وہ ہماری مدد کو
چل چکے ہین چنانچہ وہ سب مردان دلیر و سخت گیر و سادات ابرار و امرا کبار ہین و بعد ازان بطلیوس نے
کہا مین چاہتا ہون کہ درمیان اپنے اور تمہارے اصلاح امر یعنی مصالحہ کردن اور منظور یہ ہر کہ پیش از جنگ
اُس جماعت کو بھی دیکھون جنکا تمنے ابھی ذکر کیا ہر راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حیلے سے ارادہ اُس
دشمن خدا کا یہ ہوا کہ اصحاب کے ساتھ غدر و عہد شکنی کرے اور اُسکی ان باتون کو مغیرہ سمجھ گئے اور کہا
غداۃ غد اتیک منہم رجال تنظر الیہم کہ کل کے کل کو یعنی پرسون وہ لوگ تمہارے پاس آوینگے تو آنکو
دیکھ لیجیو یہ سنکر وہ دشمن خدا خوش ہوا اور وہ اپنے دل مین غدر و مکر نسبت اصحاب کے پوشیدہ رکھتا تھا
و حال آنکہ حقتعالی نے اُسکے کید کو اسی کے مکر و شر کی طرف پھیر دیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان
وہان سے مغیرہ نے برخاست کی اور بطلیوس کے پاس سے باہر نکلے اور کہا خوب اُسکے گزند سے نجات پائی تا آنکہ
اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور بطلیوس نے اپنے حجاب و نواب کو حکم دیا کہ ہمراہ اصحاب کے قریب اُنکے لشکر تک
پہونچانے جاوین چنانچہ مغیرہ نے مع اپنے اصحاب کے پیش امیر غانم بن عیاض اشعری پہونچکر سارا ماجرا جو کچھ بطلیوس
کے یہان گذرا تھا اُنسے بیان کیا غانم نے کہا قسم ہو صاحب منبر و منبر یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی اُسنے تمھین
نہین چھوڑا مگر خوف سے تمہاری تلوار کے اور یہ شخص مرد حکیم و عقیل ہر الا یہ کہ شیطان نے اسکی عقل کو مغلوب
و مسلوب کر لیا ہر راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس شب کو سب صحابہ نہین سوے مگر یہ کہ اپنا ساز و سلاح
حرب لیے رہے اور مستعد و آمادہ تھے جب صبح ہوئی اور موذن نے لشکر اسلام مین اذان دی تب مسلمان بعد
اسباغ وضو نماز صبح ادا کر کے اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور خوب جانتے تھے کہ عدو انکے منتظر ہین اور صبح اُنسے
جنگ کرنے والے ہین کہ وہ لوگ صفین اپنے لشکر کی تعبیہ کر چلے تھے اور جاسوسان عرب نصرانی اُنکے لشکر
مین جا کر اخبار گذارتے تھے اور یہان جاسوسان امیر غانم کے حاضر ہوکر وہان کی خبرین دیتے تھے اور ادھر روم
مہیاے حرب و مستعد قتال تھے اور ادھر امیر غانم نے میمنہ و میسرہ اپنے لشکر کا مرتب کیا چنانچہ میمنہ فضیل بن عباس کو مقرر کیا

(حاشیہ: یعنی کل وہ جماعت ... [illegible])

اور میسرہ پر ابوایوب الانصاری کو اور قعقاع بن عمرو التمیمی کو قلب لشکر پر مامور کیا اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
بواسطہ قیس بن عبداللہ و مالک بن قادہ کے حمید بن عمرو الغنوی سے نقل روایت کی اُنھون نے کہا کہ سرزمین
بہنسا میں ایسے دس ہزار اعیان حاضر ہوئے تھے جو دیکھنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنی اُن سب نے
آنحضرت صلعم کو دیکھا تھا اور اُنمین ستاد و مردبدری تھے و امراء و صاحبان نشان قریب چودہ سو کے تھے منجملہ
صحابہ و سادات کے تقریباً پانچہزار زمین بہنسا مین دفن ہوئے اور ذکر اسکا عنقریب آویگا انشاء اللہ تعالیٰ
راوی نے کہا اور جماعت پیدل پر معاذ بن جبل افسر تھے اور ساقہ یعنی مؤخر لشکر پر جسکو بہیر کہتے ہین اور
نسوان و صبیان پر سعد بن عبدالقادر و ضحاک بن قیس مامور ہوئے اور امیر غانم صفون کے درمیان یہ کہتے ہوئے
گشت کرتے پھرتے تھے کہ اللہ اللہ جنت تمھاری تلوارون کے زیر سایہ ہی (یعنی تلوارون کے سایہ مین ہونا جنت کا گنایہ
ہی کہ سایہ تلوارون کا جنت ہی اور سایہ ہونا اسکا تمہ عین داخل ہونا تمھارا جنت مین ہی) اے مسلمانون خوب جان لو کہ
صبر و ثبات مفرون بفرح و کشایش کار ہی اور حقتعالی صابرون کے ساتھ مددگار ہی اور صبر کرنے والے وہی غالب
رہتے ہین اور فشل و نامردی سبب ہی اسباب خذلان و نامرادی سے اور جو کوئی تیری شمشیر پر صبر و استقامت کرتا ہی
جس وقت پیش خدا جائیگا تو وہ اُسکی منزلت و پایگاہ کی بزرگی اور اُسکی سعی و جانفشانی کی قدر افزائی کریگا اور حقتعالی
صابرون کو محبوب رکھتا ہی اور یہی کلمات اصحاب رایات یعنی صاحبان منصب نشان سے بھی کہتے تھے اور راوی رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا کہ امیر غانم ہنوز تعبیۂ و ترتیب صفوف سے فارغ نہوئے تھے ناگاہ فوجین بطلوس و روم کی آگے بڑھین اور وہ سب
نصاری و فلاح یعنی مردم دہقان اور عرب متنصرہ تھے یعنی وہ عرب جنھون نے تنصر اختیار کیا تھا اور انکے آگے آگے
صلیب طلائی تھے کہ ہر ایک صلیب کا سونا بوزن پانچ رطل کے تھا اور ہر ایک مین چارون طرف چار چار جواہر جڑے
تھے اور وہ مانند تارون کے تابان تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی سنان بن الحارث الہمدانی
نے شداد بن اوس سے اور شداد اُن لوگون مین سے ہین جو ان فتوح مین حاضر تھے سو اُنھون نے کہا جب صلیبون کی
آمد ہوئی اُسوقت ہم صلیب بعد صلیب کی شمار کرنے لگے یہان تک کہ ہشتاد صلیب شمار کیے اور زیر ہر صلیب یعنی ہر صلیب
کے ساتھ ہزار ہزار کا غول تھا اور اُنکے ہمراہ قسیسین و رہبان یعنی علماے نصاری و یہود موجود تھے اور وہ تلاوت
انجیل کرتے تھے اور اُن لوگون نے اپنے لشکرون مین نیزے نشانون کے بکثرت بلند کیے تھے فبینما الناس کذلک
یعنی اُسی ہنگام مین کہ مردم فریقین مشغول باہتمام تھے یکبیک ایک بطریق زرہ زرین اور اوسپر زرہ حربی پہنے ہوئے
پرے سے آگے بڑھا اور اُسنے اپنی زبان مین لاف زنی کر کے مبارز طلبی کی تب اُس سے لڑنے کو قعقاع قلب عسکر سے
برآمد ہوئے پھر دونون باہم وار کرنے لگے آخر قعقاع نے اُسکے سینے پر ایسی سنان ماری کہ اُسکی پشت کے پار چمک نظر آتی تھی
بعد اُسکے ایک دوسرا ملحد نکلا اور اپنے یار کے قتل ہونے سے غضب مین سرشار تھا اور وہ ملک کا ہمنشین اور اُسکے ساتھ

معرکۂ بہنسا با ملک بطلوس

زرہ زرین بالائے زرہ حربی پہنے ہوئے آہنی ... [illegible]

شجاعت مشہور تھا پھر میدان مین آکر مبارز طلب ہوا تب ایک شخص قبیلہ ازد سے اُسکے مقابلے کو نکلا مگر اُسکا میر غائم نے
منع کیا اور کہا اپنی جگہ پر جا رہو کیونکہ تو اُسکا ہمسر نہین ہے یعنی وہ تجھسے قوی و توانا تر ہے تا آنکہ سیب بن نجیہ الفزاری
اُسکے مقابلہ آئے اور ایک ضرب شمشیر جو اسپر ماری تو اُسنے اُسکو اپنے سپر پر روکا اور وہ تلوار سیب کے
ہاتھ سے ٹوٹ پڑی تب اُس ملحد نے سیب پر تلوار کا وار کیا اُنھون نے اُسکو خالی دیا اور منتظر ہوئے
کہ کوئی شخص آئے کو اور سے مگر جب تلوار ہاتھہ نہ آئی تو جنگ سے ارادہ پھرنے کا کیا کہ ناگاہ قعقاع بن عمرو سے
کہ وہ اُنکے پیچھے آئے تھے ملاقات ہوئی آخر اُنکے ہاتھ مین جو تلوار تھی وہ سیب کو دیدی تو سیب پھر جنگاہ کی طرف
پھر گئے اور جاتے ہی اُس بطریق کے داہنے شانہ پر وہ ضرب لگائی کہ تلوار اُسکے بائین شانے سے نکل آئی اور وہ
زمین پر گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور اُسی وقت واصل جہنم ہوا پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی سب نے
مسلمانون پر حملہ کیا اُسوقت جنگ عظیم و قتال شدید واقع ہوئی اور اُسگھڑی وہ دشمن خدا لطلیوس اپنے گھوڑے پر سوار
تھا اور گھوڑا وہ تھا جسکو والی ممالک صقلیہ و بربر نے اُسکے لیے ہدیہ بھیجا تھا اور وہ گھوڑا پانسو دینار کا خرید تھا اور
وہ گھوڑا روز جنگ حصار کے حیث ما سکے فصیل تک چڑھا لیجاتا تھا اور اُسکا سوار اہل اسوار یعنی دیدبانان شہر پناہ کی
دیوار پر چھلانگ مارتا تھا اور قریب اُسکا ذکر اپنے محل پر انشاء اللہ تعالی آویگا اور لطلیوس زرہ زرین پہنے تھا اور اُسکی
کمر مین پٹکہ جواہر نگار بندھا تھا اور اُسکے سر پر تاج مرقع تھا کہ جواہر جو اُسمین لگے تھے وہ مانند ستارون کے درخشان
تھے اور اُسکے سر پر صلیبان و نشان ہمایہ فلک و شقہ کشان تھے اور اُس ہنگام مین ایک غول رومیون کا میمنہ مسلمین پر
حملہ آور ہوا مگر مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین صبر و استقلال جوانمردانہ کیا بعد ازان رومیون کے دوسرے گروہ نے حملہ کیا
حقتعالی جزائے خیر و اجر حسنات زیادہ کرے واسطے فضل بن عباس اور واسطے اُنکے پسر عم فضل اور اُنکے بھائی عبداللہ کے
واسطے اولاد عقیل و عبداللہ بن جعفر و دیگر سادات بنی ہاشم کے کہ ان صاحبون نے قتال شدید مین بڑی مردانگی
و بہادری کی اور دکھلایا کہ جسنہ مین مرد میدان امتحان ہوے چنانچہ فضل نے بڑھکر ایک حامل صلیب پر حملہ کیا اور اُسکے
سینے پر نیزہ مارا کہ اُسکی انی پشت سے پار نکل گئی اور وہ اوندھا گرا اور صلیب بھی زمین پر جا پڑا یہ حال جب لطلیوس نے
دیکھا تو اُسکو یقین ہلاکت و زوال کا ہوا پھر اُسنے قصد اُٹھا لینے صلیب کا کیا مگر اُسکی کوئی سبیل نہوئی کیونکہ مسلمانون
نے اُس صلیب کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا اور فضل وغیرہ اکابر بنی ہاشم اُن لوگونکو جو اُسطرف اور گرد و پیش آتے تھے
دفع کرتے تھے آخر رومی اُس صلیب سے مایوس ہو کر پھر گئے اور جس وقت فضل نے اُس صلیب کے لیے ہجوم نصاری
و روم کا دیکھا تو اُنپر حملہ فاش کیا اور اُنکے بنی عم و دیگر امرا نے حملہ کرنے مین اُنکی ساز داری کی آخر رومی مقتول و
منفرور ہوئے اور اُنمین سے ایک جماعت مقتول ہوئی پھر مسلمانون نے اُس صلیب پر اژدحام کیا اور ارادہ اُسکے لینے کا
رکھتے تھے تب فضل نے کہا یہ مخصوص میرے لیے ہے بدون شرکت تمھارے چنانچہ فضل نے گھوڑے کی باگ پھیری

اور رکاب پر جھک کر اُس صلیب کو اُٹھا لیا اور لشکر کی طرف پھرے اور صلیب سپرد عبد اللہ نے غلام کے کیا کہ وہ
مسلمانون کے ساتھ گھوڑے پر سوار تھا اور فضل کی جانب خود پیشقدمی کرکے چلا آتا تھا آخر اُسنے اُس صلیب کو فضل سے
لیکر اُنکے خیمے مین پہونچایا اور فضل بن عباس نے پھر کر حملہ کیا اور دیگر امرا بھی حملہ آور ہوئے یہانتک کہ ہنگامہ
کارزار شرربار و معرکہ پیکار ولکار ہوا اور زمین پر سیلاب خون جاری ہوا اور بدنون سے سیلان عرق روان ہوئے
آنکھون مین حلقے پڑ گئے پتلیان پھر گئین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب اُس دشمن خدا البطلوس نے یہ حال
دیکھا تو مسلمانون پر حملہ آور ہوا اور اُس وقت اُس حملے مین اُسکے ہمراہ جیش البطارقون کی قریب پانچ ہزار کے تھی اور
یہ جماعت جانب یسار لشکر کے تھی چنانچہ اُس ہنگامہ مین مسلمانون مین سے ایک جماعت قتل ہوئی اور ایک جماعت زخمی ہوئی
و باہمہ ان دلاورون نے بڑا استقلال اور صبر جوانمردانہ کیا اور اُس آن مردانگی فضل بن عباس کی یہ تھی کہ کبھی وہ میمنہ
دشمن پر حملہ کرتے تھے کبھی اُنکے میسرہ پر مارتے چلے جاتے تھے اسی طرح دیگر امراے لشکر اسلام نے بھی بڑے بڑے حملے
کیے خصوصاً قعقاع بن عمرو تمیمی و مسیب بن نجبۃ الفزاری و براء بن عازب و معاذ بن جبل و زید الخیل کہ خدا اُنکے حسنات
زیادہ کرے اُنھون نے لوٹ شدید برپا کی کہ اُنکی زرہون پر خون کے تھکے ایسے جمے تھے گویا لختے کلیجے اونٹون کے تھے
اور ایک غول مسلمانون کا دشمنون کی اُس جماعت مین گھس گیا جو ساتھ ایک بطریق کے تھے اور وہ عظیم الخلقت و بزرگ
جسامت اور تنومندی مین گویا ایک برج تھا تو پسر سفینہ مولے غلام آزاد کردہ رسول خدا علیہ السلام نے حملہ کیا اور
دوڑکر چاہتے تھے کہ اُسکو تلوار ماریں دفعتاً اوس بطریق کے عقب سے ایک وار نیزے کا ایسا آیا کہ گھوڑے سے اُسکو
نیچے گرا دیا اور انی نیزے کی اُسکے پسلی مین پیوستہ تھی اور اُسکے استخوان پشت صدمۂ ضرب سے چور چور ہو گئے تھے پھر
جب نیزہ کھینچا تو وہ اوندھا زمین پر پڑا تھا تب کچھ لوگون نے آ کر اُسکا رخت و ساز بدن سے اُتار لیا راوی رحمۃ اللہ
علیہ یعنی شداد بن اوس نے کہا کہ پھر ہمنے تامل و تفحص کیا کہ اُس بطریق کو کسی نے قتل کیا تو معلوم ہوا کہ وہ زیاد بن
ابی سفیان تھے پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی حملۂ فاش یعنی سخت حملہ کیا تا آنکہ حرب عظیم برپا ہوئی گردنین کٹنے لگین
آنکھین خیرہ ہو گئین تلوارون کے وار نیزون کی مار تیرون کی بوچھار کی شدت ہوئی رومیون کا اپنی زبان مین شور و غلغلہ تھا
اور معرکہ جدال و قتال برابر سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا اُسوقت دونون لشکر از ہم دیگر جدا ہوئے چنانچہ مسلمانون
مین سے تقریباً دو سو پچاس مرد کام آئے اور درجۂ شہادت و سعادت پر فائز ہوئے اور دونون فریق اپنے اپنے لشکرگاہ مین
شب باش ہوئے اور حراست و نگہبانی مین شب بیدار رہے اور اہل اسلام تلاوت قرآن مین اور درود و سلام مین
اوپر خیر الانام کے مشغول تھے اور ایسا ہوا کہ ایک گروہ مسلمانون کا روشنی کرکے قتل گاہ مین آئے اور شہدا کی لاشون کو
چنکر ایک جا جمع کیا اور امرا نے اپنے اصحاب اور اُنکے اولاد کے حال پر بہت بکا کی اور کہتے تھے لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
یعنی ہمکو استطاعت و یاراے عمل خیر نہین ہے مگر بتوفیق خداوند برتر و بزرگ شان کے اور راوی علیہ الرحمۃ نے کہا

کہ لشکر مشرکین سے شہید اور دو ہزار پچاس نفر کے مارے گئے انمین سے انکے اکابر دولت مین آدمی تھے اور یہ سب ارباب
دولت و ارکان سلطنت و اصحاب سریر یعنی تخت نشین اور بادشاہ کے ساتھ ہمنشین تھے آخر جب لطلوس نے
یہ ماجرا مشاہدہ کیا تو اسپر سخت دشوار و شاق گذرا تا آنکہ جب وہ اپنے خیمے مین بیٹھا تھا اور گرد اسکے تمام اکابر مملکت
و نواب عزت حاضر تھے اسوقت اسکے لیے تمام عمدہ طعام و آب خاصہ و جام شراب آیا مگر اسنے ان چیزون کی طرف
التفات نہ کی اور بطریقون سرداران کی طرف متوجہ ہو کر بنظر قہر تمام توبیخ کرنے لگا اور کہا تم ایسون کو صلاحیت و
لیاقت خدمات ملوک کی نہین ہے یہ کیسی ہیبت و نامردی تم لوگون کے دل مین سما گئی اور پھر تم چاہتے ہو کہ اپنے
ایسے کردار سے پیش ملوک کے عزت دار باقی رہو یہ سنکے اُن لوگون نے جواب دیا کہ ان کان ہذا الیوم ما اخذنا
فیہ اہبتنا یعنی ہر آئینہ آج کے دن ایسا ہوا کہ اسمین ہمنے اپنا پورا ساز و سامان جنگ کا نہین کیا تھا
یا یہ کہ اگر ہم اس دن کو ایسا جانتے تو آج ہم اپنی تیاری جنگ کی نہ کرتے کیونکہ ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ عرب ایسے شجاع ہین
اور انمین ایسی شجاعت ہے تب لطلوس نے کہا پھر تمھاری کیا رائے ہے کیا تم ننگ و عار گوارا اور ذلت و رسوائی کو پسند
کرتے ہو خصوص اس حالت مین کہ صلیب تمھارے ہاتھون سے چھن گیا اور تمنے اسکو خوار کیا انھون نے کہا اے بادشاہ
عنقریب ہے کہ آپ ہمسے ایسا امر ملاحظہ فرماوینگے جو آپ کو خوش آویگا اور وہ یہ ہے کہ کل صبح کو ہم مین سے کچھ لوگ کمین گاہ
مین پوشیدہ بیٹھینگے اور باقی ہم انکے مقابلہ مین مقاتلہ کرینگے اور اسی ہنگامے مین ہم کمین گاہ سے نکل پڑینگے اور ایک
جماعت تیراندازون کو مامور کرینگے کہ وہ اپنے تئین تیراندازی مین مستعد رکھین اور یہ موافق عادت روم کے ہے کہ وہ سب
یونہین کرتے ہین غرضکہ ہم اُنسے برابر قتال کرینگے اور ہرگز ہم انکو اپنے بلد پر دخل و تسلط نہ دینگے یہانتک کہ ہم سب کے سب
مارے جاوین یہ سنکے بادشاہ نے اُنسے عہد و اقرار واثق لیا و بعد ازان ایک نامہ لکھکر شباشب پاس بطریق لحا کے بھیجا کہ وہ
ایک قلعہ ذات الابراج تھا یعنی ہشت برجون والا اور اس نامے مین فوج کمکی طلب کی تھی اور اسکے زیر حکومت بہت سے
بطریق شداد و سخت رو تھے اور ان ہر ایک بطریق کے تابع ہزار ہزار مردان کارزار مسلح و آمادہ پیکار تھے پھر جب اُن
بطریقون کے پاس نامہ پہونچا تو اُنھون نے تیاری لشکر کی کر دی اور اُنکا ساز و سلاح درست کیا اور قریب ہے
کہ ذکر اُسکا آویگا انشاء اللہ تعالے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو مسلمان نماز صبح کی پڑھکر
اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور صف آرائی و ترتیب مواقعت مین مصروف ہوئے اور امیر عامر لوگونکو بوعظ و پند
آمادہ جنگ کرتے تھے پھر اپنی جگہ پر مغیرہ بن شعبہ کو واسطے ترغیب و تحریص مردم کے مقرر کر کے خود متوجہ بجانب
اصحاب رایات ہوئے اور انکو فہمائش کرنے لگے کہ اپنے گھوڑون کی باگین چھوڑ دو یعنی گھوڑے دوڑاتے ہوئے
دشمنون پر جا پڑو اور بھالون کو سنبھالو اور جبکہ تم مقابل دشمن جا پہونچو تو یکبارگی حملہ کر دو اور کچھ خوف و ہراس کو اپنے
دل مین راہ نہ دو چنانچہ امراے لشکر شل یعنی اول کے ترتیب و تعبیہ لشکر مین مشغول ہوئے اور قبل از سوار ہونے شہیدون کو انکے

لباس پر خون آلودہ ہی مین دفن کر چکے تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد دفن نعشون کے جس گھڑی ہم لوگ مصروف
صف بندی و لشکر آرائی تھے تو ہمکو آگاہی نہوئی کہ ناگاہ رومی ہم پر ٹوٹ پڑے اور اپنی زبان مین ہم پر طعنہ و غلغلہ کرتے تھے
اور انمین سے پانچ ہزار سوار آگے بڑھکر اپنے گھوڑون سے اتر پڑے اور اپنے خدام و غلامون کو گھوڑے تھما دیے اور
وہ خود اپنے درمیان مین خندقین کھودنے لگے اور بیب غا تیراندازون کی آڑ کے لیے صندوقون سے سد بنا
بنائی اور باہم مسیح کی قسم کھائی اور قسم دی کہ وہان سے نہ ہٹین اگرچہ سب کے سب مارے جاوین اور انکی تین صفین
تھین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اسی عرصے مین کہ ہم لوگ ہتھیار لگا کر آمادہ حملہ تھے کہ ناگاہ رومیون نے
ہم پر یکبارگی حملہ کر دیا اُسوقت ہمارے میمنہ والون نے بھی حملہ کیا اور ہمارے قلب لشکر انکے قلب لشکر سے
بھڑ گئے اور انکے تیراندازون کے تیر چلتے تھے اور دس ہزار تیر ایک ساتھ گویا ایک کمان سے نکلتے تھے اور مانند ملخہا کے
پرّان و سیل ناگہان کے آتے تھے اس سے بہت مردان کار زخمی ہوئے اور بہت دلیران شجاعت شعار کام آئے اور
گھوڑے عرب کے بھاگے اور امرا اکابر لشکر اسلام سب ثابت قدم و ہمارے استقلال قایم رہا اسوقت فضل بن
عباس اور انکے بھائی و دیگر اکابر بنی ہاشم نے بڑے زورون سے حملہ کیا اور اسی طرح زیاد بن ابی سفیان و مغیرہ بن
شعبہ و مسیب بن نجبۃ الفزاری و جمیع امراء لشکر نے بڑی یورش کی اور لشکر فریقین مین قتال شدید ہونے لگی
اور مسلمانون مین قتل فاش ہوئی اور وہ لوگ اُسوقت مقابلہ عرب ثابت و قایم بر جا رہے اور وہ دشمن خدا
سطلوس مع اپنی جماعت ہمراہی کے کبھی میمنہ مسلمین پر جا پڑتا تھا کبھی میسرہ پر مارتا ہوا آتا تھا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا اُسوقت صبر ہمارا صبر جوانمردون کا تھا اور مرنے پر دل رکھتے تھے اور امیران لشکر علی الاتصال مسلمانون کو ترغیب
و تحریص قتال کی کرتے تھے اور فریقین سے طائفہ کثیر قتل ہونے مگر یہ کہ درمیان مشرکین کے باعث انکی کثرت بے
شمار و انتشار انکے مقتولون کا ظاہر نہوتا تھا اور ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ وہ لوگ کمینگاہ مین مخفی ہین ناگاہ وہ سب کمینگاہون
سے ہمارے پیچھے نکل پڑے اور انکے آگے آگے ہمارے سامنے غول تیراندازون کا تھا پھر انھون نے ہمکو گھیر لیا اور
ہم درمیان انکے اسطرح ہو گئے جیسے سفید بکریان بیچ مین گلۂ شتران سیاہ کے ہوتی ہین اور اس ہنگامہ مین ایک گروہ
امرا و سرداران لشکر اسلام شہید ہوئے و نیز اکثر مردم مختلط مسلمانون مین سے کام آئے اسوقت سادات بنی ہاشم
و ابان بن عثمان بن عفان نے کیا کیا مردانگی کی اور اصحاب رایات نے اپنے نشانون کے نیزون سے کیا ہی قتال کی اور
جب وہ عدو اللہ سطلوس قلب لشکر مین جنگ کر رہا تھا اور اکثر مسلمانون کو زخمی کیا تھا اور اسی حالت مین اُسنے اور
اُسکی جماعت ہمراہی نے بہت سے مردان جانباز کو قتل کیا اور بہت سے دلیران سرباز کو زمین پر ڈالا اور جس وقت
کوئی شہسوار لشکر اسلام سے مبارز طلب ہوکر اُسکے طلب مین نکلتا تھا تو اُسکو نپاتا تھا اسلیے کہ وہ روم کے غول مین
روپوش ہو جاتا تھا پھر جبکہ یہ حال ہوا تو اُسوقت قعقاع و مسیب آگے بڑھے اور کہنے لگے اے بہادران عرب تم کہان گئے گرد

یہ سنکر لوگون نے تمام گلا اونٹون کا اپنے سامنے سمت آ۔ تیرون کے ہانک دیا اور انکی آڑ سے گھوڑے اوٹھا کر زرغہ
کر دیا کہ وہ لوگ اونٹون کی ٹلیون اور گھوڑون کی ٹاپون سے کچل گئے اور اسی موقع مین گروہ پیدلون اور غول تیراندازون
کا آگے بڑھکر مشرکون کو قتل کرنے لگے یہان تک کہ انمین سے ایک مقتل عظیم قتل کیا الیس یہ ماجرا تو یون تھا اور رومی بھی
اپنے اسی حال مین مصروف تھے آخر جب اس دشمن خدا نے دیکھا کہ مسلمانون کے ہاتھ سے اسکی قوم پر کیا گذرا تو اسکی
طغیانی و سرکشی زیادہ بڑھ گئی غرضکہ یہ شورش و سرگرمی طرفین سے برابر برپا رہی یہان تک کہ آفتاب غروب ہوا بعد ازان
حقتعالے نے نصرت اپنی مسلمانون پر نازل فرمائی اسوقت انھون نے مشرکون پر سخت چڑھائی کر دی اور جعفر
بن عقیل بطرف ایک غول رومیون کے بڑھے اور انکے درمیان مین گھس گئے اور اوس بطریق کو جو اس غول کا افسر تھا نیزہ مارکر
قتل کیا تب رومیون نے انپر ہجوم کرکے انکو شہید کیا رضی اللہ عنہ اور اسی طرح انکے بھائی علی بن عقیل نے بھی کیا انکی
ایک جماعت کو قتل کیا آخر رومیون نے نرغہ کرکے انکو بھی شہید کیا اور اسیطرح انکے زید بن یادبھی بعد قتال ایک جماعت
کے شہید ہوئے رحمۃ اللہ علیہ اور اسوقت ہنگامہ نزال و قتال بڑی شدت پر تھا اور مسلمانون نے رومیون کو پیچھے
ہٹا دیا تھا پھر جب امرا اور سادات بنی ہاشم نے اپنا حال دیکھا کہ انپر کیا کیا واقع ہوا تو دفعۃً مثل شیر ژیان کے رومیون پر
حملہ کیا اور انکو باب قلعہ تک ہٹا لے گئے اور قریب باب جبل و باب البحری کے سخت لڑائی لڑی اور رات جو ہو گئی تھی تو
صحابہ اپنے لوگون کو بھی نہ پہچانتے تھے مگر باینہمہ انھون نے جمعیت ستمگرین سے ہزارون کو قتل کیا اور ایک جماعت
زائد پانسو سے قریب شہر کے ماری گئی و بعد ازان مسلمانون نے انپر دھاوا کیا یہان تک کہ دیوار شہر تک ہٹا لے گئے
پھر وہان بھی بڑی لڑائی پڑی اور بطلیوس اپنے اصحاب کو حمیت و غیرت دلاتا تھا تو وہ بھی بڑے زور کی قتال کر رہے تھے
اور اس شب کو شعار مسلمین یعنی کلمہ شناخت انکا یہ تھا کہ وہ باہم ندا کرتے تھے یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل
یعنی اے نصرت خدا نازل ہو اور ایک جماعت مسلمانون کی متصل دروازون شہر کے قتل ہوئی اور اسگھڑی بھی ایسی زور
کی لڑائی ہوئی کہ تلوارین جو ڈھالون پر پڑتی تھین تو وہ جیسے صدائے رعد سنائی دیتی تھی اور تلوارونکی چمک جسطرح
بجلی کوندتی تھی اور سنان نیزون کی جھلک گویا تارے چمکتے تھے آخر اسوقت مسلمانون نے رومیون کو گھیر لیا تھا اور
بطلیوس اپنی قوم کو طیش و تہہ دلاتا تھا اور کبھی تو وہ باب مقدس کے نزدیک جاتا تھا اور کبھی باب توما پر اپنی قوم کی
جماعت پاس پہونچتا تھا یہان تک کہ وہ سب ہی اندرون شہر داخل ہو گئے اور باہر کوئی باقی نہین رہا مگر جو کوئی کہ قسمت سے
اپنی جماعت سے متفرق ہو گیا یا وہ جسکو اسکے گھوڑے نے گرا دیا اور ساری رات طلوع فجر تک یہی نوبت رہی آخر وہ لوگ
شہر پناہ کی دیوارون اور فصیلون پر چڑھکر ناقوس و قرنے بجانے اور نرسنگے پھونکنے لگے اور پھاٹک مضبوطی سے بند کر دیے
اور قفل لگا دیے پھر جس وقت صبح ہو گئی تو مسلمانون نے پہلے نماز صبح ادا کی پھر جائے معرکہ پر آکر تفحص کیا کہ ہم میں سے
کون کون اور کتنے کام آئے مین آخر پانسو بیس تعشین شہیدون کی شمار مین آئین رحمہم اللہ علیہم راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

شہادت جعفر بن عقیل و علی بن عقیل و زید بن یاد رضی اللہ عنہم

[illegible]

پھر جسوقت مسلمانون نے یہ حال دیکھا بہت شدت سے بکا کرنے لگے اور امیر غانم سبسے زیادہ تر محزون و
مغموم تھے خصوصاً اُن لوگون کے لیے جو انکے زیر علم شہید ہوئے اور شہیدون میں اکثر اعیان قریش و اولاد ہاشم
و اولاد مطلب اور اشراف بنی نوفل و بنی عبد شمس تھے اور جسوقت مسلم بن عقیل نے جعفر اور علی اپنے بھائیون کا حال
دیکھا اور عبد اللہ بن جعفر نے اشہب بن جعفر کو اور فضل بن عباس و دیگر اکابر بنی ہاشم نے اپنے عمزادون کو دیکھا
تو اپنے گھوڑون سے کود پڑے اور انکو آغوش میں لیکر خوب روئے اور انکے مصائب پر استرجاع کیا یعنی کہا اِنّا للہ
و انّا الیہ راجعون اور امیر قیس بن ہبیرہ نے یہ اشعار پڑھے شعر یا عین ابکی لا تملی من البکاء ۔ و ذری دموعا
مثل صوب الغمام ۔ وابکی علی الشبان من فخر ہاشم ۔ ومن عصبۃ المختار خیر الانام ۔ وابکی مثل لیث ہمام
من بنی ہاشم الشہم ۔ وابکی علی الشہداء لا تغفلی ۔ ما لاح برق او ترنم حمام ۔ فلا لقی
ابن بطلوس خیر او الا ۔ ولا اصحاب الصلیب الصیام ۔ لنأخذن الثار یا قومنا ۔
بطعن و ضرب و حسام ۔ یعنی اے آنکھ گریہ کر اور تاخیر نہ کر گریہ کرنے میں اور اشکباری
کر مثل ترشح ابر کے اور گریہ کر و اُن سادات پر جو نسل ہاشم اور نسب احمد مختار خیر الانام
صلعم سے تھے اور بکا کر اوپر اُس شیر بزرگ کے جو پسر عم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ
جعفر طیار جسکی سعی مشکور ہو چکی خدا اُسکی ہی شیر بزرگ ہو اے آنکھ بکا کر شہیدون پر اور اسمین غفلت نہ کر
اور رو یا کر جب تک برق تابان ہوا اور فاختہ و کبوتر شاخ نشیمن پر ترنم گو یا ہین خیر و فلاح سے ملاقات
نصیب نہو لطلوس کو اور اُسکے لشکر یان صلیب پرست اور اہلیم کو اے قوم ہماری یعنی ہمارا اید یا اے شہیدو
ہم ضرور ضرور عوض خون کا لینگے زخم نیزہ سنان سے اور تیزی تیغ یعنی تیغ تیز سے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
بعد ازان مسلمانون نے شہیدون کو دفن کیا رضی اللہ عنہم بعد ازان امیر غانم نے سب امرا کو ہر ایک باب پر متفرق کر دیا
چنانچہ امیر غانم مع سادات بنی ہاشم وغیرہ مثل زیاد بن ابی سفیان و ولید اور انکا بھائی محمد اور اسامہ بن زید
و ابو ایوب انصاری و فضالہ بن عبید و اوس بن حذیفہ و عمرو بن حصین و رافع بن خدیج و ابو دجانہ و جابر بن عبد اللہ
اور دیگر امرا مقابلے مین نازل ہوئے اور قعقاع بن عمرو التمیمی و مسیب بن نجبۃ الفرازی وغیرہ دیگر امرا مع دو ہزار
سوار کے باب الجبل پر اُترے اور مغیرہ بن شعبہ و ابو لبابہ و مہلب الطائی و مثل انکے دیگر اکابر یا دو ہزار سوار باب
توما پر ٹھہرے اور اُدھر اُس قوم نے آلات حرب بالاے حصار تعبیہ کیا اور ساز و سامان جنگی کو فصیلون پر ترتیب دیا
اور مدت قریب یکماہ طرفین سے جنگ مین توقف رہا کہ نہ وہ انسے لڑتے تھے نہ یہ اُنکو چھیڑتے تھے مگر بطلوس
ہر روز اُس گھوڑے پر جسکا ذکر سابق گذرا ہے سوار ہوکر اور زرہ حربی پہنکر اُس گھوڑے کو بالاے سور یعنی فصیل
پر چڑھالیجاتا تھا اور پھرا کرتا تھا اور اُسکے گرد آگے پیچھے جماعت پیادون کی ہوتی تھی اور اُن سب کے ہاتھون مین شمشیر

حاشیہ: خط ... شہر ... معہ ... ف ... ابن حسن ... سابق گذرا ... جیکو ... ہو رہا تھا ۱۲

وحربہ سنان وگرز گران اور تبر و تیر و کمان رہا کرتے تھے اور چوڑائی فصیل کی اتنی تھی کہ اسپ و گھوڑے اور دو مہر
سوار برابر باساز کامل چلے جاوین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ماجرا تو اس قوم کا تھا اور وہان خالد
بن الولید نے جو کہ عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمر کو طرف حد و فیوم کے بھیجا تھا جسکا ذکر سابق ہو چکا ہے
چنانچہ درمیان اہل اسلام اور اہل فیوم کے جو وقعات و حروب واقع ہوئے ہین ہم نے انکے ذکر کو یہان بخیال طول
مقام مختصر کر دیا اسلیے کہ وہ مقصود تعبیر ہذا اس کتاب یعنی اس باب کا ہے وہ ذکر فتح بہنسا اور اسکے واقعات ہین چنانچہ
لہذا بعد ہزیمت اہل حد و فیوم کے جب عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمر مع لشکر شہر فیوم پر پہونچے تو وہان کستر
ایام محاصرہ کیا یہان تک کہ وہ بکثرت زیادہ فتح ہو گیا تب وہان سے اموال و غنائم لیکر خالد کے پاس واپس آئے
اور وہ نور ہین مقیم تھے جیسا سابقا ہم ذکر کر چکے ہین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ماجرا تو عبد الرحمن و عبد اللہ
[illegible] اہل فیوم کے ساتھ ابو ذر غفاری و ابو ہریرۃ الدوسی و ذو الکلاع الحمیری و مالک اشتر نخعی پس انھون نے
جب ایک قوم کی گردنین ماریں جیسا ہم نے ذکر کیا ہو و بعد ازان ایسے قتال شدید واقع ہوئی اور ہم دونون سے محاصرہ
قلعہ کی کئے ہوئے ہین جیسا کہ ہم بھی ذکر کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھسے نقل روایت کی ہے [illegible] مالک نے لوا
مسلمہ بن [illegible] کے ابو [illegible] سے جو اصحاب مالک [illegible] میں سے تھے انھون نے کہا کہ جس وقت ہم قلعہ بہنسا کا محاصرہ
کیے ہوئے تھے اور چیتر دو لوگ ہم پر چڑھائی کر چکے تھے ناگاہ ایک شب چار دہ کو کہ چاندنی کھلی تھی وقت سحر ایک غبار نظر آیا
پھر گھوڑے دکھائی دیے اور باجون کی جھنکار سنائی دی تو فورا ہم بھی اپنے گھوڑون پر زین باندھکر سوار ہوئے تھے کہ صبح روشن
ہوئی اسوقت جس صلیب نظر [illegible] ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ بطارقہ ذات الاعمدہ
حصار [illegible] ذات الابراج یعنی قلعہ ہشت برجون والا جب انکے پاس نامہ بطلیوس کا پہونچا تو ان لوگون نے
[illegible] تیاری کی اور اپنا اپنا لشکر آراستہ کیا اور اپنے اپنے گرد نواح کے لوگون کو اصناف روم
[illegible] سے جمع کر کے [illegible] روانہ ہوئے اسلیے کہ عرب سے اندیشہ رکھتے تھے چنانچہ ہنوز صبح روشن ہوئی تھی
کہ محاذی قلعہ آ پہونچے مگر دریاے نیل حائل تھا اور وہ اول زیادتی و طغیانی پر تھا یعنی شروع چڑھاؤ و پہلی بار بڑھا
تھا اور یہ حال تھا کہ مسلمانون نے گھاٹ روک لیے تھے اور پلون پر بھی جو نہر یوسفی پر تھے قبضہ کر لیا تھا مگر وہ
لوگ انکو قطع کر کے اتر آئے یہان تک کہ قلعہ پر پہونچے اور مسلمانون کو کچھ خبر انکی نہ تھی مگر یہ کہ ان لوگون نے
پہونچکر ان پر ہجوم کیا اور طرف باب شرقی کے جو آئے تو وہان ابن زیاد اور انکے اصحاب کو پایا۔ اسوقت مالک
اشتر نے کہا اے بہادران عرب دریا کو اپنے پس پشت کر کے دشمنون سے مقابلہ کرو اور اپنے خالق سے استعانت و استمداد
کرو یہ حال تو مسلمانون کا تھا اور ادھر رومیون نے للکارنا شروع کیا اور اپنی زبان مین غلطہ و غلغلہ اور بدزبانی
کرتے تھے اور اہل قلعہ طبل و دہل بجاتے تھے اور ناقوس و قرنے پھونکتے تھے اور برابر اسی طرح مسلمانون کے مقابلے پر

آمادہ تھے ناگاہ وہ غول رومیون کا جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جانب بحر سے آیا اور وہ قریب تین ہزار کے تھے
اور امیر زیاد بتعداد قریب دو سو اصحاب کے تھے آخر انھون نے انکو اندر نرغہ کیا اور انھون نے اسوقت صبر جوانمردانہ
کیا آخر امیر زیاد اس معرکہ مین شہید ہوئے رحمہ اللہ اور انکے ساتھ ایک جماعت مسلمانون کی بھی درجہ شہادت پر
فائز ہوئی اور باقیون نے بقتال شدید صبر و استقلال مردون کا کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر یہ حال ان مسلمانون
نے سنا جو حوالی شہر مین محاصرہ کیے ہوئے تھے تو وہ جانب شرقی کے آپہونچے اور یہان آکر یہ دیکھا کہ تلوارین کھنچی ہین
اور نیزے نشان بلند ہین اور ایک جماعت مسلمانون کی قتل کی ہوئی لب بحر پڑی ہوا اور وہ چالیس لاشین ہین اسوقت
مسلمانون نے ایک نعرہ مارا اور بقیہ اصحاب زیاد کو پکارا تو انھون نے [illegible] جب جانب شرقی سے
کہ وہین گھرے ہوئے تھے جواب دیا کہ تم نہین جانتے ہمارے ساتھ ان دشمنون نے کیا کیا اسوقت قعقاع نے
اپنا گھوڑا بحر مین ڈال دیا اور یہ دعا زبان پر جاری تھی بسم اللہ و علی برکۃ رسول اللہ اللہم انک تعلم اننا افضل
من بنی اسرائیل عندک و قد فرقت لہم البحر یعنی مین ابتدا کرتا ہون بنام خدا اور اوپر برکت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اے پروردگار تو بہتر جانتا ہے کہ ہملوگ تیرے نزدیک بنی اسرائیل سے افضل ہین حالانکہ
تو نے انکے لیے دریا کو پھاڑ دیا یعنی اسمین راہین بنادین یہ کہکر انھون نے اپنے گھوڑے کو دریا مین بڑھایا تو انکے
سم بھی تر نہوئے اور جزیرہ قلعہ کے اتر گئے اور وہ قلعہ دریا سے متصل تھا پھر انکے پیچھے دو ہزار سوار نے اپنے گھوڑے
دریا مین ڈالدیے یہان تک کہ بر شرقی یعنی مشرق طرف خشکی مین جاکر قتال شدید برپا کی اور ہم جس وقت اسی شدت
قتال مین مشغول تھے کہ ناگاہ ایک غبار اٹھا اور ہزار سوار نظر آئے اور افسر انکے رفاعہ بن زہیر المحاربی تھے اور یہ سب اصحاب
قیس بن الحارث سے تھے اور یہ لوگ اس بلد مین تھے جسکا نام [illegible] تھا اور وہان کے باشندون سے مصالحہ تھا سبب
انھین معاہدین مین سے ایک شخص نے آکر ان اصحاب کو خبر دی تھی کہ اہل طحا ذات الاعمدہ و صاحب قلعہ ذات الابراج
ازبراے قتال مسلمین روانہ ہوئے ہین اور یہ بھی خبر دی کہ درمیان انکے اور تمھارے اصحاب کے فقط دریا بیچ مین ہے تب یہ
اصحاب پاس امیر قیس بن الحارث کے آئے اور بعد عرض حال رخصت ہوکر براے امداد روانہ ہوئے یہان تک کہ ٹھیک اسی
مین جس وقت قعقاع قتال کر رہے تھے آپہونچے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا جب ان لوگون نے اپنی قوم کو دیکھا تو تکبیر کی اور
انھون نے بھی بعد آواز تہلیل و تکبیر و بنداے درود و سلام اوپر بشیر و نذیر کے جواب دیا بعد ازان سب نے ملکر دشمنون پر حملہ کیا
اسوقت مقاتلہ عظیم برپا ہوا اور اسگھڑی فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان و مسلم بن عقیل ان لوگون کے ساتھ تھے
جنھون نے جانب پشت شرقی کے دوڑ ماری تھی چنانچہ قعقاع نے اوپر بطریق ذات الابراج کے یورش کرکے اسکو قتل کیا اور
فضل بن عباس نے بطریق طحا ذات الاعمدہ پر حملہ کرکے تہ تیغ کیا اور زیاد بن ابی سفیان نے بھی ایک بطریق عظیم کو دوڑ کر مار لیا
پھر جس وقت رومیون نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوئے اور فرار پر قرار پکڑا چنانچہ انکی ایک جماعت کثیر جو بھاگی اور مسلمانون نے پیچھا کیا

شہادت امیر زیاد

وقت موقع کمینگاہ سے نکل کر انپر چھاپہ مارے غرضکہ یہ میخائیل اسی سنگ بہتے تاریکی شب مین باہر نکلا اور اسکے ہمراہی
بھی ایک ایک سکے آگے پیچھے ہو کر نکل آئے اور راہی ہوئے یہانتک کہ اوس دیر تک پہونچے اور وہان کمینگاہ
مین پوشیدہ بیٹھ رہے پھر جب مسلمانون کو دیکھا تو یکبارگی انپر نکل پڑے تا آنکہ دونون جماعتین گتھ گئین
اور فریقین مین تلوارین چلنے لگین اسوقت مسلمانون نے بڑی شدت سے قتال کی راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا مجھ سے نقل روایت کی ابو محمد العبیدری نے بواسطہ ابو العلا المحاربی کے شدادین اوس سے کہ وہ ہمراہ سیاس کے
موجود تھے سو انھون نے کہا کہ جب دونون جماعت مقابل ہوئین اور دشمنون نے ہمین گھیر لیا اور ہمکو یقین ہوا کہ
یہان محشر بپا ہوا چاہتا ہے اور ہمنے اپنے تئین آمادہ مرگ کیا تو اسوقت امیر سیاس نے اپنا علم اپنے فرزند ملیح کو
سپرد کر کے خود سرگرم قتال ہوئے یہانتک کہ شہید ہوئے اور بعد اسکے مازن نے قتال کی وہ بھی شہید ہو گئے
پھر تھوڑی دیر مین مسلمانون مین سے قریب سو سوار کے کام آئے اور باقی ہم سب اسیر ہو گئے اتفاقاً درمیان ہم لوگون
کے عبد اللہ بن قیس الجہنی بھی تھے اور وہ منجملہ سعاۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنی ہیکون مین سے تھے سو انھون نے
جس وقت ایسا حال دیکھا تو اس ہنگامہ مین وہ نکلے اور مانند باد تند کے وہان سے اڑے اور باعث انکی تیزی اور سرعت
سیر کا یہ تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق مین اور عمرو بن امیۃ الضمری کے لیے دعائے برکت و قوت رفتار
کی تھی چنانچہ یہ دونون تیزگامی اور شتاب روی مین ایسے چالاک تھے کہ اسپان تیز رو اور تازیان صبا رفتار ان دونون کی
چال کو نہ پہونچتے تھے الغرض عبد اللہ بن قیس فوراً وہان سے چلے اور جلد تر لشکر پر وارد ہوئے اور بصوت فریاد پکار کر
کہا النفیر النفیر یا مسلمین یعنی اے مسلمانون کوچ کرو کوچ کرو سوار ہو یہ سنتے ہی سوارون نے جھپٹ کر اوس سے
استفسار حال کیا تو اسنے سارا ماجرا بیان کیا اسوقت فوراً مسلمان اپنے گھوڑون پر زین باندھکر سوار ہو بیٹھے اور
ہر ایک یہی کہتا تھا کہ پہلے مین ہی جاتا ہون اسوقت امیر غانم نے عبد اللہ بن جعفر الطیار بن ابی طالب کو بلایا اور ہزار سوار
صحابہ جرار سے انکے ہمراہ کر کے روانہ کیا اور یہ لوگ اول شب سے چلے اور ایک شخص معاہدین یعنی ذمیون مین سے راہبری
کے لیے انکے ہمراہ تھا تا آنکہ یہ لوگ قریب ایک قریہ کے پہونچے جو کنارے کوہ کے واقع تھا تو وہان یہ سب کمینگاہ مین
بیٹھے پھر جس وقت پہر رات گذری تو یکایک صدائے سم اسپان گوش زد ہوئی یہ سنتے ہی گھوڑون پر سوار ہوئے اور
اسیدم گروہ رومیون کا بھی سامنے نمودار ہوا اور انکے ساتھ وہ سب قیدی بھی رسیون مین جکڑے ہوئے گھوڑون کی
پیٹھون سے بندھے تھے اور چاندنی رات تھی اسوقت مسلمانون نے صدائے تہلیل و تکبیر و ندائے صلوٰۃ وسلام اور تشہیر نیز
بلند کی اور قتال شدید برپا کی اسیدم عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا اے مسلمانون کیا ہر ایک تم مین اپنے
خصم سے عاجز ہے یہ سنتے ہی سارے امرا اور اکابر دل توڑ کر سرگرم وغا ہوئے یہانتک کہ بہتون کو قتل کیا اور کتنون کو اسیر لیا
اور عبد اللہ بن جعفر اوس بطریق مقدم الجیش یعنی میخائیل پر حملہ آور ہوئے اور وہ زرہ پوش و خود بسر تھا آخر اسکے سینے پر نیزہ خطی سے

ایک ایسی ضرب شمشیر ہاشمیہ لگائی کہ سنان اُسکی پشت پر سے نمایان ہوئی اور فوراً روح اُسکی جہنم کو روان ہوئی پھر
جب باقی رومیون نے یہ حال دیکھا تو گریزان ہوئے اور اہل اسلام اُنکے تعاقب مین گرم عنان اور اُنکو قتل و اسیر
اور غارت کرتے ہوے شتابان تعاقب کرتے ہوتے ہوے تقریباً پانسو رومیون کو قتل کر ڈالا اور باقیون کو گرفتار
کیا اور مسلمان قیدیون کو چھڑا لیا اور رومیون کا مال اور اُنکے گھوڑے اور رخت و سلاح غنیمت مین لیا و بعد ازان
عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے رومی قیدیون کو بحراست پانسو سوار صحابہ کے وہین قریب ایک قریہ کے
چھوڑ کر حکم کیا کہ تم لوگ یہان سے حرکت نکرو جب تک کہ مین تمھارے پاس واپس آؤن اور اس جماعت پر عبد اللہ
بن عقیل کو افسر کیا اور خود وہان سے مع ایک جماعت روانہ ہوکر اُس قتل گاہ مین آئے جہان امیر سیاس اور
اُنکے اصحاب شہید ہوے تھے اور نعشین شہیدون کی دیکھین کہ اُنکے گرد نصارے ذمیون مین سے مجتمع اور روتے ہین
اور بقسم بیان کرتے ہین کہ ہمکو اس امر کی خبر نہ تھی تب عبد اللہ بن جعفر مع اپنے اصحاب کے گھوڑون سے اُترے اور
لاشہائے شہدا کو دفن کیا بعد ازان اپنا زاد و توشہ نکالکر ناشتا کیا اور وہان سے پھر اپنے اصحاب کے پاس پہونچے
تب عبد اللہ بن جعفر نے سر سنجابیل کا اور اُسکے ہمراہی کے مقتولون کے سر کٹوا کر نیزون پر اپنے آگے آگے کیے اور اُنکے
گھوڑے کوتل کر لیے اور غلہ وغیرہ و اقسام عسل و روغنہائے زیت و کنجد لد والیا اور قیدیون کو ہمراہ لیکر وہان سے روانہ
ہوئے یہانتک کہ اپنے لشکر مین آملے اور نعرہ تہلیل و تکبیر کا اور غلغلہ درود و سلام کا اوپر خیر الانام کے بلند کیا اور
مسلمانان لشکر نے بھی جواب مین انھین کلمات طیبات کا اعلان کیا تا آنکہ جلد تر لشکر آ پہونچا اور رومی بالائے
حصار سے دیکھتے تھے کہ کیا ماجرا ہی پھر جب اُنھون نے سرون کو نیزون کے سرون پر دیکھا اور سر سنجابیل کا
آگے آگے تھا تو اُنپر نہایت شاق و دشوار گذرا کہ اُن سب نے طمانچون سے اپنے مُنھ پیٹ لیے اور لطلیوس کے
پاس جاکر اس سانحے کی خبر دی اُسکو کمال صدمہ و قلق ہوا پھر وہ اپنا گھوڑا طلب کر کے سوار ہوا اور فصیل پر چڑھ
گیا اور مسلمانون پر مشرف ہوا آخر جب یہ حال نظر آیا تو سخت غمگین و حزین ہوکر کہنے لگا کہ یہ بلا کے لوگ ہین
انسان نہین بلکہ جن ہین اور جب مسلمانون نے لطلیوس کو سامنے دیکھا تو امیر غانم سے جاکر خبر دی وہ مع امرا سوار
ہوے اور وہان جو ایک منارہ بلند مقابل باب فندوس کے واقع تھا اُسپر چڑھ گئے اور قیدیون کو بلوا کر اُنپر عرض
سلام کیا پھر جب اُنھون نے انکار کیا تو حکم اُنکی گردن زنی کا ہوا اور رومی یہ حال سامنے سے دیکھ رہے تھے
اُسوقت لطلیوس شدت سے غیظ و غضب مین آیا اور سخت مغموم و محزون ہوا و بعد ازان لطلیوس نے اپنے اصحاب سے
مشورہ کیا کہ اس باب مین جو اہل اسلام کر رہے ہین اب کیا کرنا چاہیے اور خود اُسنے ارادہ کیا کہ بنفسہ خروج کر کے مسلمانون
پر حملہ کرے اسوقت اُسکے پاس ایک بطریق آیا اُسکا نام کراکر اور وہ بڑا شہسوار تھا اُسنے کہا اے بادشاہ
مین آپ کے بدلے اس مہم کو کافی ہون اور مین ان لوگون پر حملہ کرونگا اور انکو خاک مین ملا دُونگا اور

اور کیا عجب ہے کہ مین اس مقصد کو پہنچون اور مین اپنے ساتھ ایک جماعت دلاورون کی چاہتا ہون لبطلوس نے کہا
جو کچھ اور جسکو تو چاہتا ہے ساتھ لے تب اُسنے دس بطریقون کو انتخاب کر لیا کہ ہر بطریق کے زیر حکم ہزار ہزار سوار تھے
پھر وہ سب بطریق اپنے کنیسۂ عبادتگاہ مین گئے اور وہان سے انجیل کو اپنے سامنے کھولے ہوئے باب قلعہ پر
آئے تھا اور لبطلوس سبکو تحریص و تاکید کرتا تھا کہ جس حال مین کہ وہ غافل مین تم اُنپر اور شور و نعرہ کر کے جا پڑو جب اُن
کے پاس پہنچے تو اُسنے دربانون کو حکم دیا کہ پھاٹک کھولو اور وہ دروازہ قندروس تھا اور اُسپر ہزار آدمی پہرے پر
مقرر تھے اور اُس باب کے تین برج تھے اور درمیان دو برجون کے ایک ایک پھاٹک تھا اور منظر و جھانکا
بنی ہوئی تھین چنانچہ وہ لوگ شہر سے نکلکر باہر نکلے اور اہل اسلام غفلت مین تھے اور جو کچھ اُس قوم نے تدبیر کی تھی اُس سے
غافل تھے اور نہین جانتے تھے کہ دشمنون کا کیا ارادہ ہوا اور اس شب کو مسلمانون کی حراست پر جانب باب
قندروس کے زائد بن ثابت تھے اور عبداللہ بن عباس و عبیداللہ بن معقل و عمار بن عازب و مالک اشتر و
ذوالکلاع الحمیری تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھسے نقل روایت کی عوف بن سعد نے بواسطہ سعد بن طارق الثقفی
و ابو یزید کی مالک اشتر سے اُنھون نے کہا ایک رات جس وقت ہم بیدار تھے اور اکثر مردم اپنے بسترون اور خوابگاہ
مین شدت سرما سے جامہ پیچیدہ اور لحاف لپیٹے غافل سو رہے تھے اور ہتھیار اُنکے کھولے ہوئے رکھے تھے اور مسلمانون مین سے
بعضے اپنا ورد و وظیفہ پڑھ رہے تھے اور بعضے نماز مین مشغول تھے ناگاہ ہمنے دیکھا کہ دفعۃً دروازہ کھلا اور اندر سے
مردم قدآور توانا در باہر نکلے اور اُنکے ہاتھون مین شمعین و فانوسین روشن تھین اور اُنھون نے لشکر پر حملہ کیا
اُسوقت ہمکو جو یہ حال معلوم ہوا تو ہمنے شور کرنا اور چیخ مارنا شروع کیا کہ اے مسلمانون بیدار و ہوشیار ہو کہ دشمنون نے
غدر و نرغہ کیا ہے جب مسلمانون نے ہمارا غل سنا تو خواب سے چونک پڑے اور اپنے بسترون سے اُٹھ دوڑے اور شیرون کی
طرح جست کر کے کوئی تو اپنی تلوار اُٹھانے لگا کوئی اپنا بھالا سنبھالنے لگا کوئی برہنہ تھا اُسکو کپڑا پہننا مشکل پڑ گیا کوئی
کمر چادر سے باندھتا تھا اور کوئی فقط ایک پیراہن پہنے ہوئے۔ الغرض کہ یہ لوگ دشمنون مین اسی حالت سے گھس گئے
اور باقی اہل اسلام جو ہنوز ہوشیار نہوئے تھے اُنپر وہ لبطریق گرا کر ایک غول لیکر مسلط ہو گیا اور وہ سب تلوار مارنے
لگے پھر جو مسلمان جاگا اُسنے اپنے سر پر تلوار دیکھی اور کسی کا ہاتھ اڑ گیا کسی کے بازو کٹ گئے کسی کے سینے مین برچھی
لگی کسی کا سر جدا ہو گیا اُسوقت بڑا غل شور مچا اور بلاے عظیم کا سامنا ہوا اور کثرت سے لوگ قتل ہوئے اور اُس آن
وہ دشمن خدا اکر ایک پیراہن سرخ زرین زربافتہ پہنے تھا کہ وہ بالاے زرہ سے چمکتا ہوا نظر آتا تھا اور اسکے سر پر خود تھا
اُسمین جواہر جڑے تھے کہ مانند تارون کے چمکتے تھے اور وہ اونٹ کی طرح بلبلاتا اور اپنی زبان مین لاف زنی کرتا تھا
اور اُسکے پیچھے ایک جماعت تھی اور جو لوگ فصیلون پر تھے وہ اوپر سے اپنی زبان اور اپنے شعار[1] مین شور و غل مچاتے تھے
اور طبل و دہل بجاتے تھے اور قرنے و نرسنگے پھونکتے تھے اور بالاے سور یعنی فصیلون پر اتنی مشعلین روشن کی تھین کہ

[1] شعار کلمات [illegible] جو مردم اپنے درمیان بطور اصطلاح قرار دیتے ہین اور وقت اتفاق [illegible] مردم اسکو زبان پر جاری کرتے ہین جس سے تعارف معلوم ہوتی ہے ۱۲

کہ رات کا دن ہوگیا تھا کہ یہ سامان تو دشمنون کا تھا اور ادھر امرا و صاحبان صولت و شجاعت تیار و آمادہ ہوگئے اور
مستعد شمشیر و علم کیے ہوئے اپنے گھوڑون پر سوار ہو بیٹھے مگر یہ حال تھا کہ بعضے تو گھوڑون کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور بعضے
زین پر بے لگام سوار ہوئے اور بعضے پا پیادہ دوڑ پڑے اُسوقت فضل بن عباس اور اُنکے ابن عم فضل بن ابی لہب
و عبد اللہ بن جعفر و زیاد بن ابی سفیان و قعقاع بن عمرو التمیمی و مسیب بن نجبۃ الفزاری اور مغیرہ و مسلم و ابوذر الغفاری
و ابو دجانہ و ابوامامہ و عفار بن عقبہ و ابو زید العقیلی اور مثل ان ابرار بزرگوار کے حق تعالی انکے حسنات کو زیادہ کرے
انھون نے بڑی جانفشانی و خونریزی سے سخت معرکہ آرائی کی اور مبتلاے بلاے عظیم ہوے اور ایک جماعت
مسلمانون کی کام آئی اور بہت سے زخمی ہوے اور وہ لوگ جنھون نے مسلمانون پر شروع جنگ مین ہجوم
و نرغہ کیا تھا اُنمین سے ایک جماعت دو صد ہشتاد آدمی مارے گئے اور ہنگامہ قتال نہایت گرم تھا اُسوقت فضل
بن عباس نے اُس بطریق کراکر کی طرف بڑھ کر ایسی ضرب سیف اُسکے داہنے شانے پر ماری کہ نوک تلوار کی بائین
شانے سے جھلکنی نظر آئی تب وہ زمین پر گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور بعد فضل بن عباس
انکے ابن عم عبد اللہ بن جعفر نے ایک اور بطریق پر حملہ کر کے اُسکو قتل کیا اور اس ہنگامے کو تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ناگاہ
دیگر امرا جرار جو دیگر دروازون پر محاصرہ رکھتے تھے بجاے خود اپنے اپنے معتمد کو مامور کر کے اپنی اپنی جماعت سے
آپہونچے اور مشرکون پر حملہ منکر و نرغہ فاش کر کے ایک مقتل عظیم قتل کیا جو وہ سب تین ہزار رومی و نصرانی تمام
مین آئے تھے پھر جب رومیون نے یہ حال تباہ دیکھا تو بجانب باب لب پا ہوئے اور مسلمانون نے حتی الباب
انکا تعاقب کیا اسوقت ایک اور جم غفیر رومیون کا براے حمایت فراریون کے اندر سے نکلے اور بھاگنے لگے مگر ان مین سے
سے مسلمانون نے ایک ہزار دو سو پچاس رومی اسیر کر لئے تھے آخر وہان سے جاے معرکہ پر واپس آئے اور تفحص کرنے لگے
کہ ہم مین سے کون کون اور کتنے کام آئے چنانچہ شمار کیا تو چہار صد و ہشتاد و پنج مرد شہید ہوئے تھے پھر جب سلطان نے
یہ سانحہ دیکھا تو اپر نہایت شاق و گران گذرا اور شبا شب تعجیل کر کے نعشہاے شہدا کو جمع کیا اور
انکے لباسہاے پرخون مین اُس جگہ دفن کر دیا جو بنام طمما معروف تھا اور وہ نزدیک سنگستان و مغاک
سیلاب کے واقع تھا اور ایک ایک قبر مین دو دو تین تین اور کسی مین چار چار پانچ پانچ کو دفن کیا اور ان
شہدا مین جو اہل سابقہ و حفاظ قرآن تھے انکے تئین مدفن مین مقدم کیا اور وہ مقام وہان معروف بمقابر شہدا ہے
اور اُسجگہ دعا مستجاب ہوتی ہے یہ امر مجرب ہے کہ اسکو لوگون نے بارہا آزمایا ہے اور جو کوئی وہان بہت نمازین
اور کثرت سے نفلین پڑھتا ہے اور اکثر استغفار کرتا ہے وہ اپنے گناہون سے رستگار ہو جاتا ہے راوی
مصنف کتاب علیہ الرحمہ نے کہا کہ مین نے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدہ صدق و وثوق کے ہے
اور مین نے انھین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے اور وہ بسند منقول ہین ارباب تواریخ

اور ان محدثون سے جو اصحاب سیر ہین اور انسے سماع کلام بر سبیل دور کے ہو کہ ایک دوسرے سے مسلسل بسماعت
کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک واثق مین منسلک ہین اور سماعت و قراءت انکے لائق نہین ہے
مگر برائے صاحب بصیرت و علماء و ملوک و سلاطین کے کہ انھین لوگون کے لیے شایان ہین اور اس سے تازگی نظر
اور کشادگی خاطر ہی اور پیشتر اس سے کسی نے اہل تواریخ و سیر مین سے ایسی کتاب تالیف نہین کی ہو کیونکہ اسمین عجائب
امثال و آثار ہین اور بہت سے عجائب و اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین ثقاۃ محدثین و مورخین سے اور اسمین لذت
و فرحت ہی واسطے مستمعین کے و بعد اس بیان کے رجوع کیجاتی ہی طرف سیاق روایات و لطف حکایات کے راوی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہی عبد اللہ بن عبد الواحد قاری نے بواسطہ ابن سراقہ بن نوفل الخزرجی کے
ابو لبابہ بن المنذر سے جو منجملہ اصحاب رایات یعنی وہ صاحبان نشان مین سے ہین سو انھون نے کہا جب شہدا
کو دفن کر چکے اور اپنے لشکر گاہ اور خیمون کی طرف پھرے ہین تو اس وقت بطلاوس نے دروازے قلعے کے بند
کروائے تھے او قفل ڈلوا دیے تھے اور لوگ اسکے تمام سوار قلعہ یعنی فصیلون پر چڑھ گئے تھے آخر سب مردم ہزیمت [illegible]
یافتہ پھر کر بطلاوس کے پاس گئے تو اسپر سخت گران و ناگوار گذرا اور اسکی آنکھون مین جہان تاریک ہو گیا اور جو لوگ
اسکے بطریقون اور جماعتون مین سے قتل ہوئے انکے مارے جانے سے اسکو اندوہ و قلق عظیم ہوا اور جو صدمات
و نوائب مسلمین پر واقع ہوئے تھے اسکو سنکر اپنے دل کو شاد کیا یہ ماجرا تو اس قوم کا تھا اور ادھر حال
صحابہ کا یہ ہوا کہ وہ سب پاس امیر غانم کے مجتمع ہوئے اور جو کچھ منجانب بطلاوس نسبت مسلمانون کے گذرا باہم مشکل
تذکرہ ہوا و عند المشورہ رائے صحابہ اس بات پر متفق ہوئی کہ یہ حال امیر خالد بن الولید کے پاس لکھا جاوے
اور انسے استدعا کیجاوے کہ آب بنفس نفیس آپ خود آوین اور اپنی جماعت کو ساتھ لاوین چنانچہ یہ نامہ
لکھا گیا بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ غانم بن عیاض الی الامیر خالد بن الولید امّا بعد
ایہا الامیر اننا فتحنا الشام و العراق و الیمن و الحجاز و لم نجد فی الترک [illegible] والروم و الفرس والدیلم
العن من ہذا الملعون لطریق البغیض البطلوس و لا اکثر منہ خدعا و لا مکرا و لا حیلۃ
و انہا مدینۃ ثابتۃ بالخیل حصینۃ بالرجال و قد خدعنا مرارا و قد قتل [illegible] فاقصد بنا
بنفسک و من معک من المسلمین و السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ علیکم یعنی بعد بسم اللہ کے یہ
نامہ ہی بندہ خدا غانم بن عیاض کا بخدمت امیر خالد بن الولید کے واضح ہو کہ اے امیر ہم
لوگون نے ملک شام فتح کیا و نیز عراق و یمن و حجاز ان سبکو فتح کیا مگر ہم نے تمام روم و ترک و
عجم و دیلم مین اس بطریق بغیض البطلوس سے زیادہ تر لعین کسی کو نپایا اور نہ اس سے زیادہ کسی کو فریب و مکر و
حیلہ سازی مین دیکھا اور یہ ایک ایسا شہر ہی جو استوار ہی باعث کثرت گھوڑون اور سوارون کے اور مستحکم ہی بسبب انبوہ عام مردم کے

[illegible]

اور ان لوگون نے ہمسے بہت مقابلہ کیا اور ہم مین سے کتنون کو قتل کیا لہذا التماس ہے کہ آپ بذات خاص خود اور
اپنے ہمراہی مسلمانون سے ہماری مدد و کمک بھیجیے زیادہ والسلام اور رحمت و برکات خدا آپ سب پر اور جب
یہ نامہ لکھا گیا تو لفافہ کرکے حوالہ عبداللہ بن المنذر کے ہوا وہ اسکو لیکر روانہ ہوئے یہانتک کہ پاس امیر خالد کے
پہونچے اور وہ بمقام تدمیر اُترے تھے چنانچہ ابن منذر نے جاکر سلام کیا اور وہ لفافہ پیش کیا پھر جب خالد نے اسکو پڑھا
اور اُسکے مضمون سے مطلع ہوئے تو استرجاع کیا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
بعد ازان طرف عبداللہ کے متوجہ ہوکر کہنے لگے کہ جاکر امیر غانم سے کہدے کہ امیر خالد مع جماعت عنقریب تمہارے
پاس پہونچتا ہے اور سلام تمپر اور اُنپر جو تمہارے ہمراہ ہین مسلمین مہاجرین وانصار سے چنانچہ عبداللہ دوسرے روز
طرف بہنسا کے پھر آیا اور نامہ امیر خالد کا امیر غانم کو دیا اور ایسا ہوا کہ بعد روانگی عبداللہ کے امیر خالد نے عبداللہ
بن زبیر کو طلب کرکے تین سو سوار اُنکے ہمراہ کیے اور حکم کیا کہ سرزمین بہنسا پر جاؤ اور جب تم وہان پہونچو تو پکار کر
تہلیل و تکبیر کہو اور اوپر بشیر و نذیر کے درود پڑھنے کا اعلان کرو پھر جب زبیر روانہ ہوے اور دور نکل گئے تب
امیر خالد نے مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور کو بلایا اور دو سو سوار دونون کے ساتھ کرکے حکم کیا کہ تم لوگ
زبیر کے پیچھے پیچھے چلے جانا اور جب تک وہ وہان داخل نہون تم داخل نہونا وبعد ازان عبدالرحمن بن ابی بکر اور
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور دو سو سوار اُن دونون کے بھی ساتھ کیے اور حکم کیا کہ روانہ ہو مگر مقداد سے
پیچھے پیچھے جانا وبعد ازان سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو جو خالو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور عقبہ بن عامر الغفری کو
بلاکر ان دونون کے بھی ہمراہ دو سو سوار کرکے اسی طرح حکم روانگی کا دیا اور امیر خالد اس شب کو وہین مقیم رہے اور
جب صبح ہوئی تو نماز صبح ادا کرکے روانہ ہوے اور بقیہ امرا مہاجرین وانصار اُنکے ہمرکاب چلے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا اور جب زبیر مع اپنے ہمراہیون کے جاتے تھے شہر بہنسا کے محاذی پہونچے تو باواز بلند تکبیر کی اور اُنکے ساتھ سب
مسلمانون نے تکبیر کی بعد ازان زبیر نے یہ اشعار پڑھے شعر أَتَيْنَاكُم عَلَى خَيْلٍ عِتَاقٍ ۞ شَبِيهِ الرِّيحِ أَوْ هُمُ الاسْتِبَاقِ ۞
عَلَيْهَا كُلُّ مُعْتَمِدٍ بِحَزْمٍ ۞ شَدِيدِ البَأْسِ يَوْمَ الحَرْبِ وَاقِ ۞ نُزِيلُ حُمَاتَكُم بِالسُّمْرِ لَمَّا ۞ نَجُولُ بِهَا
مَعَ البِيضِ الرِّقَاقِ ۞ وَنَقْتُلُ كُلَّ كَلْبٍ كَانَ بَاغٍ ۞ عَلَى الإِسْلَامِ مِنْ أَهْلِ النِّفَاقِ ۞ وَنَحْنُ
حُمَاةُ دِينِ اللهِ حَقًّا ۞ نُقِرُّ بِأَنَّ رَبَّ العَرْشِ بَاقِ ۞ وَأَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ البَرَايَا ۞ بِرَسُولِ اللهِ
لِلْعَالَمِينَ رَاقِ ۞ یعنی اے قوم ہم تمہارے یہان آئے ہین اسپان تیز رو پر سوار ہوکر مانند ہوا کے
روز نبرد کے یعنی روز جنگ ہم ہوا کی طرح آئے ہین اور ان گھوڑون پر ہر ایک سردار بزرگ سوار ہے کہ وہ سخت
ستیز ہین اور روز حرب پشت پناہ ہین ہم ذلیل و خوار کرینگے تمہارے دشمنون کو تلوار سے جبکہ ہم اُن حامیون کے
ساتھ جولانی کرینگے یعنی جب انپر ہم حملہ کرینگے ساتھ تلوار باریک تیز دھار کے اور ہم قتل کرینگے ہر ایک سگ کو جو باغی ہے

اہل اِنفاق کے اور پر دعوت اسلام کے یعنی حمایت اسلام پر ہم اُس سگ باغی منافق کو قتل کرینگے اور ہم حامی مین دین
خدا کے کہ وہ دین حق ہی اور ہم اقرار کرتے ہین یعنی ہم اقرار کرنے والے اور ایمان لانے والے ہین اس امر پر کہ خداوند
عرش کا ہمیشہ باقی ہی و ہر آئینہ محمد بہترین خلائق ہی اور وہ محمد رسول ہی خدا کا اور بہترین دن کا بہتر ہی راوی رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا اور جب زبیر مع اپنی جماعت کے وہان پہونچا بعد تکبیر کے اشعار پڑھتے تھے اُسوقت رومی عقیل ابو عبیر
پڑھتے ہوئے ان لوگون کو دیکھتے تھے پھر تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دفعۃً عبدالرحمان بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہم مع اپنی جماعت کے آ پہونچے اور اُنھون نے تکبیر کی تو سارے مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبدالرحمان بن ابی بکرؓ نے
یہ اشعار پڑھے شعر اَنَا الفَارِسُ المَشہُورُ فِی الوَغَا ؛ اُذِلُّ ابتغی کُلَّ بَاغٍ وَمُعتَدٍ ؛ واحمل فی الابطال حملۃ من لہ
اِلی الغَایَۃِ القُصوی اعظم مقصد ؛ اَنَا ابن ابی بکر الّذی شاع ذکرہ ؛ خلیفۃ خیر المرسلین محمد ؛ فیا ویل
من عارض حسامی عنقہ ؛ ویا ویل من عاجلتہ بمہند یعنی مین وہ شہسوار ہون جسکی جنگ مشہور ہی
ہنگام وغا کے مین ذلیل و خوار کرونگا ہر ایک باغی اور حد سے گذرنے والے طاغی کو اور مین حملہ کرونگا
انکے دلاورون مین حملہ کرنا ایسے شخص کا قصد بزرگ ہی نہایت غایۃ تک مین پسر ابی بکر ہون وہ ایسا تھا
جسکا ذکر شہرۂ آفاق ہی کہ وہ خلیفہ ہی خیر المرسلین محمد کا ویل و ہلاکی ہی اُس شخص کے لیے جسکی گردن میری تلوار
کاٹنے والی ہی اور واے ہی اُسپر جسکو میری تیغ ہندی ہلاک کریگی اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بعد عبدالرحمان بن
ابی بکر کے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آئے اور تکبیر کی اور سب مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبداللہ بن عمرؓ
نے یہ اشعار پڑھنا شروع کیا شعر اَتَینا علی خَیلٍ عِتَاقٍ وَضُمَّرٍ ؛ بکلّ یمانی صقیلٍ واسمرٍ ؛ بید لیث باغ اللہ نفسہ
یری الموت فی الہیجاء افخر مفخر ؛ نذلکم بالسیف فی الحرب والقنا ؛ ونقتل منکم کل باغ و مفتر
یعنی ہم آئے ہین اسپان تیزگام و باریک اندام پر یا ناقۂ سکبار پر تمام شمشیر یمانی صاف و آبدار و سنان تابدار
کے امتزاج ہم کہتا ہی کہ میرے نزدیک تیسرے مصرع مین بجاے لیث کے کمی درست ہی یعنی مرد دلیر کہ مراد شاعر کی
شجعی جو دہی یا کماۃ ہی جمع کمی کا یعنی وہ شمشیر و سنان ہاتھ مین ہر مرد دلیر یا اُن مردان دلاور کے ہی کہ وہ یا ہر ایک اُنمین کا
راہ خدا مین جانباز ہی وہ موت کو ہنگامۂ جنگ مین دیکھکر بڑا فخر کرنے والا ہی فخر کرنے والون کا مین تمکو ذلیل و خوار
کرونگا معرکۂ جنگ مین اپنی تلوار اور سنان نیزہ سے اور مین قتل کرونگا تم مین سے ہر ایک باغی عہد و جو و فریبی کو راوی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اسی طرح ہر ایک امیر و افسر یکے بعد دیگرے اپنے اپنے گروہ سے آ کر نازل ہوئے یہانتک
کہ جتنی جماعتین امیر خالد نے آگے پیچھے بھیجی تھین سب پوری ہوگئین اور امیر خالد یا بقیہ امرا ہنوز متاخر تھے تا آنکہ رات
ہوئی جمیع صحابہ شب باش رہے پھر جب وقت صبح ہوئی تو ضرار بن الازور و دیگر امرا نے امیر غانمؓ سے کہا ہم گمان
کرتے ہین کہ تم لوگ اس قلعہ کا محاصرہ کیے ہوے ہو حالانکہ دشمن تمھارے اپنے خورد و نوش مین مشغول ہین یعنی مطمئن ہین و آپ مین

سہ کماۃ جمع کمی کی ہی ۔ ۱۲
دلاور ۱۲ سہ خوش اسپ و نازک باریک اندام ۱۲

پس یہ کیفیت تعدد و سستی کی بعد ازان سب صحابہ نے با تمام جماعات طرف ابواب قلعہ کے رجوع کی اسوقت ہم راز
یہ ابیات پڑھنے لگے شعر سأضرب فی العلوج بکل عضب ؛ شدید الباس ذو حد صقیل ؛ واضرم
فی علو الباب نارا ؛ وارمی القوم فی الحلب الحبائل ؛ واترک دارهم منهم خرابا ؛ ولم اترک
لهم ابدا کفیل ؛ فویل ثم ویل ثم ویل ؛ لهم منی اذا اشتد العویل ؛ سأقتل کل باغ کان منهم ؛
بحد السیف والباع الطویل ؛ یعنی قریب ہے کہ مین بیدینون کو قتل کرونگا تمام شمشیر کہ وہ سخت
ضرب ہو اور تیز و صاف تر ہو اور روشن کرونگا مین بالاے ابواب کے تین اور مین ڈالونگا
اس قوم کو بیچ مہلکے حلقون مین یعنی بڑے کنڈون مین اور مین انکے گھرون کو چھوڑونگا انسے ویران
و خراب افتادہ اور نچھوڑونگا انکے لیے کبھی کسی کفیل و مددگار کو پھر ویل ہو انپر اور ہلاکی اور واے ہے
انکے لیے میری جانب سے جس وقت کہ آواز گریہ و زاری انکی بلند ہو اور قریب ہے کہ انہین سے ہر ایک باغی کو
مین قتل کرونگا بہ تیغ تیز و نیزہ دراز کے راوی کہتا ہے پھر اسی طرح وہ امرا ان ابیات و اشعار سے ترنم سرا و
رجز خوان ہوا اور برابر تیر مارتے تھے اور فلاخن اندازی کرتے تھے اور قتال شدید مین مشغول رہے اسوقت حمیت دینی انکی
جوش مین آئی تب بطلیوس نے بطارقان شدید الحرب کو جمع کیا اور وہ خود بھی بڑا شہسوار و مرد کارزار تھا جیسا کہ
حال اسکا سابقا مذکور ہوا غرضکہ اسنے باب الجبل کا پھاٹک کھلوایا اور اسی دروازہ سے مع جماعت کثیر کے نکلا اور وہ
شدت طیش و غیظ مین گھوڑے کی پشت پر آگ کا شعلہ سا نظر آتا تھا اور تیر اندازون کا پرا اسکے آگے آگے تھا کہ وہ
تیر مارتے چلے آتے تھے اور جو لوگ برجون پر سامنے تھے وہ اوپر سے فلاخن اندازی کرتے تھے چنانچہ اس ہنگامہ شدید مین بہت سے
اہل اسلام مجروح ہوے اور ایک قتل عظیم ہوا اور بقیہ امرا جو ابواب متفرقہ پر تعینات تھے انکو اس حال سے اطلاع نہ تھی
یہانتک کہ ایک جماعت مسلمانون مین سے کام آگئے تھے اسوقت امرا و صاحبان نشان آگئے اور ایک بیدین بطریق
عظیم بطلب مبارز آگے بڑھا تب اس سے لڑنے کو مغیرہ بن شعبہ اپنے پرے سے باہر آئے اس بطریق نے انپر حملہ
کیا پھر ان دونون مین قتال شدید ہونے لگی اور مغیرہ نے جو اسکو ایک ہاتھ زور سے مارا تو انکی تلوار ٹوٹ کر ہاتھ
سے گر پڑی اور وہ بطریق انکی طرف دوڑا اور چاہا کہ وار کرے دفعۃ ایک سوار پیش آیا اسکے ہاتھ مین تلوار کھنچی ہوئی تھی
اسنے وہ تلوار مغیرہ کی طرف جھکائی اور بڑھائی سو وہ عبد الرحمان بن ابی بکر تھے تب مغیرہ نے وہ تلوار انکے
ہاتھ سے لے لی اور اس بطریق کو ماری مگر وار خالی گیا اور وہ مغیرہ سے چمٹ گیا پھر دونون باہم چمٹ گئے ہر چند
مغیرہ نے چاہا کہ اسپر مسلط ہون مگر وہ انکے داؤن پیچ کو اپنے اوپر سے دفع کرتا تھا اور بچا جاتا تھا جب ضرار بن الازور
نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر صفون کے درمیان سے پیدل دوڑتے ہوئے بطریق کے قریب آپہنچے اور
ایک ضرب تلوار کا مارا کہ اسکی ناک کٹ گئی اور وہ مغیرہ کو لپٹے ہوے زمین پر گرا اسوقت رومیون نے ضرار و مغیرہ پر

ہجوم کرکے چاہا کہ دونون کو قتل کرین ناگاہ تین سوار صفین چیرتے ہوے آپڑے ایک تو عبد الرحمان بن ابی بکر تھے اور دوسرے عبد اللہ بن عمر اور تیسرے مقداد بن الاسود تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب ان لوگون نے ان اشقیا کو اُنکے مرکز و مقام سے ہٹا دیا اور اُن رومیون مین سے تین نفر کو قتل کیا اور اُنکے لشکر کو پراگندہ کر دیا ہم اُسوقت ضرار نے اُس بطریق کو قتل کیا تب اسجگہ سے عبد الرحمان بن ابی بکر رضؓ اپنے لشکر کی طرف پھرے اور ضرار بھی اُن تینون مقتول کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر پھر آئے اور مقتولون کا رخت و سلب بھی ساتھ لیے چنانچہ انکا تو یہ ماجرا تھا اور اُدھر وہ دشمن خدا بطلوس کبھی تو میمنہ لشکر اسلام پر حملہ آور ہوتا تھا کبھی مارتا ہوا میسرہ پر جاتا تھا آخر سامنے آکر مبارز طلب ہوا تب اُس سے لڑنے کو مقداد بن اسود الکندی نکلے اُسوقت دونون مین خوب معرکہ آرائی ہوئی اور دونون نے باہم خوب جولانی و نیزہ بازی کی چنانچہ مقداد کہتے تھے کہ مین نے بہت سے ملوک سے مقابلہ کیا اور اکثر قلعے فتح کیے اور حروب کثیرہ مین شریک رہا ہون چہ بایام جاہلیت و چہ بزمان اسلام مگر بطلوس سے زیادہ تر خونخوار و شجاع مین نے کسی کو نہین دیکھا اور نہ ویسا کسی کو سخت حرب سخت گیر پایا غرضکہ اُن دونون نے ایسا زور و شور سے اور سخت مقابلہ کیا کہ دونون کے گھوڑے شل ہو گئے مقداد کہتے ہین کہ اُسوقت وہ لعین مجھسے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ تو اس گھوڑے پر کیونکر قتال کرتا ہے حالانکہ وہ تیری مانگ کا ہے تب مین نے باعث اپنی شفقت کے اپنے گھوڑے پر یعنی مجھے اپنے گھوڑے پر بڑی شفقت تھی تو مین نے سر جھکایا تاکہ گھوڑے کے پانون کو دیکھون ناگاہ اُسنے ایک ضرب تلوار کی بڑے زور سے لگائی کہ پیر اخود و مغفر بچہ کا مگر میرے سر تک اثر زخم کا پہونچا اور اُسنے جانا کہ مین قتل کر چکا تب اُسنے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری تا آنکہ مقداد ہوشیار ہوے اور اُسکا پیچھا کیا اور اُسنے اپنے اُسی گھوڑے کو جھپاکا کر مقدم ہوا[1] یعنی تیز کرکے چلا اور اُسکے اصحاب نے اُسکو اپنے حلقہ مین کر لیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جس وقت مردم فریقین اس قتال شدید مین مشغول تھے کہ ناگاہ امیر خالد بن الولید مع اپنے امرا ہمراہی کے داخل ہوئے اُسوقت تہلیل و تکبیر کا نعرہ و شور پڑ گیا اور صلوٰۃ و سلام کا اوپر خیر الانام کے اعلان ہوا اور قوم کے آگے آگے امیر خالد بن الولید یہ اشعار رجز مین پڑھتے آتے تھے شعر رعی اللہ صبا للقا جار لیسرع ؛ و صب علی الفرسان بالحنظ یقرع ؛ و من باع للہ المہیمن نفسہ ؛ و کان الی الہیجاء بالامر الموع ؛ فویلک یا بطلوس من سیف خالد اذا استند الہیجاء والحرب یرفع ؛ فلا رحم الرحمان بطلوس کافرا ؛ و العنہ من کل قوم و مجمع ؛ فان قدر والمولی سا عرب دارہ ؛ و اتر کہا من بعدہ و ہی تلقع ؛ بجدیا ان اذا ما حسبتہ ؛ یحن لہ مثل العراق و تخشع ؛ یعنی چرایا ہی خدا نے ان گھوڑون کو آب و علف پر ورش کی ہے اس گلۂ اسپان کی ہوا سے حرب کہ وہ سریع السیر و گرم رو ہین اور عطا پاشی کی ہے خدا نے ان شہسوارون پر کہ وہ بہرہ وری و زور مندی سے نیک فال ہین یا یہ کہ عطا پاشی کی ہے ان شہسوارون پر بہرہ مندی و زور وری سے کہ وہ بطفل

سلہ [illegible]

[1] قولہ جھپاکا الخ مقدم یعنی وہ گھوڑا جسپر والی مقداد نے قبضہ کیا تھا

نیک حال و بطالے بہترین مال قرعہ ڈالتے ہین اور دشمن افگنی و تیغ زنی کرتے ہین اور جو شخص اپنی جان نثار
کرتا ہی یعنی جانبازی کرتا ہی واسطے رضاے خداے مہیمن کے تو وہ جنگ کی طرف جانے اور آمادہ جنگ ہونے مین
بڑا اسلیع امر ہوتا ہی پس اے لطلوس تیری ہلاکی ہی سیف خالد سے جس وقت کہ ہنگامہ جنگ گرم اور معرکہ حرب
برپا ہوا اور خدا رحم نہ کرے لطلوس کا فریا و زہر ایک قوم و ہر جماعت کی جانب سے اسکو لعنت کرے یعنی لعنت کراوے
پھر اگر خدا نے مجکو مقدور دیا اور اسپر قدرت دی تو عنقریب اسکو خانہ خراب کرونگا بعد از ان اسکے خانمان کو ایسا
چھوڑونگا کہ وہ کورہ دیا اور ویرانہ پڑا رہیگا اور باعث تیزی تیغ یمانی کے جب مین اسکو میان سے کھینچونگا
تو اسکے سامنے نالہ و فریاد کرینگے سب دشمن اور الحاح و زاری کرینگے راوی رحمۃ اللہ نے کہا کہ بعد از ان
خالد نے اور انکے اصحاب نے بحملۂ شدید مقاتلہ کیا اور لطلوس نے بھی سخت قتال کی کہ اسنے اور اسکے اصحاب نے
بہت سے لوگون کو قتل کیا اور بہت مردان کار کو زمین پر ڈالا پھر اسوقت امرا لشکر اسلام اور اصحاب رایات حملہ آور
ہوئے اور ما بین باب و جبل قریب تل احمر کے جنگ عظیم برپا کی تا آنکہ امیر خالد دفعۃً لطلوس پر پھر پڑے اور اسپر حملہ کیا
اور جب وہ میسرہ کی طرف جاتا تھا تو خالد ادھر دوڑ مارتے تھے اور میسرہ سے میمنہ پر اسکو بھگا لیجاتے تھے پھر اسی
دار و گیر مین درمیان صفون کے اسکو گھیر کر اسپر وار کیا مگر وہ چابکی کرکے درمیان سے نکل بھاگا اور اپنے قلب لشکر مین
گھس گیا کہ اسکے اصحاب نے اپنے حلقے مین کر لیا اسوقت امرا لشکر اسلام تو اس قوم مین تلوار کرنے لگے اور خالد نے
لطلوس کا تعاقب کیا تب اسنے اپنا گھوڑا طرف باب قلعہ کے بھگایا اور اندر گھس گیا اور اسکی قوم بھی اسی کے
پیچھے بھاگی جاتی تھی یہانتک کہ وہ بھی سب دروازہ تک جا پہونچے اور مسلمانون نے بھی پیچھا کیا اور پھاٹک پر بڑی
لڑائی ہوئی کہ رومیون مین سے تقریبًا چار ہزار آدمی قتل ہوئے اور باقی اندرون قلعہ گھس گئے اور پھاٹک مضبوط بند
کر لیا اور قفل لگا دیا اور بالاے ہوار یعنی فصیلون پر چڑھ گئے تب اہل اسلام وہان سے پھرے اور درمیان سفر و رستے
پانسو نفر گرفتار کر لائے اور انکو سامنے امیر خالد کے پیش کیا اور انمین بڑے بڑے بطریق تھے آخر انپر عرض اسلام کیا گیا
یعنی انکو اسلام کی طرف دعوت و طلب کیا مگر جب انھون نے انکار کیا تو انکی گردنین ماری گئین و بعد از ان جب مسلمانون
نے اپنے قتلی کا تفحص کیا تو وہ سب دو صد و ہشتاد مرد شہید ہوئے تھے اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ
احوال تو اہل اسلام کا تھا اور ادھر لطلوس سخت ہم و غم مین مبتلا ہوا اور اسقدر اسکو قلق و صدمہ ہوا کہ شرح و بیان سے
باہر ہی آخر اسنے دربار جمع کرنے بطریقون کے حکم کیا پھر جب وہ سب مجتمع ہوئے تو اسنے انکے سامنے امرا عرب اور انکے
معرکہ حرب کی شکایت پیش کی اور کہا اب تمھارے نزدیک راے صواب کیا ہی ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم سب آپ کے
حضور مین حاضر ہین جس وقت آپ ہمکو حکم قتال کرین تو ہم بالاے فصیل سے انکے ساتھ قتال کرین اسنے کہا اب مین تمکو ایک
امر کی تدبیر بتاتا ہون اور وہ تدبیر آزمودہ کاران و عارفان حرب کی ہی بعد از ان اسنے براے اجتماع مردم خاص و عام کے

حکم دیا تا آنکہ اعلی و ادنی سب حاضر آئے سوائے اُن لوگون کے جو ابواب قلعہ پر تعینات تھے پھر جب یہ سب مجتمع ہوئے تو
اُسنے کہا میرا عزم یہ ہے کہ آج ہی شب کو ہم سب ملکر اِس قوم پر ہجوم و نرغہ کردیوین اور اُنکے مکانون مین اُنکو چھاپ لیوین
کیونکہ رات معیوب ہوتی ہے یعنی اُسوقت اُنکو معلوم بھی نہوگا کہ یہ کیا ہوا اور کون کدھر سے آیا اور تم اپنی راہین بلد کی غیرون
سے زیادہ تر جانتے ہو در صورت تم مین سے کوئی باقی نہ رہے مگر یہ کہ وہ اپنے اپنے سلاح و ساز حرب سے چست ہو کر اپنے
اپنے طرف کے باب سے میرے ساتھ ایک ہی دفعہ نکل پڑے تا ہم سب یکبارگی اُنپر چھاپہ ماریں اور مین بنفس خود مع اپنے
اصحاب خاص کے باب توما سے نکلونگا اس صورت مین مجھے امید ہے کہ مین اپنی غایت مراد کو پہونچونگا اور حسرت و ارمان نہ مرونگا
اور جب اول اول ہم اُنکو ہلاک کر ڈالینگے اور بھگا دینگے تو کیا عجب ہے کہ ہم اُنکے امیر تک جا پہونچین اور اُسکو اسیر کرکے اپنے مقصد پر فائز
ہون اُن لوگون نے جواب دیا کہ حُبّاً و کرامۃً یعنی ہم اس امر کو دوست رکھتے ہین اور بدل و جان قبول کرتے ہین تب بطلوس نے
ایک گروہ کو طرف باب جبل کے بھیجا اور ایک غول طرف باب فندوس کے اور ایک جماعت کو باب الشرقی کیطرف بھیجدیا اور اپنی
قوم سے اور اُن لوگون مین سے جو معروف بشجاعت تھے اپنی ہمراہی کے لیے انتخاب کرکے اپنے ساتھ لیا اور ایسا ہوا کہ قبل روانگی
گروہوں کے سب سے کہدیا تھا کہ مین ناقوس والون سے حکم کرتا ہون تا مین جس وقت باب سے نکلون وہ سب یکبارگی بگل بجا دین
تو تم اپنے اپنے باب سے سب ایک ساتھ ایک دفعہ نکل پڑنا اور خبردار جس امر کا مین تمکو حکم کرتا ہون اُسکی بجا آوری مین فرق
نہ کرنا غرضکہ وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر جا کر منتظر اور گوش بر آواز رہے اور اُسنے ناقوس والون کو فصیلون اور برجون پر چڑھوادیا
کہ وہ بانتظار اشارہ بادشاہ کے مستعد ہین تا آنکہ قوم نے خروج کیا یعنی قلعے سے باہر آئے اور بطلوس بھی بیست ہزار شہسوار
شجاعت شعار سمیت در توما سے برآمد ہوا اور سب کے تئین تاکید کی کہ تم اپنی روانگی و رفتار مین تعجیل کرو اور جب اُس قوم تک
جا پہونچو تو یکبارگی اُنپر نرغہ کرو اور اُنکی گردنون پر تلوارین اور خنجر اُن کو رکھدو اور جو کوئی اُنمین سے برائے امان
فریاد و فغان کرے تو تم ہرگز نسنو اور کسی کو باقی نچھوڑو الّا یہ کہ اگر امیر قوم ہو تو اُسکو زندہ اسیر کر لو اور تم مین سے
جس کسی کو وہ صلیب نظر آوے جو اُنھون نے ہمسے سلب کر لیا تھا تو وہ لے لیوے اور جو کوئی اُس صلیب کو میرے پاس
لاویگا مین اُسکے ساتھ بہت بخشش کرونگا بعد ازان بطلوس نے سارے ناقوس والون کو حکم کیا کہ سب ملکر ایک ساتھ بگل
بجاوین جب اُنھون نے بجایا اور جا بجا ابواب پر صدا پہونچی تو دربانون نے دروازے کھولدیے اور وہ سپاہ جو ہر ایک باب پر
تعینات تھی اور وہ جماعت قوم جسکو بطلوس نے ہر ایک باب پر بھیجدیا تھا وہ سب آواز ناقوس سنکر اپنی اپنی طرف سے نکل پڑے
اور بطلوس اپنی طرف سے چلا اور ادھر مسلمانون نے جب صدائے ناقوس سنی تو فوراً اپنی اپنی جا اور اپنے اپنے بسترون سے
اُچھل اُچھل ہتھیار پکڑ لیا اور بیدار و ہوشیار ہو رہے اور مانند شیران مست کے باشتیاق شکار انتظار مین بیٹھے اور ہنوز وہ قوم یہان
نہ پہونچنے پائی تھی کہ یہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چست و درست ہو گئے مگر یہ کہ اسوقت ترتیب صفوف نہوئی تھی تا آنکہ وہ قوم
تاریکی شب مین آگے بڑھے اور امیر خالد نے جس وقت وہ صدا سنی تھی اور ایسا امر دشوار دیکھا تو بجناب اقدس الٰہی فریاد کرنے لگے

کر واغوثاہ واحمداہ یا اسلاماہ الیسیہ قومی ورب الکعبۃ اللّٰہم انظر الیہم بعینک التی لا تنام وانصرہم علے عدوہم ولا تسلمہم الی اعدائک یعنی اے پروردگار فریاد ہی اے محمد فریاد ہی اے اسلام فریاد ہی قسم ہے رب کعبہ کی میری قوم مبتلاے کید و فتنہ کفار ہے اے پروردگار تو انکی طرف یعنی مسلمانوں کی طرف اپنی اُس چشم بیدار سے نظر کر جسکو کبھی خواب نہین اور اُنکے تئین اُنکے دشمنون پر منصور و مظفر کر اور انکو اپنی خلق مین بدترین خلق کے حوالے نہ کر و بعد ازان خالد نے اپنی جا سے حرکت کی اور برہنہ سر تھے کہ نہ اپنا خود پہنے تھے اور نہ شدت اضطراب سے ہتھیار لگائے تھے اور اسی حال سے اپنی قوم کے پاس آئے اور یہ اشعار پڑھنے لگے شعر فاض دمعی واعترانی حزنی ؛ وضاق صدری وبرانی شجنی ؛ رب سلم من نزول المحن ؛ وانصر الاسلام یا ذا المنن ؛ بالنبی الہاشمی العدنی ؛ احمد المختار طٰہٰ المدنی ؛ یعنی اشک میرے روان ہین اور مجھے میرے حزن نے گھیر لیا ہے اور میرے سینے نے تنگی کی ہے اور سر شکستگی و سختی میرے تئین پیش آئی ہے اور اے میرے پروردگار بچا اور بچا تو نزول اندوہ و بلا سے ہمکو بچا تو اور اے ذو المنن نصرت اسلام کر بطفیل و برکت نبی ہاشمی و عدنی کے جو احمد مختار و طٰہٰ اور وہ مدنی ہین۔ راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان امیر خالد مع تیس ازدہا خدا مع اپنی جماعت کے شہسوار ابرار آزمودہ کارزار کے باب تو ماتک پہونچے اُنمین مثل اُن لوگون کے تھے یعنی فضل بن عباس و فضل بن ابی لہب و زیاد بن ابی سفیان بن الحارث و عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب و مقداد بن الاسود و زید بن ثابت و عبد اللہ بن زید و مسلم بن عقیل و ابو ذر الغفاری و عبادہ بن الصامت و جریر بن مسلم و عقبہ بن نافع و مغیرہ بن شعبہ و مسیب بن نجبۃ الفزاری رضی اللہ عنہم اجمعین اور جب وہان پہونچے تو مسلمانون نے نعرۂ تہلیل و تکبیر بلند کیا اور وہ قوم جو بالاے اسوار یعنی فصیلون پر چڑھے تھے وہ اپنی زبان مین ملطون الات زنی کر رہی تھے اور وہ لوگ شور و غل مچاتے تھے اور اُسوقت کافہ مسلمانان نہایت ہوشیاری و جراری مستعد و آمادہ تھے چنانچہ خالد نے اُس قوم پر جو قلعہ سے باہر آئی تھی حملہ کیا اور ندا دی کہ اے مسلمانون تمھارے پروردگار کی جانب سے مددگار تمھارے پاس آ پہونچا ہی اور وہ شہسوار جرار اور جوان مرد کرار مین خالد بن الولید ہون یہ کہکر درمیان جماعت رومیون کے مع اپنے اصحاب کے گھس گئے مگر با وصف اسکے مشتغل و مشوش قلب تھے بنسبت امیر ضرار کے اور براے بقیہ امراء کے جو ابواب پر مامور تھے اور خالد اُن سبکا غل و شور سن رہے تھے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ابن عبد اللہ بن عون نے بواسطہ جابر بن سنان کے علقمہ بن عامر سے انھون نے کہا حال یہ تھا کہ رومی و نصاریٰ بالاے حصار سے پتھر مارتے تھے اور تیر چلاتے تھے چنانچہ مسلمانون نے اُس دشمن خدا بطلوس سے ایسے صدمات عظیم اٹھائے کہ مثل اسکے پہلے اس سے کبھی نہ دیکھا تھا اور اول جو شخص مع اصحاب خاص کے مسلمانون پر حملہ آور ہوا وہ بطلوس تھا اُسوقت مسلمانون نے وہ صبر کیا ہی جو صبر جوانمردون کا ہی یعنی اُس گھڑی

انکا استقبال و استقرار بڑے جوانمردون کا استقلال تھا پھر بطلوس بڑی سخت لڑائی لڑا اور اُسی ہنگامہ مین کہنے لگا
کہ مجھے اُس شخص سکے تئین دکھا دو اور بتا دو جسنے کل کے روز ہمارا صلیب لیا ہے یہ آواز اسکی جب فضل بن عباس نے
سُنی تو اُسکی طرف قصد کیا اور اُسکے مقابلے پر آکر کہنے لگا ہان وہ مین ہون مین نے ہی اُسکو لیا ہے اور مین ہی تیرا
غریم یعنی مدیون و مدعا علیہ ہون اور مین تم سب کو ہلاک کرنے والا اور تمھارے صلیبون کو چھین لینے والا ہون
مین پسر عم رسول اللہ ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سُنتے ہی بطلوس نے اُسپر حملہ کیا جس طرح شیر اپنے شکار پر جھپٹتا ہے
اور کہا مین تیری ہی تو تلاش مین تھا وبعد ازان اُسنے تنہا اُسپر وار کیا پھر اُن دونون مین ایسی تلوار چلی کہ لوگون نے
اس طول ایام مین اُس شب کی سی مار اُن دونون کی کبھی نہ دیکھی تھی اور فضل نے بھی اس سے ایسا کچھ دیکھا کہ اپنی
تمام عمر مین نہ دیکھا تھا غرضکہ وہ دونون اُسی معرکہ آرائی و زور آزمائی مین یہانتک مستقل رہے کہ نصف شب گذر گئی اور
اسی طرح سائر اکابر اسلام اُسکی قوم جماعت کے ساتھ پیچ کر و فر یعنی حملہ کرنے و بھگا دینے مین اور ضرب و رد یعنی
مارنے اور وار خالی دینے مین مشغول تھے اور اسوقت استقلال فضل کا استقلال جوانمردون کا تھا آخر فضل نے
اس دشمن خدا کو ایک ضربت بڑے زور کی ماری مگر اُسنے اپنے سر پر لی اور تلوار فضل کی ٹوٹ گئی اسوقت بطلوس
کی آرزو بر آئی اُسنے جانا کہ مین انکو گرفتار کر لونگا ناگاہ دو سوار جرار آگے بڑھ آئے اور اُن دونون کے پیچھے ایک
غول سوارون کا تھا پھر ان لوگون نے آنکر رومیون پر ہجوم کیا اتفاقاً اُن سوارون کے غول مین خولہ دختر ازور
خواہر ضرار بن الازور بھی تھین انھون نے روم کے دو سوارون پر حملہ کیا اور اُنکو زخمی کرکے زمین پر ڈالدیا اور اُسنے
بڑے بڑے دلاورون اور شہسوارون کو مجروح کیا آخر اسکو رومیون نے گھیر لیا اُسوقت وُہی دونون شہسوار
اسلام جنکے پیچھے غول سوارون کا تھا خولہ کے پاس آ پہونچے وہ عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن جعفر تھے رضی اللہ
عنہم اور اُنسے پیچھے ابان بن عثمان بن عفان بھی تھے رضی اللہ عنہ تب انھین تینون نے ام ابان یعنی خولہ کو
اُس نرغے سے چھوڑایا پھر ان لوگون نے بطلوس کیطرف باگ پھیری مگر وہ اپنے پیچھے مڑکر رومیون کے غول مین
ہو رہا اور بعضا کی طرف پھرا یہانتک کہ اندرون شہر داخل ہوگیا اور رومی بالائے اسوار یعنی فصیل حصار سے سرگرم
کارزار تھے اور حال امیر خالد کا یہ تھا کہ وہ کبھی تو حملہ کرتے اور مارتے ہوے باب جبل پر جاتے تھے اور کبھی باب توما پر
اور کبھی باب فندوس پر پہونچتے تھے اور اُسوقت غانم بن عیاض الاشعری باب جبل پر تھے کہ اپنے ہتھیار لگاکر اُس قوم
کے مقابلے پر گئے اور انکے ساتھ دیگر امرا بھی تھے مثل مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و شرحبیل و مسلم بن عقیل و زیاد
و عبد اللہ بن العباس و عمر بن ابی ذئب و عبد الرحمن بن ابی ہریرہ و مسیّب و حارث بن مسلم و زید بن الحارث و ابوذر الغفاری
و محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم پھر یہ سب اُسی باب کی طرف جدھر معرکہ تھا پھر پڑے اور آگے امیر او پیچھے قوم بصدائے تکبیر
نعرہ کرتے تھے اسمدم ایک بطریق عظیم جسکا نام یوحنا تھا دس ہزار سوار سے نکل آیا اور اُسنے قتال شدید برپا کی دبتا گاہ

رومیون نے عبداللہ بن عبادۃ بن الصامت کا پر نرغہ کیا اُسگھڑی عبداللہ نے بڑے زور کی جنگ کی نا گاہ کسی نے حصار
بالاے باب سے ایک لمبا پتھر گرایا کہ عبداللہ بن عبادہ اس سے شہید ہوئے رحمۃ اللہ علیہ اور اس باب کی لڑائی مین
ہمراہیان امیر عامر سے تقریباً دو سو امرا و سوار کام آئے رحمہم اللہ اور رومیون مین ہزار آدمی مارے گئے اور جس وقت امیر عامر
و دیگر امرا اس قوم پر حملہ آور ہوئے تو اُنپر بالاے حصار سے پتھرون کی بڑی مار اور تیرون کی بوچھار ہو رہی تھی مگر یہ بہادر
اُنسے مُنھ نہ پھیرتے تھے یہانتک کہ یہ لوگ اُنکو مارتے ہوے باب تک ہٹالے گئے اور اُنمین مختلط ہو گئے اور اُنسے پھر گئے
اُسوقت حصار والے رومیون کو اندیشہ ہوا کہ ہمارے پتھرون اور تیرون سے ہمارے لوگ ہلاک ہو جاوینگے تب اُنھون نے
اپنے ہاتھ روک لیے اور دروازے والے رومیون مین سے ایک مقتل عظیم مارے گئے اور اسی طرح اُدھر خالد باتفاق اپنے
اصحاب کے سرگرم قتال تھے اسی عرصے مین ضرار بن الازور آگے بڑھے اور حال اُنکا یہ تھا کہ وہ خون مین ڈوبے تھے اور
لہو کے لختے جیسے اونٹ کی کلیجی اُنکے رخت بدن پر جمے تھے یہ حال دیکھکر خالد نے کہا اے ضرار تمھارے پیچھے کیا چیز ہے اُنھون نے
کہا اے ابو سلیمان مین تمکو خبر دیتا ہون اس بات کی کہ آج کی شب مین نے ایک سو ساٹھ دشمن کو قتل کیا ہے اور میری قوم سے
جسقدر کام آئے ہین اُنکا شمار معلوم نہین ہے اور مین نے اُن دشمنون کو ایسا روک دیا ہے کہ اب وہ باب جبل سے نکلنے نہین
پاتے ہین اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ رات اس آفت کی تھی کہ لوگون نے ایسی رات کبھی نہ دیکھی اور ایسا ہوا کہ امیر عامر
باتفاق اپنے اصحاب کے نرغہ کر کے داخلۂ باب مین داخل ہو گئے اور لوگ اُسکے پیچھے تلے ہو چکے وہان بڑے دھوم کی
لڑائی پڑی اور اس باب سے آگے ایک اور دروازہ تھا سو درمیان دونون دروازون کے دشمنون کو بند کر کے ایک
جماعت رومیون کی اُسی کے اندر قتل کی پھر اس باب کے برج پر چڑھ گئے اُسپر پانسو رومی تھے اُنکو بھی قتل کیا غرضکہ اُسی
رات کو وہان ہزار آدمی رومی مارے گئے اور اُدھر باب فندوس پر زبیر بن العوام و عقبہ بن عامر و عبداللہ بن ابی لہب و
مغیرۃ بن شعبہ وغیرہ دیگر امرا تھے اُن لوگون نے اس باب پر حملہ کیا اور بڑی لڑائی لڑے اُسجگہ ایک سو بیس مرد سوار اون
کے کام آئے اور باب توما پر امیر خالد تھے اور اُدھر ہی لطلوس اپنی فوج کثیر سے نکلا تھا اور فریقین مین قتال شدید ہوئی
کہ مسلمانون مین دو صد شہادمرد کام آئے اور وہ مقام مشہد معروف بمراغہ ہے پھر وہ اشقیا اندرون قلعہ گھس گئے اور دروازے
بند کر کے حصار پر مستعد پیکار رہے یہ اول فتح بھنسا تھی اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ سلسلہ رواۃ کے ابی امامہ سے
روایت کی ہے کہ خالد نے بعد اس جنگ و فتح اول کے چار مہینے وہان اقامت کی کہ نہ قتال کرتے تھے نہ اُنکو کچھ چھیڑتے تھے
پھر جب اہل اسلام طول مکث و درنگ سے تنگ ہوے اور گھبرائے تو سب خالد کے پاس آئے اور دوبارہ جنگ مشورہ کیا آخر
خالد نے اُنکو اذن وغا دیا اور اس قتال الابواب مین جملہ چھ سو سوار شہید ہوے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ پھر جس وقت
صحابہ نے خالد سے رخصت جنگ طلب کی تو وہ منع نہ کر سکے پھر صبحکو اُنھون نے وہ سخت مقاتلہ کیا کہ ویسا کبھی سُننے مین
نہین آیا بالآخر اہل بھنسا پر حصار دشوار ہو گیا تب اُن لوگون نے لطلوس بادشاہ سے کہا کہ ابتو ہمکو تاب پیکار ہی نہ تحمل تعب

حصار ہی یہ سنکے لطلوس نے اُنکو فہمائش کی اور تسلی دی کہ صبر و استقامت رکھو کیا عجب ہی کہ مین کسی حیلے سے عرب کے ساتھ کوئی کید فکر کرون دنیز ایسا ہوا کہ باشندگان بہنسا پر حصار و محاصرہ بہت دشوار گذرا تو مردمان بازاری و عوام نصاری اُس لطریق کے پاس گئے جو مالک باب توما کا تھا اور اُس لطریق کا نام بھی توما تھا پھر اُن سب نے اُس سے بیان کیا کہ اب تو یہ حصار ہم پر بہت شاق و دشوار ہو گیا ہی سو ہم اپنا سارا مال تمکو دیتے ہین تم ہمارے لیے دروازہ کھولدو کہ ہم نکل جاوین اور عرب سے امان مانگین چنانچہ توما لطریق نے اُنسے اس بات کو قبول کیا اور رات کو اُنکے لیے باب الستر کھولکر باہر کر دیا اور وہ سب دو سو تجار بلد تھے آخر یہ لوگ باب الستر یعنی اُس خفیہ راہ سے نکلے جو بطور شعار ہ سرنگ کے بجانب جبل نکلی تھی اور خدمت مین امیر خالد کی حاضر ہوکر اس بات پر مصالحہ کیا کہ ہم تمھارے لیے دروازہ قلعہ کا کھولدینگے اور اس امر کا عوض مسلمانون کے واسطے عوض امان کی پانی مزد ٹھہرائی اور اسی معاوضہ پر باہم معاہدہ کیا اور مسلمانون نے ان لوگون کے نام لکھ لیے تب وہ سب وہان سے شہر کو پھرے اتفاقاً جس وقت ان لوگون نے لطریق توما سے سازش کر کے نکلے تھے اسوقت اُس جگہ پسر عم توما کا جسکا نام ابرمیا تھا وہ بھی حاضر تھا اُسنے یہ حال دیکھکر لطلوس بادشاہ سے جاکر خبر کی تب لطلوس نے ایک لطریق کو جسکا نام صرفتائیل تھا ہزار لطریق ہمراہ کر کے اُس باب پر جسکے کھولدینے کا وعدہ تھا بھیجدیا کہ کمینگاہ مین چھپے بیٹھے رہو اور اُن لوگون کی حیلہ سازی کی خبر میرے پاس لاؤ چنانچہ یہ اشقیا قریب باب توما آئے اور مستغرق ہوکر ٹہلتے رہی ناگاہ جب یہ سب مردم ذمی مسلمانون کے پاس سے پھر کر قریب دروازہ آئے تو لطریقون نے اُنکو پہچانکر دروازہ کھولدیا جب یہ اندر داخل ہوے تو اُن سب نے جھپٹ کر پکڑ لیا اور قید کیا اور کھینچتے ہوے لطلوس بادشاہ کے پاس لے گئے پھر جب اُسنے اُنکو دیکھا تو بڑے زجر و قہر سے پیش آیا اور اُسنے تازیانے کوڑے منگوائے اور خدود یعنی عمود و ستونہاے آہنی زمین مین گڑوائے اور اُسمین اُن سبکو بندھواکر بڑی سختی سے پٹوایا اور اُنکا تمام مال و اسباب جلوا دیا بعد ازان بنا بر احضار لطریق توما کے حکم کیا جب وہ حاضر لایا گیا تو اُسکو اور اُسکے اعوان و اصحاب کو بالاے حصار چڑھوایا اور وہان سولی گڑوائی اور بعد ایک شبانہ روز کے اُن سبکو دار پر کھنچوا دیا اور اُن سب کے سر دار پر آویزان مسلمانون کو دکھلائے اُسوقت امیر غانم نے امیر خالد سے کہا دیکھو یہ لوگ ہماری ذمی ہین جنکو لطلوس نے قتل کیا ہی راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا و اما خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ہر گاہ مسلمانون کے لیے قلق عظیم و صدمہ شدید تھا تب انھون نے عمرو بن عاص حاکم مصر کو نامہ لکھا اُسمین یہ درج کیا مَا سَبَبُ انْقِطَاعِ کُتُبِکَ عَنِّی وَ اَنَا فِی قَلَقٍ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَلَی خَالِدٍ وَ مَنْ مَعَہٗ وَ اِعْلَمْ اَنَّکَ لَا تُرْسِلُ لِی اِلَّا بِالْفَتْحِ وَ الْغَنَائِمِ وَ اِنِ احْتَاجَ خَالِدٌ اِلَی نَجْدَۃٍ فَاَرْسِلْ اِلَی اَبِی عُبَیْدَۃَ فَقَدْ کَاتَبْتُہٗ بِاَنْ یُرْسِلَ لَہٗ جُنُوْدًا مِنَ الشَّامِ وَ السَّلَامُ یعنی کیا سبب ہی کہ تمھارے خطوط ہماری طرف سے منقطع ہین و حال آنکہ مین واسطے جمیع مسلمین اور خالد و اصحاب خالد کے بہت قلق و اندوہ مین ہون اور تمکو واضح ہو کہ تم ہمیشہ میرے لیے فتوح و غنائم بھیجا کرتے ہو

سو اگر خالد کو احتیاج کمک لشکر کی ہو تو تم ابو عبیدہ کو لکھو کیونکہ مین نے بھی اُنکو لکھ بھیجا ہی کہ وہ شام سے فوجون کو
خالد کے لیے روانہ کرین زیادہ والسلام غرضکہ جب یہ نوشتہ پاس عمرو بن عاص کے پہونچا تو اُنھون نے اُسکو خالد کی طرف
روانہ کیا پھر جب خالد نے وہ نامہ پڑھا تو کہنے لگے مین کمک و مدد سوائے حق تعالیٰ کے اور کسی سے طلب نہین کرتا ہون و بعد ازان
جب خالد پر امر دشوار ہوا اور محاصرہ حصار بتّ ایّان ذرا گران گذرا اور حال یہ تھا کہ وہ ہر روز گرد شہر پھر کر مقابلہ کیا کرتے تھے
اور مسلمانون مین سے ایک گروہ کثیر اوپر کے پتھر اور تیر سے کام آئے اور اس عرصے مین بطلیوس نے بھی بار ہا مسلمانون پر یورش کیا
تب امیر خالد نے امیر غانم اور مسلمانون سے کہا کہ بلاشک ہمارے اصحاب کے لیے یعنی ہمارے اصحاب مین دشمنون کی طرف سے جاسوس
و خبر رسان ہونگے یہ کہکے خالد سوار ہوے اور اُنکے ہمراہ فضل بن عباس و مقداد و زیاد بن سفیان و غانم بن عیاض بھی تھے اور یہ لوگ
اپنے لشکر کے گرد پھرنے لگے ناگاہ دیکھا کہ ایک عرب متنفرہ لشکر سے باہر ایک گلیم پر بیٹھا ہوا ہی تب خالد نے اُسکو اجنبی و انجان
جان کر اُس سے پوچھا تو کن عربون مین سے ہی اُسنے کچھ جواب نہ دیا پھر امیر غانم نے اُس سے کہا سچ بتا تیرے اہل و قرابت والے
مین سے یہان کون ہی اسپر بھی وہ چپ رہا پھر اُسکو حکم کیا پانی لے وضو کر اُسنے پانی لیا مگر وضو درست نہ کیا آخر اُس سے
کہا نماز پڑھ مگر اُسنے نماز صحیح ادا نہ کی تب لوگ اُسکو مارنے لگے تو اُسکے اقرار سے معلوم ہوا کہ تین سو مردم جاسوس باب السّر
یعنی خفیہ دروازہ سے جو راہ نہفتہ سرنگ کی تھی نکلے تھے اور سب تو پھر گئے یہ تنہا اُنمین کا باقی رہگیا تھا آخر اُسکی گردن
ماری گئی تا آنکہ جاسوسون کا سلسلہ قطع ہو گیا بعد ازان محاربہ بدستور برپا رہا اور ایسا ہوا کہ خالد کے خیمے مین ایک غلام تھا
اُسکا نام فلاح تھا وہ ہر روز دو روٹیان جو کی پکایا کرتا تھا ایک خالد کے لیے ایک اپنے لیے چنانچہ اُسی عرصے مین خالد تین روز
کھانے کو جو بیٹھے تو دسترخوان خالی پایا مگر غلام سے کچھ نہ کہا اور اُنکے پاس کچھ خرمے تھے کہ اُس سے قوت کر لیتے تھے جب
تیسرے روز وہ خرمے بھی ہو چکے تو غلام سے کہنے لگے ای فرزند ہر آئینہ حقتعالےٰ نے فرمایا ہی وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا
لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ یعنی ہمنے جسد بنی آدم کا ایسا نہین بنایا ہے کہ وہ کھانا نہ کھاوین یعنی قوام جسم حیوان بدون غذا
غیر ممکن اور مجھے تین دن ہو گئے کہ تو نے وہ ہماری نان جوین نہین پکائی اور دسترخوان مین نہین رکھی اُسنے کہا ای میرے
آقا مین نے کسی روز بھی ناغہ نہین کیا مین تو ہر روز آپکے لیے روٹی پکا کر دسترخوان مین لپیٹ کر طبق خیمہ یعنی خیمے کے ٹپ مین
لٹکا دیتا ہون اور پھر کچھ دسترخوان مین نہین پاتا ہون یعنی آپ بدستور نوش کر لیتے ہین مین دسترخوان خالی پاتا ہون یہ سنکے خالد نے
کہا اسمین کچھ اسرار اور کوئی امر عظیم ہی تب غلام سے کہا تو اسی خیمہ مین ٹھہر کر اپنے تئین پنہان رکھ اور دیکھ تو کون شخص ایسا کام کرتا ہی بعد ازان
جب صبح ہوئی تو امیر خالد سوار ہو کر ازبراے قتال برآمد ہوئے اور غلام نے وہ دونون روٹیان تیار کین ایک آپ کھائی اور دوسری
اپنے آقا کی اُسی دستور سے اُٹھا رکھی و بدستور یہ خیمہ لٹکا دی ناگاہ ایک بڑا کالا کتّا شہر کی طرف سے آیا اور خیمے کے اندر جا کر اور منہہ مین روٹی دابکر
چلا اور اُسکے پیچھے پیچھے فلاح غلام بھی ہو لیا یہانتک کہ وہ قریب ایک نالی بدررو کے پہونچا پھر اُسمین وہ گھس گیا اور اُس نالی سے
پانی نکلتا تھا اور وہ پانی باب البحر کی طرف سے زمین کے تلے تلے زیر دیوار شہر پناہ ہو کر جانب قلعہ سے اندرون قلعہ جاتا تھا اور وہ پانی

جنہ بحریہ جابیہ سے آتا تھا جب فلاح نے یہ حال دیکھا تو وہان سے پھر آیا اور خالدؓ سے بیان کیا یہ سنکے خالدؓ خود اسکے ساتھ گئے اور اُس مقام کو دیکھکر نہایت مسرور ہوئے بعد ازان امرائے لشکر اسلام کے پاس جاکر اُنسے یہ ماجرا بیان کیا اور کہا میں تم میں سے سو مرد ایسے چاہتا ہون جو راہ خدا مین سر بازو جان نثار ہون وہ میرے ہمراہ چلین اور ایک گروہ دلاور سخت حرب مقابل باب مستعد رہین کہ جس وقت ہم پھاٹک کھول دیوین تو فوراً ہمارے پاس پہونچ جاوین سنتے ہی سو مرد اخیار و ابرار قوم سے آمادہ ہوگئے اُنمین عبداللہ بن عمرؓ و عبدالرحمن بن ابی بکرؓ و زید بن ثابت و عقبہ بن عامر و مسلم بن عقیل و زیاد بن ابی سفیان اور اُنکا بھائی عتبہ و مسیب بن نجبہ اور اُنکا بھائی اور مقداد بن اسود و رافع و الکوذر بن عقیل اور مثل ان اکابر کے جنکے ذکر اسما مین یہ اندیشہ طول بتقال کے اقتصار کیا اور خالدؓ نے ترتیب جنگ نصف مین عبداللہ بن جعفر و زبیر بن العوام اور انکے بیٹے عبداللہ کو اور فضل بن عباس و فضل بن ابی لہب و ضرار بن الازور وغیرہ مثل انکے دیگر امرا کو محاذی باب کے مامور کیا اور خالدؓ مع اُن سو بہادرون کے تا غروب آفتاب بجائے خود ٹھہرے رہے اور بعد غروب اُس نہر سے سرنگ تک پہونچے اور اُس بدررو کے اندر پانی مین گھسے اور اُن ہر ایک کے پاس صرف ایک ایک چادر اور ایک ایک اپنی سپر تلوار تھی وہی اوڑھے آگے امیر خالدؓ تھے اور جو کوئی اُس موری سے پار نکل جاتا تھا دوسرا ادھر سے اپنی تلوار اُسپر اپنے ہمراہی کو تھما دیتا تھا جب آپ نکل جاتا تھا تو پھر اُس سے اپنی سپر تلوار لے لیتا تھا یہان تک کہ ہشتاد مرد اُسی راستے سے پار اندر وار نکل گئے اور بست نفر اُنمین سے باز رہے اسلیے کہ اُس موری مین اُنکی گنجایش نہ تھی اور اُسکی راہ اُنکے بدن پر تنگ ہوگئی تب بحالت حسرت و افسوس پھر آئے اسلیے کہ شہادت و فتح سے محروم رہے اور وہان وہ سب امرا جب تھوڑی سی رات گئی تو زیر دیوار چھپ رہے اور پھاٹک سے جا لپٹے اور زور کرنے لگے گو اُسکو اندر سے مستحکم پایا تب قلابہ و قفل توڑکر اندرونی پھاٹک کھولکر لہیر دو رومیون کو کہ وہ سب اسی آدمی وہان تعینات تھے اور وہ سب اُسوقت مخمور و متوالے تھے اُن سبکو ذبح کیا و بالاے سور یعنی دیوار دن اور فصیلون پر چڑھ گئے اور ایک جماعت نے کنجیان لیکر بیرونی پھاٹک بھی کھول دیا پھر سب نے رومیون پر نرغہ کیا اور ایک جماعت کو بالاے برج مع بطریق برج کے قتل کیا اور نعرۂ تہلیل و تکبیر کا اور اعلان صلوٰۃ و سلام کا اوپر تکبیر و نذیر کے ہونے لگا اور ادھر باہر والے مسلمان اُسی طرح جواب تہلیل و تکبیر کا دیتے ہوئے اندرون باب داخل ہوئے اور بازار تک مارتے چلے گئے اور ایک جماعت دلیران شجاعت دثار بطرف قصر شاہی کے دوڑے پھر جس وقت بطلوس نے یہ احوال دیکھا کہ مسلمانون نے اُسپر فتح پائی اور ابواب قلعہ پر تسلط کرلیا تو رومال اپنے گلے مین باندھکر محل سے نکل آیا اور الامان الامان پکارتا تھا اور اسی طرح ایک طائفہ بطریقون کا بھی الغیاث الغیاث چلاتے تھے مگر خالدؓ نے انکار کیا کہ ان لوگون کی نسبت تو آمادہ قتل ہوئے اور بطلوس کو اسیر کرلیا اور اُس سے کہا اے عدو اللہ تیرے لیے میرے پاس امان نہین ہے ہان مگر اُس صورت مین کہ تو اسلام لاوے و ابعد ازان بطریقون مین سے جو جو بڑے سرکش تھے اُنکے سر تن سے اُتارے اور حملہ

[illegible]

فتح عظیم و حاضری بطلوس

سپاہ رومی سے اس حرکہ مین تقریباً تین ہزار آدمی مارے گئے اور مسلمانون مین سے اُس شب کو اندرون شہر قریب باب
اور دروازہ وان پر اور نزدیک قصر کے سب ملا کر یکصد و ہشتاد و چہار مرد کام آئے اور اُسوقت امیر غانم بن عیاض و دیگر
امرا جو آگئے تو اُنکے آگے رعایاے بلد حاضر ہوکر بالحاح وزاری امان مانگنے لگے آخر امیر غانم نے اُنپر نرمی و رحمدلی
کی اور اُسی عالم مین بطلوس بھی در پیش امرا تملق و لجاجت تمام پیش آیا تو راے امراد دربارہ امان وہی کے راے امیر خالد
پر غالب ہوئی یہانتک کہ اُسنے شرائط ذیل پر مصالحہ کیا اور وہ شروط یہ ہین کہ ایک لاکھ مثقال ذہب احمر یعنی
زر سرخ اور ایک لاکھ اوقیہ فضہ سفید یعنی نقرۂ سفید اور دس ہزار وسق گندم و جو اِس یہ جملہ اشیا سال آیندہ سے
^{وزن چہار درہم} ^{درم} ^{دینار}
جزیہ سالانہ مقرر کیا دلیکن امیر خالد ان جیزون کی نسبت کسی بات مین راضی نہوئے اور چھوڑنا بطلوس کا منظور نہ تھا
مگر یہ کہ امرا کی راے نے اُنکی راے پر غلبہ کیا کہ وہ سب امیر خالد کے پاس آئے اور کہنے لگے مَا نَرَاکَ اِلَّا اَشْفَقَ
مِنَّا عَلَیْنَا یعنی ہم دیکھتے ہین کہ آپ ہمسے زیادہ تر ہمپر شفیق ہین اور ہمسے زیادہ آپ ہمپر خائف ہین مگر ہماری
راے یہ ہے کہ ہملوگ ابھی شہر مین خیام بہ پا کرین اور یہین قیام کرین اور آپ یہ حال بخدمت خلیفہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے لکھ بھیجیے اور اس سگ کو اور اُسکی جماعت کو تا ورود جواب وصدور حکم سفید بحراست رکھیے چنانچہ
خالد نے نامہ لکھا اور اُسمین سارا ماجرا مندرج کیا پھر جب یہ نامہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچا تو اُنھون نے اُسکا
جواب اس مضمون سے لکھا کہ تم اُس سے عہد واثق لے لو اور بقول و قسم اُس سے اپنا امر مستحکم کر لو اور جن اشیا پر وہ
مصالحہ کرتا ہو اُسکو قبول کر لو اور اُسکو چھوڑ دو اور جو جو لوگ الغیاث الغیاث پکار رہے ہون اُنکو بھی پناہ دو اور اگر تم
ایسا نکروگے تو اہل صعید تم سے نفرت و گریز کرینگے چنانچہ جب یہ جواب آیا تو خالد نے موافق حکم کے عمل تو کیا مگر دل اُنکا
^{ماہ شہر واقع ملک مصر}
بطلوس کی طرف سے مطمئن و آمین نہ تھا آخر بعد لکھوا لینے اقرارنامہ و توثیق مراتب شرائط کے اُسکو اور اُسکے بطریقون کو
چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ مسلمانون مین سے سواے قابض مال یعنی سواے محصل و تحصیلدار مال جزیہ کے اور کوئی اُنمین
بود و باش نکرے غرضکہ بعد انعقاد ان شروط کے اہل اسلام سب بیرون شہر نکل گئے اور اُسکے پاس یہ اشخاص باقی
رہ گئے مثل فضالہ بن زیاد السلمی و عون بن ساعدی الکندی و مقسوم بن سعید الجہنی اور دو سو سوار صحابہ جرار سے
اور بطلوس نے اپنا یہ معمول کیا کہ ہر روز سوار ہو کر لشکر اسلام مین ہر ایک امیر کے پاس آمد و رفت کرتا تھا اور اُنکو
بطور ہدیہ کچھ پیشکش دیا کرتا تھا یہانتک کہ لشکر اسلام مین کوئی امیر ایسا باقی نرہا کہ جسکو اُسنے اپنے تحف و ہدایا سے
شاد و خوشدل نہ کیا ہو مگر خالد و فضل بن عباس و مقداد و عبد الرحمن بن ابی بکر و زبیر بن العوام یہ لوگ اُسکی طرف سے
التفات نرکھتے تھے پھر اسی طرح یہ لوگ وہان دو مہینے مقیم رہے اور اس عرصے مین بطلوس نے رسد و خزانہ وغیرہ
مایحتاج اپنا جمع کر لیا بعد ازان اُسنے اپنے اکابر قوم سے جس جس پر زیادہ تر وثوق و اعتماد رکھتا تھا بلوا کر دربارہ
قتل مسلمین و براے عہد شکنی با صحابہ نبیا مین کے مشورہ کیا جب رات ہوئی تو اُسنے ہنگام غفلت یعنی جب وہ امرا و صحابہ

جو حوالی شہر مین مقیم تھے سونے لگے تو ہزار بطریق سے جاکر اُنپر ہجوم کیا اور اُنکی مشکین باندھ لیین اور اُنکے منھ مین ڈھاٹا باندھ دیا اور ڈانٹ لگا دی کہ غل نہ کر سکین اور اُنکو سوتے ہوئے خبر ہوئی تھی مگر جبکہ اس حال سے اُنکے سینون پر تلوار دھری گئی پھر اُنکو بیچ شہر مین لیجاکر قتل کرنے لگے اُسوقت واقعہ عظیم برپا ہوا اور خالد مع اپنے اصحاب کے وہان سے بلندی پر تھے اور زبیر جو سوتے تھے تو صدا سُنکر بیدار ہوئے اور کہنے لگے وَ ضَيْعَتَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ یعنی برب کعبہ کہ ہم مبتلاے مصیبت ہوئے پھر وہ فتنہ وہ سوار ہوئے اور اُنکی زوجہ بھی مع دیگر نسوان سوار ہوئین اور اُن عورتون نے قتال شدید کی اور وہ دشمن خدا لطلوس داہنے بائین مارتا ہوا حملہ کر رہا تھا اور لوگ بکثرت قتل ہو رہے تھے اور رات بہت تاریک تھی اور خالد کہتے تھے اے قوم کیا مین تم سے نہ کہتا تھا مگر تمنے خالد کی نہ سُنی یعنی لطلوس کے چھوڑنے مین تمنے میری بات نہ مانی اور اُسوقت زیاد بن سفیان نے اور اُنکے بھائی ستار و میسرۃ بن مسروق و فضالہ بن عبد شمس و عقیب بن یعقوب و عبادۃ بن تمیم و جندبۃ الکلابی وغیرہ نے جو وہان ایک ٹیکرے پر جاکر پناہ لی تھی جب دیکھا کہ طاغیۂ روم نے مسلمانون کو ہر جگہ سے گھیر لیا اور یہ قتال شدید قتل کر رہے ہین تو زیاد اُس ٹیلے سے نیچے اُترے اور اُنکے پیچھے اُنکے اصحاب تھے ناگاہ ان سبھون کو بھی رومیون نے گھیر لیا اور اُنکے گرد اس طرح احاطہ کر لیا جیسے کسی جگہ کو دیوار سے گھیرتے ہین اور زیاد وغیرہ اصحاب کو شہید کیا رحمہم اللہ اور اُسوقت نسیبۃ الانصاریہ و اُم ابان و ہمامہ بنت ابی بکر و نعامہ بنت المنذر اور مثل انکے دیگر نسوان شجاعت تو اُمان نے مردانہ وار قتال شدید برپا کی اور اس ہنگامہ مین ایک جماعت مسلمانون کی قتل ہوئی اور اس آن امیر خالد اُن اشقیا پر ایسا حملہ کر رہے تھے کہ صف میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر اُلٹ رہے تھے یہان تک کہ وہ اور دیگر امراے لشکر اسلام دشمنون پر غالب آئے اور اُنکو باب قلعہ تک بھگا لے گئے اور اُنمین سے ایک مقتلہ عظیم قتل ہوئے اور وہ دشمن خدا لطلوس مع اپنے اصحاب کے بھاگ کر قلعہ مین گھس گیا اور دروازے بند کر لیے اور جب صبح ہوئی تو اُسنے لوگون کو براے حضار اُن ماسورین کے حکم کیا جو اندرون سور حصار محصور تھے یعنی فضالہ بن زید وغیرہ دو سو سوار جو درمیان شہر مقیم تھے اُنکو طلب کرکے برج پر چڑھوا دیا اور سطح برج پر اُنکی گردنین مارین کہ وہ سب شہید ہوئے رحمہم اللہ یہ حال دیکھکر مسلمانون پر نہایت شاق ہوا اور جو کچھ اس دشمن خدا نے صحابہ کے ساتھ کیا سخت دشوار گذرا بعدازان خالد و بقیہ امرا و اصحاب جاے معرکہ پر آئے اور شہیدون کی لاشین وہان پڑی ہوئی دیکھین اور زیاد بن ابی سفیان رحمہ اللہ کو جو پایا تو انکے بدن مین بیس زخم سنان اور چالیس ضربت شمشیر کی دیکھکر خالد اور امرا و اصحاب زار زار روئے اور اسی طرح اُنکے بھائی ہبار کی نعش دیکھی تو اُنکے سر مین بیس ضربت شمشیر کی نظر آئی اور ایک ضربت جو کہ ان پر پڑی تھی تو ران کٹ گئی تھی اور اُسوقت خالد ازبراے زیاد خصوصاً و براے سائر شہدا عموماً ان ابیات سے مرثیہ خوانی کرتے تھے شعر

مَدَامِعِي دُمُوعِي كَالسَّحَابِ تَهْمَعُ ؛ وَ قَلْبِي مِنَ فَقْدِ الْاَحِبَّةِ يَقْرَعُ ؛ وَ اَظْلَمَتِ الدُّنْيَا عَلَى نُورِ عَبْرَتِي ؛ وَ كَادَ فُؤَادِي بِالْجَوَى يَتَقَطَّعُ ؛ لِفَقْدِ زِيَادٍ اَحْرَقَ الْبَيْنُ مُهْجَتِي ؛ وَ غَابَ هَوَائِي حِينَ غَابَتْ سَعْرَتِي

لقد کان فی لحرالنہار سیح مصاباً ۞ یزلزل ارکان العدا و یقعقع ۞ و قد کان مقدام الفوارس کلہا بکل مکان للاعادی یقرع ۞ بکی القلب لما فنظرتہ مقلتی ۞ و اجفانہا من اعین الدمع تدمع ۞ ایا سید امن ال ہاشم لم یزل ۞ لہ رتبۃ بالمجد والجود ترفع ۞ یعز علینا ان نراک معفراً ۞ و راسک من فوق الجنادل یسفع ۞ بجانبک الہتار اضحی امثیراً ۞ طریحاً علی راس الثری و ہو سکیع ۞ الا لعن الرحمان لیلبوس و قومہ ۞ اللعنۃ مع کل قوم تجمع ۞ فقد غدر السادات من ال ہاشم ۞ نجومہم و اقمارہم علی الناس تطلع ۞ یعنی میرے ہموم و غموم نے اشک میرے مانند ابر کے برسائے اور روان کیے اور قلب میرا مرگ احبا سے فزع و زاری کرتا ہے میرے اشک کے فوران و ہیجان نے مجھ پر عالم سیاہ کر دیا اور قریب تھا کہ دل میرا اندوہ و غم سے پارہ پارہ ہو جائے باعث مرگ زیاد کے اندوہ جدائی نے میرا کلیجہ جلا دیا اور میری عقل صواب اندیش جاتی رہی جب مین نے مصرع و مقتل شہداء کا مشاہدہ و معائنہ کیا ہر آئینہ وہ زیاد دریائے موجزن میں تلاطم تھا یعنی معرکہ عظیم میں حملہ آور تھا اور ارکان بنیان اعدا کو زلزلہ میں لاتا تھا یعنی دشمنون کی جمعیت کو پریشان کر دیتا تھا اور وہ سائر شہسوارون کا ہراول و مقدم الجیش تھا اور ہر جگہ میں دشمنون کا خانہ برانداز تھا ہلاک کرے حقتعالی اُس دن کے تئین کہ جب ان کو مقتل یعنی مصرع میری آنکھون نے اُنکا پھر دیکھے اور پلکہائے چشم چشمۂ سرشک سے اشک فشان ہوئین آہ وہ سردار آل ہاشم کے کہ ہمیشہ رتبہ اُسکا مجد و جود سے برتر ہی پر ہم مشاق و دشوار ہو دیکھنا ہمارا تیرے تئین خاک و خون آلودہ پڑا ہوا اُس حالت مین کہ سر تیرا بالائے سنگستان خستہ ہی اور تیرے پہلو مین تیرا بھائی سہتار درخشان و تابان ہی بالائے زمین پڑا ہوا اور وہ آغشتہ بخون و نعش زمین ہی خدا لعنت کرے لیلبوس پر اور اُسکی قوم پر اور مین لعنت کرتا ہون اور کرونگا ہر قوم کے ساتھ جہان کہین وہ جمع ہونگے کہ ہر آئینہ اُس شقی نے عہد شکنی کی اکابر اولاد ہاشم سے جو ستارے اور آفتاب و مہتاب مین کہ کافہ خلق پر طالع و لامع ہین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا و بعد ازان مسلمانون نے اُن قتیلون پر جو ہاتھ سے لشکر و جوانمردان لاوس سے شہید ہوئے تھے باتم ماتم و شیون تمام بکا و گریہ کیا اور نعشہائے شہداء کو جمع کر کے اُنپر نماز جنازہ پڑھی اور بجانب تل مذکور کے قبرون مین اُنکو دفن کر دیا اور وہ ہشتاد امرا اور سہ صد ہفتاد مرد صحابہ وغیرہ تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا و بعد ازان مسلمانون نے وہان تین برس قیام کیا اور اُس نواح و سواحل پر تاخت و تاراج کرتے رہے اور اسی عرصے مین قعقاع بن عمرو و ہاشم و الوالیوب و عقبۃ بن نافع الفہری با دو ہزار سوار بطرف حدود برقہ کے گئے اور بعد تاراج کے واپس آئے یہ ایک منجملہ آثار فتح مغرب کے تھا و بعد ازان جبکہ زمانہ حصار و محاصرہ کا اہل بہنسا پر طول کھینچ ہوا تب سائر اہل اسلام امیر خالد کے پاس مجتمع ہوئے اور اُنسے مشورہ کیا کہ اب اس باب مین کیا کیا چاہیے اور آپ کی کیا رائے ہی یہ سنتے ہی رفعہ عبد الرزاق الانصاری و عبد اللہ بن مازن الداری و کعب بن مالک السلمی و ابو مسعود البدری و ابو سعید البیاضی اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ای قوم ہمنے راہ خدا مین اپنی جانون کو ہدیۂ فدا کیا اور کیا عجب ہی کہ اسلام کے لیے کشائش کا باعث ہو

ہماری راے یہ ہی کہ ہم ایک منجنیق بناوین اسطرح کہ تماری کی منجنیق ہو اور اُسکو جب چاہیں ہواتو اُس سے سنگ اندازی کی جاوے
اور جو کاران ہوتا ہو وہ آلہ منجنیق ہو اور اُس سے کوئی بھاری چیز بالاے حصار پہونچا سکتے مین اور تھیلے
بنواتے جاوین اور اُنمین ہر ایک بھرا جاوے اور ہر ایک اپنی اپنی تلوار سپر لیکر ایک ایک رومی کے تھیلے مین
گھس بیٹھے اور جب رات کو دربان و نگہبان سو جاوین اُسوقت یہ تھیلے بوسیلہ منجنیق کے ایک ایک کرکے
بالاے حصار ڈالدیے جاوین پھر یہ اسے فتح باب ہوتے منجانب اللہ ہو اور اسی طرح سے تم تعمرت کے مین تک
مصر مین اور یہ نحاس کو فتح کر چکے ہو اور یہ وہ مین نے ہمراہی مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تھا چنانچہ یہ تدبیر سبکے
سائر مسلمین نے پسند کیا پھر جب صبح ہوئی تو لکڑیان کاٹین اور منجنیق بنائی اور اُسکے بعد دراز تیار کیا اور تھیلے مہیا کرکے
پشمینے سے پُر کیا اور ہر ایک تھیلے مین ایک ایک مرد دلاور مع تلوار و سپر گھس بیٹھا اور رات ہوتے تک متوقف رہے اور کچھ صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم بعد از گذشتن منجنیق کے ایک ایک گوشے مین پنہان ہو رہے اور جب اُن تھیلوں کو ایک ایک کرکے
پھینکنا شروع کیا تو وہ سب بالاے سور فصیل وسطحہ برج پر جا گرے اور اُن تھیلوں مین ابو مسعود البدری تھے اور
عبد الرزاق اور اُنکے اصحاب تھے پھر جب یہ لوگ دیوار قلعہ پر پہونچگئے تو برج کے نیچے اُترنے لگے ناگاہ اُسکا دروازہ
بند تھا اور مردم نگہبان سب سوتے تھے تب یہ لوگ دہلیز مین درمیان دو دروازون کے آ بیٹھے چنانچہ دروازے
مضبوط بند تھے اور وہ لوگ جو پڑے سوتے تھے اُن سب کو یکسر قتل کیا اور اُنکا جو سردار تھا اُسکے زیر بالین سے
کنجیان دستیاب ہوئین اُنکو لیکر فوراً دروازے کھولنے لگے اتفاقاً دوسرا دروازہ جسکی راہ منتہی طرف قصر کے
تھی وہ پتھرون سے مسدود یعنی تیغہ کیا ہوا تھا تب مسلمانون نے چارہ گری پتھر اُکھیڑنے کی کرکے ایک ایک پتھر
اُکھاڑ پھینکا اور وہ دروازہ بھی کھول دیا اور یہ سب کام بعونت خداوند عزوجل سے بکمتر از ایک ساعت کے انجام
ہوا و بعد از ان برج پر چڑھے اُسکو بھی کھول دیا اور ایک جماعت کو قتل کیا اور ایک جماعت جو بیدار
و ہوشیار ہوگئی تو اُنکا دروکے رہے اور خائف ہوئے کہ مبادا دروازہ ہم سے چھین لیوین اور درمیان ہمارے
اور دروازہ کے حائل ہو جاوین اور وہ دروازہ دیوار شہر پناہ کا یعنی بیرونی دروازہ تھا اُسوقت رومیون نے
غل و شور مچایا یہ صدا سنکر بطلوس بھی بیدار و ہوشیار ہوکر اور ہتھیار لگا کر فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہوا
اور ادھر صحابہ بھی فی الفور گھوڑون پر سوار ہوکر داخل باب ہوئے اور بطلوس مع بطریقون کے اپنے قصر سے نکلا اور
رومیون نے باب کی طرف نرغہ کیا اُس روز اول جو مسلمانون مین قتل ہوئے وہ عبد الرزاق و غسان بن مالک و
کعب بن مالک السلمی تھے کہ یہ لوگ اندرون باب شہید ہوئے راوی سے نے کہا مجھ سے نقل روایت کی ہے قیس بن
مازن الحمیری نے بواسطہ عبادۃ بن سالم السکاسکی کے ابو مسعود البدری سے کہ وہ اول اُن لوگون مین جنھون نے دروازہ
کھولا تھا اور یہ حوال اس صفت سے نہین ہوا اور راوی سے نے کہا مجھے خبر دی سالم بن حامد نے بواسطہ ابی عبد اللہ

وابی محمد الانصاری کے انھون نے کہا کہ ابو محمد الحسنی اس وقائع فتوح کو جامع القری العمری مین شیخ ابی عبد اللہ کے
روبرو عرض کرتے تھے جب پہونچے اس مقام تک کہ ذکر فتوح اور فتح باب کا کیا اور یہ بیان کیا کہ لوگ تھیلون مین
داخل کیے گئے تو شیخ نے کہا اے فرزند یہ امر ایون نہین ہے بلکہ جو ابن مسعود سے مروی ہے وہی صحیح ہے اس لیے
کہ وہ ایک اُن لوگون مین سے ہے جنھون نے دروازہ کھولا تھا اس طرح پر کہ جب اُن لوگون نے لکڑیان کا حکم
زینہ واسطے چڑھنے بالاے سور کے طیار کیا آخر وہ دیوار شہر پر چڑھ گئے اور رات ہونے تک متوقف
رہے پھر جس وقت رات ہوئی تو اُس نردبان کو دیوار سے لگا دیا اور چالیس مرد چڑھ گئے اُن مین منجملہ
یہی ساتوان شخص مین جنکا ابھی مذکور ہوا اور انھین لوگون نے دروازہ کھول دیا جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے تب تبتت
رومی بیدار ہو کر بعد کھلنے دروازہ کے مسلمانون کی طرف حملہ آور ہوے اور مسلمانون مین سے پہلے جسنے
اُنکی طرف سبقت کی وہ عبد الرزاق تھے آخر رومیون نے انکو قتل کیا پھر بعد اُنکے وہ لوگ
قتل ہوئے جنکا ہمنے پہلے ذکر کیا ہے رحمہم اللہ اور لشکر اسلام نے جب طرف باب کے دھاوا کیا تو اول
جو شخص کہ اندرون دروازہ داخل ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور وہ نالہ و فغان یہ ابیات پڑھتے تھے
اَلْجُبْنُ تَفْزَعُ یَوْمَ الْحَرْبِ مِنْ فَزَعٍ ؛ اِذَا اَتَیْتُ اِلَی الْهَیْجَا بِلَا جَزَعٍ ؛ یَا وَیْلَ مَنْ صَنَعَ الْاَرْصَادَ وَ جُنْدُ عِشَاءِ
وَ لَحْنُ حَرْفُوسَعَةِ الْاَسْکَارِ وَ الْخُدَعِ ؛ لَاُرْضِیَنَّ اِلٰهِیْ فِیْ جِهَادِهِمْ ؛ وَ قَتْلِ اَبْطَالِهِمْ بِالْدِّرْقِ وَ الدِّرَعِ ؛
یَا وَیْلَ کَلْبِ الْعِدَا اَلسَّطْلُوْسِ اِنْ وَقَعَتْ ؛ عَیْنِیْ عَلَیْهِ فَارْدِیْهِ اِلَی النَّزَعِ ؛ عَیْبٌ عَلَیَّ اِذَا مَا الْتَقَیْنَا ؛ وَ
اَفْلَقُ الرَّاسَ مِنْهُ وَ هُوَ مُنْدَرِعٌ ؛ یعنی طائفہ جبن فریاد و فغان کرتے تھے روز حرب بیم و ہراس سے
جس وقت مین آیا طرف جنگ گاہ کے بغیر اسکے کہ جزع و ناشکیبائی کرتا ہون پس ہلاکی ہے انکے لیے جنھون نے
رصد بنایا ہمسے خدع کرنے کے لیے (رصد کارزہ صیاد و کمینگاہ) اور ہم لوگ اصل ترجمہ کار مکر و خدع کے ہین ضرور
ضرور ہم راضی کرینگے اپنے پروردگار کو اُنسے جہاد کرنے مین اور قتل کرنے مین انکے دلیرون کو باوجودیکہ وہ باہم
و زرہ پوش ہین ہلاکی ہے واسطے لطلوس سگ دشمنان کے اگر پڑے نگاہ میری اُسپر یعنی میری نگاہ اُسپر پڑے
تو پھینکا لیجاؤن مین اُسکو طرف ہلاکی کے مجھپر عیب ہے یعنی میرے لیے عیب و عار ہے جبکہ مین اسکو زمین پر
نہ ڈالون میدان اور نہ پھاڑ ڈالون سر اُسکا اس حالت مین کہ وہ ایستادہ و تیر بہدف ہو اور بعد اُنکے امیر خالد بن الولید
آئے اور یہ اشعار عالم حسرت و افسوس مین زبان پر لائے اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْوَفَا وَ الطَّعْنِ بِالْاَسَلِ ؛ وَ الضَّرْبِ بِالْقَضْبِ
فِی الْهَامَاتِ وَ الْقُلَلِ ؛ یَا وَیْلَ لِطَلُوْسِ کَلْبِ النَّصَارٰی اِذَا ؛ اَلْقَیْتُهُ بِطَلِیْقِ الْحَدِّ مُعْتَدِلٍ ؛ اَوْ لَمْ اَذُقْهُ بِکَاسَاتِ
الْمَنُوْنِ ؛ فَلَا سَکَنْتُ وَ لَا مُلِئْتُ مِنْ اَمَلٍ ؛ یعنی آج کا روز روز وفا اور نیزہ بازی کا ہے اور روز تیغزنی کا یعنی
دن تلوار مارنے کا ہے سرون مین اور کاسہ سر مین ہلاکی ہے واسطے لطلوس سگ نصاریٰ کے جبکہ مین اُس سے مقابلہ و مقاتلہ کرونگا

بشمشیر خود اسے ہرگاہ پکھاونگا مین اسکو جام ہائی مرگ اس شمشیر سے یعنی اگر مین انکو آب دم شمشیر پلاؤنگا تو مین زندہ نہ ہون
یعنی میری زلیست اُسدن کو ہنو اور اپنی آرزو کو نہ پہونچون وبعد ازان ذوالکلاع الحمیری آئے انھون نے بھی اشعار
رجزیہ پڑھے إِنِّي لَمِنْ حِمْيَرَ الْعَالُونَ فِي النَّسَبِ ۞ أَهْلُ الثَّنَا وَالْوَفَا وَالْجُودُ وَالْحَسَبِ ۞ أُسْدٌ غِضَابٌ شُهُودٌ
حَجَاحِجَةٌ ۞ تَرِدِي الْكُمَاةَ كَذَا فِي الْحَرْبِ بِالْقَضَبِ ۞ الْحَرْبُ عَادَتُنَا وَالطَّعْنُ هِمَّتُنَا ۞ وَذُو الْكَلَاعِ أَنَا عَالِي
عَلَى الرُّتَبِ ۞ تَبَّتْ يَدَا الرُّومِ أَعْلَمُوا بِأَنَّ لَنَا ۞ صَوَارِمًا تَبْتَرِي الْأَعْضَاءَ وَالْعَصَبَ ۞ یعنی مین قبیلۂ حمیر سے
ہون جو عالی نسب ہین اور اہل ثنا یعنی سزاوار ستائش ہین اور اہل وفا و سخا اور صاحب حسب ہین شیران غضبناک
سرداران غالب و برتر ہین ہم ہلاک کرینگے بڑے دلیرون کو کل کے روز جنگ مین تلوارسے جنگ ہماری سرشت ہین اور
تیغ زنی و نیزہ بازی ہماری ہمت ہو اور مین ذوالکلاع ہون عالی رتبہ ہون قطع ہوان ہاتھ روم کے یعنی وہ ہلاک ہون
انھون نے جانا کہ ہمارے لیے یعنی ہماری وہ تیغ ہو جو کاٹتی ہو اعضا اور عصاب کو وبعد ازان زبیر بن عوام
پہونچے تو وہ بھی یہ ابیات پڑھتا بات پڑھنے لگے یَا بِطْلَوْسُ يَا كَلْبًا لَعِينًا ۞ وَيَا نَسْلَ الطُّغَاةِ الْأَرْذَلِينَ ۞
أَتَاكَ حُمَاةُ دِينِ اللهِ حَقًّا ۞ وَأَوْلَادُ الْجِيَادِ الْخَيِّرِينَا ۞ خِيَارُ النَّاسِ نَسْلٌ بَنِي نِزَارٍ ۞ كِرَامًا فِي الْأَعَادِي
قَاطِعِينَا ۞ إِذَا اشْتَبَكَتِ الْعَجَاجُ بِهِمْ تَرَاهُمْ ۞ يَكُونُ لَكَ كَالسِّبَاعِ الْعَاذِرِينَ ۞ وَلَا تَرَهُمْ جُبَّانًا قَطُّ لَا يَهُولُونَ
وَلَا تَزَلْ فَعَلْنَا حَسْبِيَا ۞ وَلَيْسَ تَرَى سِوَى مُقَدَّامِ قَوْمٍ ۞ أَتَى الْحَرْبَ صَنَادِيدًا مِنَّا ۞ یعنی
ای بطلوس ای سگ لعین اور ای نسل طاغیان ارذال و لئیمان تیرے پاس آیا ہو وہ شخص
جو حمایت کنندۂ دین حق کا ہو یعنی مراد نفس خود اور وہ اولاد خود نیک نہاد و اولاد نیکو
نژادان برگزیدگان ہو بہترین مردم نسل بنی نزار ہین از روے کرامت و شرافت کے درمیان دشمنان
خانہ برانداز کے جس وقت گرد اُڑیگی اُنکے چلنے کے ساتھ تو اُنکو تو دیکھیگا کہ وہ سب گرد تیرے مانند درندگان
دوڑنے والون کے ہونگے اور انمین کوئی ابدا نامرد ہرگز نہین ہو ونیز جو اہل درندہ انمین کوئی ذلیل و خوار ہو کہ تو
اُنکو خوار و ماندہ کرکے زمین پر ڈالیگا اور نہین ممکن ہو کہ تو اُنکو سواے پیشواے قوم کے دیکھے یعنی تو سواے اسکے
نہ دیکھیگا کہ وہ مقدم قوم ہین مستعد جنگ ہین اور صنادید و سرداران ہین وبعد اُنکے عبدالرحمن بن ابی بکر
داخل ہوکر یہ اشعار رجزیہ پڑھنے لگے أَتَيْنَا الْيَوْمَ بِجَحْفَلٍ قُرُمٍ ۞ شَدِيدَ الْعَزْمِ فِي يَوْمِ النِّزَالِ ۞ وَجَيْشٌ فَاقَ
فِي الْآفَاقِ عَلْيَاءَ ۞ عَلَى الْأَعْدَاءِ الطُّوَالِ الدَّهْرِ حَالِ ۞ یعنی ہم ہمسامین آئے بہ جمعیت تمام اکابر کے کہ وہ سب شدید العزم
و سخت عزم ہین روز معرکہ کے اور یہ وہ لشکر ہو کہ فائق ہین آفاق مین از روی غلبہ کے دشمنون پر باطوار ہر اور جولانی کرنیوالے
ہین اور بعد ازان عبداللہ بن جعفر بھی داخل ہوئے اور یہ شعر رجز پڑھنے لگے اَلْيَوْمَ طَابَ الطَّعْنُ فِي اللِّئَامِ ۞ وَالضَّرْبُ لِلْأَعْنَاقِ بِالْحُسَامِ
وَنَصْرُ الْإِسْلَامِ بِاهْتِمَامِ ۞ وَلَمْ أَزَلْ عَنْ سَادَةٍ أُحَامِي ۞ أَنَا الشُّجَاعُ الْفَارِسُ الْهُمَامُ ۞ وَمُرْدِي الْأَعْدَاءِ فِي الْحِمَامِ ۞ یعنی آج کے روز لعینون میں ہمارے

تیز سے دراز ہین اور دشمنون کی گردنون پر ہمارے تلوارون کی مار ہی مین نصرت کرتا ہون اسلام کی باہتمام و ہمت تمام اور ہمیشہ
اکابر قوم کی حمایت کرتا ہون گا مین شجاع و شہسوار و بلند ہمت ہون ڈھیکانے والا دشمنون کا ہون طرف معرکے اور بعد انکے فضل بن
عباس پہونچے اور یہ اشعار فخریہ پڑھنے لگے الا اننا الشم واشت من آل ہاشم ۔ لیوث کرام ما جنین الغرائم ۔ لنا شہد الابطال
فی کل معرکہ ۔ ونذکرہ عند کل اہل المواسم ۔ اذا اشتدت الاہوال واشتبک القتال ۔ فتاتی لنا فی ذلک فعل الاعاظم یعنی
خبردار ہو کہ البتہ ہم اکابر بنی ہاشم سے ہین جو شیران بزرگ و محکم عزم تھے مردان دلاور ہر ایک معرکہ مین ہماری گواہی دیتے ہین
اور ہم ہر ایک موسم یعنی مجمع حج مین ذکر کیے جاتے ہین جب شدت اہوال یعنی شخصی جنگ کی اور گرمی ہنگامہ قتال کی ہوتی ہے
اور ہوگی تو پاویگا تو ہمارے نئے اس معرکہ مین کام شیرون کا بعد ازان فضل بن ابی لہب لڑے اور یہ ابیات مباہات
انکی زبان پر جاری تھے یحوک یا بطلوس عزمی قد طلب ۔ بحد حسام کالشہاب اذا انتدب ۔ لیطفیء شرار النار من لمعانہ
بید شجاع الجیش ابن ابی لہب ۔ یعنی اے بطلوس میرا عزم بالجزم تیری طرف جستجو مین ہے شمشیر تیز مثل شہاب کے جب وہ
تیزی سے دوڑتا ہے اُڑتے ہین شرارے آتش کے تابش اس حسام سے ہاتھ مین شجاع لشکر کے کہ وہ ابن ابی لہب ہے یعنی
مین کہ پسر ابی لہب ہون اُنکے بعد داخل ہوئے تمام بن عباس اور وہ ان اشعار سے رجز خوان تھے لا اقسم
بخالق الارض والسماء ۔ وما بینہما سمعتہا السامع وما تصنع ۔ لا انثنی یوم الہیاج عن العدا
بمہندی الصمصام الا ان تقطع ۔ فالویل للبطلوس من سطوتنا ۔ لا فرقن بحد سیفی ما قطع ۔ یعنی
مین قسم کھاتا ہون خالق زمین و آسمان کی اور ان چیزون کی جو ان دونون کے درمیان ہین کہ معنی اسکے
بدائع و صنائع الٰہی ہین کہ روز جنگ دشمنون سے مین نہ ہٹونگا مگر یہ کہ میری تیغ شمشیر ہندی فولاد سے وہ ٹکڑے ٹکڑے
ہونگے اور ہلاکی ہے بطلوس کے لیے ہماری سطوت سے البتہ مین اسکو پراگندہ کرونگا اپنی شمشیر تیز سے یہانتک کہ ازہم جدا
و پریشان ہوجاوے [illegible] اور بعد انکے مقداد بن اسود الکندی آئے اور یہ اشعار رجز پڑھے انا الکندی ولیث الشجاع ۔
وانا فی العدا قد طال باعی ۔ وتشہد لی الرجال بکل حرب ۔ وللہیجاء البطل المشاع ۔ فوا تارات
عبد اللہ ابنی ۔ علیہ ابکیا جیران ناعی ۔ یعنی مین قبیلہ کندہ سے ہون اور شیر شجاع ہون ولیکن
دشمنون سے میرے دونون بازو کشادہ و دراز ہین و حال آنکہ سائر مردم سارے جنگ مین میری گواہی دیتے ہین کہ واسطے جنگ کے
شہرت میری لمعیت کی ہوئی ہے فریاد ہے اے طالبان عوض خون عبد اللہ میرے فرزند کے جسپر مردم حیران گریہ و زاری کرتے ہین
و بعد ازان ابان بن عثمان آئے اور یہ اشعار رجز پڑھتے تھے ونحن اللیوث وذو المعروف والکرم ۔ وفی المعامع یوم الحرب دوہم
تجنب ہوات العدا فی کل معترک ۔ وقاہرون انہم فی کل مصطدم ۔ لا انجینک یا بطلوس حیث فی ۔ ہذا المقام فمعنا اکل کالرحم
یعنی ہم ایسے شیر ہین صاحبان نیکوکار و اہل کرم ہین اور سختیون مین روز جنگ صاحب ہمت ہین دشمنون کے ڈھانے والے ہین بیچ ہر آفتگاہ
کے یعنی ہر معرکہ مین اور قہر کرنے والے ہین اور نیز بیچ ہر جنگگاہ کے اے بطلوس حیف عجب و کبر مین نہ ڈال لشکر تیرا بیچ اس مقام کے کیونکہ ہمارا

ساتھ تمام انبوہ کثیر ہی (واضح ہو کہ تیسری بیت کے مصرعہ ثانی کا آخر رکن غم جو بمعنی انبوہ مردم ہی تو بجائے اُسکے رخم بمعنی
کرگس مردار خوار بھی درست ہو در نیصورت معنی مصرعہ اسطرح ہوا کہ پس ہارے نزدیک وہ ساری جماعت تیری مانند
کرگس مردار خوار کے ہی یعنی ذلیل و خوار ہین) و بعد ازان مسلم بن عقیل یہ اشعار رجزیہ پڑھتے ہوئے داخل ہوئے شعر
تمنا فی الحرب و السحر الطویل ٭ و اقاھنی التسھد و العویل ٭ فو ا ثارات جعفر مع علی ٭ و ثارات
المجاہد بن عقیل ٭ ساقتل بالمہند کل کلب ٭ عسی فی الحرب ان تشفی غلیل ٭ یعنی رنجور کیا ہی
مجکو جنگ نے اور بیخوابی طویل نے اور مجھے قلق مین ڈالا ہی شب بیداری نے اور صداے گریہ مردم نے اپنے
قتلے پر پس فریاد ہی اے طالبان قصاص جعفر و علی کے اور مثل اُن بزرگ طالبان خون اولاد عقیل کے بالضرور
مین قتل کرونگا اپنی تیغ ہندی سے ہر سگ کافر کو اور عنقریب ہی کہ مین یہ حرب مین اپنے جوش غضب کو تشفی دونگا
اور اپنی دل کی پیاس بجھاؤنگا اور بعد انکے داخل ہوے شرحبیل بن حسنہ و بعد انکے قعقاع بن عمرو التمیمی اور بعد انکے مالک
اشتر آور بعد انکے عبادہ بن الصامت آور بعد انکے ابو ذر الغفاری آور بعد انکے ابو ہریرۃ الدوسی اور انکے بیٹے عبدالرحمن
و بعد ازان معاذ بن جبل و بعد ازان شداد بن اوس و بعد ازان قیس بن ہبیرہ بعد ازان عقبہ بن عامر و بعد ازان ابو ایوب
الانصاری بعد ازان جابر بن عبد اللہ بعد ازان برا بن عازب بعد ازان نعمان بن بشیر و بعد ازان سعید بن زید جو ایک
عشرہ کرام سے تھے یعنی منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور ان بزرگوارون کے پیچھے لگے ہوے انصار بھی
آئے و بعد ازان رومی نکلے اور قتال شدید برپا کی اُسوقت ایک گروہ امراء لشکر اسلام سے مثل زبیر بن العوام اور ابن عبداللہ
اور عبدالرحمن بن ابی بکر و غیرہ کے بجانب باب البحر تاخت آور ہوئے اور بہت سخت لڑائی لڑے اسی ہنگامے مین
عبدالرحمن اور زبیر اُسی باب کی طرف آگے بڑھ گئے اور رومی بالاے سور فصیل حاضر تھے اور زبیر نے اپنے گھوڑے
سے اُترکر دو رکعت نماز پڑھی اور اوپر سے پتھرون کی بوچھار تھی مگر وہ جگہ سے نہ ہٹتے تھے یہانتک کہ رات ہوگئی بعد ازان
زبیر مع فضل و عبدالرحمن کے زیر باب جا پہونچے اور رسیان کنگرون مین ڈالکر برج پر چڑھ گئے اور دربانون کو قتل کیا
اور کنگرے گراکر پھاٹک کھولدیا اور اُسیوقت شرحبیل بن حسنہ و فضل بن عباس و ابو ذر الغفاری و ابو ایوب الانصاری
باب قندوس کی طرف حملہ آور ہوئے اور مسیب بن نجبۃ الفزاری و قعقاع بن عمرو و امیر غانم بن عیاض باب جبل
کی طرف تاخت آور ہوئے اور اُن سبنے دروازے کھولدیے اور جنگ عظیم برپا کی اور رومیون نے بھی بڑی جانبازی کی اور موت
کی لڑائی لڑے یہانتک کہ آفتاب نکلا اور دن چڑھا اور بطلوس بھی سخت لڑائی لڑا اور بہت سے مردان کار کو قتل کیا اور بسیار
دلاوران کارزار کو زمین پر ڈالا اور اسوقت ہر ایک کوچہ و بازار اور شارع عام مین اور درمیان ہر ایک در و بام کے لڑائی بڑی تھی
اسوقت خالد بن ولید نے بڑھکر ایک نعرہ مارا اور کہا وا ثارات سلیمان یعنی فریاد ہی اے طالبان خون سلیمان کے یہ کہکر ایک ایسی
برچھی کاری بطلوس کے سینے مین ماری کہ انی اُسکی پشت سے پار ہوکر چمکنے لگی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور تڑپ تڑپ کر

جنگیدن علی بن عقیل

قتل بطلوس زخم عظیم ۱۲

غرض یہ جمعیت ہوئی کہ ہمارے بہت سے لشکر تباہ ہوئے تین سال تک کہ دروازہ اسکا نہین کھلا یعنی تین سال
تک فتح نہین ہوا آٹھ ہزار ہمارے لشکر کا شمار تھا اور اُنمین سے ہر ایک جوانمرد شہسوار مرد پر ترجیح و غلبہ
رکھتا تھا چنانچہ فتح نہوئی مگر یہ کہ فوج ہماری آگئین تین ہزار شمار مین باقی رہ گئی کہ وہ بالاے زمین وان یعنی زندہ مین
تھے سرزمین صلیب یعنی ملک مصر تاک نصاری کا مین مثل بلد و قلعہ بہنسا کے اور کوئی ایسی جگہ نہین دیکھی اور نہ یہان کا سا لشکر
دیکھا جیسا کہ وہ دیوار اسکے شہر پناہ یعنی فصیلوں پر چڑھتے ہوئے دوا دوش کرتے تھے اور ہمپر کوئی روز مثل ہماس بہنسا کے
نہین گذرا کیونکہ یہان بطلیوس سا شیر و سطوت کرنے ان مین گھس جانے والا تھا اور اُسکے پاس لشکر اسقدر تھا کہ شمار اُسکے لشکر کا ہشتاد ہزار
تھا کہ وہ سب کے سب آراستہ سلاح تھے اور ہشتاد ہزار شہسوار تھے کہ جس نے بار بار حملہ کیا اور ہر بار وہ اُنکی طرف سے حملہ شروع کرتا تھا اور دھکا دیتا تھا
یعنی ہمکو غافل کرکے ہمپر لشکر کشی کرتا تھا صفصع لیس و کنارہ کرجاتا تھا اور نکل جاتا تھا صفصع یعنی ہم اُسکو دفع کرتے تھے اور تین
تھے یاب بہنسا کو فتح کرلیا اور ہر مرتبہ اہل بہنسا کو بزور روم کی طرف پھیر جاتے تھے اور ہیا ہتی کرجاتے تھے ہماری تیغ ہندی کی ابرین
نے ایسی بازیگریان کی روز فتح بہنسا کے کہ ہمارے ہاتھ تھک گئے کیونکہ ہم روم کو ذبح و قتل کرتے تھے انکی بیس ہزار کو ہماری تلوار نے
فنا کیا اور کلیجے ہمارے حرارت شمشیر یا حرارت پیاس سے ایسے آگ ہوگئے تھے کہ اُس سے آگ نکالی جاوے یہانتک کہ ہمنے انکے
کشتون سے دشت پاٹ دیئے اور دریا بھر دیئے تھے کہ درندگان صحرا انکا گوشت کھاتے کھاتے سیر آسودہ ہوکر مستی سے ہنکارتے
تھے اور انکے تین ہزار باقیماندہ پسپا ہوکر متفرق و پراگندہ ہوگئے اور بیس ہزار انمین سے مجروح ہوگئے تھے اُنمین سے بعضے گذرے اور بعضے
طاغی و سرتاب ہوئے اور انمین سے ایک قوم واسطے موالی و صحابہ کے موجب راحت و آسائش ہوئی انکی خدمتگذاری میں آئی اور اُنکے
بطلیوس بادشاہ کو ہمنے اُسی روز قتل کیا وہ بزرگینہ وہ اُس لشکر کا مقدم الجیش اور سب سے غالب تر تھا چنانچہ جب ہمنے خبر اُسپر بچایا یعنی تمام حملہ کیا تو یہانتک
کہ اُسکو زمین پر ڈالا اور وہ پڑا ہوا تھا کہ اُسپر گانے والیان نوحہ کرتی تھین اور عجلت کی ہمنے اپنی جانب سے اسکا سر کاٹنے مین ایک
ضرب کہ وہ اُس ضرب سے دو ٹکڑے ہوگیا زمین پر پڑا ہوا اور خون مین لوٹتا ہوا اور ہوگیا وہ ضرب شمشیر ابن الولید سے ٹکڑے ٹکڑے
زمین پر افتادہ مثل سنگریزہ کے کہ اُسپر تمام حوادث گذر گئے اور وہ مغز سر سے باہر نکلا ہوا پڑا تھا اور جبکہ بطلیوس بادشاہ انکا مارا گیا تو وہ
سب مانند اس گلۂ غنم و گوسپند کے ہوگئے جبکا شبان چرواہہ غائب ہوجاتا ہے یعنی بطلیوس کے مارے جانے سے جمعیت انکی پریشان
و پراگندہ ہوگئی اور حال یہ تھا کہ وہ بطلیوس بحر امواج حرب مین مشغول یعنی تشنۂ جنگ یا متلقل یعنی شوراندار تھا چنانچہ
سزا یا و جماعات ہماری قوم کی اس سے مزح و تبختر کرتے ہوئے پھرے پیش کیا ہی وہ دشمن تھا خدا کا اور یہ مادہ الیسا شہسوار
کہ فائق تھا لشکر عظیم پر اور غالب تھا اور حال یہ ہے کہ اُسکے مارے جانے سے دل ہمارے فرحناک و ترنم سرا ہوئے اور
قسم ہے زندگانی کی کہ سب کے دل اس فتح و ظفر سے فرحت اندوز ہین چنانچہ بہنسا مین بعد اسکی فتح کے ہمنے ایک مہینا قیام
کیا بنا بر بنیاد و تعمیر مساجد کے و بعد ازان طرف سرزمین صعید کے ہم بہت جلد روانہ ہوئے بجمعیت دو ہزار سواران صحابہ نیزہ دار کے
بہنسا سے اسوان تک تمام ہمنے اسکو فتح کرلیا دس مہینے مین بعد ازان وہ ناپدید ہوگیا یعنی مسمار ہوگیا اور ہمارے ساتھ بیس مرد

ایسے ہین جنکا ذکر مشہور ہوا اور ہر ایک جوانمرد اونکے صاحب ہزار مرد سے غالب ہی (یا صاحب شادی فرحم ہی یعنی اوکے صاحب)
اور ہماری خبر فتح تمام ہند وسند تک پہونچی ہی اور تلوارین ہماری نیام مین تسبیح خدا کی کرتی ہین اور ہر ایک سرزمین پر
جہان کہین فتح ہوئی ہمنے ایک ایک لشکر چھوڑ دیا یعنی تعینات کردیا ہی تا وہ لوگ دین حق قایم کرین وحال آنکہ حق خود
واضح تر ہی اور یہ سب کلام ابن ابو لمید کا ہی جو جاری ہوا تو سامع حواس سمعی کا جو مین نے تجھسے شرح کی ہوز نش معرکہ وجنگاہ من
کوئی مثل اُسکا سردار نہین ہی (مراد نفس خود) اور نہ مثل اُسکے جو ہر تکلم مین کوئی فصیح تر ہی والبعد ازان درود وسلام بھیجو بہترین
خلق پر کہ وہ ایسی ہین کہ تمام خلق انکے لیے مایل ہین یعنی انکی طرف میل وامید رکھتے ہین انپر سلام خدا کا جب تک برق
درخشان ہی یعنی ہمیشہ اور جب تک قمریان ہنگام ظہور صبح کے آواز کو گلو مین حرکت دیتی ہین یعنی حق سرہ بولتی ہین اور
درود انکے اصحاب اور آل عام وخاص پر جنھون نے دین خدا کو قایم کیا اور اہل شرک کو دفع دور کیا راوی نے کہا
و بعد ازان اہل اسلام مکانون پر چڑھ گئے اور انکے رومیون وغیرہ کو انکے گھرون سے نکالکر قتل کرنے لگے یہانتک کہ ذبح کرتے
کرتے انکے بازو شل ہو گئے اور تمام کوچہ اور نالیون مین خون بہتا تھا اور راستون پر اور بازارون مین تمام لاشین پڑی تھین
اُسوقت قوم نصاری وقبط گھرون سے باہر نکلے اور رو کہتے تھے کہ ہم تو تمھارے ذمی ہین اور ہم مردم عوام اور تجارت پیشہ
اور بازاری لوگ ہین اور ہم سب تیرے امر مین مغلوب وعاجز ہین ہمارے اکابر تمھاری تلوارون سے قتل ہوے اب تم ہماری
دلداری اور ہمپر رحم کرو خدا تمپر رحم کریگا چنانچہ خالد نے ارادہ کیا کہ انکے ساتھ بھی ایسا ہی کرین جیسا انکے بزرگون کے
ساتھ کیا گیا یعنی انکے سردارون کی طرح انکو بھی قتل کرین مگر یہ کہ امیر غانم ودیگر امراء خالد کو اس امر سے مانع ہوے
اور کہنے لگے یہ لوگ سب ہماری رعایا ہو گئے اور انمین کوئی توانا و زور آور باقی نہین رہا ہی آخر اُن سب کو چھوڑ دیا اس شرط پر
کہ جو لوگ رومیون مین سے کہ بھاگکر غارون مین یا خمون اور خیمون مین چھپے ہون اُنھین ڈھونڈھ کر بتا دیوین اور جو
کوئی باب شرقی سے یا نہر مین تیر کر نکل گیا ہو اُن سبکو گرفتار کرا دین چنانچہ اُس روز اُسی طرح تلاش کرکے بہتون کو قتل کیا
جب دوسرا دن ہوا تو نجارون کو بلوا کر عرابہ یعنی چھکڑے بنوانے لگے تا کہ اُسپر لاشین مسلمانون کی اُٹھوائی جاوین اور
حوالی شہر سے بیل وغیرہ دواب گاڑی کھینچنے والے منگواکر زمینداروں کاشتکارون کو لاشین اُٹھوانے اور لیجانے پر
مامور کیا تب قبرین کھدوا کر ایک ایک قبر مین چھ چھ آٹھ آٹھ دس دس لاشین رکھنے لگے اور انکو اُنھین کے خون مین
در خون آلودہ لباس مین رکھتے تھے رحمہم اللہ اور انپر ریگ ڈالنے لگے یہانتک کہ وہ سب ایک تودہ سا ہو گیا پھر اُس
سنگ دہ گورستان پر قبرون کے آثار ظاہر کر دیئے اور پتھر کی تختیون پر انکے نام کندہ کرکے انکی قبرون مین ڈالدیئے
بعد ازان متوجہ ہوئے طرف مقتولین اہل بلد کے تا انکو انکے اہل واقارب کو مامور کر دیا کہ اُنھون نے اپنے قتیلے کو دفن
کر دیا اور اُس روز اُس معرکہ مین جملہ اہل اسلام جو شہید ہوئے چار سو مرد تھے سواے اعیان واکابر کے جو مشاہیر مین
تھے مثل صاعر بن فرقد وعبد اللہ بن سعید وعبد اللہ بن حرملہ وعبد اللہ بن النعمان وعبد الرزاق الانصاری

شہیدان مسلمین

[illegible]

وعبد الرحیم اللخمی والبو خدنیقہ الیمانی والبو سلمۃ الثقفی والبو زیاد الیربوعی والبو سلیمان الدارمی وابن ابی دجانۃ الانصاری
والبو العلاء الحضرمی والبو کلثوم الخزاعی وابن مسعود الثقفی وہاشم بن نوفل القرشی وعمارۃ بن عبد الدار الزہری و
مالک بن الحارث والبو سراقۃ الجہنی اور باقی سب مردم مختلط تھے اور تماروں کے بازار میں بیس مرد جو شہید ہوئے
وہ وہین دفن کیے گئے اور صابون بازار مین جماعت کثیر کا مشہد و مدفن ہی اور قریب بازار عطارون کے ایک
جانب مین چالیس قبرین بنی ہین اور قریب بحر یوسفی متصل دیوار شہر پناہ کے ایک انبوہ کثیر دفن ہوئے رضی اللہ عنہم
اجمعین اور راوی نے کہا کہ جس وقت اہل اسلام اپنے شہیدون کے دفن سے فارغ ہوئے تو قصر ہاے لطلوس پر
چڑھ گئے و مکانات لبارقہ و محلات ارباب دولت و خانہاے نواب سلطنت مین در آئے تو انمین ظروف طلائی
ونقرئی اسقدر پائے جو تعداد و شمار سے باہر ہی اور متاع زیور و خلعت زرتار و دُرہاے شاہوار و جواہر آبدار اور
قالین ہاے پشمینہ و لباطہاے حریر و مسندہاے دیبا و وسادہاے قاقم و سنجاب و جیاب دستیاب ہوئی اور بہت سے
آدمی جو خچرون پر سوار قریب باب السیر یعنی خفیہ دروازہ پر لڑتے تھے تو ان خچرون پر خورجیون مین مال بھی لدا تھا
اور اہل اسلام ان رومیون پر غالب آکر استران محمولہ مال چھین لیا تھا اتفاقاً ایک خورجی مین دو جانب دو صندوقچے
تھے ان دونون مین سنگریزہاے معدنی یعنی اقسام جواہر بھرے تھے چنانچہ مسلمانون مین سے ایک
شخص نے دونون صندوقچون جواہر کو بیت المال سے چھہ ہزار دینار پر خرید لیا اور اسکو اپنے خاطر خواہ لاکھ
دینار پر فروخت کیا اور لباط یعنی مسند لطلوس جو غنیمت مین ملی تھی اور وہ مثل لباط کسری کے تھی کہ تار و پود اسکا
حریر و زرتار سے تھا اور اسکے دورویہ مین دُر و الماس لگے تھے تو اسکو شامل مال خمس کرکے روانہ مدینہ کیا چنانچہ
وہ لباط حصۂ علی ابن ابی طالب علیہ السلام مین پہونچا و منہ لبیت ہزار دینار کے آئی یعنی جس سے انکو اسقدر قیمت
ملی اور غازیان لشکر و مجاہدان مظفر غنایم کثیرہ اصناف ظروف طلائی و نقرئی و دیگر اشیاے بیش بہا سے متمتع
ہوئے اور راوی نے بو اسامہ عون بن عبیدہ کے عبد الحمید بن ابی امیہ سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ بعد
فتح بہنسا جب مسلمانون نے قصرہاے بارگاہ و کنیسہاے عبادتگاہ کو منہدم کر ڈالا اور کوٹھی کھد اکر خزانہ لطلوس
کا اور جو کچھ انمین سونا چاندی وغیرہ اشیاے گران بہا موجود تھا سب نکال لیا اور اسمین کوئی شی کسی کے لیے
نچھوڑی و بعد ازان خالدؓ نے اموال غنیمت درمیان مسلمانون کے تقسیم کرنا شروع کیا چنانچہ سوارون کے حصہ مین
دس دس ہزار مثقال سونا اور ہزار ہزار اوقیہ چاندی اور قسم لباس و پوشاک وغیرہ سے اسقدر دیا کہ بیان سے
افزون ہی اور جب امیر خالد رضی اللہ عنہ کنیسہ کلان مین داخل ہوئے اور اسمین تصویرین اور قندیلین
سونے چاندی کی اور پردے حریر زربافتہ اور استادے زرینہ اور ایسی بہت سی چیزین دیکھین
توسب تعجب و حیرت مین آئے اور خالدؓ نے یہ آیت پڑھی ما اتخذ اللہ من ولد الآیہ یعنی حق تعالی نے کسی کو اپنی

ملہ تمار زردوش ۱۲

مہ وہ لباط غنیمت حصہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام عوض بہاے لبست ہزار دینار

مہ مثقال وزنی یک مثقال ۴ ماشہ اوقیہ چہل درم ۷

ولدیت مین نہین لیا کوئی اسکا لپسر نہین ہے کسی کو بیٹا نہین کیا خالد نے یہ کلمہ پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور سارے مسلمانون نے صداے تہلیل و تکبیر بلند کی اور بشیر و نذیر پر اعلان درود و سلام کا کیا اور امیر عامر نے اسوقت
یہ آیت تلاوت کی کم ترکوا من جنات و عیون و زروع و مقام کریم و نعمة کانوا فیہا فاکہین کذلک و اورثناہا قوما
آخرین یعنی وہ لوگ کسقدر اور بہت کچھ چھوڑ گئے باغات اور نہرین اور مزروعات اور مقامات بزرگ یعنی آرامگاہ
و عشرتکدہ اور نعمتہاے فراخ کہ جسمین خوش عیشی و خوش مستی کرتے تھے سو اسی طرح ہمنے اور قوم کو ان سب چیزون کا وارث
و مالک کر دیا و بعد ازان مسلمانون نے اس کنیسہ کو ہدم کرکے بجاے اسکے مسجد سنگی ستونون پر قایم کی اور چھت اسکی عقیقون(?)
سے پاٹی اور وہی جامع اول ہے جسکو بنایا ہے حسن بن صالح نے یعنی حسن نے بعد انہدام کے اسکو بطور دیگر بنایا کہ یہ جامع
ابتک قایم ہے اور چوب و سنگ وہی قدیم باقی ہین اور سواے اسکے اور بھی مسجدین اور سو رباطات یعنی سوارون کی چھاونیان
بنائین اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ عبد الحمید و قیس بن مہر انکے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے انھون نے کہا شہر بہنسا مین
چالیس رباط یعنی چھاونی تھی اور انکی مسجدین یعنی کنیسے بیشمار تھے سو صحابہ نے ان سبکو مسمار کرکے انکے آثار مٹا دیے اور وہان اپنی
بود و باش کے لائق اعلیٰ اعلیٰ مکان بناے اور اسکے کشادہ رستے رکھے اور امیر خالد اور جو لوگ انکے ہمراہ تھے یکماہ کامل شہر بہنسا مین
مقام کیا اور معالم و آثار کفار کے قسم ابنیہ و عمارات سے مسمار کرکے مساجد و رباطات کی درستی مین مصروف رہے اور اسی عرصہ مین
مال خمس سے واسطے عمرو بن العاص اور انکے اصحاب کے بقدر حصہ رسدی کے مع نامہ بھیجا اور وہ مصر مین مقیم تھے اور عین الخمس
بتوسط ابو نعیم الانصاری و فضل بن فضالہ والی دجابہ کے سو بعض بخدمت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مدینہ کو
ارسال کیا جب بعین لوگون کے ہاتھ نامہ پاس عمرو بن عاص کے پہونچا تو وہ نہایت شاد کام ہوئے پھر عمرو نے بھی عمر کو ایک نامہ مشتمل بر
تہنیت لکھا جو ابو نعیم کے حوالہ کیا اسکو بھی ہمراہ نامہ خالد کے پہونچا دین غرضکہ ابو نعیم وہان سے رخصت ہوکر روانہ ہوے اور انکے
ساتھ اور قیس(?) صحابی تھے تا آنکہ یہ لوگ مدینے مین پہونچکر بخدمت خلیفہ رضی اللہ عنہ کے فایز ہوئے اور اسوقت حلقہ صحبت مین
گروہ صحابہ حاضر تھے انکے لیے کاسہ ہاے ثرید کی تقسیم ہو رہی تھی کہ اوسی عالم تشغل مین یہ قاصد جا پہنچے چنانچہ ابو نعیم کہتے ہین کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہمکو دیکھا تو اپنے گلے سے ہمین لگا لیا اور رخ پر نور فرط مسرت و سرور سے شگفتہ ہوگیا اور ہملوگ بھی
اور تناول ثرید مین شریک ہوئے اور وہ خود بنفس نفیس عصاے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تکیہ دیے ہوئے ہمارے بالاے سر کھڑے تھے
پھر ہم جب کھانے پینے سے فارغ ہوئے تو دونون مکتوب نکالکر پیش کیے تب ان دونون نامون کو پڑھکر بکمال شادمانی مسرور و
خوشدل ہوئے اور منادی کو حکم کیا اسنے درمیان قوم کے ندا دی الصلوۃ جامعۃ یعنی نماز جماعت کے لیے جامع مسجد مین حاضر ہو
جب لوگ مجتمع ہوئے تو بالاے منبر خطبہ پڑھا اور بعد حمد و ثناے خداوند عز و جل و صلوۃ و سلام اوپر ختم الرسل صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ان دونون نامون کو پڑھکر قوم کے تئین سنایا و بعد ازان جملہ صحابہ کو بلوا کر اور سبکو جمع کرکے تمام مال
غنیمت انمین تقسیم کر دیا اور اپنے اہل و عیال کے لیے ایک درہم و ایک دینار بھی باقی نہ رکھا اور نہ کسی چیز کو قسم لباس وغیرہ

سے رکھ چھوڑا اور مجھے ہمراہ لیے ہوے دولتسرا مین تشریف لیگئے اور وہ خانہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما تھا پھر مجھے اپنے پاس بلا لیا مین نے دیکھا کہ اُس گھر مین ایک فرش ادیم یعنی کھال کا جسمین لیف یعنی چھال خرمے کی بھری تھی بچھا تھا اور تکیہ کلان صوف بھرا ہوا لگا تھا اور ایک کمل اوڑھنے کا رکھا تھا اور حضرت رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم سے فرمایا تیرے یہان تمر وغیرہ کھانیکی چیز سے کچھ ہے تو اُنھون نے کہا اور تو کچھ نہین مگر لبن حامض موجود ہے یعنی دودھ کھارا پنیر کا یا دوغ ترش تب کہا یہ میرے لیئے ہے مگر میرے پاس مہمان آیا ہے چنانچہ ام کلثوم نے ایک کاسہ سکہ اور کچھ شہد اور روٹیان فطیری غیر خمیری ایک کنیز سے منگوا کر بھیجدیا اور مین نے انھین سے کچھ کھایا اور باقی اپنے ہمراہیون کے لیے بھیجا پھر مین نے اطلبوس کا احوال بیان کرنا شروع کیا اور حضرت رضی اللہ عنہ یہ ماجرا سنتے ہوئے کبھی تو قتل مسلمین و امراء لشکر پر روتے تھے اور کبھی اطلبوس کے حال غدر و ہزیمت پر ہنستے تھے و بعد ازان ہم مسجد مین آئے تو مردم بانبوہ کثیر ہمارے پاس دوڑتے ہوے پہونچے اور اپنے اپنے اہالی و اقارب کا احوال پوچھنے لگے مینے حال اُن لوگون کا جو قتل ہوئے تھے بیان کرنا شروع کیا اور وہ سب لیتے روشیون تمام روتے تھے اور مدینے مین ہر محلے سے آواز بکا و فغان کی بلند تھی اور لوگ پاس علی و عقیل و بنی ہاشم کے جا کر انکے قتل کا پرسا دیتے تھے اور ہم لوگ مدینے مین سات روز مقیم رہے و بعد ازان ہم نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا بنام خالد کے لیکر مصر کی طرف روانہ ہوئے اور اُس نامے مین خالد کو حکم دیا تھا کہ اب تم بلد صعید پر عزم کرو **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ماجرا تو ان لوگون کا اور یہان کا یون تھا اور اُدھر خالد رضی اللہ عنہ نے فتح سے بعد بکیاء جمیع قبائل ایک جماعت صحابہ کی سرزمین بہنسا مین چھوڑ کر خود با دو ہزار سوار بجانب صعید کی طرف عازم ہوئے اور وہ صحابہ جو بہنسا مین چھوڑے گئے تھے وہ ان قبائل سے تھے بنی ہاشم و بنی المطلب بنی مخزوم و بنی عبد الدار و بنی زہرہ و بنی نزار و بنی جہینہ و بنی مزینہ و بنی غفار و قبیلہ اوس و قبیلہ خزرج و قبیلہ مذحج و قبیلہ فہر و قبیلہ طی و قبیلہ خزاعہ اور ان لوگون پر اور شہر بہنسا اور اسکے حدود پر مسلم بن عقیل امیر مقرر ہوئے تھے اور ان سب مسلمانون نے اپنے مکانون کے لیے حاطہ گھیر لیا تھا اور شہر مین بازارین اور سڑکین بنائی تھین اور اکثر صحابہ بجانب بحر یوسفی کے سکونت پذیر تھے اور بحر سے بطرف غربی ایک رستہ علحدہ چھوڑ دیا تھا تاکہ دواب انکے اُدھر سے بحر کو آیا جایا کرین چنانچہ مسلم بن عقیل وہان کے والی ممالک ہے تا زمان خلافت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پھر اُسی زمانہ مین بعد اُنکے والی وہان کے محمد بن جعفر بن ابی طالب ہوے اور مسلم وہان سے چلے آئے اور اپنی بعض اولاد و برادران سے وہین چھوڑ آئے تھے اور خود ہمیشہ مدینے مین مقیم رہے یہانتک کہ وہ بعد خلافت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے کوفے مین شہید ہوے اور محمد بن جعفر تا زمان خلافت علی علیہ السلام وہان قائم تھے اور بعد اُنکے حاکم وہان کے علی بن عبد اللہ بن العباس ہوئے اور تا زمان معاویہ وہ وہین قائم رہے اور بعد اُنکے بزمان عبد العزیز بن مروان الاموی کے طاہر بن عبد اللہ وہان کے حاکم ہوئے اور شہر بہنسا مین قریش و اشراف حبۃ مخصوصہ مین رہتے تھے اسکو حارۃ الاشراف کہتے تھے یعنی محلہ اشراف

اور اسی طرح ہر ایک قبیلہ کا حارہ تھا اور جب بہنسا فتح ہو تھا تو معروف بجنت تھا یعنی تازہ باغ کہ اس میں اہل بازار غلامان
تمار یعنی تمر فروش باشندگان شہر سے چالیس ہزار مجتمع تھے اور **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھ سے روایت کی حامد بن المرتضی نے
واسطے ابی صالح کے ابن نوفل المرادی سے اسنے کہا کہ شہر بہنسا میں بایام فتح چار سو آدمی اس قسم کے تھے کہ صرف
ترکاری وغیرہ بیچا کرتے تھے کیونکہ شہر بہت بڑا تھا پھر جس وقت درمیان بنی امیہ و بنی ہاشم کے نزاع واقع ہوئی تو انہیں سے
ایک گروہ شہر سے نکل گئے اور کچھ انمیں سے جو مستثنی ہو کر بعد سوگند باہم و با مردم شہر کے ہو گئے تو انہیں ایک اور
جماعت عربوں کی جا ملی کہ انسے سلسلہ عربوں کا وہان جاری ہا یہانتک کہ زمانہ خلافت بنی العباس میں حسن بن صالح آئے
اپنے دیگر برادران کے بہنسا میں جا کر مقیم ہوئے اور جامع مسجد قدیم کی از سر نو بنا کے اور بہت سے حجرے اور مسافر خانے
بنائے اور وہیں مقیم رہے یہانتک کہ وہیں مرے رحمۃ اللہ **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اب ہم رجوع کرتے ہیں طرف
سیاق روایت کے کہ جب خالد رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمراہیوں کے بعد و بلد صعید پہونچے تو شہر الشہر کیے بعد دیگرے
تا آخر صعید منتہائے عدن تک فتحیاب فیروزمند ہوئے انتہی **فضائل** شہر بہنسا باعتبار اکابر شہدا اور **راوی** نے کہا
کہ اس کتاب میں مقصد ہمارا سوائے ذکر فتوح بہنسا کے نہ تھا خاصۃً اسلیے کہ انھیں فتوحوں پر مدار فضائل اکابر شہدا کا ہے
علی الخصوص اسلیے کہ خاک بہنسا میں پانچہزار صحابی مدفون ہیں اور فتح بہنسا میں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہفتاد مرد بدری تھے یعنی وہ اصحاب تھے جو معرکہ بدر میں ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حاضر تھے چنانچہ انکی زیارت میں اجلہ علمائے اعلام
اور وہان کی زیارت کو عراق سے ایک طائفہ ابرار مثل بشر الحافی و سری السقطی و مالک بن دینار وغیرہ گئے تھے
اور اقصائے مغرب سے ابو مدین و شعیب و ابو الحجاج و ابو عبد اللہ وغیرہم آئے تھے اور فضیل بن عیاض
نے انکی زیارت کی ہے اور مروی ہے کہ اقلیم بہنسا ساری زمینوں سے برکت میں زیادہ تر ہے اور عمرو
بن العاص رض کہا کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بعد مکہ و مدینہ و ارض مقدس
و جبل طور کے کوئی سرزمین مبارک سوائے زمین مصر کے نہیں ہے اور جائے برکت وہ ہے جو مصر سے بجانب
غربی ہے اور عمر نے کہا کہ مراد جانب غربی سے شاید کہ بہنسا ہے اور علی بن الحسین یعنی حسن بن صالح نے کہا کہ سرزمین مصر میں
بالوجہ القبلی یعنی بجانب غربی کوئی زمین مبارک و کثیر البرکات زیادہ تر زمین بہنسا سے نہیں ہے اور معمول علی النوری کا
یہ تھا کہ جب وہ وارد زمین بہنسا ہو کر جبانہ یعنی زمین مقابر شہدا پر گذر کرتے تھے تو اپنے کپڑے بدن سے اتار کر
برہنہ تن ہو کر ریگ پر لوٹتے تھے اور کہتے تھے تو وہ زمین ہے کہ کس قدر تیری گرد و خاک راہ خدا میں اڑی ہے
اور علی ابو الداق جب لذکر کرتے تھے زمین مقابر بہنسا میں تو کہتے تھے کہ تو وہ زمین ہے کہ تجھ میں اعضائے
مردان خدا ملے ہیں اور کسقدر لوگوں کے عارض سے عرق محنت راہ خدا میں تجھ پر ٹپکے ہیں اور کسقدر لوگ فی سبیل اللہ
در رضائے خدا میں مارے گئے ہیں اور لوگوں نے حسن بن صالح سے پوچھا کہ تمنے اس شہر بہنسا کو اور شہروں پر کس وجہ سے

رتبہ شہدائے بہنسا عند اللہ

اختیار و پسند کیا اُنھون نے جواب دیا مین کیونکر جاگزین و قیام پذیر ہون ایسے مقام مین جہان روح اللہ و کلمۃ اللہ
یعنی عیسیٰ علیہ السلام جا بے گیر ہوئے تھے اور اسکے صحراے کوہستان پر ہر روز ہزار رحمت کردگار نازل ہوتی ہی اور جب
عبداللہ بن طاہر حاکم مصر مقرر ہوئے تھے تو شہر بغنسیا مین آئے اور جس وقت قریب جبانہ پہونچے تو اپنے گھوڑے سے
اُتر کر پیادہ پا چلے اور جو لوگ اُنکے ہمراہ تھے وہ سب بھی پیدل ہوئے اور اُس زمانے مین حاکم بغنسا عبداللہ بن الحسین الخیری
تھے چنانچہ وہ بھی پا پیادہ ازبراے ملاقات و پیشوائی عبداللہ بن طاہر کی نکلا اور عند المواجہ عبداللہ بن الحسین آپ پر سلام
کرکے ہمراہ چلے اور جس وقت عبداللہ بن طاہر وارد جبانہ ہوئے تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَحِبَّاءَ الدَّارَیْنِ وَخَیْرَ الْقَرْنَیْنِ
یعنی سلام تمپر اے محبوبان ہر دو جہان و برگزیدگان طائفہ جن و انسان و بعد ازان اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگے
کہ ہر آئینہ یہ وہ جبانہ ہے یعنی نالبا وشت مزار ہی کہ ہر روز اُسپر رحمت نازل ہوتی ہی اور یہ زمین اپنے اہل کو جنت
کی طرف پہونچاتی ہی اور جو کوئی یہان کی زیارت کرتا ہی اُسکے گناہ یون جھڑتے ہین جیسے پتے زور شدباد سے درختون
کے گرتے ہین و بعد ازان عبداللہ بن الحسین جب تک زندہ رہے ہر روز باہنہ مقابر مین زیارت کو جایا کرتے تھے یہانتک
کہ وہین مرے رحمۃ اللہ اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک شخص تھا اہل خیر و صلاح اہل بغنسا مین سے اُسکا
نام عبدالرحمن بن ظہیر تھا اُسنے مجھسے بیان کیا کہ ایک شخص میرا ہمسایہ تھا اور وہ بڑا خطاکار و زیانکار تھا وہ مرگیا
تو بجانب غربی جوار شہدا مین دفن ہوا چنانچہ ایک رات مین سوتا تھا ناگاہ مین نے اپنے رویا مین اُسکو دیکھا کہ وہ
لباس دیباے سبز پہنے ہی اور سر پر تاج مرصع بجواہر دھرے ہی اور اندر ایک قبہ نور یعنی بیچ خیمۂ نورانی کے جلوہ گر ہی
اور اُسکے گرد ایک جماعت ہی کہ ایسے حسن و جمال کے لوگ اور ویسے خوش لباس مین نے کبھی نہین دیکھے تھے اور
وہ سب اپنی تلوارین لٹکائے تھے اور وہ شخص ان لوگون کے بیچ مین ہی تب مین نے اُن لوگون پر سلام کیا اور اس
آشنا سے مین نے خطاب کیا کہ اے شخص مجھے بہت خوش آیا کہ مین نے تجھے اس نیک حال سے دیکھا اُسنے کہا اے
فلان مین اُس قوم کے جوار مین آیا اور ایسون کا مہمان ہوا ہون جو دنیا مین بمقتضاے ننگ و عار کی اپنے مہمانون کی حمایت
کرتے تھے تو کیا وہ آخرت مین نار جہنم سے حمایت نہ کرینگے لہذا اُنھون نے آمرزگار سے میرے لیے استغفار و طلب
آمرزش کی کہ عزیز الغفار نے جنات ذات الانہار مین جسمین نہرین جاری ہین مجھے جگہ دی اور ذوالنون مصری نے
کہا مین ہر سال بغنسا مین آکر زیارت جبانہ کی کیا کرتا ہون اس لیے کہ مین نے اسکے فضائل اجر و ثواب کے بہت
دیکھے ہین چنانچہ ایک سال میرے تئین ایک ایسا امر عارض و درپیش ہوا کہ مین وہان کی زیارت کو جانے سے
محروم رہا ناگاہ مین ایک رات کو جو سویا تو رویا مین کیا دیکھتا ہون کہ کچھ لوگ میرے سامنے آتے ہین کہ اُنسے بہتر
حسن الوجہ و خوبصورت و نفیس لباس مین نے کبھی کسی کو نہین دیکھا تھا اور وہ سب گھوڑون پر سوار اور اُنکے
ہاتھون مین سبز علم تھے اور اُنکے چہرے نورانی اور عارض اُنکے درخشان تھے پھر اُنھون نے مجھپر سلام کیا اور کہا

ای ذوالنون تونے ہمکو امسال وحشت واندوہ مین رکھا اور تو ہماری زیارت کو نہ آیا تو ہم تیری زیارت کو آئے ہین
تب مین نے اُنسے پوچھا آخر تم سب صاحب کون ہو انھون نے کہا ہملوگ شہدا اصحاب احمد مختار ہین جو بہنسا
مین شہید ہوئے اور ہم وہ لوگ ہین جو سرزمین روم مین مسلمانون کی نصرت اُنکے دشمنان دین پر کیا کرتے تھے
سو ہم تیری زیارت کو ملاقات کو آئے ہین تجھپر سلام کرین اور دریافت کرین کہ کیا سبب باز رہنے کا تجکو درپیش
ہوا ہی پھر مین نے اُنسے پوچھا کہ آپ سب حضرات کس سرزمین پر تشریف رکھتے ہین انھون نے کہا ہم ساکنان جبانہ
بہنسا کے ہین اور میرے پر حقوق زیارت ہین اور تو منجملہ اہل اشارات کے ہی یعنی تو درمیان مردم مشارٌالیہم
ومشاہیر مین سے ہی تب مین نے کہا ای میرے سادات بزرگوار مین عود کرتا ہون یعنی مین حاضر ہوتا ہون کیونکہ
سلسلہ وصال فیما مین دراز ہے اور مین سمجھتا تھا کہ جو کوئی تمھاری زیارت کو آتا ہی تو تم اسکو جانتے ہو اور میرے
دل مین یہ گمان نہ تھا کہ تمھارے نزدیک میری اسقدر قدر ہی انھون نے کہا ای ذوالنون کیا تو نہین جانتا ہی
کہ شہیدان راہ خدا پیش خدا ہمیشہ زندہ وروزی خورندہ یعنی تمتع یابندہ ہین اور یہی منطوق کتاب
مکنون ہی وبعدازان وہ مجھے چھوڑ کر اپنی راہ چلے گئے پھر جس وقت مین بیدار ہوا تو میرے دل مین شعلہ آگ کا
بھڑکتا تھا۔ الغرض فرخندہ ہی اُس شخص کے لیے جوان بزرگوار ابرار کی زیارت کرے اور مین نے اس کتاب مین
تمام نوادرات عجیبہ وحکایات غریبہ مندرج کیے ہین اور یہ کتاب معانی وبیان کو شامل اور عظیم قدر وشان مین کامل ہی
اور اسکو فہم مین نہ لاوینگے مگر ذوی الافہام واولوالالباب اور ادراک نہ کرینگے مگر صاحبان البصایر وخطاب
اور اسکو نہ پڑھینگے مگر اہل ذوق وعرفان اور یہ واسطے گلچین کے گل تازہ وشگوفہ ہین گلستان مین خوسبحانہٗ تعالےٰ
اس سے منتفع کرے اسکے مالک وکاتب کو اور اسکے پڑھنے والے اور سننے والے کو والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ
والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین وصحبہ المخلفین۔

خاتمہ کتاب از فاضل بعدیل قدوہ فضلا ماہر فنون وعلوم عمدہ علماے زمان مولوی بشارت علی خانصاحب مترجم دام ظلہم

مترجم اس کتاب معظم کا خدمت مین سخنوران بلیغ بیان وخوشگویان فصیح زبان کے بعد استعفاے اپنے وذہن کلام وسقال
لحن سے التماس کرتا ہے کہ ہرگاہ اصل متن کتاب باعث وقت متانت کی بادی النظر مین دشوار فہم تھا تو ترجمہ
اسکا بدون ترجمہ لفظی محاورہ اہل زبان ومکالمہ خاص اعیان مین بطور فہم عام کے کیا گیا تا جمیع خاص وعوام اسکے
فوائد موائد سے متمتع ہون اسلیے کہ یہ کتاب مستطاب خوشترین ہنر وبہترین تواریخ ہے سیر اسکی جملہ اخبار وآثار ماضیہ
وآتیہ سے مستغنی کرتی ہی اور والیان ولایت واولیاے مملکت کے لیے براے تدبیر صف آرائی ومعرکہ آرائی
کی رہنمائی ہے اور عمدہ تر اوصاف سے یہ ہے کہ یہ کوئی قصہ کہانی نہین یا سراسری بندش وداستانی نہین

اور اسمین کوئی لغو بیانی و غلو زبانی نہین ہے بلکہ اسکے تمام وقعات صحاح روایات و ثقاۃ رواۃ سے باسناد و استناد مقبول منقول ہین اور ملت اسلام مین لائق اعتماد و قابل قبول ہین چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے سند کتاب کی جنگ نہفسا مین بعد معرکہ نہم کے ذکر کی ہے کہ مینے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدۂ صدق و سوثق کے تھا اور مین نے انھین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے ہین اور وہ بسند منقول ہین ارباب تواریخ اور ان محدثون سے جو ارباب سیر ہین اور انسے سماع کلام بر سبیل دورکی ہی کہ ایک دوسرے سے مسلسل سماعت کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک واثق مین منسلک ہین اور سماعت و قرات اسکی لائق نہین ہی مگر براے صاحب بصیرت و علما و ملوک و سلاطین کے کہ انھین لوگون کے لیے شایان و مخصوص ہی اور اس سے تازگی نظر اور کشادگی خاطر ہی اور پیشتر اس سے کسی نے اہل سیر و تواریخ مین سے ایسی کتاب تالیف نہین کی ہی کیونکہ اسمین بہت سے امثال و آثار ہین اور بہت سے عجائب اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین نقاد محدثین و مورخین سے اور اسمین لذت و فرحت ہی واسطے مستمعین کے انتہی اور واضح ہو کہ قبل اس سے کتاب مغازی الرسول کا ترجمہ مغازی الصادقہ ہو چکا ہے اور اس نام مین سال تاریخ ہے چنانچہ اسکی اصل کتاب مغازی کے اجزا مین سے کتاب فتوح عجم ہے جسکا یہ ترجمہ بنام غزوہ عرب مشتمل بر تاریخ سال سنہ ۱۳۰۹ھ قدسی کے اختتام پذیر ہوا ہی افاد اللہ بہ الکاتبین والقارئین والسامعین و نفع بہ الطالبین والبائعین والمشترین وصلی اللہ علی محمد سید النبیین وآلہ الطیبین وصحبہ المنتجبین آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ ترجمہ مجموعہ واقدی فتوحات مغازی الصادقہ و فتوحات شام و مصر و فتوح عجم یکجا مرتب ہوا قبل اسکے اسی مطبع مین صرف فتوح الشام کا ترجمہ چھپکر شائع ہوا تھا چنانچہ اسقدر کثرت سے خریداری ہوئی کہ مکرر اس ترجمہ کے چھاپنے کی نوبت آئی اور اسی سلسلہ بار دوم مین فتوح المصر کا ترجمہ بھی بہ عنایت افزائی منشی سید عنایت حسین صاحب سید پوری کہ جو سابق ازین میر الخاقان ناظم رشتۂ وزارت شاہ اودھ کے تھے مطبع مین پہونچا تھا اور دونون جلدون کا ایک مجموعہ مرتب ہوا تھا اور پھر تیسری مرتبہ طبع ہوا تھا خدا تعالی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اندنون بزمان سعید و آوان حمید افضل العلما زبدۃ الفضلا جناب مولوی لبشارت علیخان صاحب لکھنوی کی عرقریزی سے حسب الایماے عالیجناب منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ مالک مطبع اودھ اخبار مغازی الرسول اور فتوح العجم واقدی جو ترجمہ سے باقی تھین اُنکا ترجمہ بھی باین شائستہ و اصطلاحات عام فہم و محاورات روزمرہ مین مرتب ہوکر مجموعہ ہر چہار جلد کا یکجا ہوا اور ماہ جون [illegible] مطبع منشی نولکشور صاحب سی آئی ای دام اقبالہ واقع کانپور مین اول مرتبہ چھپا پس شائقان ہر دیار سے التماس ہے کہ حسب تفصیل ذیل علٰحدہ علٰحدہ بھی یہ ترجمہ مطبع سے خریدارون کو مل سکتا ہے۔

ترجمہ جلد اول مغازی الرسول مسمی بہ مغازی الصادقہ۔

ترجمہ فتوح الشام والمصر

ترجمہ فتوح العجم

امید ہے کہ بقدر دانی حضرات شائقان یہ ترجمہ دست بدست جلد تر فروخت ہوکر بکرات مرات شائع ہو انشاء اللہ تعالی وتقدس

تاریخ طبع سابق از شیوہ زبان نازک خیال شاعر بے مثال منشی بھگوان دیال متخلص عاقل

طبع فرمود عجب خوب کتاب	منشی پاک گہر صاحب فن	گفت عاقل پی سال نبوی	کرد بہ طبع کتاب حسن ۱۲۹۱ھ

ایضاً

چو شد طبع این نسخۂ بے نظیر	بلا ریب مطبوع ہر طبع گشت	پی سال تاریخ ادنی البدیہ	نوشتم کتاب بہین طبع گشت ۱۲۹۱ھ

مذاق العارفین - یہ احیاء العلوم عربی کا ترجمہ ہے جسکو مشہور علامۂ زمان فخر کبرے اہل اسلام حامی مراسم دین متین حضرت خیر الانام زبدۃ الفقہا تاج الاصفیا برگزیدۂ اولیاء کرام مقتدائے ادانی واعالی حضرت امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے عربی مین تصنیف فرمایا ہے دین اسلام مین یہ وہ امام عالیمقام حجۃ الاسلام ہین جنکی تصانیف عالی نے اکناف عالم کو پر کردیا ہے الحق کہ انکی تصانیف عالی خاص وعام اہل اسلام کیلیے حصول سعادت دینی کا ایک بہت عمدہ ذریعہ ہے اور وصول شرافت دنیوی کا ایک بہت بڑا وسیلہ ہے چونکہ یہ کتاب عربی زبان مین تھی افہام عوام اوسکے تفہیم مین مجبور اور اونکے اذہان اوسکے مفہوم مین معذور اور بیشتر اس سے یہ نایاب روزگار مستند اکابر واصاغر طبقۂ اسلام کی کوشش بلیغ اور سعی فراوان سے مقام مصر مین طبع ہوئی اور پھر دومرتبہ اوسی عربی مطبوعہ کی نقل اس مطبع مین چھپی آخر اہل اسلام ہند نے اسکی اشاعت کا حال سنکر بدرجۂ غائت اوسکے ترجمہ کا اشتیاق ظاہر کیا اور جب شوق اونکا انتہا درجہ کو پہونچا تو بمصداق خیر الناس من ینفع الناس اکمل الفضلا افضل العلما حاوی فروع واصول جامع معقول ومنقول المعی زمان لوذعی دوران مقبول زمن حاجی مولوی محمد احسن صاحب صدیقی نانوتوی سابق مدرس اول عربی بریلی کالج نے تمامی کتاب کا کامل طور پر ترجمہ فرمایا اور زیادہ تر لطف یہ دکھایا کہ بصحت احادیث علی الخصوص تخریجات عراقی سے ہر حدیث کے مخرج کا حوالہ باسناد صحیحہ حاشیہ پر لکھدیا اور ترجمہ کا نام مذاق العارفین رکھا اور اوسکی چار جلدین حسب تفصیل ذیل قرار دین -

ترجمۂ جلد اول - اسکے مضامین کی مجمل تفصیل یہ ہے دیباچہ از طرف مترجم مختصر احوال مصنف - دیباچہ کتاب اور اسمین دش باب مع فصول وبیانات ہین -

ترجمۂ جلد دوم - ورلے دیباچہ اسمین بھی دش باب مع فصول وبیانات ہین -

ترجمۂ جلد سوم سوائے دیباچہ اسمین بھی دش باب مع فصول وبیانات ہین -

ترجمۂ جلد چہارم - علاوہ دیباچہ کے اسمین نو باب مع فصول وبیانات وخاتمہ ہین - الحق کہ مترجم ممدوح القدر نے اسکے ترجمہ مین جو عرقریزی فرمائی ہے اوسکی قدردانی انصاف حضرات اہل اسلام پر منحصر ہے -

کتب حدیث

جامع ترمذی - داخل صحاح ستہ اسمین احادیث سرور انس وجان باب الطہارت سے تا باب العلل اڑتالیس باب مذکور ہین از تصنیفات ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی الحافظ اور اسکے ساتھ رسالہ اصول حدیث کا مصنفہ سید شریف جرجانی بھی شامل ہے -

سنن ابی داؤد - مصنفہ ابی داؤد محدث یہ کتاب داخل صحاح ستہ ہے - دو جلد مین -

۱ - جلد اول مین کتاب الطہارت سے تا کتاب الجہاد کی احادیث مذکور ہین -

۲ - جلد دوم مین کتاب ضحایا سے تا کتاب الحدود کی احادیث مسطور ہین -

صحیح مسلم - مع شرح نووی داخل صحاح ستہ مبسوط متن از ابو الحسین مسلم بن الحجاج وشارح محی الدین ابو بکر زکریا دو جلدین

۱ - جلد اول احادیث کتاب الایمان سے تا کتاب العتق ہے

۲ - جلد دوم - احادیث کتاب البیوع سے تا کتاب التفسیر ہے

مشکوۃ المصابیح مؤلفہ شیخ ولی محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری التبریزی جسمین کتاب الایمان سے تا باب ثواب ہذہ الامۃ کے احادیث ہین

قسطلانی شرح صحیح بخاری مسمے بارشاد الساری مؤلفہ شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب قسطلانی یہ شرح نہایت معتبر اور مستند صحیح بخاری کی ہے

جو صحاح ستہ سے اول درجہ کی کتاب حدیث کی ہے دس جلدین
کاغذ عمدہ بہت صاف صحت کے ساتھ چھپی ہے۔
۱ - جلد اول مین احادیث کتاب ایمان سے تا باب السمر
۲ - جلد دوم مین احادیث کتاب الاذان سے تا باب فی الاوتر
۳ - جلد سوم مین احادیث باب وجوب الرکوع سے تا باب الاعتکاف۔
۴ - جلد چہارم مین احادیث کتاب البیوع سے تا باب الشروط فی الوقف
۵ - جلد پنجم مین احادیث کتاب الوصایا سے تا باب قول اللہ تعالیٰ
۶ - جلد ششم مین احادیث باب المناقب سے تا باب کم غزا النبی
۷ - جلد ہفتم مین احادیث کتاب تفسیر القرآن سے تا باب البکاء عند قراءة القرآن
۸ - جلد ہشتم مین احادیث کتاب النکاح سے تا باب الاستغفار۔
۹ - جلد نہم مین احادیث کتاب الادب سے تا باب توبة السارق
۱۰ - جلد دہم مین احادیث کتاب المحاربین سے تا باب قول الموازین
سنن النسائی - معروف بہ صحیح نسائی مولفہ ابو عبد الرحمن
النسائی محدث کی دو جلد مین۔
۱ - جلد اول مین احادیث باب السواک سے تا باب تحلیل المحرم بعد رمی الجمار
۲ - جلد دوم مین احادیث باب وجوب الجہاد سے تا باب الاشربہ ہے
حصن حصین مولفہ محمد بن الجزری الشافعی مع دو شرح پوری بکمال اہتمام
صحت بہ تصحیح علماء فرنگی محل طبع ہوئی دونون شرح حاشیہ پر چھپی ہین
شرح اول مسمے بہ حرز ثمین عربی زبان یہ کتاب بیشرح ہے
بہت معتبر از علی بن سلطان محمد ہروی حال المتن متن
شرح دوم مسمے بہ حرز ثمین فارسی شرح حل المتن ہر بیتی در شرح ہے از مولوی محمد اللہ
دلائل الخیرات مع ترجمہ فارسی مع لود و نہ نام نقشہ خوش امہاء باری تعالیٰ
اور اسکے حاشیہ پر پوری شرح مزرع الحسنات حال المتن دلائل الخیرات بھی چھپی ہے
فیض محمدی ترجمہ فارسی جسمین احادیث بخاری شریف اور مشکوٰة وغیرہ ہر قسم کی
با ترجمہ منتخب ہین اور فضائل عبادات اور مناقب اہل بیت اطہار و ازواج طاہرات
اور صحابہ کبار کے حق مین جو احادیث وارد ہین انکا یہ مجموعہ ہے جسکو جناب
فیض محمد خان نے ترتیب فرمایا عمدہ کتاب ہے لائق تو غل و مزاولت اہل ایمان
شفاے قاضی عیاض جسمین حقوق و فضائل کی
احادیث ہین مولفہ ابو الفضل عیاض بن عمر۔

کتب فقہ

فتاواے عالمگیری - علماء متفق ہوکر مسائل ضرور فقہ عبادات
اور معاملات کا چار جلد مین فرخندہ عہد دولت عالمگیر مین بہ تجویز بادشاہ کے بنایا
۱ - جلد اول جسمین مسائل کتاب الطہارت سے تا کتاب الحج
۲ - جلد دوم کتاب النکاح سے تا کتاب الوقف بسلسلہ سند جلد اول و ثانی یکجا ہی
۳ - جلد سوم - کتاب البیوع سے تا باب الغصب
۴ - جلد چہارم - کتاب الشفعہ سے تا کتاب الفرائض
فتح القدیر شرح تکملہ نتائج الافکار اور ہدایہ عربی پیشانی پر صفحہ کے بالائی چھپا ہے
فتح القدیر حاشیہ کتاب ہدایہ کا ہے کمال سندی تصنیف شیخ الاسلام
کمال الدین ابن ہمام اور تکملہ تصنیف علامہ شمس الدین آفندی نہایت صحت سے خوشخط
طالبین کی خواہش کے موافق لیا اور کتب مین مذہب حنفیہ کی صحیح یہی کتاب چار جلد
۱ - جلد اول - کتاب الطہارت سے تا کتاب الحج -
۲ - جلد دوم - کتاب النکاح سے تا کتاب الوقف ہے۔
۳ - جلد سوم - کتاب البیوع سے تا کتاب الغصب۔
۴ - جلد چہارم - نتائج الافکار فتح القدیر کی کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتی
عینی شرح ہدایہ - حال المتن اور حاشیہ پر پورا ہدایہ بھی
چھپا ہے مولفہ شیخ محمد بن احمد العینی یہ شرح بہت کمیاب اور
نادرات سے ہے سارے ہندوستان مین تلاش صرف ایک کتاب
بہم پہنچی جسکی نقل ہوکر بصحت و کوشش تمام چھپی یہ کتاب چار جلد مین ہے
۱ - جلد اول - کتاب الطہارت سے تا کتاب الحج دو ٹکڑے
۲ - جلد دوم - کتاب النکاح سے تا کتاب الوقف دو ٹکڑے
۳ - جلد سوم - کتاب البیوع سے تا کتاب الغصب
۴ - جلد چہارم - کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتی۔
درمختار فی شرح تنویر الابصار - بہت عمدہ
فتاوے فقہ کا ہے مصنفہ مفتی محمد علاء الدین خوشخط
صحیح چھاپہ صاف منقسم چار جلد مین ہے بسلسلہ سند یکجائی
۱ - جلد اول - کتاب الطہارت سے کتاب الحج تک -
۲ - جلد دوم - کتاب النکاح سے کتاب الوقف تک -
۳ - جلد سوم - کتاب البیوع سے کتاب الغصب تک
۴ - جلد چہارم - کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتی -
ہدایہ - جو ہدایہ تصنیف شیخ برہان الدین علی کی شرح ہے
بخط نسخ مشہور کتاب ہے مع رسالہ ہدایة الدرایة المقدمة الہدایة
و رسالہ خلف الامام فیما یتعلق بالقراۃ امام الکلام ہر دو رسالہ
مصنفہ مولوی عبد الحی طبع کنایندہ مولوی خادم حسین
چار جلد مین -
۱ - جلد اول - کتاب الطہارت سے کتاب الحج تک
۲ - جلد دوم کتاب النکاح سے تا کتاب الوقف مع دو رسالہ
۳ - جلد سوم - کتاب البیوع سے تا کتاب الغصب
مع رسالہ مقدمہ ہدایہ۔
۴ - جلد چہارم - کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتے -